یوگی کی خود نوشت

کے بعد

کے روحانی مضامین

پرمہنس یوگنند

سوشل میڈیا سائٹس پر کاپی کرنے کے لیے

خود نوشت کی a یوگی



بذ

ریع□

پرم□نسا□

یوگنند

دیباچ□ ک□ ساتھ

.WY Evans-Wentz, MA, D.Litt., D.Sc

"سوائ□ تم

دیکھیں

نشانیاں اور
حیرت □□، تم
یقین ن□یں کرو
گ□□"-یوحنا
□4:48

سرشار کو دی یادداشت کی

لوتھر بربینک

ایک امریکی سینٹ

مشمولات

مثالیں

دو بھائیو کی تھریس نیومن، پر Konnersreuth
ماسٹر مہاسایا، خوش کن عقیدت مند

جتیندر مزمدار، میرا ساتھی پر دی "بے حساب ٹیسٹ" پر برندابن آنند موئی ما،
"خوشی سے بھری ہوئی ماں"

ہمالیہ غار قابض کی طرف سے
باباجی سری یکتیشور، میرے آقا

سلف ریئلائزیشن فیلوشپ، لاس اینجلس ہیڈ کوارٹر

خود شناسی چرچ کی تمام مذاہب، ہالی ووڈ پوری
میں میرے گرو کا سمندر کے کنارے ہرمیٹیج

خود شناسی چرچ کی تمام مذاہب، سان ڈیاگو
میری بہنیں -- روما، نلنی اور اوما

میری بہن اومّاہ

رب اپنے پہلو میں شیو کے طور پر

یوگوڈا ریاضی، ہرمیٹیج پر دکشنیشور رانچی
سکول، مین بلڈنگ

کاشی، دوبارہ پیدا ہوا اور دوبارہ دریافت ہواہ

بشنو، موتی لال مکھرجی، میرے والد، مسٹر رائٹ، ٹی این بوس، سوامی ستیانند
گروپ کی مندوبین کو دی بین الاقوامی کانگریس کی مذہبی لبرل، بوسٹن، 1920
ایک قدیم ہرمیٹیج میں ایک گرو اور شاگرد

بابا جی، دی یوگی مسیح کی جدید انڈیا
لہڑی مہاسایا

اے یوگا کلاس میں واشنگٹن، ڈی
سی لوتھر بربینک

تھریس نیومن کی Konnersreuth، باویریا
آگرہ میں تاج محل

شنکاری مائی جیو، صرف زندہ شاگرد کی دی بہت اچھا ٹریلنگا سوامی
کرشنانند اپنی سیم شیرنی کے ساتھ

گروپ پر دی ڈائننگ آنگن کی میرا گرو کا سیرامپور ہرمیٹیج
مس بلیچ، مسٹر رائٹ، اور میں -- مصر میں

رابندر ناتھ ٹیگور

سوامی کیشابانند، پر اس کا ہرمیٹیج میں برندابن کرشنا،
ہندوستان کا قدیم پیغمبر

مہاتما گاندھی، وردھا میں

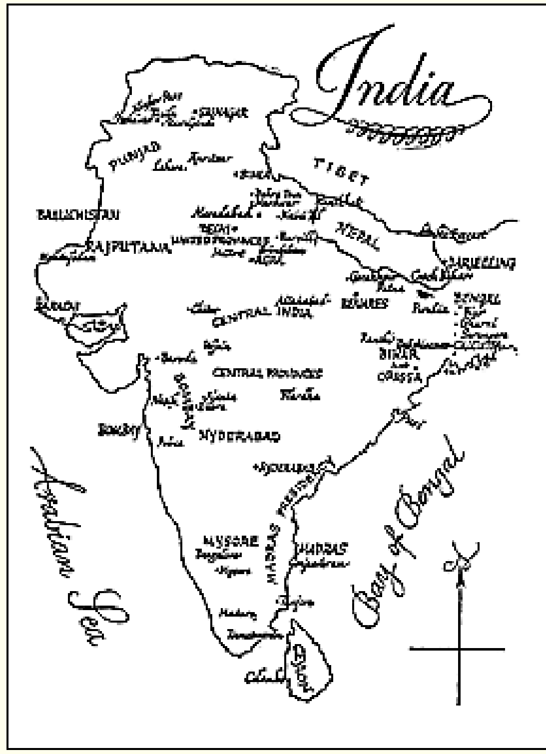
گیری بالا، دی عورت یوگی ڈبلیو ایچ او کبھی
نہیں کھاتا ہے۔ مسٹر ای ای ڈکنسن

میرا گرو اور میں خود
رانچی کے طلباء
Encinitas

کانفرنس میں سان
فرانسسکو سوامی پریمانند

میر□ والد





نقشہ کی انڈیا

پیش لفظ

بذریعہ WY EVANS-WENTZ, MA, D.Litt., D.Sc.

یسوع کالج، آکسفورڈ مصنف تبتی
بک آف دی ڈیڈ، تبت کے عظیم
یوگی میلاریپا،

تبتی یوگا اور خفیہ نظریات وغیرہ ۔

سوانح عمری کی قدر اس حقیقت سے بہت بڑھ گئی ہے کہ یہ ہندوستان کے دانشمندوں کے بارے میں انگریزی کی ان چند کتابوں میں سے ایک ہے جو کسی صحافی یا غیر ملکی نے نہیں بلکہ ان کی اپنی نسل اور تربیت کے ذریعہ لکھی گئی ہے - مختصر یہ کہ یوگیوں کے بارے میں ایک یوگی کی کتاب۔ ایک عینی شاہد کے طور پر غیر معمولی کی دوبارہ گنتی زندگی اور اختیارات کی جدید ہندو اولیاء، دی کتاب ہے اہمیت دونوں بروقت اور بے وقت اس کے نامور مصنف کے لیے، جن کے بارے میں مجھے ہندوستان اور امریکہ دونوں میں جان کر خوشی ہوئی ہے، ہر قارئین کو اس کی قدر اور شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ ان کی زندگی کی غیر معمولی دستاویز یقینی طور پر ہندو ذہن اور دل کی گہرائیوں اور ہندوستان کی روحانی دولت کے بارے میں سب سے زیادہ آشکار کرنے میں سے ایک ہے، جو مغرب میں شائع نہیں ہوئی ہے۔

یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے کہ میں ان باباؤں میں سے ایک سے ملا جن کی زندگی کی تاریخ یہاں بیان کی گئی ہے - سری یکتیشور گری۔ میرے تبتی یوگا اور خفیہ عقائد کے فرنٹ اسپیس کے ایک حصے کے طور پر قابل احترام سنت کی مثال نمودار ہوئی ہ 1-1 خلیج بنگال پر واقع اڑیسہ میں پوری کے مقام پر میرا سامنا سری یکتیشور سے ہوا۔ اس وقت وہ وہاں سمندر کے کنارے ایک پرسکون آشرم کے سربراہ

تھے، اور خاص طور پر ایک گروہ کی روحانی تربیت میں مصروف تھے۔ کی جوان شاگرد وہ اظہار کیا شوقین دلچسپی میں دی فلاح و بہبود کی دی لوگ کی دی متحدہ ریاستیں اور تمام امریکہ اور انگلستان کے بھی، اور مجھ سے دور دراز کی سرگرمیوں کے بارے میں سوال کیا، خاص طور پر کیلیفورنیا میں، ان کے چیف شاگرد، پرمہنس یوگنند، جن سے وہ بہت پیار کرتے تھے، اور جنہیں انھوں نے 1920 میں، مغرب میں اپنے سفیر کے طور پر بھیجا تھا۔

اس کی تعظیم کے لائق تھا۔

پیروکاروں نے بے ساختہ اسے قبول کیا۔ ہر وہ شخص جو اسے جانتا تھا، خواہ اس کی اپنی برادری کا ہو یا نہ ہو، اس کی سب سے زیادہ عزت کرتا تھا۔ مجھے واضح طور پر اس کی لمبی، سیدھی، سنیاسی شخصیت، زعفرانی رنگ کے لباس میں ملبوس ایک ایسے شخص کو یاد ہے جس نے دنیاوی جستجو کو ترک کر دیا ہے، جب وہ میرا استقبال کرنے کے لیے حرم کے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کے بال لمبے اور کچھ گھنگریالے تھے اور چہرے داڑھی والا تھا۔ اس کا جسم مضبوط تھا، لیکن پتلا اور اچھی طرح سے تشکیل شدہ، اور اس کا قدم توانائی بخش وہ تھا منتخب کیا کہ طور پر اس کا جگہ کی زمینی رہائش دی مقدس پوری کا شہر، جہاں ہندوستان کے ہر صوبے کے نمائندے ہندوؤں کی کثیر تعداد، جگن ناتھ کے مشہور مندر، "دنیا کے بھگوان" کی یاترا پر روزانہ آتی ہیں۔ یہ پوری میں ہی تھا کہ سری یکتیشور نے 1936 میں اپنی فانی آنکھیں بند کیں، اس عارضی حالت کے مناظر کے لیے اور یہ جانتے ہوئے کہ اس کا اوتار ایک فاتحانہ تکمیل کو پہنچا میں خوش ہوں، واقعی، اس گواہی کو ریکارڈ کرنے کے قابل ہوں۔ کو دی اعلی کردار اور تقدس کی سری یکتیشور کی مواد کو باقی دور سے دی بھیڑ، اس نے اپنے آپ کو غیر محفوظ طریقہ سے اور سکون کے ساتھ اس مثالی زندگی کے لیے دے دیا جو اس کے شاگرد پرمہنس یوگنند، اب عمر کے لئے بیان کیا ہے۔ WY EVANS-WENTZ

1-1
آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 1935ء :

مصنف کا اعترافات

میں اس کتاب کے مخطوطے پر مس ایل وی پریٹ کی طویل ادارتی محنت کے لیے ان کا تہہ دل سے مقروض ہوں۔ میرا شکریہ ہیں واجب الادا بھی کو مس روتھ زہن کے لیے تیاری کی دی اشاریہ کو مسٹر سی۔ رچرڈ رائٹ کے لیے ان کی ہندوستانی سفری ڈائری سے اقتباسات استعمال کرنے کی اجازت، اور تجاویز اور حوصلہ افزائی کے لیے ڈاکٹر WY Evans-Wentz کو۔

پرمهانسا یوگنندا

28 اکتوبر 1945

Encinitas، کیلیفورنیا

باب: 1

ہندوستانی ثقافت کی خصوصیات طویل عرصے سے حتمی حقیقتوں اور ساتھی شاگرد گرو 2-1 کی تلاش رہی ہیں رشتے میرا اپنا راستہ مجھے ایک مسیح جیسے بابا کی طرف لے گیا جس کی خوبصورت زندگی عمروں سے چھپی ہوئی تھی وہ ان عظیم ماسٹرز میں سے ایک تھے جو ہندوستان کے واحد ہیں۔

باقی دولت. ہر نسل میں ابھرتے ہوئے، انہوں نے بابل اور مصر کی قسمت کے خلاف اپنی سرزمین کو مضبوط کیا ہے۔

مجھے اپنی قدیم ترین یادیں ملتی ہیں جو پچھلے اوتار کی اینکرونسٹک خصوصیات کا احاطہ کرتی ہیں۔
مجھے ایک دور کی زندگی کی واضح یادیں آئیں، ایک یوگی [3-1] ہمالیہ کی برفباری کے درمیان۔ ماضی کی یہ جھلکیں، کچھ بے جہتی ربط سے، مجھے مستقبل کی جھلک بھی فراہم کرتی ہیں۔

بچپن کی بے بسی کی ذلتیں میرے ذہن سے دور نہیں ہوتیں۔ میں اپنے آپ کو آزادانہ طور پر چلنے یا اظہار کرنے کے قابل نہ ہونے پر ناراضگی سے ہوش میں تھا۔ جب مجھے اپنی جسمانی کمزوری کا احساس ہوا تو میرے اندر دعائیہ لہریں پیدا ہوئیں۔ میری مضبوط جذباتی زندگی نے بہت سی زبانوں میں الفاظ کی شکل اختیار کی۔
زبانوں کی باطنی الجھنوں کے درمیان، میرے کان دھیرے دھیرے اپنے آپ کو میرے لوگوں کے طواف بنگالی حرفوں سے مانوس ہو گئے۔ ایک شیرخوار کے ذہن کی پرکشش گنجائش! بالغ طور پر کھلونوں اور انگلیوں تک محدود سمجھا جاتا ہے۔

نفسیاتی خمیر اور میرے غیر جوابدہ جسم نے مجھے بہت سے رونے والے منتروں تک پہنچا دیا۔ مجھے اپنی پریشانی پر عام خاندان کی پریشانی یاد آتی ہے۔ خوشگوار یادیں بھی مجھ پر ہجوم کرتی ہیں: میری ماں کی محبتیں، اور میری پہلی کوششیں جملے اور چھوٹے قدم پر۔ یہ ابتدائی کامیابیاں، جو عام طور پر جلدی بھول جاتی ہیں، خود اعتمادی کی فطری بنیاد ہیں۔

میری دور رس یادیں منفرد نہیں ہیں۔ بہت سے یوگیوں کے بارے میں جانا جاتا ہے کہ انہوں نے "زندگی" اور "موت" میں ڈرامائی منتقلی کے ذریعے بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا شعور برقرار رکھا ہے۔ اگر انسان صرف ایک جسم ہے، تو اس کا نقصان حقیقت میں شناخت کے آخری دور کو دیتا ہے۔ لیکن اگر صدیوں کے انبیاء نے سچائی کے ساتھ بات کی تو انسان بنیادی طور پر بے ساختہ فطرت کا ہے۔ انسانی انا کا مستقل مرکز صرف عارضی طور پر احساس کے ادراک سے وابستہ ہے۔

اگرچہ عجیب، بچپن کی واضح یادیں انتہائی نایاب نہیں ہیں۔ متعدد ممالک کے سفر کے دوران میں نے سچے مردوں اور عورتوں کے لبوں سے ابتدائی یادیں سنی ہیں۔

میں انیسویں صدی کی آخری دہائی میں پیدا ہوا تھا، اور میں نے اپنے ابتدائی آٹھ سال گورکھپور میں گزارے۔ یہ شمال مشرقی ہندوستان کے متحدہ صوبوں میں میری جائے پیدائش تھی۔ ہم آٹھ بچے تھے: چار لڑکے اور چار لڑکیاں۔ میں، مکندا لال گھوش [4-1]، دوسرا بیٹا اور چوتھا بچہ تھا۔

کھشتری ذات کے بنگالی تھے ۔ [5-1] دونوں کو پاکیزہ فطرت سے نوازا گیا تھا۔ ان کی باہمی محبت، پُرسکون اور باوقار، کبھی بھی غیر سنجیدہ اظہار نہیں کیا۔ ایک کامل والدین کی ہم آہنگی آٹھ نوجوان زندگیوں کے گھومتے ہوئے ہنگاموں کے لیے پرسکون مرکز تھی۔

والد، بھگتی چرن گھوش، مہربان، سنجیدہ، بعض اوقات سخت تھے۔ اس سے پیار کرتے ہوئے، ہم بچوں نے ابھی تک ایک خاص تعظیمی فاصلہ دیکھا۔ ایک شاندار ریاضی دان اور منطق دان، وہ بنیادی طور پر اپنی عقل سے رہنمائی کرتے تھے۔ لیکن ماں دلوں کی ملکہ تھی، اور ہمیں صرف محبت کے ذریعے سکھایا۔ اس کی موت کے بعد، والد نے اپنے اندر کی نرمی کو مزید ظاہر کیا۔ تب میں نے دیکھا کہ اس کی نگاہیں اکثر میری ماں کی شکل میں بدل جاتی تھیں۔

والدہ کی موجودگی میں ہم نے صحیفوں سے اپنی ابتدائی کڑوی میٹھی واقفیت کا مزہ چکھا۔ سے

کہانیاں دی مہابھارت اور رامائن 6-1 تھے وسائل سے طلب کیا کو ملنا دی ضرورتیں

کی نظم و ضبط ہدایت اور عذاب چلا گیا ہاتھ میں ہاتھ

والد کے احترام کا ایک روزانہ اشارہ والدہ کی طرف سے دوپہر کو دفتر سے گھر آنے کے لیے ہمیں احتیاط سے پہنایا جاتا تھا۔ ان کا عہدہ ہندوستان کی بڑی کمپنیوں میں سے ایک بنگال-ناگپور ریلوے میں نائب صدر کی طرح تھا۔ اس کے کام میں سفر کرنا شامل تھا، اور ہمارے خاندان میرے بچپن میں کئی شہروں میں رہتے تھے۔

ماں نے ضرورت مندوں کی طرف کھلا ہاتھ رکھا۔ والد صاحب بھی مہربان تھے، لیکن امن و امان کا احترام بجٹ تک بڑھ گیا۔ والدہ کی ماہانہ آمدنی سے زیادہ ایک پندرہ دن ماں نے غریبوں کو کھانا کھلانے میں صرف کیا۔

"میں صرف اتنا پوچھتا ہوں، براہ کرم، اپنے خیراتی اداروں کو ایک معقول حد کے اندر رکھیں۔" یہاں تک کہ اس کے شوہر کی طرف سے ہلکی سی ڈانٹ بھی ماں کو تکلیف دیتی تھی۔ اس نے بچوں کو کسی اختلاف کا اشارہ نہ کرتے ہوئے ایک ہیکنی کیریج کا آرڈر دیا۔

"السلام علیکم؛ میں ہوں جا رہا ہے دور کو میرا ماں کی گھر." قدیم الٹی میٹم!

ہم حیرت زدہ آہوں میں ٹوٹ پڑے۔ ہمارے ماموں موقع پر پہنچ گئے۔ اس نے باپ سے سرگوشی میں کچھ مشورہ دیے، عمروں سے کوئی شک نہیں رہا۔ والد کے چند مصالحانہ تبصرہ کرنے کے بعد، ماں نے خوشی خوشی ٹیکسی کو برخاست کر دیا۔ اس طرح وہ واحد پریشانی ختم ہوئی جو میں نے اپنے والدین کے درمیان کبھی محسوس کی تھی۔ لیکن مجھے ایک خصوصیت والی گفتگو یاد ہے۔

"براہ کرم مجھے ایک بے سہارا عورت کے لیے دس روپے دے دو جو ابھی گھر پہنچی ہے۔" ماں کی مسکراہٹ کا اپنا ہی قائل تھا۔

"دس روپے کیوں؟ ایک ہی کافی ہے۔" والد نے ایک جواز پیش کیا: "جب میرے والد اور دادا دادی کا اچانک انتقال ہو گیا تو مجھے غربت کا پہلا ذائقہ ملا۔ میرے اسکول تک میلوں پیدل چلنے سے پہلے میرا واحد ناشتہ ایک چھوٹا کیلا تھا۔ بعد میں یونیورسٹی میں مجھے اتنی ضرورت پڑی کہ میں نے ایک روپیہ ماہانہ امداد کے لیے ایک امیر جج سے درخواست کی، اس نے انکار کر دیا، ریمارکس دیئے کہ روپیہ بھی اہم ہے۔"

"کتنی تلخی سے تمہیں اس روپے کا انکار یاد ہے!" ماں کے دل میں ایک دم سی منطق تھی۔ "کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ عورت بھی آپ کے دس روپے کے انکار کو دردناک طریقے سے یاد رکھے جس کی اسے فوری ضرورت ہے؟"

"تم جیتو!" مغلوب شوہروں کے قدیم اشارے سے اس نے پرس کھولا۔ "یہ رہا دس روپے کا نوٹ۔ میری مرضی سے اسے دے دو۔"

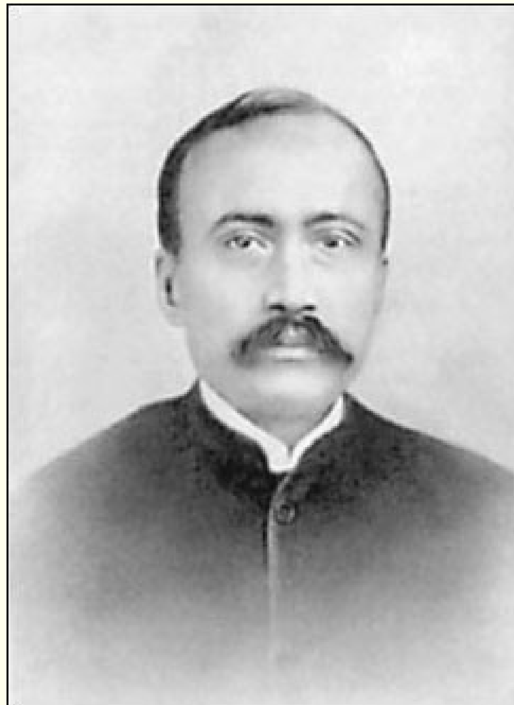
والد کسی بھی نئی تجویز پر پہلے "نہیں" کہنے کا رجحان رکھتے تھے۔ اس کا رویہ اس عجیب عورت کی طرف جو اتنی آسانی سے اندراج شدہ ماں کی ہمدردی ان کی روایتی احتیاط کی ایک مثال تھی۔ فوری طور پر قبولیت سے نفرت - مغرب میں فرانسیسی ذہن کی خاصیت - واقعی صرف "بعض عکاسی" کے اصول کا احترام کرنا ہے۔ میں نے ہمیشہ والد کو اپنے فیصلوں میں معقول اور یکساں طور پر متوازن پایا۔ اگر میں ایک یا دو اچھے دلائل کے ساتھ میری متعدد درخواستوں کو تقویت بخش سکتا ہے، اس نے ہمیشہ مطلوبہ مقصد کو میری پہنچ میں رکھا، چاہے وہ چھٹیوں کا سفر ہو یا کوئی نئی موٹرسائیکل۔

باپ اپنے ابتدائی سالوں میں اپنے بچوں کے لیے سخت تادیبی تھا، لیکن اس کی طرف ان کا رویہ خود واقعی سپارٹن تھا۔ مثال کے طور پر، وہ کبھی تھیٹر نہیں گئے، لیکن مختلف روحانی طریقوں اور بھگواد گیتا کو پڑھنے میں اپنی تفریح حاصل کرنے کی کوشش کی ۔ [7-1] تمام آسائشوں سے پرہیز کرتے ہوئے وہ چمٹ جاتا کو ایک پرانا جوڑی کی جوتے تک وہ تھے بیکار اس کا بیٹے خریدا آٹوموبائل کے بعد وہ مقبول استعمال میں آئے، لیکن والد دفتر جانے کے لیے اپنی روزانہ کی سواری کے لیے ہمیشہ ٹرالی کار سے مطمئن رہتے تھے۔ اقتدار کی خاطر پیسہ جمع کرنا اس کی فطرت کے لیے اجنبی تھا۔ ایک بار، کلکتہ اربن بینک کو منظم کرنے کے بعد، اس نے اس کے کسی بھی حصص کو حاصل کرنے سے خود کو فائدہ پہنچانے سے انکار کردیا۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ اپنے فارغ وقت میں شہری فرض ادا کرے۔

والد کے پنشن پر ریٹائر ہونے کے کئی سال بعد، ایک انگریز اکاؤنٹنٹ بنگال-ناگپور ریلوے کمپنی کی کتابوں کی جانچ کرنے کے لیے پہنچا۔ حیرت زدہ تفتیش کار نے دریافت کیا کہ والد نے کبھی بھی واجب الادا بونس کے لیے درخواست نہیں دی تھی۔

"وہ کیا دی کام کی تین مردا!" دی اکاؤنٹنٹ بتایا دی کمپنی "وہ ہے روپے 125,000 (کے بارے میں $41,250۔) واپس معاوضہ کے طور پر اس کی وجہ سے۔" عہدیداروں نے والد کو اس رقم کے لئے ایک چیک پیش کیا۔ اس نے اس کے بارے میں اتنا کم سوچا کہ اس نے خاندان کے کسی بھی تذکرہ کو نظر انداز کیا۔ بہت بعد میں اس سے میرے سب سے چھوٹے بھائی بشنو نے پوچھ گچھ کی جس نے بینک اسٹیٹمنٹ پر بڑی جمع رقم دیکھی۔

"مادی منافع سے خوش کیوں ہو؟" باپ نے جواب دیا۔ "جو شخص یکسوئی کے مقصد کا تعاقب کرتا ہے وہ نہ تو فائدہ سے خوش ہوتا ہے اور نہ ہی نقصان سے افسردہ ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ انسان اس دنیا میں بہ خرچ آتا ہے، اور بغیر ایک روپیہ کے چلا جاتا ہے۔"



باپ
بھگتی چرن گھوش
اہ شاگرد کی لہڑی مہاسایا

اپنی شادی شدہ زندگی کے اوائل میں، میرے والدین بنارس کے ایک عظیم استاد لاہری مہاسایا کے شاگرد بن گئے۔ اس رابطے نے والد کے فطری طور پر پرجوش مزاج کو مضبوط کیا۔ والدہ نے میری سب سے بڑی بہن روما کے بارے میں ایک قابل ذکر اعتراف کیا: "میں اور آپ کے والد سال میں صرف ایک بار مرد اور بیوی کے طور پر ایک ساتھ رہتے ہیں، بچے پیدا کرنے کے مقصد سے۔"

1-8کے درمیان ابیناش بابو کے ذریعے کیے بنگال-ناگپور ریلوے کے گورکھپور دفتر میں ملازم۔ ابیناش نے میرے نوجوان کانوں کو بہت سے ہندوستانی سنتوں کی دلفریب کہانیوں سے ہدایت کی۔ اس نے ہمیشہ اپنے گرو کی اعلیٰ شان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اختتام کیا۔

"کیا آپ نے کبھی ان غیر معمولی حالات کے بارے میں سنا ہے جن میں آپ کے والد لاہری مہاسایا کے شاگرد بنے؟"

یہ گرمی کی ایک سست دوپہر تھی، جب میں اور ابیناش اپنے گھر کے احاطے میں اکٹھے بیٹھے تھے، اس نے یہ دلچسپ سوال کیا۔ میں نے امید بھری مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔

"برسوں پہلے، آپ کی پیدائش سے پہلے، میں نے اپنے اعلیٰ افسر - آپ کے والد سے کہا تھا کہ وہ مجھے گورکھپور کی ڈیوٹی سے ایک ہفتے کی چھٹی دے دیں تاکہ میں بنارس میں اپنے گرو سے ملاقات کروں۔ آپ کے والد نے میرے منصوبے کا مذاق اڑایا۔

"'کیا آپ مذہبی جنونی بننے جا رہے ہیں؟' اس نے استفسار کیا کہ 'اگر آپ آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو اپنے دفتر کے کام پر توجہ دیں۔'

"افسوس سے اس دن جنگل کے راستے پر گھر جاتے ہوئے، میں پالکی میں آپ کے والد سے ملا۔ انہوں نے اپنے نوکروں اور گاڑیوں کو برخاست کیا، اور میرے ساتھ قدم رکھا۔ مجھے تسلی دینے کے لیے، انہوں نے دنیاوی کامیابی کے لیے کوشش کرنے کے فائدے بتائے، لیکن میں نے اسے بے ساختہ سنا۔ میرا دل دہرا رہا تھا: 'لاہری مہاسایا تمہیں دیکھے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا!

"ہمارا راستہ ہمیں ایک پُرسکون میدان کے کنارے لے گیا، جہاں دوپہر کے آخری سورج کی کرنیں ابھی تک جنگلی گھاس کی اونچی لہروں کا تاج سجا رہی تھیں۔ ہم نے تعریف میں توقف کیا۔ وہیں میدان میں، ہم سے صرف چند گز کے فاصلے پر، اچانک میرے عظیم گرو کی شکل نمودار ہوئی! 1-9۔

"'بھگابتی، آپ اپنے ملازم پر بہت سخت ہیں!' اس کی آواز ہمارے حیرت زدہ کانوں میں گونج رہی تھی جیسے وہ میرے گھٹنوں کے بل آیا تھا، 'لاہڑی مہاسایا!' آپ کے والد چند لمحوں کے لیے بے حس و حـرکت تھے۔

"'ابناش، نہ صرف میں آپ کو رخصت دیتا ہوں، بلکہ میں خود کو کل بنارس کے لیے روانہ ہونے کی اجازت دیتا ہوں۔ مجھے اس عظیم لاہری مہاسایا کو جاننا چاہیے، جو آپ کی شفاعت کرنے کے لیے اپنی مرضی سے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کے قابل ہے! میں اپنی بیوی کو لے کر اس آقا سے کہوں گا کہ وہ ہمیں اپنے روحانی راستے پر چلائیں۔ کیا آپ ہماری رہنمائی کریں گے؟'

'یقیناً۔' میری دعا کے معجزانہ جواب، اور واقعات کے تیز، سازگار موڑ پر خوشی نے مجھے بھر دیا۔

"اگلی شام آپ کے والدین اور میں بنارس کے لیے روانہ ہوئے۔ اگلے دن ہم نے ایـک گھـوڑا گـاڑی لیـا، اور پھر تھا کو چلنا کے ذریعے تنگ گلیاں کو میرا گرو کا الگ تھلگ گھر داخل ہو رہا ہے۔ اس کا تھوڑا

پارلر، ہم ماسٹر کے سامنے جھک گئے، اس کی عادت کمل کی کرنسی میں بند ہو گئے۔ اس نے اپنی چھیدتی ہوئی آنکھیں جھپکائیں اور آپ کے والد پر برابر کر دیں۔

"'بھگابتی، آپ اپنے ملازم پر بہت سخت ہیں!' اس کے الفاظ وہی تھے جو اس نے دو دن پہلے گورکھپور کے میدان میں استعمال کیے تھے، اس نے مزید کہا، 'مجھے خوشی ہے کہ آپ نے ابیناش کو مجھ سے ملنے کی اجازت دی ہے، اور آپ اور آپ کی اہلیہ اس کے ساتھ ہیں۔'

کریا یوگا کی روحانی مشق میں شروع کیا ہ 10-1 آپ کے والد اور میں، بھائی شاگردوں کے طور پر، وژن کے یادگار دن سے قریبی دوست رہا ہوں۔ لہڑی مہاسیا نے آپ کی پیدائش میں خاص دلچسپی لی۔ آپ کی زندگی یقینی طور پر اس کے ساتھ جڑی ہوگی: مالک کی نعمت کبھی ضائع نہیں ہوتی۔"

لہڑی مہاسیا میرے اس میں داخل ہونے کے فوراً بعد اس دنیا سے چلے گئے۔ ان کی تصویر، ایک آرائشی فریم میں، ہمیشہ مختلف شہروں میں ہمارے خاندانی قربان گاہ پر نظر آتی تھی جہاں والد کو ان کے دفتر نے منتقل کیا تھا۔ صبح و شام بہت سے لوگوں نے مجھے اور والدہ کو ایک تعمیر شدہ مزار کے سامنے مراقبہ کرتے ہوئے، خوشبودار صندل کی لکڑی کے پیسٹ میں ڈوبے پھول پیش کرتے ہوئے پایا۔ لوبان اور مرر کے ساتھ ساتھ اپنی متحد عقیدت کے ساتھ، ہم نے اس الوہیت کا احترام کیا جس کا لاہری مہاسایا میں مکمل اظہار پایا گیا تھا۔

اس کا تصویر تھا a سبقت اثر و رسوخ ختم میرا زندگی جیسا کہ میں بڑھا، دی سوچا کی دی ماسٹر کے ساتھ اضافہ ہوا میں میں مراقبہ میں کرے گا اکثر دیکھیں اس کا فوٹو گرافی تصویر ابھرنا سے اس کا چھوٹا فریم اور، ایک زندہ شکل لے کر، میرے سامنے بیٹھو. جب میں نے اس کے نورانی جسم کے قدموں کو چھونے کی کوشش کی۔ یہ بدل جائے گا اور دوبارہ تصویر بن جائے گا۔ بچپن لڑکپن میں پھسلتے ہی مجھے لہڑی مہاسایا مل گیا۔ تبدیل میں میرا دماغ سے a تھوڑا تصویر بند کر دیا میں a فریم کو a زندہ، روشن موجودگی. میں اکثر آزمائش یا الجھن کے لمحات میں اس سے دعا کرتا تھا، اپنے اندر اس کی تسکین کی سمت تلاش کرتا تھا۔ پہلے تو میں غمگین ہوا کیونکہ وہ اب جسمانی طور پر زندہ نہیں رہا تھا۔ جیسا کہ میں نے شروع کیا۔ اس کی خفیہ ہمہ گیریت کو دریافت کرنے کے لیے، میں نے مزید افسوس کا اظہار نہیں کیا۔ اس نے اکثر اپنے ان شاگردوں کو لکھا تھا جو اسے دیکھنے کے لیے بے چین تھے: "میری ہڈیوں اور گوشت کو دیکھنے کیوں آتے ہیں، جب کہ میں آپ کی کوتستھ (روحانی نظر) کے دائرے میں ہوں؟"

مجھے آٹھ سال کی عمر میں لاہری مہاسایا کی تصویر کے ذریعے ایک شاندار شفا نصیب ہوئی۔ اس تجربے نے میری محبت میں شدت پیدا کی۔ اچا پور، بنگال میں ہماری فیملی اسٹیٹ میں رہتے ہوئے، میں ایشیاٹک ہیضے کا شکار ہو گیا۔ میری زندگی مایوس ہو گئی تھی؛ ڈاکٹر کر سکتے ہیں کچھ نہیں میرے پلنگ کے پاس، ماں نے بزدلانہ انداز میں مجھے اپنے سر کے اوپر دیوار پر لہری مہاسایا کی تصویر دیکھنے کا اشارہ کیا۔

"ذہنی طور پر اس کے سامنے جھک جاؤ!" وہ جانتی تھی کہ میں بہت کمزور ہوں حتیٰ کہ سلام میں ہاتھ اٹھانے کے لیے بھی۔ "اگر آپ واقعی اپنی عقیدت ظاہر کرتے ہیں اور باطنی طور پر اس کے سامنے گھٹنے ٹیکتے ہیں تو آپ کی جان بچ جائے گی!"

میں نے اس کی تصویر کو دیکھا اور وہاں ایک اندھی روشنی دیکھی، جس نے میرے جسم اور پورے جسم کو لپیٹ لیا۔ کمرے میری متلی اور دیگر بے قابو علامات غائب ہو گئیں۔ میں ٹھیک تھا۔ فوراً ہی میں نے اپنے گرو پر ان کے بے پناہ اعتماد کی تعریف میں ماں کے قدموں کو جھکنے اور چھونے کے لیے کافی مضبوط محسوس کیا۔ ماں نے چھوٹی سی تصویر کے خلاف بار بار اپنا سر دبایا۔

"او ہمہ گیر ماسٹر، میں شکریہ تم کے تیرا روشنی کے پاس شفا میرا بیٹا!"

میں نے محسوس کیا کہ اس نے بھی اس چمکیلی آگ کا مشاہدہ کیا تھا جس کے ذریعے میں عام طور پر مہلک بیماری سے فوری طور پر صحت یاب ہو گیا تھا۔

میری سب سے قیمتی چیزوں میں سے ایک وہی تصویر ہے۔ لاہری مہاسایا کے ذریعے والد کو دیا گیا، یہ ایک مقدس کمپن رکھتا ہے۔ تصویر ایک معجزانہ اصل تھی. میں نے یہ کہانی والد کے بھائی کے شاگرد کالی کمار رائے سے سنی تھی۔

ایسا لگتا ہے کہ ماسٹر کو تصویر کھینچنے سے نفرت تھی۔ ان کے احتجاج پر، ایک بار ان کی اور کالی کمار رائے سمیت عقیدت مندوں کے ایک گروپ کی ایک گروپ تصویر لی گئی۔ یہ ایک حیرت زدہ فوٹوگرافر تھا جس نے دریافت کیا کہ جس پلیٹ میں تمام شاگردوں کی واضح تصویریں تھیں، اس نے مرکز میں خالی جگہ کے علاوہ اور کچھ نہیں ظاہر کیا جہاں سے اسے لاہری مہاسایا کے خاکے تلاش کرنے کی معقول توقع تھی۔ اس واقعے پر بڑے پیمانے پر بحث کی گئی۔

ایک خاص طالب علم اور ماہر فوٹوگرافر، گنگا دھر بابو نے فخر کیا کہ مفرور شخصیت اس سے نہیں بچ سکے گی۔ اگلی صبح، جب گرو کمل کی کرنسی میں لکڑی کے بنچ پر بیٹھا تھا۔ اس کے پیچھے ایک سکرین، گنگا دھر بابو اپنے سامان کے ساتھ پہنچے۔ کامیابی کے لیے ہر طرح کی احتیاط برتتے ہوئے اس نے لالچ سے بارہ تختیاں کھول دیں۔ ہر ایک پر اسے جلد ہی لکڑی کے بنچ اور سکرین کا نشان مل گیا، لیکن ایک بار پھر ماسٹر کی شکل غائب تھی۔

آنسوؤں اور بکھرے فخر کے ساتھ، گنگا دھر بابو نے اپنے گرو کی تلاش کی۔ لاہری مہاسایا کو حاملہ تبصرے کے ساتھ اپنی خاموشی کو توڑنے میں کئی گھنٹے گزر چکے تھے:

"میں ہوں روح. کر سکتے ہیں۔ آپ کا کیمرہ عکاسی دی ہمہ گیر غیر مرئی؟"

"میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ نہیں ہو سکتا! لیکن، حضور، میں پیار سے جسمانی مندر کی تصویر چاہتا ہوں جہاں اکیلے، میری تنگ نظر کے مطابق، وہ روح پوری طرح سے بسیرا کرتی نظر آتی ہے۔"

"آؤ، پھر کل صبح میں مرضی لاحق کے لیے تم"

فوٹوگرافر نے دوبارہ اپنے کیمرے پر فوکس کیا۔ اس بار وہ مقدس ہستی، جو پراسرار بے حسی سے لپٹی ہوئی نہیں تھی، پلیٹ پر تیز تھی۔ ماسٹر نے کبھی دوسری تصویر نہیں لگائی۔ کم از کم، میں نے کوئی نہیں دیکھا.

تصویر اس کتاب میں دوبارہ پیش کی گئی ہے۔ لاہری مہاسایا کی منصفانہ خصوصیات، ایک عالمگیر کاسٹ کی، شاید ہی یہ بتاتی ہوں کہ وہ کس نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ خُدا کے اشتراک سے اُس کی شدید خوشی قدرے ظاہر ہوتی ہے۔ a کسی حد تک پراسرار مسکراہٹ اس کا آنکھیں آدھا کھلا کو اشارہ کرنا a برائے نام سمت پر دی بیرونی دنیا بھی آدھی بند ہے۔ زمین کے غریب لالچ سے بالکل غافل، وہ پوری طرح بیدار تھا۔ ہر وقت ان متلاشیوں کے روحانی مسائل کے لیے جو اس کے فضل کے لیے آتے تھے۔

گرو کی تصویر کی طاقت کے ذریعے میری شفا یابی کے فورا بعد، میں نے ایک اثر انگیز روحانی نقطہ نظر حاصل کیا. ایک صبح اپنے بستر پر بیٹھا، میں ایک گہری سوچ میں پڑ گیا۔

"بند آنکھوں کے اندھیرے کے پیچھے کیا ہے؟" یہ تحقیقاتی خیال میرے ذہن میں طاقتور طور پر آیا۔ میری باطنی نگاہوں پر ایک دم سے روشنی کی ایک بے پناہ چمک آ گئی۔ اولیاء کی الہی شکلیں، پہاڑی غاروں

میں مراقبہ کی کرنسی میں بیٹھی ہیں، جو چھوٹے سنیما کی تصویروں کی طرح بنی ہوئی ہیں۔

میری پیشانی کے اندر چمک کی بڑی اسکرین۔

"تم کون ہو؟" میں اونچی آواز میں بولا۔

"ہم ہمالیائی یوگی ہیں۔" آسمانی ردعمل کو بیان کرنا مشکل ہے۔ میرا دل خوش تھا.

"آہ، میں ہمالیہ پر جا کر آپ جیسا بننا چاہتا ہوں!" بصارت ختم ہو گئی، لیکن چاندی کے شہتیر ہمیشہ وسیع ہوتے دائروں میں لامحدود تک پھیل گئے۔

"کیا؟ ہے یہ حیرت انگیز چمک؟"

"میں اسوارے ہوں۔ [11-1] میں نور ہوں۔" آواز بڑبڑاتے بادلوں کی طرح تھی۔ "میں تیرے ساتھ ایک ہونا چاہتا ہوں!"

اپنی الہی جوش و خروش کے آہستہ آہستہ گھٹتے ہوئے، میں نے خدا کو تلاش کرنے کے لیے الہام کی ایک مستقل میراث کو بچایا۔ "وہ ابدی، ہمیشہ کی نئی خوشی ہے!" یہ یاد بے خودی کے دن کے بعد بھی برقرار رہی۔

ایک اور ابتدائی یاد شاندار ہے؛ اور لفظی طور پر، کیونکہ میں آج تک اس زخم کو برداشت کرتا ہوں۔ میری بڑی بہن اوما اور میں صبح سویرے ہمارے گورکھپور کے احاطے میں ایک نیم کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ وہ بنگالی پرائمر کے ساتھ میری مدد کر رہی تھی، میں کب تک اپنی نظریں قریب کے طوطوں سے پکے ہوئے مرگوسا پھل کھا رہا تھا۔ اوما نے اپنی ٹانگ میں پھوڑے کی شکایت کی، اور مرہم کا ایک برتن لایا۔ میں نے اپنے بازو پر تھوڑا سا نمک لگا دیا۔

"کیوں؟ کرو آپ استعمال کریں دوائی پر a صحت مند بازو؟"

"ٹھیک ہے، سس، مجھے لگتا ہے کہ مجھے کل پھوڑا آنے والا ہے۔ میں اس جگہ پر آپ کے مرہم کی جانچ کر رہا ہوں جہاں پھوڑا نظر آئے گا۔"

"تم تھوڑا جھوٹا!"

"سیز، مت کرو کال میں a جھوٹا تک آپ دیکھیں کیا ہوتا ہے میں دی صبح۔" غصے بھرا ہوا میں

اما متاثر نہیں ہوئی، اور تین بار اپنا طعنہ دہرایا۔ جب میں نے دھیمے سے جواب دیا تو میری آواز میں ایک اٹل قرارداد گونجی۔

"مجھ میں قوت ارادی سے، میں کہتا ہوں کہ کل میرے بازو پر اسی جگہ کافی بڑا پھوڑا ہوگا؛ اور تمہارا پھوڑا اس کے موجودہ سائز سے دوگنا بڑھ جائے گا!"

صبح نے مجھے اشارہ شدہ جگہ پر ایک مضبوط پھوڑے کے ساتھ پایا۔ اما کے پھوڑے کے طول و عرض دوگنا ہو چکے تھے۔ ایک چیخ کے ساتھ، میری بہن ماں کے پاس پہنچی۔ "مکنڈا ایک نفاست کا ماہر بن گیا ہے!" بڑی سنجیدگی سے، ماں نے مجھے ہدایت کی کہ کبھی بھی الفاظ کی طاقت کو نقصان پہنچانے کے لیے استعمال نہ کروں۔ میں نے ہمیشہ اس کے مشورے کو یاد رکھا ہے، اور اس پر عمل کیا ہے۔

میرا ابال تھا جراحی سے علاج کیا اے قابل توجہ داغ، چھوڑ دیا کی طرف سے دی ڈاکٹر کی چیرا ہے موجود آج پر

میرا صحیح بازو ہے a مسلسل یاد دہانی کی دی طاقت میں آدمی کی سراسر لفظ

اوما کے لیے وہ سادہ اور بظاہر بے ضرر فقرے، جو گہرے ارتکاز کے ساتھ بولے گئے تھے، بموں کی طرح پھٹنے اور نقصان دہ ہونے کے باوجود یقینی اثرات پیدا کرنے کے لیے کافی پوشیدہ قوت رکھتے تھے۔ میں نے، بعد میں، سمجھا کہ تقریر میں دھماکہ خیز کمپن طاقت کو سمجھداری سے کسی کی زندگی کو مشکلات سے آزاد کرنے کے لیے ہدایت کی جا سکتی ہے، اور اس طرح بغیر کسی داغ یا سرزنش کے کام کیا جا سکتا ہے۔ 12-1

ہمارا خاندان پنجاب میں لاہور چلا گیا۔ وہاں میں نے دیوی کالی کی شکل میں الہی ماں کی تصویر حاصل کی۔ 13-1 اس نے ہمارے گھر کی بالکونی میں ایک چھوٹے سے غیر رسمی مزار کو مقدس بنایا۔ مجھ پر ایک واضح یقین آگیا کہ اس مقدس مقام پر کہی گئی میری کسی بھی دعا کی تکمیل کا تاج ہوگا۔ ایک دن اما کے ساتھ وہاں کھڑے ہو کر میں نے بہت ہی تنگ گلی کے مخالف سمت میں عمارتوں کی چھتوں پر دو پتنگیں اڑتے دیکھی تھیں۔

"کیوں؟ ہیں آپ تو خاموش؟" اما دھکیل دیا میں کھیل سے

"میں صرف یہ سوچ رہا ہوں کہ یہ کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ الہی ماں مجھے جو بھی

مانگتی ہے وہ دیتی ہے۔" "مجھے لگتا ہے کہ وہ آپ کو وہ دو پتنگیں دے گی!" میری بہن

طنزیہ انداز میں ہنسی۔

"کیوں؟ نہیں؟" میں شروع ہوا خاموش دعائیں کے لیے ان کا قبضہ

ہندوستان میں پتنگوں کے ساتھ میچ کھیلے جاتے ہیں جن کی ڈور گلو اور زمینی شیشے سے ڈھکی ہوتی ہے۔ ہر کھلاڑی اپنے مخالف کی تار کو توڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک آزاد پتنگ چھتوں پر چلتی ہے؛ اسے پکڑنے میں بڑا مزہ ہے. چونکہ میں اور اما بالکونی میں تھے، یہ ناممکن لگ رہا تھا کہ کوئی ڈھیلی ہوئی پتنگ ہمارے ہاتھ میں آجائے۔ اس کی تار قدرتی طور پر چھتوں پر لٹکتی ہے۔

لین کے اس پار کھلاڑیوں نے اپنا میچ شروع کیا۔ ایک تار کاٹا گیا۔ فوراً پتنگ میری سمت چلی۔ یہ ایک لمحے کے لیے ساکن تھا، اچانک ہوا کے جھونکے سے، جو مخالف گھر کے اوپر کیکٹس کے پودے کے ساتھ تار کو مضبوطی سے الجھانے کے لیے کافی ہے۔ میرے قبضے کے لیے ایک بہترین لوپ تشکیل دیا گیا تھا۔ میں نے انعام اما کے حوالے کیا۔

"یہ صرف ایک غیر معمولی حادثہ تھا، اور آپ کی دعا کا جواب نہیں تھا۔ اگر دوسری پتنگ آپ کے پاس آجائے تو میں یقین کروں گا۔" بہن کی سیاہ آنکھوں نے اس کے الفاظ سے زیادہ حیرت کا اظہار کیا۔

میں نے اپنی دعائیں بڑی شدت کے ساتھ جاری رکھی۔ دوسرے کھلاڑی کی طرف سے زبردستی کھینچنے کے نتیجے میں اس کی پتنگ اچانک ضائع ہو گئی۔ یہ ہوا میں رقص کرتا ہوا میری طرف بڑھا۔ میرے مددگار اسسٹنٹ، کیکٹس پلانٹ نے دوبارہ پتنگ کی تار کو ضروری لوپ میں محفوظ کیا جس کے ذریعے میں اسے پکڑ سکتا تھا۔ میں نے اپنی دوسری ٹرافی اوما کو پیش کی۔

"درحقیقت، الہی ماں آپ کی سنتی ہے! یہ سب میرے لیے بہت ہی عجیب ہے!" بہن ایک خوفزدہ شگفتہ کی

1-4 : میرا نام تھا تبدیل کو یوگنند جب میں داخل ہوا دی قدیم خانقاہی سوامی آرڈر میں 1914. میرا گرو 1935 میں مجھے پرمہنس کا مذہبی لقب عطا کیا (دیکھیں ابواب 24 اور 42)۔

1-5 : روایتی طور پر، دی دوسرا ذات کی جنگجو اور حکمران

1-6 : یہ قدیم مہاکاوی ہیں دی ذخیرہ کی بھارت کی تاریخ، خرافات، اور فلسفہ ایک "ہر ایک کا لائبریری" حجم،
رامائن اور مہابھارت ، ہے a گاڑھا ہونا میں انگریزی آیت کی طرف سے رومیش دت (نیا یارک: ای۔ پی۔ ڈٹن)۔

1-7 : سنسکرت کی یہ عظیم نظم، جو مہابھارت مہاکاوی کے حصہ کے طور پر پائی جاتی ہے، ہندو بائبل ہے۔ سب سے زیادہ شاعرانہ انگریزی ترجمہ ایڈون آرنلڈ کا *The Song Celestial* (Philadelphia: David McKay, 75 cents) ہے۔ بہترین تراجم میں سے ایک کے ساتھ تفصیلی تفسیر ہے سری اروبندو کا پیغام کی دی گیتا (مشتری دبائیں، 16 سیموڈوس سینٹ، مدراس، انڈیا، $3.50)۔

1-8 : بابو (مسٹر) ہے رکھا میں بنگالی نام پر دی اختتام

1-9 : دی غیر معمولی اختیارات قبضہ میں کی طرف سے بہت اچھا ماسٹرز ہیں وضاحت کی میں باب 30، "دی قانون کی معجزات"۔

1-10 : اہ یوگک تکنیک جس کے ذریعہ دی حسی ہنگامہ ہے خاموش، اجازت دینا آدمی کو حاصل کرنا ایک مسلسل بڑھتی ہوئی شناخت کائناتی شعور کے ساتھہ (باب 26 دیکھیں ۔)

1-11 : اہ سنسکرت نام کے لیے خدا کے طور پر حکمران کی دی کائنات سے دی جڑ ہے ، کو حکمرانی وہاں ہیں 108 نام کے لیے خدا میں ہندو صحیفہ، ہر ایک فلسفیانہ معنی کا الگ سایہ رکھتا ہے۔

1-12 : دی لامحدود طاقتیں کی آواز اخذ سے دی تخلیقی لفظ، اوم ، دی کائناتی کمپن طاقت پیچھے تمام جوہری توانائیاں واضح احساس اور گہرے ارتکاز کے ساتھ بولا جانے والا کوئی بھی لفظ مادی قدر رکھتا ہے۔ اونچی آواز میں یا خاموش تکرار کی متاثر کن الفاظ ہے رہا پایا مؤثر میں Coueism اور ملتے جلتے نظام کی نفسیاتی علاج؛ دی خفیہ جھوٹ میں قدم بڑھانا کی دی دماغ کا کمپن شرح دی شاعر ٹینی سن ہے چھوڑ دیا ہم، میں اس کا یادداشتیں ، ایک اکاؤنٹ کی اس کا باشعور ذہن سے ماورا شعور میں جانے کے لیے بار بار آلہ:

ٹینیسن نے لکھا، "ایک قسم کا جاگنے کا ٹرانس - یہ بہتر لفظ کی کمی کی وجہ سے ہے - میں نے اکثر لڑکپن سے ہی، جب میں بالکل اکیلا رہتا ہوں، دیکھا ہے۔" "یہ بات مجھ پر خاموشی سے اپنے نام کو دہرانے سے آئی ہے ، یہاں تک کہ ایک دم سے، جیسا کہ یہ انفرادیت کے شعور کی شدت سے باہر تھا، انفرادیت بذات خود تحلیل اور ختم ہوتی نظر آئیے بے حد ہونا، اور یہ نہیں a الجھن میں ریاست لیکن دی واضح ترین دی یقینی کی دی یقینی، بالکل اس سے آگے الفاظ - جہاں موت ایک تقریباً ہنسنے والا ناممکن تھا - شخصیت کا نقصان (اگر ایسا ہوتا تو) کوئی معدومیت نہیں بلکہ واحد حقیقی زندگی نظر آتی ہے۔" اس نے مزید لکھا: "یہ کوئی غیر معمولی خوشی نہیں ہے، بلکہ ایک ماورائی حیرت کی کیفیت ہے، جس کا تعلق ذہن کی مکمل صفائی سے ہے۔"

1-13 : کالی ہے a علامت کی خدا میں دی پہلو کی ابدی ماں فطرت

باب: 2

میرا ماں کی موت اور دی صوفیانہ تعویذ

میرا ماں کی سب سے بڑا خواہش تھا دی شادی کی میرا بزرگ بھائی "آہ"، جب میں دیکھو دی چہرہ کی

اننتا کی بیوی، مجھے اس زمین پر جنت ملے گی!" میں نے اکثر ماں کو ان الفاظ میں خاندانی تسلسل کے لیے اپنے مضبوط ہندوستانی جذبات کا اظہار کرتے سنا۔

اننتا کی شادی کے وقت میری عمر تقریباً گیارہ سال تھی۔ ماں کلکتے میں تھی، خوشی سے شادی کی تیاریوں کی نگرانی کر رہی تھی۔ میں اور والد اکیلے شمالی ہندوستان میں بریلی میں ہمارے گھر رہے جہاں سے والد کا تبادلہ دو سال بعد لاہور ہو گیا تھا۔

میں نے پہلے اپنی دو بڑی بہنوں روما اور اوما کی شادی کی رسومات کا مشاہدہ کیا تھا؛ لیکن اننتا کے لیے، بڑے بیٹے کے طور پر، منصوبے واقعی وسیع تھے۔ ماں بے شمار رشتے داروں کا استقبال کر رہی تھی، روزانہ دور دراز کے گھروں سے کلکتے آتے تھے۔ اس نے انہیں 50 ایمہرسٹ اسٹریٹ پر ایک بڑے، نئے حاصل کردہ مکان میں آرام سے رکھا۔ سب کچھ تیار تھا - ضیافت کے پکوان، ہم جنس پرستوں کا تخت جس پر بھائی کو دلہن کے گھر لے جایا جانا تھا، رنگ برنگی روشنیوں کی قطاریں، گتے کے بڑے ہاتھی اور اونٹ، انگریز، سکاٹش اور ہندوستانی آرکسٹرا، پیشہ ور تفریح کرنے والے، پجاریوں کے لیے۔

والد اور میں، پرجوش انداز میں، تقریب کے لیے وقت پر خاندان میں شامل ہونے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ تاہم، عظیم دن سے کچھ دیر پہلے، میں نے ایک منحوس خواب دیکھا تھا۔

یہ آدھی رات کو بریلی میں تھا۔ جب میں اپنے بنگلے کے پیازے پر والد کے پاس سو رہا تھا، میں بستر پر مچھر دانی کی عجیب سی پھڑپھڑاہٹ سے بیدار ہوا۔ پردے ٹوٹ گئے اور میں نے اپنی ماں کا پیارا روپ دیکھا۔

"اپنے باپ کو جگاؤ!" اس کی آواز صرف سرگوشی تھی۔ "پہلی دستیاب ٹرین لے لو، آج صبح چار بجے، کلکتے کے لیے جلدی کرو اگر تم مجھے دیکھو!" گھنگھرو جیسی شکل غائب ہوگئی۔

"ابا، ابا! ماں مر رہی ہے!" میرے لہجے میں موجود دہشت نے اسے فوراً جگا دیا۔ میں نے جان لیوا خبر سنائی۔

"تمہارے اس فریب کو برا نہ مانو۔" والد نے اپنی خصوصیت کی نفی ایک نئی صورت حال کو دی۔ "تمہاری امی کی طبیعت ٹھیک ہے، اگر ہمیں کوئی بری خبر ملی تو ہم کل چلے جائیں گے۔"

"اب شروع نہ کرنے پر آپ اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کریں گے!" پریشانی نے مجھے تلخی سے مزید کہا، "نہ ہی میں تمہیں کبھی معاف کروں گا!"

اداسی کی صبح واضح الفاظ کے ساتھ آئی: "ماں خطرناک حد تک بیمار؛ شادی ملتوی؛ فوراً آجاؤ۔"

میں اور والد پریشان ہو کر چلے گئے۔ میرے ایک چچا ہم سے راستے میں ایک ٹرانسفر پوائنٹ پر ملے۔ ایک ٹرین ہماری طرف گرجتی ہوئی، دوربین کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔ میرے اندر کے ہنگامے سے اچانک ایک عزم پیدا ہوا کہ خود کو ریل کی پٹریوں پر پھینک دوں۔ میں نے محسوس کیا کہ میں پہلے ہی سے محروم ہوں، میں اپنی ماں کے لیے اچانک بنجر ہونے والی دنیا کو برداشت نہیں کر سکتا۔ میں ماں کو زمین پر اپنی سب سے پیاری سہیلی کے طور پر پیار کرتا تھا۔ اس کی تسکین دینے والی سیاہ آنکھیں بچپن کے چھوٹے چھوٹے سانحات میں میری یقینی پناہ گاہ تھیں۔

"کرتا ہے؟ وہ ابھی تک رہتا ہیں؟" میں روک دیا کہ لیے ایک آخری سوال کو میرا چچا

"یقیناً وہ زندہ ہے!" وہ میرے چہرے کی مایوسی کی ترجمانی کرنے میں سست نہیں تھے۔ لیکن میں نے شاید ہی اس پر یقین کیا۔

جب ہم کلکتہ کے اپنے گھر پہنچے تو موت کے حیرت انگیز اسرار کا سامنا کرنا ہی تھا۔ میں تقریباً بے جان حالت میں گر گیا۔ میرے دل میں کوئی مصالحت آنے سے پہلے کئی سال گزر گئے۔ آسمان کے دروازوں پر دھاوا بولتے ہوئے، میری فریاد نے آخر کار الہی ماں کو بلایا۔ اس کے الفاظ نے میرے درد بھرے زخموں کو آخری شفا بخشی:

"یہ میں ہی ہوں جس نے زندگی کے بعد زندگی، بہت سی ماؤں کی نرمی میں، تم پر نگاہ رکھی ہے! میری نگاہوں میں دو سیاہ آنکھیں، کھوئی ہوئی خوبصورت آنکھیں، تم ڈھونڈ رہے ہو!"

میں اور والد محترم کی آخری رسومات کے فوراً بعد بریلی واپس آگئے۔ ہر صبح سویرے میں ایک قابل رحم یادگار بناتا تھا - ایک بڑے شیولی کے درخت کی زیارت کرتا تھا جس نے ہمارے بنگلے کے سامنے ہموار، سبز سنہری لان کا سایہ کیا تھا۔ شاعرانہ لمحات میں، میں نے سوچا کہ سفید شیولی کے پھول گھاس کی قربان گاہ پر اپنی مرضی سے عقیدت کے ساتھ بکھر رہے ہیں۔ شبنم کے ساتھ آنسوؤں کو ملاتے ہوئے، میں نے اکثر صبح سے نکلنے والی ایک عجیب و غریب دنیا کی روشنی کا مشاہدہ کیا۔ خُدا کی شدید تڑپ نے مجھ پر حملہ کیا۔ میں نے ہمالیہ کی طرف زور سے کھینچا ہوا محسوس کیا۔

میرے ایک کزن، جو مقدس پہاڑیوں کے سفر کے دور سے تازہ تھے، بریلی میں ہمارے پاس آئے۔ میں نے یوگیوں اور سوامیوں کے اونچے پہاڑی گھر کے بارے میں ان کی کہانیاں بے تابی سے سنیں۔ 1-2

"آئیے ہم کوہ ہمالیہ کی طرف بھاگیں۔" ایک دن بریلی میں ہمارے زمیندار کے جوان بیٹے دوارکا پرساد کو میری یہ تجویز غیر ہمدردانہ کانوں پر پڑی۔ اس نے میرا منصوبہ میرے بڑے بھائی کو بتایا، جو ابھی والد سے ملنے آیا تھا۔ ایک چھوٹے لڑکے کی اس ناقابل عمل اسکیم پر ہلکے سے ہنسنے کے بجائے، اننتا نے میرا مذاق اڑانے کے لیے ایک خاص بات بنائی۔

"کہاں ہے آپ کا کینو لباس آپ نہیں کر سکتے ہونا a سوامی بغیر وہ!"

لیکن میں اس کی باتوں سے بے ساختہ پرجوش تھا۔ وہ ایک راہب کے طور پر ہندوستان کے بارے میں گھومنے کی ایک واضح تصویر لے کر آئے۔ شاید انہوں نے ماضی کی زندگی کی یادیں جگائی تھیں۔ کسی بھی صورت میں، میں نے یہ دیکھنا شروع کیا کہ میں کس فطری آسانی کے ساتھ قدیم طور پر قائم کردہ خانقاہی نظام کا لباس پہنوں گا۔

ایک صبح دوارکا کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے، میں نے برفانی طوفان کے ساتھ اترتے ہوئے خدا کے لیے محبت محسوس کی۔ میرا ساتھی آنے والی فصاحت پر صرف جزوی طور پر دھیان دے رہا تھا، لیکن میں پورے دل سے اپنی بات سن رہا تھا۔

میں اس دوپہر کو ہمالیہ کے دامن میں نینی تال کی طرف بھاگا۔ اننتا نے پرعزم پیچھا کیا۔ میں بریلی میں اداس ہو کر واپس آنے پر مجبور ہو گیا۔ فجر کے وقت شیولی کے درخت کی طرف جانے کی اجازت صرف مجھے دی جاتی تھی ۔ میرا دل کھوئی ہوئی ماؤں، انسانی اور الہی کے لیے رویا۔

والدہ کی موت سے خاندانی تانے بانے میں جو کرایہ رہ گیا وہ ناقابل تلافی تھا۔ والد نے اپنے باقی چالیس سالوں میں کبھی دوسری شادی نہیں کی۔ اپنے چھوٹے ریوڑ کے لیے والد-ماں کے مشکل کردار کو سنبھالتے ہوئے، وہ نمایاں طور پر زیادہ نرم اور قابل رسائی ہو گیا۔ سکون اور بصیرت سے اس نے خاندان کے مختلف مسائل کو حل کیا۔ دفتری اوقات کے بعد وہ اپنے کمرے کی کوٹھڑی میں ایک ہجرت

کی طرح ریٹائر ہو گئے، ایک میٹھے سکون کے ساتھ کریا یوگا کی مشق کرتے ہوئے۔ والدہ کی وفات کے
کافی عرصے بعد، میں نے منگنی کرنے کی کوشش کی۔

انگلش نرس ان تفصیلات میں شرکت کے لیے جو میرے والدین کی زندگی کو مزید آرام دہ بنا دے گی۔
لیکن باپ نے سر ہلایا۔



میرا ماں

اہ شاگرد کی لہڑی مہاسایا

"میری خدمت آپ کی والدہ کے ساتھ ختم ہوئی۔" اس کی آنکھیں زندگی بھر کی عقیدت سے دور تھیں۔
"میں کسی دوسری عورت سے وزارتیں قبول نہیں کروں گا۔"

والدہ کے انتقال کے چودہ ماہ بعد، مجھے معلوم ہوا کہ وہ میرے لیے ایک اہم پیغام چھوڑ گئی ہیں۔ اننتا بستر مرگ پر موجود تھی اور اس نے اپنے الفاظ قلمبند کیے تھے۔ اگرچہ اس نے مجھ سے ایک سال میں انکشاف کرنے کا کہا تھا، لیکن میرے بھائی نے تاخیر کی۔ وہ جلد ہی بریلی سے کلکتے جانے والا تھا، اس لڑکی سے شادی کرنے کے لیے جسے ماں نے اس کے لیے چنا تھا۔ [2-2] ایک شام اس نے مجھے اپنے پاس بلایا۔

"مکنڈا، میں تمہیں عجیب و غریب خبریں دینے سے گریزاں ہوں۔" اننتا کے لہجے میں استعفیٰ کا نوٹ تھا۔ "میرا خوف گھر چھوڑنے کی آپ کی خواہش کو بھڑکانے کا تھا۔ لیکن کسی بھی صورت میں آپ الہی جوش سے بھرے ہوئے ہیں۔ جب میں نے آپ کو حال ہی میں ہمالیہ کے راستے میں پکڑا تو میں ایک قطعی عزم پر آگیا۔ مجھے اپنے پختہ وعدے کی تکمیل کو مزید ملتوی نہیں کرنا چاہیے۔" میرے بھائی نے مجھے ایک چھوٹا سا ڈبہ دیا، اور ماں کا پیغام پہنچایا۔

"یہ الفاظ میری آخری نعمت بنیں، میرے پیارے بیٹے مکندا!" ماں نے کہا تھا۔ "وہ وقت آگیا ہے جب مجھے آپ کی پیدائش کے بعد بہت سے غیر معمولی واقعات کو بیان کرنا ہوگا۔ مجھے آپ کے منزل کا راستہ سب سے پہلے اس وقت معلوم ہوا جب آپ میری بانہوں میں ایک بچے تھے۔ پھر میں آپ کو بنارس میں اپنے گرو کے گھر لے گیا۔ تقریباً شاگردوں کے ایک ہجوم کے پیچھے چھپا ہوا، میں لاہری مہاسایا کو بمشکل دیکھ سکا جب وہ دیپ میں بیٹھا تھا۔

"جب میں آپ کو تھپکی دے رہا تھا، میں دعا کر رہا تھا کہ عظیم گرو نوٹس لیں اور برکت عطا کریں۔ جیسے جیسے میری خاموش عقیدت کا مطالبہ شدت اختیار کرتا گیا، اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا، دوسروں نے میرے لیے راستہ بنایا، میں نے مقدس قدموں پر سجدہ کیا، میرے آقا نے آپ کو اپنی گود میں بٹھایا، آپ کے روحانی طور پر آپ کے سر پر ہاتھ رکھ کر آپ کو اپنی گود میں بٹھایا۔

"چھوٹی ماں، آپ کا بیٹا یوگی ہوگا۔ ایک روحانی انجن کے طور پر، وہ بہت سی روحوں کو خدا کی بادشاہی میں لے جائے گا۔"

"میرا دل خوشی سے چھلانگ لگاتا ہے کہ میری خفیہ دعا کو پا کر جو عالمگیر گرو نے عطا کی تھی۔ تمہاری پیدائش سے کچھ دیر پہلے، اس نے مجھے کہا تھا کہ تم اس کے راستے پر چلو گے۔

"بعد میں، میرے بیٹے، عظیم روشنی کا آپ کا نظارہ مجھے اور آپ کی بہن روما کو معلوم ہوا، جیسا کہ اگلے کمرے سے ہم نے آپ کو بستر پر بے حرکت دیکھا، آپ کا چھوٹا سا چہرہ روشن تھا؛ آپ کی آواز آہنی عزم کے ساتھ گھنٹی بجی جب آپ نے الہی کی تلاش میں ہمالیہ جانے کی بات کی تھی۔

"ان طریقوں سے، پیارے بیٹے، مجھے معلوم ہوا کہ آپ کا راستہ دنیاوی عزائم سے بہت دور ہے۔ میری زندگی کا سب سے منفرد واقعہ مزید تصدیق لے کر آیا - ایک ایسا واقعہ جو اب میرے بستر مرگ کے پیغام کو متاثر کرتا ہے۔

"یہ پنجاب کے ایک بابا کا انٹرویو تھا، جب ہمارا خاندان لاہور میں رہتا تھا، ایک صبح نوکر میرے کمرے میں آیا۔

"مالک، a عجیب سادھو [3-2] ہے یہاں وہ اصرار کرتا ہے کہ وہ "دیکھو دی ماں کی مکندا۔"

"ان سادہ الفاظ نے میرے اندر ایک گہرا راگ چھیڑ دیا؛ میں فوراً مہمان کو خوش آمدید کہنے گیا، اس کے قدموں پر جھک کر، میں نے محسوس کیا کہ مجھ سے پہلے خدا کا سچا آدمی تھا۔

اس نے کہا، 'ماں،' اس نے کہا، 'عظیم آقاؤں کی خواہش ہے کہ آپ جان لیں کہ زمین پر آپ کا قیام طویل نہیں ہوگا۔ آپ کی اگلی بیماری آپ کی آخری بیماری ثابت ہوگی۔' [4-2] ایک خاموشی چھائی ہوئی تھی، جس کے دوران مجھے کوئی خطرے کی گھنٹی نہیں بلکہ صرف ایک زبردست سکون کی لہر محسوس ہوئی۔ آخر کار اس نے مجھے دوبارہ مخاطب کیا:

"تمہیں چاندی کے ایک تعویذ کا نگران ہونا ہے، میں تمہیں آج نہیں دوں گا، میری باتوں میں سچائی ظاہر کرنے کے لیے کل تمہارے ہاتھ میں طلسم ہو جائے گا جب تم مراقبہ کرو گے، بستر مرگ پر، تم اپنے بڑے بیٹے اننت کو ایک سال تک تعویذ رکھنے کا حکم دو اور پھر اسے ایک سال تک تعویذ کے حوالے کر دو، اور پھر اس کا مطلب تمہارے دوسرے بڑے بیٹے کو سونپنے کا مطلب ایک مقلد کو سمجھنا چاہیے۔ جب وہ تمام دنیاوی امیدوں کو ترک کرنے کے لیے تیار ہو جائے گا اور جب اس نے تعویذ کو کچھ سال تک اپنے پاس رکھ لیا ہو گا، اور جب وہ اپنے مقصد کو پورا کر لے گا، تب بھی وہ غائب ہو جائے گا جہاں سے یہ آیا تھا۔

[2-5]خیرات کی ہ ولی کو، اور بڑی تعظیم کے ساتھ اس کے سامنے جھک گیا۔ نہیں لے رہی پیشکش، وہ ایک نعمت کے ساتھ روانہ ہوا. اگلی شام، جب میں ہاتھ جوڑ کر مراقبہ میں بیٹھا تو میری ہتھیلیوں کے درمیان چاندی کا ایک تعویذ آیا، جیسا کہ سادھو نے وعدہ کیا تھا۔ اس نے خود کو مشہور کر دیا۔ کی طرف سے a سردی ہموار چھو میں ہے حسد سے محافظ یہ کے لیے مزید سے دو سال، اور اب اسے اننتا

ک□ پاس چھوڑ دو□ میر□ لی□ غم ن□ کرو، کیونک□ مجھ□ میر□ عظیم گرو ن□ پالا □□□

"میں دی ہتھیار کی دی لامحدود الوداع، میرا بچہ دی کائناتی ماں مرضی حفاظت تم"

تعویذ کے قبضے کے ساتھ روشنی کا ایک شعلہ مجھ پر آگیا۔ بے شمار یادیں جاگ اٹھیں۔ گول اور قدیم دور کا طلسم سنسکرت کے حروف سے ڈھکا ہوا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ ماضی کی زندگیوں کے اساتذہ کی طرف سے آیا ہے، جو پوشیدہ طور پر میرے قدموں کی رہنمائی کر رہے تھے۔ ایک اور اہمیت درحقیقت تھی؛ لیکن تعویذ کا دل مکمل طور پر ظاہر نہیں ہوتا۔

میری زندگی کے انتہائی ناخوشگوار حالات کے درمیان آخرکار طلسم کیسے غائب ہو گیا؟ اور اس کا نقصان کس طرح میرے گرو کے فائدے کا پیغام تھا، اس باب میں نہیں بتایا جا سکتا۔

لیکن چھوٹا لڑکا، ہمالیہ تک پہنچنے کی اپنی کوششوں میں ناکام ہو گیا، روزانہ اپنے تعویذ کے پروں پر دور تک سفر کرتا تھا۔

2-1 : سنسکرت جڑ معنی کی سوامی ہے "وہ ڈبلیو ایچ او ہے ایک کے ساتھ اس کا خود (سووا)ہ" لاگو کو a رکن کی دی ہندوستانی حکم راہبوں کے، عنوان کا رسمی احترام ہے "محترم"۔

2-2 : دی ہندوستانی حسب ضرورت جس کے ذریعے والدین منتخب کریں دی جیون ساتھی کے لیے ان کا بچہ ہے ہے مزاحمت کی دی کند حملے کی وقت خوش ہندوستانی شادیوں کا فیصد زیادہ ہے۔

2-3 : ایک اینکرائٹ ایک ڈبلیو ایچ او تعاقب کرتا ہے a سادھنا یا راستہ کی روحانی نظم و ضبط

2-4 : جب میں دریافت کیا کی طرف سے یہ الفاظ کہ ماں تھا قبضہ میں خفیہ علم کی a مختصر زندگی، میں سمجھ گیا کہ لیے پہلا وقت کیوں وہ تھا رہا اصرار پر جلدی کرنا دی منصوبہ کے لیے اننت کا شادی اگرچہ وہ مر گیا پہلے دی شادی، اس کی فطری زچگی کی خواہش تھی کہ وہ رسومات کا مشاہدہ کرے۔

2-5 : اے رواج اشارہ کی احترام کو سادھو .

باب: 3

دی سینٹ کے ساتھ دو لاشیں

"ابا، اگر میں وعدہ کو واپسی گھر بغیر جبر، ہو سکتا ہے میں لے لو a دیکھنے والا سفر کو بنارس؟"

سفر سے میری گہری محبت والد کی طرف سے شاذ و نادر ہی رکاوٹ بنتی تھی۔ اس نے مجھے، یہاں تک کہ ایک لڑکا ہونے کے باوجود، بہت سے شہروں اور زیارت گاہوں کی سیر کرنے کی اجازت دی۔ عام

طور پر میرے ایک یا زیادہ دوست میرے ساتھ ہوتے تھے۔ ہم والد کے فراہم کردہ فرسٹ کلاس پاسز پر آرام سے سفر کریں گے۔ ایک ریلوے اہلکار کے طور پر اس کی پوزیشن خاندان میں خانہ بدوشوں کے لیے مکمل طور پر تسلی بخش تھی۔

باپ وعدہ کیا کو دینا میرا درخواست واجب الادا غور دی اگلا دن وہ طلب کیا میں اور منعقد

باہر a راؤنڈ ٹرپ پاس سے بریلی کو بنارس، a نمبر کی روپیے نوٹ، اور دو خطوط

"میرے پاس بنارس کے ایک دوست کیدار ناتھ بابو کو پروپوز کرنے کا ایک کاروباری معاملہ ہے۔ بدقسمتی سے میں نے ان کا پتہ کھو دیا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ کو یہ خط ہمارے مشترکہ دوست سوامی پرنباننند کے ذریعے مل جائے گا۔ سوامی، میرے بھائی شاگرد، نے ایک اعلیٰ روحانی قد حاصل کر لیا ہے۔ آپ کو ان کی کمپنی سے فائدہ پہنچے گا۔ آپ کا یہ دوسرا نوٹ بطور تعارف پیش کرے گا۔"

باپ کا آنکھیں چمکتا ہوا کہ طور پر وہ شامل کیا گیا "ذہن، نہیں مزید پروازیں سے گھر!"

میں نے اپنے بارہ سال کے جوش و خروش کے ساتھ آگے بڑھایا (حالانکہ وقت نے نئے مناظر اور عجیب و غریب چہروں سے میری خوشی کو کبھی مدھم نہیں کیا)۔ بنارس پہنچ کر، میں فوراً سوامی کی رہائش گاہ پر چلا گیا۔ سامنے کا دروازہ کھلا تھا۔ میں نے دوسری منزل پر ایک لمبے ہال نما کمرے میں اپنا راستہ بنایا۔ ایک مضبوط آدمی، جس نے صرف لنگوٹی پہنی ہوئی تھی، ایک قدرے اونچے چبوترے پر کمل کی کرنسی میں بیٹھا تھا۔ اس کا سر اور جھریوں والا چہرہ صاف ستھرا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ کھیلی۔ میرے خیال کو دور کرنے کے لیے کہ میں نے مداخلت کی تھی، اس نے مجھے ایک پرانے دوست کی طرح سلام کیا۔

" بابا آنند (میرے پیارے کو خوشی)۔" بچوں جیسی آواز میں ان کا استقبال دل سے کیا گیا۔ میں نے گھٹنے ٹیک کر اس کے پاؤں چھوئے۔

"ہیں۔ آپ سوامی پرنباننند؟"

اس نے سر ہلایا۔ "کیا تم بھگتی کے بیٹے ہو؟" اس کے الفاظ اس سے پہلے کہ میں اپنی جیب سے والد کا خط نکالنے کا وقت پاتا ختم ہو چکا تھا۔ حیرانی کے عالم میں میں نے اسے تعارف کا نوٹ دیا جو اب ضرورت سے زیادہ لگ رہا تھا۔

"یقیناً میں آپ کے لیے کیدار ناتھ بابو کو تلاش کروں گا۔" ولی نے مجھے پھر اپنی صاف گوئی سے حیران کر دیا۔ اس نے خط پر نظر ڈالی، اور میرے والدین کے لیے چند پیار بھرے حوالے جات بنائے۔

"تمہیں پتا ہے، میں دو پنشن لے رہا ہوں، ایک تمہارے باپ کی سفارش سے، جن کے لیے میں ایک بار کام کیا میں دی ریلوے دفتر دی دوسرے ہے کی طرف سے دی سفارش کی میرا آسمانی باپ، جن کے لیے میں نے جان بوجھ کر اپنی زمینی ذمہ داریاں پوری کر دی ہیں۔"

مجھے یہ تبصرہ بہت مبہم لگا۔ "جناب، آپ کو آسمانی باپ سے کیسی پنشن ملتی ہے؟ کیا وہ آپ کی گود میں پیسے ڈالتا ہے؟"

وہ ہنسا۔ "میرا مطلب ہے بے سکونی کی پنشن - کئی سالوں کے گہرے مراقبے کا انعام۔ اب میں کبھی پیسے کی خواہش نہیں کرتا۔ میری چند مادی ضروریات پوری طرح سے پوری کی جاتی ہیں۔ بعد میں آپ دوسری پنشن کی اہمیت کو سمجھیں گے۔"

اچانک ہماری گفتگو کو ختم کرتے ہوئے، صاحب سخت بے حس ہو گئے۔ ایک تیز ہوا نے اسے گھیر لیا۔ پہلے تو اس کی آنکھیں چمکیں، جیسے کسی دلچسپی کی چیز کا مشاہدہ کر رہی ہو، پھر دھیمی ہو گئیں۔ میں نے اس کی بول چال پر شرمندہ محسوس کیا۔ اس نے ابھی تک مجھے نہیں بتایا تھا کہ میں والد کے دوست سے کیسے مل سکتا ہوں۔ ایک چھوٹی سی بے چینی سے، میں نے اپنے ارد گرد ننگے کمرے میں دیکھا، ہم دونوں کے علاوہ خالی تھا۔ میری بے کار نگاہیں پلیٹ فارم کی سیٹ کے نیچے پڑی اس کی

لکڑی کے سینڈل پر پڑیں۔

"چھوڑے صاحب، [1-3] فکر مت کرو. جس آدمی کو آپ دیکھنا چاہتے ہیں وہ آدھے گھنٹے میں آپ کے ساتھ ہو گا۔" یوگی میرا دماغ پڑھ رہا تھا - ایک ایسا کارنامہ جو اس وقت زیادہ مشکل نہیں تھا!

وہ پھر سے ناقابل یقین خاموشی میں ڈوب گیا۔ میری گھڑی نے مجھے بتایا کہ تیس منٹ گزر چکے ہیں۔

سوامی نے خود کو بیدار کیا۔ "مجھے لگتا ہے کہ کیدار ناتھ بابو دروازے کے قریب ہیں۔"

میں نے کسی کو سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سنا۔ ایک حیران کن سمجھ میں اچانک پیدا ہوا؛ میرے خیالات الجھن میں دوڑ گئے: "یہ کیسے ممکن ہے کہ فادر کے دوست کو کسی میسنجر کی مدد کے بغیر اس جگہ بلایا گیا ہو؟ میرے آنے کے بعد سے سوامی نے میرے علاوہ کسی سے بات نہیں کی !"

اچانک میں نے کمرے چھوڑا اور سیڑھیاں اُتریں۔ آدھے راستے پر میری ملاقات درمیانے قد کے ایک دبلے پتلے، صاف گو آدمی سے ہوئی۔ وہ جلدی میں دکھائی دیا۔

"ہیں، آپ کیدار ناتھ بابو؟" جوش رنگین میرا آواز

"ہاں کیا تم بھگتی کے بیٹے نہیں ہو جو یہاں مجھ سے ملنے کا انتظار کر رہے ہو؟" وہ دوستانہ انداز میں مسکرایا۔

"جناب، کس طرح کرو آپ ہو کو آو یہاں؟" میں محسوس کیا حیران ناراضگی ختم اس کا ناقابل بیان موجودگی

"آج سب کچھ پراسرار ہے! ایک گھنٹے سے بھی کم وقت پہلے میں نے گنگا میں غسل کیا تھا جب سوامی پرنباننند قریب پہنچا میں میں ہے نہیں خیال کس طرح وہ جانتا تھا میں تھا وہاں پر کے وقت

"'بھگبتی کا بیٹا میرے اپارٹمنٹ میں تمہارا انتظار کر رہا ہے،' اس نے کہا، 'کیا تم میرے ساتھ آؤ گے؟' میں نے خوشی سے اتفاق کیا جیسے ہی ہم ہاتھ میں ہاتھ ڈالے، سوامی اپنے لکڑی کے سینڈل میں عجیب طور پر مجھ سے آگے نکلنے میں کامیاب ہو گئے، حالانکہ میں نے یہ مضبوط جوتے پہن رکھے تھے۔

"'آپ کو میری جگہ پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا؟' پرنباننند جی اچانک مجھ سے یہ سوال پوچھنے کے لیے رک گئے۔

"'کے بارے میں آدھا ایک گھنٹہ۔

"'مجھے اس وقت کچھ اور کرنا ہے۔' اس نے مجھے ایک پراسرار نظر ڈالی، 'مجھے آپ کو پیچھے چھوڑنا چاہیے، آپ میرے ساتھ میرے گھر جا سکتے ہیں، جہاں میں اور بھگتی کا بیٹا آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے۔'

"اس سے پہلے کہ میں کوئی مظاہرہ کر پاتا، وہ تیزی سے میرے پاس سے گزرا اور ہجوم میں غائب ہو گیا۔ میں جتنی جلدی ہو سکا یہاں سے چل دیا۔"

یہ وضاحت صرف اضافہ ہوا میرا گھبراہٹ میں دریافت کیا کس طرح طویل وہ تھا جانا جاتا ہے دی سوامی

"ہم گزشتہ سال چند بار ملے تھے، لیکن حال ہی میں نہیں۔ آج اسے دوبارہ نہانے کے گھاٹ پر دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے"

"میں ن□یں کر سکت□ یقین میرا کان! ایم میں □ارنا میرا دماغ کیا آپ ملنا اس□ میں a وژن، یا کیا آپ اصل میں

دیکھیں وہ چھو اس کا ہاتھ اور سنو دی آواز کی اس کا پاؤں؟"

"مجھے نہیں معلوم کہ آپ کس طرف گاڑی چلا رہے ہیں!" وہ غصے سے بھڑک اٹھی۔ "میں تم سے جھوٹ نہیں بول رہا، کیا تم نہیں سمجھ سکتے کہ سوامی کے ذریعے ہی میں جان سکتا تھا کہ تم اس جگہ میرا انتظار کر رہے ہو؟"

"کیوں، وہ شخص، سوامی پرنابانند، جب سے میں ایک گھنٹے پہلے آیا ہوں، ایک لمحے سے بھی میری نظر نہیں چھوڑا۔" میں نے پوری کہانی کو دھندلا دیا۔

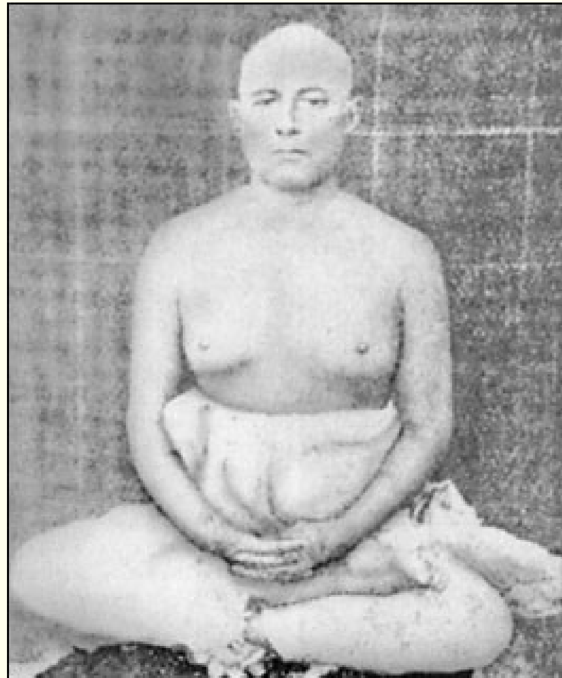
اس کی آنکھ کھل گئی۔ "کیا ہم اس مادی دور میں رہ رہے ہیں، یا ہم خواب دیکھ رہے ہیں؟ میں نے اپنی زندگی میں کبھی اس طرح کے معجزے کی توقع نہیں کی تھی! میں نے سوچا کہ یہ سوامی صرف ایک عام آدمی ہے، اور اب میں تلاش کریں کہ وہ ایک اضافی جسم بنا سکتا ہے اور اس کے ذریعے کام کر سکتا ہے!" ہم ایک ساتھ سنت کے کمرے میں داخل ہوئے۔

"دیکھو، یہ وہی سینڈل ہیں جو اس نے گھاٹ پر پہنے ہوئے تھے،" کیدار ناتھ بابو نے سرگوشی کی۔ "وہ صرف لنگوٹی میں ملبوس تھا، جیسا کہ میں اسے اب دیکھ رہا ہوں۔"

جیسا کہ دی وزیٹر جھک گیا پہلے وہ دی سنت مڑ گیا کو میں کے ساتھ a سوالیہ مسکراہٹ

"آپ یہ سب دیکھ کر حیران کیوں ہیں؟ غیر معمولی دنیا کا لطیف اتحاد سچے یوگیوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں فوری طور پر دور کلکتے میں اپنے شاگردوں کو دیکھتا اور ان سے بات کرتا ہوں۔ وہ اسی طرح مجموعی مادے کی ہر رکاوٹ کو اپنی مرضی سے عبور کر سکتے ہیں۔"

غالباً میری جوان چھاتی میں روحانی جوش پیدا کرنے کی کوشش میں سوامی نے اعراض کیا۔ کو بتانا میں کی اس کا اختیارات کی astral ریڈیو اور ٹیلی ویژن [2-3] لیکن اس کے بجائے جوش و خروش سے، میں نے صرف ایک خوف زدہ خوف کا تجربہ کیا۔ چونکہ میں نے ایک خاص گرو سری یکتیشور کے ذریعے اپنی الہی تلاش شروع کرنے کا مقدر بنایا تھا، جس سے میں ابھی تک نہیں ملا تھا- میں نے پرنبانند کو اپنا استاد تسلیم کرنے میں کوئی مائل محسوس نہیں کیا۔ میں نے مشکوک نظروں سے اس کی طرف دیکھا، سوچا کہ کیا یہ؟ کیا وہ یا اس کا ہم منصب مجھ سے پہلے تھا؟



ایک سربلند شاگرد کی لاہڑی مہاسایا

ماسٹر نے روح کو بیدار کرنے والی نگاہیں دے کر اور اپنے گرو کے بارے میں کچھ متاثر کن الفاظ کے ذریعے میری بے چینی کو دور کرنے کی کوشش کی۔

"لاہری مہاسایا تھا دی سب سے بڑا یوگی میں کبھی جانتا تھا وہ تھا الوہیت خود میں دی فارم کی گوشت."

اگر کوئی شاگرد، میں نے سوچا، اپنی مرضی سے ایک اضافی جسمانی شکل اختیار کر سکتا ہے، تو واقعی اس کے آقا کے لیے کون سے معجزات سے روکا جا سکتا ہے؟

"میں آپ کو بتاؤں گا کہ گرو کی مدد کتنی انمول ہے۔ میں ہر رات ایک دوسرے شاگرد کے ساتھ آٹھ گھنٹے مراقبہ کرتا تھا۔ ہمیں دن کے وقت ریلوے آفس میں کام کرنا پڑتا تھا۔ اپنے علمی فرائض کی انجام دہی میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا، میں نے اپنا سارا وقت خدا کے لیے وقف کرنے کی خواہش کی تھی۔ آٹھ سال تک میں نے صبر کیا، آدھی رات تک غور کیا، میرے دماغ میں حیرت انگیز نتیجہ نکلا۔ لیکن میرے اور لامحدود کے درمیان ہمیشہ ایک چھوٹا سا پردہ پڑا رہا، یہاں تک کہ میں نے ایک شام کو لاہڑی مہاسیا کے پاس جانے سے انکار کر دیا اور اس کی الہی شفاعت کی درخواست کی۔

"'اینجلک گرو، میری روحانی پریشانی ایسی ہے کہ میں عظیم محبوب سے روبرو ملاقات کیے بغیر اپنی زندگی مزید برداشت نہیں کر سکتا!'

"کیا؟ کر سکتے ہیں میں کرتے ہیں آپ ضروری ہے مراقبہ مزید گہرائی سے.'

"میں تجھ سے التجا کر رہا ہوں، اے میرے مالک! میں تجھے اپنے سامنے ایک مادّی جسم میں دیکھتا ہوں؛ مجھے برکت دے کہ میں تجھے تیری لامحدود شکل میں دیکھ سکوں!'

"لاہڑی مہاسیا نے نرمی کے ساتھ اپنا ہاتھ بڑھایا۔ 'تم اب جا کر مراقبہ کرو۔ میں نے برہما سے تمہاری شفاعت کی ہے۔' 3-3

"بے حد بلند ہو کر، میں اپنے گھر لوٹ آیا۔ اس رات مراقبہ میں، میری زندگی کا جلتا ہوا مقصد حاصل ہو گیا۔ اب میں مسلسل روحانی پنشن سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔ اس دن کے بعد سے کبھی بھی خوشنما خالق میری آنکھوں سے کسی فریب کے پردے کے پیچھے پوشیدہ نہیں رہا۔"

پرنبانند کا چہرہ الہی روشنی سے معمور تھا۔ دوسری دنیا کا سکون میرے دل میں داخل ہوا۔ تمام خوف بھاگ گیا تھا. صاحب نے مزید اعتماد پیدا کیا۔

"کچھ مہینوں بعد میں لاہڑی مہاسایا کے پاس واپس آیا اور ان کے لامحدود تحفے کے لیے ان کا شکریہ ادا کرنے کی کوشش کی۔ پھر میں نے ایک اور معاملے کا ذکر کیا۔

"'ڈیوائن گرو، میں اب دفتر میں کام نہیں کر سکتا۔ براہ کرم مجھے رہا کر دیں۔ برہما مجھے مسلسل نشے میں رکھتے ہیں۔'

'"اپنی کمپنی سے پنشن کے لیے درخواست دیں۔'

'"میں کیا وجہ بتاؤں، اتنی جلدی اپنی خدمت میں؟'

"کہو کہ تم کیا محسوس کرتے ہو۔"

"دی اگلا دن میں بنایا میرا درخواست دی ڈاکٹر دریافت کیا دی بنیادیں کے لیے میرا قبل از وقت درخواست

'"کام پر، مجھے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں ایک زبردست احساس پیدا ہوتا ہے۔ 4-3 یہ میرے پورے جسم میں پھیلی ہوئی ہے، مجھے اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے موزوں نہیں ہے۔'

"مزید پوچھ گچھ کیے بغیر ڈاکٹر نے مجھے پنشن کے لیے انتہائی سفارش کی، جو مجھے جلد ہی مل گئی۔ میں جانتا ہوں کہ لاہری مہاسایا کی الہی مرضی ڈاکٹر اور ریل روڈ کے اہلکاروں کے ذریعے کام کرتی ہے، بشمول آپ کے والد۔ انھوں نے خود بخود عظیم گرو کی روحانی ہدایت کی تعمیل کی، اور مجھے محبوب کے ساتھ اٹوٹ رفاقت کی زندگی کے لیے آزاد کر دیا۔" 5-3

اس غیر معمولی انکشاف کے بعد، سوامی پرنابانند اپنی طویل خاموشی میں ریٹائر ہو گئے۔ جیسا کہ میں رخصت لے رہا تھا، اس کے قدموں کو تعظیم سے چھو کر اس نے مجھے دعا دی:

"آپ کی زندگی ترک اور یوگا کے راستے سے تعلق رکھتی ہے۔ میں آپ کو بعد میں آپ کے والد کے ساتھ دوبارہ ملوں گا۔" سالوں نے ان دونوں پیشین گوئیوں کو پورا کیا۔ 6-3

کیدار ناتھ بابو مجمع کے اندھیرے میں میرے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ میں نے والد کا خط پہنچایا، جسے میرے ساتھی نے سڑک کے چراغ تلے پڑھا۔

"تمہارے والد کا مشورہ ہے کہ میں ان کی ریل روڈ کمپنی کے کلکتے آفس میں عہدہ لوں گا۔ سوامی پرنابانند کی کم از کم ایک پنشن کا انتظار کرنا کتنا خوشگوار ہے! لیکن یہ ناممکن ہے؛ میں بنارس نہیں چھوڑ سکتا۔ افسوس، دو لاشیں ابھی تک میرے لیے نہیں ہیں!"

3-1 : چوٹو مہاسایا ہے دی مدت کی طرف سے جو a نمبر کی ہندوستانی سنتوں خطاب کیا میں یہ ترجمہ کرتا ہے "چھوٹا صاحب"۔

3-2 : اپنے طریقے سے، طبعی سائنس دماغی سائنس کے ذریعے یوگیوں کے دریافت کردہ قوانین کی توثیق کر رہی ہے۔ مثال کے طور پر، a مظاہرہ کے آدمی ہے ٹیلی ویژن اختیارات تھا دیا پر نومبر 26، 1934 پر دی شاہی یونیورسٹی کی روم نیورو سائیکالوجی کے پروفیسر ڈاکٹر Giuseppe Calligaris نے ایک مضمون کے جسم کے کچھ پوائنٹس کو دبایا اور موضوع نے دیوار کے مخالف سمت میں موجود دیگر افراد اور اشیاء کی منٹ کی تفصیل کے ساتھ جواب دیا۔ ڈاکٹر کالیگارس نے دوسرے پروفیسرز کو بتایا کہ اگر جلد کے کچھ حصے مشتعل ہوں تو وہ موضوع کو متاثر کرنے کے قابل نہیں ہوسکتا۔ بصورت دیگر ، اپنے موضوع کو دیوار کے دوسری طرف کی چیزوں کو سمجھنے کے قابل بنانے کے لئے ، پروفیسر کالیگارس نے چھاتی کے دائیں حصے پر پندرہ منٹ تک دباؤ ڈالا کہ اگر جسم کے دوسرے دھبے مشتعل ہوں تو مضامین کسی بھی فاصلے پر دیکھ سکتے ہیں ، چاہے انہوں نے پہلے کبھی دیکھا ہو۔"

3-3 : خدا میں اس کا پہلو کی خالق؛ سے سنسکرت جڑ *brih* ، کو پھیلاؤ جب ایمرسن کا نظم برہما

ظاہر ہوا میں بحر اوقیانوس ماہانہ میں 1857، زیادہ تر دی قارئین تھے پریشــان ایمرسن قہقہے لگایا "بتاؤ وہ" وہ کہا، "کرنا کہنا 'برہما' کہ بجائے 'یہوواہ' اور وہ کوئی پریشــانی محســوس نہیں کریں گے۔

3-4 : میں گہرا مراقبہ، دی پہلے تجربہ کی روح پر دی قربان گاہ کی دی پشتہ، اور پھر میں دی دماغ دی زبردست خوشی بہت زیادہ ہے، لیکن یوگی اپنے ظاہری مظاہر پر قابو پانا سیکھتا ہے۔

3-5 : کہ بعد اس کا ریٹائرمنٹ، پرنبانند لکھا ایک کی دی زیادہ تر گہرا تبصرہ پر دی بھگواد گیتا، بنگالی اور ہندی میں دستیاب ہے۔

باب: 4

میرا خلل ڈالا ہوا پرواز کی طرف دی ہمالیہ

"کسی معمولی بہانے سے اپنا کلاس روم چھوڑ دو، اور ایک ہیکنی کیریج میں لگ جاؤ۔ اس گلی میں رک جاؤ جہاں میرے گھر میں کوئی تمہیں نہ دیکھ سکے۔"

یہ ہائی اسکول کے ایک دوست امر مٹر کو میری آخری ہدایات تھیں جس نے میرے ساتھ ہمالیہ جانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ ہم نے اپنی پرواز کے لیے اگلے دن کا انتخاب کیا تھا۔ احتیاطی تدابیر ضروری تھیں، کیونکہ اننتا نے چوکس نظروں کا استعمال کیا۔ اس نے فرار کے ان منصوبوں کو ناکام بنانے کا تہیہ کر رکھا تھا جن کے بارے میں اسے شبہ تھا کہ وہ میرے ذہن میں سب سے اوپر تھے۔ ایک روحانی خمیر کی طرح تعویذ خاموشی سے میرے اندر کام کر رہا تھا۔ ہمالیہ کی برفباری کے درمیان، میں نے اس آقا کو تلاش کرنے کی امید کی جس کا چہرہ مجھے اکثر خوابوں میں دکھائی دیتا تھا۔

یہ خاندان اب کلکتہ میں رہ رہا تھا، جہاں والد کا مستقل تبادلہ ہو گیا تھا۔ پدرانہ ہندوستانی رسم و رواج کے بعد، اننتا اپنی دلہن کو ہمارے گھر، اب 4 گُرپار روڈ پر رہنے کے لیے لے آیا تھا۔ وہاں ایک چھوٹے سے اٹاری والے کمرے میں میں روزانہ مراقبہ میں مشغول رہتا اور اپنے ذہن کو الہی تلاش کے لیے تیار کرتا تھا۔

یادگار صبح ناشائستہ بارش کے ساتھ پہنچی۔ سڑک پر امر کی گاڑی کے پہیوں کی آواز سن کر میں نے عجلت میں ایک کمبل، سینڈل کا ایک جوڑا، لہڑی مہاسایا کی تصویر، ایک کاپی بھگواد گیتا، دعا کی موتیوں کی ایک تار، اور دو کمربند۔ یہ بنڈل میں نے اپنی تیسری منزل کی کھڑکی سے پھینکا تھا۔ میں سیڑھیوں سے نیچے بھاگا اور دروازے پر مچھلی خریدتے ہوئے اپنے چچا کے پاس سے گزرا۔

"کیا؟ ؟؟ دی حوصلہ افزائی؟" اس کا نگاہیں گھمایا مشکوک طور پر ختم میرا شخص

میں نے اسے ایک غیر متزلزل مسکراہٹ دی اور گلی کی طرف چل دیا۔ اپنا بنڈل بازیافت کرتے ہوئے، میں نے سازشی احتیاط کے ساتھ امر کا ساتھ دیا۔ ہم ایک تجارتی مرکز چادنی چوک کی طرف چل پڑے۔ کئی مہینوں سے ہم انگریزی کپڑے خریدنے کے لیے اپنے ٹفن کے پیسے بچا رہے تھے۔ یہ جانتے ہوئے کہ میرا ہوشیار بھائی آسانی سے ایک جاسوس کا کردار ادا کر سکتا ہے، ہم نے سوچا کہ یورپی لباس میں اسے پیچھے چھوڑ دیں۔

اسٹیشن کے راستے میں، ہم اپنے کزن جوٹن گھوش کے لیے رک گئے، جنہیں میں نے جتندا کہا۔ وہ ایک نیا مذہب تبدیل کرنے والا تھا، ہمالیہ میں ایک گرو کی خواہش رکھتا تھا۔ اس نے وہ نیا سوٹ پہنایا جو ہم

نے تیاری میں رکھا تھا۔ اچھی طرح سے چھپے ہوئے، ہمیں امید تھی! ایک گہرا جوش ہمارے دلوں پر چھایـا ہوا تھا۔

"اب ہمیں صرف کینوس کے جوتوں کی ضرورت ہے۔" میں اپنے ساتھیوں کو ایک دکان کی طرف لے گیا جس میں ربڑ کے جوتے دکھائے گئے تھے۔ "مضامین کی چمڑا حاصل کیا صرف کے ذریعے دی ذبح کی جانور ضروری ہے ہونا غیر حاضر اس مقدس سفر پر۔" میں اپنی بھگواد گیتا سے چمڑے کا غلاف اور انگریزی میں بنی سولا ٹوپی (ہیلمٹ) سے چمڑے کے پٹے کو ہٹانے کے لیے سڑک پر رک گیا ۔

اسٹیشن پر ہم نے بردوان کے لیے ٹکٹ خریدے، جہاں ہم نے ہمالیہ کے دامن میں واقع ہردوار جانے کا منصوبہ بنایا۔ جیسے ہی ٹرین، ہماری طرح، پرواز میں تھی، میں نے اپنی چند شاندار توقعات کا اظہار کیا۔

"ذرا سوچو!" میں نے انزال کیا۔ "ہمیں ماسٹرز کی طرف سے آغاز کیا جائے گا اور کائناتی شعور کے ٹرانس کا تجربہ کیا جائے گا۔ ہمارے جسم پر ایسی مقناطیسیت کا الزام لگایا جائے گا کہ ہمالیہ کے جنگلی جانور ہمارے قریب آ جائیں گے۔ ۔

یہ تبصرہ ایک ایسے امکان کی تصویر کشی کرتا ہے۔ جس کو میں نے استعاراتی اور لفظی دونوں طرح سے داخل کرنے والا سمجھا تھا- امر کی ایک پرجوش مسکراہٹ آئی۔ لیکن جتندا نے اپنی نظریں جھکاتے ہوئے کھڑکی سے کھڑکی کی طرف دیکھا۔

"پیسے کو تین حصوں میں تقسیم کرنے دو۔" جتندا نے اس تجویز سے ایک لمبی خاموشی توڑی۔ "ہم میں سے ہر ایک کو بردوان کا اپنا ٹکٹ خریدنا چاہیے۔ اس طرح اسٹیشن پر کوئی بھی یہ گمان نہیں کرے گا کہ ہم ایک ساتھ بھاگ رہے ہیں۔"

میں نے بلا شبہ اتفاق کیا۔ شام کے وقت ہماری ٹرین بردوان میں رکی۔ جتندا ٹکٹ آفس میں داخل ہوئی؛ میں اور عمار پلیٹ فارم پر بیٹھ گئے۔ ہم نے پندرہ منٹ انتظار کیا، پھر بے فائدہ پوچھ گچھ کی۔ ہر طرف تلاش کرتے ہوئے، ہم نے خوف کی عجلت کے ساتھ جتندا کا نام پکارا۔ لیکن وہ چھوٹے اسٹیشن کے آس پاس کے اندھیرے میں گم ہو گیا تھا۔

میں مکمل طور پر بے چین تھا، ایک عجیب بے حسی سے حیران تھا۔ کہ خدا اس افسردہ کن واقعے کا سامنا کرے گا! اس کے بعد میری پہلی احتیاط سے منصوبہ بند پرواز کا رومانوی موقع بے دردی سے مارا گیا۔

’’عمار ہمیں گھر واپس آنا چاہیے۔‘‘ میں بچوں کی طرح رو رہا تھا۔ "جتندا کی بے دردی سے روانگی ایک برا شگون ہے۔ یہ سفر ناکامی سے دوچار ہے۔"

"ہے یہ آپ کا محبت کے لیے دی رب؟ نہیں کر سکتے آپ کھڑے ہو جاؤ دی تھوڑا ٹیسٹ کی a غدار ساتھی؟"

عمار کی طرف سے الہی امتحان کی تجویز کے ذریعے، میرا دل خود کو مستحکم کر گیا۔ ہم نے بردوان کے مشہور میٹھے میٹھے، سیتابھوگ (دیوی کے لیے کھانا) اور موتیچور (میٹھے موتی کی ڈلی) سے خود کو تازہ دم کیا۔ چند گھنٹوں میں ہم بریلی سے ہوتے ہوئے ہردوار کے لیے داخل ہوئے۔ مغل سرائے پر ٹرینیں بدلتے ہوئے، پلیٹ فارم پر انتظار کرتے ہوئے ہم نے ایک اہم معاملے پر بات کی۔

"عامر، جلد ہی ریلوے حکام کی طرف سے ہم سے باریک بینی سے پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے۔ میں اپنے بھائی کی ذہانت کو کم نہیں کر رہا ہوں! نتیجہ کچھ بھی ہو، میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔"

"سب میں پوچھنا کی تم، مکندا، ہے کو رکھنا اب بھی مت کرو ہنسنا یا مسکرانا جبکہ میں ہوں بات کر رہی ہے۔"

اس وقت، ایک یورپی اسٹیشن ایجنٹ نے مجھ پر الزام لگایا۔ اس نے ایک ٹیلی گرام لہرایا جس کی درآمد کو میں نے فوراً پکڑ لیا۔

"ہیں۔ آپ چل رہا ہے دور سے گھر میں غصہ؟"

"نہیں!" مجھے خوشی ہوئی کہ اس کے الفاظ کے انتخاب نے مجھے زور دار جواب دینے کی اجازت دی۔ میں جانتا تھا کہ میرے غیر روایتی رویے کے لیے غصہ نہیں بلکہ "الہی اداسی" ذمہ دار ہے۔

اہلکار پھر عمار کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کے بعد ہونے والے عقل کے جھگڑے نے مجھے مشورے سے دی گئی کشش ثقل کو برقرار رکھنے کی اجازت نہیں دی۔

"تیسرا لڑکا کہاں ہے؟" اس آدمی نے اپنی آواز میں اختیار کا ایک مکمل حلقہ لگایا۔ "آؤ سچ بولو!"

"جناب، میں نے دیکھا کہ آپ نے عینک پہن رکھی ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھ سکتے کہ ہم صرف دو ہیں؟" عمار بے بسی سے مسکرایا۔ "میں جادوگر نہیں ہوں، میں کسی تیسرے ساتھی کا جادو نہیں کر سکتا۔"

اہلکار، نمایاں طور پر اس بے حسی سے پریشان ہو کر، حملے کا ایک نیا میدان ڈھونڈنے لگا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"مجھے تھامس کہا جاتا ہے۔ میں ایک انگریز ماں اور ایک تبدیل شدہ عیسائی ہندوستانی باپ کا بیٹا ہوں۔"

"آپ کے دوست کا نام کیا ہے؟"

"میں کال اسے تھامسن۔"

اس وقت تک میری باطنی خوشی عروج پر پہنچ چکی تھی۔ میں نے غیر رسمی طور پر ٹرین کے لیے تیار کیا، روانگی کے لیے سیٹی بجائی۔ عمار نے اہلکار کے ساتھ تعاقب کیا، جو قابل اعتماد اور کافی پابند تھا۔ ہمیں یورپی ٹوکری میں ڈالنے کے لیے۔ اس نے واضح طور پر دو آدھے انگریز لڑکوں کے بارے میں سوچا جو مقامی لوگوں کے لیے مختص حصے میں سفر کر رہے تھے۔ اس کے شائستہ باہر نکلنے کے بعد، میں سیٹ پر لیٹ گیا اور بے قابو ہو کر ہنس دیا۔ میرے دوست نے ایک تجربہ کار یورپی اہلکار کو مات دینے پر خوشی کا اظہار کیا۔

پلیٹ فارم پر میں نے ٹیلی گرام پڑھنے کی کوشش کی تھی۔ میرے بھائی کی طرف سے، یہ اس طرح ہے: "انگریزی کپڑوں میں تین بنگالی لڑکے مغل سرائے کے راستے ہردوار کی طرف گھر سے بھاگ رہے ہیں۔ برائے مہربانی انہیں میرے آنے تک روکے رکھیں۔ آپ کی خدمات کا کافی صلہ ہے۔"

"عمار، میں نے تم سے کہا تھا کہ اپنے گھر میں ٹائم ٹیبل کا نشان مت چھوڑنا۔" میری نظر ملامت آمیز تھی۔ "بھائی کو وہاں کوئی مل گیا ہوگا۔"

میرے دوست نے بھیڑ بھڑک کر اس زور کو تسلیم کیا۔ ہم بریلی میں کچھ دیر رکے جہاں دوارکا پرساد اننتا کے ٹیلیگرام کے ساتھ ہمارا انتظار کر رہا تھا۔ میرے پرانے دوست نے بڑی بہادری سے ہمیں حراست میں لینے کی کوشش کی۔ میں نے اسے یقین دلایا کہ ہماری پرواز کو ہلکے سے نہیں لیا گیا تھا۔ جیسا کہ

پچھل□ موقع پر، دوارکا

انکار کر دیا میرا دعوت کو سیٹ آگے کو دی ہمالیہ

جب ہماری ٹرین اس رات ایک اسٹیشن پر کھڑی تھی، اور میں آدھی نیند میں تھا، امر کو ایک اور سوال کرنے والے اہلکار نے جگایا۔ وہ بھی "تھامس" اور "تھامپسن" کے ہائبرڈ کرشموں کا شکار ہو گیا۔ ہردوار میں صبح سویرے پہنچنے پر ٹرین نے ہمیں فتح سے ہمکنار کیا۔ دور دور تک عالی شان پہاڑ مدعو کر رہے تھے۔ ہم سٹیشن سے گزرے اور شہر کے ہجوم کی آزادی میں داخل ہو گئے۔ ہمارا پہلا کام مقامی لباس میں بدلنا تھا، کیونکہ اننتا نے کسی طرح ہمارے یورپی بھیس میں گھس لیا تھا۔ گرفتاری کی ایک پیشن گوئی میرے دماغ پر وزنی تھی۔

ہردوار کو ایک ہی وقت میں چھوڑنے کا مشورہ دیتے ہوئے، ہم نے شمال کی طرف رشیکیش جانے کے لیے ٹکٹ خریدے، ایک مٹی جو بہت سے آقاوں کے قدموں سے پاک تھی۔ میں پہلے ہی ٹرین میں سوار ہو چکا تھا، جبکہ عمار پلیٹ فارم پر لیٹ گیا۔ ایک پولیس والے کے چیخنے پر وہ اچانک رک گیا۔ ہمارے ناپسندیدہ سرپرست نے ہمیں اسٹیشن کے بنگلے پر لے جا کر ہمارے پیسوں کا چارج سنبھال لیا۔ اس نے شائستگی سے سمجھایا کہ جب تک میرا بڑا بھائی نہیں آتا ہمیں روکنا اس کا فرض ہے۔

سیکھنا کے دی لوٹنے والے منزل تھا رہا دی ہمالیہ، دی افسر متعلقہ a عجیب کہانی

"میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سنتوں کے دیوانے ہو! تم خدا کے اس سے بڑے آدمی کو کبھی نہیں ملو گے جس کو میں نے دیکھا ہے۔ صرف کل. میرے بھائی افسر اور میں نے پانچ دن پہلے اس سے پہلی بار ملاقات کی۔ ہم گشت کر رہے تھے۔ گنگا کے کنارے، ایک خاص قاتل کی تلاش میں۔ ہماری ہدایات تھی کہ اسے زندہ یا مردہ پکڑو۔ اسے یاتریوں کو لوٹنے کے لیے سادھو کا روپ دھارنے کے لیے جانا جاتا تھا۔ ہم سے کچھ دیر پہلے، ہم نے ایک ایسی شخصیت کی جاسوسی کی جو مجرم کی تفصیل سے ملتی جلتی تھی۔ اس نے ہمارے رکنے کے حکم کو نظر انداز کیا۔ ہم اس پر قابو پانے کے لیے بھاگے۔ اس کی پیٹھ کے قریب پہنچ کر، میں نے اپنی کلہاڑی زبردست طاقت سے چلائی۔ آدمی کا دایاں بازو اس کے جسم سے تقریباً مکمل طور پر کٹ گیا تھا۔

"بغیر کسی چیخ و پکار یا خوفناک زخم پر نظر ڈالے، اجنبی نے حیران کن طور پر اپنی تیز رفتاری کو جاری رکھا۔ جیسے ہی ہم اس کے سامنے کود پڑے، وہ خاموشی سے بولا۔

"میں ہوں نہیں دی قاتل آپ ہیں تلاش کر رہے ہیں۔'

"مجھے یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوا کہ میں نے ایک دیوتا نظر آنے والے بابا کو زخمی کر دیا ہے۔ میں نے خود اس کے قدموں میں اس سے معافی کی درخواست کی، اور خون کی بھاری لہروں کو روکنے کے لیے اپنا پگڑی والا کپڑا پیش کیا۔

''بیٹا، یہ تمہاری طرف سے صرف ایک قابل فہم غلطی تھی۔'' سنت نے مجھے شفقت سے دیکھا، 'ساتھ چلو، اور پیاری ماں میرا خیال رکھو.' اس نے اپنے لٹکتے ہوئے بازو کو اس کے سٹمپ میں دھکیل دیا اور دیکھو اس سے خون بہنا بند ہو گیا۔

"تین دن میں اس درخت کے نیچے میرے پاس آؤ اور تم مجھے مکمل طور پر صحت یاب پاؤ گے۔ اس طرح تمہیں کوئی پچھتاوا نہیں ہوگا۔"

"کل میرا بھائی افسر اور میں بے تابی سے مقررہ جگہ پر گئے تھے۔ سادھو وہاں تھا اور اس نے ہمیں اپنے بازو کی جانچ کرنے کی اجازت دی۔ اس پر کوئی نشان یا چوٹ کا نشان نہیں تھا!

"میں ہوں جا رہا ہے کہ ذریعہ رشیکیش کو دی ہمالیہ تنہائیاں وہ مبارک ہم کہ طور پر وہ روانہ جلدی سے میں

محسوس کہ میرا زندگی ہے رہا بلند ہوا کے ذریعے اس کا تقدس"

افسر نے ایک پاکیزہ انزال کے ساتھ نتیجہ اخذ کیا، اس کے تجربہ نے واضح طور پر اسے اپنی معمول کی گہرائیوں سے آگے بڑھا دیا تھا۔ ایک متاثر کن اشارے کے ساتھ، اس نے مجھے معجزے کے بارے میں ایک پرنٹ شدہ تراشہ دیا۔ سنسنی خیز قسم کے اخبار کے معمول کے خراب انداز میں (لاپتہ نہیں، افسوس! یہاں تک کہ ہندوستان میں بھی)، رپورٹر کا ورژن قدرے بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا: اس نے اشارہ کیا کہ سادھو تقریباً سر قلم کر دیا گیا!

امر اور میں نے افسوس کا اظہار کیا کہ ہم نے اس عظیم یوگی کو کھو دیا ہے جو اپنے ظلم کرنے والے کو اس طرح مسیح کی طرح معاف کر سکتا تھا۔ ہندوستان، پچھلی دو صدیوں سے مادی طور پر غریب ہے، اس کے باوجود الہی دولت کا ایک لازوال فنڈ ہے۔ روحانی "فلک بوس عمارتوں" کا سامنا کبھی کبھار راستے سے ہو سکتا ہے، یہاں تک کہ اس پولیس والے جیسے دنیا دار آدمیوں کو بھی۔

ہم نے افسر کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اپنی شاندار کہانی سے ہماری پریشانی کو دور کیا۔ وہ شاید یہ بتا رہا تھا کہ وہ ہم سے زیادہ خوش قسمت ہے: وہ بغیر کسی کوشش کے ایک روشن سنت سے ملا تھا۔ ہماری سرتوڑ تلاش کسی آقا کے قدموں میں نہیں بلکہ ایک موٹے تھانے میں ختم ہوئی تھی۔

ہمالیہ کے قریب اور پھر بھی، ہماری قید میں، اب تک، میں نے امر سے کہا کہ مجھے آزادی کی تلاش میں دوہرا دباؤ محسوس ہوا۔

"جب موقع ملے تو ہم کھسک جاتے ہیں۔ ہم پیدل ہی مقدس رشیکیش جا سکتے ہیں۔" میں حوصلہ افزا مسکرایا ۔

لیکن میرا ساتھی مایوسی کا شکار ہو گیا تھا جیسے ہی ہمارے پیسے کا زبردست سہارا ہم سے لیا گیا تھا۔

"اگر ہم نے جنگل کی ایسی خطرناک سرزمین پر سفر شروع کیا تو ہمیں سنتوں کے شہر میں نہیں بلکہ شیروں کے پیٹ میں ختم کرنا چاہیے!"

اننتا اور امر کا بھائی تین دن بعد پہنچے۔ عمار نے پیار سے اپنے رشتے دار کو خوش آمدید کہا۔ میں متفق نہیں تھا؛ اننتا کو مجھ سے ایک شدید ہنگامہ آرائی کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں۔" میرا بھائی اطمینان سے بولا۔ "میں آپ سے صرف اتنا کہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ بنارس جا کر کسی سنت سے ملیں، اور کلکتے جا کر اپنے غمزدہ والد سے کچھ دنوں کے لیے ملنے جائیں۔ پھر آپ یہاں کسی ماسٹر کی تلاش دوبارہ شروع کر سکتے ہیں۔"

امر اس وقت گفتگو میں داخل ہوا تاکہ میرے ساتھ ہردوار واپس جانے کا کوئی ارادہ ظاہر نہ کر سکے۔ وہ خاندانی گرمجوشی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ لیکن میں جانتا تھا کہ میں اپنے گرو کی تلاش کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

ہماری پارٹی تربیت یافتہ کے لیے بنارس۔ وہاں میں تھا a واحد اور فوری جواب کو میرا دعائیں

اننتا کی طرف سے ایک چالاک سکیم ترتیب دی گئی تھی۔ ہردوار میں مجھے دیکھنے سے پہلے، وہ بنارس میں رک گئے تھے تاکہ ایک مخصوص صحیفہ اتھارٹی سے بعد میں میرا انٹرویو کرنے کو کہیں۔ پنڈت اور

اس کے بیٹے دونوں نے مجھے سنیاسی کے راستے سے ہٹانے کا وعدہ کیا تھا ۔ 1-4

اننتا مجھے ان کے گھر لے گیا۔ صحن میں ایک پرجوش نوجوان بیٹے نے میرا استقبال کیا۔ اس نے مجھے ایک طویل فلسفیانہ گفتگو میں مشغول کیا۔ میرے مستقبل کے بارے میں واضح علم رکھنے کا دعویٰ کرتے ہوئے، اس نے میرے راہب ہونے کے خیال کو مسترد کر دیا۔

"اگر آپ اپنی عام ذمہ داریوں کو چھوڑنے پر اصرار کرتے ہیں تو آپ کو مسلسل بدقسمتی کا سامنا کرنا پڑے گا، اور خدا کو تلاش کرنے سے قاصر رہیں گے! آپ اپنے ماضی کے کرما 2-4 کو پورا نہیں کر سکتے۔ دنیاوی تجربات کے بغیر۔"

جواب میں کرشنا کے لافانی الفاظ میرے ہونٹوں پر ابھرے: "وہ بھی بدترین کرما کے ساتھ جو مسلسل مجھ پر دھیان کرتا ہے وہ اپنے ماضی کے برے اعمال کے اثرات کو جلدی سے کھو دیتا ہے۔ ایک اعلیٰ روح والا بن کر جلد ہی وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سکون حاصل کر لیتا ہے۔ ارجن، یہ یقینی طور پر جان لیں: وہ عقیدت مند جو مجھ پر اپنا بھروسہ رکھتا ہے۔" 4- !

لیکن نوجوان کی زبردست پیش گوئیوں نے میرے اعتماد کو قدرے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اپنے دل کے پورے جوش کے ساتھ میں نے خاموشی سے خدا سے دعا کی:

"براہ کرم میری پریشانی کو دور کریں اور مجھے جواب دیں، یہاں اور ابھی، اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں ایک ترک یا دنیا دار آدمی کی زندگی گزاروں!"

پنڈت کے گھر کے احاطے کے باہر ایک شریف سادھو کو کھڑا دیکھا۔ ظاہر ہے کہ اس نے خود ساختہ دعویدار اور میرے درمیان پرجوش گفتگو سنی تھی، کیونکہ اجنبی نے مجھے اپنے پاس بلایا تھا۔ میں نے اس کے سکون سے ایک زبردست طاقت بہتی ہوئی محسوس کی۔ آنکھیں

"بیٹا، اس جاہل کی بات مت سنو۔ تمہاری دعا کے جواب میں، رب مجھے کہتا ہے کہ تمہیں یقین دوں کہ اس زندگی میں تمہارا واحد راستہ ترک کرنے والوں کا ہے۔"

کے ساتھ حیرت کے طور پر ٹھیک ہے کہ طور پر شکر گزاری، میں مسکرایا خوشی سے پر یہ فیصلہ کن پیغام

"اس آدمی سے دور ہو جاؤ!" صحن سے "جاہل" مجھے پکار رہا تھا۔ میرے بزرگ گائیڈ نے برکت میں ہاتھ اٹھایا اور آہستہ آہستہ روانہ ہو گئے۔

"وہ سادھو بھی تمہارے جیسا ہی پاگل ہے۔" یہ پرکشش سر والا پنڈت تھا جس نے یہ دلکش مشاہدہ کیا۔ وہ اور اس کا بیٹا میری طرف مضطرب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ’’میں نے سنا ہے کہ وہ بھی خدا کی تلاش میں اپنا گھر چھوڑ گیا ہے۔‘‘

میں نے منہ پھیر لیا۔ اننتا کو میں نے کہا کہ میں اپنے میزبانوں کے ساتھ مزید بات چیت نہیں کروں گا۔ میرے بھائی نے فوری طور پر روانگی پر رضامندی ظاہر کی۔ ہم جلد ہی کلکتہ روانہ ہو گئے۔



میں کھڑے ہو جاؤ پیچھے میرا بزرگ بھائی اننت۔



سری یکتیشور، دسمبر 1935 میں منایا جانے والا آخری سولسٹیس فیسٹیول۔ میرا گرو مرکز میں بیٹھا ہے۔ میں اس کے دائیں طرف، سیرام پور میں اس کے آستانے کے بڑے صحن میں ہوں ۔

"مسٹر جاسوس، آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں دو ساتھیوں کے ساتھ بھاگ گیا ہوں؟" میں نے اپنے گھر کی طرف سفر کے دوران اننتا کو اپنی جاندار تجسس کا اظہار کیا۔ وہ شرارت سے مسکرایا۔

"آپ کے اسکول میں، میں نے پایا کہ عمار اپنے کلاس روم سے چلا گیا تھا اور واپس نہیں آیا تھا۔ میں

اگلی صبح اس کے گھر گیا اور ایک نشان زدہ ٹائم ٹیبل کا پتہ لگایا۔ عمار کے والد ابھی جا رہے تھے۔

گاڑی اور تھا بات کرنا کو دی کوچ

'"میرا بیٹا آج صبح میرے ساتھ اپنے اسکول نہیں جائے گا۔ وہ غائب ہو گیا ہے!' باپ نے کراہا.

"میں نے ایک بھائی کوچ مین سے سنا ہے کہ آپ کا بیٹا اور دیگر دو افراد، یورپی سوٹ میں ملبوس، ہاوڑہ اسٹیشن پر ٹرین میں سوار ہوئے۔" انہوں نے ٹیکسی ڈرائیور کو اپنے چمڑے کے جوتوں کا تحفہ دیا۔

"اس طرح میں تھا تین سراگ - دی ٹائم ٹیبل، دی تینوں کی لڑکے، اور دی انگریزی لباس."

میں اننتا کے انکشافات کو ملی جلی خوشی اور غصے کے ساتھ سن رہا تھا۔ کوچ مین کے لیے ہماری سخاوت قدرے غلط ہو گئی تھی!

"یقیناً میں تمام شہروں کے اسٹیشن اہلکاروں کو ٹیلی گرام بھیجنے کے لیے بھاگا جو امر نے ٹائم ٹیبل میں بتا دیا تھا، اس نے بریلی کو چیک کیا تھا، اس لیے میں نے آپ کے دوست دوارکا کو وہاں پہنچا دیا۔ کلکتہ کے محلے میں پوچھ گچھ کے بعد، مجھے معلوم ہوا کہ کزن جتندا ایک رات غائب تھا لیکن اگلی صبح یوروپی لباس میں گھر پہنچا، اس لیے میں نے اسے قبول کر لیا، اور میں نے اسے قبول کر لیا۔ اپنے دوستانہ انداز سے میں اسے بے شک ایک پولیس سٹیشن میں لے گیا جن کو میں نے پہلے ان کی زبردست نظروں کے تحت منتخب کیا تھا، اس کے پراسرار طرز عمل کا حساب دینا تھا۔

انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ''میں نے ہمالیہ کے لیے ایک پرجوش روحانی موڈ میں آغاز کیا تھا۔'' مجھے آقاوں سے ملنے کی امید پر الہام نے بھر دیا، لیکن جیسے ہی مکندا نے کہا، ''ہمالیہ کے غاروں میں ہماری خوشیوں کے دوران، شیر جادوگر ہوں گے اور ہمارے اردگرد بیھرے ہوئے بلیوں کی طرح بیٹھیں گے،'' میری روحوں کی طرف متوجہ ہوں گے۔ ’’پھر کیا ہوا؟‘‘ میں نے سوچا کہ اگر شیروں کی شیطانی فطرت ہمارے ساتھ گھر کی بلیوں کی طرح نہ ہو، تو میں نے پہلے ہی اپنے آپ کو ایک ہی وقت میں پورے جسم کے ساتھ نہیں بلکہ کئی حصوں میں شیر کے پیٹ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔

جتندا کے غائب ہونے پر میرا غصہ ہنسی میں بھڑک اٹھا۔ ٹرین پر مزاحیہ سیکوئل ان تمام پریشانیوں کے قابل تھا جو اس نے مجھے دیا تھا۔ مجھے اطمینان کے ہلکے سے احساس کا اعتراف کرنا چاہیے: جتندا بھی پولیس کے ساتھ مقابلے سے بچ نہیں پایا تھا!

"اننتا، 4-4 تم ایک پیدائشی سلیوتھاؤنڈ ہو!" میری تفریحی نظر کچھ غصے کے بغیر نہیں تھی۔ "اور میں جتنڈا کو بتاؤں گا کہ مجھے خوشی ہے کہ اسے غداری کے موڈ کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا تھا، جیسا کہ یہ ظاہر ہوتا ہے، لیکن صرف خود کو بچانے کی ہوشیار جبلت سے!"

کلکتہ میں گھر پر، والد نے دل کو چھوتے ہوئے مجھ سے درخواست کی کہ کم از کم، ہائی اسکول کی تعلیم مکمل ہونے تک اپنے گھومتے ہوئے پاؤں کو روک لوں۔ میری غیر موجودگی میں، اس نے پیار سے ایک سنت پنڈت، سوامی کبلانند، 4-5 کا بندوبست کر کے ایک سازش رچی تھی۔ گھر میں باقاعدگی سے آنا.

"دی بابا مرضی ہونا آپ کا سنسکرت ٹیوٹر" میرا والدین اعلان کیا اعتماد سے

باپ امید کی کو مطمئن کرنا میرا مذہبی خواہشات کی طرف سے ہدایات سے a سیکھا فلسفی لیکن میزیں باری باری پلٹ دی گئیں: میرے نئے استاد نے، فکری خستہ حالی کی پیشکش سے دور، میری خدائی خواہش کے انگاروں کو روشن کیا۔ والد سے ناواقف، سوامی کبلانند لاہری مہاسایا کے ایک اعلیٰ شاگرد تھے۔ بے مثال گرو کے پاس ہزاروں شاگرد تھے، خاموشی سے اس کی طرف کھینچے گئے۔ اس کی الہی مقناطیسیت کے ناقابل برداشت ہونے سے۔ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ لاہری مہاسایا نے اکثر کبلانند کو رشی یا روشن بابا کے طور پر بیان کیا تھا۔

پرتعیش curls نے میرے ٹیوٹر کے خوبصورت چہرے کو فریم کیا۔ اس کی سیاہ آنکھیں، کسی بچے کی شفافیت کے ساتھ بے وقوف تھیں۔ اس کے ہلکے سے جسم کی تمام حرکات پر سکون غوروفکر کے نشان تھے۔ ہمیشہ نرم اور محبت کرنے والا، وہ لامحدود شعور میں مضبوطی سے قائم تھا۔ ہمارے بہت سے خوشگوار گھنٹے ایک ساتھ گہرے کریا مراقبہ میں گزرے ۔

کبلانند قدیم شاستروں یا مقدس کتابوں پر ایک مشہور اتھارٹی تھے: ان کی علمی مہارت نے انہیں "شاستری مہاسایا" کا خطاب دیا تھا، جس کے ذریعے وہ عام طور پر مخاطب ہوتے تھے۔ لیکن سنسکرت کے اسکالرشپ میں میری ترقی ناقابل ذکر تھی۔ میں نے گستاخانہ گرائمر کو ترک کرنے اور یوگا اور لاہری مہاسیا کے بارے میں بات کرنے کا ہر موقع تلاش کیا۔ میرے ٹیوٹر نے ایک دن مجھے ماسٹر کے ساتھ اپنی زندگی کے بارے میں کچھ بتا کر مجبور کیا۔

"شاذ و نادر ہی خوش قسمت، میں تھا قابل کو باقی قریب لہڑی مہاسایا کے لیے دس سال اس کا بنارس گھر میرا رات کو زیارت کا مقصد تھا۔ گرو ہمیشہ فرسٹ فلور پر ایک چھوٹے سے فرنٹ پارلر میں موجود رہتا تھا۔ جب وہ لکڑی کی پشتوں والی نشست پر کمل کی کرنسی میں بیٹھا تو اس کے شاگردوں نے اسے نیم دائرے میں ہار پہنایا۔ اس کی آنکھیں چمک اٹھیں اور خدا کی خوشی سے ناچنے لگیں۔ وہ ہمیشہ آدھے بند تھے، اندرونی دوربین کے مدار سے ابدی خوشی کے دائرے میں جھانک رہے تھے۔ وہ شاذ و نادر ہی لمبی بات کرتا تھا۔ کبھی کبھار اس کی نظریں مدد کی ضرورت والے طالب علم پر مرکوز رہتی۔ شفا بخش الفاظ پھر روشنی کے برفانی تودے کی طرح برسے۔

"آقا کی نظر میں میرے اندر ایک ناقابل بیان سکون پھوٹ پڑا۔ میں اس کی خوشبو سے گویا لامحدود کمل سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ رہنا، حتیٰ کہ دنوں تک ایک لفظ کا تبادلہ کیے بغیر، وہ تجربہ تھا جس نے میرے پورے وجود کو بدل دیا۔ میری توجہ، میں گرو کے قدموں پر مراقبہ کروں گا۔ وہاں سب سے کمزور ریاستیں میری گرفت میں آسانی سے آ گئیں۔ اس طرح کے تاثرات مجھے کم اساتذہ کی موجودگی میں نظر نہیں آتے۔ آقا خدا کا ایک زندہ مندر تھا جس کے خفیہ دروازے تمام شاگردوں کے لیے عقیدت کے ذریعے کھلے تھے۔

"لاہڑی مہاسایا صحیفوں کا کوئی کتابی ترجمان نہیں تھا۔ اس نے بغیر کسی کوشش کے 'الہی لائبریری' میں ڈبو دیا۔ اس کے علم کے چشمے سے الفاظ کی جھاگ اور افکار کا پھوار اس کے پاس حیرت انگیز کلیس تھا جس نے 6-4 صدیوں پہلے سے موجود فلسفیانہ سائنس کو کھول دیا ۔ اگر قدیم تحریروں میں مذکور شعور کے مختلف طیاروں کی وضاحت کرنے کے لیے کہا جائے تو وہ مسکراتے ہوئے اس پر رضامندی ظاہر کرتا۔

'میں ان حالتوں سے گزروں گا، اور فی الحال آپ کو بتاؤں گا کہ میں کیا محسوس کرتا ہوں۔' اس طرح وہ متضاد تھا۔ دی اساتذہ ڈبلیو ایچ او عزم صحیفہ کو یادداشت اور پھر دینا آگے غیر حقیقی خلاصہ

'"براہ کرم مقدس اشعار کی وضاحت کریں جیسا کہ آپ کو معنی آتا ہے۔' چیچپا گرو اکثر ایک قریبی شاگرد کو یہ ہدایت دیتا تھا، 'میں آپ کے خیالات کی رہنمائی کروں گا، کہ صحیح تشریح ہو۔

کہا.' اس طرح سے لاہری مہاسایا کے بہت سے تاثرات قلمبند کیے گئے، جن میں مختلف طلبہ کی جانب سے بھرپور تبصرے کیے گئے۔

"آقا نے کبھی بھی غلامانہ عقیدے کی نصیحت نہیں کی۔ 'الفاظ صرف گولے ہیں،' اس نے کہا۔ 'مراقبہ میں اپنے خوشی کے ساتھ خدا کی موجودگی کا یقین حاصل کریں۔'

"نہیں معاملہ کیا دی شاگرد کا مسئلہ دی گرو مشورہ دیا کریا یوگا کے لیے اس کا حل

'"یوگک کلید اپنی کارکردگی سے محروم نہیں ہوگی جب میں آپ کی رہنمائی کے لیے جسم میں موجود نہیں ہوں۔ اس تکنیک کو نظریاتی الہام کے طریقے سے پابند، دائر اور فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ کریا کے ذریعے آزادی کے لیے اپنے راستے پر مسلسل جاری رکھیں ، جس کی طاقت عملی طور پر ہے۔'

"میں خود کریا کو خود کوشش کے ذریعے نجات کا سب سے مؤثر آلہ سمجھتا ہوں جو انسان کی لامحدود کی تلاش میں تیار کیا گیا ہے۔" کیبالاننند نے اس بیانیے کے ساتھ اختتام کیا۔ "اس کے استعمال سے، تمام انسانوں میں چھپا ہوا قادر مطلق خدا، لاہری مہاسایا اور اس کے متعدد شاگردوں کے جسم میں ظاہری طور پر اوتار بن گیا۔"

لاہری مہاسایا کا ایک مسیح جیسا معجزہ کبلاننند کی موجودگی میں ہوا تھا۔ میرے مقدس استاد نے ایک دن کہانی سنائی، اس کی آنکھیں سنسکرت کے متن سے دور تھیں۔

"ایک نابینا شاگرد، رامو، نے مجھے فعال ترس پہنچایا، کیا اس کی آنکھوں میں روشنی نہیں ہونی چاہیے، جب اس نے وفاداری سے ہمارے آقا کی خدمت کی، جس میں الہی پوری طرح سے جل رہا تھا؟ ایک صبح میں نے رامو سے بات کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ صبر سے بیٹھا گرو کو ہاتھ سے بنے ہوئے کھجور کی پتی سے پنکھا لگاتا رہا ، جب میں دیو کے پیچھے پیچھے کمرے سے نکل گیا۔

"رامو، کس طرح طویل ہے آپ رہا اندھا؟'

'"میری پیدائش سے، جناب! میری آنکھوں کو سورج کی ایک جھلک کبھی نصیب نہیں

ہوئی۔' '"ہمارا قادر مطلق گرو آپ کی مدد کر سکتا ہے۔ مہربانی فرما کر دعا کیجئے۔'

"اگلے دن رامو بہ دلی سے لہڑی مہاسایا کے پاس پہنچا۔ شاگرد یہ کہتے ہوئے تقریباً شرمندہ ہوا کہ اس کی روحانی فراوانی میں جسمانی دولت کو شامل کیا جائے۔

'"مالک، کائنات کا روشن کرنے والا آپ میں ہے۔ میں آپ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ اس کی روشنی کو میری آنکھوں میں لے آئیں، کہ میں سورج کی کم روشنی کو محسوس کروں۔'

'"رامو، کسی نے مجھے مشکل میں ڈالنے کی سازش کی ہے۔ میرے پاس شفا یابی کی طاقت

نہیں ہے۔' '"جناب، آپ کے اندر جو لامحدود ہے وہ یقینی طور پر شفا دے سکتا ہے۔'

'"یہ واقعی مختلف ہے، رامو۔ خدا کی حد کہیں نہیں ہے! وہ جو ستاروں اور جسم کے خلیوں کو پراسرار زندگی کے ساتھ روشن کرتا ہے وہ یقینا آپ کی آنکھوں میں بینائی کی چمک لا سکتا ہے۔'

"ماسٹر نے ابرو کے درمیان والے مقام پر رامو کی پیشانی کو چھوا۔ '"اپنے دماغ کو مرکوز رکھیں

وہاں، اور کثرت سے نعرے لگانا دی نام کی دی نبی راما 8-4 کے لیے سات دن دی

شان کی دی سورج کرے گا ہے a خصوصی صبح کے لیے تم

"دیکھو! ایک ہفتے میں ایسا ہی ہوا۔ پہلی بار، رامو نے فطرت کا منصفانہ چہرہ دیکھا۔ ایک عالم نے اپنے شاگرد کو بلاوجہ ہدایت کی تھی کہ وہ رام کا نام دہرائے، جو کہ دوسرے تمام سنتوں سے بڑھ کر اس کی پرستش کرتا ہے۔ مندمل ہونا پھوٹ پڑی ہے۔" کبلانند تھا خاموش کے لیے a لمحے، پھر ادا کیا a مزید اپنے گرو کو خراج تحسین

"لاہڑی مہاسایا کے تمام معجزات میں یہ واضح تھا کہ اس نے کبھی بھی انا کے اصول کی اجازت نہیں دی ہ9-4 خود کو ایک کارآمد قوت سمجھنے مزاحم ہتھیار ڈالنے کے کمال سے، ماسٹر نے پرائم ہیلنگ پاور کو اپنے ذریعے آزادانہ طور پر بہنے کے قابل بنایا۔

"لاہری مہاسایا کے ذریعے شاندار طور پر شفا پانے والے لاتعداد جسموں کو آخرکار آخری رسومات کے شعلوں کو کھانا پڑا۔ لیکن اس نے جس خاموش روحانی بیداری کو متاثر کیا، اس نے مسیح جیسے شاگرد بنائے، وہ اس کے لافانی معجزات ہیں۔"

میں کبھی نہیں بن گیا a سنسکرت عالم کبلانند سکھایا میں a جادوگر نحو

4-1 : لفظی طور پر، "ترک کرنا" سے سنسکرت فعل جڑیں "کرنا کاسٹ ایک طرف."

4-2 : اثرات کی ماضی اعمال، میں یہ یا a سابق زندگی سے سنسکرت کری ، "کرنا کرو"

4-3 : بھگواد گیتا ، IX، 30-31 ۔ کرشنا تھا دی سب سے بڑا نبی کی بھارت; ارجن تھا اس کا سب سے آگے شاگرد

4-4 : میں ہمیشہ خطاب کیا اسے کے طور پر اننت دا، دا ہے a قابل احترام لاحقہ جو دی سب سے بڑا بھائی میں ایک ہندوستانی خاندان جونیئر بھائیوں اور بہنوں سے ملتا ہے۔

4-5 : ہماری ملاقات کے وقت، کبلانند ابھی تک سوامی آرڈر میں شامل نہیں ہوئے تھے اور عام طور پر "شاستری مہاسایا" کہلاتے تھے۔ کو بچنا الجھاؤ کے ساتھ دی نام کی لہڑی مہاسایا اور کی ماسٹر مہاسایا (باب 9) میں ہوں حوالہ دینا میرے پاس سنسکرت ٹیوٹر صرف کی طرف سے اس کا بعد میں خانقاہی نام کی سوامی کبلانند۔ اس کا سوانح حیات ہے رہا حال ہی میں شائع میں بنگالی پیدا ہوا میں دی کھلنا ضلع کی بنگال میں 1863، کبلانند دیا اوپر اس کا جسم میں بنارس پر دی عمر کی اڑسٹھ

اس کا خاندان نام تھا آشوتوش چٹرجی۔

4-6 : دی قدیم چار وید پر مشتمل ختم 100 موجود کیننیکل کتابیں ایمرسن ادا کیا دی مندرجہ ذیل خراج تحسین میں اس کا ویدک سوچ کا جریدہ : "یہ گرمی اور رات اور ایک سانس لینے والے سمندر کی طرح شاندار ہے۔ اس میں ہر مذہبی جذبات، تمام عظیم اخلاقیات شامل ہیں جو ہر ایک اعلیٰ شاعرانہ ذہن میں آتے ہیں۔ ....کتاب کو دور کرنے کا کوئی فائدہ نہیں؛ اگر میں اپنے آپ پر اعتماد کروں۔

جنگل یا میں a کشتی پر دی تالاب فطرت بناتا ہے a برہمن کی میں فی الحال: ابدی ضرورت، ابدی معاوضہ، ناقابل تسخیر طاقت، اٹوٹ خاموشی۔ یہ اس کا عقیدہ ہے۔ امن، وہ مجھ سے کہتی ہے، اور پاکیزگی اور مطلق

ترک کرنا- یہ علاج کفارہ دینا تمام گناہ اور لانا آپ کو دی حسن سلوک کی دی آٹھ خداؤں۔"

4-7 : دی نشست کی دی "واحد" یا روحانی آنکھ پر موت دی شعور کی آدمی ہے عام طور پر تیار کو یہ مقدس اسپاٹ، مردے میں پائی جانے والی ابھری ہوئی آنکھوں کا حساب۔

4-8 : دی مرکزی مقدس اعداد و شمار کی دی سنسکرت مہاکاوی رامائن

4-9 : اہنکارا، انا پرستی لفظی طور پر "میں کرو" دی جڑ وجہ کی دوہری ازم یا وہم کی مایا ، جس کے ذریعے دی موضوع (انا) اعتراض کے طور پر ظاہر ہوتا ہے؛ مخلوق خود کو تخلیق کار تصور کرتی ہے۔

باب: 5

اے "پرفیوم سینٹ" دکھاتا ہے اس کا عجائبات

"کو ہر چیز وہاں ہے a موسم اور a وقت کو ہر مقصد کے تحت دی جنت."

میرے پاس سلیمان کی یہ حکمت مجھے تسلی دینے کے لیے نہیں تھی۔ میں گھر سے کسی بھی سیر کے موقع پر اپنے مقدر گرو کے چہرے کو تلاش کرتا تھا۔ لیکن میری ہائی اسکول کی تعلیم مکمل ہونے تک میری راہ اس کی اپنی نہیں گزری۔

امر کے ساتھ ہمالیہ کی طرف میری پرواز کے درمیان دو سال گزر گئے، اور میری زندگی میں سری یکتیشور کی آمد کے عظیم دنے اس وقفے کے دوران میں نے متعدد باباؤں سے ملاقات کی - "پرفیوم سینٹ،" "ٹائیگر سوامی،" ناگیندر ناتھ بھادوری، ماسٹر مہاسایا، اور مشہور بنگالی سائنسدان، جگادیس چندر بوس۔

"پرفیوم سینٹ" کے ساتھ میری ملاقات کی دو تمہیدیں تھیں، ایک ہم آہنگ اور دوسری مزاحیہ۔

فطرت کی متعلقہ دنیا میں مطلق اقدار کی تلاش نہ کریں ۔"

یہ فلسفیانہ حتمی باتیں آہستہ سے میرے کان میں داخل ہوئیں جب میں کالی کے مندر کی تصویر کے سامنے خاموشی سے کھڑا تھا۔ مڑ کر میرا سامنا ایک لمبے آدمی سے ہوا جس کے لباس یا اس کی کمی نے اسے ایک آوارہ سادھو ظاہر کیا ۔

"تم نے واقعی میرے خیالات کی الجھن میں گھس لیا ہے!" میں شکر گزاری سے مسکرایا۔ "فطرت میں سومی اور خوفناک پہلوؤں کی الجھن، جیسا کہ کالی کی علامت ہے، [1-5] میرے سے زیادہ سمجھدار سروں کو حیران کر دیا ہے!"

ہے ہ کوئی حل نہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، زیادہ تر لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، جرمانہ اب بھی تھیبس کے دنوں میں تھا ہ وہ دوہرے پن سے اتحاد کی بہ ربط سچائی کو چھین لیتا ہے۔"

"تم بولو کے ساتھ یقین، صاحب"

"میں نے طویل عرصے سے ایک ایماندارانہ خود شناسی کا استعمال کیا ہے، حکمت کے لیے انتہائی تکلیف دہ نقطہ نظر۔ خود کی جانچ، کسی کے خیالات کا انتھک مشاہدہ، ایک سخت اور بکھرنے والا تجربہ ہے۔ یہ سخت ترین انا کو ختم کر دیتا ہے۔ لیکن سچا خود تجزیہ ریاضی کے طور پر سیرز پیدا کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔ انا پرست، ان کے حق کا یقین

نجی تشریحات کی خدا اور دی کائنات."

"سچ عاجزی سے ریٹائر، نہیں شک، پہلے اس طرح مغرور اصلیت۔" میں تھا لطف اندوز دی بحث

"انسان اس وقت تک کسی بھی دائمی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا جب تک کہ وہ اپنے آپ کو حیلے بہانوں سے آزاد نہ کر لے۔ انسانی ذہن، جو صدیوں پر محیط ہے، بے شمار دنیاوی فریبوں کی مکروہ زندگی سے بھرا ہوا ہے۔
میدانِ جنگ کی لڑائیاں یہاں اہمیت نہیں رکھتیں، جب انسان پہلی بار باطنی دشمنوں سے مقابلہ کرتا ہے! کوئی فانی دشمن نہیں ہیں، ان پر قابو پانے کے لیے طاقت کی خوفناک صف سے! ہمہ جہت، بے چین، نیند میں بھی انسان کا تعاقب کرتے ہوئے، ایک مبہم ہتھیار سے لیس، یہ جاہل ہوس کے سپاہی ہم سب کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ بے فکر وہ آدمی ہے جو اپنے آدرشوں کو دفن کرتا ہے، ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ عام قسمت. کیا وہ نامرد، لکڑی، ذلیل کے علاوہ کوئی اور لگ سکتا ہے؟"

"محترم جناب، کیا آپ کو پریشان عوام سے کوئی ہمدردی نہیں؟" بابا ایک

لمحے کے لیے خاموش رہے، پھر ترچھے انداز میں جواب دیا۔

"غیر مرئی خدا، تمام خوبیوں کا ذخیرہ، اور ظاہر انسان، دونوں سے محبت کرنا، جو بظاہر کسی کے پاس نہیں ہے، اکثر حیران کن ہوتا ہے! لیکن چالاکی بھولبلییا کے برابر ہوتی ہے۔ اندرونی تحقیق جلد ہی تمام انسانی ذہنوں میں ایک اتحاد کو بے نقاب کرتی ہے - خود غرضی کی مضبوط رشتہ داری۔ ایک لحاظ سے کم از کم، یہ بھائی چارے کی پیروی کی سطح کو ظاہر کرتا ہے۔ دریافت یہ اپنے ساتھیوں کے لئے ہمدردی میں بدل جاتی ہے، روح کی شفا یابی کی صلاحیتوں سے اندھی ہوتی ہے جو ریسرچ کے منتظر ہے۔"

"دی سنتوں کی ہر عمر، جناب ہے محسوس کیا پسند اپنے آپ کو کے لیے دی دکھ کی دی دنیا."

"صرف اتھلا آدمی دوسروں کی زندگیوں کی پریشانیوں کے بارے میں ردعمل کھو دیتا ہے، کیونکہ وہ اپنے ہی تنگ دکھ میں ڈوب جاتا ہے۔" سادھو کا سخت چہرہ نمایاں طور پر نرم ہو گیا تھا۔ "وہ جو مشق کرتا ہے۔ ایک سکیلپل سیلف ڈسیکشن آفاقی رحم کی توسیع کو جان لے گا۔ اسے اس کی انا کے بہرے مطالبات سے رہائی مل جاتی ہے۔ ایسی مٹی پر خدا کی محبت پھوٹتی ہے۔ مخلوق آخر کار اپنے خالق کی طرف رجوع کرتی ہے، اگر اس کے سوا کوئی اور وجہ نہ ہو کہ وہ غم میں پوچھے: 'کیوں، رب، کیوں؟' درد کے ناقابل تسخیر چابکوں سے، انسان آخر کار لامحدود موجودگی میں چلا جاتا ہے، جس کی خوبصورتی ہی اسے اپنی طرف مائل کرے۔"

بابا اور میں کلکتہ کے کالی گھاٹ مندر میں موجود تھے، جہاں میں اس کی مشہور شان کو دیکھنے گیا تھا۔ ایک جھاڑو بھرے اشارے کے ساتھ، میرے موقع کے ساتھی نے آرائشی وقار کو مسترد کردیا۔

"اینٹ اور مارٹر گانا ہم نہیں قابل سماعت دھن دی دل کھولتا ہے صرف کو دی انسان نعرے لگانا کی ہونا"

ہم داخلی دروازے پر مدعو کرنے والی دھوپ کی طرف ٹہل رہے تھے، جہاں سے عقیدت مندوں کا ہجوم گزر رہا تھا۔

"تم جوان ہو۔" بابا نے سوچ سمجھ کر میرا سروے کیا۔ "ہندوستان بھی جوان ہے۔ قدیم رشیوں نے 3-5 روحانی زندگی کے ناقابل تلافی نمونوں کا تعین کیا. اس دن اور زمین کے لیے ان کے فقرے کافی ہیں۔ مادیت کی چالوں کے خلاف پرانی نہیں، غیر نفیس نہیں، تادیبی اصول ہندوستان کو اب بھی ڈھال رہے

ہیں۔ ہزار سال تک - شرمندہ اسکالرز سے زیادہ شمار کرنے کی پرواہ کرتے ہیں! - شکی وقت نے ویدک کی قدر کی توثیق کی ہے۔ اسے اپنے ورثے میں لے لو۔"

جب میں فصاحت کے ساتھ فصیح سادھو کو الوداع کہہ رہا تھا ، اس نے ایک واضح خیال ظاہر کیا: "آج آپ کے

یہاں سے جانے کے بعد، آپ کے راستے میں ایک غیر معمولی تجربہ آئے گا۔"

میں نے مندر کے احاطے کو چھوڑ دیا اور بے مقصد گھومنے لگا۔ ایک کونے کو موڑ کر، میں ایک پرانے شناسا سے دوڑا، جو ان طویل العمر ساتھیوں میں سے ایک تھا جن کی گفتگو کی طاقتیں وقت کو نظر انداز کرتی ہیں اور ابدیت کو گلے لگاتی ہیں۔

"میں تمہیں تھوڑی دیر میں جانے دوں گا، اگر تم مجھے وہ سب بتاؤ جو ہماری علیحدگی کے چھ سالوں میں ہوا ہے۔"

"کیا؟ a تضاد! میں ضروری ہے چھوڑ دو آپ اب."

لیکن اس نے میرا ہاتھ پکڑا، معلومات کی خبریں دینے پر مجبور کیا۔ وہ بھیڑیے کی طرح تھا، میں نے دل لگی میں سوچا۔ میں جتنی دیر بولتا رہا، اتنی ہی بھوک سے اس نے خبروں کو سونگھا۔ باطنی طور پر میں نے دیوی کالی سے درخواست کی کہ وہ فرار کا ایک عمدہ طریقہ وضع کرے۔

میرے ساتھی نے مجھے اچانک چھوڑ دیا۔ میں نے راحت کی سانس لی اور اپنی رفتار کو دوگنا کر دیا، شدید بخار میں دوبارہ آنے کا خوف۔ اپنے پیچھے تیز قدموں کی آواز سن کر میں نے اپنی رفتار تیز کر دی۔ پیچھے مڑ کر دیکھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ لیکن ایک پابند کے ساتھ، نوجوان میرے ساتھ دوبارہ شامل ہو گئے، خوشی سے میرے کندھے پر ہاتھ ڈالے۔

"میں آپ کو گندھا بابا (پرفیوم سینٹ) کے بارے میں بتانا بھول گیا تھا، جو اس گھر کی خوبصورتی کر رہے ہیں۔" اس نے اشارہ کیا۔ چند گز کے فاصلے پر ایک مکان۔ "اس سے ملو، وہ دلچسپ ہے۔ آپ کو ایک غیر معمولی تجربہ ہو سکتا ہے، الوداع" اور اس نے حقیقت میں مجھے چھوڑ دیا۔

سادھو کی اسی طرح کی لفظی پیشین گوئی میرے ذہن میں بھڑک اٹھی۔ یقینی طور پر دلچسپی سے، میں گھر میں داخل ہوا اور ایک کموڈس پارلر میں داخل ہوا۔ ایک موٹے نارنجی رنگ کے قالین پر لوگوں کا ایک ہجوم، اورینٹ کے لحاظ سے، ادھر ادھر بیٹھا تھا۔ ایک خوفناک سرگوشی میرے کان تک پہنچی:

"دیکھو تیندوے کی کھال پر گندا بابا، وہ کسی بھی پھول کا قدرتی عطر بغیر خوشبو کے دے سکتا ہے۔ ایک یا زندہ کرنا a مرجھا ہوا کھلنا یا بنانا a شخص کی جلد باہر نکلنا خوشگوار خوشبو."

میں نے سیدھے سید کی طرف دیکھا۔ اس کی تیز نظریں میری طرف ٹکی تھیں۔ وہ بولڈ اور داڑھی والا، سیاہ جلد اور بڑی بڑی چمکدار آنکھیں۔

"بیٹا مجھے آپ کو دیکھ کر خوشی ہوئی، بولو کیا چاہتے ہو؟ کچھ پرفیوم چاہو گے؟" "کس

لیے؟" میں نے اس کا تبصرہ بچکانہ سمجھا۔

"عطر سے لطف اندوز ہونے کے معجزاتی طریقہ کا تجربہ کرنا۔" "خدا کو

بدبو بنانے کے لیے استعمال کرنا؟"

"کیا؟ کی یہ؟ خدا بناتا ہے خوشبو ویسے بھی۔"

"ہاں، لیکن وہ پنکھڑیوں کی کمزور بوتلوں کو تازہ استعمال کرنے اور ضائع کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔ کیا تم پھول بنا سکتے ہو؟"

"میں عملی بنانا عطر، تھوڑا دوست."

"پھر خوشبو فیکٹریاں مرضی جاؤ باہر کی کاروبار."

"میں انہیں اجازت دوں گا کہ وہ اپنی تجارت رکھیں! میرا اپنا مقصد خدا کی طاقت کا مظاہرہ کرنا

ہے۔" "جناب، کیا خدا کو ثابت کرنا ضروری ہے؟ کیا وہ ہر چیز میں، ہر جگہ معجزے نہیں دکھا رہا

ہے؟" "ہاں، لیکن ہمیں بھی اس کی لامحدود تخلیقی اقسام کو ظاہر کرنا چاہیے۔"

"آپ کو فن میں مہارت حاصل کرنے میں کتنا

وقت لگا؟" "بارہ سال۔"

"آسٹریل طریقوں سے خوشبو تیار کرنے کے لیے! لگتا ہے، میرے معزز صاحب، آپ خوشبوؤں کے لیے درجن بھر سال ضائع کر رہے ہیں جو آپ پھول فروش کی دکان سے چند روپے میں حاصل کر سکتے ہیں۔"

"پرفیوم دھندلا کے ساتھ پھول۔"

"پرفیوم دھندلا کے ساتھ موت کیوں چاہئے میں خواہش کے جو خوش کرتا ہے دی جسم صرف؟"

"مسٹر فلاسفر، آپ میرے دماغ کو خوش کرتے ہیں۔ اب اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھائیں۔" اس نے برکت کا اشارہ کیا ۔

میں گندا بابا سے چند فٹ کے فاصلے پر تھا؛ میرے جسم سے رابطہ کرنے کے لیے کوئی اور نہیں تھا۔ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا جسے یوگی نے ہاتھ نہیں لگایا۔

"آپ کو کونسا پرفیوم چاہیے؟"

"گلاب۔"

"ہو یہ تو"

میری حیرت کی بات یہ ہے کہ گلاب کی دلکش خوشبو میری ہتھیلی کے بیچوں بیچ زور سے پھیل رہی تھی۔ میں نے مسکراتے ہوئے قریب کے گلدان سے ایک بڑا سفید خوشبو والا پھول لیا۔

"کیا اس بے بو کے پھول کو چمیلی سے بھرا جا سکتا ہے؟" "ایسا

ہی ہو"

چمیلی کی خوشبو فوری طور پر پنکھڑیوں سے نکلی۔ میں نے حیرت انگیز کارکن کا شکریہ ادا کیا اور خود کو اس کے ایک طالب علم کے پاس بٹھا دیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ گندھا بابا، جن کا صحیح نام وشودھانند تھا، نے تبت کے ایک ماسٹر سے یوگا کے بہت سے حیران کن راز سیکھے تھے۔ تبتی

یوگی میں تھا یقین دہانی کرائی، تھا حاصل کیا دی عمر کی ختم a ہزار سال

"ان کا شاگرد گندھا بابا ہمیشہ اپنے پرفیوم کے کارنامے اس سادہ زبانی انداز میں نہیں کرتا جس کا آپ نے ابھی مشاہدہ کیا ہے۔" طالب علم اپنے ماسٹر پر واضح فخر کے ساتھ بولا۔ "مزاج میں تنوع کے مطابق اس کا طریقہ کار وسیع پیمانے پر مختلف ہے۔ وہ لاجواب ہے! کلکتہ کے دانشوروں کے بہت سے ارکان اس کے پیروکاروں میں شامل ہیں۔"

میں نے دل میں تہیہ کر لیا کہ اپنے آپ کو ان کے نمبر میں شامل نہیں کروں گا۔ ایک گرو بھی لفظی طور پر "حیرت انگیز" میری پسند کا نہیں تھا۔ گندا بابا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں روانہ ہوا۔ گھر میں گھومتے ہوئے، میں نے اس دن کے تین مختلف مقابلوں پر غور کیا۔

میری بہن اوما مجھ سے ملی جب میں ہمارے گڑپار روڈ کے

دروازے میں داخل ہوا۔ "تم پرفیوم استعمال کر کے کافی سجیلا

ہو رہے ہو!"

بغیر a لفظ میں اشارہ کیا اس کا کو بو میرا ہاتھ

"کیا؟ ایک پرکشش گلاب خوشبو! یہ ہے غیر معمولی طور پر مضبوط!"

نتھنوں کے نیچے نجومی خوشبو دار پھول رکھ دیا ۔

"اوہ، میں جیسمین سے محبت کرتا ہوں!" اس نے پھول کو پکڑ لیا۔ ایک مضحکہ خیز حیرت اس کے چہرے پر سے گزر گئی جب وہ بار بار ایک قسم کے پھول سے چمیلی کی بو سونگھ رہی تھی جسے وہ بخوبی جانتی تھی۔ اس کے رد عمل نے میرے اس شک کو ختم کر دیا کہ گندا بابا نے ایک خود کار طریقہ سے تجویز کرنے والی کیفیت پیدا کی تھی جس کے تحت میں اکیلا ہی خوشبوؤں کا پتہ لگا سکتا تھا۔

بعد میں میں نے ایک دوست، الکانند سے سنا کہ "پرفیوم سینٹ" کے پاس ایک ایسی طاقت تھی جو کاش ایشیا اور آج یورپ کے بھوکے کروڑوں لوگوں کے پاس ہوتی۔

"میں بردوان میں گندا بابا کے گھر پر سو دوسرے مہمانوں کے ساتھ موجود تھا،" الاکانند نے مجھے بتایا۔ "یہ ایک جشن کا موقع تھا۔ کیونکہ یوگی کو پتلی ہوا سے اشیاء کو نکالنے کی طاقت کے لیے شہرت حاصل تھی، اس لیے میں نے ہنستے ہوئے ان سے کچھ باہر کے سیزن ٹینجرینز بنانے کی درخواست کی۔ فوری طور پر لوچیز [4-5] جو کیلے کے پتوں کی تمام پلیٹوں پر موجود تھے، پھول گئے۔ روٹی کے لفافے میں سے ہر ایک میں چھلی ہوئی ٹینجرین موجود تھی۔ میں نے کچھ گھبراہٹ کے ساتھ اپنے اندر کاٹ لیا، لیکن یہ مزیدار پایا۔"

برسوں بعد میں نے اندرونی ادراک سے سمجھا کہ کس طرح گندا بابا نے اپنی مادیت کو پورا کیا۔ طریقہ، افسوس! دنیا کی بھوکی بھیڑ کی پہنچ سے باہر ہے۔

مختلف حسی محرکات جن پر انسان رد عمل ظاہر کرتا ہے- تدبیر، بصری، شہوانی، سمعی، اور ولفیکٹری- الیکٹرانوں اور پروٹونوں میں متحرک تغیرات سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں کمپن کو "لائفٹرانز"، لطیف حیاتی قوتوں یا جوہری سے زیادہ باریک توانائیوں کے ذریعے منظم کیا جاتا ہے جو ذہانت سے پانچ مخصوص حسی تصورات کے ساتھ چارج کی جاتی ہیں۔

گندھا بابا، کچھ یوگک طریقوں سے خود کو کائناتی قوت سے ہم آہنگ کرتے ہوئے، رہنمائی کرنے کے قابل تھے۔ لائفٹران اپنی کمپن کی ساخت کو دوبارہ ترتیب دیں اور مطلوبہ نتیجے کو مقصد بنائیں۔ اس کا عطر، پھل اور دیگر معجزات دنیاوی ارتعاشات کے حقیقی مادّہ کاری تھے، نہ کہ اندرونی حواس باطنی طور پر پیدا کیے گئے تھے۔ 5-5

"پرفیوم سینٹ" کے ذریعے دکھائے گئے معجزات کی کارکردگی شاندار لیکن روحانی طور پر بیکار ہے۔ تفریح سے آگے بہت کم مقصد رکھتے ہیں، وہ خُدا کے لیے سنجیدہ تلاش سے ہٹ جاتے ہیں۔

ہپناٹزم کو ڈاکٹروں نے معمولی آپریشنوں میں ایک قسم کے نفسیاتی کلوروفارم کے طور پر استعمال کیا ہے ان لوگوں کے لیے جنہیں بے ہوشی کی دوا سے خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک ہپنوٹک حالت ان لوگوں کے لیے نقصان دہ ہے جو اکثر اس کا شکار ہوتے ہیں۔ ایک منفی نفسیاتی اثر پیدا ہوتا ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ دماغی خلیات کو خراب کر دیتا ہے۔
ہپناٹزم ایک دوسرے کے شعور کے علاقے میں داخل ہونا ہے۔ اس کے عارضی مظاہر کا ان معجزات سے کوئی مماثلت نہیں ہے جو الٰہی ادراک کے حامل انسانوں نے انجام دیے ہیں۔ خدا میں بیدار ہو،حقیقی مقدسین اس خواب کی دنیا میں تبدیلیوں کو تخلیقی کائناتی خواب دیکھنے والے سے ہم آہنگی کے ساتھ ہم آہنگی کے ذریعے متاثر کرتے ہیں۔

غیر معمولی طاقتوں کے ظاہری نمائش کو آقاؤں نے مسترد کر دیا ہے۔ فارسی صوفی، ابو سعید، ایک بار بعض فقیروں پر ہنستے تھے جنہیں پانی، ہوا اور خلا پر اپنی معجزاتی طاقتوں پر فخر تھا ۔

"ایک مینڈک بھی پانی میں گھر پر ہوتا ہے!" ابو سعید نے نرم لہجے میں اشارہ کیا۔ "کوا اور گدھ ہوا میں آسانی سے اڑ سکتے ہیں، شیطان بیک وقت مشرق اور مغرب میں موجود ہے! ایک سچا آدمی ہے وہ ڈبلیو ایچ او رہتا ہے میں راستبازی درمیان اس کا ساتھی مرد ڈبلیو ایچ او خریدتا ہے اور فروخت کرتا ہے ابھی تک ہے کبھی نہیں خدا کو بھول جانے والے ایک لمحے کے لیے!" ایک اور موقع پر فارسی کے عظیم استاد نے مذہبی زندگی کے بارے میں اپنے خیالات اس طرح پیش کیے: "جو کچھ آپ کے ذہن میں ہے اسے ایک طرف رکھنا (خود غرض خواہشات اور عزائم)؛ جو کچھ آپ کے ہاتھ میں ہے اسے آزادانہ طور پر عطا کرنا؛ اور مصیبت کی ضربوں سے کبھی نہ جھکنا!"

نہ تو کالی گھاٹ مندر کے غیر جانبدار بابا اور نہ ہی تبتی تربیت یافتہ یوگی نے گرو کے لیے میری تڑپ پوری کی۔ میرے دل کو اس کی پہچان کے لیے کسی ٹیوٹر کی ضرورت نہیں تھی، اور اپنے ہی "براووس!" زیادہ گونجتی ہے کیونکہ اکثر خاموشی سے طلب کیا جاتا ہے۔ جب میں آخر کار اپنے آقا سے ملا تو اس نے مجھے صرف ایک سچے آدمی کی مثال کے طور پر سکھایا۔

5-1 : کالی نمائندگی کرتا ہے دی ابدی اصول میں فطرت وہ ہے روایتی طور پر تصویر کے طور پر a چار مسلح عورت، کھڑا پر فارم کی دی خدا شیوا یا دی لامحدود، کیونکہ فطرت یا دی غیر معمولی دنیا ہے جڑیں میں دی Noumenon. دی چار ہتھیار بنیادی صفات کی علامت ہیں، دو فائدہ مند، دو تباہ کن، جو مادہ یا تخلیق کی ضروری دوہرایت کی نشاندہی کرتے ہیں۔

5-2 : کائناتی وہم لفظی طور پر " پیمائش کرنے والا" مایا ہے دی جادوئی طاقت میں تخلیق کی طرف سے جو حدود اور تقسیم ہیں بظاہر موجود میں دی بے حد اور لازم و ملزوم ایمرسن لکھا دی مندرجہ ذیل نظم، کو جو وہ دیا مایا کا عنوان :

وہم کام کرتا ہے ناقابل تسخیر بنائی جالے بے شمار، اس کے ہم جنس پرست تصاویر کبھی نہیں ناکام بھیڑ ہر ایک دوسرے پردے پر پردے، دلکش جس پر یقین کیا جائے گا وہ انسان جو دھوکے کھانے کا پیاسا ہے۔

5-3 : دی رشی ، لفظی طور پر "دیکھنے والے" تھے دی مصنفین کی دی وید میں

ایک ناقابل تعین نوادرات.. 5-4: فلیٹ، گول ہندوستانی روٹی..

5-5: عام آدمی شاذ و نادر ہی احساس دی وسیع ترقی کی بیسویں صدی سائنس ٹرانسمیشن کی دھاتیں اور دوسرے کیمیاوی خواب ہیں دیکھ کر تکمیل ہر دن میں مراکز کی سائنسی تحقیق ختم دی دنیا دی ممتاز فرانسیسی کیمسٹ، M. Georges Claude، نے 1928 میں Fontainebleau میں آکسیجن کی تبدیلیوں کے بارے میں اپنے کیمیائی علم کے ذریعے ایک سائنسی اجتماع سے پہلے "معجزے" کا مظاہرہ کیا۔ اس کی "جادوگر کی چھڑی" سادہ آکسیجن تھی، جو میز پر ایک ٹیوب میں بلبلا رہی تھی۔ سائنسدان نے "مٹھی بھر ریت کو قیمتی پتھروں میں، لوہے کو پگھلی ہوئی چاکلیٹ سے مشابہ حالت میں بدل دیا اور پھولوں کو ان کے رنگوں سے محروم کرنے کے بعد، انہیں شیشے کی مستقل مزاجی میں بدل دیا۔

"ایم کلاڈ نے وضاحت کی کہ آکسیجن کی تبدیلیوں کے ذریعے سمندر کو لاکھوں پاؤنڈ ہارس پاور میں کیسے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ کس طرح پانی جو پھوڑے ہے نہیں لازمی طور پر جل رہا ہے کس طرح تھوڑا ٹیلے کی ریت کی طرف سے a اکیلا whiff کی دی آکسیجن بلو پائپ، نیلم، یاقوت، اور پکھراج میں تبدیل کیا جا سکتا ہے؛ اور اس نے اس وقت کی پیشین گوئی کی جب مردوں کے لیے غوطہ خوروں کے سامان کو چھوڑ کر سمندر کی تہہ پر چلنا ممکن ہو گا۔ آخرکار سائنسدان نے سورج کی شعاعوں سے سرخ رنگ نکال کر اپنے چہروں کو کالا کر کے اپنے تماشائیوں کو حیران کر دیا۔

اس مشہور فرانسیسی سائنس دان نے ایک توسیعی طریقے سے مائع ہوا پیدا کی ہے جس میں وہ مختلف چیزوں کو الگ کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ گیسیں کی دی ہوا اور ہے دریافت کیا مختلف مطلب کی مکینیکل استعمال کی اختلافات کی درجہ حرارت میں سمندر کا پانی.

باب: 6

دی ٹائیگر سوامی

"میں ہے دریافت کیا دی ٹائیگر سوامی کا پتہ چلو ہم دورہ اسے کل."

یہ خوش آئند تجویز میرے ہائی اسکول کے دوستوں میں سے ایک چاندی کی طرف سے آئی ہے۔ میں اس ولی سے ملنے کے لیے بے تاب تھا جس نے اپنی پرانی زندگی میں اپنے ننگے ہاتھوں سے شیروں کو پکڑا تھا اور ان کا مقابلہ کیا تھا۔ میرے اندر ایسے شاندار کارناموں پر لڑکوں جیسا جوش تھا۔

اگلے دن صبح سویرے سخت سردی پڑ گئی، لیکن چندی اور میں خوشی سے آگے بڑھے۔ کلکتہ سے باہر بھوانی پور میں بہت بیکار شکار کے بعد ہم صحیح گھر پہنچے۔ دروازے میں لوہے کے دو کڑے تھے، جن کی آواز میں نے چھید کر دیے شور مچانے کے باوجود ایک نوکر آرام سے چلتے ہوئے قریب پہنچا۔ اس کی ستم ظریفی مسکراہٹ مضمر کے زائرین، باوجود ان کا شور، تھے بے اختیار کو پریشان کرنا دی سکون ایک سنت کے گھر کا۔

خاموش ڈانٹ کو محسوس کرتے ہوئے، میں اور میرا ساتھی پارلر میں مدعو کیے جانے پر شکر گزار تھے۔ وہاں ہمارا طویل انتظار غیر آرام دہ بدگمانیوں کا باعث بنا۔ سچائی کے متلاشی کے لیے ہندوستان کا غیر تحریری قانون صبر ہے۔ ایک ماسٹر جان بوجھ کر اس سے ملنے کی خواہش کا امتحان لے سکتا ہے۔ مغرب میں ڈاکٹروں اور دندان سازوں کے ذریعے یہ نفسیاتی حربہ آزادانہ طور پر استعمال کیا جاتا ہے!

آخر کار نوکر کی طرف سے بلایا گیا، میں اور چندی ایک سوئے ہوئے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے۔ مشہور سوہونگ [1-6] سوامی اپنے بستر پر بیٹھا تھا۔ اس کے زبردست جسم کی نظر نے ہم پر عجیب اثر کیا۔

ابلتی آنکھوں کے ساتھ ہم بے آواز کھڑے تھے۔ ہم نے پہلے کبھی ایسا سینہ یا فٹ بال جیسا بائسپس نہیں دیکھا تھا۔ ایک بے پناہ گردن پر، سوامی کا پرجوش لیکن پرسکون چہرہ بہتے ہوئے تالوں، داڑھیوں اور مونچھوں سے مزین تھا۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں کبوتر جیسی اور شیر جیسی خصوصیات کا اشارہ چمک رہا تھا۔ وہ بے لباس تھا، سوائے اس کی پٹھوں کی کمر کے بارے میں شیر کی کھال کے۔

ہماری آوازیں ڈھونڈتے ہوئے، میں نے اور میرے دوست نے راہب کو سلام کیا، غیر معمولی بلی کے میدان میں اس کی قابلیت کے لیے اپنی تعریف کا اظہار کیا۔

"کیا آپ ہمیں نہیں بتائیں گے، براہ کرم، یہ کیسے ممکن ہے کہ ننگی مٹھیوں سے جنگل کے سب سے وحشی درندوں، شاہی بنگالیوں کو زیر کر لیا جائے؟"

"میرے بیٹے، شیروں سے لڑنا میرے لیے کچھ نہیں ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو میں آج کر سکتا ہوں۔" اس نے بچوں جیسی ہنسی دی۔ "تم شیروں کو شیر کی طرح دیکھتے ہو؛ میں انہیں بلی کی طرح جانتا ہوں۔"

"سوامی جی، مجھے لگتا ہے کہ میں اپنے لاشعور کو اس سوچ سے متاثر کر سکتا ہوں کہ شیر بلی کے جانور ہیں، لیکن کیا میں شیروں کو اس پر یقین دلا سکتا ہوں؟"

"یقینا طاقت بھی ضروری ہے! جو بچہ شیر کو گھر کی بلی تصور کرتا ہے، اس سے جیت کی توقع نہیں کی جا سکتی! طاقتور ہاتھ میرے لیے کافی ہتھیار ہیں۔"

اس نے ہم سے کہا کہ اس کے پیچھے آنگن تک چلیں، جہاں اس نے دیوار کے کنارے سے ٹکر ماری۔ ایک اینٹ فرش پر ٹکرا گئی۔ آسمان نے دیوار کے کھوئے ہوئے دانتوں سے دلیری سے جھانکا۔ میں کافی حد تک حیرانی سے لڑکھڑا گیا۔ میں نے سوچا کہ وہ جو ٹھوس دیوار سے مارٹرڈ اینٹوں کو ایک ہی جھٹکے سے ہٹا سکتا ہے، وہ ضرور شیروں کے دانتوں کو ہٹانے کے قابل ہوگا!

"بہت سے مردوں میں جسمانی طاقت ہوتی ہے جیسے کہ میری، لیکن پھر بھی ان میں ٹھنڈے اعتماد کا فقدان ہے۔ وہ لوگ جو جسمانی طور پر ہیں لیکن ذہنی طور پر مضبوط نہیں ہیں وہ جنگل میں آزادانہ طور پر بندھے ہوئے درندے کو دیکھ کر خود کو بے ہوش محسوس کر سکتے ہیں۔ شیر اپنی فطری درندگی اور رہائش گاہ میں افیون پلائے جانے والے سرکس کے جانور سے بہت مختلف ہے!

"بہت سے بہت سے لوگ جن کی زبردست طاقت تھی، وہ شاہی بنگال کے حملے سے پہلے انتہائی بے بسی کا شکار ہو چکے ہیں۔ بلی کی طرح بے حس ریاستے کافی مضبوط جسم اور بے پناہ پختہ عزم کے مالک آدمی کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ شیر پر میزیں پھیر دے اور اسے بلی کی بے دفاعی کی سزا پر مجبور کر دے۔ میں نے کتنی بار ایسا کیا ہے!"

میں یہ ماننے کے لیے کافی تیار تھا کہ مجھ سے پہلے کا ٹائٹن ٹائیگر پیسی کیٹ میٹامورفوسس انجام دینے کے قابل تھا۔ وہ ایک تدریسی موڈ میں لگ رہا تھا؛ چندی اور میں نے احترام سے سنا۔

"دماغ پٹھوں کا محافظ ہے۔ ہتھوڑے کی ضرب کی طاقت کا انحصار توانائی پر ہوتا ہے؛ انسان کے جسمانی آلہ سے ظاہر ہونے والی طاقت اس کی جارحانہ قوت ارادی اور ہمت پر منحصر ہوتی ہے۔ جسم لفظی طور پر دماغ سے تیار اور برقرار رہتا ہے۔ ماضی کی جبلتوں کے دباؤ کے ذریعے، طاقت یا کمزوریاں آہستہ آہستہ انسانی عادتوں میں تبدیل ہو کر شعور میں بدل جاتی ہیں۔ ایک مطلوبہ یا ناپسندیدہ جسم ایک شیطانی دائرہ میں ہے، اگر مالک خود کو اجازت دیتا ہے۔

بندے کا حکم ہو، بعد والا خود مختار ہو جاتا ہے۔ دماغ بھی اسی طرح جسمانی حکم کے تابع ہو کر غلام بنا ہوا ہے۔"

ہماری درخواست پر، متاثر کن سوامی نے ہمیں اپنی زندگی کے بارے میں کچھ بتانے پر

رضامندی ظاہر کی۔ "میری ابتدائی خواہش شیروں سے لڑنا تھی۔ میری مرضی زبردست

تھی، لیکن میرا جسم کمزور تھا۔"

حیرت کا ایک انزال مجھ سے ٹوٹ گیا۔ یہ ناقابل یقین لگ رہا تھا کہ یہ آدمی، اب "اٹلانٹین کندھوں کے ساتھ، برداشت کرنے کے قابل ہے،" کبھی بھی کمزوری کو جان سکتا تھا۔

"یہ صحت اور طاقت کے خیالات میں ناقابل تسخیر استقامت کے ذریعے تھا کہ میں نے اپنی معذوری پر قابو پایا۔ میرے پاس اس زبردست ذہنی طاقت کی تعریف کرنے کی ہر وجہ ہے جو میں نے شاہی بنگالیوں کا حقیقی محکوم پایا۔"

"کیا آپ کو لگتا ہے کہ محترم سوامی، میں کبھی شیروں سے لڑ سکتا ہوں؟" یہ پہلا اور آخری موقع تھا جب عجیب و غریب خواہش میرے ذہن میں آئی!

"ہاں۔" وہ مسکرا رہا تھا۔ "لیکن شیروں کی بہت سی قسمیں ہیں؛ کچھ انسانی خواہشات کے جنگلوں میں گھومتے ہیں۔ درندوں کو بے ہوش کرنے سے کوئی روحانی فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔

"مئی ہم سنو جناب کس طرح آپ تبدیل سے a ٹیمر کی جنگلی شیر کو a ٹیمر کی جنگلی جذبات؟"

ٹائیگر سوامی خاموش ہو گیا۔ بعید پن اس کی نگاہوں میں آ گیا، گزرے سالوں کے نظاروں کو سمیٹتے ہوئے۔ میں نے یہ فیصلہ کرنے کے لیے اس کی معمولی ذہنی جدوجہد کو دیکھا کہ آیا میری درخواست منظور کی جائے۔ آخرکار وہ اطمینان سے مسکرا دیا۔

"جب میری شہرت عروج پر پہنچی تو اس میں غرور کا نشہ آگیا۔ میں نے نہ صرف شیروں سے لڑنے کا فیصلہ کیا بلکہ انہیں مختلف چالوں میں دکھانے کا بھی۔ میرا مقصد وحشی درندوں کو پالتو جانوروں جیسا برتاؤ کرنے پر مجبور کرنا تھا۔ میں نے اپنے کارناموں کو سرعام انجام دینا شروع کر دیا، خوش کن کامیابی کے ساتھ۔

"ایک شام میرا باپ داخل ہوا میرا کمرے میں سوچنے والا مزاج

''بیٹا، میرے پاس وارننگ کے الفاظ ہیں۔ میں تمہیں آنے والی بیماریوں سے بچاؤں گا، جو وجہ اور اثر کے پیسنے والے پہیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔'

'''کیا آپ ایک مہلک ہیں، باپ؟ کیا توہم پرستی کو طاقتور پانیوں یا میری سرگرمیوں کو رنگین کرنے کی اجازت ہونی چاہیے؟'

'''میں کوئی مہلک نہیں ہوں بیٹا۔ لیکن میں انتقام کے منصفانہ قانون پر یقین رکھتا ہوں، جیسا کہ مقدس صحیفوں میں سکھایا گیا ہے۔ جنگل کے خاندان میں آپ کے خلاف ناراضگی ہے؛ کسی وقت یہ آپ کی قیمت ادا کر سکتا ہے۔'

"ابا، آپ نے مجھے حیران کر دیا! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ شیر کیا ہوتے ہیں - خوبصورت لیکن بے

رحم! یہاں تک کہ کچھ بے بس جانور کے کھانے کے فوراً بعد، ایک شیر کو نئے شکار کی نظر میں تازہ ہوس کے ساتھ فائر کیا جاتا ہے۔ یہ ایک خوش گوار ہو سکتا ہے، جو جنگل کی گھاس پر گھوم رہی ہوگی خاموشی سے رونے والے خون کا صرف تھوڑا سا ذائقہ چکھتا ہے،

اور جاتا ہے اس کا بے ہودہ راستہ۔

'"جنگل کی نسل میں شیر سب سے زیادہ حقیر ہوتے ہیں! کون جانتا ہے؟ میری مار ان کے موٹے سروں میں تھوڑا سا غور و فکر کا ٹیکہ لگا سکتی ہے۔ میں جنگل ختم کرنے والے اسکول میں ہیڈ ماسٹر ہوں، انہیں نرم آداب سکھانے کے لیے!

'"براہ کرم، ابا، مجھے ٹائیگر پالنے والا سمجھیں اور کبھی بھی ٹائیگر کو مارنے والا نہیں سمجھیں۔ میرے اچھے اعمال مجھ پر کیسے برا اثر ڈال سکتے ہیں؟ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ کوئی ایسا حکم نہ لگائیں کہ میں اپنی زندگی کا طریقہ بدل دوں۔'

چندی اور میں ماضی کے مخمصے کو سمجھتے ہوئے سب کی توجہ مرکوز کیے ہوئے تھے۔ ہندوستان میں بچے اپنے والدین کی خواہشات کو ہلکا پھلکا نہیں مانتا۔

"فادر خاموشی سے میری وضاحت سنتے رہے، انہوں نے اس کے بعد ایک انکشاف کیا جو اس نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

’’بیٹا، تم نے مجھے مجبور کیا کہ میں ایک ولی کے ہونٹوں سے ایک منحوس پیشین گوئی سناؤں۔ کل وہ میرے پاس آئے جب میں برآمدے میں روزانہ مراقبہ میں بیٹھا تھا۔

’’پیارے دوست، میں آپ کے جنگجو بیٹے کے لیے ایک پیغام لے کر آیا ہوں۔ اسے اپنی وحشیانہ سرگرمیاں بند کرنے دیں۔ بصورت دیگر، اس کا اگلا ٹائیگر تصادم اس کے شدید زخموں کی صورت میں نکلے گا، جس کے بعد چھ ماہ کی جان لیوا بیماری ہوگی۔ پھر وہ اپنی سابقہ روشوں کو چھوڑ کر راہب بن جائے گا۔‘‘

"اس کہانی نے مجھے متاثر نہیں کیا۔ میں سمجھتا تھا کہ والد ایک گمراہ جنونی کا بے اعتباری شکار ہوئے ہیں۔"

ٹائیگر سوامی نے یہ اعتراف بے صبری کے ساتھ کیا، جیسے کسی حماقت میں ہو۔ کافی دیر تک خاموشی سے وہ ہماری موجودگی سے غافل نظر آیا۔ جب اس نے اپنی داستان کا لٹکتا ہوا دھاگہ اٹھایا تو وہ دبی دبی آواز کے ساتھ اچانک تھی۔

"والد کی وارننگ کے کچھ ہی دیر بعد، میں نے دارالحکومت کوچ بہار کا دورہ کیا۔ یہ دلکش علاقہ میرے لیے نیا تھا، اور مجھے ایک پر سکون تبدیلی کی توقع تھی۔ ہمیشہ کی طرح ہر جگہ، ایک متجسس ہجوم سڑکوں پر میرا پیچھا کرتا تھا۔

'"یہ وہ آدمی ہے جو جنگلی شیروں سے

لڑتا ہے۔' 'کیا اس کی ٹانگیں ہیں یا

درختوں کے تنے؟'

’’دیکھو پر اس کا چہرہ وہ ضروری ہے ہونا ایک اوتار کی دی بادشاہ کی شیر خود!'

"تمہیں معلوم ہے کہ گائوں کے آرچن کیسے اخبار کے آخری ایڈیشن کی طرح کام کرتے ہیں! عورتوں کے بعد کے تقریری بلیٹن کس رفتار سے گھر گھر گردش کرتے ہیں! چند ہی گھنٹوں میں، پورا شہر میری موجودگی پر جوش میں آگیا۔

"میں شام کو خاموشی سے آرام کر رہا تھا، جب میں نے سرپٹ دوڑتے گھوڑوں کی آوازیں سنی، وہ میرے رہائش گاہ کے سامنے رک گئے۔

"میں حیران رہ گیا تھا۔ 'انسانی قانون کی ان مخلوقات کے لیے سب کچھ ممکن ہے،' میں نے سوچا۔ 'میں حیران ہوں کہ کیا وہ مجھ سے ان معاملات کے بارے میں کام لیں گے جو مجھے بالکل نامعلوم ہیں۔' لیکن افسران نے غیر ارادی شائستگی کے ساتھ جھک گئے۔

"'محترم جناب، ہمیں کوچ بہار کے شہزادے کی جانب سے آپ کے استقبال کے لیے بھیجا گیا ہے۔ وہ کل صبح آپ کو اپنے محل میں مدعو کرتے ہوئے خوش ہیں۔'

"میں نے امکان کے بارے میں کچھ دیر قیاس کیا۔ کسی غیر واضح وجہ سے میں نے اپنے پرسکون سفر میں اس رکاوٹ پر شدید افسوس محسوس کیا۔ لیکن پولیس والوں کے دلنشین انداز نے مجھے متاثر کیا؛ میں جانے پر راضی ہو گیا۔

"اگلے دن میں حیران تھا کہ میرے دروازے سے چار گھوڑوں کی طرف سے کھینچی ہوئی ایک شاندار کوچ میں لے جایا گیا۔ ایک نوکر نے مجھے چلچلاتی دھوپ سے بچانے کے لیے ایک آرائشی چھتری پکڑی تھی۔ میں نے شہر اور اس کے جنگلات کے مضافات میں خوشگوار سواری کا لطف اٹھایا۔ مسکراتے ہوئے خود کو آسان ڈیزائن والی کرسی پر رکھ کر۔

"'یہ تمام شائستگی یقینی طور پر مجھے کچھ مہنگی پڑنے والی ہے!' میں نے حیرانی سے سوچا کہ شہزادے کا مقصد چند غیر معمولی تبصروں کے بعد سامنے آیا۔

"'میرا شہر اس افواہ سے بھرا ہوا ہے کہ آپ اپنے ننگے ہاتھوں کے علاوہ جنگلی شیروں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت ہے؟'

"یہ ہے کافی سچ ہے

"'میں شاید ہی اس پر یقین کر سکتا ہوں! تم کلکتے کے بنگالی ہو، جسے شہر کے لوگوں کے سفید چاولوں پر پالا گیا ہے۔ براہِ کرم کھل کر بات کرو، کیا تم صرف ریڑھ کی ہڈی کے بغیر افیون والے جانوروں سے نہیں لڑ رہے ہو؟' اس کی آواز بلند اور طنزیہ تھی، صوبائی لہجے سے ٹنگی ہوئی تھی۔

"میں vouuchsafed نہیں جواب کو اس کا توہین آمیز سوال

"'میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ میرے نئے پکڑے گئے شیر راجہ بیگم سے لڑو۔ 2-6 اگر آپ کامیابی سے اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں، اسے زنجیر سے باندھ سکتے ہیں، اور اس کے پنجرے کو ہوش میں رکھتے ہیں، تو آپ کو یہ شاہی بنگال ملے گا! کئی ہزار روپے اور بہت سے دوسرے تحائف بھی دیئے جائیں گے۔ اگر تم نے لڑائی میں اس سے ملنے سے انکار کیا تو میں تمھارا نام پوری ریاست میں دھوکے باز کی طرح روشن کروں گا!

"اس کے گستاخانہ الفاظ نے مجھے گولیوں کی طرح مارا۔ میں نے غصے سے قبولیت کو گولی مار دی۔ اپنے جوش میں کرسی سے آدھا اٹھا، شہزادہ اداس مسکراہٹ کے ساتھ واپس ڈوب گیا۔ مجھے رومی شہنشاہوں کی یاد آئی جو عیسائیوں کو جانوروں کے میدانوں میں کھڑا کر کے خوش ہوتے تھے۔

اس لیے میچ ایک ہفتے کے لیے مقرر کیا جائے گا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو شیر کو دیکھنے کی پہلے سے اجازت نہیں دے سکتا۔'

"چاہے شہزادے کو ڈر تھا کہ میں اس درندے کو ہپناٹائز کرنے کی کوشش کروں، یا چپکے سے اسے افیون کھلا دوں، میں نہیں جانتا!

"میں نے محل سے باہر نکلا، یہ دیکھتے ہوئے کہ شاہی چھتری اور panoplied کوچ اب غائب ہے۔

"اگلے ہفتے میں نے طریقے سے اپنے دماغ اور جسم کو آنے والی آزمائش کے لیے تیار کیا۔ اپنے نوکر کے ذریعے میں نے حیرت انگیز کہانیوں کے بارے میں سیکھا۔ میرے والد کے بارے میں سنت کی خوفناک پیشین گوئی کسی نہ کسی طرح بیرون ملک پہنچ گئی، جیسے جیسے یہ پھیلتی چلی گئی۔ مجھے عاجز کرنے کے لیے ڈیمن ٹائیگر کو بھیجا گیا تھا۔

"ایک اور خیالی ورژن یہ تھا کہ ٹائیگر ہیون سے جانوروں کی دعاؤں کا جواب راجہ بیگم کی شکل میں حاصل ہوا تھا۔ وہ مجھے سزا دینے کا آلہ بننا تھا - بہادر بائپڈ، شیر کی پوری نسل کی اتنی توہین! ایک بے فروش، بے داغ آدمی جو پنجوں سے مسلح، تمام مضبوط طاقتوں سے لیس اور مضبوط عاجز کو چیلنج کرنے کی ہمت کر رہا ہے! ٹائیگرز - دیہاتیوں نے اعلان کیا - چھپے ہوئے قوانین کو چلانے اور قابل فخر ٹائیگر ٹیمر کے زوال کو لانے کے لئے کافی رفتار جمع کر چکے تھے ۔

"میرے نوکر نے مجھے مزید بتایا کہ شہزادے انسان اور حیوان کے درمیان ہونے والے مقابلے کے مینیجر کے طور پر اس کے عنصر میں تھا۔ اس نے طوفان سے بچنے والے پویلین کی تعمیر کی نگرانی کی تھی۔ ہزاروں اس کا مرکز منعقد راجہ بیگم میں ایک بہت زیادہ لوہا پنجرا گھیر لیا ایک بیرونی حفاظتی کمرے سے۔ اسیر نے خون آلود گرجوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلۂ جاری کیا۔ غضبناک بھوک کو بھڑکانے کے لیے اسے تھوڑے سے کھانا کھلایا گیا۔ شاید شہزادے کو مجھ سے انعام کا کھانا ہونے کی امید تھی!

"شہر اور مضافات کے ہجوم نے منفرد مقابلے کا اعلان کرتے ہوئے ڈھول کی تھاپ کے جواب میں بے تابی سے ٹکٹ خریدے۔ جنگ کے دن سیکڑوں نے نشستوں کی کمی کی وجہ سے منہ موڑ لیا۔ بہت سے آدمیوں نے خیمے کے دروازے توڑ دیے، یا گیلریوں کے نیچے کسی بھی جگہ پر ہجوم کیا۔"

جیسے جیسے ٹائیگر سوامی کی کہانی عروج کے قریب پہنچی، میرا جوش و خروش بڑھتا گیا۔ چندی بھی بے چین تھی۔

"راجہ بیگم کے چھیدنے والے دھماکوں اور کچھ خوفزدہ ہجوم کے ہجوم کے درمیان، میں نے خاموشی سے اپنا روپ دھار لیا۔ کمر کے گرد ہلکا سا لباس پہنا ہوا تھا، میں لباس سے غیر محفوظ تھا۔ میں نے حفاظتی کمرے کے دروازے پر لگا ہوا بولٹ کھولا اور اسے سکون سے اپنے پیچھے بند کر دیا۔ شیر کے نیچے سے اس کا خون آلود احساس تھا۔ ایک خوفناک استقبال بھیجا گیا، سامعین خوفناک خوف سے خاموش ہو گئے تھے؛

"میں پنجرے کے اندر تھا، لیکن جیسے ہی میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، راجہ بیگم میرے سر پر کھڑی تھیں۔ میرا دایاں ہاتھ شدت سے پھٹا ہوا تھا۔ انسانی خون، جو سب سے بڑا سلوک شیر جان سکتا ہے، خوفناک ندیوں میں گر گیا۔

"میں پہلی شدید چوٹ کے صدمے سے فوراً باہر نکل آیا۔ میری خستہ حال انگلیوں کو اپنی کمر کے کپڑے کے نیچے دھکیلتے ہوئے دیکھ کر، میں نے اپنے بائیں بازو کو ہڈیوں کو توڑنے والے دھچکے میں جھول لیا۔ حیوان پیچھے کی طرف لپکا، پنجرے کے عقب میں گھومتا ہے، اور آہستگی سے آگے بڑھتا ہے۔ میری مشہور مٹھی سزا اس کے سر پر برسی۔

"لیکن راجہ بیگم کے خون کا ذائقہ ایک طویل عرصے سے محروم ڈپسومانیا کے لئے شراب کے پہلے گھونٹ
کی طرح کام کر رہا تھا۔ بہرے کی دھاڑ کے ساتھ وقفے وقفے سے، وحشیوں کے حملوں نے غصے میں
اضافہ کیا۔ میرے صرف ایک ہاتھ کے ناکافی دفاع نے مجھے پنجوں اور دانتوں سے نمٹنے کے سامنے کمزور
کر دیا، لیکن میں نے ایک دوسرے سے دست بردار ہونے کے بعد، میں نے ایک دوسرے سے دستبردار ہو گئے۔
موت کے لیے جدوجہد کر رہا تھا، جیسے کہ ہر طرف خون چھلک رہا تھا، اور جاندار کے گلے سے درد اور
جان لیوا ہوس کے دھماکے ہو رہے تھے۔

"'اسے گولی مارو!' 'شیر کو مار ڈالو!' سامعین سے چیخیں اٹھیں اتنی تیزی سے انسان اور حیوان حرکت
میں آئے۔ کہ ایک گارڈ کی گولی چلی گئی۔ میں نے اپنی تمام قوت ارادی کو اکٹھا کیا، زور زور سے
دھاڑیں مار مار کر ایک آخری جھٹکا لگا۔ شیر گرا اور خاموشی سے لیٹ گیا۔

"جیسے a بلی!" میں مداخلت

دی سوامی ہنسا میں دلدار تعریف پھر جاری رکھا دی دلفریب کہانی

"راجہ بیگم آخر کار مغلوب ہو گئیں۔ ان کا شاہی غرور مزید پست ہو گیا: اپنے ٹوٹے ہوئے ہاتھوں سے،
میں نے دلیری سے اس کے جبڑے کھولنے پر مجبور کیا۔ ایک ڈرامائی لمحے کے لیے، میں نے اپنے سر کو
جمائی موت کے جال میں تھام لیا، میں نے زنجیر کے لیے اردگرد دیکھا۔ فرش پر ایک ڈھیر سے ایک کو کھینچ
کر، میں نے شیر کو اس کی گردن سے گھسیٹ کر دروازے کی طرف بڑھایا۔

"لیکن۔۔۔ کہ شیطان اوتار راجہ بیگم، تھا صلاحیت قابل کی اس کا سمجھا جاتا ہے شیطانی اصل ایک
ناقابل یقین لنج کے ساتھ، اس نے زنجیر چھین لی اور میری پیٹھ پر چھلانگ لگا دی۔ اس کے جبڑوں میں
میرا کندھا تیز، میں شدید گر گیا۔ لیکن ایک ٹرائیس میں میں نے اسے اپنے نیچے باندھ دیا۔ بے رحمانہ
ضربوں کی زد میں، غدار جانور نیم ہوش میں ڈوب گیا۔ اس بار میں نے اسے زیادہ احتیاط سے محفوظ
کیا۔ آہستہ آہستہ میں پنجرے سے نکل گیا۔

"میں نے خود کو ایک نئے ہنگامے میں پایا، اس بار ایک خوشی کی بات ہے۔ ہجوم کا قہقہہ گویا ہوا ایک
بہت بڑا گلا تباہی سے دوچار، میں نے ابھی تک شیر سے لڑنے کی تین شرطیں پوری کی تھیں- شیر کو
زنجیروں سے باندھنا، اور اسے اپنے لیے مدد کی ضرورت کے بغیر چھوڑ دینا۔ اس کے علاوہ، میں نے جارحانہ
درندے کو اس قدر شدید زخمی اور خوفزدہ کر دیا تھا کہ وہ اپنے منہ میں میرے سر کے مناسب انعام کو
نظر انداز کرنے پر راضی ہو گیا تھا!

"میرے زخموں کا علاج ہونے کے بعد، مجھے عزت دی گئی اور ہار پہنائے گئے؛ سینکڑوں سونے کے ٹکڑے
میرے قدموں پر نچھاور کیے گئے۔ پورا شہر تعطیل کے دور میں داخل ہو گیا۔ اب تک کے سب سے بڑے
اور سب سے زیادہ وحشی شیروں میں سے ایک پر میری فتح کے بارے میں ہر طرف سے لامتناہی بحثیں
سنی گئیں۔ راجہ بیگم کو میرے سامنے پیش کیا گیا، جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا، لیکن میں نے محسوس کیا
کہ اس سے میرے دل میں کوئی تبدیلی نہیں آئی جس سے میرے دل میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ پنجرے
میں نے اپنے دنیاوی عزائم پر بھی دروازے بند کر رکھا تھا۔

"ایک افسوسناک دور آیا۔ چھ ماہ تک میں خون کے زہر سے موت کے قریب پڑا رہا۔ جیسے ہی میں کوچ
بہار چھوڑنے کے لئے کافی ہو گیا، میں اپنے آبائی شہر واپس آگیا۔

"'میں اب جانتا ہوں کہ میرا استاد وہ مقدس آدمی ہے جس نے دانشمندانہ تنبیہ کی۔' میں نے عاجزی
کے ساتھ اپنے والد کے سامنے یہ اعتراف کیا 'اوہ، اگر میں اسے ڈھونڈ سکتا ہوں!' میری آرزو مخلصانہ
تھی، ایک دن وہ صاحب بے خبر پہنچے۔

''بس کی شیر taming.' و□ بولا ک□ ساتھ پرسکون یقین د□انی ’’آؤ ک□ ساتھ میں میں مرضی سکھانا آپ کو

انسانی ذہن کے جنگلوں میں گھومتے جہالت کے درندوں کو مسخر کرے آپ سامعین کے عادی ہیں: اسے فرشتوں کی کہکشاں بننے دیں، یوگا میں آپ کی سنسنی خیز مہارت سے لطف اندوز ہوں!'

"مجھے روحانی راہ میں میرے مقدس گرو نے شروع کیا تھا۔ اس نے میرے روح کے دروازے کھول دیے، زنگ آلود اور طویل استعمال کے ساتھ مزاحمے ہاتھ جوڑ کر، ہم جلد ہی ہمالیہ میں اپنی تربیت کے لیے روانہ ہو گئے۔"

چندی اور میں نے سوامی کے قدموں میں جھک گئے، ان کی زندگی کے حقیقی طور پر طوفانی خاکے کے لیے شکر گزار ہیں۔ میں نے محسوس کیا کہ سرد پارلر میں طویل آزمائشی انتظار کے لئے کافی ادائیگی ہوئی ہے!

6-1 : سوہونگ تھا اس کا خانقاہی نام وہ تھا مقبول طور پر جانا جاتا ہے کے طور پر دی "شیر سوامی"۔

6-2 : "شہزادہ شہزادی"-تو نامزد کو اشارہ کریں کہ یہ جانور قبضہ میں دی مشترکہ درندگی کی شیر اور شیرنی

باب: 7

دی Levitating سینٹ

"میں نے کل رات ایک گروپ میٹنگ میں ایک یوگی کو زمین سے کئی فٹ اوپر ہوا میں رہتے ہوئے دیکھا۔" میرے دوست اوپیندر موہن چودھری نے متاثر کن بات کی۔

میں نے اسے ایک پرجوش مسکراہٹ دی۔ "شاید میں اس کے نام کا اندازہ لگا سکتا ہوں۔ کیا یہ اپر سرکلر روڈ کا بھدوری مہاسایا تھا؟"

اوپیندر نے سر ہلایا، خبر دینے والا نے بننے کے لیے تھوڑا سا شکوہ۔ اولیاء کے بارے میں میری جستجو میرے دوستوں میں مشہور تھی۔ وہ مجھے ایک نئے راستے پر کھڑا کرنے میں خوش ہوئے۔

"یوگی میرے گھر کے اتنے قریب رہتے ہیں کہ میں اکثر ان سے ملنے جاتا ہوں۔" میرے الفاظ نے اوپیندر کے چہرے پر گہری دلچسپی لی اور میں نے مزید اعتماد پیدا کیا۔

"میں نے اسے قابل ذکر کارناموں میں دیکھا ہے۔ اس نے مہارت کے ساتھ مختلف پرانایاموں میں مہارت حاصل کی ہے۔ [1-7] پتنجلی کے ذریعے بیان کردہ قدیم آٹھ گنا یوگا کا۔ [2-7] ایک بار بھدوری مہاسایا نے میرے سامنے بھستریکا پرانایام کو اتنی حیرت انگیز قوت کے ساتھ انجام دیا کہ ایسا لگا کہ کمرے میں ایک حقیقی طوفان برپا ہو گیا ہے۔ پھر اس نے گرجتی ہوئی سانس کو بجھا دیا اور انتہائی شعور کی بلند

حالت میں بہ حرکت رہاے 3-7 طوفان کے بعد امن کی چمک بھولنے سے باہر وشد تھی۔"

"میں سنا کہ دی سنت کبھی نہیں پتہ اس کا گھر." اپیندر کا لہجہ تھا a معمولی ناقابل یقین

"واقعی یہ سچ ہے! وہ پچھلے بیس سالوں سے گھر کے اندر رہ رہا ہے۔ ہمارے مقدس تہواروں کے موقع پر جب وہ اپنے سامنے والے فٹ پاتھ تک جاتا ہے تو وہ اپنے خودساختہ اصول میں قدرے نرمی کرتا ہے! بھکاری وہاں جمع ہوتے ہیں، کیونکہ سینٹ بھدوری اپنے نرم دل کے لیے جانا جاتا ہے۔"

"کیسے؟ کرتا ہے وہ باقی میں دی ہوا خلاف ورزی دی قانون کی کشش ثقل؟"

"ایک یوگی کا جسم کچھ پراناياموں کے استعمال کے بعد اپنی مجموعی پن کھو دیتا ہے ۔ پھر یہ ایک چھلانگ لگانے والے مینڈک کی طرح اچھلتا ہے یا اچھلتا ہے ۔ خدا کے لیے شدید عقیدت کی حالت میں اُٹھنے کے لیے جانا جاتا ہے۔"

"میں اس بابا کے بارے میں مزید جاننا چاہتا ہوں۔ کیا آپ اس کی شام کی میٹنگز میں شریک ہوتے ہیں؟" اوپیندر کی آنکھیں تجسس سے چمک رہی تھیں۔

"ہاں، میں اکثر جاتا ہوں۔ اس کی دانشمندی سے مجھے بے حد محظوظ کیا جاتا ہے۔ کبھی کبھار میرا طویل قہقہہ ان کی محفلوں کی عظمت کو متاثر کرتا ہے۔ صاحب ناراض نہیں ہوتے، لیکن ان کے شاگرد خنجر لگتے ہیں!"

اس دوپہر کو اسکول سے گھر جاتے ہوئے، میں نے بھدوری مہاسایا کی چوکھٹ سے گزر کر دورے کرنے کا فیصلہ کیا۔ یوگی عام لوگوں کے لیے ناقابل رسائی تھا۔ ایک اکیلا شاگرد، گراؤنڈ فلور پر قابض، اپنے مالک کی رازداری کی حفاظت کرتا تھا۔ طالب علم ایک مارٹینیٹ کی چیز تھی۔ اس نے اب رسمی طور پر استفسار کیا کہ کیا میری "منگنی" ہے؟ اس کے گرو نے مجھے سمری ایجیکشن سے بچانے کے لیے عین وقت پر پیش کیا۔

"مکندا جب چاہے آنے دو۔" بابا کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ "میرا خلوت کا اصول میرے اپنے آرام کے لیے نہیں ہے، بلکہ دوسروں کے لیے ہے۔ دنیاوی لوگ اس صاف گوئی کو پسند نہیں کرتے جو ان کے فریب کو ختم کر دے۔ اولیاء نہ صرف نایاب ہوتے ہیں بلکہ پریشان کن ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ صحیفے میں بھی وہ اکثر شرمندہ ہوتے ہیں!"

میں بھدوری مہاسایا کے پیچھے پیچھے ان کے اوپر کی منزل پر واقع ان کے سخت کوارٹر تک گیا، جہاں سے وہ شاذ و نادر ہی ہلچل مچاتے تھے۔ ماسٹرز اکثر دنیا کے اڈو کے پینورما کو نظر انداز کرتے ہیں، توجہ سے باہر جب تک کہ عمر میں مرکز نہ ہو۔ ایک بابا کے ہم عصر اکیلے نہیں ہیں جو تنگ حال ہیں۔

"مہارشی،[5-7] آپ ہیں دی پہلے یوگی میں ہے جانا جاتا ہے ڈبلیو ایچ او ہمیشہ رہتا ہے گھر کے اندر۔"

"خدا پودے اس کا سنتوں کبھی کبھی میں غیر متوقع مٹی ایسا نہ ہو ہم سوچو ہم ہو سکتا ہے کم اسے کو a حکمرانی!"

بابا نے اپنے متحرک جسم کو کمل کی کرنسی میں بند کر دیا۔ اپنی ستر کی دہائی میں، اس نے عمر یا بیٹھی زندگی کی کوئی ناخوشگوار علامت ظاہر نہیں کی۔ ثابت قدم اور سیدھا، وہ ہر لحاظ سے مثالی تھا۔ اس کا چہرہ تھا۔ ایک رشی کا ، جیسا کہ قدیم متون میں بیان کیا گیا ہے۔ نیک سر، کثرت سے داڑھی والے، وہ ہمیشہ مضبوطی سے سیدھا بیٹھا رہتا تھا، اس کی خاموش نگاہیں کائنات پر جمی رہتی تھیں۔

دی سنت اور میں داخل □وا دی مراقب□ ریاست ک□ بعد ایک گھنٹ□ اس کا نرم آواز بیدار میں

"آپ اکثر خاموشی میں جاتے ہیں، لیکن کیا آپ نے انوبھوا پیدا کیا ہے ؟" [6-7] وہ مجھے مراقبے سے زیادہ خدا سے محبت کرنے کی یاد دلا رہا تھا۔ "گول کے لیے تکنیک کو غلط نہ سمجھو۔"

اس نے مجھے کچھ آم پیش کیے۔ اس اچھی مزاحیہ عقل کے ساتھ جو میں نے اس کی سنگین فطرت میں بہت لذت بخش پایا، اس نے تبصرہ کیا، "عام طور پر لوگ دھیان یوگا (خدا کے ساتھ اتحاد) سے زیادہ جل یوگا (کھانے کے ساتھ اتحاد) کو پسند کرتے ہیں ۔"

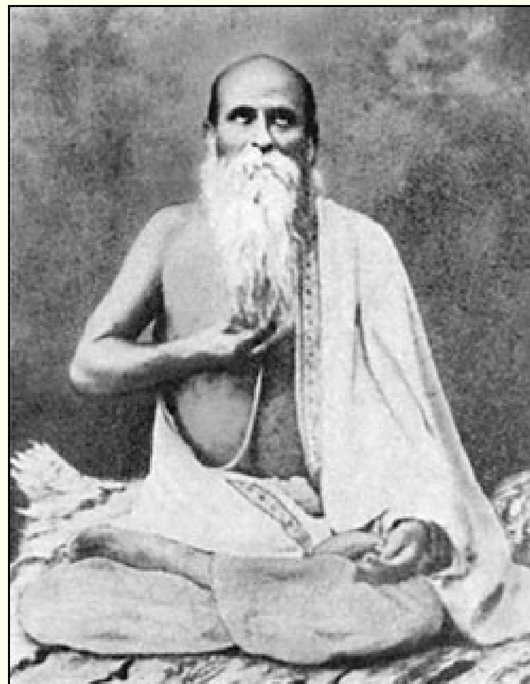
اس کا یوگک پن متاثر میں ہنگامہ آرائی سے

"تمہیں کیا ہنسی آتی ہے!" ایک پیار بھری چمک اس کی نگاہوں میں آ گئی۔ اس کا اپنا چہرہ ہمیشہ سنجیدہ تھا، پھر بھی ایک پرجوش مسکراہٹ کے ساتھ چھایا ہوا تھا۔ اس کی بڑی، کمل کی آنکھوں میں ایک چھپی ہوئی الہی ہنسی تھی۔

"وہ خطوط دور دراز امریکہ سے آتے ہیں۔" بابا نے ایک میز پر کئی موٹے لفافوں کا اشارہ کیا۔ "میں وہاں کی چند سوسائٹیوں سے خط و کتابت کرتا ہوں جن کے اراکین یوگا میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ کولمبس سے بہتر سمت کے احساس کے ساتھ ہندوستان کو نئے سرے سے دریافت کر رہے ہیں! مجھے ان کی مدد کرتے ہوئے خوشی ہوئی ہے۔ یوگا کا علم ان تمام لوگوں کے لیے مفت ہے جو دن کی روشنی کی طرح حاصل کریں گے۔

"جس چیز کو رشیوں نے انسانی نجات کے لیے ضروری سمجھا اسے مغرب کے لیے کمزور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ روح میں یکساں اگرچہ بیرونی تجربہ میں متنوع ہے، اگر کسی قسم کے نظم و ضبطی یوگا پر عمل نہ کیا جائے تو نہ مغرب ترقی کرے گا اور نہ ہی مشرق۔"

صاحب نے اپنی پرسکون آنکھوں سے مجھے تھام لیا۔ مجھے اس بات کا احساس نہیں تھا کہ اس کی تقریر ایک پردہ دار پیغمبرانہ رہنمائی تھی۔ ابھی یہ الفاظ لکھتے ہوئے، میں ان غیر معمولی انفارمیشنز کا پورا مطلب سمجھتا ہوں جو وہ اکثر مجھے دیتے تھے کہ ایک دن میں ہندوستان کی تعلیمات کو امریکہ تک پہنچاؤں گا۔



بہادوری مہاسایا
"دی *Levitating* سینٹ"

’’جناب،‘‘ میں نے استفسار کیا، ’’آپ دنیا کے فائدے کے لیے یوگا پر کتاب کیوں نہیں لکھتے؟‘‘
"میں شاگردوں کی تربیت کر رہا ہوں،" اس نے جواب دیا، "وہ اور ان کے طالب علم زندہ حجم ہوں گے، وقت کے قدرتی انحطاط اور ناقدین کی غیر فطری تشریحات کے خلاف ثبوت۔"

"مہارشی، میں خواہش آپ کرے گا لکھنا a کتاب پر یوگا کے لیے دی فائدہ کی دی دنیا."

"میں شاگردوں کی تربیت کر رہا ہوں۔ وہ اور ان کے طالب علم زندہ حجم ہوں گے، وقت کے قدرتی انحطاط اور ناقدین کی غیر فطری تشریحات کے خلاف ثبوت۔" بھدوری کی عقل نے مجھے ایک اور قہقہے میں ڈال دیا۔

میں یوگی کے ساتھ تنہا رہا یہاں تک کہ شام کو ان کے شاگرد نہ پہنچ گئے۔ بھدوری مہاسایا ان کے ایک لاجواب خطاب میں داخل ہوئے۔ ایک پُرامن سیلاب کی طرح، اس نے اپنے سامعین کے ذہنی ملبے کو بہا کر انہیں خدا کی طرف بہایا۔ اس کی حیرت انگیز تمثیلیں بے عیب بنگالی میں بیان کی گئیں۔

آج شام بھدوری نے میرا بائی کی زندگی سے جڑے مختلف فلسفیانہ نکات کی وضاحت کی۔ قرون وسطی کی ایک راجپوتانی شہزادی جس نے سادھوؤں کی صحبت حاصل کرنے کے لیے اپنی عدالتی زندگی کو ترک کر دیا۔ ایک عظیم سنیاسی نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ ایک عورت تھی۔ اس کے جواب نے اسے عاجزی سے اس کے قدموں تک پہنچا دیا۔

اس نے کہا، ’’آقا سے کہو، کہ میں نہیں جانتی تھی کہ کائنات میں اللہ کے سوا کوئی مرد ہے، کیا ہم سب اس کے سامنے عورتیں نہیں ہیں؟‘‘ (خدا کا ایک صحیفہ تصور جو کہ واحد مثبت تخلیقی اصول ہے، اس کی تخلیق ایک غیر فعال مایا کے سوا کچھ نہیں ہے ۔)

میرابائی نے بہت سے پرجوش گیت لکھے جو اب بھی ہندوستان میں قیمتی ہیں۔ میں یہاں ان میں سے ایک کا ترجمہ کرتا ہوں:

"اگر روزانہ نہانے سے خدا کا ادراک ہو جائے تو کیا میں گہرائی
میں وہیل بن جاؤں گا۔
اگر اس کی جڑیں اور پھل کھانے سے معلوم ہو جائے تو کیا میں بکری کی
شکل کا انتخاب کروں؟
اگر مالا کی گنتی نے اسے بے نقاب کیا تو میں اپنی دعائیں
میمتھ موتیوں پر کہوں گا۔ اگر پتھر کی مورتیوں کے سامنے
جھکنے سے اس کی پردہ پوشی ہوتی ہے تو میں عاجزی سے
عبادت کروں گا۔
اگر دودھ پینے سے رب کو پالا جا سکتا ہے تو بہت سے بچھڑے اور
بچے اسے جان سکتے ہیں۔
اگر بیوی کو چھوڑنے والا خدا کو بلائے تو کیا ہزاروں خواجہ سرا
نہیں ہوں گے؟
میرابائی جانتی ہے کہ الہی کو پانے کے لیے صرف محبت ہی
ناگزیر ہے۔"

کئی طالب علموں نے بھدوری کی چپل میں روپے ڈالے جو اس کے پہلو میں پڑے ہوئے تھے جب وہ یوگا کے انداز میں بیٹھتے تھے۔ یہ قابل احترام پیشکش، ہندوستان میں رواج، اس بات کی نشاندہی کـرتی ہے کہ شاگرد اپنا مادی سامان گرو کے قدموں میں رکھتا ہے۔ شکر گزار دوست صـرف رب کے بھیس میں ہوتے ہیں، اپنے ہی خیال رکھتے ہیں۔

"ماسٹر، آپ بہت اچھے ہیں!" ایک طالب علم، رخصت لے کر، پدرانہ بابا کی طرف جوش سے دیکھ رہا تھا۔ "تم نے دولت اور آسائشوں کو ترک کر کے خدا کی تلاش اور ہمیں حکمت سکھائی ہے!" یہ بات مشہور ہے کہ بھدوری مہاسایا نے اپنے ابتدائی بچپن میں ہی خاندانی دولت کو چھوڑ دیا تھا، جب وہ یکدم یوگک راستے میں داخل ہوئے تھے۔

"تم کیس الٹ رہے ہو!" صاحب کے چہرے پر ہلکی سی ڈانٹ تھی۔ ’’میں نے چند معمولی روپے چھوڑے ہیں، چھوٹا خوشیاں، کے لیے a کائناتی سلطنت کی لامتناہی خوشی کیسے پھر ہے میں انکار کر دیا اپنے آپ کو کچھ؟ میں خزانے بانٹنے کی خوشی کو جانتا ہوں۔ کیا یہ قربانی ہے؟ قلیل نگاہی والے دنیاوی لوگ ہی اصل ترک کرنے والے ہیں! وہ زمینی کھلونوں کے ایک غریب مٹھی بھر کے لیے ایک بہ مثال الہی ملکیت سے دستبردار ہو جاتے ہیں!"

میں نے ترک کرنے کے اس متضاد نقطہ نظر پر قہقہہ لگایا - جو کسی بھی مقدس بھکاری پر کروسس کی ٹوپی ڈال دیتا ہے، جب کہ تمام قابل فخر کروڑ پتیوں کو بے ہوش شہیدوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔

"خدائی حکم ہمارے مستقبل کو کسی بھی انشورنس کمپنی سے زیادہ سمجھداری سے ترتیب دیتا ہے۔" ماسٹر کے اختتامی الفاظ ان کے ایمان کا حقیقی عقیدہ تھے۔ "دنیا ایک ظاہری سلامتی میں بے چین مومنوں سے بھری پڑی ہے۔ ان کے تلخ خیالات ان کے ماتھے پر داغ کی طرح ہیں۔ جس نے ہمیں پہلی سانس سے ہوا اور دودھ دیا وہ جانتا ہے کہ اپنے بندوں کے لیے دن بہ دن کیسے مہیا کرنا ہے۔"

میں نے اپنی اسکول کے بعد کی زیارتیں سنت کے دروازے تک جاری رکھیں۔ خاموش جوش کے ساتھ اس نے مجھے انوبھوا حاصل کرنے میں مدد کی ۔ ایک دن وہ رام موہن رائے روڈ پر چلا گیا جو میرے گُرپار روڈ والے گھر کے پڑوس سے دور تھا۔ اس کے محبت کرنے والے شاگردوں نے اس کے لیے ایک نیا آشیانہ بنایا تھا، جسے "ناگیندرا مٹھ" کہا جاتا ہے۔ 7-7

اگرچہ یہ مجھے میری کہانی سے کئی سال آگے لے جاتا ہے، لیکن میں یہاں ان آخری الفاظ کا ذکر کــروں گـا جـو مجھے بھـدوری مہاسـایا نے دیے تھے۔ مغـرب کے لـیے روانہ ہونے سـے کچھ دیـر پہلے، میں نے اسـے ڈھونڈا اور عاجزی سے اس کی الوداعی نعمت کے لیے گھٹنے ٹیک دیے:

’’بیٹا، امریکہ چلی جاؤ، اپنی ڈھال کے لیے پاک بھارت کا وقار لے لو، تمہاری پیشانی پر فتح لکھی ہوئی ہے، دور دراز کے معزز لوگ تمہارا استقبال کریں گے۔‘‘

....

7-1

طریقے کی کنٹرول کرنا زندگی کی طاقت کے ذریعے :

ضابطے کی سانس 7-2: یوگا کا سب سے قدیمی ماہر

7-3: فرانسیسی پروفیسرز مغرب میں پہلے ایسے تھے جو مافوق الشعور کے امکانات کی سائنسی تحقیق کرنے کے لیے تیار تھے۔ دماغ پروفیسر جولس بوئس، رکن کی دی L'Ecole ڈی نفسیات کی دی سوربون، لیکچر دیا میں امریکہ 1928 میں؛ اس نے اپنے سامعین کو بتایا کہ فرانسیسی سائنس دانوں نے سپر شعور کو تسلیم کیا ہے، "جو فرائیڈ کے لاشعوری ذہن کے بالکل برعکس ہے اور وہ فیکلٹی ہے جو انسان کو واقعی انسان بناتی ہے نہ کہ صرف ایک سپر جانور۔" M. Jules-bois نے وضاحت کی کہ اعلیٰ شعور کی بیداری کو "Coueism یا hypnotism کے ساتھ الجھن میں نہیں ڈالنا ہے۔ ایک مافوق الشعور ذہن کے وجود کو فلسفیانہ طور پر طویل عرصے سے تسلیم کیا گیا ہے، حقیقت میں اوورسولے بولی کی کی طرف سے ایمرسن، لیکن صرف حال ہی میں ہے یہ رہا تسلیم کیا سائنسی طور پر۔" دی فرانسیسی سائنسدان اشارہ کیا کہ سپر شعور سے الہام، ذہانت، اخلاقی قدریں آتی ہیں۔ "اس میں یقین اگرچہ تصوف نہیں ہے۔

تسلیم کیا اور قابل قدر دی خصوصیات جو صوفیانہ تبلیغ کی۔"

7-4: سینٹ تھریسا کی اویلا اور دوسرے عیسائی سنتوں تھے اکثر مشاہدہ کیا

میں a ریاست کی لیوٹیشن 7-5: "عظیم بابا۔"

7-6: اصل ادراک کی خدا

7-7: دی سنت کا مکمل نام تھا ناگیندر ناتھ بھدوری۔ ریاضی مطلب ہرمیٹیج یا آشرم

باب: 8

بھارت کی بہت اچھا سائنسدان، جے سی بوس

"جگڑیوں چندر بوس کا وائرلیس ایجادات قبل از وقت وہ کی مارکونی۔"

اس اشتعال انگیز تبصرے کو سن کر، میں سائنسی بحث میں مصروف پروفیسروں کے فٹ پاتھ گروپ کے قریب چلا گیا۔ اگر ان میں شامل ہونے کا میرا مقصد نسلی فخر تھا، تو مجھے افسوس ہے۔ میں اس ثبوت میں اپنی گہری دلچسپی سے انکار نہیں کر سکتا کہ ہندوستان طبیعیات میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے، اکیلے مابعد الطبیعیات نہیں۔

"کیا؟ کرو آپ مطلب صاحب؟"

پروفیسر صاحب نے بے تکلفی سے وضاحت کی۔ "بوس وہ پہلا شخص تھا جس نے وائرلیس کوہرر اور برقی لہروں کے انعطاف کو ظاہر کرنے کے لیے ایک آلہ ایجاد کیا۔ لیکن ہندوستانی سائنسدان نے اپنی ایجادات کا تجارتی طور پر فائدہ نہیں اٹھایا۔ اس نے جلد ہی اپنی توجہ غیر نامیاتی سے نامیاتی دنیا کی طرف موڑ دی۔ ایک پلانٹ فزیالوجسٹ کے طور پر ان کی انقلابی دریافتیں ان کی بنیاد پرست کامیابیوں کو بھی پیچھے چھوڑ رہی ہیں۔"

میں نے شائستگی سے اپنے سرپرست کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے مزید کہا، "عظیم سائنسدان میرے بھائی پریزیڈنسی کالج کے پروفیسروں میں سے ایک ہیں۔"

میں اگلے دن بابا سے ان کے گھر گیا، جو گروپار روڈ پر میرے قریب تھا۔ میں نے طویل عرصے سے احترام کے ساتھ فاصلے سے اس کی تعریف کی تھی۔ قبر اور ریٹائر ہونے والے ماہر نباتات نے مجھے خوش آمدید کہا۔ وہ پچاس کی دہائی میں ایک خوبصورت، مضبوط آدمی تھا، گھنے بالوں، چوڑی پیشانی اور خواب

دیکھنے والے کی تجریدی آنکھیں، اس کے لہجے کی درستگی نے زندگی بھر کی سائنسی عادت کو ظاہر کیا۔

"میں حال ہی میں مغرب کے سائنسی معاشروں کے لیے ایک مہم سے واپس آیا ہوں، ان کے اراکین نے میری ایجاد کے نازک آلات میں شدید دلچسپی کا مظاہرہ کیا جو ظاہر کرتا ہے۔

تمام زندگی کا ناقابل تقسیم اتحاد۔[1-8] بوس کریسکوگراف میں دس ملین میگنیفیکیشنز کی وسعت ہے۔ خوردبین صرف چند ہزار گنا بڑھاتی ہے۔ پھر بھی اس نے حیاتیاتی سائنس کو اہم تحریک دی۔ کریسکوگراف بے حساب وسط کو کھولتا ہے۔"

"آپ نے بہت کچھ کیا ہے، جناب، سائنس کے غیر ذاتی بازوؤں میں مشرق اور مغرب کو گلے لگانے کے لیے۔"

"میں نے کیمبرج میں تعلیم حاصل کی تھی۔ تمام تھیوریوں کو سخت تجرباتی توثیق کے لیے پیش کرنے کا مغربی طریقہ کتنا قابل تعریف ہے! وہ تجرباتی طریقہ کار خود شناسی کے تحفے کے ساتھ ہاتھ سے چلا گیا ہے جو کہ میرا مشرقی ورثہ ہے۔ دونوں نے مل کر مجھے اس قابل بنایا ہے کہ میں قدرتی دائروں کی خاموشی کو دور کر سکوں۔ سب سے زیادہ شکوک و شبہات کے ثبوت ہیں کہ پودوں میں ایک حساس اعصابی نظام اور متنوع جذباتی زندگی. محبت، نفرت، خوشی، خوف، خوشی، درد، جوش، بیوقوف، اور محرکات کے بے شمار مناسب ردعمل پودوں میں اتنے ہی عالمگیر ہیں جیسے جانوروں میں۔"

"تمام تخلیقات میں زندگی کی انوکھی دھڑکن آپ کی آمد سے پہلے صرف شاعرانہ منظر کشی ہی لگ سکتی ہے، پروفیسر! ایک سنت جس کو میں جانتا تھا کبھی پھول نہیں توڑ سکتا۔ 'کیا میں گلاب کی جھاڑی کو اس کی خوبصورتی پر فخر کروں؟ اس کے ہمدردانہ الفاظ آپ کی دریافتوں سے لفظی طور پر تصدیق شدہ ہیں!"

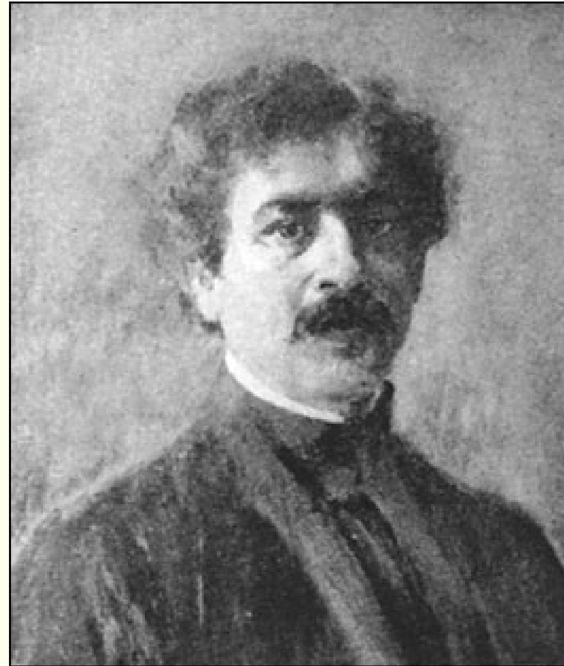
"شاعر سچائی سے مباشرت رکھتا ہے، جب کہ سائنس داں عجیب سے قریب آتا ہے۔ کسی دن میری تجربہ گاہ میں آؤ اور کریسکوگراف کی غیر واضح گواہی دیکھو۔"

شکر گزاری کے ساتھ میں نے دعوت قبول کر لی، اور رخصتی لے لی۔ میں نے بعد میں سنا کہ ماہر نباتات نے پریزیڈنسی کالج چھوڑ دیا تھا، اور کلکتہ میں ایک تحقیقی مرکز کا منصوبہ بنا رہے تھے۔

جب بوس انسٹی ٹیوٹ کھلا تو میں نے وقف خدمات میں شرکت کی۔ پرجوش سینکڑوں احاطے میں ٹہلتے رہے۔ میں سائنس کے نئے گھر کی فنکارانہ اور روحانی علامتوں سے متاثر تھا۔ اس کا سامنے والا گیٹ، میں نے نوٹ کیا، ایک دور دراز مزار سے صدیوں پرانا نشان تھا۔ کمل کے پیچھے[3-8] فاؤنٹین، ایک مشعل کے ساتھ ایک مجسمہ ساز خاتون شخصیت نے لافانی روشنی بردار کے طور پر عورت کے لئے ہندوستانی احترام کا اظہار کیا۔ باغ میں ایک چھوٹا سا مندر تھا جو مظاہر سے پرے Noumenon کے لیے مخصوص تھا۔ کسی بھی قربان گاہ کی شبیہہ کی عدم موجودگی سے الہی بے ربطیت کا خیال تجویز کیا گیا تھا ۔



میں خود پر عمر چھ



جگادیس چندر BOSE

بھارت کی بہت اچھا ماہر طبیعیات، ماہر نباتات، اور موجد کی دی کریسکوگراف

بوس کا تقریر پر یہ بہت اچھا موقع ہو سکتا ہے ہے جاری سے دی ہونٹ کی ایک کی دی حوصلہ افزائی قدیم
رشیوں

"میں آج اس انسٹی ٹیوٹ کو محض ایک تجربہ گاہ نہیں بلکہ ایک مندر کے طور پر وقف کرتا ہوں۔" اس کی عقیدت مندی ایک ان دیکھی چادر کی طرح بھرے اجتماع گاہ پر چھا گئی۔ "اپنی تحقیقات کے تعاقب میں مجھے لاشعوری طور پر فزکس اور فزیالوجی کے سرحدی علاقے میں لے جایا گیا۔ میری حیرت کی

وجہ سے، میں نے پایا

زندوں اور غیر جانداروں کے درمیان سرحدی لکیریں ختم ہو رہی ہیں، اور رابطے کے پوائنٹس ابھر رہے ہیں۔ غیر نامیاتی مادے کو غیر فعال کے علاوہ کچھ بھی سمجھا جاتا تھا۔ یہ کثیر قوتوں کی کارروائی کے تحت جوش تھا۔

"ایک عالمگیر ردعمل ایسا لگتا تھا کہ دھات، پودے اور جانوروں کو ایک مشترکہ قانون کے تحت لے آئے۔ ان سب نے بنیادی طور پر تھکاوٹ اور افسردگی کے ایک جیسے مظاہر کو ظاہر کیا، جس میں بحالی کے امکانات اور کی سربلندی، کے طور پر ٹھیک ہے کے طور پر دی مستقل غیر ذمہ دارانہ پن منسلک کے ساتھ موت بھرا ہوا اس شاندار عمومیت پر حیرت کے ساتھ، یہ بڑی امید کے ساتھ تھا کہ میں نے اپنے نتائج کا اعلان رائل سوسائٹی کے تجربات سے ظاہر ہونے سے پہلے کیا۔ لیکن وہاں موجود فزیالوجسٹوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں اپنے آپ کو جسمانی تحقیقات تک محدود رکھوں، جس میں میری کامیابی یقینی ہو گئی تھی، بجائے اس کے کہ ان کے تحفظات پر تجاوز کیا جائے۔ میں نادانستہ طور پر ایک ناواقف ذات پات کے نظام کے دائرے میں آ گیا تھا اور اس کے آداب کو مجروح کر دیا تھا۔

"ایک لاشعوری الٰہیاتی تعصب بھی موجود تھا، جو جہالت کو ایمان کے ساتھ الجھا دیتا ہے۔ اکثر یہ بھول جاتا ہے کہ جس نے ہمیں تخلیق کیا اس ابدی اسرار سے گھیر رکھا ہے، اس نے ہمارے اندر سوال کرنے اور سمجھنے کی خواہش بھی پیوست کر رکھی ہے۔ کئی سالوں کی غلط فہمی کے بعد، مجھے معلوم ہوا کہ ایک عقیدت مند کی زندگی اس کے لیے سائنس کی جدوجہد سے بھری ہوئی ہے۔ زندگی ایک پرجوش پیشکش کے طور پر - فائدے اور نقصان، کامیابی اور ناکامی، ایک کے طور پر۔

"وقت کے ساتھ ساتھ دنیا کے معروف سائنسی معاشروں نے میرے نظریات اور نتائج کو قبول کیا، اور سائنس میں ہندوستانی شراکت کی اہمیت کو تسلیم کیا۔[4-8] کیا کوئی چھوٹی سی چیز ہندوستان کے ذہن کو مطمئن کر سکتی ہے؟ ایک مسلسل زندہ روایت، اور حیات نو کی ایک اہم طاقت کے ذریعے، اس سرزمین نے بے شمار تبدیلیوں کے ذریعے خود کو درست کیا ہے۔ ہندوستانی ہمیشہ پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے وقت کے فوری اور جاذب نظر انعام کو ترک کرتے ہوئے زندگی کے اعلیٰ ترین نظریات کے حصول کی کوشش کی ہے - غیر فعال ترک کرنے سے نہیں بلکہ فعال جدوجہد کے ذریعے۔ کمزور جس نے تنازعے سے انکار کر دیا، کچھ حاصل نہیں کیا، اس کے پاس ترک کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ صرف وہی جس نے جدوجہد کی ہے اور جیت لیا ہے وہ اپنے فاتحانہ تجربے کے ثمرات دے کر دنیا کو مالا مال کر سکتا ہے۔

"بوس لیبارٹری میں مادے کے ردعمل پر پہلے سے کیے گئے کام، اور پودوں کی زندگی میں غیر متوقع انکشافات نے طبیعیات، فزیالوجی، طب، زراعت اور یہاں تک کہ نفسیات میں بھی تحقیقات کے بہت وسیع علاقے کھول دیے ہیں۔ اب تک ناقابل حل سمجھے جانے والے مسائل کو اب تجرباتی دائرے میں لایا گیا ہے۔

"لیکن اعلیٰ کامیابی سخت درستگی کے بغیر حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اسی لیے انتہائی حساس آلات اور میرے ڈیزائن کے آلات کی لمبی بیٹری، جو آج داخلی ہال میں اپنے کیسز میں آپ کے سامنے کھڑی ہے۔ وہ آپ کو گمراہ کن نظر آنے والی حقیقت کے پیچھے جانے کی طویل کوششوں کے بارے میں بتاتے ہیں جو نظر نہ آنے والی ہے اور انسانی وسائل سے زیادہ کام کرنے کے لیے مسلسل کوششوں کو کہتے ہیں۔ حدود تمام تخلیقی سائنس دان جانتے ہیں کہ حقیقی تجربہ گاہ دماغ ہے جہاں وہموں کے پیچھے وہ سچائی کے قوانین کو بے نقاب کرتے ہیں۔

"یہاں دیے جانے والے لیکچر محض سیکنڈ ہینڈ علم کی تکرار نہیں ہوں گے۔ وہ نئی دریافتوں کا اعلان کریں گے، جن کا مظاہرہ ان ہالوں میں پہلی بار ہوا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے کام کی باقاعدہ اشاعت کے ذریعے، یہ ہندوستانی تعاون پوری دنیا تک پہنچیں گے۔

وہ پبلک پراپرٹی بن جائیں گے۔ کوئی پیٹنٹ کبھی نہیں لیا جائے گا۔ ہماری قومی ثقافت کی روح اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم علم کو صرف ذاتی فائدے کے لیے استعمال کرنے کی بے حرمتی سے ہمیشہ کے لیے آزاد رہیں۔

"میری مزید خواہش ہے کہ اس انسٹی ٹیوٹ کی سہولیات، جہاں تک ممکن ہو، تمام ممالک کے کارکنوں کے لیے دستیاب ہوں۔ اس میں میں اپنے ملک کی روایات کو آگے بڑھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اب تک پچیس صدیوں پہلے، ہندوستان نے اپنی قدیم یونیورسٹیوں، نالندہ اور ٹیکسلا میں، دنیا کے تمام حصوں سے اسکالرز کا خیرمقدم کیا۔

"اگرچہ سائنس ہے نہ ہی کی دی مشرق نہ ہی کی دی مغرب لیکن بلکہ بین الاقوامی میں اس کی ہمہ گیریت، پھر بھی ہندوستان خاص طور پر عظیم شراکت کے لیے موزوں ہے۔ 5-8 بھڑکتی ہوئی ہندوستانی تخیل، جو بظاہر متضاد حقائق کے بڑے پیمانے پر نئی ترتیب کو جنم دے سکتی ہے، کو ارتکاز کی عادت سے روکا جاتا ہے۔ یہ تحمل ایک لامحدود صبر کے ساتھ دماغ کو سچائی کی تلاش میں رکھنے کی طاقت دیتا ہے۔"

سائنسدان کے اختتامی الفاظ پر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کیا واقعی "صبر" ہندوستان کا مترادف نہیں ہے، وقت اور مورخین کو الجھانے والا؟

میں نے دوبارہ تحقیقی مرکز کا دورہ کیا، افتتاح کے دن کے فوراً بعد۔ عظیم نباتات دان، اپنے وعدے کا خیال رکھتے ہوئے، مجھے اپنی خاموش تجربہ گاہ لے گئے۔

"میں اس فرن کے ساتھ کریسکوگراف جوڑ دوں گا؛ بڑائی زبردست ہے۔ اگر گھونگھے کے رینگنے کو بڑھایا جائے میں دی ایک ہی تناسب، دی مخلوق کرے گا ظاہر ہونا کو ہونا سفر پسند ایک اظہار ٹرین!"

میری نگاہیں بے تابی سے اسکرین پر جمی ہوئی تھیں جو بڑھے ہوئے فرن شیڈو کی عکاسی کر رہی تھی۔ منٹ کی زندگی کی حرکتیں اب واضح طور پر قابل دید تھیں۔ پودا میری متوجہ آنکھوں کے سامنے بہت آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا۔ سائنسدان نے ایک چھوٹی دھاتی بار سے فرن کی نوک کو چھوا۔ ترقی پذیر پینٹومائم اچانک رک گیا، جیسے ہی چھڑی کو ہٹایا گیا فصیح تال دوبارہ شروع کر دیا۔

"آپ نے دیکھا کہ کس طرح باہر کی کوئی بھی معمولی مداخلت حساس ٹشوز کے لیے نقصان دہ ہے،" بوس نے تبصرہ کیا۔ "دیکھو؛ اب میں کلوروفارم کا انتظام کروں گا، اور پھر ایک تریاق دوں گا۔"

کلوروفارم کے اثر نے تمام ترقی کو روک دیا؛ تریاق زندہ کر رہا تھا. اسکرین پر ارتقائی اشاروں نے مجھے "فلم" کے پلاٹ سے زیادہ بے چین رکھا۔ میرے ساتھی (یہاں ولن کے کردار میں) فرن کے ایک حصے میں تیز دھار آلے کو پھینکتے ہیں۔ درد کی نشاندہی اسپاسموڈک پھڑپھڑوں سے ہوتی تھی۔ جب اس نے ایک استرا کو جزوی طور پر تنے سے گزارا تو سایہ شدید مشتعل ہو گیا، پھر موت کے آخری اوقاف کے ساتھ خود کو خاموش کر لیا۔

"پہلے ایک بڑے درخت کی کلوروفارمنگ کرکے، میں نے ایک کامیاب پیوند کاری حاصل کی۔ عام طور پر جنگل کے ایسے بادشاہ منتقل ہونے کے بعد بہت جلد مر جاتے ہیں۔" جگادیس خوشی سے مسکرایا جب اس نے جان بچانے والی چال کا ذکر کیا۔ "میرے نازک آلات کے گرافوں نے ثابت کیا ہے کہ درختوں میں گردشی نظام ہوتا ہے؛ ان کے رس کی حرکات جانوروں کے جسموں کے بلڈ پریشر سے مطابقت رکھتی ہیں۔ عام طور پر میکانکی بنیادوں پر، جیسے کیپلیری کشش، جیسا کہ کیپلیری کشش، رجحان کو زندہ کرنے والے خلیات کی لہروں کی حرکت کے ذریعے حل کیا گیا ہے۔ بیلناکار ٹیوب جو درخت کے نیچے پھیلتی

[illegible] اور

ایک حقیقی دل کے طور پر کام کرتا ہے! ہم جتنا زیادہ گہرائی سے دیکھتے ہیں، اتنا ہی زیادہ حیرت انگیز اس بات کا ثبوت بنتا ہے کہ یکساں منصوبہ ہر شکل کو کئی گنا فطرت میں جوڑتا ہے۔"

دی بہت اچھا سائنسدان اشارہ کیا کو ایک اور بوس آلہ

"میں آپ کو ٹن کے ایک ٹکڑے پر تجربات دکھاؤں گا۔ دھاتوں میں موجود زندگی کی قوت محرکات پر منفی یا فائدہ مند ردعمل ظاہر کرتی ہے۔ سیاہی کے نشانات مختلف رد عمل کو رجسٹر کریں گے۔"

دل کی گہرائیوں سے مگن، میں نے اس گراف کو دیکھا جس میں ایٹمی ساخت کی خصوصیت کی لہروں کو ریکارڈ کیا گیا تھا۔ جب پروفیسر نے ٹن پر کلوروفارم لگایا تو ہلنے والی تحریریں رک گئیں۔ انہوں نے دوبارہ شروع کیا کیونکہ دھات آہستہ آہستہ اپنی معمول کی حالت میں واپس آتی ہے۔ میرے ساتھی نے a زہریلا کیمیکل. ٹن کے کانپتے سرے کے ساتھ ساتھ سوئی ڈرامائی طور پر چارٹ پر موت کا نوٹس لکھا۔

"بوس کے آلات نے یہ ثابت کیا ہے کہ دھاتیں، جیسے قینچی اور مشینری میں استعمال ہونے والا سٹیل، تھکاوٹ کا شکار ہے، اور وقفے وقفے سے آرام کرنے سے دوبارہ کارکردگی حاصل کر لیتی ہے ۔

میں دیکھا ارد گرد دی کمرہ پر دی متعدد ایجادات، فصیح گواہی کی a انتھک آسانی

"جناب، یہ افسوسناک ہے کہ آپ کے شاندار طریقہ کار کے بھرپور استعمال سے بڑے پیمانے پر زرعی ترقی کی رفتار تیز نہیں ہوتی۔ کیا یہ آسانی سے ممکن نہیں ہو گا کہ ان میں سے کچھ کو فوری تجربہ گاہوں میں استعمال کیا جائے تاکہ پودوں کی نشوونما پر مختلف قسم کی کھادوں کے اثر کو ظاہر کیا جا سکے؟"

خدمت کی خوشی حاصل کرنے کے لیے یہ کافی ہے ۔"

ناقابل تسخیر بابا کے لیے غیر محفوظ اظہار تشکر کے ساتھ، میں نے رخصت لے لی۔ "کیا اس کی ذہانت کی حیران کن زرخیزی کبھی ختم ہو سکتی ہے؟" میں نے سوچا۔

سالوں کے ساتھ کوئی کمی نہیں آئی۔ ایک پیچیدہ آلہ کی ایجاد، "ریزوننٹ کارڈیوگراف"، بوس نے پھر بے شمار ہندوستانی پودوں پر وسیع تحقیق کی۔ مفید ادویات کا ایک بہت بڑا غیر مشتبہ فارماکوپیا انکشاف ہوا ہے۔ کارڈیو گراف ایک غیر درست درستگی کے ساتھ بنایا گیا ہے جس کے ذریعے ایک سیکنڈ کا سوواں حصہ اشارہ کیا جاتا ہے۔ ایک گراف گونجنے والے ریکارڈ پودوں، جانوروں اور انسانوں میں لامحدود دھڑکنوں کی پیمائش کرتے ہیں۔ ساخت عظیم نباتات دان نے پیش گوئی کی تھی کہ اس کے کارڈیو گراف کے استعمال سے ویوائزیشن آن ہوگی۔ جانوروں کے بجائے پودے.

انہوں نے نشاندہی کی کہ "ایک ساتھ ایک پودے اور ایک جانور کو دی جانے والی دوا کے اثرات کی ضمنی ریکارڈنگ کے نتیجے میں حیرت انگیز اتفاق رائے ظاہر ہوا ہے۔" "انسان کی ہر چیز کو پودے میں پیش کیا گیا ہے۔ نباتات پر تجربات انسانی مصائب کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔"

برسوں بعد بوس کے ابتدائی پودوں کے نتائج کو دوسرے سائنسدانوں نے ثابت کیا۔ نیویارک ٹائمز نے کولمبیا یونیورسٹی میں 1938 میں کیے گئے کام کو درج ذیل رپورٹ کیا:

یہ پچھلے کچھ سالوں میں طے کیا گیا ہے کہ جب اعصاب پیغامات منتقل کرتے ہیں۔ دماغ اور جسم کے دوسرے حصوں کے درمیان، چھوٹے برقی اثرات پیدا ہو رہے ہیں. ان تحریکوں کو نازک گیلوانو میٹر سے ماپا گیا ہے اور جدید ایمپلیفائنگ اپریٹس کے ذریعے لاکھوں بار بڑھایا گیا ہے۔ اب تک زندہ جانوروں یا انسانوں میں اعصابی ریشوں کے ساتھ محرکات کے حصئوں کا مطالعہ کرنے کے لیے کوئی تسلی بخش طریقہ نہیں ملا کیونکہ جس رفتار سے یہ تحریکیں سفر کرتی ہیں۔

ڈاکٹرز KS Cole اور HJ Curtis نے دریافت کیا ہے کہ تازے پانی کے پلانٹ nitella کے لمبے سنگل خلیے، جو گولڈ فش کے پیالوں میں کثرت سے استعمال ہوتے ہیں، تقریباً واحد اعصابی ریشوں سے ملتے جلتے ہیں۔ مزید برآں، انھوں نے پایا کہ نائٹیلا ریشے، پرجوش ہونے پر، برقی لہروں کو پھیلاتے ہیں جو کہ رفتار کے علاوہ، جانوروں اور انسانوں میں موجود اعصابی ریشوں سے ہر طرح سے ملتی جلتی ہیں۔ پودوں میں برقی اعصابی تحریکیں جانوروں کی نسبت بہت سست پائی گئیں۔ لہذا اس دریافت کو کولمبیا کے کارکنوں نے اعصاب میں برقی تحریکوں کے گزرنے کی سست رفتار تصویریں لینے کے ایک ذریعے کے طور پر پکڑ لیا۔

اس طرح نیتیلا پلانٹ دماغ اور مادے کی سرحد کے قریب قریب سے محفوظ رازوں کو سمجھنے کے لئے روزیٹا پتھر کی ایک قسم بن سکتا ہے۔

شاعر رابندر ناتھ ٹیگور ہندوستان کے آئیڈیلسٹ سائنسدان کے مضبوط دوست تھے۔ اس سے، میٹھی بنگالی گلوکار نے مندرجہ ذیل لائنوں کو مخاطب کیا: 6-8

اے ہرمت، تم اس پرانے حمد کے مستند الفاظ میں پکارو جس کو
سما کہا جاتا ہے ۔ "اٹھو! جاگو!" اس آدمی کو جو اپنے شاستری
علم پر فخر کرتا ہے، فضول علمی جھگڑوں سے بے فائدہ، اس
بے وقوف شیخی باز کو بلاؤ کہ وہ فطرت کے سامنے، اس وسیع
زمین پر نکل آئے، اس کال کو اپنے اسکالر بینڈ کو بھیجیں۔ ایک
ساتھ مل کر اپنی آگ کی قربانی کے ارد گرد
ان سب کو جمع ہونے دو۔ تو ہمارا ہندوستان، ہماری
قدیم سرزمین اپنے پاس واپس آ جائے۔
اے ایک بار پھر ثابت قدمی کی طرف لوٹ آؤ، فرض اور
لگن کی طرف، اس کے ٹرانس کی طرف
کی دل سے مراقبے دو اس کا بیٹھنا
ایک بار پھر بے ہنگم، لالچ سے پاک، جھگڑالو، پاک، اے ایک بار پھر اپنی
اونچی نشست پر
اور پلیٹ فارم، استاد کی تمام زمینیں

8-1 : "سب سائنس ہے ماورائی یا اور گزرتا ہے دور نباتیات ہے اب حاصل کرنا دی صحیح نظریہ - دی اوتار کی برہما فی الحال قدرتی تاریخ کی نصابی کتابیں ہوں گی۔"- ایمرسن ۔

8-2 : سے دی لاطینی جڑ کریسری ، کو اضافہ کے لیے اس کا کریسکوگراف اور دوسرے ایجادات، بوس تھا نائٹ میں 1917.

8-3 : دی کمل پھول ہے ایک قدیم الہی علامت میں بھارت; اس کا کھلنا پنکھڑی تجویز کریں دی توسیع کی دی روح اس کی اصل کی مٹی سے اس کی خالص خوبصورتی کی نشوونما ایک سومی روحانی وعدہ رکھتی ہے۔

8-4 : "فی الحال، صرف ایک بڑا حادثہ ہی ہندوستان کو امریکی کالج کے طالب علم کے دائرہ میں لاتا ہے۔ آٹھ یونیورسٹیوں (ہارورڈ، ییل، کولمبیا، پرنسٹن، جانس ہاپکنز، پنسلوانیا، شکاگو، اور کیلیفورنیا) میں انڈولوجی یا سنسکرت کی کرسیاں ہیں، لیکن ہندوستان عملی طور پر شعبہ سیاسیات، سائنس، فنون لطیفہ کے شعبوں میں غیر حاضر ہے۔ سماجیات، یا کوئی بھی کی دی دوسرے محکمہ کی دانشور تجربہ میں جو کے طور پر ہم نے دیکھا، انڈیا ہے عظیم شراکت کی. ہم اس کے نتیجہ میں یقین رکھتے ہیں کہ مطالعہ کا کوئی شعبہ، خاص طور پر ہیومینٹیز میں، کسی میں بھی

بڑی یونیورسٹی اپنے نظم و ضبط کے انڈک مراحل میں کسی مناسب تربیت یافتہ ماہر کے بغیر پوری طرح سے لیس ہوسکتی ہے۔ ہم مانتے ہیں، بھی کہ ہر کالج جو مقاصد کو تیار کریں اس کا گریجویٹس کے لیے ذہین کام میں دی دنیا جو ہے کو ہونا ان کا زندہ میں ضروری ہے ہے پر اس کا عملہ a عالم قابل میں دی تہذیب کی ہندوستان۔" - اقتباسات سے ایک مضمون کی طرف سے پروفیسر ڈبلیو نارمن براؤن کی دی یونیورسٹی کی پنسلوانیا جو ظاہر ہوا میں دی مئی، 1939، مسئلہ کی دی بلیٹن کی دی امریکن کونسل کی سیکھا معاشرہ، 907 15ویں سینٹ، واشنگٹن، ڈی C.، 25 سینٹ کاپی یہ مسئلہ (#28) پر مشتمل ہے ختم 100 "انڈک اسٹڈیز کے لیے بنیادی کتابیات" کے صفحات ۔

8-5 : دی جوہری ساخت کی معاملہ تھا معروف کو دی قدیم ہندو ایک کی دی چھ نظام کی ہندوستانی فلسفہ *Vaisesika* ہے ، سے دی سنسکرت جڑ ویزا ، "ایٹمی انفرادیت۔" ایک کی دی سب سے آگے ویسیکا وضاحت کرنے والے تھا اولوکیا، جسے کناڈا بھی کہا جاتا ہے، "ایٹم خور،" تقریباً 2800 سال پہلے پیدا ہوا تھا۔

اپریل، 1934 کے ایسٹ ویسٹ کے ایک مضمون میں ، ویسیسیکا سائنسی علم کا خلاصہ اس طرح دیا گیا تھا: "اگرچہ جدید 'ایٹم تھیوری' کو عام طور پر سائنس کی ایک نئی پیش رفت سمجھا جاتا ہے، لیکن اس کی وضاحت بہت پہلے کناڈا، 'ایٹم کھانے والے' نے کی تھی۔ سنسکرت مقعد کو بعد کے لفظی یونانی معنوں میں 'ایٹم' کے طور پر ترجمہ کیا جا سکتا ہے 'بغیر کٹے ہوئے' یا قبل مسیح کے زمانہ کے ویسیسیکا کی دیگر سائنسی نمائشوں میں شامل ہیں (1) سوئیوں کی حرکتہ کی طرف میگنیٹ (2) دی گردش کی پانی میں پودے (3) آکاش یا آسمان، غیر فعال اور بے ساخت، کے طور پر a بنیاد لطیف قوتوں کو منتقل کرنے کے لیے، (4) حرارت کی دیگر تمام اقسام کی وجہ کے طور پر شمسی آگ، (5) سالماتی تبدیلی کی وجہ کے طور پر حرارت، (6) قوّت ثقل کا قانون جو کہ زمین کے ایٹموں میں موجود معیار کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یا نیچے کی طرف کھینچنا (7) دی حرکی فطرت کی تمام توانائی وجہ کے طور پر ہمیشہ جڑیں میں ایک اخراجات کی توانائی یا ایک دوبارہ تقسیم کی حرکت، (8) عالمگیر تحلیل کے ذریعہ دی ٹوٹ پھوٹ کی ایٹم (9) دی تابکاری کی گرمی اور روشنی کی شعاعیں، لامحدود چھوٹے ذرات، ناقابل فہم رفتار کے ساتھ تمام سمتوں میں دوڑتے ہوئے (جدید 'کائناتی شعاعوں' کا نظریہ)،

(10) دی رشتہ داری کی وقت اور جگہ

" ویسیکا تفویض دی اصل کی دی دنیا کو ایٹم ابدی میں ان کا فطرت، یعنی ان کا حتمی خصوصیات یہ ایٹموں کو ایک مسلسل کمپن حرکت کے حامل سمجھا جاتا تھا۔ حالیہ دریافت کہ ایٹم ایک چھوٹا سا شمسی ہے۔

نظام کرے گا ہونا نہیں خبریں کو دی پرانا ویسیکا فلسفی، ڈبلیو ایچ او بھی کم وقت کو اس کا سب سے دور ریاضیاتی وقت کی سب سے چھوٹی اکائی (کالا) کو ایٹم کی طرف سے اپنی جگہ کی اپنی اکائی کو عبور کرنے کے لیے لی جانے والی مدت کے طور پر بیان کرتے ہوئے تصور ہے"

8-6 : ترجمہ شدہ سے دی بنگالی کی رابندر ناتھ ٹیگور، کی طرف سے منموہن گھوش، میں وشوا بھارتی ۔

باب: 9

دی خوش کن عقیدت مند اور اس کا کائناتی رومانس

"چھوٹا۔۔۔ جناب براہ مہربانی ہونا بیٹھا ہوا میں ہوں بات کرنا کو میرا الہی ماں۔"

میں خاموشی سے بڑے خوف سے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ ماسٹر مہاسیا کی فرشتہ شکل نے مجھے کافی حیران کر دیا۔ ریشمی سفید داڑھی اور بڑی چمکیلی آنکھوں کے ساتھ وہ پاکیزگی کا اوتار لگ رہا تھا۔ اس کی اٹھی ہوئی ٹھوڑی اور جوڑے ہوئے ہاتھ مجھے بتا رہے تھے کہ میری پہلی ملاقات نے اسے اپنی عقیدتوں کے درمیان پریشان کر دیا تھا۔

اس کے سلام کے سادہ الفاظ نے سب سے زیادہ پرتشدد اثر پیدا کیا جس کا میری فطرت نے اب تک تجربہ کیا تھا۔ میں نے اپنی ماں کی موت کی تلخ جدائی کو تمام دکھوں کا پیمانہ سمجھا تھا۔ اب میری الہی ماں سے جدائی کی اذیت روح کی ایک ناقابل بیان اذیت تھی۔ میں کراہتا ہوا فرش پر گر گیا۔

"چھوٹا۔۔۔ جناب خاموش خود!" دی سنت تھا ہمدردی سے پریشان

کچھ سمندری ویرانوں میں چھوڑ کر، میں نے اپنے بچاؤ کے واحد بیڑے کے طور پر اس کے پاؤں پکڑ

لیے۔ "حضور جناب، آپ کی شفاعت! الہی ماں سے پوچھیں کہ کیا میں ان کی نظر میں کوئی

احسان پاتا ہوں!"

یہ وعدہ۔۔ ایک نہیں آسانی سے عطا کردہ دی ماسٹر تھا مجبور کو خاموشی

شک کی پہنچ سے پرے، مجھے یقین تھا کہ ماسٹر مہاسایا عالمگیر ماں کے ساتھ گہرا گفتگو کر رہے تھے۔ یہ سمجھنا گہری ذلت تھی کہ میری آنکھیں اس کی طرف اندھی تھیں جو اس وقت بھی ولی کی بے عیب نگاہوں کو محسوس کر رہی تھیں۔ بے شرمی سے اس کے پاؤں پکڑتے ہوئے، اس کی نرم لہجے سے بہرے، میں نے بار بار اس کے مداخلتی فضل کے لیے التجا کی۔

"میں محبوب سے تیری فریاد کروں گا۔" آقا کی تسکین ایک دھیمی، شفقت بھری مسکراہٹ کے ساتھ آئی۔

کیا طاقت میں وہ چند الفاظ کہ میرا ہونا چاہئے جانتے ہیں رہائی سے اس کا طوفانی جلاوطنی

"جناب، اپنا عہد یاد رکھیں! میں جلد ہی اس کے پیغام کے لیے واپس آؤں گا!" میری آواز میں خوشی کی امید گونجی جو ابھی کچھ لمحے پہلے ہی غم میں سسک رہی تھی۔

لمبی سیڑھی سے اترتے ہوئے میں یادوں سے مغلوب ہوگیا۔ 50 ایمہرسٹ اسٹریٹ پر واقع یہ گھر، جو اب ماسٹر مہاسایا کی رہائش گاہ ہے، کبھی میرا خاندانی گھر ہوا کرتا تھا، میری ماں کی موت کا منظر۔ یہاں میرا انسانی دل گمشدہ ماں کے لیے ٹوٹ گیا تھا۔ اور آج یہاں میری روح الہی ماں کی عدم موجودگی کی وجہ سے مصلوب ہوئی تھی۔ مقدس دیواریں، میرے دردناک دردوں کی خاموش گواہ اور آخری شفا!

جب میں اپنے گرپار روڈ والے گھر واپس آیا تو میرے قدم بے تاب تھے۔ اپنے چھوٹے سے اٹاری کی تنہائی کی تلاش میں، میں دس بجے تک مراقبہ میں رہا۔ گرم ہندوستانی رات کی تاریکی اچانک ایک حیرت انگیز نظارے سے روشن ہوگئی۔

شان و شوکت میں، الہی ماں میرے سامنے کھڑی تھی۔ اس کا چہرہ، نرم مسکراہٹ، خود ہی خوبصورتی تھی۔

"ہمیشہ ہے میں پیار کیا تم کبھی کرے گا میں محبت تم!"

دی آسمانی ٹونز اب بھی بج رہا ہے میں دی ہوا وہ غائب ہو گیا

اگلی صبح کا سورج شاید ہی سجاوٹ کے زاویے پر طلوع ہوا تھا جب میں نے ماسٹر مہاسایا سے اپنی دوسری ملاقات کی، دلفریب یادوں کے گھر میں سیڑھیاں چڑھتا ہوا میں اس کے چوتھی منزل کے کمرے میں پہنچا۔ بند دروازے کی دستک کپڑے سے لپٹی ہوئی تھی۔ ایک اشارے، میں نے محسوس کیا، کہ سنت کو رازداری کی خواہش ہے۔ جب میں لینڈنگ پر بے ساختہ کھڑا تھا، دروازہ آقا کے استقبال والے ہاتھ سے کھل گیا۔ میں اس کے مقدس قدموں میں جھک گیا۔ ایک چنچل موڈ میں، میں نے اپنے چہرے پر ایک پختہ ماسک پہنا ہوا تھا، الہی خوشی کو چھپا رکھا تھا۔

"جناب، میں بہت جلدی آیا ہوں، میں اقرار کرتا ہوں! - آپ کے پیغام کے لیے۔ کیا پیاری ماں نے میرے بارے میں کچھ کہا؟"

"شرارتی ہے۔ تھوڑا صاحب!"

نہیں ایک اور تبصرہ کرے گا وہ بنانا بظاہر میرا فرض کیا کشش ثقل تھا غیر متاثر کن

"کیوں؟ تو پراسرار، تو ٹال مٹول کرنے والا؟ کرو سنتوں کبھی نہیں بولو واضح طور پر؟" شاید میں تھا a تھوڑا اکسایا

"کیا آپ میرا امتحان لیں گے؟" اس کی پرسکون آنکھیں سمجھ سے بھری ہوئی تھیں۔ "کیا میں آج صبح اس یقین دہانی میں ایک لفظ بھی شامل کر سکتا ہوں جو آپ کو کل رات دس بجے خود خوبصورت ماں کی طرف سے ملی تھی؟"

ماسٹر مہاسایا نے میری روح کے سیلابی دروازوں پر قابو پالیا: میں پھر سے اس کے قدموں میں سجدہ ریز ہو گیا۔ لیکن اس بار میرے آنسو ایک خوشی سے بہہ رہے تھے، نہ کہ درد سے، ماضی کی برداشت سے۔

"آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی عقیدت لامحدود رحمت کو نہیں چھو سکی؟ خدا کی مادریت، جس کی آپ نے انسانی اور الہی دونوں شکلوں میں پرستش کی ہے، آپ کی چھوڑی ہوئی پکار کا جواب دینے میں کبھی ناکام نہیں ہوسکتی ہے۔"

یہ سادہ لوح کون تھا، جس کی آفاقی روح سے سب سے کم درخواست میٹھی رضامندی کے ساتھ ملی؟ دنیا میں اس کا کردار شائستہ تھا، جیسا کہ میں نے کبھی جانا تھا عاجزی کے سب سے بڑے آدمی کے لیے موزوں تھا۔ ایمہرسٹ اسٹریٹ کے اس گھر میں، ماسٹر مہاسایا 1-9 لڑکوں کے لیے ایک چھوٹا ہائی اسکول چلایا۔ عذاب کی کوئی بات اس کے ہونٹوں سے نہ گزری۔ کسی قاعدے اور فرویل نے اپنے نظم و ضبط کو برقرار نہیں رکھا۔ اعلیٰ ریاضی واقعی ان معمولی کلاس رومز میں پڑھائی جاتی تھی، اور درسی کتابوں سے محبت کی کیمسٹری غائب تھی۔ اس نے اپنی حکمت کو ناقابل تسخیر اصول کے بجائے روحانی چھوت سے پھیلایا۔
الہی ماں کے لئے ایک غیر نفیس جذبہ کی وجہ سے، سنت نے ایک بچے سے زیادہ سے احترام کی ظاہری شکلوں کا مطالبہ نہیں کیا۔

’’میں تمہارا گرو نہیں ہوں، وہ تھوڑی دیر بعد آئے گا،‘‘ اس نے مجھے بتایا۔ "ان کی رہنمائی کے ذریعے، محبت اور عقیدت کے حوالے سے آپ کے الٰہی کے تجربات کو ان کی بے مثال حکمت کی شرائط میں ترجمہ کیا جائے گا۔"

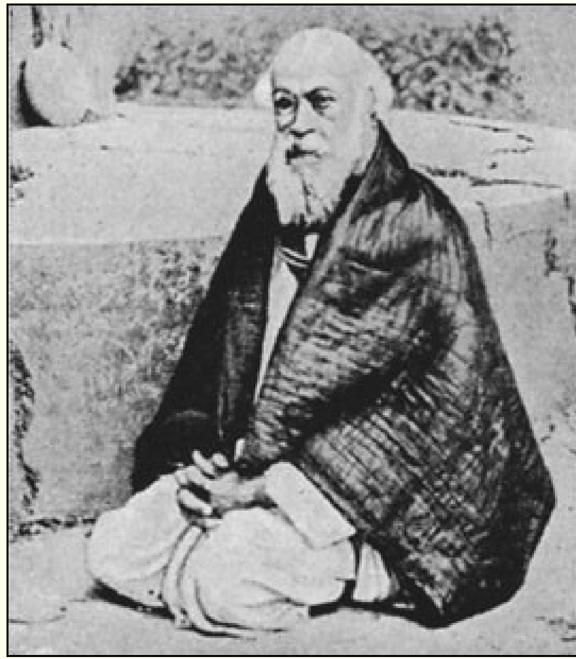
ہر دیر سے دوپہر میں، میں اپنے آپ کو ایمہرسٹ اسٹریٹ لے جاتا تھا۔ میں نے ماسٹر مہاسایا کا دیوائی پیالہ ڈھونڈا، اتنا بھرا ہوا کہ اس کے قطرے روزانہ میرے وجود پر بہنے لگے۔ اس سے پہلے میں نے پوری تعظیم میں کبھی نہیں جھکا تھا۔ اب میں نے محسوس کیا کہ یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے یہاں تک کہ اسی زمین پر چلنا جس کو ماسٹر مہاسایا نے پاک کیا تھا۔

"جناب، یہ چمپک مالا پہنیں جو میں نے خاص طور پر آپ کے لیے تیار کیا ہے۔" میں ایک شام پھولوں کی زنجیر تھامے پہنچا۔ لیکن شرماتے ہوئے وہ بار بار عزت سے انکار کرتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔ ادراک کرنا میری چوٹ، وہ آخر میں رضامندی مسکرایا.

"چونکہ ہم دونوں ماں کے عقیدت مند ہیں، اس لیے آپ اس جسمانی مندر پر مالا ڈال سکتے ہیں، اس کے اندر رہنے والے کو نذرانے کے طور پر۔" اس کی وسیع فطرت میں ایسی جگہ کی کمی تھی جس میں کوئی بھی غیرت مندانہ غور و فکر قدم جما سکے۔



دو بھائیو آف وہاں نیومن
میں کھڑے ہو جاؤ کے ساتھ انہیں میں Konnersreuth، باویریا



ماسٹر مہاسایا
کبھی مگن میں اس کا خوشگوار کائناتی رومانوی

"آئیے ہم کل دکشنیشور مندر جائیں، جو میرے گرو کی طرف سے ہمیشہ کے لیے مقدس ہے۔"
ماسٹر مہاسیا ایک مسیح جیسے ماسٹر، سری رام کرشن پرمھانسا کے شاگرد تھے۔

اگلی صبح چار میل کا سفر گنگا پر کشتی کے ذریعے طے کیا گیا۔ ہم کالی کے نو گنبد والے مندر میں داخل ہوئے، جہاں دیوی ماں اور شیو کے مجسمے چاندی کے جلے ہوئے کمل پر رکھے ہوئے ہیں، اس کی ہزار پنکھڑیوں کو احتیاط سے چھنی ہوئی ہے۔ ماسٹر مہاسیا جادو میں چمکا۔ وہ محبوب کے ساتھ اپنے لازوال رومانس میں مشغول تھا۔ جیسے ہی اس نے اس کا نام لیا، میرا پرجوش دل ہزار ٹکڑوں میں بکھر گیا۔

ہم بعد میں مقدس احاطے میں ٹہلتے ہوئے ٹہمارسک کے باغ میں رک گئے۔ اس درخت کی طرف سے خصوصیت سے نکلا ہوا من آسمانی کھانے کی علامت تھا جو ماسٹر مہاسایا دے رہے تھے۔ اس کی الہی دعائیں جاری تھیں۔ میں گلابی پنکھوں والے جھولی کے پھولوں کے درمیان گھاس پر سختی سے بے حرکت بیٹھا تھا۔ جسم سے عارضی طور پر غائب، میں ایک غیر معمولی دورے میں بڑھ گیا.

یہ مقدس استاد کے ساتھ دکشینیشور کی کئی یاتریوں میں سے پہلا سفر تھا۔ اس سے میں نے ماں یا خدائی رحمت کے پہلو میں خدا کی مٹھاس سیکھی۔ بچوں کی طرح سنت کو باپ کے پہلو، یا خدائی انصاف میں بہت کم اپیل ملی۔ سخت، سخت، ریاضیاتی فیصلے اجنبی تھا۔ اس کی نرم طبیعت کے لیے۔

"وہ آسمان کے فرشتوں کے لیے ایک زمینی نمونے کے طور پر کام کر سکتا ہے!" میں نے شوق سے سوچا، ایک دن اسے اس کی نماز میں دیکھ کر۔ سرزنش یا تنقید کی سانس کے بغیر، اس نے قدیم پاکیزگی سے واقف لمبی آنکھوں سے دنیا کا سروے کیا۔ اس کا جسم، دماغ، گفتار اور عمل اس کی روح کی سادگی کے ساتھ آسانی سے ہم آہنگ تھے۔

''میرے آقا نے مجھے ایسا ہی کہا ہے۔'' ذاتی دعوے سے سکڑتے ہوئے، سنت نے اس لازوال خراج کے ساتھ کسی بھی بابا کے مشورے کو ختم کیا۔ سری رام کرشن کے ساتھ ان کی شناخت اتنی گہری تھی کہ
ماسٹر مہاسایا نمبر

طویل سمجھا جاتا ہے اس کا خیالات کے طور پر اس کا اپنے

ہاتھ میں ہاتھ ملا کر، میں اور سنت ایک شام اس کے اسکول کے بلاک پر چل پڑے۔ ایک مغرور جاننے والے کی آمد سے میری خوشی ماند پڑ گئی جس نے ہم پر ایک طویل گفتگو کا بوجھ ڈال دیا۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ آدمی آپ کو خوش نہیں کرتا۔" مجھ سے سنت کی سرگوشی انا پرست نے سنی تھی، جو اس کے اپنے ایکولوگ سے جادوئی تھی۔ "میں نے اس کے بارے میں الہی ماں سے بات کی ہے؛ وہ ہماری دکھ بھری حالت کو جانتی ہیں۔ جیسے ہی ہم سرخ گھر کے اس طرف پہنچے، اس نے اسے مزید ضروری کاروبار کی یاد دلانے کا وعدہ کیا ہے۔"

میری آنکھیں نجات کی جگہ پر لگی ہوئی تھیں۔ اس کے سرخ دروازے پر پہنچ کر وہ شخص بلاوجہ مڑا اور چلا گیا، نہ اپنا جملہ مکمل کیا اور نہ ہی الوداع کہا۔ حملہ آور ہوا کو سکون ملا۔

ایک اور دن مجھے ہاوڑہ ریلوے اسٹیشن کے قریب اکیلا چلتے ہوئے پایا۔ میں ایک لمحے کے لیے ایک مندر کے پاس کھڑا رہا، خاموشی سے ڈھول اور جھانجھ کے ساتھ مردوں کے ایک چھوٹے سے گروپ پر تنقید کرتا رہا جو پرتشدد طریقے سے نعرے لگا رہے تھے۔

میں نے سوچا، "وہ رب کے الہی نام کو میکانیکی تکرار میں کس قدر غیر عقیدتی طور پر استعمال کرتے ہیں۔" میری نگاہیں ماسٹر مہاسیا کی تیز رفتاری سے حیران رہ گئیں۔ "سر، آپ یہاں کیسے آئے؟"

صاحب نے میرے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے میری سوچ کا جواب دیا۔ ’’کیا یہ سچ نہیں چھوٹے صاحب کہ محبوب کا نام ہر لب سے پیارا لگتا ہے، جاہل ہو یا عقلمند؟‘‘ اس نے پیار سے اپنا بازو میرے گرد گھومایا۔ میں نے اپنے آپ کو اس کے جادوئی قالین پر رحم کی حضوری تک پہنچایا ہوا پایا۔

"کیا آپ کچھ بایوسکوپس دیکھنا چاہیں گے؟" ایک دوپہر ماسٹر مہاسایا کا یہ سوال پراسرار تھا۔ اس کے بعد یہ اصطلاح ہندوستان میں موشن پکچرز کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ میں نے اتفاق کیا، کسی بھی حالت میں اس کی صحبت میں رہنا خوشی ہے۔ ایک تیز چہل قدمی ہمیں کلکتے کے سامنے والے باغ میں لے آئی۔ یونیورسٹی میرے ساتھی نے گولڈگھی یا تالاب کے قریب بینچ کا اشارہ کیا ۔

"چلو ہم یہاں چند منٹ بیٹھتے ہیں۔ جب بھی میں نے پانی کا پھیلاؤ دیکھا تو میرے آقا نے مجھے ہمیشہ مراقبہ کرنے کو کہا۔ یہاں اس کی نرمی ہمیں خدا کے وسیع سکون کی یاد دلاتی ہے۔ چونکہ تمام چیزیں پانی میں منعکس ہو سکتی ہیں، اسی طرح کائناتی دماغ کی جھیل میں پوری کائنات کا عکس ہے۔ تو میرے گرودیو اکثر کہتے تھے۔"

جلد ہی ہم یونیورسٹی کے ایک ہال میں داخل ہوئے جہاں ایک لیکچر جاری تھا۔ یہ انتہائی مدھم ثابت ہوا، حالانکہ لالٹین سلائیڈ کی تمثیلوں سے کبھی کبھار مختلف ہوتا ہے، اتنا ہی غیر دلچسپ۔

"تو یہ وہ قسم کی بایوسکوپ ہے جو ماسٹر مجھے دیکھنا چاہتے تھے!" میری سوچ بے چین تھی، پھر بھی میں اپنے چہرے پر غضب ظاہر کر کے ولی کو تکلیف نہ دوں گا۔ لیکن وہ رازداری سے میری طرف جھک گیا ۔

"میں دیکھ رہا ہوں، چھوٹے صاحب، آپ کو یہ بائیوسکوپ پسند نہیں ہے۔ میں نے اس کا تذکرہ الہی ماں سے کیا ہے؛ وہ ہم دونوں کے ساتھ پوری ہمدردی میں ہیں۔ وہ مجھے بتاتی ہیں کہ اب بجلی کی بتیاں چلی جائیں گی، اور جب تک ہمیں کمرے سے باہر جانے کا موقع نہیں ملے گا، راحت نہیں ملے گی۔"

اس کی سرگوشی ختم ہوتے ہی ہال اندھیرے میں ڈوب گیا۔ پروفیسر کی تیز آواز حیرت سے خاموش ہو گئی، پھر ریمارکس دیے، "اس ہال کا برقی نظام خراب لگتا ہے۔" اس وقت تک، ماسٹر مہاسایا اور میں بحفاظت دہلیز کے پار پہنچ چکے تھے۔ راہداری سے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ہماری شہادت کا منظر پھر سے منور ہو گیا۔

"چھوٹے صاحب، آپ اس بائیوسکوپ میں مایوس ہو گئے تھے، [2-9] لیکن مجھے لگتا ہے کہ آپ کو کوئی اور پسند آئے گا۔" میں اور صاحب یونیورسٹی کی عمارت کے سامنے فٹ پاتھ پر کھڑے تھے، اس نے آہستہ سے میرا سینے دل پر تھپتھپایا۔

ایک بدلتی خاموشی چھا گئی۔ جس طرح جدید "ٹاکیز" ناقابل سماعت حرکتی تصویریں بن جاتی ہیں جب آواز کا آلہ ترتیب سے باہر ہو جاتا ہے، اسی طرح خدائی ہاتھ نے، کسی عجیب معجزے سے، زمینی ہلچل کو دبا دیا۔ پیدل چلنے والوں کے ساتھ ساتھ گزرنے والی ٹرالی کاریں، آٹوموبائل، بیل گاڑیاں، اور لوہے کے پہیوں والی ہیکنی گاڑیاں سب بے آواز گزرگاہوں میں تھے۔ گویا ایک ہمہ گیر آنکھ رکھتے ہوئے، میں نے اپنے پیچھے اور ہر طرف کے مناظر کو اتنی ہی آسانی سے دیکھا جیسے سامنے والے۔ کلکتے کے اس چھوٹے سے حصے میں سرگرمی کا سارا تماشہ بغیر آواز کے میرے سامنے سے گزر گیا۔ راکھ کی پتلی کوٹ کے نیچے مدھم آگ کی چمک کی طرح، ایک ہلکی روشنی اس خوبصورت منظر میں پھیل گئی۔

میرا اپنا جسم بہت سے سایوں میں سے ایک سے زیادہ کچھ نہیں لگتا تھا، حالانکہ وہ بے حرکت تھا، جب کہ دوسرے خاموشی سے ادھر ادھر اُڑ رہے تھے۔ کئی لڑکے، میرے دوست، پاس آئے اور گزر گئے۔ اگرچہ انہوں نے براہ راست میری طرف دیکھا تھا، لیکن یہ شناخت کے بغیر تھا۔

منفرد پینٹومائم نے مجھے ایک ناقابل بیان خوشی لایا۔ میں نے کچھ خوشگوار چشمے سے گہرا پانی پیا۔ اچانک میرے سینے کو ماسٹر مہاسیا کی طرف سے ایک اور ہلکی سی ضرب لگی۔ دنیا کا ہنگامہ میرے بے اختیار کانوں پر پڑا۔ میں ہڑبڑا کر رہ گیا، جیسے کسی گوسامر خواب سے سختی سے بیدار ہوا ہوں۔ ماورائی شراب میری دسترس سے باہر ہو گئی۔

"چھوٹے صاحب، میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کو اپنی پسند کے مطابق دوسرا بایوسکوپ ملا ہے۔" صاحب مسکرا رہے تھے؛ میں اس کے سامنے زمین پر شکر ادا کرنے لگا۔ "اب تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے، تم جانتے ہو کہ خدا تمہارے مندر میں بھی ہے! میں خدائی ماں کو تمہارے ہاتھوں سے اپنے پاؤں نہیں چھونے دوں گا!"

ہجوم سے بھرے فرش سے دور جاتے ہوئے اگر کسی نے بے مثال ماسٹر اور مجھے دیکھا تو دیکھنے والے کو یقیناً ہم پر نشے کا شبہ ہو گا۔ میں نے محسوس کیا کہ گرتے ہوئے شیڈز شام ہمدردی سے خدا کے نشے میں تھی۔ جب اندھیرا اپنی رات کی جھولی سے چھٹ گیا، میں نے اپنے پرجوش مزاج سے خالی نئی صبح کا سامنا کیا۔ لیکن ہمیشہ یاد میں محفوظ ہے الہی ماں ماسٹر مہاسیا کا سیرافک بیٹا!

اپنی نیکی کے ساتھ انصاف کرنے کے لیے ناقص الفاظ کے ساتھ کوشش کرتے ہوئے، میں حیران ہوں کہ کیا ماسٹر مہاسایا، اور ان گہرے بصیرت والے سنتوں میں سے دوسرے جن کے راستے میرے راستے سے گزرتے ہیں، جانتے تھے کہ برسوں بعد، ایک مغربی سرزمین میں، میں ان کی زندگیوں کے بارے میں الہی عقیدت مندوں کے طور پر لکھوں گا۔ ان کا علم مجھے حیران نہیں کرے گا اور نہ ہی مجھے امید ہے کہ میرے قارئین، جو اب تک میرے ساتھ آئے ہیں۔

9-1

: یہ ہیں قابل احترام عنوانات کی طرف سے جو وہ تھا روایتی طور پر خطاب کیا اس کا نام تھا مہندر ناتھ گپتا؛ وہ اپنے ادبی کاموں پر محض "M" پر دستخط کئے۔

9-2 : دی آکسفورڈ انگریزی لغت دیتا ہے، کہ طور پر نایاب یہ تعریف کی بایوسکوپ : اسے دیکھیں کی

زندگی کہ جو دیتا ہے اس طرح a دیکھیں اس وقت، ماسٹر مہاسایا کا لفظ کا انتخاب خاص طور پر

جائز تھا۔

باب: 10

میں ملنا میرا ماسٹر، سری یکتیشور

"خدا پر ایمان کوئی بھی معجزہ پیدا کر سکتا ہے سوائے ایک امتحان کے بغیر مطالعہ کے۔" میں نے ناگواری سے وہ کتاب بند کر دی جو میں نے ایک بے کار لمحے میں اٹھائی تھی۔

"مصنف کا استثنیٰ اس کے ایمان کی مکمل کمی کو ظاہر کرتا ہے،" میں نے سوچا۔ "غریب آدمی، وہ آدھی رات کے تیل کا بہت احترام کرتا ہے!"

والد سے میرا وعدہ یہ تھا کہ میں اپنی ہائی اسکول کی تعلیم مکمل کروں گا۔ میں مستعدی کا بہانہ نہیں کر سکتا۔ گزرتے مہینوں نے مجھے کلکتے کے نہانے کے گھاٹوں کے ساتھ ویران جگہوں کی نسبت کلاس روم میں کم پایا ۔ ملحقہ شمشان گھاٹ، خاص طور پر رات کے وقت بھیانک ہوتے ہیں، سمجھا جاتا ہے انتہائی پرکشش کی طرف سے یوگی دی وہ ڈبلیو ایچ او کرے گا تلاش کریں دی بے موت جوہر ضروری ہے۔ چند غیر آرائشی کھوپڑیوں سے گھبرانا نہیں۔ متفرق ہڈیوں کے اداس ٹھکانے میں انسانی نالائقی واضح ہو جاتی ہے۔ میری آدھی رات کی نگرانی اس طرح عالموں سے مختلف نوعیت کی تھی۔

ہندو ہائی اسکول میں فائنل امتحانات کا ہفتہ تیزی سے قریب آرہا تھا۔ یہ پوچھ گچھ کا دورانیہ، جیسے سیپلچرل ہانٹس، ایک معروف دہشت کو متاثر کرتا ہے۔ اس کے باوجود میرا دماغ پرسکون تھا۔ بھوتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے، میں ایک ایسا علم نکال رہا تھا جو لیکچر ہالز میں نہیں ملتا تھا۔ لیکن اس میں سوامی پرانبانند کے فن کی کمی تھی، جو ایک وقت میں دو جگہوں پر آسانی سے ظاہر ہو جاتے تھے۔ میری تعلیمی مخمصہ واضح طور پر لامحدود آسانی کا معاملہ تھا۔ یہ میرا استدلال تھا، اگرچہ بہت سے لوگوں کو یہ غیر منطقی لگتا ہے۔ عقیدت مند کی غیر معقولیت مصیبت میں خدا کی مثال کے ہزار ناقابل بیان مظاہروں سے پھوٹتی ہے۔

"ہیلو، مکندا! میں ان دنوں آپ کی ایک جھلک مشکل سے دیکھ پاتا ہوں!" ایک ہم جماعت نے ایک دوپہر کو گرپار روڈ پر مجھ پر حملہ کیا۔

"ہیلو، نانٹو! اسکول میں میری نظر نہ آنے نے مجھے وہاں ایک عجیب و غریب حالت میں ڈال دیا ہے۔" میں نے اس کی دوستانہ نگاہوں کے نیچے سے خود پر بوجھ اتار دیا۔

نانٹو، ڈبلیو ایچ او تھا a شاندار طالب علم، ہنسا دل سے میرا مصیبت تھا نہیں بغیر a مزاحیہ

پہلو

"تم ہیں بالکل غیر تیار کے لیے دی فائنل! میں فرض کریں یہ ہے اوپر کو میں کو مدد تم!"

سادہ الفاظ نے میرے کانوں تک الہی وعدہ پہنچایا۔ میں اپنے دوست کے گھر تشریف لے گیا۔ انہوں نے ان مختلف مسائل کے حل کا خاکہ پیش کیا جن کے بارے میں ان کے خیال میں انسٹرکٹرز کے ذریعہ ترتیب دیا گیا تھا۔

"یہ سوالات وہ چارہ ہیں جو بہت سے قابل بھروسہ لڑکوں کو امتحان کے جال میں پھنسائیں گے۔ میرے جوابات یاد رکھیں، اور آپ بغیر چوٹ کے بچ جائیں گے۔"

جب میں روانہ ہوا تو رات بہت گزر چکی تھی۔ غیر موسمی علم کے ساتھ پھٹتے ہوئے، میں نے عقیدت سے دعا کی کہ یہ اگلے چند نازک دنوں تک برقرار رہے۔ نانتو نے مجھے میرے مختلف مضامین کی تربیت دی تھی لیکن وقت کے دباؤ میں سنسکرت میں اپنا کورس بھول گیا تھا۔ میں نے بڑی شدت سے خدا کو نگرانی کی یاد دلائی ۔

میں اگلی صبح اپنے نئے علم کو جھومتے قدموں کی تال سے ہم آہنگ کرتے ہوئے ایک مختصر سی واک پر نکلا۔ جب میں نے ایک کونے والے لاٹ کے ماتمی لباس سے ایک شارٹ کٹ لیا تو میری نظر چند ڈھیلی چھپی ہوئی چادروں پر پڑی۔ ایک فاتحانہ جھپکے نے انہیں سنسکرت کی آیت ثابت کیا۔ میں نے اپنی ٹھوکر کھانے والی تشریح میں مدد کے لیے ایک پنڈت کو تلاش کیا۔ اس کی بھرپور آواز نے ہوا کو قدیم زبان کی بے کنار، شہد والی خوبصورتی سے بھر دیا۔ 1-10

"یہ غیر معمولی اشعار ممکنہ طور پر آپ کے سنسکرت کے امتحان میں مددگار نہیں ہو سکتے۔" عالم نے انہیں شک کی نگاہ سے مسترد کر دیا۔

لیکن اس خاص نظم سے واقفیت نے اگلے دن مجھے سنسکرت کا امتحان پاس کرنے کے قابل بنایا۔ نانتو کی دی گئی سمجھدار مدد کے ذریعے، میں نے اپنے دیگر تمام مضامین میں کامیابی کے لیے کم از کم گریڈ بھی حاصل کیا۔

والد خوش ہوئے کہ میں نے اپنی بات برقرار رکھی اور اپنے سیکنڈری اسکول کا کورس مکمل کیا۔ میری شکرگزاری رب کے لیے بڑھ گئی، جس کی واحد رہنمائی میں نے نانٹو کے دورے اور ملبے سے بھری جگہ کے غیر روایتی راستے سے چلتے ہوئے محسوس کی۔ چنچل انداز میں اس نے میرے بچاؤ کے لیے اپنے بروقت ڈیزائن کو دوہرا اظہار دیا تھا۔

میں نے ضائع شدہ کتاب دیکھی جس کے مصنف نے امتحانی ہالوں میں خدا کی برتری سے انکار کیا تھا۔ میں اپنے ہی خاموش تبصرے پر قہقہے نہیں لگا سکا:

"یہ صرف اس ساتھی کی الجھن میں اضافہ کرے گا، اگر میں اسے بتاؤں کہ مرنے والوں کے درمیان الہی مراقبہ ہائی اسکول ڈپلومہ کا ایک مختصر راستہ ہے!"

اپنے نئے وقار میں، میں اب کھل کر گھر چھوڑنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ ایک نوجوان دوست جتیندر مزومدار کے ساتھ، 2-10 میں نے بنارس میں ایک مہا منڈل کے ہرمیٹیج میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا، اور اس کا روحانی نظم و ضبط حاصل کیا۔

ایک صبح اپنے گھر والوں سے جدائی کے خیال سے مجھ پر ویرانی چھا گئی۔ والدہ کی وفات کے بعد سے، میرا پیار خاص طور پر اپنے دو چھوٹے بھائیوں، سنندا اور کے لیے نرم ہو گیا تھا۔

بشنوہ میں اپنی اعتکاف کی طرف بھاگا، وہ چھوٹا سا اٹاری جس نے میری ہنگامہ خیز سادھنا میں بہت سارے مناظر دیکھے تھے ۔ [3-10] دو گھنٹے کے آنسوؤں کے سیلاب کے بعد، میں نے محسوس کیا کہ ایک کیمیاوی کلینزر کی طرح، میں نے ایک ہی تبدیلی کی ۔۔۔ تمام منسلکہ [4-10] غائب میرے اندر گرینائٹ کی طرح قائم دوستوں کے دوست کے طور پر خدا کو تلاش کرنے کا میرا عزم۔ میں نے جلدی جلدی سفر کی تیاری مکمل کی۔

"میں ایک آخری التجا کرتا ہوں۔" والد غمگین تھے جب میں آخری نعمت کے لیے ان کے سامنے کھڑا تھا۔ "مجھے اور اپنے غمزدہ بھائیوں اور بہنوں کو مت چھوڑیں۔"

"محترم باپ، میں آپ کے لیے اپنی محبت کیسے بتاؤں! لیکن اس سے بھی زیادہ میری محبت آسمانی باپ کے لیے ہے، جس نے مجھے زمین پر ایک کامل باپ کا تحفہ دیا ہے۔ مجھے جانے دو، کہ میں کسی دن زیادہ الہی سمجھ کے ساتھ واپس آؤں۔"

ہچکچاتے ہوئے والدین کی رضامندی کے ساتھ، میں جیتیندر کے ساتھ شامل ہونے کے لیے نکلا، جو پہلے ہی بنارس میں ہیمیٹیج میں ہے۔ میری آمد پر نوجوان ہیڈ سوامی، دیانند نے میرا خیر مقدم کیا۔ لمبے اور پتلے، سوچنے سمجھنے والے، اس نے مجھے کافی متاثر کیا۔ اس کے منصفانہ چہرے پر بدھ جیسا سکون تھا۔

میں خوش تھا کہ میرے نئے گھر میں ایک اٹاری تھی، جہاں میں صبح اور صبح کے اوقات گزارنے میں کامیاب رہا۔ آشرم کے ارکان، مراقبہ کے طریقوں کے بارے میں بہت کم جانتے تھے، نے سوچا کہ مجھے اپنا پورا وقت تنظیمی فرائض میں لگانا چاہیے۔ انہوں نے اپنے دفتر میں میرے دوپہر کے کام کی تعریف کی۔

"خدا کو اتنی جلدی پکڑنے کی کوشش مت کرو!" ایک ساتھی رہائشی کی طرف سے یہ طنز میرے ایک ساتھ ہوا۔ اٹاری کی طرف جلد روانگی۔ میں دیانند کے پاس گیا، گنگا کے نظارے میں اس کے چھوٹے سے مقدس مقام میں مصروف تھا۔

"سوامی جی، [5-10] مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہاں مجھ سے کیا ضرورت ہے۔ میں خدا کے براہ راست ادراک کی تلاش میں ہوں۔ اس کے بغیر، میں وابستگی یا عقیدے یا اچھے کاموں کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔"

نارنجی لباس والے کلیسائی نے مجھے پیار بھرا تھپکی دی۔ ایک طنزیہ ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے، اس نے چند قریبی شاگردوں کو نصیحت کی۔ "مکنڈا کو پریشان مت کرو۔ وہ ہمارے طریقے سیکھ لے گا۔"

میں نے شائستگی سے اپنے شک کو چھپایا۔ طالب علم اپنے عذاب سے زیادہ جھکے ہوئے نہیں، کمرے سے نکل گئے۔ دیانند نے میرے لیے مزید الفاظ تھے۔

"مکنڈا، میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے والد آپ کو باقاعدگی سے پیسے بھیج رہے ہیں۔ براہ کرم اسے واپس کر دیں، آپ کو یہاں کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے نظم و ضبط کا دوسرا حکم کھانے سے متعلق ہے۔ یہاں تک کہ جب آپ بھوک محسوس کریں، اس کا ذکر نہ کریں۔"

میری آنکھوں میں بھوک چمک رہی ہے یا نہیں، میں نہیں جانتا تھا۔ کہ میں بھوکا تھا، میں صرف بہت اچھی طرح جانتا تھا. ہرمیٹیج کے پہلے کھانے کا وقت دوپہر کے بارہ بجے تھا۔ میں اپنے ہی گھر میں نو بجے بڑے ناشتے کا عادی ہو چکا تھا۔

تین گھنٹے کا وقفہ روزانہ اور زیادہ لامتناہی ہو گیا۔ کلکتے کے وہ سال گزر گئے جب میں باورچی کو دس منٹ کی تاخیر پر ڈانٹ سکتا تھا۔ اب میں نے اپنی بھوک پر قابو پانے کی کوشش کی۔ ایک دن میں نے چوبیس گھنٹے کا روزہ رکھا۔ دوہرے جوش کے ساتھ میں نے اگلے دوپہر کا انتظار کیا۔

"دیانند جی کی ٹرین لیٹ ہو گئی ہے، ہم ان کے آنے تک کھانا نہیں کھائیں گے۔" جیتندر مجھے یہ تباہ کن خبر لایا۔ سوامی کے استقبال کے اشارے کے طور پر، جو دو ہفتوں سے غیر حاضر تھے، بہت سے پکوان تیار تھے۔ ایک مہکتی مہک ہوا بھر گئی۔ اور کچھ نہیں، کل کے روزے کے حصول پر فخر کے سوا اور کیا نگل سکتا ہے۔

"رب ٹرین جلدی کر دے!" آسمانی فراہم کنندہ، میں نے سوچا، شاید ہی اس پابندی میں شامل تھا جس کے ساتھ دیانند نے مجھے خاموش کرایا تھا۔ الہی توجہ کہیں اور تھی، تاہم؛ چلنے والی گھڑی احاطہ کرتا ہے۔ دی گھنٹے اندھیرا تھا نزول کے طور پر ہمارے رہنما داخل ہوا دی دروازہ میرا سلام ایک بے مثال خوشی تھی۔

"دیانند جی ہم کھانا پیش کرنے سے پہلے غسل کریں گے اور مراقبہ کریں گے۔" جتیندر بدشگونی کے پرندے کی طرح ایک بار پھر میرے پاس آیا۔

میں گرنے کے قریب تھا۔ میرا جوان معدہ، محرومی سے نیا ہے، جوش و خروش کے ساتھ احتجاج کیا۔ میں نے قحط کے متاثرین کی جو تصویریں دیکھی تھیں وہ میرے سامنے سے گزری تھیں۔

میں نے سوچا، "بنارس کی اگلی موت اس ہجرت میں ایک ہی وقت میں بھوک سے ہونے والی ہے۔" نو بجے آنے والا عذاب ٹل گیا۔ ایمبروسیئل سمن! یاد میں یہ کھانا زندگی کے بہترین اوقات میں سے ایک کے طور پر واضح ہے۔

شدید جذب نے پھر بھی مجھے یہ دیکھنے کی اجازت دی کہ دیانند نے غیر حاضر دماغی سے کھایا۔ وہ بظاہر میری مجموعی لذتوں سے بالاتر تھا۔

"سوامی جی، نہیں تھے آپ بھوک لگی ہے؟" خوشی سے سرفیٹڈ میں تھا اکیلے کے ساتھ دی رہنما میں اس کا مطالعہ

"ہاں! میں نے پچھلے چار دن بغیر کھانے پینے کے گزارے ہیں۔ میں نے کبھی ٹرینوں میں کھانا نہیں کھایا، جو دنیا داروں کی مختلف حرکات سے بھرا ہوا ہے۔ میں شاستری 6-10 کو سختی سے مانتا ہوں۔ میرے مخصوص حکم کے راہبوں کے لیے اصول۔

"ہمارے تنظیمی کام کے کچھ مسائل میرے ذہن میں ہیں۔ آج رات گھر میں میں نے اپنے کھانے میں کوتاہی کی۔ جلدی کیا ہے؟ کل میں مناسب کھانا کھاؤں گا۔" وہ مزے سے ہنسا۔

شرم میرے اندر گھٹن کی طرح پھیل گئی۔ لیکن میری اذیت کا گزرا دن آسانی سے نہیں بھولا تھا۔ میں نے مزید تبصرہ کیا۔

"سوامی جی، میں حیران ہوں۔ آپ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے، فرض کریں کہ میں نے کبھی کھانا نہیں مانگا، اور کوئی مجھے کچھ نہیں دیتا۔ مجھے بھوک سے مر جانا چاہیے۔"

"مر جاؤ پھر!" اس خطرناک مشورے نے ہوا کو پھاڑ دیا۔ "مکندا ہی ہو تو مر جاو! کبھی یہ مت مانو کہ تم خوراک کی طاقت سے جیتے ہو، خدا کی طاقت سے نہیں! جس نے ہر طرح کی پرورش پیدا کی ہے، جس نے بھوک عطا کی ہے، وہ ضرور دیکھے گا کہ اس کا بندہ قائم ہے! یہ نہ سوچو کہ چاول تمہیں سنبھالتے ہیں، یا پیسے یا آدمی تمہاری مدد کرتے ہیں! کیا وہ براہ راست تمہاری مدد کر سکتے ہیں اگر رب اس کی زندگی میں مدد کرے؟" کیا آپ کے پیٹ میں کھانا ہضم ہوتا ہے، مکندا!

کے ذریعے دی زنجیریں کی ایجنسی اور سمجھنا دی سنگل وجہ!"

میں نے اس کے چٹکلے الفاظ کو کچھ گہرے گودے میں داخل ہوتے پایا۔ ایک پرانا فریب ختم ہو گیا جس کے ذریعے جسمانی ضروریات روح کو پیچھے چھوڑ دیتی ہیں۔ وہاں اور پھر میں نے روح کی مکمل وسعت کا مزہ چکھا۔ کتنے ہی عجیب و غریب شہروں میں، میرے بعد کی زندگی کے لامتناہی سفر میں، بنارس کے ایک آستانے میں اس سبق کی خدمت کو ثابت کرنے کا موقع پیدا ہوا!

کلکتہ سے میرے ساتھ جو واحد خزانہ آیا تھا وہ سادھو کا چاندی کا تعویذ تھا جو ماں نے مجھے وصیت کیا تھا۔ برسوں تک اس کی حفاظت کرتے ہوئے، اب میں نے اسے احتیاط سے اپنے آشرم کے کمرے میں چھپا رکھا تھا۔ طلسماتی گواہی میں اپنی خوشی کی تجدید کے لیے، ایک صبح میں نے مقفل باکس کھولا۔ مہر بند ڈھانپنا اچھوتا، لو! تعویذ چلا گیا تھا. افسوس کے ساتھ میں نے اس کا لفافہ پھاڑ دیا اور بلا شبہ یقین کر لیا۔ یہ سادھو کی پیشین گوئی کے مطابق، آسمان میں غائب ہو گیا تھا جہاں سے اس نے اسے طلب کیا تھا۔

دیانند کے پیروکاروں کے ساتھ میرے تعلقات مسلسل خراب ہوتے گئے۔۔ گھر والے اجنبی تھے، میری پرعزم تنہائی سے تکلیف ہوئی جس آئیڈیل کے لیے میں نے گھر چھوڑا تھا اور تمام دنیاوی عزائم نے ہر طرف سے کم تنقید کی تھی۔

روحانی پریشانی سے پھٹے ہوئے، میں ایک صبح اٹاری میں داخل ہوا، جواب دینے تک دعا کرنے کا عزم کیا ۔

"کائنات کی مہربان ماں، مجھے اپنے آپ کو خوابوں کے ذریعے سکھاؤ، یا اپنے بھیجے ہوئے گرو کے ذریعے!"

گزرتے گھنٹوں نے میری سسکیوں کی التجائیں بغیر جواب کے ڈھونڈ نکالیں۔ اچانک میں نے محسوس کیا کہ جیسے جسمانی طور پر ایک غیر طواف شدہ دائرے میں اٹھایا گیا ہوں۔

"تیری ماسٹر آتا ہے آج!" اے الہی عورتانہ آواز آیا سے ہر جگہ اور کہیں نہیں

اس مافوق الفطرت تجربے کو ایک مخصوص مقام کی آواز نے چھیدا تھا۔ ایک نوجوان پادری جس کا نام حبو تھا نیچے کچن سے مجھے بلا رہا تھا۔

"مکندا، کافی کی مراقبہ! آپ ہیں ضرورت ہے کے لیے ایک کام"

ایک اور دن میں نے بے صبری سے جواب دیا ہوگا؛ اب میں نے اپنے آنسوؤں سے پھولے ہوئے چہرے کو پونچھ دیا اور عاجزی سے سمن کی تعمیل کی۔ میں اور حبو ایک ساتھ بنگالی کے ایک دور دراز بازار کے لیے روانہ ہوئے۔ سیکشن کی بنارسے دی غیر مہذب ہندوستانی سورج تھا نہیں ابھی تک پر زینت کے طور پر ہم بنایا ہمارے خریداری بازاروں میں ہم نے گھریلو خواتین، گائیڈوں، پجاریوں، سادہ پوش بیواؤں، باوقار برہمنوں اور ہر جگہ موجود مقدس بیلوں کے رنگین میلے سے اپنا راستہ آگے بڑھایا۔ ایک غیر واضح لین سے گزرتے ہوئے، میں نے اپنا سر موڑ کر تنگ لمبائی کا جائزہ لیا۔

ایک مسیح جیسا آدمی ایک سوامی کے گیتر کے لباس میں سڑک کے آخر میں بے حرکت کھڑا تھا۔ وہ فوری طور پر اور قدیم طور پر مانوس لگنے لگا۔ میری نظریں ایک ٹرائس کے لیے بھوک سے کھل گئیں۔ پھر شک نے مجھ پر حملہ کیا۔

"تم ہیں مبہم یہ آوارہ راہب کے ساتھ کوئی جانا جاتا ہے کو تم" میں سوچا "خواب دیکھنے والا، چلنا

پر"

دس منٹ کے بعد، میں نے اپنے پیروں میں بھاری بے حسی محسوس کی۔ گویا پتھر بن گئے، وہ مجھے آگے لے جانے سے قاصر تھے۔ بڑی محنت سے میں نے پلٹا۔ میرے پاؤں معمول پر آگئے۔ میں نے مخالف سمت کا سامنا کیا۔ ایک بار پھر متجسس وزن نے مجھ پر ظلم کیا۔

"صاحب مقناطیسی طور پر مجھے اپنی طرف کھینچ رہے ہیں!" یہ سوچ کر میں نے اپنا پارسل حبو کی بانہوں میں ڈھیر کر دیا۔ وہ حیرت سے میرے بے ترتیب فٹ ورک کو دیکھ رہا تھا، اور اب ہنس پڑا۔

"کیا؟ بیماری آپ ہیں آپ پاگل؟"

میرا ہنگامہ خیز جذبات روکا کوئی بھی جواب دینا میں رفتار خاموشی سے دور

اپنے قدموں کو پیچھے ہٹاتا ہوا جیسے کہ پروں کا جھونکا، میں تنگ گلی میں پہنچ گیا۔ میری سرسری نظر نے خاموش شخصیت کو ظاہر کر دیا، جو میری سمت دیکھ رہا تھا۔ چند بے تاب قدم اور میں اس کے قدموں میں تھا۔

"گرودیو!" 7-10 الہی چہرہ میرے ہزار نظاروں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ نوکیلی داڑھی اور بہتے ہوئے تالوں کے ساتھ لیونین سر میں یہ ہلکی آنکھیں، اکثر میری رات کے اندھیرے میں جھانکتی تھیں، ایک وعدہ رکھتی تھیں جو میں پوری طرح سے سمجھ نہیں پایا تھا۔

"اے میرے اپنے، تم میرے پاس آئے ہو!" میرے گرو نے بنگالی میں یہ الفاظ بار بار کہے، اس کی آواز خوشی سے کانپ اٹھی۔ "کتنے سالوں سے میں نے تمہارا انتظار کیا!"

ہم خاموشی کی وحدانیت میں داخل ہوئے۔ الفاظ درجہ کی ضرورت سے زیادہ لگ رہے تھے۔ فصاحت و بلاغت بے آواز نعروں میں آقا کے دل سے شاگرد تک بہتی تھی۔ ناقابل فراموش بصیرت کے اینٹینا کے ساتھ میں نے محسوس کیا کہ میرا گرو خدا کو جانتا ہے، اور مجھے اس کی طرف لے جائے گا۔ اس زندگی کا دھندلا پن قبل از پیدائش کی یادوں کے نازک سحر میں غائب ہو گیا۔ ڈرامائی وقت! ماضی، حال اور مستقبل اس کی سائیکلنگ ہیں۔ مناظر یہ پہلا سورج نہیں تھا جس نے مجھے ان مقدس قدموں پر پایا!

اس میں میرا ہاتھ، میرے گرو نے مجھے شہر کے رانا محل حصے میں ان کی عارضی رہائش گاہ تک پہنچایا۔ اس کی ایتھلیٹک شخصیت مضبوطی سے چلتی چلی گئی۔ لمبا، کھڑا، اس وقت تقریباً پچپن، وہ متحرک تھا۔ اور ایک نوجوان کے طور پر مضبوط. اس کی سیاہ آنکھیں بڑی بڑی تھیں، خوبصورت حکمت کے ساتھ۔ ہلکے گھنگھریالے بالوں نے حیرت انگیز طاقت کے چہرہ کو نرم کر دیا۔ طاقت نرمی کے ساتھ گھل مل جاتی ہے۔

جب ہم گنگا کا نظارہ کرنے والے گھر کی پتھر کی بالکونی تک پہنچے تو اس نے پیار سے کہا:

"میں مرضی دینا آپ میرا ہرمیٹیجز اور تمام میں مالک"

"جناب، میں آو کے لیے حکمت اور خدا سے رابطے۔ وہ ہیں آپ کا خزانہ- troves میں ہوں کے بعد!"

میرے آقا کے دوبارہ بولنے سے پہلے ہی تیز ہندوستانی گودھولی نے اپنا آدھا پردہ گرا دیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ نرمی تھی۔

"میں دینا آپ میرا غیر مشروط محبت."

قیمتی الفاظ! ایک چوتھائی صدی گزر گئی اس سے پہلے کہ میرے پاس اس کی محبت کا ایک اور ثبوت تھا۔ اُس کے ہونٹوں پر عجیب و غریب جذبہ تھا۔ خاموشی اس کا سمندری دل بن گئی۔

"کیا تم مجھے وہی غیر مشروط محبت دو گے؟" اس نے بچکانہ اعتماد سے میری طرف

دیکھا۔ "میں تم سے ہمیشہ محبت کروں گا، گرودیوا!"

"عام محبت خود غرض ہوتی ہے، خواہشات اور آسودگیوں میں گہری جڑی ہوتی ہے۔ الٰہی محبت بغیر کسی شرط کے، بغیر کسی حد کے، بغیر تبدیلی کے ہوتی ہے۔ خالص محبت کے بدلتے ہوئے لمس سے انسانی دل کی روانی ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتی ہے۔" اس نے عاجزی کے ساتھ مزید کہا، "اگر کبھی آپ مجھے خدا کے ادراک کی حالت سے گرتے ہوئے پائیں، تو براہِ کرم مجھے اپنی گود میں سر رکھنے کا وعدہ کریں اور مجھے کائناتی محبوب کے پاس واپس لانے میں مدد کریں جس کی ہم دونوں عبادت کرتے ہیں۔"

وہ پھر اجتماعی اندھیرے میں اٹھا اور مجھے ایک اندرونی کمرے میں لے گیا۔ جب ہم آم اور بادام کی مٹھائی کھاتے تھے، تو اس نے بلا روک ٹوک اپنی گفتگو میں میری فطرت کا گہرا علم بُنایا۔ میں اس کی حکمت کی عظمت پر حیرت زدہ رہ گیا، ایک فطری عاجزی کے ساتھ شاندار طور پر ملا ہوا تھا۔

"اپنے تعویذ کا غم نہ کرو، اس نے اپنا مقصد پورا کر دیا ہے۔" ایک الہی آئینے کی طرح، میرے گرو نے بظاہر میری پوری زندگی کا عکس کھینچ لیا تھا۔

"دی زندہ حقیقت کی آپ کا موجودگی، ماسٹر، ہے خوشی اس سے آگے کوئی بھی علامت"

"یہ ہے وقت کے لیے a تبدیلی، بہ حد کے طور پر آپ ہیں ناخوشی سے واقع میں دی ہرمیٹیج۔"

میں نے اپنی زندگی کا کوئی حوالہ نہیں دیا تھا۔ وہ اب ضرورت سے زیادہ لگ رہے تھے! اس کے فطری، بے باک انداز سے، میں سمجھ گیا کہ وہ اپنی دعویداری پر کوئی حیران کن انزال نہیں چاہتا تھا۔

"تم چاہئے جاؤ واپس کو کلکتہ۔ کیوں خارج رشتہ دار سے آپ کا محبت کی انسانیت؟"

اس کی تجویز نے مجھے پریشان کردیا۔ میرا خاندان میری واپسی کی پیشین گوئی کر رہا تھا، حالانکہ میں نے خط کے ذریعے بہت سی درخواستوں کا جواب نہیں دیا تھا۔ "نوجوان پرندے کو مابعد الطبیعاتی آسمانوں میں اڑنے دو،" اننتا نے تبصرہ کیا تھا۔ "بھاری فضا میں اس کے پنکھ تھک جائیں گے۔ ہم پھر بھی اسے گھر کی طرف جھپٹتے ہوئے، اپنے پنوں کو جوڑتے ہوئے، اور عاجزی سے اپنے خاندانی گھونسلے میں آرام کرتے دیکھیں گے۔" یہ حوصلہ شکن تشبیہ میرے ذہن میں تازہ تھی، میں کلکتہ کی سمت میں کوئی "جھپٹا" نہیں کرنے کا عزم کر رہا تھا۔

"جناب، میں گھر واپس نہیں آ رہا ہوں۔ لیکن میں آپ کے ساتھ کہیں بھی رہوں گا۔ براہ کرم مجھے اپنا پتہ، اور اپنا نام بتائیں۔"

"سوامی شری یکتیشور گری۔ میرا سب سے بڑا آستانہ سیرام پور میں ہے، رائے گھاٹ لین پر۔ میں یہاں صرف چند دنوں کے لیے اپنی ماں سے ملنے جا رہا ہوں۔"

میں اپنے بندوں کے ساتھ خدا کے پیچیدہ کھیل پر حیران تھا۔ سیرام پور کلکتہ سے بارہ میل کے فاصلے پر

ہے، پھر بھی ان خطوں میں میں نے کبھی اپنے گرو کی جھلک نہیں دیکھی۔ ہمیں سفر کرنا پڑا

قدیم ش□ر کاسی (بنارس) س□ □ماری ملاقات، ل□ڑی م□اسایا کی یادوں س□ منور □□□ ی□اں بھی م□اتما بدھ، شنکراچاری□ اور دوسر□ یوگی مسیحوں ک□ قدموں ن□ مٹی کو برکت دی تھی□

"تم چار □فتوں میں میر□ پاس آؤ گ□□" پ□لی بار سری یکتیشور کی آواز سخت تھی□ "اب میں ن□ اپنی ابدی محبت بتا دی □□، اور آپ کو پا کر اپنی خوشی کا اظ□ار کیا □□- اسی لی□ آپ ن□ میری درخواست کو نظر انداز کیا□ اگلی بار جب □م ملیں گ□، آپ کو میری دلچسپی کو دوبار□ جگانا پڑ□ گا: میں آپ کو آسانی س□ شاگرد ک□ طور پر قبول ن□یں کروں گا□ میری سخت تربیت کی اطاعت کرت□ □وئ□ مکمل □تھیار ڈالن□ □وں گ□□"

میں سختی س□ خاموش ر□ا□ میر□ گرو ن□ میری مشکل آسانی س□ گھس

لی□ "کیا آپ کو لگتا □□ ک□ آپ ک□ رشت□ دار آپ پر □نسیں گ□؟"

"میں مرضی ن□یں واپسی"

"تم مرضی واپسی میں تیس دن."

"کبھی ن□یں□" اس ک□ قدموں پر عقیدت س□ جھکت□ □وئ□، میں متنازع□ تناؤ کو کم کی□ بغیر چلا گیا□ جیسا ک□ میں ن□ آدھی رات ک□ اندھیر□ میں اپنا راست□ بنایا، میں حیران تھا ک□ ی□ معجزاتی ملاقات ایک ب□ □نگم نوٹ پر کیوں ختم □و گئی□ مایا کا دو□را ترازو ، جو □ر خوشی کو غم ک□ ساتھ متوازن کرتا □□! میرا نوجوان دل ابھی تک میر□ گرو کی بدلتی □وئی انگلیوں ک□ قابل ن□یں تھا□

اگلی صبح میں ن□ دیکھا ک□ عزاداری ک□ ارکان ک□ روی□ میں دشمنی بڑھ گئی □□□ میر□ دن غیر متزلزل بدتمیزی ک□ ساتھ بڑھت□ گئ□□ تین □فتوں میں، دیانند ن□ بمبئی میں ایک کانفرنس میں شرکت ک□ لی□ آشرم چھوڑ دیا□ پنڈمونیم میر□ ب□ بس سر پر ٹوٹ گیا□

"مکنڈا ایک پرجیوی □□، مناسب واپسی ک□ بغیر □یمیٹیج م□مان نوازی کو قبول کرتا □□□" ی□ تبصر□ سن کر، مجھ□ پ□لی بار افسوس □وا ک□ میں ن□ والد کو اپنی رقم واپس بھیجن□ کی درخواست کو مان لیا□ بھاری دل ک□ ساتھ، میں ن□ اپن□ واحد دوست، جتیندر کو تلاش کیا□

"میں □وں چھوڑنا م□ربانی فرمائیں پ□نچانا میرا قابل احترام افسوس کو دیانند جی جب و□ واپسی"

"میں بھی چلا جاؤں گا! ی□اں مراقب□ کرن□ کی میری کوششیں آپ ک□ اپن□ س□ بڑھ کر کوئی احسان ن□یں کرتی □یں□" جتیندر عزم س□ بولا□

"میں □□ ملاقات کی a مسیح جیسا سنت چلو □م دور□ اس□ میں سیرامپور□"

اور تو دی "پرند□" تیار کو "جھپٹا" خطرناک طور پر بند کو کلکت□!

....

10-1

: سنسکرت ، پالش مکمل سنسکرت □□ دی سب س□ بڑا ب□ن کی تمام □ند-یورپی زبانیں اس کا حروف ت□جی ک□ مطابق سکرپٹ دیوناگری □□ ، لفظی طور پر "خدائی گھر"□ "جو میری گرامر جانتا □□ و□ خدا جانتا □□!" قدیم □ندوستان ک□ عظیم ما□ر فلکیات پانینی ن□ سنسکرت میں ریاضیاتی اور نفسیاتی کمال کو خراج تحسین پیش کیا□ و□ جو زبان کو اس ک□ کھو□ تک ل□ جائ□ گا، اس□ یقیناً □م□ گیر ک□ طور پر ختم □ونا چا□ی□□

10-2 : وہ تھا نہیں جتندا (جوٹن گھوش) ڈبلیو ایچ او مرضی ہونا یاد آیا کہ لیے اس

کا بروقت نفرت کو شیروں! 10-3: خدا کا راستہ یا ابتدائی سڑک۔

10-4 : ہندو صحیفے سکھانا کہ خاندان منسلکہ ہے فریب دینے والا اگر یہ روکتا ہے دی عقیدت مند سے تلاش کرنا دی دینے والا کی تمام نعمتیں، بشمول دی ایک کی پیار کرنے والا رشتے دار نہیں کو ذکر زندگی خود یسوع اسی طرح سکھایا: "ڈبلیو ایچ او ہے میرا ماں اور میرے بھائی کون ہیں؟" (متی 12:48)

10-5 : جی ہے a رواج قابل احترام لاحقہ خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے میں براہ راست پتہ؛ اس طرح "سوامی جی" "گروجی" "سری یکتیشور جی،" "پرمہانساجی"۔

10-6 : متعلقہ کو دی شاستر ، لفظی طور پر "مقدس کتابیں" پر مشتمل چار کلاسز کی صحیفہ: دی شروتی اسمرتی، پرانا، اور تنتر یہ جامع مقالات احاطہ ہر پہلو کی مذہبی اور سماجی زندگی، اور دی کھیتوں کی قانون طب، فن تعمیر، فن، وغیرہ۔ شروتی "براہ راست سنا" یا "آشکار" صحیفہ ہیں، وید ۔ سمرائٹس یا "یاد رکھی گئی" روایت کو آخر کار ایک دور دراز ماضی میں دنیا کی سب سے طویل مہاکاوی نظموں کے طور پر لکھا گیا تھا ، مہابھارت اور رامائن پرانوں ہیں لفظی طور پر "قدیم" تمثیلات تنتر لفظی طور پر مطلب "رسموں" یا "رسموں"؛ یہ مقالات تفصیلی علامت کے پردہ کے تحت گہری سچائیوں کو پہنچانا۔

10-7 : "الہی استاد" دی رواج سنسکرت مدت کے لیے ایک کی روحانی پیشوا میں ہے پیش کیا یہ میں انگریزی کے طور پر صرف "ماسٹر"۔

باب: 11

دو بے حس لڑکے میں برندابن

"یہ آپ کی خدمت کرے گا اگر والد آپ کو وراثت سے محروم کر دیں، مکندا! تم کتنی بے وقوفی سے اپنی زندگی ضائع کر رہے ہو!" ایک بڑے بھائی واعظ میرے کانوں پر حملہ کر رہے تھے۔

میں اور جتیندر، ٹرین سے تازہ دم ہوئے (صرف تقریر کی شکل؛ ہم خاک سے ڈھکے ہوئے تھے)، ابھی اننتا کے گھر پہنچے تھے، جو حال ہی میں کلکتہ سے آگرہ کے قدیم شہر منتقل ہوئے تھے۔ وہ بھائی بنگال ناگپور ریلوے کے سپروائزنگ اکاؤنٹنٹ تھے۔

"تم اچھی طرح جانتے ہو، اننتا، میں آسمانی باپ سے میراث کا طالب ہوں۔"

"پہلے پیسہ، خدا بعد میں آ سکتا ہے! کون جانے؟ زندگی بہت لمبی ہو سکتی

ہے۔" "پہلے خدا، پیسہ اس کا بندہ ہے کون بتا سکتا ہے؟ زندگی بہت مختصر

ہو سکتی ہے۔"

میرا جواب اس لمحے کی ضرورتوں کے ذریعے طلب کیا گیا تھا ، اور اس میں کوئی پیش کش نہیں تھی۔

پھر بھی وقت کے پتے اننتا کے لیے ابتدائی تکمیل تک پہنچ گئے۔ کچھ سال بعد 1-11 وہ اس سرزمین میں داخل ہوا جہاں بینک نوٹ نے پہلے آتے ہیں نے آخری۔

"میرے خیال میں ہجرت کی حکمت! لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے بنارس چھوڑ دیا ہے۔" اننتا کی آنکھیں اطمینان سے چمک اٹھیں۔ وہ ابھی تک خاندانی گھونسلے میں میرے پنوں کو محفوظ رکھنے کی امید رکھتا تھا۔

بنارس میں میرا قیام بے سود نہیں تھا! مجھے وہاں وہ سب کچھ ملا جس کے لیے میرا دل چاہ رہا تھا! آپ کو یقین ہو گا کہ یہ آپ کا پنڈت یا اس کا بیٹا نہیں تھا!

اننتا نے یاد دلانے والے قہقہوں میں میرا ساتھ دیا، اسے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ بنارس کا "دعویٰ" جس کا اس نے انتخاب کیا وہ کم نظر تھا۔

"کیا؟ ہیں آپ کا منصوبہ، میرا آوارہ بھائی؟"

11-2 تاج محل کی خوبصورتی دیکھیں گے۔ یہاں،" میں نے وضاحت کی۔ "پھر ہم اپنے نئے پائے جانے والے گرو کے پاس جا رہے ہیں، جن کا سیرام پور میں ایک آستانہ ہے۔"

اننتا نے مہمان نوازی کے ساتھ ہمارے آرام کا انتظام کیا۔ شام کے وقت کئی بار میں نے دیکھا کہ اس کی نظریں عکاسی سے مجھ پر جمی ہوئی ہیں۔

"میں جانتے ہیں کہ دیکھو!" میں سوچا "اہ پلاٹ ہے پک رہا ہے!"

دی مذمت لیا جگہ دوران ہمارے جلد ناشتے

"تو آپ اپنے والد کی دولت سے بالکل آزاد محسوس کرتے ہیں؟" اننتا کی نظریں معصومانہ تھیں جب اس نے کل کی بات چیت کو دوبارہ شروع کیا۔

"میں ہوں ہوش کی میرا انحصار پر خدا."

"الفاظ سستے ہیں! زندگی نے اب تک آپ کو ڈھال بنا رکھا ہے! اگر آپ کو اپنے کھانے اور ٹھکانے کے لیے غیر مرئی ہاتھ کی طرف دیکھنے پر مجبور کیا جائے تو کیا ہو گا! آپ جلد ہی سڑکوں پر بھیک مانگنے لگیں گے!"

"کبھی نہیں! میں خدا کے بجائے راہگیروں پر بھروسہ نہیں کروں گا! وہ اپنے بندوں کے لیے بھیک کے پیالے کے علاوہ ہزار وسائل وضع کر سکتا ہے!"

"مزید بیان بازی! فرض کریں کہ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ آپ کے بے ہودہ فلسفے کو اس ٹھوس دنیا میں آزمایا جائے ؟"

"میں کرے گا متفق! کرو آپ محدود خدا کو a قیاس آرائی پر مبنی دنیا؟"

"ہم دیکھیں گے، آج آپ کو یا تو بڑا کرنے کا یا میرے اپنے خیالات کی تصدیق کرنے کا موقع ملے گا!" اننتا ایک ڈرامائی لمحے کے لیے رکا۔ پھر آہستہ اور سنجیدگی سے بولا۔

"میں تجویز کرتا ہوں کہ میں آج صبح آپ کو اور آپ کے ساتھی شاگرد جتیندر کو قریبی شہر برندابن بھیجتا ہوں۔ آپ کو ایک روپیہ بھی نہیں لینا چاہئے، آپ کو کھانا یا پیسے کے لئے بھیک نہیں مانگنا چاہئے، آپ کو اپنی حالت کسی پر ظاہر نہیں کرنی چاہئے، آپ کو اپنے کھانے کے بغیر نہیں جانا چاہئے؛ اور آپ کو برندابن میں پھنسے نہیں رہنا چاہئے۔ امتحان میں، میں آگرہ میں سب سے زیادہ حیران آدمی ہوں گا!"

"میں چیلنج قبول کرتا ہوں۔" نہ کوئی جھجک میری باتوں میں تھی نہ دل میں۔ فوری فائدہ کی شکر گزار یادیں چمک اٹھیں: لہڑی سہ اپیل کہ ذریعہ مہلک ہیضہ کا میرا علاج

مہاسیا کی تصویر؛ اما کے ساتھ لاہور کی چھت پر دو پتنگوں کا چنچل تحفہ؛ میری حوصلہ شکنی کے درمیان مناسب تعویذ؛ پنڈت کے گھر کے احاطے کے باہر نامعلوم بنارس سادھو کے ذریعے فیصلہ کن پیغام؛ الہی ماں کا وژن اور اس کی محبت کے شاندار الفاظ؛ اس نے ماسٹر مہاسایا کے ذریعے میری چھوٹی چھوٹی شرمندگیوں پر تیزی سے توجہ دی؛ آخری لمحات کی رہنمائی جس نے میرے ہائی اسکول ڈپلومہ کو عملی جامہ پہنایا؛ اور آخری نعمت، زندگی بھر کے خوابوں کی دھند سے میرا زندہ آقا۔ میں کبھی بھی اپنے "فلسفہ" کو دنیا کی سخت ثابت کرنے والی زمین پر کسی بھی جھگڑے کے برابر نہیں مان سکتا!

"آپ کی رضامندی آپ کو کریڈٹ دیتی ہے۔ میں آپ کو فوراً ٹرین تک لے جاؤں گا۔" اننتا کھلے منہ والے جتیندر کی طرف متوجہ ہوا۔ "آپ کو ایک گواہ کے طور پر ساتھ جانا چاہیے اور، بہت امکان ہے، ایک ساتھی شکار کے طور پر!"

آدھے گھنٹے بعد جتیندر اور میرے پاس ہمارے فوری سفر کے یک طرفہ ٹکٹ تھے۔ ہم نے اسٹیشن کے ایک ویران کونے میں اپنے افراد کی تلاش کے لیے عرض کیا۔ اننتا جلدی سے مطمئن ہو گیا کہ ہمارے پاس کوئی پوشیدہ ذخیرہ نہیں ہے۔ ہماری سادہ دھوتی [3-11] ضرورت سے زیادہ کچھ نہیں چھپایا۔

جیسے ہی ایمان نے مالیات کے سنگین دائروں پر حملہ کیا، میرے دوست نے احتجاجاً کہا۔ "اننتا، مجھے حفاظت کے طور پر ایک یا دو روپے دو۔ پھر میں بدقسمتی کی صورت میں تمہیں ٹیلی گراف کر سکتا ہوں۔"

"جیتندر!" میرا انزال سخت ملامت آمیز تھا۔ "اگر آپ فائنل سیکیورٹی کے طور پر کوئی رقم لیتے ہیں تو میں ٹیسٹ کے ساتھ آگے نہیں بڑھوں گا۔"

"سکوں کی جھنجھٹ کے بارے میں کچھ تسلی بخش ہے۔" جتیندر نے مزید نہیں کہا کیونکہ میں نے اسے سختی سے دیکھا۔

"مکندا، میں ہوں نہیں بے دل" اے اشارے کی عاجزی تھا کرپٹ میں اننت کا آواز یہ ہو سکتا ہے۔ ہونا کہ اس کا ضمیر اسے مار رہا تھا۔ شاید دو دیوالیہ لڑکوں کو اجنبی شہر بھیجنے کے لیے؛ شاید اس کے اپنے مذہبی شکوک و شبہات کی وجہ سے۔ "اگر کسی موقع یا فضل سے آپ برندابن آزمائش سے کامیابی کے ساتھ گزر جاتے ہیں، تو میں آپ سے کہوں گا کہ آپ مجھے اپنے شاگرد کے طور پر شروع کریں۔"

غیر روایتی موقع کو مدنظر رکھتے ہوئے اس وعدے میں ایک خاص بے ضابطگی تھی۔ ہندوستانی خاندان میں سب سے بڑا بھائی شاذ و نادر ہی اپنے جونیئرز کے سامنے جھکتا ہے۔ وہ باپ کے بعد دوسرے نمبر پر احترام اور اطاعت حاصل کرتا ہے۔ لیکن میرے تبصرے کے لیے کوئی وقت نہیں بچا۔ ہماری ٹرین روانگی کے مقام پر تھی ۔

ہماری ٹرین میلوں کا فاصلہ طے کرتے ہوئے جتیندر نے خاموشی اختیار کی۔ آخر کار اس نے خود کو بہتر بنایا۔ جھکتے ہوئے، اس نے مجھے ایک عجیب جگہ پر درد سے چوٹکا دیا۔

"مجھے کوئی نشان نظر نہیں آتا ہے کہ خدا ہمارا اگلا کھانا

فراہم کرنے والا ہے!" "چپ رہو، تھامس پر شک کرو، رب

ہمارے ساتھ کام کر رہا ہے۔"

"کیا آپ یہ بھی بندوبست کر سکتے ہیں کہ وہ جلدی کرے؟ پہلے ہی میں صرف ہمارے سامنے ہی بھوکا

ہوں، میں نے بنارس سے تاج کا مقبرہ دیکھنے کے لیے چھوڑا تھا، اپنے اندر جانے کے لیے نہیں!"

"خوش رہو، جتیندر! کیا ہمیں برندابن کے مقدس عجائبات کی پہلی جھلک نہیں ملنی چاہیے؟ 4 -11 میں بھگوان کرشن کے قدموں سے پاک زمین کو روندنے کے بارے میں سوچ کر بہت خوش ہوں۔"

ہمارے ڈبے کا دروازہ کھلا؛ دو آدمی خود بیٹھ گئے. اگلی ٹرین کا سٹاپ آخری ہو گا۔

"نوجوانوں، کیا برندابن میں تمہارے دوست ہیں؟" میرے سامنے والا اجنبی حیران کن دلچسپی لے رہا تھا۔

"کوئی نہیں، کی آپ کا کاروبار!" بدتمیزی سے میں ٹل گیا میرا نگاہیں

"آپ شاید دلوں کے چوری کرنے والے کے جادو میں اپنے خاندانوں سے دور ہو رہے ہیں۔ 5-11 میں خود عقیدت مند مزاج کا ہوں، میں یہ دیکھنا اپنا مثبت فرض سمجھوں گا کہ آپ کو اس زبردست گرمی سے کھانا ملے اور پناہ ملے۔"

گھر سے غدار سمجھنے میں غلطی کر رہے ہیں ۔"

مزید کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ ٹرین رک گئی. جیسے ہی جیتندر اور میں پلیٹ فارم پر اترے، ہمارے موقع پرست ساتھیوں نے ہمارے ساتھ ہتھیار جوڑے اور گھوڑے کی ٹیکسی کو طلب کیا۔

ہم اچھی طرح سے رکھے ہوئے میدانوں کے سدابہار درختوں کے درمیان ایک باوقار آستانے کے سامنے آگئے۔ ہمارے محسنوں کو یہاں واضح طور پر جانا جاتا تھا۔ ایک مسکراتا ہوا لڑکا ہمیں بغیر کسی تبصرے کے ایک پارلر لے گیا۔ جلد ہی ہمارے ساتھ ایک باوقار بزرگ عورت بھی شامل ہو گئی۔

"گوری ماں، شہزادے نہیں آسکتے تھے۔" ایک آدمی نے آشرم کی میزبان کو مخاطب کیا۔ "آخری لمحات میں ان کے منصوبے ناکام ہو گئے؛ وہ گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن ہم دو اور مہمانوں کو لے کر آئے ہیں۔ جیسے ہی ہم ٹرین میں ملے، میں بھگوان کرشن کے عقیدت مندوں کے طور پر ان کی طرف متوجہ ہوا۔"



(بائیں سے دائیں) جتیندر مزومدار، برندابن میں "پینی لیس ٹیسٹ" پر میرے ساتھی؛ للت دا، میرا کزن؛ سوامی کیبلانند ("شاستری مہاسایا")، میرے مقدس سنسکرت ٹیوٹر؛ میں، ایک ہائی اسکول کے نوجوان کے طور پر



آنند موئی ایم اے
دی بنگالی "خوشی پھیل گئیہ ماںہ"



ہمالیہ میں رانی کھیت کے قریب ڈرونگیری پہاڑوں میں بابا جی کے زیر قبضہ غاروں میں سے ایک۔ لاہری مہاسایا کا ایک پوتا، آنند موہن لہڑی (دائیں سے دوسرے، سفید میں) اور تین دیگر عقیدت مند اس مقدس مقام کی زیارت کر رہے ہیں۔

"الوداع، نوجوان دوست۔" ہمارے دونوں جاننے والے دروازے کی طرف چل پڑے۔ "اگر اللہ نے چاہا تو پھر ملیں گے۔"

"آپ کا یہاں استقبال ہے۔" گوری ماں اپنے دو غیر متوقع الزامات پر ماں کے انداز میں مسکرا دیے۔ "آپ اس سے بہتر دن نہیں آسکتے تھے۔ میں اس پناہ گاہ کے دو شاہی سرپرستوں کی توقع کر رہا تھا۔ کیا شرم کی بات ہے۔ اگر میرے کھانا پکانے کی تعریف کرنے والا کوئی نہیں ملا!"

ان اشتہا انگیز الفاظ کا جیتندر پر تباہ کن اثر ہوا: وہ آنسو بہا گیا۔ برندابن میں جس "ممکنہ" سے وہ ڈرتا تھا وہ شاہی تفریح کے طور پر نکل رہا تھا۔ اس کی اچانک ذہنی ایڈجسٹمنٹ اس کے لیے بہت زیادہ ثابت ہوئی۔ ہماری میزبان نے تجسس سے اس کی طرف دیکھا، لیکن کوئی تبصرہ کیے بغیر۔ شاید وہ نوعمری کی نرالی باتوں سے واقف تھی۔

دوپہر کے کھانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ گوری ما ایک کھانے کے صحن کی طرف لے گئیں، جو خوشبودار بو کے ساتھ مسالہ دار تھیں۔ وہ ساتھ والے کچن میں غائب ہوگئی۔

میں اس لمحے کا پہلے سے اندازہ لگا رہا تھا۔ جتیندر کی اناٹومی پر مناسب جگہ کا انتخاب کرتے ہوئے، میں نے ایک چٹکی بھری جو اس نے مجھے ٹرین میں دی تھی۔

"شک کرنا تھامس، دی رب کام میں a جلدی کرو بھی!"

میزبان پنکھا لے کر دوبارہ داخل ہوئی ۔ اس نے مستقل طور پر مشرقی فیشن میں ہماری طرح ہمیں فین کیا۔ آرائشی کمبل والی نشستوں پر بیٹھا ہوا ہے۔ آشرم کے شاگرد تقریباً تیس کورسز کے ساتھ یہاں سے گزرے۔ "کھانے" کے بجائے، وضاحت صرف "شاندار ریسٹ" ہو سکتی ہے۔ اس سیارے پر آنے کے بعد، جیتندر اور میں نے اس سے پہلے کبھی اس طرح کے پکوان نہیں چکھے تھے۔

"درحقیقت شہزادوں کے لیے پکوان موزوں ہیں، عزت مآب ماں! آپ کے شاہی سرپرستوں کو اس ضیافت میں شرکت کرنے سے زیادہ کیا ضروری ہو سکتا تھا، میں سوچ بھی نہیں سکتا! آپ نے ہمیں ایک یادداشت دی ہے۔ زندگی بھر!"

اننتا کی ضرورت کے مطابق ہم خاموش رہے۔ ہم اس مہربان خاتون کو یہ نہیں بتا سکے کہ ہمارے شکریہ کی دوہری اہمیت ہے۔ ہمارا اخلاص کم از کم پیٹنٹ تھا۔ ہم اس کے آشیرواد اور ہرمیٹیج کو دوبارہ دیکھنے کی پرکشش دعوت کے ساتھ روانہ ہوئے۔

باہر گرمی بے رحم تھی۔ میں اور میرے دوست نے آشرم کے گیٹ پر ایک پروردہ کدمبہ کے درخت کی پناہ گاہ بنائی۔ تیز الفاظ کے بعد؛ جیتندر ایک بار پھر شکوک و شبہات میں گھرے ہوئے تھے۔

"آپ نے مجھے ایک اچھی الجھن میں ڈال دیا ہے! ہمارا لنچ صرف اتفاقی خوش قسمتی تھا! ہم اس شہر کے نظارے کیسے دیکھ سکتے ہیں، ہمارے درمیان ایک بھی ٹکڑا نہیں ہے؟ اور زمین پر آپ مجھے اننتا کی طرف واپس کیسے لے جائیں گے؟"

"تم خدا کو جلدی بھول جاؤ، اب تمہارا پیٹ بھر گیا ہے۔" میرے الفاظ، تلخ نہیں، الزامی تھے۔ الٰہی نعمتوں کے لیے انسانی یادداشت کتنی مختصر ہے! کوئی ایسا آدمی زندہ نہیں جس نے اپنی چند دعائیں قبول نہ کی ہوں۔

"میں ہوں نہیں امکان کو بھول جاؤ میرا حماقت میں مہم جوئی باہر کے ساتھ a پاگل پسند تم!"

"ہو خاموش جتیندر! دی ایک ہی رب ڈبلیو ایچ او کھلایا ہم مرضی دکھائیں ہم برندابن، اور واپسی ہم کو آگرہ۔"

ایک ہلکا پھلکا سا نوجوان تیزی سے قریب آیا۔ ہمارے درخت کے نیچے رک کر وہ میرے سامنے جھک گیا۔

"رہنما بننے کی اجازت دیں ۔"

کسی ہندوستانی کا پیلا ہونا شاید ہی ممکن ہے، لیکن جتیندر کا چہرہ اچانک بیمار ہو گیا۔ میں نے شائستگی سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

"تم یقیناً مجھے نکال نہیں رہے ہو؟" اجنبی کا الارم کسی بھی دوسرے حالات میں مزاحیہ ہوتا ۔

"کیوں؟ نہیں؟"

"آپ میرے گرو ہیں۔" اس کی نظریں مجھے بھروسے سے ڈھونڈ رہی تھیں۔ "میری دوپہر کی عقیدتوں کے دوران، بابرکت بھگوان کرشنا ایک خواب میں نظر آئے۔ اس نے مجھے اسی درخت کے نیچے دو چھوڑی ہوئی شخصیتیں دکھائیں، ایک چہرہ آپ کا تھا، میرے مالک! اکثر میں نے اسے مراقبہ میں دیکھا ہے! اگر آپ میری عاجزانہ خدمات کو قبول کرتے ہیں تو کیا خوشی ہوگی!"

"میں بھی خوش ہوں کہ تم نے مجھے پایا۔ نہ تو خدا نے اور نہ ہی انسان نے ہمیں چھوڑا ہے!" اگرچہ میں بے حرکت تھا، میرے سامنے بے چین چہرے دیکھ کر مسکرا رہا تھا، لیکن ایک باطنی سجدے نے مجھے الہی قدموں میں ڈال دیا۔

"پیار۔۔۔۔ دوستو مرضی آپ نہیں عزت میرا گھر کے لیے a ملاحظہ کریں؟"

"آپ مہربان ہیں، لیکن منصوبہ ناقابل عمل ہے۔ ہم پہلے ہی آگرے میں میرے بھائی کے

مہمان ہیں۔" "کم از کم مجھے اپنے ساتھ برندابن کی سیر کی یادیں دو۔"

میں نے بخوشی رضامندی دی۔ نوجوان، جس نے اپنا نام پرتاپ چٹرجی بتایا، گھوڑا گاڑی کی تعریف کی۔ ہم نے مدن موہنا مندر اور دیگر کرشنا کے مزارات کا دورہ کیا۔ جب ہم اپنے مندر کی عبادت میں تھے تو رات ڈھل گئی۔

"معاف کرنا جب تک مجھے سندیش مل جائے. " [6-11] پرتاپ ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک دکان میں داخل ہوا۔ جتیندر اور میں چوڑی گلی میں گھوم رہے تھے، اب نسبتاً ٹھنڈک میں بھیڑ تھی۔ ہمارا دوست کچھ عرصے غائب رہا لیکن آخر کار بہت سے مٹھائیوں کے تحفے لے کر واپس آگیا۔

"براہ کرم مجھے یہ مذہبی قابلیت حاصل کرنے کی اجازت دیں۔" پرتاپ التجا کرتے ہوئے مسکرایا جب اس نے آگرے جانے کے لیے روپے کے نوٹوں کا بنڈل اور دو ٹکٹیں اٹھا رکھی تھیں۔

میری قبولیت کی تعظیم غیر مرئی ہاتھ کے لیے تھی۔ اننتا کا مذاق اڑایا، کیا اس کا فضل ضرورت سے زیادہ نہیں تھا؟

ہم تلاش کیا باہر a الگ تھلگ جگہ قریب دی اسٹیشن

"پرتاپ، میں آپ کو جدید دور کے سب سے بڑے یوگی لاہری مہاسایا کی کریا میں تعلیم دوں گا۔ ان کی تکنیک آپ کے گرو ہو گی۔"

آغاز آدھے گھنٹے میں اختتام پذیر ہوا۔ " کریے تمہاری چنتامنی ہے، " [7-11] میں نے نئے طالب علم سے کہا۔ "وہ تکنیک، جو آپ دیکھ رہے ہیں کہ سادہ ہے، انسان کو تیز کرنے کے فن کو مجسم کرتی ہے۔۔۔

روحانی ارتقاء. ہندو صحیفے سکھاتے ہیں کہ جنم لینے والی انا کو مایا سے آزادی حاصل کرنے کے لیے دس لاکھ سال درکار ہوتے ہیں ۔ اس قدرتی مدت کو کریا یوگا کے ذریعے بہت مختصر کیا جاتا ہے ۔ جس طرح جگادیس چندر بوس نے یہ ثابت کیا ہے کہ پودوں کی نشوونما اس کی معمول کی رفتار سے کہیں زیادہ تیز ہو سکتی ہے، اسی طرح انسان کی نفسیاتی نشوونما بھی ایک باطنی سائنس کے ذریعے تیز ہو سکتی ہے۔ اپنے عمل میں وفادار رہیں۔ آپ تمام گرووں کے گرو کے پاس جائیں گے۔"

"میں اس یوگک کلید کو تلاش کرنے کے لیے لے جایا گیا ہوں، جس کی طویل تلاش تھی!" پرتاپ سوچ سمجھ کر بولا۔ "میرے حسی بندھنوں پر اس کا غیر متزلزل اثر مجھے اعلیٰ دائروں کے لیے آزاد کر دے گا۔ بھگوان کرشنا کا آج کا وژن صرف میری سب سے اچھی بھلائی کا مطلب ہوسکتا ہے۔"

ہم کچھ دیر خاموش بیٹھے رہے، پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اسٹیشن کی طرف بڑھے۔ ٹرین میں سوار ہوتے ہی خوشی میرے اندر تھی، لیکن یہ جیتندر کے آنسوؤں کا دن تھا۔ پرتاپ کو میری پیار بھری الوداعی میرے دونوں ساتھیوں کی آہیں بھرتی ہوئی آوازوں سے گونج رہی تھی۔ اس سفر نے جیتندر کو ایک بار پھر غم کے عالم میں پایا۔ اس بار اپنے لیے نہیں بلکہ اپنے خلاف۔

"کیسے؟ اتلی میرا اعتماد! میرا دل ہے رہا پتھر! کبھی نہیں میں مستقبل کرے گا میں شک خدا کا تحفظ!"

آدھی رات قریب آ رہی تھی۔ دو "سنڈریلا"، جو بے دردی سے بھیجے گئے، اننتا کے بیڈروم میں داخل ہوئے۔ اس کا چہرہ، جیسا کہ اس نے وعدہ کیا تھا، حیرانی میں مطالعہ تھا۔ میں نے خاموشی سے میز پر روپوں کی بارش کردی۔

"جیتندر، سچ!" اننتا کا لہجہ طنزیہ تھا۔ "کیا یہ نوجوان ایک ہولڈ اپ نہیں کر رہا ہے؟" لیکن جیسے ہی

یہ کہانی سامنے آئی، میرا بھائی سنجیدہ ہو گیا، پھر پختہ ہو گیا۔

"طلب اور رسد کا قانون میرے خیال سے کہیں زیادہ لطیف دائروں میں پہنچ جاتا ہے۔" اننتا نے ایک روحانی جوش کے ساتھ بات کی جو پہلے کبھی قابل توجہ نہیں تھی۔ "میں پہلی بار سمجھ رہا ہوں کہ دنیا کی تماشوں اور بیہودہ ذخیروں سے تمہاری بے حسی ہے۔"

دیر سے، میرے بھائی نے اصرار کیا کہ وہ دکشا 8-11 وصول کریں۔ کریا یوگا میں "گرو" مکندا کو ایک ہی دن میں دو غیر مطلوب شاگردوں کی ذمہ داری اٹھانی پڑی۔

اگلی صبح کا ناشتہ ہم آہنگی کے ساتھ کھایا گیا جو ایک دن پہلے غائب تھا۔ میں جیتندر کو دیکھ کر مسکرایا۔

"تم کرے گا نہیں ہونا دھوکہ دیا کی دی تاج چلو ہم دیکھیں یہ پہلے شروع کے لیے سیرامپور۔"

اننتا کو الوداع کرتے ہوئے، میں اور میرا دوست آگرہ، تاج محل کی شان سے بہت پہلے تھے۔ سفید سنگ مرمر سورج میں چمکتا ہے، یہ خالص توازن کا ایک نقطہ نظر ہے. بہترین ترتیب گہرا صنوبر، چمکدار لان، اور پرسکون جھیل ہے۔ نیم قیمتی پتھروں سے جڑی لیس نما نقش و نگار کے ساتھ اندرونی حصہ شاندار ہے۔ نازک چادریں اور طومار پیچیدہ طور پر سنگ مرمر، بھورے اور بنفشی سے نکلتے ہیں۔ گنبد کی روشنی شہنشاہ شاہ جہاں اور ممتاز محل کے مقبرے پر پڑتی ہے، جو اس کے دائرے اور اس کے دل کی ملکہ ہے۔

کافی کی دیکھنے والا! میں تھا آرزو کے لیے میرا گرو جتیندر اور میں تھے جلد ہی سفر جنوب کی طرف سے

ٹرین کی طرف بنگال

"مکنڈا، میں نے کئی مہینوں سے اپنے گھر والوں کو نہیں دیکھا۔ میں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے، شاید بعد میں میں سیرام پور میں تمہارے آقا سے ملوں۔"

میرا دوست، جسے ہلکے پھلکے مزاج کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے، مجھے کلکتہ میں چھوڑ گیا۔ لوکل ٹرین کے ذریعے میں جلد ہی سیرام پور پہنچ گیا، جو شمال میں بارہ میل ہے۔

میرے اوپر حیرت کی ایک لہر دوڑ گئی جب میں نے محسوس کیا کہ بنارس میں میرے گرو سے ملاقات کو اٹھائیس دن گزر چکے ہیں۔ "تم چار ہفتوں میں میرے پاس آؤ گے!" میں یہاں تھا، دل دھڑک رہا تھا، خاموش رائے گھاٹ لین پر اس کے صحن میں کھڑا تھا۔ میں پہلی بار اس ہرمیٹیج میں داخل ہوا جہاں مجھے اگلے دس سالوں کا بہترین حصہ ہندوستان کے جیناوتار ، " حکمت کے اوتار" کے ساتھ گزارنا تھا۔

11-1 : دیکھیں باب 25

11-2 : دی عالمی شہرت یافتہ مقبرہ..

11-3 : اے دھوتی - کپڑا ہے گرہ دار ارد گرد دی کمر اور احاطہ کرتا ہے دی ٹانگیں..

11-4 : برندابن، میں دی مترا ضلع کی متحدہ صوبہ، ہے دی ہندو یروشلم؛ یہاں رب کرشنا۔ دکھایا گیا اس کی عظمتیں بنی نوع انسان کے فائدے کے لیے ..

11-5 : ہری; ایک پیار کرنے والا نام کی طرف سے جو رب کرشنا۔

ہے جانا جاتا ہے کو اس کا عقیدت مند 11-6: ایک ہندوستانی میٹھا

..

11-7 : اے افسانوی منی کے ساتھ طاقت کو گرانٹ خواہشات

11-8 : روحانی آغاز سے دی سنسکرت جڑ دکش ، کو وقف اپنے آپ کو

باب: 12

سال میں میرا ماسٹرز ہرمیٹیج

"آپ آگئے ہیں؟" سری یکتیشور نے بالکونی والے بیٹھے کمرے کے فرش پر شیر کی کھال سے میرا استقبال کیا۔ اس کی آواز سرد تھی، اس کا انداز غیر جذباتی تھا۔

"ہاں، پیارے ماسٹر، میں ہوں یہاں کو پیروی کریں تم" گھٹنے ٹیکنا، میں چھوا اس کا پاؤں

"کیسے؟ کر سکتے ہیں کہ ہو آپ نظر انداز کرنا میرا خواہشات"

"نہیں طویل، گروجی! آپ کا خواہش کرے گا ہونا میرا قانون!"

"یہ بہتر ہے! اب میں تمہاری زندگی کی ذمہ داری سنبھال سکتا

ہوں۔" "میں خوشی سے بوجھ منتقل کرتا ہوں، ماسٹر۔"

"پھر میری پہلی درخواست یہ ہے کہ تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس آؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کلکتے کے کالج میں داخل ہو جاؤ۔ تمہاری تعلیم جاری رکھی جائے۔"

"بہت خوب جناب۔" میں نے اپنی پریشانی چھپا لی۔ کیا غیر معمولی کتابیں برسوں میرا پیچھا کریں گی؟ پہلے باپ، اب سری یکتیشور!

"کسی دن آپ مغرب میں جائیں گے۔ یہاں کے لوگ ہندوستان کی قدیم دانشمندی کو زیادہ قبول کریں گے اگر عجیب ہندو استاد کے پاس یونیورسٹی کی ڈگری ہے۔"

"آپ بہتر جانتے ہیں گروجی۔" میری اداسی دور ہو گئی۔ مغرب کا حوالہ مجھے حیران کن، دور دراز محسوس ہوا۔ لیکن فرمانبرداری سے ماسٹر کو خوش کرنے کا میرا موقع بہت ہی فوری تھا۔

"تم مرضی ہونا قریب میں کلکتے؛ آو یہاں جب بھی آپ تلاش کریں وقت."

"اگر ممکن ہو تو ہر روز، ماسٹر! شکر گزار ہوں کہ میں اپنی زندگی کی ہر تفصیل میں آپ کا اختیار قبول کرتا ہوں- ایک شرط پر۔"

"ہاں؟"

"وہ۔۔۔ آپ وعدہ کو ظاہر کرنا خدا کو میں!"

ایک گھنٹے تک زبانی ہاتھا پائی ہوئی۔ آقا کا کلام جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ یہ ہلکے سے نہیں دیا جاتا ہے. عہد کے مضمرات وسیع مابعد الطبیعاتی منظر کو کھولتے ہیں۔ ایک گرو کو خالق کے ساتھ درحقیقت مباشرت کی شرائط پر ہونا چاہیے اس سے پہلے کہ وہ اسے ظاہر کرنے کا پابند کر سکے! میں نے سری یکتیشور کی الہی اتحاد کو محسوس کیا، اور ان کے شاگرد کے طور پر، اپنے فائدے کو دبانے کا عزم کیا۔

"آپ سخت مزاج ہیں!" پھر ماسٹر کی رضامندی کے ساتھ ہمدردی کی آواز آئی: "تمہاری خواہش کو

میری خواہش رہنے دو۔"

عمر بھر کا سایہ میرے دل سے اٹھا۔ مبہم تلاش، یہاں اور یون، ختم ہو چکی تھی۔ مجھے ایک سچے گرو میں ابدی پناہ مل گئی تھی۔

"آؤ، میں تمہیں ہجرت دکھاتا ہوں۔" ماسٹر اپنی ٹائیگر چٹائی سے اٹھا۔ میں نے اپنے بارے میں دیکھا میری نگاہیں حیرت سے دیوار کی تصویر پر پڑی، جس پر چمیلی کے اسپرے سے مالا مال تھا۔

"لاہری مہاسیا!"

"ہاں، میرے خدائی گرو۔" سری یکتیشور کا لہجہ عقیدت سے بھرپور تھا۔ "وہ انسان اور یوگی کے طور پر، کسی بھی دوسرے استاد سے بڑا تھا جس کی زندگی میری تحقیقات کے دائرے میں آئی تھی۔"

میں خاموشی سے جانی پہچانی تصویر کے سامنے جھک گیا۔ روح کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اس بے مثال آقا کو جس نے میری بچپن میں برکت دی، اس گھڑی تک میرے قدموں کی رہنمائی کی۔

اپنے گرو کی قیادت میں، میں نے گھر اور اس کے میدانوں میں ٹہلایا۔ بڑا، قدیم اور اچھی طرح سے تعمیر شدہ، ہرمیٹیج ایک بڑے ستون والے صحن سے گھرا ہوا تھا۔ بیرونی دیواریں کائی سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ کبوتر فلیٹ سرمئی چھت پر پھڑپھڑا رہے تھے، غیر رسمی طور پر آشرم کے کوارٹرز کو بانٹ رہے تھے۔ ایک پچھلا باغ جیک فروٹ، آم اور پودے کے درختوں سے خوشگوار تھا۔ دو منزلہ عمارت میں بالائی کمروں کی بالکونیاں تین اطراف سے صحن کی طرف تھیں۔ ماسٹر نے کہا کہ ایک وسیع گراؤنڈ فلور ہال، جس کی اونچی چھت کو کالونیڈز کی مدد سے استعمال کیا گیا تھا، خاص طور پر درگا پوجا کے سالانہ تہواروں کے دوران ہ 1-12 ایک تنگ سیڑھی سری یکتیشور کے بیٹھنے کے کمرے تک جاتی تھی، جس کی چھوٹی بالکونی گلی کو نظر انداز کرتی تھی۔ آشرم صاف طور پر سجا ہوا تھا۔ سب کچھ سادہ، صاف اور مفید تھا۔ کئی مغربی طرز کی کرسیاں، بینچ اور میزیں ثبوت میں تھیں۔

ماسٹر صاحب نے مجھے رات رہنے کی دعوت دی۔ سبزی کے سالن کا عشائیہ دو نوجوان شاگردوں نے پیش کیا جو وراثت کی تربیت حاصل کر رہے تھے۔

"گرو جی، مجھے اپنی زندگی کے بارے میں کچھ بتائیں۔" میں اس کے شیر کی کھال کے قریب ایک تنکے کی چٹائی پر بیٹھا تھا۔ دوستانہ ستارے بہت قریب تھے، ایسا لگتا تھا کہ بالکونی سے پرے ہیں۔

"میرا خاندانی نام پریا ناتھ کرار تھا۔ میں 2-12 سال پیدا ہوا تھا۔ یہاں سیرام پور میں، جہاں والد ایک امیر تاجر تھے۔ اس نے مجھے یہ آبائی حویلی چھوڑ دی ہے، جو اب میرا آقا ہے۔ میری رسمی تعلیم بہت کم تھی۔ میں نے اسے سست اور اتلی پایا۔ ابتدائی جوانی میں، میں نے ایک گھر والے کی ذمہ داریاں نبھائیں، اور میری ایک بیٹی ہے، جو اب شادی شدہ ہے۔ میری درمیانی زندگی ہدایت سے نوازی گئی لاہری مہاسایا کا۔ میری بیوی کے انتقال کے بعد، میں نے سوامی آرڈر میں شمولیت اختیار کی اور اس کا نیا نام حاصل کیا۔ سری یکتیشور گری۔ 3-12 یہ میری سادہ تاریخیں ہیں۔"

ماسٹر میرے بے چین چہرے پر مسکرائے۔ تمام سوانحی خاکوں کی طرح ان کے کلام نے بھی باطنی انسان کو ظاہر کیے بغیر ظاہری حقائق پیش کیے تھے۔

"گرو جی، میں کروں گا پسند کو سنو کچھ کہانیاں کی آپ کا بچپن."

"میں آپ کو چند ایک اخلاقیات کے ساتھ بتاؤں گا!" اس کی وارننگ سے سری یکتیشور کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ "میری ماں نے ایک بار مجھے تاریک کوٹھری میں ایک بھوت کی خوفناک کہانی سنا کر ڈرانے کی کوشش کی۔ وہاں فوراً، اور بھوت کے چھوٹ جانے پر اپنی مایوسی کا اظہار کیا۔ ماں نے مجھے کبھی ایک اور خوفناک کہانی نہیں سنائی۔ اخلاق: چہرے پر خوف دیکھو یہ آپ کو پریشان کرنا چھوڑ دے گا۔

"ایک اور ابتدائی یادداشت پڑوسی سے تعلق رکھنے والے بدصورت کتے کے لئے میری خواہش ہے۔ میں نے اس کتے کو حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر والوں کو ہفتوں تک ہنگامہ آرائی میں رکھا۔ میرے کان پالتو جانوروں کی پیشکشوں سے بہرے ہو گئے تھے جن کی ظاہری شکل زیادہ تھی۔

"تیسری کہانی نوجوانوں کے ذہن کی پلاسٹکیت سے متعلق ہے۔ میں نے اپنی والدہ کو گاہے بگاہے یہ کہتے سنا: 'جو شخص کسی کے ماتحت نوکری قبول کرتا ہے وہ غلام ہے۔' یہ تاثر اتنا پختہ ہو گیا کہ میں نے اپنی شادی کے بعد تمام عہدوں سے انکار کر دیا، میں نے اپنے خاندان کے وقفوں کو اراضی میں لگا کر خرچ کیا: اچھی اور مثبت تجاویز حساس کو ہدایت دیں۔ بچوں کے کان. ان کے ابتدائی خیالات طویل عرصے تک تیزی سے نقش رہتے ہیں۔"

ماسٹر خاموشی میں ڈوب گئے۔ آدھی رات کے قریب وہ مجھے ایک تنگ چارپائی کی طرف لے گئے۔ میرے گرو کی چھت کے نیچے پہلی رات نیند اچھی اور پیاری تھی۔

کریا یوگا شروع کرنے کے لیے اگلی صبح کا انتخاب کیا ۔ وہ تکنیک جو میں نے پہلے ہی لاہری مہاسایا فادر کے دو شاگردوں اور میرے ٹیوٹر سوامی کبلانند سے حاصل کر لی تھی لیکن ماسٹر کی موجودگی میں میں نے طاقت کو بدلتی ہوئی محسوس کی۔ اُس کے لمس سے میرے وجود پر ایک بڑی روشنی پڑی، جیسے بے شمار سورج ایک ساتھ جل رہے ہوں۔ ناقابلِ تسخیر خوشیوں کا سیلاب، جو میرے دل کو ایک اندرونی مرکز تک لے گیا، اگلے دن بھی جاری رہا۔ اس دوپہر کا وقت ہو چکا تھا اس سے پہلے کہ میں اپنے آپ کو وراثت کو چھوڑنے کے لیے لا سکوں۔

"تم تیس دن میں واپس آؤ گے۔" جیسے ہی میں اپنے کلکتے کے گھر پہنچا، ماسٹر کی پیشین گوئی کی تکمیل میرے ساتھ داخل ہوئی۔ میرے رشتے داروں میں سے کسی نے بھی وہ نکتہ چینی نہیں کی جس سے مجھے "اُڑتے ہوئے پرندے" کے دوبارہ ظاہر ہونے کا خدشہ تھا۔

میں نے اپنے چھوٹے سے اٹاری پر چڑھ کر پیار بھری نظریں ڈالیں، جیسے کسی زندہ موجودگی پر۔ "آپ نے میرے مراقبے، اور میری سادھنا کے آنسوؤں اور طوفانوں کو دیکھا ہے ۔ اب میں اپنے الہی استاد کی بندرگاہ پر پہنچ گیا ہوں۔"

"بیٹا میں ہم دونوں کے لیے خوش ہوں۔" میں اور والد شام کو ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ "آپ کو مل گیا ہے۔ آپ کے گرو، جیسا کہ معجزاتی انداز میں میں نے ایک بار اپنا اپنا پایا۔ لہڑی مہاسایا کا مقدس ہاتھ ہماری زندگیوں کی حفاظت کر رہا ہے۔ آپ کے آقا نے کوئی ناقابل رسائی ہمالیائی سنت ثابت نہیں کیا، بلکہ ایک قریب قریبے میری دعاؤں کا جواب دیا گیا ہے: آپ کو خدا کی تلاش میں مستقل طور پر ہٹا دیا گیا ہے۔ میری نظر سے۔"

والد بھی خوش تھے کہ میری باقاعدہ پڑھائی دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ اس نے مناسب انتظامات کئے۔ اگلے دن کلکتے کے سکاٹش چرچ کالج میں میرا داخلہ ہوا۔

مبارک مہینے گزر گئے۔ میرے قارئین نے بلاشبہ یہ قیاس آرائی کی ہے کہ مجھے کالج کے کلاس رومز میں بہت کم دیکھا گیا تھا۔ سیرامپور کے ہرمیٹیج نے ایک ایسا لالچ پکڑا ہوا تھا جو بہت زیادہ ناقابل تلافی تھا۔ ماسٹر نے بغیر کسی تبصرے کے میری ہر جگہ موجودگی کو قبول کر لیا۔ میری تسلی کے لیے، وہ شاذ و نادر ہی ہال آف لرننگ کا حوالہ دیتے تھے۔ اگرچہ یہ سب کے لیے واضح تھا کہ میں کسی اسکالر کے لیے کبھی نہیں کٹا، لیکن میں وقتاً فوقتاً کم از کم پاسنگ گریڈ حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔

آشرم میں روزمرہ کی زندگی آسانی سے گزرتی تھی، کبھی کبھار ہی مختلف ہوتی تھی۔ میرا گرو فجر سے پہلے بیدار ہو گیا۔ لیٹ کر یا کبھی بستر پر بیٹھ کر سمادھی کی حالت میں داخل ہو گئے ۔ [4-12] ماسٹر کب بیدار ہوا تھا اس کا پتہ لگانا خود سادگی تھی: زبردست خراٹے کا اچانک رک جانا۔ [5-12] ایک یا دو سانس؛ شاید ایک جسمانی تحریک. پھر سانس لینے کی بے آواز حالت: وہ گہری یوگک خوشی میں تھا۔

ناشتہ کیا نہیں پیروی پہلے آیا a طویل چلنا کی طرف سے دی گنگا. وہ صبح ٹہلنا کے ساتھ میرا

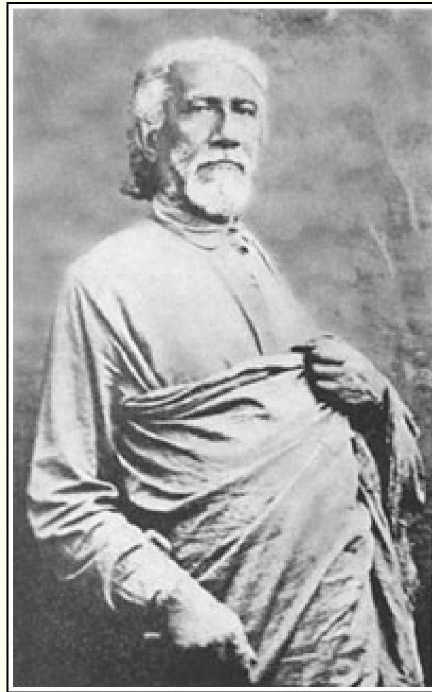
گرو - کتنا حقیقی اور وشد اب بھی! یادداشت کی آسان قیامت میں، میں اکثر اپنے آپ کو اس کے ساتھ پاتا ہوں: ابتدائی سورج دریا کو گرم کر رہا ہے۔ اس کی آواز گونجتی ہے، حکمت کی صداقت سے مالا مال ہے۔

ایک غسل؛ پھر دوپہر کا کھانا. اس کی تیاری، ماسٹر کی روزانہ کی ہدایات کے مطابق، نوجوان شاگردوں کا محتاط کام تھا۔ میرا گرو سبزی خور تھا۔ راہبیت اختیار کرنے سے پہلے، تاہم، اس نے انڈے اور مچھلی کھائی تھی۔ طلباء کو ان کا مشورہ یہ تھا کہ کسی بھی سادہ غذا پر عمل کریں جو کسی کے آئین کے مطابق ہو۔

ماسٹر کھایا تھوڑا اکثر چاول رنگین کے ساتھ ہلدی یا رس کی چقندر یا پالک اور ہلکے سے بھینس کے گھی یا پگھلے ہوئے مکھن کے ساتھ چھڑکیں ۔ کسی اور دن اس کے پاس دال یا چنا ہو سکتا ہے 6 -12 سبزیوں کے ساتھ سالن. میٹھے کے لیے، چاول کی کھیر کے ساتھ آم یا نارنجی، یا جیک فروٹ کا رس۔

زائرین دوپہر کو نمودار ہوئے۔ ایک مستحکم ندی دنیا سے ہرمیٹیج سکون میں بہہ گئی۔ ہر ایک کو ماسٹر میں یکساں شائستگی اور مہربانی ملتی ہے۔ ایک آدمی جس نے اپنے آپ کو روح کے طور پر محسوس کیا ہے، جسم یا انا نہیں، باقی انسانیت پہلو کی ایک حیرت انگیز مماثلت کو فرض کرتی ہے۔

دی غیر جانبداری کی سنتوں ہے جڑیں میں حکمت ماسٹرز نے فرار مایا اس کا متبادل عقل اور بیوقوفی کے چہروں پر اب کوئی اثر انگیز نظر نہیں آتی۔ سری یکتیشور نے ان لوگوں پر کوئی خاص خیال نہیں رکھا جو طاقتور یا کام یاب تھے۔ نہ ہی اس نے دوسروں کو ان کی غربت یا ناخواندگی کی وجہ سے برا بھلا کہا۔ وہ ایک بچے کی سچائی کی باتوں کو احترام سے سنتا، اور کھلے عام مغرور پنڈت کو نظر انداز کرتا۔



میرا ماسٹر، ایس آر آئی یکتیشور
شاگرد کی لہڑی مہاسایا

رات کے آٹھ بجے رات کے کھانے کا وقت تھا، اور کبھی کبھی دیر سے مہمان ملتے تھے۔ میرا گرو خود کو اکیلے کھانے کا بہانہ نہیں کرے گا۔ کسی نے اپنے آشرم کو بھوکا یا غیر مطمئن نہیں چھوڑا۔ سری یکتیشور

نقصان میں، غیر متوقع زائرین سے کبھی مایوس نہیں ہوئے؛ کم خوراک ان کے وسائل کی رہنمائی میں ضیافت بنتی تھی۔ اس کے باوجود وہ اقتصادی تھا۔ اس کے معمولی فنڈز بہت دور چلے گئے۔ "اپنے پرس میں آرام سے رہو،" وہ اکثر کہا کرتا تھا۔ "اسراف آپ کو تکلیف خریدے گا" چاہے ہرمیٹیج تفریح کی تفصیلات میں، یا اس کی تعمیر اور مرمت کا کام، یا دیگر عملی خدشات، ماسٹر نے تخلیقی جذبے کی اصلیت کو ظاہر کیا۔

شام کی خاموشی اکثر میرے گرو کی تقریروں میں سے ایک، وقت کے خلاف خزانے لے کر آتی تھی۔ اس کی ہر بات کو حکمت سے ناپا اور چھینا جاتا تھا۔ ایک شاندار خود اعتمادی نے اس کے اظہار کے انداز کو نشان زد کیا: یہ تھا منفرد وہ بولا کہ طور پر کوئی نہیں دوسرے میں میرا تجربہ کبھی بولا اس کا خیالات کو امتیازی سلوک کے نازک توازن میں تولا گیا اس سے پہلے کہ وہ ان کو ظاہری لباس کی اجازت دیتا۔ سچائی کا جوہر، ایک جسمانی پہلو کے ساتھ بھی ہمہ جہت، روح کی خوشبو کی طرح اس سے نکلا۔ میں ہمیشہ ہوش میں تھا کہ میں ایک زندہ مظہر کی موجودگی میں ہوں۔ خدا کا اس کی الوہیت کے وزن نے خود بخود میرا سر اس کے سامنے جھکا دیا۔

اگر دیر سے آنے والے مہمانوں کو پتہ چلا کہ سری یکتیشور لامحدود کے ساتھ مگن ہو رہے ہیں، تو اس نے جلدی سے انہیں بات چیت میں مشغول کر دیا۔ وہ ایک پوز مارنے، یا اس کے اندرونی واپسی flaunting کے قابل نہیں تھا. خُداوند کے ساتھ ہمیشہ ایک، اُس کو میل جول کے لیے الگ وقت کی ضرورت نہیں تھی۔ ایک خود شناس ماسٹر پہلے ہی مراقبہ کے قدم کو پیچھے چھوڑ چکا ہے۔ "پھول تب گرتا ہے جب پھل نظر آتا ہے۔" لیکن سنت اکثر شاگردوں کی حوصلہ افزائی کے لیے روحانی شکلوں سے چمٹے رہتے ہیں۔

جوں جوں آدھی رات قریب آتی گئی، میرا گرو شاید ایک بچے کی فطری حالت کے ساتھ ایک جھنجھلاہٹ میں گر جائے۔ بستر کے بارے میں کوئی ہلچل نہیں تھی۔ وہ اکثر ایک تنگ ڈیوین پورٹ پر بغیر تکیے کے لیٹ جاتا تھا۔ اس کی روایتی ٹائیگر اسکن سیٹ کا پس منظر تھا۔

رات بھر فلسفیانہ بحث نایاب نہیں تھی۔ کوئی بھی شاگرد دلچسپی کی شدت سے اسے طلب کر سکتا ہے۔ تب میں نے نہ تھکاوٹ محسوس کی، نہ نیند کی خواہش۔ ماسٹر کے زندہ الفاظ کافی تھے۔ "اوہ، یہ فجر ہے! چلو گنگا کے کنارے چلتے ہیں۔" اس طرح رات کی اصلاح کے میرے بہت سے ادوار کا خاتمہ ہوا۔

سری یکتیشور کے ساتھ میرے ابتدائی مہینوں کا اختتام ایک مفید سبق پر ہوا- "مچھر کو کیسے شکست دی جائے۔" گھر میں میرا خاندان ہمیشہ رات کو حفاظتی پردے استعمال کرتا تھا۔ میں یہ جان کر پریشان ہو گیا۔ سیرامپور کے آستانے کی خلاف ورزی میں اس دانشمندانہ رسم کا احترام کیا گیا۔ اس کے باوجود کیڑے مکمل رہائش میں تھے۔ مجھے سر سے پاؤں تک کاٹا گیا۔ میرے گرو کو مجھ پر ترس آیا۔

"اپنے لیے ایک پردہ خرید لو اور میرے لیے بھی۔" اس نے ہنستے ہوئے مزید کہا، "اگر تم صرف ایک خریدو گے تو اپنے لیے، تمام مچھر مجھ پر اکتفا کریں گے!"

میں تعمیل کرنے کے لئے شکر گزار تھا۔ ہر رات جو میں نے سیرام پور میں گزاری، میرے گرو مجھ سے سونے کے وقت پردوں کا بندوبست کرنے کو کہتے۔

ایک شام مچھر خاص طور پر خطرناک تھے۔ لیکن ماسٹر اپنی معمول کی ہدایات جاری کرنے میں ناکام رہے۔ میں نے گھبرا کر کیڑوں کی متوقع گنگناہٹ سنی۔ بستر پر لیٹ کر میں نے ان کی عمومی سمت میں کفارہ کی دعا کی۔ آدھے گھنٹے بعد، میں نے اپنے گرو کی توجہ مبذول کرنے کے لیے ڈھونگ سے کھانسی کی۔ میں نے سوچا کہ میں کاٹنے اور خاص طور پر گانے والے ڈرون سے پاگل ہو جاؤں گا کیونکہ

مچھر خونخوار رسمیں مناتے ہیں

ماسٹر کی طرف سے کوئی ردعمل نہیں؛ میں احتیاط سے اس کے قریب پہنچا؛ وہ سانس نہیں لے رہا تھا۔ یہ یوگک ٹرانس میں ان کے بارے میں میرا پہلا مشاہدہ تھا۔ اس نے مجھے خوف سے بھر دیا۔

"اس کا دل ناکام ہو گیا ہوگا!" میں نے اس کی ناک کے نیچے آئینہ رکھا۔ کوئی سانس کی بخارات نظر نہیں آئی۔ دوگنا یقینی بنانے کے لیے، میں نے منٹوں کے لیے اس کا منہ اور نتھنے اپنی انگلیوں سے بند کر لیے۔ اس کا جسم ٹھنڈا اور بے حرکت تھا۔ چکرا کر، میں نے مدد طلب کرنے کے لیے دروازے کی طرف رخ کیا۔

"تو! ایک ابھرتا ہوا تجربہ کار! میری ناقص ناک!" ماسٹر کی آواز قہقہوں سے لرز رہی تھی۔ "تم بستر پر کیوں نہیں جاتے؟ کیا ساری دنیا تمہارے لیے بدلنے والی ہے؟ خود کو بدلو: مچھر کے شعور سے چھٹکارا حاصل کرو۔"

میں نرمی سے اپنے بستر پر لوٹ آیا۔ ایک بھی کیڑا قریب نہیں آیا۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے گرو نے پہلے صرف مجھے خوش کرنے کے لیے پردے پر اکتفا کیا تھا۔ اسے مچھروں کا کوئی خوف نہیں تھا۔ اس کی یوگک طاقت ایسی تھی کہ وہ یا تو انہیں کاٹ نہیں سکتا تھا، یا کسی اندرونی کمزوری سے بچ سکتا تھا۔

"وہ مجھے ایک مظاہرہ دے رہا تھا،" میں نے سوچا۔ "یہ وہ یوگک حالت ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے مجھے کوشش کرنی چاہیے۔" ایک یوگی کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ سپر شعور میں داخل ہو، اور اس میں جاری رکھے، چاہے اس زمین سے کبھی بھی غائب نہ ہوں۔ حشرات الارض کی گونج میں ہو یا دن کے اجالے کی چمک دمک میں، حواس کی گواہی پر پابندی ہونی چاہیے۔ آواز اور بینائی تو واقعی آتی ہے، لیکن جہانوں کے لیے جلاوطن عدن سے زیادہ خوبصورت۔ 7-12

دی سبق آموز مچھر خدمت کی کے لیے ایک اور جلد سبق پر دی آشرم یہ تھا دی نرم شام کا گھنٹہ میرا گرو بے مثال قدیم متون کی تشریح کر رہا تھا۔ اس کے قدموں میں، میں کامل سکون میں تھا۔ ایک بدتمیز مچھر آئیڈیل میں داخل ہوا اور میری توجہ حاصل کرنے کا مقابلہ کیا۔ جیسا کہ اس نے ایک زہریلا کھودا ہائپوڈرمک انجکشن میری ران میں، میں نے خود بخود بدلہ لینے والا ہاتھ اٹھایا۔ آنے والی پھانسی سے باز رکھیں! پتنجلی کے یوگا افورزم میں سے ایک کے بارے میں مجھے ایک موقع یاد آیا کہ اہنسا (بے ضرر) پر۔

"تم نے کام ختم کیوں نہیں کیا؟" "ماسٹر!

کیا آپ جان لینے کی وکالت کرتے ہیں؟"

"نہیں، لیکن موت کا دھچکا آپ کے دماغ میں پہلے ہی سوار تھا۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

خواہش کو ختم کرنا تھا۔" سری یکتیشور نے میرے دماغی عمل کو ایک کھلی کتاب سمجھ لیا تھا۔ "یہ دنیا اہنسا کی لفظی مشق کے لئے تکلیف دہ طور پر ترتیب دی گئی ہے۔ انسان نقصان دہ مخلوقات کو ختم کرنے پر مجبور ہوسکتا ہے۔ وہ غصے یا دشمنی محسوس کرنے کے لئے ایک جیسی مجبوری کے تحت نہیں ہے۔ زندگی کی تمام شکلوں کو مایا کی ہوا پر یکساں حق حاصل ہے۔ تخلیق کے راز سے پردہ اٹھانے والا ولی اس کے بے شمار لوگوں کے ساتھ ہم آہنگ ہوگا جو اس کے بے شمار نقطہ نظر کو سمجھ سکتا ہے۔ تباہی کا جذبہ۔"

"گرو جی، چاہئے ایک پیشکش خود a قربانی بلکہ سے مار ڈالو a جنگلی جانور؟"

"نہیں؛ انسان کا جسم قیمتی ہے؛ منفرد دماغ اور ریڑھ کی ہڈی کے مراکز کی وجہ سے اس کی سب سے زیادہ ارتقائی قیمت ہے۔ یہ ترقی یافتہ عقیدت مند کو الوہیت کے بلند ترین پہلوؤں کو مکمل طور پر سمجھنے اور اس کا اظہار کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ کوئی بھی نچلی شکل اتنی لیس نہیں ہوتی۔ یہ سچ ہے کہ اگر کوئی معمولی گناہ کا قرض اٹھاتا ہے تو اگر وہ کسی زندہ جانور کو کسی جاندار کو مارنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے یا اسے سکھایا جاتا ہے کہ وہ کسی جاندار چیز کو مارنا چاہتا ہے ۔ کرمی قانون کے خلاف سنگین خلاف ورزی۔"

میں آہ بھری میں ریلیف صحیفہ کمک کی ایک کی قدرتی جبلتیں ہے نہیں ہمیشہ آنے والا

ہوا یوں کہ میں نے ماسٹر صاحب کو کبھی چیتے یا شیر کے ساتھ قریب سے نہیں دیکھا؛ لیکن ایک مہلک کوبرا نے ایک بار اس کا سامنا کیا، صرف میرے گرو کی محبت سے فتح حاصل کرنے کے لیے۔ سانپ کی اس قسم کا بھارت میں بہت زیادہ خدشہ ہے جہاں یہ سالانہ پانچ ہزار سے زیادہ اموات کا سبب بنتا ہے۔ خطرناک تصادم پوری میں ہوا، جہاں سری یکتیشور کا دوسرا آشیانہ تھا، جو دلکش طور پر قریب واقع تھا۔ دی بہ کی بنگال پرفلہ، a نوجوان شاگرد کی بعد میں سال، تھا کہ ساتھ ماسٹر پر یہ موقع

"ہم آشرم کے قریب باہر بیٹھے تھے،" پرافلّا نے مجھے بتایا۔ "قریب ہی سے ایک کوبرا نمودار ہوا، جو کہ سراسر دہشت کا ایک چار فٹ لمبا تھا۔ اس کا ہڈ غصے سے پھیلا ہوا تھا جب یہ ہماری طرف دوڑتا تھا۔ میرے گرو نے خوش آمدید کہا، جیسے کسی بچے کو۔ میں اپنے پاس گھبراہٹ میں تھا کہ ماسٹر کو تالیوں کی تالیوں میں مصروف دیکھ کرے [8-12] وہ خوفزدہ ملاقاتی کو بہلا رہا تھا! میں بالکل خاموش رہا، اندر ہی اندر انزال کر رہا تھا کہ میں کیا دعائیں مانگ سکتا ہوں۔ سانپ، جو میرے گرو کے بہت قریب تھا، اب بے حرکت تھا، بظاہر اس کے پیار بھرے رویے سے مقناطیسی دکھائی دیتا تھا۔ خوفناک ہڈ آہستہ آہستہ سکڑ گیا؛ سانپ ماسٹر کے پیروں کے درمیان سے پھسل کر جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔

"میرے گرو اپنے ہاتھ کیوں ہلائیں گے، اور کوبرا کیوں نہیں ماریں گے، اس وقت میرے لیے ناقابلِ فہم تھا،" پرافلّا نے نتیجہ اخذ کیا۔ "میں تب سے سمجھ گیا ہوں کہ میرا الہی مالک کسی بھی جاندار کی طرف سے تکلیف کے خوف سے بالاتر ہے۔"

آشرم میں اپنے ابتدائی مہینوں کے دوران ایک دوپہر، سری یکتیشور کی نظریں مجھ پر چھیدتی ہوئی پائی گئیں۔

"تم ہیں بھی پتلا مکندا۔"

ان کا تبصرہ ایک حساس نکتہ پر تھا۔ کہ میری دھنسی ہوئی آنکھیں اور خستہ حال صورت دور تھی کلکتہ میں میرے کمرے میں ٹانک کی قطاروں نے میری پسندیدگی کی گواہی دی۔ کچھ فائدہ نہیں ہوا؛ دائمی بدہضمی نے بچپن سے ہی میرا پیچھا کیا تھا۔ میری مایوسی کبھی کبھار عروج پر پہنچ گئی جب میں میں نے اپنے آپ سے پوچھا کہ کیا اس زندگی کو اتنے ناقص جسم کے ساتھ جاری رکھنا فائدہ مند تھا۔

"ادویات کی حدود ہوتی ہیں؛ تخلیقی قوتِ حیات کی کوئی طاقت نہیں ہوتی۔ یقین رکھو: آپ تندرست اور مضبوط ہوں گے۔"

سری یکتیشور کے الفاظ نے ذاتی طور پر قابل اطلاق سچائی کا یقین پیدا کیا جس کا علاج کرنے والا کوئی اور نہیں تھا- اور میں نے بہت کوشش کی تھی!- اپنے اندر سمیٹنے میں کامیاب رہا تھا۔

دن بہ دن، دیکھو! میں نے موم کیا. ماسٹر کی پوشیدہ نعمت کے دو ہفتے بعد، میں نے وہ حوصلہ افزا وزن جمع کر لیا تھا جو ماضی میں مجھ سے دور نہیں تھا۔ میری پیٹ کی مسلسل بیماریاں ختم ہو گئیں۔

زندگی بھر مستقل. بعد کے موقعوں پر میں نے اپنے گرو کی طرف سے ان لوگوں کی فوری شفایابی کا مشاہدہ کیا جو تپ دق، ذیابیطس، مرگی یا فالج میں مبتلا تھے۔ اس کے علاج کے لیے اس سے زیادہ شکر گزار اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا کہ میں نے اپنے بے ہودہ پہلو سے اچانک آزادی حاصل کی ۔

"سالوں پہلے، میں بھی وزن بڑھانے کے لیے بے چین تھا،" سری یکتیشور نے مجھے بتایا۔ "ایک شدید بیماری کے بعد صحت یابی کے دوران، میں بنارس میں لاہری مہاسایا کے پاس گیا۔

''جناب، میں ہے رہا بہت بیمار اور کھو دیا بہت سے ہ پاؤنڈ

"میں دیکھو یکتیشور، 9-12 آپ بنایا اپنے آپ کو طبیعت ناساز، اور اب آپ سوچو آپ ہیں پتلا

"یہ جواب اس سے بہت دور تھا جس کی میں نے توقع کی تھی؛ تاہم میرے گرو نے حوصلہ افزا

انداز میں کہا: '"مجھے دیکھنے دو؛ مجھے یقین ہے کہ کل آپ کو بہتر محسوس کرنا چاہیے۔'

"اس کے الفاظ کو اپنے قبول کرنے والے دماغ کی طرف خفیہ شفایابی کے اشارے کے طور پر لیتے ہوئے، میں اگلی صبح طاقت کے خوش آئند الحاق پر حیران نہیں ہوا۔ میں نے اپنے آقا کو تلاش کیا اور خوشی سے کہا، 'جناب، میں آج بہت بہتر محسوس کر رہا ہوں۔'

''واقعی! آج آپ حوصلہ افزائی اپنے آپ کو

'"نہیں، ماسٹر!' میں نے احتجاج کیا، 'یہ آپ ہی تھے جنہوں نے میری مدد کی؛ یہ ہفتوں میں پہلی بار ہوا ہے۔

"ہاں! تمہاری بیماری کافی سنگین ہو گئی ہے۔ تمہارا جسم ابھی تک کمزور ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ کل کیسا ہو گا؟"

"اپنی کمزوری کی ممکنہ واپسی کے خیال نے مجھے سرد خوف کی لہر دوڑادیہ اگلی صبح میں مشکل سے اپنے آپ کو لاہری مہاسایا کے گھر گھسیٹ سکا۔

''جناب، میں ہوں بیمار دوبارہ

"میری گرو کا نظر تھا سوالیہ 'تو! ایک بار مزید آپ بے کار اپنے آپ کو

'"گرودیو، مجھے اب احساس ہو رہا ہے کہ آپ دن بہ دن میرا مذاق اڑا رہے ہیں' میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا 'مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ تم میری سچی خبروں کو کیوں مانتے ہو۔'

'"واقعی، یہ آپ کے خیالات ہیں جنہوں نے آپ کو باری باری کمزور اور مضبوط محسوس کیا ہے۔' میرے آقا نے پیار سے دیکھا 'تم نے دیکھا ہے کہ تمہاری سوچ ایک طاقت ہے، یہاں تک کہ انسان کا دماغ خدا کے شعور کی ایک چنگاری ہے جو تمہارا طاقتور دماغ ہے، وہ فوراً پورا ہو جائے گا۔'

"جانتے ہوئے کہ لہڑی مہاسایا کبھی نہیں بولا بیکار، میں خطاب کیا اسے کے ساتھ بہت اچھا خوف اور شکر گزاری:

’’ماسٹر، اگر میں سوچو میں ہوں ٹھیک ہے اور یہ دوبارہ حاصل کیا میرا سابق وزن، کرے گا کہ ہوتا ہے؟'

"یہ ہے تو، یہاں تک کہ پر یہ لمحہ میرا گرو بولا سنجیدگی سے اس کا نگاہیں مرکوز پر میرا آنکھیں

"دیکھو! میں نے اکیلے طاقت میں نہیں بلکہ وزن میں اضافہ محسوس کیا۔ لہڑی مہاسایا خاموشی سے پیچھے ہٹ گئے۔ چند گھنٹے ان کے قدموں میں رہنے کے بعد، میں اپنی ماں کے گھر واپس آیا، جہاں میں بنارس کے دورے کے دوران ٹھہرا تھا۔

'"میرے بیٹے! کیا بات ہے؟ کیا آپ کو ڈراپسی سے سوجن آ رہی ہے؟' ماں کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آتا تھا کہ میرا جسم اب میری بیماری سے پہلے اسی مضبوط جہت کا تھا۔

"میں نے اپنا وزن کیا اور دیکھا کہ ایک دن میں میرا وزن پچاس پاؤنڈ ہو گیا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے میرے ساتھ رہے، جن دوستوں اور جاننے والوں نے میری پتلی شکل دیکھی وہ حیرت سے حیران رہ گئے۔ ان میں سے بہت سے لوگوں نے اپنی زندگی کا انداز بدل دیا اور اس معجزے کے نتیجے میں لاہری مہاسایا کے شاگرد بن گئے۔

"میرے گرو، خدا میں جاگتے ہوئے، یہ جانتے تھے کہ یہ دنیا خالق کے ایک مقصدی خواب کے سوا کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ الہی خواب دیکھنے والے کے ساتھ اپنے اتحاد سے پوری طرح واقف تھے، لہڑی مہاسایا کائناتی وژن میں جس تبدیلی کی خواہش کرنا چاہتے ہیں اسے مادّے یا غیر مادی بنا سکتے ہیں۔ 10-12

"تمام تخلیق قانون کے تحت چلتی ہے،" سری یکتیشور نے نتیجہ اخذ کیا۔ "جو بیرونی کائنات میں ظاہر ہوتے ہیں، سائنس دانوں کے ذریعہ دریافت کیے جا سکتے ہیں، انہیں قدرتی قوانین کہا جاتا ہے۔ لیکن شعور کے دائروں پر حکمرانی کرنے والے لطیف قوانین ہیں جو صرف یوگا کی اندرونی سائنس کے ذریعے معلوم ہو سکتے ہیں۔ چھپے ہوئے روحانی طیاروں کے بھی عمل کے اپنے فطری اور قانونی اصول ہیں۔ مسیح نوکر کے کان کو بحال کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا جب اسے ایک شاگرد نے کاٹ دیا تھا۔" 11-12

سری یکتیشور صحیفوں کے بے مثال ترجمان تھے۔ میری بہت سی خوشگوار یادیں ان کے خطابات میں مرکوز ہیں۔ لیکن اس کے جواہر خیالات کو غفلت یا حماقت کی راکھ میں نہیں ڈالا گیا۔ میرے جسم کی ایک بے چین حرکت، یا غیر حاضری میں میری معمولی سی غلطی، ماسٹر کی نمائش کے لیے اچانک وقفے کرنے کے لیے کافی تھی۔

"تم یہاں نہیں ہو۔" ماسٹر نے ایک دوپہر اس انکشاف کے ساتھ خود کو روک لیا۔ ہمیشہ کی طرح، وہ ایک تباہ کن فوری طور پر میری توجہ کو ٹریک کر رہا تھا.

"گرو جی!" میرا لہجہ احتجاج تھا۔ "میں نے ہلچل نہیں کی، میری پلکیں نہیں ہلیں؛ میں آپ کے کہے ہوئے ہر لفظ کو دہرا سکتا ہوں!"

"اس کے باوجود آپ مکمل طور پر میرے ساتھ نہیں تھے۔ آپ کا اعتراض مجھے یہ تبصرہ کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ آپ اپنے ذہنی پس منظر میں تین ادارے تشکیل دے رہے تھے۔ ایک میدان میں، دوسرا پہاڑی کی چوٹی پر اور تیسرا سمندر کے کنارے۔"

وہ مبہم طور پر وضع کردہ خیالات واقعی تقریباً لاشعوری طور پر موجود تھے۔ میں نے معذرت کے ساتھ اس کی طرف دیکھا۔

"کیا؟ کر سکتے ہیں میں کرو کے ساتھ اس طرح a ماسٹر ڈبلیو ایچ او گھس جاتا ہے؟ میرا بے ترتیب موسیقی؟"



لاس اینجلس میں ماؤنٹ واشنگٹن اسٹیٹس کی مرکزی عمارت، جو 1925 میں امریکی صدر دفتر کے طور پر سیلف ریئلائزیشن فیلوشپ کے لیے قائم ہوئی۔



خود شناسی چرچ کی تمام مذاہب، ہالی ووڈ، کیلیفورنیا۔

"آپ نے مجھے یہ حق دیا ہے۔ جو لطیف سچائیاں میں بیان کر رہا ہوں وہ آپ کی مکمل توجہ کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتی۔ جب تک ضروری نہ ہو میں دوسروں کے ذہنوں کی خلوت پر حملہ نہیں کرتا۔ انسان کو اپنے خیالات کے درمیان چپکے سے گھومنے کا فطری استحقاق حاصل ہے۔ غیر منقول رب وہاں داخل نہیں ہوتا اور نہ ہی میں دخل اندازی کرتا ہوں۔"

"تم ہیں کبھی خوش آمدید ماسٹر!"

"آپ کا تعمیراتی خواب مرضی عملی بنانا بعد میں اب ہے دی وقت کے لیے مطالعہ!"

اس طرح اتفاق سے میرے گرو نے اپنے سادے انداز میں میری زندگی میں تین عظیم واقعات کے آنے کا انکشاف کیا۔ ابتدائی نوجوانی سے ہی میں نے تین عمارتوں کی پراسرار جھلکیاں دیکھی تھیں، ہر ایک مختلف ترتیب میں۔ عین مطابق جس ترتیب میں سری یکتیشور نے اشارہ کیا تھا، ان نظاروں نے حتمی شکل اختیار کی۔ سب سے پہلے رانچی کے میدان میں لڑکوں کے یوگا اسکول کی بنیاد رکھی، پھر لاس

اینجلس پہاڑی کی چوٹی، آخر میں a ہرمیٹیج میں جنوبی کیلیفورنیا کی طرف سے دی وسیع پیسیفک

ماسٹر نے کبھی تکبر سے نہیں کہا: "میں پیشین گوئی کرتا ہوں کہ فلاں فلاں واقعہ پیش آئے گا!" وہ بلکہ کرے گا۔ اشارہ: "نہ کرو آپ سوچو یہ ہو سکتا ہے۔ ہوتا ہے؟" لیکن اس کا سادہ تقریر چھپایا ویٹک طاقت وہاں کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔ اس کے بلکہ سے پردہ دار الفاظ کبھی جھوٹے ثابت نہیں ہوئے۔

سری یکتیشور محفوظ تھا اور برتاؤ میں حقیقت پسندانہ تھا۔ اس کے بارے میں کوئی مبہم یا دھیما خواب دیکھنے والا نہیں تھا۔ اس کے پاؤں زمین پر جمے ہوئے تھے، اس کا سر جنت کی پناہ گاہ میں تھا۔ عملی لوگوں نے اس کی تعریف کی ۔ "پاک پن گونگا نہیں ہے! الہی ادراک ناکارہ نہیں ہیں!" وہ کہے گا. "فضیلت کا فعال اظہار گہری ذہانت کو جنم دیتا ہے۔"

ماسٹر کی زندگی میں میں نے روحانی حقیقت پسندی اور غیر واضح کے درمیان دراڑ کو پوری طرح سے دریافت کیا۔ تصوف جو جعلی طور پر ایک اہم منصب کے طور پر گزرتا ہے۔ میرا گرو مافوق الطبیعاتی دائروں پر بات کرنے سے گریزاں تھا۔ اس کی واحد "حیرت انگیز" چمک کامل سادگی میں سے ایک تھی۔ گفتگو میں اس نے چونکا دینے والے حوالے جات سے گریز کیا۔ عمل میں وہ آزادانہ اظہار خیال کرتا تھا۔ دوسروں نے معجزات کی بات کی لیکن کچھ بھی ظاہر نہیں کر سکتا؛ شری یکتیشور نے باریک قوانین کا شاذ و نادر ہی ذکر کیا لیکن خفیہ طور پر ان کو اپنی مرضی سے چلاتے تھے۔

ماسٹر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا، ’’ایک باشعور آدمی اس وقت تک کوئی معجزہ نہیں کرتا جب تک کہ اسے باطنی منظوری نہ مل جائے۔ "خدا نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق کے اسرار بہ اعتنائی سے ظاہر ہوں۔ [12-12] نیز، دنیا کے ہر فرد کو اپنی آزاد مرضی کا ناقابل تنسیخ حق حاصل ہے۔ کوئی ولی اس آزادی پر تجاوز نہیں کرے گا۔"

سری یکتیشور کی خاموشی کی عادت ان کے لامحدود کے گہرے تصورات کی وجہ سے تھی۔ ان لامتناہی "انکشافات" کے لیے کوئی وقت نہیں بچا جو اساتذہ کے ایام کو خود شناسی کے بغیر گزارتے ہیں۔ "اتھلے آدمیوں میں چھوٹی چھوٹی سوچوں کی مچھلیاں بہت ہنگامہ برپا کرتی ہیں۔ سمندری ذہنوں میں الہام کی وہیلیں شاید ہی ہلچل مچاتی ہیں۔" ہندو صحیفوں سے یہ مشاہدہ سمجھدار مزاح کے بغیر نہیں ہے۔

میرے گرو کے غیر شاندار لباس کی وجہ سے، ان کے چند ہم عصروں نے ہی اسے ایک سپرمین کے طور پر پہچانا۔ مشہور کہاوت: "وہ ایک احمق ہے۔ جو اپنی حکمت کو چھپا نہیں سکتا،" کبھی بھی سری یکتیشور پر لاگو نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ باقیوں کی طرح ایک بشر پیدا ہوا، لیکن ماسٹر نے وقت اور جگہ کے حکمران سے شناخت حاصل کر لی تھی۔ اس کی زندگی میں میں نے خدا کی طرح اتحاد کو دیکھا۔ اس نے انسان کے خدا کے ساتھ ضم ہونے میں کوئی ناقابل تسخیر رکاوٹ نہیں پائی تھی۔ ایسی کوئی رکاوٹ موجود نہیں، میں سمجھ گیا، سوائے انسان کی روحانی بے راہ روی کے۔

میں ہمیشہ سری یکتیشور کے مقدس قدموں کو چھو کر بہت خوش ہوتا ہوں۔ یوگی سکھاتے ہیں کہ ایک شاگرد ایک استاد کے ساتھ عقیدت مندانہ رابطے سے روحانی طور پر مقناطیسی ہوتا ہے۔ ایک لطیف کرنٹ پیدا ہوتا ہے۔ دماغ میں عقیدت مند کی ناپسندیدہ عادت کے طریقہ کار کو اکثر داغ دیا جاتا ہے۔ اس کے دنیاوی رجحانات کی نالی فائدہ مند طور پر پریشان ہوگئی۔ لمحہ بہ لمحہ کم از کم وہ مایا کے خفیہ پردے پا لے اٹھانا، اور خوشی کی حقیقت کو جھلکنا۔ جب بھی میرا پورا جسم ایک آزاد چمک کے ساتھ جواب دیتا تھا۔ میں ہندوستانی انداز میں اپنے گرو کے سامنے گھٹنے ٹیکتا ہوں۔

"یہاں تک کہ جب لہڑی مہاسایا تھا خاموش" ماسٹر بتایا میں، "یا جب وہ بات چیت کی پر دوسرے سے

سختی سے مذہبی موضوعات پر، میں نے دریافت کیا کہ اس کے باوجود اس نے مجھے ناقابل بیان علم پہنچایا ہے۔"

سری یکتیشور نے مجھے بھی اسی طرح متاثر کیا۔ اگر میں فکر مند یا لاتعلق فریم میں حرم میں داخل ہوا ہوں، دماغ کے، میرا رویہ ناقابل محسوس طور پر بدل گیا. میرے گرو کی صرف نظر سے ایک شفا بخش سکون نازل ہوا۔ اس کے ساتھ ہر دن خوشی، امن اور حکمت میں ایک نیا تجربہ تھا۔ میں نے اسے کبھی نہیں پایا لالچ یا جذبات یا غصے یا کسی انسانی لگاؤ کے ساتھ فریب میں یا نشے میں۔

مایا کا اندھیرا خاموشی سے قریب آ رہا ہے۔ آئیے ہم اپنے اندر گھر کی طرف چلیں۔" شام کے وقت ان الفاظ کے ساتھ ماسٹر اپنے شاگردوں کو کریا یوگا کی ضرورت کے بارے میں مسلسل یاد دلاتے رہے۔ ۔ ایک نئے طالب علم نے کبھی کبھار یوگا مشق میں مشغول ہونے کی اپنی اہلیت کے بارے میں شکوک کا اظہار کیا۔

"ماضی کو بھول جاؤ،" سری یکتیشور اسے تسلی دیتے۔ "تمام انسانوں کی گمشدہ زندگییں بہت سی شرمندگیوں کے ساتھ تاریک ہوتی ہیں۔ انسانی طرزِ عمل اس وقت تک ناقابل اعتبار ہوتا ہے۔ جب تک کہ خدا میں لنگر انداز نہ ہو جائے۔ اگر آپ ابھی روحانی کوشش کریں گے تو مستقبل میں سب کچھ بہتر ہو جائے گا۔"

ماسٹر کے پاس ہمیشہ 12-13 نوجوان چیلے ہوتے تھے۔ اس کی پناہ گاہ میں. ان کی روحانی اور فکری تعلیم اس کی زندگی بھر کی دلچسپی تھی: یہاں تک کہ اس کے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے، اس نے دو چھ سالہ لڑکوں اور سولہ سال کے ایک نوجوان کو تربیت کے لیے قبول کیا۔ اس نے ان کے ذہنوں اور زندگیوں کو اس محتاط نظم و ضبط کے ساتھ ہدایت کی جس میں لفظ "شاگرد" لفظی طور پر جڑا ہوا ہے۔ آشرم کے باشندے اپنے گرو سے پیار کرتے تھے اور ان کی عزت کرتے تھے۔ اس کے ہاتھوں کی ہلکی سی تالی انہیں بے تابی سے اپنے پاس لانے کے لیے کافی تھی۔ جب اس کا موڈ تھا۔ خاموش اور پیچھے ہٹ گیا، کسی نے بولنے کا حوصلہ نہیں کیا۔ جب اس کی ہنسی خوشی سے بجی تو بچوں نے دیکھا ان کے اپنے طور پر اس پر.

ماسٹر شاذ و نادر ہی دوسروں کو اس کی ذاتی خدمت کرنے کو کہتا تھا، اور نہ ہی وہ کسی طالب علم سے مدد قبول کرتا تھا جب تک کہ رضامندی مخلص نہ ہو۔ میرے گرو خاموشی سے اپنے کپڑے دھوتے تھے۔ اگر شاگرد اس مراعات یافتہ کام کو نظر انداز کرتے۔ سری یکتیشور نے روایتی گیدر کے رنگ کا سوامی لباس پہنا تھا۔ یوگی رسم و رواج کے مطابق اس کے فیتے کے بغیر جوتے شیر یا ہرن کی کھال کے تھے۔

ماسٹر روانی سے انگریزی، فرانسیسی، ہندی اور بنگالی بولتے تھے۔ اس کی سنسکرت منصفانہ تھی۔ اس نے صبر کے ساتھ اپنے نوجوان شاگردوں کو کچھ شارٹ کٹس کے ذریعے ہدایت کی جو اس نے انگریزی اور سنسکرت کے مطالعے کے لیے نہایت ذہانت سے وضع کیے تھے۔

ماسٹر تھا محتاط کی اس کا جسم جبکہ روکنا پرجوش منسلکہ دی لامحدود، اس نے نشاندہی کی، جسمانی اور ذہنی تندرستی کے ذریعے صحیح طریقے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس نے کسی بھی انتہا کو رد کیا۔ ایک شاگرد نے ایک لمبا روزہ شروع کیا۔ میرا گرو صرف ہنسا: "کیوں نہیں کتے کی ہڈی کی پھینک دی جائے؟"

سری یکتیشور کی صحت بہترین تھی۔ میں نے اسے کبھی بیمار نہیں دیکھا۔ 12-14 اس نے طالب علموں کو اجازت دی کہ وہ ڈاکٹروں سے مشورہ کریں اگر یہ مناسب لگے۔ اس کا مقصد دنیاوی رسم و رواج کا احترام کرنا تھا: "طبیبوں کو چاہیے کہ وہ اپنے علاج کے کام کو خدا کے قوانین کے ذریعے جاری رکھیں جیسا کہ مادے پر لاگو ہوتا ہے۔" لیکن اس نے ذہنی علاج کی برتری کی تعریف کی، اور اکثر دہرایا: "حکمت سب سے بڑا صاف کرنے والا ہے۔"

"جسم ایک غدار دوست ہے۔ اسے اس کا حق دو، مزید نہیں،" اس نے کہا۔ "درد اور خوشی عارضی ہیں؛ تمام دہریات کو سکون کے ساتھ برداشت کریں، جبکہ ان کی گرفت کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

تخیل وہ دروازہ ہے جس سے بیماری کے ساتھ ساتھ شفا بھی داخل ہوتی ہے۔ بیماری کی حقیقت کو نہ مانو یہاں تک کہ تم بیمار ہو، ایک غیر پہچانا مہمان بھاگ جائے گا!"

ماسٹر نے اپنے شاگردوں میں بہت سے ڈاکٹروں کو شمار کیا۔ انہوں نے ان سے کہا، "جن لوگوں نے جسمانی قوانین کو توڑا ہے وہ آسانی سے روح کی سائنس کی چھان بین کر سکتے ہیں۔" "جسمانی ساخت کے بالکل پیچھے ایک لطیف روحانی طریقہ کار چھپا ہوا ہے۔" 15-12

سری یکتیشور نے اپنے طالب علموں کو مغربی اور مشرقی خوبیوں کے ساتھ رہنے کے لیے مشورہ دیا۔ ظاہری عادات میں بذات خود ایک ایگزیکٹیو اوکڈینٹل، باطنی طور پر وہ روحانی مشرقی تھا۔ انہوں نے مغرب کی ترقی پسند، وسائل سے بھرپور اور حفظان صحت کی عادات اور ان مذہبی نظریات کی تعریف کی جو مشرق کو صدیوں پر محیط ہیں۔

نظم و ضبط میرے لئے نامعلوم نہیں تھا: گھر میں والد سخت تھے، اننتا اکثر سخت تھے۔ لیکن سری یکتیشور کی تربیت کو سخت کے علاوہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ایک پرفیکشنسٹ، میرا گرو اپنے شاگردوں کے لیے انتہائی تنقیدی تھا، چاہے وہ لمحات کے معاملات میں ہو یا رویے کی باریکیوں میں۔

"اخلاص کے بغیر اچھے اخلاق ایک خوبصورت مردہ عورت کی طرح ہیں،" انہوں نے مناسب موقع پر کہا۔ "مہذبیت کے بغیر سیدھی سادی سرجن کی چھری کی طرح ہے، مؤثر لیکن ناخوشگوار۔ شائستگی کے ساتھ نرمی مددگار اور قابل تعریف ہے۔"

ماسٹر بظاہر میری روحانی ترقی سے مطمئن تھے، کیونکہ وہ شاذ و نادر ہی اس کا حوالہ دیتے تھے۔ دوسرے معاملات میں میرے کان سرزنش کرنے کے لیے اجنبی نہیں تھے۔ میرے سب سے بڑے جرم غیر حاضری، اداس موڈ میں وقفے وقفے سے مشغول رہنا، آداب کے کچھ اصولوں کی پابندی نہ کرنا اور کبھی کبھار غیر روایتی طریقے تھے۔

میرے گرو نے اشارہ کیا کہ "دیکھو کہ تمہارے والد بھگتی کی سرگرمیاں کس طرح منظم اور متوازن ہیں۔" میں نے سیرام پور کی یاترا شروع کرنے کے فوراً بعد لاہری مہاسایا کے دو شاگردوں کی ملاقات ہوئی تھی۔ والد اور سری یکتیشور نے تعریف کے ساتھ دوسرے کی قدر کا اندازہ کیا۔ دونوں نے روحانی گرینائٹ کی اندرونی زندگی بنائی تھی، جو عمروں کے خلاف ناقابل حل تھی۔

اپنی ابتدائی زندگی کے عارضی اساتذہ سے میں نے چند غلط اسباق سمیٹے تھے۔ ایک چیلا ، مجھے بتایا گیا تھا، دنیاوی فرائض کے بارے میں سختی سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب میں نے کوتاہی یا لاپرواہی سے اپنے کاموں کو انجام دیا تو مجھے سزا نہیں دی گئی۔ انسانی فطرت ایسی ہدایات کو بہت آسان سمجھتی ہے۔ تاہم، ماسٹر کی بے رحم چھڑی کے تحت، میں جلد ہی غیر ذمہ داری کے قابل قبول فریب سے باز آ گیا۔

"جو لوگ اس دنیا کے لیے بہت اچھے ہیں وہ کسی اور کو سجا رہے ہیں،" سری یکتیشور نے کہا۔ "جب تک آپ زمین کی آزاد ہوا میں سانس لیتے ہیں، آپ پر شکر گزار خدمت کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ صرف وہی جس نے سانس لینے کی حالت میں پوری طرح مہارت حاصل کی ہے 16-12 کائناتی ضروریات سے آزاد ہے۔ میں آپ کو یہ بتانے میں ناکام نہیں رہوں گا کہ جب آپ آخری کمال حاصل کر لیں گے۔"

میرے گرو کو کبھی رشوت نہیں دی جا سکتی تھی، محبت سے بھی۔ اس نے کسی کے ساتھ کوئی نرمی نہیں دکھائی جس نے، میری طرح، خوشی سے اس کا شاگرد بننے کی پیشکش کی۔ چاہے میں اور ماسٹر

ان کے شاگردوں سے گھرے ہوئے ہوں یا اجنبیوں سے، یا اکیلے اکٹھے ہوں، وہ ہمیشہ صاف گوئی سے بولتے تھے۔ کوئی معمولی بات نہیں۔ اتھل پتھل یا عدم مطابقت اس کی سرزنش سے بچ گئی۔ اس چپٹی کا علاج مشکل تھا۔

برداشت کرو، لیکن میرا عزم یہ تھا کہ سری یکتیشور کو میری ہر نفسیاتی خرابی کو ختم کرنے کی اجازت دوں۔ جیسا کہ اس نے اس ٹائٹینک تبدیلی پر محنت کی، میں اس کے تادیبی ہتھوڑے کے وزن کے نیچے کئی بار ہل گیا ۔

’’اگر آپ کو میری باتیں پسند نہیں ہیں تو آپ کسی بھی وقت وہاں سے نکلنے کے لیے آزاد ہیں،‘‘ ماسٹر نے مجھے یقین دلایا۔ "میں تم سے کچھ نہیں چاہتا سوائے تمہاری اپنی بہتری کے۔۔ تب ہی رہو جب تمہیں فائدہ ہو۔"

ہر عاجزانہ دھچکے کے لئے اس نے میری باطل کا مقابلہ کیا ، میرے استعاراتی جبڑے کے ہر دانت کے لئے اس نے حیرت انگیز مقصد کے ساتھ دستک دی ، میں اظہار کی کسی بھی سہولت سے آگے کا شکر گزار ہوں۔ انسانی انا پرستی کے سخت گیر کو بدتمیزی کے علاوہ شاید ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔۔ اس کی روانگی کے ساتھ، الہی آخر میں ایک غیر رکاوٹ چینل پاتا ہے. بیکار میں یہ خود غرضی کے چکمے دار دلوں میں سے گزرنا چاہتا ہے۔۔

شری یکتیشور کی حکمت اتنی تیز تھی کہ تبصروں سے غافل ہو کر وہ اکثر کسی کے غیر کہے ہوئے مشاہدے کا جواب دیتے تھے۔ انہوں نے کہا، "ایک شخص جو تصور کرتا ہے وہ سنتا ہے، اور اسپیکر نے جو حقیقت میں اشارہ کیا ہے، وہ ایک دوسرے سے الگ ہو سکتے ہیں۔" "مردوں کے الفاظ کی الجھن کے پیچھے خیالات کو محسوس کرنے کی کوشش کریں۔"

لیکن الٰہی بصیرت دنیاوی کانوں کے لیے تکلیف دہ ہے۔ ماسٹر سطحی طلباء میں مقبول نہیں تھے۔ عقلمند، ہمیشہ کم تعداد میں، اس کی دل کی گہرائیوں سے تعظیم کرتے تھے۔ میں ہمت کرتا ہوں کہ سری یکتیشور ہندوستان میں سب سے زیادہ مطلوب گرو ہوتے اگر ان کے الفاظ اتنے صاف اور سنسری نہ ہوتے۔

"میں ان لوگوں پر سخت ہوں جو میری تربیت کے لیے آتے ہیں،" اس نے مجھ سے اعتراف کیا۔ "یہ میرا راستہ ہے، اسے لے لو یا چھوڑ دو یہ میں مرضی کبھی نہیں سمجھوتے لیکن آپ مرضی ہونا بہت مہربان کو آپ کا شاگرد کہ ہے آپ کا راستے میں صرف شدت کی آگ میں پاک ہونے کی کوشش کرتا ہوں، اوسط برداشت سے باہر نکلتا ہوں۔ نرم رویے کی محبت ہے بھی تبدیل کرنا دی لچکدار اور دی حاصل کرنے والا طریقہ ہیں یکساں طور پر مؤثر اگر حکمت کے ساتھ لاگو کیا جائے. آپ پردیس جائیں گے، جہاں انا پر دو ٹوک حملوں کی تعریف نہیں کی جاتی۔ ایک استاد ہندوستان کے پیغام کو مغرب میں نہیں پھیلا سکتا تھا جب تک کہ صبر و تحمل اور تحمل سے کام نہ لیا جائے۔ ماسٹر کے الفاظ میں تلاش کریں!

اگرچہ سری یکتیشور کی غیر منقسم تقریر نے زمین پر ان کے سالوں کے دوران ایک بڑی پیروکار کو روکا، اس کے باوجود ان کی زندہ روح آج پوری دنیا میں، مخلص طلباء کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی کریا یوگا اور دیگر تعلیمات۔ اس کا مردوں کی روحوں میں اس سے زیادہ غلبہ ہے جتنا کہ سکندر نے مٹی میں خواب دیکھا تھا۔

والد ایک دن سری یکتیشور کو خراج عقیدت پیش کرنے پہنچے۔ میرے والدین نے توقع کی کہ، بہت ممکن ہے، میری تعریف میں کچھ الفاظ سنیں گے۔ میری خامیوں کا لمبا حساب دے کر وہ حیران رہ گئے۔ یہ ماسٹر کی پریکٹس تھی کہ وہ سادہ، نہ ہونے کے برابر کوتاہیوں کو دلکش کی ہوا کے ساتھ دوبارہ گنیں۔ کشش ثقل والد مجھے دیکھنے کے لیے دوڑے۔ "آپ کے گرو کے تبصروں سے میں نے آپ کو ایک مکمل ملبہ تلاش کرنے کا سوچا!" میرے والدین آنسوؤں اور ہنسی کے درمیان تھے۔

اس وقت سری یکتیشور کی ناراضگی کا واحد سبب یہ تھا کہ میں ان کے نرم اشارے کے خلاف، ایک خاص آدمی کو روحانی راستے پر لانے کی کوشش کر رہا تھا۔

کے ساتھ ناراض رفتار میں تلاش کیا باہر میرا گرو وہ موصول میں کے ساتھ مایوس آنکھیں کے طور پر اگرچہ

جرم سے آگاہ. یہ واحد موقع تھا جب میں نے اپنے سامنے الہی شیر کو حلیم دیکھا۔ انوکھے لمحے کا بھرپور مزہ لیا گیا۔

"جناب، آپ نے میرے حیران والد کے سامنے اتنی بے رحمی سے میرا فیصلہ کیوں کیا؟ کیا یہ

صرف تھا؟" "میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔" ماسٹر صاحب کا لہجہ معذرت خواہانہ تھا۔

میں فوری طور پر غیر مسلح ہو گیا۔ اس عظیم انسان نے کتنی آسانی سے اپنی غلطی مان لی! اگرچہ اس نے دوبارہ کبھی والد کے ذہنی سکون کو پریشان نہیں کیا، لیکن ماسٹر جب بھی اور جہاں بھی وہ منتخب کرتے، مجھے بے تکلف کرتے رہے۔

نئے شاگرد اکثر دوسروں کی مکمل تنقید میں سری یکتیشور کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔ گرو جیسا عقلمند! بے عیب امتیاز کے نمونے! لیکن جو حملہ کرتا ہے وہ بے دفاع نہیں ہونا چاہیے۔ جیسے ہی ماسٹر نے اپنے تجزیاتی ترکش سے چند شافٹوں کو سرعام ان کی سمت کھولا تو وہی کارپنگ طلباء تیزی سے بھاگ گئے۔

"کومل اندرونی کمزوریاں، ہلکے سے ہلکے چھونے پر بغاوت کرتی ہیں، جسم کے بیمار حصوں کی طرح ہوتی ہیں، نازک ہینڈلنگ سے پہلے پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔" یہ اڑانے والوں پر سری یکتیشور کا مزاحیہ تبصرہ تھا۔

ایسے شاگرد ہیں جو اپنے ہی روپ میں بنے گرو کی تلاش میں ہیں۔ ایسے طلباء اکثر شکایت کرتے تھے کہ وہ سری یکتیشور کو نہیں سمجھتے۔

"نہ تم خدا کو سمجھتے ہو!" میں نے ایک موقع پر جواب دیا۔ "جب کوئی سنت آپ پر واضح ہے، تو آپ ایک ہوں گے۔" کھربوں رازوں میں سے، ہر سیکنڈ ناقابلِ فہم ہوا میں سانس لیتے ہوئے، کون یہ پوچھنے کی جرات کر سکتا ہے کہ کسی مالک کی بے ساختہ فطرت کو فوری طور پر پکڑ لیا جائے؟

طلباء آئے، اور عام طور پر چلے گئے۔ وہ لوگ جو تیل کی ہمدردی اور آرام دہ پہچان کے راستے کے خواہاں تھے وہ اسے ہرمیٹیج میں نہیں ملا۔ ماسٹر نے زمانوں کے لیے پناہ اور چرواہے کی پیشکش کی، لیکن بہت سے شاگردوں نے بخل سے انا بام کا بھی مطالبہ کیا۔ وہ کسی بھی عاجزی پر زندگی کی ان گنت ذلتوں کو ترجیح دیتے ہوئے چلے گئے۔ ماسٹر کی چمکتی ہوئی کرنیں، اس کی حکمت کی کھلی ہوئی دھوپ، ان کی روحانی بیماری کے لیے بہت طاقتور تھی۔ انہوں نے کسی ایسے ادنیٰ استاد کی تلاش کی جس نے ان پر چاپلوسی کا سایہ ڈال کر جاہلیت کی نیندیں اڑا دیں۔

ماسٹر کے ساتھ اپنے ابتدائی مہینوں کے دوران، میں نے اس کی سرزنش کے بارے میں ایک حساس خوف کا تجربہ کیا تھا۔ یہ محفوظ تھے، میں نے جلد ہی دیکھا، ان شاگردوں کے لیے جنہوں نے اس کی زبانی تجدید کے لیے کہا تھا۔ اگر کوئی ناراض طالب علم احتجاج کرتا تو سری یکتیشور بلاوجہ خاموش ہو جاتا۔ اس کے الفاظ کبھی بھی غصے سے بھرے نہیں تھے، لیکن حکمت کے ساتھ غیر ذاتی تھے۔

ماسٹر کی بصیرت آرام دہ اور پرسکون مہمانوں کے غیر تیار کانوں کے لئے نہیں تھی؛ اس نے شاذ و نادر ہی ان کے نقائص پر تبصرہ کیا، چاہے وہ نمایاں ہوں۔ لیکن ان طالب علموں کے لیے جنہوں نے ان سے مشورہ کیا، سری یکتیشور نے ایک سنگین ذمہ داری محسوس کی۔ درحقیقت بہادر وہ گرو ہے جو انا سے بھری ہوئی انسانیت کے خام دھات کو تبدیل کرنے کا بیڑا اٹھاتا ہے! ایک سنت کی ہمت کی جڑیں اس دنیا کی ٹھوکریں کھانے والی انکھوں کے لیے اس کی ہمدردی میں ہیں ۔

جب میں نے بنیادی ناراضگی کو ترک کر دیا تھا تو مجھے اپنے عذاب میں واضح کمی محسوس ہوئی۔ نہایت لطیف انداز میں، ماسٹر تقابلی رحم میں پگھل گئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ میں نے عقلیت اور لاشعوری تحفظ کی ہر دیوار کو گرا دیا جس کے پیچھے انسانی شخصیت عام طور پر خود کو ڈھال دیتی ہے۔ 17-12 انعام میرے گرو کے ساتھ ایک آسان ہم آہنگی تھا۔ تب میں نے اسے دریافت کیا کہ وہ بھروسے کرنے والا، خیال رکھنے والا اور خاموشی سے محبت کرنے والا ہے۔ تاہم، غیر واضح، اس نے پیار کا کوئی لفظ نہیں دیا۔

میرا اپنا مزاج بنیادی طور پر عقیدت مند ہے۔ پہلے تو یہ جان کر پریشان کن تھا کہ میرا گرو، جنا سے سیر ہے لیکن بظاہر بھکتی سے خشک لگتا ہے، 18-12 اپنے آپ کو صرف سرد روحانی ریاضی کے لحاظ سے ظاہر کیا۔ لیکن جب میں نے خود کو اس کی فطرت سے ہم آہنگ کیا تو میں نے خدا کے لیے اپنے عقیدت مندانہ انداز میں کوئی کمی نہیں بلکہ اضافہ پایا۔ ایک خود شناس آقا اپنے مختلف شاگردوں کو ان کے ضروری تعصب کی فطری خطوط پر رہنمائی کرنے کے مکمل طور پر اہل ہوتا ہے۔

سری یکتیشور کے ساتھ میرا رشتہ، کسی حد تک غیر واضح، اس کے باوجود تمام فصاحت کا حامل تھا۔ اکثر میں نے اپنے خیالات پر ان کے خاموش دستخط دیکھے، تقریر کو بے کار قرار دیا۔ خاموشی سے اس کے پاس بیٹھا، میں نے محسوس کیا کہ اس کا فضل میرے وجود پر سکون سے برس رہا ہے۔

میرے پہلے کالج سال کی گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران شری یکتیشور کے غیر جانبدارانہ انصاف کا خاص طور پر مظاہرہ کیا گیا۔ میں نے اپنے گرو کے ساتھ سیرام پور میں بلا تعطل مہینوں گزارنے کے موقع کا خیر مقدم کیا۔

"ہوسکتا ہے کہ تم ہرمیٹیج کے انچارج ہو۔" ماسٹر میری پرجوش آمد پر خوش ہوئے۔ "آپ کے فرائض مہمانوں کا استقبال اور دوسرے شاگردوں کے کام کی نگرانی ہوں گے۔"

مشرقی بنگال سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان دیہاتی کمار کو ایک پندرہ دن بعد ہیمیٹیج ٹریننگ کے لیے قبول کیا گیا۔ قابل ذکر ذہین، اس نے جلدی سے سری یکتیشور کا پیار جیت لیا۔ کسی ناقابلِ فہم وجوہ کی بنا پر، ماسٹر نئے رہائشی کے لیے بہت نرمی سے پیش آیا۔

"مکنڈا، کمار کو اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے دو۔ جھاڑو اور کھانا پکانے میں اپنا وقت لگاؤ۔" ماسٹر صاحب نے یہ ہدایات نئے لڑکے کے ہمارے ساتھ ایک ماہ تک رہنے کے بعد جاری کیں۔

قیادت سے سرفراز، کمار نے ایک معمولی گھریلو ظلم کا استعمال کیا۔ خاموش بغاوت میں، دوسرے شاگرد روزانہ مشورے کے لیے مجھے ڈھونڈتے رہے۔

"مکنڈا ناممکن ہے! تم نے مجھے نگران بنایا، پھر بھی باقی لوگ اس کے پاس جاتے ہیں اور اس کی بات مانتے ہیں۔" تین ہفتے بعد کمار ہمارے گرو سے شکایت کر رہا تھا۔ میں نے اسے ساتھ والے کمرے سے سنا۔

"اسی لیے میں نے اسے کچن اور تمھیں پارلر کے لیے مقرر کیا ہے۔" سری یکتیشور کے مرجھائے ہوئے لہجے کمار کے لیے نئے تھے۔ "اس طرح آپ کو اندازہ ہو گیا ہے کہ ایک قابل رہنما میں خدمت کرنے کی خواہش ہوتی ہے، نہ کہ غلبہ حاصل کرنے کی۔ آپ کو مکندا کا عہدہ چاہیے تھا، لیکن اسے قابلیت سے برقرار نہیں رکھ سکے۔

اس عاجزانہ واقعہ کے بعد، ماسٹر نے کمار کی طرف غیر ارادی عیش و عشرت کا سابقہ رویہ دوبارہ شروع کر دیا۔ کشش کا معمہ کون حل کر سکتا ہے؟ کمار میں ہمارے گرو نے ایک دلکش چشمہ دریافت

کیا جو ساتھی شاگردوں کے لیے تیز نہیں ہوا؟ حالانکہ نیا لڑکا ظاہر ہے سری تھا۔

یکتیشور کا پسندیدہ، مجھے کوئی مایوسی محسوس نہیں ہوئی۔ ذاتی محاورات، یہاں تک کہ آقاؤں کے پاس بھی ہیں، زندگی کے نمونے کو ایک بھرپور پیچیدگی عطا کرتے ہیں۔ میری فطرت میں شاذ و نادر ہی کسی تفصیل سے حکم دیا جاتا ہے۔ میں سری یکتیشور سے ظاہری تعریف سے زیادہ ناقابل رسائی فائدے کی تلاش میں تھا۔

کمار بولا زہریلے طور پر کو میں ایک دن بغیر وجہ میں تھا گہرائی سے چوٹ

"آپ کا سر پھٹنے کے مقام تک سوجا رہا ہے!" میں نے ایک انتباہ شامل کیا جس کی سچائی میں نے بدیہی طور پر محسوس کی: "جب تک آپ اپنے طریقے درست نہیں کریں گے، کسی دن آپ کو یہ آشرم چھوڑنے کے لیے کہا جائے گا۔"

طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے، کمار نے ہمارے گرو سے میرا تبصرہ دہرایا، جو ابھی ابھی کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ ڈانٹ پڑنے کی پوری امید میں، میں نرمی سے ایک کونے میں چلا گیا۔

"شاید مکندا صحیح کہہ رہے ہیں۔" لڑکے کو ماسٹر کا جواب غیر معمولی سرد مہری کے ساتھ آیا۔ میں بغیر کسی الزام کے فرار ہو گیا۔

ایک سال بعد، کمار اپنے بچپن کے گھر جانے کے لیے نکلا۔ اس نے سری یکتیشور کی خاموش ناپسندیدگی کو نظر انداز کیا، جس نے کبھی بھی اپنے شاگردوں کی حرکات کو بااختیار طور پر کنٹرول نہیں کیا۔ کچھ مہینوں میں لڑکے کی سیرام پور واپسی پر، ایک تبدیلی ناخوشگوار طور پر ظاہر تھی۔ خاموشی سے چمکتے چہرے والا باوقار کمار چلا گیا۔ ہمارے سامنے صرف ایک غیر ممتاز کسان کھڑا تھا، جسے حال ہی میں بہت سی بری عادتیں پڑ چکی تھیں۔

ماسٹر صاحب نے مجھے بلایا اور ٹوٹے دل کے ساتھ اس حقیقت پر بات کی کہ لڑکا اب خانقاہی وراثتی زندگی کے لیے موزوں نہیں تھا۔

"مکنڈا، میں یہ آپ پر چھوڑ دوں گا کہ کمار کو کل آشرم چھوڑنے کا حکم دیں؛ میں یہ نہیں کر سکتا!" سری یکتیشور کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، لیکن اس نے جلدی سے خود پر قابو پالیا۔ "وہ لڑکا کبھی ان گہرائیوں میں نہ گرتا اگر اس نے میری بات سنی ہوتی اور ناپسندیدہ ساتھیوں کے ساتھ گھل مل جانے کے لیے نہیں جاتا۔ اس نے میری حفاظت کو ٹھکرا دیا ہے؛ بے رحم دنیا اب بھی اس کا گرو ہے۔"

کمار کے جانے سے مجھے کوئی خوشی نہیں ہوئی۔ افسوس سے میں نے سوچا کہ کس طرح طاقت کے ساتھ ایک جیت سکتا ہے۔ ماسٹر کی محبت کبھی بھی سستی رغبت کا جواب دے سکتی ہے۔ شراب اور جنس سے لطف اندوز ہونا فطری انسان میں جڑا ہوا ہے، اور ان کی تعریف کے لیے کسی نفاست کی ضرورت نہیں ہے۔ سینس وائلز کا موازنہ سدا بہار اولینڈر سے کیا جا سکتا ہے، اس کے رنگین پھولوں سے خوشبودار: پودے کا ہر حصہ زہریلا ہے۔ شفا کی سرزمین اس کے اندر موجود ہے، اس خوشی سے چمکتی ہے جو ہزار غلط سمتوں میں آنکھیں بند کر کے ڈھونڈتی ہے۔ 19-12

ماسٹر نے ایک بار کمار کے ذہین دماغ کے حوالے سے کہا کہ ’’گہری ذہانت دو طرفہ ہے۔‘‘ "اس کا استعمال چھری کی طرح تعمیری یا تخریبی طور پر کیا جا سکتا ہے، یا تو جہالت کے پھوڑے کو کاٹنے کے لیے، یا کسی کے نفس کو منقطع کرنے کے لیے۔ ذہانت کی صحیح رہنمائی تب ہوتی ہے جب دماغ روحانی قانون کی ناگزیریت کو تسلیم کر لیتا ہے۔"

میرے گرو مردوں اور عورتوں کے شاگردوں کے ساتھ آزادانہ طور پر گھل مل گئے، سب کو اپنے بچوں کی

طرح سمجھت□ تھ□□ ان کی روح کی مساوات کو سمجھت□ □وئ□، اس ن□ کوئی امتیاز یا تعصب ن□یں دکھایا□

"اندر سونا آپ کرو ن□یں جانت□ □یں چا□□ آپ □یں a آدمی یا a عورت" و□ ک□ا. "بس ک□ طور پر a آدمی

عورت کی نقالی کرنا، ایک نہیں بنتا، اس لیے روح، مرد اور عورت دونوں کی نقالی کرتی ہے، اس کی کوئی جنس نہیں ہے۔ روح خدا کی خالص، بے بدل تصویر ہے۔"

سری یکتیشور نے کبھی بھی خواتین کو بہکانے کی اشیاء کے طور پر گریز نہیں کیا اور نہ ہی ان پر الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ مرد بھی خواتین کے لیے ایک فتنہ تھے۔ میں نے ایک بار اپنے گرو سے دریافت کیا کہ ایک عظیم قدیم بزرگ نے عورتوں کو "جہنم کا دروازہ" کیوں کہا ہے۔

"ایک لڑکی نے اپنی ابتدائی زندگی میں اپنے ذہنی سکون کے لیے بہت پریشان کن ثابت کیا ہوگا،" میرے گرو نے تذبذب سے جواب دیا۔ "ورنہ وہ عورت کی نہیں بلکہ اپنے نفس پر قابو پانے میں کچھ خامیوں کی مذمت کرتا۔"

اگر کوئی مہمان ہرمیٹیج میں کوئی دلچسپ کہانی سنانے کی ہمت کرتا، تو ماسٹر ایک غیر ذمہ دارانہ خاموشی برقرار رکھے گا۔ "خوبصورت چہرے کے اشتعال انگیز کوڑے سے اپنے آپ کو پیٹنے کی اجازت نہ دیں،" اس نے شاگردوں سے کہا۔ "احساس بندے دنیا سے کیسے لطف اندوز ہوسکتے ہیں؟ اس کے لطیف ذائقے ان سے بچ جاتے ہیں جب وہ ابتدائی کیچڑ میں گرتے ہیں۔ تمام اچھے امتیازات بنیادی خواہشات کے آدمی کے لئے کھو جاتے ہیں۔"

دوہری مایا فریب سے بچنے کی کوشش کرنے والے طلبا جو سری یکتیشور مریض اور سمجھ بوجھ سے حاصل ہوئے ہیں۔

انہوں نے کہا، "جس طرح کھانے کا مقصد بھوک کو مٹانا ہے، لالچ نہیں، اسی طرح جنسی جبلت کو قدرتی قانون کے مطابق پرجاتیوں کی افزائش کے لیے بنایا گیا ہے، کبھی بھی ناقابل تسخیر خواہشات کو بھڑکانے کے لیے نہیں،" انہوں نے کہا۔ "غلط خواہشات کو ابھی نیست و نابود کر دیں؛ ورنہ وہ آپ کے پیچھے چلیں گے جب اس کے جسم کے جسم سے پھٹ جائے گی۔ جسم کمزور ہونے کے باوجود بھی دماغ کو مسلسل مزاحمت کرنی چاہیے۔ اگر فتنہ آپ پر ظالمانہ طاقت سے حملہ کرتا ہے، تو غیر ذاتی تجزیہ اور ناقابل تسخیر ارادہ سے اس پر قابو پانا ہر فطری جذبہ پر قابو پایا جا سکتا ہے۔"

"اپنی طاقتوں کو محفوظ رکھیں۔ حواس کے تمام معاون دریاؤں کے اندر جذب ہونے والے وسیع سمندر کی طرح بنیں۔ چھوٹی چھوٹی خواہشیں آپ کے اندرونی سکون کے ذخیرے میں کھلتی ہیں، شفا بخش پانیوں کو مادیت کی صحرائی سرزمین میں ضائع ہونے دیتی ہیں۔ خود پر قابو رکھو کہ کمزوری کے مینڈک آپ کو لات نہ ماریں۔"

عقیدت مند آخر کار تمام فطری مجبوریوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ وہ انسانی محبت کی اپنی ضرورت کو صرف خدا کے لیے خواہش میں بدل دیتا ہے، ایک محبت تنہا کیونکہ ہمہ گیر ہے۔

سری یکتیشور کی ماں بنارس کے رانا محل ضلع میں رہتی تھی جہاں میں پہلی بار اپنے گرو سے ملنے گیا تھا۔ مہربان اور مہربان، وہ ابھی تک بہت طے شدہ رائے رکھنے والی خاتون تھیں۔ میں ایک دن اس کی بالکونی میں کھڑا ہوا اور ماں اور بیٹے کو ایک ساتھ باتیں کرتے دیکھا۔ اپنے خاموش، سمجھدار انداز میں ماسٹر اسے کسی بات پر قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ بظاہر ناکام تھا، کیونکہ اس نے بڑے زور سے سر ہلایا۔

"نہیں، نہیں میرا بیٹا جاؤ دور اب! آپ کا عقلمند الفاظ ہیں نہیں کے لیے میں میں ہوں نہیں آپ کا شاگرد!"

سری یکتیشور کسی ڈانٹتے بچے کی طرح بغیر کسی دلیل کے پیچھے ہٹ گیا۔ مجھے اس کی ماں کے لیے اس کے غیر معقول مزاج میں بھی اس کی بے پناہ عزت نے چھوا تھا۔ اس نے اسے صرف اپنے چھوٹے لڑکے

کے طور پر دیکھا،

ایک بابا کے طور پر نہیں. معمولی واقعے کے بارے میں ایک توجہ تھی؛ اس نے میرے گرو کی غیر معمولی فطرت پر روشنی ڈالی، باطنی طور پر عاجز اور ظاہری طور پر ناقابل موڑنے والے۔

خانقاہی ضابطہ ایک سوامی کو ان کی رسمی علیحدگی کے بعد دنیاوی تعلقات سے تعلق برقرار رکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ وہ رسمی خاندانی رسومات ادا نہیں کر سکتا جو گھر والے پر واجب ہیں۔ اس کے باوجود سوامی آرڈر کے قدیم بانی شنکرا نے حکم امتناعی کو نظر انداز کیا۔ اپنی پیاری ماں کی موت پر، اس نے اس کے جسم کو آسمانی آگ سے جلایا جو اس نے اپنے اٹھائے ہوئے ہاتھ سے پھوٹ پڑی۔

سری یکتیشور نے بھی پابندیوں کو نظر انداز کر دیا، ایک فیشن میں کم شاندار۔ جب ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا، تو اس نے بنارس میں مقدس گنگا کے ذریعے آخری رسومات کا انتظام کیا، اور کئی برہمنوں کو پرانے رواج کے مطابق کھانا کھلایا۔

شاستری ممنوعات کا مقصد سوامیوں کو تنگ شناختوں پر قابو پانے میں مدد کرنا تھا۔ شنکرا اور سری یکتیشور نے اپنے وجود کو مکمل طور پر غیر ذاتی روح میں ضم کر لیا تھا۔ وہ قاعدے سے بچاؤ کی ضرورت نہیں تھی۔ کبھی کبھی، بھی، ایک آقا جان بوجھ کر کسی اصول کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ تاکہ اس کے اصول کو فارم سے بالاتر اور آزاد قرار دے سکے۔ اس طرح یسوع نے اس دن مکئی کی بالیاں چن لیں۔ آرام کی ناگزیر ناقدین کے لیے اس نے کہا: "سبت کا دن انسان کے لیے بنایا گیا تھا، نہ کہ انسان سبت کے لیے۔" 20-12

صحیفوں سے باہر، شاذ و نادر ہی ایسی کتاب تھی جسے سری یکتیشور کے مطالعے سے نوازا گیا ہو۔ اس کے باوجود وہ ہمیشہ تازہ ترین سائنسی دریافتوں اور علم کی دیگر ترقیوں سے واقف تھا۔ ایک شاندار گفتگو کرنے والا، اس نے اپنے مہمانوں کے ساتھ لاتعداد موضوعات پر خیالات کے تبادلے کا لطف اٹھایا۔ میرے گرو کی تیار عقل اور قہقہے نے ہر بحث کو جاندار بنا دیا۔ اکثر قبر، ماسٹر کبھی اداس نہیں تھا. "رب کو ڈھونڈنے کے لیے، کسی کو اپنا چہرہ بگاڑنے کی ضرورت نہیں ہے،" وہ تبصرہ کرتا۔ "یاد رکھو کہ خدا کو تلاش کرنے کا مطلب ہے تمام دکھوں کا جنازہ۔"

ہرمیٹیج میں آنے والے فلسفیوں، پروفیسروں، وکلاء اور سائنسدانوں میں سے ایک بڑی تعداد کسی آرتھوڈوکس مذہب پرست سے ملنے کی امید کے ساتھ اپنے پہلے دورے کے لیے پہنچی۔ ایک شاندار مسکراہٹ یا تفریحی رواداری کی ایک جھلک کبھی کبھار دھوکہ دیتی ہے کہ نئے آنے والوں کو چند متقی طنز کے علاوہ کچھ نہیں لگتا تھا۔ اس کے باوجود ان کی ہچکچاہٹ کے ساتھ روانگی اس بات کا یقین دلائے گی کہ سری یکتیشور نے اپنے مخصوص شعبوں میں قطعی بصیرت کا مظاہرہ کیا ہے۔

میرا گرو عام طور پر مہمانوں کے ساتھ نرم اور ملنسار تھا۔ ان کا استقبال دلکش دوستی کے ساتھ کیا گیا۔ پھر بھی متضاد انا پرستوں کو کبھی کبھی ایک حوصلہ افزا صدمہ پہنچا۔ انہوں نے ماسٹر میں یا تو سخت بے حسی کا سامنا کیا یا ایک زبردست مخالفت: برف یا لوہا!

ایک مشہور کیمسٹ نے ایک بار سری یکتیشور کے ساتھ تلواریں عبور کیں۔ دیکھنے والا خدا کے وجود کو تسلیم نہیں کرے گا، کیونکہ سائنس نے اس کا پتہ لگانے کا کوئی ذریعہ نہیں بنایا ہے۔

"تو آپ اپنے ٹیسٹ ٹیوبوں میں سپریم پاور کو الگ تھلگ کرنے میں غیر واضح طور پر ناکام رہے ہیں!" ماسٹر کی نظریں سخت تھیں۔ "میں ایک غیر سنا ہوا تجربہ تجویز کرتا ہوں۔ اپنے خیالات کو چوبیس گھنٹے تک بے تحاشا جانچیں۔ پھر خدا کی غیر موجودگی پر حیران نہ ہوں۔"

اہ منایا پنڈت موصول a ملتے جلتے جھٹکا کے ساتھ ظاہری جوش دی عالم ہلا کر رکھ دیا دی آشرم

رافٹرز کے ساتھ صحیفے علم گونجنے والا حوالے ڈالا سے دی مہابھارت ، دی
اپنشد ، 21-12 دی بھاس 22-12 کی شنکرا۔

"میں آپ کو سننے کا انتظار کر رہا ہوں۔" سری یکتیشور کا لہجہ استفسار کر رہا تھا، جیسے بالکل خاموشی چھا گئی ہوۓ پنڈت حیران رہ گیا۔

"وہاں اقتباسات بہت زیادہ ہیں." ماسٹر کے الفاظ نے مجھے خوشی سے جھنجھوڑ دیا، جب میں اپنے کونے میں بیٹھا ہوا تھا، مہمان سے احترام کے ساتھ فاصلے پر۔ "لیکن آپ اپنی مخصوص زندگی کی انفرادیت سے کیا اصل تفسیر فراہم کر سکتے ہیں؟ آپ نے کون سا مقدس متن جذب کیا ہے اور اپنا بنا لیا ہے؟ ان لازوال سچائیوں نے آپ کی فطرت کو کن طریقوں سے از سر نو بنایا ہے؟ کیا آپ کھوکھلی ویکٹرولا بن کر دوسرے مردوں کے الفاظ کو میکانکی طور پر دہرا رہے ہیں؟"

"میں دینا اوپر!" دی عالم کی پریشان تھا مزاحیہ "میں ہے نہیں اندرونی احساس."

پہلی بار، شاید، اس نے سمجھا کہ کوما کی سمجھدار جگہ کسی روحانی کوما کا کفارہ نہیں بنتی۔

"یہ خون کے بغیر پیڈنٹوں سے چراغ کی بدبو آتی ہے،" میرے گرو نے سزا یافتہ کے جانے کے بعد تبصرہ کیا۔ "وہ فلسفہ کو ایک نرم فکری ترتیب دینے کی مشق کے طور پر ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے بلند خیالات کا یا تو ظاہری عمل کی خامی سے یا کسی کوڑے دار اندرونی نظم و ضبط سے کوئی تعلق نہیں ہے!"

ماسٹر زور دیا پر دوسرے مواقع دی فضولیت کی محض کتاب سیکھنا

انہوں نے ریمارکس دیے کہ "افہام و تفہیم کو بڑے الفاظ کے ساتھ الجھائیں۔ "مقدس تحریریں باطنی ادراک کی خواہش کو متحرک کرنے میں فائدہ مند ہیں، اگر ایک وقت میں ایک بند کو آہستہ آہستہ ضم کیا جائے۔ علم."

شری یکتیشور نے صحیفائی تدوین میں اپنا ایک تجربہ بیان کیا۔ یہ منظر مشرقی بنگال میں ایک جنگل کا آشیانہ تھا، جہاں اس نے ایک معروف استاد، ڈبرو بلو کے طریقہ کار کا مشاہدہ کیا۔ اس کا طریقہ، ایک وقت میں آسان اور مشکل، قدیم ہندوستان میں عام تھا۔

دبرو بلو نے اپنے شاگردوں کو اپنے اردگرد سلوان تنہائیوں میں جمع کر لیا تھا۔ مقدس بھگواد گیتا ان کے سامنے کھلی تھی۔ انہوں نے آدھے گھنٹے تک ثابت قدمی سے ایک راستے کو دیکھا، پھر آنکھیں بند کر لیں۔ مزید آدھا گھنٹہ گزر گیا۔ استاد نے مختصر تبصرہ کیا۔ بے حرکت، انہوں نے ایک گھنٹے تک دوبارہ غور کیا۔ آخر میں گرو بولا۔

"ہے آپ سمجھا؟"

"ہاں، صاحب" ایک میں دی گروپ مہم جوئی یہ دعوی

"نہیں؛ مکمل طور پر نہیں۔ اس روحانی قوت کو تلاش کریں جس نے ان الفاظ کو صدیوں کے بعد ہندوستان کو نئی جان دینے کی طاقت دی ہے۔" ایک اور گھنٹہ خاموشی میں غائب ہو گیا۔ ماسٹر نے طلباء کو فارغ کر دیا، اور سری یکتیشور کی طرف متوجہ ہوئے۔

"کرو آپ جانتے ہیں دی بھگواد گیتا ؟"

"نہیں، جناب نہیں واقعی؛ اگرچہ میرا آنکھیں اور دماغ ہے چلائیں کے ذریعے اس کا صفحات بہت سے اوقات."

"ہزاروں نے مجھے مختلف جواب دیا!" عظیم بابا نے آقا کی طرف مسکرا کر آشیرواد کیا۔ "اگر کوئی اپنے آپ کو صحیفائی دولت کی ظاہری نمائش میں مصروف رکھتا ہے، تو انمول موتیوں کے بعد خاموش باطنی غوطے لگانے کے لیے کیا وقت بچا ہے؟"

سری یکتیشور نے اپنے شاگردوں کے مطالعے کی ہدایت اسی یکسوئی کے طریقے سے کی۔ انہوں نے کہا کہ حکمت آنکھوں سے نہیں بلکہ ایٹموں سے جذب ہوتی ہے۔ "جب کسی سچائی کے بارے میں آپ کا یقین صرف آپ کے دماغ میں نہیں ہے بلکہ آپ کے وجود میں ہے، تو آپ اس کے معنی کی یقین دہانی کر سکتے ہیں۔" انہوں نے کسی بھی ایسے رجحان کی حوصلہ شکنی کی جس کا مطلب ایک طالب علم کو کتابی علم کے طور پر کرنا پڑ سکتا ہے۔ روحانی احساس کے لیے ایک ضروری قدم۔

" رشیوں نے ایک جملے میں گہرائیوں سے لکھا کہ تبصرہ کرنے والے اسکالرز نسلوں سے خود کو مصروف رکھتے ہیں،" انہوں نے تبصرہ کیا۔ " لامتناہی ادبی تنازعہ کاہل ذہنوں کے لیے ہے۔ 'خدا ہے' نہیں، 'خدا' سے زیادہ آزاد خیال کیا ہوگا؟"

لیکن انسان آسانی سے سادگی کی طرف نہیں لوٹتا۔ یہ اس کے لیے شاذ و نادر ہی "خدا" ہوتا ہے، بلکہ اس نے خوش فہمی سیکھی۔ اس کی انا خوش ہے، کہ وہ اس طرح کے علم کو پکڑ سکتا ہے۔

وہ مرد جو فخر سے اعلیٰ دنیاوی مقام کے بارے میں شعور رکھتے تھے، غالباً، ماسٹر کی موجودگی میں، اپنے دوسرے مال میں عاجزی کا اضافہ کر سکتے تھے۔ ایک مقامی مجسٹریٹ ایک بار پوری میں سمندر کے کنارے واقع ہرمیٹیج میں انٹرویو کے لیے پہنچے۔ وہ شخص، جو بے رحمی کے لیے شہرت رکھتا تھا، ہمیں آشرم سے بے دخل کرنا اپنے اختیار میں تھا۔ میں نے اپنے گرو کو ظالمانہ امکانات کے بارے میں خبردار کیا۔ لیکن وہ خود کو غیر سمجھوتہ کرنے والی ہوا کے ساتھ بیٹھ گیا، اور آنے والے کو سلام کرنے کے لیے نہیں اٹھا۔ قدرے گھبراہٹ، میں دروازے کے قریب بیٹھ گیا۔ آدمی کو لکڑی کے ایک ڈبے سے مطمئن ہونا پڑا۔ میرے گرو نے مجھ سے کرسی لانے کی درخواست نہیں کی۔ مجسٹریٹ کی یہ توقع پوری نہیں ہوئی کہ اس کی اہمیت کو رسمی طور پر تسلیم کیا جائے گا۔

ایک مابعد الطبیعاتی بحث شروع ہوئی۔ مہمان نے صحیفوں کی غلط تشریح کے ذریعے غلطی کی۔ جیسے جیسے اس کی درستگی ڈوب گئی، اس کا غصہ بڑھ گیا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ میں ایم اے کے امتحان میں اول آیا تھا؟" وجہ نے اسے چھوڑ دیا تھا، لیکن وہ پھر بھی چیخ سکتا تھا۔

"مسٹر مجسٹریٹ، آپ بھول گئے کہ یہ آپ کی کمرہ عدالت نہیں ہے،" ماسٹر نے یکساں جواب دیا۔ "آپ کے بچکانہ تبصروں سے میں نے اندازہ لگایا تھا کہ آپ کا کالج کیریئر ناقابل ذکر تھا۔ یونیورسٹی کی ڈگری، کسی بھی صورت میں، ویدک احساس سے دور کا تعلق نہیں ہے۔ اکاؤنٹنٹ کی طرح سنتوں کو ہر سمسٹر میں بیچوں میں تیار نہیں کیا جاتا ہے۔"

کے بعد a دنگ رہ گئے خاموشی دی وزیٹر ہنسا دل سے

انہوں نے کہا کہ "آسمانی مجسٹریٹ سے یہ میری پہلی ملاقات ہے۔" بعد میں اس نے ایک رسمی درخواست کی، قانونی شرائط میں جو ظاہر ہے کہ اس کے وجود کا حصہ اور پارسل تھے، کو قبول کیا جائے۔

"پروبیشنری" شاگرد

میرے گرو نے ذاتی طور پر اپنی جائیداد کے انتظام سے جڑی تفصیلات کا جائزہ لیا۔ بےایمان افراد نے مختلف مواقع پر ماسٹر کی آبائی زمین پر قبضہ جمانے کی کوشش کی، عزم کے ساتھ اور قانونی چارہ جوئی کرکے بھی، سری یکتیشور نے ہر مخالف کو مات دے دی۔ اس نے یہ تکلیف دہ تجربات اس خواہش سے کیے کہ وہ کبھی بھیک مانگنے والا گرو نہ بنیں، یا اپنے شاگردوں پر بوجھ نہ بنیں۔

اس کی مالی آزادی ایک وجہ تھی جس کی وجہ سے میرے خطرناک انداز میں بولنے والے ماسٹر سفارت کاری کی چالاکیوں سے بے قصور تھے۔ ان اساتذہ کے برعکس جنہیں اپنے حامیوں کی چاپلوسی کرنی پڑتی ہے، میرے گرو دوسروں کی دولت کے کھلے یا لطیف اثرات سے بے نیاز تھے۔ میں نے اسے کبھی کسی مقصد کے لیے پیسے مانگتے یا اشارے کرتے نہیں سنا۔ ان کی ہرمیٹیج ٹریننگ تمام شاگردوں کو مفت اور مفت دی گئی ۔

ایک گستاخ عدالت کا نائب ایک دن سیرام پور آشرم میں شری یکتیشور کی خدمت کے لیے قانونی سمن لے کر پہنچا۔ کنائی نامی ایک شاگرد اور میں بھی موجود تھے۔ ماسٹر کے ساتھ افسر کا رویہ ناگوار تھا۔

"یہ آپ کے لیے اچھا ہو گا کہ آپ اپنے آستانے کے سائے چھوڑ کر عدالت کے کمرے کی ایماندار ہوا میں سانس لیں۔" ڈپٹی نے حقارت سے مسکرایا۔ میں خود پر قابو نہ رکھ سکا۔

"ایک اور لفظ کی آپ کا بے حیائی اور آپ مرضی ہونا پر دی فرش!" میں ترقی یافتہ دھمکی سے۔

"تم بدبخت!" کنائی کی چیخ میرے اپنے ساتھ ساتھ تھی۔ "تمہاری ہمت ہے کہ اس مقدس آشرم میں اپنی گستاخیاں لے آئیں؟"

لیکن ماسٹر اپنے گالی دینے والے کے سامنے حفاظت سے کھڑا تھا۔ "کسی بات پر پرجوش نہ ہو، یہ آدمی صرف اپنا فرض ادا کر رہا ہے۔"

دی افسر، حیران پر اس کا مختلف استقبالیہ احترام سے پیشکش کی a لفظ کی معافی اور رفتار دور

حیرت کی بات یہ تھی کہ اس طرح کی آتش گیر قوت والا ماسٹر اپنے اندر اتنا پرسکون ہوسکتا ہے۔ اس نے خدا کے آدمی کی ویدک تعریف کو فٹ کیا: "پھول سے زیادہ نرم، جہاں احسان کا تعلق ہے؛ گرج سے زیادہ مضبوط، جہاں اصول داؤ پر ہیں۔"

اس دنیا میں ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو، براؤننگ کے الفاظ میں، "کوئی روشنی برداشت نہیں کرتے، وجود اپنے آپ کو غیر واضح" ایک باہری شخص نے کبھی کبھار ایک خیالی شکایت کے لیے سری یکتیشور کو دھتکار دیا۔ میرے ناقابل تسخیر گرو نے شائستگی سے سنا، خود کا تجزیہ کیا کہ آیا مذمت میں سچائی کا کوئی ٹکڑا موجود ہے یا نہیں۔ یہ مناظر میرے ذہن میں ماسٹر کے انمول مشاہدات میں سے ایک کو ذہن میں لاتے ہیں: "کچھ لوگ دوسروں کا سر کاٹ کر سر کاٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

ایک ولی کی غیر متزلزل استقامت کسی بھی واعظ سے زیادہ متاثر کن ہے۔ "جو غصہ کرنے میں دھیما ہے وہ طاقتور سے بہتر ہے اور وہ جو اپنی روح پر حکومت کرتا ہے اس سے جو شہر پر قبضہ کرتا ہے۔" 23-12

میں اکثر عکاسی کہ میرا شاندار ماسٹر کر سکتے ہیں آسانی سے ہے رہا ایک شہنشاہ یا دنیا ہلا دینے والی

جنگجو کا ذہن شہرت یا دنیاوی کامیابی پر مرکوز تھا۔ اس نے غصے اور انا پرستی کے ان اندرونی قلعوں پر طوفان برپا کرنے کے بجائے جن کا زوال انسان کا عروج ہے۔

....

12-1 : "درگا کی پوجا" یہ بنگالی سال کا اہم تہوار ہے اور ستمبر کے آخر میں نو دن تک رہتا ہے۔ فوراً مندرجہ ذیل ہے دی دس دن تہوار کی دشہرہ ("د ایک ڈبلیو ایچ او ہٹاتا ہے دس گناہ"-تین کی جسم، تین کی دماغ چار کی تقریر)۔ دونوں پوجا ہیں مقدس کو درگا، لفظی طور پر " ناقابل رسائی" ایک پہلو کی الہی ماں، شکتی، عورت کی تخلیقی قوت کی شخصیت۔

12-2 : سری یکتیشور تھا پیدا ہوا پر مئی 10، 1855۔

12-3 : یکتیشور مطلب "متحد کو خدا." گیری ہے a درجہ بندی کرنے والا امتیاز کی ایک کی دی دس قدیم سوامی شاخیں سری
مطلب "مقدس"؛ یہ ہے نہیں a نام لیکن a عنوان کی احترام

12-4 : لفظی طور پر، "کرنا براہ راست ایک ساتھ." سمادھی ہے a غیر شعوری ریاست کی ایکسٹیسی میں جو دی یوگی سمجھتا ہے دی روح اور روح کی شناخت

12-5 : خراٹے، کے مطابق کو طبیعیات کے ماہرین، ہے ایک اشارہ کی سراسر آرام (کرنا دی غافل پریکٹیشنر، صرف)۔

12-6 : ڈھل ہے a موٹی سوپ بنایا سے تقسیم مٹر یا دوسرے دالیں چنا ہے a پنیر کی تازہ curdled دودھ کاٹنا چوکوں میں اور آلو کے ساتھ سالن.

12-7 : ایک یوگی کی ہمہ گیر طاقتیں، جس کے ذریعے وہ دیکھتا، سنتا، چکھتا، سونگھتا اور تخلیق میں اپنی وحدانیت کو محسوس کرتا ہے۔ دی استعمال کریں کی حسی اعضاء ہے رہا بیان کیا کے طور پر پیروی کرتا ہے میں دی تیٹیریا آرنیکا : "دی اندھا آدمی چھید موتی؛ بغیر انگلی نے اس میں دھاگہ ڈال دیا؛ ہارنے والوں نے اسے پہنا تھا؛ اور بے زبانوں نے اس کی تعریف کی۔"

12-8 : دی کوبرا تیزی سے ہڑتالیں پر کوئی بھی منتقل اعتراض کے اندر اس کا رینج مکمل عدم استحکام ہے عام طور پر ایک کی واحد امید حفاظت کے .

12-9 : لہڑی مہاسایا اصل میں کہا "پریا" (پہلے یا دیا نام) نہیں "یکتیشور" (خانقاہ نام نہیں موصول کی طرف سے میرے گرو دوران لہڑی مہاسیا کا زندگی بھر)۔ (دیکھیں صفحہ 109 ۔) "یکتیشور" ہے متبادل یہاں، اور میں a چند دوسرے مقامات اس کتاب میں، الجھن سے بچنے کے لیے، قاری کے لیے، دو نام۔

12-10 : "اس لیے میں کہتا کے پاس تم، کیا چیزیں ہمیشہ تم خواہش جب تم دعا کرو یقین کے تم وصول کریں وہ اور تم ان کے پاس ہوں گے۔"- مارک 11:24 ۔ الٰہی نظر رکھنے والٰ ماسٹرز اپنی ادراک کو ترقی یافتہ شاگردوں کو منتقل کرنے میں پوری طرح سے اہل ہیں، جیسا کہ لاہری مہاسایا نے اس موقع پر سری یکتیشور کے لیے کیا تھا۔

12-11 : "اور۔۔۔ ایک کی انہیں مارا دی نوکر کی دی اعلی پادری اور کاٹنا بند اس کا صحیح کان اور یسوع جواب دیا اور کہا، اب تک سہوے اور اُس نے اُس کے کان کو چھوا اور اُسے شفا بخشی۔"— لوقا 22:50-51۔

12-12 : "دو نہیں کہ جو ہے مقدس کے پاس دی کتے نہ ہی کاسٹ تم آپ کا موتی پہلے خنزیر ایسا نہ

ہو وہ روندنا انہیں ان کے پیروں کے نیچے، اور دوبارہ مڑ کر تمہیں پھاڑ ڈالا"- متی 7:6۔

12-13 : شاگرد; سے سنسکرت فعل جڑ "کرنا خدمت کریں."

12-14 : وہ تھا ایک بار بیمار میں کشمیر، جب میں تھا غیر حاضر سے اسے (دیکھیں باب 23 ۔)

12-15 : اے بہادر طبی آدمی چارلس رابرٹ رچیٹ، نوازا دی نوبل انعام میں فزیالوجی، لکھا کہ
طور پر مندرجہ ذیل ہے: "مابعد الطبیعیات ابھی تک سرکاری طور پر ایک سائنس نہیں ہے، جسے
اس کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ہونے جا رہا ہے .... ۔ ایڈنبرا، میں تھا قابل
کو
تصدیق پہلے 100 طبیعیات کے ماہرین کہ ہمارے پانچ حواس ہیں نہیں ہمارے صرف مطلب کی
علم اور کہ a ٹکڑا کی کبھی کبھی حقیقت پہنچ جاتا ہے دی ذہانت میں دوسرے طریقے کیونکہ a
حقیقت ہے نایاب ہے نہیں وجہ کہ یہ کرتا ہے نہیں موجود کیونکہ

a مطالعہ ہے مشکل، ہے کہ a وجہ کے لیے نہیں سمجھ یہ؟ وہ ڈبلیو ایچ او ہے ریلڈ پر
مابعدالطبیعات کے طور پر ایک جادو

سائنس اپنے آپ سے اتنی ہی شرمندہ ہوگی جتنی کہ کیمسٹری پر اس بنیاد پر کہ فلسفی کے پتھر
کا تعاقب وہم تھا۔ ....میں دی معاملہ کی اصول وہاں ہیں صرف وہ کی Lavoisier کلاڈ
برنارڈ، اور

پاسچر تجرباتی ہر جگہ اور ہمیشہ سلام، پھر کو دی نیا سائنس جو ہے جا رہا ہے کو تبدیلی انسانی
سوچ کی واقفیت۔"

12-16 : سمادھی : کامل یونین کی دی انفرادی روح کے ساتھ دی لامحدود روح.

12-17 : دی لاشعوری طور پر ہدایت یافتہ عقلیت کی دی دماغ ہیں بالکل مختلف سے دی ناقابل یقین رہنمائی کی سچ جو مسائل سے دی سپر شعور قیادت کی طرف سے فرانسیسی سائنسدانوں کی دی سوربون، مغربی مفکرین ہیں آغاز انسان میں الہی ادراک کہ امکان کی چھان بین کرنا۔

"پچھلے بیس سالوں سے، نفسیات کے طالب علموں نے، فرائیڈ سے متاثر ہوکر، اپنا سارا وقت لاشعور کی تلاش میں صرف کیا ہے دائرہ" ربی اسرائیل ایچ لیونتھل اشارہ کیا باہر میں 1929. "یہ ہے سچ ہے کہ دی لاشعور ظاہر کرتا ہے بہت کی اسرار جو انسانی اعمال کی وضاحت کر سکتا ہے، لیکن ہمارے تمام اعمال کی نہیں ہے یہ غیر معمولی کی وضاحت کر سکتا ہے، لیکن اوپر والے اعمال کی نہیں ہے دی عام دی تازہ ترین نفسیات، سپانسر شدہ کی طرف سے دی فرانسیسی اسکول، ہے دریافت کیا a نیا علاقہ میں آدمی جو یہ سپر شعور کی اصطلاح ہے. لاشعور کے برعکس جو ہماری فطرت کے ڈوبے ہوئے دھاروں کی نمائندگی کرتا ہے، یہ ظاہر کرتا ہے۔ دی اونچائیاں کو جو ہمارے فطرت کر سکتے ہیں پہنچنا آدمی نمائندگی کرتا ہے a تین گنا نہیں a ڈبل شخصیت؛ ہمارے ہوش اور لاشعوری وجود کو سپر شعور کا تاج پہنایا جاتا ہے۔ کئی سال پہلے انگریز ماہر نفسیات، ایف ڈبلیو ایچ مائرز نے مشورہ دیا تھا کہ 'ہمارے وجود کی گہرائی میں چھپا ایک کوڑا کرکٹ کا ڈھیر بھی ہے اور خزانہ بھی ہے' اس نفسیات کے برعکس جو انسان کی فطرت میں موجود لاشعور پر اپنی تمام تر تحقیقوں کا مرکز ہے، مافوق الفطرت کی یہ نئی نفسیات اپنی توجہ خزانہ کے گھر پر مرکوز کرتی ہے، یہ خطہ اکیلا ہی مردوں کے عظیم، بے لوث، بہادری کے کاموں کی وضاحت کرسکتا ہے۔"

12-18 : جننا ، حکمت، اور بھکتی ، عقیدت: دو کی دی اہم راستے کو خدا

12-19 : "یار میں اس کا جاگنا ریاست رکھتا ہے آگے بے شمار کوششیں کے لیے تجربہ کر رہا ہے جنسی لذتیں جب دی پوری حسی اعضاء کا گروپ تھکا ہوا ہے، وہ ہاتھ کی لذت کو بھی بھول جاتا ہے اور روح میں آرام سے لطف اندوز ہونے کے لیے سو جاتا ہے، اس کی اپنی فطرت، شنکرا، عظیم ویدانتسٹ نے لکھا ہے۔ "انتہائی حسی خوشی اس طرح حاصل کرنا انتہائی آسان ہے اور یہ حسی لذتوں سے کہیں زیادہ برتر ہے جو ہمیشہ بیزاری پر ختم ہوتی ہے۔"

12-20 : نشان 2:27۔

12-21 : اپنشد یا ویدانت (لفظی طور پر، "ویدوں کا اختتام")، ویدوں کے بعض حصوں میں ضروری خلاصوں کے طور پر پائے جاتے ہیں۔ اپنشد ہندو مذہب کی نظریاتی بنیاد پیش کرتے ہیں ۔ انہوں نے شوپن ہاور سے درج ذیل خراج تحسین وصول کیا: "کیسے؟ مکمل طور پر کرتا ہے دی اپنشد سانس لینا بھر میں دی مقدس روح کی دی وید ! کیسے ہے ہر کوئی جو اپنی روح کی گہرائیوں تک اس روح سے ہلائی ہوئی اس بے مثال کتاب سے واقف ہو گیا ہے! ہر جملے سے گہرا اصل، اور شاندار خیالات اٹھنا اور دی پوری ہے پھیلا ہوا کی طرف سے a اعلی اور مقدس اور دل سے روح . . . اپنشدوں کے ذریعے ویدوں تک رسائی میری نظر میں سب سے بڑا اعزاز ہے جو اس صدی کو پچھلی تمام صدیوں سے پہلے حاصل ہوسکتا ہے۔"

12-22 : تفسیریں شنکرا نے بے مثال بیان کیا دی اپنشد . 12-

23: امثال 16:32۔

باب: 13

دی بے نیند سینٹ

"براہ کرم مجھے کوہ ہمالیہ جانے کی اجازت دیں۔ مجھے امید ہے کہ مسلسل الہی اشتراک حاصل کرنے کے لیے میں خلوت میں رہوں گا۔"

میں نے دراصل ایک بار اپنے آقا سے یہ ناشکری الفاظ کہے تھے۔ غیر متوقع فریبوں میں سے ایک کی طرف سے پکڑا گیا ہے جو کبھی کبھار عقیدت مندوں پر حملہ کرتا ہے، میں نے وراثت کے فرائض اور کالج کی تعلیم کے ساتھ بڑھتی ہوئی بے صبری محسوس کی. ایک کمزور صورت حال یہ ہے کہ میری تجویز اس وقت پیش کی گئی جب میں سری یکتیشور کے ساتھ صرف چھ ماہ کا تھا۔ میں نے ابھی تک اس کے بڑے قد کا مکمل جائزہ نہیں لیا تھا۔

"بہت سے پہاڑی لوگ ہمالیہ میں رہتے ہیں، پھر بھی خدا کا ادراک نہیں رکھتے۔" میرے گرو کا جواب آہستہ اور سادگی سے آیا۔ "حکمت ایک غیر معمولی پہاڑ سے بہتر ہے جو ایک باشعور آدمی سے تلاش کی جاتی ہے."

ماسٹر کے اس واضح اشارے کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ وہ پہاڑی نہیں، میرا استاد تھا، میں نے اپنی درخواست دہرائی۔ سری یکتیشور نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے اس کی خاموشی کو رضامندی کے لیے لیا، ایک غیر یقینی تشریح جسے کسی کی سہولت کے مطابق آسانی سے قبول کر لیا جاتا ہے۔

اس شام کلکتے کے اپنے گھر میں، میں سفر کی تیاریوں میں مصروف رہا۔ ایک کمبل کے اندر چند مضامین باندھتے ہوئے، مجھے ایک ایسا ہی بنڈل یاد آیا، جو چند سال پہلے میری اٹاری کی کھڑکی سے چپکے سے گرا ہوا تھا۔ میں نے سوچا کہ کیا یہ ہمالیہ کی طرف ایک اور بیمار ستاروں والی پرواز ہے۔
پہلی بار میری روحانی خوشی بہت زیادہ تھی۔ آج رات اپنے گرو کو چھوڑنے کے بارے میں سوچ کر ضمیر کو شدید جھٹکا لگا۔

اگلی صبح میں نے سکاٹش چرچ کالج میں سنسکرت کے پروفیسر بہاری پنڈت سے ملاقات کی۔

"جناب، آپ نے مجھے لاہری مہاسایا کے ایک عظیم شاگرد سے اپنی دوستی کے بارے میں بتایا ہے۔ براہ کرم مجھے اس کا پتہ بتا دیں۔"

"تمہارا مطلب ہے رام گوپال مزمدار۔ میں انہیں 'نیند والا سنت' کہتا ہوں۔ وہ ہمیشہ ایک پرجوش ہوش میں بیدار رہتا ہے۔ اس کا گھر تارکیشور کے قریب رن بج پور میں ہے۔"

میں شکریہ ادا کیا دی پنڈت اور تربیت یافتہ فوری طور پر کے لیے تارکیشورہ میں امید کی کو خاموشی تنہا ہمالیائی مراقبہ میں اپنے آپ کو مشغول کرنے کے لئے "نیند کے بغیر سنت" سے اجازت لے کر میری بدگمانیاں۔ بہاری کے دوست، میں نے سنا ہے، الگ تھلگ غاروں میں کئی سالوں کی کریا یوگا مشق کے بعد روشنی ملی تھی ۔

تارکیشور میں میں ایک مشہور مزار پر پہنچا۔ ہندو اسے اسی تعظیم کے ساتھ دیکھتے ہیں جو کیتھولک فرانس میں لورڈیس کی پناہ گاہ کو دیتے ہیں۔ تارکیشور میں شفا یابی کے لاتعداد معجزات رونما ہوئے ہیں، جن میں میرے خاندان کے ایک فرد کے لیے بھی شامل ہے۔

"میں وہاں ایک ہفتہ تک مندر میں بیٹھا تھا،" میری سب سے بڑی خالہ نے ایک بار مجھے بتایا۔ "مکمل روزہ رکھ کر، میں نے آپ کے چچا ساردا کی ایک پرانی بیماری سے صحت یابی کے لیے دعا کی، ساتویں دن مجھے ایک جڑی بوٹی اپنے ہاتھ میں ملی! میں نے پتوں سے مرکب بنا کر آپ کے چچا کو دیا۔ بیماری ایک دم غائب ہو گئی، اور کبھی دوبارہ ظاہر نہیں ہوئی۔"

میں مقدس تارکیشور مندر میں داخل ہوا؛ قربان گاہ میں گول پتھر کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس کا طواف، شروع اور لامتناہی، اسے لامحدود میں مناسب طور پر نمایاں کرتا ہے۔ کائناتی

سب سے عاجز ہندوستانی کسان کے لیے بھی تجرید اجنبی نہیں ہیں۔ اس پر مغربیوں نے، حقیقت میں، تجرید پر زندگی گزارنے کا الزام لگایا ہے!

اس وقت میرا اپنا موڈ اتنا سخت تھا کہ میں نے پتھر کی علامت کے سامنے جھکنے سے عاجز محسوس کیا۔ خدا کو تلاش کیا جانا چاہئے، میں نے سوچا، صرف روح کے اندر۔

میں نے بغیر کسی قسم کے مندر کو چھوڑ دیا اور رن بج پور کے دور دراز گاؤں کی طرف تیزی سے چل پڑا۔ راہگیر سے رہنمائی کے لیے میری اپیل نے اسے لمبے دھیان میں غرق کر دیا۔

"جب آپ آو کو a چوراہے موڑ صحیح اور رکھنا جا رہا ہے" وہ آخر میں تلفظ زبانی طور پر

ہدایت کی تعمیل کرتے ہوئے، میں نے ایک نہر کے کنارے سے اپنا راستہ موڑ لیا۔ اندھیرا چھا گیا۔ جنگل کے گاؤں کے مضافات آنکھ مارنے والی آگ کی مکھیوں اور قریب کے گیدڑوں کی چیخوں سے زندہ تھے۔ چاندنی اتنی بے ہوش تھی کہ کوئی یقین دہانی نہیں کر سکتی۔ میں دو گھنٹے تک ٹھوکر کھاتا رہا۔

کاؤ بیل کی آواز کا خیر مقدم! میری بار بار چیخیں آخرکار ایک کسان کو میری طرف لے آئیں۔

’’میں رام گوپال بابو کی تلاش میں ہوں۔‘‘

"ایسا کوئی شخص ہمارے گاؤں میں نہیں رہتا۔" اس آدمی کا لہجہ تلخ تھا۔ "تم شاید جھوٹ بولنے والے جاسوس ہو۔"

اس کے سیاسی طور پر پریشان ذہن میں شبہات کو دور کرنے کی امید میں، میں نے چھو کر اپنی پریشانی کی وضاحت کی۔ وہ مجھے اپنے گھر لے گیا اور مہمان نوازی کی پیشکش کی۔

"رانباج پور یہاں سے بہت دور ہے،" انہوں نے کہا۔ "چوراہے پر، آپ کو دائیں نہیں بائیں مڑنا چاہیے تھا۔"

میرا پہلا مخبر، میں نے افسوس سے سوچا، مسافروں کے لیے ایک الگ خطرہ تھا۔ کچے کیلے کے ساتھ موٹے چاول، دال اور آلو کے سالن کے لذیذ کھانے کے بعد میں صحن سے ملحق ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں چلا گیا۔ دور دیہاتی 1-13—مریدنگا کی آواز میں گا رہے تھے، اور جھانجھ اس رات نیند ناقابلِ غور تھی۔ میں نے دل کی گہرائیوں سے دعا کی کہ خفیہ یوگی رام گوپال کو ہدایت دی جائے۔

جیسے ہی صبح کی پہلی لکیریں میرے اندھیرے کمرے کی دراڑ میں داخل ہوئیں، میں رن بج پور کے لیے روانہ ہوا۔ دھان کے کھردرے کھیتوں کو عبور کرتے ہوئے، میں کانٹے دار پودے کے درانتی والے سٹمپ اور سوکھی مٹی کے ٹیلوں سے ٹکرایا۔ کبھی کبھار ملنے والا کسان مجھے مطلع کرتا تھا کہ میری منزل "صرف ایک کروشہ (دو میل)" ہے۔ چھ گھنٹے میں سورج نے افق سے میریڈیئن تک کا سفر کامیابی سے طے کیا، لیکن مجھے لگنے لگا کہ میں رن بج پور سے کبھی ایک کروشہ سے دور رہوں گا ۔

دوپہر کے وقت میری دنیا ابھی تک دھان کا نہ ختم ہونے والا کھیت تھی۔ بے ہنگم آسمان سے گرتی گرمی مجھے تباہی کے قریب لے جا رہی تھی۔ جیسے ہی ایک آدمی آرام سے قریب آیا، میں نے مشکل سے اپنا معمول کا سوال کرنے کی ہمت کی، ایسا نہ ہو کہ یہ نیرس کو طلب کر لے: "بس ایک کروشا ہ"

دی اجنبی روک دیا کے پاس میں مختصر اور معمولی وہ تھا جسمانی طور پر غیر متاثر کن محفوظ کریں کے لیے ایک

غیر معمولی جوڑی کی چھیدنا اندھیرا آنکھیں

"میں رن بج پور چھوڑنے کا ارادہ کر رہا تھا، لیکن تمہارا مقصد اچھا تھا، اس لیے میں تمہارا انتظار کر رہا تھا" اس نے میرے حیران چہرے پر انگلی ہلائی۔ "کیا تم یہ سوچنے میں ہوشیار نہیں ہو کہ، غیر اعلانیہ، تم مجھ پر جھپٹ سکتے ہو؟ اس پروفیسر بہاری کو تمہیں میرا پتہ دینے کا کوئی حق نہیں تھا۔"

یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس استاد کی موجودگی میں اپنا تعارف محض زبانی کلامی ہو گا، میں اپنے استقبال کے وقت بہ ساختہ کھڑا رہ گیا۔ ان کا اگلا تبصرہ اچانک ڈال دیا گیا۔

"بتاؤ میں کہاں کرو آپ سوچو خدا ہے؟"

"کیوں، وہ ہے کہ اندر میں اور ہر جگہ." میں بلا شبہ دیکھا کہ طور پر پریشان کے طور پر میں محسوس کیا

"سب پر پھیلا ہوا، ہے نا؟" صاحب نے قہقہہ لگایا۔ "تو پھر نوجوان صاحب، کیا آپ کل تارکیشور مندر میں پتھر کی علامت میں لامحدود کے سامنے جھکنے میں ناکام کیوں ہوئے؟ [2-13] آپ کے غرور کی وجہ سے آپ کو اس راہ گیر کی طرف سے گمراہی کی سزا دی گئی جو بائیں اور دائیں کی عمدہ تفریق سے پریشان نہیں تھا۔ آج، آپ نے بھی کافی غیر آرام دہ وقت گزارا ہے!"

میں نے دل و جان سے اتفاق کیا، حیرت زدہ کہ ایک ہمہ گیر آنکھ میرے سامنے ناقابلِ ذکر جسم کے اندر چھپ گئی۔ یوگی سے شفا بخش قوت نکلی۔ میں جھلستے میدان میں فوراً تازہ دم ہوگیا۔

انہوں نے کہا کہ "عقیدت مند یہ سوچنے کی طرف مائل ہوتا ہے کہ خدا تک اس کا راستہ ہی واحد راستہ ہے۔" "یوگا، جس کے ذریعے الوہیت اپنے اندر پائی جاتی ہے، بلاشبہ سب سے اونچا راستہ ہے: لہڑی مہاسایا نے ہمیں بتایا ہے۔ لیکن اپنے اندر بھگوان کو دریافت کرتے ہوئے، ہم جلد ہی اسے اس کے بغیر محسوس کر لیتے ہیں۔ تارکیشور اور دیگر مقامات پر مقدس مزارات کو روحانی طاقت کے جوہری مراکز کے طور پر بجا طور پر پوجا جاتا ہے۔"

سنت کا سینسر رویہ ختم ہو گیا۔ اس کی آنکھیں شفقت سے نرم ہو گئیں۔ اس نے میرا کندھا تھپتھپایا۔

"نوجوان یوگی، میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے مالک سے بھاگ رہے ہو۔ اس کے پاس تمہاری ضرورت کی ہر چیز ہے، تمہیں اس کے پاس واپس آنا چاہیے۔ پہاڑ تمہارے گرو نہیں ہو سکتے۔" رام گوپال وہی سوچ دہرا رہا تھا۔ جس کا اظہار سری یکتیشور نے ہماری پچھلی میٹنگ میں کیا تھا۔

"ماسٹر اپنی رہائش کو محدود کرنے کے لیے کسی کائناتی مجبوری کے تحت نہیں ہیں۔" میرے ساتھی نے سوالیہ نظروں سے میری طرف دیکھا۔ "ہندوستان اور تبت میں ہمالیہ پر سنتوں کی کوئی اجارہ داری نہیں ہے۔ جس چیز کو تلاش کرنے میں کسی کو پریشانی نہیں ہوتی وہ جسم کو ادھر ادھر لے جانے سے نہیں مل سکتی۔ جیسے ہی عقیدت مند روحانی روشن خیالی کے لیے زمین کے کناروں تک جانے کے لیے تیار ہوتا ہے، اس کا گرو قریب ہی ظاہر ہوتا ہے۔"

میں خاموشی سے راضی ہو گیا، بنارس کے ہرمیٹیج میں اپنی دعا کو یاد کرتے ہوئے، اس کے بعد ایک پرہجوم گلی میں سری یکتیشور سے ملاقات ہوئی۔

"ہیں ہ آپ قابل کو ہے a تھوڑا کمرہ کہاں آپ کر سکتے ہیں بند دی دروازہ اور ہونا اکیلے؟"

"ہاں،" میں نے سوچا کہ یہ صاحب اضطراب کی رفتار کے ساتھ عام سے خاص تک پہنچے ہیں ۔

"وہ تمہارا غار ہے۔" یوگی نے مجھے روشنی کی ایک نظر عطا کی جسے میں کبھی نہیں بھولا۔ "وہ تمہارا مقدس پہاڑ ہے، وہیں تمہیں خدا کی بادشاہی ملے گی۔"

اس کے سادہ الفاظ نے فوری طور پر ہمالیہ کے لیے میرے عمر بھر کے جنون کو ختم کر دیا۔ جلتے ہوئے دھان کے کھیت میں میں ابدی برف کے خوابوں سے بیدار ہوا۔

"جوان صاحب، آپ کی الہی پیاس قابل تعریف ہے۔ مجھے آپ کے لیے بہت پیار محسوس ہوتا ہے۔" رام گوپال نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک عجیب بستی میں لے گیا۔ ایڈوب ہاؤسز ناریل کے پتوں سے ڈھکے ہوئے تھے اور دیہاتی داخلی راستوں سے مزین تھے۔

صاحب نے مجھے اپنے چھوٹے سے کاٹیج کے بانس کے چبوترے پر بٹھا دیا۔ مجھے میٹھا چونے کا رس اور راک کینڈی کا ایک ٹکڑا دینے کے بعد، وہ اپنے آنگن میں داخل ہوا اور کمل کی کرنسی سنبھالی۔ تقریباً چار گھنٹے میں میں نے اپنی مراقبہ والی آنکھیں کھولیں اور دیکھا کہ یوگی کی چاندنی شکل ابھی تک بے حرکت تھی۔ جب میں اپنے پیٹ کو سختی سے یاد دلا رہا تھا کہ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا، رام گوپال میرے پاس آیا۔

"میں دیکھیں آپ ہیں بھوکا کھانا مرضی ہونا تیار جلد ہی."

آنگن پر مٹی کے تندور کے نیچے آگ جلائی گئی۔ چاول اور دال کو کیلے کے بڑے پتوں پر جلدی سے پیش کیا گیا۔ میرے میزبان نے شائستگی سے کھانا پکانے کے تمام کاموں میں میری مدد سے انکار کر دیا۔ "مہمان خدا ہے،" ایک ہندو کہاوت نے قدیم زمانے سے عبادت کا حکم دیا ہے۔ اپنے بعد کے دنیا کے سفر میں، میں یہ دیکھ کر خوش ہوا کہ بہت سے ممالک کے دیہی حصوں میں زائرین کے لیے اسی طرح کا احترام ظاہر ہوتا ہے۔ شہر کے باشندے کو مہمان نوازی کا گہرا کنارہ عجیب و غریب چہروں کی کثرت سے ختم ہو گیا ہے۔

جنگل کے چھوٹے سے گاؤں کی تنہائی میں یوگی کے پاس بیٹھ کر مردوں کے مارٹ دور سے مدھم لگ رہے تھے۔ کاٹیج کا کمرہ ہلکی روشنی سے پراسرار تھا۔ رام گوپال نے میرے بستر کے لیے فرش پر کچھ پھٹے ہوئے کمبل کا بندوبست کیا، اور خود کو تنکے کی چٹائی پر بٹھا دیا۔ اس کی روحانی مقناطیسیت سے مغلوب ہو کر میں نے ایک درخواست کی۔

"جناب، کیوں مت کرو آپ گرانٹ میں a سمادھی ؟"

"عزیز، مجھے الہی رابطہ پہنچانے میں خوشی ہوگی، لیکن ایسا کرنا میری جگہ نہیں ہے۔" صاحب نے نیم بند آنکھوں سے میری طرف دیکھا۔ "آپ کا آقا جلد ہی یہ تجربہ عطا کرے گا۔ آپ کا جسم ابھی ٹھیک نہیں ہوا ہے۔ جیسا کہ ایک چھوٹا چراغ ضرورت سے زیادہ برقی وولٹیج کو برداشت نہیں کر سکتا، اسی طرح آپ کے اعصاب کائناتی کرنٹ کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اگر میں نے ابھی آپ کو لامحدود خوشی دی تو آپ جل جائیں گے، اگر ہر سیل میں آگ لگ جاتی۔"

"آپ مجھ سے روشنی مانگ رہے ہیں،" یوگی نے حیرت سے کہا، "جب کہ میں حیران ہوں - جیسا کہ میں ہوں، اور میں نے تھوڑا سا مراقبہ کیا ہے - اگر میں خدا کو خوش کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں، اور آخری حساب کے وقت میں اس کی نظروں میں کیا قیمت پا سکتا ہوں۔"

"جناب، یہ آپ نہیں رہا اکیلے دل سے تلاش کرنا خدا کے لیے a طویل وقت؟"

"میں نے زیادہ کام نہیں کیا ہے۔ ہماری نے آپ کو اپنی زندگی کے بارے میں کچھ بتایا ہوگا۔ بیس سال تک میں نے ایک خفیہ گڑھے پر قبضہ کیا، دن میں اٹھارہ گھنٹے مراقبہ کیا۔ پھر میں ایک زیادہ ناقابل رسائی غار میں چلا گیا اور وہاں پچیس سال تک رہا، روزانہ بیس گھنٹے یوگا یونین میں داخل ہوا۔ نیند کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ میں ہمیشہ خدا کے ساتھ تھا۔ میرے جسم کو شعور کے مکمل سکون میں اس سے زیادہ سکون ملا جو عام لاشعوری حالت کے جزوی سکون سے مل سکتا تھا۔

"نیند کے دوران پٹھے آرام کرتے ہیں، لیکن دل، پھیپھڑے اور دوران خون کا نظام مسلسل کام کرتا ہے، انہیں آرام نہیں ملتا۔ سپر شعور میں، اندرونی اعضاء معلق حرکت پذیری کی حالت میں رہتے ہیں، کائناتی توانائی سے بجلی بن جاتی ہے۔ اس طرح میں نے برسوں سے سونا غیر ضروری سمجھا ہے۔ وہ وقت آئے گا جب آپ بھی نیند سے محروم ہوجائیں گے۔"

"میری نیکی، تم نے اتنی دیر تک مراقبہ کیا اور پھر بھی رب کے فضل کا یقین نہیں رکھتے!" میں نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔ "پھر ہم غریبوں کا کیا ہوگا؟"

"اچھا، میرے پیارے لڑکے، کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ خدا ازل سے ہے؟ یہ فرض کرنا کہ کوئی پینتالیس سال کے مراقبہ سے اسے پوری طرح جان سکتا ہے، بلکہ ایک مضحکہ خیز توقع ہے۔ بابا جی ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ تھوڑا سا مراقبہ بھی موت کے خوفناک خوف اور موت کے بعد کی حالتوں سے بچاتا ہے۔ اگر آپ سخت محنت کریں گے تو آپ وہاں پہنچ جائیں گے۔"

امکان سے متاثر ہو کر، میں نے اس سے مزید روشن الفاظ کے لیے کہا۔ اس نے لہڑی مہاسایا کے گرو بابا جی کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات کی ایک حیرت انگیز کہانی سنائی۔ 3-13 آدھی رات کے قریب رام گوپال خاموش ہو گیا، اور میں اپنے کمبل پر لیٹ گیا۔ آنکھیں بند کر کے میں نے بجلی کی چمک دیکھی۔ میرے اندر کی وسیع جگہ پگھلی ہوئی روشنی کا ایک حجرہ تھا۔ میں نے اپنی آنکھیں کھولیں اور وہی چمکدار چمک دیکھا۔ کمرہ اس لامحدود والٹ کا ایک حصہ بن گیا جسے میں نے اندرونی وژن سے دیکھا۔

"کیوں؟ مت کرو آپ جاؤ کو سو؟"

"جناب، کس طرح کر سکتے ہیں میں سونا میں دی موجودگی کی بجلی، چمکتا ہوا چاہے میرا آنکھیں ہیں بند یا کھلا؟"

"آپ کو یہ تجربہ نصیب ہوا؛ روحانی شعاعیں آسانی سے نظر نہیں آتیں۔" صاحب نے پیار کے چند الفاظ جوڑے۔

فجر کے وقت رام گوپال نے مجھے راک کینڈی دی اور کہا کہ مجھے روانہ ہونا چاہیے۔ میں نے اسے الوداع کرنے میں ایسی ہچکچاہٹ محسوس کی کہ آنسو میرے گالوں پر بہہ نکلے۔

"میں مرضی نہیں دو آپ جاؤ خالی ہاتھ" دی یوگی بولا نرمی سے "میں مرضی کرو کچھ کے لیے تم"

اس نے مسکرا کر میری طرف استقامت سے دیکھا۔ میں زمین پر کھڑا تھا، امن میری آنکھوں کے دروازوں سے ایک زبردست سیلاب کی طرح دوڑ رہا تھا۔ میں اپنی کمر میں درد سے فوری طور پر ٹھیک ہو گیا، جس نے مجھے برسوں سے وقفے وقفے سے پریشان کر رکھا تھا۔ تجدید ہوا، نورانی خوشی کے سمندر میں نہایا، میں مزید نہیں رویا۔ سنت کے پیروں کو چھونے کے بعد، میں جنگل میں داخل ہوا، اس کے اشنکٹبندیی علاقوں سے گزرتا ہوا

الجھنا تک میں پہنچ گئے تارکیشور۔

وہاں میں نے مشہور مزار کی دوسری زیارت کی، اور قربان گاہ کے سامنے مکمل طور پر سجدہ کیا۔ گول پتھر میرے اندرونی وژن سے پہلے بڑا ہوتا گیا یہاں تک کہ یہ کائناتی دائرہ بن گیا، رنگ کے اندر حلقہ، زون کے بعد زون، سب الوہیت سے بھرے ہوئے ہیں۔

میں خوشی سے ایک گھنٹے بعد کلکتے کے لیے داخل ہوا۔ میرا سفر بلند و بالا پہاڑوں میں نہیں بلکہ ہمالیہ میں اپنے آقا کی حضوری میں ختم ہوا۔

13-1 : ہاتھ سے کھیلا ڈرم استعمال کیا جاتا ہے صرف کے لیے عقیدت مند موسیقی

13-2 : ایک ہے یاد دلایا یہاں کی دوستوفسکی کا مشاہدہ: "اہ آدمی ڈبلیو ایچ او جھکنا نیچے کو کچھ نہیں کر سکتے ہیں کبھی نہیں ریچھ دی خود کا بوجھ۔"

13-3 : دیکھیں باب 35

باب: 14

ایک تجربہ میں کائناتی شعور

"میں ہوں یہاں، گروجی۔" میرا بہ شرمی بولا مزید فصاحت سے کہ لیے میں

"چلو کچن میں جا کر کچھ کھانے کو ڈھونڈتے ہیں۔" سری یکتیشور کا انداز اتنا ہی فطری تھا کہ جیسے گھنٹوں اور دنوں نے ہمیں الگ کر دیا ہو۔

’’ماسٹر، میں نے آپ کو اپنے یہاں اپنی ڈیوٹی چھوڑنے سے مایوس کیا ہوگا، مجھے لگا کہ آپ مجھ سے ناراض ہوں گے۔‘‘

"نہیں، ہرگز نہیں! غصہ صرف ناکام خواہشات سے پھوٹتا ہے۔ میں دوسروں سے کسی چیز کی توقع نہیں رکھتا، اس لیے ان کا عمل میری خواہشات کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ میں آپ کو اپنے مقصد کے لیے استعمال نہیں کروں گا؛ میں صرف آپ کی حقیقی خوشی میں خوش ہوں۔"

"جناب، کوئی مبہم انداز میں الہی محبت کی باتیں سنتا ہے، لیکن میں پہلی بار آپ کی فرشتہ صفت میں ایک ٹھوس مثال پیش کر رہا ہوں! دنیا میں ایک باپ بھی اپنے بیٹے کو آسانی سے معاف نہیں کرتا اگر وہ اپنے والدین کا کاروبار بغیر کسی وارننگ کے چھوڑ دے، لیکن آپ نے ذرا سی بھی ناراضگی ظاہر نہیں کی، اگرچہ آپ کو ضرور ہونا چاہیے۔ میں نے جو بہت سے نامکمل کام چھوڑے ہیں ان کی وجہ

سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے۔"

ہم نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا، جہاں آنسو چمک رہے تھے۔ ایک خوشی کی لہر نے مجھے گھیر لیا۔ میں ہوش میں تھا کہ رب، میرے گرو کی شکل میں، میرے دل کی چھوٹی چھوٹی آرزوؤں کو کائناتی محبت کی ناقابل تسخیر رسائیوں تک پھیلا رہا ہے۔

کچھ صبح بعد میں نے ماسٹر کے خالی بیٹھنے والے کمرے میں اپنا راستہ بنایا۔ میں نے مراقبہ کرنے کا ارادہ کیا، لیکن میرا قابلِ تعریف مقصد نافرمانی کے خیالات کی وجہ سے ختم ہو گیا۔ وہ شکاری کے آگے پرندوں کی طرح بکھر گئے۔

"مکندا!" سری یکتیشور کا آواز آواز لگائی سے a دور اندرونی بالکنی

میں نے اپنے خیالات کی طرح باغی محسوس کیا۔ "ماسٹر ہمیشہ مجھے مراقبہ کرنے کی تلقین کرتے ہیں،" میں نے اپنے آپ سے بڑبڑایا۔ "وہ مجھے پریشان نہ کریں جب وہ جانتا ہے کہ میں اس کے کمرے میں کیوں آیا ہوں۔"

اس نے مجھے دوبارہ بلایا۔ میں سختی سے خاموش رہا۔ تیسری بار اس کے لہجے میں ڈانٹ تھی۔

"سر، میں مراقبہ کر رہا ہوں،" میں نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم کس طرح مراقبہ کر رہے ہو،" میرے گرو نے پکارا، "تمہارا دماغ طوفان میں پتوں کی طرح تقسیم ہو گیا! یہاں میرے پاس آؤ۔"

چھین لیا اور بے نقاب، میں بنایا میرا راستہ افسوس سے کو اس کا طرف

"بیچارے لڑکے، پہاڑ وہ نہیں دے سکے جو تم چاہتے تھے۔" ماسٹر صاحب تسلی سے، نرمی سے بولے۔ اس کی پرسکون نگاہیں ناقابل فہم تھیں۔ ’’تمہارے دل کی خواہش پوری ہو جائے گی۔‘‘

سری یکتیشور شاذ و نادر ہی پہیلیوں میں ملوث ہوتے ہیں۔ میں حیران رہ گیا۔ اس نے دل کے اوپر میرے سینے پر آہستہ سے مارا۔

میرا جسم غیر منقولہ طور پر جڑ سے اکھڑ گیا۔ سانس میرے پھیپھڑوں سے اس طرح کھینچی گئی جیسے کسی بڑے مقناطیس سے۔ روح اور دماغ فوری طور پر اپنے جسمانی بندھن کو کھو دیتے ہیں، اور میرے ہر سوراخ سے چھیدنے والی روشنی کی طرح نکلتے ہیں۔ گوشت گویا مردہ تھا، پھر بھی اپنی شدید بیداری میں میں جانتا تھا کہ میں پہلے کبھی پوری طرح زندہ نہیں تھا۔ میرا شناخت کا احساس اب کسی جسم تک محدود نہیں رہا تھا بلکہ اس نے گھیرے ہوئے ایٹموں کو اپنا لیا تھا۔ دور دراز کی سڑکوں پر لوگ میرے اپنے دور دراز کے دائرے پر آہستہ سے آگے بڑھتے دکھائی دے رہے تھے۔ پودوں اور درختوں کی جڑیں نمودار ہوئیں مٹی کی مدھم شفافیت؛ میں نے ان کے رس کے باطنی بہاؤ کو دیکھا۔

پورا علاقہ میرے سامنے خالی پڑا تھا۔ میرا عام سامنے کا وژن اب ایک وسیع کروی نظر میں بدل گیا تھا، بیک وقت تمام ادراک۔ میں نے اپنے سر کے پچھلے حصے سے لوگوں کو رائے گھاٹ روڈ پر ٹہلتے ہوئے دیکھا، اور ایک سفید گائے کو بھی دیکھا جو آرام سے قریب آ رہی تھی۔ جب وہ آشرم کے کھلے گیٹ کے سامنے والی جگہ پر پہنچی تو میں نے اسے اپنی دو جسمانی آنکھوں سے دیکھا۔ جیسے ہی وہ گزری، اینٹوں کی دیوار کے پیچھے، میں نے اسے صاف ساکت دیکھا۔

میری پینورامک نگاہوں کے اندر موجود تمام اشیاء کانپ رہی تھیں اور تیز حرکتی تصویروں کی طرح ہل رہی تھیں۔ میرا جسم، ماسٹرز، ستونوں والا صحن، فرنیچر اور فرش، درخت اور دھوپ، کبھی کبھار

پرتشدد طور پر مشتعل ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ سب ایک چمکدار سمندر میں پگھل جاتے ہیں۔ یہاں
تک کہ چینی کرسٹل کے طور پر، پھینک دیا

پانی کے ایک گلاس میں، ہلانے کے بعد تحلیل. یکجا کرنے والی روشنی شکل کی مادیت کے ساتھ بدلتی ہے، میٹامورفوسس تخلیق میں وجہ اور اثر کے قانون کو ظاہر کرتی ہے۔

میری روح کے پرسکون لامتناہی ساحلوں پر ایک سمندری خوشی ٹوٹ گئی۔ خدا کی روح، میں نے محسوس کیا، تھکن نہ ہونے والی نعمت ہے۔ اس کا جسم روشنی کے لاتعداد ٹشوز ہے۔ میرے اندر ایک سوز جلال پیدا ہونے لگا شہروں، براعظموں، زمین، شمسی اور ستاروں کے نظام، کمزور نیبولا، اور تیرتی کائناتوں کو لپیٹ دیں۔ پوری کائنات، نرمی سے چمکدار، رات کو دور نظر آنے والے شہر کی طرح، میرے وجود کی لامحدودیت میں چمک رہی تھی۔ تیزی سے نقش شدہ عالمی خاکے دور کے کناروں پر کسی حد تک دھندلا گیا؛ وہاں میں ایک ہلکی سی چمک دیکھ سکتا تھا، جو کبھی ختم نہیں ہوتی تھی۔ یہ ناقابل بیان حد تک لطیف تھا۔ سیاروں کی تصویریں ایک بڑی روشنی سے بنی تھیں۔

ایک ابدی ماخذ سے شعاعوں کا الہی پھیلاؤ، کہکشاؤں میں بھڑکتا ہوا، ناقابل فہم اوروں سے بدل گیا۔ میں نے بار بار تخلیقی شہتیروں کو برجوں میں سمٹتے دیکھا، پھر شفاف شعلے کی چادروں میں حل ہوتا ہے۔ تال کی تبدیلی کے ذریعے، سیکسٹیلین دنیایں ڈائیفینوس چمک میں گزر گئیں۔ آگ آسمان بن گئی.

میں نے ایمپائرین کے مرکز کو اپنے دل میں بدیہی ادراک کے نقطے کے طور پر پہچانا۔ میرے مرکز سے آفاقی ڈھانچے کے ہر حصے میں شعاع انگیز شان و شوکت جاری ہے۔ مسرت آمیز امرتا ، امرت کا امرت، چاندی کی طرح کی روانی کے ساتھ میرے ذریعے چھلک رہی تھی۔ خدا کی تخلیقی آواز میں نے اوم ، [1-14] کے طور پر گونجتے ہوئے سنا کاسمک موٹر کی کمپن۔

اچانک سانس میرے پھیپھڑوں میں لوٹ آئی۔ تقریباً ناقابل برداشت مایوسی کے ساتھ، میں نے محسوس کیا کہ میری لامحدود وسعت ختم ہو گئی ہے۔ ایک بار پھر میں جسم کے ذلت آمیز پنجرے تک محدود تھا، روح کے لیے آسانی سے موافق نہیں تھا۔ ایک اجنبی بچے کی طرح، میں اپنے میکروکوسمک گھر سے بھاگ گیا تھا اور اپنے آپ کو ایک تنگ نظری میں قید کر لیا تھا۔

میرا گرو میرے سامنے بے حرکت کھڑا تھا۔ میں نے کائناتی شعور کے تجربے کے لیے شکر گزاری میں اس کے مقدس قدموں پر گرنا شروع کر دیا جس کی میں نے طویل عرصے سے شوق سے تلاش کی تھی۔ اس نے مجھے سیدھا رکھا، اور سکون سے، بے ساختہ بولا۔

"تمہیں خوشی سے نشے میں نہیں آنا چاہیے۔ دنیا میں تمہارے لیے ابھی بہت کام باقی ہے۔ آؤ، ہم بالکونی کے فرش پر جھاڑو لگائیں، پھر ہم گنگا کے کنارے چلیں گے۔"

میں جھاڑو لایا۔ ماسٹر، میں جانتا تھا، مجھے متوازن زندگی گزارنے کا راز سکھا رہا تھا۔ روح کو کائناتی اتھاہ گہرائیوں پر پھیلانا چاہیے، جبکہ جسم اپنے روزمرہ کے فرائض انجام دیتا ہے۔ جب ہم بعد میں ٹہلنے کے لیے نکلے تو میں ابھی تک ناقابل بیان بے خودی میں ڈوبا ہوا تھا۔ میں نے اپنے جسموں کو دو نجومی تصویروں کے طور پر دیکھا، جو دریا کے کنارے ایک سڑک پر چل رہے تھے جس کا جوہر سراسر روشنی تھا۔

"یہ خدا کی روح ہے جو کائنات کی ہر شکل اور قوت کو فعال طور پر برقرار رکھتی ہے؛ پھر بھی وہ ماورائی اور متحرک مظاہر کی دنیا سے پرے خوشیوں سے بھرے غیر تخلیق شدہ خلا میں الگ ہے،" [2-14] ماسٹر نے وضاحت کی۔ "اولیاء جو جسم میں رہتے ہوئے بھی اپنی الوہیت کا احساس کرتے ہیں۔ اسی طرح کے دو گنا وجود کو جانتے ہیں۔ ایمانداری کے ساتھ زمینی کاموں میں مشغول رہتے ہوئے، وہ پھر بھی باطنی خوشی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ رب نے تمام انسانوں کو اپنے وجود کی لامحدود خوشی سے پیدا کیا ہے۔ اگرچہ وہ جسم کی وجہ سے دردناک طور پر تنگ ہیں، لیکن خدا اس کے باوجود توقع کرتا ہے

کے اس کی شکل میں بنی روحیں بالآخر تمام حسی شناختوں سے اوپر اٹھیں گی اور اس کے ساتھ دوبارہ مل جائیں گی۔"

کائناتی وژن نے بہت سے مستقل اسباق چھوڑے ہیں۔ روزانہ اپنے خیالات کو خاموش کر کے، میں اس فریب نظر سے رہائی حاصل کر سکتا ہوں کہ میرا جسم گوشت اور ہڈیوں کا ایک مجموعہ ہے، مادے کی سخت مٹی کو عبور کرتا ہے۔ سانس اور بے چین دماغ، میں نے دیکھا، طوفانوں کی مانند تھے جو روشنی کے سمندر کو مادی شکلوں کی لہروں - زمین، آسمان، انسان، جانور، پرندے، درختوں میں ٹکرا رہے تھے۔ ایک روشنی کے طور پر لامحدود کا کوئی تصور نہیں ہوسکتا تھا سوائے ان طوفانوں کو پرسکون کرنے کے۔ جتنی بار میں خاموش رہا، دو قدرتی ہنگاموں کو، میں نے تخلیق کی بے شمار لہروں کو ایک چمکدار سمندر میں پگھلتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ سمندر کی لہریں، ان کے طوفانوں کے تھمنے سے، سکون سے اتحاد میں تحلیل ہو جاتی ہیں۔

ایک ماسٹر کائناتی شعور کا الہی تجربہ عطا کرتا ہے جب اس کا شاگرد، مراقبہ کے ذریعے، اس کے ذہن کو اس حد تک مضبوط کر لیتا ہے جہاں وسیع وسعتیں اسے مغلوب نہیں کرتی ہیں۔ تجربہ کسی کی محض فکری رضامندی یا کھلے ذہن کے ذریعے نہیں دیا جا سکتا۔ صرف یوگا مشق اور عقیدت مند بھکتی کے ذریعے کافی وسعت ہی ذہن کو تیار کرسکتی ہے۔ ہمہ گیریت کے آزادانہ جھٹکے کو جذب کریں۔ یہ مخلص عقیدت مند کے لیے فطری ناگزیریت کے ساتھ آتا ہے۔ اس کی شدید خواہش خدا کی طرف ایک ناقابلِ مزاحمت قوت کے ساتھ کھینچنے لگتی ہے۔ رب، کائناتی وژن کے طور پر، سالک کے مقناطیسی جذبے سے اس کے شعور کی حد میں کھینچا جاتا ہے۔

میں نے اپنے بعد کے سالوں میں، درج ذیل نظم "سمادھی" لکھی، جو اس کی کائناتی حالت کے جلال کو بیان کرنے کی کوشش کرتی ہے:

روشنی و سایہ کے پردے مٹائے، غم کے ہر بخار کو اٹھا لیا،
لمحہ بہ لمحہ خوشی کی تمام صبحوں کو روانہ کر دیا،
مدھم حسی سراب چلا گیا۔
محبت، نفرت، صحت، بیماری، زندگی، موت،
فنا ہو گیا یہ جھوٹا سائے پر دی سکرین کی دوہرا پن
قہقہوں کی لہریں، طنز کی لہریں، اداسی کے بھنور، خوشیوں کے وسیع سمندر میں پگھلنا۔
دی طوفان کی مایا خاموش
کی طرف سے جادو چھڑی کی وجدان گہرا
کائنات، بھولا ہوا خواب، لاشعوری طور پر چھپ جاتا ہے، میری نئی بیدار یادداشت
الہی پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہے۔
میں کائناتی سائے کے بغیر رہتا ہوں، لیکن یہ
مجھ سے محروم نہیں ہے۔
جیسے سمندر موجوں کے بغیر موجود ہے لیکن وہ سمندر
کے بغیر سانس نہیں لیتے۔
توریا کی حالت نیند، حال، ماضی، مستقبل، میرے لیے مزید نہیں،
لیکن ہمیشہ موجود، ہمہ جہت میں، میں، ہر جگہ۔ سیارے، ستارے،
سٹارڈسٹ، زمین،
قیامت کی تباہیوں کا آتش فشاں پھٹنا، تخلیق کی مولڈنگ بھٹی،
گلیشیئرز کی خاموش ایکس رے، جل رہا ہے الیکٹران سیلاب

تمام انسانوں کے خیالات، ماضی، حال، آنے والا، گھاس کا ہر بلیڈ،
خود، بنی نوع انسان،
ہر ایک ذرے کی عالمگیر دھول
غصہ، لالچ، اچھا، برا، نجات، ہوس، میں نے نگل لیا، منتقل کر
دیا
میری اپنی ہستی کے خون کے ایک وسیع سمندر میں! مراقبہ سے
پھسلتی ہوئی خوشی، میری آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو اندھا کر
دیتی ہے،
خوشی کے لافانی شعلوں میں پھٹ گیا، میرے آنسو،
میرا فریم، میرا سب کچھ کھا گیا۔ تو میں ہوں، میں
تو ہوں،
جان کر، جاننے والا، جانا جاتا ہے، کے طور پر ایک!
پُرسکون، نہ ٹوٹنے والا سنسنی، ابدی زندہ، ہمیشہ نیا امن! توقع کے تصور سے پرے لطف اندوز،
سمادھی خوشی!
نہیں ایک بے ہوش ریاست
یا ذہنی کلوروفارم بغیر جان بوجھ کر واپسی، سمادھی لیکن
میرے شعور کے دائرے کو فانی فریم کی حدود سے باہر پھیلاتا
ہے۔
ابدیت کی سب سے دور کی حد تک جہاں میں،
کائناتی سمندر،
دیکھو دی تھوڑا انا تیرتا ہوا میں مجھے
چڑیا، ریت کا ایک ایک دانہ، میری نظر کے بغیر نہیں گرتا۔ تمام خلا میرے دماغی سمندر
میں ایک برفانی تودے کی طرح تیرتا ہے۔
زبردست کنٹینر، میں، کی تمام چیزیں بنایا
گہرے، لمبے، پیاسے، گرو کے دیے گئے مراقبہ سے یہ آسمانی سمادھی آتی
ہے۔
موبائل بڑبڑاتا ہے کی ایٹم ہیں سنا ہے
تاریک زمین، پہاڑ، وادیاں، لو! پگھلا ہوا مائع! بہتے ہوئے سمندر نیبولا کے بخارات
میں بدل جاتے ہیں!
اوم بخارات پر اڑتے ہیں، حیرت انگیز طور پر ان کے پردے کھولتے ہیں، سمندر
کھلتے ہیں، چمکتے الیکٹران،
کائناتی ڈھول کی آخری آواز تک، مجموعی روشنیوں کو ہمہ
جہت خوشیوں کی ابدی کرنوں میں غائب کر دیں۔
خوشی سے میں آیا، خوشی کے لیے جیتا ہوں، مقدس خوشی میں پگھل جاتا ہوں۔
دماغ کا سمندر، میں تمام تخلیق کی لہروں کو پیتا ہوں۔
ٹھوس، مائع، بخارات، روشنی کے چار پردے، سیدھے اٹھائیں۔
میں خود، میں سب کچھ داخل ہوتا ہے دی بہت اچھا میں خود
ہمیشہ کے لیے چلی گئی، موزوں، فانی یاد کے ٹمٹماتے سائے۔ بے داغ میرا دماغی آسمان،
نیچے، آگے اور اوپر ہے۔
ابدیت اور میں، ایک متحد کرنے ہنسی کا ایک
چھوٹا سا بلبلہ، میں
ایم بن دی سمندر کی میرٹ خود

سری یکتیشور نے مجھے سکھایا کہ بابرکت تجربہ کو اپنی مرضی سے کیسے طلب کیا جائے، اور یہ بھی کہ اگر ان کے بدیہی چینلز تیار کیے جائیں تو اسے دوسروں تک کیسے پہنچایا جائے۔ مہینوں تک میں پرجوش اتحاد میں داخل ہوا، یہ سمجھنے میں کہ کیوں اپنشد کہتے ہیں کہ خدا رس ہے ، "سب سے زیادہ لذیذ ہے۔" تاہم، ایک دن میں ماسٹر کے پاس ایک مسئلہ لے کر گیا۔

"میں جاننا چاہتا ہوں، جناب میں خدا کو کب

پاوں گا؟" "تم نے اسے ڈھونڈ لیا ہے۔"

"او نہیں جناب میں مت کرو سوچو تو!"

میرا گرو مسکرا رہا تھا۔ "مجھے یقین ہے کہ آپ کسی قابل احترام ہستی کی توقع نہیں کر رہے ہیں، جو کائنات کے کسی اینٹی سیپٹک کونے میں ایک تخت کو سجائے ہوئے ہے! تاہم، میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ تصور کر رہے ہیں کہ یہ قبضہ معجزاتی طاقتوں کا خدا کا علم ہے۔ کسی کے پاس پوری کائنات ہو سکتی ہے، اور وہ رب کو اب بھی کھوکھلا پا سکتا ہے! روحانی ترقی کی پیمائش کسی کی ظاہری طاقتوں سے نہیں ہوتی بلکہ صرف اس سے ہوتی ہے۔ مراقبہ میں اس کی خوشی کی گہرائی۔

" ہمیشہ نئی خوشی خدا ہے ۔ وہ لازوال ہے؛ جیسا کہ آپ سالوں کے دوران اپنے مراقبہ جاری رکھیں گے، وہ آپ کو ایک لامحدود آسانی کے ساتھ دھوکہ دے گا۔ آپ جیسے عقیدت مند جنہوں نے خدا کا راستہ تلاش کیا ہے وہ کبھی بھی اس کے بدلے کسی اور خوشی کا خواب نہیں دیکھتے؛ وہ مقابلے کی سوچ سے بالاتر ہے ۔

"ہم دنیاوی لذتوں سے کتنی جلدی تھک جاتے ہیں! مادی چیزوں کی خواہش لامتناہی ہے؛ انسان کبھی پوری طرح مطمئن نہیں ہوتا، اور ایک کے بعد ایک مقصد حاصل کرتا ہے۔ وہ 'کچھ اور' جس کی تلاش کرتا ہے وہ رب ہے، جو اکیلا ہی پائیدار خوشی عطا کر سکتا ہے۔

"ظاہری خواہشیں ہمیں عدن سے اندر سے باہر لے جاتی ہیں؛ وہ جھوٹی لذتیں پیش کرتی ہیں جو صرف روح کی خوشی کی نقالی کرتی ہیں۔ کھوئی ہوئی جنت الہی مراقبہ کے ذریعے جلد دوبارہ حاصل کر لی جاتی ہے۔ جیسا کہ خدا غیر متوقع ہمیشہ نیا پن ہے، ہم اس سے کبھی نہیں تھکتے ہیں۔ کیا ہم خوشیوں سے سرفراز ہو سکتے ہیں، ہر وقت مختلف قسم کی خوشیاں؟"

"میں اب سمجھ گیا ہوں، جناب، اولیاء اللہ کو کیوں بے مثال کہتے ہیں۔ ہمیشہ کی زندگی بھی اس کی تعریف کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔"

"یہ سچ ہے؛ لیکن وہ قریب بھی ہے اور پیارا بھی۔ دماغ کو کریا یوگا سے حسی رکاوٹوں سے پاک کرنے کے بعد، مراقبہ خدا کا دوہرا ثبوت پیش کرتا ہے۔ ہمیشہ نئی خوشی اس کے وجود کا ثبوت ہے، جو ہمارے ایٹموں پر قائل ہے۔ اس کے علاوہ، مراقبہ میں انسان کو اس کی فوری رہنمائی، ہر مشکل کے لیے اس کی ہدایت کا جواب ملتا ہے۔"

"میں دیکھ رہا ہوں، گرو جی؛ آپ نے میرا مسئلہ حل کر دیا ہے۔" میں شکر گزاری سے مسکرایا۔ "مجھے اب احساس ہو گیا ہے کہ میں نے خدا کو پا لیا ہے، کیونکہ جب بھی مراقبہ کی خوشی میرے فعال اوقات کے دوران لاشعوری طور پر واپس آتی ہے، مجھے ہر چیز، حتیٰ کہ تفصیلات میں صحیح راستہ اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔"

"انسانی زندگی اس وقت تک دکھوں میں گھری رہتی ہے جب تک کہ ہم یہ نہ جان لیں کہ خدا کی مرضی کے ساتھ کیسے ہم آہنگ ہونا ہے، جس کا 'صحیح راستہ' اکثر انا پرست ذہانت کو حیران کر دیتا ہے۔ کائنات کا بوجھ خدا ہی اٹھاتا ہے؛ وہ اکیلا ہی بہ بنیاد مشورہ دے سکتا ہے۔"

14-1 : "اندر دی آغاز تھا دی لفظ، اور دی کلام تھا کے ساتھ خدا، اور دی کلام تھا خدا۔"- جان 1:1۔

14-2 : "کے لیے دی باپ فیصلہ نہیں آدمی لیکن کے پاس عزم تمام فیصلہ کے پاس دی بیٹا۔"- جان 5:22۔ "نہیں آدمی کے پاس خدا کو دیکھا پر کوئی بھی وقت دی صرف پیدا ہوا بیٹا، جو ہے میں دی سینہ کی دی باپ، وہ کے پاس اعلان کیا اسے۔"- جان 1:18. "واقعی، بہ شک، میں کہنا کے پاس تم، وہ کہ یقین رکھتا ہے پر میں، دی کام کرتا ہے کہ میں کرو کرے گا وہ کرو بھی اور زیادہ کام کرتا ہے سے یہ کیا وہ کرے گا کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں۔"- یوحنا 14:12۔ "لیکن تسلی دینے والا، جو روح القدس ہے، جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا، وہ تمہیں سب کچھ سکھائے گا، اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے، وہ سب کچھ تمہاری یاد میں لائے گا"- یوحنا 14:26۔

یہ بائبل کے الفاظ خدا کی تین گنا فطرت کو باپ، بیٹا، روح القدس (ہندو صحیفوں میں ست ، تت ، اوم) کے طور پر کہتے ہیں۔ خدا دی باپ ہے دی مطلق، غیر ظاہر، موجودہ اس سے آگے کمپن تخلیق خدا دی بیٹا ہے دی مسیح کا شعور (برہما یا کوتستھا چیتنیا) موجودہ کے اندر کمپن تخلیق یہ مسیح شعور ہے دی "صرف پیدا شدہ" یا غیر تخلیق شدہ لامحدود کا واحد عکسہ اس کا ظاہری مظہر یا "گواہ" اوم یا ہولی گوسٹ ہے، الہی، تخلیقی، غیر مرئی طاقت جو کمپن کے ذریعہ تمام مخلوقات کی تشکیل کرتی ہے۔ اوم خوش کن کنفرٹر مراقبہ میں سنا جاتا ہے اور عقیدت مند کو حتمی سچائی ظاہر کرتا ہے۔

باب: 15

دی گوبھی ڈکیتی

"ماسٹر، آپ کے لیے ایک تحفہ! یہ چھ بڑے گوبھی میرے ہاتھوں سے لگائے گئے تھے؛ میں نے ان کی نشوونما کو اپنے بچے کی پرورش کرنے والی ماں کی شفقت سے دیکھا ہے۔" میں نے سبزیوں کی ٹوکری رسمی طور پر پیش کی۔

"شکریہ!" سری یکتیشور کی مسکراہٹ تعریف کے ساتھ گرم تھی۔ "براہ کرم انہیں اپنے کمرے میں رکھیں؛ مجھے کل ایک خاص ڈنر کے لیے ان کی ضرورت ہوگی۔"

15-1 کو پوری پہنچا تھا ۔ کالج کی گرمیوں کی چھٹیاں اپنے گرو کے ساتھ ان کے سمندر کے کنارے ہجرت میں گزارنے کے لیے، ماسٹر اور ان کے شاگردوں کے ذریعے تعمیر کیا گیا، خلیج بنگال پر خوشگوار

دو منزلہ اعتکاف کے محاذ۔

میں اگلی صبح سویرے بیدار ہوا، نمکین سمندری ہواؤں اور اپنے اردگرد کے ماحول سے تازہ دم ہوا۔ سری یکتیشور کی سریلی آواز پکار رہی تھی۔ میں نے اپنے پالے ہوئے گوبھیوں پر ایک نظر ڈالی اور انہیں اپنے بستر کے نیچے صاف ستھرا رکھا۔

"آؤ، دو ہم جاؤ کو دی ساحل سمندر۔" ماسٹر قیادت دی راستہ کئی نوجوان شاگرد اور میں خود پیروی کی میں

a بکھرے ہوئے گروپ ہماری گرو سروے کیا ہم میں معتدل تنقید

"جب ہمارے مغربی بھائی چلتے ہیں، تو وہ عام طور پر اتحاد میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ اب، براہ کرم دو قطاروں میں مارچ کریں؛ ایک دوسرے کے ساتھ تال میل رکھیں۔" سری یکتیشور نے دیکھا جیسے ہم نے اطاعت کی۔ اس نے گانا شروع کیا: "لڑکے ایک چھوٹی سی قطار میں ادھر ادھر جاتے ہیں۔" میں اس آسانی کی تعریف نہیں کر سکتا تھا جس کے ساتھ ماسٹر اپنے نوجوان طالب علموں کی تیز رفتار سے مقابلہ کرنے کے قابل تھا۔

"رکو!" میرا گرو کا آنکھیں تلاش کیا میرا "کیا آپ یاد رکھیں کو تالا دی واپس دروازے کی دی پناہ گاہ؟"



میرا گرو کا سمندر کنارے ہرمیٹیج اے ٹی پوری

زائرین کا ایک مستقل سلسلہ دنیا سے ہرمیٹیج سکون میں داخل ہوا۔ بہت سے اہل علم ایک آرتھوڈوکس مذہب پرست سے ملنے کی امید لے کر آئے تھے۔ ایک شاندار مسکراہٹ یا تفریحی رواداری کی ایک جھلک کبھی کبھار دھوکے دیتی ہے۔ کہ نئے آنے والوں کو چند متقی طنز کے علاوہ کچھ نہیں لگتا تھا۔ اس کے باوجود ان کی ہچکچاہٹ کے ساتھ روانگی ایک واضح یقین دلائے گی کہ سری یکتیشور نے علم کے اپنے مخصوص شعبوں میں قطعی بصیرت کا مظاہرہ کیا ہے۔

میرے گرو کے اپنے آستانے میں ہمیشہ نوجوان رہائشی شاگرد رہتے تھے۔ اس نے ان کے ذہنوں اور زندگیوں کو اس محتاط نظم و ضبط کے ساتھ ہدایت کی جس میں لفظ "شاگرد" لفظی طور پر جڑا ہوا ہے۔

"میں سوچو تو، صاحب"

سری یکتیشور چند منٹ کے لیے خاموش رہا، اس کے ہونٹوں پر آدھی دبی مسکراہٹ تھی۔ ’’نہیں، تم بھول گئے۔‘‘ اس نے آخر میں کہا۔ "الٰہی غور و فکر کو مادی لاپرواہی کا بہانہ نہیں بنانا چاہیے۔ تم نے آشرم کی حفاظت میں اپنے فرض سے غفلت برتی ہے؛ تمہیں سزا ملنی چاہیے۔"

میں سوچا وہ تھا غیر واضح طور پر مذاق جب وہ شامل کیا گیا: "آپ کا چھ گوبھی مرضی جلد ہی ہونا صرف پانچ."

ہم مڑ گیا ارد گرد پر ماسٹرز احکامات اور مارچ کیا واپس تک ہم تھے بند کو دی ہرمیٹیج

"کچھ دیر آرام کرو۔ مکندا، ہمارے بائیں طرف کے احاطے کے اس پار دیکھو، اس سے آگے کی سڑک کا مشاہدہ کرو۔ ایک خاص آدمی اس وقت وہاں پہنچے گا، وہ تمہارے عذاب کا ذریعہ بنے گا۔"

میں نے ان ناقابل فہم تبصروں پر اپنی ناراضگی چھپا لی۔ جلد ہی ایک کسان پر نمودار ہوا۔ سڑک وہ بے ہودہ رقص کر رہا تھا اور بے معنی اشاروں کے ساتھ بازو پھیر رہا تھا۔ تجسس سے تقریباً مفلوج ہو کر میں نے مزاحیہ تماشے پر نظریں جما لیں۔ جب وہ شخص سڑک کے ایک ایسے مقام پر پہنچا جہاں وہ ہماری نظروں سے غائب ہو جائے گا، سری یکتیشور نے کہا، "اب، وہ واپس آئے گا۔"

کسان نے فوراً اپنا رخ بدلا اور آشرم کے عقب میں جا پہنچا۔ ریتیلے راستے کو عبور کرتے ہوئے وہ پچھلے دروازے سے عمارت میں داخل ہوا۔ میں نے اسے کھلا چھوڑ دیا تھا، جیسا کہ میرے گرو نے کہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ شخص ابھرا، جس نے میرا ایک قیمتی گوبھی پکڑا تھا۔ اب وہ عزت کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے، ملکیت کے وقار کے ساتھ سرمایہ کاری کرتا ہے۔

منظر عام پر آنے والا طنز، جس میں میرا کردار حیران کن شکار کا دکھائی دیتا تھا، اتنا پریشان کن نہیں تھا کہ میں برہمی کے تعاقب میں ناکام رہا۔ میں آدھے راستے پر تھا جب ماسٹر نے مجھے یاد کیا۔ وہ ہنسی سے سر سے پاؤں تک کانپ رہا تھا۔

"وہ غریب پاگل آدمی گوبھی کے لیے ترس رہا ہے،" اس نے خوشی کی لہروں کے درمیان وضاحت کی۔ "میں نے سوچا کہ یہ ایک اچھا خیال ہوگا اگر اسے آپ میں سے ایک مل جائے، اتنی غیر محفوظ!"

میں اپنے کمرے میں پہنچا، جہاں میں نے دیکھا کہ چور، ظاہر ہے سبزی لگانے والا، میری سونے کی انگوٹھیاں، گھڑی اور پیسے، سب کچھ کھلے عام کمبل پر پڑا ہوا چھوڑ گیا تھا۔ وہ پلنگ کے نیچے رینگنے کے بجائے، جہاں غیر معمولی نظروں سے بالکل پوشیدہ تھا، میرے ایک پھول گوبھی نے اس کی اکیلی خواہش کو جگایا تھا۔

میں نے اس شام سری یکتیشور سے اس واقعے کی وضاحت کرنے کو کہا جس میں، میرے خیال میں، چند حیران کن خصوصیات تھیں۔

میرے گرو نے آہستہ سے سر ہلایا۔ "آپ اسے کسی دن سمجھ جائیں گے۔ سائنس جلد ہی ان میں سے کچھ پوشیدہ قوانین کو دریافت کر لے گی۔"

چند سال بعد جب ریڈیو کے عجائبات ایک حیران دنیا پر پھٹ پڑے تو مجھے ماسٹر کی پیشین گوئی یاد آگئی۔ زمان و مکان کے پرانے تصورات کو فنا کر دیا گیا۔ کسی کسان کا گھر اتنا تنگ نہیں ہوتا کہ لندن یا کلکتہ داخل نہ ہو سکے! کمزور ترین ذہانت ناقابل تردید سے پہلے بڑھ گئی۔ انسان کی ہمہ گیریت کے ایک پہلو کا ثبوت۔

دی "پلاٹ" کی دی گوبھی مزاحیہ کر سکتے ہیں ہونا بہترین سمجھ گیا کی طرف سے a ریڈیو تشبیہ سری یکتیشور ایک بہترین انسانی ریڈیو تھا۔ خیالات آسمان میں حرکت کرنے والی انتہائی ہلکی ہلکی ہلکی حرکتوں سے زیادہ نہیں ہیں۔ جس طرح ایک حساس ریڈیو ہر سمت سے ہزاروں دوسرے پروگراموں میں سے ایک مطلوبہ میوزیکل نمبر اٹھاتا ہے، اسی طرح میرا گرو اس نیم عقل آدمی کی سوچ کو پکڑنے میں کامیاب ہو گیا تھا جس نے ہنگامہ کیا تھا۔ کے لیے a گوبھی، باہر کی دی بے شمار خیالات کی نشریات انسان مرضی میں دنیا اپنی طاقتور مرضی سے، ماسٹر ایک انسانی نشریاتی اسٹیشن بھی تھا، اور اس نے کسان کو کامیابی سے ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے قدموں کو الٹ کر ایک

مخصوص کمرے میں چلے جائیں۔

انترجشتھان 3-15 روح کی رہنمائی ہے، انسان میں قدرتی طور پر ان لمحات کے دوران ظاہر ہوتا ہے جب اس کا دماغ پرسکون ہوتا ہے۔ تقریباً ہر ایک کو ناقابل فہم طور پر درست "کبڑے" کا تجربہ ہوا ہے یا ہوا ہے۔ اپنے خیالات کو مؤثر طریقے سے دوسرے شخص کو منتقل کیا.

انسانی دماغ، بے سکونی کے جامد سے آزاد، اپنے اینٹینا کے ذریعے کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ پیچیدہ ریڈیو میکانزم کے تمام افعال کو بصیرت فراہم کرنا - خیالات بھیجنا اور وصول کرنا، اور ناپسندیدہ چیزوں کو ختم کرنا۔ جیسا کہ ریڈیو کی طاقت کا انحصار برقی رو کی مقدار پر ہوتا ہے۔ یہ استعمال کر سکتا ہے۔ لہذا انسانی ریڈیو ہر فرد کی قوت ارادی کے مطابق متحرک ہوتا ہے ۔

تمام خیالات کائنات میں ہمیشہ کے لیے ہلتے رہتے ہیں۔ گہری ارتکاز سے، ایک ماسٹر کسی بھی ذہن، زندہ یا مردہ کے خیالات کا پتہ لگانے کے قابل ہوتا ہے۔ خیالات عالمگیر ہیں اور انفرادی طور پر جڑے نہیں ہیں۔ a سچ پیدا نہیں کیا جا سکتا، لیکن صرف سمجھا جاتا ہے. انسان کے غلط خیالات اس کی فہم میں خامیوں کا نتیجہ ہیں۔ یوگا سائنس کا مقصد دماغ کو پرسکون کرنا ہے، تاکہ یہ کائنات میں الہی وژن کا عکس بن سکے۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے دور دراز کے لوگوں کی فوری آواز اور بینائی کو لاکھوں کی آگ میں پہنچا دیا ہے: پہلی دھندلی سائنسی اطلاع کہ انسان ایک ہمہ گیر روح ہے۔ خلاء کے ایک نقطے تک محدود جسم نہیں، بلکہ وسیع روح، جسے انا زیادہ تر وحشیانہ طریقوں سے تنگ کرنے کی بیکار سازش کرتی ہے۔

"بہت ہی عجیب، بہت ہی حیرت انگیز، بظاہر بہت ہی ناممکن مظاہر ابھی تک ظاہر ہو سکتا ہے، جو ایک بار قائم ہونے کے بعد، ہمیں اس سے زیادہ حیران نہیں کریں گا جتنا کہ سائنس نے پچھلی صدی کے دوران ہمیں سکھایا ہے۔ "یہ سمجھا جاتا ہے کہ اب ہم جن مظاہر کو بغیر کسی تعجب کے قبول کرتے ہیں، وہ ہماری حیرت میں اضافہ نہیں کرتے کیونکہ وہ سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اگر وہ ہمیں حیران نہ کریں۔ یہ اس لیے نہیں کہ وہ سمجھے جاتے ہیں، یہ اس لیے ہے کہ وہ واقف ہیں۔ کیونکہ اگر سمجھ میں نہ آنے والی بات ہمیں حیران کر دے تو ہمیں ہر چیز پر حیران ہونا چاہیے۔ یعنی ہوا میں پھینکے گئے پتھر کے گرنے پر، وہ شگوفہ جو بلوط بن جاتا ہے، پارہ جو گرم ہونے پر پھیلتا ہے، لوہا جو مقناطیس سے کھینچا جاتا ہے، فاسفورس جو رگڑنے سے جل جاتا ہے۔ آج کی سائنس a ہلکا مادہ؛ یہ ایک لاکھ سالوں میں جو انقلابات اور ارتقاء کا تجربہ کرے گا وہ انتہائی جرات مندانہ توقعات سے کہیں زیادہ ہوگا۔ سچائیاں - وہ حیرت انگیز، حیرت انگیز، غیر متوقع سچائیاں - جو ہماری نسلیں دریافت کریں گی، اب بھی ہمارے چاروں طرف ہیں، ہمیں آنکھوں میں گھور رہے ہیں، لہذا بات کرنے کے لیے، اور پھر بھی ہم انہیں نہیں دیکھتے۔ لیکن یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ ہم انہیں نہیں دیکھتے۔ ہم کرتے ہیں ان کو دیکھنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ جیسے ہی کوئی غیر متوقع اور غیر مانوس حقیقت ظاہر ہوتی ہے، ہم اسے حاصل شدہ علم کے عام مقامات کے فریم ورک میں فٹ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور ہم اس بات پر برہم ہیں کہ کسی کو مزید تجربہ کرنے کی ہمت کرنی چاہیے۔"

ایک مضحکہ خیز واقعہ اس کے چند دن بعد پیش آیا جب میں نے ایک گوبھی کو اس قدر بے معنی طور پر لوٹ لیا تھا۔ مٹی کے تیل کا ایک خاص لیمپ نہیں مل سکا۔ حال ہی میں اپنے گرو کی سبکدوش ہونے کا مشاہدہ کیا۔ بصیرت، میں سوچا وہ کرے گا مظاہرہ کرنا کہ یہ تھا بچہ کی کھیلیں کو تلاش کریں دی چراغ

ماسٹر سمجھا میرا توقع کے ساتھ مبالغہ آمیز کشش ثقل وہ سوال کیا تمام آشرم رہائشی ا

نوجوان شاگرد نے اعتراف کیا کہ اس نے چراغ کو پچھلے صحن میں کنویں پر جانے کے لیے استعمال کیا تھا۔ سری یکتیشور نے پختہ مشورہ دیا: "کنویں کے پاس چراغ تلاش کرو۔"

میں وہاں پہنچا۔ کوئی چراغ نہیں! کرسٹ فالن، میں اپنے گرو کے پاس واپس آ گیا۔ اب وہ دل سے ہنس رہا تھا، میرے مایوسی پر کوئی تامل کیے بغیر۔

"بہت بری بات ہے کہ میں آپ کو گمشدہ چراغ کی طرف نہیں لے جا سکا؛ میں قسمت کا حال بتانے والا نہیں ہوں!" چمکتی آنکھوں کے ساتھ، اس نے مزید کہا، "میں قابل اطمینان شرلاک ہومز بھی نہیں ہوں!"

میں احساس ہوا کہ ماسٹر کرے گا کبھی نہیں ڈسپلے اس کا اختیارات جب چیلنج کیا، یا کے لیے a معمولی بات

خوشگوار ہفتے گزر گئے۔ سری یکتیشور ایک مذہبی جلوس کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ اس نے مجھے پوری کے شہر اور ساحل سمندر پر شاگردوں کی رہنمائی کرنے کو کہا۔ تہوار کا دن گرمیوں کے گرم ترین دنوں میں سے ایک کے طور پر طلوع ہوا۔

"گرو جی، کس طرح کر سکتے ہیں میں لے لو دی ننگے پاؤں طلباء ختم دی آگ ریت؟" میں بولا مایوسی سے

’’میں تمہیں ایک راز بتاؤں گا،‘‘ ماسٹر نے جواب دیا۔ "رب بادلوں کی چھتری بھیجے گا؛ تم سب آرام سے چلو گے۔"

میں نے خوشی سے جلوس کا اہتمام کیا۔ ہمارے گروپ نے آشرم سے ست سنگا بینر کے ساتھ آغاز کیا۔ 4-15 سری یکتیشور کے ذریعے ڈیزائن کیا گیا، اس میں سنگل 5-15 کی علامت تھی۔ آنکھ، وجدان کی دوربین نگاہ ۔

جیسے ہی ہم نے پناہ گاہ چھوڑی تھی کہ آسمان کا وہ حصہ جو اوپر تھا بادلوں سے بھر گیا گویا جادو سے۔ ہر طرف سے حیران کن انزال کے ساتھ، ایک بہت ہی ہلکی بارش ہوئی جس نے شہر کی سڑکوں اور جلتے ہوئے سمندری ساحل کو ٹھنڈا کر دیا۔ پریڈ کے دو گھنٹے کے دوران سکون بخش قطرے اترے۔ عین اسی لمحے جب ہمارا گروپ آشرم میں واپس آیا، بادل اور بارش بغیر کسی نشان کے گزر گئے۔

"آپ نے دیکھا کہ خدا ہمارے لیے کیسا محسوس کرتا ہے،" ماسٹر نے میرے شکرگزار ہونے کے بعد جواب دیا۔ "رب سب کا جواب دیتا ہے اور سب کے لیے کام کرتا ہے۔ جس طرح اس نے میری درخواست پر بارش بھیجی، اسی طرح وہ عقیدت مند کی کوئی بھی مخلصانہ خواہش پوری کرتا ہے۔ شاذ و نادر ہی لوگوں کو یہ احساس ہوتا ہے کہ خدا ان کی دعاؤں کو کتنی بار سنتا ہے۔ وہ چند لوگوں کی طرفداری نہیں کرتا، بلکہ ہر اس شخص کی بات سنتا ہے جو اس کے پاس بھروسے کے ساتھ آتا ہے۔ 6-15

شری یکتیشور نے چار سالہ تہواروں کو سپانسر کیا، جب اس کے طالب علم دور اور قریب سے جمع ہوتے تھے۔ سیرام پور میں موسم سرما کی تقریب منعقد ہوئی۔ سب سے پہلا جس نے میں شرکت کی اس نے مجھے مستقل نعمت کے ساتھ چھوڑ دیا۔

تہوار کا آغاز صبح کے وقت سڑکوں پر ننگے پاؤں جلوس کے ساتھ ہوا۔ سو طلبہ کی آوازیں میٹھے مذہبی

گیتوں سے گونج اٹھیں۔ چند موسیقاروں نے بانسری اور کھول کرتل (ڈھول اور جھانجھ) بجایا۔ پرجوش شہر کے لوگوں نے راستے کو پھولوں سے بچھایا، خوشی ہے کہ ہم رب کے بابرکت نام کی شاندار حمد کے ذریعے پراسرار کاموں سے بلائے گئے۔ طویل دور۔

حرم کے صحن میں ختم ہوا، وہاں ہم نے اپنے گرو کو گھیر لیا، جب کہ اوپری بالکونیوں میں طلباء نے ہم پر میریگولڈ کے پھولوں کی بارش کی۔

چنا اور سنگترے کی کھیر لینے اوپر گئے تھے ۔ میں اپنے بھائی شاگردوں کے ایک گروپ کے پاس گیا جو آج باورچی کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔ اتنے بڑے اجتماعات کے لیے کھانا باہر بڑے بڑے دیگوں میں پکانا پڑتا تھا۔ لکڑی جلانے والے اینٹوں کے چولہے۔ دھواں دار اور آنسو بھڑکانے والے تھے، لیکن ہم اپنے کام پر خوشی سے ہنسے۔ ہندوستان میں مذہبی تہواروں پر کبھی غور نہیں کیا جاتا پریشان کن ہر ایک کرتا ہے اس کا حصہ فراہمی پیسے چاول سبزیاں یا اس کی ذاتی خدمات

ماسٹر جلد ہی ہمارے درمیان تھا، دعوت کی تفصیلات کی نگرانی کرتا تھا. ہر لمحہ مصروف، وہ سب سے زیادہ توانا نوجوان طالب علم کے ساتھ چلتا رہا۔

ایک سنکرتن (گروپ منتر) جاری تھا۔ سری یکتیشور نے تعریف سے سنا۔ اس کی موسیقی کی حس انتہائی کامل تھی۔

"وہ آف چابی ہیں!" ماسٹر باورچیوں کو چھوڑ کر فنکاروں میں شامل ہو گئے۔ راگ پھر سے سنا گیا، اس بار صحیح طریقے سے پیش کیا گیا۔

ہندوستان میں موسیقی کے ساتھ ساتھ مصوری اور ڈرامہ کو بھی خدائی فن سمجھا جاتا ہے۔ برہما، وشنو، اور شیوا - ابدی تثلیث - پہلے موسیقار تھے۔ ڈیوائن ڈانسر شیو کو صحیفائی طور پر اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ وہ اپنے آفاقی تخلیق، تحفظ اور تحلیل کے کائناتی رقص میں تال کے لامحدود طریقوں پر کام کرتا ہے، جب کہ برہما نے وقت کی دھڑکن پر زور دیا۔ جھانجھ بجاتے ہوئے، اور وشنو نے مقدس مریدنگا یا ڈھول بجایا۔ کرشنا، وشنو کا اوتار، ہندو آرٹ میں ہمیشہ بانسری کے ساتھ دکھایا جاتا ہے، جس پر وہ دلکش گانا بجاتا ہے جو مایا فریب میں بھٹکتی انسانی روحوں کو اپنے حقیقی گھر کی یاد دلاتی ہے۔ سرسوتی، حکمت کی دیوی، کو وینا پر پرفارم کرنے کی علامت ہے ، تمام تار والے آلات کی ماں۔ ہندوستان کا سما وید موسیقی کی سائنس پر دنیا کی قدیم ترین تحریروں پر مشتمل ہے۔

ہندو موسیقی کا سنگ بنیاد راگ یا مقررہ سریلی ترازو ہے۔ چھ بنیادی راگوں کی شاخیں 126 مشتق راگنیوں (بیویوں) اور پتر (بیٹے) میں بنتی ہیں۔ ہر راگ میں کم از کم پانچ نوٹ ہوتے ہیں: ایک اہم نوٹ (وادی یا بادشاہ)، ایک ثانوی نوٹ (سماوادی یا وزیر اعظم)، مدد کرنے والے نوٹ (انوادی ، حاضرین)، اور ایک اختلافی نوٹ (ویوادی ، دشمن)۔

چھ بنیادی راگوں میں سے ہر ایک کا دن کے ایک مخصوص گھنٹے، سال کے موسم، اور ایک صدر دیوتا کے ساتھ قدرتی خط و کتابت ہے جو ایک خاص طاقت عطا کرتا ہے۔ اس طرح، (1) ہندول راگ صرف موسم بہار میں طلوع آفتاب کے وقت سنا جاتا ہے، عالمگیر محبت کے مزاج کو ابھارنے کے لیے؛ (2) دیپاکا راگ گرمیوں میں شام کو ہمدردی پیدا کرنے کے لیے بجایا جاتا ہے۔ (3) میگھا راگ بارش کے موسم میں دوپہر کا ایک راگ ہے، ہمت طلب کرنے کے لیے؛ (4) بھیرو راگ کو سکون حاصل کرنے کے لیے اگست، ستمبر، اکتوبر کی صبحوں میں بجایا جاتا ہے۔ (5) سری راگ خزاں کے لیے مخصوص ہے۔ گودھولی، خالص محبت حاصل کرنے کے لیے؛ (6) ملکونسا راگ سردیوں کی آدھی راتوں کو بہادری کے لیے سنا جاتا ہے۔

قدیم رشیوں نے فطرت اور انسان کے درمیان صوتی اتحاد کے ان قوانین کو دریافت کیا۔ کیونکہ فطرت ہے ایک اعتراض کی اوم ، دی پرائمل آواز یا کمپن لفظ، آدمی کر سکتے ہیں حاصل کریں کنٹرول

منتروں یا منتروں کے استعمال کے ذریعے تمام قدرتی اظہارات پر ہے [7-15] تاریخی دستاویزات میں اکبر اعظم کے لیے سولہویں صدی کے درباری موسیقار میاں تان سین کے پاس قابل ذکر طاقتوں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ شہنشاہ کی طرف سے حکم دیا گیا کہ وہ رات کا راگ گائے جب سورج سر پر تھا، ٹین سین داخل a منتر جو فوری طور پر وجہ دی پوری محل حدود اندھیرے میں ڈوب جانا

ہندوستانی موسیقی آکٹیو کو 22 *srutis* یا demi-semitones میں تقسیم کرتی ہے۔ یہ مائیکروٹونل وقفے 12 سیمیٹونز کے مغربی رنگین پیمانے سے ناقابل رسائی موسیقی کے اظہار کے عمدہ رنگوں کی اجازت دیتے ہیں۔ آکٹیو کے سات بنیادی نوٹوں میں سے ہر ایک کا تعلق ہندو افسانوں میں ہے۔ ایک رنگ، اور پرندے یا جانور کی قدرتی پکار- سبز اور مور کے ساتھ کرو ؛ سرخ کے ساتھ دوبارہ ، اور آسمانی نشان؛ گولڈن اور بکری کے ساتھ *Mi* ; فا کے ساتھ زرد سفید، اور بگلا؛ سیاہ کے ساتھ سول ، اور بلبل؛ پیلے رنگ کے ساتھ لا ، اور گھوڑا؛ تمام رنگوں کے امتزاج کے ساتھ سی ، اور ہاتھی۔

تین ترازو - بڑے، ہارمونک مائنر، میلوڈک مائنر - صرف وہی ہیں جن کو Occidental موسیقی استعمال کرتی ہے، لیکن ہندوستانی موسیقی 72 تھاٹس یا اسکیلز کا خاکہ پیش کرتی ہے۔ موسیقار کے پاس مقررہ روایتی راگ یا راگ کے ارد گرد لامتناہی اصلاح کی تخلیقی گنجائش ہے ۔ وہ ساختی تھیم کے جذبات یا حتمی مزاج پر توجہ مرکوز کرتا ہے اور پھر اسے اپنی اصلیت کی حدوں تک کڑھائی کرتا ہے۔ ہندو موسیقار سیٹ نوٹ نہیں پڑھتا۔ وہ راگ کے ننگے کنکال بجانے والے ہر ایک پر نئے سرے سے کپڑے پہنتا ہے ، اکثر اپنے آپ کو ایک ہی سریلی ترتیب تک محدود رکھتا ہے، اس کے تمام لطیف مائکروٹونل اور تال کی تغیرات کو دہرانے پر زور دیتا ہے۔ باخ، مغربی موسیقاروں میں، بار بار چلنے والی آواز کی دلکشی اور طاقت کا اندازہ سو پیچیدہ طریقوں سے تھوڑا سا مختلف تھا۔

قدیم سنسکرت ادب میں 120 طالس یا وقت کی پیمائشیں بیان کی گئی ہیں۔ کے روایتی بانی ہندو موسیقی، بھرت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے 32 قسم کے تالوں کو لارک کے گانے میں الگ تھلگ کیا ہے۔ تال یا تال کی اصل انسانی حرکات میں جڑی ہوئی ہے - چلنے کا دوہرا وقت، اور نیند میں سانس لینے کا تین گنا وقت، جب سانس خارج ہونے کی لمبائی سے دوگنا ہوتا ہے۔ بھارت نے ہمیشہ انسانی آواز کو آواز کا بہترین آلہ تسلیم کیا۔ اس لیے ہندو موسیقی خود کو تین آکٹیو کی آواز کی حد تک محدود رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے، میلوڈی (مسلسل نوٹوں کا تعلق) پر زور دیا جاتا ہے، بجائے ہم آہنگی (ایک ساتھ نوٹوں کا تعلق)۔

ابتدائی رشی موسیقاروں کا گہرا مقصد گلوکار کو کائناتی گیت کے ساتھ ملانا تھا جسے انسان کے خفیہ ریڑھ کی ہڈی کے مراکز کی بیداری کے ذریعے سنا جا سکتا ہے۔ ہندوستانی موسیقی ایک ساپیکش، روحانی اور انفرادی فن ہے، جس کا مقصد سمفونی پرتیبھا نہیں بلکہ اوورسول کے ساتھ ذاتی ہم آہنگی ہے۔ موسیقار کے لیے سنسکرت کا لفظ بھگواتھر ہے ، "وہ جو خدا کی تعریفیں گاتا ہے۔" سنکرتن یا موسیقی کی محفلیں یوگا یا روحانی نظم و ضبط کی ایک مؤثر شکل ہیں، جن کے لیے گہرے ارتکاز، بیج کی سوچ اور آواز میں شدید جذب کی ضرورت ہوتی ہے ۔ چونکہ انسان خود تخلیقی کلام کا اظہار ہے، آواز اس پر سب سے زیادہ قوی اور فوری اثر کرتی ہے، جو اس کی الہی اصل کو یاد کرنے کا راستہ پیش کرتی ہے۔

تہوار کے دن سری یکتیشور کے دوسری منزل کے نشست گاہ سے جاری ہونے والا سنکرتن بھاپ کے برتنوں کے درمیان باورچیوں کے لیے متاثر کن تھا۔ میں اور میرے بھائی شاگردوں نے خوشی سے اپنے ہاتھوں سے وقت کو مارتے ہوئے پرہیز گایا۔

غروب آفتاب تک ہم نے اپنے سیکڑوں زائرین کو کھچوری (چاول اور دال)، سبزیوں کا سالن اور چاول کی کھیر پیش کیں۔ ہم نے صحن پر روئی کے کمبل بچھائے۔ جلد ہی اسمبلی ستاروں والے والٹ کے نیچے بیٹھی ہوئی تھی، خاموشی سے سری یکتیشور کے ہونٹوں سے نکلنے والی حکمت پر دھیان دے رہی تھی۔ ان کی عوامی تقریروں میں کریا یوگا کی قدر ، اور عزت نفس، سکون، عزم، سادہ خوراک، اور باقاعدہ ورزش کی زندگی پر زور دیا گیا۔

بہت چھوٹے شاگردوں کے ایک گروپ نے پھر چند مقدس بھجن گائے۔ میٹنگ کا اختتام سنکرتن کے ساتھ ہوا ۔ دس بجے سے آدھی رات تک، آشرم کے رہنے والوں نے برتنوں اور برتنوں کو دھویا، اور صحن صاف کیا۔ میرے گرو نے مجھے اپنے پاس بلایا۔

"میں آج اور پچھلے ہفتے کی تیاریوں کے دوران آپ کی خوش گوار محنتوں سے خوش ہوں۔ میں آپ کو اپنے ساتھ چاہتا ہوں؛ آپ آج رات میرے بستر پر سو سکتے ہیں۔"

یہ ایک ایسا اعزاز تھا جس کے بارے میں میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میرے حصے میں آئے گا۔ ہم شدید الہی سکون کی حالت میں کچھ دیر بیٹھے رہے۔ ہمارے بستر پر لیٹنے کے بمشکل دس منٹ بعد، ماسٹر اٹھے اور کپڑے پہننے لگے۔

"کیا بات ہے جناب؟" میں نے اپنے گرو کے پاس سونے کی غیر متوقع خوشی میں غیر حقیقت پسندی کا احساس کیا ۔

"میرا خیال ہے کہ چند طلباء جو اپنے مناسب ٹرین کنکشن سے محروم ہو گئے ہیں وہ جلد ہی یہاں آ جائیں گے۔ آئیے کچھ کھانا تیار کر لیں۔"

"گرو جی، نہیں ایک کرے گا آو پر ایک بجے میں دی صبح!"

" ٹھہرو میں بستر آپ ہے رہا کام کرنا بہت مشکل لیکن میں ہوں جا رہا ہے کو پکانا۔"

سری یکتیشور کے پُرعزم لہجے پر، میں چھلانگ لگا کر دوسری منزل کی اندرونی بالکونی سے متصل روزانہ استعمال ہونے والے چھوٹے کچن میں اس کے پیچھے گیا۔ چاول اور دال جلد ہی ابلنے لگے۔

میرے گرو پیار سے مسکرائے۔ "آج رات آپ نے تھکاوٹ اور سخت محنت کے خوف پر فتح حاصل کر لی ہے، آپ کو آئندہ کبھی ان سے پریشان نہیں ہونا پڑے گا۔"

عمر بھر کی نعمت کے یہ الفاظ کہتے ہی صحن میں قدموں کی آواز آئی۔ میں نیچے کی طرف بھاگا اور طلباء کے ایک گروپ کو داخل کرایا۔

"پیارے بھائی، ہم اس وقت ماسٹر کو پریشان کرنے میں کتنے ہچکچاتے ہیں!" ایک آدمی نے معذرت کے ساتھ مجھے مخاطب کیا۔ "ہم نے ٹرین کے شیڈول کے بارے میں غلطی کی، لیکن محسوس کیا کہ ہم اپنے گرو کی جھلک کے بغیر گھر واپس نہیں جا سکتے۔"

"وہ ہے رہا توقع آپ اور ہے یہاں تک کہ اب تیاری کر رہا ہے آپ کا کھانا۔"

سری یکتیشور کی خیر مقدمی آواز گونجی؛ میں حیرت زدہ مہمانوں کو کچن میں لے گیا۔ ماسٹر نے چمکتی آنکھوں سے میری طرف دیکھا۔

"اب□□□ ک□ آپ □□ ختم موازن□ نوٹ، ن□یں شک آپ □یں مطمئن ک□ □مار□ م□مان واقعی

کیا مس ان کا ٹرین!"

میں آدھے گھنٹے بعد اس کے بیڈ روم میں اس کے پیچھے گیا، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ میں ایک خدا نما گرو کے پاس سونے والا ہوں۔

....

15-1 : پوری، کے بارے میں 310 میل جنوب کی کلکتہ، ہے a مشہور زیارت شہر کے لیے عقیدت مند کی کرشنا؛ اس کا عبادت وہاں دو بہ پناہ سالانہ تہواروں، سنایاترا اور رتھایاترا کے ساتھ منایا جاتا ہے ۔

15-2 : دی 1939 دریافت کی a ریڈیو خوردبین انکشاف a نیا دنیا کی اب تک نامعلوم کرنیں "یار خود کہ طور پر ٹھیک ہے سب کے طور پر قسمیں کی قیاس غیر فعال معاملہ مسلسل خارج کرتا ہے دی کرنیں کہ یہ آلہ 'دیکھتا ہے،'" اطلاع دی دی وابستہ دبائیں . "وہ لوگ جو ٹیلی پیتھی، دوسری نظر اور کلیر وائینس پر یقین رکھتے ہیں، اس اعلان میں ان غیر مرئی شعاعوں کہ وجود کا پہلا سائنسی ثبوت ہے جو واقعی ایک شخص سے دوسرے شخص تک سفر کرتی ہیں۔ ریڈیو ڈیوائس دراصل ایک ریڈیو فریکوئنسی ہے۔ سپیکٹروسکوپ یہ کرتا ہے دی ایک ہی چیز کے لیے ٹھنڈا، غیر چمکنے والا معاملہ کہ دی سپیکٹروسکوپ کرتا ہے جب یہ ستارے بنانے والے ایٹموں کی اقسام کو ظاہر کرتا ہے۔

انسان اور تمام جانداروں سے آنے والی ایسی شعاعوں کا وجود رہا ہے۔

مشتبہ کی طرف سے سائنسدانوں کے لیے بہت سے سال آج ہے دی پہلے تجرباتی ثبوت کی ان کا وجود دی دریافت دکھاتا ہے کہ فطرت میں ہر ایٹم اور ہر مالیکیول ایک مسلسل ریڈیو براڈکاسٹنگ سٹیشن ہے۔ ....اس طرح موت کے بعد بھی

مادہ جو انسان تھا اپنی نازک شعاعیں بھیجتا رہتا ہے۔ ان شعاعوں کی لہر کی لمبائی اب نشریات میں استعمال ہونے والی کسی بھی چیز سے چھوٹی سے لے کر طویل ترین قسم کی ریڈیو لہروں تک ہوتی ہے۔ ان شعاعوں کی گڑبڑ تقریباً ناقابل فہم ہے۔ وہاں ہیں لاکھوں کی انہیں اہ اکیلا بہت بڑا مالیکیول ہو سکتا ہے دینا بند 1,000,000 مختلف لہر لمبائی ایک ہی وقت میں. اس قسم کی لمبی لہریں ریڈیو لہروں کی آسانی اور رفتار کے ساتھ سفر کرتی ہیں۔ ....ایک ہے۔

حیرت انگیز فرق کے درمیان دی نیا ریڈیو کرنیں اور واقف کرنیں پسند روشنی یہ ہے دی طویل وقت، رقم ہزاروں سالوں تک، جو یہ ریڈیو لہریں بغیر کسی رکاوٹ کے مادے سے خارج کرتی رہیں گی۔"

15-3 : کوئی شخص "بجائیے" استعمال کرنے میں ہچکچاتا ہے۔ ہٹلر نے مزید مہتواکانکشی تباہی کے ساتھ اس لفظ کو تقریباً برباد کر دیا ہے۔ لاطینی جڑ معنی کی وجدان ہے "اندرونی تحفظ." دی سنسکرت لفظ اگاما مطلب بدیہی علم پیدا ہوا کی براہ راست روح کا ادراک؛ اس لیے رشیوں کے بعض قدیم مقالوں کو اگاماس کہا جاتا تھا ۔

15-4 : سات ہے لفظی طور پر "ہونا" اس لیے "جوہر؛ حقیقت" سانگا ہے "انجمن" سری یکتیشور بلایا اس کا ہرمیٹیج تنظیم ست سنگا ، "سچائی کے ساتھ رفاقت"

15-5 : "اگر لہذا تمہارا آنکھ ہونا اکیلا تیرا پوری جسم کرے گا ہونا مکمل کی روشنی"- میتھیو 6:22 دوران گہرا مراقبہ، واحد یا روحانی آنکھ بن جاتا ہے نظر آنے والا کہ اندر دی مرکزی حصہ کی دی پیشانی یہ تمام عالم آنکھ ہے مختلف طریقہ سے حوالہ دیا میں صحیفہ کے طور پر دی تیسرا آنکھ دی ستارہ کی دی مشرق، دی اندرونی آنکھ دی کبوتر نزول سے جنت، دی آنکھ کی شیوا، وجدان کی آنکھ، وغیرہ

15-6 : "وہ کہ لگائے گئے دی کان کرے گا وہ نہیں سنا وہ کہ تشکیل دیا دی آنکھ کرے گا وہ نہیں دیکھو

......وہ کہ ہ سکھاتا ہے آدمی
علم، کرے گا وہ نہیں جانتے ہو؟" - زبور 94:9- 10ہ

15-7 : تمام لوگوں کے لوک داستانوں میں فطرت پر طاقت کے ساتھ منتروں کے حوالے جات موجود
ہیں۔ امریکی انڈین مشہور ہیں۔ کو ہے ترقی یافتہ آواز رسومات کے لیے بارش اور ہوا ٹین سین،
دی بہت اچھا ہندو موسیقار تھا قابل کو بجھانا آگ کی طرف سے طاقت کی اس کا گانا چارلس
کیلوگ، دی کیلیفورنیا فطرت پسند، دیا a مظاہرہ کی دی اثر کی ٹونل کمپن آگ پر میں 1926 پہلے a
گروپ کی نیا یارک فائر مین " گزر رہا ہے۔ a جھکنا پسند ایک بڑھا ہوا وایلن جھکنا تیزی سے اس پار
ایک ایلومینیم ٹیوننگ کانٹا وہ پیدا کیا a چیخ پسند شدید ریڈیو جامد فوری طور پر دی پیلا گیس شعلہ
دو پاؤں اونچا چھلانگ لگانا اندر ایک کھوکھلی شیشے کی ٹیوب، چھ انچ کی اونچائی پر تھم گئی اور
ایک پھوٹتی ہوئی نیلی بھڑک بن گئی۔ کمان کے ساتھ ایک اور کوشش، اور کمپن کی ایک اور چیخ نے
اسے بجھا دیا۔"

باب: 16

اوٹ وٹنگ دی ستارے

"مکنڈا، تمہیں نجومی بازو کیوں نہیں ملتا؟" "کیا مجھے چاہیے

ماسٹر؟ میں علم نجوم میں یقین نہیں رکھتا۔"

عقیدے کا سوال نہیں ہے ؛ کسی بھی موضوع پر واحد سائنسی رویہ اختیار کیا جا سکتا ہے کہ آیا یہ سچ ہے ۔ کشش ثقل کے قانون نے نیوٹن سے پہلے بھی اتنی ہی مؤثر طریقے سے کام کیا جتنا اس کے بعدے اگر اس کے قوانین انسانی عقیدے کی منظوری کے بغیر کام نہیں کر سکتے تو برہمانڈ کافی افراتفری کا شکار ہو جائے گا۔

"Charlatans تارکیی سائنس کو اس کی بدنامی کی موجودہ حالت پر لے آئے ہیں۔ علم نجوم بہت وسیع ہے، دونوں ریاضی کے لحاظ سے [1-16] اور فلسفیانہ طور پر، سوائے گہرے فہم رکھنے والے مردوں کے۔ اگر جاہل لوگ آسمانوں کو غلط پڑھتے ہیں اور وہاں اسکرپٹ کے بجائے ایک ٹکڑا دیکھتے ہیں، جس کی اس نامکمل دنیا میں توقع کی جانی چاہئے۔ کسی کو عقلمندی کو 'عقلمند' کے ساتھ رد نہیں کرنا چاہیے۔

"تخلیق کے تمام حصے آپس میں جڑے ہوئے ہیں اور اپنے اثرات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ کائنات کی متوازن تال کی جڑیں باہمی تعلق میں ہیں،" میرے گرو نے جاری رکھا۔ "انسان کو اپنے انسانی پہلو میں دو قوتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے، اول، اس کے وجود کے اندر کی ہنگامہ آرائی، جو زمین، پانی، آگ، ہوا، اور آسمانی عناصر کی آمیزش کی وجہ سے ہوتی ہے؛ دوسری، فطرت کی بیرونی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے والی طاقتیں۔

"علم نجوم سیاروں کے محرکات کے بارے میں انسان کے ردعمل کا مطالعہ ہے۔ ستاروں کی کوئی شعوری خیر خواہی یا دشمنی نہیں ہے؛ وہ صرف مثبت اور منفی شعاعیں بھیجتے ہیں۔ خود سے، یہ انسانیت کی مدد یا نقصان نہیں کرتے ہیں، لیکن ظاہری کارروائی کے لیے ایک قانونی ذریعہ پیش کرتے ہیں۔ وجہ اثر توازن جو ہر ایک آدمی ہے سیٹ میں تحریک میں دی ماضی

"ایک بچہ اس دن اور اس وقت پیدا ہوتا ہے جب آسمانی شعاعیں اس کے انفرادی کرما کے ساتھ ریاضیاتی ہم آہنگی میں ہوتی ہیں۔ اس کا زائچہ ایک چیلنجنگ پورٹریٹ ہے، جو اس کے ناقابل تغیر ماضی اور اس کے مستقبل کے ممکنہ نتائج کو ظاہر کرتا ہے۔

"پیدائش کے وقت آسمانوں پر دلیری کے ساتھ جو پیغام دیا گیا اس کا مقصد تقدیر پر زور دینا نہیں ہے - ماضی کے اچھے اور برے کے نتائج - بلکہ انسان کی خواہش کو جگانا ہے کہ وہ اس کے عالمگیر غضب سے بچ جائے۔ اس نے جو کچھ کیا ہے اسے وہ کالعدم کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی اسباب کا اکسانے والا نہیں تھا کیونکہ اس نے اپنی زندگی میں جو بھی اثرات مرتب کیے ہیں، اس سے پہلے اس نے جو بھی اثرات مرتب کیے ہیں، اس کی وجہ سے اس نے جو کچھ بھی کیا ہے، اس کی وجہ سے اس کی زندگی میں کوئی حد نہیں ہے۔ سب سے پہلے اس کے اپنے اعمال، اور اس لیے کہ اس کے پاس روحانی وسائل ہیں جو سیاروں کے دباؤ کے تابع نہیں ہیں۔

"علم نجوم کی توہم پرستانہ خوف انسان کو ایک آٹومیٹن بنا دیتا ہے، میکانی رہنمائی پر غلامانہ طور پر انحصار کرتا ہے۔ عقلمند آدمی اپنے سیاروں کو شکست دیتا ہے- جس کا مطلب ہے، اس کے ماضی کو

تخلیق سے خالق تک منتقل کر کے اسے جتنا زیادہ روح کے ساتھ اپنے اتحاد کا احساس ہوتا ہے، اتنا ہی اس پر مادے پر غلبہ حاصل کیا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ موت سے پاک نہیں ہے؛ کیونکہ یہ موت سے پاک نہیں ہے۔ ستارے

"انسان ایک روح ہے ، اور اس کا جسم ہے۔ جب وہ اپنی شناخت کے احساس کو صحیح طریقے سے رکھتا ہے، تو وہ تمام مجبوری نمونوں کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ جب تک وہ اپنی روحانی بھولنے کی بیماری کی عام حالت میں الجھا رہتا ہے، وہ ماحولیاتی قانون کی باریک بیڑیوں کو جان لے گا۔

"خدا ہم آہنگی ہے؛ جو عقیدت مند اپنے آپ کو ہم آہنگ کرتا ہے وہ کبھی بھی کوئی عمل غلط نہیں کرے گا۔ اس کی سرگرمیاں علم نجوم کے قانون کے مطابق صحیح اور فطری طور پر وقت پر ہوں گی۔ گہری دعا اور مراقبہ کے بعد وہ اپنے الہی شعور کے ساتھ رابطے میں ہے؛ اس باطنی تحفظ سے بڑی کوئی طاقت نہیں ہے۔"

"تو پھر استاد محترم، آپ مجھے نجومی چوڑی کیوں پہنانا چاہتے ہیں؟" میں نے یہ سوال ایک طویل خاموشی کے بعد اٹھایا، جس کے دوران میں نے سری یکتیشور کے عمدہ بیان کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی تھی۔

"یہ تب ہی ہوتا ہے جب ایک مسافر اپنے مقصد تک پہنچ جاتا ہے کہ اسے اپنے نقشوں کو ضائع کرنے کا جواز ملتا ہے۔ سفر کے دوران، وہ کسی بھی آسان شارٹ کٹ کا فائدہ اٹھاتا ہے۔ قدیم رشیوں نے فریب میں مبتلا انسان کے جلاوطنی کی مدت کو کم کرنے کے بہت سے طریقے دریافت کیے تھے۔

"تمام انسانی برائیاں عالمگیر قانون کی کسی نہ کسی خلاف ورزی سے پیدا ہوتی ہیں۔ صحیفے بتاتے ہیں کہ انسان کو قدرت کے قوانین کو پورا کرنا چاہیے، جب کہ خدائی قادر مطلق کو بدنام نہیں کرنا چاہیے۔ اسے کہنا چاہیے: 'خداوند، میں اعتماد میں تم، اور جانتے ہیں تم canst مدد میں، لیکن میں بھی مرضی کرو میرا بہترین کو کالعدم کوئی بھی میں نے غلط کیا ہے۔' متعدد طریقوں سے - دعا کے ذریعے ، قوت ارادی سے ، یوگا کے مراقبہ سے ، سنتوں سے مشورہ کرکے ، نجومی چوڑیوں کے استعمال سے - ماضی کی غلطیوں کے منفی اثرات کو کم یا ختم کیا جاسکتا ہے۔

"جس طرح بجلی کے جھٹکے کو جذب کرنے کے لیے ایک گھر میں تانبے کی چھڑی لگائی جا سکتی ہے، اسی طرح جسمانی مندر کو مختلف حفاظتی اقدامات سے فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ صدیوں پہلے ہمارے یوگیوں نے دریافت کیا تھا کہ خالص دھاتیں ایک ایسٹرل روشنی خارج کرتی ہیں جو سیاروں کی منفی کھینچوں کے لیے طاقتور طور پر مخالف ہے۔
لطیف برقی اور مقناطیسی شعاعیں کائنات میں مسلسل گردش کر رہی ہیں۔ جب ایک آدمی کے جسم کی مدد کی جا رہی ہے، وہ اسے نہیں جانتا؛ جب وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہا ہے، تب بھی وہ لاعلمی میں ہے۔
کر سکتے ہیں۔ وہ کرو کچھ بھی کے بارے میں یہ؟

"اس مسئلے پر ہمارے رشیوں کی توجہ حاصل ہوئی؛ انہوں نے نہ صرف دھاتوں کا مجموعہ بلکہ پودوں کا بھی مددگار پایا اور - دو قیراط سے کم کے بے عیب زیورات کا سب سے زیادہ مؤثر۔ علم نجوم کے روک تھام کے استعمال کا ہندوستان سے باہر شاذ و نادر ہی سنجیدگی سے مطالعہ کیا گیا ہے۔ معلوم حقیقت یہ ہے کہ مناسب زیورات، دھاتیں، یا پودوں کی تیاری اس وقت تک بیکار ہے جب تک کہ مطلوبہ وزن کو محفوظ نہ کیا جائے، اور جب تک کہ ان علاجی ایجنٹوں کو جلد کے ساتھ نہ پہنا جائے۔"

"جناب، یقیناً میں آپ کا مشورہ لوں گا اور ایک چوڑی لے لوں گا۔ میں کسی سیارے کو ختم کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں!"

"عمومی مقاصد کے لیے میں سونے، چاندی اور تانبے سے بنی بازوؤں کے استعمال کا مشورہ دیتا ہوں۔ لیکن ایک خاص مقصد کے لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ چاندی اور سیسے میں سے ایک حاصل کریں۔" سری یکتیشور نے محتاط ہدایات شامل کیں۔

"گرو جی، کیا 'مخصوص مقصد' کرو آپ مطلب؟"

"ستارے آپ میں غیر دوستانہ دلچسپی لینے والے ہیں، مکندا۔ گھبرائیں نہیں، آپ کی حفاظت کی جائے گی۔ تقریباً ایک ماہ میں آپ کا جگر آپ کو بہت تکلیف دے گا۔ بیماری چھ ماہ تک رہنے والی ہے، لیکن آپ کے علم نجوم کے بازو کے استعمال سے مدت کم ہو کر چوبیس دن رہ جائے گی۔"

میں نے اگلے دن ایک جیولر تلاش کیا، اور جلد ہی چوڑی پہن لی۔ میری صحت بہترین تھی۔ ماسٹر کی پیشین گوئی میرے دماغ سے پھسل گئی۔ بنارس جانے کے لیے وہ سیرامپور سے روانہ ہوئے۔ ہماری گفتگو کے تیس دن بعد، میں نے اپنے جگر کے علاقے میں اچانک درد محسوس کیا۔ اگلے ہفتے دردناک درد کے ڈراؤنے خواب تھے۔ اپنے گرو کو پریشان کرنے سے گریزاں، میں نے سوچا کہ میں اکیلے ہی اپنے مقدمے کو بہادری سے برداشت کروں گا۔

لیکن تئیس دن کی اذیتوں نے میرے عزم کو کمزور کر دیا۔ میں بنارس میں داخل ہوا۔ وہاں سری یکتیشور نے غیر معمولی گرمجوشی کے ساتھ میرا استقبال کیا، لیکن مجھے ان کو اپنی پریشانیاں اکیلے میں بتانے کا موقع نہیں دیا۔ اس دن بہت سے عقیدت مند صرف ایک درشن کے لیے ماسٹر کے پاس آئے تھے۔ [2-16] بیمار اور غفلت میں ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ شام کے کھانے کے بعد ابھی تمام مہمان رخصت ہو چکے تھے۔ میرے گرو نے بلایا میں گھر کی آکٹونل بالکونی میں۔

"آپ اپنے جگر کے عارضے کے بارے میں آئے ہوں گے۔" سری یکتیشور کی نظریں ٹال گئیں۔ وہ کبھی کبھار چاندنی کو روکتا ہوا ادھر ادھر چلتا رہا۔ "مجھے دیکھنے دو، آپ چوبیس دن سے بیمار ہیں، ہے نا؟"

"ہاں، صاحب"

"پلیز کرو دی معدے ورزش میں ہے سکھایا تم"

''اگر آپ کو میری تکلیف کی حد کا علم ہوتا تو آپ مجھے ورزش کرنے کو نہ کہتے۔'' اس کے باوجود میں نے اس کی بات ماننے کی ناکام کوشش کی۔

"آپ کہتے ہیں کہ آپ کو درد ہے؛ میں کہتا ہوں کہ آپ کے پاس کوئی نہیں ہے۔ ایسے تضادات کیسے ہوسکتے ہیں؟" میرے گرو نے سوالیہ نظروں سے میری طرف دیکھا۔

میں چکرا گیا اور پھر خوشی سے راحت کے ساتھ قابو پایا۔ اب میں اس مسلسل عذاب کو محسوس نہیں کر سکتا تھا جس نے مجھے ہفتوں سے تقریباً نیند سے محروم رکھا تھا۔ سری یکتیشور کے الفاظ پر اذیت ایسے غائب ہو گئی جیسے کبھی تھی ہی نہیں۔

میں شروع کیا کو گھٹنے ٹیکنا پر اس کا پاؤں میں شکر گزاری، لیکن وہ جلدی سے روکا میں

"بچکانہ مت بنو۔ اٹھو اور گنگا کے اوپر چاند کی خوبصورتی کا مزہ لو۔" لیکن ماسٹر کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں جب میں اس کے پاس خاموش کھڑا تھا۔ میں اس کے رویے سے سمجھ گیا کہ وہ چاہتا ہے کہ میں یہ محسوس کروں کہ وہ نہیں بلکہ خدا ہی شفا دینے والا تھا۔

میں اب بھی چاندی اور سیسے کی بھاری چوڑی پہنتا ہوں، جو اس دن کی ماضی کی یادگار ہے، جو ہمیشہ یاد رکھی جاتی ہے- جب مجھے دوبارہ پتہ چلا کہ میں واقعی ایک مافوق الفطرت شخصیت کے ساتھ رہ رہا ہوں۔ بعد کے موقعوں پر، جب میں اپنے دوستوں کو علاج کے لیے سری یکتیشور کے پاس لایا، تو اس نے ہمیشہ سفارش کی۔

زیورات یا دی چوڑی تسبیح ان کا استعمال کریں کے طور پر ایک عمل کی علم نجوم حکمت

میں اپنے بچپن سے ہی علم نجوم کے خلاف تعصب کا شکار تھا، ایک وجہ یہ تھی کہ میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اس سے جڑے ہوئے ہیں، اور ایک وجہ ہمارے خاندانی نجومی کی طرف سے کی گئی ایک پیشین گوئی کی وجہ سے: "تم تین بار شادی کرو گے، دو بار بیوہ ہو کر" میں نے اس معاملے پر غور کیا، ٹرپل شادی کے مندر کے سامنے قربانی کے منتظر بکرے کی طرح محسوس کرنا۔

میرے بھائی اننتا نے ریمارکس دیے کہ "آپ کو بھی اپنی قسمت پر استعفیٰ دیا جا سکتا ہے۔" "آپ کی تحریری زائچے نے صحیح کہا ہے کہ آپ اپنے ابتدائی سالوں میں گھر سے ہمالیہ کی طرف پرواز کریں گے، لیکن آپ کو زبردستی واپس کر دیا جائے گا۔ آپ کی شادیوں کی پیش گوئی بھی درست ثابت ہوگی۔"

ایک رات مجھے ایک واضح وجدان آیا کہ پیشن گوئی بالکل جھوٹی تھی۔ میں نے راکھ کو کاغذ کے تھیلے میں رکھ کر زائچے کے طومار کو آگ لگا دی جس پر میں نے لکھا تھا: "ماضی کے کرما کے بیج اگر وہ حکمت کی الوہی آگ میں بھون جائیں تو وہ اگ نہیں سکتے۔" میں نے بیگ کو ایک نمایاں جگہ پر رکھا۔ اننتا نے فوراً میرا منحرف تبصرہ پڑھا۔

"آپ سچائی کو اتنی آسانی سے تباہ نہیں کر سکتے جتنی آسانی سے آپ نے اس کاغذی طومار کو جلا دیا ہے۔" میرا بھائی طنزیہ انداز میں ہنسا۔

یہ حقیقت ہے کہ میری جوانی کو پہنچنے سے پہلے تین مواقع پر میرے گھر والوں نے میری منگنی کا بندوبست کرنے کی کوشش کی۔ ہر بار جب میں نے منصوبوں میں شامل ہونے سے انکار کیا، [3-16] یہ جانتے ہوئے کہ خدا کے لیے میری محبت ماضی کے کسی بھی نجومی قائل سے زیادہ زبردست تھی۔

"انسان کی خود شناسی جتنی گہرائی میں ہوتی ہے، اتنا ہی وہ اپنی لطیف روحانی ارتعاشات سے پوری کائنات کو متاثر کرتا ہے، اور وہ خود غیر معمولی بہاؤ سے اتنا ہی کم متاثر ہوتا ہے۔" ماسٹر صاحب کے یہ الفاظ اکثر میرے ذہن میں متاثر کن طور پر واپس آتے تھے۔

کبھی کبھار میں نے نجومیوں سے کہا کہ وہ سیاروں کے اشارے کے مطابق اپنے بدترین ادوار کا انتخاب کریں، اور میں اب بھی جو بھی کام خود طے کروں گا اسے پورا کروں گا۔ یہ سچ ہے کہ ایسے وقت میں میری کامیابی ہے۔ غیر معمولی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن میرا یقین ہمیشہ سے درست ثابت ہوا ہے: الہٰی تحفظ پر ایمان، اور انسان کی خدا کی عطا کردہ مرضی کا صحیح استعمال، ایسی طاقتیں ہیں جو کسی بھی "الٹی کٹوری" سے باہر جمع ہو سکتی ہیں۔

کسی کی پیدائش کے وقت تاروں سے بھرا لکھا، میں سمجھ گیا کہ انسان اپنے ماضی کی کٹھ پتلی نہیں ہے۔ اس کا پیغام بلکہ فخر کا سامان ہے۔ آسمان ہی انسان کے ہر حد سے آزاد ہونے کے عزم کو بیدار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ خُدا نے ہر انسان کو ایک روح کے طور پر تخلیق کیا، انفرادیت سے مالا مال، اس لیے عالمگیر ڈھانچے کے لیے ضروری ہے، چاہے ستون کے عارضی کردار میں ہو یا پرجیوی۔ اس کی آزادی حتمی اور فوری ہے، اگر وہ چاہے۔ یہ بیرونی نہیں بلکہ اندرونی فتوحات پر منحصر ہے۔

سری یکتیشور نے ہمارے موجودہ دور میں 24,000 سال کے مساوی چکر کا ریاضیاتی اطلاق دریافت کیا۔ [4-16] سائیکل کو ایک چڑھتے ہوئے قوس اور ایک نزولی قوس میں تقسیم کیا گیا ہے، ہر ایک 12,000 سال۔ ہر قوس کے اندر چار یوگا یا دور آتے ہیں، جنہیں کالی ، دوپارہ ، تریتا اور ستیہ کہا جاتا ہے ، جو لوہے، کانسی، چاندی اور سنہری دور کے یونانی تصورات سے مطابقت رکھتے ہیں۔

میرے گرو نے مختلف حسابات سے طے کیا کہ آخری کالی یوگ یا لوہے کا دور، چڑھتے ہوئے قوس کا، تقریباً 500 عیسوی میں شروع ہوا۔ لوہے کا دور، جس کا دورانیہ 1200 سال ہے، مادیت کا دور ہے۔ اس کا اختتام تقریباً 1700 عیسوی میں ہوا۔ اس سال نے دوپارہ یوگ کا آغاز کیا ، جو بجلی کا 2400 سالہ دور تھا۔ اور جوہری توانائی کی ترقی، ٹیلی گراف، ریڈیو، ہوائی جہاز، اور دیگر خلائی فنا کرنے والوں کا دور ۔

تریتا یوگ کا 3600 سالہ دور 4100 عیسوی میں شروع ہوگا۔ اس کی عمر کو ٹیلی پیتھک کمیونیکیشنز اور دیگر وقت کو ختم کرنے والے عام علم سے نشان زد کیا جائے گا۔ ستیہ یوگ کے 4800 سالوں کے دوران ، ایک چڑھتے ہوئے قوس میں آخری عمر، آدمی کی ذہانت مکمل طور پر تیار ہو جائے گی۔ وہ الہی منصوبہ کے مطابق کام کرے گا۔

12,000 سال کا ایک نزولی قوس، جو 4800 سال کے نزولی سنہری دور سے شروع ہوتا ہے، پھر [5-16] سے شروع ہوتا ہے۔ دنیا کے لیے؛ انسان آہستہ آہستہ جہالت میں ڈوب جاتا ہے۔ یہ چکر مایا کے ابدی دور ہیں ، غیر معمولی کائنات کے تضادات اور رشتہ داریاں۔ [6-16] آدمی، ایک ایک کر کے، تخلیق کے دوہرے پن کی قید سے بچ نکلتا ہے جب وہ خالق کے ساتھ اپنے غیر متزلزل الہی اتحاد کا شعور بیدار کرتا ہے۔

ماسٹر نے نہ صرف علم نجوم بلکہ دنیا کے صحیفوں کے بارے میں میری سمجھ کو بڑھایا۔ مقدس نصوص کو اپنے دماغ کی بے داغ میز پر رکھتے ہوئے، وہ ان کے کھوپڑی کے ساتھ ان کو الگ کرنے کے قابل تھا۔ بدیہی استدلال، اور علماء کی غلطیوں اور تعبیرات کو سچائیوں سے الگ کرنا جیسا کہ اصل میں انبیاء نے بیان کیا ہے۔

"ناک کے آخر میں کسی کی بینائی کو درست کریں۔" بھگواد گیتا کے بند کی یہ غلط تشریح ، [7-16] مشرقی پنڈتوں اور مغربی مترجمین کی طرف سے بڑے پیمانے پر قبول کیا جاتا ہے، جو ماسٹر کی ڈرول تنقید کو ہوا دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

"یوگی کا راستہ اتنا ہی واحد ہے جیسا کہ یہ ہے،" انہوں نے تبصرہ کیا۔ "اسے کیوں نصیحت کریں کہ وہ خود کو بھی آنکھیں بند کر لے؟ ناسیکاگرام کا صحیح مطلب 'ناک کی ابتدا' ہے، 'ناک کا اختتام' نہیں۔ ناک دو ابرو کے درمیان کے مقام سے شروع ہوتی ہے، روحانی بصارت کی نشست۔" [8-16] ایک سانکھیا افورزم، " اسوار-اشیدھا ،" - "خلق کے رب کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا" یا "خدا ثابت نہیں ہوا،" [9-16] کی وجہ سے [10-16] بہت سے علماء پورے فلسفہ کو ملحد کہتے ہیں۔

سری یکتیشور نے وضاحت کی، "یہ محض اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ غیر روشن خیال آدمی کے لیے، جو تمام حتمی فیصلوں کے لیے اپنے حواس پر منحصر ہے، خدا کا ثبوت نامعلوم اور اس لیے غیر موجود رہنا چاہیے۔ سچے سانکھیا پیروکار، مراقبہ سے پیدا ہونے والی غیر متزلزل بصیرت کے ساتھ، سمجھتے ہیں کہ رب موجود اور جاننے والا ہے۔"

ماسٹر نے ایک خوبصورت وضاحت کے ساتھ عیسائی بائبل کی وضاحت کی۔ یہ میرے ہندو گرو سے تھا، جو مسیحی رکنیت کے رول کال سے ناواقف تھا، کہ میں نے بائبل کے بے جان جوہر کو جاننا، اور مسیح کے دعوے میں سچائی کو سمجھنا سیکھا- یقیناً سب سے زیادہ سنسنی خیز حد تک متعصب شخص نے کہا: "آسمان اور زمین ختم ہو جائیں گے، لیکن میرے الفاظ ختم نہیں ہوں گے۔"
[11 -16]

ہندوستان کے عظیم آقا اپنی زندگیوں کو انہی خدائی نظریات سے ڈھالتے ہیں جنہوں نے یسوع کو متحرک کیا تھا۔ یہ لوگ اس کے اعلان کردہ رشتہ دار ہیں: "جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر عمل کرے گا،

وہی میرا بھائی، بہن اور ماں ہے۔" "اگر تم میرے کلام پر قائم رہو گے،" مسیح نے اشارہ کیا، 12-16 "تو تم واقعی میرے شاگرد ہو؛ اور تم سچائی کو جانو گے، اور سچائی تمہیں آزاد کر دے گی۔" 13-16 تمام آزاد، خود کے مالک، ہندوستان کے یوگی-مسیح لافانی برادری کا حصہ ہیں: وہ لوگ جنہوں نے ایک باپ کا آزادانہ علم حاصل کیا ہے۔

"آدم اور حوا کی کہانی میرے لیے سمجھ سے باہر ہے!" تمثیل کے ساتھ اپنی ابتدائی جدوجہد میں میں نے ایک دن کافی گرمی کے ساتھ مشاہدہ کیا۔ "خدا نے نہ صرف قصوروار جوڑے کو، بلکہ معصوم غیر پیدا ہونے والی نسلوں کو بھی سزا کیوں دی؟"

آقا کو میری لاعلمی سے زیادہ میری شرارت پر مزہ آیا۔ " پیدائش گہری علامتی ہے، اور اسے لفظی تشریح سے نہیں سمجھا جا سکتا،" اس نے وضاحت کی۔ "اس کا 'زندگی کا درخت' انسانی جسم ہے۔ ریڑھ کی ہڈی ایک اُلٹے ہوئے درخت کی مانند ہے، انسان کے بال اس کی جڑوں کے طور پر، اور عصبی اعصاب شاخوں کے طور پر ہیں۔ اعصابی نظام کا درخت بہت سے لذیذ پھل دیتا ہے، یا دیکھنے، آواز، سونگھنے، ذائقے اور لمس کی حسیات دیتا ہے۔ لیکن ان میں انسان کو سیکس کا صحیح تجربہ ہو سکتا ہے۔ جسمانی باغ کے مرکز میں 'سیب' 14-16

'سانپ' ریڑھ کی ہڈی کی جڑی ہوئی توانائی کی نمائندگی کرتا ہے جو جنسی اعصاب کو متحرک کرتا ہے۔ 'آدم' وجہ ہے، اور 'حوا' احساس ہے۔ جب کسی بھی انسان میں جذبات یا حوا شعور جنسی جذبہ سے حاوی ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ یا آدم بھی دم توڑ جاتا ہے۔ 15-16

"خدا نے اپنی مرضی کے زور سے مرد اور عورت کے جسموں کو مادّی بنا کر انسانی نوع کو تخلیق کیا؛ اس نے نئی نسلوں کو اسی طرح کے بچے پیدا کرنے کی طاقت عطا کی۔ 'بے عیب' یا الہی طریقہ۔ 16-16 چونکہ انفرادی روح میں اس کا ظہور اب تک صرف جانوروں تک محدود تھا، جبلت کا پابند تھا اور مکمل عقل کی صلاحیتوں سے محروم تھا، خدا نے پہلے انسانی جسم بنائے، جسے علامتی طور پر آدم اور حوا کہا جاتا ہے۔ ان میں، فائدہ مند اوپر کی طرف ارتقاء کے لیے، اس نے دو جانوروں کی روحیں یا الہی جوہر منتقل کیا۔ 17-16 آدم یا انسان میں عقل غالب ہے۔ حوا یا عورت میں، احساس عروج پر تھا۔ اس طرح اس دوہرے پن یا قطبیت کا اظہار کیا گیا جو غیرمعمولی دنیاؤں پر مشتمل ہے۔ وجہ اور احساس ایک میں رہتا ہے۔ کوآپریٹو خوشی کی جنت اس وقت تک جب تک کہ انسانی ذہن جانوروں کی نشوونما کی ناگ توانائی سے دھوکہ نہیں کھاتا ہے۔

"لہٰذا انسانی جسم صرف حیوانوں کے ارتقاء کا نتیجہ نہیں تھا، بلکہ خدا کی طرف سے ایک خاص تخلیق کے عمل سے پیدا ہوا تھا۔ حیوانی شکلیں مکمل الوہیت کا اظہار کرنے کے لیے بہت خام تھیں؛ انسان کو منفرد طور پر ایک زبردست ذہنی صلاحیت دی گئی تھی۔ دماغ کے ساتھ ساتھ ریڑھ کی ہڈی میں شدید بیدار خفیہ مراکز۔

"خدا، یا الہی شعور جو پہلے تخلیق شدہ جوڑے کے اندر موجود ہے، نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ تمام انسانی حسیات سے لطف اندوز ہوں، لیکن اپنی توجہ کو چھونے کے احساسات پر نہ رکھیں۔ 18-16 جنسی اعضاء کی نشوونما سے بچنے کے لیے ان پر پابندی عائد کی گئی تھی، جو انسانیت کو کمتر حیوانی طریقے سے پھیلانے کا باعث بنتے تھے۔ لاشعوری طور پر موجودہ جانوروں کی یادوں کو زندہ نہ کرنے کی انتباہ پر توجہ نہیں دی گئی۔ وحشیانہ افزائش کا راستہ دوبارہ شروع کرتے ہوئے، آدم اور حوا آسمانی خوشی کی قدرتی حالت سے اصل کامل انسان کی طرف گر گئے۔

"علم کی 'اچھا اور برائی حوال□ دیتا □□ کو دی کائناتی دو□ری مجبوری گرنا ک□ تحت دی ڈوبنا کی

مایا اپنے احساس اور استدلال یا حوا اور آدم شعور کے غلط استعمال کے ذریعے، انسان الہی خود کفالت کے آسمانی باغ میں داخل ہونے کے اپنے حق سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ [19-16] ہر انسان کی ذاتی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے 'والدین' یا دوہری فطرت کو ایک متحد ہم آہنگی یا عدن میں بحال کرے۔

جینیسس کے صفحات پر نئے احترام کے ساتھ نظر ڈالی ہ "پیارے آقا،" میں نے کہا، "پہلی بار میں آدم

اور حوا کے لیے ایک مناسب ذمہ داری محسوس کر رہا ہوں!"

16-1 : سے فلکیاتی حوالہ جات میں قدیم ہندو صحیفے، علماء ہے رہا قابل کو صحیح طریقے سے معلوم کرنا دی مصنفین کی تاریخیں رشیوں کا سائنسی علم بہت بڑا تھا۔ کوشیتکی برہمن میں ہمیں عین فلکیاتی نظر آتی ہے۔ حوالے جو دکھائیں کہ میں 3100 قبل مسیح دی ہندو تھے دور ترقی یافتہ میں فلکیات، جو تھا a علم نجوم کی تقریبات کے لیے اچھے اوقات کا تعین کرنے میں عملی قدرے ایسٹ ویسٹ فروری 1934 کے ایک مضمون میں ، جیوتش یا ویدک فلکیاتی مقالوں کے جسم کا مندرجہ ذیل خلاصہ دیا گیا ہے : "اس میں وہ سائنسی علم ہے جس نے ہندوستان کو تمام قدیم اقوام میں سب سے آگے رکھا اور اسے علم کے حصول کے لیے متلاشیوں کا مکہ بنا دیا۔ بہت قدیم برہما گپتا۔ ، ایک کی دی جیوتش کام کرتا ہے ہے ایک فلکیاتی مقالہ ڈیلنگ کے ساتھ اس طرح معاملات کے طور پر دی ہیلیو سینٹرک کی تحریک دی سیاروں لاشیں میں ہمارے شمسی نظام دی obliquity کی دی چاند گرہن دی زمین کی کروی شکل، دی عکاسی روشنی چاند کا، زمین کا روزانہ محوری انقلاب، آکاشگنگا میں مقررہ ستاروں کی موجودگی، کشش ثقل کا قانون، اور دیگر سائنسی حقائق جو کوپرنیکس اور نیوٹن کے زمانے تک مغربی دنیا میں طلوع نہیں ہوئے تھے۔"

یہ ہے اب معروف کے دی نام نہاد "عربی ہندسے" بغیر جس کا علامتیں ترقی یافتہ ریاضی ہے مشکل، 9ویں صدی میں، عربوں کے ذریعے، ہندوستان سے یورپ آیا، جہاں یہ نوٹیشن کا نظام قدیم طور پر وضع کیا گیا تھا۔ مزید روشنی پر انڈیا کی وسیع سائنسی ورثہ مرضی ہونا پایا میں ڈاکٹر پی۔ سی۔ رے کی تاریخ کی ہندو کیمسٹری ، اور ڈاکٹر بی این سیل کے قدیم ہندوؤں کے مثبت سائنسز میں ۔

16-2 : دی برکت جو بہتی ہے سے دی محض نظر کی a سنت

16-3 : ایک کی دی لڑکیاں کسے میرا خاندان منتخب کے طور پر a ممکن دلہن کے لیے میں، بعد میں شادی شدہ میرا کزن پربھاس چندر گھوش۔

16-4 : اے سیریز کی تیرہ مضامین پر دی تاریخی تصدیق کی سری یکتیشور کا یوگا نظریہ ظاہر ہوا میں دی میگزین
مشرق-مغرب (لاس اینجلس) سے ستمبر، 1932، کو

ستمبر، 1933. 16-5: سال 12,500 عیسوی میں۔

16-6 : دی ہندو صحیفہ جگہ دی موجود عالمی عمر کے طور پر ہونے والا کے اندر دی کالی یوگا کی a بہت طویل عالمگیر سادہ 24,000 سال کے استوائی سائیکل سے زیادہ سائیکل جس سے سری یکتیشور کا تعلق تھا۔ صحیفوں کا آفاقی چکر 4,300,560,000 سال کی حد تک ہے، اور تخلیق کا ایک دن یا ہمارے سیاروں کو تفویض کردہ زندگی کی لمبائی کا اندازہ کرتا ہے۔ نظام میں اس کا موجود فارم یہ وسیع اعداد و شمار دیا کی طرف سے دی رشیوں ہے کی بنیاد پر پر a رشتے کے درمیان دی لمبائی شمسی سال کا اور Pi کا ایک ضرب (3.1416، دائرے کے قطر کے فریم کا تناسب)۔

دی زندگی مدت کے لیے a پوری کائنات، کے مطابق کو دی قدیم دیکھنے والے ہے۔
314,159,000,000,000 شمسی سال، یا "ایک عمر برہما کا ہے"

سائنسدانوں تخمینے دی موجود عمر کی دی زمین کو ہونا کے بارے میں دو ارب سال، بنیاد ان کا نتائج پر a مطالعے کی لیڈ جیب چھوڑ دیا کے طور پر a نتیجے کی تابکاری میں چٹانیں دی ہندو صحیفے اعلان کے ایک زمین اس طرح کے طور پر ہمارا ہے تحلیل ایک کے لیے کی دو وجوہات: دی باشندے کے طور پر a پوری بن یا تو مکمل طور پر اچھا یا مکمل طور پر برائی دی عالمی ذہن اس طرح ایک ایسی طاقت پیدا کرتا ہے جو زمین کی طرح ایک ساتھ رکھے ہوئے قیدی ایٹموں کو جاری کرتا ہے۔

ڈائر اعلانات ہیں کبھی کبھار شائع کے بارے میں ایک آسنن "ختم کی دی دنیا." دی تازہ ترین پیشن گوئی کی عذاب Rev. Chas کی طرف سے دیا گیا تھا. پاساڈینا کے جی لانگ، جنہوں نے 21 ستمبر 1945 کو عوامی طور پر "یوم انصاف" مقرر کیا۔ یونائیٹڈ پریس کے نامہ نگاروں نے میری رائے پوچھی۔ میں نے وضاحت کی کہ دنیا کے چکر ایک خدائی منصوبہ کے مطابق ایک منظم ترقی کی پیروی کرتے ہیں۔ کوئی زمینی تحلیل نظر میں نہیں ہے۔ ہمارے سیارے کے لیے دو ارب سال کے چڑھتے اور نزول کے استوائی چکر ابھی تک اپنی موجودہ شکل میں محفوظ ہیں۔ دنیا کے مختلف ادوار کے لیے رشیوں کے دیے گئے اعداد و شمار مغرب میں بغور مطالعہ کے مستحق ہیں۔ میگزین ٹائم (17 دسمبر 1945، صفحہ 6) نے انہیں "یقین دلانے والے اعدادوشمار" کہا۔

16-7 : باب VI:13۔

16-8 : "دی روشنی کی دی جسم ہے دی آنکھ: لہذا جب تمہارا آنکھ ہے اکیلا تیرا پوری جسم بھی ہے مکمل کی روشنی لیکن جب آپ کی آنکھ ہے برائی تیرا جسم بھی ہے مکمل کی اندھیرا لے لو توجہ لہذا کہ دی روشنی جو ہے میں تم ہونا نہیں اندھیرا۔"- لوقا 11:34-35۔

16-9 : ایک کی دی چھ نظام کی ہندو فلسفہ سانکھیا سکھاتا ہے حتمی آزادی کے ذریعہ علم کی پچیس اصول، پراکرتی یا فطرت سے شروع ہوتے ہیں اور پروش یا روح پر ختم ہوتے ہیں۔

16-10 : سانکھیا ، *Aphorisms*

I:92 ۔ 11-16: میتھیو

24:35۔

16-12 : میتھیو 12:50۔

16-13 یوحنا 8:31-32 ۔ سینٹ جان نے گواہی دی: "لیکن جتنے لوگوں نے اسے قبول کیا، ان کو اس نے خدا کے بیٹے بننے کا اختیار دیا، یہاں تک کہ کو انہیں کے یقین پر اس کا نام (یہاں تک کہ کو انہیں ڈبلیو ایچ او ہیں قائم میں دی مسیح شعور)۔"- جان 1:12۔

16-14 : "ہم ہو سکتا ہے کھاؤ کی دی پھل کی دی درخت کی دی باغ: لیکن کی دی پھل کی دی درخت جو ہے میں دی درمیان کی دی باغ، خُدا نے کہا ہے، تم اُس میں سے نہ کھاؤ، نہ اُسے چھوؤ، ورنہ مر جاؤ گے۔"- پیدائش 3:2-3۔

16-15 : "دی عورت کسے تم دیا کو ہونا کے ساتھ میں، وہ دیا میں کی دی درخت اور میں کیا کھاؤ دی عورت کہا، سانپ نے مجھے دھوکہ دیا اور میں نے کھایا۔"— پیدائش 3:12-13۔

16-16 : "تو خدا پیدا کیا آدمی میں اس کا اپنے تصویر میں دی تصویر کی خدا پیدا کیا وہ اسے مرد اور خاتون پیدا کیا وہ انہیں اور خدا مبارک وہ اور خدا کہا کے پاس وہ ہو نتیجہ خیز اور ضرب اور بھرنا دی زمین، اور زیر کرنا یہ۔۔"- جنرل . 1:27-28۔

16-17 : "اور۔۔۔ دی رب خدا تشکیل دیا آدمی کی دی دھول کی دی زمین، اور سانس لیا میں اس کا نتھنے دی سانس کی زندگی اور انسان زندہ روح بن گیا۔"- پیدائش 2:7۔

16-18 : "اب۔۔۔ دی سانپ (جنسی طاقت) تھا مزید ذیلی سے کوئی بھی جانور کی دی میدان" (کوئی بھی دوسرے احساس کی دی جسم) - جنرل . 3:1۔

16-19 : "اور خُداوند خُدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا اور وہاں اُس آدمی کو رکھا جسے اُس نے بنایا تھا۔"— پیدائش ۔ 2:8۔ "اس لیے خُداوند خُدا نے اُسے باغِ عدن سے باہر بھیجا، تاکہ وہ زمین کھیتی کرے جہاں سے اُسے لے جایا گیا تھا۔"— پیدائش ۔ 3:23۔ خدا کی طرف سے سب سے پہلے بنائے گئے الہی انسان نے اس کا شعور پیشانی میں قادر مطلق واحد آنکھ میں مرکوز کیا تھا (مشرق کی طرف)۔ دی تمام تخلیقی اختیارات کی اس کا کرے گا مرکوز پر کے جگہ، تھے کھو دیا کو آدمی جب وہ شروع ہوا کو "تک اس کی جسمانی فطرت کی زمین"۔

باب: 17

سسی اور دی تین نیلم

"کیونک□ آپ اور میرا بیٹا سوچو تو انت□ائی کی سوامی سری یکتیشور، میں مرضی ل□ لو a دیکھو پر اس□." دی

ڈاکٹر نارائن چندر رائے کی آواز کے لہجے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آدھی عقل کی خواہش کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ میں نے اپنا غصہ چھپا لیا، پرہیزگار کی بہترین روایات میں۔

میرا ساتھی، ایک ویٹرنری سرجن، ایک تصدیق شدہ اجناسٹک تھا۔ اس کے جوان بیٹے سنتوش نے مجھ سے اپنے والد میں دلچسپی لینے کی درخواست کی تھی۔ اب تک میری انمول امداد پوشیدہ طرف تھوڑی رہی تھی۔

ڈاکٹر رائے اگلے دن میرے ساتھ سیرامپور کے ہرمیٹیج گئے۔ ماسٹر کی طرف سے اسے ایک مختصر انٹرویو دینے کے بعد، جس میں زیادہ تر دونوں طرف سے خاموشی چھائی ہوئی تھی، ملاقاتی بڑی بے رحمی سے چلا گیا۔

"مردہ کو آشرم میں کیوں لاتے ہو؟" کلکتہ شکی پر دروازہ بند ہوتے ہی سری یکتیشور نے سوالیہ نظروں سے میری طرف دیکھا۔

"جناب! ڈاکٹر صاحب بہت زندہ ہیں!"

"لیکن۔۔۔ میں a مختصر وقت وہ مرضی

ہونا مردہ."

میں چونک گیا۔ "سر، یہ اس کے بیٹے کے لیے ایک خوفناک دھچکا ہو گا۔ سنتوش ابھی تک اپنے والد کے مادیت پسندانہ خیالات کو بدلنے کے لیے وقت کی امید رکھتا ہے۔ میں آپ سے التجا کرتا ہوں، ماسٹر، اس آدمی کی مدد کریں۔"

"بہت اچھا؛ تمہاری خاطر۔" میرے گرو کا چہرہ بے چین تھا۔ "مغرور گھوڑے کا ڈاکٹر شوگر کے مرض میں بہت دور چلا گیا ہے، حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ پندرہ دن میں وہ بستر پر لے جائے گا، طبیب اسے کھویا ہوا چھوڑ دیں گے، اس کے اس زمین سے جانے کا فطری وقت آج سے چھ ہفتے ہے، تاہم آپ کی شفاعت سے وہ ٹھیک ہو جائے گا، لیکن ایک شرط ہے، آپ اسے بغیر کسی شک و شبہ کے ایک وصیت کے طور پر پہنائیں۔ آپریشن سے پہلے گھوڑے!" ماسٹر نے قہقہہ لگایا۔

ایک خاموشی کے بعد، جس کے دوران میں نے سوچا کہ سنتوش اور میں کس طرح بے وقوف ڈاکٹر پر کیجولری کے فن کو بہترین طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں، سری یکتیشور نے مزید انکشافات کئے۔

"جیسے ہی آدمی ٹھیک ہو جائے، اسے گوشت نہ کھانے کی نصیحت کرو۔ تاہم وہ اس نصیحت پر عمل نہیں کرے گا، اور چھ ماہ میں، جیسا کہ وہ اپنی بہترین حالت میں محسوس کر رہا ہے، وہ مر جائے گا۔ عمر میں توسیع صرف آپ کی درخواست کی وجہ سے دی گئی ہے۔"

اگلے دن میں نے سنتوش کو مشورہ دیا کہ وہ جوہری کے پاس ایک بازو منگوائے۔ یہ ایک ہفتے میں تیار ہو گیا، لیکن ڈاکٹر رائے نے اسے لگانے سے انکار کر دیا۔

"میں بہترین صحت میں ہوں۔ تم مجھے ان نجومی توہمات سے کبھی متاثر نہیں کرو گے۔" ڈاکٹر نے جھنجھلاہٹ سے میری طرف دیکھا۔

مجھے دل لگی کے ساتھ یاد آیا کہ ماسٹر صاحب نے معقول طور پر اس آدمی کا موازنہ ایک بالی گھوڑے سے کیا تھا۔ مزید سات دن گزر گئے۔ ڈاکٹر، اچانک بیمار، نرمی سے چوڑی پہننے کے لئے رضامندی. دو

ہفتے بعد حاضری والے معالج نے مجھے بتایا کہ اس کے مریض کا کیس ناامید ہے۔ اس نے ذیابیطس سے ہونے والے نقصانات کی دلخراش تفصیلات فراہم کیں۔

میں ہلا کر رکھ دیا میرا سر "میری گرو ہے کہا کہ کہ بعد a بیماری دیرپا ایک مہینے ڈاکٹر رائے مرضی ہونا اچھا۔"

ڈاکٹر نے مجھے حیرت سے دیکھا۔ لیکن اس نے ایک پندرہ دن بعد معذرت خواہانہ انداز میں مجھے تلاش کیا۔

"ڈاکٹر رائے مکمل صحت یاب ہو گئے ہیں!" اس نے کہا. "یہ میرے تجربے میں سب سے حیرت انگیز معاملہ ہے۔ میں نے اس سے پہلے کبھی کسی مرتے ہوئے آدمی کو اس طرح کی ناقابل بیان واپسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ کے گرو کو یقیناً شفا بخش نبی ہونا چاہیے!"

ڈاکٹر رائے کے ساتھ ایک انٹرویو کے بعد، جس کے دوران میں نے بغیر گوشت والی خوراک کے بارے میں سری یکتیشور کے مشورے کو دہرایا، میں نے چھ ماہ تک اس آدمی کو دوبارہ نہیں دیکھا۔ وہ ایک شام گپ شپ کے لیے رکا جب میں گُرپار روڈ پر واقع اپنے خاندانی گھر کے پیازے پر بیٹھا تھا۔

"اپنے استاد سے کہو کہ گوشت کثرت سے کھانے سے میں نے پوری طرح سے اپنی طاقت حاصل کر لی ہے۔ خوراک کے بارے میں ان کے غیر سائنسی خیالات نے مجھ پر کوئی اثر نہیں کیا۔" یہ سچ تھا کہ ڈاکٹر رائے صحت کی تصویر لگتے تھے۔

لیکن اگلے دن سنتوش اگلے بلاک پر اپنے گھر سے بھاگتا ہوا میرے پاس آیا۔ "آج صبح باپ مر گیا!"

یہ کیس ماسٹر کے ساتھ میرے عجیب و غریب تجربات میں سے ایک تھا۔ اس نے اپنے کفر کے باوجود باغی ویٹرنری سرجن کو شفا بخشی، اور زمین پر انسان کی فطری مدت چھ ماہ تک بڑھا دی، صرف میری دعا کی وجہ سے۔ سری یکتیشور اپنی مہربانی میں بے پناہ تھے جب ایک عقیدت مند کی فوری دعا کا سامنا کرنا پڑا۔

کالج کے دوستوں کو اپنے گرو سے ملنے لانا میرے لیے سب سے قابل فخر بات تھی۔ ان میں سے بہت سے لوگ کم از کم آشرم میں ایک طرف رہ جائیں گے! ان کا مذہبی شکوک و شبہات کا فیشن ایبل علمی لبادہ۔

میری ایک دوست، سسی نے سیرام پور میں کئی خوشگوار ویک اینڈز گزارے۔ ماسٹر کو اس لڑکے کا بے حد پیار ہو گیا، اور اس نے افسوس کا اظہار کیا کہ اس کی نجی زندگی جنگلی اور بے ترتیب تھی۔

"سسی، جب تک آپ اصلاح نہیں کرتے، ایک سال بعد آپ خطرناک حد تک بیمار ہو جائیں گے۔" سری یکتیشور نے میرے دوست کی طرف پیار بھرے غصے سے دیکھا۔ "مکنڈا گواہ ہے: بعد میں مت کہنا کہ میں نے تمہیں خبردار نہیں کیا۔"

سسی ہنس پڑی۔ "ماسٹر، میں یہ آپ پر چھوڑ دوں گا کہ میں اپنے ہی دکھ بھرے کیس میں کائنات کی ایک میٹھی خیرات سود کروں! میری روح تیار ہے لیکن میری مرضی کمزور ہے۔ آپ زمین پر میرے واحد نجات دہندہ ہیں، میں کسی اور چیز پر یقین نہیں رکھتا۔"

"پر کم از کم آپ چاہئے پہننا a دو قیراط نیلا نیلم یہ مرضی مدد تم"

"میں نہیں کر سکتے برداشت کرنا ایک بہرحال، پیارے گروجی اگر مصیبت آتا ہے میں مکمل طور پر یقین آپ مرضی حفاظت میں."

"ایک سال میں آپ تین نیلم لائیں گے،" سری یکتیشور نے خفیہ انداز میں جواب دیا۔ ’’پھر ان کا کوئی

فائدہ نہیں ہوگا۔‘‘

اس گفتگو میں تغیرات باقاعدگی سے ہوتے رہے۔ "میں اصلاح نہیں کر سکتا!" سسی نے طنزیہ مایوسی سے کہا۔ "اور میرا آپ پر بھروسہ، ماسٹر، میرے لیے کسی بھی پتھر سے زیادہ قیمتی ہے!"

ایک سال بعد میں اپنے گرو سے ان کے شاگرد نرین بابو کے کلکتہ کے گھر گیا۔ صبح تقریباً دس بجے، جب میں اور سری یکتیشور دوسری منزل کے پارلر میں خاموش بیٹھے تھے، میں نے سامنے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔ ماسٹر سختی سے سیدھا ہوا۔

’’یہ وہی سسی ہے۔‘‘ اس نے سنجیدگی سے کہا۔ "اب ایک سال ہو گیا ہے، اس کے دونوں پھیپھڑے ختم ہو چکے ہیں۔ اس نے میری صلاح کو نظر انداز کر دیا ہے، اسے بتاؤ کہ میں اسے نہیں دیکھنا چاہتا۔"

سری یکتیشور کی سختی سے آدھا دنگ رہ گیا، میں سیڑھی سے نیچے اترا۔ سسی چڑھ رہی

تھی۔ "او مکنڈا! مجھے امید ہے کہ ماسٹر یہاں ہیں؛ مجھے اندازہ تھا کہ وہ ہو سکتا ہے۔"

"ہاں، لیکن وہ نہیں کرتا خواہش کو ہونا پریشان."

سسی آنسوؤں میں پھوٹ پڑی اور میرے پاس سے گزر گئی۔ اس نے اپنے آپ کو سری یکتیشور کے قدموں پر پھینک دیا، وہاں تین خوبصورت نیلم رکھے۔

"علمی گرو، ڈاکٹر کہتے ہیں کہ مجھے تپ دق کی بیماری ہے! وہ مجھے مزید تین ماہ کا وقت نہیں دیتے! میں عاجزی سے آپ کی مدد کی درخواست کرتا ہوں؛ میں جانتا ہوں کہ آپ مجھے ٹھیک کر سکتے ہیں!"

"کیا ابھی تھوڑی دیر نہیں ہو گئی اپنی زندگی کی فکر کرنے میں؟ اپنے زیورات لے کر روانہ ہو جاؤ، ان کی افادیت کا وقت گزر چکا ہے۔" اس کے بعد ماسٹر ایک بے لگام خاموشی میں اسفنکس کی طرح بیٹھا تھا، جس پر رحم کے لیے لڑکے کی سسکیاں سنائی دیتی تھیں۔

مجھے ایک بدیہی یقین آیا کہ سری یکتیشور محض الہی شفا بخش طاقت میں سسی کے ایمان کی گہرائی کو جانچ رہے تھے۔ ایک گھنٹے بعد جب ماسٹر صاحب نے ہمدردانہ نظریں میرے سجدہ ریز دوست پر ڈالی تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔

"اٹھو سسی، تم نے دوسرے لوگوں کے گھروں میں کیا ہنگامہ مچا رکھا ہے! اپنے نیلم کو جوہری کو واپس کر دو، وہ ابھی غیر ضروری خرچ ہیں۔ لیکن ایک نجومی چوڑی لے کر پہن لو۔ گھبراؤ نہیں، چند ہفتوں میں تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔"

سسی کی مسکراہٹ نے اس کے آنسوؤں سے مرجھائے ہوئے چہرے کو ایسے روشن کر دیا تھا جیسے اچانک سورج کسی گہرے منظر پر۔ "پیارے گرو، کیا میں ڈاکٹروں کی تجویز کردہ دوائیں لوں؟"

سری یکتیشور کی نظر لمبی تھی۔ "جس طرح آپ چاہیں انہیں پیو یا ضائع کر دو؛ ایسا ہوتا ہے۔ کوئی بات نہیں آپ کے تپ دق سے مرنے سے زیادہ سورج اور چاند کے لیے اپنی پوزیشن بدلنا زیادہ ممکن ہے۔‘‘ اس نے اچانک مزید کہا، ’’اب جاؤ، اس سے پہلے کہ میں اپنا ارادہ بدلوں!‘‘

ایک مشتعل کمان کے ساتھ، میرا دوست عجلت میں چلا گیا۔ میں نے اگلے چند ہفتوں کے دوران کئی بار اس سے ملاقات کی، اور اس کی حالت بدتر ہوتی دیکھ کر حیران رہ گیا۔

"سسی نہیں کر سکتے آخری کے ذریعے دی رات." یہ الفاظ سے اس کا طبیب اور دی تماشا کی میرا

دوست، اب تقریباً ایک کنکال بن چکا ہے، اس نے مجھے جلد از جلد سیرام پور بھیج دیا۔ میرے گرو نے میری آنسو بھری رپورٹ کو سرد مہری سے سنا۔

"کیوں؟ کرو آپ آو یہاں کو پریشان میں آپ ہے پہلے ہی سنا میں یقین دلانا سسی کی اس کا بحالی."

میں بڑے خوف سے اس کے سامنے جھک گیا، اور دروازے کی طرف پیچھے ہٹ گیا۔ سری یکتیشور نے کوئی علیحدگی کا لفظ نہیں کہا، لیکن خاموشی میں ڈوب گیا، اس کی آنکھیں آدھی کھلی ہوئی، ان کی بینائی دوسری دنیا میں بھاگ گئی۔

میں فوراً کلکتہ میں سسی کے گھر واپس آگیا۔ حیرت سے میں نے اپنے دوست کو دودھ پیتے ہوئے بیٹھا پایا۔

"اے مکندا! کیا معجزہ ہے! چار گھنٹے پہلے میں نے ماسٹر کی کمرے میں موجودگی کو محسوس کیا؛ میری خوفناک علامات فوراً غائب ہوگئیں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ان کی مہربانی سے میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

چند ہفتوں میں سسی پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط اور بہتر صحت میں تھیں۔ 1-17 لیکن اس کا واحد اس کی شفایابی کے ردعمل میں ایک ناشکری کا رنگ تھا: وہ شاذ و نادر ہی دوبارہ سری یکتیشور کا دورہ کرتا تھا! میرے دوست نے ایک دن مجھے بتایا کہ وہ اپنے سابقہ طرز زندگی پر اس قدر پچھتاوا ہے کہ وہ ماسٹر کا سامنا کرنے سے شرما رہا ہے۔

میں صرف یہ نتیجہ اخذ کر سکتا تھا کہ سسی کی بیماری نے اس کی مرضی کو سخت کرنے اور اس کے آداب کو خراب کرنے کے متضاد اثرات مرتب کیے تھے۔

سکاٹش چرچ کالج میں میرے کورس کے پہلے دو سال اختتام کو پہنچ رہے تھے۔ میری کلاس روم میں حاضری بہت غیر معمولی تھی؛ میں نے جو تھوڑا سا مطالعہ کیا وہ صرف اپنے خاندان کے ساتھ امن قائم رکھنے کے لیے تھا۔ میرے دو نجی ٹیوٹر باقاعدگی سے میرے گھر آتے تھے۔ میں باقاعدگی سے غیر حاضر تھا: میں اپنے تعلیمی کیریئر میں کم از کم اس ایک باقاعدگی کو سمجھ سکتا ہوں!

ہندوستان میں کالج کے دو کامیاب سال انٹرمیڈیٹ آرٹس ڈپلومہ لے کر آتے ہیں۔ اس کے بعد طالب علم مزید دو سال اور اپنی AB ڈگری کا انتظار کر سکتا ہے۔

انٹرمیڈیٹ آرٹس کے فائنل کے امتحانات آگے بڑھ رہے ہیں۔ میں بھاگ کر پوری چلا گیا، جہاں میرے گرو چند ہفتے گزار رہے تھے۔ مبہم طور پر امید ہے کہ وہ میری غیر حاضری کی منظوری دے گا۔ فائنل میں، میں نے اپنی شرمناک غیر تیاری سے متعلق بتایا۔

لیکن ماسٹر تسلی سے مسکرایا۔ "آپ نے پورے دل سے اپنے روحانی فرائض کی پیروی کی ہے، اور آپ کے کالج کے کام کو نظر انداز کرنے میں مدد نہیں کر سکتے ہیں. اگلے ہفتے کے لئے اپنی کتابوں کو تندہی سے لاگو کریں: آپ ناکامی کے بغیر اپنی آزمائش سے گزریں گے."

میں کلکتہ واپس آیا، تمام معقول شکوک و شبہات کو مضبوطی سے دباتا ہوا جو کبھی کبھار بے چین طنز کے ساتھ پیدا ہوتے تھے۔ اپنی میز پر کتابوں کے پہاڑ کا جائزہ لیتے ہوئے مجھے ایسا لگا جیسے کوئی مسافر کسی بیابان میں کھو گیا ہو۔ مراقبہ کی ایک طویل مدت نے مجھے محنت کی بچت کی تحریک دی۔ ہر ایک کو کھولنا بے ترتیب کتاب، میں نے صرف ان صفحات کا مطالعہ کیا جو اس طرح سامنے آئے۔ ایک ہفتے تک روزانہ اٹھارہ گھنٹے کے دوران اس کورس کا تعاقب کرتے ہوئے، میں نے اپنے آپ کو اس بات کا حقدار سمجھا کہ آنے والی تمام نسلوں کو کرامنگ کے فن پر مشورہ دوں۔

امتحانی ہالوں میں اگلے دن میرے بظاہر بے ترتیب طریقے کار کا جواز تھے۔ میں نے تمام ٹیسٹ پاس کیے، اگرچہ بالوں کی چوڑائی سے۔ میرے دوستوں اور کنبے والوں کی مبارکبادیں مضحکہ خیز انداز میں انزال کے ساتھ مل گئیں اور ان کی حیرت کو دھوکہ دیا۔

پوری سے واپسی پر سری یکتیشور نے مجھے ایک خوشگوار سرپرائز دیا۔ "آپ کی کلکتہ کی پڑھائی اب ختم ہو گئی ہے۔ میں دیکھوں گا کہ آپ یونیورسٹی کے آخری دو سال کے کام کو یہیں سیرام پور میں جاری رکھیں گے۔"

میں حیران رہ گیا۔ "سر، اس قصبے میں بیچلر آف آرٹس کا کوئی کورس نہیں ہے۔" سیرام پور کالج، اعلیٰ تعلیم کا واحد ادارہ، انٹرمیڈیٹ آرٹس میں صرف دو سالہ کورس پیش کرتا ہے۔

ماسٹر شرارت سے مسکرایا۔ "میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں کہ آپ کے لیے اے بی کالج قائم کرنے کے لیے چندے اکٹھا کر سکوں۔ میرا اندازہ ہے کہ مجھے کسی اور کے ذریعے اس معاملے کا بندوبست کرنا پڑے گا۔"

دو ماہ بعد سیرام پور کالج کے صدر پروفیسر ہاویلز نے عوامی طور پر اعلان کیا کہ وہ چار سالہ کورس پیش کرنے کے لیے کافی فنڈز اکٹھا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ سیرام پور کالج کلکتہ یونیورسٹی کی شاخ سے الحاق بن گیا۔ میں سیرام پور میں AB امیدوار کے طور پر داخلہ لینے والے پہلے طلباء میں سے ایک تھا۔

"گرو جی، آپ مجھ پر کتنے مہربان ہیں! میں کلکتہ چھوڑ کر سیرام پور میں ہر روز آپ کے قریب رہنے کی آرزو کر رہا ہوں۔ پروفیسر ہاویلس خواب میں نہیں دیکھتا کہ وہ آپ کی خاموش مدد کا کتنا مقروض ہے!"

سری یکتیشور نے طنزیہ سنجیدگی سے میری طرف دیکھا۔ "اب آپ کو ٹرینوں میں اتنے گھنٹے نہیں گزارنے پڑیں گے؛ آپ کی پڑھائی کے لیے کتنا فارغ وقت ہے! شاید آپ آخری لمحات میں کام کرنے والے کم اور عالم زیادہ بن جائیں گے۔" لیکن کسی نے کسی طرح اس کے لہجے میں یقین کی کمی تھی۔

17-1

: میں 1936 میں سنا سے a دوست کے سسی تھا اب بھی میں بہترین صحت

باب: 18

اے محمڈن ونڈر - ورکر

"برسوں پہلے، اسی کمرے میں جو آپ اب مقیم ہیں، ایک محمڈن ونڈر ورکر نے مجھ سے پہلے چار معجزے دکھائے!"

سری یکتیشور بنایا یہ حیران کن بیان دوران اس کا پہلے دورے کو میرا نیا کوارٹرز

سیرام پور کالج میں داخل ہونے کے فوراً بعد، میں نے پاس کے ایک بورڈنگ ہاؤس میں ایک کمرہ لے لیا تھا، جسے پنتھی کہتے ہیں ۔ یہ پرانے زمانے کی اینٹوں کی حویلی تھی، جو گنگا کے سامنے تھی۔

"ماسٹر، کیا اتفاق ہے! کیا یہ نئی سجی ہوئی دیواریں واقعی یادوں سے پرانی ہیں؟" میں نے بیدار دلچسپی کے ساتھ اپنے سادے سے آراستہ کمرے کا جائزہ لیا۔

"یہ ایک لمبی کہانی ہے۔" میرے گرو یاد کرتے ہوئے مسکرائے۔ " فقیر کا نام [1-18] افضل خان تھا۔ اس نے اپنی غیر معمولی طاقتیں ایک ہندو یوگی کے ساتھ موقع سے حاصل کی تھیں۔

"بیٹا، مجھے پیاس لگی ہے، میرے لیے پانی لاؤ۔" مشرقی بنگال کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں اپنے ابتدائی لڑکپن کے دوران ایک دن دھول سے ڈھکے سنیاسی نے افضل سے یہ درخواست کی۔

''ماسٹر، میں ہوں a محمڈن کیسے کر سکتے ہیں تم، a ہندو، قبول کریں a پینا سے میرا ہاتھ؟'

''تمہاری سچائی مجھے خوش کرتی ہے، میرے بچے۔ میں بے دین فرقہ پرستی کے ضابطوں کی پابندی نہیں کرتا۔ جاؤ، مجھے جلدی سے پانی لاؤ۔‘‘

"افضل کا قابل احترام اطاعت تھا انعام یافتہ کی طرف سے a پیار کرنے والا نظر سے دی یوگی

اس نے سنجیدگی سے مشاہدہ کیا ''آپ کے پاس سابقہ زندگیوں سے اچھے کرما ہیں۔' 'میں آپ کو یوگا کا ایک مخصوص طریقہ سکھانے جا رہا ہوں جو آپ کو کسی پوشیدہ دائرے پر حکم دے دے گا۔ آپ کی جو عظیم طاقتیں ہوں گی ان کا استعمال مناسب مقاصد کے لیے ہونا چاہیے؛ انہیں کبھی بھی خود غرضی سے کام نہ لگائیں! میں سمجھتا ہوں، افسوس! آپ نے ماضی سے ان دس چیزوں کو تباہ کرنے کی اجازت دی ہے جو کچھ لوگوں کے ذریعے نہیں دیکھی جاتیں۔ تازہ برے اعمال کے ساتھ ان کو پانی دینا پچھلا کرما ایسا ہے کہ آپ کو اپنی یوگک کامیابیوں کو اعلی ترین انسانی مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے اس زندگی کا استعمال کرنا چاہیے۔'

"بعد ہدایت دی حیران لڑکا میں a پیچیدہ تکنیک، دی ماسٹر غائب ہو گیا

"افضل نے بیس سال تک وفاداری کے ساتھ یوگا کی مشق کی۔ اس کے معجزاتی کارناموں نے بڑے پیمانے پر توجہ مبذول کرنی شروع کی۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کے ساتھ ہمیشہ ایک بے روح روح تھا جسے وہ 'حضرت' کہتے تھے۔ یہ نادیدہ ہستی فقیر کی معمولی سی خواہش پوری کرنے میں کامیاب رہی۔

"اپنے آقا کے انتباہ کو نظر انداز کرتے ہوئے، افضل نے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرنا شروع کر دیا۔ جس چیز کو بھی اس نے چھوا اور پھر تبدیل کیا وہ جلد ہی بغیر کسی نشان کے غائب ہو جائے گا۔

"وہ وقتاً فوقتاً کلکتہ میں زیورات کی بڑی دکانوں کا دورہ کرتا تھا، اور اپنے آپ کو ایک ممکنہ خریدار کے طور پر پیش کرتا تھا۔ جو بھی زیور وہ سنبھالتا تھا وہ دکان سے نکلنے کے فوراً بعد غائب ہو جاتا تھا۔

"افضل اکثر کئی سو طلباء میں گھرا رہتا تھا، اس کے راز سیکھنے کی امید سے متوجہ ہوتا تھا۔ فقیر انہیں کبھی کبھار اپنے ساتھ سفر کرنے کی دعوت دیتا تھا۔ ریلوے سٹیشن پر وہ ٹکٹوں کے ایک رول کو چھونے میں کامیاب ہو جاتا تھا۔ یہ کہتے ہوئے وہ کلرک کے پاس واپس آتا اور کہتا: 'میں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے، اور اب انہیں نہیں خریدوں گا۔' لیکن جب وہ اپنے ریٹینیو کے ساتھ ٹرین میں سوار ہوا تو افضل کے پاس [2-18] مطلوبہ ٹکٹیں ہوں گی۔

"ان کارناموں نے ایک مشتعل ہنگامہ کھڑا کر دیا؛ بنگالی جیولرز اور ٹکٹ بیچنے والے اعصاب شکنی کا شکار ہو رہے تھے! پولیس جس نے افضل کو گرفتار کرنے کی کوشش کی وہ خود کو بے بس پایا۔ فقیر صرف یہ کہہ کر الزام تراشی کے ثبوت کو ختم کر سکتا ہے: 'حضرت اسے لے جائیے'۔

سری یکتیشور اپنی نشست سے اٹھے اور میرے کمرے کی بالکونی میں چلے گئے جہاں سے گنگا نظر آتی تھی۔ میں حیران کن محمڈن ریفلز کے بارے میں مزید سننے کے لیے بے چین ہو کر اس کا پیچھا کیا۔

"یہ پنتھی گھر پہلے میرے ایک دوست کا تھا۔ وہ افضل سے واقف ہو گیا اور اس سے یہاں پوچھا۔ میرے دوست نے اپنے سمیت بیس کے قریب پڑوسیوں کو بھی مدعو کیا۔ میں اس وقت جوان تھا، اور بدنام زمانہ فقیر کے بارے میں ایک جاندار تجسس محسوس کیا ہے" ماسٹر ہنسا۔ "میں نے احتیاط برتی کہ کوئی قیمتی چیز نہ پہنوں! افضل نے مجھے غور سے دیکھا، پھر کہا:

"تمہارے ہاتھ طاقتور ہیں، نیچے باغ میں جاؤ، ایک ہموار پتھر حاصل کرو اور اس پر چاک سے اپنا نام لکھو، پھر اس پتھر کو جہاں تک ہو سکے گنگا میں پھینک دو۔"

"میں نے اطاعت کی، جیسے ہی پتھر دور کی لہروں کے نیچے غائب ہو گیا، محمڈن نے مجھے دوبارہ مخاطب کیا:

'' بھرو a برتن کے ساتھ گنگا پانی قریب دی سامنے کی یہ گھر

"بعد میں تھا واپس آ گیا کے ساتھ a برتن کی پانی دی فقیر پکارا، ’’حضرت! ڈال دی پتھر میں دی برتن!'

"پتھر فوراً نمودار ہوا۔ میں نے اسے برتن سے نکالا اور اپنے دستخط اتنے ہی قابل پڑھے کہ جب میں نے اسے لکھا تھا۔

"بابو، [3-18] کمرے میں میرے ایک دوست نے قدیم سونے کی بھاری گھڑی اور چین پہن رکھی تھی۔ فقیر نے ان کا بڑی تعریف سے جائزہ لیا۔ جلد ہی وہ غائب ہو گئے!

"افضل، براہ مہربانی واپسی میرا قیمتی وراثت!' بابو تھا تقریبا میں آنسو

محمڈن کچھ دیر خاموش رہا، پھر بولا، 'تمہارے پاس لوہے کی سیف میں پانچ سو روپے ہیں، وہ میرے پاس لاؤ، میں تمہیں بتاؤں گا کہ تمہارا ٹائم پیس کہاں ہے۔'

"پریشان بابو فوراً اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ وہ تھوڑی دیر میں واپس آیا اور افضل کو مطلوبہ رقم دے دی۔

فقیر نے بابو کو ہدایت کی کہ 'اپنے گھر کے قریب چھوٹے پل پر جاؤ'، ' حضرت سے فون کریں کہ وہ آپ کو گھڑی اور چین دیں۔'

"بابو جلدی دور پر اس کا واپسی وہ تھا پہننا a مسکراہٹ کی ریلیف اور نہیں زیورات جو بھی

"جب میں نے حضرت کی ہدایت کے مطابق حکم دیا، تو انہوں نے اعلان کیا، 'میری گھڑی ہوا سے گر کر میرے دائیں ہاتھ میں آگئی! آپ کو یقین ہو گا کہ میں نے یہاں گروپ میں دوبارہ شامل ہونے سے پہلے وراثت کو اپنی سیف میں بند کر دیا تھا!'

"بابو کے دوست، ایک گھڑی کے بدلے تاوان کے مزاحیہ سانحے کے گواہ، افضل کو ناراضگی سے دیکھ رہے تھے۔ وہ اب تسلی سے بولا۔

"براہ کرم نام کوئی بھی پینا آپ چاہتے ہیں حضرت مرضی پیداوار یہ.'

"کئی لوگوں نے دودھ مانگا، دوسرے نے پھلوں کے جوس کے لیے۔ جب یہ حس بابو نے وہسکی کی درخواست کی تو مجھے زیادہ صدمہ نہیں ہوا! محمڈن نے حکم دیا، حضوہر نے مہر بند کنٹینر بھیجو جو ہوا میں اُڑتے اور فرش پر گرتے تھے۔ ہر ایک کو اپنا مطلوبہ مشروب مل گیا۔

"دن کے چوتھے شاندار کارنامے کا وعدہ بلا شبہ ہمارے میزبان کے لیے خوش کن تھا: افضل نے ایک فوری لنچ فراہم کرنے کی پیشکش کی!

"ہم سب سے مہنگے پکوان آرڈر کرتے ہیں،" بابو نے اداسی سے کہا۔ 'میں اپنے پانچ سو روپے میں ایک وسیع کھانا چاہتا ہوں! سب کچھ سونے کی پلیٹوں میں پیش کیا جائے!'

جیسے ہی ہر ایک شخص نے اپنی ترجیحات کا اظہار کیا، فقیر نے اپنے آپ کو لاتعداد حضرت سے مخاطب کیا، ایک زبردست ہنگامہ برپا ہوا؛ سونے کے تھال بھرے پیچیدہ سالن، گرم لوچیاں اور بہت سے غیر موسمی پھل ہمارے قدموں کے پاس کہیں سے بھی آ گئے، تمام کھانا لذیذ تھا، اگرچہ ایک گھنٹے کی دعوت کے بعد ہم ایک گھنٹے کے لیے کمرے سے باہر نکلنے لگے۔ برتنوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا جس کی وجہ سے ہمیں چمکتی ہوئی پلیٹوں یا کھانے کی باقیات کا کوئی نشان نہیں تھا۔

"گرو جی،" میں نے روکا، "اگر افضل سونے کے برتن جیسی چیزوں کو آسانی سے محفوظ کر سکتا ہے۔ تو اس نے دوسروں کی جائیداد کا لالچ کیوں کیا؟"

" فقیر روحانی طور پر زیادہ ترقی یافتہ نہیں تھا،" سری یکتیشور نے وضاحت کی۔ "یوگا کی ایک مخصوص تکنیک پر اس کی مہارت نے اسے ایک ایسے فلکیاتی جہاز تک رسائی دی جہاں کوئی بھی خواہش فوری طور پر پوری ہو جاتی ہے۔ ایک نجومی ہستی، حضرت کی ایجنسی کے ذریعے، محمڈن کو بلایا جا سکتا تھا۔ ایتھرک توانائی سے کسی بھی چیز کے ایٹم طاقتور مرضی کے عمل سے۔ لیکن اس طرح کی نجومی طور پر تیار کردہ اشیاء ساختی طور پر مٹ جاتی ہیں۔ وہ زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہ سکتے۔ افضل اب بھی دنیاوی دولت کے لیے تڑپ رہا تھا جو اگرچہ زیادہ مشکل سے کمائی گئی ہے، لیکن اس میں پائیداری زیادہ قابل اعتماد ہے۔"

میں ہنسا "یہ بھی کبھی کبھی غائب ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر بہ حساب!"

"افضل خدا شناسی کا آدمی نہیں تھا،" ماسٹر نے کہا۔ "مستقل اور فائدہ مند نوعیت کے معجزات سچے اولیاء کے ذریعے انجام دیئے جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو قادر مطلق خالق سے ہم آہنگ کیا ہے۔ افضل محض ایک عام آدمی تھا جس میں ایک لطیف دائرے میں داخل ہونے کی غیر معمولی طاقت تھی جو عام طور پر مرتے دم تک انسانوں کے ذریعے داخل نہیں ہوتی تھی۔"

"میں سمجھنا اب گروجی دی بعد کی دنیا ظاہر ہوتا ہے کو ہے کچھ دلکش خصوصیات۔"

ماسٹر نے اتفاق کیا۔ "میں نے اس دن کے بعد افضل کو کبھی نہیں دیکھا، لیکن چند سال بعد بابو میرے گھر آیا کہ وہ مجھے محمڈن کے عوامی اعتراف کا ایک اخباری اکاؤنٹ دکھائے۔ اس سے مجھے وہ حقائق معلوم ہوئے جو میں نے آپ کو ایک ہندو گرو سے افضل کی ابتدائی ابتداء کے بارے میں ابھی بتائی ہیں۔"

شائع شدہ دستاویز کے آخری حصے کا خلاصہ، جیسا کہ سری یکتیشور نے یاد کیا، اس طرح تھا: "میں، افضل خان، یہ الفاظ ایک توبہ کے طور پر لکھ رہا ہوں اور ان لوگوں کے لیے ایک تنبیہ کے طور پر لکھ رہا ہوں جو معجزاتی طاقتوں کا قبضہ میں برسوں سے خدا اور اپنے آقا کے فضل سے مجھے عطا کی گئی حیرت انگیز صلاحیتوں کا غلط استعمال کر رہا ہوں۔ میں انا پرستی میں مدہوش ہو گیا، یہ محسوس کر کے کہ میں اخلاقیات کے عام قوانین سے باہر ہوں۔ آخرکار میرا یوم حساب آ پہنچا۔

"حال ہی میں کلکتہ سے باہر ایک سڑک پر میری ملاقات ایک بوڑھے آدمی سے ہوئی۔ وہ درد سے لنگڑا ہوا، ایک چمکتی ہوئی چیز جو سونے کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ میں نے دل میں لالچ کے ساتھ اسے مخاطب کیا۔

"میں ہوں افضل خان، دی بہت اچھا فقیر . کیا ہے آپ وہاں؟'

فقیر کو کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی ۔ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ میرے لنگڑے کو ٹھیک کر دیں۔'

"میں نے گیند کو چھوا اور جواب دیے بغیر وہاں سے چلا گیا۔ بوڑھا آدمی میرے پیچھے لگ گیا۔ اس نے جلد ہی چیخ اٹھا: 'میرا سونا ختم ہو گیا!'

"جب میں نے کوئی توجہ نہیں دی، اس نے اچانک ایک سٹینٹورین آواز میں بات کی جو اس کے کمزور جسم سے عجیب طور پر جاری ہوئی:

"کرو آپ نہیں پہچان میں؟'

"میں دیر سے ہونے والی دریافت پر بے ہوش، پریشان کھڑا تھا کہ یہ غیر متاثر کن بوڑھا معذور کوئی اور نہیں بلکہ وہ عظیم سنت تھا جس نے مجھے یوگا میں شروع کیا تھا۔ اس نے خود کو سیدھا کیا؛ اس کا جسم فوری طور پر مضبوط اور جوان ہوگیا۔

"'تو!' میرے گرو کی نظر میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنی طاقت کا استعمال کرتے ہو، ایک عام چور کی طرح اس کا شکار کرتے ہو، میں اب تم سے آزاد ہو گیا ہوں!

"میں نے غم زدہ لہجے میں حضرت کو پکارا، پہلی بار وہ میرے اندر نظر نہیں آئے، لیکن اچانک میرے اندر سے کوئی سیاہ پردہ اٹھ گیا، میں نے اپنی زندگی کی توہین صاف دیکھی۔

"'میرے گرو، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ میرے طویل فریب کو دور کرنے آئے ہیں۔' میں اس کے قدموں پر رو رہا تھا، 'میں اپنے دنیاوی عزائم کو چھوڑنے کا وعدہ کرتا ہوں، میں اپنے برے ماضی کا کفارہ ادا کرنے کے لیے تنہائی میں پہاڑوں پر جاؤں گا۔'

"میرے آقا نے مجھے خاموش شفقت سے دیکھا، 'میں آپ کے خلوص کو محسوس کرتا ہوں،' اس نے آخر میں کہا، 'آپ کی ابتدائی برسوں کی سخت اطاعت اور آپ کی موجودہ توبہ کی وجہ سے، میں آپ کو ایک نعمت عطا کروں گا، آپ کی باقی طاقتیں اب ختم ہو گئی ہیں، لیکن جب بھی کھانے اور لباس کی ضرورت ہوتی ہے، آپ پھر بھی حضرت کو پوری کامیابی کے ساتھ پکار سکتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو پوری طرح دیوانہ وار فراہم کریں۔ پہاڑی تنہائیوں میں تفہیم۔'

"میرا گرو تب غائب ہو گیا؛ میں اپنے آنسوؤں اور عکاسیوں کے لیے رہ گیا تھا۔ الوداع، دنیا! میں کائناتی محبوب کی بخشش مانگنے جاتا ہوں۔"

18-1 : اے مسلمان یوگی سے دی عربی فقیر ، غریب اصل میں لاگو کو درویشوں کے تحت a منت کی غربت

18-2 : میرا باپ بعد میں بتایا میں کہ اس کا کمپنی، دی بنگال-ناگپور ریلوے، تھا رہا ایک کی دی فرمیں شکار از افضل خان

18-3 : میں کرو نہیں یاد کرنا دی نام کی سری یکتیشور کا دوست، اور ضروری ہے۔ رجوع کریں کو اسے بس کے طور پر "بابو" (مسٹر)

باب: 19

میرا ماسٹر، میں کلکتہ، ظاہر ہوتا ہے۔ میں سیرامپور

"میں اکثر ملحدانہ شکوک و شبہات سے دوچار رہتا ہوں۔ پھر بھی کبھی کبھی ایک اذیت ناک قیاس مجھے پریشان کرتا ہے: ہو سکتا ہے غیر استعمال شدہ روح کے امکانات موجود نہ ہوں؟ اگر انسان ان کو تلاش کرنے میں ناکام رہتا ہے تو کیا انسان اپنی حقیقی تقدیر سے محروم نہیں ہو جاتا؟"

پنتھی بورڈنگ ہاؤس میں میرے روم میٹ ڈیجن بابو کے یہ ریمارکس میری دعوت پر بلائے گئے تھے کہ وہ میرے گرو سے ملیں۔

"سری یکتیشور جی آپ کو کریا یوگا میں شروع کریں گے ،" میں نے جواب دیا۔ "یہ ایک الہی باطنی یقین کے ذریعے دوہری ہنگامے کو پرسکون کرتا ہے۔"

اس شام ڈیجن میرے ساتھ ہرمیٹیج گیا۔ ماسٹر کی موجودگی میں میرے دوست کو ایسا روحانی سکون ملا کہ وہ جلد ہی ایک مستقل ملاقاتی بن گیا۔ روزمرہ کی معمولی مصروفیات انسان کے لیے کافی نہیں ہیں۔ حکمت بھی ایک دیسی بھوک ہے۔ سری یکتیشور کے الفاظ میں ڈیجن کو ان کوششوں کے لیے ایک ترغیب ملی - پہلے تکلیف دہ، پھر آسانی سے آزادی - اپنے اندر ایک حقیقی خود کو تلاش کرنا۔ اس کا سینہ ایک عارضی پیدائش کی ذلت آمیز انا سے زیادہ، روح کے لیے شاذ و نادر ہی کافی ہے۔

چونکہ ڈیجن اور میں دونوں سیرام پور کالج میں اے بی کورس کر رہے تھے، ہمیں کلاسز ختم ہوتے ہی آشرم میں اکٹھے چلنے کی عادت پڑ گئی۔ ہم اکثر سری یکتیشور کو اپنی دوسری منزل کی بالکونی پر کھڑے دیکھتے، مسکراہٹ کے ساتھ ہمارے انداز کا استقبال کرتے۔

ایک دوپہر کنائی، جو ایک نوجوان ہرمیٹیج کا رہائشی تھا، مایوس کن خبروں کے ساتھ دروازے پر ڈیجن اور مجھ سے ملا۔

"ماسٹر ہے نہیں یہاں وہ تھا طلب کیا کو کلکتہ کی طرف سے ایک فوری نوٹ۔"

اگلے دن مجھے اپنے گرو سے ایک پوسٹ کارڈ ملا۔ "میں بدھ کی صبح کلکتہ چھوڑوں گا،" انہوں نے لکھا تھا۔ "آپ اور ڈیجن نو بجے کی ٹرین سے سیرام پور اسٹیشن پر ملتے ہیں۔"

بدھ کی صبح ساڑھے آٹھ بجے کے قریب، سری یکتیشور کی طرف سے ایک ٹیلی پیتھک پیغام میرے ذہن میں اصرار سے آیا: "مجھے تاخیر ہو رہی ہے، نو بجے کی ٹرین سے مت ملنا۔"

میں پہنچایا دی تازہ ترین ہدایات کو ڈیجن، ڈبلیو ایچ او تھا پہلے ہی ملبوس کے لیے روانگی

"آپ اور آپ کی وجدان!" میرے دوست کی آواز میں طنز تھا۔ "میں ماسٹر کے لکھے ہوئے لفظ پر بھروسہ کرنا پسند کرتا ہوں۔"

میں نے کندھے اچکائے اور خاموشی سے اپنے آپ کو بٹھا لیا۔ غصے سے بڑبڑاتے ہوئے، ڈیجن نے دروازہ بنایا اور اسے اپنے پیچھے سے بند کر دیا۔

چونکہ کمرے میں اندھیرا تھا، میں گلی کو دیکھتی ہوئی کھڑکی کے قریب چلا گیا۔ سورج کی کم روشنی اچانک ایک شدید چمک میں بڑھ گئی جس میں لوہے کی بند کھڑکی مکمل طور پر غائب ہوگئی۔ اس شاندار پس منظر میں سری یکتیشور کی واضح طور پر مادّہ شکل ظاہر ہوئی !

حیرانی کے عالم میں، میں اپنی کرسی سے اٹھا اور اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے۔ اپنے گرو کے قدموں میں احترام سے سلام کرنے کے اپنے روایتی اشارے کے ساتھ، میں نے ان کے جوتوں کو چھوا۔ یہ میرے لیے مانوس تھے، نارنجی رنگ کے کینوس کا، جو رسی سے بند تھا۔ اُس کا گُردار سوامی کا کپڑا میرے خلاف برش ہو گیا۔ میں نے واضح طور پر نہ صرف اس کے لباس کی ساخت بلکہ جوتوں کی چکنی سطح اور ان کے اندر اس کی انگلیوں کا دباؤ بھی محسوس کیا۔ ایک لفظ کہنے سے بہت زیادہ حیران ہوا، میں کھڑا ہو گیا اور سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"مجھے خوشی ہوئی کہ آپ کو میرا ٹیلی پیتھک پیغام ملا۔" ماسٹر کی آواز پرسکون تھی، بالکل نارمل تھی۔ "اب میں کلکتہ میں اپنا کاروبار ختم کر چکا ہوں، اور دس بجے کی ٹرین سے سیرام پور پہنچوں گا۔"

جب میں ابھی تک خاموشی سے دیکھتا رہا، سری یکتیشور نے کہا، "یہ کوئی ظاہری شکل نہیں ہے، بلکہ میرا گوشت اور خون ہے۔ مجھے خدائی حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کو یہ تجربہ دوں، جو زمین پر نایاب ہو سکتا ہے۔ اسٹیشن پر مجھ سے ملو، آپ اور ڈیجن مجھے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھیں گے، جیسا کہ میں ابھی ہوں۔"

میرے گرو نے بڑبڑاتے ہوئے میرے سر پر دونوں ہاتھ رکھے۔ جیسا کہ اس نے الفاظ کے ساتھ اختتام کیا، " طبع آسی ،" [1-19] میں نے ایک عجیب سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنی۔ [2-19] اس کا جسم چھیدنے والی روشنی کے اندر آہستہ آہستہ پگھلنے لگا۔ پہلے اس کے پاؤں اور ٹانگیں غائب ہو گئیں، پھر اس کا دھڑ اور سر، جیسے طومار کو لپیٹ دیا گیا ہو۔ آخری وقت تک، میں محسوس کر سکتا تھا کہ اس کی انگلیاں میرے بالوں پر ہلکے سے آرام کرتی ہیں۔ چمک دھندلا میرے سامنے بند کھڑکی اور سورج کی روشنی کے ہلکے دھارے کے سوا کچھ نہیں رہا۔

میں الجھن کے آدھے ہچکچاہٹ میں رہا، سوال کرنے لگا کہ کیا میں کسی فریب کا شکار تو نہیں ہوا؟ جلد ہی ایک گرا ہوا ڈیجن کمرے میں داخل ہوا۔

"ماسٹر صاحب نو بجے کی ٹرین میں نہیں تھے اور نہ ہی ساڑھے نو بجے۔" میرے دوست نے قدرے معذرت خواہانہ انداز میں اپنا اعلان کیا۔

"تو آجاؤ، میں جانتا ہوں وہ دس بجے آئے گا۔" میں نے ڈیجن کا ہاتھ پکڑا اور اس کے احتجاج سے غافل ہو کر اسے زبردستی اپنے ساتھ لے گیا۔ تقریباً دس منٹ میں ہم سٹیشن میں داخل ہوئے، جہاں ٹرین پہلے ہی رکی ہوئی تھی۔

"پوری ٹرین ماسٹر کی چمک کی روشنی سے بھری ہوئی ہے! وہ وہاں ہے!" میں نے خوشی سے

کہا۔ "آپ ایسا خواب دیکھتے ہیں؟" ڈیجن طنزیہ انداز میں ہنسا۔

"آئیے یہاں انتظار کریں۔" میں نے اپنے دوست کو اس راستے کی تفصیلات بتائی جس میں ہمارا گرو ہم سے رابطہ کرے گا۔ جیسے ہی میں نے اپنی تفصیل ختم کی، سری یکتیشور نظر آئے، وہی کپڑے پہنے ہوئے تھے جو میں نے تھوڑی دیر پہلے دیکھے تھے۔ وہ چاندی کا دیگ اٹھائے ایک چھوٹے سے لڑکے کے پیچھے آہستہ آہستہ چل پڑا۔

ایک لمحے کے لیے میرے اندر سے سرد خوف کی لہر دوڑ گئی۔ میں نے محسوس کیا کہ مادیت پسند، بیسویں صدی کی دنیا مجھ سے پھسل رہی ہے۔ کیا میں قدیم زمانے میں واپس آیا تھا جب یسوع پطرس کے سامنے سمندر پر ظاہر ہوا تھا؟

جیسے ہی سری یکتیشور، ایک جدید یوگی-مسیح، اس جگہ پر پہنچا جہاں ڈیجن اور میں بے ساختہ جڑوں سے جڑے ہوئے تھے، ماسٹر نے میرے دوست کی طرف مسکرا کر کہا:

"میں بھیجا آپ a پیغام بھی لیکن آپ تھے قابل نہیں کو گرفت یہ."

ڈیجن خاموش تھا، لیکن میری طرف مشکوک نظروں سے دیکھا۔ جب ہم اپنے گرو کو ان کے آستانے پر لے گئے، میں اور میرا دوست سیرام پور کالج کی طرف بڑھے۔ ڈیجن گلی میں رکا، اس کے ہر سوراخ سے غصہ نکل رہا تھا۔

"تو! ماسٹر بھیجا میں a پیغام! پھر بھی آپ چھپا ہوا یہ! میں مطالبہ ایک وضاحت!"

"کیا میں اس کی مدد کر سکتا ہوں اگر آپ کا دماغی آئینہ ایسی بے چینی سے گھومتا ہے کہ آپ ہمارے گرو کی ہدایات کو درج نہیں کر سکتے؟" میں نے جواب دیا۔

ڈیجن کے چہرے سے غصہ غائب ہو گیا۔ ’’میں دیکھ رہا ہوں تمہارا کیا مطلب ہے،‘‘ اس نے افسوس سے کہا۔ "لیکن مہربانی فرما کر بتائیں کہ آپ جگ سے بچے کے بارے میں کیسے جان سکتے ہیں؟"

جب میں اس صبح بورڈنگ ہاؤس میں ماسٹر کی غیر معمولی صورت کی کہانی ختم کر چکا تھا، میں اور میرا دوست سیرام پور کالج پہنچ چکے تھے۔

ڈیجن نے کہا، "میں نے ابھی ابھی اپنے گرو کی طاقتوں کے بارے میں سنا ہے، مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی بھی یونیورسٹی صرف ایک کنڈرگارٹن ہے۔"

باب 19 فوٹ نوٹ

19-1

: دی بنگالی "گڈ بائی"؛ لفظی طور پر یہ ہے a امید مند تضاد: "پھر

میں آوہ" 19-2: جسمانی ایٹموں کے غیر مادّہ ہونے کی

خصوصیت کی آوازہ

باب: 20

ہم کرو نہیں وزٹ کریں۔ کشمیر

"ابا، میں ماسٹر اور چار دوستوں کو اپنی گرمیوں کی چھٹیوں میں ہمالیہ کے دامن میں میرے ساتھ آنے کے لیے مدعو کرنا چاہتا ہوں۔ کیا مجھے کشمیر کے لیے چھ ٹرین پاس مل سکتے ہیں اور ہمارے سفر کے اخراجات پورے کرنے کے لیے کافی رقم ہے؟"

جیسا کہ میں نے توقع کی تھی، والد صاحب دل سے ہنسے۔ "یہ تیسری بار ہے جب آپ نے مجھے وہی مرغ اور بیل کی کہانی سنائی ہے۔ کیا آپ نے پچھلی موسم گرما میں اور اس سے ایک سال پہلے بھی ایسی ہی درخواست نہیں کی تھی؟ آخری لمحے میں سری یکتیشور جی نے جانے سے انکار کر دیا۔"

’’یہ سچ ہے ابا، مجھے نہیں معلوم کہ میرا گرو مجھے کشمیر کے بارے میں اپنا قطعی لفظ کیوں نہیں بتاتا۔ [20-1] لیکن اگر میں اسے کہوں کہ میں نے آپ سے پاس پہلے ہی حاصل کر لیے ہیں، تو کسی طرح مجھے لگتا ہے کہ اس بار وہ سفر کرنے کی رضامندی دے گا۔"

والد صاحب اس وقت مطمئن نہیں تھے، لیکن اگلے دن، کچھ اچھے مزاحیہ گیبوں کے بعد، انہوں نے مجھے چھ پاس اور دس روپے کا بل دیا۔

"میں مشکل سے سوچو آپ کا نظریاتی سفر ضروریات اس طرح عملی سہارے" وہ تبصرہ کیا، "لیکن یہاں وہ ہیں"

اس دوپہر میں نے سری یکتیشور کو اپنی غنیمت کی نمائش کی۔ اگرچہ وہ میرے جوش و خروش پر مسکرایا، لیکن اس کے الفاظ غیر متزلزل تھے: "میں جانا چاہتا ہوں؛ ہم دیکھیں گے۔" اس نے کوئی تبصرہ نہیں کیا جب میں نے اس کے چھوٹے سے ہرمیٹیج شاگرد، کنائی کو ہمارے ساتھ آنے کو کہا۔ میں نے تین دوسرے دوستوں کو بھی مدعو کیا- راجندر ناتھ مترا، جوٹن اوڈی، اور ایک اور لڑکا۔ ہماری روانگی کی تاریخ اگلے پیر کو مقرر تھی۔

ہفتہ اور اتوار کو میں کلکتہ میں ٹھہرا، جہاں ایک کزن کی شادی کی رسمیں میرے خاندانی گھر پر منائی جا رہی تھیں۔ میں پیر کی صبح اپنے سامان کے ساتھ سیرام پور پہنچا۔ راجندر مجھ سے ہرمیٹیج کے دروازے پر ملا۔

"ماسٹر ہے باہر چلنا وہ ہے انکار کر دیا کو جاؤ"

میں بھی اتنا ہی غمگین اور ضدی تھا۔ "میں باپ کو کشمیر کے بارے میں اپنے چٹکلے منصوبوں کا مذاق اڑانے کا تیسرا موقع نہیں دوں گا۔ آؤ، باقی ہم بہرحال جائیں گے۔"

راجندر متفق میں چھوڑ دیا دی آشرم کو تلاش کریں a نوکر کنائی، میں جانتا تھا کرے گا نہیں لے لو دی سفر

ماسٹر کے بغیر، اور سامان کی دیکھ بھال کے لیے کسی کی ضرورت تھی۔ میں نے اپنے آپ کو بہاری کے بارے میں سوچا، جو پہلے میرے خاندانی گھر میں نوکر تھا، جو اب سیرام پور کے ایک اسکول ماسٹر کے پاس ملازم تھا۔ جب میں تیزی سے چل رہا تھا، میں سیرام پور کورٹ ہاؤس کے قریب عیسائی چرچ کے سامنے اپنے گرو سے ملا ۔

"کہاں ہیں آپ جا رہے ہیں؟" سری یکتیشور کا چہرہ تھا مسکراتے ہوئے۔

"جناب، میں نے سنا ہے کہ آپ اور کنائی اس سفر پر نہیں جائیں گے جس کا ہم منصوبہ بنا رہے ہیں۔ میں بہاری کی تلاش میں ہوں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال وہ کشمیر کو دیکھنے کے لیے اتنا بے چین تھا کہ اس نے بغیر تنخواہ کے خدمت کرنے کی پیشکش بھی کی تھی۔"

"مجھے یاد ہے۔ اس کے باوجود، مجھے نہیں لگتا کہ بہاری جانے کو تیار

ہوں گے۔" میں مشتعل ہو گیا۔ "وہ بس اس موقع کا بے صبری سے انتظار

کر رہا ہے!"

میرے گرو نے خاموشی سے پھر سے چلنا شروع کر دیا۔ میں جلد ہی سکول ماسٹر کے گھر پہنچ گیا۔ صحن میں بہاری نے دوستانہ گرمجوشی سے میرا استقبال کیا جو کشمیر کا ذکر کرتے ہی اچانک غائب ہو گیا۔ بڑبڑاتے ہوئے معذرت کے ساتھ وہ نوکر مجھے چھوڑ کر مالک کے گھر چلا گیا۔ میں نے آدھا گھنٹہ انتظار کیا، گھبرا کر خود کو یقین دلایا کہ بہاری کی تاخیر اس کے سفر کی تیاریوں کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ آخر کار میں نے سامنے والے دروازے پر دستک دی۔

’’بہاری تقریباً تیس منٹ پہلے پچھلی سیڑھیوں سے نکلے تھے،‘‘ ایک آدمی نے مجھے بتایا۔ اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

میں یہ سوچ کر اداس ہو کر چلا گیا کہ کیا میری دعوت بہت زبردستی تھی یا ماسٹر کا ان دیکھا اثر و رسوخ کام کر رہے تھے۔ عیسائی چرچ سے گزرتے ہوئے، میں نے دوبارہ اپنے گرو کو میری طرف آہستہ آہستہ چلتے ہوئے دیکھا۔ میری رپورٹ سننے کا انتظار کیے بغیر اس نے کہا:

"تو بہاری کرے گا نہیں جاؤ! اب، کیا ہیں آپ کا منصوبہ؟"

میں نے ایک ہچکچاہٹ والے بچے کی طرح محسوس کیا جو اپنے قابل باپ کی مخالفت کرنے کے لئے پرعزم ہے۔ "جناب، میں اپنے چچا سے کہوں گا کہ وہ مجھے اپنے نوکر لال دھاری کو ادھار دیں۔"

"اگر آپ چاہیں تو اپنے چچا سے ملیں،" سری یکتیشور نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ "لیکن مجھے شاید ہی لگتا ہے کہ آپ اس دورے سے لطف اندوز ہوں گے۔"

خوفزدہ لیکن باغی، میں اپنے گرو کو چھوڑ کر سیرام پور کورٹ ہاؤس میں داخل ہوا۔ میرے پھوپھی، سردا گھوش، ایک سرکاری وکیل، نے پیار سے میرا استقبال کیا۔

’’میں آج کچھ دوستوں کے ساتھ کشمیر جا رہا ہوں،‘‘ میں نے اسے بتایا۔ "میں برسوں سے ہمالیہ کے اس سفر کا منتظر ہوں۔"

"میں آپ کے لیے خوش ہوں مکندا۔ کیا میں آپ کے سفر کو مزید آرام دہ بنانے کے لیے کچھ کر سکتا ہوں ؟"

ی□ قسم الفاظ دیا میں a اٹھانا کی حوصل□ افزائی "پیار□□□□ چچا" میں ک□ا، "سکتا □□□ آپ ممکن□ طور پر
اسپیئر

میں آپ کا نوکر لال دھاری؟"

میری سادہ سی درخواست کا اثر زلزلے کا تھا۔ چچا نے اتنی زور سے چھلانگ لگائی کہ ان کی کرسی الٹ گئی، میز پر موجود کاغذات ہر طرف اڑ گئے، اور ان کا پائپ، ایک لمبا، ناریل کے تنے والا ہبل بلبلا، زور زور سے فرش پر گر پڑا۔

"تم خود غرض نوجوان،" اس نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا، "کتنا مضحکہ خیز خیال ہے! اگر تم میرے نوکر کو اپنی خوشی کے سفر میں لے جاؤ تو کون میری دیکھ بھال کرے گا؟"

میں نے اپنی حیرت کو چھپایا، اس بات کی عکاسی کرتا تھا کہ میرے ملنسار چچا کا اچانک سامنے کی تبدیلی ایک دن میں صرف ایک اور معمہ تھا۔ عدالت کے دفتر سے میری پسپائی باوقار سے زیادہ ہولناک تھی۔

میں پناہ گاہ میں واپس آیا، جہاں میرے دوست متوقع طور پر جمع تھے۔ مجھ پر یقین بڑھتا جا رہا تھا کہ ماسٹر کے رویے کے پیچھے اگر حد سے زیادہ اصلاحی مقصد کارفرما تھا۔ پچھتاوے نے مجھے پکڑ لیا کہ میں اپنے گرو کی مرضی کو ناکام بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"مکندا، کیا تم میرے ساتھ کچھ دیر رہنا پسند نہیں کرو گے؟" سری یکتیشور نے استفسار کیا۔ "راجندر اور باقی لوگ ابھی آگے جا سکتے ہیں، اور کلکتہ میں آپ کا انتظار کر سکتے ہیں۔ کلکتہ سے کشمیر کے لیے روانہ ہونے والی آخری شام کی ٹرین پکڑنے کے لیے کافی وقت ہو گا۔"

"جناب، میں مت کرو دیکھ بھال کو جاؤ بغیر تم" میں کہا ماتم سے

میرے دوستوں نے میرے تبصرے پر ذرا بھی توجہ نہیں دی۔ انہوں نے ایک ہیکنی گاڑی کو بلایا اور سارا سامان لے کر روانہ ہو گئے۔ کنائی اور میں خاموشی سے اپنے گرو کے قدموں کے پاس بیٹھ گئے۔ آدھے گھنٹے کی مکمل خاموشی کے بعد، ماسٹر اٹھے اور دوسری منزل کے کھانے کے آنگن کی طرف چل پڑے۔

"کنائی، براہ مہربانی خدمت کریں مکندا کا کھانا اس کا ٹرین پتہ جلد ہی."

اپنی کمبل والی نشست سے اٹھتے ہوئے، میں متلی اور پیٹ میں ایک خوفناک گھٹن کے احساس کے ساتھ اچانک لڑکھڑا گیا۔ چھرا گھونپنے کا درد اتنا شدید تھا کہ مجھے لگا کہ مجھے اچانک کسی پرتشدد جہنم میں پھینک دیا گیا ہے۔ اپنے گرو کی طرف آنکھ بند کرکے ٹہلتے ہوئے، میں اس کے سامنے گر گیا، جس پر ایشیاٹک ہیضے کی تمام علامات نے حملہ کیا۔ سری یکتیشور اور کنائی مجھے بیٹھنے کمرے میں لے گئے۔

اذیت سے لبریز، میں نے پکارا، "مالک، میں اپنی زندگی آپ کے حوالے کرتا ہوں۔" کیونکہ مجھے یقین تھا کہ یہ واقعی میرے جسم کے ساحلوں سے تیزی سے نکل رہا ہے۔

سری یکتیشور ڈال میرا سر پر اس کا گود اسٹروکنگ میرا پیشانی کے ساتھ فرشتہ نرمی

انہوں نے کہا، "اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ اگر آپ اپنے دوستوں کے ساتھ اسٹیشن پر ہوتے تو کیا ہوتا۔" "مجھے آپ کی اس عجیب و غریب انداز میں دیکھ بھال کرنی پڑی، کیونکہ آپ نے اس خاص وقت پر سفر کرنے کے بارے میں میرے فیصلے پر شک کرنے کا انتخاب کیا۔"

میں بالآخر سمجھ گیا۔ جیسا کہ عظیم ماسٹرز شاذ و نادر ہی اپنی طاقتوں کو کھلے عام ظاہر کرنے کے لیے موزوں نظر آتے ہیں، یہ ایک آرام دہ ہے۔ مبصر کی دی دن کا واقعات کرے گا ہے تصور کیا کہ ان کا

میرے گرو کی مداخلت پر شک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس نے ہماری اور میرے چچا ساردا اور راجندر اور دیگر کے ذریعے اپنی مرضی سے اس طرح غیر واضح انداز میں کام کیا تھا کہ میرے علاوہ شاید ہر کسی کو لگا کہ حالات منطقی طور پر نارمل ہیں۔

چونکہ سری یکتیشور اپنی سماجی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں کبھی ناکام نہیں ہوا، اس لیے اس نے کنائی کو ایک ماہر کے پاس جانے اور میرے چچا کو مطلع کرنے کی ہدایت کی۔

"ماسٹر" میں احتجاج کیا، "صرف آپ کر سکتے ہیں شفا میں میں ہوں بھی دور چلا گیا کے لیے کوئی بھی ڈاکٹر."

"بچے، تم اللہ کی رحمت سے محفوظ ہو، ڈاکٹر کی فکر نہ کرو، وہ تمہیں اس حالت میں نہیں پائے گا۔ تم پہلے ہی شفا پا چکے ہو۔"

میرے گرو کے الفاظ کے ساتھ، خوفناک مصیبت نے مجھے چھوڑ دیا. میں کمزور ہو کر بیٹھ گیا۔ جلد ہی ایک ڈاکٹر آیا اور میرا بغور معائنہ کیا۔

انہوں نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ آپ بدترین دور سے گزرے ہیں۔ "میں لیبارٹری ٹیسٹ کے لیے کچھ نمونے اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔"

دی مندرجہ ذیل صبح دی طبیب پہنچ گئے جلدی سے میں تھا بیٹھنا اوپر، میں اچھا روحیں

"اچھا، ٹھیک ہے، تم یہاں ہو، مسکرا رہے ہو اور گپ شپ کر رہے ہو جیسے تم نے موت کے ساتھ کوئی قریبی رابطہ نہیں کیا تھا۔" اس نے آہستہ سے میرا ہاتھ تھپتھپا دیا۔ "مجھے آپ کے زندہ ملنے کی توقع نہیں تھی، جب میں نے نمونوں سے دریافت کیا تھا کہ آپ کی بیماری ایشیاٹک ہیضہ ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں، نوجوان، آپ کو خدائی شفا بخش طاقتوں والا گرو حاصل ہے! میں اس کا قائل ہوں!"

میں نے دل سے مان لیا۔ جب ڈاکٹر جانے کی تیاری کر رہا تھا، راجندر اور اوڈی دروازے پر نمودار ہوئے۔ ان کے چہروں کی ناراضگی ہمدردی میں بدل گئی جب انہوں نے طبیب کی طرف دیکھا اور پھر میرے کچھ دھیمے چہرے پر۔

"ہم تھے ناراض جب آپ نہیں کیا موڑ اوپر کے طور پر اتفاق کیا پر دی کلکتہ ٹرین آپ ہے رہا بیمار؟"

"ہاں۔" میں ہنسنے سے باز نہ آ سکا کیونکہ میرے دوستوں نے سامان اسی کونے میں رکھا تھا جس پر کل اس نے قبضہ کیا تھا۔ میں نے کہا: "ایک بحری جہاز تھا جو اسپین گیا تھا، جب پہنچا تو پھر واپس آ گیا!"

ماسٹر کمرے میں داخل ہوا۔ میں نے اپنے آپ کو صحت یاب ہونے کی اجازت دی، اور اس کا ہاتھ پیار سے پکڑ لیا۔

"گرو جی،" میں نے کہا، "اپنے بارہویں سال سے، میں نے ہمالیہ تک پہنچنے کی بہت سی ناکام کوششیں کی ہیں۔ آخر کار مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کے آشیرواد کے بغیر دیوی پاروتی [20-2] مجھے قبول نہیں کریں گے!"

....

20-1

: اگرچہ ماسٹر ناکام کو بنانا کوئی بھی وضاحت، اس کا ہچکچاہٹ کو دورے کشمیر دوران وہ دو گرمیاں ہو سکتا ہے کہ یہ پیشگی علم ہو کہ وہاں اس کی بیماری کا وقت مناسب نہیں تھا

(دیکھیں باب 22)۔

20-2 : لفظی طور پر، "کی دی پہاڑ." پاروتی، افسانوی طور پر نمائندگی کی کے طور پر a بیٹی کی ہماوت یا دی مقدس۔

پہاڑ، ہے a نام دیا کو دی شکتی یا "ساتھی" کی شیوا

باب: 21

ہم وزٹ کریںے کشمیر

"آپ ابھی سفر کرنے کے لیے کافی مضبوط ہیں۔ میں آپ کے ساتھ کشمیر جاؤں گا،" سری یکتیشور نے ایشیاٹک ہیضے سے معجزانہ طور پر صحت یاب ہونے کے دو دن بعد مجھے بتایا۔

اس شام ہماری چھ افراد کی جماعت شمال کی طرف روانہ ہوئی۔ ہمالیہ کی پہاڑیوں کے تخت پر آرام کرنے والا ملکہ شہر شملہ میں ہمارا پہلا آرام سے پڑاؤ تھا۔ ہم شاندار نظاروں کی تعریف کرتے ہوئے کھڑی گلیوں میں ٹہلتے رہے۔

"انگریزی اسٹرابیری برائے فروخت،" ایک دلکش کھلے بازار میں بیٹھی ایک بوڑھی عورت نے پکارا ۔

ماسٹر عجیب چھوٹے سرخ پھلوں کے بارے میں متجسس تھا۔ اس نے ایک ٹوکری خریدی اور کنائی اور مجھے، جو قریب ہی تھے، پیش کیں۔ میں نے ایک بیری کا مزہ چکھ لیا لیکن جلدی سے اسے زمین پر تھوک دیا۔

"جناب، کیا a کھٹا پھل! میں کر سکتے ہیں کبھی نہیں پسند اسٹرابیری!"

میرا گرو ہنس دیا۔ "اوہ، آپ انہیں امریکہ میں پسند کریں گے۔ وہاں رات کے کھانے میں، آپ کی میزبان انہیں چینی اور کریم کے ساتھ پیش کرے گی۔ جب وہ بیریوں کو کانٹے سے میش کر لے گی، تو آپ انہیں چکھیں گے اور کہیں گے: 'کتنی مزیدار اسٹرابیری!' پھر تمہیں شملہ کا یہ دن یاد آئے گا۔"

سری یکتیشور کی پیشین گوئی میرے ذہن سے غائب ہو گئی، لیکن میرے امریکہ پہنچنے کے فوراً بعد، کئی سالوں بعد وہاں دوبارہ نمودار ہوئی۔ میں مسز ایلس ٹی ہیسی (سسٹر یوگماتا) کے گھر ویسٹ سومرویل، میساچوسٹس میں رات کے کھانے کا مہمان تھا۔ جب اسٹرابیری کی میٹھی میز پر رکھی گئی تو میری میزبان نے اپنا کانٹا اٹھایا اور کریم اور چینی ڈال کر میری بیریز کو میش کیا۔ "پھل کافی کھٹا ہوتا ہے؛ مجھے لگتا ہے کہ آپ اسے اس طرح ٹھیک کرنا پسند کریں گے،" اس نے تبصرہ کیا۔

میں نے منہ بھر لیا۔ "کیا مزیدار اسٹرابیری!" میں نے چڑ کر کہا۔ شملہ میں میرے گرو کی پیشین گوئی یکدم یادوں کے بے ہنگم غار سے نکلی۔ یہ جان کر حیران کن تھا کہ بہت پہلے سری یکتیشور کے خدا سے جڑے ذہن نے مستقبل کے آسمان میں بھٹکتے کرمی واقعات کے پروگرام کو حساس طریقے سے پہچان لیا تھا۔

ہماری پارٹی جلد ہی شملہ چھوڑ کر راولپنڈی کے لیے چلی گئی؛ وہاں ہم نے دو گھوڑوں سے کھینچا ہوا ایک بڑا لینڈاؤ کرایہ پر لیا، جس میں ہم نے کشمیر کے دارالحکومت سری نگر کا سات روزہ سفر شروع کیا۔ ہمارے شمال کی طرف سفر کے دوسرے دن ہمالیہ کی حقیقی وسعت کو سامنے لایا۔ جیسے ہی ہماری گاڑی کے لوہے کے پہیے گرم، پتھریلی سڑکوں کے ساتھ پھڑپھڑا رہے تھے، ہم پہاڑی شان و شوکت کے بدلتے ہوئے منظر سے محظوظ ہو گئے۔

"جناب" اوڈی کہا کو ماسٹر، "میں ہوں بہت لطف اندوز یہ شاندار مناظر میں آپ کا مقدس کمپنی."

میں نے آڈی کی تعریف پر خوشی کی لہر محسوس کی، کیونکہ میں اس سفر میں میزبان کے طور پر کام کر رہا تھا۔ سری یکتیشور نے میرا خیال پکڑ لیا؛ وہ میری طرف متوجہ ہوا اور سرگوشی کی:

"خود کی چاپلوسی نہ کرو؛ آڈی مناظر سے اتنا متاثر نہیں ہے جتنا کہ وہ ہمیں سگریٹ پینے کے لیے کافی دیر تک چھوڑنے کے امکان کے ساتھ ہے۔"

میں چونک گیا۔ "جناب،" میں نے دھیمے لہجے میں کہا، "براہ کرم ان ناخوشگوار الفاظ سے ہماری ہم آہنگی کو نہ توڑیں۔ میں شاید ہی یقین کر سکتا ہوں کہ آڈی دھوئیں کی خواہش کر رہا ہے۔" 1-21 میں نے اپنے عام طور پر ناقابل برداشت گرو کی طرف گھبرا کر دیکھا۔

"بہت اچھا؛ میں آڈی سے کچھ نہیں کہوں گا۔" ماسٹر نے قہقہہ لگایا۔ "لیکن آپ جلد ہی دیکھیں گے، جب لینڈو رک جائے گا، کہ آڈی اپنے موقع سے فائدہ اٹھانے میں جلدی کرتا ہے۔"

گاڑی ایک چھوٹے کاروان سرائے پر پہنچی۔ جب ہمارے گھوڑوں کو پانی پلانے کے لیے لے جایا گیا تو آڈی نے پوچھا، "سر، کیا آپ کو کوئی اعتراض ہے اگر میں ڈرائیور کے ساتھ تھوڑی دیر چلوں؟ میں تھوڑی سی باہر کی ہوا لینا چاہوں گا۔"

سری یکتیشور دیا اجازت، لیکن تبصرہ کیا کو میں، "وہ چاہتا ہے تازہ دھواں اور نہیں تازہ ہوا."

لینڈو نے دھول بھری سڑکوں پر دوبارہ شور مچایا۔ ماسٹر کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اس نے مجھے ہدایت کی، "کیریج کے دروازے سے اپنی گردن اوپر کرو اور دیکھو کہ آڈی ہوا کے ساتھ کیا کر رہا ہے۔"

میں نے اطاعت کی، اور سگریٹ کے دھوئیں کے چھلکے چھوڑنے کے عمل میں آڈی کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ سری یکتیشور کی طرف میری نظر معذرت خواہانہ تھی۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں، ہمیشہ کی طرح جناب۔ آڈی پینوراما کے ساتھ ساتھ پف کا مزہ لے رہا ہے۔" میں نے اندازہ لگایا کہ میرے دوست کو ٹیکسی ڈرائیور سے تحفہ ملا تھا۔ میں جانتا تھا کہ اوڈی نے کلکتہ سے کوئی سگریٹ نہیں اٹھائی تھی ۔

ہم بھولبلییا کے راستے پر چلتے رہے، جو دریاؤں، وادیوں، تیز چنگاریوں اور پہاڑوں کے بہت سے درجوں کے نظاروں سے مزین تھے۔ ہر رات ہم دیہاتی سرائے میں رکتے، اور اپنا کھانا خود تیار کرتے۔ سری یکتیشور نے میری خوراک کا خاص خیال رکھا، اس بات پر اصرار کیا کہ میں ہر کھانے میں چونے کا رس کھاؤں۔ میں اب بھی کمزور تھا، لیکن روز بروز بہتری آ رہی تھی، حالانکہ ہلچل مچانے والی گاڑی کو سختی سے تکلیف کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔

خوشی کی توقعات نے ہمارے دلوں کو بھر دیا جب ہم وسطی کشمیر، کمل کی جھیلوں کی جنتی

سرزمین، تیرتے باغات، چھتوں والی ہاؤس بوٹس، بہت سے پلوں پر مشتمل دریائے جہلم، اور پھولوں سے بھری چراگاہیں، جو ہمالیہ کی عظمت کے گرد گھومتی ہیں سری نگر تک ہمارا نقطہ نظر ایک کے ذریعہ تھا۔

لمبے، خوش آمدید درختوں کا راستہ۔ ہم نے ایک ڈبل منزلہ سرائے میں کمرے بنائے جس سے عظیم پہاڑیوں کا نظارہ ہوتا ہے۔ بہتا پانی دستیاب نہیں تھا۔ ہم نے اپنی سپلائی قریب کے کنویں سے نکالی۔ گرمیوں کا موسم مثالی تھا، گرم دن اور قدرے سرد راتوں کے ساتھ۔

ہم نے سوامی شنکرا کے قدیم سری نگر مندر کی یاترا کی۔ جیسے ہی میں نے پہاڑ کی چوٹی کے ہرمیٹیج پر نگاہ ڈالی، آسمان کے خلاف جرات مندانہ کھڑے ہوئے، میں ایک پرجوش ٹرانس میں گر گیا۔ دور دراز ملک میں ایک پہاڑی چوٹی کی حویلی کا نظارہ نظر آیا۔ مجھ سے پہلے کا اونچا شنکرا آشرم اس ڈھانچے میں تبدیل ہو گیا جہاں برسوں بعد میں نے امریکہ میں سیلف ریئلائزیشن فیلوشپ ہیڈ کوارٹر قائم کیا۔ جب میں نے پہلی بار لاس اینجلس کا دورہ کیا، اور ماؤنٹ واشنگٹن کی چوٹی پر ایک بڑی عمارت دیکھی، تو میں نے اسے کشمیر میں اپنے دیرینہ خوابوں سے ایک دم پہچان لیا۔ کہیں اور

سری نگر میں چند دن؛ پھر گلمرگ تک ("پھولوں کے پہاڑی راستے")، چھ ہزار فٹ کی بلندی پر۔ وہاں میں نے ایک بڑے گھوڑے پر اپنی پہلی سواری کی۔ راجندر نے ایک چھوٹا سا ٹرٹر سوار کیا، جس کا دل تیز رفتاری کی تمنا سے بھڑک گیا تھا۔ ہم نے بہت کھڑی کھلن مرگ پر قدم رکھا۔ راستہ ایک گھنے جنگل سے گزرتا تھا، درختوں کی کھمبیوں سے بھرا ہوا تھا، جہاں دھند سے ڈھکی ہوئی پگڈنڈیاں اکثر ناگوار ہوتی تھیں۔ لیکن راجندر کے چھوٹے جانور نے کبھی بھی میرے بڑے بڑے گھوڑے کو ایک لمحے کے لیے بھی آرام کرنے کی اجازت نہیں دی، یہاں تک کہ انتہائی خطرناک موڑ پر بھی۔ چلتے چلتے راجندر کا گھوڑا آیا، مقابلہ کی خوشی کے علاوہ سب سے غافل تھا۔

ہماری سخت دوڑ کو ایک سانس لینے والے نظارے سے نوازا گیا۔ اس زندگی میں پہلی بار، میں نے تمام سمتوں میں برف پوش ہمالیہ کی طرف دیکھا، جو بڑے بڑے سلیوٹس کی طرح ٹائر پر پڑے تھے۔۔ قطبی ریچھ میری آنکھیں دھوپ والے نیلے آسمانوں کے خلاف برفیلے پہاڑوں کی لامتناہی رسائی پر خوشی سے جشن مناتی تھیں ۔

میں اپنے نوجوان ساتھیوں کے ساتھ، تمام اوور کوٹ پہنے ہوئے، چمکتی ہوئی سفید ڈھلوانوں پر خوشی سے گھوم رہا تھا۔ اپنے نیچے کے سفر پر ہم نے دور تک پیلے پھولوں کا ایک وسیع قالین دیکھا، جو تاریک پہاڑیوں کو مکمل طور پر تبدیل کر رہا تھا۔

ہماری اگلی سیر شالیمار اور نشاط باغ میں شہنشاہ جہانگیر کے مشہور شاہی "خوشی کے باغات" کی طرف تھی۔ نشاط باغ کا قدیم محل ایک قدرتی آبشار کے اوپر بنایا گیا ہے۔ پہاڑوں سے تیزی سے نیچے آتے ہوئے، ندی کو رنگین چھتوں پر بہنے اور چمکدار پھولوں کے بستروں کے درمیان جھرنے میں جانے کے لیے ذہین سازشوں کے ذریعے منظم کیا گیا ہے۔ ندی محل کے کئی کمروں میں بھی داخل ہوتی ہے، بالآخر پریوں کی طرح نیچے جھیل میں گرتی ہے۔ بے پناہ باغات رنگوں سے ہنگامہ خیز ہیں- درجن بھر رنگوں کے گلاب، اسنیپ ڈریگن، لیوینڈر، پینسیز پوست ایک زمرد منسلک خاکہ ہے۔ دیا کی طرف سے سڈول قطاریں چناروں کی ، 2-21 صنوبر، چیری کے درخت؛ ان کے پرے ہمالیہ کی سفید سادگی کو ٹاور کرتی ہے۔

کشمیر کے انگور کلکتہ میں ایک نایاب پکوان سمجھے جاتے ہیں۔ راجندر، جو کشمیر پہنچنے پر اپنے آپ کو ایک حقیقی دعوت کا وعدہ کر رہا تھا، وہاں انگور کے بڑے باغات نہ ملنے پر مایوس ہوا۔ اب اور پھر میں نے اسے اس کی بے بنیاد توقع پر طنزیہ انداز میں پھنسایا۔

"اوہ، میں انگوروں سے اتنا گھاؤ ہو گیا ہوں کہ میں چل نہیں سکتا!" میں کہوں گا۔ "میرے اندر غیر مرئی انگور پک رہے ہیں!" بعد میں میں نے سنا کہ میٹھے انگور کشمیر کے مغرب میں کابل میں بکثرت اگتے ہیں۔ ہم نے اپنے آپ کو رابڑی سے بنی آئس کریم سے تسلی دی ، جو ایک بہت زیادہ گاڑھا دودھ، اور

ذائقہ دار کے ساتھ پوری پستہ گری دار میوہ

شکاروں یا ہاؤس بوٹس میں کئی سفر کیے ، سرخ کڑھائی والی چھتریوں کے سایہ دار، ڈل جھیل کے پیچیدہ راستوں کے ساتھ ساتھ، پانی بھرے مکڑی کے جالے کی طرح نہروں کا جالہ یہاں لاتعداد تیرتے باغات، جو کہ درختوں اور زمین سے تیار کیے گئے ہیں، ایک کو حیران کر دیتے ہیں، اس لیے وسیع پانیوں کے درمیان اگنے والی سبزیوں اور خربوزوں کا پہلا نظارہ غیر متضاد ہے۔ کبھی کبھار کوئی ایک کسان کو دیکھتا ہے کہ وہ "مٹی سے جڑے" ہونے سے نفرت کرتا ہے، اور اپنے مربع پلاٹ "زمین" کو کئی انگلیوں والی جھیل میں ایک نئے مقام پر کھینچتا ہے۔

اس منزلہ وادی میں زمین کی تمام خوبصورتیوں کا ایک مظہر پایا جاتا ہے۔ کشمیر کی خاتون پہاڑی تاج والی، جھیل کی مالا اور پھولوں کی پتیلی ہے۔ بعد کے سالوں میں، میں نے کئی دور دراز علاقوں کی سیر کی، میں سمجھ گیا کہ کشمیر کو اکثر دنیا کا سب سے خوبصورت مقام کیوں کہا جاتا ہے۔ اس میں سوئس الپس اور اسکاٹ لینڈ میں لوچ لومنڈ اور انگریزی کی شاندار جھیلوں کے کچھ دلکش ہیں۔ کشمیر میں ایک امریکی سیاح کو الاسکا کی ناہموار شان و شوکت اور ڈینور کے قریب پائیکس چوٹی کی یاد دلانے کے لیے بہت کچھ ملتا ہے۔

ایک خوبصورتی کے مقابلے میں اندراجات کے طور پر، میں پہلے انعام کے لیے یا تو میکسیکو میں Xochimilco کا خوبصورت نظارہ پیش کرتا ہوں، جہاں پہاڑ، آسمان اور چنار چنچل مچھلیوں کے درمیان پانی کی بے شمار گلیوں میں جھلکتے ہیں، یا کشمیر کی زیور نما جھیلیں، جن کی حفاظت ہمالیہ کی سخت نگرانی سے خوبصورت کنیزوں کی طرح ہوتی ہے۔ یہ دونوں جگہیں میری یادداشت میں زمین کے خوبصورت ترین مقامات کے طور پر نمایاں ہیں۔

اس کے باوجود جب میں نے پہلی بار ییلو اسٹون نیشنل پارک اور کولوراڈو کے گرینڈ کینین اور الاسکا کے عجائبات کو دیکھا تو میں حیران رہ گیا۔ یلو اسٹون پارک شاید واحد خطہ ہے جہاں کوئی بے شمار گیزروں کو ہوا میں اونچی گولی مارتے ہوئے دیکھ سکتا ہے، جو ہر سال گھڑی کے کام کی باقاعدگی کے ساتھ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس کے دودھیا پتھر اور نیلم کے تالاب اور گرم گندھک کے چشمے، اس کے ریچھ اور جنگلی جانور، یہ یاد دلاتے ہیں کہ یہاں قدرت نے اپنی ابتدائی تخلیق کا ایک نمونہ چھوڑا ہے۔ ساتھ ساتھ موٹرنگ وائیومنگ کی سڑکیں گرم بلبلی کیچڑ کے "ڈیولز پینٹ پاٹ" تک، ہر طرف جھرنے والے چشموں، بخارات سے بھرے فوارے، اور گیزروں کے ساتھ، مجھے یہ کہنے پر مجبور کیا گیا کہ یلو اسٹون انفرادیت کے لیے ایک خاص انعام کا مستحق ہے۔

Yosemite کی قدیم شاہانہ سرخ لکڑیاں، اپنے بڑے کالموں کو ناقابل تسخیر آسمان تک پھیلاتے ہوئے، سبز قدرتی کیتھیڈرل ہیں جنہیں مہارت الہی کے ساتھ ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اگرچہ اورینٹ میں حیرت انگیز آبشاریں ہیں، لیکن کینیڈا کی سرحد کے قریب نیاگرا کی زبردست خوبصورتی سے کوئی بھی میل نہیں کھاتا۔ کینٹکی کی میموتھ غاریں اور نیو میکسیکو میں کارلسباد غار، رنگین برفانی شکلوں کے ساتھ، شاندار پریوں کے ملک ہیں۔ ان کی لمبی سوئیاں سٹیلیکٹائٹ اسپائرز، غار سے لٹکی ہوئی ہیں۔ چھتیں اور آئینہ دار میں زیر زمین پانی، موجود a جھلک کی دوسرے دنیا کے طور پر آدمی کی طرف سے تصور کیا جاتا ہے.

کشمیر کے زیادہ تر ہندو، جو اپنی خوبصورتی کی وجہ سے عالمی شہرت رکھتے ہیں، یورپیوں کی طرح سفید فام ہیں اور ان کی خصوصیات اور ہڈیوں کی ساخت ایک جیسی ہے۔ بہت سوں کی آنکھیں نیلی اور سنہرے بال ہیں۔ مغربی لباس میں ملبوس وہ امریکیوں کی طرح لگتے ہیں۔ سرد ہمالیہ کشمیریوں کو تپتی دھوپ سے بچاتا ہے۔ محفوظ کرنا ان کا روشنی رنگت جیسا کہ ایک سفر کرتا ہے کو دی جنوبی اور اشنکٹبندیی عرض البلد ہندوستان کے بارے میں، وہ رفتہ رفتہ دیکھتا ہے کہ لوگ تاریک اور سیاہ ہوتے جاتے ہیں۔

کشمیر میں خوشگوار ہفتے گزارنے کے بعد، مجھے سیرام پور کالج کے خزاں کی مدت کے لیے بنگال واپس جانے پر مجبور کیا گیا۔ سری یکتیشور کنائی اور اوڈی کے ساتھ سری نگر میں رہے۔ میرے جانے سے پہلے، ماسٹر نے اشارہ کیا کہ ان کی لاش کشمیر میں مصائب کا شکار ہو گی۔

"جناب، آپ صحت کی تصویر لگ رہے ہیں،" میں نے

احتجاج کیا۔ "کوئی موقع ہے کہ میں اس زمین کو چھوڑ

دوں۔"

"گرو جی!" میں دعائیہ اشارے سے اس کے قدموں میں گر گیا۔ "براہ کرم وعدہ کرو کہ اب تم اپنے جسم کو نہیں چھوڑو گے۔ میں تمہارے بغیر آگے بڑھنے کے لیے بالکل تیار نہیں ہوں۔"

سری یکتیشور خاموش تھا، لیکن مجھ پر اس قدر شفقت سے مسکرایا کہ مجھے اطمینان محسوس ہوا۔ ہچکچاتے ہوئے میں نے اسے چھوڑ دیا۔

"ماسٹر خطرناک حد تک بیمار ہیں۔" آڈی کا یہ ٹیلی گرام سیرام پور واپسی کے فوراً بعد مجھے پہنچا ۔

"جناب،" میں نے اپنے گرو سے بے چینی سے کہا، "میں نے آپ سے وعدہ مانگا ہے کہ آپ مجھے نہیں چھوڑیں گے۔ براہ کرم اپنا جسم رکھیں، ورنہ میں بھی مر جاؤں گا۔"

"ہو یہ کے طور پر آپ خواہش." یہ تھا سری یکتیشور کا جواب سے کشمیر

چند دنوں میں اوڈی کی طرف سے ایک خط آیا جس میں مجھے بتایا گیا کہ ماسٹر صحت یاب ہو گیا ہے۔ اگلے پندرہ دن کے دوران سیرام پور واپسی پر، مجھے اپنے گرو کے جسم کا وزن معمول کے مطابق آدھا رہ گیا دیکھ کر دکھ ہوا۔

خوش قسمتی سے کے لیے اس کا شاگرد سری یکتیشور جل گیا بہت سے کی ان کا گناہ میں دی آگ کی اس کا کشمیر میں شدید بخار بیماری کی جسمانی منتقلی کا مابعد الطبیعاتی طریقہ انتہائی ترقی یافتہ یوگیوں کو جانا جاتا ہے۔ ایک مضبوط آدمی اپنے بھاری بوجھ کو اٹھانے میں مدد کر کے کمزور کی مدد کر سکتا ہے۔ a روحانی سپرمین اپنے شاگردوں کے ماضی کے اعمال کے کرما بانٹ کر ان کے جسمانی یا ذہنی بوجھ کو کم کرنے کے قابل ہے۔ جس طرح ایک امیر آدمی اپنے پرانے بیٹے کے لیے ایک بڑا قرض ادا کرتے وقت کچھ رقم کھو دیتا ہے، جو اس طرح اپنی حماقت کے سنگین نتائج سے بچ جاتا ہے، اسی طرح ایک آقا اپنی جسمانی دولت کا ایک حصہ اپنی مرضی سے شاگردوں کے دکھ کو کم کرنے کے لیے قربان کر دیتا ہے۔ 3-21

ایک خفیہ طریقے سے، یوگی اپنے دماغ اور نجومی گاڑی کو ایک متاثرہ فرد کے ساتھ جوڑتا ہے۔ بیماری کو مکمل یا جزوی طور پر سنت کے جسم تک پہنچایا جاتا ہے۔ خُدا کو جسمانی میدان میں حاصل کرنے کے بعد، ایک آقا کو اب کوئی پرواہ نہیں کہ اس مادی شکل کا کیا ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ دوسروں کو راحت پہنچانے کے لیے کسی خاص بیماری کو رجسٹر کرنے کی اجازت دے سکتا ہے، لیکن اس کا دماغ کبھی متاثر نہیں ہوتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہے کہ وہ اس طرح کی امداد کر سکتا ہے۔

بھگوان میں آخری نجات پانے والا عقیدت مند یہ پاتا ہے کہ اس کے جسم نے اپنا مقصد پوری طرح پورا کر لیا ہے۔ پھر وہ اسے کسی بھی طرح سے استعمال کر سکتا ہے جسے وہ مناسب سمجھے۔ دنیا میں اس

کا کام بنی نوع انسان کے دکھوں کو دور کرنا ہے، خواہ روحانی ذرائع سے ہو یا فکری مشورے سے یا قوت ارادی کے ذریعے یا بیماری کی جسمانی منتقلی کے ذریعے۔ جب بھی وہ چاہے، مافوق الشعور کی طرف بھاگ کر، ایک ماسٹر جسمانی تکلیف سے غافل رہ سکتا ہے۔ کبھی کبھی وہ

جسمانی درد کو سختی سے برداشت کرنے کا انتخاب کرتا ہے، شاگردوں کے لیے ایک مثال کے طور پر۔ دوسروں کی بیماریاں لگا کر، ایک یوگی ان کے لیے سبب اور اثر کے کرمی قانون کو پورا کر سکتا ہے۔ یہ قانون میکانکی یا ریاضیاتی طور پر آپریٹو ہے۔ اس کے کاموں کو سائنسی طور پر الہی کے آدمیوں کے ذریعے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حکمت

روحانی قانون کا تقاضا نہیں ہے کہ ماسٹر جب بھی کسی دوسرے شخص کو شفا دیتا ہے بیمار ہو جائے۔ شفا یابی عام طور پر فوری علاج کے مختلف طریقوں کے بارے میں سنت کے علم کے ذریعے ہوتی ہے میں جو نہیں چوٹ کو دی روحانی شفا دینے والا ہے ملوث پر نایاب مواقع، تاہم، a ماسٹر جو اپنے شاگردوں کے ارتقاء کو بہت تیز کرنا چاہتا ہے تو وہ رضاکارانہ طور پر اپنے جسم پر ان کے ناپسندیدہ کرما کا ایک بڑا پیمانہ بنا سکتا ہے۔

یسوع نے خود کو بہت سے لوگوں کے گناہوں کے لیے فدیہ کے طور پر ظاہر کیا۔ اپنی الہی طاقتوں کے ساتھ، [4-21] اس کے جسم کو کبھی بھی مصلوب کے ذریعے موت کا نشانہ نہیں بنایا جا سکتا تھا اگر وہ اپنی مرضی سے وجہ اور اثر کے لطیف کائناتی قانون کے ساتھ تعاون نہ کرتا۔ اس طرح اس نے دوسروں کے کرما، خاص طور پر اپنے شاگردوں کے نتائج کو اپنے اوپر لے لیا۔ اس طریقے سے وہ انتہائی پاکیزگی اور ہمہ گیر شعور کو حاصل کرنے کے قابل بنائے گئے جو بعد میں ان پر نازل ہوا۔

صرف ایک خود شناس آقا ہی اپنی قوت حیات کو منتقل کر سکتا ہے، یا دوسروں کی بیماریوں کو اپنے جسم میں پہنچا سکتا ہے۔ ایک عام آدمی علاج کے اس یوگک طریقے کو استعمال نہیں کر سکتا، اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ وہ ایسا کرے۔ کیونکہ ایک ناقص جسمانی آلہ خدا کے مراقبے میں رکاوٹ ہے۔ ہندو صحیفے سکھاتے ہیں کہ انسان کا پہلا فرض اپنے جسم کو اچھی حالت میں رکھنا ہے۔ بصورت دیگر اس کا دماغ عقیدت کے ارتکاز میں قائم نہیں رہ سکتا۔

تاہم، ایک بہت مضبوط ذہن تمام جسمانی مشکلات کو عبور کر کے خدا کی پہچان حاصل کر سکتا ہے۔ بہت سے اولیاء نے بیماری کو نظر انداز کیا اور اپنی الہی جستجو میں کامیاب ہوئے۔ سینٹ فرانسس آف اسیسی، شدید بیماریوں میں مبتلا، دوسروں کو شفا بخشی اور یہاں تک کہ مردوں کو زندہ کیا۔

میں ایک ہندوستانی بزرگ کو جانتا تھا، جس کا آدھا جسم کبھی زخموں سے بھر گیا تھا۔ ان کی ذیابیطس کی حالت اتنی شدید تھی کہ عام حالات میں وہ ایک وقت میں پندرہ منٹ سے زیادہ خاموش نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ لیکن اس کی روحانی خواہش ناقابل شکست تھی۔ "خداوند،" اس نے دعا کی، "کیا آپ اندر آئیں گے؟ میرا ٹوٹا ہوا مندر؟" وصیت کے مسلسل حکم کے ساتھ، سنت آہستہ آہستہ روزانہ بیٹھنے کے قابل ہو گیا مسلسل اٹھارہ گھنٹے تک کمل کی کرنسی میں، پرجوش ٹرانس میں مگن۔

"اور،" اس نے مجھے بتایا، "تین سال کے اختتام پر، میں نے اپنی بکھری ہوئی شکل میں لامحدود روشنی کو چمکتا ہوا پایا۔ خوشی کی شان میں مگن، میں جسم کو بھول گیا۔"

شفا یابی کا ایک تاریخی واقعہ ہندوستان میں مغل سلطنت کے بانی بادشاہ بابر (1483-1530) سے متعلق ہے۔ ان کا بیٹا شہزادہ ہمایوں شدید بیمار تھا۔ باپ نے غمگین عزم کے ساتھ دعا کی کہ وہ بیماری حاصل کر لے، اور اس کا بیٹا بچ جائے۔ تمام معالجوں کے امید چھوڑنے کے بعد، ہمایوں صحت یاب ہو گیا۔ بابر فوراً بیمار ہو گیا اور اسی بیماری سے مر گیا جس نے اس کے بیٹے کو مارا تھا۔ ہمایوں بابر کے بعد ہندوستان کا شہنشاہ بنا۔

بہت سے لوگ تصور کرتے ہیں کہ ہر روحانی آقا کے پاس سینڈو کی صحت اور طاقت ہوتی ہے، یا ہونی چاہیے۔ دی مفروضہ ہے بے بنیاد اے بیمار جسم کرتا ہے نہیں اشارہ کریں کہ a گرو ہے نہیں میں چھو

الہی طاقتوں کے ساتھ، زندگی بھر کی صحت کے علاوہ کوئی اور چیز لازمی طور پر اندرونی روشنی کی نشاندہی کرتی ہے۔ جسمانی جسم کی حالت، دوسرے لفظوں میں، بجا طور پر کسی مالک کا امتحان نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کی امتیازی قابلیت کو اس کے اپنے دائرے، روحانی میں تلاش کرنا چاہیے۔

مغرب میں متلاشی بہت سے متلاشی غلطی سے سوچتے ہیں کہ مابعدالطبیعات پر فصیح مقرر یا مصنف کو ماسٹر ہونا چاہیے۔ تاہم، رشیوں نے اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ ماسٹر کا تیزابی ٹیسٹ ایک آدمی کی اپنی مرضی سے سانس لینے کی حالت میں داخل ہونے کی صلاحیت ہے، اور نربیکلپا کی غیر منقطع سمادھی کو برقرار رکھنا ہے ۔ 5-21 صرف ان کامیابیوں سے ہی ایک انسان یہ ثابت کر سکتا ہے کہ اس نے مایا یا دوہری کائناتی فریب میں "مہارت" حاصل کر لی ہے۔ وہ اکیلا ہی احساس کی گہرائیوں سے کہہ سکتا ہے: " ایکم بیٹھا ،" - "صرف ایک موجود ہے۔"

" وید اعلان کرتے ہیں کہ جاہل آدمی جو انفرادی روح اور سپریم نفس کے درمیان معمولی فرق کرنے پر راضی رہتا ہے وہ خطرے سے دوچار ہے،" شنکرا نے لکھا ہے۔ "جہاں جہالت کی وجہ سے دوہرا پن ہوتا ہے، وہاں انسان ہر چیز کو نفس سے الگ دیکھتا ہے، جب ہر چیز کو خودی کے طور پر دیکھا جاتا ہے، تو نفس کے علاوہ کوئی ایٹم بھی نہیں ہوتا۔

"جیسے جلد ہی کہ طور پر دی علم کی دی حقیقت ہے ابھرا، اوپر، وہاں کر سکتے ہیں ہونا نہیں پھل کی ماضی اعمال جسم کی بے حقیقت ہونے کی وجہ سے اس طرح تجربہ کیا جائے جس طرح بیدار ہونے کے بعد کوئی خواب نہیں ہوتا۔"

صرف عظیم گرو ہی شاگردوں کے کرما کو سنبھال سکتے ہیں۔ سری یکتیشور کو کشمیر میں اس وقت تک تکلیف نہیں پہنچتی جب تک کہ اسے اپنے اندر موجود روح سے اپنے شاگردوں کی اس عجیب و غریب طریقے سے مدد کرنے کی اجازت نہ ملتی۔ میرے خدا سے چلنے والے آقا کے مقابلے میں بہت کم اولیاء اللہ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے حکمت سے زیادہ حساس تھے۔

جب میں مہم جوئی a چند الفاظ کی ہمدردی ختم اس کا کمزور شکل، میرا گرو کہا خوشی سے:

گنجی (انڈر شرٹس) پہننے کے قابل ہوں جو میں نے برسوں سے نہیں پہنی!"

ماسٹر کی خوشگوار ہنسی سن کر مجھے سینٹ فرانسس ڈی سیلز کے الفاظ یاد آگئے: "ایک سنت جو اداس ہے وہ اداس سنت ہے!"

21-1

: یہ ہے a نشان کی بے عزتی، میں بھارت، کو دھواں میں دی موجودگی کی ایک کی

بزرگ اور اعلی افسران 21-2: مشرقی طیارے کا درخت۔

21-3 : بہت سے عیسائی اولیاء، بشمول تھریس نیومن (دیکھیں باب 39) ہیں واقف کے ساتھ دی مابعد الطبیعاتی منتقلی بیماری کی .

21-4 : مسیح کہا، صرف پہلے وہ تھا قیادت دور کو ہونا مصلوب: "سوچ لو تم کہ میں نہیں کر سکتے اب دعا کو میرا باپ، اور وہ کرے گا فی الحال دینا میں مزید سے بارہ لشکر کی فرشتے لیکن کس طرح پھر کرے گا دی صحیفے ہونا پورا ہوا، کہ اس طرح یہ ہونا چاہیے؟"- میتھیو 26:53-54۔

21-5 : دیکھیں ابواب 26 ، 43 نوٹ .

باب: 22

دی دل کی اے پتھر تصویر

"ایک وفادار ہندو بیوی کے طور پر، میں اپنے شوہر سے شکایت نہیں کرنا چاہتی۔ لیکن میں اسے اپنے مادہ پرستانہ خیالات سے ہٹتے ہوئے دیکھنا چاہتی ہوں۔ وہ میرے مراقبے کے کمرے میں سنتوں کی تصویروں کا مذاق اڑانے میں خوش ہوتا ہے۔
پیارے بھائی میں ہے گہرا ایمان کہ آپ کر سکتے ہیں مدد اسے ہ مرضی تم؟"

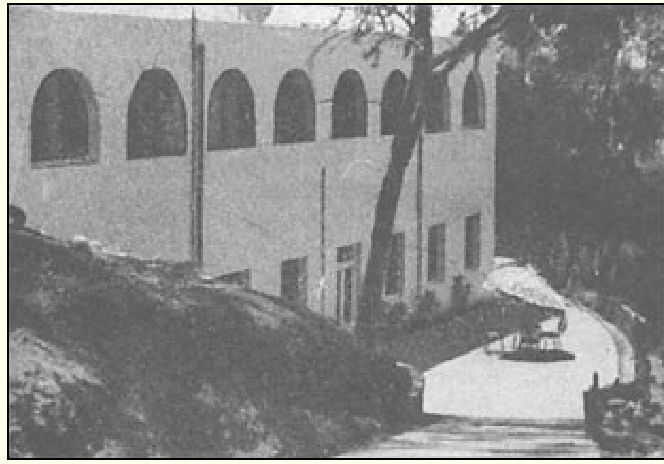
میری سب سے بڑی بہن روما نے میری طرف غور سے دیکھا۔ میں گریش ودیا رتنا لین پر واقع اس کے کلکتے کے گھر پر ایک مختصر دورے کر رہا تھا۔ اس کی التجا نے مجھے چھو لیا، کیونکہ اس نے میری ابتدائی زندگی پر گہرا روحانی اثر ڈالا تھا، اور والدہ کی موت سے خاندانی حلقے میں جو خلا پیدا ہوا تھا اسے پر کرنے کی محبت سے کوشش کی تھی۔

"پیاری بہن، یقیناً میں جو بھی کر سکتا ہوں وہ کروں گا۔" میں مسکرایا، اس کے چہرے پر صاف نظر آنے والی اداسی کو اٹھانے کے لیے بے چین تھا، اس کے معمول کے پرسکون اور خوش گوار تاثرات کے برعکس۔

روما اور میں رہنمائی کے لیے خاموش دعا میں کچھ دیر بیٹھ گئے۔ ایک سال پہلے، میری بہن نے مجھ سے اسے کریا یوگا شروع کرنے کے لیے کہا تھا ، جس میں وہ قابل ذکر ترقی کر رہی تھی۔

ایک الہام نے مجھے پکڑ لیا۔ "کل،" میں نے کہا، "میں دکشنیشور مندر جا رہا ہوں۔ براہِ کرم میر ساتھ چلیں، اور اپنے شوہر کو ہمارے ساتھ آنے کے لیے راضی کریں۔ مجھے لگتا ہے کہ اس مقدس مقام کی ہلچل میں، الہی ماں اس کے دل کو چھو لے گی۔ لیکن اس کے جانے کی خواہش میں ہمارا اعتراض ظاہر نہ کریں۔"

بہن نے امید سے اتفاق کیا۔ اگلی صبح بہت جلدی میں روما اور اس کے شوہر کو دیکھ کر خوش ہوا۔ تھے میں تیاری کے لیے دی سفر جیسا کہ ہمارے یکنی گاڑی ہلچل ساتھ اوپری سرکلر روڈ کی طرف دکشینیشور، میرا بہنوئی، ستیش چندر بوس، دل لگی خود ماضی، حال اور مستقبل کے روحانی گرو کا مذاق اڑا کرتے میں نے دیکھا کہ روما خاموشی سے رو رہی تھی۔



خود شناسی چرچ کی تمام مذاہب، سان ڈیاگو، کیلیفورنیا



میں کھڑے ہو جاؤ کے ساتھ میرا دو بہنیں روما (میں بائیں) اور نلنی



میرا بہن اما، کے طور پر a نوجوان لڑکی

"بہن، خوش ہو جاؤ!" میں نے سرگوشی کی۔ "اپنے شوہر کو یہ یقین کرنے کا اطمینان نہ دیں کہ ہم اس کے طنز کو سنجیدگی سے لیتے ہیں۔"

"مکنڈا، تم بیکار ہمبگس کی تعریف کیسے کر سکتے ہو؟" ستیش کہہ رہا تھا۔ "سادھو کی شکل بہت ہی گھناؤنی ہوتی ہے۔ وہ یا تو کنکال کی طرح پتلا ہوتا ہے، یا ہاتھی جیسا ناپاک موٹا ہوتا ہے!"

میں نے ہنستے ہوئے کہا۔ میرا نیک فطرت ردعمل ستیش کو پریشان کن تھا۔ وہ اداس خاموشی میں ریٹائر ہوا۔ جیسے ہی ہماری ٹیکسی دکشنیشور کے میدان میں داخل ہوئی، وہ طنزیہ انداز میں مسکرایا۔

"یہ گھومنے پھرنے، میں فرض کرو ہے a سکیم کو اصلاح میں؟"

جب میں جواب دیئے بغیر پیچھے ہٹ گیا تو اس نے میرا بازو پکڑ لیا۔ "ینگ مسٹر مونک،" اس نے کہا، "ہمارے دوپہر کے کھانے کے لیے مندر کے حکام کے ساتھ مناسب انتظامات کرنا نہ بھولیں۔"

"میں ابھی مراقبہ کرنے جا رہا ہوں۔ اپنے لنچ کی فکر نہ کرو" میں نے سختی سے جواب دیا۔ "الہی ماں اس کی دیکھ بھال کرے گی۔"

"میں الہی ماں پر بھروسہ نہیں کرتا کہ وہ میرے لیے ایک کام بھی کریں۔ لیکن میں آپ کو اپنے کھانے کا ذمہ دار ٹھہراتا ہوں۔" ستیش کے لہجے دھمکی آمیز تھے۔

میں اکیلے کالونیڈ ہال کی طرف بڑھا جو کالی کے بڑے مندر، یا فطرت مـادر کے سـامنے ہے۔ سـتونوں میں سے ایک کے قریب سایہ دار جگہ کا انتخاب کرتے ہوئے، میں نے اپنے جسم کو کمـل کی کرنسـی میں تـرتیب دیا۔ اگرچہ ابھی سات بجے کے قریب ہی تھے، صبح کا سورج جلد ہی ظالم ہو جائے گا۔

جب میں عقیدت سے داخل ہوا تو دنیا پیچھے ہٹ گئی۔ میرا ذہن دیوی کالی پر مرکوز تھا، جس کی تصویر دکشینیشور میں عظیم آقا سری کی طرف سے خاص عبادت تھی۔ رام کرشن پرمہنسا۔ میں جواب کو اس کا پریشان مطالبات دی پتھر تصویر کی یہ بہت

مندر تھا اکثر لیا a زندہ فارم اور بات چیت کی کے ساتھ اسے

"پتھردار دل کے ساتھ خاموش ماں،" میں نے دعا کی، "آپ اپنے پیارے عقیدت مند رام کرشن کی فرمائش پر زندگی سے معمور ہو گئیں؛ آپ اپنے اس تڑپتے بیٹے کی آہوں پر بھی کیوں توجہ نہیں دیتے؟"

میرے خواہشمند جوش میں بے پناہ اضافہ ہوا، اس کے ساتھ ایک الہی سکون بھی تھا۔ پھر بھی، جب پانچ گھنٹے گزر چکے تھے، اور دیوی جس کا میں باطن میں تصور کر رہا تھا، اس نے کوئی جواب نہیں دیا، میں قدرے مایوس ہوا۔ بعض اوقات دعاؤں کی تکمیل میں تاخیر کرنا خدا کی طرف سے ایک امتحان ہوتا ہے۔ لیکن آخرکار وہ مستقل عقیدت مند کے سامنے ظاہر ہوتا ہے جس شکل میں بھی وہ عزیز رکھتا ہے۔ ایک متقی عیسائی یسوع کو دیکھتا ہے؛ ایک ہندو کرشنا، یا دیوی کالی، یا پھیلتی ہوئی روشنی کو دیکھتا ہے اگر اس کی عبادت غیر ذاتی موڑ لیتی ہے۔

ہچکچاتے ہوئے میں نے آنکھیں کھولیں، اور دیکھا کہ مندر کے دروازے ایک پجاری نے دوپہر کے وقت کے رواج کے مطابق بند کیے ہوئے تھے۔ میں کھلے، چھت والے ہال کے نیچے اپنی ویران نشست سے اٹھا اور صحن میں قدم رکھا۔ اس کا پتھر کا فرش دوپہر کی دھوپ میں جھلس رہا تھا۔ میرے ننگے پاؤں درد سے جل گئے تھے۔

"الٰہی ماں،" میں نے خاموشی سے کہا، "آپ میرے پاس خواب میں نہیں آئیں، اور اب آپ بند دروازوں کے پیچھے مندر میں چھپی ہوئی ہیں۔ میں آج اپنی بھابھی کی طرف سے آپ سے خصوصی دعا کرنا چاہتا تھا۔"

میری باطنی درخواست کو فوراً تسلیم کر لیا گیا۔ سب سے پہلے، ایک خوشگوار سردی کی لہر میری پیٹھ پر اور میرے پیروں کے نیچے اتری، تمام تکلیفوں کو دور کر دیا۔ تب، میری حیرت کی وجہ سے، مندر بہت بڑا ہو گیا۔ اس کا بڑا دروازہ دھیرے دھیرے کھلا، جس سے دیوی کالی کی پتھر کی شکل ظاہر ہوئی۔ آہستہ آہستہ یہ ایک جاندار شکل میں بدل گیا، مسکراتے ہوئے سلام میں سر ہلا کر، مجھے ناقابل بیان خوشی سے سنسنی خیز بنا دیا۔ گویا کسی صوفیانہ سرنج سے سانس میرے پھیپھڑوں سے نکل گئی تھی۔ میرا جسم بہت ساکن ہو گیا، اگرچہ غیر فعال نہیں تھا۔

اس کے بعد شعور کی ایک پرجوش توسیع ہوئی۔ میں اپنے بائیں طرف دریائے گنگا کے اوپر کئی میل تک اور مندر سے آگے دکشینیشور کے پورے علاقے میں صاف دیکھ سکتا تھا۔ تمام عمارتوں کی دیواریں شفاف چمک رہی تھیں۔ ان کے ذریعے میں نے لوگوں کو دور دراز ایکڑ پر پیدل چلتے ہوئے دیکھا۔

اگرچہ میں سانس لینے میں دشواری کا شکار تھا اور میرا جسم عجیب پرسکون حالت میں تھا، پھر بھی میں اپنے ہاتھ پاؤں آزادانہ طور پر حرکت کرنے کے قابل تھا۔ کئی منٹ تک میں نے آنکھیں بند کرنے اور کھولنے کا تجربہ کیا۔ کسی بھی ریاست میں میں نے واضح طور پر پورا دکشنیشور پینورما دیکھا۔

روحانی نظر، ایکس رے کی طرح، تمام مادے میں گھس جاتی ہے۔ الہی آنکھ ہر جگہ مرکز ہے، فریم کہیں نہیں ہے۔ دھوپ والے صحن میں کھڑے ہو کر مجھے نئے سرے سے احساس ہوا کہ جب انسان خدا کا ایک پرجوش بچہ بننا چھوڑ دیتا ہے، حقیقتاً ایک جسمانی دنیا میں مگن، بلبلے کی طرح بے بنیاد خواب، وہ اپنے ابدی دائروں کا دوبارہ وارث ہوتا ہے۔ اگر "فرار پرستی" انسان کی ضرورت ہے، اس کی تنگ شخصیت میں تنگ ہے، تو کیا کوئی فرار ہمہ گیریت کی عظمت سے موازنہ کر سکتا ہے؟

میں میرا مقدس تجربہ پر دکشینیشور، دی صرف غیر معمولی طور پر- بڑھا ہوا اشیاء تھے دی

مندر اور دیوی کی شکلے باقی سب کچھ اپنے معمول کے طول و عرض میں ظاہر ہوا، اگرچہ ہر ایک تھا منسلک میں a ہالو کی مدھر ہلکا سفید، نیلا اور پیسٹل اندردخش رنگت میرا جسم لگ رہا تھا کو ہونا کی آسمانی مادے تیار کو چھوڑنا مکمل طور پر ہوش کی میرا مادی ماحول میں، میں اپنے اردگرد دیکھ رہا تھا اور خوشگوار نظارے کے تسلسل میں خلل ڈالے بغیر چند قدم اٹھا رہا تھا۔

مندر کی دیواروں کے پیچھے مجھے اچانک اپنے بہنوئی کی جھلک نظر آئی جب وہ ایک مقدس بیل کے درخت کی کانٹے دار شاخوں کے نیچے بیٹھا تھا۔ میں آسانی سے اس کے خیالات کا اندازہ لگا سکتا تھا۔ دکشنیشور کے مقدس اثر کے تحت کسی حد تک بلند ہوا، اس کے ذہن میں ابھی تک میرے بارے میں غیر مہذب خیالات موجود تھے۔ میں براہ راست دیوی کی مہربان شکل کی طرف متوجہ ہوا۔

"الہی ماں،" میں نے دعا کی، "کیا آپ میری بہن کے شوہر کو روحانی طور پر تبدیل نہیں

کریں گی؟" خوبصورت شخصیت، اب تک خاموش، آخر میں بولی: "تمہاری خواہش پوری

ہوگئی!"

میں نے خوشی سے ستیش کی طرف دیکھا۔ گویا فطری طور پر معلوم ہوا کہ کوئی روحانی طاقت کام کر رہی ہے، وہ ناراضگی سے زمین پر اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا۔ میں نے اسے مندر کے پیچھے بھاگتے دیکھا۔ وہ مٹھی ہلاتے ہوئے میرے قریب آیا۔

سب کو گلے لگانے والی بینائی غائب ہوگئی۔ اب میں شاندار دیوی کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ بلند مندر کو اس کے عام سائز میں، اس کی شفافیت کو کم کر دیا گیا تھا۔ میرا جسم ایک بار پھر سورج کی تیز شعاعوں کی زد میں آ گیا۔ میں چھلانگ لگا کر ستون والے ہال کی پناہ میں پہنچا، جہاں ستیش نے غصے سے میرا تعاقب کیا۔ میں نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ایک بج رہا تھا۔ الہی نظارہ ایک گھنٹے جاری رہا تھا۔

میری بھابھی نے جھنجھلا کر کہا، "تم وہاں چھ گھنٹے سے ٹانگیں باندھے بیٹھے ہو، میں بار بار تمہیں دیکھتا رہا ہوں، میرا کھانا کہاں ہے؟ اب مندر بند ہے، تم حکام کو اطلاع دینے میں ناکام رہے، ہم دوپہر کے کھانے کے بغیر رہ گئے!"

میں نے دیوی کی موجودگی میں جو سربلندی محسوس کی تھی وہ اب بھی میرے دل میں متحرک تھی۔ میں یہ کہنے کے لیے حوصلہ افزائی کر رہا تھا، "الہی ماں ہمیں کھانا کھلائے گی!"

ستیش غصے سے اپنے پاس تھا۔ "ایک بار اور سب کے لیے،" اس نے چیخ کر کہا، "میں آپ کی الہی ماں کو بغیر پیشگی انتظامات کے یہاں کھانا دیتے ہوئے دیکھنا چاہوں گا!"

اس کا الفاظ تھے مشکل سے بولا جب a مندر پادری عبور دی صحن اور شمولیت اختیار کی ہم

"بیٹا،" اس نے مجھے مخاطب کیا، "میں مراقبے کے اوقات میں آپ کے چہرے کو سکون سے چمکتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ میں نے آج صبح آپ کی پارٹی کی آمد کو دیکھا، اور آپ کے دوپہر کے کھانے کے لیے کافی کھانا ایک طرف رکھنے کی خواہش محسوس کی۔ جو لوگ پہلے سے درخواست نہیں کرتے ہیں انہیں کھانا کھلانا مندر کے قوانین کے خلاف ہے، لیکن میں نے آپ کے لیے ایک استثناء کیا ہے۔"

میں نے اس کا شکریہ ادا کیا، اور سیدھا ستیش کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس نے جذبات سے بھڑک کر خاموش توبہ میں نظریں نیچی کر لیں۔ جب ہمیں ایک شاندار کھانا پیش کیا گیا جس میں سیزن سے

باہر کے آم شامل تھے، میں نے دیکھا کہ میری بھابھی کی بھوک بہت کم تھی۔ وہ سوچ کے سمندر میں ڈوبتا ہوا حیران تھا۔ کلکتہ واپسی کے سفر پر ستیش نے نرم لہجے میں کہا۔

کبھی کبھار میری طرف التجا سے دیکھتا تھا۔ لیکن اس نے اس لمحے کے بعد ایک لفظ بھی نہیں بولا جب پجاری ہمیں لنچ پر مدعو کرنے کے لیے نمودار ہوئے، گویا ستیش کے چیلنج کا سیدھا جواب دیا ہو۔

دی مندرجہ ذیل دوپہر میں دورہ کیا میرا بہن پر اس کا گھر وہ سلام کیا میں پیار سے "پیارے

بھائی،" وہ روئی، "کیا معجزہ ہے! کل شام میرے شوہر میرے سامنے کھل کر روئے۔

"'پیاری دیوی ،' [1-22] انہوں نے کہا، 'میں اظہار سے باہر خوش ہوں کہ آپ کے بھائی کی اس اصلاحی اسکیم نے ایک تبدیلی کی ہے۔ میں آپ کی ہر غلطی کو ختم کرنے جا رہا ہوں۔ آج رات سے ہم اپنے بڑے بیڈروم کو صرف عبادت گاہ کے طور پر استعمال کریں گے۔ آپ کا چھوٹا مراقبہ کمرہ ہمارے سونے کے کوارٹرز میں تبدیل ہو جائیں گے۔ مجھے دلی طور پر افسوس ہے کہ میں نے آپ کا مذاق اڑایا ہے۔ بھائی میں جس شرمناک طریقے سے کام کر رہا ہوں، اس کے لیے میں مکندا سے بات نہ کر کے اپنے آپ کو سزا دوں گا جب تک کہ میں روحانی راہ میں ترقی نہیں کر لیتا۔ میں اب سے الہی ماں کی گہرائیوں سے تلاش کروں گا۔ کسی دن میں اسے ضرور ڈھونڈوں گا!''

برسوں بعد میں دہلی میں اپنے بہنوئی سے ملنے گیا۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ اس کے پاس ہے۔ خود شناسی میں بہت ترقی یافتہ، اور الہی ماں کے وژن سے نوازا گیا تھا۔ اس کے ساتھ اپنے قیام کے دوران، میں نے دیکھا کہ ستیش نے ہر رات کا زیادہ تر حصہ خفیہ طور پر الہی مراقبہ میں گزارا، حالانکہ وہ ایک سنگین بیماری میں مبتلا تھا، اور دن میں مصروف رہتا تھا۔ اس کا دفتر

میرے دل میں خیال آیا کہ میری بھابھی کی عمر زیادہ نہیں ہو گی۔ روما نے میرا دماغ پڑھ لیا ہوگا۔

"پیارے بھائی،" اس نے کہا، "میں خیریت سے ہوں، اور میرا شوہر بیمار ہے۔ اس کے باوجود، میں چاہتی ہوں کہ آپ جان لیں کہ، ایک عقیدت مند ہندو بیوی کے طور پر، میں مرنے والی پہلی مرنے والی ہوں گی۔ [2-22] مجھے گزرنے میں ابھی زیادہ وقت نہیں لگے گا۔"

اس کے ناپاک الفاظ پر حیران رہ گیا، میں نے ابھی تک ان کی سچائی کو محسوس کیا۔ میں امریکہ میں تھا جب میری بہن کا انتقال ہوا، اس کی پیشین گوئی کے تقریباً ایک سال بعد۔ میرے سب سے چھوٹے بھائی بشنو نے بعد میں مجھے تفصیلات بتائیں۔

بشنو نے مجھے بتایا، ’’روما اور ستیش اس کی موت کے وقت کلکتہ میں تھے۔ "اس صبح اس نے اپنے آپ کو دلہن کے لباس میں ملبوس کیا۔

''کیوں؟ یہ خصوصی کاسٹیوم؟' ستیش دریافت کیا

روما نے جواب دیا "'یہ زمین پر آپ کی خدمت کا میرا آخری دن ہے۔' تھوڑی دیر بعد اسے دل کا دورہ پڑا۔ جب اس کا بیٹا مدد کے لیے باہر نکل رہا تھا، اس نے کہا:

’’بیٹا مجھے چھوڑ کر مت جانا، کوئی فائدہ نہیں، ڈاکٹر کے آنے سے پہلے میں چلا جاؤں گا۔‘‘ دس منٹ بعد، اپنے شوہر کے قدم احترام سے تھامے، روما ہوش میں، خوشی اور تکلیف کے بغیر اپنا جسم چھوڑ گئی۔

"ستیش بن گیا بہت الگ کے بعد اس کا بیوی کی موت" بشنو جاری رکھا "ایک دن وہ اور میں تھے

تلاش پر a بڑا مسکراتے ہوئے تصویر کی روما

"'تم کیوں مسکراتے ہو؟' ستیش نے اچانک کہا، 'تمہیں لگتا ہے کہ تم میرے سامنے جانے کا انتظام کر رہے ہو، میں یہ ثابت کر دوں گا کہ تم مجھ سے زیادہ دور نہیں رہ سکتے۔'

"اگرچہ اس وقت ستیش اپنی بیماری سے مکمل طور پر صحت یاب ہو چکے تھے، اور بہترین صحت سے لطف اندوز ہو رہے تھے، لیکن تصویر سے پہلے اپنے عجیب و غریب تبصرے کے فوراً بعد وہ بغیر کسی وجہ کے مر گیا۔"

اس طرح میری پیاری سب سے بڑی بہن روما اور اس کے شوہر ستیش کو پیشن گوئی سے گزرا جو دکشینیشور میں ایک عام دنیا دار آدمی سے خاموش سنت میں بدل گیا۔

22-1 : دیوی۔

22-2 : دی ہندو بیوی یقین رکھتا ہے یہ ہے a نشان کی روحانی ترقی اگر وہ مر جاتا ہے پہلے اس کا شوہر، کے طور پر a ثبوت کی اس کا اس کی وفادار خدمت، یا "جواب میں مرنا۔"

باب: 23

میں وصول کریں۔ میرا یونیورسٹی ڈگری

"آپ فلسفہ میں اپنی نصابی کتابوں کے اسائنمنٹس کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ امتحانات سے گزرنے کے لیے ایک غیر محنتی 'تجارت' پر انحصار کر رہے ہیں۔ لیکن جب تک آپ خود کو زیادہ علمی انداز میں لاگو نہیں کرتے، میں اس بات کو دیکھوں گا کہ آپ یہ کورس پاس نہ کر لیں۔"

سیرام پور کالج کے پروفیسر ڈی سی گھوشال مجھ سے سختی سے مخاطب تھے۔ اگر میں اس کا آخری تحریری کلاس روم ٹیسٹ پاس کرنے میں ناکام رہا تو میں حتمی امتحانات دینے کے لیے نااہل ہو جاؤں گا۔ یہ کلکتہ یونیورسٹی کی فیکلٹی کی طرف سے تیار کیے گئے ہیں، جس میں سیرام پور کالج کو اس سے منسلک شاخوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہندوستانی یونیورسٹیوں میں ایک طالب علم جو اے بی فائنل میں ایک مضمون میں ناکام ہوتا ہے۔ اگلے سال اس کے تمام مضامین میں نئے سرے سے امتحان لیا جانا چاہیے۔

سیرام پور کالج میں میرے انسٹرکٹر عام طور پر میرے ساتھ نرمی سے پیش آتے تھے، نہ کہ دل لگی رواداری سے۔ "مکنڈا مذہب کے نشے میں تھوڑا زیادہ ہے۔" اس طرح میرا خلاصہ کرتے ہوئے، انہوں نے حکمت سے مجھے کلاس روم کے سوالات کے جوابات دینے کی شرمندگی سے بچایا۔ انہوں نے مجھے AB امیدواروں کی فہرست سے نکالنے کے لیے حتمی تحریری امتحانات پر بھروسہ کیا۔ میرے ساتھی طالب علموں نے جو فیصلہ دیا اس کا اظہار میرے لیے ان کے عرفی نام سے کیا گیا تھا- "پاگل مانک۔"

میں نے پروفیسر گھوشال کی طرف سے فلسفے میں ناکامی کی دھمکی کو رد کرنے کے لیے ایک ہوشیار قدم اٹھایا۔ جب فائنل ٹیسٹ کے نتائج کا اعلان عام ہونے والا تھا تو میں نے ایک ہم جماعت سے پوچھا پروفیسر کے مطالعے میں میرے ساتھ چلیں۔

میں نے اپنے ساتھی سے کہا، "تم ساتھ آؤ، مجھے گواہ چاہیے۔ "اگر میں انسٹرکٹر کو پیچھے چھوڑنے میں کامیاب نہیں ہوا تو مجھے بہت مایوسی ہوگی۔"

پروفیسر گھوشال ہلا کر رکھ دیا اس کا سر کے بعد میں تھا دریافت کیا کیا درجے بندی وہ تھا دیا میرا کاغذ

"تم گزرنے والوں میں سے نہیں ہو" اس نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ اس نے اپنی میز پر ایک بڑے ڈھیر سے شکار کیا۔ "آپ کا پرچہ یہاں بالکل بھی نہیں ہے؛ آپ امتحان میں غیر حاضری کی وجہ سے، کسی بھی صورت میں فیل ہو گئے ہیں۔"

میں قہقہہ لگایا "جناب، میں تھا وہاں مئی میں دیکھو کے ذریعے دی اسٹیک میں خود؟"

پروفیسر نے بے بسی سے اجازت دے دی۔ مجھے جلدی سے اپنا کاغذ مل گیا، جہاں میں نے اپنے رول کال نمبر کے علاوہ کوئی بھی شناختی نشان احتیاط سے چھوڑ دیا تھا۔ میرے نام کے "سرخ جھنڈے" سے بے خبر، انسٹرکٹر نے میرے جوابات کو اعلیٰ درجہ دیا حالانکہ وہ نصابی کتابوں کے حوالے سے بے نقاب تھے۔ 1-23

میری چال کو دیکھ کر اب وہ گرج کر بولا، "سیر ڈھٹائی قسمت!" انہوں نے امید ظاہر کی، "آپ کو اے بی فائنل میں ناکام ہونا یقینی ہے۔"

اپنے دوسرے مضامین کے ٹیسٹوں کے لیے، میں نے کچھ کوچنگ حاصل کی، خاص طور پر اپنے عزیز دوست اور کزن، پربھاس چندر گھوس، 2-23 سے میرے چچا ساردا کا بیٹا۔ میں اپنے تمام آخری امتحانات میں تکلیف دہ لیکن کامیابی کے ساتھ- سب سے کم ممکنہ پاسنگ نمبروں کے ساتھ لڑکھڑا گیا۔

اب، کالج کے چار سال بعد، میں اے بی کے امتحانات میں بیٹھنے کا اہل تھا۔ بہر حال، میں نے شاید ہی اپنے آپ کو اس استحقاق سے فائدہ اٹھانے کی توقع کی تھی۔ سیرام پور کالج کا فائنل ان سخت مقابلوں کے مقابلے بچوں کا کھیل تھا جسے کلکتہ یونیورسٹی نے اے بی ڈگری کے لیے مقرر کیا تھا۔ سری یکتیشور کے میرے تقریباً روزانہ کے دوروں نے مجھے کالج کے ہالوں میں داخل ہونے کے لیے بہت کم وقت دیا تھا۔ وہاں یہ میری غیر موجودگی کے بجائے میری موجودگی تھی جس نے میرے ہم جماعتوں سے حیرت کے انزال کو جنم دیا!

میرا حسب معمول صبح ساڑھے نو بجے سائیکل پر نکلنا تھا۔ ایک ہاتھ میں میں اپنے گرو کے لیے نذرانے لے کر جاؤں گا - اپنے پنتھی بورڈنگ ہاؤس کے باغ سے چند پھول ۔ مجھے پیار سے سلام کرتے ہوئے، ماسٹر مجھے دوپہر کے کھانے پر مدعو کرتے۔ میں نے ہمیشہ بے تکلفی کے ساتھ قبول کر لیا، اس دن کے لیے کالج کی سوچ کو ختم کر کے خوشی ہوئی۔ سری یکتیشور کے ساتھ گھنٹوں کے بعد، ان کی بے مثال حکمت کے بہاؤ کو سن کر، یا آشرم کے فرائض میں مدد کرنے کے بعد، میں ہچکچاتے ہوئے آدھی رات کو پنتھی کے لیے روانہ ہو جاتا ۔ کبھی کبھار میں ساری رات اپنے گرو کے پاس رہا، اس قدر خوشی سے ان کی گفتگو میں مگن رہتا کہ اندھیرا کب صبح میں بدل جاتا۔

ایک رات تقریباً گیارہ بجے، جب میں اپنے جوتے 3-23 پر لگا رہا تھا۔ بورڈنگ ہاؤس کی سواری کی تیاری میں، ماسٹر نے مجھ سے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"آپ کے اے بی کے امتحانات کب شروع ہوں گے؟"

"اس سے پانچ دن، جناب۔"

"میں امید آپ ہیں میں تیاری کے لیے انہیں."

الارم کے ساتھ بدلتے ہوئے، میں نے ایک جوتا ہوا میں تھام لیا۔ "جناب،" میں نے احتجاج کیا، "آپ کو معلوم ہے کہ میرے دن پروفیسروں کے ساتھ نہیں بلکہ آپ کے ساتھ کیسے گزرے ہیں۔ میں ان مشکل فائنلز میں شرکت کر کے مذاق کیسے کر سکتا ہوں؟"

سری یکتیشور کی نظریں میری طرف گھوم گئیں۔ "آپ کو ضرور پیش ہونا چاہیے۔" اس کے لہجے میں سرد مہری تھی۔ "ہمیں آپ کے والد اور دیگر رشتے داروں کو آشرم کی زندگی کے لیے آپ کی ترجیحات پر تنقید کرنے کا سبب نہیں بنانا چاہیے۔ بس مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ امتحانات کے لیے حاضر ہوں گے؛ ان کے بہترین طریقے سے جواب دیں۔"

بے قابو آنسو میرے چہرے پر بہہ رہے تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ ماسٹر کا حکم غیر معقول تھا، اور یہ کہ اس کی دلچسپی، کم از کم، تاخیر سے تھی۔

"اگر آپ چاہیں تو میں حاضر ہو جاؤں گا۔" میں نے سسکیوں کے درمیان کہا۔ "لیکن مناسب تیاری کے لیے وقت نہیں بچا۔" میری سانسوں کے نیچے میں نے بڑبڑایا، "میں سوالوں کے جواب میں آپ کی تعلیمات سے اوراق بھروں گا!"

جب میں اگلے دن اپنے معمول کے وقت حرم میں داخل ہوا تو میں نے اپنا گلدستہ ایک خاص سوگوار سنجیدگی کے ساتھ پیش کیا۔ شری یکتیشور میری بے بسی پر ہنس پڑے۔

"مکنڈا، کیا رب نے تمہیں کبھی امتحان میں یا کہیں اور فیل کیا ہے؟" ''نہیں سر۔''

میں نے گرمجوشی سے جواب دیا۔ شکر گزار یادیں ایک زندہ کرنے والے سیلاب میں آ

گئیں۔

"کاہلی نہیں بلکہ خدا کے لیے جلنے والے جوش نے آپ کو کالج کے اعزاز حاصل کرنے سے روک دیا ہے"، میرے گرو نے شفقت سے کہا۔ خاموشی کے بعد، اُس نے حوالہ دیا، ''پہلے خُدا کی بادشاہی اور اُس کی راستبازی کو تلاش کرو، اور یہ سب چیزیں تمہیں مل جائیں گی۔'' 4-23

ہزارویں بار، میں نے ماسٹر کی موجودگی میں اپنا بوجھ ہلکا ہوا محسوس کیا۔ جب ہم اپنے ابتدائی دوپہر کے کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے مشورہ دیا کہ میں پنتھی میں واپس آجاؤں ۔

"کیا آپ کا دوست رومیش چندر دت اب بھی آپ کے بورڈنگ ہاؤس میں رہتا ہے؟"

"جی جناب۔"

"حاصل کرو میں چھو کے ساتھ اسے دی رب مرضی حوصلہ افزائی اسے کو مدد آپ کے ساتھ دی امتحانات۔"

"بہت اچھا جناب؛ لیکن رومیش غیر معمولی طور پر مصروف ہے۔ وہ ہماری کلاس کا عزت دار آدمی

ہے، اور دوسروں کے مقابلے میں زیادہ بھاری کورس کرتا ہے۔"

ماسٹر لہرایا ایک طرف میرا اعتراضات "رومیش مرضی تلاش کریں وقت کے لیے آپ اب جاؤ"

میں سائیکل چلا کر واپس پنتھی کی طرف گیا ۔ بورڈنگ ہاؤس کے احاطے میں سب سے پہلے جس شخص سے میری ملاقات ہوئی وہ عالم رومیش تھے۔ گویا اس کے دن کافی آزاد تھے، لیکن اس نے میری مختلف درخواست پر رضامندی ظاہر کی۔

"یقینا؛ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔" اس نے اس دوپہر کے کئی گھنٹے اور اس کے بعد کے دنوں میں مجھے میرے مختلف مضامین کی تربیت دینے میں صرف کیا۔

"مجھے یقین ہے کہ انگریزی ادب میں بہت سے سوالات چائلڈ ہیرالڈ کے راستے پر مرکوز ہوں گے،" اس نے مجھے بتایا۔ "ہمیں ایک ہی وقت میں اٹلس حاصل کرنا چاہئے۔"

میں جلدی سے اپنے چچا ساردا کے گھر پہنچا اور ایک اٹلس ادھار لیا۔ رومیش نے یورپی نقشے کو ان جگہوں پر نشان زد کیا جہاں بائرن کے رومانوی سیاح نے دورہ کیا تھا۔

اہ چند ہم جماعت تھا جمع ارد گرد کو سنو کو دی ٹیوشن "رومیش ہے مشورہ دینا آپ غلط طریقہ سے،" ان میں سے ایک نے ایک سیشن کے اختتام پر مجھ پر تبصرہ کیا۔ "عام طور پر صرف پچاس فیصد سوالات کتابوں کے بارے میں ہوتے ہیں۔ بقیہ نصف مصنفین کی زندگیوں میں شامل ہوگا۔"

اگلے دن جب میں انگلش لٹریچر کے امتحان میں بیٹھا تو سوالوں پر میری پہلی نظر نے میرے پرچے کو گیلا کرتے ہوئے تشکر کے آنسو بہائے۔ کلاس روم کا مانیٹر میری میز پر آیا اور ہمدردی سے استفسار کیا۔

"میرے گرو نے پیشین گوئی کی تھی کہ رومیش میری مدد کرے گا،" میں نے وضاحت کی۔ "دیکھو، رومیش نے جو سوالات مجھ پر لکھے ہیں وہ امتحانی پرچے پر ہیں! خوش قسمتی سے میرے لیے، بہت کم ہیں۔ اس سال انگریزی مصنفین پر سوالات، جن کی زندگیاں گہرے اسرار میں لپٹی ہوئی ہیں جہاں تک میرا تعلق ہے!"

جب میں واپس آیا تو میرا بورڈنگ ہاؤس ایک ہنگامہ خیز تھا۔ وہ لڑکے جن کا مذاق اڑایا جاتا تھا۔ رومیش کی کوچنگ کے طریقے نے مجھے حیرت سے دیکھا، تقریباً مبارکبادوں کے ساتھ مجھے بہرا کر دیا۔ امتحانات کے ہفتے کے دوران، میں نے رومیش کے ساتھ کئی گھنٹے گزارے، جس نے ایسے سوالات مرتب کیے جو اس کے خیال میں پروفیسرز کے ذریعے ترتیب دیے جائیں گے۔ روز بہ روز رومیش کے سوالات امتحانی پرچوں پر تقریباً ایک ہی شکل میں آتے تھے۔

کالج میں یہ خبر بڑے پیمانے پر پھیلائی گئی تھی کہ ایک معجزے سے مشابہ چیز واقع ہو رہی ہے، اور یہ کامیابی غیر حاضر دماغ "میڈ مونک" کے لیے ممکن دکھائی دیتی ہے۔ میں نے کیس کے حقائق کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ مقامی پروفیسر سوالات کو تبدیل کرنے میں بے بس تھے، جن کا اہتمام کلکتہ یونیورسٹی نے کیا تھا۔

انگریزی ادب کے امتحان کے بارے میں سوچتے ہوئے، ایک صبح مجھے احساس ہوا کہ میں نے ایک سنگین غلطی کی ہے۔ سوالات کے ایک حصے کو A یا B اور C یا D کے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر حصے سے ایک سوال کا جواب دینے کی بجائے میں نے گروپ I میں دونوں سوالوں کے جوابات لاپرواہی سے دیے تھے، اور گروپ II میں کچھ بھی غور کرنے میں ناکام رہا تھا۔ اس میں سب سے بہترین نمبر جو میں اسکور کر سکتا تھا۔ پیپر 33 کا ہوگا، پاسنگ مارکس 36 سے تین کم۔ میں ماسٹر کے پاس گیا اور اپنی پریشانیوں کا اظہار کیا۔

"جناب، میں نے ایک ناقابل معافی غلطی کی ہے۔ میں رومیش کے ذریعے الہی نعمتوں کا مستحق نہیں ہوں۔ میں کافی نالائق ہوں۔"

"خوش رہو، مکندا۔" سری یکتیشور کے لہجے ہلکے اور بے فکر تھے۔ اس نے آسمان کی نیلی والٹ کی طرف اشارہ کیا۔ "سورج اور چاند کے لیے خلا میں اپنی پوزیشنوں کا تبادلہ کرنا اس سے زیادہ ممکن ہے جتنا کہ آپ اپنی ڈگری حاصل کرنے میں ناکام ہو جائیں!"

میں نے ایک زیادہ پرسکون موڈ میں ہجرت کو چھوڑ دیا، حالانکہ یہ ریاضیاتی طور پر ناقابل فہم لگتا تھا میں گزر سکتا تھا۔ میں نے ایک یا دو بار خوف سے آسمان کی طرف دیکھا۔ دن کا رب اپنے روایتی مدار میں محفوظ طریقے سے لنگر انداز ہوتا دکھائی دیا!

جیسے ہی میں پنتھی میں پہنچا ، میں نے ایک ہم جماعت کا تبصرہ سنا: "مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ اس سال، پہلی بار، انگریزی ادب میں مطلوبہ پاسنگ مارکس کو کم کیا گیا ہے۔"

میں داخل ہوا دی لڑکے کا کمرے کے ساتھ اس طرح رفتار کے وہ دیکھا اوپر میں الارم میں سوال کیا اسے بے تابی سے

"لمبے بالوں والے راہب،" اس نے ہنستے ہوئے کہا، "علمی معاملات میں یہ اچانک دلچسپی کیوں؟ گیارہویں گھنٹے میں کیوں روتے ہو؟ لیکن یہ سچ ہے کہ پاسنگ مارک ابھی 33 پوائنٹس تک کم ہو گیا ہے۔"

چند خوشگوار چھلانگیں مجھے اپنے کمرے میں لے گئیں، جہاں میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اپنے الہی باپ کے ریاضیاتی کمالات کی تعریف کی۔

ہر روز میں ایک روحانی موجودگی کے شعور کے ساتھ خوش ہوتا تھا جو میں نے واضح طور پر محسوس کیا تھا کہ وہ رومیش کے ذریعے میری رہنمائی کر رہا ہے۔ بنگالی میں امتحان کے سلسلے میں ایک اہم واقعہ پیش آیا۔ رومیش، جس نے اس موضوع کو بہت کم چھو لیا تھا، ایک صبح مجھے واپس بلایا جب میں بورڈنگ ہاؤس سے امتحان ہال کی طرف جا رہا تھا۔

’’تمہارے لیے رومیش چیخ رہا ہے،‘‘ ایک ہم جماعت نے بے صبری سے مجھ سے کہا۔ "واپس مت آنا، ہمیں ہال میں دیر ہو جائے گی۔"

نظر انداز کرنا دی مشورہ، میں بھاگ گیا واپس کو دی گھر

رومیش نے مجھے بتایا، "بنگالی امتحان عام طور پر ہمارے بنگالی لڑکے آسانی سے پاس کر لیتے ہیں۔" "لیکن مجھے ابھی ایک خیال آیا ہے کہ اس سال پروفیسروں نے ہمارے قدیم ادب سے سوالات پوچھ کر طلبہ کا قتل عام کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔" اس کے بعد میرے دوست نے ایک مشہور انسان دوست ودیا ساگر کی زندگی سے مختصر طور پر دو کہانیاں بیان کیں۔

میں نے رومیش کا شکریہ ادا کیا اور جلدی سے سائیکل چلا کر کالج ہال کی طرف بڑھ گیا۔ بنگالی میں امتحانی پرچہ دو حصوں پر مشتمل ثابت ہوا۔ پہلی ہدایت یہ تھی: "ودیا ساگر کے خیراتی اداروں کی دو مثالیں لکھیں۔" جیسے ہی میں نے کاغذ پر وہ علم منتقل کیا جو میں نے حال ہی میں حاصل کیا تھا، میں نے شکریہ کے چند الفاظ کہے کہ میں نے رومیش کے آخری لمحات کے سمن پر دھیان دیا تھا۔ اگر میں بنی نوع انسان کے لیے ودیا ساگر کے احسانات سے لاعلم ہوتا (بشمول خود بھی)، میں بنگالی امتحان پاس نہیں کر سکتا تھا۔ ایک مضمون میں فیل ہونے کی صورت میں مجھے اگلے سال تمام مضامین میں نئے سرے سے امتحان دینے پر مجبور کیا جاتا۔ اس طرح کا امکان قابل نفرت تھا۔

شیٹ پر دوسری ہدایت یہ ہے: "اس شخص کی زندگی پر بنگالی میں ایک مضمون لکھیں جس نے آپ کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔" محترم قارئین، مجھے آپ کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں نے اپنے تھیم کے لیے کس آدمی کا انتخاب کیا۔ جیسا کہ میں نے اپنے گرو کی تعریف کے ساتھ صفحے کے بعد صفحے ڈھک دیا، میں یہ سمجھ کر مسکرایا کہ میری بکھری ہوئی پیشین گوئی سچ ہو رہی ہے: "میں آپ کی تعلیمات سے اوراق بھروں گا!"

میں نے فلسفے میں اپنے کورس کے بارے میں رومیش سے سوال کرنے کا رجحان محسوس نہیں کیا تھا۔ سری یکتیشور کے تحت اپنی طویل تربیت پر بھروسہ کرتے ہوئے، میں نے نصابی کتابوں کی وضاحتوں کو محفوظ طریقے سے نظرانداز کیا۔ میرے کسی بھی پرچے میں سب سے زیادہ نمبر فلسفے کا تھا۔ باقی تمام مضامین میں میرا اسکور بمشکل پاسنگ مارک کے اندر تھا۔

یہ ہے a خوشی کو ریکارڈ کرنے میرا بے لوث دوست رومیش موصول اس کا اپنے ڈگری سے لاؤڈ

میرے گریجویشن پر والد مسکراہٹوں میں پھولے ہوئے تھے۔ "میں نے شاید ہی سوچا تھا کہ تم گزر جاؤ گے، مکندا،" اس نے اعتراف کیا۔ "آپ اپنے گرو کے ساتھ اتنا وقت گزارتے ہیں۔" ماسٹر صاحب نے میرے والد کی بے ساختہ تنقید کا صحیح اندازہ لگایا تھا۔

برسوں سے مجھے اس بات کا یقین نہیں تھا کہ میں کبھی وہ دن دیکھوں گا جب ایک AB میرے نام کی پیروی کرے گا۔ میں شاذ و نادر ہی اس عنوان کو اس بات کی عکاسی کیے بغیر استعمال کرتا ہوں کہ یہ ایک خدائی تحفہ تھا، جو مجھے کسی حد تک غیر واضح وجوہات کی بنا پر دیا گیا ہے۔ کبھی کبھار میں کالج کے مردوں کو یہ بیان سنتا ہوں کہ گریجویشن کے بعد ان کا بہت کم علم ان کے پاس رہ گیا ہے۔ اس داخلے نے مجھے اپنی بلاشبہ تعلیمی کمیوں کے لئے تھوڑا سا تسلی دی۔

جس دن میں نے کلکتہ یونیورسٹی سے اپنی ڈگری حاصل کی، میں نے اپنے گرو کے قدموں میں جھک کر ان کی زندگی سے میرے اندر آنے والی تمام نعمتوں کا شکریہ ادا کیا۔

’’اٹھ جا مکندا،‘‘ اس نے بے تکلفی سے کہا۔ "رب نے آپ کو بنانا زیادہ آسان سمجھا سورج اور چاند کو دوبارہ ترتیب دینے کے بجائے ایک گریجویٹ!"

23-1 : میں ضروری ہے کرو پروفیسر گھوشال دی انصاف کی تسلیم کرنا کہ دی کشیدہ رشتہ کے درمیان ہم تھا نہیں واجب الادا کو کوئی غلطی؟ کی اس کا لیکن صرف کو میرا غیر حاضریاں سے کلاسز اور عدم توجہی میں انہیں پروفیسر گھوشال تھا، اور ہے، a وسیع فلسفیانہ علم کے ساتھ قابل ذکر خطیبہ بعد کے سالوں میں ہم ایک خوشگوار مفاہمت پر پہنچے۔

23-2 : اگرچہ میرا کزن اور میں ہے دی ایک ہی خاندان نام کی گھوش، پربھاس ہے عادی خود کو اس کا نام انگریزی میں Ghose کے طور پر نقل کرنا۔ لہذا میں یہاں ان کے اپنے ہجے کی پیروی کرتا ہوں۔

23-3 : اے شاگرد ہمیشہ ہٹاتا ہے اس کا جوتے میں ایک

ہندوستانی ہرمیٹیج 23-4: میتھیو 6:33۔

باب: 24

میں بننا اہ راہب کی دی سوامی آرڈر

"ماسٹر، میرے والد میرے لیے بنگال-ناگپور ریلوے میں ایک ایگزیکٹو عہدہ قبول کرنے کے لیے بے چین تھے۔ لیکن میں نے یقینی طور پر انکار کر دیا ہے۔" میں نے امید سے کہا، "جناب، کیا آپ مجھے سوامی آرڈر کا راہب نہیں بنائیں گے؟" میں نے التجا سے اپنے گرو کی طرف دیکھا۔ پچھلے سالوں میں، میرے عزم کی گہرائی کو جانچنے کے لیے، اس نے اسی درخواست سے انکار کر دیا تھا۔ تاہم آج وہ نرمی سے مسکرایا۔

"بہت اچھا؛ کل میں آپ کو سوامی شپ میں شروع کروں گا۔" وہ خاموشی سے آگے بڑھا، "مجھے خوشی ہے کہ آپ نے راہب بننے کی اپنی خواہش پر قائم رکھا ہے۔ لہڑی مہاسایا اکثر کہا کرتے تھے: 'اگر آپ خدا کو گرمیوں کے مہمان بننے کے لیے نہیں بلائیں گے، تو وہ آپ کی زندگی کے موسم سرما میں نہیں آئے گا۔'

"پیارے آقا، میں آپ کے قابل احترام شخص کی طرح سوامی آرڈر سے تعلق رکھنے کے اپنے مقصد میں کبھی نہیں ہٹ سکتا۔" میں بے تحاشا پیار سے اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"جو غیر شادی شدہ ہے وہ خداوند کی چیزوں کی فکر کرتا ہے کہ وہ کس طرح خداوند کو خوش کرے: لیکن جو شادی شدہ ہے وہ دنیا کی چیزوں کی فکر کرتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو کس طرح خوش کرے۔"[1-24] میں نے اپنے بہت سے دوستوں کی زندگیوں کا تجزیہ کیا تھا جنہوں نے کچھ روحانی تعلیم حاصل کرنے کے بعد شادی کی تھی۔ دنیاوی ذمہ داریوں کے سمندر پر روانہ ہو کر گہرائی میں غور و فکر کرنے کے لیے اپنے عزم کو بھول چکے تھے۔

زندگی میں خدا کو ثانوی مقام دینا، میرے لیے، ناقابل فہم تھا۔ اگرچہ وہ کائنات کا واحد مالک ہے، خاموشی سے ہمیں زندگی سے لے کر زندگی تک کے تحفوں کی بارش کر رہا ہے، لیکن ایک چیز ابھی باقی ہے جس کا وہ مالک نہیں ہے، اور جس کا ہر انسانی دل انسان کی محبت کو روکنے یا عطا کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ خالق، تخلیق کے ہر ایٹم میں اس کی موجودگی کو اسرار کے ساتھ کفن دینے کے لئے لامحدود تکلیفیں اٹھاتے ہوئے، صرف ایک مقصد ہو سکتا تھا - ایک حساس خواہش کہ لوگ اسے صرف اپنی مرضی سے تلاش کریں۔ ہر عاجزی کے کس مخملی دستانے سے اس نے قادر مطلق کے آہنی ہاتھ کو نہیں ڈھانپا ہے!

اگلا دن میری زندگی کا سب سے یادگار دن تھا۔ یہ ایک دھوپ والا جمعرات تھا، مجھے یاد ہے، جولائی 1914 میں، کالج سے گریجویشن کے چند ہفتے بعد۔ کی اندرونی بالکونی پر اس کے سیرامپور کے آستانے پر، ماسٹر نے سفید ریشم کے ایک نئے ٹکڑے کو گیرو کے رنگ میں ڈبو دیا، جو سوامی آرڈر کا روایتی رنگ تھا۔ کپڑا خشک ہونے کے بعد، میرے گرو نے اسے میرے ارد گرد ایک ترک کرنے والے کے لباس کے طور پر باندھ دیا۔

انہوں نے کہا کہ کسی دن آپ مغرب جائیں گے جہاں ریشم کو ترجیح دی جاتی ہے۔ "ایک علامت کے طور پر، میں نے آپ کے لیے روایتی کپاس کی بجائے یہ ریشمی مواد چنا ہے۔"

ہندوستان میں، جہاں راہب غربت کے آئیڈیل کو قبول کرتے ہیں، ریشم پوش سوامی ایک غیر معمولی منظر ہے۔ تاہم، بہت سے یوگی ریشم کے کپڑے پہنتے ہیں، جو روئی سے بہتر جسمانی دھاروں کو محفوظ رکھتے ہیں۔

"میں ہوں مخالف کو تقریبات" سری یکتیشور تبصرہ کیا "میں مرضی بنانا آپ a سوامی میں دی *bidwat*

(غیر رسمی) طریقہ."

bibidisa یا swamiship میں وسیع پیمانے پر آغاز میں آگ کی تقریب شامل ہے، جس کے دوران علامتی جنازے کی رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ شاگرد کے جسمانی جسم کو مردہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جو حکمت کے شعلے میں جلایا جاتا ہے۔ نئے بنے ہوئے سوامی کو پھر ایک نعرہ دیا جاتا ہے، جیسے: "یہ آتما برہما ہے" [2-24] یا "تو وہ ہے" یا "میں وہ ہوں" سری یکتیشور نے، تاہم، اپنی سادگی سے محبت کے ساتھ، تمام رسمی رسومات کو چھوڑ دیا اور صرف مجھ سے ایک نیا نام منتخب کرنے کو کہا۔

"میں مرضی دینا آپ دی استحقاق کی منتخب کرنا یہ خود" وہ کہا، مسکراتے ہوئے۔

"یوگنند،" میں نے ایک لمحے کے سوچنے کے بعد جواب دیا۔ اس نام کا لفظی مطلب ہے " خدائی اتحاد (یوگا) کے ذریعے خوشی (آنند) ۔"

"ایسا ہی ہو۔ مکنڈ لال گھوش کے اپنے خاندانی نام کو چھوڑ کر، اب سے آپ کو سوامی آرڈر کی گری شاخ کا یوگنند کہا جائے گا۔"

جب میں نے سری یکتیشور کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے، اور پہلی بار اسے اپنا نیا نام سنتے ہوئے سنا، میرا دل تشکر سے بھر گیا۔ اس نے کتنی محبت اور انتھک محنت کی تھی، کہ لڑکا مکندا کسی دن راہب یوگنند میں تبدیل ہو جائے گا! میں نے خوشی سے بھگوان شنکرا کے طویل سنسکرت منتر سے چند آیات گائے:

"ذہن، نہ عقل، نہ انا، احساس؛ آسمان، نہ زمین، نہ دھاتیں
میں ہوں۔
میں وہ ہوں، میں وہ ہوں، روح مبارک، میں وہ ہوں! نہ
پیدائش، نہ موت، نہ ذات؛ باپ، ماں، میرا کوئی نہیں ہے۔
میں وہ ہوں، میں وہ ہوں، روح مبارک، میں وہ ہوں! پسندیدگی
کی پروازوں سے پرے، بے شکل ہوں میں، تمام زندگی کے اعضاء کو
پھیلا رہا ہوں۔
غلامی میں نہیں ڈرتا۔ میں آزاد ہوں، ہمیشہ آزاد، میں وہ ہوں،
میں وہ ہوں، روح مبارک، میں وہ ہوں!"

ہر سوامی کا تعلق قدیم خانقاہی نظام سے ہے جسے شنکرا نے اپنی موجودہ شکل میں منظم کیا تھا۔ [3-24] کیونکہ یہ ایک رسمی حکم ہے، جس میں سنتی نمائندوں کی ایک غیر منقطع لائن فعال رہنما کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہے، کوئی آدمی خود کو سوامی کا خطاب نہیں دے سکتا۔ وہ اسے بجا طور پر صرف دوسرے سوامی سے حاصل کرتا ہے۔ اس طرح تمام راہب اپنے روحانی نسب کو ایک مشترکہ گرو، بھگوان شنکرا سے ملاتے ہیں۔ غربت، عفت، اور روحانی استاد کی فرمانبرداری کی قسموں سے، بہت سے کیتھولک عیسائی خانقاہی احکامات سوامیوں کے آرڈر سے ملتے جلتے ہیں۔

اپنے نئے نام کے علاوہ، جو عام طور پر آنند پر ختم ہوتا ہے ، سوامی ایک لقب اختیار کرتا ہے جو سوامی آرڈر کے دس ذیلی حصوں میں سے ایک کے ساتھ اس کے رسمی تعلق کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ

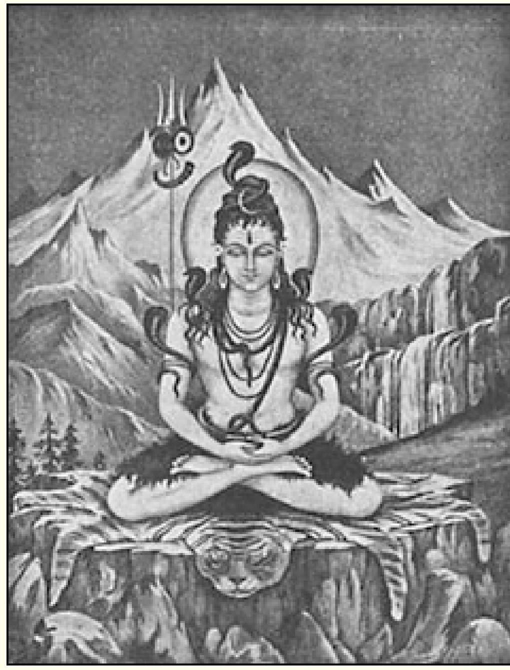
دس نشانیوں میں گری (پہاڑ) شامل ہے، جس سے سری یکتیشور، اور اس لیے میرا تعلق ہے۔ دیگر شاخوں میں ساگر (سمندر)، بھارتی (زمین)، آرانیہ (جنگل)، پوری (ٹریٹ)، تیرتھ (تیار کرنے کی جگہ)، اور سرسوتی (فطرت کی حکمت) ہیں۔

اس طرح ایک سوامی کے ذریعے موصول ہونے والے نئے نام کی دوگنا اہمیت ہے، اور یہ کسی الہی معیار یا ریاستی محبت، حکمت، عقیدت، خدمت، یوگا اور فطرت کے ساتھ ہم آہنگی کے ذریعے اعلیٰ نعمت (آنند) کے حصول کی نمائندگی کرتا ہے، جیسا کہ اس کی سمندروں، پہاڑوں، آسمانوں کی لامحدود وسعت میں اظہار کیا گیا ہے۔

تمام بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت، اور ذاتی رشتوں اور عزائم کو ترک کرنے کا آئیڈیل، سوامیوں کی اکثریت کو ہندوستان میں، یا کبھی کبھار غیر ملکی سرزمینوں میں انسانی اور تعلیمی کاموں میں سرگرمی سے مشغول ہونے کی طرف لے جاتا ہے۔ ذات، عقیدے، طبقے، رنگ، جنس، یا نسل کے تمام تعصبات کو نظر انداز کرتے ہوئے، ایک سوامی انسانی بھائی چارے کے اصولوں کی پیروی کرتا ہے۔ اس کا مقصد روح کے ساتھ مکمل اتحاد ہے۔ اپنے جاگتے اور سوتے ہوئے شعور کو اس سوچ سے جوڑ کر، "میں وہ ہوں"، وہ اطمینان سے دنیا میں گھومتا ہے لیکن اس سے نہیں۔ اس طرح صرف وہ اپنے سوامی کے لقب کا جواز پیش کر سکتا ہے جو اتحاد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ سوا یا خود کے ساتھ ۔ یہ شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ تمام رسمی عنوان والے سوامی اپنے اعلیٰ مقصد تک پہنچنے میں یکساں طور پر کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔

سری یکتیشور سوامی اور یوگی دونوں تھے۔ ایک سوامی، قدیم ترتیب کے ساتھ اپنے تعلق کی وجہ سے رسمی طور پر ایک راہب، ہمیشہ یوگی نہیں ہوتا ہے۔ کوئی بھی جو خدا سے رابطے کی سائنسی تکنیک پر عمل کرتا ہے وہ یوگی ہے۔ وہ یا تو شادی شدہ یا غیر شادی شدہ ہو سکتا ہے، یا تو دنیاوی آدمی ہو یا رسمی مذہبی تعلقات میں سے کوئی ہو۔ ایک سوامی ممکنہ طور پر سردی کے خشک استدلال کے راستے پر چل سکتا ہے۔ ترک کرنا لیکن ایک یوگی اپنے آپ کو ایک یقینی، مرحلہ وار طریقہ کار میں مشغول کرتا ہے جس کے ذریعے جسم اور دماغ نظم و ضبط میں رہتے ہیں، اور روح آزاد ہوتی ہے۔ جذباتی بنیادوں پر، یا عقیدے کی بنا پر، ایک یوگی مشقوں کی ایک اچھی طرح سے آزمائشی سیریز پر عمل کرتا ہے جو پہلے ابتدائی رشیوں نے تیار کیا تھا۔ یوگا نے ہندوستان کے ہر دور میں، ایسے مرد پیدا کیے ہیں جو واقعی آزاد، صحیح معنوں میں یوگی-مسیح بنے۔

کسی بھی دوسری سائنس کی طرح، یوگا ہر موسم اور وقت کے لوگوں پر لاگو ہوتا ہے۔ کچھ جاہل مصنفین کی طرف سے پیش کیا گیا نظریہ کہ یوگا "مغربیوں کے لیے نامناسب" ہے مکمل طور پر غلط ہے، اور اس نے افسوسناک طور پر بہت سے مخلص طلباء کو اس کی متعدد برکات حاصل کرنے سے روک دیا ہے۔ یوگا خیالات کی فطری ہنگامہ خیزی کو روکنے کا ایک طریقہ ہے، جو بصورت دیگر غیر جانبداری سے روکتا ہے۔ تمام انسانوں، تمام زمینوں کے، روح کی اپنی حقیقی نوعیت کی جھلک دیکھنے سے۔ یوگا کی رکاوٹ کو نہیں جان سکتا مشرق اور مغرب سورج کی شفا یابی اور منصفانہ روشنی سے کہیں زیادہ ہے۔ جب تک انسان اپنے بے چین خیالات کے ساتھ دماغ رکھتا ہے، تب تک یوگا یا کنٹرول کی عالمگیر ضرورت رہے گی۔



-بذریعہ بی کے مترا میں "کلیانہ - کلپتور"

The رب میں اس کی ASPECT AS شیوا

کرشنا جیسی تاریخی شخصیت نہیں، شیو خدا کو اس کی تین گنا فطرت (خالق-محافظ-تباہ کن) کے آخری پہلو میں دیا گیا نام ہے۔ شیو، مایا یا فریب کا فنا کرنے والا، صحیفوں میں علامتی طور پر یوگیوں کے بادشاہ، ترک کرنے والوں کے رب کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ہندو آرٹ میں اسے ہمیشہ اپنے بالوں میں نئے چاند کے ساتھ دکھایا جاتا ہے، اور سانپوں کا مالا پہنا ہوا ہے، برائی پر قابو پانے کا قدیم نشان اور کامل حکمت؛ اس کے ماتھے پر علم کی "واحد" آنکھ کھلی ہے۔

قدیم رشی پتنجلی نے "یوگا" کی تعریف "ذہنی چیزوں کے اتار چڑھاؤ پر قابو پانے" کے طور پر کی ہے۔ [4-24] اس کی بہت مختصر اور شاندار نمائشیں، یوگا ستراس ، ہندو فلسفے کے چھ نظاموں میں سے ایک ہیں۔ [5-24] مغربی فلسفوں سے متصادم، تمام چھ ہندو نظام نہ صرف نظریاتی بلکہ عملی تعلیمات پر مشتمل ہیں۔ ہر قابل فہم آنٹولوجیکل انکوائری کے علاوہ، چھ نظام چھ مخصوص ڈسپلن تشکیل دیتے ہیں جن کا مقصد مصائب کا مستقل خاتمہ اور بے وقت خوشی کا حصول.

تمام چھ نظاموں کو جوڑنے والا مشترکہ دھاگہ یہ اعلان ہے کہ حتمی حقیقت کے علم کے بغیر انسان کے لیے کوئی حقیقی آزادی ممکن نہیں۔ بعد کے اپنشدوں نے چھ نظاموں میں سے یوگا ستراس کو برقرار رکھا ، جس میں سچائی کے براہ راست ادراک کو حاصل کرنے کے لیے سب سے زیادہ مؤثر طریقے شامل ہیں۔ یوگا کی عملی تکنیکوں کے ذریعے، انسان ہمیشہ کے لیے قیاس آرائیوں کے بنجر دائروں کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے اور تجربے میں حقیقی جوہر کا ادراک کرتا ہے۔

یوگا سسٹم کو آٹھ گنا راستہ کہا جاتا ہے ۔ پہلے مراحل، (1)۔ یام اور (2)۔ نیام ، دس منفی اور مثبت اخلاقیات کی پابندی کی ضرورت ہے- دوسروں کو نقصان پہنچانے سے، جھوٹ سے، چوری کرنے سے، بے ضابطگی سے، تحفے وصول کرنے سے (جو ذمہ داریاں لاتا ہے)؛ اور جسم اور دماغ کی پاکیزگی، قناعت، خود نظم و ضبط، مطالعہ، اور خدا کی عقیدت۔

اگلے مراحل ہیں (3) آسن (دائیں کرنسی)؛ ریڑھ کی ہڈی کو سیدھا رکھنا چاہیے، اور جسم کو مراقبہ کے لیے آرام دہ پوزیشن میں رکھنا چاہیے۔ (4) پرانایام (پران کا کنٹرول ، زندگی کے لطیف دھارے)؛ اور (5) پرتیاہارا (بیرونی اشیاء سے حواس کا انخلاء)۔

آخری مراحل یوگا کی مناسب شکلیں ہیں: (6) دھرنا (ارتکاز)؛ دماغ کو ایک خیال پر رکھنا؛ (7) دھیان (مراقبہ)، اور (8) سمادھی (سوپر شعوری ادراک)۔ یہ یوگا 6-24 کا آٹھ گنا راستہ ہے ۔ جو کسی کو کیولیا (مطلقیت) کے آخری ہدف کی طرف لے جاتا ہے ، ایک ایسی اصطلاح جسے زیادہ فہم انداز میں "تمام فکری اندیشوں سے پرے سچ کا ادراک " کہا جا سکتا ہے۔

"کون سا بڑا ہے،" کوئی پوچھ سکتا ہے، "سوامی یا یوگی؟" اگر اور جب خدا کے ساتھ حتمی وحدانیت حاصل ہو جائے تو مختلف راستوں کے امتیازات مٹ جاتے ہیں۔ بھگواد گیتا ، تاہم، اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ یوگا کے طریقے مکمل طور پر اپنانے والے ہیں۔ اس کی تکنیک صرف مخصوص اقسام اور مزاجوں کے لیے نہیں ہے، جیسے وہ چند جو خانقاہی زندگی کی طرف مائل ہیں۔ یوگا کو کسی رسمی وفاداری کی ضرورت نہیں ہے۔ چونکہ یوگک سائنس ایک عالمگیر ضرورت کو پورا کرتی ہے، اس لیے اس کا قدرتی آفاقی اطلاق ہوتا ہے۔

ایک حقیقی یوگی دنیا میں فرض کے ساتھ رہ سکتا ہے۔ وہاں وہ پانی پر مکھن کی طرح ہے، نہ کہ بے چراغ اور بے نظم انسانیت کے آسانی سے گھل جانے والے دودھ کی طرح۔ اپنی زمینی ذمہ داریوں کو پورا کرنا درحقیقت ایک اعلیٰ راستہ ہے، بشرطیکہ یوگی، مغرور خواہشات کے ساتھ ذہنی طور پر بے تعلقی کو برقرار رکھتے ہوئے، خدا کے رضامند آلہ کے طور پر اپنا کردار ادا کرے۔

آج امریکی یا یورپی یا دیگر غیر ہندو جسموں میں رہنے والی بہت سی عظیم روحیں ہیں جنہوں نے اگرچہ یوگی اور سوامی کے الفاظ کبھی نہیں سنے ہوں گے ، پھر بھی ان اصطلاحات کے حقیقی نمونے ہیں۔ بنی نوع انسان کے لیے ان کی بے مقصد خدمت کے ذریعے، یا جذبات اور خیالات پر ان کی مہارت کے ذریعے، یا خدا کے لیے ان کی یک دل محبت کے ذریعے، یا ان کی ارتکاز کی عظیم طاقتوں کے ذریعے، وہ ایک لحاظ سے، یوگی ہیں۔ انہوں نے خود کو یوگا کا ہدف مقرر کیا ہے۔ کنٹرول یہ لوگ اور بھی بلندیوں کو چھو سکتے ہیں اگر انہیں یوگا کی قطعی سائنس سکھائی جائے، جو کسی کے ذہن اور زندگی کی زیادہ شعوری سمت کو ممکن بناتی ہے۔

یوگا کو بعض مغربی مصنفین نے سطحی طور پر غلط سمجھا ہے، لیکن اس کے ناقدین کبھی نہیں تھے۔ اس کا پریکٹیشنرز کے درمیان بہت سے سوچ سمجھ کر خراج تحسین کو یوگا ہو سکتا ہے ہونا ذکر کیا ایک کی طرف سے ڈاکٹر سی۔
جی۔ جنگ، دی مشہور سوئس ماہر نفسیات

ڈاکٹر جنگ لکھتے ہیں، "جب کوئی مذہبی طریقہ خود کو 'سائنسی' کے طور پر تجویز کرتا ہے، تو مغرب میں اس کے عوام کے بارے میں یقین ہو سکتا ہے۔ یوگا اس امید کو پورا کرتا ہے،" ڈاکٹر جنگ لکھتے ہیں۔ 7-24 "نئے کی دلکشی، اور آدھے سمجھے جانے والے سحر کے علاوہ، یوگا کے بہت سے پیروکاروں کی اچھی وجہ ہے۔ یہ قابل کنٹرول تجربہ کا امکان پیش کرتا ہے، اور اس طرح 'حقائق' کی سائنسی ضرورت کو پورا کرتا ہے، اور اس کے علاوہ، اس کی وسعت اور گہرائی، اس کی قابل احترام عمر، اس کے نظریے اور طریقہ کار، جس میں زندگی کے ہر مرحلے پر مشتمل ہے، یہ ناقابل تصور امکانات کا وعدہ کرتا ہے۔

"ہر مذہبی یا فلسفیانہ مشق کا مطلب ایک نفسیاتی نظم و ضبط ہے، یعنی ذہنی حفظان صحت کا ایک طریقہ۔ یوگا کے کئی گنا، خالصتاً جسمانی طریقہ کار 8-24۔ جسمانی حفظان صحت سے بھی مراد ہے جو عام جمناسٹک اور سانس لینے کی مشقوں سے بہتر ہے، کیونکہ یہ محض میکانکی اور سائنسی نہیں

□□، بلک□ فلسفیان□ بھی □□□ جسم ک□ حصوں کی تربیت میں، ی□

متحد کرتا ہے انہیں کے ساتھ دی پوری کی دی روح، کے طور پر ہے کافی صاف کے لیے مثال، میں دی پراناایام مشقیں کہاں پرانا ہے دونوں دی سانس اور دی عالمگیر حرکیات کی دی cosmos

"جب وہ کام جو فرد کر رہا ہے وہ بھی ایک کائناتی واقعہ ہے، جسم میں محسوس ہونے والا اثر (تخیر) روح کے جذبات (عالمگیر خیال) کے ساتھ متحد ہو جاتا ہے، اور اس سے ایک جاندار اتحاد پیدا ہوتا ہے جسے کوئی بھی تکنیک، خواہ سائنسی کیوں نہ ہو، پیدا نہیں کر سکتی۔ یوگا مشق ناقابل تصور ہے، اور یہ بھی بہ اثر ہو گا، جو کہ یوگا کے تصورات پر مبنی ہے اور اس کی بنیاد پر یوگا کی بنیاد ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ غیر معمولی مکمل طریقے سے۔

"مشرق میں، جہاں یہ نظریات اور طرز عمل تیار ہوئے، اور جہاں کئی ہزار تک برسوں کی ایک غیر منقطع روایت نے ضروری روحانی بنیادیں پیدا کی ہیں، یوگا ہے، جیسا کہ میں آسانی سے یقین کر سکتا ہوں، جسم اور دماغ کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے کا کامل اور مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ ایک اتحاد پیدا کریں جس پر شاید ہی کوئی سوال کیا جائے۔ یہ اتحاد ایک نفسیاتی مزاج پیدا کرتا ہے جو شعور سے بالاتر ہونے والے وجدان کو ممکن بناتا ہے۔"

مغربی دن واقعی قریب ہے جب نفس پر قابو پانے کی اندرونی سائنس فطرت کی بیرونی فتح کی طرح ضروری پائی جائے گی۔ یہ نیا جوہری دور مردوں کے ذہنوں کو اب سائنسی طور پر ناقابل تردید سچائی کے ذریعے پرسکون اور وسیع ہوتا ہوا دیکھے گا کہ مادہ حقیقت میں توانائی کا مرکز ہے۔ انسانی دماغ کی باریک قوتیں پتھروں اور دھاتوں کے اندر موجود توانائیوں سے زیادہ توانائیوں کو آزاد کر سکتی ہیں اور ضروری ہیں، ایسا نہ ہو کہ مادی ایٹم دیو، جو کہ نئے سرے سے نکلا ہے، دنیا کو بے مقصد تباہی میں بدل دے۔ 9-24

24-1 : میں کرنتھیوں 7:32-33 ۔

24-2 : لفظی طور پر، "یہ روح ہے روحہ" دی سپریم روح، دی غیر تخلیق شدہ، ہے مکمل طور پر غیر مشروط (نیٹی، نیٹی نہیں یہ ایسا نہیں ہے) لیکن اکثر ویدانت میں ست-چت-آنند کے طور پر کہا جاتا ہے ، یعنی، ذہانت-بلس ہونا۔

24-3 : کبھی شنکراچاریہ کہلاتے ہیں۔ آچاریہ کا مطلب ہے "مذہبی استاد"۔ شنکرا کی تاریخ عام علمی کا مرکز ہے۔ تنازعہ اہ چند ریکارڈز اشارہ کریں کہ دی بے مثال monist رہتے تھے سے 510 کو 478 قبل مسیح مغربی مورخین اسے آٹھویں صدی عیسوی کے اواخر میں تفویض کریں جو قارئین شنکرا کی برہما ستراس کی مشہور نمائش میں دلچسپی رکھتے ہیں انہیں ڈاکٹر پال ڈیوسن کے سسٹم آف دی ویدانتا (شکاگو: اوپن کورٹ پبلشنگ کمپنی) میں محتاط انگریزی ترجمہ ملے گا ۔ 1912)۔ مختصر نچوڑ سے اس کا تحریریں مرضی ہونا پایا میں منتخب کام کرتا ہے۔ کی سری شنکراچاریہ (نٹیسن اور کمپنی، مدراس)۔

24-4 : "چٹا *vritti* نرودھا" - یوگا سترا I:2۔ پتنجلی کا تاریخ ہے نامعلوم، اگرچہ a نمبر کی علماء جگہ اسے میں دوسرا صدی قبل مسیح دی رشیوں دیا آگے مقالات پر تمام مضامین کے ساتھ اس طرح بصیرت کہ عمریں ہے رہا بہ اختیار آؤٹ موڈ کے لیے انہیں ابھی تک کو دی بعد میں گھبراہٹ کی مورخین، دی بابا بنایا نہیں کوشش کو منسلک ان کا اپنے تاریخیں اور شخصیات کو ان کا ادبی کام کرتا ہے وہ جانتا تھا ان کا زندگی تھے صرف عارضی طور پر اہم کے طور پر چمکتا ہے کی دی عظیم لامحدود زندگی؛ اور یہ سچائی لازوال ہے، ٹریڈ مارک کے لیے ناممکن ہے، اور ان کی اپنی کوئی ذاتی ملکیت نہیں ہے۔

24-5 : دی چھ آرتھوڈوکس نظام (صدرسان□) □یں سانکھیا، یوگا، ویدانت، میمسا، نیایا، اور ویسیکا قارئین کا a علمی جھکا مرضی خوشی میں دی باریکیاں اور وسیع دائر□ کار کی ی□ قدیم فارمولیشنز ک□ طور پر خلاص□ میں انگریزی، □ندوستانی فلسف□ کی تاریخ میں ، جلد□ میں، پروفیسر سریندر ناتھ داس گپتا (کیمبرج یونیورسٹی پریس، 1922)□

24-6 : ن□یں کو □ونا الجھن میں ک□ ساتھ دی "نوبل آٹھ گنا راست□" کی بدھ مت، a گائیڈ کو آدمی کی طرز عمل کی زندگی، ک□ طور پر پیروی کرتا □□ (1) صحیح آئیڈیلز، (2) ٹھیک □□□ محرک، (3) ٹھیک □□□ تقریر، (4) ٹھیک □□□ ایکشن، (5) ٹھیک □□□ مطلب کی ذریع□ معاش، (6) ٹھیک □□□ کوشش، (7) صحیح یاد (خود کی)، (8) صحیح ادراک (سمادی)□

24-7 : ڈاکٹر جنگ شرکت کی دی □ندوستانی سائنس کانگریس میں 1937 اور موصول ایک اعزازی ڈگری س□ دی یونیورسٹی کلکت□ ک□

24-8 : ڈاکٹر جنگ □□ ی□اں حوال□ دینا کو □تھا یوگا ، a خصوصی شاخ کی جسمانی کرنسی اور تکنیک ک□ لی□ صحت اور

لمبی عمر ہتھا ہے مفید، اور پیدا کرتا ہے شاندار جسمانی نتائج، لیکن یہ شاخ کی یوگا ہے تھوڑا استعمال کیا جاتا ہے کی طرف سے یوگی روحانی آزادی پر جھکا.

24-9 : افلاطون کی *Timaeus* کہانی اٹلانٹس میں، وہ وہاں کے باشندوں کی سائنسی علم کی ترقی یافتہ حالت کے بارے میں بتاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ گمشدہ براعظم تقریباً 9500 قبل مسیح میں فطرت کی تباہی کے ذریعہ غائب ہو گیا تھا۔ بعض مابعد الطبیعاتی مصنفین، تاہم، ریاست کہ دی اٹلانٹینز تھے تباہ کے طور پر a نتیجہ کی ان کا غلط استعمال کی جوہری طاقت دو فرانسیسی مصنفین حال ہی میں ایک *Bibliography Of Atlantis* مرتب کیا ہے ، جس میں 1700 سے زیادہ تاریخی اور دیگر حوالہ جات درج ہیں۔

باب: 25

بھائی اننت اور بہن نلنی

"اننا نہیں کر سکتے زندہ دی ریت کی اس کا کرما کے لیے یہ زندگی ہے چلائیں باہر"

جب میں ایک صبح گہرے مراقبے میں بیٹھا تو یہ بہ تکے الفاظ میرے باطنی شعور تک پہنچے۔ سوامی آرڈر میں داخل ہونے کے تھوڑی دیر بعد، میں نے اپنے بڑے بھائی اننتا کے مہمان کے طور پر اپنی جائے پیدائش گورکھپور کا دورہ کیا۔ اچانک بیماری نے اسے اپنے بستر تک محدود کر دیا۔ میں نے اسے پیار سے پالا۔

پختہ باطنی اعلان نے مجھے غم سے بھر دیا۔ میں نے محسوس کیا کہ میں گورکھپور میں زیادہ دیر رہنے کا متحمل نہیں ہوں، صرف اپنے بھائی کو اپنی بہ بس نگاہوں سے ہٹاتے ہوئے دیکھوں۔ اپنے رشتہ داروں کی ناقابل فہم تنقید کے درمیان، میں نے پہلی دستیاب کشتی پر ہندوستان چھوڑ دیا۔ اس نے برما اور بحیرہ چین کے ساتھ جاپان تک سفر کیا۔ میں کوبی پر اترا، جہاں میں نے صرف چند دن گزارے۔ میرا دل سیاحت کے لیے بہت بھاری تھا۔

ہندوستان واپسی کے سفر پر کشتی شنگھائی کے مقام پر پہنچ گئی۔ وہاں جہاز کے معالج ڈاکٹر مصرا نے کئی کیوریو شاپس میں میری رہنمائی کی، جہاں میں نے سری یوکٹیشور اور اپنے خاندان اور دوستوں کے لیے مختلف تحائف کا انتخاب کیا۔ اننتا کے لیے میں نے بانس کا ایک بڑا ٹکڑا خریدا۔ جیسے ہی چینی سیلز مین نے مجھے بانس کا سووینئر دیا تھا، میں نے اسے فرش پر گرا دیا، اور پکارا، "میں نے یہ اپنے پیارے مردہ بھائی کے لیے خریدا ہے!"

ایک واضح احساس مجھ پر چھا گیا تھا کہ اس کی روح ابھی لامحدود میں آزاد ہو رہی ہے۔ یادگار کو اس کے گرنے سے تیزی سے اور علامتی طور پر شگاف پڑ گیا تھا۔ سسکیوں کے درمیان، میں نے بانس کی سطح پر لکھا: "میرے پیارے اننتا کے لیے، اب چلا گیا۔"

میرا ساتھی، ڈاکٹر، طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ ان کارروائیوں کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ "اپنے آنسو بچاؤ،" اس نے ریمارکس دیے۔ "انہیں کیوں بہایا جائے جب تک آپ کو یقین نہ ہو کہ وہ مر گیا ہے؟"

جب ہماری کشتی کلکتہ پہنچی تو ڈاکٹر مصرا پھر میرے ساتھ گئے۔ میرا سب سے چھوٹا بھائی بشنو گودی پر میرا استقبال کرنے کے لیے انتظار کر رہا تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ اننتا اس زندگی سے چلا گیا ہے،" میں نے بشنو سے کہا، اس سے پہلے کہ اس کے بولنے کا وقت ہوتا۔ "براہ کرم مجھے بتائیں، اور یہاں کے ڈاکٹر، جب اننتا کی موت ہوئی تھی۔"

بشنو نامزد دی تاریخ، جو تھا دی بہت دن کہ میں تھا خریدا دی تحائف میں شنگھائی۔

"یہاں دیکھو!" ڈاکٹر مصرا نے انزال کیا۔ "اس کے بارے میں کوئی بات نہ ہونے دیں! پروفیسرز ذہنی ٹیلی پیتھی کا ایک سال کا مطالعہ میڈیکل کورس میں شامل کریں گے، جو پہلے ہی کافی طویل ہے!"

جب میں ہمارے گرپار روڈ والے گھر میں داخل ہوا تو والد نے مجھے گرمجوشی سے گلے لگایا۔ ’’تم آگئے‘‘ اس نے نرمی سے کہا۔ اس کی آنکھوں سے دو بڑے آنسو گرے۔ عام طور پر غیر ظاہری، اس نے پہلے کبھی مجھے پیار کے یہ آثار نہیں دکھائے تھے۔ ظاہری طور پر قبر باپ، باطن میں پگھلنے والے دل کے مالک تھے۔ کی a ماں میں تمام اس کا معاملات کے ساتھ دی خاندان، اس کا دوہری والدین کردار تھا واضح طور پر ظاہر.

اننتا کے انتقال کے فوراً بعد، میری چھوٹی بہن نلنی کو الہی شفا کے ذریعے موت کے دروازے سے واپس لایا گیا۔ کہانی بیان کرنے سے پہلے میں اس کی ابتدائی زندگی کے چند مراحل کا حوالہ دوں گا۔

نلنی اور میرے درمیان بچپن کا رشتہ خوشگوار نوعیت کا نہیں تھا۔ میں بہت پتلی تھی؛ وہ اب بھی پتلی تھی. ایک لاشعوری مقصد یا "پیچیدہ" کے ذریعے جس کی شناخت کرنے میں ماہر نفسیات کو کوئی دقت نہیں ہوگی، میں اکثر اپنی بہن کو اس کی بے ہودہ شکل کے بارے میں تنگ کیا کرتا تھا۔ اس کے جوابات انتہائی نوجوانوں کی بے تکی بے تکلفی کے ساتھ یکساں طور پر پھیلے ہوئے تھے۔
کبھی کبھی ماں نے مداخلت کرتے ہوئے بچکانہ جھگڑے ختم کر دیے، عارضی طور پر، بڑے کان کے طور پر، میرے کان پر ہلکا سا ڈبہ رکھ کر۔

وقت گزر گیا؛ نلنی کی منگنی کلکتہ کے ایک نوجوان معالج، پنچنون بوس سے ہوئی۔ اسے باپ کی طرف سے فراخ دلی سے جہیز ملا، غالباً (جیسا کہ میں نے بہن سے کہا) اپنے آپ کو انسانی بین کے کھمبے کے ساتھ جوڑ کر اپنی قسمت کے لیے ہونے والا دولہا۔

تفصیل سے بیان کرنا شادی رسومات تھے منایا میں واجب الادا وقت پر دی شادی رات، میں شمولیت اختیار کی دی ہمارے کلکتہ کے گھر کے رہنے والے کمرے میں رشتے داروں کا بڑا اور خوش گوار گروپ۔ دولہا سونے کے ایک بڑے تکیے پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا، اس کے پہلو میں نلنی تھی۔ ایک خوبصورت جامنی رنگ کی ریشمی ساڑھی 1-25 افسوس، اپنی زاویے کو مکمل طور پر چھپا نہیں سکتا۔ میں نے اپنے آپ کو اپنے نئے کے تکیے کے پیچھے پناہ دی۔ بہنوئی اور دوستانہ انداز میں اس پر مسکرایا۔ شادی کی تقریب کے دن تک اس نے نلنی کو کبھی نہیں دیکھا تھا، جب اسے بالآخر معلوم ہوا کہ اسے شادی کی لاٹری میں کیا مل رہا ہے۔

میری ہمدردی کو محسوس کرتے ہوئے، ڈاکٹر بوس نے بلاوجہ نلنی کی طرف اشارہ کیا، اور میرے کان میں سرگوشی کی، "کہو، یہ کیا ہے؟"

"کیوں، ڈاکٹر" میں جواب دیا، "یہ ہے a کنکال کے لیے آپ کا مشاہدہ!"

خوشی سے پریشان ہو کر، میں اور میری بھابھی کو اپنے جمع ہونے والے رشتے داروں کے سامنے مناسب

سجاوٹ برقرار رکھنے کے لیے مشکل پیش آئی۔

جیسے جیسے سال گزرتے گئے، ڈاکٹر بوس نے اپنے آپ کو ہمارے خاندان سے پیار کیا، جنہوں نے جب بھی بیماری پیدا ہوئی تو ان سے ملاقات کی۔ وہ اور میں تیز دوست بن گئے، اکثر ایک ساتھ مذاق کرتے تھے، عام طور پر نلنی کے ساتھ ہمارا ہدف ہوتا تھا۔

’’یہ ایک طبی تجسس ہے،‘‘ میرے بہنوئی نے ایک دن مجھ سے کہا۔ "میں نے آپ کی دبلی پتلی بہن - کوڈ لیور آئل، مکھن، مالٹ، شہد، مچھلی، گوشت، انڈے، ٹانک پر سب کچھ آزمایا ہے۔ پھر بھی وہ ایک انچ کا سوواں حصہ بھی نہیں بڑھا سکتی۔" ہم دونوں ہنس پڑے۔

کچھ دنوں بعد میں بوس کے گھر گیا۔ وہاں میرے کام میں صرف چند منٹ لگے۔ میں جا رہا تھا، کسی کا دھیان نہیں، میں نے سوچا، نلنی کے ذریعے۔ جیسے ہی میں سامنے کے دروازے پر پہنچا، میں نے اس کی آواز سنی، خوشگوار لیکن کمانڈنگ۔

"بھائی ادھر آؤ۔ تم اس بار مجھے پرچی نہیں دینے والے۔ میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔" میں

نے اس کے کمرے کی سیڑھیاں چڑھائی۔ میری حیرت سے وہ رو رہی تھی۔

"پیارے بھائی،" اس نے کہا، "آئیے پرانی ہیچ کو دفن کر دیں۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کے قدم اب روحانی راستے پر مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔ میں ہر طرح سے آپ جیسا بننا چاہتی ہوں۔" اس نے امید کے ساتھ مزید کہا، "آپ اب ظاہری شکل میں مضبوط ہیں، کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟ میرا شوہر میرے قریب نہیں آتا، اور میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں!
لیکن پھر بھی میں خدا کی پہچان میں ترقی کرنا چاہتی ہوں، چاہے مجھے 2-25 بتلا ہی کیوں نہ رہنا پڑے اور غیر کشش۔"

اس کی التجا پر میرا دل بہت متاثر ہوا۔ ہماری نئی دوستی بتدریج ترقی کرتی گئی۔ ایک دن اس نے میری شاگرد بننے کو کہا۔

"تم جس طرح چاہو میری تربیت کرو۔ میں ٹانک کے بجائے اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں۔" اس نے دوائیوں کا ایک بازو اکٹھا کیا اور چھت کے نالے میں بہا دیا۔

جیسا کہ a ٹیسٹ کی اس کا ایمان، میں پوچھا اس کا کو چھوڑ دیں سے اس کا خوراک تمام مچھلی گوشت اور انڈے

کئی مہینوں کے بعد، جس کے دوران نلنی نے میرے بتائے ہوئے مختلف اصولوں پر سختی سے عمل کیا تھا، اور بے شمار مشکلات کے باوجود اپنی سبزی خور غذا پر عمل کیا تھا، میں نے اس سے ملاقات کی۔

"سیز، آپ نے روحانی احکام پر پوری ایمانداری سے عمل کیا ہے، آپ کا اجر قریب ہے۔" میں شرارت سے مسکرایا۔ "تم کتنی موٹی بننا چاہتی ہو ہماری خالہ جس نے سالوں سے اپنے پاؤں نہیں دیکھے؟"

"نہیں! لیکن میں طویل کو ہونا کے طور پر مضبوط کے طور پر آپ ہیں"

میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "خدا کے فضل سے، جیسا کہ میں نے ہمیشہ سچ کہا، اب میں سچ بولتا ہوں۔ 3-25 الہی نعمتوں کے ذریعے، آج سے آپ کے جسم میں تبدیلی آئے گی۔ ایک مہینے میں اس کا وزن میرے برابر ہو جائے گا۔"

میرے دل کے یہ الفاظ پورے ہوئے۔ تیس دنوں میں نلنی کا وزن میرے برابر ہو گیا۔ نئی گولائی نے اسے خوبصورتی بخشی۔ اس کا شوہر گہری محبت میں گر گیا. ان کی شادی، اس طرح شروع ہوئی

ناشائستہ طور پر، مڑ گیا باہر کو ہونا مثالی طور پر خوش

جاپان سے واپسی پر مجھے معلوم ہوا کہ میری غیر موجودگی میں نلنی کو ٹائیفائیڈ بخار ہو گیا تھا۔ میں جلدی سے اس کے گھر پہنچا، اور اسے دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک کنکال بن گئی ہے۔ وہ کوما میں تھی۔

"اس سے پہلے کہ اس کا دماغ بیماری سے الجھا جائے،" میری بھابھی نے مجھے بتایا، "وہ اکثر کہا کرتی تھی: 'اگر بھائی مکندا یہاں ہوتے تو میں اس طرح برداشت نہ کرتا۔'" اس نے مایوسی سے کہا، "دوسرے ڈاکٹر اور میں خود دیکھیں نہیں امید خون پیچش ہے سیٹ میں کے بعد اس کا طویل مقابلہ کے ساتھ ٹائیفائیڈ۔"

میں اپنی دعاؤں سے زمین و آسمان کو حرکت دینے لگا۔ ایک اینگلو-انڈین نرس کو شامل کرتے ہوئے، جس نے مجھے مکمل تعاون دیا، میں نے اپنی بہن کو شفا یابی کی مختلف یوگا تکنیکوں کا اطلاق کیا۔ خون کی پیچش ختم ہوگئی۔

لیکن ڈاکٹر بوس نے افسوس سے سر ہلایا۔ "اس کے پاس بہانے کے لیے مزید خون نہیں بچا

ہے۔" "وہ ٹھیک ہو جائے گی،" میں نے سختی سے جواب دیا۔ "سات دنوں میں اس کا بخار اتر

جائے گا۔"

ایک ہفتہ بعد میں نلنی کو اپنی آنکھیں کھولتے اور پیار بھری پہچان کے ساتھ میری طرف دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اس دن سے اس کی صحت یابی تیز ہو گئی تھی۔ اگرچہ اس نے اپنا معمول کا وزن دوبارہ حاصل کر لیا، لیکن اس نے اپنی تقریباً مہلک بیماری کا ایک افسوسناک داغ اٹھایا: اس کی ٹانگیں مفلوج ہو گئیں۔ ہندوستانی اور انگریزی ماہرین نے اسے ایک ناامید معذور قرار دیا۔

اس کی زندگی کی مسلسل جنگ جو میں نے دعا سے لڑی تھی، مجھے تھک چکی تھی۔ میں چلا گیا۔ سری یقتیشور سے مدد مانگنے کے لیے سیرامپور۔ جب میں نے اسے نلنی کی حالت زار کے بارے میں بتایا تو اس کی آنکھوں نے گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔

"آپ کی بہن کی ٹانگیں ایک ماہ کے آخر میں نارمل ہو جائیں گی۔" اس نے مزید کہا، "اسے، اس کی جلد کے ساتھ، ایک بینڈ پہننے دیں، جس میں دو قیراط کے موتی ہیں، جس پر ایک ہک لگا ہوا ہے۔"

میں سجدہ کیا میں خود پر اس کا پاؤں کے ساتھ خوش کن ریلیف

’’جناب، آپ ماسٹر ہیں، اس کی صحت یابی کے لیے آپ کی بات ہی کافی ہے۔ لیکن اگر آپ اصرار کریں گے تو میں فوراً اسے موتی دے دوں گا۔‘‘

میرے گرو نے سر ہلایا۔ "ہاں ایسا کرو۔" اس نے نلنی کی جسمانی اور ذہنی خصوصیات کو درست طریقے سے بیان کیا، جنہیں اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"جناب" میں دریافت کیا، "ہے یہ ایک علم نجوم تجزیہ؟ آپ کرو نہیں جانتے ہیں اس کا پیدائش دن یا گھنٹہ."

سری یکتیشور مسکرایا۔ "ایک گہرا علم نجوم ہے، جو کیلنڈروں اور گھڑیوں کی گواہی پر منحصر نہیں ہے۔ ہر انسان خالق کا حصہ ہے، یا کائناتی انسان؛ اس کا ایک آسمانی جسم ہے اور ساتھ ہی زمین میں سے ایک۔ انسانی آنکھ جسمانی شکل کو دیکھتی ہے، لیکن باطنی آنکھ زیادہ گہرائی سے داخل ہوتی ہے،

"ی□اں تک ک□ عالمگیر تک بھی اس کا انفرادی نمون□ □□ اور □ر ایک انسان کا انفرادی نمون□ □□□"

میں واپس آ گیا کو کلکت□ اور خریدا a موتی ک□ لی□ نلنی ا□ م□ین□ بعد میں، اس کا مفلوج ٹانگیں تھ□

مکمل طور پر شفا

بہن نے مجھ سے کہا کہ میں اپنے گرو کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں۔ وہ خاموشی سے اس کا پیغام سنتا رہا۔ لیکن جب میں رخصت لے رہا تھا تو اس نے حاملہ تبصرہ کیا۔

"تمہاری بہن کو بہت سے ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ وہ کبھی بچے پیدا نہیں کر سکتی۔ اسے یقین دلاؤ کہ چند سالوں میں وہ دو بیٹیوں کو جنم دے گی۔"

کچھ سال بعد میں، کو نلنی کی خوشی، وہ بور a لڑکی پیروی کی میں a چند سال کی طرف سے ایک اور بیٹی

"آپ کے آقا نے ہمارے گھر، ہمارے پورے خاندان کو برکت دی ہے،" میری بہن نے کہا۔ "ایسے آدمی کی موجودگی پورے ہندوستان کے لیے تقدس کا درجہ رکھتی ہے۔ پیارے بھائی، براہ کرم شری یکتیشور جی کو بتائیں کہ، آپ کے ذریعے، میں عاجزی کے ساتھ اپنے آپ کو ان کے کریا یوگا شاگردوں میں شمار کرتا ہوں۔"

25-1 : دی فضل سے لپیٹ لباس کی ہندوستانی خواتین

25-2 : کیونکہ زیادہ تر افراد میں انڈیا ہیں پتلا معقول بولڈ پن ہے سمجھا جاتا ہے بہت مطلوبہ

25-3 : دی ہندو صحیفہ اعلان کہ وہ ڈبلیو ایچ او عادتاً بولو دی سچائی مرضی ترقی دی طاقت کی مادی بنانا ان کے الفاظ. جو حکم وہ دل سے نکالتے ہیں وہ زندگی میں پورا ہوتا ہے۔

باب: 26

دی سائنس کی کریا یوگا

کریا یوگا کی سائنس ، جس کا اکثر ان صفحات میں تذکرہ کیا گیا ہے، جدید ہندوستان میں میرے گرو کے گرو لہڑی مہاسایا کے آلہ کار کے ذریعے بڑے پیمانے پر جانا جاتا ہے۔ کریا کی سنسکرت جڑ ہے کری ، کرنا، عمل کرنا اور رد عمل کرنا؛ یہی جڑ لفظ کرما میں پائی جاتی ہے ، سبب اور اثر کا فطری اصول۔ کریا یوگا اس طرح "کسی خاص عمل یا رسم کے ذریعے لامحدود کے ساتھ اتحاد (یوگا) ہے۔" ایک یوگی جو وفاداری سے اس کی تکنیک کی پیروی کرتا ہے آہستہ آہستہ کرما یا وجہ کی عالمگیر زنجیر سے آزاد ہوجاتا ہے۔

عام لوگوں کے لیے بنائی گئی کتاب کے صفحات میں کریا یوگا کی مکمل وضاحت نہیں دے سکتا ۔ اصل تکنیک کو کریابن یا کریا یوگی سے سیکھنا چاہیے ۔ یہاں ایک وسیع حوالہ کافی ہے۔

کریا یوگا □□ a ساد□، نفسیاتی طریق□ کی طرف س□ جو دی انسان خون □□ decarbonized

اور آکسیجن سے دوبارہ چارج کیا جاتا ہے۔ اس اضافی آکسیجن کے ایٹم دماغ اور ریڑھ کی ہڈی کے مراکز کو زندہ کرنے کے لیے لائف کرنٹ میں منتقل ہوتے ہیں[1-26] وینس خون کے جمع ہونے کو روک کر، یوگی ٹشوز کی خرابی کو کم کرنے یا روکنے کے قابل ہے۔ ترقی یافتہ یوگی اپنے خلیوں کو خالص توانائی میں منتقل کرتا ہے۔ ایلیاہ، عیسیٰ، کبیر اور دیگر انبیاء کرام کریا یا اس سے ملتی جلتی تکنیک کے استعمال میں ماضی کے ماہر تھے ، جس کے ذریعے انہوں نے اپنے جسم کو اپنی مرضی سے غیر مادّہ بنا دیا۔

کریا ایک قدیم سائنس ہے۔ لاہڑی مہاسایا نے اسے اپنے گرو بابا جی سے حاصل کیا، جنہوں نے تاریک دور میں کھو جانے کے بعد اس تکنیک کو دوبارہ دریافت کیا اور اس کی وضاحت کی۔

" کریا یوگا جو میں آپ کے ذریعے اس انیسویں صدی میں دنیا کو دے رہا ہوں،" اسی سائنس کا احیاء ہے جو کرشنا نے ہزاروں سال پہلے ارجن کو دیا تھا، اور جو بعد میں پتنجلی، اور مسیح، سینٹ جان، سینٹ پال، اور دوسرے شاگردوں کو جانا جاتا تھا۔"

کریا یوگا کا حوالہ ہندوستان کے سب سے بڑے پیغمبر کرشنا نے بھگواد گیتا کے ایک بند میں دیا ہے : "جاتی سانس میں سانس لینے کی پیشکش، اور باہر جانے والی سانس کو سانس لینے میں پیش کرتے ہوئے، یوگی ان دونوں سانسوں کو بے اثر کر دیتا ہے؛ اس طرح وہ دل سے زندگی کی قوت کو جاری کرتا ہے اور اسے اپنے کنٹرول میں لاتا ہے۔"[2-26] تشریح یہ ہے: "یوگی جسم میں قوتِ حیات کے اضافے سے زوال کو روکتا ہے، اور اپان (کرنٹ کو ختم کر کے) جسم میں نشوونما کے تغیرات کو روکتا ہے۔ اس طرح زوال اور نشوونما کو بے اثر کرتے ہوئے، دل کو خاموش کر کے، یوگی زندگی پر کنٹرول سیکھتا ہے۔"

کرشنا بھی [3-26 سے متعلق ہے۔] کہ یہ وہی تھا، ایک سابق اوتار میں، جس نے ایک قدیم الیومینیٹو، ویواسوت کو ناقابلِ تباہی یوگا سے آگاہ کیا، جس نے اسے عظیم قانون ساز، مانو کو دیا۔[4-26] اس نے، بدلے میں، ہندوستان کے شمسی جنگجو خاندان کے باپ، اکشواکو کو ہدایت دی۔ اس طرح ایک سے دوسرے میں گزرتے ہوئے، شاہی یوگا کی حفاظت مادیت پرستی کے دور تک رشیوں نے کی۔[5-26] پھر پجاری رازداری اور انسان کی بے حسی کی وجہ سے مقدس علم آہستہ آہستہ ناقابل رسائی ہو گیا۔

کریا یوگا کا تذکرہ قدیم بابا پتنجلی نے دو بار کیا ہے، جو یوگا کے سب سے بڑے حامی ہیں، جنہوں نے لکھا: " کریا یوگا میں جسمانی نظم و ضبط، ذہنی کنٹرول اور اوم پر مراقبہ شامل ہے ۔"[6-26] پتنجلی نے مراقبہ میں اوم کی حقیقی کائناتی آواز کے طور پر خدا کی بات کی ہے ۔[7-26] اوم تخلیقی لفظ ہے،[8-26] وائبریٹری موٹر کی آواز۔ یہاں تک کہ یوگا شروع کرنے والا جلد ہی باطنی طور پر اوم کی حیرت انگیز آواز سنتا ہے ۔ اس خوش کن روحانی حوصلہ افزائی کو حاصل کرنے کے بعد، عقیدت مند کو یقین ہو جاتا ہے کہ وہ حقیقی طور پر الہی دائروں کے ساتھ رابطہ میں ہے۔

پتنجلی دوسری بار زندگی پر قابو پانے یا کریا تکنیک کا حوالہ دیتے ہیں: "آزادی اس پرانایام کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے جو الہام اور ختم ہونے کے عمل کو منقطع کرکے حاصل کی جاتی ہے۔"[9-26]

سینٹ پال کریا یوگا ، یا اس سے بہت ملتی جلتی ایک تکنیک جانتے تھے، جس کے ذریعے وہ زندگی کے دھاروں کو حواس میں اور اس سے بدل سکتے تھے۔ اس لیے وہ یہ کہنے کے قابل تھا: "بے شک، میں اپنی خوشی سے احتجاج کرتا ہوں جو مجھے مسیح میں ہے، میں روزانہ مرتا ہوں ۔"[10-26] روزانہ اپنی جسمانی زندگی کی طاقت کو واپس لے کر، اس نے اسے یوگا یونین کے ذریعے مسیحی شعور کی خوشی

(ابدی خوشی) کے ساتھ جوڑ دیا۔ اس خوش کن حالت میں وہ تھا۔

شعوری طور پر آگاہ کی ہونا مردہ کو دی فریب دینے والا حسی دنیا کی مایا

خدا سے رابطہ کی ابتدائی حالتوں میں (سبکلپا سمادھی) عقیدت مند کا شعور کائناتی روح کے ساتھ
ضم ہو جاتا ہے۔ اس کی زندگی کی قوت جسم سے نکل جاتی ہے، جو "مردہ" یا بے حرکت اور سخت
دکھائی دیتی ہے۔ یوگی معطل حرکت پذیری کی اپنی جسمانی حالت سے پوری طرح واقف ہے۔ جیسا
کہ وہ اعلیٰ روحانی حالتوں (نربیکلپا سمادھی) کی طرف ترقی کرتا ہے، تاہم، وہ جسمانی استحکام
کے بغیر، اور اپنے عام بیدار ہوش میں، یہاں تک کہ دنیاوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی خدا سے
رابطہ کرتا ہے۔ 11-26

" کریا یوگا ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعے انسانی ارتقاء کو تیز کیا جا سکتا ہے،" سری یکتیشور نے اپنے
طلباء کو سمجھایا۔ "قدیم یوگیوں نے دریافت کیا کہ کائناتی شعور کا راز سانس کی مہارت سے گہرا تعلق
رکھتا ہے۔ یہ دنیا کے علم کے خزانے میں ہندوستان کی انوکھی اور بے جان شراکت ہے۔ زندگی کی قوت،
جو عام طور پر دل کے پمپ کو برقرار رکھنے میں جذب ہوتی ہے، کو اعلیٰ سرگرمیوں کے لیے آزاد کیا جانا
چاہیے اور سانس کی مانگ کے بغیر سانس لینے کے طریقے سے آزاد کیا جانا چاہیے۔"

کریا یوگی ذہنی طور پر اپنی زندگی کی توانائی کو ریڑھ کی ہڈی کے چھ مراکز (میڈولری، سروائیکل،
ڈورسل، lumbar، sacral اور coccygeal plexuses) کے گرد گھومنے، اوپر کی طرف اور نیچے کی
طرف ہدایت کرتا ہے جو رقم کے بارہ astral signs، علامتی کائناتی انسان سے مطابقت رکھتا ہے۔
انسان کی حساس ریڑھ کی ہڈی کے گرد توانائی کے انقلاب کا آدھا منٹ اس کے ارتقاء میں ٹھیک ٹھیک
پیش رفت کو متاثر کرتا ہے۔ کریا کا آدھا منٹ قدرتی روحانی انکشاف کے ایک سال کے برابر ہے۔

انسان کا نجومی نظام، جس میں چھ (بارہ بذریعہ قطبی) اندرونی برج ہوتے ہیں جو ہمہ گیر روحانی
آنکھ کے سورج کے گرد گھومتے ہیں، اس کا تعلق جسمانی سورج اور بارہ رقم کے ساتھ ہے۔ اس طرح
تمام مرد ایک اندرونی اور بیرونی کائنات سے متاثر ہوتے ہیں۔ قدیم رشیوں نے دریافت کیا کہ انسان کا
زمینی اور آسمانی ماحول، بارہ سال کے چکر میں، اسے اپنے فطری راستے پر آگے بڑھاتا ہے۔ صحیفے اس
بات کو مسترد کرتے ہیں کہ انسان کو کائناتی شعور کے اظہار کے لیے اپنے انسانی دماغ کو کافی حد تک
کامل کرنے کے لیے ایک ملین سال کے معمول کے، بیماری کے بغیر ارتقاء کی ضرورت ہے۔

ایک ہزار کریا یوگی کو ایک دن میں، ایک ہزار سال کے قدرتی ارتقاء کے برابر دیتی ہے: ایک سال میں
365,000 سال کا ارتقاء تین سالوں میں، ایک کریا یوگی اس طرح ذہین خود کوشش سے وہی نتیجہ
حاصل کر سکتا ہے جو قدرت دس لاکھ سالوں میں پورا کرتی ہے۔ کریا شارٹ کٹ، یقیناً، صرف گہرے
ترقی یافتہ یوگی ہی لے سکتے ہیں ۔ ایک گرو کی رہنمائی کے ساتھ، ایسے یوگیوں نے احتیاط سے اپنے
جسم اور دماغ کو سخت مشق سے پیدا ہونے والی طاقت حاصل کرنے کے لیے تیار کیا ہے۔

کریا شروع کرنے والا اپنی یوگی ورزش صرف چودہ سے اٹھائیس بار، دن میں دو بار کرتا ہے ۔ بہت سے
یوگی چھ یا بارہ یا چوبیس یا اڑتالیس سالوں میں آزادی حاصل کرتے ہیں۔ ایک یوگی جو مر جاتا ہے پہلے
حاصل کرنا مکمل احساس لے جاتا ہے کے ساتھ اسے دی اچھا کرما کی اس کا ماضی کریا کوشش؛ اپنی
نئی زندگی میں وہ ہم آہنگی کے ساتھ اپنے لامحدود مقصد کی طرف بڑھا جاتا ہے۔

عام آدمی کا جسم پچاس واٹ کے چراغ کی مانند ہے جس میں اربوں کو سما نہیں سکتا کریا کی
ضرورت سے زیادہ مشق سے واٹ کی طاقت پیدا ہوتی ہے ۔ کریا کے سادہ اور "فول پروف" طریقوں
کے بتدریج اور باقاعدگی سے اضافہ کے ذریعے ، انسان کا جسم دن بہ دن نجومی طور پر تبدیل ہوتا جاتا
ہے، اور آخر کار کائناتی توانائی کی لامحدود صلاحیتوں کے اظہار کے لیے موزوں ہوتا ہے- پہلی مادی
طور پر۔

فعال اظہار کی روح.

کریا یوگا میں سانس لینے کی غیر سائنسی مشقوں سے کوئی مماثلت نہیں ہے جو بہت سے گمراہ لوگوں کے ذریعے سکھائی جاتی ہے۔ پھیپھڑوں میں زبردستی سانس روکنے کی ان کی کوششیں نہ صرف غیر فطری ہیں بلکہ فیصلہ کن طور پر ناگوار ہیں۔ دوسری طرف، کریا شروع سے ہی امن کے الحاق کے ساتھ ہے، اور ریڑھ کی ہڈی میں دوبارہ تخلیقی اثر کے آرام دہ احساسات کے ساتھ۔

قدیم یوگک تکنیک سانس کو دماغ میں بدل دیتی ہے۔ روحانی ترقی کے ذریعے، کوئی شخص سانس کو ذہن کے ایک عمل کے طور پر پہچان سکتا ہے-ایک خواب-سانس۔

بہت سے عکاسی کر سکتے ہیں ہونا دیا کی دی ریاضیاتی رشتہ کے درمیان آدمی کی سانس کی شرح اور اس کے شعور کی حالتوں میں تغیرات۔ ایک شخص جس کی توجہ پوری طرح سے مگن ہو، جیسے کہ کچھ گہری سمجھی ہوئی فکری دلیل کی پیروی کرتے ہوئے، یا کسی نازک یا مشکل جسمانی کارنامے کی کوشش میں، خود بخود بہت آہستہ سانس لیتا ہے۔ توجہ کی درستگی سست سانس لینے پر منحصر ہے۔ تیز یا ناہموار سانسیں نقصان دہ جذباتی حالتوں کا ناگزیر ساتھی ہیں: خوف، ہوس، غصہ۔ بے چین بندر اس کے برعکس ایک منٹ میں 32 بار سانس لیتا ہے۔ انسان کی اوسط 18 گنا۔ ہاتھی، کچھوا، سانپ اور دیگر جانور ان کے لیے مشہور ہیں۔ لمبی عمر میں سانس کی شرح ہوتی ہے جو انسان کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔ کچھوا، مثال کے طور پر، جو 300 سال کی عمر تک پہنچ سکتا ہے، 12-26 فی منٹ میں صرف 4 بار سانس لیتا ہے۔

نیند کے تازہ اثرات انسان کی جسم اور سانس کے بارے میں عارضی بے خبری کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ سوتا ہوا آدمی یوگی بن جاتا ہے۔ ہر رات وہ لاشعوری طور پر یوگ کی رسم انجام دیتا ہے۔ اپنے آپ کو جسمانی شناخت سے آزاد کرنا، اور دماغ کے مرکزی علاقہ اور اس کے ریڑھ کی ہڈی کے مراکز کے چھ ذیلی ڈائناموں میں شفا بخش کرنٹ کے ساتھ زندگی کی قوت کو ملانا۔ اس طرح سونے والا نادانستہ طور پر کائناتی توانائی کے ذخائر میں ڈوب جاتا ہے جو ساری زندگی کو برقرار رکھتا ہے۔

رضاکارانہ یوگی ایک سادہ، فطری عمل کو شعوری طور پر انجام دیتا ہے، نہ کہ لاشعوری طور پر سست رفتار سونے والے کی طرح۔ کریا یوگی اپنی تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے اپنے تمام جسمانی خلیوں کو غیر منقطع روشنی کے ساتھ سیر کرنے اور کھانا کھلاتا ہے اور انہیں مقناطیسی حالت میں رکھتا ہے۔ وہ لاشعوری نیند یا بے ہوشی کی کیفیتوں کو پیدا کیے بغیر، سائنسی طور پر سانس کو غیر ضروری بنا دیتا ہے۔

کریا کے ذریعے ، سبکدوش ہونے والی زندگی کی قوت کو ضائع نہیں کیا جاتا ہے اور حواس میں اس کا غلط استعمال نہیں کیا جاتا ہے، بلکہ اس پر پابندی ہے۔ ٹھیک ٹھیک ریڑھ کی ہڈی کی توانائیوں کے ساتھ دوبارہ ملنا۔ زندگی کی اس طرح کی تقویت سے، یوگی کے جسم اور دماغ کے خلیات روحانی امرت سے برقی ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ خود کو فطری قوانین کے مطالعہ سے دور کرتا ہے، جو اسے صرف گردشی ذرائع سے ہی لے جا سکتا ہے جیسا کہ مناسب خوراک، سورج کی روشنی، اور ہم آہنگ خیالات کے ذریعے دیا گیا ہے- ایک ملین سالہ ہدف تک۔ دماغی ساخت میں معمولی سی تبدیلی کو بھی متاثر کرنے کے لیے اسے بارہ سال کی عام صحت مند زندگی درکار ہوتی ہے، اور کائناتی شعور کے اظہار کے لیے دماغی خیمہ کو کافی حد تک بہتر کرنے کے لیے دس لاکھ شمسی واپسی حاصل کی جاتی ہے۔

سانس کی ڈوری کو کھولنا جو روح کو جسم سے جوڑتا ہے، کریا زندگی کو طول دینے اور شعور کو لامحدودیت تک بڑھانے کا کام کرتی ہے۔ یوگا کا طریقہ دماغ اور مادہ سے منسلک حواس کے درمیان جنگ کی کشمکش پر قابو پاتا ہے، اور عقیدت مند کو اس کی ابدی بادشاہی کے دوبارہ وارث ہونے کے لیے آزاد کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی اصل فطرت نہ تو جسمانی بندش سے ہے اور نہ ہی سانس

سے، ہوا کی فانی غلامی کی علامت، فطرت کی بنیادی مجبوریوں سے۔

خود شناسی، یا "خاموشی میں بیٹھنا،" دماغ اور حواس کو جبری طور پر الگ کرنے کی کوشش کرنے کا ایک غیر سائنسی طریقہ ہے، جو کہ زندگی کی طاقت سے بندھے ہوئے ہیں۔ غور و فکر کرنے والا ذہن، الوہیت کی طرف اپنی واپسی کی کوشش کرتا ہے، زندگی کے دھاروں کے ذریعے مسلسل حواس کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ کریا ، زندگی کی قوت کے ذریعے دماغ کو براہ راست کنٹرول کرنا ، لامحدود تک پہنچنے کا سب سے آسان، سب سے مؤثر، اور سائنسی راستہ ہے۔ خدا کے لیے سست، غیر یقینی "بیل گاڑی" کے الہیاتی راستے کے برعکس، کریا کو مناسب طور پر "ہوائی جہاز" کا راستہ کہا جا سکتا ہے۔

یوگک سائنس ارتکاز اور مراقبہ کی مشقوں کی تمام اقسام کے تجرباتی غور پر مبنی ہے۔ یوگا عقیدت مند کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے زندگی کو آف یا آن کر سکے۔ نظر، آواز، بو، ذائقہ اور لمس کے پانچ حسی ٹیلی فونز حواس منقطع ہونے کی اس طاقت کو حاصل کرتے ہوئے، یوگی اپنے ذہن کو الہی دائروں یا مادے کی دنیا کے ساتھ اپنی مرضی سے جوڑنا آسان سمجھتا ہے۔ اب اسے زندگی کی طاقت سے ناخوشگوار احساسات اور بے چین خیالات کے دنیاوی دائرے میں واپس نہیں لایا گیا ہے۔ اس کے جسم اور دماغ کا ماسٹر، کریا یوگی بالآخر "آخری دشمن" موت پر فتح حاصل کرتا ہے۔

پھر مرنا نہیں ہے ۔ 13-26

کریا یوگی کی زندگی ماضی کے اعمال کے اثرات سے نہیں بلکہ صرف روح کی ہدایات سے متاثر ہوتی ہے۔ اس طرح عقیدت مند عقاب کے دلوں کے لیے انا پرست اعمال، اچھے اور برے، عام زندگی کے سست، ارتقائی مانیٹروں سے بچتا ہے۔

روح کی زندگی کا اعلیٰ طریقہ یوگی کو آزاد کرتا ہے جو اپنی انا کی قید سے چھٹکارا پا کر ہمہ گیریت کی گہری ہوا کا مزہ چکھتا ہے۔ اس کے برعکس فطری زندگی کا گہرا پن ذلت آمیز رفتار میں طے ہوتا ہے۔
اپنی زندگی کو ارتقائی نظام کے مطابق ڈھالتے ہوئے، انسان فطرت سے کسی قسم کی رعایتی جلد بازی کا حکم نہیں دے سکتا لیکن، اپنی جسمانی اور ذہنی عطا کے قوانین کے خلاف غلطی کے بغیر زندگی گزارتے ہوئے، آخری نجات کو جاننے کے لیے تقریباً دس لاکھ سال کے اوتار کی ضرورت ہوتی ہے۔

یوگیوں کے دوربین طریقے، روح انفرادیت کے حق میں اپنے آپ کو جسمانی اور ذہنی شناخت سے الگ کرتے ہیں، اس طرح ان لوگوں کے لیے اپنی تعریف کرتے ہیں جو ایک ہزار سال تک بغاوت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ عددی دائرہ عام آدمی کے لیے بڑا ہوتا ہے، جو فطرت سے ہم آہنگ نہیں رہتا، اپنی روح کو چھوڑ دیتا ہے، بلکہ غیر فطری پیچیدگیوں کا پیچھا کرتا ہے۔ توہین آمیز میں اس کا جسم اور خیالات دی میٹھا عقلمندی کی فطرت کے لیے وہ دو اوقات a لاکھوں سال آزادی کے لیے کافی نہیں ہو سکتے۔

مجموعی آدمی کو شاذ و نادر ہی یا کبھی یہ احساس نہیں ہوتا ہے کہ اس کا جسم ایک بادشاہی ہے، جس کی حکومت کرینیم کے تخت پر شہنشاہ روح کے زیر انتظام ہے، جس میں ریڑھ کی ہڈی کے چھ مراکز یا دائروں میں ماتحت ریجنٹس ہوتے ہیں۔ شعور یہ تھیوکریسی فرمانبردار مضامین کے ایک ہجوم پر پھیلی ہوئی ہے: ستائیس ہزار بلین خلیات - ایک یقینی اگر خودکار ذہانت سے مالا مال ہے جس کے ذریعے وہ جسمانی نشوونما، تبدیلیوں اور تحلیل کے تمام فرائض انجام دیتے ہیں - اور پچاس ملین ذیلی خیالات، جذبات، اور انسان کی اوسط زندگی کے چھ سالوں میں متبادل مراحل کے تغیرات سے شہنشاہ روح کی طرف جسمانی یا دماغی خلیوں کی کوئی بھی ظاہری بغاوت، جو بیماری یا افسردگی کے طور پر ظاہر ہوتی ہے، اس کی وجہ عاجز شہریوں میں بے وفائی نہیں ہے، بلکہ ماضی یا حال کے غلط استعمال کی وجہ سے ہے۔ اپنی انفرادیت یا آزاد مرضی کا آدمی، اسے ایک ساتھ روح کے ساتھ دیا گیا، اور کبھی بھی منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔

اپنے آپ کو ایک اتھلی انا کے ساتھ پہچانتے ہوئے، انسان یہ سمجھتا ہے کہ یہ وہی ہے جو سوچتا ہے، چاہتا ہے، محسوس کرتا ہے، کھانا ہضم کرتا ہے، اور خود کو زندہ رکھتا ہے، کبھی بھی غور و فکر کے ذریعہ یہ تسلیم نہیں کرتا ہے کہ اپنی عام زندگی میں وہ ماضی کے اعمال (کرما) اور فطرت کی کٹھ پتلی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ یا ماحول. ہر انسان کے فکری رد عمل، احساسات، مزاج اور عادات ماضی کے اسباب کے اثرات سے محیط ہوتے ہیں، چاہے وہ اس کی ہو یا اس سے پہلے کی زندگیے تاہم، اس طرح کے اثرات سے بالاتر ہے۔ اس کی باقاعدہ روح. عبوری سچائیوں اور آزادیوں کو مسترد کرتے ہوئے، کریا یوگی تمام مایوسی سے پرے اپنی بے باک ہستی میں چلا جاتا ہے۔ تمام صحیفے انسان کو فانی جسم نہیں بلکہ ایک زندہ روح قرار دیتے ہیں۔ کریا کے ذریعے اسے صحیفائی سچائی کو ثابت کرنے کا ایک طریقہ دیا گیا ہے۔

"ظاہری رسم جہالت کو ختم نہیں کر سکتی، کیونکہ وہ باہمی طور پر متضاد نہیں ہیں،" شنکرا نے اپنی مشہور صدی کی آیات میں لکھا ۔ "صرف معرفت علم ہی جہالت کو ختم کر دیتا ہے... علم تفتیش کے علاوہ کسی اور ذریعے سے جنم نہیں لے سکتا۔ 'میں کون ہوں؟ یہ کائنات کیسے پیدا ہوئی؟ اس کا بنانے والا کون ہے؟ اس کی مادی وجہ کیا ہے؟' یہ اس قسم کی انکوائری ہے جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔" عقل کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اس لیے رشیوں نے یوگا کو روحانی تحقیقات کی تکنیک کے طور پر تیار کیا۔

کریا یوگا حقیقی "آگ کی رسم" ہے جسے اکثر بھگواد گیتا میں بیان کیا گیا ہے ۔ یوگا کی پاک کرنے والی آگ ابدی روشنی لاتی ہے، اور اس طرح ظاہری اور کم موثر مذہبی آتشی تقریبات سے بہت زیادہ مختلف ہوتی ہے، جہاں سچائی کا ادراک اکثر جلایا جاتا ہے، بخور کے ساتھ ساتھ سنجیدگی سے منایا جاتا ہے!

ترقی یافتہ یوگی، اپنے تمام دماغ، مرضی، اور جسمانی خواہشات کے ساتھ غلط شناخت سے اپنے دماغ کو ریڑھ کی ہڈی میں موجود مافوق الفطرت قوتوں کے ساتھ یکجا کرتے ہوئے، اس طرح اس دنیا میں زندگی گزارتا ہے جیسا کہ خدا نے منصوبہ بنایا ہے، ماضی کے تاثرات سے متاثر نہیں ہوا اور نہ ہی تازہ انسانی محرکات کی نئی گواہیوں سے۔ اس طرح کہ یوگی کو اپنی اعلیٰ خواہش کی تکمیل ہوتی ہے، جو کہ ناقابل تسخیر خوشی کی روح کی آخری پناہ گاہ میں محفوظ ہے۔

یوگی اپنی بھولبلییا انسانی خواہشات کو ایک توحیدی الاؤ کے سامنے پیش کرتا ہے جو بے مثال خدا کے لیے وقف ہے۔ یہ واقعی یوگک آگ کی حقیقی تقریب ہے، جس میں تمام ماضی اور حال کی خواہشات محبت الہی کے ذریعے استعمال کی جاتی ہیں۔ آخری شعلہ تمام انسانی جنون کی قربانی حاصل کرتا ہے، اور انسان گندگی سے پاک ہے۔ اس کی ہڈیاں تمام مطلوبہ گوشت سے چھن گئی ہیں، اس کا کرمی کنکال حکمت کے جراثیم کش سورج میں بلیچ ہے، وہ آخر کار صاف ہے، انسان اور بنانے والے کے سامنے ناگوار ہے۔

یوگا کی یقینی اور طریقہ کار کی افادیت کا ذکر کرتے ہوئے، بھگوان کرشنا نے درج ذیل الفاظ میں تکنیکی یوگی کی تعریف کی ہے: "یوگی جسمانی نظم و ضبط کرنے والے سنیاسیوں سے بڑا ہے، حکمت کے راستے کے پیروکاروں سے بھی بڑا ہے (جنا یوگا)، یا عمل کی راہ کے پیروکاروں سے بھی بڑا ہے (کرما یوگا، اے آرتھوگی!" 14-26

26-1

: دی نوٹ کیا سائنسدان ڈاکٹر جارج ڈبلیو. کریل کی کلیولینڈ، وضاحت کی پہلے 1940 a ملاقات کی دی امریکی ایسوسی ایشن کے لئے دی ترقی کی سائنس دی تجربات کی طرف سے جو وہ تھا ثابت ہوا کہ تمام جسمانی ٹشوز ہیں برقی طور پر منفی، دماغ اور اعصابی نظام کے ٹشوز کے علاوہ جو برقی

طور پر مثبت رہتے ہیں کیونکہ وہ زیادہ تیز رفتاری سے دوبارہ زندہ کرنے والی آکسیجن لیتے ہیں۔

بھگواد گیتا ، : 26-2

چہارم:29، 26-3:

بھگواد گیتا چہارم: 1-

2۔

26-4 منوا دھرم شاستر کے مصنف ہ عام قانون کہ یہ ادارہ ہندوستان میں آج تک موثر ہیں۔
فرانسیسی اسکالر، لوئس جیکولیوٹ، لکھتہ ہیں کہ منو کی تاریخ ہندوستان کے قدیم تاریخی دور کی
رات میں کھو گئی ہے۔ اور نہیں عالم ہے ہمت کو انکار اسے دی عنوان کی دی زیادہ تر قدیم قانون
ساز میں دی دنیا." میں لا بائبل ڈانس *L'inde* ، صفحہ 33-37، Jacolliot یہ ثابت کرنہ کہ لیے متوازی
متنی حوالہ جات پیش کرتا ہے کہ رومن کوڈ آف جسٹینین منو کہ قوانین کی قریب سے پیروی کرتا
ہ ہے۔

26-5 : دی شروع کی دی مادیت پسند عمریں کہ مطابق کو ہندو صحیفہ حسابات، تھا 3102 قبل
مسیح یہ تھا دی کا آغاز دی نزول دواپارہ عمر (دیکھیں، صفحہ 174)۔ جدید علماء کرام خوشی سے
یقین کہ 10,000 سال پہلے تمام مرد تھے
ڈوب میں a وحشیانہ پتھر عمر، خلاصہ طور پر برطرف کہ طور پر "افسانہ" تمام ریکارڈز اور روایات
کی بہت قدیم تہذیبیں ہندوستان، چین، مصر اور دیگر سرزمینوں میں۔

26-6 : پتنجلی کہ افورزم ، II: 1 ۔ کریا یوگا کہ الفاظ استعمال کرتہ ہوئہ ، پتنجلی یا تو سکھائی جانے
والی صحیح تکنیک کا حوالہ دہ رہہ تھہ۔ کی طرف سے بابا جی، یا ایک بہت ملتہ جلتہ کو یہ وہ یہ
تھا a یقینی تکنیک کی زندگی کنٹرول ہے ثابت ہوا کی طرف سے پتنجلی کا افورزم II:49۔

26-7 : پتنجلی کا افورزم ، میں: 27۔

26-8 : "اندر دی آغاز تھا دی لفظ، اور دی کلام تھا کہ ساتھ خدا، اور دی کلام تھا خدا تمام چیزیں
تھہ بنایا کی طرف سے
اسے اور اس کہ بغیر کوئی چیز نہیں بنی جو بنائی گئی تھی۔"- یوحنا 1:1-3۔ ویدوں کا اوم (اوم)
مقدس لفظ بن گیا۔ امین کی دی مسلمانوں، ہم کی دی تبتی، اور آمین کی دی عیسائیوں (اس کا معنی
میں عبرانی ہونا ضرور ، وفادار)۔ "یہ باتیں امین، وفادار اور سچا گواہ، خُدا کی تخلیق کی ابتداء کہتی
ہیں۔" - مکاشفہ 3:14۔

26-9 : *Aphorisms* II: 49۔

26-10 : میں کرنتھیوں 15:31. "ہمارا خوشی" ہے دی درست ترجمہ؛ نہیں، کہ طور پر عام طور پر
دیا، "آپ کا خوشی ہو رہی ہے۔" سینٹ پال مسیح کہ شعور کی ہمہ گیریت کا حوالہ دہ رہا تھا ۔

26-11 : کلپا مطلب وقت یا aeon سبی کلپا مطلب موضوع کو وقت یا تبدیلی کچھ لنک کہ ساتھ پراکرتی یا
معاملہ باقی ہے
نربیکلپا مطلب بہ وقت، بہ بدل یہ ہے دی سب سے زیادہ ریاست کی سمادھی

26-12 : کہ مطابق کو دی لنکن لائبریری کی ضروری معلومات ، ص 1030، دی دیو کچھوا زندگی کہ
درمیان 200 اور 300 سال

26-13 : شیکسپیئر: سانیٹ #

26-14: بھگواد گیتا ، 146۔

VI:46۔

باب: 27

بانی اہ یوگا سکول پر رانچی

"کیوں؟ ہیں آپ مخالف کو تنظیمی کام؟"

ماسٹرز سوال چونکا میں a تھوڑا سا یہ ہے سچ ہے کہ میرا نجی یقین پر دی وقت تھا کہ

تنظیمیں تھے ہارٹس گھونسلے"

’’یہ ایک بے شکری کام ہے جناب،‘‘ میں نے جواب دیا۔ ’’لیڈر چاہے کیا کرے یا نہ کرے، اس پر تنقید ہوتی ہے۔‘‘

اپنے لیے سارا الہی چنا (دودھ کا دہی) چاہتے ہو؟" میرے گرو کا جواب سخت نظروں کے ساتھ تھا۔ "کیا آپ یا کوئی اور یوگا کے ذریعے خدا سے رابطہ حاصل کر سکتا ہے اگر فراخ دل آقاؤں کی ایک لائن دوسروں تک اپنا علم پہنچانے کے لیے تیار نہ ہوتی؟" انہوں نے مزید کہا، "خدا شہد ہے، تنظیمیں چھتے ہیں؛ دونوں ضروری ہیں، کوئی بھی شکل بے کار ہے، بے شک، روح کے بغیر، لیکن آپ روحانی امرت سے بھرے چھتے کا آغاز کیوں نہیں کرتے؟"

اس کے مشورے نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اگرچہ میں نے کوئی ظاہری جواب نہیں دیا، لیکن میرے سینے میں ایک پختہ عزم پیدا ہوا: میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بانٹوں گا، جہاں تک میری طاقت ہے، میں نے اپنے گرو کے قدموں میں سیکھی ہوئی غیر متزلزل سچائیاں۔ "خداوند،" میں نے دعا کی، "تیری محبت ہمیشہ میری عقیدت کے مقبرے پر چمکتی رہے، اور میں اس محبت کو دوسرے دلوں میں بیدار کر سکوں۔"

ایک پچھلے موقع پر، اس سے پہلے کہ میں خانقاہی حکم میں شامل ہوا، سری یکتیشور نے ایک انتہائی غیر متوقع تبصرہ کیا تھا۔

"تم اپنے بڑھاپے میں بیوی کی صحبت سے کیسے محروم رہو گے!" اس نے کہا تھا. "کیا آپ اس بات سے اتفاق نہیں کرتے کہ خاندانی آدمی، اپنی بیوی اور بچوں کی دیکھ بھال کے لیے مفید کام میں لگا رہتا ہے، اس طرح خدا کی نظروں میں ایک ثواب کا کردار ادا کرتا ہے؟"

"جناب،" میں نے خطرے کی گھنٹی بجاتے ہوئے کہا، "آپ جانتے ہیں کہ اس زندگی میں میری خواہش صرف کائناتی محبوب کا ساتھ دینا ہے۔"

ایمان کا امتحان ہے ۔

"یاد رکھو،" اس نے دھیرے سے کہا تھا، "جو اپنی دنیاوی ذمہ داریوں کو ترک کر دیتا ہے وہ کسی بڑے خاندان کے لیے کسی قسم کی ذمہ داری سنبھال کر ہی اپنے آپ کو درست ثابت کر سکتا ہے۔"

نوجوانوں کے لیے ہمہ جہت تعلیم کا آئیڈیل ہمیشہ میرے دل کے قریب رہا ہے۔ میں نے واضح طور پر عام ہدایات کے بنجر نتائج دیکھے، جن کا مقصد صرف جسم اور عقل کی نشوونما ہے۔ اخلاقی اور روحانی اقدار، جن کی تعریف کے بغیر کوئی بھی انسان خوشی تک نہیں پہنچ سکتا، ابھی موجود تھے۔ رسمی نصاب میں کمی. میں نے ایک ایسا اسکول تلاش کرنے کا عزم کیا جہاں نوجوان لڑکے مردانگی کے مکمل قد تک پہنچ سکیں۔ اس سمت میں میرا پہلا قدم سات بچوں کے ساتھ بنگال کے ایک چھوٹے سے ملک کے مقام دہیکا میں اٹھایا گیا۔

ایک سال بعد، 1918 میں، کاسم بازار کے مہاراجہ، سر منیندر چندر ننڈی کی سخاوت سے، میں اپنے تیزی سے بڑھتے ہوئے گروپ کو رانچی منتقل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ بہار کا یہ قصبہ، کلکتے سے تقریباً دو سو میل کے فاصلے پر، ہندوستان میں سب سے زیادہ صحت بخش موسموں میں سے ایک ہے۔ رانچی کے کسم بازار محل کو نئے اسکول کے ہیڈ کوارٹر میں تبدیل کر دیا گیا، جسے میں نے برہمچاریہ ودیالیہ کہا 1-27 رشیوں کے تعلیمی نظریات کے مطابق۔
ان کا جنگل آشرم تھا رہا دی قدیم نشستیں کی سیکھنا سیکولر اور الہی کے لیے دی نوجوان کی

رانچی میں میں نے گرائمر اور ہائی اسکول کے گریڈ دونوں کے لیے ایک تعلیمی پروگرام کا اہتمام کیا۔ اس میں زرعی، صنعتی، تجارتی اور تعلیمی مضامین شامل تھے۔ طلباء کو یوگا ارتکاز اور مراقبہ، اور جسمانی نشوونما کا ایک منفرد نظام، "یوگوڈا" بھی سکھایا گیا، جس کے اصول میں نے 1916 میں دریافت کیے تھے۔

یہ سمجھتے ہوئے کہ انسان کا جسم ایک برقی بیٹری کی طرح ہے، میں نے استدلال کیا کہ اسے انسانی مرضی کی براہ راست ایجنسی کے ذریعے توانائی سے دوبارہ چارج کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ کوئی بھی عمل، معمولی یا بڑا، اپنی مرضی کے بغیر ممکن نہیں ہے ، اس لیے انسان بوجھل آلات یا مشینی مشقوں کے بغیر اپنے جسمانی بافتوں کی تجدید کے لیے اپنے بنیادی محرک، مرضی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس لیے میں نے رانچی کے طالب علموں کو اپنی سادہ "یوگوڈا" تکنیک سکھائی جس کے ذریعے زندگی کی قوت، جو کہ انسان کے میڈولا اوبلونگاٹا میں مرکوز ہے، کو کائناتی توانائی کی لامحدود فراہمی سے شعوری اور فوری طور پر دوبارہ چارج کیا جا سکتا ہے۔

لڑکوں نے اس تربیت کا شاندار جواب دیا، جسم کے ایک حصے سے زندگی کی توانائی کو دوسرے حصے میں منتقل کرنے، اور مشکل جسمانی آسن میں کامل آرام سے بیٹھنے کی غیر معمولی صلاحیت پیدا کی۔ [2-27] انہوں نے طاقت اور برداشت کے وہ کارنامے انجام دیے جن کی بہت سے طاقتور بالغ برابر نہیں کر سکتے تھے۔ میرے سب سے چھوٹے بھائی بشنو چرن گھوش نے رانچی کے اسکول میں داخلہ لیا۔ وہ بعد میں بن گیا بنگال میں ایک معروف فزیکل کلچرسٹ۔ اس نے اور اس کے ایک طالب علم نے یورپ اور امریکہ کا سفر کیا، طاقت اور مہارت کی نمائشیں کیں جس نے یونیورسٹی کے علمبرداروں کو حیران کر دیا، بشمول نیویارک کی کولمبیا یونیورسٹی میں۔

رانچی میں پہلے سال کے اختتام پر داخلے کے لیے درخواستیں دو ہزار تک پہنچ گئیں۔ لیکن اسکول، جو اس وقت مکمل طور پر رہائشی تھا، صرف ایک سو کے قریب رہ سکتا تھا۔ دن کے طلباء کے لیے ہدایات جلد ہی شامل کر دی گئیں۔

ودیالیہ میں مجھے چھوٹے بچوں کے لیے والد اور والدہ کا کردار ادا کرنا پڑا، اور بہت سی تنظیمی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مجھے اکثر مسیح کے الفاظ یاد آتے تھے: "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ کوئی ایسا آدمی نہیں جس نے گھر، بھائی، بہن، باپ، ماں، بیوی، بچے، یا زمینیں، میری خاطر، اور انجیل کی، لیکن اس وقت اسے سو گنا ملے گا، گھر اور بھائی، بہنیں، مائیں، بچے، اور زمینیں، ظلم و ستم کے ساتھ؛ اور دُنیا میں ہمیشہ کی زندگی کے لیے۔" [3-27] سری یکتیشور نے ان الفاظ کی تشریح کی تھی: "وہ عقیدت مند جو شادی اور خاندان کے زندگی کے تجربات کو چھوڑ دیتا ہے، اور عام طور پر معاشرے کی خدمت کی بڑی ذمہ داریوں کے لیے چھوٹے گھریلو مسائل اور محدود سرگرمیوں کا تبادلہ کرتا ہے، وہ ایک ایسا کام انجام دے رہا ہے جو اکثر غلط فہمی میں مبتلا دنیا کے ظلم و ستم کے ساتھ ہوتا ہے۔"



یوگودا مٹھ ، گنگا کے کنارے دکشینیشور میں خود شناسی فیلوشپ کا خوبصورت آشیانہ۔ 1938 میں مشرق اور مغرب کے طلباء کے لیے یوگا اعتکاف کے طور پر قائم کیا گیا۔



یوگوڈا ست سنگا برہمچاریہ ودیالیہ کی مرکزی عمارت ، جو 1918 میں لڑکوں کے لیے یوگا اسکول کے طور پر قائم کی گئی تھی، جس میں گرامر اور ہائی اسکول کی تعلیم ہے۔ اس کے ساتھ انسان دوست لہڑی مہاسایا مشن جڑا ہوا ہے۔

ایک دن میرے والد رانچی پہنچے تاکہ والد کی طرف سے آشیرواد حاصل کر سکیں، طویل عرصے سے روکا گیا کیونکہ میں نے بنگال-ناگپور ریلوے میں ان کے عہدے کی پیشکش کو مسترد کر کے انہیں تکلیف دی تھی۔

"بیٹا،" اس نے کہا، "میں اب زندگی میں آپ کی پسند سے ہم آہنگ ہو گیا ہوں۔ آپ کو ان خوش مزاج نوجوانوں کے درمیان دیکھ کر مجھے خوشی ہوتی ہے؛ آپ کا تعلق ریل روڈ کے ٹائم ٹیبل کے بے جان اعداد و شمار کے ساتھ ہونے کی بجائے یہاں سے ہے۔" اس نے ایک درجن چھوٹے بچوں کے ایک گروپ کی طرف اشارہ کیا جو میری ایڑیوں پر ٹیگ کر رہے تھے۔ "میرے صرف آٹھ بچے تھے،" اس نے چمکتی آنکھوں سے دیکھا، "لیکن میں آپ کو محسوس کر سکتا ہوں!"

ہمارے اختیار میں ایک بڑے پھلوں کے باغ اور 25 زرخیز ایکڑ کے ساتھ، طلباء، اساتذہ اور میں نے ان مثالی ماحول میں بیرونی مشقت کے کئی خوشگوار اوقات کا لطف اٹھایا۔ ہمارے پاس بہت سے پالتو جانور تھے، جن میں ایک چھوٹا ہرن بھی شامل تھا جسے بچوں نے کافی بت بنایا تھا۔ میں نے بھی چراغ کو اتنا پیار کیا کہ میں نے اسے اپنے کمرے میں سونے دیا۔ فجر کی روشنی میں، چھوٹی مخلوق صبح کی پیار کے لیے میرے بستر پر لیٹ جاتی۔

ایک دن میں نے پالتو جانوروں کو معمول سے پہلے کھانا کھلایا، کیونکہ مجھے رانچی شہر میں کسی
کاروبار میں جانا تھا۔ اگرچہ میں نے لڑکوں کو تنبیہ کی تھی کہ وہ میری واپسی تک چرند کو نہ کھلائیں،
لیکن ان میں سے ایک نافرمان تھا۔

اور ہرن کے بچے کو بڑی مقدار میں دودھ دیا۔ جب میں شام کو واپس آیا تو افسوسناک خبروں نے مجھے خوش آمدید کہا: "چھوٹا پنکھا مرنے کے قریب ہے، زیادہ کھانا کھلانے سے۔"

روتے ہوئے، میں نے بظاہر بے جان پالتو جانور کو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ میں نے اللہ سے اس کی زندگی بچانے کے لیے نہایت رحمدلی سے دعا کی۔ گھنٹوں بعد، چھوٹی مخلوق نے اپنی آنکھیں کھولیں، کھڑا ہوا، اور کمزوری سے چل پڑا۔ پورا سکول خوشی سے گونج اٹھا۔

لیکن اس رات مجھے ایک گہرا سبق ملا، جسے میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ میں رات کے دو بجے تک چراغ کے ساتھ رہا، جب میں سو گیا۔ خواب میں ہرن نمودار ہوا اور مجھ سے بولا:

"تم نے مجھے روک رکھا ہے۔ پلیز مجھے جانے دو۔ مجھے جانے

دو!" "ٹھیک ہے" میں نے خواب میں جواب دیا۔

میں بیدار ہوا فوری طور پر اور پکارا باہر "لڑکے، دی ہرن ہے مر رہا ہے!" دی بچے جلدی کو میرا طرف

میں کمرے کے کونے میں بھاگا جہاں میں نے پالتو جانور رکھا تھا۔ اس نے اٹھنے کی آخری کوشش کی، میری طرف ٹھوکر لگی، پھر میرے قدموں پر گرا، مر گیا۔

بڑے پیمانے پر کرما کے مطابق جو جانوروں کی تقدیر کی رہنمائی اور ان کو منظم کرتا ہے، ہرن کی زندگی ختم ہو چکی تھی، اور وہ ایک اعلیٰ شکل میں ترقی کے لیے تیار تھا۔ لیکن اپنی گہری وابستگی سے، جس کا مجھے بعد میں احساس ہوا کہ وہ خود غرضی تھی، اور اپنی پرجوش دعاؤں سے، میں اسے حیوانی شکل کی حدود میں رکھنے میں کامیاب ہو گیا تھا جس سے روح رہائی کے لیے جدوجہد کر رہی تھی۔ ہرن کی روح نے خواب میں اپنی التجا کی کیونکہ میری محبت کی اجازت کے بغیر یا تو وہ نہیں جا سکتا یا نہیں جا سکتا۔ جیسے ہی میں راضی ہوا، وہ چلا گیا۔

سارے غم مجھے چھوڑ گئے۔ میں نے نئے سرے سے محسوس کیا کہ خُدا چاہتا ہے کہ اُس کے بچے ہر چیز کو ایک حصے کے طور پر پسند کریں۔ اس کو، اور یہ محسوس نہ کرنا کہ موت سب کو ختم کر دیتی ہے۔ جاہل آدمی صرف موت کی ناقابل تسخیر دیوار کو دیکھتا ہے، چھپا ہوا، بظاہر ہمیشہ کے لیے، اپنے پیارے دوست۔ لیکن بے لگام آدمی، جو دوسروں سے رب کے اظہار کے طور پر محبت کرتا ہے، سمجھتا ہے کہ موت کے وقت عزیز صرف اس میں خوشی کی سانس لینے کے لیے واپس آئے ہیں۔

رانچی کا اسکول چھوٹی اور سادہ شروعات سے ایک ایسا ادارہ بن گیا جو اب ہندوستان میں مشہور ہے۔ اسکول کے بہت سے محکموں کو ان لوگوں کے رضاکارانہ تعاون سے مدد ملتی ہے جو رشیوں کے تعلیمی نظریات کو برقرار رکھنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ یوگودا ست سنگا کے عام نام کے تحت ، [4-27] مدنا پور، لکشمن پور اور پوری میں پھل پھولنے والے برانچ اسکول قائم کیے گئے ہیں۔

رانچی ہیڈ کوارٹر میں ایک میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ہے جہاں علاقے کے غریبوں کو ادویات اور ڈاکٹروں کی خدمات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ علاج شدہ تعداد اوسطاً 18,000 سے زیادہ ہے۔ افراد a سال دی ودیالیہ ہے بنایا اس کا نشان بھی میں ہندوستانی مسابقتی کھیل، اور تعلیمی میدان میں، جہاں رانچی کے بہت سے سابق طلباء نے بعد میں خود کو ممتاز کیا ہے۔ یونیورسٹی کی زندگی.

دی سکول اب میں اس کا اٹھائیسواں سال اور دی مرکز کی بہت سے سرگرمیاں، [5-27] ہے رہا عزت دی

مشرق اور مغرب کے نامور لوگوں کے دوروں کے ذریعے۔ اس کے پہلے سال میں ودیالیہ کا معائنہ کرنے والی ابتدائی عظیم شخصیات میں سے ایک سوامی پرنبانند تھے، جو بنارس کے "دو جسموں والے سنت" تھے۔ جیسا کہ عظیم ماسٹر نے درختوں کے نیچے منعقد ہونے والی دلکش آؤٹ ڈور کلاسز کو دیکھا، اور شام کو دیکھا کہ نوجوان لڑکے گھنٹوں یوگا مراقبہ میں بے حرکت بیٹھے ہیں، وہ بہت متاثر ہوا۔

"میرے دل میں خوشی آتی ہے،" انہوں نے کہا، "یہ دیکھ کر کہ نوجوانوں کی مناسب تربیت کے لیے لہڑی مہاسایا کے آئیڈیل اس ادارے میں چل رہے ہیں۔ اس پر میرے گرو کا آشیرواد ہو۔"

میرے ساتھ بیٹھا ایک نوجوان لڑکا عظیم یوگی سے ایک سوال پوچھنے کا حوصلہ

بڑھا۔ "جناب،" اس نے کہا، "کیا میں راہب بنوں؟ کیا میری زندگی صرف خدا کے

لیے ہے؟"

اگرچہ سوامی پرنبانند مسکرایا آہستہ سے اس کا آنکھیں تھے چھیدنا دی مستقبل

"بچے،" اس نے جواب دیا، "جب تم بڑے ہو جاؤ گے تو ایک خوبصورت دلہن تمہارا انتظار کر رہی ہے۔" سوامی آرڈر میں داخل ہونے کے لیے سالوں سے منصوبہ بندی کرنے کے بعد، لڑکے نے بالآخر شادی کر لی۔

سوامی پرنابانند کے رانچی آنے کے کچھ دیر بعد، میں اپنے والد کے ساتھ کلکتہ کے گھر گیا جہاں یوگی عارضی طور پر مقیم تھے۔ پرنبانند کی پیشین گوئی، جو کئی سال پہلے مجھ سے کی گئی تھی، میرے ذہن میں تیزی سے آئی: "میں آپ کو، آپ کے والد کے ساتھ، بعد میں ملوں گا۔"

جیسے ہی والد سوامی کے کمرے میں داخل ہوئے، عظیم یوگی اپنی نشست سے اٹھے اور میرے والدین کو پیار بھرے احترام کے ساتھ گلے لگایا۔

"بھگابتی،" اس نے کہا، "تم اپنے بارے میں کیا کر رہے ہو؟ کیا تم اپنے بیٹے کو لامحدود کی طرف بھاگتے ہوئے نہیں دیکھ رہے ہو؟" میں اپنے والد کے سامنے اس کی تعریف سن کر شرما گیا۔ سوامی نے آگے کہا، "آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے بابرکت گرو کتنی بار کہا کرتے تھے: ' بنات، بنت، بن جئے '۔ 6-26 اس لیے کریا یوگا کو مسلسل جاری رکھیں ، اور الہی پورٹلز تک جلدی سے پہنچیں۔"

پرنابانند کا جسم، جو بنارس میں ان سے میرے پہلے حیرت انگیز دورے کے دوران بہت اچھا اور مضبوط دکھائی دیا تھا، اب یقینی طور پر بڑھاپے کو ظاہر کر رہا تھا، حالانکہ اس کی کرنسی اب بھی قابل ستائش تھی۔

"سوامی جی،" میں نے اس کی آنکھوں میں براہ راست دیکھتے ہوئے پوچھا، "براہ کرم مجھے سچ بتائیں: کیا آپ کو عمر بڑھنے کا احساس نہیں ہو رہا؟ جیسے جیسے جسم کمزور ہو رہا ہے، کیا آپ کے خدا کے بارے میں تصورات میں کوئی کمی آ رہی ہے؟"

وہ فرشتہ مسکرایا۔ "محبوب اب میرے ساتھ پہلے سے زیادہ ہے۔" اس کے مکمل یقین نے میرے دماغ اور روح کو مغلوب کر دیا۔ اس نے آگے کہا، "میں اب بھی دو پنشن سے لطف اندوز ہو رہا ہوں، ایک یہاں بھگتی کی طرف سے، اور دوسری اوپر سے۔" آسمان کی طرف اپنی انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے، سنت ایک جوش میں آگئی، اس کا چہرہ ایک الہی چمک سے روشن تھا - میرے سوال کا کافی جواب۔

یہ دیکھ کر کہ پرنبانند کے کمرے میں بہت سے پودے اور بیج کے پیکج موجود تھے، میں نے ان کا مقصد پوچھا۔

انہوں نے کہا، "میں نے بنارس کو مستقل طور پر چھوڑ دیا ہے، اور اب ہمالیہ کی طرف جا رہا ہوں۔ وہاں میں اپنے شاگردوں کے لیے ایک آشرم کھولوں گا۔ ان بیجوں سے پالک اور کچھ دوسری سبزیاں پیدا ہوں گی۔ میرے پیارے سادگی سے زندگی گزاریں گے، اپنا وقت خوش خلق خدا کی ملاپ میں گزاریں گے۔ اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔"

باپ پوچھا اس کا بھائی شاگرد جب وہ کرے گا واپسی کو کلکتہ۔

’’پھر کبھی نہیں،‘‘ ولی نے جواب دیا۔ "یہ وہی سال ہے جس میں لہڑی مہاسایا نے مجھے کہا تھا کہ میں اپنے پیارے بنارس کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر ہمالیہ جاؤں گا، وہاں اپنا فانی فریم اتارنے کے لیے۔"

ان کے الفاظ پر میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں، لیکن سوامی سکون سے مسکرائے۔ اس نے مجھے ایک چھوٹے سے آسمانی بچے کی یاد دلائی، جو الہی ماں کی گود میں محفوظ بیٹھا تھا۔ برسوں کے بوجھ کا ایک عظیم یوگی کے اعلیٰ روحانی طاقتوں کے مکمل قبضے پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے اپنے جسم کی تجدید کرنے کے قابل ہے۔ پھر بھی کبھی کبھی وہ عمر بڑھنے کے عمل کو روکنے کی پرواہ نہیں کرتا، لیکن اپنے کرما کو کام کرنے دیتا ہے۔ اپنے پرانے جسم کو وقت کی بچت کے آلے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے، ایک نئے اوتار میں کرما پر کام کرنے کی ضرورت کو خارج کرنے کے لیے خود کو جسمانی جہاز سے باہر نکالتا ہے۔

مہینوں بعد میں میں ملاقات کی ایک پرانا دوست، سنندن، ڈبلیو ایچ او تھا ایک کی پرانبانند کا بند شاگرد

"میرا پیارا گرو چلا گیا،" اس نے سسکیوں کے درمیان مجھے بتایا۔ "اس نے رشیکیش کے قریب ایک آستانہ قائم کیا، اور ہمیں محبت بھری تربیت دی۔ اپنی کمپنی میں ترقی کرتے ہوئے، اس نے ایک دن رشیکیش سے ایک بہت بڑی بھیڑ کو کھانا کھلانے کی تجویز پیش کی۔ میں نے استفسار کیا۔ وہ اتنی بڑی تعداد کیوں چاہتا تھا۔

"یہ میری آخری تہوار کی تقریب ہے،" انہوں نے کہا۔ میں ان کے الفاظ کے مکمل مضمرات نہیں سمجھ سکا

"پرنابانند جی نے کافی مقدار میں کھانا پکانے میں مدد کی۔ ہم نے تقریباً 2000 مہمانوں کو کھانا کھلایا۔ دعوت کے بعد، وہ ایک اونچے چبوترے پر بیٹھ گئے اور لامحدود پر ایک الہامی خطبہ دیا۔ آخر میں، ہزاروں لوگوں کی نگاہوں سے پہلے، وہ میری طرف متوجہ ہوئے، جب میں ان کے پاس ڈائس پر بیٹھا تھا، اور غیر معمولی قوت سے بولا۔

''سنندن، ہونا تیار میں ہوں جا رہا ہے کو لات مارنا دی فریم 7-27 '

"ایک دنگ رہ جانے والی خاموشی کے بعد، میں نے زور سے پکارا، 'ماسٹر، ایسا نہ کریں! پلیز، پلیز، یہ مت کریں!' ہجوم کی زبان بند تھی، ہمیں تجسس سے دیکھ کر میرے گرو مسکرائے، لیکن ان کی پختہ نگاہیں ابدیت پر جمی ہوئی تھیں۔

"'خود غرض نہ بنو،' اس نے کہا، 'نہ ہی میرے لیے غمگین ہو، میں طویل عرصے سے خوش دلی سے آپ سب کی خدمت کر رہا ہوں؛ اب خوش ہو جاؤ اور مجھے گڈسپیڈ کی خواہش کرو. میں اپنے کائناتی محبوب سے ملنے جاتا ہوں۔' ایک سرگوشی میں، پرنبانند جی نے مزید کہا، 'میں جلد ہی دوبارہ جنم لینے والا ہوں۔ لامحدود نعمتوں کی مختصر مدت سے لطف اندوز ہونے کے بعد، میں واپس آؤں گا۔ زمین پر جا کر بابا جی سے ملو۔ 8-27 تمہیں جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ میری روح کب اور کہاں نئے جسم میں سمائی گئی ہے۔'

"وہ پکارا دوبارہ، سنندن، یہاں میں لات مارنا دی فریم کی طرف سہ دی دوسرا کریا یوگا 9 -27

"اس نے ہمارے سامنے چہروں کے سمندر کی طرف دیکھا، اور ایک نعمت دی۔ اپنی نگاہیں روحانی آنکھ کی طرف باطنی طور پر مرکوز کرتے ہوئے، وہ بے حرکت ہو گیا۔ جب کہ مضطرب ہجوم نے سوچا کہ وہ پرجوش حالت میں مراقبہ کر رہا ہے، وہ پہلے ہی گوشت کے خیمے کو چھوڑ کر اپنی روح کو کائناتی وسعت میں ڈوب چکا ہے۔ لیکن شاگردوں نے اس کے جسم کو چھو لیا، اس کے جسم کو زیادہ دیر تک چھونے کی جگہ نہیں تھی۔ گرم گوشت صرف ایک سخت فریم رہ گیا تھا۔

میں دریافت کیا کہاں پرنبانند تھا کو ہونا دوبارہ پیدا ہوا

"یہ ایک مقدس امانت ہے۔ جسے میں کسی کو نہیں بتا سکتا،" سنندن نے جواب دیا۔ "شاید آپ کو کوئی اور طریقہ معلوم ہو جائے۔"

برسوں بعد میں نے سوامی کیشابانند 10-27 سے دریافت کیا۔ کہ پرنبانند، ایک نئے جسم میں اپنی پیدائش کے چند سال بعد، ہمالیہ میں بدری نارائن گئے تھے، اور وہاں عظیم بابا جی کے گرد سنتوں کے گروپ میں شامل ہو گئے۔

27-1 : ودیالیہ ، اسکولہ یہاں برہماچاریہ سے مراد انسان کی زندگی کے ویدک منصوبہ کے چار مراحل میں سے ایک ہے، جیسا کہ کہ کی (1) دی برہمی طالب علم (برہمچاری)؛ (2) دی گھر والا کے ساتھ دنیاوی ذمہ داریاں (گرہست)
(3) دی متولی (وانپرست)؛ (4) دی جنگل رہنے والا یا آوارہ مفت سے تمام زمینی خدشات (سنیاسی) یہ مثالی سکیم کی زندگی، جبکہ نہیں وسیع پیمانے پر مشاہدہ کیا میں جدید بھارت، اب بھی ہے بہت سے متقی پیروکار دی چار مراحل ہیں ایک گرو کی زندگی بھر کی ہدایت کے تحت مذہبی طور پر انجام دیا گیا۔

27-2 : اے نمبر کی امریکی طلباء بھی ہے مہارت حاصل کی مختلف آسن یا کرنسی بشمول برنارڈ کول، خود شناسی فیلوشپ کی تعلیمات کے لاس اینجلس میں ایک انسٹرکٹر۔

27-3 : نشان 10:29-30 ۔

27-4 : یوگوڈا: یوگا ، اتحاد ہم آہنگی، توازن؛ دا ، کہ جو فراہم کرتا ہے ست سنگا: بیٹھا ، سچائی سانگا رفاقت میں مغرب، کو بچنا دی استعمال کریں کی a سنسکرت نام دی یوگوڈا ست سنگا۔ تحریک ہے رہا بلایا دی خود شناسی فیلوشپ ۔

27-5 : دی سرگرمیاں پر رانچی ہیں بیان کیا مزید مکمل طور پر میں باب 40 دی لکشمن پور اسکول ہے میں دی قابل چارج مسٹر جی سی ڈے، بی اے کا میڈیکل ڈپارٹمنٹ ڈاکٹر ایس این پال اور سسی بھوسن ملک کے زیر نگرانی ہے۔

27-6 : ایک کی لہڑی مہاسیا کا پسندیدہ ریمارکس، دیا کہ طور پر حوصلہ افزائی کے لیے اس کا طلباء کا استقامت اے مفت ترجمہ ہے: "کوشش، جدوجہد، ایک دن دیکھو! الہی مقصد!"

27-7 : یعنی دینا اوپر دی جسم

27-8 : لہڑی مہاسیا کا گرو ڈبلیو ایچ او ہے اب بھی زندہ (دیکھیں باب 33 ۔)

27-9 : دوسری کریا ، جیسا کہ لاہری مہاسایا نے سکھایا ہے، اس عقیدت مند کو اس قابل بناتا ہے کہ

اس میں مہارت حاصل کر لیتا ہے اور اسے چھوڑ کر واپس جا سکتا ہے۔ جسم شعوری طور پر پر کوئی بھی وقت اعلی درجہ کی یوگی استعمال کریں دی دوسرا کریا تکنیک دوران دی آخری باہر نکلنا کی موت، a لمحہ وہ ہمیشہ پہلے سے جانتے ہیں.

27-10 : میرا ملاقات کے ساتھ کیشابانند ہے بیان کیا میں باب 42

باب: 28

کاشی، دوبارہ جنم لینا اور دوبارہ دریافت کیا۔

"پلیز کرو نہیں جاؤ میں دی پانی چلو ہم غسل کی طرف سے ڈوبنا ہمارے بالٹیاں۔"

میں رانچی کے نوجوان طلباء سے خطاب کر رہا تھا جو میرے ساتھ آٹھ میل کی پیدل سفر پر جا رہے تھے۔ ایک پڑوسی پہاڑی. ہمارے سامنے کا تالاب دعوت دے رہا تھا، لیکن میرے ذہن میں اس کے لیے بیزاری پیدا ہو گئی تھی۔
میرے اردگرد کے گروپ نے بالٹیاں ڈبونے کی میری مثال کی پیروی کی، لیکن چند لڑکوں نے ٹھنڈے پانیوں کے لالچ میں آ گئے۔ انہوں نے ابھی غوطہ لگایا ہی تھا کہ پانی کے بڑے سانپ ان کے گرد گھوم رہے تھے۔ لڑکے مزاحیہ انداز میں تالاب سے باہر نکل آئے۔

ہم نے اپنی منزل پر پہنچنے کے بعد پکنک لنچ کا لطف اٹھایا۔ میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا، طالب علموں کے ایک گروپ نے گھیر لیا۔ مجھے متاثر کن موڈ میں پا کر، انہوں نے مجھ سے سوالات کیے۔

ایک نوجوان نے استفسار کیا، ’’براہ کرم مجھے بتائیں، جناب،‘‘ اگر میں ہمیشہ آپ کے ساتھ دستبرداری کی راہ میں رہوں ؟

"آہ، نہیں" میں جواب دیا، "آپ مرضی ہونا زبردستی لیا دور کو آپ کا گھر، اور بعد میں آپ مرضی شادی کرو۔"

ناقابل یقین، اس نے ایک شدید احتجاج کیا. "صرف اگر میں مر گیا ہوں تو مجھے گھر لے جایا جا سکتا ہے۔" لیکن چند ہی مہینوں میں، اس کے والدین اسے لے جانے کے لیے پہنچے، اس کے رونے کی مزاحمت کے باوجود؛ کچھ سال بعد، اس نے شادی کی.

کئی سوالوں کے جواب دینے کے بعد مجھے کاشی نامی لڑکے نے مخاطب کیا۔ وہ تقریباً بارہ سال کا تھا، ایک ذہین طالب علم اور سب کا محبوب تھا۔

"جناب" وہ کہا، "کیا مرضی ہونا میرا قسمت؟"

"تم کرے گا جلد ہی ہونا مردہ." دی جواب آیا سے میرا ہونٹ کے ساتھ ایک ناقابل مزاحمت طاقت

اس غیر متوقع انکشاف نے مجھے اور ساتھ ہی ساتھ موجود تمام لوگوں کو حیران اور غمزدہ کردیا۔ خاموشی سے اپنے آپ کو خوفناک خوفناک قرار دیتے ہوئے ، میں نے مزید سوالات کا جواب دینے سے انکار کردیا۔

پر ہمارے واپسی کو دی سکول کاشی آیا کو میرا کمرہ

"اگر میں مر جاؤں، تو کیا آپ مجھے دوبارہ پیدا ہونے پر پائیں گے، اور مجھے دوبارہ روحانی راستے پر لے آئیں گے؟" وہ سسک پڑا۔

میں نے اس مشکل خفیہ ذمہ داری سے انکار کرنے پر مجبور محسوس کیا۔ لیکن اس کے بعد ہفتوں تک، کاشی نے مجھے سختی سے دبایا۔ اسے بریکنگ پوائنٹ پر بے چین دیکھ کر میں نے آخر کار اسے تسلی دی۔

"ہاں" میں وعدہ کیا "اگر دی آسمانی باپ قرض دیتا ہے اس کا امداد میں مرضی کوشش کریں کو تلاش کریں تم"

گرمیوں کی چھٹیوں میں، میں نے مختصر سفر شروع کیا۔ کاشی کو اپنے ساتھ نہ لے جانے کے افسوس کے ساتھ، میں نے جانے سے پہلے اسے اپنے کمرے میں بلایا، اور اسے احتیاط سے ہدایت کی کہ وہ ہر طرح کی ترغیب کے خلاف، اسکول کے روحانی ارتعاش میں رہیں۔ کسی طرح میں نے محسوس کیا کہ اگر وہ گھر نہ گیا تو شاید آنے والی آفت سے بچ جائے۔

میں نے روانہ ہوتے ہی کاشی کے والد رانچی پہنچ گئے۔ پندرہ دن تک اس نے اپنے بیٹے کی وصیت کو توڑنے کی کوشش کی، یہ سمجھاتے ہوئے کہ اگر کاشی اپنی ماں کو دیکھنے کے لیے صرف چار دن کے لیے کلکتہ جائے گا، وہ پھر واپس آ سکتا تھا. کاشی نے مسلسل انکار کیا۔ باپ نے بالآخر کہا کہ وہ لڑکے کو لے جائے گا۔ پولیس کی مدد سے فرار۔ اس دھمکی نے کاشی کو پریشان کر دیا، جو اسکول کے لیے کسی بھی قسم کی ناگوار تشہیر کا سبب بننے کو تیار نہیں تھا۔ اسے جانے کے سوا کوئی چارہ نظر نہیں آیا۔

میں کچھ دنوں بعد رانچی واپس آیا۔ جب میں نے سنا کہ کاشی کو کیسے نکالا گیا تو میں فوراً کلکتہ چلا گیا۔ وہاں میں نے گھوڑے کی ٹیکسی لگائی۔ بہت ہی عجیب بات ہے کہ جب گاڑی گنگا پر ہاوڑہ پل سے گزری تو میں نے کاشی کے والد اور دیگر رشتے داروں کو ماتمی لباس میں دیکھا۔ اپنے ڈرائیور کو رکنے کے لیے چیختے ہوئے، میں تیزی سے باہر نکلا اور بدقسمت باپ کی طرف دیکھا۔

"مسٹر قاتل" میں پکارا کسی حد تک غیر معقول طور پر "آپ ہے ہلاک میرا لڑکا!"

کاشی کو زبردستی کلکتہ لانے میں باپ کو پہلے ہی غلطی کا احساس ہو چکا تھا۔ لڑکا وہاں موجود چند دنوں کے دوران، اس نے آلودہ کھانا کھایا، ہیضہ ہو گیا، اور اس کی موت ہو گئی۔

کاشی سے میری محبت، اور مرنے کے بعد اسے ڈھونڈنے کا عہد، رات دن مجھے ستاتا رہا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں جہاں بھی گیا ہوں، اس کا چہرہ میرے سامنے نمودار ہوا۔ میں نے اس کی یادگار تلاش شروع کی، یہاں تک کہ بہت پہلے میں نے اپنی کھوئی ہوئی ماں کو تلاش کیا تھا۔



کاشی، کھو دیا اور دوبارہ دریافت

میرے بھائی بشنو؛ سیرام پور کے موتی لال مکھرجی، سری یکتیشور کے ایک اعلیٰ درجے کے شاگرد؛
میرے والد مسٹر رائٹ؛ میں خود تلسی نارائن بوس؛ رانچی کے سوامی ستیانند

1920 انٹرنیشنل کانگریس آف ریلیجیئس لبرلز میں مندوبین کا ایک گروپ بوسٹن، جہاں میں
نے امریکہ میں اپنی پہلی تقریر کی۔ (بائیں سے دائیں) Rev. Clay MacCauley, Rev. T.
Rhondda Williams, Prof. S. Ushigasaki, Rev. Jabez T. Sunderland, Rev. Chas.
.W. Wendte, Rev. Samuel A. Eliot, Rev. Basil Martin, Rev
کرسٹوفر جے۔ گلی، Rev. سموئیل ایم۔ Crothers.

میں نے محسوس کیا کہ جیسا کہ خدا نے مجھے عقل کی فیکلٹی دی ہے، مجھے اس کا استعمال کرنا چاہیے اور اپنے اختیارات پر زیادہ سے زیادہ ٹیکس لگانا چاہیے تاکہ ان باریک قوانین کو دریافت کر سکوں جن کے ذریعے میں لڑکے کے علمی ٹھکانے کو جان سکتا ہوں۔ وہ ایک روح تھی جو ادھوری خواہشوں کے ساتھ ہل رہی تھی، میں نے محسوس کیا کہ روشنی کا ایک ماس ستاروں کے خطوں میں لاکھوں نورانی روحوں کے درمیان کہیں تیرتا ہے۔ میں کس طرح کے ساتھ ٹیون کرنے کے لئے تھا وہ، دوسری روحوں کی بہت سی ہلتی ہوئی روشنیوں کے درمیان؟

استعمال کرنا a خفیہ یوگا تکنیک، میں نشر کیا میرا محبت کو کاشی کا روح کے ذریعے دی مائکروفون کی

روحانی آنکھ، ابرو کے درمیان کا اندرونی نقطہ، اٹھائے ہوئے ہاتھوں اور انگلیوں کے اینٹینا کے ساتھ، میں اکثر مڑ گیا میں خود گول اور گول کوشش کر رہا ہے کو تلاش کریں دی سمت میں جو وہ ایک جنین کے طور پر دوبارہ پیدا ہوا تھا. مجھے اپنے دل کے ارتکاز سے چلنے والے ریڈیو میں ان سے جواب ملنے کی امید تھی۔ [1-28]

میں نے بدیہی طور پر محسوس کیا کہ کاشی جلد ہی زمین پر لوٹ آئے گا، اور اگر میں اسے مسلسل اپنی پکار نشر کرتا رہا تو اس کی روح جواب دے گی۔ میں جانتا تھا کہ کاشی کی طرف سے بھیجی گئی ہلکی سی حرکت میری انگلیوں، ہاتھوں، بازوؤں، ریڑھ کی ہڈی اور اعصاب میں محسوس کی جائے گی۔

غیر معمولی جوش کے ساتھ، میں نے کاشی کی موت کے بعد تقریباً چھ ماہ تک مسلسل یوگا کے طریقے پر عمل کیا۔ کلکتہ کے پرہجوم بوبازار سیکشن میں ایک صبح چند دوستوں کے ساتھ چہل قدمی کرتے ہوئے میں نے حسب معمول ہاتھ اٹھائے۔ پہلی بار جواب ملا۔ میں اپنی انگلیوں اور ہتھیلیوں کے نیچے گرنے والے برقی محرکات کا پتہ لگا کر بہت خوش ہوا۔ ان دھاروں نے میرے شعور کے گہرے وقفے سے خود کو ایک زبردست سوچ میں ترجمہ کیا: "میں کاشی ہوں؛ میں کاشی ہوں؛ میرے پاس آؤ!"

جب میں نے اپنے دل کے ریڈیو پر توجہ مرکوز کی تو یہ خیال تقریباً قابل سماعت ہو گیا۔ خصوصیت میں، کاشی کی قدرے کرخت سرگوشی، [2-28] میں نے بار بار اس کی سمن سنی۔ میں نے اپنے ایک ساتھی پرکاش داس، [3-28] کا بازو پکڑ لیا ۔ اور خوشی سے اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"یہ لگتا ہے کہ طور پر اگرچہ میں ہے واقع کاشی!"

میں اپنے دوستوں کی بے نقاب تفریح اور گزرتے ہوئے ہجوم کی طرف گھومنے لگا۔ برقی محرکات میری انگلیوں سے تبھی جھکتے ہیں جب میرا سامنا قریب سے گزرنے والے راستے کی طرف ہوتا ہے، جس کا نام "سرپینٹائن لین" ہے۔ جب میں دوسری سمتوں میں مڑا تو astral کرنٹ غائب ہو گئے ۔

''آہ،'' میں نے چونک کر کہا، ''کاشی کی روح کسی ماں کے پیٹ میں رہتی ہوگی جس کا گھر اس گلی میں ہے۔''

میں اور میرے ساتھی سرپینٹائن لین کے قریب پہنچے۔ میرے اٹھائے ہوئے ہاتھوں میں کمپن مضبوط، زیادہ واضح ہوگئی۔ گویا کسی مقناطیس کے ذریعے، مجھے سڑک کے دائیں جانب کھینچ لیا گیا۔ ایک مخصوص گھر کے دروازے پر پہنچ کر میں خود کو تبدیل شدہ پا کر حیران رہ گیا۔ میں نے شدید جوش و خروش کی حالت میں دروازہ کھٹکھٹایا، اپنی سانسیں روکی ہوئی تھیں۔ میں نے محسوس کیا کہ میری طویل، مشکل، اور یقینی طور پر غیر معمولی جدوجہد کا کامیاب انجام آ گیا ہے!

دروازہ ایک نوکر نے کھولا، جس نے مجھے بتایا کہ اس کا مالک گھر پر ہے۔ وہ دوسری منزل سے سیڑھیاں اُترے اور مجھ سے استفسار کرتے ہوئے مسکرائے۔ میں بمشکل ہی جانتا تھا کہ اپنے سوال کو کس طرح ترتیب دینا ہے، ایک ہی وقت میں مناسب اور غیر معقول۔

"پلیز بتانا میں، جناب اگر آپ اور آپ کا بیوی ہے رہا توقع a بچے کے لیے کے بارے میں چھ مہینے؟"

"ہاں ایسا ہی ہے۔" یہ دیکھ کر کہ میں ایک سوامی ہوں، روایتی نارنجی کپڑے میں ملبوس ایک ترک کرنے والا، اس نے شائستگی سے کہا، "دعا کریں کہ مجھے بتائیں کہ آپ کو میرے معاملات کیسے معلوم ہیں؟"

جب وہ سنا کہ بارے میں کاشی اور دی وعدہ میں تھا دیا، دی حیران آدمی یقین کیا میرا کہانی

میں نے اس سے کہا، "تمہارے ہاں ایک خوبصورت بچہ پیدا ہوگا۔" "اس کا چہرہ چوڑا ہوگا، اس کی پیشانی پر ایک کاؤلک ہوگا۔ اس کا مزاج خاص طور پر روحانی ہوگا۔" مجھے یقین تھا کہ آنے والا بچہ کاشی سے یہ مشابہت برداشت کرے گا۔

بعد میں میں اس بچے سے ملنے گیا، جس کے والدین نے اس کا پرانا نام کاشی رکھا تھا۔ بچپن میں بھی وہ میرے پیارے رانچی کے طالب علم سے بالکل ملتے جلتے تھے۔ بچے نے مجھے فوری طور پر پیار دکھایا۔ ماضی کی کشش دوگنی شدت کے ساتھ جاگ اٹھی۔

برسوں بعد نوعمر لڑکے نے مجھے امریکہ میں قیام کے دوران لکھا۔ اس نے ایک ترک کرنے والے کے راستے پر چلنے کی اپنی گہری خواہش کی وضاحت کی۔ میں نے اسے ایک ہمالیائی ماسٹر کی طرف ہدایت کی جو آج تک دوبارہ پیدا ہونے والے کاشی کی رہنمائی کرتا ہے۔

....

28-1

: ابرو کے درمیان کے نقطے سے پیش کردہ وصیت کو یوگی سوچ کے نشریاتی آلات کے طور پر جانتے ہیں۔ جب دی احساس ہے سکون سے مرکوز پر دی دل یہ اعمال کے طور پر a ذہنی ریڈیو، اور کر سکتے ہیں وصول کریں دی پیغامات دور یا قریب سے دوسروں کا۔ ٹیلی پیتھی میں ایک شخص کے ذہن میں خیالات کی باریک کمپن ایسٹرل ایتھر کی باریک کمپن اور پھر گراسٹر زمینی ایتھر کے ذریعے منتقل ہوتی ہے، جس سے برقی لہریں پیدا ہوتی ہیں جو کہ بدلے میں دوسرے شخص کے ذہن میں سوچ کی لہروں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔

28-2 : ہر روح میں اس کا خالص ریاست ہے تمام عالم کاشی کا روح یاد آیا تمام دی خصوصیات کی کاشی، دی لڑکا اور اس وجہ سے میری پہچان پیدا کرنے کے لیے اس کی کرکھی آواز کی نقل کی۔

28-3 : پرکاش داس ہے دی موجود ڈائریکٹر کی ہمارے یوگوڈا ریاضی (آواز) پر دکشنیشور میں بنگال

باب: 29

رابندر ناتھ ٹیگور اور میں موازنہ کریں۔ سکولز

"رابندر ناتھ ٹیگور سکھایا ہم کو گانا کے طور پر a قدرتی فارم کی خود اظہار، پسند دی پرندے"

بھولا ناتھ، جو میرے رانچی کے اسکول میں ایک روشن چودہ سالہ لڑکا ہے، نے مجھے یہ وضاحت اس وقت دی جب میں نے ایک صبح اس کی مدھر آوازوں پر اس کی تعریف کی تھی۔ اشتعال انگیزی کے ساتھ یا اس کے بغیر، لڑکے نے ایک دھندلی ندی جاری کی۔ اس سے پہلے وہ بولپور کے مشہور ٹیگور

اسکول "سنتی نکیتن" (امن کی پناہ گاہ) میں پڑھ چکے تھے۔

میں نے اپنے ساتھی سے کہا، "رابندر ناتھ کے گیت میرے ہونٹوں پر بچپن سے ہی ہیں۔ "تمام بنگال، یہاں تک کہ ان پڑھ کسان بھی، اس کی بلند پایہ نظم سے خوش ہوتے ہیں۔"

بھولا اور میں نے مل کر ٹیگور کے چند پرہیز گائے، جنہوں نے ہزاروں ہندوستانی نظموں کو موسیقی دیا، کچھ اصلی اور کچھ قدیم۔

"میں رابندر ناتھ سے اس وقت ملا جب انہیں ادب کا نوبل انعام ملا تھا،" میں نے بعد میں کہا ہماری آواز "میں ان سے ملنے کی طرف متوجہ ہوا کیونکہ میں نے ان کے ادبی نقادوں کو ٹھکانے لگانے میں ان کی غیر سفارتی جرات کی تعریف کی۔" میں نے قہقہہ لگایا۔

بھولا تجسس سے دریافت کیا دی کہانی

"اسکالرز نے بنگالی شاعری میں ایک نیا انداز متعارف کروانے پر ٹیگور کی سخت تنقید کی،" میں نے شروع کیا۔ "اس نے پنڈتوں کے دلوں کو پیاری تمام مقررہ حدود کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی اور کلاسیکی تاثرات کو ملایا۔ اس کے گانے جذباتی طور پر دلکش الفاظ میں گہری فلسفیانہ سچائی کو مجسم کرتے ہیں، قبول شدہ ادبی شکلوں کا بہت کم خیال رکھتے ہیں۔

"ایک بااثر نقاد نے تھوڑا سا رابندر ناتھ کا حوالہ ایک 'کبوتر شاعر' کے طور پر کیا جس نے ایک روپیہ کے عوض اپنی چھپائی فروخت کی۔ لیکن ٹیگور کا بدلہ ہاتھ میں تھا؛ جب انہوں نے اپنی گیتانجلی ("گانے کی پیشکش") کا ترجمہ کیا تو پوری مغربی دنیا نے ان کے قدموں کو خراج عقیدت پیش کیا ، جس میں ان کے ایک وقت کے نقاد بھی شامل تھے، انہیں مبارکباد پیش کرنے کے لیے۔

"رابندر ناتھ نے جان بوجھ کر طویل تاخیر کے بعد ہی اپنے مہمانوں کا استقبال کیا، اور پھر خاموشی سے ان کی تعریفیں سنی۔ آخر کار اس نے ان کے خلاف تنقید کے اپنے ہی روایتی ہتھیار بنائے۔

"'حضرات،' اس نے کہا، 'جو خوشبودار اعزاز آپ یہاں دے رہے ہیں وہ آپ کی ماضی کی توہین کی بدبو سے بے ترتیب طور پر گھل مل گئے ہیں۔ کیا میرے نوبل انعام کے ایوارڈ اور آپ کی اچانک تعریف کی شدید طاقتوں کے درمیان کوئی تعلق ہے؟ میں اب بھی وہی شاعر ہوں جس نے بنگال کے شایانِ شان پھول پیش کرتے وقت آپ کو ناراض کیا تھا۔

"اخباروں نے ٹیگور کی طرف سے دی گئی جرات مندانہ سزا کا بیان شائع کیا۔ میں نے چاپلوسی سے بے نیاز آدمی کے اوٹ پٹانگ الفاظ کی تعریف کی۔" میں آگے بڑھا۔ "میرا تعارف رابندر ناتھ سے کلکتے میں ان کے سکریٹری مسٹر سی ایف اینڈریوز نے کرایا، [1-29] جو صرف بنگالی دھوتی میں ملبوس تھا ۔ انہوں نے پیار سے ٹیگور کو اپنا گرودیو کہا ۔

"رابندر ناتھ نے مجھے خوش اسلوبی سے قبول کیا۔ اس نے دلکش، ثقافت اور شائستگی کی ایک پرسکون چمک پیدا کی۔ اپنے ادبی پس منظر کے بارے میں میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے، ٹیگور نے مجھے بتایا کہ ان کی ترغیب کا ایک قدیم ذریعہ، ہمارے مذہبی افسانوں کے علاوہ، کلاسیکی شاعر، بدیا پتی تھے۔"

ان یادوں سے متاثر ہو کر، میں نے ٹیگور کا ایک پرانا بنگالی گانا گانا شروع کیا، "تیرے پیار کا چراغ روشن کرو۔" بھولا اور میں نے خوشی سے نعرے لگائے جب ہم ودیالیہ کے میدان میں ٹہل رہے تھے۔

رانچی اسکول کی بنیاد رکھنے کے تقریباً دو سال بعد، مجھے رابندر ناتھ کی طرف سے اپنے تعلیمی نظریات پر بات کرنے کے لیے شانتی نکیتن سے ملنے کی دعوت ملی۔ میں خوشی سے چلا گیا۔ میں داخل ہوا تو شاعر اپنے مطالعے میں بیٹھا تھا۔ میں نے تب سوچا، جیسا کہ ہماری پہلی ملاقات میں تھا، کہ وہ اتنا ہی حیران کن تھا۔ شاندار مردانگی کا ایک نمونہ جیسا کہ کوئی بھی مصور چاہ سکتا ہے۔ اس کا خوبصورتی سے چھینا ہوا چہرہ، بڑے بزرگ، لمبے بالوں اور بہتی ہوئی داڑھی میں بنا ہوا تھا۔ بڑی،

بانسری جیسے معیار کی آواز جو لفظی طور پر سحر انگیز تھی۔ مضبوط، لمبا، اور قبر، اس نے تقریباً عورت کی نرمی کو ایک بچے کی خوشگوار بے ساختہ کے ساتھ جوڑ دیا۔ کا کوئی مثالی تصور نہیں۔ کسی شاعر کو اس نرم گلوکار سے زیادہ موزوں مجسم مل سکتا ہے۔

ٹیگور اور میں جلد ہی اپنے اسکولوں کے تقابلی مطالعہ میں گہرے تھے، دونوں غیر روایتی خطوط پر قائم تھے۔ ہم نے بہت سی ایک جیسی خصوصیات دریافت کیں - بیرونی ہدایات، سادگی، بچے کے تخلیقی جذبے کے لیے کافی گنجائش۔ تاہم، رابندر ناتھ نے ادب اور شاعری کے مطالعہ اور موسیقی اور گیت کے ذریعے خود اظہار خیال پر کافی زور دیا جسے میں بھولا کے معاملے میں پہلے ہی نوٹ کر چکا ہوں۔ شانتی نکیتن کے بچوں نے وقفے وقفے سے خاموشی کا مشاہدہ کیا، لیکن انہیں یوگا کی کوئی خاص تربیت نہیں دی گئی۔

شاعر نے حوصلہ افزا "یوگوڈا" مشقوں اور یوگا کے ارتکاز کی تکنیکوں کے بارے میں میری تفصیل کو خوش دلی سے سنا جو رانچی میں تمام طلباء کو سکھایا جاتا ہے۔

ٹیگور نے مجھے اپنی ابتدائی تعلیمی جدوجہد کے بارے میں بتایا۔ "میں پانچویں جماعت کے بعد سکول سے بھاگ گیا تھا،" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ میں آسانی سے سمجھ سکتا تھا کہ ان کی فطری شاعرانہ نزاکت کو کس طرح مجروح کیا گیا تھا۔ اسکول کے کمرے کا خوفناک، نظم و ضبط والا ماحول۔

"اسی لیے میں نے شانتی نکیتن کو سایہ دار درختوں اور آسمان کی شانوں کے نیچے کھولا۔" وہ خوبصورت باغ میں مطالعہ کرنے والے ایک چھوٹے سے گروپ کی طرف فصاحت سے اشارہ کیا۔ "ایک بچہ اپنے قدرتی ماحول میں پھولوں اور گیت پرندوں کے درمیان ہوتا ہے۔ صرف اس طرح وہ اپنے انفرادی وقف کی چھپی دولت کو پوری طرح سے ظاہر کر سکتا ہے۔ حقیقی تعلیم کو کبھی بھی تنگ اور پمپ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے اندر حکمت کے لامحدود ذخیرے کو بے ساختہ سطح پر لانے میں مدد کرنی چاہیے۔" 2-29

میں نے مان لیا۔ "نوجوانوں کی مثالی اور ہیرو کی پرستش کرنے والی جبلتیں اعداد و شمار اور تاریخی دور کی خصوصی خوراک پر بھوکی ہیں۔"

شاعر نے اپنے والد دیویندر ناتھ کے بارے میں پیار سے بات کی جنہوں نے شانتی نکیتن کے آغاز کو متاثر کیا تھا۔

رابندر ناتھ نے مجھے بتایا، ’’والد نے مجھے یہ زرخیز زمین دی، جہاں وہ پہلے ہی ایک گیسٹ ہاؤس اور مندر بنا چکے تھے۔ "میں نے اپنا تعلیمی تجربہ یہاں 1901 میں شروع کیا، صرف دس لڑکوں کے ساتھ۔ نوبل انعام کے ساتھ جو آٹھ ہزار پاؤنڈ ملے وہ سب سکول کی دیکھ بھال کے لیے گئے۔"

دی بزرگ ٹیگور، دیویندر ناتھ، جانا جاتا ہے دور اور چوڑا کے طور پر "مہارشی،" تھا a بہت قابل ذکر آدمی، جیسا کہ کوئی اس کی سوانح عمری سے دریافت کر سکتا ہے ۔ ان کی مردانگی کے دو سال ہمالیہ میں مراقبہ میں گزرے۔ بدلے میں، ان کے والد، دوارکاناتھ ٹیگور، ان کے عظیم عوامی فائدے کے لیے پورے بنگال میں منائے گئے تھے۔ اس نامور درخت سے ذہانت کا ایک خاندان نکلا ہے۔ اکیلے ہی رابندر ناتھ نہیں؛ اس کے تمام رشتہ داروں نے تخلیقی اظہار میں خود کو ممتاز کیا ہے۔ ان کے بھائی، گوگونیندر اور ابانیندرا، صف اول کے فنکاروں میں سے ہیں 3-29 کی بھارت; ایک اور بھائی دوجیندر، ہے a گہرائی سے دیکھنے والا فلسفی پر جس کا نرم کال پرندے اور جنگل کی مخلوق جواب دیتے ہیں۔

رابندر ناتھ نے مجھے گیسٹ ہاؤس میں رات گزارنے کی دعوت دی۔ شام کے وقت شاعر کو آنگن میں ایک

گروپ کے ساتھ بیٹھے دیکھنا واقعی ایک دلکش تماشا تھا۔ وقت پیچھے کی طرف ظاہر ہوا: the

میرے سامنے کا منظر ایک قدیم آستانے جیسا تھا - خوش گلو گلوکار اپنے عقیدت مندوں سے گھرا ہوا تھا، تمام الہی محبت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ٹیگور نے ہر بندھن کو ہم آہنگی کی ڈوریوں سے بُنا تھا، کبھی ثابت قدم نہیں، اس نے ایک ناقابلِ مزاحمت مقناطیسیت کے ذریعے دل کو کھینچا اور اپنی گرفت میں لے لیا۔ رب کے باغ میں کھلنے والی شاعری کا نایاب پھول، قدرتی خوشبو سے دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے!

اپنی سریلی آواز میں، رابندر ناتھ نے ہمیں اپنی چند شاندار نظمیں پڑھ کر سنائیں، جو نئی تخلیق کی گئیں۔ ان کے زیادہ تر گانے اور ڈرامے، جو ان کے طالب علموں کی خوشی کے لیے لکھے گئے ہیں، شانتی نکیتن میں مرتب کیے گئے ہیں۔ ان کی لائنوں کی خوبصورتی، میرے نزدیک، تقریباً ہر ایک میں خدا کا ذکر کرنے کے اس کے فن میں مضمر ہے۔ بند، پھر بھی شاذ و نادر ہی مقدس نام کا ذکر کرتا ہے۔ "گانے کی خوشی سے نشے میں،" انہوں نے لکھا، "میں اپنے آپ کو بھول جاتا ہوں اور آپ کو دوست کہتا ہوں جو میرا رب ہے۔"

اگلے دن، دوپہر کے کھانے کے بعد، میں نے شاعر کو ہچکچاتے ہوئے الوداع کیا۔ مجھے خوشی ہے کہ اس کا چھوٹا اسکول اب ایک بین الاقوامی یونیورسٹی "وشوا بھارتی" میں تبدیل ہو گیا ہے، جہاں تمام ممالک کے اسکالرز کو ایک مثالی ماحول ملا ہے۔

"جہاں دماغ بے خوف ہو اور سر بلند ہو؛ جہاں علم آزاد ہو؛
جہاں دنیا تنگ گھریلو دیواروں سے ٹکڑوں میں نہیں ٹوٹی ہے۔
جہاں الفاظ آو باہر سے دی گہرائی کی سچائی
جہاں انتھک کوشاں پھیلا ہوا اس کا ہتھیار کی طرف کمال
جہاں عقل کا واضح دھارا مردہ عادت کی سنسان صحرائی ریت میں اپنا راستہ نہیں کھو گیا ہے۔
جہاں ذہن کو آپ کی طرف سے ہمیشہ وسیع سوچ اور عمل کی طرف لے جایا جاتا ہے؛
آزادی کے اس آسمان میں، میرے باپ، میرے ملک کو جگانے دو!" 4-29

رابندر ناتھ ٹیگور

29-1
: دی انگریزی مصنف اور پبلسٹی، بند دوست کی مہاتما گاندھی مسٹر اینڈریوز ہے عزت دی میں انڈیا کے لیے اس کا اپنی گود لی ہوئی زمین کے لیے بہت سی خدمات۔

29-2 : "روح اکثر پیدا ہوتی ہے، یا جیسا کہ ہندو کہتے ہیں، 'ہزاروں جنموں کے ذریعے وجود کے راستے پر سفر کرنا' . . . وہاں ہے کچھ نہیں کی جو وہ ہے نہیں حاصل کیا دی علم؛ نہیں تعجب کہ وہ ہے قابل کو یاد کرنا . . . جو وہ پہلے جانتی تھی۔ انکوائری اور سیکھنے کے لئے سب کچھ یاد دلانا ہے۔" - ایمرسن ۔

29-3 : رابندر ناتھ، بھی میں اس کا ساٹھ کی دہائی، مصروف میں a سنجیدہ مطالعہ کی پینٹنگ نمائشیں کی اس کا "مستقبل" کام کچھ سال پہلے یورپی دارالحکومتوں اور نیویارک میں دیے گئے تھے۔

29-4 : گیتانجلی (نیویارک: میک ملن کمپنی)۔ شاعر کا فکر انگیز مطالعہ *The Philosophy Of Rabindranath*

میں مل□ گا□ ٹیگور ، کی طرف س□ دی منایا عالم صاحب ایس□ رادھا کرشنن (میک ملن، 1918)□
ایک اور نمائشی حجم □□
بی□ ک□ رائ□ کا رابندر ناتھ ٹیگور: دی آدمی اور اس کا شاعری (نیا یارک: ڈوڈ، میڈ، 1915)□ بدھا□
اور دی انجیل بدھ مت کا (نیا یارک: پٹنم کا، 1916) کی طرف س□ دی ممتاز مشرقی فن اتھارٹی،
آنند ک□ کمارسوامی، پر مشتمل □□ شاعر ک□ بھائی ابیندرا ناتھ ٹیگور کی رنگین تصویروں کی ایک
بڑی تعداد□

باب: 30

دی قانون کی معجزات

عظیم ناول نگار لیو ٹالسٹائی نے ایک خوش کن کہانی لکھی، *The Three Hermits* ۔ اس کے دوست نکولس روریچ [1-30] اس کہانی کا خلاصہ اس طرح کیا ہے:

"ایک جزیرے پر تین بوڑھے متوالے رہتے تھے۔ وہ اتنے سادے تھے کہ وہ صرف ایک ہی دعا کیا کرتے تھے: 'ہم تین ہیں؛ آپ تین ہیں- ہم پر رحم فرما!' اس بولی نماز کے دوران بڑے معجزات ظاہر ہوئے۔

"مقامی بشپ [2-30] ان تینوں متولیوں اور ان کی ناقابل قبول دعا کے بارے میں سن کر آیا، اور ان سے ملنے کا فیصلہ کیا تاکہ انہیں روایتی دعائیں سکھائیں۔ وہ جزیرے پر پہنچا، ہرمٹ کو بتایا کہ ان کی آسمانی درخواست بے عزت تھی، اور انہیں بہت سی روایتی دعائیں سکھائیں۔ بشپ پھر ایک کشتی پر روانہ ہوا۔ اس نے دیکھا، جہاز کے پیچھے، ایک چمکیلی روشنی۔ جیسے ہی یہ قریب آیا، اس نے ان تینوں کو دیکھا، جو ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور کشتی کو اوورٹیک کرنے کی کوشش میں لہروں پر بھاگ رہے تھے۔

'"ہم آپ کی سکھائی گئی دعاؤں کو بھول گئے ہیں،' وہ بشپ کے پاس پہنچتے ہی رو پڑے، 'اور آپ سے ان کو دہرانے کو کہنے میں جلدی کی ہے۔' حیرت زدہ بشپ نے سر ہلایا۔

’’عزیزوں،‘‘ اس نے عاجزی سے جواب دیا، ’’اپنی پرانی دعا کے ساتھ جیتے رہو!‘‘

تینوں اولیاء پانی پر کیسے چلے؟

کیسے کیا مسیح دوبارہ زندہ کرنا اس کا مصلوب جسم؟

کیسے کیا لہڑی مہاسایا اور سری یکتیشور انجام دیں ان کا معجزات؟

جدید سائنس کے پاس ابھی تک کوئی جواب نہیں ہے۔ اگرچہ ایٹم بم کی آمد اور ریڈار کے عجائبات کے ساتھ، عالمی ذہن کا دائرہ اچانک بڑھا دیا گیا ہے۔ لفظ "ناممکن" سائنسی ذخیرہ الفاظ میں کم نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔

قدیم ویدک صحیفہ اعلان کرتے ہیں کہ جسمانی دنیا مایا کے ایک بنیادی قانون کے تحت چلتی ہے ، رشتہ داری اور دوہرے کے اصولے خدا، واحد زندگی، ایک مطلق اتحاد ہے؛ وہ کسی تخلیق کے الگ الگ اور متنوع مظاہر کے طور پر ظاہر نہیں ہو سکتا سوائے غلط یا کے تحت

غیر حقیقی پردہ. وہ کائناتی وہم مایا ہے ۔ جدید دور کی ہر عظیم سائنسی دریافت نے رشیوں کے اس سادہ بیان کی تصدیق کی ہے۔

نیوٹن کا حرکت کا قانون مایا کا ایک قانون ہے : "ہر عمل کا ہمیشہ ایک مساوی اور متضاد ردعمل ہوتا ہے؛ کسی بھی دو اجسام کے باہمی اعمال ہمیشہ برابر اور مخالف سمت میں ہوتے ہیں۔" اس طرح عمل اور ردعمل بالکل برابر ہیں۔ "ایک قوت کا ہونا ناممکن ہے۔ برابر اور مخالف قوتوں کا ایک جوڑا ہونا چاہیے، اور ہمیشہ ہے۔"

بنیادی فطری سرگرمیاں سبھی اپنی مایک اصل کو دھوکہ دیتی ہیں۔ بجلی، مثال کے طور پر، پسپائی اور کشش کا ایک رجحان ہے؛ اس کے الیکٹران اور پروٹون برقی مخالف ہیں۔ ایک اور مثال: ایٹم یا مادہ کا آخری ذرہ، خود زمین کی طرح، مثبت اور منفی قطبوں والا مقناطیس ہے۔ پوری غیر معمولی دنیا قطبیت کے ناقابل تسخیر تسلط میں ہے۔ فزکس، کیمسٹری، یا کسی اور سائنس کا کوئی قانون کبھی بھی موروثی مخالف یا متضاد اصولوں سے خالی نہیں پایا جاتا۔

اس کے بعد، طبعی سائنس مایا ، تخلیق کی ساخت اور ساخت سے باہر قوانین نہیں بنا سکتی۔ فطرت خود مایا ہے ۔ فطری سائنس کو اس کی ناقابل عمل رقم سے نمٹنے کے لیے مجبور کرنا چاہیے۔ اس کے اپنے دائرے میں، وہ ابدی اور لازوال ہے۔ مستقبل کے سائنسدان اس کے متنوع لامحدودیت کے ایک کے بعد ایک پہلو کی تحقیقات سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے۔ اس طرح سائنس ایک دائمی بہاؤ میں رہتی ہے، حتمی تک پہنچنے سے قاصر ہے۔ پہلے سے موجود اور کام کرنے والے برہمانڈ کے قوانین وضع کرنے کے لیے واقعی موزوں ہے، لیکن قانون ساز اور واحد آپریٹر کا پتہ لگانے کے لیے بے اختیار ہے۔ کشش ثقل اور بجلی کے عظیم مظاہر تو معلوم ہو چکے ہیں، لیکن کشش ثقل اور بجلی کیا ہے، کوئی انسان نہیں جانتا۔ 3-30



"بذریعہ بی۔ کے۔ مترا میں "کلیانہ - کلپتور-

اہ گرو اور شاگرد

جنگل ہرمیٹیجز تھے دی قدیم نشستیں کی سیکھنا سیکولر اور الہی کے لیے دی نوجوان

بھارت کے یہاں ایک قابل احترام گرو، لکڑی کے مراقبے کی کہنی پر ٹیک لگائے ہوئے،
اپنے شاگرد کو روح کے اسرار کی طرف لے جا رہا ہے۔

مایا پر قابو پانا ہزار سالہ انبیاء کی طرف سے نسل انسانی کو تفویض کردہ کام تھا۔ تخلیق کے دوہرے پن سے اوپر اٹھ کر خالق کی وحدانیت کا ادراک انسان کا اعلیٰ ترین مقصد تصور کیا گیا تھا۔ جو لوگ کائناتی فریب سے چمٹے رہتے ہیں انہیں اس کے قطبیت کے لازمی قانون کو قبول کرنا چاہیے: بہاؤ اور ایب، عروج و زوال، دن اور رات، خوشی اور درد، اچھائی اور برائی، پیدائش اور موت۔ انسان کے چند ہزار انسانی پیدائشوں سے گزرنے کے بعد یہ چکراتی نمونہ ایک خاص تکلیف دہ یکجہتی کا حامل ہوتا ہے۔ وہ مایا کی مجبوریوں سے پرے امید بھری نظر ڈالنا شروع کر دیتا ہے ۔

مایا کا پردہ پھاڑنا تخلیق کے راز کو چھیدنا ہے۔ یوگی جو اس طرح کائنات کو رد کرتا ہے وہی سچا توحید پرست ہے۔ باقی سب بت پرستوں کی پوجا کر رہے ہیں۔ جب تک انسان فطرت کے دوہری فریبوں کے تابع رہتا ہے، جینس کے چہرے والی مایا اس کی دیوی ہے۔ وہ ایک حقیقی خدا کو نہیں جان سکتا۔

دنیا کا وہم، مایا ، انفرادی طور پر ایودیا کہا جاتا ہے ، لفظی طور پر، "غیر علم،" جہالت، فریب۔ مایا یا اودیا کو کبھی بھی فکری یقین یا تجزیے کے ذریعے تباہ نہیں کیا جا سکتا، بلکہ صرف نربیکلپا سمادھی کی اندرونی حالت کو حاصل کرنے کے ذریعے ۔ عہد نامہ قدیم کے انبیاء، اور تمام زمینوں اور عمروں کے دیکھنے والوں نے شعور کی اس حالت سے بات کی۔ حزقیل کہتا ہے (2-43:1): "بعد میں وہ لایا میں کو دی دروازے یہاں تک کہ دی گیٹ کہ دیکھتا ہے کی طرف دی مشرق: اور، دیکھو اسرائیل کے خدا کا جلال مشرق کی طرف سے آیا اور اس کی آواز بہت سے پانیوں کے شور کی مانند تھی اور زمین اس کے جلال سے چمک اٹھی۔ یوگی اپنے شعور کو ہمہ گیریت میں لے جاتا ہے، کلام یا اوم، بہت سے پانیوں یا کمپن کی الہی آواز سنتا ہے جو تخلیق کی واحد حقیقت ہے۔

برہمانڈ کے کھربوں رازوں میں سے سب سے غیر معمولی روشنی ہے۔ صوتی لہروں کے برعکس، جن کی ترسیل کے لیے ہوا یا دیگر مادی ذرائع ابلاغ کی ضرورت ہوتی ہے، روشنی کی لہریں انٹرسٹیلر اسپیس کے خلا سے آزادانہ طور پر گزرتی ہیں۔ یہاں تک کہ فرضی ایتھر، جو کہ انڈولیٹری تھیوری میں روشنی کے بین سیاروں کے درمیانہ درجے کے طور پر رکھا جاتا ہے، کو آئن سٹائن کی بنیاد پر رد کیا جا سکتا ہے کہ خلا کی ہندسی خصوصیات ایتھر کے نظریہ کو غیر ضروری قرار دیتی ہیں۔ کسی بھی مفروضے کے تحت، روشنی کسی بھی فطری مظہر کی سب سے لطیف، مادی انحصار سے آزاد رہتی ہے۔

آئن سٹائن کے بہت بڑے تصورات میں، روشنی کی رفتار 186,000 میل فی سیکنڈ پوری تھیوری آف ریلیٹیویٹی پر حاوی ہے۔ وہ ریاضیاتی طور پر ثابت کرتا ہے کہ روشنی کی رفتار، جہاں تک انسان کے محدود ذہن کا تعلق ہے، غیر مستحکم بہاؤ کی کائنات میں واحد مستقل ہے ۔ روشنی کی رفتار کے واحد مطلق پر وقت اور جگہ کے تمام انسانی معیارات کا انحصار ہے۔ تجریدی طور پر ابدی نہیں جیسا کہ اب تک سمجھا جاتا ہے، وقت اور جگہ رشتہ دار اور محدود عوامل ہیں، جو صرف روشنی کی رفتار کے یارڈسٹک کے حوالے سے ان کی پیمائش کی درستگی حاصل کرتے ہیں۔ ایک جہتی رشتہ داری کے طور پر خلا میں شامل ہونے میں، وقت نے پرانے دعوؤں کو ایک بے بدل قدر کے حوالے کر دیا ہے۔ وقت اب اس کی صحیح فطرت سے چھن گیا ہے - ابہام کا ایک سادہ جوہر! اپنے قلم کے چند مساوی اسٹروک کے ساتھ، آئن سٹائن نے کائنات سے روشنی کے علاوہ ہر طے شدہ حقیقت کو خارج کر دیا ہے۔

بعد کی ترقی میں، اس کا یونیفائیڈ فیلڈ تھیوری، عظیم طبیعیات دان ایک ریاضیاتی فارمولے میں کشش ثقل اور برقی مقناطیسیت کے قوانین کو مجسم کرتا ہے۔ کائناتی کو کم کرنا

ایک قانون پر تغیرات کی ساخت، آئن سٹائن 4-30 عمر بھر ان رشیوں تک پہنچتا ہے جنہوں نے تخلیق کی واحد ساخت کا اعلان کیا - جو کہ ایک پروٹین مایا ہے ۔

اضافیت کے عہد کے نظریے پر حتمی ایٹم کو تلاش کرنے کے ریاضیاتی امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ عظیم سائنس دان اب ڈھٹائی سے نہ صرف یہ کہ رہے ہیں کہ ایٹم مادے کی بجائے توانائی ہے، بلکہ یہ کہ جوہری توانائی بنیادی طور پر دماغ کی چیز ہے۔

دی نیچر آف دی فزیکل ورلڈ میں لکھتے ہیں ، "یہ واضح احساس کہ فزیکل سائنس کا تعلق سائے کی دنیا سے ہے"۔ "طبیعیات کی دنیا میں ہم مانوس زندگی کے ڈرامے کا شیڈو گراف پرفارمنس دیکھتے ہیں۔ میری کہنی کا سایہ شیڈو ٹیبل پر اس طرح ٹکا ہوا ہے جیسے سائے کے کاغذ پر سائے کی سیاہی بہتی ہے۔ یہ سب علامتی ہے، اور ایک علامت کے طور پر طبیعیات دان اسے چھوڑ دیتا ہے۔ پھر کیمیا دان دماغ آتا ہے جو علامتوں کو منتقل کرتا ہے۔ دنیا کے ذہن کو تخلیق کرنے کے لیے، دنیا کے ذہنوں کو تخلیق کرنے کی ضرورت ہے۔
سامان ...دی حقیقت پسندانہ معاملے اور کھیتوں کی طاقت کی سابق جسمانی نظریے ہیں مکمل طور پر غیر متعلقہ
سوائے میں تو دور کے طور پر دی دماغ کی چیزیں ہے خود کاتا یہ تصورات .دی بیرونی دنیا ہے اس طرح سائے کی دنیا بن جاؤ. اپنے وہموں کو دور کرتے ہوئے ہم نے مادے کو ہٹا دیا ہے، کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ مادہ ہمارے وہموں میں سے ایک عظیم ترین وہم ہے۔"

الیکٹران خوردبین کی حالیہ دریافت سے ایٹموں کے نوری جوہر اور فطرت کی ناگزیر دوئی کا قطعی ثبوت سامنے آیا۔ نیویارک ٹائمز نے امریکن ایسوسی ایشن کے اجلاس سے پہلے الیکٹران مائکروسکوپ کے 1937 کے مظاہرے کی درج ذیل رپورٹ دی سائنس کی ترقی کے لیے:

"ٹنگسٹن کا کرسٹل لائن ڈھانچہ، جو اب تک صرف ایکس رے کے ذریعے بالواسطہ طور پر جانا جاتا ہے، ایک فلوروسینٹ اسکرین پر دیدہ دلیری سے ظاہر ہوتا ہے، جس میں خلائی جالی میں نو ایٹم اپنی صحیح پوزیشن میں دکھائے جاتے ہیں، ایک مکعب، جس میں ہر کونے میں ایک ایٹم اور ایک مرکز میں ہوتا ہے۔ روشنی کے اس کرسٹل کیوب کے خلاف روشنی کے ناچنے والے انووں کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے، جیسے کہ سورج کی روشنی چلتی ہے۔

"الیکٹران مائکروسکوپ کا اصول سب سے پہلے 1927 میں بیل ٹیلی فون لیبارٹریز، نیو یارک سٹی کے ڈاکٹر کلنٹن جے ڈیوسن اور لیسٹر ایچ جرمر نے دریافت کیا، جنہوں نے پایا کہ الیکٹران ایک ذرے اور لہر دونوں کی خصوصیت میں حصہ لینے والی دوہری شخصیت رکھتا ہے۔ عینک کے ذریعے روشنی کی توجہ مرکوز کرنے کا ایک طریقہ۔

"الیکٹران کے جیکیل ہائیڈ معیار کی دریافت کے لیے، جس نے 1924 میں فرانسیسی نوبل انعام یافتہ طبیعیات دان ڈی بروگلی کی پیشین گوئی کی تصدیق کی، اور ظاہر کیا کہ طبعی نوعیت کے پورے دائرے میں دوہری شخصیت ہے، ڈاکٹر ڈیوسن کو طبیعیات کا نوبل انعام بھی ملا۔"

"علم کا دھارا،" سر جیمز جینز *The Mysterious Universe* میں لکھتے ہیں ، "ایک غیر مکینیکل حقیقت کی طرف بڑھ رہا ہے؛ کائنات ایک عظیم مشین کی بجائے ایک عظیم سوچ کی طرح نظر آنے لگتی ہے۔" بیسویں صدی کی سائنس اس طرح ہوری ویدوں کے ایک صفحے کی طرح لگ رہی ہے ۔

سائنس سے، پھر، اگر ایسا ہونا ضروری ہے، تو انسان کو فلسفیانہ سچائی سیکھنے دو کہ کوئی مادی کائنات نہیں ہے۔ اس کا تانا اور اون مایا ، وہم ہے۔ اس کی حقیقت کے سراب سب تجزیے کے تحت ٹوٹ جاتے ہیں۔ ایک ایک کر کے اس کے نیچے ایک جسمانی کائناتی حادثے کے تسلی بخش سہارے کے طور پر، انسان اپنے مشرکانہ بھروسے کو، اس کے الہی حکم کی ماضی کی خلاف ورزی کا دھیما محسوس کرتا ہے: "میرے سامنے تیرا کوئی اور معبود نہیں ہوگا۔"

آئن سٹائن نے اپنی مشہور مساوات میں بڑے پیمانے پر اور توانائی کی مساوات کا خاکہ پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ مادے کے کسی بھی ذرے میں توانائی اس کی کمیت یا وزن کے برابر ہوتی ہے جس کو روشنی کی رفتار کے مربع سے ضرب دیا جاتا ہے۔ جوہری توانائیوں کی رہائی مادی ذرات کے فنا کے ذریعے ہوتی ہے۔ مادے کی "موت" ایک ایٹمی دور کی "پیدائش" رہی ہے۔

روشنی کی رفتار ایک ریاضیاتی معیار یا مستقل ہے اس لیے نہیں کہ 186,000 میل فی سیکنڈ میں ایک مطلق قدر ہوتی ہے، بلکہ اس لیے کہ کوئی بھی مادی جسم، جس کی کمیت اس کی رفتار کے ساتھ بڑھ جاتی ہے، روشنی کی رفتار کو کبھی حاصل نہیں کر سکتی۔ ایک اور طریقہ بیان کیا: صرف ایک مادی جسم جس کا وزن لامحدود ہے روشنی کی رفتار کے برابر ہو سکتا ہے۔

یہ تصور لاتا ہے۔ ہمیں کو دی قانون کی معجزات

وہ آقا جو اپنے جسم یا کسی دوسری چیز کو مادّی بنانے اور غیر مادی بنانے، اور روشنی کی رفتار کے ساتھ حرکت کرنے، اور تخلیقی روشنی کی شعاعوں کو فوری مرئیت میں لانے کے لیے استعمال کرنے کے قابل ہیں، کوئی بھی جسمانی مظہر، ہے پورا دی ضروری آئن سٹائنی حالت: ان کا وزن لامحدود ہے۔

ایک مکمل یوگی کے شعور کی آسانی سے شناخت کی جاتی ہے، ایک تنگ جسم سے نہیں، بلکہ عالمگیر ساخت کے ساتھ۔ کشش ثقل، چاہے نیوٹن کی "قوت" ہو یا آئن سٹائن کی "جڑتا کا مظہر"، کسی مالک کو "وزن" کی خاصیت کو ظاہر کرنے پر مجبور کرنے کے لیے بے اختیار ہے جو تمام مادی اشیاء کی امتیازی کشش ثقل کی حالت ہے۔ وہ جو خود کو ہمہ گیر روح کے طور پر جانتا ہے وہ وقت اور جگہ میں کسی جسم کی سختیوں کے تابع نہیں رہتا۔ ان کی قید "رنگ پاس-ناٹ" نے سالوینٹ کو حاصل کیا ہے: "میں وہ ہوں۔"

"Fiat lux! اور روشنی تھی۔" اپنی ترتیب شدہ تخلیق کے لیے خدا کا پہلا حکم (پیدائش 1:3) واحد ایٹمی حقیقت: روشنی کو وجود میں لایا گیا۔ اس غیر مادی ذریعے کے شہتیروں پر تمام الہی مظاہر پائے جاتے ہیں۔ ہر دور کے عقیدت مند خدا کے شعلے اور نور کے طور پر ظاہر ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ "بادشاہوں کا بادشاہ، اور ربوں کا رب؛ جس کے پاس صرف لافانی ہے، وہ اس روشنی میں رہتا ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔" 5-30

ایک یوگی جس نے کامل مراقبے کے ذریعے اپنے شعور کو خالق کے ساتھ ملایا ہے وہ کائناتی جوہر کو روشنی کے طور پر سمجھتا ہے۔ اس کے نزدیک روشنی کی شعاعوں کی تشکیل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پانی اور روشنی کی شعاعیں جو زمین کی تشکیل کرتی ہیں۔ مادے کے شعور سے آزاد، خلا کی تین جہتوں اور وقت کی چوتھی جہت سے آزاد، ایک مالک اپنے جسم کی روشنی کو زمین، پانی، آگ یا ہوا کی روشنی کی کرنوں پر یکساں آسانی کے ساتھ منتقل کرتا ہے۔ آزاد کرنے والی روحانی آنکھ پر طویل ارتکاز نے یوگی کو مادے اور اس کے کشش ثقل کے وزن سے متعلق تمام فریبوں کو ختم کرنے کے قابل بنایا ہے۔ اس کے بعد سے وہ کائنات کو روشنی کے بنیادی طور پر غیر متفاوت ماس کے طور پر دیکھتا ہے۔

"آپٹیکل تصاویر" ڈاکٹر ایل۔ ٹی۔ ٹرالینڈ کی ہارورڈ بتاتا ہے ہم، "ہیں تعمیر اوپر پر دی ایک ہی اصول کے طور پر دی

عام 'ہاف ٹون' کندہ کاری؛ یعنی، وہ منٹ ڈاٹنگز یا سٹرپلنگز سے مل کر بنتے ہیں جو آنکھ سے پتہ نہیں لگا سکتے۔ ....ریٹنا کی حساسیت اتنی بڑی ہے کہ ایک بصری صحیح قسم کی روشنی کے نسبتاً کم کوانٹا سے احساس پیدا کیا جا سکتا ہے۔" روشنی کے مظاہر کے بارے میں ایک ماسٹر کے الہی علم کے ذریعے، وہ فوری طور پر ہر جگہ موجود روشنی کے ایٹموں کو قابل ادراک مظہر میں پیش کر سکتا ہے۔ پروجیکشن کی اصل شکل خواہ وہ درخت ہو، دوا ہو، انسانی جسم ہو، قوت ارادی اور قوت ارادی کے مطابق ہے۔

انسان کے خوابی شعور میں، جہاں اس نے نیند میں ان انا پرست حدود پر اپنی گرفت ڈھیلی کر دی ہے جو اسے روزانہ گھومتی رہتی ہیں، وہاں اس کے دماغ کی قادر مطلقیت کا رات کو ایک مظاہرہ ہوتا ہے۔ لو! وہاں خواب میں طویل مردہ دوست کھڑے ہیں، دور دراز براعظموں میں، دوبارہ زندہ اس کے بچپن کے مناظر اس آزاد اور غیر مشروط شعور کے ساتھ، جو خوابوں کے مظاہر میں تمام انسانوں کے لیے جانا جاتا ہے، خُداوند آقا نے کبھی نہ منقطع کڑی بنائی ہے۔ تمام ذاتی مقاصد سے بے قصور، اور خالق کی طرف سے عطا کردہ تخلیقی خواہشات کو بروئے کار لاتے ہوئے، ایک یوگی کسی عقیدت مند کی مخلصانہ دعا کو پورا کرنے کے لیے کائنات کے ہلکے ایٹموں کو دوبارہ ترتیب دیتا ہے۔ اس مقصد کے لیے انسان اور تخلیق کو بنایا گیا تھا: کہ وہ کائنات پر اپنا تسلط جانتے ہوئے، مایا کا مالک بن کر اٹھے ۔

"اور خُدا نے کہا، آئیے ہم انسان کو اپنی شبیہ پر، اپنی شبیہ کے مطابق بنائیں: اور اُنہیں حکومت کرنے دیں، سمندر کی مچھلیوں پر، ہوا کے پرندوں پر، چوپایوں اور تمام زمین پر، اور زمین پر رینگنے والے ہر رینگنے والے جانور پر۔" 6-30

میں 1915 جلد ہی کے بعد میں تھا داخل ہوا دی سوامی آرڈر، میں گواہی دی a وژن کی پرتشدد تضادات اس میں دی رشتہ داری کی انسان شعور تھا واضح طور پر قائم میں واضح طور پر سمجھا دی اتحاد مایا کی دردناک دوئیوں کے پیچھے ابدی روشنی کا ۔ ایک صبح جب میں والد کے گرپار روڈ والے گھر میں اپنے چھوٹے سے اٹاری کمرے میں بیٹھا تو یہ نظارہ مجھ پر نازل ہوا۔ کئی مہینوں سے پہلی جنگ عظیم یورپ میں جاری تھی۔ میں نے موت کی وسیع تعداد پر افسوس سے غور کیا۔

جب میں نے مراقبہ میں آنکھیں بند کیں تو میرا شعور اچانک ایک جنگی جہاز کے کمانڈر کے جسم میں منتقل ہو گیا۔ بندوقوں کی گھن گرج نے ہوا کو تقسیم کر دیا کیونکہ ساحل کی بیٹریوں اور جہاز کی توپوں کے درمیان گولیوں کا تبادلہ ہوا۔ ایک بہت بڑا گولہ پاؤڈر میگزین سے ٹکرا گیا اور میرے جہاز کو پھاڑ دیا۔ میں نے چند ملاحوں کے ساتھ پانی میں چھلانگ لگا دی جو دھماکے سے بچ گئے تھے۔

دل کی دھڑکن، میں بحفاظت ساحل پر پہنچ گیا۔ لیکن افسوس! ایک آوارہ گولی نے میرے سینے میں اپنی غضبناک پرواز ختم کردی۔ میں کراہتا ہوا زمین پر گر گیا۔ میرا پورا جسم مفلوج ہو گیا تھا، پھر بھی میں اس کے ہونے سے واقف تھا کیونکہ کسی کو ہوش آتا ہے کہ ایک ٹانگ سو گئی ہے۔

’’آخر کار موت کے پراسرار قدم نے مجھے پکڑ لیا،‘‘ میں نے سوچا۔ ایک آخری سانس لے کر، میں بے ہوشی میں ڈوبنے ہی والا تھا کہ لو! میں نے اپنے آپ کو اپنے گرپار روڈ کے کمرے میں کمل کی کرنسی میں بیٹھا پایا۔

جب میں نے خوشی سے مارا اور اپنے دوبارہ حاصل شدہ قبضے کو چوٹکی ماری تو پراسرار آنسو بہے نکلے - ایک جسم چھاتی میں کسی بھی گولی کے سوراخ سے پاک۔ میں اِدھر اُدھر لرزتا، سانس لیتا اور سانس چھوڑتا اپنے آپ کو یقین دلانے کے لیے کہ میں زندہ ہوں۔ ان خود ساختہ مبارکبادوں کے درمیان میں نے ایک بار پھر اپنا ہوش کپتان کی لاش کو گوری ساحل پر منتقل کرتے پایا۔ ذہن کی مکمل الجھن میرے اوپر آ گئی۔

"رب" میں دعا کی، "میں میں مردہ یا زندہ؟"

روشنی کے ایک شاندار کھیل نے پورے افق کو بھر دیا۔ ایک نرم گڑگڑاہٹ نے خود کو الفاظ میں ڈھالا:

"زندگی اور موت کا روشنی سے کیا تعلق ہے؟ میں نے تمہیں اپنی روشنی کی شکل میں بنایا ہے۔ زندگی اور موت کی نسبتیں کائناتی خواب سے تعلق رکھتی ہیں۔ تیرا بے خواب وجود دیکھو! جاگو، میرے بچے، جاگ!"

انسان کی بیداری کے قدم کے طور پر، رب سائنسدانوں کو اپنی تخلیق کے رازوں کو صحیح وقت اور جگہ پر دریافت کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ بہت سی جدید دریافتیں مردوں کو کائنات کو ایک طاقت کی روشنی کے متنوع اظہار کے طور پر سمجھنے میں مدد کرتی ہیں، جس کی رہنمائی الہی ذہانت سے ہوتی ہے۔ موشن پکچر، ریڈیو، ٹیلی ویژن، ریڈار، فوٹو الیکٹرک سیل کے عجائبات - جوہری توانائیوں کی سب کچھ دیکھنے والی "برقی آنکھ"، یہ سب روشنی کے برقی مقناطیسی رجحان پر مبنی ہیں۔

موشن پکچر آرٹ کسی بھی معجزے کو پیش کر سکتا ہے۔ متاثر کن بصری نقطہ نظر سے، فوٹو گرافی کو دھوکہ دینے کے لیے کوئی معجزہ منع نہیں ہے۔ ایک آدمی کے شفاف فلکیاتی جسم کو اس کی مجموعی جسمانی شکل سے ابھرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، وہ پانی پر چل سکتا ہے، مردوں کو زندہ کر سکتا ہے، ترقی کے قدرتی سلسلے کو پلٹ سکتا ہے، اور وقت اور جگہ کے ساتھ تباہی مچا سکتا ہے۔ اپنی مرضی کے مطابق روشنی کی تصاویر کو جمع کرتے ہوئے، فوٹوگرافر آپٹیکل عجائبات حاصل کرتا ہے جو ایک حقیقی مالک حقیقی روشنی کی کرنوں سے پیدا کرتا ہے۔

موشن پکچر کی جاندار تصاویر تخلیق سے متعلق بہت سی سچائیوں کو بیان کرتی ہیں۔ کاسمک ڈائریکٹر نے اپنے ڈرامے لکھے ہیں، اور صدیوں کے مقابلے کے لیے زبردست کاسٹوں کو اکٹھا کیا ہے۔ ابدیت کے اندھیرے سے، وہ پے در پے آنے والی فلموں کے ذریعے اپنی تخلیقی کرن انڈیلتا ہے، اور تصویریں خلا کے پردے پر ڈالی جاتی ہیں۔ جس طرح موشن پکچر امیجز بظاہر حقیقی معلوم ہوتی ہیں، لیکن یہ صرف روشنی اور سایہ کے امتزاج ہیں، اسی طرح عالمگیر قسم بھی ایک فریب نظر آتی ہے۔ سیاروں کے دائرے، اپنی زندگی کی ان گنت شکلوں کے ساتھ، کائناتی حرکت کی تصویر میں اعداد کے سوا کچھ نہیں ہیں، عارضی طور پر پانچ حسی تصورات کے لیے درست ہیں کیونکہ مناظر لامحدود تخلیقی بیم کے ذریعے انسان کے شعور کی سکرین پر کاسٹ کیے جاتے ہیں۔

سنیما کے ناظرین اوپر دیکھ سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں کہ اسکرین کی تمام تصاویر روشنی کی ایک بے تصویر شہتیر کے آلہ کار سے ظاہر ہو رہی ہیں۔ رنگین آفاقی ڈرامے اسی طرح ایک کائناتی ماخذ کی واحد سفید روشنی سے جاری ہو رہا ہے۔ ناقابل فہم آسانی کے ساتھ خُدا اپنے انسانی بچوں کے لیے ایک تفریحی پروگرام ترتیب دے رہا ہے، انہیں اپنے سیاروں کے تھیٹر میں اداکاروں کے ساتھ ساتھ سامعین بھی بنا رہا ہے ۔

ایک دن میں ایک موشن پکچر ہاؤس میں یورپی جنگ کے میدانوں کی خبریں دیکھنے کے لیے داخل ہوا۔ پہلی جنگ عظیم ابھی مغرب میں لڑی جا رہی تھی۔ نیوزریل نے اس قتل عام کو اس قدر حقیقت پسندی کے ساتھ ریکارڈ کیا۔ میں پریشان دل کے ساتھ تھیٹر سے نکل گیا۔

"رب" میں دعا کی، "کیوں دوست تم اجازت اس طرح تکلیف؟"

میری شدید حیرت میں، ایک فوری جواب حقیقی یورپی میدان جنگ کے وژن کی شکل میں آیا۔ جدوجہد کی ہولناکی، مرنے والوں اور مرنے والوں سے بھری ہوئی، وحشت میں بہت آگے

کوئی بھی نمائندگی کی دی نیوزریل

"غور سے دیکھو!" ایک دھیمی آواز نے میرے اندر کے شعور سے بات کی۔ "آپ دیکھیں گے کہ فرانس میں اب جو مناظر بنائے جا رہے ہیں وہ چیاروسکورو کے ڈرامے کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ یہ کائناتی موشن پکچر ہیں، اتنے ہی حقیقی اور اتنے ہی غیر حقیقی جتنے تھیٹر نیوزریل جو آپ نے ابھی دیکھے ہیں- ایک ڈرامے کے اندر ایک ڈرامہ۔"

میرے دل کو اب بھی تسلی نہیں ہوئی تھی۔ خدائی آواز نے آگے بڑھا: "تخلیق روشنی اور سایہ دونوں ہے، ورنہ کوئی تصویر ممکن نہیں ہے۔ مایا کی اچھائی اور برائی کو ہمیشہ بالادستی میں بدلنا چاہیئے۔ اگر یہاں اس دنیا میں خوشی لامتناہی ہوتی تو کیا انسان کبھی کسی اور کی تلاش کرتا؟ بغیر تکلیف کے اسے یہ یاد کرنے کی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس نے اپنے ابدی گھر کو چھوڑ دیا ہے۔ درد ایک راستہ ہے۔ جس سے نجات کا راستہ ہے! موت غیر حقیقی ہے؛ وہ ایک جاہل اداکار کی طرح ہیں جو اس وقت خوف سے مر جاتا ہے جب اس پر ایک خالی کارتوس سے زیادہ گولی نہیں چلائی جاتی، وہ ہمیشہ کے لیے فریب میں نہیں سوتے۔

مایا کے صحیفائی اکاؤنٹس کو پڑھا تھا ، لیکن انہوں نے مجھے وہ گہری بصیرت نہیں دی تھی جو ذاتی خوابوں اور ان کے ساتھ تسلی کے الفاظ کے ساتھ آتی تھی۔ کسی کی قدریں اس وقت بہت زیادہ بدل جاتی ہیں جب اسے بالآخر یقین ہو جاتا ہے کہ تخلیق صرف ایک وسیع حرکتی تصویر ہے، اور یہ کہ اس میں نہیں بلکہ اس سے آگے اس کی اپنی حقیقت ہے۔

جیسے ہی میں نے یہ باب لکھنا ختم کیا، میں کمل کی کرنسی میں اپنے بستر پر بیٹھ گیا۔ میرا کمرہ مدھم سایہ دار دو لیمپوں سے روشن تھا۔ اپنی نظریں اٹھاتے ہوئے، میں نے دیکھا کہ چھت پر سرسوں کے رنگ کی چھوٹی روشنیوں سے بندھی ہوئی تھی، چمکتی ہوئی اور ریڈیم جیسی چمک کے ساتھ کانپ رہی تھی۔ بارش کی چادروں کی طرح ہزاروں قلمی شعاعیں ایک شفاف شافٹ میں جمع ہوئیں اور خاموشی سے مجھ پر برس پڑیں۔

فوراً ہی میرا جسمانی جسم اپنی مجموعی پن کھو بیٹھا اور astral ساخت میں تبدیل ہو گیا۔ میں نے ایک تیرتی ہوئی سنسنی محسوس کی کیونکہ، بمشکل بستر کو چھوتے ہوئے، بے وزن جسم قدرے اور باری باری بائیں اور دائیں طرف مڑ گیا۔ میں نے کمرے کے ارد گرد دیکھا؛ فرنیچر اور دیواریں معمول کے مطابق تھیں، لیکن روشنی کا بہت کم حجم اتنا بڑھ گیا تھا کہ چھت نظر نہیں آ رہی تھی۔ میں حیرت زدہ تھا۔

"یہ کائناتی موشن پکچر میکانزم ہے۔" روشنی کے اندر سے آواز آئی۔ "تمہاری چادروں کے سفید پردے پر اس کا شہتیر بہا کر تمہارے جسم کی تصویر بنا رہا ہے۔ دیکھو تمہاری شکل نور کے سوا کچھ نہیں ہے۔"

میں نے اپنے بازوؤں کی طرف دیکھا اور انہیں آگے پیچھے کیا، پھر بھی ان کا وزن محسوس نہیں کر سکا۔ ایک پرجوش خوشی چھا گئی۔ میں یہ کائناتی تنا کی روشنی، کھلنا کے طور پر میرا جسم لگ رہا تھا a الہی نقل ایک سنیما گھر میں پروجیکشن بوتھ سے روشنی کی شعاعیں نکل رہی ہیں اور اسکرین پر تصویروں کے طور پر ظاہر ہو رہی ہیں۔

کافی دیر تک میں نے اپنے بیڈ روم کے مدھم روشنی والے تھیٹر میں اپنے جسم کی اس متحرک تصویر کا تجربہ کیا۔ میرے پاس بہت سے نظارے ہونے کے باوجود، کوئی بھی اس سے زیادہ واحد نہیں تھا۔ جیسا کہ میرا ٹھوس جسم کا وہم مکمل طور پر ختم ہو گیا تھا، اور میرا یہ احساس گہرا ہوتا گیا کہ تمام اشیاء کا جوہر روشنی ہے، میں نے زندگی کے دھڑکتے ہوئے دھارے کی طرف دیکھا اور پرجوش انداز میں

بات کی۔

"الٰہی روشنی، براہِ کرم اس کو واپس لے لو، میری عاجزانہ جسمانی تصویر، اپنے آپ میں، جیسا کہ ایلیا کو ایک شعلے سے آسمان کی طرف کھینچا گیا تھا۔"

ی دعا واضح طور پر چونکا دین والی تھی بیم غائب و گیا. میرا جسم اپنا معمول کا وزن دوبار شروع کر ک بستر پر دھنس گیا چمکتی وئی چھت کی روشنیوں کا غول ٹمٹما کر غائب و گیا اس زمین کو چھوڑن کا میرا وقت بظار نیں آیا تھا

"اس ک علاو،" میں ن فلسفیان انداز میں سوچا، "شاید ایلیا نبی میر خیال س ناخوش وں گ!"

30-1 : ی مشور روسی فنکار اور فلسفی را زند ک لی بت س سال میں انڈیا قریب دی مالی "س چوٹیوں آتا وحی" و لکھا وا "اندر غار اور پر دی سربرای اجلاس رت تھ دی رشیوں ختم دی برفانی چوٹیوں کی مالی ایک روشن چمک، ستاروں س زیاد روشن اور بجلی کی شاندار چمک کو جلاتا "

30-2 : دی کانی و سکتا   a تاریخی بنیاد ایک ادارتی نوٹ مطلع کرتا م ک دی بشپ ملاقات کی دی تین راب جبک و دریائ ڈیوینا ک من پر، مادوت س سلوویٹسکی خانقا کی طرف سفر کر را تھا

30-3 : مارکونی، عظیم موجد، ن حتمی ون س پل سائنسی ناپختگی کا درج ذیل اعتراف کیا: "نالیت کی سائنس کو حل زندگی مطلق ی حقیقت کر گا ونا واقعی خوفناک تھ ی نیں ک لی ایمان دی اسرار کی زندگی یقینی طور پر انسان کی سوچ ک سامن اب تک کا سب س زیاد مستقل مسئل "

30-4 : ا اشار کو دی سمت لیا کی طرف س آئن سٹائن کا باصلاحیت دیا کی طرف س دی حقیقت ک و a زندگی بھر شاگرد کی دی عظیم فلسفی اسپینوزا، جن کا سب س مشور کام اخلاقیات کا مظار جیومیٹریکل آرڈر میں

30-5 : میں ٹموتھی 16-6:15

30-6 : پیدائش 1:26

باب: 31

ایک انٹرویو ک ساتھ دی مقدس ماں

"محترم ماں، میں ن بچپن میں ی آپ ک نبی شور کا بپتسم لیا تھا و میر والدین اور میر اپن گرو سری یکتیشور جی ک گرو تھ اس لی کیا آپ مجھ اپنی مقدس زندگی ک چند واقعات سنن کا شرف بخشیں گ؟"

میں لاہری مہاسایا کی جیون ساتھی سریمتی کاشی مونی سے مخاطب تھا۔ بنارس میں تھوڑے عرصے کے لیے اپنے آپ کو ڈھونڈ کر، میں محترم خاتون سے ملنے کی دیرینہ خواہش پوری کر رہا تھا۔ بنارس کے گروڈیشور محلہ سیکشن میں پرانے لہڑی گھر میں اس نے میرا استقبال کیا۔ بوڑھے ہونے کے باوجود وہ کنول کی طرح کھل رہی تھی، خاموشی سے روحانی خوشبو پھیل رہی تھی۔ وہ ایک پتلی گردن اور صاف جلد کے ساتھ درمیانے درجے کی تھی۔ بڑی بڑی چمکدار آنکھوں نے اس کی ماں کے چہرے کو نرم کر دیا۔

"بیٹا، آپ ہیں خوش آمدید یہاں آؤ اوپر."

کاشی مونی ایک بہت ہی چھوٹے سے کمرے میں چلی گئی جہاں وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھی۔ میں نے اس مزار کا مشاہدہ کرنے پر فخر محسوس کیا جس میں بے مثال آقا نے ازدواجی زندگی کا انسانی ڈرامہ کھیلنے کے لئے شرکت کی تھی۔ شریف خاتون نے مجھے اپنے پہلو میں ایک تکیے کی طرف اشارہ کیا۔

"مجھے اپنے شوہر کے خدائی قد کا ادراک کرنے میں کئی سال گزر چکے تھے،" اس نے شروع کیا۔ "ایک رات، اسی کمرے میں، میں نے ایک روشن خواب دیکھا۔ شاندار فرشتے میرے اوپر ناقابل تصور فضل میں تیر رہے تھے۔ یہ منظر اتنا حقیقت پسندانہ تھا کہ میں ایک دم بیدار ہوا؛ کمرہ عجیب طرح سے چمکدار روشنی سے ڈھکا ہوا تھا۔

"میرے شوہر، کمل کی کرنسی میں، کمرے کے بیچ میں، فرشتوں سے گھرے ہوئے تھے، جو ہتھیلیوں پر ہاتھ جوڑ کر دعائیہ وقار کے ساتھ اس کی پرستش کر رہے تھے۔ حیرت زدہ ہو کر، مجھے یقین ہو گیا کہ میں ابھی بھی خواب دیکھ رہا ہوں۔

"'عورت،' لاہڑی مہاسایا نے کہا، 'تم خواب تو نہیں دیکھ رہی ہے۔ اپنی نیند کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دو۔' جب وہ دھیرے دھیرے فرش پر اترا تو میں نے اس کے قدموں میں سجدہ کیا۔

"'مالک' میں نے پکارا، 'بار بار میں آپ کے سامنے جھکتی ہوں! کیا آپ مجھے معاف کریں گے کہ آپ کو اپنا شوہر ماننے کے لیے؟ میں یہ جان کر شرم سے مر جاؤں گی کہ میں جہالت میں سوئی ہوئی ہوں اس کے پاس جو الٰہی بیدار ہے، اس رات سے آپ میرے شوہر نہیں ہیں، بلکہ میرے گرو ہیں۔ کیا آپ اپنے آپ کو اپنا شاگرد تسلیم کریں گے؟' 1-31

"ماسٹر نے مجھے نرمی سے چھوا، 'پاک روح، اٹھو، آپ کو قبول کیا گیا ہے۔' اس نے فرشتوں کی طرف اشارہ کیا، 'براہ کرم ان مقدس سنتوں میں سے ہر ایک کو جھکاؤ۔'

"جب میں نے اپنی عاجزانہ تخلیقات مکمل کیں، تو فرشتوں کی آوازیں ایک ساتھ گونجنے لگیں، جیسے کسی قدیم صحیفے کے کورس۔

"'الٰہی کی ہمشیرہ، آپ بابرکت ہیں۔ ہم آپ کو سلام پیش کرتے ہیں۔' وہ میرے قدموں پر جھک گئے اور ان کی پرجوش شکلیں غائب ہو گئیں۔

"میری گرو پوچھا میں کو وصول کریں آغاز میں کریا یوگا

"کی کورس،' میں جواب دیا 'میں ہوں معذرت نہیں کو ہے تھا اس کا برکت پہلے میں میرا زندگی.

"'وقت پکا نہیں تھا.' لاہڑی مہاسیا تسلی دیتے ہوئے بولے 'میں نے خاموشی سے آپ کی مدد کی ہے اور آپ تیار ہیں۔'

"اس نے میری پیشانی کو چھوا۔ گھومنے والی روشنی کے بڑے پیمانے پر نمودار ہوئے؛ چمک آہستہ آہستہ اپنے آپ کو دودھ کی نیلی روحانی آنکھ میں تشکیل دیتی ہے، سونے میں رنگی ہوئی تھی اور ایک سفید پینٹاگونل ستارے کے ساتھ مرکز تھی۔

"'اپنے شعور کو ستارے کے ذریعے لاتعداد کی بادشاہی میں داخل کریں۔' میرے گرو کی آواز میں ایک نیا نوٹ تھا، دور کی موسیقی کی طرح نرم۔

"وژن کے بعد وژن ٹوٹ گیا کہ طور پر سمندری سرف پر دی ساحل کی میرا روح دی پینورامک دائرے آخر میں

خوشی کے سمندر میں پگھل گیا. میں نے اپنے آپ کو ہمیشہ بڑھتی ہوئی برکتوں میں کھو دیا. جب میں گھنٹوں بعد اس دنیا سے آگاہی کے لیے واپس آیا تو ماسٹر نے مجھے کریہ یوگا کی تکنیک دی ۔

"اس رات کے بعد سے، لہڑی مہاسیا پھر کبھی میرے کمرے میں نہیں سوئے۔ اور نہ ہی اس کے بعد، وہ کبھی سوئے۔ وہ دن اور رات دونوں وقت اپنے شاگردوں کے ساتھ نیچے کے سامنے والے کمرے میں رہے۔"

نامور خاتون خاموش ہو گئیں۔ شاندار یوگی کے ساتھ اس کے تعلقات کی انفرادیت کو محسوس کرتے ہوئے، میں نے آخر کار مزید یادیں مانگنے کا حوصلہ کیا۔

"بیٹا تم لالچی ہو، پھر بھی تمہیں ایک کہانی اور کرنی پڑے گی۔" وہ شرماتے ہوئے مسکرائی۔ "میں ایک گناہ کا اعتراف کروں گا جو میں نے اپنے گرو شوہر کے خلاف کیا تھا۔ اپنی شروعات کے کچھ مہینوں بعد، میں خود کو اداس اور نظر انداز کرنے لگا۔ ایک صبح لاہری مہاسایا مضمون لینے اس چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا؛ میں جلدی سے اس کا پیچھا کیا ۔

"'آپ اپنا سارا وقت شاگردوں کے ساتھ گزارتے ہیں۔ اپنی بیوی اور بچوں کے لیے آپ کی ذمہ داریوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو خاندان کے لیے زیادہ رقم فراہم کرنے میں دلچسپی نہیں ہے۔'

"ماسٹر نے ایک لمحے کے لیے میری طرف دیکھا، پھر دیکھو وہ چلا گیا، خوف زدہ اور خوفزدہ، میں نے کمرے کے ہر حصے سے ایک آواز سنی:

"یہ ہے تمام کچھ نہیں مت کرو آپ دیکھو کیسے کر سکتے ہیں a کچھ نہیں پسند میں پیداوار دولت کے لیے تم؟'

"'گرو جی،' میں نے پکارا، 'میں لاکھوں بار معافی مانگتا ہوں! میری گناہ گار آنکھیں آپ کو مزید نہیں دیکھ سکتیں؛ براہ کرم اپنے مقدس روپ میں ظاہر ہوں۔'

'میں یہاں ہوں۔' یہ جواب میرے اوپر سے آیا میں نے اوپر دیکھا اور ماسٹر کو دیکھا ہوا، اس کا سر چھت کو چھو رہا ہے۔ اس کی آنکھیں شعلوں کی مانند تھیں۔ خوف کے مارے اپنے پاس رکھ کر، میں خاموشی سے فرش پر اترنے کے بعد اس کے قدموں میں روتا رہا۔

"'عورت،' اس نے کہا، 'الٰہی دولت کی تلاش کرو، نہ کہ زمین کے معمولی جھولے۔ انہوں نے مزید کہا، 'میرے روحانی فرزندوں میں سے ایک آپ کے لیے رزق فراہم کرے گا۔'

"میری گرو کا الفاظ قدرتی طور پر آیا سچ a شاگرد کیا چھوڑ دو a قابل غور رقم کے لیے ہمارے خاندان."

میں نے کاشی مونی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنے حیرت انگیز تجربات کو میرے ساتھ شیئر کیا۔ 2-31 اگلے دن میں اس کے گھر واپس آیا اور ٹنکوری اور ڈکوری لہڑی کے ساتھ کئی گھنٹے کی فلسفیانہ گفتگو کا لطف اٹھایا۔ ہندوستان کے عظیم یوگی کے یہ دو سنت بیٹے ان کے مثالی نقش قدم پر قریب سے چلتے رہے۔ دونوں آدمی صاف ستھرے، لمبے قد والے، مضبوط اور بھاری داڑھی والے، نرم آواز اور پرانے زمانے کی دلکشی کے ساتھ۔

ان کی اہلیہ لہڑی مہاسایا کی واحد خاتون شاگرد نہیں تھیں۔ میری والدہ سمیت سینکڑوں دوسرے لوگ تھے۔ ایک بار ایک خاتون چیلے نے گرو سے اس کی تصویر مانگی۔ اس نے اسے ایک کے حوالے کیا۔

پرنٹ، تبصرہ کرنا، "اگر آپ سمجھنا یہ a تحفظ، پھر یہ ہے تو دوسری صورت میں یہ ہے صرف a تصویر۔"

کچھ دنوں بعد یہ خاتون اور لہڑی مہاسایا کی بہو ایک میز پر بھگواد گیتا کا مطالعہ کر رہی تھیں جس کے پیچھے گرو کی تصویر لٹکی ہوئی تھی۔ بجلی کا طوفان ٹوٹ گیا۔ بڑے غصے کے ساتھ باہر

"لاہری مہاسیا، ہماری حفاظت کرو!" عورتیں تصویر کے سامنے جھک گئیں۔ اس کتاب پر آسمانی بجلی گر گئی جسے وہ پڑھ رہے تھے، لیکن دونوں عقیدت مند محفوظ رہے۔

چیلا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ "مجھے ایسا لگا جیسے میرے ارد گرد برف کی چادر بچھا دی گئی ہو تاکہ شدید گرمی سے بچا جا سکے۔"

لاہری مہاسیا نے ایک خاتون شاگرد، ابھویا کے سلسلے میں دو معجزات انجام دیئے۔ وہ اور اس کے شوہر، کلکتہ کے وکیل، نے گرو کے پاس جانے کے لیے بنارس کے لیے ایک دن شروع کیا۔ ان کی گاڑی بھاری ٹریفک کی وجہ سے تاخیر کا شکار تھی۔ وہ صرف بنارس ٹرین کی سیٹی سننے کے لیے ہاوڑہ مین اسٹیشن پہنچے۔

ابھویا، قریب دی ٹکٹ دفتر کھڑا ہوا خاموشی سے

"لاہری مہاسایا، میں آپ سے ٹرین روکنے کی درخواست کرتا ہوں!" اس نے خاموشی سے دعا کی. "میں آپ کو دیکھنے کے لئے ایک اور دن انتظار کرنے میں تاخیر کی تکلیف برداشت نہیں کرسکتا۔"

ریل گاڑی کے پہیے گول گول گھومتے رہے۔ لیکن کوئی پیش رفت نہ ہوئی۔ انجینئر اور مسافر اس واقعے کو دیکھنے کے لیے پلیٹ فارم پر اترے۔ ایک انگریز ریلوے گارڈ ابھویا اور اس کے شوہر کے پاس پہنچا۔ تمام نظیروں کے برعکس، اس نے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کیں۔

"بابو" وہ کہا، "دینا میں دی پیسہ میں مرضی خریدیں آپ کا ٹکٹ جبکہ آپ حاصل کریں جہاز میں۔"

جیسے ہی یہ جوڑا بیٹھا اور ٹکٹیں وصول کیں، ٹرین آہستہ آہستہ آگے بڑھی۔ گھبراہٹ میں، انجینئر اور مسافر پھر سے اپنی جگہ پر چڑھ گئے، نہ جانے کیسے؟ ٹرین شروع ہوئی، اور نہ ہی وہ پہلے کیوں رکی تھی۔

بنارس میں لاہری مہاسایا کے گھر پہنچ کر، ابھویا نے خاموشی سے اپنے آپ کو ماسٹر کے سامنے سجدہ کیا، اور اس کے پاؤں چھونے کی کوشش کی۔

"خود کو کمپوز کرو، ابھویا،" اس نے ریمارکس دیئے۔ "تمہیں مجھے پریشان کرنا کتنا اچھا لگتا ہے! گویا تم اگلی ٹرین سے یہاں نہیں آ سکتے تھے!"

ابھویا نے ایک اور یادگار موقع پر لاہری مہاسایا کا دورہ کیا۔ اس بار وہ اس کی شفاعت چاہتی تھی، ٹرین سے نہیں، بلکہ سارس کے ساتھ۔

"میں آپ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے برکت دیں کہ میرا نواں بچہ زندہ رہے،" اس نے کہا۔ "میرے ہاں آٹھ بچے پیدا ہو چکے ہیں، سبھی پیدائش کے فوراً بعد مر گئے۔"

دی ماسٹر مسکرایا ہمدردی سے "آپ کا آ رہا ہے بچہ مرضی زندہ مہربانی فرمائیں پیروی کریں میرا ہدایات

احتیاط سے بچہ، ایک لڑکی، رات کو پیدا ہوگا۔ دیکھیں کہ تیل کا چراغ طلوع فجر تک جلتا رہے۔ سو نہ
جاؤ اور اس طرح روشنی کو بجھنے دو۔"

ابھویا کا بچہ ایک بیٹی تھی، جو رات کو پیدا ہوئی تھی، بالکل اسی طرح جیسا کہ عالمگیر گرو نے پیش گوئی کی تھی۔ ماں نے اپنی نرس کو ہدایت کی کہ چراغ کو تیل سے بھر کر رکھیں۔ دونوں خواتین نے صبح سویرے تک فوری نگرانی رکھی، لیکن آخر کار سو گئیں۔ چراغ کا تیل تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ روشنی کمزوری سے ٹمٹما گئی۔

سونے کے کمرے کا دروازہ کھلا اور پرتشدد آواز کے ساتھ کھلا۔ چونکی عورتیں بیدار ہوئیں۔ ان کی حیرت زدہ آنکھوں نے لہری مہاسیا کی شکل دیکھی۔

"ابویا، دیکھو، روشنی تقریبا ختم ہو گئی ہے!" اس نے لیمپ کی طرف اشارہ کیا جسے نرس نے بھرنے کے لیے جلدی کی۔ جیسے ہی یہ دوبارہ چمکتا ہوا جل گیا، ماسٹر غائب ہو گیا. دروازہ بند؛ کنڈی کو مرئی ایجنسی کے بغیر چسپاں کیا گیا تھا۔

ابھویا کا نویں بچہ بچ گیا میں 1935، جب میں بنایا پوچھ گچھ وہ تھا اب بھی زندہ

لہڑی مہاسایا کے شاگردوں میں سے ایک، قابل احترام کالی کمار رائے، نے مجھے ماسٹر کے ساتھ اپنی زندگی کی بہت سی دلچسپ تفصیلات بتائی ہیں۔

رائے نے مجھے بتایا، "میں اکثر ان کے بنارس کے گھر میں ایک وقت میں کئی ہفتوں تک مہمان رہتا تھا۔
"میں نے دیکھا کہ بہت سی مقدس شخصیات، ڈنڈا 3-31 سوامی، رات کی خاموشی میں گرو کے قدموں پر بیٹھنے کے لیے پہنچے۔
بعض اوقات وہ مراقبہ اور فلسفیانہ نکات پر بحث میں مشغول رہتے۔ فجر کے وقت معزز مہمان روانہ ہو جاتے۔ میں نے اپنے دوروں کے دوران پایا کہ لاہری مہاسایا ایک بار بھی سونے کے لیے نہیں لیٹتے تھے۔

"ماسٹر کے ساتھ میری وابستگی کے ابتدائی دور میں، مجھے اپنے آجر کی مخالفت کا مقابلہ کرنا پڑا،" رائے نے آگے کہا۔ "وہ مادیت پرستی میں ڈوبا ہوا تھا۔

'"میں اپنے عملے پر مذہبی جنونی نہیں چاہتا،' وہ طنز کرے گا۔ 'اگر میں کبھی آپ کے پرکشش گرو سے ملتا ہوں، تو میں اسے یاد رکھنے کے لیے کچھ الفاظ دوں گا۔'

"یہ خطرناک دھمکی میرے باقاعدہ پروگرام میں خلل ڈالنے میں ناکام رہی؛ میں نے تقریباً ہر شام اپنے گرو کی موجودگی میں گزاری۔ ایک رات میرا آجر میرا پیچھا کرتا اور پارلر میں بدتمیزی کے ساتھ پہنچا۔ وہ بلاشبہ اپنے وعدے کے مطابق کڑوی باتیں کہنے پر تلا ہوا تھا۔ جلد ہی وہ شخص بیٹھا ہی تھا کہ لاہری مہاسایا کے چھوٹے گروپ سے خطاب کیا۔

"کریں گے آپ تمام پسند کو دیکھیں a تصویر؟'

"جب ہم نے سر ہلایا تو اس نے ہم سے کمرے کو اندھیرا کرنے کو کہا۔ 'ایک دوسرے کے پیچھے دائرے میں بیٹھو،' اس نے کہا، 'اور اپنے ہاتھ اپنے سامنے والے آدمی کی آنکھوں پر رکھیں۔'

"مجھے یہ دیکھ کر کوئی حیرت نہیں ہوئی کہ میرا آجر بھی اپنی مرضی سے، ماسٹر کی ہدایات پر عمل کر رہا ہے۔ چند منٹوں میں لہڑی مہاسایا نے ہم سے پوچھا کہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں۔

"'سر،' میں نے جواب دیا، 'ایک خوبصورت عورت نظر آتی ہے، وہ سرخ رنگ کی ساڑھی پہنتی ہے ، اور ہاتھی کے کان کے پودے کے پاس کھڑی ہے۔' باقی تمام شاگردوں نے بھی یہی تفصیل بتائی۔

'ہاں۔' وہ شخص اپنی فطرت میں نئے جذبات سے لڑ رہا تھا، 'میں اس پر بے وقوفی سے خرچ کر رہا ہوں، حالانکہ میں ان مقاصد پر شرمندہ ہوں جو مجھے یہاں تک لے آئے ہیں؟'

"'اگر آپ چھ ماہ تک اچھی اخلاقی زندگی گزارتے ہیں تو میں آپ کو قبول کروں گا۔' ماسٹر نے رازدارانہ انداز میں کہا، 'ورنہ مجھے آپ کو شروع کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔'

"تین مہینوں تک میرے آجر نے لالچ سے پرہیز کیا؛ پھر اس نے عورت کے ساتھ اپنے سابقہ تعلقات کو دوبارہ شروع کیا۔ دو ماہ بعد اس کی موت ہوگئی۔ اس طرح مجھے اپنے گرو کی اس مرد کے شروع ہونے کے امکان کے بارے میں پردہ دار پیشن گوئی سمجھ آئی۔"

لہڑی مہاسیا کا ایک بہت مشہور دوست تھا، سوامی تریلنگا، جس کی عمر تین سو سال سے زیادہ تھی۔ دونوں یوگی اکثر مراقبہ میں ایک ساتھ بیٹھتے تھے۔ تریلنگا کی شہرت اتنی وسیع ہے کہ چند ہندو اس کے حیران کن معجزات کی کسی بھی کہانی میں سچائی کے امکان سے انکار کر سکتے ہیں۔ اگر مسیح زمین پر واپس آئے اور نیویارک کی سڑکوں پر اپنی الوہی طاقتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے چلیں تو یہ وہی جوش و خروش پیدا کرے گا جو دہائیوں پہلے تریلنگا نے بنارس کی بھیڑ بھری گلیوں سے گزرتے ہوئے پیدا کیا تھا۔

بہت سے مواقع پر سوامی کو پیتے دیکھا گیا، جس کا کوئی اثر نہیں ہوا، انتہائی مہلک زہرہ ہزاروں لوگوں نے، جن میں چند ایک اب بھی زندہ ہیں، نے تریلنگا کو گنگا پر تیرتے دیکھا ہے۔ کئی دنوں تک وہ پانی کی چوٹی پر بیٹھتا، یا لہروں کے نیچے بہت دیر تک چھپا رہتا۔ بنارس کے نہانے کے گھاٹوں پر ایک عام نظارہ سوامی کا بے حرکت جسم تھا جو پتھروں کے چھلکے پر تھا، جو مکمل طور پر بے رحم ہندوستانی سورج کے سامنے تھا۔ ان کارناموں سے تریلنگا نے مردوں کو یہ سکھانے کی کوشش کی کہ یوگی کی زندگی آکسیجن یا عام حالات اور احتیاطی تدابیر پر منحصر نہیں ہے۔ چاہے وہ پانی کے اوپر تھا یا اس کے نیچے، اور چاہے اس کا جسم شدید شمسی شعاعوں کے سامنے پڑا ہو، ماسٹر نے ثابت کیا کہ وہ الہی شعور کے ساتھ جیتا ہے: موت اسے چھو نہیں سکتی۔

یوگی نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی طور پر بھی عظیم تھا۔ اس کا وزن تین سو سے زیادہ تھا۔ پاؤنڈز: اس کی زندگی کے ہر سال کے لیے ایک پاؤنڈ! چونکہ اس نے بہت کم کھایا، اسرار بڑھ گیا۔ اے ماسٹر، تاہم، صحت کے تمام معمول کے اصولوں کو آسانی سے نظر انداز کر دیتا ہے، جب وہ کسی خاص وجہ سے ایسا کرنا چاہتا ہے، اکثر ایسا لطیف جو صرف خود کو معلوم ہوتا ہے۔ عظیم اولیاء جو بیدار ہوئے ہیں۔ کائناتی مائیک خواب دیکھا اور اس دنیا کو الہی دماغ میں ایک خیال کے طور پر محسوس کیا، جسم کے ساتھ جیسا چاہیں کر سکتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ یہ گاڑھا یا منجمد توانائی کی صرف ایک قابل عمل شکل ہے۔ اگرچہ طبعی سائنس دان اب یہ سمجھتے ہیں کہ مادّہ جمی ہوئی توانائی کے سوا کچھ نہیں ہے، مکمل طور پر روشن ماسٹرز مادے پر قابو پانے کے میدان میں نظریہ سے مشق کرنے کے لیے طویل عرصہ گزر چکے ہیں۔

ٹریلنگا ہمیشہ مکمل طور پر عریاں رہتی تھی۔ بنارس کی ہراساں کرنے والی پولیس اسے ایک پریشان کن مسئلہ بچہ سمجھنے لگی۔ قدرتی سوامی، باغِ عدن میں ابتدائی آدم کی طرح، اپنی برہنگی سے بالکل بے خبر تھا۔ تاہم، پولیس اس کے بارے میں کافی ہوش میں تھی، اور غیر رسمی طور پر اسے جیل بھیج دیا۔ عام شرمندگی ہوئی؛ کا بہت بڑا جسم

ٹریلنگا کو جلد ہی، اپنے معمول کے مطابق، جیل کی چھت پر دیکھا گیا۔ اس کا سیل، جو ابھی تک محفوظ طریقے سے بند ہے، اس کے فرار کے موڈ کا کوئی سراغ نہیں دیتا تھا۔

قانون کے حوصلے بلند کرنے والے افسران نے ایک بار پھر اپنا فرض ادا کر دیا۔ اس بار سوامی کے سیل کے سامنے ایک گارڈ تعینات تھا۔ ممکن ہے کہ حق سے پہلے ریٹائر ہو جائیں۔ ٹریلنگا کو جلد ہی چھت پر اس کی بے فکری سے ٹہلتے ہوئے دیکھا گیا۔ انصاف اندھا ہے۔ غیرت مند پولیس نے اس کی پیروی کرنے کا فیصلہ کیا۔ مثال

عظیم یوگی نے معمول کی خاموشی کو برقرار رکھا۔ [4-31] اپنے گول چہرے اور بڑے، بیرل جیسے پیٹ کے باوجود، ٹریلنگا کبھی کبھار ہی کھاتا تھا۔ ہفتوں کے بغیر کھانا کھانے کے بعد، وہ عقیدت مندوں کی طرف سے پیش کیے جانے والے دودھ کے برتنوں سے اپنا روزہ افطار کرتا تھا۔ ایک شکی شخص نے ایک بار ٹریلنگا کو چارلاٹن کے طور پر بے نقاب کرنے کا عزم کیا۔ کیلشیم-چونے کے مرکب کی ایک بڑی بالٹی، جو دیواروں کو سفید کرنے میں استعمال ہوتی تھی، سوامی کے سامنے رکھی گئی تھی۔

"مالک،" مادیت پرست نے مذاق میں کہا، "میں آپ کے لیے چھلنی والا دودھ لایا ہوں، پلیز اسے پی لیں۔"

ٹریلنگا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے آخری قطرے تک، جلتے ہوئے چونے سے بھرا ہوا پانی۔ چند منٹوں میں بدکردار اذیت سے زمین پر گر پڑا۔

"مدد، سوامی مدد!" وہ پکارا "میں ہوں پر آگ! معاف کر دینا میرا شریر ٹیسٹ!"

عظیم یوگی نے اپنی عادت کی خاموشی کو توڑا۔ "تضحیک،" اس نے کہا، "تمہیں احساس نہیں ہوا کہ جب تم نے مجھے زہر دیا تھا کہ میری جان تمہارے ساتھ ایک ہے۔ میرے علم کے علاوہ کہ خدا میرے پیٹ میں موجود ہے، جیسا کہ تخلیق کے ہر ایٹم میں ہے، چونے نے مجھے مارا ہوگا۔

دی اچھی طرح صاف گنہگار شفا کی طرف سے ٹریلنگا کا الفاظ slunk کمزوری سے دور ہے

درد کا الٹنا آقا کی کسی مرضی کی وجہ سے نہیں تھا، بلکہ انصاف کے قانون کے بے لاگ اطلاق سے ہوا جو تخلیق کے سب سے دور جھولتے مدار کو برقرار رکھتا ہے۔ ٹریلنگا جیسے خدا کے ادراک کے مرد خدائی قانون کو فوری طور پر کام کرنے دیتے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ کے لیے انا کے تمام ناکام کراس کرنٹ کو ختم کر دیا ہے۔

راستبازی کی خودکار ایڈجسٹمنٹ، جو اکثر غیر متوقع سکے میں ادا کی جاتی ہے جیسا کہ ٹریلنگا اور اس کا قاتل ہو گا، انسانی ناانصافی پر ہماری جلد بازی کی ناراضگی کو کم کرتا ہے۔ "انتقام میرا ہے؛ میں بدلہ دوں گا، رب فرماتا ہے۔" [5-31] انسان کو مختصر وسائل کی کیا ضرورت ہے؟ کائنات بدلہ لینے کی سازش کر رہی ہے۔ خستہ دماغ الٰہی انصاف، محبت، ہمہ گیریت، لافانی ہونے کے امکان کو بدنام کرتے ہیں۔ "ہوادار صحیفائی قیاس آرائیاں!" یہ غیر حساس نقطہ نظر، خوفناک کائناتی تماشے سے پہلے، واقعات کی ایک ریل پیل کرتا ہے جو اپنی بیداری لاتا ہے۔

روحانی قانون کی قادر مطلقیت کا حوالہ مسیح نے یروشلم میں اپنے فاتحانہ داخلے کے موقع پر دیا تھا۔ جیسے ہی شاگرد اور ہجوم خوشی کے نعرے لگا رہے تھے، اور پکار رہے تھے، "آسمان میں سلامتی اور بلندی پر جلال،" بعض فریسیوں نے اس بے عزتی کی شکایت کی۔ "ماسٹر،" انہوں نے احتجاج کیا، "اپنے شاگردوں کو ملامت کرو۔"

"میں تم سے کہتا ہوں،" یسوع نے جواب دیا، "کہ، اگر یہ خاموش رہیں تو پتھر فوراً چیخیں گے۔" 6-31

فریسیوں کے لیے اس سرزنش میں، مسیح اس بات کی طرف اشارہ کر رہے تھے کہ الٰہی انصاف کوئی علامتی تجرید نہیں ہے، اور یہ کہ ایک امن پسند آدمی، اگرچہ اس کی زبان جڑوں سے پھٹی ہوئی ہو، پھر بھی اپنی بات اور اپنا دفاع تخلیق کی بنیاد میں، خود عالمگیر ترتیب میں پائے گا۔

"آپ کو لگتا ہے،" یسوع کہہ رہے تھے، "امن پسندوں کو خاموش کرنے کے لیے؟ ساتھ ہی آپ کو امید ہے کہ وہ گلا گھونٹیں گے۔ خدا کی آواز، جس کے پتھر اس کے جلال اور اس کی ہمہ گیریت کے گیت گاتے ہیں۔ کیا آپ یہ مطالبہ کریں گے کہ لوگ جنت میں امن کے اعزاز میں جشن نہ منائیں، بلکہ صرف ہجوم میں جمع ہو کر زمین پر جنگ کا نعرہ لگائیں؟ پھر اے فریسیو، دنیا کی بنیادوں کو اکھاڑ پھینکنے کی تیاری کرو، کیونکہ یہ اکیلے شریف آدمی نہیں ہیں، بلکہ پتھر یا زمین، اور پانی، آگ اور ہوا جو آپ کے خلاف اُٹھیں گے، اُس کے حکم کردہ ہم آہنگی کی گواہی دیں گے۔"

مسیح جیسے یوگی، ٹریلنگا کا فضل ایک بار میری سجو ماما (ماموں) کو عطا کیا گیا تھا۔ ایک صبح چچا نے ماسٹر کو بنارس گھاٹ پر عقیدت مندوں کے ہجوم میں گھرا ہوا دیکھا۔ وہ ٹریلنگا کے قریب جانے میں کامیاب ہو گیا، جس کے پاؤں اس نے عاجزی سے چھوئے۔ چچا خود کو ایک دردناک دائمی بیماری سے فوری طور پر آزاد پا کر حیران رہ گئے۔ 7-31

عظیم یوگی کی واحد جانی پہچانی شاگرد ایک خاتون شنکری مائی جیو ہیں۔ ٹریلنگا کے شاگردوں میں سے ایک کی بیٹی، اس نے اپنے ابتدائی بچپن سے ہی سوامی کی تربیت حاصل کی۔ وہ بدری ناتھ، کیدارناتھ، امرناتھ، اور پسوپتی ناتھ کے قریب تنہا ہمالیائی غاروں کی ایک سیریز میں چالیس سال تک رہیں۔ 1826 میں پیدا ہونے والی برہمچارنی (عورت سنیاسی)، اب صدی کے نشان سے اوپر ہے۔ ظاہری شکل میں بوڑھا نہیں، تاہم، اس نے اپنے کالے بالوں، چمکتے دانتوں اور حیرت انگیز توانائی کو برقرار رکھا ہے۔ وہ ہر چند سال بعد وقفے وقفے سے میلوں یا مذہبی میلوں میں شرکت کے لیے اپنی تنہائی سے باہر آتی ہے ۔

یہ خاتون سنت اکثر لہڑی مہاسیا کے پاس جاتی تھیں۔ اس نے بیان کیا ہے کہ ایک دن کلکتے کے قریب بارک پور حصے میں جب وہ لہڑی مہاسایا کے پاس بیٹھی تھیں تو ان کے عظیم گرو بابا جی خاموشی سے کمرے میں داخل ہوئے اور ان دونوں سے بات چیت کی۔

ایک موقع پر اس کے آقا ٹریلنگا نے اپنی معمول کی خاموشی کو ترک کرتے ہوئے لاہری مہاسایا کو عوام میں بہت ہی واضح طور پر عزت دی۔ بنارس کے ایک شاگرد نے اعتراض کیا۔

"جناب" وہ کہا، "کیوں کرو تم، a سوامی اور a ترک کرنا، دکھائیں اس طرح احترام کو a گھر والا؟"

"میرے بیٹے،" تریلنگا نے جواب دیا، "لاہڑی مہاسایا ایک الہی بلی کے بچے کی طرح ہے، جہاں بھی اسے کائناتی ماں نے رکھا ہے، وہیں رہتا ہے۔ ایک دنیاوی آدمی کا فرض ادا کرتے ہوئے، اس نے وہ کامل خود شناسی حاصل کر لی ہے جس کے لیے میں نے اپنا لنگوٹھا بھی ترک کر دیا ہے!"

31-1

: ایک ہے یاد دلایا یہاں کی ملٹن کا لائن: "وہ کے لیے خدا صرف، وہ کے

لیے خدا میں 31-2: قابل احترام والدہ 1930 میں بنارس میں انتقال

کر گئیں ۔

31-3 : عملہ، علامت دی ریڑھ کی ہڈی ڈوری لے گئے رسمی طور پر کی طرف سے یقینی احکامات کی راہب

31-4 : وہ تھا a مونی a راہب ڈبلیو ایچ او مشاہدہ کرتا ہے مونا روحانی خاموشی دی سنسکرت جڑ مونی ہے مشابہ کو یونانی *monos* ، "اکیلا، اکیلا" جس سے انگریزی الفاظ *monism*، *monk* وغیرہ اخذ کیے گئے ہیں۔

31-5 : رومیوں 12:19۔

31-6 : لیوک 19:37 -40۔

31-7 : دی زندگی کی ٹریلنگا اور دوسرے بہت اچھا ماسٹرز یاد دلانا ہم کی یسوع کا الفاظ: "اور یہ یہ نشانیاں کرے گا پیروی کریں انہیں جو یقین رکھتے ہیں میں میرا نام (د مسیح شعور) وہ کرے گا کاسٹ باہر شیطان وہ کرے گا بولو کے ساتھ نیا زبانیں وہ سانپوں کو اٹھائے گا اور اگر وہ کوئی جان لیوا چیز پیتے ہیں تو اس سے انہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا؛ وہ بیماروں پر ہاتھ ڈالیں گے اور وہ صحت یاب ہو جائیں گے۔" — مرقس 16:17-18۔

باب: 32

راما ہے اٹھایا سے دی مردہ

"اب۔۔۔ a یقینی آدمی تھا بیمار نامزد لعزر جب یسوع سنا کہ وہ کہا، یہ بیماری ہے
نہیں کے پاس موت، لیکن کے لیے دی جلال کی خدا، کہ دی بیٹا کی خدا ہو سکتا ہے ہونا تسبیح اس طرح۔''
32- 1

سری یکتیشور ایک دھوپ کی صبح اپنے سیرام پور کے آستانے کی بالکونی میں عیسائی صحیفوں کی وضاحت کر رہے تھے۔ ماسٹر کے چند دوسرے شاگردوں کے علاوہ، میں اپنے رانچی کے طلباء کے ایک چھوٹے سے گروپ کے ساتھ موجود تھا۔

"اس حوالے میں یسوع اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتا ہے۔ اگرچہ وہ واقعی خدا کے ساتھ متحد تھا، لیکن یہاں اس کا حوالہ ایک گہری غیر ذاتی اہمیت رکھتا ہے،" میرے گرو نے وضاحت کی۔ "خدا کا بیٹا انسان میں مسیح یا الہی شعور ہے۔ کوئی بھی بشر خدا کی تسبیح نہیں کر سکتا۔ انسان اپنے خالق کو تلاش کرنا ہی واحد اعزاز ہے، انسان کسی تجرید کی تسبیح نہیں کر سکتا جسے وہ نہیں جانتا۔ اولیاء کے سر کے گرد 'جلال' یا نمبس ان کی الہی عقیدت پیش کرنے کی صلاحیت کا علامتی گواہ ہے۔"

سری یکتیشور نے لازر کے جی اٹھنے کی شاندار کہانی پڑھی۔ اس کے اختتام پر ماسٹر ایک لمبی خاموشی میں گر گیا، مقدس کتاب اس کے گھٹنے پر کھلی تھی۔

"مجھے بھی ایسا ہی ایک معجزہ دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔" میرے گرو نے آخر میں سنجیدگی کے ساتھ بات کی۔ "لاہری مہاسایا نے میرے ایک دوست کو مردوں میں سے زندہ کیا۔"

میری طرف کے نوجوان لڑکے گہری دلچسپی سے مسکرائے۔ مجھ میں بھی اتنا لڑکا تھا کہ نہ صرف فلسفے سے لطف اندوز ہوسکے بلکہ خاص طور پر کوئی بھی کہانی جس سے میں سری یکتشور کو بیان کر سکتا ہوں۔

کے بارے میں اس کا حیرت انگیز تجربات کے ساتھ اس کا گرو

"میرا دوست راما اور میں لازم و ملزوم تھے،" ماسٹر نے شروع کیا۔ "چونکہ وہ شرمیلی اور تنہائی پسند تھا، اس لیے اس نے ہمارے گرو لہڑی مہاسایا سے ملنے کا انتخاب صرف آدھی رات اور صبح کے اوقات میں کیا، جب دن کے وقت شاگردوں کا ہجوم غائب تھا۔ رام کے سب سے قریبی دوست کی حیثیت سے، میں نے ایک روحانی مقام کے طور پر کام کیا جس کے ذریعے اس نے اپنے روحانی ادراکات کی دولت کو باہر نکالا۔ مجھے ان کے تصور میں الہام پایا۔" میرے گرو کا چہرہ یادوں سے نرم ہو گیا۔

"رام کو اچانک ایک سخت امتحان میں ڈالا گیا،" سری یکتیشور نے جاری رکھا۔ "اسے ایشیاٹک ہیضے کا مرض لاحق ہو گیا تھا۔ چونکہ ہمارے آقا نے کبھی بھی شدید بیماری کے وقت معالجین کی خدمات پر اعتراض نہیں کیا تھا، اس لیے دو ماہرین کو طلب کیا گیا تھا۔ متاثرہ آدمی کی خدمت کے ہنگامے کے درمیان، میں لاہری مہاسایا سے مدد کے لیے دل کی گہرائیوں سے دعائیں کر رہا تھا۔ میں جلدی سے اس کے گھر پہنچا اور رونے لگا ۔

"'دی ڈاکٹروں ہیں دیکھ کر راما وہ مرضی ہونا اچھا میرا گرو مسکرایا خوشی سے

"میں واپس آ گیا کے ساتھ a روشنی دل کو میرا دوست کی پلنگ صرف کو تلاش کریں اسے میں a مر رہا ہے ریاست

’’وہ ایک یا دو گھنٹے سے زیادہ نہیں رہ سکتا،‘‘ ایک ڈاکٹر نے مایوسی کے اشارے سے مجھے بتایا۔ ایک بار پھر میں نے لہڑی مہاسایا کے پاس جلدی کی۔

'ڈاکٹر باضمیر آدمی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ راما ٹھیک ہو جائے گی۔' ماسٹر نے مجھے بے دردی سے فارغ کر دیا۔

"رام کے مقام پر میں نے دونوں ڈاکٹروں کو غائب پایا۔ ایک نے مجھے ایک نوٹ چھوڑا تھا: 'ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے، لیکن اس کا معاملہ ناامید ہے۔'

"میرا دوست درحقیقت ایک مرتے ہوئے آدمی کی تصویر تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ لہڑی مہاسایا کے الفاظ کیسے پورے نہیں ہو سکتے، پھر بھی رام کی تیزی سے گھٹتی ہوئی زندگی کا نظارہ میرے ذہن کو یہ مشورہ دے رہا تھا: 'اب سب ختم ہو گیا ہے۔' اس طرح ایمان اور خوف کے سمندروں پر اچھالتے ہوئے، میں نے اپنے دوست کی ہر ممکن خدمت کی، اس نے خود کو پکار کر کہا:

"یکتیشور، چلائیں کو ماسٹر اور بتانا اسے میں ہوں چلا گیا پوچھو اسے کو برکت میرا جسم پہلے اس کا آخری رسومات
کے ساتھ یہ الفاظ راما آہ بھری بہت زیادہ اور دیا اوپر دی بھوت 2 -32

"میں ایک گھنٹے تک اس کی محبوب شکل سے روتا رہا۔ ہمیشہ خاموش رہنے والا، اب وہ موت کی مکمل خاموشی کو حاصل کر چکا تھا۔ ایک اور شاگرد اندر آیا، میں نے اس سے کہا کہ جب تک میں واپس نہ آؤں، گھر میں ہی رہوں۔

"کیسے؟ ہے راما اب؟' لہڑی مہاسیا کا چہرہ تھا چادر چڑھائی میں مسکراہٹ

"'جناب، آپ جلد ہی دیکھیں گے کہ وہ کیسا ہے،' میں نے جذباتی انداز میں کہا۔ 'چند گھنٹوں میں آپ اس کی لاش کو قبرستان لے جانے سے پہلے دیکھیں گے۔' میں ٹوٹ گیا اور کھل کر کراہا۔

"یکتیشور، کنٹرول اپنے آپ کو بیٹھو سکون سے اور مراقبہ کرو' میرا گرو ریٹائرڈ میں سمادھی دی

دوپہر اور رات خاموشی میں گزری میں نے اندرونی سکون حاصل کرنے کے لیے ناکام جدوجہد کی۔

"صبح ہوتے ہی لہڑی مہاسایا نے تسلی کے ساتھ میری طرف دیکھا۔ 'میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ابھی تک پریشان ہو، تم نے کل کیوں نہیں بتایا کہ تم نے مجھ سے راما کو دوا کی شکل میں ٹھوس امداد دینے کی امید کی تھی؟' ماسٹر نے ایک کپ کی شکل کے چراغ کی طرف اشارہ کیا جس میں خام ارنڈی کا تیل تھا۔

'"سر،' میں دوبارہ مظاہرہ کیا، 'وہ ہے رہا مردہ جب سے کل دوپہر کی کیا استعمال کریں ہے دی تیل اب؟'

'"کوئی بات نہیں؛ جیسا میں پوچھتا ہوں ویسا ہی کرو۔' لاہڑی مہاسیا کا خوش مزاجی سمجھ سے باہر تھی؛ میں ابھی تک سوگ کی بے حسی میں تھا، میں تھوڑا سا تیل ڈال کر رام کے گھر چلا گیا۔

"میں نے اپنے دوست کے جسم کو موت کے ہتھے چڑھا ہوا پایا۔ اس کی بھیانک حالت پر کوئی توجہ نہ دیتے ہوئے، میں نے اپنی دائیں انگلی سے اس کے ہونٹ کھولے اور اپنے بائیں ہاتھ اور کارک کی مدد سے تیل کا قطرہ اس کے چپے ہوئے دانتوں پر ڈالنے میں کامیاب ہوگیا۔

"جیسے ہی ساتواں قطرہ اس کے ٹھنڈے ہونٹوں کو چھونے لگا، راما نے زور سے کپکپاہٹ کی۔

'"میں نے لاہری مہاسایا کو روشنی کی چمک میں دیکھا،' اس نے پکارا۔ 'وہ سورج کی طرح چمکا۔ "اٹھو؛ اپنی نیند چھوڑ دو،" اس نے مجھے حکم دیا۔" مجھ سے ملنے کے لیے یکتیشور کے ساتھ آؤ۔

"میں شاید ہی اپنی آنکھوں پر یقین کر سکا جب رام نے خود کو تیار کیا اور اس مہلک بیماری کے بعد ہمارے گرو کے گھر چلنے کے لئے کافی مضبوط تھا۔

"دی ماسٹر تھا کے پاس خود کے ساتھ خوشی اس کا آنکھیں چمکتا ہوا پر میں شرارت سے۔

اس نے کہا، 'یقتیشور،' یقیناً آپ اپنے ساتھ ارنڈ کے تیل کی بوتل لے جانے میں ناکام نہیں ہوں گے! جب بھی آپ کو کوئی لاش نظر آئے، صرف تیل کا انتظام کریں! کیوں، چراغ کے تیل کے سات قطرے یقیناً یما کی طاقت کو ناکام بنا دیں گے!' 3-32

’’گرو جی، آپ ہیں تضحیک میں میں مت کرو سمجھنا براہ مہربانی نقطہ باہر دی فطرت کی میرا غلطی

"میں نے آپ کو دو بار کہا تھا کہ راما ٹھیک ہو جائیں گے؛ پھر بھی آپ مجھ پر پوری طرح یقین نہیں کر سکتے تھے،" لاہری مہاسایا نے وضاحت کی۔ 'میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ ڈاکٹر اس کا علاج کر سکیں گے؛ میں نے صرف یہ کہا کہ وہ حاضر تھے، میرے دونوں بیانات میں کوئی وجہی تعلق نہیں تھا۔ میں ڈاکٹروں کے ساتھ مداخلت نہیں کرنا چاہتا تھا؛ انہیں بھی زندہ رہنا ہے۔' خوشی سے گونجتی ہوئی آواز میں، میرے گرو نے مزید کہا، 'ہمیشہ جان لو کہ ناقابل تسخیر پرماتمن 4-32 کسی کو شفا دے سکتا ہے، ڈاکٹر یا کوئی ڈاکٹر۔'

'"میں اپنی غلطی دیکھ رہا ہوں،' میں نے پشیمانی سے تسلیم کیا۔ 'میں اب جان گیا ہوں کہ آپ کا سادہ سا لفظ پوری کائنات پر پابند ہے۔'"

جیسے ہی سری یکتیشور نے زبردست کہانی ختم کی، جادوگر سامعین میں سے ایک نے ایک سوال کیا جو کہ ایک بچے کی طرف سے، دوگنا قابل فہم تھا۔

"جناب" وہ کہا، "کیوں کیا آپ کا گرو استعمال کریں ارنڈ تیل؟"

"بچہ، تیل دینے کا کوئی مطلب نہیں تھا سوائے اس کے کہ مجھے کسی چیز کی توقع تھی اور لاہری مہاسایا نے قریب کے تیل کو میرے عظیم عقیدے کو بیدار کرنے کے لیے ایک معروضی علامت کے طور پر چنا تھا۔ آقا نے رام کو مرنے دیا، کیونکہ مجھے جزوی طور پر شک تھا۔ لیکن دیوی گرو کو معلوم تھا کہ جیسا کہ اس نے کہا تھا کہ شاگرد ٹھیک ہو جائے گا، اگرچہ اس کی موت کا حتمی علاج ہونا ضروری ہے۔"

سری یکتیشور برطرف دی تھوڑا گروپ اور اشارہ کیا میں کو a کمبل نشست پر اس کا پاؤں

"یوگنند،" اس نے غیر معمولی کشش کے ساتھ کہا، "آپ کو پیدائش سے ہی لاہری مہاسایا کے براہ راست شاگردوں نے گھیر رکھا ہے۔ عظیم آقا نے اپنی شاندار زندگی جزوی تنہائی میں گزاری، اور اپنے پیروکاروں کو اپنی تعلیمات کے گرد کوئی تنظیم بنانے کی اجازت دینے سے ثابت قدمی سے انکار کیا۔ اس کے باوجود، اس نے ایک اہم پیشین گوئی کی۔

"'میرے گزرنے کے تقریباً پچاس سال بعد،' اس نے کہا، 'میری زندگی یوگا میں گہری دلچسپی کی وجہ سے لکھی جائے گی جسے مغرب ظاہر کرے گا۔ یوگک پیغام پوری دنیا کو گھیرے میں لے لے گا، اور انسان کے اس بھائی چارے کو قائم کرنے میں مدد کرے گا جس کا نتیجہ ایک باپ کے براہ راست ادراک سے ہوتا ہے۔'

"میرے بیٹے یوگنند،" سری یکتیشور نے کہا، "آپ کو اس پیغام کو پھیلانے اور اس مقدس زندگی کو لکھنے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔"

1895 میں لاہری مہاسایا کے انتقال کے پچاس سال بعد 1945 میں اس موجودہ کتاب کی تکمیل کا سال ختم ہوا۔ میں اس اتفاق سے متاثر نہیں ہو سکتا کہ 1945 کا سال بھی آ گیا۔ ایک نیا دور - انقلابی ایٹمی توانائیوں کا دور۔ تمام متفکر ذہن امن اور بھائی چارے کے فوری مسائل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ جسمانی طاقت کا مسلسل استعمال مسائل کے ساتھ ساتھ تمام مردوں کو بھی ختم کر دے۔

اگرچہ نسل انسانی اور اس کے کام وقت یا بم کی وجہ سے غائب ہو جاتے ہیں، سورج اپنے راستے میں نہیں ڈوبتا؛ ستارے اپنی لازوال نگرانی رکھتے ہیں۔ کائناتی قانون کو ٹھہرایا یا تبدیل نہیں کیا جا سکتا، اور انسان خود کو اس کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے اچھا کرے گا۔ اگر برہمانڈ طاقت کے خلاف ہے، اگر سورج سیاروں کے ساتھ جنگ نہیں کرتا ہے لیکن ستاروں کو اپنا تھوڑا سا اثر دینے کے لئے مقررہ وقت پر ریٹائر ہو جاتا ہے، تو ہماری بھیجی ہوئی مٹھی کا کیا فائدہ؟ کیا واقعی اس سے امن آئے گا؟ ظلم نہیں بلکہ نیک ارادہ عالمگیر سینوں کو ہتھیار دیتا ہے۔ امن میں رہنے والی انسانیت فتح کے لامتناہی پھلوں کو جان لے گی، جو خون کی مٹی پر پرورش پانے والے کسی بھی شخص سے زیادہ میٹھی ہوگی۔

موثر لیگ آف نیشنز انسانی دلوں کی ایک فطری، بے نام لیگ ہو گی۔ زمینی پریشانیوں کے علاج کے لیے جس وسیع تر ہمدردی اور سمجھدار بصیرت کی ضرورت ہے وہ انسان کے تنوع کے محض فکری غور و فکر سے نہیں نکل سکتی بلکہ انسان کی واحد وحدت یعنی خدا کے ساتھ اس کی قرابت کے علم سے حاصل ہوتی ہے۔ بھائی چارے-مے یوگا کے ذریعے دنیا کے اعلیٰ ترین مثالی امن کے حصول کی طرف، الہی کے ساتھ ذاتی رابطے کی سائنس، وقت کے ساتھ ساتھ تمام ممالک میں تمام انسانوں تک پھیل گئی۔

اگرچہ ہندوستان کی تہذیب کسی بھی دوسرے سے زیادہ قدیم ہے، لیکن بہت کم مورخین نے نوٹ کیا ہے کہ اس کی قومی بقا کا کارنامہ کسی بھی طرح سے کوئی حادثہ نہیں ہے، بلکہ ابدی حقیقتوں کی عقیدت میں ایک منطقی واقعہ ہے جسے ہندوستان نے ہر نسل میں اپنے بہترین آدمیوں کے ذریعے پیش کیا ہے۔ وجود کے سراسر تسلسل کے ذریعے، زمانوں سے پہلے کی بے راہ روی سے- کیا خاک آلود علماء ہمیں صحیح معنوں میں بتا سکتے ہیں کہ کتنے ہیں؟- ہندوستان نے وقت کے چیلنج کا سب سے زیادہ قابل جواب جواب دیا ہے۔

بائبل کی کہانی [5-32] رب سے ابراہیم کی التجا کے سدوم کے شہر کو بچایا جائے اگر اس میں دس نیک آدمی مل جائیں، اور الہی جواب: "میں اسے دس کی خاطر تباہ نہیں کروں گا،" بابل، مصر اور دیگر طاقتور قوموں کی فراموشی سے ہندوستان کے فرار کی روشنی میں نئے معنی حاصل کرتا ہے جو کبھی اس کے ہم عصر تھے۔ رب کا جواب واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ زمین اپنی مادی کامیابیوں سے نہیں بلکہ انسان کے اپنے شاہکاروں میں رہتی ہے۔

اس بیسویں صدی میں دو بار خون میں رنگے ہوئے آدھے سے پہلے خدائی کلمات دوبارہ سنے جائیں: کوئی بھی قوم جو دس آدمی پیدا کر سکتی ہے، ناقابل رشوت جج کی نظر میں عظیم، معدومیت کو نہیں جان سکے گی۔ ایسی باتوں پر دھیان دیتے ہوئے، ہندوستان نے ثابت کیا ہے کہ وقت کی ہزار چالوں کے سامنے خود کو بے عقل نہیں ہے۔ ہر صدی میں خود شناس آقاؤں نے اس کی مٹی کو مقدس کیا ہے۔ لاہری مہاسایا اور ان کے شاگرد سری یکتیشور کی طرح جدید مسیحی بابا، یہ اعلان کرنے کے لیے اٹھے کہ یوگا کی سائنس انسان کی خوشی اور قوم کی لمبی عمر کے لیے کسی بھی مادی ترقی سے زیادہ اہم ہے۔

لاہری مہاسایا کی زندگی اور ان کے آفاقی نظریے کے بارے میں بہت کم معلومات کبھی پرنٹ میں شائع ہوئی ہیں۔ ہندوستان، امریکہ اور یورپ میں تین دہائیوں سے، میں نے یوگا کو آزاد کرنے کے ان کے پیغام میں گہری اور مخلصانہ دلچسپی پائی ہے۔ ماسٹر کی زندگی کا ایک تحریری بیان، جیسا کہ اس نے پیشین گوئی کی تھی، اب مغرب میں ضرورت ہے، جہاں عظیم جدید یوگیوں کی زندگیوں کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں۔

گرو کی زندگی پر انگریزی میں ایک یا دو چھوٹے پمفلٹ کے علاوہ کچھ نہیں لکھا گیا ہے۔ بنگالی میں ایک سوانح عمری، سری سری [6-32] شیاما چرن لاہری مہاسایا ، 1941 میں شائع ہوا۔ یہ میرے شاگرد، سوامی ستیانند نے لکھا تھا، جو کئی سالوں سے رانچی میں ہمارے ودیالیہ میں آچاریہ (روحانی پیشوا) رہے ہیں۔ میں نے ان کی کتاب کے چند اقتباسات کا ترجمہ کیا ہے اور انہیں لہڑی مہاسایا کے لیے وقف اس حصے میں شامل کیا ہے۔

یہ قدیم نسب کے ایک متقی برہمن گھرانے میں تھا کہ لہڑی مہاسیا 30 ستمبر 1828 کو پیدا ہوئے تھے۔ ان کی جائے پیدائش بنگال کے کرشن نگر کے قریب نادیہ ضلع میں گھرنی گاؤں تھی۔ وہ محترم گور موہن لہڑی کی دوسری بیوی مکتاکشی کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ (اس کی پہلی بیوی، تین بیٹوں کی پیدائش کے بعد، حج کے دوران فوت ہو گئی تھی) لڑکے کی والدہ اس کے بچپن میں ہی انتقال کر گئیں۔ اس کے بارے میں بہت کم معلوم ہے سوائے اس انکشافی حقیقت کے کہ وہ بھگوان شیو کی پرجوش عقیدت مند تھیں، [7-32] صحیفائی طور پر "یوگیوں کا بادشاہ" کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔

لڑکا لہڑی، جس کا دیا ہوا نام شیاما چرن تھا، نے اپنے ابتدائی سال نادیہ کے آبائی گھر میں گزارے۔ تین یا چار سال کی عمر میں اسے اکثر ریت کے نیچے یوگی کی حالت میں بیٹھے دیکھا گیا تھا، اس کا جسم سر کے علاوہ مکمل طور پر چھپا ہوا تھا۔

لہڑی اسٹیٹ کو 1833 کے موسم سرما میں تباہ کر دیا گیا تھا، جب قریب قریب دریائے جلنگی نے اپنا راستہ

تبدیل کیا اور گنگا کی گہرائیوں میں غائب ہو گیا۔ لہڑیوں کے ذریعے قائم کردہ شیو مندروں میں سے ایک خاندان کے گھر کے ساتھ دریا میں چلا گیا۔ ایک عقیدت مند نے بھگوان شیو کی پتھر کی تصویر کو گھومتے ہوئے پانی سے بچایا اور اسے ایک نئے مندر میں رکھ دیا، جو اب گھرنی کے نام سے مشہور ہے۔

گور موہن لہڑی اور ان کے خاندان نے نادیہ کو چھوڑ دیا اور بنارس کے رہنے والے بن گئے، جہاں والد نے فوری طور پر ایک شیو مندر بنوایا۔ اس نے اپنے گھر کو ویدک نظم و ضبط کے مطابق چلایا، رسمی عبادت، خیرات کے اعمال، اور صحیفہ مطالعہ کی باقاعدہ پابندی کے ساتھ۔ عادلانہ اور کھلے ذہن کے باوجود، اس نے جدید نظریات کے فائدہ مند موجودہ کو نظر انداز نہیں کیا۔

لڑکا لہڑی نے بنارس کے اسٹڈی گروپس میں ہندی اور اردو کی تعلیم حاصل کی۔ اس نے جوئے نارائن گھوسل کے زیر انتظام اسکول میں تعلیم حاصل کی اور سنسکرت، بنگالی، فرانسیسی اور انگریزی میں تعلیم حاصل کی۔ اپنے آپ کو ویدوں کے قریبی مطالعہ میں لگاتے ہوئے ، نوجوان یوگی نے ناگ بھٹہ نامی مرہٹہ پنڈت سمیت، سیکھے ہوئے برہمنوں کے صحیفائی مباحثوں کو بے تابی سے سنا۔

شیاما چرن ایک مہربان، نرم مزاج اور دلیر نوجوان تھا، جو اپنے تمام ساتھیوں کا محبوب تھا۔ اچھی طرح سے متناسب، روشن اور طاقتور جسم کے ساتھ، اس نے تیراکی اور بہت سی مہارت کی سرگرمیوں میں مہارت حاصل کی۔

1846 میں شیاما چرن لہڑی کی شادی سری دیب نارائن سانیال کی بیٹی شریمتی کاشی مونی سے ہوئی۔ ایک ماڈل ہندوستانی گھریلو خاتون، کاشی مونی نے خوش دلی سے اپنے گھر کے فرائض اور مہمانوں اور غریبوں کی خدمت کرنے کی روایتی گھریلو ذمہ داری کو نبھایا۔ دو مقدس بیٹوں، ٹنکوری اور ڈکوری نے یونین کو برکت دی۔

23 سال کی عمر میں، 1851 میں، لہڑی مہاسیا نے انگریزی حکومت کے ملٹری انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں اکاؤنٹنٹ کا عہدہ سنبھالا۔ اپنی خدمات کے دوران انہیں کئی ترقیاں ملی۔ اس طرح وہ نہ صرف خدا کی نظروں کے سامنے ایک ماسٹر تھا بلکہ اس چھوٹے سے انسانی ڈرامہ میں بھی کامیابی حاصل کی جہاں اس نے دنیا میں ایک دفتری کارکن کے طور پر اپنا دیا ہوا کردار ادا کیا۔

جیسے ہی فوج کے محکمہ کے دفاتر کو منتقل کیا گیا، لہڑی مہاسیا کو غازی پور، میرجا پور، دانا پور، نینی تال، بنارس اور دیگر علاقوں میں منتقل کر دیا گیا۔ اپنے والد کی موت کے بعد، لہڑی کو اپنے خاندان کی ساری ذمہ داری سنبھالنی پڑی، جس کے لیے اس نے بنارس کے گروڈیشور محلہ میں ایک پرسکون رہائش گاہ خریدی۔

یہ اپنے 33 سال میں تھا کہ لاہری مہاسایا نے اس مقصد کی تکمیل دیکھی جس کے لیے وہ زمین پر دوبارہ جنم لیا تھا۔ راکھ کے چھپے ہوئے شعلے کو، لمبے لمبے شعلے کو شعلے میں پھٹنے کا موقع ملا۔ ایک خدائی حکم، جو انسانوں کی نظروں سے باہر ہے، تمام چیزوں کو مناسب وقت پر ظاہری شکل میں لانے کے لیے پراسرار طریقہ سے کام کرتا ہے۔ وہ اپنے عظیم سے ملا گرو، باباجی، رانی کھیت کے قریب، اور ان کے ذریعہ کریا یوگا میں شروع کیا گیا تھا ۔

یہ بابرکت واقعہ اس کے اکیلے کے ساتھ نہیں ہوا۔ یہ تمام نسل انسانی کے لیے خوش قسمتی کا لمحہ تھا، جن میں سے اکثر کو بعد میں کریا کا روح بیدار کرنے والا تحفہ حاصل کرنے کا اعزاز حاصل ہوا ۔ کھوئے ہوئے، یا طویل عرصے سے غائب، یوگا کے اعلیٰ ترین فن کو دوبارہ منظر عام پر لایا جا رہا تھا۔ بہت سے روحانی طور پر پیاسے مردوں اور عورتوں نے بالآخر کریا یوگا کے ٹھنڈے پانیوں کی طرف اپنا راستہ تلاش کیا ۔ جیسا کہ ہندو افسانہ میں، جہاں ماں گنگا سوکھے ہوئے بھکت بھگیرتھ کو اپنا الہی مسودہ پیش کرتی ہے، اسی طرح کریا کا آسمانی سیلاب ہمالیہ کے خفیہ راستوں سے انسانوں کے خاک آلود اڈوں میں لپکا۔

32-1: جان 1:11-4 ۔

32-2: اہ ہیضہ شکار ہے اکثر عقلی اور مکمل طور پر ہوش صحیح اوپر کو

دی لمحہ کی موت 32-3: موت کا دیوتا۔

32-4: لفظی طور پر،

"سپریم روحہ" 32-5:

پیدائش 32-18:23۔

32-6: سری ، a سابقہ معنی "مقدس" ہے منسلک (عام طور پر دو بار یا تین بار) کو نام کی بہت اچھا ہندوستانی اساتذہ

32-7: دیوتا برہما، وشنو، شیو کی تثلیث میں سے ایک - جس کا آفاقی کام بالترتیب تخلیق، تحفظ، اور تحلیل بحالی ہے۔ شیوا (بعض اوقات شیوا کی ہجے)، جسے پرانوں میں ترک کرنے والوں کے رب کے طور پر دکھایا گیا ہے، ظاہر ہوتا ہے میں نظارے کو اس کا عقیدت مند کے تحت مختلف پہلو، اس طرح کے طور پر مہادیو، دی دھندلا بالوں والا سنیاسی، اور نٹراج، کائناتی رقاص۔

باب: 33

بابا جی، دی یوگی مسیح کی جدید انڈیا

بدری نارائن کے قریب شمالی ہمالیہ کے چٹانیں اب بھی لاہری مہاسایا کے گرو باباجی کی زندہ موجودگی سے خوش ہیں۔ الگ تھلگ ماسٹر نے اپنی جسمانی شکل کو صدیوں سے برقرار رکھا ہے، شاید ہزاروں سالوں تک۔ بے موت بابا جی اوتار ہیں ۔ اس سنسکرت لفظ کا مطلب ہے "نزول"؛ اس کی جڑیں *ava* ، "نیچے" اور "to pass ، *tri*." ہندو صحیفوں میں، اوتار گوشت میں الوہیت کے نزول کی نشاندہی کرتا ہے۔

"باباجی کی روحانی حالت انسانی سمجھ سے باہر ہے،" سری یکتیشور نے مجھے سمجھایا۔ "مردوں کی بونی نظر اس کے ماورائی ستارے کو نہیں چھید سکتی۔ کوئی اوتار کے حصول کی تصویر بنانے کی بھی بیکار کوشش کرتا ہے۔ یہ ناقابل فہم ہے۔"

اپنشدوں نے روحانی ترقی کے ہر مرحلے کی باریک بینی سے درجہ بندی کی ہے۔ ایک سدھ ("کامل وجود") جیون مکت ("زندگی گزارتے ہوئے آزاد") کی حالت سے ترقی کر چکا ہے۔ ایک *paramukta* ("انتہائی آزاد" - موت پر مکمل طاقت)؛ مؤخر الذکر مکمل طور پر فرار ہو گیا ہے میوک تھرلڈم اور اس کا تناسخ دورہ اس لیے پارامکتا شاذ و نادر ہی کسی جسمانی جسم میں واپس آتا ہے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے، تو وہ ایک اوتار ہے، دنیا پر الہی نعمتوں کا ایک وسیلہ مقرر ہے۔

ایک اوتار ہے غیر موضوع کو دی عالمگیر معیشت اس کا خالص جسم نظر آنے والا کے طور پر a روشنی تصویر ہے مفت

فطرت کے کسی قرض سے، آرام دہ اور پرسکون نگاہوں کو اوتار کی شکل میں کوئی غیر معمولی چیز نظر نہیں آتی ہے لیکن یہ زمین پر کوئی سایہ نہیں ڈالتا ہے اور نہ ہی کسی قدم کا نشان بناتا ہے۔ یہ اندھیرے اور مادی غلامی کی باطنی کمی کے ظاہری علامتی ثبوت ہیں۔ ایسا خدا والا ہی پیچھے کی حقیقت کو جانتا ہے۔ زندگی اور موت کی رشتہ داریاں۔ عمر خیام نے، بہت زیادہ غلط فہمی میں، اس آزاد آدمی کے بارے میں اپنے لافانی صحیفہ، رباعیات میں گایا :

"آہ، میری لذت کا چاند جو نہیں جانتا ہے، آسمان کا چاند ایک بار پھر طلوع ہو رہا ہے، وہ آخرت میں کتنی بار طلوع ہوتی نظر آئے گی، میرے بعد اسی باغ میں بیکار نظر آئے گی۔"

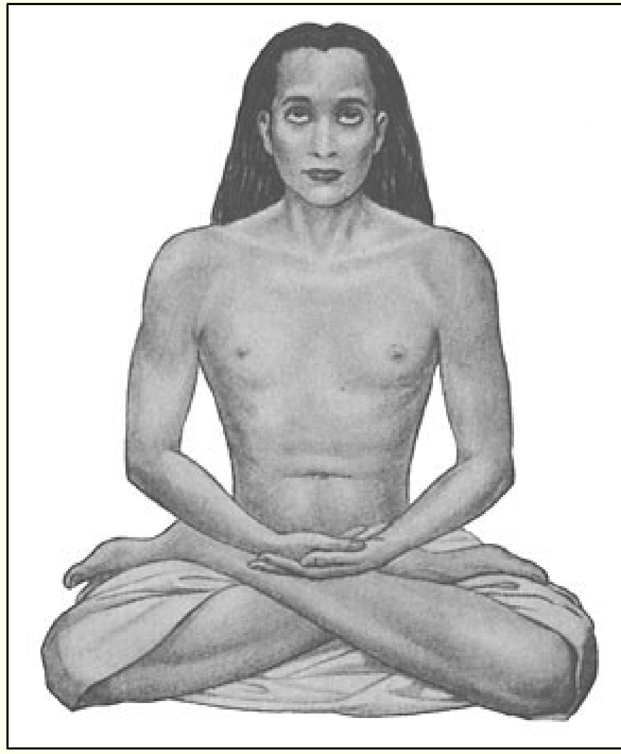
"خوشی کا چاند" خدا ہے، ابدی پولارس، کبھی بھی بے ترتیب نہیں ہے۔ "یون کا چاند" ظاہری کائنات ہے، جو متواتر تکرار کے قانون سے جڑا ہوا ہے۔ اس کی زنجیریں فارسی دیدار نے اپنی خودی کے ذریعے ہمیشہ کے لیے تحلیل کر دی تھیں۔ "اس کے بعد وہ کتنی بار اٹھتی نظر آئے گی... میرے بعد بیکار!" ایک بے وقوف کائنات کی طرف سے ایک مکمل گمشدگی کی تلاش کی کتنی مایوسی!

مسیح نے اپنی آزادی کا اظہار ایک اور انداز میں کیا: "اور ایک مخصوص کاتب آیا، اور اس سے کہا، استاد، جہاں آپ جائیں گے میں آپ کے پیچھے چلوں گا۔ اور یسوع نے اس سے کہا، لومڑیوں کے سوراخ ہیں، اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے ہیں؛ لیکن ابن آدم کے پاس سر رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔" 1-33

کشادہ کے ساتھ ہمہ گیریت، کر سکتے ہیں مسیح بے شک ہونا پیروی کی سوائے میں دی بہت زیادہ روح؟

کرشنا، رام، بدھ، اور پتنجلی قدیم ہندوستانی اوتاروں میں سے تھے۔ تامل میں ایک قابل ذکر شاعرانہ ادب آگستیہ کے آس پاس پروان چڑھا ہے جو ایک جنوبی ہندوستانی اوتار ہے۔ اس نے عیسائی دور سے پہلے اور اس کے بعد کی صدیوں کے دوران بہت سے معجزات کیے، اور آج تک اپنی جسمانی شکل کو برقرار رکھنے کا سہرا اسے جاتا ہے۔

ہندوستان میں بابا جی کا مشن انبیاء کرام کی ان کے خصوصی انتظامات کو انجام دینے میں مدد کرنا رہا ہے۔ اسی طرح وہ مہاوتار (عظیم اوتار) کی صحیفائی درجہ بندی کے لیے اہل ہے ۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے سوامی آرڈر کے قدیم بانی شنکرا اور قرون وسطی کے مشہور سنت کبیر کو یوگا کی شروعات دی تھی۔ ان کا انیسویں صدی کا چیف شاگرد تھا، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، لاہری مہاسایا، کھوئے ہوئے کریا آرٹ کا احیاء کرنے والے



باباجی، The مہاوتار
گرو کی لہڑی مہاسایا

میں □□ مدد کی ایک فنکار کو ڈرا a سچ □□ مشابہت کی دی بہت اچھا یوگی مسیح کی جدید انڈیا

مہاوتار مسیح کے ساتھ مستقل رابطہ میں □□ ہ انہوں نے مل کر چھٹکارہ کی کمپن بھیجا، اور اس دور کے لیے نجات کی روحانی تکنیک کی منصوبہ بندی کی □□□ ان دو مکمل طور پر روشن آقاؤں کا کام - ایک جسم کے ساتھ اور دوسرا اس کے بغیر - قوموں کو خودکش جنگوں، نسلی نفرتوں، مذہبی فرقہ واریت اور مادیت کی بومرانگ برائیوں کو ترک کرنے کی ترغیب دینا □□□ بابا جی جدید دور کے رجحان سے بخوبی واقف ہیں، خاص طور پر مغربی تہذیب کے اثر و رسوخ اور پیچیدگیوں سے، اور یوگا کی خود مختاری کو مغرب اور مشرق میں یکساں طور پر پھیلانے کی ضرورت کو سمجھتے ہیں۔

بابا جی کا کوئی تاریخی حوالہ موجود نہیں □□ ہمیں حیران ہونے کی ضرورت نہیں □□□ عظیم گرو کسی صدی میں کبھی کھل کر ظاہر نہیں ہوئے□ اس کے ہزار سالہ منصوبوں میں تشہیر کی غلط تشریح کی کوئی جگہ نہیں □□□ خالق کی طرح، واحد لیکن خاموش طاقت، باباجی ایک عاجزانہ دھندلاپن میں کام کرتے ہیں۔

مسیح اور کرشن جیسے عظیم انبیاء ایک خاص اور شاندار مقصد کے لیے زمین پر آتے ہیں؛ جیسے ہی یہ مکمل ہو جاتا □□ وہ روانہ ہو جاتے ہیں۔ دوسرے اوتار، جیسے بابا جی، کام کرتے ہیں۔ تاریخ کے کسی بھی شاندار واقعہ کے مقابلے میں صدیوں کے دوران انسان کی سست ارتقائی پیش رفت سے زیادہ فکر مند □□□ ایسے آقا ہمیشہ عوامی نظروں سے پردہ رکھتے ہیں، اور اپنی مرضی سے پوشیدہ ہونے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر، اور چونکہ وہ عام طور پر اپنے شاگردوں کو ان کے بارے میں خاموشی اختیار کرنے کی ہدایت کرتے ہیں، اس لیے متعدد بلند و بالا روحانی شخصیات دنیا سے نامعلوم ہیں۔ میں بابا جی کے ان صفحات میں صرف ان کی زندگی کا اشارہ دے رہا ہوں- صرف چند حقائق جو وہ مناسب اور مددگار سمجھتے ہیں کہ عوامی طور پر بتائے جائیں۔

نہیں محدود کرنا حقائق کے بارے میں بابا جی کا خاندان یا جائے پیدائش پیارے کو دی تجزیہ نگار کا دل □□

دریافت کیا ان کی تقریر عام طور پر ہندی میں ہوتی ہے، لیکن وہ کسی بھی زبان میں آسانی سے بات کر لیتے ہیں۔ اس نے باباجی (محترم والد) کا سادہ نام اپنایا ہے۔ لاہری مہاسایا کے شاگردوں کی طرف سے ان کے احترام کے دوسرے عنوانات مہامونی باباجی مہاراج (سب سے زیادہ پرجوش سنت)، مہا یوگی (یوگیوں میں سب سے بڑے)، ترمبک بابا اور شیوا بابا (شیو کے اوتاروں کے عنوانات) ہیں۔ کیا اس سے کوئی فرق پڑتا ہے کہ ہم زمین سے جاری کردہ مالک کی سرپرستی نہیں جانتے ہیں؟

"جب بھی کوئی بابا جی کا نام احترام کے ساتھ بولتا ہے،" لہڑی مہاسایا نے کہا، "وہ عقیدت مند کو فوری طور پر روحانی نعمت حاصل ہوتی ہے۔"

بے موت گرو کے جسم پر عمر کا کوئی نشان نہیں ہے۔ بظاہر وہ پچیس سال کے نوجوان سے زیادہ نہیں ہے۔ سفید فام، درمیانے قد اور قد کے، بابا جی کا خوبصورت، مضبوط جسم ایک قابل دید چمک پھیلاتا ہے۔ اس کی آنکھیں سیاہ، پرسکون اور نرم ہیں۔ اس کے لمبے، چمکدار بال تانبے کے رنگ کے ہیں۔ ایک بہت ہی عجیب حقیقت یہ ہے کہ بابا جی اپنے شاگرد لہڑی مہاسایا سے غیر معمولی طور پر بالکل مشابہت رکھتے ہیں۔ مماثلت اتنی حیران کن ہے کہ، ان کے بعد کے سالوں میں، لہڑی مہاسایا جوان نظر آنے والے بابا جی کے والد کے طور پر گزرے ہوں گے۔

سوامی کبلانند، میرا مقدس سنسکرت ٹیوٹر خرچ کچھ وقت کے ساتھ باباجی میں دی ہمالیہ

کبلانند نے مجھے بتایا کہ "بے مثال ماسٹر اپنے گروپ کے ساتھ پہاڑوں میں جگہ جگہ حرکت کرتا ہے۔" "ان کے چھوٹے بینڈ میں دو اعلیٰ درجے کے امریکی شاگرد ہیں۔ بابا جی کے کچھ عرصے سے ایک علاقے میں رہنے کے بعد، وہ کہتے ہیں: 'ڈیرہ ڈنڈا اٹھاو۔' ('ہم اپنا کیمپ اور عملہ اٹھائیں') وہ ایک علامتی ڈنڈا لے کر جاتا ہے (بانس کا عملہ) اپنے گروپ کے ساتھ فوری طور پر دوسری جگہ جانے کا اشارہ ہے، وہ کبھی کبھی چوٹی سے چوٹی تک پیدل نہیں جاتا ہے۔

"باباجی کو دوسرے لوگ اسی وقت دیکھ سکتے ہیں یا پہچان سکتے ہیں جب وہ چاہیں، وہ جانتے ہیں۔ مختلف عقیدت مندوں کے سامنے کچھ قدرے مختلف شکلوں میں نمودار ہوئے - کبھی داڑھی اور مونچھوں کے بغیر، اور کبھی ان کے ساتھ۔ چونکہ اُس کے بوسیدہ جسم کو کھانے کی ضرورت نہیں ہوتی، اِس لیے ماسٹر شاذ و نادر ہی کھاتا ہے۔ آنے والے شاگردوں کے لیے سماجی بشکریہ کے طور پر، وہ کبھی کبھار پھل، یا دودھ میں پکائے ہوئے چاول اور مکھن کو صاف کرتے ہیں۔

"بابا جی کی زندگی کے دو حیرت انگیز واقعات مجھے معلوم ہیں،" کبلانند نے کہا۔ "اس کے شاگرد ایک رات ایک بہت بڑی آگ کے ارد گرد بیٹھے تھے جو ایک مقدس ویدک تقریب کے لیے بھڑک رہی تھی۔ استاد نے اچانک ایک جلتا ہوا درخت پکڑا اور آگ کے قریب ایک چیلے کے ننگے کندھے پر ہلکے سے مارا۔

''جناب، کس طرح ظالمانہ!' لہڑی مہاسایا، ڈبلیو ایچ او تھا حاضر، بنایا یہ remonstrance

"'کیا تم نے اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اس کے ماضی کے کرما کے فرمان کے مطابق جل کر راکھ ہوتے دیکھا ہوگا؟'

"ان الفاظ کے ساتھ بابا جی نے اپنا شفا بخش ہاتھ چیلے کے بگڑے ہوئے کندھے پر رکھا۔ 'میں نے آج رات آپ کو دردناک موت سے آزاد کر دیا ہے۔ آپ کی ہلکی سی تکالیف سے آگ کی وجہ سے کرم کا قانون مطمئن ہو گیا ہے۔'

"ایک اور موقع پر بابا جی کا مقدس حلقہ ایک اجنبی کی آمد سے پریشان ہو گیا تھا۔ وہ حیران کن مہارت سے آقا کے ڈیرے کے قریب قریب ناقابل رسائی کنارے پر چڑھ گئے تھے۔

'"سر، آپ کو باباجی عظیم ہونا چاہیے۔' اس شخص کا چہرہ بے ساختہ تعظیم سے چمک رہا تھا، 'میں نے کئی مہینوں سے ان حرام خوروں کے درمیان آپ کی تلاش جاری رکھی ہے۔'

"جب دی بہت اچھا گرو بنایا نہیں جواب، دی آدمی اشارہ کیا کو دی پتھریلی کھائی پر اس کا پاؤں

''اگر تم نے مجھے انکار کیا تو میں اس پہاڑ سے چھلانگ لگا دوں گا۔ اگر میں خدا کی طرف تمہاری رہنمائی نہ جیت سکا تو زندگی کی کوئی قیمت نہیں ہے۔''

'"پھر چھلانگ لگائیں' بابا جی نے بے حسی سے کہا۔ 'میں آپ کو آپ کی ترقی کی موجودہ حالت میں قبول نہیں کر سکتا۔'

"اس شخص نے فوراً اپنے آپ کو چٹان پر پھینک دیا۔ بابا جی نے حیران شاگردوں کو ہدایت کی کہ وہ اجنبی کی لاش لے آئیں۔ جب وہ بگڑی ہوئی شکل کے ساتھ واپس آئے تو آقا نے اپنا الہی ہاتھ مردہ آدمی پر رکھا۔ دیکھو، اس نے آنکھیں کھولیں اور قادر مطلق کے سامنے عاجزی سے سجدہ کیا۔

'"اب آپ شاگردی کے لیے تیار ہیں' بابا جی نے اپنے جی اٹھنے والے چیلے پر پیار سے کہا، 'تم نے ایک مشکل امتحان پاس کر لیا ہے، اب تم ہمارے لافانی ریوڑ میں سے ایک ہوں' پھر اس نے روانگی کے اپنے معمول کے الفاظ کہے، 'ڈیرے ڈنڈا اٹھاؤ' ؛ پورا گروہ پہاڑ سے غائب ہو گیا۔

ایک اوتار ہمہ گیر روح میں رہتا ہے۔ اس کے لیے مربع سے الٹا کوئی فاصلہ نہیں ہے۔ لٰذا صرف ایک وجہ باباجی کو صدیوں سے صدی تک اپنی جسمانی شکل کو برقرار رکھنے کی ترغیب دے سکتی ہے: انسانیت کو اس کے اپنے امکانات کی ٹھوس مثال کے ساتھ پیش کرنے کی خواہش تھی۔ انسان نے کبھی بھی جسم میں الوہیت کی جھلک نہیں دکھائی، وہ اس بھاری بھرکم فریب میں مبتلا رہے گا کہ وہ اپنی موت سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

یسوع اپنی زندگی کی ترتیب کو شروع سے جانتا تھا۔ وہ ہر واقعہ سے گزرا اپنے لیے نہیں، کسی کرمی مجبوری سے نہیں، بلکہ صرف عکاس انسان کی ترقی کے لیے۔ مخلوق اس کے چار رپورٹر-شاگرد- میتھیو، مارک، لیوک، اور جان نے بعد کی نسلوں کے فائدے کے لیے ناقابل عمل ڈرامہ ریکارڈ کیا۔

کے لیے بابا جی، بھی، وہاں ہے نہیں رشتہ داری کی ماضی، حاضر، مستقبل سے دی آغاز وہ ہے اپنی زندگی کے تمام مراحل سے واقف ہیں۔ پھر بھی، اپنے آپ کو مردوں کی محدود سمجھ کے مطابق ڈھالتے ہوئے، اس نے ایک یا زیادہ گواہوں کی موجودگی میں اپنی الہی زندگی کے بہت سے اعمال ادا کیے ہیں۔ اس طرح یہ ہوا کہ لہڑی مہاسایا کا ایک شاگرد موجود تھا جب بابا جی نے ان کے لیے جسمانی لافانی ہونے کے امکان کا اعلان کرنے کا وقت مناسب سمجھا۔ اس نے یہ وعدہ رام گوپال مزمدار کے سامنے بیان کیا، کہ آخرکار یہ دوسرے متلاشی دلوں کی ترغیب کے لیے مشہور ہو جائے۔ عظیم لوگ اپنے الفاظ بولتے ہیں اور واقعات کے بظاہر فطری عمل میں حصہ لیتے ہیں، صرف اور صرف انسان کی بھلائی کے لیے، جیسا کہ مسیح نے کہا: " والد ... 2-33 دوران

رام گوپال کے ساتھ رن بج پور میں میرا دورہ، "بے نیند سنت،" [3-33] اس نے بابا جی سے اپنی پہلی ملاقات کی حیرت انگیز کہانی سنائی۔

رام گوپال نے مجھے بتایا، ’’میں کبھی کبھی بنارس میں لہڑی مہاسایا کے قدموں پر بیٹھنے کے لیے اپنا الگ تھلگ غار چھوڑ دیتا ہوں۔ "ایک آدھی رات جب میں اس کے شاگردوں کے ایک گروپ میں خاموشی سے مراقبہ کر رہا تھا، استاد نے حیرت انگیز درخواست کی۔

’’رام گوپال، وہ کہا، 'جاؤ پر ایک بار کو دی داساسمیدھ غسل گھاٹ

"میں جلد ہی ویران جگہ پر پہنچا۔ رات چاند کی روشنی اور چمکتے ستاروں سے روشن تھی۔ تھوڑی دیر خاموشی سے بیٹھنے کے بعد، میری توجہ پاؤں کے قریب پتھر کے ایک بڑے سلیب کی طرف مبذول ہوئی، جو آہستہ آہستہ اوپر اٹھی، ایک زیر زمین غار کا پتہ چلتا ہے۔ جیسے ہی پتھر کسی نامعلوم انداز میں متوازن تھا، ایک نوجوان عورت کی طرف سے محبت بھری شکل میں لپٹا ہوا اور پیار بھرا ہوا تھا۔ ایک نرم ہالے سے گھرا ہوا غار، وہ دھیرے دھیرے میرے سامنے اتری اور بے حسی کی اندرونی حالت میں کھڑی ہو گئی، اور آہستہ سے بولی۔

"میں ماتاجی ہوں، [4-33] بابا جی کی بہن میں نے ان سے اور لاہری مہاسایا سے کہا ہے کہ وہ آج رات میرے غار میں آئیں اور ایک اہم موضوع پر بات کریں۔'

"گنگا کے اوپر ایک ناپاک روشنی تیزی سے تیر رہی تھی؛ عجیب و غریب روشنی مبہم پانی میں جھلک رہی تھی۔ یہ قریب سے قریب تر ہوتی گئی یہاں تک کہ ایک اندھی ہوئی چمک کے ساتھ، یہ ظاہر ہوا۔ ماتا جی کے پہلو میں اور خود کو فوری طور پر لہڑی مہاسایا کی انسانی شکل میں سمیٹ لیا۔ اس نے عاجزی سے خاتون ولی کے قدموں میں جھک دیا۔

"اس سے پہلے کہ میں اپنے گھبراہٹ سے نکلتا، میں آسمان پر ایک صوفیانہ روشنی کے چکر لگاتے ہوئے دیکھ کر حیران رہ گیا، تیزی سے اترتے ہوئے، بھنور ہمارے گروپ کے قریب آیا اور خود کو ایک خوبصورت نوجوان کے جسم میں ڈھال لیا، جو میں نے فوراً سمجھا، بابا جی تھے۔ وہ بابا جی کی طرح دکھائی دے رہے تھے، مہا جی اور مہا جی میں صرف اتنا فرق تھا۔ روشن بال.

"لاہڑی مہاسایا، ماتاجی، اور میں نے گرو کے قدموں میں گھٹنے ٹیکے۔ میں نے اس کے الہی جسم کو چھوتے ہی میرے وجود کے ہر ریشے کو خوبصورت جلال کے ایک غیر معمولی احساس نے جوش مارا۔

'"مبارک بہن،' بابا جی نے کہا، 'میں اپنی شکل بدل کر لامحدود دھارے میں ڈوبنے کا ارادہ کر رہا ہوں۔'

'"میں نے آپ کا منصوبہ پہلے ہی دیکھ لیا ہے، پیارے آقا۔ میں آج رات آپ سے اس پر بات کرنا چاہتا تھا۔ آپ اپنے جسم کو کیوں چھوڑیں؟' جلالی عورت نے التجائیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کیا؟ ہے دی فرق اگر میں پہننا a نظر آنے والا یا پوشیدہ لہر پر دی سمندر کی میرا روح؟'

"ماتا جی نے ایک عجیب سی عقل کے ساتھ جواب دیا۔ 'بے موت گرو، اگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، تو براہ کرم کبھی بھی اپنی شکل مت چھوڑیں۔' [5-33]

''ہو یہ تو،' باباجی کہا سنجیدگی سے 'میں مرضی کبھی نہیں چھوڑ دو میرا جسمانی جسم یہ مرضی ہمیشہ باقی نظر آنے والا

اس زمین پر کم از کم لوگوں کی ایک چھوٹی سی تعداد کے لیے خُداوند نے آپ کے ہونٹوں سے اپنی مرضی کہی ہے۔'

"جب میں نے ان برگزیدہ ہستیوں کے درمیان ہونے والی بات چیت کو خوف سے سنا، عظیم گرو نے ایک مہربان اشارے سے میری طرف رخ کیا۔

وعدے کے منظر پر گواہ بن کر خوشی ہوئی ہے ۔'

"جیسے جیسے بابا جی کی آواز کا میٹھا راگ معدوم ہوتا گیا، ان کی شکل اور لہڑی مہاسیا کی شکل آہستہ آہستہ اٹھتی گئی اور گنگا کے اوپر پیچھے کی طرف چلی گئی۔ رات کے آسمان میں غائب ہوتے ہی ان کے جسموں کو چمکتی ہوئی روشنی نے منڈلا دیا۔ سلیب خود سے بند ہو گیا، گویا کسی پوشیدہ بیعانہ پر کام کر رہا ہے۔

"لامحدود حوصلہ افزائی کے ساتھ، میں نے لاہری مہاسایا کے مقام پر واپسی کا راستہ موڑا۔ جیسے ہی میں صبح سویرے ان کے سامنے جھک رہا تھا، میرے گرو سمجھ بوجھ سے مجھ پر مسکرائے۔

'میں آپ کے لیے خوش ہوں، رام گوپال،' اس نے کہا۔ 'باباجی اور ماتا جی سے ملنے کی خواہش، جس کا آپ اکثر مجھ سے اظہار کرتے رہے ہیں، بالآخر ایک مقدس تکمیل پائی۔'

"میرے ساتھی شاگردوں نے مجھے بتایا کہ لاہری مہاسایا نے پچھلی شام کے اوائل سے اپنے ڈائس سے نہیں ہٹے تھے۔

کہ "'تمہارے داسامیدھ گھاٹ کے لیے روانہ ہونے کے بعد' اس نے لافانی ہونے کے بارے میں ایک شاندار گفتگو کی۔' پہلی بار میں نے صحیفائی آیات کی حقیقت کو پوری طرح جان لیا جس میں کہا گیا ہے کہ خود شناسی کا آدمی ایک ہی وقت میں دو یا زیادہ جسموں میں مختلف جگہوں پر ظاہر ہو سکتا ہے۔

رام گوپال نے نتیجہ اخذ کیا، "لاہری مہاسایا نے بعد میں مجھے اس زمین کے لیے چھپے ہوئے الٰہی منصوبہ کے بارے میں بہت سے مابعد الطبیعاتی نکات کی وضاحت کی۔ "باباجی کو خدا نے اس خاص دنیا کے چکر کی مدت کے لیے اپنے جسم میں رہنے کے لیے چنا ہے۔ صدیوں کے ڈرامے کو دیکھتے ہوئے اس سٹیج پر موجود ہوں گے۔

باب 33 فوٹ نوٹ

33-1: میتھیو 8:19-20 ۔

33-2: جان 11:41 -42۔

33-3 : دی ہمہ گیر یوگی ڈبلیو ایچ او مشاہدہ کیا کہ میں ناکام کو جھکنا پہلے دی تارکیشور مزار (باب 13)۔

33-4 : "حضور ماں" ماتا جی بھی ہے رہتے تھے کہ ذریعے دی صدیوں وہ ہے تقریبا کے طور پر دور ترقی یافتہ روحانی طور پر کے طور پر اس کا بھائی وہ داساسامیدھ گھاٹ کے قریب زیر زمین ایک چھپی ہوئی غار میں خوشی میں رہتی ہے ۔

33-5 : یہ واقعہ یاد دلاتا ہے ایک کی تھیلسہ دی بہت اچھا یونانی فلسفی سکھایا کہ وہاں تھا نہیں

فرق کے درمیان زندگی اور موت. ’’پھر کیوں،‘‘ ایک نقاد نے پوچھا، ’’کیا تم مر نہیں جاتے؟‘‘
"کیونکہ،" تھیلس نے جواب دیا، "اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

33-6 : "بے شک، بے شک میں کہنا کے پاس تم، اگر a آدمی رکھنا میرا کہے رہا ہے (باقی بے تحاشا میں دی مسیح شعور) وہ کرے گا

کبھی نہیں دیکھیں موت۔"- جان 8:51۔

باب: 34

میٹریلائزنگ اے محل میں دی ہمالیہ

"لاہڑی مہاسایا کے ساتھ بابا جی کی پہلی ملاقات ایک دلکش کہانی ہے، اور ان چند میں سے ایک جو ہمیں بے موت گرو کی تفصیلی جھلک دیتی ہے۔"

یہ الفاظ سوامی کیبلانند کی ایک حیرت انگیز کہانی کی تمہید تھے۔ پہلی بار جب اس نے اسے یہ سنایا تو میں لفظی جادو تھا۔ بہت سے دوسرے مواقع پر میں نے اپنے نرم سنسکرت ٹیوٹر کو کہانی دہرانے کے لیے کہا، جو بعد میں سری یکتشور نے مجھے کافی حد تک انہی الفاظ میں سنایا۔ لاہری مہاسائے کے ان دونوں شاگردوں نے اپنے گرو کے لبوں سے براہ راست خوفناک کہانی سنی تھی۔

"باباجی سے میری پہلی ملاقات میرے 33 سال میں ہوئی تھی،" لہڑی مہاسایا نے کہا تھا۔ "1861 کے موسم خزاں میں میں دانا پور میں ملٹری انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں سرکاری اکاؤنٹنٹ کے طور پر تعینات تھا۔ ایک صبح دفتر کے منیجر نے مجھے بلایا۔

"'لاہڑی،' اس نے کہا، 'ہمارے مرکزی دفتر سے ابھی ایک ٹیلی گرام آیا ہے۔ آپ کو رانی کھیت منتقل کیا جانا ہے، جہاں فوج کی ایک پوسٹ 1-34 اب قائم کیا جا رہا ہے.'

"ایک نوکر کے ساتھ، میں 500 میل کے سفر پر نکلا۔ گھوڑے اور چھوٹی گاڑی سے سفر کرتے ہوئے، ہم تیس دنوں میں رانی کھیت کے ہمالیائی مقام پر پہنچے۔ 2-34

"میری دفتری ڈیوٹی مشکل نہیں تھی؛ میں شاندار پہاڑیوں میں کئی گھنٹے گھومنے کے قابل تھا۔ مجھے ایک افواہ پہنچی کہ عظیم اولیاء کرام نے اس خطے کو اپنی موجودگی سے نوازا ہے؛ مجھے ان کو دیکھنے کی شدید خواہش محسوس ہوئی۔ ایک دوپہر کے اوائل میں، ایک دوپہر کے وقت، ایک دور سے آواز سن کر میں حیران رہ گیا جو میرا نام لے رہی تھی۔ میں یہ سوچ کر کہ شاید جنگل پر اندھیرا چھانے سے پہلے میں اپنے قدم پیچھے نہ ہٹا سکوں۔

"میں آخر کار ایک چھوٹے سے کلیئرنگ پر پہنچا جس کے اطراف غاروں سے بندھی ہوئی تھی۔ ایک پتھریلی کنارے پر ایک مسکراتا ہوا نوجوان کھڑا تھا، جس نے استقبال میں اپنا ہاتھ بڑھایا۔ میں نے حیرت سے دیکھا کہ، اس کے تانبے کے رنگ کے بالوں کے علاوہ، وہ اپنے آپ سے خاصی مشابہت رکھتا ہے۔

"لاہڑی، آپ ہے آؤ!' دی سنت خطاب کیا میں پیار سے میں ہندی ’’آرام کرو یہاں میں یہ غار یہ

تھا میں ڈبلیو ایچ او بلایا تم

"میں داخل ہوا a صاف تھوڑا گرٹو جو پر مشتمل کئی اونی کمبل اور a چند کمنڈولس (بھیک مانگنا پیالے)۔

"لاہڑی، کرو آپ یاد رکھیں کہ سیٹ؟' دی یوگی اشارہ کیا کو a جوڑ کمبل میں ایک کونے

'"نہیں جناب،' اپنے ایڈونچر کی عجیب و غریب کیفیت پر میں نے مزید کہا، 'مجھے ابھی جانا ہوگا، رات ہونے سے پہلے صبح میرے دفتر میں کام ہے۔'

"پراسرار سنت نے انگریزی میں جواب دیا، 'دفتر آپ کے لیے لایا گیا تھا، نہ کہ آپ دفتر کے لیے۔'

"میں حیران رہ گیا کہ اس جنگل کے سنیاسی کو نہ صرف انگریزی بولنی چاہیے بلکہ مسیح کے الفاظ کی تشریح بھی کرنی چاہیے۔ 3-34

'"میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا ٹیلی گرام اثر انداز ہو گیا ہے۔' یوگی کا تبصرہ میری سمجھ سے باہر تھا، میں نے اس کا مطلب دریافت کیا۔

"میں رجوع کریں کو دی ٹیلیگرام کہ طلب کیا آپ کو یہ الگ تھلگ حصہ یہ تھا میں ڈبلیو ایچ او خاموشی سے آپ کے اعلیٰ افسر کے ذہن میں تجویز کیا کہ آپ کو رانی کھیت منتقل کر دیا جائے۔ جب انسان بنی نوع انسان کے ساتھ اپنے اتحاد کو محسوس کرتا ہے، تو تمام ذہن ٹرانسمیشن اسٹیشن بن جاتے ہیں جن کے ذریعے وہ کام کر سکتا ہے۔ کرے گا۔' اس نے آہستہ سے کہا، 'لاہری، یقیناً یہ غار آپ کو مانوس معلوم ہوتا ہے؟'

"جب میں نے حیرت زدہ خاموشی برقرار رکھی، وہ صاحب قریب آیا اور مجھے آہستہ سے مارا۔ پیشانی اس کے مقناطیسی لمس پر، ایک حیرت انگیز کرنٹ میرے دماغ میں بہہ گیا، جس نے میری پچھلی زندگی کی میٹھی یادیں تازہ کر دیں۔

'"مجھے یاد ہے!' میری آواز خوشی سے گونج رہی تھی، 'آپ میرے گرو باباجی ہیں، جو میرے ذہن میں ہمیشہ اس غار میں گزرے ہیں!' جیسے ہی ناقابلِ بیان یادیں مجھ پر چھا گئیں، میں نے آنسوؤں سے اپنے مالک کے قدموں کو گلے لگا لیا۔

'"تین دہائیوں سے زیادہ عرصے سے میں یہاں آپ کا انتظار کر رہا ہوں- آپ کے میرے پاس واپس آنے کا انتظار کر رہا ہوں!' بابا جی کی آواز آسمانی محبت سے گونج رہی تھی، ''تم کھسک گئے اور ہنگامہ خیز لہروں میں گم ہو گئے۔ موت سے آگے کی زندگی. آپ کے کرما کی جادو کی چھڑی آپ کو چھو گئی، اور آپ چلے گئے! اگرچہ آپ نے مجھ سے نظریں کھو دیں، میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا! میں نے آپ کا تعاقب روشن ستارے کے سمندر پر کیا جہاں شاندار فرشتے چلتے ہیں۔ اندھیرے، طوفان، ہلچل اور روشنی کے درمیان میں نے تیرا پیچھا کیا، جیسے ایک ماں پرندے اپنے بچّوں کی حفاظت کرتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے رحم کی زندگی کی اپنی انسانی مدت پوری کی، اور ایک بچے ابھرا، میری نظر ہمیشہ تم پر تھی۔ جب آپ نے اپنے بچپن میں نادیہ کی ریت کے نیچے کمل کی کرنسی میں اپنی چھوٹی سی شکل کو ڈھانپ لیا تھا، میں پوشیدہ طور پر موجود تھا! صبر سے، مہینوں مہینوں، سال بہ سال، میں نے تم پر نگاہ رکھی، اس بہترین دن کا انتظار کیا۔ اب تم میرے ساتھ ہو! دیکھو، یہ تمہارا غار ہے، پہلے سے پیارا! میں نے اسے ہمیشہ صاف ستھرا اور تمہارے لیے تیار رکھا ہے۔ یہ ہے آپ کا مقدس آسن - کمبل، جہاں آپ روزانہ اپنے پھیلتے ہوئے دل کو خدا سے بھرنے کے لیے بیٹھتے ہیں! وہاں اپنا پیالہ دیکھو، جس میں سے آپ اکثر میرے تیار کردہ امرت پیتے ہیں! دیکھو میں نے پیتل کے پیالے کو چمکدار کیسے رکھا ہے،

کہ آپ ہو سکتا ہے پینا دوبارہ اس سے! میرا اپنا، کرو آپ اب سمجھتے ہیں؟

'"میرے گرو، میں کیا کہہ سکتا ہوں؟' میں نے ٹوٹ کر کہا، 'ایسا بہ جان پیار کہاں سنا ہے؟' میں نے اپنے ابدی خزانے، زندگی اور موت میں اپنے گرو کی طرف لمبی اور پرجوش نظروں سے دیکھا۔

"لاہری، تمہیں پاکیزگی کی ضرورت ہے، اس پیالے میں تیل پیو اور دریا کے کنارے لیٹ جاؤ" بابا جی کی عملی حکمت، میں نے ایک تیز، یاد دلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ جھلکتی، ہمیشہ سامنے تھی۔

"میں نے اس کی ہدایات کی تعمیل کی۔ اگرچہ ہمالیہ کی برفیلی رات اتر رہی تھی، ایک آرام دہ گرمی، ایک اندرونی تابکاری، میرے جسم کے ہر خلیے میں دھڑکن لگنے لگی۔ میں حیران رہ گیا۔ کیا نامعلوم تیل کائناتی حرارت کے ساتھ ختم ہو گیا تھا؟

اندھیرے میں کڑوی ہوائیں میرے چاروں طرف چل رہی تھیں، ایک شدید چیلنج کی آوازیں نکال رہی تھیں۔ دریائے گوگاش کی ٹھنڈی لہریں اب اور پھر میرے جسم پر پھیلی ہوئی تھیں، پتھریلے کنارے پر پھیلی ہوئی تھیں۔ ٹائیگرز قریب سے چیخ رہے تھے، لیکن میرا دل خوف سے خالی تھا؛ میرے اندر نئی پیدا ہونے والی چمکیلی قوت نے حفاظتی لمحات کو یقینی بنایا۔ دھندلی یادیں ایک اور زندگی نے اپنے آپ کو میرے الہی گرو کے ساتھ دوبارہ ملاپ کے موجودہ شاندار نمونے میں باندھا۔

"میری تنہائی میں قدموں کی آواز کی وجہ سے خلل پڑا۔ اندھیرے میں، ایک آدمی کے ہاتھ نے آہستہ سے میرے پیروں تک میری مدد کی، اور مجھے کچھ خشک کپڑے دیے۔

"آؤ، بھائی،' میرا ساتھی کہا. 'دی ماسٹر انتظار کر رہا ہے تم

"وہ جنگل میں سے راستہ لے گیا، رات کو اچانک دور تک ایک مستحکم روشنی نے روشن کر دیا۔

''سکتا ہے۔ کہ ہونا دی طلوع آفتاب؟' میں دریافت کیا ''ضرور دی پوری رات ہے نہیں پاس کیا؟'

'"گھنٹہ آدھی رات ہے.' میرا گائیڈ دھیمے سے ہنسا، 'یہ روشنی ایک سنہرے محل کی چمک ہے، جو آج رات دھیمے ماضی میں آپ نے محل کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے کی خواہش ظاہر کی تھی، اس طرح آپ کو کرم کے بندھنوں سے آزاد کر دیا گیا ہے۔' 4-34 انہوں نے مزید کہا، 'شاندار محل آج رات آپ کے کریا یوگا کی شروعات کا منظر ہوگا ۔ یہاں آپ کے تمام بھائی آپ کی طویل جلاوطنی کے اختتام پر خوشی مناتے ہوئے خوش آمدید کہنے میں شامل ہیں۔ دیکھو!

"چمکدار سونے کا ایک وسیع محل ہمارے سامنے کھڑا تھا۔ لاتعداد جواہرات سے جڑا ہوا، اور زمین کی تزئین والے باغات کے درمیان قائم، اس نے بے مثال شان و شوکت کا ایک تماشا پیش کیا۔ فرشتوں کے چہرے کے اولیاء شاندار دروازوں کے ساتھ کھڑے تھے، یاقوت کی چمک سے آدھے سرخ ہو چکے تھے۔ آرائشی محرابوں میں ہیرے، موتی، نیلم اور بڑے سائز اور چمک کے زمرد جڑے ہوئے تھے۔

"میں اپنے ساتھی کے پیچھے ایک وسیع و عریض استقبالیہ ہال میں پہنچا۔ بخور اور گلاب کی خوشبو ہوا میں پھیل رہی تھی؛ مدھم چراغوں نے رنگوں کی چمک چھائی ہوئی تھی۔ عقیدت مندوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ، کچھ میلے، کچھ سیاہ فام، موسیقی کے نعرے لگا رہے تھے، یا مراقبہ کی حالت میں بیٹھے، ایک پر سکون ماحول میں ڈوبے ہوئے تھے۔

"'اپنی آنکھوں کو مناؤ؛ اس محل کی فنکارانہ شان سے لطف اندوز ہوں، کیونکہ یہ صرف آپ کے اعزاز میں وجود میں آیا ہے۔' جب میں نے حیرت کے چند انزال بولے تو میرا گائیڈ ہمدردی سے مسکرایا ۔

"بھائی، میں نے کہا، 'اس ڈھانچے کی خوبصورتی انسانی تخیل کی حدوں سے تجاوز کر گئی ہے۔ براہ کرم مجھے اس کی اصلیت کا بھید بتائیں۔'

"'میں خوشی سے آپ کو روشن کروں گا' میرے ساتھی کی سیاہ آنکھیں حکمت کے ساتھ چمک رہی تھیں 'حقیقت میں اس مادیت کے بارے میں کچھ بھی ناقابل بیان نہیں ہے۔ خالق یہ بھاری، زمینی غلاف، خلا میں تیرتا ہوا، خدا کا خواب ہے۔ اس نے تمام چیزوں کو اپنے شعور سے بنایا، حتیٰ کہ انسان اپنے خوابیدہ شعور میں تخلیق کو اس کی مخلوقات کے ساتھ دوبارہ تخلیق اور زندہ کرتا ہے۔

"'خدا نے سب سے پہلے زمین کو ایک خیال کے طور پر بنایا، پھر اس نے اسے تیز کیا، توانائی کے ایٹم وجود میں آئے، اس نے ایٹموں کو اس ٹھوس کرہ میں ہم آہنگ کیا۔ اس کے تمام مالیکیول خدا کی مرضی سے ایک ساتھ رکھے ہوئے ہیں۔ جب وہ اپنی مرضی سے دستبردار ہو جائے گا، تو زمین دوبارہ توانائی میں بٹ جائے گی۔ توانائی تحلیل ہو جائے گی۔ ہوش میں؛ زمینی نظریہ معروضیت سے غائب ہو جائے گا۔

خواب کا مادہ خواب دیکھنے والے کی لاشعوری سوچ کے ذریعے عمل میں لایا جاتا ہے۔ جب وہ ہم آہنگ خیال بیداری میں واپس لے لیا جاتا ہے تو خواب اور اس کے عناصر تحلیل ہو جاتے ہیں۔ آدمی آنکھیں بند کر کے ایک خواب تخلیق کرتا ہے جسے بیداری کے بعد وہ آسانی کے ساتھ غیر مادی بنا دیتا ہے۔ کائناتی خواب کے وہموں کو آسانی کے ساتھ ڈی میٹریلائز کر دے گا۔

"'لامحدود تمام کامل ارادے کے ساتھ ایک ہونے کے ناطے، بابا جی بنیادی ایٹموں کو جمع کر کے کسی بھی شکل میں اپنے آپ کو ظاہر کر سکتے ہیں۔ یہ سنہری محل، جو فوری طور پر بنایا گیا ہے، حقیقی ہے، جیسا کہ یہ زمین بھی حقیقی ہے۔ بابا جی نے اس محلاتی حویلی کو اپنے ذہن سے بنایا اور اس کے ایٹموں کو ایک ساتھ تھامے ہوئے ہیں، یہاں تک کہ اس زمین کو خدا کی طاقت سے بنایا گیا ہے'۔ انہوں نے مزید کہا، 'جب یہ ڈھانچے اپنا مقصد پورا کر لے گا تو بابا جی اسے ڈی میٹریلائز کر دیں گے۔'

"جب میں خوفزدہ ہو کر خاموش رہا، میرے گائیڈ نے ایک واضح اشارہ کیا۔ 'یہ چمکتا ہوا محل، جواہرات سے مزین ہے، نہ انسانی کوششوں سے بنایا گیا ہے اور نہ ہی محنت سے سونے اور جواہرات سے بنایا گیا ہے۔ یہ مضبوطی سے کھڑا ہے، انسان کے لیے ایک یادگار چیلنج ہے[5-34] جو بھی اپنے آپ کو خدا کا بیٹا سمجھتا ہے، جیسا کہ بابا جی نے کیا ہے، وہ اپنے اندر چھپی لامحدود طاقتوں سے کسی بھی مقصد تک پہنچ سکتا ہے۔ ایک عام پتھر اپنے اندر شاندار ایٹمی توانائی کا راز چھپا لیتا ہے۔ [6-34] اس کے باوجود، بشر ابھی تک الوہیت کا پاور ہاؤس ہے۔'

"بابا نے قریب کی میز سے ایک خوبصورت گلدان اٹھایا جس کا ہینڈل ہیروں سے جگمگا رہا تھا۔ 'ہمارے عظیم گرو نے ہزاروں مفت کائناتی شعاعوں کو مضبوط کرکے یہ محل بنایا،' وہ آگے بڑھا۔ 'اس گلدان اور اس کے ہیروں کو چھوئے؛ وہ حسی تجربہ کے تمام امتحانات کو پورا کریں گے۔'

"میں جانچ پڑتال کی دی گلدان اور گزر گیا میرا ہاتھ ختم دی ہموار کمرے کی دیواریں موٹی کے ساتھ چمکتا سونا. شاہانہ انداز میں بکھرے ہوئے زیورات میں سے ہر ایک بادشاہ کے ذخیرے کے لائق تھا۔ گہرا اطمینان میرے دماغ میں پھیل گیا۔ ایک ڈوبی ہوئی خواہش، زندگی سے میرے لاشعور میں چھپی

اب چلا گیا لگ رہا تھا بیک وقت مطمئن اور بجھا ہوا

"میرے باوقار ساتھی نے مجھے آرائشی محرابوں اور راہداریوں کے ذریعے چیمبروں کی ایک سیریز میں لے جایا ایک شہنشاہ کے محل کے انداز میں بھرپور طریقے سے آراستہ، ہم ایک بڑے ہال میں داخل ہوئے۔ درمیان میں ایک سنہری تخت کھڑا تھا، جس پر جواہرات سجے ہوئے تھے جو رنگوں کا ایک شاندار میڈلی بہا رہے تھے۔ وہاں، کمل کی کرنسی میں، اعلیٰ بابا جی بیٹھے تھے۔ میں اس کے قدموں میں چمکتے ہوئے فرش پر گھٹنے ٹیک گیا۔

"'لاہڑی، کیا تم اب بھی سونے کے محل کی خوابیدہ خواہشات پر کھانا کھا رہے ہو؟' میرے گرو کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ پسند اس کا اپنے نیلم 'جاگو! تمام آپ کا زمینی پیاس ہیں کے بارے میں کو ہونا ہمیشہ کے لیے بجھ گیا' اس نے برکت کے کچھ صوفیانہ الفاظ بڑبڑائے۔ ’’بیٹا اٹھو۔ کریا یوگا کے ذریعے خدا کی بادشاہی میں اپنا آغاز حاصل کریں ۔'

"باباجی نے اپنا ہاتھ بڑھایا؛ ایک ہوما (قربانی) آگ نمودار ہوئی، جس کے چاروں طرف پھل اور پھول تھے۔

"رسم صبح سویرے مکمل ہو گئی تھی۔ میں نے اپنی پرجوش حالت میں سونے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی، اور محل کے چاروں طرف سے خزانوں اور انمول اشیاء سے بھرا ہوا گھومتا رہا ۔ خوبصورت باغات کی طرف اترتے ہوئے، میں نے قریب ہی دیکھا، وہی غاریں اور بنجر پہاڑی کنارے جو کل محل یا پھولوں والی چھت سے متصل نہیں تھے۔

"محل میں دوبارہ داخل ہو کر، ہمالیہ کی ٹھنڈی سورج کی روشنی میں شاندار طور پر چمکتے ہوئے، میں نے اپنے آقا کی موجودگی کی تلاش کی۔ وہ ابھی تک تخت نشین تھے، بہت سے خاموش شاگردوں سے گھرا ہوا تھا۔

"لاہڑی، آپ ہیں بھوک لگی ہے۔' باباجی شامل کیا گیا 'بند کرو آپ کا آنکھیں

"جب میں نے انہیں دوبارہ کھولا تو دلفریب محل اور اس کے دلکش باغات غائب ہو چکے تھے۔ میرا اپنا جسم اور بابا جی کی شکلیں اور چیلوں کا جھرمٹ سب اب برہنے پر بیٹھے تھے۔ لاپتہ محل کے عین مطابق جگہ پر گراؤنڈ، پتھریلی گروٹوس کے سورج کی روشنی کے داخلی راستوں سے زیادہ دور نہیں۔ مجھے یاد آیا کہ میرے گائیڈ نے ریمارکس دیے تھے کہ محل کو ڈی میٹریلائز کر دیا جائے گا۔ قیدی ایٹموں کو اس سوچ کے جوہر میں چھوڑ دیا گیا جس سے یہ پھوٹ پڑا تھا۔ اگرچہ دنگ رہ گیا لیکن میں نے اپنے گرو کی طرف اعتماد سے دیکھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ معجزات کے اس دن آگے کیا امید رکھنی ہے۔

بابا جی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ 'جس مقصد کے لیے محل بنایا گیا تھا وہ اب پورا ہو گیا ہے۔' انہوں نے زمین سے ایک مٹی کا برتن اٹھایا۔ 'وہاں ہاتھ رکھو اور جو کھانا چاہو لے لو۔'

"جیسے ہی میں نے چوڑے، خالی پیالے کو چھوا، اس میں گرم مکھن کی تلی ہوئی لوچیز ، سالن اور نایاب میٹھے کا ڈھیر لگ گیا۔ میں نے اپنی مدد کی، یہ دیکھ کر کہ برتن ہمیشہ بھرا ہوا ہے۔ کھانے کے اختتام پر میں نے پانی کے لیے ادھر ادھر دیکھا۔ میرے گرو نے میرے سامنے پیالے کی طرف اشارہ کیا۔ لو! کھانا تھا! غائب اس کی جگہ پانی تھا جو پہاڑی ندی کی طرح صاف تھا۔

باباجی نے مشاہدہ کیا کہ 'کچھ انسان جانتے ہیں کہ خدا کی بادشاہی میں دنیاوی تکمیلات کی بادشاہی شامل ہے۔' الٰہی دائرہ دنیا تک پھیلا ہوا ہے، لیکن بعد والا، وہم ہونے کی وجہ سے، حقیقت کے جوہر کو شامل نہیں کر سکتا۔'

"محبوب گرو آخری رات آپ مظا□ر□ کیا ک□ لی□ میں دی لنک کی خوبصورتی میں جنت اور زمین!' میں

گمشدہ محل کی یادوں پر مسکرایا؛ یقیناً کسی بھی سادہ یوگی نے کبھی بھی زیادہ متاثر کن عیش و آرام کے ماحول کے درمیان روح کے اگست اسرار کا آغاز نہیں کیا تھا! میں نے سکون سے دیکھا موجودہ منظر کے بالکل برعکس، گراؤنڈ گراؤنڈ، آسمانی چھت، قدیم پناہ گاہیں پیش کرنے والی غاریں - یہ سب میرے ارد گرد سیرافک سنتوں کے لئے ایک خوبصورت قدرتی ماحول لگ رہا تھا.

"میں اس دوپہر کو اپنے کمبل پر بیٹھ گیا، جو ماضی کی زندگی کے ادراکوں کی انجمنوں سے پاک تھا۔ میرے الہی گرو نے قریب آکر اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیر دیا۔ میں سات دن تک اپنی خوشیوں میں بے ڈھنگے رہتے ہوئے، نربیکلپا سمادھی حالت میں داخل ہوا۔ میں حقیقت کے بے موت دائروں میں گھس گیا۔ تمام گمراہ کن حدیں ختم ہو گئیں۔ میری روح کائناتی روح کی ابدی قربان گاہ پر پوری طرح سے قائم تھی۔ آٹھویں دن میں اپنے گرو کے قدموں میں گر گیا اور اس سے التجا کی کہ مجھے اس مقدس بیابان میں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔

مردوں کی دنیا میں گھل مل جانا چاہیے ۔

'"ایک گہرا مقصد یہ ہے کہ آپ اس بار مجھ سے اس وقت تک نہیں ملے جب تک کہ آپ پہلے سے ہی ایک شادی شدہ آدمی تھے، معمولی کاروباری ذمہ داریوں کے ساتھ۔ آپ کو ہمالیہ میں ہمارے خفیہ بینڈ میں شامل ہونے کے اپنے خیالات کو ایک طرف رکھنا چاہیے؛ آپ کی زندگی ہجوم کے بازاروں میں ہے، مثالی یوگی-گھریلو کی مثال کے طور پر خدمت کرنا۔

’’بہت سے پریشان دنیا دار مردوں اور عورتوں کی فریاد عظیم لوگوں کے کانوں پر نہیں پڑی،‘‘ اس نے آگے کہا۔ 'آپ کو کریا یوگا کے ذریعے بے شمار متلاشیوں کو روحانی تسکین پہنچانے کے لیے چنا گیا ہے۔ لاکھوں جو خاندانی رشتوں اور بھاری دنیاوی ذمہ داریوں میں جکڑے ہوئے ہیں، وہ آپ جیسے اعلیٰ ترین گھر کی رہنمائی کریں گے، آپ کی طرح ایک اعلیٰ ترین گھر کی رہنمائی کریں گے۔ حاصلات کو خاندانی آدمی کے لئے روکا نہیں جاتا ہے، یہاں تک کہ دنیا میں، یوگی جو اپنی ذمہ داریوں کو، ذاتی مقصد یا لگاؤ کے بغیر، روشن خیالی کے یقینی راستے پر چلتا ہے.

'"کوئی ضرورت آپ کو دنیا چھوڑنے پر مجبور نہیں کرتی ہے، کیونکہ آپ باطنی طور پر اس کے ہر کام کے بندھن کو توڑ چکے ہیں، اس دنیا کے نہیں، آپ کو ابھی اس میں ہونا چاہیے۔ ابھی بہت سے سال باقی ہیں جس کے دوران آپ کو اپنے خاندان، کاروبار، شہری اور روحانی فرائض کو سنجیدگی سے پورا کرنا ہوگا۔ الہی امید کی ایک میٹھی نئی سانس آپ کے بنجر دلوں میں داخل ہو جائے گی، جو دنیاوی زندگی میں آپ کے توازن پر منحصر ہے، وہ سمجھیں گے۔ بیرونی، ترک کرنے کے بجائے۔'

"میرا خاندان، دفتر، دنیا کتنی دور دراز لگ رہی تھی، جب میں نے ہمالیہ کی بلند تنہائیوں میں اپنے گرو کی بات سنی۔ پھر بھی ان کے الفاظ میں اٹل سچائی گونج رہی تھی؛ میں نے تسلی کے ساتھ امن کی اس بابرکت پناہ گاہ کو چھوڑنے پر رضامندی ظاہر کی۔ بابا جی نے مجھے قدیم سخت اصولوں کی ہدایت کی جو یوگک سے ڈسپل کی منتقلی کو کنٹرول کرتے ہیں۔

'' کریہ کی کلید صرف اہل چیلوں کو عطا کریں،'' وہ جو جدوجہد میں سب کو قربان کرنے کا عہد کرتا ہے کی دی الہی ہے فٹ کو کھولنا دی حتمی اسرار کی زندگی کے ذریعے دی سائنس کی مراقبہ

'"اینجلک گرو، جیسا کہ آپ نے پہلے ہی کھوئے ہوئے کریا آرٹ کو زندہ کر کے بنی نوع انسان پر احسان کیا ہے، کیا آپ شاگردی کے لیے سخت شرائط میں نرمی کر کے اس فائدہ میں اضافہ نہیں کریں گے؟' میں نے دیکھا

بابا جی سے التجا کی، 'میں دعا کرتا ہوں کہ آپ مجھے تمام متلاشیوں کو کریا کی بات کرنے کی اجازت دیں ، اگرچہ پہلے وہ خود کو مکمل طور پر اندرونی ترک کرنے کی قسم نہیں کھا سکتے۔ دنیا کے تشدد زدہ مرد اور عورتیں، جن کا تعاقب تین گنا تکالیف سے ہوتا ہے، 7-34 خصوصی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے. اگر کریا کی شروعات ان سے روک دی جائے تو وہ کبھی بھی آزادی کے راستے کی کوشش نہیں کر سکتے ہ'

"ایسا ہی ہو جائے، تمہارے ذریعے خدائی خواہش کا اظہار ہوا ہے۔" ان سادہ الفاظ کے ساتھ، مہربان گرو نے ان سخت حفاظتی تدابیر کو ختم کر دیا جو کئی سالوں سے کریا کو دنیا سے چھپائے ہوئے تھے، ' ان تمام لوگوں کو جو عاجزی سے مدد مانگتے ہیں، مفت میں کریا دیں'۔

"خاموشی کے بعد، بابا جی نے مزید کہا، 'اپنے ہر شاگرد کے ساتھ بھگواد گیتا کا یہ شاندار وعدہ دہرائیں: "*Swalpamasya Dharmasya, Trayata Mahato Bhoyat*" - "اس مذہب کا تھوڑا سا عمل بھی آپ کو خوفناک خوف اور زبردست مصائب سے بچا لے گا۔" 8-34

"جب میں اگلی صبح اپنے گرو کے قدموں میں ان کی الوداعی آشیرواد کے لیے گھٹنے ٹیک رہا تھا، تو اس نے محسوس کیا کہ میں اسے چھوڑنے میں گہری ہچکچاہٹ محسوس کر رہا ہوں۔

"'میرے پیارے بچے، ہمارے لیے کوئی جدائی نہیں ہے۔' اس نے پیار سے میرے کندھے کو چھوا، 'تم جہاں بھی ہو، جب بھی مجھے پکارو گے، میں فوراً تمہارے ساتھ ہوں گا۔'

"اس کے حیرت انگیز وعدے سے تسلی پا کر، اور خدا کی حکمت کے نئے پائے جانے والے سونے سے مالا مال، میں نے پہاڑ سے نیچے کا راستہ چھوڑ دیا۔ دفتر میں میرے ساتھی ملازمین نے میرا استقبال کیا، جنہوں نے دس دن تک مجھے ہمالیہ کے جنگلوں میں کھویا ہوا سمجھا تھا۔ ہیڈ آفس سے جلد ہی ایک خط آیا۔

"'لاہڑی کو دانا پور 9-34 واپس آنا چاہیے۔ دفتر، 'اس نے پڑھا. 'ان کی رانی کھیت میں منتقلی غلطی سے ہوئی۔ ایک اور آدمی کو رانی کھیت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے بھیجا جانا چاہیے تھا۔'

"میں مسکرایا، ان واقعات میں چھپے ہوئے کراس کرینٹس پر غور کرتے ہوئے جس نے مجھے ہندوستان کے اس سب سے زیادہ مقام تک پہنچایا تھا۔

"دانا پور واپس آنے سے پہلے، میں نے مراد آباد میں ایک بنگالی خاندان کے ساتھ کچھ دن گزارے تھے۔ چھ دوستوں کی ایک جماعت مجھے خوش آمدید کہنے کے لیے جمع ہوئی تھی۔ جب میں نے گفتگو کو روحانی موضوعات کی طرف موڑ دیا تو میرے میزبان نے اداسی سے دیکھا:

"اوہ، میں یہ دن انڈیا ہے بہت سہارا کی اولیاء!'

"بابو،" میں احتجاج کیا گرمجوشی سے 'کی کورس وہاں ہیں اب بھی بہت اچھا ماسٹرز میں یہ زمین!'

"بڑے جوش و خروش کے موڈ میں، میں نے ہمالیہ میں اپنے معجزاتی تجربات بیان کرنے پر مجبور محسوس کیا۔ چھوٹی کمپنی شائستہ طور پر ناقابل یقین تھی۔

"'لاہری،' ایک آدمی نے اطمینان سے کہا، 'تمہارا دماغ ان نایاب پہاڑی فضاؤں میں تناؤ کا شکار ہے۔ یہ کوئی دن کا خواب ہے جسے تم نے سنا ہے۔'

"جل ر□ا □□□ ک□ ساتھ دی جوش کی سچ، میں بولا بغیر واجب الادا سوچا 'اگر میں کال و□ میرا گرو مرضی

ظاہر ہونا صحیح میں یہ گھر

"ہر آنکھ میں دلچسپی جھلک رہی تھی؛ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں تھی کہ یہ گروپ ایک بـــزرگ کو اس طرح کے عجیب و غریب انداز میں دیکھنے کے لیے بے چین تھا۔

"'ماسٹر آسمان سے وجود میں آئے گا،' میں نے کہا۔ 'دروازے کے باہر خاموشی سے رہو، میں جلد ہی تمہیں بلاؤں گا۔'

"میں مراقبہ کی حالت میں ڈوب گیا، عاجزی سے اپنے گرو کو بلایا۔ اندھیرا کمرہ جلد ہی ایک مدھم چاندنی سے بھر گیا؛ بابا جی کی نورانی شخصیت ابھری۔

"'لاہری، کیا تم مجھے معمولی بات کے لیے بلاتے ہو؟' ماسٹر کی نظر سخت تھی، 'سچائی کے متلاشیوں کے لیے نہیں، جب کوئی دیکھتا ہے تو اس پر یقین کرنا آسان ہوتا ہے۔ مافوق الفطرت سچائی کا مستحق اور دریافت وہ لوگ کرتے ہیں جو اپنے فطری مادی شکوک پر قابو پاتے ہیں۔' اس نے سنجیدگی سے کہا، 'مجھے جانے دو!'

"میں اس کے قدموں میں التجا کرتے ہوئے گر پڑا۔ 'پاک گرو، مجھے اپنی سنگین غلطی کا احساس ہے؛ میں عاجزی سے معافی مانگتا ہوں۔ یہ ان روحانی طور پر اندھے دماغوں میں یقین پیدا کرنے کے لئے تھا کہ میں نے آپ کو بلانے کا ارادہ کیا۔ کیونکہ آپ نے میری دعا پر احسان کیا ہے ، براہ کرم میرے دوستوں پر احسان کیے بغیر رخصت نہ ہوں۔

"'بہت اچھا؛ میں تھوڑی دیر ٹھہروں گا۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ کی بات آپ کے دوستوں کے سامنے بدنام ہو۔' بابا جی کا چہرہ نرم ہو گیا تھا، لیکن انہوں نے آہستہ سے کہا، 'بیٹا، میں اس وقت آؤں گا جب آپ کو میری ضرورت ہوگی، اور جب آپ مجھے 10-34 پر کال کریں گے تو نہیں۔' ۔

"جب میں نے دروازہ کھولا تو چھوٹے گروپ میں سخت خاموشی چھا گئی۔ گویا ان کے حواسوں پر بے اعتمادی ہو، میرے دوستوں نے کمبل والی سیٹ پر اس چمکدار شخصیت کو دیکھا۔

"'یہ بڑے پیمانے پر ہپناٹزم ہے!' ایک آدمی کھلکھلا کر ہنسا، 'ہمارے علم کے بغیر اس کمرے میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا!'

"باباجی مسکراتے ہوئے آگے بڑھے اور ہر ایک کو اشارہ کیا کہ وہ اپنے جسم کے گرم، ٹھوس گوشت کو چھوئے۔ شک دور ہو گیا، میرے دوستوں نے خوفناک توبہ میں فرش پر سجدہ کیا۔

چلو حلوہ 11-34.html تیار رہو۔' بابا جی نے یہ درخواست، میں جانتا تھا، گروپ کو اپنی جسمانی حقیقت کا مزید یقین دلانے کے لیے کیا۔ جب دلیہ ابل رہا تھا، الہی گرو نے پیار سے باتیں کیں۔ ان شکوک کرنے والے تھامسز کی عقیدت مند سینٹ پالس میں تبدیلی بہت اچھی تھی۔ ہمارے کھانے کے بعد بابا جی نے ہم میں سے ہر ایک کو باری باری برکت دی۔ اچانک چمک تھی؛ ہم نے دیکھا کہ بابا جی کے جسم کے الیکٹرانک عناصر کی فوری طور پر ڈی کیمیکلائزیشن ایک پھیلتی ہوئی بخارات کی روشنی میں ہوتی ہے۔ ماسٹر کی خدا کی مرضی کی طاقت نے اس کے جسم کے طور پر ایک ساتھ رکھے ہوئے ایتھر ایٹموں کی گرفت کو ڈھیلا کردیا تھا۔ فوری طور پر کھربوں ننھے حیاتیاتی چنگاریاں لامحدود ذخائر میں مدھم ہو گئیں۔

"'ساتھ میرا اپنے آنکھیں میں ہے دیکھا دی فاتح کی موت میترا، 12-34 ایک کی دی گروپ بولا

احترام سے اس کے چہرے پر اس کی حالیہ بیداری کی خوشی سے رنگ بدل گیا تھا۔ 'سپریم گرو نے وقت اور جگہ کے ساتھ کھیلا، جیسا کہ بچے بلبلوں سے کھیلتا ہے۔ میں نے آسمان اور زمین کی کنجیوں سے ایک کو دیکھا ہے۔'

"میں جلد ہی دانا پور واپس آگیا۔ روح میں مضبوطی سے لنگر انداز ہو کر، میں نے ایک بار پھر ایک گھر والے کی کئی گنا کاروباری اور خاندانی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔"

لہڑی مہاسایا نے سوامی کبلانند اور سری یکتیشور سے بھی بابا جی کے ساتھ ایک اور ملاقات کی کہانی بیان کی، جس میں گرو کا وعدہ یاد آیا: "جب بھی آپ کو میری ضرورت ہو گی میں آؤں گا۔"

"یہ منظر الہ آباد میں کمبھا میلے تھا ،" لہڑی مہاسایا نے اپنے شاگردوں کو بتایا۔ "میں اپنی دفتری ڈیوٹی سے ایک مختصر چھٹی کے دوران وہاں گیا تھا۔ جب میں راہبوں کے ہجوم کے درمیان گھوم رہا تھا۔ اور وہ سادھو جو دور دراز سے مقدس تہوار میں شرکت کے لیے آئے تھے، میں نے ایک بھونڈے ہوئے سنیاسی کو دیکھا جس کے پاس بھیک کا کٹورا تھا۔ میرے ذہن میں خیال آیا کہ وہ آدمی منافق ہے، پہننا دی ظاہری علامتیں کی ترک کرنا بغیر a متعلقہ اندر کی طرف فضل

"جیسے ہی میں سنیاسی کے پاس سے گزرا تھا کہ میری حیرت زدہ نظر بابا جی پر پڑی، وہ ایک گدلے بالوں والے اینکرائٹ کے سامنے گھٹنے ٹیک رہے تھے۔

'"گرو جی!' میں جلدی کو اس کا طرف ’’جناب، کیا ہیں آپ کر رہا ہے یہاں؟'

'میں اس ترک کرنے والے کے پاؤں دھو رہا ہوں، اور پھر اس کے کھانا پکانے کے برتن صاف کروں گا۔' باباجی ایک چھوٹے بچے کی طرح مجھ پر مسکرایا؛ میں جانتا تھا کہ وہ یہ بتا رہا تھا کہ وہ چاہتا ہے کہ میں کسی پر تنقید نہ کروں، لیکن خداوند کو تمام جسمانی مندروں میں یکساں طور پر رہتا ہے، خواہ وہ اعلیٰ یا کمتر آدمی ہوں۔ عظیم گرو نے مزید کہا، 'عقلمند اور جاہل سادھوؤں کی خدمت کر کے، میں سب سے بڑی خوبیاں سیکھ رہا ہوں، جو کہ خدا کو دوسروں سے زیادہ خوش کرتا ہے- عاجزی۔'

34-1 : اب a فوجی سینیٹوریم کی طرف سے 1861 دی برطانوی حکومت تھا پہلے ہی قائم یقینی ٹیلی گرافک مواصلات

34-2 : رانی کھیت، میں دی الموڑہ ضلع کی متحدہ صوبہ، ہے واقع پر دی پاؤں کی نندا دیوی، دی سب سے زیادہ برطانوی ہندوستان میں ہمالیہ کی چوٹی (25,661 فٹ)۔

34-3 : "دی سبت کا دن تھا بنایا کے لیے آدمی اور نہیں آدمی کے لیے دی سبت کا دن"- نشان 2:27۔

34-4 : دی کرمک قانون کی ضرورت ہے کہ ہر انسان خواہش تلاش کریں حتمی تکمیل خواہش ہے اس طرح دی زنجیر جو باندھتا ہے انسان تناسخ پہیہ کی طرف۔

34-5 :

"کیا؟ ہے a معجزہ؟ a ملامت، 'تیس
ایک مضمر طنز پر بنی نوع انسان۔"

-ایڈورڈ نوجوان، میں رات خیالات .

34-6 : دی نظریہ کی دی جوہری ساخت کی معاملے تھا بیان کیا میں دی قدیم ہندوستانی ویسیکا اور نیایا مقالات "وہاں ہیں وسیع دنیا تمام رکھا دور کے اندر دی کھوکھلی کی ہر ایک ایٹم متعدد کے طور پر دی motes میں a سورج کی کرنے" - یوگا وشیشتھا

34-7 : جسمانی، ذہنی اور روحانی تکلیف ظاہر ہوا، بالترتیب میں بیماری، میں نفسیاتی ناکافی یا "پیچیدہ،" اور روح جہالت میں۔

34-8 : باب II:40۔

34-9 : اے شہر قریب بنارس۔

34-10 : میں دی راستہ کو دی لامحدود، یہاں تک کہ روشن ماسٹرز پسند لہڑی مہاسایا ہو سکتا ہے شکار سے ایک ضرورت سے زیادہ کی جوش اور تابع ہونا کو نظم و ضبط میں دی بھگواد گیتا ، ہم پڑھیں بہت سے حوالہ کہاں دی الہی گرو کرشنا دیتا ہے عذاب عقیدت مندوں کے شہزادہ ارجن کو۔

34-11 : اے دلیہ بنایا کی کریم کی گندم تلی ہوئی میں مکھن اور ابلا ہوا کے ساتھ دودھ

34-12 : وہ آدمی، میترا، جس کا یہاں لاہری مہاسایا ذکر کر رہے ہیں، بعد میں خود شناسی میں بہت ترقی یافتہ ہو گئے۔ میں ملاقات کی میترا جلد ہی کے بعد میرا گریجویشن سے اعلی اسکول وہ دورہ کیا دی مہامنڈل ہرمیٹیج میں جب میں بنارس کا رہائشی تھا۔ اس نے مجھے تب بابا جی کے مراد آباد میں گروپ کے سامنے آنے کے بارے میں بتایا۔ "معجزہ کے نتیجے میں،" میترا نے مجھے سمجھایا، "میں لہڑی مہاسایا کا تاحیات شاگرد بن گیا۔"

باب: 35

دی مسیح جیسا زندگی کی لہڑی مہاسایا

"اس طرح ہم تمام راستبازیوں کو پورا کرنے کے لئے بن جاتا ہے." [1-35] جان بپتسمہ دینے والے کو ان الفاظ میں، اور یوحنا سے بپتسمہ دینے کے لیے کہنے میں، یسوع اپنے گرو کے الہی حقوق کو تسلیم کر رہا تھا۔

ایک مشرقی نقطہ نظر سے بائبل کے قابل احترام مطالعہ سے، [2-35] اور بدیہی ادراک سے، مجھے یقین ہے کہ جان بپٹسٹ، ماضی کی زندگیوں میں، مسیح کا گرو تھا۔ بائبل میں متعدد حوالہ جات موجود ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ جان اور یسوع اپنے آخری اوتار میں بالترتیب ایلیاہ اور اس کے شاگرد الیشا تھے۔ (یہ پرانے عہد نامے میں ہجے ہیں۔ یونانی مترجمین نے ناموں کے ہجے الیاس اور ایلیسیس کے طور پر کیے؛ وہ نئے عہد نامے میں ان تبدیل شدہ شکلوں میں دوبارہ ظاہر ہوتے ہیں۔)

پرانے عہد نامے کے بالکل آخر میں ایلیاہ اور الیشا کے دوبارہ جنم لینے کی پیشین گوئی ہے: "دیکھو، میں رب کے عظیم اور خوفناک دن کے آنے سے پہلے آپ کے پاس ایلیاہ نبی بھیجوں گا۔" [3-35] اس طرح یوحنا

(ایلیاہ)، "خُداوند کے آنے سے پہلے . . .،" بھیجا تھوڑا پہلے پیدا ہوا تھا۔ مسیح کے لئے ایک ہیرالڈ کے طور پر خدمت کرنے کے لئے. ایک فرشتہ زکریا باپ کے پاس ظاہر ہوا کہ وہ گواہی دے کہ اس کا آنے والا بیٹا یوحنا ایلیاہ (الیاس) کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوگا۔

"لیکنہےہے دی فرشتہ کہا کہ پاس وہ خوف نہیں، زکریا: کہ لیے تیرا دعا ہے سنا اور تیرا بیوی الزبتھ

کرے گا ریچھ تم a بیٹا اور تم شالٹ کال اس کا نام جان ....اور بہت سے کی دی بچے کی اسرائیل
کیا وہ رب اپنے خدا کی طرف رجوع کرے گا؟ اور وہ اُس کے آگے آگے چلے گا 4-35 الیاس کی روح اور
طاقت میں ، باپوں کے دلوں کو اولاد کی طرف، اور نافرمانوں کو راستبازوں کی حکمت کی طرف،
رب کے لیے تیار لوگوں کو تیار کرنے کے لیے۔" 5-35 یسوع نے دو بار واضح طور پر ایلیاہ (الیاس) کی
شناخت یوحنا کے طور پر کی: "الیاس پہلے ہی آ چکا ہے، اور وہ اسے نہیں جانتے تھے۔ پھر
شاگردوں نے
سمجھ گیا کہ اُس نے اُن سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کے بارے میں کہا۔" 6-35 ایک بار پھر، مسیح کہتا ہے:
"سب نبیوں اور شریعت نے یوحنا تک پیشن گوئی کی۔ اور اگر تم اسے قبول کرو گے تو یہ الیاس ہے، جو
آنے والا تھا۔" 7-35 جب جان انکار کر دیا کہ وہ تھا الیاس (ایلیاہ) 8-35 وہ مطلب کہ میں دی عاجز
جان کے لباس میں وہ اب عظیم گرو ایلیاہ کی ظاہری بلندی میں نہیں آیا۔ اپنے سابقہ اوتار میں اُس نے
اپنی شان و شوکت اور اپنی روحانی دولت اپنے شاگرد الیشا کو دی تھی۔ "اور الیشع نے کہا، میری دعا ہے
کہ آپ کی روح کا دوگنا حصہ مجھ پر ہو اور اس نے کہا، تو نے ایک مشکل چیز مانگی ہے، لیکن اگر آپ
مجھے دیکھیں گے کہ جب میں آپ سے لے جاؤں گا تو ایسا ہی ہوگا۔ تم . . . اور اُس نے ایلیاہ کی چادر
اُٹھا لی جو اُس سے گر گئی تھی۔" 9-35

کردار الٹ ہو گئے، کیونکہ ایلیا-جان کو اب الیشا-جیسس کے ظاہری گرو بننے کی ضرورت نہیں تھی، جو اب الہی احساس میں کامل ہے۔

35-10 پہاڑ پر تبدیل ہوا تھا ، یہ اس کا گرو الیاس تھا، موسیٰ کے ساتھ، جسے اس نے دیکھا تھا۔ ایک
بار پھر، صلیب پر اپنی انتہا کی گھڑی میں، یسوع نے الہی نام پکارا: " ایلی، ایلی، لما سبختنی؟ یعنی
کہے، اے میرے خدا، میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ وہاں کھڑے ان میں سے کچھ نے یہ سن کر
کہا، یہ شخص الیاس کو بلا رہا ہے۔ ....آئیے دیکھتے ہیں کہ کیا
الیاس؟
مرضی آو کو محفوظ کریں اسے." 35- 11

گرو اور شاگرد کا لازوال رشتہ جو جان اور جیسس کے درمیان موجود تھا بابا جی اور لہڑی مہاسایا کے
لیے بھی موجود تھا۔ بہ جان گرو نے نرمی کے ساتھ لیتھین پانیوں کو تیرا جو اس کے چیلا کی آخری دو
زندگیوں کے درمیان گھوم رہا تھا، اور بچے اور پھر لاہری مہاسایا کے ذریعے اٹھائے گئے یکے بعد دیگرے
اقدامات کی رہنمائی کی۔ ابھی شاگرد اپنے تیسویں سال کو نہیں پہنچا تھا کہ بابا جی نے کبھی نہ منقطع
ربط کو کھول کر دوبارہ قائم کرنے کا وقت سمجھا۔
پھر، رانی کھیت کے قریب ان کی مختصر ملاقات کے بعد، بے لوث آقا نے اپنے پیارے پیارے شاگرد کو پہاڑوں
کے چھوٹے سے گروہ سے نکال دیا، اور اسے ظاہری دنیا کے مشن کے لیے چھوڑ دیا۔ ''بیٹا جب بھی تمہیں
میری ضرورت ہو گی میں آؤں گا۔'' کون سا فانی عاشق یہ لامحدود وعدہ دے سکتا ہے؟

بنارس کے ایک دور افتادہ کونے سے ایک عظیم روحانی نشاۃ ثانیہ عام طور پر معاشرے کو معلوم نہیں
تھی۔ جس طرح پھولوں کی خوشبو کو دبایا نہیں جا سکتا، اسی طرح لہڑی مہاسیا خاموشی سے ایک
مثالی گھر والے کے طور پر زندگی بسر کرتے ہوئے اپنی فطری شان کو چھپا نہیں سکے۔ آہستہ آہستہ،
ہندوستان کے ہر حصے سے، عقیدت مند شہد کی مکھیوں نے آزاد کردہ آقا کے الہی امرت کی تلاش
کی۔

انگریز آفس سپرنٹنڈنٹ اپنے ملازم میں ایک عجیب ماورائی تبدیلی محسوس کرنے والے پہلے لوگوں میں
سے ایک تھا، جسے وہ پیار سے "ایکسٹیٹک بابو" کہتا تھا۔

"سر آپ اداس لگ رہے ہیں، کیا پریشانی ہے؟" لڑکی مہاسایا نے ایک صبح اپنے آجر سے یہ ہمدردانہ استفسار کیا۔

"میری بیوی میں انگلینڈ ہے تنقیدی طور پر بیمار میں ہوں پھٹا ہوا کی طرف سے بے چینی."

"میں تمہیں اس کے بارے میں کچھ بتاؤں گا۔" لہڑی مہاسیا کمرے سے نکل کر ایک ویران جگہ پر تھوڑی دیر بیٹھ گئے۔ واپسی پر وہ تسلی سے مسکرایا۔

’’تمہاری بیوی میں بہتری آرہی ہے، اب وہ تمہیں خط لکھ رہی ہے۔‘‘ تمام ماہر یوگی نے یادداشت کے کچھ حصوں کا حوالہ دیا۔

"پرجوش بابو، میں پہلے ہی جانتا ہوں کہ آپ کوئی عام آدمی نہیں ہیں۔ پھر بھی مجھے یقین نہیں آتا کہ آپ اپنی مرضی سے وقت اور جگہ کو ختم کر سکتے ہیں!"

وعدہ کیا ہوا خط آخرکار پہنچ گیا۔ حیرت زدہ سپرنٹنڈنٹ نے پایا کہ اس میں نہ صرف اس کی بیوی کی صحت یابی کی خوشخبری ہے بلکہ وہی جملے بھی ہیں جو ہفتے پہلے لاہری مہاسایا نے دہرائے تھے۔

بیوی کچھ مہینوں بعد ہندوستان آئی۔ وہ دفتر گئی، جہاں لاہری مہاسایا خاموشی سے اپنی میز پر بیٹھے تھے۔ عورت احترام سے اس کے پاس آئی۔

"جناب،" اس نے کہا، "یہ آپ کی شکل تھی، شاندار روشنی میں، جسے میں نے مہینوں پہلے لندن میں اپنے بیمار بستر پر دیکھا تھا۔ اس وقت میں مکمل طور پر صحت یاب ہو گئی تھی! اس کے فوراً بعد، میں ہندوستان کا طویل سمندری سفر کرنے میں کامیاب ہو گئی۔"

کریا شروع کرنے کے لیے عظیم گرو سے التجا کی۔ ان روحانی فرائض کے علاوہ، اور اپنی کاروباری اور خاندانی زندگی کے علاوہ، عظیم آقا نے تعلیم میں پرجوش دلچسپی لی۔ اس نے بہت سے مطالعاتی گروپوں کو منظم کیا، اور بنارس کے بنگالیٹولا سیکشن میں ایک بڑے ہائی اسکول کی ترقی میں فعال حصہ لیا۔ صحیفوں پر ان کے باقاعدہ خطابات کو ان کی " گیتا اسمبلی" کہا جاتا تھا، جس میں بہت سے سچائی کے متلاشیوں نے بے تابی سے شرکت کی۔

ان متعدد سرگرمیوں کے ذریعے، لہڑی مہاسایا نے مشترکہ چیلنج کا جواب دینے کی کوشش کی: "اپنے کاروباری اور سماجی فرائض کو انجام دینے کے بعد، عقیدت مند مراقبہ کا وقت کہاں ہے؟" عظیم گھریلو گرو کی ہم آہنگی سے متوازن زندگی ہزاروں سوال کرنے والے دلوں کی خاموش تحریک بن گئی۔ صرف معمولی تنخواہ کمانے والے، کفایت شعاری، بے جا، سب کے لیے قابل رسائی، آقا نے فطری طور پر اور خوشی سے دنیاوی زندگی کی راہ پر گامزن کیا۔

اگرچہ سپریم ون کی نشست میں شامل ہوئے، لہڑی مہاسایا نے تمام مردوں کے لیے احترام ظاہر کیا، ان کی مختلف خوبیوں سے قطع نظر۔ جب ان کے عقیدت مندوں نے سلام کیا تو وہ ان کی طرف جھک گیا۔ بچوں جیسی عاجزی کے ساتھ، ماسٹر اکثر دوسروں کے قدموں کو چھوتا تھا، لیکن شاذ و نادر ہی انہیں اس طرح کا احترام دینے کی اجازت دیتا تھا، حالانکہ گرو کی طرف اس طرح کی تعظیم ایک قدیم مشرقی ہے۔ اپنی مرضی کے مطابق

ہر ایک کے لیے کریا شروع کرنے کا تحفہ تھا۔ ایمان نے صرف ہندو بلکہ مسلمان اور عیسائی ان کے اولین شاگردوں میں سے تھے۔ Monists اور dualists، جو تمام عقائد کے ہیں یا کوئی قائم شدہ عقیدہ نہیں رکھتے، غیر جانبدارانہ طور پر آفاقی گرو کی طرف سے موصول ہوئے اور ان کی ہدایت کی۔ ان کے اعلیٰ درجے کے چیلوں میں سے ایک عبدالغفور خان تھا، اہ محمڈن لہڑی مہاسایا کی طرف سے یہ بڑی ہمت کا مظاہرہ کرتا ہے کہ اگرچہ ایک اعلیٰ ذات کا برہمن تھا، لیکن اس نے اپنے وقت کی سخت ذات پات کی تعصب کو ختم کرنے کی پوری کوشش کی۔ وہ لوگ جو ہر شعبے سے تعلق رکھتے ہیں۔ زندگی پایا پناہ کے تحت دی ماسٹر کی ہمہ گیر پنکھ پسند تمام خدا سے متاثر انبیاء، لہڑی

مہاسایا دیا نیا امید کو دی خارجی اور نیچے دبے ہوئے کی معاشرے

"ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کسی کے نہیں ہیں، اور کوئی آپ کا نہیں ہے۔ کسی دن اس کی عکاسی کریں۔ تمہیں اچانک اس دنیا میں سب کچھ چھوڑنا پڑے گا-لہٰذا ابھی خدا سے آشنائی کرو،" عظیم گرو نے اپنے شاگردوں سے کہا۔ فریب کے ذریعے آپ اپنے آپ کو گوشت اور ہڈیوں کے گٹھے کے طور پر سمجھ رہے ہیں، جو بہترین طور پر پریشانیوں کا ایک گھونسلہ ہے۔ 12-35 مسلسل مراقبہ کریں، تاکہ آپ اپنے آپ کو لامحدود جوہر کے طور پر دیکھ سکیں، ہر قسم کے مصائب سے پاک۔ جسم کا قیدی ہونا چھوڑ دو۔ کریا کی خفیہ کلید کا استعمال کرتے ہوئے ، روح میں فرار ہونا سیکھیں۔"

عظیم گرو نے اپنے مختلف طلباء کو اپنے عقیدے کے اچھے روایتی نظم و ضبط پر عمل کرنے کی ترغیب دی۔ آزادی کی ایک عملی تکنیک کے طور پر کریا کی ہمہ گیر نوعیت پر زور دیتے ہوئے ، لہڑی مہاسایا نے پھر اپنے چیلوں کو ماحول اور پرورش کے مطابق اپنی زندگیوں کا اظہار کرنے کی آزادی دی۔

"مسلمان کو اپنی نماز 13 تا 35 پڑھنی چاہیے۔ روزانہ چار بار عبادت کریں،" ماسٹر نے بتایا۔ "دن میں چار بار ایک ہندو کو مراقبہ میں بیٹھنا چاہیے۔ ایک عیسائی کو روزانہ چار بار گھٹنوں کے بل گر کر خدا سے دعا کرنی چاہئے اور پھر بائبل پڑھنی چاہئے۔"

دانشمندانہ فہم کے ساتھ گرو نے اپنے پیروکاروں کو ہر انسان کے فطری رجحانات کے مطابق بھکتی (عقیدت)، کرما (عمل)، جننا (حکمت)، یا راجہ (شاہی یا مکمل) یوگس کے راستوں کی رہنمائی کی۔ آقا، جو راہب کی رسمی راہ میں داخل ہونے کے خواہشمند عقیدت مندوں کو اجازت دینے میں سست تھے، ہمیشہ انہیں خبردار کرتے تھے کہ پہلے خانقاہی زندگی کی سادگی پر اچھی طرح غور کریں۔

عظیم گرو نے اپنے شاگردوں کو صحیفوں کی نظریاتی بحث سے گریز کرنے کی تعلیم دی۔ "وہ صرف عقلمند ہے۔ ڈبلیو ایچ او عقیدت مند خود کو احساس کرنا نہیں پڑھنا صرف، دی قدیم انکشافات" وہ کہا. "اپنے تمام مسائل مراقبہ کے ذریعے حل کریں۔ 14-35 حقیقی خدا سے رابطے کے لیے غیر منافع بخش مذہبی قیاس آرائیوں کا تبادلہ کریں۔ اپنے ذہن کو مذہبی مذہبی ملبے سے صاف کریں۔ تازہ، شفا دینے دو براہ راست احساس کے پانی. اپنے آپ کو فعال اندرونی رہنمائی سے ہم آہنگ کریں۔ الہی آواز کے پاس زندگی کی ہر مشکل کا جواب ہے۔ اگرچہ خود کو مصیبت میں ڈالنے کے لیے انسان کی ہوشیاری ظاہر ہوتی ہے۔ لامتناہی ہونے کے لیے، لامحدود امداد بھی کم وسائل والا نہیں ہے۔"



لاہوری مہاسایا
شاگرد کی باباجی

اور گرو کی سری یکتیشور

ماسٹر کی ہمہ گیریت کا مظاہرہ ایک دن پہلے شاگردوں کے ایک گروپ سے ہوا تھا جو بھگواد گیتا کی اس کی وضاحت سن رہے تھے ۔ جب وہ تمام متحرک تخلیق میں کوتستھ چیتنیا یا مسیح کے شعور کے معنی بیان کر رہے تھے ، لہڑی مہاسایا نے اچانک ہانپ کر کہا:

"میں ہوں ڈوبنا میں دی لاشیں کی بہت سے روحیں بند دی ساحل کی جاپان!"

اگلی صبح چیلوں نے بہت سے لوگوں کی موت کا ایک اخباری بیان پڑھا جن کا جہاز پچھلے دن جاپان کے قریب کھڑا ہوا تھا۔

لہڑی مہاسایا کے دور دراز کے شاگردوں کو اکثر ان کی موجودگی سے آگاہ کیا جاتا تھا۔ "میں ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو کریا پر عمل کرتے ہیں ،" اس نے چیلوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا جو اس کے قریب نہیں رہ سکتے تھے۔ "میں آپ کو آپ کے بڑھتے ہوئے تاثرات کے ذریعے کاسمک ہوم کی رہنمائی کروں گا۔"

سوامی ستیانند کو ایک عقیدت مند نے بتایا کہ، بنارس جانے سے قاصر، اس شخص نے اس کے باوجود خواب میں درست کریا شروع کیا تھا۔ لہڑی مہاسیا اپنی دعاؤں کے جواب میں چیلا کو ہدایت دینے کے لیے نمودار ہوئے تھے۔

اگر کوئی شاگرد اپنی دنیاوی ذمہ داریوں میں سے کسی کو نظر انداز کرتا ہے، تو آقا نرمی سے اس کی اصلاح اور نظم و ضبط کرتے ہیں۔

سری یکتیشور نے ایک بار مجھے بتایا، "لاہری مہاسایا کے الفاظ ہلکے اور شفا بخش تھے، یہاں تک کہ جب انہیں چیلا کی غلطیوں کے بارے میں کھل کر بات کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔" اس نے افسوس کے ساتھ مزید کہا، "ہمارے آقا کی چھڑیوں سے کبھی کوئی شاگرد نہیں بھاگا۔" میں ہنسنے میں مدد نہیں کر سکا،

لیکن میں نے سچائی سے سری یکتیشور کو یقین دلایا کے، تیز یا

نہیں، اس کا ہر لفظ تھا موسیقی کو میرا کان

لاہری مہاسایا نے احتیاط سے کریہ کو چار ترقی پسند شروعاتوں میں درجہ بندی کیا۔ 15-35 اس نے تین اعلی تکنیکوں کو تب ہی عطا کیا جب عقیدت مند کی روحانی پیشرفت ظاہر ہو گئی۔ ایک دن ایک خاص چیلا، اس بات پر قائل تھا کہ اس کی قدر کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا رہا ہے، اس نے اسے آواز دی۔ عدم اطمینان

"ماسٹر" وہ کہا، "ضرور میں ہوں تیار اب کے لیے دی دوسرا شروعات."

اس لمحہ ایک عاجز شاگرد برندا بھگت کو داخل کرنے کے لیے دروازہ کھلا۔ بنارس کا ڈاکیہ تھا ۔

"برندا، یہاں میرے پاس بیٹھو۔" عظیم گرو اس پر پیار سے مسکرائے۔ "مجھے بتاؤ، کیا تم کریا کی دوسری تکنیک کے لیے تیار ہو ؟"

چھوٹے ڈاکیا نے ہاتھ جوڑ کر دعا کی۔ "گرودیو،" اس نے خطرے کی گھنٹی بجاتے ہوئے کہا، "اب کوئی شروعات نہیں، براہ کرم! میں کسی اعلیٰ تعلیمات کو کیسے ضم کر سکتا ہوں؟ میں آج آپ سےِ آشیرواد مانگنے آیا ہوں، کیونکہ پہلی الہی کریا نے مجھے ایسا نشہ بھر دیا ہے کہ میں اپنے خطوط پہنچا نہیں سکتا!"

"برندا پہلے ہی روح کے سمندر میں تیر رہی ہے۔" لاہڑی مہاسایا کے ان الفاظ پر ان کے دوسرے شاگرد نے سر جھکا لیا۔

"ماسٹر" وہ کہا، "میں دیکھیں میں ہے رہا a غریب مزدور، تلاش کرنا غلطی کے ساتھ میرا اوزار"

ڈاکیا، جو ایک ان پڑھ آدمی تھا، نے بعد میں کریا کے ذریعے اپنی بصیرت کو اس حد تک ترقی دی کہ علماء کبھی کبھار اس میں شامل صحیفائی نکات پر اس کی تشریح طلب کرتے تھے۔ گناہ اور نحو سے یکساں معصوم، ننھی برندا نے سیکھے ہوئے پنڈتوں میں شہرت حاصل کی۔

لاہری مہاسایا کے متعدد بنارس کے شاگردوں کے علاوہ ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے سینکڑوں لوگ ان کے پاس آئے۔ اس نے خود کئی مواقع پر بنگال کا سفر کیا اور اپنے دو بیٹوں کے سسر کے گھر بھی گئے۔ اس طرح اس کی موجودگی کی برکت سے، بنگال چھوٹے کریا گروپوں کے ساتھ شہد کا چھلا بن گیا۔ خاص طور پر کرشن نگر اور بشنو پور کے اضلاع میں، آج تک بہت سے خاموش عقیدت مندوں نے روحانی مراقبہ کے غیر مرئی دھارے کو رواں رکھا ہے۔

کریا حاصل کرنے والے بہت سے سنتوں میں بنارس کے نامور سوامی واسکرانند سرسوتی، اور دیوگڑھ کے اعلیٰ قد والے، بالانند برہم چاری کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ ایک وقت کے لئے لاہری مہاسایا نے بنارس کے مہاراجہ ایشوری نارائن سنہا بہادر کے بیٹے کے نجی ٹیوٹر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ آقا کی روحانی حصولیابی کو تسلیم کرتے ہوئے، مہاراجہ اور اس کے بیٹے نے، مہاراجہ جوتیندرا موہن ٹھاکر کی طرح، کریا شروع کرنے کی کوشش کی۔

لاہری مہاسایا کے متعدد شاگرد جو بااثر دنیاوی حیثیت کے حامل تھے، تشہیر کے ذریعے کریا حلقے کو بڑھانے کے خواہشمند تھے۔ گرو نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ لارڈ آف بنارس کے شاہی طبیب، ایک چیلے نے ماسٹر کے نام کو "کاشی بابا" (بنارس کا ایک بلند پایہ) کے نام سے پھیلانے کی ایک منظم کوشش شروع کی۔ 16-35 گرو نے پھر منع کر دیا۔

کریا پھول کی خوشبو کو قدرتی طور پر، بغیر کسی نمائش کے پھیلنے دیں۔" "اس کے بیج روحانی طور پر زرخیز دلوں کی مٹی میں جڑیں گے۔"

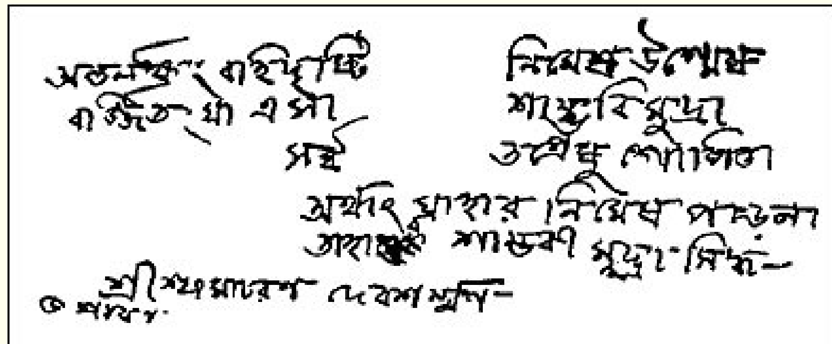
اگرچہ عظیم آقا نے کسی تنظیم کے جدید ذریعے یا پرنٹنگ پریس کے ذریعے تبلیغ کا نظام نہیں اپنایا تھا، لیکن وہ جانتے تھے کہ ان کے پیغام کی طاقت ایک بے مزاحمت سیلاب کی طرح اٹھے گی، جو اپنی ہی طاقت سے انسانی ذہنوں کے کناروں میں ڈوب جائے گی۔ عقیدت مندوں کی بدلی ہوئی اور پاکیزہ زندگی کریا کی بے جان زندگی کی سادہ ضمانت تھی ۔

میں 1886، پچیس سال کے بعد اس کا رانی کھیت آغاز، لہڑی مہاسایا تھا ریٹائرڈ پر a پنشن [35-17] دن کے وقت اس کی دستیابی کے ساتھ، شاگردوں نے اسے مسلسل بڑھتی ہوئی تعداد میں تلاش کیا۔ عظیم گرو اب زیادہ تر وقت خاموشی میں بیٹھے رہتے تھے، پرسکون کمل کی کرنسی میں بند رہتے تھے۔ وہ شاذ و نادر ہی اپنے چھوٹے سے پارلر سے نکلا، یہاں تک کہ سیر کے لیے یا گھر کے دوسرے حصوں میں جانے کے لیے۔ گرو کے درشن (مقدس دیدار) کے لیے چیلوں کی ایک پُرسکون ندی، تقریباً بے لگام، پہنچی ۔

تمام دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈالنے کے لیے، لہڑی مہاسایا کی عادت جسمانی حالت میں سانس کی تکلیف، بے خوابی، نبض اور دل کی دھڑکن کا بند ہونا، گھنٹوں تک آنکھیں نہ جھپکنے والی پرسکون آنکھیں، اور سکون کی گہری چمک جیسی مافوق الفطرت خصوصیات کی نمائش ہوئیں۔ کوئی بھی زائرین روح کی ترقی کے بغیر روانہ نہیں ہوا۔ سب جانتے تھے کہ انہیں خدا کے سچے آدمی کی خاموش نعمت ملی ہے۔

ماسٹر نے اب اپنے شاگرد، پنچنون بھٹاچاریہ کو کلکتہ میں "آریہ مشن انسٹی ٹیوشن" کھولنے کی اجازت دے دی۔ یہاں سنتی شاگرد نے کریا یوگا کا پیغام پھیلایا ، اور عوامی فائدے کے لیے کچھ یوگک جڑی بوٹیوں کے لیے تیار کیا [18-35] دوائیاں۔

قدیم رواج کے مطابق، آقا نے عام طور پر لوگوں کو نیم [19-35] دیا مختلف بیماریوں کے علاج کے لیے تیل۔ جب گرو نے ایک شاگرد سے تیل کشید کرنے کی درخواست کی تو وہ آسانی سے اس کام کو پورا کر سکتا تھا۔ اگر کسی اور نے کوشش کی تو اسے عجیب مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، یہ معلوم کرنے کے لیے کہ دواؤں کا تیل ضروری کشید کرنے کے عمل سے گزرنے کے بعد تقریباً بخارات بن چکا ہے۔
ظاہر ہے۔ دی ماسٹر کی برکت تھا a ضروری جزو



لاہری مہاسایا کی لکھاوٹ اور دستخط، بنگالی رسم الخط میں، اوپر دکھائے گئے ہیں۔ یہ سطریں چیلا کے خط میں ہوتی ہیں۔ عظیم آقا سنسکرت کی ایک آیت کی تشریح اس طرح کرتے ہیں: "وہ جس نے حاصل کیا ہے۔ سکون کی ایسی حالت جس میں اس کی پلکیں نہیں جھپکتی ہیں، اس نے سمبھبی مدرا

حاصل کیا □□ □"
(دستخط شد□) "سری شیاما چرن دیوا□ شرمین"

دی آری□ مشن ادار□ لیا دی اشاعت کی ب□ت س□ کی دی گرو کا صحیف□

تبصرہ یسوع اور دیگر عظیم انبیاء کی طرح، لہڑی مہاسایا نے خود کوئی کتاب نہیں لکھی، لیکن ان کی تسخیر تشریحات کو مختلف شاگردوں نے ریکارڈ کیا اور ترتیب دیا۔ ان میں سے کچھ رضاکارانہ طور پر گرو کی گہری بصیرت کو صحیح طریقے سے پہنچانے میں دوسروں سے زیادہ سمجھدار تھے۔ پھر بھی، مجموعی طور پر، ان کی کوششیں کامیاب ہوئیں۔ ان کے جوش و جذبے سے، دنیا چھبیس قدیم صحیفوں پر لاہری مہاسایا کی بے مثال تفسیریں رکھتی ہے۔

ماسٹر کے پوتے سری آنند موہن لہڑی نے کریا پر ایک دلچسپ کتابچہ لکھا ہے ۔ " بھگواد گیتا کا متن عظیم مہاکاوی، مہابھارت کا ایک حصہ ہے ، جس میں کئی گرہیں (واس کوٹ) ہیں"، سری آنند نے لکھا۔ "ان ناٹ پوائنٹس کو بلا شبہ رکھیں، اور ہمیں ایک عجیب اور آسانی سے غلط فہمی والی قسم کی افسانوی کہانیوں کے سوا کچھ نہیں ملتا ہے۔ ناٹ پوائنٹس غیر واضح، اور ہم نے ایک ایسی سائنس کھو دی ہے جسے مشرق نے ہزاروں سالوں کے تجربے کے بعد مافوق الفطرت صبر کے ساتھ محفوظ کر رکھا ہے۔ [-35]

[20] یہ لاہڑی مہاسایا کی تفسیریں تھیں جنہوں نے روشنی ڈالی، تشبیہات سے پاک، مذہب کی وہ سائنس جسے صحیفائی خطوط اور تصویروں کی پہیلی میں اتنی چالاکی سے نظروں سے اوجھل کر دیا گیا تھا۔
اب محض الفاظ کی ناقابل فہم جادوگری نہیں رہی، ورنہ ویدک عبادت کے بے معنی فارمولوں کو ماسٹر نے سائنسی اہمیت سے بھرپور ثابت کیا ہے۔ . . .

"ہم جانتے ہیں کہ انسان عام طور پر شیطانی جذبوں کے شورش زدہ اثر کے سامنے بے بس ہوتا ہے، لیکن یہ بے اختیار ہو جاتے ہیں اور جب کریا کے ذریعے اس پر برتر اور پائیدار خوشی کا شعور طلوع ہوتا ہے تو انسان کو ان کی لذت کا کوئی مقصد نہیں ملتا ہے۔ اخلاقی ماخذ جو محض نفی میں چلتے ہیں ہمارے لیے بیکار ہیں۔

"دنیوی سرگرمیوں کے لیے ہماری بے تابی ہمارے اندر روحانی خوف کے احساس کو ختم کر دیتی ہے۔ ہم تمام ناموں اور شکلوں کے پیچھے موجود عظیم زندگی کو نہیں سمجھ سکتے، صرف اس لیے کہ سائنس ہمارے اندر گھر لاتی ہے کہ ہم کیسے کر سکتے ہیں۔ فطرت کی طاقتوں کا استعمال؛ اس واقفیت نے اس کے آخری رازوں کی توہین کی ہے۔ فطرت کے ساتھ ہمارا تعلق عملی کاروبار میں سے ایک ہے۔ ہم اسے چھیڑتے ہیں، تو بات کرنے کے لیے، یہ جاننے کے لیے کہ اسے ہمارے مقاصد کے لیے کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ہم اس کی توانائیوں کا استعمال کرتے ہیں، جس کا ماخذ ابھی تک نامعلوم ہے۔ سائنس میں فطرت کے ساتھ ہمارا تعلق وہ ہے جو آدمی اور اس کے بندے کے درمیان ہوتا ہے یا فلسفیانہ لحاظ سے وہ گواہی کے خانے میں اسیر کی طرح ہے۔ ہم اس کی جانچ پڑتال کرتے ہیں، اسے چیلنج کرتے ہیں، اور اس کے ثبوت کو انسانی ترازو میں وزن کرتے ہیں جو اس کی پوشیدہ اقدار کی پیمائش نہیں کرسکتے ہیں۔ دوسری طرف، جب نفس ایک اعلیٰ طاقت کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے، فطرت خود بخود، بغیر کسی دباؤ اور تناؤ کے، انسان کی مرضی کی اطاعت کرتی ہے۔ فطرت پر اس آسان حکم کو ناقابل فہم مادیت پسند نے 'معجزانہ' کہا ہے۔

"لاہڑی مہاسایا کی زندگی نے ایک مثال قائم کی جس نے اس غلط تصور کو بدل دیا کہ یوگا ایک پراسرار مشق ہے۔ ہر آدمی کریا کے ذریعے فطرت کے ساتھ اپنے مناسب تعلق کو سمجھنے اور تمام مظاہر کے لیے روحانی احترام محسوس کرنے کا راستہ تلاش کر سکتا ہے، چاہے وہ صوفیانہ ہو یا روزمرہ کے واقعات، جسمانی سائنس کی حقیقت کے باوجود ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ جو ایک ہزار سال پہلے صوفیانہ تھا اب وہ نہیں رہا، اور جو اب پراسرار ہے سو سال بعد قانونی طور پر قابل فہم ہو سکتا ہے۔ یہ لامحدود، طاقت کا سمندر ہے، جو کہ پر ہے۔ تمام مظاہر کے پیچھے.

کریا یوگا کا قانون ابدی ہے۔ یہ ریاضی کی طرح سچ ہے؛ جوڑنے اور گھٹاؤ کے سادہ اصولوں کی طرح، دی قانون کی کریا کر سکتے ہیں کبھی نہیں ہونا تباہ جلنا کو راکھ تمام دی کتابیں پر ریاضی،

منطقی طور پر ذہن رکھنے والے ہمیشہ ایسی سچائیوں کو دوبارہ دریافت کریں گے۔ یوگا سے متعلق تمام مقدس کتابوں کو تباہ کر دیں، اس کے بنیادی قوانین سامنے آئیں گے جب بھی کوئی سچا یوگی نظر آئے گا جو اپنے اندر خالص عقیدت اور نتیجتاً خالص علم پر مشتمل ہو۔"

جس طرح بابا جی سب سے بڑے اوتاروں میں سے ہیں، ایک مہاوتار ، اور سری یکتیشور ایک علماوتار یا حکمت کا اوتار، اسی طرح لہڑی مہاسایا کو مناسب طور پر یوگا اوتار ، یا یوگا کا اوتار کہا جا سکتا ہے۔ ۔ معیار اور مقداری دونوں معیاروں سے اس نے معاشرے کی روحانی سطح کو بلند کیا۔ اپنے قریبی شاگردوں کو مسیح جیسے قد کاٹھ تک پہنچانے کی اپنی طاقت اور عوام میں سچائی کو پھیلانے میں، لہڑی مہاسایا کا شمار بنی نوع انسان کے نجات دہندگان میں ہوتا ہے۔

ایک نبی کے طور پر ان کی انفرادیت ایک خاص طریقے، کریا پر ان کے عملی دباؤ میں پنہاں ہے ، جس نے پہلی بار تمام مردوں کے لیے یوگا کی آزادی کے دروازے کھولے ہیں۔ اپنی زندگی کے معجزات کے علاوہ، یقیناً یوگا اوتار یوگا کی قدیم پیچیدگیوں کو کم کرنے کے لیے تمام عجائبات کے عروج پر پہنچا۔ ایک مؤثر سادگی عام گرفت سے باہر نہیں ہے۔

معجزات کے حوالے سے، لاہری مہاسایا اکثر کہا کرتے تھے، "باریک قوانین کی کارروائی جو عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں ہے، عوامی طور پر بحث یا بغیر کسی امتیاز کے شائع نہیں کی جانی چاہیے۔" اگر ان صفحات میں میں ان کے احتیاطی الفاظ کو جھنجھوڑتا ہوا نظر آیا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے مجھے باطنی تسلی دی ہے۔ نیز، باباجی، لہڑی مہاسایا، اور سری یکتیشور کی زندگیوں کو قلمبند کرتے ہوئے، میں نے بہت سی سچی معجزاتی کہانیوں کو چھوڑ دینا مناسب سمجھا، جو کہ لکھے بغیر شاید ہی شامل کیے جا سکتے تھے، یہ بھی، ابلیسی فلسفے کی ایک وضاحتی جلد ہے۔

نئے مردوں کے لیے نئی امید! یوگا اوتار نے اعلان کیا، "الہی اتحاد خود کوشش سے ممکن ہے، اور یہ نہیں منحصر پر مذہبی عقائد یا پر دی من مانی مرضی کی a کائناتی ڈکٹیٹرہ"

کریا کلید کے استعمال کے ذریعے ، وہ لوگ جو اپنے آپ کو کسی انسان کی الوہیت پر یقین نہیں لا سکتے وہ آخر کار اپنی ذات کی مکمل الوہیت کو دیکھیں گے۔

35-1 : میتھیو 3:15۔

35-2 : بہت سے بائبل کے حوالے جات سے پتہ چلتا ہے کہ تناسخ کے قانون کو سمجھا اور قبول کیا گیا تھا۔ تناسخ کے چکر ارتقاء کی ان مختلف حالتوں کے لیے زیادہ معقول وضاحت ہیں جن میں بنی نوع انسان پایا جاتا ہے، عام مغربی نظریے کے مقابلے میں جو یہ مانتا ہے کہ کوئی چیز (خودمختاری کا شعور) کسی چیز سے نہیں نکلی، مختلف درجات کے ساتھ موجود ہے۔ کی ہوس کے لیے تیس یا نوے سال، اور پھر واپس آ گیا کو دی اصل باطل دی ناقابل فہم فطرت کی اس طرح قرون وسطی کے اسکول مین کے دل کو خوش کرنے کا ایک باطل مسئلہ ہے۔

35-3 : ملاکی 4:5۔

35-4 : "پہلےوہ" یعنی "پہلے" دی

خُداوند" 35-5: لوقا 1:13-17۔

35-6: میتھیو 17:12-13 ۔

35-7: ميتهيو 14-11:13

35-8: جان 1:21

35-9: ॥ بادشا 14-2:9

35-10 : میتھیو 17:3۔

35-11 : میتھیو 27:46- 49۔

35-12 : "کیسے؟ بہت سے قسمیں کی موت ہیں میں ہمارے لاشیں! کچھ بھی نہیں۔ ہے اس میں لیکن موت." - مارٹن لوتھر، میں "ٹیبل - بات کریں."

35-13 : دی چیف دعا کی دی محمدی، عام طور پر بار بار چار یا پانچ اوقات روزانہ۔

35-14 : "تلاش کرو سچائی میں مراقبہ، نہیں میں سڑنا کتابیں دیکھو میں دی آسمان کو تلاش کریں دی چاند نہیں میں دی تالاب۔" - فارسی کہاوت۔

35-15 : جیسا کہ کریا یوگا ہے قابل کی بہت سے ذیلی تقسیم، لہڑی مہاسایا سمجھداری سے sifted باہر چار قدم جو وہ پہچان لیا وہ ہونا جس میں ضروری میرو موجود تھا، اور جو اصل عمل میں سب سے زیادہ اہمیت کے حامل تھے۔

35-16 : دیگر عنوانات عطا کیا پر لہڑی مہاسایا کی طرف سے اس کا شاگرد تھے یوگیبر (سب سے بڑا کی یوگی) یوگی راج (بادشاہ کی یوگی)، اور منبر (سب سے بڑے سنتوں)، جس میں میں نے یوگاوتار (یوگا کا اوتار) شامل کیا ہے۔

35-17 : وہ تھا دیا، مجموعی طور پر پینتیس سال کی سروس میں ایک محکمہ کی دی حکومت

35-18 : جڑی بوٹیوں کا وسیع علم قدیم سنسکرت مقالوں میں پایا جاتا ہے۔ ہمالیائی جڑی بوٹیوں کو دوبارہ جوان کرنے کے علاج میں استعمال کیا گیا تھا جس نے 1938 میں دنیا کی توجہ اس وقت حاصل کی جب یہ طریقہ پنڈت مدن موہن مالویہ پر استعمال کیا گیا، 77 سالہ وائس چانسلر کی بنارس ہندو یونیورسٹی کو a قابل ذکر حد تک دی نوٹ کیا عالم دوبارہ حاصل کیا 45 دنوں میں اس کی صحت، طاقت، یادداشت، معمول کی بینائی؛ دانتوں کے تیسرے سیٹ کے اشارے ظاہر ہوئے، جبکہ تمام جھریاں ختم ہو گئیں۔ دی جڑی بوٹیوں علاج، جانا جاتا ہے کے طور پر کایا کلپا ، ہے ایک کی 80 پھر سے جوان ہونا طریقہ خاکہ میں ہندو آیوروید یا میڈیکل سائنس۔ پنڈت مالویہ کا علاج سری کلپاچاریہ سوامی بیشنداس جی کے ہاتھوں ہوا، جو 1766 کو اپنی پیدائش کا سال بتاتے ہیں۔ اس کے پاس ایسی دستاویزات ہیں جو ثابت کرتی ہیں کہ اس کی عمر 100 سال سے زیادہ ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگاروں نے ریمارکس دیئے کہ وہ لگ بھگ 40 سال کا لگ رہا تھا۔

قدیم ہندو مقالات نے طبی سائنس کو 8 شاخوں میں تقسیم کیا: سالیا (سرجری)؛ سالکیا (گردن کے اوپر کی بیماریاں)؛ *kayachikitsa* (دوائی مناسب)؛ *bhutavidya* (ذہنی بیماریاں؛ کمارا (دیکھ بھال کی بچپن) اگاڈا (ٹاکسیکولوجی)؛ راسائن (لمبی عمر)؛ *Vagikarana* (ٹانک) ویدک طبیبوں نے جراحی کے نازک آلات استعمال کیے، پلاسٹک سرجری کا استعمال کیا، سمجھا طبی طریقہ کو رد عمل دی اثرات کی زہر گیس کارکردگی کا مظاہرہ کیا سیزرین حصہ اور دماغ آپریشنز، منشیات کو متحرک کرنے میں ماہر تھے۔ 5ویں صدی قبل مسیح کے مشہور طبیب ہپوکریٹس نے اپنی میٹیریا میڈیکا کا زیادہ تر حصہ ہندو ذرائع سے لیا تھا۔

35-19 : مشرقی ہندوستانی مارگوسا درخت۔ اس کی دواؤں کی قدریں اب مغرب میں بھی پہچانی گئی ہیں، جہاں کڑوا نیم چھال ہے استعمال کیا جاتا ہے کے طور پر a ٹانک اور دی تیل سے بیج اور پھل ہے رہا پایا کی انتہائی قابل میں دی علاج کی جذام اور دیگر بیماریاں۔

35-20 : "حال ہی میں وادی سندھ کے آثار قدیمہ کے مقامات سے کھدائی کی گئی متعدد مہریں، تیسری صدی میں قابل ڈیٹا قبل مسیح دکھائیں اعداد و شمار بیٹھا ہوا میں مراقبہ کرنسی اب

استعمال کیا جاتا ہے میں دی نظام کی یوگا، اور وارنٹ دی اندازہ لگانا کے اس وقت بھی یوگا کے
کچھ اصول پہلے سے ہی معلوم تھے۔ ہم غیر معقول طور پر یہ نتیجہ اخذ نہیں کر سکتے ہیں کہ
مطالعہ شدہ طریقوں کی مدد سے منظم خود شناسی ہندوستان میں پانچ ہزار سالوں سے رائج
ہے۔ .....انڈیا ہے ترقی یافتہ یقینی قیمتی مذہبی رویہ کی دماغ اور اخلاقی تصورات جو ہیں منفرد،
پر کم از کم
زندگی کے لیے ان کے اطلاق کی وسعت میں۔ ان میں سے ایک فکری عقیدہ کہ سوالات میں رواداری
ہے- جو مغرب کے لیے حیرت انگیز ہے، جہاں کئی صدیوں سے بدعت کا شکار عام تھا، اور اقوام کے
درمیان خونریز جنگیں فرقہ وارانہ دشمنیاں تھی کثرت سے۔" - اقتباسات سے ایک مضمون کی طرف
سے پروفیسر ڈبلیو. نارمن براؤن میں دی مئی، 1939 مسئلہ بلیٹن آف دی امریکن کونسل آف لرنڈ
سوسائٹیز، واشنگٹن ڈی سی

35-21 سارٹر ریسارٹس میں کارلائل کے مشاہدہ کے بارے میں ایک سوچتا ہے : "وہ آدمی جو حیرت
نہیں کرسکتا، جو عادتاً تعجب (اور عبادت) نہیں کرتا، کیا وہ لاتعداد رائل سوسائٹیوں کا صدر تھا
اور مظہر کی تمام
لیبارٹریز اور رصدگاہیں کے ساتھ ان کا نتائج، میں اس کا اکیلا سر، - ہے لیکن a جوڑی کی عینک
پیچھے جو وہاں ہے آنکھ نہیں ہے۔"

باب: 36

بابا جی کا دلچسپی میں دی مغرب

"ماسٹر، کیا آپ کبھی ملنا بابا جی؟"

سیرام پور میں گرمیوں کی پرسکون رات تھی۔ اشنکٹبندیی کے بڑے ستارے ہمارے سروں پر چمک رہے تھے جب میں آشیانے کی دوسری منزل کی بالکونی میں سری یکتیشور کے پہلو میں بیٹھا تھا۔

"ہاں۔" میرے سیدھے سوال پر ماسٹر مسکرایا۔ اس کی آنکھیں عقیدت سے چمک اٹھیں. "تین بار مجھے بے موت گرو کے دیدار سے نوازا گیا ہے۔ ہماری پہلی ملاقات الہ آباد میں کمبھ میلے میں ہوئی تھی ۔"

ہندوستان میں قدیم زمانے سے منعقد ہونے والے مذہبی میلوں کو کمبھ میلوں کے نام سے جانا جاتا ہے ۔ انہوں نے روحانی اہداف کو بھیڑ کی مسلسل نظر میں رکھا ہے۔ عقیدت مند ہندو ہر چھ سال بعد لاکھوں کی تعداد میں سادھوؤں، یوگیوں، سوامیوں اور ہر قسم کے سنیاسیوں سے ملنے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو میلوں میں شرکت کرنے اور دنیاوی مردوں اور عورتوں کو اپنی نعمتوں سے نوازنے کے علاوہ اپنے ویران ٹھکانے کبھی نہیں چھوڑتے ہیں ۔

"جب میں بابا جی سے ملا تو میں سوامی نہیں تھا،" سری یکتیشور نے کہا۔ "لیکن میں نے پہلے ہی لہڑی مہاسایا سے کریا کی ابتداء حاصل کر لی تھی۔ اس نے مجھے الہ آباد میں جنوری 1894 میں منعقد ہونے والے میلے میں شرکت کی ترغیب دی۔ یہ کمبھ کا میرا پہلا تجربہ تھا ؛ ہجوم کے شور اور ہنگامے سے میں قدرے چکرا گیا تھا۔ اپنی تلاش کرنے والی نگاہوں میں میں نے اپنے اردگرد تلاش کرنے والی نگاہوں میں نہیں دیکھا۔ میں نے پاسنگ برج کے کنارے پر ایک روشن چہرہ دیکھا۔ قریب ہی کھڑے ایک جاننے والے کو دیکھا، اس نے بھیک مانگنے کا کٹورا بڑھایا۔

’’اوہ، یہ میلہ شور و غل اور بھکاریوں کے ہنگامے کے سوا کچھ نہیں،‘‘ میں نے مایوسی کے عالم میں سوچا۔ ’’مجھے حیرت ہے کہ کیا مغربی سائنس داں، جو انسانیت کی عملی بھلائی کے لیے علم کے دائروں کو تحمل سے پھیلا رہے ہیں، خدا کو ان بیکاروں سے زیادہ خوش نہیں ہیں جو مذہب کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن خیرات پر اکتفا کرتے ہیں۔‘‘

"سماجی اصلاحات کے بارے میں میری دھواں دھار عکاسی کو ایک لمبے سنیاسی کی آواز نے روکا جو میرے سامنے رک گیا۔

'"سر،' اس نے کہا، 'ایک صاحب آپ کو بلا

رہے ہیں۔' "'وہ کون ہے؟'

’’آؤ اور دیکھیں کے لیے اپنے آپ کو

"ہچکچاتے ہوئے۔۔۔۔ مندرجہ ذیل یہ laconic مشورہ، میں جلد ہی پایا میں خود قریب a درخت جس کا

شاخيں تھ

شاگردوں کے پرکشش گروپ کے ساتھ گرو کو پناہ دینا۔ ماسٹر، ایک روشن غیر معمولی شخصیت، چمکتی ہوئی سیاہ آنکھوں کے ساتھ، میری طرف بڑھ کر مجھے گلے لگا لیا۔

"'خوش آمدید، سوامی جی،' اس نے پیار سے کہا۔

"'سر،' میں نے زور سے جواب دیا، 'میں سوامی

نہیں ہوں۔'

"'وہ لوگ جن پر مجھے "سوامی" کا لقب دینے کی ہدایت دی گئی ہے وہ اسے کبھی ترک نہیں کرتے۔' سنت نے مجھے سادگی سے مخاطب کیا، لیکن اس کے الفاظ میں سچائی کا گہرا یقین تھا؛ میں قدیم خانقاہی ترتیب، میں[1-36] اچانک بلندی پر مسکراتے ہوئے روحانی نعمت کی ایک لہر میں ڈوبا ہوا تھا۔ میں انسانی شکل میں ظاہری طور پر عظیم اور فرشتہ ہستی کے قدموں پر جھک گیا جس نے مجھے اس طرح عزت بخشی۔

’’باباجی کیونکہ اس نے مجھے اپنے قریب درخت کے نیچے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ مضبوط اور جوان تھا، اور لہڑی مہاسایا کی طرح لگتا تھا، پھر بھی مجھے یہ مشابہت نہیں ملی، حالانکہ میں نے اکثر دونوں آقاوں کی شکل میں غیر معمولی مماثلت کے بارے میں سنا تھا۔ اس کے پاس ایسی طاقت ہے جس کے ذریعے وہ کسی خاص خیال کو کسی شخص کے ذہن میں پیدا ہونے سے روک سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ عظیم گرو کی خواہش تھی کہ میں ان کی موجودگی میں بالکل فطری بنوں، اپنی شناخت کے علم سے پریشان نہ ہوں۔

"کیا؟ کرو آپ سوچو کی دی کمبھا میلے ؟'

"'میں بہت مایوس ہوا، جناب،' میں نے عجلت میں کہا، 'جب تک میں آپ سے ملاقات نہیں کروں گا اور یہ ہنگامہ ایک ساتھ نہیں لگتا۔'

’’بچہ،‘‘ ماسٹر نے کہا، اگرچہ بظاہر میں اس کی عمر سے تقریباً دوگنا تھا، ’’بہت سے لوگوں کے عیبوں کے لیے، ساری باتوں کا فیصلہ نہ کرو۔ زمین پر ہر چیز مخلوط کردار کی ہے، جیسے ریت اور چینی کے ملاپ کی طرح۔ اس عقلمند چیونٹی کی طرح بنو جو صرف چینی کو پکڑتی ہے، اور ریت کو اچھوت چھوڑ دیتی ہے۔ خدا کے ادراک کا۔

"اندر دیکھیں کی میرا اپنے ملاقات کے ساتھ یہ بلند ماسٹر میں جلدی سے اتفاق کیا کے ساتھ اس کا مشاہدہ

"'سر،' میں نے تبصرہ کیا، 'میں مغرب کے سائنسی آدمیوں کے بارے میں سوچتا رہا ہوں، جو یہاں جمع ہونے والے زیادہ تر لوگوں سے زیادہ ذہانت میں ہیں، دور دراز یورپ اور امریکہ میں رہتے ہیں، مختلف عقائد کا دعویٰ کرتے ہیں، اور موجودہ میلوں کی اصل قدروں سے ناواقف ہیں۔ وہ مرد جو ہندوستان کے آقاؤں سے ملاقاتوں سے بہت فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ لیکن، اگرچہ فکری حاصلات میں اعلیٰ ہیں، بہت سے مغربی لوگ مادیت پرستی کی درجہ بندی کے لیے شادی شدہ ہیں۔ دوسرے، جو سائنس اور فلسفہ میں مشہور ہیں، مذہب میں ضروری اتحاد کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان کے عقائد ناقابل تسخیر رکاوٹوں کے طور پر کام کرتے ہیں جو انہیں ہم سے ہمیشہ کے لیے الگ کرنے کا خطرہ رکھتے ہیں۔'

"'میں نے دیکھا کہ آپ مشرق کے ساتھ ساتھ مغرب میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔' بابا جی کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا، 'میں نے آپ کے دل کے درد کو محسوس کیا، تمام مردوں کے لیے

کافی وسیع ہے، اس لیے میں نے آپ کو یہاں بلایا ہے۔

"مشرق اور مغرب کو مشترکہ طور پر سرگرمی اور روحانیت کا ایک سنہری درمیانی راستہ قائم کرنا چاہیے،" انہوں نے جاری رکھا۔ 'بھارت کو مادی ترقی میں مغرب سے بہت کچھ سیکھنے کو ہے؛ بدلے میں، ہندوستان وہ عالمگیر طریقے سکھا سکتا ہے جن کے ذریعے مغرب اپنے مذہبی عقائد کو یوگک سائنس کی غیر متزلزل بنیادوں پر استوار کر سکے گا۔

"'آپ، سوامی جی، مشرقی اور مغرب کے درمیان آنے والے ہم آہنگی کے تبادلے میں آپ کا کردار ہے۔ کچھ سالوں سے میں آپ کو ایک شاگرد بھیجوں گا جسے آپ مغرب میں یوگا کے پھیلاؤ کی تربیت دے سکتے ہیں۔ وہاں بہت سے روحانی طور پر متلاشی روحوں کی کمپن مجھ پر سیلاب کی طرح آتی ہے۔ میں امریکہ اور یورپ میں ممکنہ سنتوں کو بیدار ہونے کا انتظار کر رہا ہوں۔'

پر یہ نقطہ میں اس کا کہانی، سری یکتیشور مڑ گیا اس کا نگاہیں مکمل طور پر پر میرا

’’میرے بیٹے،‘‘ اس نے چاندنی میں مسکراتے ہوئے کہا، ’’تم وہ شاگرد ہو جسے برسوں پہلے بابا جی نے مجھے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ بابا جی نے میرے قدم سری یکتیشور کی طرف روانہ کر دیے تھے، پھر بھی میرے لیے اپنے پیارے گرو سے دور مغرب میں اپنے آپ کو تصور کرنا مشکل تھا۔

"باباجی نے پھر بھگواد گیتا کی بات کی ،" سری یکتیشور آگے بڑھا۔ "میرے تعجب کے لیے، اس نے تعریف کے چند الفاظ سے اشارہ کیا کہ وہ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ میں نے گیتا کے مختلف ابواب پر تشریحات لکھی ہیں۔

"'میری درخواست پر، سوامی جی، براہ کرم ایک اور کام شروع کریں،' عظیم آقا نے کہا۔ 'کیا آپ عیسائی اور ہندو صحیفوں کے درمیان بنیادی بنیادی اتحاد پر ایک مختصر کتاب نہیں لکھیں گے؟ متوازی حوالوں سے دکھائیں کہ خدا کے الہامی بیٹوں نے وہی سچ بولے ہیں، جو اب مردوں کے فرقہ وارانہ اختلافات سے پوشیدہ ہیں۔'

"'مہاراج،' 2-36 میں جواب دیا مشکل سے، 'کیا a حکم! کرے گا میں ہونا قابل کو پورا یہ؟'

"بابا جی نے دھیرے سے قہقہہ لگایا۔ 'بیٹا، تمہیں شک کیوں ہے؟' اس نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ یہ سب کام کس کا ہے اور جو کچھ بھی رب نے مجھ سے کہا ہے وہ سچ ثابت ہونے والا ہے۔

"میں نے اپنے آپ کو ولی کی برکتوں سے بااختیار سمجھا، اور کتاب لکھنے پر راضی ہوگیا۔

'کیا آپ لہڑی کو جانتے ہیں؟' 3-36 ماسٹر نے پوچھا. 'وہ ایک عظیم روح ہے، ہے نہ؟ اسے ہماری ملاقات کے بارے میں بتاؤ۔' اس کے بعد اس نے مجھے لاہری مہاسایا کے لیے ایک پیغام دیا۔

"میں نے عاجزی کے ساتھ الوداعی جھکنے کے بعد، سنت نے نرمی سے مسکرایا۔ 'جب آپ کی کتاب ختم ہو جائے گی، میں آپ کو ملوں گا،' اس نے وعدہ کیا۔ 'حال کے لیے الوداع۔'

کمبھا میلہ میں شاندار سنت کی کہانی سنائی ۔

'اوہ، کیا تم نے اسے نہیں پہچانا؟' لہڑی مہاسیا کی آنکھیں قہقہوں سے رقص کر رہی تھیں، 'میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نہیں روک سکے، وہ میرے بے مثال گرو ہیں، آسمانی بابا جی!'

"'باباجی!' میں نے دہرایا، 'یوگی-مسیح باباجی! میں صرف ماضی کو یاد کر سکتا ہوں اور ایک بار پھر اس کی موجودگی میں ہو سکتا ہوں، اس کے کمل پر اپنی عقیدت ظاہر کرنے کے لیے پاؤں!'

"کبھی نہیں۔ دماغ،' لہڑی مہاسایا کہا تسلی سے 'وہ ہے وعدہ کیا کو دیکھیں آپ دوبارہ

"'گرودیو، الہی ماسٹر نے مجھ سے آپ کو ایک پیغام دینے کو کہا۔" لہڑی سے کہو،" اس نے کہا، "اس زندگی کے لیے ذخیرہ شدہ طاقت اب کم ہے۔ یہ تقریباً ختم ہو چکا ہے۔"

"میرے ان پراسرار الفاظ کے کہنے پر، لہڑی مہاسایا کی شخصیت ایسے کانپ گئی جیسے بجلی کا کرنٹ چھو گیا ہو۔ ایک ہی لمحے میں اس کے بارے میں سب کچھ خاموش ہو گیا؛ اس کا مسکراتا چہرہ ناقابل یقین حد تک سخت ہو گیا۔ لکڑی کے مجسمے کی طرح، اس کی نشست پر سنسان اور غیر مستحکم، اس کا جسم بے رنگ ہو گیا. میں گھبرا گیا اور حیران رہ گیا۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی اس خوش روح کو ایسی خوفناک کشش ثقل کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ وہاں موجود دیگر شاگردوں نے گھبرا کر دیکھا۔

"تین گھنٹے بالکل خاموشی میں گزرے۔ پھر لہڑی مہاسایا نے اپنا فطری، خوش مزاج رویہ دوبارہ شروع کیا، اور ہر چیلے سے پیار سے بات کی۔ سب نے سکون کا سانس لیا۔

"میں نے اپنے آقا کے ردعمل سے محسوس کیا کہ بابا جی کا پیغام ان کی طرف سے ایک واضح اشارہ تھا۔ جس سے لاہڑی مہاسایا سمجھ گئے کہ ان کا جسم جلد ہی غیر محفوظ ہو جائے گا۔ اس کی خوفناک خاموشی نے ثابت کیا کہ میرے گرو نے فوری طور پر اپنے وجود پر قابو پالیا تھا، مادی دنیا سے لگاؤ کی اپنی آخری ڈوری کاٹ دی تھی، اور روح میں اپنی ہمیشہ زندہ رہنے والی شناخت کی طرف بھاگ گئے تھے۔ بابا جی کا تبصرہ ان کے کہنے کا طریقہ تھا: 'میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا۔'

"اگرچہ باباجی اور لاہری مہاسایا عالم تھے، اور انہیں میرے یا کسی دوسرے ثالث کے ذریعہ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرنے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن عظیم لوگ اکثر انسانی ڈرامے میں حصہ لینے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ کبھی کبھار وہ اپنی پیشین گوئیوں کو رسولوں کے ذریعے ایک عام انداز میں منتقل کرتے ہیں، تاکہ ان کی باتوں کی حتمی تکمیل بعد میں بڑے بڑے لوگوں میں اس کہانی کو سیکھنے والے بڑے لوگوں میں ایمان پیدا کر سکے۔

"میں نے جلد ہی بنارس چھوڑ دیا، اور بابا جی کی درخواست کردہ صحیفائی تحریروں پر سیرام پور میں کام کرنا شروع کر دیا،" سری یکتیشور نے جاری رکھا۔ "میں نے اپنا کام شروع ہی کیا تھا کہ میں بے موت گرو کے لیے ایک نظم لکھنے کے قابل ہو گیا۔ میرے قلم سے سریلی سطریں آسانی سے بہہ رہی تھیں، حالانکہ اس سے پہلے میں نے کبھی سنسکرت شاعری کی کوشش نہیں کی تھی۔

"اندر دی خاموش کی رات میں مصروف میں خود ختم a موازنہ کی دی بائبل اور دی صحیفہ سناتن دھرم کے [4-36] مبارک خداوند یسوع کے الفاظ کا حوالہ دیتے ہوئے، میں نے ظاہر کیا کہ ان کی تعلیمات جوہر میں ویدوں کے انکشافات کے ساتھ ایک تھیں ۔ میری راحت کے لیے، میری کتاب ایک میں ختم ہو گئی۔ مختصر وقت؛ میں نے محسوس کیا کہ یہ تیز رفتار نعمت میرے پرم-گرو-مہاراج کی مہربانی کی وجہ سے تھی ۔ [5-36] ابواب سب سے پہلے سادھوسمباد جریدہ میں شائع ہوئے۔ بعد میں انہیں میرے کدر پور کے شاگردوں میں سے ایک نے نجی طور پر کتاب کے طور پر چھاپ دیا۔

"جس صبح میں نے اپنی ادبی کوششیں مکمل کیں،" ماسٹر نے آگے کہا، "میں رائے کے پاس گیا۔ یہاں گنگا میں نہانے کے لیے گھاٹ۔ گھاٹ ویران تھا۔ میں تھوڑی دیر کے لیے ساکت کھڑا رہا، دھوپ کے سکون سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ چمکتے پانیوں میں ڈوبنے کے بعد، میں گھر کی طرف روانہ ہوا۔ خاموشی میں صرف میرے گنگا میں بھیگے ہوئے کپڑے کی آواز تھی جو ہر قدم کے ساتھ جھاڑ رہی تھی۔ جیسے ہی میں دریا کے کنارے کے قریب برگد کے بڑے درخت کی جگہ سے گزر رہا تھا، ایک مضبوط تحریک نے مجھے پیچھے دیکھنے کی ترغیب دی۔ وہاں برگد کے سائے میں اور چند چیلوں سے گھرے بڑے بابا جی بیٹھے!

'سلام، سوامی جی!' ماسٹر کی خوبصورت آواز نے مجھے یقین دلایا کہ میں خواب نہیں دیکھ رہا ہوں، 'میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے اپنی کتاب کو کامیابی سے مکمل کر لیا ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے حاضر ہوں۔'

"تیز دھڑکتے دل کے ساتھ، میں نے اپنے آپ کو مکمل طور پر ان کے قدموں میں سجدہ کیا۔ 'پرم گروجی،' میں نے التجا کرتے ہوئے کہا، 'کیا آپ اور آپ کے چیلے آپ کی موجودگی سے میرے قریبی گھر کی عزت نہیں کریں گے؟'

"سپریم گرو نے مسکراتے ہوئے انکار کر دیا۔ 'نہیں، بچے،' اس نے کہا، 'ہم وہ لوگ ہیں جو درختوں کی پناہ کو پسند کرتے ہیں؛ یہ جگہ کافی آرام دہ ہے۔'

"'براہ کرم تھوڑی دیر رکیں، ماسٹر۔' میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر دیکھا 'میں کچھ خاص مٹھائی لے کر واپس آؤں گا۔'

"جب میں چند منٹوں میں پکوان کے پکوان کے ساتھ واپس آیا تو دیکھو! برگد نے آسمانی ٹولے کو پناہ نہیں دی تھی۔ میں نے گھاٹ کے چاروں طرف تلاشی لی، لیکن میرے دل میں مجھے معلوم تھا کہ چھوٹا بینڈ پہلے ہی ایتھرک پروں پر بھاگ چکا ہے۔

میں نے اپنے آپ کو یقین دلایا، 'اگر ہم دوبارہ ملیں تو بھی مجھے اس سے بات کرنے کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔' 'وہ مجھے اس طرح اچانک چھوڑ کر چلا گیا۔' یہ محبت کا غضب تھا، یقیناً، اور کچھ نہیں۔

"کچھ مہینوں بعد میں بنارس میں لہڑی مہاسایا سے ملنے گیا۔ جب میں ان کے چھوٹے سے پارلر میں داخل ہوا تو میرے گرو نے مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

"'خوش آمدید، یکتیشور،' اس نے کہا، 'کیا تم ابھی میرے کمرے کی دہلیز پر بابا جی سے ملے

تھے؟' ''کیوں، نہیں،'' میں نے حیرت سے جواب دیا۔

"'یہاں آؤ۔' لہڑی مہاسیا نے میری پیشانی پر آہستگی سے ہاتھ لگایا؛ میں نے دروازے کے قریب بابا جی کی شکل کو دیکھا جو ایک کامل کمل کی طرح کھلتا تھا۔

"مجھے اپنی پرانی چوٹ یاد آگئی، اور نہیں جھکا۔ لہڑی مہاسایا نے حیرت سے میری طرف دیکھا۔"

الہی گرو نے بے جان نظروں سے میری طرف دیکھا۔ 'تم مجھ سے ناراض ہو؟'

"'سر، میں کیوں نہ بنوں؟' میں نے جواب دیا، 'تم اپنے جادوئی گروہ کے ساتھ ہوا سے باہر نکلے، اور پتلی ہوا میں غائب ہو گئے۔'

'میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں آپ سے ملوں گا، لیکن یہ نہیں بتایا کہ میں کب تک رہوں گا۔' بابا جی

دھیمے سے ہنسے، 'تم جوش سے بھرے ہو، میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہاری بے چینی کے جھونکے سے میں کافی حد تک بجھ گیا تھا ۔'

"میں اس بے تکلف وضاحت سے فوری طور پر مطمئن ہو گیا۔ میں نے اس کے قدموں پر گھٹنے ٹیک دیئے؛ سپریم گرو نے میرے کندھے پر شفقت سے تھپکی دی۔

'"بچے، تمہیں مزید غور کرنا چاہیے،' اس نے کہا۔ 'تمہاری نگاہیں ابھی بے عیب نہیں ہیں- تم مجھے سورج کی روشنی کے پیچھے چھپا ہوا نہیں دیکھ سکتے۔' آسمانی بانسری کی آواز میں ان الفاظ کے ساتھ ہی بابا جی چھپی ہوئی روشنی میں غائب ہو گئے۔

"یہ میرے گرو کو دیکھنے کے لیے بنارس کے آخری دوروں میں سے ایک تھا،" سری یکتیشور نے نتیجہ اخذ کیا۔ "یہاں تک کہ جیسا کہ بابا جی نے کمبھا میلے میں پیشین گوئی کی تھی ، لہڑی مہاسایا کا گھریلو اوتار قریب آرہا تھا۔ 1895 کے موسم گرما کے دوران اس کے مضبوط جسم کی پیٹھ پر ایک چھوٹا سا پھوڑا پیدا ہوا تھا۔ اس نے لانسنگ کے خلاف احتجاج کیا؛ وہ اپنے جسم میں کام کر رہا تھا، اس کے چند شاگردوں میں سے بہت ہی آخری شاگرد بن گئے۔ خفیہ انداز میں جواب دیا:

'"دی جسم ہے کو تلاش کریں a وجہ کو جانا میں مرضی ہونا قابل قبول کو جو بھی آپ چاہتے ہیں کو کرو

"تھوڑی دیر بعد لاجواب گرو نے بنارس میں اپنا جسم چھوڑ دیا۔ اب مجھے اس کے چھوٹے سے پارلر میں ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں رہی؛ مجھے اپنی زندگی کا ہر دن ان کی ہمہ گیر رہنمائی سے نصیب ہوتا ہے۔"

برسوں بعد، سوامی کیشابانند کے لبوں سے، 6-36 ایک ترقی یافتہ شاگرد، میں نے لاہری مہاسایا کے انتقال کے بارے میں بہت سی حیرت انگیز تفصیلات سنی ہیں۔

"میرے گرو نے اپنے جسم سے دستبردار ہونے سے کچھ دن پہلے،" کیشابانند نے مجھے بتایا، "جب میں ہردوار میں اپنے آستانے میں بیٹھا تھا تو اس نے خود کو میرے سامنے پیش کیا۔

’’آؤ پر ایک بار کو بنارسہ کے ساتھ یہ الفاظ لہڑی مہاسایا غائب ہو گیا

"میں فوراً بنارس چلا گیا۔ اپنے گرو کے گھر میں نے بہت سے شاگردوں کو جمع پایا۔ اس دن 7-36 گھنٹے تک آقا نے گیتا کی وضاحت کی ۔ پھر اس نے ہم سے سادگی سے خطاب کیا۔

"میں ہوں جا رہا ہے گھر

"سسکیاں کی تکلیف ٹوٹ گیا باہر پسند ایک ناقابل مزاحمت ٹورینٹ

'"تسلی حاصل کرو؛ میں دوبارہ جی اٹھوں گا۔' اس بیان کے بعد لاہری مہاسایا نے اپنے جسم کو ایک دائرے میں گھمایا، اپنی کمل کی کرنسی میں شمال کی طرف منہ کیا، اور شاندار طریقے سے 8-36 کی مہاسمادھی میں داخل ہوئے ۔

"لاہڑی مہاسایا کا خوبصورت جسم، جو عقیدت مندوں کو بہت پیارا تھا، کی تدفین کی گئی مقدس گنگا کے کنارے مانیکرنیکا گھاٹ پر گھریلو رسومات، "کیشابانند نے جاری رکھا۔" اگلے دن، صبح دس بجے، جب میں ابھی بنارس میں تھا، میرا کمرہ بڑی روشنی سے بھر گیا تھا۔ لو! میرے سامنے لہڑی مہاسایا کا گوشت اور خون کی شکل کھڑی تھی! یہ بالکل اس کے پرانے جسم کی طرح لگ رہا تھا، سوائے اس کے

کہ یہ جوان اور زیادہ چمکدار دکھائی دے رہا تھا۔ میرے الہی گرو نے مجھ سے بات کی۔

"'کیشابانند،' اس نے کہا، 'یہ میں ہوں، اپنے جنازے ہوئے جسم کے بکھرے ہوئے ایٹموں سے، میں نے ایک نئی شکل کو زندہ کیا ہے۔ دنیا میں میرا گھریلو کام ہو جاتا ہے، لیکن میں زمین کو پوری طرح سے نہیں چھوڑتا۔ اس کے بعد میں بابا جی کے ساتھ ہمالیہ میں اور بابا جی کے ساتھ کائنات میں کچھ وقت گزاروں گا۔'

"میرے لئے برکت کے چند الفاظ کے ساتھ، ماورائی مالک غائب ہو گیا. حیرت انگیز الہام نے میرے دل کو بھر دیا، میں روح میں بلند ہوا یہاں تک کہ مسیح اور کبیر کے شاگرد تھے 9-36 جب انہوں نے جسمانی موت کے بعد اپنے زندہ گرووں کو دیکھا تھا۔

"جب میں اپنے الگ تھلگ ہردوار کے آستانے میں واپس آیا،" کیشابانند نے آگے کہا، "میں اپنے ساتھ اپنے گرو کی مقدس راکھ لے گیا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ وہ عارضی پنجرے سے بچ گیا ہے؛ ہمہ گیر پرندے کو آزاد کر دیا گیا ہے۔ پھر بھی اس کے مقدس آثار کو محفوظ کرنے سے میرے دل کو تسلی ہوئی۔"

ایک اور شاگرد جس نے اپنے جی اٹھے گرو کے دیدار سے برکت حاصل کی تھی وہ کلکتہ آریہ مشن انسٹی ٹیوشن کے بانی سنتی پنچنون بھٹاچاریہ تھے۔ 10-36

میں پنچنون کے کلکتہ کے گھر گیا، اور ماسٹر کے ساتھ ان کی کئی سالوں کی کہانی خوشی سے سنی۔ آخر میں، اس نے مجھے اپنی زندگی کا سب سے شاندار واقعہ بتایا۔

"یہاں کلکتہ میں،" پنچنون نے کہا، "صبح کے دس بجے جو ان کی تدفین کے بعد ہوا، لہڑی مہاسیا زندہ جلال میں میرے سامنے حاضر ہوئے۔"

سوامی پرنبانند، "دو جسموں والے سنت" نے بھی مجھے اپنے مافوق الفطرت تجربے کی تفصیلات بتائی۔

"لاہری مہاسایا کے جسم چھوڑنے سے کچھ دن پہلے،" پرنبانند نے مجھے رانچی کے اسکول جانے کے وقت بتایا، "مجھے ان کی طرف سے ایک خط موصول ہوا، جس میں مجھ سے فوراً بنارس آنے کی درخواست کی گئی تھی۔ تاہم، میں تاخیر سے چلا گیا، اور فوری طور پر نہیں جا سکا۔ جب میں اپنی سفر کی تیاریوں میں تھا، صبح تقریباً دس بجے، میں نے اچانک جورو کی شکل دیکھ کر جوشیلی شکل اختیار کر لی۔

''کیوں؟ جلدی کو بنارس؟' لہڑی مہاسایا کہا، مسکراتے ہوئے 'تم کرے گا تلاش کریں میں وہاں نہیں طویل.'

"جیسے ہی اس کے الفاظ کی درآمد مجھ پر پڑی، میں ٹوٹے دل سے رونے لگا، یہ مان کر کہ میں اسے صرف ایک رویا میں دیکھ رہا ہوں۔

"ماسٹر نے تسلی کے ساتھ میرے پاس آیا۔ 'یہاں، میرے گوشت کو چھو،' اس نے کہا۔ 'میں ہمیشہ کی طرح زندہ ہوں، ماتم مت کرو، کیا میں ہمیشہ تمہارے ساتھ نہیں ہوں؟'

ان تینوں عظیم شاگردوں کے لبوں سے، حیرت انگیز سچائی کی ایک کہانی ابھری ہے: صبح دس بجے، جس دن لہڑی مہاسایا کی لاش شعلوں میں بھڑکائی گئی تھی، جی اٹھنے والے آقا، حقیقی لیکن بدلے ہوئے جسم میں، تین شاگردوں کے سامنے نمودار ہوئے، ہر ایک دوسرے شہر میں۔

"تو جب یہ خراب کرنے والا کرے گا ہے۔ ڈال پر بدعنوانی، اور یہ فانی کرے گا ہے۔ ڈال پر

لافانی، پھر اس قول کو پورا کیا جائے گا جو لکھا ہے، موت فتح میں نگل گئی ہے۔ اے موت تیرا ڈنک کہاں ہے؟ اے قبر تیری فتح کہاں ہے؟" 36-11

....

36-1

: سری یکتیشور تھا بعد میں رسمی طور پر شروع کیا میں دی سوامی آرڈر کی طرف سے دی مہنت

(خانقاہ سر) کی بدھ گیا 36-2: "عظیم بادشاہ" - احترام کا عنوان۔

36-3 : اے گرو عام طور پر حوالہ دیتا ہے کو اس کا اپنے شاگرد بس کی طرف سے اس کا نام چھوڑنا کوئی بھی عنوان اس طرح، باباجی کہا "لاہری" "لاہری مہاسایا" نہیں۔

36-4 : لفظی طور پر، "ابدی مذہب" دی نام دیا کو دی جسم کی ویدک تعلیمات سناتن دھرم ہے آو کو ہونا ہندومت کہلاتا ہے ے جب سے دی وقت کی دی یونانیوں ڈبلیو ایچ او نامزد دی لوگ پر دی بینکوں کی دی دریا انڈس کے طور پر اندرون ، یا ہندو لفظ ہندو ، صحیح طور پر، صرف سناتن دھرم یا ہندو مت کے پیروکاروں سے مراد ہے ے ہندوستانی کی اصطلاح ہندوؤں اور محمدیوں اور ہندوستان کی سرزمین کے دیگر باشندوں پر یکساں طور پر لاگو ہوتی ہے (اور کولمبس کی مبہم جغرافیائی غلطی سے، امریکی منگولائڈ ایبوریجنلز پر بھی)۔

ہندوستان کا قدیم نام آریاورت ہے ، لفظی طور پر، "آریوں کا گھر"۔ آریہ کی سنسکرت جڑ "قابل، مقدس، عظیم" ہے۔ آریائی کے بعد کے نسلی غلط استعمال نے روحانی نہیں بلکہ جسمانی، خصوصیات کی طرف اشارہ کیا، جس نے عظیم مستشرق کی قیادت کی، زیادہ سے زیادہ مولر، کو کہنا شائستگی سے: "کو میں ایک ماہر نسلیات ڈبلیو ایچ او بولتا ہے کی ایک آرین دوڑ آرین خون، آرین آنکھیں اور بال، اتنا ہی بڑا گنہگار ہے جتنا کہ ایک ماہرِ لسانیات جو ڈولیچوسیفالک لغت یا بریچی سیفالک گرامر کی بات کرتا ہے۔"

36-5 : پرم گرو ہے لفظی طور پر "گرو اعلیٰ" یا "گرو اس سے آگے" اشارہ کرنے والا a لائن یا جانشینی کی اساتذہ بابا جی، دی
گرو کی لہڑی مہاسایا، تھا دی پرم گرو کی سری یکتیشور۔

36-6 : میرا دورہ کو کیشابانند کا آشرم ہے بیان کیا پر پی پی 405- 408۔

36-7 : ستمبر 26، 1895 ہے دی تاریخ پر جو لہڑی مہاسایا چھوڑ دیا اس کا جسم میں a چند مزید دن وہ کرے گا اپنی اڑسٹھویں سالگرہ تک پہنچ گئے ہیں۔

36-8 : شمال کی طرف منہ کرتے ہوئے، اور جسم کو تین بار گھومنا، ایک ویدک رسم کے حصے ہیں جو آقاوں کے ذریعے استعمال ہوتے ہیں جو پہلے سے جانتے ہیں کہ کب دی حتمی گھنٹے ہے کے بارے میں کو ہڑتال کے لیے دی جسمانی جسم دی آخری مراقبہ، دوران جو دی ماسٹر ضم کرتا ہے خود کو کائناتی AUM میں، مہا ، یا عظیم، سمادھی کہا جاتا ہے ے

36-9 : کبیر سولہویں صدی کے ایک عظیم بزرگ تھے جن کی بڑی پیروکاروں میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل تھے۔ اس وقت کی اس کا موت، دی شاگرد جھگڑا ختم دی طریقے کی انعقاد دی جنازے تقریبات دی غصہ ماسٹر گلاب سے اس کا حتمی سونا اور دیا اس کا ہدایات "آدھا کی میرا باقی ہے کرے گا ہونا دفن کی طرف سے دی مسلمان رسومات؛" وہ کہا، "باقی آدھے کو ہندو رسم کے ساتھ دفن کیا جائے۔" وہ پھر غائب ہوگیا۔ جب حواریوں نے اس تابوت کو کھولا جس میں اس کی لاش تھی

تو سونے کے رنگ کے چمپک کے پھولوں کے سوا کچھ نہ ملا۔ ان میں سے نصف کو مسلمانوں نے فرمانبرداری کے ساتھ دفن کیا، جو آج تک ان کے مزار کا احترام کرتے ہیں۔

میں اس کا نوجوان کبیر تھا قریب پہنچا کی طرف سے دو شاگرد ڈبلیو ایچ او چاہتا تھا منٹ دانشور رہنمائی ساتھ دی صوفیانہ راستہ استاد نے سادگی سے جواب دیا:

"راستہ فرض کرتا ہے فاصلہ؛ اگر وہ ہونا قریب، نہیں راستہ ضرورت مند تم پر تمام بے شک یہ بناتا ہے میں مسکراہٹ کو سنو کی a مچھلی پانی کی پیاس میں!"

36-10 : پنچنون قائم، میں a سترہ ایکڑ باغ پر دیوگڑھ میں بہار، a مندر پر مشتمل a پتھر مجسمہ لہڑی کی مہاسایاہ ایک اور مجسمہ کی دی بہت اچھا ماسٹر ہے رہا سیٹ کی طرف سے شاگرد میں دی تھوڑا پارلر کی اس کا بنارس گھر

36-11 : میں کرنتھیوں 15:54- 55۔

باب: 37

میں جاؤ کو امریکہ

"امریکہ! یقیناً یہ لوگ امریکی ہیں!" یہ میری سوچ تھی کیونکہ مغربی چہروں کا ایک پینورامک ویژن میرے باطنی نظارے سے پہلے گزر گیا۔

مراقبے میں غرق، میں رانچی اسکول کے سٹور روم میں کچھ خاک آلود بکسوں کے پیچھے بیٹھا تھا۔ نوجوانوں کے ساتھ ان مصروف سالوں کے دوران ایک نجی جگہ تلاش کرنا مشکل تھا!

وژن جاری رہا؛ ایک وسیع ہجوم، [1-37] میری طرف دھیان سے دیکھتے ہوئے، اداکار جیسے ہوش کے مرحلے میں بہہ گئے۔

سٹور روم کا دروازہ کھلا؛ ہمیشہ کی طرح، نوجوان لڑکوں میں سے ایک نے میرے چھپنے کی جگہ

دریافت کر لی تھی۔ ’’یہاں آؤ بمل،‘‘ میں نے خوشی سے پکارا۔ "میرے پاس آپ کے لیے خبر ہے: رب

مجھے امریکہ بلا رہا ہے!" "امریکہ کو؟" لڑکے نے میرے الفاظ کی بازگشت ایسے لہجے میں کی جس

کا مطلب یہ تھا کہ میں نے "چاند کو" کہا تھا۔

"ہاں! میں کولمبس کی طرح امریکہ کو دریافت کرنے جا رہا ہوں۔ اس نے سوچا کہ اسے ہندوستان مل گیا ہے، یقیناً ان دونوں سرزمینوں کے درمیان کوئی کرمی لنک ہے!"

بمل بھاگ گیا جلد ہی پورے اسکول کو دو ٹانگوں والے اخبار کی طرف سے اطلاع دی گئی۔ [2-37] میں نے پریشان فیکلٹی کو طلب کیا اور اسکول کو اس کا چارج دے دیا۔

میں نے کہا، "میں جانتا ہوں کہ آپ لاہری مہاسایا کے یوگا تعلیم کے آئیڈیل کو ہمیشہ سامنے رکھیں گے۔" ’’میں تمہیں بار بار لکھتا رہوں گا، انشاء اللہ کسی دن واپس آؤں گا۔‘‘

جب میں نے چھوٹے لڑکوں اور رانچی کے دھوپ والے ایکڑ پر آخری نظر ڈالی تو میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میری زندگی کا ایک یقینی دور اب بند ہو چکا تھا، میں جانتا تھا۔ اب میں دور دراز علاقوں میں رہوں گا۔ میں اپنے وژن کے چند گھنٹے بعد کلکتہ کے لیے داخل ہوا۔ اگلے دن مجھے امریکہ میں مذہبی لبرل کی بین الاقوامی کانگریس میں ہندوستان سے مندوب کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کا دعوت نامہ موصول ہوا۔ یہ اس سال بوسٹن میں امریکن یونٹیرین ایسوسی ایشن کے زیراہتمام منعقد ہونا تھا۔

میرا سر میں a چکر میں تلاش کیا باہر سری یکتیشور میں سیرامپور۔

"گرو جی، مجھے ابھی امریکہ میں ایک مذہبی کانگریس سے خطاب کے لیے مدعو کیا گیا ہے۔ کیا

میں جاؤں؟" ’’تمہارے لیے تمام دروازے کھلے ہیں۔‘‘ ماسٹر نے سادگی سے جواب دیا۔ "یہ اب ہے

یا کبھی نہیں۔"

"لیکن، صاحب" میں کہا میں مایوسی، "کیا کرو میں جانتے ہیں کہ بارے میں عوامی بول رہا ہے شاذ و نادر ہی ہے میں دیا a لیکچر

اور کبھی نہیں میں انگلش۔"

"انگریزیہ یا نہیں انگریزی، آپ کا الفاظ پر یوگا کرے گا ہونا سنا میں دی مغرب۔"

میں ہنس پڑا۔ "ٹھیک ہے، پیارے گروجی، میں شاید ہی سوچتا ہوں کہ امریکی بنگالی سیکھیں گے! براہ مہربانی مجھے انگریزی زبان کی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے برکت دیں۔" 3-37

جب میں نے والد کو اپنے منصوبے کی خبر دی تو وہ بالکل حیران رہ گئے۔ اسے امریکہ ناقابل یقین حد تک دور دراز لگ رہا تھا۔ اسے ڈر تھا کہ وہ مجھے دوبارہ کبھی نہیں دیکھ سکتا۔

"تم کیسے جا سکتے ہو؟" اس نے سختی سے پوچھا. "تمہاری مالی امداد کون کرے گا؟" چونکہ اس نے پیار سے میری تعلیم اور ساری زندگی کے اخراجات برداشت کیے تھے، اس لیے انهیں بلاشبہ امید تھی کہ اس کا سوال میرے پروجیکٹ کو ایک شرمناک تعطل کا شکار کر دے گا۔

"رب ضرور میری مالی مدد کرے گا۔" جب میں نے یہ جواب دیا تو میں نے وہی جواب سوچا جو میں نے بہت پہلے آگرہ میں اپنے بھائی اننت کو دیا تھا۔ بہت زیادہ فریب کے بغیر، میں نے مزید کہا، "ابا، شاید خدا میری مدد کے لیے آپ کے ذہن میں ڈال دے گا۔"

"نہیں، کبھی نہیں!" وہ نظر ڈالی پر میں نرمی سے۔

میں حیران رہ گیا، اس لیے، جب اگلے دن والد نے مجھے ایک بڑی رقم کا چیک دیا تھا۔

"میں آپ کو یہ رقم دیتا ہوں،" انہوں نے کہا، "ایک باپ کی حیثیت سے نہیں، بلکہ لہڑی مہاسایا کے ایک وفادار شاگرد کے طور پرے جاؤ پھر کو کے دور مغربی زمین پھیلاؤ وہاں دی بے ایمان تعلیمات کی کریا یوگا ۔"

مجھے اس بے لوث جذبے سے بے حد متاثر کیا گیا جس میں والد اپنی ذاتی خواہشات کو فوری طور پر ایک طرف رکھنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ گزشتہ رات میں اسے صحیح احساس ہوا تھا کہ غیر ملکی سفر کی کوئی معمولی خواہش میرے سفر کو تحریک نہیں دے رہی تھی۔

"شاید ہم اس زندگی میں دوبارہ نہ ملیں" والد صاحب جو اس وقت ستاون سال کے تھے، اداسی سے بولے۔

ایک بدیہی یقین اشارہ کیا میں کو جواب دیں "ضرور دی رب مرضی لانا ہم ایک ساتھ ایک بار مزید."

جب میں ماسٹر اور اپنی آبائی سرزمین کو امریکہ کے نامعلوم ساحلوں کے لیے چھوڑنے کے لیے اپنی تیاریوں کے بارے میں جا رہا تھا، تو مجھے تھوڑا سا گھبراہٹ کا سامنا نہیں ہوا۔ میں نے مادیت پسند مغربی ماحول کے بارے میں بہت سی کہانیاں سنی تھیں، ایک ہندوستان کے روحانی پس منظر سے بالکل مختلف، سنتوں کی صدیوں کی آغوش میں پھیلی ہوئی تھی۔ "ایک مشرقی استاد جو مغربی ہواوں کی ہمت کرے گا،" میں نے سوچا، "کسی بھی ہمالیائی سردی کی آزمائشوں سے آگے سخت ہونا چاہیے!"

ایک دن صبح سویرے میں نے دعا کرنا شروع کی، ایک مضبوط عزم کے ساتھ، جاری رکھنے کے، یہاں تک کہ دعا کرتے ہوئے مرنے کے لیے، یہاں تک کہ میں نے خدا کی آواز سنی۔ میں اس کی برکت اور یقین دہانی چاہتا تھا کہ میں خود کو جدید افادیت پسندی کی دھند میں نہیں کھوؤں گا۔ میرا دل امریکہ جانے کو تھا لیکن اس سے بھی زیادہ پختہ ارادہ تھا کہ اللہ کی اجازت کی تسلی سن کر۔

میں نے دعائیں مانگیں اور دعائیں مانگیں کوئی جواب نہیں آیا۔ میری خاموش فریاد خوفناک حد تک بڑھ گئی یہاں تک کہ، دوپہر میں، میں عروج پر پہنچ گیا۔ میرا دماغ اپنی اذیتوں کے دباؤ کو مزید برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اگر میں اپنے اندرونی جذبہ کی بڑھتی ہوئی گہرائی کے ساتھ ایک بار پھر روتا ہوں، میں ایسا لگا جیسے میرا دماغ پھٹ جائے گا۔ اسی لمحے گرپار روڈ کے کمرے سے ملحقہ کمرے کے باہر دستک ہوئی جس میں میں بیٹھا تھا۔ دروازہ کھولا تو میں نے ایک نوجوان کو دیکھا جو ایک دست کش کے چھوٹے لباس میں تھا۔ اس نے اندر آکر اپنے پیچھے دروازہ بند کیا اور میری بیٹھنے کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے اشارے سے کہا کہ وہ کھڑے ہوتے ہوئے مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے۔

"وہ بابا جی ہوگا!" میں نے سوچا، چونک گیا، کیونکہ مجھ سے پہلے کے آدمی میں ایک چھوٹے لہڑی مہاسایا کی خصوصیات تھیں۔

اس نے میرے خیال کا جواب دیا۔ "ہاں بابا جی میں ہوں۔" وہ ہندی میں سریلی بات کرتا تھا۔ "ہمارے آسمانی باپ نے تمہاری دعا سن لی ہے۔ وہ مجھے حکم دیتا ہے کہ میں تمہیں بتاؤں: اپنے گرو کے حکم پر عمل کرو اور امریکہ جاؤ۔ خوف نہ کرو، تمہاری حفاظت کی جائے گی۔"

ایک متحرک توقف کے بعد بابا جی نے مجھے دوبارہ مخاطب کیا۔ "آپ وہ ہیں جنہیں میں نے کریا یوگا کا پیغام مغرب میں پھیلانے کے لیے منتخب کیا ہے۔ بہت پہلے میں آپ کے گرو یکتیشور سے کمبھا میلے میں ملا تھا ؛ میں نے ان سے کہا کہ پھر میں آپ کو تربیت کے لیے ان کے پاس بھیجوں گا۔"

میں بے آواز تھا، اس کی موجودگی میں عقیدت کے خوف سے دم گھٹ رہا تھا، اور اس کی باتیں سن کر دل کو چھو گیا اس کے اپنے ہونٹ کے اس نے میری رہنمائی سری یکتیشور تک کی۔ میں بے موت گرو کے سامنے سجدہ ریز ہوں۔ اس نے شفقت سے مجھے فرش سے اٹھا لیا۔ مجھے اپنی زندگی کے بارے میں بہت سی باتیں بتاتے ہوئے، اس نے مجھے کچھ ذاتی ہدایات دیں، اور چند خفیہ پیشین گوئیاں کیں۔

" کریا یوگا ، خدا کے ادراک کی سائنسی تکنیک،" اس نے آخر میں سنجیدگی کے ساتھ کہا، "بالآخر تمام زمینوں میں پھیلے گا، اور انسان کے لامحدود باپ کے ذاتی، ماورائی تصور کے ذریعے قوموں کو ہم آہنگ کرنے میں مدد کرے گا۔"

شاندار طاقت کی نگاہوں کے ساتھ، ماسٹر نے اپنے کائناتی شعور کی ایک جھلک سے مجھے برقی کر دیا۔ تھوڑی دیر میں وہ دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

’’میرے پیچھے آنے کی کوشش نہ کرو،‘‘ اس نے کہا۔ "تم ایسا نہیں کر سکو

گے۔" "پلیز بابا جی، مت جائیں!" میں بار بار روتا رہا۔ "مجھے اپنے ساتھ لے

چلو!" اس نے پیچھے مڑ کر جواب دیا، "ابھی نہیں، کسی اور وقت۔"

جذبات سے مغلوب ہو کر میں نے اس کی وارننگ کو نظر انداز کیا۔ جب میں نے اس کا پیچھا کرنے کی کوشش کی تو میں نے دریافت کیا کہ میرے پاؤں مضبوطی سے فرش پر جڑے ہوئے تھے۔ دروازے سے بابا جی نے ایک آخری پیار بھری نظر مجھ پر ڈالی۔ اس نے خیریت سے ہاتھ اٹھایا اور چلا گیا، میری نظریں تڑپتی ہوئی اس پر جم گئیں۔

چند منٹوں کے بعد میرے پاؤں آزاد ہو گئے۔ میں بیٹھ گیا اور ایک گہرے مراقبہ میں چلا گیا، نہ صرف میری دعا کا جواب دینے کے لیے بلکہ بابا جی سے ملاقات کے ذریعے مجھے برکت دینے کے لیے اللہ کا شکر ادا کیا۔ میرا پورا جسم قدیم، ہمیشہ جوانی کے مالک کے لمس سے مقدس معلوم ہوتا تھا۔ اسے دیکھنے کی میری

ب□ت دیر س□ خوا□ش تهی□

آج تک میں نے بابا جی سے اپنی ملاقات کا یہ قصہ کسی کو نہیں سنایا کہ طور پر اسے پکڑنا اپنے انسانی تجربات میں سب سے مقدس، میں نے اسے اپنے دل میں چھپا رکھا ہے۔ لیکن میرے ذہن میں خیال آیا کہ اس سوانح عمری کے قارئین شاید بابا جی کی حقیقت اور ان کی دنیاوی دلچسپیوں پر یقین کرنے کی طرف مائل ہوں گے اگر میں یہ بتاؤں کہ میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں نے جدید ہندوستان کے عظیم یوگی مسیح کی حقیقی تصویر کھینچنے میں ایک فنکار کی مدد کی ہے۔ یہ اس کتاب میں ظاہر ہوتا ہے.

دی شام کی میرا روانگی کے لیے دی متحدہ ریاستیں پایا میں میں سری یکتیشور کا مقدس موجودگی

"بھول جاؤ تم ہندو پیدا ہوئے تھے، اور امریکی مت بنو۔ ان دونوں میں سے بہترین فائدہ اٹھاؤ،" ماسٹر نے اپنے پرسکون انداز میں دانشمندی سے کہا۔ "اپنی سچی ذات بنیں، خدا کا بچہ۔ اپنی ذات میں اپنے تمام بھائیوں کی بہترین صفات تلاش کریں اور شامل کریں، جو زمین پر مختلف نسلوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔"

پھر اس نے مجھے برکت دی: "وہ تمام لوگ جو آپ کے پاس ایمان کے ساتھ، خدا کی تلاش میں آتے ہیں، ان کی مدد کی جائے گی۔ جیسے ہی آپ انہیں دیکھیں گے، آپ کی آنکھوں سے نکلنے والا روحانی دھار ان کے دماغوں میں داخل ہو جائے گا اور ان کی مادی عادات کو تبدیل کر دے گا، جس سے وہ خدا سے زیادہ باشعور ہو جائیں گے۔"

اس نے آگے کہا، "آپ کی مخلص روحوں کو راغب کرنے کے لیے بہت اچھا کام ہے۔ آپ جہاں کہیں بھی جائیں، یہاں تک کہ کسی بیابان میں، آپ کو دوست ملیں گے۔"

اس کی دونوں نعمتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا گیا ہے۔ میں اکیلا ہی امریکہ آیا، ایک بیابان میں بغیر کسی دوست کے، لیکن وہاں میں نے ہزاروں لوگوں کو وقت کی آزمائشی روح کی تعلیمات حاصل کرنے کے لیے تیار پایا۔

میں نے اگست 1920 میں ہندوستان چھوڑا، *The City of Sparta* پر ، جو پہلی جنگ عظیم کے اختتام کے بعد امریکہ کے لیے پہلی مسافر کشتی روانہ ہوئی تھی۔ میں اپنے پاسپورٹ کی فراہمی سے متعلق بہت سی "سرخ فیتہ" کی مشکلات کو ہٹانے کے بعد ہی راستہ بک کروا سکا تھا۔

دو ماہ کے سفر کے دوران ایک ساتھی مسافر کو پتہ چلا کہ میں بوسٹن کانگریس میں ہندوستانی مندوب ہوں۔

"سوامی یوگنند،" اس نے کہا، بہت سے عجیب و غریب تلفظوں میں سے پہلا جس کے ذریعے میں نے بعد میں اپنا نام امریکیوں کی طرف سے بولا تھا، "براہ کرم مسافروں کو اگلا لیکچر دیں جمعرات کی رات۔ میرے خیال میں 'زندگی کی جنگ اور اس سے کیسے لڑنا ہے' پر گفتگو سے ہم سب کو فائدہ ہوگا۔"

کاش! مجھے اپنی زندگی کی جنگ لڑنی تھی، میں نے بدھ کو دریافت کیا۔ اپنے خیالات کو انگریزی میں ایک لیکچر میں ترتیب دینے کی شدت سے کوشش کرتے ہوئے، میں نے آخر کار تمام تیاریاں ترک کر دیں۔ میرے خیالات، ایک جنگلی بچے کی طرح جو کاٹھی پر نظریں جمائے ہوئے ہے، انگریزی گرامر کے قوانین کے ساتھ کسی قسم کے تعاون سے انکار کر دیا۔ ماسٹر کی ماضی کی یقین دہانیوں پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے، تاہم، میں جمعرات کو اپنے سامعین کے سامنے سٹیمر کے سیلون میں حاضر ہوا۔ میرے ہونٹوں پر کوئی فصاحت نہیں نکلی۔ میں بے آواز ہو کر مجلس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ دس منٹ تک جاری رہنے والے برداشت کے مقابلے کے بعد سامعین کو میری پریشانی کا احساس ہوا اور وہ ہنسنے



میں امریکہ میں اپنی ایک کلاس سے پہلے ڈائس پر کھڑا ہوں۔ ایک ہزار یوگا طلباء کی یہ کلاس واشنگٹن ڈی سی میں منعقد ہوئی۔

اس وقت صورتحال میرے لیے مضحکہ خیز نہیں تھی۔ میں نے غصے سے آقا کو خاموش دعا بھیجی۔

"آپ کر سکتے ہیں ! بولو!" اس کی آواز فوراً میرے ہوش میں آئی۔

میرے خیالات یک دم انگریزی زبان کے ساتھ دوستانہ تعلقات میں پڑ گئے۔ پینتالیس منٹ بعد بھی سامعین متوجہ تھے۔ اس گفتگو نے مجھے بعد میں امریکہ میں مختلف گروپوں کے سامنے لیکچر دینے کے لیے کئی دعوتیں حاصل کیں۔

مجھے اس کے بعد کبھی کوئی لفظ یاد نہیں رہا جو میں نے بولا تھا۔ محتاط استفسار سے میں نے متعدد مسافروں سے سیکھا: "آپ نے ہلچل اور درست انگریزی میں ایک متاثر کن لیکچر دیا۔" اس خوش کن خبر پر میں نے عاجزی کے ساتھ اپنے گرو کا ان کی بروقت مدد کے لیے شکریہ ادا کیا، ایک بار پھر احساس ہوا کہ وہ میرے ساتھ، وقت اور جگہ کی تمام رکاوٹوں کو ختم کرنا۔

ایک بار تھوڑی دیر میں، بقیہ سمندری سفر کے دوران، میں نے بوسٹن کانگریس میں انگلش لیکچر کے آنے والے امتحان کے بارے میں کچھ خوفناک جھٹکوں کا تجربہ کیا۔

"خداوند،" میں نے دعا کی، "براہ کرم میرا الہام آپ ہی بنیں، اور سامعین کے قہقہوں کے بم نہ بنیں !"

سٹی آف سپارٹا بوسٹن کے قریب ڈوب گیا۔ چھ اکتوبر کو میں نے خطاب کیا۔ امریکہ میں میری پہلی تقریر کے ساتھ کانگریس نے اسے اچھی طرح سے پذیرائی ملی۔ میں نے سکون کی سانس لی۔ امریکن یونٹیرین ایسوسی ایشن کے عظیم سیکرٹری نے ایک شائع شدہ اکاؤنٹ 4-37 میں درج ذیل تبصرہ لکھا کانگریس کی کارروائی:

"سوامی یوگنند، ہندوستان کے رانچی کے برہمچاریہ آشرم کے مندوب، کانگریس کے لیے اپنی ایسوسی ایشن کی مبارکباد لے کر آئے۔ روانی سے انگریزی میں اور زبردستی ڈلیوری میں انھوں نے 'دی سائنس آف ریلیجن' پر ایک فلسفیانہ کردار کا خطاب دیا، جسے وسیع پیمانے پر تقسیم کرنے کے لیے پمفلٹ کی شکل میں چھاپا گیا ہے۔ مذہب، یہ ایک ہے، ہم ایک ہی ہیں۔

مخصوص رسم و رواج اور عقائد کو ممکنہ طور پر ہمہ گیر نہیں بنا سکتے، لیکن مذہب میں مشترکہ عنصر کو عالمگیر بنایا جا سکتا ہے، اور ہم سب سے یکساں طور پر اس کی پیروی اور اطاعت کے لیے کہہ سکتے ہیں"

والد کے فراخدلانہ چیک کی وجہ سے، میں کانگریس ختم ہونے کے بعد امریکہ میں رہنے کے قابل ہو گیا۔ بوسٹن میں عاجزانہ حالات میں چار خوشگوار سال گزارے۔ میں نے عوامی لیکچر دیے، کلاسیں پڑھائیں، اور نظموں کی ایک کتاب لکھی، سونگ آف دی سول ، جس کا دیباچہ ڈاکٹر فریڈرک بی رابنسن، کالج آف دی سٹی آف نیویارک کے صدر تھے۔ [5-37]

1924 کے موسم گرما میں ایک بین البراعظمی دورے کا آغاز کرتے ہوئے، میں نے اہم شہروں میں ہزاروں لوگوں کے سامنے بات کی، اور اپنے مغربی سفر کا اختتام خوبصورت الاسکا شمال میں چھٹیوں کے ساتھ کیا۔

بڑے دل والے طلباء کی مدد سے 1925 کے آخر تک میں نے لاس اینجلس میں ماؤنٹ واشنگٹن اسٹیٹس پر ایک امریکی صدر دفتر قائم کر لیا تھا۔ وہ عمارت ہے جسے میں نے برسوں پہلے کشمیر میں اپنے خواب میں دیکھا تھا۔ میں نے شری یکتیشور کو ان دور دراز امریکی سرگرمیوں کی تصویریں بھیجنے میں جلدی کی۔ اس نے بنگالی میں ایک پوسٹ کارڈ کے ساتھ جواب دیا، جس کا میں یہاں ترجمہ کر رہا ہوں:

گیارہویں اگست، 1926

بچے کی میرا دل اے یوگنند!

آپ کے سکول اور طلباء کی تصاویر دیکھ کر میری زندگی میں جو خوشی آتی ہے میں بیان نہیں کر سکتا الفاظ میں مختلف شہروں کے آپ کے یوگا طلباء کو دیکھ کر خوشی سے پگھل رہا ہوں۔ منتر اثبات، شفا بخش کمپن، اور الہی شفا بخش دعاؤں میں آپ کے طریقوں کو دیکھ کر، میں اپنے دل سے آپ کا شکریہ ادا کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ گیٹ، اوپر کی طرف مڑتا ہوا پہاڑی راستہ، اور خوبصورت منظر دیکھ کر ماؤنٹ واشنگٹن اسٹیٹس کے نیچے پھیلے ہوئے، میں یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی خواہش رکھتا ہوں۔

یہاں سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے۔ خدا کے فضل سے، آپ ہمیشہ خوش رہیں۔ سری

یوکتیشور گری

سال گزرتے گئے۔ میں نے اپنی نئی سرزمین کے ہر حصے میں لیکچر دیا، اور سینکڑوں کلبوں، کالجوں، گرجا گھروں اور ہر فرقے کے گروپوں سے خطاب کیا۔ دسیوں ہزار امریکیوں نے یوگا شروع کیا۔ ان سب کے لیے میں نے 1929 میں دعائیہ خیالات کی ایک نئی کتاب وقف کی تھی ۔ *Eternity* , Amelita Galli-Curci کے دیباچے کے ساتھ۔ [6-37] میں یہاں کتاب سے ایک نظم پیش کرتا ہوں جس کا عنوان تھا "خدا! خدا! خدا!"، جو ایک رات میں لیکچر کے پلیٹ فارم پر کھڑا تھا:

سے دی گہرائی کی نیند
جب میں بیداری کی سرپل سیڑھی پر چڑھتا ہوں، میں نے سرگوشی
کی:
خدارا! خدارا! خدارا!

تو کھانا ہے، اور جب میں تجھ سے جدائی کا روزہ افطار کرتا
ہوں۔
میں ذائقہ تم، اور ذہنی طور پر کہنا:

خدارا! خدارا! خدارا!
میں جہاں بھی جاتا ہوں، میرے ذہن کی روشنی ہمیشہ تجھ پر گھومتی
رہتی ہے۔
اور میں دی جنگ دن کی سرگرمی
میری خاموش جنگ کی پکار ہمیشہ ہے: خدا! خدارا! خدارا!
جب آزمائشوں کے تیز طوفان چیخیں، اور جب فکریں مجھ پر
چیخیں،
میں ڈوب ان کا شور مچانا، زور سے نعرے لگانا:
خدارا! خدارا!
جب میرا ذہن یادوں کے دھاگوں سے
خواب بُنتا ہے
پھر پر کے جادو کپڑا میں تلاش کریں ابھرا ہوا:
خدارا! خدارا!
ہر رات، میں وقت کی سب سے گہرا سونا
میرے امن کے خواب اور کالیں، خوشی! خوشی! اور
میری خوشی ہمیشہ گاتے ہوئے آتی ہے:
خدارا! خدارا!
جاگتے ہوئے، کھانے میں، کام کرنے میں، خواب دیکھنے میں، سوتے
ہوئے، خدمت کرنے میں، مراقبہ میں، جاپ کرنے میں، الہی محبت
کرنے میں، میری روح مسلسل گنگناتی ہے، کسی نے سنا نہیں:
خدارا! خدارا!

کبھی کبھی - عام طور پر مہینے کے پہلے دن جب ماؤنٹ واشنگٹن اور دوسرے سیلف ریئلائزیشن فیلوشپ مراکز کی دیکھ بھال کے لئے بل آتے ہیں! - میں ہندوستان کے سادے امن کے بارے میں سوچتا تھا۔ لیکن روزانہ میں نے مغرب اور مشرق کے درمیان وسیع تر تفہیم کو دیکھا۔ میری روح خوش ہو گئی.

میں نے امریکہ کے عظیم دل کو ایما لازارس کی حیرت انگیز خطوط میں ظاہر کیا ہے، جو مجسمہ آزادی، "جلاوطنوں کی ماں" کی بنیاد پر کھدی ہوئی ہے:

سے اس کا بیکن ہینڈ
دنیا بھر میں خوش آمدید چمکتا ہے؛ اس کی ہلکی ہلکی آنکھیں ہوائی
پلوں والی بندرگاہ کو حکم دیتی ہیں جو جڑواں شہروں کو فریم کرتی
ہے۔
"رکھیں، قدیم زمینیں، اپنی منزلہ شان!" وہ خاموش ہونٹوں سے روتی ہے۔
"مجھے اپنے تھکے ہوئے، اپنے غریبوں کو، اپنی لپٹی ہوئی عوام کو آزاد سانس
لینے کی تڑپ دے،
تیرے ڈھلتے ساحل کا منحوس انکارے ان بے گھر لوگوں کو میرے پاس
بھیج دو، میں سنہری دروازے کے پاس اپنا چراغ اٹھاتا ہوں

37-1 : بہت سے کی وہ چہرے میں ہے جب سے دیکھا میں دی مغرب، اور فوری طور پر پہچانا..

37-2 : سوامی پریمانند، اب دی رہنما کی دی خود شناسی چرچ کی تمام مذاہب میں واشنگٹن، ڈی سی، تھا ایک رانچی کے اسکول کے طلباء میں سے جب میں وہاں سے امریکہ چلا گیا تھا۔ (اس وقت وہ برہمچاری جوٹن تھے۔)

37-3 : سری یکتیشور اور میں عام طور پر بات چیت کی میں بنگالی

37-4 : نیا زیارتیں کی دی روح (بوسٹن: بیکن دبائیں، 1921)۔

37-5 : ڈاکٹر اور محترمہ رابنسن دورہ کیا انڈیا میں 1939، اور تھے عزت دی مہمان پر دی رانچی اسکول

37-6 : ممہ Galli-Curci اور اس کا شوہر، ہومر سیموئلز، دی پیانوادک ہے رہا کریا یوگا طلباء کے لیے بیس سال دی متاثر کن کہانی کی دی مشہور پرائما ڈونا سال کی موسیقی ہے رہا حال ہی میں شائع (*Galli-Curci's* زندگی کی گانا ، بذریعہ CE LeMassena، Paebar Co.، New York، 1945)۔

باب: 38

لوتھر بربینک -- اے سینٹ درمیان دی گلاب

"سائنسی علم کے علاوہ پودوں کی بہتر افزائش کا راز محبت ہے۔" لوتھر بربینک نے یہ حکمت اس وقت کہی جب میں اس کے سانتا روزا باغ میں اس کے ساتھ چل رہا تھا۔ ہم خوردنی کیکٹی کے ایک بستر کے قریب رک گئے۔

"جب میں 'ریڑھ کے بغیر' کیکٹی بنانے کے لیے تجربات کر رہا تھا،" اس نے جاری رکھا، "میں اکثر ان سے بات کرتا تھا۔ محبت کی ایک کمپن پیدا کرنے کے لئے پودوں. 'تمہیں ڈرنے کی کوئی بات نہیں،' میں ان سے کہوں گا۔ 'تم نہیں کرتے آپ کے دفاعی کانٹوں کی ضرورت ہے. میں تمہاری حفاظت کروں گا۔' رفتہ رفتہ ریگستان کا کارآمد پودا سامنے آیا کانٹے کے بغیر قسم۔"

میں اس معجزے پر مسحور ہو گیا۔ "براہ کرم، پیارے لوتھر، مجھے ماؤنٹ واشنگٹن میں اپنے باغ میں لگانے کے لیے تھوڑے کے چند پتے دیں۔"

اے کام کرنے والا کھڑا قریب سے شروع کیا کو پٹی بند کچھ پتے بربینک روکا اسے۔

"میں خود انہیں سوامی کے لیے چنوں گا۔" اس نے مجھے تین پتے دیئے، جو بعد میں میں نے لگائے، خوشی کے ساتھ کہ وہ بڑی جائیداد میں بڑھ گئے۔

عظیم باغبانی نے مجھے بتایا کہ اس کی پہلی قابل ذکر فتح بڑے آلو تھی، جسے اب اس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ باصلاحیت کی ناقابل تسخیریت کے ساتھ، وہ سینکڑوں کے ساتھ دنیا کو پیش کرنے کے لئے چلا گیا

فطرت میں بہتری کو عبور کیا - ٹماٹر، مکئی، اسکواش، چیری، بیر، نیکٹیرین، بیر، پاپی، للی، گلاب کی نئی بربینک اقسام۔

میں نے اپنا کیمرہ فوکس کیا جب لوتھر مجھے اخروٹ کے مشہور درخت کے سامنے لے گیا جس کے ذریعے اس نے ثابت کیا تھا کہ قدرتی ارتقاء کو دوربین کے ذریعے جلدی کیا جا سکتا ہے۔

"صرف سولہ سالوں میں،" انہوں نے کہا، "یہ اخروٹ کا درخت بہت زیادہ گری دار میوے کی پیداوار کی اس حالت تک پہنچ گیا جس میں ایک غیر امدادی فطرت اس درخت کو اس وقت دوگنا لے آئی ہوگی۔"



لوتھر بربینک، محبوب دوست، پوز کے ساتھ میں میں اس کا سانتا روزا باغ

بربینک کا تھوڑا اپنایا بیٹی آیا romping کے ساتھ اس کا کتا میں دی باغ

"وہ میرا انسانی پودا ہے۔" لوتھر نے پیار سے اس کی طرف اشارہ کیا۔ "میں اب انسانیت کو ایک وسیع پودے کے طور پر دیکھتا ہوں، جس کو اپنی اعلیٰ ترین تکمیل کے لیے صرف محبت، عظیم باہر کی قدرتی نعمتوں، اور ذہین عبور اور انتخاب کی ضرورت ہے۔ میں نے اپنی زندگی کے دوران پودوں کے ارتقاء میں ایسی حیرت انگیز پیش رفت دیکھی ہے کہ میں ایک صحت مند، خوش گوار دنیا کے لیے پرامید ہوں جیسے ہی اس کے بچوں کو سادہ اور معقول زندگی گزارنے والے فطرت کے اصولوں کی تعلیم دی جائے گی۔"

"لوتھر، آپ میرے رانچی کے اسکول میں، اس کی آؤٹ ڈور کلاسز، اور خوشی اور سادگی کے ماحول کے ساتھ خوش ہوں گے۔"

میرے الفاظ بربینک کے دل سے بچوں کی تعلیم کے قریب ترین راگ کو چھو گئے۔ اس نے مجھ سے سوالات کیے، اس کی گہری، پرسکون آنکھوں سے دلچسپی چمک رہی تھی۔

"سوامی جی،" اس نے آخر میں کہا، "آپ جیسے اسکول ہی مستقبل کے ہزار سال کی واحد امید ہیں۔ میں اپنے زمانے کے تعلیمی نظام کے خلاف بغاوت کر رہا ہوں، فطرت سے منقطع اور سب کا گلا گھونٹ

انفرادیت میں ہوں کے ساتھ آپ دل اور روح میں آپ کا عملی نظریات کی تعلیم."

جب میں شریف بابا سے رخصت لے رہا تھا تو اس نے ایک چھوٹی سی جلد کا آٹوگراف دیا اور مجھے پیش کیا۔ 38- 1 "یہاں ہے میرا کتاب پر دی تربیت کی دی انسان پودا ، 2-38 وہ کہا. "نیا اقسام کی تربیت کی ضرورت ہے - بے خوف تجربات، بعض اوقات انتہائی جرات مندانہ آزمائشیں سامنے لانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ پھلوں اور پھولوں میں بہترین۔ اسی طرح بچوں کے لیے تعلیمی اختراعات کو مزید بے شمار، زیادہ بہادر ہونا چاہیے۔"

میں نے اس رات ان کی چھوٹی کتاب بڑی دلچسپی سے پڑھی۔ اس کی آنکھ دوڑ کے شاندار مستقبل کا تصور کرتی ہے، اس نے لکھا: "اس دنیا کی سب سے ضدی جاندار چیز، جس سے ہٹنا سب سے مشکل ہے، ایک پودا ہے۔ ایک بار طے شدہ میں یقینی عادات یاد رکھیں کہ یہ پلانٹ ہے محفوظ اس کا انفرادیت تمام
عمر کے ذریعے؛ شاید یہ وہ چیز ہے جو خود چٹانوں میں زمانے کے کئی سالوں سے پیچھے کی طرف دیکھی جا سکتی ہے، ان تمام وسیع ادوار میں کبھی بھی کسی حد تک مختلف نہیں ہوئی۔ تم کرو فرض کریں کہ ان تمام عمروں کی تکرار کے بعد، پودا کسی وصیت کا مالک نہیں بنتا، اگر آپ اسے بے مثال استقامت کا نام دینے کا انتخاب کرتے ہیں؟ درحقیقت، بعض ہتھیلیوں کی طرح ایسے پودے ہیں، جو اتنے مستقل ہیں کہ کوئی انسانی طاقت انہیں ابھی تک تبدیل نہیں کر سکی ہے۔ انسان کی مرضی پودے کی مرضی کے سوا ایک کمزور چیز ہے۔ لیکن دیکھیں کہ اس پودے کی عمر بھر کی ضد کو کیسے توڑا جاتا ہے صرف اس کے ساتھ ایک نئی زندگی ملا کر، کراس کر کے، اپنی زندگی میں ایک مکمل اور طاقتور تبدیلی۔ پھر جب دی توڑنا آتا ہے ٹھیک کریں یہ کی طرف سے یہ نسلیں کی مریض نگرانی اور انتخاب، اور نیا پودا اپنے نئے راستے پر نکلتا ہے کہ دوبارہ کبھی پرانی طرف نہیں لوٹے گا، اس کی مضبوطی ٹوٹ جائے گی اور آخرکار بدل جائے گی۔

"جب بات بچے کی فطرت جیسی حساس اور لچکدار چیز کی ہو تو مسئلہ بہت آسان ہو جاتا ہے۔"

مقناطیسی طور پر اس عظیم امریکی کی طرف متوجہ ہوا، میں نے بار بار اس سے ملاقات کی۔ ایک صبح میں ڈاکیا کے طور پر اسی وقت پہنچا، جس نے بربینک کے مطالعہ میں تقریباً ایک ہزار خطوط جمع کیے تھے۔
باغبان لکھا اسے سے تمام حصے کی دی دنیا

"سوامی جی، آپ کی موجودگی صرف ایک بہانہ ہے مجھے باغ میں جانے کی ضرورت ہے،" لوتھر نے خوشی سے کہا۔ اس نے ایک بڑی میز کی دراز کھولی جس میں سیکڑوں سفری فولڈر تھے۔

"دیکھو،" اس نے کہا، "میں اپنا سفر اس طرح کرتا ہوں۔ اپنے پودوں اور خط و کتابت سے بندھے ہوئے، میں ان تصویروں کو دیکھ کر اب اور پھر ایک نظر سے غیر ملکی زمینوں کی خواہش پوری کرتا ہوں۔"

میری گاڑی اس کے گیٹ کے سامنے کھڑی تھی۔ لوتھر اور میں چھوٹے شہر کی سڑکوں پر گاڑی چلاتے تھے، اس کے باغات اس کی اپنی اقسام کے سانتا روزا، پیچ بلو اور بربینک گلابوں سے روشن تھے۔

"میرے دوست ہنری فورڈ اور میں دونوں تناسخ کے قدیم نظریے پر یقین رکھتے ہیں،" لوتھر نے مجھے بتایا۔ "یہ زندگی کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے جو بصورت دیگر ناقابل بیان ہیں۔ یادداشت سچائی کا امتحان نہیں ہے؛ صرف اس وجہ سے کہ انسان اپنی پچھلی زندگیوں کو یاد کرنے میں ناکام رہتا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ اس کے پاس کبھی نہیں تھا۔ اس کی رحم کی زندگی اور بچپن کے بارے میں بھی یادداشت خالی ہے؛ لیکن وہ شاید ان سے گزر گیا!" اس نے قہقہہ لگایا۔

عظیم سائنسدان نے میرے پہلے دوروں میں سے ایک کے دوران کریا کی شروعات کی تھی۔ انہوں نے کہا،
"میں اس تکنیک کو عقیدت سے استعمال کرتا ہوں، سوامی جی،" انہوں نے کہا۔ مختلف کے بارے میں مجھ
سے بہت سوچے سمجھے سوالات کے بعد

پہلوؤں کی یوگا لوتھر تبصرہ کیا آہستہ:

"مشرق کے پاس درحقیقت علم کا بے پناہ ذخیرہ ہے جسے مغرب نے شاید ہی تلاش کرنا شروع کیا ہو۔"

فطرت کے ساتھ گہرا تعلق، جس نے اس کے لیے اس کے بہت سے غیرت مند رازوں سے پردہ اٹھایا، بربینک کو بے حد روحانی احترام عطا کیا تھا۔

"کبھی کبھی میں لامحدود طاقت کے بہت قریب محسوس کرتا ہوں،" اس نے شرماتے ہوئے کہا۔ اس کا حساس، خوبصورتی سے ماڈل والا چہرہ اس کی یادوں سے روشن تھا۔ "پھر میں اپنے آس پاس کے بیمار لوگوں کے ساتھ ساتھ بہت سے بیمار پودوں کو بھی ٹھیک کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔"

اس نے مجھے اپنی ماں کے بارے میں بتایا جو ایک مخلص مسیحی ہے۔ "اس کی موت کے بعد کئی بار،" لوتھر نے کہا، "مجھے اس کے رویا میں ظاہر ہونے سے برکت ملی ہے؛ اس نے مجھ سے بات کی ہے۔"

ہم چلایا واپس ہچکچاتے ہوئے کی طرف اس کا گھر اور وہ انتظار ہزار خطوط

"لوتھر،" میں نے ریمارکس دیے، "اگلے مہینے میں مشرق اور مغرب کی سچائی پیش کرنے کے لیے ایک رسالہ شروع کر رہا ہوں۔ براہِ کرم جریدے کے لیے اچھے نام کا فیصلہ کرنے میں میری مدد کریں۔"

ہم نے تھوڑی دیر تک عنوانات پر تبادلہ خیال کیا، اور آخر کار مشرق-مغرب پر اتفاق ہو گیا ۔ اس کے مطالعہ میں دوبارہ داخل ہونے کے بعد، بربینک نے مجھے ایک مضمون دیا جو اس نے "سائنس اور تہذیب" پر لکھا تھا۔

"یہ مرضی جاؤ میں دی پہلا مسئلہ کی مشرق-مغرب " میں کہا شکرگزار

جیسے جیسے ہماری دوستی گہری ہوتی گئی، میں نے بربینک کو اپنا "امریکی سینٹ" کہا۔ "دیکھو ایک آدمی،" میں نے کہا، "جس میں کوئی فریب نہیں ہے!" اس کا دل بے حد گہرا، عاجزی، صبر، قربانی سے آشنا تھا۔ گلاب کے پھولوں کے درمیان اس کا چھوٹا سا گھر انتہائی سادہ تھا۔ وہ عیش و عشرت کی فضولیت کو جانتا تھا، چند مالوں کی خوشی کو۔ اس نے اپنی سائنسی شہرت کو جس شائستگی کے ساتھ پہنایا اس نے مجھے بار بار ان درختوں کی یاد دلائی جو پھلوں کے پکنے کے بوجھ سے جھک جاتے ہیں۔ یہ ہے وہ بنجر درخت جو خالی گھمنڈ میں اپنا سر اونچا کرتا ہے۔

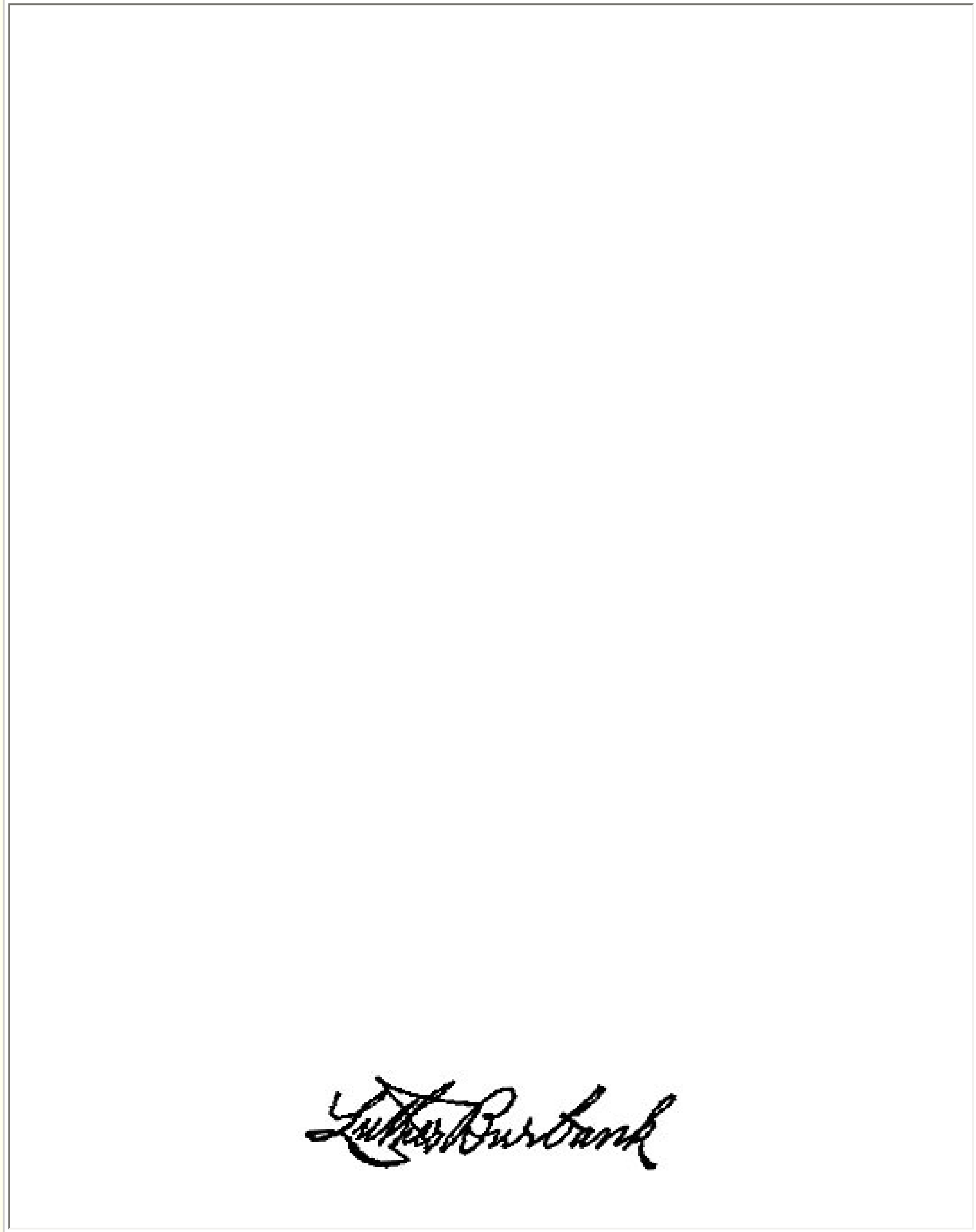
میں نیویارک میں تھا جب 1926 میں میرے عزیز دوست کا انتقال ہو گیا۔ روتے ہوئے میں نے سوچا، "اوہ، میں اس کی ایک اور جھلک دیکھنے کے لیے یہاں سے سانتا روزا تک خوشی سے چلوں گا!" سیکرٹریوں اور مہمانوں سے دور رہ کر میں نے اگلے چوبیس گھنٹے تنہائی میں گزارے۔

اگلے دن میں نے لوتھر کی ایک بڑی تصویر کے گرد ویدک یادگاری رسم ادا کی۔ میرے امریکی طلباء کے ایک گروپ نے، ہندو رسمی لباس میں ملبوس، قدیم بھجن کا نعرہ لگایا کیونکہ پھولوں، پانی، اور جسمانی عناصر کی آگ کی علامتوں اور لامحدود ماخذ میں ان کی رہائی کی پیشکش کی گئی تھی۔

اگرچہ بربینک کی شکل سانتا روزا میں لبنان کے دیودار کے نیچے ہے جسے اس نے برسوں پہلے اپنے باغ میں لگایا تھا، لیکن اس کی روح میرے لیے راستے کے کنارے کھلنے والے ہر چوڑی آنکھوں والے پھول میں محفوظ ہے۔ فطرت کی کشادہ روح میں کچھ وقت کے لیے پیچھے ہٹنا، کیا لوتھر اپنی ہواؤں میں سرگوشی نہیں کر رہا، اپنی صبح کو چل رہا ہے؟

اس کا نام اب عام بول چال کے ورثے میں شامل ہو چکا ہے۔ "بربینک" کو ایک عبوری فعل کے طور پر درج کرتے ہوئے، Webster's New International Dictionary اس کی وضاحت کرتی ہے: "To cross or graft (ایک پودا)۔ لہذا، علامتی طور پر، اچھی خصوصیات کو منتخب کرکے اور برے کو مسترد کرکے، یا اچھی خصوصیات کو شامل کرکے (کسی بھی چیز کو، ایک عمل یا ادارے کے طور پر) بہتر بنانا۔"

"پیارے بربینک،" میں تعریف پڑھ کر پکارا، "آپ کا نام اب نیکی کا مترادف ہے!"



38-1 : بربینک بھی دیا میں ایک آٹوگراف تصویر کی خود میں خزانہ یہ یہاں تک کہ کے طور پر a ہندو سوداگر ایک بار قیمتی لنکن کی تصویر ہندو، جو خانہ جنگی کے سالوں میں امریکہ میں تھا، نے لنکن کے لیے ایسی تعریف کا تصور کیا۔

کہ وہ اس وقت تک ہندوستان واپس آنے کو تیار نہیں تھا جب تک کہ اسے عظیم آزاد کرنے والے کی تصویر نہ مل جائے۔ خود کو لگام لگانا پر لنکن کا دہلیز، دی سوداگر انکار کر دیا کو چھوڑ دو تک دی حیران صدر اجازت دی اسے کو نیویارک کے مشہور فنکار ڈینیل ہنٹنگٹن کی خدمات حاصل کریں۔ جب تصویر مکمل ہو گئی تو ہندو اسے فتح کے ساتھ کلکتے لے گیا۔

38-2 : نیا یارک: صدی کمپنی، 1922.

باب: 39

تھریس نیومن، دی کیتھولک داغدار

"ہندوستان واپس آؤ۔ میں نے پندرہ سال تک صبر سے تمہارا انتظار کیا ہے۔ جلد ہی میں جسم سے تیر کر چمکتے گھر کی طرف جاؤں گا۔ یوگنند، آؤ!"

جب میں اپنے ماؤنٹ واشنگٹن ہیڈکوارٹر میں مراقبے میں بیٹھا تو سری یکتیشور کی آواز میرے اندرونی کان میں چونکا دینے والی گونج رہی تھی۔ پلک جھپکتے میں دس ہزار میل کا فاصلہ طے کرتے ہوئے اس کا پیغام بجلی کی چمک کی طرح میرے وجود میں داخل ہو گیا۔

پندرہ سال! ہاں، میں نے محسوس کیا، اب یہ 1935 ہے؛ میں نے امریکہ میں اپنے گرو کی تعلیمات کو پھیلانے میں پندرہ سال گزارے ہیں۔ اب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔

اُس دوپہر میں نے ایک آنے والے شاگرد کو اپنا تجربہ سنایا۔ کریا یوگا کے تحت اس کی روحانی ترقی اس قدر قابل ذکر تھی کہ میں اکثر اسے "سنت" کہتا تھا، بابا جی کی اس پیشین گوئی کو یاد کرتے ہوئے کہ امریکہ بھی قدیم یوگک راستے کے ذریعے الہی ادراک کے مرد اور خواتین پیدا کرے گا۔

یہ شاگرد اور a نمبر کی دوسرے فراخدلی سے اصرار کیا پر بنانا a عطیہ کے لیے میرا سفر کرتا ہے۔ اس طرح مالی مسئلہ حل ہو گیا، میں نے یورپ کے راستے ہندوستان جانے کا انتظام کیا۔ ماؤنٹ واشنگٹن میں تیاریوں کے مصروف ہفتوں! مارچ، 1935 میں میں نے ریاست کیلیفورنیا کے قوانین کے تحت ایک غیر منافع بخش کارپوریشن کے طور پر چارٹرڈ سیلف ریئلائزیشن فیلوشپ حاصل کی۔ اس تعلیمی ادارے کو تمام عوامی عطیات کے ساتھ ساتھ میری کتابوں، میگزین، تحریری کورسز، کلاس ٹیوشن، اور آمدنی کے دیگر ذرائع کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی۔

"میں کروں گا ہونا واپس" میں بتایا میرا طلباء "کبھی نہیں کروں گا میں بھول جاؤ امریکہ۔"

لاس اینجلس میں مجھے پیارے دوستوں کی طرف سے دی گئی الوداعی ضیافت میں، میں نے ان کے چہروں کی طرف لمبا دیکھا اور شکر گزاری سے سوچا، "خداوند، جو آپ کو واحد دینے والے کے طور پر یاد کرے گا، وہ کبھی بھی مٹھاس کی کمی نہیں کرے گا۔"

کی دوستی درمیان بشر"

میں نیویارک سے 9 جون 1935 کو روانہ ہوا 1-39 یوروپا میں دو طالب علم میرے ساتھ تھے: میرے سیکرٹری، مسٹر سی. رچرڈ رائٹ، اور سنسناٹی کی ایک بزرگ خاتون، مس ایٹی بلیچ۔ ہم نے سمندری امن کے دنوں کا لطف اٹھایا، جو پچھلے جلدی والے ہفتوں کے مقابلے میں خوش آئند تھے۔ ہماری فرصت کی مدت مختصر تھی؛ جدید کشتیوں کی رفتار میں کچھ افسوسناک خصوصیات ہیں!

جستجو کرنے والے سیاحوں کے کسی دوسرے گروپ کی طرح، ہم نے لندن کے بہت بڑے اور قدیم شہر کے ارد گرد چہل قدمی کی۔ اگلے دن مجھے کیکسٹن ہال میں ایک بڑے اجلاس سے خطاب کے لیے مدعو کیا گیا، جس میں میرا تعارف لندن کے سامعین سے سر فرانسس ینگ ہزبینڈ نے کرایا۔ ہماری پارٹی نے اسکاٹ لینڈ میں سر ہیری لاڈر کے مہمانوں کے طور پر ان کی اسٹیٹ میں ایک خوشگوار دن گزارا۔ ہم نے جلد ہی انگلش چینل کو عبور کیا۔ براعظم، کیونکہ میں باویریا کی خصوصی یاترا کرنا چاہتا تھا۔ یہ میرا واحد ہوگا۔ موقع، میں نے محسوس کیا، عظیم کیتھولک صوفی، تھیریس نیومن آف کونرسروتھ سے ملنے کا۔

برسوں پہلے میں نے تھیریس کا ایک حیرت انگیز اکاؤنٹ پڑھا تھا۔ مضمون میں دی گئی معلومات حسب ذیل تھیں۔

(1) تھریس، 1898 میں پیدا ہوئی، بیس سال کی عمر میں ایک حادثے میں زخمی ہو گئی تھی۔ وہ اندھی اور مفلوج ہو گئی۔

(2) اس نے 1923 میں سینٹ ٹریسا، "دی لٹل فلاور" کی دعاؤں کے ذریعے معجزانہ طور پر اپنی بینائی دوبارہ حاصل کی۔ بعد ازاں تھیریز نیومن کے اعضاء فوری طور پر ٹھیک ہو گئے۔

(3) 1923 کے بعد سے، تھیریس نے کھانے پینے سے مکمل طور پر پرہیز کیا ہے، سوائے ایک چھوٹے سے مقدس ویفر کو روزانہ نگلنے کے۔

(4) 1926 میں تھریس کے سر، چھاتی، ہاتھوں اور پیروں پر مسیح کے بدنما داغ یا مقدس زخم نمودار ہوئے۔ اس کے بعد ہر ہفتے کے جمعے کو، وہ مسیح کے جذبے سے گزری ہے، اپنے جسم میں اس کی تمام تاریخی اذیتیں جھیل رہی ہیں۔

(5) عام طور پر اپنے گاؤں کی صرف سادہ جرمن زبان کو جانتے ہوئے، تھیریس اپنے جمعہ کے دوران میں ایسے جملے کہتی ہیں جن کی شناخت علماء نے قدیم آرامی کے طور پر کی ہے۔ اس کی نظر میں مناسب وقت پر، وہ عبرانی یا یونانی بولتی ہے۔

(6) کلیسیائی اجازت، تھریس کی طرف سے ہے کئی اوقات رہا کے تحت بند سائنسی مشاہدے ڈاکٹر فرٹز گرلک، ایک پروٹسٹنٹ جرمن اخبار کے ایڈیٹر، "کیتھولک دھوکہ دہی کو بے نقاب کرنے" کے لیے کونرسروتھ گئے، لیکن اپنی سوانح حیات لکھ کر احترام سے ختم ہوئے۔ 2-39

ہمیشہ کی طرح، خواہ مشرق ہو یا مغرب، میں ایک ولی سے ملنے کے لیے بے چین تھا۔ 16 جولائی کو ہماری چھوٹی پارٹی میں داخل ہونے پر مجھے خوشی ہوئی۔ باویرین کسانوں نے ہماری فورڈ آٹوموبائل (امریکہ سے ہمارے ساتھ لائی گئی) اور اس کے مختلف گروپ میں بھرپور دلچسپی کا مظاہرہ کیا - ایک امریکی نوجوان، ایک بوڑھی خاتون، اور زیتون کی رنگت والا اورینٹل جس کے لمبے بال اپنے کوٹ کے کالر کے نیچے رکھے ہوئے تھے۔

Therese's تھوڑا کاٹیج صاف اور صاف، کے ساتھ geraniums کھلنا کی طرف سے a قدیم ٹھیک ہے تھا افسوس!

خاموشی سے بند. پڑوسی، اور یہاں تک کے گاؤں کا ڈاکیہ جو وہاں سے گزرا، ہمیں کوئی اطلاع نہ دے سکے۔ بارش برسنے لگی۔ میرے ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ ہم چلے جائیں۔

"نہیں" میں کہا ضد سے "میں مرضی رہنا یہاں تک میں تلاش کریں کچھ اشارہ معروف کو تھریسہ"

دو گھنٹے بعد بھی ہم بدستور بارش کے درمیان اپنی گاڑی میں بیٹھے تھے۔ "خداوند،" میں نے شکایتی سانس بھری، "اگر وہ غائب ہے تو آپ مجھے یہاں کیوں لے گئے؟"

ایک انگریزی بولنے والا آدمی روک دیا کے پاس ہم، شائستگی سے پیشکش اس کا امداد

انہوں نے کہا، "میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ تھیریس کہاں ہے، لیکن وہ اکثر یہاں سے اسی میل دور ایکشسٹیٹ کے ایک مدرسے کے ماسٹر پروفیسر ورز کے گھر جاتی ہیں۔"

اگلی صبح ہماری پارٹی موچی پتھروں والی گلیوں کے ساتھ تنگ قطار میں ایک خاموش گاؤں Eichstatt کی طرف چلی گئی۔ ڈاکٹر ورز نے اپنے گھر پر ہمیں خوش آمدید کہا۔ "ہاں، تھریسے یہاں ہے۔" اس نے اسے زائرین کا کلام بھیجا۔ جلد ہی ایک قاصد اس کے جواب کے ساتھ نمودار ہوا۔

"اگرچہ بشپ نے مجھ سے کہا ہے کہ میں ان کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ دیکھوں، لیکن میں ہندوستان سے خدا کا آدمی وصول کروں گا۔"

ان الفاظ کو گہرا محسوس کرتے ہوئے، میں ڈاکٹر ورز کے پیچھے بیٹھنے والے کمرے میں اوپر گیا۔ تھیریز فوراً اندر داخل ہوئیں، امن اور مسرت کی چمک پھیلائی۔ اس نے سیاہ گاؤن اور بے داغ سفید سر کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اگرچہ اس وقت اس کی عمر سینتیس سال تھی، لیکن وہ بہت چھوٹی لگ رہی تھی، درحقیقت بچوں جیسی تازگی اور دلکشی کی مالک تھی۔ صحت مند، اچھی طرح سے، گلابی گال، اور خوش مزاج، یہ وہ ولی ہے جو نہیں کھاتا!

تھریس نے بہت نرم مصافحہ کے ساتھ میرا استقبال کیا۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو خُدا کا عاشق جانتے ہوئے، خاموش رفاقت میں چمکے۔

ڈاکٹر ورز نے مہربانی سے بطور ترجمان کام کرنے کی پیشکش کی۔ جب ہم خود بیٹھے تھے، میں نے محسوس کیا کہ تھریس مجھے بے تکے تجسس سے دیکھ رہی تھی۔ ظاہر ہے کہ باویریا میں ہندو بہت کم تھے۔

"نہ کرو آپ کھاؤ کچھ؟" میں چاہتا تھا کو سنو دی جواب سے اس کا اپنے ہونٹ

"نہیں، سوائے چاول کے آٹے کے ایک چاول کے، ایک بار صبح چھ بجے۔" "وفر کتنا بڑا

ہے؟"

"یہ کاغذ کا پتلا ہے، ایک چھوٹے سکے کے سائز کا ہے۔" اس نے مزید کہا، "میں اسے مقدس وجوہات کی بنا پر لیتی ہوں؛ اگر یہ غیر مقدس ہے، تو میں اسے نگلنے سے قاصر ہوں۔"

"یقینی طور پر آپ اس پر پورے بارہ سال نہیں رہ سکتے تھے؟" "میں خدا

کے نور سے جیتا ہوں۔" اس کا جواب کتنا سادہ ہے، کتنا آئن سٹائنین!

"میں دیکھیں آپ احساس کہ توانائی بہتی ہے کو آپ کا جسم سے دی آسمان، سورج، اور ہوا."

اہ تیز مسکراہٹ ٹوٹ گیا ختم اس کا چہرہ "میں ہوں تو خوش کو جانتے ہیں آپ سمجھنا کس طرح میں جیوے"

"آپ کی مقدس زندگی مسیح کی طرف سے کہی گئی سچائی کا روزانہ کا مظاہرہ ہے: 'انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا، بلکہ ہر اس لفظ سے جو خدا کے منہ سے نکلتا ہے۔'" 3-39

میری وضاحت پر اس نے دوبارہ خوشی کا اظہار کیا۔ "واقعی ایسا ہی ہے۔ آج میں یہاں زمین پر ہونے کی ایک وجہ یہ ثابت کرنا ہے کہ انسان خدا کی غیر مرئی روشنی سے زندہ رہ سکتا ہے، نہ کہ صرف کھانے سے۔"

"سکتا ہے۔ آپ سکھانا دوسرے کس طرح کو زندہ بغیر کھانا؟"

وہ ظاہر ہوا a معمولی چونکا "میں نہیں کر سکتے کرو کہ؛ خدا کرتا ہے نہیں خواہش یہ."

جیسے ہی میری نظر اس کے مضبوط، دلکش ہاتھوں پر پڑی، تھیریس نے مجھے اپنی ہر ہتھیلی پر ایک چھوٹا، مربع، تازہ بھرا ہوا زخم دکھایا۔ ہر ہاتھ کی پشت پر، اس نے ایک چھوٹا، ہلال کی طرف اشارہ کیا۔ شکل کا زخم، تازہ بھرا ہوا ہر زخم سیدھا ہاتھ سے نکلتا تھا۔ اس نظارے نے میرے ذہن میں ہلال نما سروں والے بڑے مربع لوہے کی کیلوں کی واضح یاد تازہ کر دی، جو اب بھی مشرق میں استعمال ہوتے ہیں، لیکن مجھے یاد نہیں کہ مغرب میں دیکھا تھا۔

سنت نے مجھے اپنے ہفتے وار ٹرانس کے بارے میں کچھ بتایا۔ "ایک بے بس تماشائی کے طور پر، میں مسیح کے پورے جذبے کا مشاہدہ کرتا ہوں۔" ہر ہفتے، جمعرات کی آدھی رات سے جمعہ کی دوپہر ایک بجے تک، اس کے زخم کھلے اور خون بہنے لگے۔ وہ اپنے عام 121 پاؤنڈ وزن میں سے دس پاؤنڈ وزن کم کرتی ہے۔ اپنی ہمدردانہ محبت میں شدت سے دکھ سہنے والی تھیریس پھر بھی خوشی سے ان ہفتے وار نظاروں کا منتظر ہے اس کا رب

میں نے فوراً محسوس کیا کہ اس کی عجیب زندگی خدا کا ارادہ ہے کہ تمام مسیحیوں کو عیسیٰ کی زندگی کی تاریخی صداقت اور نئے عہد نامے میں مصلوب کیے جانے کے بارے میں یقین دلائے، اور گیلیلین ماسٹر اور اس کے عقیدت مندوں کے درمیان ہمیشہ زندہ رہنے والے بندھن کو ڈرامائی طور پر ظاہر کرے۔

پروفیسر ورز متعلقہ کچھ کی اس کا تجربات کے ساتھ دی سنت

اس نے مجھے بتایا، "ہم میں سے کئی، بشمول تھیریس، اکثر جرمنی بھر میں دیکھنے کے لیے کئی دن سفر کرتے ہیں۔" "یہ ایک حیرت انگیز برعکس ہے - جب کہ ہمارے پاس دن میں تین وقت کھانا ہوتا ہے، تھیریس کچھ نہیں کھاتی ہے۔ وہ گلاب کی طرح تازہ رہتی ہے، اس تھکاوٹ سے اچھوت نہیں جو سفروں سے ہمیں لاحق ہوتی ہے۔ جیسے جیسے ہم بھوکے بڑھتے ہیں اور راستے کے کنارے ہوٹلوں کا شکار کرتے ہیں، وہ خوشی سے ہنستی ہے۔"

پروفیسر نے کچھ دلچسپ جسمانی تفصیلات شامل کیں: "چونکہ تھیریس کھانا نہیں کھاتی، اس کا معدہ سکڑ گیا ہے۔ اس کا کوئی اخراج نہیں ہے، لیکن اس کے پسینے کے غدود کام کرتے ہیں؛ اس کی جلد ہمیشہ نرم اور مضبوط رہتی ہے۔"

پر دی وقت کی جدائی، میں اظہار کیا کو تھریس میرا خواہش کو ہونا موجود پر اس کا ٹرانس

"ہاں، براہ کرم اگلے جمعہ کو کونرسروتھ میں آجائیں،" اس نے شفقت سے کہا۔ "بشپ آپ کو ایک اجازت نامہ دے گا۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ نے مجھے Eichstatt میں تلاش کیا۔"

تھریس نے کئی بار نرمی سے ہاتھ ملایا اور ہماری پارٹی کے ساتھ گیٹ تک چلی گئی۔ مسٹر رائٹ نے آٹوموبائل ریڈیو کو آن کیا، سنت نے تھوڑا پرجوش قہقہوں کے ساتھ اس کا جائزہ لیا۔ نوجوانوں کا اتنا بڑا ہجوم اکٹھا ہوا کہ تھریس گھر میں پیچھے ہٹ گئی۔ ہم نے اسے کھڑکی سے دیکھا، جہاں اس نے بچوں کی طرح ہاتھ ہلاتے ہوئے ہمیں دیکھا۔

اگلے دن تھریس کے دو بھائیوں کے ساتھ بات چیت سے، جو بہت مہربان اور ملنسار تھے، ہمیں معلوم ہوا کہ سنت رات کو صرف ایک یا دو گھنٹے سوتے ہیں۔ اس کے جسم میں بہت سے زخموں کے باوجود وہ متحرک اور توانائی سے بھرپور ہے۔ وہ پرندوں سے محبت کرتی ہے، مچھلیوں کے ایکویریم کی دیکھ بھال کرتی ہے، اور اکثر اپنے باغ میں کام کرتی ہے۔ اس کی خط و کتابت بڑی ہے۔ کیتھولک عقیدت مند اسے دعاؤں اور شفا بخش برکتوں کے لیے لکھتے ہیں۔ اس کے ذریعے بہت سے متلاشی سنگین بیماریوں سے شفا پا چکے ہیں۔

اس کے بھائی فرڈیننڈ، تقریباً تئیس، نے وضاحت کی کہ تھیریس کے پاس دعا کے ذریعے دوسروں کی بیماریوں کو اپنے جسم پر کام کرنے کی طاقت ہے۔ سنت کا کھانے سے پرہیز اس وقت سے ہے جب اس نے دعا کی تھی کہ اس کے پارش کے ایک نوجوان کے گلے کی بیماری، پھر مقدس احکامات میں داخل ہونے کی تیاری کر رہی تھی، اس کے اپنے گلے میں منتقل ہو جائے۔

جمعرات کی دوپہر کو ہماری پارٹی بشپ کے گھر چلی گئی، جس نے حیرت سے میرے بہتے تالے کو دیکھا۔ اس نے آسانی سے ضروری اجازت نامہ لکھ دیا۔ کوئی فیس نہیں تھی؛ چرچ کی طرف سے بنایا گیا قاعدہ صرف تھیریس کو غیر معمولی سیاحوں کے ہجوم سے بچانے کے لیے ہے، جو پچھلے سالوں میں جمعہ کے دن ہزاروں کی تعداد میں آتے تھے۔

ہم جمعہ کی صبح تقریباً ساڑھے نو بجے Konnersreuth میں پہنچے۔ میں نے دیکھا کہ تھیریس کی چھوٹی سی کاٹیج میں شیشے کی چھت والا ایک خاص حصہ ہے تاکہ اس کی کافی روشنی ہو۔ ہمیں دیکھ کر خوشی ہوئی کہ دروازے اب بند نہیں ہیں، لیکن مہمان نوازی کے ساتھ کھلے ہیں۔ تقریباً بیس زائرین کی ایک لائن تھی جو اپنے اجازت ناموں سے لیس تھے۔ بہت سے لوگ صوفیانہ ٹرانس کو دیکھنے کے لیے دور دور سے آئے تھے۔

تھیریس نے پروفیسر کے گھر میں میرا پہلا امتحان اپنے بدیہی علم سے پاس کیا تھا کہ میں اسے روحانی وجوہات کی بنا پر دیکھنا چاہتا تھا، نہ کہ صرف گزرتے ہوئے تجسس کو پورا کرنے کے لیے۔

میرا دوسرا امتحان اس حقیقت سے جڑا ہوا تھا کہ، میں اس کے کمرے میں اوپر جانے سے پہلے، میں نے خود کو یوگک ٹرانس کی حالت میں ڈال دیا تاکہ ٹیلی پیتھک اور ٹیلی ویژن کے تعلق میں اس کے ساتھ ایک ہوں۔ میں اس کے چیمبر میں داخل ہوا، مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ بستر پر سفید لباس میں لیٹی تھی۔ مسٹر کے ساتھ
رائٹ میرے پیچھے قریب سے چلتے ہوئے، میں دہلیز کے بالکل اندر رک گیا، ایک عجیب اور خوفناک تماشا دیکھ کر حیران رہ گیا۔



وہاں نیومن

مشہور کیتھولک داغدار ڈبلیو ایچ او حوصلہ افزائی میرا 1935 زیارت کو Konnersreuth، باویریا

تھیریس کی نچلی پلکوں سے ایک انچ چوڑی ندی میں باریک اور مسلسل خون بہہ رہا تھا۔ اس کی نگاہیں اوپر کی طرف مرکزی پیشانی کے اندر روحانی آنکھ پر مرکوز تھیں۔ اس کے سر کے گرد لپٹا کپڑا کانٹوں کے تاج کے بدنما زخموں سے خون میں بھیگ رہا تھا۔ سفید کپڑا اس کے دل پر اس کے پہلو کے زخم سے اس جگہ پر سرخی سے دھکیل دیا گیا تھا جہاں مسیح کا جسم، بہت سال پہلے، سپاہی کے نیزے کے زور کی آخری بے عزتی کا شکار ہوا تھا۔

تھریسہ کے ہاتھ ایک اشارے میں بڑھا رہے تھے، التجائیں؛ اس کے چہرے پر اذیت اور الہی دونوں تاثرات تھے۔ وہ پتلی دکھائی دیتی تھی، بہت سے لطیف اور ظاہری طریقوں سے بدلی ہوئی تھی۔ غیر ملکی زبان میں الفاظ بڑبڑاتے ہوئے، اس نے ہلکے سے لرزتے ہونٹوں کے ساتھ ان لوگوں سے بات کی جو اس کی اندرونی نظروں سے پہلے دکھائی دے رہے تھے۔

جب میں اس کے ساتھ میل جول میں تھا، میں اس کی بینائی کے مناظر دیکھنے لگا۔ وہ یسوع کو دیکھ رہی تھی جب وہ ہجوم کے درمیان صلیب اٹھائے ہوئے تھا۔ [4-39] اچانک اس نے گھبراہٹ میں اپنا سر اٹھایا: رب ظالمانہ وزن میں گر گیا تھا۔ بینائی غائب ہوگئی۔ شدید ترس کی تھکن میں، تھیریس اپنے تکیے سے بہت زیادہ دھنس گئی۔

اسی لمحے میں نے اپنے پیچھے ایک زوردار آواز سنی۔ ایک لمحے کے لیے سر پھیرا تو میں نے دیکھا کہ دو آدمی ایک سجدہ ریز لاش اٹھا رہے ہیں۔ لیکن چونکہ میں گہری مافوق الفطرت حالت سے باہر آ رہا تھا، میں گرے ہوئے شخص کو فوری طور پر نہیں پہچانا۔ میں نے ایک بار پھر اپنی نظریں تھیریس کے چہرے پر جمائیں، خون کی ندیوں کے نیچے موت کے گھاٹ اترا ہوا تھا، لیکن اب پرسکون، پاکیزگی اور تقدس کی روشنی پھیلا رہا تھا۔ میں نے بعد میں اپنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مسٹر رائٹ اپنے گال پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے، جس سے خون نکل رہا تھا۔ چلنا

"ڈک" میں دریافت کیا ب□ چینی س□ "تھ□□ آپ دی ایک ڈبلیو ایچ او گر گیا؟"

"ہاں، میں بیہوش پر دی خوفناک تماشا"

"اچھا" میں کہا تسلی دیتے ہوئے "آپ ہیں بہادر کو واپسی اور دیکھو پر دی نظر دوبارہ."

زائرین کی صبر سے انتظار کی قطار کو یاد کرتے ہوئے، مسٹر رائٹ اور میں نے خاموشی سے تھیریز کو الوداع کیا اور اس کی مقدس موجودگی کو چھوڑ دیا۔ [39-5]

اگلے دن ہمارا چھوٹا گروپ جنوب کی طرف موٹرسائیکل چلا، شکر ہے کہ ہم ٹرینوں پر انحصار نہیں کر رہے تھے، لیکن ہم نے دیہی علاقوں میں جہاں بھی انتخاب کیا فورڈ کو روک سکتے تھے۔ ہم نے ہر منٹ کا لطف اٹھایا a ٹور کے ذریعے جرمنی، ہالینڈ، فرانس، اور دی سوئس الپس میں اٹلی ہم بنایا a خصوصی عاجزی کے رسول سینٹ فرانسس کی تعظیم کے لیے اسیسی کا سفر۔ یورپ کا دورہ یونان میں ختم ہوا، جہاں ہم نے ایتھین کے مندروں کو دیکھا، اور وہ جیل دیکھی جس میں نرم سقراط [39-6] اپنی موت کا دوائیاں پی چکا تھا۔ ایک اس فن کی تعریف سے بھرا ہوا ہے جس کے ساتھ یونانیوں نے ہر جگہ اپنی پسند کو الباسٹر میں بنایا ہے۔

ہم نے کشتی کو دھوپ سے بھرا ہوا بحیرہ روم کے اوپر لے لیا، فلسطین میں اترے۔ مقدس سرزمین پر دن بہ دن گھومتے ہوئے، میں زیارت کی قدر کا پہلے سے زیادہ قائل تھا۔ کی روح مسیح فلسطین میں ہمہ گیر ہے۔ میں بیت لحم، گتسمنی، کلوری، زیتون کے مقدس پہاڑ، اور دریائے یردن اور گلیل کی سمندر پر اس کے شانہ بشانہ چلتا رہا۔

ہماری چھوٹی پارٹی نے برتھ مینجر، جوزف کی بڑھئی کی دکان، لعزر کی قبر، مارتھا اور مریم کے گھر، آخری عشائیے کے ہال کا دورہ کیا۔ آثار قدیمہ آشکار; منظر در منظر، میں نے وہ الہی ڈرامہ دیکھا جو ایک بار مسیح نے عمروں تک کھیلا تھا۔

مصر کی طرف، اس کے جدید قاہرہ اور قدیم اہرام کے ساتھ۔ پھر ایک کشتی تنگ بحیرہ احمر کے نیچے، وسیع بحیرہ عرب کے اوپر، لو، انڈیا!

39-1 : دی قابل ذکر شمولیت یہاں کی a مکمل تاریخ ہے واجب الادا کو دی حقیقت کہ میرا سیکرٹری، مسٹر رائٹ، رکھا a سفر کی ڈائری.

39-2 : دیگر کتابیں پر اس کا زندگی ہیں تھریس نیومن: اے داغدار کی ہماری دن ، اور مزید تواریخ کی تھریس نیومن ، دونوں فریڈرک رائٹر وان لاما کے ذریعہ (ملواکی: بروس پب کمپنی)۔

39-3 : میتھیو 4:4۔ انسان کی جسم بیٹری ہے نہیں برقرار کی طرف سے مجموعی کھانا (روٹی) تنہا، لیکن کی طرف سے دی کمپن کائناتی توانائی (لفظ، یا AUM)۔ غیر مرئی طاقت میڈولا اوبلونگاٹا کے دروازے سے انسانی جسم میں بہتی ہے۔ یہ چھٹا جسمانی مرکز گردن کے پچھلے حصے میں ریڑھ کی ہڈی کے پانچ چکروں کے اوپر واقع ہے (سنسکرت میں "پہیوں" یا ریڈیٹنگ فورس کے مراکز)۔ میڈولا جسم کی آفاقی زندگی کی قوت (AUM) کی فراہمی کا بنیادی دروازہ ہے، اور یہ براہ راست انسان کی قوت ارادی سے جڑا ہوا ہے، جو ساتویں یا تیسری آنکھ میں کرائسٹ کانسیسنیس سینٹر (کٹاستھا) میں مرکوز ہے۔ کے درمیان دی ابرو کائناتی توانائی ہے پھر ذخیرہ اوپر میں دی دماغ کے طور پر a ذخائر کی لامحدود امکانات، شاعرانہ طور پر ویدوں میں "نور کی ہزار پنکھڑیوں والی کمل" کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ بائبل ہمیشہ AUM کو "مقدس روح" یا غیر مرئی زندگی کی طاقت کے

طور پر حوالہ دیتی ہے جو الہی طور پر تمام تخلیق کو برقرار رکھتی ہے۔ "کیا؟ تم نہیں جانتے کہ تمہارا جسم روح القدس کا ہیکل ہے جو تم میں ہے، جو تمہارے پاس خدا کا ہے، اور تم اپنے نہیں ہو؟"-1 کرنتھیوں 6:19۔

39-4 : دوران دی گھنٹے سابقہ میرا آمد، تھریس تھا پہلے ہی گزر گیا کہ ذریعے بہت سے نظارے کی دی بند کرنا دن مسیح میں زندگی اس کے داخلے عام طور پر شروع ہوتا ہے کہ ساتھ مناظر کی دی واقعات جو پیروی کی دی آخری رات کا کھانا۔ اس کے نظارے یسوع کی صلیب پر موت کے ساتھ یا، کبھی کبھار، اس کی قبر کے ساتھ ختم۔

39-5 : تھریس نے بچ گیا دی نازی ظلم و ستم اور ہے اب بھی موجود میں Konnersreuth، کے مطابق کو 1945 امریکی جرمنی سے خبروں کی ترسیل۔

39-6 : یوسیبیئس کا ایک حوالہ سقراط اور ایک ہندو بابا کے درمیان ایک دلچسپ تصادم سے متعلق ہمیں حوالہ چلتا ہے: "Aristoxenus، موسیقار، ہندوستانیوں کے بارے میں مندرجہ ذیل کہانی سناتا ہے، ان میں سے ایک آدمی ایتھنز میں سقراط سے ملا، اور پوچھا اسے کیا تھا دی دائرہ کار کی اس کا فلسفہ 'ایک انکوائری میں انسان مظاہر،' جواب دیا سقراط۔ پر یہ دی بھارتی پھٹ پڑے باہر ہنسنا 'کیسے؟ کر سکتے ہیں a آدمی پوچھ گچھ میں انسان مظاہر،' وہ کہا، 'جب وہ ہے جاہل کی الہی ایک؟'' ارسٹوکسینس جس کا ذکر کیا گیا ہے وہ ارسطو کا شاگرد تھا اور ہارمونکس کا ایک مشہور مصنف تھا۔ اس کی تاریخ 330 قبل مسیح ہے۔

باب: 40

میں واپسی کو انڈیا

شکر ہے کہ میں ہندوستان کی بابرکت ہوا کو سانس لے رہا تھا۔ ہماری کشتی راجپوتانہ 22 اگست 1935 کو بمبئی کی بڑی بندرگاہ پر ٹک گئی۔ یہاں تک کہ، جہاز سے میرا پہلا دن، بارہ مہینوں کی مسلسل سرگرمی کی اگلے سال کی پیشین گوئی تھی۔ دوست ہار اور سلام کے ساتھ گودی پر جمع تھے۔ جلد ہی، تاج محل ہوٹل میں ہمارے سویٹ میں، رپورٹرز اور فوٹوگرافروں کا ایک سلسلہ تھا۔

بمبئی میرے لیے نیا شہر تھا۔ مغرب کی بہت سی اختراعات کے ساتھ میں نے اسے توانائی کے لحاظ سے جدید پایا۔ ہتھیلیوں کے کشادہ بلیوارڈز شاندار ریاستی ڈھانچے قدیم مندروں کے ساتھ دلچسپی کے لیے لڑتے ہیں۔ تاہم، دیکھنے کے لیے بہت کم وقت دیا گیا تھا۔ میں بے چین تھا، اپنے پیارے گرو اور دیگر عزیزوں کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھا۔ فورڈ کو سامان والی کار میں بھیجتے ہوئے، ہماری پارٹی جلد ہی مشرق کی طرف ٹرین کے ذریعے کلکتہ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ 1-40

ہاوڑہ سٹیشن پر ہماری آمد پر اتنا بڑا ہجوم ہمارے استقبال کے لیے جمع ہوا کہ تھوڑی دیر کے لیے ہم ٹرین سے نیچے نہیں اتر سکے۔ کاسم بازار کے نوجوان مہاراجہ اور میرے بھائی بشنو استقبالیہ کمیٹی کے سربراہ تھے۔ میں ہمارے استقبال کی گرمجوشی اور وسعت کے لیے تیار نہیں تھا۔

گاڑیوں اور موٹرسائیکلوں کی ایک قطار سے آگے، اور ڈھول اور شنخ کے گولوں کی خوش کن آواز کے درمیان، مس بلیچ، مسٹر رائٹ، اور میں، سر سے پاؤں تک پھولوں کے ہار پہنائے ہوئے، آہستہ آہستہ اپنے والد کے گھر کی طرف چل پڑے۔

میرے بوڑھے والدین نے مجھے ایک ایسے شخص کے طور پر گلے لگایا جو مُردوں میں سے واپس آ رہا تھا۔ دیر تک ہم ایک دوسرے کو دیکھتے رہے، خوشی سے بے آواز۔ بھائی بہن، چچا، چچی اور کزن، طالب علم اور پرانے زمانے کے دوست میرے اردگرد جمع تھے، ہمارے درمیان کوئی خشک آنکھ نہیں تھی۔ اب یادداشت کے آرکائیو میں گزر گیا، محبت بھرے ملاپ کا منظر واضح طور پر برقرار ہے، میرے دل میں ناقابل

فراموش □□□

جیسا ک□ ک□ لی□ میرا ملاقات ک□ ساتھ سری یکتیشور، الفاظ ناکام میں دو دی مندرج□ ذیل تفصیل س□ میرا

سیکرٹری کافی

مسٹر رائٹ نے اپنی ٹریول ڈائری میں درج کیا، "آج، سب سے زیادہ توقعات سے بھرے ہوئے، میں نے یوگنند جی کو کلکتے سے سیرام پور تک پہنچایا۔" "ہم عجیب و غریب دکانوں کے پاس سے گزرے، جن میں سے ایک یوگنند جی کے کالج کے دنوں میں کھانے پینے کی پسندیدہ جگہ تھی، اور آخر کار ایک تنگ، دیواروں والی گلی میں داخل ہوئے، اچانک بائیں مڑ گیا، اور وہاں ہمارے سامنے ایک سادہ لیکن متاثر کن دو منزلہ آشرم، اس کی ہسپانوی طرز کی بالکونی اوپر کی منزل سے جا رہی تھی ۔

"شدید عاجزی کے ساتھ میں یوگنند جی کے پیچھے صحن کی دیواروں کے اندر چلا گیا۔ دل تیزی سے دھڑکتے ہوئے، ہم سیمنٹ کی کچھ پرانی سیڑھیاں آگے بڑھے، بے شک، بے شمار سچائی کے متلاشیوں کی طرف سے۔ جیسے جیسے ہم چل رہے تھے تناؤ اور بھی تیز تر ہوتا چلا گیا۔ ہم سے پہلے، سیڑھیوں کے سر کے قریب، ایک عظیم سواکیتی سری جی کھڑے ہوئے، ایک عظیم سواتی جی دکھائی دیے۔ ایک بابا کا عمدہ پوز ۔

"میرا دل پھول گیا اور پھول گیا جب میں نے اپنے آپ کو ان کی اعلیٰ حضوری میں ہونے کی سعادت سے سرفراز کیا۔ آنسوؤں نے میری بے چین نظر کو دھندلا کر دیا جب یوگنند جی گھٹنوں کے بل گرے، اور سر جھکا کر اپنی روح کا شکریہ ادا کیا اور سلام پیش کیا، اپنے ہاتھ سے اپنے گرو کے قدموں کو چھو کر، پھر اپنے سر پر سجدہ کیا۔ سری یکتیشور جی نے سینے کے دونوں اطراف سے گلے لگایا۔

"شروع میں کوئی لفظ نہیں گزرا، لیکن روح کے گونگے فقروں میں سب سے شدید احساس کا اظہار کیا گیا۔ کس طرح ان کی آنکھیں چمک اٹھیں اور تجدید روحی اتحاد کی گرمجوشی سے جل اٹھیں! خاموش آنگن میں ایک ہلکی ہلکی ہلکی سی لہر آئی، اور سورج بھی بادلوں سے باہر نکل گیا تاکہ جلال کی اچانک چمک کو بڑھا سکے۔

"ماسٹر کے سامنے گھٹنوں کے بل جھک کر میں نے اپنی بے ساختہ محبت اور شکریہ ادا کیا، اس کو چھو کر پیروں، وقت اور خدمت کی طرف سے سخت، اور اس کی برکت حاصل. میں پھر کھڑا ہوا اور دو کا سامنا کیا۔ خوبصورت گہری آنکھیں جو خود پر نظر ڈالتی ہیں، پھر بھی خوشی سے چمکتی ہیں۔ ہم اس کے بیٹھنے کے کمرے میں داخل ہوئے، جس کا پورا پہلو باہر کی بالکونی میں کھلتا تھا جو پہلے۔ گلی سے نظر آتا تھا۔ ماسٹر نے سیمنٹ کے فرش پر ڈھکے ہوئے گدے پر بیٹھے ہوئے ڈیوین پورٹ سے اپنے آپ کو باندھ لیا۔ یوگنند جی اور میں نارنجی رنگ کے تکیوں کے ساتھ گرو کے قدموں کے پاس بیٹھ گئے اور اپنی پوزیشنوں کو آسان کرنے کے لیے تنکے کی چٹائی پر۔

"میں نے دونوں سوامیجیوں کے درمیان بنگالی گفتگو کو گھسنے کی کوشش کی - انگریزی کے لیے، میں نے دریافت کیا کہ جب وہ ایک ساتھ ہوتے ہیں تو باطل ہے، حالانکہ سوامی جی مہاراج، جیسا کہ عظیم گرو دوسرے لوگ کہتے ہیں، بول سکتے ہیں اور اکثر کرتے ہیں۔ بیان - ایک عقلمند آدمی کا نشان، جو جانتا ہے کہ وہ جانتا ہے، کیونکہ وہ خدا کو جانتا ہے، اس کی عظیم حکمت، مقصد کی طاقت، اور عزم ہر طرح سے ظاہر ہے۔

"وقتاً فوقتاً اس کا تعظیم سے مطالعہ کرتے ہوئے، میں نے نوٹ کیا کہ وہ بڑے، اتھلیٹک قد کا حامل ہے، آزمائشوں اور ترک کی قربانیوں سے سخت ہے۔ اس کی شان و شوکت شاندار ہے۔ اگر تلاش کرنا دی آسمان، غلبہ رکھتا ہے اس کا الہی چہرہ وہ ہے a بلکہ بڑا اور گھریلو ناک

جس کے ساتھ وہ بیکار لمحوں میں اپنے آپ کو تفریح کرتا ہے، اسے ایک بچے کی طرح اپنی انگلیوں سے پلٹتا اور ہلاتا ہے۔ اس کی طاقتور سیاہ آنکھیں آسمانی نیلے رنگ کی انگوٹھی سے لپٹی ہوئی ہیں۔ اس کے بال، درمیان میں بڑے ہوئے، چاندی کے طور پر شروع ہوتے ہیں اور چاندی کے سونے اور چاندی کے سیاہ رنگ کی لکیروں میں بدل جاتے ہیں، جو اس کے کندھوں پر انگوٹھیوں میں ختم ہوتے ہیں۔ اس کی داڑھی اور مونچھیں کم یا پتلی ہیں، پھر بھی اس کی خصوصیات کو بڑھاتی نظر آتی ہیں اور، اس کے کردار کی طرح، ایک ہی وقت میں گہری اور ہلکی ہیں۔

"اس کی ایک پُرجوش اور لرزتی ہوئی ہنسی ہے جو اس کے سینے کی گہرائیوں سے آتی ہے، جس کی وجہ سے وہ اپنے پورے جسم میں لرزتا اور لرزتا ہے- بہت خوش اور مخلص۔ اس کا چہرہ اور قد ان کی طاقت میں نمایاں ہے، جیسا کہ اس کی پٹھوں کی انگلیاں ہیں۔

"وہ صرف عام دھوتی اور قمیض میں ملبوس تھا، دونوں ہی ایک زمانے میں گداگر کے رنگ سے رنگے ہوئے تھے، لیکن اب ایک دھندلا ہوا سنتری.

"ایک نظر ڈالتے ہوئے میں نے دیکھا کہ اس خستہ حال کمرے نے مالک کو مادی آسائشوں سے لگاؤ نہ ہونے کا مشورہ دیا ہے۔ لمبے کمرے کی موسمی داغ سفید دیواروں پر دھندلے نیلے پلاسٹر کی لکیریں لگی ہوئی تھیں۔ کمرے کے ایک سرے پر لاہری مہاسایا کی تصویر لٹکی ہوئی تھی، جسے سادہ عقیدت میں ہار پہنایا گیا تھا۔ وہاں ایک یوگنند بھی موجود تھا، جو پہلے یوٹن کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ مذاہب کی کانگریس کے مندوبین۔

"میں نے جدیدیت اور نوادرات کا ایک عجیب و غریب اتفاق نوٹ کیا۔ ایک بہت بڑا، کٹے ہوئے شیشے کا، موم بتی کی روشنی کا فانوس ناکارہ ہونے کے باعث موم بتیوں سے ڈھکا ہوا تھا، اور دیوار پر ایک روشن، تازہ ترین کیلنڈر تھا۔ پورے کمرے میں امن و سکون کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ بالکونی سے پرے میں اس کے کونے کی حفاظت میں سلکن کے درختوں کے پردے کو دیکھ سکتا تھا۔

"یہ دیکھنا دلچسپ ہے کہ ماسٹر نے صرف ہاتھ ملا کر تالیاں بجائیں اور ختم کرنے سے پہلے، ان کی خدمت کی یا کسی چھوٹے شاگرد کی طرف سے حاضری دی گئی۔ اتفاق سے، میں ان میں سے ایک دبلے پتلے لڑکے کی طرف متوجہ ہوں، جس کا نام 2-40 سال ہے۔ اس کے کندھوں تک لمبے کالے بالوں کے ساتھ، چمکتی ہوئی سیاہ آنکھوں کا سب سے تیز جوڑا، اور ایک آسمانی مسکراہٹ؛ اس کی آنکھیں چمکتی ہیں، جیسے ہی اس کے منہ کے کونے اٹھتے ہیں، جیسے گودھولی کے وقت ستارے اور ہلال کا چاند نمودار ہوتا ہے۔

"سوامی سری یکتیشور جی کی خوشی ان کے 'پروڈکٹ' کی واپسی پر واضح طور پر شدید ہے (اور لگتا ہے کہ وہ 'مصنوعات کی مصنوعات' کے بارے میں کچھ متجسس ہیں)۔ تاہم، عظیم کی فطرت میں حکمت کے پہلو کی برتری ان کے احساس کے ظاہری اظہار میں رکاوٹ ہے۔

"یوگنند جی نے انہیں کچھ تحائف پیش کیے، جیسا کہ رواج ہے کہ جب شاگرد اپنے گرو کے پاس واپس آتا ہے۔ ہم بعد میں ایک سادہ لیکن اچھی طرح سے پکا ہوا کھانا کھانے کے لیے بیٹھ گئے۔ تمام پکوان سبزیوں اور چاولوں کے امتزاج سے تھے۔ شری یکتیشور جی میرے متعدد ہندوستانی رسم و رواج کے استعمال پر خوش ہوئے، مثال کے طور پر 'انگلی کھانا'۔

"کئی گھنٹوں کے اڑنے والے بنگالی فقروں اور گرم مسکراہٹوں اور خوشی بھری نگاہوں کے تبادلے کے بعد، ہم نے ان کے قدموں پر سجدہ کیا، 3-40 پرنام کے ساتھ الوداع کیا ہے اور ایک مقدس ملاقات اور سلام کی لازوال یاد کے ساتھ کلکتہ کے لیے روانہ ہوئے۔ اگرچہ میں بنیادی طور پر ان کے بارے میں اپنے خارجی

تاثرات لکھتا ہوں، پھر بھی میں ہمیشہ ولی کی حقیقی بنیاد یعنی ان کی روحانی شان سے آگاہ تھا۔ میں اس کی طاقت کو محسوس کیا، اور اس احساس کو میری الہی نعمت کے طور پر لے جائے گا۔"

امریکہ، یورپ اور فلسطین سے میں سری یکتیشور کے لیے بہت سے تحائف لایا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے ان کا استقبال کیا، لیکن کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ اپنے استعمال کے لیے، میں نے جرمنی میں چھڑی کی چھڑی خریدی تھی۔ ہندوستان میں میں نے ماسٹر کو چھڑی دینے کا فیصلہ کیا۔

"یہ تحفہ میں واقعی تعریف کرتا ہوں!" میرے گرو کی نظریں پیار سے مجھ پر پڑ گئیں۔ سمجھنا جیسے ہی اس نے ناپسندیدہ تبصرہ کیا۔ تمام تحائف میں سے، یہ وہ چھڑی تھی جسے اس نے زائرین کو دکھانے کے لیے نکالا تھا۔

"ماسٹر، براہ کرم مجھے بیٹھنے کے کمرے کے لیے نیا قالین لانے کی اجازت دیں۔" میں نے دیکھا تھا کہ سری یکتیشور کی شیر کی کھال ایک پھٹی ہوئی قالین پر رکھی گئی تھی۔

"ایسا کرو اگر تمہیں اچھا لگے۔" میرے گرو کی آواز میں جوش نہیں تھا۔ "دیکھو، میری ٹائیگر چٹائی اچھی اور صاف ستھری ہے؛ میں اپنی چھوٹی مملکت میں بادشاہ ہوں، اس سے آگے ایک وسیع دنیا ہے، صرف بیرونی چیزوں میں دلچسپی ہے۔"

جب اس نے یہ الفاظ کہے تو میں نے محسوس کیا کہ سال پیچھے ہو رہے ہیں۔ ایک بار پھر میں ایک نوجوان شاگرد ہوں، عذاب کی روزانہ آگ میں پاک!

جیسے ہی میں اپنے آپ کو سیرام پور اور کلکتہ سے الگ کر سکا، میں مسٹر رائٹ کے ساتھ رانچی کے لیے روانہ ہو گیا۔ وہاں کیا خوش آمدید، ایک سچی داد! میری آنکھوں میں آنسو کھڑے ہوگئے جب میں نے ان بے لوث اساتذہ کو گلے لگایا جنہوں نے میری پندرہ سال کی غیر موجودگی میں اسکول کا بینر لہرایا تھا۔ رہائشی اور دن کے طالب علموں کے روشن چہرے اور خوش کن مسکراہٹیں ان کے متعدد رخی اسکول اور یوگا کی تربیت کی قدر کی گواہی تھیں۔

پھر بھی، افسوس! رانچی کا ادارہ شدید مالی مشکلات کا شکار تھا۔ سر منیندر چندر نندی، وہ پرانا مہاراجہ جس کا کاسم بازار محل مرکزی سکول کی عمارت میں تبدیل ہو چکا تھا، اور جس نے بہت سے شاہی عطیات دیئے تھے، اب مر چکے تھے۔ اسکول کی بہت سی مفت، فلاحی خصوصیات اب کافی عوامی حمایت کی کمی کی وجہ سے شدید خطرے سے دوچار تھیں۔

میں نے امریکہ میں اس کی عملی حکمت، رکاوٹوں کے سامنے اس کی بے خوف روح کو سیکھے بغیر برسوں نہیں گزارے تھے۔ ایک ہفتے تک میں رانچی میں رہا، نازک مسائل سے کشتی لڑتا رہا۔ اس کے بعد کلکتہ میں ممتاز لیڈروں اور ماہرین تعلیم کے انٹرویوز ہوئے، کسم بازار کے نوجوان مہاراجہ سے طویل گفتگو، میرے والد سے مالی اپیل، اور لو! رانچی کی متزلزل بنیادیں درست ہونے لگیں۔ بہت سے عطیات بشمول ایک بہت بڑا چیک وقت پر پہنچ گیا۔ میرے امریکی طلباء۔

ہندوستان پہنچنے کے چند مہینوں کے اندر، مجھے رانچی کے اسکول کو قانونی طور پر شامل ہوتے دیکھ کر خوشی ہوئی۔ ایک مستقل طور پر عطا کردہ یوگا تعلیمی مرکز کا میرا زندگی بھر کا خواب پورا ہو گیا۔ اس وژن نے 1917 میں سات لڑکوں کے ایک گروپ کے ساتھ عاجزانہ آغاز میں میری رہنمائی کی تھی۔

1935 کے بعد کی دہائی میں، رانچی نے اپنے دائرہ کار کو لڑکوں کے اسکول سے کہیں زیادہ بڑھا دیا ہے۔ شیاما چرن لاہری مہاسایا مشن میں اب وہاں وسیع پیمانے پر انسانی ہمدردی کی سرگرمیاں کی جاتی ہیں۔

اسکول، یا یوگوڈا ست سنگا برہمچاریہ ودیالیہ، گرائمر اور ہائی اسکول کے مضامین میں آؤٹ ڈور کلاسز
کا انعقاد کرتا ہے۔ رہائشی طلباء اور ڈے اسکالرز بھی پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

کسی قسم کی تربیت. لڑکے خود اپنی زیادہ تر سرگرمیوں کو خود مختار کمیٹیوں کے ذریعے منظم کرتے ہیں۔ ایک معلم کی حیثیت سے اپنے کیریئر کے آغاز میں ہی میں نے دریافت کیا کہ جو لڑکے استاد سے سبقت لے جانے میں خوش ہوتے ہیں وہ خوش دلی سے انضباطی اصولوں کو قبول کریں گے جو ان کے ساتھی طلباء نے طے کیے ہیں۔ خود کبھی بھی ماڈل شاگرد نہیں رہا، مجھے تمام لڑکوں کے مذاق اور مسائل کے لیے ہمدردی تھی۔

کھیلوں اور کھیلوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ میدان ہاکی اور فٹ بال کی پریکٹس سے گونج رہے ہیں۔ رانچی کے طلباء اکثر مسابقتی مقابلوں میں کپ جیتتے ہیں۔ بیرونی جمنازیم دور دور تک جانا جاتا ہے۔ پٹھوں ری چارجنگ کے ذریعے مرضی طاقت ہے دی یوگوڈا خصوصیت: ذہنی سمت کی زندگی توانائی جسم کے کسی بھی حصے میں۔ لڑکوں کو آسن (کرنسی)، تلوار اور لاٹھی (لاٹھی) کھیل، اور جوجٹسو بھی سکھایا جاتا ہے۔ دی یوگوڈا صحت نمائشیں پر دی رانچی ودیالیہ ہے رہا شرکت کی ہزاروں کی طرف سے .

صوبہ کے مقامی قبائل کول ، سنتال اور منڈا کو پرائمری مضامین کی تعلیم ہندی میں دی جاتی ہے ۔ لڑکیوں کے لیے کلاسز کا اہتمام قریب کے دیہاتوں میں کیا گیا ہے۔

کریا یوگا کی شروعات ہے ۔ لڑکے روزانہ اپنی روحانی مشقیں کرتے ہیں، گیتا جاپ میں مشغول ہوتے ہیں، اور انہیں سادگی، خود قربانی، عزت اور سچائی کی خوبیاں سکھائی جاتی ہیں۔ ان کی طرف برائی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ مصیبت پیدا کرتا ہے۔ ان اعمال کی طرح اچھے ہیں جن کے نتیجے میں حقیقی خوشی ہوتی ہے۔ بُرائی کا موازنہ زہر آلود شہد سے کیا جا سکتا ہے، جو پرجوش لیکن موت سے لدی ہوئی ہے۔

ارتکاز کی تکنیکوں کے ذریعے جسم اور دماغ کی بے چینی پر قابو پا کر حیران کن نتائج حاصل کیے ہیں:
رانچی میں نو یا دس سال کی عمر کی ایک دلکش شخصیت کو بیٹھا دیکھنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ایک گھنٹے یا اس سے زیادہ کے لیے غیر منقطع حالت میں، انجان نگاہیں روحانی آنکھ کی طرف متوجہ ہوئیں۔ اکثر رانچی کے ان طالب علموں کی تصویر میرے ذہن میں واپس آتی ہے، جیسا کہ میں نے دنیا بھر میں ایسے کالجوں کو دیکھا جو ایک کلاس کے دورانیے میں شاید ہی خاموش بیٹھ سکیں۔ 4-40

رانچی سطح سمندر سے 2000 فٹ بلندی پر واقع ہے۔ آب و ہوا معتدل اور مساوی ہے۔ پچیس ایکڑ کی جگہ، ایک بڑے حمام کے تالاب کے ساتھ، ہندوستان کے پانچ سو پھلوں کے درختوں میں سے ایک بہترین باغات شامل ہیں- آم، امرود، لیچی، کٹار، کھجور۔ لڑکے اپنی سبزیاں خود اگاتے ہیں، اور اپنے چرکے پر کاتتے ہیں ۔

مہمان خانہ مغربی مہمانوں کے لیے کھلا ہے۔ رانچی لائبریری میں متعدد رسالے، اور انگریزی اور بنگالی میں تقریباً ایک ہزار جلدیں، مغرب اور مشرق کے عطیات پر مشتمل ہیں۔ دنیا کے صحیفوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اچھی طرح سے درجہ بند میوزیم آثار قدیمہ، ارضیاتی، اور بشریات کی نمائش کرتا ہے۔ ٹرافیاں، بڑی حد تک، رب کی متنوع زمین پر میری گھومنے پھرنے کی.

لاہری مہاسایا مشن کا خیراتی ہسپتال اور ڈسپنسری، جس کی بہت سی بیرونی شاخیں دور دراز کے دیہاتوں میں ہیں، پہلے ہی ہندوستان کے 150,000 غریبوں کی خدمت کر چکے ہیں۔ رانچی کے طلباء کو ابتدائی طبی امداد کی تربیت دی جاتی ہے، اور سیلاب یا قحط کے المناک وقت میں اپنے صوبہ کے لیے قابل تعریف خدمات انجام دی ہیں۔

باغ میں ایک شیو مندر کھڑا ہے، جس میں بابرکت ماسٹر، لاہری مہاسایا کی مورتی ہے۔ باغ میں آموں کے

نیچے روزانہ دعائیں اور صحیفہ کی کلاسیں ہوتی ہیں۔

رانچی کی رہائشی اور یوگا خصوصیات کے ساتھ برانچ ہائی اسکول کھولے گئے ہیں اور اب پھل پھول رہے ہیں۔ یہ ہیں یوگودا ست سنگا ودیا پیٹھ (اسکول) فار بوائز، لکشمن پور میں بہار میں اور یوگوڈا ست سنگا ہائی اسکول اور مدنی پور کے اجمالیچک میں ہرمیٹیج ہے۔

ایک شاندار یوگودا مٹھ 1939 میں دکشینیشور میں براہ راست گنگا پر وقف کیا گیا تھا۔ کلکتہ کے شمال میں صرف چند میل کے فاصلے پر، نیا ہرمیٹیج شہر کے باشندوں کے لیے امن کی پناہ گاہ فراہم کرتا ہے۔ مغربی مہمانوں، اور خاص طور پر ان متلاشیوں کے لیے موزوں رہائشیں دستیاب ہیں جو روحانی احساس کے لیے اپنی زندگیاں پوری شدت سے وقف کر رہے ہیں۔ یوگودا ریاضی کی سرگرمیوں میں ہندوستان کے مختلف حصوں میں طلباء کو خود شناسی فیلوشپ کی تعلیمات کی پندرہ روزہ میل بھیجنا شامل ہے۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ان تمام تعلیمی اور انسانی سرگرمیوں کے لیے بہت سے اساتذہ اور کارکنوں کی بے لوث خدمت اور لگن کی ضرورت ہے۔ میں ان کے نام یہاں درج نہیں کرتا، کیونکہ وہ بہت زیادہ ہیں؛ لیکن میرے دل میں ہر ایک کی چمکیلی جگہ ہے۔ لہڑی مہاسایا کے نظریات سے متاثر ہو کر، ان اساتذہ نے عاجزی سے خدمت کرنے، بہت کچھ دینے کے لیے دنیاوی مقاصد کو ترک کر دیا ہے۔

مسٹر رائٹ نے رانچی کے لڑکوں کے ساتھ بہت تیز دوستیاں قائم کیں، سادہ دھوتی میں ملبوس ، وہ کچھ دیر ان کے درمیان رہا۔ رانچی، کلکتہ، سیرام پور، ہر جگہ وہ گئے، میرے سیکرٹری، جن کے پاس ہے۔ تفصیل کا ایک شاندار تحفہ، اپنی مہم جوئی کو ریکارڈ کرنے کے لیے اپنی ٹریول ڈائری نکالی۔ ایک شام میں اس سے ایک سوال پوچھا.

"ڈک، کیا ہے آپ کا تاثر کی انڈیا؟"

"امن" وہ کہا سوچ سمجھ کر "دی نسلی چمک ہے امن."

....

40-1 : ہم ٹوٹ گیا ہمارے سفر میں مرکزی صوبے، آدھے راستے اس پار دی براعظم کو دیکھیں مہاتما گاندھی پر وردھا۔ ان دنوں کو باب 44 میں بیان کیا گیا ہے۔

40-2 : پرفلہ تھا دی لڑکا ڈبلیو ایچ او تھا رہا موجود کے ساتھ ماسٹر جب a کوبرا قریب پہنچا (دیکھیں صفحہ 116)۔

40-3 : لفظی طور پر، "مقدس نام" a لفظ کی سلام درمیان ہندو، ساتھ کی طرف سے ہتھیلی سے جوڑ ہاتھ اٹھا لیا سے دی سلام میں پیشانی سے دلہ ہندوستان میں ایک پرنام مصافحہ کرکے مغربی سلام کی جگہ لے لیتا ہے۔

40-4 ارتکاز کی مخصوص تکنیکوں کے ذریعے ذہنی تربیت نے ہر ہندوستانی نسل میں شاندار یادداشت کے مردوں کو پیدا کیا ہے۔ ہندوستان ٹائمز میں سر ٹی وجے اراگھواچاری نے مدراس کے جدید پیشہ ور "میموری مین" پر کیے جانے والے ٹیسٹوں کو بیان کیا ہے۔ "یہ لوگ،" انہوں نے لکھا، "یہ لوگ سنسکرت ادب میں غیر معمولی طور پر سیکھے گئے تھے۔ ایک بڑی تعداد میں سامعین کے درمیان بیٹھے ہوئے، وہ ان ٹیسٹوں کے برابر تھے جو سامعین کے کئی ممبران نے بیک وقت ان پر ڈالے تھے۔ ٹیسٹ اس طرح ہوگا: ایک شخص گھنٹی بجانا شروع کرے گا، انگوٹھیوں کی تعداد کو 'میموری مین' کے ذریعے شمار کرنا ہوگا۔ دوسرا شخص ایک کاغذ سے ریاضی کی ایک لمبی مشق لکھے گا، جس میں اضافہ، گھٹاؤ، ضرب اور تقسیم شامل ہے، تیسرا رامائن یا مہابھارت کا ایک طویل سلسلہ پڑھتا ہے۔ کی نظمیں جو تھا کو ہونا دوبارہ پیدا a چوتھا کرے گا سیٹ مسائل میں تصدیق جو کی ضرورت

□□ دی کی ساخت آیات میں مناسب میٹر پر a دیا موضوع □ر ایک لائن کو اختتام میں a مخصوص لفظ a پانچویں آدمی کر□ گا ل□ جانا پر ک□ ساتھ a چھٹا ایک مذ□بی تنازع□، جس کی صحیح زبان کو اسی ترتیب میں نقل کیا جانا تھا جس میں اختلاف کرن□ والوں ن□ اس□ انجام دیا تھا، اور ساتواں آدمی ایک پ□ی□ کو گھمات□ وقت تھا، جس ک□ انقلابات کی تعداد کو شمار کیا جانا تھا□ دی یادداشت ما□ر تھا بیک وقت کو کرو تمام ی□ کارنام□ خالصتاً کی طرف س□ ذ□نی عمل، ک□ طور پر و□ تھا اجازت دی کاغذ اور پنسل ن□یں. فیکلٹیز پر دباؤ ب□ت اچھا ر□ا □وگا□ عام طور پر لاشعوری حسد میں مبتلا مرد قیمت کم کرن□ ک□ قابل □وت□ □یں□ اس طرح کوششیں کی طرف س□ متاثر کو یقین ک□ و□ شامل صرف دی ورزش کی دی کم کام کاج کی دی دماغ تا□م، ی□ یادداشت کا خالص سوال ن□یں □□□ سب س□ بڑا عنصر ذ□ن کی ب□ پنا□ ارتکاز □□□"

باب: 41

ایک آئیڈیل میں جنوبی انڈیا

"تم ہیں دی پہلے مغربی، ڈک، کبھی کو داخل کریں کے مزار بہت سے دوسرے ہیں کوشش کی میں بیکار"

میری باتوں پر مسٹر رائٹ حیران ہوئے، پھر خوش ہوئے۔ ہم ابھی جنوبی ہندوستان میں میسور کے نظارے والی پہاڑیوں میں خوبصورت چامنڈی مندر سے نکلے تھے۔ وہاں ہم سونے کے آگے جھک چکے تھے اور چاندی قربان گاہیں کی دی دیوی چامنڈی، سرپرست دیوتا کی دی خاندان کی دی راج کرنا مہاراجے

"منفرد اعزاز کی یادگار کے طور پر،" مسٹر رائٹ نے احتیاط سے چند مبارک گلاب کی پنکھڑیوں کو دور کرتے ہوئے کہا، "میں اس پھول کو ہمیشہ محفوظ رکھوں گا، جسے پادری نے گلاب کے پانی سے چھڑکایا ہے۔"

میرا ساتھی اور میں [1-41] نومبر 1935 کا مہینہ ریاست میسور کے مہمانوں کے طور پر گزار رہے تھے۔ مہاراجہ، ایچ ایچ سری کرشنراج واڈیار چہارم، اپنے لوگوں کے لیے ذہین عقیدت کے ساتھ ایک ماڈل شہزادہ ہیں۔ ایک متقی ہندو، مہاراجہ نے ایک محمدی، قابل مرزا اسماعیل کو اپنا دیوان یا وزیر اعظم بنایا ہے۔ میسور کے سات ملین باشندوں کو اسمبلی اور قانون ساز کونسل دونوں میں مقبول نمائندگی دی جاتی ہے۔

مہاراجہ کے وارث، ایچ ایچ یوراجہ، سر سری کرشنا نرسنگھراج واڈیار نے میرے سکریٹری اور مجھے اپنے روشن خیال اور ترقی پسند دائرے میں آنے کی دعوت دی تھی۔ پچھلے پندرہ دن کے دوران میں نے ٹاؤن ہال، مہاراجہ کالج، یونیورسٹی میڈیکل اسکول؛ میسور کے ہزاروں شہریوں اور طلباء سے خطاب کیا تھا۔ اور بنگلور میں نیشنل ہائی اسکول، انٹرمیڈیٹ کالج اور چیٹی ٹاؤن ہال میں تین اجتماعی میٹنگیں جہاں تین ہزار سے زیادہ لوگ جمع تھے۔ کیا شوقین سامعین اس چمکدار تصویر کو کریڈٹ دینے میں کامیاب رہے تھے جو میں نے امریکہ کی کھینچی تھی، مجھے نہیں معلوم؛ لیکن تالیاں ہمیشہ سب سے زیادہ بلند ہوتی تھیں جب میں نے ان باہمی فوائد کی بات کی تھی جو مشرق اور مغرب میں بہترین خصوصیات کے تبادلے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

مسٹر رائٹ اور میں اب اشنکٹبندیی امن میں آرام کر رہے تھے۔ ان کی سفری ڈائری میں میسور کے بارے میں ان کے تاثرات درج ذیل ہیں:

"شاندار سبز چاول کے کھیت، گنے کے گنے کے ٹکڑوں سے متنوع، پتھریلی پہاڑیوں کے حفاظتی دامن میں گھونسلے جو زمرد کے پینوراما کو سیاہ پتھر کے نچلے حصے کی طرح پھیلاتا ہے- اور رنگوں کے کھیل کو سورج کے اچانک اور ڈرامائی غائب ہونے سے اور بڑھایا جاتا ہے۔

"بہت سے بے خودی لمحات ہیں رہا خرچ میں دیکھنا، تقریبا غیر حاضر- ذہنی طور پر، پر دی کبھی-

خدا کا بدلتا ہوا کینوس آسمان پر پھیلا ہوا ہے، کیونکہ صرف اس کا لمس ہی زندگی کی تازگی کے ساتھ رنگ پیدا کرنے کے قابل ہے۔ رنگوں کی وہ جوانی اس وقت ختم ہو جاتی ہے جب انسان محض روغن سے نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے، کیونکہ رب زیادہ سادہ اور کارآمد درمیانہ درجے کے تیل کا سہارا لیتا ہے جو نہ تیل ہیں اور نہ روغن، بلکہ روشنی کی کرن ہیں وہ یہاں روشنی کا ایک سپلیش پھینکتا ہے، اور یہ منعکس ہوتا ہے۔ سرخ وہ برش کو دوبارہ لہراتا ہے اور یہ آہستہ آہستہ نارنجی اور سونے میں مل جاتا ہے۔ پھر چھیدنے والے زور کے ساتھ وہ وار دی بادل کے ساتھ a لکیر کی جامنی کے پتے a رنگت یا کنارے کی سرخ بہنا بادلوں میں زخم سے باہر؛ اور اسی طرح، وہ کھیلتا ہے، رات اور صبح یکساں، ہمیشہ بدلنے والا، ہمیشہ نیا، ہمیشہ تازہ؛ کوئی پیٹرن، کوئی ڈپلیکیٹس، کوئی رنگ صرف ایک جیسا نہیں۔ دن رات میں ہندوستانی تبدیلی کی خوبصورتی کہیں اور موازنہ سے باہر ہے۔ اکثر آسمان ایسا لگتا ہے جیسے اللہ نے سب کچھ لے لیا ہو۔ اس کی کٹ میں رنگ اور انہیں آسمانوں میں ایک طاقتور کیلیڈوسکوپک ٹاس دیا۔

"مجھے بڑے کرشنا راجا ساگر ڈیم، 2-41 کے گودھولی کے دورے کی رونق سے متعلق ہونا ضروری ہے میسور سے بارہ میل باہر تعمیر کیا۔ یوگنند جی اور میں ایک چھوٹی بس میں سوار ہوئے اور ایک چھوٹے لڑکے کے ساتھ سرکاری کرینکر یا بیٹری کے متبادل کے طور پر، ایک ہموار کچی سڑک پر شروع ہوا، بالکل اسی طرح جیسے سورج نکل رہا تھا۔ افق پر سیٹ کرنا اور زیادہ پکنے والے ٹماٹر کی طرح اسکواش کرنا۔

"ہمارا سفر ہمہ گیر مربع چاول کے کھیتوں سے گزر کر، آرام دہ برگد کی ایک لائن سے گزرا۔ درخت، ناریل کی کھجوروں کے ایک بڑے باغ کے درمیان، تقریباً ایک جنگل کی طرح گھنے پودوں کے ساتھ، اور آخر میں، ایک پہاڑی کی چوٹی کے قریب پہنچ کر، ہم ایک بہت بڑی مصنوعی جھیل سے آمنے سامنے آئے، دی ستارے اور کنارے کی کھجوریں اور دوسرے درخت گھیر لیا کی طرف سے پیارا چھت والا باغات اور ڈیم کے دہانے پر برقی روشنیوں کی ایک قطار- اور اس کے نیچے ہماری آنکھیں گیزر نما فواروں پر رنگین شہتیروں کا ایک شاندار تماشا دیکھتی ہیں، جیسے چمکیلی سیاہی کی بہت سی ندیاں نیلے آبشاروں کو گرا رہی ہیں، سرخ موتیا بند، سبز اور پیلے رنگ کے پانی کی چھلکیاں، سبز اور پیلے رنگ کے جھرنے شکاگو کا عالمی میلہ، اور پھر بھی دھان کے کھیتوں اور سادہ لوح لوگوں کی اس قدیم سرزمین میں جدید طور پر شاندار، جنہوں نے ہمیں اتنا پیار بھرا استقبال کیا کہ میں ڈرتا ہوں کہ یوگنند جی کو امریکہ واپس لانے میں میری طاقت سے زیادہ وقت لگے گا۔

"ایک اور نایاب اعزاز - میری پہلی ہاتھی کی سواری۔ کل یوراجہ نے ہمیں اپنے گرمائی محل میں اپنے ہاتھیوں میں سے ایک پر سواری سے لطف اندوز ہونے کے لئے مدعو کیا، ایک بہت بڑا جانور۔ میں نے ایک سیڑھی چڑھائی جو اوپر چڑھنے کے لیے فراہم کی گئی ہوڈا یا زین پر، جو کہ ریشم کے تکیے والی ہے اور پھر ڈبے کی طرح گانا، گانا اور گانا۔ ایک نالی میں گرنا، فکر کرنے یا چیخنے کے لئے بہت زیادہ پرجوش، لیکن پیاری زندگی کے لئے لٹکے ہوئے!"

جنوبی ہندوستان، تاریخی اور آثار قدیمہ کی باقیات سے مالا مال، ایک یقینی اور ابھی تک ناقابل بیان توجہ کی سرزمین ہے۔ میسور کے شمال میں ہندوستان کی سب سے بڑی آبائی ریاست حیدرآباد ہے، جو ایک دلکش سطح مرتفع ہے جسے دریائے گوداوری نے کاٹا ہے۔ وسیع زرخیز میدان، خوبصورت نیلگیرس یا "بلیو ماؤنٹینز،" چونا پتھر یا گرینائٹ کی بنجر پہاڑیوں والے دوسرے علاقے۔ حیدرآباد کی تاریخ ایک طویل، رنگین کہانی ہے، جو تین ہزار سال قبل آندھرا بادشاہوں کے دور میں شروع ہوئی تھی، اور 1294 عیسوی تک ہندو خاندانوں کے تحت جاری رہی، جب یہ مسلمان حکمرانوں کی ایک قطار تک جا پہنچی۔ اس دن

تمام ہندوستان میں فن تعمیر، مجسمہ سازی اور مصوری کا سب سے زیادہ دلکش نمائش حیدرآباد میں

ایلورا اور اجنتا کے قدیم پتھروں سے بنے غاروں میں پایا جاتا ہے۔ ایلورا کا کیلاسا، ایک بہت بڑا یک سنگی مندر ہے، جس میں مائیکل اینجلو کے شاندار تناسب میں دیوتاؤں، مردوں اور درندوں کے نقش و نگار ہیں۔ اجنتا پانچ گرجا گھروں اور پچیس خانقاہوں کا مقام ہے،

تمام چٹانوں کی کھدائیوں کو زبردست فریسکوڈ ستونوں کے ذریعے برقرار رکھا گیا ہے جس پر فنکاروں اور مجسمہ سازوں نے اپنی ذہانت کو امر کر دیا ہے۔

حیدرآباد شہر کو عثمانیہ یونیورسٹی اور مسلط کردہ مکہ مسجد مسجد کے ذریعے تقویت ملی ہے، جہاں دس ہزار مسلمان نماز کے لیے جمع ہوسکتے ہیں۔

میسور ریاست بھی ایک قدرتی ونڈر لینڈ ہے، سطح سمندر سے تین ہزار فٹ بلند، گھنے اشنکٹبندیی جنگلات میں بہتا ہے، جنگلی ہاتھیوں، بائسن، ریچھ، پینتھروں اور شیروں کا گھر ہے۔ اس کے دو اہم شہر، بنگلور اور میسور، بہت سے پارکس اور عوامی باغات کے ساتھ صاف، پرکشش ہیں۔

ہندو فن تعمیر اور مجسمہ سازی نے گیارہویں سے پندرہویں صدی تک ہندو بادشاہوں کی سرپرستی میں میسور میں اپنا اعلیٰ ترین کمال حاصل کیا۔ بیلور کا مندر، بادشاہ وشنو وردھن کے دور میں مکمل ہونے والا گیارہویں صدی کا شاہکار، اپنی تفصیل کی نفاست اور شاندار تصویر کشی کے لیے دنیا میں بے مثال ہے۔

شمالی میسور میں پائے جانے والے چٹان کے ستون تیسری صدی قبل مسیح کے ہیں، جو بادشاہ اشوکا کی یاد کو روشن کرتے ہیں۔ وہ موریہ خاندان کے تخت پر اس وقت غالب ہوا؛ اس کی سلطنت میں تقریباً تمام جدید ہندوستان، افغانستان اور بلوچستان شامل تھے۔ یہ نامور شہنشاہ، جسے مغربی مورخین بھی ایک لاجواب حکمران سمجھتے ہیں، نے ایک چٹان کی یادگار پر درج ذیل حکمتیں چھوڑی ہیں:

یہ مذہبی نوشتہ اس لیے کندہ کیا گیا ہے کہ ہمارے بیٹے اور پوتے سوچ بھی نہ سکیں ایک نئی فتح ضروری ہے؛ تاکہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ تلوار سے فتح فتح کے نام کی مستحق ہے۔ تاکہ وہ اس میں تباہی اور تشدد کے سوا کچھ نہ دیکھیں۔ تاکہ وہ دین کی فتح کے علاوہ کسی چیز کو حقیقی فتح نہ سمجھیں۔ ایسی فتوحات کی دنیا اور آخرت میں قدر ہے۔



میرا ساتھی اور میں لاحق پہلے دی "خواب میں سنگ مرمر" دی تاج محل پر آگرہ۔

اسوکا طاقتور چندرگپت موریہ کا پوتا تھا (جسے یونانی سینڈروکوٹس کے نام سے جانا جاتا ہے)، جو اپنی جوانی میں سکندر اعظم سے ملا تھا۔ بعد میں چندرگپت نے ہندوستان میں رہ جانے والے مقدونیائی فوجی دستوں کو تباہ کر دیا، پنجاب میں سیلیوکس کی حملہ آور یونانی فوج کو شکست دی، اور پھر اس نے پٹنہ کے دربار میں ہیلینک سفیر میگاسٹینیز کا استقبال کیا۔

یونانی مورخین اور دوسرے لوگوں نے انتہائی دلچسپ کہانیاں قلمبند کی ہیں جنہوں نے ہندوستان کی مہم میں سکندر کے ساتھ یا اس کی پیروی کی تھی۔ آرین، ڈیوڈورس کی داستانیں، پلوٹارک، اور سٹرابو دی جغرافیہ دان ہے رہا ترجمہ کی طرف سے ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو. ایم کرنڈل 3-41 قدیم ہندوستان پر روشنی ڈالنا۔ سکندر کے ناکام حملے کی سب سے قابل تعریف خصوصیت وہ تھی جو اس نے ہندو فلسفہ اور یوگیوں اور مقدس مردوں میں گہری دلچسپی ظاہر کی تھی جن کا اس نے وقتاً فوقتاً سامنا کیا اور جن کی وہ بے تابی سے تلاش کرتا رہا۔ یونانی جنگجو کے شمالی ہندوستان میں ٹیکسلا پہنچنے کے کچھ ہی دیر بعد، اس نے ایک قاصد، اونسیکریٹوس، جو ہیلینک اسکول آف ڈائیوجینس کا ایک شاگرد تھا، ایک ہندوستانی استاد، ڈنڈامیس، جو ایک عظیم سنیاسی تھا، کو لانے کے لیے بھیجا۔ ٹیکسلا۔

"اے برہمنوں کے استاد، آپ کو سلام!" Onesikritos نے اپنے جنگل میں اعتکاف میں ڈنڈامیس کو تلاش کرنے کے بعد کہا۔ "زبردست خدا زیوس کا بیٹا، سکندر ہونے کے ناطے جو تمام انسانوں کا خود مختار رب ہے، تم سے اس کے پاس جانے کو کہتا ہے، اور اگر تم اس پر عمل کرو گے تو وہ تمہیں بڑے تحائف سے نوازے گا، لیکن اگر تم نے انکار کیا تو وہ تمہارا سر کاٹ دے گا!"

یوگی کو یہ کافی زبردستی دعوت نامہ سکون سے موصول ہوا، اور "اس نے اتنا بھی نہیں کیا کہ پتوں کے صوفے سے اپنا سر اٹھایا۔"

"میں بھی زیوس کا بیٹا ہوں، اگر سکندر ایسا ہو"۔ "مجھے وہ کچھ نہیں چاہیے جو سکندر کا ہے، کیونکہ میں جو کچھ میرے پاس ہے اس پر راضی ہوں، جبکہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے آدمیوں کے ساتھ سمندر اور خشکی پر بغیر کسی فائدے کے گھومتا ہے، اور اس کی آوارہ گردی کبھی ختم نہیں ہوتی۔

"جاؤ اور سکندر کو بتاؤ کہ خدا کا بادشاہ کبھی بھی گستاخ غلط کا مصنف نہیں ہے، بلکہ ہے۔ روشنی کا خالق، امن کا، زندگی کا، پانی کا، انسان کے جسم اور روحوں کا؛ وہ تمام مردوں کو قبول کرتا ہے جب موت انہیں آزاد کرتی ہے، کسی بھی طرح سے بری بیماری کا نشانہ نہیں بنتا۔ وہی اکیلا میری تعظیم کا خدا ہے، جو قتل و غارت سے نفرت کرتا ہے اور کسی جنگ کو نہیں بھڑکاتا ہے۔

"الیگزینڈر کوئی خدا نہیں ہے، کیونکہ اسے موت کا ذائقہ چکھنا ہے،" بابا نے خاموش طنزیہ انداز میں بات جاری رکھی۔ "ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا کا مالک ہو، جب کہ وہ ابھی تک باطن کے تخت پر نہیں بیٹھا ہے۔ عالمگیر تسلط؟ نہ تو وہ ابھی تک پاتال میں داخل ہوا ہے اور نہ ہی اسے معلوم ہے۔ دی سورج کے ذریعہ دی مرکزی علاقوں کی دی زمین، جبکہ دی قومیں پر اس کا حدود ہے اتنا نہیں جتنا اس کا نام سنا ہے!"

اس عذاب کے بعد، یقیناً اب تک کے سب سے زیادہ کاسٹک کو بھیجا گیا جو "خداوند عالم" کے کانوں پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا گیا، بابا نے ستم ظریفی سے کہا، "اگر سکندر کی موجودہ حکومت اس کی خواہشات کے لیے کافی نہیں ہے، تو اسے دریائے گنگا پار کرنے دو؛ وہاں اسے ایک ایسا خطہ ملے گا جو اپنے تمام آدمیوں کو برقرار رکھ سکے گا۔ اگر اس طرف ملک اتنا تنگ ہو جائے کہ اسے پکڑ سکے۔ 4-41

"تاہم یہ جان لیں کہ سکندر جو کچھ پیش کرتا ہے اور جو تحفے دینے کا وہ وعدہ کرتا ہے وہ میرے لیے

بالکل بیکار ہیں؛ جن چیزوں کو میں انعام دیتا ہوں اور حقیقی فائدہ مند اور قابل قدر پاتا ہوں وہ یہ
پتہ ہیں جو میرے ہیں۔

گھر، یہ کھلتے ہوئے پودے جو مجھے روزمرہ کی خوراک فراہم کرتے ہیں، اور پانی جو میرا مشروب ہے۔ جب کہ دیگر تمام اثاثے جو فکر مندی کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں تباہ کن ثابت نہیں ہوں گے۔ جو ان کو اکٹھا کرتے ہیں، اور صرف غم و غصے کا باعث بنتے ہیں، جس سے ہر غریب انسان بھرا ہوا ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے، میں جنگل کے پتوں پر لیٹتا ہوں، اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے جس کی حفاظت کی ضرورت ہو، پرسکون نیند میں آنکھیں بند کر لیں، جبکہ میرے پاس حفاظت کے لیے کچھ تھا، جو نیند کو ختم کر دے گا۔ زمین مجھے ہر چیز فراہم کرتی ہے، یہاں تک کہ ایک ماں اپنے بچے کو دودھ کے ساتھ۔ میں جہاں چاہوں جاتا ہوں، اور ایسی کوئی پرواہ نہیں ہے جس کے ساتھ میں خود کو دبانے پر مجبور ہوں۔

"کیا سکندر میرا سر کاٹ دے، وہ میری روح کو بھی تباہ نہیں کر سکتا، میرا سر اکیلا، پھر خاموش، باقی رہے گا، جسم کو زمین پر پھٹے ہوئے کپڑے کی طرح چھوڑے گا، جہاں سے یہ بھی لیا گیا تھا۔ پھر میں روح بن کر اپنے خدا کے پاس جاؤں گا، جس نے ہم سب کو جسم میں بند کیا اور زمین پر یہ ثابت کرنے کے لیے چھوڑ دیا کہ آیا، جب یہاں نیچے، ہم اس کے احکام کے مطابق زندگی گزاریں گے اور کون ہم سب سے تقاضا کرتے ہیں، جب ہم اُس کی حضوری کی طرف روانہ ہوتے ہیں، تو ہماری زندگی کا حساب، کیونکہ وہ جج ہے۔ تمام قابل فخر غلط کاموں سے؛ کیونکہ مظلوموں کی آہیں عذاب بن جاتی ہیں۔ ظالم

"تو سکندر کو ان دھمکیوں سے خوفزدہ کر دو جو دولت کے خواہشمند ہیں اور موت سے ڈرتے ہیں، کیونکہ ہمارے مقابلے میں یہ ہتھیار دونوں ایک جیسے ہیں، برہمن نہ تو سونے سے محبت کرتے ہیں اور نہ موت سے ڈرتے ہیں، جاکر سکندر کو یہ بتاؤ: ڈنڈامیس کو تمہاری کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے وہ تمہارے پاس نہیں جائے گا، اور اگر تم ڈنڈامیس سے کچھ چاہتے ہو تو تم اس کے پاس آؤ۔"

الیگزینڈر کو پوری توجہ کے ساتھ اونسیکریٹوس کے ذریعے یوگی کا پیغام موصول ہوا، اور "محسوس کیا۔ ڈنڈامیس کو دیکھنے کی پہلے سے کہیں زیادہ شدید خواہش جو بوڑھے اور برہنہ ہونے کے باوجود وہ واحد مخالف تھا جس میں وہ، بہت سی قوموں کا فاتح، اپنے میچ سے زیادہ ملا تھا۔"

سکندر نے بہت سے برہمن سنیاسیوں کو ٹیکسلا میں مدعو کیا جو فلسفیانہ سوالات کے جواب دینے میں ان کی مہارت کے لیے مشہور تھے۔ زبانی تصادم کا ایک اکاؤنٹ پلوٹارک نے دیا ہے۔ الیگزینڈر نے خود ہی تمام سوالات تیار کیے تھے۔

"زیادہ تعداد میں کون ہے، زندہ یا مردہ؟" "زندہ، کیونکہ مردہ

"نہیں ہیں۔"

"کون سے بڑے جانور پیدا ہوتے ہیں، سمندر یا زمین؟" "زمین،

کیونکہ سمندر زمین کا صرف ایک حصہ ہے۔"

"کون سا ہے دی ہوشیار ترین کی درندہ؟"

"وہ جس سے انسان ابھی تک آشنا نہیں ہے۔" (انسان نامعلوم سے ڈرتا ہے۔) "کون

سا پہلے موجود تھا، دن یا رات؟"

"دن ایک دن پہلے تھا۔" اس جواب نے سکندر کو حیرت میں ڈال دیا۔ برہمن نے مزید کہا: "ناممکن

سوالات کے لیے ناممکن جوابات کی ضرورت ہوتی ہے۔"

"کیسے؟ بہترین ہو سکتا ہے a آدمی بنانا خود محبوب؟"

"ایک آدمی محبوب ہو گا اگر اس کے پاس بڑی طاقت ہو، وہ پھر بھی اپنے آپ کو خوف زدہ نہ کرے۔"

"انسان خدا کیسے بن سکتا ہے؟" 5-41

"وہ کام کر کے جو انسان کے لیے ناممکن ہے۔" "کون سا مضبوط

ہے، زندگی یا موت؟"

"زندگی، کیونکہ یہ ریچھ تو بہت سے برائیاں۔"

سکندر اپنے استاد، ایک سچے یوگی کے طور پر، ہندوستان سے باہر لے جانے میں کامیاب ہوا۔ یہ شخص سوامی اسفائنس تھا، جسے یونانی "کالانوس" کہتے ہیں کیونکہ سنت، کالی کی شکل میں بھگوان کے عقیدت مند، اس کے مبارک نام کا تلفظ کر کے سب کو خوش آمدید کہتے تھے۔

کلانوس سکندر کے ساتھ فارس گیا۔ ایک بیان کردہ دن، فارس کے سوسا میں، کالانوس نے پوری مقدونیائی فوج کے پیش نظر ایک جنازے میں داخل ہو کر اپنی بوڑھی لاش کو ترک کر دیا۔ مورخین ان سپاہیوں کی حیرت کو ریکارڈ کریں جنہوں نے مشاہدہ کیا کہ یوگی کو درد یا موت کا کوئی خوف نہیں تھا، اور جو شعلوں میں بھسم ہونے کے بعد کبھی بھی اپنی پوزیشن سے نہیں ہٹے۔ جانے سے پہلے۔ اس کی آخری رسومات کے لیے، کالانوس نے اپنے تمام قریبی ساتھیوں کو گلے لگا لیا تھا، لیکن سکندر کو الوداع کرنے سے گریز کیا، جس کے بارے میں ہندو بابا نے محض یہ کہا تھا:

"میں کرے گا دیکھیں آپ جلد ہی میں بابل۔"

سکندر نے فارس چھوڑ دیا، اور ایک سال بعد بابل میں مر گیا۔ ان کے ہندوستانی گرو کے الفاظ ان کا یہ کہنے کا طریقہ تھا کہ وہ زندگی اور موت میں سکندر کے ساتھ موجود ہوں گے۔

یونانی مورخین نے ہمارے لیے ہندوستانی معاشرے کی بہت سی روشن اور متاثر کن تصویریں چھوڑی ہیں۔ ہندو قانون، آرین ہمیں بتاتا ہے، لوگوں کی حفاظت کرتا ہے اور "حکم دیتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی، کسی بھی حالت میں، غلام نہیں رہے گا، لیکن خود آزادی سے لطف اندوز ہوتے ہوئے، وہ اس کے مساوی حق کا احترام کریں گے جو سب کے پاس ہے۔" ان لوگوں کے لیے، جنہوں نے نہ ہی دوسروں پر غلبہ حاصل کرنا سیکھا ہے اور نہ ہی دوسروں پر جھکنا سیکھا ہے، وہ تمام زندگی کے لیے بہترین موافقت پذیر زندگی حاصل کریں گے۔ 6-41

"ہندوستانی،" ایک اور عبارت چلاتے ہیں، "نہ تو سود پر پیسے لگاتے ہیں، اور نہ ہی قرض لینا جانتے ہیں۔ یہ ایک ہندوستانی کے لیے قائم شدہ استعمال کے خلاف ہے کہ وہ غلط کام کرے یا اس کا شکار ہو، اور اس لیے وہ نہ تو معاہدہ کرتے ہیں اور نہ ہی سیکیورٹیز کی ضرورت ہوتی ہے۔" شفا یابی، ہمیں بتایا جاتا ہے، سادہ اور قدرتی طریقوں سے تھا۔ "علاج ادویات کے استعمال کے بجائے خوراک کو منظم کرنے سے متاثر ہوتے ہیں۔ علاج جن میں سب سے زیادہ عزت کی جاتی ہے وہ مرہم اور پلاسٹر

ہیں۔ باقی سب کو بڑے پیمانے پر نقصان دہ سمجھا جاتا ہے۔" جنگ میں مشغولیت کھشتریوں یا جنگجو ذات تک محدود تھی۔ "اور نہ ہی کوئی دشمن کسی کاشتکار پر اس کی زمین پر اس کے کام پر آئے گا ، اس کے مردوں کے لئے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ طبقے کو عوامی فلاحی سمجھا جاتا ہے، ہر قسم کی چوٹ سے محفوظ رہتا ہے۔ اس طرح زمین بہ آب و گیاہ رہتی ہے اور بھاری فصلیں پیدا کرتی ہے، وہاں کے باشندوں کو زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے ضروری چیزیں فراہم کرتی ہے۔" 7-41

شہنشاہ چندرگپت جس نے 305 قبل مسیح میں سکندر کے جنرل سیلیوکس کو شکست دی تھی، نے سات کا فیصلہ کیا۔ سال بعد میں کو ہاتھ ختم دی لگام کی بھارت کی حکومت کو اس کا بیٹا سفر کرنا کو جنوبی ہندوستان، چندرگپت نے اپنی زندگی کے آخری بارہ سال ایک بے نظیر سنیاسی کے طور پر گزارے، جس نے سراونابیلاگولا کی ایک چٹانی غار میں خود شناسی کی تلاش میں، جسے اب میسور کے مزار کے طور پر جانا جاتا ہے۔ نزدیکی اسٹینڈز دنیا کا سب سے بڑا مجسمہ، جینوں نے AD 983 میں سنت کومتیشور کے اعزاز کے لیے ایک بہت بڑے پتھر سے تراشا۔

میسور کے ہر جگہ موجود مذہبی مزارات جنوب کے بہت سے عظیم سنتوں کی مستقل یاد دہانی ہیں۔ انڈیا ایک کی یہ ماسٹرز تھیومانوور، ہے چھوڑ دیا ہم دی مندرجہ ذیل چیلنجنگ نظم:

آپ کر سکتے ہیں کنٹرول a پاگل ہاتھی
آپ ریچھ اور شیر کا منہ بند کر سکتے ہیں۔ آپ شیر کی سواری کر سکتے
ہیں۔
آپ کر سکتے ہیں کھیلیں کے ساتھ دی کوبرا
کیمیا سے آپ اپنی روزی روٹی نکال سکتے ہیں۔ آپ کائنات میں
پوشیدگی میں گھوم سکتے ہیں۔ آپ دیوتاؤں کے جاگیر بنا سکتے
ہیں۔
آپ کر سکتے ہیں ہونا کبھی جوانی
آپ کر سکتے ہیں چلنا پر پانی اور زندہ میں آگ
لیکن کنٹرول کی دی دماغ ہے بہتر اور مزید مشکل

ہندوستان کے انتہائی جنوب میں واقع تراونکور کی خوبصورت اور زرخیز ریاست میں، جہاں دریاؤں اور نہروں پر ٹریفک کی آمدورفت ہوتی ہے، مہاراجہ ہر سال جنگوں اور کئی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے ماضی بعید میں ٹراوانکور کے ساتھ الحاق کے نتیجے میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے موروثی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ سالانہ چھپن دنوں تک مہاراجہ ویدک بھجن اور تلاوت سننے کے لیے روزانہ تین بار مندر جاتے ہیں۔ کفارہ کی تقریب لکشدیپم یا مندر کو ایک لاکھ روشنیوں سے روشن کرنے کے ساتھ ختم ہوتی ہے۔

عظیم ہندو قانون ساز منو 8-41 بادشاہ کے فرائض بیان کیے ہیں۔ "اسے اندرا (دیوتاؤں کے بھگوان) جیسی سہولیات کی بارش کرنی چاہئے؛ نرمی اور غیر محسوس طریقے سے ٹیکس وصول کرنا چاہئے جیسے سورج پانی سے بخارات حاصل کرتا ہے؛ اس کی رعایا کی زندگی میں اس طرح داخل ہو جیسے ہوا ہر طرف چلتی ہے؛ یہاں تک کہ یما (موت کے دیوتا) کی طرح سب کے ساتھ انصاف کرو؛ فاسقوں کو ورون کی طرح پھندے میں جکڑو (ویدک دیوتا) اور آسمان کی طرح سب کو جلا دو۔ آگ کا دیوتا؛ اور زمین کی دیوی کی طرح سب کی حمایت کرتا ہے۔

"جنگ میں بادشاہ کو زہریلے یا آتش گیر ہتھیاروں سے نہیں لڑنا چاہیے اور نہ ہی کمزور یا غیر تیار یا بغیر ہتھیار کے دشمنوں یا ایسے آدمیوں کو مارنا چاہیے جو خوف میں ہوں یا حفاظت کے لیے دعا کریں یا بھاگ جائیں، جنگ کا سہارا صرف آخری حربے کے طور پر لیا جانا چاہیے۔

ہندوستان کے جنوب مشرقی ساحل پر واقع مدراس پریذیڈنسی میں مدراس کا فلیٹ، کشادہ، سمندری شہر، اور کنجیورام، گولڈن سٹی، پالوا خاندان کا دارالحکومت ہے جس کے بادشاہوں نے حکومت کی

تهی

عیسائی دور کی ابتدائی صدیوں کے دوران، جدید مدراس پریذیڈنسی میں عدم تشدد مہاتما گاندھی کے نظریات نے بڑی پیش رفت کی ہے۔ سفید رنگ کی "گاندھی ٹوپیاں" ہر جگہ نظر آتی ہیں۔ جنوب میں عام طور پر مہاتما نے "اچھوت" کے ساتھ ساتھ ذات پات کے نظام کی اصلاحات کے لیے بہت سے اہم مندروں کی اصلاحات کو متاثر کیا ہے۔

ذات پات کے نظام کی ابتدا، جو عظیم قانون ساز مانو نے وضع کی تھی، قابل تعریف تھی۔ اس نے واضح طور پر دیکھا کہ فطری ارتقاء کے ذریعے مردوں کو چار عظیم طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے: وہ لوگ جو اپنی جسمانی مشقت کے ذریعے معاشرے کی خدمت کرنے کے اہل ہیں (سودراس)؛ وہ لوگ جو خدمت کرتے ہیں۔ ذہنیت، ہنر، زراعت، تجارت، تجارت، عام طور پر کاروباری زندگی (واسی)؛ وہ لوگ جن کی صلاحیتیں انتظامی، انتظامی، اور حفاظتی حکمران اور جنگجو ہیں (کشتری)؛ غور و فکر کرنے والے، روحانی طور پر متاثر اور متاثر کن (برہمن)۔ "نہ تو پیدائش، نہ تدفین، نہ ہی مطالعہ اور نہ ہی نسب یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آیا کوئی شخص دو بار پیدا ہوا (یعنی برہمن)؛" مہابھارت کا اعلان ہے، "کردار اور طرز عمل ہی فیصلہ کر سکتے ہیں۔" 9-41 مانو نے ہدایت کی کہ معاشرہ اپنے ارکان کا احترام ظاہر کرے جہاں تک ان کے پاس عقل، فضیلت، عمر، رشتہ داری یا آخر میں دولت ہو۔ ویدک ہندوستان میں دولت کو ہمیشہ حقیر سمجھا جاتا تھا اگر وہ خیراتی مقاصد کے لئے ذخیرہ شدہ یا دستیاب نہ ہوں۔ بڑی دولت کے غیر مہذب آدمیوں کو معاشرے میں پست درجہ دیا جاتا تھا۔

سنگین برائیاں اس وقت پیدا ہوئیں جب ذات پات کا نظام صدیوں کے دوران سخت ہو کر موروثی رکاوٹ بن گیا۔ گاندھی جیسے سماجی مصلحین اور ہندوستان میں بہت سے معاشروں کے ارکان آج ذات پات کی قدیم اقدار کو بحال کرنے میں سست لیکن یقینی پیش رفت کر رہے ہیں، جو کہ صرف قدرتی اہلیت پر مبنی ہے نہ کہ پیدائش پر۔ زمین پر ہر قوم کا اپنا مخصوص مصائب پیدا کرنے والا کرما ہے جس سے نمٹنے اور دور کرنے کے لیے؛ ہندوستان بھی اپنے ہمہ گیر اور ناقابل تسخیر جذبہ کے ساتھ خود کو ذات پات کی اصلاح کے کام کے برابر ثابت کرے گا۔

جنوبی ہندوستان میں داخل ہونا اتنا بڑا ہے کہ مسٹر رائٹ اور میں اپنے آئیڈیل کو طول دینے کے لیے تڑپ رہے تھے۔ لیکن وقت نے، اپنی قدیم بے ادبی میں، ہمیں کوئی شائستہ توسیع نہیں دی۔ میں جلد ہی کلکتہ یونیورسٹی میں انڈین فلسفیکل کانگریس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرنے والا تھا۔ میسور کے دورے کے اختتام پر، میں نے انڈین اکیڈمی کے صدر سر سی وی رمن کے ساتھ بات چیت کا لطف اٹھایا۔ سائنسز اس شاندار ہندو طبیعیات دان کو 1930 میں روشنی کے پھیلاؤ میں اس کی اہم دریافت کے لیے نوبل انعام سے نوازا گیا تھا - "Raman Effect" جو اب ہر اسکول کے بچے کو معلوم ہے۔

مدراس کے طلباء اور دوستوں کے ہجوم کو ہچکچاہٹ سے الوداع کرتے ہوئے، مسٹر رائٹ اور میں شمال کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ہم سداشیوا برہمن، 10-41 کی یاد میں ایک چھوٹے سے مزار کے سامنے رک گئے۔ جن کی اٹھارویں صدی کی زندگی کی کہانی میں معجزات کا جھرمٹ بہت زیادہ ہے۔ نیرور میں ایک بڑا ساداشیوا مزار، جسے پڈوکوٹائی کے راجہ نے تعمیر کیا تھا، ایک زیارت گاہ ہے جس نے متعدد الہی شفایابی کا مشاہدہ کیا ہے۔

سداشیوا کی بہت سی عجیب و غریب کہانیاں، ایک پیارے اور مکمل طور پر روشن ماسٹر، جنوبی ہندوستانی دیہاتیوں میں اب بھی موجود ہیں۔ ایک دن دریائے کاویری کے کنارے سمادھی میں ڈوبے ہوئے، سداشیوا کو اچانک سیلاب سے بہہ جاتے دیکھا گیا۔ ہفتوں بعد اسے زمین کے ایک ٹیلے کے نیچے گہرائی میں دفن پایا گیا۔ جیسے ہی دیہاتیوں کے بیلچے اس کے جسم سے ٹکرائے، سنت اٹھے اور تیزی سے وہاں سے چلے گئے۔

سداشیوا نے کبھی کوئی لفظ نہیں بولا اور نہ ہی کوئی کپڑا پہنا۔ ایک صبح عریاں یوگی غیر رسمی

طور پر ایک محمدی سردار کے خیمے میں داخل ہوا۔ اس کی خواتین خطرے کی گھنٹی میں چیخیں۔
جنگجو نے وحشیانہ سلوک کیا۔ تلوار زور پر سداشیوا، جس کا بازو تھا منقطع دی ماسٹر روانہ ہے بے فکری
سے

پچھتاوے سے مغلوب ہو کر محمڈن نے فرش سے بازو اٹھایا اور سداشیوا کا پیچھا کیا۔ یوگی نے خاموشی سے اپنا بازو خون بہنے والے سٹمپ میں داخل کیا۔ جب جنگجو نے عاجزی سے کچھ روحانی ہدایات مانگی تو سداشیوا نے ریت پر اپنی انگلی سے لکھا:

"کرو نہیں کرو کیا آپ چاہتے ہیں اور پھر آپ ہو سکتا ہے کرو کیا آپ پسند ہے۔"

محمڈن کو ایک اعلیٰ دماغی حالت تک پہنچایا گیا، اور اس نے سنت کے متضاد مشورے کو انا پر قابو پانے کے ذریعے روح کی آزادی کا رہنما سمجھا۔

گاؤں کے بچوں نے ایک بار سداشیوا کی موجودگی میں 150 میل دور مدورا مذہبی تہوار دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ یوگی نے چھوٹوں کو اشارہ کیا کہ وہ اس کے جسم کو چھوئیں۔ لو! فوری طور پر پورے گروپ کو مدورا پہنچا دیا گیا۔ بچے ہزاروں عازمین کے درمیان خوشی خوشی گھومتے رہے۔ چند گھنٹوں میں یوگی اپنے چھوٹے چھوٹے الزامات کو اپنے سادے سے گھر لے آیا نقل و حمل کا طریقہ. حیرت زدہ والدین نے تصویروں کے جلوس کی واضح کہانیاں سنی، اور نوٹ کیا کہ کئی بچے مدورا مٹھائی کے تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔

ایک ناقابل یقین نوجوان نے سنت اور کہانی کا مذاق اڑایا۔ اگلی صبح وہ سداشیوا کے پاس پہنچا۔

"ماسٹر،" اس نے طنزیہ انداز میں کہا، "آپ مجھے میلے میں کیوں نہیں لے جاتے، جیسا کہ آپ نے کل دوسرے بچوں کے لیے کیا تھا؟"

سداشیوا نے تعمیل کی؛ لڑکے نے فوراً اپنے آپ کو دور دراز شہر کے ہجوم کے درمیان پایا۔ لیکن افسوس! جب نوجوان جانا چاہتا تھا تو ولی کہاں تھے؟ تھکا ہارا لڑکا پیروں کی حرکت کے قدیم اور پرانا طریقے سے اپنے گھر پہنچا۔

41-1 : مس بلیچ، قابل نہیں کو برقرار رکھنا دی فعال رفتار سیٹ کی طرف سے مسٹر رائٹ اور میں، رہ گیا خوشی سے کے ساتھ میرا کلکتہ میں رشتہ دار

41-2 : یہ ڈیم، ایک بہت بڑا ہائیڈرو الیکٹرک تنصیب، میسور شہر کو روشن کرتا ہے اور ریشم، صابن اور صندل کی لکڑی کے تیل کی فیکٹریوں کو بجلی فراہم کرتا ہے۔ میسور کے صندل کی لکڑی کے تحائف ایک خوشگوار خوشبو کے مالک ہیں جو وقت ختم نہیں ہوتا ہے۔ تھوڑا سا pinprick زندہ کرتا ہے دی بدبو میسور فخر کرتا ہے کچھ کی دی سب سے بڑا سرخیل صنعتی اقدامات میں بھارت، بشمول کولار گولڈ مائنز، میسور شوگر فیکٹری، بھدراوتی میں لوہے اور اسٹیل کا بہت بڑا کام، اور سستی اور موثر میسور اسٹیٹ ریلوے جو ریاست کے 30,000 مربع میل میں سے کئی پر محیط ہے۔

دی مہاراجہ اور یوراجا، ڈبلیو ایچ او تھے میرا میزبان میں میسور میں 1935 ہے دونوں حال ہی میں مر گیا دی بیٹا کی دی یوراجہ، موجودہ مہاراجہ، ایک کاروباری حکمران ہے، اور اس نے میسور کی صنعتوں میں ہوائی جہاز کی ایک بڑی فیکٹری کا اضافہ کیا ہے۔

41-3 : چھ جلدیں پر قدیم انڈیا (کلکتہ، 1879)۔

41-5: نہ ہی سکندر نہ ہی کوئی بھی کی اس کا جرنیلوں کبھی عبور دی گنگا. تلاش کرنا طے شدہ مزاحمت میں شمال مغرب، دی مقدونیائی فوج انکار کر دیا کو گھسنا دور سکندر تھا مجبور کو چھوڑ دو انڈیا اور تلاش کریں فارس میں اس کی فتوحات

41-5 : س□ ی□ سوال □م □و سکتا □□ انداز□ ک□ دی "بیٹا□□□ کی زیوس" تھا ایک کبھی کبھار شک ک□
و□ تھا پ□ل□ □ی کمال حاصل کیا .

41-6 : تمام یونانی مبصرین تبصر□ پر دی کمی کی غلامی میں بھارت، a خصوصیت پر مکمل تغیر ک□
ساتھ دی ساخت Hellenic معاشر□ ک□.

41-7 : تخلیقی انڈیا کی طرف س□ پروفیسر بینوئ□ کمار سرکار دیتا □□ a جامع تصویر کی بھارت کی قدیم
اور جدید

کامیابیاں اور مخصوص اقدار میں معاشیات سیاسی سائنس، ادب، فن اور سماجی فلسفہ (لاہور: موتی لال بنارسی داس، پبلشرز، 1937، 714 صفحہ، $5.00۔)

ایک اور سفارش کی حجم ہے ہندوستانی ثقافت کے ذریعہ دی عمریں ، کی طرف سے ایس۔ وی وینتیشورا (نیا یارک: لانگ مینز سبز اینڈ کمپنی، $5.00)۔

41-8 : مانو ہے دی عالمگیر قانون ساز نہیں اکیلے کے لیے ہندو معاشرے لیکن کے لیے دی دنیا تمام نظام کی عقلمند سماجی ضابطے اور یہاں تک کہ انصاف ہیں نمونے دار کے بعد مانو نطشے ہے ادا کیا دی مندرجہ ذیل خراج تحسین: "میں جانتے ہیں کی نہیں کی کتاب میں جو تو بہت سے نازک اور مہربانی سے چیزیں ہیں کہا کو عورت کے طور پر میں دی قانون کی کتاب کی مانو ؛ وہ پرانا بھوری داڑھیاں اور سنتوں ہے a خواتین کے لیے بہادری کا وہ انداز جس سے شاید آگے نہیں بڑھ سکتاہے . . ایک بے مثال علمی اور اعلیٰ کامہ . . عظیم اقدار سے بھرا ہوا، یہ کمال کے احساس سے بھرا ہوا ہے، زندگی کو ہاں کہ کہنے سے، اور اپنے اور زندگی کے حوالے سے فلاح و بہبود کے فاتحانہ احساس سے بھرا ہوا ہے۔ سورج پوری کتاب پر چمکتا ہے۔"

41-9 : "شامل کرنا میں ایک کی یہ چار ذاتیں اصل میں انحصار نہیں پر a آدمی کی پیدائش لیکن پر اس کا قدرتی صلاحیتیں جیسا کہ دکھایا گیا ہے کی طرف سے دی مقصد میں زندگی وہ منتخب کو حاصل کریں" ایک مضمون میں مشرق-مغرب کے لیے جنوری، 1935، بتاتا ہے ہم "یہ مقصد کر سکتے ہیں ہونا (1) کاما ، خواہش سرگرمی کی دی زندگی کی دی حواس (سودرے مرحلہ) (2) ارتھا ، حاصل پورا کرنے والا لیکن کنٹرول کرنا خواہشات (ویسیا مرحلہ)، (3) دھرم ، خود نظم و ضبط، ذمہ داری کی زندگی اور صحیح عمل (کشتری مرحلہ)، (4) موکش ، آزادی، دی زندگی کی روحانیت اور مذہبی تعلیم (برہمن مرحلہ)۔ یہ چار ذاتیں رینڈر سروس انسانیت کے لیے (1) جسم، (2) دماغ، (3) قوت ارادی، (4) روح۔

"یہ چار مراحل فطرت کی ابدی گنوں یا خصوصیات، تمس ، راجس ، اور ستوا میں اپنی مطابقت رکھتے ہیں : رکاوٹ، سرگرمی، اور توسیع؛ یا، بڑے پیمانے پر توانائی، اور ذہانت دی چار قدرتی ذاتیں ہیں نشان زد کی طرف سے دی *gunas* کے طور پر (1) تمس (جہالت) (2) تمس- راجس (مرکب کی لاعلمی اور سرگرمی) (3) راجس ستوا (مرکب کی صحیح سرگرمی اور روشن خیالی) (4) ستوا (روشن خیالی)۔ اس طرح ہے فطرت نشان زد ہر آدمی کے ساتھ اس کا ذات کی طرف سے دی اپنے آپ میں ایک، یا دو کا مرکب، گنوں کا غالب ہونا ۔ یقیناً ہر انسان کے پاس تینوں گنا مختلف تناسب میں ہوتے ہیں۔ گرو صحیح طریقے سے آدمی کی ذات یا ارتقائی حیثیت کا تعین کر سکے گا۔

"کو a یقینی حد تک تمام ریس اور قومیں مشاہدے میں مشق، اگر نہیں میں نظریہ دی خصوصیات کی ذات جہاں وہاں ہے عظیم لائسنس یا نام نہاد آزادی، خاص طور پر میں باہمی شادی کے درمیان انتہا میں دی قدرتی ذاتیں دی دوڑ گھٹتا ہے دور ہو جاتا ہے اور ناپید ہو جاتا ہے۔ پران سمہتا نے ایسے اتحادوں کی اولاد کا موازنہ بانجھ ہائبرڈز سے کیا ہے، جیسے خچر جو اپنی نسل کی افزائش کے قابل نہیں ہے۔ مصنوعی پرجاتیوں کو بالآخر ختم کردیا جاتا ہے۔ تاریخ بہت زیادہ ثبوت پیش کرتی ہے۔ کی متعدد بہت اچھا ریس جو نہیں طویل ہے کوئی بھی زندہ نمائندے دی ذات نظام کی انڈیا ہے کریڈٹ اس کی طرف سے زیادہ تر گہرا مفکرین کے ساتھ ہونا دی چیک کریں یا روک تھام کے خلاف لائسنس جو ہے محفوظ دی پاکیزگی کی دی دوڑ لگائی اور اسے ہزاروں سالوں کے اتار چڑھاؤ کے ذریعے بحفاظت لایا، جب کہ دوسری نسلیں فراموشی میں غائب ہوگئیں۔"

41-10 : ان کا پورا لقب سری سداویندر سرسوتی سوامی تھا۔ رسمی شنکرا لائن میں نامور جانشین، جگد گرو سری شنکراچاریہ کی سرینگری ریاضی، لکھا ایک متاثر کن اودے وقف کو سداشیوا مشرق-مغرب کے لیے جولائی، 1942 میں سداشیوا کی زندگی پر ایک مضمون شائع ہوا۔

باب: 42

آخری دن کے ساتھ میرا گرو

"گرو جی، آج صبح میں آپ کو اکیلا پا کر بہت خوش ہوں۔" میں پھلوں اور گلابوں کا خوشبودار بوجھ اٹھائے ابھی ابھی سیرام پور ہیمیٹیج پہنچا تھا۔ سری یکتیشور نے نرمی سے میری طرف دیکھا۔

"کیا؟ ہے آپ کا سوال؟" ماسٹر دیکھا کے بارے میں دی کمرے کے طور پر اگرچہ وہ تھے تلاش کرنا فرار

"گرو جی، میں آپ کے پاس ایک ہائی اسکول کے نوجوان کے طور پر آیا تھا؛ اب میں ایک بالغ آدمی ہوں، یہاں تک کہ بال سفید ہوں یا دو اگرچہ تم نے مجھ پر پہلی گھڑی سے خاموش محبت کی بارش کی ہے، کیا تمہیں اس کا احساس ہے؟ ایک بار صرف، پر دی دن کی ملاقات، ہے آپ کبھی کہا، 'میں محبت تم؟" میں دیکھا پر اسے التجا کرتے ہوئے

ماسٹر نے نظریں نیچی کر لیں۔ "یوگنند، کیا مجھے تقریر کے سرد گوشوں میں ان گرم جذبات کو سامنے لانا چاہیے جو بہ لفظ دل سے محفوظ ہیں؟"

"گرو جی، میں جانتے ہیں آپ محبت میں، لیکن میرا فانی کان درد کو سنو آپ کہنا تو"

"جیسے تم چاہو ہو جاؤ۔ اپنی شادی شدہ زندگی کے دوران میں اکثر بیٹے کی خواہش کرتا تھا کہ یوگک راستے کی تربیت کروں۔ لیکن جب تم میری زندگی میں آئے تو میں مطمئن ہو گیا، تم میں مجھے اپنا بیٹا ملا ہے۔" دو واضح آنسو سری یکتیشور کی آنکھوں میں کھڑا تھا۔ "یوگنند، میں تم سے ہمیشہ پیار کرتا ہوں۔"

"آپ کا جواب جنت کا میرا پاسپورٹ ہے۔" میں نے اپنے دل سے ایک وزن اٹھایا، اس کی باتوں پر ہمیشہ کے لیے تحلیل ہو گیا۔ میں اکثر اس کی خاموشی پر حیران ہوتا تھا۔ یہ جان کر کہ وہ غیر جذباتی اور خود پر مشتمل ہے، پھر بھی کبھی کبھی مجھے ڈر لگتا تھا کہ میں اسے پوری طرح مطمئن کرنے میں ناکام رہا ہوں۔ اُس کی فطرت عجیب تھی، جس کا کبھی پتہ نہیں چلتا تھا۔ ایک گہری اور ساکن فطرت، بیرونی دنیا کے لیے ناقابل فہم، جس کی اقدار کو وہ طویل عرصے سے عبور کر چکے تھے۔

کچھ دنوں بعد، جب میں نے کلکتہ کے البرٹ ہال میں ایک بڑے سامعین کے سامنے تقریر کی، سری یکتیشور نے سنتوش کے مہاراجہ اور کلکتہ کے میئر کے ساتھ پلیٹ فارم پر میرے ساتھ بیٹھنے پر رضامندی ظاہر کی۔ اگرچہ ماسٹر نے مجھ پر کوئی تبصرہ نہیں کیا، لیکن میں نے اپنے خطاب کے دوران وقتاً فوقتاً ان کی طرف دیکھا، اور سوچا کہ میں نے ان کی آنکھوں میں خوشی کی چمک دیکھی ہے۔

اس کے بعد سیرام پور کالج کے سابق طلباء کے سامنے ایک مکالمہ ہوا۔ جیسے ہی میں نے اپنے پرانے ہم جماعتوں پر نگاہ ڈالی، اور جیسے ہی وہ اپنے "میڈ مونک" کو دیکھ رہے تھے، خوشی کے آنسو بہ شرمی سے ظاہر ہوئے۔ فلسفے کے میرے چاندی کی زبان والے پروفیسر ڈاکٹر گھوشال مجھے خوش آمدید کہنے کے لیے آگے آئے، ہماری ماضی کی تمام غلط فہمیاں کیمیا دان وقت نے ختم کر دیں۔

دسمبر کے آخر میں سیرام پور کے ہرمیٹیج میں ایک سرمائی سولسٹی فیسٹیول منایا گیا۔ ہمیشہ کی طرح سری یکتیشور کے شاگرد دور دور سے جمع تھے۔ عقیدت مند سنکرتن ، کرسٹو دا کی امرت میٹھی آواز میں سولوس، نوجوان شاگردوں کی طرف سے پیش کی جانے والی دعوت، آشرم کے ہجوم کے صحن میں ستاروں کے نیچے ماسٹر کی گہرائی سے چلتی ہوئی گفتگو - یادیں، یادیں! گزشتہ برسوں کے خوشگوار تہوار! تاہم، آج رات ایک نئی خصوصیت ہونی تھی۔

"یوگنند، براہ کرم اسمبلی سے انگریزی میں خطاب کریں۔" ماسٹر کی آنکھیں چمک رہی تھیں جب اس نے یہ دوگنا غیر معمولی درخواست کی۔ کیا وہ جہاز کے جہاز کی اس مشکل کے بارے میں سوچ رہا تھا جو انگریزی میں میرے پہلے لیکچر سے پہلے تھا؟ میں نے اپنے بھائی شاگردوں کے سامعین کو کہانی سنائی، جس کا اختتام ہمارے گرو کو پرجوش خراج تحسین کے ساتھ کیا۔

"اس کی ہمہ گیر رہنمائی میرے ساتھ سمندر کے اسٹیمر پر اکیلے نہیں تھی،" میں نے نتیجہ اخذ کیا، "بلکہ

امریکہ کی وسیع اور مہمان نواز سرزمین میں میرے پندرہ سالوں میں روزانہ۔"

مہمانوں کے جانے کے بعد، سری یکتیشور نے مجھے اسی بیڈ روم میں بلایا جہاں صرف ایک بار، میرے ابتدائی سالوں کے تہوار کے بعد-مجھے اس کے لکڑی کے بستر پر سونے کی اجازت دی گئی تھی۔ آج رات میرے گرو خاموش بیٹھے تھے، ان کے قدموں میں شاگردوں کا ایک نیم دائرہ تھا۔ میں تیزی سے کمرے میں داخل ہوا تو وہ مسکرا دیا۔

"یوگنند، کیا آپ ابھی کلکتہ جا رہے ہیں؟ براہ کرم کل یہاں واپس آئیں۔ مجھے آپ کو کچھ باتیں بتانی ہیں۔"

اگلی دوپہر، برکت کے چند سادہ الفاظ کے ساتھ، سری یکتیشور نے مجھے پرمھانسا کا مزید خانقاہی لقب عطا کیا ۔ [1-42]

"یہ اب باضابطہ طور پر آپ کے سابقہ سوامی کے لقب کی جگہ لے لیتا ہے۔ "، میں نے اس کے سامنے گھٹنے ٹیکتے ہوئے کہا۔ ایک خاموش قہقہے کے ساتھ میں نے اس جدوجہد کے بارے میں سوچا جس سے میرے امریکی طلباء پرمہانساجی کے تلفظ سے گزریں گے ۔ [2-42]

"زمین پر میرا کام اب ختم ہو گیا ہے، تمہیں آگے بڑھنا چاہیے۔" ماسٹر خاموشی سے بولا، اس کی آنکھیں پرسکون اور نرم تھیں۔ میرا دل خوف سے دھڑک رہا تھا۔

"براہ کرم پوری میں ہمارے آشرم کی ذمہ داری سنبھالنے کے لیے کسی کو بھیجیں،" سری یکتیشور نے کہا۔ "میں سب کچھ آپ کے ہاتھ میں چھوڑتا ہوں۔ آپ اپنی زندگی اور تنظیم کی کشتی کو خدائی ساحلوں تک کامیابی سے چلا سکیں گے۔"

میں آنسو میں تھا گلے لگانا اس کا پاؤں؛ وہ گلاب اور مبارک میں پیار سے

اگلے دن میں نے رانچی سے ایک شاگرد، سوامی سیبانند کو بلوایا، اور انہیں پوری بھیجا کہ وہ وراثت کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ [3-42] بعد میں میرے گرو نے مجھ سے اپنی جائیداد کو آباد کرنے کی قانونی تفصیلات پر تبادلہ خیال کیا۔ وہ اپنی موت کے بعد رشتہ داروں کی طرف سے قانونی چارہ جوئی کے امکان کو روکنے کے لیے بے چین تھا، اس کے دو وراثتی مکانات اور دیگر جائیدادوں پر قبضے کے لیے، جن پر اس کی خواہش تھی کہ اس پر مکمل طور پر کارروائی کی جائے۔ خیراتی مقاصد کے لیے۔

"حال ہی میں ماسٹر کے لیے کدر پور، 4-42 کا دورہ کرنے کے انتظامات کیے گئے تھے۔ لیکن وہ جانے میں ناکام رہا۔" امولیا بابو، ایک بھائی شاگرد، نے ایک دوپہر مجھ سے یہ تبصرہ کیا؛ میں نے پیشگوئی کی ایک سرد لہر محسوس کی۔ میرے دباؤ والے استفسار پر، سری یکتیشور نے صرف یہی جواب دیا، "میں اب کدر پور نہیں جاؤں گا۔" ایک لمحے کے لیے، ماسٹر خوفزدہ بچے کی طرح کانپ گیا۔

("جسمانی رہائش سے وابستگی، اس کی اپنی فطرت سے جنم لینا [یعنی، قدیم جڑوں سے پیدا ہونا، موت کے ماضی کے تجربات]"، پتنجلی نے لکھا، [5-42] "بڑے بڑے اولیاء میں بھی معمولی درجے میں موجود ہے۔" موت کے بارے میں اپنے کچھ خطابات میں، میرے گرو نے مزید کہا تھا: "جیسے ایک لمبے پنجرے میں بند پرندے دروازے کھلنے پر اپنے عادی گھر کو چھوڑنے سے ہچکچاتا ہے۔")

"گروجی" میں علاج کیا اسے کے ساتھ a سسکیاں، "نہ کرو کہنا کہ! کبھی نہیں سراسر وہ الفاظ کو میں!"

سری یکتیشور کے چہرے پر سکون کی مسکراہٹ تھی۔ اگرچہ اپنی اٹھاسیویں سالگرہ کے قریب، وہ

اچھی اور مضبوط نظر آ ر□ی تھی□

اپنے گرو کی محبت کی دھوپ میں دن بہ دن ٹہلتے ہوئے، بے ساختہ لیکن گہری محسوس کرتے ہوئے، میں نے اپنے شعوری ذہن سے وہ مختلف اشارے نکال دیے تھے جو اس نے اپنے قریب آنے کے بارے میں دیے تھے۔

"جناب، کمبھ میلہ اس مہینے الہ آباد میں منعقد ہو رہا ہے۔" میں نے ماسٹر کو میلے کی تاریخیں دکھائیں۔ ایک بنگالی تقویم 6-42

"کرو آپ واقعی چاہتے ہیں کو جاؤ؟"

کمبھا میں بابا جی کا بابرکت نظارہ دیکھا ۔ شاید اس بار مجھے ان کا دیدار کرنا نصیب ہو گا۔"

"مجھے نہیں لگتا کہ تم وہاں اس سے ملو گے۔" تب میرا گرو خاموش ہو گیا، میرے منصوبوں میں رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔

اگلے دن جب میں ایک چھوٹے سے گروپ کے ساتھ الہ آباد کے لیے روانہ ہوا تو ماسٹر صاحب نے اپنے معمول کے مطابق خاموشی سے مجھے آشیرواد دیا۔ بظاہر میں سری یکتیشور کے رویے کے مضمرات سے غافل رہا کیونکہ بھگوان نے مجھے اپنے گرو کے انتقال کا مشاہدہ کرنے کے لیے مجبور، بے بس ہونے کے تجربے سے بچانا چاہا۔ میری زندگی میں ہمیشہ ایسا ہوا ہے کہ میرے ان پیاروں کی موت پر خدا نے شفقت سے انتظام کیا ہے کہ میں منظر سے دور رہوں۔ 7-42

ہماری پارٹی 23 جنوری 1936 کو کمبھ میلے میں پہنچی ۔ تقریباً دو لوگوں کا بڑھتا ہوا ہجوم۔ ملین افراد ایک متاثر کن نظارہ تھا، یہاں تک کہ ایک زبردست ہندوستانی لوگوں کی عجیب ذہانت روح کی قدر کے لئے حتیٰ کہ ادنیٰ ترین کسان میں بھی اور ان راہبوں اور سادھوؤں کے لئے جنہوں نے خدائی لنگر کی تلاش کے لئے دنیاوی رشتوں کو ترک کر دیا ہے۔ وہاں دغاباز اور منافق بے شک موجود ہیں، لیکن ہندوستان ان چند لوگوں کی خاطر سب کا احترام کرتا ہے جو پوری زمین کو فوقیت سے منور کرتے ہیں۔ مغربی باشندے جو اس وسیع تماشے کو دیکھ رہے تھے ان کے پاس زمین کی نبض کو محسوس کرنے کا ایک انوکھا موقع تھا، وہ روحانی جذبہ جس کا ہندوستان وقت کی دھجیاں اڑانے سے پہلے اپنی بجھتی ہوئی طاقت کا مرہون منت ہے۔



دی عورت یوگی شنکاری مائی جیو، صرف زندہ شاگرد کی دی بہت اچھا ٹریلنگا سوامی

اس کے ساتھ براہ راست بیٹھی پگڑی والی شخصیت سوامی بینوآنند ہیں، جو بہار میں لڑکوں
کے لیے ہمارے رانچی یوگا اسکول کے ڈائریکٹر ہیں۔ یہ تصویر 1938 میں ہردوار کمبھا میلے
میں لی گئی تھی۔ اس وقت اس خاتون کی عمر 112 سال تھی۔



کرشنانند، پر دی 1936 الہ آباد کمبھہ میلے ، کے ساتھ اس کا وش سبزی خور شیرنی



سری یوکتیشور کے سیرام پور کے ہرمیٹیج کا دوسری منزل کا ڈائننگ آنگنے میں اپنے گرو کے
قدموں میں (درمیان میں) بیٹھا ہوں۔

پہلا دن ہمارے گروپ نے سراسر گھورتے ہوئے گزارا۔ یہاں بے شمار نہانے والے تھے، گناہوں کی معافی کے
لیے مقدس دریا میں ڈبکی لگا رہے تھے۔ وہاں ہم نے عبادت کی پختہ رسومات دیکھیں۔ اُدھر اولیاء کے
خاکی قدموں پر عقیدت کے نذرانے بکھرے ہوئے تھے۔ ہمارے سروں کی ایک باری، اور ہاتھیوں کی ایک
قطار، گھوڑوں اور سست رفتار راجپوتانہ اونٹوں کی طرف سے دائر، یا ایک عجیب مذہبی پریڈ

ننگا سادھو، لہراتے ہوئے عصا کی سونا اور چاندی یا جھنڈے اور اسٹریمرز کی ریشم مخمل

صرف لنگوٹے پہنے ہوئے لنگر چھوٹے چھوٹے گروہوں میں خاموشی سے بیٹھتے تھے، ان کے جسم راکھ سے لتھڑے ہوتے تھے جو انہیں گرمی اور سردی سے بچاتے تھے۔ روحانی آنکھ کو صندل کی لکڑی کے پیسٹ کے ایک ہی دھبے سے ان کے ماتھے پر واضح طور پر دکھایا گیا تھا۔ منڈوا سر والے سوامی ہزاروں کی تعداد میں نمودار ہوئے، گیتر سے ملبوس اور اپنے بانس کا لاٹھی اور بھیک مانگنے کا کٹورا لے کر آئے۔ ان کے چہرے چمک رہے تھے۔ دی ترک کرنا امن کے طور پر وہ چل دیا کے بارے میں یا منعقد فلسفیانہ بات چیت کے ساتھ شاگرد

یہاں اور وہاں درختوں کے نیچے، جلتے ہوئے درختوں کے بڑے بڑے ڈھیروں کے ارد گرد، دلکش سادھو تھے، 8-42 ان کے بالوں کو لٹ کر ان کے سروں کے اوپر کنڈلیوں میں جوڑا جاتا ہے۔ کچھ نے کئی فٹ لمبی داڑھی رکھی تھی، گھماؤ اور گرہ میں بندھا ہوا تھا۔ انہوں نے خاموشی سے مراقبہ کیا، یا برکت میں ہاتھ بڑھائے۔ گزرنے والے بھکاری، ہاتھیوں پر سوار مہاراج، رنگ برنگی ساڑھیوں میں ملبوس عورتیں - ان کی چوڑیاں اور پازیب ٹہلتی ہوئی، پتلے بازوؤں والے فقیروں نے نہایت ہی اونچے اونچے پکڑے ہوئے، برہمچاری مراقبہ کی کہنی کے سہارے اٹھائے ہوئے، عاجز بابا جن کی سنجیدگی ایک باطن کو چھپاتی تھی۔ دن کے اوپر ہم نے مندر کی گھنٹیوں کی مسلسل آوازیں سنی۔

ہمارے دوسرے میلے کے دن میں اور میرے ساتھی مختلف آشرموں اور عارضی جھونپڑیوں میں داخل ہوئے، مقدس ہستیوں کو پرنام پیش کرتے ہوئے۔ ہم نے سوامی آرڈر کی گری شاخ کے رہنما کا آشیرواد حاصل کیا - ایک دبلا پتلا، سنیاسی بھکشو جس کی آنکھوں میں مسکراہٹ تھی۔ ہمارا اگلا دورہ ہمیں ایک آستانے پر لے گیا جس کے گرو نے گزشتہ نو سالوں سے خاموشی اور سخت پھل دار غذا کا مشاہدہ کیا تھا۔ آشرم ہال کے مرکزی ڈائس پر ایک نابینا سادھو، پرگلا چکشو بیٹھا تھا، جو شاستروں میں گہرائی سے سیکھتا تھا اور تمام فرقوں کی طرف سے اس کا بہت احترام کیا جاتا تھا۔

ویدانت پر ہندی میں ایک مختصر تقریر کرنے کے بعد ، ہمارا گروپ ایک قریبی سوامی، کرشنانند، گلابی گالوں اور متاثر کن کندھوں کے ساتھ ایک خوبصورت راہب کا استقبال کرنے کے لیے پُرامن پناہ گاہ سے نکلا۔ اس کے قریب ٹیک لگائے ہوئے ایک پاگل شیرنی تھی۔ راہب کے روحانی دلکشی کے سامنے جھک جانا - مجھے یقین ہے کہ اس کے طاقتور جسم کے سامنے نہیں! - جنگل کا جانور چاول اور دودھ کے حق میں تمام گوشت سے انکار کرتا ہے۔ سوامی نے بھورے بالوں والے جانور کو ایک گہری، دلکش گرجداری میں " اوم " کہنا سکھایا ہے - ایک بلی کا عقیدت مند!

ہماری اگلی ملاقات، ایک پڑھے لکھے نوجوان سادھو کے ساتھ انٹرویو، مسٹر رائٹ کی چمکتی ہوئی سفری ڈائری میں اچھی طرح بیان کی گئی ہے۔

"ہم فورڈ میں گنگا کے انتہائی نچلے حصے کے پار ایک کڑکتے ہوئے پونٹون پل پر سوار ہوئے، ہجوم کے درمیان سانپ کی طرح رینگتے ہوئے اور تنگ، گھماؤ والی گلیوں سے گزرتے ہوئے، دریا کے کنارے پر اس جگہ سے گزرے جس کی نشاندہی یوگنند جی نے مجھے بابا جی اور سری یکتیشور جی کی ملاقات کی جگہ کے طور پر کی تھی۔
تھوڑی دیر بعد گاڑی سے اتر کر، ہم سادھوؤں کی آگ کے گھنے دھوئیں اور پھسلتی ریت کے درمیان سے کچھ فاصلے پر چل کر چھوٹے چھوٹے، بہت معمولی مٹی اور بھوسے کی جھونپڑیوں کے جھرمٹ تک پہنچے۔ ہم ان غیر معمولی عارضی رہائش گاہوں میں سے ایک کے سامنے رک گئے، جس میں بغیر دروازے کے داخلی دروازے تھے، کارا پتری کی پناہ گاہ، ایک نوجوان آوارہ سادھو جو اپنی غیر معمولی ذہانت کے لیے مشہور تھا۔ وہ وہاں بیٹھا، تنکے کے ڈھیر پر ٹانگیں باندھے، اس کا واحد اوڑھنا اور اتفاق سے اس کا واحد ملکیت تھا- اس کے کندھوں پر ایک گیدر کپڑا لپٹا ہوا تھا۔

"واقعی ایک الہی چہرہ ہم پر مسکرایا جب ہم چاروں طرف سے جھونپڑی میں داخل ہوئے اور اس روشن روح کے قدموں میں نام لیا ، جب کہ داخلی دروازے پر مٹی کے تیل کی لالٹین عجیب طرح سے ٹمٹما رہی تھی،

کھجلی کی دیواروں پر ناچتے سائے اس کا چہرہ، خاص طور پر اس کی آنکھیں اور کامل دانت، چمکدار اور چمکدار تھے۔ اگرچہ میں ہندی سے حیران تھا، لیکن اس کے تاثرات بہت ظاہر کرنے والے تھے۔ وہ جوش، محبت، روحانی جلال سے بھرا ہوا تھا۔ ان کی عظمت کے بارے میں کسی کو غلط فہمی نہیں ہوسکتی۔

"مادی دنیا سے ناواقف شخص کی خوشگوار زندگی کا تصور کریں؛ لباس کی پریشانی سے پاک؛ کھانے کی خواہش سے پاک، کبھی بھیک نہیں مانگنا، متبادل دنوں کے علاوہ پکا ہوا کھانا کبھی نہیں چھونا، کبھی نہیں بھیک مانگنے کا کٹورا لے جانا؛ پیسے کی تمام الجھنوں سے پاک، پیسے کو کبھی نہیں سنبھالنا، چیزوں کو کبھی دور نہیں رکھنا، ہمیشہ خدا پر بھروسہ رکھنا؛ نقل و حمل کی پریشانیوں سے پاک، کبھی گاڑیوں میں سوار نہ ہوں، بلکہ ہمیشہ مقدس دریاؤں کے کنارے پیدل چلیں؛ لگاؤ کی کسی بھی ترقی سے بچنے کے لئے ایک ہفتے سے زیادہ ایک جگہ پر کبھی نہیں رہنا۔

"ایسی معمولی روح! غیر معمولی طور پر ویدوں میں سیکھا ، اور بنارس یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری اور شاستری (مقدس کا ماسٹر) کا خطاب حاصل کیا۔ جب میں اس کے قدموں میں بیٹھا تو ایک شاندار احساس مجھ پر چھا گیا؛ یہ سب کچھ حقیقی، قدیم ہندوستان کو دیکھنے کی میری خواہش کا جواب لگتا ہے، کیونکہ وہ اس زمین کے روحانی نمائندے ہیں۔"

میں نے کارا پتری سے اس کی آوارہ زندگی کے بارے میں سوال کیا۔ "کیا تمہارے پاس سردیوں کے لیے

کوئی اضافی کپڑے نہیں ہیں؟" "نہیں یہ کافی ہے۔"

"کرو آپ لے جانا کوئی بھی کتابیں؟"

"نہیں، میں ان لوگوں کو یادداشت سے سکھاتا ہوں جو مجھے سننا

چاہتے ہیں۔" "اور کیا کرتے ہو؟"

"میں گھومنا کی طرف سے دی گنگا۔"

ان خاموش الفاظ پر، میں اس کی زندگی کی سادگی کے لیے تڑپ سے مغلوب ہوگیا۔ مجھے امریکہ یاد آیا، اور وہ تمام ذمہ داریاں جو میرے کندھوں پر ہیں۔

"نہیں، یوگنند،" میں نے ایک لمحے کے لیے افسوس سے سوچا، "اس زندگی میں گنگا کے کنارے گھومنا آپ کے لیے نہیں ہے۔"

جب سادھو نے مجھے اپنے چند روحانی احساس بتائے تو میں نے اچانک سوال کیا۔ "کیا آپ یہ

تصریحات صحیفہ کی روایت سے دے رہے ہیں، یا باطنی تجربہ سے؟"

"آدھا سے کتاب سیکھنا" وہ جواب دیا کے ساتھ a سیدھا مسکراہٹ "اور آدھا سے تجربہ."

ہم کچھ دیر خاموشی سے مراقبہ میں بیٹھے رہے۔ جب ہم ان کی مقدس موجودگی سے رخصت ہوئے تو میں نے مسٹر رائٹ سے کہا، "وہ ایک بادشاہ ہے جو سونے کے تنکے کے تخت پر بیٹھا ہے۔"

ستاروں کے نیچے میلے گراؤنڈ میں اپنا ڈنر کھایا ، پتوں کی پلیٹوں سے لاٹھیوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔

ہندوستان میں برتن دھونے کا عمل کم سے کم کر دیا گیا ہے!

دلچسپ کمبھ کے مزید دو دن ; پھر شمال مغرب میں جمنا کے کنارے آگرے تک۔ میں نے ایک بار پھر تاج محل کو دیکھا۔ یاد میں جیتندر میرے ساتھ کھڑا تھا، سنگ مرمر میں خواب دیکھ کر حیرت زدہ تھا۔ پھر سوامی کیشابانند کے برندابن آشرم پر۔

کیشابانند کی تلاش میں میرا اعتراض اس کتاب سے جڑا ہوا تھا۔ میں سری یکتیشور کی درخواست کو کبھی نہیں بھولا تھا کہ میں لاہری مہاسایا کی زندگی لکھوں۔ ہندوستان میں اپنے قیام کے دوران میں یوگاوتار کے براہ راست شاگردوں اور رشتہ داروں سے رابطہ کرنے کے ہر موقع کا فائدہ اٹھا رہا تھا۔ ان کی گفتگو کو بڑے نوٹوں میں ریکارڈ کرتے ہوئے، میں نے حقائق اور تاریخوں کی تصدیق کی، اور تصاویر، پرانے خطوط اور دستاویزات جمع کیں۔ میرا لاہری مہاسایا پورٹ فولیو پھولنے لگا۔ میں نے مایوسی کے ساتھ محسوس کیا کہ میرے آگے تصنیف میں سخت محنتیں ہیں۔ میں نے دعا کی کہ میں زبردست گرو کے سوانح نگار کے طور پر اپنے کردار کے برابر ہوں۔ اس کے بہت سے شاگردوں کو خدشہ تھا کہ ایک تحریری اکاؤنٹ میں ان کے آقا کی توہین یا غلط تشریح کی جا سکتی ہے۔

پنچنون بھٹاچاریہ نے ایک بار مجھ پر تبصرہ کیا تھا، ’’کوئی بھی خدائی اوتار کی زندگی کے ساتھ ٹھنڈے الفاظ میں شاید ہی انصاف کر سکے۔‘‘

اسی طرح دوسرے قریبی شاگرد بھی مطمئن تھے کہ یوگا اوتار کو اپنے دلوں میں بے موت پیشوا کے طور پر چھپا رکھا ہے۔ بہر حال، لاہڑی مہاسایا کی اپنی سوانح عمری کے بارے میں پیشین گوئی کو ذہن میں رکھتے ہوئے، میں نے ان کی ظاہری زندگی کے حقائق کو محفوظ اور ثابت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

سوامی کیشابانند نے برندابن میں اپنے کاتیانی پیٹھ آشرم میں ہماری پارٹی کا پرتپاک استقبال کیا، جو کہ ایک خوبصورت باغ میں قائم بڑے سیاہ ستونوں والی اینٹوں کی عمارت ہے۔ اس نے ہمیں لے لیا ایک بار لاہری مہاسایا کی تصویر کی توسیع سے مزین بیٹھک کمرے میں۔ سوامی نوے سال کی عمر کے قریب پہنچ رہے تھے، لیکن ان کے عضلاتی جسم میں طاقت اور صحت کی چمک پیدا ہو گئی۔ لمبے بالوں اور برف کی سفید داڑھی کے ساتھ، خوشی سے چمکتی آنکھیں، وہ ایک حقیقی پدرانہ مجسم تھا۔ میں نے اسے مطلع کیا کہ میں ہندوستان کے ماسٹرز پر اپنی کتاب میں اس کا نام بتانا چاہتا ہوں۔

"براہ کرم مجھے اپنی پرانی زندگی کے بارے میں بتائیں۔" میں التجا سے مسکرایا؛ عظیم یوگی اکثر غیر مواصلاتی ہوتے ہیں۔

کیشابانند نے عاجزی کا اشارہ کیا۔ "بیرونی لمحہ بہت کم ہیں۔ عملی طور پر میری پوری زندگی ہمالیہ کی تنہائیوں میں گزری ہے، ایک پرسکون غار سے دوسری تک پیدل سفر کرتے ہوئے، میں نے تھوڑی دیر کے لیے ہردوار کے باہر ایک چھوٹا سا آشرم رکھا، جس کے چاروں طرف سے اونچے درختوں کے گھاٹ تھے۔ یہ ایک پرامن جگہ تھی، جو مسافروں کی بہت کم موجودگی کی وجہ سے وہاں جاتے تھے۔" کیشابانند نے قہقہہ لگایا۔ "بعد میں گنگا کے سیلاب نے ہرمیٹیج اور کوبرا ایک جیسے بہا دیے۔ تب میرے شاگردوں نے یہ برندابن آشرم بنانے میں میری مدد کی۔"

ہماری پارٹی میں سے ایک نے سوامی سے پوچھا کہ انہوں نے ہمالیائی ٹائیگرز سے خود کو کیسے بچایا؟

9 -42

کیشابانند نے سر ہلایا۔ انہوں نے کہا، "ان اعلیٰ روحانی بلندیوں میں، جنگلی درندے یوگیوں کو کم ہی چھیڑتے ہیں۔ ایک بار جنگل میں میرا آمنا سامنا ایک شیر سے ہوا۔ میرے اچانک انزال پر، جانور اس طرح بدل گیا جیسے پتھر ہو گیا ہو۔" ایک بار پھر سوامی نے اپنی یادوں پر قہقہہ لگایا۔

"کبھی کبھار میں چھوڑ دیا میرا تن□ائی کو دور□ میرا گرو میں بنارس□ و□ استعمال کیا جاتا □□ کو مذاق ک□
ساتھ میں ختم میرا

لامتناہی سفر کرتا ہے میں دی ہمالیہ بیابان

’’تمہارے پاؤں پر آوارہ گردی کا نشان ہے،‘‘ اس نے ایک بار مجھ سے کہا۔ 'مجھے خوشی ہے کہ مقدس ہمالیہ اتنا وسیع ہے کہ آپ کو مگن کر سکتا ہے۔'

"کئی بار،" کیشابانند نے آگے کہا، "ان کے انتقال سے پہلے اور بعد میں، لاہری مہاسایا میرے سامنے جسمانی طور پر نمودار ہوئے ہیں۔ ان کے لیے ہمالیہ کی کوئی بلندی ناقابل رسائی ہے!"

دو گھنٹے بعد وہ ہمیں کھانے کے ایک آنگن کی طرف لے گیا۔ میں نے خاموشی سے ایک آہ بھری۔ ایک اور پندرہ کورس کا کھانا! ہندوستانی مہمان نوازی کے ایک سال سے بھی کم وقت میں، اور میں نے پچاس پاؤنڈ حاصل کیے تھے! اس کے باوجود میرے اعزاز میں نہ ختم ہونے والی ضیافتوں کے لیے احتیاط سے تیار کردہ کسی بھی پکوان سے انکار کرنا بدتمیزی کی انتہا سمجھی جاتی۔ ہندوستان میں (کہیں نہیں، افسوس!) ایک اچھی طرح سے پیڈ والے سوامی کو ایک خوشگوار نظارہ سمجھا جاتا ہے۔ 10-42



مسٹر رائٹ، میں، مس بلیچ -- میں مصر



رابندر ناتھ ٹیگور، حوصلہ افزائی شاعر کی بنگال، اور نوبل پرائز مین میں ادب



مسٹر رائٹ اور میں عزت مآب سوامی کیشابانند اور ایک شاگرد کے ساتھ برندابن کے ایک شاندار آستانہ میں پوز کر رہے ہیں

کے بعد رات کا کھانا کیشابانند قیادت میں کو a الگ تھلگ نوک

"آپ کا آمد ہے نہیں غیر متوقع" وہ کہا. "میں ہے a پیغام کے لیے آپ۔"

میں حیران تھا؛ کسی کو میرے کیشابانند سے ملنے کے منصوبہ کا علم نہیں

تھا۔

"پچھلے سال بدری نارائن کے قریب شمالی ہمالیہ میں گھومنے کے دوران،" سوامی نے جاری رکھا، "میں اپنا راستہ بھول گیا تھا۔ ایک کشادہ غار میں پناہ گاہ دکھائی دی، جو خالی تھی، حالانکہ پتھریلے فرش کے ایک سوراخ میں آگ کے انگارے چمک رہے تھے۔ غار

"'کیشابانند، مجھے خوشی ہے کہ آپ یہاں ہیں۔' یہ الفاظ میرے پیچھے سے آئے، میں گھبرا گیا اور دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عظیم گرو نے کئی سالوں کے بعد انہیں دوبارہ دیکھ کر اپنے آپ کو سجدہ کیا۔

"میں نے آپ کو یہاں بلایا، بابا جی آگے بڑھے، اسی لیے آپ اپنا راستہ بھول گئے اور اس غار میں میرے عارضی ٹھکانے کی طرف لے گئے، ہماری آخری ملاقات کو کافی وقت ہو گیا ہے؛ میں آپ کو ایک بار پھر سلام کرتے ہوئے خوش ہوں۔"

"بے موت آقا نے مجھے روحانی مدد کے کچھ الفاظ سے نوازا، پھر کہا: 'میں آپ کو یوگنند کے لیے ایک پیغام دیتا ہوں، وہ ہندوستان واپسی پر آپ کو ملیں گے۔ اپنے گرو اور لہڑی کے زندہ بچ جانے والے شاگردوں کے ساتھ جڑے بہت سے معاملات یوگنند کو پوری طرح سے مشغول رکھیں گے۔ اسے بتاؤ، کہ میں اس بار اسے نہیں دیکھوں گا، لیکن وہ کسی اور موقع پر اسے دیکھ رہا ہوں۔'

میں تھا گہرائی سے چھوا کو وصول کریں سے کیشابانند کا ہونٹ یہ تسلی وعدہ سے باباجی سے اہ

میرے دل کی کچھ چوٹ ختم ہوگئی۔ مجھے اب اس بات کا غم نہیں تھا، جیسا کہ سری یکتیشور نے اشارہ کیا تھا، بابا جی کمبھا میلے میں نہیں آئے تھے۔

خرچ کرنا ایک رات کے طور پر مہمان کی دی آشرم، ہمارے پارٹی سیٹ باہر دی مندرجہ ذیل دوپہر کلکتہ کے لیے دریائے جمنا کے ایک پل پر سوار ہو کر، ہم نے برندابن کے اسکائی لائن کے ایک شاندار نظارے کا لطف اٹھایا جس طرح سورج نے آسمان کو آگ لگا دی- رنگ میں ولکن کی ایک حقیقی بھٹی، جو ہمارے نیچے ساکن پانی میں جھلکتی ہے۔

جمنا ساحل بچے سری کرشنا کی یادوں سے پاک ہے۔ یہاں اس کی منگنی ہوئی گوپیوں (نوکرانیوں) کے ساتھ اس کے لیلا (کھیل) میں معصوم مٹھاس ، مافوق الفطرت محبت کی مثال جو کبھی موجود ہے کے درمیان a الہی اوتار اور اس کا عقیدت مند دی زندگی کی رب کرشنا، بہت سے مغربی مبصرین نے اسے غلط سمجھا ہے۔ صحیفائی تمثیل لفظی ذہنوں کو حیران کر دیتی ہے۔ مترجم کی ایک مزاحیہ غلطی اس نکتے کو واضح کرے گی۔ یہ کہانی قرون وسطی کے ایک الہامی سنت، موچی رویداس سے متعلق ہے، جس نے تمام بنی نوع انسان میں چھپی ہوئی روحانی عظمت کی اپنی تجارت کے سادہ الفاظ میں گایا:

کے تحت دی وسیع والٹ کی نیلا
رہتا ہے۔ دی الوہیت کپڑے پہنے میں چھپائیں

رویداس کی نظم کی ایک مغربی مصنف کی طرف سے دی گئی پیدل تشریح سن کر مسکراہٹ چھپانے کے لیے کوئی ایک طرف ہو جاتا ہے:

"اس کے بعد اس نے ایک جھونپڑی بنائی، اس میں ایک بت بنایا جسے اس نے کھال سے بنایا اور خود کو اس کی عبادت میں لگا لیا۔"

رویداس عظیم کبیر کے بھائی شاگرد تھے۔ رویداس کے اعلیٰ چیلوں میں سے ایک چتور کی رانی تھی۔ اس نے اپنے استاد کے اعزاز میں بڑی تعداد میں برہمنوں کو دعوت دی، لیکن انہوں نے ایک ادنیٰ موچی کے ساتھ کھانے سے انکار کر دیا۔ جب وہ اپنے کھانے کے لیے باوقار تنہائی میں بیٹھ گئے۔ غیر آلودہ کھانا، لو! ہر برہمن کو رویداس کی شکل اپنے پہلو میں ملی۔ اس اجتماعی وژن نے چتور میں ایک وسیع پیمانے پر روحانی احیاء کو پورا کیا۔

چند دنوں میں ہمارا چھوٹا گروپ کلکتہ پہنچ گیا۔ سری یکتیشور کو دیکھنے کے شوقین، مجھے یہ سن کر مایوسی ہوئی کہ وہ سیرام پور چھوڑ کر اب پوری میں ہے، جو تقریباً تین سو میل جنوب میں ہے۔

"ایک دم پوری کے آشرم میں آجاؤ۔" یہ ٹیلی گرام 8 مارچ کو ایک بھائی شاگرد نے اتل چندر کو بھیجا تھا۔ رائے چوہدری، ایک کی ماسٹرز chelas میں کلکتہ۔ خبریں کی دی پیغام پہنچ گئے میرے کان پریشان پر اس کا مضمرات، میں گرا دیا کو میرا گھٹنے اور منت کی خدا کہ میرا گرو کا زندگی بچ جائے. جب میں ٹرین کے لیے والد کے گھر سے نکلنے ہی والا تھا کہ اندر سے ایک الہی آواز گونجی۔

"کرو نہیں جاؤ کو پوری آج رات تیرا دعا نہیں کر سکتے وہ عطا کی گئی ہے۔"

"پروردگار،" میں نے غمگین ہوتے ہوئے کہا، "آپ میرے ساتھ پوری میں 'جنگ کی جنگ' میں شامل نہیں ہونا چاہتے، جہاں آپ کو آقا کی زندگی کے لیے میری متواتر دعاؤں سے انکار کرنا پڑے گا۔ پھر کیا وہ آپ کے حکم پر اعلیٰ ذمہ داریوں کے لیے روانہ ہو جائے؟"

باطنی حکم کی تعمیل میں میں اس رات پوری کے لیے نہیں نکلا۔ اگلی شام میں ٹرین کے لیے روانہ راستے میں، سات بجے، اچانک ایک سیاہ فام بادل نے آسمان کو ڈھانپ لیا۔ 11 -42 بعد میں، جب ٹرین پوری کی طرف گرج رہی تھی، سری یکتیشور کا نظارہ میرے سامنے آیا۔ وہ بیٹھا ہوا تھا، چہرے کا بہت سنگین، ہر طرف روشنی تھی۔

"کیا یہ سب ختم ہو گیا؟" میں نے التجا کرتے

ہوئے بازو اٹھائے۔ اس نے سر ہلایا، پھر آہستہ

آہستہ غائب ہوگیا۔

اگلی صبح جب میں پوری ٹرین کے پلیٹ فارم پر کھڑا تھا، ابھی تک امید کے خلاف تھا، ایک نامعلوم شخص میرے پاس آیا۔

"کیا تم نے سنا ہے کہ تمہارا آقا چلا گیا ہے؟" اس نے مجھے ایک اور لفظ کے بغیر چھوڑ دیا۔ میں نے کبھی دریافت نہیں کیا کہ وہ کون تھا اور نہ ہی وہ کیسے جانتا تھا کہ مجھے کہاں تلاش کرنا ہے۔

دنگ رہ کر، میں پلیٹ فارم کی دیوار سے جھک گیا، یہ سمجھ کر کہ میرے گرو مختلف طریقوں سے مجھے تباہ کن خبریں پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بغاوت سے تڑپتی میری روح آتش فشاں کی مانند تھی۔ جس وقت میں پوری کے آستانے پر پہنچا تو میں گرنے کے قریب تھا۔ اندر کی آواز نرمی سے دہرا رہی تھی: "اپنے آپ کو جمع کرو۔ پرسکون رہو۔"

میں آشرم کے کمرے میں داخل ہوا جہاں ماسٹر کا جسم، جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا، کمل کی کرنسی میں بیٹھا تھا - صحت اور پیار کی تصویر۔ ان کے انتقال سے کچھ عرصے پہلے، میرے گرو بخار سے قدرے بیمار تھے، لیکن ان کے لامحدود پر چڑھنے کے دن سے پہلے، ان کا جسم بالکل ٹھیک ہو چکا تھا۔ میں نے کتنی ہی بار اس کی پیاری شکل کو دیکھا مجھے احساس نہ ہو سکا کہ اس کی جان چلی گئی ہے۔ اس کی جلد ہموار اور نرم تھی۔ اس کے چہرے پر سکون کا حسین اظہار تھا۔ اس نے صوفیانہ سمننگ کے وقت اپنے جسم کو شعوری طور پر چھوڑ دیا تھا۔

"دی شیر کی بنگال ہے چلا گیا!" میں پکارا میں a چکرانا

میں نے 10 مارچ کو مقدس رسومات ادا کیں۔ سری یکتیشور کو 12-42 پر دفن کیا گیا۔ اپنے پوری آشرم کے باغ میں سوامیوں کی قدیم رسومات کے ساتھ۔ اس کے شاگرد بعد میں دور دراز سے اپنے گرو کی یادگاری تقریب میں ان کی تعظیم کے لیے پہنچے۔ کلکتہ کے معروف اخبار امرتا بازار پتریکا نے ان کی تصویر اور درج ذیل رپورٹ شائع کی:

موت بھنڈارا کی تقریب 21 مارچ کو پوری میں ہوئی تھی۔ بہت سے شاگرد رسومات کے لیے پوری آئے تھے۔

بھگواد گیتا کے سب سے بڑے مفسروں میں سے ایک ، سوامی مہاراج بنارس کے یوگی راج سری شیاما چرن لہڑی مہاسایا کے عظیم شاگرد تھے۔ سوامی مہاراج ہندوستان میں کئی یوگودا ست سنگا (خود

شناسی فیلوشپ) مراکز کے بانی تھے، اور یوگا تحریک کے پیچھے عظیم ترغیب تھے جسے سوامی یوگنند نے مغرب تک پہنچایا تھا۔

پرنسپل شاگرد. یہ سری یکتیشور جی کی پیشن گوئی کی طاقتیں اور گہرا احساس تھا جس نے سوامی یوگنند کو سمندر پار کرنے اور امریکہ میں ہندوستان کے آقاؤں کا پیغام پھیلانے کی ترغیب دی۔

بھگواد گیتا کی ان کی تشریحات اور دیگر صحیفے شری یکتیشور جی کے فلسفے کے حکم کی گہرائی کی گواہی دیتے ہیں، مشرقی اور مغربی دونوں، اور مشرق اور مغرب کے درمیان اتحاد کے لیے چشم کشا ہیں۔ جیسا کہ وہ تمام مذہبی عقائد کے اتحاد پر یقین رکھتے تھے، سری یکتیشور مہاراج نے مذہب میں سائنسی جذبہ کو ابھارنے کے لیے مختلف فرقوں اور عقائد کے رہنماؤں کے تعاون سے سادھو سبھا (سوسائٹی آف سینٹس) قائم کی۔ اپنے انتقال کے وقت انہوں نے سوامی یوگنند کو اپنا جانشین سادھو سبھا کا صدر نامزد کیا۔

ایسے عظیم انسان کے انتقال سے ہندوستان آج واقعی غریب ہے۔ ان کے قریب آنے والے تمام خوش نصیب ہندوستان کی ثقافت اور سادھنا کی حقیقی روح کو اپنے اندر سمیٹ لیں جو ان میں نمایاں تھی۔

میں کلکتہ واپس آگیا۔ سیرامپور کی مقدس یادوں کے ساتھ اپنے آپ پر ابھی تک بھروسہ نہیں کر رہا تھا، میں نے سری یکتشور کے چھوٹے شاگرد پرفلہ کو سیرام پور میں بلایا اور اس کے لیے رانچی کے اسکول میں داخلے کا انتظام کیا۔

"جس صبح آپ الہ آباد میلے کے لیے روانہ ہوئے تھے ،" پرفل نے مجھے بتایا، "ماسٹر ڈیوین پورٹ پر بہت گر پڑے۔

"'یوگنند چلا گیا!' اس نے پکارا 'یوگنند چلا گیا!' اس نے خفیہ انداز میں کہا، 'مجھے اسے کوئی اور طریقہ بتانا پڑے گا۔' پھر وہ گھنٹوں خاموش بیٹھا رہا۔"

میرے دن لیکچرز، کلاسز، انٹرویوز اور پرانے دوستوں کے ساتھ ملاپ سے بھرے تھے۔ ایک کھوکھلی مسکراہٹ اور لامتناہی سرگرمی کی زندگی کے نیچے، کالے دھارے نے خوشی کے اندرونی دریا کو آلودہ کر دیا تھا جو کئی سالوں سے میرے تمام تصورات کی ریت کے نیچے گھوم رہا تھا۔

"کہاں گیا وہ الہی بابا؟" میں اذیت زدہ روح کی گہرائیوں سے خاموشی سے روتا رہا۔ کوئی

جواب نہیں آیا۔

"یہ بہتر ہے کہ ماسٹر نے کائناتی محبوب کے ساتھ اپنا اتحاد مکمل کر لیا ہو،" میرے ذہن نے مجھے یقین دلایا۔ "وہ بے موت کے راج میں ابدی چمک رہا ہے۔"

’’پھر کبھی آپ اسے پرانی سیرام پور حویلی میں نہ دیکھ پائیں،‘‘ میرے دل نے افسوس سے کہا۔ "اب آپ اپنے دوستوں کو اس سے ملنے نہیں لائیں گے، یا فخر سے کہیں گے: 'دیکھو، وہاں ہندوستان کا علماوتار بیٹھا ہے!'"

مسٹر رائٹ نے جون کے اوائل میں ہماری پارٹی کے لیے بمبئی سے مغرب کے لیے جہاز چلانے کے انتظامات کیے تھے۔ مئی میں کلکتہ میں الوداعی ضیافتوں اور تقریروں کے ایک پندرہ دن کے بعد، مس بلیچ، مسٹر رائٹ اور میں فورڈ میں بمبئی کے لیے روانہ ہوئے۔ ہماری آمد پر، جہاز کے حکام نے ہم سے اپنا راستہ منسوخ کرنے کو کہا، کیونکہ فورڈ کے لیے کوئی جگہ نہیں مل سکی، جس کی ہمیں دوبارہ یورپ میں ضرورت ہوگی۔

"کبھی نہیں، دماغ" میں کہا اداسی سے کو مسٹر رائٹ "میں چاہتا ہیں کو واپسی ایک بار مزید کو پوری۔" میں خاموشی سے

شامل کیا گیا "چلیں، میرا آنسو ایک بار دوبارہ پانی دی قبر کی میرا گروہ"

42-1 : لفظی طور پر، پرم ، سب سے زیادہ؛ ہنسا ، ہنس ہنسا کو صحیفوں میں برہما، سپریم کی گاڑی
کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ روح؛ کے طور پر دی علامت کی امتیازی سلوک، دی سفید ہنسا ہنس
ہے سوچا کی کے طور پر قابل کو الگ دی سچ ہے۔ دودھ اور پانی کے مرکب سے سوما امرت، ہام
سا (تلفظ ہانگ سو) سنسکرت کے دو مقدس الفاظ ہیں جو آنے والی اور جانے والی سانسوں کے
ساتھ ایک کمپن کنکشن رکھتے ہیں۔ احم سا لفظی ہے۔ "میں وہ ہوں۔"

42-2 : وہ ہے۔ عام طور پر بچ گیا دی مشکل کی طرف سے خطاب میں کے طور پر صاحب

42-3 : پر دی پوری آشرم، سوامی سیبانندا ہے۔ اب بھی انعقاد a چھوٹا، پھلنے پھولنے والا یوگا اسکول
کے لیے لڑکے، اور بالغوں کے لئے مراقبہ گروپ. وہاں وقفے وقفے سے سنتوں اور پنڈتوں کی میٹنگیں
ہوتی رہتی ہیں۔

42-4 : اہ سیکشن کی

کلکتہ ہے۔ 42-5: افورزم

: II:9ہ

42-6 : مذہبی میلاس ہیں ذکر کیا میں دی قدیم مہابھارت دی چینی مسافر ہیوین سیانگ ہے۔ چھوڑ دیا
ایک الہ آباد میں AD 644 میں منعقد ہونے والے ایک وسیع کمبھ میلے کا بیان ۔ سب سے بڑا میلہ ہر
بارہویں سال منعقد ہوتا ہے۔ اگلا سب سے بڑا (اردھا یا آدھا) کمبھ ہر چھٹے سال ہوتا ہے۔ چھوٹے
میلے ہر تیسرے سال منعقد ہوتے ہیں، جو تقریباً دس لاکھ عقیدت مندوں کو راغب کرتے ہیں۔ چار
مقدس میلے والے شہر الہ آباد، ہردوار، ناسک اور اجین ہیں۔

ابتدائی چینی مسافروں نے ہمارے لیے ہندوستانی معاشرے کی کئی حیران کن تصویریں چھوڑی ہیں۔
چینی پادری، Fa-Hsien نے ایک اکاؤنٹ لکھا کی اس کا گیارہ سال میں انڈیا دوران دی راج کی چندرگپت
II (ابتدائی 4th صدی)۔ دی چینی مصنف بیان کرتے ہیں: "ملک بھر میں کوئی بھی کسی جاندار کو
نہیں مارتا، نہ شراب پیتا ہے۔ .... وہ سور یا پرندے نہیں رکھتے۔

معاملات میں مویشی نہیں قصابوں دکانیں یا ڈسٹلریز کمرے کے ساتھ بستر اور گدے کھانا اور کپڑے
ہیں فراہم کی رہائشی اور سفر کرنے والے پادریوں کے لیے بغیر کسی ناکامی کے، اور یہ تمام
جگہوں پر ایک جیسا ہے۔ پجاریوں نے اپنے آپ کو خیر خواہی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ وزارتیں اور کے
ساتھ نعرے لگانا عبادات یا وہ بیٹھنا میں مراقبہ۔" فاحسین بتاتا ہے۔ ہم دی ہندوستانی لوگ خوش
اور ایماندار تھے؛ سزائے موت نامعلوم تھی۔

42-7 : میں تھا نہیں موجود پر دی اموات کی میرا ماں، بزرگ بھائی اننتا، سب سے بڑا بہن روما
ماسٹر، باپ، یا کئی قریبی شاگردوں میں سے۔

(باپ گزر گیا پر پر کلکتہ میں 1942، پر دی عمر کی اناسی ۔)

42-8 : لاکھوں ہندوستانی سادھو سات رہنماؤں پر مشتمل ایک ایگزیکٹو کمیٹی کے زیر کنٹرول ہیں،
جس کی نمائندگی سات بڑا حصہ کی انڈیا دی موجود مہمندلیشور یا صدر ہے۔ جویندراہ پوری یہ
مقدس انسان انتہائی محفوظ ہے، اکثر اپنی تقریر کو تین الفاظ تک محدود رکھتا ہے- سچ، محبت اور

کامے کافی گفتگو!

42-9 : شیر کو پیچھے چھوڑنے کے بہت سے طریقے ہیں، ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ ایک آسٹریلوی ایکسپلورر، فرانسس برٹلز نے کہا ہے کہ اس نے ہندوستانی جنگلوں کو "مختلف، خوبصورت اور محفوظ" پایا۔ اس کا سیفٹی چارم فلائی پیپر تھا۔ "ہر رات میں ایک مقدار پھیلاتا ہوں۔ کی چادریں ارد گرد میرا کیمپ اور تھا کبھی نہیں پریشان" وہ وضاحت کی "دی وجہ ہے۔ نفسیاتی دی شیر ہے۔ عظیم شعوری وقار کا ایک جانور۔ وہ اِدھر اُدھر گھومتا ہے۔ اور انسان کو چیلنج کرتا ہے۔ جب تک کہ وہ فلائی پیپر پر نہ آجائے۔ وہ پھر دور ہو جاتا ہے. کوئی بھی باوقار شیر چپکے ہوئے فلائی پیپر پر بیٹھنے کے بعد کسی انسان کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کرے گا!"

42-10 : کے بعد میں واپس آ گیا کو امریکہ میں لیا بند پینسٹھ پاؤنڈ

42-11 : سری یکتیشور گزر گیا پر یہ گھنٹے-7:00 پی ایم، مارچ 9، 1936.

42-12 : ہندوستان میں جنازے کے رواج میں گھر والوں کے لیے آخری رسومات کی ضرورت ہوتی ہے۔ سوامیوں اور دوسرے حکموں کے راہبوں کا آخری رسومات نہیں ہیں، لیکن دفن (وہاں ہیں کبھی کبھار مستثنیات۔) دی لاشیں کی راہب ہیں علامتی طور پر سمجھا جاتا ہے۔ کو خانقاہی منت لینے کے وقت حکمت کی آگ میں آخری رسومات سے گزر چکے ہیں۔

باب: 43

دی قیامت کی سری یکتیشور

"بھگوان کرشنا!" جب میں بمبئی کے ریجنٹ ہوٹل میں اپنے کمرے میں بیٹھا تو اوتار کی شاندار شکل چمکتی ہوئی آگ میں نمودار ہوئی۔ گلی کے اس پار ایک اونچی عمارت کی چھت پر چمکتی ہوئی، میری نظروں پر اچانک نظر نہ آنے والی نظر پھٹ گئی جب میں نے اپنی لمبی کھلی تیسری منزل کی کھڑکی سے باہر دیکھا۔

الہی شخصیت نے مسکراتے ہوئے میری طرف اشارہ کیا اور سلام میں سر ہلایا۔ جب میں بھگوان کرشن کا صحیح پیغام نہ سمجھ سکا تو وہ آشیرواد کے اشارے کے ساتھ چلا گیا۔ حیرت انگیز طور پر بلند ہو کر، میں نے محسوس کیا کہ کوئی روحانی واقعہ پیش کیا گیا تھا۔

میرا مغربی سفر، فی الحال، منسوخ کر دیا گیا تھا۔ بنگال کی واپسی کے دورے پر روانہ ہونے سے پہلے میں بمبئی میں کئی عوامی خطابوں کے لیے مقرر تھا۔

19 جون 1936 کی سہ پہر تین بجے بمبئی کے ہوٹل میں اپنے بستر پر بیٹھا تھا - کرشنا کے وژن کے ایک ہفتے بعد - میں ایک خوبصورت روشنی سے اپنے مراقبے سے بیدار ہوا تھا۔ میرے کھلنے سے پہلے اور حیرت زدہ آنکھیں، پورا کمرہ ایک عجیب دنیا میں بدل گیا، سورج کی روشنی مافوق الفطرت شان میں بدل گئی۔

بے خودی کی لہروں نے مجھے اپنی لپیٹ میں لے لیا جب میں نے سری یکتیشور کے گوشت

اور خون کی شکل کو دیکھا! "میرے بیٹے!" ماسٹر نرمی سے بولا، اس کے چہرے پر ایک

فرشتہ مسحور کن مسکراہٹ تھی۔

اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے سلام کرتے ہوئے اس کے قدموں کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے بلکہ اسے اپنی باہوں میں بھوکا رکھنے کے لیے فوراً آگے بڑھا۔ لمحوں کا لمحہ! پچھلے مہینوں کی اذیت تھی جسے میں نے اب نیچے آنے والی طوفانی نعمتوں کے مقابلے میں بے وزن سمجھا۔

"میرے مالک، میرے دل کے محبوب، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" میں ایک حد سے زیادہ خوشی سے بے نیاز تھا۔ "کیوں؟ کیا آپ دو میں جاؤ کو دی کمبھا میلے ؟ کیسے تلخی سے ۔۔ میں الزام لگایا میں خود کے لیے چھوڑنا تم!"



-بذریعہ بی۔ کے۔ مترا میں "کلیانہ - کلپتور"

کرشنا، قدیم نبی آف انڈیا

ایک جدید فنکار کا الہی استاد کا تصور جس کی بھگواد گیتا میں روحانی مشورہ ہندو بائبل بن گیا ہے۔ کرشنا کو ہندو آرٹ میں اس کے بالوں میں مور کے پنکھ (لارڈ کی لیلا ، کھیل یا تخلیقی کھیل کی علامت) کے ساتھ اور ایک بانسری لے کر پیش کیا گیا ہے، جس کے سحر انگیز نوٹ عقیدت مندوں کو ایک ایک کرکے، مایا یا کائناتی فریب کی نیند سے بیدار کرتے ہیں ۔

"میں آپ کی زیارت کے مقام کو دیکھنے کی خوشی کی توقع میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا تھا جہاں پہلے میں بابا جی سے ملا۔ میں نے تمہیں تھوڑی دیر کے لیے چھوڑا ہے۔ کیا میں پھر تمہارے ساتھ نہیں ہوں؟"

"لیکن کیا آپ ، مالک، وہی خدا کا شیر ہے؟ کیا آپ نے ایسا جسم پہن رکھا ہے جس کو میں نے پوری کی ظالم ریت کے نیچے دفن کیا تھا؟"

"ہاں، میرے بچے، میں وہی ہوں، یہ ایک گوشت اور خون کا جسم ہے۔ اگرچہ میں اسے آسمانی سمجھتا ہوں، لیکن آپ کی نظر میں یہ جسمانی ہے، میں نے کائناتی ایٹموں سے بالکل نیا جسم بنایا، بالکل اسی طرح کا کائناتی خواب جسمانی جسم جسے آپ نے خوابوں کی دنیا میں پوری میں خوابوں کی ریت کے نیچے رکھا تھا۔ لیکن میں اس زمین پر ایک حقیقی منصوبہ بنا رہا ہوں۔ وہاں کے باشندے میرے بلند معیارات پر پورا اترنے کے لیے زمینی انسانیت سے بہتر ہیں کہ ایک دن آپ اور آپ کے پیارے میرے ساتھ آئیں گے۔

"بے موت گرو بتانا میں مزید!"

ماسٹر نے ایک تیز، خوشگوار قہقہہ لگایا۔ "براہ کرم، پیارے،" اس نے کہا، "کیا تم اپنی پکڑ کو تھوڑا سا آرام نہیں کرو گے؟"

"صرف تھوڑا سا!" میں اسے آکٹوپس کی گرفت سے گلے لگا رہا تھا۔ میں وہی دھندلا، خوشبودار، قدرتی بدبو دیکھ سکتا تھا جو اس سے پہلے اس کے جسم کی خصوصیت تھی۔ اس کا سنسنی خیز لمس

جب بھی میں ان شاندار ساعتوں کو یاد کرتا ہوں تو میرے بازوؤں کے اندرونی اطراف اور میری ہتھیلیوں میں الہی گوشت اب بھی موجود رہتا ہے۔

"جیسا کہ انبیاء کو زمین پر بھیجا گیا ہے تاکہ مردوں کو ان کے جسمانی کرما کو انجام دینے میں مدد ملے، لہذا مجھے ہدایت کی گئی ہے خدا کو خدمت کریں پر ایک astral سیارے کے طور پر a نجات دہندہ" سری یکتیشور وضاحت کی "یہ ہے *Hiranyaloka* یا 'روشن فلکیاتی سیارے' کہا جاتا ہے ۔ وہاں میں ترقی یافتہ انسانوں کی مدد کر رہا ہوں تاکہ وہ خود کو نجومی کرما سے چھٹکارا حاصل کر سکیں اور اس طرح نجومی پنر جنم سے نجات حاصل کر سکیں۔ Hiranyaloka پر رہنے والے روحانی طور پر بہت ترقی یافتہ ہیں۔ ان سب نے، اپنے آخری زمینی اوتار میں، مراقبہ کی عطا کردہ قوت کو شعوری طور پر موت کے وقت اپنے جسمانی جسموں کو چھوڑ دیا تھا۔ کوئی بھی ہیرانیالوکا میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ زمین پر سبی کلپا سمادھی کی حالت سے آگے نربیکلپا سمادھی کی اعلیٰ حالت میں نہ چلا جائے ۔ 1-43

"ہیرانیالوکا کے باشندے پہلے ہی عام فلکیاتی دائروں سے گزر چکے ہیں، جہاں زمین سے تقریباً تمام مخلوقات کو موت کے وقت جانا ہے؛ وہاں انہوں نے اپنے ماضی کے بہت سے اعمال کے بیج فلکی دنیا میں پیدا کیے ہیں۔ ترقی یافتہ مخلوقات کے علاوہ کوئی بھی ایسا کام نہیں کر سکتا ہے جو فلکی دنیا میں مؤثر طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔ فلکیاتی اجسام، ان اعلیٰ مخلوقات کو کائناتی قانون کے ذریعے نئے فلکی جسموں کے ساتھ ہیرانیالوکا، نجومی سورج یا آسمان پر دوبارہ جنم دیا گیا تھا، جہاں میں نے ان کی مدد کے لیے زندہ کیا ہے، وہیں اعلیٰ ترین، لطیف، کارآمد دنیا سے آنے والے اعلیٰ انسان بھی ہیں۔"

میرا دماغ اب اپنے گرو کے ساتھ اس قدر مکمل ہم آہنگی میں تھا کہ وہ اپنے الفاظ کی تصویریں مجھے جزوی طور پر تقریر کے ذریعے اور جزوی طور پر خیالات کی منتقلی سے پہنچا رہے تھے۔ اس طرح میں تیزی سے اس کے آئیڈیا ٹیبلوئڈس حاصل کر رہا تھا۔

"آپ نے صحیفوں میں پڑھا ہے،" ماسٹر نے کہا، "کہ خدا نے انسانی روح کو یکے بعد دیگرے تین جسموں میں سمیٹ دیا ہے - خیال، یا سبب، جسم؛ لطیف فلکیاتی جسم، انسان کی ذہنی نشست اور جذباتی نوعیت؛ اور مجموعی جسمانی جسم۔ زمین پر انسان اپنے جسمانی حواس سے آراستہ ہے۔ ایک نجومی وجود اپنے شعور اور احساسات کے ساتھ کام کرتا ہے اور لائفٹران سے بنا جسم۔ 43-2 ایک کارآمد وجود خیالات کے پرمسرت دائرے میں رہتا ہے۔ میرا کام ان نجومی مخلوقات کے ساتھ ہے جو اسباب کی دنیا میں داخل ہونے کی تیاری کر رہے ہیں۔"

"پیارے ماسٹر، براہ کرم مجھے astral cosmos کے بارے میں مزید بتائیں۔" اگرچہ میں نے سری یکتیشور کی کہنے پر اپنے گلے میں قدرے نرمی کی تھی، لیکن میرے بازو ابھی بھی اس کے ارد گرد تھے۔ سب سے بڑھ کر خزانہ خزانہ، میرے گرو جو مجھ تک پہنچنے کے لیے موت پر ہنسا تھا!

"بہت سارے فلکیاتی سیارے ہیں، جو ستاروں سے بھرے ہوئے ہیں،" ماسٹر نے شروع کیا، " باشندے ایک سیارے سے دوسرے سیارے تک سفر کرنے کے لیے astral ہوائی جہاز، یا روشنی کے بڑے پیمانے استعمال کرتے ہیں، بجلی اور تابکار توانائیوں سے زیادہ تیز۔

روشنی اور رنگ کے مختلف لطیف کمپنوں سے بنی astral کائنات، مادی کائنات سے سینکڑوں گنا بڑی ہے۔ پوری طبعی تخلیق فلکی کرہ کے بہت بڑے نورانی غبارے کے نیچے ایک چھوٹی سی ٹھوس ٹوکری کی طرح لٹکی ہوئی ہے۔ جس طرح بہت سے طبعی سورج اور ستارے خلا میں گھومتے ہیں، اسی طرح لاتعداد astral systems اور stralssolars، moisterellas and motorsells بھی موجود ہیں۔ جسمانی روشنیوں کے مقابلے اوروے سے مشابہت رکھتے ہیں۔

بوریلیس - دھوپ والا ستارہ اورے ہلکی شعاعوں والے چاند اورے سے زیادہ چمکدار ہے۔ astral دن اور رات زمین کی نسبت طویل ہیں۔

"فلکی دنیا لامحدود خوبصورت، صاف، پاکیزہ اور منظم ہے۔ یہاں کوئی مردہ سیارے یا بنجر زمینیں نہیں ہیں۔ زمینی داغ - گھاس، بیکٹیریا، کیڑے، سانپ - غائب ہیں۔ زمین کے متغیر آب و ہوا اور موسموں کے برعکس، فلکی سیاروں پر برفانی بارشوں کے برابر درجہ حرارت اور برف کے برابر درجہ حرارت برقرار رہتا ہے۔ کئی رنگوں کی روشنیاں آسٹرل سیارے دودھ کی جھیلوں اور چمکدار سمندروں اور قوس قزح کے دریاؤں میں موجود ہیں۔

"عام فلکی کائنات - ہیرانیالوکا کا لطیف فلکیاتی آسمان نہیں - لوگوں کے ساتھ ہے لاکھوں فلکی مخلوق جو کم و بیش حال ہی میں زمین سے آئے ہیں، اور ہزاروں پریوں، متسیانوں، مچھلیوں، جانوروں، گوبلن، گنومز، ڈیمیگوڈس اور اسپرٹ کے ساتھ، سبھی کرمی قابلیت کے مطابق مختلف فلکی سیاروں پر مقیم ہیں۔ اچھی اور بری روحوں کے لیے مختلف کروی حویلی یا ہلنے والے علاقے فراہم کیے گئے ہیں۔ اچھے لوگ آزادانہ طور پر سفر کر سکتے ہیں، لیکن بد روحیں محدود علاقوں تک محدود ہیں۔ جس طرح انسان زمین کی سطح پر رہتا ہے، مٹی کے اندر کیڑے، پانی میں مچھلیاں اور ہوا میں پرندے رہتے ہیں، اسی طرح مختلف درجات کے astral مخلوقات کو موزوں وائبریٹری کوارٹرز میں تفویض کیا جاتا ہے۔

مینٹرک 3-43 کے ساتھ ہوتی ہے۔ کمپن شعاعیں یہ مخلوق نچلے فلکیاتی کائنات کے اداس علاقوں میں رہتے ہیں، اپنے برے اعمال کو انجام دیتے ہیں۔

"تاریک astral جیل کے اوپر وسیع دائروں میں، سب کچھ چمکتا اور خوبصورت ہے۔ فلکیاتی کائنات زمین سے زیادہ قدرتی طور پر خدا کی مرضی اور کمال کے منصوبے سے ہم آہنگ ہے۔ ہر نجومی چیز بنیادی طور پر خدا کی مرضی سے ظاہر ہوتی ہے، اور جزوی طور پر astral مخلوق کی مرضی سے۔ وہ پہلے سے ہی کسی بھی چیز کی تخلیق یا طاقت کے مالک ہوتے ہیں یا اس کی تشکیل کی طاقت رکھتے ہیں۔ رب اس نے اپنے نجومی بچوں کو یہ آزادی اور استحقاق عطا کیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے astral cosmos کو تبدیل کر سکیں۔ زمین پر ٹھوس کو قدرتی یا کیمیائی عمل کے ذریعے مائع یا دوسری شکل میں تبدیل کیا جانا چاہیے، لیکن astral solids کو صرف اور فوری طور پر باشندوں کی مرضی سے astral مائعات، گیسوں یا توانائی میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

"سمندر، زمین اور ہوا میں جنگ اور قتل و غارت سے زمین تاریک ہے،" میرے گرو نے جاری رکھا، "لیکن نجومی دائرے جانتے ہیں a خوش ہم آہنگی اور مساوات Astral مخلوق غیر مادی بنانا یا اپنی مرضی سے اپنی شکلیں بنائیں۔ پھول یا مچھلی یا جانور خود کو ایک وقت کے لیے تبدیل کر سکتے ہیں۔ astral مرد. تمام نجومی مخلوق کسی بھی شکل کو اختیار کرنے کے لیے آزاد ہیں، اور آسانی سے ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہیں۔ کوئی مقررہ، قطعی، قدرتی قانون ان کو گول نہیں کرتا- مثال کے طور پر کوئی بھی نجومی درخت کامیابی سے ہو سکتا ہے۔ ایک astral آم یا دیگر مطلوبہ پھل، پھول، یا واقعی کوئی اور چیز پیدا کرنے کو کہا۔
کچھ کرمی پابندیاں موجود ہیں، لیکن مختلف شکلوں کی خواہش کے بارے میں نجومی دنیا میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ ہر چیز خدا کی تخلیقی روشنی سے متحرک ہے۔

"کوئی بھی عورت سے پیدا نہیں ہوتا ہے؛ اولاد کو نجومی مخلوق اپنی کائناتی مرضی کی مدد سے خاص نمونے دار، نجومی طور پر گاڑھی شکلوں میں تخلیق کرتی ہے۔

"ستوری جسم سردی یا گرمی یا دیگر قدرتی حالات کے تابع نہیں ہے۔ اناٹومی میں ایک astral دماغ، یا روشنی کی ہزار پنکھڑیوں والا کمل، اور چھ بیدار مراکز شامل ہیں۔ سوشمنا ، یا astral cerebro-spineal axis. دل برہمانڈیی توانائی کے ساتھ ساتھ نجومی دماغ سے روشنی بھی کھینچتا ہے، اور اسے نجومی اعصاب اور جسم کے خلیات یا لائفٹران تک پہنچاتا ہے۔ نجومی مخلوق اپنے جسموں کو لائفٹرانک قوت یا مینٹرک کمپن سے متاثر کر سکتی ہے ۔

"آسٹریل جسم آخری جسمانی شکل کا عین ہم منصب ہے۔ نجومی مخلوق وہی ظاہری شکل برقرار رکھتی ہے جو وہ اپنے پچھلے زمینی سفر میں جوانی میں رکھتے تھے؛ کبھی کبھار ایک astral وجود اپنی بڑھاپے کی شکل کو برقرار رکھنے کے لیے، میری طرح، کا انتخاب کرتا ہے۔" ماسٹر، جوانی کا جوہر نکالتے ہوئے، خوشی سے ہنسا۔

"اسپیشل، تین جہتی جسمانی دنیا کے برعکس جو صرف پانچ حواس کے ذریعے پہچانا جاتا ہے، خلا کے دائرے ہمہ جہت چھٹی حس وجدان کے لیے نظر آتے ہیں،" سری یکتیشور نے آگے کہا۔ "سراسر وجدان کے احساس سے، تمام نجومی مخلوق دیکھتے، سنتے، سونگھتے، چکھتے اور چھوتے ہیں۔ ان کی تین آنکھیں ہوتی ہیں، جن میں سے دو جزوی طور پر بند ہوتی ہیں۔ تیسری اور سب سے بڑی آنکھ، عمودی طور پر پیشانی پر رکھی جاتی ہے۔ کھلا نجومی مخلوقات میں تمام بیرونی حسی اعضاء ہوتے ہیں - کان، آنکھیں، ناک، زبان اور جلد - لیکن وہ جسم کے کسی بھی حصے کے ذریعے احساسات کا تجربہ کرنے کے لیے بدیہی حس کا استعمال کرتے ہیں۔ وہ کان، یا ناک، یا جلد کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں۔ وہ آنکھوں یا زبان کے ذریعے سن سکتے ہیں، اور کانوں یا جلد کے ذریعے چکھ سکتے ہیں، وغیرہ۔ 4-43

"انسان کا جسمانی جسم لاتعداد خطرات سے دوچار ہوتا ہے، اور اسے آسانی سے چوٹ لگتی ہے یا معذور ہو جاتی ہے؛ آسمانی فلکیاتی جسم کو کبھی کبھار کاٹا یا چوٹ لگ سکتی ہے لیکن محض اپنی مرضی سے فوراً ٹھیک ہو جاتا ہے۔"

"گرودیو، ہیں تمام astral افراد خوبصورت؟"

سری یکتیشور نے جواب دیا، "آسٹریل دنیا میں خوبصورتی ایک روحانی معیار کے طور پر جانا جاتا ہے، نہ کہ ظاہری شکل کے طور پر،" سری یکتیشور نے جواب دیا۔ "اس لیے نجومی مخلوق چہرے کے خدوخال کو بہت کم اہمیت دیتے ہیں۔ تاہم، ان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق نئے، رنگین، نجومی مادّی جسموں کے ساتھ ملبوس پہنیں۔ جس طرح دنیا کے لوگ گالا کے واقعات کے لیے نئی صفیں تیار کرتے ہیں، اسی طرح نجومی مخلوقات خاص طور پر ڈیزائن کردہ شکلوں میں اپنے آپ کو سجانے کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔

"ہیرانیالوکا جیسے اعلی فلکیاتی سیاروں پر خوشگوار فلکیاتی تہوار اس وقت رونما ہوتے ہیں جب کوئی وجود روحانی ترقی کے ذریعے نجومی دنیا سے آزاد ہوتا ہے، اور اس لیے وہ کارآمد دنیا کے آسمان میں داخل ہونے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر غیر مرئی آسمانی باپ، اور اولیاء جو اس میں ضم ہو جاتے ہیں، اپنے آپ کو خود اختیاری میں شامل کر لیتے ہیں اور اپنے آپ کو خود پسندی میں شامل کرتے ہیں۔ اپنے محبوب بندے کو راضی کرنے کے لیے رب اگر کوئی مطلوبہ شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بھکت نے عقیدت کے ذریعے عبادت کی، وہ خدا کو الہی ماں کے طور پر دیکھتا ہے۔ یسوع کے لیے، لامحدود کا باپ پہلو دوسرے تصورات سے بالاتر تھا۔ خالق نے اپنی ہر مخلوق کو جس انفرادیت سے نوازا ہے وہ ہر ایک کو قابل فہم اور ناقابل فہم بنا دیتا ہے۔ رب کی استعداد کا مطالبہ!" میں اور میرے گرو ایک ساتھ خوشی سے ہنس پڑے۔

"دوسری زندگیوں کے دوست نجومی دنیا میں ایک دوسرے کو آسانی سے پہچان لیتے ہیں،" سری یکتیشور اپنی خوبصورت، بانسری جیسی آواز میں آگے بڑھاتے "دوستی کی لافانییت پر خوش ہوتے ہوئے، وہ محبت کی ناقابلِ فنا ہونے کا احساس کرتے ہیں، جس پر اکثر دنیاوی زندگی کی غمگین، فریب سے بھری تقسیم کے وقت شک کیا جاتا ہے۔

"دی وجدان کی astral مخلوق سوراخ کے ذریعے دی پردے اور مشاہدہ کرتا ہے انسان سرگرمیاں پر زمین، لیکن انسان اس وقت تک خلا کی دنیا کو نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس کی چھٹی حس کسی حد تک ترقی یافتہ نہ ہو۔ ہزاروں زمین پر رہنے والوں نے لمحہ بہ لمحہ ایک astral وجود یا ایک astral world کی جھلک دیکھی ہے۔

"ہیرانیالوکا پر ترقی یافتہ مخلوقات زیادہ تر طویل فلکیاتی دن اور رات کے دوران جوش و خروش میں بیدار رہتے ہیں، کائناتی حکومت کے پیچیدہ مسائل کو حل کرنے میں مدد کرتے ہیں، زمینی روحوں کی نجات۔ جب ہیرانیالوکا مخلوق سوتے ہیں، تو انہیں کبھی کبھار خوابوں کی طرح کے فلکیاتی نظارے ہوتے ہیں ۔ خوشی

"فلکی دنیا کے تمام حصوں میں رہنے والے اب بھی ذہنی اذیت کا شکار ہیں۔ ہیرانیالوکا جیسے سیاروں پر موجود اعلیٰ مخلوقات کے حساس ذہن اگر طرز عمل یا سچائی کے ادراک میں کوئی غلطی ہو جائے تو شدید درد محسوس کرتے ہیں۔ یہ ترقی یافتہ مخلوق اپنے ہر عمل اور فکر کو روحانی قانون کے کمال سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

"آسٹرل کے باشندوں کے درمیان بات چیت مکمل طور پر ایسٹرل ٹیلی پیتھی اور ٹیلی ویژن کے ذریعے ہوتی ہے؛ تحریری اور بولے جانے والے لفظ کی کوئی الجھن اور غلط فہمی نہیں ہے جسے زمین کے باشندوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔ جس طرح سنیما اسکرین پر لوگ ہلکی تصویروں کے ایک سلسلے کے ذریعے حرکت کرتے اور عمل کرتے دکھائی دیتے ہیں، اور حقیقت میں سانس نہیں لیتے، اسی طرح فلکیاتی تصویروں کی ہم آہنگی اور ہم آہنگی کے ساتھ چلنے والی تصویر اور ہم آہنگی سے چلنے والی تصویریں روشنی، آکسیجن سے طاقت حاصل کرنے کی ضرورت کے بغیر، انسان بنیادی طور پر کائناتی روشنی کے ذریعے ٹھوس، مائعات، گیسوں اور توانائی پر انحصار کرتا ہے۔"

"میرے ماسٹر، کیا astral مخلوق کچھ کھاتے ہیں؟" میں اپنے تمام فیکلٹیز - دماغ، دل، روح کی قبولیت کے ساتھ اس کی شاندار وضاحتوں میں پی رہا تھا۔ سچائی کے غیر شعوری ادراکات مستقل طور پر حقیقی اور بہ بدل ہوتے ہیں، جب کہ وقتی احساس کے تجربات اور تاثرات کبھی بھی وقتی یا نسبتاً درست نہیں ہوتے، اور جلد ہی اپنی تمام جانداریاں یاد میں کھو جاتے ہیں۔ میرے گرو کے الفاظ میرے وجود کے پارچمنٹ پر اتنے گھس کر نقوش تھے کہ کسی بھی وقت، اپنے دماغ کو مافوق الفطرت حالت میں منتقل کر کے، میں واضح طور پر الہی تجربہ کو زندہ کر سکتا ہوں۔

"برائٹ شعاعوں کی طرح سبزیاں بہت زیادہ میں دی astral مٹی" وہ جواب دیا "دی astral مخلوق سبزیاں کھاتے ہیں، اور روشنی کے شاندار چشموں اور آسمانی ندیوں اور ندیوں سے بہتا امرت پیتے ہیں۔ جس طرح زمین پر موجود انسانوں کی پوشیدہ تصاویر کو آسمان سے کھود کر ٹیلی ویژن کے آلات کے ذریعے دیکھا جا سکتا ہے، بعد میں انہیں دوبارہ خلا میں بھیج دیا جا سکتا ہے، اسی طرح آسمان میں تیرنے والی سبزیوں اور پودوں کے خدا کے بنائے ہوئے، نادیدہ فلکیاتی نقشے ایک خلائی سیارے پر موجود ہیں کی طرف سے دی مرضی کی اس کا باشندہ میں دی ایک ہی راستہ سے دی جنگلی پسند کی یہ مخلوقات، خوشبودار پھولوں کے پورے باغات کو عملی شکل دی جاتی ہے، بعد میں ایتھرک پوشیدہ پن کی طرف لوٹتے ہیں۔
اگرچہ ہیرانیالوکا جیسے آسمانی سیاروں پر رہنے والے کھانے کی کسی بھی ضرورت سے تقریباً آزاد ہو چکے ہیں، لیکن اس کے باوجود دنیا میں تقریباً مکمل طور پر آزاد روحوں کا غیر مشروط وجود ہے، جو خوشی کے من کے سوا کچھ نہیں کھاتے۔

"زمین سے آزاد ہونے والا ستارہ زمین پر مختلف اوتاروں کے دوران حاصل کیے گئے رشتہ داروں، باپوں، ماؤں، بیویوں، شوہروں اور دوستوں کی ایک بڑی تعداد سے ملتا ہے، 5-43 جیسا کہ وہ وقتاً فوقتاً خلا کے

مختلف حصوں میں ظاہر ہوتے ہیں اس لیے وہ یہ سمجھنے سے محروم ہے کہ خاص طور پر کس سے
محبت کرنی ہے۔ وہ اس طرح سب کو ایک الہی اور یکساں محبت دینا سیکھتا ہے، بطور بچوں اور

خدا کے انفرادی اظہار، اگرچہ کسی خاص روح کی تازہ ترین زندگی میں نئی خوبیوں کی نشوونما کے مطابق پیاروں کی ظاہری شکل بدل گئی ہو، کم و بیش، نجومی ہستی اپنی غیر متزلزل وجدان کو استعمال کرتی ہے تاکہ وہ ان تمام لوگوں کو پہچان سکے جو کبھی وجود کے دوسرے طیاروں میں اپنے پیارے ہوتے ہیں، اور ان کو اپنے نئے خلائی گھر میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ کیونکہ تخلیق میں ہر ایٹم انفرادیت کے ساتھ ناقابل برداشت ہے، 6-43 ایک نجومی دوست کو پہچانا جائے گا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ وہ کوئی بھی لباس پہنتا ہے، یہاں تک کہ زمین پر ایک اداکار کی شناخت کسی بھی بھیس کے باوجود قریبی مشاہدے سے دریافت کی جاسکتی ہے۔

"فلکی دنیا میں زندگی کا دورانیہ زمین کی نسبت بہت طویل ہے۔ ایک عام ترقی یافتہ فلکی وجود کی اوسط زندگی کا دورانیہ پانچ سو سے ایک ہزار سال تک ہے، جس کی پیمائش وقت کے زمینی معیارات کے مطابق کی جاتی ہے۔ جیسا کہ کچھ سرخ لکڑی کے درخت ہزار سال کے حساب سے زیادہ تر درختوں سے زیادہ زندہ رہتے ہیں، یا جیسا کہ کچھ یوگی کئی سو سال زندہ رہتے ہیں حالانکہ زیادہ تر مرد ساٹھ سال کی عمر سے پہلے مر جاتے ہیں، اسی طرح کچھ نجومی مخلوق astral وجود کے معمول کے دورانیہ سے کہیں زیادہ زندہ رہتے ہیں۔ نجومی دنیا کے زائرین اپنے جسمانی کرما کے وزن کے مطابق زیادہ یا کم مدت کے لیے وہاں رہتے ہیں، جو انہیں ایک مخصوص وقت کے اندر واپس زمین پر کھینچ لاتا ہے۔

" نجومی وجود کو اپنے نورانی جسم کو بہانے کے وقت موت کے ساتھ تکلیف دہ مقابلہ نہیں کرنا پڑتا۔ اس کے باوجود ان میں سے بہت سے مخلوقات اس کے لطیف کارنامے کے لیے اپنی نجومی شکل کو چھوڑنے کے بارے میں سوچ کر قدرے گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں۔ نجومی دنیا بہ مقصد موت، بیماری اور بڑھاپے سے آزاد ہے۔ یہ تینوں خوفزدہ ہیں جہاں انسان کو ہوش کی اجازت ہوتی ہے۔ کو شناخت خود تقریبا مکمل طور پر کے ساتھ a کمزور جسمانی جسم کی ضرورت ہے مسلسل امداد سے ہوا کھانا، اور نیند بالکل موجود رہنے کے لیے۔

"جسمانی موت سانس کے غائب ہونے اور جسمانی خلیوں کے ٹوٹنے سے ہوتی ہے۔ فلکیاتی موت حیاتیات کے منتشر ہونے پر مشتمل ہوتی ہے، توانائی کی وہ ظاہری اکائیاں جو astral مخلوق کی زندگی کی تشکیل کرتی ہیں۔ طبعی موت کے وقت ایک وجود اپنے جسم کے شعور سے محروم ہو جاتا ہے اور اپنے لطیف جسم سے آگاہ ہو جاتا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس وقت آسمانی موت کے وقت میں اپنے لطیف جسم سے واقف ہو جاتا ہے۔ اس طرح وجود نجومی پیدائش اور موت کے شعور سے جسمانی پیدائش اور موت کی طرف جاتا ہے۔ نجومی اور جسمانی احاطے کے یہ بار بار چلنے والے چکر تمام غیر روشن مخلوقات کا ناقابلِ تقدیر ہیں۔ جنت اور جہنم کی صحیفائی تعریفیں بعض اوقات انسان کے لاشعور سے بھی گہرے ہلچل مچا دیتی ہیں یادیں کی اس کا طویل سیریز کی تجربات میں دی خوش کن astral اور مایوس کن زمینی دنیا۔"

"پیارے آقا،" میں نے پوچھا، "کیا آپ براہِ کرم زمین پر دوبارہ جنم لینے اور astral اور causal spheres کے درمیان فرق کو مزید تفصیل سے بیان کریں گے؟"

میرے گرو نے وضاحت کی کہ "انسان ایک انفرادی روح کے طور پر بنیادی طور پر کارآمد جسم والا ہے۔" "وہ جسم ایک میٹرکس ہے۔ کی دی پینتیس خیالات کی ضرورت ہے کی طرف سے خدا کے طور پر دی بنیادی یا causal سوچا افواج سے جسے بعد میں اس نے انیس عناصر کا لطیف فلکی جسم اور سولہ عناصر کا مجموعی جسمانی جسم بنایا۔

فلکیاتی جسم کے انیس عناصر ذہنی، جذباتی اور حیاتیاتی ہیں۔ انیس اجزاء ذہانت؛ انا؛ احساس؛ دماغ (حواس شعور)؛ علم کے پانچ آلات ، نظر، سماعت، سونگھ، ذائقہ، لمس کے حواس کے لطیف ہمنوا؛ عمل کے پانچ آلات ، ذہنی صلاحیتوں کو پیدا کرنے کی صلاحیتوں کو تیار کرنے کے لیے۔ اخراج،

بات کرنا، چلنا، اور دستی مہارت کا استعمال کرنا؛ اور لائف فورس کے پانچ آلات ، جو جسم کے کرسٹلائزنگ، ضم کرنے، ختم کرنے، میٹابولائز کرنے اور گردش کرنے کے افعال کو انجام دینے کے لیے بااختیار ہیں۔ انیس عناصر کا یہ لطیف astral encasment جسمانی جسم کی موت سے بچ جاتا ہے، جو سولہ مجموعی دھاتی اور غیر دھاتی عناصر سے بنا ہے۔

"خدا نے اپنے اندر مختلف خیالات کو سوچا اور انہیں خوابوں میں پیش کیا۔

"مجسم جسم کے پینتیس فکری زمروں میں، خدا نے انسان کی انیس کی تمام پیچیدگیوں کو بیان کیا۔ astral اور سولہ جسمانی ہم منصب کی طرف سے گاڑھا ہونا کی کمپن افواج، پہلے ٹھیک ٹھیک، پھر مجموعی، اس نے انسان کا نجومی جسم اور آخر میں اس کی جسمانی شکل پیدا کی۔ اضافیت کے قانون کے مطابق، جس کی وجہ سے پرائم سادگی حیران کن کئی گنا ہو گئی ہے، causal cosmos اور causal body astral cosmos اور astral body سے مختلف ہیں؛ جسمانی کائنات اور جسمانی جسم اسی طرح تخلیق کی دوسری شکلوں کے ساتھ خصوصیت سے مختلف ہیں۔

"جسمانی جسم خالق کے طے شدہ، معروضی خوابوں سے بنا ہے۔ دوہری چیزیں زمین پر ہمیشہ موجود ہیں: بیماری اور صحت، درد اور لذت، نقصان اور فائدہ۔ انسان سے جہتی معاملات میں حد اور مزاحمت پاتا ہے۔ جب انسان کی جینے کی خواہش بیماری یا دیگر وجوہات کی وجہ سے بری طرح متزلزل ہو جاتی ہے، موت آ جاتی ہے؛ روح، تاہم، astral اور causal جسموں میں بند رہتی ہے 7-43 چپکنے والی قوت جس کے ذریعہ تینوں جسموں کو ایک ساتھ رکھا جاتا ہے وہ خواہش ہے۔ ادھوری خواہشات کی طاقت انسان کی تمام غلامی کی جڑ ہے۔

"جسمانی خواہشات کی جڑیں انا پرستی اور حسی لذتوں میں پیوست ہیں۔ حسی تجربہ کی مجبوری یا لالچ اس خواہش کی قوت سے کہیں زیادہ طاقتور ہے جو astral منسلکات یا causal perceptions سے جڑی ہوئی ہے۔

"فلکی خواہشات کمپن کے لحاظ سے لطف اندوزی کے ارد گرد مرکز کرتی ہیں۔ فلکی مخلوق کرہوں کی آسمانی موسیقی سے لطف اندوز ہوتی ہے اور تمام تخلیقات کو بدلتی ہوئی روشنی کے بے ہنگم تاثرات کے طور پر دیکھتی ہے۔ فلکی مخلوق بھی سونگھتی ہے، ذائقہ کرتی ہے اور روشنی کو چھوتی ہے۔ اس طرح نجومی خواہشات کو astral کی خواہشات کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے اور اس طرح روشنی کی طاقت کے طور پر کسی شے کی طاقت یا طاقت کے تجربہ کے ساتھ تمام مخلوقات کو محسوس کیا جاتا ہے۔ گاڑھے خیالات یا خواب۔

"وجہ خواہشات ہیں پورا کی طرف سے ادراک صرف دی تقریبا مفت مخلوق ڈبلیو ایچ او ہیں گھیرے ہوئے صرف causal جسم میں پوری کائنات کو خدا کے خواب خیالوں کی حقیقت کے طور پر دیکھتے ہیں وہ سراسر سوچ میں کچھ بھی اور ہر چیز کو عملی شکل دے سکتے ہیں۔ اس لیے کارآمد مخلوق جسمانی احساسات یا نجومی لذتوں سے لطف اندوز ہونے کو روح کی عمدہ حساسیتوں کو گھٹن اور گھٹن کے طور پر سمجھتے ہیں۔ کارآمد مخلوق اپنی خواہشات کو فوری طور پر عملی جامہ پہناتے ہیں۔ 8-43 جو لوگ اپنے آپ کو صرف اسباب کے نازک پردہ میں ڈھانپتے ہیں وہ خالق کے طور پر بھی کائنات کو ظہور میں لا سکتے ہیں۔ چونکہ تمام تخلیق کائناتی خوابوں کی ساخت سے بنی ہے، اس لیے روح کو جس کا پتلا لباس پہنا ہوا ہے طاقت کا وسیع احساس رکھتا ہے۔

"ایک روح، جو فطرت سے پوشیدہ ہے، صرف اس کے جسم یا جسم کی موجودگی سے پہچانی جا سکتی ہے۔ محض موجودگی کی a جسم کا مطلب ہے کہ اس کا وجود ہے بنایا ممکن کی طرف سے ادھورا

43- خواہشات

"جب تک انسان کی روح ایک، دو یا تین جسم کے برتنوں میں بند ہے، جہالت اور خواہشات کے کارکوں سے مضبوطی سے بند ہے، وہ روح کے سمندر میں ضم نہیں ہو سکتا۔ موت کے ہتھوڑے کے ذریعے جسمانی ریپٹیکل کو تباہ کر دیا جاتا ہے، باقی دو ڈھانچے - astral اور causal-ابھی بھی روح کو شعوری طور پر Omnipresent Life میں شامل ہونے سے روکنا باقی ہے۔ جب خواہش عقل سے حاصل ہوتی ہے تو اس کی طاقت باقی دو برتنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔ چھوٹی انسانی روح ابھرتی ہے، آخر کار آزاد ہوتی ہے۔ یہ بغیر پیمائش کے طول و عرض کے ساتھ ایک ہے۔"

میں پوچھا میرا الہی گرو کو شیڈ مزید روشنی پر دی اعلی اور پراسرار causal دنیا

انہوں نے جواب دیا۔ "اسے سمجھنے کے لیے، ایک ہو گا۔ ارتکاز کی اتنی زبردست طاقتوں کا مالک ہونا کہ وہ اپنی آنکھیں بند کر کے فلکیاتی کائنات اور طبعی کائنات کو ان کی تمام وسعتوں میں دیکھ سکتا ہے - ٹھوس ٹوکری کے ساتھ روشن غبارے - جیسا کہ صرف خیالات میں موجود ہے۔ اگر اس مافوق الفطرت ارتکاز سے کوئی تبدیل کرنے میں کامیاب ہو گیا یا حل کرنا دی دو cosmoses کے ساتھ تمام ان کا پیچیدگیاں میں سراسر خیالات، وہ کرے گا پھر causal دنیا تک پہنچیں اور دماغ اور مادے کے درمیان فیوژن کی سرحد پر کھڑے ہوں۔ وہاں انسان تمام تخلیق شدہ چیزوں کا ادراک کرتا ہے- ٹھوس، مائعات، گیسیں، بجلی، توانائی، تمام مخلوقات، دیوتا، انسان، جانور، پودے، بیکٹیریا- کو شعور کی شکلوں کے طور پر، جس طرح انسان اپنی آنکھیں بند کر کے یہ محسوس کر سکتا ہے کہ وہ موجود ہے، حالانکہ اس کا جسم اس کی جسمانی آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور صرف ایک خیال کے طور پر موجود ہے۔

"انسان جو کچھ بھی تصور میں کر سکتا ہے، ایک وجہ حقیقت میں کر سکتا ہے۔ سب سے زبردست تصوراتی انسانی ذہانت صرف ذہن میں، سوچ کی ایک انتہا سے دوسری سوچ تک، ذہنی طور پر ایک سیارے سے دوسرے سیارے تک جانے، یا ابدیت کے گڑھے سے نیچے گرنے، یا راکٹ کی طرح اڑان بھرنے کے قابل ہے۔ اور ستاروں والی جگہیں لیکن کارآمد دنیا میں موجود مخلوقات کو بہت زیادہ آزادی حاصل ہے، اور وہ بغیر کسی مادی یا نجومی رکاوٹ کے، اپنے خیالات کو فوری معروضیت میں ظاہر کر سکتے ہیں ۔

"سبب مخلوقات کو یہ احساس ہے کہ جسمانی کائنات بنیادی طور پر الیکٹرانوں سے نہیں بنی ہے، اور نہ ہی astral cosmos بنیادی طور پر لائفٹرنز پر مشتمل ہے - حقیقت میں دونوں خدا کے خیال کے چھوٹے ذرات سے تخلیق کیے گئے ہیں، مایا کے ذریعے کاٹ کر اور تقسیم کیے گئے ہیں ، اضافیت کا قانون جو بظاہر نوم کو اس کے مظاہر سے الگ کرنے میں مداخلت کرتا ہے۔

"سبب دنیا میں روحیں ایک دوسرے کو خوشی کی روح کے انفرادی نقطوں کے طور پر پہچانتی ہیں؛ ان کی سوچیں صرف ان چیزوں کو گھیرے ہوئے ہیں جو انہیں گھیر لیتے ہیں، کارآمد مخلوق اپنے جسم اور خیالات کے درمیان فرق کو محض خیالات کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ایک آدمی کے طور پر، اپنی آنکھیں بند کر کے، ایک چمکتی ہوئی سفید روشنی یا ہلکے نیلے کہرے کو دیکھ سکتا ہے، اس لیے وہ سوچنے اور چکھنے کے قابل ہوتا ہے، اس لیے وہ سوچنے اور محسوس کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ وہ کائناتی دماغ کی طاقت سے کچھ بھی تخلیق کرتے ہیں، یا اسے تحلیل کرتے ہیں۔

"موجود دنیا میں موت اور پنر جنم دونوں سوچ میں ہیں، اسباب سے پیدا ہونے والے مخلوقات صرف اسی پر دعوت دیتے ہیں ہمیشہ کے لیے نئے علم کا امبروزیا۔ وہ امن کے چشموں سے پیتے ہیں، ادراک کی بے راہ مٹی پر گھومتے ہیں، خوشی کے سمندر میں تیرتے ہیں۔ لو! ان کے روشن خیالات دیکھیں- روح کے تخلیق کردہ سیاروں کے کھربوں، کائناتوں کے تازہ بلبلوں، حکمت کے ستارے، سنہری نیبولا کے تماشائی خواب، انفینٹی کے آسمانی نیلے سینے پر!

"بہت سے مخلوقات کازل کائنات میں ہزاروں سال تک رہتی ہیں۔ گہری خوشیوں سے آزاد روح پھر اپنے آپ کو چھوٹے کارآمد جسم سے الگ کر لیتی ہے اور وجہ کائنات کی وسعتوں کو پہن لیتی ہے۔ خیالات کی تمام الگ الگ شاخیں، طاقت، محبت، مرضی، خوشی، امن، وجدان، خود اعتمادی، خود اعتمادی کی لہریں خوشی کا ہمیشہ سے بھرا سمندر اب روح کو شعور کی انفرادی لہر کے طور پر اپنی خوشی کا تجربہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ وہ اپنی تمام لہروں - ابدی ہنسی، سنسنی، دھڑکنوں کے ساتھ ایک کائناتی سمندر میں ضم ہو جاتی ہے۔

"جب ایک روح تین جسموں کے کوکون سے باہر ہوتی ہے تو وہ رشتہ داری کے قانون سے ہمیشہ کے لیے بچ جاتی ہے اور ناقابل فہم ہمیشہ سے موجود ہو جاتی ہے۔ [10-43] دیکھو ہمہ گیریت کی تتلی، اس کے پروں پر ستاروں اور چاندوں اور سورجوں سے جڑے ہوئے ہیں! روح میں پھیلی ہوئی روح بہ نور روشنی، اندھیرے اندھیرے، بہ سوچے سمجھے فکر کے علاقے میں تنہا رہتی ہے، کائناتی تخلیق کے خدا کے خواب میں خوشی کے نشے میں ڈوبی ہوئی ہے۔"

"اے مفت روح!" میں انزال میں خوف

ماسٹر نے آگے کہا، "جب ایک روح جسمانی فریب کے تین برتنوں سے باہر نکلتی ہے، تو وہ انفرادیت کے نقصان کے بغیر لامحدود کے ساتھ ایک ہو جاتی ہے۔ مسیح نے یہ آخری آزادی یسوع کے طور پر پیدا ہونے سے پہلے ہی حاصل کر لی تھی۔ اپنے ماضی کے تین مراحل میں، جو اس کی زمینی زندگی میں موت اور جی اٹھنے کے تجربہ کے تین دنوں کے طور پر علامت ہے، اس نے پوری طرح سے طاقت حاصل کی تھی۔

"غیر ترقی یافتہ انسان کو اپنے تین اجسام سے نکلنے کے لیے لاتعداد زمینی اور نجومی اور سببی اوتاروں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس آخری آزادی کو حاصل کرنے والا مالک دوسرے انسانوں کو خدا کے پاس واپس لانے کے لیے ایک نبی کے طور پر زمین پر واپس آنے کا انتخاب کر سکتا ہے، یا میری طرح وہ آسمانی کائنات میں رہنے کا انتخاب کر سکتا ہے۔ [11-43] اور اس طرح ان کی مدد کرتا ہے کہ وہ astral cosmos میں اپنے تناسخ کے چکر کو ختم کر کے مستقل طور پر causal spheres میں چلے جائیں۔ یا ایک آزاد روح اپنے وجود کی مدد کرنے کے لیے اسباب کی دنیا میں داخل ہو سکتی ہے تاکہ اس کے جسم میں اپنی مدت کو کم کر سکے اور اس طرح مطلق آزادی حاصل کر سکے۔"

"ایک جی اٹھنے والا، میں اس کرما کے بارے میں مزید جاننا چاہتا ہوں جو روحوں کو تین جہانوں میں واپس آنے پر مجبور کرتا ہے۔" میں ہمیشہ کے لیے سن سکتا ہوں، میں نے سوچا، اپنے سبکدوش ماسٹر کو۔ اس کی زمینی زندگی میں میں ایک وقت میں بھی اس کی اتنی حکمت کو ضم کرنے کے قابل نہیں تھا۔ اب میں پہلی بار زندگی اور موت کی بساط پر پراسرار انٹر اسپیسز کے بارے میں واضح، قطعی بصیرت حاصل کر رہا تھا۔

میرے گرو نے اپنی سنسنی خیز آواز میں وضاحت کرتے ہوئے کہا، ''انسان کے جسمانی کرما یا خواہشات کو مکمل طور پر کام کرنا چاہیے اس سے پہلے کہ اس کا نجومی دنیا میں مستقل قیام ممکن ہو جائے۔ "دو قسم کی مخلوق رہتی ہے۔ میں دی astral دائرے وہ ڈبلیو ایچ او اب بھی ہے زمینی کرما کو تصرف کی اور ڈبلیو ایچ او اس لیے ایک مجموعی جسمانی جسم کو دوبارہ آباد کرنا چاہیے تاکہ ان کے کرمی قرضوں کو ادا کیا جا سکے، جسمانی موت کے بعد، مستقل باشندوں کے بجائے نجومی دنیا کے عارضی زائرین کے طور پر درجہ بندی کیا جا سکتا ہے۔

"آدمی زمینی کرما کے ساتھ مخلوقات کو فلکی موت کے بعد کائناتی تصورات کے اعلیٰ سبب کے دائرے میں جانے کی اجازت نہیں ہے، لیکن انہیں صرف جسمانی اور فلکی دنیا سے جانا پڑتا ہے، ان کے سولہ

مجموعی عناصر کے جسمانی جسم کے بارے میں، اور ان کے انیس لطیف عناصر کے ان کے فلکی جسم کے بارے میں ہوش میں۔

زمین سے ہونے کا زیادہ تر حصہ موت کی نیند کی گہرائی میں رہتا ہے اور اسے خوبصورت فلکیاتی کرے کا شاید ہی ہوش ہوتا ہے۔ نجومی آرام کے بعد، ایسا آدمی مزید اسباق کے لیے مادی جہاز پر واپس آتا ہے، آہستہ آہستہ اپنے آپ کو، بار بار سفر کے ذریعے، عادی ہو جاتا ہے۔ لطیف فلکی ساخت کی دنیا۔

"اسٹرل کائنات کے عام یا طویل عرصے سے قائم رہنے والے، دوسری طرف، وہ لوگ ہیں جو، تمام مادی خواہشات سے ہمیشہ کے لیے آزاد ہو کر، زمین کی مجموعی کمپن کی طرف واپس آنے کی ضرورت نہیں رکھتے۔ ایسے انسانوں کے پاس کام کرنے کے لیے صرف astral اور causal karma ہوتے ہیں۔ نجومی موت کے وقت یہ مخلوقات کو گزر جاتے ہیں۔ لامحدود باریک اور زیادہ نازک وجہ دنیاہ کائناتی قانون کے ذریعے طے شدہ ایک خاص مدت کے اختتام پر کارآمد جسم کی فکری شکل کو چھوڑتے ہوئے، یہ ترقی یافتہ مخلوق پھر ہیرانیالوکا یا اس سے ملتے جلتے اونچے فلکیاتی سیارے پر واپس لوٹتے ہیں، اپنے ناقابل تلافی نجومی کرما کو انجام دینے کے لیے ایک نئے فلکی جسم میں دوبارہ جنم لیتے ہیں۔

"میرے بیٹے، اب تم زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ میں خدائی حکم کے ذریعے زندہ ہوا ہوں،" سری یکتیشور نے جاری رکھا، "بطور خلوص سے دوبارہ جنم لینے والی روحوں کے نجات دہندہ کے طور پر، خاص طور پر، ان نجومی مخلوقات کی جو زمین سے اوپر آرہے ہیں۔ زمین سے، اگر وہ مادّی کی بلندی پر نہیں اٹھتے، تو پھر بھی مادّی کی بلندی کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ astral سیارے جیسے Hiranyaloka.

"جس طرح زمین پر زیادہ تر لوگوں نے مراقبہ کے ذریعے نہیں سیکھا ہے- اس کی تعریف کرنے کے لیے وژن حاصل کیا ہے۔ اعلی خوشیاں اور فوائد کی astral زندگی اور اس طرح، کہ بعد موت، خواہش کو واپسی کو زمین کی محدود، نامکمل لذتیں، بہت سے نجومی مخلوقات، اپنے فلکیاتی اجسام کے معمول کے ٹوٹنے کے دوران، دنیا میں روحانی مسرت کی اعلیٰ ترین حالت کی تصویر کشی کرنے میں ناکام رہتی ہیں اور، زیادہ گھمبیر اور پرکشش نجومی خوشی کے خیالات پر رہتے ہوئے، آسمانی جنت کو دوبارہ دیکھنے کے لیے تڑپتی ہیں۔ بھاری نجومی کرما کو ایسے مخلوقات کے ذریعے چھڑانا ضروری ہے اس سے پہلے کہ وہ حاصل کرسکیں astral موت ایک مستقل قیام کی وجہ سے فکری دنیا میں ہے، اس لیے خالق سے الگ الگ۔

"صرف اس وقت جب کسی وجود کی آنکھوں سے خوش کن فلکی کائنات میں تجربات کی مزید خواہش نہ ہو، اور اسے وہاں واپس جانے کا لالچ نہ ہو، تو کیا وہ کارآمد دنیا میں رہتا ہے؟ وہاں تمام کارناموں یا ماضی کی خواہشات کے بیجوں کو چھڑانے کے کام کو مکمل کرتے ہوئے، محدود روح ان کے آخری اور آخری تین حصوں سے باہر نکلتی ہے۔ causal جسم کا، ابدی کے ساتھ ملتا ہے۔

"اب ہے۔ کرو آپ سمجھے؟" ماسٹر مسکرایا تو سحر انگیز طور پر!

"ہاں، کے ذریعے آپ کا فضل میں ہوں بہ آواز کے ساتھ خوشی اور شکریہ۔"

میں نے کبھی گانا یا کہانی سے ایسا متاثر کن علم حاصل نہیں کیا تھا۔ اگرچہ ہندو صحیفہ اسباب اور نجومی دنیا اور انسان کے تین اجسام کا حوالہ دیتے ہیں، لیکن میرے جی اٹھنے والے مالک کی گرم صداقت کے مقابلہ میں وہ صفحات کتنے دور اور بے معنی ہیں! اُس کے لیے درحقیقت ایک بھی "غیر دریافت شدہ ملک نہیں تھا جہاں سے کوئی مسافر واپس نہیں آتا"!

"انسان کے تین جسموں میں دخل اندازی اس کی تین گنا فطرت کے ذریعے بہت سے طریقوں سے ظاہر ہوتی ہے۔" میرا بہت اچھا گرو چلا گیا پر "اندر دی بیدار ریاست پر زمین a انسان ہونا ہے ہوش اس کی تین گاڑیوں میں سے کم و بیش ہے جب وہ حسی طور پر چکھنے، سونگھنے، چھونے، سننے کا ارادہ رکھتا ہے،

یا دیکھ کر، وہ بنیادی طور پر اپنے جسمانی جسم کے ذریعے کام کر رہا ہے۔ تصور یا رضامندی سے، وہ بنیادی طور پر اپنے نجومی جسم کے ذریعے کام کر رہا ہے۔ جب انسان سوچ رہا ہو یا خود شناسی یا مراقبے میں گہرائی میں غوطے لگا رہا ہو تو اس کا کارگر ذریعے اظہار تلاش کرتا ہے۔ باصلاحیت کے کائناتی خیالات اس آدمی کے پاس آتے ہیں جو عادتاً اپنے کازل جسم سے رابطے کرتا ہے۔ اس لحاظ سے ایک فرد کو وسیع پیمانے پر 'ایک مادی آدمی'، 'ایک توانا آدمی،' یا 'ایک دانشور آدمی' کے طور پر درجہ بندی کیا جا سکتا ہے۔

"ایک آدمی اپنی جسمانی گاڑی کے ساتھ روزانہ تقریباً سولہ گھنٹے اپنی شناخت کرتا ہے، پھر سوتا ہے؛ اگر وہ خواب دیکھتا ہے تو وہ اپنے فلکیاتی جسم میں رہتا ہے، کسی بھی چیز کو تخلیق کرتا ہے حتیٰ کہ نجانے بھی۔ اگر انسان کی نیند گہری اور بے خواب ہو، تو وہ کئی گھنٹوں تک اپنے شعور، یا احساسِ نفس کو اسباب کے جسم میں منتقل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے؛ اور اس طرح کی نیند اس کے خوابوں سے رابطے نہیں رکھتی۔ اس کی نیند پوری طرح سے تروتازہ نہیں ہے۔"

میں تھا رہا پیار سے مشاہدے سری یکتیشور جبکہ وہ دیا اس کا حیرت انگیز نمائش

"فرشتہ گرو،" میں نے کہا، "آپ کا جسم بالکل ویسا ہی لگتا ہے جیسا کہ آخری بار جب میں پوری آشرم میں اس پر رویا تھا۔"

"او ہاں، میرا نیا جسم پرانے کی ایک پرفیکٹ کاپی ہے۔ میں اس فارم کو اپنی مرضی سے کسی بھی وقت مادّی یا غیر مادّی بناتا ہوں، جتنا کہ میں نے زمین پر رہتے ہوئے کیا تھا، اس سے کہیں زیادہ کثرت سے۔ فوری ڈی میٹریلائزیشن کے ذریعے، میں اب روشنی کے ایکسپریس کے ذریعے سیارے سے سیارے تک یا حقیقتاً، astral سے causal یا طبعی کائنات تک کا سفر کرتا ہوں۔" میرے الہی گرو مسکرائے۔ "اگرچہ آپ ان دنوں اتنی تیزی سے گھومتے پھرتے ہیں لیکن مجھے آپ کو بمبئی میں ڈھونڈنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی!"

"او ماسٹر، میں تھا غمگین تو گہرائی سے کے بارے میں آپ کا موت!"

"آہ، میں کہاں مر گیا؟ کیا کچھ تضاد نہیں؟" سری یکتیشور کی آنکھیں محبت اور تفریح سے چمک رہی تھیں۔

"تم زمین پر صرف خواب دیکھ رہے تھے، اس زمین پر تم نے میرا خواب دیکھا،" وہ آگے چلا گیا۔ "بعد میں تم نے اس خواب کی تصویر کو دفن کر دیا۔ اب میرا باریک جسمانی جسم - جسے آپ دیکھ رہے ہیں اور اب بھی قریب سے گلے لگا رہے ہیں! - خدا کے ایک اور باریک خواب سیارے پر دوبارہ زندہ کیا گیا ہے۔ کسی دن وہ بہتر خواب جسم اور بہتر خواب سیارہ ختم ہو جائے گا۔ وہ بھی ہمیشہ کے لیے نہیں ہیں۔ تمام خوابوں کے بلبلوں کو بالآخر ایک آخری بیدار ہونے پر پھٹ جانا چاہیے۔ میرے بیٹے یوگنند، خوابوں اور حقیقت میں فرق کرو!"

ویدانتک[12-43] کا یہ خیال قیامت نے مجھے حیرت سے مارا۔ مجھے شرم آئی کہ جب میں نے پوری میں ماسٹر صاحب کی بے جان لاش دیکھی تو ان پر ترس آیا۔ میں نے آخر میں سمجھا کہ میرا گرو ہمیشہ خدا میں پوری طرح بیدار رہا ہے، اپنی زندگی اور زمین پر گزرنے اور اس کے موجودہ جی اٹھنے کو، کائناتی خواب میں الہی تصورات کے رشتہ داروں کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

"میں نے اب آپ کو بتا دیا ہے، یوگنند، میری زندگی، موت اور قیامت کی سچائیاں، میرے لیے غم نہ کرو، بلکہ ہر جگہ میرے جی اٹھنے کی کہانی کو انسانوں کی خدائی خوابیدہ زمین سے کسی اور خدائی خوابیدہ سیارے تک نشر کرو! موت کے خواب دیکھنے والوں کے دلوں میں نئی امید پیدا ہو جائے گی۔"

"ہاں، ماسٹر!" کیسے اپنی مرضی سے کرے گا میں شیئر کریں کے ساتھ دوسرے میرا خوشی پر اس کا قیامت!

"زمین پر میرے معیار غیر آرام دہ طور پر بلند تھے، زیادہ تر مردوں کی فطرت کے مطابق نہیں تھے۔ اکثر میں تمہیں اس سے زیادہ ڈانٹتا تھا جتنا مجھے ہونا چاہیے تھا۔ تم نے میرے امتحان میں کامیابی حاصل کی، تمہاری محبت تمام ملامتوں کے بادلوں سے چمک اٹھی۔" اس نے نرمی سے مزید کہا، "میں بھی آج آپ کو یہ بتانے آیا ہوں: میں پھر کبھی بھی طنز کی سخت نگاہیں نہیں پہنوں گا۔ میں آپ کو مزید نہیں ڈانٹوں گا۔"

میں نے اپنے عظیم گرو کے عذابوں کو کتنا یاد کیا تھا! ہر ایک حفاظت کا ایک محافظ فرشتہ تھا۔

"عزیز ماسٹر! ڈانٹ ڈپٹ میں a ملین اوقات ڈانٹنا میں اب!"

"میں تمہیں مزید نہیں جھڑکوں گا۔" اس کی الہی آواز سنجیدہ تھی، پھر بھی قہقہوں کے ساتھ۔ "آپ اور میں ایک ساتھ مسکرائیں گے، جب تک کہ خدا کے مایا خواب میں ہماری دونوں شکلیں مختلف نظر آئیں۔ آخر کار ہم کائناتی محبوب میں ایک کے طور پر ضم ہو جائیں گے؛ ہماری مسکراہٹیں اس کی مسکراہٹ ہوں گی، ہماری خوشی کا متحد گانا ہمیشہ کے لیے ہلتا رہے گا تاکہ خدا سے جڑی روحوں کو نشر کیا جائے!"

شری یکتیشور نے مجھے کچھ معاملات پر روشنی ڈالی جسے میں یہاں ظاہر نہیں کر سکتا۔ بمبئی کے ہوٹل کے کمرے میں اس نے میرے ساتھ جو دو گھنٹے گزارے اس کے دوران اس نے میرے ہر سوال کا جواب دیا۔ جون 1936 میں ان کی طرف سے کہی گئی متعدد عالمی پیشین گوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔

"اب میں تمہیں چھوڑتا ہوں، پیارے!" ان الفاظ پر میں نے محسوس کیا کہ ماسٹر اپنے گھیرے ہوئے بازوؤں میں پگھل رہا ہے۔

"میرے بچے،" اس کی آواز گونجی، میری روح کی فضا میں ہل رہی تھی، "جب بھی تم نربیکلپا سمادھی کے دروازے میں داخل ہو کر مجھے پکارو گے، میں آج کی طرح گوشت اور خون میں تمہارے پاس آؤں گا۔"

اس آسمانی وعدے کے ساتھ سری یکتیشور میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ ایک بادل کی آواز موسیقی کی گرج میں دہرائی گئی: "سب کو بتاؤ! جو کوئی بھی نربیکلپ کے احساس سے جانتا ہے کہ آپ کی زمین خدا کا خواب ہے وہ ہیرانیالوکا کے بہترین خواب سے تخلیق کردہ سیارے پر آسکتا ہے، اور وہاں مجھے اپنے زمینی جیسے جسم میں زندہ پایا جاتا ہے۔ یوگنند، سب کو بتاؤ!"

جدائی کا دکھ مٹ گیا۔ اس کی موت کا ترس اور غم، میرے سکون کا طویل ڈاکو، اب سخت شرمندگی سے بھاگ گیا۔ خوشی ایک چشمے کی طرح لامتناہی، نئے کھلے ہوئے روح کے سوراخوں میں بہہ رہی تھی۔ قدیمی طور پر استعمال سے بھرے ہوئے، وہ اب ایکسٹیسی کے سیلاب میں پاکیزگی میں وسیع ہو گئے ہیں۔
میرے ماضی کے اوتاروں کے لاشعوری خیالات اور احساسات نے اپنے کرما داغوں کو بہا دیا، سری یوکٹیشور کے الہی دورے سے چمکدار طریقے سے تجدید ہوئی۔

اپنی سوانح عمری کے اس باب میں میں نے اپنے گرو کے حکم کی تعمیل کی ہے اور خوشخبری پھیلائی ہے، حالانکہ اس نے ایک بار پھر ایک متجسس نسل کو الجھایا ہے۔ گھومنا، آدمی اچھی طرح جانتا ہے؛ مایوسی شاذ و نادر ہی اجنبی ہوتی ہے۔ پھر بھی یہ کج روی ہیں، انسان کے حقیقی حصے کا کوئی حصہ نہیں۔ جس دن وہ چاہتا ہے آزادی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ اس نے بہت عرصے سے اپنے "دھول تم آرٹ" کے

مشیروں کی مایوسی پر توج□ دی □□، ناقابل تسخیر روح س□ غافل □□□

میں تھا ن□یں دی صرف ایک مراعات یافت□ کو دیکھو دی جی اٹھ□□ گرو

سری یکتیشور کے چیلوں میں سے ایک ایک بوڑھی عورت تھی، جسے پیار سے ماں (ماں) کے نام سے جانا جاتا تھا، جس کا گھر پوری کے آستانے کے قریب تھا۔ صبح کی سیر کے دوران ماسٹر صاحب اکثر اس سے بات کرنے کے لیے رک جاتے تھے۔ 16 مارچ 1936 کی شام کو ماں آشرم پہنچی اور اپنے گرو سے ملنے کو کہا۔

"کیوں، ماسٹر ایک ہفتہ پہلے مر گیا!" سوامی سیبانند، جو اب پوری کے ہرمیٹیج کے انچارج ہیں، نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"یہ ناممکن ہے!" وہ ہلکا سا مسکرایا۔ "شاید آپ صرف گرو کو اصرار کرنے والوں سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں؟"

"نہیں۔" سیبانند نے تدفین کی تفصیلات بیان کیں۔ "آؤ،" اس نے کہا، "میں آپ کو سامنے والے باغ میں سری یکتیشور جی کی قبر تک لے جاؤں گا۔"

اماں نے سر ہلایا۔ "اس کی کوئی قبر نہیں ہے! آج صبح دس بجے وہ حسب معمول چہل قدمی کرتے ہوئے میرے دروازے کے سامنے سے گزرا! میں نے اس سے کئی منٹ تک روشن آؤٹ ڈور میں بات کی۔

’’آؤ یہ شام کو دی آشرم،' وہ کہا.

"میں حاضر ہوں! اس پرانے سرمئی سر پر برکتیں برس رہی ہیں! بہ موت گرو چاہتا تھا کہ میں سمجھوں کہ آج صبح وہ کس ماورائی جسم میں مجھ سے ملنے آیا ہے!"

دی حیران سیبانندا گھٹنے ٹیکنا پہلے اس کا

"امی" وہ کہا، "کیا a وزن کی غم آپ اٹھانا سے میرا دل! وہ ہے اٹھ گیا!"

43-1 : میں سبی کلپا سمادھی دی عقیدت مند ہے روحانی طور پر ترقی کی کو a ریاست کی اندر کی طرف الہی اتحاد لیکن نہیں کر سکتے اسے برقرار رکھو کائناتی شعور سوائے میں دی متحرک ٹرانس سٹیٹ کی طرف سے مسلسل مراقبہ، وہ پہنچ جاتا ہے دی اعلی ریاست نربیکلپا سمادھی کا ، جہاں وہ دنیا میں آزادانہ طور پر گھومتا ہے اور اپنے ظاہری فرائض کو بغیر کسی خدا کی پہچان کے نقصان کے انجام دیتا ہے۔

43-2 : سری یکتیشور استعمال کیا جاتا ہے دی لفظ پرانا ؛ میں ہے ترجمہ یہ کہ طور پر حیاتیات دی ہندو صحیفے رجوع کریں نہیں صرف کو دی انو ، "ایٹم،" اور کو دی پرمانو ، "پرے دی ایٹم" باریک الیکٹرانک توانائیاں لیکن بھی کو پرانا ، "تخلیقی حیاتیاتی طاقتیں" ایٹم اور الیکٹران ہیں اندھا افواج پرانا ہے موروثی طور پر ذہین دی پرانک حیاتیات میں دی سپرمیٹوزوا اور اووا، مثال کے طور پر، کرمی ڈیزائن کے مطابق جنین کی نشوونما کی رہنمائی کریں۔

43-3 منتر کی صفت ، ارتکاز کی ذہنی بندوق سے خارج ہونے والی بیج کی آوازیں پران (قدیم شاستر یا مقالات) بیان کریں یہ منتر جنگیں کے درمیان دیوس اور آسور (دیوتا اور شیطان)۔ ایک *asura* ایک بار کوشش کی ایک طاقتور منتر کے ساتھ دیو کو مارنا ۔ لیکن غلط تلفظ کی وجہ سے ذہنی بم نے بومرانگ کا کام کیا اور شیطان کو مار ڈالا۔

43-4 : مثالیں کی اس طرح اختیارات ہیں نہیں چاہتے ہیں یہاں تک کہ پر زمین، کہ طور پر میں دی کیس کی ہیلن کیلر اور دوسرے نایاب مخلوق

43-5 : رب بدھا□ تھا ایک بار پوچھا کیوں a آدمی چا□ئ□ محبت تمام افراد یکساں طور پر "کیونک□" دی
ب□ت اچھا استاد جواب دیا، "میں ب□ت متعدد اور متنوع عمریں کی □ر ایک آدمی □ر دوسر□ □ونا □□
پر ایک وقت یا ایک اور ر□ا پیار□ کو اس□."

43-6 : دی آٹھ عنصری خصوصیات جو داخل کریں میں تمام پیدا کیا زندگی، س□ ایٹم کو آدمی □یں
زمین، پانی آگ □وا آسمان، حرکت، دماغ اور انفرادیت□ (بھگواد گیتا : VII: 4□)

43-7 : جسم کا مطلب □□ کوئی بھی روح کی قید، چا□□ مجموعی یا ٹھیک ٹھیک دی تین لاشیں □یں پنجر□
ک□ لی□ دی پرند□ کی جنت.

43-8 : ی□اں تک ک□ ک□ طور پر باباجی مدد کی ل□ڑی م□اسایا کو چھٹکارا خود کی a لاشعور خوا□ش
س□ کچھ ماضی زندگی ک□ لی□ a محل جیسا ک□ باب 34 میں بیان کیا گیا □□ □

43-9 "اور اُس ن□ اُن س□ ک□ا، جسم ج□اں بھی □□، عقاب و□یں اکٹھ□ □وں گ□□"- لوقا 17:37□ ج□اں
بھی دی روح □□ گھیر□ □وئ□ میں دی جسمانی جسم یا میں دی astral جسم یا میں دی causal جسم
و□اں دی عقاب کی خوا□شات - جو انسانی حواس کی کمزوریوں، یا astral اور causal attachments کا
شکار □وتی □یں - روح کو قیدی بنان□ ک□ لی□ بھی جمع □وں گی□

43-10 "جو غالب آئ□ گا میں اپن□ خدا ک□ مندر میں ایک ستون بناؤں گا، اور و□ مزید با□ر ن□یں جائ□ گا
(یعنی دوبار□ جنم ل□ گا) ن□یں مزید)□ کو اس□ ک□ قابو پاتا □□ مرضی میں گرانٹ کو بیٹھنا ک□
ساتھ میں میں میرا تخت، ی□اں تک ک□ ک□ طور پر میں بھی قابو پا لیا، اور
□وں سیٹ نیچ□ ک□ ساتھ میرا باپ میں اس کا تخت□"- وحی 3:12، 21□

43-11 : سری یکتیشور اس بات کی نشاند□ی کر ر□□ تھ□ ک□ جیسا ک□ اپن□ زمینی اوتار میں اس ن□
کبھی کبھار بیماری کا وزن سنبھال لیا تھا□ کو □لکا کرنا اس کا شاگردوں کرما، تو میں دی astral دنیا
اس کا مشن ک□ طور پر a نجات د□ند□ فعال اس□ کو ل□ لو پر یقینی Hiranyaloka پر ر□ن□ والوں ک□
astral karma، اور اس طرح ان ک□ ارتقاء کو اعلی کازل دنیا میں تیز کرنا□

43-12 : زندگی اور موت ک□ طور پر رشت□ داریاں کی سوچا صرف ویدانت پوائنٹس با□ر ک□ خدا
□□ دی صرف حقیقت; تمام تخلیق یا الگ وجود □□ مایا یا و□م ی□ فلسف□ کی مونزم موصول
اس کا سب س□ زیاد□ اظ□ار میں دی شنکرا کی اپنشد تفسیریں□

باب: 44

ک□ ساتھ م□اتما گاندھی پر ورد□

"وردھا میں خوش آمدید!" م□اتما گاندھی ک□ سکریٹری م□ادیو دیسائی ن□ مس بلیچ، مسٹر رائٹ، اور خود کو ان خوشگوار الفاظ اور کھدر (□وم اسپن کاٹن) ک□ تحف□ ک□ ساتھ سلام کیا □ □مارا چھوٹا گروپ اگست کی صبح سویر□ وردھا اسٹیشن پر اترا تھا، ٹرین کی دھول اور گرمی چھوڑ کر خوشی □وئی□ اپنا سامان ایک بیل گاڑی میں ڈال کر، □م مسٹر دیسائی اور ان ک□ ساتھیوں، بابا صاحب دیشمکھ اور ڈاکٹر پنگل□ ک□ ساتھ ایک کھلی موٹر کار میں داخل □وئ□□ کیچڑ بھری سڑکوں پر ایک مختصر سفر □میں □ندوستان ک□ سیاسی بزرگ ک□ آشرم مگن واڑی ل□ آیا□

مسٹر ڈیسائی □میں فوراً لکھن□ وال□ کمر□ میں ل□ گئ□ ج□اں م□اتما گاندھی بیٹھ□ تھ□□ ایک □اتھ میں قلم اور دوسر□ میں کاغذ کا ٹکڑا، اس ک□ چ□ر□ پر ایک وسیع، جیتی جاگتی، گرمجوشی والی مسکرا□ٹ!

"خوش آمدید!" وہ لکھا ہوا میں ہندی یہ تھا a پیر، اس کا ہفتہ وار دن کی خاموشی

اگرچہ یہ ہماری پہلی ملاقات تھی لیکن ہم نے ایک دوسرے کو پیار سے دیکھا۔ 1925 میں مہاتما گاندھی نے رانچی کے اسکول کو ایک دورے کے ذریعے اعزاز بخشا تھا، اور اس کی مہمانوں کی کتاب میں ایک شاندار خراج تحسین لکھا تھا۔

100 پاؤنڈ کے چھوٹے سنت نے جسمانی، ذہنی اور روحانی صحت کو روشن کیا۔ اس کی نرم بھوری آنکھیں ذہانت، خلوص اور تعصب سے چمک رہی تھیں۔ اس مدبر نے عقل کا مقابلہ کیا اور ایک ہزار قانونی، سماجی اور سیاسی لڑائیوں میں فاتح بن کر ابھرا۔ دنیا میں کسی دوسرے رہنما نے اپنے لوگوں کے دلوں میں وہ محفوظ مقام حاصل نہیں کیا جو گاندھی ہندوستان کے لیے حاصل کیا ہے۔ لاکھوں ان پڑھ ان کا یہ ساختہ خراج عقیدت ان کا مشہور لقب ہے- مہاتما ، "عظیم روح"ہ [1-44] ان کے لیے اکیلے گاندھی نے اپنے لباس کو بڑے پیمانے پر کارٹون والے لنگوٹے تک محدود کر دیا، جو ان پسے ہوئے لوگوں کے ساتھ ان کی یکجہتی کی علامت ہے جو مزید برداشت نہیں کر سکتے۔



مہاتما گاندھی

1935 میں ان کے آستانے پر پر سکون لنچ کا لطف اٹھا رہا ہوں ۔

"آشرم کے مکین مکمل طور پر آپ کے اختیار میں ہیں؛ براہ کرم کسی بھی خدمت کے لیے ان سے رابطہ کریں۔" خصوصیت کے ساتھ، مہاتما نے عجلت میں لکھا ہوا یہ نوٹ مجھے دیا جب مسٹر ڈیسائی ہماری پارٹی کو تحریری کمرے سے گیسٹ ہاؤس کی طرف لے گئے۔

ہمارے گائیڈ نے ہمیں باغات اور پھولوں کے کھیتوں سے ہوتے ہوئے ٹائل کی چھت والی عمارت میں جالی دار کھڑکیوں کے ساتھ لے جایا۔ مسٹر ڈیسائی نے کہا کہ پانی بھرنے کے لیے پچیس فٹ چوڑا سامنے والا کنواں استعمال کیا جاتا تھا۔ قریب ہی چاول کی کٹائی کے لیے ایک گھومتا ہوا سیمنٹ کا پہیہ کھڑا تھا۔ ہمارے چھوٹے بیڈ رومز میں سے ہر ایک میں صرف اٹل کم از کم - ایک بستر، رسی سے ہاتھ سے بنا ہوا ثابت ہوا۔ وائٹ واش کچن ایک کونے میں ٹونٹی اور دوسرے میں کھانا پکانے کے لیے آگ کا گڑھا تھا۔ سادہ آرکیڈین آوازیں ہمارے کانوں تک پہنچتی تھیں - کووں اور چڑیوں کی چیخیں، مویشیوں کا نیچا ہونا، اور پتھروں کو چٹانے کے لیے چھینیوں کا ریپ۔

مشاہدہ کرنا مسٹر رائٹ کا سفر ڈائری مسٹر دیسائی کھول دیا a صفحہ اور لکھا پر یہ a فہرست کی ستیہ گرہ

44-2 قسمیں لیا کی طرف سے تمام دی مہاتما کا سخت پیروکار (ستیہ گرہ)

"عدم تشدد؛ سچائی؛ چوری نہ کرنا؛ برہمی؛ غیر ملکیت؛ جسمانی مشقت؛ تالو پر قابو؛ بے خوفی؛ تمام مذاہب کا یکساں احترام؛ سودیشی (گھریلو سامان کا استعمال)؛ چھوت سے آزادی؛ ان گیارہ کو عاجزی کے جذبے کے ساتھ منایا جانا چاہیے۔"

(گاندھی خود دستخط شدہ یہ صفحہ پر دی مندرجہ ذیل دن، دینا دی تاریخ بھی - اگست 27، 1935)

ہماری آمد کے دو گھنٹے بعد مجھے اور میرے ساتھیوں کو دوپہر کے کھانے پر بلایا گیا۔ مہاتما پہلے ہی آشرم کے برآمدے کے آرکیڈ کے نیچے اپنے مطالعے سے صحن کے اس پار بیٹھا ہوا تھا۔ تقریباً پچیس ننگے پاؤں ستیہ گرہ پیتل کے کپوں اور پلیٹوں کے سامنے بیٹھ رہے تھے۔ دعا کا ایک اجتماعی کورس؛ پھر پیتل کے بڑے برتنوں سے ایک کھانا پیش کیا جاتا ہے جس میں چپاتیاں ہوتی ہیں (پوری گندم کی بے خمیری روٹی) گھی کے ساتھ چھڑکا جاتا ہے ۔ تلسری (ابلی ہوئی اور کٹی ہوئی سبزیاں)، اور ایک لیموں کا جام۔

مہاتما نے چپاتیاں ، ابلی ہوئی چقندر، کچھ کچی سبزیاں اور نارنگی کھائی۔ اس کی پلیٹ کے ایک طرف بہت کڑوے نیم کے پتوں کا ایک بڑا گانٹھ تھا، جو ایک قابل ذکر خون صاف کرنے والا تھا۔ اپنے چمچے سے اس نے ایک حصہ الگ کر کے میری ڈش پر رکھ دیا۔ میں نے اسے پانی سے نیچے کر دیا، بچپن کے دنوں کو یاد کرتے ہوئے جب ماں نے مجھے ناپسندیدہ خوراک نگلنے پر مجبور کیا تھا۔ تاہم گاندھی تھوڑا تھوڑا کر کے نیم کا پیسٹ اتنے لذت سے کھا رہے تھے جیسے یہ کوئی لذیذ میٹھا ہو۔

اس معمولی واقعے میں میں نے مہاتما کی اپنی مرضی سے اپنے دماغ کو حواس سے الگ کرنے کی صلاحیت کو نوٹ کیا۔ مجھے کچھ سال پہلے ان پر کی گئی مشہور اپینڈیکٹومی یاد آئی۔ بے ہوشی کی دوا سے انکار کرتے ہوئے، سنت نے پورے آپریشن کے دوران اپنے شاگردوں کے ساتھ خوش دلی سے باتیں کیں، اس کی متعدی مسکراہٹ اس کے درد سے بے خبری کو ظاہر کرتی تھی۔

دوپہر کو گاندھی کی مشہور شاگرد، ایک انگریز ایڈمرل کی بیٹی، مس میڈلین سلیڈ، جسے اب میرا بائی کہا جاتا ہے، کے ساتھ بات چیت کا موقع ملا۔ 3-44 اس کا مضبوط، پرسکون چہرہ جوش و خروش سے روشن تھا جب اس نے مجھے اپنی روزمرہ کی سرگرمیوں کے بارے میں بے عیب ہندی میں بتایا۔

"دیہی تعمیر نو کا کام فائدہ مند ہے! ہم میں سے ایک گروپ ہر صبح پانچ بجے قریب کے دیہاتیوں کی خدمت کے لیے جاتا ہے اور انہیں سادہ حفظان صحت سکھاتا ہے۔ ہم ان کے لیٹرین اور ان کی مٹی سے بھری جھونپڑیوں کو صاف کرنے کا مقصد بناتے ہیں۔ دیہاتی ناخواندہ ہیں؛ انہیں مثال کے سوا تعلیم نہیں دی جا سکتی!" وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

میں نے اس اعلیٰ نسل کی انگریز خاتون کی طرف تعریف کی جس کی سچی عیسائی عاجزی اسے اس قابل بناتی ہے کہ وہ صفائی کا کام عام طور پر صرف "اچھوت" کرتے ہیں۔

"میں 1925 میں ہندوستان آئی،" اس نے مجھے بتایا۔ "اس سرزمین میں مجھے لگتا ہے کہ میں 'گھر واپس آ گیا ہوں۔' اب میں اپنی پرانی زندگی اور پرانے مفادات کی طرف لوٹنے کو کبھی تیار نہیں ہوں گا۔"

ہم نے تھوڑی دیر تک امریکہ کے بارے میں بات کی۔ "میں ہمیشہ خوش اور حیران ہوتی ہوں،" اس نے کہا، "بھارت کا دورہ کرنے والے بہت سے امریکیوں کی طرف سے روحانی مضامین میں گہری دلچسپی

کو دیکھ کر□" 4-44

چرکا (چرخی) میں مصروف □و گئ□ ، جو آشرم ک□ تمام کمروں میں □ر طرف موجود تھ□ اور درحقیقت، م□اتما کی وج□ س□، پور□ دی□ی □ندوستان میں □ر جگ□ موجود تھ□□

گاندھی کے پاس کاٹیج کے احیاء کی حوصلہ افزائی کے لیے ٹھوس اقتصادی اور ثقافتی وجوہات ہیں۔ صنعتیں، لیکن وہ تمام جدید ترقی کے جنونی تردید کا مشورہ نہیں دیتا۔ مشینری، ٹرین، آٹوموبائل، ٹیلی گراف نے اس کی اپنی عظیم زندگی میں اہم کردار ادا کیا ہے! پچاس سال کی عوامی خدمت، جیل میں اور باہر، روزانہ عملی تفصیلات اور سیاسی دنیا میں تلخ حقیقتوں کے ساتھ کشتی لڑتے ہوئے، اس کے توازن، کھلے ذہن، عقلمندی اور عجیب انسانی تماشے کی مزاحیہ تعریف میں اضافہ ہی کیا ہے۔

ہم تینوں نے بابا صاحب دیش مکھ کے مہمان کے طور پر چھ بجے کے کھانے کا لطف اٹھایا۔ شام 7:00 بجے کی نماز گھنٹے ہم واپس مگن واڑی آشرم میں ملے، چھت پر چڑھتے ہوئے جہاں تیس ستیہ گرہیوں کا گروپ تھا۔ میں a نیم دائرہ ارد گرد گاندھی وہ تھا بیٹھنا پر a بھوسا چٹائی ایک قدیم جیبی گھڑی اس کے سامنے رکھی۔ ڈھلتے سورج نے ہتھیلیوں اور برگدوں پر آخری چمک ڈالی۔ رات کی گونج اور کرکٹ شروع ہو چکی تھی۔ ماحول خود پر سکون تھا۔ میں مسحور ہو گیا۔

مسٹر ڈیسائی کی قیادت میں ایک پختہ نعرہ، گروپ کے جوابات کے ساتھ؛ پھر گیتا پڑھنا۔ مہاتما نے مجھے اختتامی دعا دینے کا اشارہ کیا۔ فکر اور آرزو کا ایسا الہی اتحاد! ایک یاد ہمیشہ کے لیے: ابتدائی ستاروں کے نیچے وردھا کی چھت کے اوپر کا مراقبہ۔

وقت کی پابندی آٹھ بجے گاندھی نے اپنی خاموشی ختم کی۔ اس کی زندگی کی سخت محنت اس سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنے وقت کو منٹ میں تقسیم کرے۔

"خوش آمدید، سوامی جی!" اس بار مہاتما کا سلام کاغذ کے ذریعے نہیں تھا۔ ہم ابھی چھت سے ان کے لکھنے والے کمرے میں پہنچے تھے، جس میں صرف مربع چٹائیاں تھیں (کرسیاں نہیں تھیں)، کتابوں کے ساتھ ایک نچلی میز، کاغذات اور a چند عام قلم (نہیں چشمہ قلم) a غیر وضاحتی گھڑی ٹک کیا میں ایک کونے۔ امن اور عقیدت کی ایک ہمہ گیر چمک۔ گاندھی اپنی ایک دلفریب، غافل، تقریباً بغیر دانتوں والی مسکراہٹیں دے رہے تھے۔

"برسوں پہلے،" اس نے وضاحت کی، "میں نے اپنی خط و کتابت کی دیکھ بھال کے لیے وقت حاصل کرنے کے لیے ہفتے وار خاموشی کا دن منانا شروع کیا تھا۔ لیکن اب وہ چوبیس گھنٹے ایک اہم روحانی ضرورت بن چکے ہیں۔ وقفے وقفے سے خاموشی کا حکم اذیت نہیں بلکہ ایک نعمت ہے۔"

میں نے دل سے مان لیا۔ [5-44] مہاتما نے مجھ سے امریکہ اور یورپ کے بارے میں سوال کیا۔ ہم نے ہندوستان اور عالمی حالات پر تبادلہ خیال کیا۔

"مہادیو،" گاندھی نے کہا جیسے ہی مسٹر ڈیسائی کمرے میں داخل ہوئے، "براہ کرم ٹاؤن ہال میں انتظام کریں کہ سوامی جی کل رات یوگا پر بات کر سکیں۔"

جب میں مہاتما کو شب بخیر کہہ رہا تھا، اس نے بہت غور سے مجھے سیٹرونیلا تیل کی ایک بوتل دی۔

"وردھا مچھروں کو اہنسا ، [6-44]کے بارے میں کچھ نہیں معلوم سوامی جی!" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

اگلی صبح ہمارے چھوٹے گروپ نے گڑ اور دودھ کے ساتھ گندم کے مزیدار دلیے پر ناشتہ کیا۔ ساڑھے دس بجے ہمیں گاندھی اور ستیہ گرہیوں کے ساتھ لنچ کے لیے آشرم کے پورچ میں بلایا گیا ۔ آج کے مینو میں بھورے چاول، سبزیوں کا نیا انتخاب اور الائچی کے بیج شامل تھے۔

دوپہر نے مجھے آشرم کے میدانوں میں، چند ناقابل تسخیر گایوں کے چرنے کی زمین پر ٹہلتے ہوئے پایا۔ گائے کی حفاظت گاندھی کے ساتھ ایک جذبہ ہے۔

"میرے نزدیک گائے کا مطلب پوری ذیلی انسانی دنیا ہے، جو انسان کی ہمدردی کو اس کی اپنی ذات سے آگے بڑھاتی ہے،" مہاتما نے وضاحت کی ہے۔ "گائے کے ذریعے انسان کو اپنی شناخت کا احساس کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس ساری زندگی کے ساتھ قدیم رشیوں نے اپوتھیوسس کے لیے گائے کا انتخاب کیوں کیا یہ میرے لیے واضح ہے۔ دی ہندوستان میں گائے کا بہترین موازنہ تھا۔ وہ بہت کچھ دینے والی تھی۔ اس نے نہ صرف دودھ دیا بلکہ زراعت کو بھی ممکن بنایا۔ گائے ترس کی نظم ہے۔ شریف جانور میں رحم پڑھتا ہے۔ وہ لاکھوں انسانوں کی دوسری ماں ہیں۔ گائے کی حفاظت کا مطلب خدا کی پوری گونگی مخلوق کی حفاظت ہے۔ تخلیق کے نچلے آرڈر کی اپیل زیادہ طاقتور ہے کیونکہ یہ بے آواز ہے۔"

آرتھوڈوکس ہندو پر روزانہ تین رسومات کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک بھوٹا یجنا ہے ، جو کھانے کی پیشکش ہے۔ جانور بادشاہی یہ تقریب علامت ہے آدمی کی احساس کی اس کا ذمہ داریاں کو تخلیق کی کم ترقی یافتہ شکلیں، فطری طور پر جسمانی شناختوں سے جڑی ہوئی ہیں جو انسان کو بھی خراب کرتی ہیں زندگی، لیکن آزادی کے اس معیار کی کمی ہے جو انسانیت کے لیے خاص ہے۔ بھوٹا یجنا اس طرح کمزوروں کی مدد کرنے کے لیے انسان کی تیاری کو تقویت ملتی ہے، کیونکہ اس کے نتیجے میں اسے اعلیٰ غیب مخلوق کی بے شمار درخواستوں سے تسلی ملتی ہے۔ انسان فطرت کے تحفوں کو زندہ کرنے کے لئے بھی پابند ہے، زمین، سمندر اور آسمان میں اجنبی، فطرت، حیوانات، انسان، اور نجومی فرشتوں کے درمیان عدم رابطہ کی ارتقائی رکاوٹ اس طرح خاموش محبت کے دفاتر سے دور ہو جاتی ہے۔

دیگر دو یومیہ یجنا پیٹری اور نری ہیں ۔ پتری یجنا آباؤ اجداد کو نذرانے کی پیشکش ہے، انسان کے ماضی پر اپنے قرض کے اعتراف کی علامت کے طور پر، جس کی حکمت کا جوہر آج انسانیت کو روشن کرتا ہے۔ *Nri Yajna* اجنبیوں یا غریبوں کو کھانے کی پیشکش ہے، انسان کی موجودہ ذمہ داریوں، ہم عصروں کے لیے اس کے فرائض کی علامت ہے۔

دوپہر کے اوائل میں میں نے چھوٹی لڑکیوں کے لیے گاندھی کے آشرم کا دورہ کرکے ایک پڑوسی نری یجنا کو پورا کیا۔ مسٹر رائٹ دس منٹ کی ڈرائیو پر میرے ساتھ تھے۔ لمبے تنے والی رنگین ساڑھیوں کے اوپر چھوٹے چھوٹے پھول نما چہرے ! ہندی میں ایک مختصر گفتگو کے آخر میں 7-44 جو میں باہر دے رہا تھا، آسمان نے اچانک موسلا دھار بارش شروع کر دی۔ ہنستے ہوئے، مسٹر رائٹ اور میں گاڑی پر سوار ہوئے اور گاڑی چلانے کی چاندی کی چادروں کے درمیان واپس مگنواڑی کی طرف روانہ ہوئے۔ ایسی اشنکٹبندیی شدت اور چھڑکاؤ!

گیسٹ ہاؤس میں دوبارہ داخل ہو کر میں بالکل سادگی اور خود قربانی کے شواہد سے متاثر ہوا جو ہر جگہ موجود ہے۔ عدم ملکیت کا گاندھی کا عہد ان کی شادی شدہ زندگی کے اوائل میں آیا۔ ایک وسیع قانونی پریکٹس کو ترک کرتے ہوئے جس سے اسے $20,000 سے زیادہ کی سالانہ آمدنی ہوتی تھی، مہاتما نے اپنی تمام دولت غریبوں میں تقسیم کردی۔

سری یکتیشور استعمال کیا جاتا ہے کو ٹھونسنا نرم مزہ پر دی عام طور پر ناکافی تصورات کی ترک کرنا

"ایک بھکاری دولت نہیں چھوڑ سکتا،" ماسٹر کہے گا۔ "اگر کوئی آدمی افسوس کرتا ہے: 'میرا کاروبار ہے۔ ناکام میری بیوی مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ میں سب کو چھوڑ کر خانقاہ میں داخل ہو جاؤں گا، وہ کس دنیاوی قربانی کا ذکر کر رہا ہے؟ اس نے دولت اور محبت کو ترک نہیں کیا۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا!"

دوسری طرف گاندھی جیسے سنتوں نے نہ صرف ٹھوس مادی قربانیاں دی ہیں بلکہ خود غرضی اور ذاتی مقصد سے بھی زیادہ مشکل ترک کر کے اپنے باطن میں ضم کر دیا ہے۔

دی ندی کی انسانیت ک طور پر a پوری

ماتما کی قابل ذکر بیوی، کستورابائی ن اعتراض نیں کیا جب و اپنی دولت کا کوئی حص اپن اور اپن بچوں ک استعمال ک لی مختص کرن میں ناکام ر ابتدائی جوانی میں شادی وئی، گاندھی اور ان کی بیوی ن کئی بیٹوں کی پیدائش ک بعد برمی کا عد لیا 8-44 شدید میں ایک پرسکون یروئین ڈرام جو ان کی زندگی کا ایک ساتھ را ، کستورابائی ن اپن شور کی پیروی کرت وئ جیل بھیج دیا، اپن تین فتوں کا اشتراک کیا روز، اور مکمل طور پر برداشت اس کا شیئر کریں کی اس کا لامتنای ذم داریاں و ادا کیا گاندھی کو مندرج ذیل خراج تحسین:

میں آپ کا شکری ادا کرتا وں ک آپ کو آپ کا تاحیات ساتھی اور مددگار ون کا شرف حاصل وا میں دنیا کی سب س کامل شادی ک لی آپ کا شکری ادا کرتا وں، جو برمچاری (خود پر قابو) پر مبنی ن ک جنس پر میں آپ کا شکری ادا کرتا وں ک آپ ن ندوستان ک لی اپنی زندگی ک کام میں مجھ اپن برابر سمجھا میں آپ کا شکری ادا کرتا وں ک آپ ان شوروں میں س نیں یں جو اپنا وقت جوئ، دوڑ، خواتین، شراب اور گان میں صرف کرت یں، اپنی بیویوں اور بچوں کو تھکا دیت یں جیس چھوٹا لڑکا اپن بچپن ک کھلونوں س جلدی تھک جاتا میں کتنا شکر گزار وں ک آپ ان شوروں میں س نیں تھیں جو اپنا وقت دوسروں کی محنت ک استحصال پر امیر بنن میں صرف کرت یں

میں کتنا شکرگزار وں ک آپ ن رشوت س پل خدا اور ملک کو رکھا، آپ کو اپن یقین کی مت اور خدا پر مکمل اور مکمل یقین تھا میں اس شور ک لی کتنی شکر گزار وں جس ن خدا اور اپن ملک کو میر سامن رکھا میں آپ کا شکرگزار وں ک آپ ن میر بار میں اور میری جوانی کی کوتایوں کو برداشت کیا، جب میں ن مار طرز زندگی میں آپ کی طرف س بت زیاد س بت کم تک کی تبدیلی ک خلاف بڑبڑایا اور بغاوت کی

ایک چھوٹ بچ ک طور پر، میں آپ ک والدین ک گھر میں رتا تھا؛ آپ کی والد ایک عظیم اور اچھی خاتون تھیں اس ن مجھ تربیت دی، مجھ سکھایا ک کس طرح ایک بادر، بادر بیوی بننا اور اپن بیٹ، میر ون وال شور کی محبت اور احترام کو کیس برقرار رکھنا جیس جیس سال گزرت گئ اور آپ ندوستان ک سب س پیار لیڈر بن گئ، میر پاس کوئی نیں کی دی خوف ک گھیرنا دی بیوی ڈبلیو ایچ او و سکتا ونا کاسٹ ایک طرف جب اس کا شور کامیابی کی سیڑھی چڑھ گئی، جیسا ک اکثر دوسر ممالک میں وتا میں جانتا تھا ک موت پھر بھی میں میاں بیوی تلاش کر گی

برسوں تک کستورابائی ن عوامی فنڈز ک خزانچی ک فرائض انجام دی جس بت پرست ماتما لاکھوں کی تعداد میں جمع کرن ک قابل یں ندوستانی گھروں میں بت سی مزاحی کانیاں یں ی اثر ک شور اپنی بیویوں ک گاندھی میٹنگ میں زیورات پنن س گھبرات یں ماتما کی جادوئی زبان، غریبوں ک لی التجا کرتی ، دولت مندوں ک بازوؤں اور گلوں میں سون ک کنگن اور یروں ک ار کو جمع کرن کی ٹوکری میں ڈال دیتی !

ایک دن سرکاری خزانچی کستورابائی چار روپ کی تقسیم کا حساب ن د سکی گاندھی ن صحیح طریق س ایک آڈیٹنگ شائع کی جس میں انوں ن اپنی بیوی ک چار روپ ک تفاوت کی نشاندی کی تھی

میں ن اکثر ی کانی اپن امریکی طلباء کی کلاسوں س پل سنائی تھی ایک شام ال میں ایک عورت ن غص س انپ لی

"مہاتما یا کوئی مہاتما نہیں،" اس نے پکارا تھا، "اگر وہ میرے شوہر ہوتے تو میں اسے اس طرح کی غیر ضروری عوامی توہین پر کالی آنکھ لگا دیتی!"

امریکی بیویوں اور ہندو بیویوں کے موضوع پر ہمارے درمیان کچھ اچھی مزاحیہ گفتگو گزرنے کے بعد، میں ایک مکمل وضاحت پر چلا گیا تھا۔

"مسز گاندھی مہاتما کو اپنا شوہر نہیں بلکہ اپنا گرو مانتی ہیں، جس کا حق ہے۔ معمولی غلطیوں کے لیے بھی اسے تادیب کرنے کے لیے،" میں نے اشارہ کیا تھا۔" کستورابائی کی سرعام سرزنش کے بعد، گاندھی کو سیاسی الزام میں جیل بھیج دیا گیا۔ جب وہ سکون سے اپنی بیوی کو الوداع کہہ رہا تھا تو وہ اس کے قدموں میں گر گئی۔ 'مالک،' اس نے عاجزی سے کہا، 'اگر میں نے کبھی آپ کو برا بھلا کہا ہو تو مجھے معاف کر دیں۔'" 9-44

وردھا میں اس دوپہر کے تین بجے، میں نے اپنے آپ کو، سابقہ ملاقات کے مطابق، اس سنت کے لکھنے کے کمرے میں لے جایا جو اپنی ہی بیوی سے ایک غیر متزلزل شاگرد بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا - ایک نادر معجزہ! گاندھی نے اپنی ناقابل فراموش مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا۔

"مہاتما جی،" میں نے ان کے پاس بغیر تکیے والی چٹائی پر بیٹھتے ہوئے کہا، "براہ کرم مجھے اہنسا کی تعریف بتائیں ۔"

"دی اجتناب کی نقصان کو کوئی بھی زندہ مخلوق میں سوچا یا عمل۔"

"خوبصورت مثالی! لیکن دنیا ہمیشہ پوچھے گی: کیا کوئی اپنے بچے یا اپنے آپ کی حفاظت کے لیے کوبرا کو نہیں مار سکتا؟"

"میں اپنی دو قسموں کی خلاف ورزی کیے بغیر کوبرا کو نہیں مار سکتا تھا - بے خوفی اور قتل نہ کرنا۔ میں اس کے بجائے سانپ کو محبت کی لہروں سے پرسکون کرنے کی باطنی کوشش کروں گا۔ میں اپنے حالات کے مطابق اپنے معیار کو کم نہیں کر سکتا۔" اپنی حیرت انگیز صاف گوئی کے ساتھ، گاندھی نے مزید کہا، "مجھے اعتراف کرنا چاہیے کہ اگر مجھے ایک کوبرا کا سامنا کرنا پڑا تو میں اس گفتگو کو جاری نہیں رکھ سکتا تھا!"

میں تبصرہ کیا پر کئی بہت حالیہ مغربی کتابیں پر خوراک جو بچھانا پر اس کا ڈیسک

ستیہ گرہ تحریک میں خوراک اہم ہے- جیسے کہ ہر جگہ،‘‘ اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ "چونکہ میں ستیہ گرہیوں کے لیے مکمل تسلسل کی وکالت کرتا ہوں ، میں ہمیشہ برہمی کے لیے بہترین خوراک تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ پیدائشی جبلت پر قابو پانے سے پہلے کسی کو تالو کو فتح کرنا چاہیے۔ نیم فاقہ کشی یا غیر متوازن غذا اس کا جواب نہیں ہے۔ کھانے کے لیے باطنی لالچ پر قابو پانے کے بعد ، ایک ستیہ گرہیوں کو تمام ضروری وٹامن کے ساتھ غذا کی پیروی کرنا چاہیے۔ معدنیات، کیلوریز، اور اسی طرح کھانے کے سلسلے میں باطنی اور ظاہری حکمت سے، ستیہ گرہ کا جنسی سیال پورے جسم کے لیے آسانی سے اہم توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔"

مہاتما اور میں نے اچھے گوشت کے متبادل کے بارے میں اپنے علم کا موازنہ کیا۔ "ایوکاڈو بہترین ہے،" میں نے کہا۔ "کیلیفورنیا میں میرے مرکز کے قریب متعدد ایوکاڈو گرووز ہیں۔"

گاندھی کا چہرہ دلچسپی سے چمک اٹھا۔ "مجھے حیرت ہے کہ کیا وہ وردھا میں بڑھیں گے؟ ستیہ گرہ ایک نئے کھانے کی تعریف کریں گے۔"

"میں لاس اینجلس سے وردھا کو کچھ ایوکاڈو پلانٹس بھیجنے کا یقین کروں گا۔" 10-44 میں نے مزید کہا، "انڈے ایک اعلیٰ پروٹین والی خوراک ہیں، کیا ستیہ گرہیوں کے لیے یہ حرام ہیں ؟"

"غیر فرٹیلائزڈ انڈے نہیں" مہاتما یاد کرتے ہوئے ہنس پڑے۔ "برسوں سے میں ان کے استعمال پر توجہ نہیں دیتا تھا؛ اب بھی میں ذاتی طور پر انہیں نہیں کھاتا۔ میری ایک بہو ایک بار غذائی قلت کی وجہ سے مر رہی تھی، اس کے ڈاکٹر نے انڈے دینے پر اصرار کیا، میں نے اس سے اتفاق نہیں کیا، اور اسے مشورہ دیا کہ وہ اسے کچھ دے دیں۔ انڈے کا متبادل

'گاندھی جی،' دی ڈاکٹر کہا، 'unfertilized انڈے پر مشتمل نہیں زندگی سپرم نہیں قتل ہے ملوث.'

"پھر میں نے خوشی سے اپنی بہو کو انڈے کھانے کی اجازت دے دی، وہ جلد ہی صحت یاب ہو گئی۔"

گزشتہ رات گاندھی نے لاہری مہاسایا کا کریا یوگا حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ مجھے مہاتما کی کھلے ذہن اور استفسار کے جذبے نے متاثر کیا۔ وہ اپنی الہی جستجو میں بچوں کی طرح ہے، اس خالص قبولیت کو ظاہر کرتا ہے جس کی یسوع نے بچوں میں تعریف کی تھی، "... آسمان کی بادشاہی ایسی ہی ہے۔"

میری وعدہ شدہ ہدایات کا وقت آ پہنچا تھا۔ کئی ستیہ گرہ اب کمرے میں داخل ہوئے- مسٹر دیسائی، ڈاکٹر پنگلے، اور چند دوسرے جو کریا تکنیک کے خواہشمند تھے۔

میں نے سب سے پہلے چھوٹی کلاس کو جسمانی یوگوڈا مشقیں سکھائیں۔ جسم کو بیس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مرضی ہر ایک حصے میں توانائی کی طرف لے جاتی ہے۔ جلد ہی سب میرے سامنے انسانی موٹر کی طرح ہلنے لگے۔ گاندھی کے جسم کے 20 اعضاء پر اثرات کا مشاہدہ کرنا آسان تھا، ہر وقت مکمل طور پر دیکھنے کے لیے بے نقاب! اگرچہ بہت پتلا ہے، وہ ناخوشگوار نہیں ہے؛ اس کے جسم کی جلد ہموار اور جھریوں والی ہے۔

بعد میں میں شروع کیا دی گروپ میں دی آزاد کرنے والا تکنیک کی کریا یوگا

مہاتما نے تمام عالمی مذاہب کا احترام کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ جین صحیفہ، بائبل کا نیا عہد نامہ، اور ٹالسٹائی کی سماجی تحریریں 11-44 گاندھی کے عدم تشدد کے عقائد کے تین اہم ذرائع ہیں۔ اس نے اپنا عقیدہ یوں بیان کیا ہے:

میں بائبل، قرآن ، اور **44-12** *Zend-Avesta* پر یقین رکھتا ہوں ویدوں کی طرح الہی الہامی ہونا ہے میں گرووں کے ادارے پر یقین رکھتا ہوں، لیکن اس دور میں لاکھوں لوگوں کو گرو کے بغیر جانا پڑتا ہے، کیونکہ یہ نایاب ہے۔ چیز کو تلاش کریں a مجموعہ کی کامل پاکیزگی اور کامل سیکھنا لیکن ایک ضرورت نہیں کسی کے مذہب کی سچائی کو جاننے کی مایوسی، کیونکہ ہندو مذہب کے بنیادی اصول ہر عظیم مذہب ناقابل تبدیلی ہیں، اور آسانی سے سمجھے جاتے ہیں۔

میں یقین پسند ہر ہندو میں خدا اور اس کا یکجہتی میں پنر جنم اور نجات ....میں کر سکتے ہیں نہیں مزید
اپنی بیوی کے مقابلے میں ہندو مذہب کے لیے میرا احساس بیان کریں۔ وہ مجھے اس طرح حرکت دیتی ہے جس طرح دنیا کی کوئی اور عورت نہیں کر سکتی۔ ایسا نہیں کہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں ہمت کرتا ہوں کہ اس کے پاس اس سے کہیں زیادہ ہے جو میں خود دیکھ رہا ہوں۔ لیکن ایک ناقابل تحلیل بندھن کا احساس موجود ہے۔ اس کے باوجود میں ہندو مذہب کو اس کی تمام خامیوں اور حدود کے ساتھ محسوس کرتا ہوں۔ گیتا کی موسیقی ، یا تلسی داس کی رامائن جیسی کوئی چیز مجھے اتنی خوش نہیں کرتی۔ جب میں نے سوچا کہ میں اپنی آخری سانسیں لے رہا ہوں، گیتا میرا سکون تھا۔

ہندو مت ایک مخصوص مذہب نہیں ہے۔ اس میں دنیا کے تمام انبیاء کی عبادت کی گنجائش ہے۔ 13-44
اصطلاح کے عام معنوں میں یہ کوئی مشنری مذہب نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

بہت سے قبیلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، لیکن یہ جذب ایک ارتقائی، ناقابل فہم کردار کا رہا ہے۔ ہندو مذہب ہر آدمی کو اپنے عقیدے یا دھرم کے مطابق خدا کی عبادت کرنے کو کہتا ہے ، 14-44 اور اس طرح تمام مذاہب کے ساتھ امن سے رہتے ہیں۔

مسیح کے بارے میں، گاندھی نے لکھا ہے: "مجھے یقین ہے کہ اگر وہ اب یہاں انسانوں کے درمیان رہتا، تو وہ بہت سے لوگوں کی زندگیوں کو برکت دیتا جنہوں نے شاید اس کا نام بھی نہیں سنا ہو گا... جیسا کہ لکھا ہے: 'ہر وہ نہیں جو مجھ سے کہتا ہے، رب، رب... بلکہ وہ جو میرے باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔' 15-44 اپنی زندگی کے سبق میں، یسوع نے انسانیت کو ایک شاندار مقصد اور واحد مقصد دیا جس کی طرف ہم سب کو خواہش کرنی چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ صرف عیسائیت سے تعلق نہیں رکھتا، بلکہ پوری دنیا، تمام ممالک اور نسلوں سے تعلق رکھتا ہے۔"

وردھا میں اپنی آخری شام کو میں نے اس اجلاس سے خطاب کیا جسے مسٹر ڈیسائی نے ٹاؤن ہال میں بلایا تھا۔ کمرے کھڑکیوں کی کھڑکیوں پر جمع تھا جس میں تقریباً 400 لوگ یوگا پر گفتگو سننے کے لیے جمع تھے۔ میں نے پہلے ہندی میں بات کی، پھر انگریزی میں۔ ہمارا چھوٹا گروپ امن اور خط و کتابت میں لپٹے گاندھی کی شب بخیر کی جھلک کے لیے وقت پر آشرم واپس آیا۔

رات ابھی باقی تھی جب میں صبح 5:00 بجے اٹھا تو گاؤں کی زندگی پہلے ہی ہلچل مچا رہی تھی۔ پہلے آشرم کے دروازوں کے پاس ایک بیل گاڑی، پھر ایک کسان جس کا بہت بڑا بوجھ اس کے سر پر متوازن تھا۔ ناشتے کے بعد ہماری تینوں نے گاندھی کو الوداعی پرناموں کے لیے تلاش کیا ۔ سنت اپنی صبح کی نماز کے لیے چار بجے اٹھتے ہیں۔

"مہاتما جی، خیریت سے!" میں گھٹنے ٹیکنا کو چھو اس کا پاؤں "بھارت ہے محفوظ میں آپ کا رکھنا!"

وردہ آئیڈیل کے بعد سال گزر چکے ہیں۔ جنگ میں دنیا کے ساتھ زمین، سمندر اور آسمان تاریک ہو چکے ہیں۔ عظیم رہنماؤں میں تنہا، گاندھی نے مسلح طاقت کے لیے ایک عملی عدم تشدد کا متبادل پیش کیا ہے۔ شکایات کو دور کرنے اور ناانصافیوں کو دور کرنے کے لیے مہاتما نے کام کیا ہے۔ عدم تشدد کے ذرائع جو بار بار اپنی تاثیر کو ثابت کر چکے ہیں۔ وہ اپنا نظریہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

میں نے محسوس کیا ہے کہ زندگی تباہی کے درمیان رہتی ہے۔ اس لیے تباہی کے قانون سے بھی اعلیٰ قانون ہونا چاہیے۔ صرف اسی قانون کے تحت معاشرہ قابل فہم اور زندگی گزارنے کے قابل ہو گا۔

اگر یہ زندگی کا قانون ہے تو ہمیں روزمرہ کے وجود میں اس پر عمل کرنا چاہیے۔ جہاں بھی جنگیں ہوں، جہاں بھی ہمارا مقابلہ کسی مخالف سے ہو، محبت سے فتح حاصل کریں۔ مجھے محبت کا وہ خاص قانون مل گیا ہے۔ میری اپنی زندگی میں جواب دیا ہے جیسا کہ تباہی کے قانون نے کبھی نہیں کیا۔

ہندوستان میں ہم نے اس قانون کو وسیع پیمانے پر ممکنہ حد تک عملی جامہ پہنانے کا عملی مظاہرہ کیا ہے۔ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ عدم تشدد ہندوستان میں 360,000,000 لوگوں میں داخل ہوا ہے، لیکن میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ یہ ناقابل یقین حد تک مختصر وقت میں کسی بھی دوسرے نظریے سے زیادہ گہرائی میں داخل ہو گیا ہے۔

عدم تشدد کی ذہنی حالت حاصل کرنے کے لیے کافی سخت تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ایک نظم و ضبط کی زندگی ہے، جیسے ایک سپاہی کی زندگی۔ کامل حالت صرف اس وقت پہنچتی ہے جب دماغ، جسم اور تقریر مناسب ہم آہنگی میں ہوں۔ اگر ہم سچائی اور عدم تشدد کو زندگی کا قانون بنانے کا

عزم کر لیں تو ہر مسئلہ خود ہی حل ہو جائے گا۔

جس طرح ایک سائنس دان فطرت کے قوانین کے مختلف اطلاق سے عجائبات کا کام کرے گا، اسی طرح ایک آدمی جو محبت کے قوانین کو سائنسی درستگی کے ساتھ لاگو کرتا ہے وہ اس سے بڑے عجائبات کر سکتا ہے۔ عدم تشدد ہے۔ مثال کے طور پر، بجلی جیسی قدرت کی قوتوں سے کہیں زیادہ حیرت انگیز اور لطیفہ محبت کا قانون کسی بھی جدید سائنس سے کہیں زیادہ عظیم سائنس ہے۔

تاریخ سے مشورہ کرتے ہوئے، کوئی معقول طور پر کہہ سکتا ہے کہ انسانیت کے مسائل وحشیانہ طاقت کے استعمال سے حل نہیں ہوئے ہیں۔ پہلی جنگ عظیم نے جنگی کرما کا ایک عالمی ٹھنڈا کرنے والا سنو بال تیار کیا جو دوسری جنگ عظیم میں پھیل گیا۔ صرف بھائی چارہ کی گرم جوشی ہی جنگی کرما کے موجودہ بھاری برف کے گولے کو پگھلا سکتی ہے جو بصورت دیگر عالمی جنگ III میں بڑھ سکتی ہے۔ یہ ناپاک تثلیث ایٹم بموں کے حتمی انجام سے جنگ عظیم IV کے امکان کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دے گی۔ تنازعات کے حل میں انسانی عقل کے بجائے جنگل کی منطق کا استعمال زمین کو دوبارہ جنگل بنا دے گا۔ بھائی زندگی میں نہیں تو بھائی پرتشدد موت۔

جنگ اور جرم کبھی ادا نہیں کرتے۔ اربوں ڈالر جو دھماکہ خیز عدم ہونے کے دھوئیں میں اُٹھے وہ ایک نئی دنیا بنانے کے لیے کافی ہوں گے، جو کہ بیماری سے تقریباً پاک اور غربت سے بالکل پاک ہے۔ خوف، افراتفری، قحط، وبائی امراض، ناچنے والی تباہی کی زمین نہیں بلکہ امن، خوشحالی اور علم کی وسعت کی ایک وسیع زمین ہے۔

گاندھی کی عدم تشدد کی آواز انسان کے اعلیٰ ترین ضمیر کو متاثر کرتی ہے۔ قوموں کو اب موت کے ساتھ نہیں بلکہ زندگی کے ساتھ اتحاد کرنے دو۔ تباہی کے ساتھ نہیں، تعمیر کے ساتھ؛ فنا کرنے والے کے ساتھ نہیں بلکہ خالق کے ساتھ۔

مہابھارت کہتی ہے "کسی کو کسی بھی چوٹ کے تحت معاف کر دینا چاہیے ۔ "کہا گیا ہے کہ انواع کا تسلسل انسان کے معاف کرنے کی وجہ سے ہے۔ معاف کرنا تقدس ہے، معاف کرنے سے کائنات اکٹھی ہو جاتی ہے، معافی غالب کی طاقت ہے، معاف کرنا قربانی ہے، معافی دماغ کی خاموشی ہے۔ معافی اور نرمی نفس کی خصوصیات ہیں۔
وہ نمائندگی ابدی فضیلت۔"

عدم تشدد معافی اور محبت کے قانون کی فطری نمو ہے۔ گاندھی نے اعلان کیا، "اگر کسی نیک جنگ میں جان کا نقصان ضروری ہو جائے تو،" کسی کو یسوع کی طرح تیار رہنا چاہیے، اپنا خون بہانے کے لیے، نہ کہ دوسروں کا۔ آخر کار دنیا میں کم خون بہے گا۔"

مہاکاوی کسی دن ہندوستانی ستیہ گرہیوں پر لکھی جائیں گی جنہوں نے نفرت کو محبت سے، تشدد کو عدم تشدد کے ساتھ برداشت کیا، جنہوں نے بدلہ لینے کے بجائے خود کو بے رحمی سے ذبح کرنے دیا۔ نتیجہ پر یقینی تاریخی مواقع تھا کہ دی مسلح مخالفین پھینک دیا نیچے ان کا بندوقیں اور بھاگ گیا، شرمندہ ہلا ہوا کو ان کا گہرائی کی طرف سے دی نظر کی مرد ڈبلیو ایچ او قابل قدر دی زندگی کی ایک اور اپنے اوپر.

گاندھی کہتے ہیں، "اگر ضرورت پڑی تو میں انتظار کروں گا، خونی ذرائع سے اپنے ملک کی آزادی حاصل کرنے کے بجائے۔" مہاتما اس شاندار انتباہ کو کبھی نہیں بھولتے ہیں: "وہ تمام جو تلوار اٹھاتے ہیں تلوار سے ہلاک ہو جائیں گے۔" [16-44] گاندھی نے لکھا ہے:

میں اپنے آپ کو قوم پرست کہتا ہوں لیکن میری قوم پرستی کائنات کی طرح وسیع ہے۔ یہ اس کے

جھاڑو میں شامل □□ دی قومیں کی دی زمین 17-44 میرا قوم پرستی شامل □یں دی خیریت کی دی
پوری دنیا میں کرو

نہیں چاہتا کہ میرا ہندوستان دوسری قوموں کی راکھ پر چڑھے۔ میں نہیں چاہتا کہ ہندوستان کسی ایک انسان کا استحصال کرے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان مضبوط ہو تاکہ وہ اپنی طاقت سے دوسری قوموں کو بھی متاثر کر سکے۔ آج یورپ میں کسی ایک قوم کے ساتھ ایسا نہیں ہے۔ وہ دوسروں کو طاقت نہیں دیتے۔

صدر ولسن نے اپنے خوبصورت چودہ نکات کا تذکرہ کیا، لیکن کہا: "آخر کار، اگر امن تک پہنچنے کی ہماری یہ کوشش ناکام ہو جاتی ہے، تو ہمارے پاس اپنے ہتھیار واپس پڑنے کے لیے ہیں۔" میں اس پوزیشن کو تبدیل کرنا چاہتا ہوں، اور میں کہتا ہوں: "ہمارے ہتھیار پہلے ہی ناکام ہو چکے ہیں۔ آئیے اب کسی نئی چیز کی تلاش میں رہیں؛ آئیے ہم محبت اور خدا کی طاقت کو آزمائیں جو سچ ہے۔" جب ہمیں یہ مل جائے گا تو ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے۔

مہاتما کی طرف سے ہزاروں سچے ستیہ گرہیوں کی تربیت کے ذریعے (جنہوں نے اس باب کے پہلے حصے میں مذکور گیارہ سخت قسمیں کھائی ہیں) جنہوں نے بدلے میں پیغام پھیلایا؛ ہندوستانی عوام کو روحانی اور آخر کار مادی کو سمجھنے کے لیے صبر کے ساتھ تعلیم دے کر عدم تشدد کے فوائد؛ اپنے لوگوں کو غیر متشدد ہتھیاروں سے مسلح کر کے- ناانصافی کے ساتھ عدم تعاون، ہتھیاروں کا سہارا لینے کے بجائے بے عزتی، جیل، موت کو برداشت کرنے پر آمادگی؛ ستیہ گرہیوں کے درمیان بہادری کی شہادت کی ان گنت مثالوں کے ذریعے عالمی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ، گاندھی نے ڈرامائی طور پر عدم تشدد کی عملی نوعیت، جنگ کے بغیر تنازعات کو حل کرنے کی اس کی پختہ طاقت کو پیش کیا ہے۔

گاندھی پہلے ہی عدم تشدد کے ذریعے اپنی سرزمین کے لیے اتنی بڑی تعداد میں سیاسی رعایتیں جیت چکے ہیں جتنا کہ گولیوں کے علاوہ کسی بھی ملک کے کسی لیڈر نے حاصل نہیں کیا تھا۔ تمام برائیوں اور برائیوں کے خاتمے کے لیے غیر متشدد طریقوں کو نہ صرف دنیا بھر میں بہت زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔ سیاسی میدان لیکن ہندوستانی سماجی اصلاح کے نازک اور پیچیدہ میدان میں۔ گاندھی اور ان کے پیروکاروں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بہت سے دیرینہ جھگڑوں کو دور کیا ہے۔ لاکھوں مسلمان مہاتما کو اپنے رہنما کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اچھوتوں نے میں پایا ہے۔ اسے ان کا نڈر اور فاتح چیمپئن۔ ’’اگر میرے لیے دوبارہ جنم لینا ہے،‘‘ گاندھی نے لکھا، ’’میں خواہش کو ہونا پیدا ہوا a پاریہ میں دی درمیان کی پاریہ، کیونکہ اس طرح میں کروں گا ہونا قابل کو انہیں زیادہ موثر خدمات فراہم کریں۔"

مہاتما درحقیقت ایک "عظیم روح" ہے، لیکن یہ لاکھوں ناخواندہ تھے جن کے پاس یہ لقب دینے کی سمجھ تھی۔ یہ شریف نبی اپنی ہی سرزمین میں عزت والا ہے۔ ادنیٰ کسان گاندھی کے اعلیٰ چیلنج کا مقابلہ کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ مہاتما پورے دل سے انسان کی موروثی شرافت پر یقین رکھتے ہیں۔ ناگزیر ناکامیوں نے اسے کبھی مایوس نہیں کیا۔ "یہاں تک کہ اگر مخالف اسے کھیلتا ہے۔ بیس بار جھوٹا، وہ لکھتے ہیں، " ستیاگرہی اکیس بار اس پر بھروسہ کرنے کے لیے تیار ہے، کیونکہ انسانی فطرت پر مکمل بھروسہ ہی عقیدہ کا نچوڑ ہے۔" 18-44

"مہاتما جی، آپ ایک غیر معمولی آدمی ہیں۔ آپ کو دنیا سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ وہ آپ جیسا کام کرے گی۔" ایک نقاد نے ایک بار یہ مشاہدہ کیا۔

"یہ دلچسپ ہے کہ ہم اپنے آپ کو کیسے دھوکہ دیتے ہیں، یہ خیال کرتے ہوئے کہ جسم کو بہتر بنایا جا سکتا ہے، لیکن یہ کہ روح کی پوشیدہ طاقتوں کو ابھارنا ناممکن ہے،" گاندھی نے جواب دیا۔ "میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش میں مصروف ہوں کہ اگر میرے پاس ان میں سے کوئی بھی طاقت ہے تو میں ہم میں سے کسی کی طرح ایک کمزور بشر ہوں اور یہ کہ میرے بارے میں کبھی کوئی غیر معمولی چیز نہیں تھی اور نہ ہی اب میرے پاس ہے۔ میں ایک سادہ فرد ہوں جیسے کسی دوسرے انسان کی طرح غلطی

کا ذمہ دار ہوں، تاہم، میں اس بات کا مالک ہوں کہ میں اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنے اور اس کی نیک نیتی پر عمل کرنے کے لیے کافی عاجزی رکھتا ہوں اور ایک

سچائی اور محبت کے لیے ناقابل برداشت جذبہ۔ لیکن کیا یہ وہ چیز نہیں ہے جو ہر شخص کے اندر موجود ہے؟ اگر ہم نے ترقی کرنی ہے تو تاریخ کو دہرانا نہیں بلکہ نئی تاریخ رقم کرنی ہے۔ ہمیں اپنے باپ دادا کی چھوڑی ہوئی وراثت میں اضافہ کرنا چاہیے۔ اگر ہم غیر معمولی دنیا میں نئی دریافتیں اور ایجادات کر سکتے ہیں تو کیا ہمیں روحانی میدان میں اپنے دیوالیہ ہونے کا اعلان کر دینا چاہیے؟ کیا مستثنیات کو ضرب دینا ناممکن ہے تاکہ ان کو قاعدہ بنایا جا سکے؟ کیا انسان کو ہمیشہ پہلے وحشی ہونا چاہیے اور انسان بعد میں؟" 19-44

امریکیوں کو شاید فخر کے ساتھ یاد ہو کہ ولیم پین نے پنسلوانیا میں اپنی 17ویں صدی کی کالونی قائم کرنے میں کامیاب عدم تشدد کا تجربہ کیا۔ نہ کوئی قلعہ تھا، نہ سپاہی، نہ ملیشیا، حتیٰ کہ اسلحہ بھی نہیں تھا۔ وحشی سرحدی جنگوں اور نئے آباد کاروں اور ریڈ انڈینز کے درمیان ہونے والی قصائیوں کے درمیان، اکیلے پنسلوانیا کے کوئکرز بے لگام رہے۔ "دوسروں کو قتل کر دیا گیا؛ دوسروں کا قتل عام کیا گیا؛ لیکن وہ محفوظ رہے، کسی کوکر خاتون پر حملہ نہیں ہوا۔ ایک Quaker بچے کو قتل کیا گیا تھا، ایک Quaker آدمی پر تشدد نہیں کیا گیا تھا۔" جب Quakers کو آخر کار ریاست کی حکومت چھوڑنے پر مجبور کیا گیا، "جنگ شروع ہوگئی، اور کچھ پنسلوانین مارے گئے۔ لیکن صرف تین Quakers مارے گئے، تین جو دفاعی ہتھیار اٹھانے کے لیے اپنے ایمان سے اب تک گر چکے تھے۔"

"عظیم جنگ میں طاقت کا سہارا (I) سکون لانے میں ناکام رہا،" فرینکلن ڈی روزویلٹ نے اشارہ کیا ہے۔ "فتح اور شکست یکساں بانجھ تھیں۔ دنیا کو یہ سبق سیکھنا چاہیے تھا۔"

"تشدد کے جتنے زیادہ ہتھیار ہوں گے، بنی نوع انسان کے لیے اتنی ہی زیادہ مصیبت،" لاؤ زو نے سکھایا۔ "تشدد کی فتح سوگ کے تہوار میں ختم ہوتی ہے۔"

’’میں عالمی امن سے کم کسی چیز کے لیے نہیں لڑ رہا ہوں،‘‘ گاندھی نے اعلان کیا ہے۔ "اگر ہندوستانی تحریک کو عدم تشدد کے ستیہ گرہ کی بنیاد پر کامیابی کی طرف لے جایا جاتا ہے، تو یہ حب الوطنی کو ایک نیا معنی دے گا اور، اگر میں پوری عاجزی سے کہہ سکتا ہوں، تو خود زندگی کو۔"

اس سے پہلے کہ مغرب گاندھی کے پروگرام کو ایک ناقابل عمل خواب دیکھنے والے کے طور پر مسترد کر دے، پہلے اسے ماسٹر آف گلیلی کی ستیہ گرہ کی تعریف پر غور کرنے دو:

’’تم نے سنا ہے کہ کہا گیا ہے کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت، لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ برائی کا مقابلہ نہ کرو: 20-44 لیکن جو کوئی تیرے داہنے گال پر مارے تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر لے۔"

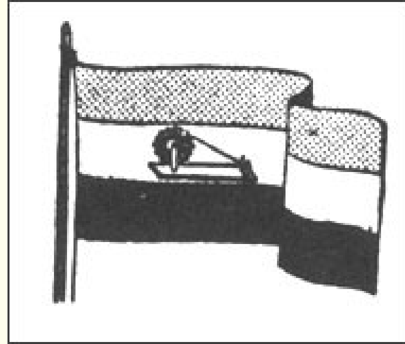
گاندھی کا عہد کائناتی وقت کی خوبصورتی کے ساتھ، دو عالمی جنگوں سے پہلے ہی ویران اور تباہ شدہ صدی میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کی زندگی کی گرینائٹ دیوار پر ایک الٰہی لکھاوٹ نمودار ہوتی ہے: بھائیوں کے درمیان مزید خون بہانے کے خلاف ایک انتباہ۔

مہاتما گاندھی کی ہینڈ رائٹنگ میں ہندی

مہاتما گاندھی نے رانچی میں یوگا کی تربیت کے ساتھ میرے ہائی اسکول کا دورہ کیا۔ انہوں نے رانچی کی مہمانوں کی کتاب میں مندرجہ بالا سطریں بڑی مہربانی سے لکھیں۔ ترجمہ یہ ہے: "اس ادارے نے میرے ذہن پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ یہ اسکول چرخی کے مزید عملی استعمال کی حوصلہ افزائی کرے گا۔"

(دستخط شدہ) موہنداس گاندھی

ستمبر 17، 1925



ہندوستان کے لیے ایک قومی پرچم 1921 میں گاندھی نے ڈیزائن کیا تھا۔ دھاریاں زعفرانی، سفید اور سبز ہیں۔ مرکز میں چرکا (چرکا) گہرا نیلا ہے۔ " چرکا توانائی کی علامت ہے،" انہوں نے لکھا، "اور یاد دلاتا ہے ہم کہ دوران دی ماضی زمانے کی خوشحالی میں بھارت کی تاریخ، ہاتھ کتائی اور دیگر گھریلو دستکاری نمایاں تھیں۔"

44-1 : اس کا خاندان نام ہے موہن داس کرم چند گاندھی وہ کبھی نہیں حوالہ دیتا ہے کو خود کے طور پر "مہاتما۔"

44-2 : دی لفظی ترجمہ سے سنسکرت ہے "ہولڈنگ کو سچائی۔" ستیہ گرہ ہے دی مشہور عدم تشدد تحریک قیادت گاندھی کی طرف سے۔

44-3 : جھوٹا۔ اور افسوس! بدنیتی پر مبنی رپورٹس تھے حال ہی میں گردش کہ مس سلیڈ ہے منقطع تمام اس کا تعلقات کے ساتھ گاندھی اور اپنی قسموں کو ترک کر دیا۔ بیس سال سے مہاتما کی ستیہ گرہ کی شاگرد مس سلیڈ نے متحدہ کو ایک دستخط شدہ بیان جاری کیا۔ دبائیں ، تاریخ دسمبر 29، 1945، میں جو وہ وضاحت کی کہ a سیریز کی بے بنیاد افواہیں اٹھی کے بعد وہ تھا گاندھی کے آشیرواد کے ساتھ، ہمالیہ کے قریب شمال مشرقی ہندوستان میں ایک چھوٹی سی جگہ کے لیے روانہ ہوئی، اس مقصد کے لیے کہ وہاں اس کی اب ترقی ہو رہی ہے۔ کسان آشرم (مرکز کے لیے طبی اور زرعی امداد کو کسان کسان)۔ مہاتما گاندھی منصوبہ کو 1946 کے دوران نئے آشرم کا دورہ کیا۔

44-4 : مس سلیڈ یاد دلایا میں کی ایک اور ممتاز مغربی عورت، مس مارگریٹ ووڈرو ولسن، سب سے

بڑا کی بیٹی امریکہ کا بہت اچھا صدر میں ملاقات کی اس کا میں نیا یارک وہ تھا شدت سے دلچسپی میں انڈیا بعد میں وہ چلا گیا کو پانڈیچیری، جہاں اس نے اپنی زندگی کے آخری پانچ سال خوشی خوشی سری اروبندو گھوش کے قدموں میں نظم و ضبط کے راستے پر گزارے۔

یہ بابا کبھی نہیں بولتا ہے۔ وہ خاموشی سے سلام اس کا شاگرد پر تین سالانہ مواقع صرف

44-5 : کے لیے سال میں امریکہ میں تھا رہا مشاہدہ ادوار کی خاموشی کو دی گھبراہٹ کی کال کرنے والے اور سیکرٹریز

44-6 : بے ضرر؛ عدم تشدد؛ دی بنیاد چٹان کی گاندھی کا عقیدہ وہ تھا پیدا ہوا میں a خاندان کی سخت جینز، جو اہنسا کی قدر کرتے ہیں۔ جین مت، ہندو مت کا ایک فرقہ، جس کی بنیاد چھٹی صدی قبل مسیح میں مہاویر نے رکھی تھی۔

ہم عصر کی بدھا، مہاویر مطلب "بہت اچھا ہیرو"؛ ہو سکتا ہے وہ دیکھو نیچے دی صدیوں پر اس کا بہادر بیٹا گاندھی!

44-7 : ہندی ہے دی زبان فرانکا کے لیے دی پوری کی انڈیا ایک ہند- آرین زبان کی بنیاد پر بڑے پیمانے پر پر سنسکرت جڑیں ہندی شمالی ہندوستان کی اہم مقامی زبان ہے۔ مغربی ہندی کی مرکزی بولی ہندوستانی ہے، جو دیوناگری (سنسکرت) حروف اور عربی حروف دونوں میں لکھی گئی ہے۔ اس کا ذیلی لہجہ، اردو، مسلمان بولتے ہیں۔

44-8 : گاندھی نے بیان کیا اس کا زندگی کے ساتھ a تباہ کن صاف گوئی میں دی کہانی کی میرا تجربات کے ساتھ سچائی (احمد آباد: نواجوان دبائیں، 1927- 29، 2 والیوم) یہ خود نوشت ہے رہا خلاصہ میں مہاتما گاندھی، اس کا اپنے کہانی ، CF اینڈریوز کے ذریعے ترمیم شدہ، جان ہینس ہومز (نیو یارک: میک ملن کمپنی، 1930) کے تعارف کے ساتھ۔

بہت سے خود نوشتیں بھرنا کے ساتھ مشہور نام اور رنگین واقعات ہیں تقریبا مکمل طور پر خاموش پر کوئی بھی مرحلے کی اندرونی تجزیے یا ترقی ایک لیتا ہے نیچے ہر ایک کی یہ کتابیں کے ساتھ a یقینی عدم اطمینان، کے طور پر اگرچہ کہہ رہا ہے: "یہاں ہے ایک ایسا آدمی جو بہت سے قابل ذکر لوگوں کو جانتا تھا، لیکن جو خود کو کبھی نہیں جانتا تھا۔" گاندھی کی سوانح عمری کے ساتھ یہ رد عمل ناممکن ہے؛ وہ سچائی کے لیے غیر شخصی عقیدت کے ساتھ اپنی غلطیوں اور تخریب کاری کو بے نقاب کرتے ہیں جو کسی بھی دور کی تاریخ میں کم ہی ہوتے ہیں۔

44-9 : کستورابائی گاندھی کا انتقال 22 فروری 1944 کو پونے میں قید میں ہوا۔ عام طور پر بے حس گاندھی خاموشی سے روتے رہے۔ تھوڑی دیر میں کے بعد اس کا مداح تھا تجویز کیا a یادگار فنڈ میں اس کا عزت، 125 لاکھ کی روپے (تقریبا چار ملین ڈالر) ڈالا میں سے تمام ختم انڈیا گاندھی ہے ترتیب دیا کے دی فنڈ ہونا استعمال کیا جاتا ہے کے لیے گاؤں فلاح و بہبود کام درمیان خواتین اور بچے. وہ اپنے انگریزی ہفت روزہ ہریجن میں اپنی سرگرمیوں کی رپورٹ کرتا ہے ۔

44-10 : میں بھیجا a شپمنٹ کو وردھا، جلد ہی کے بعد میرا واپسی کو امریکہ دی پودے افسوس! مر گیا پر دی راستے قابل نہیں طویل سمندری نقل و حمل کی سختیوں کو برداشت کرنے کے لیے۔

44-11 : تھورو، رسکن، اور مازنی ہیں تین دوسرے مغربی مصنفین جس کا سماجی مناظر گاندھی نے احتیاط سے مطالعہ کیا .

44-12 : دی مقدس صحیفہ دیا کو فارس کے بارے میں 1000 قبل مسیح کی طرف سے زراسٹر۔

44-13 : دی منفرد خصوصیت کی ہندومت درمیان دی دنیا مذاہب ہے کہ یہ اخذ کرتا ہے نہیں سے a اکیلا بہت اچھا بانی لیکن سے دی غیر ذاتی ویدک صحیفے ہندومت اس طرح دیتا ہے دائرہ کار کے لیے عبادت کرنے والا شامل کرنا میں اس کا گنا کی انبیاء سب کے عمریں اور تمام زمینیں دی ویدک صحیفے ریگولیٹ نہیں صرف عقیدت مند مشقیں لیکن تمام اہم سماجی رواج، میں انسان کے ہر عمل کو خدائی قانون کے مطابق لانے کی کوشش۔

44-14 : قانون کے لیے ایک جامع سنسکرت لفظ؛ قانون یا قدرتی راستبازی کے مطابق؛ ڈیوٹی جیسا کہ حالات میں موروثی ہے۔ میں جو a آدمی ڈھونڈتا ہے خود پر کوئی بھی دیا وقت دی صحیفے وضاحت کریں دھرم کے طور پر " قدرتی آفاقی قوانین جن کی پابندی انسان کو انحطاط اور مصائب سے بچانے کے قابل بناتی ہے۔"

44-15 : میتھیو 7:21۔

44-16 : میتھیو 26:52□

44-17 : "چلیں□ ن□یں a آدمی جلال میں ی□ ک□ و□ محبت اس کا ملک چلو اس□ بلک□ جلال میں ی□ ک□
و□ محبت اس کا م□ربان□" - فارسی ک□اوت□

44-18 تب پطرس اُس ک□ پاس آیا اور ک□ا ا□ خُداوند، میرا بھائی کتنی بار میرا گنا□ کر□ گا اور میں
اُس□ سات بار معاف کروں گا؟ یسوع ک□ت□ □یں ک□ پاس و□ میں ک□نا ن□یں ک□ پاس تم، تک سات
اوقات: لیکن، تک ستر اوقات سات□"- میتھیو 18:21-22 □

44-19 : چارلس پی سٹین میٹز، عظیم الیکٹریکل انجینئر، ایک بار مسٹر راجر ڈبلیو بیبسن ن□ پوچھا:
"اگل□ پچاس سالوں ک□ دوران تحقیق کی کون سی لائن سب س□ زیاد□ ترقی کر□ گی؟" "مجھ□ لگتا
□□ ک□ سب س□ بڑی دریافت اس ک□ ساتھ □ی کی جائ□ گی□ روحانی لائنیں" سٹین میٹز جواب دیا
"ی□اں □□ a طاقت جو تاریخ واضح طور پر سکھاتا □□ □□ ر□ا دی سب س□ بڑا طاقت میں مردوں کی
ترقی. اس ک□ باوجود □م محض اس ک□ ساتھ کھیلت□ ر□□ □یں اور اس کا سنجیدگی س□ مطالع□ ن□یں
کیا جیسا ک□ □مار□ پاس جسمانی □□□ افواج کسی دن لوگ مرضی سیکھیں ک□ مواد چیزیں کرو ن□یں
لانا خوشی اور □یں کی تھوڑا استعمال کریں میں بنانا مرد اور عورت تخلیقی اور طاقتور□ پھر دنیا ک□
سائنسدان اپنی تجرب□ گا□وں کو خدا اور دعا اور روحانی قوتوں ک□ مطالع□ کی طرف موڑ دیں گ□
جن پر ابھی تک کوئی خراش ن□یں آئی□ جب ی□ دن آئ□ گا، دنیا ایک نسل میں اس س□ زیاد□ ترقی
دیکھ□ گی جو اس ن□ گزشت□ چار میں دیکھی □□□"

44-20 : و□ □□، مزاحمت ن□یں برائی ک□ ساتھ برائی (میتھیو 5:38-39)

باب: 45

دی بنگالی "خوشی سے بھرا ہوا" ماں

"جناب، مہربانی کرکے نرملا دیوی کی جھلک دیکھے بغیر ہندوستان نہ چھوڑیں۔ اس کی تقدس بہت شدید ہے؛ وہ دور دور تک آنند موئی ما (جوائے پرمیٹڈ مدر) کے نام سے جانی جاتی ہے۔" میری بھانجی، امیو بوس، میری طرف غور سے دیکھ رہی تھیں۔

"یقینا! میں عورت ولی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔" میں نے مزید کہا، "میں نے اس کی خدا شناسی کی اعلیٰ ترین حالت کے بارے میں پڑھا ہے۔ اس کے بارے میں ایک چھوٹا سا مضمون برسوں پہلے مشرق و مغرب میں شائع ہوا تھا ۔"

"میں اس سے ملا ہوں،" امی نے آگے بڑھایا "اس نے حال ہی میں میرے اپنے چھوٹے سے شہر جمشید پور کا دورہ کیا تھا۔ ایک شاگرد کی درخواست پر، آنند موئی ما ایک مرتے ہوئے آدمی کے گھر گئی تھیں۔ وہ اس کے پلنگ کے پاس کھڑی تھی؛ جیسے ہی اس کا ہاتھ اس کی پیشانی کو چھوتا تھا، اس کی موت کی گھن گرج بند ہو گئی تھی۔ بیماری ایک دم سے ختم ہو گئی تھی۔ اس آدمی کی خوشی کے لیے، وہ ٹھیک ہو گیا تھا۔"

کچھ دنوں کے بعد میں نے سنا کہ خوشامدی ماں کلکتہ کے بھوانی پور حصے میں ایک شاگرد کے گھر ٹھہری ہوئی ہے۔ مسٹر رائٹ اور میں اپنے والد کے کلکتہ گھر سے فوراً روانہ ہوئے۔ جیسے ہی فورڈ بھوانی پور گھر کے قریب پہنچا، میں نے اور میرے ساتھی نے سڑک کا ایک غیر معمولی منظر دیکھا۔

آنند موئی ما ایک کھلے اوپر والی آٹوموبائل میں کھڑی تھی، تقریباً ایک سو شاگردوں کے ہجوم کو آشیرواد دے رہی تھی۔ وہ ظاہر ہے روانگی کے مقام پر تھی۔ مسٹر رائٹ نے فورڈ کو کچھ فاصلے پر کھڑا کیا، اور میرے ساتھ خاموش اجتماع کی طرف پیدل چل پڑے۔ خاتون بزرگ نے ہماری طرف دیکھا، وہ اپنی گاڑی سے اتری اور ہماری طرف چل دی۔

"ابا، آپ آگئے!" ان پرجوش الفاظ کے ساتھ اس نے اپنا بازو میرے گلے اور سر میرے کندھے پر رکھا۔ مسٹر رائٹ، جن سے میں نے ابھی تبصرہ کیا تھا کہ میں سنت کو نہیں جانتا تھا، استقبال کے اس غیر معمولی مظاہرے سے بے حد لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ ایک سو چیلوں کی نظریں بھی پیار بھرے ٹیبلو پر کچھ حیرت سے جمی ہوئی تھیں۔

میں نے فوراً دیکھا تھا کہ صاحب سمادھی کی اونچی حالت میں تھے ۔ ایک عورت کے طور پر اپنے ظاہری لباس سے بالکل غافل، وہ اپنے آپ کو بے بدل روح کے طور پر جانتی تھی۔ اس جہاز سے وہ خوشی سے خدا کے ایک اور عقیدت مند کو سلام کر رہی تھی۔ اس نے مجھے ہاتھ سے اپنی گاڑی میں لے لیا۔

"آنند موئی ماں، میں ہوں تاخیر آپ کا سفر!" میں احتجاج کیا.

"ابا، میں آپ سے اس زندگی میں پہلی بار مل رہا ہوں، عمروں کے بعد!" اس نے کہا. "پلیز ابھی مت چھوڑو ۔"

ہم گاڑی کی پچھلی سیٹوں پر اکٹھے بیٹھ گئے۔ خوشنما ماں جلد ہی متحرک پرجوش حالت میں داخل ہو گئی۔ اس کی خوبصورت آنکھوں نے آسمان کی طرف دیکھا اور آدھی کھلی، خاموش ہو گئی، قریب کے اندرونی ایلیسیم کی طرف نظریں جمائے۔ شاگردوں نے آہستہ سے نعرہ لگایا: "ماں الہی کی فتح!"

میں نے ہندوستان میں خدا کی شناسائی کے بہت سے آدمیوں کو پایا تھا، لیکن میں نے اس سے پہلے کبھی ایسی اعلیٰ خاتون بزرگ سے ملاقات نہیں کی۔ اس کا نرم چہرہ اس ناقابل تسخیر خوشی سے جھلس گیا جس نے اسے بلیسفل مدر کا نام دیا تھا۔ اس کے بے نقاب سر کے پیچھے لمبے کالے ٹیس ڈھیلے پڑے تھے۔ اس کے ماتھے پر چندن کے پیسٹ کا ایک سرخ نقطہ روحانی آنکھ کی علامت ہے، جو اس کے اندر ہمیشہ کھلی رہتی ہے۔ ننھا چہرہ، ننھے ہاتھ، چھوٹے پاؤں - اس کی روحانی وسعت کے برعکس!

میں ڈال کچھ سوالات کو a قریب سے عورت چیلا جبکہ آنند موئی ایم اے رہ گیا داخل شدہ

چیلا نے مجھے بتایا کہ "خوشامد ماں ہندوستان میں بڑے پیمانے پر سفر کرتی ہے؛ کئی حصوں میں ان کے سینکڑوں شاگرد ہیں۔" "اس کی جرات مندانہ کوششوں نے بہت سے مطلوبہ سماجی اصلاحات کو جنم دیا ہے۔

اگرچہ ایک برہمن، سنت کسی ذات پات کی تفریق کو تسلیم نہیں کرتا ہے۔ 1-45 ہم میں سے ایک گروپ ہمیشہ اس کے ساتھ سفر کرتا ہے، اس کے آرام کا خیال رکھتا ہے۔ ہمیں اس کی ماں بننا ہے؛ وہ اپنے جسم کا کوئی نوٹس نہیں لیتی۔ اگر اسے کسی نے کھانا نہ دیا تو وہ نہ کھائے گی، نہ کوئی پوچھ گچھ کرے گی۔ یہاں تک کہ جب کھانا اس کے سامنے رکھا جاتا ہے، وہ انہیں ہاتھ نہیں لگاتی۔ اس کے اس دنیا سے غائب ہونے سے بچنے کے لیے ہم شاگرد اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے ہیں۔ کئی دنوں تک وہ اکثر الہی سکون میں رہتی ہے، مشکل سے سانس لیتی ہے، اس کی آنکھیں نہیں جھکتیں۔ اس کے ایک بڑے شاگرد اس کے شوہر ہیں۔ بہت سال پہلے، ان کی شادی کے فوراً بعد، اس نے خاموشی کا عہد لیا تھا۔"

چیلے نے ایک چوڑے کندھے والے، لمبے بالوں اور بڑی داڑھی والے اچھے خاصے آدمی کی طرف اشارہ کیا۔ وہ مجمع کے درمیان خاموشی سے کھڑا تھا، اس کے ہاتھ ایک شاگرد کے عقیدت مندانہ رویے میں جوڑے ہوئے تھے۔

لامحدود میں ڈوب کر تازہ دم ہو کر، آنند موئی ما اب اپنے شعور کو مادی دنیا پر مرکوز کر رہی تھی۔

"ابا جان، مجھے بتائیں کہ آپ کہاں رہتے ہیں؟" اس کی آواز صاف اور سریلی

تھی۔ "فی الحال کلکتہ یا رانچی میں؛ لیکن جلد ہی میں امریکہ واپس آؤں گا۔"

"امریکہ؟"

"ہاں۔ وہاں ایک ہندوستانی خاتون سنت کو روحانی متلاشیوں کی طرف سے مخلصانہ طور پر سراہا جائے گا۔ کیا آپ جانا پسند کریں گے؟"

"اگر باپ کر سکتے ہیں لے لو میں، میں مرضی جاؤ"

یہ جواب وجہ اس کا قریب سے شاگرد کو شروع میں الارم

"ہم میں سے بیس یا اس سے زیادہ لوگ ہمیشہ خوشی والی ماں کے ساتھ سفر کرتے ہیں،" ان میں سے ایک نے مجھے مضبوطی سے بتایا۔ "ہم اس کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وہ جہاں بھی جائے ہمیں ضرور جانا چاہیے۔"

ہچکچاتے ہوئے میں نے اس منصوبے کو ترک کر دیا، کیونکہ بے ساختہ توسیع کی ایک ناقابل عمل خصوصیت تھی !

’’براہ کرم اپنے شاگردوں کے ساتھ کم از کم رانچی تشریف لائیں،‘‘ میں نے سنت سے رخصت لیتے ہوئے کہا "خود ایک الہی بچے کے طور پر، آپ میرے اسکول کے چھوٹوں سے لطف اندوز ہوں گے۔"

"جب بھی باپ لیتا ہے میں، میں مرضی خوشی سے جاؤ"

تھوڑی دیر بعد رانچی ودیالیہ سنت کے وعدے کے مطابق دورے کے لیے تیار تھی۔ نوجوان تہوار کے کسی بھی دن کے منتظر تھے - کوئی سبق نہیں، موسیقی کے گھنٹے، اور عروج کی دعوت!

"فتح! آنند موئی ما، کی جئے!" اسکول کے دروازوں میں داخل ہوتے ہی کئی پرجوش چھوٹے حلقوں کے اس نعرے نے سنت کی جماعت کا استقبال کیا۔ میریگولڈز کی بارش، جھانجھ کی جھنکار، شنخ کے گولے اور مریدنگا ڈھول کی تھاپ! خوشنما ماں دھوپ والے ودیالیہ کے میدانوں میں مسکراتے ہوئے گھومتی تھی، ہمیشہ اپنے اندر پورٹیبل جنت لے کر جاتی تھی۔

"یہ یہاں خوبصورت ہے،" آنندا موئی ما نے شفقت سے کہا جب میں اسے مرکزی عمارت میں لے گیا۔ وہ بچوں جیسی مسکراہٹ کے ساتھ میرے پاس بیٹھ گئی۔ عزیز ترین دوستوں میں سے، اس نے ایک احساس دلایا، پھر بھی اس کے ارد گرد دور دراز کی چمک تھی - Omnipresence کی تضاداتی تنہائی۔

"پلیز بتانا میں کچھ کی آپ کا زندگی."

"باپ کو اس کے بارے میں سب پتہ ہے، کیوں دہرایا جائے؟" اس نے واضح طور پر محسوس کیا کہ ایک مختصر اوتار کی حقیقت پر مبنی تاریخ نوٹس کے نیچے تھی۔

میں ہنسا، آہستہ سے دہرانا میرا سوال

"ابا، بتانے کو بہت کم ہے۔" اس نے حقارت آمیز اشارے میں اپنے خوبصورت ہاتھ پھیلائے۔ "میرے شعور نے خود کو کبھی بھی اس عارضی جسم سے جوڑ نہیں دیا ہے۔ میں اس زمین پر آنے سے پہلے، باپ، 'میں ایسا ہی تھا۔' ایک چھوٹی لڑکی کے طور پر، 'میں ایک ہی تھا.' میں عورت بن گئی، لیکن پھر بھی 'میں وہی تھی۔' جب میں جس خاندان میں پیدا ہوا تھا اس نے اس جسم کی شادی کے انتظامات کیے تو 'میں بھی وہی تھا۔' اور جب، جوش کے نشے میں، میرا شوہر میرے پاس آیا اور پیار بھرے الفاظ بڑبڑایا، ہلکے سے میرے جسم کو چھوتے ہوئے، اسے ایک پرتشدد جھٹکا لگا، جیسے بجلی گر گئی ہو، کیوں کہ اس وقت بھی 'میں ویسا ہی تھا۔'

"میری شوہر گھٹنے ٹیکنا پہلے میں، جوڑ اس کا ہاتھ اور منت کی میرا معافی

اس نے کہا، 'ماں،' اس نے کہا، 'کیونکہ میں نے آپ کے جسمانی ہیکل کو ہوس کے خیال سے چھو کر بے حرمتی کی ہے- یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس میں میری بیوی نہیں بلکہ الہی ماں رہتی ہے- میں یہ پختہ عہد کرتا ہوں: میں آپ کا شاگرد، ایک برہمی کا پیروکار بنوں گا، کبھی بھی آپ کی دیکھ بھال کروں گا، میں کسی سے بھی خاموشی سے بات نہیں کروں گا، میں کسی سے زیادہ دیر تک بات نہیں کروں گا۔

میں ن□ آج گنا□ کیا □□□

ک خلاف تم، میرا گرو

"یاں تک ک جب میں ن اپن شور کی اس تجویز کو خاموشی س قبول کر لیا، 'میں وی تھی' اور، والد، میں اب آپ ک سامن، 'میں وی وں'۔ اس ک بعد کبھی، اگرچ ابدیت ک ال میں میر ارد گرد تخلیق کا رقص بدل جائ، 'میں ویسا ی روں گا'

آنند موئی ما ایک گری مراقب کی حالت میں ڈوب گئی اس کی شکل مجسم تھی و اپنی میش س بلان والی بادشای میں بھاگ گئی تھی اس کی آنکھوں ک سیا تالاب ب جان اور شیش وال دکھائی د ر تھ ی اظار اکثر اس وقت وتا جب سنت اپن شعور کو جسمانی جسم س نکال دیت یں، جو اس وقت وتا ب روح مٹی ک ٹکڑ س زیاد شاید ی م پرجوش ٹرانس میں ایک گھنٹ تک اکٹھ بیٹھ ر و م جنس پرستوں کی چھوٹی سی نسی ک ساتھ اس دنیا میں واپس آئی

"بر کرم، آنندا موئی ما،" میں ن کا، "میر ساتھ باغ میں آؤ مسٹر رائٹ کچھ تصویریں لیں گ"

"بالکل ابا جان آپ کی مرضی میری مرضی " اس کی شاندار آنکھوں ن غیر متغیر الی چمک کو برقرار رکھا جب اس ن بت سی تصاویر ک لئ پوز کیا

دعوت کا وقت! آنند موئی ما اپنی کمبل والی نشست پر بیٹھی وئی تھی، ایک شاگرد اس کھانا کھلان ک لی کنی پر تھا شیر خوار بچ کی طرح چیلا ک ونٹوں پر لان ک بعد سنت ن فرمانبرداری س کھانا نگل لیا ی واضح تھا ک خوشی کی ماں ن سالن اور میٹھ ک درمیان کوئی فرق نیں پچانا !

جیس ی شام قریب آئی، سنت اپنی پارٹی ک ساتھ گلاب کی پنکھڑیوں کی بارش ک درمیان چلی گئی، اس ک اتھ چھوٹ لڑکوں پر برکت ک لی اٹھ تھ ان ک چر اس پیار س چمک ر تھ جس کو اس ن آسانی س جگایا تھا

"تُو خُداوند اپن خُدا س اپن سار دِل اور اپنی ساری جان س اور اپنی ساری عقل س اور اپنی ساری طاقت س پیار کرنا:" مسیح ن اعلان کیا ، "ی پلا حکم " 2-45

ر کمتر وابستگی کو ایک طرف رکھت وئ، آنند موئی ما اپنی واحد وفاداری رب س پیش کرتی علما ک بالوں کو تقسیم کرن وال امتیازات س نیں بلک عقید کی یقینی منطق س، بچ نما ولی ن انسانی زندگی کا واحد مسئل خدا ک ساتھ وحدانیت ک قیام کو حل کیا انسان اس سادگی کو بھول چکا ، اب لاکھوں مسائل میں ڈوبا وا خدا س توحید پرستان محبت س انکار کرت وئ، قومیں خیرات ک ظاری مزاروں ک سامن وقتی احترام س اپنی کفر کا روپ دھارتی یں
ی انسانی اشار یں نیک، کیونک ک لی a لمح و موڑنا آدمی کی اپنی طرف س توج، لیکن و اس زندگی میں اپنی واحد ذم داری س آزاد نیں کرت، جس یسوع ن پلا حکم کا خدا س محبت کرن کی بلندی کا فرض انسان کی پلی سانس ک ساتھ اس ک واحد محسن کی طرف س آزادان طور پر عطا کی گئی

رانچی ک دور ک بعد ایک اور موقع پر مجھ آنند موئی ما س ملن کا موقع ملا و کچھ مینوں بعد سیرام پور اسٹیشن ک پلیٹ فارم پر اپن شاگردوں ک درمیان ٹرین کا انتظار کر ری تھیں

"ابا، میں مالی جا را وں،" اس ن مجھ بتایا "سخاوت مند شاگردوں ن مجھ دہر دون میں ایک پنا گا بنایا "

جب وہ ٹرین میں سوار ہوئی تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ چاہے ہجوم کے درمیان ہو، ٹرین میں ہو، دعوت ہو، یا خاموش بیٹھی ہو، اس کی آنکھیں کبھی خدا کی طرف سے نہیں ہٹتی تھیں۔ اپنے اندر میں اب بھی اس کی آواز سنتا ہوں، بے حساب مٹھاس کی گونج:

"دیکھو، اب اور ہمیشہ ایک کے ساتھ دی ابدی، 'میں ہوں کبھی دی وہی

45-1 : مجھے آنند موئی ما کی زندگی کے کچھ اور حقائق ملے جو مشرق و مغرب میں چھپے ہوئے ہیں ۔ سنت 1893 میں وسطی میں ڈھاکہ میں پیدا ہوئے۔ بنگال ناخواندہ، وہ ہے۔ ابھی تک دنگ رہ گئے دی دانشور کی طرف سے اس کا حکمت اس کے آیات میں سنسکرت ہے۔ بھرا ہوا حیرت کے ساتھ علماء. وہ سوگوار افراد کو تسلی دیتی ہے، اور اپنی محض موجودگی سے معجزانہ علاج کرتی ہے۔

45-2 : نشان 12:30۔

باب: 46

دی عورت یوگی ڈبلیو ایچ او کبھی نہیں کھاتا ہے۔

"سر، آج صبح ہم کہاں بندھے ہیں؟" مسٹر رائٹ فورڈ چلا رہے تھے۔ اس نے اپنی نظریں سڑک سے ہٹا کر کافی دیر تک میری طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ دن بہ دن وہ شاذ و نادر ہی جانتا تھا کہ وہ بنگال کا کون سا حصہ دریافت کرے گا۔

"انشاء اللہ،" میں نے عقیدت سے جواب دیا، "ہم دنیا کا آٹھواں عجوبہ دیکھنے کے لیے جا رہے ہیں - ایک خاتون ولی جس کی غذا پتلی ہوا ہے!"

"عجائبات کی تکرار-تھریس نیومن کے بعد۔" لیکن مسٹر رائٹ اسی طرح بے تابی سے ہنسے۔ اس نے گاڑی کی رفتار بھی تیز کر دی۔ اس کی ٹریول ڈائری کے لیے مزید غیر معمولی گرسٹ! ایک اوسط سیاح میں سے نہیں، کہ!

رانچی کا اسکول ہمارے پیچھے رہ گیا تھا۔ ہم سورج سے پہلے طلوع ہو چکے تھے۔ میرے سیکرٹری اور میرے علاوہ تین بنگالی دوست پارٹی میں تھے۔ ہم نے خوشگوار ہوا میں پیا، صبح کی قدرتی شراب۔ ہمارے ڈرائیور نے ابتدائی کسانوں اور دو پہیوں والی گاڑیوں کے درمیان ہوشیاری سے گاڑی کی رہنمائی کی، جو دھیرے دھیرے جوئے والے، کوہان کندھے والے بیلوں کی طرف سے کھینچے گئے تھے، جو ایک آواز کے ساتھ سڑک پر جھگڑا کرنے کی طرف مائل تھے۔

"جناب، ہم کرے گا پسند کو جانتے ہیں مزید کی دی روزے سنتے"

"وہ نام ہے گیری بالا" میں مطلع میرا ساتھی "میں پہلے سنا کے بارے میں اس کا سال پہلے سے a

علمی شریف آدمی، استھتی لال نندیہ وہ اکثر میرے بھائی بشنو کو ٹیوٹر کرنے کے لیے گروپار روڈ کے گھر آتا تھا۔

"میں گری بالا کو اچھی طرح جانتا ہوں،" استھیتی بابو نے مجھے بتایا۔ 'وہ یوگا کی ایک خاص تکنیک استعمال کرتی ہے جس سے وہ بغیر کھائے زندہ رہ سکتی ہے۔ میں اچا پور کے قریب نواب گنج میں اس کا قریبی پڑوسی تھا۔ 1-46 میں نے اسے قریب سے دیکھنے کا ایک نقطہ بنایا۔ مجھے کبھی بھی اس بات کا ثبوت نہیں ملا کہ وہ کھانا یا پی رہی تھی۔ آخر کار میری دلچسپی اتنی بڑھ گئی کہ میں نے بردوان کے مہاراجہ سے 2-46 تک رابطہ کیا۔ اور اس سے تحقیقات کرنے کو کہا۔ اس کہانی پر حیران ہو کر اس نے اسے اپنے محل میں مدعو کیا۔ وہ ایک ٹیسٹ پر راضی ہو گئی اور دو ماہ تک اس کے گھر کے ایک چھوٹے سے حصے میں بند رہی۔ بعد میں وہ بیس دن کے محل کے دورے کے لیے واپس آئی۔ اور پھر پندرہ دن کے تیسرے ٹیسٹ کے لیے۔ مہاراجہ نے خود مجھے بتایا تھا کہ ان تینوں سخت چھان بین نے اسے اس کی غیر کھانے والی حالت کے بارے میں بلا شبہ یقین دلایا ہے۔'

میں نے نتیجہ اخذ کیا، ’’استھیٹی بابو کی یہ کہانی میرے ذہن میں پچیس سال سے زیادہ عرصے سے محفوظ ہے۔ "کبھی کبھی امریکہ میں میں سوچتا تھا کہ کیا وقت کا دریا یوگنی کو نگل نہیں لے گا 3-46 اس سے پہلے کہ میں اس سے مل سکوں۔ وہ اب کافی بوڑھی ہو چکی ہوگی۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کہاں رہتی ہے، یا اگرہ لیکن چند گھنٹوں میں ہم پرولیا پہنچ جائیں گے۔ اس کے بھائی کا وہاں گھر ہے۔"

کی طرف سے دس تیس ہمارے تھوڑا گروپ تھا بات چیت کے ساتھ دی بھائی لمبدر ڈی، a وکیل کی پرولیا۔

"ہاں، میری بہن رہ رہی ہے۔ وہ کبھی کبھی یہاں میرے ساتھ رہتی ہے، لیکن اس وقت وہ بیور میں ہمارے خاندانی گھر پر ہے۔" لمبدار بابو نے شک سے فورڈ کی طرف دیکھا۔ "میں شاید ہی سوچتا ہوں، سوامی جی، کہ کبھی بھی کوئی آٹوموبائل بیور تک اندرونی حصے میں گھس آیا ہے۔ یہ بہتر ہو گا کہ آپ سب بیل گاڑی کے قدیم جھٹکے سے مستعفی ہو جائیں!"

جیسا کہ ایک آواز ہمارے پارٹی عہد کیا وفاداری کو دی فخر کی ڈیٹرائٹ۔

"فورڈ امریکہ سے آیا ہے،" میں نے وکیل سے کہا۔ "اسے بنگال کے دل سے آشنا ہونے کے موقع سے محروم کرنا شرم کی بات ہوگی!"

"مئی گنیش 4-46 آپ کے ساتھ چلیں!" لمبدر بابو نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس نے شائستگی سے کہا، "اگر آپ کبھی وہاں پہنچے تو مجھے یقین ہے کہ گری بالا آپ کو دیکھ کر خوش ہو گی۔ وہ ستر کی دہائی کے قریب پہنچ رہی ہے، لیکن اچھی صحت میں جاری ہے۔"

"براہ کرم مجھے بتائیں، جناب، اگر یہ بالکل سچ ہے کہ وہ کچھ نہیں کھاتی؟" میں نے براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھا، دماغ کی وہ کھڑکیاں۔



جی آئی آر آئی بالا

اس عظیم خاتون یوگی نے 1880 کے بعد سے نہ کھانا پیا ہے، میں ان کے ساتھ تصویر میں ہوں، 1936 میں بنگال کے الگ تھلگ گاؤں بیور میں اپنے گھر پر۔ بردوان کے مہاراجہ نے اس کی غیر کھانے والی حالت کی سختی سے چھان بین کی ہے۔ وہ اپنے جسم کو آسمان، سورج اور ہوا سے کائناتی توانائی کے ساتھ ری چارج کرنے کے لیے ایک مخصوص یوگا تکنیک کا استعمال کرتی ہے۔

"یہ سچ ہے۔" اس کی نظریں کھلی اور باوقار تھیں۔ "پانچ دہائیوں سے زیادہ عرصے میں میں نے اسے کبھی ایک لقمہ کھاتے نہیں دیکھا۔ اگر دنیا اچانک ختم ہو جائے تو میں اپنی بہن کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھ کر زیادہ حیران نہیں ہو سکتا!"

ہم قہقہے لگایا ایک ساتھ ختم دی ناممکنات کی یہ دو کائناتی واقعات

"گری بالا نے اپنے یوگا مشقوں کے لیے کبھی بھی ناقابل رسائی تنہائی کی تلاش نہیں کی،" لمبدر بابو نے کہا۔ "اس نے اپنی پوری زندگی اپنے خاندان اور دوستوں سے گھرے ہوئے گزاری ہے۔ اب وہ سب اس کی عجیب حالت کے عادی ہو چکے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو گری بالا نے اچانک کچھ کھانے کا فیصلہ کر لیا ہو تو دنگ نہ ہو! بہن قدرتی طور پر ریٹائر ہو رہی ہے، جیسا کہ ایک ہندو بیوہ کے لیے موزوں ہے، لیکن پرولیا اور بیور میں ہمارا چھوٹا حلقہ سب جانتے ہیں کہ وہ لفظی طور پر ایک عورت ہے۔"

بھائی کا خلوص عیاں تھا۔ ہماری چھوٹی پارٹی نے گرمجوشی سے ان کا شکریہ ادا کیا اور بیور کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم ایک گلی کی دکان پر سالن اور لوچیوں کے لیے رکے ، اور ارچنوں کے ایک غول کو اپنی طرف متوجہ کیا جو مسٹر رائٹ کو سادہ ہندو انداز میں انگلیوں سے کھانا کھاتے ہوئے دیکھنے کے لیے جمع تھے۔ [5-46] دل کی بھوک نے ہمیں ایک دوپہر کے خلاف اپنے آپ کو مضبوط کرنے کا سبب بنایا جو اس وقت نامعلوم تھا، کافی محنتی ثابت ہونا تھا۔

ہمارا راستہ اب مشرق کی طرف دھوپ میں پکے ہوئے چاول کے کھیتوں سے ہوتا ہوا بنگال کے بردوان حصے میں جاتا ہے۔ گھنے پودوں کے ساتھ قطار میں سڑکوں پر؛ مینوں کے گیت اور دھاری گلے والے بلبل

درختوں سے بڑی بڑی، چھتری نما شاخوں سے نکل رہے تھے۔ ایک بیل گاڑی اب اور پھر, the رینی، رینی،
منجو منجو چیخ کی اس کا ایکسل اور لوہے کی چادر لکڑی کا پہیے متضاد تیزی سے

میں دماغ کے ساتھ دی کاٹنا *swish* کی آٹو ٹائر ختم دی اشرافیہ اسفالٹ کی دی شہر

"ڈک، رکو!" میری اچانک درخواست نے فورڈ کی طرف سے ایک زبردست احتجاج کیا۔ "وہ زیادہ بوجھ والا آم کا درخت دعوت کا نعرہ لگا رہا ہے!"

ہم پانچوں نے بچوں کی طرح آموں سے بھری زمین کی طرف دوڑا۔ درخت نے اپنے پھلوں کو خیریت سے بہایا تھا کیونکہ وہ پک چکے تھے۔

"بہت سارے آم غیب میں پڑے رہنے کے لیے پیدا ہوتے ہیں،" میں نے کہا، "اور اس کی مٹھاس کو پتھریلی زمین پر ضائع کر دیتے ہیں۔"

"امریکہ میں ایسا کچھ نہیں ہے، سوامی جی؟" میرے بنگالی طالب علموں میں سے ایک سیلیش مزومدار ہنس پڑے ۔

"نہیں،" میں نے آم کے رس اور قناعت سے ڈھکے ہوئے تسلیم کیا۔ "میں نے مغرب میں اس پھل کو کیسے کھویا! آم کے بغیر ہندو کی جنت ناقابل تصور ہے!"

میں اٹھایا اوپر a چٹان اور گرا ہوا a فخر خوبصورتی چھپا ہوا پر دی سب سے زیادہ عضو

"ڈک،" میں نے امبروسیا کے کاٹنے کے درمیان پوچھا، جو اشنکٹبندیی سورج کے ساتھ گرم ہے، "کیا گاڑی میں تمام کیمرے ہیں ؟"

"ہاں، صاحب میں دی سامان ٹوکری."

"اگر گری بالا ایک سچی سنت ثابت ہوتی ہے تو میں ان کے بارے میں مغرب میں لکھنا چاہتا ہوں۔ ایسی متاثر کن طاقتوں والی ہندو یوگنی کو ان آموں میں سے اکثر کی طرح نامعلوم جینا اور مرنا نہیں چاہیے۔"

آدھا ایک گھنٹے بعد میں میں تھا اب بھی ٹہلنا میں دی سلوان امن

"سر،" مسٹر رائٹ نے ریمارکس دیے، "ہمیں سورج غروب ہونے سے پہلے گری بالا پہنچ جانا چاہیے، تاکہ تصویروں کے لیے کافی روشنی ہو۔" اس نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ مزید کہا، "مغربی لوگ بہت شکی ہیں؛ ہم ان سے یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ بغیر کسی تصویر کے اس خاتون پر یقین کریں!"

یہ تھوڑا سا کی حکمت تھا ناقابل تردید میں مڑ گیا میرا واپس پر فتنے اور دوبارہ داخل ہوا دی گاڑی

"تم ٹھیک کہتے ہو، ڈک،" میں نے آہ بھری جب ہم آگے بڑھے، "میں آم کی جنت مغربی حقیقت پسندی کی قربان گاہ پر قربان کرتا ہوں۔ تصویریں ہمارے پاس ہونی چاہئیں!"

سڑک زیادہ سے زیادہ بیمار ہوتی گئی: جھریاں جھریاں، سخت مٹی کے پھوڑے، بڑھاپے کی اداس کمزوریاں! ہمارا گروپ وقتاً فوقتاً اترتا تھا تاکہ مسٹر رائٹ کو فورڈ کو زیادہ آسانی سے چلانے کی اجازت دی جا سکے، جسے ہم چاروں نے پیچھے سے دھکیل دیا۔

"لمبادر بابو نے سچ کہا،" سیلیش نے تسلیم کیا۔ "گاڑی ہمیں نہیں لے جا رہی، ہم گاڑی لے جا رہے ہیں!"

ہماری چڑھنا، چڑھنے سے باہر آٹو تناؤ تھا دھوکہ دیا کبھی اور anon کی طرف سے دی ظاہری شکل کی a

ہر ایک ایک a منظر کی عجیب سادگی

مسٹر رائٹ نے اپنی سفری ڈائری میں 5 مئی 1936 کی تاریخ کے تحت لکھا ہے کہ "ہمارا راستہ مڑا اور جنگل کے سائے میں بسے ہوئے قدیم، غیر مسخ شدہ دیہاتوں کے درمیان کھجوروں کے جھنڈوں سے گزرا۔ دروازے؛ بہت سے چھوٹے، ننگے بچے معصومانہ طور پر کھیل رہے ہیں، گھورنے یا وحشیانہ طور پر بھاگنے کے لیے رکے ہوئے ہیں۔ اس بڑی، کالی، بیل بیل گاڑی سے جو ان کے گاؤں میں دیوانہ وار پھاڑ رہی ہے۔ عورتیں سائے سے محض جھانکتی ہیں، جب کہ مرد سڑک کے کنارے درختوں کے نیچے کاہلی سے اپنی بے حسی سے متجسس ہوتے ہیں۔ ایک جگہ، تمام دیہاتی بڑے حوض میں نہا رہے تھے (اپنے کپڑوں میں، اپنے جسم کے گرد خشک کپڑے ڈال کر، گیلے کو گرا کر)۔
خواتین اثر پانی کو ان کا گھر، میں بہت بڑا پیتل برتن

"سڑک نے پہاڑ اور ریزوں پر ہمارا تعاقب کیا؛ ہم نے اچھال اور اچھال دیا، چھوٹی ندیوں میں ڈوب گئے، ایک نامکمل کاز وے کے گرد چکر لگایا، خشک، ریتیلے دریا کے بستروں پر پھسل گئے اور آخر کار، شام 5:00 بجے کے قریب، ہم اپنی منزل، بیور کے قریب پہنچ گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے، جو ضلع بینکوریج کے اندرونی حصے میں واقع ہے۔ برسات کے موسم میں مسافروں کے لیے ناقابل رسائی، جب ندیاں تیز ہوتی ہیں اور سڑکیں سانپ کی طرح مٹی کا زہر تھوکتی ہیں۔

"مندر کی نماز (تنہا میدان میں) سے گھر جاتے ہوئے عبادت گزاروں کے ایک گروپ کے درمیان ایک رہنما کے لئے پوچھتے ہوئے، ہمیں ایک درجن کم لباس پہنے ہوئے لڑکوں نے گھیر لیا جو گاڑی کے اطراف میں چڑھے ہوئے تھے، جو ہمیں گری بالا لے جانے کے لیے بے چین تھے۔

"سڑک کھجور کے ایک باغ کی طرف جاتی تھی جو مٹی کی جھونپڑیوں کے ایک گروپ کو پناہ دیتی تھی، لیکن اس سے پہلے کہ ہم اس تک پہنچتے، فورڈ لمحے بہ لمحے ایک خطرناک زاویے سے ٹکرایا اور نیچے گر گیا۔ زمین کے ڈھیروں کی ایک لفٹ پر ہم آہستہ آہستہ اور احتیاط سے آگے بڑھے، درمیان میں ایک بڑے پیمانے پر برش نے راستہ روک دیا۔ کارٹ ٹریک کے، خشک ٹینک میں ایک تیز کنارے کے نیچے چکر لگانے کی ضرورت تھی، جس سے بچاؤ کے لیے کچھ کھرچنے، اڈزنگ، اور بیلچے لگانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ بار بار سڑک ناقابل تسخیر لگ رہی تھی، لیکن یاترا ضرور جاری رہے گی۔ مجبور لڑکوں نے کودالیں لائیں اور رکاوٹیں (گنیش کے شیڈز) کو گرایا جبکہ سینکڑوں بچے اور والدین گھورتے رہے۔

"جلد ہی ہم قدیم زمانے کی دو جھاڑیوں کے ساتھ اپنی راہیں طے کر رہے تھے، عورتیں اپنی جھونپڑی کے دروازوں سے بڑی نظروں سے دیکھ رہی تھیں، مرد ہمارے ساتھ اور پیچھے پیچھے، بچے جھونپڑیوں کو پھولنے کے لیے بھاگ رہے تھے۔ جلوس ہمارا شاید پہلا آٹو تھا جس نے ان سڑکوں کو عبور کیا۔ 'بیل گاڑی یونین' لازمی ہے۔ یہاں پر قادر ہو! ہم نے کیا سنسنی پیدا کی ہے - ایک گروپ جس کا پائلٹ ایک امریکی نے کیا تھا اور قدیم پرائیویسی اور تقدس کو پامال کرتے ہوئے ان کے ہیملیٹ کی تیز رفتاری میں ایک snorting کار میں پیش قدمی کر رہا تھا!

"ایک تنگ گلی میں رکتے ہوئے ہم نے خود کو گری بالا کے آبائی گھر کے سو فٹ کے اندر پایا۔ ہم نے سڑک کی طویل جدوجہد کے بعد تکمیل کا سنسنی محسوس کیا جس کا تاج کسی کھردرے سے سجا ہوا تھا۔ ہم اینٹوں اور پلاسٹر کی ایک بڑی دو منزلہ عمارت کے قریب پہنچے، اردگرد کے اڈوبی جھونپڑیوں پر غلبہ حاصل کر رہے تھے۔ گھر کے اردگرد تعمیراتی ڈھانچے کی مرمت کی جا رہی تھی۔

"بخار کی توقع اور دبی ہوئی خوشی کے ساتھ ہم رب کے 'بے بھوک' لمس سے برکت والے کے کھلے دروازوں کے سامنے کھڑے تھے۔ دیہاتی، جوان اور بوڑھے، ننگے اور لباس میں ملبوس، عورتیں کسی حد تک الگ تھلگ لیکن متجسس بھی، مرد اور لڑکے بے شرمی کے ساتھ ہماری ایڑیوں پر اس بے نیاز نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

"جلد ہی دروازے پر ایک چھوٹی سی شخصیت نظر آئی- گیری بالا! وہ پھیکے، سنہری ریشم کے کپڑے میں لپٹی ہوئی تھی؛ عام طور پر ہندوستانی فیشن میں، وہ اپنے سودیشی کپڑے کے اوپری تہہ کے نیچے سے تھوڑا سا جھانکتے ہوئے، نرمی اور ہچکچاتے ہوئے آگے بڑھی تھی۔ ایک نہایت مہربان اور مہربان چہرہ ادراک اور تفہیم کا ایک چہرہ، زمینی لگاؤ کے داغ سے آزاد۔

"نرم طریقے سے وہ قریب پہنچا اور خاموشی سے منظوری دی کو ہمارے سنیپنگ a نمبر کی تصاویر کے ساتھ ہمارے 'اسٹیل' اور 'مووی' کیمرے۔ 6-46 صبر اور شرم کے ساتھ اس نے کرنسی ایڈجسٹمنٹ کی ہماری تصویری تکنیک کو برداشت کیا۔ اور روشنی انتظام آخر میں ہم تھا ریکارڈ شدہ کے لیے نسل بہت سے تصاویر دنیا کی واحد خاتون جس کے بارے میں جانا جاتا ہے کہ وہ پچاس سال سے زیادہ عرصے تک بغیر کھائے پیے زندگی گزار رہی ہے۔ (Therese Neumann، یقیناً، 1923 سے روزے رکھے ہوئے ہیں۔) سب سے زیادہ ماں کا اظہار گری بالا کا تھا جب وہ ہمارے سامنے کھڑی تھی، مکمل طور پر ڈھیلے ہوئے کپڑے میں ڈھکی ہوئی تھی، اس کے جسم میں سے کچھ نظر نہیں آرہا تھا مگر اس کا چہرہ اس کی جھکی ہوئی آنکھوں، اس کے ہاتھ اور اس کے چھوٹے چھوٹے پاؤں۔ ایک نایاب سکون اور معصومیت کا ایک چہرہ چوڑا بچوں جیسا کانپنا ہونٹ a نسائی ناک تنگ چمکنے والا آنکھیں اور a دلکش مسکراہٹ۔"

گری بالا کے بارے میں مسٹر رائٹ کا تاثر میں نے شیئر کیا تھا۔ روحانیت نے اسے اپنے نرم چمکتے پردے کی طرح ڈھانپ لیا۔ اس نے گھر والے سے ایک راہب کو سلام کرنے کے روایتی اشارے میں میرے سامنے نام لیا ۔ اس کی سادہ دلکشی اور پرسکون مسکراہٹ نے ہمیں شہد کی تقریروں سے بڑھ کر خوش آمدید کہا۔ بھول جانا ہمارا مشکل، خاک آلود سفر تھا۔

چھوٹا سا صاحب برآمدے پر ٹانگیں لگائے بیٹھا تھا۔ عمر کے زخم سہنے کے باوجود وہ کمزور نہیں تھی اس کی زیتون کی جلد صاف اور صحت مند لہجے میں تھی۔

"ماں،" میں نے بنگالی میں کہا، "میں نے پچیس سال سے زیادہ اس یاترا کے بارے میں بے تابی سے سوچا ہے! میں نے استھتی لال نندی بابو سے آپ کی مقدس زندگی کے بارے میں سنا ہے۔"

وہ سر ہلایا میں اعتراف "ہاں، میرا اچھا پڑوسی میں نواب گنج۔"

"ان سالوں کے دوران میں نے سمندروں کو عبور کیا ہے، لیکن میں کسی دن دیکھنے کا اپنا ابتدائی منصوبہ کبھی نہیں بھولا تھا۔ آپ وہ شاندار ڈرامے جو آپ یہاں اتنے غیر واضح طور پر کھیل رہے ہیں اسے ایک ایسی دنیا کے سامنے روشن کر دیا جانا چاہئے۔ جو اندرونی خوراک الہی کو طویل عرصے سے بھول چکی ہے۔"

سنت نے ایک منٹ کے لیے آنکھیں اٹھائیں، پر سکون دلچسپی سے مسکرا

دیا۔ "بابا (محترم والد) بہتر جانتے ہیں،" اس نے نرمی سے جواب دیا۔

میں خوش تھا کہ اس نے کوئی جرم نہیں کیا تھا۔ کوئی کبھی نہیں جانتا کہ عظیم یوگی یا یوگینی تشہیر کی سوچ پر کیا ردعمل ظاہر کریں گے۔ وہ اس سے پرہیز کرتے ہیں، ایک اصول کے طور پر، گہری روح کی تحقیق کو خاموشی سے جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ جب ان کی زندگیوں کو ظاہر کرنے کا مناسب وقت

آتا ہے تو ان کے لیے ایک اندرونی منظوری آتی ہے۔

کھلے عام کے لیے دی فائدے کی تلاش کرنا دماغ

"ماں،" میں نے آگے کہا، "تو مجھے معاف کر دیں، آپ پر بہت سے سوالوں کا بوجھ ڈالنے کے لیے۔ برائے مہربانی صرف انہی کا جواب دیں جو آپ کو خوش کرتے ہیں، میں بھی آپ کی خاموشی کو سمجھوں گا۔"

اس نے شفقت بھرے اشارے میں ہاتھ پھیلائے۔ "مجھے جواب دیتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے، جہاں تک میرے جیسا کوئی معمولی آدمی تسلی بخش جواب دے سکتا ہے۔"

"اوہ، نہیں نہیں غیر معمولی!" میں احتجاج کیا خلوص سے "تم ہیں a بہت اچھا روح."

"میں سب کا عاجز بندہ ہوں۔" اس نے خوش مزاجی سے کہا، "مجھے کھانا پکانا اور لوگوں

کو کھانا کھلانا پسند ہے۔" ایک عجیب تفریح، میں نے سوچا، ایک غیر کھانے والے ولی کے لیے!

"بتاؤ میں، ماں، سے آپ کا اپنے ہونٹ آپ زندہ بغیر کھانا؟"

"یہ سچ ہے۔" وہ چند لمحے خاموش رہی۔ اس کے اگلے تبصرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ذہنی ریاضی کے ساتھ جدوجہد کر رہی تھی۔ "بارہ سال کی عمر سے چار ماہ کی عمر سے لے کر میری موجودہ عمر اڑسٹھ سال تک - چھپن سال سے زیادہ کا عرصہ - میں نے نہ کھانا کھایا ہے اور نہ ہی مائع پیا ہے۔"

"ہیں۔ آپ کبھی نہیں آزمائش کو کھاؤ؟"

"اگر مجھے کھانے کی خواہش محسوس ہوئی تو مجھے کھانا پڑے گا۔" بس پھر بھی باضابطہ طور پر اس نے یہ خود ساختہ سچائی بیان کی، جسے ایک دن میں تین وقت کے کھانے کے گرد گھومنے والی دنیا بہت اچھی طرح سے جانتی ہے!

"لیکن تم کچھ کھا لو!" میرے لہجے میں تذبذب کا اظہار تھا۔ "یقینا!" وہ

تیزی سے سمجھ کر مسکرائی۔

"آپ کی غذائیت ہوا اور سورج کی روشنی کی باریک توانائیوں سے حاصل ہوتی ہے، 7-46 اور کائناتی طاقت سے جو آپ کے جسم کو میڈولا اوبلونگاٹا کے ذریعے ری چارج کرتی ہے۔"

"بابا۔۔۔ جانتا ہے۔" دوبارہ وہ تسلیم کر لیا، اس کا طریقہ سکون بخش اور بے داغ

"ماں، براہ کرم مجھے اپنی ابتدائی زندگی کے بارے میں بتائیں۔ اس میں پورے ہندوستان، اور یہاں تک کہ سمندر پار ہمارے بھائیوں اور بہنوں کے لیے بھی گہری دلچسپی ہے۔"

گیری بالا ڈال ایک طرف اس کا عادت محفوظ آرام دہ میں a بات چیت مزاج

"تو ہو جائے۔۔۔" اس کی آواز دھیمی اور مضبوط تھی۔ "میں ان جنگلاتی علاقوں میں پیدا ہوا تھا۔ میرا بچپن غیر معمولی تھا سوائے اس کے کہ مجھے بھوک نہیں لگتی تھی۔ ابتدائی سالوں میں میری شادی ہوئی تھی۔

'"بچے،' میری ماں اکثر مجھے تنبیہ کرتی تھی، 'اپنے لالچ پر قابو پانے کی کوشش کرو۔ جب تم پر اپنے

شوہر کے خاندان میں اجنبیوں کے درمیان رہنے کا وقت آئے تو وہ تمہارے بارے میں کیا سوچیں گے اگر تمہارے دن کھانے کے علاوہ کچھ نہیں گزرے؟'

"جس آفت کا اس نے اندازہ کیا تھا وہ پورا ہوا۔ میں صرف بارہ سال کی تھی جب میں نواب گنج میں اپنے شوہر کے لوگوں میں شامل ہوئی۔ میری ساس نے مجھے صبح، دوپہر اور رات میری پیٹو بھری عادتوں کے بارے میں شرمندہ کیا، ان کی ڈانٹ ڈپٹ بھیس میں ایک نعمت تھی، تاہم؛ انہوں نے میرے غیر فعال روحانی رجحانات کو ابھارا۔ ایک صبح اس کا مضحکہ خیز مذاق تھا۔

"'میں جلد ہی آپ کو ثابت کردوں گا،' میں نے جلدی سے کہا، 'میں جب تک زندہ ہوں کھانے کو دوبارہ کبھی ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔'

"میری ساس نے طنزیہ قہقہہ لگایا۔ 'تو!' اس نے کہا، 'تم کھائے بغیر کیسے رہ سکتے ہو، جب تم زیادہ کھائے بغیر نہیں رہ سکتے؟'

"یہ تبصرہ ناقابل جواب تھا! پھر بھی ایک آہنی قرارداد نے میری روح کو ڈھانپ دیا۔ ایک ویران جگہ میں میں نے اپنے آسمانی باپ کو تلاش کیا۔

"'خداوند'، میں نے لگاتار دعا کی، 'براہ کرم مجھے ایک گرو بھیج دیں، جو مجھے کھانے سے نہیں بلکہ تیرے نور کے مطابق جینا سکھائے۔'

گھاٹ کے لیے روانہ ہوا ۔ راستے میں میرا سامنا اپنے شوہر کے خاندان کے پجاری سے ہوا۔

"قابل احترام جناب،' میں کہا اعتماد سے، 'مہربانی بتانا میں کس طرح کو زندہ بغیر کھانا

"اس نے جواب دیے بغیر میری طرف دیکھا۔ آخر میں وہ تسلی دینے والے انداز میں بولا۔ 'بچے،' اس نے کہا، 'آج شام مندر آؤ، میں تمہارے لیے ایک خصوصی ویدک تقریب منعقد کروں گا۔'

"یہ مبہم جواب وہ نہیں تھا جس کی میں تلاش کر رہا تھا؛ میں گھاٹ کی طرف بڑھتا رہا ۔ صبح کے سورج نے پانی کو چھید لیا؛ میں نے گنگا میں اپنے آپ کو پاک کیا، گویا ایک مقدس آغاز کے لیے۔ جیسے ہی میں نے دریا کے کنارے سے نکلا، میرے گیلے کپڑے نے میرے ارد گرد، دن کی وسیع چمک میں میرے آقا نے خود کو میرے سامنے ظاہر کیا!

"'پیارے چھوٹے،' اس نے پیار بھری ہمدردی کی آواز میں کہا، 'میں آپ کی فوری دعا کو پورا کرنے کے لیے خدا کی طرف سے یہاں بھیجا گیا گرو ہوں۔ اسے اس کی انتہائی غیر معمولی فطرت نے بہت متاثر کیا! آج سے آپ اسسٹرل لائٹ کے ذریعے زندہ رہیں گے، آپ کے جسمانی ایٹموں کو لامحدود کرنٹ سے کھلایا جائے گا۔'

گری بالا خاموش ہو گئی۔ میں نے مسٹر رائٹ کی پنسل اور پیڈ لیا اور ان کی معلومات کے لیے چند اشیاء کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔

سنت نے کہانی دوبارہ شروع کی، اس کی نرم آواز بمشکل سنائی دیتی تھی۔ " گھاٹ ویران تھا، لیکن میرے گرو نے ہمارے گرد حفاظتی روشنی کی چمک ڈالی، کہ بعد میں کوئی آوارہ نہانے والا ہمیں پریشان نہ کرے۔ ایک کریا تکنیک جو جسم کو انسانوں کے مجموعی خوراک پر انحصار سے آزاد کرتی ہے۔ تکنیک میں ایک مخصوص منتر[8-46] کا استعمال شامل ہے۔ اور سانس لینے کی مشق اس سے زیادہ مشکل ہے۔ جو اوسط شخص انجام دے سکتا ہے۔ کوئی دوا یا جادو شامل نہیں ہے۔ کریا سے آگے کچھ نہیں ہے۔"

میں دی طریقہ کی دی امریکی اخبار رپورٹر، ڈبلیو ایچ او تھا انجانے میں سکھایا میں اس کا

طریقہ کار، میں نے گری بالا سے بہت سے معاملات پر سوالات کیے جو میں نے سوچا کہ دنیا کے لیے دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اس نے مجھے، تھوڑا تھوڑا، درج ذیل معلومات دی:

"میری کبھی کوئی اولاد نہیں ہوئی؛ کئی سال پہلے میں بیوہ ہوگئی۔ میں بہت کم سوتی ہوں، کیونکہ نیند اور جاگنا میرے لیے ایک جیسا ہے۔ میں رات کو مراقبہ کرتا ہوں، دن میں اپنے گھریلو کاموں کو پورا کرتا ہوں۔ میں موسم سے موسم کی تبدیلی کو تھوڑا سا محسوس کرتا ہوں۔ میں کبھی بیمار نہیں ہوا اور نہ ہی کسی بیماری کا سامنا کرنا پڑا۔ مجھے صرف ہلکا سا درد محسوس ہوتا ہے جب میں حادثاتی طور پر سانس لینے پر قابو پاتا ہوں اور میں سانس لینے پر قابو پاتا ہوں۔ اکثر اپنے گرو کے ساتھ ساتھ دیگر عظیم روحوں کو بھی بصارت میں دیکھتا ہوں۔"

"ماں،" میں نے پوچھا، "آپ دوسروں کو بغیر کھانے کے رہنے کا طریقہ کیوں نہیں سکھاتی؟"

دنیا کے بھوکے مرنے والے لاکھوں لوگوں کے لیے میری پرعزم امیدیں دم توڑ گئیں۔

"نہیں۔" اس نے سر ہلایا۔ "مجھے میرے گرو نے سختی سے حکم دیا تھا کہ راز افشاں نہ کروں۔ خدا کی تخلیق کے ڈرامے سے چھیڑ چھاڑ کرنا اس کی خواہش نہیں ہے۔ اگر میں بہت سے لوگوں کو بغیر کھائے جینا سکھا دوں تو کسان میرا شکریہ ادا نہیں کریں گے! لذیذ پھل زمین پر بے کار پڑے رہیں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدحالی، بھوک اور بیماری ہماری حقیقی زندگی کے کوڑے ہیں جو ہمارے حقیقی معنی کی تلاش میں ہیں۔"

"ماں" میں کہا آہستہ آہستہ "کیا ہے دی استعمال کریں کی آپ کا ہونا رہا سنگل باہر کو زندہ بغیر کھانا؟"

"یہ ثابت کرنا کہ انسان روح ہے۔" اس کا چہرہ حکمت سے چمک رہا تھا۔ "یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ الہٰی ترقی کے ذریعے وہ بتدریج ابدی روشنی سے جینا سیکھ سکتا ہے نہ کہ کھانے سے۔"

سنت گہری مراقبہ کی حالت میں ڈوب گیا۔ اس کی نظریں اندر کی طرف تھیں۔ اس کی آنکھوں کی نرم گہرائیاں بے تاثر ہو گئیں۔ اس نے ایک خاص آہ بھری، جو کہ پرجوش سانس لینے والے ٹرانس کا پیش خیمہ تھا۔ ایک وقت کے لیے وہ بے سوال دائرے، اندرونی خوشی کی جنت میں بھاگ گئی تھی۔

اشنکٹبندیی اندھیرا چھا گیا تھا۔ مٹی کے تیل کے ایک چھوٹے سے چراغ کی روشنی سائے میں خاموشی سے بیٹھے ہوئے گاؤں والوں کے چہروں پر پوری طرح سے ٹمٹما رہی تھی۔ جھونپڑیوں کے چمکتے چمکتے کیڑے اور دور دراز کے تیل کی لالٹینوں نے مخملی رات میں روشن خوفناک نمونوں کو بُنایا۔ یہ جدائی کی تکلیف دہ گھڑی تھی۔ ہماری چھوٹی پارٹی کے سامنے ایک سست اور تھکا دینے والا سفر تھا۔

"گری بالا" میں کہا کے طور پر دی سنت کھول دیا اس کا آنکھیں "براہ کرم دینا میں a keepsake-a پٹی کی ایک کی آپ کا
ساڑیاں ۔"

وہ جلد ہی بنارس ریشم کا ایک ٹکڑا لے کر واپس آگئی، اسے اپنے ہاتھ میں بڑھاتے ہوئے جب وہ اچانک زمین پر سجدہ ریز ہوگئی۔

"ماں" میں کہا احترام سے، "بلکہ دو میں چھو آپ کا اپنے مبارک پاؤں!"

46-1
: میں شمالی بنگال

46-2 : ایچ□ ایچ□ صاحب بیج□ چاند م□تاب، اب مرد□ اس کا خاندان بلا شب□ ک□ پاس □□ کچھ
ریکارڈ کی دی م□اراج□ کا گری بالا کی تین تحقیقات□

46-3 : عورت یوگی

46-4 : "□ٹان□ والا کی رکاوٹیں" دی خدا کی اچھا خوش قسمتی

46-5 : سری یکتیشور استعمال کیا جاتا □□ کو ک□نا: "دی رب □□ دیا □م دی پھل کی دی اچھا زمین □م
پسند کو دیکھیں □مار□ کھانا کو بو اس□ چکھن□ ک□ لی□ - □ندو اس□ چھونا بھی پسند کرتا □□!" کسی
کو اس□ سنن□ میں کوئی اعتراض ن□یں □وتا ، یا تو، اگر کوئی کھان□ میں موجود ن□ □و!

46-6 : مسٹر رائٹ بھی لیا منتقل تصاویر کی سری یکتیشور دوران اس کا آخری موسم سرما

سولسٹیس ت□وار میں سیرامپور□ 46-7: "□م جو کھات□ □یں و□ تابکاری □□؛ □مارا کھانا ب□ت

زیاد□ توانائی □□،" کلیولینڈ ک□ ڈاکٹر جارج ڈبلیو کرائل ن□ بتایا□
اجتماع کی طبی مرد پر مئی 17، 1933 میں میمفس□ "ی□ تمام ا□م تابکاری جو ریلیز برقی دھار□

جسم ک□ برقی سرکٹ ک□ لی□، اعصابی نظام کو سورج کی کرنوں س□ خوراک ملتی □□□ ڈاکٹر کرائل
ک□ت□ □یں ک□ ایٹم نظام شمسی □یں□ ایٹم □یں دی گاڑیاں ک□ □یں بھرا □وا ک□ ساتھ شمسی چمک
ک□ طور پر تو ب□ت س□ کنڈلی چشم□ ی□ ب□ شمار جو□ری توانائی کو خوراک ک□ طور پر لیا جاتا □□□
انسانی جسم میں ایک بار، ی□ کشید□ گاڑیاں، ایٹم، جسم ک□ پروٹوپلازم میں خارج □و جات□ □یں، دی
چمک فرنشننگ نیا کیمیائی توانائی، نیا برقی دھار□ 'تم□ارا جسم □□ بنایا اوپر کی اس طرح ایٹم،
ڈاکٹر کرائل ن□ ک□ا□ 'و□ آپ ک□ پٹھ□، دماغ اور حسی اعضاء □یں، جیس□ آنکھیں اور کان'□'

کسی دن سائنسدانوں مرضی دریافت کس طرح آدمی کر سکت□ □یں زند□ برا□ راست پر شمسی
توانائی "کلوروفیل □□ دی صرف ماد□ جانا جاتا □□ فطرت میں ک□ کسی ن□ کسی طرح ک□ پاس □□
دی طاقت کو عمل ک□ طور پر a 'سورج کی روشنی جال،'" ولیم ایل□ لارنس لکھتا □□ میں دی نیا
یارک اوقات "ی□ سورج کی روشنی کی توانائی کو 'پکڑتا' □□ اور اس□ پود□ میں محفوظ کرتا □□□
اس ک□ بغیر زندگی کا وجود ن□یں □وسکتا□ □م جو توانائی □میں زند□ ر□ن□ ک□ لی□ درکار □□ و□
شمسی توانائی س□ حاصل کرت□ □یں جو □م پودوں کی خوراک یا پودوں کو کھات□ جانوروں ک□
گوشت میں ذخیر□ کرت□ □یں□

دی توانائی □م حاصل کریں س□ کوئل□ یا تیل □□ شمسی توانائی پھنس□ □وئ□ کی طرف س□ دی
کلوروفل میں پلانٹ زندگی لاکھوں کی سال پ□ل□ □م کلوروفیل کی ایجنسی ک□ ذریع□ سورج کی
طرف س□ ر□ت□ □یں."

46-8: قوی کمپن نعر□ لگانا دی لفظی ترجم□ کی سنسکرت منتر □□ "آل□ کی سوچا" اشار□ کرن□
والا دی مثـالی، ناقابـل سـماعت آوازیں جو نمائنـدگی ایک پ□لو کی تخلیق جب آواز دی ک□ طـور پر
حروف ت□جی a منتر تشکیل دیتا □□ a عالمگیر اصطلاحات آواز کی لامحدود طـاقتیں AUM سـ□ اخـذ
□وتی □یں، "لفظ" یا کائناتی موٹر ک□ تخلیقی □م□

"میں نے ہندوستان اور امریکہ میں یوگا کے بہت سے اسباق دیے ہیں؛ لیکن مجھے یہ اعتراف کرنا چاہیے کہ، ایک ہندو کے طور پر، میں انگریزی طلباء کے لیے ایک کلاس کا انعقاد کر کے غیر معمولی طور پر خوش ہوں۔"

میرے لندن کے کلاس ممبران تعریف سے ہنس پڑے۔ کسی بھی سیاسی انتشار نے ہمارے یوگا امن کو کبھی متاثر نہیں کیا۔

ہندوستان اب ایک مقدس یاد تھا۔ یہ ستمبر، 1936 ہے؛ میں ایک وعدے پورا کرنے کے لیے انگلینڈ میں ہوں، جو سولہ ماہ پہلے کیا گیا تھا، لندن میں دوبارہ لیکچر دینے کے لیے۔

انگلینڈ بھی لازوال یوگا پیغام کو قبول کرتا ہے۔ رپورٹرز اور نیوزریل کے کیمرے مین گروسوینر ہاؤس میں میرے کوارٹرز پر چڑھ دوڑے۔ برٹش نیشنل کونسل آف دی ورلڈ

فیلوشپ آف فیتھس نے 29 ستمبر کو وائٹ فیلڈ کے کانگریگیشنل چرچ میں ایک میٹنگ کا اہتمام کیا جہاں میں نے "فیلوشپ میں ایمان تہذیب کو کیسے بچا سکتا ہے" کے اہم موضوع پر سامعین سے خطاب کیا۔ کیکسٹن ہال میں آٹھ بجے کے لیکچرز نے اتنا ہجوم کھینچا کہ دو راتوں کو ونڈسر ہاؤس کے آڈیٹوریم میں میری دوسری تقریر کا انتظار ساڑھے نو بجے تھا۔ اگلے ہفتوں کے دوران یوگا کی کلاسیں اتنی بڑھ گئیں کہ مسٹر رائٹ کو دوسرے ہال میں منتقلی کا بندوبست کرنا پڑا۔

انگریزی استقامت کا روحانی تعلق میں قابل تعریف اظہار ہے۔ لندن کے یوگا کے طلباء نے میرے جانے کے بعد، خود کو ایک سیلف ریئلائزیشن فیلوشپ سینٹر میں منظم کیا، جنگ کے تمام تلخ سالوں میں ہفتے وار اپنی مراقبہ کی میٹنگیں منعقد کیں۔

انگلینڈ میں ناقابل فراموش ہفتے؛ لندن میں دیکھنے کے دن، پھر خوبصورت دیہی علاقوں میں۔ مسٹر رائٹ اور میں نے قابل اعتماد فورڈ کو برطانوی تاریخ کے عظیم شاعروں اور ہیروز کی جائے پیدائش اور مقبروں کا دورہ کرنے کے لیے بلایا۔

ہماری چھوٹی پارٹی اکتوبر کے آخر میں ساوتھمپٹن سے امریکہ کے لیے بریمن پر روانہ ہوئی۔ نیو یارک بندرگاہ میں آزادی کے عظیم مجسمے نے نہ صرف مس بلیچ اور مسٹر رائٹ کے گلے بلکہ میرے اپنے گلے میں بھی خوشی بھری جذباتی جھونک دی۔

فورڈ، قدیم مٹی کے ساتھ جدوجہد سے تھوڑا سا دھچکا، اب بھی puissant تھا; اس نے اب کیلیفورنیا کے بین البراعظمی سفر کو اپنے قدموں میں لے لیا۔ 1936 کے آخر میں، لو! ماؤنٹ واشنگٹن۔

سال کے آخر میں چھٹیاں ہر سال لاس اینجلس کے مرکز میں 24 دسمبر (روحانی کرسمس) کو آٹھ گھنٹے کے گروپ مراقبہ کے ساتھ منائی جاتی ہیں، جس کے بعد اگلے دن ضیافت (سوشل کرسمس) ہوتی ہے۔ اس سال تہواروں کو عزیز دوستوں اور دور دراز کے شہروں سے طلباء کی موجودگی نے بڑھایا جو تینوں عالمی مسافروں کے استقبال کے لیے گھر پہنچے تھے۔

کرسمس کے دن کی دعوت میں اس خوشی کے موقع کے لیے پندرہ ہزار میل کی پکوان شامل تھیں: کشمیر سے گچی مشروم، ڈبہ بند رسگلے اور آم کا گودا، پاپڑ کے بسکٹ اور ایک تیلہ ہندوستانی کیورا پھول کا جو ہماری آئس کریم کو ذائقے دار بناتا ہے۔ شام کو ہمیں ایک بہت بڑے چمکتے کرسمس ٹری کے ارد گرد گروپ کیا گیا، قریب ہی چمنی کی جگہ خوشبودار صنوبر کے درختوں سے کڑک رہی تھی۔

تحفے وقت! زمین کے کونے کونے سے تحفے - فلسطین، مصر، ہندوستان، انگلینڈ، فرانس، اٹلی۔ مسٹر رائٹ نے کتنی محنت سے ہر غیر ملکی جنکشن پر تنوں کو شمار کیا تھا، کہ کوئی چوری کرنے والا ہاتھ امریکہ میں اپنے پیاروں کے لیے بنائے گئے خزانے حاصل نہیں کر سکتا! مقدس سرزمین سے زیتون کے مقدس درخت کی تختیاں، بیلجیئم اور ہالینڈ کے نازک فیتے اور کڑھائی، فارسی قالین، باریک بُنی ہوئی کشمیری شالیں، میسور کی لازوال خوشبودار صندل کی ٹرے، وسطی صوبوں سے شیو کے "بیل کی آنکھ" کے پتھر، پرانے ہندوستانی سکے اور لمبے لمبے سکّے منی ایچر، ٹیپیسٹریز، مندر کے بخور اور عطر، سودیشی کاٹن پرنٹس، لاکور ورک، میسور ہاتھی دانت کے نقش و نگار، فارسی چپلیں جن کے لمبے لمبے پیر، عجیب پرانے روشن مخطوطات، مخمل، بروکیڈس، گاندھی ٹوپیاں، پوتریاں، پوتریاں، پوتریاں، پوتریاں وغیرہ۔ تین براعظم!

ایک کی طرف سے ایک میں تقسیم دی خوشی سے لپیٹ پیکجز سے دی بے پناہ ڈھیر کے تحت دی درخت

"سسٹر گیاناماتا!" میں نے ایک لمبا ڈبہ اُس مقدس امریکی خاتون کے حوالے کیا جس میں میٹھے چہرے اور گہرے احساس تھے جو میری غیر موجودگی کے دوران ماؤنٹ واشنگٹن میں انچارج رہی تھیں۔ کاغذ کے ٹشوز سے اس نے سنہری بنارس ریشم کی ساڑھی اٹھائی۔

"شکریہ تم، صاحب یہ لاتا ہے دی تماشا کی انڈیا پہلے میرا آنکھیں."

"مسٹر ڈکنسن!" اگلے پارسل میں ایک تحفہ تھا جو میں نے کلکتہ کے بازار سے خریدا تھا۔ "مسٹر ڈکنسن کو یہ پسند آئے گا،" میں نے اس وقت سوچا تھا۔ ایک پیارے پیارے شاگرد، مسٹر ڈکنسن 1925 میں ماؤنٹ واشنگٹن کے قیام کے بعد سے کرسمس کے ہر تہوار میں موجود تھے۔ اس گیارہویں سالانہ تقریب میں، وہ میرے سامنے کھڑا تھا، اپنے مربع چھوٹے پیکج کے ربن کھول رہا تھا ۔

"چاندی کا کپ!" جذبات سے نبردآزما ہو کر اس نے حال کی طرف دیکھا، ایک لمبا پینے کا کپ۔ وہ بظاہر چکرا کر کچھ دور بیٹھ گیا۔ سانتا کلاز کے طور پر اپنا کردار دوبارہ شروع کرنے سے پہلے میں نے اسے پیار سے دیکھا۔

انزال والی شام تمام تحائف دینے والے کے لیے دعا کے ساتھ ختم ہوئی۔ پھر کرسمس کیرول کا ایک گروپ گانا۔

مسٹر ڈکنسن اور میں تھے چیٹنگ ایک ساتھ کبھی کبھی بعد میں

"سر،" اس نے کہا، "براہ کرم مجھے چاندی کے کپ کے لیے اب آپ کا شکریہ ادا کرنے دیں۔ کرسمس کی رات مجھے کوئی الفاظ نہیں مل سکے۔"

"میں لایا دی تحفہ خاص طور پر کے لیے تم"

"تینتالیس سال سے میں اس چاندی کے کپ کا انتظار کر رہا ہوں! یہ ایک لمبی کہانی ہے، جسے میں نے اپنے اندر چھپا رکھا ہے۔" مسٹر ڈکنسن نے شرماتے ہوئے میری طرف دیکھا۔ "شروع ڈرامائی تھا: میں ڈوب رہا تھا۔ میرے بڑے بھائی نے کھیل کے ساتھ مجھے نیبراسکا کے ایک چھوٹے سے قصبے میں پندرہ فٹ کے تالاب میں دھکیل دیا تھا۔ اس وقت میں صرف پانچ سال کا تھا۔ جب میں دوسری بار پانی کے نیچے ڈوبنے ہی والا تھا کہ ایک چمکیلی کثیر رنگی روشنی نمودار ہوئی، جس نے ساری جگہ کو بھر دیا۔ تیسری بار جب میرے بھائی کے ساتھی نے ولو کے ایک لمبے لمبے درخت کو اس قدر نیچے موڑ دیا کہ میں اسے اپنی بے چین انگلیوں سے پکڑ سکتا ہوں، لڑکوں نے مجھے اٹھا کر ابتدائی طبی امداد دی۔

"بارہ سال بعد، سترہ سال کا نوجوان، میں اپنی والدہ کے ساتھ شکاگو گیا، یہ 1893 کی بات ہے؛ عظیم عالمی پارلیمنٹ آف ریلیجنز کا اجلاس جاری تھا۔ میں اور والدہ ایک مرکزی سڑک پر چل رہے تھے، جب میں نے دوبارہ روشنی کی زبردست چمک دیکھی۔ چند قدم کے فاصلے پر، آرام سے ٹہلتے ہوئے، وہی آدمی جسے میں نے برسوں پہلے خواب میں دیکھا تھا۔ وہ ایک بڑے اجتماع گاہ کے قریب پہنچا اور غائب ہوگیا۔ دروازے کے اندر



مسٹر ای□ ای□ ڈکنسن کی لاس اینجلس؛ و□ تلاش کیا a چاندی کپ



سری یکتیشور اور میں خود میں کلکت□، 1935. و□ □□ ل□ جان□ وال□ دی تحف□ چھتری - چھڑی



رانچی کے طلباء اور اساتذہ کا ایک گروپ کاسم بازار کے قابل احترام مہاراجہ کے ساتھ پوز دے رہا ہے (مرکز میں، سفید میں)۔ 1918 میں اس نے اپنا کاسم بازار محل اور رانچی میں 25 ایکڑ زمین میرے لڑکوں کے یوگا اسکول کے لیے مستقل جگہ کے طور پر دی۔

"'ماں،' میں پکارا، 'وہ تھا دی آدمی ڈبلیو ایچ او ظاہر ہوا پر دی وقت میں تھا ڈوبنا!'

"وہ اور میں تیزی سے عمارت میں داخل ہوئے؛ وہ آدمی ایک لیکچر کے پلیٹ فارم پر بیٹھا تھا۔ ہمیں جلد ہی معلوم ہوا کہ وہ ہندوستان کے سوامی وویکانند ہیں۔ [1-47] اس کی روح کو ہلا دینے والی گفتگو کے بعد، میں اس سے ملنے کے لیے آگے بڑھا۔ وہ مجھ پر شفقت سے مسکرایا، جیسے ہم پرانے دوست ہوں۔ میں اتنا چھوٹا تھا کہ مجھے نہیں آتا تھا کہ اپنے جذبات کا اظہار کیسے کروں لیکن دل ہی دل میں امید تھی کہ وہ مجھے استاد بننے کی پیشکش کریں گے۔ اس نے میرا خیال پڑھا۔

"'نہیں، میرے بیٹے، میں تمہارا گرو نہیں ہوں۔' وویکانند نے اپنی خوبصورت، چھیدتی ہوئی آنکھوں سے میرے اندر دیکھا، 'آپ کے استاد بعد میں آئیں گے، وہ آپ کو چاندی کا کپ دیں گے۔' تھوڑے توقف کے بعد، اس نے مسکراتے ہوئے مزید کہا، 'وہ آپ پر اس سے زیادہ نعمتیں نازل کرے گا جتنا آپ اب تھامنے کے قابل ہیں۔'

مسٹر ڈکنسن آگے بڑھے، "میں نے چند دنوں میں شکاگو چھوڑ دیا اور عظیم وویکانند کو دوبارہ کبھی نہیں دیکھا۔ لیکن اس کا ہر لفظ میرے اندر کے شعور پر لکھا ہوا تھا۔ برسوں گزر گئے، کوئی استاد نظر نہیں آیا۔ 1925 کی ایک رات میں نے دل کی گہرائیوں سے دعا کی کہ رب مجھے میرا گرو بھیجے۔۔ آسمانی مخلوق، بانسری اور دوسرے آلات لے کر، شاندار موسیقی سے ہوا بھرنے کے بعد، فرشتے آہستہ آہستہ غائب ہو گئے۔۔

"اگلی شام میں نے پہلی بار یہاں لاس اینجلس میں آپ کے ایک لیکچر میں شرکت کی، اور تب مجھے معلوم ہوا کہ میری دعا قبول ہو گئی ہے۔۔"

ہم مسکرایا پر ہر ایک دوسرے میں خاموشی

کریا یوگا کا شاگرد رہا ہوں ،" مسٹر ڈکنسن نے جاری رکھا۔ "کبھی کبھی میں چاندی کے کپ کے بارے میں سوچتا تھا؛ میں نے اپنے آپ کو تقریباً اس بات پر قائل کر لیا تھا کہ وویکانند کے الفاظ صرف استعاراتی تھے۔ لیکن کرسمس کی رات، جب آپ نے مجھے درخت کے پاس چوکور باکس دیا، میں دیکھا، کے لیے دی تیسرا وقت میں میرا زندگی، دی ایک ہی شاندار فلیش کی روشنی میں ایک اور منٹ میں تھا

اپنے گرو کے تحفے کو دیکھ رہا ہوں جو وویکانند نے میرے لیے تینتالیس سال پہلے پیش کیا تھا - ایک چاندی کا کپ!"

....

47-1: دی چیف شاگرد کی دی مسیح جیسا ماسٹر سری رام کرشن۔

باب: 48

پر Encinitas میں کیلیفورنیا

"سرپرائز، آپ کی بیرون ملک غیر موجودگی کے دوران ہم نے یہ Encinitas ہرمیٹیج بنایا ہے؛ یہ ایک 'استقبالیہ' تحفہ ہے!" بہن گیاناماتا نے مسکراتے ہوئے مجھے ایک گیٹ سے اور درخت کے سایہ دار چہل قدمی پر لے جایا۔

میں نے ایک عمارت کو نیلے نمکین پانی کی طرف ایک عظیم سفید سمندری لائنر کی طرح باہر نکلتے دیکھا۔ پہلے بے آواز، پھر "اوہ!" اور "آہ!"، آخر کار خوشی اور تشکر کے آدمی کی ناکافی الفاظ کے ساتھ، میں نے آشرم کے سولہ غیر معمولی طور پر بڑے کمروں کا جائزہ لیا، ہر ایک کو دلکش طریقے سے مقرر کیا گیا تھا۔

شاندار مرکزی ہال، چھت سے اونچی کھڑکیوں کے ساتھ، گھاس، سمندر، آسمان کی ایک متحدہ قربان گاہ پر نظر آتا ہے- زمرد، دودھیا پتھر، نیلم میں ایک سمفنی۔ ہال کی بڑی چمنی کے اوپر ایک چادر لاہڑی مہاسایا کی فریم شدہ مماثلت رکھتی ہے، جو اس دور بحر الکاہل کے آسمان پر اپنی نعمتوں کو مسکرا رہی ہے۔

ہال کے بالکل نیچے، بالکل بلف میں بنایا گیا، دو تنہا مراقبہ کی غاریں آسمان اور سمندر کی لامحدودیتوں کا سامنا کرتی ہیں۔ برآمدے، دھوپ میں نہانے والے کونے، ایکڑ کے باغات، یوکلپٹی کا باغ، گلاب اور کنول سے ہوتے ہوئے پرسکون آربرز تک جانے والے پرچم کے پتھر کے راستے، ایک الگ تھلگ ساحل اور وسیع پانیوں پر ختم ہونے والی سیڑھیوں کی ایک لمبی پرواز! کیا خواب کبھی زیادہ ٹھوس تھا؟

"اولیاء کی اچھی اور بہادر اور فضل والی روحیں یہاں آئیں"، "ایک رہائش کے لیے ایک دعا" پڑھتا ہے، " زینڈ-آویستا " سے ، جو کہ ہرمیٹیج کے دروازے میں سے ایک پر بندھے ہوئے ہیں، "اور وہ ہمارے ساتھ مل کر چلیں، اور ان کے بابرکت تحفوں کی شفا بخش خوبیاں زمین کی طرح وسیع، سورج کی طرح بلندی تک، دریا کی طرح بلندی تک۔ کثرت اور جلال کے اضافے کے لئے بہتر آدمیوں کی پرورش۔

فرمانبرداری اس گھر کے اندر نافرمانی پر فتح حاصل کرے، یہاں پر امن کی فتح ہو، لالچ پر آزاد دل، فریب پر سچی بات، حقارت پر تعظیم، تاکہ ہمارے دماغ خوش ہوں، اور ہماری روحیں بلند ہوں، ہمارے جسموں کو بھی جلال ملے؛ اور اے نور الٰہی، ہم آس پاس آتے ہیں، ہم آس پاس آتے ہیں اور ہم دیکھ سکتے ہیں۔ تیرے پاس

پوری صحبت!"



بحرالکاہل کا نظارہ کرتا ہوا مرکزی عمارت اور سیلف ریئلائزیشن فیلوشپ کے میدان کا حصہ، Encinitas، California

یہ سیلف ریئلائزیشن فیلوشپ آشرم چند امریکی شاگردوں، لامتناہی ذمہ داریوں کے امریکی تاجروں کی سخاوت سے ممکن ہوا جو ابھی تک اپنے کریا یوگا کے لیے روزانہ وقت نکالتے ہیں ۔ ہندوستان اور یورپ میں میرے قیام کے دوران ہرمیٹیج کی تعمیر کا ایک لفظ بھی مجھ تک نہیں پہنچنے دیا گیا ۔ حیرت، خوشی!

امریکہ میں اپنے ابتدائی سالوں کے دوران میں نے کیلیفورنیا کے ساحل کو سمندر کے کنارے ایک آشرم کے لیے ایک چھوٹی سی جگہ کی تلاش میں کنگھی کی تھی ۔ جب بھی مجھے کوئی مناسب جگہ ملی، کوئی نہ کوئی رکاوٹ ہمیشہ مجھے ناکام بنانے کے لیے کھڑی ہو گئی ۔ [48-1] ،Encinitas-کے وسیع ایکڑ پر نظریں اب دیکھ رہا ہوں، میں عاجزی کے ساتھ میں نے سری یکتیشور کی بہت پہلے کی پیشینگوئی کی آسانی سے تکمیل دیکھی: "سمندر کے کنارے ایک آستانہ۔"

کچھ مہینوں بعد، 1937 کے ایسٹر میں، میں نے پہلی بار Encinitas کے ہموار لان میں منعقد کیا ۔ طلوع آفتاب کی بہت سی خدمات ۔ پرانے جادوگروں کی طرح، کئی سو طلباء روزانہ کے معجزے، مشرقی آسمان میں ابتدائی شمسی آگ کی رسم کو عقیدت بھرے انداز میں دیکھتے تھے ۔ مغرب میں ناقابل تسخیر بحرالکاہل بچھا ہوا ہے، اس کی شاندار تعریفیں عروج پر ہیں ۔ فاصلے پر، ایک چھوٹی سی سفید بادبانی کشتی، اور ایک بگلے کی تنہا پرواز ۔ "مسیح، آپ جی اٹھے ہیں!" تنہا سورج کے ساتھ نہیں، بلکہ روح کی ابدی سحر میں!

بہت سے مبارک مہینے گزر گئے؛ کامل خوبصورتی کے امن میں میں ہرمیٹیج میں ایک طویل پروجیکٹ شدہ کام مکمل کرنے کے قابل تھا، کاسمک چینٹ ۔ میں نے چالیس گانوں کے بارے میں انگریزی الفاظ اور مغربی میوزیکل اشارے پر سیٹ کیا، کچھ اصل، کچھ قدیم دھنوں کی اپنی موافقتیں شامل تھے ۔ شنکرا کا نعرہ، "کوئی جنم نہیں، موت نہیں"؛ سری یکتیشور کے دو پسندیدہ: "جاگو، پھر بھی جاگو، اے میرے سنت!" اور "خواہش، میرا عظیم دشمن"؛ ہوری سنسکرت "برہما کا بھجن"؛ پرانے بنگالی گانے، "کیا بجلی چمکتی ہے!" اور "انہوں نے تیرا نام سنا ہے"؛ ٹیگور کا "میرے مندر میں کون ہے؟"؛ اور میری کئی کمپوزیشنز: "میں ہمیشہ تمہارا رہوں گا،" "میرے خوابوں سے پرے زمین میں،" "خاموش آسمان سے باہر آؤ،" "میری روح کی پکار سنو،" "خاموشی کے مندر میں،" اور "تم میری زندگی ہو۔"

کے لیے a دیباچے کو دی گانے کی کتاب میں دوبارہ گنتی میرا پہلے بقایا تجربہ کے ساتھ دی قبولیت کی

مغرب والے مشرق کی عجیب عقیدت مند ہواؤں کی طرفے اس موقع پر ایک عوامی لیکچر تھا۔ وقت، اپریل 18، 1926؛ جگہ، نیویارک میں کارنیگی ہال۔

"مسٹر ہنسیکر،" میں نے ایک امریکی طالب علم سے کہا تھا، "میں سامعین سے ایک قدیم ہندو گانا گانا چاہتا ہوں، 'اے خدا خوبصورت!'"

"جناب،" مسٹر ہنسیکر نے احتجاج کیا تھا، "یہ مشرقی گانے امریکی سمجھ کے لیے اجنبی ہیں۔ کتنی شرم کی بات ہے اگر لیکچر کو زیادہ پکے ہوئے ٹماٹروں کی کمنٹری سے متاثر کیا جائے!"

میں نے ہنستے ہوئے اختلاف کیا تھا۔ "موسیقی ایک عالمگیر زبان ہے۔ امریکی اس بلند آواز میں روح کی آرزو کو محسوس کرنے میں ناکام نہیں ہوں گے۔" 2-48

لیکچر کے دوران مسٹر ہنسیکر پلیٹ فارم پر میرے پیچھے بیٹھ گئے تھے، شاید میری حفاظت کے خوف سے۔ اس کے شکوک بے بنیاد تھے۔ نہ صرف ناپسندیدہ سبزیوں کی عدم موجودگی تھی بلکہ ایک گھنٹے پچیس منٹ تک "اے خدا خوبصورت!" بلا روک ٹوک آواز دی تھی۔ سے تین ہزار گلے بلاس' نہیں طویل، پیارے نیا یارکرز آپ کا دل خوشی کے ایک سادہ سے پینے میں بلند ہو گئے تھے! الہی شفایابی اس شام ہوئی تھی۔ عقیدت مندوں کے درمیان محبت کے ساتھ رب کے مبارک نام کا نعرہ لگا رہے ہیں۔

ایک ادبی منسٹر کی ویران زندگی میرا کردار زیادہ دیر تک نہیں رہی۔ جلد ہی میں ہر پندرہ دن کو لاس اینجلس اور Encinitas کے درمیان تقسیم کر رہا تھا۔ اتوار کی خدمات، کلاسز، کلبوں اور کالجوں سے پہلے لیکچرز، طلباء کے ساتھ انٹرویوز، خط و کتابت کے لامتناہی سلسلے، مشرق و مغرب کے لیے مضامین ، ہندوستان میں سرگرمیوں کی سمت اور امریکی شہروں میں متعدد چھوٹے مراکزے کریا اور دیگر خود شناسی فیلوشپ کی تعلیمات کے انتظامات کے لیے بھی کافی وقت دیا گیا تھا جو دور دراز کے یوگا کے متلاشیوں کے لیے مطالعے کی ایک سیریز میں تھا جن کے جوش میں جگہ کی کوئی حد نہیں تھی۔

خوش کن لگن کی a خود شناسی چرچ کی تمام مذاہب لیا جگہ میں 1938 پر واشنگٹن، مناظر والے میدانوں کے درمیان ڈی سی سیٹ، شاندار چرچ شہر کے ایک حصے میں کھڑا ہے۔ جسے مناسب طور پر "فرینڈشپ ہائٹس" کہا جاتا ہے۔ واشنگٹن کے رہنما سوامی پریمانند ہیں، جو رانچی کے اسکول اور کلکتہ یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ ہیں۔ میں نے انہیں 1928 میں واشنگٹن سیلف ریئلائزیشن فیلوشپ سینٹر کی قیادت سنبھالنے کے لیے بلایا تھا۔

"پریمانند،" میں نے ان کے نئے مندر کے دورے کے دوران ان سے کہا، "یہ مشرقی ہیڈکوارٹر آپ کی انتھک عقیدت کی یادگار ہے۔ یہاں ملک کی راجدھانی میں آپ نے لہڑی مہاسایا کے نظریات کی روشنی کو بلند رکھا ہے۔"

پریمانند میرے ساتھ واشنگٹن سے بوسٹن میں سیلف ریئلائزیشن فیلوشپ سینٹر کے مختصر دورے کے لیے آئے۔ کریا یوگا بینڈ کو دوبارہ دیکھ کر کتنی خوشی ہوئی جو 1920 سے ثابت قدم رہا! بوسٹن کے رہنما، ڈاکٹر ایم ڈبلیو لیوس نے میرے ساتھی اور خود کو ایک جدید، فنکارانہ طور پر سجے ہوئے سوٹ میں رکھا۔

"سر،" ڈاکٹر لیوس نے مسکراتے ہوئے مجھ سے کہا، "امریکہ میں اپنے ابتدائی سالوں کے دوران آپ اس شہر میں ایک ہی کمرے میں رہے، بغیر نہائے۔ میں چاہتا تھا کہ آپ کو معلوم ہو کہ بوسٹن میں کچھ پرتعیش اپارٹمنٹس ہیں!"

قریب آنے والے قتل و غارت کے سائے دنیا پر لمبے ہو رہے تھے۔ پہلے ہی شدید کان جنگ کے خوفناک ڈھول سن سکتے ہیں۔ کیلیفورنیا میں ہزاروں لوگوں کے ساتھ انٹرویوز کے دوران، اور عالمی سطح پر خط و کتابت کے ذریعے، میں نے پایا کہ مرد اور عورتیں اپنے دل کی گہرائیوں سے تلاش کر رہے ہیں۔ المناک بیرونی عدم تحفظ نے ابدی لنگر خانے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔

لندن سیلف ریئلائزیشن فیلوشپ سنٹر کے رہنما نے مجھے 1941 میں لکھا، "ہم نے واقعی مراقبہ کی قدر سیکھ لی ہے، اور جان لیں کہ کوئی بھی چیز ہمارے اندرونی سکون کو خراب نہیں کر سکتی۔ گزشتہ چند ہفتوں میں میٹنگوں کے دوران ہم نے ہوائی حملے کی وارننگ سنی ہیں اور دھماکے کی آوازیں سنی ہیں۔" تاخیری کارروائی بم، لیکن ہمارے طلباء اب بھی جمع اور اچھی طرح سے لطف اندوز ہمارے خوبصورت سروس۔"

ایک اور خط مجھے جنگ زدہ انگلستان سے امریکہ کے تنازع میں داخل ہونے سے پہلے پہنچا۔ انتہائی قابل رحم الفاظ میں، ڈاکٹر L. Cranmer Byng، مشہور ایڈیٹر *The Wisdom of The East Series* نے لکھا:

"جب میں نے مشرق-مغرب کو پڑھا تو مجھے احساس ہوا کہ ہم بظاہر دو میں رہتے ہوئے کتنے فاصلے پر نظر آتے ہیں۔ مختلف دنیاؤں. خوبصورتی، ترتیب، پرسکون، اور امن میرے پاس لاس اینجلس سے بندرگاہ کی طرف سفر کرتے ہوئے آئے۔ ہولی گریل کی نعمتوں اور راحتوں سے لدا ہوا ایک کشتی جو ایک مصیبت زدہ شہر کے لیے ہے۔

"میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے کھجور کے درخت کا باغ، اور Encinitas میں مندر اس کے سمندری پھیلاؤ اور پہاڑی نظاروں کے ساتھ، اور سب سے بڑھ کر اس کی روحانی سوچ رکھنے والے مردوں اور عورتوں کی رفاقت، ایک کمیونٹی جو اتحاد میں سمٹی ہوئی، تخلیقی کام میں مشغول، اور غور و فکر میں بھری ہوئی ہے۔ یہ میرے اپنے وژن کی دنیا ہے، جس میں اب میری چھوٹی سی امید ہے۔

"شاید میں جسم میں کبھی بھی آپ کے سنہری ساحلوں تک نہیں پہنچ سکوں گا اور نہ ہی آپ کے مندر میں عبادت کروں گا۔ لیکن یہ اور بھی بہت کچھ ہے کہ میں نے خواب دیکھا اور جان لیا کہ جنگ کے درمیان اب بھی ایک امن ہے جو آپ کے بندرگاہوں اور پہاڑیوں کے درمیان رہتا ہے۔ ایک عام سپاہی کی طرف سے تمام رفاقتوں کو سلام، صبح کے انتظار میں چوکیدار پر لکھا ہوا ہے۔"

جنگ کے سالوں نے مردوں میں ایک روحانی بیداری لائی جن کی تبدیلیوں میں نئے عہد نامہ کا مطالعہ شامل نہیں تھا۔ جنگ کی کڑوی جڑی بوٹیوں سے ایک میٹھی کشید! ایک بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے، تمام مذاہب کا ایک متاثر کن چھوٹا سیلف ریئلائزیشن چرچ بنایا گیا اور اسے وقف کیا گیا میں 1942 پر ہالی ووڈ دی سائٹ چہرے زیتون پہاڑی اور دی دور لاس اینجلس پلانیٹیریم۔ چرچ، نیلے، سفید اور سونے میں تیار کیا گیا ہے، ایک بڑے تالاب میں پانی کے ہائیسنتھس کے درمیان جھلک رہا ہے۔ باغات پھولوں کے ساتھ ہم جنس پرست ہیں، چند چونکا دینے والے پتھر کے ہرن، ایک داغدار شیشے pergola، اور ایک عجیب خواہش مند. پیسے اور انسان کی کلیڈوسکوپک خواہشات کے ساتھ پھینک دیا گیا ہے روح کے واحد خزانے کے لئے بہت ساری خالص خواہش! لاہوری مہاسایا اور سری یکتیشور کے مجسموں اور کرشنا، بدھ، کنفیوشس، سینٹ فرانسس، اور آخری عشائیہ میں مسیح کی ایک خوبصورت ماں کی موتیوں کے مجسموں کے ساتھ چھوٹے طاقوں سے ایک عالمگیر نرمی بہتی ہے۔

تمام مذاہب کا ایک اور سیلف ریئلائزیشن چرچ سن ڈیاگو میں 1943 میں قائم کیا گیا تھا۔ پہاڑی کی چوٹی پر ایک پرسکون مندر، یہ یوکلپٹی کی ایک ڈھلوان وادی میں کھڑا ہے، جس سے چمکتی ہوئی سان ڈیاگو بے نظر آتی ہے۔

ایک شام اس پُرسکون ٹھکانے میں بیٹھا میں اپنے دل کی باتیں گا رہا تھا۔ میری انگلیوں کے نیچے چرچ کا میٹھا لہجہ تھا، میرے ہونٹوں پر ایک قدیم بنگالی کی تڑپ تھی۔

عقیدت مند ڈبلیو ایچ او تھا تلاش کیا کے لیے ابدی سکون:

میں یہ دنیا ماں، کوئی نہیں کر سکتے ہیں محبت میں
اس دنیا میں وہ محبت الہی کو نہیں جانتے۔ پاکیزہ محبت کہاں
ہے؟
تجھ سے سچی محبت کرنے والا کہاں ہے؟ وہاں
میرا دل چاہتا ہے۔

چیپل میں میرے ساتھی، ڈاکٹر لائیڈ کینیل، سان ڈیاگو سینٹر کے رہنما، گانے کے الفاظ پر ہلکا سا مسکرا رہے تھے۔

"مجھے سچ بتاؤ، پرمہنساجی، کیا یہ اس کے قابل ہے؟" اس نے بڑے خلوص سے میری طرف دیکھے میں نے اس کے اس سوال کو سمجھ لیا: "کیا آپ امریکہ میں خوش رہے؟ مایوسیوں، دلوں کے دردوں، مرکز کے لیڈروں کا کیا ہوگا جو رہنمائی نہیں کر سکے، جن طلباء کو پڑھایا نہیں جا سکا؟"

"مبارک ہے وہ آدمی جس کا رب ٹیسٹ کرتا ہے، ڈاکٹر! اس نے مجھ پر بوجھ ڈالنے کے لیے بار بار یاد کیا!" میں نے سوچا، تب، تمام وفاداروں، محبت اور عقیدت کا اور یہ سمجھنا کہ امریکہ کے دل میں ہے۔ دھیمے زور کے ساتھ میں آگے بڑھ گیا، "لیکن میرا جواب ہے: ہاں، ہزار بار ہاں! یہ قابل قدر رہا ہے؛ یہ ایک مستقل الہام رہا ہے، اس سے زیادہ جو میں نے خواب دیکھا تھا، مغرب اور مشرق کو ایک ہی پائیدار بندھن، روحانی میں قریب لاتے ہوئے دیکھنا!"

خاموشی سے میں نے ایک دعا شامل کی: "باباجی اور سری یکتیشور جی کو یہ محسوس ہو کہ میں نے اپنا کردار ادا کر دیا ہے، اس بڑی امید کو مایوس نہیں کیا جس میں انہوں نے مجھے بھیجا تھا۔"

میں مڑ گیا دوبارہ کو دی عضو یہ وقت میرا گانا تھا ٹنگڈ کے ساتھ a مارشل بہادری:

وقت کا پیسنے والا پہیہ چاند اور ستاروں کی بہت
سی زندگیوں اور بہت سی چمکتی مسکراتی
صبحوں کو ختم کر دیتا ہے- لیکن پھر بھی میری روح
رواں دواں ہے!

اندھیرے، موت، اور ناکامیوں کا مقابلہ؛ میرا راستہ
روکنے کے لیے انہوں نے بہت کوشش کی۔
غیرت مند فطرت کے ساتھ میری لڑائی مضبوط- لیکن
پھر بھی میری روح چل رہی ہے!

کتاب کے مخطوطے پر نظر ثانی کی ۔

"پرمہانساجی، براہ کرم باہر آ جائیں" ڈاکٹر لیوس، بوسٹن کے دورے پر، میری کھڑکی کے باہر سے میری طرف التجا کرتے ہوئے مسکرائے۔ جلد ہی ہم دھوپ میں ٹہل رہے تھے۔ میرے ساتھی نے ساحلی شاہراہ سے متصل فیلوشپ پراپرٹی کے کنارے تعمیر کے عمل میں نئے ٹاورز کی طرف اشارہ کیا ۔

"جناب، میں اپنے آخری دورے کے بعد سے یہاں بہت سی بہتری دیکھ رہا ہوں۔" ڈاکٹر لیوس سالانہ دو بار بوسٹن سے Encinitas آتے ہیں۔

"ہاں، ڈاکٹر، ایک پراجیکٹ جس پر میں نے طویل عرصے سے غور کیا تھا وہ یقینی شکل اختیار کرنا شروع کر رہا ہے۔ ان خوبصورت ماحول میں میں نے ایک چھوٹی دنیا کی کالونی شروع کی ہے۔ اخوت ایک مثال ہے جسے اصول سے زیادہ بہتر سمجھا جاتا ہے! یہاں کا ایک چھوٹا ہم آہنگ گروپ زمین پر موجود دیگر مثالی برادریوں کو متاثر کر سکتا ہے۔"

"اے شاندار خیال، صاحب! دی کالونی مرضی ضرور ہونا a کامیابی اگر ہر کوئی خلوص سے کرتا ہے اس کا حصہ!"

"'دنیا' ایک بڑی اصطلاح ہے، لیکن انسان کو اپنے آپ کو عالمی شہری کی روشنی میں سمجھتے ہوئے اپنی وفاداری کو بڑھانا چاہیے،" میں نے جاری رکھا۔ "ایک شخص جو حقیقی معنوں میں محسوس کرتا ہے: 'دنیا میرا وطن ہے؛ یہ میرا امریکہ، میرا ہندوستان، میرا فلپائن، میرا انگلینڈ، میرا افریقہ ہے،' کبھی بھی مفید اور خوشگوار زندگی کی گنجائش نہیں رکھے گا۔ اس کا قدرتی مقامی فخر لامحدود وسعت کو جانتا ہو گا؛ وہ تخلیقی عالمگیر دھاروں سے رابطے میں رہے گا۔"

ڈاکٹر لیوس اور میں ہرمیٹیج کے قریب کمل کے تالاب کے اوپر رکے۔ ہمارے نیچے لامتناہی بحرالکاہل ہے۔

"یہ پانی کیلیفورنیا اور چین میں مغربی اور مشرقی ساحلوں پر یکساں طور پر ٹوٹتا ہے۔" میرے ساتھی نے سمندری ستر ملین مربع میل کے پہلے حصے میں ایک چھوٹا سا پتھر پھینکا۔ "Encinitas ایک عالمی کالونی کے لیے ایک علامتی مقام ہے۔"

"یہ سچ ہے ڈاکٹر۔ ہم یہاں بہت سی کانفرنسوں اور مذاہب کی کانگریسوں کا اہتمام کریں گے، جس میں تمام ممالک سے مندوبین کو مدعو کیا جائے گا۔ ہمارے ہالوں میں قوموں کے جھنڈے لٹکائے جائیں گے۔ زمینوں پر چھوٹے مندر بنائے جائیں گے، جو دنیا کے اہم مذاہب کے لیے وقف ہوں گے۔"

"جلد سے جلد،" میں نے آگے کہا، "میں یہاں یوگا انسٹی ٹیوٹ کھولنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مغرب میں کریا یوگا کا بابرکت کردار شاید ہی ابھی شروع ہوا ہو۔ تمام لوگ جان لیں کہ تمام انسانی مصیبتوں پر قابو پانے کے لیے خود شناسی کی ایک یقینی، سائنسی تکنیک موجود ہے!"



سان فرانسسکو میں امن کانفرنس کے انعقاد کے دوران 1945 کے ایک بین النسلی اجلاس میں مقررین۔ (بائیں سے دائیں) ڈاکٹر مانیک اینکلیسریا، جان کوہی، خود، ہیو ای میک بیتھ، ونس ایم۔



واشنگٹن ڈی سی میں تمام مذاہب کا سیلف ریئلائزیشن چرچ، جس کے رہنما، سوامی پریمانند، یہاں میرے ساتھ تصویر میں ہیں



میرا قابل احترام باپ بیٹھا ہوا میں دی پرسکون کمل کرنسی کلکتہ، 1936

رات تک میرے پیارے دوست - امریکہ میں پہلے کریا یوگی - نے مجھ سے روحانی بنیادوں پر قائم عالمی کالونیوں کی ضرورت پر تبادلہ خیال کیا۔ "معاشرہ" نامی ایک بشری تجرید سے منسوب برائیوں کو ایوری مین کے دروازے پر زیادہ حقیقت پسندانہ طور پر رکھا جاسکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ شہری خوبیوں میں پھول سکے، یوٹوپیا کو ذاتی سینے میں بہارنا چاہیے۔ انسان ایک روح ہے، ادارے نہیں۔ اس کی اندرونی اصلاحات ہی بیرونی کو مستقل کر سکتی ہیں۔ روحانی اقدار پر دباؤ ڈال کر، خود شناسی، عالمی بھائی چارے کی مثال دینے والی کالونی اپنے مقام سے کہیں زیادہ متاثر کن کمپن بھیجنے کی طاقت رکھتی ہے۔

15 اگست 1945، دوسری عالمی جنگ کا اختتام! دنیا کا خاتمہ؛ ایک پراسرار ایٹمی دور کا آغاز! ہرمیٹیج کے رہائشی شکرانے کی دعا کے لیے مرکزی ہال میں جمع ہوئے۔ "آسمانی باپ، ایسا دوبارہ کبھی نہ ہو! تمہارے بچے اب سے بھائی بن کر جائیں!"

جنگ کے سالوں کا تناؤ ختم ہو گیا۔ ہماری روحیں امن کے سورج میں تپ رہی ہیں۔ میں نے اپنے ہر امریکی ساتھی کو خوشی سے دیکھا۔

"رب" میں سوچا شکرگزار "تم[illegible] جلدی دیا یہ راہب a بڑا خاندان!"

48-1: اے چھوٹا شہر پر ساحل ہائی وے 101، Encinitas ہے 100 میل جنوب کی لاس اینجلس، اور

25 میل شمال کی سان ڈیاگو 48-2: میں یہاں گرو نانک کے گیت کے الفاظ کا ترجمہ کرتا ہوں:

اے خدا خوبصورت! اے خدا
خوبصورت! جنگل میں تو سبز
ہے۔

پہاڑ میں، تم بلند ہو، میں دی
دریا تم فن بے چین، سمندر میں،
تو قبر ہے!

کو دی خدمت کرنے والا، تم فن
خدمت، عاشق کی، تو محبت ہے،

کو دی غمگین، تم فن ہمدردی،

کو دی یوگی تم فن خوشی!

اے خدا خوبصورت! اے خدا خوبصورت! تیرے قدموں میں، اے سجدے!

ضمیمہ:بذریعہ:

کریا یوگا، گاڈ یوگا، الہی محبت اور خدا کی ادراک کے لیے سائبر اسپیس آشرم

یہ "یوگی کی خود نوشت" سے تخلیق کی گئی ہے۔ اصل متن 1946 - پہلا ایڈیشن۔ پہلے ایڈیشن 1946 کے کاپی رائٹ امریکہ میں ختم ہو چکے ہیں اور یہ سب سے متاثر کن کتاب اب پبلک ڈومین ہے اور پوری دنیا کے لیے آزادانہ طور پر دستیاب ہے۔

پی ڈی ایف فارمیٹ میں ای بک ورژن بنایا گیا ہے۔ ایکروبیٹ 7.0 پروفیشنل کا استعمال کرتے ہوئے اور آپ کو پیش کیا گیا ہے۔ سائبر اسپیس آشرم کے ذریعہ - محبت کی مکمل تعلیم بشمول دی تفصیلی آغاز کو دی مقدس کریا یوگا کی سائنس www پر مفت آن لائن دستیاب ہے ۔ kriyayoga.com
سائبر اسپیس آشرم کی بنیاد 1997 میں رکھی گئی ہے جس کا واحد مقصد پوری دنیا میں محبت کی اصل تعلیمات کو پہنچانا ہے جس میں کریا یوگا کی مقدس سائنس کی مکمل اور تفصیلی شروعات شامل ہے۔

میرے والد کی محبت اور خوشی آپ کو ترقی دے اور آپ کے دماغ، خیالات اور دل کو پاک کرے تاکہ آپ کی محبت کا راستہ آسان ہو گھر محبت ہے دی کلید کو خدا - محبت ہے تمام خدا آپ کو پیش کرتا ہے - محبت حاصل کرنے کے لیے آپ کو محبت دینے کی ضرورت ہے - محبت کے سوا کچھ نہیں ہے

سائبر اسپیس آشرم کے کچھ اہم حصوں کا جائزہ

1. کو کریا یوگا کی مشق کو صحیح طریقے سے شروع کریں - یقینی بنائیں کہ آپ واقعی سائبر اسپیک میں شائع ہونے والے سینکڑوں صفحات پڑھ رہے ہیں ہ آشرم تمام حصوں سمیت:
2. پر آپ کا بنکھ کی محبت - پر آپ کا راستہ کو خدا

3. روحانی مائیکرو لیٹرز
4. روحانی خبرنامہ
5. اکثر پوچھے گئے سوالات
6. کے ساتھ محبت سے خدا کو آپ
7. جب سائبر اسپیس آشرم کی تمام ایم فائلوں اور سیکشنز کو پڑھنا - آپ کو صحیح وقت پر مل جائے گا۔ حقیقی diksha-page کے ساتھ تمام ضروری کی تفصیلات دی تکنیک کی ویں eholy سائنس کی کریا یوگاہ سب کو پڑھنے، سب کا مطالعہ کرنے کے لیے تیار رہیں جب تک کہ آپ سب کو سمجھ نہ لیں اور آخر کار اپنی کریا یوگا مشق میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اپنی روزمرہ کی زندگی کے تمام حصوں میں محبت کی تعلیمات پر عمل کریں۔ کریا یوگا خدا کا گھر ہے - محبت آپ کے گھر کی محبت کے راستے کا ایندھن ہے۔


محبت اور خوشی کے ساتھ

| محبت کا بیٹا خدا کا | محبت کی تعلیمات | محبت | خدا محبت ہے
محبت کو قبول | "ہے پیار ہے تم سے " میں کہنا سیکھیں | محبت کے اسباق
| ہوں محبت کرتا ہے سے رائے ڈی اور امتحان کا محبت | "کرنا سیکھو
کہنے کے "ہوں پیار کرتا ہوں تم سے پیار" | محبت f ہے کے حل - روحانی فورم
LoveCards لیے

حکمت کا خزانہ

پرمہنس یوگنند

روحانی مضامین



ایک حکیم کی زندگی سے جھلکیاں

شری دیا ماتا کی طرف سے، سیلف نالج سوسائٹی کے سابق صدر جس نے استاد پرمہنس یوگنند کی تعلیمات کو قلمبند کیا اور انہیں نسلوں تک محفوظ رکھا

جب میں نے پہلی بار پرمہنس یوگنند کو دیکھا، وہ 1931 میں سالٹ لیک سٹی میں ایک بڑے حیران کن سامعین سے تقریر کر رہے تھے۔

ہجوم سے بھرے ہال کے پچھلے کونے میں کھڑا میں اپنے اردگرد کی ہر چیز سے غافل تھا سوائے مقرر اور اس کے الفاظ کے۔

میرا پورا وجود الہی حکمت اور محبت میں ڈوبا ہوا تھا جو میری روح میں بہتا تھا، میرے دل اور دماغ کو بھرتا تھا، میں صرف اتنا سوچ سکتا تھا، "یہ شخص خدا سے اسی طرح محبت کرتا ہے جس طرح میں نے ہمیشہ اس سے محبت کرنے کی خواہش کی ہے کہ وہ خدا کو جانتا ہے، اور میں اسی کی پیروی کروں گا" اور میں نے اس لمحے سے یہی کیا ہے۔

جیسا کہ میں نے اپنی زندگی میں ان کے ابتدائی سالوں میں اپنے قابل احترام استاد پرمہنس کے ساتھ ان کے کلام کی شاندار روحانی طاقت کو محسوس کیا، میرے اندر ان کے دانشمندانہ اقوال کو پوری دنیا اور تمام نسلوں کے لیے ریکارڈ کرنے اور محفوظ کرنے کی شدید ضرورت پیدا ہوئی۔

خوش قسمتی سے، ماسٹر پرمہنس کے ساتھ اپنی کئی سالوں کی رفاقت کے دوران، میں نے ان کے لیکچرز اور ذاتی مشورے ریکارڈ کیے جو کہ حیرت انگیز حکمت اور انوکھی الہی محبت کا ایک عظیم اور پرچر خزانہ ہے۔

فرشتہ استاد کا الہام بہت زیادہ بہہ رہا تھا، جو اس کی مسلسل تقریر میں جھلکتا تھا۔ وہ اکثر ایک وقت میں کئی منٹ بغیر توقف کے، یا کبھی کبھی پورے ایک گھنٹے تک بولتا تھا۔

جب اس کے سامعین حیرت اور سحر میں بیٹھے تھے، میرا قلم ناقابل یقین رفتار کے ساتھ حرکت کرتا تھا۔ جب میں نے ان کے الفاظ کو شارٹ ہینڈ کا استعمال کرتے ہوئے نقل کیا تو مجھے ایسا لگا جیسے ایک انوکھی نعمت نازل ہوئی ہو، جس نے فوری طور پر صفحات پر استاد کی آواز کا شارٹ ہینڈ علامتوں میں ترجمہ کر دیا۔

اس کو عام تحریر میں نقل کرنا آج تک ایک مقدس فریضہ اور بابرکت عمل تھا - اور باقی ہے - اس تمام عرصے کے بعد بھی - میرے کچھ مشاہدات چالیس سال سے بھی زیادہ پرانے ہیں - جب میں اسے نقل کرنا شروع کرتا ہوں تو میں اسے اپنے ذہن میں معجزانہ طور پر تازہ پاتا ہوں، گویا یہ کل لکھا گیا تھا، اس مقام تک کہ میں سن سکتا ہوں - فرشتوں کے ہر ایک فقرے میں، میری روح کے سب سے گہرے وقفے

استاد شاذ و نادر ہی اپنے لیکچرز کو معمولی سے تیار کرتے ہیں اگر وہ بالکل بھی تیاری کر لیتے تو شاید اس میں چند حقائق کو جلدی اور مختصراً بیان کرنا ہوتا، مندر کی طرف جاتے ہوئے وہ گاڑی میں ہم میں سے ایک سے پوچھتا۔

"آج میرے لیکچر کا موضوع کیا ہے؟" وہ اپنے ذہن کو موضوع پر مرکوز کرے گا اور پھر الہامی الہام کے اندرونی چشمے سے نکل کر وقتی طور پر لیکچر دے گا۔

ٹیچر کے لیکچرز کے عنوانات کا پہلے ہی مندروں میں اعلان کر دیا جاتا تھا، لیکن جب وہ بولنا شروع کرتے تھے تو اس کا دماغ کبھی کبھی بالکل مختلف میدان میں کام کر رہا تھا۔

اس دن کے موضوع سے قطع نظر، استاد نے وہ سچائیاں بیان کیں جو اس وقت ان کے شعور پر قابض تھیں، اپنے روحانی تجربہ اور بدیہی، یقینی فہم سے ایک مسلسل دھارے میں انمول علم کو انڈیلتے تھے، تقریباً ہمیشہ

ہی، خطبہ کے اختتام پر، بہت سے لوگ اس روشن خیالی کے لیے اظہار تشکر کرنے کے لیے آگے آتے، جس نے انہیں کسی پریشانی یا پریشانی کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔ ایک فلسفیانہ خیال جو ان کے لیے خاص دلچسپی کا حامل تھا۔

بعض اوقات لیکچر دیتے ہوئے استاد کا شعور اس قدر بلند ہوجاتا کہ وہ لمحہ بہ لمحہ سامعین کو بھول جاتے اور براہ راست خدا سے رابطہ کرتے، اس کا پورا وجود خوشی سے لبریز اور محبت الہی سے لبریز ہوجاتا۔

اعلیٰ شعور کی ان حالتوں میں، اس کا شعور الہی شعور کے ساتھ کامل ہم آہنگی میں تھا، اس لیے اس نے اپنے اندر کی حقیقت کو محسوس کیا اور جو کچھ اس نے تجربہ کیا اور دیکھا اسے بیان کیا۔

دوسروں کو پرمہنس یوگنند کی تابناک موجودگی سے خوفزدہ کیا گیا ہو گا، لیکن ان کی گرمجوشی، بے مثال اور خاموش عاجزی نے فوری طور پر ہر موجود میں امن و سکون پیدا کر دیا، ہر شخص کو ایسا لگا جیسے ماسٹر کے الفاظ ذاتی طور پر ان سے مخاطب ہوں۔

مزاح اور ہلکا پھلکا جذبہ استاد کی شخصیت کی پیاری خوبیاں تھیں احتیاط سے چنے ہوئے فقرے، معنی خیز اشارے، یا دلکش چہرے کے تاثرات کے ساتھ وہ کسی خاص بات کو واضح کرنے یا کسی خاص موضوع پر طویل اور شدید ذہنی توجہ کے بعد سامعین کو راحت پہنچانے کے لیے بہترین لمحہ پر دوستانہ جواب اور دل بھری ہنسی نکال سکتے تھے۔

ایک شخص کتاب میں منفرد خصوصیات کو ریکارڈ نہیں کرسکتا پرمھانسا یوگنند کا مجموعی کردارِ تابناک، متحرک اور محبت بھرا ہے۔ تاہم، اس مختصر ترجمہ کو پیش کرنے میں میری عاجزانہ امید ہے کہ وہ ایک ذاتی جھلک فراہم کرے جو قارئین کے لطف اور ان کی تعلیمات کی تعریف میں اضافہ کرے۔

خدائی موجودگی کے ساتھ کامل ہم آہنگی اور مقدس معاہدے میں اپنے فرشتہ استاد کا مشاہدہ کرنے کے بعد، اور اس کی بھرپور اور زرخیز روح کی پرچر سچائیوں اور دلی طور پر پھیلتے ہوئے سنا؛ تمام نسلوں کے لئے اس کی عظیم تعلیمات کو ریکارڈ کرنے کے بعد؛ اور اب انہیں قارئین کے ہاتھ میں رکھ کر، میں مدد کے سوا نہیں کہہ سکتا: اوہ، میری بڑی خوشی!

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ استاد کے عمدہ کلام سے اللہ پر پختہ یقین اور اس کے چاہنے والوں کے دلوں میں اس کی محبت کے دروازے کھل جائیں۔

تناسخ کا نظریہ یہ سائنسی طور پر ثابت کیا جا سکتا ہے

اگر کوئی شخص کائنات میں ایک عادل خدا پر یقین رکھتا ہے، تو تناسخ کے تصور کو قبول کرنا آسان ہو جاتا ہے، کیونکہ دونوں تصورات ایک دوسرے پر منحصر ہیں لیکن شکی اور ملحدوں کا کیا ہوگا؟ کیا تناسخ کی حقیقت کو سائنسی طور پر ان کے اطمینان کے لیے ثابت کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا تناسخ کے نظریے کو سخت سائنسی تجزیے کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے، نہ صرف امید پیش کرنے کے لیے بلکہ اس کی سچائی کا ثبوت بھی فراہم کرنے کے لیے؟

مادیت پسند سائنسدانوں کا دعویٰ ہے کہ انہیں ابھی تک خدا کے وجود کا کوئی حقیقی ثبوت نہیں ملا ہے، اور اس لیے وہ اس کے منصفانہ قانون کے وجود کا کوئی ثبوت فراہم نہیں کر سکتے جو تمام انسانوں کو اوتار کی طرف لوٹ کر ارتقا اور ترقی کے یکساں مواقع فراہم کرتا ہے۔

معصوم بچوں کی تکالیف، ناانصافی اور زندگی کی ناانصافی سب ایسے سائنس دانوں کو مبہم اور ناقابل فہم معاملات لگتے ہیں، جو ایک عادل خالق کی عدم موجودگی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

دوسری طرف، ایک منصفانہ اور منصفانہ خدا میں زیادہ تر ماننے والے اپنے اعتقاد کی بنیاد صرف عقیدے پر رکھتے ہیں، غیر مومنوں کو پیش کرنے کے لیے کسی ثبوت کی کمی رکھتے ہیں، وہ اکثر اپنے عقیدے کی چھان بین کرنے سے ہچکچاتے ہیں یا اسے کھونے یا سماجی بدامنی کا سبب بننے کے خوف سے اسے منطقی سوالات کا نشانہ بناتے ہیں، دوسرے لفظوں میں، وہ کسی بھی سائنسی یا روحانی قانون سے ناواقف ہوتے ہیں جو ان کے لیے ممکن ہے۔

لیکن روحانی قانون کو اسی طرح کی سخت تحقیقات کا نشانہ کیوں نہیں بنایا جاتا جیسا کہ سائنس دان قدرتی مظاہر کو بے نقاب کرنے کے لیے تجرباتی طریقہ استعمال کرتے ہیں؟ یہ سوال صدیوں پہلے ہندوستان کے روحانی اسکالرز نے اٹھایا تھا، جنہوں نے رضاکارانہ طور پر اس کا جواب دیا تھا، ان کے تجربات سے ایسے سائنسی طریقے برآمد ہوئے جنہیں کوئی بھی روحانی قانون کی نقاب کشائی کے لیے استعمال کر سکتا ہے، اور اس طرح، تناسخ اور تمام حتمی کائناتی سچائیوں کو سمجھنے کے لیے۔

جب تک ثبوت کے ذرائع موجود ہیں، کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ اوتار کی طرف واپسی اور دیگر روحانی قوانین غلط ہیں جب تک کہ وہ طریقے آزمائے اور حقائق کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھے۔

شکی فطرت پسند کو اپنی رائے کا اظہار کرنے کا حق ہے، لیکن یہ صرف ایک رائے بنی رہتی ہے اور حقیقت نہیں۔

نیچرل سائنسز میں کسی بھی نظریے کو ثابت کرنے کے لیے مخصوص طریقہ کار پر عمل کرنا ضروری ہے کہ جراثیم ننگی آنکھ سے پوشیدہ ہیں، اس لیے ان کا مشاہدہ کرنے کے لیے ایک خوردبین ضروری ہے۔ اگر کوئی خوردبین کے ذریعے دیکھنے سے انکار کرتا ہے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انھوں نے جراثیم کے وجود کے نظریے کی جانچ اور تصدیق کی ہے، چنانچہ ان کی رائے میں کوئی وزن نہیں ہے کیونکہ انھوں نے تجویز کردہ اصولوں کی پیروی نہیں کی ہے۔

یہی بات روحانیت پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ طریقے وضع کیے گئے ہیں، قواعد قائم کیے گئے ہیں، اور نتائج ہر کسی کو تجربہ کرنے کے لیے پیش کیے گئے ہیں، مغربی دنیا میں، تاہم، روحانی قوانین کی جانچ پڑتال کے لیے سائنسی طریقہ کار کی کمی نے انسانی زندگی میں ایک اہم قوت کے طور پر مذہب کی قدر کو بہت کم کر دیا ہے، روحانی عقائد کو انفرادی عقیدے کے مطابق قبول یا مسترد کر دیا جاتا ہے، بجائے اس کے کہ انفرادی عقیدے کے مطابق مطالعہ کیا جائے۔ منظم روحانی تحقیقات

قدیم ہندوستانی باباؤں نے ان ناقابل تغیر کائناتی قوانین کو کیسے بے نقاب کیا؟ انسانی زندگی اور فکر پر ان کے آستانوں کی تجربہ گاہوں میں تجربات کرتے ہوئے، قدرتی چیزوں کی نوعیت کو سمجھنے کے لیے، ہمیں قدرتی مواد کے ساتھ تجربہ کرنا چاہیے، اسی طرح تناسخ، یا ایک ہی روح کے متعدد اجسام کے ذریعے منتقل ہونے کی حقیقت کو جاننے کے لیے، انسانی شعور پر تجربات کرنے کی ضرورت ہے۔

ان قدیم اسکالرز نے پایا کہ جاگنے، خواب دیکھنے اور غیر خوابیدہ نیند کے دوران مختلف تجربات اور سوچ میں اتار چڑھاؤ کے باوجود انسان کی خودی زندگی بھر غیر تبدیل ہوتی رہتی ہے، انہوں نے دریافت کیا کہ حسی نقوش، ماحول، خیالات اور جسمانی حالتیں سب بدل جاتی ہیں، لیکن خودی یا انا کا احساس پیدائش سے لے کر موت تک بالکل تبدیل نہیں ہوتا۔

ہندوستانی تجرباتی سائنس دانوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ بیداری، خوابوں اور غیر خوابیدہ نیند کی اتار چڑھاؤ والی حالتوں سے آزاد ہو کر اس کی مسلسل، شعوری اور آزاد نگرانی کے ذریعے نفس پر توجہ مرکوز کرنے سے، انسان خود کی مستقل اور ابدی نوعیت کا ادراک کر سکتا ہے۔

ایک شخص اکثر ان حالتوں میں سے کسی ایک سے واقف ہوتا ہے وہ جاگتے ہوئے شعوری طور پر واقف ہوتا ہے، اور بعض اوقات وہ اپنی خوابیدگی کی کیفیت سے بھی واقف ہوتا ہے، یہ محسوس کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ کوئی خواب دیکھتے ہوئے خواب دیکھ رہا ہے۔

بعض طریقوں اور طریقوں کے ذریعے، ایک شخص اوپر بیان کی گئی ہر ایک حالت کے بارے میں شعوری بیداری برقرار رکھ سکتا ہے، وہ چوتھی حالت کو بھی حاصل کر سکتا ہے یعنی اعلیٰ شعور کی بابرکت حالت۔

نیند کے دوران، غیر ارادی آرام اس وقت ہوتا ہے جب اعصاب اور حواس کی سرگرمیاں ختم ہو جاتی ہیں، مشق کے ذریعے، جاگتے ہوئے اور شعوری کوشش کے ذریعے اس سکون کو دلایا جا سکتا ہے، گہری نیند یا موت میں، مکمل سکون اس وقت ہوتا ہے جب زندگی کی توانائی دل اور ریڑھ کی ہڈی سے نکل جاتی ہے، گہرے مراقبے کے ذریعے، یہ مکمل آرام شعوری طور پر حاصل کیا جا سکتا ہے، جب کہ شعوری اور شعوری طور پر کام کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے الفاظ میں بھی کام کیا جا سکتا ہے۔ جان بوجھ کر مخصوص مشقوں کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے۔

قدیم ہندوستانی باباؤں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ موت انسانی جسم کے چراغ سے زندگی کی قوت کا انخلاء ہے، جس میں اس کے اعصاب، حواس اور اہم توانائی کے ان گنت ذرائع شامل ہیں جس طرح بجلی کسی ٹوٹے ہوئے بلب سے ہٹانے سے نہیں مرتی، اسی طرح جب اسے غیر ارادی اعصاب سے ہٹا دیا جاتا ہے تو قوت حیات بھی ختم نہیں ہوتی اور موت کے وقت جسم سے توانائی کا واپس لینا ناممکن ہے۔ توانائی

نیند کے دوران، حسی دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے کیونکہ اعصاب میں برقی رو عارضی طور پر ختم ہو جاتا ہے، موت کے وقت، انسانی شعور جسم کے ذریعے اپنے آپ کو ظاہر کرنا مکمل طور پر بند کر دیتا ہے، جو اس کے بعد ایک مفلوج بازو کی طرح ہوتا ہے۔ اس کا مالک اس کی موجودگی سے واقف ہے لیکن اس پر قابو پانے یا اس پر عمل کرنے سے قاصر ہے میڈیکل ریکارڈ ایک پادری کے کیس کو بیان کرتا ہے جو کوما میں داخل ہوا تھا اور اس نے اپنے آس پاس کے لوگوں کو اس کی ظاہری موت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے سنا تھا، پھر بھی وہ اپنے جسمانی افعال کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کرنے سے قاصر تھا اور اس کا جسمانی میکانزم اچانک بند ہو گیا تھا اور اس نے اپنے دماغی احکامات کا جواب دینے سے انکار کر دیا تھا، اس حالت میں گھنٹوں گزارنے کے بعد اس نے صرف اس حالت میں گزارا تھاے تدفین کے لیے دور، اس نے ایک زبردست کوشش کی اور منتقل ہونے میں کامیاب ہو گیا یہ واقعہ خود کے احساس کی استقامت کو ظاہر کرتا ہے یہاں تک کہ جب جسم بے جان نظر آتا ہے۔

عقلمندوں کا کہنا ہے کہ کسی کو شعوری طور پر سرگرمی اور شعور کو جسم سے الگ کرنا چاہیے، نیند کی حالت کا شعوری طور پر مشاہدہ کرنا چاہیے، اور دل اور ریڑھ کی ہڈی کے مراکز سے شعوری سرگرمی کے رضاکارانہ دستبرداری کی مشق کرنی چاہیے، ایسا کرنے سے، انسان شعوری طور پر یہ قبول کرنا سیکھتا ہے کہ موت ان پر لاشعوری طور پر اور ان کی مرضی کے بغیر کیا مسلط کر دے گی۔

اہم توانائی میڈولا اوبلونگاٹا کے ذریعے جسم میں داخل ہوتی ہے اور دماغ کے ذخائر میں جمع ہوتی ہے پھر یہ ریڑھ کی ہڈی کے کالم میں زندگی اور شعور کے پانچ دیگر مراکز میں اترتی ہے، جہاں اسے حسی اعضاء اور باقی جسم میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

موت کے وقت، اہم توانائی مکمل طور پر اور قطعی طور پر ریڑھ کی ہڈی کی طرف واپس لے لی جاتی ہے اور جسم کو میڈولا اوبلونگاٹا کے ذریعے چھوڑ دیتا ہے، ایک ہنر مند یوگی، اپنی مرضی اور آگاہی کے ذریعے، اس اہم توانائی کو جسم اور حواس سے نکال کر ریڑھ کی ہڈی کی طرف لے جا سکتا ہے اور اسے مقدس ادراک کے اعلیٰ ترین مراکز میں بھیج سکتا ہے، جہاں وہ "مردہ" ہونے کی خوشی کا تجربہ کرتے ہیں، یعنی بیماری سے آزاد ہونے کے نتیجے میں جسمانی تعلق کو محدود کرنا۔ شعور

فرانسیسی اور دیگر یورپی ڈاکٹروں کے ریکارڈ میں سادھو ہری داس نامی شخص کے بارے میں ہندوستانی شہنشاہ راجنیت سنگھ کے دربار میں ایک دستاویزی مقدمہ موجود ہے، یہ مقدمہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سادھو ہری داس اپنی اہم سرگرمی اور شعور کو اپنے جسم سے الگ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا، اور پھر انہیں دوبارہ جوڑنے کے بعد کئی مہینوں تک اس کی لاش کو زیر زمین دفن کر دیا گیا تھا، اور کئی مہینوں تک محاصرہ کیا گیا تھا۔ اس مدت کے اختتام پر، اس کی لاش کو یورپی معالجین نے نکالا اور اس کا معائنہ کیا جنہوں نے اسے مردہ قرار دیا تاہم اس اعلان کے چند منٹ بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور اپنے تمام جسمانی افعال پر دوبارہ کنٹرول حاصل کر لیا، اس کے بعد کئی سالوں تک زندہ رہنے کے بعد اس نے عملی طور پر سیکھا تھا کہ اپنے جسم اور دماغ کے تمام غیر ارادی افعال کو کس طرح کنٹرول کرنا ہے، وہ ایک روحانی عالم تھا جس نے حقیقی فطرت کے تجربات کے ذریعے روحانی قوانین کو سمجھنے کی سفارش کی تھی۔ نتیجے کے طور پر، وہ موت کے بعد انسانی وجود کے تسلسل اور لافانی روح کے جوہر کی ناپید ہونے کو ثابت کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

جو لوگ اپنے آپ کو تناسخ کی سائنسی سچائی ثابت کرنا چاہتے ہیں انہیں سب سے پہلے جسم کو شعوری طور پر روح سے الگ کرکے موت کے بعد شعور کے تسلسل کا مظاہرہ کرنا ہوگا یہ ہندوستانی روحانی اسکالرز

کہ صدیوں پہلے قائم کردہ اصولوں پر عمل کرتے ہوئے کیا جا سکتا ہے۔ جب کوئی شخص نیند کے دوران جاگنا سیکھتا ہے، اپنی مرضی سے خواب دیکھنا، اور جب نیند کے دوران شعوری طور پر پانچ احساس پیدا ہوتے ہیں تو وہ الگ ہوجاتے ہیں۔ دل کے کام کو کنٹرول کرنے کے لیے، پھر وہ شعوری موت یا جسمانی بے ہوشی کی حالت (بے ہوشی کی حالت نہیں) کا تجربہ کر سکیں گے۔

ہمارے باباؤں کا کہنا ہے کہ نفس بچپن، جوانی اور بڑھاپے کے تمام مراحل میں شعوری طور پر اپنے آپ سے واقف ہوتا ہے۔ مجسم روح ان تمام متواتر حالتوں سے باخبر رہتی ہے جن کا ایک شخص تجربہ کرتا ہے، جس میں موت کے بعد دوسرے جسم کا حصول اور جسمانی اور آسمانی دنیاؤں کے درمیان منتقل ہونا بھی شامل ہے، یہ حقیقت روحانی سائنس کے ماہر افراد کے لیے غیر متنازعہ ہے۔

مندرجہ بالا چار حالتوں کی طرف لے جانے والے طریقوں پر عمل کرنے سے، ہم نفس کو اس کے وجود کی حالتوں میں ٹریک کر سکتے ہیں، ہم موت کے دوران، کائناتی خلا میں اس کے گھومنے، اور ایک نئے جسم میں اس کی واپسی کے دوران شعوری طور پر اس کا سراغ لگا سکتے ہیں۔

جن لوگوں کو یہ چیزیں نہیں سکھائی جاتیں وہ زیادہ نیند کے دوران ہوش برقرار رکھنے سے قاصر رہتے ہیں: موت اس طرح، وہ کسی بھی سابقہ حالت کو یاد نہیں رکھ سکتے جس کا انہوں نے تجربہ کیا تھا، یہاں تک کہ ایک زندگی کے دوران "گہری نیند" کے ادوار کو بھی نہیں

قدیم ہندوستانی علماء کے طریقوں کو اپنا کر جنہوں نے ان قوانین کو جانچا اور ثابت کیا اور دنیا کو قیمتی، قابل تصدیق علم سے نوازا، کوئی بھی تناسخ کے بارے میں سائنسی سچائی اور دیگر تمام ابدی سچائیوں کو سیکھ سکتا ہے۔

روح کی مسکراہٹ

ایک حقیقی مسکراہٹ روحانی خوشی کی مسکراہٹ ہے، جو غور و فکر، خدا پر غور کرنے، اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے پیدا ہوئی ہے، میری مسکراہٹ میرے اندر ایک گہری خوشی سے پھوٹتی ہے- ایک خوشی جو سب کے لیے قابل رسائی ہے یہ ایک کھلے ہوئے گلاب کے دل سے نکلنے والی خوشبو کی طرح ہے، یہ عظیم خوشی دوسروں کو خوشی کے مقدس پانیوں میں ڈوبنے کی دعوت دیتی ہے۔

چار حالتیں ہیں جن سے عام آدمی واقف ہے: خواہش پوری ہونے پر خوشی، اس کے انکار پر ناخوشی، بوریت جب نہ خوش ہو اور نہ ہی افسردہ، اور سکون جب ان جذبات یا خوشی، درد اور بوریت کی نفسیاتی حالتوں پر قابو پاتے ہوئے

سکون ایک انتہائی مطلوب حالت ہے جس کا نتیجہ غم اور خوشی دونوں کی عدم موجودگی اور بوریت کی کمی ہے یہ کیفیتیں روح کی سطح پر مسلسل لہراتی رہتی ہیں درد اور لذت کی ہنگامہ خیز لہروں پر سوار ہونے کے بعد جن میں بار بار تھکن کی گہرائیوں میں ڈوبنا بھی شامل ہے، سکون کے سمندر پر تیرنے سے زیادہ سکون کی خوشی ہے۔ ایکسٹیسی - روح کی خوشی - حتمی خوشی یہ ایک دائمی خوشی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے روح کے ساتھ رہتی ہے یہ اعلی خوشی صرف الہی موجودگی کی آگاہی کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے۔

اگر آپ چاندنی کے نیچے پانی کا پیالہ رکھیں اور پھر ہلائیں تو آپ چاند کی مسخ شدہ تصویر بنائیں گے جب پیالے میں پانی جم جائے تو انعکاس واضح ہو جائے وہ لمحات جب پیالے میں پانی ساکن ہو اور چاند کے چہرے کو واضح طور پر منعکس کرتا ہو ان لمحات کا موازنہ غور و فکر کی حالت اور گہری خاموشی کی حالت سے کیا جا سکتا ہے، فکر کی لہروں سے تفکر کی لہروں کے سکون اور سکون کی لہروں میں دماغ اور سکون کی اس گہری حالت میں، غور کرنے والا شخص، اس سکون میں، روح کی جھیل میں الہی موجودگی کے پورے چاند کو جھلکتا دیکھتا ہے۔

امن ایک غیر فعال حالت ہے، خوشی، درد، اور بے حسی کی لہروں کی عدم موجودگی کی وجہ سے، مراقبہ کرنے والا، تھوڑی دیر کے بعد، جذبات کی لہروں کو دوبارہ تجربہ کرنے کے لیے کھینچا جاتا ہے، لیکن مراقبہ کا سکون جتنا گہرا ہوتا جاتا ہے، اتنا ہی یہ روحانی سکون میں بدل جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں، مثبت خوشی میں بدل جاتا ہے، جس سے مجھے مکمل طور پر اطمینان بخش اور اطمینان بخش تجربہ حاصل ہوتا ہے۔

جب آپ سوتے ہیں تو آپ غیر فعال طور پر خاموش خیالات اور احساسات کو محسوس کرتے ہیں لیکن جب آپ مراقبہ کے ذریعہ اپنے خیالات اور احساسات کو شعوری طور پر پرسکون کرتے ہیں تو پہلی چیز جو آپ کو محسوس ہوتی ہے وہ سکون کی کیفیت ہوتی ہے اور آپ کے چہرے کے پٹھے قدرتی طور پر ایک مسکراہٹ بناتے ہیں جو اندرونی سکون کی عکاسی کرتی ہے لیکن آپ کو اپنی روح کی پاکیزگی کو محسوس کرنے

کے لیے اس سکون کی حالت سے آگے دیکھنا چاہیے۔ آپ کا کہنا ہے کہ تجربہ دائمی، ہمیشہ کی تجدید کرنے والی نعمتوں میں سے ایک ہے۔

انبیاء اور اولیاء اپنے دلوں میں یہ خوشی مستقل طور پر رکھتے ہیں وہ بابرکت سلامتی اور سکون محسوس کرتے ہیں، وہ غصے کے طوفانوں سے غیر متزلزل اور ناقابل شکست ہوتے ہیں، اور پریشانیاں اور خوف ان کو چھو نہیں پاتے، وہ عقل یا بصیرت کا سہارا لے کر اپنے خیالات یا دوسروں کے خیالات کو اپنی ذہنیت کے اس کام کی میز پر برقرار رکھتے ہوئے الگ کر سکتے ہیں۔ حالت، تمام اداسی ختم ہو جاتی ہے، اور روحانی ادراک خوشی کے متلاشی کے اندر طلوع ہو جاتا ہے، جو الہی سے ان کا تعلق مضبوط کرتا ہے۔

زیادہ تر مسکراہٹیں اچھے جذبات سے پیدا ہوتی ہیں جو احسان کے عمل سے پیدا ہوتی ہیں، یا دوستی، محبت، نرمی، یا ہمدردی کے جذبات سے لیکن مسکرانے کا سب سے شاندار طریقہ یہ ہے کہ جب کسی کا دل خدا کی محبت سے بھر جائے تو انسان سب سے پیار کر سکے گا اور مسلسل مسکراتا رہے گا کیونکہ مسکراہٹ کی باقی تمام شکلیں عارضی ہوتی ہیں، لیکن جذبات، تب ہی اچھا ہوتا ہے، لیکن پھر ہی اچھا ہوتا ہے ۔ خدا کی خوشی جب آپ کے پاس وہ خوشی ہوتی ہے، تو آپ ہر وقت مسکرا سکتے ہیں۔ دوسری صورت میں، آپ کسی ایسے شخص سے پیار محسوس نہیں کر سکیں گے جو آپ کی مہربانی کا جواب بدتمیزی سے دیتا ہے۔

میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جس نے اپنی بیوی کے مرنے پر انتہائی غم کا اظہار کیا، میں نے اس کی سطحی باتوں کا جائزہ لیا، جذبات کی دھوکہ دہی کی اور اس سے کہا، "تم ایک ماہ کے اندر دوبارہ شادی کر لو گے" وہ ناراض ہو گیا اور مجھ سے دوبارہ ملنے سے انکار کر دیا، لیکن اس نے اپنی بیوی کی موت کے ایک ماہ کے اندر دوبارہ شادی کر لی، اسے لگتا تھا کہ اس کی پہلی بیوی سے اس کی محبت بہت زیادہ تھی، لیکن وہ اسے بہت جلد بھول گیا۔

میں اپنے استاد سری یکتسوارجی سے جو عظیم سبق سیکھا وہ کبھی نہیں بھولوں گا، جب انہوں نے مجھے یہ چھوٹی سی کہانی سنائی:

" جب میں ایک چھوٹا لڑکا تھا، مجھے ایک چھوٹا، بدصورت نظر آنے والا کتا رکھنے کا خیال آیا جو پڑوسیوں کا تھا، اور میں نے اس کتے کو حاصل کرنے کے لیے کئی ہفتوں تک گھر میں ہنگامہ برپا کیا، میں نے ضد کے ساتھ

اس سے زیادہ خوبصورت نظر آنے والے پالتو جانوروں کی تمام پیشکشوں کو ٹھکرا دیا جو مجھے صرف وہ کتا چاہیے تھا اور کوئی نہیں۔"

یہی لگاؤ لوگوں کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ جسے سحر کہتے ہیں محبت کرنے والے کسی خاص چہرے کی طرف اس قدر مقناطیسی طور پر کھینچے جاتے ہیں کہ کہیں اور سکون نہیں پاتے لیکن جو خوبصورتی ہمیں دوسروں میں ڈھونڈنی چاہیے وہ حسن اخلاق، نیک کردار اور روحانی میلان ہے، جسمانی خوبصورتی نہیں۔

جب آپ کی روح خوشی سے بھر جائے تو آپ پرکشش ہو جائیں مجھے ایک سچی معصوم مسکراہٹ کے سوا کچھ بھی پسند نہیں ہے کیونکہ اس کے بغیر لوگ کٹھ پتلیوں سے مختلف نہیں ہیں آج کہتے ہیں کہ وہ آپ سے ہمیشہ محبت کریں گے اور کل وہ دفن ہوں گے تو ان کی عظیم محبت کہاں ہے؟ اور یہ مکمل یقین کہاں ہے، "تم میری زندگی ہو، اور میں تم سے ہمیشہ محبت کروں گا؟"

لیکن اگر آپ خدا کو آپ سے صرف ایک بار کہنے دیں، "میں تم سے پیار کرتا ہوں،" وہ محبت واقعی ابدی ہو جائے گی، انسانی محبت کے ٹکڑوں، ایک مٹھی بھر رقم، یا یہ یا وہ چیز تلاش کرنے میں کیوں وقت ضائع کریں، جب آپ کو خدا میں سب کچھ مل جائے: دنیا کی ساری محبت، وجود میں موجود تمام طاقت؟ ہمیں خدا کو طاقت کے لالچ میں نہیں ڈھونڈنا چاہئے، بلکہ محبت کی خواہش سے تب ہمیں سب سے بڑا خزانہ مل جائے گا اور جب ہم خدا سے گہری، دلی محبت کریں گے، تو وہ ہمیں جواب دے گا، اور ہم اس کی محبت کو اپنے دلوں میں دھڑکتے ہوئے محسوس کریں گے۔

متلاشی کو کثرت سے مراقبہ کرنا چاہئے کیونکہ خدا کے بارے میں غور کرنے سے زندگی میٹھی ہو جاتی ہے۔ مراقبہ پیسہ، انسانی محبت، یا ذہن میں آنے والی کسی بھی چیز کی تلاش میں لاتعداد گھنٹے گزارنے سے کہیں زیادہ بڑا ہے۔ جو جتنا زیادہ مراقبہ کرتا ہے، اور کام کے دوران جتنا زیادہ دماغ مضبوطی سے روحانی حالت میں رہتا ہے، اتنا ہی زیادہ آدمی مسکرانے کے قابل ہوتا جاتا ہے- اب میں خدا کی نعمتوں میں ہوں اور مجھے ہمیشہ اس نعمت سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ چاہے اکیلے ہوں یا دوسروں کے ساتھ، خدا کی خوشی ہمیشہ میرے اندر دھڑکتی ہے۔ میں نے اپنی مسکراہٹ کو برقرار رکھنے میں کامیاب کیا ہے۔ لیکن اس مسکراہٹ کو جیتنا مشکل کام تھا! وہی مسکراہٹیں آپ کے اندر بھی ہیں- روح کی وہی خوشی اور مسرت آپ کے اندر رہتی ہے۔ آپ کو انہیں حاصل کرنے کی

ضرورت نہیں ہے، صرف انہیں دوبارہ حاصل کرنے کے لیے آپ نے انہیں عارضی طور پر کھو دیا ہے۔ حواس کی تسکین کے ذریعے، اور آپ انہیں دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔

کوئی بھی شخص جو یہ مانتا ہے کہ جسمانی چیزیں، جن سے دیکھنے، سننے، چکھنے، سونگھنے اور چھونے کے ذریعے لطف اٹھایا جا سکتا ہے، خالص خوشی لاتی ہے، وہ بہت غلط ہے، حواس خوشی نہیں دیتے۔ بلکہ وہ ہمیں اس سے محروم کر دیتے ہیں اگر آپ اپنی خوشی پر شرطیں لگاتے ہیں، جیسے کہ یہ کہتے ہیں کہ "میں خوش نہیں ہو سکتا جب تک میں وہ چہرہ نہ دیکھوں"، آپ کبھی بھی خالص، بے رنگ خوشی کا مزہ نہیں چکھیں گے، کیونکہ حسی لذتیں لمحہ بہ لمحہ جسمانی خوبصورتی پر اثر انداز ہوتی ہیں، مادی دنیا کی ہر چیز تبدیلی کے قانون کے تابع ہے، اس طرح، اگر انسان ہر چیز کو چھونے کی خواہش رکھتا ہے، چاہے وہ دنیا میں ہر خوبصورت چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ پھر بھی وہ حقیقی خوشی حاصل نہیں کر پاتے، وہ یہ سوچ کر خود کو خوش کر سکتے ہیں کہ وہ خوش ہیں، بعض اوقات، کسی چیز کو حاصل کرنے کے لیے بے پناہ کوشش کرنے کے بعد، انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس چیز میں خوشی نہیں ہے، تاہم، وہ اپنی کوشش سے کچھ اطمینان حاصل کرتے ہیں، اور اس لیے وہ سمجھتے ہیں کہ وہ خوش ہیں، لیکن یہ اطمینان عارضی اور وقتی ہوتا ہے۔

لہٰذا حواس میں خوشی تلاش کرنا فضول ٰ روحانی خوشی کو تلاش کرنا چاہیے اور اسے الفاظ اور چہرے کے تاثرات سے ظاہر کرنا چاہیے۔ جب کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو ایک چھوٹی سی مسکراہٹ بھی اپنے اردگرد موجود ہر شخص کو اپنی بابرکت مقناطیسیت سے ڈھانپ لے گی اور دوسرے خوش ہوں گے۔

لیکن صرف اللہ ہی دلوں کو بدل سکتا ہے۔ ہمیں اپنے آپ میں نیکی کرنے کی صلاحیت کو منسوب نہیں کرنا چاہیے، یہ دنیا اس کی ہے۔ اگر آپ اس کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہر چیز پر قابو رکھتا ہے، اور اگر آپ سب کچھ اس کے سپرد کر دیتے ہیں - اچھے کام بھی اور برے بھی - آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ آپ کے تمام اعمال نیکیوں میں بدل جائیں گے۔

جب خدا کی آگاہی آپ کے ساتھ ہے، تو آپ کچھ بھی کرنے سے قاصر ہوں گے جو اسے ناپسند کرتا ہے، ہمیں اپنی زندگی اس کے لیے وقف کرنی چاہیے اور یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ یہ خدا ہی ہے جو اچھے خیالات کو ابھارتا ہے اور ہمیں اچھے کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے، ہمیں اس "انا" کو

ختم کرنا چاہیے، جو کہ اس آزاد کرنے والے علم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے، اگر کوئی شخص اپنا ہاتھ اٹھانے سے قاصر ہو گا، اگر خدا نے بنیادی نقطہ [oblongata! مجھے خوشی دی تو وہ اپنا ہاتھ اٹھائے گا۔ جس کے ذریعے قوتِ حیات جسم میں داخل ہوتی ہے۔]

میں ایک بار باہر بیٹھا تھا، اور بہت سردی تھی، میں نے اپنے شعور کو اندر کی طرف پھیر لیا، اور پلک جھپکتے ہی، میں سردی کو بالکل محسوس نہیں کر سکتا تھا، میں بے پناہ خوشی سے بھرا ہوا تھا، اور وقتاً فوقتاً، میں نے اپنے جسم اور اپنے اردگرد کی ہر چیز کو ایک روشنی میں تحلیل ہوتے دیکھا، میں اپنے اردگرد کی شکلوں کو دیکھ سکتا تھا اگر میں ان پر توجہ مرکوز کرتا، اور دنیا غائب ہو جائے گی اگر میں آپ کی روشنی پر مکمل توجہ نہ دیتا، اگر آپ کی روشنی پر مکمل کنٹرول نہ ہوتا ذہن اور اپنے اندر جھانکیں، آپ اس عظیم الٰہی روشنی کو دیکھیں گے، یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں کھلی ہیں۔

جب آپ اپنی نگاہیں اپنی آنکھوں سے باہر کی طرف پھیرتے ہیں تو آپ کا شعور بیرونی دنیا کو دیکھتا ہے۔ جو کچھ وجود میں ہے وہ خدا کی کائناتی فلم میں ایک چلتی ہوئی تصویر ہے۔ اس دن میں نے ان احساسات اور خیالات کو دیکھا جو میرے شعور کے خواب تھے خدا کی طرف سے پھوٹتے ہوئے میں بھی کسی بھی احساس کے بغیر خالص خوشی محسوس کرنے کے قابل تھا، اگرچہ میں نے سرد لباس میں بیٹھا ہوا تھا، اگرچہ میں اپنے ہوش میں بیٹھا ہوا تھا۔ صرف ہلکے کپڑے، میں سردی کو محسوس کر سکتا تھا اور نظارے غائب ہو جاتے ہیں، اور صرف خوشی ہی پکڑ لیتی ہے۔ بعد میں، میں نے اس عظیم خوشی کا تجربہ کرتے ہوئے کچھ احساسات کا تجربہ کیا

ہمیں اپنے آپ کو خدا کو محسوس کرنے کی تربیت کرنی چاہئے ہمیں مختصر نماز پڑھنے یا سادہ روشنی کی گواہی دینے سے مطمئن نہیں ہونا چاہئے جو کوئی معقول طور پر اپنی جنسی خواہشات پر قابو پا سکتا ہے، اپنے حواس کو کسی حد تک سنبھال سکتا ہے، اور اپنی پوری طاقت کے ساتھ خدا کا تعاقب کر سکتا ہے وہ بلاشبہ ایک الٰہی ملاقات کا تجربہ کرے گا اگر وہ اس کی خواہش رکھتے ہوں یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بہت زیادہ روحانی اور روحانی جذبات کا حامل ہوں فطرت، یہ حقیقی الٰہی ادراک کے بغیر کافی نہیں ہے۔

انسان کو اپنے آپ کو دھوکے نہیں دینا چاہیے اگر وہ روحانی تجربہ کا خواہش مند ہے تو اسے اچھی طرح غور کرنا چاہیے اور اللہ سے کہنا چاہیے: "خداوند، میں اپنی کمزوریوں کو جانتا ہوں، لیکن وہ میرے اور آپ

کے درمیان رکاوٹ نہیں بنیں گی، میں صرف آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ ہی مجھے پیدا کرنے والے ہیں اور آپ کی طرف میرا پہلا فرض ہے۔"

عقلمند سالک کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو گناہ گار نہ سمجھے، نہ ہی اپنے آپ کو نیک کہے اور متکبر بن جائے، بلکہ یہ سمجھے کہ خدا اس کے ساتھ ہے اور اس کے ذریعے کام کر رہا ہے، تب وہ ایک نئی دنیا دیکھے گا، جس کی آگہی الہی کے بغیر، یہ دنیا تصادم، تشدد، اور تلخ اور خوفناک مایوسیوں سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے، سوائے اس عظیم الٰہی کے اور کوئی پناہ نہیں ہے۔

ایک سیکنڈ میں، خدا ہر اس شخص کی صحیح نقل بنا سکتا ہے جو موت کے ذریعے اس دنیا سے چلا گیا ہے ہمیں اس سچائی کو پہچاننا چاہئے خدا چاہتا ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ یہ تخلیق محض ایک تماشا ہے اگر ہم اس شو کو بہت سنجیدگی سے لیں گے تو ہم اس کی خوشیوں کو دکھ اور نقصان اٹھائیں گے اور ہم اس کی بیماریوں، دردوں، دکھوں اور بوجھوں کے ساتھ زندگی کو برداشت کرنے کے قابل نہیں رہیں گے۔

جب کوئی چیز مجھے جسمانی تکلیف کا باعث بنتی ہے تو میں اپنے دماغ کو اپنی بھنوؤں کے درمیان روحانی مرکز پر رکھتا ہوں اور مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی لیکن جب میں درد کے منبع پر توجہ مرکوز کرتا ہوں تو میں اسے ایک وہم سمجھتا ہوں اگر آپ اپنی روحانی بیداری کو برقرار رکھ سکتے ہیں تو آپ کو تکلیف نہیں ہوگی جب دکھ کے پراسرار سائے آپ کی روح کے سامنے سے گزر جائیں تاکہ وہ بے مثال خدا کے اندر حقیقی خوشی کے طور پر دُعا کرے۔ آپ

لوگ اتنا وقت ضائع کرتے ہیں اور موت ایک ایک کر کے چھین لیتی ہے زندگی کا مقصد خدا کو پہچاننا ہے اور اس مقصد کو حاصل کیے بغیر اس جسم کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنے شعور کو بلند کریں اور اس دنیا کے دوغلوں سے اوپر اٹھیں، لیکن وہ انسان کو ہمیشہ کے لیے اس سراب کی پناہ گاہ کو چھوڑنے کی اجازت نہیں دے گا جب تک کہ وہ اپنے آپ کو ہوس کی بیماری سے شفا نہ دے۔

ہمیں ہر کام خدا کی خاطر کرنا چاہئے خدا کے لئے کام کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا روحانی ترقی کے حصول کے لئے مراقبہ

رات کے وقت، جب شاگرد خدا پر غور کرتا ہے، اس کی روح بلند ہوجاتی ہے اور وہ اس کی خوشی میں ڈوبا ہوا محسوس کرتا ہے جب وہ دن میں اپنا کام کرتا ہے، وہ اپنے ساتھ اس حالت کی یاد لاتا ہے اور اس کی خوشی کو برقرار رکھتا ہے، اس طرح خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں رہتا ہے، اور وہ ہمیشہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے: "تھوڑا سا اداسی یا تھوڑا سا سکون، ہلکا سا دکھ، سکون یا سکون کا سبب نہیں بن سکتا۔ میری روح کی تجدید خوشی"

ہمیں زندگی کے گمراہ کن فریبوں کا مذاق اڑانا چاہیے اور اسے ہمیشہ بدلتی ہوئی، عارضی کائناتی تصویروں کی ایک سیریز کے طور پر دیکھنا چاہیے تب ہی ہم کائناتی فریب کے جادو سے بچ سکیں گے ہمیں خدا کے فضل میں رہنا چاہیے جب ہم زندگی کے متنوع واقعات کے درمیان ثابت قدم اور ثابت قدم رہ سکتے ہیں، تو ہمیں یہ احساس ہو گا کہ خدا ہی واحد حقیقی حقیقت ہے کیونکہ وہ خدا کی تخلیق میں ہماری سوچ کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتا۔ اپنے آپ کو کمزور انسانوں کے طور پر تسلیم کرتے ہیں اور اپنے اندر موجود بے پناہ کائناتی صلاحیت کو پہچانتے ہیں، اس کے سامنے آنے کا انتظار کرتے ہیں

جب کوئی شخص کینسر یا کسی اور بیماری میں مبتلا ہو تو یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے پھر بھی انبیاء اور اولیاء نے بہت زیادہ صبر کیا، بیماروں کو شفا دی اور بعض نے مردوں کو بھی زندہ کیا، اور ان کی خدائی خوشی عمر بھر ان کے ساتھ رہی، اسی طرح ہمیں اپنے دل، دماغ اور ارادے کے ساتھ خدا کی طرف لوٹنا چاہیے لیکن ہم اس تک نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ ہم اس کے اوپر یہ خواہش نہ رکھیں۔

انسان کو خدا سے سوال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ صرف شکوک ہی کاٹتا ہے جب تک کہ وہ اس کے ساتھ متحد نہ ہو جائے وہ اس کے قوانین کو نہیں جان سکے گا تو ان قوانین کو خالص عقلی نقطہ نظر سے سمجھنے کی کوشش میں وقت کیوں ضائع کیا جائے؟

اگر آپ کوئی ایسا ناول پڑھتے جہاں ہیرو کے ساتھ بدسلوکی ہوتی ہے اور ولن کی فتح ہوتی ہے، اور جہاں ہر باب اپنے سے پہلے والے سے متصادم ہوتا ہے، تو آپ کو مصنف سے مایوسی اور ناراضگی محسوس ہوگی، لیکن جب آپ آخری باب پڑھیں گے، تو آپ کو سکون محسوس ہوگا اور آپ اسے ایک شاندار ناول سمجھیں گے کیونکہ اس کی پیچیدگی اور پیچیدہ پلاٹ کی وجہ سے، اسی طرح، خدا اور عظیم مصنف کا کوئی وجود نہیں ہے۔ تخلیق کی پیچیدگیاں سب سے بڑے انسانی ذہن کو بھی حیران

کر دیں گی لیکن جب ہم اسے آخری باب میں پائیں گے تو وہ انسانی زندگی کے تمام اسرار و رموز کا حل ظاہر کر دے گا، اور جب ہمیں براہ راست اس کی طرف سے جواب ملے گا تو ہمیں اس کے انصاف اور حکمت پر کوئی شک نہیں رہے گا، یہ کتنا شاندار ہے!

خدائی موجودگی شکوک و شبہات، غم اور خوف کو دور کرتی ہے۔ جن کے دلوں میں خدا بستا ہے وہ خوف پر قابو پاتے ہیں، اس سے بھاگتے ہیں اور خود کو کائناتی فریبوں سے آزاد کرتے ہیں، پھر وہ مسکرا کر کہیں گے، "آخر میں زندگی کے راز اور وجود کے اسرار کو جانتا ہوں" لیکن ہمیں پہلے علم کی تلاش نہیں کرنی چاہیے، جب ہم سب سے پہلے یہ جاننا چاہیں گے کہ وہ خدا سے محبت کرے گا، اور پھر یہ جاننا چاہیں گے کہ ہم سب کچھ چاہتے ہیں۔ دوست، آپ ایک دیرپا مسکراہٹ مسکرائیں گے، آپ کے خیالات، الفاظ، تحریریں، اور آپ جو کچھ بھی کریں گے اس مسکراہٹ کی چمکیلی خوشی سے آپ جہاں بھی غور کریں گے، آپ مسکراہٹوں کی خوشبو چھوڑیں گے، اور اس جگہ پر آنے والے تمام لوگ خدا کے ساتھ مسکرائیں گے۔

جب آپ اس کی ناقابل بیان خوشی میں رہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسکرا سکتے ہیں، کیونکہ یہ اتنا مقدس ہے جس کے بارے میں بات نہیں کی جاسکتی ہے۔

السلام علیکم

خود غرضی اور پرہیزگاری

ایک فرد جو چیز دوسروں کو بھیجتا ہے — قول، عمل اور خیال میں — وہ ان کی طرف اسی طرح اور اسی حد تک اپنی طرف متوجہ ہو گا، ان کی اصل نوعیت ان کے چہرے کے تاثرات اور افعال سے ظاہر ہو جائے گی، دوسرے ان کی نفسیاتی کمپن یا لہروں کو محسوس کریں گے، اور ان پر ان کا ردعمل ان کمپن کی نوعیت کے مطابق ہو گا — منفی یا مثبت۔

جو شخص بری خود غرضی کا راستہ اختیار کرے گا، دوسرے اس سے جو کچھ اس کے پاس ہے وہ چھیننے کی کوشش کریں گے، لیکن اگر وہ اس

کے برعکس ہے تو دوسرے اس سے سخاوت اور ہمدردی کا مظاہرہ کریں گے۔

ہم ہر چیز کے مالک نہیں ہو سکتے جو ہمارے پاس ہے وہ خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے، جو ہمارے عارضی استعمال کے لیے ہے جب کہ ہم اس زمین پر رہتے ہیں جلد یا بدیر، ہمیں اپنے مال سے الگ ہونا پڑے گا، چاہے حادثات، چوری، ٹوٹ پھوٹ، یا موت کے ذریعے، اس لیے جب ہم محض ملکیت کی خاطر کسی بھی چیز سے چمٹے رہنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ہم اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔

یہ لاشیں بھی جن میں ہم اتنے سالوں سے رہ رہے ہیں ایک نہ ایک دن چھوڑ دیے جائیں گے، اس لیے اپنے آپ کو یہ ماننے پر مجبور کرنا ایک غلطی ہے کہ ہمارے پاس ایسی چیزیں ہیں جو واقعی ہمارے پاس نہیں ہیں، جب ہمیں کوئی چیز دی جاتی ہے، تو ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ محدود وقت کے لیے ہماری ہے، اور ہمیں اسے دوسروں کے ساتھ بانٹنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

جب انسان اپنی ضرورت سے زیادہ لالچ کرتا ہے تو اس کے لیے بڑی مشکلات کھڑی ہوتی ہیں۔

جو عاجز خدا سے محبت کرتا ہے وہ سب سے بڑا ہے۔
خدا ہم سے پوشیدہ نہیں ہے وہ ہم سے پھولوں کے ذریعے،
ہمارے خیالات کے ذریعے اور تمام تخلیقات کے ذریعے بات کرتا ہے۔
وجود کا واحد مقصد انسان کو اپنے اسرار کو حل کرنے کی طرف
راغب کرنا ہے اور یہ محسوس کرنا ہے کہ خدا اس کے پیچھے ہے۔
جو لوگ اپنے اندر ہم آہنگی اور اتفاق محسوس کرتے ہیں وہ
فطرت میں ہم آہنگی اور اتفاق سے واقف ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں بنیادی ضروریات جیسے خوراک، لباس اور کچھ مالی تحفظ کا ہونا ضروری ہے، لیکن ان چیزوں کی تلاش میں ہمیں غیر ضروری ضرورتوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے، اور اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ چیزیں رکھنے کی خواہشات اور جلتی خواہشات۔

ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہمیں دوسروں کی بھی ان کی ضروریات میں مدد کرنی چاہیے اور جو کچھ ہم کماتے ہیں اسے کم نصیبوں کے ساتھ بانٹنا چاہیے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم عالمی خاندان کا ایک لازمی حصہ ہیں اور اس کے بغیر نہیں رہ سکتے، بڑھئی، موجد یا کسان کے بغیر زندگی کیسی ہوگی؟ خدمات اور مہارت کے تبادلے کے ذریعے، خدا چاہتا ہے کہ ہم دوسروں کے بارے میں سوچیں، کیونکہ صرف اپنے لیے جینا ایک بہت بڑی غلطی ہے۔

جب ہم اپنی خوشی کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہمیں دوسروں کی خوشی کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے یہ ضروری نہیں کہ عالمی خاندان کی خاطر سب کچھ ترک کر دیا جائے، کیونکہ یہ ناممکن ہے لیکن ہمیں دوسروں کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور ان کی ضروریات کو ہمارا اپنا خدا چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو اتنا ہی دیں جتنا ہم ایک دوسرے سے حاصل کرتے ہیں، دوسرے ہماری بڑی ذات ہوتے ہیں لیکن اوسط درجے کا انسان صرف اپنے بارے میں سوچتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ زندہ رہنے کی جبلت مضبوط ہے لیکن دنیا ہمارے اندر اس احساس کو بڑھاتی ہے اور ہر اس چیز سے چمٹے رہنے کی ضرورت بتاتی ہے جو ہماری ہے تاہم ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ خدا کے تمام بندے اس کا کنبہ ہیں اور یہ کہ ہم سب اس زمین پر بھائی بہن ہیں۔

خدا نے انسان کو عقل اور ادراک سے نوازا ہے، ہمیں بھوک اور سردی کا تجربہ کرنے کے قابل بنا کر ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ ہمارے آس پاس کے دوسرے لوگ بھی بھوک اور سردی کا تجربہ کرتے ہیں جب ہم اپنا سکون تلاش کرتے ہیں، تو ہمیں دوسروں کو بھی سکون حاصل کرنے میں مدد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ ہم درد اور تکلیف کو ناپسند کرتے ہیں، اس لیے ہمیں اپنے آس پاس کے ضرورت مندوں کی مدد کے لیے ہاتھ بڑھانا چاہیے تاکہ ان کے دکھوں کو دور کیا جا سکے اور ان کے دکھوں کو دور کیا جا سکتا ہے جیسا کہ ہم کچھ کرتے ہیں۔

اگر کسی شخص کی ہمدردی صرف اس کے خاندان اور دوستوں تک محدود ہے اور کوئی اور نہیں، تو وہ خود کو محدود کر لیتا ہے، اور خوشی اس کی زندگی سے بھاگ جاتی ہے اور اس کی جگہ غیر متوقع مسائل لے لیتی ہے۔

ہمیں اپنی پوری استطاعت کے مطابق دوسروں کی مدد کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے، اور ان لوگوں کی مدد کرنے میں خوشی محسوس کرنی چاہیے جن کا ہم سامنا کرتے ہیں، ہمیں اس کو قربانی نہیں سمجھنا

چاہیے، کیونکہ اگر ہم ایسا کرتے ہیں، تو مدد کرنا ایک بوجھ بن جائے گا، اس کے بجائے، ہمیں ایک اندرونی خوشی محسوس کرنی چاہیے، کیونکہ دینا برکت ہے، اور جو لوگ دوسروں کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ مادی اور جذباتی طور پر ٹوٹے ہوئے ہیں۔

اگر دنیا اپنی شیطانی خود غرضی چھوڑ دے تو ہم اس زمین پر جنت دیکھیں گے۔

جنگ کے بیج بدمعاشی خود غرضی کے دل میں موجود ہیں ابتدائی انسانوں نے پہلے پتھر کے کلبوں کا استعمال کیا جو بعد میں کمانوں اور تیروں کی شکل اختیار کر گئے، اپنی خود غرضی کو دوسروں کی خود غرضی سے بچانے کے لیے بعد میں رائفلیں اور پستول ایجاد ہوئے، پھر مشین گنیں، اور اس کے بعد بم اور زہریلی گیس ایک دوسرے کی خود غرضی کے لوگوں کی خود غرضی سے بچانے کے لیے۔

اس گھناؤنی خود غرضی کے نتیجے میں جنگیں چھڑ جاتی ہیں، معاشی توازن درہم برہم ہوتا ہے اور کساد بازاری اور پھر ڈپریشن زور پکڑتا ہے۔

انسانیت کی تخریبی صلاحیت اس کی تعمیری صلاحیت سے زیادہ بڑھ چکی ہے اور ترقی کر چکی ہے یہ مہلک پھوڑا یعنی ظالمانہ خود غرضی کا پھوڑا آخرکار پھٹ جائے گا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سی جانیں اس سے پہلے کہ انسانیت کے بیدار ہو جائے اور یہ سمجھے کہ قوم پرستی ذاتی خود غرضی سے کم نقصان دہ نہیں ہے، ایک قوم بنیادی طور پر انفرادی گروہوں پر مشتمل ہے، انفرادی گروہوں پر مشتمل ہے۔ ایک کو اپنے آپ سے شروع کرنا چاہئے۔

ممالک کے درمیان سرحدیں متعین نہیں ہیں، اور دنیا کی حکومتیں مسلسل تبدیلی کے تابع ہیں۔

خود غرضی جو دوسروں کے حقوق اور خوشیوں کی پرواہ کیے بغیر خوشی کی تلاش کرتی ہے، یا جو اپنے مقاصد کے لیے دوسروں کے حقوق اور مفادات کو پامال کرتی ہے، غربت، بدحالی اور ناخوشی کو جنم دیتی ہے۔ دوسروں کی قیمت پر افزودگی ایک سنگین غلطی ہے۔ عظیم لوگ بانٹنے اور دینے کی حقیقی روحانی خواہش پر مبنی پرہیزگاری کی وکالت کرتے ہیں۔

کمیونزم، جو ظاہری طور پر عوام سے فراوانی اور خوشحالی کا وعدہ کرتا ہے، کامیاب نہیں ہو گا اور ایک دن منہدم ہو جائے گا کیونکہ

اس کی بنیاد جبر اور شخصی آزادیوں کو دبانے پر ہے (نوٹ: یہ لیکچر ماسٹر پرمھانسا نے 1937 میں دیا تھا اور یہ نتیجہ واقعی درست ہوا!)

اگر کوئی شخص صرف اپنے ہاتھوں اور پیروں پر توجہ مرکوز کرتا ہے اور اپنے سر کو نظرانداز کرتا ہے تو دماغ موٹر مہارتوں کی رہنمائی کے لئے کام نہیں کرے گا تمام جسمانی افعال کو مربوط ہونا چاہئے۔ اسی طرح قوموں اور معاشروں میں ذہنوں (فیصلہ سازوں) کو ہاتھوں اور پیروں (افرادی قوت) کے ساتھ ہم آہنگی سے کام کرنا چاہئے کیونکہ اگر مفادات آپس میں ٹکرا گئے تو نظم ٹوٹ جائے گا اور انتشار پھیلے گا۔

دنیا میں دو استاد ہیں جو اللہ کو اپنا رہنما اور مرشد مانتا ہے وہ کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں جو شیطان کو اپنا رہنما اور رہبر بنا لے اسے بہت نقصان اٹھانا پڑے گا۔

اس زندگی میں زیادہ تر لوگوں کے لیے کلیدی لفظ "میں" ہے وہ لوگ جو روحانی مزاج اور میلان رکھتے ہیں دوسروں کے بارے میں اتنا ہی سوچتے ہیں جتنا وہ اپنے بارے میں سوچتے ہیں جو صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں وہ اپنے اردگرد کے لوگوں کی دشمنی اور ناراضگی کا باعث بنتے ہیں لیکن جو لوگ دوسروں کے جذبات اور مفادات پر غور کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے ان کے بارے میں سوچتے ہیں اور ان کے جذبات پر غور کرتے ہیں۔

اگر ایک بستی میں ایک سو آدمی ہوں اور ہر ایک دوسرے سے لینے کی کوشش کرے تو ہر ایک کے ننانوے دشمن ہوں گے لیکن اگر ہر ایک دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کرے تو ہر ایک کے ننانوے دوست ہوں گے۔

میں نے اسی طرح زندگی گزاری اور دوسروں کو دے کر کچھ نہیں کھویا درحقیقت، میں نے جو کچھ دیا ہے وہ خدا کے فضل سے کئی گنا لوٹا ہے اب میں کچھ بھی نہیں چاہتا کیونکہ جو کچھ میرے اندر موجود ہے وہ دنیا کی کسی بھی چیز سے بڑا اور قیمتی ہے جو انسان حقیقی معنوں میں خوشی کا متلاشی ہے، اور جب خوشی مل جاتی ہے تو ان حالات کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے جو اس کی طرف لے جاتے ہیں۔

میرے پاس بینک اکاؤنٹ نہیں ہے کیونکہ اس دنیا میں میری واحد ضمانت ہے کہ لوگوں کے میرے بارے میں اچھے جذبات ہیں میں کسی اور

دنیاوی ضمانت پر یقین نہیں رکھتا سچی دولت اپنے بھائیوں اور دوستوں کے دلوں میں رہنے میں ہے

جب ہم پرہیزگار ہوتے ہیں تو ہم خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ہم اس طرز عمل کو اپناتے ہیں تو ہمارے اردگرد کے لوگ ہمارے رویے سے متاثر ہوں گے اور ہماری تقلید کرنے کی کوشش کریں گے ہمیں خود غرضی کو ختم کرنا چاہیے جو کہ تمام انفرادی اور قومی برائیوں کی جڑ ہے۔

پرہیزگاری بیداری کو بڑھاتی ہے۔

جب آپ دوسروں کو نیک نیت بھیجتے ہیں تو آپ کا شعور پھیلتا ہے جب آپ اپنے پڑوسی کے بارے میں سوچتے ہیں تو اس سوچ کے ساتھ آپ کے وجود کا ایک حصہ متحرک ہوجاتا ہے لیکن صرف سوچنا ہی کافی نہیں ہے۔ ہمیں اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

شادی پرہیزگاری کا سبق دیتی ہے دو لوگ ایک ساتھ اپنی زندگیاں بانٹنے کی کوشش کرتے ہیں پھر بچے ساتھ آتے ہیں اور والدین اپنے ساتھ جو کچھ رکھتے ہیں وہ ان کے ساتھ بانٹتے ہیں لیکن صرف قریبی خاندان کے بارے میں سوچنا (یعنی صرف آپ اور میں، یا صرف ہم) خود غرضی کی ایک قسم ہے وہ وقت آئے گا جب پیارے ہم سے جدا ہو جائیں گے، اور یہی زندگی کا طریقہ ہے جو ہمیں یاد دلاتا ہے کہ دوسروں کے لیے کام کرنے اور انسانوں کے لیے کام کرنے کی آخری منزل ہے۔ اور ان کے ساتھ زندگی کی نعمتیں بانٹیں۔

پرہیزگاری اپنے مالک کو بہت سی نعمتیں اور بڑی خوشیاں دیتی ہے، کیونکہ پرہیزگاری کے ذریعے انسان اپنی خوشی کو محفوظ رکھتا ہے، میرا مقصد دوسروں کو خوش کرنا ہے، کیونکہ میری خوشی ان کی خوشی سے حاصل ہوتی ہے۔

ہم کامیابی کا ذائقہ اس وقت تک نہیں چکھ سکتے جب تک کہ ہم اپنی خوشی دوسروں کے ساتھ بانٹ نہ لیں میں صرف خاندان کے افراد کا حوالہ نہیں دے رہا ہوں، بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہمیں دوسروں کے بارے میں سوچنا چاہیے اور اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق ان کی مدد کرنی

چاہیے، اس کا مطلب خود کو غریب کرنا نہیں ہے، بلکہ حقیقی، دوستانہ فکر اور اشتراک کرنے کی خواہش کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ہمیں انصاف کے اصولوں کو لاگو کرنا چاہیے اگر ہم خود پر اعتماد نہیں کر سکتے تو ہم دوسروں کو انصاف کے اصولوں کا اطلاق نہیں کر سکتے۔ اپنے آپ سے شروع کرتے ہوئے، ہم دوسروں کے لیے اچھے رول ماڈل بن جاتے ہیں۔

میں نے اپنی زندگی دوسروں کی خدمت اور فائدے اٹھانے کے لیے وقف کر دی ہے۔ میں نے بہت سفر کیا ہے اور بڑے سامعین کو لیکچر دیا ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ میں اپنی تحریروں اور تعلیمات کے ذریعے دوسروں کی بہترین خدمت کرتا ہوں۔

ہجوم لیکچر سننے کے لیے آتے ہیں، ضروری نہیں کہ سچے پیار سے لوگ الہام اور روحانی سکون کے لیے آئیں لیکن مجھے ایسی روحیں چاہیے جو سچائی کی تلاش میں ہوں، جو اللہ سے محبت کریں، اسی لیے میں نے اللہ پر غور کرنے کی ضرورت پر توجہ مرکوز کی ہے، اور توجہ مرکوز کرتا رہتا ہوں۔

تمام سنجیدہ اور مسلسل متلاشی اپنی روحانی جستجو میں کامیابی کا تاج پہنائیں گے اگر وہ خواہش اور تندہی کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں

ہمیں اپنے تمام دلوں، دماغوں، جانوں اور طاقت سے خُدا سے پیار کرنا چاہیے، اور اپنے پڑوسی سے اپنے جیسا پیار کرنا چاہیے۔

خدا سے اپنے دل، دماغ، جان اور طاقت سے محبت کرنے کا کیا مطلب ہے؟ دل کا مطلب ہے احساس، دماغ کا مطلب ہے ارتکاز، روح کا مطلب ہے مراقبہ میں گہری روحانی ہم آہنگی، اور طاقت کا مطلب ہے اپنی تمام تر توانائیوں کو خدا کی طرف موڑنا اس کا مطلب ہے خدا کو اپنے تمام احساسات کے ساتھ پیار کرنا، مراقبہ میں اپنی تمام تر ارتکاز کے ساتھ، اور زندگی کی توانائی یا طاقت کو مادی سے روحانی کی طرف لے کر، جسم سے توجہ کو خدا کی طرف منتقل کرنا۔

غور و فکر کے بغیر خدا سے محبت کرنا ممکن نہیں ہے، کیونکہ صرف غور و فکر کے ذریعے ہی ہم اپنی روحانی فطرت کو ایک روح کے طور پر جان سکتے ہیں جو ابدی اور ہمیشہ کے لیے خدا سے جڑی ہوئی ہے جس نے اسے اپنی صورت پر بنایا ہے۔

ہمیں اپنے اندر خدا کی عظیم محبت کے لیے ایک تخت بنانا چاہیے، زندگی میں اس سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں، اس سے محبت کرنے، اس

کے بارے میں بات کرنے اور دوسروں کو اسے جاننے کے لیے روشن کرنے سے بڑھ کر کوئی خواہش نہیں ہے، مجھے لوگوں سے اور کچھ نہیں چاہیے۔

اپنے روحانی تجربے کو ان لوگوں کے ساتھ بانٹنا خوشی کی بات ہے جو خلوص نیت سے اس کی تلاش کرتے ہیں مجھے ان سے خدا کے بارے میں بات کرنے اور اس کی موجودگی کا تجربہ کرنے میں ان کی مدد کرنے سے زیادہ خوشی کوئی چیز نہیں دیتی

خدا سے محبت کرنا اور اس کے بندوں سے محبت کرنا کمال ہے۔ جب ہم اسے پاتے ہیں تو ہم اس کی محبت کو ہر ایک میں محسوس کرتے ہیں کائنات میں محبت کی طاقت سے بڑی کوئی طاقت نہیں ہے۔

میں خدائے بزرگ و برتر کو آسمانوں اور سمندروں پر براجمان دیکھتا ہوں اور اپنے شعور کے تخت پر اس کو اپنے اندر اور سب کی روحوں میں موجود دیکھتا ہوں اور میں اس کی تمام لامحدود شکلوں اور مخلوقات میں اس کے ظہور میں اسے گلے لگاتا ہوں۔

انسان مسلسل اس "دوسری چیز" کی تلاش میں رہتے ہیں، وہ امید کرتے ہیں کہ ان کے لیے مکمل اور دائمی خوشی ملے گی، جن روحوں نے خدا کو تلاش کیا اور اسے پا لیا، ان کی تلاش ختم ہو گئی، کیونکہ خدا وہ "دوسری چیز" ہے۔

خدا آپ کو سلامت رکھے، اور آپ پر سلامتی ہو۔

روح اور بھوت

اس کی حقیقت اور جوہر

روحوں، بھوتوں، خزانے کا شکار کرنے والے گوبلنز، چڑیلوں، لاش کھانے والے بھوتوں اور ویمپائر کے بارے میں ہر طرح کی کہانیاں اور کہانیاں ہیں اور ان لوگوں کی تعداد کم نہیں ہے جنہوں نے ان مخلوقات سے ملنے کا دعویٰ کیا ہے۔

میرے سامنے آنے والے بہت سے کیسز میں سے زیادہ تر وہ لوگ تھے جو شدید ذہنی فریب میں مبتلا تھے ایسی ہی ایک عورت نے خونخوار، جہنمی مخلوق کے بارے میں ایک کتاب پڑھی تھی اور اس کا فریب اس قدر واضح تھا کہ اسے لگا کہ ہر رات کوئی بھوت اس کا خون چوس رہا ہے جب بھی وہ مجھ سے ملنے جاتی تو وہ ٹھیک ہو جاتی، لیکن ایک رات کے بھوت کا

خیال اس کے ذہن میں مر گیا کیونکہ اس کے دماغ میں یہ بیماری پہلے سے ہی مر جاتی تھی۔ اپنے فریب میں مبتلا

16ویں صدی میں جادو ٹونے پر عقیدہ بڑے پیمانے پر پھیل گیا تھا، اور سیکڑوں لوگوں پر جن پر جادوگرنی کا شبہ تھا، شیطان کے ساتھ تعلق رکھنے کا جھوٹا الزام لگایا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں جان آف آرک کو داؤ سے باندھ کر داؤ پر لگا دیا گیا تھا کیونکہ اسے چڑیل سمجھا جاتا تھا۔

اس کائنات کے پیچھے ایک اور دنیا چھپی ہوئی ہے، آسمانی دائرے، اس کے باشندے روشنی پر مشتمل سیاروں کی شکلوں میں گھرے ہوئے ہیں، یہ مخلوق، یا "بھوت" ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور عام طور پر اپنی دنیا تک محدود رہتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے ہم اپنی طبعی دنیا تک محدود رہتے ہیں، اگر یہ ہمارے سیارے کے بدنصیب باشندوں کے لیے آسان ہوتا تو ہم کرہ ارض کو نقصان پہنچاتے۔ دائمی خوف اور دہشت

ہماری سرزمین پر پہلے ہی کافی ہولناکیاں اور دہشتیں موجود ہیں یقیناً خُدا بھوتوں اور بدروحوں کی مداخلت سے ہماری تکلیف میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا!

تاہم، کچھ سیارے پر موجود مخلوقات ہیں جنہیں آوارہ روح کہا جاتا ہے۔ یہ روحیں زمین کے ساتھ مضبوط وابستگی اور انسانی جسم میں داخل ہونے کی خواہش کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں تاکہ اسے اپنی جنسی لذتوں کے لیے ایک گاڑی کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔ بیکار یا سوچے سمجھے رہنے کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہے، جیسے کوئی شخص جو اپنی گاڑی کو اندر کی چابیوں سے کھلا چھوڑ دیتا ہے، ایسی صورت میں، کوئی آوارہ کار گاڑی میں داخل ہو سکتا ہے اور چلا سکتا ہے۔

آوارہ روحیں وہ روحیں ہیں جو موت کے ذریعے اپنے جسم کو کھو چکی ہیں لیکن ان سے دل کی گہرائیوں سے جڑی رہتی ہیں اس لیے وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے کسی بھی شخص کے جسم کو استعمال کرنے کی ہر طرح سے کوشش کرتی ہیں خوش قسمتی سے آوارہ روحیں روحانی فکر اور شعور کی شدید لہروں کو برداشت نہیں کر سکتیں جو خدا کے مخلص متلاشی ہیں جو اس پر غور و فکر کرتے ہیں، ان کے پاس خدا سے خوف اور خوف کی کوئی بات نہیں ہے۔ روح، خواہ کتنی ہی بری ہو، ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے جو خدا سے محبت کرتے ہیں اور مسلسل اس کا خیال رکھتے ہیں۔

سیاروں کی مخلوقات کی نوعیت کو سمجھنے کے لیے ہمیں سب سے پہلے اپنے آپ کو سمجھنا چاہیے۔ جب اللہ نے ہمیں پیدا کیا، اس نے سب سے پہلے ہمیں شعور کے طور پر اپنے ہمہ جہت ذہن سے پیدا کیا، اس نے ہمیں وضع کیا، اور اس نقطہ نظر سے، ہم بنیادی طور پر ذہنی مخلوق ہیں، کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب آپ کوئی نئی چیز بناتے ہیں، تو پہلا قدم اپنے ذہن میں اس کا نمونہ تصور کرنا ہوتا ہے؟ پھر آپ ضروری مواد اکٹھا کرتے ہیں اور آخر کار اس خیال کو زندہ کرتے ہیں یہ ہماری ساخت اور تمام تخلیق کی ترکیب پر بھی لاگو ہوتا ہے ہم تین فطرتوں کے مالک ہیں: ذہنی فطرت (خیال)، ایتھریل فطرت (تخلیق کا مواد) اور جسمانی فطرت (گھنی پیداوار)

مادی جسم 16 عناصر پر مشتمل ہے لیکن مادی عناصر کے ان کیمیائی مادوں کو کس طرح ملا کر جسم کو دماغ کا آلہ بنایا گیا یہ واقعی حیران کن ہے!

کچھ لوگ ہر سال نئی گاڑی خریدنا چاہتے ہیں لیکن وہ اپنے پرانے جسمانی ماڈل کو ساٹھ، ستر یا اس سے بھی زیادہ سال تک رکھنے پر مجبور ہیں! یہاں تک کہ جب جسم بوسیدہ ہو جاتا ہے تو اسے رکھنے کی خواہش اس وقت تک قوی رہتی ہے جب تک کہ خدا نہ کہے، "بس! مجھے اس جسم سے آزاد کر دو!" اس کے بعد، وہ شخص اپنے بوسیدہ جسم سے چھلانگ لگاتا ہے تاکہ خود کو روشنی اور حیاتیات پر مشتمل ایک آسمانی جسم میں تلاش کرے، وہ یہ جان کر خوش ہوتے ہیں کہ وہ اپنے نئے جسم کے ذریعے سننے، دیکھنے اور چھونے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اور یہ کہ ان کے پاس ٹوٹنے کے لیے کوئی ہڈی یا گوشت نہیں ہے۔

جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کا جسمانی جسم گل جاتا ہے لیکن اس کا سیاروں کا جسم پوری طرح اپنی اصلی حالت میں رہتا ہے۔

کہاں ہیں وہ روحیں جو زمین سے چلی گئیں؟ وہ آسمان پر گھومتے ہیں آپ کہہ سکتے ہیں، "یہ ناممکن ہے،" لیکن آئیے یہ موازنہ کرتے ہیں:

اگر میں کسی قدیم قبیلے کے کسی فرد سے کہتا ہوں کہ موسیقی آسمان میں موجود ہے اور اسے اٹھا کر سنا جا سکتا ہے تو وہ مجھ پر ہنسیں گے، یا شاید گھبراہٹ بھی کریں گے لیکن اگر میں ریڈیو لا کر اسے موسیقی اور گانے نشر کرنے والے

اسٹیشن پر لگاؤں تو وہ میرے دعوے کی تردید کرنے سے قاصر ہوں گے، اسی طرح میں دوسروں کے سامنے یہ ظاہر کر سکتا ہوں کہ وہ ماورائے ارضی مخلوقات کی طاقت سے بے نیاز ہوں گے۔ ماورائے ارضی دنیا یہاں ہے، طبعی کائنات کے گھنے کمپن سے باہر

اگر لوگ اپنے ارد گرد ایتھر میں سیاروں کی ہجوم کو دیکھ سکتے تو بہت سے لوگ خوف میں مبتلا ہو جائیں گے اور کچھ اپنے عزیزوں کو تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔

اگر آپ روحانی آنکھ پر گہرائی سے توجہ مرکوز کرتے ہیں تو، اندرونی بصارت کے ذریعے، آپ اس روشن دنیا کا ادراک کر سکتے ہیں جس میں وہ تمام روحیں رہتی ہیں جو آسمانی دائرے میں منتقل ہو چکی ہیں، انسانوں میں دل ایک وصول کنندہ کے طور پر کام کرتا ہے، اور روحانی آنکھ روشنی کو منتقل کرتی ہے، یہاں تک کہ اگر آپ اپنے فوت شدہ عزیزوں کو نہیں دیکھ سکتے، اگر آپ سکون کے ساتھ اپنے جذبات کو دل کی موجودگی پر مرکوز کریں گے، تو آپ اپنے جذبات کو دل کی موجودگی پر مرکوز کریں گے۔ جسم، جسمانی جسم کی غلامی سے اپنی آزادی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

میں بہت سے ایسے سیاروں کو دیکھتا ہوں جو زمین کے ہوائی جہاز کو چھوڑ چکے ہیں، لیکن وہ مجھے نہیں دیکھ سکتے میں ان کے لیے خود کو ظاہر نہیں کرتا، لیکن اگر میں چاہوں تو انہیں دیکھ سکتا ہوں۔

لہذا، جب ہم موت کے وقت جسم کو چھوڑ دیتے ہیں تو ہم مکمل طور پر آزاد نہیں ہوتے ہیں، ہماری روحیں دو لطیف شکلوں میں محیط رہتی ہیں: سیارہ (توانائی کا جسم) اور سبب (فکر کا جسم)

جب انسان جسمانی شکل اختیار کر لیتا ہے تو وہ اس دنیا میں ایک مرئی مخلوق بن جاتا ہے۔ اپنے جسمانی جسم کی موت کے بعد وہ سیاروں کی دنیا میں ایک "بھوت" کے طور پر رہتا ہے، یعنی ایک غیر مرئی ہستی کے طور پر دماغی صلاحیتوں سے مالا مال ہوتا ہے۔ اور وہی ذہنیت اور خصوصیات جو اسے اس کے زمینی وجود کے دوران ممتاز کرتی تھیں۔

سیاروں کی دنیا کے باشندے بلاشبہ اپنے نورانی جسموں میں ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں، لیکن سیاروں کی مخلوقات عام طور پر زمین پر ہمارے لیے پوشیدہ ہوتی ہیں جب

تک کہ ہم یہ نہیں جانتے کہ روحانی آنکھ کے ذریعے سیاروں کی دنیا میں کیسے گھسنا ہے۔ اور جب روحیں اپنے آسمانی جسموں کو بہا کر کارآمد دنیا کی ذہنی حالت میں داخل ہوتی ہیں، تو وہ مکمل طور پر غائب نہیں ہوتیں، بلکہ مکمل طور پر نظروں سے اوجھل ہوتی ہیں، بلکہ مکمل طور پر نظر آتی ہیں۔

جب روحیں جسمانی خواہشات سے آزاد ہو جاتی ہیں، تو انہیں زمین پر دوبارہ جنم لینے کی ضرورت نہیں رہتی، یہ روحیں پھر سیاروں کے دائرے اور اسباب جنت کے درمیان منتقل ہو جاتی ہیں، سیاروں کے ہوائی اڈے پر اوتار ہوتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس حالت سے روحانی آزادی بھی حاصل ہو جاتی ہے، جب تمام کارآمد خواہشات ختم ہو جاتی ہیں، فرد حقیقی طور پر آزاد ہو جاتا ہے یا آزاد ہو جاتا ہے۔

اگر مرنے والی روح کے پاس اپنے زمینی وجود سے اب بھی ادھوری خواہشات ہیں، تو وہ سیاروں کے دائرے میں ان خواہشات کو محسوس کرتی رہے گی اور ایک جسمانی جسم میں اپنے آپ کو ظاہر کرنے کے لیے تڑپتی رہے گی، اس طرح، وہ روح اپنے سیارے کے جسم کے ساتھ، ایک خلیے (ایک سپرم سیل) کی طرف کھینچ لی جاتی ہے جو ایک نطفے اور ایک انڈے سے بنتی ہے، اور ایک نئے جنم کے طور پر جنم لیتی ہے۔

کسی شخص کے لیے کسی بھی جسمانی کمی کو مستقل طور پر اپنی طرف منسوب کرنا غیر دانشمندی ہے۔ فرض کریں کہ اس زندگی میں کسی کا بازو کھو جائے اور اس نقصان کا خیال اس کے شعور میں پیوستہ ہو جائے اور وہ خود کو یہ باور کرائے کہ وہ اسے دوبارہ کبھی استعمال نہیں کر سکتے جب وہ دوبارہ جنم لیں گے تو وہ اپنے ساتھ گمشدہ بازو کا یہ احساس لے کر آئیں گے کہ اگر یہ منفی سوچ کافی مضبوط ہو تو یہ تخلیقی سرگرمی کے کام میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ نیا جسم اس لیے انسان کو کبھی بھی جسمانی جسم کی خامیوں اور خامیوں سے خود کو متعین نہیں کرنا چاہیے ایسی حدود روح سے متعلق نہیں ہیں جو کہ خدا کی خالص اور کامل صورت ہے۔

اس طرح، آپ دیکھتے ہیں کہ آپ جسمانی شکل اختیار کرنے سے پہلے ایک روح تھے، اور مرنے کے بعد، آپ ایک بار پھر روح بن جائیں گے، جب ہم سوتے ہیں تو بھی ہم روح ہیں، کیونکہ نیند کے دوران ہم اپنے آپ کو جسمانی جسم کے طور پر بالکل بھی نہیں جانتے ہیں، لہذا، جب آپ سو رہے ہیں تو آپ روح ہیں، اور

آپ مرنے کے بعد روح ہوں گے، اس لیے روحوں کو کیوں ڈرنا چاہیے؟ یہ وہی ہے جو آپ ہمیشہ سے رہے ہیں - ایک روح - اور آپ ہمیشہ رہیں گے - اور یہ وہی ہے جو آپ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔

فرق صرف یہ ہے کہ جب آپ موت کے وقت سیاروں کے دائرے میں داخل ہوتے ہیں، تو آپ اپنی مرضی سے کوئی جسمانی جسم نہیں بنا سکتے جیسا کہ آپ کے پاس ہے، صرف عظیم مالکان جو خالقِ اعلیٰ کے ساتھ متحد ہو چکے ہیں، ایسا کر سکتے ہیں روحانی طور پر ترقی یافتہ روحیں سیاروں کی گاڑی کی لطیف کمپن کو ایک ٹھوس جسم میں تیز کر سکتی ہیں۔

ہم درد اور فنا کے خیال کی وجہ سے موت سے ڈرتے ہیں یہ ایک غلط فہمی ہے یسوع مسیح نے اپنی موت کے بعد اپنے شاگردوں کو جسمانی شکل میں ظاہر کیا لاہری مہاسایا اپنی موت کے اگلے دن گوشت اور خون میں واپس آئے ہم نے دکھایا ہے کہ وہ فنا نہیں ہوئے تھے۔

(اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں خوابوں میں سب سے زیادہ سچا وہ ہے جو بات میں سب سے زیادہ سچا ہو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا اس نے مجھے حقیقت میں دیکھا)

اگرچہ روحانی قطبوں کے واقعات بہت کم ہوتے ہیں، لیکن یہ نہیں کہنا چاہیے کہ ان کی شہادتیں غلط ہیں۔

میں نے ذاتی طور پر اپنے استاد سری یکتسوور کو دیکھا، جو ان کی موت کے تقریباً تین ماہ بعد دوبارہ زندہ ہو گئے تھے (دیکھیں روحانی دنیا: اس کی حقیقت اور فطرت اس سائٹ پر)

حکمت کی مقدس کتابیں بتاتی ہیں کہ انسانی روح بنیادی طور پر الٰہی روح کا عکس ہے اسے کبھی موت کی اذیت یا پیدائش کے درد کا سامنا نہیں ہوتا اور اس کا وجود اس وقت تک لازوال ہے جب تک کہ وجود خود قائم رہتا ہے یہ روح ہمیشہ کے لیے زندہ اور غیر متبدل ہے، زوال سے اچھوت اور فنا سے متاثر نہیں ہوتی۔

کئی بار دور رہنے والے ایک بیمار شاگرد نے اپنی عقیدت اور محبت کے زور سے میرے سیاروں کو اپنی طرف کھینچا، ایسا ہی ایک واقعہ یہاں سیوا دیوی نامی ایک شاگرد کے ساتھ پیش آیا، وہ ایک غیر معمولی عقیدت مند شاگرد تھیں، ایک بار وہ بہت

بیمار ہوگئیں، لیکن اسے سب سے پوشیدہ رکھا جب میں اسپتال میں اس کی عیادت کرنے گیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ خدا سے اس جسم کو زیادہ دیر تک نہ رکھنا۔

بعد میں، میں بحرالکاہل کے ساحل پر واقع Encinitas ہرمیٹیج میں واپس آیا، اور ایک صبح میں نے اچانک سیوا دیوی کی شفاف سیاروں کی کمپن کو اپنی عقیدت اور روحانی محبت کے ذریعہ محسوس کیا، اس نے میرے آسمانی جسم کو اپنی طرف کھینچ لیا، میرا جسمانی جسم ایسے منجمد ہو گیا، جیسے زندگی اس سے چلی گئی ہو، مجھے بعد میں بتایا گیا تھا کہ دیوی سویوا یہاں سے سودی ہوئی ہے! میرے جسم کو چھوڑنے سے ٹھیک پہلے، جیسا کہ وہ شعوری طور پر میرے دوسری دنیا میں لے جانے کے بارے میں جانتی تھی۔

بعد میں میں نے اسے دیکھا، اس کا جسم تابناک، میری ایک کلاس میں بیٹھا تھا، جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں ظاہر ہوا تھا، اگر کوئی مجھے چھوتا تو وہ بھی اسے دیکھ پاتے، حالانکہ روحانی بیداری کی حالت میں وہ دوسروں کو چھونے کی اجازت نہیں دیتے۔

ہم موت کی دہلیز پار کر کے کئی بار زندگی کی طرف لوٹ آئے ہیں تو موت سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ ہمیں آزاد کرنے کے لیے آتی ہے، بے شک، ہمیں موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے، لیکن ہمیں اس میں سکون تلاش کرنا چاہیے، جب وہ اپنی مرضی سے آئے، ہمیں مختلف پریشانیوں سے نجات دلائے۔

لوگ اس جسمانی قید خانے میں اپنے طویل قیام کی وجہ سے موت سے بھی ڈرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑنے سے ڈرتے ہیں لیکن انسان کا ڈرنا بے وقوفی ہے۔

چونکہ یہ خدا کی مرضی ہے کہ ہم اس قدیم جسمانی نمونے کو موت تک اپنے پاس رکھیں، ہمیں اسے محفوظ رکھنا چاہیے اور اس کی ضروری دیکھ بھال کرنی چاہیے۔

ہندوستان میں ایک مرتے ہوئے نوجوان کے بارے میں ایک کہانی ہے جو اپنے اردگرد دکھ کی سسکیاں اور جدائی کا کرب سن کر چیخ اٹھا:

اپنی ہمدردی کے رونے سے میری روح کی توہین نہ کرو
جب آپ روشنی اور محبت کے ابدی دائروں پر سوار ہوتے ہیں۔

میں وہ ہوں جسے آپ پر ترس آنا چاہیے اور آپ کے حال پر افسوس کرنا چاہیے۔

جیسا کہ میرے لیے

آج کے بعد کوئی بیماری نہیں۔

ٹوٹی ہوئی ہڈی بھی نہیں۔

کوئی اداسی، کوئی تکلیف دہ درد نہیں۔

کیونکہ میں خوشی کے خواب دیکھتا ہوں اور خوشی کے سمندر میں تیرتا ہوں۔

اور میں خوشی کا سانس لیتا ہوں۔

کام کے اوقات میں توسیع!

انسان نہیں جانتا کہ اس دنیا میں اس کے ساتھ کیا گزرے گی وہ خوف اور نفسیاتی پریشانیوں کے درمیان رہتا ہے جو اس پر ترس کھا کر اسے اپنی دنیا سے رخصت کرتے ہیں میں نے یہ بات ایک ماں سے کہی جس نے اپنا بیٹا کھو دیا تھا اور جیسے ہی میں نے سمجھانا ختم کیا تو اس نے فوراً اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا: مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ میرا بیٹا آزاد ہے میں نے سوچا کہ اس کے ساتھ کچھ خوفناک ہوا ہے۔

بہت سے روحانی طور پر ترقی یافتہ لوگ اپنے ایتھرک جسم کو دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

جب موت کے وقت ایتھرک جسم اوپر جاتا ہے یا جسمانی جسم کو چھوڑ دیتا ہے، تو روانہ ہونے والا شخص اپنے جسم کو مردہ دیکھتا ہے یہی تجربہ اس وقت ہوتا ہے جب ترقی یافتہ یوگی قوت ارادی کے ذریعے جسمانی جسم کو عبور کرتے ہیں، انہیں اپنی مرضی سے چھوڑنے اور اپنے جسم میں واپس آنے کے قابل بناتے ہیں، تاہم، بہت سے لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایسا کر سکتے ہیں، غلطی پر ہیں بس تجربہ کرنے کے بارے میں سوچنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ ضروری ہے کہ کچھ ہو جائے گا۔

ایک بار، نیویارک میں ایک آدمی میرے پاس آیا اور اصرار کیا کہ وہ اخلاقی طور پر سفر کر سکتا ہے (اپنے جسمانی جسم سے) میں نے اس سے کہا، "مجھے ایسا نہیں لگتا؛ آپ تصور کر رہے ہیں کہ آپ میں یہ صلاحیت ہے" لیکن اس نے مجھے جانچنے پر اصرار کیا میں نے اتفاق کیا اور کہا، "ٹھیک ہے، پھر اخلاقی طور پر سفر کرو اور نیچے جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ وہاں ریستوران میں کیا ہو رہا ہے"۔

وہ ایک لمحے کے لیے خاموش رہا، پھر بولا، "دائیں کونے میں ایک عظیم الشان پیانو ہے۔"

مجھے یقین تھا کہ وہ اس کا تصور کر رہا تھا کیونکہ اس کی سانس اور نبض نارمل تھی۔

تو میں نے کہا، "اس کے برعکس، مجھے لگتا ہے کہ آپ کو وہاں ایک میز کے ارد گرد دو خواتین بیٹھی ہوں گی۔" اس نے مجھ پر طنز کیا، پھر ہم ایک ساتھ ریسٹورنٹ گئے، اور کونے میں پیانو نہیں تھا، ایک میز کے گرد صرف دو عورتیں بیٹھی تھیں، آخر کار ہمارا دوست سمجھ گیا کہ وہ اپنے خیالوں میں دھوکا کھا گیا ہے۔

اپنے باطنی سیاروں کے نظاروں میں، میں اکثر خوفناک واقعات دیکھتا ہوں، لیکن وہ مجھے ایک فلم کی طرح لگتے ہیں، یہ دنیا ہمیں تفریح کرنے کے لیے تھی، نہ کہ ہمیں اذیت دینے یا خوفزدہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالی نے اپنی تخلیق کے ڈرامے کو ناقابل یقین حد تک پیچیدہ بنا دیا، جو اچھائی اور برائی کے تضادات سے بھرا ہوا تھا۔

ہمیں اپنی پوشیدہ روحانی فطرت کو سمجھنے کے لیے خود کو تربیت دینی چاہیے لیکن یہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ ہم اپنے خیالات کو جسمانی جسم تک محدود رکھیں، مادی چیزوں کے ساتھ مسلسل مشغولیت ہمیں مادیت پسند بناتی ہے اور ہماری روحانی خواہشات کو دبا دیتی ہے ہمیں اپنی زندگی میں خدا کو سب سے اہم خیال بنانا چاہیے اگر ہم اسے ثانوی مقام پر فائز کر دیں، تو وہ ہمارے پاس نہیں آئے گا، اور ہم اس کی دنیا کو نہیں جانیں گے۔ جو لوگ روحانیت کی خواہش رکھتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنی مرضی کو متحرک کریں اور آزمائشوں کے گھنے جنگل میں سے ایک محفوظ اور پرامن دائرے تک پہنچنے کے لیے اپنا راستہ بنائیں

آسمانی سیاروں کی چڑھائی کا شعوری طور پر تب ہی تجربہ کیا جا سکتا ہے جب کوئی شخص روحانی جوش کی گہری حالتوں میں داخل ہوتا ہے، اپنے شعور کو بیداری کی اعلیٰ سطح تک پھیلاتا ہے، وہ اپنی روحانی آنکھ کے ذریعے خلا میں کسی بھی نقطے کو محسوس کر سکتا ہے، چاہے اس دنیا میں ہو یا آسمانی دائرے میں، وہ وقت اور جگہ کی حدود کو بھی عبور کر کے اپنی مخصوص روحانی صلاحیتوں کو آگے بڑھا سکتا ہے۔ آسمانی اور یہاں تک کہ جسمانی اجسام کسی بھی مقام پر

اس حالت کو بلیکیشن یا دوہری موجودگی کہا جاتا ہے، جہاں کوئی ایک ساتھ دو یا زیادہ جگہوں پر ہوسکتا ہے، اس حالت میں، جسمانی جسم معطل حرکت پذیری کی حالت میں ہوتا ہے، جیسا کہ ایک ٹرانس کی طرح جب آقا روحانی جوش کے بلند ترین مرحلے (الہی علم کا مرحلہ) پر پہنچ جاتا ہے، وہ اپنے تمام افعال کو معمول کے مطابق انجام دے سکتے ہیں۔

جو شخص خدا کی پناہ مانگتا ہے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور جب تک وہ خدا پر یقین رکھتا ہے اور اس کی ہدایت کو مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے اسے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن جب کوئی شخص اپنے دماغ میں منفی خیالات کو جگہ دیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ کوئی اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے تو وہ اس شخص کو ایسا کرنے کی طاقت دیتا ہے۔

تصور کریں کہ کوئی آپ کو غلط خیال بھیجتا ہے، اور آپ اسے قبول کرتے ہیں، آپ کو بلاشبہ اس سے نقصان پہنچے گا، لیکن آپ میں برے خیالات کو رد کرنے کی طاقت ہے، بد نیتی سے مت ڈریں، کیونکہ کوئی بھی آپ پر اثر انداز نہیں ہوسکتا جب تک کہ آپ نفسیاتی طور پر کمزور نہ ہوں، خوف اور بند دماغ برائی کو داخل ہونے دیتا ہے، لیکن جب آپ خود سے یہ اقرار کرتے ہیں کہ "خدا میرے ساتھ ہے اور آپ کو برائی سے بچاتا ہے تو ہی کوئی آپ کو برائی سے بچاتا ہے"۔ خیالات، وہ آپ تک نہیں پہنچیں گے؛ بلکہ بھیجنے والے کو اس طرح نقصان پہنچائیں گے کہ وہ جانتا ہے یا نہیں جانتا ہے اور اپنے آپ کو خدا کے ساتھ گھیرے گا اور اس کے بابرکت نام سے پناہ مانگے گا، جو کائنات کی سب سے مضبوط طاقت ہے، یہ ایک ناقابل تسخیر دیوار ہے جس کے سامنے برائی، جھوٹ اور منافقت کے تمام تیر بکھر جاتے ہیں، اور جس سے تمام منفی خیالات کو ہٹایا جاتا ہے اور اپنے منبع کی طرف پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

آوارہ بھوتوں اور آوارہ روحوں کی قوتوں پر توجہ نہ دیں، یا کالے جادو کے مشق کرنے والوں کی طرف، زندگی کے میدانوں میں بہت سی عظیم اور مستقل کائناتی قوتیں کھیل رہی ہیں، اچھائی اور برائی کے درمیان ایک کائناتی جنگ جاری ہے، لیکن ان مخلص مومنین کے لیے کوئی خوف نہیں جو اپنے ایمان اور نیک نیتوں کے مطابق کام کرتے ہیں، کیونکہ آخر کار خیر ہی غالب ہوتی ہے۔

یہ دنیا نادیدہ مخلوقات اور قوتوں سے چلتی ہے: ایک طرف خدا، اس کے نبی، اور اس کے اولیاء، اور دوسری طرف شیطان، اس کے کنیز اور اس کے شیطانی اتحاد، خدا اور اس کے فرشتوں اور شیطان اور اس کے اتحادیوں کے درمیان ایک زبردست رسہ کشی ہے، اس مسئلے کو محض وہم کے طور پر رد نہیں کیا جا سکتا، اگر شیطان موجود نہ ہوتا، تو ہم سب کو خدا کی مدد سے اس کا مقابلہ کرنا چاہیے اور اس کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ ذرائع اور طریقہ

جب اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا تو اس نے شیطان شیطان کو بھی پیدا کیا، اپنی فریبی طاقت سے لوگوں کو آزمانے کے لیے موجود ہے جب تک کہ آگ لوہے کو پگھلا نہیں سکتی، فولاد کو ہتھوڑا یا جعلی نہیں بنایا جا سکتا، اس لیے جب بیماری یا درد آئے تو یاد رکھیں کہ یہ ایک ایسا امتحان ہے جس سے گزرنا ضروری ہے، ایسی آزمائشوں سے شکایت نہ کریں اور پریشان نہ ہوں، بہت سی عظیم روحیں خوفناک بیماریوں سے مر چکی ہیں، اور کچھ اپنے ایمان کی کمزوری کو برداشت کر چکے ہیں، لیکن وہ اپنے ایمان کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ اطمینان سے اعلیٰ شان کے ساتھ

ہمارا سیارہ زمین سب سے زیادہ گنجان آباد جگہوں میں سے ایک ہے اس زمین سے بے حد بہتر دنیایں ہیں، جو ہر قسم کی پریشانیوں اور مشکلات سے بھری پڑی ہے، پھر بھی، خدا ہمیں اپنی رحمت میں نہیں بھولتا؛ بلکہ، وہ ہمارے مصائب اور ہماری راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے بہت سے طریقوں سے ہماری مدد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

خدا، اس کے فرشتے، اور لاکھوں نیک روحیں زمین پر ہم آہنگی کا ایک مقدس حکم قائم کرنے کی کوشش کرتی ہیں ہر اچھی خوبی اور فائدہ مند خصلت ایک اچھی روح سے پیدا ہوتی ہے، کیونکہ اچھی روحیں مسلسل ہمارے ذہنوں کی مٹی میں نیک خیالات اور ارادوں کے بیج بوتی رہتی ہیں، تاہم، اس کے ساتھ ہی، تاریکی کا بادشاہ، شیطان اور شیطان کی دنیا میں مدد کرتا ہے۔ شیطان کے علاوہ بیماری کے جراثیم کس نے پیدا کیے؟ اس نے طاعون کی بہت سی شکلیں، پھر تپ دق، اور ایک اور مہلک بیماری، کینسر، اور دیگر— تمام شیطانی طریقے بنی نوع انسان کو اذیت دینے کے لیے، لیکن خدا بہت سے محققین کو

بیماری کو ختم کرنے کے لیے نئے اور فائدہ مند طریقے وضع کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

جنسی لذت الہی نعمتوں کا ایک فریب آمیز ہم منصب ہے۔ جب جنسی محبت کو وفاداری سے الگ کر کے حیوانی جبلتوں کی تسکین کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، تو یہ شیطان کے ہاتھ میں ایک آلہ بن جاتا ہے کہ وہ انسانی شعور کو حواس کا اسیر بنائے، الہی شعور کا تجربہ کرنے سے قاصر ہے۔

شیطان کی طرف سے روحانی خوشی کے متبادل کے طور پر ایک جھوٹی تثلیث تخلیق کی گئی ہے وہ تثلیث بے لگام ہوس، شراب کی خواہش اور پیسے کا لالچ ہے۔

جب آدم اور حوا نے جنسی احساس کا تجربہ کیا تو وہ جنت سے گر گئے، اس الٰہی شعور سے محروم ہو گئے جس نے انہیں روحانی جوش میں خدا کے ساتھ اتحاد کا تجربہ کرنے کی اجازت دی تھی، لہٰذا انہیں باغِ عدن سے نکال دیا گیا، اس کے بعد سے، نوع انسانی کو جنسی طور پر دوبارہ پیدا کرنے پر مجبور کیا گیا، دوسری تمام مخلوقات کی طرح عورت بھی ایک تکلیف دہ اور مشکل طریقے سے جنم دیتی ہے اور اگر شوہر کو اس کے بعد شوہر اور بیوی کو خود کو قبول کرنا چاہیے۔ عیب دار بچے، وہ اس کی پرورش کرنے کے پابند ہیں اصل میں، وہ عقل کی طاقت سے جو چاہیں تخلیق کرنے کی طاقت رکھتے تھے، جس طرح خدا کرتا ہے کہ وہ معصومیت کے ابتدائی ایام مبارک ہوں، واقعی، وہ خوشگوار اور شاندار دن تھے۔

اور اس سب کے بعد، بالآخر، شیطان خود خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ بن جائے گا، شیطان بنی نوع انسان سے کیے گئے اپنے وعدوں کو پورا نہیں کرتا، اور اس لیے مایوس اور مایوس لوگ مدد کے لیے اور اپنی امیدوں کو پورا کرنے کے لیے وفادار رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

لیکن ہمیں خدا کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دینے کے لیے مایوسی کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں اپنے تمام انڈے ایک ٹوکری میں نہیں ڈالنے چاہئیں۔

ہمیں اپنی خوشی کی امیدوں کو جسم کی نازک ٹوکری اور دنیا کی قلیل مدتی لذتوں تک محدود نہیں رکھنا چاہیے۔

آئیے، میرے دوستو، خدا کی آواز کو سنیں جو ہمارے اچھے خیالات کے ذریعے ہم سے بات کرتا ہے، خدا، اس کے نبی اور اس

کے فرشتے ان عظیم خیالات کو تخلیق کرتے ہیں، شیطان اور اس کے کارندے اپنی شکل میں خیالات اور فتنے پیدا کرتے ہیں۔

جب بھی کوئی برا خیال آپ کے دماغ میں آجائے تو اسے بغیر کسی افسوس کے نکال دیں، اور شیطان اب آپ پر اپنا اثر و رسوخ نہیں ڈال سکے گا اور آپ کو نقصان پہنچا سکے گا، یاد رکھیں کہ جس لمحے آپ غلط سوچتے ہیں، آپ شیطان کے قریب جاتے ہیں۔

انسان مسلسل حرکت میں ہے، اچھائی اور برائی کے درمیان آگے پیچھے ہوتا رہتا ہے۔

اس شٹل ڈپلومیسی سے بچنے کے لیے وہاں جانا چاہیے جہاں شیطان اور اس کے حواریوں کا ہاتھ خدا کے دل تک نہ پہنچ سکے، اور آپ پر سلامتی ہو۔

تبدیلیوں کے درمیان ذہنی توازن

مغربی باشندے جسمانی سکون پر زور دیتے ہیں جب موسم انتہائی گرم ہوتا ہے تو وہ ٹھنڈک کی کمی کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں اور جب شدید سردی ہوتی ہے تو مصنوعی حرارت کی عدم موجودگی کی وجہ سے تکلیف محسوس کرتے ہیں لیکن ہندوستانی اساتذہ ایک مختلف فلسفہ بتاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ گرمی اور سردی، لذت اور درد کی حساسیت ان کے خیالی جذبات سے پیدا ہوتی ہے۔ لامتناہی مطالبات بہرحال عقلمند وہ ہے جو حواس کی گرفت سے بچ جائے اور تمام دہریات سے بالاتر ہو جائے۔

عظیم مفکرین یہ تجویز نہیں کرتے کہ کسی کو اپنے جسم کو نقصان پہنچانے کے لیے خود کو نظم و ضبط میں رکھنا چاہیے، بلکہ وہ گرمی یا سردی کے ناقابل برداشت ہونے پر ذہنی طور پر خود کو گرمی یا سردی کے احساس سے آزاد کرنے کا مشورہ دیتے ہیں، اور ساتھ ہی اس حالت کے لیے عقلی علاج تلاش کرتے ہیں۔

گیتا کہتی ہے: ’’جو لوگ جنسی لذتوں سے جکڑے ہوئے ہیں وہ مراقبہ کے لیے ضروری ذہنی توازن حاصل کرنے سے قاصر ہیں اور نہ ہی وہ سمادھی کی روحانی خوشی کے ذریعے خدا سے مل سکتے ہیں‘‘۔

جب کوئی شخص ذہنی طور پر خود کو حسی خلفشار سے الگ کر لیتا ہے تو وہ اندرونی سکون حاصل کر لیتا ہے آنے والے اور جانے والے احساسات سے متاثر نہ ہو کر، وہ روح کے ضروری، غیر متبدل سکون کو ظاہر کرتا ہے، اس ثابت قدم، غیر متزلزل بیداری میں، وہ مطلق، لامحدود، اور غیر متبدل ہونے کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔

تمام جسمانی احساسات کا غیر فعال ردعمل دماغ اور روح دونوں کو پریشان کرتا ہے جب روح پریشان ہوتی ہے تو انسان اپنی حقیقی فطرت کھو دیتا ہے جو کہ سکون ہے خدا زمین پر گرم ترین اور سرد ترین جگہوں پر موجود ہے وہ آرکٹک اور خالی کوارٹر میں ہے، اپنی زمینی مخلوق کے انتہائی حالات اور درجہ حرارت سے متاثر نہیں ہوا، خدا نے انسان کو اپنے طرز عمل میں اپنی تخلیق کی صورت میں خدا کی تخلیق میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے یہ جسم، گرمی اور سردی، لذت اور درد کے تابع ہے، لیکن وہ چاہتا ہے کہ ہم ان دوئیوں کو متوازن ذہن کے ساتھ دیکھیں، وہ چاہتا ہے کہ ہم ہر قسم کے دوغلے پن سے اوپر اٹھیں، ہمیں لاپرواہی یا دور اندیشی کے فقدان کے بغیر طاقت اور برداشت کو فروغ دینا چاہیے، جب ہم شدید گرمی یا سردی سے نہیں بچ سکتے، تو ہمیں اپنے ذہنوں کو ان سے الگ کرنا چاہیے، ہم جتنی زیادہ کوشش کریں گے، اتنا ہی منفی ذہن کو متاثر نہیں کر سکتا، اس لیے منفی جذبات خود کو متاثر نہیں کر سکتے۔ ہمارا شعور یا احساسات

جلد کی سطح کو چھونے کا احساس نہیں ہوتا ہے۔ یہ احساسات دماغ میں پروسیس ہوتے ہیں انسان صرف دماغ کے ذریعے چکھ سکتا ہے، چھو سکتا ہے، سونگھ سکتا ہے، سن سکتا ہے یا دیکھ سکتا ہے ہمیں زبان کی سطح پر ذائقے کا تجربہ نظر آتا ہے، لیکن اصل میں دماغ ہی اس ذائقے کو رجسٹر کرتا ہے اسی طرح جب جسم کا کوئی حصہ زخمی ہوتا ہے تو درد بنیادی طور پر دماغ میں محسوس ہوتا ہے، متاثرہ عضو میں نہیں ہوتا ہے: ہمارے پاس درد کے دو میکنزم ہوتے ہیں جب دماغ اور دماغ میں درد محسوس ہوتا ہے۔ دماغ اعصاب اور دماغ کے درمیان رابطے کی اجازت دیتا ہے جب تک دماغ درد کو نہ پہچان لے کوئی درد نہیں ہوتا یہ عظیم ہندوستانی ماہرین کی حیرت انگیز دریافت ہے جب کوئی شخص کلوروفارم یا بے ہوشی کی دوا کے زیر اثر ہوتا ہے تو اسے درد محسوس نہیں ہوتا کیونکہ حواس دماغ تک نہیں پہنچ پاتے اعصابی سروں پر چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہیں جن کے ذریعے درد کی منتقلی دماغ کو درد کی منتقلی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ سگنل

دماغ دماغ کا حسی عضو ہے اور تمام جسمانی احساسات اعصاب اور دماغ کے ذریعے اس تک پہنچتے ہیں چونکہ دماغ دماغ سے جڑا ہوا ہے اس لیے وہ ان احساسات کو حاصل کرتا ہے اور اس کی ترجمانی کرتا ہے مثبت سوچ سے مضبوط دماغ خوشی اور درد کے احساسات سے کم متاثر ہوتا ہے وہ ان احساسات سے واقف ہوتا ہے لیکن ان سے باخبر نہیں ہوتا۔

انسانوں کو ان کے جسم کی حفاظت کے لیے احساس دیا گیا تھا، اس کے بغیر، ایک شخص کو اس کا احساس کیے بغیر شدید کٹ یا جل سکتا ہے،

جانوروں میں یہ صلاحیت پیدا نہیں ہوئی، اور اس لیے ان کے درد کا احساس کم ہوتا ہے۔ بصورت دیگر، قتل اور ذبح کے مخصوص طریقوں سے ان پر ڈھائے جانے والا ظلم ناقابل برداشت ہو جائے گا، مثال کے طور پر، کیکڑوں کو ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دیا جاتا ہے جب کہ وہ زندہ رہتے ہیں!

چونکہ درد اور لذت دونوں ہی دماغ کی تخلیق ہیں، اس لیے دماغ پر قابو پانے کی مشق کرکے جسمانی درد کو کم کیا جا سکتا ہے، پھر، درد محسوس کیے بغیر کسی غیر معمولی حالت کے اشارے کے طور پر ایک احساس کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ بھگواد گیتا اس کو زیادہ گہرائی میں بتاتی ہے کہ خوشی یا درد کے لیے انتہائی حساسیت ان کے اثرات کو تیز کرتی ہے، جب کہ درد کو کم کرنے سے درد کم ہو جاتا ہے اور درد کم ہو جاتا ہے۔ لذتیں میں نے اپنے جسم اور دماغ کو محرکات کے لیے کم حساس ہونے کی تربیت دی اور خود کو حسی خلفشار سے آزاد پایا یہ تربیت حواس کی گرفت اور ان کے لامتناہی تقاضوں سے نجات کا راستہ ہے۔

ایک ڈاکٹر کے پاس ایسی ذہنی قوت تھی کہ وہ اپنے اوپر ایک خطرناک سرجری کرنے کے قابل ہو گیا! بے شک، جسمانی لگاؤ کے غلام ذہن کے لیے یہ ناممکن ہے لیکن تربیت کے ساتھ، ذہن ناقابل یقین حد تک مضبوط ہو سکتا ہے جتنا کوئی شخص اپنے ذہن کو تربیت دیتا ہے اور بہتر کرتا ہے، وہ اس پر اتنا ہی زیادہ کنٹرول کر سکتا ہے، ایک بگڑا ہوا بچہ معمولی سے نقصان سے بھی سخت پریشان ہوتا ہے، جب کہ لچک اور برداشت میں تربیت یافتہ بچہ شدید درد یا شدید درد میں بھی شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں، عظیم ہندوستانی آقاؤں کی طرف سے تربیت کا طریقہ مکمل طور پر مختلف ہے جو مغربی ہندوستان میں سکھایا جاتا ہے، روحانی اساتذہ اپنے شاگردوں کو جسم اور اس کے حواس کی غلامی سے مکمل طور پر آزاد ہونے کی تربیت دیتے ہیں، مغرب میں پیدا ہونے والی آسائشیں جسم کی تسکین کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں، اور نتیجتاً، ہماری ہندوستان میں ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے جو کوششیں کی جاتی ہیں، وہ ہمیں دوبارہ سیکھنے کے قابل بناتی ہیں۔ گائیڈز) حواس کی طاقت کو کلیوں میں کیسے چبائیں تاکہ ہم ان کے غلام نہ بن جائیں، بہار کے رانچی میں واقع میرے اسکول میں، ہم نے بعض اوقات چھوٹے بچوں کو سخت زمین پر چھوٹی چٹائیوں پر سوتے تھے، اور وہ جسمانی اور ذہنی دونوں لحاظ سے صحت مند اور مضبوط ہوتے تھے۔

مغربی لوگ آرام اور پر سکون نیند کے بہت سے بیرونی ذرائع کے عادی ہیں ہندوستان میں ہم مراقبہ کے لیے گرم ریت پر بیٹھتے تھے رفتہ رفتہ سارا دن گرمی اور سردی میں بھی بیٹھنے کے قابل ہو گئے اس تربیت

کہ نتیجے میں میں نے ایسی ذہنی صلاحیت حاصل کر لی کہ کوئی چیز میرے شعور کو پریشان یا متاثر نہ کر سکے جب میں اپنے دماغ کو اپنے دونوں حواس سے منقطع کرتا ہوں تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔

برسوں پہلے موسم ناقابل برداشت حد تک گرم تھا اور ہر کوئی ہانپ رہا تھا ذہنی وابستگی سے ان کی تکلیف مجھ پر منتقل ہو گئی تھی، مجھے توجہ مرکوز کرنے اور مضامین لکھنے سے روکتے ہوئے میں نے خود کو جھنجھوڑ کر کہا، "یہ سب کیوں؟" اور خدا سے دعا کی۔

" اے رب، وہی بجلی تندور میں گرمی اور فریج میں برف پیدا کرتی ہے تو موسم ہلکا ہے!"

فوراً ہی میرے لیے ماحول خوشگوار ہو گیا، گویا برف کی ایک تہہ نے میرے جسم کو گھیر لیا ہے اور میں بے حد متاثر ہونے لگا اور بغیر کسی مشکل کے لکھنے لگا۔

ایک بار، برسوں پہلے، میں نوجوان سیلف ڈسکوری اسٹوڈنٹس کے ایک گروپ کے ساتھ ایک اوپن ٹاپ کار میں کراس سٹیٹ روڈ ٹرپ پر تھا، جن میں سے ایک میرا سیکریٹری تھا، وہ اور میں گاڑی میں ایک چھوٹا کمبل بانٹتے ہوئے سو گئے، رات بہت ٹھنڈی تھی جب میں تیزی سے سو رہا تھا، اس نے مجھ سے کمبل کھینچ لیا، اور جب میں آدھا بیدار تھا، میں نے اسے خالی کر دیا! یہ کچھ دیر تک چلتا رہا پھر میرے دماغ نے کہا، "آپ ایسی حرکت کیوں کر رہے ہیں؟ سب کچھ ٹھیک ہے آپ گرم ہیں!"

پھر میں نے کمبل پھینک دیا، اٹھ کر بیٹھ گیا اور مراقبہ کرنے لگا یہاں تک کہ میرا جسم روٹی کی طرح گرم محسوس ہوا جب شاگرد دو گھنٹے بعد بیدار ہوئے، سردی سے کانپتے ہوئے، انہوں نے مجھے بے حرکت پایا، میں مقدس جوش میں گم تھا، اور یہ سوچ کر کہ میں مر گیا ہوں، انہوں نے مجھے اپنی روحانی خوشی سے بیدار کرنے کی کوشش کی، ان کے چیخنے لگے، لیکن سب جوانوں نے مسکراتے ہوئے کہا، "نہیں؟" ہمارے راستے پر" انہوں نے احتجاج کیا، "آپ بغیر کوٹ یا کمبل کے جمی ہوئی سردی میں بیٹھے تھے!" پھر بھی مجھے سردی نہیں لگی میں صرف وہی تھا جو گرم تھا!

کیا کرنے کی ضرورت ہے دماغ کو زیادہ مثبت بننے کے لیے تربیت دینے کی اگر آپ یہ عزم کر لیں کہ آپ کو زکام نہیں لگے گا تو اس کے لگنے کا امکان کم ہو جائے گا دماغ کو بھی درد پر قابو پانے کے لیے تربیت دی جانی چاہیے ذہنی حساسیت درد کو بڑھاتی ہے، اور درد کو بڑا کرنے کا مطلب ہے اپنے اندر خدا کی تصویر کو بھول جانا — وہ مقدس اور ناقابل تسخیر تصویر

قدیم ہندوستانی باباؤں نے کہا کہ تمام عادات ایک شخص میں تین سال کی عمر میں بننا شروع ہو جاتی ہیں ان عادات کو تبدیل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے جب وہ شعوری ذہن میں پختہ ہو جائیں اور ان کی جڑیں گہری ہو جائیں اگر آپ کے خاندان اور ماحول نے آپ کے ذہن میں آپ کی پسند اور ناپسند کی بات ڈال دی ہے تو یہ تاثرات زندگی بھر آپ کے ساتھ رہ سکتے ہیں جو میں نے اپنے دانشمند استاد سے پہلی چیز سیکھی، سری یوکتیس سے متعلق اوورولوجیکل نفسیات سے متعلق تھا۔ احساس جب میں پہلی بار اس کے پاس ٹریننگ کے لیے گیا تو سرد موسم میں گرم کمبل نے استعمال کروں تو مجھے نزلہ ہو جائے گا لیکن میرے استاد نے مجھے سکھایا کہ اس رجحان پر قابو پانے کے لیے اپنے دماغ کی طاقت کو کیسے استعمال کیا جائے جس کے نتیجے میں میں بچپن سے لے کر ماسٹر کی تربیت حاصل کرنے تک نزلہ زکام سے آزاد ہو گیا۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں صرف وجہ پر بھروسہ کرنا چاہیے دوسروں کا خیال ہے کہ ہمیں اپنے حواس کو مطمئن کرنا چاہیے دونوں پوزیشنیں انتہائی ہیں

ایک نظریہ کے مطابق جسم کی صحت اور تندرستی کو یقینی بنانے کے لیے باقاعدگی سے میڈیکل چیک اپ کروانے کا مشورہ دیا جاتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے وقتاً فوقتاً اپنی گاڑی کا معائنہ کروایا جائے یہ بات سمجھ میں آتی ہے لیکن انسان مشین نہیں ہیں اگر آپ کی دماغی صحت آپ کی جسمانی حالت پر منحصر ہے تو جلد یا بدیر دماغ جسم کے تقاضوں کا غلام بن جائے گا، ہم جسمانی علاج کی تمام اقسام اور مقداروں میں یہ بتاتے ہیں کہ ہم جسمانی علاج کی وجہ سے مؤثر کیوں ہیں۔ لاعلاج بیماریاں جسمانی کمزوری نے زور پکڑ لیا کیونکہ دماغ نے جسم کا مالک بننے سے انکار کر دیا

اعتدال شروع میں ہی بہترین ہے اگر آپ کو معمولی چوٹ لگتی ہے تو تھوڑی سی آیوڈین لگائیں لیکن مکمل طور پر دوائی پر بھروسہ نہ کریں معقول اور مناسب احتیاط کریں جب تک کہ آپ بتدریج زیادہ سے زیادہ وجہ پر بھروسہ نہ کر لیں خود عظیم اساتذہ خود استعمال کرتے ہیں اصل میں جڑی بوٹیوں اور کیمیکلز سے بنی دوائیں ایک روحانی استاد کے لیے ضروری نہیں ہیں، لیکن وہ روحانی استاد کے لیے ضروری نہیں ہیں، جو کہ خدا کی طاقت کے مطابق کام کر سکتے ہیں۔ کبھی کبھار کچھ دواؤں کا استعمال کرنے کا انتخاب کریں کسی بھی صورت میں، فتح عقل کی طاقت میں ہوتی ہے جب آپ اس پختہ یقین پر پہنچ جاتے ہیں کہ آپ بغیر کسی منفی اثرات کے تمام ادویات کے کر سکتے ہیں، تو آپ فتح حاصل کرتے ہیں اور جسم پر تسلط حاصل کرتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک استاد نے اس کا بازو توڑ کر اس کا علاج کرنے اور پٹی باندھنے کی اجازت دی جب ایک مالدار آدمی حادثے کے کچھ دیر بعد اس سے ملنے آیا تو خوف زدہ طلباء نے سوچا کہ مہمان استاد کا بازو گلے میں لٹکا ہوا دیکھ کر مایوس ہو جائے گا، استاد نے آنے والے سے کہا کہ جیسا کہ تم دیکھ سکتے ہو میرا بازو ٹوٹ گیا ہے، میں خدا کو سمجھتا ہوں کہ میرا بازو ٹوٹا ہوا ہے اور میں درد سے دوچار ہوں۔ مجھے چھوڑ دیا ہے اور اب میری پرواہ نہیں کرتے ان پر کوئی دھیان نہ دینا۔"

ایک اور موقع پر وہی استاد نہایت ہی نفاست کی حالت میں خدا کا گانا گا رہے تھے جب وہ قریب میں چمکتے ہوئے کوئلوں کے ڈھیر پر گر پڑے، پھر بھی وہ گاتے رہے، جب طلباء نے اسے اٹھایا تو دیکھا کہ کچھ زندہ کوئلے اس کی پیٹھ سے چپک گئے تھے اور اس کا گوشت نوچ رہے تھے، وہ اس بھیانک نظر سے خوفزدہ ہو گئے اور استاد نے مسکراتے ہوئے کہا، " اس سارے ہنگامے کی بجائے!" اس نے کسی تکلیف کی شکایت نہیں کی یہ وہ ذہنی ماورائیت ہے جس کا مظاہرہ اساتذہ نے اس موقع پر کر کے ثابت کر دیا کہ وہ واقعی درد سے بالاتر ہیں، پہلے موقع پر انہوں نے یہ ظاہر کیا تھا کہ وہ درد سے متاثر ہیں لیکن صبر اور عاجزی کے ساتھ برداشت کیا۔

جسم اور اس کے تقاضوں کے بارے میں سخت موقف اختیار کیا جانا چاہیے، صحیفوں میں کہا گیا ہے کہ گرمی اور سردی، لذت اور درد کے تصورات حواس کے ان احساسات یا احساسات کے ذرائع سے رابطے سے پیدا ہوتے ہیں، تاہم یہ احساسات اور حواس ابتداء اور اختتام تک محدود ہوتے ہیں اور فطرت کے اعتبار سے وقتی اور عارضی ہوتے ہیں، اس لیے تھوڑے سے صبر یا سردی سے متاثر ہونے کے لیے کیوں برداشت کرنا چاہیے؟ دماغ کو برداشت کرنے کی تربیت دے کر اس وقت تک زیادہ نفسیاتی ہمت پیدا کی جانی چاہیے جب تک کہ یہ درد اور تکالیف کی دیگر تمام اقسام سے بالا تر ہو جائے۔

جسم محض گوشت سے ڈھکا ہوا پنجرہ ہے جس میں زندگی کا پرندہ ایک محدود وقت کے لیے رہتا ہے، زندگی خود جسم سے بالکل آزاد ہے، لیکن زندگی جسم کی محدود و محدود حالتوں سے جڑی ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔

جاگنے کے اوقات میں، آپ کو جسمانی احساسات کا علم ہوتا ہے لیکن نیند کے دوران، جب آپ کا دماغ جسم سے خالی ہوتا ہے، تو آپ ان احساسات سے واقف نہیں ہوتے، بلکہ ایک گہرے سکون کا تجربہ کرتے ہیں۔

چونکہ انسان خدا کی شبیہ پر بنایا گیا ہے، اس لیے وہ جسمانی احساسات سے مکمل طور پر الگ ہو کر جسم میں رہنے کے قابل ہے لیکن

اس کے بجائے، وہ جسمانی حالتوں کو اپنے اوپر لے لیتا ہے اور ان سب کو حقیقی بنا دیتا ہے۔

احساسات سے آزاد ہونے کے لیے ذہنی طور پر اپنے آپ کو جسم سے الگ کرنا پڑتا ہے اسی لیے اولیاء اللہ خوشی اور درد دونوں سے بالاتر ہونے کی نصیحت کرتے ہیں اور یہ عمل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے میں نے یہ سچائی خود پر ثابت کی ہے اور جانتا ہوں کہ حد سے زیادہ حساسیت بہت سے نقصانات کا باعث بنتی ہے۔ حسی ادراک ہماری رہنمائی اور تفریح کرنے کے لیے، اور اس کا ارادہ تھا اور اب بھی چاہتا ہے کہ ہم جسمانی جسم کو دانشمندی سے استعمال کریں، اس سے اتنے وابستہ نہ ہوں کہ ہم دکھی اور بدبخت ہو جائیں اگر کوئی شخص کسی پالتو جانور سے دل کی گہرائیوں سے محبت کرتا ہے، تو وہ اس جانور کے احساسات کا جواب دیتے ہیں، حالانکہ وہ اس سے جسمانی طور پر منسلک نہیں ہوتے ہیں، اسی طرح ہمارے اعصابی نظام سے جسمانی درد سے منسلک ہوتے ہیں۔

دماغ کو جسم پر زیادہ سے زیادہ غلبہ حاصل کرنا چاہیے، دماغ کی طاقت سے زندگی گزارنا شاندار ہے، کیونکہ ذہن جو کچھ بھی اس سے پوچھا جائے وہ کر سکتا ہے اور ذہن پر زیادہ سے زیادہ انحصار کیسے کیا جا سکتا ہے؟ دھیرے دھیرے خود کو گرمی اور سردی کا عادی بنا کر، ایک مضبوط گدے پر سونے کے لیے، اور مانوس راحتوں پر انحصار کم کر کے

میں بات کر رہا تھا، میں آج کے زیادہ درجہ حرارت سے بالکل غافل تھا، لیکن صرف گرمی کا ذکر کرتے ہوئے مجھے احساس ہونے لگا۔

ایک دفعہ میں انتہائی گرم موسم میں لیکچر دے رہا تھا، اس کے علاوہ میرے جسم کے اندر حرارت بڑھ گئی، جیسا کہ میں جب بھی روحانی امور پر لیکچر دیتا ہوں تو میرے ذہن نے کہا، "آپ اپنا پسینہ صاف کیے بغیر لیکچر مکمل نہیں کر سکتے۔"

میں نے اپنی جیب میں رومال محسوس کیا لیکن وہ نہیں ملا پھر میں نے روحانی کی آنکھ میں جھانکا اور اپنے دماغ میں سرگوشی کی: "یہاں کوئی گرمی نہیں ہے" فوراً ہی دم گھٹنے والی گرمی ختم ہو گئی اور میں نے سکون اور اطمینان سے لیکچر جاری رکھا۔

ان باتوں پر خود عمل کریں اور دیکھیں کہ کیا میں جو کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے یا نہیں آپ حساسیت کے ساتھ درد کو بڑھا سکتے ہیں اور ذہنی آزادی کے ساتھ اس کو کم کر سکتے ہیں جب کوئی عزیز انتقال کر جاتا ہے تو ضرورت سے زیادہ غم کی بجائے ہمیں یہ قبول کرنا چاہیے کہ وہ خدا کی مرضی کے مطابق اعلیٰ مقام پر گئے ہیں، اور یہ کہ خدا جانتا ہے کہ ان کے لیے کیا بہتر ہے، ہمیں ان کی آزادی اور نیک خواہشات کو قبول کرنے کے لیے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے اور ان کی نیک خواہشات کو قبول

کرنا چاہیے۔ اُن پر اُس کی رحمت اور فضل اُس دائمی گھر میں جہاں اُن کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ غم۔

اپنے پیاروں کے کھو جانے کا غم ہونا فطری ہے۔ دوسری صورت میں، ہم انسان نہیں ہوں گے، تاہم، غم کے جذبات ان پر منفی اثر انداز کرتے ہیں، انہیں آسمانی کے مقابلے میں زمینی دائرے کے قریب رکھنا، بہت زیادہ اداسی مرحوم کی روح کو زیادہ سے زیادہ امن اور آزادی کی طرف بڑھنے سے روکتی ہے۔

آج زمین پر رہنے والے زیادہ تر لوگ سو سال پہلے یہاں نہیں تھے اور ہم سے پہلے یہاں تھے اور ہم بھی یہاں نہیں ہوں گے چند سالوں میں ہمارا وقت ختم ہو جائے گا اور آنے والی نسلیں ہمیں یاد نہیں کریں گی بلکہ لوگ تب محسوس کریں گے جیسا کہ ہم اب محسوس کر رہے ہیں کہ یہ دنیا ان کی دنیا ہے لیکن یہ ان سے چھین لی جائے گی اور وہ اس میں سے ایک ایک کر کے موت انسانی ضرورت بن جائے گی۔ ورنہ رحمن خدا کسی کے ساتھ ایسا نہ ہونے دیتا اس لئے ہمیں خدا پر اپنا ایمان مضبوط کرنا چاہئے اور موت سے نہیں ڈرنا چاہئے۔

جو لوگ موت سے ڈرتے ہیں وہ اپنی اصلیت کو نہیں پہچان سکتے شیکسپیئر نے کہا تھا: "بزدل اپنی موت سے پہلے کئی بار مرتے ہیں، بہادر کبھی موت کا مزہ چکھتے ہیں مگر ایک بار"

بزدل اپنے دن نفسیاتی کرب اور دھیمی موت کی حالت میں گزارتا ہے بہادر آدمی صرف آخری موت کا تجربہ کرتا ہے، تیزی سے اور درد کے بغیر اگر کوئی شخص فطری موت مر جائے یا روحانی طور پر ترقی یافتہ ہو تو جسم کی موت کے فوراً بعد اس کا روحانی شعور بیدار ہو جاتا ہے، اور وہ اپنے آپ کو وجود کے ایک اور جہاز پر پاتا ہے جو کہ تمام حواس کے بغیر ہوائی جہاز پر موجود ہے۔

ادراک دماغ پر مبنی ہے موت میں، ایک شخص اپنے گھنے جسمانی جسم کو بہا دیتا ہے، جو ایک ادنیٰ ترتیب کے ذہن کی تصویر ہے اور روح کی تمام پریشانیوں کا سبب ہے۔

دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں: وہ جو دنیا کی برائیوں پر مسلسل شکوے اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں، اور وہ جو زندگی کی مشکلات پر مسکراہٹ کے ساتھ قابو پاتے ہیں، منفی حالات کے باوجود اپنی مثبتیت کو برقرار رکھتے ہیں، چیزوں کو زیادہ سنجیدگی سے لینے کی ضرورت نہیں ہے، اگر ہر کوئی زیادہ مثبت اور ہم آہنگ ہوتا تو دنیا اب کی نسبت بہت بہتر جگہ ہوتی۔

تہذیب کے جنگلوں میں، جدید زندگی کی مشکلات اور پیچیدگیوں کے درمیان، انسان جو کچھ بھی کرتا ہے، سچا امتحان اس کی طرف لوٹتا ہے،

اچھائی کے بدلے اچھا اور برائی کے بدلے برائی وہ لوگ جو دوسروں سے نفرت کرتے ہیں بدلے میں نفرت کی جاتی ہے وہ لوگ جو اپنے آپ کو منفی خیالات اور متضاد جذبات سے بھرتے ہیں وہ اپنے کردار کو تباہ کرتے ہیں اور اپنی خوشیوں کو بجھا دیتے ہیں، اگر آپ کو غصہ آتا ہے، تو چلیں اور ایک سے 15 منٹ تک توجہ مرکوز کریں اور اپنے آپ کو 15 سے 10 منٹ تک گنیں۔ جب دوسرے آپ کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرنا غیر دانشمندانہ ہے جب آپ غصے میں ہوتے ہیں، آپ کا دماغ ابلتا ہے، آپ کے دل کے والوز پریشان ہو جاتے ہیں، اور آپ کا جسم جوش و خروش سے خالی ہو جاتا ہے اور تھک جاتا ہے، امن اور بھلائی کی لہریں بھیجیں جو آپ کی روح کی اصل فطرت، آپ کے اندر موجود الہی شبیہہ کو بہترین طریقے سے ظاہر کرتی ہیں، تب کوئی بھی آپ کو ہلا نہیں سکے گا اور نہ ہی آپ کو پریشان کر سکے گا۔

مختصر یہ کہ ہر چیز دماغ سے شروع ہوتی ہے گناہ دماغ کی تخلیق ہے چھوٹے بچے ننگے سر پھرتے ہیں بغیر کسی گناہ کے احساس کے پاکیزہ اور صاف دماغ والے کے لیے سب کچھ پاک ہوتا ہے لیکن

لیچروس لبرٹائن کے لیے ہر چیز بری اور بری لگتی ہے۔

اگر انسان کے اعمال بُرے ہوں گے تو اس کا شبہ بُرا ہوگا اور وہ) (وہی مانے گا جس کا وہ تصور کرنے کا عادی ہے

غیر نظم و ضبط ہماری زندگیوں میں افراتفری پیدا کرتا ہے وہ لوگ جن کے ذہن اپنے حواس کے غلام ہیں وہ جھگڑے اور جنگ کو بھڑکانے والے اور ناانصافی اور تاریکی کے ستون ہیں۔

خدا نے ہماری روحوں کو ان جسموں میں رکھا ہے جو حواس سے آراستہ ہیں تاکہ ہم اس دنیا میں رہ سکیں اور اپنے اور دوسروں کے تجربات سے سیکھ سکیں، اپنی خوشی کو اپنے اردگرد بدلتے ہوئے واقعات اور حالات سے متاثر ہونے کی اجازت دیے بغیر خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی خواہشات کو کنٹرول کرنے کی بجائے ان پر قابو رکھیں، اور ذہنی توازن کو نہ صرف اس وقت حاصل کریں جب ہر چیز مشکل اور مشکل حالات میں بھی روشن اور خوشگوار ہو خود علم ہمیں یہ مہارت عطا کرتا ہے۔

زندگی اور موت کا رقص کبھی نہیں رکتا لیکن انسان میں تمام حسی تجربات سے اوپر اٹھنے اور زندگی کے تضادات سے متاثر نہ ہونے کی نفسیاتی صلاحیت ہے۔

انسان زندگی کی حدود کو عبور کر سکتا ہے اگر وہ چیزوں اور واقعات کو متوازن نقطہ نظر سے دیکھے ایسا کرنے سے وہ اپنی بے مثال روحانی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔

جو لوگ نظم و ضبط کے اس مرحلے پر پہنچ چکے ہیں وہ بنی نوع انسان کے درمیان بادشاہوں کی طرح رہتے ہیں اور اس لامحدود مطلق کے ساتھ متحد ہوتے ہیں جو تبدیلی یا تبدیلی کے تابع نہیں ہے۔

یوگا کی روحانی تعلیمات زندگی کی تفصیلات کو باریک بینی کے ساتھ بیان کرتی ہیں، یہ ہدایت کرتی ہیں کہ کسی کو ہر حال میں کیسے کام کرنا چاہیے، انسانوں کو خدا کی شبیہ میں تخلیق کیا گیا ہے، لیکن وہ اس مبارک شبیہ سے رابطہ کھو چکے ہیں اور اسے اپنے اندر دوبارہ دریافت کرنا چاہیے۔

زمین کے ٹیلوں کے نیچے دفن خالص سونا ہی رہتا ہے، چھپانے کے باوجود اپنی تمام خصوصیات کو برقرار رکھتے ہوئے اسے ننگا کرنے کے لیے مٹی کی گہرائی میں کھود کر تلاش کرنا پڑتی ہے جب تک کہ یہ نہ مل جائے، اسی طرح مٹی جیسی عادات اور مٹی کے احساس کی کئی تہیں اس عظیم، سنہری روح کو ڈھانپتی ہیں، یہ "مٹی" انسان کے نفسیاتی مسائل کی جڑ ہے، حسد، خوف و ہراس وغیرہ۔ احاطہ، گمراہ کن تصورات، اور دیگر تمام قابل مذمت خصوصیات کی بنیاد اس ذلیل مٹی سے چھٹکارا پانے کے لیے، جسم اور حواس کے تعلق سے ایک مضبوط اور لچکدار ذہنی کیفیت پیدا کرنی چاہیے، جسم اور حواس سے لگاؤ مختلف خوف کو جنم دیتا ہے، میں نے اپنے ذہن میں ہر طرح کے درد کا تصور کیا ہے اور ان سب پر قابو پا لیا ہے۔

یہ سمجھنے کے لیے کہ انسان کو خدا کی پاک شکل میں تخلیق کیا گیا ہے، خوف اور غصے سے اوپر اٹھ کر ضرورت سے زیادہ حساسیت پر قابو پانا ضروری ہے۔ کچھ لوگوں کو خوش کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ سطحی عادات اور زندگی کی معمولی تفصیلات کے بوجھ میں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں لیکن ایک مضبوط عقل والا یہ کہہ سکتا ہے کہ "آج میں نرم بستر پر سو سکتا ہوں اور کل فرش پر، یہ سب کچھ میرے لیے بے حسی ہے۔" دماغ کو تربیت دیتا ہے، اسے آپ کے حکموں کا فرمانبردار اور آپ کی درخواستوں کو پورا کرنے کے قابل بناتا ہے۔

دماغ، میرے دوستو، بہت فریب خوردہ ہے لیکن اصلاح کے ذریعے، یہ آداب اور اچھا سلوک سیکھتا ہے جب آپ کہتے ہیں، "میں اس قسم کے کھانے کے بغیر نہیں کر سکتا،" دماغ جواب دیتا ہے، "اس قسم کے کھانے کے بغیر کرنا ناممکن ہے!"

لیکن آپ کی روح عقل سے بالاتر ہے اگر آپ کہیں، "میں کسی انسان یا کسی چیز کو اپنا غلام نہیں بنانے دوں گا،" تو عقل جواب دے گی، بشرطیکہ بیان پختہ ہو اور مشورہ مضبوط ہو، آپ دماغ اور جسم دونوں کے مالک ہیں۔ ان کے غلام نہ بنو، نہ ان کی دھن پر ناچنا

جذبات کے طوق سے آزادی ہی امن اور خوشی کا واحد راستہ ہے
حالات کچھ بھی ہوں، تمام تکلیف دہ حساسیتوں سے اوپر اٹھ کر اپنے آپ کو خوش رکھنے کی کوشش کریں، کیونکہ آپ کر سکتے ہیں!

مشرقی حکمت کی عبارتیں کہتی ہیں:

"مکمل اندرونی سکون کی حالت جو یوگا مراقبہ کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے"

جس کے ذریعے نفس اعلیٰ کو دوپہر کے وقت سورج کی طرح چمکتا دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔

جہاں روح کی بصیرت سب سے بڑی خوشی کو محسوس کرتی ہے اور چکھتی ہے۔

یوگی پوشیدہ راز کو جان کر خوش ہوتا ہے۔

جو اس مبارک حالت میں پہنچتا ہے وہ اپنے آپ کو خزانے کے خزانہ کی تلاش میں مبارکباد دیتا ہے

وہ وقت کی خیانت سے محفوظ رہتا ہے اور زندگی کی حیرتیں اپنے اندر محفوظ رکھتا ہے۔

وہ حالت، جسے یوگا کہا جاتا ہے، اداسی اور درد سے نجات کی حالت ہے۔

خوش نصیب ہیں وہ جو دلیر دل اور اٹل عزم کے ساتھ اس تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں

اور مبارک ہو اس کو جس نے اسے پایا اور اس کی خوشیوں سے لطف اندوز ہوا جو تمام تخیلات سے بالاتر ہے

یہ وضاحت سے انکار کرتا ہے۔

السلام علیکم

غصہ پر قابو

کچھ لوگ سوچ سکتے ہیں کہ یہ موضوع صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو آسانی سے غصے یا چڑچڑا ہو جاتے ہیں لیکن یہ جذبہ سطح پر ظاہر ہونے سے کہیں زیادہ گہرا ہے، ایک شخص غصے کی ظاہری شکل یا پرتشدد اظہار پر قابو پانے میں کامیاب ہو سکتا ہے، پھر بھی ایک چھپے ہوئے غصے اور دبی ہوئی ناراضگی کو برقرار رکھتا ہے، یہ غصہ کئی طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے: تیز مزاجی، غصہ، بے سکونی، عدم اطمینان، حسد، مزاج، اور ناخوشی

درحقیقت، ہر کوئی کسی نہ کسی حد تک غصے کے مسئلے سے دوچار ہوتا ہے، جب تک کہ وہ بیداری کے اعلیٰ درجے کے مرحلے پر نہ پہنچ گیا ہو، روحانی جوش یا سکون کی حالت میں۔

غصہ - جو بھی شکل اختیار کرتا ہے - کسی خواہش کو پورا کرنے میں ناکامی سے پیدا ہوتا ہے روح کے اس کے الٰہی منبع سے تعلق سے پیدا ہونے والی اندرونی خوشی کی عدم موجودگی میں، انسان اپنی خواہشات کو جنسی لذتوں کے ذریعے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے جو کہ ان کے ناپائیدار اور اکثر غیر صحت بخش نتائج کی وجہ سے فطری طور پر ناخوشگوار ہوتی ہیں۔

وہ خواہشات اکثر مایوسی اور پھر غصہ پیدا کرتی ہیں، جو روحانی شعور کی تباہی کا باعث بنتی ہیں۔

غصہ پر قابو پانے کا سب سے مؤثر طریقہ یہ ہے کہ اس کی بنیادی وجہ کو حل کیا جائے: خواہشات جتنی زیادہ خواہشات ہوں گی اتنی ہی مایوسیاں ہوں گی ہر خواہش کو پورا کرنا ناممکن ہے کیونکہ خواہشات ناقابل تسخیر اور لامحدود ہوتی ہیں جس قدر ہم کسی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ہم اس سے جتنا زیادہ منسلک ہوتے جاتے ہیں، اور ہمارا لگاؤ اتنا ہی مضبوط ہوتا ہے، ہماری خواہش کو پورا کرنے میں ہماری تکلیف اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے جو ہماری خواہش کو پورا کرنے اور اس تک رسائی حاصل کرنے کا باعث بنتی ہے۔

مثال کے طور پر قدرت نے ہمیں بھوک کا احساس عطا کیا ہے تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ جسم کو کب خوراک کی ضرورت ہوتی ہے لیکن لگاؤ اس احساس کو بڑھاتا ہے اور اسے نفسیاتی درد میں بدل دیتا ہے اگر کوئی شخص جو کھانا پسند کرتا ہے اسے تین دن تک کھانے سے پرہیز کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے خواہ وہ صحت یا روحانی وجوہات کی بناء پر ہو تو اس طرح کے روزے سے کسی حد تک غصہ کا امکان ہوتا ہے۔

دوسری طرف، کچھ لوگ کھانے کی عدم موجودگی کی پرواہ کیے بغیر دن کے آخر تک کھانے سے پرہیز کر سکتے ہیں، کیونکہ انہوں نے جسمانی خواہشات سے وابستہ نہ ہونے کی مشق کی اور کامیابی حاصل کی۔

ایک بار جب ہم یہ سمجھ لیں کہ خواہشات غصہ کی جڑ ہیں، تو ہم ان خواہشات سے تعمیری طور پر نمٹنے کے مؤثر طریقے جاننا چاہتے ہیں، اس مقصد کے لیے کئی طریقے ہیں:

پہلا: خواہشات کو پورا کرنا

سادہ اور بے ضرر خواہشات کے لیے ان کی تکمیل کے لیے منطقی عمل ہوتا ہے تاہم مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب ان خواہشات کی تکمیل کے نتیجے میں نئی خواہشات جنم لیتی ہیں۔

السلام علیکم

بہتر کل کے لیے احتیاط سے منصوبہ بندی کریں۔

اگر آپ کامیابی کے مواقع کے انتظار میں زندگی میں بے مقصد گھومتے ہیں، تو وہ مواقع دستک دینے سے نہیں ملیں گے، اور آپ کو کامیابی نہیں ملے گی، لیکن اگر آپ وہ ہیں جو اپنا مستقبل خود ترتیب دیتے ہیں اور اپنے آنے والے کل کا نقشہ اپنے ہاتھوں سے بناتے ہیں، تو اپنے مقصد کے حصول میں خوش ہوں، کیونکہ آپ اپنے مطلوبہ مقصد تک پہنچنے کے بہت قریب ہیں۔

ایک کامیاب نقشہ ڈیزائن کرنے کے لیے، آپ کو سب سے پہلے اپنے مقصد کا تعین کرنا ہوگا، کامیابی آپ کے لیے کیا معنی رکھتی ہے؟ آپ کامیابی سے کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ کا جواب شہرت، دولت، یا خود غرض مادی خواہشات کی تکمیل ہے، تو آپ خوفناک مایوسی اور سراسر ناکامی کی طرف جارہے ہیں۔

ناکام ترین لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے نام ہر کسی کے ہونٹوں پر ہوتے ہیں جو اپنی پسند کی چیز خریدنے کی صلاحیت رکھتے ہیں - مادی معیارات کے مطابق - ہر وہ چیز جو ان کی روح کی خواہش ہوتی ہے، لیکن پھر بھی ان کے پاس خوشی نہیں ہوتی! تو پھر اسی ڈیڈ اینڈ روڈ پر کیوں چلتے رہیں؟

شہرت اور خوش قسمتی اصل کامیابی کا ثمر ہو سکتے ہیں لیکن یہ کامیابی کا نچوڑ نہیں ہیں اور نہ ہی یہ سب سے اہم اوصاف ہیں درحقیقت کامیابی کے حصول کے لیے یہ بالکل ضروری نہیں ہیں۔

تو مقصد کیا ہے؟ زندگی سے کیا ڈھونڈنا چاہیے؟ حصول اور کوشش کرنے کے لیے ایک مقصد ہے: خوشی اس کے لیے زندگی کے چھپے خزانوں کو ہر لمحے سے نکالنا ضروری ہے، ان لوگوں کے لیے جو تلاش کرنے میں مہارت رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ خزانے کہاں پڑے ہیں۔

اور جان لو اے خوشی کے متلاشی، کہ اگر تم اپنی توجہ اپنے دن تک محدود رکھو

اور اگر آپ اپنے مہربان الفاظ، فائدہ مند اعمال اور اچھے خیالات سے اپنے دن کو تقویت بخشتے ہیں۔

آپ کا دن آپ کے وفادار دوست اور آپ کا سنہری موقع ہوگا۔

آپ کا پاسپورٹ اور ویزا کامیابی سے بھرے امید افزا اور روشن مستقبل میں آپ کا داخلہ ہوگا۔

لہذا، اپنے مستقبل کی نقشہ سازی کا اگلا مرحلہ یہ ہے کہ آپ اپنی زندگی کے ہر دن کے مشمولات کا بغور مشاہدہ کریں اور جو کچھ فائدہ مند اور مثبت ہے اسے برقرار رکھیں اگر آپ ایسا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں، تو آپ کو روکنا چاہیے اور اسٹاک لینا چاہیے۔

کامیابی کے حصول کے لیے درج ذیل اہم عناصر پر غور کرنا چاہیے، جن کے بغیر کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

جب آپ صبح اٹھیں تو فوراً بستر سے نہ کودیں اور دن کی سرگرمیاں شروع کریں۔

آہستہ آہستہ اپنی توانائی حاصل کرنے کے لیے اپنے پورے جسم کو کئی بار تناؤ اور آرام دیں اپنے روزمرہ کے معمولات کو شروع کرنے سے پہلے اپنے آپ کو یقین دلانے کے لیے کچھ وقت نکالیں کہ یہ آپ کی زندگی کا بہترین دن ہوگا اپنے آپ کو یقین دلائیں کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے، آپ کے دن کا آغاز دعا اور مراقبہ سے اس طرح ہوگا آپ کا یقین مضبوط ہوگا اور آپ کو وہ طاقت ملے گی جس کی آپ کو ضرورت ہے۔

اپنی زندگی کو آسان بنائیں اس سے لطف اندوز ہونے کے لیے انسانی ایجادات پر بھروسہ نہ کریں اگر آپ اپنے آپ کو وقتی لذتوں تک محدود رکھیں گے تو آپ چڑچڑے، کنفیوز اور موڈی ہو جائیں گے، ٹیلی ویژن، رات گئے اجتماعات اور ضیافتوں سے مستقل لگاؤ کی ضرورت نہیں ہے، جو کہ سماجی رسم و رواج بن چکے ہیں۔

کسی نے ایک بار کہا تھا — اور اس کے الفاظ کتنے سچے ہیں — کہ یہ ہمارا کام نہیں ہے جو ہمیں مارتا ہے، لیکن ہم اپنا فارغ وقت کیسے گزارتے ہیں! اگر آپ اپنی زندگی کو آسان بناتے ہیں اور معاشرے کی زنجیروں سے اپنے آپ کو جکڑتے نہیں ہیں تو آپ طویل عرصے تک زندہ

رہیں گے — ان شاء اللہ — اور زندگی سے زیادہ لطف اندوز ہوں گے
چھوٹی چیزوں میں پائی جانے والی خوشیاں تلاش کریں۔

اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق کام کو مکمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔

اگر آپ اپنی موجودہ ملازمت سے مطمئن نہیں ہیں تو، بے چینی اور بے ترتیب کارکردگی سے کچھ نہیں بدلے گا، مثبت رویے کے ساتھ صورتحال سے رجوع کرنے کی کوشش کریں، چاہے وہ کچھ بھی ہو، اور دو چیزوں میں سے ایک ہو گی: یا تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ نے ایک قیمتی موقع گنوا دیا ہے، یا ایک نیا دروازہ اچانک کھل جائے گا، جس سے آپ کو داخل ہونے اور ایک ایسی نوکری تلاش کرنے کی اجازت ملے گی جس سے آپ کی ضروریات پوری ہوں گی

زندگی دینے اور لینے کا ایک مسلسل عمل ہے۔

متوازن رہیں تاکہ آپ جو دیتے ہیں اس سے زیادہ نہ لیں اور نہ ہی اپنے آپ کو بغیر لیے دینے تک محدود رکھیں

اپنے نقطہ نظر کو وسیع کریں۔

دوسروں کی زندگیوں اور سرگرمیوں میں دلچسپی دکھائیں اپنے آپ سے پرے اپنے خاندان کو، اور اپنے خاندان سے آگے اپنے دوستوں کو، اور اپنے دوستوں سے آگے تمام لوگوں کے لیے سائنس اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ آپ ایک مکمل کا حصہ ہیں، لہذا اپنے بڑے نفس کو مت بھولیں۔

اپنی زندگی کو متوازن رکھیں

ہر دن میں کام، آرام، فرصت، مطالعہ اور عکاسی شامل ہونی چاہیے آپ جسم، دماغ اور روح کے ساتھ ایک وجود ہیں صحت، جیورنبل اور علم حاصل کرنے کے لیے ان اہم عناصر کی متوازن اور ہم آہنگی سے پرورش کریں۔

مسکرانے میں جلدی کرو

بھونکنا سست

مدد کرنے کی خواہش سے کارفرما

انتظار کرنے اور بدلنے کے لیے تیار ہیں، اور مواقع کے لیے الرٹ ہیں۔

دن کے آخر میں اکاؤنٹ چیک کریں۔

آپ نے جو پیشرفت کی ہے اس پر اپنے آپ کو مبارکباد دیں آپ راتوں رات تبدیل نہیں ہوں گے، لہذا بہتر عزم اور واضح وژن کے ساتھ غلطیوں کا سامنا کرنے سے نہ گھبرائیں۔

سونے سے پہلے اپنے معاملات اللہ کے سپرد کر دیں، یہ جانتے ہوئے کہ وہ آپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا، بلکہ آپ کو مواقع فراہم کرے گا اور آپ کے لیے دروازے کھولے گا جب تک آپ کوشش کریں گے اور اس کی مدد اور رہنمائی حاصل کریں گے۔

جب آپ غنودگی سے دور ہو جائیں اور سونے سے پہلے اپنے آپ کو یقین دلائیں کہ آنے والا کل آج سے بہتر ہو گا، اللہ کی مدد سے

اگر آپ ایک پیچیدہ منصوبہ ساز اور ہنر مند بلڈر ہیں۔

اگر آپ اپنے نقشے کی تفصیلات پر عمل کرتے ہیں۔

ناکام ہونا ناممکن ہے!

جب آپ اپنے روحانی اعتقادات کو جانچنے کی کوشش کرتے ہیں تو ایک نئی دنیا کھل جاتی ہے۔ خود کو اور خدا کو جاننے کے لیے خود پرکھنا ضروری ہوتا ہے۔ آپ کو گہرا مذہبی لگ سکتا ہے۔ اور آپ کا دماغ اس سے مطمئن ہو سکتا ہے۔ لیکن جب تک آپ کے وجود کو یقین نہ ہو کہ آپ کی دعاؤں کا براہ راست جواب مل رہا ہے، کوئی بھی مذہبی رسم آپ کو فراہم نہیں کر سکتی جب کہ خدا کے جواب کو حاصل کرنے کے لیے آپ کی طاقت کا تجربہ کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ آپ کی دعائیں تاکہ آپ انہیں صحیح معنوں میں فعال کر سکیں

لڑکپن میں، میں نے عزم کیا تھا کہ جب بھی میں اللہ سے دعا مانگوں گا تو میری دعا قبول ہوگی کہ اٹل عزم ہی وہ راستہ ہے جو ہر آزمائش آپ کے عزم کو کمزور کرنے اور آپ کے ارادے کو مفلوج کرنے کے لیے آئے گا، لیکن اللہ کی جواب دینے کی طاقت لامحدود ہے۔

ذہن پر توجہ مرکوز کرنے کا صحیح طریقہ سیکھنا ضروری ہے۔ تنہائی اور نجی عکاسی کے لیے کافی وقت ہونا بھی ضروری ہے۔ دوسروں کے ساتھ مسلسل میل جول روحانی نشوونما میں رکاوٹ ہے۔ زیادہ تر لوگ سپنج کی طرح ہوتے ہیں۔ وہ آپ سے سب کچھ جذب کرتے ہیں، اور آپ کو اس کے بدلے میں شاذ و نادر ہی کچھ ملتا ہے، یقیناً دوسروں کے ساتھ

رہنا فائدہ مند ہے جو روحانی طور پر مخلص اور مضبوط ہوں اگر ہر شخص دوسرے کی طاقت، خلوص اور ارادۓ سے واقف ہو تو ان میں اعلیٰ روحانی خوبیاں مشترک ہوسکتی ہیں۔

معمولی باتوں پر وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے بہت سے لوگ اپنے آپ کو فضول کاموں میں مصروف رکھتے ہیں، اور اگر آپ ان میں سے کسی سے پوچھیں کہ وہ کیا کر رہے تھے، تو وہ جواب دیں گے، "میں ہر وقت مصروف رہتا تھا!" لیکن وہ اس "کام" کے بارے میں بمشکل کچھ یاد کر سکتے ہیں! مزید برآں، ضرورت سے زیادہ فرصت اور تفریح نفسیاتی تندرستی کو کمزور کر دیتی ہے۔ اگر آپ روزانہ فلمیں دیکھتے ہیں تو وہ اپنی توجہ کھو دیں گی اور آپ بور ہو جائیں گے فلمیں ایک جیسی ہوتی ہیں، بس مختلف کرداروں کے ساتھ: محبت کرنے والے، مہم جو، ہیرو، ولن، اور اسی طرح کی فلموں کی کہانی دیکھ کر ہم لطف اندوز ہو سکتے ہیں، لیکن زندگی ایسی کم ہی ہوتی ہے۔

زندگی ناقابل یقین حد تک فریب ہے، اور ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے، اگر ہم پہلے اس کے فریبوں اور وہموں پر قابو نہ پاتے، تو ہم کسی اور کی مدد نہیں کر پائیں گے، مرکوز ذہن کی تنہائی میں تمام عظیم کامیابیوں کا کارخانہ پنہاں ہے، یہ یاد رکھیں اور اس حیرت انگیز کارخانہ میں، ہر رکاوٹ پر قابو پانے کے لیے اپنی مرضی کے نمونوں کو مسلسل بُنیں۔

اپنی قوت ارادی کو مسلسل تربیت دیں اور مضبوط کریں آپ کے پاس اس فیکٹری میں دن رات کام کرنے کے بہت سے مواقع ہیں جب تک کہ آپ اپنا وقت یا توانائی ضائع نہ کریں۔

رات کے وقت میں اپنے ساتھ تنہا رہنے کے دنیاوی تقاضوں سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہوں، دنیا سے بہت دور، تنہائی میں اپنے روحانی اعتکاف میں اپنی مرضی کے ساتھ، جہاں میں اپنے خیالات کو اپنی خواہش کے مطابق رہنمائی کرتا ہوں اور اپنے اندر فیصلے کرتا ہوں جب میں اپنی مرضی کو صحیح اور مفید کاموں میں مشغول کرنے کی ترغیب دیتا ہوں تو یہ میرے لیے کامیابی کا باعث بنتا ہے، اس طرح میں نے کئی بار اپنی مرضی کو مؤثر طریقے سے استعمال کیا ہے لیکن یہ مسلسل استعمال نہیں ہوتا۔

یہ کہنے اور اس بات کی تصدیق کرنے کے قابل ہونا کتنا شاندار احساس ہوگا، "میری مرضی، آفاقی مرضی کے ساتھ، میری خواہش کو پورا کرے گی!" اگر آپ مطمعن ہو جاتے ہیں اور خدا کی طرف سے آپ کو

عطا کردہ اپنی مرضی کا استعمال کیے بغیر سب کچھ خدا کی مرضی کے سپرد کر دیتے ہیں، تو آپ مطلوبہ نتائج کو حاصل نہیں کر پائیں گے جو خدائی طاقت اپنی مرضی سے آپ کی مدد کرنے کی خواہش کرتی ہے، اس کے لیے دعا اور بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ، آپ کو مانگنے اور مانگنے کے لیے اپنی مرضی کا استعمال کرنا چاہیے — ایک صحیح وارث کے طور پر — اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے، آپ کو اپنے ذہن سے یہ خیال نکال دینا چاہیے کہ خدا، اپنی طاقت اور ماورائی طاقت کے ساتھ، آسمانوں میں بہت دور اور پوشیدہ ہے، اور یہ کہ آپ اس زمین کی پریشانیوں اور مشکلات کے درمیان تنہا ہیں، یاد رکھیں کہ خدا کی مرضی ایسی ہے، جو آپ کی طاقت سے باہر ہے، لیکن انسان کی طاقت سے باہر، آپ کی طاقت سے باہر نہیں ہے۔ آپ جب تک کہ آپ کا دماغ کھلا اور آپ کا دل قبول نہ ہو۔

السلام علیکم

جنونی خیالات پر قابو پانا

شیطان، یا کائناتی فریب، ہمیں مسلسل اپنے جال میں پھنساتا ہے، ہماری جہالت اور بے ہودگی کا فائدہ اٹھاتا ہے، اس طرح خدا کے مقاصد میں رکاوٹ ڈالتا ہے، خدا اپنی مطلق کائناتی طاقت کے ساتھ، شیطان کو آسانی سے شکست دے سکتا ہے، لیکن وہ اس بات کو ترجیح دیتا ہے کہ انسانیت اپنی عقل، ارادے اور ضمیر کو استعمال کرتے ہوئے بدی کی روح سے بچنے کے لیے زیادہ خوشی کا انتخاب کرے۔ حسی لذتیں اتنی ہی زیادہ مخالف قوت سے اس کی تاریک طاقت چھن جاتی ہے اس لیے یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم شیطان اور اس کے پھندوں پر قابو پانے کے لیے خدا کے ساتھ تعاون کریں۔

جب کوئی شخص سست، غفلت یا تاخیر کا شکار ہوتا ہے تو وہ شیطان کو اپنے قریب لانے میں مدد کرتے ہیں، یسوع نے اپنے شاگردوں سے دعا کرنے کو کہا، "اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈالو، بلکہ ہمیں برائی سے بچاؤ" اور قرآن پاک میں ہم پڑھتے ہیں، "کہو، 'میں انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں اس وسوسے باز کے شر سے جو پیچھے ہٹتا ہے'" یہ سرگوشیاں ہمارا اپنا بنانے والا نہیں ہے۔ بلکہ وہ مادی دنیا سے تعلق رکھتا ہے، اور تمام لوگ اس کے تابع ہیں لیکن خدا کے لیے کہ وہ ہمیں اپنے آپ کو آزاد

کرنے کے قابل بنائے، اس نے ہمیں عقل، ضمیر اور قوت ارادی عطا کی ہے۔

گناہ کے کاموں کے لیے ہماری ترجیح کا مطلب ہے خود کو تکلیف، ہنگامہ آرائی اور ناقابلِ رشک پریشانیوں میں ڈالنا جب ہم اپنے غلط خیالات کی وجہ سے گرتے ہیں یا پھسل جاتے ہیں تو ہمیں یہ دعا کرنی چاہیے: "اے رب، ہمیں یہاں نہ چھوڑ، بلکہ ہمیں حکمت اور مرضی کی طاقت سے اٹھا اور ہمیں برائی کی گرفت سے آزاد کرنے کے بعد، اگر آپ ہمیں آزمانا چاہتے ہیں، تو ہم سب سے پہلے اپنے آپ کو ظاہر کر سکتے ہیں کہ ہم سب سے زیادہ حقیقی ہیں۔ فتنہ اور روح اور حواس کو کسی بھی لالچ یا جنون سے زیادہ خوش کرنے والا"

جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو بعض لذتوں سے انکار کرنے کو تیار نہیں ہے جو اس کی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں، وہ شیطان کے زیر اثر رہتے ہیں اور جلد یا بدیر نقصان دہ جنسی فتنوں میں مبتلا ہونے کے سنگین نتائج بھگتیں گے، تاہم، اگر وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ فتنہ یا بہکانا صرف خطرناک اور تباہ کن خوشی کا وعدہ کرتا ہے، تو یہ بہت بڑی خوشی کا باعث ہے۔ پچھتاوا، اور تڑپا ہوا ضمیر، پھر وہ شیطان پر قابو پا سکتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ فتنہ اپنی رغبت رکھتا ہے ہمارے حواس پوری طرح بیرونی دنیا کی طرف متوجہ ہیں دماغ سے اہم توانائی کا ایک دھارا اعصاب کے ذریعے آنکھ، کان، ناک، زبان اور جلد کی طرف بہتا ہے جو احساسات ہم ان اعضاء کے ذریعے محسوس کرتے ہیں وہ اسی خارجی کرنٹ کا نتیجہ ہیں، اور اسی وجہ سے ہم حس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ نقصانات اور خطرات جب تک انسان فہم اور علم پر مضبوطی سے قائم نہ ہو، یہ خارجی توانائی (حواس اعضاء کی طرف بہتی ہوئی) اسے حواس کا غلام بنا دیتی ہے۔

پانچ حواس ایک پانچ شہتیر کی روشنی کی مانند ہیں اس روشنی کے ذریعے ہم مادی دنیا کو دیکھتے اور تجربہ کرتے ہیں ہم آنکھ، کان، سونگھ، ذائقہ اور لمس سے لطف اندوز ہونے کے عادی ہو جاتے ہیں کسی چیز کو محسوس کرنے کی خواہش عموماً ایک پختہ عادت بن جاتی ہے مسئلہ یہ ہے کہ زیادہ تر

لوگوں نے کبھی مادے کے پیچھے چھپی ہوئی الٰہی روح کا تجربہ نہیں کیا، اور ان کے پاس معیاری اور معیار کی کمی ہے۔ چھپی ہوئی روح کی ناقابل بیان خوشی کے ساتھ حسی ادراک اس طرح کا موازنہ کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے جب تک کہ کوئی ذہنی طور پر حسی محرکات کو اس مقام تک نہ لے جائے جہاں وہ ان کو آمادہ یا متاثر نہ کر سکے اس جال سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ذہنی طور پر یا ذاتی تجربہ کے ذریعے یہ محسوس کیا جائے کہ اعلیٰ خوشیاں اور لذتیں موجود ہیں۔

نقصان دہ غلط کاموں سے باز رہنے کے احکامات اور سفارشات عام طور پر فضول ہیں، کیونکہ جیسے ہی آپ کسی کو کچھ نہ کرنے کو کہتے ہیں، وہ فوراً اسے کرنا چاہتے ہیں۔

ممنوعہ پھل شروع میں لذیذ اور میٹھا ہوتا ہے، لیکن آخر میں اس کا ذائقہ پت کی طرح کڑوا ہوتا ہے، پھر بھی لوگ تمام تر تکلیفوں کے باوجود نہ تو سیکھتے ہیں اور نہ ہی توبہ، بلکہ وہی کام کرتے رہتے ہیں، چاہے کتنا ہی جسمانی اور اخلاقی نقصان کیوں نہ ہو۔

جب حسی تجربات کی ترجیح مضبوطی سے قائم ہو جاتی ہے تو یہ عادت دماغ پر قبضہ کر لیتی ہے اور ایک ظالم حاکم میں تبدیل ہو جاتی ہے، اپنے مالک کو حکم دیتی ہے کہ وہ جذبات کو ابھارے اور ایسی خواہشات کی تسکین کرے جو کبھی پوری نہیں ہوتیں اور نہ ہی بجھتی ہیں، حالانکہ یہ انسان کے بہترین مفادات کے خلاف ہے اور اس کے اصولوں سے متصادم ہے۔

ہو سکتا ہے کوئی شخص کسی عمل کو دہرانا نہ چاہے، پھر بھی اسے کرنے کے لیے خود کو مجبور پائے، کوشش کریں کہ اپنے آپ کو اس مقام تک نہ پہنچنے دیں جہاں آپ مغلوب ہو جائیں — نقصان دہ، تباہ کن عادات کا شکار اور بدعنوان تصورات اور بُرے جنون کا شکار آپ کو اپنے آپ اور اپنی تقدیر کا مالک ہونا چاہیے، کسی کو یا کسی چیز کو آپ پر قابو نہ رکھنے دیں، جب کسی خاص عادت کا تجربہ کرنے کی خواہش کسی خاص عادت میں تبدیل ہو جائے

مجھے لیمونیڈ سے ملتا جلتا مشروب بہت پسند تھا کچھ طلباء مجھے وہ تازگی بخش مشروب مہیا کرتے تھے جہاں میں

جاتا تھا، اس لیے وہ ہمیشہ میری دسترس میں رہتا تھا لیکن ایک دن میں نے دیکھا کہ اس مشروب کی فراہمی ختم ہو گئی ہے اور میں اسے کھو بیٹھا ہے، لیکن میں نے کہا: "اوہ، تازگی بخش مشروب، آپ نے اپنی حد سے تجاوز کر لیا، جناب، اور اب وقت آگیا ہے کہ ہم دور ہو جائیں!"۔

اگلے دن میں نے جان بوجھ کر اس مشروب کی ایک خوراک آزمائی تو اس کا ذائقہ بھیانک معلوم ہوا، اس کی وجہ یہ تھی کہ گزشتہ روز میرے خیالات اتنے مضبوط تھے کہ اس کی خواہش فوراً ختم ہو گئی۔

میں کوئی بھی چیز کھوتا ہوں جو مجھ سے لیا گیا ہو، اور نہ ہی میں اپنی مرضی سے کسی چیز کو ترک کرتا ہوں، کوئی جسمانی سکون مجھے باندھ نہیں سکتا، ہمیں زندگی کے تمام تجربات کو لگاؤ یا انحصار کے بغیر نیویگیٹ کرنے کے قابل ہونا چاہیے، حقیقت میں، خود پر قابو رکھنے والا فرد نظم و ضبط کے حواس کے ساتھ مادی دنیا میں ہر قسم کے جذبے سے آزاد ہوتا ہے، اور اندرونی سکون حاصل کرتا ہے۔

اسباب اور آسائشوں کا مالک ہونا ٹھیک ہے، لیکن انسان جتنا زیادہ غیر ضروری آسائشیں حاصل کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ وہ اپنے آپ کو غلامی کی حالت میں قید کر لیتا ہے جب ان کی قوت ارادی اور فہم و فراست حسی وابستگیوں کے قید ہو جاتے ہیں، تو وہ روحانی شعور سے محروم ہو جاتے ہیں اور اعلیٰ درجے کی سادہ زندگی اور اعلیٰ درجے کی سیرت نبوی سے جوڑنے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے طرز زندگی سے خوش اور مطمئن تھے وہ خوش و خرم رہتے تھے اور جنت میں خدا کے ساتھ رہتے تھے جیسا کہ وہ لوگ جو جہالت کے جوئے کے نیچے، خواہشات کے دباؤ کے تابع رہتے ہیں، وہ زندگی کے بعد کی زندگی میں اس وقت تک رہیں گے جب تک کہ وہ دنیاوی آزمائشوں اور خلفشار کا مقابلہ نہ کریں۔

(تاکہ کوئی چیز ہماری حقیقی خوشی کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ غصہ، پیٹو، لالچ، حسد، حد سے زیادہ جنسی جوش، شراب اور منشیات کے تباہ کن جذبات انسانی صحت اور دماغ کے لیے نقصان دہ ہیں کیونکہ یہ انسان کو روحانی لذت حاصل کرنے

سے روکتے ہیں، اگر آپ خوش رہنا چاہتے ہیں تو ضرورت سے زیادہ لذت کے ذریعے حواس کا غلط استعمال نہ کیا جائے)

اپنے آپ کو حکمت کے قلعے میں محفوظ رکھو، کیونکہ یہ سب سے بڑی پناہ گاہ ہے، سچی سمجھ آپ کو ناقابل تسخیر بنا دے گی، تاکہ کوئی چیز آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے، لیکن جب تک کسی کو عقل حاصل نہ ہو، انسان کا اولین فرض ہے کہ وہ عمل کو روکے یا جبری خواہش کو جب جنونی خیالات پیدا ہوں تب ہی کوئی شخص اس معاملے کے بارے میں عقلمندی سے سوچ سکتا ہے اور سوچنے پر مجبور ہو جائے گا، اور اگر وہ سوچنے پر مجبور ہو گا، کسی کی مرضی کے خلاف وہ کام کرنا جو کوئی نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ جنونی خیالات دماغ پر قابو پالیں گے اور کسی کی بصیرت کو اندھا کر دیں گے۔

ایسے حالات میں انسان کو یہ کہنا چاہیے کہ "میں یہ بے عزتی کے بجائے موت نہیں کروں گا" اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے حالات یا جگہ کو چھوڑ دیں، شیطان کے پھندوں سے بچنے کا یہی سب سے یقینی اور موثر طریقہ ہے، شیطانی فتنوں کے حملے کے دوران عدم جواب کی اس قوت کو جتنا زیادہ پیدا کیا جائے گا، انسان کی خوشی کے لیے اتنا ہی بڑا کام ہو جائے گا، جو ہمارے لیے خوش اسلوبی سے کام لے گا۔ کرنے اور ہمیں قریب آنے یا کرنے سے منع کرتا ہے۔

اپنے ماحول یا نفسانی خواہشات کو آپ کی مرضی کو توڑنے یا آپ پر قابو پانے کی اجازت نہ دیں، میرے دوست جان لیں کہ نیکی اور روحانی زندگی ہوس میں مبتلا ہونے سے کہیں زیادہ شاندار ہیں، آزمائش کی زنجیریں لوگوں کے ہاتھ پاؤں باندھ دیتی ہیں۔ انہیں آپ کو باندھنے نہ دیں اگر آپ خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کو اس کی محبت کا مزہ چکھنے دے، یہاں تک کہ صرف ایک بار، اور آپ کو اس عظیم الہی محبت کا تجربہ کرنا ہے، تو آپ اس کے بعد کسی اور چیز کی خواہش نہیں کریں گے، اور بنیادی خواہشات آپ کے دماغ اور دل پر قبضہ نہیں کریں گی۔

جب آپ کو یقین ہو جائے کہ خدا کائنات کی سب سے بڑی کشش ہے اور وہ سب سے بڑا خزانہ ہے تو کوئی اور چیز آپ کو

آزمانے یا آپ کی سمجھ بوجھ پر قابو پانے کے قابل نہیں ہو گی۔

خدا کو جاننا سب سے بڑی آرزو اور سب سے پیاری درخواست ہے، کیونکہ یہ ابدی خوشی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے! ہمیں خدا کو چاہنا چاہئے کیونکہ وہ ہمارے تمام دردوں اور بیماریوں کے لئے شفا بخش بام اور موثر دوا ہے، اور وہ ہماری تمام ضروریات کا حقیقی جواب ہے۔

ہر وہ چیز جس کے لیے ہمارے دل تڑپتے ہیں، جلتے ہیں اور روتے ہیں — محبت، وقار، حکمت، دولت، اور ہر چیز — ہمیں خوشی اور دولت کے سمندر کے ساتھ کامل روحانی ہم آہنگی ملتی ہے۔

موت کسی شخص کی حیثیت اور شہرت کے بارے میں آگاہی کا خاتمہ ہو گی، خواہ وہ اس دنیا میں سب سے مشہور اور بااثر شخص ہی کیوں نہ ہوں، اور وہ اب یہ نہیں جانیں گے کہ لوگ ان کی پرستش کرتے ہیں، لیکن انبیاء اور عظیم شخصیات، اس دنیا سے جانے کے بعد بھی، اپنے پیروکاروں کی ان سے محبت سے بخوبی واقف ہیں کیونکہ ان کا شعور خدا کے شعور کے ساتھ متحد ہے، جو ہر حال میں موجود ہے۔ مرئی اور پوشیدہ۔

تو اس چیز کو حاصل کرنے کے لیے محنت اور کوشش کیوں کرتے ہیں جسے آپ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہی کھو دیں گے؟

پیسہ، شہرت، وقار، حیثیت، خواہشات کی تسکین، اور مادی آسودگی یہ سب عارضی اور محدود چیزیں ہیں جو خدا کی روح اور نور سے مقدس ہم آہنگی کی حقیقی خوشی کو نہیں بدلتی ہیں۔

فتنہ صرف اس لیے طاقتور ہے کہ انسانوں میں اس کا موازنہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے جو بہتر ہے۔

جب آزمائش کی ہوائیں چلتی ہیں تو آپ کی سمجھ وقتی طور پر خواہشات اور عادات کی اسیر ہوجاتی ہے لیکن آزادی کا سب سے اعلیٰ راستہ خدا کی لازوال اور نہ ختم ہونے والی خوشی میں غرق ہونا ہے اور اس طرح آپ آسانی سے آزمائش

کی غیر مرئی مقناطیسی گرفت سے اس کے سنگین نتائج سے بچ جائیں گے، یہ سمجھتے ہوئے کہ دنیا میں روحانیت سے کہیں زیادہ پسماندہ اور کمتر ہے۔ روح کی فطرت کے مطابق

اگر آپ کو اس زندگی میں حقیقی خوشی ملتی ہے، تو آپ اسے اب بھی حاصل کر لیں گے اور آخرت میں بھی، انتخاب آپ کا ہے، طالب: خدا کی ابدی خوشی، جسے آپ اپنے آپ کو کچھ دنیوی لذتوں سے انکار کر کے حاصل کر سکتے ہیں، یا دنیاوی خوشیوں سے؟ جب آپ کا ذہن اعلیٰ سچائیوں کی طرف کھلتا ہے اور آپ کا دل روشنی کی چمک کے لیے کھل جاتا ہے، تو آپ دونوں کے درمیان فرق کو جان لیں گے اور اس کا انتخاب کریں گے کہ کیا بہتر ہے۔

آپ بلندیوں تک پہنچنے اور روحانی چوٹیوں پر چڑھنے کے لیے جو بھی کوشش کریں گے وہ خدا کی نظر میں رہے گا، اور وہ آپ کو بہترین اجر سے نوازے گا۔

میرے دوست یہ مت سوچو کہ تم گنہگار ہو تم خدا کی پاکیزہ صورت ہو خواہ تم سب سے بڑے گناہ گار کیوں نہ ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، بشرطیکہ تم اپنے غلط راستے کو بدل کر توبہ کر لو اور پھر کبھی اس کی طرف نہ لوٹو اگر تم نے نیکی کی راہوں پر چلنے کا عزم کر لیا ہے، تو تم گنہگاروں میں سے نہیں ہو

یہاں تک کہ ایک گنہگار جو سچی عقیدت کے ساتھ صرف خدا کی عبادت کرنے کے لئے اپنے ٹیڑھے طریقوں کو ترک کرتا ہے اسے راستبازوں میں شمار کیا جا سکتا ہے اپنے روحانی عزم کے ذریعے وہ نیک بن جائے گا، حکمت اور علم میں ترقی کرے گا، لامتناہی مقدس امن حاصل کرے گا، اور خدا کی حفاظت، سلامتی اور حفاظت سے لطف اندوز ہوگا۔

ایک نیا پتی پلٹائیں اور اپنے آپ کو یاد دلائیں کہ آپ ہمیشہ اچھے رہے ہیں اور یہ کہ آپ نے صرف خواب ہی دیکھا کہ آپ غلط ہیں، خدا کا دل وسیع ہے، اور اس کا دروازہ ہمیشہ ان وفاداروں کے لیے کھلا رہتا ہے جو اپنی زندگیوں کو بہتر کے لیے بدلنا چاہتے ہیں برائی ایک خوفناک خواب یا ایک خوفناک خواب ہے جس کا روح کی خالص فطرت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

فتنہ میٹھا زہر یا زہر آلود شہد کی طرح ذائقہ میں لذیذ ہوتا ہے لیکن یہ خون میں بہہ کر جسم کے اعضاء کو تباہ کر دیتا ہے اس لیے اس سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔

اس دنیا میں لوگ جس خوشی کی تلاش اور تلاش کرتے ہیں وہ وہم و گمان ہے اور خدائی خوشی دائمی اور لازوال ہے اس کے لیے تڑپیں اور اس دنیا کی عارضی لذتوں اور لذتوں کو ٹھکرانے کے لیے پرعزم رہیں، جن کی کوئی مستقل حیثیت نہیں ہے، آپ کو اس نقطہ نظر کا مالک ہونا چاہیے، دنیا کو آپ کو گمراہ کرنے کی اجازت نہ دیں، صرف سچائی سے اللہ ہی آپ کو گمراہ کر سکتا ہے اور صرف اس کی خوشی آپ کو بھول نہیں سکتی۔ الہی موجودگی کو محسوس کرنے اور اس کی بے مثال خوشی کا تجربہ کرنے میں پایا جائے۔

انسان جہالت کے خوابوں میں ڈوبا ہوا یہ تصور کرتا ہے کہ وہ بیماری، دکھ اور غربت کی مصیبتوں میں مبتلا ہے، جب ایک بار خدا کے عظیم بندوں میں سے ایک دعا مانگ رہا تھا، تو اس نے اچانک پکار کر کہا: میں نے سوچا کہ اس جسمانی ساخت میں میں اکیلا ہی آباد ہوں، لیکن اب میں اس میں ابدی وجود کو دیکھ رہا ہوں، یہ انا اور انا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ لامحدود مطلق وہ ہے جو میرے جسم میں آباد ہے یہ میرا مکمل نفس ہے اور میں اس پر اپنی اعلیٰ ترین بیعت کرتا ہوں‘‘۔

یہ علم ایک دن ہر مخلص متلاشی کو پہنچے گا، اور وہ اب اپنے آپ کو فانی مخلوق، مرد یا عورت نہیں سمجھیں گے، بلکہ وہ جان لیں گے کہ وہ الوہیت کی صورت میں بنی ہوئی روحیں ہیں، خدا کی بادشاہی انسانیت کے اندر رہتی ہے، اور اعلیٰ روح ان کے اندر بسی ہوئی ہے۔

روح جسم سے خواہشات، آزمائشوں، پریشانیوں، پریشانیوں اور خوف کی ایک زنجیر سے جڑی ہوئی ہے اور وہ اپنے آپ کو آزاد کرنے کی کوشش کرتی ہے اگر وہ اس زنجیر کو کھینچتی رہے جو اسے جسمانی شعور سے جکڑتی ہے تو ایک دن الہی ہاتھ مداخلت کرکے اس زنجیر کو کاٹ دے گا اور روح آزاد ہوجائے گی۔

جو لوگ روحانی سکون کے خواہشمند ہیں وہ خدا کی تفہیم اور گہرے غوروفکر کے ذریعے اپنے آپ کو آزمائش اور غم سے بچائیں جو خدا سے غافل ہیں، جو اسے کائنات اور اس میں موجود تمام چیزوں کا خالق تسلیم نہیں کرتے، نہ اس کی موجودگی کا تجربہ کرتے ہیں اور نہ ہی اس کے نور کو دیکھتے ہیں۔

مراقبہ اپنے آپ کو بار بار یہ یاد دلانا ہے کہ ہم محدود جسمانی جسم نہیں ہیں، بلکہ مطلق، آزاد الہی روح مراقبہ ہے اپنے حقیقی نفس کی شعوری یاد اور اپنی جھوٹی شناخت کو فراموش کرنا اگر ایک شرابی شہزادہ کسی پست محلے میں جائے اور، عارضی طور پر یاداشت کے نقصان کی وجہ سے، اس کی یادداشت اور اس کی سچی حالت، "لاوا" کہنا شروع ہو جائے۔ میں کتنا غریب ہوں اور مجھے کتنی مدد کی ضرورت ہے!" اُس کے ساتھی اُس پر ہنسیں گے اور کہیں گے، "ہوش ہو جاؤ اور یاد رکھو کہ تم شہزادے ہو، عالیہ!"

اسی طرح انسان فریب اور فریب کی حالت میں ہے وہ اپنے آپ کو ایک بے بس انسان، جدوجہد اور محنتی سمجھتا ہے، ہر طرف پریشانیوں کی لہروں سے اُچھلا ہوا ہے، اب وقت آگیا ہے کہ وہ بیدار ہو اور اپنے آپ پر پورے یقین کے ساتھ اس بات کا اقرار کرے کہ وہ ایک روح ہے، اس دنیا کی تبدیلیوں اور اثرات کے تابع نہیں، خواہ وہ کتنا ہی شدید اور خوفناک کیوں نہ کیوں نہ ہو، اس کے لیے وہ حقیقی طور پر خوفزدہ کیوں نہ ہو۔ الہی روح، اور یہ کہ اس کا جوہر خالص اور بہتی ہوئی خوشی ہے اگر وہ ان خیالات کو بار بار، رات دن دہرائے، تو وہ آخر کار اپنی اصل فطرت کو سمجھے گا: ایک لافانی روح

لالچ، لالچ، لوگوں اور مالوں سے لگاؤ، حواس کی غلامی، روحانی فطرت سے ناواقفیت، کاہلی، اور یکسر مشینی زندگی یہ سب خوشی کے شدید دشمنوں میں سے ہیں۔

غور و فکر کے میدانوں میں پھلنے پھولنے اور پروان چڑھنے والے مقدس شعور کی جڑیں مضبوطی کے ساتھ ذہن کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں، تب ہی آپ حقیقی خوش ہوں گے، وہم و گمان میں نہیں، اور باوقار زندگی سے لطف اندوز ہوں گے۔

جب میں نے مراقبہ شروع کیا تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اتنی بڑی خوشی کا سامنا کروں گا لیکن جیسے جیسے دن گزرتے گئے میرا سکون بڑھتا گیا اور میری خوشی بڑھتی گئی جوں جوں میں مراقبہ کے سمندروں کی گہرائیوں میں اترتا گیا۔

اگر کوئی شخص اپنی زندگی سے تھک جاتا ہے، پھر بھی اسے مزید مال و دولت اور نئے حسی تجربات کی خواہش سے بھرتا رہتا ہے، تو وہ ایک گمراہ اور ٹیڑھے راستے پر گامزن ہے اور اسے اپنا راستہ بدلنا ہو گا، جنونی خیالات کے اثر سے بچنے کا سب سے یقینی طریقہ یہ ہے کہ ایک سادہ، فطری زندگی گزاری جائے جو کہ رکاوٹوں اور پیچیدگیوں سے پاک ہو- خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔

انسان غیر فطری زندگی کیوں گزارتے ہیں؟

وہ اس خوشی کے لیے اس قدر بے چین اور دل شکستہ کیوں تلاش کرتا ہے جسے دنیا پہلے ہی فراہم کرنے سے قاصر ہے؟

زندگی، میرے دوستو، بہت قیمتی ہے۔

میں ہر روز خدا سے دعا کرتا ہوں: "اگر تم میری ملکیت کا سب کچھ چھیننا چاہتے ہو، تو اسے تمہاری مرضی پر رہنے دو، اور میں تمہارے فیصلے اور حکمت پر اعتراض نہیں کروں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم وہی چاہتے ہو جو میرے لیے بہتر ہو، میں دوسروں کو خوش کرنے کی کوشش کروں گا، لیکن اے رب، تمہاری رضا سب سے پہلے آتی ہے، اور یہ اس زندگی میں میرا آخری مقصد ہے"۔

جب آپ اس طرح دعا کرتے ہیں تو آپ کو بہت سی آزمائشوں اور خواہشات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، لیکن اگر آپ گندے جذبات اور غلط خواہشات کا مقابلہ کرتے رہیں گے تو خدا آپ کے قریب آئے گا اور آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرے گا، آپ دیکھیں گے کہ اس کی موجودگی ایک تیز طوفان کی مانند ہے جو آپ کی زندگی سے تمام منفیات کو دور کر دیتی ہے اور آپ کی روح کو مکمل طور پر پاک کر دیتی ہے۔

جو شخص اپنے آپ کو بنیادی خواہشات سے روکتا ہے وہ محسوس کرتا ہے کہ نفسانی خواہشات تھوڑی دیر کے لیے کم ہو جاتی ہیں اور اپنے پیچھے صرف آرزو اور تڑپ رہ جاتی ہیں لیکن جو شخص خدا کے نور کو دیکھتا ہے اور اس کی موجودگی کا تجربہ کرتا ہے وہ روح کی فطرت کے خلاف ہر خواہش سے آزاد ہو جاتا ہے۔

آئیے خدا کے نور سے اندھیروں کو دور کریں۔

آئیے اچھے خیالات سے برے خیالات کو شکست دیں۔

آئیے مراقبہ کے ذریعے اعلیٰ الہی کشش کو تلاش کرنے کے لالچ پر قابو پاتے ہیں۔

یہ جنونی مجبوری کی خرابی کے خلاف بہترین اور موثر ہتھیار ہے۔

جب بھی آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی مرضی برے تسلط اور ناپاک اثر و رسوخ کا شکار ہو رہی ہے تو خدا سے امید رکھیں اور اس کی مدد حاصل کریں جب تک کہ آپ اس کی بابرکت موجودگی کو محسوس نہ کریں جو تمام برے خیالات کو دور کر دیتی ہے اور روح کو خوشی، حکمت، امن اور یقین سے بھر دیتی ہے۔

السلام علیکم

سیاروں کے اثر پر قابو پانا

میرے استاد نے ایک دن مجھ سے کہا:

"کیوں، مکندا (پرمہنس)، کیا آپ کو سیاروں کا بازو نہیں ملتا؟"

میں نے کہا استاد جی کیا یہ میرے لیے ضروری ہے میں علم نجوم پر یقین نہیں رکھتا۔

اس نے جواب دیا: "مسئلہ عقیدے کا نہیں ہے، بلکہ صحیح سائنسی موقف جو انسان کو اختیار کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ آیا یہ موضوع درست ہے یا نہیں، کشش ثقل کا قانون نیوٹن سے

پہلے بھی اتنا ہی مؤثر طریقے سے کام کرتا تھا جتنا کہ اس کے بعد ہوا، اگر کائنات کے قوانین کے کام کا انحصار انسانی رضا پر ہوتا تو افراتفری اور انتشار پھیل جاتا۔"

"مذہبی علم نجوم کی قدیم سائنس کو اس کی موجودہ ذلت آمیز حالت میں لے آئے ہیں، علم نجوم ریاضی اور فلسفیانہ دونوں لحاظ سے ایک وسیع اور بھرپور سائنس ہے، جسے صرف وہی لوگ صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں جو علم میں گہری مہارت رکھتے ہیں اور سائنس پر مضبوطی سے گرے ہوئے ہیں، اگر جاہل آسمان کو پڑھنے اور اس کی تشریح کرنے میں غلطی کرتے ہیں اور اس کی بجائے یہ الفاظ میں قابل فہم اور قابل فہم ہے، تو یہ ناقابل فہم ہے۔ ناقص دنیا، اور عقل کو ان لوگوں پر ضائع نہیں کرنا چاہیے جو اپنے آپ کو 'عقلمندؔ سمجھتے ہیں۔

میرے استاد نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا: "کائنات کے تمام حصے آپس میں گہرے طور پر جڑے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعامل کرتے ہیں، کائنات کی باقاعدہ اور متوازن تال تبادلے یا دینے اور لینے پر مبنی ہے، انسان کو اپنی انسانی شکل میں، قوتوں کے دو سیٹوں کا مقابلہ کرنا چاہیے: پہلا اندرونی انتشار ہے جو زمین کے عناصر کے اختلاط کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے، پانی، آگ اور ہوا، دوسری قدرتی قوتیں، پانی، آگ اور ہوا کی لمبی لمبی قوتیں۔ جیسا کہ انسان اپنے فانی وجود سے ٹکراؤ میں رہتا ہے، وہ زمین اور آسمانوں پر ہونے والی ہزاروں تبدیلیوں سے متاثر ہوتا ہے۔

علم نجوم سیاروں کے اثرات کے بارے میں انسانی ردعمل کا مطالعہ ہے، ستارے شعوری خیر خواہی یا بددیانتی کے مالک نہیں ہوتے ہیں، بلکہ مثبت اور منفی شعاعیں خارج کرتے ہیں، یہ شعاعیں نہ تو انسانیت کو فائدہ پہنچاتی ہیں اور نہ ہی نقصان پہنچاتی ہیں، بلکہ یہ ان وجوہات اور اثرات کو متوازن کرنے کے بیرونی عمل کے لیے ایک جائز ذریعہ فراہم کرتی ہیں جو انسان ماضی میں پیدا کر چکے ہیں۔

"ایک بچہ ایک مخصوص دن اور گھنٹے پر پیدا ہوتا ہے، جب آسمانی شعاعیں اس کے کرما یا اس کے ذاتی ماضی کے ساتھ ریاضیاتی معاہدے میں ہوتی ہیں اس کا رقم کا چارٹ ایک

درست تصویر ہے جو اس کے غیر تبدیل ہونے والے ماضی اور مستقبل کے ممکنہ نتائج کی پیشین گوئی کرتا ہے لیکن اس پیدائشی چارٹ کو صرف وہی پڑھ سکتے ہیں یا اس کی تشریح کر سکتے ہیں جو بڑھتی ہوئی بصیرت رکھتے ہیں، اور یہ نایاب ہیں۔"

"پیغام جو پیدائش کے وقت افق پر واضح طور پر نشر ہوتا ہے اس کا مقصد تقدیر کو تسلیم کرنا نہیں ہے - ماضی کے اچھے یا برے اعمال کا نتیجہ ہے - بلکہ اس کی کائناتی غلامی سے بچنے کے لیے انسان کی خواہش کو ابھارنا اور بیدار کرنا ہے کہ ہر وہ چیز جو انسان نے باندھی ہے اسے کھولا جا سکتا ہے، اور وہ اکیلا ہی ذمہ دار ہے کہ اس نے ان حالات کو پیدا کیا ہے اور اس نے ان حالات کو پیدا کیا ہے جو اس نے اپنی زندگی کو کنٹرول کیا ہے۔ حالات میں، وہ اپنے روحانی وسائل کی بدولت تمام حدود پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتا ہے، جو سیاروں کے دباؤ کے تابع نہیں ہیں"

"علم نجوم کا توہم پرستانہ خوف انسان کو ایک خودکار بنا دیتا ہے جو فرمانبردار اور نرم مزاجی سے خودکار رہنمائی پر منحصر ہوتا ہے، عقلمند انسان سیاروں کو فتح کر لیتا ہے، یعنی وہ تخلیق سے اپنی بیعت کو خالق سے منتقل کر کے اپنے ماضی سے فرار اختیار کر لیتا ہے، جتنا زیادہ اسے روح الٰہی کے ساتھ اپنی وحدانیت کا احساس ہوتا ہے، وہ اتنا ہی کم ہوتا ہے کہ وہ اس کا غلام ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ انسانی روح کے لیے آزاد نہیں ہے، اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ تقدیر کو سیاروں اور ستاروں سے نہیں جوڑا جا سکتا اور نہ ہی ان کے اثر و رسوخ کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔"

"انسان جسم کے ساتھ ایک روح ہے جب وہ اپنے جوہر کو صحیح معنوں میں سمجھ لیتا ہے تو وہ تمام جبر اور جابرانہ نمونوں اور نمونوں کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے لیکن اگر وہ الجھا ہوا رہتا ہے اور اس کی روحانی یادداشت کی کمی ہوتی ہے تو وہ ماحول اور فطرت کے قانون کی پوشیدہ مجبوریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔"

"خدا ہم آہنگی اور موافق ہے، اور جو عبادت کرنے والا اس کے موافق ہے وہ غلط کام نہیں کرے گا، لیکن اس کی تمام

سرگرمیاں آسمانی قوانین کے مطابق صحیح اور قدرتی طریقے سے ہوں گی، اور گہری دعا اور مراقبہ کے بعد وہ روح الہی سے اپنے تعلق کو محسوس کرے گا، اس باطنی تحفظ سے بڑی کوئی طاقت نہیں ہے۔"

میں نے قابل احترام سیری یوکٹسور کی وضاحتوں کو سمجھنے کی کوشش کی، اور ایک طویل خاموشی کے بعد میں نے کہا: "تو پھر آپ مجھے، میرے پیارے، یہ کڑا کیوں پہننا چاہتے ہیں؟"

استاد نے جواب دیا کہ جب مسافر اپنی منزل پر پہنچتا ہے تب ہی اس کے لیے راستوں اور نقشوں کو چھوڑنا جائز ہے لیکن سفر کے دوران وہ ہر مناسب شارٹ کٹ سے فائدے اٹھانے کی کوشش کرتا ہے قدیم حکیموں نے وہم و فریب کی دنیا میں انسان کی بیگانگی کی مدت کو کم کرنے کے لیے بہت سے طریقے اور طریقے وضع کیے جو کہ فنکار کے قانون میں خود کار طریقے سے انگلیوں کی کچھ خصوصیات موجود ہیں۔ حکمت"

"تمام انسانی برائیاں آفاقی قانون کی خلاف ورزی سے جنم لیتی ہیں، مقدس صحیفے انسان کو قوانین فطرت کی تعمیل کرنے کی تلقین کرتے ہیں، جب کہ خدا کی قادر مطلقیت پر مکمل بھروسے رکھتے ہوئے اس کا فرض یہ ہے کہ: 'خداوند، مجھے آپ پر بھروسہ ہے اور میں جانتا ہوں کہ آپ میری مدد کر سکتے ہیں، پھر بھی میں اپنی غلطیوں کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کروں گا'۔ باباؤں اور سنتوں، اور نجومی کڑا کا استعمال کرتے ہوئے - ماضی کے نقصان دہ اثرات کو مکمل طور پر کم یا بے اثر کیا جا سکتا ہے"

"جس طرح ایک گھر کو تانبے کی چھڑی سے لیس کیا جاتا ہے تاکہ بجلی کی جھٹکوں کو جذب کیا جا سکے، اسی طرح انسانی جسم مختلف حفاظتی اقدامات سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے، شفاف برقی اور مقناطیسی شعاعیں پوری کائنات میں مسلسل گردش کر رہی ہیں اور انسانی جسم پر اثر انداز ہو رہی ہیں، قدیم زمانے سے ہی ہمارے باباؤں نے غور کیا ہے کہ وہ دھاتی اثرات کے منفی اثرات کو کیسے روک سکتے ہیں۔ شعاعیں جو سیاروں کی منفی کشش کا مقابلہ کرتی ہیں یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ کچھ پودوں کے مرکبات فائدہ مند ہیں

سب سے زیادہ موثر عناصر خالص، بے عیب جواہرات ہیں، جن کا وزن دو قیراط سے کم نہیں ہے۔ علم نجوم کے عملی حفاظتی استعمال کو ہندوستان سے باہر کے محققین کی طرف سے شاذ و نادر ہی توجہ حاصل ہوئی ہے۔ ایک سادہ سی حقیقت یہ ہے کہ مناسب قیمتی پتھر، دھاتیں، یا بغیر وزن کے پلانٹ کی تیاری کے لیے موزوں ہیں ایجنٹوں کو جلد کے ساتھ قریبی رابطے میں لگایا جاتا ہے۔"

میں نے کہا، "جناب، میں آپ کا مشورہ ضرور لوں گا اور ایک کڑا لے لوں گا، لیکن آسمانی اجسام پر قابو پانے کا محض خیال ہی مجھے حیران کر دیتا ہے!"

سری یکتیشور نے اس کے بعد درست ہدایات شامل کرتے ہوئے کہا:

"عام مقاصد کے لیے میں سونے، چاندی اور تانبے سے بنا ایک کڑا تجویز کروں گا، لیکن آپ کے مخصوص معاملے میں میں چاہوں گا کہ آپ چاندی اور سیسے سے بنا کڑا لیں۔"

میں نے کہا، "جناب، آپ کا مقصد اصل میں کیا ہے؟"

استاد نے جواب دیا: "سیارے آپ کے ساتھ غیر دوستانہ رویہ اختیار کرنے کی تیاری کر رہے ہیں، مکنڈے، لیکن گھبرائیں نہیں، اب سے ایک ماہ کے اندر آپ کی حفاظت کرے گی، آپ جگر کے بڑے عارضے میں مبتلا ہو جائیں گے، یہ بیماری چھ ماہ تک رہنے والی ہے، لیکن سیاروں کے کڑا کے استعمال سے آپ اس مدت کو صرف دو دن تک کم کر دیں گے۔"

اگلے دن میں نے ایک جوہری تلاش کیا اور جلدی سے وہ بریسلٹ حاصل کر لیا، جو میں نے پہنایا، میری طبیعت اتنی اچھی تھی کہ میں اپنے استاد کی پیشین گوئی کو بھول گیا، جو سیرام پور چھوڑ کر وارانسی کے دورے پر گئے تھے، ہماری گفتگو کے تیس دن بعد، مجھے اپنے جگر میں اچانک درد محسوس ہوا، اگلے ہفتے ایک خوفناک خواب تھا یا میں اپنے استاد کی تکلیف کو ختم کر سکوں گا، میں نے سوچا کہ میں اکیلے ہی اس تکلیف کو ختم کر سکتا ہوں۔ صبر اور ہمت لیکن تئیس دن کی اذیت کے بعد میرا عزم کمزور پڑ گیا اور میں ٹرین کے ذریعے وارانسی

پہنچا جہاں سری یکتیشور نے غیر معمولی گرمجوشی کے ساتھ میرا استقبال کیا تاہم اس نے مجھے ذاتی طور پر میری بگڑتی ہوئی حالت کے بارے میں بتانے کا موقع نہ دیا بہت سے عقیدت مند اس دن ان سے آشیرواد حاصل کرنے کے لیے آئے تھے جب تک کہ میں مہمان کے ساتھ بیمار نہ ہو کر رخصت ہو گیا۔ استاد نے مجھے اپنے گھر کے آکٹونل برآمدے میں بلایا، اس نے مجھ سے مخاطب ہو کر فاصلے پر نظریں چرائیں اور آگے پیچھے چلیں، کبھی چاندنی کو روکا:

"میرا خیال ہے کہ آپ اپنے جگر کے عارضے کے بارے میں آئے ہیں، آپ کو چوبیس دن سے تکلیف ہو رہی ہے، ہے نا؟"

میں نے جواب دیا: جی ہاں جناب۔

اس نے کہا، "براہ کرم پیٹ کی ورزش کرو جو میں نے تمہیں سکھائی ہے"

میں نے جواب دیا، "جناب، اگر آپ کو میری تکلیف کی حد معلوم ہوتی تو آپ مجھے ورزش کرنے کو نہ کہتے۔" اس کے باوجود میں نے ان کے حکم کی تعمیل میں ایک چھوٹی سی کوشش کی، استاد نے سوالیہ نظروں سے میری طرف دیکھا۔

"آپ کہتے ہیں کہ آپ کو درد محسوس ہوتا ہے، اور میں کہتا ہوں کہ درد نہیں ہے، یہ تضاد کیسے ہو سکتا ہے؟"

مجھے چکر آنے لگا، پھر ایک خوشی کا احساس مجھ پر چھا گیا، اور میں نے اس مسلسل عذاب کو محسوس نہیں کیا جس نے مجھے اتنے لمبے ہفتوں تک نیند کی نعمت سے محروم کر رکھا تھا، صرف "سری یکتسور" کے الفاظ کے ذکر سے درد بالکل غائب ہو گیا، گویا اس کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔

میں شکر ادا کرتے ہوئے اس کے قدموں میں جھکنے لگا لیکن اس نے مجھے روک کر کہا:

"اس بات کو بھول جاؤ اور گنگا کے اوپر چاند کی خوبصورتی کا مزہ لو" استاد کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں جب میں خاموشی سے اس کے پاس کھڑا تھا میں اس کے طرز

عمل سے سمجھ گیا تھا کہ وہ مجھے یہ محسوس کرنا چاہتا تھا کہ یہ خدا ہی ہے جس نے مجھے شفا دی ہے، اس نے نہیں۔

اور آج تک، میں اس دن کی یادگار کے طور پر وہی بھاری چاندی کا سیسے والا کڑا پہنتا ہوں، ایک یادگار یاد جب میں نے محسوس کیا کہ میں واقعی ایک غیر معمولی اور غیر معمولی فرد کے ساتھ رہ رہا ہوں، بعد میں، میں اپنے دوستوں کو شفا یابی کے لیے سری یکتیسوار کے پاس لاؤں گا، اور وہ ہمیشہ زیورات یا کڑا استعمال کرنے کی سفارش کرے گا، ان کے استعمال کی تعریف کے طور پر۔

مجھے بچپن سے ہی علم نجوم کی طرف نفرت دو وجوہات کی بنا پر محسوس ہوئی: پہلی یہ کہ بہت سے لوگوں کو مستعفی اور تابعداری کے ساتھ علم نجوم کے جنون میں مبتلا دیکھ کر، اور دوسری یہ کہ خاندانی نجومی کی یہ پیشین گوئی کہ ’’تم تین بار شادی کرو گے اور دو بار بیوہ ہوجاؤ گے‘‘ میں اس پر بہت دیر تک رہوں گا اور اپنے بھائی کی طرح محسوس کروں گا کہ ایک دن قربانی کے تینوں بھائی ہیں۔ اننت نے مجھ سے کہا:

"اپنی قسمت کو قبول کرنا آپ کے بہترین مفاد میں ہے، جیسا کہ آپ کا زائچہ پہلے ہی ظاہر کر چکا ہے کہ آپ کے ابتدائی سالوں میں آپ گھر سے بھاگ کر کوہ ہمالیہ جائیں گے اور واپس آنے پر مجبور ہو جائیں گے، اسی طرح، آپ کی شادیوں سے متعلق پیشین گوئی بھی سچ ثابت ہونے والی ہے۔"

ایک رات، پیشین گوئی کے سراسر جھوٹ کا احساس کرتے ہوئے، اس نے ٹاور کے نقشے کو آگ لگا دی اور اس کی راکھ ایک لفافے میں رکھ دی جس پر اس نے لکھا تھا: "مقدس حکمت کی آگ سے جل جانے سے ماضی کے کرما کے بیج نہیں پھوٹ سکتے۔" پھر اس نے لفافے کو ایک نمایاں جگہ پر رکھ دیا، اننتا نے ہنستے ہوئے کہا:

"آپ سچائی کو اتنی آسانی سے تباہ نہیں کر سکتے جتنی آسانی سے آپ نے اس کاغذ کے ٹکڑے کو جلا دیا۔"

درحقیقت، میں جوانی کو پہنچنے سے پہلے تین مواقع پر، میرے گھر والوں نے میری منگنی کا بندوبست کرنے کی کوشش کی، اور میں نے ہر بار انکار کیا، یہ جانتے ہوئے کہ خدا کے لیے میری محبت ماضی کے باقی رہنے والے کسی بھی دنیاوی خیالات سے زیادہ مضبوط ہے، میں نے ہمیشہ اپنے استاد کے دانشمندانہ الفاظ پر غور کیا:

"ایک شخص جتنا زیادہ اپنے آپ کو جاننے کی کوشش کرتا ہے، اس کی شفاف روحانی ارتعاشات کے ذریعے پوری کائنات پر اس کا اثر اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے ، اور ساتھ ہی وہ بیرونی واقعات سے اتنا ہی کم متاثر ہوتا ہے۔"

کبھی کبھی میں نجومیوں سے کہتا تھا کہ وہ سیاروں کی صف بندی کے مطابق اپنے بدترین وقت کی پیشین گوئی کریں، پھر بھی میں اس وقت بھی اس قابل تھا کہ جو کچھ میں نے اپنے ذہن میں طے کیا اس کو پورا کرنے میں کامیاب رہا یہ سچ ہے کہ ان مواقع پر میری کامیابی غیر معمولی مشکلات سے بھری ہوئی تھی، لیکن میرا اعتماد الٰہی پر یقین اور قوتِ ارادی کا صحیح استعمال تھا۔ سیاروں اور ستاروں سے نکلنے والی آسمانی لہروں سے زیادہ

میں نے محسوس کیا کہ پیدائش کے وقت ستارے جو کچھ ریکارڈ کرتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان اپنے ماضی کی کٹھ پتلی ہے بلکہ سیاروں کے اثرات ترقی کے لیے اتپریرک ہیں آسمانی اجسام تمام رکاوٹوں سے آزاد ہونے کے لیے انسان کی خواہش کو بیدار کرنے کا کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ایک منفرد اور عطا کردہ روح کے ساتھ پیدا کیا ہے، اور اس لیے ہر فرد کا بنیادی کردار ہوتا ہے مجموعی طور پر تخلیق کے ایک کردار پر انحصار کرتا ہے کہ انسان کی مدد یا اس کی حمایت کا انحصار انسان پر ہے۔ فتوحات لیکن اندرونی روحانی فتوحات پر

ماخذ: یوگی کی یادداشتیں - ایک خود نوشت (یوگی کی زندگی میں ہندوستانی فلسفہ) بذریعہ پرمہنس یوگنند

روحانی ترقی

ماسٹر پرمہنس یوگنند کی تعلیمات سے

آج جب ہم دنیا کو دیکھتے ہیں تو اس کے تمام مسائل، پیچیدگیوں، الجھنوں، ہنگاموں، جہالت اور کشمکش کے ساتھ، یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ انسانیت ترقی اور ترقی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے، اس کے باوجود بنی نوع انسان نے سخت، مادیت پسندانہ دور کو پیچھے چھوڑ کر اپنے عروج کے اس نئے مرحلے کی دہلیز کی طرف تیزی سے قدم بڑھایا ہے۔

جیسے جیسے ہم اس جوہری دور کے قریب پہنچتے جا رہے ہیں، فطرت کی بہت سی قوتیں جو تاریک دور میں نامعلوم تھیں اب دریافت اور استعمال کی جا رہی ہیں، جو عالمی مواصلات کی رفتار کو تیز کرنے اور طب، زراعت، نقل و حمل اور دیگر شعبوں میں پیش رفت میں مدد کر رہی ہیں۔

درحقیقت، جدید تکنیکی ذرائع نے روزمرہ کی زندگی کے تانے بانے کو یکسر بدل دیا ہے جیسا کہ ہم جانتے اور جانتے ہیں۔

لیکن انسانیت نے جو تاریک دور برداشت کیے ہیں وہ اب بھی لوگوں پر ایک مضبوط اور وسیع اثر ڈالتے ہیں یہی وجہ ہے کہ انسان جدید سائنسی طریقوں کو نہ صرف بھلائی کے لیے استعمال کرتا ہے بلکہ خود غرضی، تباہی اور لالچ جیسی مادیت پسند جبلتوں کو پالنے اور مضبوط کرنے کے لیے بھی استعمال کرتا ہے۔

اس بڑھتے ہوئے دور نے جدید تکنیکی طریقوں اور آلات کی بدولت بہت سی آسائشیں فراہم کی ہیں، اور لوگوں کو فارغ وقت بھی دیا ہے جو پہلے دستیاب نہیں تھا تاریک دور میں، لوگ جاگتے ہوئے ہر لمحے اور اپنی تمام تر توانائی اپنی بنیادی ضروریات کو حاصل کرنے اور زندہ رہنے میں صرف کرتے تھے، آبادی کے صرف ایک بہت چھوٹے سے حصے کے پاس ہی اعلیٰ حصول کے لیے کافی وقت تھا۔

اب - کم از کم صنعتی ممالک میں - ہر کوئی اس زمرے سے تعلق رکھتا ہے لیکن لوگ اپنے فارغ وقت اور فرصت میں کیا کرتے ہیں؟

کیونکہ وہ زندگی کے مقصد سے ناواقف ہیں، وہ اپنا وقت اور توانائی لامتناہی تفریح پر ضائع کرتے ہیں۔ مغرب میں

اوسطاً ایک فرد ہفتے میں تقریباً پچاس گھنٹے ٹیلی ویژن دیکھنے میں صرف کرتا ہے، تصور کریں کہ اگر یہ طویل وقت روحانی سرگرمیوں میں صرف کیا جائے تو لوگ کتنے خوش ہوں گے اور دنیا کتنی بہتر ہوگی۔

جو لوگ مراقبہ کرتے ہیں وہ اپنے وقت کو دانشمندی اور مؤثر طریقے سے استعمال کرتے ہیں بدقسمتی سے زیادہ تر لوگ خدا اور اس کے قوانین سے بھٹک گئے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا اپنی موجودہ افسوسناک حالت میں ہے، ہماری خواہش ہے کہ ہم سلامتی، خوشحالی اور امن کی دنیا میں رہتے، لیکن ایک ہنگامہ خیز دنیا میں رہ کر بھی مشکل اور تلخ حالات کی عکاسی کرنے والوں کے لیے اس کے اسباق ہیں کہ یہ دنیا ہمارا مستقل گھر نہیں ہے، حقیقی سلامتی اور حفاظت بیرونی دنیا میں نہیں ملتی، اور اس وجہ سے ہمیں اللہ سے اس کی حفاظت مانگنا اور اس کی حفاظت مانگنی چاہیے۔

امن اور خوشحالی کے دور میں، جہاں کوئی بے روزگاری یا ماحولیاتی مسائل نہیں ہیں، لوگ ایک "خاموش، استعفیٰ مایوسی" میں رہتے ہیں، جیسا کہ فلسفی تھورو نے کہا کیوں؟ کیونکہ اس خوشحالی کے باوجود، لوگ روحانی بھوک اور اپنی زندگی میں کسی اور چیز کی پیدائشی خواہش محسوس کرتے ہیں

وہ چیز خدا ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ بیرونی حالات سے قطع نظر، روحانی ترقی کا انحصار انفرادی کوششوں پر ہوتا ہے حتیٰ کہ تاریک ترین دور میں اور بدترین حالات میں بھی، کچھ مرد اور عورتیں ابھی بھی علم الہی حاصل کرنے میں کامیاب رہے، اس لیے ہمیں دنیا کے حالات سے روحانی طور پر متاثر نہیں ہونا چاہیے، ہمیں روحانی جدوجہد کی بنیادی اہمیت کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔

چونکہ ہم ان مشکل حالات میں رہ رہے ہیں، اس لیے ہم مستقبل کے بارے میں بھی سوچتے ہیں اور اس میں جو

ناخوشگوار حیرتیں ہو سکتی ہیں یہ فطری بات ہے۔ لیکن اگر ہم ان چیزوں پر بہت زیادہ غور کرتے ہیں، اور اگر ہم قیاس آرائیوں اور خوف کو اپنے خیالات پر قبضہ کرنے دیتے ہیں، تو ہم خدا کو اپنی زندگیوں سے باہر دھکیل دیتے ہیں اور اس سے جڑنے اور اس کی حفاظت سے لطف اندوز ہونے کا ایک قیمتی موقع گنوا دیتے ہیں۔

لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ مستقبل میں کیا ہوگا کیوں؟ ان کی بے چینی کو بڑھانے کے لیے؟

اگر ہم صحیح معنوں میں خوف اور پریشانیوں کا شکار ہو کر اپنے دماغ پر جو بوجھ ڈالتے ہیں اس کو سمجھ لیں تو ہم اپنی لچک پر حیران رہ جائیں گے، یہاں تک کہ پریشانیاں اور اضطراب ذہن کو کمزور کر دیتے ہیں، خوف کو روح میں داخل کر دیتے ہیں، اور نتیجتاً، ہم اپنا نفسیاتی اور روحانی توازن کھو بیٹھتے ہیں، اور ہمارا مسئلہ مستقبل میں جینے کی بجائے ماضی میں رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ ۔ موجودہ وقت میں یہ بوجھ ذہن کے لیے بہت بھاری ہیں۔

ہمیں اپنے خیالات کا تجزیہ کرنا چاہیے زیادہ تر وقت، ہم مستقبل یا ماضی کی طرف بھاگ جاتے ہیں یہ ایک مکمل بربادی ہے۔ ہمیں حال میں رہنا چاہیے اور حال کو خدا کے خیالات سے بھرنا چاہیے۔

زمین پر کوئی بھی جگہ واقعات اور خطرات سے صحیح معنوں میں محفوظ یا محفوظ نہیں ہے۔ حقیقی تحفظ ایمانداری اور راستبازی سے زندگی گزارنے، دوسروں کے ساتھ سچائی اور خلوص سے پیش آنے اور دعا، مراقبہ اور خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں ہے۔

اس لیے ہمیں خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی پوری کوشش کرنی چاہیے یہی ہم آہنگی ہر بیماری کا علاج ہے اور زندگی کی ضربوں اور وقت کے زخموں سے شفا ہے۔

ہمیں زندگی کے خوفناک واقعات اور ڈراؤنے خوابوں سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے ہمیں بیماری، غربت یا حادثات سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے جب ہم اپنے آپ کو آزمائشوں اور

مصیبتوں کے درمیان پاتے ہیں، تو آئیے ہم ان تجربات کی پراسرار نوعیت کو پہچانیں اور سمجھیں کہ ہم مثبت سوچ، صحیح فیصلے، اور روحانی ہم آہنگی کے ذریعے منفی حالات پر قابو پا سکتے ہیں۔

خدا کے باہر کوئی تحفظ یا سلامتی نہیں ہے۔ اگر ہم سلامتی اور ذہنی سکون چاہتے ہیں تو ہمیں پوری طرح اس کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

اس دنیا میں مکمل اطمینان حاصل کرنا مشکل ہے۔ جو ہمارا حقیقی گھر نہیں ہے۔ اس زمین پر ہمارا وجود عارضی ہے۔ ہم یہاں زندگی کے سبق سیکھنے کے لیے اسکول میں موجود ہیں جب ہم اس سچائی کو بھول جاتے ہیں تو ہماری پریشانیاں شروع ہوجاتی ہیں اور ہر طرف سے پریشانیاں گھیر لیتی ہیں۔

خدا کے سوا کچھ بھی جینے کے قابل نہیں ہے۔ باقی سب کچھ ختم ہو جائے گا اور ہمیں تنہا چھوڑ جائے گا ہمیں ابدی اور پائیدار انسانی محبت کی تلاش کرنی چاہئے۔ اور دھیرے دھیرے ختم ہو جاتی ہے۔ انسانی محبت کے پیچھے خدائی محبت چھپی ہے، اور یہی سب سے بڑی محبت ہے، دل کی آرزوؤں کو پورا کرنا اور روح کی پیاس بجھانا، آئیے ہم سب کو یہ سیکھیں کہ خدا کے بغیر کسی بھی چیز سے لطف اندوز ہونے کے لئے ہم سب کو یہ سیکھنے کے لئے بہترین سال ہے کہ ہم زمین پر کیسے آئے۔ خدا کو جاننا یہاں ہمارے وجود کا کوئی اور مقصد نہیں ہے۔

مخلص متلاشی خدا کو پا لیں گے، اور ان کی زندگی امن، سکون، فضل اور خوشی سے بھر جائے گی، اسے جاننے کی خواہش مضبوط اور مستقل ہونی چاہیے، اور نتائج کی ضمانت دی جائے گی (جو کھٹکھٹاتا ہے وہ سنے گا) جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ مسلسل خوشی اور مسرت کا تجربہ کرتے ہیں۔

خدا کی تلاش انسانی دوستی، شادی یا مادی کامیابی کے حصول سے مطابقت نہیں رکھتی یہ چیزیں بھی زندگی کے اسباق کا لازمی حصہ ہیں حقیقت اور وہم کے درمیان کیا فرق ہے، اور یہ تسلیم کرنا کہ مادی مقاصد اور کامیابیاں ہمیں وہ خوشی نہیں دے سکتیں جس کی ہم خواہش رکھتے ہیں اور اپنے

تمام خیالات اور اعمال کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ فلسفہ زندگی کو تاریک یا منفی نہیں بناتا

السلام علیکم

حقیقت اور حقیقت کی گہرائی میں

سچائی ایک ایسا لفظ ہے جو ابہام میں گھرا ہوا ہے اور بہت زیادہ مبہمیت سے پردے پڑا ہوا ہے یہ ایک ایسا تصور ہے جسے سمجھانا اور واضح کرنا مشکل ہے ہر ایک کے عقیدے اور عقائد ہوتے ہیں، اپنے عقیدے کی قسم کھاتے ہیں کہ وہ مطلق سچ ہیں لیکن خیالات کی اس وسیع و عریض صف کے درمیان کوئی یقینی طور پر یہ کیسے طے کر سکتا ہے کہ سچ اور حقیقت کیا ہے؟

سچائی رشتے دار اور مطلق دونوں ہوتی ہے یہ اپنی مطلق حالت تک پہنچنے سے پہلے ترقی اور تطہیر کے بہت سے رشتے دار مراحل سے گزرتی ہے مثال کے طور پر، دو لوگ ایک کاروباری منصوبے پر بحث کر رہے ہیں ایک ایسا خیال پیش کرتا ہے جو کامیابی کی ضمانت دیتا ہے، جبکہ دوسرا جوابی دلیل پیش کرتا ہے جو ایک ہی مقصد کو حاصل کرتا ہے لیکن اضافی فوائد کے ساتھ، پھر کوئی اور ایک بہتر خیال لے کر آتا ہے، اور اسی طرح تمام مجوزہ نقطہ نظر نسبتاً غیر درست تھے، لیکن "متعلقہ معنوں میں"

سچائی وہ ہے جو دائمی خوشی لاتی ہے۔

اس کے قطعی معنی میں، ہر وہ چیز جو حقیقی خوشی سے متصادم ہوتی ہے جھوٹی ہے، اور جو دائمی خوشی لاتی ہے وہ سچ ہے حقیقی خوشی وہ وقتی جوش نہیں ہے جو مادی کامیابی یا عارضی لذت کے ساتھ ہو، بلکہ وہ خوشی جو روح کے اس کے ماخذ کے ساتھ ہم آہنگی سے حاصل ہوتی ہے: خدا اس معیار کے مطابق، آپ کسی بھی عمل کا فیصلہ اس کے نتائج سے کر سکتے ہیں، اور یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آپ اس کے نتیجے میں خوشی حاصل کریں گے یا نہیں۔ ان کے اختتام!)۔

حتمی سچائی خدا ہے، اور خدا حتمی سچائی ہے پوری کائنات کی بنیاد خدا کے ابدی قوانین کے ذریعے اس سچائی پر رکھی گئی ہے یہ قوانین بنیادی، لازوال سچائیاں ہیں، بالکل ناقابل تغیر اور کسی بھی انسانی ہیرا پھیری یا تحریف سے بالاتر ہیں، مثال کے طور پر، مطلق حق یہ ہے کہ قتل یا نقصان پہنچانے سے باز آجائے، لیکن برائیوں سے کم یا زیادہ طاقت کے استعمال کی حفاظت کے لیے دو طاقتوں کی حفاظت کرنا ہے۔ کم ترقی یافتہ سے ترقی یافتہ مخلوق تاہم، کسی بھی چیز کو محض مارنے کی خواہش کے تحت تباہ کرنا غلط ہے۔

آفاقی قانون محبت کے ذریعے ہم آہنگی اور قربت کا حکم دیتا ہے، جس کا مطلب ہے پیار اور رواداری اگر ہم سچائی کو تلاش کرنا چاہتے ہیں، تو یہ ضروری ہے کہ ہمارے خیالات اور اعمال درست، مادی، اخلاقی اور روحانی طور پر، الہی سچائی کے ابدی قوانین کے مطابق ہوں۔

سچائی حتمی جوہر ہے لیکن وہ جوہر کہاں ہے اور اسے کیسے پایا جا سکتا ہے؟

سچائی تک پہنچنے کے تین طریقے ہیں: حسی ادراک کے ذریعے، منطقی استدلال کے ذریعے، اور وجدان یا روح کی بصیرت کے ذریعے۔

اگر آپ کا حسی ادراک غلط ہے، تو آپ کی منطقی کٹوتی بھی غلط ہوگی آپ افق کی طرف دیکھ سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں کہ آپ کو دھواں نظر آنے کی وجہ سے کیا آگ نظر آتی ہے۔ لیکن جب آپ موقع پر پہنچتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ دھواں لگتا تھا وہ دھول کے بادل کے سوا کچھ نہیں تھا، کسی بھی چیز کی حقیقت جاننے کے لیے آپ عقل کی طاقت کے علاوہ اپنی بصارت، سماعت، سونگھنے، چکھنے اور چھونے کے حواس پر بھروسہ کرتے ہیں، لیکن یہ عناصر مل کر بھی سچائی کا حتمی ثبوت نہیں ہو سکتے، کیونکہ اگر حواس جھوٹ کی صورت میں پہنچیں گے تو اس کی وجہ بھی اس کے اثرات پر اثر انداز ہو جائے گی۔ حواس سے حاصل ہونے والی رپورٹوں کی بنیاد پر نتیجہ اخذ کرنا اور یقین کرنا، لیکن حواس اپنی فطرت کے لحاظ سے بہت محدود ہیں، اسی لیے انبیاء علیہم السلام نے لوگوں کو ان کی فہم و فراست کے مطابق

مخاطب کیا، کیونکہ وہ یعنی لوگ دیکھتے ہیں، لیکن سنتے ہیں، لیکن سمجھتے نہیں ہیں (وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں)، لٰذا!

انسانی کان صرف کمپن کی ایک مخصوص حد کو محسوس کر سکتا ہے۔ یہ تیز ترین یا تیز ترین آوازوں کا پتہ نہیں لگا سکتا اگر آپ کی سماعت کافی حد تک بلند ہو جاتی تو آپ کائنات کی طرف سے پیدا ہونے والی حیرت انگیز، شاندار آواز کو سن سکتے تھے جب یہ لامحدود خلا سے گزرتی ہے، وجود میں موجود ہر چیز حرکت میں ہے، اور یہ حرکت آواز کے ساتھ ہوتی ہے، بغیر کسی حرکت کے کوئی چیز موجود نہیں ہے سوائے اس کے کہ روح کے دائرے میں کوئی حرکت نہیں ہوتی۔ انسانی روح کی صلاحیتیں کافی حد تک تیار کی گئی تھیں، کوئی بھی آسمانی کان کے ساتھ باریک آوازیں سن سکتا تھا — ایسی آوازیں جو شفاف قوتیں ہیں، جو جسم کو سننے کی بلندی کا احساس دیتی ہیں۔

اسی طرح، اگر آپ کی آنکھوں کی طاقت کو بڑھا دیا جائے تو آپ کو ہر رنگ اور قسم کی روشنیاں نظر آئیں گی، آپ کی جسمانی آنکھیں آپ کو روشنی کی ایک بہت ہی محدود حد دکھاتی ہیں، جب کہ آپ کی روحانی (ایتھرک) آنکھ چیزوں کی حقیقی نوعیت کو خدا کی تخلیقی روشنی سے بنی تصاویر کے طور پر دیکھتی ہے، آپ کا پورا جسم، جسے آپ گوشت کے ایک گھنے بڑے پیمانے پر دیکھتے ہیں، کچھ بھی نہیں ہے، جو دماغ کی ایک الیکٹرو میگنیٹک لہر ہے، جو دماغ کی ایک برقی مقناطیسی لہر ہے۔ ایک مردے انسان کے دماغ سے بہت زیادہ مقدار میں برقی شعاعیں خارج ہوتی ہیں جب آپ آنکھیں بند کرتے ہیں تو آپ کو عموماً صرف اندھیرا ہی نظر آتا ہے لیکن روحانی ترقی کے ساتھ آپ حیرت انگیز روشنیاں دیکھ سکیں گے اور اندھیرے میں روشنی چمکتی ہے اور اندھیرے نے اسے محسوس نہیں کیا (آسمان و زمین کی روشنی)

یہ وہ بنیادی سچائیاں ہیں جن کا ادراک انسان نہیں کر پاتے کیونکہ ان کے حواس صرف ایک محدود حد تک شدید کمپن سے منسلک ہوتے ہیں۔

وجدان یا وحی: علم کی ہمہ جہت روح کی طاقت

پھر ہم حواس اور ان کے ادراک کے پیچھے چھپی حقیقت کو کیسے جان سکتے ہیں؟ یہ تجزیہ یا عقلی وضاحت کے ذریعے ناممکن ہے، کیونکہ ذہن حواس سے جڑا ہوا ہے اور صرف وہی نکال سکتا ہے جو حواس فراہم کرتے ہیں اس میں اپنے اردگرد موجود لامحدود قوتوں کو محسوس کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ صرف روح کے وجدان یا مخصوص وجدان کو فروغ دینے سے ہی حقیقت کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔ بصیرت ایک براہ راست ادراک ہے، نہ کہ حواس کے ذریعے، ایک سچائی اور حقیقت کے ذریعے۔

آپ اس وجدان کی نوعیت کا اندازہ ان احساسات سے حاصل کر سکتے ہیں جن کا آپ تجربہ کرتے ہیں لیکن وضاحت نہیں کر سکتے، جیسے بعض اوقات "ایک شخص کا دل ان کا رہنما ہوتا ہے" کہا جاتا ہے، آپ محسوس کرتے ہیں کہ کچھ ہونے والا ہے بغیر کسی حسی ثبوت کے یہ ایک سچائی ہے جو واقعات سے کسی منطقی تعلق کے بغیر خود کو ظاہر کرتی ہے، آپ خاموش بیٹھے کسی ایسے شخص کے بارے میں سوچ رہے ہوں گے جسے آپ نے نہیں دیکھا، یا اس نے آپ سے کتنی دیر تک اس سے رابطہ کیا یا پھر اس سے رابطہ کیا۔ ہوتا ہے یہ وجدان کی تیز رفتار چمک کے ذریعے ہوتا ہے ہر ایک نے ایسی چمک کا تجربہ کیا ہے۔

فیصلے میں غلطیاں بصیرت کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں زیادہ تر لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ عظیم چیزوں کے قابل ہیں اور زندگی میں عظیم چیزوں کو حاصل کر سکتے ہیں، لیکن چونکہ ان میں بدیہی قوت نہیں ہے، اس لیے وہ پوشیدہ صلاحیت غیر فعال رہتی ہے، کامیاب ہونے اور غلطیوں کی وجہ سے ہونے والی ناخوشی سے بچنے کے لیے، ہر چیز میں بنیادی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ صرف عملی طور پر ممکن ہے۔ اس لیے، میں ہر ایک کو ہر چیز میں سچائی تلاش کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، چاہے وہ دوسروں کے ساتھ تعلقات میں ہوں، کام پر ہوں، اپنی شادی میں ہوں، مختصر یہ کہ زندگی کے ہر پہلو میں وجدان ضروری ہے۔ یہ ناگزیر ہے اور اسے ختم نہیں کیا جا سکتا

بصیرت کی کمی ناقص فیصلوں اور لاپرواہی کی طرف لے جاتی ہے، خاص طور پر ناقابل اعتبار کاروباری شراکت داروں کا انتخاب کرنا یا گمراہ کن ذاتی تعلقات میں الجھنا چونکہ حواس

کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کی وجہ سے محدود اور مجبور ہوتی ہے، اگر حواس دھوکہ کھا جاتے ہیں، تو ہو سکتا ہے کسی کو ان کی اصلیت جانے بغیر غیر معمولی طور پر شاندار سمجھے۔

یا آپ سوچ سکتے ہیں کہ آپ کو اپنا جیون ساتھی (آپ کا ساتھی) مل گیا ہے اور اس شخص سے شادی کر لی ہے، صرف اس لیے کہ آپ کا رشتہ طلاق پر ختم ہو جائے یا عدم مطابقت اور ہم آہنگی کی کمی کی وجہ سے آپس میں جھگڑے کا ایک زندہ جہنم بن جائے لیکن اندرونی وجدان ایسی غلطیاں نہیں کرتا ہے جو آنکھوں سے نکلنے والی مقناطیسیت یا دلکش، چمکدار چہرے کو نہیں دیکھتا؛ بلکہ، یہ اس شخص کے دل کے اندر کی باتوں کو درست طریقے سے محسوس کرتا اور سمجھتا ہے اور اسے جانتا ہے کہ وہ واقعی کون ہیں

اپنے عظیم استاد سری یکتیشور کی مدد سے میں نے جو وجدان پیدا کیا اس کی بدولت میں انسانی فطرت کے بارے میں کبھی غلط نہیں ہوا، میری باطنی حس نے ہمیشہ اس سلسلے میں میری بہت مدد کی ہے لیکن میں لوگوں کے منفی پہلو کو دیکھنے کی کوشش نہیں کرتا دوسروں کی مدد کرنے کے لیے، میں انہیں اپنی غیر مشروط محبت دیتا ہوں، یہاں تک کہ جب میں جانتا ہوں کہ وہ اپنے ذاتی فائدے کے لیے میرے اعتماد کا غلط استعمال کر سکتے ہیں۔

بہت سے لوگ جن کے پاس بصیرت کی کمی ہے وہ مالیاتی منصوبوں کو ناکام بنانے میں پیسے لگاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں وہ سب کچھ کھو دیتے ہیں جس میں میں نے ہر فیصلے میں کامیابی حاصل کی ہے جو میں نے اپنی غیر سنجیدہ وجدان کی بدولت کی ہے۔

جیسے جیسے انسان بڑھتا اور ترقی کرتا ہے، وجدان ایک الگ احساس یا پرسکون آواز کے طور پر ابھرتا ہے کیونکہ عورتیں مردوں کے مقابلے میں زیادہ محسوس کرنے والی ہوتی ہیں، اس لیے وہ عام طور پر زیادہ وجدان کی مالک ہوتی ہیں، سوائے اس کے کہ جب جذبات پر قابو پا لیا جائے تو مرد عام طور پر عقل کی رہنمائی کرتے ہیں، جب کہ عورتیں احساس سے رہنمائی کرتی ہیں اگر ایک مرد صحیح دماغ اور حساس طبیعت

کا مالک ہو، تو یہ احساس اور احساس کے درمیان توازن پیدا کرنے میں مدد کرے گا۔

وجدان کے ذریعے زندگی کا مقصد جاننا

اگر آپ اپنی وجدان کا استعمال کریں گے تو آپ کو اس زمین پر اپنے وجود کا مقصد معلوم ہو جائے گا اور جب آپ اس مقصد کو سمجھیں گے تو آپ کو خوشی ملے گی یہ زمین ایک اسٹیج ہے اور خدا ہدایت کار ہے اگر ہر کوئی بادشاہ یا ملکہ کا کردار ادا کرنے پر اصرار کرے تو کوئی بھی کامیاب ڈرامہ نہیں ہو سکتا اس ڈرامے کی کامیابی کے لیے خادم، ہیرو اور بادشاہ سب کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا، اس ڈرامے کی کامیابی کے لیے ولن وہی ہیں جو اچھے کردار ادا کریں گے جو اچھے کردار ادا کریں گے۔ خدائی ہدایت کی نافرمانی کی بھاری قیمت

انسان چاہے دنیاوی مقام حاصل کرے یا جتنی بھی دولت اکٹھی کرے اسے کامیاب نہیں کہا جا سکتا اگر وہ اپنے مقاصد اور حصول کے لیے غیر اخلاقی ذرائع استعمال کرے تو حقیقی خوشی تب ہی ممکن ہے جب انسان اپنا کردار صحیح طریقے سے ادا کرے، ورنہ ایسا نہیں کہ کروڑ پتی کا کردار ادا کرنے والا اور چھوٹے تاجر کا کردار ادا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہر ایک کی رضا میں برابر ہوں گے، کیونکہ ہر روز اللہ کی رضا میں برابر ہوں گے۔ عنوانات جو آپ اپنی روح میں جمع کرتے ہیں وہ اس دنیا سے جانے کے بعد آپ کا ساتھ دے گا۔

عظیم اور عالم، انبیاء اور مشائخ، اپنی بدیہی قوتوں کی بدولت حقیقت کو جانتے ہیں، وہ چیزوں کو نہ صرف اپنی آنکھوں اور دماغ سے دیکھتے ہیں، بلکہ اپنی واضح اور انتہائی ترقی یافتہ وجدان سے بھی، جس سے وہ سب کچھ جانتے ہیں۔

یہ وہ کردار نہیں ہے جو ہم ادا کرتے ہیں جو خدا کی نظر میں اہمیت رکھتا ہے، لیکن ہم اسے کس طرح ادا کرتے ہیں اگر آپ کا کردار مشکل ہے تو غمگین یا مایوس نہ ہوں اپنے کردار کو صحیح طریقے سے ادا کرنا خدا کی نظر میں آپ کی کامیابی کی

ضمانت دیتا ہے۔ دوسری صورت میں، آپ واقعی آزاد نہیں ہوں گے۔

مراقبہ وجدان کو فروغ دیتا ہے۔

سچائی کو جاننے اور اس کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا واحد طریقہ روحانی بصیرت یا بصیرت کو فروغ دینا ہے۔ تب آپ کو احساس ہوگا کہ زندگی ایک معنی رکھتی ہے۔ اور یہ کہ آپ کی اندرونی آواز آپ کی رہنمائی کرے گی اور آپ کے قدموں کی رہنمائی کرے گی، چاہے زندگی میں آپ کا کوئی بھی کردار ہو۔

وہ آواز غرق ہو چکی ہے۔ اور دفن کر دی گئی ہے۔ — بہت پہلے — غیر صحت بخش خیالات کے ذریعے اس حقیقی یقین کے احساس کو بحال کرنے کا سب سے یقینی طریقہ صبح اٹھنے اور رات کو سونے سے پہلے مراقبہ ہے۔

جس طرح ایک شخص اپنی پیشہ ورانہ اور سماجی تقرریوں کو برقرار رکھتا ہے، اسی طرح کسی کو بھی خدا کے ساتھ اپنی ملاقات برقرار رکھنی چاہئے۔ ہم سوچ سکتے ہیں کہ ہماری مصروف زندگی ہمارے پاس روحانی معاملات کے لئے وقت نہیں چھوڑتی ہے، لیکن خدا کو ہمارے بارے میں سوچنے اور ہماری ضروریات کو پورا کرنے سے کوئی چیز نہیں روکتی ہے۔ ہمیں دعا کرنا چاہئے، گہرائی سے غور کرنا چاہئے، اور اس کے جواب کا انتظار کرنا چاہئے۔ اگر ہم اس سے محبت اور گہری توجہ کے ساتھ بات کریں گے، تو وہ ہماری دعاؤں کا جواب دے گا اور جب ہم اس کی موجودگی میں اطمینان اور اطمینان محسوس کریں گے تو ہمیں خوشی اور اطمینان محسوس ہوگا۔ اقتدار اعلیٰ کے ساتھ زندہ اور موثر تعلق قائم ہے۔ ہمیں اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ کوشش کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

اگر آپ اپنی زندگی ایک کے بعد ایک سنسنی کا پیچھا کرتے ہوئے گزارتے ہیں، تو آپ کو کبھی بھی حقیقی خوشی کا پتہ نہیں چل سکے گا، سادہ زندگی گزاریں اور زندگی کو زیادہ

آسانی سے لیں خوشی اس میں مضمر ہے کہ آپ اپنے آپ کو گہری سوچ اور عظیم چیزوں پر غور کرنے کے لیے کافی وقت دیں۔

ہر وقت اکیلے وقت گزاریں اور تھوڑی دیر خاموشی کی مشق کریں۔ آپ خود ہی فرق دیکھیں گے اگر ریڈیو یا ٹیلی ویژن ہر وقت چلتا رہے، یا اگر مسلسل محرک اور تفریح آپ کے حواس پر قابض رہے تو یہ آپ کے اعصاب کو نقصان پہنچائے گا اور آپ کو چڑچڑا بنا دے گا۔

دوسروں کو ٹھیک کرنے پر بہت زیادہ توجہ نہ دیں پہلے خود کو ٹھیک کریں — خدا آپ کو ٹھیک کرے! فضیلت اور کامیابی کا سب سے بڑا میدان گھر میں ہوتا ہے۔ اپنے گھر میں ایک فرشتہ ہر جگہ فرشتہ ہوتا ہے۔ انسان کی نرم آواز اور پرامن سلوک کی ہر جگہ سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

ایسی قوت جو کبھی ناکام نہیں ہوتی

جب ہم خُدا کے ساتھ جڑ جاتے ہیں، تو بدیہی سمجھ ہمیں ہر کام میں تحریک اور رہنمائی فراہم کرے گی، ہمیں شعوری طور پر اس بابرکت طاقت کا مالک ہونا چاہیے جو ہمارے اندر ہے۔ ہمیں صرف اس کو ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔ میں ان لوگوں میں دلچسپی نہیں رکھتا جو محض متجسس ہیں، لیکن ان لوگوں میں جو سچائی کی تلاش میں ہیں میں خدا کے ساتھ مستقل رابطے میں ہوں اور صرف ان لوگوں کی تلاش میں ہوں جو سچے دل سے اسے جاننا چاہتے ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ یہ طاقت آپ کے حالات کو بہتر بنانے اور آپ کے لیے چیزوں کو آسان بنانے کے لیے ہر چیز میں کام کر رہی ہے۔ جب آپ اس طاقت کے ساتھ جڑیں گے، آپ کی فلاح و بہبود کائناتی توانائی سے دھڑکتی رہے گی، اور آپ کا ذہن مزید بہتر، مرکوز، تیز اور دخول ہو جائے گا، آپ کو احساس ہو گا کہ آپ کی روح خدا کی زندہ سچائی اور ناقابل تسخیر قوتوں کے لیے ایک برتن ہے۔

خدا صحت، خوشحالی، حکمت اور ابدی خوشی کا ذریعہ ہے۔ جب ہم اس سے جڑ جاتے ہیں تو ہماری زندگی مکمل اور مکمل ہوجاتی ہے۔ اس کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔ ہمیں اس اعلیٰ ترین طاقت پر غور کرنا چاہیے جو ہمیں زندگی، طاقت اور حکمت بخشتی ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ سچائی ہمارے دماغوں میں، ہمارے جسموں میں طاقت، اور ہماری روحوں میں لامتناہی خوشی پیدا ہو۔

بند آنکھوں کے اندھیرے کے پیچھے کائنات کی حیرت انگیز قوتیں ہیں، تمام اچھی روحیں اور عظیم روحیں، اور روحانی دائروں کی لامحدود وسعت ہے، اگر آپ غور کریں گے، تو آپ کو مطلق سچائی کا ادراک ہوگا اور آپ اپنی زندگی میں اس کے حیرت انگیز کام کا مشاہدہ کریں گے اور تخلیق میں جو بھی حیرت انگیز اور شاندار ہے۔

خدا آپ کو کامیابی عطا فرمائے اور آپ پر سلامتی ہو۔

روزہ صحت اور تندرستی ہے۔

’’روزہ رکھو، اس کے مثل کوئی چیز نہیں‘‘ (حدیث)۔

[یہ موضوع روزہ سے متصادم نہیں ہے جیسا کہ قرآن پاک میں مذکور ہے، اور نہ ہی یہ کسی کو اپنے روزہ کے روایتی طریقہ کو ترک کرنے کی دعوت دیتا ہے، جس کا ہم احترام کرتے ہیں، اور ہم روزہ رکھنے والوں کا احترام کرتے ہیں، خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیشہ ان کو برکت دے اور ان کے روزوں کو قبول کرے اور یہاں خاص جسمانی اور روحانی نتائج کے لیے علاج کے روزہ سے مراد کیا گیا ہے، اور اس لیے یہ وضاحت ضروری تھی]

روزہ کے جسمانی نتائج اور روحانی تجربات واقعی حیرت انگیز ہوتے ہیں روح جسم کے تقاضوں سے آزاد ہوتی ہے جب وہ بھاری، موٹے عادات سے آزاد ہوتی ہے، میں نے اپنا تیسواں روزہ روزہ مکمل کر لیا ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میں نے کھانا بالکل چکھایا ہی نہیں

ہر شخص جو استطاعت رکھتا ہو اگر ممکن ہو تو تین دن یا اس سے زیادہ روزہ رکھنے کی کوشش کرے اور آہستہ آہستہ معلوم ہو جائے گا کہ بغیر خوراک کے زندگی گزارنا ممکن ہے۔

صحت مند افراد کو تین دن کے روزہ رکھنے میں دقت محسوس نہیں کرنی چاہیے توسیعی روزہ کسی ماہر کی

نگرانی میں رکھے جائیں جو بھی دائمی بیماریوں یا جسمانی معذوری میں مبتلا ہو اسے روزے رکھنے اور غذائیت کا تجربہ رکھنے والے معالج سے مشورہ کرنے کے بعد ہی روزہ رکھنا چاہیے۔

جسمانی درد اور درد جسم کے نظام میں خرابی اور مرمت اور دیکھ بھال کی ضرورت کے اشارے ہیں لوگ اپنی کاروں کو صاف ستھرا اور اچھی طرح سے برقرار رکھتے ہیں! انسانی جسم کسی بھی کار سے کہیں زیادہ پیچیدہ اور پیچیدہ ہے، اور خدا چاہتا ہے کہ ہم اسے صاف ستھرا رکھیں اور صحیح طریقے سے کام کریں، اس کی طاقت پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ کریں اچھی صحت کا راز صرف کیمیائی عناصر میں ہی نہیں بلکہ خدا کی طاقت یا جسم کے اندر موجود حیاتیاتی قوت پر بھروسہ کرنے میں بھی ہے۔

ہمارے جسموں کے اندر موجود یہ قوتِ حیات حقیقی معنوں میں زندگی کا سرچشمہ ہے یہ ایک مستقل قوت ہے جو خدا کے حکم سے ہمارے اعضاء کو تخلیق کرتی ہے اور برقرار رکھتی ہے یہ قوتِ حیات دماغ کی طاقت سے مضبوط ہوتی ہے اور خوراک سے پرورش پاتی ہے تاہم اگر اس کا غلط استعمال کیا جائے تو یہ کام کرنا چھوڑ دیتی ہے اور آخر کار کام کرنے سے انکار کر دیتی ہے مثلاً اس کی طاقت کمزور ہو سکتی ہے، آنکھوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی، کھانے کی طاقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ خلیات کو تروتازہ کرتے ہیں اور ان کو زندہ کرتے ہیں، اور کوئی بھی چیز جسم میں توانائی بحال نہیں کر سکتی جب اس کی موروثی قوت حیات کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

روزہ تھکے ہوئے اعضاء کے ساتھ ساتھ جسم کے نظاموں اور اہم توانائی کو خود آرام دیتا ہے، اسے ضرورت سے زیادہ کام سے آزاد کرتا ہے جب آپ اہم توانائی کو یہ مشورہ دینا چھوڑ دیتے ہیں کہ اسے اپنے وجود کے لیے خوراک، پانی، آکسیجن اور سورج کی روشنی کے بیرونی ذرائع پر انحصار کرنا چاہیے، تو وہ آزاد اور خود انحصاری بن جاتا ہے۔

سال میں 365 دن زیادہ کھانا مختلف بیماریوں کا باعث بنتا ہے مسلسل کھانا، چاہے جسم کو اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو، اس پر لعنت ہے، انسان جتنا زیادہ اپنے ذائقے کی حس پر توجہ دے گا اور اسے پورا کرنے کی کوشش کرے گا، اتنی ہی زیادہ

بیماریاں لاحق ہوں گی، کھانے سے لطف اندوز ہونا اچھی بات ہے، لیکن اس کی غلامی میں تکلیف دہ پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں اور اس کے نتیجے میں انسان خود کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ وہ قوتِ حیات ہے جو جسم کو برقرار رکھتی ہے اور اسے متحرک اور توانا رکھتی ہے۔

ہمیں بغیر کسی جنون کے ذہن پر سب سے زیادہ زور دینا چاہیے تاکہ اس کی قوتوں کو مضبوط کیا جا سکے اور اسے مزید خود انحصاری بنایا جا سکے اگر کوئی شخص اپنے دماغ کو جسم کا غلام بنانے پر اصرار کرتا ہے تو دماغ اپنی طاقت کو ترک کر کے اس شخص کو کسی اور یا کسی اور چیز پر مدد کے لیے انحصار کرنے پر مجبور کر دیتا ہے جس کا دماغ تین بیماریوں میں اس قدر کمزور ہو چکا ہو کہ کوئی ڈاکٹر یا دوا اس مریض کی مدد نہیں کر سکتی۔

ہندوستان میں، ہم قوت ارادی کے ساتھ جسم کو فتح کرنا سیکھتے ہیں، ایک شخص کو دماغ پر بہت زیادہ انحصار کرنے کے قابل بناتے ہیں جو لوگ صحت اور تندرستی کے لیے مسلسل جسمانی ذرائع کا سہارا لیتے ہیں وہ ان کے عادی ہو جاتے ہیں اور اس طرح ہمیشہ ان پر انحصار کرتے ہیں لیکن ذہنی طاقت سب سے زیادہ ہے، انسان کو آہستہ آہستہ ذہن اور اس کی صلاحیتوں کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا سیکھنا چاہیے۔ تب کسی کو احساس ہو گا کہ دماغ ایک اعلیٰ آلہ ہے، اور ذہن جو کچھ بھی اس سے پوچھا جائے گا وہی کرے گا جسے میں نے اپنی زندگی میں خود دیکھا اور تجربہ کیا ہے۔

میں ایک دن لیکچر دے رہا تھا، اور بہت گرمی تھی، میرے چہرے سے پسینہ ٹپک رہا تھا، اور مجھے اپنا رومال نہیں مل رہا تھا، ایک لمحے کے لیے، میں خسارے میں تھا، لیکن میں نے اپنی پوری توجہ اپنی مرضی کے مرکز (میری بھنوؤں کے درمیان) پر مرکوز کی اور خاموشی سے دعا کی، "اے رب، تیرے فضل سے، میرا جسم ٹھنڈا ہے!" فوری طور پر، پسینہ غائب ہو گیا، اور میرا جسم ٹھنڈا ہو گیا جیسا کہ ہونا چاہیے! اس لیے ذہن پر بھروسہ کرنے کا بہت فائدہ ہے! تاہم، کسی کو انتہا پر نہیں جانا چاہئے اور جسم کو مکمل طور پر انکار نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ اگر کوئی ایسا کرتا ہے، تو وہ سوچنے، کھانے یا حرکت کرنے سے قاصر ہو جائے گا.

کچھ لوگ جسم پر دماغ کے کنٹرول کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بنیادی طور پر صحت کو ظاہر کرنے کے لیے لیکن صحت زندگی کا حتمی مقصد نہیں ہے اللہ تک پہنچنا ہی اصل مقصد ہے انسان ایک وقت کے لیے صحت مند محسوس کر سکتا ہے، لیکن ایک وقت آئے گا جب کچھ بھی مدد نہیں کرے گا، پھر کون مدد کرے گا؟ خدا کا روزے خدا کے قریب ہونے کا ایک سب سے بڑا طریقہ ہے یہ زندگی کی قوت کو خوراک کی غلامی سے آزاد کرتا ہے، اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ خدا ہمارے جسموں کو برقرار رکھتا ہے اور انہیں زندہ رکھتا ہے۔

لیکن عادتیں اتنی طاقتور ہیں کہ صرف کھانے کا خیال ہی فوراً کھانے کو دل کرتا ہے ایک بار جب میں ہندوستان میں چھوٹا تھا تو مجھے نزلہ لگ گیا مجھے کچھ املی چاہیے تھی جو نزلہ زکام کے لیے بہت بری سمجھی جاتی ہے میری بہن نے ضد کر کے انکار کر دیا لیکن میری ضد کی وجہ سے وہ کچھ پھل لے کر آئی جس کا ایک ٹکڑا میں نے چبایا اور پھر تھوک دیا کیونکہ ہذیانی نگلنے کے لیے چکھائے بغیر چکھ رہے تھے۔ اکثر پیٹو کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے بدقسمتی سے، خدا نے جسم کو اس طریقے سے نہیں بنایا جو ہمیں ذائقے کے احساس سے لطف اندوز ہونے اور نقصان دہ زیادتیوں میں ملوث ہونے یا نظام ہاضمہ اور دیگر اعضاء کو نقصان پہنچائے بغیر غیر صحت بخش کھانا کھانے کی اجازت دیتا ہے۔

لیکن درحقیقت صحت اور خوشی کا واحد راستہ یعنی عقلمندی کا راستہ خود پر قابو پانا ہے انسان کو حاصل ہونے والی سب سے بڑی کامیابیوں میں سے ایک خود پر عبور حاصل کرنا ہے، اپنے حواس کے ظلم کے تابع نہ ہونا اگر آپ کسی ایسے آلے کو ضرورت سے زیادہ الیکٹریکل چارج کا نشانہ بناتے ہیں جو اتنا زیادہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتا، تو وہ جل جائے گا، اسی طرح جب بھی آپ اپنے نظام ہضم کو زیادہ بوجھ سے روکتے ہیں، تو آپ کے نظامِ ہضم کی خرابی کا سبب بنتا ہے۔ جب آپ روزہ رکھتے ہیں تو یہ قوت حیات آرام کرتی ہے اور کائناتی توانائی سے ری چارج ہوتی ہے۔

اگر آپ کی گاڑی خراب ہو جاتی ہے تو آپ اسے مرمت کی دکان پر بھیج دیتے ہیں، ضروری طریقہ کار مکمل ہونے کے بعد، یہ تھوڑی دیر کے لیے بہتر چلتا ہے جب تک کہ کوئی اور چیز خراب نہ ہو جائے، اور آپ اسے مزید دیکھ بھال اور مرمت کے لیے

واپس بھیج دیتے ہیں، یہی بات جسم پر لاگو ہوتی ہے، روزے کے جسمانی اثرات حیران کن ہوتے ہیں، سنتری کے جوس پر تین دن کا روزہ عارضی طور پر جسم کو ٹھیک کر دے گا، لیکن طویل روزہ اس کی مکمل مرمت کرے گا، اور اگر آپ کو صحت کی مضبوطی کی خواہش محسوس ہوتی ہے تو آپ کو صحت مند محسوس ہوتا ہے۔ کھانے کی مقدار جو آپ کھاتے ہیں۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ روزے کے دوران کیا کرنا ہے طبی نگرانی ان لوگوں کے لیے ضروری ہے جو تین دن سے زیادہ روزہ رکھنا چاہتے ہیں، میں کسی کو مشورہ نہیں دیتا کہ وہ اپنا پہلا روزہ زیادہ لمبا رکھے، کیونکہ وہ کمزوری اور تھکاوٹ محسوس کریں گے، ہفتے میں ایک دن پھلوں کے رس یا اورنج جوس کے ساتھ مہینے میں مسلسل تین دن روزہ رکھنا اپنے آپ کو روزے کی عادت ڈالنے کے اچھے طریقے ہیں، روزہ دار کو چاہیے کہ وہ نفسیاتی طور پر ان سے نمٹنے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ اگر وہ نہ کھائیں تو بیمار ہو جائیں یا مر جائیں (خدا نہ کرے) یہ سچ ہے کہ آپ طویل روزے کے دوران کمزوری محسوس کر سکتے ہیں، لیکن ایسا صرف ابتدائی چند دنوں میں ہوتا ہے کیونکہ آپ کی قوتِ حیات کھانے کی عادی ہو چکی ہوتی ہے، لیکن آہستہ آہستہ، جیسے جیسے دن گزرتے ہیں، آپ میں کمزوری کا احساس ختم ہو جاتا ہے، آپ کی قوتِ حیات اور روح کھانے سے الگ ہو جاتی ہے، اور آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ جسم کی قوتِ حیات پوری طرح زندہ رہتی ہے۔

میں وہ راز جانتا ہوں جس کے ذریعے انسان وزن کم کیے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے جب قوتِ حیات کو شعوری طور پر کنٹرول کیا جائے تو اسے جسمانی وزن کو کم کرنے یا برقرار رکھنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جب یہ طریقہ استعمال کیا جائے تو جسم کا قدرتی درجہ حرارت نہیں گرتا، روزے کا دورانیہ چاہے کتنا ہی طویل ہو جسم میں ایک مخصوص چینل کے ذریعے کائناتی توانائی کھینچنے سے قوتِ حیات سابقہ ذرائع پر انحصار کرنے کی بجائے اس توانائی سے بھرتی ہے۔

زندگی ابدی ہے اور سانس لینے، خوراک، پانی، یا سورج کی روشنی پر منحصر نہیں ہے یاد رکھیں کہ آپ ایک لافانی روح ہیں جو خدا کی قدرت سے سب سے پہلے زندہ رہتی ہے اور کوئی اور نہیں

جسمانی موت کے بعد شعور زندہ رہتا ہے، لیکن اوسط فرد اس تسلسل کا احساس کھو دیتا ہے اور یہ مانتا ہے کہ وہ مر چکے ہیں، ہم میں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی دن جسمانی موت کا سامنا کرنا پڑے گا، اس لیے اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ سوتے ہوئے اپنے جسم میں احساس کھونے سے نہیں ڈرتے؛ بلکہ آپ نیند کو آزادی کی حالت کے طور پر گلے لگاتے ہیں جس کا آپ بے صبری سے انتظار کرتے ہیں اسی طرح موت بھی آرام کی حالت ہے زندگی سے ریٹائرمنٹ ڈرنے کی کوئی بات نہیں جب موت آئے تو اس پر ہنسنا موت تو محض ایک امتحان ہے جس کا مقصد ایک گہرا سبق سکھانا ہے آپ ایک روح ہیں اور روح مرتی نہیں ہے موت کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ سکھانے کے لیے آپ کو یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ اب آپ کو یہ سیکھنا چاہیے کہ آپ کو زندگی سے کم سیکھنا ہے۔ روزہ، آپ خود اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

ہر شخص کو اپنی ذہنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے کام کرنا چاہیے تاکہ وہ ہر حال میں اپنے فرائض بہتر طریقے سے ادا کر سکیں نظم و ضبط کا خیال رکھا جائے۔ تاہم، زندگی اور اس کے چیلنجوں سے نمٹنے میں کسی کو سخت نہیں بلکہ لچکدار اور منطقی ہونا چاہیے۔

بچے کی تمام بنیادی عادات تین سے سات سال کی عمر کے درمیان بنتی ہیں ایک معاون ماحول ان کی نشوونما میں رہنمائی کرتا ہے تاہم، نمایاں رجحانات کو تبدیل کرنے کے لیے خصوصی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اپنے پرائیویٹ اسکول میں میں نے لڑکوں کو جسم سے نمٹنے کی سخت تربیت دی، وہ روزے رکھتے اور بغیر تکیے کے فرش پر کمبل پر سوتے تھے، کبھی وہ گھنٹوں مراقبہ کرتے تھے، بچوں کو جسم کی غلامی سے آزاد کرانے میں مدد کرنا بہت اہمیت کی حامل ہے اور زندگی بھر کی نعمت ہے، ایک بار، میرا ایک طالب علم بارہ گھنٹے مراقبہ میں بیٹھا، پلک جھپکائے بغیر توازن پیدا کر کے اس طرح کی تربیت میں توازن پیدا کر دیا۔ جسم، دماغ اور روح کا سائنسی ڈسپلن یہی ہے روزے کا جوہر اور اہمیت

روزے کے پیچھے ایک ماورائی اور ماورائی علم ہوتا ہے درحقیقت انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا دو چیزیں ہمیں زمین سے جکڑتی ہیں: سانس اور کھانا نیند کے دوران انسان سانس یا خوراک کی ضرورت سے غافل رہتا ہے کیونکہ روح

جسمانی شعور سے لاتعلق رہتی ہے۔ اسی طرح روزہ ذہن کو بلند کرتا ہے، جب روزے کے ذریعے انسان اپنی زندگی میں ان طاقتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ جسم میں قوت کو ابدی توانائی سے بڑھایا جاتا ہے جو کائناتی ایتھر سے دماغ اور ریڑھ کی ہڈی کے ذریعے جسم میں مسلسل بہتی رہتی ہے۔

جب قوتِ حیات جسم کو برقرار رکھنے والے بیرونی مادی ذرائع سے الگ ہو جاتی ہے، تو اسے اندر سے سہارا محسوس ہوتا ہے، اور دماغ کو احساس ہوتا ہے کہ جسم جن ٹھوس مواد پر انحصار کرتا ہے وہ توانائی کے محض کھردرے اور مرتکز مظہر ہیں، دماغ پھر قوتِ حیات کے ساتھ براہِ راست تعامل کر سکتا ہے، جسم میں مطلوبہ تبدیلیاں لانے کی ہدایت کرتا ہے۔

دماغ کچھ بھی کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پتھروں کو روٹی میں بدلنے کے قابل ہوئے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی بہتا تھا جب آپ نے اپنا ہاتھ ایک برتن میں ڈالا جس میں تھوڑا سا پانی تھا اور فرمایا: تزکیہ نفس اور خدا کی طرف سے برکت کی طرف آؤ۔

لہٰذا خوراک پر مکمل انحصار انسان کے اندر دماغ اور قوتِ حیات کے ساتھ ظلم ہے، طویل روزے رکھنے سے روزے دار کو معلوم ہوتا ہے کہ سب کچھ عقل ہے۔

اس کائنات کی ہر طاقت، جسم یا شے الہی دماغ کی پیداوار ہے، بالکل اسی طرح جو آپ خواب میں دیکھتے ہیں وہ سب لاشعوری ذہن کی تخلیق ہوتی ہیں۔

دماغ جسم کو کنٹرول کرتا ہے۔ روزے کے دوران اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کا جسم کمزور ہو جائے گا تو یہ واقعی کمزور ہو جائے گا اور اگر آپ کو لگتا ہے کہ روزہ رکھنے سے آپ کی طاقت کم ہو جائے گی تو اس سوچ کے نتیجے میں آپ خود کو کمزور محسوس کریں گے۔

لیکن اگر آپ اپنے آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کا جسم مضبوط ہے، تو آپ کو تھکاوٹ محسوس نہیں ہوگی۔ اس کے بجائے، آپ کو ایک زبردست، تازگی بخش توانائی محسوس ہوگی زیادہ تر لوگ یہ نہیں جانتے کیونکہ انہوں نے کبھی اس کا تجربہ نہیں کیا

ذہن اس وقت تک اپنے عجائبات کو ظاہر نہیں کرے گا جب تک کہ آپ اس کی طاقتوں کو متحرک نہیں کریں گے اور یہ اس

وقت تک کام نہیں کرے گا جب تک کہ آپ مادی چیزوں پر بہت زیادہ انحصار کریں گے اس لیے اس کے کمالات عام ادراک سے پوشیدہ رہتے ہیں۔

لیکن جب آپ سیکھیں گے – روزے کے ذریعے – عقل پر بھروسہ کرنا، تو آپ اسے ہر چیز میں کام پر پائیں گے، چاہے بیماری پر قابو پانا، خوشحالی اور فراوانی لانا، یا زندگی کے حتمی مقصد کو حاصل کرنا: خدا کو تلاش کرنا۔

جو کوئی اپنے دماغ پر قابو پا سکتا ہے۔ وہ اپنے جسم اور اس کی ضروریات کو بھی کنٹرول کر سکے گا، اور روحانی سکون اور زمینی رکاوٹوں سے آزادی حاصل کر لے گا جو روح اور جسم کو باہم جوڑتی ہیں۔

دوسری طرف مادّہ کے عدم وجود اور روح کی آفاقیت پر عقیدہ مبہم نظریات یا نظریات پر مبنی نہیں ہونا چاہیے جن کی منطقی طور پر وضاحت نہیں کی جا سکتی، بلکہ اس کی بنیاد عملی بنیادوں اور گہری خود شناسی پر ہونی چاہیے۔

لوگ عام طور پر خوراک کے ذریعے برقرار رہنے والے جسم سے شناخت کرتے ہیں، لیکن وہ یہ سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں کہ جسم کا بنیادی ذریعہ قوتِ حیات ہے، نہ تو خوراک اور نہ ہی کوئی اور بیرونی ذریعہ کسی جسم کو زندہ کر سکتا ہے جس سے کائناتی کرنٹ واپس لے لیا گیا ہو۔

جسمانی انسانی جسم اور دماغ کے درمیان تعلق توانائی، یا زندگی کی قوت ہے۔ قدیم ہندوستانی باباؤں نے اس توانائی (پران) کو دریافت کیا اور پرانایام نامی سائنس تیار کی ، جس کا مطلب ہے شعوری طور پر جسم میں قوتِ حیات کو کنٹرول کرنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیابان میں چالیس دن روزے رکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔

جو کبھی روزہ نہیں رکھتے وہ تجربہ سے نہیں جان سکتے کہ کھانے کے بغیر زندگی ممکن ہے۔

ایک ہفتہ طویل روزے کے ابتدائی مراحل میں بھوک لگتی ہے۔ تاہم جیسے جیسے دن گزرتے ہیں بھوک کا احساس کم ہوتا جاتا ہے۔ اور روزہ دار کو ہلکا پھلکا پن، توانائی، جاندار اور جسمانی مجبوریوں سے آزادی کا احساس ہوتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ جسم کو جسمانی خوراک سے محروم کرنا اسے غیر مادی

غذائیت پر انحصار کرنے پر مجبور کرتا ہے: ایک کرنٹ، توانائی، سرگرمی، یا زندگی کی طاقت

انسانی مرضی توانائی کا سب سے بڑا پیدا کرنے والا ہے قوتِ ارادی اور بے ساختہ خواہش کے ذریعے انسان لامحدود ذخائر سے روحانی طاقت جلد حاصل کر سکتا ہے۔

ایک شخص جو اپنے روزمرہ کے کاموں کو انجام دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا ہے وہ توانائی اور جیورنبل کی کمی محسوس کرتا ہے دوسری طرف، وہ شخص جو مستعدی، جوش و خروش اور کام کرنے کی حقیقی خواہش کے ساتھ کام کرتا ہے، وہ کائناتی کرنٹ سے بھر جاتا ہے، اور اس کا جسم اور روح حیاتیات کے عناصر سے بھر جاتے ہیں۔

جو کوئی بھی قوتِ ارادی کے ساتھ زندگی گزارنے کے مابعدالطبیعاتی طریقوں کو جانتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے، اور یہ جانتا ہے کہ کس طرح شعوری طور پر اس کے ناقابل تسخیر کائناتی ماخذ سے زندگی کی قوت کھینچنا ہے، وہ بہت سی جسمانی مجبوریوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

ہندوستان کے باباؤں اور یوگیوں کا کہنا ہے کہ مادہ ایک مرتکز ذہنی جوہر ہے ان میں سے کچھ نے اس حقیقت کو اپنے جسم اور دیگر چیزوں کو اپنی مرضی سے مادّہ بنانے اور ہیرا پھیری کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ثابت کیا۔

جدید سائنس نے ثابت کیا ہے کہ مادہ کمپن قوتوں پر مشتمل ہے، کیمیائی عناصر جو کائنات میں پتھروں اور سیاروں سے لے کر انسانوں تک تمام شکلوں اور اشکال کو تشکیل دیتے ہیں، وہ الیکٹران کمپن کی مختلف شکلوں اور تغیرات سے زیادہ کچھ نہیں ہیں، مثال کے طور پر برف، اس کی ٹھنڈک، وزن اور شکل کی وجہ سے اسے دیکھا اور چھو کر دیکھا جا سکتا ہے، اگر ہم پگھلتے ہیں اور پانی میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو برف بن جاتی ہے۔ پوشیدہ لہذا، سائنسی نقطہ نظر سے، برف یا برف واقعی موجود نہیں ہے، اگرچہ یہ ہمارے حواس کے لیے قابل ادراک ہے، اس کا جوہر غیر مرئی الیکٹران، یا توانائی کی شکلیں ہیں۔

دوسرے لفظوں میں، وہ چیز جسے تحلیل کیا جا سکتا ہے یا کسی غیر مرئی حالت میں تحلیل کیا جا سکتا ہے اس کا حقیقی وجود نہیں کہا جا سکتا اس نقطہ نظر سے مادہ کو غیر موجود سمجھا جا سکتا ہے، لیکن اس کا وجود رشتہ دار ہے۔

مادہ ہمارے ذہنوں سے تعلق رکھتا ہے لیکن اصل میں یہ ایک غیر مرئی قوت ہے جو ظاہری شکل و صورت کے علاوہ نہ فنا ہوتی ہے اور نہ ہی بدلتی ہے۔

اسی طرح انسانی ذہن اور مادہ الٰہی شعور کے مظہر ہیں، جو صرف شکل میں موجود ہیں، حقیقت یہ ہے کہ صرف عالمگیر ذہن ہی حقیقی طور پر موجود ہے۔

جس طرح ایک بچہ ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے، اسی طرح مادہ اپنے وجود کے لیے ذہن پر منحصر ہوتا ہے، مادہ الٰہی ذہن کی پیداوار ہے اور انسانی ذہن کے لیے قابلِ ادراک دکھائی دیتا ہے، مادہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ اس میں اندرونی وجود نہیں ہے۔

مادہ کی برقی قوتیں، اگرچہ دیوانہ ہیں، خود شعوری کائناتی حیاتی قوت کے کمپن پر مشتمل ہیں، جو بدلے میں ایک الہی ماخذ سے نکلتی ہیں۔

خدا نے کہا، "آسمانوں اور زمین کی روشنی،" تو روشنی ہونے دو، اور روشنی تھی اس کا مطلب یہ ہے کہ الہی دماغ اور الہی کی توجہ کا مرکز روشنی یا ہلنے والی توانائی بن گیا

زندگی کا کائناتی کرنٹ اور الیکٹران جو بعد میں زیادہ طاقت کے ساتھ کمپن ہوئے فطرت کی متنوع، شفاف قوتیں بن گئیں یہ قوتیں ان بنیادی مادی عناصر کے طور پر ظاہر ہوئیں جن سے طبیعی کائنات بنی ہے۔

مادّہ حقیقی اور انسانی شعور کے لیے قابلِ ادراک ہے لیکن تجربہ، منطق اور کچھ تجربہ گاہوں کے ذریعہ، نوعِ انسانی نے دریافت کیا ہے کہ ظاہری دنیا کی تمام مضحکہ خیز تصاویر اور شکلوں کے پیچھے ایک مستقل اور نہ بدلنے والی تخلیقی قوت ہونی چاہیے۔

اس حقیقت کو سمندر کی نوعیت کو سمجھ کر سمجھا جا سکتا ہے، جو موجود ہے اگرچہ اس کی لہریں ایک واحد، عظیم جوہر کی عارضی مظاہر ہیں: بذات خود سمندر کی لہریں سمندر کے بغیر موجود نہیں ہوسکتی ہیں، لیکن سمندر لہروں کے ساتھ اور اس کے بغیر موجود ہے۔

ان تصورات کو فکری طور پر سمجھا جا سکتا ہے، لیکن ان کو صحیح معنوں میں اس وقت تک سمجھا نہیں جا سکتا جب تک کہ کوئی مادہ کو قوتِ حیات میں، اور قوتِ حیات کو کائناتی شعور میں تبدیل کرنا نہ سیکھے، جیسا کہ انبیاء، کچھ عظیم

شخصیات، اور خود علم رکھنے والوں نے کیا اور کرتے رہتے ہیں، ان روشن خیال افراد کے لیے، مادہ اپنے آپ میں موجود نہیں ہے، کیونکہ وہ یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ تخلیق کی ناقابل ترغیب اور لہر کو ناقابلِ یقین ہے۔ روح کا سمندر

ویدانت اور یوگا کے فلسفوں میں، کائنات خدا کے ابدی، جاگتے ہوئے شعور کے اندر ایک خواب ہے (جسے نہ نیند آتی ہے اور نہ ہی نیند) مادہ اور دماغ، کائنات اپنے ستاروں اور سیاروں کے ساتھ، سطح کی گھنی لہریں اور لطیف، شفاف انڈرکرینٹ، مادی زندگی کا احساس اور شعور، انسانی زندگی کا احساس اور احساس موت، رات اور دن، صحت اور بیماری، کامیابی اور ناکامی، یہ سب حقیقتیں ہیں رشتہ داری کے قانون کے مطابق جو اس کائناتی خواب کو کنٹرول کرتی ہے۔

اضافیت کی عینک سے سمجھی جانے والی ہر چیز صرف انسانی خواب دیکھنے والے کے لیے حقیقی ہے، جو عظیم کائناتی خواب میں اپنا چھوٹا سا کردار ادا کرتا ہے، کائناتی سراب، یا اضافیت کے قانون سے بچنے کے لیے، انسانیت کو اس خواب سے خدا کی ابدی بیداری کے لیے بیدار ہونا چاہیے۔

ہم اس خواب کو تخیل یا تردید کے ذریعے تبدیل نہیں کر سکتے، موت کو رد کرتے ہوئے زندگی کو قبول کر کے، یا بیماری کو نظر انداز کرتے ہوئے صحت کو تسلیم کر کے ہر حالت اس کے الٹ کا اٹوٹ حصہ ہے، جیسے سکے یا کپڑے کے ٹکڑے کے دوسرے رخ کی طرح دوغلے الگ الگ نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، سچائی کا متلاشی ان کو الگ کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اپنے ذہن اور علم کے ذریعے ان کو الگ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

کوئی بھی شخص جو صرف مثبت، خوش کن اور مفید پہلوؤں کو دوہری نوعیت کے حقائق کے طور پر قبول کرنا چاہتا ہے وہ خوابیدہ دنیا کے فریب میں ڈوبا ہوا شخص ہے۔

جس طرح ایک شخص کے خواب کے ہوتے ہیں جو کچھ دیر کے لیے حقیقی معلوم ہوتے ہیں، لیکن جب وہ بیداری کی حالت میں منتقل ہو جاتے ہیں تو اپنی صداقت کھو دیتے ہیں، اسی طرح ایک شخص کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ مادے کے خواب سے بیدار ہو جائے جو حقیقی معلوم ہوتا ہے اور روح کی حقیقی اور غیر متبدل دنیا میں رہتا ہے۔

صرف کامل فرد، جس نے مراقبے اور غور و فکر کے ذریعے
اپنے شعور کو لامحدود مطلق میں پھیلانا اور تبدیل کرنا سیکھا
ہے، تخلیق کو ایک الہی خواب کے طور پر محسوس کر سکتا ہے،
صرف وہی یقین کے ساتھ اعلان کر سکتا ہے کہ مادے کا وجود
نہیں ہے مسلسل خود نظم و ضبط، اندرونی طاقت کی
نشوونما، اور سائنسی یوگا کے مراقبے کے ذریعے، یا کوئی اور
حقیقی خدمت، یہ روحانی محبت، یا کوئی اور خدمت ہے۔ خود
سے انکار، یا مخلصانہ عبادت - خدا کا متلاشی دوئیوں کو تحلیل
کر سکتا ہے اور کثرت اور تنوع کے تمام مظاہر کے پیچھے ابدی
اتحاد کو محسوس کر سکتا ہے۔

جو کوئی کائناتی فریب سے آزاد ہو جاتا ہے وہ جانتا ہے کہ
خدا تعالیٰ تمام موجودات میں ہے، اور اس طرح وہ اپنے الٰہی
شعور کو چھوتا ہے اور حقیقت کے جوہر کا ادراک کرتا ہے۔
السلام علیکم

امیر وہ ہے جسے اللہ نے مالدار بنایا ہو۔

جیسا کہ استاد پرامنسا یوگنند نے بیان کیا ہے۔

شہنشاہ اکبر (1556-1609 عیسوی) ہندوستان کے مغل
بادشاہوں میں سے ایک تھا اور پوری تاریخ میں ایشیائی
براعظم کے سب سے بڑے حکمرانوں میں سے ایک تھا، اس نے اپنے
لوگوں کے ساتھ انصاف اور انصاف پسندی اور ان کی فلاح و
بہبود کے لئے اپنی حقیقی فکر کی وجہ سے "سرپرست
انسانیت" کا خطاب حاصل کیا، اس نے پوری تندہی سے کام کیا
اور ان کو مرکزی ریاستوں میں شامل کرنے کے لیے بھی پوری
تندہی سے کام کیا۔

اکبر ہندوستان میں مختلف مذاہب کے درمیان رواداری کا
بہت بڑا علمبردار تھا اس کے دور حکومت میں ہندو مت اور
اسلام مکمل ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ پروان چڑھے مسلم
شہنشاہ (اکبر) بعض اوقات اسلامی لباس پہن کر مسجد میں
نماز پڑھنے جاتے اور دوسرے اوقات میں ہندوستانی لباس پہن
کر ہندو مندر میں مراقبے اور عبادت کے لیے جاتے۔

یہ عظیم دل اور فیاض شہنشاہ ملک بھر میں ضرورت مندوں اور سماجی اداروں کو تحائف اور عطیات دینے میں ایک دن بھی نہیں رکا۔

یہ اس کا معمول تھا کہ وہ آٹھ عمدہ گھوڑوں سے کھینچی ہوئی ایک پرتعیش شاہی گاڑی میں سوار ہو کر شہر بھر میں ڈھول، جھانجھ اور بگل کے ساتھ اس کے شاندار جلوس کی آمد کا اعلان کرتے۔

اس تمام شان و شوکت کے باوجود خود بڑے بڑے کی طرف سے سخت احکامات تھے کہ کسی بھی وقت اور کسی بھی مقام پر اگر رعایا میں سے کوئی اس سے کوئی درخواست کرنا چاہے یا اس سے مدد مانگنا چاہے تو جلوس کو روک دیں۔

ایک دن جب شاہی جلوس ایک وسیع راستے سے گزر رہا تھا جس کے دونوں طرف درخت لگے ہوئے تھے، شہنشاہ نے دیکھا کہ دو نابینا آدمی چند میٹر کے فاصلے پر بیٹھے ہیں، جو مدد اور خیرات کے لیے پکار رہے ہیں۔

بزرگ نے گاڑی کو پہلے نابینا آدمی کے سامنے رکنے کا حکم دیا، جو چلّا رہا تھا:

"امیر وہ ہے جسے شہنشاہ امیر بنا دے"

اس فقرے کو غور سے سننے کے بعد اس نے ڈرائیور کو دوسرے نابینا آدمی کی طرف بڑھنے کو کہا جو چلا رہا تھا:

"حقیقی دولت مند وہ ہے جسے خدا نے امیر بنایا ہو"

ایک مہینے تک شہنشاہ نے جب بھی ان دو نابینا آدمیوں کے پاس سے گزرا وہی دو جملے سنے، جو اس سے اور خدا سے دولت مانگ رہے تھے، آخر کار اس کے اندر ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوا، اور اس نے پہلے آدمی کی مدد کرنا چاہی، جس کا نعرہ تھا: ’’سب سے زیادہ امیر وہ ہے جسے شہنشاہ امیر بنا دے‘‘۔

ایک دن اکبر نے محل کے نانبائی سے کہا کہ وہ اسے ایک بڑی روٹی (موٹی کماج قسم کی) پکائے جس کا مرکز خالص سونے سے بھرا ہوا تھا، اکبر نے یہ روٹی پہلے اندھے کو دی اور دوسرے

کو بالکل نظر انداز کر دیا، جس نے شہنشاہ سے نہیں بلکہ خدا سے دولت کی امید رکھی تھی۔

اس کے تھوڑی دیر بعد اکبر شکار کے سفر پر نکلا اور واپسی پر اسی گلی سے گزرا تو اس نابینا شخص کو دیکھا جس نے اسے سونے کی روٹی دی تھی پہلے کی طرح چیخ چیخ کر کہا: امیر وہ ہے جسے شہنشاہ نے امیر بنایا۔

اس نے پوچھا کہ شاہی گاڑی نابینا کے سامنے روک دی جائے اور اس سے کہا: میں نے جو روٹی تمہیں دی تھی اس کا تم نے کیا کیا؟

آدمی نے جواب دیا:

’’مہاراج، آپ نے جو روٹی مجھے دی تھی، وہ بہت بڑی تھی اور بہت بھاری ہونے کی وجہ سے اچھی طرح نہیں پکاتی تھی، اس لیے میں نے اسے دس فلاں میں دوسرے نابینا آدمی کو بیچ دیا اور میں نے شکر ادا کیا کہ وہ روٹی آپ کی سخاوت سے ملی۔‘‘

اکبر نے دوسرے نابینا آدمی کو ڈھونڈا لیکن وہ نہ ملا، اس کے بارے میں دریافت کرنے پر اسے معلوم ہوا کہ اس نے روٹی کا نوالہ اپنی بیوی کو دیا تھا، اور جیسے ہی اس نے اسے کاٹا تو اسے سونا مل گیا، اس سے انہوں نے ایک معمولی سا گھر خرید لیا، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش پوری کر دی اور اپنے فضل و کرم سے انہیں مالا مال کر دیا۔

یہ سن کر شہنشاہ نے اس واقعہ کی گہری اہمیت کو بے مثال عاجزی کے ساتھ سمجھ لیا، اس نے غصہ اور غصہ کا اظہار کیا اور پہلے نابینا شخص کو ڈانٹتے ہوئے کہا:

’’تم نے کیا کیا ہے بیوقوف؟ تم نے سونے سے بھری ہوئی میری روٹی اپنے دوست کو دے دی جس نے دولت کے لیے مجھ پر نہیں بلکہ خدا پر بھروسہ کیا تھا اور اب سے تمہیں اس کے نعرے کو اپنانا چاہیے اور اعلان کرنا چاہیے جیسا کہ وہ کہتا تھا: امیر وہی ہے جسے اللہ نے مالا مال کیا ہو۔

یا اس اثر کے لیے کچھ:

جس کے پاس دینے والا ہے وہ دیتا ہے۔

صرف وہی امیر کہلاتا ہے۔

السلام علیکم

مقناطیسی یا فکری خوراک

جب لوگ خوراک یا غذائیت کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو ان کا مطلب عام طور پر جسمانی خوراک سے ہوتا ہے جو جسم کو برقرار رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے لیکن کھانے کی دوسری قسمیں ہیں جو جسمانی خوراک سے کم اہم نہیں ہیں، اور اکثر اس سے بھی زیادہ اہم ہوتی ہیں۔

ان فکری یا روحانی غذاؤں میں سے:

دماغی سرگرمی یا ذہن کا ارتکاز، حکمت اور روحانی فہم

جسمانی خوراک جسم کے خلیات کو برقرار رکھتی ہے، جب کہ فکری خوراک دماغ کو صحت مند خیالات سے بھرتی ہے، جب کہ حکمت کی خوراک روح کو تازگی بخشتی ہے اور اس کی صلاحیتوں کو ترقی دیتی ہے۔

فکری پرورش عام طور پر ان خیالات پر مشتمل ہوتی ہے جو انسان سوچتا ہے اور جو وہ دوسروں سے رابطے اور ان کے ساتھ بات چیت کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔

پرسکون اور عمدہ مزاج والے لوگ ہمارے خیالات کو مقناطیسی اور صحت مند بنانے میں مدد کرتے ہیں اس بات کا تعین کرنا مشکل نہیں ہے کہ آیا کوئی شخص اپنی فکری پرورش پرامن ماحول سے کرتا ہے یا خلل ڈالنے والے ماحول سے پریشانی، پریشانی اور الجھن یہ سب کچھ غلط قسم کے لوگوں، چاہے دوست ہوں یا رشتہ داروں کے ساتھ میل جول سے پیدا ہوتا ہے، جو پریشان کن خیالات اور پریشان کن موڈ کا باعث بنتا ہے۔

جسم جسمانی کھانوں سے توانائی اور سرگرمی حاصل کرتا ہے، جب کہ مقناطیسی غذا جسم اور دماغ دونوں کو توانائی کے چارجز فراہم کرتی ہے جو ٹھوس اور مائع غذاؤں کے

مقابلے میں آسانی سے ہضم ہوتے ہیں جنہیں زندہ توانائی میں آسانی سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

جب آپ جہالت کو حکمت میں بدل سکتے ہیں۔

کمزوری اور کمزوری سے صحت اور جیورنبل تک

زندگی کی راہوں پر اعتماد اور دلیری سے چلیں – چاہے اکیلے ہی کیوں نہ ہوں۔

اور ایک زندہ اور بیدار ضمیر رکھنے کی اندرونی خوشی

اور خدا کے انصاف پر اٹل ایمان اور باطل پر حق کی فتح اور وہم پر حقیقت

اور جب آپ ہر روز کوشش کرتے ہیں کہ اپنے خیالات کو اعلیٰ اور بہتر سطحوں کی طرف جاری کریں۔

وہ محبت کرنے والا اور شکر گزار دل رکھتا ہے۔

اور دوسروں کے لیے نیک نیت

آپ کی فکری پرورش مقناطیسی ہے۔

اور پھر یہ آپ کو ہر وہ چیز اپنی طرف متوجہ کرے گا جو خوبصورت اور فائدہ مند ہے۔

چیزوں، لوگوں اور حالات سے

اسے تحفظ اور حفاظت کے ساحلوں کی طرف سفر جاری رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔

اور آخری لیکن کم از کم نہیں۔

جب آپ اپنی ضرورت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جو کچھ خدا آپ کے لیے آسان بناتا ہے اس سے مطمئن ہوتے ہیں۔

ان لوگوں سے زیادہ روح اور مطمئن ہو جو دنیاوی مالوں میں مبتلا ہیں اور اس کی عارضی لذتوں کے لالچ میں ہیں۔

السلام علیکم

خدا ان لوگوں کو نہیں چھوڑتا جو اس سے محبت کرتے ہیں۔

کتاب سے یوگی کی یادداشتیں: ایک خود نوشت (یوگی کی زندگی میں ہندوستانی فلسفہ)

"اگر ہمارے والد نے آپ کو وراثت میں تقسیم کیا ہوتا، مکندا [1]، تو آپ واقعی اس کے مستحق ہوتے، کیونکہ آپ اپنی زندگی کو بے وقوفی اور احمقانہ طریقے سے برباد کر رہے ہیں!"

اس طرح میرے بڑے بھائی کا واعظ میرے کانوں تک پہنچا میں ابھی ٹرین سے جتیندرہ کے ساتھ واپس آیا تھا، دھول کی تہہ میں لپٹا جب ہم اننتا کے گھر پہنچے، جو آخر کار آگرہ کے پرانے شہر میں منتقل ہو چکا تھا، میرا بڑا بھائی گورنمنٹ کے پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ میں اکاؤنٹنٹ کے طور پر کام کرتا تھا، تو میں نے اس سے کہا، "تم جانتے ہو بھائی اننتا، میں اپنے خدا کے لیے بطور اکاؤنٹنٹ ہوں۔"

اس نے جواب دیا: "پیسے پہلے آتا ہے، اور خدا بعد میں آتا ہے! کون جانتا ہے؟ زندگی لمبی ہو سکتی ہے!"

میں نے کہا: "خدا پہلے آتا ہے، اور پیسے اس کا بندہ ہے! اور کون پیش گوئی کر سکتا ہے؟ زندگی مختصر ہو سکتی ہے!"

میرا جواب بے ساختہ آیا، مجھے یہ محسوس کیے بغیر کہ کچھ ہونے والا ہے (لیکن افسوس! اننتا چھوٹی عمر میں ہی اس دنیا سے چلے گئے)

میرے بھائی کی آنکھیں اطمینان سے چمک اٹھیں، کیونکہ وہ اب بھی خاندانی گھونسلے میں میری واپسی کی امید کر رہا تھا، اور اس نے کہا:

"میرے خیال میں یہ حرمت کی حکمت ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم بنارس چھوڑ چکے ہو!"

تو میں نے اس سے کہا، ’’میرا بنارس میں قیام بے نتیجہ نہیں تھا، کیونکہ میں نے وہاں وہ سب کچھ پایا جس کی میرا دل چاہتا تھا! اور آپ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ مجھے جو کچھ ملا وہ وہ (عالم) آپ کی صحبت میں نہیں ملا اور نہ ہی اس کا بیٹا۔‘‘

اننتا نے جو کچھ ہوا تھا اس کی یاد میں مجھ سے ہنسی کا اظہار کیا، اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہ جس دعویدار اسکالر کو اس نے میرا رہنما، بنارس کے لیے منتخب کیا تھا، وہ درحقیقت دور اندیشی اور بصیرت سے عاری نکلا، اس نے مجھ سے پوچھا:

"تو کیا پلان ہے میرے کھوئے ہوئے، آوارہ بھائی؟"

میں نے وضاحت کرتے ہوئے جواب دیا: "جیتندر نے مجھ سے کہا کہ میں اس کے ساتھ آگرہ جاؤں تاکہ تاج محل کے عجائبات سے لطف اندوز ہوسکوں، اور اس کے بعد ہم اپنے گائیڈ کے پاس جائیں گے جسے میں نے حال ہی میں پایا تھا، جس کا وارانسی میں ایک وراثت ہے"۔

اننتا نے ہمارے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور شام کو وہ بار بار میری طرف متوجہ نظروں سے دیکھتا رہا، تو میں نے اپنے آپ سے کہا:

"میں جانتا ہوں کہ اس نظر کے پیچھے کیا ہے! وہ کچھ پکا رہا ہے!"

اور درحقیقت، میں نے جو پیشین گوئی کی تھی وہ ناشتہ کے دوران ہوا، اننتا معصوم نظر آیا جب اس نے کل کی گفتگو کے دھاگے جمع کرتے ہوئے کہا، "تو، آپ کو ایسا لگتا ہے کہ آپ کو ہمارے والد کے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے!"

میں نے کہا: ’’بلکہ میرا بھروسہ صرف اللہ پر ہے۔‘‘

اس نے جواب دیا: "الفاظ سستے ہیں مکندہ! تقدیر نے اس لمحہ تک تمہاری حفاظت کی ہے لیکن تمہاری حالت کتنی شرمناک ہو گی اگر تمہیں خوراک اور رہائش فراہم کرنے کے

لیے اس نادیدہ ہاتھ پر بھروسہ کرنا پڑے! تم ضرور گلیوں میں بھیک مانگنے پر مجبور ہو جاؤ گے!"

میں نے کہا: "خدا نہ کرے! میں خدا کے بجائے راہگیروں پر بھروسہ نہیں کروں گا، جو ان لوگوں کے لیے رزق کے دروازے کھول دیتا ہے جو اس کی عبادت کرتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں، اور ان کو روزی کے لاتعداد ذرائع مہیا کرتے ہیں، سوائے مانگنے اور مانگنے کے!"

اس نے کہا: "یہ سب کچھ بیان بازی اور طنزیہ زبان ہے! فرض کریں کہ میں نے آپ سے اپنے فلسفے کو، جس پر آپ فخر کرتے ہیں، کو اس مادی دنیا میں حقیقی دنیا کے تجربے کے لیے پیش کرنے کو کہا، کیا آپ قبول کریں گے؟"

میں نے کہا: ہاں، میں قبول کرتا ہوں! کیا خدا کو صرف نظریاتی دائرے تک محدود رکھنا جائز ہے؟

انہوں نے کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ آج آپ کو موقع ملے گا کہ یا تو میرے خیالات کو وسعت دیں یا ان کی صداقت کو تسلیم کریں۔

اننتا نے ایک لمحے کے لیے ڈرامائی انداز میں توقف کیا، پھر آہستہ اور سکون سے بات جاری رکھتے ہوئے کہا:

"میں تجویز کرتا ہوں کہ آپ مجھے آج صبح اپنے دوست جتیندر کے ساتھ قریبی قصبے برنڈبین بھیجیں، اس شرط پر کہ آپ اپنے ساتھ ایک روپیہ بھی نہیں لیں گے، کھانے یا پیسے کی بھیک نہیں مانگیں گے، کسی کو اپنی حالت کے بارے میں نہیں بتائیں گے، اور کھانے کے بغیر نہ رہیں گے اور نہ ہی برنڈبین میں پھنسے ہوئے ہیں، اگر آپ آدھی رات سے پہلے یہاں میرے گھر واپس آئے تو اس شرط کی خلاف ورزی کیے بغیر، میں کسی بھی شخص کا امتحان لیا جاؤں گا!"

میں نے کہا، "اور میں چیلنج قبول کرتا ہوں"

میرے الفاظ میں یا میرے دل میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں تھی الہی مداخلت کی خوشگوار یادیں میرے سامنے چمکیں: لہڑی مہاسیا کی تصویر کے سامنے خدا سے دعا کے ذریعے مہلک ہیضہ

سے میرا علاج؛ لاہور کے گھر کی چھت پر اڑتی دو پتنگوں کا تحفہ۔ وہ تعویذ جو بریلی کی مایوسی اور مایوسی کے درمیان وقت پر پہنچا۔ پنڈت کے صحن کے باہر بنارس کے گمنام متولی کا فیصلہ کن پیغام؛ مقدس ماں کا وژن اور ان کے پیار کے شاندار الفاظ کو سننا اور گرو مہاسیا کے ذریعہ میری خواہشات کا فوری جواب؛ وہ رہنمائی جو آخری لمحے میں آئی اور ہائی اسکول ڈپلومہ حاصل کرنے میں میری مدد کی؛ اور پھر میرے پڑوس کے استاد، آخری نعمت جو مجھے زندگی بھر کے خوابوں کی دھند کے درمیان آئی، میں اپنے "فلسفہ" کو اس سخت دنیا میں جدوجہد کے لیے کبھی بھی ناکافی نہیں ہونے دوں گا، ایسی دنیا جو صرف ٹھوس شواہد اور ثبوت پر یقین رکھتی ہے۔

میرے بھائی نے جواب دیا، "چیلنج کو قبول کرنا آپ کے لیے اعزاز کی بات ہے، اور میں ابھی آپ کے ساتھ ٹرین میں جاؤں گا"۔

پھر اننتا جیتندر کی طرف متوجہ ہوا، جو حیرانی میں ڈوبا ہوا تھا، اور اس سے مخاطب ہو کر کہا: "تمہیں اس کے ساتھ گواہ کے طور پر جانا چاہیے، اور غالباً ایک شکار کے طور پر بھی!"

آدھے گھنٹے کے اندر اندر، جتیندر اور میں اس اچانک سفر کے لیے یک طرفہ ٹکٹ پکڑے ہوئے تھے، جب اننتا نے اسٹیشن کے ایک کونے میں ہمارا مکمل معائنہ کیا اور خود اس بات کا یقین کر لیا کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، اور کپڑے کے جو ٹکڑے ہم نے اپنی کمر کے گرد لپیٹے تھے وہ ضرورت سے زیادہ چھپے نہیں تھے۔

"اننتا، مجھے ریزرو کے طور پر ایک یا دو روپے دے دو تاکہ بدقسمتی کی صورت میں میں آپ کو ٹیلیگرام بھیج سکوں،" میرے دوست نے پیسے اور ایمان کے درمیان بڑھتے ہوئے تنازعہ کے درمیان احتجاج کیا۔

میں نے اس پر ملامت کرتے ہوئے کہا: "جتیندر، اگر آپ حتمی ضمانت کے طور پر پیسے اپنے ساتھ لے جائیں گے تو میں اس امتحان میں آگے نہیں بڑھوں گا۔"

جتیندر نے جواب دیا، "سکوں کا ٹپکنا تسلی بخش ہے۔" لیکن اس کے پاس خاموش رہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا جب اس نے اسے سختی سے ڈانٹا۔

میرے بڑے بھائی نے کہا مکند میں بے دل نہیں ہوں

اننتا کی آواز میں عاجزی کی ایک جھلک گونج رہی تھی، شاید اس کا ضمیر اسے دو غریب لڑکوں کو اجنبی شہر بھیجنے یا خدا کی قدرت پر یقین نہ رکھنے کی وجہ سے چبھ رہا تھا، پھر اس نے مزید کہا:

"اگر، کسی موقع یا فضل سے، میں برینڈیبن کی آزمائش کو کامیابی کے ساتھ پاس کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہوں، تو میں آپ سے کہوں گا کہ مجھے اپنے شاگرد کے طور پر تقدیس دیں۔"

یہ وعدہ غیر معمولی اور قائم رسم و رواج سے مطابقت نہیں رکھتا تھا، ہندوستانی خاندانوں میں، بڑا بھائی اپنے سے چھوٹے لوگوں کے سامنے شاذ و نادر ہی جھکتا ہے۔ وہ اپنے سے چھوٹے لوگوں سے احترام اور فرمانبرداری حاصل کرنے میں باپ کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ تاہم، اس کے کہنے پر تبصرہ کرنے کے لیے کوئی وقت نہیں بچا تھا، کیونکہ ٹرین چلنا شروع ہو چکی تھی۔

جتیندر افسردگی سے خاموش رہا جیسے ہی ٹرین کی رفتار بڑھی، پھر آخر کار اپنی سیٹ پر جا بیٹھا اور مجھے ایک دردناک جگہ پر زور سے چٹکی مارتے ہوئے کہا:

"مجھے کوئی اشارہ نظر نہیں آتا کہ خدا ہمیں اگلا کھانا فراہم کرے گا!"

تو میں نے کہا، "پرسکون رہو، شک میں رہو، کیونکہ خدا چھپ کر کام کرتا ہے۔"

اس نے جواب دیا: "کیا تم اسے جلدی کر سکتے ہو؟ میں صرف یہ سوچ کر بھوکا مر رہا ہوں کہ ہمارا کیا انتظار ہے، میں وارانسی چھوڑ کر تاج محل کو دیکھ کر لطف اندوز ہوا، اپنے مقبرے میں داخل ہونے کے لیے نہیں!"

تو میں نے کہا، "دل پکڑو اور خوشی مناؤ، جتیندر! کیا ہم برندیبن کے مقدس عجائبات کو پہلی بار دیکھنے کے لیے اپنے راستے پر نہیں ہیں؟" میں صرف یہ سوچ کر ہی آرزو سے بھر جاتا ہوں کہ میں بھگوان کرشن کے قدموں کی برکت والی زمین پر قدم رکھوں گا۔

اسی لمحے ہمارے ڈبے کا دروازہ کھلا اور دو آدمی داخل ہوئے۔ اگلا اسٹاپ آخری تھا۔

میرے سامنے بیٹھے ہوئے اجنبی نے مجھے نمایاں دلچسپی کے ساتھ مخاطب کرتے ہوئے پوچھا: "ارے لوگو، کیا برانڈنبرگ میں تمہارا کوئی دوست ہے؟"

میں نے سرد لہجے میں اس کی طرف سے نظریں پھیرتے ہوئے کہا، ’’یہ تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔‘‘

اس نے کہا شاید تم اپنے گھر والوں سے دل کے چور کے جادو میں بھاگ گئے ہو میں بھی روحانی تمناؤں کا آدمی ہوں اور اس شدید گرمی سے تمہیں کھانا اور ٹھکانا ضرور ملے گا۔

میں نے جواب دیا: "نہیں جناب، ہمیں اکیلا چھوڑ دیں، آپ سخی ہیں، لیکن آپ یہ سوچنے میں غلطاں ہیں کہ ہم بھگوڑے ہیں۔"

ہماری بات چیت وہیں ختم ہوئی جیسے ہی ٹرین رکی اور میں اور جتیندر پلیٹ فارم پر اترے، ہمارے دونوں موقع پرست دوستوں نے ہمارے گرد بازو ڈال کر ٹیکسی کو بلایا۔

ہم سدا بہار درختوں کے درمیان ایک شاندار جگہ پر ایک شاندار چیپل کے سامنے اترے، یہ واضح تھا کہ وہاں پر خیر خواہی کرنے والے مشہور تھے، جب ایک مسکراتا ہوا لڑکا ہمارے قریب آیا اور ہمیں بغیر کسی تبصرے کے ایک استقبالیہ کمرے میں لے گیا جہاں ایک باوقار، روشن بوڑھی عورت نے ہمارا استقبال کیا۔

ایک آدمی نے میزبان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، "ماں گوری، دونوں شہزادے شرکت نہیں کر سکیں گے، آخری لمحات میں ان کا پروگرام بدل گیا اور وہ آپ کا تہہ دل سے شکریہ اور

دل کی گہرائیوں سے معذرت خواہ ہیں، لیکن ہم دو اور مہمانوں کو لے کر آئے ہیں جن سے میں نے محسوس کیا کہ جب ہم ٹرین میں ملے، تو بھگوان کرشن کے شاگرد بنیں"۔

دونوں ساتھی دروازے کی طرف بڑھے اور بولے: "ہم آپ کو الوداع کرتے ہیں، ہمارے دو چھوٹے دوست ہم دوبارہ ملیں گے، انشاء اللہ"

ماں جوری اپنے غیر متوقع مہمانوں کے لیے ایک میٹھی، نرم مسکراہٹ کے ساتھ بولی، "خوش آمدید! آپ یہاں اس سے بہتر دن نہیں آسکتے تھے، میں توقع کر رہا تھا کہ دو شہزادے اس پناہ گاہ میں آئیں گے، مجھے آپ کے آنے پر بہت خوشی ہوئی، ورنہ میں شرم سے پگھل جاتی اگر میں نے اتنی احتیاط سے تیار کیے ہوئے کھانے کو کسی کو ذائقہ اور لطف اندوز نہ ملتا!"

ان مہربان الفاظ کا جیتندر پر حیرت انگیز اثر ہوا، وہ آنسوؤں میں پھوٹ پڑا، جس آفت کا اسے برنڈبین میں خوف تھا بادشاہوں اور شہزادوں کے لیے ایک ضیافت میں بدل گیا تھا، یہ اچانک واقعات اس کے لیے برداشت کرنے کے لیے بہت زیادہ تھے میزبان نے تجسس سے اس کی طرف دیکھا، لیکن شاید نوجوان کے جذباتی جذبات سے آگاہ تھا۔

ہمیں دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا گیا، اور ماں جوری ہمیں کھانے کے کمرے میں لے گئیں، جو بھوک کی خوشبو سے مہک رہا تھا، پھر ملحقہ باورچی خانے میں غائب ہو گیا۔

اور میں اس لمحے کا انتظار کر رہا تھا، اس لیے میں نے جتیندر کے جسم پر ایک مناسب جگہ کا انتخاب کیا اور اسے اسی طرح چٹکی ماری جس طرح اس نے مجھے ٹرین میں چٹکی ماری تھی، کہا:

"خدا کام کرتا ہے، اور جلدی بھی، تم کم ایمان والے!"

میزبان ایک پنکھا لے کر واپس لوٹی، جسے اس نے بغیر توقف کے روایتی مشرقی انداز میں ہمیں پنکھا دیا، جب ہم کڑھائی والے کمبل پر بیٹھے تھے، راہب تقریباً تیس قسم کے کھانے لائے تھے، یہ کوئی عام دوپہر کا کھانا نہیں تھا، بلکہ ایک

شاندار دعوت تھی! اس کرہ ارض پر آنے کے بعد سے ہم نے اس طرح کے پکوان کبھی نہیں چکھے تھے۔

اس نے ہماری میزبان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "یہ واقعی شہزادوں کے لیے موزوں پکوان ہیں، محترم ماں! مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے شاہی مہمانوں نے اس ضیافت میں شرکت سے زیادہ اہم کس چیز کو اہم سمجھا! آپ نے ہمیں زندگی بھر کی یادیں دی ہیں جسے ہم کبھی نہیں بھولیں گے!"

چونکہ اننتا کے حالات نے ہمیں مزید انکشاف کرنے سے روک دیا، اس لیے ہم محترم خاتون کو یہ نہیں بتا سکے کہ ہمارے شکرگزاری کا دوہرا مطلب ہے، لیکن ہماری عقیدت واضح تھی کہ ہم ان کے آشیرواد کے ساتھ روانہ ہوئے اور ان کے آستانے پر دوبارہ آنے کی پُرتپاک دعوت دی۔

باہر کی گرمی ناقابل برداشت حد تک سخت تھی، اس لیے میں اور میرے دوست نے خانقاہ کے دروازے کے پاس ایک کدمبہ کے درخت کے سائے میں پناہ لینے کی کوشش کی، اس کے بعد تکلیف دہ الفاظ کہے گئے، جیسا کہ جیتندر نے دوسری بار اپنے خدشے اور شک کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

"آپ نے مجھے کس مصیبت میں ڈال دیا ہے! ہمارا لنچ قسمت کا معاملہ تھا! اور اب ہم اس شہر کی خوبصورتیوں سے کیسے لطف اندوز ہوں گے بغیر ایک سکے کے؟ اور پھر، کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ ہم اننتا کے گھر واپس کیسے جا سکیں گے؟"

تو میں نے کہا: "اب تمہارا پیٹ بھر گیا ہے، تم خدا کو کتنی جلدی بھول جاؤ!"

میرے الفاظ سخت نہیں تھے بلکہ ملامت آمیز تھے جب آسمان کی نعمتوں کی بات آتی ہے تو انسانی یادداشت کتنی مختصر ہوتی ہے! اس دنیا میں ایک بھی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اپنی فریادوں کا کوئی جواب نہ ملا ہو۔

جیتندر نے جواب دیا، "میں آپ جیسے لاپرواہ شخص کے ساتھ خطرہ مول لینے میں اپنی حماقت کو کبھی نہیں بھولوں گا!"

میں نے کہا، "بس، جتیندر، جس خدا نے ہمیں کھانا کھلایا، وہی خدا ہے جو برندبن میں ہماری دیکھ بھال کرتا ہے اور ہمیں آگرہ واپس لے آئے گا!"

جیسے ہی میں نے اپنی بات مکمل کی تھی کہ ایک نوجوان جس کے چہرے پر اطمینان اور سکون تھا، تیزی سے ہمارے قریب آیا، ہمارے درخت کے نیچے کھڑا ہوا، اس نے میرے سامنے جھک کر کہا:

"میرے پیارے دوست، آپ اور آپ کے ساتھی کو یہاں اجنبی ہونا چاہئے، لہذا مجھے آپ کا میزبان اور رہنما بننے کی اجازت دیں"

اگرچہ ہندوستانی شخص کا چہرہ شاذ و نادر ہی پیلا ہوتا ہے، جیتندر کا چہرہ فوراً بیماری کا پیلا ہو گیا، میں نے شائستگی سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا، لیکن نوجوان بہت مشتعل ہو گیا، اس طرح کے دوسرے حالات میں، کافی ہنسی مذاق ہوتا، اس نے جواب دیا:

"تم یقیناً مجھ سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پاؤ گے!"

میں نے کہا کیوں نہیں؟

اس نے اعتماد سے میری طرف دیکھا اور کہا، "کیونکہ آپ میرے استاد ہیں جب میں دوپہر کے وقت مراقبہ کر رہا تھا، میں نے ایک خواب میں بھگوان کرشن کو دیکھا، اور اس نے مجھے اسی درخت کے نیچے دو شکلیں دکھائیں، ان میں سے ایک آپ کا چہرہ تھا، میرا استاد، جسے میں نے اکثر اپنے مراقبہ میں دیکھا ہے! مجھے کتنی خوشی ہوتی اگر آپ میری عاجزانہ خدمات کو قبول کرتے!"

تو میں نے کہا، "میں بھی خوش ہوں کہ تم نے مجھے پایا، نہ خدا نے ہمیں چھوڑا ہے اور نہ ہی انسان نے ہمیں چھوڑا ہے!"

اگرچہ میں بے حرکت کھڑا تھا، اپنے سامنے اس بے چین چہرے کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا، لیکن تعظیم کے احساس نے مجھے الہی قدموں کے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا۔

لڑکے نے کہا، "میرے دوستو، میں کتنی تمنا کرتا ہوں کہ تم میرے گھر کی زیارت کرو۔"

میں نے کہا ’’تم ایک سخی نوجوان ہو لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ ہم آگرہ میں میرے بھائی کے مہمان ہیں۔

اس نے کہا، "تو پھر مجھے اجازت دو کہ کم از کم تم دونوں کے ساتھ اس ملاقات کی یادگار کے طور پر برندیبن جاؤں۔"

میں نے بخوشی دعوت قبول کر لی اس نوجوان نے — جس کا نام پرتاپ چٹرجی تھا — نے گھوڑا گاڑی کی درخواست کی، اور ہم مدھانا موہنا مندر اور دیگر کرشنا مندروں کی طرف چل پڑے جب ہم ابھی مندر میں نماز پڑھ رہے تھے، اندھیرا چھا گیا، اس کے بعد، پرتاپ نے کہا:

"کیا میں آپ سے مٹھائی کھانے کی اجازت مانگ سکتا ہوں؟"

وہ ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک دکان میں داخل ہوا، جب ہم چوڑی گلی میں ٹہل رہے تھے، جو اب لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور نسبتاً ٹھنڈی ہو گئی تھی، ہمارا دوست تھوڑی دیر کے لیے غائب ہو گیا اور بڑی مقدار میں مٹھائی لے کر واپس آیا، وہ التجا سے مسکرایا جب اس کے پاس نوٹوں کا ایک ڈبہ تھا جس کے ساتھ اس نے آگرہ کے سفر کے لیے دو ٹکٹ خریدے تھے، اور کہا، "میں آپ کو یہ اعزاز عطا کروں۔

میری قبولیت اس نادیدہ ہاتھ کے احترام کے سوا کچھ نہیں تھی کیا اس کی سخاوت - جس کا اننتا نے مذاق اڑایا - ضرورت سے کہیں زیادہ نہیں تھا؟

ہم نے اسٹیشن کے قریب ایک ویران گوشہ تلاش کیا اور میں نے کہا:

"پرتاپ، میں آپ کو کریا سکھاؤں گا: لہڑی مہاسیا کا طریقہ، جدید دور کا سب سے بڑا یوگی اور اس کا یہ طریقہ آپ کا روحانی رہنما ہوگا۔"

آغاز آدھے گھنٹے میں ہوا، اور میں نے نئے شاگرد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "کریا ایک قیمتی جواہر ہو گا جو آپ کی

خواہشات کو پورا کرے گا، یہ فن، جسے آپ آسان سمجھتے ہیں، تیز رفتار روحانی ترقی کا طریقے پر مشتمل ہے، مقدس ہندوستانی صحیفے کہتے ہیں کہ متجسم انسانی نفس کو کائناتی دھوکے سے آزاد ہونے کے لیے ایک ملین سال درکار ہیں، لیکن یہ عظیم مختصر مدت کے یوین چندر کے ذریعے قدرتی طور پر ایک طویل عرصے تک مکمل ہو سکتا ہے۔ بوس نے ثابت کیا کہ پودے کی نشوونما معمول سے زیادہ تیز ہو سکتی ہے، اسی طرح باطنی علم سے بھی انسان کی روحانی نشوونما تیز ہو سکتی ہے، اپنے عمل میں مخلص رہو، اور آپ خدا کے قریب ہو جائیں گے، اساتذہ کے استاد اور رہنما کے رہنما۔"

پرتاپ نے سوچتے ہوئے کہا، "مجھے یہ مبارک یوگک کلید ملنے پر بے حد خوشی محسوس ہوتی ہے جس کی میں نے طویل عرصے سے تلاش کی تھی، اس کا روحانی اثر مجھے حواس کی مجبوریوں سے آزاد کرے گا اور مجھے اعلیٰ دائروں کی طرف لے جائے گا، آج بھگوان کرشن کو دیکھنا میری زندگی میں ایک بہت بڑی نعمت ہے۔"

ہم ایک لمحے کے لیے خاموشی سے بیٹھے رہے، پھر آرام سے اسٹیشن کی طرف چل دیے، جب میں ٹرین میں سوار ہوا تو جوئے نے مجھے بھر دیا، جب کہ جتیندر رو رہا تھا، پرتاپ کو میری الوداعی دردناک تھی، میرے دونوں دوستوں کی آہوں اور سسکیوں کی وجہ سے ایک بار پھر، جتیندر ایک بار پھر غم سے نڈھال ہو گیا، اس بار وہ اپنے لیے نہیں، بلکہ اپنے خلاف کہنے لگا:

"اوہ، خدا پر میرا ایمان کتنا کمزور تھا! میرا دل سخت ہو گیا تھا، لیکن اب میں خدا کی پرواہ پر کبھی شک نہیں کروں گا"

جیسے ہی آدھی رات ہوئی، وہ دو مہم جو جن کو ایک پیسے کے بغیر بھیجا گیا تھا، اننتا کے گھر میں داخل ہوئے، اس کا چہرہ واقعی وعدے کے مطابق تھا، حیرت سے بھرا، خاموشی سے میز پر روپوں کی بارش ہو گئی، اس نے مذاق میں کہا، "سچ بتاؤ جتیندر! کیا اس نوجوان نے ہائی وہ ڈکیتی کا سہارا نہیں لیا؟"

لیکن جیسے ہی اس نے کہانی کی تفصیل سنی، میرا بھائی سنجیدہ ہو گیا اور پھر افسردہ ہو گیا، اور اس نے ایسے روحانی جوش سے کہا جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا:

"سپلائی اور ڈیمانڈ کا قانون میری سوچ سے کہیں زیادہ شفاف افق تک پہنچ رہا ہے۔ اور پہلی بار میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ کو اس دنیا میں پیسے اور اس کی بے ہودہ ذخیرہ اندوزی کی پرواہ کیوں نہیں ہے۔"

اگرچہ دیر ہو چکی تھی، میرے بھائی نے اسے کریا یوگا کے لیے وقف کرنے پر اصرار کیا اس طرح، ماسٹر مکندا کو دو "طلبہ" کی ذمہ داری اٹھانی پڑی جو اس نے ایک دن میں نہیں مانگے تھے۔

اگلی صبح ہم نے پرسکون اور ہم آہنگی کے ماحول میں ناشتہ کیا جس میں پچھلے دن کی کمی تھی میں نے جیتندر کو دیکھا اور کہا:

"تاج محل دیکھنے سے آپ محروم نہیں رہیں گے، آئیے سیرام پور جانے سے پہلے اسے دیکھ لیں"

ہم نے اننتا کو الوداع کیا اور آگرہ کی شاندار اور قابل فخر یادگار پر اپنی نگاہیں مرکوز کیں: تاج محل، اس کا سفید سنگ مرمر سورج کی روشنی میں چمکتا ہے جیسے کامل ہم آہنگی کا خواب، گہرے صنوبر کے درختوں، سبز گھاس کے میدانوں اور ایک پرسکون جھیل سے گھرا ہوا، اس کا اندرونی حصہ نیم پتھروں سے مزین تھا، ہار اور نقش ایک دوسرے سے جڑے ہوئے اور بھورے اور جامنی رنگ کے سنگ مرمر کو کراس کر رہے تھے، جب کہ گنبد سے نکلنے والی روشنی نے شہنشاہ شاہ جہاں اور ممتازی محل، اس کی بادشاہی کی ملکہ اور اس کے پیار کی چیز کے مقبروں کو غسل دیا تھا۔

یہ محسوس کرتے ہوئے کہ میں نے کافی دیکھا ہے اور اپنے استاد کو دیکھنے کے لیے بے تاب ہوں، میں فوراً جتیندر کے ساتھ جنوب میں بنگال کی طرف روانہ ہوا، میرے ساتھی نے کہا، "مکندا، میں نے کئی مہینوں سے اپنے خاندان کو نہیں دیکھا، میں

نے اپنا منصوبہ بدل لیا ہے اور ہوسکتا ہے کہ بعد میں آپ کے استاد سے سیرام پور میں ملوں۔"

میرا ساتھی – جسے خوش مزاجی کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے – نے مجھے کلکتہ چھوڑ دیا، اور میں شمال میں بارہ میل دور سیبرم پور میں لوکل ٹرین سے پہنچا۔

مجھے حیرت کی لہر دوڑ گئی جب میں نے محسوس کیا کہ وارانسی میں مجھے اپنے استاد سے ملے اٹھائیس دن گزر چکے ہیں اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا: "تم چار ہفتوں میں واپس آؤ گے!" اور یہاں میں خاموش رائے گھاٹ پر ان کے آستانے کے صحن میں دھڑکتے دل کے ساتھ کھڑا تھا، پہلی بار اس آشیانے میں داخل ہوا جہاں مجھے ہندوستان کے عظیم بابا، اپنے استاد سوامی سری یکتیشور کے ساتھ اگلے دس سالوں کا بڑا حصہ گزارنا مقصود تھا!

استاد پرمھانسا اور ٹیگور

کتاب سے (The Philosophy of India in the Life of a Yogi)

بابا پرمھانسا یوگننند کے لیے

"رابندر ناتھ ٹیگور نے ہمیں سونگ برڈز کی طرح فطری اور بے ساختہ خود اظہار خیال کے ذریعہ گانا سکھایا"

یہ وضاحت مجھے رانچی اسکول کے ایک روشن 14 سالہ لڑکے بھولا ناٹ کی طرف سے ملی، جب میں نے ایک صبح اس کی مدھر گائیکی کی تعریف کی تھی، وہ لڑکا کسی موقع کے ساتھ یا اس کے بغیر آوازوں کے ساتھ ایک ہم آہنگ ندی کی طرح بہنے لگتا تھا، اس نے پہلے ٹیگور کے مشہور سنتناکیتن میں پڑھا تھا، جس کا مطلب ہے "امن کی بندرگاہ"۔ بی میں۔

میں نے اپنے ساتھی سے کہا، "رابندر ناتھ کے بھجن میرے ہونٹوں پر بچپن سے ہی ہیں، تمام بنگالی، یہاں تک کہ ناخواندہ دیہاتی بھی، ان کی شاندار شاعری سے بہت لطف اندوز ہوتے ہیں۔"

اور اس نے بھولا کے ساتھ ٹیگور کے کچھ اشعار سنائے، جنہوں نے ہزاروں ہندوستانی نظموں کو موسیقی کے لیے ترتیب دیا، جن میں سے کچھ ان کی اپنی کمپوزیشن تھیں اور کچھ قدیم۔

گانا ختم کرنے کے بعد، میں نے ہنستے ہوئے کہا، "میں رابندر ناتھ سے ادب کا نوبل انعام ملنے کے فوراً بعد ملا، مجھے ان سے ملنے کی شدید خواہش محسوس ہوئی کیونکہ میں نے ان کے ناقدین سے نمٹنے میں ان کی غیر سفارتی دلیری کی تعریف کی تھی۔"

بھولا نے کہانی کے بارے میں بے تابی سے استفسار کیا تو میں نے کہا: "ماہرینِ لسانیات نے ٹیگور کو کڑوی تنقید کا نشانہ بنایا ہے کیونکہ انہوں نے لسانی حدود کی پرواہ کیے بغیر بولی اور کلاسیکی تاثرات کو ملا کر بنگالی شاعری میں ایک نیا انداز متعارف کرایا جسے ماہرینِ لسانیات پسند کرتے ہیں، ان کی نظموں میں گہرے فلسفیانہ، اشتہاراتی سچائیوں کے اظہار کے بغیر گہرے فلسفیانہ جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ فارم"

"ایک بااثر نقاد نے ایک بار رابندر ناتھ کو نفرت اور حقارت کے ساتھ بیان کیا تھا - 'وہ کبوتر شاعر جس نے پرنٹرز کو اپنی کھیپ بیچ دی تھی' لیکن ٹیگور کا بدلہ آنے والا تھا! پوری مغربی ادبی دنیا نے ان کی کتاب (گیتانجلی: دی سونگ آفرنگز) کے ترجمہ پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا، جس میں سابقہ اسکالرز کے ساتھ ان کے سابقہ اسکالرز کے ایک بڑے ٹریول گروپس میں شامل تھے۔ سینٹینیکیتین اپنی مبارکباد پیش کرنے کے لیے"

رابندر ناتھ نے جان بوجھ کر طویل تاخیر کے بعد اپنے مہمانوں کا استقبال کیا، پھر خاموشی اور بے حسی کے ساتھ ان کی چاپلوسی کی تعریفیں سنیں آخر میں، انہوں نے اپنی تنقید کے ہتھیار ان پر پھیرتے ہوئے کہا:

"حضرات، آپ مجھے یہاں عقیدت و احترام کے جو خوشبودار گلاب پیش کر رہے ہیں، ان میں آپ کی سابقہ حقارت کی بدبو سے ملا ہوا ہے، کیا میرے نوبل انعام ملنے اور آپ کی اس اچانک تعریف میں کوئی تعلق ہے؟ میں آج بھی وہی شاعر ہوں جس نے بنگال کے مزار پر اپنے عاجزانہ پھول چڑھانے پر آپ کو ناراض کیا تھا۔"

"اخباروں نے ٹیگور کی جرات مندانہ سرزنش کا خلاصہ شائع کیا، اور میں نے ایک ایسے شخص کی بے تکلفی کی تعریف کی جو چاپلوسی اور منافقت کے دھوکے میں نہیں آیا"

"میرا تعارف کلکتے میں رابندر ناتھ سے ان کے سکریٹری مسٹر سی ایف اینڈرس [1] نے کروایا ، جو صرف بنگالی لباس میں

ملبوس تھے، اور جو پیار سے ٹیگور کو اپنا فرشتہ استاد (گرودیوا) کہتے تھے۔"

"رابندر ناتھ نے میرا گرمجوشی سے استقبال کیا، کرشمہ، بھرپور ثقافت اور حقیقی شائستگی سے گھرے ہوئے ٹیگور نے اپنے ادب کے ماخذ کے بارے میں میرے سوال کا یہ کہتے ہوئے جواب دیا کہ ان کی بنیادی ترغیب ہمارے مذہبی افسانوں اور چودھویں صدی میں رہنے والے شاعر ودیا پتی کے کاموں سے ملی۔"

ان یادوں سے متاثر ہو کر، میں نے ایک پرانا بنگالی گانا شروع کیا جسے ٹیگور نے ایک نئی شکل میں ڈھالا تھا، جس کا آغاز "تیرے پیار کا چراغ روشن کرو" سے ہوا، جب ہم سکول کے صحن میں ٹہل رہے تھے تو بھولا نے خوشی سے گانے میں میرے ساتھ شامل ہوا۔

رانچی اسکول کے قیام کے تقریباً دو سال بعد، مجھے رابندر ناتھ کی طرف سے اپنے تعلیمی نظریات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے شانتی نکیتن سے ملنے کا دعوت نامہ موصول ہوا جسے میں نے بخوشی قبول کیا اور ان سے ملنے گیا جب میں وہاں پہنچا تو وہ اپنی میز پر بیٹھا تھا، اور اس نے مجھے سچی مردانگی کا مظہر قرار دیا، جیسا کہ کوئی بھی فنکار اس کے خوبصورت، نازک چہرے، لمبے بالوں، خوبصورتی اور خوبصورتی کا تصور نہیں کرسکتا۔ بہتی ہوئی داڑھی، بڑی بڑی مہربان آنکھیں، سب فرشتوں کی مسکراہٹ سے آراستہ، اس کی سریلی آواز، بانسری کی طرح، دل کو موہ لیتی تھی، وہ لمبا، مضبوط اور پر سکون تھا، عورت کی نرمی اور ایک خوش بچے کی معصومیت کو مجسم کرتا تھا، مجھے شک ہے کہ کسی الہامی شاعر کا کوئی دوسرا آئیڈیل اس سے زیادہ دلکش، دلکش اظہار سے بڑھ کر کوئی اور مثال مل سکتا ہے۔

میں نے فوری طور پر ٹیگور کے ساتھ اپنے دو تعلیمی اداروں کا تقابلی اور گہرائی سے مطالعہ شروع کیا، دونوں غیر روایتی اصولوں پر قائم ہوئے، ہمیں ان کے درمیان بہت سی مماثلتیں ملیں، جیسے کھلی فضا میں سیکھنا، سادگی، اور چھوٹے بچوں میں تخلیقی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی، تاہم، رابندر ناتھ نے ادب اور شاعری کے مطالعے کو بہت اہمیت دی، اور میں نے پہلے سے ہی موسیقی اور موسیقی کے ذریعے خود کو محسوس کیا تھا۔ شانتی نکیتن کے لڑکوں نے وقفے وقفے سے خاموشی کی

مشق کی، لیکن انہوں نے یوگا کی خصوصی تربیت حاصل نہیں کی۔

شاعر نے یوگودا مشقوں کی وضاحت کو گہری توجہ سے سنا جو جسم کے خلیوں کو سرگرمی اور جیورنبل سے چارج کرتی ہے، اور یوگک ارتکاز کے طریقہ کار کو جو رانچی کے تمام شاگردوں کو سکھایا جاتا ہے۔

ٹیگور نے مجھے اپنی ابتدائی تعلیمی جدوجہد کے بارے میں بتایا، اور ہنستے ہوئے مجھ سے کہا، "میں پانچ سال کی عمر کے بعد اسکول سے بھاگ گیا تھا" میں فوراً دیکھ سکتا تھا کہ اسکول کے خوفناک نظم و ضبط کے ماحول سے ان کی نازک شاعرانہ حساسیت کس طرح ٹکراتی ہے۔

شاعر نے سرسبز باغ میں زیر تعلیم طلباء کے ایک گروپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

"اسی وجہ سے میں نے درختوں کے سائے اور آسمان کی رونقوں میں سینٹینیکیٹیئن انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد رکھی، بچہ محسوس کرتا ہے کہ وہ اپنے قدرتی ماحول میں پھولوں اور گاتے ہوئے پرندوں کے درمیان ہے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کی اندرونی دولت کا اظہار کر سکے، حقیقی علم کو بیرونی ذرائع سے پمپ یا بھرا نہیں جا سکتا، بلکہ علم کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے علم ہونا چاہیے۔ انسانی روح کی گہرائیوں میں پوشیدہ ہے" [2]

میں نے اس سے اتفاق کیا اور مزید کہا: "بچوں کے آئیڈیلسٹ رجحانات اور ہیروز سے ان کی محبت اور بہادری عام اسکولوں میں بھوک سے مر جاتی ہے کیونکہ وہ صرف اعداد و شمار، واقعات اور تاریخی ادوار پر مشتمل خوراک تک محدود ہوتے ہیں۔"

شاعر نے اپنے والد دیویندر ناتھ کے بارے میں بہت پیار سے بات کی جس نے انہیں شانتی نکیتن جانے کی ترغیب دی، انہوں نے کہا: "میرے والد نے مجھے یہ زرخیز پلاٹ دیا جہاں انہوں نے ایک مندر اور ایک گیسٹ ہاؤس بنایا تھا، میرا تعلیمی تجربہ یہاں 1901 میں صرف دس بچوں کے ساتھ شروع ہوا، جو آٹھ ہزار پاؤنڈ میرے پاس نوبل انعام کے ساتھ آئے تھے، میں نے سکول کی دیکھ بھال پر خرچ کیے تھے۔"

بڑے ٹیگور (دیویندرناتھ)، جسے بڑے پیمانے پر مہارشی (عظیم بابا) کہا جاتا ہے، واقعی ایک قابل ذکر آدمی تھا، جیسا کہ ان کی زندگی کی کہانی بتاتی ہے کہ اس نے اپنی جوانی کے

دو سال ہمالیائی خانقاہوں میں مراقبہ کرتے ہوئے گزارے، اسی طرح ان کے والد، دوارکاناتھ، پوری بنگال میں اپنی فیاضانہ عوامی خدمت کے لیے مشہور تھے۔ اظہار اس کے رشتہ داروں نے اس کی صلاحیتوں کو شیئر کیا اس کے کزن، گوگونیندر اور اپانندر، ہندوستان کے سب سے ممتاز فنکاروں میں شمار کیے جاتے ہیں [3] رابندر ناتھ کے بھائی، دویجیندر، ایک گہرے فلسفی تھے، یہاں تک کے جنگل کے پرندوں اور جانوروں کے بھی پیارے تھے۔

رابندر ناتھ نے مجھے اپنے گیسٹ ہاؤس میں رات گزارنے کے لیے مدعو کیا وہ شام جب شاعر صحن میں طالب علموں کے ایک گروپ کے ساتھ بیٹھا تو کتنا شاندار نظارہ تھا! وقت ساکت سا دکھائی دیتا تھا، اور یہ منظر مجھے ایک قدیم آستانے کی طرح دکھائی دیتا تھا، شاعر ٹیگور اپنے شاگردوں سے گھرے ہوئے، خوشی اور مقدس محبت کے ماحول میں لپٹے ہوئے ٹیگور ہر پیار کے بندھن کو ہم آہنگی اور اتفاق کے دھاگوں سے بُن رہے تھے اور مکمل کر رہے تھے، یہ مستند روحانیت کا نایاب پھول تھا، جو اس کے قدرتی حسن کے ساتھ خدا کے باغ کو اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا اور دوسروں کے لیے قدرتی حسن سے کھلا تھا۔ خوشبو!

اپنی سریلی آواز میں، رابندر ناتھ نے ہمیں اپنی کچھ نئی کمپوز کردہ، میٹھی نظمیں پڑھ کر سنائیں، ان کے زیادہ تر بھجن اور حکایات، جو ان کے شاگردوں کو خوشی اور مسرت پہنچانے کے لیے بنائے گئے ہیں، شانتی نکیتن میں پائے جاتے ہیں، ان کی شاعری کی خوبصورتی، میرے لیے، تقریباً ہر آیت میں خدا کے حوالے سے مضمر ہے، حالانکہ وہ مقدس نام کا ذکر نہیں کرتا، مثال کے طور پر۔

"جب میں گاتے ہوئے نشہ کرتا ہوں تو اپنے آپ کو بھول جاتا ہوں اور تجھے اپنا دوست کہتا ہوں، اے میرے مالک!

اگلے دن دوپہر کے کھانے کے بعد، میں نے ہچکچاتے ہوئے شاعر کو الوداع کہا، مجھے خوشی ہے کہ اس کا چھوٹا سا اسکول ترقی کر کے اب وجوا بھارتی انٹرنیشنل یونیورسٹی [4] میں تبدیل ہو گیا ہے، جہاں تمام ممالک کے طلباء کو ایک مثالی ماحول ملتا ہے۔

جہاں ذہن خوف سے آزاد ہوتا ہے اور سر بلند ہوتا ہے۔
جہاں علم آزاد اور بے لگام ہو،

تنگ مقامی دیواروں کی وجہ سے دنیا بکھرے ہوئے حصوں میں تبدیل نہیں ہوئی ہے۔
اور جہاں الفاظ سچائی کی گہرائیوں سے پھوٹتے ہیں،
اور مسلسل کوششیں ان کی رسائی کو کمال تک پہنچا دیتی ہیں۔
جہاں مردہ رسم و رواج کے ویران ریتیلے صحراؤں میں عقل کی خالص بہار نے اپنا راستہ نہیں کھویا،
اور جیسا کہ یہ مسلسل پھیلتی ہوئی سوچ اور عمل میں آگے بڑھتی ہے،
تاکہ میرا وطن اس آزادی کے آسمان پر جاگ اٹھے
اے میرے بابا [5]

کامیابی کے راز کی کلید

کامیابی کا مطلب ہے کسی شخص کا اپنے ماحول میں اطمینان اور اطمینان حقیقی کامیابی ان اعمال کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد راستبازی کے اصولوں پر رکھی گئی ہے، اور اس میں دوسروں کی خوشی اور بھلائی کو اپنی خوشی کا ایک لازمی جزو کے طور پر شامل کیا جاتا ہے۔ اگر ہم اس اصول کو اپنی مادی، فکری، اخلاقی اور روحانی زندگیوں پر لاگو کرتے ہیں، تو ہمیں کامیابی کی مکمل اور جامع تعریف حاصل ہوگی۔

کامیابی کے بارے میں لوگوں کے مختلف نظریات اور نظریات ہوتے ہیں، زندگی میں ان کے عزائم پر منحصر ہے، یہ غیر معمولی بات نہیں ہے کہ کچھ لوگوں کو کامیابی کو چوری سے تشبیہ دیتے ہوئے، یہ کہتے ہوئے سنا جائے کہ "وہ ایک کامیاب چور تھا!" یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کامیابی اپنی تمام شکلوں اور اقسام میں مطلوب اور مطلوب ہے تاہم ہماری کامیابی سے دوسروں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔

کامیابی کا ایک اور معیار بھی ہے: جب ہم اپنے لیے ہم آہنگی اور فائدہ مند نتائج لانے کے قابل ہوتے ہیں تو ہمیں اپنی کامیابی میں دوسروں کو بھی شامل کرنا چاہیے اور اس کے ثمرات ان کے ساتھ بانٹنا چاہیے۔

کوئی شخص اس دوران اپنے خاندان کے افراد سے بات کرنے سے انکار کرتے ہوئے طویل مدت کے لیے خاموش رہنے کا انتخاب کر سکتا ہے، حالانکہ اس کے نتیجے میں اس شخص کو کچھ اندرونی سکون حاصل ہو سکتا ہے، لیکن اس کا طرز عمل خود غرض اور ان کے خاندان کی خوشی کے لیے نقصان دہ ہو، وہ اس وقت تک حقیقی طور پر کامیاب نہیں سمجھے جا سکتے جب تک کہ ان کے پیارے بھی ان کی کامیابی سے مستفید نہ ہوں۔

اسی طرح، مادی کامیابی حاصل کرنا نہ صرف ہمارا حق ہے کہ ہم اپنے طور پر فلاح و بہبود سے لطف اندوز ہوں، بلکہ دوسروں کے لیے ان کے مادی حالات اور زندگی کے حالات کو بہتر بنانے میں مدد کرنے کے حوالے سے ہماری اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔

ذہانت والا کوئی بھی پیسے کما سکتا ہے۔ لیکن اگر ان کے دل میں محبت ہو تو وہ اس پیسے کو کبھی بھی خود غرضی کے لیے استعمال نہیں کریں گے۔ بلکہ دوسروں کے ساتھ بانٹیں گے پیسے خود غرض اور کنجوس کے ہاتھ میں لعنت اور بدبختی ہے اور رحم دل اور سخی روح والوں کے ہاتھ میں نعمت اور تحفہ ہے۔

مثال کے طور پر، ہنری فورڈ نے دولت کمائی، پھر بھی وہ خیرات پر یقین نہیں رکھتا تھا، جسے اس نے سستی اور سستی کی حوصلہ افزائی کے طور پر دیکھا، اس کے بجائے، اس نے بہت سے لوگوں کو روزگار اور ذریعہ معاش فراہم کیا، اگر ہنری فورڈ نے پیسے کمایا اور دوسروں کی خوشحالی بھی کی، تو وہ صحیح طریقے سے کامیاب ہوا۔

یہاں تک کہ عظیم ترین اولیاء بھی اس وقت تک مکمل نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ اپنی کامیابی یعنی اپنے روحانی تجربات اور اعلیٰ علم کو دوسروں کے ساتھ بانٹ کر مقدس فہم تک پہنچنے میں ان کی مدد کرتے ہیں اسی وجہ سے، جو لوگ اس طرح کے مراحل تک پہنچ چکے ہیں اور ایسی حالتوں کو حاصل کر چکے ہیں وہ ان لوگوں کو سمجھ دینے کے خواہشمند ہیں جنہیں اس کی ضرورت ہے۔

اگر آپ حقیقی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ نہ صرف اپنی ذاتی خوشی بلکہ دوسروں کی خوشی کی ضمانت بھی دیں گے۔

مشرق اور مغرب کے درمیان کامیابی کے معیارات میں فرق

مشرق اور مغرب میں کامیابی کے مختلف معیارات ہیں بدقسمتی سے، مشرق تیزی سے مغربی فلموں میں نظر آنے والے بدترین پہلوؤں کی تقلید کر رہا ہے۔ جب کہ کچھ فلمیں سکون فراہم کرتی ہیں، حقیقی زندگی یہ بتاتی ہے کہ کامیابی آسان نہیں ہے۔ زندگی اکثر سخت اور ناقابل معافی ہوتی ہے، اور ہمیں روزی کمانے کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے اور اپنے جسم کو برقرار رکھنے اور اسے صحت مند رکھنے کے لیے ضروری کوششوں پر غور کریں! اگر آپ کامیاب بھی ہو جائیں تو وہ کامیابی لمحہ بہ لمحہ ہے۔ جسم کو بالآخر سپرد خاک کر دیا جائے گا مطلوبہ کامیابی کے حصول کے لیے اندرونی اور بیرونی بے شمار قوتوں سے مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ یہ قوتیں آپ کو کسی بھی بامعنی کامیابی سے محروم کرنے کے لیے انتھک محنت کرتی ہیں۔

مغرب اس موجودہ زندگی سے جڑی جزوی یا عارضی کامیابی پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ دوسری طرف مشرق مکمل، پائیدار اور پائیدار کامیابی پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

وہ لوگ جو ابدی کامیابی کے عروج پر پہنچ چکے ہیں ہم کہتے ہیں (دونوں جہانوں میں فاتح جج کی نظر میں کامیاب)

یہ لوگ جسم، دماغ اور روح میں خوش ہوتے ہیں ان کے پاس کچھ چیزیں ہو سکتی ہیں، لیکن ان کے پاس بہت زیادہ دولت ہے: اندرونی سکون کی دولت اور روح اور الہی روح کے درمیان تعلق کی روحانی تفہیم، اور جسم اور کائناتی زندگی کے درمیان تعلق

مشرق میں، اس قسم کی کامیابی کا تصور بچے کے ذہن میں ڈالا جاتا ہے، مغرب میں، بچے کو ایک پگی بینک دیا جاتا ہے اور خواہشات کی تکمیل کے لیے پیسے کی تمنا کرنا سکھایا جاتا ہے۔

کافی مادی کامیابی حاصل کرنے کے لیے محنت کرنا ٹھیک ہے، لیکن بچوں کو پائیدار کامیابی کی قدر بھی سکھائی جانی چاہیے، روح کی دولت ابدیت کے بینک میں رہتی ہے، اور آپ اس بینک سے کسی بھی وقت خوشی نکال سکتے ہیں۔

لیکن روحانی کامیابی بھی یک طرفہ اور غیر متوازن ہو سکتی ہے اگر آپ کے پاس ایسی مادی ذمہ داریاں ہیں جنہیں آپ پورا کرنے سے قاصر ہیں۔

صرف عظیم ترین یوگی جنہوں نے اپنے آپ کو فطرت کے قوانین سے آزاد کیا ہے وہ مادی معاملات کو مکمل طور پر نظرانداز کر سکتے ہیں۔

مشرق میں، بنیادی توجہ روحانی خوشی کو فروغ دینے پر مرکوز رہی ہے، جب کہ مغرب میں زندگی کے مادی پہلوؤں کو اکثر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے، کچھ مادی آسائشیں ہیں لیکن بہت کم نفسیاتی خوشی دونوں کے درمیان توازن کی ضرورت ہے، کیونکہ زندگی کے صرف ایک پہلو پر توجہ دینے سے عدم توازن پیدا ہوتا ہے اور زندگی کے تقاضوں سے عقلی طور پر نمٹنے میں ناکامی ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر، اگر ایک فنکار مکمل طور پر فن پر توجہ مرکوز کرتا ہے اور باقی تمام چیزوں کو نظر انداز کرتا ہے، تو یہ ایک عدم توازن کا باعث بنے گا جو کہ بے چینی اور ناخوشی کے طور پر ظاہر ہوتا ہے تاہم، روحانیت، کام، سائنس اور خدمت کے ساتھ ساتھ فن پر توجہ دینے کا نتیجہ ایک شاندار توازن، مکمل کامیابی اور حقیقی خوشی کا باعث بنے گا۔

اگر دولت کو بیماری اور مسائل کے ساتھ ملایا جائے تو اس کے بہت سے نتائج برآمد ہوں گے حفظان صحت اور صحت کی دیکھ بھال مغرب کی طاقتوں میں سے ایک ہے نقصان دہ کیڑوں اور مہلک جراثیم کو ترقی یافتہ ممالک میں مؤثر طریقے سے کنٹرول کیا جاتا ہے جب کہ یہ دیگر ممالک میں بکثرت ہیں لیکن ان کیڑوں کو ختم کرنا کامیابی کی معراج نہیں ہے کیونکہ ترقی یافتہ ممالک میں دیگر قسم کے مسائل اور ایسے مسائل موجود ہیں جیسے کہ ترقی یافتہ ممالک میں بہت مشکل ہے۔ قسطوں کی خریداری کے نظام کی وجہ سے گھٹن کا شکار مالی بحران -

ایسی مصیبتیں جو نیند میں خلل ڈالتی ہیں اور ذہنی سکون کو نقصان پہنچاتی ہیں

زندگی صرف بقا سے بڑھ کر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو ہمارے کھانے، سونے اور مرنے کے لیے نہیں بنایا بلکہ اس لیے بنایا ہے کہ ہم اس کی مرضی کو جان سکیں اور اپنے وجود کا مقصد سمجھ سکیں، مٹھی بھر عقلمندوں نے کائناتی منصوبہ کا مفہوم سمجھ لیا ہے، لیکن اکثر لوگ اس مقصد سے نابینا اور ناواقف ہیں، زمین ان لوگوں کے لیے اذیت گاہ بن جاتی ہے جو جہالت میں رہتے ہیں، لیکن جب وہ آپ کے استادوں سے آپ کی زندگی کے حقیقی تجربہ کو سیکھتے ہیں اور ان سے آپ کی زندگی کا حقیقی تجربہ سیکھتے ہیں۔ یہ دنیا اور کائناتی ڈرامہ میں آپ کا تفویض کردہ کردار، وہ تجربات پائیدار اطمینان اور خوشی کے راستے پر قیمتی روشنی بن جاتے ہیں

خدا نے کائناتی وہم کو انتہائی طاقتور بنایا ہے۔

ہم ایک افراتفری اور ہنگامہ خیز دنیا میں رہتے ہیں آپ کو لگتا ہے کہ پیسہ کا مطلب خوشی ہے، لیکن جب آپ اسے حاصل کرتے ہیں تو آپ کو لگتا ہے کہ آپ ابھی تک ناخوش ہیں آپ دولت حاصل کر سکتے ہیں اور خدا نہ کرے آپ کی صحت خراب ہو جائے یا آپ کی صحت اچھی ہو اور آپ کا پیسہ ضائع ہو جائے یا آپ کے پاس دولت اور صحت دونوں ہوں لیکن دوسروں کے ساتھ بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑے، احسان کی پیشکش صرف نفرت کے ساتھ مل سکتی ہے، اس زندگی میں خدا سے نفرت اور غصہ کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ آپ کو مطمئن کریں

اگر خدا چاہتا کہ ہم صرف مادی شعور میں زندگی بسر کریں تو ہم مادی چیزوں سے پوری طرح مطمئن اور دنیاوی طریقوں سے مطمئن ہوں گے۔

کیا آپ نے کبھی بھیڑوں کا ریوڑ دیکھا ہے؟ اگر ان میں سے کوئی چھلانگ لگاتا ہے تو باقی ریوڑ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی نقل کرتے ہیں زیادہ تر لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ شاید کوئی کوئی آئیڈیا لے کر آئے یا کوئی نیا ٹرینڈ متعارف کرائے اور

دوسرے فوراً بینڈ ویگن پر چھلانگ لگا کر اس کی نقل کر دیں یہ روش نسل در نسل ہر قوم کے اپنے رواج اور روایات ہیں اور ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ وہ سب درست ہیں یا صحیح لیکن کون جانتا ہے؟ ان میں سے کچھ رسم و رواج مضحکہ خیز، بے معنی اور بے معنی ہو سکتے ہیں۔

ان رسوم و روایات کو جانچنے اور جانچنے کا ایک طریقہ ہے۔

ابتدا میں ہر روایت کا ایک جواز ہوتا تھا اگر ہمیں معلوم ہو کہ وہ جواز اب بھی صحیح ہے تو روایت کا معنی اور فائدہ ہے تاہم روایات پر آنکھیں بند کر کے پیروی کرنا نادانی ہے ہمیں حقیقت جان کر اس پر عمل کرنا چاہیے، اس بات کا اندازہ لگانا چاہیے کہ ہمیں کیا خوشی حاصل ہو سکتی ہے اور پھر اس پر عمل کرنا چاہیے۔

زندگی کو آسان بنانا چاہیے اگر آپ انسانی رویے کی انفرادی خصوصیات کا معروضی طور پر تجزیہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمارے کچھ رسم و رواج مضحکہ خیز ہیں۔

مغرب میں لوگ بہت سے اصولوں کی پیروی کرتے ہیں شام کو باہر نکلنے، ڈنر پارٹیوں، دوروں اور باہر جانے کے لیے مخصوص کپڑے ہوتے ہیں میں نے ایک بار سگریٹ نوشی کرنے والوں کے لیے خصوصی جیکٹس کا اشتہار بھی دیکھا!

تنظیم عظیم ہے، لیکن تنظیم اور طریقہ کار کی حد سے زیادہ پابندی اکثر مصائب کا باعث بنتی ہے۔

مشرق میں گھر اور کپڑے سادہ ہیں مغرب میں زندگی اتنی پیچیدہ ہے کہ کسی خاص طریقے سے کام کرنے پر زیادہ توجہ دینے کی وجہ سے خوشی ہم سے دور رہتی ہے۔

گھر اور میز کو ایک خاص طریقے سے ترتیب دینے پر زور دے کر زندگی کو پیچیدہ کیوں کریں؟

مشرق میں، جب ہم لوگوں کو آنے کی دعوت دیتے ہیں، تو ہر کوئی خوشی محسوس کرتا ہے اور ان دوروں کا بے تابی سے انتظار کرتا ہے۔

مغرب میں، مہمانوں کو مدعو کیا جاتا ہے، اس کے بعد گھنٹے بھر کی تیاری کی جاتی ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ سب کچھ درست ہے، مہمانوں کے آنے کے بعد، میزبان ان کے جانے کا بے تابی سے انتظار کرتا ہے!

رہن سہن، لباس اور کھانا آسان ہونا چاہیے ریستورانوں میں کھانا شاید معاشی طور پر عملی نہ ہو، لیکن کبھی کبھار ایسا کرنا ٹھیک ہے کچن میں زیادہ وقت گزارنا درست نہیں، دیگر، زیادہ اہم چیزوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے وقت نہیں چھوڑنا۔

اپنے سفر اور لیکچرز کے دوران، میں نے اپنی خوراک کو آسان بنایا، میں نے اپنے کمرے میں صرف تھوڑا سا دودھ، لیٹش اور پنیر رکھا، اور میں اس کے ساتھ آرام دہ تھا۔

جنت ہمارے اندر ہے چیزوں میں نہیں۔

ہندوستان میں اپنی سنتی تربیت میں، ہم نے اپنی خواہشات پر قابو پانا سیکھا اور اپنی پسند، ناپسند اور ترجیح سے بالاتر ہو کر مغرب میں جو کچھ حاصل کیا اس کے لیے ہم شکر گزار ہیں، تاہم، زیادہ تر لوگ اتنا کچھ ہونے کے باوجود ناخوش ہیں، گویا ان کے پاس یہ کچھ نہیں ہے، خواہشات کی کوئی حد نہیں ہے، صبح کے وقت، مونڈنے اور کپڑے پہننے کے بعد، شوہر کی خواہش ہے کہ وہ بیوی کے ساتھ جلدی جلدی بیٹھ جائے۔ اس نے کچھ اور تیار کیا تھا، بدلے میں، اس کی خواہش تھی کہ اس کے پاس بہتر پلیٹیں، چمچ، چاقو اور کانٹے ہوتے۔

دن گزرتے جاتے ہیں اور اس کی خواہشات جاری رہتی ہیں یہاں تک کہ کوئی چیز ان کی تسکین نہیں کر پاتی آخر کار جوڑے ایک دوسرے کو خوش کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور اپنے بچوں میں بھی خوشی نہیں پاتے، اپنی ازدواجی خوشی کھو دیتے ہیں کیونکہ وہ مایوسی کا شکار ہوتے ہیں، وہ اپنے قریبی لوگوں کو جھنجھوڑتے ہیں، بیوی اپنے شوہر پر حد سے زیادہ تنقید کرتی ہے، جب کہ وہ اپنے بچوں اور والدین کے خلاف اپنے بچوں اور بچوں کے خلاف بدتمیزی کرتا ہے۔ سلسلہ جاری ہے)

مال کا مالک ہونا غلط نہیں ہے۔ غلط بات یہ ہے کہ ہم اپنے مال کو اپنا مالک بنائیں ہمیں لوگوں اور چیزوں سے لگاؤ سے خود کو آزاد کرنا چاہیے کیونکہ لگاؤ ناخوشی لاتا ہے۔

میری جنت میرے اندر ہے۔ جب میں اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں، میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں، اور میری اندرونی خوشی بڑھتی ہے۔ اس اندرونی اطمینان کے بغیر، دنیاوی لذتیں اور خوشیاں بھی جہنم بن جاتی ہیں، مجھے احساس ہوا ہے کہ اس اندرونی خوشی کے بغیر، مجھ پر عائد ذمہ داریوں کا بوجھ مجھ سے میرا سکون چھین لیتا اور مجھے میری خوشی سے محروم کر دیتا۔

خوشی کا سب سے بڑا دشمن عیش و عشرت کی خریداری کے لیے پیسے ادھار لینا ہے۔ لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک وہ کوئی خاص چیز حاصل نہ کر لیں خوش نہیں رہ سکتے لیکن اس چیز کو حاصل کر لینے کے بعد بھی وہ اپنی عارضی خوشی کے باوجود حقیقی خوشی کا تجربہ نہیں کر پائیں گے تو پھر اس دنیاوی خوشی کے سراب کے پیچھے بھاگنے کا کیا فائدہ جو صرف وعدہ خلافی کرتا ہے۔

لوگوں کو بہت ساری چیزوں کی ضرورت کے بغیر صرف زندگی گزارنی چاہئے جس پر مستقل توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی نئی چیز خریدنا ایک خوشگوار تجربہ ہوتا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد یہ خوشی کا احساس دھیرے دھیرے ختم ہو جاتا ہے، اور ہو سکتا ہے کہ آپ اس میں دلچسپی یکسر ختم کر دیں، اسے بھول جائیں اور کسی اور چیز کی خواہش کریں تاہم، اس چیز کا بل نہیں بھولا جائے گا، خاص طور پر اگر آپ نے اسے قسط پر خریدا ہو!

انسان کو اپنی زندگی پر قابو پانا چاہیے اور اسے ہر ممکن حد تک آسان بنانا چاہیے، ضرورتوں اور ہنگامی حالات کے لیے کچھ پیسے بچانا چاہیے، آسائشوں پر خرچ کرنے پر بچت کو ترجیح دینا چاہیے، اور دوسروں کی بہترین مدد کرنا چاہیے، جب آپ دوسروں کی مدد کریں گے تو کسی نہ کسی طریقے سے مدد آپ

کے پاس آئے گی، اور آپ کو کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی اور کسی چیز سے محروم نہیں ہونا چاہیے۔

میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ مجھے ہر چیز کی ضرورت ہے میرے پاس آئے گی، اور اس لیے میں اس بات کی فکر نہیں کرتا کہ مستقبل میں کیا ہوگا، یہ گھمنڈ یا دکھاوا نہیں ہے، کیونکہ میں نے اپنی زندگی میں اس بابرکت طاقت کے کام اور تاثیر کا کئی بار تجربہ کیا ہے۔

میں زندگی کی سطح پر تیر رہا ہوں یا سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب رہا ہوں، میں جانتا ہوں کہ میں خدا کے ساتھ ہوں اور وہ میرے ساتھ ہے، اور یہ کہ مجھے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اس علم نے مجھے ناقابل بیان اور گہری خوشی دی ہے۔

اگر روحانی سمجھ اور تجربات نہ ہوتے تو میں روئے زمین کا سب سے بدقسمت انسان ہوتا میں نے بہت ساری دولت حاصل کی ہے لیکن میں نے اسے اپنا غلام بنانے سے انکار کیا ہے اور نہ ہی اسے چھونے دیا ہے اور نہ ہی مجھے بدلنے دیا ہے میں اپنی کمائی سب کچھ خدا کی راہ میں دیتا ہوں اور ضرورت مندوں کو میری اندرونی خوشی میری سب سے بڑی ملکیت ہے - ایک خزانہ جو صرف خواب میں بھی دیکھ سکتا تھا۔

کامیابی کا انحصار اندرونی کامیابی پر ہے۔

جب آپ لوگوں کی بڑی تعداد کو خوشی یا کامیابی سے محروم دیکھتے ہیں تو یہ مت سمجھیں کہ یہ ان کا مقدر ہے آپ جو بھی بننا چاہتے ہیں اپنے آپ کو ڈھال سکتے ہیں آپ کی اندرونی کامیابی وہی ہے جو آپ کو حقیقی معنوں میں کامیاب بناتی ہے اگر آپ کے اندر کسی چیز کی کمی ہے تو آپ خوش نہیں ہوں گے لیکن اگر آپ کے اندر کسی ظاہری چیز کی کمی ہے اور پھر بھی آپ کے اندر خوش ہیں تو آپ بلاشبہ کامیاب ہیں، اس لیے ان کے ہجوم کی بنیاد پر عوام کے ہجوم پر فیصلہ کرنا ناممکن ہے۔ ایسے افراد ہوسکتے ہیں جنہوں نے روحانی بلندی حاصل کی ہو اور گہرا اندرونی سکون اور روحانی خوشی حاصل کی ہو

اسی وجہ سے اخلاقی اور فکری کامیابی یعنی بری عادتوں اور غیر صحت بخش خواہشات سے نجات مادی کامیابی سے کہیں زیادہ خوشی لاتی ہے۔ فکری کامیابی میں ایک نفسیاتی بھلائی ہے جسے بیرونی حالات چھین نہیں سکتے۔ آپ اپنا سارا وقت دولت جمع کرنے میں صرف کر سکتے ہیں لیکن وہ دولت آپ کو دیرپا امن اور سلامتی نہیں دے گی کیونکہ اس سے آپ کو حقیقی سکون اور تحفظ ملے گا۔ خوشی اور سکون دماغ میں رہتے ہیں، مادی املاک میں نہیں۔

اگر آپ اپنے ذہن کو پروان چڑھانے کے لیے وقت نہیں نکالیں گے تو کوئی بھی مادی دولت آپ کو مطمئن نہیں کر سکے گی، یہ کاشت اذیت نہیں ہے، بلکہ اپنے شعور کو ایسے خیالات اور اعمال کی پرورش کے لیے تربیت دینا ہے جو خوشی کا باعث بنتے ہیں۔

آپ کی خوشی آپ کی کامیابی ہے اس لیے اسے آپ سے کسی کو چوری نہ ہونے دیں جو آپ کو پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان سے اپنے آپ کو بچائیں جب میں لڑکا تھا تو جب بھی کوئی میرے بارے میں جھوٹی افواہیں پھیلاتا تو میں غصے میں آ جاتا تھا بعد میں مجھے احساس ہوا کہ میرا ذہنی سکون لوگوں کی منظوری یا تعریف سے زیادہ اہم ہے۔

ضمیر ایک بدیہی احساس ہے جو انسان کی اصل فطرت اور مقاصد کو ظاہر کرتا ہے جب آپ کا ضمیر صاف ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، صاف ضمیر خدا کی طرف سے اچھے اخلاق کا ثبوت ہے ضمیر کی عدالت میں بری ہونے کا مطلب خوشی کا ہونا اور خدا کی نعمتوں کو حاصل کرنا ہے۔

اگر کوئی شخص پیسے نہیں کما رہا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ پیسے کمانے پر توجہ نہیں دے رہا ہے اسی طرح اگر وہ ناخوش ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خوشی کے حصول پر توجہ نہیں دے رہا ہے۔

سونے کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوئے خچر کو اس کی قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا اسی طرح انسان اپنے کندھوں پر زندگی کا بوجھ اٹھانے میں اس قدر مشغول ہوتا ہے کہ راستے

کہ آخر میں کوئی خوشی مل جائے کہ وہ بھول جاتا ہے کہ وہ اپنے اندر ایک اعلیٰ اور پائیدار روحانی خوشی لاد رہا ہے۔

(جیسے صحرا میں اونٹ پیاس سے مرتے ہیں اور پیٹھ پر پانی لادتے ہیں)

کیونکہ وہ "چیزوں" میں خوشی تلاش کرتا ہے اسے نہیں معلوم کہ وہ اپنے اندر خوشیوں کی دولت رکھتا ہے۔

ڈیوٹی اس کا حق ادا کرنا

یوگا زندگی کی ذمہ داریوں کو نظر انداز کرنے یا ان سے کنارہ کشی کرنے کا مشورہ نہیں دیتا بلکہ یہ آپ کو زندگی کے ڈرامے میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اپنے دماغ کو خدا سے بھرنے کے لیے کہتا ہے اگر آپ جنگلوں یا پہاڑوں میں ویران زندگی چاہتے ہیں، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ آپ اپنے فرائض کو چھوڑ کر خدا کو پا لیں گے، تو آپ کو پہلے مراقبے میں بیٹھنے کے لیے تیار رہنا چاہیے (ابھی بھی ان تمام دنوں کے لیے کافی وقت ہے)۔ اس میں سے لیکن اس سے کہیں بڑا دنیا میں ہونا ہے، لیکن اس سے نہیں، خدا کے بارے میں سوچتے ہوئے دوسروں کے فائدے کے لیے اپنی حقیقی ذمہ داریوں کو پورا کرنا

بڑے اور چھوٹے فرائض میں فرق کرنا ضروری ہے، صرف اہم پر اہم کو ترجیح دیتے ہوئے، مزید یہ کہ کوئی بھی فرض دوسرے سے متصادم نہیں ہونا چاہئے، صحیفہ ہمیں بتاتے ہیں کہ جب ایک فرض دوسرے سے متصادم ہوتا ہے، تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ صحیح فرض نہیں ہے، مثال کے طور پر، اگر آپ اپنی صحت کی قیمت پر مالی کامیابی حاصل کرتے ہیں، اسی طرح اگر آپ جسمانی طور پر نظر انداز کر رہے ہیں، تو آپ اپنے مذہب کو نظرانداز کر رہے ہیں، آپ اپنی مالی ذمہ داریوں کو نظرانداز کرتے ہیں، آپ متوازن نہیں ہیں کیونکہ آپ نے ایک فرض کو اپنے جسم اور خاندان کے لیے اپنی ذمہ داریوں سے متصادم ہونے دیا ہے اور اگر آپ خدا کے لیے اپنے فرض کو اس لیے نظرانداز کرتے ہیں کہ آپ کی تمام تر توجہ آپ کے خاندان پر مرکوز ہے، تو یہ ایک حقیقی فرض نہیں ہے۔

بہت سے لوگ پوچھتے ہیں: "کیا ہمیں اپنی دنیاوی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے پہلے مادی کامیابی حاصل کرنی چاہیے اور پھر خدا کی تلاش کرنی چاہیے؟" یا "کیا ہمیں پہلے خدا کو تلاش کرنا چاہئے اور پھر کامیابی حاصل کرنی چاہئے؟"

خدا سب سے پہلے آتا ہے، اور ہمیں اپنے دن کا آغاز یا اختتام اس کے بارے میں سوچے بغیر اور اس پر گہرائی سے غور کرنے کے بغیر نہیں کرنا چاہئے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کی طرف سے ہمیں حاصل ہونے والی طاقت اور توانائی کے بغیر، ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے، اس لئے ہمارا سب سے بڑا فرض اس کے لئے ہے۔ اگر ہم اس کے لئے اپنی ذمہ داری کو پورا کئے بغیر باقی تمام ذمہ داریوں کو پورا کریں، تو وہ خوش نہیں ہوگا اپنے اعمال کو اس طریقے سے انجام دینا جس سے خدا راضی ہو۔

خدا کی تلاش کو مادی کامیابی کے ساتھ جوڑنے کے بارے میں سوچنا بہت اچھا ہے۔ لیکن جب تک کوئی گہرائی اور باقاعدگی سے غور و فکر نہیں کرتا، تاکہ خدا کے بارے میں ان کا شعور مضبوطی سے قائم ہو، دنیا ان کے شعور پر غالب آجائے گی، اور وہ روحانی معاملات کے لیے کوئی وقت نہیں چھوڑیں گے اور اگر ہمیں یہ یقین نہیں ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے، تو ہمارے دنیوی فرائض اکثر جب آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ خدا کے ساتھ ایک نفسیاتی ذریعہ بن جاتا ہے۔ اوقات اور اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران اس کے بارے میں سوچیں، آپ سب سے زیادہ خوش لوگوں میں شامل ہوں گے۔

مبارک ہیں وہ جو خدا سے محبت کرتے ہیں، کیونکہ وہ دائمی قناعت اور ابدی خوشی میں ہیں۔

اگر مجھے اپنے مرشد سوامی سری یکتیشور کی تعلیمات حاصل نہ ہوتیں، جس نے مجھے الہی بیداری عطا کی تھی، تو میں طویل عرصے سے اپنا عزم کھو چکا ہوتا اور لوگوں کی مدد کرنے اور خدا کی تلاش اور اس پر غور کرنے کے لیے مندر تعمیر کرنے کے قابل نہ ہوتا، اس سب کے باوجود، کچھ لوگوں نے میرے ساتھ تعاون کرنے کی بجائے میرے راستے میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی۔

جو بھی لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے گا جیسے وہ ان کا آقا ہے جس کی اطاعت ان پر واجب ہے تو وہ اس کے خلاف ہو جائیں گے اور ہر طرح سے اس سے جان چھڑانے کی کوشش کریں گے۔

لیکن اگر آپ سچی محبت کے ساتھ دوسروں کی رہنمائی اور نصیحت کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ آپ کو اپنے دلوں کا بادشاہ بنا دیں گے اور جب آپ سب سے یکساں محبت کریں گے تو آپ ان لوگوں کو پہچان سکیں گے جو اس محبت کا جواب دیتے ہیں۔

الہی محبت بے مثال ہے۔

کاش آپ کو الٰہی محبت کی وہ کہانی معلوم ہوتی جس کا تجربہ کچھ عقیدت مندوں کو خدا کے ساتھ ہوتا ہے! زندگی کا کوئی دوسرا تجربہ اس خوشی کا موازنہ نہیں کر سکتا میں نے ایک ولی کو جانتا تھا جو مسلسل خدا کی محبت میں جذب ہوتا تھا، اور اس کے چہرے سے پاک محبت چمکتی تھی، خدا کی نظر ہمیشہ ان لوگوں پر رہتی ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں، اور وہ انہیں ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑتا۔

میں اپنے اردگرد ہر چیز میں اپنا پیارا خدا دیکھتا ہوں۔

میں نے دیکھا کہ وہ پھولوں سے میری طرف دیکھ رہا ہے اور چاند کی کھڑکی سے مجھے نیچے دیکھ رہا ہے۔

میں اسے فطرت کے چہرے اور ان لوگوں کے چہروں میں دیکھتا ہوں جن کی روحیں اور مہربان دل ہیں۔

ہمیں محبوبِ عظیم کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے جو کہ تمام بھلائیوں، محبتوں اور فضل کا سرچشمہ ہے اور نہ ہی ہمیں اپنے دلوں کو اس دنیا کے وہموں اور معمولی باتوں سے بھرنے دینا چاہیے، بلکہ الٰہی محبت سے، جو دل کو زندہ کرتی ہے، دماغ کو تحریک دیتی ہے، اور روح کی قوت کو تازہ کرتی ہے کہ محبت بے مثال ہے، جب اس کے جسم کے خلیات کی تلاش میں محبت بے مثال ہے۔ اور وہ سب سے بڑی خوشی سے بھر گیا اور اس تجربے کے بارے میں، خدا کے عاشقوں میں سے ایک نے گایا:

جب رب کائنات ایک روحانی مندر میں داخل ہوا۔

خوشی میرے دل پر چھا گئی، اور میں اس کی دھڑکنوں کو بھول گیا۔

جس طرح میرے جسم کے تمام خلیے اپنے تفویض کردہ کام بھول گئے تھے۔

ابدی زندگی کی آواز سنتے ہی وہ حیران رہ گئی۔

وجود میں سب سے بڑے محبوب کی آواز خدا کی آواز ہے جو زندگی کا سرچشمہ ہے۔

میرا دل، میرا دماغ اور میرے وجود کا ہر ایٹم برقی ہو گیا۔

کیونکہ وہ مقدس ترین الٰہی موجودگی سے متاثر ہوئی تھی۔

یہ الٰہی محبت کی ایک مختصر جھلک ہے اور خدا سے محبت کرنے والوں کی زندگیوں پر اس کا اثر ہے۔

نفرت اور جنگ لوگوں کے دلوں میں جو دکھ پیدا کرتے اور چھوڑتے ہیں وہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ روحانیت، ہمدردی، مہربانی اور محبت اعلیٰ قوتیں ہیں نفرت تباہ کن ہے، جب کہ محبت کائنات کی سب سے بڑی تعمیری قوت ہے۔

لہٰذا، میرے پیارے دوستو، ہمیں نفرت کی فضولیت اور جنگ کی حماقت کو پہچاننا چاہیے، اور اپنے پورے وجود کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اپنے تمام دلوں سے اس سے محبت کرنا چاہیے، کیونکہ اس کی محبت مکمل اطمینان اور اطمینان سے بھرپور کامیابی عطا کرتی ہے: ایسی کامیابی جو دوسری صورت میں حاصل نہیں ہو سکتی۔

صرف محبت ہی ایک بہتر دنیا کی تعمیر کرے گی، اس کے باشندوں کے لیے بھلائی لائے گی، اور انہیں ایک باوقار زندگی عطا کرے گی، اگر قومیں صرف گمراہ کن طریقوں سے ایک دوسرے پر مسلط ہونا چھوڑ دیں، اور محبت اور باہمی تعاون کو گلے لگانے کی بجائے ہم عالمی سطح پر کامیابی کا مشاہدہ کریں گے، جس کے ثمرات زمین کے تمام لوگ چکھیں گے۔

جنگوں میں ایک انسان کے ہاتھوں دوسرے انسان کو مارنے پر خرچ ہونے والے کروڑوں کے بارے میں سوچو! انسانیت کی کتنی رسوائی ہے! اور اس کا انجام درد، مصائب، تباہی اور بربادی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

اس انسانی مصیبت کو ختم کرنے کا واحد راستہ محبت ہے۔

جب تک ایک قوم بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار بناتی اور تیار کرتی رہے گی، دوسری قومیں اپنی حفاظت کے لیے اس سے بھی زیادہ جدید اور مہلک طریقے اور ہتھیار وضع کرنے کی کوشش کریں گی، اور لوگ مسلسل خوف میں زندگی بسر کریں گے، کیوں تمام قومیں نفرت اور جنگ کو ہوا دینے کے بجائے محبت اور افہام و تفہیم کو فروغ نہیں دیتیں؟ حقیقی حل محبت اور تفہیم کے عالمگیر مذہب میں مضمر ہے۔ محبت انسانیت کو فتح بخشتی ہے۔

ہر طاقت کے پیچھے طاقت ہوتی ہے۔

سب سے پہلی بات یہ کہ رب کائنات کے ساتھ کامیابی حاصل کریں لوگ اپنے کام میں اس قدر مگن ہیں کہ انہیں لگتا ہے کہ ان کے پاس خدا کے بارے میں سوچنے کا وقت نہیں ہے لیکن اگر خدا ان کے جسم و دماغ سے اپنی طاقت واپس لے لے تو انسان کا کیا بنے گا؟ دل دھڑکنا بند ہو جائے گا اور دماغ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو دے گا۔

خدا ہر انسانی محبت کے پیچھے الہی محبت ہے، ہر دماغ کے پیچھے آفاقی ذہن، ہر ارادے کے پیچھے حتمی مرضی، ہر دنیاوی کامیابی کے پیچھے سب سے بڑی کامیابی، اور تمام طاقتوں کے پیچھے سب سے بڑی طاقت ہے۔

ہر رگ میں خون ہے اور لفظوں کے پیچھے سانس ہے۔

اگر اس نے مجھ سے اپنا اقتدار واپس لے لیا تو میں فوراً بولنا بند کر دوں گا اور میری آواز ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جائے گی۔

اگر اُس کی قدرت ہمارے دل و دماغ میں کام نہ کرتی تو ہم بے جان لاشیں بن جاتے۔

آئیے بچائیں – خدا آپ کو محفوظ رکھے – کیا خوبصورت ہے... اور ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ زندگی میں ہمارا پہلا فرض خدا کی طرف ہے

جب ہم اس مقدس فرض کو پورا کرتے ہیں، تو ہم اپنے ذریعے سے جڑ جاتے ہیں اور ہمارے دل خوشی سے بھر جاتے ہیں۔ یہ سب سے بڑی کامیابی اور آخری فتح ہے آپ پر سلامتی ہو۔

سنیاسی بادشاہ کی کہانی

بہت پہلے، ہندوستان میں، ویاس نامی ایک عظیم بابا رہتے تھے، جو بھگواد گیتا کے مصنف تھے، جو ہندوؤں کی سب سے بڑی روحانی کتابوں میں سے ایک ہے، اپنی بے پناہ روحانی طاقتوں کے ذریعے، وہ اپنی بیوی کے رحم میں ایک نفیس روح کو بلانے میں کامیاب ہو گئے تھے، جیسے ہی اس کے اندر جنین کی نشوونما ہوتی ہے، باپ نے اپنی بیوی کے علم کے رازوں کے ذریعے غیر پیدائشی بچے کو اس کے رازوں سے آگاہ کیا۔

پیدائش کے وقت بچے کا نام سکدیوا رکھا گیا اپنے دانشمند والد کی تربیت اور دیکھ بھال کی بدولت وہ تمام حساب سے ایک غیر معمولی بچہ ثابت ہوا، سات سال کی عمر میں اس نے فلسفے اور حکمت کی تمام کتابیں حفظ کر لی تھیں اور مزید علم حاصل کرنے کے لیے ایک قابل استاد کی تلاش میں دنیا کو خیرباد کہہ دینے کے لیے تیار تھا۔

ہندوستان میں، سچائی کا پیاسا متلاشی اس وقت تک روحانی اساتذہ کی تلاش کرتا ہے جب تک کہ اسے کوئی ایسا شخص نہ ملے جو اسے گہرائی میں جان لے کہ وہ خدا کی طرف سے اسے جہالت کے اندھیروں سے بچا کر علم کی روشنی کی طرف بھیجنے والا رہنما ہے۔

جب روحانی علم کی خواہش اپنے ابتدائی مراحل میں ہوتی ہے تو متلاشی مختلف ذرائع سے چھٹپٹ روحانی ہدایات حاصل کرتا ہے لیکن جب خدا کی خواہش شدت اختیار کر لیتی ہے تو خدا اسے ایک روحانی استاد بھیجتا ہے جو آسمانی علوم پر مضبوطی سے قائم ہو، جو متلاشی طالب کو روحانی گھر کی طرف رہنمائی کے مقدس ذریعے کے طور پر کام کرتا ہے۔

جب سکدیوا نے روحانی رہنما کی تلاش میں نکلنے کا فیصلہ کیا تو اس کے والد نے اسے بادشاہ جنکا کے پاس جانے کا مشورہ دیا، صوبے کا گورنر سکدیوا اپنی کتابیں لے کر شاہی دربار کی طرف روانہ ہوا جیسے ہی وہ محل کے دروازے میں داخل ہوا، اس نے بادشاہ کو یاقوت اور ہیروں سے جڑے سونے کے تخت پر بیٹھا ہوا دیکھا، اس کے چاروں طرف عورتوں کے پھولوں سے ڈھکی چھپی ہوئی عورت تھی۔ شائقین (جیسا کہ قدیم ہندوستان میں سخت گرمی کے دوران رواج تھا)

اس وقت بادشاہ گنکا (ایک مونجی) اپنے تخت پر مشرقی ہکا پی رہا تھا، اور بچہ سکدیوا اس نظارے کو دیکھ کر حیران رہ گیا اور اپنے آپ سے کہنے لگا: "مجھے اس دنیاوی بادشاہ کے پاس بھیجنے پر میرے والد کو شرم آتی ہے، ایسے مادی رجحانات اور کردار کا آدمی میرا استاد کیسے ہو سکتا ہے؟!"

لیکن بادشاہ گنکا ایک بادشاہ اور سنت دونوں تھا وہ دنیا میں رہتا تھا لیکن دنیا کا نہیں تھا روحانیت میں اتنا ترقی یافتہ ہونے کی وجہ سے اس نے ٹیلی پیتھی کے ذریعے محسوس کیا کہ سکدیو کے دماغ میں کیا گزر رہی تھی، جو اپنا دربار چھوڑ کر واپس آیا جہاں سے وہ آیا تھا۔

بادشاہ نے اس لڑکے کے پیچھے ایک قاصد بھیجا اور اسے واپس آنے کو کہا، واپسی پر استاد اور شاگرد آمنے سامنے ہو گئے، بادشاہ نے اپنے معاونین کو برطرف کر دیا اور فوراً ہی خدا اور اس کے عجائبات کے بارے میں دلکش اور گہری گفتگو کرنے لگا۔

چار گھنٹے گزر گئے، اور سکدیو کو بھوک لگنے لگی، لیکن وہ بادشاہ گنکا کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا، جو خدا کے سمندروں میں ڈوبا ہوا تھا اور اس کی محبت کے نشے میں تھا۔

ابھی مزید ایک گھنٹے گزرا تھا کہ دو قاصد وہاں پہنچے، جو چلّاتے ہوئے بولے: "مہاراج، پورا شہر جل رہا ہے، اور بھڑکتے ہوئے شعلے محل کے قریب پہنچ رہے ہیں، کیا آپ آگ بجھانے کی کوششوں کی نگرانی کرنے میں اتنی مہربانی کریں گے؟"

بادشاہ نے جواب دیا، "میں اپنے دوست سکدیوا کے ساتھ اس مہربان خدا کے بارے میں بات چیت میں مصروف ہوں جو ہر اس شخص کی حفاظت کرتا ہے جو اس کی پناہ مانگتے ہیں اور اس کی مدد پر بھروسہ کرتے ہیں، میرے پاس اور کچھ کرنے کا وقت نہیں ہے، مجھے اکیلا چھوڑ دو اور جا کر دوسروں کی آگ بجھانے میں مدد کرو۔"

ایک گھنٹے کے بعد وہی دو قاصد بادشاہ جنک کے پاس واپس آئے اور پکار کر کہا، "اے عمر کے بادشاہ، ہم آپ سے التجا کرتے ہیں کہ آپ فوراً نکل جائیں، محل کو آگ نے گھیر لیا ہے، اور شعلے تیزی سے آپ کے حجرے کے قریب آرہے ہیں۔"

بادشاہ نے جواب دیا، "کوئی بات نہیں! مجھے پریشان نہ کرو، میں ابھی تک اپنے پیارے دوست کے ساتھ شراب پی رہا ہوں، جاؤ اور جو کر سکتے ہو کرو۔"

سکدیوا بادشاہ کے ردعمل سے حیران رہ گیا، لیکن اس نے اپنے اردگرد ہونے والے ہنگامے سے بے اثر رہنے کی کوشش کی، تھوڑی دیر بعد، دو آدمی، شعلوں سے جلے، بادشاہ کے پاس آئے اور اپنے پھیپھڑوں کی چوٹی پر چیخے: "اے طاقتور بادشاہ، دیکھو! بھڑکتے ہوئے شعلے آپ کے تخت کے قریب آ رہے ہیں۔

بادشاہ نے جواب دیا، "جاؤ، اپنی حفاظت کے لیے میں اللہ کے بازوؤں میں محفوظ اور محفوظ محسوس کرتا ہوں، اور میں آگ اور اس کے تباہ کن شعلوں سے نہیں ڈرتا۔"

وہ دونوں اپنی جانیں بچا کر فرار ہو گئے، اور آگ سکدیوا کی کتابوں کے ڈھیر کے قریب آنے لگی جو اس کے ساتھ ہی تھی، پھر بھی بادشاہ پرسکون رہا اور جو کچھ ہو رہا تھا اس سے بے فکر رہا۔

اس پر سکدیو گھبرا گیا اور اپنا حوصلہ کھو بیٹھا اور اپنی نشست سے اٹھا اور اپنے ہاتھوں سے شعلوں کو مارنے لگا، اپنی قیمتی کتابوں کی حفاظت کرنے کی کوشش کرنے لگا، تب بادشاہ گنکا مسکرایا، اور اشارے سے شعلے ایسے غائب ہو گئے جیسے وہ کبھی نہیں تھے، سکدیو جو کچھ دیکھ کر حیران ہو گیا اور واپس اپنی نشست پر بیٹھ گیا، اور مغلوب ہو گیا۔

آخرکار بادشاہ نے آہستگی سے کہا کہ اے لڑکا سکدیو جب تم نے مجھے دیکھا تو سمجھا کہ میں دنیاوی چیزوں میں ڈوبا ہوا بادشاہ ہوں لیکن اپنے آپ کو دیکھو تو نے اپنی کتابوں کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیا اور میں نے اپنی جلتی ہوئی بادشاہی اور محل کی طرف دھیان نہیں دیا، اللہ نے یہ معجزہ اس لیے کیا کہ تجھے اپنی کتابوں سے زیادہ خدا سے زیادہ لگاؤ ہے اور میری بادشاہی سے زیادہ وابستہ ہے، حالانکہ میں دنیا میں تنہائی اور وراثت کے بجائے رہتا ہوں"

سکدیوا کو شرم محسوس ہوئی، اور ساتھ ہی اسے احساس ہوا کہ یہ مقدس بادشاہ تھا - اور کوئی نہیں - اس کا روحانی رہنما تھا۔

اس کے بعد بادشاہ گنکا نے سکدیو سے کہا کہ وہ اسے دنیا میں رہنے کا فن سکھائے تاکہ اس کے جال میں نہ پڑے اور اس کی مجبوریوں میں جکڑے بغیر ایک دن، بادشاہ نے سکدیو کو تیل سے بھرے ہوئے دو پیالے دیے اور اس سے کہا: "ہر ایک ہاتھ میں ایک پیالہ رکھو اور اس کے عالیشان محل کے تمام کمروں میں داخل ہو جاؤ اور مجھے اس کے پرتعیش محلات کے ساتھ لوٹنے کے بعد دیکھاے اس کے تمام مشمولات لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ قالین پر تیل کی ایک بوند گرنے دیں گے تو میں آپ کو اپنا شاگرد تسلیم نہیں کروں گا ۔

بادشاہ نے اپنے دو محافظوں کو سکدیو کے ساتھ جانے کو کہا

یہ امتحان یقیناً مشکل تھا، لیکن دو گھنٹے کے بعد، سکھ دیوا فتح یاب ہو کر ابھرا، اس نے اپنے پھیلے ہوئے ہاتھوں میں رکھے ہوئے دو بھرے ہوئے پیالوں سے تیل کا ایک قطرہ بھی نہیں گرنے دیا تھا۔

بادشاہ نے اس سے کہا، "سوکدیوا، مجھے محل کے ہر کمرے کی تفصیل بتاؤ۔"

"رائل ماسٹر،" سکدیوا نے جواب دیا، "میرا دماغ قالینوں پر تیل کو گرنے سے روکنے میں پوری طرح جذب ہو گیا تھا، اور اس وجہ سے میں نے محل میں کچھ اور نہیں دیکھا"

بادشاہ نے جواب دیا، "تم نے مجھے مایوس کیا ہے، سکدیو!
تم نے میرا امتحان پاس نہیں کیا ہے، میں نے تم سے کہا تھا کہ محل کی کوٹھریوں کی ہر چیز کا جائزہ لے لو اور ساتھ ہی دو پیالوں سے تیل کا ایک قطرہ بھی نہ گرنے دو، واپس جاؤ اور دوبارہ کوشش کرو، اور جب تم فارغ ہو جاؤ تو میرے پاس آؤ اور بتاؤ کہ تم نے کیا دیکھا ہے۔"

دس گھنٹے بعد، سکھ دیو سکون سے واپس آیا اس نے کوئی تیل نہیں پھینکا تھا اور نہ ہی پسینہ آیا تھا اور نہ ہی اس سے پہلے کی طرح وہ محل کے مواد کے بارے میں بادشاہ کے سوالات کے جوابات دینے اور اس کے کمروں کی تفصیلات کو نمایاں درستگی کے ساتھ بیان کرنے کے قابل تھا۔

سکدیوا کی امتحان میں کامیابی پر بادشاہ گنکا خوش ہوا اور نرم آواز میں کہا:

"میرے بیٹے، یہ مال سے لگاؤ ہے، خود مال سے نہیں، یہی مصیبت کا باعث ہے"

اے سکھدیوا، اس دنیا میں ہمارا کچھ نہیں ہے۔ چیزیں ہمیں اس زمین پر اپنے عارضی قیام کے دوران استعمال کرنے کے لیے دی گئی ہیں، بعض کے پاس دوسروں کے مقابلے میں استعمال کرنے کے لیے زیادہ ہے، لیکن یاد رکھیں کہ جب رخصتی کا وقت آتا ہے تو امیر اور غریب دونوں سب کچھ پیچھے چھوڑ دیتے ہیں، انسان کو غیر متوازن زندگی نہیں گزارنی چاہیے، صرف خدا کا خیال کرتے ہوئے اور اپنے دنیاوی فرائض سے غفلت برتتے ہوئے، جیسے محل کے مواد کو دیکھے بغیر اپنا دماغ تیل پر مرکوز کرنا، لیکن آپ نے دوسری بار اپنی توجہ تیل پر ہی رکھی، پھر بھی آپ نے دوسری بار اپنی توجہ تیل پر رکھی۔ محل میں موجود ہر چیز کو دیکھا اور اس کی بہترین تفصیلات کو اپنے اندر سمو لیا اسی طرح آپ کو اپنے ذہن کو خدا کے ساتھ مشغول رکھنا چاہیے، اپنی عقل کے برتن سے حکمت کا تیل نہیں پھوٹنے دینا چاہیے اور ساتھ ہی اپنی اور جن کو اللہ نے آپ کی حفاظت میں رکھا ہے ان کی مدد کے لیے صحیح اور نیک کام کرنے میں سرگرم رہنا چاہیے۔

السلام علیکم

موت ابتدا ہے یا انتہا؟

سالوں اور مہینوں میں، میں نے مکمل اور مسلسل تلاش کی یہاں تک کہ مجھے زندگی اور موت کا راز معلوم نہ ہو گیا اور کیا روحیں اپنے بوسیدہ جسموں کو چھوڑنے کے بعد اوتار میں واپس آتی ہیں۔

زیادہ تر لوگوں کے لیے، یہ ایک خیال سے زیادہ کچھ نہیں لگتا، یا محض ثبوت کی کمی کی وجہ سے ایک عقیدہ ہے۔ لیکن میں محض یقین سے بات نہیں کرتا؛ مجھے موت کے بعد کی زندگی اور تناسخ کے ثبوت ملے ہیں اس لیے میں اپنے ذاتی تجربہ سے اس حقیقت کی تصدیق کر سکتا ہوں۔

اگرچہ انسان موت کو ہولناکی اور اداسی کی نظر سے دیکھتے ہیں، لیکن وہ لوگ جو ہم سے پہلے ان خوش گواروں میں جا چکے ہیں موت کو خوشی، امن اور آزادی کا ایک شاندار تجربہ سمجھتے ہیں۔

موت کے بعد کی زندگی کتنی شاندار ہوگی! ہڈیوں کے اس بھاری بنڈل کو اس کے تمام متعلقہ درد اور پریشانیوں کے ساتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں ہوگی، دنیا کی روحیں اپنے شعور کو برقرار رکھتی ہیں اور تمام جسمانی، مادی رکاوٹوں سے اپنی آزادی پر خوش ہوتی ہیں۔

موت کے وقت، ایک شخص جسمانی جسم کی حدود کو بھول جاتا ہے اور اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ کس قدر آزاد ہیں چند سیکنڈ کے لیے خوف کا احساس ہوتا ہے: نامعلوم کا خوف، انسانی شعور کے لیے کسی ناواقف چیز کا خوف لیکن پھر روح کو گہرے علم اور تمام رکاوٹوں سے آزاد ہونے پر ایک زبردست خوشی، خاص طور پر جسمانی پنجرے کے باہر موجود ہونے کا احساس۔

ڈرنے کی کوئی بات نہیں کیونکہ جب تک انسان مر نہیں گیا وہ زندہ ہے اور جب وہ مر جائے گا تو انجام ہے اور ڈرنے کے لیے کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔

موت ایک عام تجربہ ہے: ایک ایسی تبدیلی جس سے ہر انسان گزرتا ہے آئیے ہم اپنے آپ کو اس حقیقت کے ساتھ تسلی دیں کہ موت ہر ایک کو ہوتی ہے، اور یہ کہ زندگی کے بوجھ اور پریشانیوں سے آرام کا دور ہوتا ہے۔

موت ایک خوشگوار تجربہ ہے لیکن زندگی کے سخت اسباق سے فرار کے طور پر اس کی تمنا نہیں کرنی چاہیے، فرار ہونا ایک غلطی ہے اس زمین پر کسی کے بھی حالات ہوں، ہمت اور بہادری کے ساتھ ان کا سامنا کرنا چاہیے جب انسان زندگی کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو موت ایک بہترین انعام بن جاتی ہے۔

موت کوئی خاتمہ نہیں ہے، بلکہ ایک عارضی آزادی ہے جو روحوں کو انصاف کے خدائی قانون (کرما) کے ذریعہ عطا کی گئی ہے جب وہ اپنے افعال بخوبی انجام دیتے ہیں، یا جب درد ان کی طاقت کو ختم کر دیتا ہے تاکہ وہ زندہ رہنے اور اپنے راستے پر جاری رہنے کی برداشت نہ کر سکیں۔

تکلیف اٹھانے والوں (اور غور کرنے والوں) کے لیے موت جسم کے دردناک عذابوں سے سکون، بیداری اور سکون کی حالت میں چھٹکارا ہے، بوڑھوں کے لیے یہ برسوں کی مسلسل محنت اور جدوجہد سے حاصل ہونے والی ایک مستحق پنشن ہے، ہر ایک کے لیے یہ ایک خوش آئند آرام ہے، لیکن اس آرام کے دوران، ناکارہ خواہشات جو ادھوری رہ جاتی ہیں، ان خواہشات کو پورا کرنے کے لیے جب زمینی وجود کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، تو یہ مضبوط ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کافی ہے، روح واپس زمین پر کھینچی جاتی ہے اور دوبارہ جنم لیتی ہے۔

ہمارا حقیقی نفس، یا روح، اپنے جوہر میں لافانی ہے، ہم اس تبدیلی کی وجہ سے ایک وقت کے لیے سو سکتے ہیں جسے موت کہتے ہیں، لیکن ہماری بنیادی شناخت کبھی ختم نہیں ہو سکتی ہم موجود ہیں، اور ہمارا وجود ابدی ہے، ایک لہر ساحل پر آتی ہے اور پھر اپنے جوہر کو کھوئے بغیر سمندر میں لوٹ جاتی ہے۔ بلکہ یہ سمندر کے ساتھ ضم ہو جاتا ہے یا پھر ایک اور لہر کے طور پر واپس آجاتا ہے۔

جسم کائناتی سمندر سے نکلا ہے اور فنا ہو جائے گا، لیکن روح کا جوہر جو جسم کے اندر رہتا ہے، ہمیشہ کے لیے موجود نہیں رہے گا، کیونکہ اس الٰہی جوہر کا فنا ہونا ناممکن ہے۔

ہم اپنے پیاروں کے مرنے پر کیوں روتے ہیں؟ کیونکہ ہم اپنے نقصان کا غم کرتے ہیں اگر ہمارے پیاروں نے ہمیں زندگی کے اسکولوں سے بہتر اسکولوں میں پڑھنے کے لئے چھوڑ دیا ہے تو ہمیں ان کے لئے غم کرنے کی بجائے ان کے لئے خوشی منانی چاہئے ، مرحوم کی روحوں کے لئے غم کرنا انہیں ہمارے غم کی رسیوں سے زمین سے جکڑے رکھتا ہے ، خدا کے بے حد افق کی بلندیوں تک ان کی ترقی میں رکاوٹ ہے۔

موت ان لوگوں کے لیے آتی ہے جو زندگی میں محنت اور لگن سے کام کرتے ہیں ایک اعلیٰ مرتبے اور عہدے پر فائز ہوتے ہیں اور جو ناکام ہو جاتے ہیں ان کے لیے یہ بھی آتی ہے کہ انھیں نئے ماحول میں دوبارہ کوشش کرنے اور کامیابی حاصل کرنے کا ایک نیا موقع ملے۔

غیر روشن خیال لوگ موت کو ایک موٹی دیوار کے طور پر دیکھتے ہیں جو اپنے دوستوں اور پیاروں کو ہمیشہ کے لیے اپنے پیچھے چھپا لیتی ہے لیکن وہ لوگ جو وابستگیوں اور خود غرضی سے آزاد ہیں، جو دوسروں کو خدا کے انسانی اظہار کے طور پر پیار کرتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ موت کے بعد ان کے پیارے خدا کی طرف لوٹ کر اس کی وسیع و عریض ہواؤں میں آزادی اور خالص خوشی کا سانس لیتے ہیں۔

ہمیں ان لوگوں کے لئے محبت بھرے خیالات بھیجنے چاہئیں جو گزر چکے ہیں اور خدا سے دعا کریں کہ وہ انہیں ان کی نئی دنیا میں سکون اور راحت عطا فرمائے یہ ابرو کے درمیان کے نقطے پر توجہ مرکوز کرکے اور بعد کی زندگی میں اپنے پیاروں کو روحانی پیغام بھیج کر کیا جاسکتا ہے ہمیں انہیں حوصلہ افزائی اور محبت کے خیالات بھی بھیجنے چاہئیں اگر ہمارے پیغامات مسلسل ہوں گے تو وہ یقیناً ان کو محسوس کریں گے اور اس کا بدلہ دیں گے، جیسا کہ وہ ہمارے جذبات میں بدلتے ہوئے سوچتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے طویل عرصے سے سوچتے ہیں۔ جب بھی ہم انہیں یاد کرتے ہیں اور انہیں محبت اور خواہش کے پیغامات بھیجتے ہیں۔

اور وہ دن آئے گا جب خدا ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کو دوبارہ ملا دے گا، اور تب ہم جان لیں گے کہ یہ انسانی زندگی موجود نہیں ہے، بلکہ اس زندگی اور آخرت میں اپنے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ ایک ابدی اور غیر منقطع تعلق کی زنجیر کی ایک کڑی ہے۔

السلام علیکم

منصفانہ نتیجہ

ذہن ہر چیز کو تخلیق اور اختراع کرتا ہے، اس لیے اس کی صحیح رہنمائی ہونی چاہیے تاکہ وہ تخلیق نہ کرے۔

صرف اچھے آئیڈیاز اور چیزیں اگر آپ کسی آئیڈیا کو ارادے اور عزم کے ساتھ تھامے رکھیں گے تو وہ ہو جائے گا۔

یہ ایک مرئی اور ٹھوس شکل اختیار کرے گا جب کوئی شخص اپنی مرضی کو مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

ہمیشہ مفید اور تعمیری ہونے کی وجہ سے وہ اپنے مقدر کا مالک بن جاتا ہے۔

اپنی قوت ارادی کو چارج کرنے اور اسے مضبوط اور موثر بنانے کے تین اہم طریقے ہیں:

ایک سادہ ملازمت یا پیشہ کا انتخاب جس پر عمل کرنا اور اس میں مہارت حاصل کرنا پہلے ناممکن تھا، اور عزم

اس کام یا پیشہ میں کامیابی

سب سے پہلے، اس بات کو یقینی بنائیں کہ جو منتخب کیا گیا ہے وہ قابل حصول ہے، اور پھر ناکامی کے سامنے ہمت نہ ہاریں۔

اور ناکامی۔

کوششوں کو ایک مقصد پر مرکوز کرنا اور اس کے حصول کے لیے تمام دستیاب توانائیوں اور مواقع کو بروئے کار لانا

یہی مقصد ہے۔

ہمیشہ یہ یقینی بنانا بہت ضروری ہے کہ خاموشی کی گہرائیوں میں، کہ انسان کیا چاہتا ہے اور جس کے لیے کوشش کرتا ہے

اس کی درخواست اس کے بہترین مفاد میں ہے اور رضائے الٰہی کے مطابق ہے تب وہ اپنی پوری طاقت استعمال کر سکتا ہے۔

اس کی مرضی اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے، اپنے ذہن کو خدا پر مرکوز رکھتے ہوئے، جو تمام طاقت کا سرچشمہ ہے۔

اور کامیابیاں

خوف زندگی کی توانائی کو کمزور کر دیتا ہے۔

انسانی ذہن توانائی کا ایک وسیع ذخیرہ ہے یا اہم سرگرمی یہ سرگرمی ہے۔

پٹھوں کی نقل و حرکت اور دل، پھیپھڑوں اور ڈایافرام کے کام میں اس کا مستقل استعمال

سیلولر میٹابولزم اور خون کے کیمیائی رد عمل، اور حسی اعضاء کے کام میں

(اعصاب) اس کے علاوہ، اہم توانائی کی ایک بڑی مقدار میں خرچ کیا جاتا ہے

سوچ، جذبات اور مرضی

خوف اہم سرگرمی کو کمزور کر دیتا ہے یہ متحرک قوت ارادی کے شدید ترین دشمنوں میں سے ایک ہے خوف پر مبنی ہے۔

زندگی کی سرگرمی کو نچوڑنے اور رکاوٹ ڈالنے سے جو عام طور پر اعصاب کی طرف باقاعدگی سے بہتی ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے

یہ مفلوج ہو گیا ہے، اس لیے جسم سستی کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کی قوتِ حیات نمایاں اور نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے۔

خوف آپ کے خوف کی وجہ سے چھٹکارا حاصل کرنے میں مدد نہیں کرتا یہ قوت ارادی کو کمزور کرتا ہے اور دماغ کو زیادہ متحرک کرتا ہے۔

جسم کے اعضاء کو رکاوٹ کا اشارہ بھیجنے کے لیے خوف دل کو اپنی گرفت میں لے کر اس عمل میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔

جب شعور خدا پر مرکوز رہتا ہے تو ہاضمہ بہت سے جسمانی خلل کا باعث بنتا ہے۔

ہم کسی چیز سے نہیں ڈریں گے اور ہمت اور ایمان کے ساتھ ہر رکاوٹ اور رکاوٹ کو عبور کر لیں گے۔

خواہش ایک خواہش ہے جس میں توانائی کی کمی ہے ایک ارادہ کچھ کرنے کا عزم ہے: کسی خواہش کو پورا کرنا یا

دوسری طرف، خواہش کا اظہار یہ کہہ کر کیا جا سکتا ہے: "میں انتھک محنت کرتا ہوں جب تک کہ میں اپنی خواہش کو حاصل نہ کرلوں"

"میں یہ چاہتا ہوں" جب کوئی شخص اپنی مرضی کی تربیت کرتا ہے، تو وہ اہم سرگرمی کی قوتوں کو نکال سکتا ہے۔

اور اس کی رہنمائی کرنا، صرف ضروری کام کیے بغیر کسی چیز کی خواہش نہیں کرنا

اس چیز کو حاصل کرنے کے لیے

ناکامی کے بعد نئی کوششیں حقیقی نمو دیتی ہیں۔

حتیٰ کہ ناکامی کو قوت ارادی اور جسمانی اور روحانی نشوونما کے لیے اتپریرک کے طور پر کام کرنا چاہیے۔

کسی بھی منصوبہ کے لیے، ان کو ختم کرنے کے لیے تمام متعلقہ عوامل، حالات اور حالات کا تجزیہ کرنا فائدہ مند ہے۔

مستقبل میں انہی غلطیوں کو دہرانے کے امکان کو مکمل طور پر ختم کرنا ناکامی کو غیر فعال کرنا سب سے مناسب طریقہ ہے۔

اور کامیابی کے بیج بونے کا سب سے زرخیز موسم

حالات سے ہونے والی ضربیں اور گھونسے زخموں اور زخموں کا سبب بن سکتے ہیں، لیکن آپ کو ہمت برقرار رکھنی چاہیے۔

سیدھے اور اپنے سر کو اونچا رکھتے ہوئے ہمیں کوشش کرنا ترک نہیں کرنا چاہئے بلکہ دوبارہ کوشش کرنی چاہئے۔

اس کے علاوہ، اس بات سے قطع نظر کہ ہم کتنی بار ناکام ہوتے ہیں جب ہم یہ سوچتے ہیں تو ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔

ہمارے پاس مزید جدوجہد کرنے کی طاقت نہیں ہے، جب تک کہ ہم یہ محسوس نہ کریں کہ ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے۔

ہم نے اپنی پوری کوشش کی، اور ہم اپنی پوری کوشش کریں گے جب تک کہ ہماری کوششوں کو کامیابی کا تاج نہیں مل جاتا

ہمیں اپنی زبردست قوت ارادی کا استعمال کرتے ہوئے زندگی کی جنگ میں آخری دم تک ثابت قدم رہنا چاہیے۔

زندگی کی تمام مشکلات پر قابو پانا

ناکامی کے بعد نئی کوششیں حقیقی ترقی کا باعث بنتی ہیں، لیکن ان کوششوں کو مربوط اور ایندھن بنانا چاہیے۔

محتاط توجہ اور موثر متحرک مرضی کے ساتھ

اگر آپ اب تک ناکام بھی ہوئے ہیں تو پھر بھی لڑائی بند کر کے ناکامی کو مقدر سمجھنا نادانی ہے۔

اور تقدیر کے اعتبار سے آدمی کے لیے لڑتے مرنا بہتر ہے اس سے کہ جب تک اس کے پاس وقت ہے جدوجہد کرنا چھوڑ دے

وہ زیادہ کام کر سکتا ہے، کیونکہ اس کی کوششیں اس کی موت کے بعد بھی نئی زندگی میں جاری رہیں گی۔

کامیابی اور ناکامی اس کا منصفانہ نتیجہ ہے کہ کسی شخص نے ماضی میں کیا کیا ہے، اس کے علاوہ

وہ اب کر رہا ہے اس لیے کامیابی کے خیالات کو بیدار کرنا چاہیے اور ماضی کے اوتاروں سے تازہ دم ہونا چاہیے۔

موجودہ زندگی میں ناکامی کے خیالات پر قابو پانے کے لیے سرگرمی اور جیورنبل کے ساتھ

ایک کامیاب شخص کو درپیش مشکلات اور پریشانیاں دوسروں کے تجربے سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہیں۔

ناکام شخص نے اس کا سامنا کیا لیکن پہلے شخص نے خود کو ناکامی کے خیال کو یکسر مسترد کرنے کی تربیت دی

اور ہر وقت تفصیل سے

ذہن کو مایوسی اور مایوسی سے فتح اور فتح کی طرف، فکر سے سکون کی طرف منتقل ہونا چاہیے۔

فکری الجھنوں اور نفسیاتی اضطراب سے ذہنی توجہ تک، الجھن اور ہنگامہ آرائی سے

امن سے، اور امن سے مقدس روحانی خوشی تک

جب آپ کو یہ خود شناسی حاصل ہو جائے گی تو آپ کی زندگی کا مقصد کامیابی اور حاصل ہو چکا ہو گا۔

شاندار

نفسیاتی تجزیہ کی ضرورت

ان لوگوں کے لیے جو کامیاب ہونا چاہتے ہیں، ہم یہ مشورہ دیتے ہیں:

کامیابی کا ایک اور راز نفسیاتی تجزیہ ہے Introspection ایک آئینہ ہے جس کے ذریعے انسان دیکھ سکتا ہے۔

آپ کے دماغ کی پوشیدہ گہرائیاں، جو آپ سے پوشیدہ رہیں گی، ظاہر ہو جاتی ہیں، ناکامی کے نکات کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

اچھے اور برے رجحانات اور جھکاؤ میں فرق کریں یہ سمجھنے کے لیے کہ آپ اس وقت کہاں کھڑے ہیں خود تجزیہ کریں

آپ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور آپ کے راستے میں کون سی رکاوٹیں کھڑی ہیں؟ اپنے اصل کام کی نوعیت کی وضاحت کریں۔

زندگی میں اپنے مقصد کو جانیں ایک مستند شخصیت کی تمام خصوصیات کے حامل ہونے کی کوشش کریں۔

اور اعلیٰ، جوش اور خواہشات سے بے نیاز، اپنے ذہن کو خدا کے ساتھ ہم آہنگی اور موافقت میں رکھتے ہوئے

آپ اپنے مطلوبہ مقصد کی طرف تیزی سے، محفوظ طریقے سے اور اعتماد کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔

آخری مقصد خدا تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ لیکن فرائض اور ذمہ داریاں ہیں۔

ان چیزوں کو اس دنیا میں پورا اور پورا کرنا ضروری ہے۔ قوت ارادی کے ساتھ مل کر پہل ہماری مدد کرے گی۔

ان وعدوں کی وضاحت اور انہیں پوری حد تک پورا کرنا

تخلیقی اقدام کی طاقت

پہل کیا ہے؟ یہ ایک شخص کے اندر ایک تخلیقی صلاحیت ہے: تخلیق کار کی طرف سے ایک چنگاری

لامحدودیت کسی ایسی چیز کو تخلیق کرنے کی صلاحیت فراہم کرتی ہے جو اس سے پہلے کسی اور نے نہیں بنائی تھی، جیسا کہ یہ عطا کرتا ہے۔

کاموں کو نئے اور تخلیقی انداز میں کرنے کی ترغیب ایک جذبے والے شخص کی کامیابیاں

یہ اقدام شوٹنگ سٹار کی طرح شاندار اور حیران کن ہو سکتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یہ کچھ تخلیق کر رہا ہے۔

کچھ بھی نہیں، یہ ثابت کرتا ہے کہ جو ناممکن نظر آتا ہے وہ درحقیقت استعمال کرنا ممکن ہے۔

انسان روح کی سب سے بڑی تخلیقی قوت ہے۔

پہل اور اختراع کا جذبہ انسان کو آزاد اور خودمختار اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بناتا ہے۔

کامیابی کی خصوصیات میں سے ایک

خدا کی شکل ہر ایک میں ہے۔

بہت سے لوگ اپنی کوتاہیوں کو معاف کرتے ہیں جبکہ دوسروں کی مسلسل مذمت کرتے ہیں ہمیں اس کو پلٹنا چاہیے۔

پوزیشن یہ ہے کہ دوسروں کے عیبوں کو نظر انداز کر دیا جائے (جو لوگوں کے لیے نقصان دہ نہیں ہیں) اور اپنی خامیوں کو نیچے رکھیں

خوردبین

بعض اوقات دوسروں کا تجزیہ کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن ایسے میں اپنے خیالات کو اپنے پاس رکھنا چاہیے۔

تعصب اور تفریق سے پاک منصفانہ اور غیر جانبدارانہ سوچ آئینے کی مانند ہے۔

واضح، غیر متزلزل آئینہ، عجلت کی مذمت سے غیر متزلزل اور جو کچھ اس آئینے میں نظر آتا ہے

یہ بالکل ویسا ہی ظاہر ہو گا جیسا کہ یہ ہے، بغیر زیور یا تحریف کے

ہر انسان میں خدا کا روپ نظر آئے بلا رنگ و نسل ہم چکھیں گے محبت کی مٹھاس

مقدس تب ہوتا ہے جب ہم انسانیت کے ساتھ اپنے اتحاد کو محسوس کرتے ہیں، نہ کہ باہمی خدمت میں

ہم چھوٹے نفس (انا) کو بھول جاتے ہیں اور ایک عظیم نفس کو چھوتے ہیں جس کی کوئی حد یا پابندی نہیں ہے۔

اس کے لیے: الہی روح جو تمام انسانوں کو متحد کرتی ہے اور انہیں ایک ساتھ لاتی ہے۔

عقلی عادات انسانی زندگی کو کنٹرول کرتی ہیں۔

انسانی عادات کامیابی کو تیز کرنے یا تاخیر کرنے کی طاقت رکھتی ہیں یہ کوئی لمحہ فکریہ نہیں

روشن خیالات، درحقیقت روزمرہ کی ذہنی عادات ہماری زندگیوں کا تعین کرتے ہیں۔

دماغی عادات ایک ذہنی مقناطیس ہے جو مخصوص قسم کی چیزوں اور لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

اور حالات اچھی سوچ کی عادتیں ہمیں سازگار اور فائدہ مند مواقع کو راغب کرنے کے قابل بناتی ہیں، لیکن

بُری فکری عادتیں ہمیں ان لوگوں کے قریب لاتی ہیں جو دنیاوی مزاج اور میلان رکھتے ہیں، اور ایسے حالات کے قریب لاتے ہیں جو نہیں ہیں۔

تجویز کردہ

بری عادتوں کو بے اثر کیا جا سکتا ہے اور ان کی طاقت کو کسی بھی چیز سے گریز کر کے بے اثر کیا جا سکتا ہے جو ان کو متحرک کر سکتا ہے۔

یا اس پر مسلسل توجہ مرکوز کیے بغیر اسے زندہ کریں اس کے بعد ذہن کو عادت کی طرف لے جانا چاہیے۔

مہربانی اور اسے مسلسل ترقی دینے کے لیے کام کرنا جب تک کہ یہ ہماری زندگی کا ایک لازمی حصہ نہ بن جائے وہ کچھ ہے جو ہم کر سکتے ہیں۔

اس پر بھروسہ کریں اور اس پر بھروسہ کریں۔

ہمارے اندر دو مخالف قوتیں ایک مسلسل جدوجہد میں ہیں: ایک ایسی قوت جو ہمیں وہ کرنے پر مجبور کرتی ہے جو ہمیں نہیں کرنا چاہیے۔

ہم یہ کرتے ہیں، اور دوسرے ہمیں مشورہ دیتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے، ایسی چیزیں جو زیادہ لگتی ہیں۔

مشکل پہلی آواز برائی کی آواز ہے جبکہ دوسری آواز خیر یا خدا کی آواز ہے۔

روزمرہ کے سخت اسباق کے ذریعے جو ہم سیکھتے ہیں، ہم واضح طور پر دیکھتے ہیں کہ بری عادتیں درخت کی پرورش کرتی ہیں۔

لامتناہی مادی خواہشات، جب کہ اچھی عادتیں خواہشات کے درخت کی پرورش کرتی ہیں۔

اور بلند روحانی امنگیں کوششوں کو زیادہ سے زیادہ مناسب ترقی پر مرکوز کرنا چاہیے۔

بابرکت روحانی درخت کے لیے، تاکہ ایک دن ہم بالغ خود شناسی کا پھل حاصل کر سکیں

بھوک

اگر کوئی شخص خود کو ہر قسم کی بری عادتوں سے آزاد کر سکتا ہے، اور اگر وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

جو چیز اچھی اور عمدہ ہے وہ شرافت اور احسان کے ذریعے محبت ہے، اس لیے نہیں کہ برائی غم اور ندامت لاتی ہے۔

وہ روح میں بڑھے گا اور راستے پر آگے بڑھے گا۔

ایک شخص اس وقت آزاد ہوگا جب وہ اپنی مرضی سے اور اپنی مرضی سے اپنی بری عادتوں کو ترک کردے وہ تب ہی آزاد ہوگا جب

وہ ایک ماسٹر بن جاتا ہے، اپنے جذبات، خیالات، اور جو ضروری ہے وہ کرنے کی مرضی کو حکم دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اس نے یہ کیا، چاہے یہ اس کی خواہشات کے خلاف ہوا ہو، خود پر قابو پانے اور خود مختاری کی طاقت میں

ابدی آزادی کے بیج اس کے اندر موجود ہیں۔

میں نے اب تک کامیابی کی کئی اہم خصوصیات کا ذکر کیا ہے: مثبت سوچ، فعال ارادے،

نفسیاتی تجزیے، پہل، اور خود پر قابو متعدد کتابیں ان میں سے ایک یا زیادہ پر زور دیتی ہیں۔

ان خصوصیات سے زیادہ، لیکن یہ عوامل کے پیچھے الہی طاقت کو تسلیم نہیں کرتا

یہی کامیابی ہے الہی مرضی کے ساتھ صف بندی کامیابی کے حصول میں سب سے اہم عنصر ہے۔

الٰہی مرضی وہ قوت ہے جو زمین اور اس پر موجود ہر چیز کو حرکت دیتی ہے اور کائنات اور اس میں موجود ہر چیز خدا کی مرضی ہے۔

یہ خدا ہی ہے جو ستاروں کو خلا میں چلاتا ہے، اور یہ اسی کی مرضی ہے جو سیاروں کو ان کے راستوں پر قائم کرتی ہے۔

اور پیدائش، نشوونما اور زوال کے چکر زندگی کی تمام شکلوں پر حکمرانی کرتے ہیں، خدا مبارک ہو، اور اس کی مرضی مبارک ہو، حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

روحانی خوشی

روحانی جوش کا حقیقی تجربہ

خدا نے ہمیں روحانی الہام کی طاقت سے نوازا ہے: اپنے اندر اس کی موجودگی کی خوشی کو محسوس کرنے کی صلاحیت لیکن وجود کی شیطانی قوتوں نے جھوٹی اور فریب کاری کی مختلف شکلیں وضع کر رکھی ہیں شراب اور منشیات کی عارضی جوش حقیقی روحانی تجربات کی نقل ہے الکحل اور منشیات کا استعمال اکثر ذہنی مشقت کے ذریعے جنسی عمل کو سختی سے روکتا ہے۔ شدید جسمانی بیداری کے ساتھ

بہت سے لوگ پریشانیوں کو دور کرنے اور تکلیف دہ، پریشان کن یادوں کو مٹانے کے لیے شراب پیتے ہیں لیکن اس قسم کی بھولپن انسان کی فطری روحانی حکمت سے محروم ہو جاتا ہے- ہاں، یہ ان سے وہ طاقت چھین لیتا ہے جو ان کے مسائل پر قابو پانے اور دیرپا خوشی حاصل کرنے میں ان کی مدد کرتی ہے۔

خُدا خوشی اور مسرت کا منبع ہے، اور وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی ہمیشہ کی تجدید خوشی کو تلاش کریں اور اسے اپنے اندر تلاش کریں۔

شیطان، ابلیس، دجال، یا دجال - ایک فریب دینے والی، شیطانی کائناتی قوت ہے جو اس کائنات میں موجود تمام خوبصورت اور شاندار مظاہر اور تصورات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی مسلسل کوشش کرتی ہے۔

پوری تخلیق میں، ہم دیکھتے ہیں کہ نیکی اور بدی کی دوہری قوتیں ایک دوسرے کے مخالف اور متضاد ہیں: خدا نے محبت پیدا کی، اور شیطانی قوت نے نفرت پیدا کی، خدا نے مہربانی اور سخاوت کو پیدا کیا، اور شیطانی قوت نے خود غرضی اور خود پسندی کو پیدا کیا، خدا نے امن اور ہم آہنگی پیدا کی، اور شیطانی قوت نے انتشار اور تصادم کو پیدا کیا۔

یہ جانتے ہوئے، سالک کو یہ سمجھنا چاہیے کہ شراب اور منشیات اس کی خوشی کے لیے انتہائی نقصان دہ ہیں کیونکہ یہ حقیقی روحانی خوشی کو دھندلا دیتے ہیں اور دماغی خلیات کو نقصان پہنچاتے ہیں، اس کی ذہانت اور فہم و فراست پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔

جب آپ حقیقی روحانی خوشی کا تجربہ کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ کوئی دوسرا تجربہ اس کا موازنہ نہیں کر سکتا والدین کو ہمیشہ اپنے بچوں کو مراقبہ اور شعوری فہم و فراست کی تعلیم دے کر ان میں روحانی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، ایسا نہ ہو کہ وہ فریب اور جھوٹی لذتوں کی آگ سے کھیلنے کے لالچ میں مبتلا ہو جائیں۔

حقیقی خوشی لامتناہی ہے لیکن شراب اور منشیات سے حاصل ہونے والی لذتیں لمحہ بہ لمحہ ہوتی ہیں اور ان کے نتیجے میں صرف ندامت اور تباہ کن احساسات رہ جاتے ہیں۔

ہر رات، اپنی پرامن اور پر سکون نیند کے دوران، ہم سکون اور خوشی کا ذائقہ محسوس کرتے ہیں جب ہم گہری نیند میں گرتے ہیں، خدا ہمیں ایک شاندار، پرسکون شعور کی حالت میں رہنے کی اجازت دیتا ہے، جس میں ہم اس دنیا کی تمام پریشانیوں اور پریشانیوں کو بھول جاتے ہیں، مراقبہ میں، ہم اپنے جاگنے کے اوقات میں بھی اس بابرکت کیفیت کا تجربہ کر سکتے ہیں، اور ایک اور سطح پر سکون کا مزہ چکھ سکتے ہیں۔

جب الہی خوشی نازل ہوتی ہے، میری سانسیں پرسکون ہو جاتی ہیں، اور میری روح بلند ہوتی ہے، ایک ساتھ ہزار نیندوں کی خوشی کا تجربہ کرتے ہوئے، پھر بھی میں اپنے عام حواس سے محروم نہیں ہوتا، یہ کائناتی تجربہ ان لوگوں کے لیے مخصوص ہے جو شعور کی اعلیٰ ترین حالت کو حاصل کرنے کے لیے گہرائی سے تلاش کرتے ہیں۔

جب آپ کا وجود خدا کی زبردست خوشی سے بھر جاتا ہے، تو جسم بالکل ساکن ہو جاتا ہے، سانسیں رک جاتی ہیں، خیالات پرسکون ہو جاتے ہیں، اور یہاں تک کہ آہستہ آہستہ ختم ہو جاتے ہیں، مراقبہ کرنے والا اپنی روح کی حقیقت اور خالق سے اپنی قربت کو محسوس کرتا ہے، اس لیے وہ الہی نعمتوں سے پیتا ہے اور خوشی کا مزہ چکھتا ہے جو ایک ہزار جیت نہیں کر سکتا۔

اوسطاً فرد بیداری اور نیند کے درمیان کی حد پر غنودگی محسوس کرتا ہے، تھوڑی دیر کے لیے تندرستی کا احساس ہوتا ہے، لیکن یہ احساس جلد ہی ختم ہو جاتا ہے کیونکہ وہ گہری نیند میں چلے جاتے ہیں، نیند مکمل طور پر ہوش کا نقصان نہیں ہے کیونکہ جاگتے وقت، آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی نیند پر سکون تھی یا نہیں۔

نیند کی بہت سی حالتیں ہیں — کچھ روشنی، کچھ گہری لیکن ایک شخص کو خدا کے ساتھ شعوری حالت میں جو روحانی تجربات ہوتے ہیں وہ نیند یا اونگھ کے عظیم ترین لطف سے زیادہ پُرجوش اور تازگی بخش ہوتے ہیں (وہ غنودگی یا نیند جو سونے سے پہلے ہوتی ہے)

نیند کے اسرار و رموز سے پرے یہ مقدس خوشیاں پوشیدہ ہیں۔

میں کسی بھی حالت میں رہ سکتا ہوں جس میں میں چاہتا ہوں میں اکثر نیند کی دنیا اور دنیا کی آگہی کے درمیان رہتا ہوں: ایک شاندار حالت میں

انسانی ذہن کا ایک وسیع، لامحدود دائرہ ہے، لیکن اکثر اس سے بے خبر ہوتا ہے کہ میں بیک وقت دو حالتوں کا تجربہ کر سکتا ہوں: گہری نیند اور مکمل بیداری یا میں سو سکتا ہوں، خواب دیکھ سکتا ہوں اور اپنے ارد گرد ہونے والی ہر چیز کو ایک ہی وقت میں سن سکتا ہوں۔

کبھی کبھی میں ایک عام آدمی کی طرح سوتا ہوں میں بھی سو سکتا ہوں اور اپنے آپ کو مکمل طور پر ہوش میں دیکھ سکتا ہوں اعلیٰ حالت میں آپ کا جسم اور دماغ سوئے ہوئے ہیں، پھر بھی آپ ہر چیز سے پوری طرح واقف ہیں جو ہو رہا ہے یہ صرف شعوری اور جان بوجھ کر شعور کی اعلیٰ حالت میں داخل ہونے اور شعوری اور جان بوجھ کر بیداری کی نارمل حالت میں واپس آنے کی صلاحیت پیدا کرنے سے ہی ممکن ہے۔

مراقبہ، باطنی سکون یا تخیل کے ذریعے واپس آنے کے امکان کے بغیر جسم کو چھوڑنے سے ڈرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے، یہ خیال، جسے کچھ لوگوں نے فروغ دیا ہے، جسم سے لگاؤ اتنا مضبوط ہے کہ اس سے بچنا آسان نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر شعوری بیداری ختم ہو جائے، تب تک جسم کو مکمل طور پر چھوڑنا ممکن نہیں جب تک وہ لاشعوری ذہن سے جڑا رہے۔

اگر آپ کسی چیز کو بہت شدت سے دیکھیں گے تو وہ چیز ایک فریب بن جائے گی، کسی بھی موضوعی حقیقت سے عاری۔ تخیل اور خود شناسی کے درمیان فرق کو سمجھنا ضروری ہے، الٰہی خود شناسی کا لازمی ثبوت - آپ کے اندر خدا کی آگہی کا حقیقی اور غیر مشروط طور پر خوش رہنا ہے۔

اگر آپ مراقبہ میں بڑھتی ہوئی اور مسلسل خوشی کا تجربہ کرتے ہیں، تو جان لیں کہ آپ اپنی روح میں خدا کی موجودگی کا تجربہ کر رہے ہیں تاہم، اگر مقدس خوشی کے بہاؤ میں کوئی وقفہ یا رکاوٹ ہے، تو یہ آپ کے شعور میں ایک غیر ملکی عنصر کا ثبوت ہے جسے اندرونی خوشی کو بحال کرنے کے لیے ختم کرنا ضروری ہے۔

روحانی استاد، جو خدا کو حقیقی معنوں میں جانتا ہے، کی ایک خواہش ہوتی ہے: وہ اپنے چاہنے والوں کو روحانی رہنمائی فراہم کرے، انہیں خدا کے بارے میں سوچنے کی ترغیب دے اور دل، روح، دماغ اور عمل میں اس کے قریب ہونے کی ترغیب دے، جو بھی اس سے گونجتے ہیں وہ اس کے ذریعے خدا کی نعمتیں حاصل کرتے ہیں، کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں محض ایک عاجز آلہ ہے۔

انسان صرف یہ سوچ کر خدا کے ساتھ نہیں ہو سکتا کہ کسی نے روحانی روشن خیالی حاصل کر لی ہے خود کی بہتری اور اخلاقی تطہیر اعلیٰ درجات تک پہنچنے کے لیے ضروری شرطیں ہیں، خدا کو ممکنہ طور پر جاننے اور اسے حقیقی طریقے سے جاننے میں بہت فرق ہے، یہ صرف عاجزی، حکمت، خلوص، نیک کردار، اور دلی طور پر خدا کو جان سکتا ہے کہ وہ کون ہے جو خدا کو جان سکتا ہے۔ خدا تسلیم کرتا ہے۔

جو لوگ کائناتی شعور کی گہرائیوں سے مطالعہ کرتے ہیں وہ قدرتی طور پر غیر معمولی روحانی صلاحیتوں کو تیار کرتے ہیں اور قدرتی قوتوں پر قابو پاتے ہیں تاہم، کوئی بھی جو حقیقی الٰہی شعور حاصل نہیں کرتا، اپنی طاقتوں کو بغیر کسی حکمت اور تدبر کے، فخر کرنے اور دکھاوے کے لیے استعمال نہیں کرتا۔

عقلمند لوگ سمجھتے ہیں کہ وجود میں خدا ہی واحد ایجنٹ ہے اور عاجزی کے ساتھ وہ اس کی طرف ان غیر معمولی تحفوں کو منسوب کرتے ہیں جو اس نے ان کو عطا کی ہیں۔

کیا وجود میں موجود ہر چیز معجزہ نہیں ہے؟ اور کیا انسان صرف اپنے وجود کی وجہ سے بھی ایک معجزہ نہیں ہے؟

اگر انسان ان تمام عجائبات سے مطمئن نہیں ہے جو خدا نے پیدا کیے ہیں تو اولیاء کرام مزید معجزات کیوں کریں؟

خدا کے نیک اولیاء کچھ نہیں کرتے جب تک کہ خدا ان سے کرنے کو نہ کہے، اور بعض اوقات ان وجوہات کی بنا پر جو غیر واضح اور سمجھنا مشکل ہوتے ہیں۔

میں ایک مثال سے واضح کروں گا کہ کس طرح اعلیٰ شعور لاشعوری شعور سے مختلف ہے۔

اعلیٰ شعور وہ حالت ہے جس میں آپ – جاگتے ہوئے اور سوتے ہوئے اور پوری طرح ہوش میں رہتے ہوئے – جسم میں کسی بھی احساس کو اپنی مرضی سے اور کسی بیرونی محرک کے بغیر پیدا کر سکتے ہیں۔

لاشعوری تخیل (خواب کی دنیا) کے دائرے میں، آپ ایک کپ گرم دودھ پی سکتے ہیں، لیکن یہ تجربہ آپ پر مسلط کیا جاتا ہے، اعلیٰ شعور میں، آپ شعوری خواہش کے ذریعے ایک ہی چیز یا کسی اور چیز کا تجربہ کر سکتے ہیں۔

جب تک کوئی ایسا نہ کر سکے، یہ سوچ کر اپنے آپ کو دھوکہ نہیں دینا چاہیے کہ انسان اعلیٰ شعور کی بلندیوں پر پہنچ گیا ہے، راستہ لمبا لگتا ہے، لیکن ہزار میل کا سفر ایک قدم سے شروع ہوتا ہے اور جب تک پر امید رہے، مطلوبہ مقصد کے حصول میں کوئی رکاوٹ نہیں روک سکتی۔

لاکھوں لوگ لاشعور کے ان عجائبات کے سحر میں جکڑے ہیں جو نیند کے دوران ظاہر ہوتے ہیں لیکن اونچی حالت میں، آپ تصور کے ذریعے نہیں بلکہ حقیقت کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں یا جان سکتے ہیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں، میں اس کرسی پر بیٹھ کر اپنے ذہن کو کسی بھی جگہ منتقل کر سکتا ہوں اور بالکل دیکھ سکتا ہوں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔

بعض اوقات شاگرد لاشعور میں رہتے ہیں، اور بعض اوقات وہ اعلیٰ شعور کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور چند ایک ایسے ہیں جو اعلیٰ شعور سے ماورا ہو کر کائناتی شعور حاصل کر سکتے ہیں: الٰہی روح کا دائرہ، جس کی کوئی اصل یا وجہ نہیں ہے۔

خالص روحانی بیداری کی حالت میں، سالک کو چیزوں کا تجربہ کرنے کے لیے کسی تخیل کی ضرورت نہیں ہوتی ہے جب وہ کائناتی شعور کے

ساتھ متحد ہو جاتے ہیں، ان کی بیداری پھیلتی ہے اور وجود کے ہر ایٹم کے ساتھ ضم ہو جاتی ہے، پوری کائنات اور تمام مخلوقات سے شعوری طور پر آگاہ ہو جاتا ہے، یہ تجربہ شعور کی ایک لامتناہی توسیع ہے جو اس شعور کو پہاڑ کی چوٹی پر محسوس کرتے ہیں، اس شعور کو ہر سطح پر محسوس کرتے ہیں۔ ان کے جسم کا خلیہ اور خلا میں موجود ہر ایٹم

لیکن کائناتی شعور اس سے بھی آگے ہے۔

جب انسان تمام وجود میں اپنی موجودگی کو محسوس کر سکتا ہے۔

خوشی یہ بھی جانتا ہے کہ وجود سے باہر کیا ہے۔

یہ ہمہ جہت الہی شعور کے ساتھ متحد ہے آپ پر سلامتی ہو

بصیرت

بصیرت وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے ہم شکلوں کی دنیا کا ادراک کر سکتے ہیں جو کہ پانچ حواس یا عقل کے ذریعے نہیں دیکھی جاتی یہ درست ہے کہ شکلوں کی دنیا حسی دنیا میں اور اس کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے اور یہ سچ ہے کہ بعد کو جاننے کا مطلب ہے سابقہ کو جاننا، لیکن اس میں فرق ہے کہ دونوں کو کیسے جانا جاتا ہے۔

کیا ہم واقعی حسی دنیا کو اس کی تمام جہتوں میں صرف حسی ادراک یا سوچ کے ذریعے جان سکتے ہیں؟ یقیناً فطرت میں اور ہمارے اپنے جسموں کے اندر لامحدود سچائیاں، مظاہر، قوانین اور رشتے موجود ہیں، جو بنی نوع انسان کے لیے مہر بند کتابیں اور پوشیدہ راز بنے ہوئے ہیں، تو ہم ان روحانی دائروں کو کیسے سمجھ سکتے ہیں جو تمام خیالات اور حسی ادراک سے پرے ہیں۔

بصیرت روح کے اندر سے پھوٹتی ہے اور کام کرتی ہے، جب کہ سوچ بصیرت کے بغیر آتی ہے ہمیں سچائی کے سامنے کھڑے ہونے کی اجازت دیتی ہے، جبکہ فکر ہمیں اس کی بالواسطہ تصویر دیتی ہے۔

بصیرت ایک عجیب اور حیرت انگیز تعلق (اس اور سچائی کے درمیان) کی وجہ سے سچائی کو مکمل طور پر دیکھتی ہے، جبکہ دماغ سچائی کو تقسیم کرنے اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا کام کرتا ہے۔

ہر انسان کے پاس بصیرت کی قوت ہوتی ہے، جس طرح وہ عقل رکھتا ہے اور جس طرح فکر کی تربیت اور اصلاح کی جا سکتی ہے، اسی طرح بصیرت کی آبیاری اور نشوونما بھی ہو سکتی ہے، بصیرت میں ہم سچائی کے ساتھ مکمل ہم آہنگ ہیں۔ نعمتوں کی دنیا ، تعداد میں اتحاد کے ساتھ) اور اندرونی قوانین کے ساتھ جو روحانی دنیا پر حکومت کرتے ہیں، اور ہم بھی خدا کے موافق ہیں۔

ہم اپنے وجود کا تعین کیسے کریں؟ کیا یہ حسی ادراک کے ذریعے ہے؟ کیا ہمارے حواس ہمیں ہمارے وجود سے آگاہ کرتے ہیں اور ہمارے وجود کے بارے میں آگاہی کا ذریعہ ظاہر کرتے ہیں؟ یقیناً نہیں وجود کا احساس حواس پر منحصر نہیں ہے، جو ہماری پہلی سمجھ کے بغیر کسی بھی چیز کے بارے میں شعوری طور پر آگاہ نہیں ہو سکتا کہ ہم خود احساس کے عمل کا حصہ ہیں۔

کیا حسی ادراک اور سوچنے کا عمل ہمیں بتاتا ہے کہ ہم موجود ہیں؟ یقینی طور پر نہیں، کیونکہ دماغ کا ڈیٹا حسی نقوش پر مشتمل ہوتا ہے اور وہ - جیسا کہ پتہ چلتا ہے - یہ ثابت کرنے سے قاصر ہیں کہ ہم موجود ہیں۔

سوچ کا عمل ہمیں وجود کا شعور نہیں دے سکتا کیونکہ وجود سوچنے کے عمل میں ہی شامل ہے جب ہم اپنے آپ کو بیرونی دنیا سے تشبیہ دیتے ہیں اور اپنے وجود کے بارے میں استدلال یا نتیجہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں تو سوچ اور استدلال کے عمل کے اندر ہی وجود کا شعور موجود ہوتا ہے سوچ کی حدود اور حواس کی ناکافی کو دیکھتے ہوئے، ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ ہم موجود ہیں؟ اس کا جواب صرف اور صرف روح کی بصیرت میں پنہاں ہے یہ علم وجدان کا مظہر ہے یہ عقل اور حواس سے ماورا ہے جس کا بصیرت کے بغیر کوئی وجود نہیں۔

بصیرت کی تعریف کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ ہم سب کے بہت قریب ہے ہم میں سے ہر ایک اسے محسوس کرتا ہے کیا ہم نہیں جانتے کہ وجودی بیداری کیا ہے؟ تعریف کی نفی کرنا اتنا مانوس ہے اگر آپ کسی سے پوچھیں کہ وہ کیسے جانتے ہیں کہ وہ موجود ہیں، تو وہ جواب نہیں دے پائیں گے کہ وہ جانتے ہیں، لیکن وہ اس کی وضاحت نہیں کر سکتے، وہ اس کی وضاحت اور اظہار کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں، لیکن ان کے الفاظ وہ

بیان نہیں کر سکتے جو وہ اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، بصیرت اپنی تمام شکلوں اور مظاہر میں یہ صلاحیت رکھتی ہے۔

چوتھا طریقہ جس کی دوسری جگہ وضاحت کی گئی ہے، بصیرت پر مبنی ہے۔ ہم اس پر جتنا زیادہ توجہ دیں گے، اتنا ہی ہم خدا کو جانیں گے۔

بصیرت کے ذریعے، انسان خدا کو پہچانتا ہے، اور حسی اور مثالی دنیاؤں کے درمیان ایک ربط قائم ہو جاتا ہے، بعد میں حسی دنیا میں اور اس کے ذریعے محسوس کیا جاتا ہے، پھر حواس کا اثر ختم ہو جاتا ہے، پریشان کن خیالات ختم ہو جاتے ہیں، اور ہم خدا کو جان لیتے ہیں جو کہ نعمتوں کا سرچشمہ ہے، اور ہمارے اندر ایک کا شعور پیدا ہوتا ہے، یہ ایک عظیم شخصیت ہے اور دنیا کے علماء

تیسرا طریقہ یا غور کرنے والا طریقہ جو پہلے بیان کیا گیا ہے، ہمیں بصیرت کی دنیا میں بھی لے جاتا ہے جب ہم اس پر مستعدی اور فعال طور پر عمل کرتے ہیں، لیکن یہ ایک بالواسطہ طریقہ ہے اور براہ راست بصیرت یا علم کے ذریعے کیا ہوتا ہے ہمارے اندر پیدا کرنے کے لیے مزید وقت درکار ہوتا ہے۔

لہٰذا بصیرت کے ذریعے ہم خدا کو اس کے تمام مظاہر میں جان سکتے ہیں، ہمارے حواس اس کو ہم پر ظاہر کرنے سے قاصر ہیں، کیونکہ وہ صرف اس کے ظاہری خدوخال کو جانتے ہیں، کوئی عقل یا استدلال خدا کو صحیح معنوں میں نہیں جان سکتا، کیونکہ عقل حواس کی معلومات اور اعداد و شمار سے بالاتر نہیں ہوسکتی ہے، وہ صرف حسی تاثرات کو ترتیب دے سکتی ہے اور اس کی تشریح کرسکتی ہے۔

جب حواس ہمیں خدا کے قریب لانے میں ناکام ہو جاتے ہیں تو عقل بھی ناکام ہو جاتی ہے کیونکہ وہ ان پر انحصار کرتی ہے اس لیے ہمیں خدا کو اس کی بابرکت شکل اور اس کے دیگر مظاہر میں ظاہر کرنے کے لیے اندرونی بصارت کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

تاہم، اس بدیہی ادراک کی راہ میں کئی رکاوٹیں ہیں، جیسے کہ بیماری، ذہنی کمزوری، شک، کاہلی، مادی عزائم، منحرف خیالات، اور عدم استحکام یہ رکاوٹیں یا تو وراثت میں ملتی ہیں یا دوسروں کے ساتھ میل جول کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں، نقصان دہ اور غیر صحت بخش چیزوں کی طرف ہماری موروثی جھکاؤ کو مضبوط دماغی کوشش کے ذریعے دور کیا جا

سکتا ہے۔ اور ہم درست کوششوں کے ذریعے ناکامی پر قابو پا سکتے ہیں۔ اچھے لوگوں کی صحبت - جو خدا کے لئے وقف ہیں - ہم روح کے باغ سے بری عادتوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینک سکتے ہیں اور ان کی جگہ اچھی چیزیں لگا سکتے ہیں۔

جب تک ہم ان لوگوں کا ساتھ نہیں دیں گے جنہوں نے اپنی زندگی میں سچ کو دیکھا، چھوا اور سمجھا ہے، ہمیں یہ معلوم نہیں ہوگا کہ وہ سچائی کیا ہے۔

تفتیش کا جذبہ ہر ایک کے اندر موجود ہے، اور اس دنیا میں ہر شخص سچائی کا متلاشی ہے، جو اس کی ابدی میراث ہے، اور وہ اسے تلاش کرتا رہتا ہے، دانشمندی سے یا بے وقوفی سے، یہاں تک کہ وہ اسے پا لے اور اسے مکمل طور پر بحال کر لے۔

زیادہ دیر نہیں لگی کوشش کرنے والے کامیاب ہوتے ہیں اور ثابت قدم رہنے والے اپنی منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔

پوشیدہ انسان

ماسٹر پرمہنس یوگنند

انسانوں کو ننگی آنکھ سے پوشیدہ مخلوق کے طور پر تصور کرنا غیر فطری اور غیر منطقی لگتا ہے۔ ہم ہر روز اپنے آپ کو جسمانی مخلوق کے طور پر نظر آتے ہیں لیکن بہت سے طریقے ہیں جن سے ہم اپنی پوشیدہ، ضروری فطرت کو ظاہر کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر، اگر آپ آنکھیں بند کرتے ہیں تو آپ کا جسم آپ کے لیے پوشیدہ ہو جاتا ہے، تو آپ کو کیسے پتہ چلے گا کہ آپ موجود ہیں؟ آپ اپنے جسم کا وزن محسوس کرتے ہیں، اور آپ سن سکتے ہیں، سونگھ سکتے ہیں، چکھ سکتے ہیں اور محسوس کر سکتے ہیں، لیکن آپ صرف سوچ اور احساس میں خود ہیں، آپ ایک پوشیدہ مرکز ہیں جس کے گرد بہت سے خیالات گھومتے ہیں، اب اپنی آنکھیں کھولیں، سوال یہ ہے کہ کیا آپ وہ شکل ہیں جو آپ دیکھتے ہیں، یا وہ باطنی وجود جو آپ نے کچھ لمحے پہلے آنکھیں بند کر کے محسوس کیا تھا؟

نظر آنے والا انسان زیادہ اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ پوشیدہ نفس یا روح اصل میں اہمیت رکھتی ہے۔ سوتے وقت آپ کو نظر آنے والے انسان کا علم نہیں ہوتا لیکن آپ اپنے آپ سے واقف ہوتے ہیں کیونکہ جاگنے پر آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی نیند پر سکون ہے یا نہیں، اس لیے آپ کا پوشیدہ نفس حقیقی ہے۔

اس پوشیدہ نفس کے بغیر آپ کی ظاہری تصویر کا کوئی مطلب یا معنی نہیں ہوتا۔

پوشیدہ نفس کے بغیر، جسم بے کار ہو گا، جیسے ایک بے جان لاش یا ایک سخت لاش۔

پوشیدہ، باطن سچ ہے پھر بھی، عجیب بات ہے کہ لوگ اس پوشیدہ نفس کی نوعیت کا تجزیہ کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے! ان کی توجہ مکمل طور پر جسمانی شکل پر مرکوز ہوتی ہے جسے وہ آسانی سے چھو اور دیکھ سکتے ہیں اس لیے وہ اپنے جسم اور اس کی ضروریات کو پورا کرنے میں اپنے دن اور راتیں صرف کرتے ہیں اور اس بات پر غور کرنے میں کبھی نہیں رکتے کہ غیب باطن ہی اصل حقیقت ہے۔

جسمانی جسم کے اندر روشنی کا ایک جسم ہے جس کی مماثلت ہے اگرچہ انسانی نظروں سے پوشیدہ ہے، یہ روح کا سیارہ یا آسمانی لفافہ ہے۔

جن لوگوں کی انگلی کاٹ دی گئی ہو وہ ایسا محسوس کرتے ہیں جیسے وہ ابھی تک وہاں موجود ہے کوئی بھی جس کا ایک عضو کھو گیا ہو وہ اس احساس کو جانتا ہے جسم کے ہر عضو کے پیچھے ایک پوشیدہ، آسمانی ہمنوا یا ہم منصب ہوتا ہے جسمانی دل کے پیچھے ایک چھپا ہوا دل ہوتا ہے جس کے بغیر دکھائی دینے والا دل دھڑک نہیں سکتا انسانوں کے پاس پوشیدہ اعضاء ہوتے ہیں، یہ دماغی اعضاء، قوت سماعت اور قوتِ بصارتہ روشنی اور سرگرمی کے ٹشوز، انسان کے غیر مرئی سیاروں کے جسم کو تشکیل دیتے ہیں، سیارہ یا آسمانی جسم بالکل نظر آنے والے جسمانی جسم کی طرح ہے، فرق یہ ہے کہ اس کی چمکیلی، اہم شکل انتہائی لطیف ہے

جب جسم کسی معذوری کا شکار ہو تو اپنے آپ کو یہ باور نہیں کرانا چاہیے کہ کسی کی بینائی چلی گئی ہے یا کسی کا ہاتھ ختم ہو گیا ہے، نظر نہ آنے والی آنکھیں اور ہاتھ ابھی موجود ہیں اگرچہ جسمانی بازو مفلوج ہو سکتا ہے، غیب بازو معذور نہیں ہے، اس بات پر کبھی یقین نہ کریں کہ غیب کے اعضاء کسی بھی طرح متاثر ہوتے ہیں کیونکہ جسمانی اعضاء کی منفی سوچ یا دماغی توانائی کے بہاؤ کو روکتی ہے۔
جسمانی جسم کی

بجلی کا کرنٹ تار کے ذریعے بہتا ہے کون سا زیادہ اہم ہے: تار یا بجلی؟ تار صرف اس لیے موجود ہے کہ اس میں سے بجلی

گزر سکے، بجلی کا وجود تار پر منحصر نہیں ہے، اسی طرح جسم کا وجود غیب، روح کے استعمال کے لیے ہے، نہ کہ دوسری طرف۔

بدقسمتی سے، یہ پوشیدہ نفس جسم میں جکڑا ہوا ہے! دوسری صورت میں، ہم پانی پر چل سکتے ہیں، خلا میں اڑ سکتے ہیں، اور جسم میں واپس آسکتے ہیں

پردہ دار نفس کا آسمانی جسم اپنے جسمانی ہم منصب سے کہیں زیادہ حسی ادراک کا مالک ہے۔ انسانوں نے ایسی مشینیں بنائی ہیں جو بعض صورتوں میں جسمانی جسم سے کہیں زیادہ برتر ہیں جو کہ بے شمار رکاوٹوں سے محدود ہیں لیکن جیسے جیسے آپ کے آسمانی جسم کے بارے میں شعور پیدا ہوتا جائے گا، آپ دیکھیں گے کہ یہ وہ کچھ سن سکتا ہے جسے وہ آنکھ نہیں دیکھ سکتا اور جسے آنکھ چھو نہیں سکتی۔ جسمانی حواس کے دائرے سے بہت دور کی چیزیں

لوگ ہمیشہ جسمانی جسم کے چراغ کے بارے میں فکر مند اور دلچسپی رکھتے ہیں بغیر اس کے کہ وہ اس خفیہ بجلی کی تلاش کریں جو اس چراغ کو روشن کرتی ہے۔

نظر آنے والا انسان سولہ عناصر پر مشتمل ہے: کیمیائی مادہ جو بازار سے خریدے جا سکتے ہیں! مادی جسم اپنے اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے کوئی اہمیت نہیں رکھتا اب وقت آگیا ہے کہ انسانیت غیب انسان کے بارے میں بہتر ادراک پیدا کرے یہ پوشیدہ انسان وہ ہے جو صلاحیتوں، خیالات اور رفیقوں کا مالک ہے جو محبت کرتا ہے اور سوچتا ہے اور اس کے بغیر جسمانی جسم کے پاس ان کیمیائی عناصر کے سوا کچھ نہیں ہے جن سے یہ بنتا ہے۔

ذہن کی روشنی کو اسیر، نظر آنے والے انسان سے دور، اندر کی طرف ہونا چاہیے۔

جسمانی جسم کمر کے درد اور درد سے دوچار ہوتا ہے اور عمر کے ساتھ ساتھ بگڑتا اور بوسیدہ ہوتا جاتا ہے یہ مسلسل رونا، کراہنا اور اس کے لیے تڑپتا رہتا ہے۔

نظر آنے والا انسان ایک پُرتشدد، ہڈیوں کو کچلنے والے گرنے کا سامنا نہیں کر سکتا، اور بعض اوقات چھوٹے پن کی چبھن سے سکڑ جاتا ہے۔

غیر مرئی انسان بے ضرر ہے وہ آزاد اور بے لگام ہے وہ جسمانی جسم کی تمام پریشانیوں اور پریشانیوں کو دور کر سکتا ہے۔

ہمارے اندر چھپا ہوا انسان ہماری اصل ذات ہے۔

وہ وجود جو جسم کے ایٹموں کے پیچھے پڑا ہوا ہے وہ روح ہے جو نہ بدلتی ہے، نہ بدلتی ہے اور نہ ہی کبھی اتار چڑھاؤ اور فنا ہوتی ہے۔

ایک شخص کو لگتا ہے کہ وہ جسم ہیں، لیکن وہ نہیں ہیں برف کا ایک ٹکڑا پگھلا کر بخارات کے ذریعے نظروں سے غائب ہو سکتا ہے، یہ عمل بخارات کو مائع میں گاڑھا کر اور پھر مائع کو ٹھوس بنا کر واپس پلٹا جا سکتا ہے۔

صرف جسمانی جسم کی بیداری میں رہنا روحانی طور پر نقصان دہ ہے کیونکہ جسم بیماری، چوٹ، بھوک اور موت کی تکلیفوں کا شکار ہوتا ہے، ہمیں اپنے آپ کو یہ باور نہیں کرانا چاہیے کہ ہم صرف یہ نظر آنے والا جسم ہیں، جو زوال اور بربادی کا شکار ہے۔

ہمارے اندر چھپی انسانیت کو نہ مارا جا سکتا ہے اور نہ ہی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے کیا ہمیں اپنی نامعلوم، ابدی فطرت کو سمجھنے کے لیے زیادہ کوشش نہیں کرنی چاہیے؟

اس پوشیدہ نفس کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کرنے سے، ہم ظاہر انسان کو کنٹرول کرنے کے قابل ہو جائیں گے، جیسا کہ عظیم آقا کرتے ہیں جو اپنی مقدس طاقتوں کو محسوس کرتے ہیں اور پوشیدہ، باطن کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں، خود کو جسمانی تکالیف سے الگ کر سکتے ہیں، یہاں تک کہ جب ظاہر انسان تکلیف اور خطرے میں ہو۔

اس خودمختاری کے حصول کا راستہ کیا ہے؟

غور و فکر کے سکون اور سکون میں زیادہ وقت گزارنا چاہیے پہلے تو یہ ناپسندیدہ معلوم ہو سکتا ہے کیونکہ جسم کے بارے میں شعوری آگاہی اور اس کی حسیات کے ساتھ ضرورت سے زیادہ شناخت کے ساتھ زندگی گزارنے سے انسان کی لامتناہی پریشانیوں، خواہشات اور ضروریات کے علاوہ کسی اور چیز کے بارے میں سوچنا مشکل ہو جاتا ہے لیکن انسان کے شعور میں ایک نئی جہت کھلے گی جب وہ خود اس بات کا اثبات کرے گا کہ وہ اپنی روح میں اس بات کا اثبات کر لے گا خدا کی

خالص تصویر، کہ ان کی زندگی کسی بھی طرح تباہ نہیں ہوسکتی، اور یہ کہ وہ پوشیدہ، ابدی وجود ہیں

وہ غیر مرئی انسان خدا کی صورت میں تشکیل پاتا ہے، روح الٰہی کی طرح آزاد، ظاہر انسان میں دنیا کی تمام مجبوریاں اور پریشانیاں موجود ہوتی ہیں جیسے ہی ہمیں اپنے جسم کا علم ہوتا ہے، ہم ان کی حدود کے پابند ہو جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ بزرگ ہمیں اپنی آنکھیں بند کرنے اور خود کو یاد دلانے کا درس دیتے ہیں- مراقبہ کے ذریعے چھپی ہوئی جسمانی صلاحیتوں کے ذریعے جسمانی صلاحیتوں کو محدود نہیں کیا جاتا۔

میں نے اکثر بڑے یقین اور یقین کے ساتھ کہا ہے کہ "میں اپنے جسمانی جسم کا پابند نہیں ہوں جہاں بھی جانا چاہتا ہوں، میں فوراً وہاں پہنچ جاتا ہوں"

آپ کہہ سکتے ہیں، "یہ صرف ایک خیال ہے" ٹھیک ہے لیکن خیال کیا ہے؟ ہر چیز جو آپ اپنے ارد گرد دیکھتے ہیں وہ ایک ٹھوس خیال ہے آپ بغیر سوچے سمجھے کسی چیز کا تصور نہیں کر سکتے سوچ خود پوشیدہ ہے، پھر بھی یہ ہر چیز کو حقیقت بناتی ہے جو ہم دیکھتے ہیں، لہذا، اگر آپ اپنے خیالات کو کنٹرول کر سکتے ہیں، تو آپ ہر چیز کو ظاہر کر سکتے ہیں، اور آپ اپنی ذہنی توجہ کی طاقت سے ہر چیز کو دیکھ سکتے ہیں۔

جب آپ اپنے دماغ کو شدت سے اور گہرائی سے مرکوز کرتے ہیں، تو آپ اپنے دماغ کی آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں کہ آپ کیا سوچ رہے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے آپ اسے اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، ان دیکھے خیالات کو مرئی تجربات میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

اگر آپ آنکھیں بند کر لیتے ہیں تو آپ اپنے جسم کو نہیں دیکھ سکتے، پھر بھی وہ آپ کے لیے حقیقی رہتا ہے تو آپ کیوں چھپے ہوئے نفس کو غیر حقیقی سمجھتے ہیں کیونکہ آپ اسے نہیں دیکھ سکتے؟

مراقبہ میں آپ بند آنکھوں کے پیچھے اندھیرے میں دیکھتے ہیں اور اپنے دماغ کو اپنے اندر چھپے ہوئے نفس یا روح پر مرکوز کرتے ہیں۔

خود نظم و ضبط کی مشق کرنے اور اپنے روحانی گائیڈ کے ذریعے فراہم کردہ سائنسی مراقبہ کی تکنیک کے مطابق اپنے ذہن کو باطن کی طرف موڑنے سے، آپ آہستہ آہستہ روحانی

طور پر بڑھیں گے، آپ کے مراقبے گہرے ہوتے جائیں گے، اور آپ کا غیب خود یعنی آپ کے اندر موجود خدا کی روحانی تصویر آپ کے لیے حقیقت بن جائے گی، خود شناسی کی اس خوشی بھری بیداری میں، جب آپ جسمانی طور پر محدود ہو جاتے ہیں، تو آپ حقیقی معرفت اور محدود شعور بن جاتے ہیں۔ جانیں کہ آپ نے اپنے حقیقی، ناقابل تسخیر نفس کو دریافت کر لیا ہے اور خدا کے ساتھ اس کی وحدانیت کا احساس کر لیا ہے۔

آپ کو اس بات کا بھی احساس ہو گا کہ کس طرح پوشیدہ انسان جسمانی جسم کے ساتھ اٹیچمنٹ کے ذریعے جکڑا ہوا ہے جو ذہنی اور جذباتی رسیاں ہیں اور زمینی سطح پر مخصوص چیزوں کی خواہشات ہیں۔

لیکن جب گہرے مراقبے کے ذریعے آپ ان زنجیروں کو کھول سکتے ہیں یا توڑ سکتے ہیں تو آپ آزاد ہو جائیں گے اور آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ خدا کی صورت ہیں جسمانی اور مادی حواس کے جنگل میں قید غیب انسان کو تلاش کریں۔

اگر آپ اس غیر مرئی انسان کو صرف ایک بار جان لیتے، تو آپ کو معلوم ہوتا کہ جسمانی جسم اس کا بیرونی خول ہے، اور یہ کہ اس کا ایک روشن جسم ہے اور ایک باطنی فکری جسم بھی، اور آپ کو یہ بھی احساس ہوگا کہ آپ کیسی عجیب ہستی ہیں!

اپنے خیالات کو اس غیب نفس پر مرکوز کریں، ظاہر انسان ایک وہم اور فریب ہے، باطن یا غیب نفس ہی سچا ہے جب آپ کو یہ معلوم ہو جائے گا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ گوشت اور خون نہیں بلکہ وہ پوشیدہ نفس ہیں جو زوال و بربادی کی پہنچ سے باہر ہے۔

تم ایک روح ہو، اور روح نہیں مرتی! یہ مت سمجھو کہ قبر تمہارا انجام ہے جب جسمانی جسم مر جاتا ہے تو روح وجود کے دوسرے درجے پر چلی جاتی ہے کچھ بھی صحیح معنوں میں فنا نہیں ہوتا جسم کی اصل شکل آسمان میں ہمیشہ موجود رہتی ہے۔

لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے پیارے ہمیشہ کے لیے چلے گئے ہیں کیونکہ ان کے پاس ذہنی توجہ کا فقدان ہے کہ وہ انہیں ان کی پارباسی شکلوں میں آسمانی دائرے میں دیکھیں جہاں وہ رہتے ہیں ہمیشہ ان سچائیوں پر غور کریں، اور اپنے آپ کو دہرائیں — اگر آپ ان معاملات میں دلچسپی رکھتے ہیں

— "میں خدا کا نورانی ڈیزائن ہوں میں خدا کی بادشاہی میں ابدی اور ہمیشہ بھٹکنے والا ہوں"

تم وہ پوشیدہ ہستی ہو جسے موت چھو نہیں سکتی اور بدبختی متاثر نہیں کر سکتی، اور تم ابد تک ایسے ہی رہو گے تو اب تمہیں اپنی لافانی کا احساس کیوں نہیں ہوتا؟

ہماری جسمانی آنکھیں ہمیں یہ سوچ کر دھوکہ دیتی ہیں کہ یہ دوہری دنیا حقیقی ہے۔ اپنی روحانی آنکھ کھولیں اور اپنی ان دیکھی شکل دیکھیں جب آپ کی روحانی آنکھ اندرونی خاموشی میں کھلے گی تو پوشیدہ چیز ظاہر ہو جائے گی۔

جب آپ سوچ رہے ہوتے ہیں، خواب دیکھتے ہیں اور گہری توجہ مرکوز کرتے ہیں تو آپ وہ شخص ہوتے ہیں جو نظروں سے پوشیدہ رہتا ہے، وہ شخص حقیقی ہے اور نظر آنے والا شخص محض اس کا سایہ ہوتا ہے۔

سائے کو بھول جاؤ اور اصل چیز کو یاد کرو
ان دیکھے شخص کے ساتھ ایک ہو جاؤ
تمام مخلوق کے رب کی خالص تصویر!
السلام علیکم

کائناتی شعور کا تعارف

کائناتی شعور اس وقت تک حاصل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ دماغی اضطراب کی ہلکی سی ہلکی سی لرزش یا ہلکی سی لہر بھی موجود ہو سائنسی مراقبہ کی تکنیک دماغی توجہ کے معیار کو بہت بہتر بناتی ہے اور اپنے خیالات پر قابو پانے کی صلاحیت کو بڑھاتی ہے، اس طرح وہ لاشعور کے دائرے میں بے نتیجہ گھومنے کے سالوں کو بچاتے ہیں اور ہم بے ہوشی کی یادداشت کے طور پر مفید نہیں ہوتے۔ نیند اور خوابوں کا ایک دائرہ تاہم، یہ دائرہ مراقبہ کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے، اور یہ تصوراتی فریبوں کے دائرہ میں داخل ہو کر روح کی دنیا سے جڑنے کے لیے تصورات اور میلانات کا شکار افراد کے لیے اپنی رغبت رکھتا ہے جن کی کوئی حقیقت یا روحانی قدر نہیں ہے اور یہ رات کے وقت عام خوابوں سے بہت زیادہ مختلف نہیں ہیں، دماغی ذہنی حالت کے لیے سائنسی مراقبہ کے ذیلی طریقہ کار کے علاوہ خود علم اور خدا کے ساتھ ہم آہنگی

جس چیز سے پرہیز کیا جائے وہ یہ ہے کہ وہ فریب، خیالی تجربات سے بھرے ہوئے دائرے جو روحانی کے لیے کچھ غلطی ہو، لیکن جو روحانی کے سوا کچھ بھی ہیں، حقیقی روحانی تجربات اور سچائی کا حقیقی ادراک ذہن کو خدا پر مرکوز کیے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا، فکری ارتکاز مکمل ذہنی جذب اور شعور کی مکمل خاموشی کی حالت ہے، جب کہ روح کی حرکت یا حرکت کی فطرت ہے۔ ارتکاز، لہٰذا، مقدس ہم آہنگی کے لیے ضروری ہے، خود شناسی کے اسباق میں ارتکاز اور مراقبہ کے طریقے اور فنون، جو انسانی شعور کو الہی شعور کے ساتھ مکمل ہم آہنگ کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

دنیا کا طریقہ یہ ہے کہ بہت زیادہ تبلیغ کریں اور تھوڑا سا عمل کریں، آپ شہد کے بارے میں ایک لیکچر سو بار سن سکتے ہیں، لیکن آپ اس کے ذائقے کو اس وقت تک نہیں جان سکتے جب تک آپ اسے نہ چکھیں، اسی طرح کسی بھی تعلیم کی اصل قدر صرف مشق سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے، ہمیں انبیاء اور عظیم ہستیوں کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور ان کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے، تب ان کی سچائیاں ہماری سچائیاں بنیں گی، اور ہم ثابت کریں گے کہ جب ہم سچائی اور سچائی کے ساتھ چل سکتے ہیں، تو ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم سچے ثابت ہو سکتے ہیں۔ سچائی کی روشنی میں، ہمارے عقائد یا راستے کچھ بھی ہوں، خدا ہمارے کام کو قبول کرے گا اور ہمیں اپنے چنے ہوئے لوگوں میں شامل کرے گا۔

سچائی کے راستے پر خلوص اور ثابت قدمی کے ساتھ چلنا چاہیے پیارے متلاشی یاد رکھو کہ کروڑوں لوگوں میں سے چند ہی حقیقی معبود کو تلاش کرتے ہیں اور ان چاہنے والوں میں سے بھی بہت کم تعداد آخر تک ثابت قدم رہتی ہے۔ لیکن جو راہ پر گامزن رہتا ہے وہ خدا کو پہچانتا ہے۔ جب تک ان کا دل خدا کے ساتھ ہے وہ اپنے مطلوبہ مقصد تک پہنچ جائیں گے، چاہے وہ کتنے ہی لمبے اور لمبے عرصے میں کیوں نہ پڑے۔ اُن کے ارادے صاف ہیں، اُن کو ڈرنے کی کوئی بات نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

لہٰذا، ہمیں اپنی زندگی میں غور و فکر کو ایک زندہ تجربہ بنانے کے لیے پوری کوشش کرنی چاہیے کہ ایمان میں اخلاص ایک

لازمی اور ناگزیر تقاضا ہے، کیونکہ محض دکھاوا انسان کے تکبر کو بڑھاتا ہے اور اسے اس کے حقیقی مقصد سے دور کر دیتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ خداتعالیٰ آپ کی زندگیوں میں اوّل مقام پر فائز ہوگا اور آپ اسے کبھی نہیں بھولیں گے، ایک لمحے کے لیے بھی نہیں کہ آپ اس دنیا کی قلیل لذتوں سے مطمئن نہ ہوں، بلکہ خدا کو اپنی بابرکت منزل اور زندگی میں اپنا آخری مقصد بنائیں، محدود جسم کے پیچھے لامحدود مطلق موجود ہے اور میں اس کے ساتھ روحانی معاملات میں بات نہیں کرتا ہوں اور جب میں روحانی معاملات میں خدا سے بہ ضرر ہوتا ہوں تو میں اس سے بہ ضرر ہوتا ہوں۔ وہ آگاہی، میں جانتا ہوں کہ میرے الفاظ سچائی کی روح سے جڑے ہوئے ہیں، اور یہ کہ تمام مخلص متلاشی میری باتوں کی سچائی کو محسوس کریں گے۔

ایسے لوگ ہیں جو حقائق کو وہم سے الجھاتے ہیں، اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ حقائق خرافات اور وہم ہیں، اور وہم حقائق ہیں اور اندھیرے میں چمکنے والی روشنیاں ہیں۔

توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت ترقی اور روحانی نشوونما کے لیے روحانی راستے پر ناگزیر ہے۔ ذہنی توجہ کے بغیر انسان کبھی بھی خدا کو نہیں پا سکتا ہمیں دوسری زمینی آوازوں اور خلفشار کے داخلے کو روکنے کے لیے شعور کی کھڑکیوں کو بند کرنا سیکھنا چاہیے۔

جب شعور کو کیلیبریٹ کیا جاتا ہے اور روحانی طور پر ہم آہنگ کیا جاتا ہے، ایک تجرباتی تعلق تک پہنچ جاتا ہے، اور متلاشی محسوس کرتا ہے کہ خدا ہمیشہ اور ہمیشہ کے لیے انسانیت کے ساتھ اور ہر جگہ موجود ہے، تاہم، اس کی موجودگی کو محسوس کرنے میں ناکامی دماغ کے بہت سے خالص دنیاوی معاملات میں مشغول توجہ، یا خدا پر مراقبہ، اس کے قریب محسوس کرنے کا یہ ایک ذریعہ ہے، جو ہمیں اس کے قریب محسوس کرنے کے قابل ہے۔ یاد، خدا کے نام کو دہرانا (جیسے "خدا کے سوا کوئی معبود نہیں" یا "اے زندہ، اے خود قائم کرنے والا") جب تک کہ ان کا پورا وجود معنی میں جذب نہ ہو جائے، ان کا شعور پھر آسانی سے روحانی جہت میں منتقل ہو جاتا ہے، اور وہ روحانی خوشی کی کیفیتوں کا تجربہ کرتے ہیں

جیسا کہ یوگیوں نے تجربہ کیا تھا، اس کے باوجود مجھے روحانی طور پر ایک گہرا تجربہ حاصل کرنا مختلف ہے۔

خدا انسانیت سے دور نہیں ہے یہ انسانیت ہے جو جان بوجھ کر اپنے خیالات اور اعمال کے ذریعے خدا سے خود کو دور کرتی ہے جب آپ مراقبہ میں ایک حقیقی روحانی روشنی کو محسوس کرتے ہیں تو اسے سمجھنے کی کوشش کریں اور محسوس کریں کہ آپ اس کے اندر ہیں: اس کے ساتھ ایک خدا اس نور کے دل میں ہے — روشنی پر روشنی اور جتنا آپ اس بابرکت روشنی کے قریب آتے ہیں، اتنا ہی آپ خدا کے قریب آتے ہیں۔

الٰہی روشنی کی ایک مخصوص علامت یہ ہے کہ اس کی بصارت ہمیشہ خوشی یا مسرت کے فوری اور شدید احساس کے ساتھ ہوتی ہے جو جسم کے ہر بافتوں کے ہر خلیے میں ہر ایٹم تک پھیل جاتی ہے یہ خوشی کا احساس وہم نہیں ہے۔ بلکہ بعض کے لیے روحانی جوش کی شدت کو برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ دماغ اور جسم اس کے عادی نہیں ہیں یہ جوش و خروش آخری منزل ہے اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس کے امرت کا مزہ چکھتے ہیں کیونکہ انہوں نے زندگی کے زندہ پانی کے چشمے سے پیا ہے۔

توجہ مرکوز کرتے ہوئے جتنا زیادہ سکون محسوس ہوتا ہے، خدا پر ان کا مراقبہ اتنا ہی زیادہ گہرا اور کامیاب ہوگا اگر روحانی کتابوں کو پڑھنے کے بجائے صرف مراقبہ میں صرف کیا جائے تو ذہنی اور روحانی طور پر بہت زیادہ ترقی ہوگی، سنجیدہ متلاشی اپنی نیند کو کم کرتے ہیں اور زیادہ گھنٹے مراقبہ کے لیے وقف کرتے ہیں کیونکہ جو آرام وہ مراقبہ میں محسوس کرتے ہیں وہ نیند سے سو گنا زیادہ تازگی اور تازگی بخش ہے۔

جب تک کوئی شخص اپنے شعور میں آوازوں کو خاموش نہیں کر سکتا، وہ خدا تک نہیں پہنچ سکتا، اسی لیے انبیاء اور اولیاء نے غاروں، پہاڑوں اور جنگلوں میں پناہ لی، ارتکاز اور مراقبہ کی مشق کے ذریعے بار بار اپنے آپ کو اندرونی سکون میں ڈوبنے کی سخت ضرورت ہے، اور پھر عظیم سکون اور گہرا خوشی ملے گی جیسا کہ متن کہتا ہے:

جو شخص تجدید خواہشات اور مال کی آرزو سے آزاد ہے، جو اپنے دل و دماغ (اپنے جذبات اور خیالات) کو قابو میں رکھتا ہے اور ایک پرسکون جگہ تلاش کرتا ہے، اسے ہمیشہ عالمگیر جذبہ کے ساتھ متحد ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔

عبادت گاہوں میں غوروفکر کی خاموشی کے زیادہ مشق کی بھی ضرورت ہے ہمیں کم بولنا چاہیے اور زیادہ غور کرنا چاہیے ہندوستان میں اپنی روحانی تربیت کے دوران، میرے استاد، سری یکتیشور، ہمیں کبھی کبھار صرف ایک لیکچر دیتے تھے، زیادہ تر ہم خاموشی اور گہری ارتکاز سے ان کے گرد بیٹھتے تھے۔

ایک حقیقی روحانی رہنما کے پاس صرف تحریری علم سے زیادہ کچھ ہوتا ہے، ہم اس سے حکمت اور توحیدی علم سیکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ جانتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ جانتا ہے، کیونکہ وہ اپنے اندر اور حقیقت کو جانتا ہے، اور اس نے محض کتابیں نہیں پڑھی ہیں۔

خلاء کو دو حصوں یا پہلوؤں میں تقسیم کیا گیا ہے تخلیق خلاء کا ایک پہلو ہے، اور دوسرے پہلو پر صرف خدا ہے، جہاں مخلوق کا کوئی وجود ہی نہیں ہے، وہ تاریکی کا دائرہ ہے جو اندھیرا نہیں ہے اور روشنی نہیں ہے جو روشن نہیں ہے، جہاں سورج طلوع نہیں ہوتا، چاند نہیں چمکتا، اور کوئی آگ نہیں بھڑکتی، وہاں خدا کا ابدی، ابدی ٹھکانہ ہے۔

یہ دوہرا انسانی شعور پر بھی لاگو ہوتا ہے، انسان کے دو پہلو ہیں: ایک مرئی اور دوسرا پوشیدہ، آپ کھلی آنکھوں سے ظاہری وجود کو محسوس کرتے ہیں اور بند آنکھوں سے اپنے آپ کو اس کے اندر دیکھتے ہیں، آپ کو ایک تاریک خلا کے سوا کچھ نظر نہیں آتا، پھر بھی آپ کا شعور انتہائی قابل ادراک اور فعال رہتا ہے، اگر گہرے غور و فکر کے ذریعے، آپ اندھیرے کو گھس سکتے ہیں، جو بند آنکھوں کے پیچھے موجود اندھیرے میں سے تمام مخلوقات کے اندر موجود روشنی کو دیکھ سکتا ہے۔
روحانی جوش، شعور ظاہری روشنی سے ماورا ہو کر آفاقی شعور کے دائرے میں داخل ہوتا ہے، جو تخلیق کی تمام شکلوں اور اشکال کے پیچھے موجود ہے، یہ شعور تمام حسی ادراک سے بالاتر ہے جہاں تک اس کے جوہر، اس کی نعمتوں اور اس سے

وابستہ کیفیات کا تعلق ہے، اس کے باوجود انہیں ان کا حق ادا کرنا مشکل ہے، اس لیے کہ وہ روحانی طور پر موجود لوگوں کی موجودگی کے باوجود ان کا حق بیان کرتے ہیں۔ اس کی سچائی اور اس کے وجود کی سچائی

خدا نے ہمیں اپنے شعور میں تجربہ کرنے کا موقع دیا ہے، جس طریقے سے کائنات پر حکمرانی کرنے والے قوانین کام کرتے ہیں، شعور کی اس بے شکل حالت کو، جو بند آنکھوں سے بھی محسوس کیا جا سکتا ہے، کا موازنہ لامحدود دائرے (اندھیرے کے بغیر) اور (روشنی کے بغیر) سے کیا جا سکتا ہے، جہاں خدا کسی بھی شکل، صفات، اور اس مادی مخلوق کی بے پایاں مخلوقات میں سے ایک کے علاوہ موجود ہے۔ تخلیق، خدا اکیلے مطلق نعمتوں کے شعور میں موجود ہے، ہمیشہ موجود، باشعور، اور تجدید یہ شعور وضاحت اور تقابل سے انکار کرتا ہے کیونکہ یہ مکمل طور پر منفرد ہے اس ابدیت کے دائرے میں، جہاں مطلق اور لامحدود حکمرانی اعلیٰ ہے، وہاں کوئی جہان یا مخلوق نہیں ہے کسی بھی قسم کی مخلوق نہیں ہے، لیکن اس کی دوسری طرف ہر چیز کی تخلیق ہے، اس کے اندر ہر چیز موجود ہے۔

غیب کے دائرے میں کائناتوں کا کارخانہ ہے ایک ماہر فلکیات نے کہا کے خلا واقعی حیران کن ہے۔ ہر چیز اس سے نکلتی ہے اور اس کے اندر تحلیل ہو جاتی ہے تو ایٹم، ان کے اجزاء اور ساری دنیا کہاں غائب ہو جاتی ہے؟

جب بھی مادہ دلکش اور پرکشش نظر آئے تو آنکھیں بند کر کے اپنے اندر جھانکیں اور زندگی کے ماخذ پر غور کریں آپ کو کچھ نظر نہیں آتا اور کچھ محسوس نہیں ہوتا، لیکن تمام دکھائی دینے والی چیزیں اسی غیب سے پھوٹتی ہیں (اور اندھیرے میں روشنی چمکتی ہے) (آسمان اور زمین کی روشنی) اگر آپ خاموشی کے ساتھ اندھیرے کی طرف دیکھتے رہیں گے تو آپ کو اندھیرے کی گہری روشنی ملے گی۔ آگاہی، اور اندھیروں سے پرے دوسرے دائرے ہیں (میرے باپ کے گھر میں بہت سی کوٹھیاں ہیں) (اور آخرت کا گھر بہتر ہے، اور نیک لوگوں کے لیے کتنا اچھا گھر ہے!)

آفاقی ذہن براہ راست خلا سے پرے موجود ہے انسانی شعور سے پرے خدا کا شعور ہے اس کی موجودگی کی اس جہالت کے لیے کافی ہے ہمیں غور و فکر کے ذریعے اندھیرے کو ہلانا اور منتھنا دینا چاہیے اور اس وقت تک رکنا نہیں چاہیے جب تک کہ ہم اسے وہاں نہ پا لیں، لامحدود مطلق میں، ان گنت تصورات، بے شمار اندرونی نظارے، اور زندگی کے تمام مسائل کے حل ہیں۔

جو حقیقتیں میں نے خود شناسی کے ذریعے سمجھی ہیں ان سے جسمانی قوانین کا پتہ چلتا ہے جو سائنسی طور پر دوسرے ذرائع سے دریافت ہوتے ہیں جب میں آنکھیں بند کرتا ہوں تو اپنے جسم میں زندگی کے شفاف دھارے کو بہتا ہوا دیکھتا ہوں یہ مت سمجھو کہ تم تنہا ہو اس خاموشی میں جو تم محسوس کر رہے ہو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے اور یہ سوچنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ نہیں ہے تو وہ ہر موسیقی سے بھرا ہوا ہے جس کی وجہ سے خدا ہمارے اندر موسیقی سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے وجود کا لمحہ لیکن اس کی موجودگی کو سمجھنے کے لیے، ہمیں گہرے مراقبہ کی مشق کرنی چاہیے، ہمیں اپنی پلکوں کو نیند میں بند نہیں ہونے دینا چاہیے، اس سے پہلے کہ ہمیں یہ معمولی سا نشان بھی مل جائے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ تب ہی ہم پرسکون اور سکون سے سو سکتے ہیں اور آپ، جو تڑپتے ہیں، اندھیرے میں گہری نظر رکھتے ہیں جب تک کہ آپ اس کے حیرت انگیز اسرار کو دریافت نہ کر لیں۔

ایک بار، میں اپنی لائبریری میں دوپہر کے چار بجے کے قریب بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میری سانس غائب ہو گئی اور میرے اعضاء اکڑ گئے، میں نے خود کو موت کے عمل کا مشاہدہ کرتے ہوئے پایا سانس اور حرکت میرے جسم سے نکل گئی، پھر بھی میں ہوش میں رہا، یہ ایک شاندار تجربہ تھا کہ میں نے اپنے جسم اور تمام فطرت کو آسمانی روشنی سے بنی ہوئی حرکت پذیر کائناتی تصاویر کے طور پر دیکھا اور میں نے کہا، یہ پوری دنیا موت کے سوا کچھ نہیں ہے، یہ میری موت نہیں ہے! متحرک تصویری گیلری!"

اپنی کرسی یا تخت پر بیٹھا ہوا حکمران یہ کہہ سکتا ہے: "میں فرمانبردار آقا ہوں سر میرے سامنے جھکتے ہیں" لیکن

موت اس فرمانبردار آقا کو اپنی مہلک ضربوں میں سے ایک دھچکا دے اور وہ ماضی کی بات بن جائے۔

میرے دوستو، حقیقی بادشاہ وہ ہے جو خدا سے محبت کرتا ہے، تمام مخلوقات میں اس کی موجودگی کو محسوس کرتا ہے، اور دوسروں کا خیال رکھتا ہے جیسا کہ وہ اپنے آپ کا خیال رکھتا ہے، یہاں تک کہ موت بھی اسے گھبرانے یا خوف کا باعث نہیں بنے گی، کیونکہ وہ اسے خدا کی بادشاہی (جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے) کے راستے کے طور پر دیکھتا ہے۔

انسانی شعور کو کائناتی شعور تک پھیلانے کے تین طریقے ہیں پہلا سماجی طریقہ ہے، جہاں ہم خود غرضی کو اپنی روحوں سے نکال دیتے ہیں اور لوگوں کی مدد کرنے اور ضرورت مندوں کی خدمت کے لیے پوری طرح تیار ہوتے ہیں ہمیں اپنے دوستوں کے ساتھ وفادار اور وفادار رہنا چاہیے اور ہر اس شخص کے لیے محبت محسوس کرنی چاہیے جو اللہ نے ہمیں خاندانوں سے دی ہے تاکہ ہم اپنے شعور کی حدود کو بڑھا کر ان کے لیے حقیقی قربانی دے کر اور دوسروں کے لیے محبت اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے شعور کی حدود کو بڑھا سکیں۔ اس طرح ہم اپنے شعور میں کچھ وسعت حاصل کر لیتے ہیں لیکن یہ کافی نہیں محبت جو اپنے آپ کو ایک تنگ دائرے تک محدود کر لیتی ہے محدود ہو جاتی ہے اور پھیلنے سے قاصر ہو جاتی ہے جب یہ غیر شخصی ہو جاتی ہے تو اس کا دائرہ بڑھتا ہے اور اس کی وسعت بڑھ جاتی ہے اس قسم کی محبت کو پروان چڑھانا چاہیے اور ہمیں ہر ایک کو وہی پیار دینا چاہیے جو ہم اپنے خاندان کے لیے محسوس کرتے ہیں اور اپنے پیاروں کے لیے جس طرح کام کرتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں۔ یہ کائناتی شعور حاصل کرنے کا سماجی طریقہ ہے - خدمت اور محبت کا طریقہ۔

خُدا ہم سے ایک عظیم کائناتی خاندان کی طرح پیار کرتا ہے اور ہم سے ایک دوسرے سے محبت کرنے کی توقع رکھتا ہے اگر ہم محبت کرتے ہیں تو خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اگر ہم محبت نہیں کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو درد اور تکلیف کے ساتھ سزا دیتے ہیں۔

دنیا کی سوچ کو بدلنا چاہیے ہم سب ہیں کیونکہ ہماری اصل فطرت فطری طور پر ہمہ جہت ہے۔

میں دوسروں کو دینے میں خوشی محسوس کرتا ہوں اور ان کی خوشی کا مشاہدہ کرنے میں سب سے بڑی خوشی محسوس کرتا ہوں جب ہم دوسروں سے محبت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ تمام وجود ہمیں جواب دیتے ہیں انبیاء اور عظیم شخصیات نے ہمیں کائناتی بیداری کے حصول کا راستہ دکھایا ہے۔ اس طرح ہمیں خوشی سے محبت، خدمت اور شفقت دینا چاہیے۔

آفاقی شعور رکھنے والا ایک خوش انسان ہوتا ہے۔ وہ اپنی محبت کو چند لوگوں تک محدود نہیں رکھتا، ہر کسی کو اپنے پیار اور ہمدردی کے دائرے سے چھوڑ کر اس طرح ہمیں پوری دنیا کو اپنے خاندان کے طور پر دیکھنا چاہیے، یہ شعور ہمیشہ میرے ساتھ ہے، اور میں محسوس کرتا ہوں کہ ہر کوئی میرا ہے، عالمگیر شعور رکھنے والا شخص تمام لوگوں سے اسی طرح پیار کرتا ہے جیسے وہ اپنے بھائیوں، بہنوں، والدین سے پیار کرتا ہے۔

کائناتی شعور کا دوسرا راستہ خود نظم و ضبط کے ذریعہ ہے۔ کسی کو ضرورت سے زیادہ چیزوں کا شکار نہیں ہونا چاہئے چیزوں سے لطف اندوز ہونا ٹھیک ہے لیکن کسی کے دل اور روح کو ان سے وابستہ نہیں ہونا چاہئے جو لوگ اپنے شعور کی حدود کو بڑھانا چاہتے ہیں انہیں فکر و عمل میں آزاد، مہربان، نرم اور خوشگوار، ضبط نفس، خواہشات کو نقصان پہنچانے سے بچنے کی عادت اور عمل کو نقصان پہنچانے سے گریز کرنا چاہئے۔ ان کے صحیح عقائد کے مطابق، جو اخلاقی اور اخلاقی طور پر جائز ہیں، کائناتی شعور کو حاصل کرنے کے لیے ضبط نفس کو فروغ دینا اور گرمی اور سردی، خوشی اور افسردگی، صحت اور بیماری کی دوئیوں سے بالاتر ہونا ضروری ہے۔

ہمیں ہر چیز کو بغیر کسی اشتعال یا نفسیاتی پریشانی کے برداشت کرنا چاہیے جو شخص خود کو اس دنیا کی رسیوں سے نہیں باندھتا اور نہ ہی بے لگام جذبات کو اس کے بارے میں اچھالنے دیتا ہے اور نہ ہی اس کے روحانی سکون سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے، وہ حقیقی فہم اور گہری حکمت کا مالک ہے، تیسرا

طریقہ مابعد الطبیعاتی طریقہ ہے کہ سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو جسم کے حوصلے سے آزاد کرنے کے لیے اپنے آپ کو تصادم سے آزاد کرے۔ شعور کے اونچے افق کو جھانکیں اور ان کی وسعتوں کو چھوئیں یہ صرف روح کی جھیل کو دھکیلنے والے خیالات کے بھنور کو پرسکون کرنے سے حاصل ہوتا ہے، اس کے اندر لہریں اور ہنگامے پیدا ہوتا ہے۔ جب متضاد خیالات ختم ہو جاتے ہیں، پانی کی سطح پرسکون ہو جاتی ہے، اور آسمان اور اس میں جو کچھ ہے وہ صاف اور صاف ظاہر ہوتا ہے۔

پانی کی ٹینکی میں پانی کی مہر بند بوتل رکھ دیں تو بوتل میں موجود مواد اردگرد کے پانی سے الگ رہتا ہے لیکن مہر ہٹانے سے بوتل کا پانی ٹینک کے پانی کے ساتھ گھل مل جاتا ہے اسی طرح عام لوگ خدا کو اپنی زندگی سے دور کر لیتے ہیں کیونکہ ان کے شعور کا برتن جہالت سے بند ہو جاتا ہے لیکن ایک بار جب مہر اٹھا لی جاتی ہے تو جسم کے اندر اور جسم کے اندر سکون اور اطمینان دونوں بڑھ جاتے ہیں۔ مراقبہ، سکون بڑھتا ہے، اور روحانی خوشی کی تجدید ہوتی ہے۔

خدا نے انسانیت کو ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے، لیکن وہ اسے محسوس نہیں کرتے وہ اپنے اندر اور اپنے ارد گرد اس کی حقیقی موجودگی کو محسوس نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ جہالت کے پلگ یا پردے کو ہٹا کر اپنے شعور کو اس کی مقدس بیداری میں غرق نہ کر دیں۔

اگر کوئی شخص مادی خواہشات کے سمندر میں ڈوب جائے تو وہ ڈوب جائے گا لیکن اگر وہ خدا کے سمندر میں ڈوب جائے تو وہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔

اور جب آپ خدا کو پائیں گے، میرے دوست، آپ کو حقیقی اور دیرپا اطمینان محسوس ہوگا۔

انسانی دوستی ٹوٹ سکتی ہے اور منقطع ہوسکتی ہے، لیکن خدا آپ کو نہیں چھوڑے گا۔

یہاں تک کہ اگر ہر کوئی آپ کو چھوڑ دے اور آپ کو چھوڑ دے، جب تک خدا آپ کے ساتھ ہے، سب کچھ آپ کا رہے گا۔

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

یوگا اور اعلی تصورات

یوگا انسانی روح کو الہی کے ساتھ دوبارہ ملانے کے سائنسی طریقوں کا ایک مجموعہ ہے جسے ہم خدا کی طرف سے شروع کیا ہے اور اس کی طرف واپس آنا چاہئے کہ ہم بظاہر اس سے الگ ہوچکے ہیں اور شعوری طور پر اس کے ساتھ اپنے اتحاد کو بحال کرنا چاہئے یوگا ہمیں سکھاتا ہے کہ کس طرح علیحدگی کے وہم سے بالاتر ہو کر خدا کے ساتھ اپنی وحدانیت کا احساس کرنا ہے، انگریز شاعر ملٹن نے لکھا ہے کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کا مقصد انسانی روح کو کس طرح بحال کرنا ہے۔ یوگا: روحانی شعور کی کھوئی ہوئی جنت کو بحال کرنے کے لیے، جس کے ذریعے انسانیت جانتی ہے کہ وہ الہی روح کے ساتھ ہمیشہ ایک تھی اور رہتی ہے۔

مذہب کی اصل بنیاد ایک ایسی سائنس ہونی چاہیے جسے تمام متلاشی ایک اور واحد خدا تک پہنچنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں وہ سائنس ہے

مذہب کے بارے میں زیادہ سائنسی نقطہ نظر کی اشد ضرورت ہے، مختلف سخت نظریات نے لوگوں کو منقسم کر رکھا ہے، حالانکہ منقسم ایک گھر اپنے آپ کے خلاف قائم نہیں رہ سکتا، لٰذا مختلف فرقوں اور مذاہب کا اتحاد اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب ان مذاہب کے پیروکار اور عمل کرنے والے خدا کے بارے میں حقیقی باطنی تفہیم حاصل کریں گے، تب ہی ہمارے درمیان حقیقی بھائی چارہ قائم ہو گے

تمام عظیم عالمی مذاہب خدا کی تلاش اور انسانیت کے بھائی چارے کی ضرورت کی بات کرتے ہیں، اور ان کی تعلیمات اخلاقی بنیادوں اور اخلاقی اصولوں پر مشتمل ہیں، پھر ان مذاہب کے درمیان اختلافات اور تفریق کو کیا چیز پیدا کرتی ہے؟ یہ لوگوں کے ذہنوں میں اندھی جنونیت ہے ہم نظریاتی سختی پر توجہ مرکوز کرکے خدا تک نہیں پہنچ سکتے بلکہ الہی روح کے حقیقی علم کے ذریعے جب لوگ ان آفاقی سچائیوں کو سمجھیں گے جو مختلف مذاہب کی بنیادی بنیادیں بناتے ہیں، تو مذہبی جنون سے جڑی تمام مشکلات ختم ہو جائیں گی، اس لیے تمام لوگ میرے خاندان اور میرے پیارے ہیں، اس لیے میں خدا کی عبادت کرتا ہوں اور اس کی عبادت کرتا ہوں

ہمیں تمام مذاہب کے مندر (تمام مذاہب کے مندر) کے تصور پر مبنی ایک عالمی اتحاد کی تعمیر شروع کرنی چاہیے، تمام مذاہب کا احترام کرتے ہوئے جو خدا کی عبادت کا مطالبہ کرتے ہیں اور اپنے پیروکاروں کو اس کی طرف رہنمائی کرتے ہیں، ایسے مندر، جو ایک اور واحد خدا کے لیے تمام مذاہب پوجا کرتے ہیں، ہر جگہ تعمیر کیے جانے چاہییں، اور میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ مستقبل میں ایسا ہی ہوگا، مشرق اور مغرب کے لوگوں کو تباہ کرنا چاہیے۔ خدا کے گھروں کے اندر رکاوٹیں جیسے جیسے لوگ یوگا کے ذریعے خود شناسی حاصل کرتے ہیں، انہیں احساس ہوگا کہ وہ سب خدا کے محبوب اور چنے ہوئے ہیں۔

یہ روحانی ملاپ ان عظیم لوگوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ جو خود علم رکھتے ہیں اندھے اندھے کی رہنمائی نہیں کر سکتے۔ صرف ایک روحانی استاد جو حقیقی معنوں میں خدا کو جانتا ہے۔ دوسروں کو خدائی علم فراہم کر سکتا ہے۔ کسی کی الوہیت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ایسے روشن خیال استاد کا ہونا ضروری ہے۔ جو کسی سچے استاد کی پیروی کرے یا روحانی رہنما ان کے لیے روشن کام کرنے کے لیے ایسا روشن کام کرتا ہے۔ جب میں نے اپنے محترم استاد کو پایا تو میں نے ہر طرح سے ان کی تقلید کرنے کا عزم کیا: اپنے دل کے تخت پر صرف خدا کو بٹھانا اور دوسروں کے ساتھ اس کی نعمتیں بانٹنا۔

عقلمندوں کا کہنا ہے کہ گہرا علم حاصل کرنے کے لیے انسان کو اپنی نگاہیں مرکوز رکھنی ہوں گی اور اپنی توجہ سب جاننے والی روحانی آنکھ پر مرکوز کرنی چاہیے۔

گہرے ارتکاز میں، ایک غیر یوگی بھی اپنی پیشانی کو کھرچ لیتا ہے، یہی نقطہ توجہ کا مرکز اور دائرہ دار آنکھ کا مقام ہے، جو روحانی بصیرت کی کھڑکی بھی ہے، یہ وہ حقیقی "کرسٹل بال" ہے جس میں یوگی کائنات کے رازوں کو سمجھنے کے لیے نگاہ کرتا ہے، لہٰذا جو لوگ اپنے ارتکاز میں کافی گہرائی تک پہنچ جاتے ہیں، وہ اس آنکھ کے ذریعے "خدا کی تلاش" کے قابل ہو جائیں گے۔ سچائی کو اس تیسری آنکھ کے ذریعے اپنے شعور اور ادراک کو جاری کرنے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیے یوگا کا مشق شاگرد کو بدیہی بیداری کی واحد آنکھ کھولنے میں مدد کرتا ہے۔

بصیرت، یا براہ راست علم، کسی حسی معلومات پر انحصار نہیں کرتا، اسی لیے اسے اکثر وجدانی صلاحیت (چھٹی حس) کہا جاتا ہے، ہر کسی کے پاس یہ چھٹی حس ہوتی ہے، لیکن زیادہ تر لوگ اس کی نشوونما پر کام نہیں کرتے، تاہم، تقریباً ہر ایک کو بدیہی تجربہ ہوا ہو گا،

شاید انہیں یہ احساس ہو کہ کچھ ہونے والا ہے، اور پھر یہ کسی بھی ثبوت کی عدم موجودگی کے باوجود ہوتا ہے۔

براہ راست، باطنی بصیرت یا خود شناسی کو فروغ دینا ضروری ہے، کیونکہ جو شخص خدا کو حقیقی معنوں میں جانتا ہے وہ خود پر یقین رکھتا ہے وہ جانتے ہیں، اور وہ جانتے ہیں کہ ہمیں خدا کی موجودگی کا اتنا ہی یقین ہونا چاہئے جیسا کہ ہم انجیر یا انگور کے ذائقے سے ہیں، میں نے خدا سے دوسروں کو متعارف کرانے کا کام صرف اس وقت کیا جب میرے استاد نے مجھے اس کی حقیقی موجودگی اور اس کی حقیقی موجودگی کا تجربہ کرنے کے بعد اس کی مکمل موجودگی اور نقصان پہنچایا۔ میرے اندر وجود

مغرب ہمیشہ عبادت کے لیے عظیم الشان گرجا گھر اور کیتھیڈرل بنانے میں مصروف رہا ہے، لیکن یہ بڑے اور شاندار ڈھانچے مشرق میں خدا کو تلاش کرنے والوں کو شاذ و نادر ہی مدد دیتے ہیں، الہی علم کے حامل افراد کی آبیاری پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے تاہم، یہ روشن خیال افراد ہمیشہ روحانی متلاشیوں کے لیے قابل رسائی نہیں ہوتے ہیں، اس لیے وہ اکثر دور دراز اور خلوت میں رہتے ہیں جہاں لوگ روحانی تجربہ کر سکتے ہیں۔ خدا کی موجودگی، اور روشن خیال اساتذہ اس میں ان کی مدد کر سکتے ہیں جو شخص خدا کو نہیں جانتا اس استاد سے علم الہی کیسے حاصل کر سکتا ہے؟ میرے استاد نے مجھے دوسروں سے اس کے بارے میں بات کرنے کی کوشش کرنے سے پہلے خدا کو جاننے کی ضرورت پر قائل کیا، اور میرا دل اس کی رہنمائی کے لئے شکرگزار سے بھر جاتا ہے، واقعی، وہ خدا کے ساتھ ایک تھا!

خدا کو سب سے پہلے جسمانی جسم میں دیکھا جانا چاہئے، اور ہر متلاشی کو روزانہ اپنے خیالات کو بہتر کرنا چاہئے، اپنی روح کی قربان گاہ پر خالص، مقدس محبت کے معصوم، خوشبودار پھول رکھ کر جو بھی خدا کو اپنے اندر پاتا ہے وہ ہر مندر، گرجا گھر، مسجد، مزار اور اجتماع میں بھی اس کی موجودگی کا احساس کرے گا۔

یوگا نظریاتی الہیات کو عملی تجربہ میں بدل دیتا ہے۔

خدا سے پورے دل سے محبت کرنے کا مطلب ہے اپنے ذہن کو حواس سے ہٹا کر خدا کو پیش کرنا اپنے وجود کی پوری توجہ خدا کو مراقبہ میں پیش کرنا چاہئے خدا کے ہر متلاشی کو اپنے دماغ کو مرتکز کرنا سیکھنا چاہئے ایک دعا اس وقت کہی گئی جب کسی کا دماغ ساتھ ہی دوسری چیزوں میں مشغول ہو غیر مخلصانہ اور ناقابل قبول ہے کہ خدا کو تلاش

کرنے کے لئے سب سے پہلے اساتذہ کو خدا کو تلاش کرنے کا حکم دینا چاہئے۔ سوچ کا مکمل ارتکاز

کچھ کہتے ہیں کہ ہندوستانی یوگا پر عمل کرنے کے لیے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ موزوں ہیں، اور یہ کہ یوگا ہر کسی کے لیے نہیں ہے، یہ غلط ہے آج بہت سے لوگ ہندوستانیوں سے زیادہ یوگا پر عمل کرنے کی پوزیشن میں ہیں، کیونکہ سائنسی ترقی نے انسانیت کو کافی فرصت فراہم کی ہے، مشرق کو مغرب کی جدید ٹیکنالوجی سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی ضرورت ہے، مشرق کو زندگی کو آسان بنانے اور مغرب سے سیکھنے کے لیے زیادہ سے زیادہ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ یوگا کے مابعد الطبیعاتی طریقے تاکہ ہر کوئی خدا تک اپنا راستہ تلاش کر سکے یوگا کوئی مذہبی فرقہ نہیں ہے بلکہ ایک عالمگیر، عملی اور قابل اطلاق سائنس ہے جس کے ذریعے ہم خدا کو تلاش کر سکتے ہیں۔

یوگا سب کے لیے ہے: مغربی اور مشرقی لوگوں کے لیے یکساں طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ٹیلی فون مشرق کے لیے نہیں ہے صرف اس لیے کہ یہ مغرب میں ایجاد ہوا تھا، اسی طرح مشرق میں جو یوگا کے طریقے وضع کیے گئے وہ صرف مشرق کے لیے نہیں ہیں بلکہ پوری انسانیت کے فائدے کے لیے ہیں۔

کوئی شخص چاہے ہندوستان میں پیدا ہو یا دنیا میں کہیں بھی، وہ ایک دن مر جائے گا لیکن ایک شخص ہر روز اپنے آپ کو خدا میں کھو سکتا ہے، چاہے صرف چند لمحوں کے لیے یوگا ایسا کرنے کا طریقہ اور صلاحیت فراہم کرے۔

انسان قید میں قیدیوں کی طرح جسم میں رہتے ہیں اور جب ان کا وقت ہوتا ہے تو نکالے جانے کی شرمندگی برداشت کرتے ہیں جسم سے محبت قید کی محبت سے بڑھ کر کچھ نہیں کیونکہ ہم جسمانی پنجرے میں رہنے کے عادی ہو چکے ہیں ہم حقیقی آزادی کے معنی بھول چکے ہیں آزادی نہ مانگنے میں کوئی بہانہ نہیں ہے اپنے آپ کو دریافت کرنا اور انسان کی فطرت کو سمجھنا ہر انسان کی فطرت ہے۔ راستہ

روح کو دوبارہ خدا کے پاس جانا چاہئے۔

کائنات کے وجود سے پہلے، آفاقی شعور موجود تھا آفاقی یا کائناتی شعور کیا ہے؟ یہ روح مطلق ہے، یا لامحدود اور بے حد خدا، ہمیشہ کے لیے موجود، باشعور، اور ہمیشہ کی تجدید خوشی، تمام کائناتی شکلوں، اشکال اور مظاہر کے پیچھے پوشیدہ ہے جب تخلیق وجود میں آئی، کائناتی شعور مادی کائنات میں روحانی شعور کے طور پر ظاہر ہوا، جب خدا کی تخلیق

کا خالص مظاہر اور روح کی تمام تخلیقات میں چھپی ہوئی روح اور روح موجود ہے۔ شعور انسان کے جسمانی جسم میں اترا، یہ ایک روح یا اعلیٰ شعور بن گیا: ایک الہی نعمت، ابدی طور پر موجود، باشعور، اور ہمیشہ تجدید، جسمانی ساخت کے اندر انفرادی طور پر موجود ہے۔ جب انسانی روح جسم کے ساتھ متحد ہو جاتی ہے، یہ خود شعور کے طور پر ظاہر ہوتی ہے یا انا یوگا سکھاتا ہے کہ روح کو روح کی روح تک پہنچنا ضروری ہے۔

خوشی کا راز: الہی موجودگی کا احساس

زندگی سے لطف اندوز ہونا بالکل ٹھیک ہے۔ حقیقی خوشی کسی چیز سے وابستہ نہ رہنے میں ہے، پھول کی خوشبو سے لطف اندوز ہوں، لیکن اس میں خدا کو دیکھنے کی کوشش کریں، میں نے اپنے حواس کو ہوش میں رکھا ہے تاکہ ان کے استعمال سے میں ہر وقت خدا کے بارے میں سوچ سکوں اور اپنے دل میں اس کی موجودگی کو محسوس کر سکوں "میری آنکھیں ہر جگہ تیرا حسن دیکھنے کے لیے بنائی گئی ہیں، اے رب میرے کان تیری ہمہ گیر آواز کو سننے کے لیے بنائے گئے ہیں"۔ دنیاوی عادتیں ہمیں جہاں بھی ہوں اس وقت تک باندھیں گی جب تک کہ ہم ان سے خود کو آزاد نہ کر لیں یوگی جانتا ہے کہ خدا کو اپنے دل کے غار میں کیسے تلاش کرنا ہے وہ جہاں بھی جاتا ہے، وہ اپنے ساتھ الہی موجودگی کی بابرکت آگاہی لے کر جاتا ہے۔

انسانیت نہ صرف حسی شعور کی سطح پر اتری ہے بلکہ حسی بیداری کی ناپختہ حالتوں کا بھی غلام بن چکی ہے، جیسے پیٹو، غصہ اور حسد، انسانیت کو خدا کو تلاش کرنے کے لیے ان نجاستوں اور خرابیوں سے خود کو چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا، مشرقی اور مغربی دونوں کو اس لیے آزاد ہونا چاہیے کہ وہ غضبناک ہو چکے ہیں، کیونکہ وہ غضبناک ہو چکے ہیں۔ کافی پیش کی، یقین ہے کہ یہ محرومی انہیں سر درد دے گی! کامل یوگی ایک آزاد انسان ہے۔

ہر ایک کے پاس یوگی بننے کی صلاحیت ہے جہاں وہ اس وقت ہیں لیکن ہم یہ سوچتے ہیں کہ ہماری عام زندگی اور عادات کے افق سے باہر کوئی بھی چیز عجیب اور مشکل ہے

یوگا کی مشق آزادی عطا کرتی ہے کچھ یوگی لاتعلقی اور سنت پرستی کو انتہا پر لے جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کسی کو پریشان ہوئے بغیر کیلوں کے بستر پر سونا چاہیے، اور وہ جسمانی نظم و ضبط کی دوسری شکلیں تجویز کرتے ہیں جن کی اسلامی تعلیمات میں کوئی بنیاد

نہیں ہے یہ سچ ہے کہ جو شخص ناخنوں کے بستر پر بیٹھ کر بھی خدا کے بارے میں سوچ سکتا ہے وہ ایسی غیر معمولی ذہنی طاقت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ کوئی شخص صرف کرسی یا آرام دہ بستر پر بیٹھ کر خدا کا دھیان کر سکتا ہے۔

یوگا ماسٹر پتنجلی کا کہنا ہے کہ کوئی بھی جسمانی کرنسی جو ریڑھ کی ہڈی کو سیدھی رکھنے کی اجازت دیتی ہے وہ مراقبہ کے لیے موزوں ہے، یعنی خدا پر یوگک فوکس ورزش کرنے کے لیے متضاد موڑ کو انجام دینے کی ضرورت نہیں ہے جس کے لیے غیر معمولی جسمانی برداشت اور لچک کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے ہتھا یوگا بھگوان حتمی مقصد ہے، اور بھگوتا کا کہنا ہے کہ ہمیں اس کی موجودگی کا احساس حاصل کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ جو مکمل طور پر خدا میں جذب ہو اور اس میں غرق ہو وہ سب سے متوازن ہے۔"

ہندوستانی یوگیوں نے شدید سردی اور گرمی، یا مچھروں اور دیگر پریشان کن کیڑوں کے کاٹنے سے اپنی مکمل بے نیازی کا مظاہرہ کیا ہے، یہ خصوصیات یوگی بننے کے لیے شرط نہیں ہیں، بلکہ ایک ہنر مند پریکٹیشنر کی فطری صفات ہیں، اگر ضروری ہو تو ناخوشگوار عناصر کو ختم کرنے یا برداشت کرنے کی کوشش کریں، اگر ضرورت ہو تو نفسیاتی طور پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی کو چھوٹی سی جھونپڑی میں رہنے سے اتنا ہی لگاؤ ہوسکتا ہے جتنا کہ ایک عظیم الشان محل میں رہنے سے۔ دنیا والے خدا کی نعمتوں اور نعمتوں کی تلاش کرتے ہیں، لیکن عقلمند خود دینے والے کو تلاش کرتے ہیں۔

جو بھی یوگی بننا چاہتا ہے اسے مراقبہ کرنا چاہیے، صبح اٹھتے ہی یوگی اپنے جسم کی پرورش کے لیے کھانے کے بارے میں پہلے نہیں سوچتا، بلکہ اپنی روح کو گہرے مراقبہ کی ترغیب سے معمور الہی ملاپ کا امرت پیش کرتا ہے، وہ اپنے روزمرہ کے تمام فرائض خوشی کے ساتھ پورا کر سکتا ہے اور اس کی توقع ہے کہ خدا نے اس زمین کے لیے اس کے کام کی منصوبہ بندی کی ہے۔ دنیا کو بہتر بنانا مغربی باشندے مسلسل نئی اور بہتر مادی آسائشوں کے حصول کی انتہا کی طرف مائل ہوتے ہیں، جب کہ مشرقی لوگ اپنے پاس موجود چیزوں پر مطمئن رہنے کی انتہا کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

مراقبہ یوگی پیدا کرتا ہے۔

خدا کو پانے کے لیے ہر صبح اور شام کو مراقبہ کرنا چاہیے اور دن میں جب بھی ممکن ہو مراقبہ کرنے کے خواہشمند کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر ہفتے کے دن چند گھنٹے مراقبے کے لیے وقف کرے یہ غیر معقول نہیں ہے کچھ لوگ بغیر تھکے اور نہ بور ہوئے ہر روز گھنٹوں اپنے مشاغل کو پورا کرتے ہیں جو روحانی طور پر زیادہ ترقی کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت خدا کے لیے وقف کریں جب کہ ہم سب کو خدا سے محبت کرنے کا احساس دلانا چاہیے مراقبہ اور اعلیٰ شعور میں جانے کے قابل ہے، کسی کو روزانہ پانچ گھنٹے سے زیادہ کی نیند کی ضرورت نہیں ہوگی، کوئی شخص رات کے کچھ گھنٹے، صبح سویرے، اور تعطیلات کو خدا کے تصنیف اور غور و فکر کے لیے استعمال کر سکتا ہے، اس طرح، کوئی بھی، یہاں تک کہ سب سے زیادہ مصروف اور مصروف شخص بھی، یوگی بن سکتا ہے- اگر وہ چاہے تو بغیر پگڑی باندھے یا اپنے بالوں کو بڑھائے۔

عبادت گاہیں خلیے ہیں اور شہد اس بات کا یقینی علم ہے کہ انسان ایک روح ہے اور خدا کے ساتھ ایک ہے یہ سچ ہے کہ خدا تمام عبادت گاہوں میں موجود ہے لیکن صرف ان مقدس مقامات پر جانا ہی کافی نہیں ہے کہ وہ خدا کو اپنے آپ کو ظاہر کرنے پر راضی کرے بلکہ روزانہ مراقبہ بہتر ہے اور دونوں کو ایک ساتھ کرنا چاہئے کیونکہ روزانہ عبادت گاہوں میں عبادت کے دوران عبادت میں رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ زیادہ روحانی ترقی کے لیے جب سالک کا دل جوش سے بھڑک اٹھتا ہے، اور جب وہ نماز کے بعد دعا کرتا ہے، تو خدا اس کی پکار کا جواب دیتا ہے۔

یہ غیر متزلزل عقیدت اسے یوگی بننے کے لیے تلاش کرنے کے لیے ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وقت کی روح اور تقاضوں سے ہم آہنگ رہنا چاہیے، گھر میں مراقبہ کرنا چاہیے، خود کو نظم و ضبط کرنا چاہیے، اور خدا کی محبت اور خدمت کے لیے تمام فرائض کو پورا کرنا چاہیے، میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ لوگوں کی روحوں میں خدا کے لیے مندر تعمیر کیے جائیں اور ان کے چہرے پر ایک شاندار مسکراہٹ کے حصول کے لیے خُدا کی عظیم شخصیت کا مشاہدہ کیا جائے ۔ اپنی روح کے اندر خدا کا مندر یہ آسانی سے پورا کیا جا سکتا ہے، اور یہ بالکل اسی مقصد کے لیے ہے کہ خود شناسی دنیا میں آئی ہے جو بھی خدا کو اپنی روح میں مسحور کرتا ہے وہ یوگی ہے اور میرے ساتھ یہ کہہ سکتا ہے کہ یوگا مشرق، شمال، جنوب اور مغرب کے لیے ہے، یہ بغیر کسی استثنا کے تمام لوگوں کے لیے ہے، تھیولوجیکل راستے ثانوی راستے ہیں، جب کہ اونچے راستے کے راستے ہیں۔ الہی نعمت، جس سے ایک بار پہنچ جائے تو کبھی نہیں جاتا

السلام علیکم

روحانی بیج

اے خُداوند، مجھے حوصلہ اور حوصلہ، عزم اور استقامت کے ساتھ، احتیاط اور ہوشیار رہنا سکھا

خدا میرے دل میں اور میرے ارد گرد ہے، میری حفاظت اور نگرانی کرتا ہے، اس لیے میں خوف کے اندھیرے کو دور کروں گا جو اس کی رہنمائی کو مجھ سے چھپاتا ہے اور مجھے غلطیوں کے اندھیروں میں ٹھوکر دیتا ہے۔

***

ہم ان لوگوں کی طرح بن جاتے ہیں جن کے ساتھ ہم بیٹھتے ہیں، نہ صرف گفتگو اور تعامل کے ذریعے، بلکہ ان غیر مرئی مقناطیسی ارتعاشات کے ذریعے بھی جو وہ پیدا ہوتے ہیں جب ہم ان کے مقناطیسی میدان میں داخل ہوتے ہیں، تو ہم لاشعوری طور پر ان کی مقناطیسیت سے متاثر ہوتے ہیں، اس لیے جو لوگ روحانی ترقی کے خواہاں ہیں ان کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ روحانی رجحان رکھنے والوں کے ساتھ صحبت کریں، تاکہ ان کی حوصلہ افزائیہ ہو اور ان کی حوصلہ افزائی ہو سکے خدا

***

روشن بصیرت کے حامل لوگ سچائی کے گلاب جمع کرتے ہیں اور حکمت کی جنت میں داخل ہونے کے لیے روحوں کو اعلیٰ صفات سے روشن اور سنوارنے کا کام کرتے ہیں۔

***

اے رب، تیری محبت ہر چیز کے لیے کافی ہے۔

***

اگرچہ کائناتی محبت کثیر جہتی انسانی محبت کی چھوٹی چھوٹی کھڑکیوں سے باہر جھانکتی ہے، لیکن جس لمحے آپ سوچتے ہیں کہ آپ نے اسے دیکھا ہے، یہ اس وقت تک آگے بڑھتا اور آگے بڑھتا رہتا ہے جب تک کہ آپ اپنے کائناتی شعور کی کھڑکی سے اس کے پورے وجود کو نہ دیکھ سکیں۔

***

ہمارے لیے بہتر ہے کہ ہم مل بیٹھ کر کھلے ذہن اور باہمی احترام کے ساتھ اپنی رائے پر تبادلہ خیال کریں، یاد رہے کہ عقلمند لوگ جھگڑا نہیں کرتے بلکہ پرسکون اور عقلی گفتگو کرتے ہیں۔

***

ایک شخص کو خود کو اور اپنے خاندان کے افراد کو دوسروں کے بارے میں گپ شپ کرنے یا ان کے بارے میں برا کہنے سے پرہیز کرنے کی تربیت کرنی چاہیے، اور اس کے بجائے خود کو بہتر بنانے اور اپنی غلطیوں کو درست کرنے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے، ہمیں دوسروں سے صرف اس لیے نفرت نہیں کرنی چاہیے کہ وہ ہم سے مختلف ہیں، یا اس لیے کہ ان کی رائے ہم سے مختلف ہے، اور نہ ہی ہمیں یہ اصرار کرنا چاہیے کہ ہمارے اپنے عقائد ہی درست ہیں۔

***

اے چشمۂ محبت، ہمیں محسوس کریں کہ ہمارے دل بھر گئے ہیں اور ہماری پیاس تیری محبت کی بہتی کثرت سے بجھ گئی ہے۔

***

انسان کو بولنے سے زیادہ سننا، خاموش بیٹھنا اور دوسروں کی صحبت سے لطف اندوز ہونا سیکھنا چاہیے۔

***

جب آپ میگنفائنگ لینس کے ذریعے سورج کی روشنی کو کسی چھوٹے نقطے پر مرکوز کرتے ہیں، تو یہ حرارت پیدا کرتا ہے، اور یہ حرارت لکڑی، کپڑے، کاغذ اور دیگر مواد کو بھڑکا سکتی ہے۔

اسی طرح، جب ذہن پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے، تو اس کی مرتکز توانائی ہر ناکامی کے پیچھے شک کی برائیوں اور جڑوں کو جلا دیتی ہے اور حکمت کی روشنی کو چمک اور چمک کے ساتھ روشن کر سکتی ہے۔

جب ذہن خدا کے ساتھ جوڑتا ہے جو کہ تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے اور تمام بابرکت طاقتوں کی اصل ہے تو وہ خدائی موجودگی سے واقف ہوجاتا ہے اور کامیابی کے تمام عناصر کا مالک ہوتا ہے یہ عناصر خدا کی بے پناہ طاقت سے گہرا تعلق رکھتے ہیں جو کسی بھی میدان میں کامیابی کے نئے اسباب اور مواقع پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

***

جب میرے چاروں طرف درد اور الجھنوں کے خول پڑیں تو اے رب مجھے اپنی حفاظت کے ناقابل تسخیر قلعے میں محفوظ اور محفوظ محسوس کرنے دو۔

***

محبت دل کی تسبیح ہے جسے روح خدا کے لیے گاتی ہے۔

***

میری دائمی پیاس میری روح پر تیرے بابرکت لمس سے ہی بجھ سکتی ہے، تیری آرزو سے جل رہی ہے، مایوسی کا طوفان تھم گیا ہے، ناامیدی کی آندھیاں تھم گئی ہیں، اور تیرے سکون کے قطروں نے میرے وجود کے ہر ریشے کو تر کر دیا ہے، میرے دل کو اطمینان سے بھر دیا ہے، اور میں اب تیرے بابرکت نام کا گیت گاتا ہوں

اے معبود مجھے جنت کا پرندہ بنا دے جو تیرے شفا کے چشموں کو پینے میں ہی لذت پاتا ہے جو آسمانوں سے ہر جگہ تیرے مقدس ترین حضور کے بہتے ہیں۔

***

سچائی سب سے پہلے ہمارے شعور میں شبنم کے پتلے قطروں کی طرح آتی ہے [گلاب کی پنکھڑیوں پر]

زندگی کے ڈرامے میں آپ کا کردار کتنا ہی چھوٹا اور شائستہ کیوں نہ ہو، اس کی اہمیت ڈرامے کی کامیابی میں کردار ادا کرنے کے لحاظ سے بڑے کرداروں کے برابر ہے۔

***

اے خدا، مجھے فضیلت کے قوانین کو خوف اور خوف سے نہیں، بلکہ سکون اور محبت سے دیکھنے دو اور مجھے اس خوبی کو یاد کرنے دو، جس کے اصولوں پر عمل کرنا شروع میں مشکل ہو، بالآخر جب اس کے قوانین پر عمل کیا جائے تو خوشی اور اطمینان کا تاج میرے سر پر رکھتا ہے۔

اور میری مدد فرما اے رب، اس برائی کو نہ بھولنا جو شروع میں کچھ لذتوں اور لذتوں کے وعدے کرتی ہے اس کے نتیجے میں بہت زیادہ دکھ اور مصیبت آتی ہے۔

***

انسانی محبت کو وسعت اور الہی محبت کی طرف بڑھانا چاہیے۔

الہٰی محبت اپنے آپ کو انسانی روحوں میں مختلف ذرائع سے ظاہر کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ازدواجی اور والدین کی محبت کے اظہار اور ایک دوسرے کے لیے دوستوں کی محبت

خاندانوں اور معاشرے میں متعدد اور متنوع تعلقات انسانی محبت کو نجاستوں سے پاک کرنے اور اسے خالص روحانی محبت میں بدلنے کے لیے ضروری محرکات ہیں۔

اثبات:

ہر دن کے طلوع ہونے کے ساتھ، میں ہر ایک کو جن سے میں ملتا ہوں خوشی کی لہروں کی بارش کروں گا۔

میں ہر اس شخص کے لیے سورج کی روشنی کی کرن بنوں گا جو میرا راستہ عبور کرے گا۔
میں دکھی اور دکھیوں کے دلوں میں مسکراہٹوں کی شمعیں روشن کروں گا۔
***
بانجھ خواہشوں کی ویرانی اور دھندلاہٹ امیدوں کے دکھوں میں جینا ہمارا مقدر نہیں تھا، اے رب، ہمیں ان زنجیروں کو توڑنے میں مدد دے جو ہمیں جکڑے ہوئے ہیں اور غیر متزلزل عزم کے ساتھ، حد بندیوں کے بیابانوں سے گزر کر، نئی خوشنما زمین کی طرف ہماری راہیں ہموار کرے
***
رب، مجھے اپنے احساسات کی گہرائیوں میں آپ کی قربت کا احساس کرنے اور آپ کی موجودگی کو محسوس کرنے دو، اور مجھے یہ محسوس کرنے دو کہ آپ کی روشن حکمت میری سمجھ کو برقرار رکھتی ہے، اور یہ کہ میری زندگی آپ کی منفرد اور واحد زندگی کا مظہر ہے۔
***
ظلم ایک روحانی بیماری ہے، اور جو بھی ظالمانہ حرکتوں یا جذبات میں مبتلا ہوتا ہے وہ اپنے اوپر ناخوشی لاتا ہے اور اس کے اعصابی نظام کو نقصان پہنچاتا ہے۔
***
دل احساس کا مرکز ہے اور کسی کو کسی دوسرے کے دل کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہیے۔
***
خدا میری حقیقی دولت ہے اور میں اس کے ذریعے امیر ہوں۔
***
الفاظ میں ہم آہنگ فطرت:
ضبط نفس
دوسروں سے محبت کرنا
جانوروں پر مہربانی
اچھی صفات کی محبت
امن و سکون کی محبت
عظیم کی محبت
غریبوں اور ضرورت مندوں سے ہمدردی اور ان کی مدد کرنا
نتائج سے قطع نظر خودکار ایمانداری
فرض سے محبت اور اس کے احترام کے جذبے سے فرض ادا کرنا
راستبازی اور اصلاح کی محبت

ادبی ذوق سے لطف اندوز ہونا اور وہ کرنا جو کرنے کی ضرورت ہے۔
عزت نفس
شائستگی
رقت
وفاداری۔
بہادری
صبر
رواداری
یہ عظیم روحوں اور روشن دماغوں کے نقش قدم کا پتہ لگاتا ہے۔
ایمانداری
فٹنس
مہربانی
سادگی اور وضاحت
توازن
روحانی احساسات
قناعت
جسمانی صفائی اور فکری پاکیزگی کی محبت
عاجزی اور تکبر سے بچنا
نیکی کی محبت
انصاف پسندی
اس احسان کو یاد رکھنا جو اس کے مستحق ہیں۔
مقدس چیزوں کا احترام
کتابچہ سے: نفسیاتی چارٹ
***

انسان کے اندر چھپے ہوئے دائرے میں خوبصورت خیالات کی خوبیوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے دماغ کو تربیت دے کر روحانی احساسات کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔

اے رب، انسانی دلوں سے نکلنے والی محبت نے مجھے تجھ میں خالص محبت کا سرچشمہ تلاش کرنے پر آمادہ کیا ہے۔

اپنی روح کی خاموشی میں، میں عاجزی کے ساتھ تیری ہمہ گیر حضوری کے سامنے سجدہ ریز ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ تو ہمیشہ مجھے خود شناسی کی راہوں پر چلاتا ہے۔

میں تجھے ڈھونڈتا رہوں گا، اے میرے خدا، جب تک میں تجھے نہ پاوں، اور جب میں تجھے پاوں، تو شکر گزاری کے ساتھ ان تمام نعمتوں اور اچھی چیزوں کو قبول کروں گا جو آپ نے مجھے عطا کی ہیں۔

اپنی سوچوں کی تنہائی میں، میں تیری آواز سننے کی آرزو کرتا ہوں، کہ تیری آواز کو مجھ سے دور کر دوں، جو آج بھی میری یادوں کی تہوں میں چھپے ہوئے ہیں، میں اپنی روح کے سکون میں تیری پرسکون اور سریلی آواز کو ہمیشہ کے لیے سننا چاہتا ہوں۔

***

اے رب، اپنی رحمت کی بارش ہماری روحوں پر برسائے اور ان پر لگی ہوئی جہالت کی دلدل کو دھو دے، تاکہ وہ اپنی پاکیزگی اور شفافیت دوبارہ حاصل کریں اور تیرے الہی نور سے چمکیں۔

***

چاہے پہاڑی غاروں میں ہو یا مصروف گلیوں کے بیچوں میں، یا جدید زندگی کے جنگلوں میں جہاں بھی ہم جاتے ہیں اور جہاں بھی ہم مڑتے ہیں، مشرق و مغرب، شمال و جنوب اور ہر جگہ، اے رب ہمیں تیری قربت کا احساس دلائیں تاکہ ہمارے دلوں کو تیری حفاظت سے تسلی حاصل ہو۔

***

آئیے ہم پھولوں اور گلابوں کی طرح بنیں، اور جب ہمیں غلط فہمی ہو تو ہم نرمی اور مہربانی کی پنکھڑیوں کو بکھیریں، کیونکہ خود پر قابو پانے اور صحیح طرز عمل سے ہمیں احساس ہوگا کہ ہم عظیم تر بھلائی کا لازمی حصہ ہیں۔

***

سازگار حالات کے چشموں سے بہنے والے امن کے پانی اور مثبت نقطہ نظر رکھنے اور تعمیری رویوں کو اپنانے کے اپنے عزم سے پیٹ بھر کر پیئے۔

صرف خوبصورت لباس، لذیذ کھانے، پرتعیش فرنیچر، عیش و عشرت اور عیش و عشرت میں خوشی نہ ڈھونڈیں، کیونکہ یہ چیزیں آپ کی خوشی کو ظاہری صورتوں کے پیچھے پھنسا دیں گی، بلکہ اپنے تخیل کو لامحدود خیالات کی بادشاہی سے اوپر اٹھنے دیں۔

***

درحقیقت، ہر کوئی کسی نہ کسی حد تک غصے کے مسئلے سے دوچار ہوتا ہے، جب تک کہ وہ بیداری کے اعلیٰ درجے کے مرحلے پر نہ پہنچ گیا ہو، روحانی جوش یا سکون کی حالت میں۔

غصہ - جو بھی شکل اختیار کرتا ہے - کسی خواہش کو پورا کرنے میں ناکامی سے پیدا ہوتا ہے۔ روح کے اس کے الٰہی منبع سے تعلق سے پیدا ہونے والی اندرونی خوشی کی عدم موجودگی میں، انسان اپنی خواہشات کو جنسی لذتوں کے ذریعے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو کہ ان کے

ناپائیدار اور اکثر غیر صحت بخش نتائج کی وجہ سے فطری طور پر ناخوشگوار ہوتی ہیں۔

وہ خواہشات اکثر مایوسی اور پھر غصہ پیدا کرتی ہیں، جو روحانی شعور کی تباہی کا باعث بنتی ہیں۔

غصہ پر قابو پانے کا سب سے مؤثر طریقہ یہ ہے کہ اس کی بنیادی وجہ کو حل کیا جائے: خواہشات جتنی زیادہ خواہشات ہوں گی، اتنی ہی مایوسیاں ہوں گی۔

تمام خواہشات کو پورا کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ خواہشیں لامتناہی اور لامحدود ہوتی ہیں ہم کسی خواہش کو پورا کرنے کے لیے جتنا زیادہ کوشش کرتے ہیں، ہم اس سے اتنے ہی زیادہ جڑے جاتے ہیں، اور ہمارا لگاؤ جتنا مضبوط ہوتا ہے، ہمیں ہر اس چیز سے محروم ہونے کا درد اتنا ہی بڑھتا ہے۔ جو ہماری خواہشات کو پورا کرے اور ہماری خواہشات کو پورا کرے۔

***

کامیابی، آرام دہ زندگی، لاعلاج بیماریوں کا علاج، اور کنٹرول کی عادات یہ سب کچھ حاصل اور حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اگر آپ نے تمام طریقوں اور مادی کوششوں کو ختم کر دیا ہے اور انہیں بے کار پایا ہے تو اندرونی دروازے کھولیں اور روحانی قوت اندر داخل ہو جائے گی اور تمام کمزوریوں، ناکامیوں اور مایوسیوں کو دور کر دے گی۔

اگر آپ مراقبہ اور گہری، پرسکون ارتکاز میں خدا کی مدد طلب کرتے ہیں، تو آپ کو روحانی طاقت کا ایک لازوال ذخیرہ دریافت ہو جائے گا۔

خُدا غیر جانبدار ہے اور اُن سب کو جواب دیتا ہے جو اخلاص سے اُس کی مدد مانگتے ہیں۔

جب میں نے خدا کو اپنے اندر پایا تو میں نے اسے ہر جگہ پایا

مجھے بچپن سے ہی اس کی شدید خواہش تھی اور ایک بار جب میں چھوٹا تھا تو میں نے اسے ایک خط لکھا جی ہاں، میں نے خدا کو ایک خط لکھا اور اس کا عنوان یہ تھا:

"آسمان میں خدا کے لیے" اور میں نے اسے میل باکس میں ڈال دیا۔

جب ہم کسی کو لکھتے ہیں تو جواب کی امید کرتے ہیں جب جواب نہیں ملتا تو میں بے تحاشا آنسو بہاتا ہوں لیکن جواب آخر کار کاغذ پر چھپے الفاظ سے نہیں بلکہ ایک حیرت انگیز نورانی نظارے میں ملا۔

ہر ایک کو خدا کی طرف سے جواب مل سکتا ہے۔ اگر کوشش سنجیدہ ہو اور کوشش جاری رہے۔ ۔

اگر آپ اپنے سوالات کو خدا کی طرف بھیجیں، انہیں گہرے احساس میں سمیٹیں، اور غور و فکر کے میل کے ذریعے بھیجیں، تو ایمانداری سے اور یقیناً آپ کو جواب مل جائے گا۔

***

سکون روح کے اندر سے پھوٹتا ہے۔ یہ بابرکت اندرونی ماحول ہے جس میں خوشی پھولتی اور پھلتی پھولتی ہے۔

***

انسان سنجیدگی سے پوچھ گچھ کیے بغیر محدودیت کے بہت سے فریبی تصورات کو آسانی سے قبول کر لیتے ہیں، اس طرح ان تصورات کو اپنی زندگیوں اور تقدیر کو کنٹرول کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ مفکرین جمود کو آسانی سے قبول نہیں کرتے۔ بلکہ، وہ اسے تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور یہی وہ چیز ہے جو ترقی کو ممکن بناتی ہے۔

***

سوچنے والے اپنے اردگرد پر غور کرتے ہیں اور جو کچھ دیکھتے ہیں اس سے حیران رہ جاتے ہیں وہ قریب سے دیکھتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ چیزیں کسی خاص طریقے سے کیوں ہوتی ہیں یا نہیں ہوتیں

***

کھانے پینے، سونے اور کام کرنے کے علاوہ، انسان کو اس زندگی سے قیمتی چیز ملنے کی امید ہوتی ہے۔

***

خودغرضی کو ختم کرنا ہوگا، اور یہ پرہیزگاری کو فروغ دینے سے حاصل کیا جاسکتا ہے، ہمیں دوسروں کا خیال رکھنا چاہیے، اور یہ سکھانے کا بہترین طریقہ اچھی مثال ہے۔

خود غرضی اور لالچ کے دور میں خوشحالی اور آرام دہ زندگی سے لطف اندوز ہونا مشکل ہے جب ہم کہہ سکتے ہیں کہ "خدا کی نعمتیں میرے لیے بھی ہیں اور تمہارے لیے بھی،" یہ دنیا ایک بہتر جگہ ہوگی۔

***

جب ہم شہر کی سڑکوں سے گزرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو دیواروں سے گھرا ہوا پاتے ہیں، لیکن جب ہم ہوائی جہاز میں سوار ہوتے ہیں تو تمام رکاوٹیں ختم ہوجاتی ہیں، اور ہمیں ایک غیر منقسم وسعت نظر آتی ہے، اسی طرح جب ہم تنہائی اور تنگ نظری کے شہر سے گزرتے ہیں، تو ہم سخت اور محدود نظریاتی خیالات میں قید محسوس کرتے ہیں، لیکن جب ہم کشادہ دلی کے جہاز میں سوار ہوتے ہیں، تو ہم انسانی خلاء اور بے ہنگم خلا کو دیکھتے ہیں۔ محبت

***

برائی کے اڑے ہوئے راستوں پر پھسلنے والا شخص کوئی مزاحمت محسوس نہیں کرتا، لیکن جیسے ہی وہ ضبط نفس کے روحانی قوانین کو اپنا کر نقصان دہ عادات اور غلط رجحانات کے خلاف کھڑا ہونے کی کوشش کرتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کوششوں کا مقابلہ کرنے اور اس کی نیک کوششوں کو ناکام بنانے کے لیے بے شمار فتنے بیدار ہو چکے ہیں۔

***

بعض اوقات خیالات الفاظ سے زیادہ کارآمد ہوتے ہیں انسانی ذہن سب سے زیادہ طاقتور ترسیل کرنے والا اور وصول کرنے والا ہوتا ہے۔ اگر آپ محبت سے لبریز ہو کر مثبت خیالات کو مسلسل نشر کرتے ہیں تو ان خیالات کا دوسروں پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ حسد یا نفرت سے بھرے خیالات پیش کرتے ہیں تو دوسرے بھی ان خیالات کو قبول کریں گے اور اسی طرح کے خیالات کا جواب دیں گے۔

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی طاقت اور برکت سے آپ کی کوششوں میں مدد کرے اگر نماز میں خلوص اور نیت خالص ہو تو خدا کی مدد سے مطلوبہ تبدیلی واقع ہو گی۔

***

پچھلے سال کی بازگشت، اس کے دکھوں اور قہقہوں کے ساتھ، مٹ گئی ہے، اور اب نئے سال کے ترانے کی بازگشت حوصلہ افزا، امید کا پیغام، اور **سرگوشیاں کرتی** ہے :

"اپنی زندگی کو مکمل طور پر نئے سرے سے ڈھالیں پرانے خوفوں کے جھاڑیوں کو چھوڑ دیں اور ماضی کے ویران باغ سے، صرف خوشیوں، کامیابیوں، امیدوں، اچھے خیالات اور اعمال، اور اعلیٰ اور اعلیٰ خواہشات کے بیج جمع کریں اور محفوظ کریں"

ہر نئے دن کی شبنم مٹی میں، ان طاقتور بیجوں کو لگائیں، انہیں پانی دیں، اور ان کی دیکھ بھال اس وقت تک کریں جب تک کہ وہ بڑھ نہ جائیں اور آپ کی زندگی کو پھولنے کے نادر فوائد سے بھر دیں۔

نئے سال کی سرگوشیاں:

"روح کو بیدار کرو، عادات کا اسیر ہو، اور اسے نئی، فائدہ مند کوششیں کرنے کی ترغیب دو، کوشش کرنا بند نہ کرو، اور اس وقت تک آرام نہ کرو جب تک کہ آپ ابدی آزادی حاصل نہ کر لیں اور کرما (ماضی کے اعمال کے ہمیشہ پیچھا کرنے والے اور تعاقب کرنے والے نتائج) پر قابو نہ پا لیں۔"

ایک تازہ دم ذہن کے ساتھ اور ہمیشہ تازہ ہونے والی خوشی کے نشے میں، آئیے مل کر خوشی منائیں اور اس آسمانی گھر کی طرف ہاتھ ملا کر چلیں جہاں سے ہم دوبارہ کبھی نہیں نکلیں گے۔

***

غصہ اور ہاتھی کی یاد

جو لوگ اندرونی سکون کی خواہش رکھتے ہیں انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ غصہ کیسے پیدا ہوتا ہے اور اکثر سنگین نتائج کا سبب بنتا ہے۔

غصے کی وجہ سے اندرونی توازن بگڑنے کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنی مرضی کے خلاف مجرم اور خونخوار قاتل بن چکے ہیں۔

خواہشات کی رکاوٹ ذہن کو اندھا کر دیتی ہے جب خواہشات کی دھند انسان کے دماغ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے تو وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اور ایسا برتاؤ کرتا ہے جو کسی شریف انسان کی طرح نہیں ہوتا۔

عقل کی کمی فطری فہم کو الجھا دیتی ہے جو کہ تمام ٹھوس عمل اور نیک نیت کے پیچھے محرک ہے

جب کسی شخص کی دماغی گاڑی کا اسٹیئرنگ وہیل خراب ہوجاتا ہے، تو ان کا لامحالہ حادثہ ہوتا ہے اور وہ خود کو درد اور مصائب کی کھائی میں پا سکتا ہے۔

مثال کے طور پر: شوہر خوشی سے گاڑی چلا رہا ہے، اور پارک کے راستے میں، اس کی بیوی نے اسے پارک کی بجائے اپنے والدین کے گھر جانے کے لیے سمت بدلنے کو کہا، اور یہاں اس کی خوشی غصے میں بدل جاتی ہے۔

میں نے یہ مثال اس لیے چُنی ہے کہ یہ ایک عام سی بات ہے، عام معاملات میں نتیجہ یا تو شوہر اپنی بیوی کی درخواست کو مسترد کر دیتا ہے یا ناراضگی اور ناراضگی سے راضی ہو جاتا ہے، اور عموماً یہی ہوتا ہے، دونوں صورتوں میں غصہ غالب آ جاتا ہے، ماحول کشیدہ ہو جاتا ہے، اور سکون خراب ہو جاتا ہے۔

بعض صورتوں میں، غصہ متشدد مزاج والوں کے لیے المیہ میں بدل سکتا ہے غصہ یادداشت پر اثر انداز ہو سکتا ہے، یا ڈرائیور احتیاط اور دھیان سے گاڑی چلانا بھول سکتا ہے، یا ٹریفک سگنلز پر عمل کرنے میں کوتاہی کر سکتا ہے، جس کے نتیجے میں تصادم ہو سکتا ہے یا، خدا نہ کرے، موت ہو جائے۔

آخر میں، غصہ زندگی کے رتھ میں مرضی کے اسٹیئرنگ وہیل کو بند کر دیتا ہے اور اسے اپنے مادی اور روحانی مقاصد تک پہنچنے سے روکتا ہے۔

ہاتھی کی یاد:

"میموری" نامی فیکلٹی خدا کی طرف سے بنی نوع انسان کے لیے ایک تحفہ ہے، اور یہ کتنی بڑی نعمت ہے! یادداشت جانوروں کو بھی دی جاتی ہے۔ اس کے بغیر ، وہ اپنے جوانوں کو پہچاننے سے قاصر ہوں گے کچھ جانور بہترین یادیں رکھتے ہیں، جیسا کہ ایک ہاتھی کے بارے میں درج ذیل کہانی بیان کرتی ہے۔

جب ایک بہت بڑا ہاتھی لکڑی کی نقل و حمل کر رہا تھا، جیسا کہ مشرق میں بہت سے تربیت یافتہ ہاتھی کرتے ہیں، ایک لڑکا اس کے قریب پہنچا، اس کی سونڈ پر سوئی چبھوائی، اور بھاگ گیا۔

اس واقعہ کو ایک سال گزر گیا، اور اسی ہاتھی کا سامنا اسی لڑکے سے سڑک پر ہوا، یہ ہاتھی کے لیے اپنا بدلہ لینے کے لیے نسبتاً مناسب لمحہ تھا، اس لیے اس نے لڑکے کے گرد اپنی سونڈ لپیٹ دی اور اسے بے دردی سے سڑک کے دوسری طرف پھینک دیا، اس طرح، جانوروں کی یادیں ہوتی ہیں۔

***

جب دل خدا کی محبت سے بھر جاتا ہے اور آنکھیں اس کے نور سے منور ہوتی ہیں تو انسان کی مقناطیسیت روحانی فطرت بن جاتی ہے، روحانی مقناطیسیت، اس کے شاندار اثر کے ساتھ، اور حیوانی مقناطیسیت میں بہت بڑا فرق ہے، جو جذبوں اور جبلتوں سے چلتی ہے، روحانی مقناطیسیت کی بنیاد پرہیزگاری پر ہوتی ہے اور حیوانی مقناطیسیت کا فائدہ دوسروں کو حاصل کرنا اور خود غرضی کا فائدہ ہے۔ دوسرے

***

ایک شخص اپنے آپ کو مثبت مشورہ دے سکتا ہے جو لاشعوری ذہن پر فائدہ مند اثرات مرتب کرتی ہے، جس کے نتیجے میں شعور ذہن پر اثرانداز ہوتا ہے، منفی تجاویز خواہ خود پیدا کی گئی ہوں یا کسی اور کی طرف سے، دماغ کے لیے نقصان دہ ہیں اور ان سے بچنا چاہیے۔

انسان ہمیں اپنی نصیحت کرتا ہے اور پھر اپنے اعمال کا پھل کاٹنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے [جو اس کی غلط نصیحت کا نتیجہ ہو سکتا ہے]

خدا کا راستہ ہمیشہ خوشی اور بھلائی کی طرف جاتا ہے۔

***

گہرے غور و فکر کی شفافیت کے ساتھ، میں مسلسل میری گہرائیوں میں بہتی جانے والی الٰہی روشنی کو سپرد کروں گا، اور میں اپنی محبت اور خواہشات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کروں گا۔

میں اپنے وجود کی گہرائیوں میں تیری موجودگی کو محسوس کرتا ہوں، اور میں تجھے اپنی محبت کے باغ میں کھلتا دیکھتا ہوں، مجھے اپنی

محبت میں ڈھانپ لے اور مجھے تیری بابرکت خوشبو سے لطف اندوز ہونے دے

اے رب مجھے سکون عطا فرما تاکہ میری روح کو سکون ملے اور بے حسی کے بادلوں کے پیچھے امید کی کرنیں نظر آئیں میرے دل میں یقین کی روشنی چمکے تاکہ میں سکون اور روحانی سکون محسوس کروں۔

***

اے رب، تیرا جلال چمکے اور جہالت کو زمین کے کناروں سے ہمیشہ کے لیے مٹائے، نیز جھگڑے اور حسد کو اپنی حکمت کے نور سے جہالت کے اندھیروں کو دور کر، کمزوری کو قوت اور کمزوری کو عزم میں بدل دے، اور دماغ اور روح کو اپنی شفا بخش روشنی سے بپتسمہ دے۔

***

جس طرح سورج کی روشنی ہر کسی کو عطا ہوتی ہے، پھر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اندھیرے میں رہنا پسند کرتے ہیں، اسی طرح حکمت الٰہی کی روشنی ہر طرف چھلکتی ہے، پھر بھی کچھ ایسے بھی ہیں جو جہالت سے داغے ہوئے اپنے اندھیرے خیالات کی کھڑکیوں کے پیچھے سے دنیا کو دیکھتے ہیں۔

***

اے رب ہمیں جہالت اور اس کے اثرات اور خوف اور پریشانیوں سے نجات دے اور اپنی حکمت کے سیلاب کو ہماری زندگیوں کے تمام ملبے اور ملبے کو بہا لے۔

***

جو کوئی جانتا ہے کہ حال میں کیسے خوش رہنا ہے اس نے خدا کی طرف اپنا راستہ تلاش کر لیا ہے۔

***

میں اپنے اچھے خیالات، نیک نیتی، اور نتیجہ خیز، فائدہ مند سرگرمیوں کے جہاز کا کپتان ہوں، میں اپنی زندگی کے جہاز کو چلاوں گا، ہمیشہ خدا کے اپنے گہرے غور و فکر کے آسمان میں امن کے چمکتے ہوئے سیارے پر اپنی نگاہیں جمائے رکھوں گا۔

***

جب تک ہم خوش رہنے کا انتخاب نہیں کرتے، کوئی ہمیں خوش نہیں کر سکتا، اور ہمیں اس کے لیے کسی پر الزام نہیں لگانا چاہیے اور اگر ہم خوش رہنے کا انتخاب کریں تو کوئی بھی اس خوشی کو ہم سے نہیں چھین سکتا۔

***

وبائی امراض، آفات اور فطرت میں پرتشدد تبدیلیاں جو تباہی، تباہی اور وسیع پیمانے پر نقصان پہنچاتی ہیں وہ "خدائی حکم" نہیں ہیں یہ آفات انسانی افکار اور اعمال سے جنم لیتی ہیں جہاں کہیں بھی دنیا کا اچھائی اور برائی کا نازک توازن نقصان دہ لہروں اور کمپنوں کے جمع ہونے سے بگڑتا ہے، انسانی برے ارادوں اور غلط ارادوں سے دنیا میں افراتفری پھیلتی ہے۔ جنگوں، آفات اور سانحات کا شکار ہوتے رہیں جب تک کہ انسانیت اپنی ناقص سوچ اور طرز عمل کو درست نہیں کر لیتی جنگیں حکم الٰہی کے طور پر نہیں ہوتیں، بلکہ وسیع پیمانے پر مادی خود غرضی کی وجہ سے ہوتی ہیں اگر لوگ انفرادی، صنعتی، سیاسی، روحانی اور قومی خود غرضی سے نجات حاصل کر لیں تو جنگیں ختم ہو جائیں گی۔

جب مادی روح انسانی شعور پر قابض ہوتی ہے اور سوچ پر حاوی ہوتی ہے تو یہ شفاف منفی شعاعیں خارج کرتی ہے ان منفی کمپن کی مجموعی قوت فطرت کے برقی توازن کو شدید نقصان پہنچاتی ہے جس سے زلزلے، سیلاب اور دیگر آفات آتی ہیں۔

خدا اس کا ذمہ دار نہیں ہے اس سے پہلے کہ فطرت پر قابو پانا ممکن ہو جائے انسانی خیالات کو کنٹرول کرنا چاہیے۔

***

میں خدا کی محبت اور اس کی خوشنودی کے لئے صرف نیک اور مہذب کام کرنے کی کوشش کروں گا۔

***

ذہن کو صحیح ادراک کے ہل سے جوتنا چاہیے کیونکہ اس کی مٹی خشک اور سخت ہے مٹی کو تیاری اور قبولیت کے ساتھ نم کرنا چاہیے اور ایمان کے بیج کو کھالوں میں بونا چاہیے، پھر اس کی مرضی سے پانی پلایا جائے جو رضائے الٰہی کے مطابق ہو۔

***

فطری سکون رکھنے والا شخص ہر طرح کے حالات میں اپنے سکون کو برقرار رکھتا ہے اور پر سکون رہتا ہے وہ جذبات اور جذبات کو بھی اپنے قابو میں نہیں رہنے دیتے اور انہیں غلط فیصلے کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

***

تم ستاروں میں چمک، ایٹموں میں توانائی، دلوں میں شفقت، سچائی میں خوبصورتی اور دیانت میں عظمت ہو

اے رب، ہمیں برکت دے، تاکہ ہم اپنی صحت، اپنی فکری خواہشات، اور اپنی روحانی زندگیوں میں ہم پر تیرا فضل ظاہر کر سکیں، ہمیں اپنی اعلیٰ طاقت، اپنی لامحدود حکمت، اور اپنی بے پایاں صداقت سے بھرنے میں

مدد دے، اور ہمیں یہ پہچاننے دیں کہ آپ صحت کا سرچشمہ، زندگی کا سمندر، اور تمام علم کا سرچشمہ ہیں۔

***

اے عشقِ الٰہی تُو ہے دلوں کے غاروں سے نکلنے والی خفیہ گونج اور خاموش احساس کی آواز

تم روحوں کے ان دیکھے جادوگر ہو، دوستی کی گہرائیوں سے پھوٹنے والی چمکدار

آپ ایک بابرکت فرشتے ہیں جو روحوں کو میٹھے الفاظ سناتے ہیں۔

تم محبت کرنے والوں کی خاموش زبان ہو اور وہ غیر مرئی سیاہی ہو جو وہ اپنے دل کے صفحات پر پیغام لکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں

آپ تمام عمدہ جذبات کا سرچشمہ ہیں، اور آپ کا دل کائناتی دل سے اپنی نبض کھینچتا ہے

محبت دو دلوں کے درمیان ایک خاموش گفتگو ہے، اور یہ تمام جاندار اور بے جان مخلوقات کے لیے عالمگیر اتحاد کے گھر کی طرف لوٹنے کا سب سے بڑا مطالبہ ہے۔

محبت زندگی کی نبض ہے۔

یہ روحانی پھولوں کے باغ میں اگتا ہے اور بیرونی لگاؤ کے اندھیروں کے پیچھے سوتا ہے

یہ وجود کا سب سے قدیم اور میٹھا امرت ہے، جو دلوں کی بوتلوں میں محفوظ ہے۔

محبت وہ روشنی ہے جو افراد، خاندانوں اور قوموں کے درمیان تاریکی کی دیواروں کو توڑ دیتی ہے۔

محبت دوستی کا پھول ہے جو جوانوں اور بوڑھوں کے کھیتوں میں پھلتا پھولتا ہے۔

محبت جنت کا گیٹ وے اور اچھی روحوں کا گانا ہے۔

***

جو لوگ اپنی زندگی کی تجدید کرنا چاہتے ہیں وہ پہلے ان مثبت چیزوں کی نشاندہی کریں جو وہ اپنی زندگی میں متعارف کروانا چاہتے ہیں، اور پھر ایک ایسا پروگرام ترتیب دیں جس پر وہ روزانہ کی بنیاد پر عمل کریں، اور وہ اپنے فیصلوں کو برقرار رکھنے کے نتیجے میں بہت زیادہ خوشی محسوس کریں گے۔

خود کو بہتر بنانے کے نظام الاوقات پر عمل کرنے میں ناکامی قوت ارادی کو کمزور کرتی ہے اور ترقی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے۔

جو لوگ اپنے آپ کو زندگی کی فطری ترتیب کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں وہ نتیجہ خیز کامیابیاں حاصل کرتے ہیں کوئی بھی قانون کسی شخص

کو بہتر کے لیے بدلنے اور اس کی عظیم خواہشات کو پورا کرنے سے نہیں روک سکتا جب تک کہ وہ ان رکاوٹوں کو واضح طور پر تسلیم نہ کرے اور خود کو یہ باور کرائے کہ وہ ان پر قابو نہیں پا سکتا۔

***

جہاں بھی دوسرے اچھے کام کرنے میں میری کوششوں کی تعریف کرتے ہیں، وہیں میں سب سے بڑی خدمت فراہم کر سکتا ہوں۔

***

سچی محبت - دل اور روح کی محبت - الہی محبت کا ایک مظہر ہے۔ الہی محبت خود کو بنی نوع انسان کے دلوں اور روحوں کے ذریعے ظاہر کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ خدا انسانی محبت کے کامل ذریعے سے انسانیت کو الہی محبت سکھاتا ہے۔

***

جب آپ کسی سے ملتے ہیں اور وہ کہتے ہیں، "آپ کیسے ہیں؟ مجھے آپ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی،" جب کہ وہ آپ کے ارد گرد بالکل بے چین ہوتے ہیں، آپ کو فوری طور پر ان کے اندرونی احساسات کا احساس ہوتا ہے۔ اور آپ ان سے بات کرنا یا ان کے ساتھ رہنا نہیں چاہتے ہیں، میں دکھاوے اور منافقت پر ایمانداری کو ترجیح دیتا ہوں۔

ایک شخص کا لفظ سب کچھ ہے، اور اسے فطری اور ایماندار ہونا چاہیے، ان کے لفظ کا احترام کرنا چاہیے، اور دوسروں سے کیے گئے وعدوں اور وعدوں کو پورا کرنا چاہیے۔

***

خدا ذہنی طاقت، حکمت اور فراوانی کا منبع ہے، اس سے پوچھیں کہ وہ آپ کو صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرے تاکہ آپ جس کامیابی کی تلاش میں ہیں، پہلے اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کا ارادہ درست ہے، اور پھر آپ کو اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی طاقت ملے گی۔

***

محبت وہ روحانی ہتھیار ہے جو تمام جنگوں کو ختم کرتا ہے۔

***

اخلاص جھوٹ اور غیبت سے کہیں زیادہ مضبوط ہے۔ اگر اخلاص کے قلعے میں اپنی حفاظت کر سکو تو اپنی سلطنت میں عزت کے مالک بنو گے۔

سچائی غالب رہے گی، چاہے دوسروں نے آپ پر ظلم کیا ہو۔

ان لوگوں کو حکمت عطا کرو جو اس کی تلاش کرتے ہیں، جب تک کہ وہ روشن خیالی کی خواہش رکھتے ہیں، اور خود علم کی سیڑھی پر چڑھنے اور چڑھنے کی پوری کوشش کریں

خدا کے لیے میں نے اپنی آواز، اپنے ہاتھ، اپنے پاؤں، اپنا دل، اپنا جسم، اپنے جذبات، اپنی مرضی اور سب کچھ وقف کر دیا ہے۔

***

درد صرف جسم تک محدود نہیں ہے۔ فکری اور روحانی درد بھی ہے۔

خدا کے بارے میں سوچنا ناممکن ہے جب دماغ حسد، خوف اور بدی کے شکوک سے بھرا ہو، یا جب کوئی شخص اپنے آپ سے جنگ کر رہا ہو۔

ہم اداسی اور افسردگی کا شکار ہیں، دیگر غیر صحت مند مزاجوں اور نفسیاتی حالتوں سے، اور پریشانیوں سے، جن میں سے زیادہ تر بے بنیاد خوف ہیں، روحانی سطح پر، ہم اپنی روح کی لافانی فطرت سے لاعلمی کا شکار ہیں۔

***

جو لوگ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہیں وہ دم توڑ دینے والی خوبصورتی کو دیکھتے ہیں اور اعلیٰ مٹھاس کا مزہ چکھتے ہیں جس کا تجربہ کسی اور طرح سے نہیں کیا جا سکتا۔

جب میری روح نے تجھے پکارا تو تیری خاموشی کے بادل پھٹ پڑے، اے خدا، تیری رحمت کی بارش برسی یہاں تک کہ تیرے فضل کا سیلاب بن کر تیرے بابرکت دریا نے میرے وجود کے کناروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، اور میری روح ابدیت کے پانیوں میں ڈوب گئی، اور میری چھوٹی سی زندگی کا بلبلہ تیرے وجود میں تحلیل ہو گیا۔

• میرے مرشد نے مجھے سکھایا کہ کس طرح عقل کی چھینی کا استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ایک ہیکل بنانے کے لیے الہی موجودگی کے قابل بنایا جائے۔

اگر آپ ایک عظیم مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو اس کے لیے ایک ذہنی نمونہ تیار کرکے شروع کریں، اگر آپ اپنے ذہن میں ایک مضبوط خیال ڈالتے ہیں تو اب آپ اپنے شعور میں کسی بھی سمت کو مضبوطی سے قائم کرسکتے ہیں۔ پھر آپ کا پورا وجود اس خیال کے مطابق ہو جائے گا اور آپ کے اعمال اس کے مطابق ہوں گے۔

• محبت اور رواداری ہم آہنگی اور سمجھوتے کے لیے ضروری ہیں محبت ان تمام چیزوں کو متحد اور پرورش دیتی ہے جو فائدہ مند اور ترقی کے قابل ہیں، جبکہ نفرت ان تمام چیزوں کو تقسیم اور تباہ کر دیتی ہے جن کی مرمت کی جا سکتی ہے۔

***

خوف کامیابی کا سب سے بڑا دشمن ہے کیونکہ یہ کوشش کرنے کی خواہش کو ختم کر دیتا ہے جس کے بغیر انسان کامیاب نہیں ہو سکتا

فکری سستی، کوشش کی کمی اور ثابت قدمی کی کمی کامیابی کی راہ میں رکاوٹیں ہیں، مقصد خود کامیابی نہیں ہونا چاہیے، بلکہ ایک صالح زندگی ہونی چاہیے جو کامیابی کی طرف لے جائے، کامیابی کے لیے حد سے زیادہ بے چینی ایک رکاوٹ بن سکتی ہے۔

***

ہمارے پاس موجود ہر خیال ایک مخصوص کمپن پیدا کرتا ہے۔ جب آپ اپنے پورے وجود، دماغ اور اعضاء کے ساتھ خدا کے بارے میں سوچتے ہیں - اور اپنے اندر بار بار "اے رب" سرگوشی کرتے ہیں، تو آپ ایک طاقتور کمپن پیدا کرتے ہیں جو آپ کی زندگی میں الہی موجودگی لاتا ہے۔

جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خدا ہمارا ابدی محبوب اور ہمارا مستقل دوست ہے، اور یہ کہ اس کی محبت ہمارے لیے کسی بھی دوسری محبت سے زیادہ ہے، تو ہم اس کی قربت کو محسوس کرتے ہیں اور اس کی موجودگی کو چھوتے ہیں، تو ہمارے دلوں کو تسلی ملتی ہے اور ہم اعلیٰ روحانی سکون محسوس کرتے ہیں۔

جب آپ خدا کا دھیان کرتے ہیں اور اپنے دل اور پورے جسم میں خوشی کی بڑھتی ہوئی دھڑکن محسوس کرتے ہیں اور وقتاً فوقتاً آپ کو اس خوشی کے پھٹنے لگتے ہیں تو جان لیں کہ خدا نے آپ کے دل کی آرزو کا جواب دے دیا ہے اور آپ جو خوشی کے جذبات محسوس کر رہے ہیں وہ اس جواب کا ثبوت ہیں۔

***

جب ذہن اعلیٰ شعور کی حالت میں داخل ہوتا ہے اور لامحدود کل موجودگی کو چھوتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ اس کا خدا سے رابطہ ہے اور یہ تجربہ میٹھا ہے، لیکن اس تعلق کی کیفیت کو الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے جو کہ بیان سے باہر ہے۔

***

میں نے اپنی مقناطیسیت کو مادی چیزوں کی تلاش کے لیے استعمال نہیں کیا، بلکہ اس کا استعمال اس الٰہی موجودگی کو حاصل کرنے کے لیے کیا جو ابدی اور لافانی ہے۔

***

اے رب، میرے دل کی گہری آرزوئیں مجھے عطا فرما، اور مجھے اپنی روح کی گہرائیوں میں تیری بابرکت آواز سننے دے، میں آپ کو کبھی نہیں بھولوں گا، میرے پیارے خدا، اور نہ ہی میں آپ کے بغیر زندگی کی راہوں پر چلوں گا، میرے ابدی مہمان بن کر میرے امن اور روحانی خوشی کے مقبرے میں رہوں، میرے دل کو تیری محبت کے ساتھ دھڑکنے دو، تاکہ میں اپنی محبت اور محبت سے دوسروں کو متاثر کر سکوں اور تیرے پیار کی

خوشبو میرے دل کے گلاب سے پھوٹتی رہے، سکون کی تلاش میں جانوں کو کھینچ کر تیرے پاس لے آئے۔

***

نیلے پردے پر رنگے ہوئے پہاڑی مناظر، انسانی جسم کی دماغی مکینکس، شاندار پھول، نیک روحوں کی شرافت، بلند خیالات کی سربلندی، اور محبت کی گہرائی سب ہمیں حیرت انگیز اور انتہائی خوبصورت خالق کی یاد دلاتے ہیں۔

***

میں اپنی پوری کوشش کروں گا اور سب سے پہلے اپنے آپ کو اور دوسروں کو خدا سے مالا مال کرنے کی کوشش کروں گا اور سب سے پہلے میں امن کے سدا بہار باغات کے درمیان حکمت کے گھر تعمیر کروں گا، جو شاندار روحانی خوبیوں کے پھولوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

***

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں چھوٹی موج ہوں یا بڑی، جب تک زندگی کا عظیم سمندر میرا ساتھ دیتا ہے۔

میں اس وقت تک گہرائی میں غور و فکر کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے رازوں کا راز نہ مل جائے، اور میں بصیرت کی روشنی کو - مشعل کی طرح مرکوز رکھوں گا - تاکہ سب سے مقدس چہرہ مجھے ظاہر ہو۔

***

تیری روشنی میرے اندر، میرے ارد گرد اور ہر جگہ چمکے۔

***

محبت ایک پوشیدہ آگ ہے جو خدائی حکم سے کائنات کے کھردرے پن کو پگھلا کر ابدی محبت کے ایک پوشیدہ مادے میں تبدیل کر دیتی ہے۔

***

جس طرح سورج روشنی اور گرمی بھیجتا ہے، اسی طرح میں غریبوں اور بے گھر لوگوں کی روحوں میں امید کی کرن پھونک دوں گا اور ان لوگوں کے دلوں میں نیا جوش پیدا کروں گا جو اپنے آپ کو ناامید سمجھتے ہیں۔

***

خُداوند، مجھے اپنے آپ کو اور دوسروں کو حسد کی بھڑکتی آگ سے نہ جلانے دے، بلکہ مجھے یقین اور اطمینان کے ساتھ اُس مہربانی اور محبت کو قبول کرنے دے جس کا میں اپنے پیاروں سے حقدار ہوں۔

***

میں اپنے صاف ضمیر کی دیواروں کے پیچھے محفوظ اور محفوظ ہوں میں نے تاریک ماضی کو جلا دیا ہے اور مجھے صرف آج کی فکر ہے اور جب

میں اپنے ضمیر کو دھوکہ دینے کی کوشش کروں گا تو مجھے اپنے سوا کسی چیز کا خوف نہیں ہوگا۔

***

آج میں پریشانیوں اور خوف کی جڑوں کو آگ لگاؤں گا اور اپنے اندر کی روح کے مندر کو روشن کرنے کے لیے خوشی کی آگ جلاؤں گا۔

***

کوئی بھی مجھے بے ہودہ زبان یا لاپرواہی سے ناراض نہیں کر سکتا، اور کوئی بھی مجھے چاپلوسی، تعریف اور تعریف سے متاثر نہیں کر سکتا تاکہ مجھے یہ سوچنے پر مجبور کیا جا سکے کہ میں اپنے حقیقی نفس سے بڑا اور اہم ہوں۔

***

اے خُداوند، میرے دل کو اتنا کشادہ کر کہ تیری بابرکت موجودگی کو سمیٹے، اور اسے ہمیشہ اپنی محبت سے دھڑکنے دے۔

***

اگر آپ اپنی قوتِ ارادی کو درست طریقے سے استعمال کریں گے تو یہ آپ کے لیے نئے کرم پیدا کرے گا، لیکن زیادہ تر لوگ تبدیلی نہیں لانا چاہتے اور کوشش نہیں کرنا چاہتے، اس لیے وہ مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور چیلنجوں کا سامنا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

***

خُداوند، میری مدد فرما کہ میں روح کی دائمی خوشیوں اور عارضی حسی لذتوں کے درمیان فرق کر سکوں، مجھے اپنے آپ کو گزرے ہوئے حواس کی لذتوں میں غرق نہ ہونے دیں، اور میرے حواس کو بہتر بنانے میں میری مدد کریں تاکہ وہ مجھے ہمیشہ خوش رکھیں۔

***

میں نے اپنے ذہن کی شعاعوں کو حواس کے تنگ، محدود دائرے سے الگ کر کے روح کے افق میں چھوڑ دیا، تو میرے ادراک میں اضافہ ہوا اور میرا شعور ہر طرف پھیل گیا۔

***

کسی کو بے بس یا پھنسے ہوئے محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ اگر اس کے پاس ناپسندیدہ عادات ہیں تو وہ توڑنا چاہتے ہیں اب ماضی کے عزم کو فروغ دینے اور باقاعدگی سے، مناسب مراقبہ کی مشق کرکے ان عادات پر قابو پانے کا موقع ہے۔

***

اے روحوں اور دلوں کے مالک، میرے باطنی سکون کے آسمان پر پھیلی خوشی کی کرنیں تیرے بابرکت ظہور کی نوید سنا رہی ہیں۔

***

اے رب، میں پراعتماد اور مطمئن کی مسکراہٹ کو مسکراتا ہوں، کیونکہ میں اس زندگی کی سطح پر تیر رہا ہوں یا موت کی لہروں کے نیچے ڈوب رہا ہوں، میں آپ کی ابدی زندگی کے دل میں رہتا ہوں، جو سلامتی اور تحفظ فراہم کرتا ہے، اور آپ کا مضبوط، مبارک ہاتھ مجھے سنبھالتا ہے۔

***

بیماری، بڑھاپا اور موت وہ مشکلات اور رکاوٹیں ہیں جن کا سامنا جسم کو نفسیاتی بیماریاں کرتا ہے، تاہم، اداسی، خوف، غصہ، دبی ہوئی خواہشات، ناراضگی، نفرت، جذباتی جنون، بخار کی اعصابی تحریک اور ایک قسم کا نفسیاتی کینسر جو دماغ کو مفلوج کر دیتا ہے، دماغ پر حملہ آور ہو جاتا ہے، جو کہ دماغی بیماری کی سب سے خطرناک بیماری ہے۔ جہالت کے طور پر ظاہر ہوتا ہے، جس سے دیگر تمام بیماریاں جنم لیتی ہیں اور پھیلتی ہیں۔

***

اعلیٰ آئیڈیلزم کا چشمہ جو ہمارے جذبوں کی پرورش کرتا ہے اور بہتر جذبات کو خشک نہیں ہونے دینا چاہیے۔

***

ہر وہ چیز جو ظاہری طور پر پرکشش ہوتی ہے اپنی کشش باطن سے حاصل کرتی ہے اور کوئی چیز روح کے پاکیزہ آئینے کو داغدار نہیں کرتی جیسے نفسیاتی بگاڑ جیسے غصہ، بغض، حسد اور نفرت جو کوئی ان مرکبات سے آزاد ہونے کی کوشش کرے گا، روح کی فطرت سے اجنبی ہے، وہ باطنی حسن کی روشنی کو پھیلنے دے گا۔

***

شعور کو محدود جسمانی دائرے سے روح کے اندر سکون کے لامحدود افق تک اٹھانا چاہیے۔

***

اے پاکیزگی اور معصومیت کی روح، مجھے بے تاب نفسانی خواہشات سے نجات دلا، تاکہ تمام حریص جذبات حکمت کے شعلے میں راکھ ہو جائیں، اور میں ضد اور ثابت قدمی کے ساتھ حواس کے ہر جذبے کو روک سکوں اور یہ کہ میں تیری مرضی کے مطابق رہوں، اپنا سادہ سا راگ بجا کر، اپنے چھوٹے چھوٹے گیت کو ہم آہنگی سے بجا کر، اپنے فرائض کو پورا کر سکوں۔

خُداوند، مجھے اپنے حواس کو صرف صحیح اور عقلی طریقوں سے استعمال کرنے میں مدد کریں، اور ان کو بہتر بنائیں تاکہ وہ میری حقیقی خوشی میں حصہ ڈال سکیں۔

***

حکمت کا فولاد جسے ہم تجربہ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے نکالتے ہیں ایک حیرت انگیز چیز ہے۔ زندگی ہمیں اپنی بنیادی دھاتوں کو قیمتی عناصر میں تبدیل کر کے پاک کرتی ہے۔ تاکہ ہم اس زندگی میں جواہرات کی طرح خالص، فولاد کی طرح سخت، اور اس کے ساتھ ہی سختیوں اور مشکل آزمائشوں کے دباؤ میں ٹوٹے بغیر لچکدار اور جھکنے کے قابل بن سکیں۔

***

تخلیق میں تضاد اور انتشار کے درمیان نظم اور ہم آہنگی لانے کے لیے ایک اخلاقی اور روحانی منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک چھپی ہوئی قوت کام کر رہی ہے۔

***

اے میرے الہی محبوب، آپ ابدی، ہمیشہ کی تجدید کرنے والی خوشی ہیں آپ روح کی خوشی ہیں اور آپ وہ خوشی ہیں جس کی میں خواہش کرتا ہوں۔

***

خدا سے دعا کو شدید خواہش اور کامل بھروسہ کے ساتھ ادا کیا جانا چاہئے، اور اس کا جواب خاموشی اور سکون سے دیا جائے گا جو ایک پوشیدہ جواب ہے۔ جو سکون اور انسان کی زندگی میں تیزی سے تبدیلی لاتا ہے۔

***

سب سے پہلے، ہمیں خُدا کے ساتھ میل جول کی خوشی کا تجربہ کرنا چاہیے تاکہ ہم اس کا موازنہ کم زمینی لذتوں سے کر سکیں پھر، خواہشات اعلیٰ نوعیت کی ہوں گی خواہش لامتناہی ہے۔ جیسے ہی ایک خواہش پوری ہوتی ہے۔ دوسری خواہش اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ اور اسی طرح لیکن جب آپ کو خدا مل جاتا ہے۔ تو آپ کی تمام خواہشات پوری ہوجاتی ہیں

***

فیاض اور مہربان لوگ جو آپ کے فیاض تحائف کو قبول کرتے ہیں اور انہیں دوسروں کے ساتھ بانٹتے ہیں ان کی سمجھ کو وسیع کرتے ہیں اور آپ کی بابرکت موجودگی کے قریب آتے ہیں چونکہ ہمیں آپ کی طرف سے ہر روز ان گنت تحائف اور برکتیں ملتی ہیں، آئیے ہم آپ کی تعریف اور شکر گزار ہوں، اے تمام تحائف اور نعمتوں کے دینے والے۔

***

جب تک تو میرے ساتھ ہے اے رب مجھ پر کوئی برائی نہیں آئے گی کیونکہ تو مجھ سے منہ موڑ لے گا اور مجھے نقصان سے بچا لے گا۔

***

میری دعاؤں کا قافلہ تیری طرف رواں دواں ہے مایوسی کی ریت کے طوفانوں نے ادھر ادھر روکا ہے لیکن جب میں دور سے تیری خاموش حوصلہ افزائی کے نخلستان کو دیکھتا ہوں تو تروتازہ ہو جاتا ہوں اور میری قوت تازہ ہو جاتی ہے، اس لیے میں تجھ تک پہنچنے کی اپنی کوششیں دوگنی کر لیتا ہوں، اپنے پیاسے ہونٹوں کو تیری خوشی کی بہاروں میں ڈبونے کی آرزو کرتا ہوں جب تک میں نہ پیوں۔

***

اے رب، مجھے صرف نیکی اور پاکیزگی دیکھنے دو، اور صرف الہامی الفاظ کہنے دو، مجھے تمہاری محبت کی خوشبو، اس کی آسمانی مہک کے ساتھ سانس لینے دو، اور سادہ اور صحت بخش کھانا کھاؤں، اور وہ خوشگوار خوشبو سانس لے جو مجھے تمہاری یاد دلاتی ہے، مجھے تمہارے بابرکت لمس کو محسوس کرنے دو۔

***

روحانی بیداری کے باغ میں میں نے اپنی توبہ کے قطرے اکٹھے کیے اور ان آنسوؤں میں جو تجھے عزیز ہیں دل بالکل پاک ہو گیا۔

***

اے خدا، میری آنکھیں زندگی کے بدلتے ہوئے مناظر اور فطرت کے متحرک مناظر، ان کے متنوع اور رنگین پھولوں اور افق پر خاموشی سے بہتے بادلوں سے مسحور ہیں، میری روح کی آنکھیں کھول دے تاکہ میں ہر اچھی اور خوبصورت چیز میں تیرا شاندار حسن دیکھ سکوں، اور مجھے تیرے سوا کوئی چیز نظر نہ آئے۔

***

مجھے خود شناسی کا ایک نرم قالین بُننے دو جس پر تیرے تمام چاہنے والے ابدی بیداری کے راستے پر چل سکیں

***

خدا ہمیں اس وقت بھی یاد کرتا ہے جب ہم اسے یاد نہیں کرتے اگر وہ تخلیق کو ایک لمحے کے لیے بھی بھول جائے تو ہر چیز وجود سے مٹ جائے گی اس زمین کو خلاء میں تیرتے ہوئے خدا کے سوا کون قائم رکھتا ہے؟ درخت اگانے اور پھول کھلنے کا سبب کون ہے؟ درحقیقت، یہ خدا ہی ہے جو ہمارے دلوں کو دھڑکتا رہتا ہے، وہی ہمارے کھانے کو ہضم کرتا ہے اور ہمارے جسم کے خلیوں کو ہر روز تجدید کرتا ہے، پھر بھی، کتنے ہی کم

لوگ اسے یاد کرتے ہیں اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں جس کا وہ مستحق ہے!

***

اے رب، ہم خوبیوں کو محبت سے دیکھیں اور یہ سمجھیں کہ تیرے قوانینِ تخلیق کی اطاعت ہمیں تیری رحمت کا تاج پہنائے گی۔

***

اے رب ہمیں پہچان لے کہ تو صحت کا سرچشمہ، زندگی کا سمندر، اور تمام فہم و معرفت کا سرچشمہ ہے، ہمیں جہالت اور اس کے اثرات، خوف اور پریشانیوں سے نجات دلا دے، اور تیری حکمت کا سیلاب ہماری زندگیوں سے تمام بربادی اور ویرانی کو بہا لے جائے۔

***

میں اکثر مراقبہ میں آپ کے قریبی لوگوں کے میٹھے گانوں کو سنتا تھا جو حیرت انگیز اور شاندار روحانی سمفونیوں کو اپنے دل کے جذبات کی کنواری گانا گانے کے ٹکڑوں کو مکمل کرنے کے لیے اور دلکش بھجنوں کو سنتا تھا جو آپ کے لیے میری پرانی خواہش اور آپ سے ملنے کی میری بڑھتی ہوئی تڑپ کا ترجمہ کرتے ہیں۔

***

اپنی روح کے اندر خوبصورتی کی غیب اور پوشیدہ دنیا میں خیالات کے دلکش نظاروں سے لطف اٹھائیں

سکندر اور یوگی کے درمیان
غیر متزلزل مرضی: آرکٹک کی دریافت کی کہانی

تاریخ میں پہلی بار آرکٹک کو دیکھ کر پہلا انسان کون تھا جس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں (اور شاید خوشی اور سردی سے بھی)؟

یہ کیسے اور کب ہوا؟ یہ وہی ہے جسے ہم مندرجہ ذیل لائنوں میں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔

صدیوں سے، لوگوں نے دنیا کے اس سرد خطے تک پہنچنے کی کوشش کی ہے، اور تاریخ کو ان کوششوں سے زیادہ جرات مندانہ مہم جوئی کا کوئی پتہ نہیں ہے، جس میں اکثر ان کی جانیں جاتی ہیں، ان کے شمال کی طرف پیش قدمی کی تفصیلات بہادری کے کارناموں اور المیوں کی بھی بتاتی ہیں۔

سینکڑوں اور شاید ہزاروں سال پہلے بحیرہ روم کے آس پاس کے علاقوں کے باشندوں کا خیال تھا کہ دنیا ایک ہموار ڈسک کی مانند ہے جو ایک عظیم دریا سے گھری ہوئی ہے جسے وہ Oceanus کہتے ہیں۔

وہ اپنے سے دور کے علاقوں کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے تھے، لیکن انہیں ان دور دراز مقامات کے بارے میں خواب دیکھنے اور سوچنے میں مزہ آتا تھا، جیسے کہ الپس اور بلقان کے پار۔

ان علاقوں سے، کانسی بنانے کے لیے ٹن نکالا جاتا تھا، اور زیورات اور زیورات کے لیے عنبر کی کان کنی کی جاتی تھی، تاہم، شمال کے بارے میں قابل اعتماد معلومات کا فقدان تھا، اس لیے شاعروں نے پہاڑوں کے اس پار موجود چیزوں کی دلکش کہانیوں کو بُننے کے لیے اسے اپنے اوپر لے لیا۔

ہمارا افسانوی اور لافانی شاعر ہومر ہمیں دھندلے شمال میں سمیریوں اور وہاں رہنے والے جنات کے بارے میں بتاتا ہے۔ جہاں دن اتنے کم ہوتے ہیں کہ شام کو لوٹنے والا ایک چرواہا صبح چرنے کے لیے نکلنے والے دوسرے چرواہے سے ملتا تھا، دوسری کہانیوں سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ قطب شمالی کے بارے میں کچھ جانتے تھے، لیکن اکثر اس کے بارے میں ان کے خیالات غیر معمولی تھے۔

وقت گزرنے کے ساتھ، لوگوں نے قطبوں تک پہنچنے کی کوشش کی 500 قبل مسیح میں، کارتھیج کے ہیملشیئس نامی ایک شخص نے شمال کی طرف ایک عظیم سفر کیا، آئرلینڈ پہنچا اور اپنے سفر کو ریکارڈ کیا، یہ پہلا قابلِ بھروسہ بیان تھا جس کے بعد کی کوششیں ہوئیں، اسکینڈینیوین کے برفیلے سمندروں کے ذریعے سفر کیا اور آئس لینڈ کو دریافت کیا، وہاں سے انہوں نے مزید زمینوں کی تلاش جاری رکھی۔

درجنوں ایسے ہیں جنہوں نے کوشش کی اور ناکام رہے۔ ہم ان کی کوششوں کی تفصیلات کو نظر انداز کریں گے اور قطب شمالی کے پہلے دریافت کرنے والے کی طرف بڑھیں گے۔

رابرٹ ایڈون پیری 1856 میں پنسلوانیا میں پیدا ہوا تھا اس نے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی اور پھر امریکی بحریہ

میں شمولیت اختیار کی اس نے قطبی خطوں کو تلاش کرنے کی شدید خواہش محسوس کی وہ ان تمام خطرات اور ناکامیوں سے واقف تھے جن کا سامنا اس سے پہلے کے متلاشیوں نے کیا تھا، لیکن وہ آگے بڑھنے کے لیے پرعزم تھا اور جانتا تھا کہ وہ اپنے عزم سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

ہمارے ایکسپلورر، پیری نے آرکٹک، اس کے حالات، اور اس کے آس پاس کی تفصیلات کے بارے میں وہ سب کچھ جاننے کی کوشش کی۔

1886 میں، اس نے شمالی گرین لینڈ کا سفر کیا، اور پانچ سال بعد اس نے دوسری مہم شروع کی، لوگوں کا مطالعہ کیا، گلیشیئرز کو عبور کیا، اور ثابت کیا کہ گرین لینڈ کے پاس شمالی ساحلی پٹی ہے، اس طرح اس نے دنیا کے سب سے بڑے جزیرے کی حیثیت کی تصدیق کی، دو سال بعد، وہ 1898 میں گرین لینڈ واپس آیا، اس نے چار سال کی مہم کا آغاز کیا۔

اب پیری نامعلوم میں جانے کے لیے تیار محسوس ہوا اس نے 1902 میں اپنے خطرناک سفر کا آغاز کیا، لیکن غیر متوقع حالات کی وجہ سے 1905 میں اس نے دوبارہ کوشش کی، اس بار انتہائی شمالی عرض البلد پر پہنچ کر آخر کار، 1908 میں، اس نے اسٹیمر روزویلٹ پر سفر کیا، اور اس نے اپنی آخری کامیابی کے ساتھ آٹھویں کامیابی حاصل کی۔ اترے، کتوں کی سلیجیں لیں، اور قطب کے لیے روانہ ہو گئے مختلف مقامات پر، اس کے کچھ ساتھی کیمپ لگانے اور واپسی کے سفر کے لیے سامان کے ساتھ ساتھ ان کی مدد کے لیے بھی پیچھے رہ جاتے۔

اس نے اپنا سفر جاری رکھا جس کے ساتھ ایک سیاہ فام نوکر اور چار ایسکیمو تھے، جس میں چالیس دن کے لیے کافی سامان تھا۔

پیری نے ان لوگوں کو الوداع کیا جو وہ آخری اسٹیشن پر پیچھے چھوڑ گئے تھے اور کھمبے کی طرف چلتے ہوئے 6 اپریل 1909 کو اس تک پہنچے اور آخر کار دنیا کی چوٹی پر کھڑے ہو گئے۔

پیری کے قطب شمالی تک پہنچنے سے پہلے امریکی خلاباز فریڈرک کک نے شیٹ لینڈ جزائر سے ایک ٹیلی گرام بھیجا تھا جس میں ایک سال قبل قطب شمالی تک پہنچنے کا دعویٰ کیا گیا تھا تاہم جب سائنسدانوں نے کک کے دعووں کی چھان بین کی تو انہیں یہ جھوٹا پایا کہ وہ قطب شمالی تک نہیں پہنچا تھا تاہم انہوں نے اس علاقے میں اپنی کچھ دریافتوں کا اعتراف کیا۔

پیری کے پاس غیر معمولی قوتِ ارادی تھی، جس نے اپنے پیروں میں شدید درد کے باوجود خود کو مسلسل چلنے پر مجبور کیا، 1898 میں ٹھنڈ لگنے سے انگلیوں سے محروم ہونے کے نتیجے میں، جس کی وجہ سے کٹنا ضروری تھا، پھر بھی اس معذوری نے اسے چلنے سے نہیں روکا (اپنے وفادار اور قابل قدر ساتھی، سیاہ فام آدمی میتھیو ہینسن کے ساتھ) انتہائی مشکل حالات!) گرین لینڈ کے شمالی سرے کے ارد گرد خطے کا تفصیلی نقشہ تیار کرنا بہادری کا کیا کارنامہ ہے!

پیری کو اب بھی اہداف کے حصول میں بہادر اور پرعزم مردوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لہذا آپ کو مستعد اور محنتی، تیار اور تیار رہنا چاہیے اور اپنے رزق میں اضافہ کرنا چاہیے"

السلام علیکم

سکندر اور یوگی کے درمیان

یونانی مورخین اور دیگر لوگوں کے ذریعہ ایسی دلچسپ کہانیاں احتیاط سے درج ہیں جنہوں نے سکندر کی ہندوستان کی مہم میں اس کے ساتھ یا اس کی پیروی کی تھی۔ شمالی ہندوستان میں ٹیکسلا پہنچنے پر، یونانی جنگجو نے ڈائیوجینس کے یونانی اسکول کے ایک شاگرد اوناسکریٹس کو ہندوستانی ہرمٹ ماسٹر ڈنڈامس کے پاس لانے کے لیے بھیجا، جو اس وقت ٹیکسلا میں رہ رہا تھا۔

Oniskertius نے جنگل کے دل میں اپنی چھپنے کی جگہ تلاش کرنے کے بعد ڈنڈمس سے کہا:

"سلام اور سلامتی، اے برہمنوں کے استاد! عظیم دیوتا زیوس کا بیٹا اور تمام مخلوقات کا مالک سکندر تم سے اس کے پاس جانے کو کہتا ہے، اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں اجر عظیم دے گا، لیکن اگر تم نے انکار کیا تو وہ تمہارا سر کاٹ دے گا۔"

یوگی نے اطمینان سے اس واجبی سمن کو قبول کیا، بمشکل پتوں سے بنے اپنے بستر سے سر اٹھا کر جواب دیا:

"اور میں بھی زیوس دیوتا کا بیٹا ہوں، اگر سکندر ہے تو میں سکندر کے پاس جو کچھ ہے اس سے کچھ نہیں مانگتا، کیونکہ میں جو کچھ میرے پاس ہے اس پر راضی ہوں، جب کہ میں اسے اپنے آدمیوں کے ساتھ پانی اور خشکی پر بے مقصد حرکت کرتا دیکھتا ہوں، اور اس کے بھٹکنے کی کوئی انتہا نہیں ہے۔"

"جاؤ اور سکندر کو بتاؤ کہ صرف خدا ہی وہ مالک ہے جو تمام عبادت اور تعظیم کا مستحق ہے، وہ اعلیٰ ترین بادشاہ ہے جو کبھی بھی خوفناک برائی کا حکم نہیں دیتا کیونکہ وہ روشنی، امن، زندگی اور پانی کا خالق ہے، اور انسانی جسم اور انسانوں کی روحوں کا خالق ہے، جب موت ان کو آزاد کر دیتی ہے تو تمام لوگ اسی کی طرف لوٹتے ہیں، تاکہ وہ بیماری کی برائیوں کے تابع نہ رہیں۔"

دانشمند نے خاموش طنزیہ انداز میں اپنی بات جاری رکھی:

"سکندر کوئی معبود نہیں ہے کیونکہ وہ موت کا مزہ ضرور چکھے گا اور اس جیسا کوئی کیسے وجود کا مالک ہو سکتا ہے جب کہ وہ ابھی تک باطنی کائنات کے تخت پر نہیں چڑھا، نہ ہی زندہ پاتال میں داخل ہوا اور نہ ہی اسے زمین کے وسیع خطوں پر سورج کے راستے کا پتہ ہے، اور مزید یہ کہ ہمسایہ ممالک نے اس کی خبر نہیں سنی!"

اس ڈانٹ ڈپٹ کے بعد، جسے (خداوند عالم) کے کانوں پر سخت ترین حملہ سمجھا جاتا ہے، سنت نے طنزیہ انداز میں مزید

کہا: "اگر سکندر کی موجودہ کالونیاں اس کے لالچ کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں، تو اسے دریائے گنگا کو عبور کرنے دیں اور اسے ایک وسیع ملک ملے گا جس میں اس کے تمام آدمیوں کو سما سکے گا۔"

"سکندر جو کچھ مجھے دیتا ہے اور جو تحفہ اس نے دیا ہے وہ میرے لیے بے سود ہیں جن چیزوں کی میں واقعی قدر کرتا ہوں اور مفید یا قیمتی سمجھتا ہوں، یہ درخت جن سے میں اپنا گھر بناتا ہوں، یہ پھول دار پودے جو مجھے روزمرہ کا رزق فراہم کرتے ہیں، اور وہ پانی جو میری پیاس بجھاتا ہے، بہت احتیاط کے ساتھ جمع کیے گئے دیگر تمام اثاثے، ان کے مالک کے لیے سوائے افسوس کے اور کچھ بھی بوجھ نہیں، ان کے لیے ایک بوجھ ہے۔ غیر روشن خیال لوگ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں جنگل کے پتوں اور گھاسوں کے درمیان سکون سے لیٹا رہتا ہوں، اور چونکہ میرے پاس جاگنے کے لیے کچھ نہیں ہے، اس لیے میں آرام سے سوتا ہوں، ایک میٹھی اور پرسکون نیند سے لطف اندوز ہوتا ہوں، اگر میرے پاس کوئی ایسی چیز ہوتی جس کے لیے حفاظت اور چوکسی کی ضرورت ہوتی ہے، تو یہ میرے آرام میں خلل ڈالے گی اور مجھے نیند کی لذت سے محروم کر دے گی، جیسا کہ مجھے ماں کے دودھ کی ضرورت ہوتی ہے، جیسا کہ مجھے ہر چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں جہاں چاہوں، اور مجھے پریشان کرنے یا میری زندگی کو خراب کرنے کی کوئی فکر نہیں ہے۔"

اگر سکندر میرا سر بھی کاٹ ڈالے تب بھی وہ میری روح کو فنا نہیں کر سکے گا میرا سر جو مرنے کے بعد خاموش ہو جائے گا اور میرا جسم جو پھٹے ہوئے کپڑے کی طرح ہو جائے گا اس زمین پر رہے گا جس سے وہ بنائے گئے تھے۔

جہاں تک میرا تعلق ہے، ایک روح کے طور پر، میں پھر خدا کے پاس جاؤں گا، جس نے ہمیں جسم پہنایا اور ہمیں اس زمین پر رکھا تاکہ ہم یہاں رہتے ہوئے اس کو ثابت کریں کہ آیا ہم اس کی مرضی کے تابع رہیں گے اور اس کی فرمانبرداری میں زندگی گزاریں گے اور جب ہم اس کے سامنے کھڑے ہوں گے تو وہ ہمارے اعمال کا حساب مانگے گا، وہ انصاف کرنے والا منصف ہے جو تمام برائیوں، ظلم و جبر کی مذمت کرتا ہے۔ ظالم کے لیے

سکندر کو اس دھمکی کو ان لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے استعمال کرنے دو جو دولت کے لالچ میں ہیں یا موت سے ڈرتے ہیں سکندر کا ہتھیار یوگیوں کے خلاف کمزور ہے۔

ہمیں نہ پیسے سے پیار ہے اور نہ ہی موت سے ڈرتے ہیں جا کر اس سے کہو کہ ڈنڈمس کو تمہارے پاس کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے اس لیے وہ تمہارے پاس آنے سے انکاری ہے لیکن اگر تمہیں ڈنڈمس کی ضرورت ہے تو خود اس کے پاس آؤ۔‘‘ سکندر نے اونیسکریٹس کی زبان پر یوگی کے جواب کو گہری توجہ کے ساتھ قبول کیا اور ڈنڈمس کو دیکھنے کی خواہش میں اضافہ ہوا، جو کہ اپنی عمر کے برہنہ ہونے کے باوجود شہر اور شہروں میں بے پردگی کا شکار ہے۔ اس کے برابر سے زیادہ

کی ڈائری: ایک خود نوشت

بذریعہ پرمہنس یوگنند

کچھ روحانی بصیرتیں۔
دانشمند استاد پرمہنس یوگنند کے لیے

خدا نے ہمیں انتخاب کی آزادی دی ہے اور ہمارے اندر ایک ضمیر رکھا ہے کہ ہم اچھے اور برے میں تمیز کر سکتے ہیں اور کیا فائدہ مند ہے اور کیا نقصان دہ ہے۔

جب ہم اپنے وجود میں روحانی طاقت کو فعال محسوس کرتے ہیں، تو ہمیں لگتا ہے کہ ہم آگے بڑھ رہے ہیں اور ترقی کر رہے ہیں، اس لیے ہمارا خدا اور اپنے آپ پر اعتماد بڑھتا ہے، اور مشکلات کی رفتار کم ہو جاتی ہے تاکہ ہم اعتماد، سکون اور توازن کے ساتھ تعمیری طور پر ان کا مقابلہ کر سکیں۔

ہماری اصل فطرت روح ہے جس کا جوہر امن، سکون، سکون اور سکون ہے یہ بابرکت عناصر ہمارے اندر موجود ہیں اور ہمارے روحانی وجود کا لازمی جزو ہیں۔

لوگ اکثر ان دباؤ کے بارے میں بات کرتے ہیں جو وہ محسوس کرتے ہیں اور بہت سے مطالبات کے بوجھ کے تحت وہ جس نفسیاتی دباؤ کا سامنا کرتے ہیں، لیکن ہمیں خود کو کسی بھی قسم کی مشکل کا شکار نہیں ہونے دینا چاہیے، اور

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ نے ہمیں ان تمام چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے کافی طاقت دی ہے جن کا ہم سامنا کرتے ہیں۔

زندگی کی راہوں پر چلتے ہوئے خدا کو اپنے دلوں میں رکھیں

اپنے پاؤں زمین پر اور سر جہالت کے بادلوں کے اوپر ابدی حکمت کے سورج کے افق میں رکھیں

جب ہم زندگی سے لطف اندوز ہونے اور صحت مند تفریحی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی صلاحیت کھو دیتے ہیں، تو ہم اس سے زیادہ سنجیدہ اور گھبرا جاتے ہیں جتنا کہ ہمیں ہونا چاہیے، یہاں تک کہ اگر ماحول اداس اور اداس نظر آتا ہے، تو ہمیں اپنا یقین برقرار رکھنا چاہیے کہ سورج دوبارہ طلوع ہو گا اور جو لوگ صحیح راستے پر ہیں، وہ پہنچیں گے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ فاصلہ کتنا ہی لمبا لگتا ہے اور منزل کتنی ہی دور ہے۔

عاجزی میں حقیقی روحانی طاقت ہے، عقیدت کی عظمت، محبت کی گہرائی، اور قناعت اور تسلیم کی عظمت

مضبوط قوت ارادی والا شخص خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے اور اس بات کا انتظار نہیں کرتا کہ سیاروں اور ستاروں کی طرف سے اس پر مسکراہٹیں نازل ہوں بلکہ وہ ایک چھیدنے والے الکا کی طرح اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے، سوائے خدا کے رہنما ستارے کے، جو سورج کا سورج اور قانون اور روحوں کا رب ہے۔

نقصان اور ناکامی پر غور نہیں کرنا چاہیے، بلکہ بار بار کوشش کرنی چاہیے، چاہے کتنی ہی ناکام کوششیں کیوں نہ ہوں اور کتنی ہی تلخ کیوں نہ ہوں۔

اے دوستی تو کتنی بلند ہے اور تیری مٹی کتنی زرخیز اور مقدس ہے! محبت آپ کی پرورش ہے اور وفاداری آپ کا مشروب ہے۔

ہم اس دنیا میں اپنے آپ کو ترقی دینے اور اپنی روحانی صلاحیتوں کو دریافت کرنے کے لیے آئے ہیں، نہ کہ وہم کے تاریک سمندروں میں ڈوبنے کے لیے جس میں لاتعداد خطرات شامل ہیں۔

وجود میں سب سے پیاری لذت یہ احساس ہے کہ ہم خدا کی بارگاہ میں محفوظ اور محفوظ ہیں۔

ناکامی کا موسم کامیابی کے بیج بونے کا بہترین اور موزوں ترین وقت ہے ناکامی کو اپنی جڑوں سے مٹانا ہو گا اور زندگی

کے میدانوں کو محنت اور عزم کے ساتھ کاشت کرنا ہو گا اور اچھی فصل کاشت کرنے کے لیے نیکی کے بیج بوئے جائیں گے، انشاء اللہ

بہت کم لوگ اپنے حالات کا تجزیہ کرتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ آگے بڑھ رہے ہیں یا پیچھے کی طرف انسان کی حیثیت سے ادراک، حکمت اور فہم سے مالا مال ہونے کے ناطے ہمارا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ ہم اپنی عقل اور ادراک کو صحیح طریقے سے استعمال کریں۔

کوئی بھی حقیقی روحانی شخص مادی کامیابی کے بغیر نہیں کر سکتا اور کسی کی مادی فکر اتنی زیادہ نہیں ہوتی کہ وہ اسے خدا کے بارے میں سوچنے اور غور و فکر، خدمت اور روحانی فرائض کے لیے ضروری وقت وقف کرنے سے روکے۔

ایک شخص کو اپنے تمام خیالات، احساسات اور بصیرت کے ساتھ رہنا چاہیے، اور اپنے اردگرد ہونے والی ہر چیز پر چوکنا اور دھیان دینا چاہیے، بالکل ایسے ہی جیسے ایک ماہر فوٹوگرافر جو انتہائی دلکش مناظر کی انتہائی شاندار تصاویر لینے کے لیے موزوں ترین مواقع کا انتظار کرتا ہے۔

ہر انسان غیر استعمال شدہ صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے پاس وہ تمام طاقت ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ دماغ بذات خود ایک اعلیٰ طاقت ہے اور اسے فرسودہ، پابندی والی عادات اور تصورات سے آزاد ہونا چاہیے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ جب تک "خود" کا احساس غالب ہے، خود کو خدا سے دور کرنے کا رجحان ہے، یہ فرض کرتے ہوئے کہ ہمارے پاس اتنی طاقت اور عقل ہے کہ ہم بغیر کسی سہارے کے اپنے دونوں پاؤں پر کھڑے ہو جائیں اور اپنے مسائل خود ہی حل کر سکیں۔

ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم خدا کی مرضی کے تابع ہو جائیں تو خدا کی بھیجی ہوئی چیزوں میں ہمیں خوشی نہیں ملے گی اور یہ کمزور ایمان کی علامت ہے۔ لیکن جلد یا بدیر ہم خدا کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہو جائیں گے اور ہر شخص اس حقیقت کو اپنی زندگی میں دریافت کر لے گا، اگر اس نے پہلے ہی نہیں کیا ہے۔

ہمیں پورے اعتماد کے ساتھ خُدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اُس سے سادہ ترین زبان – دل کی زبان میں کھل کر اور قریب سے بات کرنی چاہیے اور اُس سے درخواست کرنی چاہیے

کہ وہ اُس کی تلاش میں ہماری مدد کرے اور اُس پر بھروسہ کرے تاکہ ہمارے دلوں کو سکون ملے اور ہمیں تکلیف اور جھنجھلاہٹ سے اور ہر اُس چیز سے جو ہماری راہ میں حائل ہو اور ہمیں ہمارے روحانی مقصد سے ہٹانے کی کوشش کرے۔

اپنے آپ کو دنیا اور اس کے جال کا شکار نہ بننے دیں، آپ کو اپنی زندگی کا کنٹرول سنبھالنا چاہیے، اپنی اندرونی طاقت کو بیدار کرنا چاہیے، اور اپنی زندگی کے جہاز کو محفوظ بندرگاہ کی طرف لے جانا چاہیے۔

جب ذہن جہالت کی دھول جھاڑ کر اپنی طاقتوں کو جکڑے ہوئے طوق کو توڑ دیں گے تو وہ تخلیقی صلاحیتوں اور زندگی کے ساتھ مثبت تعامل کے قابل ہو جائیں گے۔

اگر کوئی شخص اپنے سے زیادہ طاقتور کے خلاف جدوجہد نہیں کرتا تو وہ مضبوط نہیں ہوتا اسی طرح جب آپ اپنی مشکلات کا مقابلہ ہمت اور روحانی طاقت کے ساتھ کرتے ہیں تو آپ مضبوط اور زیادہ لچکدار ہو جاتے ہیں۔

یہ مت سوچیں کہ آپ زندگی کے حالات کا سامنا کرنے کے لیے کمزور اور نابلد ہیں، چاہے وہ کتنے ہی مشکل اور سخت کیوں نہ ہوں، اللہ نے آپ کو ہر روز کے چیلنج پر قابو پانے کی طاقت سے نوازا ہے، یاد رکھیں کہ آپ کی مشکلات کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہوں، ان سے نمٹنے کے لیے آپ کے پاس اتنی طاقت ہے کہ اللہ آپ کے ساتھ ہے اور جب تک آپ اس پر یقین رکھیں گے اور زندگی کی ہمت کے ساتھ ثابت قدم رہیں گے۔

اب وقت آگیا ہے کہ انسانیت اپنی پوزیشن کا تعین کرے اور اسے اپنا راستہ طے کرے: یا تو افراتفری اور تباہی کی طرف یا پھر ان اعلیٰ آفاقی نظریات کی طرف جو ابراہیمی مذاہب نے روحوں اور دنیا کو مصائب اور آفات سے بچانے کے لیے پیش کیے ہیں، اگر انسانیت اپنا کردار جیسا کہ اسے ادا کرنا چاہیے، اور نیکی، محبت اور نیکی کے اصولوں سے رہنمائی حاصل کرے تو یقیناً تاریکی ختم ہو جائے گی۔ منتشر کرنا

آپ کے اندر شاندار طاقتیں اور قیمتی صلاحیتیں موجود ہیں، پھر بھی آپ ان کا استعمال نہیں کرتے ایک بہتر زندگی کے افق کی طرف نکل جائیں جہاں کامیابی، خوشی اور سکون ہو۔

جب کوئی مجھ سے کہتا ہے کہ وہ یہ یا وہ کام نہیں کر سکتا تو میں اس پر یقین نہیں کرتا کیونکہ وہ جو بھی کرنا چاہتا ہے کر سکتا ہے اگر وہ خود کو اس کے لیے تیار کر لے۔

میں نے تجھے اپنی روح کی مٹی کو آزمائشوں اور فتنوں کے ہل سے جوتتے دیکھا، تیری حکمت کے بیجوں کو اس کے کناروں میں بکھیرتے ہوئے میں ان بیجوں کو پانی پلاتا رہا، اور جب تیری رحمت کا سورج ان پر چمکا تو وہ بڑھتے اور پھلتے پھولتے، قناعت اور اطمینان کی ایک بابرکت فصل اٹھاتے۔

ریشم کا کیڑا کوکون کے اندر اپنے اردگرد دھاگوں کو گھماتا ہے۔ اس کوکون سے تتلی بن کر نکلنے سے پہلے، یہ اکثر اپنے آپ کو ریشمی قید خانے میں مردہ پاتا ہے۔ جو اس نے بنایا تھا یہ انسانوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ اس سے پہلے کہ ان کی سمجھداری کے پنکھ بڑھیں، وہ خوف، اضطراب اور جہالت کے دھاگے بُنتے رہتے ہیں یہاں تک کہ بیماری کا وقت آجاتا ہے۔ اور وقت آ جاتا ہے۔

ہم اکثر خود کو اپنے بنائے ہوئے قید خانے میں پھنسے ہوئے پاتے ہیں یہ ساری تکلیفیں کیا ہوتی ہیں؟ ہمارے اپنے خیالات اور زندگی کے ناقص طریقے، کیونکہ ہم سوچنے سے پہلے عمل کرتے ہیں ہمیں اپنے آپ کو غصے اور خود غرضی کے خیالات سے آزاد کرنا چاہیے، اور ایسی زندگی سے جو غیر نظم و ضبط اور ہماری اعلیٰ امنگوں سے مطابقت نہیں رکھتی ہے، تمام روحانی عزائم رکھنے والوں کو ہمیشہ مثبت سوچ، رجائیت اور نتیجہ خیز کام کے ذریعے اپنی توانائی کو رواں دواں رکھنا چاہیے اور اپنی روحوں کو مضبوط رکھنا چاہیے۔

خوفزدہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور اس کی حفاظت پر یقین رکھنا، اور اس کے انصاف، حکمت، رحم، محبت اور ہمہ گیریت پر یقین رکھنا۔

خدا کے باہر کوئی تحفظ یا سلامتی نہیں ہے اگر ہم سلامتی اور ذہنی سکون چاہتے ہیں تو ہمیں پوری طرح اس کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

جو لوگ صرف اپنی سلامتی اور آرام کا سوچتے ہیں، دوسروں کی ضرورتوں کو بھول جاتے ہیں یا نظر انداز کرتے ہیں، وہ درحقیقت اس غربت کا سہارا لے رہے ہیں جو ایک دن ان کا مقدر بنے گی۔

جو لوگ اپنی دولت کو اچھے کاموں میں استعمال کرنے کے بجائے اس سے چمٹے رہتے ہیں وہ اپنی آخرت میں خوشحالی نہیں لاتے۔ بلکہ وہ غریب پیدا ہوتے ہیں، امیروں کی خواہشات اور خواہشات سے متاثر ہوتے ہیں لیکن جو اپنی فراوانی کو

دوسروں کے ساتھ بانٹتے ہیں وہ جہاں بھی جاتے ہیں خوشحالی اور فراوانی کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

جب آپ خوشی سے مستحق لوگوں کو دیتے ہیں تو آپ پائیں گے کہ خدا ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے۔ اور آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا، اور آپ کو اس کی مدد اور دیکھ بھال سے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوگی، اس لیے اللہ پر بھروسہ رکھیں، اس کی مدد آپ کو پہنچے گی اور اس کی نگہداشت آپ کو گھیرے گی۔

اے محبوب، الہٰی طور پر چھپے ہوئے، تُو دوستی کے دل سے بہتا ہوا محبت کا چشمہ ہے، اور تُو وہ گرم شعاع ہے جو احساس کی کلیوں کو وفا کے تازہ گلابوں اور نرم شاعرانہ خیالات میں کھولتی ہے۔

ہم سب انسانی ٹرانسمیٹر اور وصول کنندہ ہیں: آپ دوسروں کے خیالات کو اپنے دل کے ذریعے حاصل کرتے ہیں، جو احساس کا مرکز ہے، اور آپ اپنے خیالات کو روحانی آنکھ (بھنوؤں کے درمیان پیشانی) کے ذریعے منتقل کرتے ہیں، جو توجہ کا مرکز ہے اور آپ کا اینٹینا دماغ میں ہے، جو اعلیٰ، بدیہی بیداری اور ادراک کا مرکز ہے۔

فرض کریں کہ آپ اپنے گھر سے دور ہیں اور یہ جاننا چاہتے ہیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ اگر آپ کے حواس بہت پرسکون ہیں اور آپ کا دماغ پرسکون ہے، تو آپ گھر میں اپنے خاندان کے جذبات اور خیالات کو سمجھ سکیں گے۔

جب آپ میں توجہ مرکوز کرنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے، تو آپ کے خیالات کہیں بھی گھس سکتے ہیں، اور آپ کے حواس اہم توانائی سے چارج ہو جاتے ہیں۔

کائنات کی ہر چیز توانائی یا وائبریشن پر مشتمل ہے۔ تقریر کی وائبریشن سوچ کے کمپن سے زیادہ شدید مظہر یا اظہار ہے۔ تمام انسانوں کے خیالات آسمان سے پھڑپھڑاتے ہیں کیونکہ خیالات کا کمپن کا درجہ بہت بلند ہوتا ہے، خوش قسمتی سے ہم تمام لوگوں کے خیالات کو نہیں جانتے!

ریڈیو کے بٹنوں کو دبانے یا موڑ کر (اور ان دنوں دوسرے ذرائع سے)، آپ مختلف دھنیں اور آوازیں سن سکتے ہیں، اگر ایتھر کی تہوں میں موروثی آگاہی نہ ہوتی جس کے ذریعے ریڈیو لہریں آپ کے ریسیور تک پہنچتی ہیں، تو آپ کو ایک ساتھ تمام نشریاتی آوازیں سنائی دیتیں۔

خدا نے ایتھر کو تخلیق کیا اور انسانی ذہن کو اس میڈیم ریڈیو لہروں کے ذریعے کمپن کی ترسیل اور وصولی کے ذرائع وضع کرنے کی تحریک دی اور وہ اپنے پھیلاؤ کے لیے ایتھر پر انحصار کرتی ہیں اور ترسیل اور استقبال کے لیے بجلی پر انحصار کرتی ہیں۔

جب آپ کسی عزیز کے قریب ہوتے ہیں، تو آپ کو ان کے خیالات کا احساس ہوتا ہے، لیکن آپ کسی دور کے لوگوں کے خیالات کو محسوس نہیں کر سکتے جب تک کہ آپ کے پاس انتہائی ترقی یافتہ حسی ادراک نہ ہو، جو لوگ باقاعدگی سے ارتکاز اور مراقبہ کی تکنیکوں پر عمل کرتے ہیں وہ گہرے سکون کا تجربہ کرتے ہیں اور اس مشق کے نتیجے میں ان کے خیالات مزید بہتر ہو جاتے ہیں، انہیں دوسروں کے خیالات سے دوری کا احساس کرنے کے قابل بناتے ہیں!

ایک مہمان نے دریافت کیا: کیا اولیاء اللہ کی حکمت خدا کی طرف سے خاص فضل حاصل کرنے کا نتیجہ نہیں ہے؟

استاد #پرمہنس نے جواب دیا:

"نہیں حقیقت یہ ہے کہ کچھ لوگ دوسروں کے مقابلے میں کم مقدس علم رکھتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خدا اپنے فضل کے بہاؤ کو بنی نوع انسان تک محدود یا محدود کرتا ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگ اس کی ہمیشہ چمکتی ہوئی روشنی کے بہاؤ کو روکتے ہیں اور اسے اپنی روحوں میں چمکنے سے روکتے ہیں۔

شاگردوں میں سے ایک نے کہا، "میں خدا کے ساتھ اکیلے رہنے کے لیے پہاڑیوں پر جا رہا ہوں۔"

استاد پرمہنس نے جواب دیا:

"آپ روحانی طور پر ترقی نہیں کریں گے اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ کا دماغ اس وقت روح پر گہری توجہ مرکوز کرنے سے قاصر ہے آپ کے خیالات اکثر لوگوں کی یادوں اور دنیاوی لذتوں کے گرد منڈلاتے رہیں گے، یہاں تک کہ اگر آپ اپنے آپ کو کسی قلعہ بند غار میں الگ تھلگ کر لیں تو روزانہ مراقبہ کے ساتھ اپنی زندگی کے فرائض کی ایمانداری اور وفاداری سے انجام دینا بہترین طریقہ ہے۔"

روحانی چمک

کیا اس دنیا کے باشندوں کے اعمال کے پیچھے کوئی مشترکہ اور عمومی مقصد ہے؟

کیا کوئی مشترکہ ضرورت ہے جو ہم سب کو اقدام کرنے پر مجبور کرتی ہے؟

انسانی مقاصد اور اہداف کا ایک سادہ سا تجزیہ یہ بتاتا ہے کہ ایک ہزار ایک اہداف ہیں، کچھ براہ راست اور کچھ بالواسطہ، لیکن حتمی مقصد کامل خوشی یا خوشی کا حصول ہی رہتا ہے۔

انسان کا بنیادی مقصد درد اور خواہش سے بچنا ہے اور دائمی خوشی حاصل کرنا ہے یا نہیں ہم درد اور خواہش کو مستقل طور پر ختم کر سکتے ہیں اور پائیدار خوشی حاصل کر سکتے ہیں یہ الگ بات ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم دکھ اور درد سے بچنے اور خوشی یا خوشی حاصل کرنے کے لیے پوری جانفشانی اور مستقل مزاجی سے کوشش کرتے ہیں۔

ایک شخص دستکاری میں مبتدی کے طور پر کیوں کام کرتا ہے؟

کیونکہ وہ کام کے کسی ایک شعبے میں ماہر بننا چاہتا ہے۔

اسے یہ کام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

کیونکہ اس سے وہ پیسے کما سکتا ہے؟

اور وہ پیسے کیوں کمائے؟

کیونکہ وہ کما کر اپنی ذاتی اور خاندانی ضروریات پوری کر سکے گا۔

اور ان ضروریات کو کیوں پورا کیا جائے؟

کیونکہ ایسی تحقیقات سے درد کو ختم کرنے اور خوشی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ کسی ضرورت کو پورا کرنا، درد سے چھٹکارا حاصل کرنا، خواہ وہ جسمانی ہو یا نفسیاتی، خواہ وہ معمولی ہو یا شدید، اور خوشی کا حصول ہمارا حتمی مقصد ہے۔

خوشی حاصل کرنے کی وجہ کے بارے میں مزید پوچھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا کوئی جواب نہیں ہے اور یہی ہمارا آخری مقصد ہے۔

لہذا ہمارے کام یا عزائم کی نوعیت کچھ بھی ہو - کاروبار شروع کرنا، پیسے کمانا، دوستی کرنا، کتابیں لکھنا، علم حاصل کرنا، بادشاہت کا انتظام کرنا، کروڑوں کا عطیہ دینا، ممالک

دریافت کرنا، شہرت کی آرزو، ضرورت مندوں کی مدد کرنا، یا انسانیت کی بھلائی سے محبت کرنے والے بننے کی خواہش - اگر ہم اپنے حقیقی مقصد کا جائزہ لیں اور اسے ذہن میں رکھیں کیونکہ خدا کی تلاش حقیقی اور حقیقی خدا کی تلاش ہے۔ وہ نعمت جس کے حصول کے لیے ہم کوشش کرتے ہیں اور ہماری روحیں اس کے لیے تڑپتی ہیں۔

****

اگر کوئی اپنے چہرے کو ماسک سے ڈھانپ لے تو بھی آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی انسان موجود ہے۔ اسی طرح فطرت ایک عظیم پردے کی طرح ہے، الہٰی موجودگی سے پھولا ہوا ہے، فطرت کے پردوں اور نقابوں کے پیچھے خدا موجود ہے، لیکن بنی نوع انسان ایک لمحاتی، سطحی نظر ڈالتا ہے اور فطرت کے پردوں کے پیچھے چھپے ہوئے وجود کی موجودگی کو محسوس کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

الہٰی مدد کے بغیر انسان ناکامی کا شکار ہے کیونکہ زندگی کی جنگ جیتنے کی طاقت اور حکمت لامحدود ذریعے سے آتی ہے۔

جب میں خاموش، خاموش، دھیان سے مراقبے میں بیٹھتا ہوں، تو میں اپنے وجود میں خوشی کی لرزش محسوس کرتا ہوں اور میں خدا کی سرگوشیاں سنتا ہوں، "میں حاضر ہوں"۔

دماغ جو خدا نے ہمیں دیا ہے وہ آسمان کا دروازہ ہے: اس کی بادشاہی کا بیرونی دروازہ، لیکن لوگ اسے اس طرح استعمال نہیں کرتے جیسے انہیں کرنا چاہئے۔

ہمیں اس وقت تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب تک کہ ہم اپنے دماغ کو خدا کی تلاش کے لیے استعمال کرنے کے لیے زمین سے باہر نہ نکل جائیں۔ اب وقت ہے، اور جگہ یہاں ہے جو لوگ اس زمین پر رہتے ہوئے زندگی کے اسرار اور وجود کے اسرار کو تلاش کرنے کے لیے اپنے دماغ کا استعمال نہیں کرتے وہ انہیں کہیں اور نہیں پائیں گے۔

****

ہر انسان خدا کی لامحدود طاقت کا اظہار ہے اور اسے ہر کام میں اس طاقت کا کوئی نہ کوئی پہلو ضرور دکھانا چاہیے۔

وہ لوگ جو خدا کے ساتھ شعوری طور پر بات چیت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو وجود کا پہلا سبب یا پہلا محرک ہے، زندگی کے اسرار کو حل کرنے کے قریب ترین ہوتے ہیں۔

جب آپ کوئی چیز تخلیق کرنا چاہتے ہیں تو صرف بیرونی ذرائع پر انحصار نہ کریں بلکہ پہلے اپنے آپ کو تلاش کریں اور لامحدود ماخذ کو تلاش کریں کامیابی کے تمام عملی طریقے، تمام ایجادات جو بنی نوع انسان کے لیے کارآمد ہیں، موسیقی کے ارتعاشات، اور مقدس تحریریں خدا کے ذخیرے میں درج ہیں۔

جو لوگ خدا کو نظر انداز کرتے ہیں وہ اپنی زندگی کی لکیر کاٹ دیتے ہیں۔

انسانی مرضی توانائی کا ایک بہت بڑا جنریٹر ہے، اور قوت ارادی اور توانائی کے حقیقی ذرائع تک رسائی کی خواہش کا استعمال کرتے ہوئے، ایک شخص اندرونی قوتوں کے لامحدود تقسیم کار سے تیزی سے جڑ سکتا ہے۔

جو لوگ اپنا روزمرہ کا کام نہیں کرنا چاہتے وہ توانائی کی کمی محسوس کرتے ہیں، جب کہ محنتی کارکن جو جوش اور ولولے سے کام کرتا ہے وہ اپنے جسم اور دماغ کو کائناتی کرنٹ سے چارج کرتا ہے۔

****

نیک مقاصد کی آرزو رکھنا انسان کا فرض ہے کہ معمولی اور فضول باتوں سے پریشان ہونا دماغی توانائی کا بیکار ضیاع ہے۔

دل کے باغ سے جڑی بوٹیوں کو جڑ سے اکھاڑ کر محبت الٰہی کے پھولوں سے مزین کرنا چاہیے تاکہ وہ خوبصورتی سے محبت کرنے والے خوبصورت خدا کو اپنی طرف متوجہ کر سکے۔

رہنے کے لیے آپ کو زندگی کو آسان بنانا ہوگا اور پیچیدگیوں کو دور کرنا ہوگا، توجہ مرکوز اور غیر مبہم ذہن کے ساتھ ہر چیز کو پورا کرکے، آپ اپنی سرگرمیوں کا تجزیہ کرسکتے ہیں، اہم اور ضروری چیزوں کا انتخاب کر سکتے ہیں اور سطحی اور غیر ضروری چیزوں کو ترک کر سکتے ہیں، ایک بار جب کوئی کام مکمل ہو جاتا ہے، تو آپ اپنا ذہن اس سے نکال سکتے ہیں اور اسے دیگر تخلیقات کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

****

لوگ اکثر کچھ کرتے وقت کسی اور چیز کے بارے میں سوچتے ہیں، اور وہ اپنے دماغ کو اس کام پر مرکوز کرنے کا صحیح طریقہ نہیں جانتے ہیں جو وہ کر رہے ہیں

ہمیں اپنی تمام ذہنی صلاحیتوں کے ساتھ ایک وقت میں ایک چیز کے بارے میں سوچنا سیکھنا چاہیے ہماری پوری توجہ صرف اور صرف ایک چیز پر مرکوز ہونی چاہیے۔

انسان کو بے حس نہیں ہونا چاہیے، جوش و جذبے کی کمی نہیں ہونا چاہیے، سستی اور لاپرواہی سے کام انجام دینے سے قوتِ حیات ختم ہو جاتی ہے اور نتیجتاً ناکامی اور ناخوشی ہو جاتی ہے، انسان کو محض خود کو برقرار رکھنے والی نفسیاتی مشین نہیں ہونا چاہیے۔ ایک جانور کی طرح جو جبلت پر عمل کرتا ہے۔

ایک شخص کے لیے یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے کہ وہ خود کو بیدار نہ کرے اور اپنی ذہنی صلاحیتوں کو فعال نہ کرے، خدا نے یہ صلاحیتیں ہمیں عطا کی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کو دانشمندی سے استعمال کریں اور اپنے ہر کام سے پوری طرح باخبر رہیں۔

ہمیں کوئی بھی اقدام کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچنا چاہیے اور اپنے ذہنوں کو ان طریقوں سے استعمال کرنا چاہیے جو ہمیں بڑھنے اور قادر مطلق کے ساتھ ہمارے ضروری اتحاد کا احساس کرنے میں مدد فراہم کریں جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں وہ صحیح استدلال اور دانشمندانہ منصوبہ بندی پر مبنی ہونا چاہیے۔

****

گھوڑے سے چلنے والی گاڑی کا ایک استعارہ ہے جو ایک ڈرائیور کے ذریعہ چلایا جاتا ہے جو لگام رکھتا ہے یہ استعارہ روح کی نمائندگی کرتا ہے جو حواس کے گھوڑوں کے ذریعہ کھینچی ہوئی جسمانی گاڑی میں سوار ہوتی ہے، سوچ لگام پکڑتی ہے، اور شعور رہنمائی کرتا ہے گاڑی کا مالک بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے، اس کے بعد ڈرائیور اور گھوڑے کی لگام خود کو کنٹرول کرنے کے لیے ضروری ہوتی ہے، اسی طرح گھوڑے کو خود کو کنٹرول کرنے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ روح سب سے اہم ہے، اس کے بعد ہوش مندی، پھر سوچ جو لگام کو کنٹرول کرتی ہے، پھر گھوڑے، اور آخر میں جسم

دنیاوی ذہن جو زندگی میں ایک کمزور جسم کی رہنمائی کرتا ہے وہ اپنی جسمانی ساخت کو مضبوط کرنے اور اپنے حواس کو بہتر بنانے اور اپنے روحانی مقصد کی طرف فطری

فہم کے ساتھ ہدایت کرنے کی بجائے اپنے بے لگام جذبوں کو تیزی سے چلنے دیتا ہے۔ جس کے لیے یہ تمام چیزیں موجود ہیں۔

حواس کے کچے اور کانٹے دار راستوں پر چلتے ہوئے وہ اپنی زندگی کا رتھ اڑاتا ہے اور گم ہو جاتا ہے۔

خود شناسی کا متلاشی اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ زندگی کا سب سے اہم مقصد روح کے اندر چھپی روحانی خوشی کی گہری تلاش ہے، اور ساتھ ہی اپنی پوشیدہ ذہنی یا نفسیاتی قوتوں کو نشوونما دینا اور اپنے حواس کو بہتر بنانا سیکھتا ہے تاکہ مطلوبہ مقصد کی طرف ترقی کی راہوں پر چلتے رہیں، جسمانی درد اور نفسیاتی دکھوں میں پڑنے سے بچنے کی کوشش کریں۔

دوسرے لفظوں میں، شاگرد اس صحیح طریقے کو سمجھتا ہے جس سے وہ تمام پہلوؤں اور ہر سطح پر روحانی ترقی حاصل کر سکتا ہے۔

جہاں تک فریب خوردہ دنیا دار کا تعلق ہے، اس کی فکر صرف اپنی جسمانی خواہشات کو پورا کرنا اور اپنی خواہشات کو خوش کرنا ہے، اپنی ذہنی اور روحانی صلاحیتوں کی نشوونما کے اپنے فرض کو نظرانداز کرتے ہوئے

****

اعصابی عوارض قابل علاج ہیں ان عوارض میں مبتلا افراد کو چاہیے کہ وہ اپنی حالت کا تجزیہ کریں اور تباہ کن جذبات اور منفی خیالات سے چھٹکارا حاصل کریں جو انہیں آہستہ آہستہ تباہ کر رہے ہیں۔

ذاتی مسائل کا معروضی تجزیہ اور تمام حالات اور حالات میں ہم آہنگی برقرار رکھنا دائمی اعصابی حالات کو ٹھیک کرنے کی کلید ہے جو لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہیں انہیں اپنی حالت کو سمجھنا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ منفی خیالات پر رہنا ان کے عدم توازن اور زندگی کا مقابلہ کرنے میں ناکامی کی بنیادی وجہ ہے۔

ایک پرسکون، پر سکون جسم اعصاب کو سکون بخشتا ہے اور نفسیاتی سکون لاتا ہے۔

-

نوٹ: اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کو اس شعبے کے ماہرین سے مشورہ نہیں کرنا چاہیے، اس لیے یہ وضاحت

****

مختلف ادوار اور مقامات پر انسان نے عقل کے ذریعے زندگی اور روح کے بارے میں بہت سے نظریات حاصل کیے ہیں۔

مثال کے طور پر جب ایک قدیم قبیلے کے کسی فرد کو سر میں درد ہوتا ہے تو اس کے گھر والوں کو لگتا ہے کہ اس کی روح اس کے جسم سے نکل گئی ہے، اس لیے وہ جادوگر ڈاکٹر سے اس کی روح واپس کرنے کے لیے کہتے ہیں، ڈاکٹر اس روح کی تلاش میں جنگل جاتا ہے، جسے وہ ڈھونڈتا ہے اور اپنے ساتھ ایک صندوق میں لے کر واپس مریض کے سر میں ڈال دیتا ہے، اور اس کے مطابق سر کا درد ختم ہو جاتا ہے۔

ایک اور ثقافت میں، ایک بیمار شخص کی "چھینک" اس کے جسم میں ہکس (تیز نکات کے ساتھ خمیدہ بیڑی) رکھ کر کی جاتی ہے تاکہ چھینک کے وقت اس کی روح نہ نکلے بلکہ کانٹے سے پکڑے جائیں!

جس طرح کچھ لوگ سوچنے کے ناقص طریقوں کی وجہ سے انسانی نفسیات کے بارے میں غلط نتائج پر پہنچے ہیں، اسی طرح کچھ لوگ - حقیقی ادراک کے ذریعے - ایک مختلف، امیر اور بہتر سمجھ بوجھ تک پہنچے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ روح سانس جیسی نہیں ہے کیونکہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو طویل عرصے تک بغیر سانس کے کوما میں رہتے ہیں، اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ روح سانس تک محدود نہیں رہ سکتی، روح سانس سے بلند اور کسی بھی جسمانی حالت سے بلند ہے۔

چاہے کوئی شخص مانے کہ وہ روح ہے یا نہیں، عالمی قانون پھر بھی اس سے اپنی روحانی فطرت کو ظاہر کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

کسی شخص کے کام یا زندگی کے حالات سے قطع نظر، جب بھی وہ اپنی ذہانت کو تخلیقی اور نتیجہ خیز طریقے سے استعمال کرتے ہیں تو ان کی بیداری پیدا ہوتی اور پھیلتی ہے، ہر تعمیری عمل انسانی ترقی میں معاون ہوتا ہے اور اس کی سمجھ کو وسیع کرتا ہے۔

****

مجھے پڑھنا پسند ہے، لیکن کسی اور چیز سے نمٹنے کے لیے بلائے جانے سے پہلے میں بمشکل دو صفحات پڑھ سکتا ہوں، اور اسی لیے میں نے پڑھنے کو مراقبے سے بدل دیا ہے۔

جیسے ہی میں اپنی روح کی گہرائیوں میں جھانکتا ہوں، تابناک روشنیاں نمودار ہوتی ہیں اور سب سے بڑی خوشی طلوع ہوتی ہے، ایک خوشی جو دن بھر میرے ساتھ رہتی ہے، یہ وہی ہے جو میں نے اپنی زندگی میں محسوس کیا ہے اور وہ سب جو روح کی سرگوشی اور دل کی آرزو میں بابرکت رب سے رابطہ کرتے ہیں۔

وقت ضائع کرنے کے لیے بہت قیمتی ہے خدا چاہتا ہے کہ ہم متوازن رہیں جو کوئی بھی اپنی زندگی کو غیر متوازن ہونے دیتا ہے اسے عالمی قانون کے تحت سزا دی جائے گی۔

اگر آپ سادگی سے رہتے ہیں، روزانہ ورزش کرتے ہیں، قیمتی اور مفید کتابیں پڑھتے ہیں، اور روزانہ خدا کے بارے میں غور و فکر کرنے کی عادت ڈالتے ہیں، تو آپ کے حواس خوشی سے پھڑپھڑاتے ہیں، آپ کے خون سے اہم دھارے بہنے لگتے ہیں، اور آپ کے جسم کے خلیات ایسی ہلکی پھلکی اور توانائی سے بھر جاتے ہیں جس کا تجربہ آپ نے پہلے کبھی نہیں کیا ہو گا، آپ کو وہ تمام علم حاصل ہو جائے گا جو آپ اپنے اندر کی روح سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

میری زندگی ہمیشہ سے یوں رہی ہے میں نے بیس سالوں میں بیس کتابیں نہیں پڑھی مجھے اس پر فخر نہیں ہے اور اگر یہ مراقبہ کے ذریعے خدائی روحانی بیداری حاصل نہ ہوتی تو میں بالکل جاہل ہوتا۔

جب میں کسی کتاب کو دیکھتا ہوں تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں موجود حقائق خدا کی طرف سے مجھ پر پہلے ہی آشکار ہو چکے ہیں۔

تمام اعلیٰ خیالات اور سچائیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں، اور اگر آپ اس پر غور کریں گے، تو آپ کو براہ راست اس کی حکمت ملے گی۔

لہٰذا اچھی کتابیں پڑھنا بے فائدہ کاموں میں وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے اور پڑھنے سے بہتر ہے کہ غور و فکر کرنا اور اس حقیقت کا شعور پیدا کرنا جو خدا ہے۔

****

بہت سے لوگ ایسے ہیں جو مسلسل پڑھتے ہیں لیکن آپ کو کوئی قیمتی چیز پیش نہیں کر سکتے۔ کسی کتاب کو پڑھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کے مندرجات پر غور کریں اور دیکھیں کہ وہ آپ کی اپنی زندگی پر کیسے لاگو ہو سکتی ہیں۔

سمجھداری کا استعمال کرنا بھی ضروری ہے تاکہ آپ جو کچھ بھی پڑھتے ہیں اسے آنکھ بند کر کے قبول نہ کریں جو آپ پڑھتے ہیں اس سے آپ کے دماغ اور منطق کو مطمئن ہونا چاہیے تاکہ واقعی پڑھنے کے قابل ہو، کتابوں کو آپ کی سوچ کو متحرک کرنا چاہیے، اور پھر آپ محسوس کریں گے کہ آپ کا دماغ ترقی کرتا اور پھیلتا ہے۔

جو لوگ نہ پڑھتے ہیں اور نہ ہی غور کرتے ہیں، لیکن بغیر مقصد اور معنی کے سطحی زندگی گزارتے ہیں، وہ کوئی گہری سمجھ پیدا نہیں کرتے اور نہ ہی کوئی خاص علم حاصل کرتے ہیں۔

ہم آہنگی ہمیں اس الہی طاقت کے ساتھ ہم آہنگ اور ہم آہنگ بناتی ہے جو ہماری سوچ کو متاثر کرتی ہے اور ہمارے ذہنوں پر اعلیٰ الہام کی روشنیوں سے چمکتی ہے۔

مراقبہ اعلیٰ نفس تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

انسان اگر نہ پڑھے تو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے، لیکن غور کرنا پڑھنے سے بھی بہتر ہے۔

****

زندگی کے ہر پہلو میں توازن ضروری ہے مفید پڑھنے کے مواد کو آسانی سے دستیاب رکھنے اور فرصت کے اوقات میں ان کا استعمال کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے ان مواد میں سب سے اہم روحانی کتابیں ہیں، اس کے بعد سائنسی کام، کچھ تاریخ، فلسفہ، سنجیدہ ادب، عظیم شخصیات کی سوانح عمری، سفرنامے اور ہر وہ چیز جو انسان کی وسعت اور وسعت کو وسعت دے سکتی ہے۔

کتابیں وفادار دوست ہو سکتی ہیں، اور اگر آپ کا انتخاب اعلیٰ معیار کا ہے، تو آپ ان سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے۔

روحانی تعلیمات اور عظیم مفکرین کے نظریات کے نچوڑ کو سمجھنا شروع میں مشکل معلوم ہو سکتا ہے، لیکن تھوڑی دیر کے بعد، آپ خود کو ان کی تحریروں پر غور کرتے ہوئے اور ان کے افکار سے منسلک پائیں گے، آپ محسوس کریں گے کہ آپ نے کوئی قیمتی چیز حاصل کی ہے، کیونکہ ان تمام دانشمندوں نے اپنی حکمت اور علم کو خدا کے لامتناہی خزانے سے نکالا ہے- جو آپ کی پوری زندگی میں کبھی نہیں ہو سکتا۔

****

پھول اور گلاب خوبصورت اور متحرک ہوتے ہیں، لیکن ان کے پیچھے بے پناہ خوبصورتی اور شان و شوکت کا ایک باغ ہے، اگرچہ یہ باغ بالکل شفاف ہے اور شروع میں اس کا ادراک کرنا مشکل ہے، لیکن اگر آپ روحانی آنکھ کے دروازے سے روحانی جنت میں داخل ہو جائیں، تو آپ اس آسمانی عجائبات کو دریافت کر سکیں گے۔

میں اس نرم گوشے میں رہتا ہوں جہاں شاندار خصوصیات اور نرم، نازک خیالات کسی بھی زمینی پھول یا گلاب سے زیادہ میٹھے اور خوشبودار ہیں، وہاں میرے دماغ کی مکھی مسلسل الہی حضوری کا امرت پیتی ہے۔

چھپی ہوئی دنیا **میں زیادہ سے زیادہ زندگی بسر کرتے ہیں ، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہماری روحانی خوبیاں خاص شکلیں اختیار کرتی ہیں جو کھڑکیوں کی طرح کام کرتی ہیں جن کے ذریعے ہم خدا کی مٹھاس کو محسوس کرتے ہیں جو کہ وضاحت اور تخیل سے بالاتر ہے۔**

****

جو بھی ان الفاظ کو سنتا یا پڑھتا ہے وہ جانتا ہے کہ میں سچ کہہ رہا ہوں۔

اگر میں خدا کی دی ہوئی تمام طاقتوں کو ظاہر کرتا تو لوگ خدا کی محبت میں نہیں بلکہ معجزوں کی وجہ سے میرے پاس آتے لیکن میں اس قسم کی سطحی شاگردی نہیں چاہتا کہ وہ طاقت سے نہیں بلکہ خدا کی محبت سے کھینچے جائیں اور یہی میری زندگی کا مقصد ہے۔

اگر میں خدا کو نہ پہچانتا تو اس طرح نہ بولتا اور ہر کوئی چاہے تو اسے جان سکتا ہے۔

میں لوگوں کو ان کے جذبات پر آمادہ کرنے کی کوشش نہیں کرتا، بلکہ میں ان کے ذہنوں سے بات کرتا ہوں اور ان کی منطق اور فہم کو دور کرتا ہوں، اندھا اعتماد بیکار ہے ایک شخص کو چاہیے کہ وہ سمجھنے کی صلاحیتوں کو فعال کرے جو خدا نے انہیں دیا ہے اور چیزوں کو قیمتی طور پر قبول نہیں کرنا چاہیے، بلکہ ان کے روحانی رجحانات اور طریقوں کے پیچھے اسباب، اثرات اور منطق کو سمجھنا چاہیے۔

اگر میرے پاس ہزار منہ ہوتے تو میں ان سب کے ساتھ خدا اور اس کی طرف رجوع کرنے اور اسے جاننے کی اہمیت کے بارے میں بات کرتا۔

****

خدا انسان سے اداس، اداس، ویران یا جھکنے والا نہیں ہے، یہ خدا کی صحیح سمجھ نہیں ہے، اور نہ ہی یہ اس کی رضا حاصل کرنے کا صحیح طریقہ ہے، جو جتنا زیادہ سکون کا تجربہ کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ انسان خدا کی موجودگی کو محسوس کر سکتا ہے، اتنی ہی زیادہ خوشی، خدا کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے والے خدا کو جانتے ہیں، کیونکہ خدا سب سے بڑی خوشی کا ذریعہ ہے۔

لوگ شراب، سیکس اور پیسے میں خوشی تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن تاریخ کے صفحات ان کی بکھری ہوئی امیدوں اور ادھورے خوابوں کی کہانیوں سے بھرے پڑے ہیں جو وقت میں نے مراقبے میں گزارا ہے اس نے میری زندگی کو ناقابل یقین حد تک نتیجہ خیز بنا دیا ہے۔

الہی رہنمائی اور حکمت روحانی جوش میں رہتی ہے۔

جب کوئی شخص خدا کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، خواہ وہ غیر ارادی طور پر کوئی غلطی کرے، تو وہ غلطی کو سدھارنا جانتا ہے، اور اگر وہ غلط رائے کا اظہار کرتا ہے، تو خدا اسے اپنے شاگرد کی محبت کے سبب سدھار کر درست کرتا ہے۔

****

روحانی علم اور فطری علوم کے درمیان ایک توازن قائم کرنا ضروری ہے اس توازن کے بغیر افراد اور قومیں مصائب اور تباہی کے درمیان ٹھوکریں کھائیں گی اگر جدید دنیا کے رہنما روحانی طور پر روشن خیال ہوں اور مل کر کام کریں تو وہ چند سالوں میں زمین سے جنگ اور غربت کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

روحانی بیداری کا مطلب ہے ایک شخص کو اپنے اندر اور دیگر تمام جانداروں میں الہی موجودگی کا شعور

یہ آگاہی ہی دنیا کو بچا سکتی ہے، اور اس کے بغیر مجھے امن کی کوئی امید نظر نہیں آتی، انسانیت کو اپنے آپ سے آغاز کرنے دیں، کیونکہ وقت ضائع کرنے کے لیے بہت قیمتی ہے۔

فرض کا تقاضا ہے کہ ہم خدا کی بادشاہت کو زمین پر لانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

بہت سے لوگ خدا کی تلاش میں ہچکچاتے ہیں، اس ڈر سے کہ زندگی تاریک اور سنسان ہو جائے گی، خوبصورتی اور خوشی سے خالی ہو جائے گی لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے!

وہ خالص خوشی جو خدا کو حقیقی معنوں میں جاننے والے اس کے ساتھ کامل ہم آہنگی میں پاتے ہیں الفاظ سے باہر ہے۔

میں دن رات روحانی مسرت کی حالت میں ہوں وہ خوشی خدا ہے اور اسے جاننے کا مطلب ہے تمام دکھوں کو ڈھانپنا اور انہیں بغیر کسی افسوس کے دفن کرنا

****

یہاں پر اپنے عارضی قیام کے دوران انسان اس تماشے کو بہت اہمیت دیتا ہے لیکن اسے اس تماشے اور اس کے لامتناہی واقعات میں حد سے زیادہ مشغول نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ اپنے آپ کو خدا سے دور کر لے گا، جو ہر طرح سے اور ہر طرح سے ہمیں اپنی طرف کھینچنے کی مسلسل کوشش کرتا ہے کہ وہ ہمارے لیے اپنی بے پناہ فکر اور اس کی بے پناہ محبت سے ہمیں اپنی طرف کھینچ لے۔

یہ ہمارے سامنے وہ تمام معجزات رکھتا ہے جو ہم دیکھنا چاہتے ہیں: بڑھتی ہوئی چیزوں کے عجائبات اور فطرت کا لامحدود عین مطابق ترتیب

یہ پھولوں اور گلابوں کے پیچھے ہے اور جو اس کو سچے دل سے تلاش کرے گا وہ اسے ضرور پائے گا

فطری سائنس داں اپنی دریافتوں تک اندھی دعا سے نہیں پہنچے بلکہ تجرباتی سائنس کے قوانین پر عمل کرتے ہوئے پہنچے، اسی طرح جو کوئی خلوص دل سے روحانی سائنس کے قوانین کو لاگو کرتا ہے وہ خود بخود خدا کو اپنے ساتھ پا لے گا۔

یہ وقت ہے کہ انسان اپنی روحانی آنکھیں کھولے اور یہ سمجھے کہ خدا کو تلاش کرنے کے لیے ایک پرجوش اور مستقل خواہش اور خدا کے قوانین کی احتیاط سے پابندی کی ضرورت ہے۔

****

خدا خاموشی سے ہمارے دلوں کے دروازوں پر دستک دیتا ہے، ہمیں اپنی طرف واپس بلاتا ہے، لیکن اکثر لوگ واپس آنے کو تیار نہیں ہوتے، پھر بھی جب دنیا ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیری چھا جاتی ہے ، اور وہ مسائل میں الجھ جاتے ہیں یا بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں، تو وہ اس سے دعا کرنے اور اس سے مدد مانگنے میں جلدی کرتے ہیں۔

جو لوگ خوشی اور خوشحالی کے وقت خدا کے ساتھ اپنے ہم آہنگی اور موافقت کے بندھن کو مضبوط کرتے ہیں وہ خدا

کو اپنے ساتھ پاتے ہیں جب انہیں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جو لوگ اس رشتے کو فروغ دینے میں تاخیر کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو اپنی مشکلات کا سامنا کرنے اور اپنی آزمائشوں کا تنہا مقابلہ کرنے کی مذمت کرتے ہیں جب تک کہ وہ عقلمندی اور مکمل تابعداری کے ساتھ اپنے ابدی دوست کی طرف رجوع کریں اور اس کے مہربان دروازے پر دستک دیں۔

انسانیت کی بہت بڑی تعداد میں سے بہت کم لوگ حقیقی معنوں میں خدا کو تلاش کرتے ہیں وہ لوگ کہاں ہیں جو دو سو سال پہلے یہ سمجھتے تھے کہ یہ زمین ان کی ہے؟ وہ سب چلے گئے، اور شاید چند ہی لوگ، جنہوں نے خدا کی طرف رجوع کیا اور اپنے آپ کو جان لیا، کبھی زندگی کی حقیقت کو صحیح معنوں میں سمجھا، پھر بھی ہر آنے والی نسل اسی زندگی کو حقیقی سمجھتی ہے!

****

اس سے پہلے کہ کوئی دوسرا انسان ہمارے ساتھ تھا، ہمارے ساتھ کون تھا؟ خدا اور جب ہم اس زمین سے چلے جائیں گے تو ہمارے ساتھ کون ہوگا؟ خدا اور کوئی اور نہیں لیکن اس کو پہچاننا مشکل ہوگا تب تک جب تک ہم اسے پہچاننے کی کوشش نہیں کریں گے اگر آپ خدا کو خلوص اور دل کی گہرائیوں سے تلاش کریں گے تو آپ اسے پا لیں گے اور آپ کے اس یقین کو تقویت ملے گی کہ وہ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے پریشانیاں اور وہم آپ کو چھوڑ دیں گے اور آپ دوبارہ کبھی دھوکے میں نہیں آئیں گے۔

وجود میں موجود ہر چیز انسانیت کو خدا سے دور کرنے کا ایک فتنہ ہے لیکن خدا کسی بھی دنیاوی فتنے سے کہیں زیادہ دلکش ہے اگر آپ اس کی ایک جھلک بھی حاصل کرلیں تو آپ اس حقیقت کا ادراک کریں گے اور دعا، روحانی غور و فکر اور غیر متزلزل عزم کے ذریعے اسے پا سکیں گے۔

****

وہ مندر جسے خدا سب سے زیادہ پسند کرتا ہے وہ اپنے پیروکاروں کے لیے سکون اور اندرونی سکون کا مندر ہے، جہاں وہ دنیا اور اس کے لامتناہی خدشات کو پیچھے چھوڑ کر مراقبہ اور گفتگو کے لیے داخل ہوتے ہیں۔

ہمیں انسانیت کے اس بدلتے ہوئے جلوس سے متوجہ نہیں ہونا چاہیے جیسے جیسے وقت کا کارواں اپنا سفر جاری رکھے گا،

آخر کار آپ کو احساس ہو جائے گا کہ آپ عظیم ہستی کا ایک اٹوٹ حصہ ہیں جب کوئی شخص اپنے اندر حسن اور روحانی سکون کا مندر قائم کرے گا تو وہ خدا کی موجودگی اور اس کی قربت کا احساس کر سکے گا، ورنہ ہمارے دلوں کے وہم و گمان، دنیا اور اس کے دلوں کو ہر وقت بھر دیتے ہیں۔

ہم میں سے ہر ایک کو جلد یا بدیر اس زمین سے اٹھا لیا جائے گا، اور اس لیے ہمیں اب زندگی کے مقصد کو سمجھنا چاہیے، اس دنیا میں انسانی تجربے کا بنیادی مقصد ہمیں زندگی کے معنی تلاش کرنے کی تلقین کرنا ہے، خدا کو جاننے کو اپنا مقصد بنائیں، اور جان لیں کہ زندگی کے راز کی تلاش میں سنجیدہ اور مخلصانہ تلاش آپ کو بہت سی مشکلات سے بچائے گی اور آپ کو مختلف خوفوں سے بچائے گی۔

موت، ناکامی، مصیبت یا رنج کا خوف انسان میں شدید خوف و ہراس بیدار کرتا ہے جب انسان اپنی مدد کرنے سے قاصر ہوتا ہے اور اپنے گھر والے اور دوست احباب کوئی مدد نہیں کر سکتے تو مایوسی اس پر حاوی ہو جاتی ہے اور اسے دنیا اندھیری لگتی ہے لیکن اس حالت تک پہنچنے کی ضرورت نہیں ہے اگر وہ زندگی بھر خدا کو سوچیں اور اس سے تعلق قائم رکھیں تو مشکل اور مشکل دنوں میں اسے قریب پاتے ہیں۔

****

اگر زیادہ تر لوگ کسی کو ناخوشگوار محسوس کرتے ہیں تو انہیں اپنے آپ کا جائزہ لینا چاہئے ان کی شخصیت کی کچھ خاصیتیں ہو سکتی ہیں جو ناگوار ہیں شاید وہ بہت زیادہ بولتے ہوں، دوسرے لوگوں کے معاملات میں دخل اندازی کرتے ہوں، یا دوسروں کو یہ بتانے کا رجحان رکھتے ہوں کہ ان کے ساتھ کیا خرابی ہے اور انہیں اپنی زندگی کیسے گزارنی چاہئے، خود کو بہتر بنانے کی کوئی تجویز قبول کیے بغیر یہ ان چند مثالیں ہیں جو ہمیں دوسروں کو غیر متزلزل بنا سکتی ہیں۔

خدا پر یقین اور خدا پر ایمان رکھنا دو الگ چیزیں ہیں عقیدہ بیکار ہے جب تک کہ ہم اس کا تجربہ نہ کریں اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے والا عقیدہ جو تجربے میں بدل جائے وہ ایمان بن جاتا ہے اور غیر متزلزل ایمان کی تردید یا تردید نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ سچائی کا ایک بدیہی اور غیر متزلزل یقین ہے یہ ایک بہت بڑی طاقت ہے اور اس کے نتائج فوری اور

حیران کن ہیں عقیدہ کے ساتھ غلطی کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی جاتی۔

****

انسان کی آنکھوں میں اس کی زندگی کی پوری تاریخ چھپی ہوئی ہے اور اسے ان سے چھپایا نہیں جا سکتا جو اسے پڑھنا جانتے ہیں، روحانی آنکھیں بھی ہیں اور دنیاوی آنکھیں بھی خیانت کرنے والی، چالاک نگاہیں اور ہوس بھری نگاہیں انسان کی ہر بات ان کی آنکھوں میں لکھی ہوتی ہے اور جو کچھ میں ان میں دیکھتا ہوں اس کا تجزیہ کروں تو لوگ میری بصیرت سے حیران رہ جائیں گے۔

ہمیں ایسے کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے جو دماغ کو داغدار اور روح کو خراب کرتے ہیں، غلط اعمال منفی یا بد اخلاقی پیدا کرتے ہیں جو کہ انسان کی ظاہری شکل اور کردار میں جھلکتے ہیں، اس کے بجائے، ہمیں ایسے اعمال میں مشغول ہونا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ ان مثبت خصوصیات کو پروان چڑھائیں جو ہم چاہتے ہیں، جو لوگ ان سچائیوں پر غور کرتے ہیں ان کی زندگی حیرت انگیز طور پر خوبصورت بن جاتی ہے۔

****

سچے دوست شاذ و نادر ہی ہمیں غلط سمجھتے ہیں آپ کسی دوست سے غلط فہمی میں پڑے بغیر کھل کر بات کر سکتے ہیں، لیکن دوستی اس وقت تک پروان نہیں چڑھ سکتی جب تک کہ ایک سے دوسرے کو کوئی اشارہ یا مطالبہ نہ ہو۔

دوستی صرف آزادی اور روحانی مساوات کی بنیاد پر استوار ہو سکتی ہے اس لیے دوستوں کے درمیان میل جول اسی اصول کی بنیاد پر ہونا چاہیے اور اس سچائی کی روشنی میں اگر آپ کسی کے ساتھ بدسلوکی کریں گے تو آپ کو ان کی دوستی کی مٹھاس کبھی محسوس نہیں ہو گی۔

بہت سے ایسے ہیں جو دوستوں کے بغیر زندگی کی راہوں پر چلتے ہیں میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ کیسے آگے بڑھتے ہیں!

سچے دوست شاذ و نادر ہی ہمیں غلط فہمی میں مبتلا کرتے ہیں، اور اگر وہ کرتے ہیں تو یہ صرف تھوڑے عرصے کے لیے ہے اگر کوئی آپ کے اعتماد اور وفاداری میں خیانت کرتا ہے، تو اسے اپنی محبت اور سمجھ بوجھ دیتے رہیں جیسے کہ کچھ ہوا

ہی نہیں، بالکل اسی طرح جیسے آپ بدلے میں اعتماد اور وفاداری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن اگر وہ شخص تجھ سے حقارت اور نفرت کا برتاؤ کرتا رہے اور اس کی طرف بڑھے ہوئے دوستی کا ہاتھ تھپتھپاتا رہے تو بہتر ہے کہ تھوڑی دیر کے لیے اپنا ہاتھ واپس لے لے۔

****

ہم میں سے ہر ایک کو جلد یا بدیر اس زمین سے لے جایا جائے گا، اور اس لیے ہمیں اب زندگی کے مقصد کو سمجھنا چاہیے۔

یہاں انسانی تجربے کا حتمی مقصد زندگی کے معنی اور مقصد کی تلاش کی حوصلہ افزائی اور حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ اس انسانی سفر کو بے جا اہمیت نہیں دی جانی چاہیے جیسا کہ وقت کا کارواں اپنا سفر جاری رکھے گا، ہمیں آخر کار یہ احساس ہو جائے گا کہ ہم ایک عظیم وجود کا حصہ ہیں، اس لیے ہمیں خدا کی معرفت کو اپنا آخری ہدف بنانا چاہیے۔

موت، ناکامی، مصیبت، یا دردناک دکھ کا خوف انسان میں شدید خوف و ہراس کو جگاتا ہے۔

جب کوئی شخص اپنی مدد کرنے سے قاصر ہوتا ہے، اور جب اس کا خاندان مدد نہیں کر سکتا تو اس کی نفسیاتی حالت ناقابلِ رشک ہوتی ہے۔ لیکن خدا ان لوگوں کو نہیں چھوڑے گا جو اس پر یقین رکھتے ہیں اور ان کی مدد کرنے کی اس کی صلاحیت پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اس سے پہلے کہ کوئی انسان ہمارے ساتھ تھا، خدا ہمارے ساتھ تھا اور جب ہم اس زمین سے چلے جائیں گے تو خدا ہمارے ساتھ ہوگا۔

لیکن ہم خدا کو اس وقت تک نہیں جان سکتے جب تک کہ ہم ابھی کوشش نہ کریں اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے اور اس کے قریب آنے کی مخلصانہ کوشش نہ کریں۔

****

اپنے ابتدائی سالوں میں مجھے انتہائی حساسیت کا سامنا کرنا پڑا، اور اس کے نتیجے میں میں ہی وہ تھا جس نے سب سے زیادہ نقصان اٹھایا

یہ خود کو اذیت دینے کا عمل تھا کیونکہ میں بہت حساس تھا، مجھے ایسا لگتا تھا کہ دوسرے مجھے پریشان کرنے اور میرا ذہنی سکون چھیننے میں لطف اندوز ہوتے ہیں۔

کسی کو آپ کا سکون چھیننے نہ دیں۔

میری جھنجھلاہٹ صرف دوسروں کے طنز اور طنز کی وجہ سے نہیں تھی۔ یہ ان کے تبصروں کے بارے میں میری حساسیت سے بھی پیدا ہوا میں نے دریافت کیا کہ میں نے اپنے ناقدین کے ساتھ جتنا زیادہ بحث کی، وہ اتنا ہی لطف اندوز ہوئے۔

آخر میں، میں نے تہیہ کر لیا کہ کوئی بھی میرے اندرونی سکون کو تباہ نہیں کر سکتا، اور میں نے اپنے آپ سے کہا:
"انہیں جتنی چاہیں تنقید کرنے دیں، لیکن میں اب ان کی تنقید پر توجہ نہیں دوں گا۔"

اور بالکل ایسا ہی ہوا میں نے ان کے غیر منصفانہ اور تکلیف دہ تبصروں کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا، گویا وہ موجود ہی نہیں ہیں، رفتہ رفتہ وہ میرا مذاق اڑانے کی خواہش کھو بیٹھے اور میرے دوست بن گئے۔ کچھ میرے نقش قدم پر بھی چل پڑے۔

دوسروں سے مہربانی اور عزت مانگنے کی کوشش کرنا فضول ہے۔ بلکہ، ہمیں خود اس کے قابل ہونا چاہیے۔

اگر ہم دوسروں کے ساتھ مخلص ہیں، ان کا احترام کرتے ہیں، اور ان کی مہربانی اور پیار کا بدلہ دیتے ہیں، تو وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ احترام سے پیش آئیں گے۔

جب وہ ہم پر تعمیری تنقید کریں تو ہمیں اپنی انتہائی حساسیت کے ساتھ ان کی نیک نیتی کو مفلوج نہیں کرنا چاہیے، بلکہ ہمیں ہر اس شخص کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے جو ہماری مدد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

****

یہ دنیا ہمیشہ پریشانیوں اور انتشار کا شکار رہے گی، خوف اور پریشانی میں جھکنے کے بجائے انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے پیاروں کے لئے بھی امن، سلامتی اور تحفظ حاصل کرنا چاہئے جنہیں خدا نے اپنی حفاظت میں رکھا ہے۔

ہمیں اس لمحاتی زندگی کے خوابوں سے زیادہ وابستہ نہیں ہونا چاہئے، بلکہ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہئے۔

خدا کے باہر، کہیں بھی کوئی سلامتی نہیں ہے۔ ہمیں خدا سے اپنے تعلق کو پہچاننا چاہئے تاکہ ہم اپنے آپ کو ایک بار اور ہمیشہ کے لئے فریب سے دور کر سکیں۔

خدا پر غور کرنے سے، ہم اس کی مسرت بھری موجودگی کو محسوس کرتے ہیں اور زندگی کے ڈراؤنے خوابوں سے چھٹکارا پاتے ہیں۔

****

جسم کو سکون اور دماغ کو پرسکون کرنے کی ورزش:

قوتِ ارادی کا استعمال کرتے ہوئے اپنے جسم کے پٹھوں کو اعتدال سے سخت کریں قوتِ ارادی کے ساتھ، قوتِ حیات (پٹھوں کے تناؤ کے عمل کے دوران) کو جسم یا جسم کے کسی بھی حصے کو سرگرمی سے بھرنے کی ہدایت کریں۔

میں توانائی کو ہلتا ہوا محسوس کرتا ہوں، دھڑکن محسوس کرتا ہوں، جسم کو چارج کرتا ہوں اور اسے جیورنبل کے ساتھ زندہ کرتا ہوں۔

آرام کریں اور محسوس کریں کہ آپ کے جسم کے خلیات اور بافتوں میں زندگی اور توانائی بہتی ہے۔

مجھے لگتا ہے کہ آپ جسم نہیں ہیں بلکہ وہ زندگی ہیں جو جسم کو برقرار رکھتی ہے۔

امن، آزادی، اور بڑھتی ہوئی سکون کو محسوس کریں جو اس مشق کی مشق کے ساتھ آتا ہے۔

****

اگر آپ الٰہی آگاہی سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں، چاہے مستقبل تاریک ہی کیوں نہ ہو، حالات پھر بھی بہتر ہوں گے اور جب تک آپ خدا کی روشنی میں چلیں گے اور اس کی ہدایت سے رہنمائی حاصل کریں گے تب تک آپ ناکام نہیں ہوں گے۔

ہمیں اس خیال سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے کہ خدا اپنی تمام حیرت انگیز طاقتوں کے ساتھ آسمان پر بہت دور ہے اور ہم کمزور اور اس زمین پر مشکلات اور مسائل کے انبار تلے دبے ہوئے ہیں۔

آئیے یاد رکھیں کہ ہم اکیلے نہیں ہیں، کہ ہماری انسانی مرضی کے پیچھے عظیم الٰہی ارادہ پوشیدہ ہے، اور یہ کہ جو بھی خلوص اور ایمانداری سے مدد مانگے گا اسے ضرور ملے گا۔

****

کائنات کی ہر چیز ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے اور دوسروں سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔

خدا کی طرف سے ہمیں عطا کردہ انسانی عقل کے صحیح استعمال کے ذریعے، ہم سمجھتے ہیں کہ تمام زندگی کا تعلق اعلیٰ دماغ سے ہے۔

ہم کبھی کبھی یہ سوچ سکتے ہیں کہ ہم قسمت کے ہاتھ میں ایک کھیل ہیں، لیکن جب ہم اپنے شعور کو محدود، فریبی شکلوں سے پرے چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے شعور اور سمجھ کی حد کو جانچتے ہیں، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اندر الہی طاقت کی ایک چنگاری ہے جو ساری زندگی کو تخلیق اور برقرار رکھتی ہے، اور یہ کہ وہ بیدار ہونے کا انتظار کر رہی ہے۔

****

ایک احساس کمتری ایک حقیقی یا سمجھی جانے والی کمزوری کے پوشیدہ شعور سے پیدا ہوتا ہے۔

اس کمزوری کی تلافی کرنے کی کوشش میں، کچھ لوگ جھوٹے غرور کی ڈھال پہن کر اپنے آپ کو باطل سے جھونک سکتے ہیں۔

جو لوگ اس غیر معمولی نفسیاتی حالت کے پیچھے اصل وجہ نہیں جانتے وہ کہہ سکتے ہیں کہ اس شخص میں برتری کا کمپلیکس ہے۔

یہ دونوں احاطے ایک اندرونی بے ضابطگی کی نشاندہی کرتے ہیں اور خود کی نشوونما کے لیے تباہ کن ہیں یہ تخیل سے پیدا ہوتے ہیں اور حقیقت کو نظر انداز کرتے ہیں، اور ان کا طاقتور روح کی فطرت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

خود اعتمادی حقیقی کامیابیوں کی بنیادوں پر قائم ہونی چاہیے اور یہ احساس کہ روشن روحوں کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے کیونکہ وہ خدا سے مالا مال ہیں۔

****

اعصابی نظام کے دو کام ہوتے ہیں:

اعصابی نظام ہمیں دنیا کے ساتھ بات چیت کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ قدیم یوگیوں نے دریافت کیا کہ اعصابی نظام انسانوں کو خدا سے جوڑنے کا کام بھی کرتا ہے۔

انسانی جسم میں قوت حیات عام طور پر دماغ اور ریڑھ کی ہڈی سے اعصاب کے ذریعے حواس اور ان کے بیرونی حسی تجربات تک باہر کی طرف بہتی ہے۔

جب اس قوتِ حیات کو - مراقبے کے ذریعے - کنٹرول کیا جاتا ہے - یہ اپنے بہاؤ کو باہر کی بجائے اندر کی طرف موڑ دیتا ہے، اور شعور کو اپنے ساتھ شفاف محوروں یا مراکز کی طرف کھینچ لیتا ہے جہاں خدا کا روحانی ادراک اور علم رہتا ہے۔

گھبراہٹ - جو کہ اعصاب کی ضرورت سے زیادہ محرک ہے - جسمانی شعور کو محدود کرتی ہے، جب کہ سکون الہی شعور کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے

جب آپ مراقبہ کرتے ہیں اور بیرونی اعصابی توانائی کو بند کرتے ہیں اور اپنے آپ کو پرسکون کرتے ہیں، تو قوتِ حیات حواس سے نکل کر روحانی شعور کے مراکز کی طرف چلی جاتی ہے، اور پھر آپ کے اعصابی نظام اور اعلیٰ شعور کے درمیان ایک رابطہ قائم ہو جاتا ہے، تو آپ الہی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں اور نیند اور بے ہوشی کے علاقے سے باہر روشنی کی سرزمین میں بن جاتے ہیں۔

****

بہت سے لوگ جوانی کی تازگی میں دلچسپی رکھتے ہیں، جیسا کہ کسی نہ کسی طریقے سے ہر کوئی "ابدی جوانی کے چشمہ" کی تلاش میں ہے، لیکن جوانی کیا ہے؟

ضروری نہیں کہ تمام نوجوان جوان ہی ہوں، جیسا کہ کچھ واقعی کافی بوڑھے ہوتے ہیں اور اپنی اصل عمر سے کہیں زیادہ کمزور دکھائی دیتے ہیں، اس کے برعکس، کچھ ایسے بوڑھے ہوتے ہیں جو اپنی جوانی کو برقرار رکھتے ہیں اپنی عمر بڑھنے کے باوجود وہ اپنے دماغ کو تیز رکھتے ہیں، ان کی توانائیاں ان کے جسموں اور چہروں پر بہتی ہیں، اور ان کا خون خوشی کے ساتھ دھڑکتا ہے۔

اس کے برعکس، منفی، موڈی، افسردہ، تنقیدی اور حوصلہ شکنی کرنے والے لوگ ہیں، گویا وہ انتقال کر گئے ہیں - آپ کی زندگی لمبی ہو

گمراہ کن نفسیاتی حالتوں کے لیے کوئی عذر نہیں ہے، ہمیں ہمیشہ مثبت، پر امید، زندگی اور توانائی سے بھرپور، خدا کی نعمتوں کی قدر کرنے والے، اور اپنے وجود کی گہرائیوں سے نکلنے **والی** روحانی جوانی میں غرق رہنا چاہیے۔

****

اس دنیا میں میرے بھائیو اور بہنو، براہ کرم یاد رکھیں کہ خدا ایک ہے اور یہ کہ ہم سب ایک عالمگیر خاندان کے ارکان

ہیں، اس لیے ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لیے تعمیری طریقے اختیار کرنے چاہییں۔ مادی، اخلاقی، مالی اور روحانی طور پر- تاکہ ہم اس زمین کے مثالی شہری بن سکیں۔

اگر 1,000 افراد پر مشتمل معاشرے میں ہر فرد دھوکہ دہی، فریب اور دوسروں کی قیمت پر اپنے آپ کو مالا مال کرنے کے لیے لڑائی کا سہارا لے تو ہر ایک کے 999 دشمن ہوں گے تاہم اگر ہر شخص دوسروں کے خلاف ہونے کی بجائے تعاون کرنے اور کام کرنے کی کوشش کرے تو ہر ایک کے 999 دوست ہوں گے۔

اسی طرح اگر تمام ممالک محبت سے ایک دوسرے کی مدد کریں تو زمین پر سکون ہو گا اور ہر ایک کی ضروریات کو پورا کرنے اور ان کی فلاح و بہبود کے بہت سے مواقع ہوں گے۔

****

جن لوگوں نے روحانی روشن خیالی حاصل کی ہے وہ مردانگی اور نسوانیت دونوں کی مثالی خصوصیات کو مجسم کر لیتے ہیں جب کوئی شخص عقل اور جذبات کے درمیان کامل توازن حاصل کر لیتا ہے تو اس نے ایک اہم ترین سبق سیکھا ہوتا ہے جس کے لیے وہ اس زمین پر آئے تھے کسی کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ان کی بنیادی فطرت روحانی ہے نہ کہ جسمانی۔

جب ایک مرد اور عورت ایک دوسرے کو صرف اپنی خواہشات کی تسکین کا ذریعہ سمجھتے ہیں، تو وہ ہم آہنگی کو تباہ کرنے اور حقیقی خوشی کھونے کا خطرہ مول لیتے ہیں، ایک مرد کو عورت کو یہ احساس دلانا چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ محض اس کی جنسی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ ایک ساتھی اور ساتھی کے طور پر جس کی وہ قدر کرتا ہے، احترام کرتا ہے اور زندگی کے سب سے خوبصورت اور گہرے اظہار کے اظہار کو سمجھتا ہے، مرد کو بھی اسی طرح دیکھنا چاہیے۔

جب میاں بیوی ایک دوسرے سے خالص اور مخلصانہ محبت کرتے ہیں تو وہ جسمانی، ذہنی اور روحانی سطح پر مکمل مطابقت کا تجربہ کرتے ہیں۔

جب وہ اپنی محبت کا اظہار بہتر انداز میں کرتے ہیں، تو نتیجہ ایک کامیاب اتحاد اور نئی خوشی کی صورت میں نکلتا ہے۔

****

جب کوئی شخص زندگی میں ناخوش ہوتا ہے تو وہ اس کی گہرائی سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔ خوشی کا ایک ہی سیدھا راستہ ہے اور وہ ہے خدا سے تعلق

خُدا اُن لوگوں کو کبھی نہیں چھوڑے گا جو اُس پر بھروسہ کرتے ہیں، اور نہ ہی وہ اُن کو کبھی مایوس نہیں کرے گا جو اُس سے محبت کرتے ہیں۔

روحانی بصیرت رکھنے والے راستے کا خاکہ بنا سکتے ہیں اور رکاوٹوں اور خرابیوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں، لیکن سنجیدہ متلاشیوں کو کوشش کرنی چاہیے اور خود ہی فاصلہ طے کرنا چاہیے ان لوگوں کے ساتھ روحانی ہم آہنگی جن کا خدا کے ساتھ حقیقی تعلق ہے ان لوگوں کو روحانی فائدہ پہنچاتا ہے جو راستے پر چلنا چاہتے ہیں اور مطلوبہ ہدف تک پہنچنا چاہتے ہیں۔

****

ذہنی سکون

جب جلتی ہوئی پریشانیاں اپنی حرارت کھو دیتی ہیں،

سکون ابھرتا ہے، امن اور سکون لاتا ہے۔

یہ زندگی کی کشتی کا سفید مستول ہے۔

یہ جوش و خروش سے پاک، پائیدار خوشی کے جھونکے سے بھرا ہوا ہے۔

چنانچہ وہ آہستہ سے کشتی کو الریدہ جھیل کی سطح پر دھکیلتی ہے۔

سکون امن کے سمندر کی طرف قناعت کا نرم بہاؤ ہے، فکر کی لہروں سے اچھوتا نہیں، یہ روح کی چھتری ہے، جو انسان کے دل و دماغ پر پھیلی ہوئی ہے تاکہ اس کی زندگی کی چھوٹی بڑی خوشیوں کو خوف اور اضطراب کی بارشوں سے محفوظ رکھ سکے۔

یہ زندگی کے لیر سے نکلنے والا آسمانی نوٹ ہے، یہ زندگی کے دسترخوان پر مقدس نمک ہے، کامیابی کے آبشاروں سے اڑتا ہوا سپرے ہے، اور وہ حیرت انگیز، پرسکون مزاج ہے جس سے روح کی بادشاہی ہم آہنگی اور اتفاق سے چلتی ہے۔

سکون صرف ویران اعتکاف کے لیے مخصوص نہیں ہے۔

اور نہ ہی ہنگامہ آرائی اور شور سے کوئی نجات ہے۔

بلکہ وہ آتا ہے جہاں دل اس کا استقبال کرتا ہے۔

اور وہ وہیں رہتی ہے جہاں روحوں کو سکون ملتا ہے۔

وقت اور جگہ سے قطع نظر
یہ ایک نازک، نازک پھول ہے۔
یہ کسی نہ کسی طرح چھونے کو برداشت نہیں کرسکتا
بلکہ یہ زندہ رہتا ہے، پھولتا اور پھلتا پھولتا ہے۔
اگر اسے تازہ، خالص پانی سے پلایا جائے۔
سکون احساس کی ایک جھیل ہے۔
دکھ کی جھریوں سے آزاد
وہ جو خوف کے آنسو بہاتی ہے۔
پریشانی اور پریشانی کے معمولی اشارے کے لئے
جب سکونِ روح کا صفحہ چھا جائے۔
خالص، روشن سفید برف کی ایک تہہ:
سکون اور ذہنی سکون کی برف
خوف کے طوفان اور پریشانیوں کے طوفان غالب نہیں آئیں گے۔
امن و سکون میں خلل ڈالنا
اس سخت، چمکدار تہہ کے نیچے
اس بابرکت، تابناک چمک کے لیے
****
دوستی الہی محبت کی خالص ترین شکل ہے۔
کیونکہ یہ دل کے آزاد انتخاب سے پیدا ہوتا ہے۔
یہ خاندانی جبلت سے ہم پر مسلط نہیں ہوتا
کامل دوست کبھی الگ نہیں ہوتے
ان کے بھائی چارے کے بندھن کو کوئی چیز نہیں توڑ سکتی
دوستی کا خزانہ سب سے قیمتی مال ہے۔
کیونکہ سچی دوستی روح سے جڑی ہوتی ہے۔
اس دنیا کی حدوں سے باہر
وہ تمام دوست جن کے ساتھ ہم پیار کے رشتے بانٹتے ہیں
ہم ان سے دوبارہ آسمانی گھر میں ملیں گے۔
کیونکہ سچی محبت کبھی نہیں مرتی
****

بہت سے لوگ روحانی راستے پر آتے ہیں، لیکن جو لوگ آخر تک ثابت قدم رہتے ہیں وہ روحانی خوشی کا مزہ چکھیں گے اور حقیقی سکون سے لطف اندوز ہوں گے۔

مخلص شاگرد - جو یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کے تاریک، کیچڑ بھرے راستے مایوسی اور مایوسی کی طرف لے جاتے ہیں - خدا

کی طرف رجوع کرتے ہیں اور پورے خلوص کے ساتھ اس کی تلاش کرتے ہیں، اور انہیں ان کو بچانے اور تسلی دینے کی اس کی صلاحیت پر کوئی شک نہیں ہوتا ہے۔

طالب کو خدا کی طرف سے ٹھوس جواب ملے یا نہ ملے، وہ اس پر اپنا بھروسہ نہیں کھوتا، بلکہ اپنی روح کی گہرائیوں میں اس سے دعا کرتا رہتا ہے، اس یقین کے ساتھ کہ وہ دعا کو سنتا ہے اور مناسب وقت پر دل کی پکار پر لبیک کہتا ہے۔

****

سائنس نے ثابت کیا ہے کہ مادے کا ہر ذرہ ناقابلِ فنا ہے، اور توانائی کی ہر لہر ناقابلِ فنا ہے۔

اس کا اطلاق خود انسان یا اس کے لافانی روحانی جوہر پر بھی ہوتا ہے۔

مادہ تبدیلی کے تابع ہے، اور انسانی روح بدلتے ہوئے تجربات کا تجربہ کرتی ہے۔

آخری تبدیلی کو موت کہا جاتا ہے، لیکن موت یا شکل کی تبدیلی روحانی جوہر کو تبدیل یا تباہ نہیں کرتی ہے۔

****

اے کائنات کے رب اور دلوں کے پیارے، تیری نگہبانی ہمارے ساتھ ہو، ہمیں یہ تسلیم کر لیں کہ تو ہی واحد اور واحد الٰہی بادشاہ ہے، جو ہماری آرزوؤں کے تخت پر براجمان ہے۔

زندگی اور موت کے دروازے سے پرے، اے رب، تو ہی واحد اور اعلیٰ مقصد ہے۔

آپ حقیقی زندگی ہیں، اور آپ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔

ہم مبارک ہوں تاکہ ہم اچھا دیکھیں، اچھا سنیں اور متاثر کن اور فائدہ مند خیالات سوچیں

عاجز دنیا کے بڑے ہیں۔

متلاشی کو خود خدا کی تلاش کرنی چاہیے، کیونکہ کوئی اسے یہ علم نہیں دے سکتا۔ بلکہ، اسے حتمی انعام حاصل کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے۔

جب ایک متلاشی خدا کو پانے کا پختہ فیصلہ کرتا ہے اور اس عزم کو سنجیدگی سے غور و فکر کے ساتھ جوڑتا ہے تو وہ اسے پا لے گا۔

ایک بار جب آپ الہی موجودگی کو چھوتے ہیں، تو آپ وجہ اور اثر کے قانون سے بالاتر ہو جاتے ہیں۔

انسان جس خوشی کا تصور کرتا ہے اور جس کی تلاش کرتا ہے وہ خدا میں پائی جاتی ہے اور جو اس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہی حقیقی خوش نصیب ہیں۔

اے رب ہمیں برکت دے تاکہ ہم تجھے اپنی زندگی میں پہلی جگہ دیں اور ہم دنیا کے لالچوں کو اپنے دلوں میں تیری محبت کا مقابلہ نہ کرنے دیں۔

آئیے ہم اپنے دلوں کو الٰہی محبت کے لیے کھولیں تاکہ یہ ہماری زندگیوں میں داخل ہو، انہیں روشنی سے بھرے، اور انہیں خوشیوں کے گلابوں سے مزین کریں۔

ہم جو بھی اچھا کام کرتے ہیں وہ ہمیشہ کے لیے جیتنے والی سرمایہ کاری ہے۔

انسان کے محدود شعور کے پیچھے خدا کی لامحدود طاقت پوشیدہ ہے۔

سادہ زندگی آزادی دیتی ہے۔

جب خیالات پرسکون ہو جاتے ہیں تو آرزو کے ریڈیو کے ذریعے الٰہی پروگرام کو سننا ممکن ہو جاتا ہے اور جب ہم اخلاص رکھتے ہیں تو ہم مخلص لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں اور ان کے ذریعے ہم خدا کی بھلائی اور محبت کا تجربہ کرتے ہیں۔

****

آپ کی عمر سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اگر آپ کہتے ہیں "میں کر سکتا ہوں" آپ جوان ہیں۔

دماغ جو خدا نے ہمیں دیا ہے وہ ایک زبردست ٹول ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہم اسے اچھے کام کرنے کے لیے استعمال کریں۔

میں جتنا زیادہ اپنے اندر خدا پر غور کرتا ہوں، اتنا ہی زیادہ واضح طور پر اس کی موجودگی میرے ارد گرد کی دنیا میں ظاہر ہوتی ہے۔

****

اے خُداوند ہمیں برکت دے اور ہمیں تجھ سے بڑی محبت پیدا کر

تاکہ ہم آپ کی موجودگی کا مزہ لیں اور آپ سے مسحور ہوں۔

ہماری زندگی کا ہر دن

تاکہ دنیا اور اس کے فتنے ہمارے دلوں پر قبضہ نہ کر سکیں

یا ہمیں مشغول کر دے اور ہمیں اپنے بارے میں سوچنے سے روکے۔
ہمیں برکت دے تاکہ ہم ہر دن تیرے نور اور سکون میں جی سکیں
ہم آپ کے منتظر ہیں اور آپ کے رابطے کا بے تابی سے انتظار کر رہے ہیں۔
دنیاوی چیزوں کے شوقین ہونے کے بجائے جن کا کوئی دائمی وجود نہیں۔
ہماری زندگی کا رخ آپ کی طرف کریں۔
تاکہ جب بری عادتیں آزمائیں ۔
ہم پر قبضہ کرنے کے لیے اور ہمارے شعور کو اس دنیا کی مجبوریوں سے باندھنا
ہمارے آئیڈیاز آپ کی طرف تیز رفتاری سے اڑ رہے ہیں۔
دنیا، رب، ہمارے اندر اضطراب پیدا کرتا ہے۔
جب آپ مراقبہ کرتے ہیں۔
یہ ہماری روحوں کو سلامتی اور ذہنی سکون لاتا ہے۔
تم ہماری جان ہو۔
اور آپ ہمارے پیارے ہیں۔
اور ہماری موجودگی کی مٹھاس
گہری عقیدت کے ساتھ ہم آپ کے سامنے جھکتے ہیں۔
اے ہمارے دلوں کے رب
ہم آپ سے کہتے ہیں کہ آپ اپنی محبتوں سے ہماری زندگی بھر دیں۔
اور اپنے آپ کو ہمیں دکھانا
اور اپنے تمام چاہنے والوں اور چاہنے والوں کو
مہاتما بدھ اور اس کا محبوب: ماسٹر #Paramhansa
استاد کے مزید لیکچرز

پرمہنس یوگنند

درج ذیل لنک پر:

wwwswaidayogacom

ہندوستان میں، بدھ کو ایک الہی اوتار سمجھا جاتا ہے۔ وہ یسوع مسیح سے تقریباً پانچ سو سال پہلے زندہ رہا اور ایک ہندوستانی بادشاہ کا بیٹا تھا۔

گوتم کے والد (جو بعد میں بدھا کے نام سے مشہور ہوئے، جس کا مطلب ہے "روشن خیال") نے اپنے شہزادے کے بیٹے کو پیدائش سے ہی ہر طرح کی عیش و عشرت اور خوبصورتی سے گھیر رکھا تھا، اس پر بے پناہ عیش و عشرت کی بارش ہوئی، گوتم کی شادی اتنی شاندار اور شاندار تھی کہ قدیم سلطنتوں نے اس کی مثال کبھی نہیں دیکھی تھی۔

اس طرح، گوتم بڑا ہوا اور مردانگی تک پہنچا، یہ مانتے ہوئے کہ اس کے آس پاس کی دنیا دائمی خوشی کے مواقع اور نہ ختم ہونے والے خوشگوار واقعات کی جگہ ہے۔

لیکن شہزادہ گوتم محل کے دروازوں اور سرسبز باغوں سے آگے کی دنیا کو دریافت کرنے کے لیے بے چین تھا، ایک دن وہ اپنے رتھ ڈرائیور کے بھیس میں دنیا کو دیکھنے نکلا۔

خوبصورت نوجوان اس وقت حیران اور شدید متاثر ہوا جب اس نے اپنی زندگی میں پہلی بار ایک بوڑھے، کمزور بوڑھے کو دیکھا اور ایک دوسرے شخص کو آخری سانسیں لے رہے تھے، ساتھ ہی ایک بے جان لاش کو دیکھا۔

اس نے اپنے صحت مند، متحرک جسم کو دیکھا اور پائلٹ سے پوچھا کہ کیا اس کا جسم بھی ایک دن بوڑھا ہو جائے گا، گل سڑ جائے گا اور اپنی زندگی کی چنگاری کھو دے گا، پائلٹ نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا:

"اے شہزادے، تمام انسانی جسم بیماری، کمزوری اور بڑھاپے کا شکار ہیں، اس لیے ان کا انجام موت ہے۔"

یہ سن کر نوجوان شہزادہ زمینی زندگی کے سرابوں پر سنجیدگی سے غور کرنے لگا ایک رات جب اس کی بیوی اور اکلوتا بیٹا سو رہے تھے تو گوتم نے ان پر ایک آخری نظر ڈالی اور آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ اس سچائی کی تلاش میں محل سے نکلا جو انسانیت کو ہمیشہ کے لیے دکھ اور درد سے نجات دلا دے اور انہیں میری زندگی اور موت کی صحیح سمجھ عطا کرے۔

شہزادے نے کئی طرح کی تپش اور خود پسندی کی مشق کی یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے سات سال روزے اور دیگر روحانی مشقوں میں گزارے آخر کار، ہندوستان کے بودھ گیا علاقے میں

ایک برگد (انجیر) کے درخت کے نیچے مراقبہ کرتے ہوئے، اس نے مکمل روشن خیالی حاصل کی۔

اس کے بعد اس نے اپنے جسم کی پرورش کے لیے معمول کے مطابق کھانا شروع کیا اور پورے ہندوستان میں ہمدردی کے اصولوں کو پھیلا دیا اور تمام جانداروں - انسان، پرندوں اور جانوروں کے لیے یکساں محبت کو پھیلایا، اس نے نروان کے حصول کی امید میں دنیاوی چیزوں سے لگاؤ کے خلاف بھی مشورہ دیا، یا روح کو تناسخ سے آزاد کرنے والی لاتعلقی کی حالت۔

بعد میں، ان کے پیروکاروں نے ان کی تعلیمات کو ہندوستان، جاپان، چین اور دنیا کے دیگر حصوں میں پھیلا دیا۔

نروان کی حالت، یا دوہرے کی عدم موجودگی کو اکثر خود کی فنا کے طور پر غلط سمجھا جاتا ہے۔ لیکن بدھ کا مطلب محدود شخصیت یا جھوٹے نفس کا فنا ہونا تھا اس تنگ شخصیت کو فنا ہونا چاہیے تاکہ لافانی روح انسانی جسم میں واپس آنے کے چکر سے نجات حاصل کر سکے۔

بدھ مت کے فنا کا نظریہ، جس نے اسے زندگی کا ہدف سمجھا، بعد میں ہندوستان میں سوامی حکم کے بانی شنکرا کے سوامی نظریہ سے ہندوستان میں بدل دیا گیا، جس نے سکھایا کہ زندگی کا مقصد خود آگاہی کے فنا کے بغیر عالمگیر جذبہ کے ساتھ خوشگوار شعوری اتحاد حاصل کرنا ہے۔

ماسٹر بدھ اور اس کے شاگرد برہمی تھے جب وہ ہندوستان میں سفر کر رہے تھے، بدھ کے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا جس نے ان کے شاگردوں کو حیران کر دیا اور ان میں سے کچھ کو اپنے استاد کے رویے پر شک کرنے لگا۔

جب عظیم مہاتما بدھ ان کے ساتھ ایک درخت کے سائے میں آرام کر رہے تھے، ایک عورت ان کے قریب آئی اور بے ساختہ مہاتما بدھ کے جسم اور چہرے کی طرف متوجہ ہوئی، جس سے ایک غیر معمولی چمک نکلتی تھی، وہ فوراً ہی اس کے ساتھ محبت میں گرفتار ہو گئی، جذبے سے مغلوب ہو کر، وہ کھلے بازوؤں کے ساتھ اسے گلے لگانے اور چومنے کے لیے اس کے پاس

پہنچی، اور روتے ہوئے کہا، "اے میرے دل کی محبت کے لیے، میری زندگی کے لیے خوشی اور محبت کے لیے!"

شاگرد حیران ہوئے جب انہوں نے اپنے مالک کو یہ کہتے ہوئے جواب دیا کہ "میرے پیارے، میں بھی تم سے پیار کرتا ہوں لیکن ابھی مجھے ہاتھ مت لگانا، کیونکہ ابھی وقت نہیں آیا۔"

اس نے جواب دیا: "تم 'میری محبت' کہتی ہو اور پھر بھی تم مجھے چھونے سے منع کرتے ہو!"

مہاتما بدھ نے جواب دیا: "یقین رکھو، میری محبت، میں تمہیں بعد میں چھووں گا، لیکن ابھی نہیں اور میں ثابت کروں گا کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں"

یہ جان کر کہ وہ اس کی باتوں پر قائل نہیں تھی، اس نے مزید کہا: "میری محبوبہ، میری باتوں پر بھروسہ کرنا اور ان پر کبھی شک نہ کرنا، بعد میں جب تمہارے چاہنے والے جو اب تم سے محبت کر رہے ہیں، تمہیں چھوڑ دیں گے، میں تمہارے پاس آؤں گا۔"

اس کے شاگرد اپنے استاد سے یہ رومانوی کہانیاں سن کر حیران رہ گئے اور ان میں سے کچھ نے سوچا کہ ان کا استاد واقعی اس فتنے کے جال میں پھنس گیا ہے۔

اس واقعے کے برسوں بعد، جب بدھ اپنے شاگردوں کے ساتھ مراقبہ کر رہے تھے، اس نے اچانک کہا: "مجھے جانا چاہیے، کیونکہ میری دلکش محبوبہ مجھے بلا رہی ہے، اسے اب میری ضرورت ہے، اور مجھے وہ وعدہ پورا کرنا ہے جو میں نے اس سے کیا تھا۔"

جیسے ہی اس نے یہ الفاظ کہے وہ اٹھ کر بھاگا اور شاگرد اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے اس کو بہکانے والی کے فتنے سے بچانے کے لیے بے چین ہو گئے۔

آخر کار وہ عظیم استاد اور اس کے شاگرد اسی درخت پر پہنچے جہاں برسوں پہلے وہ اس آزمائشی سے ملے تھے، انہوں نے اس درخت کے نیچے کیا دیکھا؟

انہوں نے وہی عورت زمین پر لیٹی ہوئی دیکھی، اس کا خوبصورت جسم چیچک سے چھلنی اور بدبودار، تیز آبلوں سے بھرا ہوا تھا۔

شاگرد کانپ گئے اور فوراً ہی اس سے دور ہو گئے، لیکن مہاتما بدھ، اپنے نرم دل اور گہری محبت کے ساتھ، اس کے پاس بیٹھ گئے، اس کے بوسیدہ جسم کو اٹھایا، اسے اپنی گود میں رکھا، اور اس کے کان میں سرگوشی کی:

"میرے پیار، میں یہ ثابت کرنے آیا ہوں کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں، اور اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لیے کہ میں تمہیں چھووں گا، میں نے تمہیں اپنی مخلصانہ محبت کا ثبوت دینے کے لیے ایک طویل انتظار کیا ہے، میں تم سے اس وقت محبت کرتا ہوں جب باقی سب تم سے محبت کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور میں تمہیں اس وقت چھوتا ہوں جب تمہارے دوست - عزت کے دن - تمہیں چھونا نہیں چاہتے"

جب اُس نے یہ الفاظ کہے، تو اُس نے فوراً اُسے اُس کی دُکھ بھری حالت کا علاج کیا اور اُس سے کہا کہ وہ اپنے شاگردوں کے خاندان میں شامل ہو جائے، اور اُس نے اٹل عزم اور حد سے زیادہ خوشی کے ساتھ اُس کی درخواست کا جواب دیا۔

السلام علیکم

اثبات عام علاج کے لیے

ہر احساس، ہر سوچ اور مرضی کے تخت پر،

اے خُداوند، تُو بیٹھتا ہے، اور تُو میرے وجود کی نگرانی کرتا ہے۔

آپ سوچ، مرضی اور احساس ہیں۔

آپ رہنمائی کرتے ہیں آپ ہر سوچ، مرضی اور احساس کو ہدایت دیتے ہیں۔

تاکہ آپ کی ہدایت کے مطابق عمل کریں۔

اور آپ کی ہدایت پر عمل کریں۔

اور اپنی مثال آپ بن جائیں۔

شعور کے مندر میں روشنی ہے۔

آپ کا نور عظیم شفا بخش ہے۔

جو میری آنکھوں نے پہلے دیکھا تھا، اب دیکھ رہا ہوں۔

میرا مندر اب روشن ہے، اس میں کوئی اندھیرا نہیں!

میں سو گیا اور مندر کی تباہی کا خواب دیکھا

خوف اور جہالت کے کلہاڑوں اور اضطراب کی آگ کے ساتھ

آپ نے مجھے صرف ڈھانچے کو برقرار دیکھ کر جگایا، کھنڈرات میں نہیں!

میں تیری عبادت کرنا چاہتا ہوں، میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں۔

میرے وجود میں، ستاروں میں

جسم کے خلیات میں، وہ باقاعدگی سے کام کرتے ہیں

یہ جسم کے ہر نقص کو درست اور درست کرتا ہے۔

ہائے میں تیری عبادت کرنے کی کتنی آرزو کرتا ہوں۔

میں آپ کو اپنے جسم، اپنے ارد گرد، اور تمام وجود میں دیکھتا ہوں۔

آپ سب موجود ہیں۔

اے خُداوند، تجھ سے میری محبت بے حد ہے!

اے رب، تیری مرضی میرے ذریعے کام کر رہی ہے۔

میری مرضی تیری روشنی کی چنگاری ہے۔

میرے اندر روشنی چمکتی ہے، اور اندھیرا پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

میں ارادہ کروں گا اور چاہوں گا۔

میں کام کروں گا اور تعمیر کروں گا۔

میری انا کو میری رہنمائی نہ کرنے دیں۔

بلکہ آپ ہی ہدایت دینے والے ہیں۔

اور تم وہی ہو جو میں سنتا ہوں۔

میں اسے قوتِ ارادی سے پورا کروں گا۔

بے تحاشہ متحرک

تو میرے عزم کو مضبوط کر، اے رب!

تیری عظیم مرضی سے

آئیے، اے رب، بن جائیں

معصوم چھوٹے بچوں کی طرح

ان لوگوں کی طرح جو آسمان کی بادشاہی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ہمارے اندر آپ کی محبت کمال ہے۔

اور جیسا کہ آپ کمال ہیں۔

اس طرح ہم جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند ہیں۔

آپ ہمہ گیر ہیں اور کمال آپ کی موجودگی میں بستا ہے۔

آپ کا نور جسم کے اندر چمکتا ہے۔

اس کے خلیات آپ کی روشنی سے صحت مند ڈرائنگ کر رہے ہیں۔

مجھے احساس دو کہ تم میرے دماغ میں رہتے ہو۔

میری روح اور وجود کے ساتھ

میرے جسم کے ہر ایٹم کے ساتھ

مجھے احساس دو!

اے میری زندگی کی زندگی، تو کامل ہے، تو ہر چیز کا احاطہ کرنے والا ہے۔

تم میرے دل میں ہو اور تم میرے دماغ میں ہو

میری آنکھوں، میرے چہرے اور میرے جسم سے

تُو ہی ہے جو میرے پاؤں ہلاتا ہے تاکہ میں چل سکوں

وہ دونوں آواز ہیں

آپ کی طاقت آپ کا سہارا ہے۔ آپ کی سرگرمی آپ کی طاقت ہے۔

میں نہیں گروں گا کیونکہ آپ میرا ساتھ دیں گے

میں اس لیے نہیں گرتا

میں آپ کی طاقت پر بھروسہ کرتا ہوں!

تم میرے گلے میں ہو

تم میرے رحم میں اور میری جھلیوں میں ہو

ہر عضو نور سے چمکتا ہے۔

میری ریڑھ کی ہڈی میں تم چمکتے ہو، تم چمکتے ہو

وہ طاقتور طور پر چارج کیا گیا ہے، مکمل طور پر صحت مند ہے

آپ میرے اعصاب کے ذریعے بہتے ہیں، خالص توانائی

وہ بالکل ٹھیک ہے۔

میری رگوں میں میری شریانوں میں یہ بہتی ہے۔

تم ایسی آگ ہو جو تمام نجاستوں کو بھسم کر دیتی ہے۔

یہ جسم کو تمام بیماریوں سے پاک کرتا ہے۔

جس طرح تم میرے محبوب ہو اسی طرح میں بھی تمہارا محبوب ہوں۔

میں آپ کی موجودگی کو اپنے ذہن میں محسوس کرتا ہوں۔

یہ زندگی کے کرنٹ کے ساتھ دھڑکتا ہے۔

میرے تخیل کو ہر حد سے آگے بڑھنے دو

اسے ہر علاقے میں بغیر کسی رکاوٹ یا پابندی کے پرواز کرنے دیں۔

اگر میں بیماریوں کے بارے میں سوچتا ہوں تو میں خود بیمار ہو سکتا ہوں۔

جب میں صحت کے بارے میں سوچتا ہوں، تو میں شفایابی محسوس کرتا ہوں

ہر لمحہ، ہر گھڑی، ہر روز

میں مضبوط محسوس کرتا ہوں، میں صحت مند محسوس کرتا ہوں

میں خوش، پرجوش، اور خوشی محسوس کرتا ہوں۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بیمار ہوں۔

جب مجھے ملا تو میں اٹھا اور ہنس پڑا

میرے آنسو میری پلکوں میں چھلک رہے ہیں۔

یہ خوشی کے آنسو ہیں، غم کے آنسو نہیں ہیں۔

میں بہت صحت مند اور تندرست ہوں۔

بیماری کے خوابوں کے باوجود

اے خدا، مجھے اپنی خوشی محسوس کرنے دو

اور میں آپ سے اور آپ کی موجودگی سے پیار کرتا ہوں۔

چاہے میں فرمانبردار ہوں یا ضدی ہوں۔

میں تیرا محبوب رہوں گا، میرے رب، ہمیشہ

مجھے یہ محسوس کرنے دو کہ میں ہمیشہ صحت مند ہوں۔

اور میں اپنی زندگی میں خوش ہوں۔

مجھے آپ کی خوشی بھرنے دو

مجھے سمجھنے دو اے سب جاننے والے

تیری عقلمندی کے لیے!

خود تجزیہ: خوشگوار زندگی کی کلید

ماسٹر پرمہنس یوگنند

ترجمہ: محمود عباس مسعود

آئیے ہم انا کی بندشوں کو چھوڑ کر روحانی ترقی کے وسیع و عریض میدانوں میں گھومتے ہیں جس طرح وقت کے کارواں، زندگی کی راہوں پر ہمیشہ سفر کرتے ہیں، اسی طرح روح کے قافلے کو بھی الہی روح کی دہلیز کی طرف آخری توسیع کے راستوں پر سفر کرنا چاہیے۔

زندگی کے اہم ترین فرائض کی تکمیل کی پہل اکثر انسانی عادات کے ملبے اور ملبے کے نیچے دب کر رہ جاتی ہے۔ انسان کو ان عادات کے گھٹن کے اثر سے خود کو آزاد کرنا چاہیے اور اپنی زندگی کی مٹی میں اس کامیابی کے بیج بونا شروع کر دینا چاہیے جب ہم سب سے ضروری اور بنیادی کام کو پورا کرتے ہیں اور اپنے وجود کی حقیقی قدر کو تلاش کرتے ہیں:

انسانوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ زندگی کی یہ متحرک کائناتی تصویریں بغیر کسی وجہ کے پیش نہیں کی جاتیں، ہر روز ہم نئے مناظر دیکھتے ہیں، اور ہر دن نئے اسباق لاتا ہے۔ جو ہمیں انسانی وجود کے حتمی مقصد پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے سیکھنا چاہیے: زندگی کے پردے کے پیچھے چھپی ہوئی ہستی کو پہچاننا۔

لاکھوں لوگ نفسیاتی طور پر کبھی بھی خود تجزیہ نہیں کرتے، انہیں اپنے ماحول کی خودکار مصنوعات سے تشبیہ دی جا سکتی ہے، وہ اپنی زندگی ناشتے، لنچ، ڈنر، کام، نیند اور تفریح و تفریح کی تلاش میں ادھر ادھر جا کر گزارتے ہیں، وہ یہ نہیں جانتے کہ وہ کیا ڈھونڈ رہے ہیں، کیوں ڈھونڈ رہے ہیں، یا کیوں کہ وہ خود کو مکمل طور پر مطمئن نہیں کر پا رہے ہیں، کیوں کہ وہ لوگ مطمئن نہیں ہیں۔ آٹومیٹن، اپنے ماحول کے حالات کے مطابق خود کا درست تجزیہ کسی کی صلاحیت کو ترقی دینے اور ترقی دینے کا سب سے مؤثر طریقہ ہے۔

خود کا تجزیہ ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ کیا جانا چاہیے ایسا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنے خیالات اور خواہشات کو روزانہ لکھے، جس سے وہ زیور یا دکھاوے کے بغیر اپنے حقیقی نفس کا مقابلہ کر سکے زیادہ تر لوگ بہتر کے لیے نہیں بدلتے کیونکہ وہ اپنی خامیوں کو دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

ہر کوئی اپنے ماحول اور وراثت کی پیداوار ہے کسی خاص ملک میں پیدا ہونے والا فرد اس ملک کی مخصوص خصوصیات کا مظاہرہ کرے گا جو کہ چین یا کسی مغربی ملک میں پیدا ہونے والا کوئی شخص زیادہ تر ان ممالک سے وابستہ خصلتوں اور خوبیوں کو ظاہر کرے گا وہ ماحول جس میں فرد کی زندگی موروثی عوامل کا نتیجہ ہے: پچھلی زندگیوں میں حاصل ہونے والے فوائد اور خواہشات وہ خصوصیات جو وہ خود اپنے خاندان کے ماحول میں پائے جاتے ہیں یا انفرادی ماحول میں پیدا ہوتے ہیں۔

جب ہم مشہور خاندانوں کے بارے میں پڑھتے ہیں تو ہم اکثر یہ دیکھتے ہیں کہ عظیم لوگوں کے بچے ضروری نہیں کہ ان کے والدین کی طرح فکری سطح پر ہوں انسانوں میں یہ حیاتیاتی اور جینیاتی ناکامی شکوک و شبہات کو جنم دیتی ہے: ہم انسانی زندگی میں وہی نتائج کیوں نہیں پاتے جیسا کہ ہم پودوں اور جانوروں کی سلطنتوں میں دیکھتے ہیں، جہاں اچھی نسلیں عام طور پر اچھی نسلیں پیدا کرتی ہیں؟ ہمیں جواب کی تلاش میں انسانی زندگی کے اندرونی کاموں کا جائزہ لینا چاہیے۔

ادب اور سائنس میں مہارت رکھنے والے خاندان میں کوئی ایسا بچہ ملنا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے جسے ادب سے قطعاً کوئی دلچسپی نہ ہو یہ سچ ہے کہ وہ ادب سے محبت کرنے والوں کے درمیان ایک ادبی ماحول میں پیدا ہوا اور پرورش پائی، پھر بھی وہ یکساں میلان نہیں رکھتا کہ اس طرح کے تضادات کیوں اور کیسے ہوتے ہیں؟ ماحولیات اور وراثت اس رجحان کی کوئی منطقی توجیہ پیش نہیں کرتے لیکن ان تمام عوامل کے پیچھے تناسخ کی حقیقت چھپی ہوئی ہے۔ ہم ایک خاص خاندان میں بعض خصوصیات میں مماثلت کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں لیکن خاندان کا ہر فرد ایک آزاد فرد ہے۔ جس میں ان کی سابقہ زندگیوں سے پیدا ہونے والے خصائص ہیں اس وجہ سے بعض حیاتیاتی اور جینیاتی خصوصیات کے باوجود خاندان کے افراد کے درمیان انفرادیت اور خصوصیات میں فرق ہے۔

ایک شخص کسی خاص خاندان میں اور ایک مخصوص سماجی یا قومی ماحول میں پیدا ہونے کا انتخاب اس کے ماضی کے اعمال سے متعین مخصوص وجوہات کی بنا پر کرتا ہے، اس نقطہ نظر سے، ایک شخص اپنی تقدیر کا خود معمار اور اپنی تقدیر کا منصوبہ ساز ہوتا ہے ، کوئی ایک خاص حد تک اس زندگی میں اپنی خواہشات اور نمایاں عادات کا تجزیہ کرکے اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ اپنی آنے والی زندگی میں کیا بنے گا۔

روحانی نشوونما کے لیے خود تجزیہ کی اہمیت یہیں ہے۔ کچھ لوگ المناک ناولوں کو پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں، ان کو اپنی پسندیدہ صنف سمجھتے ہوئے زندگی بھر ان سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے لیکن اگر وہ خود تجزیہ کریں تو وہ دیکھیں گے کہ وہ اس قسم کے ادب کو مسلسل پڑھنے سے اکثر اداس اور چڑچڑے ہوجاتے ہیں کیونکہ اس عادت کی وجہ سے وہ ذہنی دباؤ اور کتابیں پڑھنے کی عادت کو توڑنا چاہتے ہیں۔ ان کے خیالات کو تحریک دیں اور ان کے جذبات کو اچھے اور اعلیٰ خیالات سے پروان چڑھائیں اگر وہ یہ تبدیلی کرتے ہیں تو وہ محسوس کریں گے کہ شعوری فہم اور مضبوط عزم کی بدولت ان کی زندگیوں نے ایک شاندار نیا رخ اختیار کیا ہے۔

یہ سچ ہے کہ اگر ہم چاہیں تو بہت جلد اپنے آپ کو بدل سکتے ہیں لیکن برسوں کے انداز اور عادات کو بدلنے کے لیے حقیقی محنت اور مضبوط ارادے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک گہری جڑی ہوئی عادت کو ختم کرنے کے لیے عزم کی تمام قوتوں کو اس وقت تک مخالف سمت میں متحرک کرنا چاہیے جب تک کہ اس بری عادت کو بے اثر نہ کر دیا جائے اور اس کی طاقت کو ختم نہ کر دیا جائے زیادہ تر لوگوں میں اس کے لیے ضروری صبر و استقامت کا فقدان ہے۔ تاہم، یہ جان لینا چاہیے کہ جو کچھ کسی نے بنایا یا کیا ہے اسے مٹا یا جا سکتا ہے۔

جب آپ اپنے آپ کا تجزیہ کرتے ہیں، تو اپنی کمزوریوں کو ختم کرنے اور وہ شخص بننے کی شدید خواہش رکھتے ہیں جو آپ بننا چاہتے ہیں، جب آپ کو ان خامیوں کا پتہ چلتا ہے جو ایماندارانہ خود تجزیہ نمایاں کرتی ہیں تو حوصلہ شکنی یا مایوسی محسوس نہ کریں۔ اس کے بجائے، اسے یہ شناخت کرنے کا موقع سمجھیں کہ آپ کی شخصیت میں کن چیزوں کی ضرورت ہے۔

ایک نظریہ سامنے آیا ہے جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ فکر اینڈوکرائن غدود کی پیداوار ہے یہ تصور بے بنیاد ہے گوشت اور ہڈی سوچ پیدا نہیں کر سکتی دماغ تمام چیزوں کا ماہر معمار ہے، عام اور مخصوص دونوں طرح جس طرح پانی ٹھنڈک کے ذریعے برف بن جاتا ہے اسی طرح کائنات میں ہر چیز گاڑھا ہونے کے ذریعے جسمانی شکل اختیار کر لیتی ہے، یہاں تک کہ سوچ کا ایک چھوٹا سا نمونہ بھی تصور کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ انسان کی سوچ کا سب سے بڑا نمونہ بھی ہے۔

کسی شخص کی جسمانی اور نفسیاتی حالت آپس میں گہرے جڑی ہوئی ہوتی ہے مثال کے طور پر، یہ دیکھا گیا ہے کہ جگر کی بیماری میں مبتلا افراد اکثر چڑچڑے اور بدمزاج ہو جاتے ہیں جب کسی کو ضرورت سے زیادہ پت کی رطوبت یا جگر کی خرابی ہوتی ہے تو وہ ہر اس شخص سے مسکرانے یا خوش ہونے کی طرف مائل نہیں ہوتے جس سے وہ ملتے ہیں، اس کے بجائے وہ جسمانی کیفیت سے غصے اور غصے کا شکار ہو سکتے ہیں۔

جب اعضاء کو نقصان پہنچتا ہے تو اس کا دماغی طاقت پر منفی اثر پڑتا ہے جس کے نتیجے میں وہ کمزور ہو جاتے ہیں جو لوگ بہت زیادہ گوشت کھاتے ہیں وہ اکثر غصے اور چڑچڑے پن کا شکار رہتے ہیں اگر کوئی شخص ایک ہفتے تک صرف انگور کا رس پی لے تو وہ سب کے ساتھ تروتازہ اور ہم آہنگی محسوس کرے گا۔

زیادہ کھانے اور نا مناسب غذاؤں کا استعمال جسم میں زہریلے مادوں کی بڑی مقدار پیدا کرتا ہے اور اسے برقرار رکھتا ہے، جو بلاشبہ دماغ پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں، اسے سست، کاہلی اور آسانی سے چڑچڑا پن پیدا کرتے ہیں، انگور یا سنگترے کے جوس پر وقفے وقفے سے روزے رکھنے سے جسم کو صاف کرنے میں مدد ملتی ہے، جس کے نتیجے میں یہ دماغ کو ایک ہفتے کے لیے متحرک کرتا ہے، اور ایک ہفتے کے لیے روزے رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ اور بعض اوقات ایک وقت میں تین دن تک (روزے کے دوران پانی اور جوس پینے کے دوران) جسم کو جمع ہونے والے زہریلے مادوں اور فضلات کو صاف کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے، ایک وقت میں تین دن سے زیادہ روزے ڈاکٹر یا ماہر روزہ کی نگرانی میں رکھے جائیں۔

میں ایک دفعہ ایک ستر سالہ شخص سے ملا جس نے ہلکے کپڑے پہنے ہوئے تھے، نہ کوٹ اور نہ موزے، حالانکہ بہت سردی تھی، اس نے مجھے یقین دلایا کہ اسے سردی بالکل نہیں لگتی! اس نے اپنے جسم کو سرد موسم کا عادی بنا لیا تھا، دماغ جسم سے زیادہ جسم پر اثر انداز ہوتا ہے، حالانکہ جسم کے کیمیائی عناصر دماغ کو مسلسل متاثر کرتے رہتے ہیں۔

(نوٹ: کھانے اور غذائیت کے دماغی صحت پر اثرات کے بارے میں سنجیدہ تحقیق کئی سالوں سے جاری تھی اس سے پہلے کہ پرمہنس نے یہ مشاہدہ کیا تھا کہ وہ لوگ جو غربت میں پروان چڑھے اور مناسب غذائیت سے محروم تھے، یقینی طور پر دماغی نشوونما میں کمی اور سست ردعمل ظاہر کرتے ہیں، اس کے علاوہ، سائنس نے یہ بھی دکھایا ہے کہ پاگل پن کی کچھ شکلیں [جنہیں اب بھی لاعلاج سمجھا جاتا ہے، بعض وٹامنز کے استعمال کی وجہ سے ان میں بہتری آئی ہے۔ ڈپریشن، اضطراب اور دیگر

جذبات کا پتہ جسم کے اندر کیمیائی عناصر کے عدم توازن سے لگایا جا سکتا ہے)

دماغ کا جسم پر خاصا اثر ہوتا ہے، لیکن جسم کو نظر انداز کرنا غیر دانشمندی ہے، صحت مند کھانے کو غیر صحت بخش کھانے پر ترجیح دینی چاہیے، اگر حالات آپ کو ایسے لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں جو آپ کو چڑچڑا بناتے ہیں، تو وقتاً فوقتاً اپنے ماحول کو بدلتے رہنا چاہیے لیکن ان سب سے بھی بہتر یہ ہے کہ آپ اپنی نفسیاتی حالت کو بدلیں تاکہ آپ کو پریشانی نہ ہو اور دوسروں کے کاموں سے آپ کو سکون ملے اور آپ خود کو خوش کرنے کے قابل ہو جائیں

دنیا بحیثیت مجموعی ایک ذہنی پناہ گاہ کی طرح ہے کچھ لوگ حسد اور حسد کا شکار ہوتے ہیں کچھ لوگ غصہ، نفرت اور ہوس کا شکار ہوتے ہیں وہ اپنی عادات اور جذبات کا شکار ہوتے ہیں لیکن آپ اپنے ماحول میں سکون پیدا کر سکتے ہیں اپنے آپ کا تجزیہ کریں جذبات کے ذہن اور جسم میں یقینی اثرات ہوتے ہیں حسد اور خوف چہرے کو پیلا دکھاتے ہیں جب کہ محبت اسے چمکدار بنا دیتی ہے جب کہ آپ ہمیشہ خوش رہ سکتے ہیں۔

انسان جس بھی شکل کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے، اسے اپنی اصل فطرت کا تجزیہ کرنے اور اس کی بہترین خوبیوں کی نشوونما کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، ایک شخص اخلاقی، اخلاقی، حب الوطنی، فنکارانہ یا کاروباری شناخت کا حامل ہو سکتا ہے، اور اسی طرح اگر اس کا مقصد اعلیٰ ترین اخلاقی آدرشوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ہے، تو اسے دیانتداری کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے اور اس کے لیے نیک نیتی کے ساتھ رہنا چاہیے۔ حسن اخلاق کا نچوڑ یہ فخر ہی ہے جو اپنے آپ کو درست ثابت کرنے والوں کو اپنے اردگرد کے کمزوروں پر تنقید اور مذمت کرنے پر مجبور کرتا ہے لیکن نیک کردار اور سمجھدار لوگ دوسروں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں اور جہالت اور غلط فہمی سے پیدا ہونے والی غلطیوں کی مذمت نہیں کرتے۔

مادیت پسندانہ رجحانات کے حامل افراد اکثر غیر ضروری طور پر تکلیف کا شکار ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو خود پر قابو رکھنا سیکھنا چاہیے، ورنہ وہ جسمانی دنیا کے چلتے پھرتے ٹکڑوں

کی مانند ہوتے ہیں، دن میں ایک خاص تعداد میں سگریٹ پینے اور مخصوص غذائیں کھانے کے پابند ہوتے ہیں، اگر وہ کافی یا دوپہر کا کھانا چھوڑ دیتے ہیں تو انہیں سر میں درد ہوتا ہے۔ اور وہ مخصوص خصوصیات کے ساتھ صرف گدے پر ہی سو سکتے ہیں، جب کہ آرام دہ اور پرسکون نہیں ہے، جب کہ آرام دہ اور پرسکون نہیں ہونا چاہیے۔ کوئی شخص اپنی ذہنی، جسمانی اور روحانی فطرت کو متوازن رکھتا ہے، کسی کو خوشی کا پتہ نہیں چلے گا، مادی فطرت کو کسی کی عقل اور فہم پر حاوی ہونے دینا غیر دانشمندی ہے، آخری لفظ اور حتمی فیصلہ ہمیشہ ضمیر اور بصیرت سے ہونا چاہیے۔

ایک سادہ زندگی اور بلند خیالات بنی نوع انسان کے اہداف ہونے چاہئیں ہمیں خوشی کے تمام عناصر کو اپنے اندر رکھنا چاہیے یہ مراقبہ کے ذریعے ممکن ہے اور اپنے شعور کو ہمیشہ تجدید کرنے والی روحانی خوشی کے ساتھ ہم آہنگ کرنے سے خدا عالمگیر خوشی ہے، اور اس کے ساتھ ہم آہنگی میں، ہم اس کی خوشی کو محسوس کرتے ہیں اور اس کی مٹھاس کو چکھتے ہیں ہمیں اپنی خوشی کو کسی بھی بیرونی ماحول، کام یا ماحول کے اثر و رسوخ سے بچانے کے لیے اپنی خوشی کو کبھی بھی گروی نہیں رکھنا چاہیے۔ اس کے اثرات اپنے آپ کا تجزیہ کریں اور وہ بنیں جو آپ کو ہونا چاہئے اور جو آپ بننا چاہتے ہیں لوگ شاذ و نادر ہی حقیقی خود پر قابو سیکھتے ہیں۔ اس کے بجائے، وہ اپنی فلاح و بہبود کے لیے نقصان دہ کام کرتے ہیں اور پھر بھی یقین رکھتے ہیں کہ وہ خوش ہیں! لیکن ان کی خوشی وہم ہے خوشی اور کامیابی کی اصل کنجی ان کاموں میں ہے جو آپ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ آپ کا فرض ہے، اور نقصان دہ کاموں سے پرہیز کریں کیونکہ ان سے بچنا ہی بہتر ہے۔

آپ کو اپنے ذہن کو بے شمار خدشات اور دلچسپیوں میں الجھا کر نہیں رکھنا چاہیے تاکہ یہ معلوم کرنے کے لیے ان کا اندازہ لگائیں کہ آیا وہ واقعی اہم ہیں وقت قیمتی ہے اور اسے ضائع نہیں کرنا چاہیے، ایک فائدہ مند کتاب پڑھنا آپ کی صحت کو فلمیں دیکھنے سے کہیں زیادہ بہتر بنا سکتا ہے، میں اکثر کہتا ہوں، "اگر آپ ایک گھنٹے پڑھتے ہیں، دو کے لیے لکھتے ہیں،

اگر آپ دو گھنٹے کے لیے سوچتے ہیں، تو تین گھنٹے کے لیے سوچیں"۔

میں جہاں بھی جاتا ہوں، میں ہمیشہ اپنے روحانی سکون اور سکون کو برقرار رکھتا ہوں، کمپاس کی سوئی ہمیشہ شمال کی طرف اشارہ کرتی ہے، اسی طرح ذہن کو ہمیشہ روحانی خوشی کے قطب کی طرف رکھنا چاہیے۔ پھر کوئی بھی آپ کے سکون کو خراب نہیں کر سکے گا اور نہ ہی آپ کے توازن میں خلل ڈال سکے گا۔

انسان کو ہر دن پچھلے دنوں سے بہتر بننے کی کوشش کرنی چاہیے، ورنہ وہ صحت، اندرونی سکون اور خوشی کے معاملے میں پیچھے ہٹ سکتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ وہ اپنے خیالات اور اعمال کو کنٹرول کرنے کی خاطر خواہ کوشش نہیں کر رہے ہیں کہ انسان اپنی عادتیں بناتا ہے، اور وہ انہیں بدل سکتا ہے۔ اگر آپ خود کو منفی سوچ کا شکار محسوس کرتے ہیں، اپنے آپ کو اچھے لوگوں سے گھیر لیتے ہیں، اچھی کتابیں پڑھتے ہیں، اور مراقبہ کرتے ہیں، اگر ضروری ہو تو اپنے ساتھیوں کو تبدیل کرنا، آپ کی زندگی پر مثبت اثر ڈال سکتا ہے۔

جب آپ بہتر کے لیے بدلنے کا عزم کرتے ہیں، تو یاد رکھیں کہ اچھی کمپنی اور مثبت اثرات آپ کے مقاصد کے حصول کے لیے اہم اور ناگزیر ہیں، ماحول کا اثر - اچھا یا برا - قوتِ ارادی سے زیادہ مضبوط ہے، اس لیے دوسروں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت اسے ذہن میں رکھیں۔

خود کو بہتر بنانے کے لیے خود کا تجزیہ بھی ضروری ہے۔ اگر آپ اپنا تجزیہ ڈھٹائی اور بے خوفی سے کر سکتے ہیں تو آپ دوسروں کے تجزیوں کو برداشت کر سکیں گے اور ان کی تنقید آپ پر اثر انداز نہیں ہو گی۔

دوسروں کے عیبوں پر بسنے والے شکاری ہیں دنیا برائیوں سے بھری پڑی ہے، اس لیے نہ برا بولنا چاہیے، نہ برا سوچنا چاہیے اور نہ ہی برا کرنا چاہیے، بلکہ انسان کو گلاب کی طرح ہونا چاہیے، مہربانی، پاکیزہ نیت، اور بھائی چارہ کی خوشبو پھیلاتے ہوئے لوگوں کو احساس دلائیں کہ آپ سچے دوست ہیں، تعمیر کرنے والے ہیں، تباہ کن نہیں ہیں، اگر آپ اپنے اندر بہتر

اور باصلاحیت صفات کے حامل ہونا چاہتے ہیں تو آپ کے اندر کوئی خوبی نہیں ہے۔ ایک مہربان روح اپنے مالک کے بارے میں الفاظ سے زیادہ فصیح سے بولتی ہے، کیونکہ یہ ایک منفرد کمپن خارج کرتی ہے جسے دوسرے لوگ بغیر کسی غلطی کے محسوس کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں روشنی کے بارے میں سوچیں، اور اندھیرے ختم ہو جائیں گے، مطالعہ کریں، غور کریں، اور دوسروں کی مدد کے لیے جو کچھ آپ کر سکتے ہیں کریں اور پریشانی، درد، خوف اور ناانصافی کا بوجھ ان کے کندھوں سے اٹھا لیں۔

بہت سے لوگ زندگی میں بے مقصد گھومتے ہیں، بغیر کسی واضح مقصد کے اپنا مقصد متعین کریں اور اسے حاصل کرنے کے لیے کام کریں، خود شناسی اور نجی دعا کے لیے وقت نکالیں، بہت ساری متاثر کن چیزیں دریافت ہونے کا انتظار کر رہی ہیں، پھر بھی ہم اکثر معمولی باتوں پر اپنا وقت اور توانائی ضائع کر دیتے ہیں، خوشی اس وقت تک نہیں ملے گی جب تک کہ ہم عظیم شخصیات کی حکمت پر توجہ نہیں دیں گے اور ان کی روحانی کتابوں سے رہنمائی حاصل کی جائے گی اور ان کی روشنی میں ہمیں کتابیں لکھنے میں مدد ملے گی۔

زندگی کی لذتوں سے لطف اندوز ہونا ٹھیک ہے، لیکن باطنی زندگی اور خود شناسی کا کوئی نعم البدل نہیں ہے، کیونکہ خوشی کا انحصار غور و فکر اور کتابوں میں محفوظ ان کے خیالات سے عظیم ذہنوں کو جاننے پر ہے، بالکل اسی طرح اس کا انحصار بھی اپنے آپ کو اچھے اور شریف لوگوں سے گھیرنے پر ہے۔

تنہائی ان لوگوں کے لیے خوشگوار ہوتی ہے جو غور و فکر سے محبت کرتے ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ لوگوں سے دوری اختیار کریں یا اپنے آپ کو الگ تھلگ رکھیں جب آپ ملنا چاہتے ہیں تو پورے دل سے، اپنی پوری محبت اور دوستی کے ساتھ ایسا کریں، تاکہ آپ کے دوست آپ کی موجودگی میں سکون حاصل کریں اور ہمیشہ آپ کو دیکھنے اور آپ کی اچھی صحبت سے لطف اندوز ہونے کے منتظر رہیں۔

السلام علیکم

مؤثر خطرہ

میں حرم میں داخل ہوا اور فخریہ انداز میں اپنے استاد سری یکسووار کو سبزیوں کی ٹوکری پیش کرتے ہوئے کہا:

"یہ آپ کے لیے تحفہ ہے جناب! یہ چھ بڑے گوبھی میں نے اپنے ہاتھوں سے لگائے اور ان کی نشوونما کے تمام مراحل میں ماں کی شفقت سے اپنے شیر خوار بچے کے لیے دیکھ بھال کی"

سری یکتیشور نے شکر گزار مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، "شکریہ، براہ کرم اسے اپنے کمرے میں رکھو؛ مجھے کل اسپیشل ڈنر کے لیے اس کی ضرورت ہوگی۔"

میں ابھی گرمیوں کی چھٹیاں اپنے استاد کی ساحلی پناہ گاہ میں گزارنے کے لیے پوری شہر پہنچا تھا، یہ دو منزلہ، خوشگوار اعتکاف خلیج بنگال کا نظارہ کرتا ہے اور اسے استاد نے اپنے شاگردوں کی مدد سے بنایا تھا۔

میں اگلی صبح سویرے بیدار ہوا، نمکین سمندری ہواؤں اور ہجرت کی پر سکون دلکشی سے میں نے سنا کہ استاد مجھے اپنی سریلی آواز میں پکارتے ہیں، تو میں نے پیار اور پیار سے بھرے پھول گوبھی کی طرف دیکھا، اور پھر انہیں احتیاط سے اپنے بستر کے نیچے ترتیب دیا۔

استاد نے کہا، "آؤ ساحل پر چلتے ہیں" وہ آگے بڑھا، اور میں نوجوان طلباء کے ایک گروپ کے ساتھ اس کے پیچھے چلا، استاد نے ہمیں ملامت سے دیکھا اور کہا:

"براہ کرم دو قطاروں میں چلیں، اپنے قدموں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ رکھتے ہوئے"

پھر اس نے ہمارا جائزہ لیا جب ہم اس کی بات مان رہے تھے اور اس کے اثر سے کچھ کہنے لگے:

اے لڑکوں، مضبوط بنو اور منظم صفوں میں چلو!

میں اس ہمواری سے بہت متاثر ہوا جس کے ساتھ استاد اپنے نوجوان طالب علموں کے شاندار قدموں کو آگے بڑھا سکتا تھا۔

استاد نے میری آنکھوں میں دیکھا اور کہا، "رک جاؤ! کیا تم نے حرم کا پچھلا دروازہ بند کر دیا ہے؟"

میں نے جواب دیا، "میرا خیال ہے، جناب"

سری یکتسوور چند منٹ خاموش رہا، اس کے ہونٹوں پر ایک مدھم، تقریباً دبی ہوئی مسکراہٹ کھیل رہی تھی، پھر آخر میں اس نے کہا:

"نہیں، میں نے نظر انداز کیا کہ مقدس مراقبہ کو جسمانی کھانے کو نظرانداز کرنے کے بہانے کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہئے"

میں نے سوچا کہ وہ مذاق کر رہا ہے، لیکن اس نے مزید کہا: "آپ کے چھ گوبھی جلد ہی پانچ ہو جائیں گے"

ہم استاد کی ہدایت کے مطابق واپس آئے اور جب ہم رسم گاہ کے قریب پہنچے تو اس نے کہا:

’’ایک لمحہ ٹھہرو دیکھو، مکندا (پرمہنس)، تمہارے بائیں طرف صحن کے اس پار سڑک کی طرف کوئی آئے گا اور تمہاری سزا کا سبب بنے گا‘‘

میں نے ان مبہم تبصروں پر اپنی جھنجھلاہٹ چھپاتے ہوئے اچانک دیکھا کہ سڑک پر ایک دیہاتی عجیب انداز میں ناچ رہا ہے اور اپنے بازوؤں سے بے ہودہ اشارے کر رہا ہے میں تجسس سے تقریباً گونگا ہو گیا تھا اور بالکل مضحکہ خیز نظروں کو غور سے دیکھنے لگا جیسے وہ شخص ہماری پیٹھ سے غائب ہونے والا تھا، سری نے کہا۔

دیہاتی نے فوراً راستہ بدلا اور عقوبت خانے کے عقب کی طرف بڑھ گیا ایک ریتلا راستہ عبور کرنے کے بعد وہ پچھلے دروازے سے عمارت میں داخل ہوا، جسے میں نے بند نہیں کیا تھا، جیسا کہ میرے استاد نے کہا تھا، تھوڑی دیر بعد، وہ میرا ایک قیمتی گوبھی لے کر نکلا، اس کا فخر اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب وہ وقار اور احترام کے ساتھ چل رہا تھا۔

یہ مزاحیہ منظر، جس میں میں شکار کے طور پر نمودار ہوا، مجھے چور کا پیچھا کرنے سے باز نہیں آیا، جس کا میں نے

تیز رفتاری سے تعاقب کیا، میں بمشکل آدھے راستے تک پہنچا ہی تھا کہ سری یکتیشور نے سر سے پاؤں تک ہنستے ہوئے مجھے پکارا، اور خوشی کے پھٹنے کے درمیان مجھے واپس آنے کو کہا، اس نے وضاحت کی:

"وہ غریب بندہ گوبھی کو ترس رہا تھا تو میں نے سوچا کہ اس کو آپ کے پھولوں میں سے ایک گوبھی لینے سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی جسے آپ نے ٹھیک سے نہیں رکھا!"

میں جلدی سے اپنے کمرے میں گیا اور معلوم ہوا کہ چور سبزی کا شوقین ہے کیونکہ اس نے میری سونے کی انگوٹھیوں، میری گھڑی یا میرے پیسوں کو نہیں چھوا تھا جو سب کمبل پر بکھرے ہوئے تھے، بلکہ وہ اپنے دل کی خواہش پوری کرتے ہوئے بستر کے نیچے گوبھی کی چھپی ہوئی ٹوکری کی طرف لپکا تھا۔

اس شام میں نے سری یکتوار سے کہا کہ وہ مجھے اس واقعہ کی وضاحت کریں، جو کچھ پریشان کن خصوصیات کے بغیر نہیں تھا، استاد نے آہستہ سے سر ہلایا اور کہا:

"آپ سمجھ جائیں گے کہ ایک دن سائنس جلد ہی بہت سے نامعلوم قوانین کو دریافت کر لے گی۔"

چند سال بعد جب ریڈیو کے عجائبات نے اچانک دنیا میں خوف و ہراس پھیلایا تو استاد کی پیشین گوئی یاد آگئی خلا اور وقت کے بارے میں پرانے خیالات ہمیشہ کے لیے مٹ گئے، فی الحال کوئی ایک گھر بھی ایسا نہیں ہے، چاہے جتنا بھی چھوٹا ہو، جس تک عالمی ریڈیو (اور سیٹلائٹ) چینلز کی کثرت نہ پہنچی ہو، حتیٰ کہ اس سے پہلے کہ سب سے زیادہ موٹے ذہنوں کو کھولا جا چکا ہے۔ انسانیت کی وضاحتی خصوصیات: وجود کی مکملیت

گوبھی کی مزاحیہ کہانی کا ریڈیو سے موازنہ کر کے سمجھا جا سکتا ہے، میرے استاد ایک مکمل ٹرانسمیٹر اور وصول کنندہ تھے خیالات صرف لطیف، آسمانی کمپن کے سوا کچھ نہیں ہیں جس طرح ایک حساس ریڈیو ہزاروں لوگوں میں سے ایک مخصوص پروگرام کو ہر جگہ نشر کرتا ہے، اسی طرح سری

یکتیشور بھی ایک سوچ کو قبول کرنے والے تھے- انسانی سوچ کے ساتھ بے شمار خیالات کے ساتھے اس دنیا میں پھیلے خیالات جیسے ہی ہم ساحل سمندر کی طرف چل رہے تھے، استاد نے ایک سادہ دیہاتی کی خواہش کو محسوس کیا اور اسے پورا کرنے کے لیے فوراً عمل کیا، میرے استاد کی مقدس آنکھ نے طالب علموں کے کرنے سے پہلے اس شخص کو ناچتے ہوئے دیکھا، جب میرے آستانے کے دروازے کو بند کرنا بھول گیا، استاد کو مجھے میرے ایک پیارے پودے سے محروم کرنے کا ایک آسان بہانہ مل گیا، اس طرح، سری یکتسوار نے یہ عمل بھی ایک ٹرانسمیشن کے طور پر کیاے کردار، استاد گاؤں والے کو اپنے قدموں کو الٹانے اور ایک گوبھی حاصل کرنے کے لیے مخصوص کمرے میں جانے کے لیے رہنمائی کرنے میں کامیاب رہا۔

بصیرت روح کی رہنما ہے اور سکون کے لمحات کے دوران ایک شخص میں واقعتاً خود کو ظاہر کرتی ہے تقریباً ہر شخص نے ایک ناقابل فہم اندرونی وجدان کا تجربہ کیا ہے یا اپنے خیالات کو مؤثر طریقے سے کسی دوسرے شخص تک پہنچانے میں کامیاب ہوا ہے۔

اضطراب کے خلفشار سے آزاد انسانی ذہن ریڈیو کے تمام پیچیدہ کام انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہے: خیالات کی ترسیل اور وصولی، اور ناپسندیدہ چیزوں کو فلٹر کرنا جس طرح ریڈیو اسٹیشن کی ترسیل کی طاقت اس کے استعمال ہونے والی بجلی کی مقدار پر منحصر ہے، اسی طرح انسانی ذہن کی تاثیر، ریڈیو کی طرح، ہر فرد کی قوت ارادی پر منحصر ہے۔

تمام خیالات کائنات میں ہمیشہ کے لیے محو رہتے ہیں گہرے ارتکاز کے ذریعے ایک روشن خیال استاد کسی بھی شخص کے خیالات کو گرفت میں لے اور پڑھ سکتا ہے، زندہ یا مردہ خیالات آفاقی ہوتے ہیں، انفرادی نہیں، اصل حقیقتیں تخلیق نہیں کی جا سکتیں لیکن جھوٹے خیالات - چھوٹے یا بڑے - ایک ناکافی سوچ سے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ سوچنے کی صلاحیت رکھتا ہے تاکہ وہ ذہن کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہوے اندرونی آواز کی بے ترتیب رہنمائی، بغیر تحریف یا الجھن کے

ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے لاکھوں لوگوں کے گھروں میں بیک وقت دور دراز کی آوازوں اور تصاویر کو پہنچایا یہ پہلا

سائنسی اشارہ تھا کہ انسانیت ایک آفاقی روح ہے۔ اگرچہ اندھی سبجیکٹیوٹی ہر طرح سے انسانیت کے جوہر پر غلبہ حاصل کرنے اور اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتی ہے، لیکن یہ ایک جسم نہیں ہے جو خلا میں ایک مخصوص نقطہ تک محدود ہے، بلکہ ایک روح کی روح ہے۔

اس سلسلے میں فزیالوجی میں نوبل انعام یافتہ چارلس رابرٹ ریچٹ نے لکھا:

"یہ واقعی عجیب اور قابل ذکر ہے کہ ناممکن قدرتی مظاہر اب بھی رونما ہوتے ہیں جب وہ قائم ہو جاتے ہیں، وہ ہمیں سائنس سے زیادہ حیران نہیں کریں گے جتنا کہ پچھلی صدی میں سائنس نے کیا تھا، جن مظاہر کو ہم اب آسانی سے قبول کرتے ہیں، یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہمیں حیران کرنا چھوڑ دیں گے کیونکہ وہ قابل فہم ہو چکے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے اگر وہ اب ہمیں حیران نہیں کرتے ہیں، یہ اس لیے نہیں ہے کہ ہم ان سے سب کچھ سمجھ چکے ہیں، لیکن اگر ہم ان سے واقف ہو گئے ہیں۔ ناقابل فہم، پھر ہمیں ہر چیز سے حیران ہونا چاہئے: ہوا میں پھینکے گئے پتھر سے، ایک بڑے بلوط کے درخت میں اگنے والے بلوط سے، گرم ہونے پر پارے کے پھیلنے سے، اور لوہے کے مقناطیس کی طرف متوجہ ہونے سے"

"آج سائنس اب مزید پیچیدہ نہیں رہی وہ حیرت انگیز اور غیر متوقع حقائق جن سے ہماری نسلیں اخذ کریں گی وہ اب ہمارے قریب ہیں اور ہمیں گھور رہے ہیں، لہٰذا بات کرنے کے لیے، اگرچہ ہم انہیں نہیں دیکھتے، لیکن یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ ہم انہیں نہیں دیکھتے: ہم انہیں دیکھنا نہیں چاہتے، کیونکہ جیسے ہی کوئی غیر متوقع اور ناواقف حقیقت ظاہر ہوتی ہے، تو ہم غصے سے اسے قبول کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم عام علم کے فریم میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے بعد تجربہ کرنا!"

ماخذ: یوگی کی ڈائری: دی خود نوشت

میں نے تمہیں چھپتے دیکھا

میں نے ایک پھول کی طرف دیکھا اور دعا کی، اور فوراً میں نے تجھے دیکھا، اے روحِ الٰہی، اس کے اندر چھپی ہوئی اس نے تیری موجودگی کی خوشبو پھیلائی، اس کی پنکھڑیاں تیری گلابی معصومیت سے رنگی ہوئی تھیں، اور اس کا دل تیری حکمت کے سونے سے چمکا تھا۔

اور میں نے تیری ہمہ گیر قوت کو اس کے پتلے تنے اور اس کے سرسبز پتوں کو سہارا دیتے دیکھا، جہاں تک زندگی اور ابدیت کے اسرار کا تعلق ہے، میں نے انہیں جرگ کی دھول میں اونگھتے دیکھا، اور تیرے لامحدود لمس نے شہد کی مکھی کو ترغیب دی اور اس کی چھاتی کو پھولا، تو وہ تیری مٹھاس کے گھونٹ پینے لگی۔

مجھے اپنی تخلیق کے عجائبات کا علم عطا فرما اور مجھ پر اپنے لامتناہی رازوں سے پردے اٹھا، جو سڑک کے کنارے اگنے والے چھوٹے سے چھوٹے گھاس میں بھی پوشیدہ ہیں۔

ازل سے سرگوشیاں

کسی کی فطرت پر قابو پانا یا نقصان دہ خصلتوں پر قابو پانا

مزاج کی وضاحت کرنا آسان نہیں ہے، لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے جب آپ غصے اور غصے کی حالت میں ہوتے ہیں، آپ کا رویہ معمول کے مطابق نہیں ہوتا، اور آپ وہ شخص نہیں ہوتے جو آپ کو ہونا چاہیے، نتیجے کے طور پر، آپ کو پریشانی اور پسپائی محسوس ہوتی ہے، اور اس سے بڑی حماقت اور کیا ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص اپنے عمل اور رد عمل سے خود کو ناخوش کرے؟

کوئی بھی مصائب پسند نہیں کرتا کیا کسی شخص کو اگلی بار جب وہ اداس موڈ میں ہوں تو خود کا تجزیہ نہیں کرنا چاہیے؟ اگر وہ ایسا کرتے ہیں، تو وہ دیکھیں گے کہ وہ رضاکارانہ طور پر خود کو دکھی بنا رہے ہیں جب وہ ایسی اداس حالت میں ہوں گے، تو ان کے آس پاس کے دوسرے لوگ ان کی تکلیف کو محسوس کرتے ہیں اور ان کی کمپنی سے گریز کرتے ہیں۔

انسان جہاں بھی جاتا ہے بغیر لفظوں کے بول بولتا ہے، کیونکہ ان کا مجموعی مزاج ان کی آنکھوں میں جھلکتا ہے، اور جو بھی ان کو دیکھتا ہے، ان سے نکلنے والی نفی کا احساس ہوتا ہے، ان کی آنکھوں میں جھلکتے اندھیرے، ظالمانہ جذبات کو

دیکھ کر، دوسرے پیچھے ہٹ جاتے ہیں، ان پریشان کن کمپنوں سے خود کو دور کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، پہلے غصے کو ذہن سے نکال دینا چاہیے، اس سے پہلے کہ اس کی آنکھوں کے آئینے میں عکاسی ہو سکے۔

اس دنیا میں انسان شیشے کے گھر میں رہتا ہے، دوسروں کے سامنے بے نقاب ہوتا ہے، ڈھونگ یا دکھاوا کرنے سے قاصر ہوتا ہے، اس لیے اسے فطری زندگی گزارنی چاہیے، کیوں نہ اس طریقے سے کام کرے جس سے اس کی عزت اور تعریف ہو، اس کی آنکھوں میں شرافت اور چہرے پر خوشی کیوں نظر نہیں آتی؟ انسان کی تمام خوبیاں اور خوبیاں غم و اندوہ کی تہہ کے نیچے پوشیدہ ہوتی ہیں۔

نہ صرف دوسرے اس کے رویے کو دیکھتے ہیں بلکہ وہ ان کا مشاہدہ بھی کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے اردگرد کے لوگوں کا مسلسل مشاہدہ کرنے کے نتیجے میں اپنا موازنہ دوسروں سے کرتا ہے، وہ نفسیاتی ناخوشی کا شکار ہو جاتا ہے یا پھر وہ اس دنیا میں پیش آنے والی مسلسل مشکلات سے پریشان اور پریشان ہو جاتا ہے بیرونی حالات کی وجہ سے ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں اور ہم اپنے اردگرد کے پریشان کن اثرات کا بوجھ کیوں اٹھائیں؟

کچھ لوگ کسی مسئلے یا صورت حال کا سامنا کرنے سے بچنے کے لیے منفی جذبات کو ظاہر کرنے کا سہارا لیتے ہیں تاہم، یہ منفی رویے نہ تو فرار ہیں اور نہ ہی جذباتی حفاظت کا جال، وقتاً فوقتاً اداسی اور اداسی کا شکار ہونا فطری ہے، لیکن ان احساسات کو آپ پر قابو پانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

ہر شخصیت کی خاصیت کی ایک خاص بنیادی وجہ ہوتی ہے کسی خاصیت کو ختم کرنے کے لیے، اس کی وجہ کو دور کرنا ضروری ہے، روزانہ توقف کرنا اور اس پر غور کرنا ضروری ہے، اپنی شخصیت کو سمجھنے کے لیے اپنے خیالات اور محرکات کا جائزہ لینا اور اس سے نمٹنے اور اسے درست کرنے کا صحیح طریقہ سیکھنا اگر یہ نقصان دہ ہے تو ہو سکتا ہے کہ آپ خود کو بے حسی کی حالت میں پائیں، دوسروں کی کسی بھی تجویز پر غور کرنے کو تیار نہ ہوں، اس صورت حال میں اسے مثبت بنانے کی کوشش کریں۔ دل چسپ تجربات بے حسی سے بچو، جو ترقی میں رکاوٹ ہے اور قوت ارادی کو مفلوج کردیتی ہے۔

یا کوئی شخص بیماری سے مایوس ہو سکتا ہے، یہ مان کر کہ وہ اپنی صحت بحال کرنے سے قاصر ہے، اس صورت میں، صحت مند زندگی کے اصولوں کو استعمال کیا جانا چاہیے تاکہ ایک صحت مند اور نتیجہ خیز زندگی کی بنیاد اخلاقی اور اخلاقی بنیادوں پر قائم کی جا سکے۔

اگر کسی شخص نے اپنے آپ کو یہ باور کرایا ہے کہ وہ ناکام ہے اور کسی چیز میں کامیاب نہیں ہو سکتا تو اس مسئلے کا تجزیہ کیا جائے اور یہ واضح کیا جائے کہ کیا اس نے ہر ممکن کوشش کی ہے؟

خدا پوری کائنات کا انتظام کرتا ہے، سب سے چھوٹی اور سب سے چھوٹی تفصیلات تک، اور بنی نوع انسان کو اس کی شبیہ پر بنایا گیا ہے، لہذا، ہم ناکامی کے لیے بہانے یا جواز پیش نہیں کر سکتے، کام سے نہ ڈریں، خواہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو، کیونکہ کام جسم کو "مضبوط" کرتا ہے اور کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا، تاہم، کسی کو کام کرنا اور سوچنا سیکھنا چاہیے جب آپ دونوں توانائی اور پرسکون ہوں، آپ کا دماغ صاف ہے، جو آپ چاہتے ہیں، آپ کو مطمئن کرنا چاہیے۔

کامیابی کے لیے ضروری کوشش نہ کرنے کے علاوہ، زیادہ تر لوگ ذہنی طور پر غیر فعال بھی ہوتے ہیں وہ سوچنے میں کافی وقت صرف کرتے ہیں کچھ اس آرام اور سکون پر غور کرتے ہیں لیکن حقیقی سکون میں، دماغ فعال اور پرسکون ہوتا ہے ان پرسکون لمحات میں، کوئی شخص خدا کے بارے میں سوچ سکتا ہے، ایک خوبصورت نظارے، یا ایک خوشگوار تجربہ مثبت، پرسکون ذہنی کام بہت سے لوگوں کو تازگی بخشتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ذہنی دباؤ کے ساتھ کام کرنے میں حوصلہ افزائی اور حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ تناؤ، اعصابی حالت

تخلیقی سوچ غیرصحت مندانہ مزاجوں کا بہترین تریاق ہے یہ مزاج اس وقت ہوش سنبھالتے ہیں جب انسان منفی یا مشتعل حالت میں ہوتا ہے جب ذہن مثبت خیالات سے خالی ہوتا ہے تو اس کا مالک افسردہ اور پریشانیوں کے بوجھ تلے دب جاتا ہے اور افسردگی اور پریشانی کے ساتھ شیطان آجاتا ہے جو اس شخص کی سابقہ سوچوں پر مکمل قابو پا لیتا ہے!

لہذا، میرے دوست، تخلیقی خیالات کو فروغ دینے کے لئے کام کریں جب آپ جسمانی کام میں مصروف نہیں ہیں، اپنے دماغ

میں کچھ تخلیقی کام کریں تاکہ اس میں مصروف رہیں تاکہ کشیدگی اور تشویش میں رہنے کا وقت باقی نہ رہے۔

تخلیقی سوچ حیران کن اور حیرت انگیز ہے، جیسے کسی اور دنیا میں رہتے ہوئے ہر کسی کو یہ صلاحیت پیدا کرنی چاہیے جو میں اپنے لیکچرز کے ایک لفظ کے ذریعے شاذ و نادر ہی سوچتا ہوں — اور یہ ان میں سے ایک ہے — ان کو دینے سے پہلے لیکن جیسے ہی میں اس موضوع پر غور کرتا ہوں، میری روح مجھ سے حیرت انگیز باتیں کرنے لگتی ہے۔ جب آپ تخلیقی طور پر سوچتے ہیں، تو آپ ان لمحات میں محسوس نہیں کرتے جو آپ کو جذبات یا جسم کے ساتھ تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ الہی روح

ہماری ذہانت الہی، تخلیقی ذہانت کی شبیہ سے تشکیل پاتی ہے جس کے ذریعے ہر چیز ممکن ہے۔ اگر ہم اس شعور میں نہیں رہتے تو ہم پیچیدہ خصلتوں کا مجموعہ بن جاتے ہیں مثبت، تخلیقی سوچ کے ذریعے، ہم ان خصلتوں پر قابو پا لیتے ہیں مزید برآں، تخلیقی سوچ کے ذریعے، ہم اپنے تمام سوالات اور دوسروں کے سوالات کے جوابات اور حل تلاش کرتے ہیں۔

برے مزاج کینسر کی طرح ہوتے ہیں جو اندرونی سکون کو چھین لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سخت مزاج لوگ اپنی مشکلات اور پریشانیوں سے بچ نہیں پاتے۔

انسان کے حالات کتنے ہی سنگین کیوں نہ ہوں اسے مایوسی کا شکار نہیں ہونا چاہئے وہ اپنے خیالات میں فتح حاصل کر سکتے ہیں جب ایک متزلزل مزاج شخص ناکام ہو جاتا ہے تو وہ ہاتھ اٹھا کر شکست تسلیم کر لیتا ہے۔ لیکن جو اپنے دماغ کو غیر منقطع رکھتا ہے وہی زندگی کی جنگ میں حقیقی فاتح ہوتا ہے، خواہ اس کے اردگرد کی دنیا آتش فشاں کی طرح بھڑک رہی ہو۔

کیا کوئی شخص قید یا آزاد ہونا چاہتا ہے؟ جب وہ اپنے آپ کو اپنے مزاج کے ساتھ بہت زیادہ سختی سے محدود کر لیتے ہیں، تو وہ زندگی کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلسل ناکام ہو جاتے ہیں، ایک بار جب وہ منفی موڈ کو اپنے دماغ پر بادل چھا جانے دیتے ہیں، تو ان کی قوت ارادی کمزور پڑ جاتی ہے اور ان کے عزم کو کمزور کر دیتے ہیں

کوئی شخص اپنے غصے پر قابو پا سکتا ہے، خواہ وہ کتنا ہی سخت اور ناگوار کیوں نہ ہو، سب سے پہلے، انہیں یہ عزم کرنا

چاہیے کہ وہ مزید بدمزاج اور بدمزاج نہیں رہیں گے اور اگر ان کے عزم کے باوجود موڈ میں تبدیلی آتی ہے، تو انہیں اس کا تجزیہ کرنا چاہیے کہ یہ کیسے پیدا ہوا اور اس کے بارے میں کچھ تعمیری کریں۔

مزید برآں، کچھ بھی لاپرواہی سے نہیں کرنا چاہیے، بلکہ احتیاط اور گہری ذہنی توجہ کے ساتھ ہمیں تخلیقی سرگرمیوں میں مشغول رہنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں لا محدود صلاحیتوں سے نوازا ہے، کمزور اور غیر صحت بخش خیالات میں مبتلا ہو کر نفسیاتی ناکامی کے سامنے ہتھیار ڈالنے کا کیا جواز ہے؟ انسان کو اپنے آپ کو تباہ کن نفسیاتی کیفیتوں سے آزاد کرنا چاہیے جو حقیقی ترقی کے پہیے پر بریک کا کام کرتی ہیں جب تک کہ پہیے گرے ہوئے بریکوں سے آزاد نہ ہوں، حرکت اور ترقی ناممکن ہے ہر صبح اپنے آپ کو یاد دلائیں کہ اللہ آپ کے ساتھ ہے، اور آپ کی مشکلات جو بھی ہوں، آپ ان پر قابو پانے کی طاقت رکھتے ہیں، اس لیے آپ حاکموں کے حقیقی وارث اور طاقت کے مالک ہیں۔ واقعات سے بڑا

ایک روشن، ذہین لڑکا آسان مسائل سے نمٹنا پسند نہیں کرتا، وہ مشکلوں کا مزہ لیتا ہے لیکن بہت سے لوگ زندگی کے چیلنجوں سے خوفزدہ ہوتے ہیں میں ان سے کبھی نہیں ڈرتا، کیونکہ میں نے ہمیشہ یہ دعا کی ہے کہ "اے میرے خدا، میرے اندر اپنی طاقت بڑھا دے، مجھے مثبت ذہنیت میں رکھ تاکہ، آپ کی مدد سے، میں ہمیشہ اپنی مشکلات پر قابو پا سکوں"

کسی مسئلے کے بارے میں تعمیری طور پر سوچیں جب تک کہ آپ مزید سوچ نہ سکیں جب میں کسی مسئلے سے نمٹ رہا ہوں، میں اس کو حل کرنے کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کو پورا کرنے کے لیے سب سے زیادہ حد تک جاتا ہوں، جب تک کہ میں ایمانداری اور خلوص سے یہ نہ کہہ سکوں: "میں نے اپنی پوری کوشش کی ہے اور میں یہی کرسکتا ہوں" پھر میں اس مسئلے کو بھول جاتا ہوں۔

مسائل پر بسنے والا شخص چڑچڑا اور آسانی سے پریشان ہو جاتا ہے اس سے بچیں جب کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس پر توجہ دینے کی بجائے اسے حل کرنے کے لیے ہر ممکن طریقہ پر غور کریں اگر آپ خود کو واضح طور پر سوچنے سے قاصر محسوس کرتے ہیں تو اپنی پریشانیوں کا موازنہ دوسروں کو درپیش اسی طرح کے مسائل سے کریں اور ان کے تجربات سے

سیکھیں تاکہ ناکامی اور کامیابی کے راستوں کی نشاندہی کرنے کے لیے ایسے اقدامات کا انتخاب کریں جو ان پر عمل کرنے کے لیے سب سے زیادہ منطقی اور منطقی ثابت ہوں۔ آپ کے اندر ہر وہ چیز محفوظ ہے جو آپ جاننا چاہتے ہیں پہلے سے موجود ہے اسے ظاہر کرنے کے لیے، آپ کو صرف تخلیقی اور اختراعی طور پر سوچنے کی ضرورت ہے

سخت مزاج سمجھ بوجھ کو کمزور اور جذبات کو سخت کر دیتا ہے، انسان کے لیے دوسروں کے ساتھ ملنا ناممکن بنا دیتا ہے گھریلو زندگی ایک پناہ گاہ ہونی چاہیے، لیکن سخت مزاج اسے ایک المناک جہنم میں بدل دیتا ہے، ایک شوہر اپنی بیوی کو افسردہ موڈ میں پا کر گھر آتا ہے، اس سے بات چیت کرنا ناممکن بنا دیتا ہے، یا وہ اسے بے وقوف بنا کر بہت سے لوگوں کے ساتھ پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ سخت مزاجی کی وجہ سے جب خاندان کا کوئی فرد غصہ یا لاتعلق ہو جاتا ہے تو آپ فوراً ان کے غصے سے متاثر ہوتے ہیں یا شاید آپ کسی خوشی سے بھرے شخص سے ملنے جاتے ہیں، صرف انہیں جھگڑالو اور تکلیف پہنچانے کے لیے، فوری طور پر آپ کی خوشی کو آنسوؤں میں بدل دیتے ہیں اور آپ کو بدلہ لینے کی خواہش دلاتے ہیں کہ دوسروں کے غصے کو آپ کو نقصان نہ پہنچنے دیں۔

بدلہ لینا آسان ہے لیکن محبت کی پیشکش دوسروں کے غصے کو ٹھنڈا کرنے اور ان کے نقصان کو روکنے کا بہترین طریقہ ہے کہ محبت خالص ہونی چاہیے کیونکہ جب دل سے پھوٹتی ہے تو اس کا جادو اثر ہوتا ہے۔

ہمیں اس کے نتائج پر غور نہیں کرنا چاہیے، خواہ ہماری محبت بے حسی سے مل جائے، محبت نفرت سے زیادہ طاقتور ہے، اور اس کا اثر طاقتور اور حیران کن ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی روح کے اندر ایک شاندار باغ ہے؟ خیالات کا ایک حیرت انگیز باغ، محبت، مہربانی، سمجھ اور امن سے معطر - ایک ایسا باغ جس کی خوبصورتی اور لذت تمام زمینی پھولوں اور خوشبودار جڑی بوٹیوں سے بڑھ کر ہے، آپ ایک خوشبودار پھول بناتے ہیں جب بھی کوئی غصے میں آپ کو غلط سمجھتا ہے، اور آپ مسلسل محبت پیش کرتے ہیں، کیا اس محبت اور سمجھ کی خوشبو کسی قدرتی گلاب سے زیادہ پائیدار اور پاکیزہ نہیں ہے؟ اس لیے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا دماغ ایک باغ ہے، اور اسے پاکیزہ، مقدس خیالات سے خوبصورت

اور خوشبودار رکھیں، اسے نفرت کی گندی خصلتوں سے بھری دلدل نہ بننے دیں، اگر آپ آسمانی خوشبو سے لبریز امن و محبت کے پھول اگائیں گے، تو روحانی آگہی کی مکھی آپ کے باغ کے لیے صرف اس پھول کی طرح کھنچی جائے گی جو آپ کے لیے سب سے پیارے پھولوں کی تلاش میں ہے۔ شہد، اسی طرح جب آپ کی زندگی میٹھے، گلابی خیالات سے بھر جائے گی تو خدا بھی آپ سے ملاقات کرے گا، یہ عزم کریں کہ آپ اپنی اچھی روحانی خصوصیات کے باغ میں برائی اور غصے کے نقصان دہ، گندے جھاڑیوں کو نہیں اگنے دیں گے، آپ جتنی زیادہ ان مقدس صفات کو پروان چڑھائیں گے جو کھلتے پھولوں کی طرح ہیں، اتنا ہی زیادہ خدا آپ کے اندر اپنی مقدس موجودگی کو ظاہر کرے گا۔

مشرقی حکمت کی عبارتیں کہتی ہیں کہ وہ شخص جو دوست اور دشمن دونوں کے سامنے پرسکون اور ملنسار ہے، گرمی اور سردی، خوشی اور درد کی دوئیوں سے متاثر نہیں ہے، سخت اور ظالمانہ مزاج والوں کو مسلسل محبت پیش کرنے سے، خوف سے پریشان ہونے والوں کو سکون اور پریشانیوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے لوگوں کو سکون، خوش مزاجی کے ساتھ نرمی کرنے والوں کو بہت پیارا ہے۔ مصائب اور بدحالی کے بوجھ تلے دبے ہوئے، اور گمراہی اور گناہ کی راہوں پر بھٹکنے والوں کے لیے ایک مثال قائم کرتے ہوئے، آپ اپنے ذہن کو فائدہ مند اور تخلیقی کاموں میں مصروف رکھ کر منفی خصلتوں پر قابو پاتے ہیں۔

میں اکثر کہتا ہوں کہ اگر آپ ایک گھنٹے پڑھتے ہیں تو دو گھنٹے لکھتے ہیں، اگر آپ دو گھنٹے کے لیے لکھتے ہیں تو تین گھنٹے سوچتے ہیں، اگر آپ تین گھنٹے کے لیے سوچتے ہیں تو ہر وقت غور کریں۔

خدا تمام خوشیوں کا سرچشمہ ہے، اور ہماری روزمرہ کی زندگی میں اس تک پہنچنا ممکن ہے لیکن انسان اکثر اپنے آپ کو ایسی چیزوں میں مبتلا کر لیتا ہے جو ناخوشی کا باعث بنتی ہیں مراقبہ بری عادتوں کو ختم کرنے اور ایک عجیب دنیا میں رہنے کا بہترین طریقہ ہے- ایک ایسی دنیا جس کو عظیم بابا نے اس وقت محسوس کیا جب اس نے کہا، "اے رب، میں تیرا بابرکت نام گا رہا تھا اور میں نے اپنے آپ کو اس جسم میں کھو دیا جب میں نے اپنے آپ کو بوڑھا پن پایا، جب میں نے اپنے آپ کو

اس جسم میں کھو دیا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو اس جسم میں پایا۔ ایک نیا جسم جو آپ نے مجھے دیا ہے!"

ہندوستان میں ایک اور سنت کے بارے میں بھی ایسی ہی کہانی ہے۔ ایک نوجوان ابھی فوت ہوا تھا اور اس کی لاش کو چتا پر لے جایا جا رہا تھا کہ سوگوار آگ جلانے ہی والے تھے کہ اچانک ایک بوڑھا شخص دوڑتا ہوا نمودار ہوا اور چلا کر کہنے لگا کہ رک جاؤ آگ مت جلاؤ میں اس لاش کو استعمال کروں گا۔ جیسے ہی اس نے یہ الفاظ کہے، بوڑھے کی لاش بے جان ہو کر زمین پر گر گئی، وہ نوجوان جلنے کے ڈھیر سے اٹھ کر جنگل کی طرف بھاگا، بوڑھا بڑا بزرگ تھا اور نوزائیدہ کے بے جان جسم میں واپس آ کر اس کی عبادت میں خلل نہیں ڈالنا چاہتا تھا، اس لیے اس نے اس نوجوان کے جسم کو اپنی روحانی مشقیں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔

زندگی اور موت کے بارے میں بہت ساری حیرت انگیز چیزیں دریافت ہونے کا انتظار کر رہی ہیں مراقبہ وہ طریقہ ہے۔ جسے ہمیں اپنی الہی فطرت کے مطابق اور خدا کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے۔ موت انسانیت کو خوفزدہ کرتی ہے۔ کیونکہ اس نے خدا کو ہماری زندگیوں سے دور رکھا ہے۔

تمام تکلیف دہ چیزیں ہمیں دہشت اور خوف سے بھر دیتی ہیں کیونکہ ہم دنیا سے اس کے معنی اور مقصد کو سمجھے بغیر محبت کرتے ہیں لیکن جب ہم ہر چیز میں خدا کو دیکھتے ہیں تو خوف ختم ہو جاتا ہے۔ ہم ہمیشہ زندگی میں بھی "پیدا" ہوتے ہیں اور موت میں بھی سچ میں، موت ایک غلط نام ہے۔ کیونکہ موت جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔ جب زندگی تھک جاتی ہے۔ تو ہم گوشت کی موٹی چادر اوڑھ کر نرم دنیا کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

موت کا مطلب ہے۔ کہ ٹوٹے ہوئے پرزوں والی گاڑی ایک مردہ گاڑی ہے۔ کیونکہ یہ اپنے اختتام کو پہنچ چکی ہے۔ لیکن لافانی روح فنا نہیں ہو سکتی ہر رات جب ہم سوتے ہیں تو روح جسمانی جسم سے بے خبر ایتھریک جسم میں رہتی ہے۔ اگر جسمانی شعور کے ضائع ہونے کا مطلب موت ہے۔ تو روح اس وقت مر جائے گی جب ہم سوتے ہیں لیکن ہم سوتے وقت نہیں مرتے، نہ ہی ہم نیند سے محروم ہوتے ہیں، چاہے۔ ہم نیند سے محروم ہوتے ہیں یا نیند کے دوران، ہم یاد رکھتے ہیں بے چینی اسی طرح ہم مرنے کے بعد نہیں مرتے

جو لوگ اپنے دماغ کو سخت ہونے دیتے ہیں وہ واقعی مردہ ہیں زندگی کے معمے کو حل کرنے کے لیے، آپ کو ہر روز دوبارہ جنم لینا چاہیے، اس کا مطلب ہے کہ روزانہ کسی نہ کسی طریقے سے اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش کریں، سب سے بڑھ کر، ہمیں خدا سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں عقل دے، کیونکہ حکمت کے ساتھ ہی سب کچھ آتا ہے۔

خود کو بہتر بنانے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے تفہیم، تخلیقی سوچ، اور تعمیری، فائدہ مند اعمال کاشت کرنا ضروری ہے ہر وہ شخص جو خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کی خواہش رکھتا ہے اسے روزانہ اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق دوسروں کی مدد کرنی چاہیے، اس راستے پر چلنے سے، ایک متحرک خوشی کا تجربہ ہوگا جو ناپسندیدہ خصلتوں کو دور کرتا ہے، یہ خوشی بھی ایک غیر متزلزل اشارہ ہے، ذہنی طور پر اعلیٰ روحانی ترقی کی علامت ہے۔ حاصل کیا، کیونکہ یہ وہ راستہ ہے جو خدا کی بادشاہی کی طرف جاتا ہے۔

مزاج پر قابو پانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ جیسے ہی انسان اداس اور بدمزاج ہوتا ہے، انسان اپنی مٹی میں غلطی کے بیج بو دیتا ہے۔

بدنیتی کی عادتوں میں مبتلا ہونا ایک بتدریج موت ہے لیکن ہر روز تمام پریشان کن اور تکلیف دہ آزمائشوں کے باوجود خوش مزاج اور پر امید رہنے کی کوشش کرنا ایک شاندار پنر جنم کی علامت ہے جب تک کہ یہ انسانی پنر جنم ایک شاندار روحانی پیدائش میں تبدیل نہ ہو جائے، انسان کے لیے نئے سرے سے پیدا ہونا ناممکن ہے۔ وہ جمود کا شکار رہیں گے۔

مزاج متعدی ہوتا ہے اور پریشانی اور افسردگی کے وقت یہ آبادی کے بڑے طبقوں کو منفی طور پر متاثر کر سکتا ہے کسی کو زندگی کے بدقسمت واقعات کو زیادہ سنجیدگی سے نہیں لینا چاہیے، تھوڑا سا ہنسنا غمگین ہونے سے بہتر ہے کہ آپ کو آنے والی ہر مصیبت پر افسوس ہو

پر امید رہنا اور ہمیشہ مسکرانے کی کوشش کرنا بہت اچھا ہے۔

جب کوئی شخص ہمت، خوشی، یا کسی مثبت خوبی کا مظاہرہ کرتا ہے، تو وہ دوبارہ جنم لیتا ہے، یعنی اس کا شعور اس کی حقیقی روحانی فطرت کو ظاہر کرکے تجدید کرتا ہے۔

اور یہ نئی روحانی پیدائش ہے جو ہمیں آسمان کی بادشاہی کو دیکھنے اور اس میں داخل ہونے کے اہل بناتی ہے۔ السلام علیکم

دوستی: بنیادیں اور برداشت

دوستی خدا کی انسانیت کے لیے اپنی محبت کو ظاہر کرنے کی خواہش کا اعلیٰ ترین انسانی اظہار ہے۔

خدا باپ اور ماں کے ذریعے نومولود پر شفقت اور نرمی عطا کرتا ہے، بچے کے لیے ان کے جذبات فطری اور فطری ہوتے ہیں، کیونکہ خدا نے فیصلہ کیا ہے کہ ہمارے والدین ہماری مدد نہیں کر سکتے لیکن ہم سے محبت نہیں کر سکتے، پھر یہ ہمارے لئے خدا کی غیر مشروط محبت کے خالص اظہار کے طور پر ہمارے پاس آتا ہے۔

دو اجنبی ملتے ہیں، اور فوری اور دلی خواہش کے ساتھ، وہ ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہتے ہیں کیا آپ نے کبھی اس رجحان کا تجزیہ کیا ہے؟ صحبت کی یہ بے ساختہ، باہمی خواہش براہ راست کشش کے مقدس قانون سے نکلتی ہے باہمی اور مضبوط دوستی کے اعمال ماضی کی زندگیوں سے دو روحوں کے درمیان بتدریج ایک روحانی بندھن پیدا کرتے ہیں جو انہیں اس زندگی میں - جہاں کہیں بھی ہوں، غیر متزلزل طور پر اکٹھا کرتا ہے۔

جب تک کہ یہ جذبہ خود غرضی اور جنس مخالف کی طرف کشش سے داغدار نہ ہو، یہ پاک اور ناپاک ہے لیکن بدقسمتی سے اکثر ناپاک خیالات سے اس کو خراب کر دیا جاتا ہے۔

دوستی ہمارے جذباتی احساسات کے درخت پر شبنم کے پھول کی طرح کھلتی اور پھلتی پھولتی ہے، اور یہ کرپٹ اور نفرت انگیز خواہشات اور خود غرض، اجارہ دارانہ رویوں سے ناپاک ہوتی ہے۔

اگر آپ درخت کی جڑوں میں مختلف قسم کی کھاد ڈالیں گے تو پھل کم اور کم ہو جائے گا اسی طرح جب کوئی شخص دوستی کے درخت کو خود غرضی کے ساتھ پالتا ہے تو اس کے ناپاک مقاصد اس دوستیۓ کے پھل کو بگاڑتے اور خراب کر دیتے ہیں صرف اس وجہ سے کسی میں دلچسپی لینا کہ وہ امیر یا بااثر ہے اور کسی کو دوستی نہیں کہا جا سکتا جب کہ دوستی ہمارے لیے دوستی نہیں کہلاتی۔ وہ چہرے اپنی جوانی، دلکش دلکشی کھو دیتا ہے، "دوستی" بخارات بن کر ماضی بن جائے گی

یہ سچ ہے کہ دوستی ہر جگہ تلاش کرنا مشکل ہے کچھ لوگ جنہیں آپ ہر روز دیکھتے ہیں اور کبھی حقیقت میں نہیں جانتے ہیں دوسرے جنہیں آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کو گہرا تعلق ہے حالانکہ آپ نے ان

سے کبھی ملاقات نہیں کی ہے کسی کو اس درست اندرونی وجدان کو سیکھنا اور پروان چڑھانا چاہیے۔

آپ جہاں کہیں بھی ہوں اپنی آنکھیں کھلی رکھیں اور اگر آپ کسی کی طرف حقیقی جذباتی کشش محسوس کرتے ہیں تو آپ کو اس شخص سے دوستی کو مضبوط کرنا چاہیے کیونکہ وہ آپ کا پچھلی زندگی سے دوست تھا۔

بہت سے دوست ہیں جن کو ہم ماضی کی زندگیوں سے جانتے ہیں، لیکن وہ دوستیاں پختہ نہیں ہوئیں یا اپنی پوری صلاحیت تک نہیں پہنچیں، بہتر ہے کہ موجودہ بنیادوں پر استوار ہو جائے بجائے اس کے کہ وہ جانداروں کی ریت پر کھدائی کریں، یہ سوچنا آسان ہے کہ آپ کے بہت سے دوست ہیں جب تک کہ وہ آپ کو تکلیف یا نقصان نہ پہنچائیں، آپ کو تلخ مایوسی کا سامنا کرنا پڑے۔

ان لوگوں کے ساتھ صحبت کریں جو ان کی ذہانت کے لحاظ سے)
(اور اچھے اخلاق والوں میں سے اپنا دوست منتخب کریں ممتاز ہوں،

بہت سے لوگ دوستوں کا انتخاب کرنے کی غلطی کرتے ہیں کیونکہ وہ سطحی شکلوں سے دھوکہ کھا جاتے ہیں سچے دوستوں میں فرق کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آپ غور کریں اور خدا سے آپ کو ان کے ساتھ جوڑنے کے لئے کہیں آپ کو ایک پاکیزہ اور مقدس طریقے سے ساتھی تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اس کا مطلب ہے کہ جسمانی خوبصورتی یا کسی اور ظاہری شکل کے بارے میں اپنے تمام خیالات سے اپنے شعور کو پاک کرنا جس کو آپ خدا کے لئے ایک ضروری عنصر سمجھتے ہیں، اگر آپ اس دن کو دوسروں کے لئے ضروری سمجھتے ہیں آپ جہاں کہیں بھی ہوں گے، آپ کو اپنے اردگرد مخلص دوست مل جائیں گے، اور خدا بھی آپ کو دوبارہ ملا دے گا، چاہے صرف روحانی طور پر، دوستوں سے دور، کیونکہ خالص احساسات مادّہ کے قوانین کے تابع نہیں ہوتے اور وقت اور جگہ کے پابند نہیں ہوتے ہیں، آپ ان عاجز انسانوں کے ذریعہ خدا کی محبت کو محسوس کریں گے جو اس کی مخالفت نہ کریں بلکہ اس کی محبت کو ان کے ذریعہ بہنے دیں، ان کے خالص اور صاف دل سے آپ پر ان کی محبت کو صاف اور صاف دوستی کی نعمتوں سے بہنے دیں۔ آپ

سچے دوستوں کو متوجہ کرنا ناممکن ہے جب تک کہ انسان کا کردار خودغرضی اور ناپسندیدہ خصلتوں سے پاک نہ ہو دوستی اور صحبت کا سب سے بڑا فن شرافت اور احترام کے ساتھ کام کرنا ہے اس کا مطلب ہے روحانی ہونا، مقاصد اور ارادوں کا خالص ہونا، بے لوث ہونا، وہم و فریب سے پاک ہونا، اور دوستی کی عظیم منزل پر قائم رہنا۔

آپ کی زندگی کی قسم، ساری زندگی میں کچھ بھی نہیں ہے۔

میری آنکھیں ایک دوست کی طرف سے خوش ہیں جو متفق ہے۔
اور ہر وہ دوست جس کی محبت خدا کی خاطر نہ ہو۔
مجھے اس کی محبت پر یقین نہیں ہے۔

دوستی اور پیار تمام انسانی رشتوں میں موجود ہونا چاہیے: والدین اور بچوں کے درمیان، شوہر اور بیوی کے درمیان، مرد اور مرد کے درمیان، عورت اور عورت کے درمیان، اور مرد اور عورت کے درمیان بھائی بہن کی حیثیت سے یہ خالص اور رکاوٹوں اور شرائط سے پاک ہے۔ جب آپ دوسروں کے ساتھ رہنے کی خواہش محسوس کرتے ہیں تو آپ جو محسوس کرتے ہیں وہ خدا کی موجودگی ہے۔

دوستی ایک الہی تحریک ہے۔ خدا نہ صرف والدین اور چند رشتے داروں کے ذریعے اپنے انسانی بچوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ وہ ہمیں اپنے دلوں کی گہرائیوں سے خالص اور مخلص محبت کا اظہار کرنے کے مواقع فراہم کرنے کے لیے دوستوں کو بھی فراہم کرتا ہے۔

انسان میں جتنی کم خامیاں اور جتنی زیادہ نیک صفتیں ہوں گی اس کے اتنے ہی زیادہ دوست ہوں گے انبیاء اور عظیم شخصیات سب کے دوست تھے اور ان جیسا بننے کے لیے ہمیں اپنی محبت کو خود غرضی کے داغ سے پاک کرنا چاہیے۔

جب ہم دوسروں کو اپنی محبت کا قائل کر سکتے ہیں
اور جب ہم وقت کی آزمائشوں اور دوسرے امتحانوں کے ذریعے یقینی بن جاتے ہیں
کوئی ہمیں اپنے دل کی گہرائیوں سے واقعی پیار کرتا ہے۔
اور ہم اس شخص کے بارے میں بھی ایسا ہی محسوس کرتے ہیں
ذاتی فائدے کے لیے نہیں بلکہ محض دوستی کی نبض کو محسوس کرنے کے لیے
ہم خدا کا عکس دیکھتے ہیں اور خدا کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں
اور ہم اس مبارک دوستی میں خدا کی آواز سنتے ہیں

ہمیں اپنی محبت کو کسی ایک شخص تک محدود نہیں رہنے دینا چاہیے، بلکہ ہمیں اس مقدس پیار کی بنیادوں کو دوسرے عظیم آدرشوں میں مضبوط کرنا چاہیے۔

اگر آپ کوشش کریں گے – خدا آپ کی حفاظت کرے – کسی بد نیت کے ساتھ دوستی قائم کرنے کی، تو آپ مایوس ہو جائیں گے پہلے اچھے لوگوں سے دوستی کریں، اور پھر دوسروں تک دوستی کے جذبات پھیلاتے رہیں جب تک کہ آپ سب کے ساتھ پیار محسوس نہ کر سکیں اور یہ کہہ سکیں کہ میں ہر ایک کا دوست ہوں

عظیم انبیاء دوسروں کے ساتھ محبت محسوس کرتے تھے، لہذا انہوں نے خوبصورتی سے معاف کیا اور لوگوں کو گناہوں کو معاف کرنے اور بدلے لینے سے باز رہنے کی تلقین کی۔

سچی دوستی ایک مقدس محبت ہے۔ کیونکہ یہ دیانتدار، خالص، حقیقی اور پائیدار ہوتی ہے۔

ایک روحانی فلسفی نے دوستی کو خوبصورتی سے بیان کرتے ہوئے کہا:

"سب سے اعلیٰ عہد جو ہم اپنے دوستوں کے ساتھ کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ: سچائی کو ہمیشہ ہمارے درمیان رہنے دو فلاں کے بارے میں یہ کہنا کتنا خوبصورت ہے: میرے لیے ضروری نہیں ہے کہ میں اس سے ملوں، اس سے بات کروں، یا اس سے اپنی دوستی ثابت کرنے کے لیے اسے لکھوں اور ہمیں اپنی دوستی کی تصدیق کرنے اور ایک دوسرے کو یاد رکھنے کے لیے تحائف بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں اور اس پر بھروسہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ خود پر بھروسہ کرتا ہے۔ اور جہاں بھی وہ خود پر بھروسہ کرتا ہے۔۔

ہم اپنے دوستوں کے ساتھ آزادانہ اور کھل کر بات کر سکتے ہیں بغیر ان کے کہ وہ ہمیں غلط سمجھے لیکن دوستی اس وقت تک پروان نہیں چڑھ سکتی جب تک کہ ایک دوسرے سے کوئی اشارہ، بیان یا مطالبہ نہ ہو۔

دوستی صرف آزادی اور روحانی مساوات کی بنیادوں پر استوار ہو سکتی ہے۔ اس لیے ہمیں ہر ایک کے ساتھ اس بابرکت روشنی کے مطابق برتاؤ کرنا چاہیے، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ہر انسان خدا کی صورت میں بنایا گیا ہے۔ اگر آپ کسی کے ساتھ بدسلوکی کریں گے تو آپ کو ان کی دوستی کی مٹھاس کبھی نہیں ملے گی۔

بہت سے ایسے ہیں جو دوستوں کے بغیر زندگی کی راہوں پر چلتے ہیں میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ اپنے سفر کو کیسے جاری رکھ سکتے ہیں۔

سچے دوست شاذ و نادر ہی ہمیں غلط سمجھتے ہیں اور اگر وہ کرتے ہیں تو یہ صرف تھوڑے عرصے کے لیے ہے۔ اگر کوئی آپ کے اعتماد اور وفاداری میں خیانت کرتا ہے۔ تو اسے اپنی محبت اور سمجھ دیتے رہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں، بالکل اسی طرح جیسے آپ کو دوسروں سے سمجھ اور محبت ملنے کی امید ہے۔۔

لیکن اگر وہ شخص اس طرح کا برتاؤ کرتا رہے۔ جس سے آپ کی حقارت اور نفرت ہوتی ہو اور اس کی طرف بڑھا ہوا دوستی کا ہاتھ

تھپتھپاتا رہے تو بہتر ہے کہ اپنا ہاتھ اس وقت تک واپس لے لے جب تک کہ وہ اپنا رویہ درست نہ کر لے اور دوستی کے اعزاز کا مستحق نہ ہو جائے۔

دوستی گھر سے شروع ہونی چاہیے اگر آپ کو اپنے خاندان میں کوئی ایسا شخص ملے جو آپ سے خاص طور پر ہم آہنگ ہو تو پہلے اس رشتے کو پروان چڑھانے پر کام کریں پھر، اگر آپ اپنے جاننے والوں میں سے کسی ایسے شخص کی طرف متوجہ محسوس کرتے ہیں جو ایک جیسی اقدار کا حامل ہو، تو اس دوستی کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔

دوستوں کے درمیان تمام خود غرض خواہشات اور ہوس پرستی کا خاتمہ ہونا چاہیے اچھے لوگوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو مضبوط کیا جانا چاہیے جتنا زیادہ آپ سوچیں گے، اتنا ہی آپ اپنے ماضی کے دوستوں کو پہچانیں گے، عکاسی ان دوستوں کی یادوں کو بیدار کرتی ہے جنہیں آپ اپنے ماضی بعید میں جانتے اور پیار کرتے تھے۔

بہت سے لوگ ہیں جنہیں میں نے پہلے روحانی نظر میں دیکھا اور پھر بعد میں ملا

دوستی ایک عظیم کائناتی قوت ہے۔ جب آپ کی دوستی کی خواہش مضبوط ہو، اور یہاں تک کہ اگر کوئی اجنبی بھی ہو جو روحانی طور پر آپ سے ہم آہنگ ہو، یہاں تک کہ قطب جنوبی پر بھی، دوستی کی مقناطیسیت کسی نہ کسی طرح آپ کو ایک دوسرے کے قریب لے آئے گی۔

صرف خود غرضی ہی ہمارے اندر اتحاد کے مقناطیس کو ختم کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔

جو صرف اپنے بارے میں سوچتا ہے وہ دوستی کی بنیادوں کو مجروح کرتا ہے اور اس کی مقدس اقدار سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے۔

یہ لوگ دوستوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ وہ اپنے افق کو پھیلانے اور زندگی کی نعمتوں کو قبول کرنے سے قاصر ہیں اللہ نے آپ کو ایک خاندان سے نوازا ہے، میرے دوست، تاکہ آپ پہلے دوسروں سے محبت کرنا سیکھیں اور پھر وہی محبت سب کو دیں۔

ہمارے پیاروں کو موت اور دیگر حالات کے ذریعے ہم سے چھین لیا جاتا ہے، تاکہ ہم نہ صرف انسانی رشتوں میں لوگوں سے محبت کرنا سیکھیں، بلکہ خود سے محبت کرنا سیکھیں- وہ محبت جو خدا ہے، تمام انسانی نقابوں کے پیچھے موجود ہے اور الٰہی محبت کے ساتھ، ہم رب کائنات کے مختلف مظاہر کے طور پر ہر ایک سے محبت کر سکیں گے۔

دوستی کا مطلب ہے اپنی محبت کو بغیر خود غرضی کے سرمایہ لگانا شادی میں جنسی ذمہ داری ہے اور خاندانی زندگی میں موروثی جبلتیں ہوتی ہیں لیکن دوستی میں کوئی مجبوری یا مجبوری نہیں ہوتی، کسی قسم کے جبر و جبر کی کوئی جگہ نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک بے ساختہ پیار

ہے جو دل سے پھوٹتا ہے اور یہ شرط کے بغیر شرط کے پابند نہیں ہے کہ
دوستی شرط کے بغیر ختم نہیں ہو سکتی۔ دونوں دوستوں کی ذمہ داری،
کیونکہ یہ ٹینگو کرنے میں دو لیتا ہے!

آئیے ہم سب کو اپنا پیار دیں آئیے دعا کریں کہ ہم اپنے ماضی کے
دوستوں سے ملیں اور ان کے ساتھ اپنی دوستی کو مضبوط کریں تاکہ ہم
آخر کار خدا کی دوستی کو سمجھ سکیں اور اس کے لائق بن سکیں۔

جب تک ہم پیار اور ہم آہنگی کے جذبے کے ذریعے خدا کے بچوں سے
محبت نہیں کریں گے، ہم انسانوں کے رب کی محبت کو محسوس نہیں کر
سکیں گے۔

میں کسی اجنبی کو نہیں جانتا اور کتنی بڑی خوشی اور مسرت!

یہاں تک کہ جو خود کو میرا دشمن سمجھتا ہے وہ مجھے یہ
محسوس نہیں کر سکتا کہ میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔

جب وہ بیداری آتی ہے، تو آپ کو سب کی محبت محسوس ہوتی
ہے۔

خدا کی مخلوقات سے جو محبت آپ محسوس کرتے ہیں وہ ہمیشہ
کے لیے ختم نہیں ہوتی بلکہ یہ بڑھتی اور بڑھتی ہے جب تک کہ آپ
دوستوں کی محبت میں آسمان پر خدا کے دل سے پھوٹتی الہی محبت
محسوس نہ کریں۔

السلام علیکم ہمارے پیارے دوستو

یادداشت کی ترقی

انسان یادداشت کی فیکلٹی کی بدولت منفرد مخلوق ہیں، جو انہیں دیگر تمام مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے، ہر ذی روح اپنے مقدس ماخذ کی لاشعوری یاد کے ذریعے اپنی الٰی اصلیت کو بے ساختہ تلاش کرنے کے لیے تڑپتی ہے، یہ کائنات کی ہر چیز کے بتدریج ارتقاء کی وضاحت کرتا ہے، ایک الہٰی منصوبٰ بندی کے مطابق، انسانی جسم پر ایک الہٰی منصوبہ بندی کٗ مطابق، ہر انسان کی تخلیق ہوتی ہے۔ اور اعصابی نظام - آخر کار خدا کے ساتھ اس کے ضروری اتحاد کو شعوری طور پر یاد رکھنے کا ذریعہ رکھتا ہے

یادداشت وہ صلاحیت ہے جس کے ذریعے ہم ذہنی طور پر اپنے تجربات کو یاد کرتے ہیں۔ اس کے بغیر، ہم زندگی کے بارے میں اپنی سمجھ کو بھول جائیں گے اور ہر روز نئے سرے سے آغاز کرنا پڑے گا، بالکل ایسے ہی جیسے چھوٹے بچوں کی طرح

وہ شخص جو اپنا دماغ کھو چکا ہو اور اس کے نتیجے میں اس کی یادداشت ایک بچے کی طرح برتاؤ کرتی ہے۔

امتحان دینے کی کوئی اہمیت یا اہمیت نہیں ہے اگر ہم انہیں یاد نہیں رکھ سکتے اور دوبارہ زندہ نہیں کر سکتے۔

مثال کے طور پر، "سامی"، ہر صبح جب وہ بیدار ہوتا ہے تو یاد کرتا ہے کہ وہ سمیع ہے، اور یاد رکھنے کے ذریعے، وہ اپنی زندگی کے تجربات کو سمیع کے نام سے جوڑتا ہے۔

جب ہم کسی ماضی کے تجربے کو یاد کرنا چاہتے ہیں، یا جب ہمیں دوبارہ اس کی ضرورت ہوتی ہے، تو ہم اپنے لاشعوری دماغ کے ذریعے اسے دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں کہ ہم نے کیا کیا یا ہمارے ساتھ پہلے کیا ہوا، ہم کسی بھی ایسے کام کو پورا کر سکتے ہیں جس کے لیے کسی ایسی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے جسے ہم نے سیکھا یا اس پر عمل کرنے سے پہلے ہم اس میں فرق بھی کر سکتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے اور کن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے، صورتحال پر منحصر ہے۔

لاشعور ذہن ہمیشہ چوکنا رہتا ہے، دن کے وقت انسان کے تمام تجربات ریکارڈ کرتا ہے اور نیند کے دوران بھی اپنا کام جاری رکھتا ہے، رات کے چوکیدار کی طرح جسم کی نگرانی کرتا ہے، جاگنے پر انسان کو ہمیشہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نیند پرامن اور پر سکون تھی یا نہیں، لاشعوری ذہن کی یادداشت کی طاقت ہمیشہ زندہ رہنے والے شعور کی صلاحیتوں میں سے ایک ہے۔

اس آگہی کا بیج ہر ذی روح میں بویا جاتا ہے، کیونکہ روح اپنی فطرت سے یہ سمجھتی ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے خدا میں رہتی ہے یادداشت ابدیت کا بیج ہے۔ اگر ہم اس کی پرورش اور نشوونما کرتے ہیں تو ہم اس زندگی کے تمام واقعات اور اپنی گزشتہ زندگیوں کو بھی یاد رکھ سکتے ہیں۔

بحیثیت انسان، ہم ان تمام آزمائشوں کو یاد رکھ سکتے ہیں جن کا ہم نے اس زندگی میں سامنا کیا ہے تو پھر ہم ان تمام روحانی آزمائشوں کو کیوں یاد نہیں رکھ سکتے جن کا ہماری روحوں نے سامنا کیا ہے؟

یادداشت کی دو نوعیتیں ہیں: انسانی یادداشت، جو اس زندگی کے تمام تجربات کو یاد کرتی ہے، اور مقدس یاد، جو روح

کے تجربات کو اس کے تمام اوتاروں کے ذریعے یاد کرتی ہے، زیادہ تر لوگ انسانی یادداشت سے ہی واقف ہیں۔

لیکن کیوں ہماری مقدس یاد گہری نیند میں گم اور جمود کا شکار ہے؟

کچھ لوگوں میں تجربات کی ایک وسیع رینج کو یاد کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے: انسانی اور روحانی دوسرے اپنے حالیہ تجربات کو بھی واضح طور پر یاد نہیں کر سکتے۔

یادداشت میں فہم کے لیے دماغ کی صلاحیت کے مطابق درجات اور ڈگریاں ہوتی ہیں تعلیم، ذہنی توجہ، عکاسی، اور تمام یادگار تجربات اچھی یادداشت کی نشوونما کے لیے ضروری ہیں، یادداشت کی نشوونما کے بغیر انسان بھرپور اور جامع سمجھ حاصل نہیں کر سکتا اگر کوئی امتحان دیتا ہے اور پھر بھول جاتا ہے تو وہ اس امتحان کی اہمیت اور کھو دیتا ہے۔

اپنی یادداشت کے معیار کو بہتر بنا کر، ہم اسے اس مقام تک مضبوط کر سکتے ہیں جہاں ہم ہر چیز کو یاد رکھ سکتے ہیں، بشمول ہماری آسمانی اصل اور اپنی مقدس یاد کو بیدار کر کے- تاکہ ہم اپنے ماضی کے تمام تجربات کے ساتھ ساتھ اپنی لافانی روحانی فطرت کو بھی یاد کر سکیں- ہم لافانی ہو جاتے ہیں۔

یادداشت کی طاقت بڑھانے کے لیے مناسب کرنسی اور مناسب جسمانی ورزشیں فائدہ مند ہیں اس دور میں جہاں مختلف کاموں اور زندگی کے مختلف پہلوؤں میں دستی مشقت کی جگہ مشینوں نے لے لی ہے، لوگ سستی کا شکار ہو گئے ہیں اور اسے باقاعدہ ورزش کی اشد ضرورت ہے، اس لیے گھروں اور عمارتوں میں استعمال کے لیے ورزش کے خودکار طریقے تیار کیے گئے ہیں۔

ورزش کرتے وقت، سب سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کے لیے اپنے دماغ کو اہم توانائی پر مرکوز کرنا ضروری ہے، صرف اپنے پٹھوں کو کھینچنا اور تناؤ کرنا کافی نہیں ہے۔ آپ کو زندگی کی قوت کو بیدار اور ہدایت کرنا چاہیے جو آپ کے جسم کو طاقت اور جیورنبل فراہم کرتی ہے۔

کچھ غذائیں دماغ کے لیے فائدہ مند ہیں، کچھ عضلات اور اعصاب کے لیے اور باقی جسمانی نشوونما اور جسم کے مختلف اعضاء اور حصوں کی دیکھ بھال کے لیے یاداشت بڑھانے کے لیے

ایسی غذاؤں کا استعمال کرنا چاہیے جو دماغی قوت کو بڑھاتی ہیں مثلاً پسے ہوئے اخروٹ اور بادام کو چند قطرے لیموں یا اورنج جوس میں ملا کر سونے سے یادداشت بہتر ہوتی ہے۔

یوگی یہ بھی کہتے ہیں کہ دودھ اور پنیر دماغ کو تقویت دینے والی غذائیں ہیں، ان کا مشورہ ہے کہ تھکاوٹ اور بے چینی کے وقت ایک یا دو لیموں کا رس ایک گلاس پانی میں ملا کر پینا چاہیے، ٹھنڈے پانی سے اپنا سر دھونا چاہیے اور اسے اپنے منڈیروں، بھنوؤں کے درمیان، نتھنوں اور کانوں میں ڈالنا چاہیے، نتیجتاً دماغ کو سکون ملتا ہے اور دماغ کو سکون ملتا ہے۔

چکنائی والی غذاؤں کے زیادہ استعمال سے گریز کرنا چاہیے، کیونکہ اس سے دماغ کی سطح پر موجود خون کی نالیوں میں چربی کے ذخائر بن سکتے ہیں اور جمع ہو سکتے ہیں۔

ہندوستانی روحانیت پسندوں کا کہنا ہے کہ سور کا گوشت اور گائے کا گوشت انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں ان دونوں قسم کے گوشت میں یورک ایسڈ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے مزید یہ کہ سور اور گائے کا گوشت دونوں کی یادداشت کمزور ہوتی ہے، ان کا دعویٰ ہے کہ ان کا گوشت کھانے سے جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

یادداشت کو مشق کے ذریعے بہتر بنایا جا سکتا ہے یہ کہنا غلط ہے کہ جو آدمی پیدائش سے ہی جسمانی طور پر کمزور ہو وہ کبھی مضبوط نہیں ہو سکتا زندگی کے تمام پہلوؤں میں عظیم چیزوں کو حاصل کرنے کے امکانات اور امکانات ہمیشہ موجود ہوتے ہیں۔

ہمیں صحیح راستے اور صحیح راستے تلاش کرنے کا طریقہ معلوم ہونا چاہیے۔

کچھ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ موروثی ذہنی معذوری کا شکار شخص زندگی بھر ایسا ہی رہے گا تاہم، یہ دکھایا گیا ہے کہ ذہنی ارتکاز کی مشقوں کے ذریعے بہت سی ذہنی خرابیوں پر قابو پایا جا سکتا ہے، مغرب میں اس شعبے میں تحقیق محدود ہے، اور اسی لیے بہت سے ماہر نفسیات صدیوں پہلے عظیم ہندوستانی یوگیوں کے سکھائے گئے گہرے ارتکاز کے طریقوں سے بخوبی واقف نہیں ہیں۔

ارتکاز کی نشوونما کے صحیح طریقے زیادہ تر لوگوں کو معلوم نہیں دماغی صلاحیتیں پہلے سے موجود ہیں لیکن پسماندہ ذہنی صلاحیتوں کو ابھارنے میں ناکامی اور قبولیت

سنگین مسائل کا باعث بنتی ہے جسم کی طرح دماغ کو بھی صحت، سرگرمی اور جیورنبل کے لیے مناسب ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔

لہذا، ایک اچھی یادداشت کو فروغ دینے کے لئے جسمانی ورزش، صحت مند غذا کھانے، اور مثبت سوچ کی ضرورت ہوتی ہے

مخصوص چیزوں کو یاد کرنے کی کوشش کریں اور ذہنی تصور میں مشغول ہوں کسی چیز، کسی منظر یا کسی خوبصورت منظر کو دیکھیں، پھر اس تصویر کو اپنے ذہن میں بنانے کی کوشش کریں، گانوں اور ترانوں کی دھنوں کو یاد رکھنے کی کوشش کریں اور انہیں ذہنی طور پر گانا بھی یادداشت کو بڑھانے میں مدد کرتا ہے۔

گہری اور توجہ کے ساتھ کیا گیا کوئی بھی کام یادداشت کو بڑھا دے گا۔

شاعری اور موسیقی ایک منفرد جذباتی خوبی کی مالک ہے ہم سب اپنی زندگی کے سب سے گہرے دکھ اور سب سے بڑی خوشیاں آسانی سے یاد کر لیتے ہیں کیوں؟ کیونکہ ان تجربات کے پیچھے احساس شدید تھا کوئی بھی چیز شدت سے یادداشت کو مضبوط کرتی ہے مزید برآں، نظمیں لکھنا اور ذہنی مشقیں جیسے جوڑ اور گھٹاؤ بھی یادداشت اور ذہنی توجہ کو فروغ دینے کے بہترین طریقے ہیں۔

یادداشت کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے ہر کام کو گہری ذہنی توجہ کے ساتھ کرنا چاہیے اکثر لوگ اپنے کاموں کو آوارہ دماغ کے ساتھ انجام دیتے ہیں جس کے نتیجے میں ان کے اعمال اور خیالات کے درمیان ایک بہت بڑا فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ انہیں کوئی بھی چیز اچھی طرح یاد نہیں رہتی اگر کوئی شخص کسی چیز کو یاد رکھنا چاہتا ہے تو اسے پورے شعور اور ہوش کے ساتھ کرنا چاہیے۔

جو لوگ خدا سے محبت کرتے ہیں ان کے لیے اپنے فرائض کے بارے میں سوچنا ان کو انجام دینے کے ساتھ ساتھ خدا کے بارے میں سوچنے سے نہیں روکتا تاہم مراقبہ کے دوران صرف خدا کے بارے میں سوچنا چاہیے یہ خیال رہے کہ مراقبہ سے یادداشت مضبوط ہوتی ہے اور سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

مراقبہ کیا ہے؟ یہ عالمگیر روح کے ساتھ اتحاد ہے، تمام انسانی حدود سے بالاتر ہے، اور یہ یاد رکھنے کی کوشش ہے کہ انسان روح ہے، جسم نہیں

خدا میں تمام انسانی زندگی اور ہر فرد کی زندگی کی یاد ہے جب کوئی اپنے روحانی نفس کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے تو غیر فانی الٰہی نفس کی گزری ہوئی اور بھولی ہوئی طاقتیں اس کے شعور میں دوبارہ ابھرتی ہیں مراقبہ کا مطلب یہ یاد رکھنا ہے کہ انسان فانی جسم نہیں ہے بلکہ ایک لافانی روح ہے: خدا کے ساتھ ایک

دن کے وقت ہم اپنے آپ کو محدود انسان سمجھنے لگتے ہیں لیکن رات کو گہری نیند کے دوران ہم اپنی انسانی حالت کو بھول جاتے ہیں۔

مراقبہ کے ذریعے، ہم، اپنی کوشش سے، بچ سکتے ہیں، چاہے صرف عارضی طور پر، زمینی وابستگیوں سے ہم جسمانی بیداری کو ترک کر سکتے ہیں اور یاد رکھیں کہ ہم الہی روح ہیں جو اس عمل میں ثابت قدم رہتے ہیں، وہ اپنے آپ کے مالک اور حقیقی رہنما بن جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یادداشت اس لیے دی ہے تاکہ ہم ہر اچھی اور عمدہ چیز کو تخلیق اور یاد رکھیں یاداشت کا غلط استعمال بنی نوع انسان کو بہت نقصان پہنچاتا ہے۔

کوئی شخص جو ماضی کی تکلیف کی وجہ سے کسی دوسرے شخص سے نفرت اور نفرت رکھتا ہے وہ اپنی یادداشت کا غلط استعمال کر رہا ہے، تاہم، ان سے سیکھنے کے لیے ناخوشگوار تجربات کو یاد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس طرح، ایک شخص اپنے ماضی کے اعمال کا تجزیہ کرتا ہے اور انہی غلطیوں کو دہرانے سے گریز کرتا ہے جو تلخ اور تکلیف دہ نتائج کا باعث بنتی ہیں۔

غلط خیالات پر نظر ثانی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ وہ ذہن میں زیادہ دیر تک رہیں گے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یادداشت دی ہے تاکہ ہم زندگی کے اسباق اور مثبت تجربات کو زندہ رکھ سکیں ماضی کے غلط خیالات کو یاد کرنے سے گریز کرتے ہوئے ان کو دور کرنا چاہیے اگر وہ زبردستی دماغ میں داخل ہو جائیں تو ہمیں ان کی میزبانی یا استقبال کرنے سے انکار کرنا چاہیے۔

ہم اس بات کا اعادہ کرتے ہیں: برے تجربات پر رہنا اور ان کو دوبارہ حاصل کرنا خدا کی عطا کردہ یادداشت کا غلط

استعمال ہے، اس کے بجائے، کسی کو اپنی یادداشت کو صرف مثبت خیالات اور عمدہ تجربات کے لیے استعمال کرنے کا عزم کرنا چاہیے، اور اپنے ذہن سے تمام ناخوشگوار اور نفرت انگیز یادوں کو نکال دینا چاہیے۔

ہمیں ہر وہ چیز دیکھنا، سننا، چکھنا، چھونا، محسوس کرنا اور ان سب چیزوں کی خواہش کرنا چاہیے جو اچھی، صحت بخش، صحت مند اور فائدہ مند ہوں اور ہمیں خوشگوار تجربات اور آزمائشوں کو اپنی یادداشت میں محفوظ رکھنا چاہیے۔

وہ شخص جو اچھے جذبات کو محسوس کرتا ہے، اچھے خیالات سوچتا ہے، اور فطرت میں صرف اچھائی دیکھتا ہے اور لوگ صرف اچھی چیزیں یاد رکھیں گے

ہمیں یادداشت ایک مقدس تحفے کے طور پر دی گئی ہے تاکہ ہم اچھی چیزوں کو یاد رکھنے کی مشق کریں جب تک کہ ہم آخرکار سب سے بڑی نیکی کو یاد کرنے کے قابل نہ ہو جائیں: خدا

جیسا کہ ہم ہر چیز میں نیکی اور راستبازی کا مشاہدہ کرتے ہیں، ہم ایک دن پائیں گے کہ چھپی ہوئی الٰہی طاقت خیالات، احساسات اور احساسات کے ان تمام چھوٹے چھوٹے سوراخوں کو بکھر کر رکھ دے گی جن کے ذریعے ہم نے تخلیق میں صرف الہی حسن اور ہم آہنگی کی جھلک دیکھی تھی، اور روحانی شعور کی کھڑکی سے ہم مکمل نیکی اور مکمل کمال دیکھیں گے۔

ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں مقدس یاد کے ابدی شعلے کو بیدار کرنے اور دوبارہ جلانے میں مدد کرے جب تک کہ یہ بھولپن اور غفلت کے اندھیروں کو جلا نہ دے، تاکہ ہم یاد رکھیں کہ ہم خدا کی روح اور اس کی آفاقی محبت کے ساتھ ایک تھے اور اب بھی ہیں۔

اگر صبح کے وقت اللہ کو یاد کرو
دوپہر اور شام کو
آپ پرجوش اور خوش مزاج محسوس کریں گے۔
آسمان میں عقاب کی طرح اڑنا
آپ اپنا وقت آرام سے گزاریں گے۔

اور اسے ہوا میں خوشبو کی طرح لے
جایا جاتا ہے۔
خالق پر آپ کا بھروسہ سب سے تیز ہتھیار
ہے۔
اپنے آپ کو یقین اور امید سے آراستہ
کریں۔
اگر آپ خدا کو تلاش کرتے ہیں، راستبازی کا
سرچشمہ
وہ امیر ہو جاتی ہے، بلکہ وہ امیروں
میں امیر ترین بن جاتی ہے۔
ایک ثابت شدہ حقیقت

ماسٹر پرمہنس یوگننند

ترجمہ: محمود عباس مسعود

اپنے لیے طریقہ آزمانے سے پہلے میری باتوں کو شکوک و شبہات کے ساتھ رد نہ کریں، ہو سکتا ہے آپ بہت سے ایسے نظریات سن کر تھک چکے ہوں جن کا آپ کی زندگیوں پر کوئی اثر نہیں ہے، میں جو کہہ رہا ہوں وہ کوئی نظریہ نہیں ہے، بلکہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے، اور میں آپ کو یہ بتانے کی کوشش کروں گا کہ اصل میں کیا کیا جا سکتا ہے۔

میری خوش قسمتی تھی کہ میں نے کئی سال پہلے ہندوستان کے ایک عظیم بابا سے یہ سائنسی سچائی سیکھی تھی آپ سوچیں گے کہ میں آپ کی حوصلہ افزائی کیوں کر رہا ہوں اور ان حقائق کی طرف آپ کی توجہ مبذول کر رہا ہوں کیا میرے کوئی خود غرضانہ مقاصد ہیں؟ میرا جواب بالکل نہیں ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ ان سچائیوں کو آپ کے سامنے پیش کروں، اس امید کے بدلے میں خالص خوشی حاصل کرنے کے لیے آپ کو ان پر عمل کرنے اور ان کی خوشیوں کا تجربہ کرنے میں آپ کی خوشی تلاش کرنے میں مدد ملے گی۔

اب مجھے فزیالوجی کے کچھ پہلوؤں کی طرف متوجہ کرنا ضروری ہے تاکہ کم از کم اس عمل کی عمومی سمجھ حاصل کر سکوں جس میں میں مرکزی مراکز یا محوروں کے کام اور دماغ سے بہنے والے برقی رو کا حوالہ دوں گا- ان مراکز کے

ذریعے- خارجی اور اندرونی حسی اعضاء تک، انہیں زندہ اور متحرک رکھتے ہوئے

چھ مرکزی مراکز ہیں جن کے ذریعے اہم کرنٹ، یا زندگی کی بجلی، پورے اعصابی نظام میں منتقل ہوتی ہے۔ یہ مراکز یہ ہیں:

1 میڈولا سینٹر

2 سرویکل سینٹر

3 ڈورسل سینٹر

4 لمبر سینٹر

5 سیکرل سینٹر

6 کوکیجیل سینٹر

دماغ اعلیٰ ترین برقی تقسیم کرنے والا (اعلی مرکز) ہے۔ اور تمام مراکز ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور اعلیٰ مرکز (دماغی خلیات) کے زیر اثر کام کرتے ہیں دماغ کے خلیے ان مراکز یا کشیرکا محوروں کے ذریعے اہم کرنٹ (یا بجلی) بھیجتے ہیں، جس کے نتیجے میں ان کے برقی چارج کو متعلقہ اور منتقل کرنے والے اعصاب میں خارج کر دیا جاتا ہے، جو روشنی کے چھونے کے افعال کو سنبھالتا ہے۔ وغیرہ

دماغ سے خارج ہونے والا یہ برقی کرنٹ جسمانی جسم کا خون ہے۔ (بشمول اس کے اندرونی اور بیرونی اعضاء) اس برقی ذریعے کے ذریعے حسی معلومات دماغ میں منتقل ہوتی ہیں، جو خیالات کے عمل کو متحرک کرتی ہیں۔

اگر روح جسمانی حواسوں کی پریشان کن رپورٹس کے بہاؤ کو روکنا چاہتی ہے۔ (جو باہم مربوط سوچ کے ظہور میں مدد کرتی ہیں) تو اسے برقی رو کو کنٹرول کرنا چاہیے اور اس کے بہاؤ کو پورے اعصابی نظام سے سات مرکزی مراکز (بشمول دماغ) کی طرف پلٹا دینا چاہیے، تاکہ اس طرح اسے بیرونی اور اندرونی مکمل آرام مل سکے۔

نیند کے دوران، دماغ اور حسی اعضاء کے درمیان برقی روابط جزوی طور پر منقطع ہوتے ہیں، جس سے سماعت اور لمس جیسی عام احساسات کو دماغ تک پہنچنے سے روکا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ رکاوٹ نامکمل ہے، اس لیے کوئی بھی کافی مضبوط بیرونی محرک اس برقی تعلق کو دوبارہ قائم کر سکتا ہے، جس سے محرک دماغ تک پہنچ سکتا ہے، تاہم نیند کے دوران اندرونی طور پر بجلی کا بہاؤ جاری رہتا ہے۔ اعضاء—دل، پھیپھڑے، اور دیگر—انہیں زندہ اور فعال رکھتے ہیں۔

چونکہ نیند کے دوران جسم کی برقی سرگرمی پوری طرح سے کنٹرول نہیں ہوتی، اس لیے جسمانی احساسات جیسے تکلیف، بیماری، اور مضبوط بیرونی محرکات نیند کو پریشان کر سکتے ہیں تاہم، سائنسی طور پر درست طریقہ استعمال کرتے ہوئے، ہم بیک وقت اور مکمل طور پر اندرونی اور بیرونی جسمانی افعال کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔

جس طرح نیند کے بعد بیرونی اعضاء تروتازہ ہوتے ہیں جو کہ جسم کے لیے آرام کا باعث ہے، اسی طرح اس سائنسی طریقہ پر عمل کرنے کے نتیجہ میں اندرونی اعضاء بھی کافی حد تک تروتازہ ہوتے ہیں اور ان کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے جس سے زندگی کو طول دینے میں مدد ملتی ہے۔

جس طرح ہم نیند سے نہیں ڈرتے کہ ہمارے حواس غیر فعال اور کام کرنے سے قاصر رہیں، اسی طرح ہمیں بھی شعوری موت کی مشق کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرنی چاہیے، یعنی اپنے اندرونی اعضاء کو آرام دینا، تب موت ہمارے قابو میں ہو گی، تاکہ جب ہم اس جسمانی گھر کو خستہ حال اور غیر آباد محسوس کریں، تو ہم اسے اپنی مرضی سے اور پوری آگاہی کے ساتھ چھوڑ سکتے ہیں "آخری دشمن کی موت ہے"۔

اس طریقہ کو ہم درج ذیل مثال سے واضح کر سکتے ہیں۔

اگر کسی شہر میں مرکزی ٹیلی فون ایکسچینج شہر کے مختلف حصوں سے وائرڈ ہے، تو ان حصوں میں کال کرنے والے ایکسچینج کے انتظام یا کنٹرول سے قطع نظر، تاروں سے بہنے والے برقی کرنٹ کے ذریعہ مرکزی ایکسچینج سے مسلسل جڑ سکتے ہیں، تاہم، اگر مرکزی ٹیلی فون ایکسچینج مختلف

ایکسچینجز کو منقطع کرنا چاہے، تو وہ مرکزی برقی سوئچ کو بند کر سکتا ہے، اس طرح شہر کے مختلف حصوں کو بجلی کا بہاؤ روک سکتا ہے۔

اسی طرح، سائنسی طریقہ ہمیں ضروری عمل فراہم کرتا ہے کہ ہمارے پورے جسم میں تقسیم ہونے والے اہم کرنٹ کو ہمارے مرکزی خطوں یعنی ریڑھ کی ہڈی اور دماغ کی طرف کھینچنے کا طریقہ کار ریڑھ کی ہڈی اور دماغ کو مقناطیسی بنا کر کام کرتا ہے جس میں توانائی کے سات اہم مراکز ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں پورے جسم میں تقسیم ہونے والی لائف فورس کو ریڑھ کی ہڈی کے ذریعے کھینچ کر منتقل کیا جاتا ہے، یہ روح دماغ تک پہنچتی ہے اور اس کے نتیجے میں ہم دماغ تک پہنچتے ہیں۔ جسمانی اور ذہنی خلفشار سے خود کو آزاد کرنے کے قابل ہے۔

روحانی خود کو دو طبقوں کے "لوگوں" کی طرف سے اپنی مرضی کے خلاف آنے والی ٹیلی فون رپورٹس سے پریشان کیا جاتا ہے: ایک اعلیٰ طبقہ (خیالات) اور ایک پست طبقہ (جسمانی احساسات) ان دونوں طبقوں سے تعلق منقطع کرنے کے لیے، اسے ٹیلی فون کی تاروں سے بہنے والی بجلی کو مرکزی بیٹری کی طرف متوجہ کرنا چاہیے۔ مراقبہ) تاکہ یہ امن اور آزادی سے لطف اندوز ہوسکے۔

توجہ توانائی کا بنیادی ڈائریکٹر اور تقسیم کار ہے، جو دماغ سے اہم برقی رو کو حسی اور موٹر اعصاب تک پہنچانے کا ذمہ دار ہے، مثال کے طور پر، جب ہم ایک پریشان کن مکھی کو دور کرتے ہیں، تو ہم توجہ کی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے موٹر اعصاب میں برقی رو بھیجتے ہیں، جس کے نتیجے میں ہاتھ کی مطلوبہ حرکت ہوتی ہے، میں اس کا ذکر کرتا ہوں تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ جسم کے اندر برقی قوت کو براہ راست کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ مذکورہ بالا مراکز

یہاں میں ان حالتوں کو بیان کرنا چاہوں گا جو بائیو الیکٹرک کرنٹ کے مکمل کنٹرول کی پیروی کرتی ہیں ابتدائی طور پر، ریڑھ کی ہڈی کے مقناطیسی عمل کی وجہ سے انسان کو ایک بہت پرکشش احساس ہوتا ہے تاہم، مسلسل اور طویل

مشق ایک شعوری خوشی کی کیفیت کو جنم دے گی جو جسمانی شعور میں جوش کی نفی کرتی ہے۔

ہم نے اس خوشگوار حالت کو اپنا حتمی مقصد اور آفاقی ضرورت کے طور پر بیان کیا ہے، کیونکہ اس میں ہم خدا یا خوشی کے بارے میں حقیقی آگاہی کا تجربہ کرتے ہیں اور اپنے شعور کی وسعت کو محسوس کرتے ہیں جتنا ہم اس حالت کا تجربہ کرتے ہیں، اتنا ہی ہماری انفرادیت (ہماری چھوٹی ذات یا انا) کم ہوتی جاتی ہے اور تحلیل ہوتی جاتی ہے، اور اتنی ہی تیزی سے ہم کائناتی شعور کے قریب ہوتے ہیں اور خدا سے براہ راست جڑ جاتے ہیں۔

مذہب، حقیقت میں، ہمارے کائناتی شعور کے اندر ہماری انفرادی خودی کے فنا کے علاوہ کچھ نہیں ہے، لٰذا، اس خوشگوار حالت میں، ہم ایمان کی سیڑھی پر چڑھتے ہیں، حواس کے گھٹن زدہ ماحول اور فکر کے ہنگاموں کو چھوڑ کر، اور الہی نعمتوں کے دائروں میں داخل ہوتے ہیں۔

اس طریقے کے ذریعے ہم کائناتی سچائیوں کا ادراک کرتے ہیں، اور جب یہ مبارک حالت حقیقی ہو جاتی ہے - مسلسل مشق کے ذریعے - ہم اپنے اندر مسلسل بابرکت رب کی موجودگی میں پاتے ہیں، اور ہم اپنے فرائض کو بہتر طریقے سے انجام دیتے ہیں، اس لیے ہم اپنے نفس (انا) سے زیادہ فرائض کی پرواہ کرتے ہیں اور ان انا کے احساسات جو خوشی اور درد پیدا کرتے ہیں۔

تمام مذاہب — عیسائیت، اسلام اور ہندومت — کی تعلیمات میں ایک بنیادی سچائی ہے: جب تک کوئی شخص ان کے جوہر کو روح یعنی خوشی کا سرچشمہ تسلیم نہیں کرتا ہے، وہ محدود سوچ کے پابند رہیں گے اور فطرت کے غیرمتزلزل اور ناقابل معافی قوانین کے تابع رہیں گے، ان کی حقیقی نوعیت کو جاننا ابدی آزادی لاتا ہے، ہم اپنے خدا کو اپنی فطرت کے سوا اسی طرح کی آزادی کو نہیں جان سکتے۔ اس کے انسانوں کو خدا کی شبیہ میں تخلیق کیا گیا تھا سچے سائنسی مراقبہ کے مستعد اور مخلصانہ مشق کے ذریعے، آپ اپنے آپ کو پہچانیں گے - یعنی آپ کو احساس ہوگا کہ آپ ایک بابرکت روح ہیں - اور آپ خدا کو پہچانیں گے۔

روحانی مراقبہ کے طریقوں میں خدا کو جاننے کے تمام ضروری ذرائع شامل ہیں وہ مذاہب اور عقائد کے اختلافات پر توجہ نہیں دیتے کیونکہ ان میں سے کچھ اختلافات لوگوں کی سوچ میں الجھن پیدا کرتے ہیں۔

دوسرے طریقوں پر سائنسی مراقبہ کی برتری اس چیز کے ساتھ اس کے قریبی تعلق اور براہ راست عمل میں مضمر ہے۔ جو ہمیں اپنے محدود نفسوں سے جوڑتی ہے: زندگی کی توانائی اس توانائی کو ری ڈائریکٹ کرنے کے بجائے، یعنی اسے باطن کی طرف منتقل کر کے اسے روح کی وسعت اور وسعت والی قوتوں میں ضم کر دیتی ہے، یہ باہر کی طرف بہتی رہتی ہے، جسم اور دماغ کو روح میں مستقل مزاجی کو برقرار رکھتی ہے۔ جسمانی احساسات اور وقتی خیالات کی شکل

چونکہ زندگی کی توانائی باہر کی طرف بہتی ہے، احساسات اور خیالات پاکیزہ، پرسکون روح کی شبیہ کو بگاڑتے ہیں یہ طریقہ ہمیں زندگی کی توانائی کو باطن کی طرف لے جانے کا طریقہ سکھاتا ہے۔ اس لیے یہ ایک سیدھا اور فوری طریقہ ہے، جو ہمیں براہ راست روح کے شعور تک لے جاتا ہے: خدا کے بابرکت شعور تک، بغیر کسی دوسرے ذریعہ کی ضرورت کے۔

یہ طریقہ زندگی کی توانائی کے بہاؤ کو ایڈجسٹ اور ان میں سے ایک کو ایڈجسٹ اور ریگولیٹ کرنے کے لیے ہے جس کا براہ راست تعلق زندگی کی توانائی سے ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ دنیا کے تمام مذہبی راستے زندگی کی توانائی کے بہاؤ کو کنٹرول کرنے اور اس کی سمت کو پلٹنے کے لیے براہ راست یا بالواسطہ طریقہ استعمال کرنے کی سفارش کرتے ہیں تاکہ ہم جسم اور دماغ سے ماورا ہو کر روح کو جان سکیں اور اس کے جوہر کی نوعیت کو جان سکیں۔

انسان میں زندگی کی موجودگی بقا ہے اور اس کا نہ ہونا فنا ہے اس لیے زندگی کو براہ راست کنٹرول کرنے کا طریقہ بہترین طریقہ ہے۔

مختلف نسلوں اور ممالک کے دانشمندوں نے ایسے طریقے تجویز کیے ہیں جو ان لوگوں کے ذہنوں اور حالات کے مطابق ہوں جن کے درمیان وہ رہتے تھے کچھ نے نماز پر زور دیا، کچھ احساسات، کچھ اعمال، کچھ محبت، اور کچھ عقل یا فکر و غور، لیکن ان کے محرکات ایک ہی تھے۔

ان سب نے زندگی کی توانائی کے بہاؤ کو الٹ کر جسمانی شعور سے ماورا ہونے کی ضرورت کی توثیق کی تاکہ یہ باطن کی طرف بہہ جائے، انہوں نے خود شناسی کی ضرورت اور پردے کے پیچھے سے اس کے ظہور پر بھی زور دیا، جس طرح سورج کی شبیہ ساکن، پرسکون پانی میں واضح اور واضح طور پر ظاہر ہوتی ہے، ان سب نے بغیر کسی مؤثر طریقے، مداخلت کے طریقہ کار اور مؤثریت کی ضرورت پر زور دیا۔

یہ بھی واضح رہے کہ اس طریقے پر عمل کرنا ذہنی یا جسمانی قوتوں کی نشوونما میں رکاوٹ نہیں بنتا، بالکل اسی طرح کہ یہ مفید سماجی سرگرمیوں میں رکاوٹ نہیں بنتا جو انسانیت کی خدمت کے لیے وقف انتہائی نازک اور بہتر جذبات اور عظیم مقاصد کے ذریعے چلائے جاتے ہیں۔

درحقیقت، ہم فرد کی ہمہ گیر ترقی کی وکالت کرتے ہیں اور اس کی سفارش کرتے ہیں، کیونکہ یہ ترقی لامحالہ اس راستے کو روکنے کے بجائے اس پر عمل کرنے میں سہولت فراہم کرتی ہے، بس ضرورت صرف یہ ہے کہ راستے کو سمجھیں اور تندہی سے اس پر عمل کریں، اور اس کے بعد تمام اعمال اور خواہشات سالک کے بہترین مفاد میں ہوں گی۔

اس طریقہ کار میں ضروری نکتہ زندگی کی توانائی کی صحیح سمجھ ہے جو انسانی جسم کو برقرار رکھتی ہے اور اسے متحرک اور توانا رکھتی ہے۔

شفا یابی کا مختصر اثبات

اے رب، تیرا بابرکت نور تمام مذاہب کے انبیاء، اولیاء اور مشائخ سے چمکتا ہے اور مجھ سے بھی یہ مقدس نور میرے جسم کے ہر خلیے اور بافتوں میں موجود ہے اور تیرے فضل سے میں تندرست اور تندرست ہوں۔

اے شعوری کائناتی سرگرمی

تم میرے اندر زندہ ہو!

ٹھوس، مائع اور گیسی غذائیں خدا کی طاقت سے زندہ توانائی میں تبدیل ہوتی ہیں

میرے جسم کو سہارا دینے کے لیے

اے رب، میرے جسم کے خلیے روشنی سے بنے ہیں

یہ آپ کے جوہر میں سے ہے، کیونکہ آپ کمال کی روح ہیں

تب وہ محفوظ ہے، کیونکہ آپ شفاء کا ذریعہ ہیں

اس کا جوہر روح ہے، اور آپ وسیع کائنات میں روح ہیں

اور یہ ابدی ہے کیونکہ آپ وجود کی اصل ہیں

کیونکہ آپ ہمیشہ کے معنی ہیں

میں تجدید، مضبوط اور توانا محسوس کرتا ہوں

آپ کی سرگرمی زندگی سے بھری ہوئی ہے۔

اور میرا جسم اس میں سے بہہ رہا ہے۔

روح کی شفا بخش طاقت

مجھے ایک نور بنایا گیا ہے۔

خدا کے خالص جوہر سے

میں ہمیشہ صحت مند محسوس کرتا ہوں

کیونکہ یہ میرے اندر ہے۔

اس کی طاقت وہیں ہے۔

جسم کے ہر حصے میں

معدہ مضبوط ہے کیونکہ اس میں اس کا نور ہے۔

تمام بیماریوں کا علاج کرنے والا!

میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ تمام بیماریاں، ان کی مختلف شکلوں میں، کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

صحت کے ضوابط کو نظر انداز کرنے کے حوالے سے میں صحت بخش خوراک سے بیماری کا خاتمہ کروں گا۔

مناسب ورزش، صحیح سوچ، اور نیک نیت

اے رب، تیرا نور میرے جسم کے ہر ذرے میں موجود ہے۔

میرے ہر خلیے میں

خون کے ہر خلیے میں،

اور میرے جسم کا ہر اعصاب

میرے دماغ اور بافتوں میں

اس لیے میں اچھی صحت اور تندرستی میں ہوں۔

کیونکہ آپ مجھ میں رہتے ہیں، اور آپ شفا یابی کی طاقت ہیں۔

خدا کی روشنی اور صحت میری جسمانی بیماریوں کے تاریک کونوں میں پھیلی ہوئی ہے۔

اس کی شفا بخش روشنی میرے جسم کے ہر خلیے میں چمکتی ہے۔

تو یہ آواز ہے کیونکہ اس میں اس کا نور ہے۔

اسی طرح اس کا کمال

سوچ کی طاقت پر خصوصی زور

میں سوچتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ میری سرگرمی شروع ہو رہی ہے۔

دماغ سے جسم تک

روشنی کی پھوار نکلتی ہے۔

میرے بافتوں کی جڑوں سے

اور یہ میرے دماغ سے بہتا ہے۔

خلیوں اور اعصاب کو

اور پیراگراف میں وہ شروع کرتا ہے۔

شفا یابی کی طاقت کا بہاؤ

ریڑھ کی ہڈی سے

جھاگ کے طور پر یا سپرے کے طور پر

جسم کے خلیوں کی پرورش کے لیے

خالص صحت!

اے رب، میں تیری عبادت کرتا ہوں۔

ہر چیز میں اچھا

اور میں تیری صداقت کو دیکھتا ہوں۔

ہر روشن خیال میں

آپ کی مطلق قدرت ہر بیماری کا علاج ہے۔

یہ میرے اندر موجود ہے اس لیے میں تھکاوٹ محسوس نہیں کرتا

آپ کی شفا بخش روشنی چمکے۔

جہالت کی گہری تاریکیوں سے

جہاں روشنی ہے وہاں کمال اور پاکیزگی ہے۔

احساس، ارادے اور سوچ میں

پھر میری مرضی اور خیالات کے ساتھ میرے جذبات کو ہدایت کریں۔

تاکہ میں حکمت اور صحیح فیصلے کے ساتھ ہدایت کی پیروی کروں

ہر روز میں اپنے اندر روح کی خوشی تلاش کروں گا۔

لذتوں کے ذریعے نہیں۔

خدا میرے خیالات پر نظر رکھتا ہے اور ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

سلامتی کی دنیا اور امن کے امکانات

میں اپنے ذہن کو تمام خوفوں سے پاک کر دوں گا۔

یہ جان کر کہ خدا میری مدد اور رہنمائی کرتا ہے۔

وہ میرا راستہ آسان کرتا ہے۔

اور وہ میرے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے۔

ہر حال اور میدان میں

میرا اللہ پر مکمل بھروسہ ہی علاج ہے۔

اور مجھے اس سے فائدہ اور شفا ہے۔

السلام علیکم

حکمت اور روحانی بصیرت

کسی کو اپنا مالک ہونا چاہئے اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے، معمول اور خواہشات سے نہیں بلکہ آزاد مرضی اور حکمت سے۔

یہ انسان کا حق اور قابلیت ہے کہ وہ اپنی جنت خود بنائے اور اس سے لطف اندوز ہو کیونکہ اس کے پاس اس کے حصول کے تمام ذرائع موجود ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ صلاحیت دی ہے کہ وہ اپنے ذہن کو اپنی طرف متوجہ کرے اور اسے پہچان سکے۔

زندگی کی سب سے بڑی چیز اپنے صاف اور پرامن ضمیر کے گڑھ میں رہنا ہے۔

اپنے دماغ کو خدا پر مرکوز کرنے اور دل سے دعا کرنے سے، کوئی اس کی بابرکت موجودگی کا تجربہ کر سکتا ہے۔

****

زور:

خدا کا نور مجھے بھرتا ہے اور میرے ذریعے چمکتا ہے، تمام بیماریوں کو دور کرتا ہے اور مجھے صحت و تندرستی عطا کرتا ہے، اس کا نور میرے جسم کے ہر خلیے میں چمکتا ہے، اس لیے میرا جسم صحت مند ہے اور میں ٹھیک ہوں۔

****

اس دن جب آپ اپنی آسمانی اصل کو یاد کریں گے، آپ کا شعور روح کے عظیم الہی گھر میں دوبارہ جنم لے گا۔

ایسا لگتا ہے کہ انسانی ذہن اور ارادے جہالت کی مٹی کے نیچے دب گیا ہے جب تک عقل کا سونا [روح کی کان سے] نکال کر، پگھلا کر اور تیز نفسیاتی آلات کی شکل نہ دی جائے، انسانی شعور کے باغ میں اگنے والے برائی کے پودے کو کاٹنا اور ختم کرنا ناممکن ہے۔

شاندار اور شاندار پہاڑ، انسانی جسم کی حیرت انگیز میکانکس، تازہ اور متحرک گلاب اور پھول، گھاس کا سبز قالین، عظیم روحوں کی عظمت، اور پاکیزہ خیالات کی عظمت۔

اور محبت کی گہرائی، یہ سب ہمیں خدا کی یاد دلاتا ہے، جو تمام شرافت، عظمت اور خوبصورتی کا سرچشمہ ہے۔

****

ذہن کو فوکس کرنا انسان کے اندر موجود اویکت طاقت کو بیدار کرنے اور اسے فعال کرنے کی کلید ہے فوکس کا مطلب ہے سوچ کو ایک نقطے پر مرکوز کرنا بہت سی ناکامیوں کی بنیادی وجہ توجہ کی کمی ہے توجہ کو ٹارچ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ جب اس کا شہتیر ایک وسیع رقبے پر پھیلتا ہے تو اس کی شدت کمزور پڑ جاتی ہے لیکن جب کسی خاص نقطے پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے تو وہ شہتیر مضبوط اور واضح

ہو جاتا ہے غیر معمولی ذہن رکھنے والے افراد انتہائی توجہ مرکوز رکھتے ہیں، اپنی تمام ذہنی توانائی کو ایک وقت میں ایک چیز پر مرکوز کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

****

سچی محبت - دل اور روح کی محبت ہے یہ الہی محبت بنی نوع انسان کے دلوں اور روحوں کے ذریعے خود کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتی ہے

سمندر کی سطح پر اتنی دور لہریں ہیں کہ وہ ساحل پر کبھی نہیں ٹوٹتیں اور خاموشی کے مقبرے میں ایسے گہرے خیالات ہیں جو کہ دل کو بولنے کے قابل نہیں ہیں۔

تفہیم ایک پرسکون ذہن اور صاف ضمیر کے درمیان توازن ہے۔

صحیح طریقے سے کام کرنے کا فن اپنے اندرونی سکون کو کھونے کے بغیر آہستہ یا جلدی سے کام کرنے میں مضمر ہے۔

ہم کوئی ایسی چیز نہیں سیکھ سکتے جب تک کہ ہمارے پاس اس کا موازنہ کرنے کے لیے کوئی اور چیز نہ ہو، اس طرح، خدا انسانی محبت کے کامل ذریعے سے انسانیت کو الہی محبت سکھاتا ہے۔

ہمیشہ اپنی توجہ کی کمپاس سوئی کو روحانی خوشی کے مقناطیسی شمال کی طرف رکھیں، اور پھر کوئی بھی آپ کے توازن کو خراب نہیں کر سکے گا۔

خدا پر اپنا ایمان مضبوط کریں اور بھروسہ رکھیں کہ جس نے آپ کو پیدا کیا ہے وہ آپ کو مہیا کرے گا اور آپ کی حفاظت کرے گا۔

جو سیدھا چلتا ہے وہ خدا سے پیار کرتا ہے اور خدا سے محبت کرتا ہے، اس سے قطع نظر کہ وہ قدرتی جنگل میں کام کرتا ہے یا جدید تہذیب

کے جنگل میں، دونوں میں مسائل، مشکلات، آزمائشیں اور فتنے موجود ہیں، پہلے میں وحشی درندے ہوتے ہیں، جب کہ بعد والے خوف سے کم شدید نہیں ہوتے، جب وہ اپنی بے لگام خواہشات کے خلاف پرتشدد جدوجہد میں ظاہر ہوتا ہے۔ تو وہ اپنی بے لگام خواہشات کے خلاف جدوجہد کرتا ہے۔ حقیقی خوشی کا مزہ چکھو

کبھی کبھی آپ کو یہ احساس ہو سکتا ہے کہ کوئی دوست ملنے آ رہا ہے، حالانکہ اس کے آنے کا کوئی اشارہ نہیں ہے، اس نے آپ کو نہیں بتایا کہ وہ آ رہے ہیں، پھر بھی آپ کو یہ احساس ہوتا ہے کہ آپ انہیں دیکھیں گے، اور پھر شام ہوتے ہی وہ آپ کے دروازے پر دستک دیتے ہیں! یا کبھی کبھی آپ کو سارا دن یہ محسوس ہوتا ہے کہ کچھ اچھا یا برا ہونے والا ہے، اور جب ایسا ہوتا ہے، تو آپ کو یہ جان کر حیرت ہوتی ہے کہ آپ کا وجدان درست تھا یہ وجدان کی کچھ مثالیں ہیں (اندرونی احساس) اور یہ کیسے ثبوت اور سراغ سے آزادانہ طور پر کام کرتا ہے۔

خدا نے ہمیں روح، دماغ اور ایک جسم دیا ہے، اور ہمیں ان تحائف کو ہم آہنگ اور متوازن طریقے سے پیدا کرنا چاہیے، ہمیں خود کو اپنے ماحول کے غلام یا عادت کے قیدی بننے کی اجازت نہیں دینی چاہیے، روحانی طور پر ترقی یافتہ والدین بچوں کی روحانی مزاج کے ساتھ پرورش کر کے اور ایک معتدل طرز زندگی کی رہنمائی کر کے دنیا کی مدد کر سکتے ہیں۔

ہر نیک خیال جو آپ کے اندر اُبھرتا ہے آپ کو خدا کے قریب کرتا ہے یہ خیالات روح کے سمندر میں بہتے دریا کی طرح ہیں۔

ہر دن دھوپ، پانی، اور اچھی سبزیوں اور پھلوں سے ملنے والی زندگی کی نعمتوں کے لیے شکر اور شکر کا دن ہونا چاہیے، جو عظیم عطا کرنے والے کی طرف سے بالواسطہ تحفہ ہیں۔

خالص محبت، الہی محبت، انسان اور اس کے خالق کے درمیان حائل رکاوٹوں کو دور کرتی ہے۔

ملکیت، خودغرضی، میکانکی خاندانی رشتوں، جنسی جنون، مادی اٹیچمنٹ، جذباتی اشتعال اور مفید تبادلوں کے زہریلے عناصر کی وجہ سے دوستیاں خراب ہو جاتی ہیں اور لوگوں کے درمیان محبتیں ختم ہو جاتی ہیں، کیونکہ عارضی بندھنوں کے بعد اچانک نفرت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے انسان کے اندر محبت کی موت واقع ہو جاتی ہے، لیکن ہر انسان کے اندر محبت کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ایک وقت کے لئے غیر فعال، لیکن یہ کبھی نہیں مرتا

اپنے دل کی مٹی میں محبت کے بیج اُگتے ہیں ان بیجوں کی آبیاری کرو اور ہمدردی اور ہمہ گیر محبت سے پانی دو۔

خدا محبت ہے، اور محبت ہمیں خدا سے جوڑتی ہے۔ اگر ہم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی محبت کو الگ یا محدود نہیں کرنا چاہئے، بلکہ اسے خدائی محبت سے جوڑنا چاہئے۔

کائنات کی تمام طاقت اور ہر چیز الہی دماغ کی پیداوار ہے، بالکل اسی طرح جو چیزیں آپ خواب میں دیکھتے ہیں وہ آپ کے دماغ سے بنتی ہیں۔

غلط کاموں سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ غلط کام کو پہچاننے اور اسے نہ کرنے کا عزم کرنے کے لیے درست فیصلہ کیا جائے۔
ایک غلط دوسرے سے لڑنے سے صحیح پیدا نہیں ہوتا جہالت انسانیت کی حقیقی دشمن ہے اور اسے اس دنیا سے نکال دینا چاہیے۔
خوشحالی، خوشی اور کامل انصاف کے دور کے آغاز کے لیے ہمارے پاس اس دنیا میں ہر چیز کی ضرورت ہے، واحد رکاوٹ انسانی خود غرضی ہے، جو اس ناممکن کو ممکن بناتی ہے، خوفناک اور ناقابل جواز مصائب انسانی لالچ اور مفاد پرستی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، دوسروں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ پیسہ جو ضرورت مندوں کو کھانا کھلانے اور کپڑے پہنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا، تباہی اور بربادی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
عالمی مسائل کی جڑ یہی خود غرضی ہے جو جہالت سے جنم لیتی ہے۔ ہر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ صحیح کام کر رہے ہیں، لیکن جب وہ

صرف اپنے ذاتی مقاصد کے حصول میں لگ جاتے ہیں تو وہ سبب اور اثر کے کرمی قانون کو حرکت میں لاتے ہیں، جو لامحالہ ان کی اپنی اور دوسروں کی خوشیوں کو تباہ کر دیتا ہے۔

میں جتنا زیادہ انسانی جہالت کی وجہ سے ہونے والے دنیا کے سانحات کا مشاہدہ کرتا ہوں، اتنا ہی مجھے احساس ہوتا ہے کہ خوشی لمحہ بہ لمحہ ہے، چاہے گلیاں سونے سے ہموار کیوں نہ ہوں، سچی خوشی دوسروں کو خوش کرنے میں مضمر ہے۔ اگر ہر کوئی ایسا کرے تو سب خوش ہوں گے، اور زمین کی نعمتوں میں سے سب کو اپنا حصہ ملے گا۔

اس کی آسمانی خوشیوں اور لامحدود لذتوں کے بارے میں آگاہی ایک جادو کی چھڑی کی طرح ہے جو فوری طور پر عام مادی زندگی کی سستی دھات کو پائیدار روحانی خوشی کے روشن سونے میں بدل دیتی ہے۔

دوستی ایک عالمگیر روحانی کشش ہے جو روحوں کو الہی محبت کے بندھن سے جوڑتی ہے۔

****

روح کی چھتری یا روح کا سکون
جب جلتی ہوئی پریشانیاں اپنی حرارت کھو دیتی ہیں۔
سکون ابھرتا ہے، امن اور سکون لاتا ہے۔
یہ زندگی کی کشتی کا سفید مستول ہے۔
یہ جوش و خروش سے پاک، پائیدار خوشی کے جھونکے سے بھرا ہوا ہے۔
چنانچہ وہ آہستہ سے کشتی کو الریدہ جھیل کی سطح پر دھکیلتی ہے۔
سکون اطمینان کا دریا ہے۔
سکون کے سمندر کی طرف آہستہ سے بہتا ہے۔
پریشانیوں کی لہروں سے الگ تھلگ
یہ روح کی چھتری ہے۔
انسانی دماغ اور دل کے اوپر پھیلنا
اپنی زندگی کی خوشیوں کی حفاظت کے لیے، چھوٹی اور بڑی

خوف اور پریشانی کی بارش سے
یہ آسمانی لہجہ ہے۔
زندگی کے لیر سے نکلتا ہے۔
یہ مقدس نمک ہے۔
زندگی کی میز پر
اور کارنامے کے آبشاروں سے اڑتا ہوا پھوار
یہ ایک شاندار، پرسکون موڈ ہے
جس سے روح کی بادشاہی چلتی ہے۔
ہم آہنگی اور اتفاق سے
سکون صرف ویران اعتکاف کے لیے مخصوص نہیں ہے۔
اور نہ ہی ہنگامہ آرائی اور شور سے کوئی نجات ہے۔
بلکہ وہ آتا ہے جہاں دل اس کا استقبال کرتا ہے۔
اور وہ وہیں رہتی ہے جہاں روحوں کو سکون ملتا ہے۔
وقت اور جگہ سے قطع نظر
یہ ایک نازک، نازک پھول ہے۔
یہ کسی نے کسی طرح چھونے کو برداشت نہیں کرسکتا
بلکہ یہ زندہ رہتا ہے، پھولتا اور پھلتا پھولتا ہے۔
اگر اسے تازہ، خالص پانی سے پلایا جائے۔
سکون احساس کی ایک جھیل ہے۔
دکھ کی جھریوں سے آزاد
وہ جو خوف کے آنسو بہاتی ہے۔
پریشانی اور پریشانی کے معمولی اشارے کے لئے
جب سکونِ روح کا صفحہ چھا جائے۔
خالص، روشن سفید برف کی ایک تہہ:
سکون اور ذہنی سکون کی برف
خوف کے طوفان اور پریشانیوں کے طوفان غالب نہیں آئیں گے۔
امن و سکون میں خلل ڈالنا
اس سخت، چمکدار تہہ کے نیچے
اس بابرکت، تابناک چمک کے لیے
****

الہی محبت کا قلعہ
جب آپ کے ارد گرد نفرت کے گولے برستے ہیں۔
محبت کے قلعے میں پناہ لے

اور اگر غلط فہمیوں کی بمباری جاری رہی
محبت کے غاروں میں محفوظ رہو
ہمدردی اور ہمدردی کے ایوانوں کے نیچے
اور اگر دھوکے کے زہریلے بخارات آزمائے۔
اپنی حکمت کی زندگی کو دبانے کے لیے
اپنے ارد گرد خالص محبت کا نقاب ڈالیں۔
الہی محبت کا قلعہ ایک محفوظ پناہ گاہ ہے۔
جنون اور فتنے کے لشکروں کے حملوں سے
وفاداری اور ثابت قدمی کی خندق کھودیں۔
اسے محبت کے پانیوں سے بھر دو
تاکہ خود غرضی اس میں تیر نہ سکے۔
اپنی روح کی حکمت کو تباہ کرنے کے لیے
****

مراقبہ کرنے والوں کو اندرونی سکون کا حیرت انگیز احساس ہوتا ہے۔ جو ہم مراقبہ میں سیکھتے ہیں اسے ہماری روزمرہ کی سرگرمیوں اور گفتگو پر لاگو کیا جانا چاہیے اور ہمیں کسی کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دینی چاہیے کہ وہ ہمارا سکون چوری کرے یا ہمارے سکون میں خلل ڈالے۔

غیر جانبدارانہ سوچ ایک صاف، چمکدار آئینے کی مانند ہے، جلدبازی کے فیصلوں سے مستحکم اور غیر متزلزل

الہی محبت آسمانی گلابوں اور تلسی کا باغ ہے، اور چمکدار، تازہ خیالات کا یہ تمام خالص محبت کا ذریعہ ہے جو مخلص دلوں میں دھڑکتی ہے۔

جتنا آسان ہو سکے بنیں اور آپ حیران رہ جائیں گے کہ آپ کی زندگی کتنی خوشگوار اور غیر پیچیدہ ہو جائے گی۔

حقیقی خاندانی خوشی فہم اور مہربان الفاظ پر مبنی ہے۔

گہرے غور و فکر کے ساتھ، بیداری کی ایک نئی صبح پھوٹ پڑے گی، خاموشی اور اسرار کی دھند جو ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، روحانی بیداری کی روشنی اور خدا کے لیے بڑھتی ہوئی آرزو کے سامنے غائب ہو جائے گی۔

دوسروں کے ساتھ ہمارے معاملات میں، ان مخصوص خصلتوں اور اعلیٰ صفات کو پہچاننا بہت ضروری ہے جو انھوں نے اپنے تجربات سے حاصل کیے ہیں اور اپنے وجود سے تشکیل دی ہیں، اور ان خصلتوں کی تعریف کرنا ہے۔

اگر ہم کھلے ذہن کے ساتھ لوگوں کا مطالعہ کریں گے، تو ہم انہیں سمجھ سکیں گے اور ان کے ساتھ آرام سے نمٹ سکیں گے، اور ہم فوری طور پر جان سکیں گے کہ ہم کس شخص کے ساتھ معاملہ کر رہے ہیں۔

گھڑ دوڑ کے بارے میں کسی فلسفی سے بات نہ کریں، اور نہ ہی کسی سائنس دان سے ہاؤس کیپنگ کے بارے میں بحث کریں، معلوم کریں کہ اس شخص کو کیا دلچسپی ہے اور ان کی توجہ حاصل کرتی ہے، اور اس کے بارے میں ان سے بات کریں، ضروری نہیں کہ ان چیزوں کے بارے میں جو آپ کی دلچسپی رکھتے ہوں۔

اگر ہم دوسروں کو سمجھنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان پر تنقید اور مذمت سے پرہیز کرنا چاہیے، اس کے بجائے ہمیں اپنی عقل کے آئینے میں دیکھنا چاہیے کہ کس چیز کو ٹھیک کرنے اور بہتری کی ضرورت ہے یہ اندرونی آئینہ اس شناسا سے بہت مختلف ہے جسے ہم ہر روز صبح دیکھتے ہیں، میں اس اندرونی آئینے کو دیکھتا ہوں، اور اگر مجھے کوئی ناپسندیدہ چیز نظر آتی ہے، تو میں اس کو درست کرنے کے لیے اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوں اور اس کی اصلاح کرتا ہوں۔ ان کی روح کا عکس ہے اور خوشی اور اندرونی سکون کی راہ پر دن بہ دن ترقی کرتا ہے۔

****

اے رب، تو میرے دل کی دھڑکن سے بھی زیادہ میرے قریب ہے، اور میں اپنے شعور کے کنارے پر تیری موجودگی کو محسوس کرتا ہوں۔

جب انسان زیادہ دیر تک سمندر کی لہروں پر جمے رہتا ہے تو وہ سمندر پر توجہ مرکوز کرنے سے غافل ہو جاتا ہے اسی طرح جب انسان اپنی زندگی کی چھوٹی موجوں پر توجہ مرکوز کر کے اس سے پوری طرح وابستہ ہو جاتا ہے تو وہ روح کے عظیم سمندر کو بھول جاتا ہے جس کی زندگی ان کے دل کی وسعتوں پر ایک لہر ہے۔

جس طرح مختلف جگہوں پر رکھے گئے برقی لیمپ ایک ہی برقی جنریٹر سے روشن ہوتے ہیں، اسی طرح انسانوں کے لیمپ ایک ہی کائناتی

جنریٹر سے روشن ہوتے ہیں جو دماغوں میں ذہانت کو پمپ کرتا ہے اور جسم کو زندہ توانائی سے چارج کرتا ہے۔

پانی کا ہر قطرہ سمندر کے وجود میں حصہ ڈالتا ہے اور اگرچہ کسی فرد کی زندگی انسانیت کے سمندر میں ایک چھوٹا سا قطرہ لگتی ہے، لیکن اس زندگی کے اثرات انتہائی اہم ہوسکتے ہیں اور اسے کم نہیں سمجھا جاسکتا۔

تیز سمندر کی لہریں
نظام شمسی کے بھنور
اور کائناتی قوتوں کے دھارے
اور سیارے خلا میں تیر رہے ہیں۔
سمندروں کے بیچوں بیچ آئس برگ کی طرح
یہ سب ابدی تحریک کی چھاتی پر رقص کرتے ہیں۔
نرمی اور پیار سے بھری ماں خدائی شفقت کی علامت ہے۔
خُدا پھولوں میں اپنی نرمی دکھاتا ہے۔

اپنے اندر خوبصورتی اور سکون کا مندر بنائیں جہاں آپ اپنی روح کی پناہ گاہ میں خدا کو پا سکیں

اپنے تمام ہم آہنگی کے رشتوں میں ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ خدا کی محبت ہر طرح کے دل کے پیچھے چھپی ہوئی ہے جو محبت اور ہم آہنگی کے ساتھ دھڑکتا ہے۔

****

زندگی کھردری زمین میں پڑی ہے، پھولوں میں خوبصورتی کے خواب، جانوروں میں طاقت سے بیدار ہوتی ہے، اور انسانی شعور میں اپنی لامحدود صلاحیتوں کا ادراک ہوتا ہے۔

خدا کے وجود اور قرب کے بارے میں کوئی شک اس وقت ذہن میں نہیں آسکتا جب سالک یہ دیکھتا ہے کہ تمام کائنات خدائی مخلوق کا مظہر ہے ہر چیز غیب سے نکلتی ہے، تھوڑی دیر کے لیے اس زمین پر رہتی ہے اور پھر اپنی زمینی زندگی کے اختتام پر غیب کی حالت میں واپس آجاتی ہے۔

اس حیرت انگیز کائنات کے ہر ایٹم میں، خدا مسلسل عجائبات اور معجزات پیدا کر رہا ہے۔

فتح ہمیشہ حق اور سچائی کی ہی ہوگی، چاہے اس میں کتنا ہی وقت کیوں نہ لگے

مصائب اور نقصان کو اپنے عزم کو کمزور نہ ہونے دیں اور آپ کی روحوں کو کم کر دیں ایک دن آپ روح کے دائرے میں داخل ہوں گے اور ایک ایسی خوشی کا تجربہ کریں گے جو بیان اور تمام توقعات سے باہر ہے درد کے ذریعے، ہمیں دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنا سیکھنا چاہیے، ان کے جذبات کو سمجھنا چاہیے، اور ان کی مدد کے لیے اپنی پوری کوشش کرنا چاہیے۔

طبعی دنیا میں ہر چیز حرکت، تبدیلی اور عدم استحکام کو ظاہر کرتی ہے، لیکن خدا کی فطرت سکون، سکون اور خاموشی ہے۔

روحانی راستے پر گہرا اخلاص ضروری ہے کیونکہ دل کی پاکیزگی اور نیت کی صفائی سے روح کی صبح ہوتی ہے۔

زندگی کے باغوں میں، میں خوشی سے ایک درخت سے دوسرے درخت تک چلتا ہوں، اور آخر کار میں اتروں گا، اے رب، تیرے بڑھے ہوئے ہاتھ پر جو میرا استقبال کرتا ہے۔

****

خود کی ترقی:

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کو منظم کرے اور انسان کے ذہنوں کی تیار کردہ بہترین کتابوں کو بے ترتیب، بے مقصد پڑھنے میں ضائع کرنے کے بجائے پڑھے اور زندگی میں اس کے لیے موزوں کام تلاش کرے اور اپنے کام کو موثر اور مؤثر طریقے سے کرنے کی کوشش کرے۔

بہت سے لوگ بہت سے شعبوں میں بہت کم کامیابی کے ساتھ بہت کوشش کرتے ہیں جو لوگ خود کو ترقی کرنا چاہتے ہیں وہ بہت سی چیزوں کے بارے میں سب کچھ نہیں سمجھ سکتے ہیں، لیکن وہ ہر چیز کے بارے میں تھوڑا سا جان سکتے ہیں، اور ایک چیز کے بارے میں سب کچھ جان سکتے ہیں۔

علم ایک وسیع سمندر ہے، اور روحانی حکمت لامحدود ہے، اگرچہ زمین کائنات میں ایک چھوٹا سا نقطہ ہے، یہ ہماری نظر میں بہت بڑا ہے۔

بہر حال، انسانی ترقی کی بدولت، جدید ذرائع آمدورفت اور [مواصلات] کی وجہ سے ہماری دنیا چھوٹی ہوتی جا رہی ہے، اور جلد ہی ہم دوسرے سیاروں کا سفر کرنے کے بارے میں سوچنا شروع کر دیں گے!

توازن برقرار رکھنا چاہیے جو لوگ صرف روحانی پہلو پر توجہ دے کر مادی زندگی کو نظر انداز کرتے ہیں وہ ذہنی توازن کھو کر سزا پاتے ہیں۔

مادی فرائض بہت اہمیت کے حامل ہیں اور ان کا تعلق سماجی، قومی اور بین الاقوامی ذمہ داریوں سے ہے فکری فرض مادی فرض سے افضل ہے، اور روحانی اور اخلاقی فرائض کو ترجیح دی جانی چاہیے، دماغ

کو چھوٹی چھوٹی عادتوں سے آزاد ہونا چاہیے جو انسان کو مادی معاملات میں حد سے زیادہ پریشان کر دیتی ہیں۔

اپنی باصلاحیت اور پوشیدہ طاقتوں کے ذرائع کو کھولیں، اور اندرونی اطمینان کی مسکراہٹ کو مسکرائیں جو آپ سے کوئی نہیں چھین سکتا

یہ دنیا دو قوتوں سے چلتی ہے: اچھائی کی طاقت اور برائی کی طاقت جو شخص اچھائی کو اپنا رہنما اور سرپرست بنائے گا اس کے اچھے دن اور خوشگوار زندگی گزرے گی، اور جو شخص برائی کو اپنے راستے پر چلنے اور اپنے جذبات پر قابو پانے کی اجازت دے گا اس کے لیے مصائب اور مصائب ہوں گے۔

زیادہ تر لوگوں کے لیے کلیدی لفظ "میں" ہے، لیکن روحانی لوگ دوسروں کے بارے میں ویسا ہی سوچتے ہیں جیسے وہ اپنے بارے میں سوچتے ہیں۔

جو لوگ صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں وہ دوسروں کی دشمنی اور دشمنی کو اپنے اوپر لاتے ہیں، جب کہ جو لوگ دوسروں کے بارے میں سوچتے ہیں اور ان کے احساسات کو محسوس کرتے ہیں وہ پاتے ہیں کہ دوسرے بھی ان کے بارے میں سوچتے ہیں اور ان سے ہمدردی کرتے ہیں۔

انسان کے اس دنیا میں آنے کی وجہ جانے بغیر پیدا ہونا، جینا اور مرنا اپنی توہین ہے۔

اپنے خالق کو فراموش کرنے کا مطلب ہے وجود کے مقصد کو نہ سمجھنا، جبکہ اس کے بارے میں سوچنا اور خلوص دل سے اس کی موجودگی کو محسوس کرنا وقت کے ساتھ ساتھ بہت سے روحانی فوائد اور برکتیں لاتا ہے۔

مادی املاک اور دولت کا حصول افسردگی اور غم کے خلاف کوئی ضمانت نہیں ہے ایک دن آئے گا جب انسان خود کو بے بس اور بے اختیار محسوس کرے گا، تقدیر کے ہاتھوں میں ایک کھیل ہے۔ تب وہ سمجھیں گے کہ صرف اللہ ہی ان کا سہارا، ان کی حفاظت اور ان کی محفوظ پناہ گاہ ہے۔

جب بھی آپ کسی حیرت انگیز نظارے یا عجیب مخلوق سے حیران ہوں، آنکھیں بند کر لیں، اندر کی طرف مڑیں، اور اس کے الہی ماخذ پر غور کریں۔

انسان صرف تخلیق کے پیچھے چھپی ہوئی خدائی کارخانے سے نکلنے والی گھنی چیزوں کو دیکھتا ہے اور اگر وہ خود کارخانے میں داخل ہو جاتا

تو دیکھتا کہ اس دنیا کی ہر چیز کس حیرت انگیز طریقے سے وجود میں آتی ہے۔

****

میں نے آپ کو درخواست دی۔

ہر صبح میں اپنا جسم، اپنا دماغ، اور ہر وہ صلاحیت جو میرے پاس ہے، آپ کے لیے پیش کرتا ہوں، لامحدود خالق، آپ جو بھی طریقہ اختیار کرتے ہیں اسے استعمال کرنے کے لیے، تاکہ آپ میرے ذریعے اپنا اظہار کر سکیں۔

تیری آرزو کی میری خاموش دھنیں میرے دل کی دھڑکنوں کی تال پر گائیں گی۔

میں سمجھتا ہوں کہ تمام کام آپ کا کام ہے اور کوئی بھی کام اس وقت تک مشکل یا پست نہیں جب تک آپ کو دوستانہ خدمت کے ساتھ پیش کیا جائے۔

روحانی لحاظ سے، میں آپ کی موجودگی کو جاننے کے لیے پوچھتا ہوں، آپ تمام مخلوقات کی اصل اور جوہر ہیں، مجھے اپنے وجود کے ہر ذرے میں تجھے دیکھنے دیں اور میرے ہر خیال میں تجھے محسوس کریں۔

اے رب، ہماری خوشیوں کے دھارے کو ہدایت دے تاکہ وہ خود کو قلیل مدتی جنسی لذتوں کی ریت میں نہ کھو بیٹھیں۔

ہماری ہمدردی کے چھوٹے چھوٹے دھارے خود غرضی کے ویران صحراؤں میں خشک نہ ہوں۔

ہمارے جذبات کے تنہا، الگ تھلگ چینلز کو آپ کی محبت کی بے پناہ جھیل میں گھلنے دو

تیری رحمتوں کی بارش سے ہماری زندگی کے تنگ دریا کشادہ ہو جائیں، تاکہ وہ عاجزی، ایثار، اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے کے وسیع، کشادہ میدانوں کو عبور کر سکیں، تاکہ وہ آخر کار، پوری پاکیزگی کے ساتھ، تیرے عظیم سمندر میں داخل ہو سکیں۔

الہی شعور، اپنی آسمانی نعمتوں کے ساتھ، وہ جادوئی کیمیا ہے جو ناخوشگوار زمینی زندگی کے گھنے سیسے کو فوری طور پر ہمیشہ کی تجدید خوشی کے روشن سونے میں بدل دیتا ہے۔

پریشان خیالات کا کیچڑ جب جمنے لگتا ہے تو خدا کی قدرت شعور کے صاف اور پاکیزہ پانیوں میں جھلکنے لگتی ہے۔

****

ابدی آواز نے دھیمے لہجے میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"میں نے آپ کی نیند کی تمام عمر آپ کے کان میں سرگوشی کی ہے:
'جاگو!' اور اب تم اپنی نیند چھوڑ چکے ہو، میں تم سے کہتا ہوں: اپنے بھائیوں کو جگاؤ، میرے ساتھ کام کرو، تاکہ سب میری بات سنیں۔

تو میں نے وعدہ کرتے ہوئے کہا:

" میں آپ کی دعوت کو پھیلانے اور آپ کے پیغام کو پھیلانے کی پوری کوشش کروں گا، اور جب میں اپنی دنیاوی شکل سے نکل جاؤں گا، تو میں آپ کی تمام موجود آوازِ کو ہم آہنگ دلوں میں سرگوشی کے لیے مستعار لوں گا:

روحانی تسکین کے اس کے الہی بھجن کو سنیں، کیونکہ وہ ہمیشہ آپ کو پکارتا رہتا ہے۔"

میں اپنے تمام لاتعداد بھائیوں اور بہنوں کا انتظار کروں گا، جب وہ ایک لمبے لمبے جلوس میں خود شناسی کے بابرکت مقصد کی طرف آہستہ آہستہ چل رہے ہیں، اور (ابدیت سے سرگوشیاں) کے ذریعے میں ان سے سرگوشی کروں گا:

’’ میرے بھائیو، بیدار ہو جاؤ اور آئیے ہم اُس کی آواز کی پیروی کریں جو بغیر کسی وقفے کے ہمیں پکارتی ہے، اور ہم ایک ساتھ آسمانی گھر کو لوٹیں‘‘

ہمیں اپنے دلوں میں آرزو اور الہی محبت کی مالا پر خدا کے نام کو سرگوشی کرنا چاہئے اور یہی حقیقی عبادت ہے جو خدا کے دل کو چھوتی ہے۔

ٹھنڈے دل اور آوارہ دماغ سے خدا کا نام لینا کفر اور بے عزتی ہے جب کوئی دعا کرے تو دل و دماغ خدا کی محبت سے لبریز ہو جائے۔

****

دنیا کی رغبت سے منہ موڑنا اور دنیاوی خواہشات کو ترک کرنا کوئی منفی کیفیت نہیں ہے بلکہ مثبت ہے یہ ناخوشی سے دستبردارِ ہونے کے سوا کچھ نہیں اور مصائب کے ہتھیار ڈالنے کے سوا کچھ نہیں۔

سنت پرستی کو قربانی کا راستہ نہیں سمجھنا چاہیے، اس کے برعکس، یہ ایک بابرکت سرمایہ ہے، کہ جو معمولی رقم ہم ضبط نفس پر خرچ کرتے ہیں، اس سے کروڑوں روحانی ڈالر ملیں گے، کیا یہ عقلمندی نہیں ہے کہ ہم اپنے وقتی ایام کے سونے کے سکوں کو ابدی نعمتوں کی بادشاہی خریدنے کے لیے صرف کریں؟

ہمیں اپنے آپ کو اس پاکیزہ، گہرے احساس میں غرق کرنا چاہیے جو ہمارے اندر ہلچل اور منڈلاتا ہے جب ہم خدا کی تخلیق کے عجائبات پر نظر ڈالتے ہیں یہ حسن کی عینک سے خدا کو جاننے کا طریقہ ہے۔

نیکی کرنے والے کو خواہ تقلید ہی کیوں نہ ہو، نیکی کی تازگی اور پرکشش خوشبو میں سانس لینے کا موقع ملتا ہے۔ جو اسے مزید کام کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ لیکن جو شخص جان بوجھ کر دوسروں کی مشابہت میں برے کام کرتا ہے۔ وہ لازماً برائی کی ناگوار اور مکروہ بو سے جڑا ہو گا۔

****

کسی کی شخصیت آپ جیسی نہیں ہے۔ کسی کا چہرہ ایک جیسا نہیں ہے۔ کسی میں آپ جیسی روح نہیں ہے۔ اللہ نے آپ کو منفرد بنایا ہے۔ اور کوئی آپ جیسا نہیں ہے۔

ایک شخص کو چاہیے کہ وہ جو مواد پڑھے اس سے جوہر نکالے اور اس مواد سے عملی فائدے اٹھائے۔

امن کی مصنوعات کو روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرنے کے لیے زندگی کے تجربے کی فیکٹریوں میں تیار کیا جا سکتا ہے۔

امن تمام نفسیاتی بیماریوں کا علاج ہے۔ وہ لوگ جو خود پر قابو رکھتے ہیں، خواہ کھانے پینے میں، برتاؤ میں، یا ازدواجی تعلقات میں، اور جو ایماندار، امانت دار اور کم خرچ ہیں، وہی لوگ حقیقی سکون سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

امن خدا کے قوانین اور کائنات کے قوانین کے مطابق پایا جا سکتا ہے۔ جو لوگ خدا سے محبت کرتے ہیں، سکون سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اچھے کام کرنے میں خوش ہوتے ہیں، اور اس پر غور و فکر کرتے ہیں وہی سکون پاتے ہیں۔

نرم نسوانی جذبات سے بھری ماں خدائی رحمت کی علامت ہے۔

الٰہی سکون اور باطنی روحانی کامیابیوں کا کھلنا روزانہ مراقبہ کا قدرتی پھل ہے۔ اور یہ دنیا کے خزانوں اور دولت سے زیادہ گہری اور گہری خوشی ہے۔

خدا کی موجودگی سے زیادہ میٹھی یا لذت بخش کوئی چیز نہیں ہے۔ جب آپ کو اس حقیقت کا ادراک ہو جائے گا تو آپ سب سے زیادہ خوش ہوں گے اور امیر ترین مادی دولت اس زمین پر صرف یہاں استعمال ہو سکتی ہے۔ اسے اگلے جہان میں استعمال نہیں کیا جا سکتا لیکن خدائی نعمتوں کا سونا، جو غور و فکر کی کانوں سے نکالا گیا ہے، ایک بابرکت اور ہمیشہ تازہ رہنے والی دھات ہے، جو دونوں جہانوں میں فائدہ مند اور ہمیشہ کے لیے ناقابلِ فنا ہے۔

****

روح کی بیداری میں رنگ روشن ہو جاتے ہیں، آوازِ میں میٹھی گونج ہوتی ہے، احساس زیادہ نازک ہوتا ہے، روح خلا میں اپنی وسعت کو

محسوس کرتی ہے، ذہن دوسروں سے نکلنے والی کمپن سے آگاہ ہوتا ہے، اور زندگی سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔

****

لوگ زندگی میں کچھ چیزوں کو ترک کرنے کے خیال سے شکایت کرتے ہیں، لیکن حقیقت میں، وہ بہت سی قیمتی چیزوں کو ترک کر دیتے ہیں، جن میں سے کم از کم ذہنی سکون ہے، وہ بعض اوقات اپنے آپ کو پیسے کے لیے بھی قربان کر دیتے ہیں، جو کہ فانی اور فنا ہونے والی دولت انسان سے چھین لی جا سکتی ہے، یا اس سے لی جا سکتی ہے، جب وہ اس دنیا سے چلے جاتے ہیں اور اسے اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتے، تو پیسے کی اصل قیمت اسے دوسروں پر خرچ کرنے اور دوسروں کی خوشیوں میں خرچ کرنے میں ہے۔ جو خدا اور ایک کے ضمیر کو خوش کرتا ہے۔

دنیا قدرتی اور انسانی طوفانوں سے بھری ہوئی ہے، اور خدا اس دنیا کے طوفانوں، سمندری طوفانوں اور برائیوں سے مضبوط ڈھال اور محفوظ پناہ گاہ ہے۔

جہاں بھی خدا ہے وہاں کوئی خوف یا غم نہیں ہوتا ہے سچا مومن زندگی کی جنگ اور حوادث کی کشمکش میں ثابت قدم اور فخر کرتا ہے، اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ خدا اس کے ساتھ ہے، اسے نقصان سے بچاتا ہے اور اسے ایک لمحے کے لیے بھی کبھی نہیں چھوڑتا، اس طرح اس کے دل سے خوف ختم ہوجاتا ہے اور یقین پکڑ لیتا ہے، ایسی حفاظت جو مسلط نہیں ہوسکتی۔

****

اگر آپ اس کا جواب چاہتے ہیں:
اس نے جواب دیا یا نہیں۔
اسے پکارتے رہیں
مسلسل دعاؤں کے حرم میں اپنی دعائیں جاری رکھیں
وہ آئے یا نہ آئے
یقین کریں کہ وہ آپ کے قریب سے قریب تر ہو رہا ہے۔
اپنے دل کی ہر خواہش کے ساتھ
چاہے وہ آپ کی فرمائش پوری کرے یا نہ کرے
اس کے ساتھ پیار کا اظہار کرتے رہیں
خواہ وہ جواب نہ دے۔
جس طرح سے آپ توقع کریں گے،
یقین کریں کہ وہ باریک بینی سے جواب دے گا۔
اور گہری تاریکی میں، آپ کی دعائیں
زندگی، موت اور درد کے رقص کے درمیان

اگر تم اسے پکارتے رہو
اس کی خاموشی آپ کو غمگین کیے بغیر
آپ کو اس کا جواب مل جائے گا۔
****

آئیے ہم ایک متحد دنیا کی تعمیر کے لیے کام کریں، جس میں ہر قوم ایک مفید رکن ہو، جس کی رہنمائی خدا کی طرف سے بیدار انسانی ضمیر کے ذریعے ہو

اپنے دلوں میں، ہم سب خود کو خود غرضی اور نفرت سے آزاد کرنے کی مشق کر سکتے ہیں۔

آئیے ہم تمام اقوام کے درمیان ہم آہنگی کے لیے دعا کریں، تاکہ وہ ایک نئی، شاندار تہذیب کے دروازے سے ہاتھ ملا کر چل سکیں۔

پرخلوص، دلنشین اور میٹھے الفاظ پیاسی روحوں کے لیے تروتازہ امرت کی مانند ہیں ایسے الفاظ ہر جگہ اور ہر وقت مطلوب اور مطلوب ہوتے ہیں۔

جہاں تک سخت، جارحانہ اور تکلیف دہ الفاظ کا تعلق ہے، وہ دوسروں کی روحوں کے لیے مہلک اور ان کے اندرونی سکون کے لیے تباہ کن ہوتے ہیں، یہ دوستی کی عمارت میں ایک تباہ کن گیند اور محفوظ اور محفوظ گھروں کو جلانے والی آگ ہیں۔

انسان کو چاہیے کہ سخت الفاظ کو اپنے ہونٹوں سے ہمیشہ کے لیے دور رکھے اور اپنی زندگی کو مصیبت اور اچانک جدائی سے محفوظ رکھے۔

مہربان الفاظ دوستوں اور دشمنوں کے دلوں میں خوشی پیدا کرتے ہیں، برادریوں، عبادت گاہوں، دفاتر، کام کی جگہوں اور ہر جگہ لوگ اندرونی خوشی محسوس کرتے ہیں جب کوئی مشکل، اداس شخص انہیں چھوڑ دیتا ہے اور ایک مخلص، فصیح، شفیق، اور نرم مزاج دوست کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

جب آپ اپنی ضرورت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جو کچھ خدا آپ کے لیے آسان بناتا ہے اس پر راضی ہوتے ہیں، تو آپ ان لوگوں سے زیادہ خوش اور مطمئن ہوں گے جو دنیا کے لیے بے چین ہیں اور اس کے مال غنیمت کے لالچی ہیں۔

خدا مختلف تہذیبوں، ذہنیتوں اور قومیتوں کے مرکب کے ذریعے اپنی سچائی کو ظاہر کر کے صحیح طریقے سے زندگی گزارنے کے فن کو فروغ دینے کا کام کرتا ہے۔

کوئی بھی قوم اپنے آپ میں کامل نہیں ہے، اور تمام قومیتوں کی بہترین خصوصیات کا امتزاج ہمیں متوازن زندگی گزارنے اور کامیاب زندگی کے فن کی بہترین بصیرت فراہم کرے گا، یہ بات قابل غور ہے کہ تمام

عظیم شخصیات نے تہذیبی کامیابی کے عروج پر پہنچ کر اپنی زندگی میں اعلیٰ ترین انسانی نظریات اور اصولوں کو مجسم کیا۔

خدا کا مندر روح کے اندر ہے اس ہیکل کے سکون میں داخل ہو کر غور و فکر میں بیٹھو جہاں روح کی قربان گاہ پر بصیرت کی روشنی چمکتی ہے اس مندر میں داخل ہو جاؤ جس کو انسانی ہاتھوں سے چھوا نہیں ہے، جہاں کوئی پریشانی یا خوف نہیں ہے۔

روحانی خلوت کی طرف آؤ اور خدا کی آواز آپ سے خاموشی کی زبان میں بات کرتے ہوئے سنیں گے اور آپ کو معلوم ہوگا کہ پوشیدہ نظر آ گیا ہے اور جو غیر حقیقی لگتا ہے وہ حقیقت بن گیا ہے۔

توازن خوبصورت ہے اور اسے ہمارے احساسات، خیالات اور اعمال کی بنیاد اور محور ہونا چاہیے جس کے گرد ہماری زندگی گھومتی ہے۔

عظیم روحیں اپنے سکون اور سکون کو برقرار رکھتی ہیں، جو انہیں زندگی کی آزمائشوں اور مصیبتوں سے گزرنے میں مدد دیتی ہے اور ان کی عقل یا توازن کھوئے بغیر

خدا ہر جگہ موجود ہے، جہانوں کا انتظام کر رہا ہے اور لامحدود مداروں میں کہکشاؤں کی رہنمائی کر رہا ہے اور اس کی شکل میں تخلیق کی گئی بنی نوع انسان بھی اپنی زندگی کو منظم کرنے اور اپنی سرگرمیوں کو بغیر کسی پریشانی اور پریشانی کے مربوط کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

ہمیں ہمیشہ دوسروں کو محبت، خیر سگالی اور امن کے خیالات بھیجنے چاہئیں

مراقبہ کے ڈھانچے میں جہاں روح کی قربان گاہ پر بصیرت کی روشنی مسلسل چمکتی رہتی ہے، وہاں نہ کوئی اضطراب، کوئی تناؤ، کوئی تناؤ، کوئی گھبراہٹ نہیں، بلکہ سکون، سکون، خود اعتمادی اور حقیقی خوشی ہے۔

خُداوند، خود غرضی کے شیطانوں پر قابو پانے میں ہماری مدد کریں جو لوگوں میں تفرقہ اور اختلاف پیدا کرتے ہیں اور روحوں کو نیکی اور ہم آہنگی کی محبت میں اکٹھے ہونے سے روکتے ہیں۔

تمام نیک اعمال خدا کے نزدیک اس وقت تک قابل قبول ہیں جب تک کہ وہ روحانی شعور کے ساتھ انجام دیے جائیں مادیت پسندانہ اعمال وہ ہیں جو خالص خود غرضی کی وجہ سے ہوں مادی اور روحانی کاموں کے درمیان حائل رکاوٹوں کو توڑنا ضروری ہے تمام اعمال جو صحیح مقاصد کے ساتھ کیے جاتے ہیں وہ پاکیزہ ہوتے ہیں اور روح کو نجاستوں اور ناپاکیوں سے پاک کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

اپنے ساتھیوں کا انتخاب احتیاط اور سوچ سمجھ کر کریں، ان کے مخلص دوست بنیں، لیکن ہمیشہ کچھ فاصلہ رکھیں، اور باہمی احترام کو آپ اور ان کے درمیان کڑی بننے دیں، ان کے ساتھ شرافت کی حد سے تجاوز نہ کریں۔

دوسروں کے ساتھ ملنا آسان ہے۔ لیکن اگر آپ ان کی محبت اور احترام کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو اس مشورہ پر عمل کرنا چاہیے۔

****

دعا، مراقبہ اور ایمان کے ذریعہ، انسان کو روحانی رہنمائی حاصل ہوتی ہے، اور کوئی بھی اس اندرونی ہم آہنگی کے بغیر امن و سکون سے نہیں رہ سکتا تاہم، خواہشات، خواہشات یا عادات سے جنم لینے والے جوازوں پر بھروسہ کرنے کے بجائے براہ راست خدا سے رہنمائی حاصل کرنے کے لیے بدیہی علم اور گہری سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔

جان لیں کہ ہر وہ چیز جو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور اس سے بھی زیادہ، آپ کا خدا میں انتظار ہے۔

ایک شام استاد پرمہنس نے طلباء سے کہا:

"قبضہ میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا، لیکن دوستی بہت قیمتی ہے۔ سچے بھائی چارے میں، دوستوں کے دوست کی حقیقی جھلک نظر آتی ہے: خدا"

پھر اس نے مزید کہا: "کسی دوست کو دھوکہ دینے یا کسی انسان کو دھوکہ دینے سے بچو، کیونکہ یہ خدائی انصاف کے قانون کے مطابق سب سے بڑے گناہوں میں سے ایک ہے"

****

زیادہ سے زیادہ ذہنی طاقت پیدا کریں اس طاقت کو ابھاریں تاکہ چاہے کچھ بھی ہو جائے، آپ زندگی کی جنگ میں بہادروں کی طرح ثابت قدم رہ سکیں اور تمام چیلنجز کا مقابلہ کر سکیں۔

اگر آپ خُدا سے محبت کرتے ہیں تو آپ کو ایمان رکھنا چاہیے اور مصیبتوں، مصیبتوں اور آزمائشوں کے وقت برداشت کرنے اور ثابت قدم رہنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

مایوسی یا درد سے خوفزدہ نہ ہوں، بلکہ اپنے ذہن کو مثبت اور مضبوط رکھنے کے لیے کام کریں۔

جب آپ روحانی خوشی کی اصل خوراک کا مزہ چکھیں گے، تو آپ دیکھیں گے کہ کوئی دوسرا تجربہ اس سے موازنہ نہیں کر سکتا۔

والدین کو ہمیشہ اپنے بچوں کو مراقبہ اور شعوری فہم و فراست کی تعلیم دے کر ان میں روحانی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے

تاکہ وہ فریب اور جھوٹی لذتوں کی آگ سے کھیلنے کے لالچ میں مبتلا نہ ہوں۔

جب الہی خوشی نازل ہوتی ہے، میری سانسیں پرسکون ہو جاتی ہیں، اور میری روح بلند ہوتی ہے، ایک ساتھ ہزار نیندوں کی خوشی کا تجربہ کرتے ہوئے، پھر بھی میں اپنے عام حواس سے محروم نہیں ہوتا، یہ کائناتی تجربہ ان لوگوں کے لیے مخصوص ہے جو شعور کی اعلیٰ ترین حالت کو حاصل کرنے کے لیے گہرائی سے تلاش کرتے ہیں۔

****

دل کی آنکھ:

ہر شخص مختلف سطحوں پر، اندرونی آنکھ یا بصیرت کی طاقت کا مظاہرہ کرتا ہے، یہ سکون اور امن کے افق سے ابھرتا ہے، چیزوں اور لوگوں کے بارے میں درست اور قابل اعتماد معلومات فراہم کرتا ہے، بغیر کسی ثبوت یا حسی ثبوت کی ضرورت کے؛ یہ ہم اپنے تجربات سے جانتے ہیں۔

حقیقی بصیرت ایک پرسکون اور مخلص احساس کے طور پر آتی ہے، جو جذباتی اضطراب اور پریشان کن شکوک و شبہات سے الگ ہوتی ہے، یہ بصیرت ایک اندرونی آوازِ یا دل کی سرگوشی کے طور پر ظاہر ہوتی ہے، اور حقیقی اندرونی رہنمائی اور لاشعور کی گمراہ کن آوازوں کے درمیان فرق کرنا بہت ضروری ہے۔

حقیقی بصیرت (بصیرت) کوئی سخت عقیدہ نہیں ہے بلکہ سچائی کی براہ راست سمجھ اور تخلیقی سوچ غیر معمولی مزاج کا بہترین تریاق ہے۔

مزاجی رجحانات اس وقت ہوش سنبھال لیتے ہیں جب انسان منفی یا مشتعل حالت میں ہوتا ہے جب ذہن مثبت خیالات سے خالی ہوتا ہے تو اس کا مالک افسردہ اور پریشانیوں کے بوجھ تلے دب جاتا ہے اور افسردگی اور پریشانی کے ساتھ شیطان اس شخص کے خیالات میں مہمان بن کر میزبان پر مکمل قابو پا لیتا ہے۔

لہذا، میرے دوست، تخلیقی خیالات کو فروغ دینے کے لئے کام کریں جب آپ دستی کام میں مصروف نہیں ہیں، اپنے دماغ میں کچھ تخلیقی کریں اس میں مصروف رہیں تاکہ کشیدگی اور تشویش میں ڈوبنے کا وقت باقی نہ رہے۔

دوستی ہماری روحوں کو مطمئن نہیں کرتی جب تک کہ ان کی جڑیں خدا کے لیے مشترکہ محبت میں نہ ہوں، دوسروں سے سمجھنے اور دوستی کی ہماری خواہش، حقیقت میں، روح کی اپنے ماخذ سے اتحاد کی تڑپ ہے: خدا

ہم جتنا زیادہ بیرونی چیزوں کے ذریعے اس خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے، اتنا ہی کم امکان ہے کہ ہمیں اعلیٰ ساتھی مل جائے گا۔

اگر آپ مضبوط دماغ رکھتے ہیں اور غیر متزلزل عزم کو فروغ دیتے ہیں، تو آپ اپنی تقدیر کو کنٹرول کر سکتے ہیں، پہلے چھوٹے چھوٹے معاملات میں اپنی ذہنی طاقت کو آزمائیں، اور بہت سی عظیم چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے اسے مضبوط کرنے کی کوشش کریں جس کا میں نے اپنی زندگی میں تجربہ کیا ہے، اور میں یقین کے ساتھ بات کرتا ہوں۔

غلط کاموں سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ غلط کام کو پہچاننے اور اسے نہ کرنے کا عزم کرنے کے لیے درست فیصلہ کیا جائے۔

ایک غلط دوسرے سے لڑنے سے صحیح پیدا نہیں ہوتا جہالت انسانیت کی حقیقی دشمن ہے اور اسے اس دنیا سے نکال دینا چاہیے۔

ہمارے پاس خوشحالی، خوشی اور کامل انصاف کے دور کے آغاز کے لیے اس دنیا میں ہر چیز کی ضرورت ہے، اس میں واحد رکاوٹ انسانی خود غرضی ہے، جو اس ناممکن کو ممکن بناتی ہے، خوفناک اور ناقابل جواز مصائب انسانی خود غرضی اور دوسروں کی پرواہ کیے بغیر خود غرضی کے حصول کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

****

آرکائیوز سے: نفرت کی فصل

ناسی اور ذاکر ایک دوسرے سے نفرت کرتے تھے ان کے درمیان لڑائی اس وقت شروع ہوئی جب وہ سکول میں کم عمر طالب علم تھے اور جب وہ بڑے ہوئے تو ان کے ساتھ دشمنی بڑھ گئی اور جوتے بیچنے کے کاروبار میں دونوں کے حریف بن گئے۔

ایک بار شادی کے لیے لڑکی کا ہاتھ بٹانے کے لیے ان کا مقابلہ ہوا اور چونکہ ناسی ذاکر سے قدرے مضبوط تھا اس لیے اس نے اسے بہت مارا اور اسے بے ہوش کر دیا جب ذاکر کو ہوش آیا تو اس کے ساتھ جو کچھ ہوا اس پر وہ شرمندگی، ندامت اور بیزاری سے مغلوب ہوگیا۔

برسوں بعد، ذاکر نے کام کرنے اور رہنے کے لیے شہر جانے کا فیصلہ کیا۔

ناسی بھول گیا تھا کہ کیا ہوا تھا لیکن ذاکر اس کی یاد سے اس ذلت اور شرمندگی کو نہ مٹا سکا جو ناسی نے اسے پہنچایا تھا، اس کے باوجود وہ بار بار اپنے آپ سے کہتا رہا کہ میں ناسی کو معاف کر دوں گا اور اپنے خلاف اس کا جرم یاد نہیں رکھوں گا۔

لیکن کئی مہینوں کے بعد، ذاکر کو احساس ہوا کہ معافی کی اپنی روزمرہ کی یقین دہانیوں کے دوران، وہ دل کی گہرائیوں سے بدلہ لینا چاہتا تھا، اور وہ ایسے مواقع کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ اپنی انتقام کی پیاس کو پورا کرنے کے لیے اسی طرح کی ضرب لگائیں۔

تھوڑی دیر کے بعد ناسی کو ایک عجیب سی کھینچا تانی محسوس ہوئی جہاں اس کا پرانا حریف ذاکر چلا گیا تھا اسے کوئی شک نہیں تھا کہ کچھ ہونے والا ہے تاہم ذاکر کو شہر میں ناسی کی موجودگی کا علم ہو گیا اور وہ اس کی نقل و حرکت پر گہری نظر رکھنے لگا۔

ایک شام، ناسی چہل قدمی کرنے اور "تازہ ہوا سونگھنے" کے لیے گئی، حالانکہ موسم اداس اور بارش کا تھا۔

ایک ویران سڑک پر اکیلے چلتے ہوئے وہ ایک کھلے ہوئے گودام کے سامنے سے گزرا تو ذاکر نے چپکے سے اور احتیاط سے اس کا پیچھا کیا اور موقع ملنے پر اس نے کمپاؤنڈ سود کے ساتھ حساب طے کرنے کا فیصلہ کیا۔

بہت خوش ہو کر اس نے دیکھا کہ گودام کی ایک دیوار سے ایک ٹھوس ٹائل گرا ہے، تو اس نے اسے پکڑا اور اپنے سابق حریف کے سر پر زبردستی مارا، اسے زمین پر پھینک دیا، اور ناسی کو اس کی موجودگی کا علم ہوئے بغیر جس راستے سے وہ واپس آیا اس پر دھاوا بول دیا۔

گھنٹوں بعد بارش رک گئی، بادل صاف ہو گئے اور چاندنی کی ایک کرن دیوار کے اوپری حصے میں ایک سوراخ سے نمودار ہوئی، ناسی اپنے آپ کو بہت کمزور محسوس کرتے ہوئے زمین پر پڑا ہوا دیکھ کر بیدار ہوا۔

اس نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ کیا ہوا ہے، اور جب اس نے اپنے پاس ایک ٹائل اور اس کے اوپر دیوار میں ایک سوراخ دیکھا تو اس نے نتیجہ اخذ کیا کہ جب وہ گودام کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا، تو اس کی بد قسمتی سے وہ ٹائل دیوار کے اوپر سے گر کر اس کے سر پر گر گیا۔

اس کہانی کا اخلاق یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال کے ناقابل فراموش ہونے کے باوجود دوسروں کو پہنچنے والے نقصان کو بھول جاتے ہیں اور ان اعمال کے نتائج خاموشی سے جہالت کے اندھیروں میں ان کا تعاقب کرتے رہتے ہیں جس طرح ایک گائے اپنے بچھڑے کو ہزاروں دوسروں کے درمیان تلاش کر لیتی ہے، اسی طرح ہمارے عمل کے نتائج کو بھی اپنی طاقت کا پتہ لگانے کے لیے اپنی طاقت کا تعین کرتے ہیں۔ ایک طویل وقت کے بعد بھی مقام

اگر ناسی کے پاس عقل ہوتی اور وہ اپنے اور اپنے حریف ذاکر کے درمیان جھگڑے کو سلجھانے کی کوشش کرتا اور اس واقعے کے بعد اس سے معافی مانگتا تو شاید وہ اپنے مخالف کا غصہ کم کرتا اور معاملات اس سے آگے نہ بڑھتے۔

لیکن حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، اور خوفناک نتائج کے بیج ایک تاریک مستقبل کے رحم میں پروان چڑھے اور پروان چڑھے، جس کا نتیجہ ایک تباہ کن جنم پر منتج ہوا، ناخوشگوار حیرت سے بچنے کے لیے، دماغ کی مٹی میں چھپے ہوئے بُرے میلانات کے بیجوں کو جلا دینا چاہیے، اور دور اندیشی کو عمل سے پہلے ہونا چاہیے، چاہے ایک آفاقی قانون کے اس پہل کے لیے، جو ایک ہی قانون کے مطابق ہے۔ اچھا یا برا، میٹھا یا کڑوا ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہر عمل ذہن میں رجحانات اور رجحانات کے طور پر محفوظ ہونے والے نشانات چھوڑ دیتا ہے۔ جب تک کہ ان کے ساتھ دانشمندی اور ہوشیاری سے کام نہ لیا جائے تو یہ ممکنہ طور پر خطرناک نتائج کی طرف لے جائیں گے تاہم جب برے اعمال کے بیج عقل کی آگ سے جل جائیں گے تو وہ دوبارہ اگنے سے قاصر ہوں گے۔

کل کا نقشہ، یا: کوشش کے قابل ایک مطالبہ

استاد کی تعلیمات سے

پرمہنس یوگنند

اگر آپ کامیابی کے مواقع کے انتظار میں زندگی میں بے مقصد گھومتے ہیں، تو وہ مواقع دستک دینے سے نہیں ملیں گے، اور آپ کو کامیابی نہیں ملے گی، لیکن اگر آپ وہ ہیں جو اپنا مستقبل خود ترتیب دیتے ہیں اور اپنے آنے والے کل کا نقشہ اپنے ہاتھوں سے بناتے ہیں، تو اپنے مقصد کے حصول میں خوش ہوں، کیونکہ آپ اپنے مطلوبہ مقصد تک پہنچنے کے بہت قریب ہیں۔

ایک کامیاب نقشہ ڈیزائن کرنے کے لیے، آپ کو سب سے پہلے اپنے مقصد کا تعین کرنا ہوگا، کامیابی آپ کے لیے کیا معنی رکھتی ہے؟ آپ کامیابی سے کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ کا جواب شہرت، دولت، یا خود غرض مادی خواہشات کی تکمیل ہے، تو آپ خوفناک مایوسی اور سراسر ناکامی کی طرف جارہے ہیں۔

ناکام ترین لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے نام ہر کسی کے ہونٹوں پر ہوتے ہیں جو اپنی پسند کی چیز خریدنے کی صلاحیت رکھتے ہیں - مادی معیارات کے مطابق - ہر وہ چیز جو ان کی روح کی خواہش ہوتی ہے، لیکن پھر بھی ان کے پاس خوشی نہیں ہوتی! تو پھر اسی ڈیڈ اینڈ روڈ پر کیوں چلتے رہیں؟

شہرت اور خوش قسمتی اصل کامیابی کا ثمر ہو سکتے ہیں لیکن یہ کامیابی کا نچوڑ نہیں ہیں اور نہ ہی یہ سب سے اہم اوصاف ہیں درحقیقت کامیابی کے حصول کے لیے یہ بالکل ضروری نہیں ہیں۔

تو مقصد کیا ہے؟ زندگی سے کیا ڈھونڈنا چاہیے؟ حصول اور کوشش کرنے کے لیے ایک مقصد ہے: خوشی اس کے لیے زندگی کے چھپے خزانوں کو ہر لمحے سے نکالنا ضروری ہے، ان لوگوں کے لیے جو تلاش کرنے میں مہارت رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ خزانے کہاں پڑے ہیں۔

اور جان لو اے خوشی کے متلاشی، کہ اگر تم اپنی توجہ اپنے دن تک محدود رکھو

اور اگر آپ اپنے مہربان الفاظ، فائدہ مند اعمال اور اچھے خیالات سے اپنے دن کو تقویت بخشتے ہیں۔

آپ کا دن آپ کے وفادار دوست اور آپ کا سنہری موقع ہوگا۔

آپ کا پاسپورٹ اور ویزا کامیابی سے بھرے امید افزا اور روشن مستقبل میں آپ کا داخلہ ہوگا۔

لہذا، اپنے مستقبل کی نقشہ سازی کا اگلا مرحلہ یہ ہے کہ آپ اپنی زندگی کے ہر دن کے مشمولات کا بغور مشاہدہ کریں اور جو کچھ فائدہ مند اور مثبت ہے اسے برقرار رکھیں اگر آپ ایسا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں، تو آپ کو روکنا چاہیے اور اسٹاک لینا چاہیے۔

کامیابی کے حصول کے لیے درج ذیل اہم عناصر پر غور کرنا چاہیے، جن کے بغیر کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

جب آپ صبح اٹھیں تو فوراً بستر سے نہ کودیں اور دن کی سرگرمیاں شروع کریں۔

آہستہ آہستہ اپنی توانائی حاصل کرنے کے لیے اپنے پورے جسم کو کئی بار تناؤ اور آرام دیں اپنے روزمرہ کے معمولات کو شروع کرنے سے پہلے اپنے آپ کو یقین دلانے کے لیے کچھ وقت نکالیں کہ یہ آپ کی زندگی کا بہترین دن ہوگا اپنے آپ کو یقین

دلائیں کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے، آپ کے دن کا آغاز دعا اور مراقبہ سے اس طرح ہوگا آپ کا یقین مضبوط ہوگا اور آپ کو وہ طاقت ملے گی جس کی آپ کو ضرورت ہے۔

اپنی زندگی کو آسان بنائیں

زندگی سے لطف اندوز ہونے کے لیے انسانی ایجادات پر بھروسہ نہ کریں اگر آپ اپنے آپ کو وقتی لذتوں تک محدود رکھیں گے تو آپ چڑچڑے، الجھے ہوئے اور موڈی ہو جائیں گے، ٹیلی ویژن، رات گئے اجتماعات اور ضیافتوں سے مستقل لگاؤ کی کوئی ضرورت نہیں ہے- یہ سماجی رسم و رواج بن چکے ہیں جیسا کہ کسی نے کہا تھا- اور یہ کتنا سچ ہے کہ ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے، لیکن اس کے کہنے پر کہ ہم اپنے کام کو کیسے ضائع کرتے ہیں! آپ لمبی زندگی گزاریں گے اور زندگی سے زیادہ لطف اندوز ہوں گے اگر آپ اسے آسان بنائیں گے اور اپنے آپ کو معاشرے میں جکڑے ہوئے نہیں ہیں چھوٹی چیزوں میں پائی جانے والی خوشیاں تلاش کریں

اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق کام کو مکمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔

اگر آپ اپنی موجودہ ملازمت سے مطمئن نہیں ہیں تو، بے چینی اور بے ترتیب کارکردگی سے کچھ نہیں بدلے گا، مثبت رویے کے ساتھ صورتحال سے رجوع کرنے کی کوشش کریں، چاہے وہ کچھ بھی ہو، اور دو چیزوں میں سے ایک ہو گی: یا تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ نے ایک قیمتی موقع گنوا دیا ہے، یا ایک نیا دروازہ اچانک کھل جائے گا، جس سے آپ کو داخل ہونے اور ایک ایسی نوکری تلاش کرنے کی اجازت ملے گی جس سے آپ کی ضروریات پوری ہوں گی

زندگی دینے اور لینے کا ایک مسلسل عمل ہے۔

متوازن رہیں تاکہ آپ جو دیتے ہیں اس سے زیادہ نہ لیں اور نہ ہی اپنے آپ کو بغیر لیے دینے تک محدود رکھیں

اپنے نقطہ نظر کو وسیع کریں۔

دوسروں کی زندگیوں اور سرگرمیوں میں دلچسپی دکھائیں اپنے آپ سے پرے اپنے خاندان کو، اور اپنے خاندان سے آگے اپنے دوستوں کو، اور اپنے دوستوں سے آگے تمام لوگوں کے لیے سائنس اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ آپ ایک مکمل کا حصہ ہیں، لہذا اپنے بڑے نفس کو مت بھولیں۔

اپنی زندگی کو متوازن رکھیں

ہر دن میں کام، آرام، فرصت، مطالعہ اور عکاسی شامل ہونی چاہیے آپ جسم، دماغ اور روح کے ساتھ ایک وجود ہیں صحت، جیورنبل اور علم حاصل کرنے کے لیے ان اہم عناصر کی متوازن اور ہم آہنگی سے پرورش کریں۔

مسکرانے میں جلدی، دھیرے دھیرے، مدد کے لیے بے تاب، انتظار کرنے اور بدلنے کے لیے تیار، اور مواقع سے چوکنا

دن کے آخر میں اکاؤنٹ چیک کریں۔

آپ نے جو ترقی کی ہے اس پر اپنے آپ کو مبارکباد پیش کریں، حالات راتوں رات تبدیل نہیں ہوں گے، اس لیے کل بہتر کرنے کے عزم کے ساتھ غلطیوں کا سامنا کرنے سے نہ گھبرائیں اور سونے سے پہلے اپنے معاملات اللہ کے سپرد کر دیں، یہ جانتے ہوئے کہ وہ آپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا، بلکہ آپ کے لیے مواقع فراہم کرے گا اور آپ کے لیے دروازے کھولے گا جب تک آپ کوشش کریں گے اور اس کی مدد اور رہنمائی حاصل کریں گے۔

جب آپ غنودگی سے دور ہو جائیں اور سونے سے پہلے اپنے آپ کو یقین دلائیں کہ آنے والا کل آج سے بہتر ہو گا، اللہ کی مدد سے

اگر آپ ایک پیچیدہ منصوبہ ساز اور ہنر مند بلڈر ہیں۔

اگر آپ اپنے نقشے کی تفصیلات پر عمل کرتے ہیں۔

ناکام ہونا ناممکن ہے!

آگے اور سلامتی ہو آپ پر!

ماخذ: سیلف نالج میگزین

گہرے جھٹکے

ترجمہ: محمود عباس مسعود

اے خُداوند، آپ وہ پراسرار آسمانی بجلی ہیں جو ہماری رگوں میں بہتی ہے اور ہمارے جسموں کے تمام گوشت، ہڈیوں، اعصاب اور عضلات کے ساتھ پیچیدہ اور پیچیدہ میکانزم کو طاقت دیتی ہے۔

آپ کی اہم توانائی ہمارے اندر موجود ہے، ہماری ہر سانس میں اور ہمارے دلوں کی ہر دھڑکن میں ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ تمام طاقت، نیکی، اور نعمتیں تجھ سے آتی ہیں، اے سخاوت کے منبع اور وجود میں موجود تمام نیکیوں، طاقتوں اور نعمتوں کی اصل۔

****

* فجر کے باغ سے، میں آپ کے لیے روشنی کے پھول چنتا ہوں تاکہ آپ کے قدموں میں عاجزی کی نذر ہو جائیں۔

تیری محبت کا چھیدنے والا ستارہ میری روح کی فضاؤں میں طلوع ہو، غفلت کی دھند اور بے حسی کے اندھیروں کو دور کر دے، اے رب، میں تجھے بھول جاؤں تو مجھے نہ بھولنا۔

مجھے یاد رکھنا چاہیے میں تمہیں یاد نہ کروں

****

خداوند، ہمیں برکت دے تاکہ ہم خوشی اور امید کے ساتھ زندگی گزار سکیں

آئیے ہم اپنے زمینی فرائض اور تخلیق کی لامتناہی اور لامتناہی خوبصورتیوں سے لطف اندوز ہوں۔

اپنے حواس کو بہتر بنانے میں ہماری مدد کریں تاکہ ہم حیرت انگیز فطرت کا مزہ چکھ سکیں

اور ہمیں آپ کے بابرکت ذائقے سے زندگی کی تمام معصوم لذتوں سے لطف اندوز ہونے دیں۔

ہم نے اس منفی اور مایوسی پر مبنی نقطہ نظر سے چھٹکارا حاصل کر لیا ہے جو زندگی کی خوشیوں اور زندگی کی لذتوں کو بلا جواز طور پر ختم کر دیتا ہے۔

****

میں نے طویل عرصے سے دنیاوی چیزوں کے اندوہناک نظاروں سے دوچار ہوں، اے عالمِ روح، میری آنکھیں تجھے دیکھنے کے بجائے مادے کی پیلی، بے جان لاش کو دیکھتی ہیں۔

مجھے برکت دے تاکہ میں حکمت کی بصیرت کے ساتھ ہر چیز میں تیری بابرکت موجودگی کو دیکھ سکوں
****
ہماری دھات کو بہتر کر، اے آسمانی کیمیا دان! ہماری کمزوری کو طاقت میں اور ہماری گمراہ کن سوچوں کو سچائی کے صحیح فہم میں بدل دے، ہمارے خود غرض عزائم کے گھناؤنے عزائم کو بلند و بالا، پروں والی خواہشات، ہماری تکلیف دہ جہالت کو مقدس حکمت میں، اور ہماری سستی کے بنیادی خام مال کو اعلیٰ روحانی کامیابیوں کے بہتر سونے میں بدل دے۔
****
اے خُداوند، میں عاجزانہ ہاتھوں کے ساتھ آپ کے پاس آتا ہوں تاکہ آپ کو اپنا پورا وجود پیش کر سکوں، اپنی دعاؤں کو الہی محبت کی خوشبو سے رنگین!
مجھے آپ پر معصوم بچوں کا بھروسہ اور آپ سے مکمل عقیدت عطا فرما
مجھے برکت دے تاکہ میں اپنی دعاؤں کے الفاظ کے پیچھے تیری موجودگی کو محسوس کروں
مجھے اپنے تمام جذبات میں آپ کی موجودگی کو محسوس کرنے کی ترغیب دیں۔
اور تاکہ میں جان سکوں کہ آپ کی روشن حکمت میری سمجھ میں اضافہ کرتی ہے اور میرے علم کو پاک کرتی ہے
اور یقین جانیں کہ میری زندگی آپ کی منفرد اور ایک قسم کی زندگی کا ایک مظہر ہے۔
****
اے خُداوند، تجھ سے میری محبت کو بولے ہوئے الفاظ یا سرگوشیوں سے چھپایا نہیں جا سکتا کیونکہ ایک مقدس، غیر کہی ہوئی زبان میں، میں تجھ سے اپنی محبت اور تجھ سے ملنے کی اپنی بے پناہ خواہش کا اظہار کروں گا۔
تیری آواز خاموش ہے، اور اپنی روح کی خاموشی میں تیری نرم آواز سنوں گا۔
مجھے یہ محسوس کرنے دو کہ آپ نے ہمیشہ مجھ سے محبت کی ہے، حالانکہ مجھے اس سے پہلے کبھی احساس نہیں ہوا تھا۔
****

اے رب، ہمیں پرندوں، جانوروں، پتلے پھولوں اور گونگی گھاس سے پیار کرنا سکھا جو اکثر ہمارے لاپرواہ پیروں تلے کچلے جاتے ہیں۔

فطرت کی ان گنت اقسام آپ کی کثیر الجہتی ذہانت کا اظہار ہیں: آپ کے ہاتھ سے مستند شاہکار، جو مسلسل حرکت میں اور ہلتے رہتے ہیں۔

آئیے ہم تمام تخلیقات میں آپ کے منفرد کام کو دیکھیں جو تقلید کی نفی کرتا ہے!

****

اے رب مجھے برکت دے تاکہ میں نیکی اور پاکیزگی کے سوا کچھ نہ دیکھوں

تاکہ میں الہی محبت کے متاثر کن الفاظ اور حمد کے سوا کچھ نہ سنوں

اے آسمانی مہک سے معطر روح، مجھے اپنا فضل عطا فرما، تاکہ میں صرف وہی خوشگوار خوشبو لے سکوں جو مجھے تیری یاد دلاتی ہیں۔

مجھے صرف سادہ، غذائیت سے بھرپور کھانا چکھنے دیں۔

اور ہر وہ چیز جس کو میں چھوتا ہوں مجھے آپ کے پاکیزہ اور بابرکت لمس کی یاد دلائے۔

****

مایوسی کی ریت کے طوفانوں کے باوجود جو وقتاً فوقتاً اس پر اڑتے ہیں، اس کی ترقی میں رکاوٹیں ڈالنے کے باوجود میرا قافلہ دعاؤں کا قافلہ تیری طرف رواں دواں ہے۔

جیسے جیسے میں مقدس جلوس میں آگے بڑھتا ہوں، مجھے دور سے آپ کی خاموش حوصلہ افزائی کا نخلستان نظر آتا ہے، اور میری طاقت بحال ہوتی ہے اور میرا حوصلہ تازہ ہوتا ہے، اس لیے میں آپ تک پہنچنے کے لیے اپنی کوششوں کو دوگنا کرتا ہوں۔

جب میں نیکی کے نخلستان میں پہنچ جاؤں گا تو اپنے پیاسے ہونٹوں کو ایمان کی بہاروں میں ڈبو کر بجھنے تک پیوں گا۔

****

آپ کی مقدس آواز کی زبردست لہریں ایتھر سے گزر رہی ہیں۔

جنسی لذتوں کے خلفشار سے بہرے ہوئے کان آپ کے فرشتے واعظ کو نہیں اٹھا سکتے۔

اے الہی براڈکاسٹر، ہمارے ذہنوں کے آلات، جو اب آپ کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہیں، روحانی فہم کے عین مطابق اشارے کے مکمل ارتکاز کے مطابق ہونے دیں۔

ہمیں سکھائیں کہ آسمانی دھنوں اور روحانی موسیقی کو روح کے آسمان میں کیسے گرفت میں لیا جائے۔

****

اے رب، میری روحانی بصیرت کو کھول دے تاکہ وہ ہمیشہ میرے قدموں کی رہنمائی کرے اور مجھے خود غرضی کے آخری راستے سے بچائے۔

جب میں شعور کے موڑ اور موڑ اور اس کے گھومنے والے راستوں پر چلوں گا، میں بدتمیز شاہراہوں کو دیکھوں گا اور بچ جاؤں گا: لالچ، خود غرضی، اور اخلاقی قوانین کی بے توقیری

اے سب کچھ جاننے والے باطنی نور، مجھے زندگی کے تمام مسائل کا حل دکھا

****

میں اپنے لیے یہ مقدس نذر مانتا ہوں:

اے رب، میری محبت کا سورج تیرے بارے میں میرے مستقل خیالات کے آسمان سے کبھی غروب نہیں ہوگا۔

میں آپ کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف آپ سے نظریں نہیں ہٹاؤں گا۔

میں ایسا کچھ نہیں کروں گا جس سے مجھے آپ کی یاد نہ آئے۔

جہالت اور حماقت سے پیدا ہونے والے اعمال ڈراؤنے خوابوں اور خوفناک خوابوں کو جنم دیتے ہیں۔

مجھے صرف عظیم کامیابیوں کے میٹھے خواب دیکھنے دو، کیونکہ وہ تیرے الہام اور رہنمائی سے ہیں، اے رب!

****

اے رب، اگر مادے کے پردے تجھے مجھ سے چھپا لیں تو کب تک کنول، گلاب، سونے کے رنگ سے چمکنے والے بادلوں اور نوروں اور ستاروں سے بھری خاموش راتوں کے دلفریب پردوں کے پیچھے چھپے رہو گے۔

اگرچہ یہ آپ کو چھپاتا ہے، میں اسے پسند کرتا ہوں کیونکہ یہ آپ کی موجودگی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

تاہم، میں آپ کو بالکل ویسا ہی دیکھنا چاہتا ہوں جیسا
کہ آپ ہیں، تخلیق کے ماسک کے بغیر!

****

اے سب دیکھنے والے، جسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند!

آپ مجھے سورج اور ہمیشہ بدلتے چاند کی مستحکم، غیر متغیر آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ایک مکمل نظر کے ساتھ، آپ مجھے خلا کے ان گنت سوراخوں اور چوکس ستاروں کی چمکتی ہوئی روشنیوں سے دیکھتے ہیں۔

ہوا کے چھونے سے، آپ مجھے پیار کرتے ہیں، اور آپ اور آپ کے بندوں کے میرے دوستانہ خیالات کے ذریعے، آپ نے مجھے اپنی رحمت کی بابرکت بارش سے نوازا ہے۔

****

اے کائناتی آواز اے لامحدودیت کی آواز! مجھے آپ کی مقدس گونج کے ذریعے روحانی شعور حاصل کرنے دو

یہ میرے ذریعے گونجتا ہے، جسم سے لا محدود کائنات تک میرے تصورات کو پھیلاتا ہے۔

اور مجھے آپ کے ذریعے تخلیق کی ابدی نبض کو محسوس کرنے کی ترغیب دیں۔

****

تم میرے قدموں کو ہلاتے ہو تم میرے ہاتھوں میں کام کرتے ہو تم میرے دل میں دھڑکتے ہو تم میری سانسوں کے ساتھ بہتے ہو اور تم میرے ذہن میں خیالات بُنتے ہو

آپ کا گھسنا میری انسانی مرضی کے آسمان میں الکا کی طرح روزانہ دوڑتا ہے۔

مجھے اپنی زندگی کا ایک قطرہ تیرے کائناتی سمندر میں ملانے دو، تاکہ میں اپنی چھوٹی سی ذات کا بلبلہ تیری وسیع چھاتی پر تیرتا دیکھ سکوں

****

یتیموں اور زخمیوں نے آپ کی شفقت اور ہمدردی کی بات سنی ہے اور وہ آپ کے دروازے پر ہیں کیا آپ انہیں مایوس اور سکون کے بغیر پھیر دیں گے؟

اے کاش تیرا ان دیکھے ہاتھ ٹوٹے دلوں اور دکھوں میں مبتلا لوگوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کو پونچھ دے

وہ جو فریب و فریب کی راہوں میں بھٹک گئے وہ کس کی طرف پلٹیں گے اور تیرے فیاض دروازے کے سوا کس کو تلاش کریں گے؟

آپ کی موجودگی کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی ان کی پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور ان کی مشکلات ختم ہو جائیں گی۔

اے رب، پردہ اٹھا تاکہ ہم تیرا مہربان اور مہربان چہرہ دیکھیں

****

اے سب سے مقدس الہی آواز، میری روح کے ساحلوں پر گرج اور مادہ پرستانہ سوچ کی سلاخوں کو توڑ دو، تاکہ میں جسم کی قید سے آزاد ہو جاؤں۔

مجھے مراقبہ میں اپنے جسم، دماغ، روح اور اپنے بیرونی ماحول میں آپ کی نرم سمندری گونج سننے دیں، اور محسوس کروں کہ یہ تمام چھوٹے بڑے شہروں اور زمین، نظام شمسی اور پوری کائنات میں پھیل رہی ہے۔

اور فطرت کے عظیم جسم کے اندر اپنے وسیع وجود کو مکمل طور پر محسوس کرنے کے لیے!

****

اے ابدی الہی شعلہ، آپ نے اپنی الوہی چمک کی چھوٹی چھوٹی چنگاریاں بنی نوع انسان کی روحوں اور ذہنوں میں ڈالی ہیں، جو محدود، چھوٹی اور بکھری نظر آتی ہیں، پھر بھی آپ وجود میں موجود ہر شعلے اور روشنی کا واحد، لامحدود منبع ہیں۔

****

اے ابدی فاتح! اپنے اندر عمدہ اوصاف پیدا کرنے میں میری مدد کریں: انتہائی طاقتور دشمنوں کے خلاف جنگ جیتنے کے لیے سکون اور ضبط نفس کے سپاہی: غصہ، جھوٹ اور ناشکری

تو میں اپنی زندگی کے کونے کونے پر تیرے حق کا جھنڈا بلند کروں گا جو اعلیٰ ترین ہے اور اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

****

اے روحِ الٰہی، آئیے آپ کو جاننے کے مقدس فریضے سے زیادہ اہم کسی فرض کو نہ سمجھیں، ہر عمل کے لیے، خواہ اس کی نوعیت کچھ بھی ہو، آپ کی عطا کردہ کامیابی کی طاقت سے ہی پورا ہو سکتا ہے۔

اس لیے آئیے ہم سب سے بڑھ کر آپ سے محبت کریں، کیونکہ آپ کی زندگی اور محبت کے فضل کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے اور نہ ہی پیار کر سکتے ہیں۔

****

اے ابدی شمالی ستارے! میں جہاں بھی گھومتا ہوں اور مڑتا ہوں، میرے دماغ کی مقناطیسی کمپاس کی سوئی آپ کی طرف اشارہ کرتی رہتی ہے۔

چاہے میں ناگہانی واقعات کی آندھیوں سے جھلس جاؤں یا مصیبتوں اور آفات کی بارشوں سے بھیگ جاؤں، اس کے باوجود میرے ذہن کو مستقل طور پر تیری طرف متوجہ ہونے کی رہنمائی فرما۔

میری محبت، الجھنوں کے بادلوں اور گھبراہٹ کے طوفانوں کے درمیان اپنے پروں کو پھڑپھڑاتے ہوئے پرندے کی طرح، آپ کے پاس ضرور اپنا راستہ تلاش کرے گی۔

****

اے عظیم الہی بجانے والے، تمام مذاہب کی بانسری میں اپنی حیرت انگیز وحدانیت کی دھنیں پھونک دیں، اور مقدس موسیقی کو آپ کی روح کی مستند دھنیں، اصلیت اور تخلیقی صلاحیتوں سے مالا مال ہونے دیں۔

آئیے ہم آپ کے ساتھ ہم آہنگ ہوں اور اپنے دلوں کی دھنوں کو ایک حمد میں جوڑیں جو ہم آپ کے لیے بلند کریں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں!

****

اے رب میں تیری بارگاہ میں یہ دعا کرتا ہوں:

خواہ میرا مال بہت ہو یا کم، مجھے ہر وہ چیز حاصل کرنے کی قوت عطا فرما جس کی مجھے روز بروز ضرورت ہے۔

****

میں محبت کی مالا پر اپنی دلی دعاؤں کو دہراتا ہوں، اس کی موتیوں کی تڑپ والے مبارک ناموں کے دھاگے سے جڑے ہوئے ہیں: خدا، آفاقی روح، برہما، آسمانی باپ، الہی ماں - یہ سب تیرے مقدس نام ہیں۔

زمانے کے مراحل پر اپنی کائناتی نمائندگی میں، آپ نے لاکھوں روپوں اور نقشوں کو لے لیا ہے، جس طرح آپ نے بہت سے نام لیے ہیں، لیکن آپ کی فطرت ایک اور غیر متغیر ہے، جو ابدی نعمت ہے!

****

اے آفاقی قانون کے خدا، مجھے میرے زخموں اور زخموں کو پہننے میں مدد دے، جو آفات اور آزمائشوں سے پیدا ہوئے ہیں، مجھے اپنے خدائی انصاف کے ہاتھ سے عطا کیے گئے تمغوں اور نظم و ضبط کے بیجوں کے طور پر، جو کسی طرفداری کو نہیں جانتا۔

میری روزمرہ کی مشکلات وہم اور فریب کے تریاق کے طور پر کام کرے اور مجھے دنیاوی خوشیوں کی جھوٹی امیدوں سے نجات دلائے۔

کاش جو آنسو میں نے دوسروں کی بدتمیزی کی وجہ سے بہائے وہ میرے دماغ کے چھپے داغ اور دھبے دھل جائیں۔

اور ہنگامہ آرائی کی ہر تیز ضرب میرے اندر حکمت اور سمجھ کی نئی گہرائیاں کھول دے

کاش عام وجود کی ناپاک تاریکی مجھے خوفزدہ کر دے کہ میں تیری پاکیزگی کے افق اور تیرے شفا بخش روشنی کی تلاش میں بھاگوں

زندگی کے ڈنک اور ناگہانی ضربیں مجھے آپ کی مدد کے لیے پکارنے پر مجبور کرتی ہیں۔

اور میری زندگی کی مٹی میں دردناک حالات کی کھدائیوں سے آپ کی تسلی کے بہتے، بہتے چشمے ظاہر ہوں

کاش کہ دوسروں میں کھردرے پن کی بدصورتی مجھے نرمی اور مہربانی سے سنوارنے پر مجبور کرے اور میرے ساتھیوں کی تکلیف دہ باتیں مجھے صرف میٹھے الفاظ استعمال کرنے کی یاد دلائیں۔

اگر برے ذہن مجھ پر پتھر پھینکیں گے تو میں ان سے اچھے ارادوں کے دوستانہ انداز میں ملوں گا۔

چمیلی کے درخت کی طرح جو ہاتھ پر اپنے خوشبودار پھول بکھیرتا ہے جو اپنے تنے پر کلہاڑی گراتا ہے، تو میں ہر اس شخص پر بخشش کی پنکھڑیاں بکھیر دوں جو میرے ساتھ سرد مہری اور دشمنی سے پیش آئے۔

روحانی خیالات

بابا پرمہانسا یوگنند کے لیے

مراقبہ میں الہی موجودگی کا احساس ذہن کو سکون سے بھر دیتا ہے اور جسم کو اہم توانائی سے بھر دیتا ہے۔

***

گہری، خاموش روحانی میل جول کے ذریعے اور فکر اور احساس کو خدا کی طرف لے جانے سے، سالک بڑھتی ہوئی خوشی محسوس کرتا ہے، اور یہ خوشی خدا کے ساتھ رابطے اور اس کی بابرکت موجودگی کو چھونے کا ٹھوس ثبوت ہے۔

***

میں نے تجھے اپنی روح کی مٹی کو آزمائشوں اور فتنوں کے ہل سے جوتتے دیکھا، تیری حکمت کے بیجوں کو اس کے کناروں میں بکھیرتے ہوئے میں ان بیجوں کو پانی پلاتا رہا، اور جب تیری رحمت کا سورج ان پر چمکا تو وہ بڑھتے اور پھلتے پھولتے، قناعت اور اطمینان کی ایک بابرکت فصل اٹھاتے۔

***

جب ایک شخص خدا کو پہچانتا ہے، تو وہ یہ محسوس نہیں کرتا کہ دوسرے خود سے مختلف ہیں۔

***

عقلمند لوگ بدلتے ہوئے حالات اور حالات کے باوجود اپنا توازن برقرار رکھتے ہیں، خواہ وہ مختلف کیوں نہ ہوں۔

***

خدا حتمی کائناتی انعام اور وجود میں سب سے بڑا فائدہ ہے۔

اے رب، آج کے دن سے میں آپ کو جاننے کی پوری کوشش کروں گا اور آپ کے قریب آنے کی پوری کوشش کروں گا اور آپ کی محبت کو اپنے دنیاوی فرائض میں غفلت یا نظر انداز کیے بغیر محسوس کروں گا، اور میں آپ کو خالص نذرانے کے طور پر اپنے تمام فرائض کو پورا کروں گا، اور اس طرح میں آپ کا فضل حاصل کروں گا۔

***

خدا حکمت اور تابناک الہام کا سرچشمہ ہے وہ تمام اچھے دلوں سے پھوٹنے والی بابرکت خوشبو ہے وہ آسمانی گلابوں کا باغ ہے اور فکر کے شبنم پھول ہے وہ سب سے بڑی محبت ہے جو ہماری محبت کو متاثر کرتی ہے اور پرورش دیتی ہے

***

خدا نے اپنے آپ کو سکون کے افق میں مجھ پر ظاہر کیا ہے، اور میں نے اپنے وجود کے ماخذوں میں اس کی نعمتوں کا مزہ چکھا ہے، اور میں نے اپنے بیدار ضمیر میں اس کی آواز سنی ہے، اور میں پوری آگاہی کے ساتھ اس کے نور کو حاصل کرتا ہوں جو مجھ میں مسلسل پھیل رہا ہے۔

***

سوچ قوتوں میں سب سے زیادہ لچکدار ہے کیونکہ یہ شعور کی سب سے لطیف اور شفاف کمپن ہے آپ خیالات کو لامحدود اکائیوں میں توڑ سکتے ہیں، پھر بھی آپ کبھی بھی انجام تک نہیں پہنچ پائیں گے۔

انسان کو خود کو خود غرضی کے تنگ قید خانے تک محدود نہیں رکھنا چاہیے، بلکہ اپنی کامیابیوں اور خوشیوں میں دوسروں کو شامل کرنا چاہیے، خدا کی مرضی کے کام کا سامان بن کر جب ہم اپنے بارے میں سوچتے ہیں، تو ہمیں دوسروں کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ جب ہم امن کی تلاش کرتے ہیں تو ہم اسے دوسروں کے لیے بھی تلاش کرتے ہیں جو لوگ دوسروں کی خوشیوں کے لیے کام کرتے ہیں ان کو خدا کی طرف سے برکت اور اجر ملے گا

***

مجھے آپ کے بارے میں سوچنے دیں جب تک کہ آپ میری واحد سوچ نہ بن جائیں۔

***

ہم جو کائنات دیکھتے ہیں وہ خواب کے اندر ایک خواب ہے مادہ صرف "منجمد" توانائی نہیں ہے، بلکہ ایک "منجمد" کائناتی شعور بھی ہے۔

***

اے رب، میری مدد فرما اور میری سمجھ اور طاقت کی رہنمائی فرما تاکہ میں تیری روشنی کو تاریک ذہنوں تک پہنچا سکوں، تاکہ وہ روشن ہوں اور تیری حکمت کی کرنوں سے چمکیں اور شفقت بخشی کی طاقت کے ذریعہ، مجھے ان تمام بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ تیرے پاس آنے دیں جو مصائب کی راہوں میں ٹھوکر کھاتے ہیں۔

***

جو شخص خدا کو جاننا چاہتا ہے اس کے دل میں سب سے زیادہ محبت ہونی چاہیے، جیسے پیسے سے محبت کرنے والا

کنجوس، اپنے محبوب کے لیے تڑپنے والا اور ڈوبنے والا جو ہوا کی ایک سانس کے لیے ترستا ہے۔

***

مادی چیزوں کی لذت کم اور ختم ہو جاتی ہے، لیکن الٰہی خوشی جو کہ ناقابل بیان ہے، کبھی کم یا ختم نہیں ہوتی۔

***

اللہ کی محبت کی ہوا آپ کی روشن مسکراہٹوں کو پھیلائے، تاکہ ان کی روشنی بھاگ جائے اور دوسروں کے دلوں سے اندھیرے کو دور کردے۔

***

عام طور پر، محبت کو نفرت سے کہیں زیادہ نفسیاتی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے، پھر بھی عقلمند محبت کو نفرت سے زیادہ آسان سمجھتے ہیں کیونکہ وہ تمام مخلوقات کو اعلیٰ نفس کے حصے کے طور پر دیکھتے ہیں اور کائناتی شعور سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

***

سکون ہر بیماری کا علاج ہے اور جن لوگوں کے دل محبت سے بھرے ہوئے ہیں، جو سکون سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اور جو اچھے کام کرنے میں خوش ہوتے ہیں وہ سکون کا ذائقہ جانتے ہیں، جو کہ ہر خوشگوار زندگی کا ایک لازمی شرط اور بنیادی ستون ہے۔

***

سخت دل والوں کو پیار دے، پریشانی اور افسردگی کے شکاروں کو سکون، تلخ مزاج والوں کو مٹھاس، مصائب و آلام کے بوجھ تلے دبے لوگوں کو خوشی اور گمراہی کی راہوں پر چلنے والوں کے لیے بہترین نمونہ بن جا۔

***

دوسروں کے ساتھ معاملہ کرنے میں دیانت اور اخلاص سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے، اخلاص کے بغیر دوست بنانا آسان ہے، لیکن اخلاص کے بغیر دوست رکھنا ناممکن ہے

***

ارتکاز کی شاندار حالتیں ہیں، اور جب مراقبہ کرنے والا ان حالتوں تک پہنچ جاتا ہے، تو وہ روحانی مسرت اور شاندار نظاروں کی غیر معمولی کیفیتوں کا تجربہ کرتا ہے، اور کہتا ہے:

"میں نے جو ہر جگہ تلاش کیا، مجھے اپنے ساتھ اور اپنے اندر مل گیا، اور میں اندھیرے کی دیواروں کے پیچھے اس کی روشنی دیکھتا ہوں اور خاموشی کی گہرائیوں میں اس کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں"

***

الہٰی محبت آسمانی گلابوں کا باغ ہے اور تابناک، کھلتے ہوئے خیالات یہ ہماری محبت کو پروان چڑھاتا ہے، ہمارے جذبات کو ابھارتا ہے، اور ہمارے خوشگوار خوابوں کو پورا کرتا ہے۔

***

خُداوند، مجھے جو بھی حالات کا سامنا ہے، میں تسلیم کرتا ہوں کہ وہ میری روحانی نشوونما کے اگلے مرحلے کی نمائندگی کرتے ہیں میں تمام آزمائشوں کا خیرمقدم کروں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرے پاس دماغ، سمجھ اور طاقت ہے [میرے راستے میں آنے والی رکاوٹوں اور مشکلات] پر قابو پانے کے لیے۔

***

اگرچہ قدرتی سائنس دانوں کو اب یہ احساس ہے کہ مادہ پھنسی ہوئی توانائی کے سوا کچھ نہیں ہے، روشن خیال اساتذہ نے مادے کے کنٹرول کے میدان میں کامیابی کے ساتھ نظریاتی علم سے عملی اطلاق کی طرف قدم بڑھایا ہے۔

***

اگر آپ اپنی زندگی میں خوش رہنے کے لیے پرعزم ہیں تو کوئی بھی چیز آپ کی خوشی کو آپ سے نہیں چھین سکے گی۔

***

خالص الہی محبت عاشق کی روح کو خوبصورتی سے بھر دیتی ہے، رب کائنات کی توجہ مبذول کراتی ہے، اور اس کی ابدی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

***

میں بہت سے نامور، ذہین تاجروں کو جانتا ہوں جو خدا کو جاننے اور حکمت حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ اپنے کام اور بہت سی سماجی وابستگیوں کے پابند ہیں، اور ایسا کرتے ہوئے، وہ سب سے اہم فرائض یعنی خدا کے لیے اپنی ڈیوٹی، پوسٹ گریجویٹ تعلیم، اور گھریلو زندگی کو پیسے اور کم قیمتی اور اہم وعدوں کی قربان گاہ پر قربان کر دیتے ہیں۔

جس نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے خالص، بے ساختہ محبت کریں اور جب تک ہم اپنی محبت خدا کو نہ دیں ہم خوشی کا ذائقہ نہیں جان پائیں گے۔

***

میں غرور کو عاجزی سے، غصے کو محبت سے، جوش کو سکون سے، خود غرضی کو پرہیزگاری سے، برائی کو اچھائی سے، جہالت کو حکمت سے اور پریشانی کو سکون و اطمینان سے فتح کروں گا۔

***

ہمارے دلوں میں ایک ہمدرد دل پیدا ہونا چاہیے جو دوسروں کے زخموں پر مرہم رکھے اور ان کے دلوں سے دکھ اور درد کو دور کرے۔

***

استاد پرمہنس نے ایک طالب علم سے کہا:

"آپ کی اچھی عادات عام اور مانوس حالات میں آپ کی مدد کرتی ہیں، لیکن جب مسائل پیدا ہوتے ہیں اور جب فطری سمجھ بوجھ کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہ آپ کی زندگی کو آگے بڑھانے کے لیے کافی نہیں ہو سکتیں، گہرے غور و فکر کے ساتھ، آپ ہمیشہ صحیح اور غلط میں فرق کر سکتے ہیں اور ہر چیز میں صحیح فیصلہ کر سکتے ہیں، چاہے آپ کو غیر معمولی حالات کا سامنا ہی کیوں نہ ہو۔"

***

ہم خدا کے بغیر ایک لمحے کے لیے بھی نہیں رہ سکتے وہ ہمیں ہلکی ہواؤں میں سہارا دیتا ہے، سورج کی شعاعوں سے زندگی بخشتا ہے، اور جو کھانا ہم کھاتے ہیں وہ فراہم کرتا ہے وہ ہمارے اردگرد کے دوسروں کے دلوں میں ہوتا ہے، اور وہ واحد ہے جسے ہم اپنا محبوب اور اپنا خیال کر سکتے ہیں۔

***

عاجزی میں ایک میٹھی، پرکشش خوشبو ہوتی ہے جو عاجز انسان کو ہر ایک کا محبوب بنا دیتی ہے۔

***

ہمیں اپنے آپ کو عظیم چیزوں جیسے ابدیت اور لامحدودیت کے بارے میں سوچنے کی تربیت کرنی چاہیے۔

***

خدا اپنے اعلیٰ کاموں کو تخلیق کے حسن میں ظاہر کرتا ہے، لیکن وہ یہ ظاہر نہیں کرتا کہ وہ ان شاندار خوبصورتیوں میں چھپا ہوا ہے اور چھپا ہوا ہے۔

***

اگر آپ کا دماغ مضبوط ہے اور اسے پختہ ارادے کی مٹی میں لگایا ہے اور اگر آپ کا ایمان گہرا ہے تو آپ اپنے خیالات کو مجسم کر سکتے ہیں اور زمین پر عظیم کارنامے حاصل کر سکتے ہیں۔

***

زندگی کو آسان بنایا جانا چاہیے، اور چیزوں کو آسانی اور سکون کے ساتھ نمٹانا چاہیے، خوشی سوچنے اور خود شناسی کے لیے وقت رکھنے میں مضمر ہے۔

***

برائی کی طاقت ہوتی ہے۔ اگر تم اس کے راستوں پر چلو گے تو وہ تم پر غالب آجائے گا اگر تم پھسل گئے تو تمہیں فوراً تقویٰ اور نیکی کی راہوں کی طرف لوٹ جانا چاہیے۔

***

اے رب میری روح کی آرزو اور عمر بھر کی محبت جو میں نے تیرے لیے اپنے دل کے خزانے میں چھپا رکھی ہے قبول فرما

اپنے سکون کے حرم میں تیرے لیے باغ لگایا اور اسے اپنی محبت کے گلابوں سے سجایا

ایک آرزو مند دل، ایک پرجوش دماغ اور تڑپتی ہوئی روح کے ساتھ، میں اپنی روحانی خواہشات اور الہی محبت کے تمام پھولوں کو آپ کے ہمہ جہت وجود کے قدموں میں رکھتا ہوں۔

***

میں ہر روز خدا کے بارے میں سوچ کر اور اس پر غور کرنے سے سلام کروں گا۔

آسمان کا ہر ٹمٹماتا ستارہ، ہر پاکیزہ خیال، ہر نیک عمل ایک کھڑکی ہے جس سے میں تجھے دیکھتا ہوں، اے میرے خدا

مجھے آپ کی آواز سننے دو، رب، مراقبہ کے غار میں میں اپنے اندر ابدی آسمانی خوشی حاصل کروں گا؛ تب سکون میرے دل اور میرے وجود کو خاموشی اور سرگرمی دونوں میں بھر دے گا۔

***

پرسکون اور امن پر زور دیں اور اگر آپ اس دنیا میں امن اور ہم آہنگی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو محبت اور خیر سگالی کے خیالات بھیجیں۔

***

زیادہ تر لوگ دوسروں کی کاربن کاپیاں ہوتے ہیں، دوسروں کی باتوں اور کاموں کی نقل کرتے ہیں ایک شخص کو منفرد ہونا چاہیے اور اپنی منفرد فطرت کا بہترین مظاہرہ کرنا چاہیے۔

***

اگر آپ خوشی کے حصول سے مایوس ہوچکے ہیں تو خوشی منائیں اور ناامید نہ ہوں کیونکہ آپ کی روح ہمیشہ خوش رہنے والی عظیم روح کا عکس ہے اور اس کے جوہر میں یہ خوشی کا ذریعہ ہے۔

اگر آپ اپنی ذہنی توجہ کی آنکھیں بند کر لیں تو آپ اپنی زندگی کے افق پر خوشی کا چمکتا سورج نہیں دیکھ پائیں گے لیکن آپ اپنے دماغ کی پلکیں کتنی ہی مضبوطی سے بند کر لیں، خوشی کا سورج پھر بھی آپ کے ذہن کے بند ایوانوں میں گھسنے کی کوشش کرے گا۔

سکون کی کھڑکیاں کھولیں اور آپ اپنے اندر خوشی کی اچانک چمک دیکھیں گے کیونکہ اگر آپ اپنے خیالات کو باطن کی طرف موڑیں گے تو خوشی کی کرنوں کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔

***

مراقبہ کائناتی دھند کو صاف کرتا ہے جب خود آگاہی وجود کے اعلیٰ درجے اور افق تک بڑھنا شروع کر دیتی ہے۔

ہر موجد مادی ضرورت سے چلتا ہے۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہے اسی طرح عقلمند - ضرورت سے باہر - پرجوش روحانی متلاشی بن گئے انہوں نے دریافت کیا کہ اندرونی اطمینان کے بغیر، بیرونی خوش قسمتی کی کوئی مقدار پائیدار خوشی نہیں لا سکتی

ایک چاند رات کی تاریکی کو دور کرتا ہے اسی طرح خدا کے نور اور علم سے منور ایک روح، محبتِ الٰہی سے جڑی روح، محبت، افہام و تفہیم اور امن کی روشنی پھیلاتے ہوئے جہاں بھی جاتی ہے دوسروں کی روحوں کے اندھیروں کو دور کرتی ہے۔

***

دوست رکھنے کے لیے ہمیں دوسروں کے ساتھ حقیقی پیار کا اظہار کرنا چاہیے جو لوگ دوستی کا مقناطیسی دروازہ کھولتے ہیں وہ اسی طرح کی کمپن کے ساتھ روحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں [مائل اور مزاج]

***

خوشی تمام زمینی آزمائشوں اور دوہری نوعیت کے تجربات کے ذریعے نفسیاتی وضاحت کو برقرار رکھنے میں مضمر ہے

***

جب دل کسی کے ساتھ ہوتا ہے تو اس کی تمام خوبیاں اس کی طرف کھینچ لیتی ہیں جو شخص اچھے لوگوں کے بارے میں سوچتا ہے اس کی نیکیاں اس کی طرف منتقل ہو جاتی ہیں اور جو محبت سے لوگوں کو متاثر کرنے پر توجہ دیتا ہے اس کے پاس الہام آتا ہے اور جو فکر میں بھی زندہ ضمیروں، اعلیٰ اخلاق اور باوقار نیتوں کے ساتھ جوڑتا ہے، اس لیے کہ ان کے دماغوں میں عقل اور ذہانت کا کوئی حصہ نہیں ہوتے جیسے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے جیسے]

***

جب خدا کے لیے بے تحاشا محبت کا سیلاب تڑپتی روح کے دل پر حاوی ہو جاتا ہے تو الفاظ اس تجربے کو بیان کرنے میں ناکام رہتے ہیں یہ محبت روح کا راز ہے، خدا کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے، ایک مقدس آگ کی طرح جو نفس کے اندھیرے کو بھسم کر دیتی ہے، جس سے سالک کو خدا کے نور کا ادراک اور اس کی قربت کا احساس ہوتا ہے۔

***

ایک چھوٹا سا پیالہ اپنے اندر سمندر کو سمیٹ نہیں سکتا اسی طرح انسانی شعور جو کہ مادی ادراک کی جسمانی اور ذہنی مجبوریوں سے محدود ہے، کائناتی شعور پر مشتمل نہیں ہو سکتا، خواہ خواہش کتنی ہی شدید کیوں نہ ہو، تاہم، گہرے اور مسلسل مراقبہ کے ذریعے انسانی شعور کو بلند کیا جا سکتا ہے اور اس کے ادراک کو کائناتی شعور کو چھونے تک وسیع کیا جا سکتا ہے۔

***

ایک بار، نیویارک میں ایک شخص نے مجھ سے رابطہ کیا [میرے ایک لیکچر کے فوراً بعد] اور اصرار کیا کہ وہ اپنے جسمانی جسم کو چھوڑ کر اپنے خلائی جسم میں سفر کر سکتا ہے، میں نے اس سے کہا، "مجھے یقین نہیں آتا کہ آپ تصور کر رہے ہیں کہ آپ اس صلاحیت کے مالک ہیں" لیکن اس نے مجھے جانچنے پر اصرار کیا، تو میں نے یہ کہتے ہوئے رضامندی ظاہر کی، "بہت اچھی بات ہے، پھر مجھے بتاؤ کہ کس ریسٹورنٹ میں جا کر اپنے جسم کو نیچے رکھو"۔ وہ ایک لمحے کے لیے خاموش رہا، پھر بولا، "دائیں ہاتھ کے کونے میں ایک عظیم الشان پیانو ہے" میں جانتا تھا کہ وہ اس کا تصور کر رہا ہے کیونکہ اس کی سانسیں اور نبض نارمل تھی، اس لیے میں نے کہا، "اس کے برعکس، میرا خیال ہے کہ اگر آپ وہاں جائیں گے تو آپ کو ایک میز کے ارد گرد دو خواتین بیٹھی نظر آئیں گی۔" اس نے میری تجویز پر طنز کیا، تو میں نے کہا، "جب ہم ایک ساتھ ریستوراں پہنچیں گے تو ہم ایک ساتھ چلیں گے۔ ذکر کیا، لیکن پیانو نہیں تھا؛ اس کے بجائے، ہم نے دو خواتین کو ایک میز کے ارد گرد بیٹھا پایا، آخر میں، ہمارے دوست نے محسوس کیا کہ وہ اپنے ہی فریب میں مبتلا تھا.

خدا پر ایمان اور باطنی ہم آہنگی انسان کے لیے زندگی کا بوجھ اٹھانے میں سب سے بڑی مدد اور سہارا ہے۔

***

ہمیں خدا کی آواز کو سننا چاہیے جو اچھے خیالات میں گونجتی ہے اچھے خیالات خدا اور فرشتوں کی طرف سے ہماری رہنمائی اور مدد کرنے کے اشارے کی طرح ہوتے ہیں، شیطان بھی اپنے شیطانی وسوسوں کے ذریعے انسانیت کو مسخر کرنے کی کوشش کرتا ہے، جو کہ برے خیالات، بدنیتی کے عزائم، اور ناپاک مقاصد کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں جن کو فکر اور شعور کے دائرے پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

***

جب ایک متلاشی کے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے تو ان کے الفاظ خدا کے لیے محبت سے لبریز ہو جاتے ہیں، اور دوسرے اس کے روحانی اثرات کو محسوس کرتے ہیں اور ان کی موجودگی میں الہی محبت کا تجربہ کرتے ہیں، تاہم، اگر اس طالب میں طاقت کی کمی ہو، تو ان کے آس پاس کے لوگ ان سے محبت چھین سکتے ہیں، ایسا اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنی

روحانیت کی تعریف اور تعریف کرنے لگتے ہیں، اگر وہ یہ محسوس کر لیتے ہیں کہ وہ کمزوری، کمزوری، کمزوری میں دوسروں کو محسوس کر سکتے ہیں۔ ان کے دل کو پکڑ لیتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں وہ خدا کے لیے اپنی محبت کھو دیتے ہیں۔

***

انسان کا دماغ بیماری سے لڑنے اور مشکلات پر قابو پانے کے ذریعے مضبوط ہوتا ہے۔ جو بھی ذہن کو کمزور کرتا ہے۔ وہ دشمن ہے، اور جو چیز اسے مضبوط کرتی ہے۔ وہ امن کی پناہ گاہ ہے، ہمت اور حوصلے کے ساتھ زندگی کے واقعات کا سامنا کرنا خدا نے مجھے دکھایا ہے۔ کہ یہ زندگی ایک کائناتی خواب ہے۔ جب ہمارا روحانی شعور بیدار ہوتا ہے، ہم زندگی کے تجربات کو ایک لمحاتی خوشی کے خواب کے طور پر یاد کرتے ہیں اور ہم خدا کے غم میں مبتلا ہوتے ہیں۔

***

عقلمند آدمی پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد سے کہا:

اپنے خاندان، اپنے پڑوسیوں، اپنی برادری، اپنے ملک، تمام ممالک اور تمام جانداروں کو دھیرے دھیرے شامل کرنے کے لیے اپنی محبت کی بادشاہی کی حدود کو وسیع کریں، ایک عالمگیر دوست بنیں جس کا دل خدا کی مخلوق کے لیے شفقت اور مہربانی سے لبریز ہو، اور ہر جگہ محبت پھیلائیں۔

***

دلوں کو پرکھنے والا ہم سے ہمارے دلوں کے سوا کچھ نہیں چاہتا

خُدا کو ذاتی فائدے کے لیے نہیں، بلکہ اُس کی آرزو، اُس کی خواہش، اور اُس سے خالص، اٹل اور مرکوز محبت کے ساتھ مانگنا چاہیے۔

جب کسی شخص کی خدا سے محبت اس کے فانی جسمانی جسم کے ساتھ لگاؤ کے برابر ہوجاتی ہے۔ تو خدا ان کے پاس آئے گا۔

جو ایک یا دو غوطے میں موتی نہیں پکڑتا اسے سمندر کو قصوروار نہیں ٹھہرانا چاہیے بلکہ اس کا غوطہ لگانے کا طریقہ اور اس کی گہرائی کی کمی ہے۔

جو بھی شعور کے سمندر کی گہرائیوں میں ڈوبتا ہے۔ وہ الہی موجودگی کا موتی پائے گا۔

***

سکون ایک آسمانی مشروب ہے جو خاموشی کے گھڑے سے انڈیلا جاتا ہے۔

عارضی مایوسیوں اور مایوسیوں کے سرمئی بادلوں کے پیچھے کامیابیوں کی کرنیں ہمیشہ چمکتی رہتی ہیں۔

***

خوشی، کامیابی، اور ذہنی سکون خدا کی مرضی کے ساتھ مراقبے اور دعا کے ذریعے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرنے سے حاصل ہوتا ہے، یہی وہ قوت ہے جو کائناتی قوتوں کے ساتھ ہم آہنگی میں زندگی کے تانے بانے کو بُنتی ہے۔

***

زندگی کا محرک نیک اعمال کرنے اور محبت اور امن کی آغوش پھیلانے کا ہونا چاہیے۔

***

آپ کی فطرت لازوال ہے، لہٰذا اپنے آپ کو مادی مجبوریوں اور دنیاوی حدود کا بوجھ نہ ڈالیں، کھوئے ہوئے مواقع پر ہر پشیمانی کو نئی کامیابیوں کی امید میں بدل دیں جو آپ کو اطمینان اور خوشی کا باعث بنیں گی۔

***

اپنی زندگی کو آسان بنائیں تاکہ آپ کے پاس زندگی کی چھوٹی چھوٹی لذتوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے کافی وقت ہو۔

***

اس حیرت انگیز اور حیرت انگیز کائنات کے ہر ایٹم میں، خدا بغیر کسی وقفے کے معجزات کرتا ہے۔

***

خدا وہ نور ہے جو مسلسل جہالت کے اندھیروں کو دور کرتا ہے وہ زندگی کا دریا ہے جو ہماری روحوں کی مٹی کو پرورش کرتا ہے

***

ہم آہنگی والی سوچ اس دنیا میں ہم آہنگی اور اتفاق پیدا کرتی ہے جو ہر قسم کے اختلاف اور اختلاف سے بھری ہوئی نظر آتی ہے۔

***

ہماری صلاحیت کے اندر نیک اور خوبصورت اعمال انجام دینے کا جذبہ ہر قابل قدر کامیابی کے پیچھے تخلیقی قوت ہے۔ جو ہم کمال کے لیے کوشش کرتے ہیں کیونکہ ہماری روحیں اپنی روحانی فطرت کے ساتھ دوبارہ جڑنے کی خواہش رکھتی ہیں اور اپنے الٰہی ذریعہ کے ساتھ ضروری اتحاد

***

ہم آج یہاں ہیں اور کل ہم رخصت ہو جائیں گے، صرف ایک کائناتی خواب میں سائے ہیں لیکن ان لمحاتی تصویروں کی غیر حقیقت کے پیچھے روح کی ابدی سچائی چھپی ہے۔

***

عقلمند لوگ یہ نہیں چاہتے کہ آپ ان کی اطاعت کی پیشکش کریں، لیکن اگر آپ رضاکارانہ طور پر ان کی رہنمائی کو قبول کریں گے، تو وہ یقیناً آپ کو سچ بتائیں گے اور جو آپ کے لیے بہتر ہے، پوری ایمانداری اور غیر جانبداری کے ساتھ۔

***

ایک زندہ درخت بنو جو اگتا ہے اور نئے تنوں اور شاخوں کو بھیجتا ہے۔ مضبوط دل والے کہتے ہیں:

"ہماری زندگی میں دھوپ کی کرنیں ہیں، اور ہمارے پاس کام کرنے اور امیدوں اور کامیابیوں کی شاخیں کھولنے کے مواقع ہیں"

***

دوسروں کے ساتھ معاملہ کرنے میں ایمانداری اور اخلاص سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔

***

اپنی پوری کوشش کریں، پھر آرام کریں اور آرام کریں اور چیزوں کو طاقت کے ذریعے تبدیل کرنے کی کوشش کرنے کے بجائے ان کا فطری راستہ اختیار کرنے دیں۔

***

ماسٹر پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا:

اگر آپ کی دعائیں خدا تک پہنچتی ہیں، تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کے گناہ اندھیرے کے سمندر سے زیادہ گہرے اور ہمالیہ سے بلند ہیں۔ خُدا اُنہیں معاف کر دے گا اور اُن کو مٹا دے گا جیسے کہ وہ کبھی ہوا ہی نہیں، جب تک کہ آپ اُن کو دہرانے کا عزم نہ کریں، آپ اندھیروں کی تہوں کے نیچے ایک

وقت کے لیے ڈوب سکتے ہیں، لیکن آپ الہی آگ کی چنگاری ہیں - ایک ابدی، لازوال مشعل سے ایک شعلہ جو کبھی مدھم نہیں ہوتا اور نہ مرتا ہے۔ آپ شعلہ کو دھندلا سکتے ہیں، لیکن آپ اسے بجھا نہیں سکتے۔

***

اپنی مرضی کا مسلسل، سکون اور مضبوطی سے استعمال کائناتی قوتوں کو حرکت میں لائے گا اور رب کائنات کی طرف سے جواب دے گا۔

***

بہت سے لوگ اس بات پر یقین نہیں کرتے کہ محبت کی نوعیت کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ وہ اسے اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور دوسروں کے لیے محسوس کیے جانے والے احساس کے طور پر بیان کرتے ہیں، لیکن محبت اس سے کہیں زیادہ ہے۔ لیکن میں آپ کے لیے سچی محبت کو بیان کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے۔ کہ اس کا روح پر کیا اثر ہوتا ہے۔ اس کی ایک چھوٹی سی چنگاری کو بھی محسوس کرنا کہ اس میں محبت بھرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ اطمینان کہ محبت محبت کے احساس میں نہیں بلکہ خوشی میں لاتی ہے۔ سچی محبت ہمیں ایسی خوشی دیتی ہے۔ جو بیان سے باہر ہے۔

***

متوازن غذا، رجائیت اور مسکراہٹ کے ذریعہ جسم کی قوتِ حیات کو برقرار رکھا جانا چاہیے جو لوگ اپنے اندر خوشی محسوس کرتے ہیں وہ دریافت کرتے ہیں کہ ان کے جسموں پر ایک برقی کرنٹ ہے جو زندگی کی توانائی سے پیدا ہوتا ہے، جو الٰہی مرضی اور عالمگیر ذہن سے گہرا تعلق رکھتا ہے، مسکرانا صحت کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے، یہ مثبت ارتعاشات کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے، نفسیاتی سکون اور رجائیت کو فروغ دیتا ہے۔

***

پوری دنیا لفظ "محبت" کے حقیقی معنی کو بھول چکی ہے اور افسوس کے ساتھ اسے غلط سمجھا گیا ہے اور اس کا غلط استعمال کیا گیا ہے جس طرح زیتون کے ہر حصہ میں تیل پایا جاتا ہے، اسی طرح محبت بھی تمام مخلوقات میں پھیلی ہوئی ہے لیکن محبت کی تعریف کرنا بہت مشکل ہے، جیسا کہ نارنجی کے ذائقہ اور ذائقہ کو بیان کرنے کی کوشش کرنا، ایک سنتری

کے ذائقے کو سمجھنے کے لیے اس کے ذائقے کو چکھنے اور اس کے ذائقے کو سمجھنے کے لیے محبت کی تعریف کرنا بہت مشکل ہے۔

ہر کسی نے اپنے دل میں کسی نہ کسی شکل میں محبت کا تجربہ کیا ہے، اور اس وجہ سے اس کی نوعیت کا کچھ نہ کچھ اندازہ ہے، لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ اسے الٰہی محبت میں کیسے پروان چڑھایا جائے، پاک کیا جائے اور کس طرح پھیلایا جائے۔

***

زندگی تجربات کا ایک مکتب ہے، اور یہ سب ایک سمت کی طرف اشارہ کرتا ہے: خدا

***

زندگی کے بدلتے مناظر حقیقی زندگی کو دھندلا دیتے ہیں غیر حقیقی دکھائی دینے والی چیزوں کی چلتی پھرتی تصویروں کے پیچھے حقیقی کائناتی زندگی نظروں سے پوشیدہ ہے

***

پریشانیاں اور مشکلات انسان کے اپنے ماضی کے اعمال کے بارے میں آگاہی کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں، جو کسی خاص وقت اور جگہ پر کیے جاتے ہیں، ان کی موجودہ مصیبت ان خیالات اور اعمال سے پیدا ہوتی ہے جو اس کے شعور کی مٹی میں جڑ پکڑتے ہیں، ایک پودے میں پھوٹتے ہیں اور پھل دیتے ہیں جو ان خیالات اور اعمال کی خصوصیات کی عکاسی کرتے ہیں۔

آزمائشیں اور مصیبتیں کسی انسان کو توڑنے اور اس کی مرضی کو مفلوج کرنے کے لیے نہیں آتیں، بلکہ اسے خدا کی قدر کرنے کے لیے آتی ہیں جیسا کہ اس کی تعریف کی جانی چاہیے اور اس کے قوانین کا احترام کرنا چاہیے جن کے ذریعے وہ حقیقی خوشی حاصل کر سکتا ہے۔

***

استاد پرمہنس نے شاگردوں کے ایک گروپ سے کہا:

اپنے اندرونی سکون کو کھوئے بغیر اس دنیا میں جینے کے فن کی مشق کریں، اور خود شناسی کے حیرت انگیز اور حیرت انگیز باغ تک پہنچنے کے لیے توازن کی راہ پر چلیں۔

***

عاجزی میں ہمیں خوابوں کی ایک وادی ملتی ہے جو خود شناسی کے خوشبودار پھولوں سے بھری ہوئی ہے

***

خدا کی خوبصورتی بے حد ہے۔ گلابوں اور پھولوں سے لطف اندوز ہونا اچھی بات ہے۔ لیکن ان کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے سے زیادہ ان کی پاکیزگی اور محبت کے پیچھے خدا کے چہرے کو دیکھنا ہے۔ موسیقی سے حاصل ہونے والی خوشی، خود موسیقی سے محبت، خدا کی تخلیقی آواز سے اس کی دھنوں سے بہنے والی آواز کا موازنہ نہیں کرسکتی۔

***

امن پسند روحیں انسانی اور الہی چشموں سے بہنے والے حکمت کے پانی کو جمع کرتی ہیں

خُداوند، میں جانتا ہوں کہ تُو میری روح کی خاموش باتیں اور میرے دل کی التجاؤں کو سنتا ہے۔

***

آئیے ہم ہمیشہ محبت، دیانت اور خلوص کو اپناتے ہوئے اور ہر روز خود کی عکاسی کے آئینے میں دیکھ کر اور روح کی گہرائیوں کو تلاش کرتے ہوئے اپنی زندگی کو ہر طرح سے سنوارنے کی کوشش کریں۔

***

لاعلمی [پریشان کن عادات کے بارے میں] خارش یا کھرچنے کی طرح ہے۔ پریشان کن احساس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے آپ جلد کی کھرچنے کی خواہش کو جتنا زیادہ قبول کریں گے، کھرچنے کی خواہش اتنی ہی زیادہ بڑھتی جائے گی، اور جتنا آپ اس احساس کو نظر انداز کریں گے اور اس کے سامنے نہ آئیں گے، یہ آپ کو اتنا ہی کم پریشان کرے گا۔

***

کسی کو دوسروں کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی انھیں ان کی زمین، امن، محبت، عزت، یا ان کے کسی مادی یا غیر محسوس مال سے محروم نہیں کرنا چاہیے، اگر آپ کو جو چیز آپ کی نہیں ہے۔ اسے لینے کی تمنا محسوس نہیں ہوتی، آپ کو جس چیز کی ضرورت یا خواہش آپ کے پاس آجائے گی، چوری سب سے پہلے ذہن میں اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان دوسروں سے حسد کرنے لگتا ہے، اس کے ذہن میں بد نیتی کی خواہش کے بیج پیدا ہوتے ہیں۔

***

روحانی خواہشات کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی انسان اپنی زندگی کو خوبصورتی سے ڈھالنے کے لیے حکمت کی چھینی کا انتخاب کرتا ہے۔

***

جب ہم ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہیں جو فطرت میں خوبصورت ہے، تو ہمیں اپنے اندر نرمی اور ہمدردی کا احساس ہوتا ہے۔

***

زندگی کا کوئی بھی اہم مرحلہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کے بارے میں اچھی طرح اور طوالت کے ساتھ سوچا جائے، اور مختلف حالات میں روزمرہ کے تجربات کی آگ میں پرکھا جائے۔

***

جو لوگ خود کفیل ہوتے ہیں وہ وہ ہوتے ہیں جو سیدھی زندگی گزارتے ہیں خوشی صرف خالص سوچ اور عمل صالح سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ ابھی خوش ہیں تو آپ مستقبل میں خوش رہیں گے، یہاں اور اگلے جہان دونوں میں ہمیں حکمت کے ثمرات جمع کر کے خوش نصیبی جمع کرنی چاہیے جب کہ موقع کا سورج چمکتا ہے، دوسرے لفظوں میں ہمیں مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔

***

زندگی کی راہوں پر ثابت قدمی اور اطمینان کے ساتھ چلیں، یہ جان کر کہ لامحدود تخلیقی طاقت آپ کے ساتھ ہے، آپ کا ساتھ دے رہی ہے۔

***

زندگی کے بڑھتے ہوئے دباؤ سے نمٹنے کے لیے ہر ایک کو تنہائی اور آرام کی ضرورت ہوتی ہے، اور افراد کو ایک دوسرے کی آزادی کا احترام کرنا چاہیے۔

زندگی کے ہر سائے کے پیچھے خُدا کی عظیم روشنی چھپی ہوئی ہے۔

***

ایمان کی مضبوطی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور ناموافق بیرونی حالات سے نہ گھبرائیں جو آپ کی زندگی کی کشتی کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں یقین رکھیں کہ آپ جن "ناممکنات" کو حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں، آپ خدا کی مدد

سے، ایمان کی طاقت سے جو تمام چیلنجوں کا مقابلہ کرتے ہیں، پورا کریں گے۔

****

جب آپ خود ہم آہنگی حاصل کر سکتے ہیں، تو آپ سب کے ساتھ ہم آہنگی میں رہ سکتے ہیں۔

****

یہ دنیا ہمارا گھر نہیں ہے۔ ہمارا گھر دوسری طرف، خدا کے کائناتی شعور میں ہے۔

****

کیا ہم آہنگی، محبت، اور دینے سے بھری ہوئی ایک نتیجہ خیز زندگی گزارنے سے بڑھ کر کوئی دلچسپ چیز ہے؟

****

دوسرے لوگوں کے اہم خیالات کی تازہ ہوا میں سانس لیں اور ان کے روشن، مثبت نقطہ نظر سے فائدہ اٹھائیں۔

****

میرا دل خوشی سے چھلکتا ہے۔ جب میں نے دیکھا کہ مٹھی بھر مخلص عقیدت مند خدا کی محبت کے لئے تڑپ رہے ہیں ہم اس دنیا میں صرف اس لئے آئے ہیں کہ خدا سے محبت کرنے اور اس کی وفاداری اور عاجزی سے خدمت کرنے کا پھل حاصل کریں۔

****

صرف حال میں جیو، مستقبل میں نہیں آج اپنی پوری کوشش کرو اور آنے والے کل کی طرف مت دیکھو

****

اندرونی خاموشی کے غار میں آپ کو حکمت کا چشمہ ملے گا۔

****

پیشانی پر، بھنوؤں کے درمیان، جنت کا دروازہ ہے۔ دماغ میں یہ مرکز [روحانی آنکھ یا روحانی شعور کا مقام] قوت ارادی کا محور ہے۔ جب آپ اپنی ذہنی قوت کو اس مرکز پر مرکوز کریں گے اور آہستہ سے اپنی مرضی پر زور دیں گے تو آپ جو چاہیں گے وہ حاصل ہو جائے گا (ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص لاشعوری طور پر اپنے سر کو چھونے کے لیے کسی چیز کو یاد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔)

اس لیے کسی کو اپنی مرضی کو برے مقاصد کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے، دوسروں کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانا اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں کا سراسر غلط استعمال ہے۔ اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی مرضی آپ کو گمراہ کرتی ہے، تو رک جائیں، کیونکہ اس سمت میں جاری رہنا نہ صرف روحانی توانائی کا ضیاع ہے، بلکہ اس سے آپ اس طاقت کو کھو دیں گے اور آپ اسے اچھے کاموں کے لیے استعمال کرنے کے قابل بھی نہیں رہیں گے۔

ہم انسانوں کے پاس خود پر قابو پانے کی صلاحیت ہے۔ اگرچہ ہم مکمل طور پر آزاد نہیں ہیں، لیکن ہمارے پاس آزادی کی کنجی ہے، پھر بھی، بہت سے لوگ اپنی خداداد ذہانت اور خود مختاری کو حاصل کرنے کے لیے آزاد ارادے کو استعمال کرنے میں ناکام رہتے ہوئے، بے ترتیبی سے جیتے ہیں۔

***

شیر کو مارنے کی جبلت کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے اور اس معاملے میں اس کے پاس کوئی چارہ نہیں ہوتا لیکن انسانوں میں آزاد مرضی اور ذہانت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ نقصان دہ جبلتوں اور عادات کے قیدی رہنے کے بجائے اپنے حالات کو مسلسل بہتر بنانے اور اپنا معیار بلند کرنے کے قابل بناتے ہیں۔

***

ایک دفعہ میں ٹرین میں سفر کر رہا تھا اور موسم انتہائی گرم تھا اور ہوا کو یوں محسوس ہوا جیسے یہ تندور سے آرہی ہے۔ میرے اردگرد موجود ہر شخص شدید گرمی سے دوچار ہے۔ لیکن میں اندر ہی اندر مسکرا رہا تھا کیونکہ میرا دماغ گرمی کے خیال سے الگ تھا کیونکہ میں نے اپنے آپ کو باور کرایا تھا کہ تندور میں جو بجلی پیدا کرتی ہے وہی بجلی ریفریجریٹر میں بھی برف پیدا کرتی ہے اور اگر میں نے محسوس کیا کہ میرے جسم میں اس کی تہہ ہے۔

***

جب میں دوسروں کو اپنی محبت اور نیک تمناؤں کی لہریں بھیجتا ہوں، تو میں الہی محبت کے لیے میرے پاس آنے کا دروازہ کھول رہا ہوں۔

***

اپنی زندگی میں پریشان کن چیزوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کریں، یا اگر ضروری ہو تو انہیں برداشت کریں، انہیں آپ کو نفسیاتی طور پر پریشان نہ ہونے دیں۔

اگر کوئی شخص صاف ستھرا ہو سکتا ہے تو اسے گندے رہنے کی ضرورت نہیں۔

کسی کو کاٹیج میں رہنے سے اتنا ہی لگاؤ ہوسکتا ہے جتنا کسی کو محل میں رہنے سے۔

روحانی کامیابی حاصل کرنے کا سب سے اہم عنصر کوشش کرنا ہے۔

***

دنیا والے خدا کے تحفوں کی تلاش کرتے ہیں، لیکن عقلمند خود دینے والے کو تلاش کرتے ہیں۔

***

رات کے وقت میں دنیا کے تقاضوں سے مکمل طور پر دستبردار ہو جاتا ہوں اور اس سے بالکل لاتعلق ہو جاتا ہوں، اکیلے اپنی مرضی سے اپنے خیالات کی رہنمائی کرتا ہوں، انہیں مطلوبہ راستوں پر چلاتا ہوں جب تک کہ میں صحیح فیصلے پر نہ پہنچ جاؤں اور اس پر عمل کیسے کروں، پھر میں اپنی مرضی کو مناسب اقدام کرنے کی ترغیب دیتا ہوں، اور خدا کی مدد سے، میں کامیابی حاصل کرتا ہوں، اس طرح میں نے اپنی مرضی کو کئی بار مؤثر طریقے سے استعمال کیا، لیکن مسلسل کوششوں کے ساتھ یہ ممکن ہے۔

***

نیلے افق پر بنے پہاڑوں کی تصویر، انسانی جسم کا عجب طریقہ، گلاب اور سبز ریشمی قالین، روحوں کی شرافت، ذہنوں کی سربلندی اور محبت کی گہرائی یہ سب ہمیں اس خوبصورت خدا کی یاد دلاتے ہیں جو تمام شرافت و شرافت کا سرچشمہ ہے۔

جب تک کوئی شخص اپنی فطرت کو متوازن طریقے سے تیار کرنے کے لیے کام نہیں کرتا — ذہنی، مادی، اور روحانی طور پر — وہ حقیقی خوشی کا مزہ نہیں چکھیں گے روحانی بصیرت ہمیں حکمت کی ترغیب دیتی ہے، اور انا کو حکمت، صحیح فیصلے اور فہم پر حاوی ہونے دینا غیر دانشمندی ہے۔ بلکہ حتمی فیصلے بصیرت اور ضمیر کے ساتھ کرنا چاہیے۔

***

اگر آپ اپنے دل کو محبت اور تڑپ سے بھر لیں اور اسے اپنے اندر گہرائی میں رکھیں تو رب کائنات آپ کے پاس آئے گا اور آپ سے اس خیال کو قبول کرے گا کیونکہ الٰہی خواہش خدا کے دل کو چھوتی ہے۔

***

جب آپ خدا میں محفوظ ہیں تو آپ بغیر کسی لگاؤ کے ہر چیز سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں اس لئے خدا کو جاننے کی کوشش کرنا انتہائی ضروری ہے، ورنہ زندگی آپ کو مایوس اور آپ کی امیدوں کو خوفناک طریقے سے توڑ سکتی ہے۔

***

ہمارا وقت گزر جائے گا، اور جو ہم اب دیکھ رہے ہیں وہ ایک دن ختم اور غائب ہو جائے گی تبدیلی تب تک اچھی ہے جب تک کہ آپ اسے آپ کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہ دیں، اور جب یہ تکلیف پہنچتی ہے، تو یہ ایک انتباہ کا کام کرتی ہے کہ آپ ان خواہشات کو چھوڑ دیں جو آپ کو ان کو پورا نہ کر سکیں تو آپ کو تکلیف ہو گی۔

***

کائنات کی ہر چیز ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے اور ایک دوسرے سے قریبی طور پر جڑی ہوئی ہے خدا کی طرف سے ہمیں عطا کردہ انسانی عقل کے صحیح استعمال کے ذریعہ، ہم سمجھتے ہیں کہ تمام زندگی کا تعلق اعلیٰ دماغ سے ہے۔

***

انسانی ذہن کو چکرا دینے والی پوری جسمانی تخلیق کائنات کے حیرت انگیز عجائبات کے صرف دلچسپ اشارے دیتی ہے۔

***

کسی بھی کام کو ہوا میں پنکھوں کی طرح الجھے ہوئے اور پریشان دماغ کے ساتھ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ تمام فرائض کو اندرونی اور بیرونی سکون، سکون اور ضبط نفس کے ساتھ، ذہانت اور زبردست ارتکاز کے ساتھ انجام دینا چاہیے۔

***

اگر آپ ہر روز کچھ وقت خدا پر گہرے غور و فکر اور اس سے دعا کے لیے وقف کرتے ہیں، تو آپ کو اس کے بدلے میں بہت سکون اور حقیقی خوشی ملے گی۔

***

ہر دن زندگی کے تحفوں کے لیے شکریے کا دن ہونا چاہیے: دھوپ، پانی، لذیذ پھل اور سبزیاں، جو سب سے بڑے دینے والے کی طرف سے بالواسطہ تحفے ہیں: خدا

***

میں اپنے اوپر بادشاہ ہوں، مال کا بادشاہ نہیں، میرے پاس کسی چیز کا مالک نہیں، پھر بھی میں اپنے امن کی بادشاہی پر حکومت کرتا ہوں، اور مجھے دائمی قناعت کے تخت پر تاج پہنایا جاتا ہے۔

***

جب آپ پرسکون ہوتے ہیں، تو آپ کو اپنے اندر خوشی کی دنیا دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

***

انسانی محبت اس وقت تک بے معنی ہے جب تک کہ اس کی جڑیں خدا کی غیر مشروط محبت میں نہ ہوں ایک نوجوان مرد اور عورت محبت میں پڑ سکتے ہیں لیکن تھوڑی دیر کے بعد اختلاف اور نفرت اس کی جگہ لے لیتی ہے انسانی سحر نامکمل ہے جب کہ خدائی محبت کامل اور ابدی ہے۔

***

الٰہی محبت کا تجربہ کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ خدا کو خوش کرنے کے لیے سب کچھ کریں اور آپ دیکھیں گے کہ خدا آپ کے پاس ایسے طریقوں سے آتا ہے جس کی آپ کو توقع نہیں ہوتی، اور اس کی خوشی آپ پر غالب آجائے گی اور اس کا نور آپ پر چمکے گا۔

میری خواہش ہے کہ لوگوں کی روحوں میں خدا کے لیے مندر قائم ہوں اور ان کے چہروں پر اس کی بابرکت مسکراہٹ چمکتی ہوئی دیکھوں، زندگی کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ انسان اپنی روح میں خدا کے لیے مندر وقف کر دے، اور یہ آسانی سے ممکن ہے۔

***

بہت سے لوگ میرے پاس اپنی پریشانیوں کے بارے میں بات کرنے کے لیے آتے ہیں، اور میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ پرسکون ہو جائیں، غور کریں، اور دوسرے حل پر غور نہ کریں جب تک کہ وہ سکون اور روحانی سکون محسوس نہ کریں جب دماغ پرسکون ہو اور خدا پر یقین مضبوط ہو، مسائل کا حل لازمی

طور پر ابھرے گا، مسائل کو نظر انداز کرنا ان کے غائب ہونے کی ضمانت نہیں دیتا، اور نہ ہی ان کے بارے میں فکر کرنا، جب تک کہ آپ اپنے مسائل کے بارے میں مثبت سوچیں اور اس کے بارے میں سوچیں، تب تک آپ اپنے مسائل کے بارے میں مثبت سوچیں۔ اور غور کریں۔ خدا اپنی مدد کے لیے مسئلے پر توجہ مرکوز کریں، اور آپ کو بغیر کسی فکر یا سخت کوشش کے حل مل جائے گا۔

****

اے رب، میری زندگی کی بانسری پر اپنی لافانی دھنیں بجاؤ، تاکہ میں تیری مقدس دھنوں کی آوازوں سے فیض یاب ہو سکوں۔

****

خوشی اور ذہنی سکون کے لیے جذبات پر قابو پانا بہت ضروری ہے۔ پھر کوئی بھی آپ کو ناراض نہیں کر سکے گا اور نہ ہی آپ میں حسد کو جگا سکے گا، اور آپ ثابت قدم اور گہرے غرور کے ساتھ رہیں گے، اور کوئی آپ کو چیلنج یا آپ کے سکون کو خراب نہیں کر سکے گا۔

****

عاجزی الہی رحمت کی بارش حاصل کرنے کا سب سے یقینی طریقہ ہے۔

****

بعض اوقات لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا ان سے بہت دور ہے، کائنات میں کسی دور دراز مقام پر ہے، اس لیے وہ اسے نہیں پکارتے، لیکن وہ ان لوگوں کے نزدیک محبوب سے زیادہ قریب اور محبوب ہے جو اسے اپنے قریب سمجھتے ہیں اور اسے اپنے قریب سمجھتے ہیں۔

روحانی



روح کو بیدار ہونا چاہیئے۔

کمزوری کی نیند اور مایوسی کے طوق سے

اور حکمت، روشنی اور امن کے دائرے میں اس کا ظہور

ایسا کرنے کے کئی طریقے ہیں۔

ان میں ضبط نفس ہے۔

مناسب غذائیت

ہمت اور اصولوں پر استقامت

ایک مستحکم نفسیاتی حالت

اور چیلنجز کا مقابلہ کرنے میں بہادری سے

اور شعور کو حسی خلفشار سے نجات دلانا

فکری طور پر مثبت چیزوں پر توجہ مرکوز کرنا

اس نے زندگی کی کشمکش میں شکست کھانے سے انکار کر دیا۔

کیونکہ شکست تسلیم کرنے سے عزم کمزور ہو جاتا ہے۔

لامحدود روحانی طاقتوں کو متحرک کرنا

جو خالق نے بنی نوع انسان کو عطا کی ہے۔

اور خدا کو اس وقت تک غور کرنا جب تک کوئی اس کی موجودگی کو نہ چھوئے۔

خدا کے وجود کے سب سے درست اشارے

یہ وہی خوشی ہے جو اس پر غور کرنے کے دوران بڑھتی ہے۔

جب دماغ آزاد ہو

تعصب، تعصب اور ناانصافی سے

اور جب تنگ نظری ختم ہو جاتی ہے۔

جب ہم دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں

ہم محسوس کرتے ہیں کہ عبادت گاہیں، اپنے تمام تنوع میں

وہ خدا کے گھر ہیں

جب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ زندگی ایک جدوجہد ہے اور ایک فرض ادا کرنا ہے۔

اور ایک ہی وقت میں، ایک مختصر خواب

جب ہم خدا کے بارے میں محبت کے ساتھ سوچتے ہیں

ہم دوسروں کو خوش کرنے کے لیے کام کرتے ہیں

مہربان الفاظ اور بے لوث خدمت کے ساتھ

تب ہمیں احساس ہوگا کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

اور ہم اس کے ساتھ قریبی رابطے میں ہیں

کائناتی روٹین: طاقت اور ذہانت کے درمیان
کچھ لوگوں کو احساس نہیں ہوتا
طاقت اور ذہانت میں فرق ہے۔
بجلی ہی طاقت ہے۔
لیکن جب تک اسے چراغ میں نہ رکھا جائے۔
یہ وہ روشنی نہیں دے گا جو ہم استعمال کر سکتے ہیں

یہ ذہانت ہے جو روشنی کے بلب میں بجلی ڈالتی ہے۔
فطرت کی تمام قوتیں نہیں کر سکتیں۔
اپنے طور پر تسلی بخش کام کرنا
ان کی رہنمائی اور ہم آہنگی کے لیے ذہانت کے بغیر
اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کائناتی ذہانت کا کارخانہ
یہ مربوط طریقے سے کام کرتا ہے۔
بھاپ چیزوں کو حرکت دینے کی طاقت رکھتی ہے۔
آگ پانی کو بھاپ میں بدل دیتی ہے۔
یہ صرف دو قوتیں ہیں۔
فطرت کی قوتوں سے
لیکن ان کی فطری، غیر متزلزل حالت میں
ان سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا
لیکن جب ان کا استعمال ہوشیاری سے کیا جائے۔
اور ان کی صحیح رہنمائی فرمائیں
وہ انسانیت کی بہت بڑی خدمت کرتے ہیں۔
اس سے ہم اخذ کرتے ہیں۔
کہ زمین اور پوری کائنات
وہ سخت روٹین سے گزرتے ہیں۔
جس سے انسانی زندگی ممکن ہوتی ہے۔
یہ کائناتی معمول
"یا" آسمانی اجسام کی تال
یہ ایک اعلیٰ الہی ذہن کی پیداوار ہے۔
کائنات اس کے بغیر موجود نہیں ہوگی۔
اور محدود انسانی ذہن میں کوئی طاقت نہیں ہے۔
اس کے اسرار و رموز سے آگاہ ہونا
دعوت
اے الہی نور
!مادے کے پھیلتے ہوئے ایٹم
آپ پوشیدہ اور غیب ہیں۔
حواس آپ کو محسوس نہیں کر سکتے۔
چاہے سورج کی روشنی میں
گرم سنہری
یا چاند کی ٹھنڈی چاندی کی رسیوں میں
آسمانی لیمپ فطرت کو ظاہر کرتے ہیں۔
لیکن یہ آپ کو نہیں دکھاتا ہے۔

مادے کی نظر آنے والی دنیا
تیز روشنی کی وجہ سے
بس میری آنکھوں میں اندھیرا ہے۔
میری بصیرت کو اپنی چھپی ہوئی شان کو سمجھنے کی تربیت دے
تمام مخلوقات میں ظاہر ہے۔
دماغی خطے میں
انسانی دماغ بشمول
ٹپوگرافی اور تہوں سے
اس میں آرٹیریل چینلز ہوتے ہیں
اور خون کی نالیوں کی سیاہ ندیاں
یہ ایک بڑے ملک کا چھوٹا ورژن ہے۔
کیا یہ ایک اسراف علاقہ ہے؟
کیا کوئی خدائی باشندہ نہیں ہے؟
کیا شاعر کے بغیر نظم ہو سکتی ہے؟
یا بغیر ساز کے گھڑی؟
یا ڈیزائنر کے بغیر گلاب؟
نہیں بالکل نہیں
اسی طرح دماغی خطے
پوشیدہ خوبصورتی
اس کو ذریعہ بنایا گیا تھا۔
حیرت انگیز اور غیر معمولی ذہانت
میں حیران ہوں کہ اس شاندار ہال میں کون آباد ہے۔
اس کی دیواروں کے ساتھ
ہڈیوں کے ٹشوز پر عمل کرنا
اور اس کے حیرت انگیز اجزاء
جو تقلید کی نفی کرتا ہے؟
کیونکہ کھوپڑی کے نیچے ایک علاقہ ہوتا ہے۔
یہ اربوں خلیوں سے بھرا ہوا ہے۔
متحرک اور ذہین
اور چوبیس گھنٹے مصروف رہتے ہیں
انتہائی سخت اور پیچیدہ سرگرمیوں کے ساتھ
دماغ کے چھوٹے ذرات
یہ نان اسٹاپ کام کرتا ہے۔
مختلف افعال کے ساتھ
ضیافتوں کی تیاری

مائکروسکوپک امتحانات
آنے والے مہمانوں کا استقبال
حواس کے دروازوں سے
خرید و فروخت میں بھی کچھ ایسا ہی ہے۔
جاری آپریشنز
جذب اور نکاسی سے
اور چھوٹی کشتیوں کی طرح
خون کے خلیات حرکت کرتے ہیں۔
شریانوں کی نالیوں کے وسط میں
ضروری سامان سے بھری ہوئی ہے۔
مختلف اقسام اور اقسام
مہربانی کے خالق کی طرف سے حوصلہ افزائی
غرور روحانی اندھا پن کا سبب بنتا ہے۔
کیونکہ یہ روح سے خارج ہو جاتی ہے۔
وسیع وسعت کا نظارہ
وہ جو عظیم روحوں میں بستا ہے۔
عظیم لوگوں کو احساس ہے۔
ان کے اختیارات مستعار لیے گئے ہیں۔
خداتعالیٰ کی طرف سے
وہ جو عاجزی سے محبت کرتا ہے۔
اور وہ ان کو علم، ہدایت اور طاقت میں بڑھاتا ہے۔
چاہے وہ شخص
کامیاب تاجر
یا کوئی ہوشیار سیاستدان
یا ایک ظالم آمر
یا ایک عظیم مصلح؟
اس کی طاقت کچھ نہیں ہے۔
خدا کی لامحدود طاقت کے مقابلے میں
عاجزی کھلا دروازہ ہے۔
جس سے رحمت کی فراوانی جاری ہے۔
محبت اور یقین دہانی
مہربان روحوں کو
خیر کا عاشق
اور روشنیوں کو قبول کرنے والا
اور آسمان سے رحمتیں نازل فرمائیں

جس طرح اندھیرا باقی نہیں رہ سکتا
جہاں بھی روشنی چمکے۔
اس طرح بیماری کا اندھیرا چھٹ جائے۔
جب جسم کے خلیوں میں خدا کا نور چمکتا ہے۔
بہت کم لوگ ہیں جو اس حقیقت کو سمجھتے ہیں۔
جب لوگ صحت یاب ہونے کی شدید خواہش محسوس کرتے ہیں۔
وہ پریشان دل کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔
یا مایوسی کے احساس کے ساتھ
یہ سوچ کر کہ خدا ان کی دعائیں نہیں سنے گا۔
یا وہ دعا کرتے ہیں لیکن انتظار نہیں کرتے
تاکہ وہ جان لیں کہ ان کی دعائیں خدا تک پہنچی ہیں یا نہیں۔
جس طرح سننا ناممکن ہے۔
ایئر ویوز پر نشر ہونے والی موسیقی کے لیے
ناقص وصول کنندہ کا استعمال
اس طرح، کمپن کا پتہ نہیں لگایا جا سکتا
صحت، طاقت، اور حکمت جو خدا کی طرف سے آتی ہے۔
خوف اور پریشانیوں کی وجہ سے نفسیاتی خرابی کے ساتھ
اضطراب، شک اور بے یقینی کی تمام اقسام
آئیے ہم آپ کو یاد کریں اور آپ کا شکریہ، رب
غربت اور خوشحالی میں
بیماری اور صحت یابی میں
اندھیرے اور روشنی میں
ہر حال میں
آئیے خیریت کے دنوں کو شکر گزاری کے ساتھ یاد کریں۔
جو آپ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔
ایمان کی آنکھیں کھولنے میں ہماری مدد فرما
آئیے ہم تیرے بابرکت نور کو دیکھیں
تمام بیماریوں اور بیماریوں سے شفاء دینے والا
وہ ایک بار پھر اندرونی خوشی کا مزہ چکھیں گے۔

حرکت کا قانون سبب اور اثر، یا عمل اور ردعمل کے قانون پر مبنی ہے۔

جو شخص اس زندگی میں اچھا پیدا ہوا وہ پچھلے اوتار میں ایسا ہی تھا {ان کے ہاتھوں نے آگے کیا ہے} اور اگر وہ نیکی کرنے کی کوشش کریں گے تو نیکی کا پیمانہ ان کے حق میں زیادہ سے زیادہ بڑھ جائے گا - "جس کے پاس ہے اسے زیادہ دیا جائے گا، اور اس کے پاس فراوانی ہوگی"

جو لوگ صرف چند اچھی خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں وہ اس سے بھی کم کھو سکتے ہیں، کیونکہ "جو نہیں ہے، وہ ان سے چھین لیا جائے گا"، کیونکہ ان پر حملہ آور اور مغلوب

برائی کی طرف مائل ہونے والے شخص میں وہ برائی کا رجحان سابقہ زندگی میں ضرور موجود ہو گا اور یہ برے رجحانات شدت اختیار کر سکتے ہیں اور ان پر قابو پا سکتے ہیں جن میں بعض برائیوں کے رجحانات پہلے بھی ایسے ہی تھے اور اگر اچھائی برائی پر غالب ہو جائے تو نیک صفات ان کے نفسوں سے برائی کے رجحانات کو باہر نکال دیں گی۔

یہ سبب اور اثر کے قانون کا فطری عمل ہے (کرما) تاہم، اگر کسی کو ناپسندیدہ عادات ہو جائیں جن سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہے تو کسی کو بے بس اور پھنسنے کا احساس نہیں ہونا چاہیے، ماضی کے عزم اور صحیح سوچ کو پروان چڑھا کر ان عادات پر قابو پانے کا یہی وقت ہے۔

انسان بری عادتوں کی گرفت سے آزاد ہو کر فکر و عمل میں اچھی عادات پیدا کر سکتا ہے جس سے اسے مطلوبہ نتائج حاصل ہوں گے۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ کسی شخص میں بری عادتیں کتنی ہی گہرائی میں پیوست ہوں، انہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ عادتیں اس نے خود مخصوص خیالات اور اعمال کی تکرار سے پیدا کی ہیں، اور وہ مثبت اور تعمیری سوچ کے ذریعے ان بری عادتوں کو اچھی عادتوں سے بدل سکتے ہیں۔

اچھے اور برے خیالات انسانی شعور کی متضاد حالتیں ہیں فطری طور پر، خوفناک خوابوں کا شکار ہونے سے خوشگوار خواب دیکھنا بہتر ہے شعور لچکدار اور حساس ہے۔ وہ اپنی خواہش کی حالت کو سنبھال سکتا ہے یا وہ خواب دیکھ سکتا ہے جو اسے پسند کرتے ہیں۔

لیکن لوگوں کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنے شعور کے دائرے — اپنی آزاد مرضی اور پسند کے — کو منحرف رجحانات اور ماضی کی عادات سے پیدا ہونے والے غلط رجحانات کے تحت چلنے دیتے ہیں اس طرح، ان کی قوتِ ادراک مفرور اور ناکارہ رہتی ہے، جیسا کہ ادراک کے قلعوں اور تصور کے قلعوں کے پیچھے موجود مابعد الطبیعیاتی سرپرستی ہے۔

نقصان دہ عادات کے نشے میں دھت لوگ جب غیر فطری زندگی کے تلخ درد کا مزہ چکھتے ہیں تو وہ نجات کی تلاش میں فہم و فراست کی روشنی کی طرف متوجہ ہوں گے، خواہ ان کی بری عادتیں کتنی ہی گہری اور گہری کیوں نہ ہوں۔

پھر، اگر وہ زندگی کے ہم آہنگ طریقوں پر عمل کرتے ہوئے اچھی عادات کی نشوونما اور پرورش پر کام کرتے ہیں، تو وہ اندرونی خوشی کو

دوبارہ دریافت کریں گے اور خود پر قابو پانے اور اچھی عادات کو فروغ دینے
کے قدرتی نتیجے کے طور پر سکون سے لطف اندوز ہوں گے۔

سچی دوستی۔
مثبت تبادلہ کا مطلب ہے۔
جذباتی مشغولیت
اس کا مطلب ہے دوستوں کو بہتر محسوس کرنا
مصیبت کے وقت میں
اور ان کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔
ان کے دکھوں اور مصیبتوں میں
اور انہیں نصیحت کرنا
نازک حالات میں
اور مالی امداد
اصل ضرورت کے وقت
جب انسان اپنے ساتھ ایماندار ہوتا ہے۔
اور دوسروں کا وفادار دوست
وہ اہل ہو جائے گا۔
الہی دوستی کا امرت چکھنا
جب دوسروں کو ہماری محبت محسوس ہوتی ہے۔
وہ محبت پھیلے گی اور ہمہ جہت محبت بن جائے گی۔
ہر دل میں بہتا ہے۔
زندگی کی مبارک نبض سے ہم آہنگ
دوستانہ جذبات کا اظہار کرنے میں ناکامی۔
اس کا مطلب ہے خود کی توسیع کے قانون کو نظر انداز کرنا
جس کے ذریعے روح کے ادراک میں وسعت آتی ہے۔
خدائی موجودگی کو چھونے کے لئے
جب ہم اعتماد قائم کرتے ہیں۔
دوسروں کے دلوں میں جو قبول کرتے ہیں۔
اور ہم اپنی محبت کی حدود کو بڑھانے کے قابل ہیں۔
آبادی کے بڑے طبقات کو شامل کرنا
اس کے بعد ہم اپنی بیداری کا دائرہ وسیع کر سکیں گے۔
اور کائناتی شعور کی دہلیز کی طرف اس کا آغاز
دو چیزیں جو ہر کوئی بلا استثناء چاہتا ہے۔
انسان اپنی نفسیاتی اور جذباتی ساخت، زندگی میں جو کردار ادا
کرتے ہیں، ان کے کام میں، اور ان کے اندر ہلچل مچانے والی خواہشات

میں ظاہری طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں لیکن ان تمام اختلافات کے نیچے دو چیزیں پوشیدہ ہیں جن کی تمام لوگ خواہش کرتے ہیں اور ان کی ضرورت بھی محسوس کرتے ہیں۔

یہ دو چیزیں ہیں ہر قسم کے مصائب اور خواہش سے آزادی، اور غیر مشروط طور پر پائیدار خوشی کا حصول؛ یا مکمل اطمینان جس میں امن، محبت، حکمت اور خوشی شامل ہے۔

لوگوں کو اس وقت تک سکون نہیں ملے گا جب تک وہ یہ اطمینان حاصل نہ کر لیں جس کے لیے ان کے دل چاہ رہے ہیں اور جس کے لیے وہ ہر طرح سے کوشش کرتے ہیں یہ انسانی حالت کو سمجھنے میں ایک اہم نکتہ ہے۔

بدقسمتی سے، لوگ غلط جگہوں پر اطمینان تلاش کرتے ہیں اور اسے تلاش کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔

وہ اسے دنیا اور دنیاوی چیزوں میں مال اور ظاہری حالات میں تلاش کرتے ہیں، اور ایسے رشتوں میں جس کی بنیاد صحیح فہم اور ٹھوس بنیادوں پر نہ ہو۔

چنانچہ تخلیق کی فطرت کے پیش نظر انسان کے لیے اس دنیا کے کسی بھی حال یا کسی بھی شخص سے خالص خوشی حاصل کرنا ناممکن ہے۔

تخلیق دوئی کے اصول پر مبنی ہے۔ مثال کے طور پر، آپ کی تصویر صرف ایک رنگ میں نہیں ہو سکتی۔ آپ کو تضاد یا فرق کی ضرورت ہے۔ اسی طرح دوہریوں کا اس دنیا سے غائب ہونا ناممکن ہے۔

انسانی خواہشات کے پیش نظر، ہم میں سے ہر ایک صرف اچھی چیزیں چاہتا ہے - خوشگوار، خوبصورت اور مثبت چیزیں - بغیر فضول خرچی، جھنجھلاہٹ اور دیگر ناخوشگوار چیزوں سے نمٹنے کے لیکن یہ ناممکن ہے۔

دوہرے پن کی اس دنیا میں درد کے بغیر کوئی لذت نہیں، اندھیرے کے بغیر روشنی نہیں، برائی کے بغیر کوئی اچھائی نہیں، موت کے بغیر زندگی نہیں، سکے کا ایک رخ دوسرے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا جس کی ہم اندر کی گہرائیوں سے تڑپ رکھتے ہیں وہ دنیا کی کسی چیز میں نہیں مل سکتی۔

انتخاب فرد پر منحصر ہے۔ کیا وہ اس کی تلاش جاری رکھیں گے جس کی وہ غلط جگہ پر تلاش کر رہے ہیں اور مایوسی کے بعد مایوسی کا تجربہ کریں گے؟

لوگ اپنی پوری طاقت اور خواہش کے ساتھ تلاش کرتے ہیں لیکن وہ جو ڈھونڈتے ہیں وہ انہیں نہیں ملتا جس سے مایوسی اور مایوسی بڑھ

جاتی ہے مزید یہ کہ یہ بڑھتی ہوئی ناراضگی کا باعث بنتی ہے جو کہ
شدید غصہ اور بالآخر تشدد کی کارروائیوں میں بدل جاتی ہے اس لیے تلاش
کا غلط طریقہ مطلوبہ خوشی کا باعث نہیں بنتا۔

خالقِ اعلیٰ ہمارے لیے ایک مکمل اور کامل خوشی چاہتا ہے جو کہ
صرف روح کی گہرائیوں میں ہی مل سکتی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس
کائنات کو اس طرح تخلیق کیا کہ اس میں کوئی چیز بھی انسانی دل کو
مطمئن نہیں کرتی اور اس کی خواہشات کو پورا نہیں کرتی، سوائے اس
کے جب وہ خوشی، مسرت اور قناعت کے منبع کی طرف متوجہ ہو۔

واقعی، آسمان کی بادشاہی انسان کے اندر ہے۔

ترازو میں توازن

توازن ایک مثالی ہے جو غور و فکر کو یکجا کرتا ہے۔

مادی، نفسیاتی، جذباتی اور روحانی

ایک ہم آہنگ اتحاد میں، یہ فطرت میں عملی ہے

یہ تخلیقی سوچ کو متحرک کرتا ہے اور پیداواری کام کی حوصلہ
افزائی کرتا ہے۔

ہم میں سے ہر ایک صحت مند جسم کی خواہش رکھتا ہے۔

صحت مند اور تمام رکاوٹوں اور کمزوریوں سے پاک

ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارا دماغ ہوشیار رہے۔

اور یہ کہ ہمارے جذبات اور احساسات ہمارے لیے کام کرتے ہیں،
ہمارے خلاف نہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہمارے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ ہمارے
تعلقات کو بہتر بنانے میں تعاون کرے۔

ہم آہنگ اور اطمینان بخش، جیسا کہ ہم بننا چاہتے ہیں۔

ہمارے وجود کے روحانی پہلو کے ساتھ رابطے میں

اوقات مشکل ہو سکتے ہیں۔

بہت سارے دباؤ ہیں۔

کشیدگی بڑھ رہی ہے۔

ایسے حالات میں توازن قائم کرنا

توانائی، وقت اور توجہ کی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

خواہش مندانہ سوچ سے توازن حاصل نہیں ہوتا

بلکہ اسے حقیقی منصوبہ بندی اور سنجیدہ کوشش کے ذریعے حاصل
کیا جانا چاہیے۔

ہماری زندگی میں بہت سے عناصر ہیں جن میں توازن کی ضرورت
ہے۔

ان میں سے بہت سے ایک دوسرے سے متضاد معلوم ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر، خاندان کی ذمہ داری
روزی کمانا اور صحت برقرار رکھنا
اور ادبی اور اخلاقی اصولوں کا مشاہدہ کرنا
اور ضروری معلومات کی بڑی مقدار سے نمٹنا
معاشرے کا فرض
متعدد دیگر وعدوں کے علاوہ جن کے لیے ہمارا وقت اور توانائی درکار ہے۔
ہم سب کے لیے وقت بہت کم ہے۔
لیکن ہمیں اپنے مسائل کو کم کرنے کے لیے اپنی زندگیوں کو آسان بنانے کی ضرورت ہے۔
مادی چیزوں کی تلاش میں کتنا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے؟
ہم اسے بہترین سمجھتے ہیں کیونکہ یہ نیا اور ناگزیر ہے۔
لیکن اس جنون کی ایک قیمت ہے، جس کا اظہار مہاتما بدھ نے کہہ کر کیا۔
"جو بھی گائے رکھنا چاہتا ہے اسے ان کی دیکھ بھال کرنی چاہیے"
اگر ہم اپنی زندگیوں کا تجزیہ کریں تو پتہ چلے گا کہ ہمیں بہت سی "گڑیا" کا خیال ہے
جس کا میڈیا اور اشتہاروں نے ہمیں قائل کیا۔
یہ ہمارے آرام اور خوشی کے لیے ضروری ہے۔
ستم ظریفی یہ ہے کہ نام نہاد وقت بچانے والی اختراعات
جدید انسان کو لوٹ لیا گیا ہے۔
فراغت کے لحاظ سے جو وہ لطف اندوز ہوتا تھا۔
ہماری زندگی میں متضاد عناصر کو متوازن کرنے کے لیے
ہمیں ایک مستحکم نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔
یہ وقت، جگہ یا حالات کے ساتھ نہیں بدلتا
زندگی جتنی پیچیدہ ہوتی جائے گی، اتنی ہی ہمیں سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔
وہ واحد بنیاد جس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔
وہ خدا تعالیٰ ہے، جو زندگی کے تمام مظاہر اور مظاہر میں پیچھے ہے۔
یہ زندگی کے بپھرے ہوئے، ہنگامہ خیز سمندر کے درمیان لائف بوٹ ہے۔
زندگی کی ضربوں اور تکلیف دہ ناکامیوں سے محفوظ پناہ گاہ
***
لوگ خود پر اعتماد کرتے ہیں۔

اللہ پر ان کے بھروسے سے زیادہ
اگرچہ وہ یقینی طور پر جانتے ہیں
وہ بالآخر
وہ سانس نہیں لے سکتے
یا چلنا یا حرکت کرنا
خدا کی ڈرائیونگ اور براہ راست طاقت کے بغیر
دماغ، دل اور جسم کے خلیات میں ذخیرہ کیا جاتا ہے۔
کیونکہ وہ کھانے پر انحصار کرنے کے عادی تھے۔
ہوا اور سورج کی روشنی
انہیں یقین آ گیا ہے کہ یہ خارجی عناصر ہیں
وہ ان کی حمایت کرتی ہے اور انہیں زندگی دیتی ہے۔
لیکن اس طرح سوچنا ایک خام خیالی ہے۔
کیونکہ انسان براہ راست ایک قوت پر منحصر ہے۔
وہ طاقت خدا ہے۔
کیونکہ خدا سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے۔
اور وجود میں سب سے زیادہ
لوگ اس کے خوف سے گھرے ہوئے تھے۔
حالانکہ یہ محبت، نرمی، رحم اور امن کی روح ہے۔
میں لوگوں کے ذہنوں میں جہنمی، جلتی ہوئی آگ نہیں ڈالنا چاہتا
کیونکہ اللہ تعالیٰ کو دل و جان سے قریب ترین محبوب ہے۔
وہ خوبصورت ہے جس کی خوبصورتی کا کسی اور چیز سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا
اگر ہم اس کے بارے میں اس طرح سوچیں
ہم اس کے قریب محسوس کریں گے اور وہ ہمارے قریب ہے۔
اور اگر ہم اس کے لیے خلوص نیت سے کوشش کریں
وہ ہم پر رحم اور شفقت کے ساتھ اپنے بازو کھول دے گا
اور اگر ہم دل سے مانگیں
ہم نے اس کے لیے بڑھتی ہوئی خواہش محسوس کی
وہ ہمارے پاس آئے گا
بالکل
-
بے شمار طریقوں سے
منطق ہمیں دکھاتی ہے۔
خدا اس وجود کا سبب اور وجہ ہے۔
لیکن خدا کے وجود کا اصل ثبوت

ناقابل رسائی
صرف عقلی کٹوتی سے
اگر ہم خدا کو پانا چاہتے ہیں
- جو ہمارے وجود کا واحد مقصد ہے -
ہمیں اس سے بھی آگے جانا ہے۔
عام سوچ کا عمل
کیونکہ خدا حواس کی سمجھ سے باہر ہے۔
اس کے جوہر کو نہیں سمجھا جا سکتا
میں ہمیشہ اور ہمیشہ کے لیے اپنے خیالات میں مصروف رہتا ہوں
مادی خواہشات کے ساتھ
جہاں وہ خوشی اور درد کی لہروں سے اچھلتا ہے۔
وہ ہنگامہ خیز جذبات سے تڑپتا ہے۔
اگر ہم ایک اعلیٰ حالت تک پہنچنا چاہتے ہیں
اعلیٰ شعور اور ادراک سے
سوچ کو واپس لینا ضروری ہے۔
اس کی انماد، مشتعل سرگرمی سے
دماغ کو مرکوز کرنے اور خدا پر غور کرنے سے
ایک بار سوچوں کا طوفان تھم جاتا ہے۔
تاکہ روح پر ایک میٹھا اور بابرکت سکون نازل ہو۔
تب شاگرد کو سکون اور یقین محسوس ہوتا ہے۔
عام تجربہ کے دائرے سے باہر
جیسے جیسے اس کی بصیرت کھل جاتی ہے اور اس کی روحانی
صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں
وہ اسے براہ راست سمجھتا ہے۔
حواس کے بغیر
بابرکت الہی حضوری
ہم اکثر اپنے قریب ترین چیزوں کو دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں
ہم قیمتی خزانوں سے بغیر رکے گزر جاتے ہیں
اور ہم تخیل کی اپنی جستجو کو جاری رکھتے ہیں
یا ہم قوس قزح کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں
ہم اندھیرے میں سلامتی چاہتے ہیں
اگرچہ ہماری روحیں صحیح معنوں میں روشنی کے لیے تڑپتی ہیں
ہم ایسے خواب پیتے ہیں جو ہماری پیاس نہیں بجھتے
جب کہ ہماری روحیں حتمی سچائی کے لیے تڑپتی ہیں

ہم ایک ایسے سراب کا پیچھا کر رہے ہیں جس کا کوئی وجود ہی نہیں۔
اس کے سائے میں آرام تلاش کرنے کی کوشش میں
زندگی کی گرمی اور اس کی چلچلاتی گرمی سے
جب ہم واقعی تڑپتے ہیں
امن اور ہم آہنگی کا نخلستان
ہماری روحوں میں پوشیدہ
غیر مطابقت پذیر تنوع
جس سے دنیا بھری پڑی ہے۔
ہمیں کیا لالچ اور لالچ دیتا ہے۔
اپنی توجہ مادی چیزوں پر مرکوز کرنے کے لیے
یہ محض ایک ہلکا سا سایہ ہے۔
نایاب خزانوں کے لیے جو جھوٹ بولتے ہیں
زیر زمین بارودی سرنگوں میں
ہمیں پریشان ذہن کو پرسکون کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے۔
کبھی دنیاوی اشیا کے پیچھے بھاگتے ہیں
اور اپنے راستے کو اندر کی طرف لے جانا
ہمیں اپنے خیالات اور خواہشات کو ہم آہنگ کرنا چاہیے۔
کافی شفا بخش حقائق کے ساتھ
اپنے اندر کی گہرائی میں پایا
تب ہم ہم آہنگی دیکھیں گے۔
ہماری زندگی اور فطرت میں
اگر ہم اپنی امیدوں اور توقعات کو ہم آہنگ کریں
ہمارے اندر فطری ہم آہنگی کے ساتھ
ہم زندگی کے سمندر میں بحفاظت سفر کریں گے۔
ڈوبنے کے خوف کے بغیر
کیونکہ ہماری خود ہم آہنگی ہے۔
یہ لائف جیکٹ ہوگی
اور خدا پر بھروسے کے پروں کے ساتھ
ہم امن کی فضا میں سر بلند کریں گے۔
کچھ سوچ سکتے ہیں
"جب تک ہمارے پاس انتخاب کی آزادی ہے۔
تو نتائج ہماری توقعات کے برعکس کیوں ہیں؟
اس کا جواب درج ذیل ہے۔
انسان نے اپنی قوت ارادی کو کمزور کر دیا ہے۔

اس نے روحانی طاقتوں کا علم کھو دیا۔
اس کے شعور میں موجود ہے۔
لیکن اگر وہ اپنی مرضی کو مضبوط کرنے پر کام کرتا ہے۔
خود پر قابو پانے کی مشق کر کے
اور اپنے اندر کے نور الٰہی پر غور کرنا
اس کی مرضی آزاد ہو جاتی ہے۔
اور جب اس کی مرضی آزاد ہو جائے۔
وہ اپنی تقدیر کا خود مالک بن جاتا ہے۔
لیکن اگر اسے معلوم ہو کہ وہ زندہ ہے۔
اس طرح کہ اس کا ضمیر منظور نہ ہو۔
وہ آزاد نہیں ہو گا اور نہ اوپر چڑھ سکے گا۔
ترقی کی سیڑھی پر
ہمیں وقت گزارنا چاہیے۔
ان چیزوں کو کرنے کے لیے
جو ہماری خوشیوں میں حصہ ڈالتا ہے۔
اور اس سے ہمیں فائدہ اور بھلائی ملتی ہے۔
ہمارے مارچ کو کوئی نہیں روک سکتا
جب تک ہمارا عزم ثابت قدم رہے گا۔
آگے بڑھ رہا ہے۔
انسان خود کو قید کر لیتا ہے۔
ایک تنگ سیل کے اندر
محدود افق سے
چھوٹے خیالات
موڈ میں تبدیلی
غیر صحت بخش عادات
اس لیے اسے اپنی تربیت کرنی ہوگی۔
زیادہ لچکدار، کھلے اور قبول کرنے کے لیے
ہمیں اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے کے لیے کام کرنا چاہیے۔
اور ہماری مرضی کو صحیح سمت میں تربیت دیں۔
زندگی میں بہترین کام کرنے سے
اور یہ کہ ہمیں خدا کے بارے میں زیادہ سوچنا چاہیے۔
ہم محبت، امن اور بھائی چارے کے جذبے کو پھیلاتے ہیں۔
اس دنیا کے ہر کونے میں
شاندار دماغ رکھنے والے

ماسٹر پرمہنس یوگنند

ترجمہ: محمود عباس مسعود

چونکہ ہم کسی نامعلوم ذریعہ سے اس دنیا میں آئے ہیں، اس لیے ہمارے لیے زندگی کی ابتدا اور مقصد کے بارے میں سوچنا فطری ہے کہ ہم اس دنیا کے خالق کے بارے میں سنتے اور پڑھتے ہیں، لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ اس تک کیسے پہنچنا ہے، ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ پوری کائنات اس کی الہامی ذہانت کے وجود کا اعلان کرتی ہے جس طرح گھڑی کے چھوٹے، قطعی اجزا ہمیں گھڑی کا ایک بڑا، پیچیدہ اور حقیقت پسند بناتے ہیں۔ ان کے موجد کے لیے حیران اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں، اسی طرح جب ہم قدرت کے عجائبات کو دیکھتے ہیں، تو ہم ان کے پیچھے چھپی ذہانت پر حیران ہوتے ہیں، اور ہم پوچھتے ہیں:

"پھول کو اس کی متحرک، سورج کی شکل کس نے دی؟"

اس کی خوشبو اور حسن کہاں سے آیا؟

اور اس کی پنکھڑیوں کو اتنی نفاست سے کیسے بنایا گیا اور اتنے شاندار، خوش رنگ رنگوں سے رنگا گیا؟

رات کے وقت، ستارے اور چاند، ہمارے ارد گرد چاندی کی روشنی پھیلاتے ہیں، ہمیں اس شعور پر غور کرنے کی ترغیب دیتے ہیں جو ان آسمانی اجسام کو گہری خلا میں رہنمائی کرتا ہے۔

پورے چاند کی ہلکی روشنی روزمرہ کی سرگرمیوں کے لیے ناکافی ہے، اور اسی لیے ایک عقلمند اور صبر آزما ذہن ہمیں رات کو آرام کرنے کی ترغیب دیتا ہے، پھر سورج طلوع ہوتا ہے، اور اس کی روشن روشنی ہمیں اپنے اردگرد کی دنیا کو واضح اور سکون کے ساتھ دیکھنے کی اجازت دیتی ہے، اور ہمیں ان کاموں کو انجام دینے کے قابل بناتی ہے جو خود کو ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔

اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے دو طریقے ہیں: جسمانی اور روحانی جب ہماری صحت بگڑتی ہے، مثال کے طور پر، ہم علاج کے لیے ڈاکٹر کے پاس جا سکتے ہیں لیکن ایک وقت ایسا آتا

ہے جب نہ کوئی ڈاکٹر مدد کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور، اور ہم دوسرے راستے کی طرف رجوع کرتے ہیں: اس روحانی طاقت کی طرف جس نے ہمارے جسم، دماغ اور روح کو پیدا کیا ہے، جسمانی طاقت محدود ہے، اور جب یہ ناکام ہو جاتی ہے، ہم اپنی بہترین مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اس ایپ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جب ہم اپنی بہترین ضروریات کو پورا کرتے ہیں کافی نہیں ملتا، ہم اس طاقت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ہر کوئی اپنے مسائل کو بدترین سمجھتا ہے کچھ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ دباؤ محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کی مزاحمت کمزور ہوتی ہے لوگوں کی ذہنی طاقت میں فرق کو دیکھتے ہوئے وہ مختلف مقدار میں توانائی خرچ کرتے ہیں اگر کسی شخص کو کوئی انتہائی مشکل مسئلہ درپیش ہو اور اس کا دماغ کمزور ہو تو وہ اس پر قابو نہیں پا سکتے جو مضبوط ذہن کے حامل لوگ رکاوٹوں کو توڑ کر مشکلات پر قابو پاتے ہیں اور بعض اوقات ہم اپنی بنیادوں کو ہلا کر بھی ناکامی کا سامنا کرتے ہیں جب کہ ہم مضبوط لوگوں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بے شمار اور زبردست مادی، فکری اور روحانی پریشانیاں اور مشکلات، ہمیں احساس ہے کہ اس مادی دنیا میں زندگی کی طاقت کتنی محدود ہے۔

ہماری کوششیں صرف اچھی صحت اور مالی تحفظ کے حصول کے لیے وقف نہیں ہونی چاہیے بلکہ زندگی کے معنی تلاش کرنے کے لیے بھی ہونی چاہیے کہ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ جب مشکلات ہم پر حاوی ہو جاتی ہیں، تو ہم سب سے پہلے اپنے اردگرد کا رخ کرتے ہیں، ہر مادی ایڈجسٹمنٹ کی کوشش کرنے سے ہمیں راحت ملے گی لیکن جب ہم اپنے انجام کو پہنچ جاتے ہیں اور کہتے ہیں، "میری تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہیں، میں مزید کیا کر سکتا ہوں؟" ہم سنجیدگی سے اپنے مسئلے کا موثر حل تلاش کرنے پر غور کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جب ہماری سوچ کافی گہری ہو جاتی ہے تو ہم اپنے اندر اس کا جواب تلاش کرتے ہیں، یہ بذات خود جوابی دعا کی ایک شکل ہے۔

دعا: ایک روحانی ضرورت

دعا ایک روحانی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھکاریوں کے طور پر نہیں پیدا کیا، کیونکہ اس نے ہمیں اپنی صورت پر پیدا کیا ہے، صحیفہ اس بات کا اعلان کرتے ہیں جو فقیر کسی امیر کے گھر جا کر بھیک مانگتا ہے۔ اسے بھکاری کا حصہ ملتا ہے۔ لیکن بیٹا اپنے امیر باپ سے کچھ بھی حاصل کر سکتا ہے، اس لیے ہمیں بھکاریوں جیسا سلوک نہیں کرنا چاہیے۔

بظاہر کچھ لوگوں کے پاس سب کچھ ہے اور وہ عیش و عشرت میں پیدا ہوتے ہیں، جب کہ کچھ لوگ مصیبت اور ناکامی کو اپنی طرف متوجہ کرتے نظر آتے ہیں ان میں خدا کی صورت کہاں ہے؟ الہی روح کی طاقت ہم میں سے ہر ایک کے اندر رہتی ہے لیکن ہم اس طاقت کو کیسے فروغ دے سکتے ہیں؟ شاید آپ نے ماضی میں حوصلہ شکنی محسوس کی ہو کیونکہ بظاہر آپ کی دعائیں قبول نہیں ہوتی تھیں، لیکن امید اور یقین سے محروم نہ ہوں یہ جاننے کے لیے کہ آپ کی دعائیں کارآمد ہیں یا نہیں، آپ کو اپنے اندر گہرائی میں دعا کی طاقت پر بنیادی یقین ہونا چاہیے۔

شاید کچھ لوگوں کی دعائیں جواب نہیں ملتی کیونکہ وہ بھیک مانگنے کا انتخاب کرتے ہیں اسی طرح اللہ سے کیا مانگنا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ زمین اور اس پر موجود ہر چیز کو حاصل کرنے کے لیے دل و جان سے دعا کر سکتے ہیں لیکن آپ کی دعائیں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ مادی زندگی سے متعلق تمام دعائیں فطری طور پر محدود ہیں اور درحقیقت محدود ہونی چاہئیں لیکن ایک صحیح طریقہ یہ ہے کہ دعا کرنے کا ایک صحیح طریقہ ہے کہ نویں زندگیاں ہوتی ہیں۔ آپ کو "مشکلات کی بلی" سے چھٹکارا پانے کے لیے ایک مؤثر طریقہ تلاش کرنا چاہیے، موثر دعا کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ اپنی حیثیت کو فقیر کی جگہ سے کسی حقدار کی حیثیت سے تبدیل کر دیا جائے۔ جب آپ خدا سے اس روحانی نوعیت کی کوئی چیز مانگیں گے، تو آپ کی دعا طاقت اور حکمت دونوں کی حامل ہوگی۔

کامیابی کا بیج قوت ارادی میں پنہاں ہے۔

زیادہ تر لوگ اس وقت انتہائی گھبراہٹ اور اضطراب کا شکار ہو جاتے ہیں جب ان کے لیے کسی اہم چیز کو پورا کرنے

کی کوشش کی جائے، فکر اور گھبراہٹ سے کام کرنے سے خدائی طاقت نہیں ملتی، لیکن قوت ارادی کا پرسکون اور مستقل استعمال کائنات کی قوتوں کو ہلا کر رکھ دیتا ہے اور لامحدود مطلق کی طرف سے جواب لاتا ہے ہر اس چیز کے لیے کامیابی کے بیج جو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں مشکل سے ٹوٹ جاتا ہے اور آپ کی قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ مفلوج لیکن پرعزم اور پرعزم شخص جو کہتا ہے کہ "میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتا ہے، لیکن میری مرضی کا سر بلند رہے گا اور عزم سے کارفرما رہے گا"، وہ قوتِ ارادی کی اعلیٰ ترین سطح کا مظاہرہ کرتا ہے۔

قوتِ ارادی اور اس کی درست سمت انسان کے درجے کو بلند اور بلند کرتی ہے جب کوئی شخص قوتِ ارادی کا استعمال ترک کر دیتا ہے تو وہ ایک عام انسان بن جاتا ہے، واقعات کے دوران بے اثر ہو جاتا ہے بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی قوتِ ارادی کو حالات کو بدلنے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے، اس ڈر سے کہ خدا کے منصوبے میں رکاوٹ پیدا ہو لیکن اللہ نے ہمیں قوتِ ارادی کیوں دی اگر وہ نہیں چاہتا تھا کہ ہم اسے استعمال کریں؟ میری ایک بار ایک سخت آدمی سے ملاقات ہوئی جس نے کہا کہ وہ قوتِ ارادی کے استعمال پر یقین نہیں رکھتا کیونکہ یہ خود کو اہمیت دیتا ہے، میں نے جواب دیا، "آپ اس وقت اپنی قوتِ ارادی کا استعمال کر رہے ہیں، اور کافی زبردستی، مجھے مزاحمت کرنے کے لیے، آپ اسے بولنے، کھڑے ہونے، چلنے، کھانے، فلموں میں جانے اور یہاں تک کہ سونے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ آپ جو کچھ بھی کریں قوتِ ارادی کے بغیر، آپ ایک روبوٹ بن جائیں گے، ان کی خواہشات کو نقصان پہنچانے کے لیے آپ ایک روبوٹ بن جائیں گے"۔ خدا کی مرضی سے اس لیے جب صحیح نماز مستقل طور پر ادا کی جاتی ہے تو یہ اپنے آپ میں قوت ارادی بن جاتی ہے۔

آپ کو اس کے حاصل کرنے کے امکان پر یقین رکھنا چاہیے جس کے لیے آپ دعا کرتے ہیں اگر آپ گھر کے مالک ہونے کی دعا کرتے ہیں، اور ساتھ ہی آپ کا ذہن کہتا ہے، "تم گھر کیسے برداشت کر سکتے ہو، احمق؟" ایسی سوچ سے آپ اپنی مرضی کو کمزور کر رہے ہیں جب آپ اپنے دماغ سے "میں نہیں کر سکتا" کے جملے کو نکال دیتے ہیں، تو آپ کو اعلیٰ طاقت حاصل ہوتی ہے، یقیناً مکان آسمان سے نہیں گرتے، اور مکان حاصل

کرنے کے لیے آپ کو قوت ارادی کا استعمال کرنا چاہیے اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے تعمیری اقدامات کرنا ہوں گے، جب آپ ثابت قدم رہیں گے اور ناکامی کو تسلیم کرنے سے انکار کریں گے، تو آپ اپنی سوچ اور عمل کے ذریعے اپنی خواہش کو ظاہر کر سکیں گے، اور جب آپ اپنی سوچ اور خواہش کا استعمال کریں گے۔ پوری ہو جائے گی، اور وہ سب کچھ آپ کے پاس آئے گا جس کی آپ خواہش اور آرزو رکھتے ہیں جب آپ عزم اور استقامت کے ساتھ کوشش کرتے رہیں گے تو مطلوبہ نتیجہ کسی نہ کسی صورت میں ظاہر ہو گا، خواہ آپ کی خواہش اس دنیا میں موجود ہی کیوں نہ ہو، اس طرح کی قوت ارادی میں الٰہی جواب مضمر ہے، کیونکہ نیکی اللہ کی طرف سے آتی ہے، اس لیے کہ مستقل مزاجی ایک الٰہی مرضی ہے۔

منفی سوچوں کے بیج جلا دیں۔

کمزور قوت ارادی ایک کمزور انسانی قوت ہے جب آزمائشیں اور ناکامیاں اسے توڑ دیتی ہیں تو یہ لامحدود پیدا کرنے والے سے اپنا تعلق کھو دیتی ہے لیکن انسان کی مرضی کے پیچھے خدائی مرضی چھپی ہوئی ہے جو نہ تو حوصلہ ہار سکتی ہے اور نہ ہی شکست کو حتیٰ کہ موت بھی اپنی تمام تر قوت کے ساتھ، خدا کی مرضی کو توڑ سکتی ہے اور نہ روک سکتی ہے خدا یقیناً اس دعا کا جواب دے گا جو ہمیشہ کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے۔

زیادہ تر لوگ کاہل اور سست ہوتے ہیں، یا تو جسمانی، ذہنی، یا دونوں طور پر، وہ مراقبہ کرنے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن صرف نیند کے بارے میں سوچتے ہیں جیسے ہی ان پر غنودگی چھا جاتی ہے، وہ گہری نیند میں گر جاتے ہیں، اور یہی نماز کا اختتام ہے! اس حالت میں قوتِ ارادی دفن ہو جاتی ہے اوسط فرد کے دماغ میں "میں نہیں کر سکتا" کے بیجوں سے بھرا ہوتا ہے جو کچھ خاص خصائص اور عادات کے حامل خاندان میں پیدا ہوتا ہے، وہ ان سے متاثر ہوتا ہے، وہ اس بات پر قائل ہو جاتا ہے کہ وہ اس کے قابل نہیں ہیں یا ان نقصان دہ بیجوں کو جلا دینا چاہیے اور شعور سے ان کے اثر کو ختم کر دینا چاہیے، آپ کے پاس طاقت ہے کہ آپ اپنی مرضی کے مطابق ہر چیز کو پورا کر سکتے ہیں۔

جو لوگ قوتِ ارادی پیدا کرنا چاہتے ہیں انہیں اچھی کمپنی کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ایک عظیم ریاضی دان بننے کی خواہش رکھتے ہیں اور آپ کے ہم جماعت ریاضی کو ناپسند کرتے ہیں تو بلاشبہ آپ کا جوش و خروش ختم ہو جائے گا لیکن جب آپ ماہر ریاضی دانوں کے ساتھ ملیں گے تو آپ کی قوت ارادی مضبوط ہو جائے گی، اور آپ کہہ سکیں گے، "اگر دوسرے کامیاب ہو سکتے ہیں، تو میں بھی کر سکتا ہوں"۔

اپنی قوتِ ارادی کو بڑھانے کے لیے بڑی چیزوں میں جلدی نہ کریں، کامیاب ہونے کے لیے آپ کو سب سے پہلے اپنی قوتِ ارادی کو ان چھوٹی چیزوں سے آزمانا چاہیے جن کے بارے میں آپ نے سوچا تھا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے، اگر آپ کوشش کریں گے تو کامیابی آپ کے ساتھ ہوگی۔

مجھے اب بھی وہ تمام اہداف یاد ہیں جو میرے دوستوں اور دوسروں نے مجھے بتایا تھا کہ میں کبھی حاصل نہیں کروں گا، پھر بھی میں نے ایسا کیا کہ یہ نیک نیت لوگ اپنی رائے سے بہت نقصان پہنچا سکتے ہیں خدا ہمیں ان سے محفوظ رکھے اور ان کی نصیحت قوت ارادی پر سب سے زیادہ اثر رکھتی ہے، شراب اور اونچی آواز میں موسیقی کے ساتھ رقص کرنے کے بجائے خاموشی کے حرم میں مراقبہ کرنے کے بجائے دماغ کو اس طرح آلودہ کر دیتا ہے کہ ان کے دماغ کو دھول سے دور کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ انسان کی قوت ارادی لامحالہ ان کے ساتھیوں کے اثر سے مضبوط یا کمزور ہوتی ہے۔ صرف خود کوشش کے ذریعے قوتِ ارادی کو استوار کرنا انتہائی مشکل ہے۔ آپ کو نقل کرنے کے لیے ایک اچھی مثال درکار ہے۔ اگر آپ مصور بننا چاہتے ہیں تو اچھی پینٹنگز سے گھرے رہیں اور مصوروں کے ساتھ صحبت رکھیں اگر آپ روحانی انسان بننا چاہتے ہیں تو نیک کردار کے روحانی لوگوں کے ساتھ صحبت رکھیں۔

عقیدہ اور تجربہ میں ایک اہم فرق ہے۔ عقیدہ ان چیزوں سے آتا ہے۔ جن کے بارے میں آپ نے سنا یا پڑھا ہے۔ اور بنیادی سچائیوں کے طور پر قبول کیا ہے، دوسری طرف، تجربہ وہ ہے۔ جسے آپ نے ذاتی طور پر دیکھا ہے۔ اور صحیح معنوں میں سمجھا ہے، جن لوگوں نے خدا کو تجربہ کیا ہے۔ ان کا یقین اٹل ہے۔ اگر آپ نے کبھی نارنجی نہیں چکھائی، تو آپ کو اس کے خواص کے بارے

میں دھوکہ دیا جا سکتا ہے، لیکن اگر آپ نے پھل کا ذائقہ نہیں کھایا، تو غلط اور غلط نہیں کھا سکتے۔ اچھی طرح جانتے ہیں

اپنے ایمان کو مضبوط کرنے والوں کی صحبت تلاش کرو

خدا کے بارے میں خیالات، کامیابی، شفا وغیرہ، سب آپ کے ذہن میں نفسیاتی کیپسول کی طرح بستے ہیں، انہیں آزمائیں اپنے خیالات کو جانچنے کے لیے، آپ کو اپنی قوت ارادی کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ ان کو زندہ کیا جا سکے۔ ضروری قوت ارادی کو فروغ دینے کے لیے، آپ کو مضبوط قوت ارادی کے حامل لوگوں کے ساتھ ملنا چاہیے اگر آپ اللہ کی مرضی سے شفا چاہتے ہیں، تو ان لوگوں کی صحبت تلاش کریں جو آپ کے ایمان کو مضبوط کریں اور آپ کے ایمان کو تقویت بخشیں۔

میں نے خدا کے حقیقی جاننے والے کی تلاش میں ہندوستان کے طول و عرض کا سفر کیا، لیکن وہ نایاب تھے ہر استاد نے اپنے ذاتی عقائد کا اظہار کیا لیکن روحانی معاملات میں، میں خدا کے بارے میں محض الفاظ سے مطمئن نہ ہونے کا پختہ ارادہ کر رہا تھا کہ میں اس کا تجربہ کرنا چاہتا ہوں اور اس کی موجودگی کو حقیقی معنوں میں محسوس کرنا چاہتا ہوں جو مجھے بتایا گیا تھا، اس وقت تک بے معنی تھا جب تک کہ میں اسے ذاتی تجربے سے نہ سمجھوں۔

ایک بار میں ایک دوست سے ہندوستان کے سنتوں کے بارے میں بات کر رہا تھا، میرا دوست ایک دلال تھا، اور اس نے میرا جوش نہیں بتایا، اس کے بجائے، اس نے کہا، "آپ جن کو سنت کہتے ہیں وہ سب درحقیقت خدا کو نہیں جانتے" میں نے اس سے بحث نہیں کی، لیکن موضوع بدل دیا، اور ہم دلالی کے پیشے کے بارے میں بات کرنے لگے، اس کے بعد اس نے مجھے بہت کچھ بتایا، اس کے بعد میں نے کہا کہ آپ کو بہت کچھ معلوم ہے۔ کلکتہ میں واحد قابل اعتماد دلال، اور یہ کہ وہ سب جھوٹے ہیں؟" وہ غصے میں آ گیا اور غصے سے جواب دیا، "اور آپ بروکرز کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟" میں نے جواب دیا، "میرا مطلب بالکل یہی تھا اور آپ اولیاء کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟" وہ بے ہوش تھا میں نے اطمینان اور شفقت سے بات جاری رکھی، "میں دلالی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا، اور آپ سنتوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے"۔

مذہب پر عمل اس مقام پر پہنچ گیا ہے کہ اب بہت سے لوگ اپنے روحانی خیالات کو زندہ تجربہ میں ترجمہ نہیں کر سکتے میں یہاں ذاتی تجربہ سے کہتا ہوں میں صرف ان چیزوں کے بارے میں بات کرنا نہیں چاہتا جو میں فکری طور پر جانتا ہوں زیادہ تر لوگ سچائی کے بارے میں چند کتابیں پڑھتے ہیں اور الفاظ کے پیچھے سچائی کو سمجھنے کی ضروری کوشش کیے بغیر خود کفیل ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص کے خطبات اور ان کی زندگی کی کہانی کوئی بھی شخص جو دوسروں کو سکھانا چاہتا ہے اسے پہلے یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ اس نے جو کچھ سیکھا ہے اس کا تجربہ کیا ہے اور تجرباتی طور پر سمجھ لیا ہے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

(اور میں نے انسان کو اس کی اپنی محنت کا نتیجہ پایا)

جو زیادہ محنت کرتا ہے وہ زیادہ عزت کا مستحق ہے۔

بلند عزائم کے ساتھ، وہ بلندیوں پر چڑھتا ہے۔

سب سے زیادہ خواہشات والا سب سے زیادہ نظر آتا تھا۔

جو ترقی چاہتے ہیں وہ دیر نہیں کرتے۔

اور جو دیر کرنا چاہتا تھا وہ سامنے نہیں آیا

السلام علیکم

پہل اور تخلیقی جذبہ

اس دنیا کے ان گنت اور لامتناہی مناظر کو دیکھ کر، زندگی کے مراحل سے گزرتے ہوئے انسانیت کے ہجوم کو دیکھ کر ہم حیرت سے بھر جاتے ہیں اور اپنے آپ سے اس عجیب و غریب واقعے کے راز کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ ہمارے سفر کا آخری مقصد کیا ہے؟ اور اس تک پہنچنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

ہم میں سے زیادہ تر لوگ بے مقصد، بغیر مقصد یا سمت کے، گاڑیوں کی طرح بے مقصد کی طرف بڑھتے ہیں جب ہم لاپرواہی اور لاپرواہی سے زندگی کے راستوں پر چلتے ہیں، ہم اپنے سفر کے مقصد کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں، ہم شاذ و نادر ہی دیکھتے ہیں کہ کیا ہم گھومتی ہوئی سڑکوں پر چل

رہے ہیں جو کہ کہیں نہیں جاتی، یا ایک سیدھا راستہ جو براہ راست ہماری مطلوبہ منزل تک لے جاتا ہے۔ اور اگر ہم اس پر غور بھی نہیں کر سکتے تو ہم اپنے مقصد کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

زیادہ تر لوگ — زندگی کا مقصد نہ جاننے کے باوجود — اپنے اہداف کی وضاحت اور تعاقب کرنے اور اپنے ماحول اور حالات سے معقول طریقے سے نمٹنے کے لیے کافی پہل رکھتے ہیں اور پہل کیا ہے؟ یہ ایک تخلیقی صلاحیت ہے، لامحدود خالق کی ایک چنگاری جو ہم میں سے ہر ایک کے اندر موجود ہے۔

زیادہ تر لوگوں کے دماغ ایک ہارس پاور کے انجن کی طرح ہوتے ہیں! ہر ایک انسانی ذہن کے اندر بے پناہ صلاحیت کے باوجود، بہت کم لوگ اس غیر استعمال شدہ طاقت کو استعمال کرتے ہیں، لوگوں کے مفادات عام طور پر زندگی کی ضروریات جیسے کھانے، کام کرنے، تفریح، سونے اور اس طرح کی چیزوں تک محدود اور محدود ہوتے ہیں۔

ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ انسانوں اور جانوروں میں ایک اہم فرق ہے: تمام مخلوقات میں سے صرف انسان ہی ہنستے ہیں (شاید بندروں اور پھنکارنے والے ہیناس کے علاوہ) ہنسی فائدہ مند ہے، اور اگر کوئی اس تحفہ کو استعمال نہ کرے تو انسان کی ترقی کے سب سے اہم پہلوؤں میں سے ایک سے محروم رہ جاتا ہے، ہمیں ایسے لوگوں کی طرح سنجیدہ نہیں ہونا چاہیے، جن کو زندگی سے باہر نہیں دیکھنا چاہیے۔ نہ ہنسنا اور نہ ہی مسکرانا، اور اس کے نتیجے میں، زندگی سے کبھی بھی حقیقی معنوں میں لطف اندوز نہیں ہوئے۔

ہنسی کی منفرد انسانی صلاحیت کے علاوہ، انسان ایک اور غیر معمولی صلاحیت کے مالک ہیں: سب سے بڑی صلاحیت، تخلیق یا اختراع کی صلاحیت یہ پراسرار، پراسرار صلاحیت کیا ہے؟ مغرب عملی، صنعتی اور لاگو سائنسی اختراعات کی سرزمین ہے۔ مشرق روشن خیالی اور روحانی تخلیقی صلاحیتوں کی سرزمین ہے۔ لہٰذا پہل کی روح تخلیقی صلاحیتوں کی صلاحیت ہے — وہ کچھ کرنا جو پہلے کسی نے نہیں کیا، اختراعی طریقوں سے۔

تخلیقیت کی روح خالق کی طرف سے حاصل کردہ تخلیقی صلاحیت ہے۔

لوگوں نے اس مقدس تحفے کے ساتھ کیا کیا ہے؟ کتنے لوگ اپنی تخلیقی صلاحیت کو صحیح معنوں میں استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ ہفتے، مہینے اور سال گزر چکے ہیں اور گزرتے رہتے ہیں، اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، صرف عمر کے لحاظ سے بدلا جاتا ہے۔ تخلیقی فرد ایک شاندار الکا کی طرح چمکتا ہے جو خلا میں ٹہلتا ہے، بغیر کسی چیز کی تخلیق کرتا ہے اور اعلیٰ روح کی تخلیقی طاقت کے ذریعے ناممکن کو ممکن بناتا ہے۔

تخلیق کاروں کی تین قسمیں ہیں:

غیر معمولی، شاندار اور غیر معمولی زمرے ہیں؛ اوسط زمرے؛ اور عام زمرے جات اور پھر سینکڑوں اور ہزاروں ایسے ہیں جن کی درجہ بندی کچھ بھی نہیں کی جا سکتی ہے۔

اپنے آپ سے یہ سوال پوچھیں: "کیا میں نے کبھی کوئی ایسا کام کرنے کی کوشش کی ہے جو پہلے کسی اور نے نہیں کی؟"

یہ پہل کے جذبے کو متحرک کرنے اور پوشیدہ تخلیقی صلاحیتوں کو دور کرنے کا نقطہ آغاز ہے۔

ان لوگوں کی طرح مت بنو جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ عام اور مانوس سے مختلف طریقے سے کام کرنے سے قاصر ہیں، وہ نیند میں چلنے والوں کی طرح ہیں، ان کو اپنے لاشعور سے ملنے والی تجاویز نے انہیں یقین دلایا ہے کہ وہ سب ایک جیسے ہیں۔

یہ وقت ہے کہ انسان اپنے آپ کو اپنی جہالت اور حیرت کی کیفیت سے بیدار کرے اور اپنے آپ کو اس بات کا اقرار کرے کہ اس کے پاس انسانی تحائف میں سے سب سے بڑا تحفہ ہے: تخلیقی جذبہ۔

ہر انسان کے پاس غیر معمولی صلاحیت کی ایک چنگاری ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ کچھ بے مثال تخلیق کر سکتا ہے، بدقسمتی سے انسان اکثر اپنے ماحول کے مقناطیسی اثر میں رہتے ہیں اور اس کی زبردست کھینچا تانی سے آزاد ہونے کی

کوئی کوشش نہیں کرتے، اگر کوئی کہتا ہے کہ "کوشش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، یہ پہلے ہی ہو چکا ہے،" وہ خود کو اس دنیاوی شعور کا شکار ہونے دیتے ہیں کہ یہ بہت سے لوگوں کی طاقت کی کمزوری کیوں ہے؟ زندگی میں ناکام

یہ روحانی پہلو پر بھی لاگو ہوتا ہے بہت سے ایسے ہیں جو اپنی تنگ نظری اور محدود تجربے کی وجہ سے اپنی عدم اطمینان کے باوجود اپنی زندگی بھر میں کوئی تبدیلی نہیں کرتے، وہ اس بات سے مختلف سوچنے سے ڈرتے ہیں کہ ان کی پرورش کیسے ہوئی ہے، ایک شخص کو اپنے ضمیر کے حکم اور اپنے دل کے اشارے کے مطابق زندگی کی آزمائشوں کے مطابق خود کو ڈھالنا چاہیے، اور بغیر سوچے سمجھے آنکھیں بند کر کے کام نہیں کرنا چاہیے۔

میرے محترم استاد سری یکتسوارجی نے مجھ سے کہا:

"اگر آپ واقعی خدا پر یقین رکھتے ہیں اور کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں، تو خدا آپ کو وہ چیز عطا کرے گا چاہے وہ حقیقت میں کائنات میں موجود نہ ہو"

میرا خدا پر اور اپنی مرضی پر اٹل یقین تھا، اور میں نے ہمیشہ یہ دیکھا کہ میرے لیے وہ چیزیں حاصل کرنے کے لیے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں جو میں چاہتا ہوں۔

انسانیت کے اندر تخلیقی صلاحیت غیر فعال، غیر ترقی یافتہ اور غیر استعمال شدہ رہتی ہے یہ قوت فطری اور فطری ہے، بغیر کسی استثنا کے ہر انسان میں موجود ہے، پھر بھی لوگ اس سے استفادہ کرنے میں ناکام رہتے ہیں، تو اس تخلیقی جذبے کو کیسے بیدار کیا جا سکتا ہے؟

اگر آپ نے ابھی تک اپنا راستہ خود بنانے کے لیے تخلیقی سوچ کی مہارتیں تیار نہیں کی ہیں، تو آپ اس سے پہلے کسی اور کے کیے ہوئے کام کو بہتر بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں دوسروں کی اختراعات کو بہتر بنانے کی کوشش سب سے عام طریقہ ہے۔

تخلیقی جذبہ کی دوسری یا درمیانی قسم ان لوگوں میں مجسم ہوتی ہے جو نئی چیزیں تخلیق کرتے ہیں یا ایجاد کرتے ہیں، لیکن کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتے۔

تخلیقی جذبہ کی غیر معمولی خوبی وہ ہے جو اس کے مالک کو دنیا کے سامنے ایک چمکتی دمک کے ساتھ کھڑا ہونے کی اجازت دیتی ہے، جیسا کہ وہ عظیم شخصیات جنہوں نے دنیا کے لیے نئی اور فائدہ مند چیزیں پیش کیں، وہ کام جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کیے تھے، ان غیر معمولی تخلیقی جذبہ کے مالک تھے، ان کی غیر متزلزل قوت کی مدد سے ان کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ان عظیم شخصیتوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کی غیر متزلزل قوت عطا کیے عظمت؟ کیا الہی نے انہیں سب سے بڑھ کر ایسی شان حاصل کرنے کے لیے منتخب کیا تھا؟ یقینی طور پر نہیں انہوں نے اپنے تخلیقی تحفوں کو صرف اس عظمت اور جلال کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جو ہر انسان کی میراث ہے، کیونکہ وہ خدا کی شبیہ پر بنائے گئے ہیں، جو تمام تخلیقی صلاحیتوں اور اختراعات کا سرچشمہ ہے۔

وہ لوگ جو اپنی عزت کی آرزو رکھتے ہیں وہ واقعی عظیم نہیں ہوتے، غرور، بغض اور خود پرستی سے پھولے ہوئے ہوتے ہیں، انہیں خدا کی طرف سے کوئی سہارا نہیں ملتا جو دینا پسند کرتے ہیں، جو دوسروں کو اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی ترغیب دیتے ہیں، اپنی صلاحیتوں کو نکھارتے ہیں، اور خود اعتمادی پیدا کرتے ہیں وہی لوگ واقعی عظیم ہیں۔

جو لوگ عظیم بنے ان میں سے زیادہ تر لاشعوری طور پر رہنمائی حاصل کر رہے تھے: ان کے پاس عظمت کا ایک ایسا لمس تھا جس نے بنیادی بنیاد کے طور پر کام کیا جس پر انہوں نے اپنی زندگی کی عمارت تعمیر کی، وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے میدان میں غیر معمولی اور شاندار طریقے سے کام کر رہے تھے۔

اگر آپ میں عظمت کا معیار ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو لاشعوری طور پر دماغ کی ان طاقتوں کی رہنمائی حاصل ہوئی ہے، جن کی صلاحیت نے آپ کو اپنی تخلیقی توانائیوں کو اپنی روح میں چھپے ہوئے راستے کھول کر اور

انہیں مکمل شعور سے جوڑنے کے قابل بنایا، جو کہ تمام اصلیت اور تخلیقی صلاحیتوں کا سرچشمہ ہے۔

عظمت بھی بنائی جا سکتی ہے، یعنی اسے اپنی صلاحیتوں کو نکھار کر اور اپنی ترقی کو تیز کر کے پروان چڑھایا جا سکتا ہے، اس غیر معمولی، حیران کن طاقت کو حاصل کر کے ایک شخص کے لیے عظیم بننے کا ایک طریقہ ہے، ہوشیاری سے کام لے کر اور مناسب تربیت کے ذریعے، کوئی بھی تخلیقی صلاحیتوں کے جذبے کو پروان چڑھا سکتا ہے اور اس کی صلاحیت کو بروئے کار لا سکتا ہے، جنہوں نے ایک طویل عرصے سے کوشش کی ہے، وہ حقیقی امیدوں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ ان کے خوابوں کی تکمیل ان کے اندر موجود غیر فعال طاقتوں کا پتہ لگانا چاہیے، اور جو مشکل اور ناقابل تسخیر معلوم ہوتا ہے اس پر قابو پانے کے لیے سخت محنت سے کام لینا چاہیے۔

کسی بھی میدان میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے مہتواکانکشی فرد کو دنیا کی سخت آراء اور تکلیف دہ تنقیدوں کو برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے، چاہے وہ مادی ہو یا فکری، اگر کوئی حقیقی، تخلیقی اور اختراعی ہونا چاہتا ہے تو اسے محدود نقطہ نظر رکھنے والوں کی حوصلہ شکنی کی آراء سے بھی ہوشیار رہنا چاہیے، اور اگر کوئی سوچنا چاہتا ہے اور بولنا چاہتا ہے، تو اسے غیر جانبدار بھی ہونا چاہیے۔ بوریت یا بے حسی کو کبھی بھی اپنے دائرے میں داخل نہیں ہونے دیتا

حیرت انگیز تخلیقی جذبے کے حامل لوگ تمام مشکلات، مسائل اور رکاوٹوں کو نگل جاتے ہیں، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ صحیح ہیں

غیر متزلزل خلوص اور ثابت قدمی کے ساتھ جو ڈگمگانے اور پیچھے ہٹنے سے بچاتا ہے، خدا کی نعمت کے ساتھ آگے بڑھیں، یہ جانتے ہوئے کہ لامحدود تخلیقی طاقت آپ کا ہاتھ پکڑے گی اور راستے میں آپ کا ساتھ دے گی۔

سب سے پہلے، کسی کو شعوری طور پر لامحدود طاقت کو چھونا چاہیے، یہ بابرکت طاقت تمام تخلیقی صلاحیتوں اور اختراعات کا سرچشمہ ہے، ایک بار جب ایسا ہو جاتا ہے، شعوری اور لاشعوری ذہن دونوں طاقت اور قوت سے بھر جاتے ہیں۔

برسوں تک مجھے اس تخلیقی جذبے کو کھونے کا خوف تھا جسے میں نے سخت حالات اور مشکل آزمائشوں میں اپنے اندر پیدا کیا تھا لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ حتمی، لامحدود قانون میری روح کے اندر موجود ہے وہ مقدس قانون تمام سائنس، فن اور علم کی بنیاد ہے اور اگر میں اس خدائی مدد سے قائم رہوں تو میرے لیے ناکام ہونا ناممکن ہے۔

جب آپ کچھ حیرت انگیز اور حیرت انگیز تخلیق کرنا چاہتے ہیں تو خاموش بیٹھیں اور گہرائی سے غور کریں جب تک کہ آپ کو یہ محسوس نہ ہو کہ آپ کے اندر موجود لامحدود تخلیقی طاقت کچھ نیا کرنے کی کوشش کریں لیکن ہمیشہ یقین رکھیں کہ آپ کی کوششوں کو وجود میں موجود تخلیقی صلاحیتوں کے سب سے بڑے عنصر کی حمایت حاصل ہے، کہ آپ کے ہر کام کے پیچھے یہی بابرکت عنصر کارفرما ہے، اور یہ آپ کی امیدوں کو پورا کرے گا اور آپ کی کامیابی کا تاج آپ کے سر پر ہے۔

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم الٰہی روح کی بے پایاں تخلیقی طاقت سے رہنمائی حاصل کریں لوگوں نے بے حسی اور بے حسی کے ذریعے تخلیقی طاقت کے سرچشمے کو اپنی روح کے اندر بند کر دیا ہے، اور وہ ان تمام رکاوٹوں اور ملبے کو ہٹا دیں جو مقدس پانیوں کو ہر سمت بہنے سے روکیں، ان کے پاس غیر متزلزل عزم ہونا چاہیے اور کوئی بھی اچھا خواب پورا کرنے کے لیے سرگرم عمل ہو گا اور کوئی بھی خواب پورا ہو گا۔ عمل میں لایا جائے

زیادہ تر لوگ محض دوسروں کے خیالات کو جھنجھوڑنے پر راضی ہوتے ہیں اور شاذ و نادر ہی کوئی ایک اصل سوچ سامنے آتے ہیں دوسروں کے اچھے خیالات سے فائدہ اٹھانا اچھی بات ہے، لیکن یہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ دنیا کے ورثے میں کچھ نیا شامل کرے، خواہ وہ فکری ہو یا مادی، اور انسانی علم کے خزانے کو مالا مال کرے، ہر شخص منفرد خصوصیات اور گہری دریافت کرنے کی صلاحیتوں کا حامل ہوتا ہے۔

پہلے تو میں استاد بننے میں ہچکچاتا تھا، عزم سنجیدہ ہوتا ہے اور ذمہ داریاں بہت زیادہ ہوتی ہیں ایک استاد کو شاک ابزوربر ہونا چاہیے کیونکہ جس لمحے وہ مشتعل اور کنفیوز ہو

جاتا ہے، وہ ان لوگوں کی مدد نہیں کر سکتا جو اس سے مدد مانگتے ہیں۔

ایک سچے استاد کو ہر ایک سے محبت اور خدمت کرنی چاہیے، انسانیت کو سمجھنا چاہیے، اور خدا کو جاننا چاہیے۔ جب میرے سرپرست، سیری یوکسٹوارگی نے مجھے بتایا کہ اس زندگی میں میرا کردار ایک روحانی استاد کا ہے، میں نے خدا کی طرف رجوع کیا، اس پر بھروسہ کیا، اور اس کی مدد اور رہنمائی کے لیے دعا کی۔

جب میں نے لیکچر دینا شروع کیا تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میرا لیکچر کتابوں اور نظریاتی علم سے نہیں بلکہ اندرونی الہام اور ذاتی تجربے سے لیا جائے گا، یہ اچھی طرح جانتے ہوئے کہ تخلیقی قوت جس کا سرچشمہ کبھی خشک نہیں ہوتا اور جس کا بہاؤ کبھی ختم نہیں ہوتا میرے خیالات اور الفاظ کے پیچھے چھپا ہوتا ہے۔

اس طاقت کا استعمال بہت سے شعبوں میں دوسروں کو ان کے کام میں اور مختلف طریقوں سے مدد کرنے کے لیے بھی کیا گیا ہے۔

میں نے نہیں کہا، "خداوند، یہ میرے لیے کر"

بلکہ، میں نے کہا: "اے رب، میں یہ کرنا چاہتا ہوں، لیکن صرف تیری رہنمائی اور برکت سے میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے حوصلہ دے اور میرا ہاتھ پکڑ لے"

آپ چھوٹے کاموں کو غیر معمولی طور پر منفرد انداز میں کر سکتے ہیں آپ اپنے شعبے میں بہترین ہو سکتے ہیں ہمیں ہمیشہ اچھے راستے پر نہیں چلنا چاہیے۔ ہمیں اپنے اور دوسروں کے لیے نیا بنانا چاہیے ایک شخص وہ کر سکتا ہے جو پہلے کسی نے نہ کیا ہو — وہ کچھ جو ذہنوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے اور دنیا کو حیران کر دے

آپ یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ تخلیقی الٰہی روح آپ کے اندر رہتی ہے اور آپ کے ذریعے کام کرتی ہے ماضی گزر چکا ہے اور اب تاریخ ہے چاہے آپ کی غلطیاں سمندر کی طرح گہری تھیں، روح کا جوہر اتنا مضبوط ہے کہ وہ اسے نگل نہیں سکتا لیکن یہ

سچائی بے معنی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی غلط سوچ اور گمراہ کن حرکتوں پر قائم رہے۔ بغیر اپنی اصلاح کی سنجیدہ کوشش کیے بغیر۔

لیکن ہم مخلص اور سنجیدہ خواہشمندوں سے گزارش کرتے ہیں کہ ماضی کی غلطیوں کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ یا محدود خیالات کو ارادے کا طوق بنائے بغیر راستے پر چلنے کا پختہ عزم اور اٹل عزم رکھیں۔

زندگی تاریک اور ماحول اداس ہو سکتا ہے۔ مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں اور مواقع کسی کا دھیان نہیں چھوڑ سکتے لیکن ناکامی کو تسلیم کرنے یا اپنے آپ سے یہ کہنے سے ہوشیار رہیں کہ "میرے لیے سب کچھ ختم ہو گیا ہے، اللہ نے مجھے چھوڑ دیا ہے" کیونکہ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ خود کو تباہ کر لیں گے اور پھر کوئی آپ کی مدد نہیں کر سکے گا۔

آپ کا خاندان آپ کو مسترد کر سکتا ہے، خوش قسمتی آپ کو چھوڑ سکتی ہے، دوست آپ کو چھوڑ سکتے ہیں، اور انسانیت اور فطرت کی طاقتیں آپ کے خلاف سازشیں کر سکتی ہیں لیکن جب تک آپ کے پاس خدا پر یقین اور پختہ ارادہ ہے، آپ تقدیر کے حملوں کو پسپا کر سکتے ہیں اور مشکلات کا مقابلہ ایک ٹھوس چٹان کی طرح کر سکتے ہیں جس کے خلاف تیز لہریں ٹوٹ جاتی ہیں، اور ثابت قدم قدموں کے ساتھ چل سکتے ہیں اور خواتین کی طرح مردوں کی طرح اونچا نہیں ہو سکتا۔

اگر آپ سو بار ہار گئے تو بھی دوبارہ کوشش کریں اور عزم کریں کہ آپ مشکلات پر قابو پالیں گے اور عزت کا تاج جیتیں گے مایوسی مستقل نہیں ہوتی اور مایوسی ایک عارضی امتحان ہے خدا چاہتا ہے کہ آپ فاتح اور ناقابل تسخیر بنیں اور آپ کے اندر پوری طاقت ابھرے تاکہ آپ زندگی کے اسٹیج پر اپنا اعلیٰ کردار ادا کر سکیں اور آپ کو یاد رکھیں، سختی، محنت اور امید کے ساتھ آپ کو یاد رکھنا چاہیے آسانی"

خدا پر بھروسہ رکھیں اور اس کی نعمتوں کی امید رکھیں

کیونکہ تاریک رات کے بعد طلوع فجر اور چمک آتی ہے۔

لیکن آپ کو وہ کردار کیسے ملے گا جو آپ کی زندگی میں مناسب ہو؟ اگر ہر کوئی بادشاہ اور صدر بننا چاہتا ہے تو نوکر اور خادم کون ہوگا؟ ڈرامے میں بادشاہ کا کردار اور نوکر کا کردار یکساں اہمیت کا حامل ہے جب تک اداکار اپنے کردار کو کامیابی سے نبھائیں۔

اور اسی وجہ سے ہم اس دنیا میں انوکھے اختلافات، خواہشات اور مختلف مشاغل کی طرف جھکاؤ کے ساتھ آئے تھے۔ خدا نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اس دنیا کو ہماری تفریح کے لئے ایک کائناتی سٹیج بنایا جائے جب کہ ہم اپنے آسمانی گھر سے دور ہیں لیکن ہم اس سٹیج کے خدائی ہدایت کار اور آرکیسٹریٹر کے منصوبے کو بھول جاتے ہیں اور اپنے کردار کو اس کے مطابق ادا کرنا چاہتے ہیں جسے ہم خدا کے ساتھ مناسب نہیں سمجھیں گے، کیوں کہ یہ ہمارے لئے مناسب نہیں ہے۔ پوری دنیا میں افراتفری پھیل رہی ہے۔

لوگ زندگی کے اسٹیج پر اس لیے ناکام ہو جاتے ہیں کہ وہ ان کرداروں سے مختلف کردار ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کا اصل مقصد ان کے لیے تھا، بعض اوقات ایک مسخرہ بادشاہ سے زیادہ توجہ اور پذیرائی حاصل کر لیتا ہے، لٰذا آپ کا کردار کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو، اسے اپنی بہترین صلاحیت اور صاف ضمیر کے ساتھ ادا کریں، اور اللہ کی نظر میں آپ کامیاب ہوں گے۔

خدا ہمارے لئے بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر ہم جو کردار ادا کرتے ہیں وہ افسوسناک یا افسوسناک ہے تو ہمیں زندگی سے بغاوت نہیں کرنی چاہئے بلکہ خدا پر اپنے ایمان کو مضبوط کرنا چاہئے (اور اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

"اللہ تعالیٰ کسی بیماری کو اس کی شفاء کے بغیر نازل نہیں کرتا، اس لیے مصیبت کا مقابلہ دعا سے کرو"

(اے جان بڑی مشکل سے مایوس نہ ہو)

اور مجھے خالق، تمام مخلوقات کے خدا سے راحت کا یقین ہے۔

کتنی مصیبتیں آئیں اور گزر گئیں، پھر گزر گئیں۔

پیسے اور زندگی پر اس کے اثرات کے بعد)

روحانی سمفونیز
اقوال، اشعار، نصیحتیں اور اثبات
ماسٹر



ہمیں پرہیزگاری سیکھنی چاہیے، کیونکہ دوسروں کو خوش کرکے خوشی حاصل کرنا خدا کے تمام چاہنے والوں، اس پر یقین رکھنے والوں کا اصل مقصد ہے۔

دوسروں کو خوشیاں پہنچانا اپنی خوشی کے حصول کے لیے ایک شاندار اور بہت اہم چیز ہے اور یہ بذات خود ایک ثواب کا کام ہے۔

کچھ لوگ صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں، کہتے ہیں کہ "میرے لیے جو کچھ بھی اہم ہے وہ خوش رہنا ہے" لیکن بدقسمتی سے ایسے لوگ ہیں جنہیں کبھی خوشی نہیں ملتی۔

دوسروں کی خوشی اور بھلائی کو نظر انداز کرتے ہوئے ذاتی خوشی حاصل کرنا مناسب نہیں ہے۔

جو لاپرواہی سے دوسروں کی روزی چراتا ہے وہ امیر تو ہو سکتا ہے لیکن خوش نہیں ہو گا کیونکہ دوسروں کی اس سے ناراضگی مہلک زہر سے زیادہ مہلک ہو گی۔

الہی قانون مندرجہ ذیل حکم دیتا ہے:

جب کوئی دوسروں کی قیمت پر آرام سے زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ دوسرے اس کی زندگی کو دکھی بنانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اگر وہ دوسروں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، خواہ اپنے خرچ پر بھی، دوسرے ان کی بھلائی اور خوشی کا سوچیں گے جب ہم اپنی ضروری ضروریات کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہمیں دوسروں کی ضروریات کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے اور جب ہم ان کی فکر کرتے ہیں تو ہم ان کی بھلائی اور خوشی کی خواہش کرتے ہیں۔

پرہیزگار شخص اپنے خاندان اور اپنے اردگرد کی دنیا کے ساتھ ہم آہنگی میں رہتا ہے۔ دوسری طرف خودغرض شخص مسلسل مسائل کا سامنا کرتا ہے، ٹھوکر کھاتا ہے اور ذہنی سکون کھو دیتا ہے۔

جب آپ محسوس کریں گے کہ خدا آپ کے اندر امن ہے، آپ کو احساس ہوگا کہ وہ مخلوق کی تمام اچھی چیزوں میں امن اور ہم آہنگی ہے، اور آپ اسے فطرت کے حسن میں دیکھیں گے، مخلص دوستی میں اس کی قربت کو محسوس کریں گے، اور خود غرض مقاصد سے پاک نیک خواہشات اور معزز مقاصد میں اس کی برکات کو محسوس کریں گے، آپ خاموشی کے پردوں کے پیچھے اور تمام حیرت انگیز چیزوں میں اس کی موجودگی کو محسوس کریں گے۔

دروازے کھٹکھٹاؤ اور پردہ اٹھا لیا جائے گا اور تم سب سے زیادہ شان و شوکت کے ساتھ سب سے زیادہ شاندار چہرہ دیکھو گے۔

اگر آپ خدا سے محبت کرتے ہیں تو آپ اس کی محبت کو محسوس کریں گے اور کوئی بھی چیز آپ کو دھوکہ نہیں دے سکے گی۔

آپ مادی تجربات کی طرف راغب ہوتے ہیں کیونکہ آپ نے روحانی خوشی کا مزہ نہیں چکھا، اور جب آپ اس کا مزہ چکھیں گے تو آپ کو فرق معلوم ہو جائے گا۔

انتخاب کرنے کے لیے آزاد رہیں کسی بھی چیز کو آپ پر پابندی نہ لگنے دیں، اور کسی کو آپ پر قابو پانے یا آپ کی خوشی میں مداخلت کرنے کی اجازت نہ دیں

آپ کی ذات کائناتی کُلّ کا ایک الگ حصہ ہے اور آپ کو اُس کامل کُل کو تلاش کرنا چاہیے تاکہ خوش کن شعور کا تجربہ ہو اور الٰہی محبت کی لذتیں چکھیں۔

زیادہ تر لوگ اپنی عملی اور روحانی زندگی کے درمیان ضروری توازن پیدا کرنے سے قاصر ہیں۔

روحانی شخص کو پیسے کی ضرورت ہوتی ہے، اور دنیاوی شخص خدا کے بغیر خوشی سے نہیں رہ سکتا

روحانیت پسند کام کرتا ہے، اور اس کے بے ساختہ الفاظ کہتے ہیں: خدا مجھے طاقت دیتا ہے اور مجھے عزم فراہم کرتا ہے، اس لئے وہ طاقت میں اضافہ کرتا ہے اور خدا اس کی کوششوں میں برکت دیتا ہے۔

دنیا دار بھی کام کرتا ہے، لیکن وہ کہتا ہے: یہ سب کچھ میں خود کرتا ہوں، اور مجھ پر کسی کا احسان نہیں، اس لیے وہ اپنے اوپر غیر متوقع نتائج لاتا ہے اور خطرات میں پڑ جاتا ہے۔

تمام عملی سرگرمیاں، چاہے وہ مادی یا روحانی مقاصد کے لیے ہوں، صحیح اصولوں پر مبنی ہوں اور ضمیر کے کنٹرول اور عقل کے توازن کے تابع ہوں۔

خدا کی طرف متوجہ ہوں، اسے یاد کریں، اور اسے اپنی زندگی کا مرکز بنائیں اسی کو پکاریں اور دعا کریں جب تک کہ وہ آپ کی رہنمائی نہ کرے اور آپ کو دکھائے کہ اس کے قوانین کیسے کام کرتے ہیں یاد رکھیں کہ خدا پر غور کرنا اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنا دس لاکھ تجزیوں اور وضاحتوں سے بہتر ہے۔ اسے بتائیں کہ آپ اپنے مسائل خود حل نہیں کر سکتے، چاہے آپ ٹریلین خیالات کے بارے میں سوچیں، لیکن ان کا حل پہلے اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور اگر آپ اس کے ہاتھوں میں رہنمائی کے لیے ایک سے زیادہ جگہوں پر غور کریں، تو آپ ان کے حل پر غور کریں۔ مناسب حل تلاش کرنے کے نقطہ نظر خدا ان لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی مدد کرتے ہیں جب مراقبہ میں خدا سے دعا کرنے کے بعد آپ کا دماغ پرسکون اور ایمان سے بھر جاتا ہے، تو آپ خدا کی مدد اور رہنمائی سے اپنے مسئلے کا صحیح حل دیکھ سکیں گے۔

جب کسی شخص کا روحانی سچائیوں اور امکانات پر یقین حقیقی علم میں بدل جاتا ہے تو وہ شخص زمین کے تمام عالموں سے زیادہ کامیاب اور باشعور ہو جاتا ہے۔ عظیم لوگ جنہوں نے خدا کو پہچان لیا ہے وہ کسی شکوک و شبہات میں مبتلا نہیں ہوتے کیونکہ وہ سچائی کا تجربہ کرتے ہیں، جو خدا ہے۔

اے رب، جب میں اندھا تھا، مجھے تیری طرف جانے والا کوئی دروازہ نہیں ملا، تو نے میری آنکھوں کو ٹھیک کر دیا، اور اب مجھے ہر جگہ کھلے دروازے نظر آتے ہیں- پھولوں کے دلوں میں، دوستوں کی آوازوں میں، اور عظیم اور محبوب آزمائشوں کی یادوں میں، میری ہر دعا کی ہر سانس تیری ہمہ گیر موجودگی کے مندر میں ایک نیا راستہ کھولتی ہے۔

میرا شعور اب جہالت کے کارک سے بند ایک چھوٹی سی جسمانی بوتل تک محدود نہیں ہے۔ میں اب تیرے کائناتی سمندر کے بیچ میں سمندر کے پانیوں کو چھوئے بغیر نہیں چلتا ہوں ، اے رب ، تجھے پہچانے بغیر یا تیری موجودگی کو محسوس کیے بغیر میرا پورا وجود اب تیری مکمل موجودگی میں ڈوبا ہوا ہے۔

اگر آپ اپنے تمام اعمال کو خدا کے ساتھ ترتیب دیتے ہیں اور فضیلت کے قوانین پر عمل کرتے ہیں، تو آپ ناکام یا گمراہ نہیں ہوں گے یاد رکھیں کہ الہی محبت بہت سے گناہوں کو معاف کرنے میں مدد کرتی ہے۔ اگر آپ واقعی خدا سے محبت محسوس کرتے ہیں — نہ صرف جذبات، بلکہ حقیقی محبت — آپ آزاد ہو جائیں گے۔

ہمیں خشک دلوں اور آوارہ خیالات کے ساتھ خدا سے دعا نہیں کرنی چاہئے کیونکہ ہلکی ہلکی التجائیں الہی جواب دینے کے لئے ناکافی ہیں یہ جواب دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی پرجوش اور دلی دعا سے حاصل ہوتا ہے۔

جب تک کوئی شخص خدا کو اپنی زندگی میں نہیں لاتا اور ایک موثر توازن پیدا نہیں کرتا، اس وقت تک مسائل ان کے سامنے آتے رہیں گے چاہے ان کا طرز زندگی کچھ بھی ہو۔

اے خُداوند، جب میں زندگی کی آزمائشوں اور آزمائشوں میں کامیابی سے گزر جاؤں گا، تو مجھے احساس ہوگا کہ میں جنت کا ایک پرندہ ہوں جو تیرے لامحدود عجائبات کی تعریف کرتا اور گاتا ہے اور یہ کہ میرا روحانی وجود وجود کے ہر ذرے پر محیط ہے۔

میں نے اپنی چھوٹی سی محبت کو عالمگیر محبت کے جذبے کے ساتھ ملانے کے لیے بیدار اور بڑھایا ہے جس میں جو کچھ موجود ہے وہ زندہ اور حرکت کرتا ہے۔

دوسروں کی کامیابی میں مدد کرکے، میں اپنے لیے ترقی اور خوشحالی حاصل کرتا ہوں، اور دوسروں کی خوشحالی اور بھلائی میں اپنی خوشی پاتا ہوں۔

سائنسدانوں کا خیال تھا کہ پانی ایک واحد عنصر ہے لیکن تجربات سے ثابت ہوا کہ دو پوشیدہ عناصر ہائیڈروجن اور آکسیجن مل کر مرکب پانی بناتے ہیں اسی طرح حیرت انگیز سچائیاں ہیں جنہیں روحانی تجربہ کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے جب ہم خاموشی سے مراقبہ میں بیٹھتے ہیں اور ہمارے خیالات اندر کی طرف مڑتے ہیں تو ہمیں براہ راست الہی موجودگی کا تجربہ ہوتا ہے، اور یہ حیرت انگیز اندرونی نتائج نہیں ہوتے۔

جیسے جیسے سورج کی کرنیں پھیلیں گی میں غریبوں اور لاوارثوں کے دلوں میں امید کی کرنیں اور ان لوگوں کے دلوں میں عزم اور خود اعتمادی کے چراغ روشن کروں گا جو خود کو ناکام سمجھتے ہیں۔

رات کی خاموشی اور خاموشی کی گہرائیوں میں، ہوش کی گہرائیوں میں اور حواس کی گرفت سے دور، گہری آرزو کے ساتھ محبوبِ الٰہی سے ہم آہنگ ہو کر اس کے بارے میں مسلسل سوچو اور اس سے دل و جان کی زبان میں بات کرو اور جب تم اپنے دل کو اس کے سپرد کر دو گے، تو اس سے وہ تمام پردے دور ہو جائیں گے جو تم پر چھپے ہوئے ہوں گے اور چھپ جائیں گے۔ غائب، صرف اس کی روشنی اور اس کی سب سے بڑی خوشی چھوڑ کر

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ خدا کی بادشاہی خلا کے کسی کونے میں ہے، جو زمین کے آلودہ بخارات سے بہت دور ہے، جو گناہ اور سرکشی

کے کمپن سے بھری ہوئی ہے، وہ بھول جاتے ہیں کہ روح کے وسیع دائرے بہت قریب ہیں جب روحانی طور پر ترقی کرنے والے اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں، تو زمین کی جہتی زمین اور اس کا ٹھوس، قابل ادراک مادّہ غائب ہو جاتا ہے، جب کہ ان کی بینائی میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔ نظر

ٹکنالوجی کے ذریعے بچائے گئے وقت کو زندگی کا مزید گہرائی سے مطالعہ کرنے میں لگانا چاہئے۔ عملی سرگرمیاں اور پیسے فلاح و بہبود کے حصول کا ذریعہ ہیں لیکن کسی کو مادی املاک کے دھوکے میں نہیں آنا چاہئے یا اندھی لالچ کو زندگی کی خوشی سے محروم نہیں کرنا چاہئے۔

میں نے ارادے اور عزم کی کدال کو استعمال کیا، شعور کی مٹی میں کھود کر زندگی کی قوت کا سرچشمہ دریافت کیا، میں نے محسوس کیا کہ میں کائناتی توانائی سے لیس ہوں، میں جسم نہیں ہوں، بلکہ بجلی کا آسمانی چارج ہوں جو جسم میں پھیلتا ہے۔

خُداوند، مجھے احساس ہے کہ میرے پاس شعور کے سمندر کی گہرائیوں میں چھپے ہوئے روح کے خزانوں کو دریافت کرنے کا ایک قیمتی موقع ہے، میں زمینی وابستگیوں کو روحانی رجحانات سے بدل دوں گا، اور میں زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اپنے ارادے اور توانائی کو بڑھاؤں گا، اس یقین کے ساتھ کہ آپ ہمیشہ میری مدد کریں گے اور صحیح کام کرنے کی ترغیب دیں گے۔

ہمیں اس دنیا کو اپنے اوپر کنٹرول یا حکم دینے کی اجازت نہیں دینی چاہیے، اور ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ خدا کے سوا کوئی چیز حقیقی اور مستقل نہیں ہے، اور یہ کہ حقیقی خوشی اس کے ساتھ ہمارے اپنے تجربات میں مضمر ہے۔

مراقبہ کے حرم میں، میں دو موم بتیاں جلاتا ہوں: فجر کی شمع اور میری بیداری کی شمع

میری تپاک آرزو کے کمال کے ہار تیری کل موجودگی کے قدموں کو گھیرے ہوئے ہیں۔

میرے دل کے برتن میں محبت کے پھولوں سے پھوٹتی تیری خوشبو، میری زندگی کے ہر گوشے میں پھیلی ہے۔

میرے خوف اور وہم کے سائے صرف تیرے نور کی چمک سے مٹ گئے ہیں، اے خدا جس نے مجھے فانی وجود کے خوابوں سے ہمیشہ کے لیے بیدار کر دیا ہے۔

مسلسل چوکسی کے ساتھ اور نم آنکھوں کے ساتھ، میں آپ کے لامحدود چہرے کو دیکھوں گا، اس کی خصوصیات اور ان میٹھے تاثرات پر غور کروں گا جو کبھی نہیں دہرائے جائیں گے!

زندگی اور موت کا رقص ہمیشہ موجود ہے، لیکن میں اپنے روحانی جوہر کو دوبارہ حاصل کر کے ہمیشہ کے لیے اپنے آپ کو آزاد کر لوں گا اور جب میرے ارد گرد طوفان برپا ہوں گے اور آزمائشیں مجھ پر ہوں گی، میں اپنی کشتی کو زندگی کے دریا سے پار کر کے آسمانی ساحل تک جاؤں گا۔

جب تکالیف اور مصیبتیں آئیں گی، میں اپنے عزم کو مضبوط کروں گا اور ان پر قابو پانے کے لیے اپنی قوت ارادی کو تیز کروں گا اور جب تک میں دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہوں گا، خدا مجھے طاقت، حکمت اور صحیح فیصلے عطا کرے گا۔

خدا کو جاننا زندگی کی پہلی اور سب سے اہم ضرورت ہے کیونکہ اس سے روح کو سکون اور دل کو سکون ملتا ہے خدا ہمارے تمام دکھوں اور پریشانیوں کا علاج ہے، ہماری تمام پریشانیوں کا حل ہے، اور ہماری تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے جن کے لئے ہمارے دل ترستے ہیں- محبت، شہرت، حکمت اور فراوانی- ہم ان سب کو خدا میں پاتے ہیں، خیر اور برکت کا سرچشمہ ہے

تمام تجربات کو قبول کرنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے ماپا جاتا ہے، اس لیے میں توجہ کی طاقت کے ساتھ اپنے تمام تجربات کو شعوری طور پر تیز کر کے اپنی ترقی کو تیز کروں گا۔

میں تمہیں اپنے خیالات کی گہرائیوں میں محسوس کرتا ہوں، میں اپنے گہرے جذبات میں تمہاری موجودگی کو محسوس کرتا ہوں، اور میں تمہیں اپنی محبت کے باغ میں کھلتے ہوئے دیکھتا ہوں

مجھے اپنی بارگاہ کی خوشبو سے معمور کر تاکہ میں تیری بابرکت مہک سے مستفید ہو سکوں

آسمانوں، ستاروں، خیالات اور احساسات کے پار سے میرے پاس آؤ مجھے اپنا سب سے مقدس چہرہ دکھائیں اور مجھے اپنی روح میں، میرے ارد گرد اور ہر جگہ آپ کی موجودگی کا احساس دلانے دو۔

میں نے عمروں اور ادوار میں تمہیں خواہشات اور تمناؤں کی راہوں پر ڈھونڈا ہے اور اب مجھے احساس ہوا کہ تم میری روح میں بسی ہو اور میرے مقدس ترین جذبات کو ابھارتے ہو۔

اب مجھ سے نہ چھپنا جذبات کے پھولوں، خیالوں اور روح کی نبض کے پیچھے

میری روح کو اپنی حکمت کے جواہرات سے مزین کر اور مجھ میں اپنی نعمتوں کے جھونکے پھونک دے اور مجھ سے وہ اندھیرا دور کر جس نے تجھے میری نظر اور میری بصیرت سے پردے کر رکھا ہے۔

اے ستاروں اور نیلے آسمان سے پرے اور فضا کی تہوں سے پرے اور تمام مخلوقات اور موجودات میری محبت کے سرگوشوں کو قبول فرما اور میرے وجود کو اپنی محبت، اپنے نور اور اپنے سکون میں غرق کر دے۔

زندگی کا طریقہ یہ ہے کہ ایک طرف جہالت کی تاریک وادی ہے اور دوسری طرف حکمت کی ابدی روشنی ہے۔

روحانی ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹیں ہیں خود غرضی، غرور، لالچ، غصہ وغیرہ۔

تاہم، رضائے الٰہی کے ساتھ مطابقت آزادی کا باعث بنتی ہے اور وہ خوشی عطا کرتی ہے جو انسان اپنے باہر تلاش کرتا ہے، حالانکہ یہ اس کے اندر موجود ہے۔

ممکن ہے کہ میرے راستے پر سازگار مواقع کا سورج نہ چمکے، اور راستہ ویران، تاریک اور آزمائشوں اور مصیبتوں سے بھرا ہو، پھر بھی میں چیلنجوں کا مقابلہ کرنے اور مخمصوں کے اندھیروں سے نکلنے کی پوری کوشش کروں گا، میرے دل میں یہ جانتے ہوئے کہ الٰی روشنی میری رہنمائی کرے گی اور میرے راستے پر چمکے گی۔

میری ساری طاقت تجھ سے مستعار لی گئی ہے، اے رب، اور تیری حکمت اور قدرت کے بغیر میری زندگی کی کوئی قیمت یا وجود نہیں، تو کتنا عظیم ہے اور میں کتنا چھوٹا ہوں!

ہمارے پاس ہمیشہ انسان ہونے کے ناطے خود پر فخر کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوتی، پھر بھی ہمیں اپنی غلطیوں سے ہماری حوصلہ شکنی نہیں کرنی چاہیے، ہمیں ہمیشہ اپنی آزمائشوں کے روشن پہلو کو دیکھنا چاہیے، اپنی غلطیوں سے سبق سیکھنا چاہیے، اور خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے، چاہے ہمارے ساتھ کچھ بھی ہو۔

چونکہ وجود میں خدا ہی واحد کمال ہے اس لیے میں لاعلمی میں حکمت کو جانچنے کی کوشش کروں گا، کمزوری کے درمیان تندرستی تلاش کرنے اور الجھنوں میں سکون محسوس کرنے کی کوشش کروں گا۔

خدا میری روح میں اور میرے ارد گرد ہے، میری حفاظت اور نگرانی کر رہا ہے، اس لیے میں خوف کے ان بادلوں کو دور کر دوں گا جو میری زندگی کے افق پر اس کی رہنمائی کی روشنی کو دھندلا دیتے ہیں۔

اے رب، مجھے اپنے دوستوں پر سخت تنقید نہ کرنے دیں لیکن اگر وہ خود کو بہتر بنانے کے لیے مجھ سے مشورہ چاہتے ہیں تو مجھے آپ کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی پر مبنی عاجزانہ تجاویز پیش کرنے دیں، نرمی اور محبت کے ساتھ، جبر اور مجبوری سے آزاد، مجھے ان لوگوں کی رہنمائی کرنے میں مدد دیں جو آپ کی طرف ٹھوکر کھا رہے ہیں، میری سمجھ اور طاقت کی رہنمائی کریں تاکہ میں تاریک فطرتوں کو روشن

خیالوں میں تبدیل کروں جو آپ کی روشنی کو منعکس کرتے
ہیں۔
آج میں اپنی زندگی کے باغ میں حکمت، صحت، خوشحالی اور خوشی
کے بیج بوؤں گا اور دل کی خواہش پوری ہونے پر اللہ کا شکر ادا کروں
گا۔
میں یہ سوچ کر اپنے دماغ کو صاف کروں گا کہ خدا میری ہر
سرگرمی کو ہدایت کرتا ہے۔
آج میں اپنے خیالات، الفاظ اور اعمال کے ذریعے اپنی زندگی میں امن
اور توازن کو ظاہر کرنے کے لیے کام کروں گا، اور میں اپنی تمام تر قوت
اور ارادے کو خدا کی مرضی سے ہم آہنگی حاصل کرنے پر مرکوز رکھوں
گا۔
اے ہمارے دلوں کے تخت پر راج کرنے والے، تیری محبت میں متحد ہو،
ہماری آرزوؤں اور ہماری روحوں کی تڑپ کو قبول فرما، ہم سب پر اپنا
کرم فرما، ہمارے راستے کی رکاوٹیں دور فرما، اور ہمارے اندر سے جہالت
کے اندھیروں کو دور فرما۔
ہماری راہوں پر تیری رہنمائی کی روشنی ہمارے ذہنوں کو جگائے
اور اپنی قربت سے ہمیں خوش کرے اور ہمیں یہ محسوس کرے کہ آپ
ہمیشہ ہمارے ساتھ ہیں۔
اپنے ساتھ ایماندار رہو دنیا آپ کے ساتھ ایماندار نہیں ہے کیونکہ اسے
منافقت پسند ہے جب آپ اپنے ساتھ ایماندار ہوں گے تو آپ کو اندرونی
سکون کا راستہ مل جائے گا
صرف حال میں جیو، مستقبل میں نہیں آج اپنی پوری کوشش کرو
اور آنے والے کل کی فکر نہ کرو
اے رب، انسان جتنے بھی مادی مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا
ہے وہ اسے صرف جزوی خوشی لاتے ہیں، خواہ وہ تمام کامیابیوں کا تاج
پہنا دیے جائیں، لیکن اے رب، میں تجھے پا کر مکمل اور پائیدار خوشی کا
سرچشمہ پاوں گا۔
مادی چیزیں جو لذت فراہم کرتی ہیں سوچ سے باہر رہتی ہیں وہ
اپنی پیش کردہ لذتوں کے ساتھ، وہم اور تخیل کے ذریعے سوچ میں داخل
ہوتے ہیں
جہاں تک خالص خوشی کا تعلق ہے، جو ہماری روح کا نچوڑ ہے، یہ
ہم آہنگ سوچ کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے، اور یہ ہمارے قریب اور
ہماری پہنچ میں ہے۔
جب حسی لذت کے خارجی اسباب غائب ہو جاتے ہیں تو ان سے
حاصل ہونے والی عارضی خوشی ان کے ساتھ غائب ہو جاتی ہے لیکن روح

کی باطنی خوشی اس صورت میں ختم نہیں ہوتی جب انسان اس سے ہم آہنگ ہونا جانتا ہو یا اگر انسان جان بوجھ کر اپنے خیالات کو متزلزل مادی چیزوں تک محدود نہ رکھے اور اس طرح ناخوش ہو جائے۔

روح کی خوشی، جو خدا کی نعمت ہے، ہمیشہ تجدید اور لازوال ہے۔

آج میں اپنے اندر سکون اور خوشی مانگوں گا، اور میں اپنی حکمت کے قلعے کو ارادے، امن اور محبت سے محفوظ رکھوں گا، اور میں خدا کا شکر ادا کروں گا اور اس کے لیے اپنی روح کی شکر گزاری اور اپنے دل کی نئی آرزوؤں کو بلند کروں گا۔

میں دنیا میں جو کچھ کھوؤں گا وہ میری روح کا نقصان نہیں ہوگا۔

میں ہمیشہ بھروسے اور یقین کے ساتھ ہدایت کے اس آسمانی ستارے کی طرف دیکھوں گا جو میری زندگی کے آسمان پر کبھی غروب نہیں ہوتا ہے۔

اے رب، ہمارے خیالات کو برکت دے تاکہ وہ ہمیں تیری خوشی کی یاد دلائیں، ہمارے جذبات کو برکت دے تاکہ وہ تیری محبت کا احساس کریں، ہماری خواہشات کو برکت دے تاکہ وہ تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ترسیں، ہمارے عزائم کو برکت دے تاکہ وہ ہمیں ہر اچھی اور عمدہ چیز کے حصول کی ترغیب دے، اور ہمیں یہ احساس دلائیں کہ آپ ہی وہ آخری خوشی ہیں جس کے لیے ہمارے دل تڑپتے ہیں۔

میں جانتا ہوں کہ میرے خیالات مجھے ناکامی یا کامیابی کا باعث بنیں گے، اس بات پر منحصر ہے کہ میرے ذہن میں کون سا خیال سب سے زیادہ مضبوط ہے، اس لیے میں یہ یاد رکھنے کی پوری کوشش کروں گا کہ خدا میرے ساتھ ہے، مجھے واضح طور پر سوچنے میں مدد اور حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

اے رب میں خاموشی کے آئینے میں ہر روز سکون کا چہرہ دیکھتا ہوں، تیرا چہرہ اور ہر روز کچھ دلوں میں تیری محبت اور سکون کو جگانے کا کام کروں گا۔

اے کائناتی ماں، میں رات کے باغوں سے ستارے نکال کر تجھے محبت کے تحفے کے طور پر پیش کروں گا جب بھی پورے چاند میں تیرے چمکتے چہرے کو دیکھتا ہوں، تیری نرم مسکراہٹیں میری پریشانیوں کو دور کرتی ہیں اور میرے غموں کو دھو دیتی ہیں۔

یقینی بنانا:

میں جہالت کو مٹا دوں گا اور ناقص تصورات سے چھٹکارا حاصل کروں گا، اور میں تنگ افق اور محدود نقطہ نظر کی تہہ سے محبت اور انسانی ہمدردی کی آزادی کی طرف اٹھوں گا۔

خدا کی موجودگی ان لوگوں میں سب سے زیادہ واضح ہے جو مہربان دل اور روحانی رجحان رکھتے ہیں جو اس سے محبت کرتے ہیں اور اسے کبھی نہیں بھولتے ہیں جب طوفان غصہ اور مشکلات کی لہریں اٹھتی ہیں، وہ اپنی زندگی کی کشتی کو الہی تحفظ کے محفوظ ساحلوں تک لے جا سکتے ہیں۔

میرے پاس تخلیقی روح کی طاقت ہے اور میں عالمگیر ذہن کے ساتھ رابطے میں ہوں، اور میں جانتا ہوں کہ خدا میری رہنمائی کرتا ہے اور تمام معاملات اور مسائل کو حل کرنے میں میری مدد کرتا ہے۔

اے میرے پیارے خدا میں کھلی آنکھوں اور دماغ کی آنکھ سے تجھے دیکھوں گا اور تیری عبادت پوری آرزو اور عقیدت سے کروں گا اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں تجھے سوچوں گا اور دل کی زبان اور روح کی سرگوشی سے تجھے پکاروں گا۔

کسی شخص کی فطرت میں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ بیماری سے ڈرے یا یہ یقین کرے کہ وہ کبھی صحت یاب نہیں ہوں گے، اس صورت میں انہیں صحت مند طرز زندگی کی عادتیں اپنانی چاہئیں جو جسمانی اور اخلاقی تندرستی کا باعث بنتی ہیں، اور انہیں خدا کی شفا بخش قوت پر زیادہ اعتماد کے لیے دعا بھی کرنی چاہیے اگر وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ ناکام ہیں اور کسی بھی میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتے، تو انہیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ وہ اس کامیابی کے حصول کے لیے ہر ممکن کوشش کریں جس کی وہ خواہش رکھتے ہیں۔

خدا سے محبت کرنے والوں کے ساتھ تعامل اور بات چیت ہماری خواہشات کو پروان چڑھاتی ہے، ہمارے دلوں کو سکون بخشتی ہے، اور ہماری بیداری کی سطح کو بڑھاتی ہے۔

خود فیصلہ

آج میں خدا کے بارے میں سوچوں گا جس نے مجھے زندگی بخشی، کیونکہ خدا کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے مادی چیزوں پر توجہ مرکوز کرنے سے صرف مادی مصیبت اور روحانی ناخوشی ہی آئے گی۔

یقینی بنانا:

آج میں اپنی مدد کروں گا تاکہ میں خدا کی عطا کردہ طاقتوں کا بہترین استعمال کروں، اور میں خدا سے دعا کروں گا کہ وہ میری مدد کرے، میری کوششوں کو برکت دے، اور انہیں کامیابی عطا کرے۔

جب انسان کی مرضی گمراہی پر چلتی ہے، تو یہ ہمیں دھوکہ دیتی ہے اور گمراہ کرتی ہے۔ لیکن جب حکمت سے رہنمائی کی جاتی ہے، تو یہ ہمیں الٰہی مرضی سے ہم آہنگ کرتی ہے اکثر، انسان الہی مقاصد سے ٹکرا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ہم روحانی رہنمائی سے محروم ہو جاتے

ہیں جو ہمیں مصائب کے اتھاہ گہرائیوں میں گرنے سے بچنے میں مدد دیتی ہے۔

میں ہر اس قابلیت یا صلاحیت کو بروئے کار لاؤں گا جو میرے پاس ہے ہر وہ کام کرنے میں جو خدا کو راضی کرے اور انسانیت کی خدمت کرے

نامکمل علم خطرناک ہے، کیونکہ یہ متلاشی کو متکبر اور خود کفیل بننے کی طرف لے جا سکتا ہے، سنجیدہ تلاش اور روح کی گہرائی میں غوطہ لگانے سے روکتا ہے، صرف وہی لوگ جو خود غرضی کے جذبات سے پاک ہوتے ہیں فضل اور روحانیت میں اضافہ کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خدا کا قرب حاصل کر لیتے ہیں، درحقیقت مخلص عبادت گزار باطل سے پاک اور غرور اور دکھاوے سے بہت دور ہوتے ہیں۔

جب کوئی شخص اپنے آپ کو جانتا ہے اور اپنے روحانی جوہر کو چھوتا ہے، تو وہ ایک اندرونی خوشی محسوس کرتا ہے جو زندگی کے تمام تجربات اور تمام حالات میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

آج میں پہل کے جذبے کو بیدار کروں گا اور حاصل کرنے کی صلاحیت کو متحرک کروں گا، یہ جانتے ہوئے کہ تمام تخلیقی قوتوں کا منبع اور تمام علم کا سرچشمہ ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ خدا کی طاقت لامحدود ہے اور اس نے مجھے زندگی کی مشکلات پر قابو پانے اور میرے راستے میں آنے والی تمام رکاوٹوں کو عبور کرنے کی طاقت دی ہے۔

یہ وقت ہے کہ ہم اپنے دلوں اور دماغوں کو خدا کی طرف موڑ دیں تاکہ ہم آخر کار اپنے آسمانی گھر تک پہنچ سکیں جہاں ہمیں پریشانیوں سے آرام اور درد سے آزادی ملے۔

ہم زندگی کے خُدا کے تحفے، دھوپ، خوراک، اور اُس کی دیگر تمام نعمتوں کو حاصل کرنے کے لیے پہنچتے ہیں، لیکن اُس کے بے شمار احسانات کے باوجود جو وہ ہمیں عطا کرتا ہے، کتنے ہی کم اُسے یاد کرتے ہیں!

اے آفاقی قانون کے خدا، مجھے اپنے داغ، آفات سے پیدا ہونے والے، تیرے انصاف کے مبارک ہاتھوں کے نشانوں کے طور پر پہننے دے

میری روزمرہ کی مشکلات وہموں کے تریاق کے طور پر کام کریں اور مجھے دائمی دنیاوی خوشی حاصل کرنے کی امید سے نجات دلائیں

کاش جو آنسو میں نے دوسروں کے ظلم سے بہائے وہ میرے دماغ کی کچھ چھپی ہوئی نجاستوں کو دھو ڈالیں

کاش اضطراب کی ہر تیز دھچکا میرے اندر نئی گہرائیاں کھول دے

الٰہی آرزو ایک گہرے سمندر کی تحقیق کی مانند ہونی چاہیے جو روحانی ادراک کے سمندر میں ڈوب جائے جن کی باطنی بصارت غور و فکر

سے کھل گئی ہے وہ اپنے دلوں میں خدا کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں۔

خُداوند، میری بیداری کو محدودیتوں اور کمزور خیالات سے مخصوص علم میں تبدیل کرنے میں میری مدد کریں کہ آپ ہمیشہ میرے ساتھ ہیں، میرا ساتھ دے رہے ہیں اور مجھے خوبصورت خیالات اور اعلیٰ تصورات سے متاثر کر رہے ہیں۔

خُداوند، میری بیداری کو محدودیتوں اور کمزور خیالات سے مخصوص علم میں تبدیل کرنے میں میری مدد کریں کہ آپ ہمیشہ میرے ساتھ ہیں، میرا ساتھ دے رہے ہیں اور مجھے خوبصورت خیالات اور اعلیٰ تصورات سے متاثر کر رہے ہیں۔

اے رب میں تجھے یاد رکھوں - مشکل اور آسانی میں، بیماری اور صحت میں، جہالت اور حکمت میں

میں خدا کے لئے اپنی محبت اور اس کے لئے اپنی آرزو کی یاد کو ہمیشہ روشن رکھوں گا، تاکہ میں اس کی چمک میں اس کے خوبصورت چہرے کی جھلک دیکھ سکوں۔

جب چہرے پر مسکراہٹ دل کی مسکراہٹ سے کامل ہم آہنگ ہو تو روح کی مسکراہٹ چمک اٹھتی ہے۔

اے میرے پیارے خدا، میں تیری عبادت کروں گا صبح بیداری میں، دوپہر کی سرگرمی میں، بڑھاپے کی شام میں، اور آخری الوداع کی رات میں۔

اپنے باطنی حواس کے چھونے کے ساتھ، آج میں اپنے روحانی ریڈیو کو کائناتی نشریات کی فریکوئنسیوں پر ٹیون کروں گا تاکہ اضطراب کے شور سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے اور الہی محبت کی تسبیح سنوں۔

حتیٰ کہ بہت زیادہ متقی لوگ بھی بعض اوقات یہ سوچتے ہیں کہ خدا ان کی دعاؤں کا جواب نہیں دیتا ہے، لیکن وہ خاموشی سے جواب دیتا ہے اور روحانی قانون کے مطابق دعا کا بابرکت جواب حاصل کرنے کے لیے اخلاص، نیت اور بامقصد ہونا ضروری ہے۔

خُداوند، مجھے درد مند دلوں کے لیے سکون کا بام پیش کرنے دو، تاکہ وہ تجھ سے میٹھی سکون حاصل کر سکیں، مجھے تمام غمگین روحوں کے لیے سورج کی روشنی کی کرن، سوکھے ذہنوں کے لیے زندگی بخش بارش، اور ان لوگوں کے لیے مہربانی کا تحفہ بنا دے جن کے ساتھ بدسلوکی ہو رہی ہے۔

خوشی کی طرف ایک کامیاب آغاز کے لیے زندگی کا صحیح طریقہ، صحیح سوچ، روحانی رجحان، اور خدا پر گہرا ایمان درکار ہوتا ہے۔

روحانی خوشی سے عاری زندگی ایک مدھم زندگی ہے، جس میں چمک نہیں ہے، اور اس کا بوجھ تھکا دینے والا اور بھاری ہے۔

جب بھی ہو سکے دنیا کے شور و غوغا سے دور ہو جائیں اور پرسکون جگہوں کی تلاش کریں جہاں آپ اکیلے رہ سکیں اور خدا کے بارے میں سوچ سکیں

جہاں کہیں غلط فہمی اور تفرقہ کی تاریکی چھائی رہے گی وہاں اپنی محبت اور سکون کی روشنی پھیلاؤں گا۔

یہ دنیا عجیب ہے کیونکہ اس میں ہر چیز تغیر و تبدل کے تابع ہے اور اس لیے انسان کو اپنی خوشیوں کی کشتی کو اس دنیا کے ساحلوں پر لنگر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

ہم ایک حیرت انگیز دنیا میں رہتے ہیں جن کی زندگی کا مقصد صرف کھانا، پینا، لطف اندوز ہونا اور سونا ہے، انہیں انسانی زندگی کے عجائبات کا صحیح اندازہ نہیں ہے۔

اے رب، ہماری خوشیوں کے دھارے کو ہدایت دے تاکہ وہ خود کو قلیل مدتی جنسی لذتوں کی ریت میں نہ کھو بیٹھیں۔

ہماری ہمدردی کے دھاروں کو خود غرضی کے بنجر صحراؤں میں خشک اور بخارات کو بہنے نہ دینا

ہمارے جذبات کے چینلز کو آپ کی محبت کی بے پناہ جھیل میں گھلنے دیں۔

ہماری زندگی کے دریا کشادہ ہو جائیں اور ان کے پانی کی سطح آپ کی رحمتوں کی موسلا دھار بارشوں سے بلند ہو جائے، اور وہ ہمدردی، قربانی اور دوسروں کے جذبات کے لیے غور و فکر کے وسیع میدانوں کو عبور کریں، تاکہ وہ آخرکار آپ کے بابرکت سمندر میں بہہ سکیں۔

جو شخص کامیابی کے لیے دعا کرتا ہے اور ساتھ ہی اپنے آپ سے کہتا ہے، "مجھے نہیں لگتا کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا،" کامیاب نہیں ہو گا۔

نماز پختہ ایمان اور عاجزی کے ساتھ ادا کی جانی چاہیے تاکہ الہی روشنیاں چمکیں اور آسمانی نعمتیں نازل ہوں۔

جس طرح ٹوٹے ہوئے ٹیلی فون کے ذریعے بات کرنا ناممکن ہے، اسی طرح ایک شخص کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنی دعاؤں کو کسی ایسے دماغی آلے کے ذریعے مؤثر طریقے سے نشر کر سکے جو پریشانی، پریشانی، بے اطمینانی اور وقتی چیزوں سے لگاؤ کے ہتھوڑوں سے ناکارہ ہو چکا ہو۔

گہرے سکون اور پُرسکون ہم آہنگی کے ساتھ، تعمیری کمپن کے ساتھ، دماغی آلات کو ٹھیک کیا جا سکتا ہے اور اس کی روحانی پذیرائی کی طاقت کو کئی گنا بڑھایا جا سکتا ہے، اور اس طرح یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ خدا تک دلی پیغامات کو موثر اور مؤثر طریقے سے پہنچایا جائے اور سب سننے والے، جواب دینے والے سے بابرکت جواب حاصل کیا جائے۔

اپنے اندر خوابوں سے پرے امن اور خوشی کے بے حد سمندر میں تیریں
اور تیریں۔
اے اعلیٰ خالق
آسمان پر چمکتے ستارے، پہاڑ، اور سورج کی بھٹی شعلوں سے
بھڑکتی ہے، یہ آپ کی کل موجودگی کے کچھ اظہار اور مظہر ہیں۔
خدا کو تلاش کرنا اس کے مسلسل غور و فکر، اسے جاننے کی
مخلصانہ خواہش اور اس سے دلی دعا سے وہ سب سے بڑا خزانہ ہے جو
روح کی کان میں تلاش اور تلاش کرنے کے لائق ہے۔
تڑپتی روح کی دیوار سے جب ماچس کی لاٹھی ٹکرائی تو سالک کے
دل میں عشق الٰہی کا شعلہ پیدا ہوتا ہے۔
اے رب، خوبصورت چیزیں خوبصورت ہیں کیونکہ انہوں نے تیرے حسن
سے خوبصورتی مستعار لی ہے، جو تمام ظاہری خوبصورتیوں سے بے حد
خوبصورت ہے، خواہ فطرت میں ہو یا لوگوں میں۔
خدا سے محبت کرنا اور اس کے بندوں سے محبت کرنا کمال ہے جب
ہم اسے پاتے ہیں تو ہم اس کی محبت کو ہر ایک میں محسوس کرتے ہیں
کائنات میں محبت کی طاقت سے بڑی کوئی طاقت نہیں ہے۔
جب دو یا دو سے زیادہ لوگ زندگی بھر کے دوست بن جاتے ہیں تو یہ
خالص محبت یا روح کی دوستی کا اظہار ہوتا ہے۔
اے رب، مجھے اپنے قریب ہونے کی خوشی عطا فرما تاکہ میں اس
سب سے بڑی خوشی کو ہر ایک کے ساتھ بانٹ سکوں، اور مجھے تیرا نور،
جس کا نظارہ دل کو شفا بخشتا ہے اور پریشانیوں کے سائے کو دور کرتا
ہے۔
میرے پیارے پرندے کو خودساختہ پابندیوں کے پنجرے سے نکل کر آزادی
کے دائرے میں اڑان بھرے، روح کا ترانہ گاتے ہوئے، جس کی گونج تمام
محبت کرنے والے دلوں اور ہم آہنگ ذہنوں میں گونجتی ہے۔
ہمارے روحانی ادراک کے جھونکے ہماری دعاؤں کی خوشبو اور تیرے
لئے ہماری بڑھتی ہوئی آرزو کی خوشبو لے جائیں، اے رب
جب میں کچھ چاہتا تھا، جب میں نے اسے حاصل کیا تو میں خوش تھا،
اور جب میں نے اسے کسی اور کو دیا تو میں دوبارہ خوش تھا
خدا ہلکی سی دعاؤں کا جواب نہیں دیتا، لیکن وہ ان لوگوں کے پاس
ضرور آتا ہے جو اس سے دل کی گہرائیوں اور خلوص سے دعا کرتے ہیں
اور ایمان سے لبریز دلوں کے ساتھ اسے پکارتے ہیں۔
جن مثبت اصولوں پر عمل کرنا ہے وہ ہیں رحمدلی، خلوص،
ایمانداری، دوسروں کے لیے محبت، ارادوں کی جانچ، اور خود پر قابو

اے رب ہمارے دلوں کی کلیاں کھول دے اور ہمارے دلوں میں محفوظ محبت کی خوشبو تجھ سے ملنے کی آرزو کے پروں پر اڑ جائے۔

اے رب، اپنی حکمت کے سورج کی شعاعوں کو میری خوشیوں بھری کامیابیوں کے دنوں میں میری رہنمائی کے لیے بھیج، اور جب بھی میں غم کی اندھیری راتوں سے گزرتا ہوں تو اپنی رحمت کے چاند کی روشنی بھیج۔

دلی دعائوں کے بیجوں سے خوشبودار، کھلتے ہوئے خیالات پروان چڑھتے ہیں اور تازگی فکری جذبات کی شبنم سے سیراب ہوتے ہیں۔

جب ہم دوستانہ خدمات کے تبادلے سے چھوٹے نفس کو بھول جائیں گے تو ہمارا شعور پھیلے گا اور ہم ایک عظیم نفس کو اپنے ذریعے کام کرتے ہوئے دیکھیں گے۔

سچی دوستی وہ روشنی ہے جس کے ذریعے ہم زندگی کی راہوں پر ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔

میں اس دنیا میں بہت زیادہ ظلم، سختی اور جذبات کی بے توقیری دیکھتا ہوں، اور مجھے ان رویوں میں اضافہ کرنے کا کوئی جواز نہیں ملتا اگر میں نے ایسا کیا تو میں اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤں گا۔

ذہنی الجھنوں اور حسی خلفشار کے ہنگامہ خیز پانیوں پر اپنی فکری کشتی کو چلائیں

اداسی اداسی کو بڑھا دیتی ہے، اور اداسی کا سب سے مؤثر علاج الہی حضوری کو چھونا ہے جو روح کو سکون بخشتا ہے اور دماغ کو خوش کرتا ہے۔

اے الہٰی طبیب ہمارے جسموں سے بیماری کو دور کر دے، ہمارے ذہنوں کے افق کو وسیع کر دے اور ان کو کمزوری اور نقص سے آزاد کر دے، اور اپنی حضوری کے نورانی روشنی سے ہماری روحوں سے تاریکی کو دور کر دے۔

خدا تک پہنچنے کا راستہ سچائی، خلوص، ثابت قدمی، استقامت، توجہ، محبت، چاہت، عزم اور ایمان سے ہموار ہوتا ہے۔

جب انسانی طریقہ ناکافی اور بے اثر ثابت ہوتے ہیں تو ہمیں اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اس سے مدد مانگنی چاہیے۔

میں صرف اپنے اعمال اور طرز عمل کا ذمہ دار ہوں کیونکہ کسی اور سے ان سے پوچھ گچھ یا جوابدہی نہیں کی جائے گی۔

جب خدائی فضل کا سورج ہماری زندگی کے افق پر چمکتا ہے تو برکتیں بہت زیادہ اور حدود ختم ہو جاتی ہیں

خاموشی کے کنویں سے، میں اپنی روحانی پیاس بجھانے کے لیے الہی حکمت کے خالص، صاف پانی نکالوں گا۔

میں نے اپنے ذہن کے تاروں کو حواس کے تنگ، چھوٹے سے علاقے سے منقطع کیا اور انہیں لامحدود روحانی ادراک کی دنیا سے جوڑ دیا، اور میں نے محسوس کیا کہ میں خدا کے نور سے جی رہا ہوں جس نے مجھے ڈھک لیا ہے اور میرے وجود کے ہر ایٹم کو پھیلا دیا ہے، اور میری روح خدا کی محبت اور سکون سے بھر گئی ہے۔

روحانی سکون کے آئینے میں خدا کا چہرہ دیکھوں گا۔

اے رب، میرے وجود کا راز مجھ پر ظاہر کر، اور میرے اندر اور میرے ارد گرد تیری مستقل موجودگی کو محسوس کرنے میں میری مدد کر۔

آج سے میں اپنی دنیاوی ذمہ داریوں کو نظرانداز کیے بغیر خدا کو جاننے کی کوشش کروں گا، جو میں پہلے ہی اس کی خوشنودی کے لیے انجام دیتا ہوں۔

ہر روز میں نے ان بیجوں کو پانی پلایا جو خدا نے میری روح کی مٹی میں لگایا تھا اور جب ان پر اس کی رحمت کا سورج چمکتا تھا تو وہ بیج پھوٹتے تھے، بڑھتے تھے اور اطمینان و اطمینان کی ایک بابرکت فصل پیدا کرتے تھے۔

ایک دفعہ خدا کا ایک آدمی دریا میں نہا رہا تھا کہ ایک اور آدمی آیا اور اس نیک آدمی کے پاس اپنے گھوڑے کو دھونے لگا، جان بوجھ کر اور لاپرواہی سے اس پر پانی کے چھینٹے مارنے لگے، ولی کے شاگرد مشتعل ہو گئے اور انہوں نے حملہ آور کو مار کر اسے بھگانا چاہا، لیکن ان کے استاد نے ان سے کہا کہ ایسا نہ کریں، بلکہ اسے تنہا چھوڑ دیں۔

اچانک گھوڑے نے اپنے مالک کو لات ماری، اس کے کئی دانت ٹوٹ کر کھٹکھٹائے، وہ نیک آدمی پیار سے اس کے پاس آیا اور اس کی دیکھ بھال اور اسے شفا دینے لگا، یہ فطرت کا سخت قانون تھا، سنت نہیں، گناہگار کو سزا دیتا تھا۔

خدا اور اس کے آفاقی قوانین ان تمام لوگوں سے ناانصافی کو دور کرنے کے لئے انتھک اور مسلسل کام کرتے ہیں جو خدا پر بھروسہ کرتے ہیں، اس کی مدد چاہتے ہیں، اور زندگی کی راہوں پر ایک دوسرے کی مدد اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

مجھے احساس ہے کہ اس دنیا میں میرا کام خود ترقی کی طرف لے جاتا ہے جب تک کہ میں تمام دستیاب امکانات کو تلاش کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہوں۔

امن روحانیت کی علامت ہے اس لیے میں اپنی روحانیت کی پیمائش اس مقدار سے کروں گا جس قدر میں اپنے اندر سکون محسوس کرتا ہوں۔

خُداوند، مجھے یہ احساس کرنے دو کہ تیری حکمت میری سمجھ کو برقرار رکھتی ہے، اور یہ کہ تیری ہمہ گیریت میری زندگی پر محیط ہے۔

یقینی بنانا:

اپنی صحت اور جیورنبل کو برقرار رکھ کر، اور اخلاقی اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے، میں اپنے طرز زندگی کے ذریعے انسانیت کی مدد کرتا ہوں۔

جب میں اندھا تھا تو مجھے ایک بھی دروازہ نہ ملا جو تم تک لے جائے لیکن اب جب تم نے میری آنکھ کھولی ہے تو مجھے ہر طرف دروازے نظر آتے ہیں۔

تیرے دیدار کے سحر سے میرے دل کے باغ میں میری آرزو کے گلاب کھلیں گے اور میں ان گلابوں سے پھولوں کی چادر بنا کر تیری چوکھٹ پر رکھوں گا۔

اے رب، جیسے ہی تیری محبت کی کرنیں میری روحانی فضا میں چمکتی ہیں، جہالت کی دھند چھٹ جاتی ہے اور بے یقینی کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔

اے روشنی کے چشمے تم کائناتی شعاعوں کی دیواروں کے پیچھے چھپے ہو میری نظر کی کھڑکی کھول دے کہ میں تجھے ہر جگہ عیاں دیکھوں

میں سب سے پہلے اور سب سے پہلے اور ہر وقت یہ سوچ کر کہ میں ہمیشہ خدائی حفاظت میں ہوں حفاظت اور سلامتی کی درخواست کروں گا۔

اے میرے پیارے اللہ اگر میں راہِ راست سے بھٹک جاؤں تو میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اس کی طرف لوٹانے کی رہنمائی فرما اگر میں ناکام ہوں تو کامیابی حاصل کرنے میں میری مدد فرما اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اگر میں جاہل ہوں تو مجھے عقل حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

خوش رہنے کا پختہ فیصلہ کرنے سے آپ کو مدد ملے گی حالات کے بدلنے کا انتظار نہ کریں، یہ تصور کرتے ہوئے کہ آپ کی پریشانیاں وہیں پر موجود ہیں اور ناخوشی کو اپنی زندگی کا معمول کا حصہ نہ بننے دیں، ایسا نہ ہو کہ یہ آپ پر اور آپ کے آس پاس کے لوگوں پر منفی اثر ڈالے اگر آپ خوش ہیں تو یہ آپ کے لیے اور دوسروں کے لیے ایک نعمت ہے۔ اگر آپ کے پاس خوشی ہے تو آپ کے پاس ہر چیز ہے، اور آپ کی خوشی کا مطلب ہے کہ آپ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

ہم نے جو کل کیا اس سے ہمارے آج کے دنوں کی نوعیت متعین ہوتی ہے اور ہمارے حال کے اعمال اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ ہمارا کل کیسا ہو گا۔

جہالت کو پہلے اپنے اندر سے مٹانا ہوگا، پھر اس کی موجودگی ہمارے باہر سے غائب ہو جائے گی۔

تمام وقتی لذتیں اور عارضی عزائم جنہیں میں لاٹھیوں کے بنڈل کے طور پر الہی علم کے ابدی شعلے کو جلانے کے لیے استعمال کرتا ہوں۔

خدا خود کو مجھ پر ظاہر کرے گا اگر اس کے بارے میں میری سوچ مداخلت کرنے والے خیالات اور تمام ذہنی خلفشار سے زیادہ مضبوط ہے۔

میں اپنے دل کو روح کی سرگوشیوں سے بھر دوں گا، اور میں پیاسی روحوں کے پیالوں میں آرزو کا تازگی، چمکتا ہوا پانی ڈالوں گا۔

لہر کو وسیع سمندر کے لمس کو محسوس کرنا چاہیے جو اسے سہارا دیتا ہے۔ میں روح کے ہمہ گیر سمندر کو محسوس کرتا ہوں جس کی لامحدود گہرائیوں میں میرا شعور تیرتا ہے۔

چھپے نقابوں کے پیچھے چھپی حقیقت کو جاننے کی کوشش کروں گا، پھر بیرونی طاقتوں کے رحم و کرم پر نہیں رہوں گا۔

مجھے یقین ہے کہ مدد اس وقت آئے گی جب اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی، کیونکہ الٰہی قانون مؤثر طریقے سے کام کرتا ہے۔

زندگی کا کیا مطلب ہے اگر یہ مشکلات سے خالی ہے جن کا ہم سامنا کرتے ہیں اور جن کا ہم سامنا کرتے ہیں؟

ایک لمحے میں اداسی اور مایوسی میں ڈوبے ہوئے، میں نے آپ کی سرگوشی سنی:

میرا حفاظتی سورج آپ کی زندگی کے سب سے روشن اور تاریک ترین اوقات میں یکساں طور پر چمکتا ہے۔ یقین کریں، مسکرائیں، اور میری شفا بخش روشنی کو اپنی مسکراہٹوں کی شفافیت سے چمکنے دیں۔

اے خُداوند، ہمارے دلوں کو الہی محبت کے مندر میں جوڑ دے جہاں آپ کی اعلیٰ حضوری اپنی تمام شان و شوکت کے ساتھ چمکتی ہے۔

ہمیں یہ احساس ہو جائے کہ تم ہی واحد مقصد ہو جس تک پہنچنے کی ہم کوشش کرتے ہیں ہمیں نہ بھولنا چاہیے۔ ہم تمہیں بھول جائیں اور ہمیں یاد رکھیں چاہیے۔ ہم تمہیں یاد نہ کریں

تیرے لیے ہماری آرزو آئے اور جائے، چمکے اور مٹ جائے، لیکن اے مہربان اور محبت کرنے والے، تو ہمیشہ کے لیے عہد پر قائم ہے۔

ہماری روحوں کی آرزو اور ہمارے دلوں کی محبت کو قبول فرما، اے رب

میں نے اپنی محبت کا جال شعور کے سمندر میں ڈالا اور ایک قیمتی کیچ پکڑا۔

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے رب، کہ میری روح کا نور تیری عظیم روشنی سے مل جائے اور میرا دل تیری الہی محبت سے دھڑکتا رہے، تاکہ میں تیری روشنی اور محبت کو تمام ہم آہنگ روحوں میں پھیلا دوں۔

آج میں خدا کے ساتھ رہنے، فضول خیالات کو نظر انداز کرنے اور جھوٹے وہموں کو رد کرنے کے لیے وقت وقف کروں گا۔

خوشی کی کرنیں جو میرے سکون کے آسمان کو بھرتی ہیں آپ کی بابرکت آمد کا اعلان کرتی ہیں، چاہے آپ ابھی یا بعد میں اپنے آپ کو ظاہر کریں، میں ایک دن آپ سے ضرور ملوں گا، آپ جس سے میرا دل پیار کرتا ہے اور میری روح تڑپتی ہے۔

ماحول کی دو قسمیں ہیں: ایک اندرونی ماحول اور ایک بیرونی ماحول میں اپنے آپ کو منفی اثرات سے بچاؤں گا اور سچائی اور راستبازی کے لیے کوشش کروں گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس دنیا میں برائی سے زیادہ اچھائیاں ہیں کیونکہ خدا وجود میں سب سے بڑی طاقت ہے۔

ڈیزائن:

ہر روز میں ذہنی اور جسمانی دونوں سطحوں پر متحرک رہوں گا، کیونکہ ذہنی جمود اور جسمانی بے عملی دونوں روحانی ترقی کے لیے نقصان دہ ہیں۔

اے میرے پیارے معبود میرے لیے وہ آنکھ کھول دے جو تیرے سوا کسی چیز کو نہیں دیکھتی اور تمام حسن میں تیرے جلال کے سوا کچھ نہیں دیکھتی۔

ہم زمینی وجود کے شکاری سے دھوکہ کھا گئے، جب ہم جھوٹی حفاظت اور حفاظت کے اتھلے، اتھلے پانیوں میں تیر رہے تھے، مہلک جہالت کا جال ہم پر بند ہو گیا تھا۔

اے رحیم و کریم ہمیں دنیاوی خواہشات اور عزائم کے خطرناک جال سے نجات عطا فرما اور ہمیں الٰہی رفاقت کی پرسکون گہرائیوں میں جانے کی توفیق عطا فرما تاکہ ہم ہمیشہ کے لیے وہم کے جال اور فریب کے جال سے نجات حاصل کر سکیں۔

میں اپنے وجود کو خدا کے نور کی چمک سے گھرا ہوا محسوس کرتا ہوں، جہاں سکون، سکون اور روحانی خوشی ہوتی ہے۔

میں جہالت کی دلدل کو دھو دوں گا تاکہ روح کی خالص روشنی مجھ سے چمکے۔

ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص مادی، اخلاقی اور روحانی طور پر ناکام ہو رہا ہو، پھر بھی اگر وہ اپنی کوششوں کو دوگنا کر دیں اور اس بات کی تصدیق کریں کہ ان پر الہی روشنی چمک رہی ہے، تو وہ خود کو خدا

کے قریب محسوس کریں گے اور ان کے حالات بہتر ہوں گے کہ خدا مخلصانہ دعاؤں اور مثبت سوچ کا جواب دیتا ہے، اور یہ کامیابی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔

کوئی شخص عمل کرنے سے پہلے، ان کی مرضی کی آزادی ہوتی ہے، لیکن عمل کے بعد، اس کے نتائج سامنے آئیں گے، چاہے وہ اسے پسند کرے یا نہ کرے۔ یہ کرما کا قانون ہے۔ اس لیے عمل کرنے سے پہلے سوچنا عقلمندی ہے۔

جو لوگ امن کی خواہش رکھتے ہیں اور الہی مٹھاس کا مزہ چکھنا چاہتے ہیں انہیں اس کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے، اور یہ قیمت سکون پیدا کرنے اور امن قائم کرنے کے لیے ضروری وقت وقف کرنا ہے، تناؤ پر قابو پانے کا سب سے مؤثر طریقہ اندرونی سکون، خوشی اور سکون کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ہے۔

اے رب، میرے ہاتھ تیرے لیے کام کرتے ہیں، تو نے مجھے اس دنیا میں ادا کرنے کے لیے ایک کردار تفویض کیا ہے، اور میں جو کچھ بھی کرتا ہوں وہ تیری شان میں کرتا ہوں۔

جب ہم اپنی زندگی خدا کے سپرد کر دیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ زندگی ایک خوبصورت سمفنی میں بدل جاتی ہے اور اگر ہم اپنے تمام کاموں کو انجام دیتے ہوئے خدا کی موجودگی کو محسوس کرنے کی کوشش کریں تو ہم پائیں گے کہ وہ ہر روز ہمارے لیے مخصوص فرائض کا انتخاب کرتا ہے اور ان کو پورا کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

روح کی خوبیوں کو ظاہر کرنے میں سکون سے رہنے کا واحد راستہ ہے ہمارے اندر گھر کو جنت میں بدلنے کی طاقت ہے

میں غرور کو عاجزی سے، نفرت کو محبت سے، جوش کو سکون سے، خود غرضی کو پرہیزگاری سے، برائی کو اچھائی سے، جہالت کو علم سے، اور فکر کو سکون سے خدا کے بارے میں سوچنے اور غور کرنے سے۔

ہمارے تمام اعمال کی رہنمائی روحانی شعور کی اندرونی آواز سے ہونی چاہیے۔

اپنی زندگیوں کو آسان بنانا بہتر ہے، میں نے روشن خیال لوگوں کو دیکھا ہے، ان کے کھانے میں سستی، پیچیدہ حالات میں رہتے ہیں، پھر بھی جسم میں سرگرمی اور جیورنبل سے بھرے ہوئے ہیں، کیونکہ انہوں نے اپنے دماغ کو تربیت دی ہے کہ وہ صحت اور اطمینان کے بیرونی ذرائع پر مکمل انحصار نہ کریں۔

سکون کے جہاز کو حکمت کی بلند ترین چوٹیوں پر اڑائیں، اور ابدی خوبصورتی اور نئی خوشیوں کی سرزمین پر گھومیں

اے رب، مجھے برائی سے دور رکھ اور مجھے برکت دے تاکہ میں برائی نہ سنوں، نہ برائی دیکھوں، نہ برائی بولوں، نہ برائی کا سانس لوں، نہ برائی کو چھونا، نہ برائی کو پناہ دوں، نہ بُرا سوچوں۔

ہر روز ہمارے ساتھ رہو، خداوند، تاکہ ہم مطمئن روحوں اور دلوں کے ساتھ جو آپ کی پاک حضوری سے معطر ہو اپنے فرائض کو پورا کر سکیں۔

ہم روحانی تعلیمات کی طرف رجوع کرتے ہیں کیونکہ ہم اپنے مصائب سے آزاد ہونا چاہتے ہیں دنیاوی طریقے اور طریقہ اس کا حل نہیں خدا ہی حل ہے یہی وقت ہے کہ انسانیت کو بیدار کیا جائے اور حکمت کی روشنی سے جہالت کے اندھیروں کو دور کیا جائے زندگی کی سب سے بڑی چیز صاف ضمیر کی حرمت میں رہنا ہے۔

تقریباً ہر شخص محسوس کرتا ہے کہ وہ روحانی ترقی نہیں کر رہے ہیں، یعنی کہ وہ اپنی کوششوں کے باوجود تبدیل یا بہتر نہیں ہو رہے ہیں، بہت سے عوامل ہماری ترقی میں رکاوٹ بن سکتے ہیں، اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم زندگی کو معروضی، تنقیدی اور تجزیاتی طور پر دیکھیں اور ان عوامل کی نشاندہی کریں اور سیکھیں کہ ان عوامل پر کیسے قابو پانا ہے۔

جو شخص دوسروں کی نفسیاتی اور مادی مدد کرتا ہے اور جس کا دل رحم اور شفقت سے لبریز ہوتا ہے وہ یہ پاتا ہے کہ جو کچھ وہ دیتا ہے اسے واپس آتا ہے۔

خواہش مند درخت کیا حاصل کیا گیا ہے؟



بہت پہلے، ایک دیندار متولی ایک مخصوص ملک میں رہتا تھا اور اس نے کئی سال پہاڑوں کے درمیان ایک نایاب درخت کی تلاش میں گزارے جسے وشنگ ٹری کہتے ہیں۔

لیجنڈ کا کہنا ہے کہ یہ حیرت انگیز درخت جنت کی اپسراوں نے لگائے تھے اور یہ صرف سنتوں کے ذریعے ان کے سخت روحانی مضامین کے سخت

مشق کے بدلے میں پائے جاتے ہیں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ درخت ان کی شاخوں کے نیچے بیٹھنے والے کی خواہشات اور خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

اس حواری کو یہ محسوس ہوا کہ وہ اپنی انتھک کوششوں، اپنی رضاکارانہ مشقت کو قبول کرنے اور سخت نظم و ضبط کی پابندی کی بدولت اس درخت کو پانے کا مستحق ہے۔ لیکن ان تمام سرگرمیوں اور مشقوں کے باوجود، اس کے پاس ابھی کچھ سیکھنا باقی تھا جب کہ وہ روشن خیالی کی خواہش رکھتا تھا، اس نے دوسری، کم اہم خواہشات کو بھی پالا تھا۔

ان خواہشات میں سے ایک خواہش مند درخت کو تلاش کرنے کی آرزو تھی، ناہموار پہاڑی راستوں نے اس کے ننگے پاؤں اس کے دل کی خواہش کے مقصد کی تلاش اور اس کی گہری خواہشات کی تکمیل کے لیے اس کے ننگے پاؤں اُکھڑے ہوئے تھے، اس کے اندرونی احساس نے اسے مسلسل یقین دلایا تھا کہ اس کی خواہش پوری ہو جائے گی، اور یہ کہ درخت اس کا انتظار کر رہا ہے۔ جو اس کی روحانی کوششوں کے ایک عظیم الشان انعام کے طور پر ہے۔ عام آدمی

ہمارے دوست نے اپنے وجدان میں درست کہا کہ اونچے پہاڑوں کی ایک وادی میں اسے چوڑے پتوں والا ایک درخت ملا، اور اس نے فوراً اپنی بصیرت سے جان لیا کہ یہ وہی خزانہ ہے۔ جس کی وہ ہمیشہ تلاش اور خواہش رکھتا تھا۔

وہ بے تابی اور فوراً درخت کی خوش آمدید کہتی شاخوں کے قریب پہنچا اور اس کے نیچے بیٹھ کر اس انوکھے درخت کی غیر معمولی طاقتوں کا تجربہ کرنے کے لیے اس نے آنکھیں بند کیں اور اپنے آپ سے کہا، ’’اگر یہ واقعی کوئی خواہش مند درخت ہے۔ تو اسے میرے لیے ایک مضبوط قلعہ بننے دو!‘‘

ابھی یہ خیال اس کے ذہن سے گزرا ہی تھا کہ درخت کے پاس ایک شاندار محل نمودار ہوا، جس کے چاروں طرف تازہ گلابوں، خوشبودار تلسی اور بلند و بالا درختوں سے بھرے سرسبز باغات تھے۔

وہ اس معجزے پر خوش ہوا اور اپنی عزیز ترین خواہش کے حصول کی خوشی سے مغلوب ہوا، کیونکہ آخرکار اسے وہ درخت مل گیا جس کی وہ ہمیشہ تلاش کرتا تھا، اس نے اپنی اگلی خواہش کا اظہار کرنے سے پہلے زیادہ انتظار نہیں کیا، اور کہا: "میں اپنے اردگرد کنواریوں کی ایک جماعت کو دیکھنا چاہتا ہوں جو مجھے سونے کے برتنوں میں بہترین اور لذیذ کھانے پیش کرتا ہے۔ جو کہ چاندی کے برتنوں اور مشروبات سے زیادہ ہے۔ وہ پیالے جو چمکتے ہوئے سونے کی طرح چمکتے ہیں"

پلک جھپکتے ہی اس کی خواہش پوری ہو گئی، کیونکہ اس نے اپنے سامنے سونے کی تختیوں میں ہر طرح کی لذیذ چیزوں سے لدی ہوئی ایک میز دیکھی، اور خوبصورت کنیزیں اسے بادشاہوں اور شہزادوں کے لیے مختلف قسم کے کھانے پینے کی پیشکش کر رہی تھیں۔

یہ محسوس کرتے ہوئے کہ نئے قلعے اور اس کے آس پاس کے باغات اور باغات کو حفاظت اور حفاظت کی ضرورت ہے، اس نے درخت سے کہا کہ وہ اپنی اور اپنے نئے خزانوں کی حفاظت کے لیے ایک طاقتور فوج میں شامل ہو جائے، فوراً ایک بڑی فوج نمودار ہوئی اور قلعے کے قریب ڈیرے ڈال دیے، جبکہ پوری طرح سے لیس محافظ محل کے دروازے پر کھڑے ہو کر ضروری تحفظ فراہم کر رہے تھے۔

شاہانہ اور غیرمعمولی ضیافت سے لطف اندوز ہونے کے بعد، وہ اپنے نئے محل کا معائنہ کرنے لگا، وہ ماربل کی چمکیلی سیڑھیوں پر چڑھا اور شاندار رونقوں کے جواہرات سے سجے ایوانوں میں ٹہلنے لگا۔

آخر کار، ہمارا خوش نصیب ہمت چلتے چلتے تھک گیا اور زمینی منزل کے ایک کمرے میں سکون اور آرام کی تلاش میں اس کمرے کی نچلی کھڑکیاں شاندار وشنگ ٹری کی لمبی شاخوں سے چھائی ہوئی تھیں۔

جب وہ کھڑکی کے پاس ایک چارپائی پر لیٹ گیا تو اس نے دیکھا کہ خواہش مند درخت کی گھنی شاخوں نے روشنی کو روک دیا ہے اور وہ خود کو تنہا محسوس کر رہا ہے، اس کے دل میں ایک خوف سی چھا رہا ہے، خاموشی کو صرف چند آوازوں سے توڑا گیا، اور وہ سوچنے لگا کہ یہ باغ سے آرہے ہیں یا جنگل کے جنگلی جانوروں سے جو محل کی دیواروں سے پرے آزادی سے گھوم رہے ہیں۔

جیسے جیسے اس کی پریشانی بڑھتی گئی، ایک طاقتور سوچ نے اس کے دماغ پر حملہ کیا، اور اس نے اپنے آپ سے کہا: "یہ سچ ہے کہ یہاں میری حفاظت کے لیے ایک زبردست فوج موجود ہے، لیکن میں اس کھڑکی کے پاس ایک بھی سپاہی کھڑا نہیں دیکھ رہا ہوں، اور کھڑکی کو لوہے کی سلاخوں کے جال سے محفوظ نہیں کیا گیا ہے، اگر جنگل سے کوئی شیر کھڑکی سے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو جائے تو کیا ہوگا؟ اس صورت میں، وہ میرے لیے تباہ ہو جائے گا"

ابھی اس کے ذہن میں خوف کا یہ خیال آیا ہی تھا کہ ایک وحشی شیر نے کھڑکی سے جھپٹا، گھبرا کر اس کو پکڑ لیا اور (اسے نگلنے کے لیے) چلا گیا۔

بدقسمتی سے، متمنی کو یہ احساس نہیں تھا کہ خواہش مند درخت اچھے اور برے خیالات میں فرق نہیں کرتا تھا، اس کا مقصد ان خیالات کو پورا کرنا تھا جنہوں نے انہیں پناہ دی تھی، درحقیقت، خواہش مند درخت

نے ہرمین کی طاقتور ذہنی تصویر کو مجسم کیا، اور یہ اس کی آخری خواہش تھی۔

ہر شخص جادوئی خواہش کے درخت کے نیچے رہتا ہے، جو اس کی تمام خواہشات کو پورا کرتا ہے۔ وہ درخت قوت ارادی ہے۔

جس نے ابھی تک اپنی خواہشات، خواہشات اور خیالات پر قابو نہیں پایا اسے اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہیے، کیونکہ اس کے غیر منظم خیالات فوراً کام نہیں آتے، ورنہ یہ وحشیانہ خواہشات خود بخود بدقسمت شیروں کی شکل اختیار کر لیں گی جو ان کے مالک اور دوسروں پر جھپٹ پڑیں گی۔

کہانی کی اخلاقیات خواہش مند درخت کی شاخوں کے نیچے بیٹھ کر اپنے خیالات کو مثبت اور اچھی چیزوں پر مرکوز کرنے کی اہمیت ہے، جو کہ انسان کی قوت ارادی اور قوت ارادی کے سوا کچھ نہیں۔

اپنے خیالات کو خوف، ناکامی، بیماری اور جہالت پر مرکوز کرنا فکر کی اندیکھی دنیا سے راکشسوں کے ظہور کا سبب بن سکتا ہے، لامتناہی مسائل پیدا کر سکتا ہے اور جس چیز کی خواہش نہیں ہے اس کے ساتھ حیران کن ہو سکتی ہے۔

بارہمانیوں کی حکمت سے اقتباسات

عظیم لوگ رول ماڈل ہوتے ہیں۔
حالانکہ ان کے جسم محدود تھے۔
لیکن انہوں نے محسوس کیا کہ وہ لامحدود سمندر کا حصہ ہیں۔
اور یہ کہ تمام انفرادی شکلیں ہیں۔
وہ کائناتی سمندر کی چھاتی پر لہریں ہیں۔
اس دنیا میں ہم خود کو محدود اور محدود کرتے ہیں۔
ایک چھوٹے سے خاندان کی حدود میں
لیکن جب ہم اپنے پڑوسیوں سے پیار کرتے ہیں تو ہم بڑے ہو جاتے ہیں۔
جب ہم اپنے ملک سے محبت کرتے ہیں تو ہم عظیم تر ہو جاتے ہیں۔
جب ہم تمام لوگوں اور قوموں سے محبت کرتے ہیں، تو ہم بہت بڑے ہو جاتے ہیں۔
اور جب ہمارا شعور آخرت میں خدا میں غرق ہو جاتا ہے۔
یا اس دنیا میں گہرے غور و فکر کے ذریعے
یہاں تک کہ جب ہم جسمانی جسم میں ہیں۔
ہم واقعی حقیقت کو سمجھتے ہیں۔
سمندر موجیں ہیں۔

اور یہ کہ سمندر سے لہریں ابھریں۔
ہماری محفوظ شدہ لائبریری سے: خطوط
پیارے دوستو، ہماری آرکائیو لائبریری پر مشتمل ہے۔
قارئین کی طرف سے بھیجے گئے ہزاروں خطوط کے اقتباسات پر مبنی
مختلف ممالک سے، انہوں نے اپنے تجربے کا اظہار کیا۔
ماسٹر پرہنس یوگنند کی تعلیمات کے ساتھ
یہاں میں نے ان خطوط کا ایک نمونہ ترجمہ کیا ہے۔
کیونکہ یہ آپ کے بہت سے تبصروں اور پیغامات سے میل کھاتا ہے۔
یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسانی تجربہ ایک ہے۔
اور وہ کھلے دل اور ہم آہنگ خیالات
وہ جہاں بھی ہوں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔
محبت، نیکی اور امن کے ساتھ
اگر آپ ان میں سے مزید پیغامات چاہتے ہیں۔
مجھے مزید پیشکش کرنے میں خوشی ہوگی۔
مخلصانہ پیار اور نیک تمناؤں کے ساتھ
محمود عباس مسعود
اب براہ کرم کچھ پیغامات پڑھیں
ان تعلیمات نے مجھے نئے سرے سے دریافت کرنے میں مدد کی۔
وہ لامحدود سکون جو ہمارے تمام دلوں میں ہے۔
اس نے مجھے مستقبل میں گہرا اعتماد دیا۔
اور میں نے خُدا اور اُس کو جاننے والوں کے لیے اپنی محبت میں اضافہ کیا۔
اس میں واقعی روشنی اور برکت ہے۔
****
میں خُدا کی شکر گزاری کا زبردست احساس محسوس کرتا ہوں۔
جس نے ان روحانی تعلیمات کی طرف میری رہنمائی کی۔
میں تشکر اور تعریف کے احساس سے مغلوب ہوں۔
مدد کے لیے میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔
اور عقلمند پرمہنس کے لیکچر
مجھے بھی ایسا لگتا ہے جیسے میں نے ایک شاندار ایڈونچر شروع کر دیا ہے۔
میری زندگی کی کان میں روح کے چھپے خزانوں کو تلاش کرنے کے لیے
****
ماسٹر پرمہنس کی تعلیمات میں
مجھے امن، طاقت، اور جیورنبل کا ایک مسلسل بہتا ہوا چشمہ ملا

ان تمام فوائد کی فہرست بنانا مشکل ہے جو بہتے ہیں۔
اس کے بلند خیالات سے میری روزمرہ کی زندگی میں
****
میں یہ لیکچر بار بار پڑھتا ہوں۔
ہر بار میں نئی چیزیں تلاش کرتا ہوں، جیسے
میں نے اسے پہلے کبھی نہیں پڑھا۔
میرے لیے یہ ایک ابھرتا ہوا، توانائی کا وافر ذریعہ ہے۔
الہی علم، الہام اور محبت سے
****
جتنا زیادہ میں ان تعلیمات کو توجہ اور غور و فکر کے ساتھ پڑھتا ہوں۔
جب بھی میں اپنی زندگی میں نمایاں بہتری محسوس کرتا ہوں۔
مادی، نفسیاتی اور روحانی سطحوں پر
اس میں مقناطیسی خصوصیات ہیں۔
نیکی اور تمام اچھی چیزوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا
****
جیسا کہ میں یہ لیکچر پڑھ رہا ہوں۔
مجھے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے میں اوپر کی طرف چل رہا ہوں۔
میں فکری اور روحانی بلندیوں پر چڑھتا ہوں۔
مجھے پہلے اس کا علم نہیں تھا۔
میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ اس سے میری زندگی میں بہت سی بہتری آئی ہے۔
اور اسے مزید امیر اور متنوع بنایا
ماضی میں میں آدھا بیدار تھا۔
اور اب میں ایک بلند بیداری محسوس کر رہا ہوں۔
اور احساس میں حساسیت
میری خواہش ہے کہ میں ان خیالات کو پھیلانے میں مدد کروں
تاکہ دوسرے اس سے استفادہ کریں جیسا کہ میں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔
****
" میں نے ابھی پڑھنا ختم کیا ہے "ہمیشہ سے سرگوشیاں
استاد پرمہنس کے لیے، اور میں سکون کی کثرت محسوس کرتا ہوں۔
الہی محبت میرے پورے وجود کو بھر دیتی ہے۔

-
عاجزی اور تکبر کے درمیان موازنہ
عاجزی بیداری کی ایک زرخیز وادی ہے۔
جہاں آسمانی بارش بکثرت برستی ہے اور جمع ہوتی ہے۔
اور پہاڑ کی چوٹی پر بارش کا جمع ہونا بھی ناممکن ہے۔
یوں علم کے پانی تکبر کے سر پر جمع نہیں ہو سکتے
تکبر قبولیت اور کشادگی کے دروازے بند کر دیتا ہے جس سے علم داخل ہوتا ہے۔
عاجزی دروازے چوڑے کھول دیتی ہے۔
وہ حکمت کو آنے اور قائم کرنے کے لیے پکارتا ہے۔
تکبر ایک ظاہری بدصورتی ہے جو متکبر کے چہرے پر لکھی ہوتی ہے۔
لوگ اس سے پیچھے ہٹتے ہیں اور اس سے دور رہتے ہیں۔
عاجزی ایک خوشگوار خوشبو ہے جو اپنے مالک کو سب کا محبوب اور پسندیدہ بنا دیتی ہے
تکبر احساس کمتری سے پیدا ہوتا ہے۔
جو اس طرح ظاہر ہوتا ہے جسے برتری کمپلیکس کہا جاتا ہے۔
جبکہ عاجزی عقل سے جنم لیتی ہے۔
یا خود علم
تکبر سچ کی تلاش کو رد کرتا ہے۔
جہاں تک عاجزی کا تعلق ہے، یہ نرمی اور سچائی کا خیرمقدم ہے۔
وہ اس سے التجا کرتا ہے کہ وہ اپنی روح کے مقدس میں داخل ہو۔
تکبر اپنی ناکامی کو اپنی ناکام کوششوں سے ظاہر کرتا ہے۔
دوسروں کو نیچا دکھانا اور انہیں چھوٹا دکھانا
تاہم عاجزی دلوں کو سمجھنے کی ایک شاندار علامت ہے۔
عظمت اور شرافت کی روشن مثال
باطل ایک شفاف چادر ہے جسے بیکار پہنتے ہیں۔
عاجزی وقار اور شائستگی کا لباس ہے۔
تکبر اس کی زندگی سے دوستوں اور سچائی کو دور کر دیتا ہے۔
عاجزی دوستوں اور افہام و تفہیم کو راغب کرتی ہے۔
مغرور شخص اس خالی ڈبے کی طرح ہوتا ہے جو تھپتھپانے پر شور مچاتا ہے۔
عاجز انسان حکمت کے بابرکت مشروب سے بھرے ہوئے برتن کی مانند ہے۔

عاجزی پرکشش ہے؛ یہ اس کے ارد گرد خوشی پھیلاتا ہے
یہ مخلص دوستوں اور مہربان روحوں کو راغب کرتا ہے۔
عاجز انسان اپنی زندگی میں خیر اور برکت لاتا ہے۔
اس کی عاجزی سے، جیسے تازہ، خوشبودار گلاب
خدا آپ کی زندگی خوشیوں اور خوشیوں سے بھر دے۔
عزائم اور جرم
کروڑ پتی بننے کی خواہش
دولت کی محبت اور چاپلوسی کا لالچ
یہ حقیقی خوشی کا ایک جھوٹا معیار ہے۔
اور کون اس طرح کروڑ پتی بننا چاہتا ہے؟
وہ صرف خود کو تکلیف نہیں دیتا
اس سے دوسروں کو بھی نقصان ہوتا ہے۔
کیونکہ یہ ان کو ایسے راستوں پر لے جاتا ہے جو بدحالی اور بدحالی کی طرف لے جاتے ہیں۔
مثال کے طور پر، ہوٹل میں ایک سادہ کارکن
وہ جو کروڑ پتی کو مہنگے کپڑے پہنے دیکھتا ہے۔
وہ فخر اور تکبر کے ساتھ ایک لگژری کار سے باہر نکلتا ہے۔
اسے پرائیویٹ ڈرائیور چلاتا ہے۔
وہ اس کی ظاہری نعمتوں پر حسد کرتا ہے۔
وہ اپنے طرز زندگی کی تقلید کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
وہ پیسے ادھار لینے اور ایک کار خریدنے کا سہارا لیتا ہے، شاید استعمال شدہ
اسے مہنگی دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔
اور وہ دوسری آسائشیں خریدتا ہے۔
جسے وہ غلطی سے مانتا ہے۔
یہ اسے ایک خاص شکل دے گا۔
خالی خولی اور فریبی دولت سے
وہ ایک غریب روح ہے جو اپنے کم وسائل سے کھیل رہا ہے۔
وہ اپنے آپ کو ان مسائل کے سامنے لاتا ہے جس سے وہ آسانی سے بچ سکتا تھا۔
بہت کم ہیں جو احساس کرتے ہیں۔
وہ شخص جو اپنی صحت اور خوشی کو قربان کرتا ہے۔
خوف اور سخت کام کی قربان گاہ پر
اعصابی خرابی اور دل کے مسائل
کروڑ پتی بننے کے لیے

وہ دراصل سادہ لوح اور نادانوں کو گمراہ کرتا ہے۔
پھسلتے راستوں پر چلنا
جہاں زندگی کو دھوکے دہی سے ناپا جاتا ہے۔
خوش ہونے کا بہانہ کرنا
جہاں تک غلط معیار کا تعلق ہے۔
دولت زندگی کا آخری مقصد ہے جس سے آگے کوئی اور مقصد نہیں۔
اس سے لوگ فریب اور فریب کا سہارا لیتے ہیں۔
سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ دینا اور ان کی روزی روٹی چھیننا
غیر معمولی طرز زندگی کی عادات
اس سے قطع نظر کہ پیسہ کیسے بنایا جاتا ہے۔
تعریف اور چاپلوسی سے لطف اندوز ہونا بے ہودگی کی علامت ہے۔
حقیر گھمنڈ اور گھناؤنے دکھاوے کی وجہ سے
یہ سب دولت کے متلاشی کو زیادہ لالچ کی طرف لے جاتا ہے۔
اور منحرف طریقے وضع کرنا
یا بلیک میلنگ اور غیر اخلاقی طریقوں کا سہارا لینا
مزید آسائشیں حاصل کرنے کے لیے
جو ایک چولی ہوئی سرکنڈے سے مشابہ ہے۔
جس سے پکڑنے والے ہاتھ کو چوٹ لگتی ہے۔
اور اس پر تکیہ نہ کریں۔
پرتعیش زندگی
کسی بھی طرح سے پیسے رکھنے کی خواہش
اور معمولی گھر میں رہنے کا خدشہ
اور مالی حیثیت کھونے کا خوف
خاندان اور معاشرے کی نظر میں
خود غرضی کے علاوہ
یہ سب غلط کام کرنے والے ہیں۔
بے حساب مہم جوئی
ضرورت مندوں کے لئے ہمدردی کا نقصان
اگر ہر کوئی سادگی سے جیتا اور سادہ لباس پہنتا
پرتعیش زندگی گزارنے کا فیشن ختم ہو چکا ہے۔
جو اکثر لیڈ کرتا ہے۔
بہت زیادہ دکھ اور مایوسی۔
اور لوگوں میں روحانی خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش کی۔
اور اس کے بجائے عمدہ سرکہ
خود غرضی کو ختم کرنا ہوگا۔

اس نے سادہ زندگی اور بہتر سوچ بنائی
معیاری اور ٹیسٹ کا معیار
کوئی ڈیل یا تعاون ضروری نہیں ہے۔
ان لوگوں کے ساتھ جن کے پاس دولت کا ذخیرہ ہے۔
جو محسوس نہیں کرتے جو دوسرے محسوس کرتے ہیں۔
ان کے دل اپنے بدبخت بھائیوں کے لیے نرم نہیں ہوتے۔
یہاں تک کہ اگر انہوں نے انہیں پھٹے ہوئے چیتھڑوں میں اور بھوک سے مرتے دیکھا
دولت بذات خود کوئی گناہ نہیں ہے۔
بلکہ نیک اور سخی لوگوں کے ہاتھ میں برکت ہو سکتی ہے۔
جن کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے مالا مال کیا ہے۔
جو دوسروں کی مدد کرنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔
اور غربت اور ناانصافی کے ڈراؤنے خواب کو اپنے کندھوں سے اٹھا لیا۔
الفاظ تعمیر یا تباہ کرنے کی بے پناہ طاقت رکھتے ہیں۔
تعزیت اور تسلی کے لیے
یا روحوں کو کچلنے اور جذبات کو بکھرنے کے لیے
ایسے الفاظ ہیں جو الجھن اور الجھن پیدا کرتے ہیں۔
وہ الفاظ جو پریشانیوں کو دور کرتے ہیں اور دلوں کو سکون دیتے ہیں۔
یہ اعتماد اور سکون پیدا کرتا ہے۔
وہ الفاظ جو شدید جنگیں بھڑکاتے ہیں۔
ماحول کو نرم کرنے والے الفاظ
اور یہ مصیبتوں اور بوجھوں کو کم کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔
اس میں اپنے آپ کو اظہار کرنے کی صلاحیت بھی شامل ہے۔
بولے، لکھے اور سنے ہوئے لفظ میں
لوگوں کے درمیان بامعنی اور قریبی رابطے کی خاطر
انسانیت ایک خاندان ہے۔
قطع نظر بظاہر مختلف خیالات کے
الفاظ کو لوگوں کو قریب لانے کا ذریعہ بننے دیں، ڈرانے کا نہیں۔
یقین دلانے کے لیے، خوف و ہراس پھیلانے کے لیے نہیں۔
ہم آہنگی قائم کرنے کے لیے، اختلاف کے بیج بونے کے لیے نہیں۔
رکاوٹوں اور رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے
راستوں کو کانٹوں اور رکاوٹوں سے بھرنا نہیں۔
اس صارف کی کہانی جس نے بادشاہ کو سکھایا

بہت پہلے، ایک بادشاہ نے اپنی ایک رعایا سے کہا تھا کہ جب تک وہ کسی خاص سوال کا جواب نہیں دیتا، پھانسی کا تختہ اس کا انتظار کرتا ہے۔

اس آدمی نے جواب دیا کہ جناب کیا سوال ہے ؟

بادشاہ نے پوچھا، مجھے بتاؤ کہ خدائی شعور کہاں واقع ہے ؟

اس آدمی نے بادشاہ سے دو ہفتے کی مہلت مانگی کہ وہ اسے جواب دے، اور بادشاہ نے اس کی درخواست منظور کر لی۔

اس کے بعد وہ مایوس ہو کر اپنے کام کی جگہ پر واپس آیا اور اپنے آجر سے کہا کہ اگر وہ دو ہفتوں کے اندر بادشاہ کے سوال کا جواب نہیں دیتا تو وہ اس کی قیمت اپنی جان سے ادا کرے گا۔

اس صارف نے، جو اپنی دلیری اور ذہانت کے لیے مشہور تھا، اس سے کہا

" مجھے آپ کی طرف سے جانے دو میں خود اس سوال کا جواب دوں گا "

صارف بادشاہ کے پاس گیا اور اس سے کہا

’’ سب سے پہلے مجھے اپنے تخت پر بٹھانے دو، کیونکہ جب میں تم سے وہ بات کہہ رہا ہوں جس کو تم نہیں جانتے، میں تمہارا آقا ہوں۔ ‘‘

بادشاہ نے اپنا تخت صارف کے سامنے پیش کیا اور کہا

" مجھے بتاؤ، الہی شعور کہاں واقع ہے؟ "

" تخت پر بیٹھے صارف نے جواب دیا: "مجھے ایک گائے لاؤ

" گائے کو اندر لایا گیا، اور صارف نے پوچھا، "دودھ کہاں ہے؟

" بادشاہ نے جواب دیا: "تھن میں

صارف نے جواب دیا: "ایسا نہیں ہے، دودھ صرف تھن میں نہیں، بلکہ گائے کے جسم کے تمام حصوں میں ہوتا ہے، کیونکہ دودھ گائے کا جوہر ہے ۔"

پھر صارف نے دودھ کا پیالہ منگوایا، جب وہ پیالہ اس کے پاس لایا گیا تو اس نے بادشاہ سے پوچھا: مکھن کہاں ہے ؟

بادشاہ نے جواب دیا مجھے مکھن نظر نہیں آتا ۔

صارف نے کہا: "مکھن موجود ہے، لیکن یہ پورے دودھ میں تقسیم ہو گیا ہے، دودھ کو گھونٹ دیں اور مکھن الگ ہو کر سطح پر تیرنے لگے گا"۔

جس طرح دودھ گائے کے جسم کے تمام حصوں میں ہوتا ہے اور مکھن دودھ کے تمام مالیکیولز میں تقسیم ہوتا ہے، اسی طرح الہی شعور وجود کے ہر ایٹم میں موجود ہوتا ہے۔

اس طرح صارف کی عقلمندی نے اپنے آجر کی جان بچائی، کیونکہ بادشاہ کو اس کے سوال کا صحیح جواب مل گیا۔

الٰہی شعور صرف روشن خیالوں کے لیے مخصوص نہیں ہے۔ یہ سب کی روحوں اور دلوں میں موجود ہے۔ جو کوئی بھی مراقبہ میں گہرائی سے اترے گا وہ اپنے دل کے دروازے کھولے گا، خدائی شعور کی موجودگی کو محسوس کرے گا، اور زندگی کی کتاب کو پڑھے گا، اس حقیقی احساس کے بغیر سوال لا جواب رہے گا۔

عقلمند کہتے ہیں۔

تاکہ انسان زندگی میں کارآمد ہو۔

اسے اپنے آپ کو تمام مذموم عزائم سے آزاد کرنا چاہیے۔

تکلیف دہ جذبات اور بدلہ لینے کی خواہش

یہاں تک کہ جائز عدم اطمینان

محبت کو ختم نہیں کرنا چاہیے۔

محبت کو جذبات پر غالب آنا چاہیے۔

یہ لوگوں کے درمیان تعامل کی بنیاد بناتا ہے۔

زندگی میں ایسی چیزیں اور دلچسپیاں ہیں جو بے حد بہتر ہیں۔

نفرت اور ناراضگی کے جذبات کو ہوا دینے سے

دوسروں کو نقصان پہنچانے اور پھنسانے کی منصوبہ بندی کرنا

اور جہنم کی آگ برسانا

وہ بھی جو ایک خاص انداز میں برتاؤ کرتے ہیں۔

یہ اعلیٰ انسانی حالت کے موافق نہیں ہے۔

کاش انسانیت برائیوں کو بھڑکانا اور بڑھانا بند کر دے۔

اس کے بجائے، وہ قناعت کی آنکھ کا استعمال کرتا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا تھا۔

اپنی اور دوسروں کی بھلائی پر توجہ مرکوز کرنا

کیونکہ سوچ اور جذبات کو نفرت تک محدود کرنا

نیکی کے اوزار کو ناکارہ کرنا

جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو عطا کیا ہے تاکہ وہ اس سے استفادہ کریں۔

اس سرزمین پر اپنے مختصر سفر کے دوران

گمراہ کن توجہ دلوں کو سخت کر دیتی ہے۔

اور بیمار شکوک و شبہات اور مخالفانہ جذبات کو بیدار کرنا

دل میں پیوست ہو جائے تو اس سے چھٹکارا پانا مشکل ہے۔

یہ ایک افسوسناک صورتحال ہے جس میں مایوسی کا نقطہ نظر یرقان کا شکار ہو گیا ہے۔

ہر خوبصورت چیز بدصورت ہو جاتی ہے، اور ہر نفیس چیز بنیاد بن جاتی ہے۔

یہاں تک کہ صحت کے اوزار بھی مینوفیکچرنگ کے اوزار بن جاتے ہیں۔

ٹاکسن اور بد قسمتی کی بیماری

وہ جہنم ۔۔۔

خدا ہمیں اور آپ کو اس سے دور رکھے

اور اس کی برائیوں اور برائیوں کے بارے میں

السلام علیکم

آپ ہمیشہ پیار سے گھرے رہیں

کائناتی شعور کا سورج

یہ مضمون 1925 میں ایسٹ اینڈ ویسٹ میگزین کے پہلے شمارے میں شائع ہوا یہ میگزین، جو بعد میں سیلف نالج میگزین کے نام سے مشہور ہوا، اس کی بنیاد ایک مقصد کے لیے رکھی گئی تھی: لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانا اور ان منفرد خصوصیات کو ظاہر کرنا جو قومیں رکھتی ہیں، جنہوں نے زمین پر اس عظیم انسانی منصوبہ کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کیا ہے اور جاری رکھا ہوا ہے۔

عظیم استاد نے لوگوں کے درمیان محبت اور بھائی چارے کے جذبے کو پروان چڑھانے کے لیے کئی سالوں تک کام کیا، تجربات اور علم کے تبادلے کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے زندگی کو مزید شاندار، خوبصورت اور بامعنی بنایا، اس سلسلے میں انھوں نے کہا: "ہماری علم کی بھوک ہمیں اپنے چھوٹے اختلافات بھلا کر دوسروں کی سچائیوں کو بخوشی قبول کرنے کی ترغیب دے اور مشرق و مغرب کو اس بات پر زور دینا چاہیے کہ ہم سب بھائیوں، بہنوں اور بھائیوں کے لیے بہترین تبادلہ خیال کریں۔ ایک عالمگیر وطن کے بچے"

میں ایک چھوٹی سی پہاڑی پر آنکھیں بند کیے بیٹھا اور گھور گھور اندھیرے کی طرف دیکھتا رہا جس نے مجھے گھیر لیا پہلے تو مجھے اندھیرے کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا، پھر بھی میں ایک ہی وقت میں کسی انجان مگر مانوس اور جانی پہچانی چیز کی تلاش میں تھا۔

میں نے آنکھیں کھولیں اور اس شاندار، پرمسرت دنیا کو دیکھا، جو خلا کی وسعتوں میں چاندنی اور چمکتے ستاروں کی لامتناہی وسعتوں سے آراستہ ہے، مسکراتے ہوئے میدان اور پہاڑی جیسے زمرد جیسی نرم سبز گھاس، چمکتے پہاڑی سلسلے، لہروں سے ٹکرا رہی ہیں اور بے شمار سمندری شہروں میں ہنگامہ آرائی ہے۔ انسانیت پھر بھی، میں نے جو کچھ

دیکھا وہ مجھے ملامت کرنے لگا کہ میں نے سوچنے میں اپنا وقت ضائع کیا، مجھ پر خواب دیکھنے کا الزام لگایا، تصور کی دنیا میں گم

دنیا نے مجھ سے کہا کہ تم کیوں آنکھیں بند کر کے میری خوبصورتی کو اپنی نظروں سے پھیرتے ہو اور خالی اندھیروں میں رہتے ہو؟

میں نے سرگوشی کی: "اے دلیر گھسنے والے، اگر یہ اندرونی خوبصورتی نہ ہوتی تو تیرے حسن میں کوئی رونق اور چمک نہ ہوتی!"

جیسے ہی یہ خیال میرے ذہن میں آیا، میں نے اپنی روح کے کسی گہرے کونے سے ایک چھپی ہوئی پکار محسوس کی، اور میرے حواس کانپ اٹھے اور میرے جسم کے خلیے دوبارہ زندہ ہو گئے۔

میں نے اندھیرے کے سمندر کو دیکھنے کے لیے اپنی آنکھیں دوبارہ بند کیں، میں نے گہری سیاہ اندھیرے کے دل کی طرف دیکھا، روشنی کی ایک جھلک تلاش کر رہا تھا — ایک روشنی جس کے بارے میں میں جانتا تھا کہ اس کے وجود کو تلاش کرنے کے لیے صرف تلاش کی ضرورت تھی جب تک کہ مجھے یہ نہ مل گیا، اچانک، مجھے ایک بیہوش، تقریباً روشن خیال نظر آیا جو اس کمرے کے ایک کونے سے ابھرتا ہے، اور میری توجہ اس گہرے راز پر مرکوز ہو گئی۔ روشن اور روشن جب تک کہ اس نے اپنی پوشیدہ شان کو ظاہر نہ کیا۔

اور میں نے دریافت کیا کہ میں وہاں آنکھوں کے بغیر دیکھ سکتا ہوں اور ہر ایک خیال کو بجلی کی طرح چمکتا ہوا دیکھ سکتا ہوں جو چمکتی ہے اور پھر غائب ہو جاتی ہے، یا چمکتی ہوئی شہابیوں کے جھنڈ کی طرح چمکتی ہے جو روشنی کا ایک پھوار چھوڑتی ہے جو اچانک نمودار ہوتی ہے اور پھر میرے ذہن کے آسمان میں غائب ہو جاتی ہے، میں ہر چمک، ہر چنگاری کو شمار کرنے کے قابل تھا، اور ہر ایک کے وقت اور توانائی کی قدر کا احساس کرنے کے قابل تھا!

اور میں اپنے کانوں کے بغیر بھی سن سکتا تھا، اور میں نے اپنے خیالات کی مدھم لیکن گرجتی آواز کو اتنی وضاحت کے ساتھ سنا، ہاں، میں نے ضمیر کی سرگوشیوں اور حکمت کی خاموش آواز کو سنا، میں نے ان آوازوں کو اس قدر صاف گوئی کے ساتھ سنا، جیسے میں نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا، اور پہلی بار، میں نے ان کی غیر سنجیدگی اور احساس کی موجودگی کو محسوس کیا۔ میری طرف یہ رشتہ دار جو بہت پہلے میرے وجود کی گہرائیوں میں، اندھیرے کوٹھڑیوں میں رہتے تھے، میری تقدیر کی تدبیریں کرتے، ہم آہنگی کرتے اور میری تقدیر کی تشکیل کرتے تھے، پھر بھی وہ چھپے، عاجز اور پوشیدہ رہے، گویا ان کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔

آپ کیا زبردست کام کرتے ہیں، خفیہ رشتے دار اور دوست! آپ اتنے صاف اور کھلے سامنے کیوں نہیں آتے؟

کیا آپ انسانی ذہنوں کی خام، کھردری نگاہوں سے خوفزدہ ہیں؟ یا شاید آپ ذہنیات کے ہلکے گودھولی میں ظاہر ہونے سے ڈرتے ہیں جو بہتر، نازک سوچ سے قاصر ہیں! یا شاید آپ گھنے مادے کی پرتشدد کمپن سے دم گھٹنے سے گھبرا رہے ہیں!

پھر بھی آپ اندھیرے کمروں سے چھپ چھپ کر فلک بوس عمارتیں، زبردست پل، اور ہر طرح کی مادی کامیابیاں بنانے میں کتنے ماہر ہیں، پھر کسی کو دیکھے یا آپ کا جشن منائے بغیر واپس آ جاتے ہیں!

رات کی تاریکی میں دوڑتی ہوئی ٹرین، گرجتے ہوئے طیارے، سمندر کی سطح پر دیہاتوں کی طرح تیرتے طاقتور بحری جہاز، آرٹ کے شاہکار، ورجن ایتھینا کا مندر، پارتھینن اور تاج محل یہ سب انسان کے بنائے ہوئے معجزے ہیں، اور یہ سب مجھے آپ کی یاد دلاتے ہیں اور آپ کی قوتِ فکر سے

لیکن جب میں جھیل کو دیکھتا ہوں کہ اس کے چمکتے ہوئے پانی مجھے اپنی پیاس بجھانے کے لیے اشارے کر رہے ہیں، اور سیاہ بادل ندیاں اور بارش کے آبشاروں کو چھوڑ رہے ہیں تاکہ میٹھے، لذیذ پھلوں سے لدے کھیتوں اور درختوں کی پرورش کریں۔ اور جب میں رات کے وقت پورے چاند کی روشنی کو جلتا ہوا دیکھتا ہوں، اور موسموں کے چکر کا مشاہدہ کرتا ہوں، اور زمین گھاس کے گھنے قالین میں لپٹی ہوئی ہے، اور افق کے پردے پر شعاعوں سے سرخ بادلوں کی شکلیں بنی ہوئی ہیں، یہ تمام شاندار، بے مثال تصویریں جو میں دیکھتا ہوں، اور میں ہر جگہ اس طاقت کے ساتھ کام کرنے والے ہاتھ پر غور کرتا ہوں!

اور میں حیرت سے اس کائناتی آواز کے بارے میں سوچتا ہوں جو سورج، چاند، سیاروں، زمین، فطرت، موسموں، تمام اندھی قوتوں، سمندروں کو اپنے جوار، انسان، زندگی اور موت کا حکم دیتی ہے اور وہ اس کی آواز سنتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

کیا کوئی ایسا پوشیدہ گوشہ ہے، جس کی کوئی حد یا انتہا نہیں ہے، جہاں روشن خیال خیالات چھپے ہوئے ہیں اور کائنات میں کام کر رہے ہیں، بغیر کسی کے ان پر دھیان دیے؟

میں نے یاد کے دریچوں سے جھانک کر اپنے بچپن کی شروعاتیں یاد کیں، جب میرے شعور کا سورج میری زندگی کے آسمان پر طلوع ہوا اور جب وہ آہستہ آہستہ طلوع ہوا تو لاشعور کے اندھیروں سے، اس نے میرے ذہن کے افق کا ایک چھوٹا سا حصہ ہی روشن کیا، تو مجھے اپنی ماں، اپنے کھلونوں اور مختلف رنگوں کے ٹکڑوں کے سوا کچھ نظر نہیں آیا۔

بعد میں، جیسے جیسے میرا شعور روشن ہوا، میں نے اپنے ذہنی افق کا ایک بڑا حصہ دیکھا، یہ روشن ہو گیا، اور میں نے بہت سی ایسی چیزیں دیکھی جو میں نے اپنے دوستوں، اپنے رشتے داروں، اپنے پڑوسیوں، اپنے ملک کو دیکھنے سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔

میرے ذہن کے آسمان پر، میرے شعور کا سورج ایک مستقل اور طاقتور روشنی کے ساتھ چمکا، جو پہلے چھپی ہوئی تھی سب کو روشن کرتا تھا، میں نے تمام لوگوں، تمام قوموں، تمام مخلوقات، فطرت، سیارے، ستارے، اور تمام تابناک الیکٹران کو دیکھا، یہاں تک کہ میں نے کائنات اور لامحدود خلا کو بھی دیکھا!

اور میں پہلے نہیں جانتا تھا کہ میں اپنے دماغ کے اندھیرے میں کائناتی شعور کے سورج کو دریافت کروں گا!

برے رجحانات پر قابو پانا

جو شخص زیادہ شراب نوشی کرتا ہے وہ عادی ہو جاتا ہے اور یہ لت ایک نقصان دہ اور گھٹیا عادت کی طرف لے جاتی ہے اگر وہ اپنی شراب نوشی کو روکنے کی کوشش نہ کریں تو وہ شرابی بن سکتے ہیں، شراب کی بے قابو خواہش میں مبتلا ہو سکتے ہیں یہ بدقسمت لوگ اکثر اپنا پیسہ شراب پر خرچ کرتے ہیں وہ بہت کم کھاتے ہیں اور کچھ غذائیت حاصل کرنے لگتے ہیں اس نشے میں مبتلا ہو کر خود ہی اس عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کی اپنی صحت کے لیے ذمہ داری کا احساس اور اپنے گھروں، برادریوں اور دنیا میں ان کی حیثیت

نشے میں دھت شرابیوں کی پچھلی تفصیل محض اس کی ایک مثال ہے جسے میں "ذہنی شرابی" کہتا ہوں ان ذہنی یا نفسیاتی شرابیوں کی درجہ بندی ان کی مخصوص نفسیاتی حالتوں کے مطابق کی جا سکتی ہے، جو دائمی اور بے ہنگم ہو سکتی ہیں، جیسے غصہ، خوف، بے لگام جنسی خواہش، دوسروں کو نقصان پہنچانے میں خوشی حاصل کرنا، جوا، لالچ، لالچ، لالچ، لالچ وغیرہ، حیوانیت، حماقت اور پاگل پن

جب کوئی شخص ابتدائی بچپن سے ہی غصہ، خوف، حسد، یا مذکورہ بالا خصلتوں میں سے کسی کا مظاہرہ کرتا ہے، تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس نے یہ غیر معمولی نفسیاتی عادات پچھلی زندگی میں حاصل کی تھیں، جو والدین اپنے بچوں میں ان نقصان دہ نفسیاتی رجحانات میں سے کسی کو محسوس کرتے ہیں، یہاں تک کہ چھوٹی عمر میں، انہیں اس معاملے کو

سنجیدگی سے لینا چاہیے اور بچے کی نفسیاتی نشوونما کو روکنے کے لیے سنجیدگی سے قدم اٹھانا چاہیے۔ مثالی طور پر انہیں روحانی سرپرستوں کی دیکھ بھال میں ایک مختلف ماحول میں رکھ کر

کئی سالوں سے اچھی صحبت اور معاون ماحول کے ساتھ، ایک ذہنی طور پر بیمار شرابی کو ان کی حاصل کردہ برائیوں کی گھٹن سے چھٹکارا مل سکتا ہے جب کہ معاون ماحول میں مناسب طبی دیکھ بھال حاصل کرتے ہوئے، ذہنی طور پر بیمار شرابی کو ان کی قابل مذمت عادات کے سنگین نتائج سے آگاہ کیا جانا چاہیے اور ان پر غور کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے اور ان غیر اخلاقی رویوں سے بچنے کے لیے حقیقی کوشش کرنا چاہیے۔ حالات سابقہ اوتار میں حاصل کی گئی ذہنی طور پر بیمار عادت میں مبتلا ہونے کی ہر مثال اسے شعوری ذہن میں مضبوط اور داخل کرتی ہے یہاں تک کہ فرد لفظ کے ہر لحاظ سے اس کا غلام نہ ہو جائے۔

غصہ کرنے والا، ہوس پرست یا لالچی اپنی جگہ بھول جاتا ہے اور معاشرہ سے اپنے تعلق کو نظر انداز کر دیتا ہے، ایسی سنگین غلطیوں کا ارتکاب کرتا ہے جس سے ان کی اپنی زندگی اور دوسروں کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے، ان میں سے بہت سے ذہنی بیمار افراد کا خیال ہے کہ وہ اپنی نفسیاتی عادات کا اظہار کر کے کچھ سکون حاصل کر رہے ہیں، تاہم نقصان دہ جذبات میں مبتلا ہونا ایک عادت ہے، جس کے نتیجہ میں ایسا رویہ بار بار ظاہر ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں انسان بار بار خوفناک رویہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ نفسیاتی طور پر عادی، ہر جگہ اور ہر وقت اپنے آپ کو دوسروں کی نظروں میں ہنسانے والا بناتا ہے۔

اگر بچوں کو زہریلے ماحول کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب کہ ان کا دماغ اب بھی نشوونما پا رہا ہوتا ہے، تو وہ بری عادتیں پیدا کر لیتے ہیں، جنہیں اگر روکا نہ گیا تو شدید ذہنی بیماری کا باعث بن سکتے ہیں، ایسے والدین جو اپنے بچے میں اچانک تبدیلی محسوس کرتے ہیں- جیسے کہ پہلے سے پرسکون بچہ مسلسل ناراض ہو جاتا ہے- کو چاہیے کہ وہ پوری توجہ دیں، ان کی وجوہات کی نشاندہی کریں اور ان پر توجہ دیں، ان کی مایوسی اور توانائی کے نئے راستے تلاش کریں۔ ایک فائدہ مند اور مؤثر طریقہ

جو لوگ مذکورہ بالا خصوصیات میں سے کسی ایک کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ ذہنی طور پر شرابی ہیں وہ لاپرواہی اور غیر ذمہ داری کے ساتھ بری عادتوں کے بپھرے ہوئے طوفانوں پر سوار ہوتے ہیں، اپنی بے بسی، رضاکارانہ طور پر اپنے جذبات کے دھاروں کے سامنے ہتھیار ڈال کر اور اپنی بدترین صفات کا مظاہرہ کر کے ان کی خوشیوں کو توڑ دیتے ہیں۔

ذہنی طور پر بیمار شرابیوں کو ان کے پرتشدد رجحانات کے لیے سرزنش کرنا، نصیحت کرنا یا ان کا الزام لگانا بے معنی ہے، ان کی ذہنی حالت ان کی بار بار کی بری عادتوں کا نتیجہ ہے، ان کے ساتھ ذہنی طور پر بیمار مریضوں کے طور پر برتاؤ کیا جانا چاہیے جو کہ ذہنی امراض میں مبتلا ہیں۔

کسی بھی قسم کے شدید ذہنی نشے کا سب سے مؤثر علاج اپنے ساتھی کو بدلنا ہے، کیونکہ ذہنی طور پر نشے میں دھت شخص کی مرضی عادت کا غلام ہو جاتی ہے اور اس لیے وہ برائی کے خلاف مزاحمت نہیں کر پاتے، سب سے مناسب علاج یہ ہے کہ انہیں براہ راست ایسے ماحول میں منتقل کیا جائے جو ان کی زہریلی ذہنی حالت کے لیے تریاق کے طور پر کام کرتا ہو، ایک چڑچڑے شخص کو جو غصے میں نہ ڈالے، اس سے زیادہ غصہ کرنے والے افراد کو اس کے ماتحت نہ کیا جائے۔ اور چڑچڑے حالات ایک ہوس پرست شخص کو خود پر قابو رکھنے والے لوگوں سے گھیرنا چاہئے ایک پیشہ ور چور کو ایماندار لوگوں کی صحبت کی ضرورت ہے۔ ایک ڈرپوک اور خوفزدہ شخص کی مدد کی جا سکتی ہے کہ وہ حوصلہ مند لوگوں کے ساتھ صحبت کریں اور ہیروز کی سوانح عمری پڑھیں جو کانٹے دار مزاج اور کھٹے مزاج والے ہیں ان کو خوش مزاج اور خوش مزاج لوگوں کے ساتھ ملنا چاہئے۔

دماغی طور پر بیمار الکحل کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ قبض یا آنتوں کی خرابی، گوشت، خاص طور پر گائے کا گوشت اور سور کا گوشت کھانے کے ساتھ، ان کی دماغی بیماری کو بڑھاتا ہے اور اسے ان کے دماغ میں مزید داخل کرتا ہے، جس میں ان کی روزمرہ کی خوراک میں کافی مقدار میں پھل اور سبزیاں شامل ہوتی ہیں، ہفتے میں ایک دن پھلوں کے رس کی مشق کرنا، اور کبھی کبھار عادتیں دماغ کو طویل عرصے تک نقصان پہنچانے میں مدد دیتی ہیں۔ مرکوز

حد سے زیادہ جنسی سرگرمی اعصابی نظام اور دماغی خلیات کو نقصان پہنچاتی ہے، ذہنی طور پر بیمار شرابی میں غصہ کو ہوا دیتی ہے مزید برآں، حد سے زیادہ جنسی خواہش قوت ارادی کو کمزور کرتی ہے، لہذا، تمام ذہنی طور پر بیمار شرابیوں کو اپنے ازدواجی تعلقات میں اعتدال پسندی کی مشق کرنے کے لیے اپنی جنسی خواہشات پر قابو رکھنا سیکھنا چاہیے، جیسا کہ فطرت نے حکم دیا ہے۔

ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ خاندان میں روٹی فراہم کرنے والے یا فراہم کرنے والے خواہ باپ ہو یا بیٹا، اور کچھ معاشروں میں، ماں ہو یا بیٹی، اس احساس کی وجہ سے شراب نوشی کی طرف رجحان ظاہر کرتے ہیں کہ ان کی حیثیت انہیں اپنی مرضی پر قابو پانے اور مسلط کرنے کا حق دیتی ہے، ان چھوٹے آمروں کو اپنا غصہ ان خاندان کے افراد پر نہیں نکالنا چاہیے جن کی ضرورت ہے اور ان پر انحصار کیا جائے گا، اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ اپنی عزت اور محبت کھو دیں گے۔

جب ایک خاندانی آمر یہ سمجھتا ہے کہ وہ گھر میں جو چاہے کر سکتا ہے، وہ خاندانی دائرے سے باہر بھی اپنی ناخوشگوار خصلتوں اور قابل مذمت خوبیوں کا اظہار کرنا شروع کر دیتا ہے، آخر کار وہ اس شرمناک رویے کا عادی ہو جاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے، کہیں بھی اور کسی بھی وقت جب تک یہ ظالم اپنے پیاروں پر غلبہ حاصل کرنے کی خواہش پر قابو نہ پا لیں، وہ آہستہ آہستہ ذہنی طور پر ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے قریبی لوگوں کے لیے، ان لوگوں کے لیے جو کبھی کبھار ان کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں، اور خود بھی

کوئی بھی جو یہ مانتا ہے کہ وہ ذہنی طور پر بیمار ہے اسے علاج کروانا چاہیے، کم از کم، اسے دوسروں کو متاثر کرنے کی کوشش کرنا چھوڑ دینا چاہیے، تصور کریں کہ آپ گھر میں خاموش بیٹھے ہیں، شاید چمنی کے پاس کوئی کتاب پڑھ رہے ہیں، جب اچانک آپ کے گھر میں کوئی بدبودار سکنک داخل ہو جائے! قدرتی طور پر، ایک ہنگامہ برپا ہو جائے گا، اور آپ اور آپ کے آس پاس کے لوگ بلاشبہ اس سکنک کو بھگانے کی کوشش کریں گے، اپنے آپ کو ناخوشگوار کیمیکلز میں بھگو دیں گے، نتیجتاً، گھریلو اور سکنک دونوں کو نقصان پہنچے گا۔

اسی طرح، ایک انسانی سکنک کے لئے یہ صحیح نہیں ہے کہ وہ ایسے ماحول میں داخل ہو جو اس کی موجودگی نہیں چاہتا،

کیونکہ یہ اس کے آس پاس کے ہر شخص کو پریشان کر سکتا ہے، اور آخر کار اس کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا جائے گا۔

میرے دوستو، یاد رکھو کہ انسانی سکنک، بدنیتی پر مبنی ذہنی جھٹکوں کو برداشت کرتا ہے، اس کے چہرے سے جھلکتا ہے اور اس کی آنکھوں سے ظاہر ہوتا ہے، پرسکون، پرامن اور پرسکون ماحول میں بہت نقصان پہنچاتا ہے، یہ انسان کہیں بھی ناپسندیدہ ہے۔

اپنی ذہنی حالت کو چھپانا لوگوں میں اس کے اثر و رسوخ کے سامنے جھک جانے سے بہتر ہے کہ شرمناک لذت، یا اپنی خواہشات اور جذبات کو آزادانہ لگام دینا، وہ زرخیز زمین ہے جس میں پیدائش سے پہلے اور بعد از پیدائش کے جذبہ بڑھتے اور پھلتے پھولتے ہیں، لہٰذا اس مصیبت میں مبتلا ہر شخص کو ایسے ماحول میں رہنے کے خلاف زیادہ چوکنا رہنا چاہیے جس میں نفسیاتی عادت یا بری عادت نظر آتی ہو۔ جارحانہ رجحانات

یقیناً، جب آپ کسی ایسے شخص سے ملتے ہیں جو آپ کے ساتھ دھوکے دہی سے پیش آتا ہے اور آپ کو مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ مخاطب کرتا ہے، "لمبی دیر سے نہیں دیکھا!" اپنے آپ سے کہتے ہوئے، "خدا اس گھڑی پر لعنت کرے جس نے ہمیں اکٹھا کیا،" آپ اس کے جذبات کو محسوس کرتے ہیں، آپ اس سے نفرت محسوس کرتے ہیں، اور آپ اس کی جھوٹی چاپلوسی سے بیزار ہیں۔

ذاتی طور پر، میں جاننا چاہتا ہوں کہ میں ان لوگوں کے ساتھ کہاں کھڑا ہوں، میں ایمانداری کو ترجیح دیتا ہوں، خواہ کتنا ہی تکلیف دہ ہو یا سخت، جھوٹے دکھاوے پر کوئی بھی نہیں چاہتا کہ ان پر منافقت کا ناگ گلابی مسکراہٹوں کے گلدستے کے نیچے سے یا شہد، چاپلوسی والے الفاظ کے پیچھے سے ان کی طرف اشارہ کرے۔

ان تمام باتوں کے ساتھ، ذہنی طور پر بیمار شرابی کے لیے بہتر ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ دوستی رکھے، چاہے صرف دکھاوے اور دکھاوے کے لیے ہی کیوں نہ ہو، بجائے اس کے کہ وہ اپنے مذموم کردار کے زہر سے متاثر ہو جائے۔

خود پر قابو پانے کی روزانہ کی مشق، یہاں تک کہ معمولی معاملات میں بھی، ذہنی طور پر بیمار شرابی کو بتدریج بری عادات میں مبتلا ہونے سے بچنے میں مدد دے گی۔

السلام علیکم

ارتکاز کی طاقت

ایک متلاشی کو قبول کرنے والے بننے کے لیے، اسے خاموشی سے بیٹھنا چاہیے اور اپنے خیالات کو ارتکاز کے لائق خواہش پر مرکوز کرنا چاہیے جب تک کہ اس کا ذہن اور خیالات اس خیال سے مکمل طور پر جذب نہ ہو جائیں جب انسان تمام جاننے والے اور طاقتور الٰہی ارادے کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے، تو اسے مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے، جب کوئی شخص صرف بیٹھ کر کامیابی کا انتظار نہیں کر سکتا، تو آپ کو اپنے راستے پر چلنے کے لیے آگے بڑھنے کے لیے متحرک ہونا چاہیے۔ عملی کوشش کریں، اور آپ دیکھیں گے کہ کامیابی کے وہ تمام عناصر آپ کے پاس آئیں گے جہاں سے آپ اس کی کم سے کم توقع رکھتے ہیں، آپ کی وصیت میں، آپ کی دعاؤں کا جواب ہے، جب آپ اس وصیت کو استعمال کرتے ہیں، تو آپ وہ کھڑکی کھولتے ہیں جس کے ذریعے آپ کو آپ کی دعاؤں کا جواب ملتا ہے، یہ میرا اپنا تجربہ ہے، ماضی میں، میں نے اپنی مرضی کو جانچنے کے لیے کچھ چیزیں کرنے کی کوشش کی، لیکن اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ خواہش پوری ہو جاتی ہے، کیونکہ میں سب کچھ نہیں جانتا۔

ایک بار، کئی سال پہلے، میں نے اپنے ایک شاگرد کو گمراہ ہوتے دیکھا، اس کے اعمال کے ناگزیر اور دردناک نتائج کو دیکھ کر، میں نے اسے ہر منطقی طریقے سے اس کے راستے سے ہٹانے کے لیے منانے کی کوشش کی، لیکن مجھے معلوم ہوا کہ میں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکا، کیونکہ اس نے برائی کے راستے پر گامزن رہنے کا عزم کر رکھا تھا، آخر میں، میں نے اپنے آپ سے کہا، "چونکہ میں اسے جلدی سے واپس لوٹنا چاہتا ہوں، اس لیے میں اس سے محبت کرنا چاہتا ہوں۔ اور میں ایک برگد کے درخت کے نیچے بیٹھ کر اس کا تصور کرتا رہا، میں نے اسے مسلسل یہ ذہنی پیغام بھیجا: "میں آپ سے واپس آنے کی التجا کرتا ہوں" شام کے وقت میرے اندر، جسم اور دماغ دونوں میں ایک مضبوط، بدیہی احساس ابھرا، کہ وہ واقعی واپس آرہا ہے، اچانک، "فضول بیٹا" نمودار ہوا، گھر آکر اس نے مجھے سلام کیا، اور میں نے جو کچھ کہا، وہیں میں نے کہا، "میں نے جو کچھ بھی کہا، اس کے ساتھ میں نے کہاہ کیا، میں نے آپ کا چہرہ

دیکھا اس کا کیا مطلب ہے؟" میں نے کہا، "خدا آپ کو میرے ذریعے بلا رہا تھا، یہ اس کی کال تھی، میری نہیں میری خواہش خود غرضی نہیں تھی، لیکن میں نے عزم کیا تھا کہ جب تک آپ واپس نہیں آئیں گے اس جگہ کو نہیں چھوڑوں گا" اس قسم کا عزم دنیا میں بڑی تبدیلیاں لا سکتا ہے یہ واقعی ایک حیرت انگیز اور حیرت انگیز طاقت ہے!

اس لیے گہری دعا کا ایک طاقتور اور گہرا اثر ہوتا ہے، نماز کا بہترین وقت رات کا ہے جب خلفشار کم سے کم ہو، اگر آپ کو شام کو کچھ نیند لینا ضروری ہے تو رات کی نماز کے دوران اپنے دماغ کو چوکنا اور مرکوز رکھنے کے لیے ایسا کریں، اور اللہ کے ساتھ رہنا شروع میں مشکل معلوم ہوگا، لیکن مسلسل کوشش کرنے سے یہ آسان ہو جائے گا، اور آپ حیران رہ جائیں گے، جب آپ حیرت انگیز نتائج حاصل کریں گے، تو آپ حیران رہ جائیں گے، جب آپ اللہ تعالیٰ کے انوکھے نتائج حاصل کریں گے۔ اور جب لامحدود مطلق اپنی خاموشی کو توڑتا ہے تو آپ خوشی سے مغلوب ہو جائیں گے لیکن جب تک کوئی شخص اپنی دعاؤں کی طاقت کو دوسروں پر ثابت کرنے کے لیے ایک بھی خود غرضی کی خواہش رکھتا ہے، یا اگر وہ انہیں فائدہ پہنچانے کے لیے ایک شے میں بدل دیتا ہے، تو وہ اس طاقت سے محروم ہو جائیں گے، اور خدا ان کا مزید جواب نہیں دے گا، کیونکہ انھوں نے ایک رکاوٹ کھڑی کر دی ہے، جب سے وہ اپنے آپ کو خدا کی طرف متوجہ کریں گے، جب تک کہ وہ اپنے آپ کو خدا کی طرف متوجہ کریں گے۔ اور سچا ہے، اور جب وہ اس کی خاطر اس سے محبت کرتے ہیں جب کوئی شخص اپنے آپ میں غرق ہوتا ہے اور غرور اور تکبر کا سہارا لیتا ہے تو خدا جانتا ہے کہ وہ ان کو نہیں چاہتے بلکہ اپنے غرور کو بڑھانا چاہتے ہیں، اور وہ ان کی دعوت قبول نہیں کرے گا۔

کون ثابت قدم رہے گا جب تک خدا جواب نہ دے؟

خدا محبت کا اصل جوہر اور پیار کا سرچشمہ ہے اگر آپ اس سے جڑنے کی نیت سے غور کرنا جانتے ہیں تو وہ آپ کی محبت بھری درخواستوں کا جواب دے گا اس تک پہنچنے کے لیے بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں لیکن ضروری وقت کون دے گا؟ اور کون اس وقت تک ثابت قدم رہے گا جب تک کہ وہ اس کا

جواب حاصل کرنے کے لیے ذہنی توجہ کا ایک بھڑکتا ہوا آگ نہ بن جائیں؟

اگر آپ کے پاس قرض ہے جو آپ ادا نہیں کر سکتے، یا اگر آپ نوکری کی خواہش رکھتے ہیں، تو پہلے خاموشی میں غور کریں جو گہرے مراقبے کے بعد ہوتا ہے، اپنے ذہن کو اپنی ضرورت پر غیر متزلزل عزم کے ساتھ مرکوز رکھیں، لیکن نتائج کی مسلسل نگرانی نہ کریں اگر آپ مٹی میں بیج بوتے ہیں اور اسے کھودتے رہتے ہیں کہ وہ بڑھتا ہے یا نہیں، تو یہ کبھی نہیں پھوٹ سکے گا، اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے ایسا وقت دیا ہو، جو آپ کی خواہش ہے کہ آپ کو وقت ملے گا۔ جو آپ چاہتے ہیں حاصل نہیں کریں گے بغیر کسی رکاوٹ کے دعا کرتے رہیں اور باقی خدا پر چھوڑ دیں آپ کا کردار آپ کی ضرورت کی طرف خدا کی توجہ مبذول کروانا ہے اور آپ کی امید کو پورا کرنے میں اس کی مدد کرنا ہے، مثال کے طور پر، سنگین بیماریوں کی صورت میں، شفا یابی کو فروغ دینے کے لیے آپ ہر ممکن کوشش کریں لیکن یقین کے ساتھ جان لیں کہ آخری علاج اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس سوچ کو آپ کے ساتھ رہنے دیں، آپ ہر رات اپنے مراقبے اور بھروسے کے ساتھ رات کو ایک ایک دن بہت زیادہ بھروسہ کریں گے۔ بیماری اچانک غائب ہو گئی ہے

دماغ پہلے تجاویز حاصل کرتا ہے، پھر خدا اپنی طاقت سے دماغ کو چارج کرتا ہے، آخر میں، دماغ شفا یابی کے لیے لائف فورس جاری کرتا ہے، آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے دماغ میں کتنی خدائی طاقت ذخیرہ ہے، یہ تمام جسمانی افعال کو کنٹرول کرتی ہے، آپ دماغ کی اس طاقت کو استعمال کرتے ہوئے کسی بھی جسمانی حالت کا علاج کر سکتے ہیں، اس کے لیے پہلے مراقبے کا صحیح طریقہ جاننا ضروری ہے، اور پھر آپ اس طاقت کو استعمال کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ یا کسی اور بیماری سے نمٹنا

ہر روز کچھ مشکل کرنے کی کوشش کریں، کوشش کرتے رہیں، چاہے آپ پانچ بار ناکام ہو جائیں، جب آپ کامیاب ہو جائیں، تو اپنی مرکوز قوتِ ارادی کا استعمال کرتے ہوئے کسی اور چیز کو پورا کر لیں، اس طرح آپ بڑی تیزی سے بڑے کاموں

کو پورا کر سکیں گے قوتِ ارادی آپ کے اندر خدا کی تصویر کا ایک زندہ اظہار ہے۔ قوتِ ارادی میں لامحدود طاقت ہے: وہی طاقت جو قدرت کی تمام قوتوں کو کنٹرول کرتی ہے۔ اور جب سے آپ کو خدا کے ہاتھوں میں پیدا کیا گیا ہے، آپ کی خواہش ہے کہ آپ جو کچھ حاصل کر سکتے ہیں، وہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ خوشحالی اور فراوانی پیدا کریں اور نفرت کو محبت میں بدل دیں خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کو جسم اور دماغ دونوں پر قابو پانے میں مدد کرے، اور پھر آپ کو خدا کا جواب ملے گا میں مسلسل دیکھ رہا ہوں کہ میری اعلیٰ ترین خواہشیں پوری ہو چکی ہیں۔

ہماری سب سے بڑی ضرورت خدا کے لیے ہے۔

پیشانی پر، بھنوؤں کے درمیان، جنت کا دروازہ ہے، یہ دماغی مرکز مرضی کی کرسی ہے۔ جب آپ اپنے دماغ کو اس مرکز پر مرکوز کریں گے اور سکون سے رہیں گے، تو جو چاہیں گے وہ پوری ہو جائے گی، اس لیے آپ اپنی مرضی کو کبھی بھی برے مقاصد کے لیے استعمال نہ کریں، کسی دوسرے کو نقصان پہنچانے کی خواہش، یا اس شخص کو نقصان پہنچانا، اس طاقت کا خوفناک غلط استعمال ہے۔ جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے، اگر آپ کی رہنمائی کے لیے آپ کو فوری طور پر روکنا ہو گا۔ اس سمت میں آگے بڑھنا نہ صرف مقدس توانائی کا ضیاع ہے، بلکہ اس سے آپ اس طاقت کو کھو دیں گے، اور آپ اسے اچھے مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے قابل بھی نہیں رہیں گے۔

سب سے پہلے اور سب سے اہم بات یہ کہ دعائیں منطقی اور جائز ہونی چاہئیں ہمیں خدا سے ایسی چیزیں نہیں مانگنی چاہئیں جو زندگی کے فطری ترتیب میں ناممکن یا غیر معقول ہوں ہمیں صرف اپنی ضروری ضروریات کے لیے مانگنا چاہیے ایک "ضروری ضروریات" اور "غیر ضروری ضروریات" کے درمیان فرق بھی کیا جانا چاہیے "غیر ضروری ضروریات" سے خود کو ٹھیک کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ "غیر ضروری ضروریات" کی روشنی میں جائزہ لیا جائے۔ عظیم الشان عمارتوں کا خواب دیکھنا میرے مشاغل میں سے ایک ہوا کرتا تھا، لیکن یہ خواہش اب دھندلی پڑ گئی ہے، میں پہلے سے ہی

اس طرح کے بہت سے ڈھانچے کا مالک ہوں، ان تمام پریشانیوں کے ساتھ جو مرمت اور دیکھ بھال کے معاملے میں آتی ہیں، ملکیت ایک بھاری ذمہ داری ہے۔ جراثیم سے پاک چیزوں کو رکھنے کی خواہش کو ترک کر دینا چاہیے، اور کسی کو صرف حقیقی ضروریات پر توجہ دینی چاہیے۔

انسان کی سب سے بڑی ضرورت خُدا کے لیے ہے جب وہ اُسے جان لے گا، تو وہ اُسے نہ صرف اُس کی "ضروری ضروریات"، بلکہ اُس کی "غیر ضروری ضروریات" بھی فراہم کرے گا! وہ اس کے دل کی ہر خواہش پوری کرے گا، جس طرح وہ اپنی عزیز ترین امیدوں اور خوابوں کو پورا کرے گا۔

ہندوستان میں ایک لڑکا ہونے کے ناطے، میری شدید خواہش تھی کہ میں ٹٹو کا مالک بنوں، لیکن میری ماں نے مجھے برسوں بعد اجازت نہیں دی، جب میں نے رانچی میں اپنے لڑکوں کا اسکول قائم کیا، میں اپنے استعمال کے لیے ایک گھوڑی لے کر آیا، ایک صبح میں نے دیکھا کہ اس نے ایک بچھڑے کو جنم دیا ہے، جیسا کہ میں نے اپنے بچپن میں خواہش کی تھی۔ اس طرح کی آزمائشیں مجھ پر کئی بار ہو چکی ہیں کافی عرصے پہلے میں نے کشمیر کے سفر کے دوران اس عمارت کو (خود شناسی کا ہیڈ کوارٹر) ایک خواب میں دیکھا تھا برسوں بعد میں نے اس جگہ کو دیکھا اور فوراً ہی اسے وہی عمارت تسلیم کر لیا جو میں نے خواب میں دیکھی تھی، یہ سمجھ کر کہ خدا کا ارادہ ہے کہ یہ میری ہی ہو۔

جب آپ دل کی گہرائیوں سے اور مستقل مزاجی سے دعا کرتے ہیں، تو آپ اپنے دل اور وجود کو بھرنے والی ایک بڑی خوشی محسوس کریں گے۔

جب تک آپ اس خوشی کو محسوس نہ کر لیں تب تک مطمئن یا مطمئن نہ ہوں، کیونکہ جب آپ اپنے دل میں اس زبردست لذت کو محسوس کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کی دعا اللہ تک پہنچ گئی ہے اور آپ اس کے ذہن میں ہیں اور آپ کا رب آپ کو دے گا اور آپ مطمئن ہو جائیں گے۔

اللہ آپ کو کامیابی عطا فرمائے آپ پر سلامتی ہو۔



روحانی نفس اور جسم و دماغ کے درمیان تعلق ہمارے تمام دردوں، محدودیتوں، پابندیوں، کوتاہیوں اور خامیوں کی جڑ ہے، اس تعلق کی وجہ سے ہم درد اور لذت کی طرح جوش و خروش کا تجربہ کرتے ہیں، اس حد تک کہ ہم خدائی خوشی یا شعور کا تجربہ نہیں کر سکتے، مذہب اپنے جوہر میں، خدا سے بچنے یا درد سے مسلسل بچنے کو شامل کرتا ہے۔

جس طرح پانی کی سطح پر سورج کی حقیقی تصویر واضح طور پر نہیں دیکھی جا سکتی، اسی طرح روحانی روح (پوری روح کی عکاسی) کی حقیقی، پرمسرت فطرت کو بھی روح کے اتار چڑھاؤ اور بدلتی ہوئی حالتوں سے پیدا ہونے والی اضطراب اور اضطراب کی لہروں سے نہیں سمجھا جا سکتا اور نہ ہی سورج کی تبدیلی اور دماغ کی صحیح حالتوں اور سورج کی صحیح تصویر کے طور پر جسم اور دماغ کی حقیقی تصویرے کیا ایک پریشان ذہن بھی اس شناخت یا لگاؤ کے ذریعے باطنی روح کی ابدی خوشی کی فطرت کو بگاڑ دیتا ہے۔

اس باب کا مقصد ان آسان ترین، درست ترین اور موثر ترین طریقوں کو تلاش کرنا ہے جن پر ہر کوئی عمل کر سکتا ہے، جو دائمی خوشی سے بھرپور روحانی نفس کو اس کے دماغ اور جسم سے تکلیف دہ وابستگی سے آزاد کرے گا، اس طرح اسے مستقل طور پر درد اور تکالیف سے بچائے گا اور اسے روحانی خوشی کی طرف بلند کرے گا جو مذہب کا نچوڑ ہے۔

مشرقی حکمت کی کتابیں کہتی ہیں:

" اگر آپ جسم سے اوپر اٹھ سکتے ہیں اور یہ جان سکتے ہیں کہ آپ ایک روح ہیں تو آپ کو ابدی خوشی ملے گی اور آپ تمام دردوں سے آزاد ہو جائیں گے"

چار بنیادی، آفاقی مذہبی راستے ہیں جن کا روزانہ مشق روحانی نفس کو جسم اور دماغ کی مجبوریوں سے آزاد کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ چار راستے ان تمام معقول مذہبی طریقوں کو گھیرے ہوئے ہیں جو انبیاء، اولیاء اور روشن خیالوں کے ذریعے سکھائے گئے یا تجویز کیے گئے ہیں۔

مذہبی رسومات وہ ہیں جو انبیاء کرام نے مختلف عقائد کی شکل میں قائم اور سکھائے ہیں محدود بصیرت رکھنے والے ان عقائد کی اصل اہمیت کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں، ان کے سطحی معانی کو قبول کرتے ہیں اور رفتہ رفتہ رسومات، تقاریب، شکلیں، رسم و رواج، روایات کی سطح پر اترتے ہیں اور یہ سخت گیر رسم و رواج کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ ہم اصولوں اور قوانین کے لیے نہیں بنائے گئے ہیں، بلکہ وہ ہمارے لیے موجود ہیں، جیسے جیسے ہم بدلتے ہیں اور جیسے جیسے ہم ترقی کرتے ہیں، بدلتے رہتے ہیں، اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اصول کے جوہر پر قائم رہیں، نہ کہ اس کی ظاہری شکل، جہالت اور جنون سے۔

عبادات کے رسم و رواج مختلف مکاتب فکر کے مطابق مختلف ہیں، لیکن انبیاء کے مختلف مکاتب فکر کا خالص جوہر ایک ہے، لیکن اکثر لوگ یہ نہیں سمجھتے!

عظیم مفکرین اپنی ذہنی طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے حتمی سچائی کی شناخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن وہ اپنی کوشش میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ حتمی سچائی کو صرف ذہنی علم کے ذریعے نہیں سمجھا جا سکتا۔

علم محض فہم سے مختلف ہوتا ہے اگر کسی نے شہد کی مٹھاس کو کبھی نہ چکھایا ہو تو اسے عقلی طور پر سمجھنا غیر معقول ہے اسی طرح مذہبی علم انسانی تجربے کی گہرائیوں سے نکلتا ہے جب ہم خدا، مذہبی عقائد اور اخلاقیات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو اکثر ایسا ہوتا ہے۔ ہم شاذ و نادر ہی اندرونی، روحانی تجربے کے ذریعے ان چیزوں کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ فطری علوم اور علم کے دیگر شعبوں کی سچائیوں سے پردہ اٹھانے کے لیے اپنے دماغ کا استعمال کرنے والے دانشور اکثر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف حسی وجہ سے ہی اعلیٰ ترین مذہبی اور اخلاقی سچائیوں کو سمجھ سکتے ہیں، افسوس کی بات یہ ہے کہ مدد کا ذریعہ بننے کے بجائے، ان کے ذہن اور فکری فیکلٹی اکثر ان کی سچائی کو سمجھنے میں رکاوٹ بن کر کام کرتے ہیں۔

اب ہم چار مذہبی راستوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جو روحانی ترقی کی خصوصیت رکھتے ہیں:

پہلا: ذہنی طریقہ - عام، فطری طریقہ، لیکن انتہائی تیز ادراک کے لحاظ سے ناکارہ ذہنی نشوونما اور نشوونما فطری اور تمام ذی شعور انسانوں کے لیے عام ہے، ہماری خود آگاہی ہی ہمیں نچلے حیوانات سے

ممتاز کرتی ہے، جو شعور کے مختلف درجات کے مالک ہوتے ہیں لیکن خود آگاہی نہیں۔

نشوونما اور ارتقاء کے مراحل اور عمل میں، ہم دیکھتے ہیں کہ یہ شعور بتدریج خود شناسی بن جاتا ہے، حیوانی شعور سے خود کا احساس ابھرتا ہے، اور آہستہ آہستہ شعور اپنے آپ کو آزاد کرنے اور اپنے آپ کو جاننے کی کوشش کرتا ہے، اس طرح یہ خود آگاہی کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ یہ منتقلی ترقی کے فطری ترتیب کی وجہ سے ہے۔ انسانی نفسیات جو کہ متعدد جسمانی اور ذہنی کیفیات سے جڑی ہوئی ہے، آہستہ آہستہ اور فطری طور پر اپنے ذریعے سے اپنے حقیقی نفس کی طرف لوٹنے کی کوشش کرتی ہے۔

شعوری فکر کی نشوونما ان طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے جو روحانی خود کو بلند کرتا ہے اور خود کو جسمانی اور ذہنی مجبوریوں سے آزاد کرتا ہے، فکر اور غور و فکر کی نشوونما کے ذریعے روحانی نفس کی اپنے حقیقی نفس کی طرف لوٹنے کی کوشش فطری ہے یہی دنیا کا طریقہ ہے۔

آفاقی روح نشوونما کے مختلف مراحل میں اپنا اظہار کرتی ہے: نچلے درجے سے بلندی تک پتھر اور مٹی میں کوئی شعور یا زندگی نہیں ہے جیسا کہ ہم اسے محسوس کرتے ہیں، جب کہ درختوں میں نباتاتی نشوونما ہوتی ہے، یعنی زندگی کے لیے ایک نقطہ نظر، تاہم، کوئی بھی آزاد، بلا روک ٹوک زندگی یا شعوری سوچ کا عمل نہیں ہے، جو بھی جانوروں میں ہے، زندگی ہے اور انسانی زندگی کے بارے میں آگاہی کے ساتھ اس کی آگاہی، روح کے اندر خود شناسی کے علاوہ، اس لیے انسان کے لیے یہ فطری ہے کہ وہ فکر، تجزیہ اور غور و فکر، کتابوں کے گہرائی سے مطالعہ، تحقیق، جستجو، چھان بین، تجربات، اور فطری دنیا میں اسباب و اثرات کی اصل تک پہنچنے کی کوشش کے ذریعے ترقی کرے۔

انسان کی سوچ جتنی گہری ہوتی ہے، اتنا ہی وہ اس طریقہ کار کو بروئے کار لاتا ہے جس کے ذریعے وہ کائناتی عروج کے عمل میں اپنی موجودہ سطح پر پہنچتا ہے، اور وہ روح القدس کے اتنا ہی قریب ہوتا جاتا ہے۔

چونکہ ہم دماغ کے ذریعے اپنے آپ کو جسم اور اس کی ضروریات سے بلند کرتے ہیں، اس لیے اس ذہنی طریقہ کا صحیح اور جان بوجھ کر استعمال کرنے سے مخصوص اور یقینی نتائج برآمد ہوں گے، کسی خاص شعبہ میں علم حاصل کرنے کے لیے سخت اور گہرائی سے مطالعہ کے ذریعے دماغ کی تربیت کسی حد تک خود آگاہی کو بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے،

لیکن ایسا نہیں ہے — اہمیت کے لحاظ سے — سوچنے کے عمل میں سچائی اور جسم کے مطابق سوچنے کے عمل کی اہمیت کے لحاظ سے۔

ہندوستان میں، ذہنی طریقہ کی اعلیٰ ترین شکل کو جنا یوگا کہا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے یاد اور سمجھ کے ذریعے حقیقی حکمت حاصل کرنا؛ جیسا کہ جب کوئی شخص اپنے آپ کو مسلسل یاد دلاتا ہے: "میں جسم نہیں ہوں، اور زمینی وجود کی مبہم تصاویر مجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکتیں، میں روح ہوں"

تاہم، اس طریقہ کار کی ایک خرابی یہ ہے کہ یہ خود شناسی کا ایک سست عمل ہے، اور اس میں کافی وقت درکار ہوتا ہے، جب کہ روحانی نفس خود شناسی حاصل کرنا شروع کر دیتا ہے، وہ مبہم، غیر مربوط ذہنی خیالات کے سلسلے میں مصروف رہتا ہے، دوسری طرف، روح کا سکون، عقل سے بالاتر ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ جسمانی حقیقت سے بھی اوپر اٹھ جاتا ہے۔ ان احساسات کو مغلوب کرتا ہے۔

دوسرا: عقیدت کا طریقہ - جس میں ہمارے ذہن کو مختلف خیالات اور مختلف چیزوں پر مرکوز کرنے کے بجائے ایک خیال پر مرکوز کرنے کی کوشش شامل ہے (جیسا کہ ذہنی طریقہ میں)

عقیدتی طریقہ عبادت کی تمام اقسام پر محیط ہے، جیسے کہ دعا (جس کو تمام دنیاوی خیالات سے آزاد ہونا چاہیے) اس طریقہ میں، روحانی نفس کو اپنے ذہن کو گہرائی اور عقیدت کے ساتھ اس چیز پر مرکوز کرنا چاہیے جس پر وہ توجہ مرکوز کرنے کا انتخاب کرتا ہے: چاہے الوہیت کے مخصوص تصور پر ہو یا مطلق، ہمہ جہت وجود پر۔

کلیدی نکتہ یہ ہے کہ متلاشی اپنے ذہن کو ایک عقیدتی خیال پر بڑے جوش اور جوش کے ساتھ مرکوز کرے اس عمل کے ذریعے روحانی نفس بتدریج بے شمار ذہنی خلفشار سے آزاد ہو جاتا ہے اور اپنے جوہر پر غوروفکر کے لیے ضروری وقت اور موقع حاصل کر لیتا ہے جب ہم پورے خلوص کے ساتھ دعا کرتے ہیں تو ہم اپنے دل کی گہرائیوں سے تمام جسمانی جذبات کو بھول جاتے ہیں۔ خیالات جو ہماری توجہ حاصل کرنے اور ہمارے ذہنوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہماری دعائیں جتنی گہری ہوں گی، ہمارا اطمینان اتنا ہی زیادہ ہوگا، یہ وہ پیمانہ بن جاتا ہے جس سے ہم خدا کے ساتھ اپنی قربت کا اندازہ لگاتے ہیں، جو اعلیٰ نعمت ہے، جسمانی خواہشات کو ایک طرف رکھ کر اور خلفشار، متضاد خیالات پر قابو پا کر، اس طریقہ کی برتری پچھلے پر واضح ہو جاتی ہے۔

تاہم، اس طریقہ میں خامیاں اور مشکلات ہیں جو روحانی نفس کے جسم سے طویل اور مسلسل لگاؤ اور اس کی غلامی سے پیدا ہوتی ہیں

اور یہ اپنے دماغ کو جسمانی اور ذہنی احساسات کے دائرے سے دور کرنے کی بے سود کوشش کرتا ہے۔

کسی شخص کی دعا کی مخلصانہ خواہش کے باوجود یا کسی قسم کی عبادت میں مکمل طور پر غرق ہوجانے کے باوجود، اس کا دماغ بے لگام جسمانی احساسات اور مبہم خیالات کے حملے کے لیے کمزور رہتا ہے جو یادداشت پیش کرتا ہے اور اس کا جائزہ لیتا ہے، نماز میں، ہم اکثر نماز کے لیے صحیح حالات پیدا کرنے یا جسمانی تکالیف کو دور کرنے کی بے تابی سے توقع کرتے ہیں۔

ہماری تمام تر شعوری کوششوں کے باوجود، ہماری غیر صحت بخش عادات جو ہمارے لیے دوسری فطرت بن چکی ہیں، خواہشات نفس پر حاوی اور اس کی صلاحیتوں کو محدود کر دیتی ہیں، ہماری مخلصانہ خواہش کے باوجود ذہن پریشان اور الجھا رہتا ہے، یہاں تک کہ "جہاں تمہارا دماغ ہے، وہاں تمہارا دل بھی ہے" کا اطلاق ہوتا ہے، ہم سے کہا جاتا ہے کہ ہم اپنے تمام دلوں کے ساتھ خدا سے دعا کریں، لیکن ہم عام طور پر اپنے دلوں کے بارے میں سوچتے ہیں نقوش

تیسرا: مراقبہ کا طریقہ - یہ طریقہ اور اس پر عمل کرنے والا مکمل طور پر عملی ہے اور اس میں عملی تربیت شامل ہے ان کی سفارش عظیم بزرگوں نے کی ہے جنہوں نے اپنی زندگیوں میں سچائی کو جان لیا ہے میں نے خود یہ دونوں طریقے ان عظیم روحانی استادوں میں سے ایک سے سیکھے ہیں۔

مراقبہ کی مشق کر کے جب تک یہ ایک مضبوط عادت نہ بن جائے، ہم ہوش میں نیند کی کیفیت پیدا کر سکتے ہیں یہ پرسکون اور خوشگوار کیفیت اکثر اس وقت محسوس ہوتی ہے جب ہم گہری نیند میں ہوتے ہیں اور بے ہوشی کے قریب آتے ہیں، یا جب ہم اس سے بیدار ہوتے ہیں اور شعور کی حالت کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔

شعوری نیند کی اس حالت میں، ہم تمام بیرونی خیالات اور جسمانی احساسات سے آزاد ہو جاتے ہیں، اور روح مراقبے کی گہرائی اور مشق کی رفتار کے مطابق، اپنے بارے میں سوچنے اور وقتاً فوقتاً خوش حالی تک پہنچنے کے قابل ہوتی ہے۔

اس حالت میں، ہم دماغ پر قابض جسمانی اور ذہنی خلفشار سے غافل اور آزاد ہوتے ہیں، مراقبہ کے اس عمل کے ذریعے، بیرونی اور حسی اعضاء رضاکارانہ اعصاب کو پرسکون کرکے کنٹرول کیے جاتے ہیں، جیسا کہ نیند کی حالت میں ہوتا ہے۔

یہ مراقبہ کی حالت اصل مراقبہ کا پہلا مرحلہ ہے، لیکن آخری نہیں، (شعوری نیند) میں، ہم صرف بیرونی حواس پر قابو پانا سیکھتے ہیں، فرق

صرف یہ ہے کہ عام نیند میں حواس خود بخود کنٹرول ہوتے ہیں، جب کہ مراقبہ میں، وہ شعوری کوشش کے ذریعے کنٹرول کیے جاتے ہیں، تاہم، مراقبہ کے اس ابتدائی مرحلے میں، روحانی نفس، دل کے اندرونی افعال میں مداخلت کا شکار رہتا ہے۔ جن اعضاء کو ہم غلطی سے سمجھتے ہیں وہ ہمارے قابو سے باہر ہیں۔

اس لیے ہمیں اس سے بہتر راستہ تلاش کرنا چاہیے، کیونکہ جب تک روحانی نفس جسمانی حواس کو اپنی مرضی سے ناکارہ نہ کر دے اور ساتھ ہی اندرونی حواس جو خیالات کو جنم دینے کا موقع دیتے ہیں، ان پر قابو پانے اور دبانے کی امید کے بغیر، یا اپنے آپ کو جاننے کا موقع نہ ملنے کے ان خلل کا شکار رہتا ہے۔

چوتھا: یوگا کا سائنسی طریقہ - سینٹ پال نے کہا، "میں ہر روز مرتا ہوں" اس سے، اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اپنے اندرونی اعضاء کو کنٹرول کرنے اور اپنے روحانی نفس کو جسم اور دماغ دونوں سے قوت ارادی کے ذریعے آزاد کرنے کا طریقہ جانتا ہے، عام، غیر تربیت یافتہ لوگ قریب قریب موت کی ایسی ہی حالت کا تجربہ کرتے ہیں، جب روحانی نفس بوسیدہ جسم سے آزاد ہو جاتا ہے۔

ایک عملی اور باقاعدہ طریقہ کی صحیح تربیت اور مشق کے ساتھ، پریکٹیشنر آخری موت کا سامنا کیے بغیر روحانی نفس کی جسم سے علیحدگی کو محسوس کر سکتا ہے۔

یہاں میں اس طریقہ کار کا ایک عمومی جائزہ پیش کروں گا اور اس پر مبنی صحیح سائنسی نظریہ جو میں پیش کرتا ہوں وہ میرے ذاتی تجربہ سے ہے اور اسے عالمی طور پر درست کہا جا سکتا ہے۔ میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں اور اس بات کی تصدیق کر سکتا ہوں کہ خوشی، جو ہمارا حتمی مقصد ہے- جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، اس طریقہ کار کے عمل میں بہت زیادہ ظاہر ہوتا ہے، درحقیقت یہ مشق خود میں بہت زیادہ قابل عمل ہے۔ پانچ حواس یا عقل کے ذریعے حاصل ہونے والی سب سے بڑی حسی لذت سے زیادہ لذت ہے، میں اس طریقہ کے صحیح ہونے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کرنا چاہتا سوائے اس کے کہ اس پر عمل کرنے والے کو کیا تجربہ ہوگا، سالک جتنا صبر اور باقاعدگی سے اس پر عمل کرے گا، اتنا ہی مضبوطی سے وہ خود کو خوشی کے شعور میں قائم محسوس کرے گا۔

چونکہ بری عادتیں بہت ضدی اور گہرائی سے جڑی ہوئی ہوتی ہیں، اس لیے وقتاً فوقتاً جسمانی شعور بیدار ہوتا ہے، اس سکون کی کیفیت کو اپنی تمام حسی یادوں کے ساتھ نشانہ بناتا ہے، تاہم، باقاعدگی سے اور طویل مشق کے ساتھ، ہم پریکٹیشنر کو یقین دلاتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا

جب وہ اپنے آپ کو شاندار حالت میں پائیں گے اور پھر ہمیں روحانی طور پر خوشی حاصل کرنے کے لیے کوشش نہیں کرنی چاہیے، لیکن اس کے نتیجے میں ہم روحانی طریقے کو آزمائیں گے۔ ایک مختصر آزمائش کے بعد پریکٹس کو ترک کر دیں حقیقی کامیابی اور یقینی پیش رفت کے لیے درج ذیل ضروری نکات کا مشاہدہ کرنا ضروری ہے۔

پہلا: آپ جس موضوع کو سیکھنا چاہتے ہیں اس پر پوری توجہ دیں۔

دوسرا: تحقیق کے گہری جذبے کے ساتھ سیکھنے کی حقیقی خواہش

تیسرا: مطلوبہ مقصد حاصل کرنے تک استقامت

اگر ہم آدھے راستے پر چلے جائیں اور ایک سادہ مشق کے بعد طریقے کو نظر انداز کر دیں تو ہمیں وہ نتیجہ نہیں ملے گا جس کی ہم توقع کرتے ہیں۔

یہ واقعی بدقسمتی کی بات ہے کہ لوگ اپنا زیادہ تر وقت مادی ضروریات کے حصول یا نظریاتی بحثوں اور فکری بحثوں میں صرف کرتے ہیں، لیکن شاذ و نادر ہی اپنے لیے ان روحانی سچائیوں کو دریافت کرنے اور تجربہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو زندگی کو تقویت بخشتے ہیں، اور درحقیقت اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان کے ذہن معمولی باتوں میں مشغول رہتے ہیں، بے مقصد خواہشات کے مقابلے میں بے مقصد خواہشات کے برعکس۔ اس مقصد کی طرف

کئی سالوں سے میں مذکورہ طریقے پر عمل کر رہا ہوں، اور جب بھی میں اس پر عمل کرتا ہوں تو مجھے بڑی خوشی یا مستقل مسرت کی کیفیت محسوس ہوتی ہے جس کی رفتار کم نہیں ہوتی اور جس کا بہاؤ رکتا نہیں ہے۔

ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ روحانی روح کو جسم نے کئی عمروں اور طویل مدتوں سے قید کر رکھا ہے، اور یہ ایک ہی دن میں آزاد نہیں ہو سکتی، وقفے وقفے سے مشق کرنے والے کو روحانی خوشی یا اندرونی اعضاء پر کنٹرول کی ضمانت نہیں دی جا سکتی، اس کے لیے طویل عرصے تک سنجیدہ اور جان بوجھ کر مشق کی ضرورت ہے۔

تاہم، ان طریقوں کا محتاط استعمال خالص خوشی کا احساس دلانے کی صلاحیت رکھتا ہے جو اس خوشی کے جتنا قریب ہوتا ہے، اتنا ہی زیادہ اس پر عمل کرتا ہے، یہ کیفیت کسی انسان کی تخلیق یا ایجاد نہیں ہے۔ یہ قدرتی طور پر موجود ہے، اور ہمیں صرف اپنے اندر اسے ننگا کرنے کی ضرورت ہے۔

السلام علیکم

قوتِ ارادی اور ماحول کا اثر

پریشانیاں اور پریشانیاں کسی شخص کے اپنے ماضی کے اعمال کے بارے میں آگاہی کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں، جو کسی خاص وقت اور جگہ پر کیے جاتے ہیں، اس کی موجودہ تکلیف ان خیالات اور اعمال سے پیدا ہوتی ہے جو اس کے کہے ہوئے تھے، جو شعور کی مٹی میں جڑیں، ایک پودے میں پھوٹتے اور پھل دیتے ہیں جو اس کے خیالات اور اعمال کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

آزمائشیں اور مصیبتیں کسی شخص کو توڑنے اور اس کی مرضی کو مفلوج کرنے کے لیے نہیں آتیں، بلکہ انہیں خدا کی قدر کرنے کے لیے آتی ہیں جیسا کہ وہ واقعی مستحق ہے اور اس کے قوانین کا احترام کرتا ہے جن کے ذریعے وہ حقیقی خوشی حاصل کر سکتے ہیں۔

خدا اس قسم کی سخت آزمائشیں نہیں بھیجتا کیونکہ یہ بنیادی طور پر انسانوں کی تخلیق سے ہیں یہ انسانیت پر منحصر ہے کہ وہ اپنے شعور کو جہالت کی نیند سے بیدار کرے اور جہالت کے اندھیروں سے علم کی روشنی کی طرف اٹھے۔

روحانی علم کے دائرے میں

استاد نے ایک شاگرد سے کہا جو روحانی راہ پر اس کی رہنمائی کا طالب تھا:

لوگوں کی طرف سے آپ اور آپ کے روحانی کارناموں کی پہچان کے لیے تڑپ نہ رکھیں، بلکہ صرف اللہ کو تلاش کریں۔

جب آپ محسوس کریں گے کہ امن آپ کے اندر ہے، آپ کو احساس ہوگا کہ امن اور ہم آہنگی تخلیق کی تمام اچھی چیزوں میں ہے، اور آپ اسے فطرت کی خوبصورتی میں دیکھیں گے، مخلص دوستی میں اس کی قربت کو محسوس کریں گے، اور اس کی برکات کو نیک خواہشات اور باعزت مقاصد میں چھویں گے جو خود غرض مقاصد سے پاک ہیں، آپ خاموشی کے پردوں کے پیچھے اور تمام حیرت انگیز چیزوں میں اس کی موجودگی کو محسوس کریں گے۔

دروازہ کھٹکھٹاؤ اور پردہ اٹھا لیا جائے گا اور تم سب سے زیادہ شان و شوکت کے ساتھ سب سے زیادہ شاندار چہرہ دیکھو گے۔

اگر آپ خدا سے محبت کرتے ہیں، تو آپ اس کی محبت کو محسوس کریں گے، اور کوئی اور چیز آپ کو دھوکہ نہیں دے سکے گی، مادی تجربات آپ کو پسند کرتے ہیں کیونکہ آپ نے

روحانی خوشی کا مزہ نہیں چکھا جب آپ کریں گے، آپ کو فرق معلوم ہو جائے گا۔

انتخاب کرنے کے لیے آزاد رہیں کسی بھی چیز کو آپ پر پابندی نہ لگنے دیں، اور کسی کو آپ پر قابو پانے یا آپ کی خوشی میں مداخلت کرنے کی اجازت نہ دیں

آپ کی ذات کائناتی کُلّہ کا ایک الگ حصہ ہے۔ اور آپ کو اُس کامل کُل کو تلاش کرنا چاہیے تاکہ خوش کن شعور کا تجربہ ہو اور الٰہی محبت کی لذتیں چکھیں

نفرت اور ناراضگی کی تہہ خانوں سے محبت کو نکالنا

ہم آپ سے دعا گو ہیں کہ آپ کا نور ہماری روحوں پر چمکے۔

اور اپنے چاہنے والوں کو اور جو آپ سے مدد مانگتے ہیں اپنی بے شمار نعمتوں کی بارش کر

اور وہ جنگ، تشدد اور موت کے تماشوں کو ہم سے دور رکھے

اور ہمیں امن کو اپنا مقصد بنانے کی ترغیب دیں

اور محبت ہمارا رزق ہے۔

ہمارا مقصد پابندیوں سے نجات ہے۔

****

اگر کوئی شخص صرف پیسے جمع کرنے اور جسمانی خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس کے حاصل کردہ فوائد معمولی اور غیر معمولی ہیں

کیونکہ وہ دن آئے گا جب وہ تمام دنیاوی فائدے پیچھے چھوڑ دے گا

لیکن اگر وہ خدا کی معرفت امیر ہو جائے۔

وہ زمین کے تمام بادشاہوں اور دولت مندوں سے زیادہ امیر ہو گا

وہ بابرکت خزانے ان لوگوں کے قبضے میں ہیں جو خدا سے محبت کرتے ہیں

جو روح کی دولت کے علاوہ کسی اور چیز سے مطمئن نہیں ہیں

جیسا کہ وہ اپنے روحانی رجحان کو فروغ دینے کے لیے کام کرتے ہیں

اور ان کی تڑپ کو ان کی زندگی کا سرچشمہ پروان چڑھانا

اور نفرت اور بغض کی گہرائیوں سے محبت کی قیامت
وہ اپنے شعور کو تنگ دنیوی تصورات سے بلند کرتے ہیں۔
آزادی، امن، روشنی اور خوشی کے افق تک
وہ اپنے لامحدود وسعت کا احساس کرتے ہیں۔
وہ تجدید خیالات اور علم کا تجربہ کرتے ہیں۔
اور جیسے وہ اچھے خیالات اور اعمال کے بیج بوتے ہیں۔
ان کے شعور کے خلاء میں
ان کی بصیرتیں کھل جاتی ہیں۔
اور ان کی علمی قوتیں متحرک ہو جاتی ہیں۔
فلامسن، ان کا اصل جوہر
وہ اپنے اندر خدا کی بادشاہی پاتے ہیں۔
ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہماری رہنمائی کرے
تاکہ ہم اپنے آپ کو تازہ کر سکیں
اور ہم اپنے روحانی وجود کو تاریکی کے کوٹھوں سے باہر لاتے ہیں۔
آزادی، سکون اور علم کے چراغوں کی طرف
تازہ پھل اور سبزیاں اہم غذائی اجزاء ہیں۔
غذائیت پر ایک لیکچر سے
Encinitas، کیلیفورنیا میں ڈیلیور کیا گیا - جون 1940
گوشت پروٹین توانائی کا واحد اہم ذریعہ نہیں ہے۔
بغیر پکی سبزیوں اور پھلوں میں پائے جانے والے کچھ معدنی نمکیات بھی اہم ذرائع ہیں۔

اگرچہ گوشت کا ایک بڑا حصہ کافی مقدار میں توانائی فراہم کرتا ہے، اگر گوشت ایک طویل مدت تک خوراک پر حاوی رہتا ہے، تو وہ اس توانائی کو فراہم کرنا بند کر دے گا مزید برآں، پروٹین کی ضرورت سے زیادہ مقدار پروٹین کے زہریلے پن کا باعث بن سکتی ہے، جو تھکاوٹ اور بیماری کا باعث ہے، مختصر یہ کہ بہت زیادہ پروٹین اتنا ہی نقصان دہ ہے جتنا کہ بہت کم۔

اگر آپ تھکاوٹ سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں تو اس کا ایک علاج مناسب غذائیت میں ہے۔ گوشت عارضی توانائی فراہم کر سکتا ہے۔ لیکن یہ جسم میں بہت سے زہریلے مادوں کو داخل کرتا ہے۔ زیادہ کچے، بغیر پکے کھانے کھانے سے تھکن کا احساس کم ہو جائے گا اور آپ کو توانائی ملے گی۔

جوس ایک اہم توانائی کو فروغ دیتے ہیں، لیکن پورے پھل اور سبزیاں اس سے کہیں زیادہ غذائیت فراہم کرتے ہیں تاہم، کچھ لوگ صرف اس شکل میں ان کے استعمال کے لیے وقت نہیں دینا چاہتے۔

نظام انہضام کیمیائی مادوں کو نکالتا ہے اور انہیں پورے جسم میں مناسب سیل اقسام میں تقسیم کرتا ہے۔

جسم متعدد کیمیائی عناصر سے مل کر بنا ہے، اور خوراک کو روزانہ کی بنیاد پر ان عناصر کی کمی کو پورا کرنا چاہیے۔

روزمرہ کے کھانے میں کافی مقدار میں پروٹین، وٹامنز، معدنیات، کچھ چکنائی اور تیل اور قدرتی کاربوہائیڈریٹس کی مناسب مقدار شامل ہونی چاہیے، جبکہ ریفائنڈ نشاستے اور ریفائنڈ شوگر کو جتنا ممکن ہو کم سے کم کیا جائے۔

توانائی کا ایک بڑا ذریعہ سنتری کے رس اور پسے ہوئے بادام کا مرکب ہے، کیونکہ نارنجی کے رس میں ملا کر بادام بہتر طور پر ہضم ہوتے ہیں۔

وافر مقدار میں سیال پینا بھی ضروری ہے اگر اچھی کوالٹی کا پانی دستیاب نہ ہو تو تازے پھلوں کا رس، ناریل کا پانی اور تربوز بہترین سپلیمنٹس اور خالص پانی کا جزوی متبادل ہیں۔

مستقبل میں، لوگ پھلوں کا رس اور سبزیوں کا رس زیادہ کثرت سے استعمال کریں گے کیونکہ یہ جوس فراہم کرنے والے صحت کے فوائد کی وجہ سے

کمتریت اور برتری کے احاطے دونوں خراب ہیں۔

کمتریت کا کمپلیکس اتنا ہی برا ہے جتنا کہ برتری کمپلیکس کیونکہ جو شخص کمتر محسوس کرتا ہے وہ اپنے اندر موجود برتری کو ظاہر نہیں کر سکتا۔

انسان روحانی فطرت کا حامل ہونے کے ناطے ایک مقدس چنگاری سے مالا مال ہے، اور یہ سوچنا کہ وہ کمتر ہے یا یہ سوچنا کہ وہ سب سے اوپر ہے اور کسی ایسے شخص کی طرح کام کرنا جس کی کوئی عظمت اور اصل نہیں ہے۔

جب انسان غرور ظاہر کرتا ہے تو غرور کا گھنا سایہ روح کے اندر خدا کے نور کو مدھم کر دیتا ہے۔

اس لیے دونوں گرہوں کو ایک ساتھ باندھنے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ دونوں ہی روحانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

آئیے یہ محسوس کریں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے، ہماری حوصلہ افزائی اور رہنمائی کرتا ہے، اور یہ کہ وہ ہماری زندگی میں سب سے بڑی محبت ہے۔

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ سب کے بندے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ وہ دوسروں سے بہتر ہیں۔

احساس کمتری کا تعلق ان لوگوں سے ہوتا ہے جو کمزور خیالات اور کمزور لاشعور رکھتے ہیں، جبکہ برتری کا کمپلیکس نفرت انگیز غرور اور جھوٹے تکبر سے پیدا ہوتا ہے۔

یہ دونوں گرہیں روحانی نشوونما کے لیے تباہ کن ہیں اور صحیح فہم اور درست فیصلے کے بجائے وہم اور سچائی کو نظر انداز کرنے پر مبنی ہیں۔

وراثت میں ملنے والی انسانی کمزوریوں پر قابو پا کر خود اعتمادی پیدا کرنی چاہیے جو لوگ اس کی خواہش رکھتے ہیں انہیں اپنی زندگی میں نمایاں کامیابیوں کے ذریعے اس کی مٹھاس کا تجربہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اس طرح خدا کی مدد سے خود کو کمتری اور تکبر کی پیچیدگیوں سے آزاد کرنا چاہیے۔

جوش و خروش کا راز اور ذریعہ

جسم کو خوراک کو توانائی میں تبدیل کرنے کے لیے کئی گھنٹے درکار ہوتے ہیں لیکن کوئی بھی چیز جو قوت ارادی کو متحرک اور متحرک کرتی ہے وہ فوری توانائی پیدا کرتی ہے۔

قوتِ ارادی جسم کے خلیات اور دماغ کے توانائی کے ذخائر سے حیاتیات کھینچتی ہے جہاں خوراک سے حاصل کی گئی توانائی کو ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

یہ وصیت ریڑھ کی ہڈی کے ذریعے کائناتی ماخذ سے جسم میں نئی سرگرمیاں بھی کھینچتی ہے۔

لہٰذا، جیورنبل کا راز انسان کے اندر موجود توانائی کو محفوظ رکھنے اور قوت ارادی کے ذریعے جسم میں نئی توانائی لانے میں مضمر ہے۔

یہ کیسے کیا جاتا ہے؟

سب سے پہلے، کسی کو اپنی مرضی سے اور اپنی مرضی سے کام کرنا چاہیے اگر کوئی قابل قدر کام کرنا ہے تو اسے اپنی مرضی سے اور اپنی مرضی سے کرنا چاہیے۔

جب آپ اپنی مرضی سے کام کرتے ہیں تو آپ کے پاس توانائی کی زیادہ مقدار ہوتی ہے کیونکہ آپ نہ صرف دماغ کے اعصاب سے توانائی حاصل کر رہے ہوتے ہیں بلکہ جسم میں کائناتی توانائی کے بہت بڑے بہاؤ کو بھی اپنی طرف متوجہ کر رہے ہوتے ہیں۔

جو عورت اپنے عاشق کے لیے لذیذ کھانا تیار کرتی ہے وہ خوشی اور جاندار ہوتی ہے لیکن اگر اسے اس کی مرضی کے خلاف کھانا پکانے پر مجبور کیا جائے تو وہ شروع ہی سے تھکن محسوس کرتی ہے۔

لہذا، قوت ارادی توانائی لاتی ہے۔

مختصر کہانی:

ایک بار، میں ایک دوست سے سنتوں کے بارے میں بات کر رہا تھا، میرا دوست ایک دلال تھا، اور اس نے میرا جوش نہیں بتایا، اس کے بجائے، اس نے کہا، "آپ جن کو سنت کہتے ہیں، وہ سب درحقیقت بزدل ہیں جو خدا کو نہیں جانتے" میں نے اس سے بحث نہیں کی، لیکن موضوع بدل دیا، اور ہم نے دلالی کے پیشے کے بارے میں بات کرنا شروع کر دی، جب اس نے مجھے اس کے بارے میں بہت کچھ بتایا، تو میں نے کہا کہ میں اکیلا ہوں۔ قابل بھروسہ دلال کہ وہ سب جھوٹے ہیں؟" وہ غصے میں آ گیا اور غصے سے جواب دیا، "اور آپ بروکرز کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟" میں نے جواب دیا، "میرا مطلب بالکل یہی تھا اور آپ اولیاء کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟" وہ بے ہوش تھا میں نے اطمینان اور شفقت سے بات جاری رکھی، "میں دلالی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا، اور آپ سنتوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے"

توانائی کے فرشتے

خدا نے ہمیں توانائی کے فرشتوں کے طور پر پیدا کیا۔
اور ہم نے جسمانی جسموں میں رکھا
ہم نے اپنی تمام تر توجہ نازک جسموں پر مرکوز رکھی
اور ہم کائناتی زندگی کی توانائی سے چارج شدہ روحانی روح کو بھول گئے۔
اب ہمیں توجہ مرکوز کرنے کی حقیقی کوشش کرنی چاہیے۔
مکمل بیداری کا احساس دوبارہ حاصل کرنے کے لیے

کامیابی کی جڑ بڑھتی ہوئی روحانی بصیرت میں پنہاں ہے۔
جس کے ذریعے ہم اپنی غیر مادی نوعیت سے واقف ہوتے ہیں۔
اور یہ کہ خدا کی تصویر ہمارے اندر رہتی ہے۔
روحانیت کے باغ میں پہلا پھول ایمان اور امید کا پھول ہے۔
تاہم، پھل خود جانچ کے ذریعے حاصل کردہ حقیقی علم ہے۔
پر امید رہیں اور جان لیں کہ زندگی کی اچھی چیزیں اور برکات آپ کے منتظر ہیں۔
جب تک آپ خلوص اور لگن سے کام کریں گے۔
کھوئے ہوئے الہی ورثے کو بحال کرنے کے لیے
ایک حقیقی روحانی شخص ایک متوازن شخص ہے۔
کوئی ایسا شخص جو مطمئن محسوس کرتا ہے، اچھی صحت سے لطف اندوز ہوتا ہے، اور بڑھتی ہوئی بصیرت رکھتا ہے۔
اس کے پاس روح کی دولت اور حکمت کے خزانے ہیں۔
اسے یقین ہے کہ خدا کی مدد آنے والی ہے۔
چاہے زندگی کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو اور حالات کتنے ہی نامساعد کیوں نہ ہوں۔
قدرت کے حسن میں خدا کا چہرہ ہم پر ظاہر ہوتا ہے۔
اور اس کی آواز نازک، بہتر دھنوں کے ذریعے ہم سے بات کرتی ہے۔
اور محبت کرنے والوں کی میٹھی، نرم آوازوں سے
اور فرض کی گونجتی ہوئی آواز کے ذریعے
وہ ترغیب جو ہمیں نیکی اور امن کی طرف لے جاتی ہے۔
خوشی اور علم خدا کی آواز ہیں۔
جو ہمیں بابرکت گھر کی طرف لوٹنے کی دعوت دیتا ہے۔
سکون اور ذہنی سکون کا گھر
اور اس کی میٹھی موجودگی سے لطف اندوز ہونے کے لئے
اور اس کا بے مثال، اعلیٰ حسن
دنیا ناقابل یقین حد تک فریب ہے، اور ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے اگر ہم پہلے اس کے فریب اور فریب پر قابو نہیں پاتے، تو ہم کسی اور کی مدد نہیں کر پائیں گے۔
ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ مرکوز ذہن کی تنہائی میں تمام عظیم کامیابیوں کا کارخانہ پوشیدہ ہے اور اس حیرت انگیز

کارخانے میں ہمیں ہر طرح کے منفی حالات پر قابو پانے یا مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے اپنی مرضی کے نمونوں کو مسلسل بُننا چاہیے۔

وصیت کی مسلسل تربیت اور مشق ہونی چاہیے۔

انسان کے پاس اس زمینی کارخانے میں کام کرنے کے بہت مواقع ہیں جب تک کہ وہ اپنا وقت ضائع نہ کرے اور اپنی توانائیاں فضول ضائع نہ کرے۔

رات کو اپنے ساتھ رہنے کے لیے دنیاوی تقاضوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہوں۔

دنیا سے دور، بہت دور

اپنی روحانی تنہائی میں اپنی مرضی کے ساتھ تنہا

جہاں میں اپنے خیالات کو اپنی خواہش کے مطابق سمت دیتا ہوں۔

میں نے گہرائی میں فیصلہ کیا۔

جب میں اپنی مرضی کو صحت مند اور فائدہ مند سرگرمیوں میں مشغول کرنے کی ترغیب دیتا ہوں، تو یہ میرے لیے کامیابی کا باعث بنتا ہے، اس طرح، میں نے کئی بار اپنی مرضی کو مؤثر طریقے سے استعمال کیا ہے، تاہم، یہ صرف مرضی کے مستقل استعمال سے حاصل ہوتا ہے۔

آپ کو کتنا شاندار احساس ہوگا جب آپ یہ کہنے اور اس بات کی تصدیق کرنے کے قابل ہوں گے کہ، "میری مرضی، الہی مرضی کے ساتھ، میرے لیے وہ حاصل کرے گی جو میں چاہتا ہوں!"

اگر کوئی شخص مطمعن ہو جائے اور اپنی مرضی کا استعمال کیے بغیر ہر چیز کو رضائے الٰہی کے سپرد کر دے تو اسے وہ نتیجہ نہیں ملے گا جو وہ چاہتا ہے۔

خدائی طاقت اپنی مرضی سے آپ کی مدد کرنا چاہتی ہے۔

ہمیں اپنے ذہنوں سے یہ خیال نکال دینا چاہیے کہ خدا اپنی قدرت اور مافوق الفطرت طاقتوں کے ساتھ ہم سے بہت دور ہے اور آسمانوں کے دور تک پوشیدہ ہے، اور ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ الٰہی ہماری انسانی مرضی کے پیچھے چھپا ہوا ہے، لیکن وہ قوی طاقت، جو سمندر کی طرح اپنی لہروں اور وسعتوں سے بہتی رہی ہے، اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ ذہن کھلے اور دل کو قبول نہ کرے۔

دعا

اے عالمگیر ماں
ہمارے دلوں میں واحد شعلہ بننا
اور ہماری روحوں کے اندھیروں کو دور کرنے کے لیے
اور آپ کے لیے ہمارے پیار کے آنسوؤں میں
دنیاوی چیزوں سے ہماری محبت کو دھو ڈالو
اور ہمیں آپ سے اتفاق کرتے ہوئے خوشی ہوئی ہے۔
ہمارے دکھ اور غم کو ایک بار اور ہمیشہ کے لیے دور فرما
ہمارے چھوٹے دلوں کو بڑا دل بنا دے۔
یہ آپ کی پوری موجودگی کو ایڈجسٹ کرتا ہے۔
اور اپنی الہی فطرت کے آئینے میں
آئیے اپنے آپ کو کامل اور پاکیزہ دیکھیں
آپ کے لیے ہماری محبت کے شعلے بلند ہوں۔
دنیاوی خواہشات کے شعلوں کے اوپر
لاکھوں فتنے آپ کا بھیس بدلتے ہیں۔
اور یہ ہمیں مسلسل دھوکہ دیتا ہے۔
****
آؤ، اے خالص اور کامل الہی خوشی!
آپ کے لئے ہماری آرزو کے مندروں میں داخل ہوں۔
کرہ ارض کو پرامن رہنے دیں۔
ہمارے پہاڑوں میں، جہالت کی اندھیری راتوں میں
وہ ہماری رہنمائی کرے اور ہمیں صحیح سلامت واپس لائے
اپنی محفوظ اور محفوظ پناہ گاہ میں!

ابدیت سے وسوسے
خیام کا پہلا کوٹرین
ایڈورڈ فٹزجیرالڈ نے ترجمہ کیا اور ماسٹر پراماہنس نے وضاحت کی۔

مغرب میں عمر خیام کی شہرت فٹزجیرالڈ کے انیسویں صدی کے وسط میں ان کے quatrains کے ترجمہ پر ہے، جسے انگریزی میں اب تک کا بہترین ترجمہ سمجھا جاتا ہے۔

استاد پرمھانسا عمر خیام کو عظیم صوفیانہ اور اعلیٰ درجے کی خود شناسی کا حامل مانتے تھے، اور یہ کہ اس نے اپنے روحانی اور تجرباتی تجربہ کے اظہار کے لیے علامت نگاری کا استعمال کیا، اور یہ کہ وہ بڑی غلط فہمی کا شکار تھے، اور یہ

کے محققین نے اس کے روحانی فلسفے کو سمجھنے کے لیے اتنی گہرائی تک نہیں ڈالی جو اس نے تصنیف میں جمع کی تھی۔

بیدار! رات کے پیالے میں صبح کے لیے

اس پتھر کو پھینک دیا ہے۔ جو ستاروں کو پرواز کے لیے رکھتا ہے۔

اور لو! مشرق کے شکاری نے پکڑ لیا ہے۔

سلطان کا برج روشنی کی پھنسی میں

عربی ترجمہ:

اٹھو، کیونکہ صبح نے رات کے برتن میں پتھر ڈال دیا ہے۔

ستاروں کو پوری طرح منتشر کرنا

اور یہاں مشرق کا شکاری ہے۔

اس نے سلطان کے مینار پر قبضہ کر لیا۔

روشنی کے پھندے کے ساتھ

تفسیر و تشریح:

مفہوم کی وضاحت:

صبح: یہ زمینی وجود کے پراسرار وجود سے بیداری کی صبح ہے۔

رات کا برتن: جہالت کی تاریکی جو لافانی روح کو تنگ، محدود انسانی شعور میں قید کرتی ہے۔

پتھر: روحانی تطہیر

ستارے: مادی خواہشات کی دلکش چمک

مشرق کا شکاری: طاقتور مشرقی حکمت جو وہم کی باقیات کو ختم کرتی ہے

روشنی کا ایک پھندا: بابرکت حکمت کی چمک، جو ظالمانہ اندھیرے کو ختم کر دیتی ہے جو روح کو قید اور بیڑیوں میں ڈال دیتا ہے

تشریح:

اندرونی خاموشی نے سرگوشی کی:

"جاگو! جہالت کی نیند کو چھوڑ دو، کیونکہ دانش کی صبح ٹوٹ چکی ہے، گمنام کے تاریک برتن کو روحانی تطہیر کے پتھر سے پھینک دو اور اسے بکھر دو اور مادی خواہشات کے مدھم چمکتے ستاروں کو بکھیر دو"

"مشرقی حکمت کی روشنی کو دیکھو، وہموں کا شکاری اور تباہ کرنے والا، کیونکہ اس نے روح کے بلند مینار کو روشنی

کے پھندے سے پکڑ لیا ہے، اور اس کی محدود مادی تاریکی کو دور کر دیا ہے، اسے بالکل دور کر دیا ہے۔

"اے سرابوں کے شہر کے باسیو، نیند کو چھوڑ دو! کیونکہ باطنی حکمت کے روحانی پیغام کی آفتاب کی کرن نمودار ہو گئی ہے۔"

جہالت کے تاریک برتن کو توڑنے اور اس سے عارضی مادی لذتوں کی خواہش کو نکالنے کے لیے روحانی تطہیر کے ٹھوس پتھر کو استعمال کرنے کا طریقہ سیکھیں۔

"حکمت کے شکاری سے سبق حاصل کریں، جو مسلسل روشنی کی تڑپ اور سچائی کی تلاش میں سرگرداں روحوں کو تلاش کرتا ہے، تاکہ ان کو شاندار شان و شوکت سے گھیر لے، ابدی آزادی کی شان"

اجنبی بیٹے کی واپسی۔

ایک بار، کئی سال پہلے، میں نے اپنے ایک طالب علم کو مخالف سمت میں چلتے ہوئے دیکھا

اس کے اعمال کے ناگزیر نتائج کو محسوس کرتے ہوئے، میں نے اسے ہر منطقی طریقہ استعمال کرتے ہوئے، اس کے عمل کو ترک کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی، لیکن مجھے معلوم ہوا کہ میں اس کی مدد نہیں کر سکا۔

کیونکہ اس نے برائی کے راستے پر آگے بڑھنے کا ارادہ کیا تھا۔

آخر میں، میں نے اپنے آپ سے کہا:

"چونکہ وہ یہ چاہتا ہے، میں اسے اکیلا چھوڑ دوں گا"

لیکن اس کے لیے میری محبت اور فکر تیزی سے لوٹ آئی، چنانچہ میں انجیر کے درخت کے نیچے بیٹھ کر اس کا تصور کرنے لگا

جوش و خروش کے ساتھ، میں نے اسے مسلسل مندرجہ ذیل فکری پیغام بھیجا:

"خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپ سے کہوں کہ آپ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں"

شام کو، ایک مضبوط بدیہی احساس جو میں نے اپنے جسم اور دماغ میں محسوس کیا مجھے یقین کرنے پر اکسایا کہ وہ واقعی واپس آ رہا ہے۔

اچانک، "فضول بیٹا" نمودار ہوا، گھر واپس آکر اس نے کمان سے ان کا استقبال کیا اور کہا:

"سارا دن، میں جہاں بھی گیا اور جو کچھ بھی کیا، میں نے تمہارا چہرہ دیکھا اس کا کیا مطلب ہے؟"

میں نے جواب دیا: "خدا تمہیں میرے ذریعے بلا رہا تھا، یہ اس کی پکار تھی، میری نہیں"

میری خواہش خود غرضی سے متاثر نہیں تھی، لیکن میں نے نہ چھوڑنے کا عزم کر رکھا تھا۔

یہ جگہ آپ کی واپسی تک کھلی رہے گی۔

اس قسم کا ڈیزائن بڑی تبدیلیاں لا سکتا ہے۔ یہ واقعی ایک حیرت انگیز قوت ہے!

جب آپ اپنا راستہ طے کرتے ہیں اور اپنے راستے پر چلنے کا فیصلہ کرتے ہیں، تو آپ کو اپنے ارادے کو متحرک کرنا چاہیے اور عملی کوشش کرنی چاہیے، اور پھر آپ دیکھیں گے کہ کامیابی کے وہ تمام عناصر آپ کے پاس آئیں گے جہاں سے آپ جانتے ہیں اور کہاں سے آپ نہیں جانتے۔

آپ کی مرضی میں، الہی توانائی سے چارج، آپ کی دعاؤں کا جواب ہے۔

جب آپ اس وصیت کو استعمال کرتے ہیں، تو آپ وہ کھڑکی کھولتے ہیں جس کے ذریعے آپ کو اپنی دعاؤں کا جواب ملتا ہے۔

یہ میرا اپنا تجربہ ہے۔ ماضی میں میں نے صرف اپنی مرضی کو جانچنے کے لیے کچھ چیزیں کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن اب میں ایسا نہیں کرتا کیونکہ مجھے نتیجہ پہلے سے معلوم ہوتا ہے: جو کچھ میں چاہتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

کتاب "انسان کا حتمی مقصد" سے

آئیے ہم خُدا کو اپنی روحوں کا چرواہا بنائیں
اور الہی نور اسکاؤٹ ہے۔
زندگی کی تاریک راہوں پر
وہ الجھنوں کی راتوں میں رہنمائی کرنے والا نور ہے۔
اور بیداری کے اوقات میں یقین کا سورج
اور زمینی وجود کے اندھیروں کے سمندر میں رہنما ستارہ
آئیے ہم اُس سے مدد مانگیں اور اُس سے الہام حاصل کریں۔
کیونکہ دنیا اپنے اتار چڑھاؤ کو جاری رکھے گی۔
اس کے واقعات مشتعل لہروں کی طرح ہنگامہ خیز ہیں۔
ہم کہاں سے رہنمائی حاصل کریں گے؟
یہ ہماری چنچل، متعصبانہ عادات میں نہیں ہے۔

نہ ہی ہمارے ماحول کے اثرات سے
نہ ہی ہمارے ممالک یا ہماری دنیا سے
بلکہ یہ رہنما حق کی آواز ہے۔
روح کی گہرائیوں سے نکلتا ہے۔
میں ہر لمحے خدا کو اکیلا سوچتا ہوں۔
میں نے اپنی جان اس کے حوالے کر دی۔
میں نے اپنا دل اس کے سپرد کر دیا۔
میں نے اپنی محبت اور چاہت کو اس کی طرف بڑھایا
ہمیں اللہ سے زیادہ کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔
اور یہ کہ ہمیں ان لوگوں پر بھروسہ کرنا چاہیے جو اس کے نور کو ظاہر کریں گے۔
وہ روشنی میری رہنما ہے۔
یہ میری حکمت اور میری محبت ہے۔
ناقابل تسخیر قوت
اور وہ سچائی جس سے تجاوز نہیں کیا جا سکتا
اب اور ہمیشہ کے لیے

ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنی سوچ میں اس قدر انتہا پسند ہوتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ زندگی میں کامیاب ہونے کے لیے انہیں بغیر رکے مشین کی طرح کام کرنا ہوگا۔

دوسری طرف ایسے لوگ بھی ہیں جو ان سے کم تر نہیں ہیں کیونکہ جب وہ روحانی معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں تو وہ ہر چیز کی خواہش کھو دیتے ہیں اور یہ ایک غلط موقف ہے۔

مثال کے طور پر ان کا ماننا ہے کہ ایسا کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جس کے لیے شدید ارتکاز اور جسمانی محنت کی ضرورت ہو، اور وہ سنت پرستی اور تمام مادی چیزوں کو ترک کرنے کا مشورہ دیتے ہیں لیکن یہ رویہ فکری جمود کو چھپا دیتا ہے۔

جھوٹی روحانیت کی چادر کے نیچے

میں نے محسوس کیا ہے کہ عظیم اساتذہ کو دنیا سے بہت دلچسپی ہوتی ہے لیکن اس سے کوئی لگاؤ کے بغیر جب میرے استاد کو کوئی خوبصورت چیز دی جاتی تھی تو وہ اس کی دیکھ بھال کرتے تھے اور اس کی حفاظت کرتے تھے لیکن اگر وہ ٹوٹ جاتی یا خراب ہوجاتی تو ہنستے اور کہتے کہ اس میں

میری دلچسپی ختم ہوگئی کیونکہ اس نے میری توجہ کا بہت زیادہ حصہ لے لیا تھا۔

میں اسی طرح محسوس کرتا ہوں جو خدا مجھے دیتا ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں، لیکن اگر میں اسے کھو دیتا ہوں تو میں اسے یاد نہیں کرتا ہوں۔

ایک دفعہ کسی نے مجھے ٹوپی کے ساتھ ایک خوبصورت کوٹ دیا، اور یہ ایک مہنگا سیٹ تھا، میں اس کی دیکھ بھال کرنے اور اسے پھٹنے اور گندے ہونے سے بچانے میں خوش تھا یہاں تک کہ میں اس سے تنگ آ گیا اور کہا: "اے اللہ، مجھے اس مصیبت کی ضرورت نہیں ہے!"

ایک دن میں لاس اینجلس کے ایک ہال میں لیکچر دینے گیا اور جیسے ہی میں وہاں پہنچا اور اپنا کوٹ اتارنے لگا تو مجھے خدائی آواز سنائی دی کہ ’’کوٹ کی جیبوں میں جو چیزیں ہیں وہ اپنے ساتھ لے جاؤ‘‘۔

لیکچر کے بعد، میں کوٹ اسٹوریج روم میں واپس آیا اور دیکھا کہ کوٹ - خدا آپ کی حفاظت کرے - غائب ہو گیا تھا.

میں اس سے بہت پریشان تھا، تو کسی نے کہا، "پریشان نہ ہوں، ہم آپ کو ایک اور کوٹ خریدیں گے" میں نے کہا، "میں اس لیے پریشان نہیں ہوں کہ میں نے کوٹ کھو دیا، بلکہ اس لیے کہ جس نے کوٹ لیا اس نے وہ ٹوپی بھی نہیں لی جو کوٹ کے ساتھ بالکل ٹھیک چلتی ہے۔"

ہمیں اپنے جذبات کو اپنے قابو میں نہیں آنے دینا چاہیے اگر کوئی شخص صرف اپنے لباس اور دیگر چیزوں کی پرواہ کرتا ہے تو وہ کیسے خوش ہو سکتا ہے؟

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صاف ستھرے کپڑے نہ پہنیں یا گھر کی صفائی ستھرائی نہ کریں بلکہ ان معاملات میں حد سے زیادہ لگاؤ یا جنون نہ ہو۔

ایک بار مجھے ڈنر پارٹی میں بلایا گیا اور سب کچھ بہت ہی خوبصورت اور عمدہ ترتیب سے تھا، میں نے رات کے کھانے سے خوب لطف اندوز ہوا، لیکن ہمارے میزبان انتہائی گھبرائے ہوئے تھے، اس ڈر سے کہ کہیں سب کچھ منصوبہ بندی کے مطابق نہ ہو جائے، اور نتیجتاً انہوں نے اپنی بے چینی سے ماحول کو خراب کیا۔

جو لوگ حد سے زیادہ حساس ہوتے ہیں وہ اکثر دوسروں کی پریشانی اور تکلیف کو محسوس کرتے ہیں خوف اور اندیشہ

کیوں؟ ہمیں اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے، پھر آرام کرنا
چاہیے اور دوسروں کو آرام کرنے دینا چاہیے، ہمیں چیزوں کو
زبردستی کیے بغیر اپنے فطری راستے پر چلنے دینا چاہیے، اور پھر
ہمارے آس پاس کے لوگ بھی سکون پائیں گے۔

پارمینیڈین فصلیں

انسانی مرضی کے پیچھے خدائی مرضی اور کائناتی توانائی
کے لامحدود بہاؤ کا مقصد ہے۔

یہ ہر وہ چیز دکھانا ہے جو زندگی میں اچھی اور فائدہ مند
ہے۔

اس لیے جو شخص ثابت قدم اور بلند ارادے پر قائم رہے گا
اللہ کی مدد سے اسے کامیابی ملے گی۔

قوتِ ارادی توانائی اور خواہش ہے جو کسی خاص مقصد
کے حصول کی طرف جاتی ہے۔

قوت ارادی کے بغیر کچھ نہیں کیا جا سکتا ۔ درحقیقت قوتِ
ارادی کا استعمال کیے بغیر روزمرہ کی زندگی میں ایک سادہ
سی تحریک بھی نہیں بنائی جا سکتی

زیادہ تر لوگ غیر ضروری کام کرتے ہیں اور اپنی کوششوں
کو تعمیری انداز میں مرکوز نہیں کرتے۔

خواہش مرضی سے مختلف ہوتی ہے، حالانکہ خواہش
مرضی کے لیے اتپریرک کے طور پر کام کر سکتی ہے۔

قوتِ ارادی کی نشوونما میں، سب سے پہلے اور سب سے
اہم عزم کا حامل ہونا چاہیے اور ادراک، فہم، اور حکمت کا
استعمال کرنا چاہیے۔

اس کے بعد تربیت اور شعوری طور پر مطلوبہ مقصد کے
حصول کے لیے ارادے کا استعمال کیا جاتا ہے۔

مقصد کے حصول تک سفر اور کوشش جاری رکھنی چاہیے۔

جب کوئی ایک عظیم مقصد کے حصول کا عزم کر لیتا ہے تو
کوشش کرنا چھوڑ دینا نامناسب ہو جاتا ہے۔

یا وہ ناسازگار حالات میں ہار مان سکتا ہے۔

جب شعور اعلیٰ ارادے اور سوچ کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے
اور ارادہ بغیر کسی رکاوٹ کے کسی خاص خیال پر مرکوز ہوتا
ہے تو قوتِ ارادی لامحدود اور ناقابل تسخیر کائناتی سرگرمی
سے سیر ہو جاتی ہے۔

جہالت اور خواہشات کے زیر اثر انسان اپنے مالک کو تکلیف
اور پریشانی لاتا ہے۔

حقیقی خوشی کا مزہ چکھنے کے لیے، اچھی خواہشات کو برائیوں پر قابو پانا چاہیے، اور خواہش کو صحیح سمت میں سچائی کے منبع اور وجود میں موجود تمام بھلائیوں کی اصل کی طرف لے جانا چاہیے۔

ایک شخص جھوٹی گواہی دینے سے کیوں باز رہے؟ کیونکہ جھوٹ منافقت اور فریب کو پروان چڑھاتا ہے۔

خیانت خدا کے نزدیک سب سے بڑے گناہوں میں سے ایک ہے ذاتی فائدے کے لیے یا بدلہ لینے کی خواہش سے کسی پر جھوٹا الزام لگانا جھوٹ کی ایک قسم ہے اگر ہر شخص اس پر عمل کرے تو لوگوں میں انتشار اور افراتفری پھیل جائے گی۔

کسی دوسرے شخص کے خلاف جھوٹی گواہی سننا جھوٹی گواہی کی توثیق ہے اور اس کے شرمناک سلوک میں حصہ لینا ہے، اور یہ کہ سننا اور توثیق لامحالہ ایک اندرونی جذباتی کشمکش میں بدل جائے گی جو روح کے سکون کو توڑ دیتی ہے اور زندگی کے سکون میں خلل ڈالتی ہے۔

اگر اسے وقتی طور پر جائز بھی قرار دیا جائے تو بالآخر یہ عمل شدید ردعمل کا باعث بنے گا اور تکلیف اور نفسیاتی درد پیدا کرے گا جو شعور کو جھنجھوڑ کر ضمیر کو تھپڑ مارتا ہے۔

حسد کے نقصان دہ اور سنگین نتائج بھی ہوتے ہیں، کیونکہ یہ حسد کرنے والے کو ذاتی تکلیف پہنچاتا ہے کیونکہ انسان جو خیالات اور احساسات جاری کرتا ہے وہ اس کے پاس واپس آجاتے ہیں۔

جو محبت اور پرہیزگاری کرتا ہے وہ اس کے بدلے میں پیار اور پرہیزگاری کا سلوک کرے گا ، جب کہ جو لالچ ، خود غرضی اور حسد کے خیالات کو آگے بھیجتا ہے وہ ان چیزوں کو اپنے اوپر مساوی پیمانے پر لاتا ہے۔

انسان کو چوری کیوں نہیں کرنی چاہیے؟

دنیا کیسی ہو گی اگر ہر کوئی چوری، ڈاکے، اور بھتہ خوری کر کے زندہ رہے؟ اس صورت میں، انتہائی گھناؤنے اور ظالمانہ جرائم کا ارتکاب کیا جائے گا، املاک کی حفاظت اور چوری شدہ سامان کی بازیابی کے لیے شدید لڑائی ہوگی۔

چوری ایک ایسا فعل ہے جو معاشرتی اصولوں کے خلاف ہے اور دوسروں کو ان کے حقوق سے محروم کرتا ہے، اور اس لیے یہ وجودی قوانین کے خلاف ہے، اور معاشروں کے پاس مجرموں سے نمٹنے کے لیے مناسب سہولیات اور موثر طریقے نہیں ہیں۔

جب چوروں کو قید کیا جاتا ہے تو ان کی پرانی عادتیں مزید پختہ ہو سکتی ہیں، اور وہ دوسرے مجرموں کے ساتھ مل کر نئی بری عادتیں بھی حاصل کر سکتے ہیں، اگر ایسا ہوتا ہے، تو رہائی کے بعد ان کی جیل میں داخل ہونے سے پہلے کی نسبت اس سے کہیں زیادہ خراب ہو جائے گی۔

اے رب، ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں برکت دے تاکہ ہم برائی نہ سنیں، برائی نہ دیکھیں، برائی نہ بولیں، یا بری سانس نہ لیں۔

ہم نہ برائی کو چھوتے ہیں، نہ برائی کا احساس کرتے ہیں، نہ برائی کے بارے میں سوچتے ہیں، نہ برائی کا خواب دیکھتے ہیں۔

قوتیں جو ہم ہر روز استعمال کرتے ہیں:

ہمارے حسی تصورات

- اور ہمارے احساسات

- اور ہماری ذہانت

یہ سب خدا سے مستعار ہے، اور ہم اس کے بغیر ایک سیکنڈ بھی نہیں رہ سکتے۔

تاہم، جب ہم اُس کے تحفوں کو استعمال کرتے ہیں، تو ہم اُس کے بارے میں جیسا نہیں سوچتے، اور نہ ہی ہم اُسے وہ توجہ دیتے ہیں جس کا وہ مستحق ہے۔

بلکہ، ہم مادی دنیا کے ساتھ مکمل طور پر اور مکمل تعلق کے ساتھ جنسی لذتوں اور دنیاوی عزائم کی پیروی کرتے ہیں۔

یہ ہمارے تمام دکھ اور تکلیف کی جڑ ہے۔

خدا نے ہمیں اپنی صورت پر پیدا کیا ہے، اور اس لیے ہم حقیقی خوشی کا ذائقہ نہیں جان سکتے جب تک کہ ہم اپنے اندر اس کی موجودگی کا پتہ نہ لگائیں اور اپنی روحوں میں اس کی خوشی کے امرت کا مزہ نہ چکھ لیں۔

نہ ہی ہم اپنی مرضی سے حاصل کرنے کے لیے ضروری بابرکت طاقت حاصل کر سکتے ہیں جس کی ہمیں روزانہ ضرورت ہے۔

جب تک ہم یہ نہ سمجھیں کہ خدا اس طاقت کا سرچشمہ ہے، ہمیں اس پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

ان تمام نعمتوں کے لیے دل سے شکر گزار ہوں جو وہ ہم پر ایک مسلسل ندی میں برسا رہا ہے۔

اگر تم شکر گزار رہو گے تو میں تم پر ضرور اضافہ کروں گا۔

جب ہمارے دل سب سے زیادہ عطا کرنے والے کی شکر گزاری سے بھر جاتے ہیں، تو وہ اس کی شاندار موجودگی کے لیے مقدس مندر بن جاتے ہیں، اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ جو انسان حاصل کر سکتا ہے، کیونکہ زندگی کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے خالق کے ساتھ ہم آہنگ ہو، اس کے قریب ہو جائے، اور اسے جان سکے۔

{پہلے خُدا کی بادشاہی اور اُس کی راستبازی کو تلاش کرو تو یہ سب چیزیں تمہیں مل جائیں گی}

خدا کو مسلسل یاد کرنے اور اس کے بارے میں مہربانی سے سوچنے سے، ہم یہ جان لیں گے کہ وہ ہمارا محبوب ہے، ہم اس کے چنے ہوئے ہیں، اور اس کے فضل میں ہمارا حصہ ہے۔

خوشی، محبت، روشنی اور نیکی کی بادشاہی

جب ہم خدا کی بے شمار نعمتوں پر غور کرتے ہیں، جن میں سے سب سے بڑا حق انتخاب کی آزادی کو بروئے کار لاتے ہوئے صحیح راستے پر چلنے کا امکان ہے جو اعلیٰ مقاصد اور روحانی خوشی کے حصول کی طرف لے جاتا ہے، ہر دن نئی اندرونی خوشی سے معمور ہو جاتا ہے، اور ہم اپنی زندگی میں ایک بابرکت دھارے کو محسوس کرتے ہیں، تو شکر گزاری ہمارے دلوں کو بھر دیتی ہے، اور زندگی کا ذائقہ معنوی ہو جاتا ہے۔

وہ شخص جو غور و فکر کے ذریعے الٰی قانون کو دیکھ سکتا ہے جو پراسرار طریقے سے کام کرتا ہے وہ کبھی بھی اس کی تعریف، شکر گزار اور عاجزی سے باز نہیں آتا جس کے لیے تمام محبت، تعریف اور شکرگزاری واجب ہے۔

آئیے ہم خدا کو یاد کریں جو کہ وجود میں موجود تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے، اور اپنے ذکر کو اپنے دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی مخلصانہ محبت کے ساتھ ملا دیں۔

خدا کی طرف، جس سے زندگی بہتی ہے، محبت پھیلتی ہے، اور برکتیں بغیر کسی وقفے کے نازل ہوتی ہیں۔

آئیے ہم ان تمام لوگوں کو پیار سے یاد کریں جنہوں نے انسانیت کے لیے شمع روشن کی، یا دنیا کی مٹی میں اچھے بیج بوئے، یا روشن خیالوں کو پھیلایا، یا اچھے کاموں اور اچھے اخلاق کی ترغیب دی۔

آئیے ہم اپنے دلوں کو محبت کے لیے کھولیں، آئیے اپنے ذہنوں کو روشن تر الہام کے لیے قبول کریں، اور آئیے ہم خدا سے مدد اور رہنمائی مانگیں۔

جس کے بارے میں ہم سوچتے ہیں اور کرتے ہیں۔

خوف دل کو زہر دیتا ہے۔

انسانی ذہن توانائی یا اہم سرگرمی کا ایک وسیع ذخیرہ ہے۔

یہ سرگرمی مسلسل عضلاتی حرکات، دل، پھیپھڑوں اور ڈایافرام کے کام، سیلولر میٹابولزم، خون کے کیمیائی رد عمل، اور موٹر حسی اعضاء (اعصاب) کے کام میں مسلسل استعمال ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ، اہم توانائی کی ایک بڑی مقدار سوچ، جذبات اور مرضی پر خرچ ہوتی ہے۔

خوف اہم سرگرمی کو کمزور کر دیتا ہے اور یہ فعال مرضی کے شدید ترین دشمنوں میں سے ایک ہے۔

خوف زندگی کی سرگرمیوں کو دباتا اور روکتا ہے جو عام طور پر اعصاب کی طرف باقاعدگی سے بہتی ہے، تاکہ وہ ایسا دکھائی دیں جیسے وہ مفلوج ہو گئے ہیں، اور جسم سست ہو جاتا ہے اور اس کی قوتِ حیات نمایاں طور پر اور نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے (خوف ایک اعصابی رکاوٹ ہے!)

خوف خوف کی وجہ کو ختم کرنے میں مدد نہیں کرتا یہ قوت ارادی کو کمزور کرتا ہے اور دماغ کو جسم کے اعضاء میں رکاوٹ کا اشارہ بھیجتا ہے خوف دل کو زہر دیتا ہے، ہاضمہ خراب کرتا ہے اور متعدد جسمانی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔

جب بیداری خدا پر مرکوز رہے گی تو آپ کسی چیز سے نہیں ڈریں گے اور ہر رکاوٹ اور رکاوٹ کو دور کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

ہمت اور ایمان کے ساتھ "خواہش" ایک خواہش ہے جس میں توانائی کی کمی ہے، جب کہ "ارادہ" کچھ کرنے کا عزم ہے: کسی خواہش یا خواہش کو پورا کرنا لیکن "مرضی" کا اظہار یہ کہہ کر کیا جا سکتا ہے: "میں انتھک محنت کرتا ہوں جب تک کہ میں اپنی خواہش کو حاصل نہ کر سکوں"

جب آپ اپنی قوت ارادی کو تربیت دیتے ہیں، تو آپ اسے حاصل کرنے کے لیے ضروری کام کیے بغیر کسی چیز کی خواہش کرنے کی بجائے اہم سرگرمی کی قوتوں کو اتار سکتے ہیں

ہمیں امید نہیں ہارنی چاہیے، بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ خدا ہمیں اپنے حالات کو بہتر بنانے، اپنے خیالات کو بلند کرنے، اور زندگی میں اپنے اور دوسروں کے لیے نئی اور مفید چیزیں تخلیق کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اگر ہم اپنے طرز زندگی سے خوش نہیں ہیں تو ہمیں نئے طریقے اور طریقے تلاش کرنے چاہئیں جن سے ہمیں ایک حد تک اطمینان اور نفسیاتی سکون ملے۔

ہمیں کچھ ایسا کرنے کے بارے میں سوچنا چاہیے جو ہمارے حالات کو بہتر بنائے اور ہماری زندگی کو بامقصد اور قابل قدر بنائے، اور پھر اسے عملی جامہ پہنانا چاہیے۔

جس چیز کی فوری ضرورت ہے وہ ہے شعور میں تبدیلی یا اس کے نصاب میں تبدیلی

ہمیں یہ تہیہ کرنا چاہیے کہ ہم مسائل کو ہم پر اثر انداز نہیں ہونے دیں گے اور اپنا توازن ختم نہیں ہونے دیں گے، اور یہ کہ ہم پریشان کن چیزوں کو اپنی زندگیوں کو خراب کرنے، ہمارے جذبات پر قبضہ کرنے اور اپنے ماحول کو خراب کرنے نہیں دیں گے۔

اور یہ کہ ہم نقصان دہ عادات اور نقصان دہ خصلتوں کا شکار نہیں ہوں گے، اور یہ کہ ہم آسمان کے پرندوں کی طرح آزاد اور بے لگام رہیں گے۔

لوگوں کو جمود اور غیر متبدل رہنے کی ضرورت نہیں ہے روح کے جوہر سے وہم کے پردوں کو ہٹا دیا جانا چاہئے تاکہ وہ اپنی پاکیزگی اور طاقت کے ساتھ چمکے اور اس عظیم شان کو ظاہر کرے جو خدا نے بنی نوع انسان کو عطا کی ہے۔

خدا اچھی کوششوں، جائز عزائم اور کامیابی کے عزم کو برکت دیتا ہے۔

ہماری زندگیوں کے پیچھے روحِ اعلیٰ کی طاقت ہے، اور ہماری مرضی کے پیچھے الٰہی مرضی کا کائناتی سمندر ہے۔

ہم اس لامحدود سمندر کا ایک اٹوٹ حصہ ہیں جب ہم اس تک پہنچتے ہیں اور اس میں تیرتے ہیں تو ہمارا شعور پھیلتا ہے اور ہم اپنی وسعت کو محسوس کرتے ہیں۔

اس کے بارے میں سوچنا ہمیں اس کے قریب لاتا ہے، اور اس پر غور کرنا ہمیں اس کی طرف لے جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی مسلسل کوشش ہمیں علم، عزم اور توانائی فراہم کرتی ہے۔

شعور کی روزانہ تیاری الٰہی محبت اور آسمانی نعمتیں لاتی ہے۔

یہ بغیر کسی رکاوٹ کے ہمارے پاس بہتا ہے اور ہمیں سمندر کے خزانوں میں فراخدلی سے حصہ دیتا ہے

ہر انسان کے اندر ایک الٰہی شعور پوشیدہ ہے ایک شعور اپنے اظہار کے موقع کا انتظار کر رہا ہے۔

اور انا کے تنگ اور محدود تہہ خانے سے باہر نکلنا

جس طرح ایک شخص پریشان کن خواب سے بیدار ہو کر یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ اس نے دیکھا وہ صرف ایک خواب تھا، اسی طرح الہامی شعور بھی انسان کو نیند اور الجھن کے ڈراؤنے خواب سے بیدار ہونے کی تاکید کرتا ہے تاکہ وہ زندگی کے معنی اور مقصد کے بارے میں ایک نئی آگہی اور صحیح سمجھ حاصل کر سکے۔

اگر ہم روحانی بیداری کی صبح کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں اور یقین کی روشنیوں کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اندرونی آواز کو سننا چاہیے۔

ہم اس کے اشارے کا جواب دیتے ہیں ہمیں وہم کے پتھر اور جہالت کے پتھروں کو راستے سے ہٹانا چاہئے جو روح کی ترقی میں رکاوٹ ہیں اور اس کی حرکت میں رکاوٹ ہیں۔

اور آئیے بے حسی کی نیند سے بیداری کے دروازے پر آرزو کے ہاتھ سے دستک دیں تاکہ ہم خوشیوں کے جھونکوں میں سانس لیں اور اپنی ہر سوچ اور اپنے ہر احساس پر آسمانی بجلی لے آئیں۔

اور ہمارا ہر کام

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے شعور میں بیداری کے دریچے کھول دے، ہمیں حکمت کے نور سے بھر دے، ہمیں اپنی محبت سے گھیر لے، اور ہمیں اپنی ابدی شفقت سے گھیر لے۔

میرے پاس آنے والوں میں ایسے لوگ بھی تھے جن کے بارے میں میں نے شروع سے ہی صاف صاف کہا تھا کہ ان کے مقاصد درست نہیں تھے اور میں نے ان سے ان مقاصد کو بدلنے کو کہا۔

ان میں سے کچھ کو میری بات پسند نہیں آئی، لیکن دوسروں نے جواب دیا اور بہتر کے لیے بدل دیا۔

منافقت اچھے نتائج کا باعث نہیں بنتی، اور جو کچھ ان کی آنکھوں سے ظاہر ہوتا ہے اسے عقلمندوں میں سے بڑا بھی چھپا نہیں سکتا۔

انسان کی پوری تاریخ ان کی آنکھوں میں لکھی جاتی ہے۔

اگر آپ کسی کی اصلیت جاننا چاہتے ہیں تو اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کے سامنے اس کی اصلیت ظاہر کرے۔

کیونکہ آپ دھوکے میں نہیں آنا چاہتے، اس لیے آپ اس کی اصل فطرت کو اپنے دل کی گہرائیوں میں محسوس کریں گے اور آپ کا وجدان غلط نہیں ہوگا۔

جب ہم اپنے ساتھی سے بات کرتے ہیں تو ہمیں براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھنا چاہیے اور اعتماد، یقین اور سچائی کے ساتھ بات کرنی چاہیے۔

جب ہم کسی سے مصافحہ کریں تو ہمیں اپنی محبت اور خلوص کی مقناطیسیت کو ان تک پہنچانا چاہیے اور جس قدر ہوسکے ان کی مدد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

علم کے متلاشی کو مثبت ہونا چاہیے اور اپنی روحانی مقناطیسیت کو فروغ دینے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ تب خدا اسے دوسروں کی مدد کرنے اور ان تک بابرکت کمپن منتقل کرنے کی طاقت دے گا۔

میں دور دراز کے سیاروں اور ستاروں سے آگے کا سفر کر سکتا ہوں، لیکن میں ہمیشہ آپ کا رہوں گا، آپ کے چاہنے والے آئیں اور جائیں، لیکن میں آپ کا ساتھ دوں گا اور ہمیشہ آپ کا رہوں گا، میں لاتعداد اوتاروں کی لہروں سے الجھ جاؤں گا اور تنہا اور تنہا محسوس کروں گا، لیکن میں ہمیشہ آپ کا رہوں گا۔

تیرے کھیلوں میں مصروف دنیا تجھے بھول سکتی ہے لیکن میں تجھے ہمیشہ یاد رکھوں گا میری آواز مدھم ہو سکتی ہے اور میں ناکام ہو سکتا ہوں

لیکن میں اپنی روح کے الفاظ میں سرگوشی کروں گا:

"میں ہمیشہ تمہارا رہوں گا"

آزمائشیں، بیماریاں اور موت شاید مجھے پھاڑ دیں اور میرے جسم کو جھلسا دیں، لیکن جب تک میری یاد میں امید کی کرن باقی ہے۔

میری مرتی ہوئی آنکھوں میں دیکھو کیونکہ میں ان کے ذریعے تم سے کہوں گا: "میں تم سے ہمیشہ محبت کروں گا اور میں ہمیشہ تمہارا وفادار رہوں گا!"

میں آپ کو سچ کہتا ہوں کہ مجھے اپنے تمام سوالوں کے جواب لوگوں سے نہیں بلکہ تمام سخاوت کا سرچشمہ خدا سے ملے ہیں۔

اور کائنات کے تمام علم کا سرچشمہ

وہ زندگی میں میرا واحد الہام ہے، اور جب میں بولتا ہوں تو میں اس سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے الفاظ کو اس کی طاقت، اس کی سچائی، اس کی محبت اور اس کی روشنی سے چارج کرے میں خوشی کی لہروں کو محسوس کرتا ہوں جو مجھے اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے کیونکہ اس کی سب سے بڑی محبت گرم دنوں میں ہلکی ہواؤں کی طرح روح میں اترتی ہے، اور اس کی بارش دن رات، ہفتے کے بعد ہفتے، سال کے بعد سال، سال کے بعد آخر تک جاری رہتی ہے، لہذا آپ نہیں جانتے کہ آخر کہاں ہے

انسان سمجھتے ہیں کہ انہیں انسانی ذرائع سے محبت اور دولت کی ضرورت ہے لیکن ہر محبت کے پیچھے اور ہر دولت کے پیچھے

الٰہی محبت جو تبدیل نہیں ہوتی اور روحانی دولت جس کی پیمائش زمینی دولت سے نہیں کی جا سکتی جو شخص یہ جان لے کہ خدا تمام محبتوں، خوشیوں اور فضل کا سرچشمہ ہے وہ اسے پائے گا اور اس سے بے حد خوش ہوگا۔

ماسٹر پرہنس یوگنند کی مزید تعلیمات اور عکاسی۔

اخلاص روحانی راستے کی بنیاد ہے۔

بلکہ یہ وہ ستون ہے جس پر روح کا اپنے خالق سے تعلق قائم ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ پورے یقین کے ساتھ خدا کی طرف رجوع کریں۔

ہم اس سے بے تکلفی اور مباشرت سے بات کرتے ہیں۔

آسان زبان میں دل کی زبان

ہم اس سے ہماری مدد کرنے کو کہتے ہیں۔

تاکہ ہم اس کی طرف کوشش کریں اور اسی پر بھروسہ کریں۔

ہمارے دلوں کو سکون دینے کے لیے

اور یہ ہمیں تکلیف اور جھنجلاہٹ سے نجات دلاتا ہے۔

اور ہر اس چیز سے جو ہمارے راستے میں کھڑی ہو سکتی ہے۔

وہ ہمیں ہمارے روحانی مقصد سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔
بالآخر
ہمارے تمام ٹیسٹوں اور تجربات کا ایک ہی مقصد ہے۔
یہ ہمیں اپنی پوری کوشش کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔
ہم معاملات اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔
اور کتنا خوش نصیب ہے وہ جو یہ سمجھ رکھتا ہے۔
اس کے بغیر ہم کشمکش میں رہتے ہیں۔
وجہ جانے بغیر
لیکن روحانی راستے پر
ہم جانتے ہیں کہ ہمیں جن مشکلات کا سامنا ہے۔
اس کا مقصد ہمیں خدا کے سامنے فروتن بنانا ہے۔
ہم اپنے خیالات اور احساسات کو خالی کرتے ہیں۔
جھوٹے غرور اور فریبی شان و شوکت سے
تاکہ خدا ہمیں اپنے نور، حکمت اور محبت سے بھر دے۔
خدا کے سامنے اس خود سپردگی میں
میٹھا تعلق اسی میں ہے۔
آئیے یاد رکھیں کہ جب تک "خود" کا احساس غالب ہے۔
اپنے آپ کو خدا سے دور کرنے کا رجحان ہے۔
یہ ماننا کہ ہمارے پاس کافی طاقت اور حکمت ہے۔
تاکہ ہم بغیر کسی سہارے کے اپنے دو پاؤں پر کھڑے ہو سکیں
ہم اپنے مسائل خود حل کرتے ہیں۔
ہمیں خوف ہے کہ اگر ہم رضائے الٰہی کے تابع ہو جائیں گے۔
کہ ہم اس سے خوش نہیں ہوں گے جو خدا ہمیں بھیجتا ہے۔
یہ خدا پر ایمان کی کمی کا ثبوت ہے۔
لیکن جلد یا بدیر
ہمیں اللہ کی طرف رجوع کرنا ہو گا۔
ہر شخص اپنی زندگی میں اس حقیقت کو دریافت کر لے گا۔
جب تک کہ اس نے اسے پہلے ہی دریافت نہ کر لیا ہو۔
یہ کوئی حوصلہ شکنی یا منفی خیال نہیں ہے۔
وجود میں سب سے پیاری لذت ہے۔
یہ احساس کہ ہم اس کی موجودگی میں ہیں۔
زندگی کی حیرتوں اور وقت کی ضربوں سے محفوظ اور محفوظ
یہی عاجزی کی فطرت ہے اور عاجزی کی خصوصیت ہے۔
اور اسی میں حقیقی روحانی طاقت پنہاں ہے۔
اور اخلاص کی عظمت

اور محبت کی گہرائی
اور قناعت اور تسلیم کا حسن
{میری نہیں، اے رب، تیری مرضی پوری ہو گی}
(ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے)
ہماری روحانی فطرت کو چھونے کے لیے
ہمیں اپنی زندگی میں اعلیٰ شعور کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
جب مشکلات آتی ہیں تو ہمیں اپنے آپ کو یاد دلانا چاہیے۔
یہ کہ ہم کمزور نہیں ہیں اور ہمارے پاس اس سے نمٹنے کے لیے مناسب آلات ہیں۔
ہمیں ذمہ داریوں اور مسائل کو اپنے امن میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔
یہ ہمارا سکون چھین لیتا ہے۔
ہم اس دنیا میں اپنی ترقی کے لیے آئے ہیں۔
ہماری روحانی صلاحیتوں کو دریافت کرنا
وہم کے تاریک سمندروں میں ڈوبنے کے لیے نہیں۔
جس میں لاتعداد خطرات شامل ہیں۔
اگر ہم اپنے روحانی نفس کو جاننا چاہتے ہیں۔
ہمیں خدا کے ساتھ اور اپنے ساتھ ایماندار ہونا چاہیے۔
اور لوگوں کے ساتھ اپنے معاملات میں مخلص
اور یہ ہماری زندگی کی سب سے مضبوط خواہش ہے۔
یہ ہمارے الہی ماخذ کو پہچاننے کے بارے میں ہے۔
اسی سے ہم پیدا ہوئے اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔
اجنبیت کی دنیا میں ہماری غیر موجودگی کتنی ہی دیر ہو جائے۔
خواہ ماحول اداس اور اداس کیوں نہ ہو۔
ہمیں اپنا ایمان برقرار رکھنا چاہیے۔
کہ سورج دوبارہ طلوع ہو گا۔
اور زندگی میں اچھائی برائی پر غالب ہے۔
محبت نفرت سے زیادہ مضبوط ہے۔
اور جو راہ راست پر ہیں۔
وہ پہنچیں گے اس سے قطع نظر کہ فاصلہ کتنا ہی لمبا لگتا ہے اور منزل کتنی ہی دور ہے۔
اور اگر پریشانیاں بڑھ جائیں۔
اسے خدا سے محبت کرنے اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے سے دور کیا جانا چاہئے۔

خلوص دل کی دعا کے ذریعے
اور اس سے کہا کہ وہ ہمارا عزم مضبوط کرے۔
یہ ہمیں اپنی زندگی کے راستے کو درست کرنے میں مدد کرتا ہے۔
دعا کا جواب حوصلہ افزا چمک کے ساتھ دیا جائے گا۔
بادل صاف ہو جائیں گے اور افق دوبارہ صاف دکھائی دے گا۔
زندگی کے دباؤ سے نمٹنا
خدا کے بارے میں گہری تحقیق کا ایک فائدہ
یہ آرام کرنے کی صلاحیت ہے۔
جہاں تناؤ کم ہوتا ہے، اندیشہ کم ہوتا ہے، اور پریشانیاں کم ہوتی ہیں۔
جب ہم زندگی سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت کھو دیتے ہیں۔
صحت مند تفریحی سرگرمیوں میں حصہ لینا
ہم اس سے زیادہ سنجیدہ اور گھبرائے جا رہے ہیں جتنا کہ ہمیں ہونا چاہیے۔
روح، اپنے خالص جوہر میں، تناؤ یا گھبراہٹ محسوس نہیں کرتی ہے۔
بلکہ، یہ " انا " ہے جو ان حالتوں کا تجربہ کرتی ہے۔
ہمیں چیزوں کو زیادہ سنجیدگی سے نہیں لینا چاہیے۔
تاکہ "انا" کی شدت کم ہو اور اس کی گرفت ڈھیلی ہو جائے۔
لوگ اکثر ان دباؤ کے بارے میں بات کرتے ہیں جو وہ محسوس کرتے ہیں۔
اور بہت سے مطالبات کے وزن کے تحت وہ نفسیاتی دباؤ کا تجربہ کرتے ہیں۔
لیکن ہمیں اپنے آپ کو شکار نہیں بننے دینا چاہیے۔
کسی بھی قسم کی مشکل کے لیے
ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ نے ہمیں طاقت دی ہے۔
ہمیں درپیش تمام چیلنجز سے نمٹنے کے لیے کافی ہے۔
روح کو تھکاوٹ اور تھکاوٹ محسوس کرنا ناممکن ہے۔
جسم تھکاوٹ محسوس کر سکتا ہے۔
لیکن جب ہم جسمانی کمزوری کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔
ہم نفس کے چھوٹے دائرے میں ہی قید رہتے ہیں۔
جب ہم رکاوٹوں کا سامنا کرتے ہیں۔
ہمیں الہی مدد طلب کرنی چاہیے۔
اپنے آپ کو یقین دلانا کہ ہم اس قابل ہیں – خدا کی مدد سے – اس پر قابو پانے کے

اور یہ کہ یہ ہماری غیر فعال طاقتوں کو بیدار کرنے کے لیے ایک
اتپریرک کے طور پر آتا ہے، جو جب بیدار ہوتی ہیں،
ہر قسم کی مشکلات اور مسائل سے نمٹ کر
اور یہ کہ ہماری اصل فطرت روح ہے۔
جس کا جوہر امن، سکون، سکون اور سکون ہے۔
اور یہ کہ یہ بابرکت عناصر ہمارے اندر ہیں۔
یہ ہمارے روحانی وجود کا ایک لازمی حصہ ہے۔
انسان ایک روح ہے، اور اس کی روح کو شکست نہیں دی جا سکتی
کیونکہ یہ ایک غیر مادی نوعیت کا ہے۔
جب ہم یہ شعور رکھتے ہیں۔
ہم ان قوتوں کو اپنے اندر متحرک محسوس کرتے ہیں۔
ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم آگے بڑھ رہے ہیں اور ترقی کر رہے ہیں۔
خدا پر اور خود پر ہمارا بھروسہ مضبوط ہوتا ہے۔
مشکلات کی شدت کم ہو جاتی ہے۔
تاکہ ہم اس سے نمٹ سکیں
اعتماد، سکون اور توازن پر مبنی ایک تعمیری نقطہ نظر
ہماری زندگی کے آسمان پر ظاہر ہونے والے ہر تجربے کے ساتھ
ہمارے اس دنیاوی سفر کے دوران
ہمیں اپنے افق اور بیداری کو وسیع کرنے کا طریقہ جاننا چاہیے۔
اور ہم ان حالات کو کیسے سمجھ سکتے ہیں جو ہمارے ارد گرد ہیں یا جن سے ہم گزر رہے ہیں؟
تب ہم بہتر ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزار سکیں گے۔
اور لوگوں اور زندگی کے ساتھ زیادہ آسانی اور محفوظ طریقے سے نمٹنا
جب ہم دنیا کی تہذیبوں پر گہری نظر ڈالتے ہیں۔
ہم قدیم تہذیبوں کے پوشیدہ رازوں کو تلاش کرتے ہیں۔
ایک بڑی تصویر ابھرتی ہے، الجھتی ہوئی لکیروں کے ساتھ؛
موسموں میں مختلف، تفصیل سے پیچیدہ
ہم دیکھتے ہیں کہ انسان ایک ہی وقت میں انفرادی اور سماجی نوعیت کا ہے۔
ہر انسان کی انفرادی زندگی اور سماجی زندگی دونوں کی خواہش ہوتی ہے۔
اس کے پاس انفرادی رجحانات اور گروہوں اور قبیلوں سے تعلق رکھنے کی خواہش ہے۔

قدیم زمانے میں بھی
اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ ابتدائی انسان
وہ گروہوں کے اندر یکجہتی کا خیال رکھتا تھا۔
روزمرہ کی زندگی میں، ہم دوسروں کے ساتھ ضرورت سے زیادہ تعامل پاتے ہیں۔
یہ بڑی خوشی نہیں لاتا
نہ ہی ضرورت سے زیادہ تنہائی خوشی لاتی ہے۔
خدا چاہتا ہے کہ ہم اعتدال پر عمل کریں۔
اور اپنی انفرادی زندگی اور ہماری سماجی زندگیوں کے درمیان توازن پیدا کرنا
انسانوں میں انفرادی اور اجتماعی اصول ایک اعلیٰ ماخذ سے آتے ہیں۔
خدا ایک ہے، ابدی پناہ گاہ
ستاروں، کائنات اور انسانی سوچ سے ماورا
احساسات اور خوابوں سے ماورا
یہ تمام حسی تصورات سے بالاتر ہے۔
وہ ایک ہے، منفرد ہے، اپنی ذات میں ایک ہستی ہے۔
اپنے جوہر اور صفات میں کامل
جہاں سورج نہیں نکلتا
کوئی چاند طلوع نہیں ہوتا
کوئی آگ نہیں چمکتی
بلکہ اس کا نور الٰہی ہے جو بے مثال ہے۔
وہاں، اندھیرے سے پرے، اندھیرا نہیں ہے۔
اور بے آوازـ خاموشی۔
اور مخلوق کے علاوہ کچھ نہیں۔
ابدی جوہر ہے۔
جو وجود کی اصل ہے۔
اور تمام طاقتوں اور مخلوقات کا سرچشمہ
ظاہر اور پوشیدہ دونوں
خدا نے اس کائنات کو اس لیے بنایا ہے۔
یہ ایک مقررہ اور غیر تبدیل شدہ قانون کے مطابق کام کرتا ہے۔
اگر ہم عالمی قوانین میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ہم خود کو سزا دیتے ہیں۔
جو کوئی بھی اونچی عمارت کی چھت سے چھلانگ لگاتا ہے اس کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔

اس لیے ہم کشش ثقل کے قانون کو نظر انداز نہیں کر سکتے
نتائج بھگتنے کے بغیر
اس دنیا میں
انسان آزادی سے کام کر سکتا ہے۔
لیکن صرف ایک محدود دائرہ کار میں
اور اگر وہ خدائی قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے۔
وہ اپنے آپ کو سزا دے گا یا اپنے آپ کو تباہ کر دے گا۔
خدا نے وہ غیر متغیر قوانین قائم کیے ہیں۔
وہ چاہتا تھا کہ یہ ہمارے حق میں کام کرے۔
کیونکہ اس کے بغیر ہم اس زندگی میں اپنا راستہ نہیں پا سکتے
خدا نے ہمیں انتخاب کی آزادی بھی دی اور ہمارے اندر ضمیر ڈالا۔
اچھے اور برے، فائدہ مند اور نقصان دہ میں تمیز کرنا
جب لوگ برائی کی راہوں کا انتخاب کرتے ہیں۔
وہ خدا کے آفاقی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔
وہ حرکت کائناتی قوتوں میں ترتیب دے رہے ہیں۔
ناگزیر نتائج کا نتیجہ
ان قوانین کی خلاف ورزی کی وجہ سے
ایسا کرتے ہوئے، وہ خود کو سزا دیتے ہیں
{ بے شک اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں}
لیکن جو اس کے قوانین پر عمل کرتے ہیں۔
اور وہ اس کی تجاویز پر عمل کرتے ہیں۔
وہ سکون سے رہتے ہیں۔
اور ان کے ذریعہ بصیرت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔
وہ پراعتماد، مخصوص قدموں کے ساتھ چلتے ہیں۔
وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ محفوظ طریقے سے چل رہے ہیں۔
زندگی کی راہوں پر
سوچ آپ کی زندگی میں ایک زبردست قوت ہے۔
اگر آپ جانتے ہیں کہ اس طاقت کو کیسے بڑھانا ہے۔
اور اس کا صحیح استعمال کریں۔
اپنی سوچ میں کمزوری کو داخل نہ ہونے دیں۔
منفی خیالات رکھنے والے لوگوں کے ساتھ رفاقت کرتے وقت محتاط رہیں
اور ایک مایوسی کا نقطہ نظر، ایسا نہ ہو کہ ان کے کمزور خیالات آپ کے ذہن میں گھس جائیں۔

جب تک کہ آپ کا دماغ طاقت کی ایک خاص سطح تک نہ پہنچ جائے۔

تاکہ دوسروں کے خیالات اسے کمزور نہ کر سکیں

اس کے برعکس

وہ دوسروں کے خیالات کو مضبوط کرنے کے قابل ہے۔

اور ان کی خود اعتمادی کو بڑھانا

ناکام ہونے والوں کو کامیاب ہونے والوں کا ساتھ دینا چاہیے۔

کمزوروں کو چاہیے کہ ان کے ساتھ جو ان سے زیادہ طاقتور ہوں

جہاں تک ان لوگوں کے لیے جو خود پر قابو نہیں رکھتے

ان کے ساتھ اچھے کردار اور ضبط نفس کے ساتھ ہونا چاہیے۔

پیٹو آدمی کو کھانا چاہیے۔

کسی ایسے شخص کے ساتھ جو اپنی بھوک کو بہتر طریقے سے کنٹرول کر سکے۔

پھر وہ کہہ سکے گا:

"میں بھی اپنی بھوک کو کنٹرول کر سکتا ہوں"

جب آپ کوئی فیصلہ کرتے ہیں اور اس پر قائم رہنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

اگر کوئی ایسا کام ہو جو آپ کے فیصلے سے متصادم ہو تو اپنے عزم کو متزلزل نہ ہونے دیں۔

اپنے آپ پر اعتماد رکھنا جاری رکھیں اور یقین رکھیں کہ آپ کے پاس وہ تمام طاقتیں ہیں جن کی آپ کو ضرورت ہے۔

آپ جس چیز کی خواہش رکھتے ہیں اسے حاصل کرنے کے لیے، چاہے اس کا امکان کتنا ہی کم ہو۔

"اگر آپ باہر سے کہتے ہیں "میں اس کے لیے تیار ہوں

"اور آپ نے اپنے آپ سے کہا، "میں نہیں کر سکتا

ایسا کرنے سے، آپ سوچنے کی طاقت کو کم کرتے ہیں۔

یہ قوت ارادی کو کمزور کرتا ہے۔

آپ کو اپنی مرضی سے زیادہ مضبوط ارادے کی ضرورت ہوگی۔

اسے حوصلہ افزائی اور عزم کے ساتھ حوصلہ افزائی کرنے کے لئے

۔۔ میرا مشورہ:

قوت ارادی پیدا کریں۔

مثبت سوچیں۔

آپ دیکھیں گے کہ آپ کی جسمانی، ذہنی اور روحانی طاقتیں ہیں۔

اپنی زندگی کے ہر پہلو کو ڈیزائن اور شکل دینے کے لیے مل کر کام کرنا

جس طرح چاہو
چیونٹی اپنے جسم کو محسوس کرتی ہے۔
اس کی تیز نظریں اپنے اردگرد ایک محدود میدان دیکھتی ہیں۔
ایک شخص اپنے جسم، اپنے ماحول اور اپنے خاندان کو جانتا ہے۔
اور کچھ اور چیزیں جو اس سے واقف ہیں۔
جہاں تک آفاقی انسان کا تعلق ہے۔
اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کا جسم انسانی خاندان کا حصہ ہے۔
اس کی فکر کائنات کو اس کے جسمانی اور ذہنی جہتوں میں گھیرے ہوئے ہے۔
اسے احساس ہوتا ہے کہ تمام وجود اس کے دماغ میں ہے۔
اگر کوئی شخص اپنے شعور کو روحانی جوش میں بدل سکتا ہے۔
اس کے ذہن سے کائنات مٹ جائے گی۔
کیونکہ یہ انسان کے خیالات ہیں جو کائنات کو حقیقت کا روپ دیتے ہیں۔
سوچ کے بغیر، کائنات کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی
انسان کو یا تو چوکنا رہنے اور زندگی کے مسائل میں مشغول رہنے کا عادی ہو چکا ہے۔
یا شاید وہ سو جائے اور دنیا کو بھول جائے۔
لیکن بنی نوع انسان کے پاس بہت زیادہ صلاحیت ہے کہ اسے ابھی فعال ہونا باقی ہے۔
اور اگر آپ روحانی خوشی کے بارے میں سیکھتے ہیں۔
جسمانی شعور اور غیر ارادی نیند کے شعور سے کیسے چھٹکارا حاصل کریں۔
وہ اعلیٰ، بابرکت شعور میں بیدار ہوگا۔
جب کوئی شخص بیدار رہنے کے قابل ہوتا ہے۔
یا اپنی مرضی سے فوری نیند سے
وہ شعور کی بلندی تک پہنچ سکے گا۔
اس کے لطف کی کوئی حد نہیں ہے۔
وہ شعوری، رضاکارانہ نیند کی خوشی کا تجربہ کرے گا۔
کسی بھی وقت، کہیں بھی
امرتا کی تتلی نے کہا
میرا بڑا خود
ہر دل میں رہتا ہے۔
تمام ممالک میں
اور میری مضبوط مرضی

یہ ہر کونے میں دھڑکتا ہے۔
اور سونے والوں کو جگاتا ہے۔
لامتناہی ایتھریل تجاویز کے ساتھ
جہاں تک میری کمتر ذات کا تعلق ہے۔
وقتی جسم میں قید
تتلی اب بھی اپنے زمینی کوکون میں ہے۔
مٹی چپکنے والی
دروازے بند ہیں۔
ایک ہزار لوہے کی رسیوں سے جکڑا ہوا ہے۔
اے میری اسیر جان
اے سورج کی روشنی میں نہانے والے
اور آپ زندگی کے امرت میں سانس لیتے ہیں۔
اور تم خالص پانی پیو
کیا آپ وجود میں موجود تمام اچھی چیزوں کے مالک ہونے کا خواب دیکھتے ہیں؟
اور آپ کا سائز چھوٹا ہے۔
اور تمہارا دل کمزور ہے؟
اپنی نیند سے بیدار ہو جاؤ!
پھیلائیں۔
کھینچنا
اپنے آپ کو تجدید کریں۔
اپنے اعلیٰ نفس کے ساتھ متحد ہو جائیں۔
اور تم بن جاؤ گے۔
ابدی تتلی
پابندیوں اور پابندیوں کے خلاف مزاحم
خود شناسی
ترجمہ: محمود عباس مسعود
سمعی اور بصری وضاحت
وہ آنکھ نہیں جو دیکھتی ہے۔
بلکہ یہ دماغ اور توانائی ہے جو چیزوں کی تشکیل کرتی ہے۔
ایک شخص سننے والا کان اور دیکھنے والی آنکھ تیار کر سکتا ہے۔
حقیقت میں، دنیا اس سے بالکل مختلف ہے جو ایک شخص دیکھتا ہے۔
وہ جو آوازیں سنتا ہے وہ وہ ہوتی ہیں جو حدود میں آتی ہیں۔
کمپنوں کا پتہ لگانے کے قابل ہے۔

Clairvoyance کو بدیہی سماعت بھی کہا جاتا ہے۔
یا بصیرت کے ذریعہ سماعت
کیونکہ عام کان اٹھانے سے قاصر ہے۔
ناقابل سماعت آوازیں۔
بصارت اور سماعت کی قوتیں روح میں موجود ہیں۔
تمام حواس میں پوشیدہ طاقتوں کو بیدار کرنا ممکن ہے۔
دماغ کو تربیت دے کر اور اس کی علمی صلاحیتوں کو ترقی دے کر
ہماری آنکھوں میں طاقت ایکس رے جیسی ہے۔
تاہم، ہم ان اشیاء کو نہیں دیکھ سکتے جن میں ایکس رے داخل ہوتے ہیں۔
کیونکہ ہم نے ابھی تک کمپن کی اس سطح کے ساتھ ہم آہنگی پیدا نہیں کی ہے۔
ہمارے بلند حواس دماغی طاقتوں کی حدود سے خراب ہیں۔
کلیر وائینس اس وقت ہوتی ہے جب لائف فورس کچھ عناصر کے ساتھ سیدھ میں آجاتی ہے۔
شفاف کمپن بالکل اسی طرح جیسے ایکس رے دیواروں میں داخل ہوتے ہیں۔
انسانی آنکھ میں بھی وہی صلاحیت ہے اور اسی قسم کی بصارت
اسے "بصری وضاحت" کہا جاتا ہے
بصری وضاحت کی طاقت کو جانچنا ممکن ہے۔
جب آنکھ کی بصری قوتیں دوگنی ہوجاتی ہیں۔
یا زندگی کی قوت کے کمپن کی سطح کو بلند کریں جو ہر چیز میں پھیل جاتی ہے۔
حقیقی دعویداری روحانی ترقی کو نقصان نہیں پہنچاتی ہے۔
اس کے برعکس، یہ شعور کی منتقلی یا تبدیلی میں مدد کرتا ہے۔
جسمانی سطح سے روحانی سطح تک
لیکن وہ تصاویر جو لاشعوری ذہن سے ابھرتی ہیں۔
یہ وہم اور تخیل سے پیدا ہوتا ہے، اور اس سے بچنا چاہیے۔
روحانی بیداری کی حالت تک پہنچنے کے لیے متلاشی کو خوابوں کے امتحانات سے گزرنا چاہیے۔
جہاں وہ پوری طرح سے واقف ہے کہ وہ اعلی سطح کے ساتھ قریبی ہم آہنگی میں ہے۔
وہ موجود ہے اور ایک تازگی بخش خوشی محسوس کرتا ہے جو اس کے دماغ، روح اور جسم میں پھیلی ہوئی ہے
پورا معاملہ ایک مختلف کمپن ترتیب میں شدید سرگرمی ہے۔

خدا کی بادشاہی انسان کے اندر ہے۔
لیکن اسے تعمیری کام اور صحیح عکاسی کے ذریعے اس کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔
ہمیں کسی چیز کو اپنی ترقی میں رکاوٹ نہیں بننے دینا چاہیے۔
نفس کو ذہن کو پاک کرنے، اخلاق کو بہتر بنانے اور گہرے غور و فکر سے ظاہر ہونا چاہیے۔
خدا ہمیشہ روح کی پکار کو سنتا ہے۔
لیکن اس کا جواب اتنا لطیف اور شفاف ہے کہ بعض اوقات اسے سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔
کون تلاش جاری رکھے گا؟
وہ اپنے روحانی جوش کو برقرار رکھتا ہے۔
خدا مل جائے گا۔
اس کا حصہ بہت زیادہ ہو گا۔
دنیا اور آخرت میں اس کا نصیب بڑا ہے۔

براہ کرم سوئیڈا یوگا کی ویب سائٹ اور ماسٹر پرہنس یوگنند کا فیس بک صفحہ دیکھیں
http://wwwswaidayogacom /
https://wwwfacebookcom/masteryogananda?ref=hl
آپ کی سرزمین میں ایک سیاح
آپ خوشیوں اور خوشیوں کا سرچشمہ ہیں۔
تم محبت کا جوہر ہو اور ابدیت کے میدانوں میں بکھرے ہوئے حکمت کے جواہر ہو
آپ تمام وہموں سے آزادی اور آزادی ہیں۔
تم وہ مطلق اتحاد ہو جو تقسیم کے تابع نہیں ہے۔
آپ عالمگیر شعور ہیں۔
تم ابتدا اور انتہا ہو۔
اور حتمی مقصد، جس سے آگے کوئی اور مقصد نہیں ہے۔
میں تیری زمین کا سیاح اور تیری راہوں کا مسافر ہوں۔
میرا ہاتھ پکڑو اور میرے قدموں کو قریب ترین راستوں کی طرف رہنمائی کرو جو تمہاری طرف لے جاتے ہیں۔
میں آپ کو جان کر بہت خوش ہوں۔
آپ کے مبارک باغات، لذیذ پھلوں سے لدے، مجھے بلائیں۔
اس کا دورہ کریں اور اس کے وافر پھلوں سے لطف اندوز ہوں۔

علم کے پھل کتنے میٹھے ہیں، اور اس کا صوفیانہ امرت کتنا لذت بخش ہے!

میری خواہش ہے کہ میں ہمیشہ روح کے پرورش بخش، تازگی بخش پھلوں کو ترس سکتا ہوں

اور میں امن کے پانیوں سے پیتا ہوں جو مقدس محبت کی ندیوں سے بہتا ہے۔

مجھے دل کی پاکیزگی اور روح کی سکون عطا فرما

میرے وجود کو اپنے تابناک پانیوں سے دھو، اسے تمام نجاستوں اور غلاظتوں سے پاک کر دے۔

میں آپ کی موجودگی کو محسوس کرنے اور آپ کے خوبصورت چہرے کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں

میں نے ہمیشہ اس کی شاندار خوبصورتی کا تصور کیا ہے، اور میری روح اسے دیکھنے کی آرزو رکھتی ہے۔

میرے وجود کو تیرے فیاض ہاتھ اور بے شمار احسانات کے لیے شکر اور تعریف سے بھر دے۔

میرا دل آپ کے لیے محبت سے دھڑکتا رہے جب تک کہ ایک چمکتا ستارہ اور ایک دل دھڑکتا رہے

میرے خیالوں میں برکت عطا فرما تاکہ وہ خود بخود تیری طرف متوجہ ہوں، تاکہ وہ تیرے دیدار اور تیرے حسن کو دیکھ کر نصیب ہوں

مجھے ایتھر کی وسعت میں آپ کی غیر متزلزل دھنوں کو قید کرنے کی صلاحیت عطا کریں

میں اس کی آسمانی دھنوں سے مست ہوں جسے سننے کے لیے فرشتے بے چین ہیں

ہائے، کاش میں اپنے وجود کے ہر ذرے میں تیری بابرکت روح کو محسوس کر سکتا

اور میرے حواس کو اپنے الہی رزق سے جو کہ وجود کی روٹی ہے۔
اس میں زندگی کا امرت اور ابدیت کی بہار ہے۔
اے کاش میں تیری موجودگی کی میٹھی ہواؤں میں سانس لے سکتا
آرزو اور جذبہ کے نخلستانوں میں
اور میں نے تیری محبت کے چراغوں کو چمکتے دیکھا
میری روح کے آسمان میں جو تجھ کو ترستا ہے۔
جب سانس پرسکون ہو جاتی ہے تو روح کو سکون ملتا ہے۔
بیداری کی سطح بڑھ رہی ہے۔
یہ مراقبہ کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔
اور پرسکون اثرات کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں

سوچ کی لہروں اور اندرونی سکون کے احساس کے لیے
خدا پر غور کرنا اور اچھی چیزوں کے بارے میں پر امید رہنا
وہ روح کو الہی روح کی طاقت سے معمور رکھنے کے لیے کافی ہیں۔
روحانی طاقت سے خالی الفاظ
یہ اناج کے بغیر بھوسے کی طرح ہے۔
لہذا، جب ہم پڑھتے ہیں، تو ہمیں معانی کی روح پر غور کرنا چاہیے۔
اور اس پر توجہ مرکوز کرنے کے لئے کہ یہ کیا تجویز کرتا ہے۔
معنی کے پیچھے خیالات کے ماخذ تک پہنچنا
خدا ہر چیز کا خالص ذریعہ ہے جو حیرت انگیز اور فائدہ مند ہے۔
وہ امن کا رب ہے، جو پرسکون خیالات کے تخت پر راج کرتا ہے۔
وہ ایک صاف ستھرے اور معزز شخص کے اعمال کی رہنمائی کرتا ہے۔
اور وہ اپنی جائز خواہشات کو حاصل کرتا ہے۔
آئیے روحانی سکون کا دروازہ کھولیں۔
خاموشی کے فرشتوں کو آہستہ سے داخل ہونے دو
ہمارے کاروبار اور سرگرمیوں کے ڈھانچے تک
آئیے ہمت سے اپنے فرائض ادا کریں۔
سکون اور ذہنی سکون کے جذبے سے معمور
اور اپنے دلوں کی دھڑکنوں کے پیچھے، ہم الہی سکون کی نبض محسوس کریں گے۔
آئیے تجربات اور ٹیسٹوں کے تصورات کو مزید گہرائی میں ڈالیں۔
آیا خیالات کے ذریعے ہم مفید کتابوں میں پڑھتے ہیں۔
یا مسائل جن سے ہمیں نمٹنے کی ضرورت ہے۔
یا فلسفے، آراء، اور عقائد
یا روحانی خوشی
آئیے ہم اپنے گہرے خیالات کی پناہ گاہ میں داخل ہوں۔
اور ہم بہتے ہوئے سکون سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔
سکون کے چشموں سے

* نوٹ: ایسی بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں جو انسانی سانس لینے کی رفتار اور شعور کی حالتوں میں ہونے والی تبدیلیوں کے درمیان گہرے تعلق کو واضح کرتی ہیں، ایک پیچیدہ ذہنی مکالمے میں مگن یا ایک درست اور سخت جسمانی کوشش کرنے والا شخص خود بخود بہت آہستہ سانس لے گا، جب کہ تیز یا فاسد توجہ کا انحصار سست سانس لینے پر ہوتا ہے، جب کہ تیز یا بے قاعدہ سانس لینے کا خوف، بے قاعدگی، جنسی

خواہشات، جنسی خواہشات جیسے نقصان دہ حالتے غصے ایک بندر 32
بار فی منٹ کی رفتار سے سانس لیتا ہے جبکہ انسان کے لیے صرف 18 بار
فی منٹ کی رفتار سے سانس لیتا ہے ہاتھی، کچھوے، سانپ اور دیگر
جانوروں کی سانس لینے کی رفتار انسانوں کے مقابلے میں کافی کم ہوتی
ہے مثال کے طور پر تین سو سال تک زندہ رہنے والا ایک بڑا کچھوا صرف 4
بار فی منٹ کی شرح سے سانس لیتا ہے۔

کتاب سے: یوگی کی زندگی میں ہندوستان کا فلسفہ
بذریعہ پرامنسا یوگنند: یوگی کی خود نوشت
چونکہ کسی مادی کام کا حصول ناممکن ہے۔
یا کسی بھی شعبے میں کوئی پیش رفت کرنا
روحانی آزادی کے بغیر
یا خدا کی طرف سے ہدایت اور حکمت
آئیے ہم سب سے پہلے اور آخری اور ہمیشہ بلند کرتے ہیں۔
خدا کے شکر اور شکر کی آیات
اپنے کام کو مکمل کرنے کے لیے
اور اسے اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق مکمل کرنا ہے۔
اور تاکہ ہم کامیابی کی خوشی محسوس کر سکیں
نئی توانائی اور جوش کے ساتھ
میرے تمام تشکر اور تعریف کے ساتھ
تمام بھلائیوں کے منبع کی طرف
اس کی بے شمار نعمتوں پر
جو ہماری زندگی کے ہر دن ہم پر حاوی ہو جاتا ہے۔
ہم اکثر ان نعمتوں کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔
حالانکہ اس دنیا میں کروڑوں لوگ اس سے محروم ہیں۔
ہر بار ہم اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں۔
ہمیں جتنی زیادہ نیکیاں اور برکتیں ملیں گی۔
اگر تم شکر گزار رہو گے تو میں تم پر ضرور اضافہ کروں گا۔
{آج کی روز کی روٹی ہمیں دے دو}
آئیے یاد رکھیں وہ جو زندگی میں سب کچھ لے لیتا ہے۔
تاہم، یہ ایک حقیقت ہے کہ وہی ہے جو ہدف سے محروم رہتا ہے۔
دلی شکرگزاری اندرونی سکون لاتی ہے۔
یہ خوشی اور ذہنی سکون لاتا ہے۔
ہم اپنے ساتھ خدا کی قربت محسوس کرتے ہیں۔
ہمارے لیے اس کی فکر اور ہم پر اس کی شفقت
اگر ہم اس طرح رہتے ہیں۔

اور ہم نے یہ راستہ اختیار کیا۔
ہم ایک شاندار حالت میں پہنچ جائیں گے۔
روشن، مثبت سوچ سے
اور خدا کے قریب ہونے کا احساس
یہ ایک شاندار کیس ہے
اس میں سکون، خوشی اور تازگی ہے۔
جب روح اس روحانی تعلق کو محسوس کرتی ہے۔
خوشی کی نہریں اس کی طرف بہتی ہیں۔
بارگاہ الہی سے نکلنا
تب خدا ہمارے وجود میں سب سے نمایاں سچائی بن جاتا ہے۔
ہم حالات اور نئی پیش رفت سے نمٹنے کے زیادہ قابل ہو جاتے ہیں۔
اس صورت میں، محبت ایک حقیقت بن جاتا ہے
نفرت خالص وہم ہے۔
کیونکہ خدا محبت ہے۔
کوئی ضروری وجود نہیں ہے۔
سوائے اس کے اس وجود میں تنہا
خواب اور وہم
زمینی امیدوں کے کمبل کے نیچے میں ایک طویل عرصے تک لیٹا رہا۔
میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک شاندار، عالیشان تخت پر بیٹھا ہوں۔
میرا چہرہ مسکراہٹوں کے گلدستے سے مزین تھا۔
لیکن ہنسی اور خوشی کے لمحات زیادہ دیر قائم نہ رہے۔
اس کے بجائے، وہ ایک کے بعد ایک مرجھا اور بکھر گئے۔
پھر میں نے خود کو پھٹے ہوئے چیتھڑوں میں لپٹا ہوا دیکھا
اور غربت کی سخت چٹانوں پر پھیلا ہوا ہے۔
سخت مشکلات اور مصائب کی گرفت میں
میں پھوٹ کر رو پڑا
لیکن میرے آنسو بہے گئے۔
اور کوئی دیکھنے یا تسلی کرنے والا نہیں۔
دنیا مجھ سے آگے چلی گئی اور طنزیہ خاموشی سے میری طرف دیکھا
!میرا دل پکارتا ہے، تجھ سے مدد مانگتا ہے، اے اللہ
اور جیسا کہ میری مسلسل دعائیں آپ کی گہرائیوں تک پہنچ گئیں۔
اس نے آخر کار مجھے جگایا

اور زبردست خوشی کے ساتھ، میں نے آپ کی موجودگی میں خود کو محفوظ اور محفوظ پایا

مبہم اور پریشان کن اختلافات کی گرفت سے دور
اے خُداوند، کاش آپ پوری انسانیت کو جگا دیں۔
دولت کے مسکراتے خواب اور روتی غربت کی دنیا سے!
اے خواب بنانے والے، انہیں موت کے خوفناک خوابوں سے نجات دے۔
اور ان کے ساتھ ابدیت کے شعور کی تجدید کریں۔
- اور ان کو برکت دیں تاکہ وہ محسوس کریں - پائیدار امن کے ذریعے
دنیاوی دھوکے کی ہولناکیاں
وہ خواب اور فریب کے سوا کچھ نہیں!

اعلیٰ ترغیبات

اے خدائی خالق

اے رب کائنات

اے سیاروں، ستاروں اور کہکشاؤں کا انتظام کرنے والے اور حرکت کرنے والے

آپ کا منصفانہ قاعدہ آپ کے شہریوں کو آزاد مرضی اور انتخاب کی آزادی دینے کا حکم دیتا ہے، جس سے انہیں خود کو ترقی دینے اور آپ کے مقدس اصولوں اور نظریات کے قریب آنے میں مدد ملے گی۔

آپ نے ہمیں ابدی آزادی سے نوازا اور ہمارے اندر آفاقی شعور کے بیج بوئے لیکن بدقسمتی سے ہم نے اپنے آفاقی شعور کو خود غرضی، نفرت، تنگ نظری اور اندھی جنونیت کی سلاخوں کے پیچھے باندھ دیا ہے۔

خُداوند، پگھلنے میں ہماری مدد کریں - ہماری گرم جوشی اور برادرانہ افہام و تفہیم کے ساتھ - ہمارے اور دوسروں کے درمیان تمام مصنوعی، برفیلی رکاوٹوں اور رکاوٹوں کو

بیدار ضمیر اور صحیح فیصلے کو ضبط نفس میں استعمال کرنے اور زندگی کی راہوں پر سیدھی چلنے میں ہماری مدد کریں

اور ہمیں اپنی قومی محبت کے دائرے کو وسعت دیتے ہوئے اپنی روحانی دولت اور ہمدردانہ ہمدردی کو بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ زمین کے تمام باشندوں کو رنگ، طبقے، جنس اور عقیدے سے قطع نظر شامل کیا جا سکے۔

اے کائنات کے رب، آئیے ہم آزاد پیدا ہونے والے تمام انسانوں کی آزادی کا احترام کریں اور اس کی قدر کریں۔

اور ہمیں برکت دیں تاکہ ہم ایک متحد دنیا بنائیں اور آپ
کو زندگی کے لیے اپنے روحانی پیشوا کے طور پر منتخب کریں۔
روح کی گہرائیوں سے
اے خُداوند، میری آرزو کے انگارے چمکے۔
آپ کی پاک حضوری ہمیشہ موجود ہے۔
میں نے اپنی آرزو کے لیے مندر بنایا ہے۔
میرے ہر خیال میں
کیا آپ مجھے ملیں گے؟
اور تم میری محبت کے تخت پر بیٹھے ہو؟!
میرے خیالات آپ کی دانشمندانہ رہنمائی کی پیروی کریں۔
تم میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہو۔
خدا کے بارے میں سوچنے اور اس پر غور کرنے کے دروازے سے
میں پائیدار امن کے مندر میں داخل ہوں گا۔
آج میں پریشانیوں اور خوف کی نمائندگی کے لیے لاٹھیوں
کا ایک بنڈل روشن کروں گا۔
میری روح میں خدا کے مندر کو روشن کرنے کے لیے
میں اپنی روح کی تنہائی میں خدا کو تلاش کروں گا۔
اور میں خلوص سے دعا کروں گا جب تک کہ میرا دل اس کے
لیے محبت سے دھڑک نہ جائے۔
اور میں اپنی دعاؤں پر اس کا ردعمل محسوس کرتا ہوں۔
اے کاش میری زندگی کی چنگاری خدا کے سورج کے ساتھ
مل جائے۔
اور یہ ان تمام آنکھوں میں چمکتا ہے جو نیکی سے محبت
کرتے ہیں۔
میں جنگوں سے ٹوٹی ہوئی دنیا کو چھڑکوں گا۔
امن اور محبت کے خیالات کے ساتھ
میں بارگاہ الہی میں داخل ہوں گا۔
اور میں کائناتی شعور کو چھوتا ہوں۔
غور و فکر اور الہی محبت کی خوشی کے ذریعے
الہی حفاظت مجھے ہمیشہ اور ہمیشہ کے لئے گھیرے ہوئے
ہے۔
اور خدا کا نور میرے ساتھ ہے اور میرے اردگرد کی تاریکی
کو دور کرتا ہے۔
جب تک میں اس کی رہنمائی کی روشنی میں چلتا ہوں،
میں ٹھوکر نہیں کھاؤں گا۔

میں سیدھے راستے سے نہیں بھٹکوں گا۔
زندہ جذبات
اے وجود کی روح اور کائناتوں کے مالک
تم میری نظر کے پیچھے ہو جس سے میں تمہارا ظاہری حسن دیکھتا ہوں۔
اور اپنے کان کے پیچھے، جس سے میں زمینی آوازوں کے مرکب کو سنتا ہوں۔
آپ میرے لمس کے پیچھے ہیں، جس کے ساتھ میں آپ کی دنیاوی دنیا میں چیزوں کو محسوس کرتا ہوں۔
اور فطرت کے پردے سے پرے جو آپ کے خوبصورت چہرے کو چھپاتا ہے۔
میں تمہیں پھولوں کی تسکین بھری نگاہوں میں دیکھتا ہوں۔
اور میں تمہیں غذائیت بخش کھانے کا ذائقہ چکھتا ہوں۔
میں آپ کے الہی جوہر اور آپ کی ابدی مٹھاس کو محسوس کرتا ہوں۔
تمام اچھی چیزوں اور عجائبات میں جو موجود ہیں۔
اے رب، میں تجھ سے دعا کرتا ہوں، اور آپ میری کانپتی آواز کے پیچھے ہیں۔
اور اپنے دماغ کے پیچھے، جس کے ساتھ میں دعا کرتا ہوں۔
تم میرے سب سے گہرے احساسات سے باہر ہو
میرے مقدس خیالات اور امنگوں اور آپ کے لیے میری آرزو سے پرے۔
تم میرے مظاہر سے پرے ہو اور میری نرم محبت سے پرے ہو!
اے کاش تم انسانی جذبات کے پردوں کے پیچھے سے ابھرو
اور دلکش قدرتی مناظر
میری روحانی آنکھیں کھولیں تاکہ میں آپ کو بالکل ویسا ہی دیکھ سکوں جیسا آپ ہیں!
اللہ کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔
جب ہم خُدا کے ساتھ جڑتے ہیں، تو بدیہی سمجھ ہمیں متاثر کرے گی اور ہر کام میں ہماری رہنمائی کرے گی۔
ہمیں شعوری طور پر اس بابرکت طاقت کا مالک ہونا چاہیے وہ طاقت ہمارے اندر ہے۔ ہمیں صرف اسے ننگا کرنے کی ضرورت ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ یہ طاقت آپ کے حالات کو بہتر بنانے اور آپ کے لیے چیزوں کو آسان بنانے کے لیے ہر چیز میں کام کر رہی ہے۔ جب آپ اس طاقت سے جڑیں گے، آپ کی فلاح و بہبود کائناتی توانائی کے ساتھ دھڑکتی رہے گی، اور آپ کے خیالات مزید بہتر، مرکوز، تیز اور دخول ہو جائیں گے، آپ کو احساس ہو گا کہ آپ کی روحیں خدا کی زندہ سچائی اور اس کی ہمہ گیری کے لیے برتن ہیں۔

خدا صحت، خوشحالی، حکمت، اور ابدی خوشی کا ذریعہ ہے۔ جب ہم اس سے جڑ جاتے ہیں، تو ہماری زندگی مکمل اور مکمل ہو جاتی ہے۔

خدا کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔ ہمیں اس اعلیٰ ترین طاقت کے بارے میں سوچنا چاہیے جو ہمیں زندگی، توانائی اور حکمت دیتی ہے۔

ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ یہ سچائی ہمارے ذہنوں میں، یہ طاقت ہمارے جسموں میں، اور یہ لامتناہی خوشی ہماری روحوں میں پھیل جائے۔

بند آنکھوں کے اندھیرے کے پیچھے کائنات کی حیرت انگیز قوتیں ہیں، اور تمام نیک روحیں اور عظیم روحیں

اور روح کے دائروں کی لامحدود وسعت

اگر آپ غور و فکر کریں گے تو آپ کو مطلق سچائی کا ادراک ہو جائے گا اور آپ اپنی زندگیوں میں اس کا حیرت انگیز کام دیکھیں گے اور ہر چیز میں جو تخلیق میں شاندار اور شاندار ہے۔

آرزوؤں کی راہوں پر
خدا مجھے بلا رہا ہے۔
کھلی روحوں کے ذریعہ
اور مہربان دل محبت سے دھڑکتے ہیں
اور یہ ایمان سے بھرپور ہے۔
ہر نیک کام جو شاگرد نے کیا ہے۔
اس کی آگاہی ایک قدم کے قریب ہے۔
کائناتی شعور کی دہلیز سے
مجھے اندر جانے دو، رب
اپنے الٰہی حسن کو دیکھنے کے لیٔ
اور میں آپ کی چمکیلی روشنیوں کو دیکھ کر خوش ہوں
اگر میری زندگی تیری الہامی حکمت سے چلتی ہے۔

لہٰذا میری کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوں گیٰ
میں گمراہ نہیں ہوں گا۔
اے خُداوند، مجھے برکت دے تاکہ میری بینائی واضح ہو۔
میری روح پاک ہو گئی ہے۔
پھر اس نے یقین کا سورج دیکھا
اور مجھے حقیقت جاننے کا مزہ آتا ہے۔
آج میں اپنی ماضی کی مشکلات بھول جاؤں گا۔
میں حال اور مستقبل کا سامنا کروں گا۔
دلیری اور اعتماد کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی مدد سے
میں اپنے جسم کو کائناتی توانائی سے چارج کروں گا۔
اور میں اپنے وجود کو الہی شعور کی شفا بخش روشنی سے دھوتا ہوں۔
ایک کائناتی نیبولا کی طرح
امن میرے شعور کو بھر دیتا ہے۔
اور اس نے خدا کی لامحدود موجودگی کو محسوس کیا۔
اے رب، میری بصیرت کو روشن کر
میرا دماغی برتن بھر دو
سمجھ اور علم کے ساتھ
تیری محبت کی شمع روشن کرے۔
میری زندگی کی راہوں پر
نیلے جزائر کے جزیرے میں

اپنی بالکونی سے، میں نے مغرب کی طرف دیکھا، اور تخیل کے پروں پر اُڑتے ہوئے دور افق کے ساحلوں تک پہنچ گیا، اپنے دائیں اور بائیں، میں نے دو پہاڑی سلسلے دیکھے جو جلد ہی ایک پراسرار جامنی رنگ میں تبدیل ہو گئے۔

میں نے دوبارہ دیکھا تو ایک ان دیکھے ہاتھ نے انہیں گہرے نیلے رنگ کے پردے میں لپیٹ لیا تھا، میرے پیچھے گوڈالاجارا شہر بچھا ہوا تھا، دھندلاہٹ میں نہایا ہوا تھا، مشرقی آسمان اب نرم گلابی رنگوں سے رنگا ہوا تھا، آگے دیکھ کر میری آنکھوں نے سونے کی جھیل میں تیرتے نیلے جزیروں کا ایک جادوئی شہر دیکھا۔

جادوئی نیلے جزیروں کے اس جزیرے میں، نیلے رنگ کے چونے کے پتھر کی ایک بہت بڑی پہاڑی، سرمئی سفید آتش فشاں بادلوں سے گھری ہوئی ہے، جس نے آگ کے سرخ-سونے کے لاوے کے گیزر کو باہر نکالا ہے، جو ایک قوس قزح کی طرح جھکی ہوئی

جھیل کی طرف جھکی ہوئی ہے، شدید سنہری شعلوں کی ہلکی ہلکی ہلکی ہلکی ہلکی ہلکی جھیل میں۔

نیلی چوٹی اور اس کا جلتا ہوا تاج اس خاموش سنہری جھیل کی سطح پر جڑواں بچوں کی طرح جھلک رہا تھا اور دائیں طرف، ایک چھوٹی سی پر سکون جھیل چمک رہی تھی، جو نیلے جزیروں میں سے ایک کی چھاتی کے ساتھ بسی ہوئی تھی جیسے پورے چاند کی لہروں کے درمیان تیراکی کر رہا ہو۔

میں بہت دیر تک غروب آفتاب اور سراب جیسے بادلوں کے شہر میں گھومتا رہا، جھیل کی سطح پر اپنی نازک سنہری روشنی کے ساتھ تیرتا رہا اور کتنے شاندار تھے وہ سنہری پانی جو سرخ برف کے جھرمٹ سے جڑے ہوئے ہر سمت ازل کے کنارے تک بکھرے ہوئے تھے۔

میں نے سوچا کہ روشنی کی مخلوق اس زمین پر اچھی روحیں ہیں، اور زندگی کے تمام امتحانات میں کامیابی سے گزرنے کے بعد، انہیں تفریح کرنے اور اپنے خوابوں کو مجسم کرنے کی اجازت دی گئی جیسا کہ وہ چاہتے ہیں۔

ہر روز غروب آفتاب کے وقت، وہ لوگ سمندروں اور سونے کی جھیلوں سے گھرے آسمانی شہروں میں اپنے آسمانی خوابوں کو تیز کریں گے۔

وہاں اور دکھوں کی گرفت کے پیچھے اور اس دنیاوی دنیا کے جال سے پرے اپنے تمام المیوں اور دردوں کے ساتھ

وہاں، جھنجھلاہٹ سے پرے، ان مخلوقات نے سرخ روشنیاں پھونکیں، نارنجی شعاعیں پییں، دور چلے گئے، قریب آئے، گھومے، اور رنگ برنگی روشنیوں کے درمیان تیرے۔

یہاں، وہ مخلوقات اپنے خوابوں کو فوری طور پر محسوس کریں گے اور ان کی خواہش کے مطابق اپنی فنتاسیوں کو مجسم کریں گے، پھر اپنی مرضی سے تحلیل اور غائب ہو جائیں گے۔

یہاں اس نے اطمینان اور اطمینان کے خزانوں سے لطف اندوز کیا، اور دل کھول کر ان تمام لوگوں کے خوابوں کو عطا کیا جو اس کی حیرت انگیز، جادوئی دنیا میں اس سے ملنے آئے تھے۔

یہاں وہ انسانوں کی طرح انتظار اور خواہش کرنے کی پابند نہیں تھی تاکہ اس کے خواب پورے ہوں اور اس کی

خواہشات کی تکمیل ہو بلکہ اس نے جیسا چاہا خواب دیکھا اور اپنی مرضی سے ان تمام خوابوں اور خواہشات کو حاصل کیا۔

خوابوں کے جزیروں میں غروب ہونے والا وہ شہر میرے خوابوں میں سے ایک خواب تھا جو لاشعور کی تہوں میں لٹکا ہوا تھا، اور آج یہ ہر طرح سے سچ ہو گیا ہے!

واقعی، میں نے اپنی روح کے پوشیدہ خزانوں اور خزانوں کو دیکھا ہے، اور ان کی روشنی نے مجھے مغلوب کر دیا ہے اور ان کی چمک نے مجھے حیران کر دیا ہے!

پیرامیہنسیات: الہی ایکسٹسی کے سپیکٹرم

اے رب، عاجزی سب سے یقینی راستہ ہے۔
اپنی رحمت الٰہی کی بارش حاصل کرنے کے لیے
میں آپ کے خدائی انصاف اور سچائی کے اصولوں پر بھروسہ کروں گا۔
یہ سمجھ کر کہ آپ محبت کی پکار اور دل کی آرزو کا جواب دے رہے ہیں۔
آپ کی مجموعی مرضی کے ساتھ قریبی تعاون میں
اور آپ پر میرے کامل یقین کے ساتھ
میں آپ کی مدد حاصل کروں گا اور آپ کے قریب محسوس کروں گا۔
آج میں آپ کی طرف اپنا فرض ادا کروں گا۔
جس طرح میں دنیا کے لیے اپنی ذمہ داریاں پوری کرتا ہوں۔
اے سب سے زیادہ محبوب
تم دلوں کے مقبروں میں گونجنے والی آسمانی بازگشت ہو۔
اور تم احساسات کی آواز ہو جسے کان نہیں اٹھا سکتے
آپ کی محبت سے نوازا جانا بے حد عظیم ہے۔
تمام دنیاوی لحاظ سے
اور تمام زمینی شان و شوکت
آپ پر میرے کامل یقین کے ساتھ
میں دیکھتا ہوں کہ بیماری کے سائے مٹتے اور بغیر واپسی کے چلے جاتے ہیں۔
میں تمہیں دیکھوں گا، خداوند، فطرت کے دریچوں اور امن کے دروازوں سے
ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز

اور ہمیں اپنی کائناتی توانائی کی لہروں میں غرق کر دیں۔

خود غرضی کو ہم سے دور رکھ

جو روحوں کو قریب آنے سے روکتا ہے۔

اور ان کی ملاقات نیکی اور نور کی محبت پر مبنی تھی۔

مجھے اپنی دعاؤں کے پھولوں کو سیراب کرنے دو

تیرے بارے میں سوچنے اور تیرے دھیان کے پانی کے ساتھ، اے میرے خدا

تاکہ نئے، متحرک پھول پھوٹ سکیں

الہام، امن اور خوشی سے

غلط کاموں سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ غلط کام کو پہچاننے اور اسے نہ کرنے کا عزم کرنے کے لیے درست فیصلہ کیا جائے۔

ایک غلط سے دوسرے کی لڑائی صحیح پیدا نہیں کرتی جہالت انسانیت کی حقیقی دشمن ہے اور اسے اس دنیا سے نکال دینا چاہیے ہمارے پاس خوشحالی، خوشی اور کامل انصاف کے دور کے آغاز کے لیے اس دنیا میں ہر چیز کی ضرورت ہے۔

اس میں واحد رکاوٹ انسانی خود غرضی ہے جو اس ناممکن کو ممکن بناتی ہے خوفناک اور بلا جواز مصائب انسان کی خود غرضی اور دوسروں کی پرواہ کیے بغیر اپنے مفاد کے حصول کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

جو پیسے ضرورت مندوں کو کھانا کھلانے اور کپڑے پہنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا وہ تباہی و بربادی کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہ خود غرضی، جو جہالت سے پیدا ہوئی، عالمی مسائل کی جڑ ہے۔

ہر کوئی سوچتا ہے کہ وہ صحیح کام کر رہے ہیں، لیکن جب وہ صرف اپنے ذاتی مقاصد کی پیروی کرتے ہیں، تو وہ سبب اور اثر کے کرمی قانون کو حرکت میں لاتے ہیں، جو لامحالہ ان کی اپنی اور دوسروں کی خوشی کو تباہ کر دے گا۔

میں جتنا زیادہ انسانی جہالت کی وجہ سے ہونے والے دنیا کے سانحات کا مشاہدہ کرتا ہوں، اتنا ہی مجھے احساس ہوتا ہے کہ اگر گلیاں سونے سے ہموار ہو جائیں تب بھی خوشی نہیں رہے گی۔

خوشی دوسروں کو خوش کرنے میں مضمر ہے، اور اگر سب نے ایسا کیا تو سب خوش ہوں گے۔

اور زمین کے فضلوں میں سے ہر ایک کو اپنا حصہ ملے گا۔

چونکہ ہم اس دنیا میں آئے ہیں جہاں سے ہمیں معلوم نہیں ہے، اس لیے ہمارے لیے زندگی کی ابتدا اور مقصد کے بارے میں سوچنا فطری ہے۔

ہم اس دنیا کے خالق کے بارے میں سنتے اور پڑھتے ہیں، لیکن ہم نہیں جانتے کہ اس تک کیسے پہنچیں ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ پوری کائنات اس کے الہی دماغ کے وجود کا اعلان کرتی ہے۔

جس طرح چھوٹی گھڑی کے چھوٹے اور درست پرزے اور آلات ہمیں گھڑی بنانے والے کی تعریف کرنے پر مجبور کرتے ہیں، اور جس طرح فیکٹری کی بڑی اور پیچیدہ مشینیں اپنے موجد کے بارے میں ہمیں حیران اور متاثر کرتی ہیں، اسی طرح جب ہم قدرت کے عجائبات کو دیکھتے ہیں تو ان کے پیچھے چھپی ہوئی ذہانت سے حیران رہ جاتے ہیں، اور ہم پوچھتے ہیں: " پھول کو کس نے چمکایا اور اس کی خوبصورتی کہاں سے آئی؟ پنکھڑیاں اتنی درستگی کے ساتھ بنی ہیں اور اتنے شاندار، خوش رنگ رنگوں سے رنگی ہوئی ہیں؟

رات کے وقت، ستارے اور چاند، اپنی چاندی کی روشنی ہمارے اردگرد بکھیرتے ہیں، ہمیں اس شعور پر غور کرنے کی ترغیب دیتے ہیں جو خلا کی وسعتوں میں ان آسمانی اجسام کی رہنمائی کرتا ہے، چاند کی ہلکی روشنی روزمرہ کی سرگرمیوں کے لیے ناکافی ہے، اور اس لیے ایک عقلمند اور نرم دماغ رات کو آرام کا مشورہ دیتا ہے، پھر سورج طلوع ہوتا ہے، اس کی روشن روشنی ہمیں اپنے اردگرد روشن اور روشن دنیا کو دیکھنے کی اجازت دیتی ہے۔ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خود پر

اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے دو طریقے ہیں: جسمانی اور روحانی طریقہ جب ہماری صحت خراب ہو جائے، مثلاً ہم علاج کے لیے ڈاکٹر کے پاس جا سکتے ہیں لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے کہ نہ کوئی ڈاکٹر مدد کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا راستہ اختیار کر سکتا ہے۔ روحانی طاقت کے لیے جس نے ہمارے جسم، دماغ اور روح کو تخلیق کیا۔

مادی طاقت محدود ہے، اور جب ہم ناکام ہو جاتے ہیں، تو ہم خدا کی لامحدود طاقت کی طرف رجوع کرتے ہیں، یہ ہماری مالی ضروریات پر بھی لاگو ہوتا ہے جب ہم اپنی پوری کوشش

کرتے ہیں اور پھر بھی کافی حاصل نہیں کرتے، ہم اس طاقت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ہر کوئی اپنے مسائل کو بدترین سمجھتا ہے کچھ لوگ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ دباؤ محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کی لچک کمزور ہوتی ہے لوگوں کی ذہنی طاقت میں فرق کی وجہ سے وہ مختلف مقدار میں توانائی خرچ کرتے ہیں اگر کسی کو زبردست مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس کا دماغ کمزور ہوتا ہے تو وہ اس پر قابو نہیں پاتے ہیں طاقتور دماغ والے لوگ رکاوٹوں کو توڑ کر اپنی مشکلات پر قابو پاتے ہیں، جب کبھی کبھی مضبوط لوگوں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہم ناکامی کا سامنا کرتے ہیں۔ بہت زیادہ جسمانی، فکری اور روحانی پریشانیوں اور مشکلات سے ہمیں احساس ہوتا ہے کہ اس مادی دنیا میں زندگی کی قوت کتنی محدود ہے۔

ہماری کوششوں کو صرف اچھی صحت اور مادی تحفظ کے حصول کے لیے ہی نہیں بلکہ زندگی کے معنی تلاش کرنے کے لیے بھی وقف ہونا چاہیے۔

زندگی کا مقصد کیا ہے؟ جب مشکلات ہم پر حاوی ہو جاتی ہیں، تو ہم سب سے پہلے اپنے اردگرد کا رخ کرتے ہیں، ہر ممکنہ مادی ایڈجسٹمنٹ کی کوشش کرنے سے ہمیں راحت ملے گی لیکن جب ہم ایک آخری انجام تک پہنچ جاتے ہیں اور کہتے ہیں، "میری تمام کوششیں ناکام ہو گئیں، تو میں مزید کیا کر سکتا ہوں؟" ہم سنجیدگی سے اپنے مسئلے کا موثر حل تلاش کرنے پر غور کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جب ہماری سوچ کافی گہری ہو جاتی ہے تو ہم اپنے اندر جواب تلاش کر لیتے ہیں یہ جوابی دعا کی ایک شکل ہے۔

میری روح کی خاموشی میں
مجھے آپ سے ملنے دو، رب!
مجھے اپنے پاس رکھو، اور مجھے تمہاری ابدی موجودگی کا احساس دو
میرے اندر اور میرے آس پاس
سوچوں کی تنہائی میں تیری آواز سننے کو ترستا ہوں۔
زمین کی بلند آوازوں کو مجھ سے دور رکھیں
میری یادوں میں چھپا
میں آپ کی پرسکون، پرسکون آواز سننا چاہتا ہوں۔
اور گلوکار ہمیشہ میری روح کے سکون میں رہتا ہے۔

میرے خدا، جہاں تو سب موجود ہے۔
آپ کو حاضر ہونا چاہیے۔
میرے وجود اور ضمیر کے اندر
ایک چھوٹا سا حصہ بھی دکھانے میں میری مدد کریں۔
میری روحانی میرا میں چھپے خزانوں سے!
اے تابناک روشنی
میرا دل جاگ رہا ہے۔
میری ذہنی صحت
میرے روحانی ہیکل کو اپنے جلال سے بھر دے۔
اے ابدی شمالی ستارے!
میں جہاں بھی گھومتا تھا اور جس طرف بھی مڑتا تھا۔
میرے دماغ کی مقناطیسی کمپاس کی سوئی آپ کی طرف
اشارہ کرتی رہتی ہے۔
چاہے آپ بدبختی کی آندھیوں سے متاثر ہوں۔
یا مصیبتوں اور مصیبتوں کی بارشوں سے بھیگ جانا
تاہم، میرے دماغ کی رہنمائی کی گئی تھی۔
ہمیشہ اپنی طرف متوجہ ہونا
میرا پیارا پرندہ، اپنے پروں کو مارتا ہے۔
الجھنوں کے بادلوں کے درمیان
اور الجھنوں کے طوفان
وہ یقینی طور پر آپ کے پاس اپنا راستہ تلاش کرے گا۔
قدیم زمانے میں
ایتھر کے دل میں
جب ہم روحوں کے طور پر وجود میں آئے
ہم سب سو رہے تھے۔
الہی محبت کے کمبل کے نیچے
اور جب اللہ نے ہمیں بیدار کیا۔
ہم اس سے دور ہو گئے۔
جیسا کہ پرجوش بیٹے کی کہانی میں ہے۔
ہم اپنے درمیان رشتہ داری کے خدائی بندھن کو بھول چکے
ہیں۔
ہم ایک دوسرے کے لیے اجنبی بن گئے۔
اور چونکہ ہم نے اپنے آسمانی گھر کو ترک کر دیا ہے۔
ہم اس دنیا میں بن گئے ہیں۔
زمین کے کونے کونے میں سفر کرنے والے مسافر

ہم تقدیر کی راہوں پر چلتے ہیں۔
ہم بہت آگے جا چکے ہیں۔
ہم اپنے اصل گھر سے بہت دور چلے گئے ہیں۔
تاہم وقتاً فوقتاً
کچھ جگہیں، تجربات اور چہرے ہمیں جگاتے ہیں۔
دفن شدہ یادیں اور گہرے اندرونی احساسات
وہ ہم سے سرگوشی کرتی ہے۔
ہمیں ایسا لگتا ہے۔ جیسے ہم یہ سب نئے سرے سے محسوس کر رہے ہیں۔
وہ چیزیں جو ہم پہلے ہی جانتے تھے۔
ہم پیاروں سے ملتے اور جڑتے ہیں۔
ہم ان کے قریب تھے۔
ماضی بعید میں
اے خالق کائنات
آپ کا نور عظیموں میں چمکتا ہے۔
ان کا الہی علم ہماری سمجھ کو متاثر کرے۔
آئیے ہم یہ سمجھیں کہ آپ ہی حتمی مقصد ہیں۔
جو ہم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
سب سے بڑی آرزو
جس کے حصول کی ہم خواہش رکھتے ہیں۔
اپنی موجودگی کی خوشبودار ہواؤں سے ہمیں تروتازہ کر
ہمیں اپنی شاندار موجودگی کی آرزو سے بھر دے۔
ہماری ہستی کو تیری الہی حکمت سے پرورش ملے
ہمیں آپ کی مقدس روشنی محسوس کرنے دو
یہ ہماری زندگی کے ہر پہلو میں پھیلتا ہے۔
اور یہ ہمارے عزم کو مضبوط کرتا ہے۔
اور ہمارے اندھیروں کو دور کرتا ہے۔
اور ہم پر امن قائم کرے۔
اور امید
اور نیک اعمال کرنے کی خواہش
شہزادہ اور روشن خیال ہرمٹ کے درمیان
ایک دفعہ ایک ظالم شہزادہ اپنے نوکروں اور نوکروں کے ساتھ شکار کے سفر پر نکلا، مکمل طور پر مسلح اور مسلح ہو کر جنگل میں گہرے سینگ پھونکتے اور ڈھول پیٹتے ہوئے۔

کچھ پرندوں، ہرنوں اور خوفناک شیروں کا شکار کرنے کے بعد، شہزادے اور اس کے ساتھیوں کو احساس ہوا کہ وہ اپنا راستہ بھول گئے ہیں۔

ان کے پاس کھانے کی بہتات تھی لیکن پانی نہیں تھا جنگل میں پانی کی انتھک تلاش کے باوجود انہیں کوئی چیز نہیں ملی تھی رات کے وحشی درندوں کے حملوں سے ان کے پاس کوئی جائے پناہ نہیں تھی جیسے جیسے اندھیرا تیزی سے قریب آ رہا تھا۔

سورج نظروں سے اوجھل ہو گیا اور شہزادہ جو قافلے کی قیادت کر رہا تھا، ایک پرانی، خستہ حال جھونپڑی کے پاس پہنچا، جب وہ اترا، اس نے کھلا دروازہ دھکیل دیا اور جھونپڑی میں داخل ہوا، اس کے ایک کونے میں روشنی کی ایک جھلک کے علاوہ اندر سب کچھ اندھیرا تھا، اور اس نے مایوسی سے سوچا، "جھونپڑی بھی تو ہے۔"

لیکن امید کے مارے اس نے پکارا، "کیا یہاں کوئی ہے؟"

اس کی بڑی حیرت ہوئی، اس نے ایک پرسکون آواز سنی جو اسے اطمینان سے جواب دیتے ہوئے بولی: "ہاں، میں حاضر ہوں کیا تم پانی ڈھونڈ رہے ہو؟"

شہزادہ ایک لمحے کے لیے اندھیرے میں دیکھتا رہا یہاں تک کہ اسے ایک انسان کا بھوت نظر آیا، اور حیران رہ گیا کہ وہ شخص اس سے ملنے یا پہچاننے سے پہلے ہی اس کے خیالات کو جانتا تھا۔

شہزادے نے اپنے میزبان سے پوچھا تم کون ہو؟ میزبان نے جواب دیا، "خدا کے لیے وقف ایک غریب سنیاسی۔"

برمن نے چراغ جلایا اور شہزادے نے اپنے وفد کو بلایا، اور انہیں اس دور دراز جنگل میں پانی اور پھل مل کر بہت خوشی ہوئی۔

شہزادے نے نوکرانی سے پوچھا کیا تم شیروں اور سانپوں سے نہیں ڈرتے؟

متکبر شیخ نے جواب دیا: "یقیناً نہیں، شیر میری پالتو بلیاں ہیں، اور سانپ میرے لیے پرامن ہیں، ہم وہ دوست ہیں جو ہمیشہ خدا کی محبت کی دھوپ میں ٹہلتے ہیں جو اس وجود کی ہر چیز پر چمکتا ہے۔"

جیسے ہی شہزادے نے ہرجیت کو مزید قریب سے دیکھا تو وہ خوف زدہ ہو گیا جب اس نے ایک کوبرا کے جوڑے کو اس کی

گردن سے لٹکتے ہوئے دیکھا جب وہ اس بات کی تصدیق کرنے کے لیے قریب پہنچا کہ جو کچھ اس نے دیکھا تھا، تو سانپوں نے سسکیاں بھریں اور سر پھوڑ دیا، کیونکہ انھوں نے خوف کی لرزش محسوس کی اور شہزادے کے دل میں انتقام کا احساس ہوا۔

مزید برآں، اسی وقت جنگل کا ایک شیر جھونپڑی میں داخل ہوا اور خاموشی سے اس کے قدموں میں لیٹ گیا، جب خدا کے بندے نے اسے تسلی دی اور اس کا سر تھپتھپایا، شیر خاموشی سے جنگل کے قلب کی طرف چلا گیا۔

متکبر شہزادے نے اپنے دل میں سوچا، ’’یہ بوڑھا ضرور نیک اور رحمدل ہونا چاہیے، کیونکہ اس نے ہمیں جنگلی جانوروں اور مہلک پیاس سے بچایا ہے، اس کے اعمال کے صلے میں میں اسے امیر بناؤں گا۔‘‘ پھر اس نے متکبر سے مخاطب ہو کر کہا:

"اے شیخ، آپ کا چہرہ شفقت اور خلوص سے جگمگاتا ہے، اور میں آپ کے اور میرے ساتھیوں کے لیے جو کچھ آپ نے کیا ہے اس کی قدر کرتا ہوں، اس لیے میں آپ کو ایک راز سونپنا چاہتا ہوں جس سے آپ مالدار اور دولت مند بن جائیں گے، یہ راز میں پہلی بار اور صرف آپ پر ظاہر کر رہا ہوں۔"

جیسے ہی اس نے یہ الفاظ کہے تھے کہ شہزادے نے اپنی چادر کے نیچے سے ایک پتھر نکالا اور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا:

میں تمہیں یہ خاندانی خزانہ سونپنا چاہتا ہوں یہ فلاسفر کا پتھر ہے اور شاید تم اس کو استعمال کر کے امیر بن جاؤ گے یہ پتھر سونا بناتا ہے اور یہ میرے والد کو ایک بڑے کیمیا دان نے دیا تھا اس میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ ہر چیز کو خالص سونے میں بدل سکتا ہے تم اس پتھر کو سال بھر استعمال کر سکتے ہو اور پھر سال بھر کے بعد میں تمہیں سونے کے لیے خرید کر واپس آؤں گا۔ آپ کے پاس جا کر میرا پتھر واپس لے آؤ جسے میں اپنی جان سے زیادہ قیمتی سمجھتا ہوں"

ہرمٹ اس ذمہ داری کو قبول نہیں کرنا چاہتا تھا، لیکن شہزادے کے مسلسل اصرار کے جواب میں، اس نے فلسفی کے پتھر کو رکھنے پر رضامندی ظاہر کی، شہزادے نے دیکھا کہ ہرمٹ نے لاپرواہی سے پتھر کو اپنی پٹی کے نیچے رکھا (جہاں لوگ جیب کتروں کے ڈر سے پیسے ڈالتے تھے!)، اور پھر شہزادے اپنے راستے پر چلا گیا۔

ایک سال بعد شہزادہ اپنے وفد کے ساتھ واپس آیا اور اس امید سے کہ وہ خستہ حال جھونپڑی کے بجائے ایک شاندار محل دیکھے گا لیکن جب اس نے دیکھا کہ جھونپڑی اب بھی کھڑی ہے اور پہلے سے بھی بدتر حالت میں ہے تو وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور دروازہ کھول کر اپنی آواز کے بل بوتے پر پکارا: "کیا تم ابھی تک زندہ ہو؟"

متولی نے مضبوط اور گہری آواز میں جواب دیا: "ہاں، خدا کا شکر ہے، اے شہزادے میرے گھر میں خوش آمدید"

فوری طور پر اور تمہید کے بغیر، شہزادہ چیخ کر بولا: "یار تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ فلسفی کے اس پتھر کا تم نے کیا کیا جو میں نے تمہارے پاس چھوڑا تھا؟ تم نے اسے امیر بننے کے لیے کیوں نہیں استعمال کیا؟"

متولی نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور پھر جواب دیا: "یہ فلسفی کا پتھر کیا ہے جس کی تم بات کر رہے ہو، اور یہ کہنے سے تمہارا کیا مطلب ہے کہ مجھے امیر بننا چاہیے؟ سچ تو یہ ہے کہ میں اپنے سے زیادہ امیر نہیں بننا چاہتا"

شہزادے کو گھبراہٹ نے یہ سوچتے ہوئے پکڑ لیا کہ بوڑھے کا پتھر اس کے تئیں بے حسی کی وجہ سے کھو گیا ہے اور اس نے التجا کرتے ہوئے آواز میں کہا: "میرا مطلب ہے فلسفی کا وہ انمول پتھر جسے تم نے ایک سال پہلے اپنی بیلٹ کے نیچے رکھا تھا؟

متولی نے جواب دیا: "یہ ٹھیک ہے، ابھی مجھے تمہارا قیمتی پتھر یاد ہے، ایک دن جب میں دریا میں نہانے گیا تو میں خدا کے بارے میں گہری سوچ میں تھا، اور مجھے لگا کہ پتھر میرے کپڑوں سے پھسل کر پانی میں نگل گیا، کیا تم سلامت رہو"۔

شہزادے اپنی آواز کے سب سے اوپر پکارا، "اوہ، میرا ناقابل تلافی نقصان! میں نے سب کچھ کھو دیا!" اور حیرانی سے تقریباً بیہوش ہو چکا تھا اس نے اس کے چہرے پر ٹھنڈا پانی چھڑک کر اسے زندہ کیا، جب کہ شہزادے کے مرید شیخ کے قریب پہنچے، ان کی آنکھیں بددلی سے بھڑک رہی تھیں، اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے، لیکن مرثیہ نے قہقہہ لگایا اور کہا، "اے اعلیٰ حضرت، میں نہیں جانتا تھا کہ آپ مجھے دریا کے اوپر سے پتھر اٹھائیں گے اور میں اپنی تلاش کے لیے ایسا پتھر اٹھاؤں گا۔ پتھر اور اسے تلاش کرنے کی کوشش کرو"

شہزادے نے جواب دیا، "کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ کیا تم اب اس پتھر کی تلاش کرنا چاہتے ہو جو تم سے گرا ہو اور ایک سال پہلے کرنٹ میں بہہ گیا ہو؟"

لیکن متولی نے اس کی باتوں پر کوئی دھیان نہیں دیا اور اس پر چیختے ہوئے کہا: ’’چھوٹے شہزادے، اس سارے ہنگامے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جب تک ہم دریا میں پتھر تلاش نہ کر لیں، تم سب میرے ساتھ چلو۔‘‘

گویا کسی جادو کے تحت، شہزادے اور اس کے ساتھی نے بھیک کی شفاف مقناطیسیت کا جواب دیا اور خاموشی سے اس کے پیچھے دریا کی طرف چل پڑے، ہرمٹ نے شہزادے سے کہا کہ وہ اپنی جیب سے رومال نکالے، اسے اس کے چاروں کونوں سے پکڑے اور اسے دریا میں ڈبو دے، اس طرح دعا کرے:

"اے شہزادوں کے شہزادے، بادشاہوں کے بادشاہ، اور تمام فلسفیوں کے پتھروں کے بنانے والے، میرا پتھر مجھے واپس کر دو"

جیسے ہی شہزادے نے ایسا کیا اور اپنا رومال پانی سے اٹھایا تو وہ اپنی کفر بھری آنکھوں سے بیس سے زیادہ فلسفیوں کے پتھروں کو دیکھ کر حیران رہ گیا، جو کہ اصلی پتھر سے ملتے جلتے ہیں جو اس نے کھوئے تھے، ہر ایک کو جانچنے پر معلوم ہوا کہ ہر ایک ساحل کے عام پتھر کو سونے میں بدل سکتا ہے اور شہزادے نے اس پتھر کو سونے میں بدل دیا۔ دریا میں بنڈل

متولی اور اس کے ساتھیوں نے اس پر چلایا، "تم نے ایسا کیوں کیا؟" لیکن شہزادے نے مردِ خُدا کی طرف دیکھا، اُس کے آگے احترام سے جھک گیا اور کہا:

"جناب میں چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس جو ہے وہ اس کے پاس ہے جو سونے کو بیکار کنکر سمجھتا ہے"

اور اس لیے شہزادے نے اپنی زمینی بادشاہت کو ترک کر دیا تاکہ وہ عقلمند بوڑھے آدمی سے سیکھے کہ روح کی بادشاہی کیسے حاصل کی جائے، جو خلا میں نہیں ہے اور فنا کے تابع نہیں ہے۔

کہانی کا اخلاق یہ ہے کہ زمینی دولت خواہ کتنی ہی قیمتی کیوں نہ ہو، عارضی ہے اور جب جسم ایک سرد، بے جان لاش بن جائے تو اسے اس پست دنیا میں چھوڑ جانا چاہیے۔

فلسفی کے پتھر کو استعمال کرنے کے بجائے، جو یہاں صرف وقتی دولت جمع کرنے کی صلاحیت کی علامت ہے، ہمیں اس سنیاسی کی طرح ہونا چاہیے جس نے اپنا وقت اور قابلیت الہی دولت حاصل کرنے کے لیے وقف کر دی ہے جو کہ لازوال اور لافانی ہے۔

جو شخص خدا کو جان لے گا وہ خوابوں سے بھی زیادہ دولت کا مالک ہوگا اور اگر ضروری ہو تو روحانی دولت حاصل کرنے اور حقیقی دولت سے لطف اندوز ہونے کی امید میں مادی چیزوں کو پتھر کی طرح ترک کردے گا۔

دوسروں کے ساتھ ہمارے معاملات میں
پہچاننا اور تعریف کرنا بہت ضروری ہے۔
مخصوص اوصاف اور اعلیٰ صفات
جسے انہوں نے اپنے تجربات سے کشید کیا۔
اور انہوں نے اسے اپنے وجود سے تشکیل دیا۔
اگر ہم کھلے ذہن کے لوگوں کا مطالعہ کریں۔
ہم ان کو سمجھ سکیں گے اور آرام سے ان سے نمٹ سکیں گے۔
ہم بھی فوری طور پر قابل ہو جائیں گے۔
اس شخص کی نوعیت کو جاننا جس کے ساتھ ہم سلوک کر رہے ہیں۔
گھڑ دوڑ کے بارے میں کسی فلسفی سے بات نہ کریں۔
گھریلو تنظیم کے بارے میں کسی سائنسدان سے بحث نہ کریں۔
میں جانتا ہوں کہ اس شخص کی کیا دلچسپی ہے اور ان کی توجہ کس چیز کو حاصل کرتی ہے۔
اور اس نے اسے اس موضوع کے بارے میں بتایا
ضروری نہیں کہ ان چیزوں کے بارے میں جن میں آپ کی دلچسپی ہو۔
اگر ہم دوسروں کو سمجھنا چاہتے ہیں۔
ہمیں ان پر تنقید اور مذمت کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔
اس کے بجائے ہمیں اپنی عقل کے آئینے میں دیکھنا چاہیے۔
یہ جاننے کے لیے کہ کس چیز کو درست اور بہتر کرنے کی ضرورت ہے؟
وہ نفسیاتی آئینہ بہت مختلف ہے۔
مانوس آئینے کے بارے میں جسے ہم ہر صبح دیکھتے ہیں۔

ہر روز میں خود اس آئینے میں دیکھتا ہوں۔
اگر مجھے کوئی ایسی چیز مل جائے جو مجھے پسند نہیں ہے۔
میں خود کو قصوروار ٹھہراتا ہوں اور اسے درست کرنے کے لیے سخت محنت کرتا ہوں۔
اس طرح انسان اپنی تصویر دیکھتا ہے۔
اپنی روح کے آئینے میں اس کی حقیقی شکل میں جھلکتا ہے۔
اور یہ دن بدن ترقی کرتا ہے۔
خوشی اور ذہنی سکون کے راستے پر
خدا آپ کو خوش رکھے
السلام علیکم

لانگس کا نیٹ ورک
میں یہاں ہوں، اپنی آرزوؤں کا جال ڈال رہا ہوں۔
میری سوچوں کے وسیع سمندر میں
تم اکثر مجھ سے بچ گئے ہو، اے قیمتی الہی شکار!
تاہم، میں امن کی گہرائیوں میں تلاش کرنا جاری رکھتا ہوں۔
اور بغیر کسی وقفے کے، میں نے اپنی محبت کے جال یکے بعد دیگرے آپ کی طرف ڈالے۔
مجھے ایک دن آپ کو اپنی لامتناہی خواہش کے جال میں پھنسنا ہے۔
میں اپنی محبت کا یہ جال ہر جگہ پھینکتا ہوں۔
زندگی کی ہنگامہ خیز لہروں کے اوپر
اور چمکتے ستاروں کے بارے میں
اور اچھی روحوں کی گہرائیوں میں
میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں ایک شکاری ہوں۔
اور میں آپ کو پکڑنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔
اے سب سے پیاری خواہش اور وجود میں سب سے بڑا خزانہ!
میں اس سے جہالت کے پردوں کو پھاڑنے اور وہم کے اندھیروں کو دور کرنے، اور آپ کی زندگی کی سب سے بڑی آرزو اور آپ کی خواہشات کے تخت پر مضبوط ترین خواہش بننے کے لیے، اور آپ کی سستی اور تاخیر کو خوشی، تجدید اور

جوش کے ساتھ چلنے والی روحانی سرگرمی میں تبدیل کرنے میں مدد کرنے کے لیے کہتا ہوں جب تک کہ میں آپ کو اس سے محبت کا پینے نہ دینے کے لیے کہتا ہوں۔ نشے میں دھت ہو کر آپ کی زیارت کرنا جس میں سکون ہے اور آپ کے دل کو محبت اور شکر کے پانیوں سے دھونا اور آپ کے وجود میں یقین کے چراغ روشن کرنا اور آپ کے خوابوں کو اس کے بابرکت سمندرہ کی حقیقت میں پگھلانا اور آپ کو اس میں اطمینان اور اطمینان حاصل کرنا، تاکہ وہ آپ کے اندر سکون و اطمینان بسر کرے۔

خاموشی کا مطلب ہے پرسکون خیالات

جسم کو پرسکون کرنا اور اس کی ضروریات کو کنٹرول کرنا

جو بھی ایسا کرنے کے قابل ہو گا وہ ایک تازگی آمیز سکون کا تجربہ کرے گا۔

وہ بہتر دنیا کی شاندار لہروں اور نقوش کو محسوس کرے گا۔

اور جو خاموشی کی گہرائیوں میں ڈوبتا ہے، پھر
وہ اپنے اندر خدا کی بادشاہی کو دریافت کرے گا
جب تک کوئی شخص سڑک پر چل رہا ہے۔
اس کا ہر لمحہ بہت قیمتی ہے۔
ہم یہاں اس سرزمین پر مختصر وقت کے لیے ہیں
سب کچھ عارضی ہے، لیکن خدا کا احساس دائمی ہے۔
اسے دل و جان سے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی

ہمیں اس دنیا کے فتنوں کو اپنے زیر اثر نہیں آنے دینا چاہیے۔

ہمیں ہمارے سب سے بڑے مقصد اور ہمارے اعلیٰ ترین مقصد: خدا سے دور کر کے

خدا کو پہچاننا ممکن ہے۔
ہمیں کائنات کے مالک کو تلاش کرنا چاہیے۔
جس کی روشنی سے ستارے ٹمٹماتے ہیں
اور اس کی طاقت سے دل دھڑکتے ہیں
ہمیں اسے خاموشی کے مندر میں تلاش کرنا چاہیے۔
جب ہم تڑپ اور تڑپ کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں
اور جب ہم جلتی آرزو کے ساتھ اس کے بارے میں سوچتے ہیں
ہم اسے ڈھونڈ لیں گے۔

میں کسی نامعلوم خدا کی بات نہیں کر رہا ہوں۔
بلکہ یہ ایک رب کے بارے میں ہے جس کو میں جان گیا ہوں۔
اور یہ میرے لیے سچ ہے۔
یہ تمام جسمانی چیزوں سے زیادہ حقیقی ہے۔
یہ آسمانی سمندر ہے جو ہماری انسانی زندگیوں کی لہروں کو برقرار اور برقرار رکھتا ہے۔
ہم ہر چیز کے بغیر کر سکتے ہیں۔
سوائے خدا کے
{بہت برتر ہے خدا، قادر مطلق، حق}
(مبارک ہیں وہ جو دل کے پاکیزہ ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے)

انسان کے لیے محبت اور محبت کی ضرورت محسوس کرنا فطری بات ہے لیکن دل کی یہ تڑپ آخر کار اس محبت کا سرچشمہ ہے جو کہ خدا ہے۔

انسانی محبت کی بنیاد بہت سی توقعات، حساب کتاب اور موضوعی غور و فکر پر ہوتی ہے، اس لیے اس کے دائمی ہونے کی کوئی ضمانت نہیں کیونکہ یہ شرائط کی پابند ہے۔

تاہم، الہی محبت غیر مشروط، مستقل اور پائیدار ہے اگر یہ آپ کے دل کو چھوتی ہے، تو آپ اسے ہمیشہ اپنے ساتھ پائیں گے۔

تمام حالات میں، آپ اسے تحفظ اور یقین دہانی کے ذریعے محسوس کریں گے، یہاں تک کہ مشکلات اور مصائب کے درمیان بھی۔

مصائب اور کٹھن آزمائشوں کے درمیان

ہر کوئی آپ کو چھوڑ سکتا ہے، لیکن وہ مقدس محبت آپ کو نہیں چھوڑے گی، آپ کو مایوس نہیں کرے گی، اور آپ کو پریشانیوں اور وہموں کا شکار نہیں چھوڑے گی، کیونکہ یہ زندگی کے موڑ اور موڑ کے درمیان ایک حفاظتی قوت اور آسمان سے رہنمائی کرنے والی روشنی ہے۔

جب انسانی محبت پر خدائی محبت کا الزام لگایا جاتا ہے تو وہ پاک و صاف ہو جاتی ہے لیکن اگر آپ اس ندی کو جو کہ انسانی محبت ہے کو بہار سے الگ کر دیں جو کہ محبت الہی ہے تو وہ بہتا رک کر دنیا کی ریت میں گم ہو جاتا ہے۔

جب تک انسانی محبت الٰہی محبت سے جڑی رہتی ہے، یہ دل کو نرم کرتی ہے، ضمیر کو تازگی بخشتی ہے، اور روح کے باغوں کو زندگی کے پانی سے سیراب کرتی ہے۔

محبت: مرضی کا محرک

میں جو کچھ بھی کرتا ہوں، میں اپنے دل میں پوری محبت کے ساتھ کرتا ہوں۔

اگر آپ اسے آزمائیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ بالکل بھی تھکاوٹ محسوس نہیں کرتے

کیونکہ محبت وصیت کا سب سے بڑا محرک ہے، اور محبت کے زیر اثر وصیت میں ایسے کام کرنے کی غیر معمولی طاقت ہوتی ہے جو کچھ لوگوں کے لیے ناممکن معلوم ہوتی ہے۔

روحانی بیداری کے راستوں پر

کشش اور مخالف جنس

ذاتی ظاہری شکل صاف، صاف اور صاف ہونی چاہیے۔

کسی شخص کا پرکشش نظر آنا غلط نہیں ہے۔

جب تک کہ وہ اپیل اچھے ذائقے سے مشروط ہو۔

لیکن کسی شخص کے لیے جان بوجھ کر جنسی کشش کو استعمال کرنا غلط ہے۔

جنس مخالف کو اپنی طرف متوجہ کرنا

مرد اور عورت کے درمیان کشش روح سے پیدا ہونی چاہیے۔

جو خود پر قابو رکھتے ہیں

وہ جنسی علامت ہونے پر فخر نہیں کرتے

ان کے پاس صحیح جیون ساتھی کو راغب کرنے کا ایک بہتر موقع ہے۔

کامیاب ازدواجی تعلقات میں

محبت پہلے آتی ہے، جنسی نہیں

یہ مثالی اور معیاری ہونا چاہیے۔

کچھ ممالک میں بوسہ لینا یا مباشرت نہیں ہوتی

شادی سے پہلے جوان مرد اور عورت کے درمیان

جب دو افراد غیر مشروط کشش محسوس کرتے ہیں

ایک دوسرے کی طرف

وہ ایک دوسرے کی قربانی دینے کو تیار ہوں گے۔

سچی محبت سچی ہوتی ہے۔

تبھی وہ شادی کے اندر گہرے رشتے کے اہل ہو جاتے ہیں

ملکیت بیکار ہے۔

جب ایک شریک حیات دوسرے کو قابو کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
یہ محبت کی کمی کا ثبوت ہے۔
لیکن جب وہ اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔
مخلص اور دوستانہ دلچسپی کے ساتھ
اور جذبات کا محتاط خیال
اور دوسروں کو خوش کرنے کی مخلصانہ خواہش
محبت ایک اعلیٰ معیار حاصل کرتی ہے۔
اور ایسے رشتے میں
ہمیں الہی محبت کی جھلک ملتی ہے۔
سمجھ کے بغیر زندگی روحانی اور مادی خودکشی ہے۔
مبارک ہیں وہ جو سمجھ رکھتے ہیں۔
یہ روحانی راستے پر سب سے بڑی ضرورت ہے۔
اور زندگی کی راہوں پر
تفہیم ایک ٹارچ ہے۔
یہ انسان کے راستے کو روشن کرتا ہے اور اسے کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔
اس سے پہلے کہ کوئی زندگی کے آخری مقصد تک پہنچ جائے۔
وہ ضروری اور اہم صلاحیت کا مالک ہونا چاہیے۔
اس لیے کسی کو غلط فہمی کو اندھا نہیں ہونے دینا چاہیے۔
کیونکہ یہ روحانی اور جسمانی خودکشی ہے۔
تفہیم ہر حال میں رہنمائی کرنے والی قوت ہونی چاہیے۔
چاہے ہم کتنے ہی مشکل تجربات سے گزریں۔
ہمیں صحیح فہم ہونا چاہیے۔
خدا ہمیں تکلیف یا تکلیف نہیں دیتا
ہم وہ ہیں جو اپنی مدد یا نقصان پہنچاتے ہیں۔
ہماری سمجھ اور فہم کے ذریعے
یا ہماری غلط فہمی اور فہم کی کمی
ہمیں سمجھ حاصل کرنے کے لیے خدا سے دعا کرنی چاہیے۔
ہمارے سامنے پیش کیے جانے والے تجربات سے قطع نظر
یا جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں۔
صرف سمجھ ہی انسانیت کی حفاظت کرے گی۔
جب میرے تجربات زیادہ شدید اور شدید ہوجاتے ہیں۔

میری پہلی کوشش یہ ہے کہ میں اپنے اندر تفہیم تلاش کروں
میں نہ تو حالات کو مورد الزام ٹھہراتا ہوں اور نہ ہی دوسروں کو درست کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔
لیکن میں پہلے اندر جاتا ہوں۔
میں اپنے روحانی قلعے کو صاف کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔
اور کسی بھی چیز کو ہٹانا جو اس اندرونی روشنی کو روک سکتا ہے۔
یا یہ روح کی قوتوں کو ظاہر ہونے سے روکتا ہے۔
یا یہ اسے اپنے اظہار سے روکتا ہے۔
کامیابی سے جینے کا یہی طریقہ ہے۔
مسائل سے فرار سب سے آسان حل لگتا ہے۔
لیکن ایک شخص طاقت حاصل کرتا ہے جب وہ ایک مضبوط مخالف کا مقابلہ کرتا ہے۔
جن کے پاس کوئی مشکل نہیں وہ ترقی نہیں کرتے اور ان کا عزم مضبوط نہیں ہوتا
جب ہمیں سمجھ آتی ہے تو خوف ختم ہو جاتا ہے۔
تفہیم تحفظ اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔
میں نے زندگی میں بہت سے تجربات کا سامنا کیا ہے۔
اور ان میں سے سب سے مشکل تجربات لوگوں کے ساتھ تھے۔
انہوں نے مجھے غلط سمجھا
میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جن سے میں محبت کرتا ہوں۔
جن لوگوں کو میں نے اپنا دل دیا۔
وہ مجھے غلط سمجھتے ہیں اور میرے خلاف ہو جاتے ہیں۔
لیکن اس سے میرے اندر تلخی پیدا نہیں ہوئی۔
کیونکہ کڑواہٹ کے بادل سمجھ میں آتے ہیں۔
میں خود کو تکلیف نہیں ہونے دوں گا۔
دوسروں کی مجھے غلط فہمی کی وجہ سے
اس کے بجائے، میں کوشش کرتا ہوں
اگر وہ قبول کرتے ہیں تو ان کی مدد کریں۔
انہیں نیک نیتی سے بھیجیں۔
اور نیک خواہشات

جب تم چپ چاپ بیٹھو
آپ کا دماغ ہر قسم کے دباؤ سے آزاد ہوگا۔
اپنے خیالات کے ساتھ تنہا رہو اور دنیا اور اس کے تقاضوں سے دور ہو جاؤ
ہر لمحے اپنے ذہن کو تعمیری طور پر استعمال کریں۔
عظیم چیزیں پہلے ذہن میں پیدا ہوتی ہیں۔
اس لیے میں اپنے دماغ کو ہر وقت متحرک رکھتا ہوں۔
جیسے ہی موقع ملتا ہے۔
میں فوری طور پر اس کی تخلیقی قوتوں کو متحرک کرتا ہوں اور نتائج سامنے آتے ہیں۔
ہر روز کچھ تخلیقی کرنے کی کوشش کریں۔
اپنے حالات کو بہتر بنانے اور اپنی تقدیر کو کنٹرول کرنے کے لیے
اسے آپ پر قابو پانے کی بجائے
صحت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔
یا اچھی عادات قائم کریں۔
یا مادی اور روحانی کامیابی حاصل کرنا
ہر ایک پر احتیاط سے توجہ مرکوز کرکے
ایک وقت میں
ہر وہ چیز جو میں اس زندگی میں حاصل کرنا چاہتا تھا۔
میں اسے حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔
مادہ دماغ کی پیداوار ہے۔
اس لیے ذہن کے لیے کوئی نفسیاتی پابندیاں نہیں ہیں۔
اگر آپ اپنے دماغ پر قابو پا سکتے ہیں۔
پوری دنیا آپ کی طرف کھینچے گی۔
مجھے وہ سب مل گیا جو میں چاہتا تھا۔
یہ میری سب سے بڑی خواہش تھی اور اب بھی ہے۔
روحانی خوشی خدا میں ہے۔
میری خواہش پوری ہو گئی اور میں ناقابل بیان حد تک خوشی محسوس کر رہا ہوں۔
ایک شخص کو ناکام، نا امید، دکھی محسوس نہیں کرنا چاہیے۔
وہ اپنے خیالات پر قابو پا کر اپنی تقدیر کو کنٹرول کر سکتا ہے۔
وہ مفید اور اچھی چیزیں کریں جو آپ کرنا چاہتے ہیں۔

اس کے پاس ایک اندرونی ڈیزائن تھا جو مثبت تبدیلی کو فروغ دینے میں فیصلہ کن تھا۔
آپ اپنی تقدیر بدلنے کے قابل ہو جائیں گے۔
اور زندگی میں اپنے حالات کو بہتر بنائیں
اس کی مدد سے، وہ بلند ہو
میں جنت سے ہوا کے جھونکے کی طرح آتا ہوں
شاگرد کو ہر روز اپنا تجزیہ کرنا چاہیے۔
یہ جاننے کے لیے کہ آیا وہ وہ ترقی کر رہا ہے جس کی وہ خواہش کرتا ہے۔
جب ہم تعصب کے بغیر خود کا تجزیہ کرنا سیکھتے ہیں
ہم خود کو اور دوسروں کو جان سکیں گے۔
جو اس دنیا میں سمجھ کے ساتھ رہتا ہے اور شعور کے ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔
وہ لافانی پائے گا
میں اپنے شاگردوں کی زندگیوں کو بنانے کی کوشش کرتا ہوں
اور اپنے خیالات کو خوشی کے منبع اور روشنی کے منبع کی طرف لے جائیں
اس لیے میں سب سے پہلے روحانی پہلو پر توجہ دیتا ہوں
زندگی کے مادی پہلو کو نظر انداز کیے بغیر
اور میں ان لوگوں کی خواہش کرتا ہوں جو دل و جان سے خدا کو جاننا چاہتے ہیں
کیونکہ فکری بحثوں سے خدا کو نہیں جانا جا سکتا
یا اونچی آواز میں جذباتی واعظ سن کر
جو روح میں ایک اندرونی کشمکش پیدا کرتا ہے۔
جو کچھ میں اپنی روح میں رکھتا ہوں وہ میرے لیے انتہائی مقدس ہے۔
میں بے ترتیب بات نہیں کر سکتا
میں صرف اس کے بارے میں بات کر رہا ہوں جس کی میں نے جانچ اور تصدیق کی ہے۔
خود علم اور زندگی کے تجربات کے ذریعے
اس وجہ سے، یہ تعلیمات میرے لئے درست ہیں
میں تبلیغ کرنے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں بلکہ ان حقائق کو پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں
جسے میں نے اپنے ذاتی تجربے کے باغ سے اکٹھا کیا ہے۔

میں جنت سے ہوا کے جھونکے کی طرح آتا ہوں۔
سچائی کی خوشبو لے کر
ابدیت کے باغوں سے
میں اپنے لیے کچھ نہیں مانگتا
میری صرف خواہش ہے کہ آپ کو دوں
وہ آسمانی خوشبو
اور اس کے بعد میں زمین کے کنارے چھوڑ دیتا ہوں۔
ایک بار پھر کائناتی دل کی طرف لوٹنا
اور جو میں آپ کو دیتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ خود تجربہ کریں۔
خدا کے ساتھ اپنی ہم آہنگی کے ذریعے
بس یہی میری خواہش ہے۔
کثرت کی چابیاں
جو بھی اپنے خیالات کو خدائی کثرت سے ہم آہنگ کرنا چاہتا ہے۔
اسے اپنے دماغ کی مٹی سے غربت اور غربت کی تمام جڑی بوٹیوں کو اکھاڑ پھینکنا چاہیے۔
آفاقی ذہن کامل ہے اور نہ ضرورت جانتا ہے اور نہ بخل
اور جو اس کائناتی گودام سے ہم آہنگ ہونا چاہے۔
اسے فراوانی اور خوشحالی کا شعور پیدا کرنا چاہیے۔
یہاں تک کہ اگر وہ نہیں جانتا کہ اگلا کھانا کہاں سے آئے گا۔
ہمیں الٰہی کثرت کو تازگی بخشنے والی اور بھرپور بارش سمجھنا چاہیے۔
یہ سب پر یکساں طور پر آتا ہے۔
اگر کوئی پیالہ اٹھائے گا تو اس کا پیالہ بھر جائے گا۔
اور اگر آپ بارش کے نیچے ایک بڑا برتن (یا کنٹینر) رکھتے ہیں۔
یہ ایک پاکیزہ اور بابرکت بارش کے طور پر اپنی معموریت حاصل کرتی ہے۔
ہم جنت کی فراوانی حاصل کرنے کے لیے کون سا برتن استعمال کرتے ہیں؟
جس کنٹینر کو آپ بھرنا چاہتے ہیں اس میں نقائص اور سوراخ ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا، اسے بابرکت بہاؤ حاصل کرنے کے لیٰ تیار اور موزوں بنانا چاہیے۔

یہ انسانوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

اگر عقل کا وہ برتن جو اسے جنت کے خزانے کی طرف لے جائے نجاست میں مبتلا ہو جائے

اس کی مرمت اور قابل قبول بنایا جانا چاہیے تاکہ یہ وافر نعمتوں کو جذب کر سکے۔

اس بیداری کی مرمت اور اصلاح کی ضرورت ہے۔

اسے ہر قسم کے خوف اور شک سے آزاد کر کے

حسد اور بغض اور اسے صاف کرنے والے پانی سے صاف کرو

امن، سکون، خلوص اور الہی محبت کا پانی

پوری دنیا راستہ بنانے کے لیے ایک طرف ہٹ رہی ہے۔

اس شخص کے لیے جو اپنی منزل کو جانتا ہے۔

وہ ایک سالک کے عزم کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوتا ہے۔

کثرت کی چابیاں

مشرقی مغربی اندرونی ثقافت

اگر آپ کا دماغ مضبوط ہے۔

اور اس نے اس میں پختہ عزم پیدا کیا۔

آپ اپنی تقدیر کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔

پہلے چھوٹی چھوٹی چیزوں میں اپنی ذہنی طاقت کو جانچنے کی کوشش کریں۔

اسے مضبوط بنانے پر کام کریں تاکہ یہ آپ کے لیے بہت سے عظیم کام انجام دے سکے۔

میں نے اپنی زندگی میں اس کا تجربہ کیا ہے اور میں یقین کے ساتھ بات کرتا ہوں۔

کامیابی حاصل کرنے کی طاقت دماغ میں ہے۔

آپ کو اس حقیقت کا احساس ہو جائے گا اگر آپ اپنے یقین پر مضبوطی سے قائم رہیں

دنیا کے شکوک و شبہات اور حوصلہ شکنی کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کے سامنے

ایک مخصوص مشغلہ یا پروجیکٹ منتخب کریں جس کے بارے میں دوسرے نہیں سوچیں گے۔

کہ آپ اسے کامیابی سے کر سکتے ہیں۔

اس پر قائم رہو جب تک کہ تم اسے پورا نہ کر لو

معمولی اہداف کے ساتھ شروع کریں۔
آپ کی ذہنی قوتیں آہستہ آہستہ بڑھیں گی۔
جب تک آپ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے قابل نہ ہوں۔
دنیا اور آپ کا خاندان آپ کو ایک خاص طریقہ سے درجہ بندی کرتا ہے۔
لیکن عقلمندی اور مستقل مزاجی سے کام کریں۔
مؤثر تبدیلی پر
دماغ کی طاقت کی کوئی حد نہیں ہے۔
اس خیال پر توجہ دیں۔
اپنے دماغ کو حاصل کرنے کے لئے ڈرائیو کے ساتھ بھریں
اور مثبت کام کرنے کا عزم
اپنے مقاصد کے حصول کی طرف
اپنی سوچ کو اعلیٰ کامیابیوں کی طرف دھکیلتے رہیں
روحانی دولت حاصل ہوئی۔
اور سب دولت اور خوشحالی ہو گی۔
آپ کے حکم پر اور آپ کی خدمت میں
میری زندگی اس کی گواہی دیتی ہے۔
واقعی خوش لوگ کون ہیں؟
انسانوں کو پرہیزگاری سیکھنی چاہیے۔
دوسروں کو خوش کرکے خوشیاں تلاش کریں۔
یہ خدا سے محبت کرنے والوں کے لیے ایک حقیقی اور عظیم مقصد ہے۔
دوسروں کو خوشی دینا ہماری اپنی ذاتی خوشی کے لیے ضروری ہے۔
یہ خود اطمینان سے بھرا ہوا امتحان ہے۔
کچھ لوگ صرف اپنے خاندان کے بارے میں سوچتے ہیں اور دوسروں کی پرواہ نہیں کرتے
دوسرے صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں اور کوئی نہیں۔
لیکن یہ وہ ہیں جو خوشی کا مزہ نہیں چکھتے
ذاتی خوشی تلاش کرنا درست نہیں۔
اور دوسروں کی خوشی کو نظر انداز کریں۔
کوئی ایسا شخص جو اپنے لیے دوسروں کا پیسہ بغیر کسی درد کے ضمیر لیتا ہے۔
وہ امیر بن سکتا ہے، لیکن وہ اپنی زندگی سے یقیناً خوش نہیں ہوگا۔

کیونکہ ناراضگی اور عدم اطمینان کے ان کے خیالات اسے گھیر لیں گے اور اس کا ذہنی سکون چھین لیں گے۔

جب کوئی شخص دوسروں کی قیمت پر خود کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ہر کوئی اسے ناخوش کرنے کی کوشش کرے گا۔

لیکن اگر وہ دوسروں کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

یہاں تک کہ اپنے آرام کی قیمت پر

ہر کوئی اسے پیار سے یاد کرے گا اور اس کی کامیابی کی خواہش کرے گا۔

جب ہم اپنی ضروریات کے بارے میں سوچتے ہیں۔

ہمیں دوسروں کی ضروریات کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

جب ہم ان کے معاملات کی پرواہ کرتے ہیں، تو ہم ان کی مدد کرنا اور انہیں خوش کرنا چاہتے ہیں۔

پرہیزگار شخص اپنے آپ کے ساتھ ہم آہنگی اور قناعت میں رہتا ہے۔

اپنے خاندان کے ساتھ اور اپنے اردگرد کی دنیا کے ساتھ

جبکہ خود غرض انسان ہمیشہ مصیبت میں پڑ جاتا ہے۔

وہ اپنا ذہنی سکون کھو بیٹھتا ہے۔

اس شرارتی لڑکے کی کہانی جو روحانی تبدیلی سے گزرا۔

جب میں ہندوستان کے شہر رانچی میں اپنے اسکول کی نگرانی کر رہا تھا تو میرے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس کی عمر طلباء کی اوسط عمر سے زیادہ تھی میں نے اس کے والدین سے کہا جو اسے لائے تھے کہ میں بارہ سال سے کم عمر کے لڑکوں کو قبول کرتا ہوں، لیکن اگر وہ اچھا ہوگا تو میں اسے قبول کروں گا۔

میں نے دلبرداشتہ ہو کر لڑکے سے کہا۔

"آپ سگریٹ نوشی کرتے ہیں، لیکن آپ کے والدین نہیں چاہتے کہ آپ سگریٹ نوشی کریں آپ اپنے والدین کی مرضی کو توڑنے میں کامیاب ہو گئے ہیں، لیکن آپ اپنی ناخوشی سے چھٹکارا پانے میں کامیاب نہیں ہوئے، اور اگر آپ اس نقصان دہ عادت کو جاری رکھیں گے تو آپ کی ناخوشی مزید بڑھ جائے گی۔"

میرے الفاظ ان کے نشان پر لگے، اور وہ رونے لگا، "وہ ہمیشہ مجھے مارتے رہتے ہیں"

تو میں نے اس سے کہا: "سوچ لو کہ تم نے اپنے ساتھ کیا سلوک کیا ہے، پھر بھی، میں تمہیں ایک شرط پر شاگرد کے طور پر قبول کروں گا کہ میں تمہارا دوست رہوں گا، تمہارے خلاف مخبر نہیں جب تک تم اپنی غلطیوں کو درست کرنے میں ایمانداری سے رہو گے، میں تمہاری مدد کروں گا، لیکن اگر تم مجھ سے جھوٹ بولو گے تو میں تمہارے لیے کچھ نہیں کروں گا، کیونکہ جھوٹ دوستی کو تباہ کرتا ہے، لیکن تم سچائی سے بچ سکتے ہو"۔

میں نے اسے ایک طالب علم کے طور پر قبول کیا اور اس سے کہا، "جب بھی تم سگریٹ پینا پسند کرو گے، میں تمہارے لیے سگریٹ لے آؤں گا"۔

وہ ایک بار میرے پاس آیا اور کہا: مجھے سگریٹ نوشی کی شدید خواہش محسوس ہوتی ہے (موت کی تمنا)

میں نے اسے رقم دے دی، اور اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا، اس نے کہا، "پیسے رکھو" اور واقعی اس نے اپنا ارادہ بدل لیا۔

میں نے آہستگی سے اس سے کہا کہ جا کر تمباکو خرید لے، لیکن اس نے نہیں مانا، اس کے بجائے اس نے کہا:

"شاید آپ مجھ پر یقین نہ کریں، لیکن میں سگریٹ نوشی کی خواہش پوری طرح کھو چکا ہوں"

نتیجتاً اور مزید تعلیم و تطہیر کے ساتھ وہ نیک طبیعت کا ہو گیا اور اس کی روحانیت بالکل واضح ہو گئی۔

آخر کار، میں اس کے روحانی شعور کو بیدار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

روحانی بیداری کی علامات پرانی، گمراہ کن عادات کے موجودہ دور کے خلاف حقیقی اور پائیدار خوشی کی طرف جانے کی خود کوشش کے ذریعے دیکھی اور محسوس کی جا سکتی ہیں۔

آپ کسی ایسے شخص کے بارے میں پڑھ یا سن سکتے ہیں جو کسی چیز کا پیچھا کرتا ہے اور آخر تک کوشش کرتا رہتا ہے، لیکن بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ایسی مسلسل کوشش کرتے ہیں۔

تاہم، ایک شخص کوشش کر سکتا ہے جب تک کہ اس کے حالات بہتر نہ ہو جائیں، چاہے اس کی غلطیاں سمندر کی طرح گہری کیوں نہ ہوں۔

اکیلے میں نے سمندر کے کنارے کو عبور کیا۔
اور میں نے گرجنے والی لہروں کو بڑے شور سے گرجتے دیکھا
تیز لہر میں اپنی طوفانی زندگی کا اظہار
خوفناک، پرتشدد توسیع
اس نے مجھے کپکپا دیا اور فطرت کے خوفناک قہر سے دور ہو گیا۔
میں نے اردگرد نظر دوڑائی تو مجھے ایک سایہ دار درخت نظر آیا جو مجھ پر دوستانہ بازو لہرا رہا تھا۔
ایک قسم کی، شاندار نظر کے ساتھ آرام دہ اور پرسکون
اس کے پتے ہوا کے جھونکے میں جھوم رہے تھے۔
مجھے ایک نرم پیغام پہنچایا گیا تھا، جو میں جانتا تھا کہ آپ کی طرف سے تھا
میں نے اپنی نظریں بے حد آسمان کی طرف موڑ دیں۔
اور اس کے تاریک دل میں، میں نے کسی بچے کی طرح تم پر ایک نظر چرانے کی کوشش کی۔
میں نے بادلوں کے ٹیلوں کے پیچھے چھپے تیرے جسم کو بے کار تلاش کیا۔
اور جھاگ اور سبز پتوں کا اسپرے، کیونکہ یہ میری آنکھوں کے لیے بہت نرم ہے۔
تمہاری آواز اتنی پاک ہے کہ میرے کان سن نہیں سکتے
تاہم، میں جانتا تھا کہ آپ بہت قریب ہیں
لیکن تم، پیاری جان، پھسل رہے تھے - جیسے چھپ چھپانے کے کھیل میں -
جب بھی میں آپ کے قریب آتا ہوں، آپ کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہوں۔
میں نے آپ کو تلاش کیا اور آپ کے لئے راستے تلاش کیا۔
جہالت کو وقت کی طرح پرانی چھپا کر
آخر کار میں نے مایوسی اور ناامیدی میں آپ کو تلاش کرنا چھوڑ دیا۔
اوہ اپنے تعاقب کرنے والوں سے بچنے میں ماہر ہو!
میں نے خود کو خلا کی بھولبلییا میں کھو دیا ہے۔
جہاں آپ کو پکڑنے یا آپ کے چہرے کو گھورنے کی امید نہ ہو۔

اور میں جلدی میں تجھ سے منہ موڑ گیا اور طوفانی سمندر سے کوئی جواب نہ آیا۔
اچھے درخت سے بس سرگوشی
اور لامحدود خلا سے خاموشی۔
گہری وادیوں اور پہاڑی چوٹیوں سے
اس سب نے مجھے اپنے وجود کی گہرائیوں تک تکلیف دی۔
اس بچے کی طرح جس کے جذبات مجروح ہوئے ہوں، میں غائب ہو گیا اور آپ کو تلاش کرنا چھوڑ دیا۔
لیکن اچانک اور غیر متوقع طور پر
ایک نادیدہ ہاتھ بڑھا اور موٹا پردہ ہٹا دیا۔
جس نے تجھے مجھ سے عمروں سے چھپا رکھا ہے۔
سب سے بڑی خوشی کے ساتھ
میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک ہنستا ہوا سمندر دیکھا نہ کہ غصے کی دھاڑ
اور ایک خوشگوار دنیا
اور آسمانی دروازے کھلتے ہیں جن سے خوابوں کی دھند گزر جاتی ہے۔
اور میرے پاس ایک پیارا، نادیدہ وجود کھڑا تھا۔
اس نے مجھے انتہائی مٹھاس اور پاکیزگی کی سرگوشی میں کہا:
"خوش آمدید، خوش آمدید! آپ چاہتے تھے کہ میں آؤں، تو میں حاضر ہوں!"
ابدیت سے وسوسہ
کیونکہ خدا کا شکر ادا کرنے کا مطلب اس سے محبت کرنا ہے۔
ہم اس کے قریب جانے اور اسے جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔
کیونکہ وہ تمام تحائف اور تحائف کا سب سے زیادہ فیاض الہی دینے والا ہے۔
اس کا مطلب ایک محبت کرنے والے عالمی خاندان کے طور پر ہم آہنگی اور اتفاق سے رہنا ہے۔
ہم باہمی خدمت اور دوسروں کے لیے دوستانہ فکر کے خیالات سے متاثر ہیں۔
اور یہ جاننا کہ خدا اس دنیا کا سب سے بڑا حاکم ہے۔

اور یہ کہ ہم بیداری کو گھنے سے ٹھیک کرنے کے لیے
کام کرتے ہیں۔
اور سوچ کو تنگ کرنے سے لے کر خود غرض مفادات تک
انسانی ہمدردی کے دائرے کو وسیع کرنا
اور نیکی کی محبت اور پرہیزگاری کے جذبے سے حاوی دنیا
کی تعمیر پر کام کرنا
اس طرح ہم خدا کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔
اس زندگی کے لیے جو اس نے ہمیں عطا کی ہے۔
اور موقع ملنے پر اس نے ہمیں دیا۔
حقیقی خوبصورتی کو جانچنے کے لیے
اور حقیقی امن
روحانی محبت
اور خالص خوشی
اگر ہم خُدا کو اپنے دل، دماغ اور جان سے پیار کرتے ہیں۔
اس طرح ہم اپنے لیے ایک لافانی روحانی خزانہ جمع کر
رہے ہیں۔
ہم اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ہمارے پاس اس زندگی
میں ہر چیز کی ضرورت ہے۔
بہت سے لوگوں نے خدا کے بارے میں بات کی ہے۔
اس کے شاہکاروں سے بہت سے لوگ حیران رہ گئے۔
بہت سے لوگ اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔
لیکن جنہوں نے اس کی موجودگی کا تجربہ کیا۔
اور اس کی مٹھاس چکھنے والے کم ہیں۔
یہ وہی ہیں جو اسے جانتے ہیں۔
جب ہم خدا کو جانتے ہیں تو زندگی پیاری ہے۔
زندگی خوشیوں اور روشن امیدوں سے بھری ہوئی ہے۔
دل خدا کے شکر سے بھر جائیں۔
اس کے بے پناہ احسانات کے باوجود
اور اس کی بے شمار نعمتیں
ہر انسان ثالث ہو سکتا ہے۔
اس کے ذریعے روحانی مقناطیسیت بہتی ہے۔
لیکن خود غرض خواہشات
اور انتقام کی محبت
اور نفرت
کمی کے مرکبات

یہ سب اس مقناطیسیت یا قوت کے بہاؤ کو محدود کرتے ہیں۔
اس کے بہاؤ میں رکاوٹ یا رکاوٹ پیدا کرنا غلطی ہے۔
نفسیاتی توازن مقناطیسیت کو ظاہر کرنے میں مدد کرتا ہے۔
جب کوئی شریف اور مہربان ہو
یہ مقناطیسیت کی نمائش کرتا ہے۔
مراقبہ وہ تجربہ گاہ ہے جس کے ذریعے
ہم اپنے اندر موجود بابرکت طاقتوں کو دریافت کر سکتے ہیں۔
جب دل خدا کی محبت سے لبریز ہو
اور آنکھیں اس کی روشنی سے بھر جاتی ہیں
مقناطیسیت فطرت میں روحانی بن جاتی ہے۔
روحانی مقناطیسیت میں بڑا فرق ہے۔
شاندار اثر و رسوخ کا
جانوروں کی مقناطیسیت
جذبوں اور جبلتوں سے کارفرما
مقناطیسیت کی ان دو اقسام کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے۔
روحانی مقناطیسیت پرہیزگاری اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے پر مبنی ہے۔
جانوروں کی مقناطیسیت خود غرضی اور دوسروں کے استحصال سے چلتی ہے۔
انسان کو ڈرنا نہیں چاہیے۔
سوائے اپنے خوف کے
کیونکہ یہ کامیابی اور صحت کا سب سے بڑا دشمن ہے۔
یہ دماغ کو زہر دیتا ہے۔
اور یہ ان چیزوں کو لاتا ہے جن سے ڈرتا ہے۔
یہ درد کو تیز کرتا ہے۔
اور دل کو خراب کر دیتا ہے۔
یہ اعصابی نظام اور دماغ کو نقصان پہنچاتا ہے۔
اس لیے اس کا خاتمہ ضروری ہے۔
خدا پر یقین کرنے سے
مثبت اور تخلیقی سوچ
رجائیت اور امید

خدائی حفاظت پر بھروسہ کریں۔
اور یہ کہ جو اللہ سے محبت کرتا ہے۔
اور وہ اس کی روشنی میں چلتا ہے۔
خوف کی تاریکی اس پر حاوی نہیں ہو سکتی
کیونکہ خدا اس کے ساتھ ہے۔
جس کے ساتھ خدا ہے وہ اچھے ہاتھوں میں ہے۔
متوازن زندگی
یہ عقل کے مالک ہونے پر مبنی ہے۔
اور اندرونی قوتوں کی ترقی
ارتکاز کی مہارتوں کو تیار کرکے
اور فکری آزادی کا مالک
اور منفی اثرات کو دور کرنے کی صلاحیت
اور اسے شعور کی تہوں میں گھسنے نہیں دینا
تاکہ روح کا آسمان اور بصیرت کی روشنی مدھم نہ ہو
اخلاقی اور اخلاقی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنا
وجہ اور اثر کے قانون کی صحیح تفہیم
اور برے اعمال کے بیج کو جلا دو
گہرے غور و فکر اور دعا کی آگ کے ساتھ
اور ایک خوشگوار روحانی مستقبل کی بنیاد رکھنا
نیک نیتی کے ساتھ
نیک اعمال
صوتی اور صاف منطقی سوچ
شاگردوں کے لیے دعا
ستر سال پہلے استاد پرمہنس نے یہ دعا لکھی تھی۔
اس میں، وہ تمام متلاشیوں کے لیے الہی فضل، مدد، اور رہنمائی کی درخواست کرتا ہے۔
روحانی بیداری کے راستوں پر
اے رب، مجھے اپنے آپ کو یاد کرنے سے زیادہ آپ کو یاد کرنے میں مدد کریں۔
اور تم سب سے بڑے بادشاہ ہو، میرے دل پر تخت نشین ہو۔
میرے پاس آنے والے سب کو برکت دے۔
میری ان کے لیے صرف یہی خواہش ہے کہ وہ آپ کی برکت کو محسوس کریں اور آپ کی محبت کا تجربہ کریں۔
تم میری جان ہو۔
اور تم میری محبت ہو۔

تُو میرا خزانہ اور وجود میں میری پناہ ہے۔
اور میں آپ سے اپنی غیر متزلزل وفاداری کا عہد کرتا ہوں۔
تیری محبت کا نور میری آرزوؤں کی قربان گاہ پر چمکے۔
اور تمام قبول کرنے والے دلوں میں آپ کے لئے محبت کو بیدار کرنا
آپ نے مجھے ارادہ، عزم اور طاقت دی ہے۔
تاکہ میں تیرے لیے آرزو مند روحوں کو لاؤں
میرے بھائیوں اور بہنوں کی روحیں، ان کے مختلف پس منظر کے باوجود
مجھے شفاف ثالث بنا دے۔
آپ کے علم کی روشنی ان کے دلوں میں پھیلے۔
اور اس سے دکھ، خوف اور پریشانیوں کے سائے دور ہو جاتے ہیں۔
میں آپ کو اپنے دل کی گہرائیوں سے شکریہ اور تعریف پیش کرتا ہوں۔
کیونکہ آپ نے اپنی مکمل موجودگی سے میری زندگی کو برکت دی ہے۔
اپنا پیغام پھیلانے میں میری مدد کریں۔
محبت، امن اور بھلائی کا پیغام
میں اپنی تمجید نہیں کرنا چاہتا بلکہ آپ کی بڑائی کرنا چاہتا ہوں۔
میرے الفاظ اور تحریروں کے پیچھے الہام ہونے دیں۔
تاکہ میری آواز اور الفاظ کی ہلچل آپ کو متاثر کر سکے۔
اور تاکہ تمہاری قوت میرے ارادے اور عزم سے بہہ جائے۔
میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ میں آپ کے احسانات سے نوازوں اور آپ کی مرضی پوری کروں
تمام محققین جو میرے پاس آتے ہیں۔
میں انہیں نیک روحوں کے گلدستے کے طور پر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔
ان کو اپنے فضل سے نواز
اور انہیں اپنے سکون سے بھر دے۔
اور میری زندگی کے اس آخری باب میں
میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ میرے قدموں کے لیے واحد رہنما بنیں۔

اور میرے خیالات کا سب سے مقدس الہام
میری اعلیٰ ترین خواہش رہنے دو
لوگوں کے ذہنوں اور دلوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا
میں آپ سے شاگردوں کو ہر قسم کے نقصان سے بچانے کے لیے کہتا ہوں
اور انہیں اپنے زندہ پانیوں کے چشموں سے پینے کے لیے دو
اور وہ ان کا خیال رکھتی ہے۔ اور ان کی حفاظت کرتی ہے۔
بیداری، نیند اور خواب میں
اور وہ جہاں بھی ہوں آپ کی دیکھ بھال ان کے ساتھ ہو اب
ہر وقت اور جگہ میں
بابا پرمہنس یوگنند کے اقوال سے
لوگ زندگی میں کچھ چیزوں کو ترک کرنے کے خیال کے بارے میں شکایت کرتے ہیں
حالانکہ وہ دراصل بہت سی قیمتی چیزیں ترک کر رہے ہیں
کم از کم ان کے خدشات میں ذہنی سکون نہیں ہے۔ وہ کبھی کبھی خود کو بھی قربان کر دیتے ہیں
فنا ہونے والی اور عارضی رقم کے لیے
دولت کسی شخص سے چھین لی جائے یا دنیا چھوڑ کر اس سے لی جائے۔
وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا
پیسے کی واحد حقیقی قیمت اسے فائدہ مند چیزوں پر خرچ کرنے میں ہے۔
اور اپنے آپ کو اور دوسروں کو اس طرح خوش کرنے میں جو خدا اور کسی کے ضمیر کو خوش کرے۔
جو صرف اپنی سلامتی اور آرام کا سوچتے ہیں
دوسروں کی ضروریات کو بھول جانا یا نظر انداز کرنا
وہ درحقیقت غربت سے چھیڑچھاڑ کر رہے ہیں
جو ایک دن ان کا ہو گا
جو اپنی دولت کو اچھے کاموں میں استعمال کرنے کے بجائے اس سے چمٹے رہتے ہیں
وہ اپنی اگلی زندگی میں اپنے لیے خوشحالی نہیں لاتے
اس کے بجائے، وہ غریب پیدا ہوتے ہیں، امیروں کی خواہشات اور خواہشات کے ساتھ

جہاں تک وہ لوگ جو اپنی دولت اور خوشحالی دوسروں کے ساتھ بانٹتے ہیں۔

وہ جہاں بھی جاتے ہیں اچھی قسمت اور فراوانی کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

جب آپ ان کو دیتے ہیں جو اس کے مستحق ہیں خوشی سے

آپ پائیں گے کہ خدا ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے۔

وہ تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔

اس کی مدد اور دیکھ بھال کے ساتھ، آپ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوگی۔

خدا پر بھروسہ رکھو، اس کی مدد آپ کے پاس آئے گی اور اس کی دیکھ بھال آپ کو گھیرے گی۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہماری زندگی براہ راست خُدا کی طرف سے آتی ہے۔

جب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ہمارا دماغ، ہماری مرضی اور ہماری سرگرمیاں

وہ سب خدا پر انحصار کرتے ہیں اور اس سے اپنی طاقت حاصل کرتے ہیں۔

پھر ہم اس سے براہ راست رہنمائی حاصل کریں گے۔

ہمیں احساس ہوگا کہ ہماری زندگی اس کی لامحدود زندگی کے ساتھ ایک ہے۔

دنیا قدرتی اور انسانوں کے بنائے ہوئے طوفانوں سے بھری ہوئی ہے، اور خدا اس دنیا کے طوفانوں، سمندری طوفانوں اور برائیوں سے ناقابل تسخیر ڈھال اور محفوظ پناہ گاہ ہے۔

خدا جہاں بھی ہے، خوف یا غم نہیں ہوتا، سچا مومن زندگی کی لڑائیوں اور واقعات کی آزمائشوں میں ثابت قدم اور ثابت قدم رہتا ہے، اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ خدا اس کے ساتھ ہے، اسے نقصان سے بچاتا ہے اور اسے ایک لمحے کے لیے بھی کبھی نہیں چھوڑتا، اس طرح اس کے دل سے خوف ختم ہو جاتا ہے، اور حفاظت کا غیر متزلزل یقین جڑ پکڑ لیتا ہے۔

بے خوف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور اس کی حفاظت پر یقین رکھنا، اور اس کے انصاف، حکمت، رحم، محبت اور ہمہ گیریت پر یقین رکھنا۔

خوف انسان کو اس کی نفسیاتی طاقت سے محروم کر دیتا ہے، دماغ پر بادل ڈال دیتا ہے اور دل کی فطری تال کو خراب کر

دیتا ہے۔ مزید برآں، خوف جسمانی خلل پیدا کرتا ہے اور نفسیاتی بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے۔

اضطراب اور نفسیاتی قید کا شکار ہونے کے بجائے، انسان کو اپنے آپ کو یہ یقین دلانا چاہیے کہ وہ خدا، سب کچھ دیکھنے، سننے والا، اس کے ناقابل تسخیر قلعے میں محفوظ اور اس کی رحمت اور نگہداشت کے حصار میں محفوظ ہے۔

خواہ کوئی شخص افریقہ کے جنگلوں میں ہو، میدان جنگ میں ہو، بیماری یا غربت میں مبتلا ہو، اسے اپنے آپ کو یہ باور کرانا چاہیے کہ خدا کا ہاتھ خطرے سے زیادہ مضبوط ہے اور اس کی پناہ مانگنے والوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اپنے آپ کو بچانے کا اس سے زیادہ موثر طریقہ کوئی نہیں ہے، یقیناً، واقعات سے نمٹنے کے لیے منطق کا استعمال کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ الہی مدد پر مکمل بھروسہ رکھنا چاہیے، ایمان کا مطلب کبھی بھی حالات کے سامنے لاپرواہی یا غیر دانشمندی سے کام لینا نہیں ہے، بلکہ چاہے کچھ بھی ہو جائے، خود کو یہ یقین دلانا چاہیے کہ خدا ہی مشکل اور آزمائش کے وقت ہر ایک کی مدد کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اگر ایسا ہو تو ہر ایک کے دل کے ساتھ ہے

زندگی تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہے، اور کبھی کبھی پاؤں ڈگمگاتے ہیں اور آگے بڑھنے میں ہچکچاتے ہیں، ہمیں زندگی کی تاریک راہوں پر چلتے ہوئے خدا کی روشنی کو اپنا رہنمائی کا چراغ بنانا چاہیے، وہ جہالت اور تاریکی کی راتوں میں پورا چاند ہے، بیداری کی گھڑیوں میں چمکتا ہوا سورج ہے، رہنمائی کا مینار ہے، اور زمینی تاریکیوں کے لیے شمالی ستارہ ہے۔

دنیا میں مسائل ہی رہیں گے، تو رہنمائی اور رہنمائی کے لیے کہاں سے رجوع کیا جائے؟ عادات، تعصبات، پیشگی تصورات اور تعصبات سے متاثر ہونے والے اپنے خیالات کسی کام کے نہیں ہوتے، اور کسی کے ماحول، خاندان، ملک یا دنیا کے اثرات صحیح رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

لہٰذا، انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیٔے اور سچائی کے مطابق روح کی گہرائیوں سے نکلنے والی پرسکون، پرامن آواز کو سننا چاہیے۔

ذہنی غور و فکر اور روحانی خود شناسی کے درمیان فرق

اگر کوئی شخص خود کو نظریاتی علم کے ساتھ پروگرام کرتا ہے۔

یہ ایک پورٹیبل ریکارڈنگ ڈیوائس بن جائے گی۔
وہ کہاوتیں دہراتا ہے اور بلند و بالا جملے کہتا ہے۔
دوسرے اسے ایک عالم دین سمجھتے ہیں۔
لیکن ایسا علم
اسے سچائی کے براہ راست ادراک سے تقویت نہیں ملتی
اور کوئی روحانی حصول اس سے موازنہ نہیں کر سکتا
اس قسم کی تعلیم یا دانشوری۔
"انا" حسی ذہن سے جڑی رہتی ہے۔
جو خود جسمانی حواس سے محدود ہے۔
نظریاتی علم الہی علم حاصل نہیں کر سکتا
مناسب ہے کہ کسی کا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔
ان نظریات پر مبنی جو حقیقت میں لاگو نہیں ہو سکتے۔
بصورت دیگر، وہ اپنے آپ کو ایک گھنے علمی جنگل کے
درمیان پائے گا۔
نظریات کے دائرے کار سے تجاوز کرنے سے قاصر ہے۔
یہ عمل حقیقت کو جاننے کا باعث نہیں بنے گا۔
کیونکہ حقیقت رائے اور نظریات سے بالاتر ہوتی ہے۔
بہت سے جو اس انداز کو اپناتے ہیں۔
وہ اپنے ہی موضوعی نتائج کے پابند ہو جاتے ہیں۔
اگر کوئی شخص اپنی ذہنی قوتوں کو استعمال کرتا ہے۔
پیسے اور مادی چیزیں کمانے کے لیے، اور کچھ نہیں۔
اس کا شعور جسمانی دنیا کی طرف کھینچا جائے گا۔
یہ لامتناہی پیچیدگیوں میں الجھ جاتا ہے۔
اس لیے عقلمند کہتے ہیں۔
ایک شخص کو اپنی تمام ذہنی صلاحیتوں کو وقف نہیں
کرنا چاہئے۔
جو خدا نے اسے عارضی چیزوں کی تلاش کے لیے دیا تھا۔
ورنہ وہ مادے کی بھولبلییا میں خود کو کھو دے گا۔
وہ اپنے لیے ایسی پابندیاں اور حدود پیدا کرتا ہے جن کی
اسے ضرورت نہیں ہے۔
اس لیے اسے اپنی ذہنی صلاحیتوں کو استعمال کرنا چاہیے۔
ضروریات زندگی کے حصول میں
اور اس کی اخلاقی خوبیوں کی نشوونما کے لیے کوشاں
رہے۔

تاکہ صحیح اور غلط، نقصان دہ اور فائدہ مند میں فرق کیا جا سکے۔
اور جب وہ اپنی روحانی بصیرت پیدا کرتا ہے۔
وہ اپنے اندر خدا کو محسوس کر سکے گا۔
اور روحانی سچائیوں کا یقین
گھنے مادے کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔
اس کیفیت کو روحانی خود شناسی کہتے ہیں۔
روحانی ترقی کے سب سے اہم عناصر میں سے ایک
خُدا کے سامنے خیالات کو سرگوشی کرنے کی عادت ہے۔
آپ ذاتی طور پر ایک شاندار مثبت تبدیلی کا مشاہدہ کریں گے۔
آپ اسے بالکل پسند کریں گے۔
ہمارے خدشات کچھ بھی ہوں۔
خدا کو ہماری زندگیوں میں پہلی جگہ لینا چاہئے۔
جب کوئی شخص شو دیکھنا چاہتا ہے۔
یا نئے کپڑے یا نئی گاڑی خریدنا
کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس کا دماغ ہر وقت مصروف رہتا ہے؟
ان امور کے حوالے سے اور انہیں کیسے حاصل کیا جائے یا حاصل کیا جائے؟
وہ اس وقت تک آرام نہیں کرے گا جب تک اس کی خواہشات پوری نہ ہوں۔
بلکہ وہ ان خواہشات کی تکمیل کے لیے انتھک محنت کرتا رہتا ہے۔
اس طرح انسانی ذہن کو خدا کے بارے میں سوچنے میں مشغول ہونا چاہیے۔
اور پھر تمام چھوٹی چھوٹی خواہشات بدل جائیں گی۔
خدا کو محسوس کرنے اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے کی شدید خواہش
جب دماغ خُدا سے دلی، پرجوش سرگوشی کرتا ہے۔
تڑپتی روح کی گہرائیوں سے نکلنا
روح کی پکار کائناتی دل کو چھو لے گی۔
اور جواب آئے گا، اور اس کے ساتھ بڑی خوشی ہوگی۔
فکری سرگوشیاں قوت ارادی پیدا کرتی ہیں۔

جب تک کہ آپ مطلوبہ مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کافی طاقت حاصل نہ کر لیں۔

جب انسان کا ذہن اور مرضی خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوں

ان پر لامحدود طاقت کا الزام لگایا جاتا ہے۔

تاکہ کسی چیز کے بارے میں سوچنا ہی اسے حاصل کرنے کے لیے کافی ہو جائے۔

کیونکہ خدائی قانون ان لوگوں کے حق میں کام کرتا ہے جو اعلیٰ مرضی کے مطابق ہیں۔

میری زندگی میں تمام شاندار کامیابیاں

خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں دماغ کی طاقت کے ذریعے حاصل کیا

جب الہی جنریٹر چل رہا ہے۔

ہر وہ چیز جس کی میں خواہش کرتا ہوں، بغیر کسی استثناء کے سچ ہو جاتا ہے۔

یہ سب سے پہلے ایک آسمانی، پوشیدہ ڈیزائن کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

پھر یہ زمین پر ناقابلِ مزاحمت قوت کے ساتھ وجود میں آتا ہے۔

ترقی کا راز

ہم اپنے ہر تجربے کے ذریعے ترقی کرتے ہیں، جب تک ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم ان سے قیمتی سبق سیکھ سکتے ہیں ان تمام دکھوں اور تکالیف کے لیے جن کا ہم تجربہ کرتے ہیں معنی اور مقصد ہوتا ہے۔

آزمائشوں کی سختی کے باوجود، وہ آگ کی مانند ہیں جو لوہے کو پگھلا کر اسے خوبصورت، پائیدار، اور ورسٹائل فولاد میں بدل دیتی ہے۔

اور حکمت کا فولاد جسے ہم آزمائشوں کی جلتی ہوئی آگ سے نکالتے ہیں ایک حیرت انگیز چیز ہے کیونکہ زندگی ہماری بنیادی دھاتوں کو قیمتی عناصر میں تبدیل کر کے ہمیں پاک کرتی ہے تاکہ ہم اس زندگی میں روحوں کی طرح جواہرات کی طرح خالص، فولاد کی طرح سخت، اور ساتھ ہی ساتھ لچکدار اور جھکنے کے قابل بن کر زندگی گزار سکیں۔

جب ہم غصے سے بگڑے ہوئے چہرے دیکھتے ہیں، ظلم سے داغدار ہوتے ہیں، تو ان کا نظارہ ہمیں اپنی روحوں سے بدصورتی کو دور کرنے کے لیے تڑپتا ہے- ایک ایسی روح جو برے

ارادوں اور گہری بیٹھی رنجشوں کے علاوہ کسی چیز سے اچھوتی نہیں ہے جو ہمارے اندر مبارک الٰہی شبیہ کو دھندلا دیتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے کاجل ایک آئینے ہے، دوسروں کو اپنے رویے پر قابو پانے اور اپنے رویے پر قابو پانے کی خواہش کو بہتر بنانا چاہیے۔ اپنے آپ کو، تاکہ ہم اپنے بے لگام جذبات کے مالک بنیں، نہ کہ ان کے غلام

مہربان الفاظ بہت ساری بیماریوں کے لئے ایک حیرت انگیز علاج ہیں، ایک طاقتور، تقریباً جادوئی، مقناطیسی قوت کے حامل ہیں جو اپنے بولنے والے کے لیے بے پناہ برکتیں اور خوشحالی لاتے ہیں جو لوگ آرام دہ اور نرم الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ان میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے ایک لطیف دھارے کو محسوس کرتے ہیں، ان کا سکون کی کثرت سے بھرا ہونا اس لیے ہوتا ہے کہ اس کا بہاؤ ہر وقت بلندی تک پہنچتا ہے، اور ہر وقت تک پہنچتا ہے۔ روحیں اس کے ساتھ ہم آہنگ ہوں تو وہ خوشی کے اس بہاؤ کو امن کی خواہش رکھنے والی روحوں تک پہنچا سکیں گے۔

ہر روز ایک شخص اپنا چہرہ دیکھنے کے لیے آئینے میں اس لیے دیکھتا ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے اپنی بہترین کارکردگی دکھانا چاہتا ہے، تو کیا اس کے لیے یہ زیادہ ضروری ہے کہ وہ روزانہ اپنے ساتھ کھڑے ہو کر اندرونی تجزیے کے آئینے میں جھانکیں تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ اس چمکتی ہوئی سطح کے نمودار ہونے کے پیچھے کیا ہے؟ کیونکہ ہر وہ چیز جو ظاہری طور پر پرکشش ہوتی ہے اپنی کشش باطن سے حاصل کرتی ہے اور روح کے عکس کو کوئی چیز داغدار نہیں کر سکتی۔ پاکیزگی نفسیاتی بگاڑ کی طرح ہے جیسے غصہ، ناراضگی، حسد اور نفرت جو بھی ان مرکبات سے خود کو آزاد کرنے کی کوشش کرے گا جو روح کی فطرت سے اجنبی ہے اس کے اندر سے اندرونی خوبصورتی کی روشنی پھیل جائے گی اور وہ ذائقہ چکھے گا جو ایک پرسکون روح والا شخص محسوس کرتا ہے۔

تجزیے کے ذریعے ہم دریافت کرتے ہیں کہ انسانی مسائل تین گنا ہیں: کچھ مسائل اور عارضے ہیں جو انسانی جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں، دوسرے جو دماغ پر حملہ آور ہوتے ہیں، اور تیسرا طبقہ جو روح کے راستوں کو روکتا ہے۔

بیماری، بڑھاپا اور موت وہ مشکلات اور رکاوٹیں ہیں جن کا جسم کو سامنا کرنا پڑتا ہے نفسیاتی بیماریاں، تاہم، اداسی،

خوف، غصہ، دبی ہوئی خواہشات، ناراضگی، نفرت، جذباتی جنون، بخار سے بھرے اعصابی اشتعال اور نفسیاتی کینسر کے ذریعے دماغ پر حملہ آور ہو جاتا ہے، جو انسان کو سب سے زیادہ خطرناک ذہنی بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جہالت جس سے تمام بیماریاں جنم لیتی ہیں اور پھیلتی ہیں۔

عالمگیر انسان
ماسٹر پرہنس کی تعلیمات سے متاثر
الگ ہوتے سمندروں کے اس پار
وجود کے کسی دور دراز گوشے میں
کائناتی انسان مجھ پر ظاہر ہوا۔
شاہانہ چمک کے ساتھ
یہ سورج کے طلوع ہونے اور چمکنے کی نقل کرتا ہے۔
اس کا گھر قدیم جنگلوں کے دل میں تھا۔
میں نے اسے حکمت کے سنہری میدانوں میں ٹہلتے ہوئے دیکھا
جوانی کی جوانی کے ساتھ
اور بچوں کی خوشی
وہ نئے چاند کی جادوئی چمک کا خواب دیکھتا ہے۔
وہ بے شمار گھروں کے درمیان گھومتا ہے۔
وہ نرمی اور چستی کے ساتھ ابھرتا ہے۔
صدیوں اور زمانوں کے دروازوں سے
ایک لمحے کے لیے عجیب سی شکل نمودار ہوئی۔
پھر وہ غائب ہو گیا۔
پھر یہ دوبارہ ابھرا۔
دھندلاہٹ اور لاپتہ ہونے سے انکار کرنا
لامحدود آسمانوں کے آسمان کی طرح جواہر
اور اس کے چہرے سے بہت سی مشعلیں چمک رہی تھیں۔
جلتی آرزو کی کہانیاں سنائی جاتی ہیں۔
اور جلتے ہوئے احساسات
اور جوانی کی خوبصورتی۔
اور خالص جوانی کی محبت
اس کی آنکھوں سے ایمان کی چمک دمک اٹھی۔
اور پراعتماد امید کی گلابی کرن
اور بجلی جو آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔
مضبوطی اور قابلیت کے لیے

یہ کائنات کے گوشے کو روشن کرتا ہے۔
اس کی رینج سب سے دور ستاروں تک پہنچتی ہے۔
کیا انمول شان ہے!
تیرے سمندری دل سے نکلنے والے، اے کائناتی انسان
میں نے آپ کی شاندار، نورانی شکل کو بہت دیر تک دیکھا ہے۔
میں نے لامتناہی توسیعات اور راز دیکھے۔
یہ ایسا ہی تھا جیسے میں نے انسانی روح کو ظاہر ہوتے دیکھا
اپنی تمام تر شان و شوکت میں
ایسٹ ویسٹ میگزین

دنیا میں برائی سے زیادہ اچھائی ہے۔

جب شکوک و شبہات جنم لیں تو ہمیں عظیم لوگوں کی زندگیوں کو یاد رکھنا چاہیے یہ درست ہے کہ ہم انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی غیر معمولی طاقتیں عطا کی ہیں جن کا استعمال ہم کم ہی کرتے ہیں تو بڑھاپے، بیماری اور غم کے خوف سے کیوں کانپیں؟

ہمیں جسم کی دیکھ بھال کے لیے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کرنا چاہیے، لیکن ہمیں خوف کا شکار نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی جہالت کے انبار تلے دفن ہونا چاہیے، جسم پورا انسان نہیں ہوتا۔

اس دنیا میں اچھائی برائی پر غالب ہے کیونکہ اللہ ہی آخری طاقت ہے لیکن جب ہم پر برائی آتی ہے تو ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے پاس اس پر قابو پانے یا اس کی گرفت سے بچنے کی طاقت نہیں ہے۔

برائی کے طوفان ضرور آتے ہیں، لیکن ہم ان کے اثرات پر قابو پا کر ان سے اوپر اٹھ سکتے ہیں۔

ہمیں زندگی اس کے ذریعے تباہ ہونے کے لیے نہیں دی گئی بلکہ ہم میں ابدیت کا شعور پیدا کرنے کے لیے دی گئی ہے اور ہمیں اس سچائی کو یاد رکھنا چاہیے۔

سوچ کی آزادی کے بغیر، کوئی بھی خالص، بے ساختہ اور فطری انداز میں اپنا اظہار نہیں کر سکتا۔ یاد رکھیں کہ آپ بنیادی طور پر آزاد ہیں، مرضی کی طاقت ہمیشہ آزاد ہوتی ہے۔

اگر آپ اپنی قوتِ ارادی کا صحیح استعمال کرتے ہیں تو یہ آپ کے لیے نئے کرما پیدا کرے گا، لیکن زیادہ تر لوگ تبدیلی یا کوشش نہیں کرنا چاہتے، اس لیے وہ مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور چیلنجوں کا سامنا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

ایک شخص جو چاہے کرے آزادی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اپنی خواہشات کا پابند ہے، اس لیے اس کے اعمال کو آزادی نہیں کہا جا سکتا۔

حقیقی آزادی کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز کو حکمت کی رہنمائی کے ساتھ اپنی مرضی سے کرنا ہے، ایک شخص اپنے ماضی کے اعمال کے نتائج کو کنٹرول کر سکتا ہے، جو لامحالہ ان کی پیروی کریں گے، اگر وہ اپنی مرضی کو فعال کریں اور اسے اچھے اور فائدہ مند کاموں کے لیے استعمال کریں۔

اگر آپ اپنے معاملات کو عقل اور قوت ارادی کے ساتھ چلائیں گے تو آپ کی ماضی کی غلطیوں کی قوتیں کمزور ہو جائیں گی اور آپ کی اچھی عادتیں مضبوط ہوں گی۔

گہری جڑی ہوئی عادتیں ہمیں ایک طرح سے غلام بناتی ہیں، اور اس لیے ہم حقیقی آزادی میں نہیں رہتے۔

ہم مسلسل اس چیز کی خواہش کرتے ہیں جس کی ہمیں کمی ہے۔ اور جو ضروری نہیں ہیں ان سے وابستہ ہو جاتے ہیں جب کوئی چیز ہمارے پاس آجاتی ہے۔ تو ہم عارضی طور پر اپنی آزادی کھو دیتے ہیں جس طرح مشرقی لوگ قدیم رسم و رواج کے غلام ہیں اسی طرح مغرب والے بھی جدید کے غلام ہیں ہم اپنی تقدیر خود بناتے ہیں اور اس کے غلام بن جاتے ہیں۔

ایک بچہ برے گھرانے میں کیوں پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرا اچھے گھرانے میں پیدا ہوتا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے ماضی میں (پچھلی زندگی میں) ایک خاص طریقے سے زندگی گزارنے

کے لیے اپنی آزادی کا استعمال کیا اور اس طرح اس زندگی میں ان حالات کو اپنے اوپر لے آیا۔

خدا کے بغیر کوئی حقیقی آزادی نہیں ہے۔ ہمیں اس کے بارے میں مسلسل سوچنا چاہئے۔ ہمارے خدشات اور خیالات کچھ بھی ہوں، خدا کو ہمارے دلوں میں پہلی جگہ ضرور رکھنی چاہئے۔

اور جب ہم صحیح معنوں میں اُس کے ساتھ موافقت کرتے ہیں، تو ہمیں اُس کی الہی مدد سے، کسی بھی وقت، ہمیں اُس کام کو پورا کرنے کی اہلیت دی جائے گی۔

شاگرد کے لیے نصیحت

ایک طالب علم نے استاد پرمہنس سے پوچھا

اسے خود ترقی کے کچھ مشورے دینے کے لیے، اس نے کہا

اگر آپ محبت کرنا چاہتے ہیں۔

دوسروں سے پیار کرتے ہوئے شروع کریں جنہیں آپ کی محبت کی ضرورت ہے۔

اور اگر آپ دوسروں سے توقع رکھتے ہیں۔

آپ کا وفادار ہونا

ان کے ساتھ مخلص اور وفادار رہیں

اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے بد نیتی اور چالاکی سے کام نہ لیں۔

فریب کو اپنے خیالات میں داخل نہ ہونے دیں۔

ایسا کام نہ کریں جس سے دوسروں کو نقصان پہنچے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے آپ کے ساتھ ہمدردی کریں۔

ان کو ہمدردی دکھا کر شروع کریں۔

خاص طور پر اپنے آس پاس والوں کے لیے

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے آپ کی عزت کریں۔

آپ کو ان میں سے جوان اور بوڑھے دونوں کا احترام کرنا چاہیے۔

اگر آپ دوسروں سے امن چاہتے ہیں۔

آپ کو ہم آہنگی کی زندگی گزارنی چاہئے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ مذہبی بنیں۔

حوصلہ افزائی کریں اور دوسروں کو محسوس کرنے دیں۔

آپ ایک اچھے رول ماڈل ہیں اور وہ آپ پر بھروسہ کر سکتے ہیں اور آپ پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔

مختصر میں، ہر وہ چیز جو آپ دوسروں کو دکھانا چاہتے ہیں۔

نیکی کے فائدے میں سے ایک

اسے اپنی زندگی میں پہلے دکھائیں۔

آپ دیکھیں گے کہ لوگ آپ کے ساتھ اسی طرح کا ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔

اگر آپ ان علاقوں کی نشاندہی کرسکتے ہیں جن کی ضرورت ہے۔

اپنی زندگی کو ترقی دینے اور بہتر بنانے کے لیے

حوصلہ شکنی محسوس کیے بغیر یا احساس کمتری پیدا کیے بغیر

اور اگر آپ اپنی شخصیت کو نکھارنے کے لیے مسلسل کام کرتے ہیں۔

پھر آپ جو وقت گزاریں گے وہ زیادہ قابل قدر اور فائدہ مند ہوگا۔

اگر تم نے اسے خواہش پر خرچ کیا تو کیا ہوگا؟

کہ لوگ اپنی اصلاح کریں۔

آپ کی اچھی مثال اور صحیح نقطہ نظر

دوسروں کو تبدیل کرنے کی زیادہ صلاحیت

آپ کی محض خواہشات، آپ کے غصے اور آپ کی باتوں سے

کشمش بے شمار ہیں

آپ تمام اچھی چیزوں کا سرچشمہ ہیں

اور تمام طاقت کا سرچشمہ

اے رب ہمیں برکت دے

تاکہ ہم پر تیری رحمتیں نازل ہوں

ہماری صحت میں

اور ہماری فکری خواہشات

ہمارے روحانی اظہار میں

تم ستاروں میں چمک ہو

ایٹموں میں توانائی

اور دلوں میں شفقت

خوبصورتی ایمانداری میں ہے

عظمت ایمانداری میں ہے

خود کو ری چارج کرنے میں ہماری مدد کریں

اپنی اعلیٰ طاقت سے

اپنی لامحدود حکمت کے ساتھ

اور اپنی لامحدود صداقت کے ساتھ

آئیے تسلیم کریں کہ آپ صحت کا چشمہ ہیں

اور زندگی کا ماحول

اور تمام فہم اور علم کا سرچشمہ

ہمیں جہالت اور اس کے اثرات سے نجات عطا فرما

خوف اور پریشانیوں کا

تیری حکمت کا سیلاب بہہ جائے۔

ہماری زندگی کا سارا ملبہ اور بربادی۔

وہ نقاب پھاڑ دو جو ہم سے اپنا چہرہ چھپاتے ہیں۔

آئیے آپ کو بہت روشنی کے ساتھ دیکھیں

ہماری زندگی کے افق پر ان گنت سورج

آئیے ہم آپ کو ایک مسلسل تجدید قوت کے طور پر محسوس کریں۔

ہمارے خیالات حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

اور ہماری روحوں کی پرورش فرما

ہمارا جسم کھانا کھلاتا ہے۔

اور ہمارے خواب پورے ہوتے ہیں۔

آمین

زیادہ تر لوگ نہیں جانتے کیوں

اس زمین پر ان کی موجودگی سے

وہ زندگی کا مقصد مانتے ہیں۔

یہ خواہشات کی تکمیل ہے۔

ضروریات زندگی کا حصول

لذت اور انسانی محبت کی تلاش

اور آخر میں آخری داعی کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔

لوگ اپنی زندگی شروع کرتے ہیں۔

مخصوص جھکاؤ والے پروگرامرز

اور وہ خواہشات جو ماضی میں پوری نہیں ہوئیں

اور وہ کوشش کرتے ہیں - ان کے پاس کتنی ہی کم مفت رہ جائے گی -

دوسرے کی خواہشات اور اعمال کی نقل کرنا

اگر وہ تاجروں سے گھل مل جاتے ہیں

وہ ان جیسا بننا چاہتے ہیں

اور اگر وہ فنکاروں سے رفاقت کرتے ہیں

فن ان کے لیے سب کچھ بن جاتا ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم اس دنیا میں عملی بنیں۔

اُس نے ہمیں ایک ایسی بھوک دی ہے جس کو پورا کرنے کے لیے ہمیں کام کرنے کی ضرورت ہے۔

لیکن خوراک اور رہائش کی تلاش

پیسے اور جائیداد، اور کچھ نہیں۔

اس کا مطلب ہے کہ انسان اپنی خوشی کا ذریعہ بھول جاتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ ہمیں کام کرنا ہے۔

ہماری ضروریات کو حاصل کرنے کے لیے

اور یہ کہ ہم اپنے جائز مقاصد کے حصول کے لیے کوشاں ہیں۔

لیکن سب سے پہلے اور سب سے اہم

خدا کے لیے اپنے دلوں کو کھولنے کے لیے

ہم جو کچھ کرتے ہیں اس میں اس کی رہنمائی اور منظوری مانگتے ہیں۔

پھر ہمیں زندگی کے مکتب میں کامیاب ہونا چاہیئے

کیونکہ ہمیں ہماری ہدایات ملیں گی۔

عظیم مینیجر اور ڈسپوزر سے

وہ جو جانتا ہے کہ ہمیں کیا ضرورت ہے۔

ہمارے لیے کیا بہتر ہے؟

اس لیے ہمیں اس پر بھروسہ رکھنا چاہیئے

ہم اس کی دانشمندانہ مرضی کے تابع ہیں۔

استاد پرمہنس کو اپنے شاگردوں کے خطوط

میرے تُم سے ملنے کی یاد آج بھی باقی ہے۔

انر کلچر میگزین کی جلد XIV میں

مختلف ممالک سے ان کے مصنفین کے بھیجے گئے خطوط

ہم اس سے درج ذیل کو نقل کرتے ہیں:

میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ آپ کی تعلیمات کو غور سے پڑھنے کے ذریعہ

میں نے روحانی روشنی حاصل کی۔

جس کی میں نے ہمیشہ تلاش کی ہے۔

آپ کی تعلیمات نے میرے لیے خوشیوں کے دروازے کھول دیے ہیں۔

****

میں روزانہ آپ کے روحانی اثبات کی مشق کرتا ہوں۔

مجھے لگتا ہے کہ منفی خیالات آہستہ آہستہ کم ہوتے جاتے ہیں۔

خدشات دور ہو گئے ہیں۔

میں اپنی زندگی کے ہر لمحے سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

آپ کی مدد کے لیے آپ کا شکریہ

****

مجھے بہت سی نعمتیں ملتی ہیں۔

آپ کی روحانی تعلیمات سے

میں آپ کے خیالات کو پڑھنے کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہوں۔

میں اسے اپنی زندگی میں لاگو کرنے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔

آپ کی تعلیمات خوبصورت اور مفید ہیں۔

****

مجھے آپ کا شاندار فلسفہ ملتا ہے۔

کیا تعریف اور حوصلہ افزائی کرتا ہے

آپ نے مجھے جو کچھ دیا ہے اس کے لیے میرا دل کی گہرائیوں سے شکرگزار ہوں۔

مدد اور نفسیاتی سکون سے

****

مجھے اسے ہفتہ وار حاصل کرنے کا زبردست احساس ہے۔

آپ کی تعلیمات سے ایک نئے سبق پر

مجھے ہر سبق میں لطف اور روشن خیالی ملتی ہے۔

****

میرے دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ

میرے باطن کو سمجھنے میں میری مدد کرنے کے لیے

اور مجھے اپنے اندر موجود پوشیدہ طاقتوں سے روشناس کرانا

اور میری بصیرت کو خدا کا نور دکھانا

جو تعلیمات میں نے آپ سے حاصل کی ہیں۔

****

مجھے آج بھی یاد ہے تم سے میری ملاقات

وہ چار سال سے میرے خیالوں میں رہتی ہے۔

مجھے اب بھی یاد ہے آپ کا خدا پر مکمل یقین

اور آپ کی انسانیت سے محبت

اس نے مجھے اپنے آپ کو جاننے میں مدد کی۔

جب میں نے سوچا کہ میں اکیلا ہوں۔

میرا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مجھ سے ہمدردی رکھنے والا

اس نے مجھے خود اعتمادی دی اور میرا حوصلہ بڑھا

اس نے مجھے زندگی کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کی۔

****

چالیس سال تک

میں نے سائنس اور علم کی مختلف شاخوں کا مطالعہ کیا۔

لیکن مجھے اس سارے مطالعے سے کچھ حاصل نہیں ہوا۔

میں نے آپ کی تعلیمات سے جو کچھ سیکھا ہے اس سے موازنہ کرنے والی چیز پر

****

مجھے آپ کی تعلیمات سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اگر لوگوں کی ایک بڑی تعداد

وہ آپ کے خیالات کا مطالعہ اور عمل درآمد کرتے ہیں۔

وہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں

اس سے بہتر ہے۔

****

میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا

ان نعمتوں کے لیے جو میری زندگی میں آئی ہیں

جب سے میں نے آپ کی تعلیمات کو توجہ اور توجہ سے پڑھنا شروع کیا۔

آپ کا شکریہ، اور خدا آپ کی شاندار کوششوں کو برکت دے۔

اور آپ کا کام انسانیت کی خدمت کے لیے وقف ہے۔

****

چونکہ میں نے آپ سے میری کامیابی کے لیے دعا کرنے کو کہا تھا۔

میری حالت میں نمایاں بہتری آئی ہے۔

میرا دل کی گہرائیوں سے شکریہ اور امید ہے کہ آپ دعا کرتے رہیں گے۔

****

جب مجھے آپ کا آخری پیغام ملا

میں ابھی تک شک کے اندھیرے جنگل میں بھٹک رہا تھا۔

اور وہ اس جنگل سے نکلنے کا راستہ نہیں دیکھ پا رہا تھا۔

لیکن اللہ کا شکر ہے، اور آپ کی خصوصی دعاؤں کا

راستہ صاف ہو گیا اور خدا پر میرا ایمان مضبوط ہوا۔

میری حالت ہر لحاظ سے بہتر ہوئی۔

اور براہ کرم مجھے ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

****

آپ کی تعلیمات نے میری بہت مدد کی ہے۔

اور مجھے اس سے بے پناہ فائدے حاصل ہوئے۔

اور یہ مجھ پر قطعی ثبوت کے ساتھ ثابت ہوا

آپ کے روحانی اثبات اور مثبت سوچ کی تاثیر

میں تشکر سے لبریز ہوں۔

صحت، خوشی اور سکون کی وجہ سے میں محسوس کرتا ہوں۔

میں محسوس کرتا ہوں کہ میں مراقبہ میں روزانہ ترقی کر رہا ہوں۔

****

اگر یہ آپ کی شاندار، متاثر کن تعلیمات کے لیے نہ ہوتے

اس زمینی سطح پر میری زندگی انتہائی محدود ہوتی

میں آپ کی خصوصی توجہ کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

جو اس نے مجھے پچھلے تین سالوں میں دیا ہے۔

****

روحانی ثقافت میگزین کے لیے آپ کا شکریہ

جس میں مجھے ہر روز روح کے لیے برکت اور پرورش ملتی ہے۔

میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے آپ اور آپ کی تعلیمات سے متعارف کرایا

****

میں آپ کے ماہانہ خطوط کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

مجھے آخری پیغام الہام سے بھرا ہوا پایا

تاکہ میں اسے ادب کی کلاس میں اپنے طلباء کو پڑھوں

انہوں نے اس کے مواد کا مثبت جواب دیا۔

یہ ہم سب کے لیے خوشی کا موقع تھا۔

میں آپ کے خط میں شامل خیالات سے بہت متاثر ہوا۔

اتنا کہ میں اسے اپنے طلباء کے ساتھ بانٹنا چاہتا تھا۔

اس پیغام نے گہری سوچ کی کیفیت پیدا کی۔

اور روح کے رازوں میں خود شناسی

مجھے لگتا ہے کہ اس سے مجھے مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی۔

اور زندگی کے تجربات سے دانشمندی اور مثبت طریقے سے نمٹنے کے لیے

****

آپ کی تعلیمات انمول ہیں۔

میں آپ کے اسباق میں سے ایک بھی نہیں چھوڑنا چاہتا

استاد پرمہنس کے لیکچرز سے۔
جب روح کی خوشی میں اضافہ ہوتا ہے۔
نفس کی گہرائیوں میں چھپا ہوا ہے۔
لمحہ بہ لمحہ حسی لذتوں کی ایک موٹی تہہ
روح کی سنہری چمک دمک جاتی ہے۔
اور شفاف روح کی صلاحیتیں پوشیدہ ہیں۔
مواد کی کثافت کے پیچھے
جب کسی کا ذہن متوجہ ہوتا ہے۔
حسد اور حسد کو
اور وہ خوف اور پریشانیوں کے بادلوں سے گھرا ہوا ہے۔
وہ دکھی اور بدبخت ہو جاتا ہے۔
اور وہ بے اختیار تھا۔
لیکن جب وہ اسی توجہ کی ہدایت کرتا ہے۔

محبت، امن اور ہم آہنگی کی طرف
وہ بے حد خوشی محسوس کرتا ہے۔
روح کو خوشی محسوس ہوتی ہے۔
جب آپ جسمانی خواہشات سے روگردانی کرتے ہیں۔
مصائب اور مصائب میں گھل مل گئے۔
ایک شفاف روح کے فوائد کے لئے
نفیس لذتوں سے بھر پور
اگر روح پوری طرح غرق ہو جائے۔
اس دنیا کی کھردری خوشیوں کے ساتھ
وہ تحقیق میں دلچسپی نہیں رکھتا
اعلیٰ ترین لذتوں کے بارے میں
اور روح کی خوشیاں چکھنے سے قاصر ہیں۔
بہت سے لوگ بحث کر سکتے ہیں۔
جو مادی لذتوں کو ترک کر دیتا ہے۔
یہ اس دنیا میں تقریباً ناممکن ہے۔
یا لوگوں کے ساتھ رہتے ہوئے؟
ان کے خیالات خالصتاً مادی معاملات کے گرد گھومتے ہیں۔
لیکن یہ عام آدمی کے لیے ضروری نہیں ہے۔
دنیا کو چھوڑ کر پہاڑوں اور جنگلوں میں جانا
امن و سکون حاصل کرنے کے لیے
بلکہ اسے اس دنیا میں ہونا چاہیے۔
اس کے طاقتور دھاروں کو اسے بہا دینے کی اجازت دیے بغیر
تاکہ دنیا کی ہنگامہ خیز موجیں اس پر حاوی نہ ہوں۔
اسے اپنے اردگرد کے ماحول کے بارے میں منفی نہیں ہونا چاہیے۔
ایک ہی وقت میں
اسے مادیت کو اندھا نہیں ہونے دینا چاہیے۔
تاکہ وہ اپنی روحانی فطرت سے رابطہ نہ کھوئے۔
وہ نعمتوں کا مزہ چکھنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔
اور خدائی روشنیوں کا مشاہدہ کرنا

روح کے خزانے۔
بابا پرمہنس یوگنند کی تعلیمات سے
یہ دنیا صرف ایک خواب ہے۔
جس طرح سنیما کی پیش کش میں کوئی بنیادی فرق نہیں ہے۔

سمندر اور آسمان کے درمیان، جو روشنی کی کمپن کی دو مختلف ڈگریاں ہیں

اس دنیا میں ایسا ہی ہے۔

غم، خوشی، درد، لذت، گرمی اور سردی اس دنیا کے خواب ہیں

ہم آج یہاں ہیں اور کل ہم کائناتی خواب میں بادلوں کی طرح صرف سائے کی طرح اتریں گے

لیکن اس لمحے بہ لمحے کے پیچھے ابدی روح پوشیدہ ہے۔

ہماری روحیں اس کا لازمی حصہ ہیں

خدا ایک سچائی ہے ہمیں ہمیشہ دعا کرنی چاہیے کہ آزمائشیں غالب نہ آئیں

زندگی ایک معذوری ہے جو اسے یاد کرنے کی ہماری صلاحیت میں رکاوٹ ہے۔

جب میں اس طرح دعا کرتا ہوں تو مجھے دوسرے وقتوں سے زیادہ نتائج حاصل ہوتے ہیں

پھر، یہاں تک کہ اگر کچھ سنگین ہوتا ہے، تو یہ مجھے روکنے کے قابل نہیں ہوگا

اُس کے بارے میں سوچنا مجھے اُس کی مقدس موجودگی میں محفوظ اور محفوظ محسوس کرتا ہے۔

یہاں کی زندگی اس وقت تک بنجر اور افراتفری نظر آتی ہے جب تک کہ ہم حفاظت کے ساحل پر نہ پہنچ جائیں

اس لیے میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ میں یہاں سچائی کی اہمیت اور عظمت کی گواہی دینے آیا ہوں

ہمیں اپنی امیدیں عارضی دنیاوی اہداف اور کمزور مادی منسلکات پر نہیں رکھنی چاہئیں

اس طرح کے ناقص اٹیچمنٹ لاشعوری طور پر ہمیں اپنے حتمی مقصد سے دور کر دیتے ہیں

بالکل اسی طرح جیسے یہ ہمیں اپنی حقیقی ذات سے بھی دور کرتا ہے۔

ماحول لوگوں میں وہم پیدا کرتا ہے اور وہ خود کو عظیم دکھائی دیتا ہے۔

واقعی مہتواکانکشی شخص کو اس وقتی اور عارضی ماحولیاتی بیداری سے اوپر اٹھنا چاہئے۔

وہ اپنے اندر سچائی کو پہچان لیتا ہے، تاکہ یہ سچائی اس کا ماحول بن جائے۔

فطرت اور اس کی زندگی میں صرف اثر

ہم خدا سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں ہدایت سے متاثر کرے اور اس کی طرف ہماری رہنمائی کرے۔

اور اس دنیا سے جانے سے پہلے اسے ڈھونڈنا

تجربات کی نوعیت کچھ بھی ہو جس سے ہم گزرتے ہیں اور جو تکلیف ہم برداشت کرتے ہیں

ہمیں امید نہیں کھونی چاہیے کہ خدا کی مدد قریب ہے۔

اور وہ ہر دعا کا جواب دیتا ہے جو دل سے نکلتی ہے، آرزو سے لبریز ہوتی ہے۔

وہ اپنے پیاروں کو نہیں چھوڑے گا اور نہ ہی انہیں قسمت کے رحم و کرم پر چھوڑے گا۔

سونے سے زیادہ قیمتی ہے۔

ایک دن جب ایک ہجوم پہاڑوں میں گھوم رہا تھا، وہ ایک چھوٹی ندی سے پانی پینے کے لیے رک گیا، اور اس کی نظر ندی کے صاف پانی کے نیچے چمکنے والے خالص قدرتی سونے کے ٹھوس گانٹھ پر پڑی، اس نے اپنا پیالہ پانی سے بھرا، سونے کا ٹکڑا اپنے تھیلے میں ڈالا، اور پھر آرام کرنے کے لیے سڑک کے کنارے بیٹھ گیا۔

اسی لمحے راستے میں ایک نوجوان نمودار ہوا، تھکن سے ہانپتا ہوا اس پرنواز کے پاس آیا اور اس سے کہا: "میں نے آج کھانا نہیں کھایا اور میرے آگے ایک لمبا سفر ہے، کیا تمہارے پاس سفر میں اپنے ساتھی کو کھلانے کے لیے روٹی کا ایک ٹکڑا ہے؟"

متولی نے جواب دیا، "خوشی اور عزت کے ساتھ، اور میرے پاس جو روٹیاں ہیں وہ آپ کے ساتھ بانٹ کر میں خوش ہوں" پھر اس نے تھیلی کی طرف اشارہ کیا اور اس سے کہا، "براہ کرم جو میسر ہے لے لو"

نوجوان تھیلے سے روٹی نکال رہا تھا کہ سونے کا پتھر گر گیا، تو پرہیزگار نے اسے پکڑ کر ایک طرف رکھ دیا۔

جب وہ کھا رہے تھے، وہ نوجوان سونے کو گھورتا رہا، اس کے بارے میں تعریفی باتیں کرتا رہا، اور اس کی خوش قسمتی اور اس کے زرد پتھر نے اسے فراہم کردہ سلامتی، حفاظت اور ذہنی سکون پر مبارکباد دی۔

جب وہ نوجوان اپنے راستے پر جانے کے لیے اٹھا تو اس نے مسکرا کر پتھر اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔

نوجوان اس اچانک دولت سے بہت حیران ہوا جو اس کے ہاتھ میں آگیا اور وہ بڑی خوشی کے ساتھ روانہ ہوا، مشکل سے کسی چیز کی طرف توجہ دی

لیکن اس کے باوجود عجیب و غریب خیالات اسے مسلسل پریشان اور پریشان کر رہے تھے اور وہ خاموش نہ ہو سکا اور نہ ہی ان سے خود کو

چھڑوا سکا، اس نے راستہ بدل لیا اور اپنا خزانہ اپنے محسن کے سامنے رکھ کر پردیس کی طرف لوٹ گیا اور تعریف و توقیر سے لبریز ہو کر سلام کرنے کے بعد کہا:

"میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ پتھر جو آپ نے مجھے دیا ہے وہ کتنا قیمتی ہے، لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے پاس اس سونے سے بھی زیادہ قیمتی چیز ہے، اور میں آپ سے خدا سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس چیز کے ساتھ میرے لیے فیاضی کریں جو آپ نے اپنی دولت مند روح میں رکھی جس نے آپ کو یہ سونا دینے کے قابل بنایا!"

خوشحالی کے وقت لوگ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔
اس کی کثرت اور بے شمار نعمتوں کے لیے
لیکن جب ماحول اداس ہو جاتا ہے۔
بد نصیبی آتی ہے۔
شکایت اور ناراضگی اس کے بعد ہوگی۔
اور ہم میں سے اکثر اپنا زندہ ایمان کھو رہے ہیں۔
اس کی قسم جس کی آنکھ کبھی نہیں سوتی
ہم آفات اور مشکل حالات بناتے ہیں۔
ہماری توجہ اور توجہ کا مرکز
اگر ہم کوئی مثبت راستہ تلاش کریں۔
ہم نے امید کی کرن دیکھی ہوگی۔
ہمیں الہی مدد پر بھروسہ کرنا چاہیے۔
اور یہ کہ جس نے ہمیں پیدا کیا وہ ہمیں نہیں چھوڑے گا۔
مشکل حالات کے باوجود
زندگی کی جدوجہد
اور منظر تاریک ہے۔
اگر ہم پورے اعتماد کے ساتھ الٰہی رہنمائی حاصل کریں گے تو ہمیں ضرور ملے گا۔
جس کے پاس بچوں کا ایمان اور بھروسہ ہوگا اسے مدد ملے گی۔
وجود کے تمام عناصر اکٹھے ہو جائیں گے۔
اسے حاصل کرنے کے لیے جس کی اسے ضرورت ہے۔
ہمیں گہرائی سے محسوس کرنا چاہئے کہ ہم دیکھ رہے ہیں۔
اور وہ خدائی مدد زیادہ دور نہیں ہے۔
ہم سمجھتے ہیں کہ امید پسندی مقناطیس کی طرح خوش قسمتی کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔
زندگی کے روشن پہلو پر زور دینا
یہ ہمیں اعتماد دیتا ہے کہ اچھا موجود ہے اور قریب ہے۔

اور یہ فتح روشنی کی ہے، اندھیرے اور بے ترتیبی کی نہیں۔
خدا خدائی ساتھی ہے۔
وہ جو اس پر بھروسہ کرنے والوں کو مایوس نہیں کرتا
اور جیسا کہ ہم اپنے ساتھ اس کی قربت، اس کی حفاظت، اور اس کی مدد کے بارے میں سوچتے ہیں۔
زندگی بہتر سے بدل جائے گی۔
دل تشکر و شکر سے لبریز ہو جائے گا۔
اس کی طرف جس کے ہاتھ میں نعمتوں کے خزانے ہیں۔
اور جنت کی چابیاں
ہم اپنے غیر معقول اعمال کے ذریعے خود کو سزا دیتے ہیں۔
ہم اپنے صحیح طرز عمل کا بدلہ دیتے ہیں۔
دماغ کا غلط استعمال جو خدا نے انسان کو دیا ہے۔
یہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے، جو درد اور تکلیف کا سبب ہے۔
جہاں تک ذہن کے صحیح استعمال کا تعلق ہے۔
یہ نیکی کی طرف جاتا ہے، جس کے نتیجے میں خوشی ملتی ہے
اللہ نے انسان کو دماغ دیا ہے۔
اور ضمیر
آزاد مرضی
آسمانی احکام
اگر اس نے صحیح راستہ اختیار کیا تو اسے اجر ملے گا۔ دوسری صورت میں، وہ اپنے اعمال کے نتائج کو برداشت کرے گا
اسے اپنے عارضی قیام کے دوران اپنے طرز عمل کا حساب دینا ہوگا۔
خدا کی اس زمین پر
انسان نے اس آزادی کا غلط استعمال کیا جو خدا نے اسے عطا کی تھی۔
نتیجتاً، اس نے اپنے اوپر جہالت اور جسمانی اور فکری تکلیف اٹھائی
قبل از وقت موت اور دیگر بیماریاں
وہ وہی کاٹتا ہے جو وہ بوتا ہے، اور سبب اور اثر کا قانون ہر ایک پر لاگو ہوتا ہے۔
انسان کے موجودہ دنوں کا انحصار اس کے گزرے ہوئے دنوں پر ہوتا ہے۔
اس کا مستقبل بھی اس بات پر منحصر ہے کہ وہ کیسے رہتا ہے۔
اور اپنے آج کے دن اسی کے ساتھ گزارتا ہے۔
اور بیج کے معیار پر وہ اپنے شعور کی مٹی میں بوتا ہے۔
اس طرح، انسان، اگرچہ خدا کی شبیہ پر بنایا گیا ہے۔

وہ اپنی روح میں اویکت الہی طاقتوں کا مالک ہے۔

وہ اپنی غلطیوں کی وجہ سے ان اختیارات کو استعمال کرنے کا حق کھو دیتا ہے۔

اور جو پابندیاں وہ خود پر عائد کرتا ہے۔

عقل کے قوانین کی خلاف ورزی کرنا

روح کا عارضی جسم سے تعلق، جو زوال کا شکار ہے۔

اور ماحولیاتی، جینیاتی، یا عالمی اثرات کا شکار ہونا

یہ انسانی مایوسی، مایوسی، مصائب اور ناکامیوں کے اسباب میں سے ایک ہے۔

اس لیے اسے اپنا راستہ درست کرنا چاہیے۔

وہ اپنے شعور کے کمپاس کو دوبارہ ترتیب دیتا ہے۔

اگر وہ اپنے آپ کو جاننا چاہتا ہے۔

اور وہ اپنے حتمی ذریعہ سے دوبارہ جڑ جاتا ہے۔

وہ اپنی زندگی کے برتن کو نیکی، روشنی اور علم سے بھر دیتا ہے۔

سمندر ایک پھٹ کے اندر نہیں سما سکتا

اسی طرح محدود انسانی شعور کائناتی شعور پر مشتمل نہیں ہو سکتا

لیکن پابندیوں سے آزاد ہونے کے خواہشمند اور کام کرنے والوں کے لیے یہ ممکن ہے۔

اور لامحدود کل شعور کی دہلیز تک پہنچنا

اور اپنے فضل سے ان کو بڑھاتا ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

مانگو اور تمہیں دیا جائے گا

دستک دیں اور یہ آپ کے لیے کھول دیا جائے گا

اگر تم شکر گزار رہو گے تو میں تم پر ضرور اضافہ کروں گا

الفاظ کا غلط استعمال سب سے مہلک اور تباہ کن ہتھیاروں میں سے ایک ہے۔

گھبراہٹ کی ایک بڑی وجہ سخت اور تکلیف دہ تقریر ہے۔

کسی کو گپ شپ کرنے یا بیکار گپ شپ میں مشغول ہونے سے گریز کرنا چاہئے۔

جھگڑوں اور جھگڑوں سے بچیں، اور جارحانہ رجحانات سے چھٹکارا حاصل کریں۔

اگر شوہر یا بیوی ناراض ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو اکسائے

دوسرے شخص کے لیے چلنے کا بہترین طریقہ ہے۔

اور طوفان کے تھمنے تک جواب دینے سے گریز کرنا
اور اگر ان میں سے کوئی تکلیف دہ کلمات کہے۔
دوسرے شخص کے لیے بہتر ہے کہ وہ ملتے جلتے الفاظ سے جواب نہ دے۔
بلکہ اس وقت تک پرسکون رہیں جب تک خیالات کم نہ ہو جائیں اور موڈ ٹھنڈا نہ ہو جائے۔
اگر بیوی اپنے شوہر کو چیخے اور وہ اونچی آواز میں جواب دے تو شوہر کو دوہرا نقصان ہوگا۔
پہلی بار اس کے سخت الفاظ سے اور دوسری بار اس کے فیصلہ کن الفاظ سے
لہذا، وہ بنیادی طور پر خود کو نقصان پہنچاتا ہے
یہ طلاق یا دیگر ناپسندیدہ نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔
ضد یا دوسروں کے ساتھ نرم رویہ رکھنے سے بھی گریز کرنا چاہیے۔
اس کے ساتھ ساتھ کسی کو جھگڑے اور لڑائی جھگڑے میں نہیں پڑنا چاہیے۔
بلکہ صبر اور نفسیاتی سکون بحال ہونے تک انتظار کرنا چاہیے۔
کسی کو آپ کا سکون چوری نہ ہونے دیں۔
زبانی (یا تحریری) توہین سے دوسروں کا سکون خراب نہ کریں۔
الفاظ کا غلط استعمال سب سے مہلک اور تباہ کن ہتھیاروں میں سے ایک ہے۔
کوئی شخص غصے کی حالت میں یا جب جذبات بہت زیادہ ہو تو ایسی باتیں کہہ سکتا ہے۔
وہ نامناسب زبان استعمال کرتا ہے، جسے وہ دراصل بولنا نہیں چاہتا، اور پھر اس پر افسوس محسوس کرتا ہے۔
جبکہ دوسرا شخص ان الفاظ کو بیس سال تک یاد رکھے گا۔
(دکھ آسانی سے بھلایا نہیں جاتا)
اس نقطہ نظر سے، یادداشت ایک بری چیز ہے۔
یادداشت کی طاقت ایک نعمت ہے اگر صحیح استعمال کیا جائے۔
لیکن اگر اسے بری چیزوں کے ذخیرے کے طور پر استعمال کیا جائے تو یہ نقصان دہ ہے۔
جو ہمارے خلاف کیے گئے تھے۔
حکمت کی جنت میں داخل ہونے کی تیاری میں
انسانی ارتقاء کے پورے عمل کا مقصد جہالت کے طوفانوں کو پرسکون کرنا ہے۔
تاکہ لہر سمندر میں واپس آ کر دوبارہ اس میں ضم ہو جائے۔

یعنی، تاکہ انسانی قوتِ حیات عظیم تر روحانی دائرے کے ساتھ متحد ہو سکے۔

سائنس دان، کاروباری افراد اور سماجی مصلحین مسلسل کوشش کر رہے ہیں، بالواسطہ طور پر، عالمی اتحاد کی راہ ہموار کرنے کے لیے۔

تمام سائنسی، فلسفیانہ اور اخلاقی مکاتب فکر کے باغات سے سچائی کے گلدستے کو اکٹھا کرنے اور انسانی روحوں کو ان تمام چیزوں سے آراستہ کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں جو حکمت کی ابدی جنت میں ان کے داخلے کی تیاری کے لیے بہتر، شاندار اور مفید ہیں۔

سنہری دریافتوں کے ذریعے، سائنس انسان کو ضروریات اور مادی ضروریات فراہم کر کے براہ راست مدد کرتی ہے، اور بالواسطہ طور پر بہت سے "معجزوں" اور پراسرار مظاہر کے بارے میں اپنے خیالات کو درست کرنے میں مدد کرتی ہے۔

سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ جب پانی سردی کی وجہ سے اپنی کمپن کی ترتیب کو تبدیل کرتا ہے، تو یہ برف میں بدل جاتا ہے جو پانی کے ساتھ گھل مل جانے یا دوسرے ٹھوس مادوں کی طرح نچلی سطح پر جمنے کے بجائے اس کی سطح پر تیرتی ہے۔

یہ واقعہ سائنس دانوں کو بتاتا ہے کہ جب یسوع مسیح پانی کی سطح پر چلتے تھے، تو انہوں نے اپنے جسم کی ارتعاشات کو اولیاء، انبیاء اور بزرگوں کو معلوم نفسیاتی طریقے استعمال کرتے ہوئے تبدیل کیا ہوگا۔

انسانیت کو عالمگیر اتحاد اور خوشی کے گھر تک پہنچانے کے لیے تمام مادی، اخلاقی، مذہبی، صنعتی، سماجی، سیاسی اور مابعدالطبیعاتی سرگرمیوں کو متحد ہونا چاہیے اور اس مقصد کے لیے اپنی کوششوں کو متحد کرنا چاہیے۔

صحت، امن، فلاح و بہبود، تعلیم اور اچھے اخلاق اور روحانی، نفسیاتی اور عملی قوانین سے متعلق عالمی قوانین کے طے شدہ معیارات پر متفق ہونا ممکن ہے جو اس کرہ ارض کے اربوں انسانوں کو ایک مہذب انسان کے لیے مربوط اور متوازن ترقی دے سکتے ہیں اور اسے خوشی اور ذہنی سکون فراہم کر سکتے ہیں۔

عالمی شہری کو چھوٹی سی زندگی اور چھوٹے جسم تک محدود نہیں رہنا چاہیے۔

بلکہ، وہ اپنے آپ کو عظیم انسانی خاندان کا رکن سمجھتا ہے، جو کائناتی زندگی کی رہنمائی کرتا ہے، اور وہ اس سچائی پر غور کرتا ہے کہ "آپ زندگی کے سمندر کا ایک لازمی حصہ ہیں"۔

آگاہی لامحدود اور لامتناہی ہے۔

یہ دور دراز کے ستاروں تک بھی پھیلا ہوا ہے۔

یہ کائنات کے ہر ایٹم پر پھیلی ہوئی ہے۔
یہاں تک کہ سب سے چھوٹے الیکٹران
ایک شخص کو یہ محسوس کرنا چاہیے کہ وہ کائناتی شعور کے سمندر سے ایک ہیں
اور خاندان اور قومیت سے بالاتر ہونا
وہ تسلیم کرتا ہے کہ وہ بڑے انسانی خاندان کا رکن ہے۔
یکجہتی اور تنوع کے درمیان خوشی
آپ کو ایسی لذت پسند نہیں ہے جو بہت زیادہ ملتی جلتی ہو اور اس میں تنوع کا فقدان ہو
بلکہ، وہ ایک ایسی خوشی چاہتی ہے جو متحرک اور متحرک ہو
یہ اپنی انفرادیت کی وجہ سے توجہ حاصل کرتا ہے۔
یہ اپنی شان و شوکت سے ذہن کو موہ لیتا ہے۔
اور دل کو اپنی مٹھاس سے بھر دیتا ہے۔
یہ آپ کو اس کی غیر معمولی میٹھی فطرت سے مطمئن اور متاثر رکھتا ہے۔
خوشی جو وقفے وقفے سے آتی ہے۔
یہ دماغ کو جوش دیتا ہے لیکن خواہشات پوری نہیں کرتا
اور وہ لذتیں جو یکسر نسل کی بوریت سے داغدار ہیں
اور خوشی جو صرف تھوڑی دیر تک رہتی ہے۔
پھر یہ مٹ جاتا ہے، پچھتاوے کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے جو کہ ایک ناپسندیدہ خوشی ہے۔
اور وہ خوشی جو چمکتی اور غائب ہوجاتی ہے۔
آپ کو الجھن اور بے حسی کی حالت میں چھوڑنا ایک ایسی خوشی ہے جو وقتی اور تکلیف دہ ہے۔
جہاں تک اس خوشی کا تعلق ہے جو ہر وقت تال سے بدلتی رہتی ہے۔
تاہم، اس کے جوہر میں کوئی تبدیلی نہیں ہے
ایک ہنر مند اداکارہ کی طرح جو مختلف کرداروں اور حرکات سے اپنے ناظرین کو محظوظ کرتا ہے۔
یہ وہی ہے جس کی آپ تلاش کر رہے ہیں اور مالک بننا چاہتے ہیں
وہ خوشی خدا کے عجائبات پر غور کرنے سے حاصل کی جا سکتی ہے۔
اور باقاعدہ اور گہرائی سے مراقبہ کے ساتھ
دیرپا اور تجدید خوشی کا اندرونی ذریعہ
وہ اکیلا ہی آپ کی خوشی کی پیاس بجھانے پر قادر ہے۔

روحانی خوشی واحد حقیقی خوشی ہے۔
جو آپ کو اس سے بور یا کسی اور چیز کی طرف مائل نہ کرے۔
ہر وہ کام جو انسان کرتا ہے - اچھا یا برا -
خوشی کی تلاش میں یہ ایک مستقل، مسلسل کوشش ہے۔
برائی خوشی کا وعدہ کرتی ہے لیکن مصیبت اور بدحالی لاتی ہے۔
جہاں تک نیکی کا تعلق ہے، تو یہ اداسی کا باعث لگتا ہے۔
نظم و ضبط کی ضرورت اور قوتِ ارادی کو چالو کرنے کی وجہ سے
لیکن یہ یقینی طور پر آخر میں پائیدار خوشی لاتا ہے۔
خدا وہ خوشی ہے جو ہمیشہ کے لیے مستقل اور تجدید ہوتی ہے۔
اور جب آپ اسے پائیں گے تو آپ محسوس کریں گے کہ آپ کو وجود میں سب سے قیمتی چیز مل گئی ہے۔
اب آپ کو "اس دوسری چیز" کے سراب کا پیچھا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی
وہ جو آپ کو ظاہر ہوتا ہے بغیر آپ اس تک پہنچنے یا اسے حاصل کرنے کے قابل نہیں ہیں۔
روحانی خوشی "وہ دوسری چیز" ہے
اور جب بھی آپ اسے اپنے اندر پاتے ہیں۔
اب آپ کو خوشی کی تلاش کی ضرورت نہیں پڑے گی۔
اور اس نئی خوشی میں، آپ کی خواہشات پوری ہوں گی۔
اس کے پاس وہ سب کچھ ہے جس کی وہ خواہش کرتی تھی۔
اور جانو، میرے دوست، وہ مادی چیزیں
جس سے وہ خوشی ملتی ہے جو سوچ سے باہر رہتی ہے۔
اور وہ چیزیں جو وہ فراہم کرتی ہیں اس کے ساتھ
یہ ذہنی منظر کشی کے ذریعے ذہن میں داخل ہوتا ہے۔
تاہم، روحانی خوشی روح کی آگاہی ہے۔
جس کی فطرت ہی آخری خوشی ہے۔
یہ سوچ کے بہت قریب واقع ہے۔
یہاں تک کہ یہ سوچ سے پیدا ہوتا ہے جب مراقبہ کے دوران سوچ کو اندر کی طرف لے جاتا ہے۔
جب بیرونی اشیاء کو نقصان پہنچے
جس پر فکر کا انحصار لذت کے لیے ہے۔
ان چیزوں سے جو خوشی ملتی ہے وہ بھی برباد ہو جاتی ہے۔
لیکن روحانی خوشی ہمیشہ تجدید ہوتی ہے۔
یہ روح کے اندر موجود ہے اور تباہی کے خلاف مزاحم ہے۔
اور اس خوشی کا اظہار کرنا مٹا نہیں سکتا

جب تک کوئی جان بوجھ کر اپنی ذہنی حالت کو تبدیل کرنے کا انتخاب نہ کرے۔

وہ افسردہ مزاج کو کھانا کھلا کر ڈپریشن میں مبتلا کرتا ہے۔

وہ دوسری بات

کیا آپ نے کبھی اس "دوسری چیز" کو سمجھنے کی کوشش کی ہے؟

ایک سراب کی طرح جو آپ کو نمودار ہوتا ہے اور آپ کے احساسات کے پس منظر میں رقص کرتا ہے۔

اور آپ کی تمام خواہشات کا انجام کیا ہوگا؟

معاملہ کا تجزیہ کریں:

آپ کسی چیز کے لیے اس وقت تک تڑپتے ہیں جب تک کہ آپ اسے حاصل نہ کر سکیں

لیکن ایک بار جب یہ آپ کے لیے دستیاب ہو جاتا ہے، تو آپ – جلد یا بدیر – اس سے بور ہو جائیں گے۔

اور تم کچھ اور چاہتے ہو، ہے نا؟

یہاں تک کہ اگر زندگی نے آپ کو وہ سب کچھ دے دیا جو آپ کبھی ایک ہی وقت میں چاہتے تھے:

دولت، طاقت، اور دوست تھوڑی دیر کے بعد، آپ غیر مطمئن محسوس کریں گے

اور آپ کچھ اور چاہتے ہیں لیکن ایک چیز کبھی اپنی تازگی نہیں کھوتی

اس کی چمک آپ کے لیے کبھی ختم نہیں ہوگی یہ بذات خود خوشی ہے۔

ان تمام چیزوں میں جن کی آپ تلاش کر رہے ہیں۔

اور اس تک پہنچنے اور حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

بالواسطہ یا بلاواسطہ

آپ اصل میں خوشی کی تلاش میں ہیں۔

اپنی خواہشات پوری کر کے

آپ وہ چیزیں نہیں چاہتے ہیں جو آپ کو اداس لاتی ہیں۔

اور آپ وہ چیزیں نہیں چاہتے جو آپ کو پہلے تھوڑی سی خوشی دیتی ہیں۔

لیکن آخر میں، یہ آپ کو ندامت اور پچھتاوے کی گہرائیوں میں لے جاتا ہے۔

جو کچھ بھی ہے آپ ڈھونڈ رہے ہیں۔

آپ اس کی تڑپ، تڑپ، بے تابی اور جوش کے ساتھ تلاش کرتے ہیں۔

اسے حاصل کرنے پر اطمینان حاصل کرنے کی امید ہے۔

جب یہ حقیقت میں آپ کا ہو جائے تو آپ کو خوش ہونا چاہیے۔
تو کیوں نہ براہ راست خوشی تلاش کریں اور اسے اس کے ذرائع سے حاصل کریں؟
کیوں نا اہل جسمانی ذرائع سے اسے تلاش کریں؟
!یہ آپ کو خالص، بلا ملاوٹ اور بغیر کسی کمی کے دینے کے لیے؟
جب کوئی شخص قلیل مدتی مادی چیزوں کے لیے ہمدردی کی بھیک مانگتا ہے۔
اس کی خوشی کا انحصار قلیل مدتی خوشیوں پر ہے۔
مادی چیزیں اور مادی خواہشات کی تکمیل سے حاصل ہونے والا اطمینان
یہ عارضی ہے، اس لیے اس کے ذریعے حاصل ہونے والی خوشی عارضی ہے۔
یہ بھی عارضی ہے۔
کھانا، پرفیوم سونگھنا، اور موسیقی سننا
خوبصورت چیزوں کو دیکھنا اور لذیذ چیزوں کو چھونا۔
تمام وقتی لذتیں۔
اس کا دورانیہ ذائقہ اور بو کے احساس کی مدت سے منسلک ہے۔
سماعت، بصارت اور لمس
یا جب تک دماغ اس سے تھک نہ جائے۔
وہ دوسرے محرکات کی طرف راغب ہوتا ہے۔
وہ وقتی خوشی نہیں چاہتی
جب اسے ختم کیا جاتا ہے تو یہ غم کا احساس چھوڑ جاتا ہے۔
بلکہ، وہ ایک ایسی خوشی کی آرزو کرتی ہے جو ایک لمحے کے لیے چمکتی نہیں اور پھر غائب ہو جاتی ہے۔
اور میں ایک ایسی خوشی کے لیے ترستا ہوں جس کی چمک کبھی ختم نہیں ہوتی
خالص، مستقل تابکار ریڈیم
یہ خوشی صرف خدا میں ہے۔
تمام خوشیوں اور خوشیوں کا منبع
سورج دن میں ایک بار طلوع ہوتا ہے۔
لیکن اس کی موجودگی ہمیشہ چمکدار ہے۔
کائنات زوال کا شکار ہے، لیکن
یہ ابدی زندگی ہے جو باقی ہے۔
آپ کی زندگی میں ہمیشہ خوشیاں تازہ رہیں
یہ مبارک زمین جو اللہ نے ہمیں دی ہے۔

وہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہوں
اور ہم اسے محفوظ رکھتے ہیں
ہم اسے ایک نعمت سمجھتے ہیں جسے ضائع یا زیادتی نہیں کرنی چاہیئے۔
اس میں بہت سارے عجائبات اور عجائبات ہیں!
چوٹیوں پر چوٹیاں
اور تہوں پر تہوں
میدانی اور میدانی علاقے
دریا اور سمندر
جنگلات اور جنگلات
اور صحرا جو ہر سمت پھیلے ہوئے ہیں
یہ ایک کائناتی تھیٹر ہے۔
جہاں پہاڑیاں خالی پڑی ہیں
اور برف سے ڈھکی چٹانیں پڑی ہیں
اونچے اونچے درخت اپنی گردنیں کھینچتے ہیں
بنجر پہاڑی علاقے اپنی ہریالی اور سرسبزی دوبارہ حاصل کر رہے ہیں۔
دیوہیکل چٹانوں پر وقت کے نشانات نقش ہیں
دلکش نظارے دینے کی صلاحیت کس میں ہے؟
اور خدا کی اس سرزمین کے دلکش نظاروں کے بارے میں کیا، کیا وہ بیان کیے جانے کے لائق ہیں؟!
اس سے دل خوشی سے بھر جاتا ہے۔
اور ذہن کو ہزار تصورات سے روشن کرتا ہے۔
اس کے اظہار کے لیے جو وضاحت کے خلاف ہو!
زمین کی خوبصورتیوں پر غور کرنے سے غور کرنے والے کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔
یہ فطرت کے قوانین سے بالاتر ہو کر اعلیٰ شعور کی دہلیز تک پہنچ جاتا ہے۔
جہاں تخلیقی صلاحیتیں کبھی ختم نہیں ہوتی ہیں
اور یہ کسی حد تک نہیں رکتا
یہ ناقابل فہم ہے۔
ایک دفعہ ایک بچے نے کہا:
"میں نہیں جانتا کہ کسی شخص کے لئے کچھ بھی محسوس کرنے کا کیا مطلب ہے"

یہ وہی ہے جو خدا کے عجائبات پر غور کرتے وقت محسوس ہوتا ہے۔

جو اس دنیا کے مختلف حصوں میں بے مثال ہے۔

پھر بھی انسان سوچتا ہے کہ وہ سب کچھ ہے۔

الف اور یا

ابتدا اور انتہا

اور ایسا قد جس کی کوئی بلند چوٹی نہ ہو

حیرت انگیز بلندیاں ہیں

اور گہرائیاں جو روح میں خوف پیدا کرتی ہیں

اور ایک وسعت جس میں ہستی تحلیل ہو جاتی ہے۔

اور روز روشن کی طرح بکثرت

اور روشنیاں جو کسی کو اوپر کی طرف دیکھنے کی ترغیب دیتی ہیں

کاش بنی نوع انسان کے پاس ایک جامع وژن ہو

آپ کو ہر سمت نظر آتا ہے۔

تخلیقی صلاحیتوں کے عجائبات کا ادراک کرنے کے لیے جو اس کے ارد گرد ہیں

بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح پھیل جائیں

خدا کی وسیع زمین میں، غور و فکر کرنے والے لوگ ہیں

واقعی، خالق کی بنائی ہوئی ہر چیز حیرت انگیز ہے۔

یہ متاثر کن ہے۔

Oriental Treasures - East-West Magazine

ہم اس سے مانگتے ہیں، سب سے اعلیٰ

علم کی چنگاریوں سے بجھانا

وہموں کا اندھیرا

اور دلوں اور دماغوں کو بھرنا

نعمتوں اور بصیرت کی کثرت کے ساتھ

اور یہ کہ اس کی سب سے شاندار موجودگی روحوں میں ظاہر ہو

اور وہ اسے یقین عطا کرتا ہے۔

یہ ایک محفوظ پناہ گاہ ہے۔

اور روح کے آسمان سے الجھنوں کے بادلوں کو دور کر دیتا ہے۔

اور یہ ہمیں مایوسی کے جذبات سے دور رکھتا ہے۔

اور یہ ہمیں اعتماد کے ساتھ تحریک دیتا ہے کہ خوشی کی صبح ٹوٹ جائے گی

اور روحیں خوش ہوں گی

اور یہ کہ امن اور خوشی کے پرندے
وہ زندگی کے جھروکوں میں گائے گی
محبت نفرت کو شکست دے گی
اور روشن امید مایوسی کے اندھیروں کو دور کر دے گی
اور یہ کہ خیر کا سفر جاری رہے گا
حق کا جھنڈا ہمیشہ بلند رہے گا
دوستانہ افہام و تفہیم کی یادگاروں کے اوپر
اور عظیم انسانی جذبات
اے دلوں کے طبیب تیری طرف سے شفاء آتی ہے۔
روحیں بیماریوں میں مبتلا تھیں۔
آپ کا ایک لمس زہر اور بیماری کو دور کرتا ہے۔
موت اور آفت سے بچا جائے۔
آپ کا نام برائی اور نقصان کے خلاف ایک دلکش ہے۔
اور ایسی دعا جس کو آسمان سنتا ہے۔
تیاری اور
مناسب پرورش: عملی طریقہ اور طریقہ
والدین کے مناسب طریقوں میں بصیرت پیدا کرنا شامل ہے۔
اور بدیہی علم کے گودام تک رسائی کی کوشش
روح کے اندر کا پوشیدہ اور اس سے انسانی شعور کا تعلق
ایک زندگی کافی نہیں ہے۔
تمام روحانی اور مادی معاملات کو جاننا
روایتی علمی طریقوں کا استعمال
صرف حواس پر بھروسہ کرنا
ذہن سازی اور مراقبہ کی مشق کرنا
وہ بدیہی صلاحیت کو فروغ دینے اور بڑھانے میں مدد کرتے ہیں۔
برائے راست، مخصوص ادراک کے ذریعے
اگر ممکن ہو تو ابتدائی بچپن میں بصیرت کو فروغ دینا شروع کر دینا چاہئے
اگر یہ ممکن نہ ہو تو اسے کسی بھی وقت شروع کیا جا سکتا ہے۔
اس کے علاوہ
بچوں اور نوجوانوں کی ہر ممکن مدد کی جانی چاہیے۔
انہیں والدین کے اچھے طریقے سکھا کر، کے ذریعے
ان کے خیالات کو نظریات کی طرف راغب کرنا
اور ان کے جذبات کو عمدہ جذبات کے ساتھ پروان چڑھانا
اور انہیں فرض کا احترام کرنا سکھایا

اور اپنے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ ایمانداری، وقار اور دیانت داری کے ساتھ پیش آنے

خود نظم و ضبط کے اہم پہلوؤں میں سے ہیں:

ریڑھ کی ہڈی کو سیدھا رکھ کر چلنا اور بیٹھنا

جسم میں اہم سرگرمی کے بلا روک ٹوک بہاؤ کو آسان بنانے کے لیے

سیکھیں اور خود دانش کو فروغ دینے کے لیے ذہنی توجہ کا استعمال کریں۔

تخلیقی سوچ کی مشق کرنا

خلوص نیت سے فرائض کی انجام دہی

عقلی اور غیر معقول میں فرق کرنا

سچائی اور وہم

اور محبت کا دائرہ وسیع کرنا

خود سے محبت سے خاندانی محبت تک

خاندان کی محبت سے برادری کی محبت تک

برادری کی محبت سے وطن کی محبت تک

وطن کی محبت سے دنیا کی محبت تک

دنیا کی محبت سے خدا کی محبت تک

اور ان کی روحانی ترقی کے ساتھ

وہ ہر جگہ نیکی اور سچائی پھیلا سکیں گے۔

اور ان کے اندر چمکنے والی نیکی کا نور بجھ جائے گا۔

برائی کے اندھیرے نے انہیں گھیر رکھا ہے۔

اس کی مدد سے، وہ بلند ہو۔

اس دنیا سے رخصت ہونے والے پیاروں کے ساتھ روحانی تعلق

اگر آپ اپنے خیالات اپنے پیاروں تک پہنچانا چاہتے ہیں جو اس دنیا سے چلے گئے ہیں۔

اپنے کمرے میں خاموشی سے بیٹھیں اور خدا پر غور کریں۔

اور جب آپ اپنی روح میں سکون محسوس کرتے ہیں۔

سامنے والے روحانی بیداری کے مرکز پر گہری توجہ مرکوز کریں۔

جو ابرو کے درمیان والے مقام پر مرغی کا مرکز ہے۔

اپنی محبت ان عزیزوں کو بھیجیں جو رخصت ہو گئے ہیں۔

اس مرکز میں اس شخص کا تصور کریں جس کے ساتھ آپ بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔

اور اس کی روح میں محبت، نیک تمناؤں اور حوصلہ افزائی کی لہریں بھیجیں۔

اگر آپ مستقل طور پر ایسا کرتے ہیں۔

اور آپ نے اس پیارے شخص میں دلچسپی نہیں کھوئی ہے۔
وہ یقینی طور پر آپ کے خیالات سے کمپن حاصل کرے گا۔
اس دھرتی پر اپنے پیاروں سے بچھڑ جانے والے انہیں نہیں بھولتے
جس طرح ان کے چاہنے والے انہیں کبھی نہیں بھولتے
اور ان کا شعور باقی رہتا ہے، اپنے پیاروں کی یاد کو محفوظ رکھتا ہے۔
جنہوں نے انہیں اس زمین پر چھوڑ دیا۔
اور جب آپ ان پیاروں سے جواب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
دل پر توجہ مرکوز کریں، اور جب آپ کی توجہ کافی گہرائی تک پہنچ جائے۔
وہ سب سے پہلے آپ کو خواب میں نظر آ سکتے ہیں، اور یہ ان کے لیے ممکن ہے۔
کبھی کبھی آپ کو ایک ہی خواب بار بار دیکھا جا سکتا ہے۔
تمام خواب بے معنی نہیں ہوتے۔
اگر آپ کے خیالات پرسکون اور ہم آہنگ ہیں۔
آپ کو معلوم ہو گا کہ کوئی خواب کے ذریعے آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔
روحانی ترقی کے ساتھ، آپ کے چاہنے والے آپ کو مراقبہ کے دوران خوابوں میں دکھائی دے سکتے ہیں۔
جب انسان روحانی ترقی کے اعلیٰ درجے پر پہنچ جاتا ہے۔
وہ اپنے سامنے ان فوت شدہ روحوں کو دیکھ سکے گا۔
ایسے کیسز کی بہت سی مثالیں ہیں۔
لیکن اصل روحانی ترقی پہلے ہونی چاہیے۔
وہ جو خدا کو گہرائی سے غور کرتا ہے۔
خدا اسے یہ سب چیزیں دکھائے گا۔
اپنے پیاروں کی موت کے بعد غم، رونے اور احساس محرومی کے بجائے۔
ہمیں ان کو محبت بھیجنی چاہیے جو وہ محسوس کریں گے۔
وہ اسی احساس کا بدلہ لیتے ہیں۔
لیکن ہمیں مرحوم کی روح کو اپنی طرف نہیں کھینچنا چاہیے۔
ہمارے غیر معقول احساسات کے ذریعے۔
خود غرض وابستگی اور گہری اداسی۔
جانے والے کو یہ کہنا کافی ہے کہ مجھے تم سے پیار ہے
الگ ہونے والوں کے لیے محبت بھرے خیالات اور نیک خواہشات بھیجیں۔
جب بھی میں ایسا کرنا چاہتا ہوں۔

لیکن سال میں کم از کم ایک بار - ایک مخصوص سالگرہ پر

ان سے کہو، فکری طور پر:

خدا ہمیں دوبارہ اکٹھا کرے گا

ہم اپنی محبت کو پروان چڑھاتے رہیں گے اور اپنے درمیان پیار کے رشتوں کو مضبوط کرتے رہیں گے۔

اگر آپ ابھی انہیں اپنے دوستانہ خیالات بھیجتے ہیں تو ایسا کرتے رہیں

آپ ان شاء اللہ ایک دن ان سے ضرور ملیں گے۔

آپ کو احساس ہو گا کہ یہ زمینی زندگی وہ سب کچھ نہیں ہے جو موجود ہے۔

یہ آپ کے ابدی رشتے کی زنجیر میں صرف ایک کڑی ہے۔

اپنے رخصت ہونے والے پیاروں کے ساتھ

خدا ان پر رحم کرے اور اپنے نور اور خوشنودی سے ان پر برسے۔

نوٹ: اس طریقہ کا قطعی طور پر کوئی تعلق نہیں ہے، جس کی ہم سفارش نہیں کرتے، اس لیے یہ وضاحت

تھکاوٹ دور کرنا

نوٹ: یہ معلومات اور مشورہ طبی مشورہ کا متبادل نہیں ہے، اس لیے یہ وضاحت

مکھن اور دودھ کو خوراک میں شامل کرنا چاہیے۔

دودھ کو کھانے سے الگ سے پینا چاہیے۔

اسے کھانے کے ساتھ نہ پینا بہتر ہے۔

دودھ میں فائدہ مند جلاب خصوصیات ہیں

لیکن دودھ بلغم کی پیداوار کا سبب بنتا ہے۔

جو کہ ہڈیوں کے مسائل میں مبتلا افراد کے لیے موزوں نہیں ہے۔

یا ناک بہنے اور نزلہ زکام سے

یہ سنتری کے رس پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

ان لوگوں کے لیے جو ان حالات میں مبتلا ہیں

میرے مشورے کے جواب میں - بہت سے لوگ جو اس سے متاثر ہوئے ہیں راحت ملی ہے

ان کی خوراک سے سنتری کا رس نکالنے سے نمایاں بہتری

(جب وہ اس حالت میں مبتلا تھے)

اگرچہ لیموں کا رس بہترین جراثیم کش خصوصیات رکھتا ہے۔

لیکن یہ سائنوسائٹس کو بھی بدتر بناتا ہے۔

روٹی سے زیادہ تسلی بخش (بھوک کو تسکین بخش) کوئی چیز نہیں ہے۔

تازہ چکی ہوئی پوری گندم کے آٹے سے بنایا گیا ہے۔
تاہم بلغم کے شکار افراد کو نشاستے سے پرہیز کرنا چاہیے۔
پوری گندم کی روٹی کو اچھی طرح سے بھوننے کے بعد کھایا جا سکتا ہے۔
قبض تھکاوٹ کی ایک اور وجہ ہے اور اس کا تعلق جسم میں زہریلے مادوں کے جمع ہونے سے ہے
یہ کھانے سے توانائی کے اخراج کو متاثر کرتا ہے۔
اگر آپ قبض کا شکار ہیں تو اگر ممکن ہو تو قدرتی جلاب کا استعمال کریں۔
اگر آپ اپنے جسم کو ٹاکسن (فضلے) سے پاک رکھیں گے تو آپ کو تھکاوٹ محسوس نہیں ہوگی۔
یہ جسم میں جمع ہونے والے زہریلے مادے ہیں جو انسان کو تھکاوٹ کا احساس دلاتے ہیں۔
منشیات اور منشیات بھی کمزوری کے احساسات کا باعث بنتی ہیں۔
مثال کے طور پر افیون اپنے صارفین کو ان کی پہل سے لوٹ لیتی ہے۔
وہ بڑبڑاہٹ، نیند اور خواب کے علاوہ کچھ نہیں کرنا چاہتے۔
تھکاوٹ کے احساسات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے سب سے مؤثر طریقوں میں سے ایک
یہ جنسی قوت کو ہر ممکن حد تک برقرار رکھنا ہے۔
کیونکہ اس کی ضرورت سے زیادہ مشق تخلیقی توانائی کا ضیاع ہے۔
اس سے جسمانی اور ذہنی دونوں سطحوں پر ان کا نمایاں نقصان ہوتا ہے۔
شاگرد نے اپنے گائیڈ سے پوچھا:
آپ کی روحانی ہستی اور اس کے علم کی کیا تشریح ہے جناب؟
گائیڈ نے جواب دیا:
روحانی ہستی روحانی ادراک اور طاقتوں کا شعوری علم ہے۔
جیسے سمندری مخلوق پانی میں ڈوبتے ہوئے محسوس کرتی ہے۔
اور آسمان کے پرندے خلا میں گھرے ہوئے ہیں۔
یہ روح کے آسمان سے اہم توانائی کا اخراج ہے۔
اور جسم میں بہہ جانے والی تندرستی اور جیورنبل کا احساس
یہ خلیات کو زندگی کے امرت سے زندہ کرتا ہے اور ان کی مکمل تجدید کرتا ہے۔
پھر شاگرد نے پوچھا:
اور اس امتحان کو حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

گائیڈ نے جواب دیا:

خود اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہ آپ روحانی نوعیت کے ہیں۔

اور یہ کہ جسمانی ہستی، اپنی نسبتی حقیقت کے باوجود

تاہم، یہ روح کے جوہر کا بیرونی خول ہے۔

اور یہ کہ زندگی کا پانی، جو نعمتوں کا چشمہ ہے۔

یہ آپ کے اعصاب کے ذریعے بہتا ہے، جس کی وجہ سے آپ کو جوش، توانائی اور چوکنا رہنے کا تجربہ ہوتا ہے۔

شاگرد نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا:

اس حالت تک پہنچنے میں کیا رکاوٹیں ہیں؟

گائیڈ وضاحت کرتا ہے:

وہ رکاوٹیں متضاد خیالات اور تلخ جذبات میں پڑی ہوئی ہیں۔

اور منفی اثرات جو نقصان دہ پرجیوی جڑی بوٹیوں کے طور پر کام کرتے ہیں۔

روح کے پودے کے بارے میں

اس لیے شعور کے میدان کو تمام نجاستوں سے پاک اور پاک ہونا چاہیے۔

اور اس کی مٹی سے شک کے کانٹوں کو اکھاڑ کر زندہ ایمان سے زرخیز کرنا

گہری خواہش، نیت کی پاکیزگی، اور نیک نیت

زہریلے غیر طبعی پودے ہیں جن کا خاتمہ ہونا چاہیے۔

جیسے نفرت، بغض، حسد، حسد، خوف اور دیگر جذبات

تباہ کرنے والا، اور اپنی جگہ محبت، اعتماد، سمجھ، شرافت اور دیانت کا بیج بوتا ہے۔

پھر شاگرد پوچھتا ہے:

زندگی کے مسائل سے نمٹنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

گائیڈ جواب دیتا ہے:

ہر تالے کی ایک چابی ہوتی ہے اور ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے۔

اور جس کے پاس عقل، فہم، ہمت اور صبر ہو۔

الہی مدد پر بھروسہ کسی بھی مسئلے کا حل تلاش کرنے کا باعث بنے گا۔

اور یہ نہ بھولیں کہ آپ کا ہر مشکل مسئلہ آپ کی طاقت کا امتحان ہے۔

اور اپنے حوصلے بلند کرنے اور ہر مسئلے پر قابو پانے کے لیے، آپ ایک قدم آگے بڑھتے ہیں۔

زندگی کی سیڑھی پر، عظیم کامیابیاں آپ کے منتظر ہیں۔

انہوں نے اس بنیاد پر مشکل حالات سے نمٹا
آپ دیکھیں گے کہ آپ کو سمجھ، طاقت اور خوشی ملتی ہے۔
رکاوٹوں پر قابو پا کر اور راستے میں نئے مراحل مکمل کر کے
اور جان لیں، خدا آپ کے علم میں اضافہ کرے، کہ آپ کی ہر ضرورت
آپ کے اندر موجود ہے۔
اگر آپ عاجزی اور خلوص کے ساتھ خدائی مدد مانگیں گے تو آپ کو
ملے گی۔
تم پر نیکی کے دروازے اور نور کے خزانے کھل جائیں گے۔
مشرقی خزانے - عکاسی اور رہنمائی
مشرقی مغربی اندرونی ثقافت
امن اور روشنی کا منبع
استاد نے الہی موجودگی کے احساس کے بارے میں بات کرتے ہوئے
کہا:
اگر کوئی شخص خدا سے ناواقفیت میں رہتا ہے۔
اس کی موجودگی کو چھوئے بغیر
اس کی زندگی خطرے سے بھری ہوگی
اور ناقابل برداشت مسائل اور بحرانوں کا شکار ہیں
جب تک درد خواہش اور عزم کو جنم نہیں دیتا
رازوں کے راز اور سکون و نور کے منبع کو دریافت کرنا
سب سے بڑا راز دریافت کرکے
وہ آزادی، خوشی اور خوبصورتی کے معنی جانتا ہے۔
ایک شخص کو اپنی زندگی کا مرکز اور اپنے شعور کے مرکز کو تبدیل
کرنا چاہیے۔
مادے سے روح تک
اور اپنی حدود کے ساتھ "خود" سے
لامحدود جذباتی جہت تک
تب اسے احساس ہوگا کہ وہ تھا اور اب بھی ہے۔
ابدیت کے گرم، پیار بھرے گلے میں
اسے افہام و تفہیم کو تیز کرنے پر بھی کام کرنے کی ضرورت ہے۔
سوچ کی گہرائی میں اتر کر
اور کوشش کو دوگنا کریں
اور جب الہی حضوری چھوتی ہے۔
وہ تمام رکاوٹوں اور رکاوٹوں پر قابو پائے گا
جو اس کے راستے میں رکاوٹ بنتی ہے اور اسے آگے بڑھنے سے روکتی
ہے۔

مرنے کے بعد کوئی آدمی نہیں رہے گا
وہ اب سے زیادہ خدا کے قریب ہے۔
مرنے کے بعد اس کے شعور کی حد
یہ اس بات پر منحصر ہے کہ وہ اب اس کے بارے میں کتنا جانتا ہے۔
تاخیر یا ملتوی کرنے کی ضرورت نہیں!
خدا کے بارے میں سوچنا تمام خوشیوں، محبتوں اور نیکیوں کا ذریعہ ہے۔
یہ ہمیں ان بابرکت عناصر سے براہ راست رابطے میں لاتا ہے۔
اور وہ ہمیں رحمٰن کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔
ہمیں اپنے کام میں روحانی عنصر کو شامل کرنا چاہیے۔
اور وہ کام کرنا جو دوسروں کو بہترین خدمت فراہم کرتا ہو۔
ایک ایسا شخص جو پیسے کمانے کے بجائے خدمت کرنا اپنا مقصد بناتا ہے۔
اسے معلوم ہوگا کہ اس کی پوری زندگی بہتر کے لیے بدل گئی ہے۔
اسے اکیلا نہیں چھوڑا جائے گا، بلکہ مدد اس کے پاس آئے گی جہاں سے اسے اس کی کم سے کم توقع ہے۔
زیادہ تر لوگ مطلوبہ توازن حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔
ان کی عملی اور روحانی زندگیوں کے درمیان
روحانیت کو پیسے کی ضرورت ہوتی ہے۔
ایک دنیا دار خدا کے بغیر خوش نہیں رہ سکتا
روحانی کام کرتا ہے، اور اس کے اعمال جلد بولتے ہیں:
"خدا مجھے طاقت دیتا ہے اور مجھے عزم دیتا ہے"
وہ مضبوط ہوتا ہے اور خدا اس کی کوششوں کو برکت دیتا ہے۔
دنیا دار بھی کام کرتا ہے لیکن وہ کہتا ہے۔
" میں ہی ہوں جو یہ سب خود کرتا ہوں، اور کسی کو مجھ پر کوئی کریڈٹ نہیں ہے"
یہ اس پر غیر متوقع نتائج لاتا ہے۔
یہ مہادھیر میں واقع ہے۔
تمام عملی سرگرمیاں
چاہے مادی مقاصد کے لیے ہو یا روحانی مقاصد کے لیے
اس کی بنیاد ٹھوس اصولوں پر ہونی چاہیے۔
یہ ضمیر کے کنٹرول اور عقل کے توازن کے تابع ہے۔
ہمیں ہر کام میں توازن کی ضرورت ہے۔
کیونکہ اس کی عدم موجودگی کا مطلب ہے مصائب، دل کا درد اور سر درد

اگر کوئی غریبوں کی جماعت کو دعوت دیتا ہے۔
عید کے لیے ضروری اشیاء خریدنے کے لیے پیسے نہ ہوں۔
اس کا مطلب امتیازی سلوک کی کمی ہے۔
اور مناسب طریقے سے منصوبہ بندی کرنے سے قاصر ہے۔
ہمیں عمومی نظام کی نوعیت کو سمجھنا چاہیے جو ہمارے اعمال کو کنٹرول کرتا ہے۔
ذاتی مفادات کو فروغ دینے کے لیے روحانیت کا استحصال غلط ہے۔
اگرچہ سائنسی طریقہ استعمال کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔
صحیح روحانی تعلیمات کو پھیلانا اور فروغ دینا
خوشی کے حصول کا ایک عالمگیر قانون ہے۔
یہ قانون مستقل اور نہ بدلنے والا ہے۔
یہ ہمیشہ کام کر رہا ہے اور گارنٹی شدہ نتائج فراہم کرتا ہے۔
اور اس قانون کی پیروی کرنا یا اس کا مشاہدہ کرنا
اس کا مطلب یقینی طور پر خوشی ہے۔
خوشی کی اپنی تعریف میں، ماسٹر پرمہنس نے کہا:
حقیقی خوشی بنیادی طور پر کسی شخص کی نفسیاتی حالت پر مبنی ہوتی ہے۔
اطمینان، اطمینان، سکون اور سکون خوشی کی نشانیاں ہیں۔
اچھی صحت کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔
متحرک ذہن
اور ضروریات زندگی
مناسب کام
اور سمجھدار فیصلہ
اور درست سمجھنا
اسے خود کو اجازت نہیں دینی چاہیے۔
غلط ماحول یا حالات کو تسلیم کرکے
انسان اکثر کوکون بناتے ہیں جو انہیں باندھتے ہیں۔
اور وہ آپ کو رسیوں سے پیار کرتا ہے جو اسے باندھتی ہیں۔
اسے ان پابندیوں کی وجوہات کو سمجھنا چاہیے۔
شاید یہ آہستہ آہستہ چلنے والے انفیکشن کو ختم کردے گا۔
اس کے دماغ سے اور اس کے جسم سے
اس سے نفسیاتی تجدید ہوگی۔
یہ خوشی کی راہ ہموار کرتا ہے اور اس کی زندگی کے افق پر روحانی بیداری کا ظہور ہوتا ہے
اور اس کے اندر کی اہم قوتوں کو بیدار کرنا

جہالت کی گہرائیوں سے بیداری پیدا کرنی ہوگی۔
تفہیم اور علم کی بلندیوں پر
کسی کی نفسیاتی طاقتوں پر یقین کے باوجود
لیکن برے ماحول کا شفاف اثر ہوتا ہے۔
اپنے دفاع کو کمزور کرنے کے قابل
اور اسے اس خوشی سے محروم کرنا جس کی وہ تلاش کرتا ہے۔
اس لیے اسے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔
خوشی کے لیے صحت مند اور موزوں ماحول پیدا کرنا
اور دائمی روحانی خوشی حاصل کرنا
عارضی جنسی لذتوں کے بجائے
اگر وہ کسی منفی عادت سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہے جو اس کی خوشی کو چھین لیتی ہے۔
اسے ہر اس چیز سے بچنا چاہیے جو ہو سکتا ہے۔
اس عادت کو آگاہ یا بیدار کرنے کے لیے
پھر وہ اس کی جگہ ایک اچھی عادت پیدا کرتا ہے۔
وہ اسے سنجیدہ نفسیاتی کوشش کے ساتھ انجام دیتا ہے۔
جب تک وہ اس کی زندگی کا لازمی حصہ نہ بن جائے۔
ایک بار جب یہ قائم ہو جائے اور مضبوط ہو جائے۔
بری عادت کمزور ہو جائے گی۔
اور وہ اپنی گرفت ڈھیلی کر دیتی ہے۔
وہ ایسی خوشی محسوس کرے گا جسے وہ پہلے کبھی نہیں جانتا تھا۔

روشنیاں اور یقین

ماسٹر پرہنس یوگننند کی تعلیمات
زندگی اپنے جوہر، اجزاء اور مقاصد میں
یہ سمجھنا ایک مشکل پہیلی ہے، لیکن حل کرنا ناممکن نہیں۔
اپنی ترقی پسند سوچ کے ساتھ، ہم ہر روز اس کے کچھ معمے حل کرتے ہیں۔
اس دور میں عین سائنسی اصولوں پر مبنی آلات
یہ یقینی طور پر تعریف کو متاثر کرتا ہے۔
سائنس جو دریافتیں کرتی ہے وہ ہمیں ایک واضح نقطہ نظر دیتی ہے۔
حالات زندگی کو بہتر بنانے کے طریقوں کے بارے میں

لیکن تمام آلات، ایجادات اور حکمت عملیوں کے باوجود
ہمارے پاس موجود ہے۔
لگتا ہے کہ ہم ابھی تک قسمت کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہیں۔
اور یہ کہ آگے کا راستہ ابھی بہت طویل ہے۔
اس سے پہلے کہ ہم فطرت کے کنٹرول سے آزاد ہو جائیں۔
فطرت کے رحم و کرم پر جینا یقیناً آزادی نہیں ہے۔
ہمارے پرجوش ذہن بے بسی کے احساس سے مغلوب اور
بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔
جب ہم سیلاب، سمندری طوفان یا زلزلے کے متاثرین کی
طرح محسوس کرتے ہیں۔
یا جب واقعات ہم سے چھین لیتے ہیں – بغیر کسی منطقی
وجہ کے
ہمارے پیارے جو ہمارے دل کے قریب ہیں۔
تب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ہم نے بہت سی فتوحات
حاصل نہیں کیں۔
ہم نامساعد حالات پر قابو پانے میں ناکام رہے۔
اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود زندگی کو جیسا ہم بنانا
چاہتے ہیں۔
اس زمینی سٹیج پر بعض حالات ہمیشہ ظاہر ہوں گے۔
اور ایسے واقعات جن کے بارے میں ہم بہت کم جانتے ہیں۔
یہ ہماری رائے اور مرضی سے مکمل طور پر آزادانہ طور پر
کام کرتا ہے۔
سب سے اچھی چیز جو ہم کر سکتے ہیں وہ ہے کام کرنا
اور کچھ بہتری لانا
ہم گندم اگاتے ہیں اور آٹا بناتے ہیں۔
لیکن پہلا بیج کس نے پیدا کیا؟
ہم آٹے سے بنی روٹی یا چاول کھاتے ہیں۔
لیکن ہمارے جسم کو ہضم کرنے کی صلاحیت کس نے دی؟
اور خوراک کو غذائیت میں کیسے تبدیل کیا جائے؟
زندگی کے ہر گوشے میں
ایسا لگتا ہے کہ ایک ناگزیر الہی ہاتھ ہے۔
اس کے بغیر ہم اپنے معاملات نہیں چلا سکتے
تمام یقین کے ساتھ جو ہمارے پاس ہے۔
ہم نہیں جانتے کہ دل کب کام کرنا چھوڑ دے گا۔
اس لیے جرات مندانہ بھروسے کی ضرورت ہے۔

عظیم الہی طاقت پر
اور اپنے اعلیٰ نفسوں پر بھروسہ کرتے ہیں۔
اس مجموعی طاقت سے نکلنا
جس کے بعد ہمیں ماڈل بنایا گیا ہے۔
ہمیں غرور سے پاک ایمان کا مالک ہونا چاہیے۔
اور زندگی کی راہوں پر اعتماد سے چلنا
گھبراہٹ یا کانپنے کے بغیر
تنگی اور قید کے بغیر
الرجی سے نمٹنا

حساسیت پر قابو پانا ایک نازک فن ہے، اور ایک متوازن اور اچھی شخصیت کی نشوونما کے لیے اپنے ردِ عمل کی تیز رفتاری کو کنٹرول کرنا ضروری ہے۔

حساسیت غلط فہمی، احساس کمتری، بڑھے ہوئے فخر، اور مبالغہ آمیز انا سے پیدا ہوتی ہے۔

جب کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ اس کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو یہ خیال اس کے دماغ میں جڑ پکڑتا ہے، اس کے اعصاب کو ابھارتا ہے، جو پھر تناؤ اور باغی ہو جاتا ہے، زخمی جذبات کی وجہ سے ان کے دل میں غصہ بھڑک اٹھتا ہے، تاہم کچھ لوگ اپنے جذبات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اس لیے ان کے اندر شدید غصے کے باوجود ان کی ظاہری علامات ظاہر نہیں ہوتیں، دوسرے لوگ اپنے غصے کا اظہار آنکھوں اور غصے کے ذریعے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ اور تیز، کوڈ شدہ زبانی جوابات کے ذریعے

ضرورت سے زیادہ جذباتیت کے سنگین نتائج ہوتے ہیں۔ یہ صورتحال کو پیچیدہ بناتا ہے اور ایک ناپسندیدہ عدم استحکام پیدا کرتا ہے جو دوسروں کو منفی طور پر متاثر کرتا ہے۔

ضبط نفس اور تحمل سے کام لینے کی کوشش کی جانی چاہیے، افہام و تفہیم اور ہم آہنگی کی فضا کو فروغ دینا چاہیے جو کشیدگی کے بجائے امن کو فروغ دے اور تناؤ کے دھوئیں کو دور کرے جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اپنی قسمت کے مالک ہوں گے اور انہیں اپنے اردگرد کے لوگ تعریف اور احترام سے نوازیں گے۔

حد سے زیادہ حساسیت ایک خاصیت ہے جو زیادہ تر لوگوں میں مشترک ہے، اور جب یہ غیر معقول جذبات بھڑک اٹھتے ہیں، تو یہ بصیرت کو اندھا کر دیتا ہے اور حکمت کی آنکھوں پر

بادل چھا جاتا ہے، اس سے بھی بدتر، حد سے زیادہ حساس شخص کو یقین ہوتا ہے کہ وہ سوچ، احساس اور کام کر رہے ہیں، جب کہ حقیقت میں ان کا طرز عمل بالکل غلط ہو سکتا ہے!

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ جب تنقید کی جائے تو انہیں خود پر ترس آنا چاہیے، اور یہ خود ترسی انہیں کچھ راحت فراہم کرتی ہے لیکن منشیات کے عادی افراد کی طرح، وہ جتنا زیادہ لیتے ہیں، ان کی لت اتنی ہی مضبوط ہوتی جاتی ہے۔

ایک حساس شخص اکثر بلاوجہ تکلیف اٹھاتا ہے، زیادہ تر اکثر، کوئی بھی ان کی تکلیف کی وجہ یا ان کی شکایت کی نوعیت کو نہیں جانتا ہے، جس کی وجہ سے ان کی خود ساختہ تنہائی میں پریشانی میں اضافہ ہوتا ہے، جس چیز کو وہ توہین یا تنقید کے طور پر سمجھتے ہیں اس پر خاموشی سے غور کرنے سے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

اس طرح کی انتہائی حساسیت کی وجوہات کو معروضی تجزیہ کے ذریعے اور خود پر کنٹرول کو فعال کر کے ختم کرنا بہتر ہے۔

اس قسم کی غیر صحت بخش الرجی کے سنگین نتائج ہوتے ہیں۔ یہ دل کو آگ کی طرح بھسم کر دیتا ہے اور سکون کے بافتوں کو تباہ کر دیتا ہے اس لیے اسے سمجھداری، منطقی اور پختہ ارادے کے ساتھ نمٹا جانا چاہیے۔

کمزوری سے آزادی

کمزوری دور کرنے کا بہترین طریقہ

یہ اس کے بارے میں نہیں سوچ رہا ہے۔

بصورت دیگر، کمزوری کا خیال شعور میں پھیل جائے گا اور روح کی قوتوں پر حاوی ہو جائے گا۔

جب ہم اپنے اندر روشنی لاتے ہیں۔

اندھیرا ایسے چھٹ جائے گا جیسے اس کا وجود ہی نہیں تھا۔

یہ خیال مجھے حیرت انگیز ترغیب دیتا ہے۔

جب روشنی متعارف کرائی جاتی ہے۔

ہزاروں سالوں سے تاریکی میں آباد غار کی طرف

اندھیرا فوراً چھٹ جائے گا۔

اسی طرح، کمزوریاں ختم ہو جاتی ہیں، اور ان کے ساتھ، غلطیاں

جب ہم خدا کے نور کو اپنے شعور میں داخل ہونے دیتے ہیں۔

جہالت کے اندھیرے باقی نہیں رہ سکیں گے۔

یہی وہ فلسفہ ہے جس پر ہمیں جینا چاہیے۔

تاخیر بیکار ہے۔

زندگی کا پہیہ کبھی نہیں رکتا

اور زندگی کے دن تیزی سے گزر جاتے ہیں۔

ہر منٹ ہم صاف سوچنے اور سمجھداری سے کام کرنے میں صرف کرتے ہیں۔

یہ ہماری خوشی کے میدان میں ایک کامیاب اور منافع بخش سرمایہ کاری ہے۔

کئی اپنی پوری زندگی گزار دیتے ہیں۔

پیسے، جنس اور شہرت کے بارے میں سوچنا

وہ کم ہی ضروری معاملات پر توجہ دیتے ہیں۔

جس سے انہیں ذہنی سکون ملتا ہے۔

اور ان کی بیداری کو اعلیٰ سطح تک پہنچائیں۔

کوئی شخص کتنا ہی عاجزی کا کردار ادا کرے۔

وہ خدا کی نظر میں کامیاب سمجھا جاتا ہے۔

اگر وہ اپنے وقت کو سمجھداری سے گزارنا جانتا ہے۔

وہ اپنے خیالات کو صحیح سمت میں لے جاتا ہے۔

جب اللہ کا نور انسان پر چمکتا ہے۔

اسے محسوس نہیں ہوتا کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہے۔

اس خوشی کی وجہ سے جو اس پر حاوی ہو جاتی ہے۔

وہ اپنے تمام خوابوں کو پورا کرتا ہے۔

اور اس سے اسے گہرا احساس ہوتا ہے۔

وہ امیروں میں سب سے امیر اور خوش رہنے والوں میں سب سے زیادہ خوش ہے۔

اس زندگی میں

روشنی کی سرنگ

وہ جو روحانی شعور کو بیدار کرتا ہے۔

روشن خیالات کے ساتھ

فلاحی کام

اچھے جذبات

گہرا غور و فکر

وہ محسوس کر سکتا ہے کہ یہ جسم سے نکل جاتا ہے۔

آخری روانگی کا وقت

روحانی آنکھ کے ذریعے

یوگی اپنی زمینی رہائش کے دوران مشق کرتا ہے۔

روحانی آنکھ ٹنل ویژن

تقسیم کرنے والی لائن پر

مادے اور روح کے درمیان

وہ اس وقت زمین چھوڑ سکتا ہے۔

اس روشن سرنگ میں داخل ہونا

اور اس دنیا سے منتقلی۔

خدا کی لامحدود جگہ پر

جہاں روشنی

اور خوشی

امن

مکمل آزادی

جسم کا چراغ (روحانی) آنکھ ہے۔

اگر آپ کی آنکھ اکیلی ہے۔

تب آپ کا سارا جسم نور سے بھر جائے گا۔

{ اور روشنی اندھیرے میں چمکتی ہے، اور اندھیرے نے اسے جانا نہیں }

پرہیزگاری

پرہیزگاری دوسروں کے دکھوں کو محسوس کرنا ہے۔

اور ان کے قریب جانے اور ان سے بات چیت کرنے کے لیے

ہم خلوص دل سے ان کے نقصان پر انہیں تسلی دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور یہ کہ ہم ان کی خوشی میں خوش ہوں۔

ہم اپنی صلاحیت کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

ان سے خوف، ضرورت اور پریشانی کے تماشے کو دور کرنے کے لیے

جو دوسروں کو خوش کرنے کے لیے کام کرتے ہیں۔

خدا اسے اندرونی طور پر نفسیاتی سکون عطا کرے۔

اور اگر وہ ان لوگوں کے تعاقب میں کچھ کھو دیتا ہے جن کی وہ مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

وہ اسے نقصان نہیں سمجھتا کیونکہ بدلے میں اسے کچھ حاصل ہوتا ہے۔

خدا کی خوشنودی اور ذہنی سکون

وہ محبت کرنے، کام کرنے اور دینے کے لیے جیتا ہے۔

وہ انسانیت کے کھیتوں میں نیکی اور امن کے بیج بوتا ہے۔

اس کے خیالات اور احساسات اس کی ذاتی دنیا سے بالاتر
ہیں۔
اس کا شعور پھیلتا ہے اور اس کی ہمدردی بڑھتی ہے۔
اسے لگتا ہے کہ دنیا اس کا گھر ہے اور انسانیت اس کا
خاندان ہے۔
وہ سمجھتا ہے کہ اس زمین پر اس کے وجود کا مقصد ہے۔
دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنے سے پہلے اسے اپنی
اصلاح کرنی چاہیے۔
کیونکہ جو خود کو بہتر بناتے ہیں وہ دوسروں کی مدد کرتے
ہیں۔
اپنی زندگی کی مثال سے اپنی اصلاح کرنا
اعمال کا گہرا اثر اور زیادہ گہرا اثر ہوتا ہے۔
دوسروں کے ذہنوں میں، الفاظ سے
پرہیزگاری کی روح کس کے پاس ہے؟
یہ محدود حسابات اور توقعات کے مطابق کام نہیں کرتا
بلکہ، وہ اپنی بصیرت اور صحیح فیصلے کا استعمال کرتا
ہے۔
وہ اپنی اور دوسروں کی مدد کرتا رہتا ہے۔
اس نے جو کامیابی حاصل کی ہے اس پر اللہ کا شکر ادا
کرتے ہیں۔
اور اگر وہ ایک بار یا کئی بار ناکام ہوتا ہے۔
وہ حوصلہ شکنی نہیں کرتا، بلکہ زیادہ پرعزم ہو جاتا ہے۔
وہ اپنی کوششوں کو دوگنا کرتا ہے اور دوبارہ کوشش کرتا
ہے۔
نئے آئیڈیاز اور چینلز کی تلاش
عقل کی روشنی سے رہنمائی
خدا کی مدد سے
جب تک وہ اپنا مقصد حاصل نہ کر لے
وہ اپنے عظیم مقصد کو حاصل کرتا ہے۔
مشرقی-مغربی روشنیاں
بابا پرمہنس یوگنند کی تعلیمات سے
تیاری اور
سوچ ایک طاقت ہے، بجلی کی طرح
نفسیاتی حالات
یہ سوچ اور سوچ کے انداز میں واپس چلا جاتا ہے۔

بجلی فائدہ مند بھی ہے اور نقصان دہ بھی
تو کون جانتا ہے کہ اسے کیسے سنبھالنا ہے؟
وہ اپنی خدمت میں پیش کرتا ہے۔
دوسری صورت میں، یہ اسے بجلی سے متاثر کر سکتا ہے
اور اسی طرح سوچا۔
اگر اسے صحیح راستوں پر چلایا جائے۔
یہ اپنے مالک کے لیے خوشی لاتا ہے۔
دوسری صورت میں، یہ اسے مصیبت میں لے جائے گا
سوچ ایک جنگلی گھوڑے کی طرح ہے۔
تاہم، اس پر قابو پانا ناممکن نہیں ہے۔
مثبت سوچ اپنے خیالات کو کنٹرول کرنے کا ایک طریقہ ہے۔
صوتی سوچ ایک قریبی دوست ہے۔
اور بیمار ذہن ایک مستقل دشمن ہے۔
صحیح سوچ امن اور سلامتی کو راغب کرتی ہے۔
اور ایک بیمار ذہن مہلک تیر چلاتا ہے۔
یہ اپنے مالک پر دوگنا واپس آتا ہے۔
اس لیے کہاوت ہے کہ ثواب بھی اسی قسم کا ہے جیسا کہ عمل کا
جب تک انسان نیک نیتی سے بھیجے۔
اس کے خیالات مشعلوں میں بدل جائیں گے۔
روح کے ایوانوں کو روشن کریں۔
اور اندھیروں کے ڈھیروں کو نکال دو
اس کے بعد وہ راحت کا گہرا احساس محسوس کرتا ہے۔
اس کی آنکھیں اطمینان کی مسکراہٹ سے چمک رہی تھیں!
زندگی ایک چکی کی طرح ہے جو پیستی ہے۔
ٹیسٹ گولیاں اور نتیجہ خیز تجربات
اس سے روٹی بنانا
یہ ایک گھومتی ہوئی سڑک کی طرح ہے۔
اس کے اطراف میں سرسبز پھول ہیں۔
روشن تیتلیوں
اور درخت جن کی شاخوں پر لذیذ پھل ہیں۔
تاہم، ہم شاذ و نادر ہی روکتے ہیں۔
آئیے اس کے نظارے سے لطف اندوز ہوں اور اس کی مٹھاس کا مزہ لیں۔

درحقیقت، ہم اکثر پنوں اور سوئیوں پر ہوتے ہیں۔
وسیع علاقوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے
ہمارے خیال میں اس میں جو کچھ ہم نے دیکھا ہے اس سے کہیں زیادہ خوشگوار نظارے ہیں۔
لیکن جیسے جیسے ہم آہستہ آہستہ دور ہوتے جا رہے ہیں۔
پھولدار، پھلدار راستوں کے بارے میں
ہمیں ایسے درخت ملتے ہیں جن میں اندھیرا ہے۔
صرف تازگی سے زیادہ
پھر پھول غائب ہو جاتے ہیں۔
اور اس کے ساتھ تتلیاں اور پھل بھی
پھر ہم اپنے آپ کو بنجر صحرا میں پاتے ہیں۔
انسانی زندگی سمندروں کے پانی کی طرح ہے۔
جو پاک ہو کر میٹھا ہو جاتا ہے۔
صرف اس وقت جب آپ اوپری فضا میں چڑھتے ہیں۔
یہ ایک صبح کے خواب کی طرح ہے۔
یہ عمر کے ساتھ روشن ہو جاتا ہے۔
وجہ یہ ہے کہ چیزیں پھر واضح اور زیادہ واضح نظر آتی ہیں۔
یہ ایک سفر کی مانند ہے جس میں فاصلے طے ہوتے ہی منظر بدل جاتے ہیں۔
پھر جوں جوں ہم اس کے قریب آتے جاتے ہیں وہی منظر بدل جاتا ہے، وغیرہ۔
زندگی عقلمندوں کو مایوس نہیں کرتی
کیونکہ وہ اسے مہارت سے سنبھالتے ہیں اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔
اس کو ان پر قابو پانے اور ان کی آزادی سے محروم کرنے کی اجازت دیے بغیر
مثال کے طور پر، وہ پانی سے لطف اندوز ہوتے ہیں
وہ اسے پیتے ہیں اور اس میں نہاتے ہیں، لیکن اپنے آپ کو اس میں ڈوبنے نہیں دیتے
وہ اپنی پسند کے لباس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔
ضرورت سے زیادہ رسم و رواج کی پابندی کے بغیر جنہیں سطحی سمجھا جاتا ہے۔
وہ پیٹو کو کھا جانے کی اجازت دیئے بغیر کھانے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

کیونکہ زیادہ کھانے سے توانائی ختم ہو جاتی ہے۔

اور یہ تصورات کو کھا جاتا ہے۔

اور وہ اسے بالکل تباہ کر دے گا۔

اور اس طرح، ایک شخص کو زندگی سے لطف اندوز ہونا چاہئے۔

لیکن ڈوبی کے ذریعے حواس کو ختم کیے بغیر

دوسروں کے ساتھ ملنا

ان کے معاہدے کا مطلب سب کچھ نہیں ہے۔

یا ان کی خاطر نظریات کو قربان کرنا

کیونکہ سمجھوتے کا یہ طریقہ ناپسندیدہ ہے۔

یہ حقیقت کے مطابق نہیں ہے۔

مصلحین اور بڑے آدمیوں نے اتفاق نہیں کیا۔

اپنے ارد گرد بہت سے لوگوں کے ساتھ

تاہم انہوں نے اپنا آئیڈیل برقرار رکھا

کیونکہ وہ جان چکے تھے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

یہ بالکل درست تھا۔

اصول پر سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیے۔

اور کسی خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مذموم مقاصد کا سہارا نہ لینا

کیونکہ یہ اصول پسند لوگوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

کون ایسے طریقے سے زندگی گزار سکتا ہے جس سے خدا راضی ہو؟

دوسروں کو نقصان نہ پہنچائیں، کیونکہ انہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

سب سے پہلے اور سب سے اہم بات، انسان کو خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

پھر ضمیر کے ساتھ، اور اس کے بعد لوگوں کے ساتھ

لیکن اگر یہ نقطہ نظر دوسروں کو مطمئن نہیں کرتا ہے۔

انسان کو اپنے اندر سکون حاصل کرنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

وہ اندرونی سکون کا احساس محسوس کرتا ہے جو اسے لوگوں کی منظوری سے آزاد بناتا ہے۔

روحانی مقناطیسیت

روح کی طاقت اور اس کی خدا کی طرف رجوع کرنے کی خواہش کو روحانی مقناطیسیت کہا جاتا ہے اور اس

مقناطیسیت سے روح اپنی طرف برکات، شاندار کمپن اور تمام اچھے انسانی تجربات کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے جو اسے نیکی اور راستبازی کی یاد دلاتے ہیں۔

روحانی مقناطیسیت وہ طاقت ہے جس کے ذریعے ایک شخص اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اور اپنے پاس اچھے دوست، ضروری اور اہم چیزیں، اور چیزوں کا بدیہی علم لاتا ہے۔

یہ طاقت خدا کی مقناطیسی، کشش طاقت سے حاصل کی گئی ہے۔

امن کی شمع
ایک ذہنی برتن لے لو
اسے اپنے سکون سے بھر دو
میرے جذبات کی بوتل لے لو
اسے اپنی رحمت سے بھر دے۔
میری روح کی خالی ٹوکری لے لو
اسے اپنی حکمت کے ثمرات سے بھر دو
اپنی محبت کا پانی میری روح میں ڈال دو
میں اسے پیاسی روح کے پیالوں میں انڈیل دوں گا۔
انا کی دیواریں گرادیں۔
مجھے اپنی مکمل موجودگی میں غرق کر دو
سحرِ عشق کی کرن
اسے میرے دل کے سوراخوں سے جھانکنے دو
یہ مجھے آپ کی محبت کی سورج کی روشنی کی یاد دلاتا ہے۔
میری زندگی کے آسمان پر پھیلا ہوا ہے۔
تیری محبت کی چمک دمک اٹھی۔
اپنے آپ پر، اور یہ روشن تھا
آپ کی روشنی نے میری روحانی جگہ کو بھر دیا۔
تم وہ زندگی ہو جو میرے جسم کو برقرار رکھتی ہے۔
اور دماغ جو میرے خیالات کو متاثر کرتا ہے۔
اور وہ حکمت جو میری جہالت کو دور کرتی ہے۔
میں اپنی محبت کی پتلی شمع جلاتا ہوں۔
سنہری کتاب پڑھنے کے لیے
زمانے قدیم سے میرے اندر محفوظ ہے۔
آپ کی محبت تھی اور اب بھی ہے۔
امن کی غیر مرئی شمع

جو اندھیرے کو دور کرتا ہے اور مجھے تیرے پیغامات دکھاتا ہے۔

بلاگ دلوں کے صفحات پر ہے۔

ایک نئی دنیا: #Paramhansa Yogananda

ترجمہ: محمود عباس مسعود

جب آپ اپنے روحانی عقائد کو جانچتے ہیں تو ایک پوری نئی دنیا کھل جاتی ہے خدا کو جاننے کے لیے خود محنت ضروری ہے آپ کو گہرا مذہبی محسوس ہو سکتا ہے اور آپ کا دماغ اس سے مطمئن ہو سکتا ہے لیکن جب تک آپ کو یہ یقین نہ ہو کہ آپ کی دعاؤں کا براہ راست جواب دیا جا رہا ہے، کوئی بھی مذہبی رسم آپ کو نہیں بچا سکتی حالانکہ خدا کا جواب حاصل کرنا مشکل ہو سکتا ہے، یہ یقینی طور پر ممکن ہے کہ وہ آپ کی دعا کو آپ تک پہنچانے کی طاقت کو یقینی بنا سکے۔ لڑکپن میں میں نے عزم کیا تھا کہ جب بھی میں اللہ سے دعا مانگوں گا تو میری دعا قبول ہوگی کہ اٹل عزم ہی راستہ ہے پھر ہر آزمائش آپ کے عزم کو کمزور کرنے اور آپ کی قوت ارادی کو مفلوج کرنے کے لیے آئے گی لیکن اللہ کی جواب دینے کی طاقت لامحدود ہے مسلسل کوشش اور قوت ارادی کا مسلسل استعمال اللہ کی رضا کا باعث بنے گا۔

ذہن پر توجہ مرکوز کرنے کا صحیح طریقہ سیکھنا ضروری ہے تنہائی اور نجی عکاسی کے لیے کافی وقت ہونا بھی ضروری ہے دوسروں کے ساتھ مسلسل میل جول روحانی نشوونما میں رکاوٹ ہے زیادہ تر لوگ سپنج کی طرح ہوتے ہیں۔ وہ آپ سے سب کچھ جذب کرتے ہیں، اور آپ کو اس کے بدلے میں شاذ و نادر ہی کچھ ملتا ہے، یقیناً دوسروں کے ساتھ رہنا فائدہ مند ہے جو روحانی طور پر مخلص اور مضبوط ہوں اگر ہر شخص دوسرے کی طاقت، خلوص اور ارادے سے واقف ہو تو ان میں اعلیٰ روحانی خوبیاں مشترک ہوسکتی ہیں۔

معمولی باتوں میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ بہت سے لوگ اپنے آپ کو غیر پیداواری چیزوں میں مصروف رکھتے ہیں، اور اگر آپ ان میں سے کسی سے پوچھیں کہ وہ کیا کر رہے تھے، تو وہ جواب دیں گے، "میں ہر وقت مصروف رہتا تھا!" لیکن وہ اس "کام" کے بارے میں بمشکل کچھ یاد کر سکتے ہیں! مزید

برآں، ضرورت سے زیادہ فرصت اور تفریح دماغ کو کمزور کر دیتی ہے اگر آپ روزانہ فلمیں دیکھیں گے تو وہ اپنی توجہ کھو دیں گی اور آپ بور ہو جائیں گے فلمیں ایک جیسی ہوتی ہیں، مختلف کرداروں کے ساتھ: محبت کرنے والے، مہم جوئی، ہیرو، ولن وغیرہ، ہم فلمی پلاٹ دیکھنے سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں، لیکن زندگی ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے، دوسری طرف، اگر زندگی بہت زیادہ حقیقت پسندانہ واقعات کو دیکھنا چاہتے ہیں، تو وہ کون ہیں جو زندگی کو حقیقت پسندانہ دیکھنا چاہتے ہیں؟

زندگی ناقابل یقین حد تک فریب ہے، اور ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے اگر ہم پہلے اس کے فریبوں اور فریبوں پر قابو نہیں پاتے، تو ہم کسی اور کی مدد نہیں کر پائیں گے، مرکوز ذہن کی تنہائی میں تمام عظیم کامیابیوں کا کارخانہ پوشیدہ ہے، یاد رکھیں اس حیرت انگیز کارخانے میں، اپنی مرضی کے نمونوں کو مسلسل بُنتے رہیں تاکہ آپ اپنی ہر خواہش پر قابو پا سکیں۔ اس فیکٹری میں دن رات کام کرنے کے بے شمار مواقع، جب تک کہ آپ اپنا وقت اور توانائی ضائع نہ کریں۔

رات کے وقت، میں دنیاوی تقاضوں سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہوں کہ میں اپنے ساتھ تنہا ہوں، دنیا سے بہت دور ہوں، اپنی روحانی تنہائی میں اپنی مرضی سے وہاں اپنے خیالات کو اپنی مرضی کے مطابق رہنمائی کرتا ہوں اور اپنے اندر فیصلے کرتا ہوں، پھر میں اپنی مرضی سے کہتا ہوں کہ میں صحیح اور مفید کاموں میں مشغول رہوں جو مجھے کامیابی کا باعث بنتی ہیں، اس طرح میں نے کئی بار اپنی مرضی کو مؤثر طریقے سے استعمال کیا ہے لیکن یہ صرف مستقل مزاجی کے استعمال سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

یہ کہنے اور اس بات کی تصدیق کرنے کے قابل ہونا کتنا شاندار احساس ہوگا، "میری مرضی، آفاقی مرضی کے ساتھ، وہ حاصل کرے گی جو میں چاہتا ہوں!" اگر آپ مطمئین ہو جاتے ہیں اور خدا کی طرف سے آپ کو عطا کردہ اپنی مرضی کا استعمال کیے بغیر سب کچھ خدا کی مرضی کے سپرد کر دیتے ہیں، تو آپ کو مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوں گے جو خدائی

طاقت اپنی مرضی سے آپ کی مدد کرنے کی خواہش کرتی ہے، اس کے لیے دعا اور بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ، آپ کو مانگنے اور مانگنے کے لیے اپنی مرضی کا استعمال کرنا چاہیے — ایک حق دار وارث کے طور پر — اور اس کے مطابق عمل کرنے کے لیے آپ کو اپنے ذہن سے یہ خیال نکال دینا چاہیے کہ خدا، اپنی طاقت اور ماورائی طاقت کے ساتھ، آسمان کے سب سے دور تک اور چھپا ہوا ہے، اور یہ کہ آپ اس زمین کی پریشانیوں اور مشکلات کے درمیان تنہا ہیں، یاد رکھیں کہ آپ کی قوتِ ارادی کے پیچھے بھی خدائی طاقت ہے، لیکن آپ کی قوتِ ارادی کے پیچھے کوئی طاقت نہیں ہے۔ آپ کے پاس نہیں آئے گا جب تک کہ آپ کا دماغ کھلا اور آپ کا دل قبول نہ ہو۔

گھبراہٹ: اس کی وجوہات اور علاج

گھبراہٹ ایک ایسی بیماری ہے جس پر ایک مخصوص علاج سے قابو پایا جا سکتا ہے جسے سکون کہا جاتا ہے ہماری نفسیات میں عدم توازن جو اعصابی عوارض کا باعث بنتا ہے مسلسل جوش یا حواس کی ضرورت سے زیادہ محرک کی حالتوں کی وجہ سے ہوتا ہے اپنے آپ کو پریشانیوں، خوف، غصہ، اداسی کے جذبات، ندامت، حسد، بے چینی، بے چینی، بے چینی، بے چینی میں ڈوب جانا۔ ایک نارمل، خوشگوار زندگی کے لیے ضروریات کی کمی جیسے کہ مناسب غذائیت، مناسب ورزش، تازہ ہوا، سورج کی روشنی، مناسب کام، اور زندگی میں ایک متعین مقصد — یہ سب اعصابی عوارض میں معاون عوامل ہیں۔

کوئی بھی شدید یا پائیدار ذہنی، جذباتی یا جسمانی محرک اہم پریشانی کا باعث بنتا ہے اور پانچ حواس اور ان کے فیکلٹیز کے ذریعے قوتِ حیات کے متوازن بہاؤ میں خلل ڈالتا ہے اگر آپ 50 واٹ کے لائٹ بلب کو 2000 وولٹ کے پاور سورس سے جوڑتے ہیں، تو بلب جل جائے گا، اسی طرح اعصابی تحریک کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ڈیزائن نہیں کیا گیا تھا۔ مسلسل منفی خیالات اور احساسات

گھبراہٹ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے یہ ایک زبردست دشمن ہے جس کے سنگین پیچیدگیاں اور دور رس نتائج ہیں جسمانی طور پر کسی بھی بیماری کا علاج گھبراہٹ سے بڑھنے

والا روحانی طور پر مشکل ہے، جسم میں اہم توانائی کا عدم توازن سکون اور حکمت کے حصول کے لیے ارتکاز یا گہرا مراقبہ انتہائی مشکل بنا دیتا ہے۔

خوش قسمتی سے، گھبراہٹ قابل علاج ہے، اس حالت میں مبتلا شخص کو اپنی صورت حال کا تجزیہ کرنے اور ان تباہ کن جذبات اور منفی خیالات کو ختم کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے جو انہیں بتدریج استعمال کر رہے ہیں، کسی کے مسائل کا خود تجزیہ اور ہر حال میں ہمدردی برقرار رکھنے سے گھبراہٹ کے زیادہ تر معاملات ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

جب ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہمیں جن صلاحیتوں کی ضرورت ہے- چاہے سوچنا، بولنا، محسوس کرنا یا عمل کرنا، سب خدا کی طرف سے آتا ہے، اور یہ کہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے، ہماری حوصلہ افزائی اور رہنمائی کرتا ہے، تو ہم نفسیاتی دباؤ سے فوری آزادی کا تجربہ کرتے ہیں، اس احساس کے ساتھ ہی مقدس خوشی کی چمک آتی ہے، اور کبھی کبھی ایک گہری روشن خیالی ہمارے وجود کو سیلاب میں ڈال دیتی ہے، جس سے خوف کو فوری طور پر دور کر دیا جاتا ہے۔

خدا کی قدرت سمندر کی مانند ہے، بہت تیزی سے پھیلتی ہے، صفائی کے عمل میں دل کو صاف کرتی ہے، شک، گھبراہٹ اور خوف کی تمام موہوم رکاوٹوں کو دور کرتی ہے۔

انسان اکثر یہ مانتے ہیں کہ وہ محض جسمانی جسم ہیں، لیکن یہ ایک وہم ہے جسے مراقبہ کے ذریعے اپنے روحانی وجود سے جوڑ کر دور کیا جا سکتا ہے، تب وہ سمجھیں گے کہ جسم کائنات کے وسیع سمندر پر تیرتے ہوئے سرگرمی کے ایک بلبلے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

اضطراب میں مبتلا شخص کو اپنی حالت کو سمجھنا چاہیے اور اپنے اردگرد کی زندگی کے ساتھ ہم آہنگی اور مطابقت کے فقدان کی ذمہ دار مسلسل علمی غلطیوں کا تجزیہ کرنا چاہیے جب کوئی پریشان شخص صرف ایک بار یہ تسلیم کر لیتا ہے کہ اس کی بیماری پراسرار نہیں ہے بلکہ ذاتی عادات کا منطقی نتیجہ ہے، تو وہ آدھا علاج پہلے ہی حاصل کر چکے ہیں۔

جوش جسم کے ایک حصے میں توانائی کی ایک بڑی مقدار بھیج کر اور دوسرے حصوں کو ان کے معمول کے حصے سے محروم کر کے اعصابی نظام کے توازن میں خلل ڈالتا ہے۔

اعصاب میں توانائی کی تقسیم میں یہ عدم توازن گھبراہٹ کا سبب اور وجہ ہے۔ ایک پرسکون انسان جوش سے بچتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا زندگی اور اس کے معاملات کو چلاتا ہے اور یہ جانتے ہوئے کہ (خوف اعصاب کو منقطع کر دیتا ہے) وہ نفسیاتی طور پر پر سکون رہنے کی کوشش کرتا ہے، اور اس طرح وہ اس قابل ہوتا ہے کہ وہ حالات اور حالات کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو جائے کیونکہ وہ اپنی زندگی کے حالات اور حالات کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ متوازن

ایک تیز اور بے ہنگم ذہن کو برقرار رکھتے ہوئے، وہ اپنے آپ کو زندگی کے فریب سے آزاد کرتا ہے اور خوشگوار تجربات سے پیدا ہونے والے جوش و خروش سے اوپر اٹھتا ہے، جہاں تک ناخوشگوار آزمائشوں کا تعلق ہے، وہ کوشش کرتا ہے کہ وہ انہیں اس کے ذہنی سکون کو متاثر نہ کریں یا اس کا اندرونی سکون چھین لیں، یہی وہ مقصد ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں کوشش اور کوشش کرنی چاہیے۔

اعصابی نظام دماغ، دل اور دیگر تمام اعضاء کو اہم توانائی فراہم کرتا ہے یہ پانچ حواس میں بھی توانائی تقسیم کرتا ہے: بصارت، سماعت، لمس، ذائقہ اور سونگھنے کا نظام اعصاب وہ ذریعہ ہیں جس کے ذریعے ہم اپنے ارد گرد کی دنیا سے رابطہ کرتے ہیں اور ہمارے تمام حسی ردعمل کا ذریعہ ہیں، اس لیے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے نظام کے ایک حصے پر کامل توازن برقرار رکھنے سے گریز کریں۔ جسم میں توانائی کے بے تحاشہ اضافے کے ساتھ دوسرے شعبوں کو اس اہم غذائیت سے محروم کرتے ہوئے زندگی میں توازن اور جائز اہداف کا حصول اضطراب یا جذباتی اشتعال سے حاصل نہیں ہوتا ہے بلکہ سکون اور خدا پر گہرے ایمان سے حاصل ہوتا ہے۔

یوگیوں کے پاس خاص طریقے ہوتے ہیں جن کے ذریعے وہ جزوی طور پر تباہ شدہ اعصاب میں اہم توانائی بھیج کر جلے ہوئے بافتوں کو زندہ کر سکتے ہیں اعصابی نظام میں ہر خلیہ اور ٹشو ایک زندہ، ذہین ڈھانچہ ہے یہ لائف فورس یا انرجی اس ڈھانچے کو مسلسل تجدید کرنے کی طاقت رکھتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے ایک ختم شدہ بیٹری کو چارج کرنا۔

گھبراہٹ کی دو قسمیں ہیں: نفسیاتی اور مکینیکل، یا سطحی اور نامیاتی

نفسیاتی چڑچڑاپن سب سے عام قسم ہے، جو ذہنی جوش یا اشتعال انگیزی کی وجہ سے ہوتی ہے، اس حالت میں مسلسل ڈوب جانا، جس میں ایسے بے قاعدہ افراد سے صحبت کرنا بھی شامل ہے جو نہ تو اپنی دوستی سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور نہ ہی کوئی مثبت کردار ادا کرتے ہیں، اور غذائیت اور طرز زندگی کے حوالے سے غیر صحت مند عادات، یہ سب چڑچڑاپن کے ناقابل تلافی معاملات کی نمائندگی کرتے ہیں۔

کھانا سادہ، متوازن ہونا چاہیے اور زیادہ استعمال نہیں کرنا چاہیے ورزش باقاعدگی سے ہونی چاہیے بہت زیادہ نیند اعصاب کو بے حس کر دیتی ہے جبکہ بہت کم نیند نقصان دہ ہوتی ہے لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ صحبت کا انتخاب احتیاط اور دانشمندی کے ساتھ کیا جائے مجھے کسی شخص کے دوستوں کے بارے میں بتائیں، اور میں آپ کو اس شخص کے بارے میں بتاؤں گا کہ چاپلوس اور بدمعاش لوگ ایسے نہیں ہیں جو اپنی مدد آپ کے لیے مدد کریں، اور بڑھنے میں ہماری مدد کرتے ہیں بہترین ساتھی وہ ہیں جو عاجزی کے ساتھ ایسے طریقے تجویز کرتے ہیں جنہیں ہم استعمال کر سکتے ہیں اور وہ چیزیں جو ہمیں اپنی زندگیوں کو بہتر کرنے کے لیے کرنا چاہیے

بدتمیزی اور بدتمیزی کے ساتھ کی جانے والی سخت تنقید، کسی کے سر پر ہتھوڑے سے مارنے کے مترادف ہے، جب کہ محبت اس سے کہیں زیادہ طاقتور اور فائدہ مند ہوتی ہے، محبت اور سمجھ بوجھ کے ساتھ پیش کی جانے والی مہربان تجاویز حیرت انگیز کام کرنے کی طاقت رکھتی ہیں، جب کہ تکلیف دہ تنقید سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

انسان دوسروں کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اہل تب ہی بنتا ہے جب وہ اپنی فطرت کو پاک کر لے اور علم کی روشنی سے اپنی جہالت کے اندھیروں کو دور کر دے یہاں تک کہ وہ اس مرحلے پر پہنچ جائے، اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ دوسروں پر تنقید اور طعنہ زنی کرنے کے بجائے خود اپنا تجزیہ کرے اور اپنے خیالات کو درست کرے۔

پرسکون مزاج کے عقلمند لوگوں کے ساتھ صحبت کرنا گھبراہٹ سے چھٹکارا پانے اور اپنی روحانی شناخت کو دریافت کرنے کا ایک تیز ترین اور مؤثر طریقہ ہے۔

اعصابی لوگوں کو اپنے جیسے دوسرے اعصابی لوگوں کے ساتھ زیادہ گھل ملنا نہیں چاہیے۔

گھبراہٹ پر قابو پانے کے لیے باطنی سکون کاشت کرنا ضروری ہے ایک فطری طور پر پرسکون انسان ہر حال میں اپنا سکون برقرار رکھتا ہے اور ہر حال میں پر سکون رہتا ہے وہ جذبات کو اپنے قابو میں نہیں رہنے دیتے اور انہیں ناقص فیصلے کرنے کی طرف لے جاتے ہیں وہ موقع پرستوں کی جانب سے غیر مستحق فائدہ حاصل کرنے کے لیے استعمال کیے جانے والے ہموار، شہد بھرے الفاظ کے دھوکے میں نہیں آتے اور فطری طور پر غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ درحقیقت ان کا دل ان لوگوں کی اصلیت ظاہر کرتا ہے جن کے ساتھ وہ پیش آتے ہیں اور اپنے ارادوں کو نمایاں درستگی کے ساتھ بے نقاب کرتے ہیں وہ غصے اور خوف سے اپنے جسم کو زہر نہیں دیتے جس سے ان کے خون کی گردش پر منفی اثر پڑتا ہے یہ ایک اچھی طرح سے قائم حقیقت ہے کہ ناراض ماں کا دودھ اس کے بچے پر نقصان دہ اثر ڈال سکتا ہے اور اس بات کے کافی شواہد موجود ہیں کہ شدید جذبات جسم کو نقصان پہنچاتے ہیں اور طاقت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

توازن خوبصورت ہے اور اسے ہمارے احساسات، خیالات اور اعمال کی بنیاد اور محور ہونا چاہیے جس کے گرد ہماری زندگی گھومتی ہے۔

عظیم روحیں اپنے سکون اور سکون کو برقرار رکھتی ہیں، جو انہیں زندگی کی آزمائشوں اور مصیبتوں سے گزرنے میں مدد دیتی ہے اور ان کی عقل یا توازن کھوئے بغیر

خدا ہر جگہ موجود ہے، جہانوں کا انتظام کر رہا ہے اور لامحدود مداروں میں کہکشاؤں کی رہنمائی کر رہا ہے اور اس کی شکل میں تخلیق کی گئی بنی نوع انسان بھی اپنی زندگی کو منظم کرنے اور اپنی سرگرمیوں کو بغیر کسی پریشانی اور پریشانی کے مربوط کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

ہمیں ہمیشہ دوسروں کو محبت، خیر سگالی اور امن کے خیالات بھیجنے چاہئیں

مراقبے کے ڈھانچے میں جہاں روح کی قربان گاہ پر بصیرت کی روشنی مسلسل چمکتی رہتی ہے، وہاں نہ کوئی اضطراب، کوئی تناؤ، کوئی گھبراہٹ نہیں، بلکہ سکون، سکون، خود اعتمادی اور حقیقی خوشی ہے۔

السلام علیکم

جب خاموشی نے تنبیہ کی۔

جب خاموشی نے تنبیہ کی۔

جب میں خاموش رہنے کا وعدہ کرتا ہوں۔

تاکہ میں اپنے محبوب سے ہم آہنگ رہوں

میں اس کی بانہوں میں آرام کرتا ہوں، جو وسیع کائنات کو گھیرے ہوئے ہے۔

میں اس کی دھنیں سنتا رہوں گا۔

اور امن اور خوشی کے گیت

سب کچھ جاننے والے کے لئے چھپے ہوئے تماشے اور مقدس مظاہر اور نظارے دیکھنا

لیکن میں تمہیں نہیں بھولوں گا۔

میں آپ کو خاموشی اور توجہ سے دیکھوں گا۔

تم میرے اوپر گھاس میں، زمین کی پودوں میں چلتے ہو۔

یا آپ مجھے شاخ پر پھلتے پھولتے دیکھ سکتے ہیں، بیل کے پتوں کے ساتھ سبز

میں ایک پیار کرنے والے دل اور رحم دل ماں کی شفقت سے آپ کی دیکھ بھال کروں گا۔

ہم آہنگی کے ساتھ رنگے ہوئے پھول کے سرخ رنگ کے ذریعے

اس سے آپ کو خوشی، خوشی اور سکون کا احساس ملتا ہے۔

میں آپ کو گلے لگاؤں گا اور ہلکی ہوا کے ساتھ آپ کو پیار کروں گا۔

تاکہ میں تمہیں خوف اور پریشانیوں کے سائے سے نجات دوں

اور میں آپ کو سورج کی روشنی میں لپیٹتا ہوں، ایک گرم اور مباشرت احساس پیدا کرتا ہوں۔

جب تنہائی دھڑکن کے ساتھ اندر داخل ہو جاتی ہے۔

جب تم سمندر پر نگاہ ڈالو گے تو تم مجھے اس کی گہرائی میں دیکھو گے۔

ایک میرے رب کے ساتھ افق پر اور خیموں کا نیل

اس میں ایک تابناک جین اور ایک قیمتی لاپیس لازولی ہے۔

میں یقینی طور پر سمجھدار دماغ کے علاوہ کچھ نہیں بولوں گا۔

اور اپنے دل کی گہرائیوں سے، اگر میں چاہوں تو، میں ملامت یا الزام لگاؤں گا

آپ کی محبت میں، میں آپ کو قائل کروں گا، اور جذبے سے بھرے دل کے ساتھ

شائد تم حاملہ عورت جیسی آرزو کے ساتھ عبادت کرنے والے کے لیے تڑپ رہے ہو۔

میں تمہیں آزماؤں گا، لیکن ایک اچھی آزمائش کے ساتھ

رب کی محبت سے لطف اندوز ہونے کے لیے، جذبے کا سرچشمہ

اگر تم چاہو تو مجھے بھول جاؤ، لیکن رحمٰن کو نہ بھولنا

اگر میں تیرے خیال میں رات گزاروں تو تم مجھے یاد کرو گے۔

ہر وقت!
انسانوں کا آخری مقصد

ماسٹر پرمہنس یوگننند

ترجمہ: محمود عباس مسعود
پھول اور گلاب خوبصورت اور متحرک ہوتے ہیں، لیکن ان کے پیچھے بے پناہ خوبصورتی اور شان و شوکت کا ایک باغ ہے، اگرچہ یہ باغ بالکل شفاف ہے اور شروع میں اس کا ادراک کرنا مشکل ہے، لیکن اگر آپ روحانی آنکھ کے دروازۂ سے روحانی جہت میں داخل ہو جائیں، تو آپ اس آسمانی عجائبات کو دریافت کر سکیں گے۔

میں اس نرم گوشے میں رہتا ہوں جہاں شاندار خصوصیات اور نرم، نازک خیالات کسی بھی زمینی پھول یا گلاب سے زیادہ میٹھے اور خوشبودار ہیں، وہاں میرے دماغ کی مکھی مسلسل الہی حضوری کا امرت پیتی ہے۔

جب ہم اپنی توجہ باطن کی طرف مرکوز کرتے ہیں، اور اپنے اندر اس چھپی ہوئی دنیا میں زیادہ سے زیادہ زندگی بسر کرتے ہیں، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہماری روحانی خوبیاں خاص شکلیں اختیار کرتی ہیں جو کھڑکیوں کی طرح کام کرتی ہیں جن کے ذریعے ہم خدا کی مٹھاس کو محسوس کرتے ہیں جو کہ وضاحت اور تخیل سے بالاتر ہے۔

خدا کی تلاش صرف غور و فکر تک محدود نہیں ہے ہر اچھی خوبی اور عمدہ خصلت جو ہم اپنے خیالات اور اعمال میں ظاہر کرتے ہیں وہ ہمارے اندر خدا کی موجودگی کا چھپا ہوا امرت بن جاتا ہے، اگر ہمارا شعور کافی گہرا ہو۔

جب ہم روحانی آنکھ کے دروازے سے گزرتے ہیں، تو ہم اپنے اندر اہم، ذہین سرگرمی کا کارخانہ دیکھتے ہیں، جو پوری کائنات کے پیچھے چھپی ہوئی ہے، کیونکہ ہم اپنا فوکس اندر کی طرف نہیں لگاتے، ہم فطرت میں موجود الہی روح کے نشانات اور مہروں کے سامنے خوف اور حیرت میں کھڑے رہتے ہیں، ہم خدا کی مصنوعات کو دیکھتے ہیں۔ اس کا مقدس نام پھولوں پر، آسمانوں اور ہر چیز پر کندہ ہے، پھر بھی وہ خاموش رہتا ہے۔

بحیثیت انسان، ہم بہت خوش قسمت ہیں کیونکہ، خدا کی تمام مخلوقات میں، صرف انسان کے پاس جسمانی، ذہنی اور روحانی صلاحیتیں اور صلاحیتیں ہیں جو اسے ڈھونڈنے، اسے پانے، اسے جاننے اور اس کی زبان کو سمجھنے کے لیے ضروری ہیں... خاموشی کی زبان۔

انسان کے لیے مفید کتابیں اور مضامین پڑھنا زیادہ فائدہ مند ہے نہ کہ غیر پیداواری کاموں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے پڑھنے سے بھی بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ خدا پر غور کرے، اس کی عظمت پر غور کرے اور زندگی کے لامتناہی اسرار کو سمجھنے کی کوشش کرے۔

زندگی کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو جان سکے، کائناتی ماحول کو اپنے دل میں دھڑکتا محسوس کرے، اس کی رگوں میں رواں ہو، اور اپنے وجود کو امن، محبت، خوشی اور سکون سے بھر دے اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے!

بحیثیت انسان، ہم سوچ کی طاقت کے ذریعے سب سے بڑی ترقی کرتے ہیں۔

دماغی صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے ہر روز کچھ وقت مختص کرنا چاہیئے فائدہ مند پڑھنا مسلسل سطحی اور بے مقصد سرگرمیوں میں مشغول رہنے سے زیادہ قیمتی ہے۔ نظم و نسق کو یقینی بنانے کے لیے روزانہ کا ایک منطقی نظام الاوقات بھی قائم کیا جانا چاہیئے تاہم ضرورت سے زیادہ وقت کا انتظام سختی کی ایک شکل ہے۔ اور اس سے بچنا چاہیئے۔

زندگی کے ہر پہلو میں توازن ضروری ہے۔ مفید پڑھنے کے مواد کو آسانی سے دستیاب رکھنے اور فرصت کے اوقات میں ان کا استعمال کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ ان مواد میں سب سے اہم روحانی کتابیں ہیں، اس کے بعد سائنسی کام، کچھ تاریخ، فلسفہ، سنجیدہ ادب، عظیم شخصیات کی سوانح عمری، سفرنامہ اور ہر وہ چیز جو انسان کی وسعت اور وسعت کو وسعت دے سکتی ہے۔

کتابیں وفادار ساتھی ہو سکتی ہیں، اور اعلیٰ معیار کے انتخاب کا انتخاب کرنے سے اور بھی زیادہ فوائد حاصل ہوں گے، پہلے تو روحانی تعلیمات کے نچوڑ اور عظیم مفکرین کے خیالات کو سمجھنا مشکل لگتا ہے، لیکن تھوڑی دیر کے بعد، آپ خود کو ان کی تحریروں پر غور کرتے ہوئے اور ان کے خیالات کے ساتھ مشغول ہوتے ہوئے محسوس کریں گے کیونکہ آپ نے ان تمام انفرادی علوم سے کچھ قیمتی اور قابل قدر علم حاصل کیا ہے۔ خدا کی حکمت کا لامحدود خزانہ — ایسے خیالات جن پر شاید آپ نے اپنی زندگی میں کبھی غور نہ کیا ہو

تاہم، بہت سے ایسے ہیں جو مسلسل پڑھتے ہیں لیکن آپ کو کوئی قیمتی چیز پیش نہیں کر سکتے، کتاب کو پڑھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کے مندرجات پر غور کریں اور دیکھیں کہ وہ آپ کی اپنی زندگی پر کیسے لاگو ہو سکتی ہیں، آپ جو کچھ پڑھتے ہیں اسے آنکھ بند کر کے قبول نہیں کرنا چاہیئے جو آپ پڑھتے ہیں اس سے آپ کے دماغ کو پرورش اور آپ کی منطق کو مطمئن کرنا چاہیئے تاکہ واقعی پڑھنے کے قابل ہو، کتابیں آپ کی سوچ کو متحرک کریں، اور پھر آپ اپنے ذہن کو پروان چڑھائیں گے۔

براہ راست علم

وہ لوگ جو نہ پڑھتے ہیں اور نہ ہی مراقبہ کرتے ہیں، لیکن مقصد اور معنی سے خالی سطحی زندگی گزارتے ہیں، کوئی گہرا فہم پیدا نہیں کرتے اور کوئی خاص علم حاصل نہیں کرتے، ہم آہنگی ہمیں اس الہی طاقت سے ہم آہنگ کرتی ہے جو ہماری سوچ کو متاثر کرتی ہے اور ہمارے ذہنوں کو اعلیٰ ترغیبات کی روشنیﮧ سے منور کرتی ہے، مراقبۂ وہ راستہ ہے جو خود کو پڑھ کر خود کو بلندی تک نہیں پہنچاتا، لیکن وہ خود کو پڑھنے سے بھی بہتر نہیں ہے

مجھے پڑھنا پسند ہے، لیکن میں کسی اور چیز میں شرکت کے لیے بلائے جانے سے پہلے بمشکل دو صفحات پڑھ سکتا ہوں، اس لیے، میں نے پڑھنے کو مراقبہ سے بدل دیا ہے جیسے ہی میں اپنی روح کی گہرائیوں میں جاتا ہوں، تابناک روشنیاں نمودار ہوتی ہیں، اور سب سے بڑی خوشی طلوع ہوتی ہے- ایک خوشی جو دن بھر میرے ساتھ رہتی ہے، یہ وہی ہے جو میں نے اپنی زندگی میں تجربہ کیا ہے، اور وہ سب جو رب کے ساتھ ہیں اور ان تمام لوگوں کے ساتھ جنہوں نے بے وفائی کی ہے۔ دل کے تجربہ کی خواہش

وقت ضائع کرنے کے لیے بہت قیمتی ہے خدا چاہتا ہے کہ ہم متوازن رہیں جو کوئی اپنی زندگی کو غیر متوازن ہونے دیتا ہے اسے عالمی قانون کے تحت سزا دی جائے گی اگر آپ سادہ زندگی گزاریں گے، روزانہ ورزش کریں گے، مفید اور قیمتی کتابیں پڑھیں گے، اور روزانہ غور و فکر کی عادت ڈالیں گے، تو آپ کے حواس خوشی سے دھڑکیں گے، اہم دھارے آپ کے جسم میں توانائی سے بھر جائیں گے اور آپ کے جسم کے خلیات میں توانائی پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے کبھی تجربہ نہیں ہوا اور آپ کو وہ تمام علم ملے گا جس کی آپ خواہش رکھتے ہیں اپنے اندر کی روح سے

یہ ہمیشہ میری زندگی رہی ہے میں نے بیس سالوں میں بیس کتابیں نہیں پڑھیں مجھے اس پر فخر نہیں ہے، اور اگر یہ الہامی روحانی شعور نہ ہوتا جو میں نے مراقبہ کے ذریعے حاصل کیا تھا، تو میں بالکل جاہل ہوتا جب میں کسی کتاب کو دیکھتا ہوں، مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں موجود سچائیاں مجھ پر خدا کی طرف سے پہلے ہی آشکار ہو چکی ہیں، اگر آپ سب سچے خیالات اور خدا کی طرف سے سچائیوں پر روشنی ڈالتے ہیں، تو آپ ان سب کے بارے میں سوچتے ہیں۔ اس کی حکمت براہ راست حاصل کرے گی، اس لیے اچھی کتابیں پڑھنا بے نتیجہ مشاغل میں وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے، اور پڑھنے سے بھی بہتر ہے مراقبہ اور مطلق سچائی کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا، جو کہ خدا ہے۔

عالمگیر قانون اور شعور کا ارتقاء

مختلف ادوار اور مقامات پر، انسان نے عقل کے ذریعے زندگی اور روح کے بارے میں بہت سے خیالات حاصل کیے ہیں، مثال کے طور پر، جب کسی وحشی قبیلے کے کسی فرد کو سر میں درد ہوتا ہے، تو اس کے گھر والوں کو یقین ہوتا ہے کہ اس کی روح اس کے جسم سے نکل گئی ہے، اس لیے وہ جادوگر ڈاکٹر کو طلب کرتے ہیں تاکہ اس کی روح کو بحال کیا جا سکے، ڈاکٹر اس کی روح کی تلاش میں جنگل میں جاتا ہے، اسے واپس لاتا ہے، اسے واپس لاتا ہے، اسے واپس لاتا ہے۔ مریض کا سر، اور سر درد مروجہ عقیدے کے مطابق غائب ہو جاتا ہے۔

ایک اور ثقافت میں، ایک بیمار شخص کی "چھینک" اس کے جسم میں ہکس (تیز نکات کے ساتھ خمیدہ بیڑی) رکھ کر کی جاتی ہے تاکہ چھینک کے وقت اس کی روح نہ نکلے بلکہ کانٹے سے پکڑے جائیں!

جس طرح کچھ لوگ غلط استدلال کی وجہ سے انسانی نفسیات کے بارے میں غلط نتائج پر پہنچ چکے ہیں، اسی طرح دوسروں نے - حقیقی فہم کے ذریعے - ایک مختلف، گہرا اور مضبوط فہم حاصل کیا ہے، ہم جانتے ہیں کہ روح سانس نہیں ہے کیونکہ کچھ لوگ طویل عرصے تک بغیر سانس کے کومے میں رہتے ہیں، یہ ظاہر کرتے ہیں کہ روح سانس لینے اور سانس لینے کے لیے کسی دوسرے جسمانی حالت میں نہیں ہو سکتی۔

چاہے کوئی شخص مانے یا نہ مانے کہ وہ ایک روح ہے، عالمگیر قانون پھر بھی انہیں اپنی روحانی نوعیت کو ظاہر کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ چاہے وہ زندگی میں کسی بھی کام یا مقام سے قطع نظر، جب بھی وہ اپنی ذہانت کو تخلیقی اور فائدہ مند طریقے سے استعمال کرتے ہیں تو ان کا شعور ترقی کرتا اور پھیلتا ہے ہر تعمیری عمل انسانی ترقی میں معاون ہوتا ہے اور ان کی سمجھ کو وسیع کرتا ہے۔

لیکن لوگ اکثر کچھ کرتے وقت کسی اور چیز کے بارے میں سوچتے ہیں، اور وہ اپنے دماغ کو جو کچھ کر رہے ہیں اس پر مرکوز کرنے کا صحیح طریقہ نہیں جانتے ہیں، ہمیں اپنی پوری ذہنی طاقت کے ساتھ ایک وقت میں ایک چیز کے بارے میں سوچنا سیکھنا چاہیے، ہماری پوری توجہ صرف اسی چیز پر مرکوز ہونی چاہیے، انسان کو سستی اور لاپرواہی سے کام نہیں کرنا چاہیے، سستی اور لاپرواہی سے کام کرنے سے ناکامی اور توانائی کا نقصان ہوتا ہے۔

انسان کو محض ایک خود ساختہ نفسیاتی مشین نہیں بننا چاہیے، جیسے جبلت پر عمل کرنے والے جانور یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے کہ اپنے آپ کو بیدار نہ کرنا اور کسی کی ذہنی صلاحیتوں کو فعال نہ کرنا خدا نے یہ صلاحیتیں ہمیں عطا کی ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ ہم ان کو دانشمندی کے ساتھ استعمال کریں اور اپنے ہر کام سے پوری طرح باخبر اور باخبر رہیں۔

ہمیں کوئی بھی اقدام کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچنا چاہیے اور اپنے ذہنوں کو ان طریقوں سے استعمال کرنا چاہیے جو ہمیں بڑھنے اور قادر مطلق کے ساتھ ہمارے ضروری اتحاد کا احساس کرنے میں مدد فراہم کریں جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں وہ صحیح استدلال اور دانشمندانہ منصوبہ بندی پر مبنی ہونا چاہیے۔

نیک مقاصد کے لیے جدوجہد کرنا انسانیت کا فرض ہے۔ معمولی اور فضول باتوں کی طرف توجہ دماغی توانائی کی بے مقصد بربادی ہے۔ ذہن کے باغ میں جڑی بوٹیوں کو جڑ سے اکھاڑ کر محبت الٰہی کے پھولوں سے مزین کرنا چاہیے تاکہ وہ خوبصورتی سے محبت کرنے والے خوبصورت خدا کو اپنی طرف متوجہ کر سکے اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ فکری باغ آپ کے لیے شاد و آباد رہے۔ تو آپ کا یہ فکری باغ اسی طرح رواں دواں رہے۔ زندگی کو آسان بنانا اور اسے پیچیدگیوں سے آزاد کرنا ضروری ہے۔ توجہ اور توجہ مرکوز، غیر مبہم ذہن کے ساتھ ہر چیز کو پورا کرنے سے، آپ اپنی سرگرمیوں کا تجزیہ کر سکتے ہیں، اہم اور ضروری چیزوں کا انتخاب کر سکتے ہیں اور سطحی اور غیر ضروری چیزوں کو ترک کر سکتے ہیں جب کوئی کام مکمل ہو جائے تو ذہن کو اس سے ہٹا کر دوسری تخلیقی خواہشات کے حصول کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

انسانوں کو الٰہی کے بارے میں شعور پیدا کرنا سیکھنا چاہیے، کیونکہ یہ بالکل اسی مقصد کے لیے ہے کہ انہیں ارتقا کے قوانین کے مطابق وجود میں لایا گیا تھا تاکہ وہ اپنی مقدس طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے خدا کو تلاش کر سکیں کہ جانوروں میں یہ صلاحیت نہیں ہے، استاد لاہری مہاسایا ایک سائنس پر کام کر رہے تھے کہ وہ جانوروں کو بھی تیز رفتاری سے ترقی کرنے میں مدد دے رہے تھے، لیکن میں نے اسے بہت تیزی سے زندگی گزارنے کے لیے کچھ نہیں کیا۔ نچلی زندگی کی شکلوں کے ارتقاء کو تیز کرنے کے طریقے لیکن ان لاکھوں انسانوں کا کیا ہوگا جو جانوروں کی طرح رہتے اور برتاؤ کرتے ہیں؟ وہ اس دنیا میں رہتے ہیں اور پھر اپنا مقصد پورا کیے بغیر چلے جاتے ہیں وہ اب اس مقصد کو حاصل کر سکتے

ہیں اگر وہ اپنی ذہنی قوتوں پر توجہ مرکوز کریں اور ان کا صحیح استعمال کریں۔

زندگی کا واحد مطلب یہ ہے کہ پیار کرنے والے اور مہربان خدا کو تلاش کیا جائے ہمیں اسے تلاش کرنا چاہیے لوگ مسلسل اور انتھک اس کی تلاش میں ہیں۔

"دوسری چیز" جس کی وہ امید کرتے ہیں کہ وہ ان کے لیے مکمل اور پائیدار خوشی لائے گی۔

جہاں تک وہ لوگ جنہوں نے خُدا کو ڈھونڈا اور اُسے پا لیا، تلاش ختم ہو گئی کیونکہ خُدا وہ عظیم چیز ہے!

فطرت الہی کی موجودگی کو دھندلا دیتی ہے۔

انسان کو فتنہ کیوں دیا گیا؟ شاید اس لیے وہ اس اعلیٰ ہستی کی آرزو کریں جو کسی بھی دنیاوی فتنہ سے زیادہ دلکش اور پرکشش ہے، زمینی پھندوں اور جال جو انسانوں کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں ان کو پھنسانے کے لیے نہیں ہیں، بلکہ انھیں اس بات کی ترغیب اور ترغیب دینے کے لیے ہیں کہ وہ اس سے آگے کی تلاش کریں، اور ان سے پوچھیں: "یہ سب چیزیں کس نے پیدا کیں، میں نے یہ سب چیزیں کہاں پیدا کی ہیں؟ مجھ سے چھپے ہوئے ہیں؟"

جب آپ ان سوالات کے ساتھ براہ راست خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں، تو وہ جواب دیتا ہے زیادہ تر لوگ اس سے اپنی دعاؤں میں گہرائی سے غور نہیں کرتے، اور اس وجہ سے وہ اسے نہیں پاتے اور نہ ہی اسے دریافت کرتے ہیں۔

ہمیں دل سے خدا سے بات کرنی چاہئے، روح کے مندر میں تڑپتے ہوئے شاگرد نے اسے پکارتے ہوئے کہا:

"میرے خدا، میں اب صرف اس خوبصورتی کو دیکھنے کا متحمل نہیں ہوں جو آپ نے فطرت میں تخلیق کیا ہے اور مجسم کیا ہے، لیکن میں آپ کا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں، جو فطرت کے تمام پھولوں سے زیادہ نازک اور دنیا کے تمام چہروں سے زیادہ خوبصورت ہے، میں سمجھنا چاہتا ہوں کہ فطرت کے پیچھے کیا ہے"۔

اگر کوئی اپنے چہرے کو ماسک سے ڈھانپ لے تو بھی آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی انسان موجود ہے اسی طرح فطرت ایک عظیم

پردے کی طرح ہے، الٰہی موجودگی سے پھولا ہوا ہے، فطرت کے پردوں اور نقابوں کے پیچھے خدا موجود ہے، لیکن بنی نوع انسان ایک لمحاتی، سطحی نظر ڈالتا ہے اور فطرت کے پردوں کے پیچھے چھپے ہوئے وجود کی موجودگی کو محسوس کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

جب میں خاموش، خاموش، دھیان سے مراقبے میں بیٹھتا ہوں، تو میں اپنے وجود میں خوشی کی لرزش محسوس کرتا ہوں اور میں خدا کی سرگوشیاں سنتا ہوں، "میں حاضر ہوں"۔

خدا نے ہمیں جو عقل عطا کی ہے وہ جنت کا دروازہ ہے: اس کی بادشاہی کا بیرونی دروازہ لیکن لوگ اسے اس طرح استعمال نہیں کرتے جیسے انہیں کرنا چاہئے ہمیں اس وقت تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب تک کہ ہم خدا کو تلاش کرنے کے لئے اپنی عقل کو استعمال کرنے کے لئے اس زمین سے باہر نہ نکلیں اب وقت ہے، اور جگہ یہ ہے جو لوگ اپنی عقل کو زندگی کے اسرار اور رازوں کو تلاش کرنے کے لئے استعمال نہیں کرتے ہیں وہ اس زمین پر رہتے ہوئے کہیں اور نہیں ملیں گے۔

خدائی ذات کو دریافت کرنا

کائناتی روح یا الٰہی نفس کو دریافت کرنے کے کئی طریقے ہیں خاموشی ان میں سے ایک ہے خاموشی کا مشاہدہ کرنے کا مطلب ہے ان تمام خواہشات کو خاموش کر دینا جو باہر سے شعور میں داخل ہونے کی کوشش کرتی ہیں، جو سالک کو اپنے باطن میں جانے اور اپنی روح کے جوہر کو چھونے میں مدد دیتی ہے۔

دوسرا طریقہ الٰہی محبت کے ذریعے ہے، یا دل سے اللہ سے تڑپ اور خلوص کے ساتھ بات کرنا مختصر بات کرنا اور پھر بھول جانا فضول ہے اور کوئی الہی جواب نہیں لاتا، خدا کو تلاش کرنا مشکل ہے کیونکہ زیادہ تر لوگ روحانیت کے بارے میں سنجیدہ نہیں ہیں، اور دعا کے طریقے بھی زیادہ تر بے اثر ہوتے ہیں کیونکہ ان میں کافی گہرائی اور اخلاص کی کمی ہوتی ہے جب تک کہ دعاؤں کو دہرایا جائے اور دعاؤں کی بلندی تک پہنچ جائے۔ جس میں روح خدا کی تڑپ سے جلتی ہے وہ کامیاب اور موثر دعا ہے آپ نے ایک بار اس طرح دعا کی ہوگی، شاید جب آپ کو کسی چیز کی اشد ضرورت تھی، یا آپ کو پیسوں کی سخت ضرورت تھی اور آپ نے اپنی خواہش سے ہوا کو بھڑکا دیا تھا، اس طرح ہمیں خدا کی طرف محسوس ہونا چاہئے کہ ہمیں اس سے بات کرنی چاہئے، اور پھر ہم اسے دیکھیں گے

کہ وہ ہماری بات سنتا ہے اور جواب دیتا ہے، کیونکہ وہ جواب دینے والا، سب کچھ سننے والا ہے۔

یوگا خدا تک پہنچنے اور اس سے جڑنے کے سب سے مؤثر طریقوں میں سے ایک ہے۔ اس میں متعدد مراقبہ کے طریقوں کو شامل کیا گیا ہے جو سائنسی اور مؤثر دونوں ہیں ہندوستان کے عظیم بزرگوں نے سمجھا کہ منطق کا حکم ہے کہ خدا تک پہنچنے کے عین مطابق قوانین اور مخصوص طریقے موجود ہیں، بالکل اسی طرح عین قوانین ہیں جن کے ذریعے خدا کائنات کے معاملات کو چلاتا اور چلاتا ہے۔

ہندوستان کے اساتذہ نے اپنی استقامت کے ذریعے یوگا کے سائنسی قوانین کو دریافت کیا اور اپنی زبردست ذہنی طاقتوں کے استعمال سے یوگا روحانی تحقیق کے میدان میں سب سے اہم تجرباتی علوم میں سے ایک بن جائے گا۔

خدا کے ساتھ مقدس ہم آہنگی ہر ایک کو عمل میں آنی چاہئے۔ یہ وہی ہے جو بزرگوں نے اپنے شاگردوں کے ساتھ تمام عمروں میں کیا میں یہاں صرف خدا کی موجودگی کی مٹھاس کی بات کرنے نہیں آیا ہوں۔ میرا بنیادی مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ دوسرے اس کا تجربہ کریں میں اپنا وقت ضائع نہ کروں میں جو کچھ بھی کرتا ہوں وہ صرف اور صرف خدا کے لیے ہوتا ہے اور اس کی شان میں میں اس کے خیالات میں اس قدر غرق رہتا ہوں کہ میں وقت کے گزرنے اور اپنے روزمرہ کے کاموں کی تھکاوٹ سے غافل رہتا ہوں یہاں تک کہ جب میں کام کر رہا ہوں، مجھے اس کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔

میں خدا سے جدا نہیں ہوں، ایک لمحے کے لیے بھی نہیں۔

یہی وہ صورتحال ہے جس کے لیے میں چاہتا تھا اور سخت محنت کرتا تھا۔

السلام علیکم

خود شناسی کے افق میں

وہ مندر جسے خدا سب سے زیادہ پسند کرتا ہے وہ اپنے عقیدت مندوں کے لیے اندرونی سکون اور سکون کا مندر ہے جہاں وہ دنیا اور اس کی لامتناہی خلفشار کو پیچھے چھوڑ کر مراقبہ اور بات چیت کرنے کے لیے

داخل ہوتے ہیں جب انسان اپنے اندر خوبصورتی اور روحانی سکون کا مندر قائم کرتا ہے تو وہ خدا کی موجودگی اور اس کی قربت کو محسوس کرنے کے قابل ہو جاتا ہے ورنہ دنیا کے وہم و گمان اس کے دل کو بہت زیادہ اور ہمیشہ بھر دیتے ہیں۔

کبھی کبھی انسان یہ سوچ کر حوصلہ شکنی کرتا ہے کہ خدا کو ڈھونڈنے میں بہت دیر ہو گئی ہے لیکن صحیفے ہمیں بتاتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو یہ احساس ہو جائے کہ یہ دنیا فریب اور گمراہ کن ہے، اور یہ کہ صرف روح ہی ابدی اور لازوال ہے، تو وہ اس زمین سے اپنی آخری رخصتی کے بعد ایک بہتر دنیا میں داخل ہو جائے گا، چاہے یہ احساس موت سے ایک لمحہ پہلے ہی کیوں نہ ہو۔

ہم میں سے ہر ایک کو جلد یا بدیر اس زمین سے اٹھا لیا جائے گا، اور اس لیے ہمیں اب زندگی کے مقصد کو سمجھنا چاہیے، اس دنیا میں انسانی تجربے کا بنیادی مقصد ہمیں زندگی کی معنویت تلاش کرنے کی تلقین کرنا ہے، ہمیں انسانیت کے اس بدلتے اور چلتے پھرتے جلوس سے گھبرانا نہیں چاہیے، جب وقت کا کارواں اپنا سفر جاری رکھے گا، تو آخرکار آپ کو احساس ہو جائے گا کہ آپ اللہ کا ایک حصہ ہیں، آپ کو ایک منزل کا حصہ بنانا ہے۔ اور جان لیں کہ زندگی کے راز کی تلاش میں سنجیدہ اور مخلصانہ تلاش آپ کو بہت سی مشکلات سے بچائے گی اور طرح طرح کے خوف سے نجات دلائے گی۔موت، ناکامی، پریشانیوں اور دکھوں کا خوف انسان کے اندر شدید گھبراہٹ کو جگاتا ہے جب انسان اپنی مدد کرنے سے قاصر ہوتا ہے، اور اس کے گھر والے اور دوست اسے کچھ نہیں دے سکتے تو مایوسی ان پر حاوی ہوجاتی ہے، اور دنیا اندھیرے میں پڑ جاتی ہے کہ اگر وہ خدا سے رابطہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں رکھتے تو ان کی زندگی میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ وہ اسے مشکل اور مشکل دنوں میں قریب پائیں گے۔

اس سے پہلے کہ کوئی دوسرا انسان ہمارے ساتھ تھا، ہمارے ساتھ کون تھا؟ خدا اور جب ہم اس زمین سے چلے جائیں گے تو ہمارے ساتھ کون ہوگا؟ خدا اور کوئی اور نہیں لیکن اسے پہچاننا مشکل ہو جائے گا پھر اگر ہم اسے پہچاننے کی ابھی کوشش نہ کریں تو اگر آپ خدا کو سچے دل سے تلاش کریں گے تو آپ اسے پا لیں گے اور آپ کا یقین پختہ ہو جائے گا کہ وہ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے پریشانیاں اور وہم آپ کو چھوڑ دیں گے اور آپ دوبارہ کبھی دھوکے میں نہیں آئیں گے۔

وجود میں موجود ہر چیز انسانیت کو خدا سے دور کرنے کا ایک فتنہ ہے لیکن خدا کسی بھی دنیاوی فتنے سے کہیں زیادہ دلکش ہے اگر آپ اس

کو جھانکتے تو اس حقیقت کو سمجھ لیتے اور اسے دعا، روحانی غور و فکر اور غیر متزلزل عزم کے ذریعے تلاش کر پاتے، الٰہی کو پانے کا عزم ثابت قدم ہونا چاہیے، یہ مشکل ہے کہ کسی شخص کے لیے خدا کے بارے میں سوچنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کہ ایک شخص کی سوچ میں سے کسی دوسرے کو جاننا ہوا کا خدا ہمارے پاس آنا چاہتا ہے، لیکن ہم نے اس کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی اجازت دیتے ہیں، انسانیت کو وقتی لذت کی تلاش اور تفریح، پارٹیوں اور اجتماعات میں وقت ضائع کرنا آسان معلوم ہوتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ "دنیا کی زندگی صرف تماشا اور بازی، زینت اور فخر اور مال و اولاد کے بڑھنے میں مقابلہ ہے۔"

خدا سے اگر ایک چیز مانگی جائے تو وہ انسانی محبت ہے وہ خاموشی سے ہمارے دلوں کے دروازے کھٹکھٹاتا ہے، ہمیں اپنی طرف واپس بلاتا ہے، لیکن اکثر لوگ واپس آنے کو تیار نہیں ہوتے، پھر بھی جب دنیا ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیری چھا جاتی ہے، اور وہ مسائل کے جال میں پھنس جاتے ہیں یا بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں، تو وہ اس سے دعا مانگنے میں جلدی کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں جو وقت اور خوشی کے رشتے کو مضبوط کرتا ہے اور خدا کے درمیان خوشی اور ہم آہنگی کے رشتے کو مضبوط کرتا ہے۔ خدا ان کے ساتھ ہے جب انہیں اس کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جو کوئی اس رشتے کو مضبوط کرنے میں تاخیر کرتا ہے وہ اپنے آپ کو اپنی مشکلات کا سامنا کرنے اور اپنی آزمائشوں کے ساتھ تنہا جدوجہد کرنے کی مذمت کرتا ہے جب تک کہ وہ عقلمندی اور مکمل ہتھیار ڈالنے کے قابل نہ ہوں - اپنے ابدی دوست کی طرف رجوع کریں اور اس کے مہربان دروازے پر دستک دیں۔

انسانیت کی بہت بڑی جماعت میں سے بہت کم لوگ سچے دل سے خدا کو ڈھونڈتے ہیں وہ لوگ کہاں ہیں جو دو سو سال پہلے یہ سمجھتے تھے کہ یہ زمین ان کی ہے؟ وہ سب چلے گئے، اور شاید چند ہی لوگ، جنہوں نے خدا کی طرف رجوع کیا اور خود کو جان لیا، زندگی کی حقیقت کو صحیح معنوں میں سمجھا، پھر بھی ہر آنے والی نسل اسی زندگی کو حقیقی سمجھتی ہے!

لیکن وہ بھی انہی کی طرح دھوکے میں آ گئے۔

(اور نسل در نسل یہ بتا رہی ہے!)

ہمارے یہاں عارضی قیام کے دوران، انسانیت اس تماشے کو بہت اہمیت دیتی ہے، تاہم، ہمیں اس میں اور اس کے لامتناہی واقعات میں

بہت زیادہ مشغول نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ اگر ہم ایسا کرتے ہیں، تو ہم خدا سے دور ہو جائیں گے، جو بے شمار ذرائع اور طریقوں سے ہمیں اپنی طرف متوجہ کرنے کی مسلسل کوشش کرتا ہے، تاکہ ہمارے لیے اس کی گہری فکر اور اس کی بے پناہ محبت ہم سب کے لیے موجود ہوں اگنے والی چیزوں کے عجائبات اور فطرت کی لامحدود درست ترتیب وہ پھولوں اور گلابوں کے پیچھے ہے اور جو بھی خلوص دل سے اسے تلاش کرے گا وہ بلا شبہ اسے پا لے گا قدرتی سائنس داں اپنی دریافتوں تک اندھی دعا سے نہیں پہنچے بلکہ تجرباتی سائنس کے قوانین کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرح جو بھی خلوص اور خلوص کے ساتھ سائنس کے لیے اپنے قانون کو استعمال کرتا ہے وہ خود بخود خدا کی طرف سے اپنی روح کو سائنس کے لیے استعمال کرتا ہے۔ روحانی آنکھیں اور اس بات کا احساس کہ خدا کو تلاش کرنے کے لیے غیر متزلزل جوش اور اس کے قوانین کی باریک بینی کی ضرورت ہے

مختلف قوموں نے مختلف فنون اور علوم میں مہارت حاصل کی ہے ہندوستان نے خدا کو جاننے کے سائنسی فن میں مہارت حاصل کی ہے، لیکن اس حقیقت کے باوجود ہندوستان میں بھی بہت سے نفیس لوگ موجود ہیں، اس لیے نقلی اور اصلی کے درمیان تمیز کرنا ضروری ہے۔

روحانی علم اور فطری علوم کے درمیان توازن قائم کرنا ضروری ہے اس توازن کے بغیر افراد اور قومیں مصائب اور تباہی کے درمیان ٹھوکریں کھائیں گی اگر جدید دنیا کے رہنما روحانی طور پر روشن خیال ہوں اور مل کر کام کریں تو وہ چند سالوں میں زمین سے جنگ اور غربت کو ختم کر سکتے ہیں روحانی بیداری کا مطلب ہے کہ خدا کی موجودگی کو تسلیم کیا جائے اور ایک دوسرے کے اندر موجود تمام مخلوقات کو محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ مجھے امن کی کوئی امید نظر نہیں آتی انسانیت کو اپنے آپ سے شروع کرنے دو وقت ضائع ہونے کے لیے بہت قیمتی ہے فرض ہمیں خدا کی بادشاہی کو زمین پر لانے میں اپنا کردار ادا کرنے پر مجبور کرتا ہے

بہت سے لوگ خدا کی تلاش میں ہچکچاتے ہیں، اس ڈر سے کہ زندگی تاریک اور سنسان ہو جائے گی، خوبصورتی اور خوشی سے خالی ہو جائے گی لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے! وہ خالص خوشی جو خدا کو حقیقی معنوں میں جاننے والے اس کے ساتھ کامل ہم آہنگی میں پاتے ہیں وہ الفاظ سے باہر ہے میں دن رات روحانی خوشی کی حالت میں ہوں وہ خوشی خدا ہے اور اسے جاننے کا مطلب ہے تمام دکھوں کو ڈھانپنا اور انہیں بغیر کسی افسوس کے دفن کرنا۔

خدا انسان سے اداس، اداس، ویران یا جھکنے والا نہیں ہے، یہ خدا کی صحیح سمجھ نہیں ہے، اور نہ ہی یہ اس کی رضا حاصل کرنے کا صحیح طریقہ ہے، جو جتنا زیادہ سکون کا تجربہ کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ انسان خدا کی موجودگی کو محسوس کر سکتا ہے، اتنی ہی زیادہ خوشی، خدا کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے والے خدا کو جانتے ہیں، کیونکہ خدا سب سے بڑی خوشی کا ذریعہ ہے۔

لوگ شراب، جنس اور پیسے میں خوشی تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن تاریخ کے اوراق ان کی بکھری امیدوں اور ادھورے خوابوں کی کہانیوں سے بھرے پڑے ہیں۔

جو وقت میں نے مراقبے میں گزارا اس نے میری زندگی کو ناقابل یقین حد تک نتیجہ خیز بنا دیا ہے شراب کی ایک ہزار بوتلیں وہ خوشی پیدا نہیں کر سکیں جو میں نے مراقبہ کے ذریعہ محسوس کی تھی اس خوشی میں الہی رہنمائی اور حکمت پوشیدہ ہے جب ایک شخص خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے، چاہے وہ غیر ارادی طور پر غلطی کر جائے، وہ اپنی غلطی کو درست کرنے کا طریقہ جان لیں گے، اور اگر وہ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں تو وہ خدا سے محبت کرتے ہیں اور ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔

کافی انتظار! جو بھی ان الفاظ کو سنتا یا پڑھتا ہے وہ جانتا ہے کہ میں سچ بولتا ہوں اگر میں خدا کی دی ہوئی تمام طاقتوں کو ظاہر کرتا تو لوگ خدا کی محبت میں نہیں بلکہ معجزوں کی وجہ سے میرے پاس آتے لیکن مجھے اس قسم کے سطحی شاگرد کی کوئی خواہش نہیں ہے کہ وہ طاقت سے نہیں خدا کی محبت سے کھینچیں اور یہی میری زندگی کا مقصد ہے۔

اگر میں خدا کو نہ پہچانتا تو میں اس طرح نہ بولتا کہ ہر کوئی اس کو جان سکتا ہے اگر وہ چاہیں تو میں لوگوں کو ان کے جذبات پر قابو پانے کی کوشش نہیں کرتا، بلکہ میں ان کے ذہنوں سے بات کرتا ہوں، ان کی منطق اور فہم کو مخاطب کرتے ہوئے اندھا عقیدہ بیکار ہے ایک شخص کو سمجھ کی صلاحیتوں کو فعال کرنا چاہئے جو خدا نے انہیں دیا ہے، اس کے اثرات کو قبول نہیں کرنا چاہئے، اس کے اثرات کو قبول نہیں کرنا چاہئے ان کے روحانی رجحانات اور مشقوں کے پیچھے اگر میرے پاس ہزار منہ ہوتے تو میں ان سب کو خدا اور اس کی طرف رجوع کرنے اور اسے جاننے کی اہمیت کے بارے میں بات کرنے کے لیے استعمال کرتا۔

انسان یہ نہیں جانتا کہ خدا کے علم کو کھونے سے وہ کیا کھوتا ہے، کیونکہ اس نے کبھی بھی اسے صحیح معنوں میں نہیں جانا! اور جب وہ اس سے جڑ جاتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے دور نہیں کر سکتی میری خواہش صرف یہ ہے کہ مخلص طالب علموں کو خدا کی جھلک دکھاؤں کیونکہ اس کے نور کو دیکھنا اور اس کی خوشیوں کا تجربہ کرنا دنیا کے تمام خزانوں اور شانوں سے زیادہ قیمتی ہے یہ جاننا کہ خدا کسی بھی دنیاوی لذت سے بڑھ کر ہے اور جب انسان کو خزانے کا خزانہ مل جائے گا تو اس کے دل کی تمام خواہش پوری ہو جائے گی۔ میری تمام خواہشات، خواب اور خواہشات کو پورا کیا۔

میں اب چیزوں کے لیے کوشش نہیں کرتا کیونکہ وہ مسلسل میرے راستے پر آ رہی ہیں جب اللہ خود آپ کو دے گا تو وہ آپ کی تمام خواہشات کو پورا کر دے گا پھر آپ کو کچھ مانگنے کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ آپ جو چاہیں گے وہ آپ کی دسترس میں ہو گا لیکن پہلے ہمیں اللہ پر ثابت کرنا چاہیے کہ ہم اللہ کو ان تمام تحائف سے زیادہ چاہتے ہیں جو وہ ہمیں دیتا ہے۔

خدا ہمیں اپنی طرف بلاتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہم اس کی طرف رجوع کریں عظیم اساتذہ ایسے علمبردار ہیں جن کے نقش قدم پر چلنے سے ہمیں ان کے علم اور تجربے سے استفادہ کرنے کا موقع ملے گا، جس سے ہمارے لیے اپنے مقصد کی وضاحت اور حفاظت تک پہنچنے میں آسانی ہو گی جس طرح ایک شخص ایک عظیم عالم سے سیکھ کر عظیم عالم بن سکتا ہے، اسی طرح ایک سالک بھی علم حاصل کر کے عظیم ترین روحانی ہستیوں میں سے ایک بن سکتا ہے جو استاد سے علم حاصل کر سکتا ہے۔

کوئلے کا ایک ٹکڑا نہ تو سورج کی روشنی حاصل کرتا ہے اور نہ ہی منعکس کرتا ہے، لیکن ایک ہیرا ایسا کرتا ہے، اسی طرح شک، نفی اور روحانی بے حسی سے سخت دماغ الہی روشنی حاصل نہیں کر سکتے، ہیرے جیسے ذہن، تاہم، خلوص، ایمان، استقامت اور سچے عزم سے بھرے ہوئے، الٰہی شعور کی روشنی حاصل کر سکتے ہیں اور پاکیزگی کی عکاسی کرتے ہیں۔

زیادہ تر لوگوں کے لیے، مذہب محض ایک خاندانی روایت، ایک سماجی فائدہ، یا اخلاقیات اور اخلاقیات سے جڑی رسم ہے، وہ مذہب کے جوہر اور اہمیت کے بارے میں صحیح معنوں میں فقدان ہیں۔

جو لوگ خدا کو زندگی کی آخری ضرورت نہیں سمجھتے وہ دین کا مطلب نہیں سمجھتے سب لوگ پیسے کے لیے کیوں کوشش کرتے ہیں؟ اس لیے کہ وہ اسے اپنے آرام اور تندرستی کے لیے ضروری سمجھتے ہیں، انھیں کسی کی ضرورت نہیں کہ وہ انھیں یہ خود واضح سچ سکھائے کیونکہ وہ اسے اچھی طرح جانتے ہیں، تو پھر کیا اکثر لوگ خدا کو جاننے کی ضرورت کو نہیں سمجھتے؟ کیونکہ ان میں صحیح فہم کا فقدان ہے۔ میں نے اپنی ابتدائی زندگی میں دیکھا تھا کہ بعض سوالات کے مذہبی جوابات روح کو مکمل اطمینان نہیں دے سکتے جب تک کہ ان کی سچائیوں کو براہ راست علم اور تجربہ کے ذریعے جانچا نہ جائے۔

مثال کے طور پر، جب میں نے اپنی ماں کو چھوٹی عمر میں کھو دیا اور میرے دوسرے پیارے یکے بعد دیگرے انتقال کر گئے، میرے اندر زندگی کے خلاف ایک خاموش بغاوت پیدا ہو گئی، اور کوئی مجھے تسلی دینے یا زندگی اور موت کی حقیقتوں کی وضاحت نہ کر سکا، آخر میں، میں نے فیصلہ کیا کہ میں خود اپنی کوششوں سے اس کا جواب تلاش کروں گا اور میں نے اپنے آپ سے یہ عہد کیا: "میں آنکھیں بند کر کے کسی چیز کو قبول نہیں کروں گا، لیکن میں خالق کی طرف سے جواب تلاش کروں گا۔"

میں نے براہ راست خدا سے زندگی کے اسرار کی وضاحت کرنے کی درخواست کی جو مجھے کوئی اور نہیں سمجھا سکتا

میں نے سوچا کہ کیوں کچھ لوگ غریب پیدا ہوتے ہیں اور کچھ امیر، کچھ نابینا اور کچھ صحت مند، جب کہ کچھ لوگ اس معمے کو حل نہیں کر سکے جو کہ خدا کے انصاف اور رحمت سے متصادم معلوم ہوتا ہے، آخر کار، خدا نے میری رہنمائی کچھ ایسے روشن روحانی استادوں کی طرف کی جنہوں نے خدائی وحدانیت کی کیفیت حاصل کی تھی اور ان کے اسرار و رموز کے ذریعے زندگی کے تسلی بخش جوابات پائے تھے۔ میرے تمام سوالات اور میری تمام استفسارات کے لیے قائل کرنے والی وضاحتیں۔

اس دنیا میں بہت سے مذہبی انتہاپسند ہیں جن میں سے بعض کو مذہب کی صرف جذباتی سمجھ ہوتی ہے۔ اور جب ان کے جذبات سے کھلواڑ کیا جاتا ہے۔ تو وہ مذہبی طور پر پراسرار ہو جاتے ہیں لیکن جذباتی جوش انسان کا خدا سے تعلق منقطع کر دیتا ہے۔ اور اس کی روحانی بصیرت کو دھندلا دیتا ہے۔۔

جذباتی لوگوں کو اپنے جذبات کو ابھارنے اور اپنے روحانی جذبوں کو بھڑکانے کے لیے ہمیشہ کسی نہ کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب آپ

منطقی اور عقلی بات کرتے ہیں تو وہ گفتگو جاری رکھنے کی خواہش کھو دیتے ہیں اور آپ کے الفاظ کو نیرس اور بورنگ محسوس کرتے ہیں لیکن دوسروں کے جذبات کو چھیڑنا دھوکے کی ایک شکل ہے، لوگوں کی ذہانت کی توہین ہے اور ان سے روحانی سچائیوں کو چھپانا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ فکری جھکاؤ رکھنے والے مذہبی انتہاپسند بھی ہیں جو مختلف مذہبی یا فلسفیانہ علوم میں دلچسپی لیتے ہیں، اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ جذباتی طور پر چلنے والے علم سے کہیں زیادہ مقدس علم کے مالک ہیں لیکن فکری محرک "بے حسی" کی ایک اور شکل ہے، یا ایک اور قسم کی ذہنی چال ہے جو وہ اصل میں اس میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں، لیکن ان کے جذبات کو بھڑکانا اور ان کے جذبات کو بھڑکانا

مذہبی شدت پسند مذہب کی گہری سمجھ سے محروم ہیں۔ وہ اکثر ایسی چیزوں کو طوطا کرتے ہیں جن کو انہوں نے صحیح معنوں میں نہیں سمجھا اور جن کا ان کی زندگیوں پر اثر انہوں نے محسوس نہیں کیا اگر آپ ان سے کوئی روحانی سوال پوچھتے ہیں، تو وہ کہاوتوں یا صحیفوں کا حوالہ دینے کے لیے جلدی کرتے ہیں، یہ توقع کرتے ہیں کہ آپ وہیں رک جائیں گے کیونکہ ان کے پاس پرسکون، بامقصد اور منطقی مکالمے کی صلاحیت نہیں ہے، یہ کہنا کوئی مبالغہ آرائی نہیں ہے کہ وہ جذباتی اور جذباتی ہیں بیکار کیونکہ انہیں یقین ہے کہ وہ شروع سے آخر تک، A سے Z تک سب کچھ جانتے ہیں۔

مذہبی جنونیوں کو یقین ہے کہ جب تک آپ کسی نہ کسی طرح یقین نہیں کریں گے، آپ کا انجام تباہی ہے۔

ایک باشعور استاد اس طرح نہیں پڑھاتا ہے وہ اپنی رائے پیش کرتا ہے اور اپنے دلائل کو ثبوت کے ساتھ پیش کرتا ہے مذہب ہماری روحانی خواہشات کو پورا کرے اور ہماری خواہشات کو الفاظ سے نہیں بلکہ ناقابل تردید ثبوت کے ساتھ پورا کرے میں کبھی بھی اتنا سخت نہیں ہونا چاہتا تھا کہ میں اپنے دماغ کو استعمال نہ کر سکوں اور اپنی بصیرت کو فعال نہ کر سکوں جب میں اپنے استاد سے ملا تو اس نے کہا:

"بہت سے اساتذہ ہیں جو آپ کے دماغ کو اندھا کرنے کے بعد آپ کو یقین کرنے کے لئے کہیں گے اور آپ کو ان کی منطق پر چلنے کا حکم دیں گے اور کچھ نہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے دماغ کی آنکھیں کھلی

رکھیں، اور اس کے علاوہ میں آپ کے لیے ایک اور آنکھ کھولوں گا، حکمت کی آنکھ"

سری یکتسوور نے مجھے ایک ایسی تعلیم دی ہے جس کی سچائی میں خود سمجھ سکتا ہوں، اسی لیے میں نے اس راستے پر چل پڑا ہے، جس سے نہ کوئی مجھے ہٹا سکتا ہے اور نہ ہی مجھے گمراہ کر سکتا ہے۔

ایک اور انتہا پسند لبرل آزادی پسند ہے جو ہر چیز کی پیروی کرتا ہے اور کسی چیز پر قائم نہیں رہتا!

چونکہ وہ اپنے آپ کو کھلے ذہن اور وسیع النظر سمجھتا ہے، اس لیے وہ کہتا ہے، "تمام روحانی راستے اچھے ہیں، اس لیے میں ان میں سے کسی کا پابند نہیں ہوں گا" لیکن تمام روحانی راستوں اور مذہبی عقائد کے احترام کے ساتھ، کسی کو روحانی تتلی نہیں بننا چاہیے جو ہر سمت میں مسلسل چلتی اور اڑتی رہے۔

جھوٹی لبرل ازم اور اندھی جنونیت سے بچنا چاہیے، اور روحانی کوششوں میں کامیاب ہونے اور زندگی کا مقصد پانے کے لیے حکمت کو اپنانا چاہیے۔

خدا کے لیے جو بھی کوشش کرتا ہے وہ اس کی نظر میں آجائے گا لیکن جب تک کوئی شخص صحیح استدلال کی بنیاد پر خدا تک پہنچنے کے راستے پر نہیں چلے گا، اس کی روحانی ترقی سست ہوگی، مخلص متلاشی کچھ علم حاصل کر لیں گے، لیکن جو لوگ اندھا یقین رکھتے ہیں اور میکانکی طور پر دعا کرتے ہیں وہ خدا تک پہنچنے سے پہلے کئی اوتار گزار سکتے ہیں۔

اس وقت تک تلاش کریں جب تک کہ آپ کو وہ راستہ نہ مل جائے جو آپ کے جذباتی اور فکری رجحانات کے مطابق ہو، اور اس راستے پر ثابت قدم رہو جو کچھ بھی آپ پڑھتے اور سیکھتے ہیں اس کا بغور جائزہ لیں، اور کسی استاد یا درس کو امتحان میں ڈالے بغیر قبول نہ کریں۔

ایک سنار اصلی اور نقلی جواہرات میں فرق کر سکتا ہے۔ اسی طرح ایک حقیقی روحانی استاد مخلص طالب علموں اور محض متجسس افراد میں تمیز کر سکتا ہے۔ کچھ لوگ روحانی تعلیمات حاصل کرتے ہیں لیکن انہیں اپنی زندگیوں میں لاگو کرنے میں ناکام رہتے ہیں تاہم کسی بھی روحانی ہدایت کا حقیقی فائدہ اس کی روح کو جذب کرنے اور اس کے عملی پہلوؤں کو استعمال کرنے میں ہے جو کہ روزمرہ کی زندگی کے بارے

میں بات کرتے ہوئے اسے دیکھتا ہے۔ بھوکا آدمی اس وقت تک کھائے جب تک وہ سیر نہ ہو جائے جیسا کہ کہاوت ہے کہ "جو اپنے دانتوں سے کھاتا ہے وہ اپنے آپ کو فائدہ پہنچاتا ہے"

روحانی متلاشیوں کو سب سے پہلے خدا کو جاننے کے لئے سکھایا جانا چاہئے پہلے پیسے یا صحت پر توجہ مرکوز کرنا مقصد سے خلفشار ہے یہ سچ ہے کہ سب کچھ خدا کی طرف سے آتا ہے، لیکن جو لوگ سب سے پہلے دوسری چیزوں کی پیروی کرتے ہیں وہ ان چیزوں کی حدود کو محسوس کریں گے، چاہے وہ سب سے زیادہ دولت مند اور صحت مند ہی کیوں نہ ہوں، مکمل اور باشعور روحانی استاد خدا کو جانتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے، اور ان کی تمام خواہشات خدا کی طرف سے پوری ہوتی ہیں۔

ایک مبلغ نے مجھے اپنی روحانی رہنمائی کو قبول کرنے کے لیے قائل کرنے کی کوشش کی، جس کے نتیجے میں مجھ سے بڑی تعداد میں پیروکار کا وعدہ کیا گیا لیکن اس کی پیشکش مجھے پسند نہیں آئی کیونکہ میرا واحد مقصد خدا ہے، پیروکاروں کو اکٹھا کرنا نہیں، سچے اساتذہ ہمیشہ آپ میں خدا کو جاننے کی خواہش پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ آپ کو کبھی بھی ایک مردہ انجام سے نیچے نہیں لے جائیں گے۔

مذہب کا بنیادی ستون خدا کے ساتھ ہم آہنگی ہے۔ عبادت گاہوں کو تفریح، رقص، فلم کی نمائش، یا اکثر سماجی اجتماعات کی جگہ نہیں بننا چاہئے یہ تفریحی سرگرمیاں خدا سے لوگوں کی توجہ ہٹانے والی تفریحی سرگرمیاں عبادت گاہوں سے باہر رکھی جانی چاہئے جن کا لوگوں کو صرف ایک مقصد کے لئے جانا چاہئے: خدا سے رابطہ قائم کرنے کے لئے عبادت گاہوں میں خدا کی موجودگی کا احساس کرنا اور میرے خیال میں یہ مقدس مقامات کی زیارت کا بنیادی مقصد ہے۔ پورے دل سے اور جو میں نے گزارا ہے۔

اگر میں آپ کو ایک حیرت انگیز پھل کے بارے میں بتاؤں جسے میں نے دریافت کیا تھا اور آپ کو پورے سال تک ہر روز اس کا مزہ چکھنے دیے بغیر آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں تو آپ کو اس کی قدر و قیمت کا پورا یقین نہیں ہو گا اسی طرح محض وعظ و نصیحت سننے سے روح کی بھوک نہیں مٹ سکتی جو جھوٹے سننے پر قناعت کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے بغیر صرف ایک سننے پر یقین کرنا چاہیے۔ خُدا کی بھوک، خلوص اور خلوص سے اُس کی تلاش مذہبی لیکچرز، واعظوں اور لیکچرز کا مقصد روح کے اندر خدا کے لیے بڑھتی ہوئی روحانی تڑپ کو جگانا ہے۔

وقتاً فوقتاً میں کسی ایسے شخص سے ملتا ہوں جس میں مجھے خدا کی آرزو محسوس ہوتی ہے لیکن خدا کو جاننا اس سے کہیں بڑا ہے! متلاشی جو خدا کو حقیقی معنوں میں جانتا ہے وہ کبھی کبھی پوری کائنات کو اس کے نور سے بھرا ہوا دیکھتا ہے - یہ کتنا حیرت انگیز اور حیرت انگیز تجربہ ہے! لیکن یہ راتوں رات نہیں ہو سکتا خدا کو جاننے کے لیے ان روحانی راستوں اور طریقوں کی طویل اور مستقل مشق کی ضرورت ہے جو الہی کے علم کی طرف لے جاتے ہیں۔

خوشی کی خواہش تمام خواہشات میں سب سے مضبوط ہے سچی اور پائیدار خوشی صرف خدا میں پائی جاتی ہے جب آپ اس کی موجودگی کو پاتے ہیں، تو آپ بے پناہ خوشی سے بھر جاتے ہیں، ایسی خوشی آپ کو کہیں یا کسی اور چیز میں نہیں مل سکتی، میرے استاد سری یکتیشور نے مجھے بتایا:

جب غور و فکر اور روحانی ہم آہنگی میں آپ کی خوشی باقی تمام خوشیوں سے بڑھ جاتی ہے، تو آپ نے خدا کو پایا ہے اگر آپ کو پوری دنیا دی جاتی، تو آپ اسے سنبھالنا نہیں جانتے۔ آپ کو ہر چیز کے بارے میں بوجھ اور مسلسل پریشانی محسوس ہوگی اگر آپ کو بادشاہوں، صدروں، شہزادوں اور دنیا کی مشہور شخصیات کی زندگی کا علم ہوتا تو آپ کو معلوم ہوتا کہ وہ بے چین اور ناراض تھے، مصیبت کی لہروں سے اچھل رہے تھے اور ہر طرف سے پریشانی کی آندھیوں سے اُلجھے ہوئے تھے، انہوں نے اپنے دن ایسے گزارے جیسے کٹھ پتلیوں کے ہاتھ میں ہوں، لیکن دنیا بھی ایک ہی شخص کی قسمت سے خوش ہے۔ اگر ان کے پاس کچھ نہیں ہے تو ان کے پاس سب کچھ ہے کیونکہ ان کے پاس خوشی ہے جو خدا کے ساتھ متحد ہے وہ کسی چیز سے نہیں ڈرتا کیونکہ خدا ان کے دل میں رہتا ہے اور جس دل میں خدا رہتا ہے وہ خوف اور فکر سے پاک ہے۔

تمام عبادت گاہیں ایک مقصد کی تکمیل کرتی ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ میں ان سب سے محبت کرتا ہوں جب وہ خدا کے ساتھ حقیقی میل جول کی جگہیں بنتے ہیں، وہ اپنے عظیم مشن کو پورا کرتے ہیں، یہ مقامات خدا کے علم کے شہد سے بھرے ہوئے شہد کی مکھیوں کی طرح ہونے چاہئیں، اور اس میں ان کی اہمیت اور قدر مضمر ہے، خدا ان مخلص دلوں سے محبت کرتا ہے جو اس سے پوری طرح عقیدت رکھتے ہیں، اور وہ ان لوگوں کے دلوں کو دیکھے گا جب وہ کھلے عام عبادت کے لئے اپنے مالکان کو دیکھ رہے ہوں گے ایسا خدا سے محبت اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنے کی خواہش سے کرنا چاہئے مخلص متلاشی

عقیدہ پرستی، سختی، اور مذہبی تکبر سے مطمئن نہیں ہیں جو ان کے لئے اہم ہے خدا سے رابطہ قائم کرنے اور اس تک پہنچنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔

جب کوئی شخص خدا سے اپنے تمام وجود سے محبت کرتا ہے تو اس کے تمام اعمال سچائی پر مبنی ہوں گے اور خدا سے اس کی محبت اسے اپنے مفادات کے لیے لوگوں کا استحصال یا گمراہ کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔

اندھیرا کتنا ہی گہرا کیوں نہ ہو روشنی اسے دور کر دیتی ہے اگر ہم اپنے اندر الہی محبت کا چراغ روشن کریں تو جہالت کا اندھیرا ختم ہو جائے گا روحانی یوگا کی سائنس متلاشی کو اپنے ذہن کو خدا پر مرکوز کرنے اور اپنے دل کی محبت کو اس کی طرف لے جانے میں مدد کرتی ہے اور یہ ایک ثابت شدہ، سائنسی طریقہ بھی پیش کرتا ہے جس سے متلاشی کو خدا کی محبت کے حصول کے لیے مکمل طور پر ضروری ہم آہنگی حاصل ہو سکے۔

خدا نے ہمیں اپنے خاندان اور دوستوں سے محبت کرنے کی صلاحیت دی ہے، اور ہمیں اس صلاحیت کو اس سے پیار کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہئے جیسا کہ ہم اس زمین پر اپنے سب سے پیارے لوگوں سے محبت کرتے ہیں، کسی کو یہ کہنے کے قابل ہونا چاہئے، "میں تم سے پیار کرتا ہوں، خداوند، جیسا کہ ایک باپ اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہے، جیسا کہ ایک عاشق اپنے محبوب سے محبت کرتا ہے، جیسا کہ ایک دوست اپنے دوست سے محبت کرتا ہے، میں تم سے محبت کرتا ہوں کیونکہ تم تمام محبتوں کا سرچشمہ ہو، اور میرے والد، میرے والد، میرے پیارے اور دوست ہو میرے لیے وجود"

جب انسان اللہ سے سچی محبت کرتا ہے تو وہ دن رات اس کے لیے اس محبت کو محسوس کرتا ہے۔

بہت سے لوگ آج آپ کو "میرا سب سے پیارا" یا "میرا قریبی دوست" کہتے ہیں، صرف کل آپ کو کسی نہ کسی وجہ سے چھوڑ دینا ہے یہ محبت نہیں ہے وہ لوگ جن کے دلوں میں خدا بھرا ہوا ہے وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے جب آپ خدا سے غیر مشروط محبت کرتے ہیں تو وہ آپ کے دل کو اپنی پاکیزہ محبت سے بھر دیتا ہے جس محبت کو بیان کرنا کسی بھی انسانی زبان کی طاقت سے باہر ہے۔

ایک شخص خدا سے اس وقت تک محبت نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ خود کو نہ جان لے یہ خود شناسی بعض اوقات لاشعوری طور پر گہری نیند میں ہوتی ہے۔ جب کسی کو اپنے روح کے طور پر ہونے کا علم ہوتا ہے۔ لیکن یہ مراقبہ کے ذریعہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے آپ کو روح کے طور پر جانتا ہے۔ تو اس نے چاند کے اندر خدا کی موجودگی کا پتہ چلا لیا ہے۔ جب کہ وہ گندے پانی یا صاف پانی میں واضح طور پر نظر نہیں آتا ہے۔ چاند کی شبیہ بالکل ظاہر ہوتی ہے۔ یہ دماغ کے بارے میں بھی سچ ہے: جب دماغ پر سکون ہوتا ہے، تو آپ کو اپنی روح کا چاند جیسا چہرہ واضح طور پر نظر آتا ہے، کیونکہ روحیں خدا کا عکس ہوتی ہیں جب ہم ذہن کی جھیل سے ہنگامہ خیز خیالات کو - مراقبہ کے ذریعہ کھینچتے ہیں، تو ہم اپنے آپ کو الہی روح کا خالص عکس سمجھتے ہیں، اور ہمیں احساس ہوتا ہے کہ روح ایک خدا ہے۔

یوگا ہمیں جسم سے توانائی اور شعور نکالنا اور انہیں ان کے ماخذ کی طرف لے جانا بھی سکھاتا ہے، جو خدا ہے۔ یہ ہمیں جسمانی شعور سے الہی شعور میں زندگی کی قوت کو منظم اور تبدیل کرنا بھی سکھاتا ہے۔

جب کوئی شخص خدا سے دعا کرتا ہے۔ تو اس کا دماغ اور توجہ پوری طرح اس پر ہونی چاہئے، ان لمحات کے دوران کسی اور چیز کے بارے میں سوچے بغیر خدا ہمارے خیالات کو جانتا ہے، اور ہمیں مراقبہ اور دعا کے دوران اپنے ذہن کو اس پر رکھنا چاہئے۔ اگر ہمارے خیالات بھٹکنے لگیں- جو کہ ان کی فطرت ہے- تو ہمیں انہیں توجہ مرکوز اور غور و فکر کی طرف بار بار لانا چاہئے۔ جب میں خدا سے دعا کرتا ہوں تو میرا دماغ اس کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے کہ اگر اس دن آپ کو اس کی طرف توجہ نہیں ملے گی، تو اس دن آپ کو کوئی طاقت نہیں ملے گی۔ آپ کتنے ہی مصروف ہوں، دن اور راتیں آپ کے دماغ کو خدا میں سموئے ہوئے گزر جائیں گی۔

ہمیں دوسروں سے بھی خلوص سے محبت کرنی چاہیے۔ اوسط انسان اس قسم کی محبت سے عاجز ہے۔ کیونکہ وہ اپنی چھوٹی انا تک محدود ہے۔ اور اس لیے ابھی تک یہ نہیں سمجھ پایا کہ خدا ان کے اندر رہتا ہے۔ اور باقی تمام مخلوقات میں میں لوگوں سے محبت کرتا ہوں اور ان کے ساتھ یکساں سلوک کرتا ہوں کیونکہ وہ سب خدا کے روحانی مظاہر ہیں میں کسی کو اپنے لیے اجنبی نہیں سمجھ سکتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ہم سب اس مذہب کا حصہ ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ خدا کی حقیقی روح کو جانتے ہیں۔ آپ کو احساس ہوگا کہ وہ آپ کا اعلیٰ ذات ہے۔ اور

وہ اپنی تمام مخلوقات میں یکساں طور پر موجود ہے اور کسی تعصب کے بغیر، پھر آپ سب کو اپنے اعلیٰ نفس کی طرح پیار کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

میں پیروکاروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش نہیں کرتا، کیونکہ یہ میرا مقصد زندگی نہیں ہے، اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سینکڑوں یا ہزاروں میرے لیکچرز میں شرکت کریں یا نشستیں خالی رہیں، سچ میں، میں سینکڑوں متجسس لیکن مخلص لوگوں پر مٹھی بھر مخلص مومنوں کو ترجیح دیتا ہوں، میرا واحد مقصد لوگوں کو اپنے آپ کو پہچاننا ہے۔ جب لوگوں کو یہ احساس ہو جائے کہ خدا کو جاننا ایک مقدس فریضہ ہے، تو ہم یہ نیا جذبہ شروع کریں گے۔ زمینی کتابیں، واعظ اور لیکچر اس طالب کو مطمئن کرنے کے لیے کافی نہیں ہوں گے جو واقعی خدا کی موجودگی کو محسوس کرنا چاہتا ہے۔ لیکن جب وہ سچائی کو سمجھیں گے، تو وہ جان لیں گے کہ زندگی کیا ہے۔

ہمیں ان سچائیوں کو لاگو کرنا چاہیے جو ہم سنتے اور پڑھتے ہیں تاکہ وہ محض خیالات ہی نہ رہیں بلکہ پختہ یقین بن جائیں۔ مقدس صحیفے پڑھنے سے روحانی متلاشی میں خدا کو جاننے کی خواہش بیدار ہونی چاہیے لیکن اس عظیم مقصد تک پہنچنے کے لیے گہرے غور و فکر کا کوئی متبادل نہیں ہے۔

واقعی ضرورت روحانی تجربہ کی ہے۔ صرف الہی ہم آہنگی ہی اس گہری بوریت کو دور کر سکتی ہے جو زندگی میں مقصد کی کمی سے پیدا ہوتی ہے۔ روحانی تجربہ ایک خاص حقیقت ہے اور اسے روزانہ، غور و فکر کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مراقبہ کے ذریعے خدا کو جاننا ممکن ہے اور جب آپ اس کی موجودگی کا تجربہ کریں گے تو شکوک ختم ہو جائیں گے، جہالت کے بادل آپ کو کبھی بھی سکون محسوس نہیں کریں گے، آپ کو احساس نہیں ہو گا کہ آپ کو کبھی سکون ملے گا۔ امن بے مثال ہے۔

اب وقت آ گیا ہے کہ لوگ اپنے لیے سچائی دریافت کریں جو میں آپ کو بتا رہا ہوں، آپ بھی چاہیں تو دریافت کر سکتے ہیں، یہ تعلیمات بعض کو فلسفیانہ لگتی ہیں، لیکن جو لوگ ان کو لاگو کرتے ہیں وہ ان کی قدر جانتے ہیں اور ان کا اجر حاصل کرتے ہیں۔

میرے استاد مجھے ان سے ملنے والی ہر نئی روحانی تعلیم کے ساتھ کہا کرتے تھے: "تمہیں اس سچائی کو جاننا چاہیے" اور میں نے کیا!

جب میں نے اپنے استاد کو پایا اور یہ راستہ دریافت کیا تو مجھے اپنے تجربے سے یقین ہو گیا کہ یہ ایک صحیح راستہ ہے جو خدا کی معرفت اور سچائی کی طرف لے جاتا ہے اور اسی لیے میں نے اپنی پوری زندگی ان کے لیے اور انسانیت کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔

آپ خدا کی وسیع دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں آپ پر سلامتی ہو۔

روحانی علم کی جھلک

استاد نے ایک شاگرد سے کہا جو روحانی راہ پر اس کی رہنمائی کا طالب تھا:

لوگوں کی طرف سے آپ اور آپ کے روحانی کارناموں کی پہچان کے لیے تڑپ نہ رکھیں، بلکہ صرف اللہ کو تلاش کریں۔

جب آپ محسوس کریں گے کہ آپ کے اندر سکون ہے تو آپ کو احساس ہوگا کہ تخلیق میں جو کچھ اچھا ہے اس میں امن اور ہم آہنگی ہے۔

آپ اسے فطرت کے حسن میں دیکھیں گے، حقیقی دوستی میں اس کی موجودگی کو محسوس کریں گے، اور اس کی برکات کا تجربہ نیک خواہشات اور نیک نیتوں میں کریں گے، خود غرضی کے مقاصد سے پاک آپ کو سکون کے پردوں کے پیچھے اس کی موجودگی کا احساس ہوگا۔

اور تمام حیرت انگیز چیزوں میں

دروازے کھٹکھٹاؤ اور پردے اٹھا لیا جائے گا اور تم سب سے زیادہ شان و شوکت کے ساتھ سب سے زیادہ شاندار چہرہ دیکھو گے۔

اگر آپ خدا سے محبت کرتے ہیں تو آپ اس کی محبت کو محسوس کریں گے، اور کوئی چیز آپ کو دھوکہ نہیں دے سکے گی، مادی تجربات آپ کو آزمائیں گے۔

کیونکہ آپ نے روحانی خوشی کا مزہ نہیں چکھا جب آپ ایسا کریں گے تو آپ کو فرق معلوم ہو جائے گا۔

انتخاب کرنے کے لیے آزاد رہیں کسی بھی چیز کو آپ پر پابندی نہ لگنے دیں، اور کسی کو آپ پر قابو پانے یا آپ کی خوشی میں مداخلت کرنے کی اجازت نہ دیں

آپ کی ذات کائناتی کُلّ کا ایک الگ حصہ ہے اور آپ کو اُس کامل کُل کو تلاش کرنا چاہیے تاکہ خوش کن شعور کا تجربہ ہو اور الٰہی محبت کی لذتیں چکھیں۔

نفرت اور ناراضگی کی تہہ خانوں سے محبت کو نکالنا

ہم آپ سے دعا گو ہیں کہ آپ کا نور ہماری روحوں پر چمکے۔

اور اپنے چاہنے والوں کو اور جو آپ سے مدد مانگتے ہیں اپنی بے شمار نعمتوں کی بارش کر

اور وہ جنگ، تشدد اور موت کے تماشوں کو ہم سے دور رکھے

اور ہمیں امن کو اپنا مقصد بنانے کی ترغیب دیں۔

اور محبت ہمارا رزق ہے۔

ہمارا مقصد پابندیوں سے نجات ہے۔

****

اگر کوئی شخص صرف پیسے جمع کرنے اور جسمانی خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس کے حاصل کردہ فوائد معمولی اور غیر معمولی ہیں۔

کیونکہ وہ دن آئے گا جب وہ تمام دنیاوی فائدے پیچھے چھوڑ دے گا۔

لیکن اگر وہ خدا کی معرفت امیر ہو جائے۔

وہ زمین کے تمام بادشاہوں اور دولت مندوں سے زیادہ امیر ہو گا۔

وہ بابرکت خزانے ان لوگوں کے قبضے میں ہیں جو خدا سے محبت کرتے ہیں۔

جو روح کی دولت کے علاوہ کسی اور چیز سے مطمئن نہیں ہیں۔

جیسا کہ وہ اپنے روحانی رجحان کو فروغ دینے کے لیے کام کرتے ہیں۔

اور ان کی تڑپ کو ان کی زندگی کا سرچشمہ پروان چڑھانا

اور نفرت اور بغض کی گہرائیوں سے محبت کی قیامت

وہ اپنے شعور کو تنگ دنیوی تصورات سے بلند کرتے ہیں

آزادی، امن، روشنی اور خوشی کے افق تک

وہ اپنے لامحدود وسعت کا احساس کرتے ہیں

وہ تجدید خیالات اور علم کا تجربہ کرتے ہیں

اور جیسے وہ اچھے خیالات اور اعمال کے بیج بوتے ہیں

ان کے شعور کے خلاء میں

ان کی بصیرتیں کھل جاتی ہیں

اور ان کی علمی قوتیں متحرک ہو جاتی ہیں

فلامسن، ان کا اصل جوہر

وہ اپنے اندر خدا کی بادشاہی پاتے ہیں

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہماری رہنمائی کرے تاکہ ہم اپنے آپ کو تازہ کر سکیں

اور ہم اپنے روحانی وجود کو تاریکی کے کوٹھوں سے باہر لاتے ہیں

آزادی، سکون اور علم کے چراغوں کی طرف

تازہ پھل اور سبزیاں اہم غذائی اجزاء ہیں

غذائیت پر ایک لیکچر سے

کیلیفورنیا میں ڈیلیور کیا گیا - جون 1940 ،Encinitas

گوشت پروٹین توانائی کا واحد اہم ذریعہ نہیں ہے۔

بغیر پکی سبزیوں اور پھلوں میں پائے جانے والے کچھ معدنی نمکیات بھی اہم ذرائع ہیں

اگرچہ گوشت کا ایک بڑا حصہ کافی مقدار میں توانائی فراہم کرتا ہے، اگر گوشت ایک طویل مدت تک خوراک پر حاوی رہتا ہے، تو وہ اس

توانائی کو فراہم کرنا بند کر دے گا مزید برآں، پروٹین کی ضرورت سے زیادہ مقدار پروٹین کے زہریلے پن کا باعث بن سکتی ہے، جو تھکاوٹ اور بیماری کا باعث ہے، مختصر یہ کہ بہت زیادہ پروٹین اتنا ہی نقصان دہ ہے جتنا کہ بہت کم۔

اگر آپ تھکاوٹ سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں تو اس کا ایک علاج مناسب غذائیت میں ہے۔ گوشت عارضی توانائی فراہم کر سکتا ہے، لیکن یہ جسم میں بہت سے زہریلے مادوں کو داخل کرتا ہے۔ زیادہ کچے، بغیر پکے کھانے کھانے سے تھکن کا احساس کم ہو جائے گا اور آپ کو توانائی ملے گی۔

جوس ایک اہم توانائی کو فروغ دیتے ہیں، لیکن پورے پھل اور سبزیاں اس سے کہیں زیادہ غذائیت فراہم کرتے ہیں تاہم، کچھ لوگ صرف اس شکل میں ان کے استعمال کے لیے وقت نہیں دینا چاہتے۔

نظام انہضام کیمیائی مادوں کو نکالتا ہے اور انہیں پورے جسم میں مناسب سیل اقسام میں تقسیم کرتا ہے۔

جسم متعدد کیمیائی عناصر سے مل کر بنا ہے، اور خوراک کو روزانہ کی بنیاد پر ان عناصر کی کمی کو پورا کرنا چاہیے۔

روزمرہ کے کھانے میں کافی مقدار میں پروٹین، وٹامنز، معدنیات، کچھ چکنائی اور تیل اور قدرتی کاربوہائیڈریٹس کی مناسب مقدار شامل ہونی چاہیے، جبکہ ریفائنڈ نشاستے اور ریفائنڈ شوگر کو جتنا ممکن ہو کم سے کم کیا جائے۔

توانائی کا ایک بڑا ذریعہ سنتری کے رس اور پسے ہوئے بادام کا مرکب ہے، کیونکہ نارنجی کے رس میں ملا کر بادام بہتر طور پر ہضم ہوتے ہیں۔

وافر مقدار میں سیال پینا بھی ضروری ہے۔ اگر اچھی کوالٹی کا پانی دستیاب نہ ہو تو تازہ پھلوں کا رس، ناریل کا پانی اور تربوز بہترین سپلیمنٹس اور خالص پانی کا جزوی متبادل ہیں۔

مستقبل میں، لوگ پھلوں کا رس اور سبزیوں کا رس زیادہ کثرت سے استعمال کریں گے کیونکہ یہ جوس فراہم کرنے والے صحت کے فوائد کی وجہ سے

کمتریت اور برتری کے احاطے دونوں خراب ہیں۔

کمتریت کا کمپلیکس اتنا ہی برا ہے جتنا کہ برتری کمپلیکس کیونکہ جو شخص کمتر محسوس کرتا ہے وہ اپنے اندر موجود برتری کو ظاہر نہیں کر سکتا۔

انسان روحانی فطرت کا حامل ہونے کے ناطے ایک مقدس چنگاری سے مالا مال ہے، اور یہ سوچنا کہ وہ کمتر ہے یا یہ سوچنا کہ وہ سب سے اوپر ہے اور کسی ایسے شخص کی طرح کام کرنا جس کی کوئی عظمت اور اصل نہیں ہے۔

جب انسان غرور ظاہر کرتا ہے تو غرور کا گھنا سایہ روح کے اندر خدا کے نور کو مدھم کر دیتا ہے۔

اس لیے دونوں گرہوں کو ایک ساتھ باندھنے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ دونوں ہی روحانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

آئیے یہ محسوس کریں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے، ہماری حوصلہ افزائی اور رہنمائی کرتا ہے، اور یہ کہ وہ ہماری زندگی میں سب سے بڑی محبت ہے۔

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ سب کے بندے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ وہ دوسروں سے بہتر ہیں۔

احساس کمتری کا تعلق ان لوگوں سے ہوتا ہے جو کمزور خیالات اور کمزور لاشعور رکھتے ہیں، جبکہ برتری کا کمپلیکس نفرت انگیز غرور اور جھوٹے تکبر سے پیدا ہوتا ہے۔

یہ دونوں گرہیں روحانی نشوونما کے لیے تباہ کن ہیں اور صحیح فہم اور درست فیصلے کے بجائے وہم اور سچائی کو نظر انداز کرنے پر مبنی ہیں۔

وراثت میں ملنے والی انسانی کمزوریوں پر قابو پا کر خود اعتمادی پیدا کرنی چاہیے جو لوگ اس کی خواہش رکھتے ہیں انہیں اپنی زندگی میں نمایاں کامیابیوں کے ذریعے اس کی مٹھاس کا تجربہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اس طرح خدا کی مدد سے خود کو کمتری اور تکبر کی پیچیدگیوں سے آزاد کرنا چاہیے۔

جوش و خروش کا راز اور ذریعہ

جسم کو خوراک کو توانائی میں تبدیل کرنے کے لیے کئی گھنٹے درکار ہوتے ہیں لیکن کوئی بھی چیز جو قوت ارادی کو متحرک اور متحرک کرتی ہے وہ فوری توانائی پیدا کرتی ہے۔

قوتِ ارادی جسم کے خلیات اور دماغ کے توانائی کے ذخائر سے حیاتیات کھینچتی ہے جہاں خوراک سے حاصل کی گئی توانائی کو ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

یہ وصیت ریڑھ کی ہڈی کے ذریعے کائناتی ماخذ سے جسم میں نئی سرگرمیاں بھی کھینچتی ہے۔

لہٰذا، جیورنبل کا راز انسان کے اندر موجود توانائی کو محفوظ رکھنے اور قوت ارادی کے ذریعے جسم میں نئی توانائی لانے میں مضمر ہے۔

یہ کیسے کیا جاتا ہے؟

سب سے پہلے، کسی کو اپنی مرضی سے اور اپنی مرضی سے کام کرنا چاہیے اگر کوئی قابل قدر کام کرنا ہے تو اسے اپنی مرضی سے اور اپنی مرضی سے کرنا چاہیے۔

جب آپ اپنی مرضی سے کام کرتے ہیں تو آپ کے پاس توانائی کی زیادہ مقدار ہوتی ہے کیونکہ آپ نہ صرف دماغ کے اعصاب سے توانائی حاصل کر رہے ہوتے ہیں بلکہ جسم میں کائناتی توانائی کے بہت بڑے بہاؤ کو بھی اپنی طرف متوجہ کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک عورت جو اپنے عاشق کے لیے لذیذ کھانا تیار کرتی ہے وہ خوشی اور جاندار ہوتی ہے۔

لیکن اگر اسے اس کی مرضی کے خلاف کھانا پکانے پر مجبور کیا جائے تو وہ شروع سے ہی تھکاوٹ محسوس کرتی ہے۔

لہذا، قوت ارادی توانائی لاتی ہے۔

مختصر کہانی:

ایک بار، میں ایک دوست سے سنتوں کے بارے میں بات کر رہا تھا، میرا دوست ایک دلال تھا، اور اس نے میرا جوش نہیں بتایا، اس کے بجائے، اس نے کہا، "آپ جن کو سنت کہتے ہیں، وہ سب درحقیقت بزدل ہیں جو خدا کو نہیں جانتے" میں نے اس سے بحث نہیں کی، لیکن موضوع بدل دیا، اور ہم نے دلالی کے پیشے کے بارے میں بات کرنا شروع کر دی، جب اس نے مجھے

اس کے بارے میں بہت کچھ بتایا، تو میں نے کہا کہ میں اکیلا ہوں۔ قابل بھروسہ دلال کہ وہ سب جھوٹے ہیں؟" وہ غصے میں آ گیا اور غصے سے جواب دیا، "اور آپ بروکرز کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟" میں نے جواب دیا، "میرا مطلب بالکل یہی تھا اور آپ اولیاء کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟" وہ بے ہوش تھا میں نے اطمینان اور شفقت سے بات جاری رکھی، "میں دلالی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا، اور آپ سنتوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے"

توانائی کے فرشتے

خدا نے ہمیں توانائی کے فرشتوں کے طور پر پیدا کیا۔

اور ہم نے جسمانی جسموں میں رکھا

ہم نے اپنی تمام تر توجہ نازک جسموں پر مرکوز رکھی

اور ہم کائناتی زندگی کی توانائی سے چارج شدہ روحانی روح کو بھول گئے۔

اب ہمیں توجہ مرکوز کرنے کی حقیقی کوشش کرنی چاہیے۔

مکمل بیداری کا احساس دوبارہ حاصل کرنے کے لیے

کامیابی کی جڑ بڑھتی ہوئی روحانی بصیرت میں پنہاں ہے۔

جس کے ذریعے ہم اپنی غیر مادی نوعیت سے واقف ہوتے ہیں

اور یہ کہ خدا کی تصویر ہمارے اندر رہتی ہے۔

روحانیت کے باغ میں پہلا پھول ایمان اور امید کا پھول ہے۔

تاہم، پھل خود جانچ کے ذریعے حاصل کردہ حقیقی علم ہے۔

پر امید رہیں اور جان لیں کہ زندگی کی اچھی چیزیں اور برکات آپ کے منتظر ہیں

جب تک آپ خلوص اور لگن سے کام کریں گے۔

کھوئے ہوئے الہی ورثے کو بحال کرنے کے لیے

ایک حقیقی روحانی شخص ایک متوازن شخص ہے۔

کوئی ایسا شخص جو مطمئن محسوس کرتا ہے، اچھی صحت سے لطف اندوز ہوتا ہے، اور بڑھتی ہوئی بصیرت رکھتا ہے۔

اس کے پاس روح کی دولت اور حکمت کے خزانے ہیں۔

اسے یقین ہے کہ خدا کی مدد آنے والی ہے۔

چاہے زندگی کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو اور حالات کتنے ہی نامساعد کیوں نہ ہوں۔

قدرت کے حسن میں خدا کا چہرہ ہم پر ظاہر ہوتا ہے۔

اور اس کی آوازِ نازک، بہتر دھنوں کے ذریعے ہم سے بات کرتی ہے۔

اور محبت کرنے والوں کی میٹھی، نرم آوازوں سے

اور فرض کی گونجتی ہوئی آوازِ کے ذریعے

وہ ترغیب جو ہمیں نیکی اور امن کی طرف لے جاتی ہے۔

خوشی اور علم خدا کی آواز ہیں۔

جو ہمیں بابرکت گھر کی طرف لوٹنے کی دعوت دیتا ہے۔

سکون اور ذہنی سکون کا گھر

اور اس کی میٹھی موجودگی سے لطف اندوز ہونے کے لئے

اور اس کا بے مثال، اعلیٰ حسن

دنیا ناقابل یقین حد تک فریب ہے، اور ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے اگر ہم پہلے اس کے فریب اور فریب پر قابو نہیں پاتے، تو ہم کسی اور کی مدد نہیں کر پائیں گے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ مرکوز ذہن کی تنہائی میں تمام عظیم کامیابیوں کا کارخانہ پوشیدہ ہے اور اس حیرت انگیز کارخانے میں ہمیں ہر طرح کے منفی حالات پر قابو پانے یا مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے اپنی مرضی کے نمونوں کو مسلسل بُننا چاہیے۔

وصیت کی مسلسل تربیت اور مشق ہونی چاہیے۔

انسان کے پاس اس زمینی کارخانے میں کام کرنے کے بہت مواقع ہیں جب تک کہ وہ اپنا وقت ضائع نہ کرے اور اپنی توانائیاں فضول ضائع نہ کرے۔

رات کو اپنے ساتھ رہنے کے لیے دنیاوی تقاضوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہوں۔

دنیا سے دور، بہت دور

اپنی روحانی تنہائی میں اپنی مرضی کے ساتھ تنہا

جہاں میں اپنے خیالات کو اپنی خواہش کے مطابق سمت دیتا ہوں۔

میں نے گہرائی میں فیصلہ کیا۔

جب میں اپنی مرضی کو صحت مند اور فائدہ مند سرگرمیوں میں مشغول کرنے کی ترغیب دیتا ہوں، تو یہ میرے لیے کامیابی کا باعث بنتا ہے، اس طرح، میں نے کئی بار اپنی مرضی کو مؤثر طریقے سے استعمال کیا ہے، تاہم، یہ صرف مرضی کے مستقل استعمال سے حاصل ہوتا ہے۔

آپ کو کتنا شاندار احساس ہوگا جب آپ یہ کہنے اور اس بات کی تصدیق کرنے کے قابل ہوں گے کہ، "میری مرضی، الہی مرضی کے ساتھ، میرے لیے وہ حاصل کرے گی جو میں چاہتا ہوں!"

اگر کوئی شخص مطمعن ہو جائے اور اپنی مرضی کا استعمال کیے بغیر ہر چیز کو رضائے الٰہی کے سپرد کر دے تو اسے وہ نتیجہ نہیں ملے گا جو وہ چاہتا ہے۔

خدائی طاقت اپنی مرضی سے آپ کی مدد کرنا چاہتی ہے۔

ہمیں اپنے ذہنوں سے یہ خیال نکال دینا چاہیے کہ خدا اپنی قدرت اور مافوق الفطرت طاقتوں کے ساتھ ہم سے بہت دور ہے اور آسمانوں کے دور تک پوشیدہ ہے، اور ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ الٰہی ہماری انسانی مرضی کے پیچھے چھپا ہوا ہے، لیکن وہ قوی طاقت، جو سمندر کی طرح اپنی لہروں اور وسعتوں سے بہتی رہی ہے، اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ ذہن کھلے اور دل کو قبول نہ کرے۔

دعا

اے عالمگیر ماں

ہمارے دلوں میں واحد شعلہ بننا

اور ہماری روحوں کے اندھیروں کو دور کرنے کے لیے

اور آپ کے لیے ہمارے پیار کے آنسوؤں میں

دنیاوی چیزوں سے ہماری محبت کو دھو ڈالو

اور ہمیں آپ سے اتفاق کرتے ہوئے خوشی ہوئی ۔۔۔

ہمارے دکھ اور غم کو ایک بار اور ہمیشہ کے لیے دور فرما

ہمارے چھوٹے دلوں کو بڑا دل بنا دے۔

یہ آپ کی پوری موجودگی کو ایڈجسٹ کرتا ہے۔

اور اپنی الہی فطرت کے آئینے میں

آئیے اپنے آپ کو کامل اور پاکیزہ دیکھیں

آپ کے لیے ہماری محبت کے شعلے بلند ہوں۔

دنیاوی خواہشات کے شعلوں کے اوپر

لاکھوں فتنے آپ کا بھیس بدلتے ہیں۔

اور یہ ہمیں مسلسل دھوکہ دیتا ہے۔

****

آؤ، اے خالص اور کامل الہی خوشی!

آپ کے لئے ہماری آرزو کے مندروں میں داخل ہوں۔

کرہ ارض کو پرامن رہنے دیں۔

ہمارے پہاڑوں میں، جہالت کی اندھیری راتوں میں

وہ ہماری رہنمائی کرے اور ہمیں صحیح سلامت واپس لائے

اپنی محفوظ اور محفوظ پناہ گاہ میں!

ابدیت سے وسوسہ

خیام کا پہلا کوٹرین

ایڈورڈ فٹزجیرالڈ نے ترجمہ کیا اور ماسٹر پراماہنس نے وضاحت کی۔

مغرب میں عمر خیام کی شہرت فٹزجیرالڈ کے انیسویں صدی کے وسط میں ان کے quatrains کے ترجمے پر ہے، جسے انگریزی میں اب تک کا بہترین ترجمہ سمجھا جاتا ہے۔

استاد پرمھانسا عمر خیام کو عظیم صوفیانہ اور اعلیٰ درجے کی خود شناسی کا حامل مانتے تھے، اور یہ کہ اس نے اپنے روحانی اور تجرباتی تجربے کے اظہار کے لیے علامت نگاری کا استعمال کیا، اور یہ کہ وہ بڑی غلط فہمی کا شکار تھے، اور یہ کہ محققین نے اس کے روحانی فلسفے کو سمجھنے کے لیے اتنی گہرائی تک نہیں ڈالی جو اس نے تصنیف میں جمع کی تھی۔

بیدار! رات کے پیالے میں صبح کے لیے

اس پتھر کو پھینک دیا ہے جو ستاروں کو پرواز کے لیے رکھتا ہے۔

اور لو! مشرق کے شکاری نے پکڑ لیا ہے۔

سلطان کا برج روشنی کی پھنسی میں

عربی ترجمہ:

اٹھو، کیونکہ صبح نے رات کے برتن میں پتھر ڈال دیا ہے۔

ستاروں کو پوری طرح منتشر کرنا

اور یہاں مشرق کا شکاری ہے۔

اس نے سلطان کے مینار پر قبضہ کر لیا۔

روشنی کے پھندے کے ساتھ

تفسیر و تشریح:

مفہوم کی وضاحت:

صبح: یہ زمینی وجود کے پراسرار وجود سے بیداری کی صبح ہے۔

رات کا برتن: جہالت کی تاریکی جو لافانی روح کو تنگ، محدود انسانی شعور میں قید کرتی ہے۔

پتھر: روحانی تطہیر

ستارے: مادی خواہشات کی دلکش چمک

مشرق کا شکاری: طاقتور مشرقی حکمت جو وہم کی باقیات کو ختم کرتی ہے

روشنی کا ایک پھندا: بابرکت حکمت کی چمک، جو ظالمانہ اندھیرے کو ختم کر دیتی ہے جو روح کو قید اور بیڑیوں میں ڈال دیتا ہے

تشریح:

اندرونی خاموشی نے سرگوشی کی:

"جاگو! جہالت کی نیند کو چھوڑ دو، کیونکہ دانش کی صبح ٹوٹ چکی ہے، گمنام کے تاریک برتن کو روحانی تطہیر کے پتھر سے پھینک دو اور اسے بکھر دو اور مادی خواہشات کے مدھم چمکتے ستاروں کو بکھیر دو"

" مشرقی حکمت کی روشنی کو دیکھو، وہموں کا شکاری اور تباہ کرنے والا، کیونکہ اس نے روح کے بلند مینار کو روشنی کے پھندے سے پکڑ لیا ہے، اور اس کی محدود مادی تاریکی کو دور کر دیا ہے، اسے بالکل دور کر دیا ہے۔

" اے سرابوں کے شہر کے باسیو، نیند کو چھوڑ دو! کیونکہ باطنی حکمت کے روحانی پیغام کی آفتاب کی کرن نمودار ہو گئی ہے۔"

جہالت کے تاریک برتن کو توڑنے اور اس سے عارضی مادی لذتوں کی خواہش کو نکالنے کے لیے روحانی تطہیر کے ٹھوس پتھر کو استعمال کرنے کا طریقہ سیکھیں۔

" حکمت کے شکاری سے سبق حاصل کریں، جو مسلسل روشنی کی تڑپ اور سچائی کی تلاش میں سرگرداں روحوں کو تلاش کرتا ہے، تاکہ ان کو شاندار شان و شوکت سے گھیر لے، ابدی آزادی کی شان"

اجنبی بیٹے کی واپسی۔

ایک بار، کئی سال پہلے، میں نے اپنے ایک طالب علم کو مخالف سمت میں چلتے ہوئے دیکھا

اس کے اعمال کے ناگزیر نتائج کو محسوس کرتے ہوئے، میں نے اسے ہر منطقی طریقے استعمال کرتے ہوئے، اس کے عمل کو ترک کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی، لیکن مجھے معلوم ہوا کہ میں اس کی مدد نہیں کر سکا۔

کیونکہ اس نے برائی کے راستے پر آگے بڑھنے کا ارادہ کیا تھا۔

آخر میں، میں نے اپنے آپ سے کہا:

"چونکہ وہ یہ چاہتا ہے، میں اسے اکیلا چھوڑ دوں گا"

لیکن اس کے لیے میری محبت اور فکر تیزی سے لوٹ آئی، چنانچہ میں انجیر کے درخت کے نیچے بیٹھ کر اس کا تصور کرنے لگا۔

جوش و خروش کے ساتھ، میں نے اسے مسلسل مندرجہ ذیل فکری پیغام بھیجا:

" خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپ سے کہوں کہ آپ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں"

شام کو، ایک مضبوط بدیہی احساس جو میں نے اپنے جسم اور دماغ میں محسوس کیا مجھے یقین کرنے پر اکسایا کہ وہ واقعی واپس آ رہا ہے۔

اچانک، "فضول بیٹا" نمودار ہوا، گھر واپس آکر اس نے کمان سے ان کا استقبال کیا اور کہا:

" سارا دن، میں جہاں بھی گیا اور جو کچھ بھی کیا، میں نے تمہارا چہرہ دیکھا اس کا کیا مطلب ہے؟"

میں نے جواب دیا: "خدا تمہیں میرے ذریعے بلا رہا تھا، یہ اس کی پکار تھی، میری نہیں"

میری خواہش خود غرضی سے متاثر نہیں تھی، لیکن میں نے ہ نہ چھوڑنے کا عزم کر رکھا تھا۔

یہ جگہ آپ کی واپسی تک کھلی رہے گی۔

اس قسم کا ڈیزائن بڑی تبدیلیاں لا سکتا ہے یہ واقعی ایک حیرت انگیز قوت ہے!

جب آپ اپنا راستہ طے کرتے ہیں اور اپنے راستے پر چلنے کا فیصلہ کرتے ہیں، تو آپ کو اپنے ارادے کو متحرک کرنا چاہیے اور عملی کوشش کرنی چاہیے، اور پھر آپ دیکھیں گے کہ کامیابی کے وہ تمام عناصر آپ کے پاس آئیں گے جہاں سے آپ جانتے ہیں اور کہاں سے آپ نہیں جانتے۔

آپ کی مرضی میں، الہی توانائی سے چارج، آپ کی دعاؤں کا جواب ہے۔

جب آپ اس وصیت کو استعمال کرتے ہیں، تو آپ وہ کھڑکی کھولتے ہیں جس کے ذریعے آپ کو اپنی دعاؤں کا جواب ملتا ہے۔

یہ میرا اپنا تجربہ ہے۔ ماضی میں میں نے صرف اپنی مرضی کو جانچنے کے لیے کچھ چیزیں کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن اب میں ایسا نہیں کرتا کیونکہ مجھے نتیجے پہلے سے معلوم ہوتا ہے: جو کچھ میں چاہتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

کتاب "انسان کا حتمی مقصد" سے

آئیے ہم خُدا کو اپنی روحوں کا چرواہا بنائیں

اور الہی نور اسکاؤٹ ہے۔

زندگی کی تاریک راہوں پر

وہ الجھنوں کی راتوں میں رہنمائی کرنے والا نور ہے۔

اور بیداری کے اوقات میں یقین کا سورج

اور زمینی وجود کے اندھیروں کے سمندر میں رہنما ستارہ

آئیے ہم اُس سے مدد مانگیں اور اُس سے الہام حاصل کریں

کیونکہ دنیا اپنے اتار چڑھاؤ کو جاری رکھے گی

اس کے واقعات مشتعل لہروں کی طرح ہنگامہ خیز ہیں

ہم کہاں سے رہنمائی حاصل کریں گے؟

یہ ہماری چنچل، متعصبانہ عادات میں نہیں ہے۔

نہ ہی ہمارے ماحول کے اثرات سے

نہ ہی ہمارے ممالک یا ہماری دنیا سے

بلکہ یہ رہنما حق کی آواز ہے۔

روح کی گہرائیوں سے نکلتا ہے۔

میں ہر لمحہ خدا کو اکیلا سوچتا ہوں۔

میں نے اپنی جان اس کے حوالے کر دی۔

میں نے اپنا دل اس کے سپرد کر دیا۔

میں نے اپنی محبت اور چاہت کو اس کی طرف بڑھایا

ہمیں اللہ سے زیادہ کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔

اور یہ کہ ہمیں ان لوگوں پر بھروسہ کرنا چاہیے جو اس کے نور کو ظاہر کریں گے۔

وہ روشنی میری رہنما ہے۔

یہ میری حکمت اور میری محبت ہے۔

ناقابل تسخیر قوت

اور وہ سچائی جس سے تجاوز نہیں کیا جا سکتا

اب اور ہمیشہ کے لیے

ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنی سوچ میں اس قدر انتہا پسند ہوتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ زندگی میں کامیاب ہونے کے لیے انہیں بغیر رکے مشین کی طرح کام کرنا ہوگا۔

دوسری طرف ایسے لوگ بھی ہیں جو ان سے کم تر نہیں ہیں کیونکہ جب وہ روحانی معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں تو وہ ہر چیز کی خواہش کھو دیتے ہیں اور یہ ایک غلط موقف ہے۔

مثال کے طور پر ان کا ماننا ہے کہ ایسا کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جس کے لیے شدید ارتکاز اور جسمانی محنت کی ضرورت ہو، اور وہ سنت پرستی اور تمام مادی چیزوں کو ترک کرنے کا مشورہ دیتے ہیں لیکن یہ رویہ فکری جمود کو چھپا دیتا ہے۔

جھوٹی روحانیت کی چادر کے نیچے

میں نے محسوس کیا ہے کہ عظیم اساتذہ کو دنیا سے بہت دلچسپی ہوتی ہے۔ لیکن اس سے کوئی لگاؤ کے بغیر جب میرے استاد کو کوئی خوبصورت چیز دی جاتی تھی تو وہ اس کی دیکھ بھال کرتے تھے اور اس کی حفاظت کرتے تھے لیکن اگر وہ ٹوٹ جاتی یا خراب ہوجاتی تو ہنستے اور کہتے کہ اس میں میری دلچسپی ختم ہوگئی کیونکہ اس نے میری توجہ کا بہت زیادہ حصہ لے لیا تھا۔

میں اسی طرح محسوس کرتا ہوں جو خدا مجھے دیتا ہے۔ میں اس کی تعریف کرتا ہوں، لیکن اگر میں اسے کھو دیتا ہوں تو میں اسے یاد نہیں کرتا ہوں۔

ایک دفعہ کسی نے مجھے ٹوپی کے ساتھ ایک خوبصورت کوٹ دیا، اور یہ ایک مہنگا سیٹ تھا، میں اس کی دیکھ بھال کرنے اور اسے پھٹنے اور گندے ہونے سے بچانے میں خوش تھا یہاں تک کہ میں اس سے تنگ آ گیا اور کہا: "اے اللہ، مجھے اس مصیبت کی ضرورت نہیں ہے!"

ایک دن میں لاس اینجلس کے ایک ہال میں لیکچر دینے گیا اور جیسے ہی میں وہاں پہنچا اور اپنا کوٹ اتارنے لگا تو مجھے خدائی آواز سنائی دی کہ ’’کوٹ کی جیبوں میں جو چیزیں ہیں وہ اپنے ساتھ لے جاؤ‘‘۔

لیکچر کے بعد، میں کوٹ اسٹوریج روم میں واپس آیا اور دیکھا کہ کوٹ - خدا آپ کی حفاظت کرے - غائب ہو گیا تھا.

میں اس سے بہت پریشان تھا، تو کسی نے کہا، "پریشان نہ ہوں، ہم آپ کو ایک اور کوٹ خریدیں گے" میں نے کہا، "میں اس لیے پریشان نہیں ہوں کہ میں نے کوٹ کھو دیا، بلکہ اس لیے کہ جس نے کوٹ لیا اس نے وہ ٹوپی بھی نہیں لی جو کوٹ کے ساتھ بالکل ٹھیک چلتی ہے۔"

ہمیں اپنے جذبات کو اپنے قابو میں نہیں آنے دینا چاہیے۔ اگر کوئی شخص صرف اپنے لباس اور دیگر چیزوں کی پرواہ کرتا ہے تو وہ کیسے خوش ہو سکتا ہے؟

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صاف ستھرے کپڑے نہ پہنیں یا گھر کی صفائی ستھرائی نہ کریں بلکہ ان معاملات میں حد سے زیادہ لگاؤ یا جنون نہ ہو۔

ایک بار مجھے ڈنر پارٹی میں بلایا گیا اور سب کچھ بہت ہی خوبصورت اور عمدہ ترتیب سے تھا، میں نے رات کے کھانے سے خوب لطف اندوز ہوا، لیکن ہمارے میزبان انتہائی گھبرائے ہوئے تھے، اس ڈر سے کہ کہیں سب کچھ منصوبہ بندی کے مطابق نہ ہو جائے، اور نتیجتاً انہوں نے اپنی بے چینی سے ماحول کو خراب کیا۔

جو لوگ حد سے زیادہ حساس ہوتے ہیں وہ اکثر دوسروں کی پریشانی اور تکلیف کو محسوس کرتے ہیں خوف اور اندیشہ کیوں؟ ہمیں اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے، پھر آرام کرنا چاہیے اور دوسروں کو آرام کرنے دینا چاہیے، ہمیں چیزوں کو زبردستی کیے بغیر اپنے فطری راستے پر چلنے دینا چاہیے، اور پھر ہمارے آس پاس کے لوگ بھی سکون پائیں گے۔

پارمینیڈین فصلیں

انسانی مرضی کے پیچھے خدائی مرضی اور کائناتی توانائی کے لامحدود بہاؤ کا مقصد ہے۔

یہ ہر وہ چیز دکھانا ہے جو زندگی میں اچھی اور فائدہ مند ہے۔

اس لیے جو شخص ثابت قدم اور بلند ارادے پر قائم رہے گا اللہ کی مدد سے اسے کامیابی ملے گی۔

قوتِ ارادی توانائی اور خواہش ہے جو کسی خاص مقصد کے حصول کی طرف جاتی ہے۔

قوت ارادی کے بغیر کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ درحقیقت قوتِ ارادی کا استعمال کیے بغیر روزمرہ کی زندگی میں ایک سادہ سی تحریک بھی نہیں بنائی جا سکتی

زیادہ تر لوگ غیر ضروری کام کرتے ہیں اور اپنی کوششوں کو تعمیری انداز میں مرکوز نہیں کرتے

خواہش مرضی سے مختلف ہوتی ہے، حالانکہ خواہش مرضی کے لیے اتپریرک کے طور پر کام کر سکتی ہے۔

قوتِ ارادیۂ کی نشوونما میں، سب سے پہلے اور سب سے اہم عزم کا حامل ہونا چاہیے اور ادراک، فہم، اور حکمت کا استعمال کرنا چاہیے۔

اس کے بعد تربیت اور شعوری طور پر مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے ارادے کا استعمال کیا جاتا ہے۔

مقصد کے حصول تک سفر اور کوشش جاری رکھنی چاہیے۔

جب کوئی ایک عظیم مقصد کے حصول کا عزم کر لیتا ہے تو کوشش کرنا چھوڑ دینا نامناسب ہو جاتا ہے۔

یا وہ ناسازگار حالات میں ہار مان سکتا ہے۔

جب شعور اعلیٰ ارادۂ اور سوچ کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے اور ارادہ بغیر کسی رکاوٹ کے کسی خاص خیال پر مرکوز ہوتا ہے تو قوتِ ارادی لامحدود اور ناقابل تسخیر کائناتی سرگرمی سے سیر ہو جاتی ہے۔

جہالت اور خواہشات کے زیر اثر انسان اپنے مالک کو تکلیف اور پریشانی لاتا ہے۔

حقیقی خوشی کا مزہ چکھنے کے لیے، اچھی خواہشات کو برائیوں پر قابو پانا چاہیے، اور خواہش کو صحیح سمت میں سچائی کے منبع اور وجود میں موجود تمام بھلائیوں کی اصل کی طرف لے جانا چاہیے۔

ایک شخص جھوٹی گواہی دینے سے کیوں باز رہے؟ کیونکہ جھوٹ منافقت اور فریب کو پروان چڑھاتا ہے۔

خیانت خدا کے نزدیک سب سے بڑے گناہوں میں سے ایک ہے ذاتی فائدے کے لیے یا بدلے لینے کی خواہش سے کسی پر جھوٹا الزام لگانا جھوٹ کی ایک قسم ہے اگر ہر شخص اس پر عمل کرے تو لوگوں میں انتشار اور افراتفری پھیل جائے گی۔

کسی دوسرے شخص کے خلاف جھوٹی گواہی سننا جھوٹی گواہی کی توثیق ہے اور اس کے شرمناک سلوک میں حصہ لینا ہے، اور یہ کہ سننا اور توثیق لامحالہ ایک اندرونی جذباتی کشمکش میں بدل جائے گی جو روح کے سکون کو توڑ دیتی ہے اور زندگی کے سکون میں خلل ڈالتی ہے۔

اگر اسے وقتی طور پر جائز بھی قرار دیا جائے تو بالآخر یہ عمل شدید ردعمل کا باعث بنے گا اور تکلیف اور نفسیاتی درد پیدا کرے گا جو شعور کو جھنجھوڑ کر ضمیر کو تھپڑ مارتا ہے۔

حسد کے نقصان دہ اور سنگین نتائج بھی ہوتے ہیں، کیونکہ یہ حسد کرنے والے کو ذاتی تکلیف پہنچاتا ہے کیونکہ انسان جو خیالات اور احساسات جاری کرتا ہے وہ اس کے پاس واپس آجاتے ہیں۔

جو محبت اور پرہیزگاری کرتا ہے وہ اس کے بدلے میں پیار اور پرہیزگاری کا سلوک کرے گا ، جب کہ جو لالچ ، خود غرضی اور حسد کے خیالات کو آگے بھیجتا ہے وہ ان چیزوں کو اپنے اوپر مساوی پیمانے پر لاتا ہے۔

انسان کو چوری کیوں نہیں کرنی چاہیے؟

دنیا کیسی ہو گی اگر ہر کوئی چوری، ڈاکے، اور بھتہ خوری کر کے زندہ رہے؟ اس صورت میں، انتہائی گھناؤنے اور ظالمانہ جرائم کا ارتکاب کیا جائے گا، املاک کی حفاظت اور چوری شدہ سامان کی بازیابی کے لیے شدید لڑائی ہوگی۔

چوری ایک ایسا فعل ہے جو معاشرتی اصولوں کے خلاف ہے اور دوسروں کو ان کے حقوق سے محروم کرتا ہے، اور اس لیے یہ وجودی قوانین کے خلاف ہے، اور معاشروں کے پاس مجرموں سے نمٹنے کے لیے مناسب سہولیات اور موثر طریقے نہیں ہیں۔

جب چوروں کو قید کیا جاتا ہے تو ان کی پرانی عادتیں مزید پختہ ہو سکتی ہیں، اور وہ دوسرے مجرموں کے ساتھ مل کر نئی بری عادتیں بھی حاصل کر سکتے ہیں، اگر ایسا ہوتا ہے، تو رہائی کے بعد ان کی جیل میں داخل ہونے سے پہلے کی نسبت اس سے کہیں زیادہ خراب ہو جائے گی۔

اے رب، ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں برکت دے تاکہ ہم برائی نہ سنیں، برائی نہ دیکھیں، برائی نہ بولیں، یا بری سانس نہ لیں۔

ہم نہ برائی کو چھوتے ہیں، نہ برائی کا احساس کرتے ہیں، نہ برائی کے بارے میں سوچتے ہیں، نہ برائی کا خواب دیکھتے ہیں۔

قوتیں جو ہم ہر روز استعمال کرتے ہیں:

ہمارے حسی تصورات

- اور ہمارے احساسات

- اور ہماری ذہانت

یہ سب خدا سے مستعار ہے، اور ہم اس کے بغیر ایک سیکنڈ بھی نہیں رہ سکتے۔

تاہم، جب ہم اُس کے تحفوں کو استعمال کرتے ہیں، تو ہم اُس کے بارے میں جیسا نہیں سوچتے، اور نہ ہی ہم اُسے وہ توجہ دیتے ہیں جس کا وہ مستحق ہے۔

بلکہ، ہم مادی دنیا کے ساتھ مکمل طور پر اور مکمل تعلق کے ساتھ جنسی لذتوں اور دنیاوی عزائم کی پیروی کرتے ہیں۔

یہ ہمارے تمام دکھ اور تکلیف کی جڑ ہے۔

خدا نے ہمیں اپنی صورت پر پیدا کیا ہے، اور اس لیے ہم حقیقی خوشی کا ذائقہ نہیں جان سکتے جب تک کہ ہم اپنے اندر اس کی موجودگی کا پتہ نہ لگائیں اور اپنی روحوں میں اس کی خوشی کے امرت کا مزہ نہ چکھ لیں۔

نہ ہی ہم اپنی مرضی سے حاصل کرنے کے لیے ضروری بابرکت طاقت حاصل کر سکتے ہیں جس کی ہمیں روزانہ ضرورت ہے۔

جب تک ہم یہ نہ سمجھیں کہ خدا اس طاقت کا سرچشمہ ہے، ہمیں اس پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

ان تمام نعمتوں کے لیے دل سے شکر گزار ہوں جو وہ ہم پر ایک مسلسل ندی میں برسا رہا ہے۔

اگر تم شکر گزار رہو گے تو میں تم پر ضرور اضافہ کروں گا۔

جب ہمارے دل سب سے زیادہ عطا کرنے والے کی شکر گزاری سے بھر جاتے ہیں، تو وہ اس کی شاندار موجودگی کے لیے مقدس مندر بن جاتے ہیں، اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے جو انسان حاصل کر سکتا ہے، کیونکہ زندگی کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے خالق کے ساتھ ہم آہنگ ہو، اس کے قریب ہو جائے، اور اسے جان سکے۔

{ پہلے خُدا کی بادشاہی اور اُس کی راستبازی کو تلاش کرو تو یہ سب چیزیں تمہیں مل جائیں گی}

خدا کو مسلسل یاد کرنے اور اس کے بارے میں مہربانی سے سوچنے سے، ہم یہ جان لیں گے کہ وہ ہمارا محبوب ہے، ہم اس کے چنے ہوئے ہیں، اور اس کے فضل میں ہمارا حصہ ہے۔

خوشی، محبت، روشنی اور نیکی کی بادشاہی

جب ہم خدا کی بے شمار نعمتوں پر غور کرتے ہیں، جن میں سے سب سے بڑا حق انتخاب کی آزادی کو بروئے کار لاتے ہوئے صحیح راستے پر چلنے کا امکان ہے، جو اعلیٰ مقاصد اور روحانی خوشی کے حصول کی طرف لے جاتا ہے، ہر دن نئی اندرونی خوشی سے معمور ہو جاتا ہے، اور ہم اپنی زندگی میں ایک بابرکت دھارے کو محسوس کرتے ہیں، تو شکر گزاری ہمارے دلوں کو بھر دیتی ہے، اور زندگی کا ذائقہ معنوی ہو جاتا ہے۔

وہ شخص جو غور و فکر کے ذریعے الٰہی قانون کو دیکھ سکتا ہے جو پراسرار طریقے سے کام کرتا ہے وہ کبھی بھی اس کی تعریف، شکر گزار اور عاجزی سے باز نہیں آتا جس کے لیے تمام محبت، تعریف اور شکرگزاری واجب ہے۔

آئیے ہم خدا کو یاد کریں جو کہ وجود میں موجود تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے، اور اپنے ذکر کو اپنے دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی مخلصانہ محبت کے ساتھ ملا دیں۔

خدا کی طرف، جس سے زندگی بہتی ہے، محبت پھیلتی ہے، اور برکتیں بغیر کسی وقفے کے نازل ہوتی ہیں۔

آئیے ہم ان تمام لوگوں کو پیار سے یاد کریں جنہوں نے انسانیت کے لیے شمع روشن کی، یا دنیا کی مٹی میں اچھے بیج بوئے، یا روشن خیالوں کو پھیلایا، یا اچھے کاموں اور اچھے اخلاق کی ترغیب دی۔

آئیے ہم اپنے دلوں کو محبت کے لیے کھولیں، آئیے اپنے ذہنوں کو روشن تر الہام کے لیے قبول کریں، اور آئیے ہم خدا سے مدد اور رہنمائی مانگیں۔

جس کے بارے میں ہم سوچتے ہیں اور کرتے ہیں۔

خوف دل کو زہر دیتا ہے۔

انسانی ذہن توانائی یا اہم سرگرمی کا ایک وسیع ذخیرہ ہے۔

یہ سرگرمی مسلسل عضلاتی حرکات، دل، پھیپھڑوں اور ڈایافرام کے کام، سیلولر میٹابولزم، خون کے کیمیائی رد عمل، اور موٹر حسی اعضاء (اعصاب) کے کام میں مسلسل استعمال ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ، اہم توانائی کی ایک بڑی مقدار سوچ، جذبات اور مرضی پر خرچ ہوتی ہے۔

خوف اہم سرگرمی کو کمزور کر دیتا ہے اور یہ فعال مرضی کے شدید ترین دشمنوں میں سے ایک ہے۔

خوف زندگی کی سرگرمیوں کو دباتا اور روکتا ہے جو عام طور پر اعصاب کی طرف باقاعدگی سے بہتی ہے، تاکہ وہ ایسا دکھائی دیں جیسے وہ مفلوج ہو گئے ہیں، اور جسم سست ہو جاتا ہے اور اس کی قوتِ حیات نمایاں طور پر اور نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے (خوف ایک اعصابی رکاوٹ ہے!)

خوف خوف کی وجہ کو ختم کرنے میں مدد نہیں کرتا یہ قوت ارادی کو کمزور کرتا ہے اور دماغ کو جسم کے اعضاء میں رکاوٹ کا اشارہ بھیجتا ہے خوف دل کو زہر دیتا ہے، ہاضمہ خراب کرتا ہے اور متعدد جسمانی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔

جب بیداری خدا پر مرکوز رہے گی تو آپ کسی چیز سے نہیں ڈریں گے اور ہر رکاوٹ اور رکاوٹ کو دور کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

ہمت اور ایمان کے ساتھ "خواہش" ایک خواہش ہے جس میں توانائی کی کمی ہے، جب کہ "ارادہ" کچھ کرنے کا عزم ہے: کسی خواہش یا خواہش کو پورا کرنا لیکن "مرضی" کا اظہار یہ کہہ کر کیا جا سکتا ہے: "میں انتھک محنت کرتا ہوں جب تک کہ میں اپنی خواہش کو حاصل نہ کر سکوں"

جب آپ اپنی قوت ارادی کو تربیت دیتے ہیں، تو آپ اسے حاصل کرنے کے لیے ضروری کام کیے بغیر کسی چیز کی خواہش کرنے کی بجائے اہم سرگرمی کی قوتوں کو اتار سکتے ہیں

ہمیں امید نہیں ہارنی چاہیے، بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ خدا ہمیں اپنے حالات کو بہتر بنانے، اپنے خیالات کو بلند کرنے، اور زندگی میں اپنے اور دوسروں کے لیے نئی اور مفید چیزیں تخلیق کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اگر ہم اپنے طرز زندگی سے خوش نہیں ہیں تو ہمیں نئے طریقے اور طریقے تلاش کرنے چاہئیں جن سے ہمیں ایک حد تک اطمینان اور نفسیاتی سکون ملے۔

ہمیں کچھ ایسا کرنے کے بارے میں سوچنا چاہیے جو ہمارے حالات کو بہتر بنائے اور ہماری زندگی کو بامقصد اور قابل قدر بنائے، اور پھر اسے عملی جامہ پہنانا چاہیے۔

جس چیز کی فوری ضرورت ہے وہ ہے شعور میں تبدیلی یا اس کے نصاب میں تبدیلی

ہمیں یہ تہیہ کرنا چاہیے کہ ہم مسائل کو ہم پر اثر انداز نہیں ہونے دیں گے اور اپنا توازن ختم نہیں ہونے دیں گے، اور یہ کہ ہم پریشان کن چیزوں کو اپنی زندگیوں کو خراب کرنے، ہمارے جذبات پر قبضہ کرنے اور اپنے ماحول کو خراب کرنے نہیں دیں گے۔

اور یہ کہ ہم نقصان دہ عادات اور نقصان دہ خصلتوں کا شکار نہیں ہوں گے، اور یہ کہ ہم آسمان کے پرندوں کی طرح آزاد اور بے لگام رہیں گے۔

لوگوں کو جمود اور غیر متبدل رہنے کی ضرورت نہیں ہے روح کے جوہر سے وہم کے پردوں کو ہٹا دیا جانا چاہئے تاکہ وہ اپنی پاکیزگی اور طاقت کے ساتھ چمکے اور اس عظیم شان کو ظاہر کرے جو خدا نے بنی نوع انسان کو عطا کی ہے۔

خدا اچھی کوششوں، جائز عزائم اور کامیابی کے عزم کو برکت دیتا ہے۔

ہماری زندگیوں کے پیچھے روحِ اعلیٰ کی طاقت ہے، اور ہماری مرضی کے پیچھے الٰہی مرضی کا کائناتی سمندر ہے۔

ہم اس لامحدود سمندر کا ایک اٹوٹ حصہ ہیں جب ہم اس تک پہنچتے ہیں اور اس میں تیرتے ہیں تو ہمارا شعور پھیلتا ہے اور ہم اپنی وسعت کو محسوس کرتے ہیں۔

اس کے بارے میں سوچنا ہمیں اس کے قریب لاتا ہے، اور اس پر غور کرنا ہمیں اس کی طرف لے جاتا ہے۔

اس کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی مسلسل کوشش ہمیں علم، عزم اور توانائی فراہم کرتی ہے۔

شعور کی روزانہ تیاری الہی محبت اور آسمانی نعمتیں لاتی ہے۔

یہ بغیر کسی رکاوٹ کے ہمارے پاس بہتا ہے اور ہمیں سمندر کے خزانوں میں فراخدلی سے حصہ دیتا ہے

ہر انسان کے اندر ایک الہی شعور پوشیدہ ہے ایک شعور اپنے اظہار کے موقع کا انتظار کر رہا ہے۔

اور انا کے تنگ اور محدود تہہ خانے سے باہر نکلنا

جس طرح ایک شخص پریشان کن خواب سے بیدار ہو کر یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ اس نے دیکھا وہ صرف ایک خواب تھا، اسی طرح الہامی شعور بھی انسان کو نیند اور الجھن کے ڈراؤنے خواب سے بیدار ہونے کی تاکید کرتا ہے تاکہ وہ زندگی کے معنی اور مقصد کے بارے میں ایک نئی آگہی اور صحیح سمجھ حاصل کر سکے۔

اگر ہم روحانی بیداری کی صبح کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں اور یقین کی روشنیوں کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اندرونی آواز کو سننا چاہیے۔

ہم اس کے اشارے کا جواب دیتے ہیں ہمیں وہم کے پتھر اور جہالت کے پتھروں کو راستے سے ہٹانا چاہئے جو روح کی ترقی میں رکاوٹ ہیں اور اس کی حرکت میں رکاوٹ ہیں۔

اور آئیے بے حسی کی نیند سے بیداری کے دروازے پر آرزو کے ہاتھ سے دستک دیں تاکہ ہم خوشیوں کے جھونکوں میں سانس لیں اور اپنی ہر سوچ اور اپنے ہر احساس پر آسمانی بجلی لے آئیں۔

اور ہمارا ہر کام

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے شعور میں بیداری کے دریچے کھول دے، ہمیں حکمت کے نور سے بھر دے، ہمیں اپنی محبت سے گھیر لے، اور ہمیں اپنی ابدی شفقت سے گھیر لے۔

میرے پاس آنے والوں میں ایسے لوگ بھی تھے جن کے بارے میں میں نے شروع سے ہی صاف صاف کہا تھا کہ ان کے مقاصد درست نہیں تھے اور میں نے ان سے ان مقاصد کو بدلنے کو کہا۔

ان میں سے کچھ کو میری بات پسند نہیں آئی، لیکن دوسروں نے جواب دیا اور بہتر کے لیے بدل دیا۔

منافقت اچھے نتائج کا باعث نہیں بنتی، اور جو کچھ ان کی آنکھوں سے ظاہر ہوتا ہے اسے عقلمندوں میں سے بڑا بھی چھپا نہیں سکتا۔

انسان کی پوری تاریخ ان کی آنکھوں میں لکھی جاتی ہے۔

اگر آپ کسی کی اصلیت جاننا چاہتے ہیں تو اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کے سامنے اس کی اصلیت ظاہر کرے۔

کیونکہ آپ دھوکے میں نہیں آنا چاہتے، اس لیے آپ اس کی اصل فطرت کو اپنے دل کی گہرائیوں میں محسوس کریں گے اور آپ کا وجدان غلط نہیں ہوگا۔

جب ہم اپنے ساتھی سے بات کرتے ہیں تو ہمیں براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھنا چاہیے اور اعتماد، یقین اور سچائی کے ساتھ بات کرنی چاہیے۔

جب ہم کسی سے مصافحہ کریں تو ہمیں اپنی محبت اور خلوص کی مقناطیسیت کو ان تک پہنچانا چاہیے اور جس قدر ہوسکے ان کی مدد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

علم کے متلاشی کو مثبت ہونا چاہیے اور اپنی روحانی مقناطیسیت کو فروغ دینے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ تب خدا اسے دوسروں کی مدد کرنے اور ان تک بابرکت کمپن منتقل کرنے کی طاقت دے گا۔

میں دور دراز کے سیاروں اور ستاروں سے آگے کا سفر کر سکتا ہوں، لیکن میں ہمیشہ آپ کا رہوں گا، آپ کے چاہنے والے آئیں اور جائیں، لیکن میں آپ کا ساتھ دوں گا اور ہمیشہ آپ کا رہوں گا، میں لاتعداد اوتاروں کی لہروں سے الجھ جاؤں گا اور تنہا اور تنہا محسوس کروں گا، لیکن میں ہمیشہ آپ کا رہوں گا۔

تیرے کھیلوں میں مصروف دنیا تجھے بھول سکتی ہے۔ لیکن میں تجھے ہمیشہ یاد رکھوں گا میری آواز مدھم ہو سکتی ہے۔ اور میں ناکام ہو سکتا ہوں۔

لیکن میں اپنی روح کے الفاظ میں سرگوشی کروں گا: "میں ہمیشہ تمہارا رہوں گا"

آزمائشیں، بیماریاں اور موت شاید مجھے پھاڑ دیں اور میرے جسم کو جھلسا دیں، لیکن جب تک میری یاد میں امید کی کرن باقی ہے۔

میری مرتی ہوئی آنکھوں میں دیکھو کیونکہ میں ان کے ذریعے تم سے کہوں گا: "میں تم سے ہمیشہ محبت کروں گا اور میں ہمیشہ تمہارا وفادار رہوں گا!"

میں آپ کو سچ کہتا ہوں کہ مجھے اپنے تمام سوالوں کے جواب لوگوں سے نہیں بلکہ تمام سخاوت کا سرچشمہ خدا سے ملے ہیں۔

اور کائنات کے تمام علم کا سرچشمہ

وہ زندگی میں میرا واحد الہام ہے، اور جب میں بولتا ہوں تو میں اس سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے الفاظ کو اس کی طاقت، اس کی سچائی، اس کی محبت اور اس کی روشنی سے چارج کرے میں خوشی کی لہروں کو محسوس کرتا ہوں جو مجھے اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے کیونکہ اس کی سب سے بڑی محبت گرم دنوں میں ہلکی ہواؤں کی طرح روح میں اترتی ہے، اور اس کی بارش دن رات، ہفتے کے بعد ہفتے، سال کے بعد سال، سال کے بعد آخر تک جاری رہتی ہے، لہذا آپ نہیں جانتے کہ آخر کہاں ہے

انسان سمجھتے ہیں کہ انہیں انسانی ذرائع سے محبت اور دولت کی ضرورت ہے لیکن ہر محبت کے پیچھے اور ہر دولت کے پیچھے

الٰہی محبت جو تبدیل نہیں ہوتی اور روحانی دولت جس کی پیمائش زمینی دولت سے نہیں کی جا سکتی جو شخص یہ جان لے کہ خدا تمام محبتوں، خوشیوں اور فضل کا سرچشمہ ہے وہ اسے پائے گا اور اس سے بے حد خوش ہوگا

خُدا اُن لوگوں کو دیتا ہے جو اُس پر اُمید رکھتے ہیں، اور اُن کو جو اُس پر امید رکھتے ہیں

وہ اپنی طرف دیکھتا ہے، مخلوق کو نہیں

وہ اسے مصیبتوں اور مصیبتوں سے نجات دلاتا ہے۔

اور برائی کو راستے سے دور رکھتا ہے۔

اس کے دل میں ہم سکون کی زندگی بسر کرتے ہیں

اور پرسکون روحیں اسے محسوس کرتی ہیں

اور جب ہمیں اس کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ ہماری مدد کو آتا ہے۔

ایک لمس کے ساتھ جو سکون اور خوشی لاتا ہے۔

اور نیکی ہمارے پاس بارش کی طرح آتی ہے۔

زندگی بھر اس کی فراہمی کبھی بند نہیں ہوتی

بڑا مہربان ہے، وہ کتنا عظیم ہے۔

وہ ہمیشہ ہمارا ہے، جیسا کہ ہم اس کے ہیں۔

اعلیٰ ترغیبات

اے خدائی خالق

اے رب کائنات

اے سیاروں، ستاروں اور کہکشاؤں کا انتظام کرنے والے اور حرکت کرنے والے

آپ کا منصفانہ قاعدہ آپ کے شہریوں کو آزاد مرضی اور انتخاب کی آزادی دینے کا حکم دیتا ہے، جس سے انہیں خود کو ترقی دینے اور آپ کے مقدس اصولوں اور نظریات کے قریب آنے میں مدد ملے گی۔

آپ نے ہمیں ابدی آزادی سے نوازا اور ہمارے اندر آفاقی شعور کے بیج بوئے لیکن بدقسمتی سے ہم نے اپنے آفاقی شعور کو خود غرضی، نفرت، تنگ نظری اور اندھی جنونیت کی سلاخوں کے پیچھے باندھ دیا ہے۔

خُداوند، پگھلنے میں ہماری مدد کریں - ہماری گرم جوشی اور برادرانہ افہام و تفہیم کے ساتھ - ہمارے اور دوسروں کے درمیان تمام مصنوعی، برفیلی رکاوٹوں اور رکاوٹوں کو

بیدار ضمیر اور صحیح فیصلے کو ضبط نفس میں استعمال کرنے اور زندگی کی راہوں پر سیدھی چلنے میں ہماری مدد کریں

اور ہمیں اپنی قومی محبت کے دائرے کو وسعت دیتے ہوئے اپنی روحانی دولت اور ہمدردانہ ہمدردی کو بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ زمین کے تمام باشندوں کو رنگ، طبقے، جنس اور عقیدے سے قطع نظر شامل کیا جا سکے۔

اے کائنات کے رب، آئیے ہم آزاد پیدا ہونے والے تمام انسانوں کی آزادی کا احترام کریں اور اس کی قدر کریں۔

اور ہمیں برکت دیں تاکہ ہم ایک متحد دنیا بنائیں اور آپ کو زندگی کے لیے اپنے روحانی پیشوا کے طور پر منتخب کریں۔

روح کی گہرائیوں سے

اے خُداوند، میری آرزو کے انگارے چمکے۔

آپ کی پاک حضوری ہمیشہ موجود ہے۔

میں نے اپنی آرزو کے لیے مندر بنایا ہے۔

میرے ہر خیال میں

کیا آپ مجھے ملیں گے؟

اور تم میری محبت کے تخت پر بیٹھے ہو؟!

میرے خیالات آپ کی دانشمندانہ رہنمائی کی پیروی کریں۔

تم میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہو۔

خدا کے بارے میں سوچنے اور اس پر غور کرنے کے دروازے سے

میں پائیدار امن کے مندر میں داخل ہوں گا۔

آج میں پریشانیوں اور خوف کی نمائندگی کے لیے لاٹھیوں کا ایک بنڈل روشن کروں گا۔

میری روح میں خدا کے مندر کو روشن کرنے کے لیے

میں اپنی روح کی تنہائی میں خدا کو تلاش کروں گا۔

اور میں خلوص سے دعا کروں گا جب تک کہ میرا دل اس کے لیے محبت سے دھڑک نہ جائے۔

اور میں اپنی دعاؤں پر اس کا ردعمل محسوس کرتا ہوں۔

اے کاش میری زندگی کی چنگاری خدا کے سورج کے ساتھ مل جائے۔

اور یہ ان تمام آنکھوں میں چمکتا ہے جو نیکی سے محبت کرتے ہیں۔

میں جنگوں سے ٹوٹی ہوئی دنیا کو چھڑکوں گا۔

امن اور محبت کے خیالات کے ساتھ

میں بارگاہ الہی میں داخل ہوں گا۔

اور میں کائناتی شعور کو چھوتا ہوں۔

غور و فکر اور الہی محبت کی خوشی کے ذریعے

الہی حفاظت مجھے ہمیشہ اور ہمیشہ کے لئے گھیرے ہوئے ہے۔

اور خدا کا نور میرے ساتھ ہے اور میرے اردگرد کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔

جب تک میں اس کی رہنمائی کی روشنی میں چلتا ہوں، میں ٹھوکر نہیں کھاؤں گا۔

میں سیدھے راستے سے نہیں بھٹکوں گا۔

زندہ جذبات

اے وجود کی روح اور کائناتوں کے مالک

تم میری نظر کے پیچھے ہو جس سے میں تمہارا ظاہری حسن دیکھتا ہوں۔

اور اپنے کان کے پیچھے، جس سے میں زمینی آوازوں کے مرکب کو سنتا ہوں۔

آپ میرے لمس کے پیچھے ہیں، جس کے ساتھ میں آپ کی دنیاوی دنیا میں چیزوں کو محسوس کرتا ہوں۔

اور فطرت کے پردے سے پرے جو آپ کے خوبصورت چہرے کو چھپاتا ہے۔

میں تمہیں پھولوں کی تسکین بھری نگاہوں میں دیکھتا ہوں۔

اور میں تمہیں غذائیت بخش کھانے کا ذائقہ چکھتا ہوں۔

میں آپ کے الہی جوہر اور آپ کی ابدی مٹھاس کو محسوس کرتا ہوں۔

تمام اچھی چیزوں اور عجائبات میں جو موجود ہیں۔

اے رب، میں تجھ سے دعا کرتا ہوں، اور آپ میری کانپتی آواز کے پیچھے ہیں۔

اور اپنے دماغ کے پیچھے، جس کے ساتھ میں دعا کرتا ہوں۔

تم میرے سب سے گہرے احساسات سے باہر ہو

میرے مقدس خیالات اور امنگوں اور آپ کے لیے میری آرزو سے پرے۔

تم میرے مظاہر سے پرے ہو اور میری نرم محبت سے پرے ہو!

اے کاش تم انسانی جذبات کے پردوں کے پیچھے سے ابھرو

اور دلکش قدرتی مناظر

میری روحانی آنکھیں کھولیں تاکہ میں آپ کو بالکل ویسا ہی دیکھ سکوں جیسا آپ ہیں!

اللہ کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔

جب ہم خُدا کے ساتھ جڑتے ہیں، تو بدیہی سمجھ ہمیں متاثر کرے گی اور ہر کام میں ہماری رہنمائی کرے گی۔

ہمیں شعوری طور پر اس بابرکت طاقت کا مالک ہونا چاہیے وہ طاقت ہمارے اندر ہے۔ ہمیں صرف اسے ننگا کرنے کی ضرورت ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ یہ طاقت آپ کے حالات کو بہتر بنانے اور آپ کے لیے چیزوں کو آسان بنانے کے لیے ہر چیز میں کام کر رہی ہے۔ جب آپ اس طاقت سے جڑیں گے، آپ کی فلاح و بہبود کائناتی توانائی کے ساتھ دھڑکتی رہے گی، اور آپ کے خیالات مزید بہتر، مرکوز، تیز اور دخول ہو جائیں گے، آپ کو احساس ہو گا کہ آپ کی روحیں خدا کی زندہ سچائی اور اس کی ہمہ گیری کے لیے برتن ہیں

خدا صحت، خوشحالی، حکمت، اور ابدی خوشی کا ذریعہ ہے۔ جب ہم اس سے جڑ جاتے ہیں، تو ہماری زندگی مکمل اور مکمل ہو جاتی ہے۔

خدا کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔ ہمیں اس اعلیٰ ترین طاقت کے بارے میں سوچنا چاہیے جو ہمیں زندگی، توانائی اور حکمت دیتی ہے۔

ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ یہ سچائی ہمارے ذہنوں میں، یہ طاقت ہمارے جسموں میں، اور یہ لامتناہی خوشی ہماری روحوں میں پھیل جائے۔

بند آنکھوں کے اندھیرے کے پیچھے کائنات کی حیرت انگیز قوتیں ہیں، اور تمام نیک روحیں اور عظیم روحیں

اور روح کے دائروں کی لامحدود وسعت

اگر آپ غور و فکر کریں گے تو آپ کو مطلق سچائی کا ادراک ہو جائے گا اور آپ اپنی زندگیوں میں اس کا حیرت انگیز کام دیکھیں گے اور ہر چیز میں جو تخلیق میں شاندار اور شاندار ہے

آرزوؤں کی راہوں پر

خدا مجھے بلا رہا ہے۔

کھلی روحوں کے ذریعے

اور مہربان دل محبت سے دھڑکتے ہیں۔

اور یہ ایمان سے بھرپور ہے۔

ہر نیک کام جو شاگرد نے کیا ہے۔

اس کی آگاہی ایک قدم کے قریب ہے۔

کائناتی شعور کی دہلیز سے

مجھے اندر جانے دو، رب

اپنے الٰہی حسن کو دیکھنے کے لیے

اور میں آپ کی چمکیلی روشنیوں کو دیکھ کر خوش ہوں۔

اگر میری زندگی تیری الہامی حکمت سے چلتی ہے۔

لہٰذا میری کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوں گی

میں گمراہ نہیں ہوں گا۔

اے خُداوند، مجھے برکت دے تاکہ میری بینائی واضح ہو۔

میری روح پاک ہو گئی ہے۔

پھر اس نے یقین کا سورج دیکھا

اور مجھے حقیقت جاننے کا مزہ آتا ہے۔

آج میں اپنی ماضی کی مشکلات بھول جاؤں گا۔

میں حال اور مستقبل کا سامنا کروں گا۔

دلیری اور اعتماد کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی مدد سے

میں اپنے جسم کو کائناتی توانائی سے چارج کروں گا۔

اور میں اپنے وجود کو الہی شعور کی شفا بخش روشنی سے دھوتا ہوں۔

ایک کائناتی نیبولا کی طرح

امن میرے شعور کو بھر دیتا ہے۔

اور اس نے خدا کی لامحدود موجودگی کو محسوس کیا۔

اے رب، میری بصیرت کو روشن کر

میرا دماغی برتن بھر دو

سمجھ اور علم کے ساتھ

تیری محبت کی شمع روشن کرے۔

میری زندگی کی راہوں پر

نیلے جزائر کے جزیرے میں

اپنی بالکونی سے، میں نے مغرب کی طرف دیکھا، اور تخیل کے پروں پر اُڑتے ہوئے دور افق کے ساحلوں تک پہنچ گیا، اپنے دائیں اور بائیں، میں نے دو پہاڑی سلسلے دیکھے جو جلد ہی ایک پراسرار جامنی رنگ میں تبدیل ہو گئے۔

میں نے دوبارہ دیکھا تو ایک ان دیکھے ہاتھ نے انہیں گہرے نیلے رنگ کے پردے میں لپیٹ لیا تھا، میرے پیچھے گوڈالاجارا شہر بچھا ہوا تھا، دھندلاہٹ میں نہایا ہوا تھا، مشرقی آسمان اب نرم گلابی رنگوں سے رنگا ہوا تھا، آگے دیکھ کر میری آنکھوں نے سونے کی جھیل میں تیرتے نیلے جزیروں کا ایک جادوئی شہر دیکھا۔

جادوئی نیلے جزیروں کے اس جزیرے میں، نیلے رنگ کے چونے کے پتھر کی ایک بہت بڑی پہاڑی، سرمئی سفید آتش فشاں بادلوں سے گھری ہوئی ہے جس نے آگ کے سرخ-سونے کے لاوے کے گیزر کو باہر نکالا ہے، جو ایک قوس قزح کی طرح جھکی ہوئی جھیل کی طرف جھکی ہوئی ہے، شدید

سنہری شعلوں کی ہلکی ہلکی ہلکی ہلکی ہلکی ہلکی ہلکی ہلکی جھیل میں۔

نیلی چوٹی اور اس کا جلتا ہوا تاج اس خاموش سنہری جھیل کی سطح پر جڑواں بچوں کی طرح جھلک رہا تھا اور دائیں طرف، ایک چھوٹی سی پر سکون جھیل چمک رہی تھی، جو نیلے جزیروں میں سے ایک کی چھاتی کے ساتھ بسی ہوئی تھی جیسے پورے چاند کی لہروں کے درمیان تیراکی کر رہا ہو۔

میں بہت دیر تک غروب آفتاب اور سراب جیسے بادلوں کے شہر میں گھومتا رہا، جھیل کی سطح پر اپنی نازک سنہری روشنی کے ساتھ تیرتا رہا اور کتنے شاندار تھے وہ سنہری پانی جو سرخ برف کے جھرمٹ سے جڑے ہوئے ہر سمت ازل کے کنارے تک بکھرے ہوئے تھے۔

میں نے سوچا کہ روشنیہ کی مخلوق اس زمین پر اچھی روحیں ہیں، اور زندگی کے تمام امتحانات میں کامیابی سے گزرنے کے بعد، انہیں تفریح کرنے اور اپنے خوابوں کو مجسم کرنے کی اجازت دی گئی جیسا کہ وہ چاہتے ہیں۔

ہر روز غروب آفتاب کے وقت، وہ لوگ سمندروں اور سونے کی جھیلوں سے گھرے آسمانی شہروں میں اپنے آسمانی خوابوں کو تیز کریں گے۔

وہاں اور دکھوں کی گرفت کے پیچھے اور اس دنیاوی دنیا کے جال سے پرے اپنے تمام المیوں اور دردوں کے ساتھ

وہاں، جھنجھلاہٹ سے پرے، ان مخلوقات نے سرخ روشنیاں پھونکیں، نارنجی شعاعیں پییں، دور چلے گئے، قریب آئے، گھومے، اور رنگ برنگی روشنیوں کے درمیان تیرے۔

یہاں، وہ مخلوقات اپنے خوابوں کو فوری طور پر محسوس کریں گے اور ان کی خواہش کے مطابق اپنی فنتاسیوں کو مجسم کریں گے، پھر اپنی مرضی سے تحلیل اور غائب ہو جائیں گے

یہاں اس نے اطمینان اور اطمینان کے خزانوں سے لطف اندوز کیا، اور دل کھول کر ان تمام لوگوں کو خوابوں کے عطا کیا جو اس کی حیرت انگیز، جادوئی دنیا میں اس سے ملنے آئے تھے۔

یہاں وہ انسانوں کی طرح انتظار اور خواہش کرنے کی پابند نہیں تھی تاکہ اس کے خواب پورے ہوں اور اس کی خواہشات کی تکمیل ہو بلکہ اس نے جیسا چاہا خواب دیکھا اور اپنی مرضی سے ان تمام خوابوں اور خواہشات کو حاصل کیا۔

خوابوں کے جزیروں میں غروب ہونے والا وہ شہر میرے خوابوں میں سے ایک خواب تھا جو لاشعور کی تہوں میں لٹکا ہوا تھا، اور آج یہ ہر طرح سے سچ ہو گیا ہے!

واقعی، میں نے اپنی روح کے پوشیدہ خزانوں اور خزانوں کو دیکھا ہے، اور ان کی روشنی نے مجھے مغلوب کر دیا ہے اور ان کی چمک نے مجھے حیران کر دیا ہے!

پیرامیہنسیات: الہی ایکسٹسی کے سپیکٹرم

اے رب، عاجزی سب سے یقینی راستہ ہے۔

اپنی رحمت الٰہی کی بارش حاصل کرنے کے لیے

میں آپ کے خدائی انصاف اور سچائی کے اصولوں پر بھروسہ کروں گا۔

یہ سمجھ کر کہ آپ محبت کی پکار اور دل کی آرزو کا جواب دے رہے ہیں۔

آپ کی مجموعی مرضی کے ساتھ قریبی تعاون میں

اور آپ پر میرے کامل یقین کے ساتھ

میں آپ کی مدد حاصل کروں گا اور آپ کے قریب محسوس کروں گا۔

آج میں آپ کی طرف اپنا فرض ادا کروں گا۔

جس طرح میں دنیا کے لیے اپنی ذمہ داریاں پوری کرتا ہوں۔

اے سب سے زیادہ محبوب

تم دلوں کے مقبروں میں گونجنے والی آسمانی بازگشت ہو۔

اور تم احساسات کی آواز ہو جسے کان نہیں اٹھا سکتے۔

آپ کی محبت سے نوازا جانا بے حد عظیم ہے۔

تمام دنیاوی لحاظ سے

اور تمام زمینی شان و شوکت

آپ پر میرے کامل یقین کے ساتھ

میں دیکھتا ہوں کہ بیماری کے سائے مٹتے اور بغیر واپسی کے چلے جاتے ہیں

میں تمہیں دیکھوں گا، خداوند، فطرت کے دریچوں اور امن کے دروازوں سے

ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز

اور ہمیں اپنی کائناتی توانائی کی لہروں میں غرق کر دیں۔

خود غرضی کو ہم سے دور رکھ

جو روحوں کو قریب آنے سے روکتا ہے۔

اور ان کی ملاقات نیکی اور نور کی محبت پر مبنی تھی۔

مجھے اپنی دعاؤں کے پھولوں کو سیراب کرنے دو

تیرے بارے میں سوچنے اور تیرے دھیان کے پانی کے ساتھ، اے میرے خدا

تاکہ نئے، متحرک پھول پھوٹ سکیں

الہام، امن اور خوشی سے

غلط کاموں سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ غلط کام کو پہچاننے اور اسے نہ کرنے کا عزم کرنے کے لیے درست فیصلہ کیا جائے۔

ایک غلط سے دوسرے کی لڑائی صحیح پیدا نہیں کرتی جہالت انسانیت کی حقیقی دشمن ہے اور اسے اس دنیا سے نکال دینا چاہیے ہمارے پاس خوشحالی، خوشی اور کامل انصاف کے دور کے آغاز کے لیے اس دنیا میں ہر چیز کی ضرورت ہے۔

اس میں واحد رکاوٹ انسانی خود غرضی ہے جو اس ناممکن کو ممکن بناتی ہے خوفناک اور بلا جواز مصائب انسان کی خود غرضی اور دوسروں کی پرواہ کیے بغیر اپنے مفاد کے حصول کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

جو پیسہ ضرورت مندوں کو کھانا کھلانے اور کپڑے پہنانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا وہ تباہی و بربادی کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہ خود غرضی، جو جہالت سے پیدا ہوئی، عالمی مسائل کی جڑ ہے۔

ہر کوئی سوچتا ہے کہ وہ صحیح کام کر رہے ہیں، لیکن جب وہ صرف اپنے ذاتی مقاصد کی پیروی کرتے ہیں، تو وہ سبب اور اثر کے کرمی قانون کو حرکت میں لاتے ہیں، جو لامحالہ ان کی اپنی اور دوسروں کی خوشی کو تباہ کر دے گا۔

میں جتنا زیادہ انسانی جہالت کی وجہ سے ہونے والے دنیا کے سانحات کا مشاہدہ کرتا ہوں، اتنا ہی مجھے احساس ہوتا ہے کہ اگر گلیاں سونے سے ہموار ہو جائیں تب بھی خوشی نہیں رہے گی۔

خوشی دوسروں کو خوش کرنے میں مضمر ہے، اور اگر سب نے ایسا کیا تو سب خوش ہوں گے۔

اور زمین کے فضلوں میں سے ہر ایک کو اپنا حصہ ملے گا۔

چونکہ ہم اس دنیا میں آئے ہیں جہاں سے ہمیں معلوم نہیں ہے، اس لیے ہمارے لیے زندگی کی ابتدا اور مقصد کے بارے میں سوچنا فطری ہے۔

ہم اس دنیا کے خالق کے بارے میں سنتے اور پڑھتے ہیں، لیکن ہم نہیں جانتے کہ اس تک کیسے پہنچیں ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ پوری کائنات اس کے الہی دماغ کے وجود کا اعلان کرتی ہے۔

جس طرح چھوٹی گھڑی کے چھوٹے اور درست پرزے اور آلات ہمیں گھڑی بنانے والے کی تعریف کرنے پر مجبور کرتے ہیں، اور جس طرح فیکٹری کی بڑی اور پیچیدہ مشینیں اپنے موجد کے بارے میں ہمیں حیران اور متاثر کرتی ہیں، اسی طرح جب ہم قدرت کے عجائبات کو دیکھتے ہیں تو ان کے پیچھے چھپی ہوئی ذہانت سے حیران رہ جاتے ہیں، اور ہم پوچھتے ہیں: "پھول کو کس نے چمکایا اور اس کی خوبصورتی کہاں سے آئی؟ پنکھڑیاں اتنی درستگی کے ساتھ بنی ہیں اور اتنے شاندار، خوش رنگ رنگوں سے رنگی ہوئی ہیں؟

رات کے وقت، ستارے اور چاند، اپنی چاندی کی روشنی ہمارے اردگرد بکھیرتے ہیں، ہمیں اس شعور پر غور کرنے کی ترغیب دیتے ہیں جو خلا کی وسعتوں میں ان آسمانی اجسام کی رہنمائی کرتا ہے، چاند کی ہلکی روشنی روزمرہ کی سرگرمیوں کے لیے ناکافی ہے، اور اس لیے ایک عقلمند

اور نرم دماغ رات کو آرام کا مشورہ دیتا ہے، پھر سورج طلوع ہوتا ہے، اس کی روشن روشنی ہمیں اپنے اردگرد روشن اور روشن دنیا کو دیکھنے کی اجازت دیتی ہے۔ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خود پر

اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے دو طریقے ہیں: جسمانی اور روحانی طریقے جب ہماری صحت خراب ہو جائے، مثلاً ہم علاج کے لیے ڈاکٹر کے پاس جا سکتے ہیں لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے کہ نہ کوئی ڈاکٹر مدد کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا راستہ اختیار کر سکتا ہے۔ روحانی طاقت کے لیے جس نے ہمارے جسم، دماغ اور روح کو تخلیق کیا۔

مادی طاقت محدود ہے، اور جب ہم ناکام ہو جاتے ہیں، تو ہم خدا کی لامحدود طاقت کی طرف رجوع کرتے ہیں، یہ ہماری مالی ضروریات پر بھی لاگو ہوتا ہے جب ہم اپنی پوری کوشش کرتے ہیں اور پھر بھی کافی حاصل نہیں کرتے، ہم اس طاقت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ہر کوئی اپنے مسائل کو بدترین سمجھتا ہے کچھ لوگ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ دباؤ محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کی لچک کمزور ہوتی ہے لوگوں کی ذہنی طاقت میں فرق کی وجہ سے وہ مختلف مقدار میں توانائی خرچ کرتے ہیں اگر کسی کو زبردست مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس کا دماغ کمزور ہوتا ہے تو وہ اس پر قابو نہیں پاتے ہیں طاقتور دماغ والے لوگ رکاوٹوں کو توڑ کر اپنی مشکلات پر قابو پاتے ہیں، جب کبھی کبھی مضبوط لوگوں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہم ناکامی کا سامنا کرتے ہیں۔ بہت زیادہ جسمانی، فکری اور روحانی پریشانیوں اور مشکلات سے ہمیں احساس ہوتا ہے کہ اس مادی دنیا میں زندگی کی قوت کتنی محدود ہے۔

ہماری کوششوں کو صرف اچھی صحت اور مادی تحفظ کے حصول کے لیے ہی نہیں بلکہ زندگی کے معنی تلاش کرنے کے لیے بھی وقف ہونا چاہیے۔

زندگی کا مقصد کیا ہے؟ جب مشکلات ہم پر حاوی ہو جاتی ہیں، تو ہم سب سے پہلے اپنے اردگرد کا رخ کرتے ہیں، ہر ممکنہ مادی ایڈجسٹمنٹ کی کوشش کرنے سے ہمیں راحت ملے گی لیکن جب ہم ایک آخری انجام تک پہنچ جاتے ہیں اور کہتے ہیں، "میری تمام کوششیں ناکام ہو گئیں، تو میں مزید کیا کر سکتا ہوں؟" ہم سنجیدگی سے اپنے مسئلے کا موثر حل تلاش کرنے پر غور کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جب ہماری سوچ

کافی گہری ہو جاتی ہے تو ہم اپنے اندر جواب تلاش کر لیتے ہیں یہ جوابی دعا کی ایک شکل ہے۔

میری روح کی خاموشی میں

مجھے آپ سے ملنے دو، رب!

مجھے اپنے پاس رکھو، اور مجھے تمہاری ابدی موجودگی کا احساس دو

میرے اندر اور میرے آس پاس

سوچوں کی تنہائی میں تیری آواز سننے کو ترستا ہوں۔

زمین کی بلند آوازوں کو مجھ سے دور رکھیں

میری یادوں میں چھپا

میں آپ کی پرسکون، پرسکون آواز سننا چاہتا ہوں۔

اور گلوکار ہمیشہ میری روح کے سکون میں رہتا ہے۔

میرے خدا، جہاں تو سب موجود ہے۔

آپ کو حاضر ہونا چاہیے۔

میرے وجود اور ضمیر کے اندر

ایک چھوٹا سا حصہ بھی دکھانے میں میری مدد کریں۔

میری روحانی میرا میں چھپے خزانوں سے!

اے تابناک روشنی

میرا دل جاگ رہا ہے۔

میری ذہنی صحت

میرے روحانی ہیکل کو اپنے جلال سے بھر دے۔

اے ابدی شمالی ستارے!

میں جہاں بھی گھومتا تھا اور جس طرف بھی مڑتا تھا۔

میر□ دماغ کی مقناطیسی کمپاس کی سوئی آپ کی طرف اشار□
کرتی ر□تی □□□

چا□□ آپ بدبختی کی آندھیوں س□ متاثر □وں □

یا مصیبتوں اور مصیبتوں کی بارشوں س□ بھیگ جانا

تا□م، میر□ دماغ کی ر□نمائی کی گئی تھی □

□میش□ اپنی طرف متوج□ □ونا

میرا پیارا پرند□، اپن□ پروں کو مارتا □□□

الجھنوں ک□ بادلوں ک□ درمیان

اور الجھنوں ک□ طوفان

و□ یقینی طور پر آپ ک□ پاس اپنا راست□ تلاش کر□ گا□

قدیم زمان□ میں

ایتھر ک□ دل میں

جب □م روحوں ک□ طور پر وجود میں آئ□

□م سب سو ر□□ تھ□□

ال□ی محبت ک□ کمبل ک□ نیچ□

اور جب الل□ ن□ □میں بیدار کیا□

□م اس س□ دور □و گئ□□

جیسا ک□ پرجوش بیٹ□ کی ک□انی میں □□□

□م اپن□ درمیان رشت□ داری ک□ خدائی بندھن کو بھول چک□ □یں□

□م ایک دوسر□ ک□ لی□ اجنبی بن گئ□□

اور چونک□ □م ن□ اپن□ آسمانی گھر کو ترک کر دیا □□□

□م اس دنیا میں بن گئ□ □یں□

زمین ک□ کون□ کون□ میں سفر کرن□ وال□ مسافر

ہم تقدیر کی راہوں پر چلتے ہیں ۔

ہم بہت آگے جا چکے ہیں ۔

ہم اپنے اصل گھر سے بہت دور چلے گئے ہیں ۔

تاہم وقتاً فوقتاً

کچھ جگہیں، تجربات اور چہرے ہمیں جگاتے ہیں ۔

دفن شدہ یادیں اور گہرے اندرونی احساسات

وہ ہم سے سرگوشی کرتی ہے ۔

ہمیں ایسا لگتا ہے جیسے ہم یہ سب نئے سرے سے محسوس کر رہے ہیں ۔

وہ چیزیں جو ہم پہلے ہی جانتے تھے ۔

ہم پیاروں سے ملتے اور جڑتے ہیں ۔

ہم ان کے قریب تھے ۔

ماضی بعید میں

اے خالق کائنات

آپ کا نور عظیموں میں چمکتا ہے ۔

ان کا الہی علم ہماری سمجھ کو متاثر کرے ۔

آئیے ہم یہ سمجھیں کہ آپ ہی حتمی مقصد ہیں ۔

جو ہم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

سب سے بڑی آرزو

جس کے حصول کی ہم خواہش رکھتے ہیں ۔

اپنی موجودگی کی خوشبودار ہواؤں سے ہمیں تروتازہ کر

ہمیں اپنی شاندار موجودگی کی آرزو سے بھر دے ۔

ہماری ہستی کو تیری الہی حکمت سے پرورش ملے

ہمیں آپ کی مقدس روشنی محسوس کرنے دو

یہ ہماری زندگی کے ہر پہلو میں پھیلتا ہے۔

اور یہ ہمارے عزم کو مضبوط کرتا ہے۔

اور ہمارے اندھیروں کو دور کرتا ہے۔

اور ہم پر امن قائم کرے۔

اور امید

اور نیک اعمال کرنے کی خواہش

شہزادے اور روشن خیال ہرمٹ کے درمیان

ایک دفعہ ایک ظالم شہزادہ اپنے نوکروں اور نوکروں کے ساتھ شکار کے سفر پر نکلا، مکمل طور پر مسلح اور مسلح ہو کر جنگل میں گہرے سینگ پھونکتے اور ڈھول پیٹتے ہوئے۔

کچھ پرندوں، ہرنوں اور خوفناک شیروں کا شکار کرنے کے بعد، شہزادے اور اس کے ساتھیوں کو احساس ہوا کہ وہ اپنا راستہ بھول گئے ہیں۔

ان کے پاس کھانے کی بہتات تھی لیکن پانی نہیں تھا جنگل میں پانی کی انتھک تلاش کے باوجود انہیں کوئی چیز نہیں ملی تھی رات کے وحشی درندوں کے حملوں سے ان کے پاس کوئی جائے پناہ نہیں تھی جیسے جیسے اندھیرا تیزی سے قریب آ رہا تھا۔

سورج نظروں سے اوجھل ہو گیا اور شہزادہ جو قافلے کی قیادت کر رہا تھا، ایک پرانی، خستہ حال جھونپڑی کے پاس پہنچا، جب وہ اترا، اس نے کھلا دروازہ دھکیل دیا اور جھونپڑی میں داخل ہوا، اس کے ایک کونے میں روشنی کی ایک جھلک کے علاوہ اندر سب کچھ اندھیرا تھا، اور اس نے مایوسی سے سوچا، "جھونپڑی بھی تو ہے"۔

"لیکن امید کے مارے اس نے پکارا، "کیا یہاں کوئی ہے؟

اس کی بڑی حیرت ہوئی، اس نے ایک پرسکون آواز سنی جو اسے اطمینان سے جواب دیتے ہوئے بولی: "ہاں، میں حاضر ہوں کیا تم پانی ڈھونڈ رہے ہو؟"

شہزادے ایک لمحے کے لیے اندھیرے میں دیکھتا رہا یہاں تک کہ اسے ایک انسان کا بھوت نظر آیا، اور حیران رہ گیا کہ وہ شخص اس سے ملنے یا پہچاننے سے پہلے ہی اس کے خیالات کو جانتا تھا۔

شہزادے نے اپنے میزبان سے پوچھا تم کون ہو؟ میزبان نے جواب دیا، "خدا کے لیے وقف ایک غریب سنیاسی"

ہرمن نے چراغ جلایا اور شہزادے نے اپنے وفد کو بلایا، اور انہیں اس دور دراز جنگل میں پانی اور پھل مل کر بہت خوشی ہوئی۔

شہزادے نے نوکرانی سے پوچھا کیا تم شیروں اور سانپوں سے نہیں ڈرتے؟

متکبر شیخ نے جواب دیا: "یقیناً نہیں، شیر میری پالتو بلیاں ہیں، اور سانپ میرے لیے پرامن ہیں، ہم وہ دوست ہیں جو ہمیشہ خدا کی محبت کی دھوپ میں ٹہلتے ہیں جو اس وجود کی ہر چیز پر چمکتا ہے۔"

جیسے ہی شہزادے نے ہرجیت کو مزید قریب سے دیکھا تو وہ خوف زدہ ہو گیا جب اس نے ایک کوبرا کے جوڑے کو اس کی گردن سے لٹکتے ہوئے دیکھا جب وہ اس بات کی تصدیق کرنے کے لیے قریب پہنچا کہ جو کچھ اس نے دیکھا تھا، تو سانپوں نے سسکیاں بھریں اور سر پھوڑ دیا، کیونکہ انھوں نے خوف کی لرزش محسوس کی اور شہزادے کے دل میں انتقام کا احساس ہوا۔

مزید برآں، اسی وقت جنگل کا ایک شیر جھونپڑی میں داخل ہوا اور خاموشی سے اس کے قدموں میں لیٹ گیا، جب خدا کے بندے نے اسے تسلی دی اور اس کا سر تھپتھپایا، شیر خاموشی سے جنگل کے قلب کی طرف چلا گیا۔

متکبر شہزادے نے اپنے دل میں سوچا، ’’یہ بوڑھا ضرور نیک اور رحمدل ہونا چاہیے، کیونکہ اس نے ہمیں جنگلی جانوروں اور مہلک پیاس سے بچایا ہے، اس کے اعمال کے صلے میں میں اسے امیر بناؤں گا۔‘‘ پھر اس نے متکبر سے مخاطب ہو کر کہا:

"اے شیخ، آپ کا چہرہ شفقت اور خلوص سے جگمگاتا ہے، اور میں آپ کے اور میرے ساتھیوں کے لیے جو کچھ آپ نے کیا ہے اس کی قدر کرتا ہوں، اس لیے میں آپ کو ایک راز سونپنا چاہتا ہوں جس سے آپ مالدار

اور دولت مند بن جائیں گے، یہ راز میں پہلی بار اور صرف آپ پر ظاہر کر رہا ہوں"

جیسے ہی اس نے یہ الفاظ کہے تھے کہ شہزادے نے اپنی چادر کے نیچے سے ایک پتھر نکالا اور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا:

میں تمہیں یہ خاندانی خزانہ سونپنا چاہتا ہوں یہ فلاسفر کا پتھر ہے اور شاید تم اس کو استعمال کر کے امیر بن جاؤ گے یہ پتھر سونا بناتا ہے اور یہ میرے والد کو ایک بڑے کیمیا دان نے دیا تھا اس میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ ہر چیز کو خالص سونے میں بدل سکتا ہے تم اس پتھر کو سال بھر استعمال کر سکتے ہو اور پھر سال بھر کے بعد میں تمہیں سونے کے لیے خرید کر واپس آؤں گا۔ آپ کے پاس جا کر میرا پتھر واپس لے آؤ جسے میں اپنی جان سے زیادہ قیمتی سمجھتا ہوں"

ہرمٹ اس ذمہ داری کو قبول نہیں کرنا چاہتا تھا، لیکن شہزادے کے مسلسل اصرار کے جواب میں، اس نے فلسفی کے پتھر کو رکھنے پر رضامندی ظاہر کی، شہزادے نے دیکھا کہ ہرمٹ نے لاپرواہی سے پتھر کو اپنی پٹی کے نیچے رکھا (جہاں لوگ جیب کتروں کے ڈر سے پیسے ڈالتے تھے!)، اور پھر شہزادہ اپنے راستے پر چلا گیا۔

ایک سال بعد شہزادہ اپنے وفد کے ساتھ واپس آیا اور اس امید سے کہ وہ خستہ حال جھونپڑی کے بجائے ایک شاندار محل دیکھے گا لیکن جب اس نے دیکھا کہ جھونپڑی اب بھی کھڑی ہے اور پہلے سے بھی بدتر حالت میں ہے تو وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور دروازے کھول کر اپنی آواز کے بل بوتے پر پکارا: "کیا تم ابھی تک زندہ ہو؟"

متولی نے مضبوط اور گہری آواز میں جواب دیا: "ہاں، خدا کا شکر ہے، اے شہزادے میرے گھر میں خوش آمدید"

فوری طور پر اور تمہید کے بغیر، شہزادہ چیخ کر بولا: "یار تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ فلسفی کے اس پتھر کا تم نے کیا کیا جو میں نے تمہارے پاس چھوڑا تھا؟ تم نے اسے امیر بننے کے لیے کیوں نہیں استعمال کیا؟"

متولی نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور پھر جواب دیا: "یہ فلسفی کا پتھر کیا ہے جس کی تم بات کر رہے ہو، اور یہ کہنے سے تمہارا کیا مطلب ہے کہ مجھے امیر بننا چاہیے؟ سچ تو یہ ہے کہ میں اپنے سے زیادہ امیر نہیں بننا چاہتا۔"

شہزادے کو گھبراہٹ نے یہ سوچتے ہوئے پکڑ لیا کہ بوڑھے کا پتھر اس کے تئیں بے حسی کی وجہ سے کھو گیا ہے۔ اور اس نے التجا کرتے ہوئے آواز میں کہا: "میرا مطلب ہے فلسفی کا وہ انمول پتھر جسے تم نے ایک سال پہلے اپنی بیلٹ کے نیچے رکھا تھا؟

متولی نے جواب دیا: "یہ ٹھیک ہے، ابھی مجھے تمہارا قیمتی پتھر یاد ہے، ایک دن جب میں دریا میں نہانے گیا تو میں خدا کے بارے میں گہری سوچ میں تھا، اور مجھے لگا کہ پتھر میرے کپڑوں سے پھسل کر پانی میں نگل گیا، کیا تم سلامت رہو"۔

شہزادے اپنی آواز کے سب سے اوپر پکارا، "اوہ، میرا ناقابل تلافی نقصان! میں نے سب کچھ کھو دیا!" اور حیرانی سے تقریباً بیہوش ہو چکا تھا اس نے اس کے چہرے پر ٹھنڈا پانی چھڑک کر اسے زندہ کیا، جب کہ شہزادے کے مرید شیخ کے قریب پہنچے، ان کی آنکھیں بددلی سے بھڑک رہی تھیں، اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے، لیکن مرثیے نے قہقہہ لگایا اور کہا، "اے اعلیٰ حضرت، میں نہیں جانتا تھا کہ آپ مجھے دریا کے اوپر سے پتھر اٹھائیں گے اور میں اپنی تلاش کے لیے ایسا پتھر اٹھاؤں گا۔ پتھر اور اسے تلاش کرنے کی کوشش کرو"

شہزادے نے جواب دیا، "کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ کیا تم اب اس پتھر کی تلاش کرنا چاہتے ہو جو تم سے گرا ہو اور ایک سال پہلے کرنٹ میں بہہ گیا ہو؟"

لیکن متولی نے اس کی باتوں پر کوئی دھیان نہیں دیا اور اس پر چیختے ہوئے کہا: ’’چھوٹے شہزادے، اس سارے ہنگامے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جب تک ہم دریا میں پتھر تلاش نہ کر لیں، تم سب میرے ساتھ چلو۔‘‘

گویا کسی جادو کے تحت، شہزادے اور اس کے ساتھی نے بھیک کی شفاف مقناطیسیت کا جواب دیا اور خاموشی سے اس کے پیچھے دریا کی طرف چل پڑے، ہرمٹ نے شہزادے سے کہا کہ وہ اپنی جیب سے رومال نکالے، اسے اس کے چاروں کونوں سے پکڑے اور اسے دریا میں ڈبو دے، اس طرح دعا کرے:

" اے شہزادوں کے شہزادے، بادشاہوں کے بادشاہ، اور تمام فلسفیوں کے پتھروں کے بنانے والے، میرا پتھر مجھے واپس کر دو"

جیسے ہی شہزادے نے ایسا کیا اور اپنا رومال پانی سے اٹھایا تو وہ اپنی کفر بھری آنکھوں سے بیس سے زیادہ فلسفیوں کے پتھروں کو دیکھ کر حیران رہ گیا، جو کہ اصلی پتھر سے ملتے جلتے ہیں جو اس نے کھوئے تھے، ہر ایک کو جانچنے پر معلوم ہوا کہ ہر ایک ساحل کے عام پتھر کو سونے میں بدل سکتا ہے۔ اور شہزادے نے اس پتھر کو سونے میں بدل دیا۔ دریا میں بنڈل

متولی اور اس کے ساتھیوں نے اس پر چلایا، "تم نے ایسا کیوں کیا؟" لیکن شہزادے نے مردِ خُدا کی طرف دیکھا، اُس کے آگے احترام سے جھک گیا اور کہا:

"جناب میں چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس جو ہے وہ اس کے پاس ہے جو سونے کو بیکار کنکر سمجھتا ہے۔"

اور اس لیے شہزادے نے اپنی زمینی بادشاہت کو ترک کر دیا تاکہ وہ عقلمند بوڑھے آدمی سے سیکھے کہ روح کی بادشاہی کیسے حاصل کی جائے، جو خلا میں نہیں ہے اور فنا کے تابع نہیں ہے۔

کہانی کا اخلاق یہ ہے کہ زمینی دولت خواہ کتنی ہی قیمتی کیوں نہ ہو، عارضی ہے اور جب جسم ایک سرد، بے جان لاش بن جائے تو اسے اس پست دنیا میں چھوڑ جانا چاہیے۔

فلسفی کے پتھر کو استعمال کرنے کے بجائے، جو یہاں صرف وقتی دولت جمع کرنے کی صلاحیت کی علامت ہے، ہمیں اس سنیاسی کی طرح ہونا چاہیے جس نے اپنا وقت اور قابلیت الہی دولت حاصل کرنے کے لیے وقف کر دی ہے جو کہ لازوال اور لافانی ہے۔

جو شخص خدا کو جان لے گا وہ خوابوں سے بھی زیادہ دولت کا مالک ہوگا اور اگر ضروری ہو تو روحانی دولت حاصل کرنے اور حقیقی دولت سے لطف اندوز ہونے کی امید میں مادی چیزوں کو پتھر کی طرح ترک کردے گا۔

دوسروں کے ساتھ ہمارے معاملات میں

پہچاننا اور تعریف کرنا بہت ضروری ہے۔

مخصوص اوصاف اور اعلیٰ صفات

جسے انہوں نے اپنے تجربات سے کشید کیا۔

اور انہوں نے اسے اپنے وجود سے تشکیل دیا۔

اگر ہم کھلے ذہن کے لوگوں کا مطالعہ کریں۔

ہم ان کو سمجھ سکیں گے اور آرام سے ان سے نمٹ سکیں گے۔

ہم بھی فوری طور پر قابل ہو جائیں گے۔

اس شخص کی نوعیت کو جاننا جس کے ساتھ ہم سلوک کر رہے ہیں۔

گھڑ دوڑ کے بارے میں کسی فلسفی سے بات نہ کریں۔

گھریلو تنظیم کے بارے میں کسی سائنسدان سے بحث نہ کریں۔

میں جانتا ہوں کہ اس شخص کی کیا دلچسپی ہے اور ان کی توجہ کس چیز کو حاصل کرتی ہے۔

اور اس نے اسے اس موضوع کے بارے میں بتایا

ضروری نہیں کہ ان چیزوں کے بارے میں جن میں آپ کی دلچسپی ہو۔

اگر ہم دوسروں کو سمجھنا چاہتے ہیں۔

ہمیں ان پر تنقید اور مذمت کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

اس کے بجائے ہمیں اپنی عقل کے آئینے میں دیکھنا چاہیے۔

یہ جاننے کے لیے کہ کس چیز کو درست اور بہتر کرنے کی ضرورت ہے؟

وہ نفسیاتی آئینے بہت مختلف ہیں۔

مانوس آئینے کے بارے میں جسے ہم ہر صبح دیکھتے ہیں۔

ہر روز میں خود اس آئینے میں دیکھتا ہوں۔

اگر مجھے کوئی ایسی چیز مل جائے جو مجھے پسند نہیں ہے۔

میں خود کو قصوروار ٹھہراتا ہوں اور اسے درست کرنے کے لیے سخت محنت کرتا ہوں۔

اس طرح انسان اپنی تصویر دیکھتا ہے

اپنی روح کے آئینے میں اس کی حقیقی شکل میں جھلکتا ہے

اور یہ دن بدن ترقی کرتا ہے

خوشی اور ذہنی سکون کے راستے پر

خدا آپ کو سلامت رکھے اور آپ پر سلامتی ہو۔

لانگس کا نیٹ ورک

میں یہاں ہوں، اپنی آرزوؤں کا جال ڈال رہا ہوں

میری سوچوں کے وسیع سمندر میں

تم اکثر مجھ سے بچ گئے ہو، اے قیمتی الہی شکار!

تاہم، میں امن کی گہرائیوں میں تلاش کرنا جاری رکھتا ہوں

اور بغیر کسی وقفے کے، میں نے اپنی محبت کے جال یکے بعد دیگرے آپ کی طرف ڈالے ہیں

مجھے ایک دن آپ کو اپنی لامتناہی خواہش کے جال میں پھنسنا ہے

میں اپنی محبت کا یہ جال ہر جگہ پھینکتا ہوں

زندگی کی ہنگامہ خیز لہروں کے اوپر

اور چمکتے ستاروں کے بارے میں

اور اچھی روحوں کی گہرائیوں میں

میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں ایک شکاری ہوں

اور میں آپ کو پکڑنے کی کوشش کرتا رہوں گا

!اے سب سے پیاری خواہش اور وجود میں سب سے بڑا خزانہ

میں اس سے جہالت کے پردوں کو پھاڑنے اور وہم کے اندھیروں کو دور کرنے، اور آپ کی زندگی کی سب سے بڑی آرزو اور آپ کی خواہشات کے تخت پر مضبوط ترین خواہش بننے کے لیے، اور آپ کی سستی اور تاخیر کو

خوشی، تجدید اور جوش کے ساتھ چلنے والی روحانی سرگرمی میں تبدیل کرنے میں مدد کرنے کے لیے کہتا ہوں جب تک کہ میں آپ کو اس سے محبت کا پینے نہ دینے کے لیے کہتا ہوں، نشے میں دھت ہو کر آپ کی زیارت کرنا جس میں سکون ہے اور آپ کے دل کو محبت اور شکر کے پانیوں سے دھونا اور آپ کے وجود میں یقین کے چراغ روشن کرنا اور آپ کے خوابوں کو اس کے بابرکت سمندر کی حقیقت میں پگھلانا اور آپ کو اس میں اطمینان اور اطمینان حاصل کرنا، تاکہ وہ آپ کے اندر سکون و اطمینان بسر کرے۔

خاموشی کا مطلب ہے پرسکون خیالات

جسم کو پرسکون کرنا اور اس کی ضروریات کو کنٹرول کرنا

جو بھی ایسا کرنے کے قابل ہو گا وہ ایک تازگی آمیز سکون کا تجربہ کرے گا۔

وہ بہتر دنیا کی شاندار لہروں اور نقوش کو محسوس کرے گا۔

اور جو خاموشی کی گہرائیوں میں ڈوبتا ہے، پھر

وہ اپنے اندر خدا کی بادشاہی کو دریافت کرے گا۔

جب تک کوئی شخص سڑک پر چل رہا ہے۔

اس کا ہر لمحہ بہت قیمتی ہے۔

ہم یہاں اس سرزمین پر مختصر وقت کے لیے ہیں۔

سب کچھ عارضی ہے، لیکن خدا کا احساس دائمی ہے۔

اسے دل و جان سے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی

ہمیں اس دنیا کے فتنوں کو اپنے زیر اثر نہیں آنے دینا چاہیے۔

ہمیں ہمارے سب سے بڑے مقصد اور ہمارے اعلیٰ ترین مقصد: خدا سے دور کر کے

خدا کو پہچاننا ممکن ہے۔

ہمیں کائنات کے مالک کو تلاش کرنا چاہیے۔

جس کی روشنی سے ستارے ٹمٹماتے ہیں۔

اور اس کی طاقت سے دل دھڑکتے ہیں۔

ہمیں اسے خاموشی کے مندر میں تلاش کرنا چاہیے۔

جب ہم تڑپ اور تڑپ کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں۔

اور جب ہم جلتی آرزو کے ساتھ اس کے بارے میں سوچتے ہیں۔

ہم اسے ڈھونڈ لیں گے۔

میں کسی نامعلوم خدا کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

بلکہ یہ ایک رب کے بارے میں ہے جس کو میں جان گیا ہوں۔

اور یہ میرے لیے سچ ہے۔

یہ تمام جسمانی چیزوں سے زیادہ حقیقی ہے۔

یہ آسمانی سمندر ہے جو ہماری انسانی زندگیوں کی لہروں کو برقرار اور برقرار رکھتا ہے۔

ہم ہر چیز کے بغیر کر سکتے ہیں۔

سوائے خدا کے۔

{بہت برتر ہے خدا، قادر مطلق، حق}

(مبارک ہیں وہ جو دل کے پاکیزہ ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے)

انسان کے لیے محبت اور محبت کی ضرورت محسوس کرنا فطری بات ہے لیکن دل کی یہ تڑپ آخر کار اس محبت کا سرچشمہ ہے جو کہ خدا ہے۔

انسانی محبت کی بنیاد بہت سی توقعات، حساب کتاب اور موضوعی غور و فکر پر ہوتی ہے، اس لیے اس کے دائمی ہونے کی کوئی ضمانت نہیں کیونکہ یہ شرائط کی پابند ہے۔

تاہم، الہی محبت غیر مشروط، مستقل اور پائیدار ہے اگر یہ آپ کے دل کو چھوتی ہے، تو آپ اسے ہمیشہ اپنے ساتھ پائیں گے۔

تمام حالات میں، آپ اسے تحفظ اور یقین دہانی کے ذریعے محسوس کریں گے، یہاں تک کہ مشکلات اور مصائب کے درمیان بھی۔

مصائب اور کٹھن آزمائشوں کے درمیان

ہر کوئی آپ کو چھوڑ سکتا ہے، لیکن وہ مقدس محبت آپ کو نہیں چھوڑے گی، آپ کو مایوس نہیں کرے گی، اور آپ کو پریشانیوں اور وہموں کا شکار نہیں چھوڑے گی، کیونکہ یہ زندگی کے موڑ اور موڑ کے درمیان ایک حفاظتی قوت اور آسمان سے رہنمائی کرنے والی روشنی ہے۔

جب انسانی محبت پر خدائی محبت کا الزام لگایا جاتا ہے تو وہ پاک و صاف ہو جاتی ہے لیکن اگر آپ اس ندی کو جو کہ انسانی محبت ہے کو بہار سے الگ کر دیں جو کہ محبت الٰہی ہے تو وہ بہتا رک کر دنیا کی ریت میں گم ہو جاتا ہے۔

جب تک انسانی محبت الٰہی محبت سے جڑی رہتی ہے، یہ دل کو نرم کرتی ہے، ضمیر کو تازگی بخشتی ہے، اور روح کے باغوں کو زندگی کے پانی سے سیراب کرتی ہے۔

محبت: مرضی کا محرک

میں جو کچھ بھی کرتا ہوں، میں اپنے دل میں پوری محبت کے ساتھ کرتا ہوں۔

اگر آپ اسے آزمائیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ بالکل بھی تھکاوٹ محسوس نہیں کرتے

کیونکہ محبت وصیت کا سب سے بڑا محرک ہے، اور محبت کے زیر اثر وصیت میں ایسے کام کرنے کی غیر معمولی طاقت ہوتی ہے جو کچھ لوگوں کے لیے ناممکن معلوم ہوتی ہے۔

روحانی بصیرت

ماسٹر پرہنس یوگننند کی تعلیمات سے

خود غرضی جو دوسروں کی خوشی کی پرواہ کیے بغیر اپنے لیے خوشی تلاش کرتی ہے، یا جو اپنے ذاتی مقاصد کے حصول کے لیے دوسروں کے جائز مفادات کو پامال کرتی ہے اور تباہ کرتی ہے، ناخوشی کو بڑھاتی ہے اور بدحالی کا سبب بنتی ہے۔

اے رب، تو بے پناہ سخاوت کا سرچشمہ ہے اور برکتوں اور بھلائیوں کا بہتا ہوا چشمہ ہے ہمیں بھی دینے کی لذت معلوم کرے اور دوسروں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے بے دریغ دے دے گویا وہ ہماری اپنی ہوں۔

جب کوئی شخص دوسروں کی مذمت نہیں کرتا بلکہ سمجھ اور محبت کے ساتھ ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتا ہے، تو خدا کے قوانین - جیسا کہ شعوری قوتیں - اس ہمدرد شخص کے ساتھ ایسا ہی سلوک کریں گے۔

جو شخص احسان اور سخاوت سے لبریز دل کے ساتھ دوسروں کی ذہنی اور مادی مدد کرتا ہے تو وہ پائے گا کہ جو کچھ وہ دیتا ہے وہ اس کے پاس آتا ہے اور یہی عمل کا قانون ہے جو دلوں پر لاگو ہوتا ہے۔

ایک شخص جو دوسروں کے بارے میں محسوس کرتا ہے وہ آسمان میں مستقل کمپن پیدا کرتا ہے، اسی طرح کی ہمدردی اور مہربانی کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے جو ان لوگوں کو معاف کرتا ہے جنہوں نے اس پر ظلم کیا ہے وہ اپنے لئے معافی اور رواداری کو راغب کرے گا۔

***

مضبوط ذہن کے اچھے اور ذہین لوگوں کے ساتھ صحبت رکھنا، اچھی کتابیں پڑھنا، اپنے باطن کو تلاش کرنا، فن، سائنس، ادب کے تخلیقی کاموں میں مشغول ہونا، اور مفید اور مفید سرگرمیاں یہ سب ذہن کی نشوونما اور مضبوطی میں معاون ہیں، اسے اعلیٰ علم کے لیے زیادہ قبول کرنے والا بناتا ہے، مزید برآں، روزانہ مراقبہ روح کو تقویٰ سے بھر دیتا ہے۔

***

زمین کے امیر اور روح کے امیر میں کوئی موازنہ نہیں کیونکہ روح کے امیر اللہ کی نظر میں امیروں سے زیادہ امیر ہیں

***

اپنی موجودگی کی خوشبودار ہواؤں سے ہمیں تروتازہ کر
ہمیں اپنی شاندار موجودگی کی آرزو سے بھر دے۔
ہماری ہستی کو تیری الہی حکمت سے پرورش ملے
ہمیں آپ کی مقدس روشنی محسوس کرنے دو
یہ ہماری زندگی کے ہر پہلو میں پھیلتا ہے۔
اور یہ ہمارے عزم کو مضبوط کرتا ہے۔
اور ہمارے اندھیروں کو دور کرتا ہے۔
اور ہم پر امن قائم کرے۔
اور امید
اس سے ہمیں اچھے کام کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔

***

عالمی مسائل کی جڑ خود غرضی ہے جو جہالت سے جنم لیتی ہے۔

ہر کوئی سوچتا ہے کہ وہ صحیح کام کر رہے ہیں، لیکن جب وہ صرف اپنے ذاتی مقاصد کی پیروی کرتے ہیں، تو وہ سبب اور اثر کے کرمی قانون کو حرکت میں لاتے ہیں، جو لامحالہ ان کی اپنی اور دوسروں کی خوشی کو تباہ کر دے گا۔

میں جتنا زیادہ انسانی جہالت کی وجہ سے ہونے والے دنیا کے سانحات کا مشاہدہ کرتا ہوں، اتنا ہی مجھے احساس ہوتا ہے کہ اگر گلیاں سونے سے ہموار ہو جائیں تب بھی خوشی نہیں رہے گی۔

خوشی دوسروں کو خوش کرنے میں مضمر ہے۔ اگر ہر کوئی ایسا کرے تو سب خوش ہوں گے اور زمین کی نعمتوں میں سے سب کو اپنا حصہ ملے گا

***

ایک شخص کو اپنی مرضی کو صحیح راستے پر تربیت دے کر ناکامی کے بیجوں اور جڑوں کو مٹا کر اپنی زندگی پر قابو پانے کے قابل ہونا چاہیے تاکہ یہ انسانی وہموں کو تبدیل اور متزلزل کر سکے۔

یہ وصیت بنیادی طور پر اٹوٹ ہے کیونکہ یہ خدائی مرضی کا عکس ہے، اور یہ انسان کے اندر پہلے سے موجود ہے، اور اسے بس اسے اپنی گہرائیوں میں ظاہر کرنا ہے۔

***

جب آپ کے پیروکار نماز پڑھ رہے ہوں۔
میں ان کی آنکھوں سے مقدس جوش کی شعاعیں جمع کرتا ہوں۔
اور میں اسے اپنے روحانی جوش سے ملا دیتا ہوں۔
میرے پیاسے خیالات کے لیے اسے تازگی بخش مشروب کے طور پر پیش کرنے کے لیے
وہ اس وقت تک پیتی ہے جب تک کہ وہ مطمئن نہ ہو جائے، اور اس کے درد اور خوف غائب ہو جاتے ہیں۔
تعزیت اور ہمدردی کے متلاشی افراد کے لیے
میں یہ جادوئی کاک ٹیل پیش کرتا ہوں۔
خلوص دل اور نیک نیتوں کے شفاف گوبلوں میں
ہر ایک جو اس مبارک امرت کو پیتا ہے۔

وہ ہمیشہ کی خوشی کی کیفیت کا تجربہ کرتا ہے اور اپنی پریشانیوں اور دردوں کو بھول جاتا ہے!

***

ہمیں سمجھ کا پانی دو

لاکھوں لوگ روحانی پیاس کی وجہ سے تھک چکے تھے اور تھک چکے تھے۔

چنانچہ انہوں نے جاہلیت کے ہجوم سے جھٹکنا شروع کیا۔
بہت سے لوگ پرتشدد جھٹکوں سے لرز اٹھتے ہیں۔
وہ راستے پر گر جاتے ہیں۔
جہالت انہیں اپنے کھروں سے کچل دیتی ہے۔
خُداوند، ہم امن کا پانی چاہتے ہیں۔
اور حکمت کا مشروب
اور تفہیم کا امرت
ہماری جلتی ہوئی پیاس بجھانے کے لیے
کیونکہ سمجھ کے پانی سے بجھے بغیر
ہم بحث کرتے ہیں، ہم جھگڑتے ہیں، اور ہم لڑتے ہیں۔
ہم ایک دوسرے کو مارتے ہیں۔
تلاش کرنے کی بجائے
بلند و بالا پہاڑوں کی وادی میں
افہام و تفہیم کی جھیل پر
جس کا پانی روح کی پیاس بجھاتا ہے۔
یہ جذبات کے میدانوں کو بیان کرتا ہے۔

***

جب بھی میں دوسروں کے لیے ہمدردی اور خیر سگالی کی لہریں بھیجتا ہوں، میں خدا کی محبت کا ایک راستہ کھولتا ہوں

تاکہ تم میرے پاس آؤ

الٰہی محبت وہ مقناطیس ہے جو سب سٰ بڑی بھلائی کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

اے خُداوند، میرے دل کی آرزو کی کھڑکی سے اور میری پرجوش دعاؤں کے ذریعے میری روح کی پناہ گاہ میں داخل ہو

میں اپنی تمام فکری اور اخلاقی کمزوریوں کو عزم کی آگ میں جلا دوں گا، کیونکہ جب تک میں ان کمزوریوں کو دور نہیں کروں گا، میں شعلہ الٰہی کا دیدار نہیں کر سکوں گا

***

اے رب!

آج میں مخصوص چیزوں کو پورا کرنے کا عہد کروں گا اور پھر میں وہی کروں گا جو میں نے منصوبہ بنایا تھا۔

میں پہلے اس بات کو یقینی بناؤں گا کہ میری نیت درست ہے، پھر میں آپ کی طاقت کو محسوس کروں گا اور آپ کی مدد اور برکت سے میں جو کچھ کرنا چاہتا ہوں اسے پورا کروں گا۔

***

بیماری تین طرح کی ہوتی ہے: جسمانی، نفسیاتی اور روحانی

جسمانی بیماری زہر، متعدی بیماریوں اور حادثات کی متعدد اقسام کے نتیجے میں ہوتی ہے۔

ذہنی بیماری خوف، اضطراب، غصے اور دیگر جذباتی خلل کی وجہ سے ہوتی ہے۔

روحانی بیماری، تاہم، خدا کے ساتھ اپنے تعلق کے بارے میں ایک شخص کی لاعلمی سے پیدا ہوتی ہے۔

جہالت سب سے بڑی بیماری ہے جب انسان جہالت سے چھٹکارا پاتا ہے تو وہ تمام جسمانی، نفسیاتی اور روحانی بیماریوں کے اسباب سے بھی نجات پا جاتا ہے۔

میرے استاد سری یکتسووار اکثر کہا کرتے تھے: حکمت ہر بیماری کا علاج ہے۔

***

جیسے جیسے سورج کی کرنیں پھیلتی جائیں گی میں غریبوں اور دکھیوں کے دلوں میں امید کی کرن اور ان لوگوں کے دلوں میں عزم اور خود اعتمادی کے چراغ جلاؤں گا جو خود کو ناکام سمجھتے ہیں۔

جب ہم یہ جان لیں گے کہ زندگی سیکھنے اور فرائض کی انجام دہی کا درس گاہ ہے، اور ساتھ ہی ساتھ یہ ایک لمحاتی خواب بھی ہے، تب ہمیں معلوم ہوگا کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

زندگی کی بنیاد خدمت پر ہونی چاہیے کیونکہ اس عظیم مقصد کے بغیر اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو دماغ دیا ہے وہ وہ مقصد حاصل نہیں کر سکے گا جس کے لیے اسے بنایا گیا تھا۔

***

ایک رات میں چاندنی میں سمندر میں نہانے گیا پانی بہت ٹھنڈا تھا لیکن میں نے اپنے آپ کو یاد دلایا کہ ہر چیز بجلی سے بنی ہے، وہی بجلی جو سردی پیدا کرتی ہے وہی گرمی بھی

پیدا کرتی ہے اور وہ پانی بذات خود کچھ نہیں بلکہ برقی توانائیوں کا مظہر ہے۔

اس سوچ کے درمیان، خدا کی روشنی نے مجھے لپیٹ لیا، اور سردی کے احساس نے مجھے چھوڑ دیا کیونکہ میں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا، اس کے بجائے، میں نے سچائی کی تصدیق کی کہ ہر چیز الہی بجلی سے بنا ہے.

برسوں پہلے موسم ناقابل برداشت حد تک گرم تھا اور ہر کوئی ہانپ رہا تھا ذہنی وابستگی سے ان کی تکلیف مجھ پر منتقل ہو گئی تھی، مجھے توجہ مرکوز کرنے اور مضامین لکھنے سے روکتے ہوئے میں نے خود کو جھنجھوڑ کر کہا، "یہ سب کیوں؟" اور خدا سے دعا کی۔

"اے رب، وہی بجلی تندور میں گرمی اور فریج میں برف پیدا کرتی ہے، موسم ہلکا ہے!" فوراً ہی موسم میرے لیے خوشگوار ہو گیا گویا برف کی ایک تہہ نے میرے جسم کو گھیر لیا ہے اور میں بے حد متاثر ہونے لگا اور بغیر کسی مشکل کے لکھنے لگا۔

ایک بار، میں نوجوان سیلف ڈسکوری طلباء کے ایک گروپ کے ساتھ ایک کھلی ٹورنگ کار میں ریاستوں کا سفر کر رہا تھا [حوالہ جات بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک کا نام راشد تھا] ان میں سے ایک میرا سیکرٹری تھا وہ اور میں کار میں سو گئے اور ایک چھوٹا کمبل بانٹ دیا۔

رات ٹھنڈی تھی جب میں گہری نیند میں گرا تو اس نے مجھ سے کمبل کھینچ لیا اور جب میں آدھے راستے سے بیدار ہوا تو میں نے لاشعوری طور پر اس سے کمبل کھینچ لیا۔ یہ کچھ دیر تک چلتا رہا پھر میرے دماغ نے کہا، "ایسا کیوں کر رہے ہو؟ سب ٹھیک ہے تم گرم ہو!"

پھر میں نے کمبل پھینکا، اٹھ کر بیٹھ گیا اور مراقبہ کرنے لگا یہاں تک کہ میرا جسم گرم روٹی کی طرح محسوس ہوا جب شاگرد دو گھنٹے بعد بیدار ہوئے، سردی سے کانپتے ہوئے، انہوں نے مجھے بے حرکت پایا، میں مقدس جوش میں جذب ہو گیا تھا، اور انہوں نے سوچا کہ میں مر گیا ہوں، انہوں نے مجھے اپنی روحانی بے خودی سے جگایا، لیکن میں نے ان کے چیختے ہوئے کہا، "مگر سب جوانوں نے مسکرا کر کہا، کوئی نہیں؟ آئیے اپنا سفر جاری رکھیں"

انہوں نے احتجاج کرتے ہوئے کہا، "میں بغیر کوٹ یا کمبل کے منجمد سردی میں بیٹھا تھا! پھر بھی مجھے سردی نہیں لگی، صرف میں ہی گرم رہا!"

نوٹ: ہم سخت موسمی حالات میں جسم کو بے نقاب کرنے کی سفارش نہیں کرتے۔ بابا پرمہنس نے انسانی صلاحیتوں اور موروثی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے لیے ان تجربات کا تذکرہ کیا، پھر بھی انھوں نے ایسے حالات سے نمٹنے میں احتیاط اور اعتدال کا مشورہ دیا۔

****

مجھے احساس ہے کہ میرے خیالات مجھے یا تو ناکامی یا کامیابی کا باعث بنیں گے، اس بات پر منحصر ہے کہ میری زندگی میں کون سا خیال سب سے مضبوط ہے ، اس لیے میں یہ یاد رکھنے کی کوشش کروں گا کہ اے رب، اپنا مدد کا ہاتھ بڑھا کر میری کامیابی کی راہ ہموار کرو۔

میں ہر ایک کے ساتھ اپنے معاملات اور میل جول میں اخلاص اور دیانتداری کو اپناؤں گا اور محبت بھرے خیالات اور نیک تمناؤں کو پھیلاؤں گا اور پھر خدا اپنی طاقت اور حکمت سے میرا ساتھ دے گا۔

****

جب ذہن خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے جو کہ تمام بھلائیوں کا سرچشمہ اور تمام بابرکت طاقتوں کا ماخذ ہے، وہ خدائی موجودگی سے واقف ہو جاتا ہے اور کامیابی کے تمام عناصر کا مالک ہوتا ہے۔

ان عناصر کا خدا کی زبردست طاقت سے گہرا تعلق ہے جو کسی بھی میدان میں کامیابی کے نئے اسباب اور مواقع پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

****

ہمیں ترقی پسند لوگوں کی کمیونٹی تلاش کرنی چاہیے جو ہمیں سچ بتاتے ہیں اور خود کو بہتر بنانے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

بہترین دوست وہ ہے جو عاجزی کے ساتھ ایسے طریقے بتائے جو ہم استعمال کر سکتے ہیں اور وہ چیزیں جو ہمیں اپنی زندگی کو بہتر کرنے کے لیے کرنی چاہئیں

نفرت اور سخت جذبات کے ساتھ کی گئی سخت تنقید،
کسی شخص کے سر پر ہتھوڑے سے مارنے کے مترادف ہے، جب کہ
محبت زیادہ طاقتور اور زیادہ فائدہ مند ہے۔

محبت اور افہام و تفہیم کے ساتھ دی گئی مہربان تجاویز
حیرت انگیزی پیدا کرنے کی طاقت رکھتی ہیں، جب کہ دوسروں
کی تکلیف دہ تنقید سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا

***

گہرے دکھ بھی وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جاتے ہیں، لٰذا
زندگی کے ہر روز اداسی لانے کا کوئی فائدہ نہیں

کسی عزیز کا دیرینہ غم نہ اس کی مدد کرتا ہے نہ ہمارا
اور نہ ہی حقیقت میں کچھ بدلتا ہے

احساس کمتری کا شکار ہونا یا ماضی کی غلطیوں یا
ناکامیوں کے لیے خود کو سزا دینا فائدہ مند نہیں ہے۔ بلکہ یہ
زندگی کو دکھی اور ذہنی صلاحیتوں کو مفلوج بنا دیتا ہے۔

ہمیں اپنے آپ کو بورنگ روٹین کے گڑھے میں نہیں جانے دینا
چاہیے، کیونکہ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جو آرام سے دور ہے،
کیونکہ یہ ذہن کو پریشان کرتی ہے اور پوشیدہ صلاحیتوں کو بے
حسی کی بھٹی میں جلا دیتی ہے۔

***

انسانی مرضی توانائی کا ایک طاقتور جنریٹر ہے قوتِ
ارادی اور توانائی کے حقیقی ذرائع تک رسائی کی خواہش کے
استعمال سے، ایک شخص اندرونی قوتوں کے لامحدود تقسیم
کار سے تیزی سے جڑ سکتا ہے۔

***

ہر لفظ خواہ اچھا ہو یا برا، جسم یا دماغ میں اپنی
ارتعاش (یعنی اس کے اثرات) چھوڑتا ہے اور زندگی کی توانائی
اور فکر میں خواہشات اور خواہشات کی صورت میں چھوڑتا
ہے، لہٰذا تمام کلام کی کمپن اچھے یا برے رجحانات کو ذہن میں
چھوڑ دیتی ہے۔

حق کو مسخ کرنے کے محرکات سے چھٹکارا پانے والا اپنے اندر
ایک زبردست قوت پیدا کرتا ہے تاکہ وہ جھوٹی گواہی نہ دے اور
اس کی تمام باتیں سچی ہوں۔

***

اے رب، مجھے میٹھے، مفید اور تازگی بخش الفاظ بول کر
سچائی کی خدمت کے لیے اپنی آواز کا استعمال کرنے کی توفیق

عطا فرما، اپنی زندگی کی بانسری پر اپنی لافانی دھنیں بجائیں تاکہ میں تیری مقدس دھنوں کی آوازوں سے فیض یاب ہو سکوں۔

***

ہم لامحدود کائناتی سمندر کا ایک اٹوٹ حصہ ہیں جب ہم اس تک پہنچتے ہیں اور اس میں تیرتے ہیں تو ہمارا شعور پھیلتا ہے اور ہم اپنی وسعت کو محسوس کرتے ہیں۔

اس کے بارے میں سوچنا ہمیں اس کے قریب لاتا ہے، اس پر غور کرنا ہمیں اس کی طرف لے جاتا ہے، اور اس سے ہم آہنگ ہونے کی مسلسل کوشش ہمیں علم، عزم اور توانائی فراہم کرتی ہے۔

***

جو چیز مشکل نظر آتی ہے وہ درحقیقت ہمارے اندر موجود طاقتوں کو باہر نکالنے کی دعوت ہے، اور ہمارے اندر موجود بھلائی کی پوشیدہ توانائیوں کے ہر اخراج کے ساتھ، ہم مضبوط اور سمجھدار ہوتے جاتے ہیں۔

خدا پوشیدہ طریقوں سے مدد کا ہاتھ بڑھاتا ہے وہ ذہنی سکون جو سالک پر مراقبہ کے دوران نازل ہوتا ہے وہ اس کی موجودگی کا ثبوت ہے، اور مراقبہ کرنے والا جو روحانی خوشی محسوس کرتا ہے وہ اس کی آرزو اور محبت کا ردعمل ہے۔

ایک شخص کو فطرت کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے، اپنی زندگی کا تجزیہ کرنے اور ان چیزوں کا جائزہ لینے کے لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے جن کو وہ ضروری سمجھتا ہے یا جن کو وہ ضروری سمجھتا ہے اور جس کے بغیر وہ نہیں کر سکتا، تاکہ وہ اپنے پاس موجود چیزوں سے لطف اندوز ہو سکے اور اپنے خاندان کے افراد اور دوستوں کے ساتھ ضروری وقت گزار سکے تاکہ انہیں بہتر طریقے سے جان سکے، اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ خود کو جان سکے۔

***

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ باطن اس کے اندر ابدی خوشی رکھتا ہے اور جو اس نعمت کا مزہ چکھتا ہے اور اس پر مطمئن رہتا ہے وہ پائیدار حکمت کا مالک ہوتا ہے۔

***

بیماری کیوں خوفناک لگتی ہے؟ کیونکہ یہ درد اور موت لاتا ہے۔

اس بیماری کو جسم سے اور جہالت میں ڈوبے ہوئے دماغ و روح سے ختم کرنا ہوگا۔

درد صرف جسمانی جسم تک محدود نہیں ہے۔ ذہنی، نفسیاتی اور روحانی تکالیف بھی ہیں ہم اداسی، دیگر غیر صحت مند مزاجوں اور نفسیاتی حالات سے، اور ان خوف سے جو زیادہ تر خیالی ہوتے ہیں روحانی طور پر، ہم اپنی روح کی لافانی فطرت سے لاعلمی کا شکار ہوتے ہیں۔

الہی طاقت انتہائی درستگی کے ساتھ کام کرتی ہے، اس لیے انسان کو ہم آہنگی اور اس کے مطابق ہونا چاہیے۔

ہمیں خدا کی کائناتی کمپن کو اپنے اندر اور ہمارے ذریعے بہنے دینا چاہیے۔

اور اس کی زندہ موجودگی کو ہماری زندگیوں میں لانا اور اپنے جسموں کو اس کی بابرکت اور شفا بخش توانائی سے چارج کرنا

***

منفی فوائد کو مثبت سے بدلنے سے، الجھنیں ختم ہو جاتی ہیں اور ذہنی سکون بحال ہو جاتا ہے۔

جب کوئی شاگرد راستے پر آگے بڑھنے کا پختہ فیصلہ کرتا ہے تو کوئی چیز اسے نہیں روک سکتی اور نہ ہی کوئی رکاوٹ اس کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔

***

جسم کھربوں خلیات سے بنا ہے اور ہر خلیہ ایک ذہین وجود کی مانند ہے ہر خلیے میں موجود ذہانت کو بیدار اور تربیت دی جانی چاہیے کہ ہر وہ چیز جان سکے جو جانی جا سکتی ہے لیکن انسان نے ان خلیات کو تربیت نہیں دی اور اس وجہ سے وہ ذہنی تناؤ کی حالت میں رہتا ہے، لمحہ بہ لمحہ ذہنی ادراک اور علم کی کمی کا شکار ہے۔

نوٹ: مندرجہ بالا بیان 1927 میں ماسٹر پرمہانسا کے ایک لیکچر کے دوران دیا گیا تھا کئی دہائیوں بعد، ماہرین حیاتیات ہر خلیے کے نیوکلئس میں موجود ڈی این اے کی شناخت کرنے میں کامیاب ہو گئے تجربات نے ثابت کیا ہے کہ ہر خلیے میں موجود ڈی این اے ناقابل یقین حد تک درست معلومات اور ذہانت پر مشتمل ہوتا ہے۔

***

اخلاص اور ایمانداری ان سب سے بڑی خوبیوں میں سے ہیں جن کی میں کسی شخص میں بہت زیادہ قدر کرتا ہوں۔

دوستی ایمانداری سے پروان چڑھتی ہے اور خلوص کی مٹی میں پھلتی ہے۔

ہم کسی کے کتنے ہی قریب کیوں نہ ہوں، ہمیں اس رشتے کو عزت اور اچھے برتاؤ سے میٹھا کرنا چاہیے، تب ہی دوستی شاندار اور پائیدار ہوگی۔

تاہم، واقفیت جو لاپرواہی کا باعث بنتی ہے اور دوسروں کے جذبات کو نظرانداز کرتی ہے، دوستی کے لیے تباہ کن ہے۔

***

ایک شخص کو ایسے سچے دوستوں کی ضرورت ہوتی ہے جو زندگی کی سیڑھی پر چڑھ چکے ہوں تاکہ اسے مسلسل بہتر بنانے میں مدد ملے، وہ دوسروں کو بھی اٹھنے میں مدد کرے اور ان کے ساتھ خدا کی نعمتیں بانٹیں جن سے وہ لطف اندوز ہوتا ہے۔

حقیقی دوستی وہ عالمگیر روحانی کشش ہے جو روحوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے اور انہیں الہی محبت کے بندھن سے جوڑتی ہے۔

یہ محبت یا دوستی دو یا دو سے زیادہ لوگوں کے درمیان ہو سکتی ہے۔

جب روحانی دوستی دل میں بستی ہے تو روح کائناتی روح کے ہمہ گیر سمندر میں تیرتی ہے اور ان پابندیوں اور حدود کو پیچھے چھوڑتی ہے جو اسے خدا کی مخلوق سے الگ کرتی ہیں۔

***

میں پوری انسانیت کے ساتھ ایک تعلق محسوس کرتا ہوں، جیسا کہ کوئی شخص اپنے خاندان کے قریب محسوس کرتا ہے، یہ احساس ناقابل بیان ہے، اور جب یہ آتا ہے، تو یہ اپنے ساتھ زندگی کے معنی اور خوبصورتی کا گہرا ادراک لے کر آتا ہے۔

***

یہ عقلمندی ہے کہ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں اس میں خدا کی مرضی کو پورا کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ یہ اندرونی امن اور خوشی کا راستہ ہے، یہ وسیع اور بے حد کائنات، اپنی متنوع قدرتی قوتوں کے ساتھ، خدا کی رہنمائی کی مرضی سے

چلتی ہے، ہر چیز الہی منصوبہ کے مطابق چلتی ہے، اور ہم اس کائناتی منصوبہ کا ایک لازمی حصہ ہیں۔

ہمیں اپنا فرض ادا کرنا چاہیے، اور ہمیں وہ کردار ادا کرنا چاہیے جو اللہ ہمیں دیتا ہے، نہ کہ وہ کردار جو ہمیں خوش کرتا ہے۔

***

آرکائیوز سے: کیا ہم پہلے ملے ہیں؟

ماضی میں، ایتھر کے دل میں، جب ہم روح کے طور پر وجود میں آئے، ہم سب سو گئے

الہی محبت کے کمبل کے نیچے اور جب خدا نے ہمیں بیدار کیا، تو ہم اس سے بہت دور چلے گئے، جیسا کہ فاسق بیٹے کی کہانی میں ہے، اور ہم اپنے درمیان خدائی بندھن کو بھول گئے اور ایک دوسرے کے لیے اجنبی بن گئے۔

اپنے آسمانی گھر کو ترک کر کے ہم اس دنیا کے مسافر بن گئے ہیں، زمین کے کونے کونے سے نکل کر تقدیر کی راہوں پر چل رہے ہیں۔

ہم اپنے اصل گھر سے دور دور تک سفر کر چکے ہیں پھر بھی وقتاً فوقتاً کچھ جگہیں، تجربات اور چہرے دبی ہوئی یادوں اور گہرے اندرونی احساسات کو جگاتے ہیں جو ہمیں سرگوشی کرتے ہیں۔

ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم دوبارہ ان چیزوں کا تجربہ کر رہے ہیں جو ہم پہلے جانتے تھے، اور ہم ان پیاروں سے ملتے اور بات چیت کرتے ہیں جن کے ساتھ ہم ماضی بعید میں قریب تھے۔

***

خداوند، ہمیں الہی محبت کے فضل سے نوازے۔
ہمارے دل آپ کی آرزو سے پگھل جائیں۔
اور اس کے اندر آرزو کی آگ بھڑک رہی ہے۔
شاید ہماری روحیں جسمانی پنجروں میں قید ہیں۔
وہ اپنی مجبوریوں سے آزاد ہو جاتی ہے۔
اور وہ الہی آرزو سے چلتی چلی جاتی ہے۔
تیری ابدیت کے ساحلوں تک
اے ہمارے ابدی محبوب

***

اے خُداوند ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں۔
آپ کی محبت ہماری روحوں پر چمکے۔

اور تیرے جلال کا جلوہ ہم پر چمکے۔
اور آپ کی حکمت ہماری زندگی کے تمام مراحل میں ہماری رہنمائی کرے۔
اور وہ ہمارے دلوں کی محبت اور ہماری آرزو کو قبول کرے۔
اور ہمیں اپنی موجودگی کا لمس نصیب فرما
اور آپ کے قریب رہنے سے لطف اندوز ہونا
***

جب ہم انسانیت کو مکمل طور پر سمجھنے لگتے ہیں تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ یہ محض ایک مادی وجود نہیں ہے اس کے اندر بے شمار قوتیں موجود ہیں، جن کی صلاحیتوں کو وہ اس دنیا کے حالات کے مطابق ڈھالنے کے لیے مختلف درجات تک استعمال کرتا ہے اور ان قوتوں کی صلاحیت اوسط انسان کے تصور سے کہیں زیادہ ہے۔
***

الٰہی محبت کی کشش خالص ترغیب اور نرم قائل کے ذریعے کام کرتی ہے جب دل محبت الٰہی کی پکار کو محسوس کرتا ہے تو اس کے اندر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہ اپنی اسیر محبت کے دائرے کو وسعت دے کر وجود اور اس میں موجود تمام چیزوں کو شامل کر لے اس طرح اسیر محبت آزاد ہو جاتی ہے اور خود غرضی کی سلاخوں سے باہر بے لگام ہو جاتی ہے۔
اور یوں محبت خدا کے دل میں نئے سرے سے پیدا ہوتی ہے، اور سب اس بابرکت وحدانیت میں شامل ہو جاتا ہے۔
***

ہم اپنے ہر تجربے کے ذریعے ترقی کرتے ہیں، جب تک ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم ان سے قیمتی سبق سیکھ سکتے ہیں ہر دکھ اور تکلیف کے لیے جس کا ہم تجربہ کرتے ہیں معنی اور مقصد ہوتا ہے۔
تجربات کی سختی کے باوجود، وہ آگ کی مانند ہیں جو لوہے کو پگھلا کر اسے خوبصورت، پائیدار اور ورسٹائل فولاد میں بدل دیتی ہے۔
***

عاجزی وہ کھلا دروازہ ہے جس کے ذریعے رحمت، محبت اور سکون کی فراوانی ان نیک روحوں میں داخل ہوتی ہے جو نیکی

سے محبت کرتی ہیں اور جنت کی روشنیوں اور نعمتوں کو قبول کرتی ہیں۔

***

کوئی شخص کامیاب تاجر ہو، ہوشیار سیاست دان ہو، ظالم آمر ہو یا بڑا مصلح ہو، اس کی طاقت خدا کی لامحدود طاقت کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے۔

***

تکبر روحانی اندھا پن کا سبب بنتا ہے کیونکہ یہ روح سے اس وسیع وسعت کی بینائی کو دور کر دیتا ہے جو عظیم روحوں میں بستا ہے۔

عظیم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی طاقت اللہ تعالیٰ سے مستعار لی گئی ہے جو عاجزوں سے محبت کرتا ہے اور انہیں علم، رہنمائی اور طاقت میں بڑھاتا ہے۔

***

سچی دوستی وہ روشنی ہے جو ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنے کی ترغیب دیتی ہے تاکہ ہم آسمان کے دروازے کو دیکھ سکیں اور اس سے گزر کر الہی محبت کے دائرے میں جا سکیں

***

برے مزاج کینسر کی طرح ہوتے ہیں، اندرونی سکون کو کچلتے ہیں یہ بتاتا ہے کہ کیوں کوئی سخت مزاج شخص اپنی مشکلات اور مسائل پر قابو پانے میں ناکام رہتا ہے۔

جب انسان اپنے آپ کو نقصان دہ عادات سے محدود کر لیتا ہے تو وہ زندگی کے ساتھ جدوجہد جاری رکھنے سے قاصر ہو جاتا ہے اور جیسے ہی وہ منفی مزاج کو اپنے دماغ پر قابو پانے دیتا ہے تو اس کی مرضی مفلوج ہو جاتی ہے۔

یہ خصائص دماغ کو الجھن اور حیرانی کی دھند میں لپیٹ لیتے ہیں، اور صحیح فیصلے کو ختم کر دیتے ہیں

زندگی کے حالات کتنے ہی تلخ اور سخت کیوں نہ ہوں، انسان اپنے دماغ اور ارادے سے فتح حاصل کر سکتا ہے۔

***

انسانی روح خواہشات، آزمائشوں، پریشانیوں، پریشانیوں اور خوف کی زنجیر میں جکڑی ہوئی ہے اور خود کو آزاد کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اگر آپ اس زنجیر کو کھینچتے رہتے ہیں جو آپ کو جسمانی شعور سے اتنی سختی سے جکڑتی ہے تو ایک دن خدائی ہاتھ

مداخلت کر کے اس زنجیر کو کاٹ دے گا اور آپ آزاد ہو جائیں گے۔

***

اچھے، وفادار دوستوں کے بغیر زندگی کی کیا قیمت ہے؟ دل میں ایک مقناطیس ہے جو سچے دوستوں کو کھینچتا ہے یہ محبت، بے لوثی اور دوستانہ فکر کا مقناطیس ہے

جب ہم کسی سے مصافحہ کریں تو ہمیں اپنی محبت اور خلوص کی مقناطیسیت کو ان تک پہنچانا چاہیے اور جس قدر ہوسکے ان کی مدد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

***

لوگوں کو جمود اور غیر متبدل رہنے کی ضرورت نہیں ہے روح کے جوہر سے وہم کے پردوں کو ہٹا دیا جانا چاہئے تاکہ وہ اپنی پاکیزگی اور طاقت کے ساتھ چمکے اور اس عظیم شان کو ظاہر کرے جو خدا نے بنی نوع انسان کو عطا کی ہے۔

خدا اچھی کوششوں، جائز عزائم، اور کامیابی حاصل کرنے کے عزم کو برکت دیتا ہے۔

***

اے رب!

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ مجھے کس قسم کی آزمائشوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ یہ میری روحانی ترقی کے اگلے مرحلے کی نمائندگی کرتا ہے۔

میں خوب جانتا ہوں کہ میرے پاس علم اور قدرت ہے۔

وہ دو چیزیں جو تم مجھے دیتے ہو

یقینی سمجھ اور یقینی فتح

***

جنت ایک اعلیٰ خوشی کی حالت ہے جہاں کوئی پریشانی یا غم نہیں ہے۔

اچھی کوششوں اور اچھے کاموں کو جاری رکھنے سے، روحیں آخرکار پائیدار اور نئی خوشی کی حالت میں پہنچ جاتی ہیں۔

نیک اعمال کا مطلب عکاسی اور تعمیری اور فائدہ مند سرگرمیاں ہیں۔

***

جب آپ جہالت کو حکمت میں بدل سکتے ہیں

کمزوری اور کمزوری سے صحت اور جیورنبل تک
زندگی کی راہوں پر اعتماد اور دلیری سے چلیں – چاہے اکیلے ہی کیوں نہ ہوں۔
اور ایک زندہ اور بیدار ضمیر رکھنے کی اندرونی خوشی
اور خدا کے انصاف پر اٹل ایمان اور باطل پر حق کی فتح اور وہم پر حقیقت
اور جب آپ ہر روز کوشش کرتے ہیں کہ اپنے خیالات کو اعلیٰ اور بہتر سطحوں کی طرف جاری کریں۔
وہ محبت کرنے والا اور شکر گزار دل رکھتا ہے۔
اور دوسروں کے لیے نیک نیت
آپ کی فکری پرورش مقناطیسی ہے۔
اور پھر یہ آپ کو ہر وہ چیز اپنی طرف متوجہ کرے گا جو خوبصورت اور فائدہ مند ہے۔
چیزوں، لوگوں اور حالات سے جن کی ضرورت ہے۔
سلامتی اور حفاظت کے ساحلوں کی طرف سفر جاری رکھنا

***

رات کو سونے اور صبح اٹھنے سے صرف آدھا گھنٹہ پہلے بھی مثبت خاموشی اور سکون کی پابندی کرنے سے نفسیاتی سکون کا احساس بڑھے گا، جو زندگی کی روزمرہ کی جنگ کے تمام مشکل حالات کا مقابلہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے، اس اندرونی احساس کے ساتھ روزمرہ کے تقاضوں اور ضروریات کو پورا کرنا ممکن ہو جاتا ہے۔

***

اعلیٰ شعور کی حالت میں پہنچنا روحانی ترقی کو تیز کرتا ہے اور روح کے سمندر میں مزید مہارت سے غوطہ لگانے میں مدد کرتا ہے۔

***

انسان اپنے خیالات اور اعمال کے بیجوں کے معیار کے مطابق خوشی حاصل کرتا ہے جو اس نے بویا ہے اور اپنی زندگی کی مٹی میں بوتا رہتا ہے۔

***

انسانی ذہن توانائی یا اہم سرگرمی کا ایک وسیع ذخیرہ ہے۔

یہ سرگرمی مسلسل عضلاتی حرکات، دل، پھیپھڑوں اور ڈایافرام کے کام، سیلولر میٹابولزم، خون کے کیمیائی رد عمل، اور موٹر حسی اعضاء (اعصاب) کے کام میں مسلسل استعمال ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ، اہم توانائی کی ایک بڑی مقدار سوچ، جذبات اور مرضی پر خرچ ہوتی ہے۔

خوف اہم سرگرمی کو کمزور کر دیتا ہے اور یہ فعال مرضی کے شدید ترین دشمنوں میں سے ایک ہے۔

****

منافقت اچھے نتائج کا باعث نہیں بنتی، ذہین میں سے ذہین وہ چیز چھپا نہیں سکتا جو اس کی آنکھیں ظاہر کرتی ہیں، کیونکہ انسان کی ساری تاریخ اس کی آنکھوں میں لکھی ہوتی ہے۔

اگر آپ کسی کی فطرت جاننا چاہتے ہیں تو خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ پر اس شخص کی حقیقت ظاہر کرے کیونکہ آپ دھوکے میں نہیں آنا چاہتے اور آپ اس کی اصلیت کو اپنے دل کی گہرائیوں میں محسوس کریں گے اور آپ کا وجدان غلط نہیں ہوگا۔

****

خواہش، ارادہ اور مرضی:

ایک "خواہش" ایک خواہش ہے جس میں توانائی کی کمی ہے اور "ارادہ" کچھ کرنے کا عزم ہے: کسی خاص خواہش یا خواہش کو پورا کرنا "مرضی" کے طور پر اس کا اظہار یہ کہہ کر کیا جاسکتا ہے: "میں انتھک محنت کروں گا جب تک کہ میں اپنی خواہش کو حاصل نہ کرلوں۔"

جب آپ اپنی مرضی کو تربیت دیتے ہیں، تو آپ اسے حاصل کرنے کے لیے ضروری کام کیے بغیر کسی چیز کی خواہش کرنے کے بجائے اہم سرگرمی کی قوتوں کو اتار سکتے ہیں

****

ہمیں امید نہیں ہارنی چاہیے، بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ خدا ہمیں اپنے حالات کو بہتر بنانے، اپنے خیالات کو بلند کرنے، اور زندگی میں اپنے اور دوسروں کے لیے نئی اور مفید چیزیں تخلیق کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اگر ہم اپنے موجودہ طرز زندگی سے ناخوش ہیں تو ہمیں ایسے نئے طریقے اور طریقے تلاش کرنے چاہئیں جن سے ہمیں

اطمینان اور ذہنی سکون حاصل ہو ہمیں ایسے اقدامات پر غور کرنا چاہیے جو ہمارے حالات کو بہتر بنائیں اور ہماری زندگی کو مزید بامقصد اور بامقصد بنائیں، اور پھر ان خیالات کو عملی جامہ پہنائیں۔

***

اے رب، ہمیں آپ کو جاننے کے مقدس فریضے سے زیادہ اہم کوئی فرض نہ سمجھیں، ہر عمل، اس کی نوعیت کچھ بھی ہو، صرف آپ کی عطا کردہ کامیابی کی طاقت سے ہی پوری ہو سکتی ہے، اس لیے ہمیں ہر چیز سے بڑھ کر آپ سے پیار کرنا چاہیے، کیونکہ آپ کی زندگی اور آپ کی محبت کے بغیر، ہم زندہ نہیں رہ سکتے اور نہ ہی پیار کر سکتے ہیں، ہم خدا سے پیدا ہوئے ہیں، اور اس کا جوہر ہمارے اندر بستا ہے، اس کی ذات اور اس کے اندر موجود ہے۔

***

خوشی کی آگہی:

خوش کن شعور کے مطلق وجود میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ جب ہم یہ شعور رکھتے ہیں تو ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہماری انفرادیت یا ہماری چھوٹی سی شخصیت تبدیل اور بدل گئی ہے، اور یہ کہ ہم محبت اور نفرت، لذت اور درد کے دوغلے پن سے اوپر اٹھ کر ایک ایسی سطح پر پہنچ گئے ہیں جہاں عام محدود شعور اور واضح شعور کی حالتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

ہم ایک اندرونی توسیع اور وسعت، اور ہر چیز کے لیے ایک عمومی ہمدردی بھی محسوس کرتے ہیں۔

اس حالت میں دنیا کا شور مٹ جاتا ہے، جوش ختم ہو جاتا ہے اور ہمارے اندر وجود کی وحدانیت کا احساس پیدا ہوتا ہے اور کائناتی روشنی کا واضح نظارہ نظر آتا ہے۔

تمام نجاستیں اور انحرافات عدم میں تحلیل ہو جاتے ہیں، اور ہمیں ایسا لگتا ہے جیسے ہم کسی دوسری دنیا میں چلے گئے ہیں: ابدی خوشی اور لامتناہی خوش دائمی کے منبع کی طرف۔

***

خوف زندگی کی سرگرمیوں کو دباتا اور روکتا ہے جو عام طور پر اعصاب کی طرف باقاعدگی سے بہتی ہے، تاکہ وہ ایسا دکھائی دیں جیسے وہ مفلوج ہو گئے ہیں، اور جسم سست ہو

جاتا ہے اور اس کی قوتِ حیات نمایاں طور پر اور نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے (خوف ایک اعصابی رکاوٹ ہے!)

خوف خوف کی وجہ کو ختم کرنے میں مدد نہیں کرتا یہ قوت ارادی کو کمزور کرتا ہے اور دماغ کو جسم کے اعضاء کو کمزور کرنے والے سگنل بھیجنے پر اکساتا ہے مزید برآں، خوف دل کو زہر دیتا ہے، ہاضمے کو خراب کرتا ہے اور متعدد جسمانی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔

جب بیداری خدا پر مرکوز رہے گی تو آپ کسی چیز سے نہیں ڈریں گے اور ہمت اور ایمان کے ساتھ ہر رکاوٹ اور رکاوٹ کو دور کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

***

کامیابی حاصل کرنے کی طاقت دماغ میں پنہاں ہے اگر آپ دنیا کے شکوک و شبہات اور آپ کو نیچے لانے کی کوشش کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کے باوجود اپنے یقین پر مضبوطی سے قائم رہیں گے تو دماغ کی طاقت کی کوئی حد نہیں ہے اس خیال پر توجہ مرکوز کریں اور اپنے ذہن کو حاصل کرنے کی تحریک اور اپنے مقاصد کی طرف مثبت انداز میں کام کرنے کے عزم سے بھریں۔

اپنے ذہن کو اعلیٰ کامیابیوں کی طرف دھکیلتے رہیں روحانی دولت حاصل کریں، اور دولت اور خوشحالی کی باقی تمام صورتیں آپ کے حکم پر ہوں گی۔

***

شعور لامحدود اور بے حد ہے۔ یہ دور دراز کے ستاروں تک پھیلی ہوئی ہے اور کائنات کے ہر ایٹم تک پھیلی ہوئی ہے، چھوٹے سے چھوٹے الیکٹرانز تک، انسانوں کو کائناتی شعور کے اس سمندر کے ساتھ ایک محسوس کرنا چاہیے، اپنے آپ کو عظیم انسانی خاندان کے ارکان کے طور پر پہچاننے کے لیے خاندانی اور قومی حدود کو عبور کرنا چاہیے۔

***

کوئی بھی شخص کسی شخص پر اثر انداز نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ اس کی مرضی کے استعمال یا غلط استعمال کے ذریعے خدا کی دی ہوئی آزادانہ خواہش کو اس کی تلاش کے لیے استعمال کرنا چاہیے، اور پھر وہ اسے ضرور پا لیں گے۔

شاگرد کو یاد رکھنا چاہیے کہ اچھے لوگوں کے ساتھ صحبت کرنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے جو مثبت اثر و رسوخ رکھتے

ہیں اور جو اس کی حوصلہ افزائی کرنے، اس کی قوت ارادی کو مضبوط کرنے، اور اس کی سمجھ بوجھ کو بڑھانے میں مدد کرتے ہیں۔

****

استاد پرمہنس نے شاگردوں کے ایک گروپ سے کہا:

میں نے تمہیں اپنی محبت غیر مشروط اور بغیر کسی ریزرویشن کے دی ہے اور مجھے یقین ہے کہ بدلے میں مجھے تمہاری محبت ملی ہے۔

****

میں نے اپنی زندگی میں جن لوگوں کو جانا ہے ان میں سے کچھ کے پاس وہ تمام چیزیں ہیں جو میں نے سوچا تھا کہ میں چاہوں گا، پھر بھی انہیں ان خواہشات کو پورا کرنے میں خوشی نہیں ملی۔

میں نے سب سے پہلے خدا کو تلاش کیا اور پایا کہ اس کی ہمیشہ تازہ ہونے والی خوشی ہر خواہش کو پورا کرتی ہے اور روح کو خوشی اور اطمینان سے بھر دیتی ہے، اور یہ کہ وہ وجود میں موجود کسی بھی سنسنی یا آزمائش سے زیادہ پرکشش ہے۔

****

کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کے دل کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی اس کے جذبات میں خلل ڈالنا چاہیے، کیونکہ دل احساس کا مرکز ہے، اور جذباتی پیچیدگیاں دل کو اضطراب اور پریشانی کا باعث بنتی ہیں۔

****

انسان کو اپنی شخصیت کی مخصوص خصوصیات کو پہچاننے کے لیے اپنے اندر جھانکنا چاہیے۔

کچھ لوگ لکھنے کا شوق رکھتے ہیں، کچھ لوگ موسیقی ترتیب دینے یا ناچنے اور گانے کی طرف راغب ہوتے ہیں، اور کچھ فنانس اور معاشیات کے شعبے میں کام کرنے کا رجحان رکھتے ہیں، وغیرہ۔

بدقسمتی سے، ایسے لوگ ہیں جو افواہیں پھیلانا اور گپ شپ میں مشغول ہونا، یا جھگڑا اور لڑنا پسند کرتے ہیں۔

انسان کو اپنی خوبیوں کو بدلنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ ان کاموں سے جان چھڑانی چاہیے جو وہ اس کی

مرضی کے خلاف کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اسے ناخوشی اور پشیمانی ہوتی ہے۔

***

غیر معمولی نفسیاتی لگاؤ:

اس بیماری کے متاثرین خوشی کے حصول میں یک طرفہ ہو جاتے ہیں یہ مانتے ہوئے کہ خوشی دولت جمع کرنے، شہرت حاصل کرنے، یا صحت یا طاقت رکھنے میں مضمر ہے، وہ اپنی سلگتی ہوئی امنگوں کی قربان گاہ پر صحت، اچھی شہرت، ذہنی سکون، عزت اور وقار سب کچھ قربان کر دیتے ہیں، بہت دیر ہو چکی ہے، انہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ فطرت کے توازن کا احترام کرتے ہیں، صرف ایک قانون کا احترام کرتے ہیں۔ خدا، اور سرگرمی کو سکون کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے، حقیقی خوشی لا سکتا ہے اور ایک عمدہ زندگی کا مقصد پورا کر سکتا ہے۔

غیر صحت مندانہ لگاؤ کے امراض میں مبتلا افراد بے لگام خواہشات کے خیالات میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جس سے زندگی کے بارے میں ایک مسخ شدہ اور مسخ شدہ نقطہ نظر پیدا ہوتا ہے، مثال کے طور پر، ایک تاجر نے بڑی کامیابی حاصل کی اور دولت کمائی، لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی دولت سے لطف اندوز ہو سکے، شدید پریشانیوں اور خوف کی وجہ سے وہ اعصابی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا، اور اللہ آپ کو تسلی دے۔

دوسروں کا خیال ہے کہ مقصد کے حصول کے لیے ہر چیز جائز ہے اس الجھن کی وجہ سے وہ اپنے حقیقی مقصد سے محروم رہتے ہیں اور معمولی سی تسکین حاصل کرنے سے بھی قاصر رہتے ہیں، خواہ ان کے پاس وہ چیزیں ہوں جن کی وہ خواہش رکھتے ہیں، کیونکہ انسانی فطرت بہت وسیع اور ہمہ جہتی ہے اور اسے ہر سطح پر متوازن ترقی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ذہنی سردی

اس بیماری کا ایک اور نام ہے: مایوسی ایک شخص کبھی نہیں جانتا کہ یہ کب حملہ کرے گی اور اس کی تکلیف دہ علامات، جیسے ناامیدی، عدم برداشت، اضطراب، اور بے صبری، اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ یہ اکثر طویل ہوتی ہے، اور اس کے متاثرین اکثر آسانی سے دوبارہ گر جاتے ہیں، یہاں تک کہ اگر انہیں یقین ہو کہ وہ صحت یاب ہو گئے ہیں۔

نفسیاتی جلن

یہ بیماری دائمی دنیاوی پریشانیوں میں رہنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو لوگ اس میں مبتلا ہوتے ہیں وہ عموماً اپنی قوت ارادی کو استعمال کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں اور اس طرح ہمت سے ان کا مقابلہ کرنے اور ان کو جڑ سے ختم کرنے کے بجائے غیر فعال طور پر اپنے مستقل خوف کے سامنے جھک جاتے ہیں۔

***

سب سے بڑی چیز جس کی خواہش شوہر اور بیویاں ایک دوسرے کے لیے کر سکتے ہیں وہ روحانی تفہیم ہے۔ جو جذباتی کشادگی کو فروغ دیتی ہے۔ اور جو فہم و فراست، احساسات کا خیال اور محبت جیسی عمدہ خصوصیات کو سامنے لاتی ہے۔

تاہم، اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ روحانی ترقی دوسروں پر مسلط نہیں کی جا سکتی

جب ایک شخص دوسروں کے ساتھ محبت محسوس کرتا ہے، تو اس کی مہربانی ان کے آس پاس کے پیاروں کو متاثر کرے گی اور ان پر مثبت اثر ڈالے گی۔

***

خدا ان دلوں کی عیادت کرتا ہے۔ جو تڑپ کے آنسوؤں سے پاک ہوتے ہیں اور محبت کی شمعوں سے روشن ہوتے ہیں

***

استاد پرمھانسا نے طلباء کے ایک گروپ سے کہا:

اپنی زندگی کے باغ سے ہر روز ایک روحانی پھول کی توقع نہ کریں۔

اس خدا پر بھروسہ رکھیں جس کے سپرد آپ نے اپنے معاملات کیے ہیں، وہ آپ کو اجر دے گا اور آپ کی امیدوں کو وقت پر پورا کرے گا، اب جب آپ نے اپنی روح کی مٹی میں محبت الٰہی کا بیج بو دیا ہے، تو اس کی پرورش دعاؤں اور نیک اعمال سے کریں، اور اس کے اردگرد کے نقصان دہ اور پرجیوی جڑی بوٹیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں: جھاڑیوں، شکوک و شبہات، شکوک و شبہات کے۔

جب مقدس تصورات پھوٹیں تو ان کی آبیاری کرو اور انہیں تمنا اور ایمان کے پانیوں سے سیراب کرو اور ایک صبح تم خود علم کے بابرکت پھول کو دیکھ کر خوش ہو جاؤ گے۔

***

ہمیں اس عظیم ترین محبوب کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے جو تمام چاہنے والوں اور دوستوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے، اور ہمیں دنیاوی چیزوں کی محبت کو اپنے دلوں پر قبضہ نہیں ہونے دینا چاہیے، جو دائمی، پائیدار الٰہی محبت کے ساتھ دھڑکتی ہو جس کا نہ کوئی یکساں ہو اور نہ ہی کوئی محبت اس سے بڑھ کر ہو، کیونکہ جب محبت الٰہی دل پر قبضہ کرتی ہے تو اس میں سکون اور سکون بھر جاتا ہے۔

صحیفہ بنی نوع انسان کو خدا پر غور کرنے، اپنے ذہنوں کو اس میں غرق کرنے، ہر چیز کو اس کے سپرد کرنے اور خلوص نیت سے اس کی عبادت کرنے کا مشورہ دیتے ہیں، دکھاوے یا منافقت کے بغیر خدا کو جاننا زندگی کا آخری مقصد ہونا چاہئے، دنیاوی فرائض ان طاقتوں کی مدد کے بغیر پورے نہیں ہوسکتے جو خدا نے انسانیت کو عطا کی ہے۔

انسان کی زندگی میں خدا سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہ سمجھی جائے اگر کوئی شخص خلوص نیت سے خدا کی پرواہ کرے اور اس کے تئیں اپنے روحانی فرض کو پورا کرے تو اس کے حالات ہر طرح سے بہتر ہوں گے اور وہ ہر طرح کے حالات کے باوجود اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرے گا۔

***

کسی شخص کو دوسروں کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے، نہ ہی ان کی زمین، امن، محبت، وقار، یا ان کا کوئی مادی اور اخلاقی مال نہیں چھیننا چاہیے۔

جو آپ کا نہیں ہے اسے لینے کی خواہش اگر آپ کو محسوس نہیں ہوتی تو آپ کی ضرورت یا خواہش آپ کے پاس آجائے گی چوری سب سے پہلے ذہن میں اس وقت جڑ پکڑتی ہے جب انسان دوسروں سے حسد کرنے لگتا ہے۔

روحانی پرہیزگاری وہ راستہ ہے جس کے بعد انسان فطری طور پر کثرت کو اپنی طرف متوجہ کرے گا، اور ان کے پاس ان ذرائع سے برکتیں آئیں گی جن کو وہ جانتے ہیں اور جن ذرائع سے وہ نہیں جانتے یہ ایک ناقابل فہم الٰہی قانون ہے جہاں تک چور اور خود غرض لوگ ہیں، وہ اپنی زندگی مادی چیزوں کے پیچھے لگتے ہیں، ان کی نظریں ہمیشہ دوسروں کے پاس موجود ہوتی ہیں، چاہے ان کے اپنے خزانے سونے سے بھرے ہوں۔

جب تک مادی خود غرضی کو ترک نہیں کیا جائے گا، دنیا خوشی کو نہیں جان سکتی

***

شادی کے چند سال بعد ہزاروں میاں بیوی اپنے آپ سے سوال کرتے ہیں:

"ہماری محبت کہاں گئی؟"

ان لوگوں کا جواب یہ ہے کہ وہ حد سے زیادہ لذت کی آگ میں بھسم ہو گئے اور خود غرضی اور بے عزتی سے مغلوب ہو گئے۔

جب یہ تاریک خوبیاں دل میں داخل ہو جائیں تو محبت راکھ ہو جاتی ہے۔

جب ایک مرد اور عورت ایک دوسرے کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں، تو وہ ایک ساتھ ہمیشہ کے لیے اپنی خوشیوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔

مرد کو چاہیے کہ وہ عورت کی اچھی خوبیوں کو ظاہر کرنے میں مدد کرے اور اسے یہ احساس دلائے کہ وہ اس کے ساتھ صرف اس کی خواہشات کی تکمیل کے لیے نہیں ہے، بلکہ راستے میں ایک ساتھی کے طور پر، جس کے لیے وہ عزت اور قدردان ہے، اور جسے وہ زندگی کے اعلیٰ ترین پہلوؤں کا اظہار سمجھتا ہے۔

عورتوں کو مردوں کو اسی نظر سے دیکھنا چاہیے۔

***

اگر آپ درخت کی جڑوں میں غلط قسم کی کھاد ڈالیں گے تو اس کا پھل کم اور کم ہو جائے گا اسی طرح جب انسان دوستی کے درخت کو خود غرضی کے ساتھ پالتا ہے تو اس کے ناپاک مقاصد اس دوستی کے پھل کو بگاڑتے اور خراب کر دیتے ہیں۔

کسی میں صرف اس لیے دلچسپی لینا کہ وہ امیر یا بااثر ہے اور ہمارے لیے کچھ کر سکتا ہے اسے دوستی نہیں کہا جا سکتا اسی طرح کسی کے خوبصورت چہرے کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہونا بھی دوستی نہیں ہے یا پھر جب وہ چہرہ اپنی جوانی، دلکشی کھو دے تو "دوستی" ختم ہو کر ماضی بن جاتی ہے۔

***

نیک کام جو نیک لوگ دوسروں کی مدد کے لیے کرتے ہیں وہ شہرت اور ناموس یا انا کی تسکین کے لیے نہیں کرنا چاہیے بلکہ

تمام اعمال اللہ کی محبت اور اس کی رضا کے لیے کیے جانے چاہئیں۔

***

جو لوگ دوسروں کی غیبت، غیبت اور گپ شپ سے لطف اندوز ہوتے ہیں وہ کبھی بھی حوصلہ افزا الفاظ اور دانشمندانہ نصیحت سے دوسروں کی مدد کرنے کی خوشی کو نہیں جان سکتے۔

زیادہ تر لوگ اپنے دلوں میں اپنی کمزوریوں اور تکلیف دہ پیدائشی زخموں سے واقف ہیں، اور ان کا علاج کاسٹک ایذا رسانی اور ڈنک مارنے والی ملامت سے نہیں ہو سکتا، بلکہ محبت کے آرام دہ اور سکون بخش بام سے۔

***

خداوند، مجھے وہ کرنے دیں جو آپ مجھ سے کرنا چاہتے ہیں، اور مجھے اپنے عزائم یا خواہشات کو مجھ پر قابو پانے کی اجازت نہ دیں ان کاموں کو پورا کرنے میں میری مدد کریں جو اس دنیا کو ہر لحاظ سے ایک بہتر جگہ بنائیں گے، تاکہ میرے خیالات اور اعمال آپ کی شان کا اعلان کریں اور دوسروں کو آپ کی یاد دلائیں۔

***

نیند ایک نعمت ہے، آپ کے مسائل خواہ کچھ بھی ہوں، جب آپ دور ہوتے ہیں تو آپ ان سے آزاد ہوجاتے ہیں لیکن آپ کو یہ سیکھنا چاہیے کہ جاگنے کے اوقات میں خود کو مسائل سے کیسے جان بوجھ کر آزاد کیا جائے اگر آپ نے کبھی چینی نہیں چکھائی ہے تو آپ کو اس کی مٹھاس کا پتہ نہیں چلے گا، اسی طرح جب تک آپ دماغ کی صلاحیتوں کو پوری طرح استعمال نہیں کریں گے، آپ اس کی حیرت انگیز طاقت کی تعریف نہیں کر پائیں گے۔

***

جب عزت مآب جج ایک نازک معاملے کے بارے میں اپنا حتمی فیصلہ جاری کر رہے تھے جس کا مطلب کسی دوسرے شخص کے لیے زندگی یا موت ہے، اسی لمحے وہ گھریلو مسائل کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اس دن اس کے ساتھ پیش آیا تھا اور گھر پر اس کی حکمرانی نافذ نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھا!

اگر ایسا جج کوئی غیر منصفانہ حکم جاری کرتا ہے جس سے ارتکاز کی کمی کی وجہ سے ایک بے گناہ کی موت واقع ہو

جاتی ہے، تو وہ بدلے میں، تمام گناہوں کے منصف اعلیٰ ترین جج کے سامنے ملزم اور مجرم کھڑا ہو گا: وہ عالمی قانون جو کسی قسم کی طرفداری کو نہیں جانتا اور جس میں اقربا پروری کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

***

مجھے اب بھی یاد ہے جب مجھے ایک غیر متوقع تجربہ ہوا تھا۔ غور و فکر کے بادلوں کے پیچھے سے روحانی مسرت کی صبح اچانک نمودار ہوئی اور میرے وجود پر چھا گئی۔

وہ بابرکت تجربہ تمام توقعات سے بڑھ گیا، جیسا کہ میں نے ایک ناقابل بیان خوشی محسوس کی، اور خوشی کی روشنی نے شعور کے تمام تاریک گوشوں کو روشن کر دیا، الجھنوں اور سوالات کے سائے کو ختم کر دیا۔

وہ روشنی — جیسے ایک ایکس رے — نے کھردری چیزوں میں سے سوراخ کیا اور مجھے ایسی چیزیں دکھائیں جو بصارت کے عام افق سے پرے، مشرق اور مغرب، شمال اور جنوب، میرے سامنے اور میرے پیچھے، میرے اوپر اور میرے نیچے، میرے اندر اور میرے ارد گرد، اور ہر جگہ۔

***

تباہ کن شک اپنے اثر میں فالج کے مترادف ہے یہ تعمیری سوچ کو روکتا ہے اور قوت ارادی کو روکتا ہے۔

یہ اعلیٰ طاقتوں کے فلاحی کاموں اور کائنات کے قوانین کی راہ میں رکاوٹ کا کام کرتا ہے، خدا کی نعمتوں کو روح تک پہنچنے سے روکتا ہے، یہ اضطراب اور بے بسی کا احساس بھی لاتا ہے۔

وہ کامیابی کے خلاف مزاحمت کرتا ہے اور جہالت، تعصب، غیر منصفانہ تعصب، یا بے قابو جذبات اور جذبات کی وجہ سے خیالات کو مسترد کرتا ہے۔

***

روحانی پنر جنم کا مطلب ہے خود کو جہالت کے پنجرے سے آزاد کرنا اور محدود شعور کی مجبوریوں سے بچنا

انسان کی زندگی بعض اوقات بہت خوبصورت ہو سکتی ہے لیکن اس سے وابستہ ہونا جنت کے پرندے کو تنگ پنجرے میں ڈالنے کے مترادف ہے اگر آپ پنجرے کا دروازہ کھولیں تو پرندہ باہر اڑنے سے ہچکچاتا ہے کیونکہ وہ اس کا عادی ہو چکا ہے۔

یہ خوبصورت پرندہ خوفزدہ ہے اور پنجرے کو چھوڑ کر لامحدود آزادی کی طرف لوٹنا نہیں چاہتا جس سے یہ آیا تھا، اس کے بجائے ایک چھوٹے اور محدود علاقے میں رہنے کو ترجیح دیتا ہے جو اس کی فطرت کے مطابق نہیں ہے۔

اس طرح انسانی روح جسم سے مانوس ہو جاتی ہے اور اس کی قیدی بن جاتی ہے، اس بات سے بے خبر کہ وہ لامحدود کائنات کا حصہ ہے اور اس کا زمینی وجود عارضی ہے اور اسے اپنے آسمانی گھر میں واپس آنا ہے۔

اور فطری حکمت کو جسم کی پابندیوں اور محدودیتوں سے آزاد کرنے کو میں روحانی پنر جنم کہتا ہوں۔

***

دماغ کی طاقت کی کوئی حد نہیں ہے اس خیال پر توجہ مرکوز کریں اور اپنے ذہن کو حاصل کرنے کی تحریک اور اپنے مقاصد کی طرف مثبت انداز میں کام کرنے کے عزم سے بھریں اپنے خیالات کو اعلیٰ کامیابیوں کی طرف دھکیلتے رہیں اگر آپ روحانی دولت حاصل کر لیتے ہیں تو دولت اور خوشحالی کی دوسری تمام صورتیں آپ کے حکم پر ہوں گی۔

***

جب انسان اپنی کوششوں سے کوئی خواہش پوری نہیں کر پاتا تو وہ دعا میں خدا سے رجوع کرتا ہے اس طرح ہر مانگی جانے والی دعا اپنے اندر چھپی ہوئی آرزو کو ظاہر کرتی ہے لیکن خدا کو پا لینے سے تمام خواہشات ختم ہو جاتی ہیں اور تمام خواہشات پوری ہو جاتی ہیں۔

***

ایک شخص کو اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے اور مقصدی، غیرجانبدار اور پابندیوں سے پاک ہونا چاہیے۔

اسے ان مطالعات (واقعات اور حالات) پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہئے جو زندگی اس کے سامنے رکھتی ہے کیونکہ ان میں وہ اسباق موجود ہوتے ہیں جو اسے سیکھنا ہے۔

***

عظیم عالمی اہداف کو اس دنیا میں متعارف کرایا جانا چاہیے، اور ایسے نظریات کو اپنانا چاہیے جو انسانیت کو بلندی پر لے جائیں، اس کے خیالات کو بہتر بنائیں، اس کی خواہشات کو روکیں، اور اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کو نکھاریں۔

ان کو روحانی مثال اور اچھے نصاب کے ذریعے فعال کیا جا سکتا ہے نہ کہ وحشیانہ طاقت اور تباہ کن جنگوں کے ذریعے سیاسی طاقت اس پر قابو پانے اور رہنمائی کرنے کے روحانی اصولوں کے بغیر خطرناک ہے۔

جب میں روحانی اصولوں کا حوالہ دیتا ہوں تو میرا مطلب مخصوص عقائد، فرقوں یا عقیدے سے تعلق نہیں ہے، بلکہ وہ آفاقی قوانین ہیں: راستبازی اور نیکی کے وہ قوانین جو ہر ایک پر لاگو ہوتے ہیں اور ان سے بھلائی، فلاح اور امن لاتے ہیں۔

***

ہر انسان اپنی خواہشات کے درخت کے نیچے رہتا ہے جو اس کی تمام خواہشات کو پورا کرتا ہے وہ درخت قوتِ ارادی ہے انسانی قوتِ ارادی جو کہ رضائے الٰہی کی عکاس ہے، اپنے جوہر میں انسان کی امیدوں اور خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔

لیکن جو شخص اپنی خواہشات، خواہشات اور خیالات پر قابو پانا نہیں جانتا اسے اپنے رب کا ہزار بار شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ اس کے بے ضابطہ خیالات فوری طور پر پورے نہیں ہوتے، ورنہ جنگلی خواہشات خود بخود شکاری، درندہ صفت شیروں کا روپ دھار لیں گی جو روح کے سکون کو چیر ڈالتے ہیں، خوشی کی ہڈیوں کو کچل دیتے ہیں، اور روحانی سکون کو ایک بارود میں بدل دیتے ہیں۔

خوف، ناکامی، بیماری اور جہالت کے بارے میں سوچتے رہنے اور مسلسل سوچنے سے ہوشیار رہنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ یہ منفی خیالات نامعلوم کے اندھیروں سے راکششوں کی طرح ابھریں اور ایسے سنگین مسائل کو جنم دیں جن سے نمٹنا یا کنٹرول کرنا مشکل ہے، منفی خیالات فرد کو نقصان کے سوا کچھ نہیں لاتے۔ لہذا، اگر کوئی اپنے اور دوسروں کے لیے بھلائی چاہتا ہے تو انہیں مثبت خیالات سے بدل دینا چاہیے۔

***

جب ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہمیں سوچنے، بولنے، محسوس کرنے یا عمل کرنے کی جو صلاحیتیں درکار ہیں وہ سب خدا کی طرف سے آتی ہیں اور یہ کہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے، ہماری حوصلہ افزائی اور رہنمائی کرتا ہے، تو ہم فوراً ہنگامہ آرائی سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

اس احساس کے ساتھ ہی خالص خوشی کی چمک آتی ہے، اور بعض اوقات انسان کا وجود ایک گہری روشن خیالی میں ڈوب جاتا ہے جو فوراً خوف کے خیالات کو دور کر دیتا ہے۔

***

ہر لفظ، اچھا ہو یا برا، اپنی ارتعاشیں چھوڑ دیتا ہے، جسم، دماغ اور زندگی میں سوچنے کی توانائی کو خواہشات اور خواہشات کی صورت میں چھوڑتا ہے، اس طرح تمام گفتار کی کمپن ذہن میں مثبت یا منفی رجحانات چھوڑتی ہے، جس نے حق کو مسخ کرنے کے جذبوں سے آزاد کر لیا ہے، وہ اپنے اندر ایک زبردست طاقت پیدا کر لیتا ہے، کہ وہ سچائی اور جھوٹ کو برداشت نہیں کرے گا۔

***

اے خُداوند، مجھے میٹھے، مفید اور تازگی بخش الفاظ بول کر سچائی کی خدمت کے لیے اپنی آواز کا استعمال کرنے کی طاقت عطا فرما۔

میری زندگی کی بانسری پر اپنی لافانی دھنیں بجائیں تاکہ میں آپ کی مقدس دھنوں سے فیض یاب ہو سکوں

***

اے کائناتی محبوب
میں تیرا چہرہ چمکتے جواہرات میں چمکتا دیکھتا ہوں۔
اور میں نے گلاب کی پنکھڑیوں میں تمہاری شرمیلی جھلک دیکھی۔
اور میں پرندوں کی چہچہاہٹ میں تیری آواز سنتا ہوں،
اور میں مسحور ہو جاتا ہوں۔
اور میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں ہر دل میں تم سے ملوں گا۔
میں خوشی سے مغلوب ہوں۔
تفصیل سے بالاتر ہے۔

خوف سے آزادی

ماسٹر پرمہنس یوگنند

کائنات کی ہر چیز توانائی یا وائبریشن پر مشتمل ہے تقریر کی وائبریشن سوچ کی کمپن سے زیادہ شدید مظہر یا اظہار ہے

تمام انسانوں کے خیالات آسمان سے پھڑپھڑاتے ہیں کیونکہ خیالات کا کمپن کا درجہ بہت بلند ہوتا ہے، خوش قسمتی سے ہم تمام لوگوں کے خیالات کو نہیں جانتے!

ریڈیو کے بٹنوں کو دبانے یا موڑ کر (اور ان دنوں دوسرے ذرائع سے)، آپ مختلف دھنیں اور آوازیں سن سکتے ہیں، اگر ایتھر کی تہوں میں موروثی آگاہی نہ ہوتی جس کے ذریعے ریڈیو لہریں آپ کے ریسیور تک پہنچتی ہیں، تو آپ کو ایک ساتھ تمام نشریاتی آوازیں سنائی دیتیں۔

خدا نے ایتھر کو تخلیق کیا اور انسانی ذہن کو اس میڈیم ریڈیو لہروں کے ذریعے کمپن کی ترسیل اور وصولی کے ذرائع وضع کرنے کی تحریک دی اور وہ اپنے پھیلاؤ کے لیے ایتھر پر انحصار کرتی ہیں اور ترسیل اور استقبال کے لیے بجلی پر انحصار کرتی ہیں۔

جب آپ کسی عزیز کے قریب ہوتے ہیں، تو آپ کو ان کے خیالات کا احساس ہوتا ہے، لیکن آپ کسی دور کے لوگوں کے خیالات کو محسوس نہیں کر سکتے جب تک کہ آپ کے پاس انتہائی ترقی یافتہ حسی ادراک نہ ہو، جو لوگ باقاعدگی سے ارتکاز اور مراقبہ کی تکنیکوں پر عمل کرتے ہیں وہ گہرے سکون کا تجربہ کرتے ہیں اور اس مشق کے نتیجے میں ان کے خیالات مزید بہتر ہو جاتے ہیں، انہیں دوسروں کے خیالات سے دوری کا احساس کرنے کے قابل بناتے ہیں!

ہم سب انسانی ترسیل کرنے والے اور وصول کرنے والے ہیں: آپ دوسروں کے خیالات کو اپنے دل، احساس کے مرکز کے ذریعے حاصل کرتے ہیں، اور آپ اپنے خیالات کو اپنی روحانی آنکھ، توجہ کا مرکز اور مرضی کے ذریعے منتقل کرتے ہیں، آپ کا اینٹینا دماغ میں ہے، اعلیٰ، بدیہی آگاہی کا مرکز تصور کریں کہ آپ گھر سے دور ہیں اور وہاں کیا ہو رہا ہے، اگر آپ کے حواس بہت پرسکون ہیں اور آپ کا دماغ پرسکون ہے تو آپ کا دماغ پرسکون ہو جائے گا اور آپ کا دماغ پرسکون ہو جائے گا۔ گھر میں جب آپ کے پاس ارتکاز کی بڑی صلاحیت ہوتی ہے، تو آپ کے خیالات کہیں بھی گھس سکتے ہیں، اور آپ کے حواس اہم توانائی سے چارج ہو جاتے ہیں۔

فاصلہ نسبتا ہے کیونکہ توانائی خلا کو کم کرتی ہے مواصلاتی ٹیکنالوجیز کی ترقی کے ساتھ فاصلہ کم ہوتا جاتا ہے تصور کریں کہ آپ سو رہے تھے اور آپ کسی دوسرے ملک جانے

کا خواب دیکھ رہے تھے، پھر کسی شہر میں ٹرین لے کر، اور پھر کسی جزیرے پر سفر کرتے ہوئے، راستے میں کئی بندرگاہوں پر رکتے ہوئے یہ سب کچھ خواب میں چند منٹوں میں ہوتا ہے۔ کیونکہ حقیقت میں فاصلے کی کوئی سوچ نہیں ہوتی۔

پوری دنیا اور خلا ایک خیال کے طور پر موجود ہے۔ اور اسی میں دماغ کی طاقت ہے۔ میں آنکھیں بند کر کے ہزاروں میل دور چیزوں کے بارے میں سوچ سکتا ہوں خلا اور وقت محض ذہنی ساخت ہیں خواب میں گرم کافی اور ٹھنڈی آئس کریم میں کیا فرق ہے؟ جب آپ بیدار ہوتے ہیں تو آپ کو احساس ہوتا ہے کہ خوابوں کی دنیا میں آئس کریم صرف ایک خیال تھا اور گرم کافی بھی ایک آئیڈیا تھا — دونوں بالکل الگ الگ خیالات تھے دماغ قادر مطلق اور ہر چیز کو جاننے کی طاقت رکھتا ہے۔ جس دماغ کی میں بات کر رہا ہوں وہ خدا کا دماغ ہے۔ اور جس طرح وہ سوچ کے ذریعے ہمہ گیر ہے۔ اسی طرح ہم بھی ہیں

جب آپ ریڈیو سننے کی کوشش کرتے ہیں تو بعض اوقات آپ کو نشریات کے ساتھ جامد آوازیں بھی سنائی دیتی ہیں اسی طرح جب آپ اپنی زندگی میں کوئی معنی خیز کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ کو ایک اور قسم کی مداخلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جو آپ کی ترقی میں رکاوٹ اور رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ مداخلت بری عادت ہے۔

خوف ایک اور قسم کی پریشانی ہے۔ جو آپ کی نفسیات کو متاثر کرتی ہے۔ جیسے اچھی یا بری عادتیں، خوف تعمیری اور تباہ کن دونوں ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، جب ایک بیوی کہتی ہے کہ "میرا شوہر ناراض ہو جائے گا اگر میں آج رات باہر جاؤں گا، اس لیے میں نہیں کروں گی"، وہ ایک تعمیری، دوستانہ خوف سے متاثر ہوتی ہے، دوستانہ خوف اور بزدلی کے خوف میں فرق ہے کہ میں یہاں کسی دوست کو نقصان پہنچانے سے خوفزدہ نہیں ہوں، جس سے میں دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہوں۔ بزدلی کا خوف قوت ارادی کو مفلوج کر دیتا ہے۔ خاندان کے افراد کو صرف دوستانہ خوف محسوس کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کو سچ بتانے سے گھبرانا نہیں چاہیے فرض کے احساس سے کام کرنا، یا کسی دوسرے کی خدمت اور محبت میں ذاتی خواہشات کو قربان کر دینا، خوف کی وجہ سے ایسا کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ یہاں تک کہ جب کوئی شخص قوانین الٰہی

کی خلاف ورزی سے باز رہے، اسے خدا کی محبت میں ہونا چاہیے، سزا کے خوف سے نہیں۔

خوف دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی بیماری یا حادثے کے بارے میں گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں تو آپ کو گہرے، آہستہ اور معمول کی رفتار سے کئی بار سانس لینا چاہیے، ہر سانس کے ساتھ آرام کریں اس سے آپ کے خون کی گردش معمول پر آنے میں مدد ملے گی اگر آپ کا دل واقعی پرسکون ہے۔ تو آپ کو خوف بالکل محسوس نہیں ہوگا۔

درد کے احساس کے نتیجے میں دل میں اضطراب جاگتا ہے۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ خوف ماضی کے تجربات سے جڑا ہوا ہے۔ شاید کسی شخص کی ماضی میں گر کر ٹانگ ٹوٹ گئی ہو اور اسی لیے وہ اسی تجربے کو دہرانے سے ڈرتا ہے۔ اور اس طرح کے دردناک تجربات میں مسلسل رہنے سے قوت ارادی اور اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں جس سے ممکنہ طور پر ایک اور ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے! مزید برآں، جب دل خوف کی وجہ سے مفلوج ہو جاتا ہے، تو جسم کی قوتِ حیات اپنی نچلی سطح پر گر جاتی ہے، جس سے بیماری کے جراثیم جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں اور اسے نقصان پہنچاتے ہیں۔

شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو بیماری سے خوفزدہ نہ ہو، خوف کو انسانوں کو درد سے بچنے کے لیے ایک احتیاطی آلہ کے طور پر دیا گیا تھا، نہ بڑھنے کے لیے اور نہ ہی مستقل طور پر خوف میں مبتلا رہنا ہماری مشکلات سے بچنے اور ہمیں درپیش مسائل کو حل کرنے کی کوششوں میں رکاوٹ بنتا ہے، احتیاط کا خوف حکمت پر مبنی ہے، جیسا کہ غور کریں، مثال کے طور پر، یہ کہ بیماری کے باوجود لوگوں کو کھانے کی خواہش کو بیماری لاحق ہوتی ہے۔ اگر آپ کو نزلہ زکام لگنے سے مسلسل ڈر لگتا ہے۔ تو آپ اس کا زیادہ شکار ہو جائیں گے چاہے آپ اس سے بچنے کے لیے کچھ بھی کریں خوف سے اپنی قوت ارادی اور اعصاب کو مفلوج نہ کریں جب اضطراب آپ کی مرضی کے خلاف آپ کے ساتھ چمٹا رہتا ہے۔ تو آپ وہی تجربہ پیدا کرنے میں مدد کرتے ہیں جس سے آپ ڈرتے ہیں، ان لوگوں کے ساتھ جوڑنا بھی غیر دانشمندانہ ہے — ضرورت سے زیادہ — ان لوگوں کے ساتھ جو اپنی بیماری کے بارے میں بات کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں۔ آپ کے ذہن میں خوف کے بیج جو تپ دق، کینسر یا دل کی بیماری سے ڈرتے ہیں وہ اس خوف کو اپنے

خیالات سے نکال دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ان ناپسندیدہ حالات کو اپنے اوپر لے آئیں جیسا کہ بیمار اور بوڑھوں کے لیے، انہیں ایک خوشگوار اور معاون ماحول کی ضرورت ہے، جس کے ارد گرد مضبوط، مثبت مزاج کے لوگ ہوں، مثبت خیالات اور جذبات کے ساتھ ان کی حوصلہ افزائی اور حوصلہ افزائی کریں۔ درحقیقت، ان کے مضبوط خیالات انہیں پھر سے جوان کرتے ہیں اور انہیں زندہ رہنے کا ایک مستقل ذریعہ فراہم کرتے ہیں۔

اس وجہ سے بہتر ہے کہ دوسروں کو اپنی عمر نہ بتائیں جیسے ہی آپ بوڑھے ہوتے ہیں، وہ آپ کی عمر کو آپ کی ظاہری شکل سے ظاہر کرتے ہیں اور اس کا تعلق صحت اور جیورنبل کو کم کرنے سے جوڑ دیتے ہیں، بڑھاپے کا خیال پریشانی پیدا کرتا ہے اور انسان کی زندگی اور توانائی چھین لیتا ہے، اس لیے اپنی عمر کو اپنے آپ سے راز رکھیں، ہمیں خود کو یاد دلانا چاہیے کہ ہم لافانی ہیں، ہم صحت مند ہیں اور دنیا کی اچھی نعمتیں ہیں۔

اس لیے خوف پر احتیاط برتی جائے، احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں، بیماری کی وجوہات کو ختم کرنے اور خوف سے آزاد ہونے کی ہر ممکن کوشش کی جائے، جراثیم ہر جگہ اس قدر بکثرت پائے جاتے ہیں کہ اگر لوگ ان سے خوفزدہ ہو جائیں تو زندگی سے لطف اندوز نہ ہو سکیں، صحت کی تمام ضروری احتیاطی تدابیر کے باوجود، اگر کوئی شخص اپنے گھر کا مائیکروسکوپ کے نیچے جائزہ لے تو وہ کھانے کی خواہش سے محروم ہو جاتا ہے۔

جس چیز سے بھی ڈریں، اپنے خیالات کو اس سے پھیر لیں اسے اللہ پر چھوڑ دیں اور اس پر اپنا بھروسہ مضبوط کریں بہت زیادہ تکلیفیں عام طور پر پریشانی کی وجہ سے ہوتی ہیں جب بیماری نے ابھی تک حملہ بھی نہیں کیا تو تکلیف کیوں؟ چونکہ زیادہ تر لوگوں کی بیماریاں خوف سے جنم لیتی ہیں، اس لیے خوف کو چھوڑنے سے وہ فوری طور پر آزاد ہو جائیں گے، اور شفاء فوراً ہو جائے گی، ہر رات سونے سے پہلے، اپنے آپ سے اس بات کا اثبات کریں: "خدا میرے ساتھ ہے، اور جس کے ساتھ خدا ہے اسے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے" ذہنی طور پر اپنے آپ کو خدا کی روح اور اس کی کائناتی توانائیوں سے گھیر لیں، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ کوئی بھی حملہ آور ہو گا،

خدا آپ پر حملہ کر دے گا۔ اللہ تعالی" یا "اے رب، مددگار" مکمل اعتماد کے ساتھ آپ کی حفاظت کرے گا، آپ کو مضبوط کرے گا، اور آپ کو آرام دے اور صحت مند محسوس کرے گا اگر آپ خدا کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں، تو اس کی سچائی آپ میں بہہ جائے گی، اور آپ جان لیں گے کہ آپ کے مرکز میں، آپ ایک ایسی روح ہیں جو سختیوں سے اچھوت اور لافانی ہیں۔

جب بھی آپ خوف محسوس کریں تو اپنی ہتھیلی کو اپنے دل پر رکھیں، اسے بائیں سے دائیں رگڑتے ہوئے کہتے ہیں: "اے رب، اس خوف کو مجھ سے دور کر دے اور میرے ذہن اور خیالات کو کسی بھی خلفشار سے آزاد کر دے" جس طرح ریڈیو کی مداخلت سے چھٹکارا پانے کے طریقے ہیں، اسی طرح اگر آپ مسلسل اپنے دل کو بائیں سے دائیں رگڑتے رہیں، اور اگر آپ مسلسل توجہ مرکوز کرتے رہیں تو خوف خدا ختم ہو جائے گا، آپ کے دل سے خوف اور خوف ختم ہو جائے گا۔ خوشی آپ کے پورے وجود کو بھرتی ہے۔

خوف ہمیشہ انسان کے ساتھ رہتا ہے۔ اور اس سے نجات خدا کے بارے میں سوچنے اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے ممکن ہے۔

خدا پر بھروسہ کریں اور اپنے ہر کام میں مستند رہیں بہت سے تقلید کرنے والے ہیں۔ ان کی لمبی فہرست میں اپنا نام شامل نہ کریں ماسٹر جو آپ کرتے ہیں اور اسے منفرد انداز میں کرتے ہیں جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا تخلیقی صلاحیتوں کے لیے میدان اس وقت تک کھلا رہتا ہے۔ جب تک خواہش مخلص اور ارادہ موجود ہو جب آپ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو تمام فطرت آپ کو جواب دیتی ہے۔

لوگ اکثر اپنے آپ کو اولیت دیتے ہیں، لیکن ہمیں دوسروں کے بارے میں سوچنا چاہیے اور اپنی بہترین صلاحیتوں کے مطابق ان کی مدد کرنی چاہیے، ان کی اچھی خواہش کرنا چاہیے جیسا کہ ہم خود چاہتے ہیں جب ہم یہ خوشی اور پورے دل سے کرتے ہیں، تو ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارا ہمدردی کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ اور ہمارے اور دوسروں کے درمیان پیار کے رشتے گہرے اور مضبوط ہوتے جاتے ہیں۔

1,000 افراد کی آبادی والے ماحول میں، اگر ہر شخص خوش اسلوبی سے پیش آئے تو ہر شخص کے 999 دوست ہوں گے

لیکن اگر اس ماحول میں ہر شخص دوسروں کے ساتھ دشمن جیسا سلوک کرے تو ہر شخص کے 999 دشمن ہوں گے۔

محبت کی طاقت سے لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا زندگی کی سب سے بڑی فتح ہے۔ جو کوئی بھی حاصل کر سکتا ہے۔ ہمیشہ دوسروں کی بھلائی کا سوچنے کی کوشش کریں اور پوری دنیا آپ کو اپنے قدموں پر پائیں گی یہ ان عظیم لوگوں کا سب سے شاندار کارنامہ تھا جو دوسروں کے لیے جیتے اور مرتے رہے بے پناہ مادی طاقت رکھنے والے جو صرف اپنے لیے جیتے ہیں وہ جلد فراموش ہو جاتے ہیں لیکن جنہوں نے اپنے دور میں سونے کی یاد نہیں رکھی وہ دوسروں کے لیے یاد نہیں رکھتے۔ دنیاوی بستے ہیں لیکن وہ لاکھوں دلوں میں محبت کے تخت پر بیٹھے ہیں یہی وہ بہترین تخت ہے۔ جس پر کوئی بھی انسان بیٹھ سکتا ہے۔

ایک شخص اس دنیا میں روتا ہوا آتا ہے۔ جبکہ باقی سب اس کی آمد پر خوش ہوتے ہیں انہیں اپنی مقررہ عمر میں کام کرنا چاہئے اور خدمت کرنا چاہئے تاکہ جب اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آئے تو وہ مسکراتے ہوئے چلے جائیں جبکہ دنیا ان کا ماتم کرتی ہے۔

خدا نے اس دنیا کو اس لیے بنایا ہے۔ کہ انسان اپنی عقل کو روحانی علم حاصل کرنے کے لیے استعمال کرے اور فکر الہی کو سمجھے کہ یہ ایک طاقتور قوت ہے، اور اس قوت کو اپنے اور دوسروں کے فائدے کے لیے صحیح طریقے سے ہدایت کی جائے۔

اگر خدا نے ہمارے دلوں میں اپنی محبت ڈال کر ہمیں محبت نہ بخشی ہوتی تو ہم انسانی محبت کو کبھی بھی نہ جان پاتے چونکہ خدا ہم پر بہت فیاض اور محبت کرنے والا ہے۔ اس لئے وہ ہمارا مقصد اور ہماری تلاش کا ہدف ہونا چاہئے وہ خود کو ہم پر مسلط نہیں کرنا چاہتا لیکن اس کے بارے میں سوچے اور اس سے جڑے بغیر کوئی خوشی حاصل نہیں ہوسکتی۔

پراسرار طریقے جس میں جسم اور دماغ کام کرتے ہیں، جسے خدا نے ہمیں تمام مخلوقات سے ممتاز کیا ہے۔

زندگی کا ہر دوسرا عجوبہ اور معجزہ ہمیں اس کی تلاش اور اسے پانے کا ارادہ دلانے کے لیے کافی محرک ہونا چاہیے۔

جو شخص خلوص اور دیانتداری سے اس کی کوشش کرے گا وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوگا اور اپنا مقصد حاصل کرلے گا۔

جب میں اس راستے پر چل پڑا تو ابتدا میں میری زندگی افراتفری اور بے ترتیب تھی، لیکن بار بار کی کوششوں اور مسلسل کوششوں سے بادل چھٹنے لگے اور حیرت انگیز طور پر چیزیں واضح ہونے لگیں، میرے ساتھ جو کچھ ہوا وہ خدا کے وجود کا ناقابل تردید ثبوت تھا اور اس سے ربط اور ربط کا امکان تھا، اس کے ذہن میں سکون اور اس کی روح اور اس کی روح کو جاننے کا امکان تھا۔ وہ سکون جو سالک کو خدا کو پانے پر محسوس ہوتا ہے! دنیا پھر روشن اور مسکراتی ہو جائے گی، سب ٹھیک ہو جائے گا، اور کوئی چیز دل میں خوف پیدا نہیں کر سکے گی۔

اس طرح ہمیں چیلنجوں کا سامنا کرنا چاہیے اور زندگی کی جنگ کو دلیری اور حوصلے کے ساتھ لڑنا چاہیے جو زندگی اور روشنی کے بچوں کے لیے موزوں ہے۔

خزانے کی دریافت

استاد: پرہنس یوگنند

ترجمہ: محمود عباس مسعود

کیا کائنات میں کوئی ایسی طاقت ہے جو دولت اور دولت کی کانوں کو ظاہر کر سکتی ہے، اور ایسے خزانوں کو کھول سکتی ہے جن کا خیال نہیں رکھا گیا اور جس کا ہم نے پہلے کبھی خواب بھی نہیں دیکھا؟

کیا کائنات میں کوئی ایسی طاقت ہے جس کی طرف ہم رجوع کر سکتے ہیں اور صحت، خوشی اور روحانی روشنی کے حصول کے لیے اس پر انحصار کر سکتے ہیں؟

روشن خیال اساتذہ اس طاقت کے وجود کی تصدیق کرتے ہیں اور انہوں نے سچائی کے قوانین اور اصولوں کی تاثیر کا مظاہرہ کیا ہے جو کھلے ذہن کے ساتھ آزمائے تو انسانیت کے لیے کارآمد ثابت ہوں گے۔

دنیا میں کامیابی کا انحصار مکمل طور پر تربیت اور خود کفالت پر نہیں ہے، بلکہ دستیاب مواقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے عزم پر بھی ہے۔

زندگی کے مواقع اتفاقاً نہیں آتے۔ انسانوں نے وہ تمام مواقع پیدا کیے ہیں جو ان کے لیے موجود تھے اور دستیاب ہیں (چاہے اس زندگی میں ہوں یا ماضی بعید میں، بشمول پچھلی زندگیوں یا اوتاروں میں) چونکہ انھوں نے

یہ مواقع پیدا کیے ہیں، اس لیے انھیں ان سے بھرپور اور بہترین طریقے سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

اگر ہم اپنی فطری صلاحیتوں کے علاوہ تمام دستیاب بیرونی ذرائع اور وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے کسی بھی رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے جو ہمارے راستے میں حائل ہو سکتی ہیں، ہم ان طاقتوں کو پروان چڑھائیں گے جو اللہ نے ہمیں عطا کی ہیں: وہ لامتناہی طاقتیں جو ہمارے وجود کی گہرائیوں سے جنم لیتی ہیں، ہمارے پاس دو عظیم طاقتیں ہیں: عقل کی طاقت اور یہ دو طاقتیں، عقل کی طاقت اور ان کا بھرپور استعمال کرنا چاہیے۔

کسی شخص کی کامیابی یا ناکامی اس کی عادت اور سوچ کی نوعیت پر منحصر ہوتی ہے کہ انسان کی زندگی میں کون سا زیادہ طاقتور ہے: کامیابی کے خیالات یا ناکامی کے خیالات؟ اگر سوچ زیادہ تر منفی ہوتی ہے تو کبھی کبھار مثبت سوچیں کامیابی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے کافی نہیں ہوں گی لیکن اگر کوئی شخص ایمانداری سے سوچے تو وہ وہی چیز پا لے گا جس کی وہ تلاش کر رہا ہے اور اپنا مقصد حاصل کر لے گا، چاہے وہ اندھیرے میں گھرا ہوا محسوس کرے۔

ہر شخص اپنے لیے ذمہ دار ہے قیامت کے دن کوئی جواب نہیں دے گا اور نہ کوئی حساب دے گا۔

دنیا میں ہمارا کام، جہاں ہمارے ماضی کے اعمال نے ہمیں کھڑا کیا ہے، وہ کچھ ہے جو کوئی اور پورا نہیں کر سکتا اور ہمارا کام اسی وقت کامیاب سمجھا جاتا ہے جب وہ کسی طرح سے ہمارے ساتھی انسانوں کی خدمت کرتا ہو۔

کسی بھی مسئلے پر غور نہیں کیا جانا چاہیے اور نہ ہی اس پر غور کیا جانا چاہیے۔ معاملات کو تھوڑی دیر کے لیے آرام کرنے دیں، اور وہ خود ہی حل کر لیں، تاہم، کسی کو اتنی دیر تک غیر فعال نہیں رہنا چاہیے کہ سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جائے، آرام کے ادوار کو گہرے غور و فکر اور روح کے پرسکون افق تک پہنچنے کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

جب آپ اپنے آپ سے ہم آہنگ ہوں گے تو آپ اپنے ہر کام کے بارے میں واضح طور پر سوچنے کے قابل ہو جائیں گے یہاں تک کہ اگر آپ کے خیالات بکھر جائیں تو آپ انہیں جمع کر کے دوبارہ توجہ مرکوز کر سکیں

گے، اس مقدس ہم آہنگی کو حاصل کرنے کی صلاحیت کوشش اور مشق سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

مثبت سوچ کے علاوہ قوت ارادی، محنت اور استقامت کامیابی کے حصول کے لیے ضروری ہے۔ تمام ظاہری مظاہر اور مظاہر قوت ارادی کا نتیجہ ہیں، لیکن اس طاقت کا استعمال اکثر شعوری اور عقلی طور پر نہیں کیا جاتا۔

جس طرح ایک شعوری قوت ہوتی ہے اسی طرح ایک خودکار مرضی بھی ہوتی ہے اور تمام اعمال کے پیچھے قوتِ ارادی غیر متزلزل عزم یا قوتِ ارادی ہے جس کے بغیر انسان چلنا، بولنا، کام کرنا، سوچنا یا محسوس نہیں کر سکتا، لہٰذا قوتِ ارادی تمام اعمال کے پیچھے محرک قوت ہے، اور اس سرگرمی کو بروئے کار لانے میں ناکامی کا مطلب مکمل بے عملی اور کاہلی ہے، انسان جسمانی اور ذہنی طور پر اپنے ہاتھوں کو حرکت میں لانے کے لیے اپنے ہاتھوں کو استعمال کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے۔ اس طاقت کو استعمال کیے بغیر

خودکار قوت ارادی قوت ارادی کا لاشعوری استعمال ہے شعوری قوت ارادہ عزم اور کوشش کے ساتھ ایک اہم توانائی ہے۔ یہ ایک طاقت پیدا کرنے والا ہے جسے عقلمندی اور سوچ سمجھ کر ہدایت کی جانی چاہیے جب کوئی شخص خود کو شعوری، خودکار قوت ارادہ کے بجائے عقلمند، سوچنے کی قوت ارادی کو استعمال کرنے کی تربیت دیتا ہے، تو اسے یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ اس کی قوت ارادہ کو فائدہ مند اور تعمیری طریقے سے استعمال کیا جائے، نہ کہ نقصان دہ مقاصد کے لیے یا معمولی اور فضول چیزوں کے حصول کے لیے۔

ایک مضبوط اور موثر ارادہ پیدا کرنے کے لیے، کسی کو ان کاموں کو کرنے کا ارادہ اور عزم کرنا چاہیے جنہیں وہ پہلے ناممکن سمجھتا تھا آسان کاموں سے شروع کریں، اور جیسے جیسے آپ کا اعتماد، طاقت اور قوت ارادہ بڑھتی جائے گی، رفتہ رفتہ مزید مشکل اور مشکل کام کرنے کی کوشش کریں۔

سب سے پہلے، اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ایک اچھا اور عظیم مقصد طے کیا گیا ہے، اور اسے حاصل کرنے کے لیے تمام تر توانائیوں اور صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کرنی چاہیے، ہار ماننے یا ناکامی کو تسلیم کرنے سے مکمل انکار کے ساتھ، چاہے راستے میں کتنی ہی رکاوٹیں کھڑی ہوں۔

کسی کو ایک ہی وقت میں کسی کام میں مہارت حاصل کرنے کے لیے اپنی پوری مرضی کا استعمال کرنا چاہیے اور نئی مہم جوئی شروع کرنے سے پہلے توانائی کو ضائع نہیں کرنا چاہیے یا چیزوں کو ادھورا نہیں چھوڑنا چاہیے۔

السلام علیکم

دوسرے لوگوں کے اخلاق کو کیسے پڑھیں

دوسروں کے اخلاق کا مطالعہ انسان کو ان چیزوں کے بارے میں زیادہ آگاہ کرتا ہے جو اسے اپنے کردار کو بہتر بنانے میں مدد دے سکتی ہیں تاہم، اخلاقیات کا منفی مطالعہ کرنا سچائی اور ضمیر کے خلاف ہے، اور اس کے تباہ کن نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

ہر کوئی "خفیہ اخلاقی پولیس" سے گریز کرتا ہے جس کا واحد مقصد دوسروں کو بے نقاب کرنا اور بدنام کرنا ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ جو دوسروں پر تنقید کرنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں وہ خود تنقید برداشت نہیں کر سکتے، اگرچہ وہ اپنے "خالص" ضمیر کے مطابق دوسروں میں ان خامیوں اور خامیوں کے مالک ہوں جو وہ دوسروں میں دیکھ کر افسوس کرتے ہیں۔

کردار کا مطالعہ ایک بنیادی وجہ کے لیے خاص طور پر اہم ہے: ہمیں دوسروں میں اچھی خوبیوں کا مشاہدہ کرنے اور ان خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے، میں کردار کا مطالعہ اس وقت کرتا ہوں جب مجھے کچھ لوگوں کے ساتھ پیش آنا ہوتا ہے لیکن میرا انتخاب بالکل مختلف نقطہ نظر سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات میں کسی کو اپنے ساتھ بدتمیزی کی اجازت دیتا ہوں، امید ہے کہ اگر وہ میری روحانی رہنمائی کا جواب دیں تو وہ فائدہ اٹھائیں گے۔ اگر نہیں، تو میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔

میں ایک ایسے طبیب کی طرح ہوں جو مریض کی مدد کے لیے اپنے آپ کو بیماری میں مبتلا کرتا ہے۔ تمام معالج یہ خطرہ مول لیتے ہیں کیونکہ وہ خدمت اور مدد کرنا چاہتے ہیں یہی بات روحانی طبیب کے بارے میں بھی سچ ہے۔ وہ دوسروں کا معائنہ کرنے اور ان کی کمزوریوں اور دردوں کی نشاندہی کرنے کی ذمہ داری خود اٹھاتا ہے۔ تاکہ ان کی روح کو بہتر بنانے میں مدد مل سکے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، "انصاف نہ کرو، ورنہ تم پر بھی فیصلہ کیا جائے گا" (اور قرآن میں ہم پڑھتے ہیں، "بے شک، کچھ شبہ گناہ ہے") یہ بد نیتی اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کی خواہش پر مبنی تنقید کی واضح مذمت ہے، اس طرح کا رویہ سخت ہے اور لوگوں کے درمیان دوستی اور پیار کی فضا کو خراب کرتا ہے اور جب تنقید بغیر کسی محبت کے پیش کی جاتی ہے تو اس کا استعمال بے بنیاد ہے۔ شخص اس کی خواہش کرتا ہے یہ صرف اس شخص کی مدد کرنے کے ارادے سے دیا جانا چاہئے جنہوں نے خود پر قابو پالیا ہے وہ دوسروں کی مدد کرنے کا حق رکھتے ہیں اس نقطہ نظر سے، اخلاقیات کا مطالعہ مؤثر اور قابل قدر دونوں ہے

کردار کے مطالعہ کی ایک شاخ فزیوگنومی پر مبنی ہے یہ کہا جاتا ہے کہ انسان میں تمام نمایاں خصلتیں اس کے جسم میں واضح طور پر جھلکتی ہیں اس بیان کو عام نہیں کیا جا سکتا کیونکہ تمام جسمانی خصوصیات یا مظاہر نفسیاتی زندگی کی درست پیشین گوئی نہیں کرتے۔

ارسطو نے فزیوگنومی کا مطالعہ کردار کو سمجھنے کے لیے ایک رہنما کے طور پر کیا، ہندوستانی ماہرین مزید اور بھی گہرائی میں جاتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ انسانی زندگی کے بنیادی تصورات آنکھوں میں آشکار ہوتے ہیں اور اگرچہ آنکھیں روح کے باطنی رازوں سے پردہ اٹھاتی ہیں، نہ صرف اس زندگی کے بلکہ ماضی کے اوتاروں کے بھی، صرف ان روشن خیالوں کا ذہن ہی ان کو پڑھ سکتا ہے۔

کبھی کبھی آپ سڑک پر چل رہے ہوتے ہیں اور اچانک آپ کو کسی راہگیر کی آنکھوں میں کچھ نظر آتا ہے، اور آپ اپنے آپ سے کہتے ہیں، "میں اس شخص کے ساتھ آرام دہ محسوس نہیں کرتا ہوں" یا "میں وہ شخص پسند کرتا ہوں،" صورتحال پر منحصر ہے۔

آنکھیں پوری کہانی بیان کرتی ہیں خوف، غصہ، حسد، لالچ، سخاوت، محبت، ہمت، روحانیت اور تمام اچھی اور بری خوبیاں آنکھوں میں جھلکتی ہیں خفیہ ایجنٹ اپنے چہرے کے مسلز کو قابو میں رکھ سکتے ہیں تاکہ ان کے تاثرات ان کے ارادوں میں خیانت نہ کریں لیکن وہ اپنی آنکھوں سے شک چھپا یا ہٹا نہیں سکتے۔ اب بھی کیونکہ وہ پرسکون، پرسکون الہی روح پر غور کر رہا ہے۔

ہر چہرے اور جسمانی خدوخال کا مطالعہ کیا گیا ہے یہاں تک کہ سر کے نمایاں دھبوں کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے لیکن جسمانی ہیئت ہمیشہ پوری کہانی نہیں بتاتی، اور مختلف ثقافتیں اپنے مشاہدات اور مطالعہ سے مختلف نتائج اخذ کرتی ہیں، کچھ کا کہنا ہے کہ زیادہ وزن والے لوگ خوشی کے متلاشی اور کام کرنے سے نفرت کرتے ہیں، جبکہ پتلے لوگ زیادہ روحانی ہوتے ہیں۔

سیزر کیسیئس سے ہوشیار تھا، جسے وہ اپنی طاقت کے لیے خطرہ سمجھتا تھا، کچھ مصنفین نے یہ نظریہ پیش کیا کہ پتلے لوگ بہت زیادہ سوچتے ہیں، اسی لیے ان میں گوشت کی کمی ہوتی ہے، تاہم تاریخ بتاتی ہے کہ پتلے اور موٹے دونوں ہی اچھے حکمران رہے ہیں۔

اگر آپ کا وزن اب مستقل طور پر زیادہ ہے، تو آپ کا وزن پہلے بھی کئی بار زیادہ ہو چکا ہے (پچھلے اوتاروں میں) یا اگر آپ مستقل طور پر دبلے ہیں، تو آپ ماضی کے کئی اوتاروں میں ایسے ہی رہے ہیں (زیادہ وزن یا پتلا ہونے) کا رجحان آپ کو ماضی سے وراثت میں ملا ہے اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کچھ بھی کھاتے ہیں، یہ ذہنیت غالب رہتی ہے اور خود کو زیادہ قابل اعتماد بناتی ہے۔

فزیوگنومی، ایک سائنس کے طور پر جس کا مقصد انسانی فطرت کی ترجمانی کرنا ہے، ایک حقیقی سائنس ہے اگر ہم غور کریں کہ وہ تمام خیالات جو انسان کے ذہن سے اس کے کئی اوتاروں میں گزرے ہیں وہ اس کے جسم میں ظاہر ہوتے ہیں تاہم، اس کے لیے ایک روشن خیال روحانی استاد کی گہری وجدان کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ شخصی فزیوگنومی کی خصوصیات کو مکمل اور درست طریقے سے جان سکیں۔

مثال کے طور پر سقراط انتہائی بدصورت تھا ایک بار اس کی ملاقات ایک بڑے نجومی سے ہوئی جس نے اس سے کہا: "سقراط، تم سب سے بدتر اور بدکار آدمی ہو جسے میں نے کبھی نہیں دیکھا" سقراط کے شاگرد نجومی سے بہت ناراض ہوئے، لیکن ان کے استاد نے جواب دیا: "تم ٹھیک کہتے ہو، میں ماضی میں یہ سب کچھ کرتا تھا، لیکن اب بھی ان خوبیوں کے باوجود میں ان چیزوں پر غالب ہوں، اس جسم پر نقوش، جس سے یہ گھناؤنا لگتا ہے"

(یہ ہمیں تمام زمانوں کے سب سے ممتاز عرب مصنفین میں سے ایک کی ظہور کی یاد دلاتا ہے: ابو بحر الجہیز، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے:)

اگر سور کو دوسری بار تبدیل کیا جائے تو یہ الجحیز سے کم بدصورت ہوگا۔

ایک آدمی جو خود جہنم کے متبادل کے طور پر کام کرتا ہے۔ وہ ہر کونے میں خاک کا دھبہ ہے (دیکھو)

کوئی بھی دو چہرے بالکل ایک جیسے نہیں ہیں ہر چہرے ان خصوصیات اور خصوصیات کی وجہ سے مختلف ہے جو اس زندگی میں اور پچھلی زندگیوں میں خود کو ظاہر کر چکے ہیں یہ صرف لوگوں کو ان کی موجودہ شکل کی بنیاد پر اچھے یا برے کا فیصلہ کرنے کی بات نہیں ہے، اسیسی کے سینٹ فرانسس خوشگوار یا ناخوشگوار جسمانی طور پر پرکشش نہیں تھے، جبکہ اس کے شاگرد، برادر میسیڈونس، میکڈونس، میکڈونس، میکڈوینس، میسیڈونس، میسیڈونس، میسیڈونس، میسیڈونس، روحانی حسن کے مالک نہیں تھے۔ جو سینٹ فرانسس کے پاس تھا۔

فزیوگنومی سے متعلق تحقیقات کی ایک اور شاخ پیتھوگنومی ہے: کسی شخص کے جذبات کی ترجمانی یا جس طرح سے وہ اشاروں، چہرے کے تاثرات اور جسمانی حرکات کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں، اور بعض واقعات پر ان کے ردعمل کا مطالعہ کرتے ہوئے

احساسات اور عادات کسی شخص کی ذہنی خصوصیات کی نشاندہی کرتی ہیں، لیکن زیادہ تر لوگوں نے اپنے حقیقی احساسات کو چھپانے کی صلاحیت پیدا کر لی ہے کیونکہ وہ خود کو دوسروں کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔

دو شوہروں نے یہ خبر سنی کہ ان کی بیویاں ایک ساتھ ڈوب گئی ہیں ایک نے گہرا غم ظاہر کیا جبکہ دوسرا خاموش رہا تاہم ظاہری طور پر دکھ کا اظہار کرنے والا اپنی بیوی سے اس شوہر سے کم محبت کرتا تھا جس نے چہرے کے تاثرات سے ذرا بھی تکلیف نہ دکھائی اس طرح روگجنن یعنی حقیقی جذبات اور رد عمل کا ادراک مطالعہ کا ایک بہت ہی ماہرانہ شعبہ ہے۔

لوگوں کا تجزیہ ان کے جذبات اور جسمانی ہیئت کی بنیاد پر زیادہ درست اور قابل اعتماد طریقے سے کیا جا سکتا ہے، میں

انتہائی درست اور قابل اعتماد تجزیے کے لیے دونوں طریقوں کو یکجا کرتا ہوں، میرے پاس تربیت کے لیے آنے والے تمام افراد کو مخصوص حالات میں رکھا جاتا ہے۔ تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ ان کے دماغ اور جذبات کیسا رد عمل ظاہر کرتے ہیں اگر وہ منفی ردعمل کا اظہار کرتے ہیں، تو میں ان کو درست کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن میں یہ صرف اس صورت میں کرتا ہوں جب وہ شخص میری رہنمائی کے لیے کہے۔ اور مجھ سے مشورہ کرنے کے لیے کہے۔

کچھ لوگ معمولی وجہ سے جذباتی طور پر شامل ہو جاتے ہیں مغربی موسیقار عموماً بہت جذباتی ہوتے ہیں، اور مغربی موسیقی کا زیادہ تر حصہ جذباتی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ انسانی محبت کی کہانیوں کے گرد گھومتا ہے، ہندوستان میں موسیقی خدا کے تصور کے گرد مرکوز ہے، اور یہی اس کی جذبات کے طوفانوں کو پرسکون کرنے اور گہری روحانی سکون لانے کی صلاحیت کا راز ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام مغربی موسیقار جذباتی ہیں یا تمام مغربی موسیقار جذباتی ہیں۔ موسیقار کے لیے سنسکرت کا لفظ be کا مطلب ہے "خدا کی تعریف کرنے والا"

جذباتی لوگوں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت، آپ شاذ و نادر ہی ان پر بھروسہ کر سکتے ہیں یا ان کی مستقل مزاجی پر بھروسہ کر سکتے ہیں آج وہ آپ کے ساتھ ہیں، اور کل وہ آپ کو چھوڑ دیں گے یا آپ کے خلاف ہو جائیں گے، میں نے دیکھا ہے کہ لوگ حرمت میں آتے ہیں اور چند ہی دنوں میں آپ کو اپنی مثالی عقیدت پر قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن تھوڑی دیر بعد وہ چلے گئے اور آپ انہیں دوبارہ کبھی نہیں دیکھتے۔

مجھے دوستی کے ٹوٹنے اور اس کی حرمت کو پامال کرنے سے بڑھ کر کوئی تکلیف نہیں ہوتی جب میں کسی کو دوستی دیتا ہوں تو اسے واپس نہیں لیتا

لوگوں کی مکینیکل اور سوچ کی قسموں میں فرق کرنا آسان ہے۔ پہلے لوگ عمل کرنا چاہتے ہیں، جب کہ بعد والے سوچنا اور عکاسی کرنا چاہتے ہیں دونوں کی ضرورت ہے۔ مکینیکل قسمیں فوری طور پر کام کرنا چاہتی ہیں اور اس لیے کسی کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی توانائی کو روحانی طور پر افزودہ سرگرمیوں میں منتقل کرنے میں ان کی رہنمائی کرے تاکہ دونوں اقسام کو ہم آہنگ توازن حاصل کرنے میں مدد ملے، میں

مکینیکل قسم کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ غور و فکر کریں اور سوچ کی زیادہ عکاسی کریں۔

زیادہ کھانے، تمباکو نوشی اور شراب نوشی جیسی بری عادتوں کے عادی افراد کے ساتھ احتیاط برتنی چاہیے کیونکہ ان کی خواہشات کو پورا کرنے سے روکنے سے ہی غصہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر آپ پیٹو سے کھانا لے جائیں گے تو وہ ناراض ہو جائے گا جب تک کہ وہ اصلاح کی حقیقی خواہش ظاہر نہ کریں ان غلاموں کی مدد کرنے کی کوشش کرنا فضول ہے۔

ذہنی توازن رکھنے والے اللہ کو پہچانیں گے، رب کائنات ذہنی توازن کے تخت پر بیٹھا ہے اور اسی توازن سے انسانیت کامل سکون حاصل کرتی ہے۔

ہندوستانی فلسفہ کے مطابق، ہر انسان تین بنیادی خصوصیات میں سے ایک کا غلبہ رکھتا ہے:

ستوا: یہ روحانی لوگوں کی ایک خصوصیت ہے جو مناسب کھانا سمجھداری سے کھاتے ہیں، اچھی عادتیں پیدا کرتے ہیں اور خدا سے محبت کرتے ہیں۔

راجس: یہ ان لوگوں کی خصوصیت ہے جو مسلسل متحرک رہتے ہیں، جو مرتے دم تک کام کرتے رہتے ہیں۔

تمس: یہ ان لوگوں کی خصوصیت ہے جو اپنی زندگی کو جھگڑے، غصہ، حسد، جنسی لذتوں، سستی اور لوگوں میں انتشار اور افراتفری سے بھر دیتے ہیں۔

کوئی بھی عادت جو روحانی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہے اس پر قابو پانا چاہیے، اور طالب کو اپنے خیالات اور اعمال کا ماہر ہونا چاہیے، بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ ان کی بھلائی کہاں ہے۔

مندرجہ ذیل طریقہ کو استعمال کرتے ہوئے، آپ کسی بھی شخص کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تمام لوگوں میں سے ننانوے فیصد اس امتحان میں ناکام ہوتے ہیں: کسی سے بھی کچھ کرنے کے لیے کہیں — ان کی اپنی بھلائی کے لیے — اور وہ اس کے بالکل برعکس کریں گے کیوں؟ کیونکہ ان میں اپنی خواہشات کے خلاف مزاحمت کرنے کی طاقت نہیں ہوتی ہے ان کی دنیاوی عادات بہت گہری اور طاقتور ہوتی ہیں اکثر، لوگ آپ کی تجویز پر عمل نہیں کرتے - یہاں تک کہ جب وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کی اپنی بھلائی کے لیے ہے - یہ ثابت کرنے کے لیے کہ آپ ان پر اثر انداز نہیں ہوسکتے جو لوگ اپنے آپ کو بہتر بنانا چاہتے ہیں

انہیں ان لوگوں کے ساتھ ملنا چاہیے جو خود پر قابو رکھتے ہیں اور پرسکون ہیں، اور مضبوط ترین روحانی حیثیت کے حامل افراد کے ساتھ جڑنے کی کوشش کریں، اور آپ کو طاقتور ترین روحانی طور پر طاقتور بھی فائدہ ہوگا! ایک پہلوان صرف اپنے سے زیادہ طاقتور کے ساتھ کشتی لڑ کر مضبوط ہوتا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عورت بلی کی طرح چالاک ہے۔ لیکن مرد بھی لومڑی کی طرح چالاک ہو سکتا ہے۔ بلی پالتو کینیری کو کھا لیتی ہے۔ اور پھر مراقبہ کرنے والے یوگی یا بزرگ کی طرح بیٹھ جاتی ہے۔ اور اس گھناؤنے فعل میں بے گناہی کا دعویٰ کرتی ہے۔

کچھ لوگ دوسروں کے سکون اور خوشیوں کو تباہ کرنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں ان کا مقصد ہراساں کرنا اور پریشان کرنا ہوتا ہے، اور وہ شکاری بھیڑیوں کی طرح برتاؤ کرتے ہیں، جھگڑے اور لڑائی جھگڑے کی تلاش میں معاشرے میں گھومتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ سکون کو خراب نہ کر دیں اور تناؤ کا ماحول پیدا نہ کر لیں تب تک امن نہیں ملتا۔

کچھ قسم کے لوگوں کو جیس سے تشبیہ دی گئی، ہر وقت چہچہاتے رہتے، کہا جاتا تھا کہ انسان کو پہلے پیدا کیا گیا، پھر دیوتا توشتری نے چاند کی نرمی، ہنس کی چھاتی سے اترنے والی نرمی، پھولوں کی تازگی اور جیسوں کی چہچہاہٹ کو لے کر ان کو ملا کر عورت کی تخلیق کی، مرد کی خوشی تو اشتیاری کے بعد کہنے کے قابل ہی نہیں رہی، لیکن اس نے کہا، " ایک خوبصورت مخلوق میں واقعی اس کی تعریف کرتا ہوں، لیکن اس نے مسلسل بات کر کے میری زندگی کو دکھی کر دیا ہے، میرے مالک، اسے واپس لے جائیں" دو مہینے بعد، وہ شخص توشتری واپس آیا اور کہا، "میں بہت غمگین ہوں، براہ کرم اس عورت کو میرے پاس لوٹا دو" پھر تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ آیا اور کہا، "براہ کرم اسے مجھ سے نہیں لے جاؤں گا، لیکن میں اسے نہیں رکھوں گا!"

فقیر! وہ اس کے ساتھ نہیں رہ سکتا تھا، لیکن وہ اس کے بغیر بھی نہیں رہ سکتا تھا!

عورتیں بھی مردوں سے شکایت کر سکتی ہیں جب تک مرد اور عورت ایک دوسرے کی فطرت کو نہ سمجھیں وہ انجانے میں اور بے وقوفانہ طور پر ایک دوسرے کو اذیت دیں گے وہ خدا کی نظر میں برابر ہیں کوئی مرد عورت کے بغیر پیدا نہیں ہوتا اور

نہ ہی کوئی عورت مرد کے بغیر پیدا ہوتی ہے۔ اور دونوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں میں توازن پیدا کریں مرد جذبات سے زیادہ عقل سے رہنمائی کرتے ہیں جب کہ عورت کو جذبات سے زیادہ عقل کی بنیاد پر عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اچھی طرح سے گول اور مکمل افراد بننے کے لیے جذبات

کچھ لوگ — خدا مجھے یہ کہنے پر معاف کرے — گدھوں کی طرح برتاؤ کرتے ہیں ان کی جنسی غلامی کے نتیجے میں ہونے والی بڑی اور طویل تکالیف کے باوجود، وہ ضد اور مستقل مزاجی سے اپنی بری عادتوں کو پالتے رہتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ ان کی یادیں بہت خراب ہیں، وہ اپنی ہوس پرستی کے تکلیف دہ نتائج کو جلدی بھول جاتے ہیں اور اپنے تجربات سے کچھ نہیں سیکھتے، اس سے بھی بدتر تجربہ کرتے ہیں۔

فطرت میں، ہر قسم کے جانور ہر جذبات اور خصلت کی نمائندگی کرتے ہیں لیکن بنی نوع انسان ان سب کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ ایک شخص سانپ، بھیڑیا، لومڑی یا شیر کی طرح کام کر سکتا ہے۔ ہمارے اندر جہنم کا سرچشمہ یا جنت کا سرچشمہ ہے۔ ہمیں اپنے خیالات، الفاظ اور الفاظ میں فرشتوں کی خوبیوں اور عمدہ خصلتوں کو تیزی سے ظاہر کرنا سیکھنا چاہیے۔

اگرچہ آنکھوں، جذبات اور جسمانی خصوصیات کا تجزیہ کرکے کردار کا مطالعہ کرنا ممکن ہے، جیسا کہ ہم نے وضاحت کی ہے، سب سے بڑا، اعلیٰ ترین اور درست طریقہ یہ ہے کہ اندرونی بصارت یا بدیہی احساس کی مدد سے کردار کا مطالعہ کیا جائے، اگر آپ کے جذبات اور دماغ پرسکون رہیں، تو آپ ہر اس شخص کی فطرت کو محسوس کر سکیں گے جس سے آپ کسی نہ کسی طریقے سے ملیں گے یا بات چیت کریں گے، اور آپ کو کوئی بھی سچائی یا سچائی محسوس نہیں کرے گی۔ آپ کو گمراہ کرنا

میرا کردار تربیت اور مدد کے لیے ہر قسم کے لوگوں کا خیرمقدم کرنا ہے۔ کسی کی صلاحیت کو کسی ایک علاقے تک محدود رکھنا اور ان کا صرف ایک نقطہ نظر سے تجزیہ کرنا ناانصافی ہے۔ لیکن چاہے۔ وہ شخص بدل جائے یا وہی رہے، بصیرت آپ کو صرف ان کی آنکھوں، جذبات، یا چہرے کے تاثرات کا مشاہدہ کرنے سے زیادہ بتائے گی، چاہے۔ ان کی نوعیت کچھ بھی

ہو، بصیرت سب سے بڑی تجزیاتی طاقت ہے، جب یہ آپ کے سامنے ایک تجزیاتی طاقت کی عکاسی کرتا ہے، تو آپ کے سامنے کیا ہوتا ہے۔ دماغ آئینے کی خاصیت حاصل کر لیتا ہے، آپ کو اپنی روح کے آئینے میں دوسروں کی اصلی خوبیاں نظر آئیں گی۔

اگر آپ دوسروں کی مدد کرنے کے لیے کام کرتے ہیں، غور کرتے ہیں اور پرسکون رہتے ہیں، تو ہر اس شخص کا حقیقی کردار جو آپ کے پاس آتا ہے یا آپ کے ساتھ بات چیت کرتا ہے، واضح ہو جائے گا اور آپ پر سلامتی ہو۔

آفاقی حکمت کے سمندر سے موتی

گھبراہٹ سے چھٹکارا پانے کے لیے اندرونی سکون پیدا کرنا چاہیے۔

قدرتی ہم آہنگی والا شخص اپنا توازن برقرار رکھتا ہے اور ہر حال میں پر سکون رہتا ہے وہ جذبات کو بھی اپنے قابو میں نہیں رہنے دیتے اور انہیں غلط فیصلے کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

وہ موقع پرستوں کی طرف سے غیر مستحق فوائد حاصل کرنے کے لئے استعمال کی جانے والی پھولی، میٹھی باتوں سے بیوقوف نہیں ہے۔

اپنی فطری سکون کی وجہ سے، وہ شاذ و نادر ہی دھوکہ کھاتا ہے یا گمراہ ہوتا ہے، درحقیقت، اس کا دل ان لوگوں کی اصلیت کو ظاہر کرتا ہے جن کے ساتھ وہ معاملہ کرتا ہے اور ان کے ارادوں کو قابل ذکر درستگی کے ساتھ بے نقاب کرتا ہے۔

وہ غصے اور خوف سے اپنے جسم کے ٹشوز کو زہر نہیں دیتا جس سے اس کے خون کی گردش پر منفی اثر پڑتا ہے۔

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ناراض ماں کی طرف سے تیار کردہ ماں کا دودھ اس کے بچے پر نقصان دہ اثر ڈال سکتا ہے اس بات کے کافی ثبوت موجود ہیں کہ شدید جذبات جسم کو نقصان پہنچانے اور تباہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

توازن خوبصورت ہے اور اسے ہمارے احساسات، خیالات اور اعمال کی بنیاد اور محور ہونا چاہیے جس کے گرد ہماری زندگی گھومتی ہے۔

****

چونکہ دماغ دماغ، حواس اور تمام جاندار خلیوں کا ادراک ہے، اس لیے یہ انسانی جسم کو یا تو متحرک اور چوکنا رکھ سکتا ہے یا سستی اور افسردہ

وجہ بادشاہ ہے، اور تمام سیلولر رعایا بادشاہ کے مزاج کے عین مطابق برتاؤ کرتی ہے۔

جس طرح ہم اپنے روزمرہ کے کھانے کی غذائیت کی اہمیت کا خیال رکھتے ہیں، اسی طرح ہمیں ان نفسیاتی غذائی اجزاء پر بھی توجہ دینی چاہیے جو ہم اپنے دماغ کو روزانہ فراہم کرتے ہیں۔

****

وبائی امراض، آفات، اور پرتشدد تبدیلیاں جو فطرت میں رونما ہوتی ہیں اور اپنے ساتھ تباہی، تباہی اور بڑے پیمانے پر نقصان پہنچاتی ہیں وہ "خدائی حکم" نہیں ہیں۔

یہ آفات انسانی افکار و اعمال کی وجہ سے ہوتی ہیں جہاں جہاں انسانی عزائم اور غلط اعمال کی وجہ سے نقصان دہ لہروں اور ارتعاشات کے جمع ہونے سے دنیا کا اچھائی اور برائی کا توازن بگڑتا ہے وہاں افراتفری پھیل جاتی ہے اور بڑے پیمانے پر تباہی پھیلتی ہے۔

دنیا اس وقت تک جنگوں، آفات اور سانحات سے دوچار رہے گی جب تک کہ انسانیت اپنی ناقص سوچ اور عمل کو درست نہیں کر لیتی جنگیں حکم الٰہی کے طور پر نہیں ہوتیں، بلکہ وسیع پیمانے پر مادی خود غرضی کی وجہ سے ہوتی ہیں اگر لوگ انفرادی، صنعتی، سیاسی، روحانی اور قومی خود غرضی سے نجات حاصل کر لیں تو جنگیں ختم ہو جائیں گی۔

جب مادی روح انسانی شعور پر قابض ہوتی ہے اور سوچ پر حاوی ہوتی ہے تو یہ شفاف منفی شعاعیں خارج کرتی ہے ان منفی کمپن کی مجموعی قوت فطرت کے برقی توازن کو شدید نقصان پہنچاتی ہے جس سے زلزلے، سیلاب اور دیگر آفات آتی ہیں۔

خدا اس کا ذمہ دار نہیں ہے اس سے پہلے کہ فطرت پر قابو پانا ممکن ہو جائے انسانی خیالات کو کنٹرول کرنا چاہیے۔

****

روحانی نوعیت کے خیالات اور الفاظ قیمتی زیور ہیں جو لامحدود حکمت اور الٰہی محبت کو پھیلاتے ہیں

روح کا ہر پاکیزہ اظہار فلسفی کے پتھر کی مانند ہے جو عام شعور کی سستی دھات کو خدا کی قربت اور اس کی موجودگی کے احساس کے سونے میں بدل دیتا ہے۔

وقت آ گیا ہے کہ انسان اپنے شعور کو بھولنے کی نیند سے بیدار کر کے روح کی بیداری تک پہنچ جائے۔

ہم آپ سے دعا گو ہیں کہ اے رب، جہالت اور تنگ نظری کی گہرائیوں سے اپنے شعور کو امن، روشنی، محبت اور عالمگیر انسانی ہمدردی کے افق تک محدود کر دیں۔

****

کامیابی حاصل کرنے کے لیے:

سب سے پہلے، اپنے مقصد کا تعین کریں اور خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کو صحیح راستے اختیار کرنے کی ترغیب دے جو اس مقصد کو حاصل کرنے کی طرف لے جائے، اور غور و فکر کریں۔

پھر آپ کو ملنے والی اندرونی رہنمائی کے مطابق عمل کریں اور آپ اپنے مقصد تک پہنچ جائیں گے۔

جب دماغ پرسکون ہوگا، چیزیں صاف اور ہموار ہوجائیں گی، اور کامیابی زیادہ تیزی سے حاصل ہوگی کیونکہ کائناتی قوت کے کام کو درست قانون کے اطلاق کے ذریعے ثابت کیا جاسکتا ہے۔

****

لوگوں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت شائستگی اور تدبر سے کام لینا چاہیے، یہ منافقت نہیں، بلکہ دوسروں کے جذبات کا احترام ہے۔

انسان پتھر نہیں بلکہ ایک سوچنے والا اور باشعور وجود ہے اور لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا جائے جیسے وہ بے جان پتھر ہوں۔

جو شخص ہمیشہ دوسرے لوگوں کے معاملات میں مشغول رہتا ہے وہ مسائل کا باعث بن جاتا ہے۔

اگر آپ جو کچھ کہنے جا رہے ہیں اس کا مثبت نتیجہ نکلے گا، اور اگر دوسرا شخص اسے قبول کر رہا ہے، تو اسے صاف کہہ دیں، تاہم، بعض اوقات آپ جس شخص کے بارے میں کہنے والے ہیں وہ اسے سننا نہیں چاہتا اور آپ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں اس کے بالکل برعکس کرے گا۔

جب انسان دوسروں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے تو وہ خوشبودار گلاب کی طرح ہو جاتا ہے۔

جب آپ گلاب کے باغ کے پاس سے گزرتے ہیں، تو آپ کو کبھی کبھی گلاب، چمیلی یا باغبانی کی خوشبو آتی ہے، اور آپ کہتے ہیں، "واہ! یہ خوشبو کتنی پیاری ہے!"

اور ایسا ہی نیک روحوں کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ہی آپ ان کے دائرے میں داخل ہوتے ہیں، ان کی زندگی کی خوشبو آپ کو چھا جاتی ہے، یہ وہ خوشبو ہے جو روح کو بلند کرتی ہے اور اس کے شعور کو بلند کرتی ہے۔

اگر آپ بدبودار بدبو کے قریب سے گزرتے ہیں، تو آپ اس جگہ نہیں رہنا چاہیں گے۔

جب آپ کسی ایسے شخص سے ملتے ہیں جو بدمزاج، جھگڑالو، جارحانہ اور جھگڑالو ہے، تو آپ اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے کیونکہ اس کی ناگوار بو آتی ہے۔

****

زیادہ تر لوگ زندگی کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے

وہ بغیر کسی مقصد کے مشینی زندگی گزارتے ہیں اور جب ان کی زمینی زندگی ختم ہو جاتی ہے تو لاشعوری طور پر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

ہمیں اس طرح نہیں جینا چاہیے، مشینوں کی طرح جو خود بخود چلتی ہیں، بلکہ ہمیں مقصد تلاش کر کے زندگی کا مقصد حاصل کرنا چاہیے۔

جوان اور بوڑھے دونوں کو زندہ رہنے کے لیے جدوجہد کرنی ہوگی بہت سے لوگ اپنے آپ کو ابدی سچائیوں کی تلاش نہ کرنے کا عذر پیش کرتے ہیں، یہ کہتے ہوئے، "ہمارے لیے اپنے اعمال کو ان نظریات کے ساتھ جوڑنا ناممکن ہے" پھر بھی انہیں کھانے پینے اور اپنے روزمرہ کے معاملات کے بارے میں سوچنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی۔

تجزیہ کرنے پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان کی فطرت تین گنا ہوتی ہے: جسمانی، ذہنی اور روحانی لوگ اپنی زندگیاں زندگی کی مادی ضروریات کو پورا کرنے میں صرف کرتے ہیں اور اس سے زیادہ کچھ نہیں، بلکہ انسان کی فلاح و بہبود بھی اپنی فکری اور روحانی ضروریات کو پورا کرنے میں مضمر ہے۔

اس لیے ہمیں اپنی زندگیوں کو آسان بنانا چاہیے اور خوشی، سکون اور سکون کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے اور اپنی ضروریات کا تجزیہ اور کم کرنا چاہیے اور مزید غیر ضروری خواہشات پیدا کیے بغیر ان ضروریات کو پورا کرنے کا صحیح اور جائز طریقہ جاننا چاہیے، کیونکہ بہت سی خواہشات بہت سی پریشانیاں پیدا کرتی ہیں۔

****

تحمل کی زنجیریں اور آزادی کی کنجیاں سب ذہن کے گڑھے میں ہیں۔

****

اے خُداوند، میں تیری حضوری کی جنت میں محبت سے بھرے اور آرزو سے لبریز دل کے ساتھ داخل ہوں گا۔

یہ میری جلتی آرزوئیں ہیں جو میری روح کے دروازے کھول رہی ہیں اور مجھے آپ کی روشن الہی روشنی کو دیکھنے کے عظیم جوش سے بھر رہی ہیں۔

****

عام اصول کے طور پر، مجھے حکم دینا پسند نہیں ہے، کیونکہ جیسے ہی آپ کسی کو کچھ نہ کرنے کو کہتے ہیں، وہ شخص اسے کرنے پر اصرار کرتا ہے۔

اس لیے میرا مشورہ ہے کہ انسان صرف حکم کرے یا منع کرے حرام پھل کا ذائقہ شروع میں میٹھا ہوتا ہے لیکن اس کا ذائقہ آخر میں کڑوا ہوتا ہے اس لیے ہوشیار رہنا چاہیے اور کسی کو اپنی آزادی اور خوشی چوری کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔

****

خدا ہمیں یاد کرتا ہے چاہے ہم اسے یاد نہ کریں اگر وہ ایک لمحہ بھی مخلوق کو بھول جائے تو ہر چیز وجود سے مٹ جائے گی

خدا کے سوا کون ہے جو اس زمین کو خلا میں تیرتا رکھے؟ اور کون درختوں کی نشوونما اور پھول کھلنے کا سبب بن سکتا ہے؟

جی ہاں، یہ خدا ہی ہے جو ہمارے دلوں کو دھڑکتا رہتا ہے وہی ہمارا کھانا ہضم کرتا ہے اور ہمارے جسم کے خلیوں کو ہر روز تجدید کرتا ہے پھر بھی کتنے ہی کم لوگ اسے یاد کرتے ہیں اور اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں جیسا کہ وہ مستحق ہے!

****

اوپری فضا کے پیچھے
سورج کی کرنوں اور خلیات کی نبض کے پیچھے
دل کی دھڑکنوں اور سرگوشیوں کے پیچھے
ان خیالات کے پیچھے جن کے ساتھ میں دعا کرتا ہوں
میری آرزو کی لہروں کے پیچھے
اور مواد کی روک تھام کے پیچھے
آپ موجود ہیں، اے مطلق لامحدود
میری جان آپ کو ترس رہی ہے۔
آپ صرف ستاروں کی سب سے دور تک رسائی میں نہیں ہیں
بلکہ یہ میرے جذبات کی دھڑکن میں ہے۔
وہ میرے خیالوں میں چمکتی ہے۔
یہ میری مرضی کو عزم اور حوصلے کے ساتھ تیز کرتا ہے۔
مجھے آپ کا مبارک لمس محسوس ہوتا ہے۔
اور میں اپنی روح کے اندر آپ کی موجودگی سے خوش ہوں

****

نیلے پردے پر رنگے پہاڑی مناظر
انسانی جسم کا دماغ کو حیران کرنے والا میکانزم
اور خوبصورتی سے بنے ہوئے پھول
اور نیک روحوں کی شرافت
اور بلند خیالات کی عظمت
اور محبت کی گہرائی

وہ سب ہمیں شاندار خالق کی یاد دلاتے ہیں۔
اور غیر معمولی خوبصورت
****
محبت سنہری عمارت ہے۔
ابدیت کے بادشاہ کے ذریعہ بنایا گیا ہے۔
پورے کائناتی خاندان کے لیے
محبت ایک پوشیدہ آگ ہے۔
حکم الٰہی سے پگھلا
کائنات سے کھردرا پن
اور یہ ایک غیر مرئی مادہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔
ابدی محبت سے
محبت ایک دریا کی طرح ہے جو بغیر کسی روک ٹوک کے بہتا ہے۔
عاجز اور ایماندار روحوں کی سرزمین میں
لیکن یہ اپنے آپ کو روحوں کے خوفناک پتھروں کے گرد لپیٹ لیتا ہے۔
تکبر، خود غرضی اور غرور کے ساتھ
کیونکہ وہ اس سے گزر نہیں سکتا
اور اس سے گزرنا
****
خدا کو جاننے والوں کی کوئی خواہش نہیں ہوتی
تاکہ اپنے آپ کو دوسروں کے دلوں میں جگہ دیں
یا وہ بہت اچھے لگتے ہیں
کیونکہ ان کی واحد خواہش روحانی شعور کو بیدار کرنا ہے۔
خواہش کرنے والوں کی روحوں میں
اور ان کا الہام خدا سے محبت کرنا اور اس کی طرف رجوع کرنا ہے۔
****

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک گونگا آدمی شہد کھا رہا تھا، کسی نے اس سے شہد کا ذائقہ پوچھا

گو کہ گونگا بولنے سے قاصر تھا لیکن اس نے ایسی حرکت کی جس سے سائل سمجھ گیا کہ شہد میٹھا ہے۔

اسی طرح جب ذہن اعلیٰ شعور کی حالت میں داخل ہوتا ہے اور موجودگی کی لامحدود کُلیت کو چھوتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ اس کا خدا سے رابطہ ہے اور یہ تجربہ میٹھا ہے، لیکن اس تعلق کی کیفیت کو الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے جو کہ بیان سے باہر ہے۔

اگرچہ درد انسان کے لیے حقیقی ہوتا ہے، لیکن وہ اس کے باوجود درد کا احساس دوسروں تک نہیں پہنچا سکتا تاکہ وہ اسے ویسا ہی محسوس کریں جیسا کہ وہ محسوس کرتا ہے۔

اس کا اطلاق اعلیٰ روحانی ادراک پر ہوتا ہے وہ ایسی چیز ہیں جسے کوئی بھی الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا

خدا کا علم صرف براہ راست ذاتی تجربے سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

****

فجر کے دل سے، میں نے آپ کو نذرانے کے طور پر روشنی کے پھولوں کو اٹھایا

اور تم نے صبح کے مقدس میں چوکسی کے چراغ جلائے۔

وہ جو روحانی سکون سے معمور ہے۔

اور میں نے تیرا چہرہ مبارک دیکھا

یہ سائے کے پیچھے سے جھانکتا ہے۔

وہ پیارا چہرہ جو مجھے دیکھتا تھا اور اب بھی ہے۔

عمر بھر شفقت اور شفقت کے ساتھ

میں اب تقدیر کو الزام نہیں دوں گا۔

جس اندھیرے نے تمہیں مجھ سے دور رکھا ہے وہ میری اپنی بنائی ہوئی ہے۔

اب اپنی خالص خوشی کے آئینے میں

میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں اور جانتا ہوں کہ میرا جوہر لامتناہی خوشی ہے۔

میں آپ کی ابدیت کے حرم میں اپنی محبت ڈالتا ہوں۔

اور میں آپ کے لئے اپنی روح کے بھجن بلند کرتا ہوں جو آپ کے لئے آرزو ہے۔

اور میں آپ پر اپنے دل کے گہرے جذبات پر بھروسہ کرتا ہوں۔

بڑی محبت اور مستقل خواہش سے۔

****

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو دوسروں کی طرف سے اچھے کام کرنے پر تنقید کا نشانہ بنتے ہیں کیونکہ ابدی خوشیوں کی جنت ان لوگوں کی منتظر ہے جو شرافت اور وقار کے ساتھ جیتے اور مرتے ہیں۔

افسوس ان لوگوں کے لیے جو خود غرضی، موقع پرستی، حسد اور دشمنی میں مبتلا ہو کر نیکی کرنے والوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

طنز، طنز، گپ شپ، انتقام، تعصب اور جھوٹ برائی کے زہر آلود نیزے ہیں جو ان کے مالک پر پھوٹ پڑتے ہیں اور اسے سب سے زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں۔

****

حواس، جو اپنے وجود کو خدا کی طرف سے پیدا ہونے والے شعور اور توانائی سے حاصل کرتے ہیں، ہمیں دنیا دکھاتے ہیں اور روح کو اس کے ماخذ اور باقی مخلوقات سے الگ ہستی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

مادی جسم نے روح کو قید کر رکھا ہے جو کہ عالمگیر روح کا عکس ہے فراموشی سے مغلوب ہو کر روح اب اپنے الٰہی جوہر کو یاد نہیں رکھتی بلکہ اپنے جسمانی جسم کو اپنا حقیقی نفس سمجھتی ہے اس لیے وہ اپنی تمام خامیوں کو اپنا لیتی ہے اور اپنی حدود و قیود کو اپنی طرف منسوب کر لیتی ہے ایسی حالت میں روح کو "انا" یا "انا" کہا جاتا ہے۔

لیکن جب یہ "انا" یا یہ چھوٹا سا محدود نفس یہ جان لے کہ اس کا جسم سے تعلق عارضی ہے اور اس میں ایک لافانی، لافانی جوہر ہے، تب اسے روح کہا جا سکتا ہے۔

اس کی ضروری فطرت کے بارے میں جتنا زیادہ اس کا شعور قائم ہوتا ہے، اور اس کا شعور جتنا زیادہ بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے، اتنا ہی اسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ کائناتی شعور سے قریب سے جڑی ہوئی ہے اور یہ کہ پوری انسانیت اس کا عالمی خاندان ہے۔

****

ہمیں تحفے دینے والے کو نہیں بھولنا چاہیے جب کہ ہم اس کے تحفوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ایک شکر گزار دل روحانی نشوونما اور زندگی کی اچھی چیزوں کے بہاؤ کے لیے شعور میں ایک راستہ کھولتا ہے، کیونکہ جیسے ہی کوئی راستہ کھلتا ہے، روحانی طاقت اس میں سے دوڑتی ہے۔

ہمیں زندگی کی تمام نعمتوں کے لیے شکرگزار ہونا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ سوچ، گفتار اور عمل کی تمام طاقت خدا کی طرف سے آتی ہے، اور یہ کہ وہ اب ہمارے ساتھ ہے، ہماری رہنمائی اور حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔

ایک بار جب یہ احساس شاگرد کے شعور میں مضبوطی سے قائم ہو جاتا ہے تو اس کے اندر روشن خیالی کی چمک چمک اٹھتی ہے۔

کبھی کبھی خدائی طاقت ایک تیز سمندری لہر کی طرح آتی ہے جو بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھتی ہے، رکاوٹوں کو دور کرتی ہے اور دماغ اور روح سے ملبہ ہٹا دیتی ہے۔

پوری دنیا خدا کی طرف مائل نہیں ہے، لیکن یہاں اور اس کے لئے پیاسی اور اس کے لئے تڑپ روحیں ہیں.

اگرچہ خُدا ہماری دعاؤں کا جواب دینے سے قاصر نظر آتا ہے، لیکن مخلص طالبِ علم کوشش کرنا بند نہیں کرتا بلکہ اپنے ضمیر کی گہرائیوں سے اپنی درخواستیں جاری رکھتا ہے جب تک کہ اُسے جواب نہیں مل جاتا۔

خدا کو پانے سے پہلے لوگ مادی خواہشات کو پورا کرنے کی فکر میں رہتے ہیں لیکن اس کو پانے کے بعد وہ خواہشات اپنا ذائقہ اور رونق کھو بیٹھتی ہیں، یہ بے حسی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لیے کہ متلاشی روح کی خوشی کو اپنے دل میں بھرتا ہوا محسوس کرتا ہے اور اس کی تمام خواہشات کو پورا کرتا ہے۔

لوگ اپنی ساری زندگی مادی چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش میں صرف کرتے ہیں، اس بات سے بے خبر کہ اگر وہ کوشش کا ایک چوتھائی حصہ اللہ کی طرف رجوع کرنے میں صرف کریں تو نہ صرف کچھ بلکہ ان کے دل کی تمام خواہشیں پوری ہو جائیں گی۔

ہمارے دل شکرگزاری سے بھر جائیں اور ہماری زندگی شکر سے بھر جائے۔

****

کسی کی شخصیت سے خود غرضی اور ناپسندیدہ خصلتوں کے داغ مٹائے بغیر دوستوں کو متوجہ کرنا ممکن نہیں

صحیح طرز عمل حقیقی دوستی کی بنیاد ہے۔

جب کسی شخص کے مقاصد خالص ہوں گے اور وہ خود غرضی سے پاک ہو گا تو اس کی ضروری فطرت ابھرے گی اور اس کے حقیقی دوستوں کی تعداد بڑھے گی۔

****

سکون ایک مثالی حالت ہے جس میں ہمیں زندگی کے تجربات سے نمٹنا چاہیے۔

خلفشار پرسکون کے برعکس ہے، اور اس کی وسیع نوعیت اسے ایک عالمی وبا بناتی ہے

****

کائناتی روشنی، جو تمام طاقتوں کا منبع ہے، اندھیرے کے پیچھے چھپی ہوئی ہے اور خاموشی کی گہرائیوں میں ظاہر ہوتی ہے جہاں خیالات کو سکون ملتا ہے اور روشنیوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

ذہنی ارتکاز کی اعلیٰ حالتیں ہیں، اور سالک جتنا زیادہ ان حالتوں پر چڑھتا ہے، اتنا ہی وہ روحانی مسرت کی ایسی حیرت انگیز کیفیتوں کا

تجربہ کرتا ہے جن کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا، اور پھر اسے خوشی کے ساتھ احساس ہوتا ہے:

"جو میں نے ہر جگہ تلاش کیا ہ

وہ میرے ساتھ ہے اب وہ میرے اندر گہرائی میں رہتا ہے۔

وہ میرے دل اور روح میں ہے۔

خاموشی کے عالم میں مجھے اس کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔

اور اندھیرے کی دیواروں کے پیچھے، میں اسے دیکھتا ہوں۔

****

نفرتوں اور جنگوں سے پیدا ہونے والے دکھ یہ ثابت کرتے ہیں کہ حقیقی روحانیت، ہمدردی اور مہربانی اعلیٰ اور اعلیٰ قوتیں ہیں۔

نفرت تباہ کن ہے، جبکہ محبت وجود میں سب سے بڑی تعمیری قوت ہے۔

اس لیے میرے پیارے دوستو، انسان کو چاہیے کہ وہ نفرت کی فضولیت اور جنگوں کے سانحات سے سبق سیکھے اور اللہ سے محبت کرے، کیونکہ اس سے محبت کرنے سے کامیابی، خوش نصیبی اور مکمل اطمینان ملتا ہے جو کوئی اور نہیں دے سکتا۔

دنیا میں حقیقی کامیابیاں صرف محبت ہی لائے گی اگر تمام ممالک ایک دوسرے سے محبت کریں اور ایک دوسرے کی مدد کے لیے کوشاں ہوں، زبردستی اور غلط طریقوں کا سہارا لے کر نہیں بلکہ محبت اور مہربانی سے، تو زمین کے کونے کونے میں بھلائی، کامیابی اور خوشحالی کا راج ہوتا۔

****

انسان پابندیوں کی گرفت میں رہتا ہے۔

وہ کیسے جانتا ہے کہ اگلے لمحے اسے تکلیف نہیں ہوگی، یا کوئی اس کا دل نہیں توڑے گا؟

واحد حقیقی سلامتی وہ سلامتی ہے جو عظیم کو حاصل ہے

****

خدا وجود میں سب سے پیاری چیز ہے۔

تیرا دل جس چیز کی آرزو کرے گا تجھے خدا ملے گا میں نے اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا اور میں نے ہر وہ چیز چھوڑ دی ہے جو مجھے خدا سے ہٹاتی ہے اور مجھے وہ خوشی ملی ہے جو مجھے کسی اور چیز میں نہیں مل سکتی تھی۔

میں الہی شعور کی حالت میں رہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ جو لوگ اسی حالت کا تجربہ کریں جس میں میں رہتا ہوں۔

میں ان تمام لوگوں کو بھی چکانا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھے اپنی محبت دی ہے، ان کے ساتھ خدا کی محبت اور اس کی موجودگی کا فضل بانٹ کر

****

میں کائناتی سمندر کی جھاگ ہوں۔
خوشی کی گہرائیوں سے نکلتا ہے۔
میں ناچنے والی خوشی کی ندی ہوں۔
بے تحاشا خوشی کی لہروں کے اوپر
اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں۔
تاکہ میں خوشی کا سب سے بڑا سمندر بن سکوں
میری خوشی کی لہریں لامحدودیت تک پھیل جائیں۔
اور ہر طرف پھیلنا
آخر کار کائناتی خوشی کے دل میں آرام کرنے کے لیے!

****

لوگ صرف زندگی کا درمیانی حصہ دیکھتے ہیں۔ زندگی کی ابتدا اور انتہا ان سے پوشیدہ ہے۔

یہ سوچنا کہ موت کا خاتمہ ہے۔

کیا یہ قابل فہم ہے کہ ہم جن کو عقل، ذہانت اور زندگی سے مالا مال ہیں، موت کے وقت سوتے ہی ختم ہو جائیں گے؟

انسان بحیثیت مجموعی تخلیقی خیالات اور روحانی شعور کا مجموعہ ہے اور موت اس غیر مادی ماس اور اس نرم شعور کو تباہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

****

اگر آپ خالص اور غیر مشروط محبت کے ساتھ خدا سے محبت کرتے ہیں تو وہ دوسروں کے ذہنوں میں خیالات کو جگہ دے گا، اور وہ ذہن آپ کی خواہشات کو پورا کرنے کا ذریعہ بن جائیں گے، یہاں تک کہ وہ جو آپ نے کسی پر ظاہر نہیں کی ہیں۔

لہذا، روحانی مقناطیسیت جس کے ذریعے آپ کسی بھی چیز کو اپنی طرف متوجہ کر سکتے ہیں وہ کشش کی قسم ہے جسے آپ تیار کرنا چاہتے ہیں۔

جب آپ اچھی، عمدہ اور پاکیزہ چیزوں کی خواہش کرتے ہیں، تو آپ الہی مقناطیسیت کو اپنی طرف متوجہ کریں گے جو آپ کو اچھی چیزیں اور برکتیں وہاں سے لائے گا جہاں سے آپ جانتے ہیں اور جہاں سے آپ نہیں جانتے ہیں۔

****

اگر چوروں، منشیات کے عادی افراد اور شراب نوشی سے پوچھا جائے کہ کیا وہ اپنا طرز زندگی پسند کرتے ہیں، تو ان کا جواب غالباً یہ ہوگا کہ "یقیناً نہیں""

ان کا خیال تھا کہ جب وہ اپنے غلط کاموں میں لگ جائیں گے تو خوش ہوں گے لیکن انہیں یہ خیال نہیں آیا کہ ان کے اعمال کے نتائج ان کے لیے نقصان دہ اور نقصان دہ ہوں گے۔

اس لیے میرا دل دکھتا ہے۔ اور میں ان لوگوں کے لیے آنسو بہاتا ہوں جو غلطیاں کرتے ہیں کیونکہ خدا کی قسم وہ واقعی میں ہیں اور اگر خدا کی مجھ پر مہربانی نہ ہوتی تو میں بھی ان جیسا ہوتا۔

بدی بذات خود افیون کی ایک قسم ہے۔ اس لیے ہمارے پاس خاص پناہ گاہیں ہونی چاہئیں جہاں ظالم یہ سیکھیں کہ سیدھی زندگی گزارنا اور صحیح سوچنا

بحالی کے لیے جیل صحیح جگہ نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کو بااثر، مثبت افراد کے ارد گرد ہونے کی ضرورت ہے۔ جو ان کی مدد کر سکیں

****

آپ کے اسٹیشن کی خوشی سے
میں ہر روز آپ کی میٹھی، سریلی دھنیں سنتا ہوں
جو میرے دل کو مانوس اور عزیز لگتا ہے۔
پچھلے دنوں میں نے آپ کا مبارک اسٹیشن سننے کی کوشش کی۔
لیکن آپ کا پروگرام بہت دور لگتا تھا۔
میری چھوٹی سوچوں کی حد سے باہر
لیکن مراقبے کی کلید کے کئی چھونے کے بعد
میں آپ کے ساتھ ملنے میں کامیاب ہوگیا۔
تم آسمان کے پروں پر میرے پاس آئے ہو۔
تم احسان کی دھنیں بجا رہے تھے۔
اور ذہنی سکون

****

خیالات روح کے چشموں سے بہتے دریا ہیں۔

خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہونا سب سے بڑے اور اہم فرائض میں سے ایک ہے۔

خدا دل کی زبان سنتا ہے۔ جو روح کی گہرائیوں سے نکلتی ہے۔

لوگ سوچتے ہیں کہ خدا ان کی دعاؤں کا جواب نہیں دیتا کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ خدا بعض اوقات اس طرح سے جواب دیتا ہے۔ جو ان کی توقعات اور اس سے مانگنے سے مختلف ہوتا ہے۔

وہ ہمیشہ ان کی خواہشات کے مطابق جواب نہیں دیتا جب تک کہ وہ اس کی مجموعی مرضی کے مطابق نہ ہوں۔

****

پھولوں کے دل سے امرت کا گھونٹ پیوں گا۔
اور میں نرم ریشمی قالین پر پھیلا دوں گا۔
یا سنہری تتلیوں کے پیچھے بھاگیں۔
میں پہاڑیوں اور پہاڑی موڑوں کے درمیان گھومنا چاہتا ہوں۔
نرم، تازگی رات کی ہوا کے ہمراہ
گل داؤدی اور انیمونز کے درمیان
اوس کی بوندوں کے ساتھ تاج پہنایا
میں ایک لمحے کے لیے رک کر ذہین خوشبو کو سلام کروں گا۔
وہ خوشبو جو جھومتی ہوئی شاخوں کے ساتھ درختوں سے نکلتی ہے۔
اور پرندوں کے پروں سے میری روح اڑ جائے گی۔
تخیل کے دائرے سے باہر ہر جگہ
اور گانے والی شبلیوں کے ساتھ، میں اپنے خاموش گیت گاؤں گا۔
اور میں بے حد آسمان کے ساتھ پھیلوں گا۔
سورج کی روشنی کے دھاگوں سے، میں اپنی خوشیاں پیدا کروں گا۔
اور چاند کی کرنوں سے اپنے دکھ دھو دوں گا۔
اور رات کی تاریکی میں اپنے تاریک تجربات کو مٹا دوں گا۔
اور فجر کے ساتھ، میں ایک نئی دنیا بناؤں گا
لامحدود خوشی کا

****

ہم منفرد چینلز ہیں، کیونکہ ہم خود کو بڑھا یا تنگ کر سکتے ہیں۔

ہمیں آزاد مرضی اور انتخاب کی طاقت دی گئی ہے۔ کچھ لوگ جہالت کی جمع مٹی سے اپنی زندگی کا راستہ روک لیتے ہیں اور علم کے بہاؤ کو صاف نہیں ہونے دیتے۔

سچائی کا سمندر ان تنگ سوراخوں سے زیادہ طاقت کے ساتھ بہنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن بے سود

اور کچھ اور ہیں جو خود نظم و ضبط اور روحانی ثقافت کے ساتھ اپنی زندگی کے راستوں کو کھودتے، چوڑے اور گہرے کرتے رہتے ہیں، اس طرح الٰہی حکمت کو ان کے ذریعے بہنے اور ان کی روحوں کو روشنی اور برکت سے بھرنے کا موقع ملتا ہے۔

****

ناخنوں کے بستر پر اپنی پیٹھ کے بل لیٹنا ایک ایسا کارنامہ ہے جو شاید ہی کوئی کرنا چاہے گا، پھر بھی ہمیں اس ذہنی طاقت میں دلچسپی ہونی چاہیے جو اس طرح کے جرات مندانہ اور دلچسپ عمل کو ممکن بناتی ہے۔

حادثات، بیماریوں اور غیر صحت بخش عادات کے نتیجے میں ہونے والی جسمانی تکلیفوں اور تکلیفوں کو ہم سب جانتے ہیں اور اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ جسمانی درد کے ناخنوں پر ان سے متاثر ہوئے بغیر لیٹنے کی صلاحیت زندگی کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔

کوئی بھی شخص جو شعور کی ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے جو انہیں یہ سمجھنے کے قابل بناتا ہے کہ وہ جسم نہیں ہیں درد محسوس نہیں کرے گا۔

جو اپنے دماغ پر قابو پا لیتا ہے وہ درد سے آزاد ہو جاتا ہے اور جسم پر مکمل تسلط حاصل کر لیتا ہے۔

قدرتی طور پر، یہ راتوں رات نہیں ہوگا، لیکن مسلسل کوشش حیرت انگیز کام کرتی ہے۔

****

ہمیں زندگی اور موت کو گھبرائے بغیر قبول کرنا چاہیے اور اس زندگی کے اسباق سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے تاکہ ہم اگلی زندگی کو جان سکیں

اس سرزمین سے پرے لامحدود افق ہیں جہاں ہم دوبارہ اپنے پیاروں سے ملیں گے جنہیں ہم سمجھتے تھے کہ ہم ہمیشہ کے لیے کھو چکے ہیں۔

بے شک، ہمیں موت نہیں مانگنی چاہیے اور نہ ہی اس کی تلاش کرنی چاہیے، لیکن جب وہ آئے تو ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ آخری امتحان ہے جو ہمیں عظیم انعام حاصل کرنے کے لیے اہل بناتا ہے۔

****

جب سالک کو خدا کی تلاش کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے تو وہ ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا، بلکہ اپنے عزم کو تیز کرتا ہے اور اپنا دماغ اپنے مبارک مقصد پر مرکوز رکھتا ہے۔

جب اس کے اندر خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہ اسے غور و فکر اور روحانی خواہشات کے ساتھ پالتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے دل میں خدا کی موجودگی کو محسوس کرتا ہے۔

زندگی کے سمندر میں زندگی کے جہاز کو چلانے کا یہی سب سے محفوظ اور قابل اعتماد طریقہ ہے۔

****

آپ کے اندر پاکیزہ خیالات کا ایک شاندار اور حیرت انگیز باغ ہے، جو محبت، مہربانی، سمجھ اور امن سے معطر ہے، اس کے پھول زمینی پھولوں اور مادی خوشبودار جڑی بوٹیوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔

جب آپ اپنی پاکیزہ محبت دیتے ہیں تو آپ نے ایک خوشبودار گلاب لگایا ہے اور اس محبت کی خوشبو اور اس فہم کی خوشبو دنیا کے کسی بھی پھول سے زیادہ دیر تک رہتی ہے اور یہی حقیقت ہے!

****

تخلیقی سوچ، احتیاط سے پڑھنا، اور سچے الفاظ کو دہرانا منفی سے چھٹکارا پانے اور مثبت ذہنیت قائم کرنے کے لیے مددگار ذریعے ہیں۔

اثبات اور دعاؤں کو گہرے ارتکاز کے ساتھ دہرانے سے سوچنے کا صحیح نمونہ بنانے میں مدد ملے گی تاکہ مثبت سوچ اتنی ہی فطری ہو جائے جتنی کہ منفی سوچ پہلے تھی۔

****

ہمیں روحانی خوشی کے خزانے کو محفوظ رکھنا چاہیے اور اس خوشی کو دوسروں کے دلوں میں ڈالنا چاہیے، اور کسی چیز کو ہماری اندرونی خوشی کو چھیننے نہیں دینا چاہیے۔

یہاں تک کہ اگر دن بھڑک اٹھیں اور لاشعور یہ بتاتا ہے کہ ہم نے سب کچھ کھو دیا ہے، ہمیں اس کے باوجود خوشی کی ناقابل تسخیر خاموشی کے ساتھ ہلچل اور ہلچل کو غرق کرنا چاہئے۔

خوشی کے دوستو، اپنے بلند عزائم اور اہداف، اپنے اعلیٰ اعمال اور بلند خیالات کے تخت پر خود کو تاج پہنائیں، اور آپ ہر خیال اور ہر احساس کی ساخت میں خدا کو خوشی محسوس کریں گے۔

ہمیں لاشعور کی مٹی میں بھی محبت الٰہی کا درخت لگانا چاہیے جب ہم محسوس کریں گے کہ محبت، خوف مٹ جائے گا اور پریشانیاں خدا کی مدد سے ختم ہو جائیں گی۔

****

یہ کہنا کہ کوئی پیدائشی طور پر کمزور ہے اور وہ مضبوط نہیں بن سکتا، کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ شخص عظیم بن جائے اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں حیرت انگیز چیزیں حاصل کر سکے۔

****

ہمیشہ کے لیے
کیا وہ دن کبھی طلوع ہو گا، اے ابدیت؟
جہاں میں بغیر کسی رکاوٹ کے آپ سے دریافت کروں گا۔
اور میں آپ کو لامتناہی سوالات بھیجتا ہوں۔
اور میں آپ سے جواب حاصل کروں گا؟!

کمزور، پتلی جڑی بوٹیوں کو کیسے اگایا جائے۔
ان کے سر جھکائے بغیر اٹھائے جاتے ہیں۔
اور تیز طوفانوں سے لرزے بغیر
جو بلند و بالا درختوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔
اور بڑے پیمانے پر عمارتیں تباہ ہو جاتی ہیں۔
اور زبردست سمندر ہلچل مچا رہے ہیں!
پہلی چنگاری نے اس کی آنکھیں کیسے جھپکیں؟
اور پہلا درخت نمودار ہوا۔
اور پہلی مچھلی
اور پہلا پرندہ
اور پہلوٹھے؟
ان کا پہلا دورہ کب ہوا؟
یہ گراؤنڈ فلور مکان
عجائب گھر؟!
میں تیرا ہاتھ پکڑنے کی کتنی خواہش کرتا ہوں۔
وہ جس نے سمندر اور خشکی کو تشکیل دیا۔
ابدیت ہا!
****

دنیا زیادہ تر تاریک ہے، لیکن جب ہم ان لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کے چہرے خوشی کی چمک سے چمکتے ہیں۔

ان کی مسکراہٹیں ہماری اداسیوں کو دور کرتی ہیں اور ہماری پریشانیوں کو اندھیرے میں چراغ کی طرح بکھیر دیتی ہیں۔

اس کی روشنی کے سامنے اندھیرا ختم ہو جاتا ہے۔

ہمارے چہروں سے روح کی مسکراہٹ چمکے، محبت الٰہی کی ہوا ہماری مسکراہٹوں کو لے جائے اور انہیں اداس دلوں میں بکھیر دے، تاکہ ان مسکراہٹوں کی روشنی دوسروں کے دلوں سے اندھیروں کو دور کرے۔

****

دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا سب سے حیرت انگیز خوبیوں میں سے ایک ہے، اور یہ انسان کو سب سے زیادہ کشش دیتا ہے۔

مثال کے طور پر، اگر کوئی پیاسا ہے تو وہ شخص جو دوسروں کے بارے میں سوچتا ہے وہ ان کی ضرورت کو محسوس کرے گا اور انہیں پانی پینے کی پیشکش کرے گا۔

احساسات کا خیال رکھنے کا مطلب ہے دوسروں سے آگاہ ہونا اور ان کے بارے میں سوچنا

جو دوسروں کا احترام کرتے ہیں اور ان کے جذبات کی قدر کرتے ہیں وہ فطری طور پر جانتے ہیں کہ انہیں کیا ضرورت ہے۔

****

شاگردوں میں سے ایک کو اپنے روحانی راستے پر جاری رکھنے کی صلاحیت پر شک تھا، اس کی حوصلہ افزائی کے لیے، استاد پرمہنس نے اس سے کہا:

" خدا دور نہیں بلکہ قریب ہے اور میں اسے ہر جگہ موجود دیکھتا ہوں"

طالب علم نے احتجاج کرتے ہوئے کہا، "لیکن آپ تو استاد ہیں جو خدا جانے جناب!

استاد نے جواب دیا:

" تمام جانیں برابر ہیں، اور تم میں اور مجھ میں فرق صرف یہ ہے کہ میں نے کوشش کی کہ میں نے اللہ کو ثابت کیا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، اس لیے اس نے خود کو مجھ پر ظاہر کیا۔"

****

جب انسان ایک بہت ہی مزے کی فلم دیکھنے میں مگن ہو جاتا ہے تو وہ باقی سب کچھ بھول جاتا ہے اور اس کی توجہ صرف فلم پر ہوتی ہے۔

اور ایسا ہی اس کے ساتھ ہوتا ہے جو خدا کی محبت میں مبتلا ہے جو محبوب الٰہی کے علاوہ سب کچھ بھول جاتا ہے۔

اوسط انسان کے پاس الٰہی موجودگی کو محسوس کرنے کے لئے اتنی تڑپ اور تڑپ نہیں ہوتی کیونکہ ذہن الٰہی کی بجائے مادی چیزوں پر توجہ دینے کا عادی ہوتا ہے۔

اگر فلمیں، سیکس اور دنیاوی لذتیں انسان کی توجہ اپنی طرف مبذول کر سکتی ہیں، تو پھر خدا کے بارے میں کیا خیال ہے، جو خوشی کا سرچشمہ اور وجود میں سب سے لطف اندوز چیز ہے!

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ زیادہ تر لوگ خُدا کو جاننا نہیں چاہتے، اور اگر آپ نے اُس کو جان لیا، تو آپ دیکھیں گے کہ گھنٹے گزر جاتے ہیں جب آپ ایک اعلیٰ روحانی جوش میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ میں کچھ بھی کرتا ہوں، مجھے کوئی خوشی نہیں ہوتی جب تک کہ خدا میرے ساتھ نہ ہو۔

****

اگر لوگوں کو مادی غربت سے بچنا ہے تو انہیں روحانی غربت کو حقیر سمجھنا چاہیے کیونکہ یہ تمام انسانی مصیبتوں کی بنیادی وجہ ہے۔

ایک شخص جو روحانی اور عملی دونوں طرح سے ہے ایک خوش انسان ہے، اور صرف ایک خوش انسان ہی کامیاب انسان ہے۔

یہاں تک کہ اگر کسی شہر کے باشندے تمام مادی آسائشوں سے لطف اندوز ہوں، تب بھی اس شہر میں قتل و غارت اور جرائم نہیں رکیں گے۔

باہمی خدمت کے آفاقی اصولوں کا اطلاق، لوگوں کے درمیان بے ساختہ تعاون، روحانی زندگی سے محبت، اور خواہشات نفس پر قابو رکھنا کسی بھی معاشرے کے لیے ایک ہم آہنگ، صحت مند، خوشگوار اور خوشحال زندگی سے لطف اندوز ہونے کے لیے ضروری ہے۔

****

یہ مت سوچیں کہ اللہ آپ کی دعاؤں کا جواب نہیں دیتا ہر وہ لفظ جو آپ اس سے کہتے ہیں اس کے آفاقی دل میں کندہ ہوتا ہے۔ اور اگر آپ ان بہت سے طریقوں کا مشاہدہ کریں جن میں خدا جواب دیتا ہے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ وہ واقعی آپ کو ہمیشہ جواب دیتا ہے۔

آپ کی خواہش جتنی زیادہ ہوگی اور آپ کی تڑپ جتنی زیادہ ہوگی، جواب اتنا ہی تیز اور شاندار ہوگا۔

****

ایسے لوگ ہیں جنہیں جسم کی ضروریات پوری کرنے اور خواہشات کی تکمیل سے زیادہ زندگی کا کوئی مقصد نظر نہیں آتا، اس سے بڑھ کر کچھ نہیں یہ حواس کی قید میں رہنے کی حالت ہے۔

اور وہ لوگ جو فکری اور دستکاری کی سرگرمیوں، زراعت، تجارت، خرید و فروخت اور عام طور پر عملی زندگی سے متعلق ہر چیز کے ذریعے خدمت کرتے ہیں۔

وہ کام کرنے میں مسلسل مصروف رہتے ہیں، اور زندگی میں ان کی واحد فکر پیسے کمانا ہے، جسے وہ اکثر جنسی لذتوں میں ضائع کر دیتے ہیں۔

ان میں تخلیقی مزاج رکھنے والے زیادہ ترقی یافتہ افراد ہیں۔

انتظامی اور انتظامی صلاحیتوں کے حامل لوگ ہیں جو پیسے کمانے اور پیشہ ورانہ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کا تجربہ کرنے کے بعد زندگی کے رازوں کو سمجھنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔

وہ حواس کے حکم پر قابو پانے کے لیے خود پر قابو پاتے ہیں، زندگی کو زیادہ سنجیدگی سے لیتے ہیں، اور نقصان دہ رجحانات، خود مختاری، اور زندگی کے کمپاس کو درست سمت میں طے کرنے میں یقین رکھتے ہیں۔

سوچنے سمجھنے والے لوگ ہیں، جو فطرتاً روحانی ہیں اور دوسروں تک متاثر کن اعلیٰ خیالات پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

****

صرف خدا ہی ان برائیوں کو درست کرنے پر قادر ہے جو دنیا اور انسانیت کو متاثر کرتی ہیں، لیکن انسانیت کو خدا کی موجودگی کو پہچاننے اور اپنے اندر خدا کی لامحدود اچھائیوں کو ظاہر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

یقینی بنانا:

ہر صبح میں اپنا جسم، اپنا دماغ، اور ہر وہ صلاحیت جو میرے پاس ہے، آپ کے لیے پیش کرتا ہوں، لامحدود خالق، آپ جو بھی طریقہ اختیار کرتے ہیں اسے استعمال کرنے کے لیے، تاکہ آپ میرے ذریعے اپنا اظہار کر سکیں۔

****

کسی شخص کے لیے خود قبولیت حاصل کرنے کے لیے اسے اپنے خیالات پر قابو پانا چاہیے۔

آپ کو گہری سوچ کی مشق کرنی چاہیے اور اپنے ذہن کو مرکوز کرنا چاہیے تاکہ جب آپ اپنے ذہن کو کسی خاص خیال پر مرکوز کریں تو آپ کی توجہ ایک خیال سے دوسرے خیال کی طرف نہ بھٹک جائے اور نہ ہی اچھلے۔

اکثر لوگ زندگی کی سطح پر رہتے ہیں لیکن علم کے جواہر حاصل کرنے کے لیے سوچ کے سمندر میں گہرا غوطہ لگانا پڑتا ہے۔

گہری سوچ رکھنے والے خوش مزاج لوگ ہوتے ہیں کیونکہ وہ ذہنی طور پر اپنے ماحول میں پریشانی کی وجوہات سے خود کو دور کر سکتے ہیں۔

عام آدمی کے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے، کیونکہ وہ ہمیشہ ایک مچھلی کی طرح سطح پر رہتا ہے جسے پکڑنا ماہی گیر کے لیے آسان ہوتا ہے۔

****

یہ تخلیقیت کے جذبے کی غیر معمولی خوبی ہے جو اس کے مالک کو دنیا کے سامنے ایک چمکتی دمک کے ساتھ کھڑا کر دیتی ہے جیسے ان عظیم لوگوں نے جو دنیا کے لیے نئی مفید چیزیں لے کر آئیں جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کی تھیں۔

ان شاندار باصلاحیت افراد میں ایک ناقابل تسخیر تخلیقی جذبہ تھا، جس کی تائید ایک ایسی وصیت سے ہوئی جو مطلوبہ مقصد کے حصول تک نہیں رکے گی۔

کیا خدا ان عظیم لوگوں پر احسان کر رہا تھا کہ وہ اس خاص عظمت کے مالک تھے؟ اور کیا الہی انہیں دوسروں پر اس عظیم شان کو حاصل کرنے کے لیے منتخب کرے گا؟

بالکل نہیں یہ صرف اتنا ہے کہ انہوں نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو اس عظمت اور شان کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جو ہر انسان کی میراث ہے کیونکہ وہ خدا کی شبیہ پر تخلیق کیا گیا ہے جو تمام تخلیقی صلاحیتوں اور اختراعات کا سرچشمہ ہے۔

****

لوگ مرکری کی طرح خوشی کا پیچھا کرتے ہیں، لیکن خوشی تلاش کرنے کا ایک طریقہ ہے، اور وہ ہے اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں اور زندگی میں ہمیں ملنے والی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔

ہماری زندگیوں میں برکات کے لیے خُدا کا شکر ادا کرنا اُس کو جاننے کے لیے ایک بنیادی ضرورت ہے، جو ابدی سکون، آرام دہ زندگی، اور نئی خوشی کا ذریعہ ہے۔

جب ہم خُدا کو اپنی محبت دیتے ہیں، تو ہم اُس کے مُبارک تحفوں کو قبول کرتے ہیں جو امن، اطمینان اور اطمینان کے ہوتے ہیں۔

اس دنیا کے سب سے خوش نصیب لوگ وہ ہیں جنہوں نے مثبت سوچنا، تعمیری کام کرنا، اور جو کچھ وہ دے سکتے ہیں فراخدلی اور مہربانی سے دینا سیکھ لیا ہے، وہی لوگ زندگی میں کامیاب ہیں۔

انسان جتنا زیادہ مثبت شعور، شکر گزار دل اور محبت کرنے والی روح رکھتا ہے، اتنا ہی وہ اپنے اندر خدا کو محسوس کرتا ہے۔

اور جب بھی شاگرد خُدا سے سرگوشی کرتا ہے، "اے خُداوند، تُو کتنا سخی ہے!"، اُسے احساس ہوتا ہے کہ وہ جو سکون اور خوشی محسوس کرتا ہے وہ خُدا کی طرف سے ایک نعمت ہے، اور وہ اپنے خیالات اور اعمال کو اُس طریقے سے ہدایت کرنا چاہتا ہے جو اُسے ہمیشہ الٰہی حضوری کے قریب رکھے۔

یہ قربت غور و فکر، مثبت سوچ اور درست فیصلے کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے، یہ قدرتی طور پر شکر گزاری اور دینے کے جذبے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔

اگر ہم مصیبتوں، مشکلات، بیماریوں، بیماریوں، پریشانیوں اور خوفوں کے بارے میں سوچنے کے بجائے جو ہمارے پاس موجود ہیں ان نعمتوں پر غور کریں اور ان تمام اچھی چیزوں پر غور کریں جو ہمیں گھیرتی ہیں یا ہمیں تکلیف دیتی ہیں، تو ہم خدا کو جاننا شروع کر دیں گے، اور ہمیں اس روحانی آگاہی کے ساتھ اس کا اجر ملے گا جسے ہم سکون یا خوشی کہتے ہیں۔

ہمارے دل محبت اور خوشی سے دھڑکیں گے، اور ہمارے ذہن روشن خیالات سے چمکیں گے۔

****

زیادہ تر لوگوں کے دماغ ایک ہارس پاور والے انجن کی طرح ہوتے ہیں!

ہر انسانی ذہن میں بے پناہ صلاحیت کے باوجود بہت کم لوگ ان طاقتوں کو استعمال کرتے ہیں جو فعال ہونے کا انتظار کر رہی ہوتی ہیں۔

لوگوں کی دلچسپیاں عموماً زندگی کی ضروریات تک محدود اور محدود ہوتی ہیں جیسے کہ کھانا، کام، تفریح، سونا وغیرہ۔

لیکن انسانوں میں سب سے بڑی خوبی ہے جو کہ تخلیق یا اختراع کرنے کی صلاحیت ہے۔

یہ پراسرار، پراسرار طاقت کیا ہے؟ مغرب عملی اور صنعتی اختراعات اور اطلاقی علوم کی سرزمین ہے مشرق روشن خیالی اور روحانی تخلیقی صلاحیتوں کی سرزمین ہے۔

پہل کا جذبہ یہ ہے کہ وہ کچھ کرنے کے لیے تخلیقی ہو جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کیا ہو، اختراعی طریقوں سے

یہ خالق کی طرف سے حاصل کردہ تخلیقی قوت ہے۔

****

اگر اندرونی تبدیلی کا کوئی امکان نہ ہوتا تو ہم جو کچھ بن جائیں گے اس کے بیج کہاں مضمر ہوتے ہیں، ہم اپنی فطرت کے نامعلوم حصے میں تبدیلی کو اثر انداز نہ کر پاتے۔

لیکن ہمارے پاس اس بات پر اثر انداز ہونے کا موقع ہے کہ ہم مستقبل میں کون بنیں گے ہماری صلاحیت کی ابتدائی تربیت یا تو خود کے اس نامعلوم حصے کو فعال کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے یا اگر نظر انداز کر دی جاتی ہے تو اسے مفلوج کر کے رکھ دیتی ہے۔

جس طرح پودے اپنی جڑیں مٹی میں پھیلاتے ہیں، اسی طرح ہمیں کھاد ڈالنے، گھاس ڈالنے، مٹی کو ڈھیلا کرنے، پانی دینے اور باڑ لگانے کے ذریعے اپنے اندر اچھی خوبیوں کی پرورش کرنی چاہیے۔

ہمیں روح کی مٹی سے جڑی بوٹیوں کو بھی کاٹنا اور اکھاڑنا چاہیے۔

ہماری زندگی کے پھل، چاہے وہ بڑے، چھوٹے، درمیانے درجے کے، صحت مند یا بیمار ہوں، زیادہ تر اس بات پر منحصر ہوں گے کہ ہم اپنے باغات کے درختوں کی کتنی اچھی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

ہمیں ایسا کرنے کی آزادی ہے اور اگر ہم اپنے آزاد انتخاب کو اپنی استطاعت کے مطابق استعمال کریں تو اس کا بیرونی نتیجہ اچھا نکلے گا اور اس کے نتیجے میں ہماری فطرت کے نامعلوم حصے میں نئے اور اچھے بیج پیدا ہوں گے اور یہی نتیجہ طے کریں گے کہ مستقبل میں ہماری زندگی کیسی ہو گی۔

****

سوچ کے منفی اور مثبت نتائج

خیال انتہائی فریب ہے، کیونکہ یہ منفی اور مثبت دونوں نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

مجھے اب بھی یاد ہے کہ ایک دفعہ میری ایک بہن کو گلے کی سوزش ہوئی تھی، اور میں نے اس سے پہلے کبھی گلے میں اتنی شدید خراش نہیں دیکھی تھی۔ وہ کچھ کھا یا نگل نہیں سکتی تھی۔

اس نے مجھے بلایا اور روتے ہوئے کہا، "پلیز میری مدد کے لیے کچھ بھی کرو"

میں نے اسے کچھ کھانا لایا اور اسے کھانے کو کہا وہ بے خبر تھی کہ میرا ہاتھ اس کے گلے کو چھو رہا ہے، میں نے اپنی ذہنی توانائی وہیں مرکوز کر دی

اچانک اس نے اپنے آپ کو بغیر کسی تکلیف کے کھانا کھاتے ہوئے پایا، اور اس کے گلے کے ٹھیک ہونے پر وہ خوشی سے بھر گئی۔

میرے جانے کے بعد وہ اٹھی اور آئینے میں اپنے گلے کو دیکھا اور جب دیکھا کہ السر ابھی باقی ہیں تو درد واپس آگیا اور وہ چیخنے لگی۔

جب میں گھر پہنچا اور اسے تکلیف میں دیکھا تو میں نے اس سے پوچھا تم نے کیا کیا؟

اس نے جواب دیا میں نے اپنے گلے میں جھانکا۔

میں نے اس سے کہا: "میں نے دیکھا کہ آپ کا گلا خدا کی روشنی میں ٹھیک تھا، اور اسی وجہ سے آپ کی حالت بہتر ہوئی، لیکن آپ نے بیماری کو دیکھا، اور اسی وجہ سے آپ کو درد محسوس ہوتا ہے"۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ یہ پانی پی لو۔

چونکہ اس کا دماغ قابل قبول تھا، اس لیے وہ پانی نگل کر دوبارہ صحت یاب ہو گئی، اور اس نے دوبارہ کبھی آئینے میں اپنے حلق کی طرف نہیں دیکھا۔

اس طرح، سوچ ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اعصابی عوارض کے بارے میں - جو اکثر غلط فہمیوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں- دماغ تیزی سے بحالی کو فروغ دے سکتا ہے جب اس کی طاقت کا صحیح استعمال کیا جائے۔

نوٹ: اس کہانی کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ڈاکٹر سے رجوع کریں یا علاج نہ کریں، اس لیے وضاحت کی ضرورت ہے۔

****

ہمیں یہ کہنے کے قابل ہونا چاہئے:

اس محدود جسم کے پیچھے، میں مطلق اور لامحدود محسوس کرتا " ہوں۔"

میں تب تک لیکچر نہیں دیتا جب تک مجھے یہ نہ لگے کہ خدا میرے ساتھ ہے اور نہ ہی میں اس وقت تک پڑھاتا ہوں جب تک کہ میں اس کے ساتھ مکمل ہم آہنگی نہ کروں اور جب میں اس سطح سے بات کرتا ہوں تو میں جانتا ہوں کہ جو لوگ مجھے سنتے ہیں وہ نہیں بھولیں گے کہ انہوں نے کیا سنا ہے۔

جو لوگ ثابت قدم رہتے ہیں وہ خدا کو جان لیں گے، اور میں امید کرتا ہوں کہ جو لوگ اپنا تعاقب جاری رکھنا چاہتے ہیں وہ اس کی بابرکت موجودگی کو چھو لیں گے۔

****

خوشی کی خواہش تمام خواہشات میں سب سے مضبوط ہے۔

سچی اور دائمی خوشی صرف خدا میں پائی جاتی ہے، اور جب آپ اس کی موجودگی کو پاتے ہیں، تو آپ بڑی خوشی سے بھر جاتے ہیں- ایسی خوشی جو کسی اور چیز میں نہیں ملتی۔

اگر آپ کو ساری دنیا دے دی جائے تو آپ اسے سنبھالنا نہیں جانتے اور آپ کو ہر چیز کے بارے میں ایک بھاری بوجھ اور پریشانی محسوس ہوگی۔

دنیا کی سب سے بڑی ہستیوں اور مردوں کی زندگیوں پر نظر ڈالیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ چڑچڑے تھے، ہر طرف سے ہراساں کیے جاتے تھے جیسے کٹھ پتلیاں قسمت کے ہاتھ سے چلتی اور کھیلتی تھیں۔

لیکن جو دنیا کی روشنی سے جڑا ہوا ہے وہ خوش نصیب ہے کیونکہ وہ اپنے خالق سے جڑا ہوا ہے۔

****

بری عادتوں پر قابو پانے کے لیے ہمیشہ کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ جیسے ہی انسان مایوسی اور اداس محسوس کرتا ہے، وہ اپنی روح کی مٹی میں غیر صحت بخش بیج بو دیتا ہے۔

نقصان دہ عادات میں شامل رہنا خود کو تباہ کرنے کی ایک شکل ہے تاہم، تمام ناخوشگوار اور تکلیف دہ آزمائشوں کے باوجود ہر روز خوش مزاج اور پر امید رہنے کی کوشش کرنا تجدید اور روحانی بیداری کی علامت ہے۔

****

جو لوگ اپنے ذہنوں کو سخت اور خراب ہونے دیتے ہیں وہی واقعی مر رہے ہیں۔

جو لوگ زندگی کے اسرار کو حل کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ روزانہ اپنی زندگیوں کی تجدید کریں، کسی نہ کسی طریقے سے خود کو

بہتر بنانے کے لیے کام کریں، تخلیقی سوچ کو پروان چڑھائیں، اور تعمیری سرگرمیوں میں مشغول ہوں۔

اور سب سے بڑھ کر، انہیں خدا سے حکمت مانگنی چاہیے، کیونکہ حکمت کے ساتھ ہی تمام خوبصورت اور عمدہ چیزیں آتی ہیں۔

****

خدا نے ہمیں ایک خاندان دیا ہے تاکہ ہم اپنی محبت کے دائرے کو اپنے آپ سے لے کر دوسروں تک پھیلا سکیں جن سے ہمارا تعلق ہے، اور پھر اس محبت کی حدود کو بڑھا کر سب کو شامل کر لیں۔

ہمارے پیاروں کو ہم سے چھین لیا جاتا ہے، خواہ موت سے ہو یا دوسرے حالات میں، تاکہ ہم اپنی محبت کو صرف لوگوں تک محدود نہ رکھیں، بلکہ خود سے محبت کرنا سیکھیں، جو کہ خدا ہے، ہمارا قریبی پڑوسی، تمام انسانی نقابوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔

****

جب بھی مجھے قبول کرنے والے لوگ ملتے ہیں، میں ان لوگوں کے دماغ اور منطق کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں، جب کہ میں ان لوگوں سے کم ہی بات کرتا ہوں جو دلچسپی نہیں رکھتے کیونکہ وہ بالکل سننا ہی نہیں چاہتے۔

جہاں تک وہ لوگ جو خدا کی تلاش میں مخلص ہیں، میں ان کے ساتھ ان کے کھلے ذہن سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور ان کے دلوں میں خدائی محبت کے بیج بوتا ہوں۔

****

فلم یا ڈرامے دیکھتے وقت، اگر تماشائی شو دیکھنے سے پہلے کہانی کے پلاٹ کو اس کی تمام تفصیلات سے جان لیں تو شو کا لطف ختم ہو جائے گا۔

اسی طرح اس زندگی کے تمام رازوں کو نہ جاننا مناسب ہے کیونکہ ہماری زندگی کے بابوں میں ایک کائناتی ڈرامہ چل رہا ہے اور اس کے ہونے سے پہلے یہ جاننا کوئی پرجوش نہیں ہے۔

ہمیں حتمی نتائج کی فکر نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں زندگی کے کھیل میں اپنے کردار کو ہر ممکن حد تک ادا کرنے کے لیے رہنمائی کرے، خواہ ان کرداروں میں کمزوری ہو یا طاقت، بیماری ہو یا صحت، غرور ہو یا عاجزی، دولت ہو یا غربت، اور آخر میں اس پیچیدہ کہانی کا مطلب معلوم ہو جائے۔

****

ہر شخص چاہتا ہے کہ دوسرے شخص سے زیادہ پیسے ہوں اور جب وہ اسے حاصل کر لیتے ہیں تو پھر بھی مطمئن نہیں ہوتے کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان سے زیادہ دولت مند لوگ ہیں۔

لوگ اپنے پاس موجود چیزوں پر قناعت کرنے کے بجائے اپنی خواہشات اور خواہشات پیدا کرکے خود ساختہ مصائب کی دلدل میں رہتے ہیں۔

ایسے لوگ ہیں جن کے پاس دوسروں سے بہت کچھ ہے، پھر بھی وہ خوش نہیں ہیں، بلکہ وہ زیادہ کی خواہش میں جل رہے ہیں اور پریشانی اور خوف میں مبتلا ہیں

میرے دوستو، خدا کا راستہ سب سے آسان راستہ ہے، اور ہمارے لیے سب سے بہتر ہے کہ ہم سب سے پہلے اللہ کی طرف رجوع کریں اور اس سے مانگیں کہ وہ ہمیں دے جو ہمارے لیے بہتر ہے، اور ہم اس کے فیاض ہاتھ سے وہ حاصل کریں گے جس کی ہمیں ضرورت ہے کیونکہ وہ مخلصانہ دعاؤں کا جواب دیتا ہے اور اپنے چاہنے والوں کی خواہشات کو پورا کرتا ہے۔

****

دنیاوی وابستگیوں اور مال و دولت سے حقیقی خوشی کی توقع رکھنا بے وقوفی ہے کیونکہ وہ اسے ہم تک پہنچانے کے قابل نہیں ہیں۔

اس کے باوجود لاکھوں لوگ زمینی زندگی میں اس خوشی کو تلاش کرنے کی ناکام کوششوں کے بعد دل شکستہ اور کچل کر مر جاتے ہیں جو تمام خوشیوں اور خوشیوں کا سرچشمہ صرف خدا میں موجود ہے۔

****

لوگوں کا خدا کی طرف سے تحفہ ملنے کے بعد اس کا شکریہ ادا کرنا بالکل فطری بات ہے، لیکن وہ شاذ و نادر ہی اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں یا اس کا شکریہ ادا کرنے کے بارے میں سوچتے ہیں جو اس نے انہیں دیا ہے اور اس نے ان کی روحوں میں جو روحانی خصوصیات ڈالی ہیں

جب ہم اس کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں یا اس کی طرف سے ہماری دعاؤں کا جواب حاصل کرتے ہیں تو اپنے دلوں کو خدا کی طرف اٹھانا آسان ہوتا ہے، لیکن اس سے آگاہی نہ ہونے کے باوجود اس کی پوشیدہ رہنمائی اور ہمارے ساتھ اس کی بابرکت موجودگی کے لئے اس کا شکریہ ادا کرنا کتنا اچھا ہے یہ خدا پر بھروسہ، اس کے سامنے عاجزی، اور اس کی حکمت پر قناعت کی علامت ہے۔

خدا ہماری محبت اور آرزو کا اپنے طریقے سے جواب دیتا ہے، اور یہ وہ عاجز ہے جن کے دل ہمیشہ دینے والے الہی ذریعے سے بے شمار نعمتوں اور نیکیوں کے لئے شکرگزاری اور تعریف سے بھر جاتے ہیں۔

****

آدمی کا پیٹ اس کا دشمن ہے (انسان کا پیٹ اس کا دشمن ہے)

معدہ جسم کا سب سے کمزور حصہ ہے اور اسے اکثر بدترین قسم کی زیادتیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ جب ضرورت سے زیادہ کھانے یا غیر صحت بخش غذاؤں کے استعمال سے نظام انہضام میں خلل پڑتا ہے تو یہ ہر طرح کے صحت کے مسائل کا سبب بن سکتا ہے۔

جب کوئی شخص آئینے میں اپنے چہرے کو دیکھتا ہے تو اسے لگتا ہے کہ وہ ٹھیک ہے لیکن اسے یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ اپنے جسم میں بہت سارے زہریلے مادوں کو لے کر جاتے ہیں جب تک کہ وہ ان زہریلے مادوں کو نکالنے کا صحیح طریقہ نہ جان لیں اور اگر جسم ان سے مؤثر طریقے سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکے تو بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

****

نوجوان شاگردوں میں سے ایک نے مشورہ طلب کیا، اور استاد پرمہنس نے اس سے کہا:

ان رجحانات اور عادات کے نتیجے میں ہونے والی غلطیوں کا نہ تو جواب دے گی، نہ جواب دے گی اور نہ ہی حساب دے گی۔

تو اپنا سارا وقت دھوکے باز دوست کو کیوں دیتے ہیں؟ روحانی اور سائنسی دریافتوں کے لیے دن میں ایک گھنٹہ مختص کریں۔

کیا خدا - زندگی، خاندان، پیسے، اور سب کچھ دینے والا - آپ کے وقت کے چوبیس کے ایک حصے کے لائق نہیں ہے؟

****

ایک طالب علم نے پوچھا:

"جناب، کیوں کچھ لوگ اولیاء اور مقدسین کا مذاق اڑاتے ہیں؟"

استاد پرمہنس نے جواب دیا:

’’ ظالم سچائی سے نفرت کرتے ہیں اور دنیا والے موجودہ حالات کے ساتھ بہنے جانے پر راضی ہیں نہ کوئی گروہ تبدیلی کو پسند کرتا ہے اس لیے خدا کے نیک بندوں کا محض خیال انہیں پریشان کرتا ہے اور ان کا سکون خراب کرتا ہے‘‘۔

ان لوگوں کو ایک ایسے شخص سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جو کئی سالوں سے ایک اندھیرے کمرے میں رہا ہو جب کوئی لائٹ آن کرتا ہے تو اچانک چمک نیم نابینا شخص کو پریشان کر دیتی ہے اور اسے ایک غیر معمولی واقعہ لگتا ہے۔

****

لوہار کے بھاری ہتھوڑے کی اپنی کوئی مرضی نہیں ہوتی جب تک وہ اسے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر نیچے نہ لائے وہ اپنی جگہ پر پڑا رہتا ہے، غیر استعمال شدہ

لیکن انسان کے پاس آزادی ہے تاکہ وہ خدا کے ہاتھ میں ایک اچھا ذریعہ اور ایک صالح آلہ بننے کا انتخاب کر سکے۔

خدا نہیں چاہتا کہ انسان سخت، بے جان ہتھوڑے بنیں، بلکہ اس زمین پر خدائی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے آزاد مرضی کا استعمال کریں۔

****

ضروری نہیں کہ پیسہ اچھے ذائقہ کا اشارہ ہو بہت سے امیر لوگ ایسی چیزیں خریدتے ہیں جن کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی ہے، جو پھر ان کے گھروں میں جمالیاتی طور پر ناخوشگوار اور بیکار کے ڈھیروں میں ڈھیر ہو جاتی ہے۔

گھر کو دلکش بنانے کے لیے آپ کو زیادہ پیسے کی ضرورت نہیں ہے۔ ذائقہ اہم عنصر ہے۔

لیکن گھر کو سنوارنے کا خیال کچھ لوگوں کو مسحور کر دیتا ہے۔ اس لیے وہ اس کے جنون میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور خود کو مادی چیزوں تک محدود کر لیتے ہیں۔

کوئی بھی جسے جمع شدہ اور فوری بل ادا کرنے ہیں، اسے ایک آسان زندگی اور مالی دباؤ سے آزادی کی خواہش کرنی چاہیے۔

لیکن یہ آزادی سستی اور کاہلی کو چھوڑ کر یا ہر چیز کو بغیر کسی جواز یا منطق کے ترک کرنے سے حاصل نہیں ہو گی۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک آدمی کو بڑا نقصان ہوا اور کہا۔

ہائے ہائے ہائے ہائے! میں اپنی قسمت کھو چکا ہوں اور میری بیوی مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے، اس لیے میں نے سب کچھ چھوڑ کر پردیس بننے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس آدمی نے، میرے دوست، سب کچھ پیچھے نہیں چھوڑا، بلکہ سب کچھ اسے چھوڑ دیا!

خوشی کے حصول کے لیے نفسیاتی ماحول اور اطمینان کا احساس دو اہم عناصر ہیں۔

تمام خواہشات کو جانچنے اور ترتیب دینے کے بعد یہ کہنا ممکن ہے:

"ضروری مادی ضروریات کو حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہے، اور ان کے حاصل کرنے میں ناکامی ناقابل جواز ہے۔"

****

ایک طالب علم نے پوچھا:

"جناب، مجھے خدا کو جاننے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟"

استاد پرمہنس نے جواب دیا:

فارغ وقت کے ہر لمحے میں اس کے گہرے خیالات میں غرق رہو اس سے دل سے دل، روح سے روح بولو

وہ قربت سے زیادہ قریب اور عاشق سے زیادہ پیارا ہے۔ میں اسے اس طرح پسند کرتا ہوں جیسے ایک کنجوس پیسے کو پسند کرتا ہے، اور میں اس سے محبت کرتا ہوں ایک عاشق کی محبت سے، اپنے محبوب کے لیے سحر زدہ آدمی کی طرح، ہوا کے ایک سانس کے لیے ڈوبنے والا آدمی۔

جب آپ اپنی شدید خواہش اور شدید خواہش کا اظہار کریں گے تو وہ آپ کے پاس آئے گا۔

****

ہماری تمام کوششیں صرف اچھی صحت اور مادی سلامتی کے حصول کے لیے ہی نہیں بلکہ زندگی کے معنی تلاش کرنے کے لیے بھی وقف ہونی چاہئیں۔

جب مشکلات ہم پر حاوی ہو جاتی ہیں تو ہم سب سے پہلے اپنے اردگرد کی طرف رجوع کرتے ہیں، تمام مادی ایڈجسٹمنٹ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن کے بارے میں ہمارے خیال میں مدد ملتی ہے۔

لیکن جب ہم آخری انجام تک پہنچ جاتے ہیں اور کہتے ہیں، "میری تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہیں، تو میں اور کیا کر سکتا ہوں؟" ہم اپنے مسئلے کا مؤثر حل تلاش کرنے کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔

جب ہم اپنے خیالات میں کافی گہرائی سے غور کرتے ہیں، تو ہمیں خدا کی مدد سے، اپنے اندر سے جواب ملتا ہے، یہ بذات خود، جوابی دعا کی ایک شکل ہے۔

****

استاد پرمہنس نے کچھ طلباء سے کہا:

" زندگی کے بارے میں منفی نقطہ نظر سے بچو جب آپ کے ارد گرد اتنی خوبصورتی ہے تو آپ کوڑے کے ڈھیروں پر اتنی توجہ کیوں دیتے ہیں؟"

" کسی کو فن، موسیقی اور ادب کی شاندار ترین مثالوں میں غلطی لگ سکتی ہے لیکن کیا ان کی دلکشی اور شان و شوکت سے لطف اندوز ہونا بہتر اور زیادہ فائدہ مند نہیں ہے؟"

" زندگی کا ایک روشن پہلو اور ایک تاریک پہلو ہے کیونکہ رشتہ داری کی دنیا روشنی اور سائے پر مبنی ہے"

" اگر آپ اپنے خیالات کو برائیوں کو جنم دینے دیں گے تو آپ اپنے آپ پر بدصورتی اور خرابی لائیں گے"

"ہر چیز میں صرف اچھائی تلاش کرو، تاکہ تم خوبصورتی کی روح کو جذب کر سکو"

****

استاد پرمہنس نے شاگردوں کے ایک گروپ سے کہا:

"خدا نے ہمارے لیے زمین پر اس دورے کا انتظام کیا تھا، لیکن ہم میں سے اکثر ناپسندیدہ مہمان بن جاتے ہیں، یہاں کچھ چیزوں کو اپنا بنا لیتے ہیں"

یہ بھول جانے سے کہ ہماری زمینی رہائش عارضی ہے، ہم بہت سی انجمنیں اور رشتے بناتے ہیں، جیسے: "میرا گھر،" "میرا کام،" "میرا پیسہ،" "میرا خاندان،" وغیرہ۔

لیکن جب ہمارا زمینی ویزہ ختم ہو جائے گا، تمام انسانی رشتے ختم ہو جائیں گے اور ختم ہو جائیں گے، اور پھر ہم ان تمام چیزوں کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے جن کے بارے میں ہم نے سوچا تھا کہ ہمارے پاس وہ واحد اور واحد ہے جو ہر وقت اور ہر جگہ ہمارا ساتھ دیتا ہے، ہمارا ازلی اور ابدی پڑوسی، خدا ہے۔

اب جان لو کہ تم روح ہو جسم نہیں موت کا انتظار کیوں کرتے ہو کہ وہ تمہیں اس کے وحشیانہ اور اچانک انداز میں سکھائے؟

****

اگر کوئی شخص بیمار ہوتا ہے، تو اسے اپنی بیماری پر قابو پانے کے لیے اپنی طاقت میں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے، یہاں تک کہ اگر ڈاکٹر اسے بتا دیں کہ صحت یاب ہونے کی کوئی امید نہیں ہے، تب بھی انہیں پرسکون رہنا چاہیے کیونکہ خوف الٰہی کی موجودگی کے احساس کو دھندلا دیتا ہے، جو کہ تمام طاقتور ہے۔

پریشانی اور نفسیاتی پریشانی میں مبتلا ہونے کے بجائے، مصیبت زدہ کو خود کو یقین دلانا چاہیے کہ وہ خدا کی حفاظت اور دوستانہ دیکھ بھال میں محفوظ اور محفوظ ہے۔

****

پریشانی کا مطلب ہے دماغ کے وائرلیس نظام میں مداخلت ہے۔
الٰہی تسبیح تسکین اور سکون کی تسبیح ہے، اور خلل الجھن ہے
سکون ایک الٰہی آواز ہے جو روح کے وائرلیس کے ذریعے بولتی ہے۔

****

جو لوگ اپنی زندگی کی تجدید کرنا چاہتے ہیں وہ پہلے ان مثبت چیزوں کی نشاندہی کریں جو وہ اپنی زندگی میں متعارف کروانا چاہتے ہیں، اور پھر ایک ایسا پروگرام ترتیب دیں جس پر وہ روزانہ کی بنیاد پر عمل کریں، اور وہ اپنے فیصلوں کو برقرار رکھنے کے نتیجے میں بہت زیادہ خوشی محسوس کریں گے۔

خود کو بہتر بنانے کے نظام الاوقات پر عمل کرنے میں ناکامی قوت ارادی کو کمزور کرتی ہے اور ترقی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے۔

انسان کا سب سے سچا دوست اور بدترین دشمن وہ خود ہوتا ہے۔

جو لوگ اپنے آپ کو زندگی کی فطری ترتیب کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں وہ نتیجہ خیز کامیابیاں حاصل کرتے ہیں کوئی بھی قانون کسی شخص کو بہتر کے لیے بدلنے اور اس کی عظیم خواہشات کو پورا کرنے سے نہیں روک سکتا جب تک کہ وہ ان رکاوٹوں کو واضح طور پر تسلیم نہ کرے اور خود کو یہ باور کرائے کہ وہ ان پر قابو نہیں پا سکتے۔

الہام کے ذرائع سے

جسمانی قوانین اور روحانی قوانین میں کوئی فرق نہیں ہے، یا انسانی دماغ کے میکانزم کو سمجھنے کے نتیجے میں ہونے والے معجزات سائنس دان جسمانی قوانین کا استعمال کرتے ہوئے معجزے کرتے ہیں، اور وہ روحانی طور پر ترقی یافتہ ذہنی معجزات سائنسی معجزات کے اس دور میں، جن کی خصوصیات ناقابل تصور ایجادات اور اختراعات کا سیلاب ہے، سائنس دانوں کو روحانی قوانین کا گہرا مطالعہ کرنا چاہیے۔ جو روحانی بصیرت رکھتے ہیں۔

روحانی معجزات یا الٰہی احسانات محض مافوق الفطرت کائناتی قوانین کا اطلاق ہوتے ہیں، عام آدمی کے نزدیک یہ عمل معجزانہ دکھائی دیتے ہیں، لیکن حقیقت میں یہ کسی پوشیدہ، اعلیٰ قانون کا استعمال ہوتے ہیں۔

***

میں نے اربوں ستاروں کے حسن کا مزہ چکھا ہے۔
خلا کی وسعتوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔
اور معصوم لذتوں سے میں نے امرت کو چوس لیا۔
اور میں نے ایک چولہا بنایا جس میں میں نے اپنے تمام غموں کو جلا دیا۔
اور میں نے روشنی کی مشعلیں اٹھا رکھی تھیں۔
اور ہر دل میں پاکیزہ محبت ڈال دی تھی۔
اس میں پدرانہ، زچگی اور برادرانہ محبتوں کو ملایا گیا۔
میں نے اسے پیا یہاں تک کہ میں نشے میں تھا۔
سکون کی ایک بوند کے لیے روحانی کتابیں نچوڑ دی گئیں۔
نظمیں فطرت سے متاثر ہو کر لکھی گئیں۔
اور میں نے خوشی کے چھتے سے مٹھاس چرا لی
میں نے فکر کی کان سے ضروری معنی نکالے۔
اور میں نے پڑھا۔
اور میں مسکرایا
اور میں نے کام کیا۔

اور میں نے منصوبہ بنایا
اور میں دھڑک گیا۔
میں بے تاب تھا۔
اور یہ سب کافی نہیں تھا۔
جیسا کہ اسے احساس ہوا کہ وہ خواب ہیں جو اکثر ختم ہو جاتے ہیں۔
اس سے پہلے کہ تڑپتے دل کی خواہشیں پوری ہوں۔
لیکن جیسے ہی میں نے خوابوں کو مجھ سے دور کر دیا۔
اور میں امن کے حرم میں بیٹھ گیا۔
میری خواہش اور بڑھ گئی۔
اور میں نے اپنی روح کو گاتے ہوئے سنا
خدا ہی رہتا ہے!
***

ہر انسان لامحدود طاقت کا مجسمہ رکھتا ہے، اور ہمیں اپنے ہر کام میں اس طاقت کو ظاہر کرنا چاہیے۔ جب ہم کسی چیز کو تخلیق کرنا چاہتے ہیں، تو ہمیں صرف بیرونی ذرائع پر انحصار نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اپنے اندر کی گہرائیوں میں جا کر لامحدود ماخذ کو تلاش کرنا چاہیے۔

کام کے تمام کامیاب طریقے، تمام ایجادات، تمام موسیقی کی کمپن، متاثر کن خیالات، اور شاندار کمپوزیشنز خدا کے ریکارڈ میں درج ہیں۔

ہمیں پہلے مقصد کا تعین کرنا چاہیے، پھر اس مناسب عمل کی طرف رہنمائی کے لیے الہی مدد طلب کرنی چاہیے جس کے ذریعے ہم اپنی توانائیوں کا اظہار کر سکتے ہیں، اور اس وقت تک غور و فکر کریں جب تک کہ ذہن پرسکون نہ ہو اور اگلا قدم واضح طور پر نہ دیکھ لے جسے اٹھانے کی ضرورت ہے۔

پھر ہمیں حاصل ہونے والی اندرونی رہنمائی کے مطابق عمل کرنا چاہیے، اور جو ہم چاہتے ہیں وہ حاصل ہو جائے گا جب دماغ پرسکون ہو گا، چیزیں تیزی سے اور آسانی سے واضح ہو جائیں گی—یہ کتنا شاندار ہے!

آپ اپنی خواہشات کو حاصل کر لیں گے اور ہر چیز میں کامیابی آپ کو تھوڑے ہی عرصے میں ملے گی، کیونکہ عالمگیر قوتیں صحیح قانون کی رہنمائی کرنے اور اس کی تاثیر دکھانے کی صلاحیت رکھتی ہیں اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو ہمیں اس کی حقیقت کا اندازہ ہو جائے گا، خدا کی مدد سے۔
***

شاگردوں میں سے ایک نے استاد پرمہنس سے ممنوعہ شیطانی فتنے پر قابو پانے کے سب سے مؤثر طریقوں کے بارے میں پوچھا، اور اس نے اس سے کہا:

جب تک کہ آپ حکمت میں مضبوطی سے قائم نہ ہو جائیں، آپ کو سب سے پہلے – جب فتنے پڑ جائے – فوری طور پر عمل یا مضبوط تحریک کو روکیں اور بعد میں چیزوں پر غور کریں۔

اگر آپ پہلے سوچنے کی کوشش کریں گے تو فتنہ آپ کی مرضی کے خلاف آپ پر غالب آجائے گا اور آپ اپنے آپ کو وہ کام کرتے ہوئے پائیں گے جو آپ نہیں کرنا چاہتے، کیونکہ اس صورت میں فتنہ عقل پر قابو پا لے گا۔

آپ کو صرف اتنا کہنا ہے کہ "میں ایسا نہیں کروں گا" پھر اٹھ کر چلے جائیں یہی شیطان کے شکنجے سے بچنے کا یقینی طریقہ ہے۔

جنونی حملوں کے دوران آپ جتنا زیادہ "میں نہیں چاہتا" کی طاقت کو فروغ دیں گے، آپ اتنے ہی مضبوط ہوں گے اور آپ کی خوشی اتنی ہی زیادہ ہوگی، کیونکہ خوشی اس بات پر منحصر ہے کہ آپ کا ضمیر آپ کو کیا کرنے کو کہتا ہے۔

جب آپ لالچ میں "نہیں" کہتے ہیں، تو آپ کو وہی کہنا چاہیے جو آپ کا مطلب ہے اور آپ جو کہتے ہیں اس کا مطلب ہے۔

ہمت نہ ہاریں اور یاد رکھیں کہ کمزور ارادے والے ہمیشہ "ہاں" کہتے ہیں جب کہ عظیم روحیں ادبی "نہیں" سے بھری ہوتی ہیں۔

***

روحانی تربیت میں، ہم نے اپنے جذبات اور جذبات پر قابو پانا سیکھا، اپنی ذاتی ترجیحات کو اپنی زندگیوں پر قابو پانے کی اجازت نہ دی، ہم ان سب کے لیے شکر گزار ہو گئے جو اللہ نے ہمیں دیا ہے لوگوں کے پاس بہت کچھ ہے، پھر بھی بہت سے لوگ مسلسل مایوس اور شکایت کرتے رہتے ہیں، کچھ نہ ہونے کے باوجود مطمئن نہیں ہوتے، گویا ان کے پاس کچھ بھی نہیں، اور ان کی خواہشات لامتناہی لگتی ہیں۔

صبح کے وقت، شوہر اپنی داڑھی منڈوانے کے بعد — اور شاید اس کی مونچھیں — اپنا چہرہ دھوتا ہے، اور کپڑے پہننے کے بعد، اگلی چیز جو وہ چاہتا ہے وہ ہے ناشتہ، اس کی خواہش کے بعد اس کی بیوی نے اس کے مخصوص ذائقہ کے مطابق کچھ اور تیار کیا ہوتا، جب کہ بیوی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے پاس چاندی کے بہتر برتن، پلیٹیں اور برتن ہوتے۔

اور یوں دن بہ دن وہ اسی کے لیے تڑپتے رہتے ہیں اور یہ کہ جب تک کوئی چیز انہیں مطمئن نہ کر سکے اور ان کے رشتے اپنی قربتیں کھو بیٹھیں اور وہ خود خوشی سے بھی محروم ہو جائیں کیونکہ وہ ناراضگی

محسوس کرتے ہوئے اپنے قریبی لوگوں کے خلاف ہو جاتے ہیں، بیوی شکایت کرتی ہے اور شوہر سے جھگڑتی ہے، شوہر بچوں پر چیختا ہے اور بچے باغی ہو جاتے ہیں اور بری صحبت میں پڑ جاتے ہیں، لیکن یہ غلط بات نہیں ہے کہ غلط باتوں کی اجازت دی جائے۔ ہمیں حاصل کرنے کے لئے مال جو خوشی کی تلاش میں ہے انہیں ضرورت سے زیادہ منسلک یا ملکیت نہیں ہونا چاہئے۔

میری جنت میرے اندر ہے اور جب میں کسی خوبصورت نظارے میں یا پیارے دوستوں سے مل کر خوشی محسوس کرتا ہوں تو میری اندرونی جنت اس نظارے کے لطف کو بڑھا دیتی ہے یا ان دوستوں کو دیکھ کر اس اندرونی اطمینان کے بغیر دنیاوی جنت بھی ناقابل برداشت جہنم میں بدل جاتی ہے۔

یہ احساس کہ سوچ، گفتار، احساس اور عمل کی تمام قوتیں خدا کی طرف سے آتی ہیں، اور یہ کہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے، ہماری حوصلہ افزائی اور رہنمائی کرتا ہے، اضطراب، الجھنوں اور گھبراہٹ سے فوری نجات دلاتا ہے۔

کبھی کبھی ایک گہری روحانی چمک پورے وجود میں پھیل جاتی ہے، خوف کے تصور کو ختم اور مٹا دیتی ہے۔

سمندر کی لہروں کی طرح الٰہی طاقت بڑی تیزی کے ساتھ آتی ہے، دل کے اندر سے گزرتی ہے اور اسے ایک زبردست بابرکت ندی سے دھوتی ہے، اس سے شکوک و شبہات، گھبراہٹ اور خوف کی تمام رکاوٹوں اور رکاوٹوں کو ہٹا دیتی ہے۔

جب ہم الٰہی موجودگی کو چھوتے ہیں تو یہ وہم دور ہو جاتا ہے کہ ہم محض جسمانی جسم ہیں یہ گہری اور مرکوز روحانی سوچ، خدا پر مراقبہ، اور اپنے ذہنوں کو کھولنے کے لیے اس کی مدد کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

تب ہم سمجھتے ہیں کہ جسم خدا کے کائناتی سمندر میں توانائی کا صرف ایک چھوٹا سا بلبلہ ہے۔

***

جب کوئی شخص شدید نفسیاتی تجربات سے متاثر ہوتا ہے یا شدید خوف پر قابو پاتا ہے تو اسے سونے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اگر وہ ایسا کر سکتا ہے تو وہ جاگنے پر دیکھے گا کہ نفسیاتی تناؤ ختم ہو گیا ہے، اور خوف نے ان کی گرفت ڈھیلی کر دی ہے، کیونکہ جب روح نیند کی حالت میں داخل ہوتی ہے، تو وہ عارضی طور پر جسم اور اس کے تجربات سے وابستہ مسائل سے اوپر اٹھ جاتی ہے۔

ایک بڑی حالت یہ ہے کہ گہرے، شعوری مراقبہ کے ذریعہ اعلیٰ شعور کو چھونے کی ہمیں یہ عزم کرنا چاہیے کہ کوئی چیز ہمارے سکون کو خراب نہیں کرے گی اور نہ ہی ہمارا سکون چھین لے گی۔

جب ذہن زندگی کے حالات میں پوری طرح جذب ہو جاتا ہے تو وہ ایک خوش روحانی روح کی اصل فطرت کا ادراک نہیں کر سکتا لیکن جب ہم بیک وقت خدا کے ساتھ اپنے قریبی تعلق کو یاد کرتے ہوئے یہ عمل کرتے ہیں کہ اس کا نور ہمیں گھیرے ہوئے ہے اور اس کا سکون ہمارے اندر بستا ہے، تو واقعات ہم پر اثر انداز نہیں ہوں گے، اور ناموافق حالات ہمارے سکون کو خراب نہیں کریں گے۔

***

ایک شخص کو اپنے جذبوں کی نگرانی کرنی چاہئے۔ پیٹو شخص کھاتا ہے، جیسا کہ نظم و ضبط کا رجحان رکھنے والا روحانی شخص کھاتا ہے تو کیا یہ کہنا جائز ہے کہ کھانا صرف اس لیے گناہ ہے کہ اس کا تعلق اکثر پیٹو سے ہے؟

گناہ سوچ میں ہے، مقاصد میں ہے پیٹو اپنی بھوک مٹانے کے لیے کھاتا ہے اور روحانی شخص اپنے جسم کو تندرست رکھنے کے لیے کھاتا ہے، اور دونوں میں بڑا فرق ہے۔

صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کے لیے، انسان کو اپنے آپ سے خود سے پوچھنا چاہیے کہ جو کچھ کرنے والا ہے وہ صحیح ہے یا غلط ہمیں اپنے ساتھ پوری طرح ایماندار ہونا چاہیے۔

جب کوئی شخص اپنے ساتھ ایماندار ہوتا ہے تو اس سے غلطی کا امکان بہت کم ہوتا ہے، اور اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو بھی وہ اپنا راستہ جلد درست کر لیتے ہیں جو کچھ ہم کرتے ہیں ہمیں اپنے ضمیر سے رہنمائی کرنی چاہیے کیونکہ ضمیر ہمارے اندر سمجھدار قوت ہے۔

***

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ہمارے پاس کتنے ہی کام اور وعدے ہیں، ہمیں وقتاً فوقتاً اپنے ذہنوں کو پریشانیوں اور دیگر تمام فکروں اور مصروفیات سے مکمل طور پر آزاد کرنا نہیں بھولنا چاہیے۔

ایک وقت میں ایک منٹ کے لیے منفی خیالات نہ سوچنے کی کوشش کریں، اندرونی سکون پر توجہ مرکوز کریں، خاص طور پر اگر آپ بے چین ہیں اور پریشانی کا بوجھ محسوس کرتے ہیں۔

اس کے بعد اس نے کچھ خوشگوار واقعات اور مواقع کو یاد کرتے ہوئے مدت کو کئی منٹ تک بڑھا دیا۔

کچھ میٹھی یادیں یاد کریں جنہوں نے آپ پر اچھا تاثر چھوڑا اور انہیں ان کی تمام تفصیلات میں دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کریں، اور آپ

آہستہ آہستہ محسوس کریں گے کہ آپ اپنی پریشانیوں کو بھول گئے ہیں اور آپ کا خوف ختم ہو گیا ہے۔

اندرونی ماحول کی تعمیر

اگر کوئی شخص ایک صحت مند داخلی ماحول بنانا چاہتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ خاموشی کی مشق کریں اور ہر وقت مذاق نہ کریں، اور خوش، خوش مزاج اور مسکراتے رہیں۔

خالی باتیں اچھے جذبات کو ختم کر دیتی ہیں، اور ایک گولی کی مانند ہے جو معمولی اور فضول باتوں کے بارے میں بات کر کے اپنی طاقت کو ختم کر دیتی ہے، اس طرح ایک قیمتی اور اہم نفسیاتی وسائل کے نقصان کا باعث بنتی ہے۔

شعور دودھ کے برتن کی طرح ہے۔ جب غور و فکر کے سکون، نفیس خیالات اور احساسات سے لبریز ہو تو اسے مکمل طور پر رکھنا چاہیے اور طوطے کی طرح چہچہانا جھوٹی تفریحی چیزیں ہیں جو شعور کے برتن کے اطراف میں سوراخ کر دیتی ہیں، جس سے اندرونی سکون کا دودھ باہر نکل کر ضائع ہو جاتا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک شخص حد سے زیادہ سخت، سنجیدہ اور محفوظ ہو، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمسخر، طنز، تمسخر، اور غیر منطقی اور غیر معقول باتوں سے دور رہے۔

مجھے آج بھی یاد ہے وہ شاندار تربیت جو میں نے عظیموں سے حاصل کی تھی جب ہم گھومتے پھرتے اور چہچہاتے تو وہ ہمیں کہتے:

" اپنے اندرونی قلعوں میں واپس آؤ اور اپنے آپ کو سرد خون کے ساتھ ذبح نہ کرو، تاکہ تم اپنے روحانی ادراک سے محروم ہو جاؤ اور تمہارا سکون بغیر واپسی کے تم سے بھاگ جائے۔"

اس وقت ہمارے لیے سمجھنا آسان نہیں تھا، لیکن اب میں سمجھ گیا ہوں کہ امن کا وہ طریقہ جو انہوں نے ہمیں سکھایا تھا۔

امن کے ذخائر

اگر کوئی شخص اپنے بینک اکاؤنٹ میں کوئی رقم جمع کیے بغیر چیک لکھتا رہتا ہے تو اس کی رقم ختم ہو جائے گی اور اس کا بیلنس خالی ہو جائے گا۔

اسی طرح، اگر کوئی اپنی زندگی کے کھاتے میں باقاعدگی سے سکون جمع نہیں کرتا ہے، تو ان کی طاقت، سکون اور خوشی کے ذخائر کم ہو جائیں گے اور آخرکار ختم ہو جائیں گے، جس سے جذباتی، ذہنی، جسمانی اور روحانی دیوالیہ پن ہو جائے گا، خدا پر غور کرنے اور اس کی بابرکت

موجودگی کا تجربہ ہماری اندرونی طاقت کو بھر دیتا ہے اور ہمیں تمام ضروری عناصر سے بھر دیتا ہے۔

***

صرف حال میں جینے کے بجائے ہم ماضی اور مستقبل کو بیک وقت جینے کی کوشش کرتے ہیں جو ذہن پر بہت زیادہ بوجھ ڈالتا ہے، اسے تھکا دیتا ہے اور چیزوں سے موثر طریقے سے نمٹنے کی اس کی صلاحیت کو محدود کر دیتا ہے، اس لیے ہمیں اپنا ذہنی بوجھ ہلکا کرنا چاہیے کہ ماضی ہمیشہ کے لیے چلا گیا، تو اسے اپنے ذہن میں کیوں اٹھائیں؟

دماغ کو ایک وقت میں اپنے بوجھوں سے نمٹنے دو، ایک ساتھ نہیں، ہنس صرف مائع کی ٹھوس مقدار کو کھاتا ہے جسے وہ اپنی چونچ سے کھینچتا ہے۔ اسی طرح ہمیں اپنے ذہنوں میں صرف وہی سبق رکھنا چاہیے جو ہم نے ماضی سے سیکھے ہیں اور غیر ضروری تفصیلات کو بھول جانا چاہیے۔

اس سے ذہن کو بہت سکون ملے گا جدید انسان کی خوشی دوسروں کی محرومیوں اور تکالیف کی پرواہ کیے بغیر اس کے پاس جو کچھ ہے اسے بڑھانا اور زیادہ حاصل کرنا ہے۔

لیکن کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ انسان سادہ زندگی گزارے، ضرورت سے زیادہ آسائشوں کے بغیر اور کم بے تابی اور بے چینی کے ساتھ؟ جو کچھ کسی کے پاس ہے اس سے لطف اندوز نہ ہونے کی وجہ سے بزدلانہ طور پر جلدی کرنے میں کوئی خوشی نہیں ہے۔

ایک دن آئے گا جب لوگ اپنی روحانی نیند سے بیدار ہو جائیں گے اور مادی املاک کی ضرورت سے اوپر اٹھنا شروع کر دیں گے ایک دن آئے گا جب انہیں معلوم ہو گا کہ سادہ زندگی زیادہ سلامتی، امن اور سکون لاتی ہے۔

محبت کی طاقت سے لوگوں کے دل جیتنا سب سے بڑی فتح ہے جو کوئی بھی زندگی میں حاصل کر سکتا ہے۔

یہ ان عظیم لوگوں کے نمایاں کارنامے تھے جو دوسروں کے لیے جیتے اور مرتے رہے۔

انبیاء کے پاس زمینی سفر میں سونے کے تخت نہیں تھے لیکن وہ کروڑوں دلوں میں محبت کے تخت پر بیٹھے ہیں یہی وہ بہترین تخت ہے جس پر کوئی بھی انسان بیٹھ سکتا ہے۔

ایک شخص اس دنیا میں روتا ہوا آتا ہے جبکہ باقی سب اس کی آمد پر خوش ہوتے ہیں انہیں اپنی مقررہ عمر میں کام کرنا چاہئے اور خدمت کرنا چاہئے تاکہ جب اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آئے تو وہ مسکراتے ہوئے چلے جائیں جبکہ دنیا ان کا ماتم کرتی ہے۔

خدا نے اس دنیا کو اس لیے بنایا ہے کہ انسان اپنی عقل کو روحانی علم حاصل کرنے کے لیے استعمال کرے اور فکر الہی کو سمجھے کہ یہ ایک طاقتور قوت ہے، اور اس قوت کو اپنے اور دوسروں کے فائدے کے لیے صحیح طریقے سے ہدایت کی جائے۔

اگر خدا نے اپنی محبت ہمارے دلوں میں ڈال کر ہمیں محبت نہ دی ہوتی تو ہم کبھی بھی انسانی محبت کو جان ہی نہ پاتے۔

چونکہ خدا ہم پر بہت فیاض اور محبت کرنے والا ہے، اس لیے وہ ہمارا ارادہ اور ہماری تلاش کا ہدف ہونا چاہیے، وہ خود کو ہم پر مسلط نہیں کرنا چاہتا، لیکن اس کے بارے میں سوچے اور اس سے جڑے بغیر کوئی خوشی حاصل نہیں کی جا سکتی۔

پراسرار طریقے جس میں جسم اور دماغ کام کرتے ہیں، جو ہمیں دوسری تمام مخلوقات سے ممتاز کرتا ہے، اور زندگی کے ہر دوسرے عجوبے اور عجائبات سے، ہمیں اس کی تلاش اور دریافت کرنے کی ترغیب دینے کے لیے کافی ہونا چاہیے جو خلوص اور جانفشانی سے کوشش کرتے ہیں وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوتے ہیں اور اپنے مقصد کو حاصل کرتے ہیں۔

جب میں نے پہلی بار اس راستے پر چلنا شروع کیا تو میری زندگی شروع میں انتشار اور بے ترتیب تھی، لیکن بار بار کی کوششوں اور مسلسل کوششوں سے بادل چھٹنے لگے اور چیزیں حیران کن طور پر واضح ہونے لگیں، میرے ساتھ جو کچھ ہوا وہ خدا کے وجود کا حتمی ثبوت تھا اور اس زندگی میں اس سے رابطہ کرنے اور اسے جاننے کا امکان تھا۔

***

اوہ، وہ سکون اور سکون جو طالب کو خدا کو پانے پر ملتا ہے! دنیا پھر چمکتی اور مسکراتی ہو جائے گی، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا، اور کوئی چیز دل میں خوف پیدا نہیں کر سکے گی۔

اس طرح ہمیں چیلنجوں کا سامنا کرنا چاہیے اور زندگی کی جنگ کو دلیری اور حوصلے کے ساتھ لڑنا چاہیے جو زندگی اور روشنی کے بچوں کے لیے موزوں ہے۔

***

جب ہمیں لگتا ہے کہ ہمیں ایک ہی وقت میں بہت سے کام کرنے ہیں، تو ہم بہت مایوس ہو جاتے ہیں۔

اس کے بارے میں فکر کرنے کے بجائے کہ کیا کرنا چاہیے، یہ کہنا بہتر ہے:

" وقت کی یہ گھڑی اکیلے میرا ہے، اور میں اس کے دوران ہر ممکن کوشش کروں گا، بغیر دباؤ کو مجھ پر حاوی ہونے کی اجازت دیے"

ایک گھڑی ایک منٹ میں 24 گھنٹے نہیں ٹک سکتی، اسی طرح آپ ایک گھنٹے میں وہ کام نہیں کر سکتے جس کے لیے 24 گھنٹے درکار ہوتے ہیں۔

ہمیں موجودہ لمحے میں جو کچھ کرنے کی ضرورت ہے اسے کرنے کے لیے کافی کوشش کرنی چاہیے اور اسے سکون اور دباؤ کے بغیر کرنا چاہیے، اور مستقبل اپنا خیال رکھے گا۔

موجودہ لمحے سے لطف اندوز ہوں اور امن کے کمپنوں سے ہم آہنگ ہونے کی کوشش کریں۔

جتنا زیادہ آپ یہ کریں گے، اتنا ہی زیادہ آپ اپنے اندر ایک بابرکت طاقت محسوس کریں گے جو آپ کے فائدے کے لیے کام کر رہے ہیں، آپ کی زندگی کو سنوارتے ہیں اور آپ کو خوش کرتے ہیں

خوف اور اضطراب سے نمٹنا

درد کے احساس کے نتیجے میں دل میں اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ خوف ماضی کے تجربات پر مبنی ہوتا ہے۔ شاید وہ شخص ماضی میں گر کر اس کی ٹانگ ٹوٹ گیا ہو، اس لیے وہی تجربہ دہرانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

اس طرح کہ تکلیف دہ ٹیسٹوں پر مسلسل توجہ مرکوز کرنے سے قوت ارادی اور اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے دوبارہ گرنا اور ٹانگ ٹوٹ سکتی ہے! مزید برآں، جب دل خوف کی وجہ سے مفلوج ہو جاتا ہے، تو جسم کی قوتِ حیات اپنی نچلی سطح پر آ جاتی ہے، جس سے بیماری کے جراثیم جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں اور نقصان پہنچاتے ہیں۔

شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو بیماری سے خوفزدہ نہ ہو، خوف انسان کو ایک احتیاطی آلہ کے طور پر اس کے درد سے بچنے کے لیے دیا گیا تھا، اور اس کا مقصد اس کی بڑائی اور اس پر مسلسل رہنا نہیں تھا۔

خوف کے ساتھ مسلسل مصروفیت مشکلات سے بچنے اور ہمیں درپیش مسائل کو حل کرنے کی ہماری کوششوں میں رکاوٹ بنتی ہے۔ ایک ناپاک خوف حکمت پر مبنی ہے، جیسے یہ خیال کرنا کہ کھانے کی خواہش کے باوجود کوئی خاص کھانا غیر صحت بخش ہے، بیماری کا خوف بیماری کو جنم دیتا ہے۔ لوگ صرف اس کے بارے میں سوچ کر بیماری لاتے ہیں اگر آپ کو نزلہ لگنے سے مسلسل ڈر لگتا ہے، تو آپ کو اس سے بچنے کا زیادہ خطرہ ہو گا، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

خوف کو اپنی مرضی اور اعصاب کو مفلوج نہ ہونے دیں جب اضطراب آپ پر آپ کی مرضی کے خلاف حاوی ہو جائے تو آپ وہی تجربہ پیدا کرنے میں مدد کرتے ہیں جس سے آپ ڈرتے ہیں ایسے لوگوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا بھی غیر دانشمندانہ ہے۔ جو اپنی بیماریوں اور کمزوریوں

کے بارے میں مسلسل بات کرتے رہتے ہیں ان چیزوں پر توجہ مرکوز کرنا آپ کے ذہن میں خوف کے بیج بو سکتا ہے۔

جو لوگ پلمونری تپ دق، کینسر، یا دل کی بیماری سے ڈرتے ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ اس خوف کو اپنے خیالات سے نکال دیں، ایسا نہ ہو کہ یہ ان کے لیے ناپسندیدہ حالات کا باعث بنے۔

جہاں تک بیماروں اور بوڑھوں کا تعلق ہے، انہیں مضبوط اور مثبت مزاج کے حامل لوگوں کے درمیان ہر ممکن حد تک خوشگوار اور سازگار ماحول کی ضرورت ہے، تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو سکے اور مثبت خیالات اور جذبات کے ذریعے ان کے حوصلے بلند ہوں۔

سوچ میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ ہسپتال کے کارکنان اپنے خود اعتمادی کی بدولت شاذ و نادر ہی بیمار ہوتے ہیں۔ درحقیقت، ان کے مضبوط خیالات ان کی توانائی کی تجدید کرتے ہیں اور انہیں مسلسل توانائی فراہم کرتے ہیں۔

آرزو کا گانا

بڑی آرزو کے ساتھ، میں آپ کے سامنے اپنے دل کے گیت بلند کرتا ہوں۔
میں اپنے تمام روحانی خزانے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔
میں نے آپ کے لیے بے پناہ محبت اور اٹل وفاداری کا شہد جمع کیا ہے۔
میرے ضمیر کے خلیوں میں؛ جو کچھ میرا ہے وہ بھی تمہارا ہے۔
اے رب، میں جھوٹی امیدوں اور بانجھ خواہشوں کے صحرا میں پیاسا تھا۔
اور اب میں نے آپ کی محبت اور سکون کے چشموں سے پی کر اپنی پیاس بجھائی ہے۔
مجھے اب دنیاوی خواہشات کی کوئی پیاس نہیں رہی
میں آپ کی بابرکت، خوشبودار ہواؤں کو اپنی طرف بہتا ہوا محسوس کرتا ہوں، اور میں تروتازہ ہوں۔
اور میری خوشی کی شمعیں آپ کی خوشی کی چمک سے چمکتی ہیں۔
میں تقریباً پیاس اور تھکن سے مر گیا تھا۔
فریبی زمینی نخلستانوں کے سراب کے درمیان
اور اب میں آپ کی مبارک روح کی خوش کن لہروں میں غرق ہوں۔
میں آپ کے مقدس سمندر میں ڈوب کر آپ میں ہمیشہ زندہ رہنا چاہتا ہوں!

پھولوں کی زبان

خدا سب سے بڑا فنکار ہے۔

اس کی مطلق خوبصورتی پھولوں کی خوبصورتی سے جھلکتی ہے۔

جب بھی ہم پھولوں اور گلابوں کو دیکھتے ہیں تو اُس کے بارے میں سوچنا کتنا اچھا لگتا ہے!

خدا پوشیدہ ہے۔

تاہم، وہ ہم سے بات کر رہا ہے۔

پھولوں کے ذریعے

اور ہزاروں دیگر پیاری اور پیاری مخلوق

اور یہ ہمیں اپنی آسمانی خوشبو سے بھر دیتا ہے۔

وہ روزانہ اپنی مخلوقات کے ذریعے اپنے وجود کی تصدیق کرتا ہے۔

پھول ایک مقصد کے لیے بنائے گئے تھے۔

وہ اپنی خوبصورتی کے ساتھ سب کی خدمت کرتی ہے، ایک عاجزانہ خدمت

ہم نے کسی بھی چیز سے زیادہ خدا کے عجائبات کے بارے میں بات کی۔

ہر پھول الہی موجودگی کی اپنی لذت بھری کہانی سناتا ہے۔

پھول صدیوں سے استعمال ہوتے رہے ہیں۔

صرف سجاوٹ کے لیے نہیں بلکہ خدا کی خوشبو اور خوبصورتی کو ظاہر کرنے کے لیے۔

ہم پھولوں اور گلاب کے ذریعے خدا کی موجودگی کو محسوس کر سکتے ہیں۔

کیونکہ ہر پھول ایک الہی ڈھانچہ ہے جس کے ذریعے ہم خدا کے مظہر کو محسوس کرتے ہیں۔

خوبصورت جو خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

{کھیت کے کنولوں پر غور کرو حتیٰ کہ سلیمان بھی اپنی تمام شان و شوکت میں نہیں}

اس نے ان میں سے ایک جیسا لباس پہنا ہوا تھا۔

پریشانیاں: ان کی نوعیت اور ان سے نمٹنے کا طریقہ

پریشانیاں بیکار ہیں وہ صرف ہمارے دلوں پر مزید پریشانیوں کا بوجھ ڈالتی ہیں۔

جب آپ اپنے کام کا دن چھوڑتے ہیں یا ختم کرتے ہیں، تو اسے بھول جائیں اسے اپنے ذہن میں نہ رکھیں اور اسے اپنے ساتھ گھر لے جائیں۔

پریشانیاں ذہن کے گرد سیاہ، اداس بادلوں کی ایک موٹی تہہ بناتی ہیں، جس کی وجہ سے آدمی ٹھوکر کھاتا ہے کیونکہ ان کا راستہ صاف اور آسان نہیں ہے، ہمیں خدا پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ کرنا سیکھنا چاہیے،

یہ اپنے آپ میں ایک سائنس ہے اور ایک مستقل الٰہی قانون ہے جو نہ بدلتا ہے اور نہ ہی بدلتا ہے جو بھی کر سکتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ خدائی مدد طلب کرے گا، اس کے لیے خدا کی راہ میں رکاوٹیں دور ہوں گی، ان کے لیے مشکلات کم ہوں گی، اور ان کے راستے کے دروازے کھلے ہوں گے۔ {جو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے، وہ اس کے لیے کافی ہو جائے گا} {اپنی فکر رب پر ڈالو، وہ ان کا انتظام کرے گا}

جان لیں- خدا آپ کے علم میں اضافہ کرے- کہ زندگی کی مشکلات اور پریشانیوں سے نکلنے کا ہمیشہ ایک راستہ ہوتا ہے اگر ہم تھوڑا سا توقف کریں اور غور و فکر کریں اور اپنی پریشانی کی وجہ اس پر رہنے کی بجائے اسے دور کرنے کے بارے میں غور سے سوچیں تو خدا ہمارے لیے دروازے کھول دے گا اور ہمیں ایسے راستوں پر لے جائے گا جن کا ہم نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

بہت سے لوگ میرے پاس اپنی پریشانیوں کے بارے میں بات کرنے کے لیے آتے ہیں، اس لیے میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ پرسکون ہو جائیں اور غور کریں، الہی مدد طلب کریں، اور اپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں نہ سوچیں جب تک کہ وہ مطمئن نہ ہوں اور روحانی سکون حاصل کریں۔

جب دماغ پرسکون ہو تو روح پر سکون الہی نازل ہوتا ہے اور ایمان مضبوط ہوتا ہے تو مسائل کے حل پہاڑوں کے پیچھے سے سورج کی طرح نکلتے ہیں۔

مسائل کو نظر انداز کرنا ان سے نجات کی ضمانت نہیں دیتا اور نہ ہی ان کے بارے میں فکر کرنے سے مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

اس وقت تک مراقبہ کریں جب تک کہ آپ پرسکون نہ ہو جائیں، پھر اپنے مسئلے کے بارے میں سوچیں اور مدد کے لیے خُدا سے دل کی گہرائیوں سے دعا کریں، مسئلے پر توجہ مرکوز کریں، اور آپ کو پریشانی یا سخت کوشش کے بغیر حل مل جائے گا۔

دلی اور خلوص سے دعا اللہ ہمیشہ قبول کرتا ہے لیکن اگر خلوص اور خلوص کے ساتھ دعا نہ کی جائے تو ظاہر ہے کہ قبول نہیں ہوتی۔

سب کو احساس ہے کہ کسی وقت ان کی ایک خواہش دعا کی بدولت پوری ہوئی تھی۔

جب کوئی خواہش آرزو میں بدل جاتی ہے تو وہ خدا کے دل کو چھوتی ہے اور وہ جو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

جب خدا کچھ چاہتا ہے، تمام فطرت اس کی مرضی کا جواب دیتی ہے۔

خُدا جواب دیتا ہے۔ جب ہم پورے دل سے، گہرے ایمان اور اٹل عزم کے ساتھ اُس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

بعض اوقات وہ کسی کے سر میں ایک خاص خیال ڈال کر جواب دیتا ہے۔ جو آپ کی ضرورت کو پورا کرنے یا آپ کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے کام کرے گا۔

ایسا شخص مطلوبہ نتائج کے حصول کے لیے خدا کے ہاتھ میں ایک ذریعے کے طور پر کام کرتا ہے۔

لوگ نہیں جانتے کہ یہ زبردست طاقت کیسے کام کرتی ہے۔

یہ انتہائی درست حساب کے ساتھ کام کرتا ہے، "اگر" یا "اگر نہیں" کے لیے کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا ہے۔

غیب چیزوں پر یقین‘‘ سے یہی مراد ہے۔’’

اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا۔

روح کے بھجن سے
درخت آہیں بھرتے ہیں
اور ہوا کا جھونکا
اور سورج مسکراتا ہے۔
اور دریا بہتا ہے۔
اور آسمان اوپر اٹھتے ہیں
گلابی سرخ دھبے
اور زمین اپنی کالی چادر بدل لیتی ہے۔
ستاروں سے جڑے ہیرے
دن کے وقت پہننا
ایک چمکدار سنہری سوٹ
فطرت خود کو سنوارتی اور سنوارتی ہے۔
یکے بعد دیگرے موسموں کے خوش رنگ رنگوں میں
اور گڑگڑاتی ندی
آپ کبھی بات کرنے کی کوشش نہیں کرتے
آوازوں کے ساتھ ہنگامہ آرائی
پوشیدہ سوچ پر
اور روح کی گہرائیوں سے نکلتا ہے۔
اور پرندے گاتے ہیں
اور وہ اعتراف کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
نامعلوم معاملات کے ساتھ
اس کے اندر منڈلا رہا ہے۔

لیکن انسان

بولنے اور سمجھانے کے قابل

واضح اور واضح الفاظ میں

جس کے بارے میں ہر کوئی ناکام رہا۔

اس کا انکشاف کرنے کے حوالے سے

کائنات کے مالک کے بارے میں

ہر جگہ موجود ہے

بیداری پیدا کرنا

ہمارا اندرونی نفسیاتی ماحول زندگی کے ابتدائی مراحل سے ہمارے بیرونی ماحول کے ساتھ ہمارے تعامل سے تشکیل پاتا ہے۔

یہ اندرونی ماحول اور فکری عادات، ماضی کی زندگیوں کی شکل میں بننے والی خواہشات اور جھکاؤ کے علاوہ، اکثر ہمارے اعمال اور طرز عمل کی خودکار طریقے سے رہنمائی کرتی ہیں۔

جہاں تک فکری تجدید یا جسم سے روح اور روحانی سچائیوں کی طرف شعور کی بلندی کا تعلق ہے تو زندگی کے آغاز میں روح اپنے آپ کو ظاہر کرنے اور جسم کے ذریعے اپنی خواہشات کا اظہار کرنے میں لطف اندوز ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ جسم کا قیدی بن جاتی ہے۔

ہمیں اپنے آپ کو جسمانی سطح سے بلند سطح پر رہنے کی تربیت دینی چاہیے ذہنی نشوونما کا جسمانی یا مادی ترقی سے گہرا تعلق ہے اس لیے فطری ارتقاء کے مطابق روحانی بیداری کی سطح تک پہنچنے کے لیے روح متعدد مراحل سے گزرتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیوں مادی کامیابی پہلے حاصل کی جاتی ہے، اس کے بعد ذہنی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

ذہنی کامیابیاں بلاشبہ فائدہ مند ہیں، کیونکہ ان کے ذریعے ہم جسمانی ضروریات کو روحانی تحفظ میں بدلنا سیکھتے ہیں۔

خطرناک موڑ

آج دنیا کو جو مسائل درپیش ہیں وہ خدا کے پیدا کردہ نہیں ہیں بلکہ یہ ساری انسانیت کی برسوں کی غلط سوچ اور گمراہ کن اعمال کا نتیجہ ہیں جو انسان بوتے ہیں وہی کاٹتے ہیں۔

انسان ایک خطرناک موڑ پر پہنچ چکا ہے اور ایک دوراہے پر کھڑا ہے وہ یا تو اپنے ایجاد کردہ جنگی اسباب سے اپنے آپ کو تباہ کر سکتا ہے یا پھر کسی اعلیٰ طرزِ زندگی کی طرف رجوع کر سکتا ہے اور انبیاء و مشائخ کے بتائے ہوئے اخلاقی، اخلاقی اور روحانی اقدار پر عمل کرتے ہوئے خدا کو اپنی زندگی میں لا سکتا ہے، انتخاب ہمارا ہے۔

یہ وقت ہے کہ انسانیت اپنے مقام کی وضاحت کرے اور فیصلہ کرے کہ اسے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہیے: یا تو افراتفری اور تباہی کی طرف یا ان اعلیٰ آفاقی نظریات کی طرف جو آسمانی مذاہب نے روحوں اور دنیا کو مصائب اور آفات سے بچانے کے لیے کہا ہے۔

اگر کوئی شخص اپنا کردار اس طرح ادا کرے جیسا کہ اسے ادا کرنا چاہیے، اور وہ نیکی، محبت اور اچھے اخلاق کے قوانین سے متاثر ہو، تو یقیناً اندھیرا چھٹ جائے گا اور اندھیرے چھٹ جائیں گے۔

دنیا جن المناک واقعات کی گواہی دے رہی ہے اس کی کوئی منطق یا جواز نہیں ہے اور نہ ہی ہر ملک میں ہونے والے بے ہودہ تشدد کی وجہ یہ ہے کہ انسانیت اپنے خالق سے بہت دور بھٹک گئی ہے اور اس سے اپنا حقیقی تعلق کھو چکی ہے۔

لوگوں کو اپنے تلخ منفی جذبات کو نہ نکالنے اور اپنا غصہ دوسروں پر نہ اتارنے کا کوئی منطقی جواز نظر نہیں آتا اور وہ سمجھتے ہیں کہ مسائل کے حل کا واحد راستہ ہتھیاروں اور جانیں لینا ہے۔

لیکن خدا، اس کے پیغمبر اور اس کے بزرگ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی سے رہیں اور نیکی اور تقویٰ میں تعاون کریں۔

***

آپ کے حقیقی نفس کی کائناتی جڑیں ہیں یہ جڑیں اپنی طاقت کائناتی ماخذ سے کھینچتی ہیں، جو کہ خدا ہے، وجود میں موجود تمام طاقتوں کی اصل، محدود، چھوٹی ذات، یا "انا"، لیکن اس کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے جو اپنے اندر سے نکال کر حقیقت میں ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

آپ کے ضروری نفس میں لامحدود صلاحیت موجود ہے جس کے فعال ہونے، استعمال کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا انتظار ہے۔

تمام عظیم اساتذہ اعلان کرتے ہیں کہ جسم کے اندر لافانی روح ہے، جو خدا کے نور کی ایک چنگاری ہے جو وجود کو بھرتی ہے اور تمام مخلوقات کو برقرار رکھتی ہے۔

***

کیا آپ جانتے ہیں کہ لوگ اپنی زندگی کیسے گزارتے ہیں؟ ہم میں سے بہت کم لوگ زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ جانتے ہیں، اور اگر ہم اسے سمجھداری اور معاشی طور پر سرمایہ کاری کرتے ہیں تو ہم زندگی سے کیسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

سب سے پہلے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیں اپنے وقت کا خیال رکھنا چاہیے وقت گزر جاتا ہے اور اس سے پہلے کہ ہمیں اس کا احساس ہوتا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ ہم اکثر اس وقت کی قدر کرنے میں ناکام رہتے ہیں جو خدا نے ہمیں دیا ہے۔

کتنا وقت ضائع ہوتا ہے کچھ بھی نہیں! اور زندگی ہمیں کیا پیش کر سکتی ہے اس پر غور کرنے اور غور کرنے کے لیے کتنے ہی لوگ رک جاتے ہیں زیادہ تر لوگ بالکل بھی گہرائی سے نہیں سوچتے۔ وہ اپنی زندگی کھانے، سونے اور تفریح میں گزارتے ہیں، پھر اس دنیا کو چھوڑ کر اس کے لیے بہت کم دکھاتے ہیں۔

ضرورتوں اور خواہشات میں فرق کرنا بہت ضروری ہے اصل ضروریات بہت کم ہیں لیکن خواہشات بے شمار ہیں آزادی اور اندرونی سکون حاصل کرنے کے لیے ہمیں اپنی ضروریات کو پورا کرنا چاہیے اور لامتناہی خواہشات کا پیچھا کرنا اور دنیاوی خوشیوں کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دینا چاہیے، ایک صحرائی سراب کی طرح جو نہ پیاسے کو پالتا ہے اور نہ ہی پیاسے کو تسکین دیتا ہے۔

ایک شخص خوشی کے حصول کے لیے بیرونی حالات پر جتنا زیادہ انحصار کرتا ہے، اتنا ہی وہ اس کا تجربہ کرنے سے بھٹک جاتا ہے، آسائشوں کی خواہش کو بڑھانا اور پروان چڑھانا ناخوشی میں اضافہ اور مال کی غلامی کا یقینی راستہ ہے۔

ہمیں اپنی ضروریات کو کم کرنا چاہیے اور حقیقی خوشی یا روحانی خوشی کی تلاش میں اپنا وقت صرف کرنا چاہیے۔

روح کبھی نہیں بدلتی۔ یہ محدود انسانی شعور کے پردے کے پیچھے چھپا وہ ابدی جوہر ہے جو ہر قسم کے درد، ناکامیوں اور موت سے بھرا ہوا ہے۔

ہمیں چڑچڑاپن اور تبدیلی کے پردے نشین پردے کو اٹھانا چاہیے اور اپنی ابدی فطرت میں آرام کرنا چاہیے، ہمیں اپنے شعور کو استقامت اور اندرونی سکون کی چٹان پر قائم کرنا چاہیے، جو الٰہی سکون کا تخت ہے جو سمجھ سے بالاتر ہے، اور پھر ہم خوشی کے میٹھے چشمے کا مزہ چکھیں گے۔

خوشی خود نظم و ضبط، سادہ زندگی کی عادات اور بہتر سوچ کو فروغ دینے، اور پیسے کے ساتھ سستی کرنے کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے، چاہے ہم اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ضرورت سے زیادہ کماتے ہیں، ہمیں دوسروں کے لئے بھی مدد کا ہاتھ بڑھانا چاہئے اور اپنی مدد کرنے میں ان کی مدد کرنی چاہئے۔

ایک غیر تحریری قانون ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جو بھی دوسروں کو خوشحالی اور خوشی حاصل کرنے میں مدد کرے گا اسے غیر متوقع ذرائع سے مدد ملے گی اور اس کی اپنی خوشحالی اور خوشی میں اضافہ ہوگا یہ ایک مستقل اور نہ بدلنے والا قانون ہے اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس کے مطابق زندگی گزاریں گے، کیونکہ وہ خوش نصیبوں میں شامل

ہوں گے، کیا یہ بہتر نہیں کہ سادگی سے زندگی گزاریں اور روح سے مالا مال ہوں۔

{نور پر نور خدا جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔}

{اور روشنی اندھیرے میں چمکتی ہے۔}

***

ایک چھوٹے سے برقی چراغ کی ہر روشنی کے پیچھے ایک تیز کرنٹ ہوتا ہے اور ہر چھوٹی موج کے نیچے وہ عظیم سمندر موجود ہوتا ہے جو کئی لہروں کی شکل اختیار کر چکا ہوتا ہے۔

یہ انسانوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ خدا نے انسانوں کو پیدا کیا اور انہیں آزاد مرضی اور انتخاب دیا لیکن انسان ان ماخذ اور طاقتوں کو بھول جاتے ہیں جو خدا نے ان کے اندر رکھے تھے۔

اس دنیا میں موجود امکانات کی کوئی حد نہیں ہے اور نہ ہی اس ترقی کی کوئی حد ہے جو انسان حاصل کر سکتا ہے اور جن افق تک وہ پہنچ سکتا ہے۔

***

جب ہم انسان کو اس کے مکمل اور وجود میں سمجھنے لگتے ہیں تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ وہ کوئی جسمانی وجود نہیں ہے۔

اس کے اندر بہت سی قوتیں موجود ہیں، جن کی صلاحیت کو وہ اس دنیا کے حالات کے مطابق ڈھالنے کے لیے مختلف درجوں پر استعمال کرتا ہے اور ان قوتوں کی صلاحیت اس سے کہیں زیادہ ہے جس کا اندازہ ایک عام آدمی کو ہوتا ہے۔

چشمہ اور گھونٹ: مقدس محبت کا نخلستان

میں جیورنبل کھینچوں گا
سنہری سورج کی روشنی کے چشمے سے
میں سکون کا گھونٹ پیوں گا
چاندنی چاندی راتوں کے چشموں سے
میں تیری طاقت پیوں گا
طاقتور ہوا کے پیالے سے
میں تیری بیداری کو خوشی اور مسرت سے پیوں گا
میرے لطیف، گہرے خیالات کے پیالوں سے
تیری بابرکت روشنی میں
میں ہمیشہ بیدار رہوں گا
آپ کے مبارک اور ہمہ جہت چہرے کو دیکھنا
ابدیت کی طویل عمر کے ذریعے چوکس نظروں سے
میں نے خدا کی محبت کی تلاش کی ہے۔

انسانی جذبات کی بنجر مٹی میں
جب تک مجھے آخر کار مل گیا۔
مقدس محبت کے نخلستان پر
جس کا سرچشمہ کبھی خشک نہیں ہوتا
خداوند، میری آسمانی وراثت کا دعوی کرنے میں میری مدد کریں۔
اور تاکہ میں لافانی زندگی گزاروں
اے سب سے زیادہ پیار کرنے والے اور مقدس!
چاہے میری جہالت کا اندھیرا وقت جتنا پرانا ہو
تاہم، مجھے احساس کرنے دو
کہ تیرے نور کے سحر کے ساتھ
اندھیرا پلک جھپکتے ہی چھٹ جائے گا۔
گویا کبھی ہوا ہی نہیں۔

غصہ اور صحت پر اس کا اثر

اگرچہ اوسط فرد کو اپنی روح کے تجربات کی شعوری یاد نہیں ہوتی ہے، لیکن وہ کائناتی کُل کا حصہ ہے اور اسے اپنی زندگی کو وقتاً فوقتاً زندگی کی تازگی بخش دھاروں سے ریچارج کرنا چاہیے جو واحد اور واحد، زندگی، محبت اور سچائی کا سرچشمہ ہے جو تبدیل یا تقسیم نہیں ہوتا ہے۔

جب طالب فکر، قول اور عمل میں سچائی کے اصول کی تعظیم کرتا ہے، تو وہ اپنے آپ کو تخلیق اور خالق کے ساتھ ہم آہنگ کر لیتا ہے، ہر وہ شخص جو اس روحانی طور پر ترقی یافتہ فرد سے ملتا ہے، روحانی طور پر اس کے ہم آہنگ روحانی ارتعاشات سے مالا مال ہوتا ہے، حالانکہ یہ افزودگی مختلف ہوتی ہے۔

وہ شاگرد دردناک دوئیوں اور متضاد رشتے داریوں سے آزاد ہے، اور بالآخر آخری پناہ میں داخل ہونے کا اہل ہے: مطلق سچائی

غصے کی عدم موجودگی اندرونی سکون کا تیز ترین راستہ ہے۔ غصہ خواہشات کی مایوسی سے پیدا ہوتا ہے اور جس کی کوئی خواہش نہیں وہ غصے سے آزاد ہے

وہ جو دوسروں سے کسی چیز کی توقع نہیں رکھتا اور اپنے مقاصد کے حصول اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اپنے ساتھی انسانوں سے ناراضگی یا تلخی محسوس نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے گا (اپنے بھائی کے لیے مسکراہٹ صدقہ ہے) اور (پہلے جاؤ اور اپنے بھائی سے صلح کرو)

عقلمند اپنے اس یقین سے مطمئن ہے کہ اللہ تمام جہانوں کا منتظم اور منتظم ہے اور وہ یہ نہیں سوچتا کہ چیزیں بے ترتیب ہو جاتی ہیں، اس لیے وہ غصے، نفرت اور دشمنی کے جذبات سے پاک ہے۔

یہ دنیا رشتہ داری کی دنیا ہے، اور عقلمند اپنے آپ کو خدائی مرضی کے مطابق ڈھال لیتے ہیں اور اپنے اعمال کو حالات کے مطابق ڈھال لیتے ہیں، اگر وہ بدکرداروں کو بے گناہوں کو نقصان پہنچانے سے روکتا ہے تو وہ کبھی کبھی دلیرانہ یا پرتشدد ناراضگی کا اظہار بھی کر سکتے ہیں، لیکن عقلمند کسی انسان سے نفرت نہیں کرتے، خواہ اس کی جہالت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔

خود کو جاننے والا شخص طویل یا مختصر مدت کے لیے غصے میں آ سکتا ہے، لیکن وہ جلد ہی اپنی معمول کی آسانی اور سکون کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

ایک عام آدمی کے غصے کو قوت ارادی اور فوری طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا، لیکن دنیاوی خواہشات سے پاک انسان کا دل غصہ محسوس نہیں کرتا اور ظاہر نہیں کرتا۔

غصہ لوگوں میں سب سے عام خرابی ہے، اور یہ خاندانوں اور قوموں میں امن کو خراب کرتا ہے۔

جو لوگ غصے میں بھڑک اٹھتے ہیں وہ ان کے اہل خانہ کو ناپسند کرتے ہیں، اور یہ مسلسل غصہ انسانی صحت پر نقصان دہ اثر ڈالتا ہے اور اکثر تشدد کا باعث بنتا ہے جب لوگ غصے کو آنکھیں بند کر لیتے ہیں، ان میں سے ایک بڑی تعداد جرائم کا ارتکاب کرتی ہے، جیل جاتی ہے، یا موت کی سزا سنائی جاتی ہے۔

خود کی حفاظت کے اصول کے مطابق تمام لوگوں کو ہوشیار رہنا، نتائج پر غور کرنا اور اپنے غصے پر قابو رکھنا سیکھنا چاہیے۔

جو اپنے غصے کو روکتے ہیں اور لوگوں کو معاف کرتے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ذہنی توازن حاصل کرنا

[زندگی کی رشتہ داری (پیدائش، موت، خوشی اور درد) پر وہ لوگ قابو پاتے ہیں جو اس دنیا کو متوازن ذہن کے ساتھ دیکھتے ہیں، درحقیقت، یہ بالکل متوازن الہی روح میں جڑے ہوئے ہیں] بھگواد گیتا 4:9

تفسیر و تفسیر

دماغی توازن روحانی مشقوں کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے جو دماغ کو اندر کی طرف موڑنے میں مدد کرتی ہے، جہاں یوگی غیر متغیر خوشی کی متوازن حالت کا تجربہ کرتے ہیں جب وہ جاگنے کے اوقات میں

اس اندرونی کیفیت کو ظاہر کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں، تو وہ خالص ہو جاتے ہیں اور عالمگیر جذبے پر قائم ہو جاتے ہیں۔

عقلمندوں کا کہنا ہے کہ اوسط انسان وجود کی دوئیوں اور رشتہ داری کے ساتھ حسی تعامل کی وجہ سے عیب دار ہے، جیسے درد اور لذت، گرمی اور سردی، زندگی اور موت، صرف وہی لوگ جو رضاکارانہ طور پر اپنے شعور کو دنیاوی احساسات سے الگ کر سکتے ہیں، واقعی حواس کی بے چین دوئیوں سے آزاد ہیں، اور وہ روح کو سکون، سکون حاصل کرنے والے ہیں۔

یوگی جو باطنی، باشعور اور اعلیٰ بیداری کی حالتوں میں مقدس خوشی کا تجربہ کرتے ہیں وہ خالص اور کائناتی روح کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں۔

بے نظم انسان اس دنیا کی چلتی پھرتی تصویروں کا مشاہدہ کرتا ہے اور اپنے شعور کے سمندر میں خوشی و غم، مایوسی، غصے، بے حسی یا بے حسی کی لہروں کو اس سمندر میں جھلکتے روح کے چاند کو دیکھے بغیر چلا جاتا ہے۔

جب شعور کی ہنگامہ خیز لہریں تھم جاتی ہیں، تو پرسکون اندر کے سمندر میں عقلمند آدمی چاند کی تصویر کو بغیر تحریف کے دیکھتا ہے۔

منفی سوچ دشمن ہے۔

جب آپ کو کسی چیز پر قابو پانا ہو تو آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ آپ کو اس پر کیوں قابو پانا چاہیے آپ کو نہ صرف اسے ترک کرنا چاہیے اور خود کو اس سے دور کرنا چاہیے، بلکہ آپ کو اس کے بارے میں سوچ کو ختم کرنا چاہیے اور اسے اپنے خیالات سے نکال دینا چاہیے، منفی سوچ ایک زبردست دشمن ہے جس پر فتح حاصل کرنی چاہیے۔

اگر آپ اپنی توجہ حسی بیداری سے روحانی بیداری کی طرف موڑ لیں گے تو آپ فتح حاصل کریں گے اور اپنے آپ کو خوشی حاصل کریں گے کامیابیاں ذہن میں موجود ہیں۔

کسی کو ضرورت سے زیادہ کا شکار نہیں بننا چاہیے چیزوں سے لطف اندوز ہوں، لیکن انہیں آپ کو اپنا غلام نہ بننے دیں، آزاد رہیں مہربان، ملنسار، خوش مزاج اور خوش مزاج رہیں، اور ہر حال میں اپنے مالک بنیں۔

انسان جو بھی کرنا پسند کرتا ہے وہ کرنا آزادی نہیں بلکہ آزادی کا غلط استعمال ہے۔

آزادی خود مختاری یعنی خود پر قابو پانے کے قانون پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

حقیقی آزادی کا مطلب ہر کام حکمت کے مطابق کرنا ہے۔

آزادی خدا اور اس کے قوانین کے ساتھ مطابقت کے بغیر معمولی اور اتلی ہے۔

زیادہ تر لوگوں کی زندگی کی خواہشات، جذبات، مزاج، عادات، اور ماحولیاتی اور سماجی اثرات سے چلتی ہے۔

جب جسمانی عادتیں دماغ پر قابو پانے لگتی ہیں تو جسم کے لیے مرضی کے احکامات پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک اچھی عادت آپ کی سب سے بڑی دوست ہے۔ جب کہ بری عادت آپ کے بھیس میں دشمن ہوتی ہے۔ اس لیے کسی عادت یا عمل کو دہرانے سے ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ تکرار کسی عمل کو سمجھنے سے پہلے ہی عادت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اور عادت دوسری فطرت بن جاتی ہے۔ تاہم اسے مستقل مزاجی اور مثبت سوچ کے ذریعے بدلا جا سکتا ہے۔

ہمیں جہالت اور اس کے اثرات سے نجات عطا فرما
آپ تمام اچھی چیزوں کا سرچشمہ اور تمام طاقتوں کی اصل ہیں
اے رب ہمیں برکت دے تاکہ ہم اپنے اوپر تیرا احسان ظاہر کریں
ہماری صحت میں
ہماری فکری خواہشات میں
اور ہماری روحانی خواہشات میں
تم ستاروں میں چمک ہو
ایٹموں میں توانائی
اور نفس کی گہرائیوں سے آگہی
خود کو ری چارج کرنے میں ہماری مدد کریں
اپنی اعلیٰ طاقت سے
اپنی لامحدود حکمت کے ساتھ
اور اپنی لامحدود صداقت کے ساتھ
آئیے تسلیم کریں کہ آپ صحت کا چشمہ ہیں
اور زندگی کا ماحول
اور تمام تفہیم کا ذریعہ
ہمیں جہالت اور اس کے اثرات سے نجات عطا فرما
درد اور تکلیف سے
تیری حکمت کا سیلاب بہہ جائے
ہماری زندگی کا سارا ملبہ اور بربادی
وہ نقاب پھاڑ دو جو ہم سے اپنا چہرہ چھپاتے ہیں
آئیے آپ کو بہت روشن روشنی کے ساتھ دیکھیں
ہمارے وجود کے افق پر بے شمار سورج ہیں

آئیے آپ کی موجودگی کو ہمیشہ تجدید کرنے والی قوت کے طور پر محسوس کریں۔

ہماری سوچ کو متاثر کریں۔
اور ہماری روحوں کی پرورش فرما
اور یہ ہمارے جسم کو برقرار رکھتا ہے۔

آپ کے سوا کوئی چیز ہمیں مطمئن اور ہماری امیدوں کو پورا نہیں کر سکتی

ہم ہر کام میں آپ کی رہنمائی کے لیے دعا گو ہیں۔
اور اگر ہم غلط خیالات رکھتے ہیں۔
آئیے آپ کی مبارک سرگوشی سنیں جو ہمیں واپس لاتی ہے۔
سیدھے راستے کی طرف
اپنی تخلیقی قوتوں سے ہماری زندگیوں میں برکت عطا فرما
اور آپ کی ابدی خوشی
اے سب سے زیادہ سخی
اور سب دینے کا ذریعہ
***

جو لوگ روحانی بصیرت حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں ان حالتوں تک پہنچنے کے لیے خود غرضی کے لیے نہیں بلکہ اپنی زندگی کی مثال سے دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے۔

جو اپنے فرائض کو اس طرح ادا کرتے ہیں جس سے ان کی زندگی کو متوازن انداز میں ترقی دینے میں مدد ملتی ہے۔ وہ بابرکت اور کھلے دروازے کے طور پر کام کرتے ہیں جن سے کھوئے ہوئے اور مایوس لوگ داخل ہوتے ہیں اور سکون، خوشی اور کامیابی کے افق تک جاتے ہیں۔

یہ لوگ اپنی اعلیٰ فطرت کے مطابق ہوتے ہیں اور اپنی خواہشات کی تسکین کے لیے کام نہیں کرتے بلکہ سچائی، ترقی اور رضائے الٰہی کی تعمیل کے لیے کام کرتے ہیں۔

وہ حقیقی سنیاسی ہیں خواہ وہ محلات میں رہتے ہوں اور لاکھوں کے مالک ہوں کیونکہ وہ خدا کو خوش کرنے اور دوسروں کی مدد کرنے کی خاطر ذاتی عزائم کو ترک کر دیتے ہیں۔

ایک شخص کو زندگی کے امتحانات سے گزرنے اور زندگی کی مشکلات پر قابو پانے کے لیے اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے، چاہے وہ جنگلوں کی گہرائیوں میں ہو یا جدید تہذیب کے جنگلوں کے بیچ میں۔

جنگل شکاریوں کا گھر ہیں، اور تہذیب کے جنگل خوف کے عفریتوں سے بھرے ہوئے ہیں

فتنوں اور زبردست خواہشات سے، اور انسان کو اپنے آپ کو تمام مادی اور اخلاقی شکاریوں سے بچانا چاہیے تاکہ وہ آزادی، خوشی اور خوف سے آزادی کے ساتھ باوقار زندگی کی راہوں پر چل سکے۔

جب ایک شخص اپنے اندر پائیدار روحانی خوشی کی بادشاہی پا لے گا تو اسے ہر جگہ ملے گا، خواہ وہ خاموشی کی گہرائیوں میں ہو یا سرگرمی کے شور میں، اور وہ غور و فکر کے غار اور کام کے میدانوں میں اس سے سرگوشی کرنے والی الہی آواز کو سنے گا۔

فلسفی اور ملاح کی کہانی

کہا جاتا ہے کہ ایک فلسفی جو فلسفے اور منطق کا ماہر تھا دریا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے جانے کا ارادہ رکھتا تھا، اس لیے اس نے ایک کشتی والے کو بلایا جس کے پاس ایک چھوٹی کشتی تھی جسے وہ لوگوں کو دریا کے پار پہنچاتا تھا۔

فلسفی کشتی پر سوار ہوا اور ملاح نے تیز دھارے کی مزاحمت کرتے ہوئے اس میں سوار کیا، تھوڑی دور جانے کے بعد فلسفی نے ملاح سے پوچھا: "" ملاح، کیا تم نے فلسفے کے اصول کا پہلا حصہ حفظ کر لیا ہے؟

ملاح نے جواب دیا: نہیں جناب، میں نے اسے حفظ نہیں کیا۔

فلسفی نے پھر اس سے کہا: مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے افسوس ہوا کہ آپ نے اپنی زندگی کا 25 فیصد بغیر کسی فائدے کے ضائع کر دیا۔

ملاح نے یہ طعنہ نگل لیا اور کشتی چلاتے ہوئے جب وہ دریا کے بیچ میں پہنچے تو فلسفی نے اپنا ڈنکتا ہوا منہ دوبارہ کھولا اور کہا:

ارے شرارتی: کیا آپ نے فلسفے کے اصول کا دوسرا حصہ حفظ کر لیا ہے؟

ملاح نے جواب دیا: جناب میں اس کتاب کے بارے میں کچھ نہیں جانتا، فلسفے کے اصول۔

فلسفی نے پھر ایک نیا اعلان کیا: "کتنے افسوس کی بات ہے! مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کا 50 فیصد کسی بھی چیز پر ضائع نہیں کیا۔" ملاح اس بدتمیزی سے ناراض ہوا لیکن اس نے کچھ نہیں کہا، ایک سے زیادہ طریقوں سے قطار میں کھڑا رہا، جس وقت وہ اس متجسس فلسفی سے ملا تھا، اس وقت کو کوس رہا تھا، جب وہ دریائے کے تین راستے پر پہنچ گیا تھا۔ فلسفی نے تیسرا سوال کیا:

ارے شرارتی: کیا آپ نے فلسفے کے اصولوں کا تیسرا حصہ حفظ کر لیا ہے؟

بیچارے ملاح نے تحمل کے ساتھ جواب دیا: میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں فلسفے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

یہاں فلسفی نے (تشویش اور تسلی) کی مسکراہٹ سے کہا:
بدقسمتی سے، آپ نے اس کے ساتھ اپنی زندگی کا 75 فیصد ضائع کر دیا، اور یہ ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

ملاح نے اس تبصرے کا کوئی جواب نہیں دیا لیکن مخالف کنارے پر پہنچنے اور اس بدبودار چیز سے چھٹکارا پانے کی امید میں اپنی قطار تیز کر دی، اچانک آسمان پر بجلی چمکی، گرج چمک شروع ہوئی، اور طوفانی بارشوں کے ساتھ طوفانی بارش برسنے لگی، جس نے ایک شدید طوفان پیدا کر دیا جو ہر طرف اڑ گیا۔

پھر ملاح کی باری تھی کہ وہ فلسفی سے سوال کرے، تو اس نے اس سے کہا:

میرے پیارے فلسفی، جب سے ہم نے اس سفر کا آغاز کیا ہے، آپ مجھ پر ایک کے بعد ایک سوالوں کی بوچھاڑ کر رہے ہیں، کیا میں آپ سے صرف ایک سوال پوچھوں؟

فلسفی نے جواب دیا: ہاں، آپ کر سکتے ہیں ملاح نے کہا:

اوہ، معزز فلسفی، فلسفے پر عبور رکھنے والے اور اس کی کتابیں دل سے حفظ کرنے والے، کیا آپ تیراکی میں اچھے ہیں؟

فلسفی نے کانپتی ہوئی آواز میں جواب دیا: نہیں جناب مجھے تیرنا نہیں آتا۔

ملاح مسکرایا اور اس سے کہا: تو ہمارا خطرہ آپ کے ساتھ ہے اور باقی ہماری زندگی میں ہے، اور مجھے یہ بتاتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے کہ اب سے چند لمحوں میں آپ کی زندگی سو فیصد تاریخ بن جائے گی۔

اسی لمحے ایک بہت بڑی لہر کشتی سے ٹکرا گئی اور اسے الٹ پلٹ کر اس عمر کے فلسفی کو دریا کی تہہ تک پہنچا دیا، جب کہ ہمارے ملاح دوست نے اپنے مضبوط بازوؤں اور تیراکی کے اپنے طویل تجربے کا استعمال کرتے ہوئے پراعتماد اور پرسکون طریقے سے لہر کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ وہ دوسرے کنارے پر بحفاظت پہنچ گیا۔

جیسے سونا مٹی میں دب گیا ہو۔

تخلیق کے آغاز سے ہی خیر کی قوتوں نے برائی کی قوتوں کے خلاف جدوجہد کی ہے ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ حسد، غصہ، لالچ وغیرہ ہماری اپنی تخلیق نہیں ہیں، بلکہ ہمیں شروع سے دیے گئے ہیں، ان برائیوں کے شکار ہونے سے ہی عقل بیدار ہوتی ہے اور ان دردوں کے درمیان راستہ تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

حکمت تلاش کرنے کا واحد طریقہ تجربے سے ہے، کیونکہ ذاتی تجربے کے ذریعے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ برائی ہی ہمارے سکون میں خلل ڈالتی

ہے اور ہمیں تکلیف، تکلیف اور تکلیف کا باعث بنتی ہے، اور اس وجہ سے ہمیں اس سے بچنے اور چھٹکارا پانے کے لیے کام کرنا چاہیے۔

جب بھی آپ کو مشتعل ہونے کے بعد سکون ملتا ہے اور آپ نرم مزاج اور پرسکون رہنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو شیطان آتا ہے اور کہتا ہے: "تمہاری غیبت کی جا رہی ہے، تو تم بدلے میں بدصورت یا تکلیف دہ بات کیوں نہیں کرتے؟"

شیطان کو اچھائی اور برائی کے درمیان ٹگ آف وار میں فاتح نہ ہونے دیں۔

مقدس آواز ہم سے مسلسل سرگوشی کر رہی ہے، لیکن الہی مدد حاصل کرنے کے لیے ہمیں آسمان کی آواز کو غور سے سننا چاہیے۔

جب بھی شیطان ہمیں اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتا ہے، خدا ہمیں اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا ہے سوال یہ ہے کہ ہم کس کی بات سنیں گے اور کس کے آگے سر تسلیم خم کریں گے؟

ہماری رضامندی کے بغیر کوئی بھی ہم پر قابو نہیں پا سکتا اور نہ ہی ہم پر اثر انداز ہو سکتا ہے، کیونکہ ہمارے پاس وہ فیصلہ اور آزادی ہے جو خدا نے ہمیں دی ہے، لیکن شیطانی فریب ہمیشہ موجود رہتا ہے اور ہمیں اس کا مقابلہ کرنا چاہیے۔

نیکی کی قوتیں ہمارے مسائل کا حل نکالتی ہیں، جب کہ برائی کی قوتیں پیچیدگیاں اور مسائل پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں، نیکی کا مطلب ان تمام خود غرض خواہشات سے آزادی ہے جو دوسروں کو اپنے حق میں چھوڑ دیتی ہیں۔

خدا کی طاقت بہت زیادہ ہے، اور اس کی طاقت اپنی محبت کے ذریعہ تمام طاقتوں سے بالاتر ہے، وہ ہمیں اپنی طرف کھینچنے اور برائی کے چنگل سے نجات دلانے کی کوشش کرتا ہے، انسانیت بیچ میں کھڑی ہے: اس کے دائیں طرف فرشتے اور اس کے بائیں طرف شیطانی قوتیں

جب بھی کوئی شخص کوئی اچھا کام کرتا ہے، اللہ اسے قریب کرتا ہے۔ جب بھی وہ برے کام کا ارتکاب کرتے ہیں تو شیطان ان کو اپنے قریب کر لیتا ہے لیکن شیطان ہمیشہ کے لیے کسی انسان کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا کیونکہ وہ خدا کی صورت پر بنائے گئے ہیں۔

جب بھی کوئی شخص اپنے دل میں نفرت محسوس کرے تو وہ یاد رکھیں کہ شیطان ان کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور جب وہ محبت محسوس کریں تو وہ جان لیں کہ خدا انہیں اپنی طرف بلا رہا ہے۔

بری مثالیں اور اچھی مثالیں ہیں خدا ہمیں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اپنی مثالیں یا نمونے دکھاتا ہے اور شیطان بھی اسی مقصد کے لئے

اپنے سامان کی نمائش کرتا ہے اور خدا کا آدمی کتنا شاندار ہے جس نے ان نمائشوں پر غور کرتے ہوئے گانا شروع کیا:

"زندگی پیاری ہے اور موت خواب ہے صحت پیاری ہے اور بیماری خواب ہے، جب تیرا مقدس راگ میری روح کی گہرائیوں میں گونجتا ہے، اے خدا"

برائی اور گناہ ہماری فطرت میں نہیں بلکہ بیرون ملک سے منگوائے جاتے ہیں اور روح میں پیوست ہوتے ہیں

نیکی مٹی کے نیچے دفن سونے کی طرح ہے۔ کیچڑ ہٹنے کے بعد وہ اپنی جوہر نہیں کھوتا بلکہ اپنی فطری پاکیزگی سے چمکتا ہے اسی طرح انسانی روح کے اندر نیکی باقی رہتی ہے چاہے جہالت کی موٹی اور سخت کیچڑ سے روح کا سونا کتنا ہی داغدار ہو جائے، ہمیں صرف اس مٹی کو حکمت کی چھری سے کھرچنا ہے یا پھر علم کے خوبصورت پانی سے دھونا ہے۔

روحانی توانائیوں کو متحرک کرنا
روح کو بیدار ہونا چاہیے
کمزوری اور کمزوری کے خوابوں سے
اور ذہن کو حکمت کے افق میں بھیجنا
مراقبہ، ورزش اور آرام کے ذریعے
خود پر قابو رکھنا اور مناسب غذائیت
اور اٹل، ناقابل تسخیر نفسیاتی طاقت
شکست تسلیم نہ کریں
کیونکہ اسے تسلیم کرنا بڑی شکست ہے۔
آپ کے پاس لامحدود اختیارات ہیں
ان قوتوں کو متحرک کیا جائے
بس اتنا ہی ہے!
سنجیدہ اور گہری سوچ
یہ رکاوٹوں سے آزاد ہونے کا طریقہ ہے۔
اور بہت سے مسائل
خدا کے لیے شعور پیدا کرنا چاہیے
اور اعلیٰ روحانی تصورات کے ساتھ
مشکلات بہت زیادہ ہو سکتی ہیں
بوجھ بہت زیادہ ہے۔
لیکن انسان کا اپنا دشمن
"یعنی اس کا چھوٹا نفس یا "انا
حقیقی روح لافانی ہے۔

جب کہ تجربات اور مسائل عارضی اور تبدیل ہوتے ہیں۔
انسان بنیادی طور پر ایک روح ہے۔
روحانی جوہر مستقل اور نہ بدلنے والا ہے۔
آپ زبردست توانائیاں اور طاقتیں اتار سکتے ہیں۔
مصیبتوں اور مصیبتوں پر قابو پانا
اور وہ تمام رکاوٹیں اور رکاوٹیں جو آپ کی راہ میں حائل ہیں۔
***
فکر بجلی کی طرح ایک قوت ہے۔
نفسیاتی حالات
یہ سوچ اور سوچ کے انداز میں واپس چلا جاتا ہے۔
بجلی فائدہ مند بھی ہے اور نقصان دہ بھی
تو کون جانتا ہے کہ اسے کیسے سنبھالنا ہے؟
وہ اپنی خدمت میں پیش کرتا ہے۔
دوسری صورت میں، یہ اسے بجلی سے متاثر کر سکتا ہے
اور اسی طرح سوچا۔
اگر اسے صحیح راستوں پر چلایا جائے۔
یہ اپنے مالک کے لیے خوشی لاتا ہے۔
دوسری صورت میں، یہ اسے مصیبت میں لے جائے گا
سوچ ایک جنگلی گھوڑے کی طرح ہے۔
تاہم، اس پر قابو پانا ناممکن نہیں ہے۔
مثبت سوچ اپنے خیالات کو کنٹرول کرنے کا ایک طریقہ ہے۔
صوتی سوچ ایک قریبی دوست ہے۔
اور بیمار ذہن ایک مستقل دشمن ہے۔
صحیح سوچ امن اور سلامتی کو راغب کرتی ہے۔
اور ایک بیمار ذہن مہلک تیر چلاتا ہے۔
یہ اپنے مالک پر دوگنا واپس آتا ہے۔
اس لیے کہاوت ہے کہ ثواب بھی اسی قسم کا ہے جیسا کہ عمل کا
جب تک انسان نیک نیتی سے بھیجے۔
اس کے خیالات مشعلوں میں بدل جائیں گے۔
روح کے ایوانوں کو روشن کریں۔
اور اندھیروں کے ڈھیروں کو نکال دو
اس کے بعد وہ راحت کا گہرا احساس محسوس کرتا ہے۔
اس کی آنکھیں اطمینان کی مسکراہٹ سے چمک رہی تھیں!
دوسروں کے ساتھ ملنا
ان کے معاہدے کا مطلب سب کچھ نہیں ہے۔

یا ان کی خاطر نظریات کو قربان کرنا
کیونکہ سمجھوتہ کا یہ طریقہ ناپسندیدہ ہے۔
یہ حقیقت کے مطابق نہیں ہے۔
مصلحین اور بڑے آدمیوں نے اتفاق نہیں کیا۔
اپنے ارد گرد بہت سے لوگوں کے ساتھ
تاہم انہوں نے اپنا آئیڈیل برقرار رکھا
کیونکہ وہ جان چکے تھے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔
یہ بالکل درست تھا۔
اصول پر سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیے۔
اور کسی خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مذموم مقاصد کا سہارا لینا نہ
کیونکہ یہ اصول پسند لوگوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔
کون ایسے طریقے سے زندگی گزار سکتا ہے جس سے خدا راضی ہو؟
دوسروں کو نقصان نہ پہنچائیں، کیونکہ انہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
سب سے پہلے اور سب سے اہم بات، انسان کو خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔
پھر ضمیر کے ساتھ، اور اس کے بعد لوگوں کے ساتھ
لیکن اگر یہ نقطہ نظر دوسروں کو مطمئن نہیں کرتا ہے۔
انسان کو اپنے اندر سکون حاصل کرنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔
وہ اندرونی سکون کا احساس محسوس کرتا ہے جو اسے لوگوں کی منظوری سے آزاد بناتا ہے۔
روح کی طاقت اور خواہش
خدا کی طرف رجوع کرنے میں
اسے روحانی مقناطیسیت کہتے ہیں۔
اور یہ مقناطیسیت
روح برکتوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔
اور ٹھیک کمپن
اور تمام اچھے انسانی تجربات
جو اسے نیکی اور نیکی کی یاد دلاتا ہے۔
روحانی مقناطیسیت
یہ وہ طاقت ہے جس کے ذریعے
یہ انسان کو اپنی طرف متوجہ اور اپنی طرف کھینچتا ہے۔
اچھے دوست
اور ضروری اور ضروری چیزیں

اور چیزوں کی بدیہی تفہیم
یہ طاقت ماخوذ ہے۔
خدا کی کشش مقناطیسی قوت سے
امن کی شمع
ایک ذہنی برتن لے لو اور اسے اپنے سکون سے بھر دو
میرے جذبوں کی بوتل لے اور اپنی رحمت سے بھر دے۔
میری روح کی خالی ٹوکری لے لو اور اسے اپنی حکمت کے پھلوں سے بھر دو

اپنی محبت کے پانیوں کو میری روح میں انڈیل دو کہ میں پیاسی روح کے پیالوں میں انڈیل دوں

میری انا کی دیواروں کو توڑ دو اور مجھے اپنی مکمل موجودگی میں غرق کر دو

محبت کی روشنی کی صبح میرے دل کے سوراخوں سے چمکتی ہے، مجھے تیری محبت کی روشنی کی یاد دلاتی ہے

میری زندگی کے آسمان پر پھیلا ہوا ہے۔

تیری محبت کا نور میری روح پر چمکا ہے، اسے منور کر رہا ہے، اور تیرے نور نے میری روح کی فضا کو بھر دیا ہے۔

آپ وہ زندگی ہیں جو میرے جسم کو برقرار رکھتی ہے، وہ دماغ جو میرے خیالات کو متاثر کرتا ہے، اور وہ حکمت جو میری جہالت کو دور کرتی ہے

میں اس سنہری کتاب کو پڑھنے کے لیے اپنی محبت کی پتلی شمع جلاتا ہوں جو زمانہ قدیم سے میرے اندر محفوظ ہے

تیری محبت تھی اور اب بھی ہے امن کی ان دیکھی شمع جو اندھیرے کو دور کرتی ہے اور مجھے تیرے پیغامات دکھاتی ہے

بلاگ دلوں کے صفحات پر ہے۔
لامحدودیت کی دہلیز
آپ کو بار بار ڈھونڈنے کے بعد
اور تیرے حیرت انگیز رازوں کے جنگلوں میں مسلسل بھٹکنا
میں آخر کار لامحدودیت کے دہانے پر پہنچ گیا ہوں۔
اعتماد اور استقامت کے ساتھ، میں نے تیرے مقدس نام کو پکارا۔
اور اچانک آپ کی موجودگی کا دروازہ کھل گیا۔
وہاں اس کے مرکز میں
اور شاندار رویا کے تخت پر میں نے تمہیں دیکھا
میری سماعت ہم آہنگی میں نہیں تھی۔
اپنی تخلیقی اور اختراعی آواز کے ساتھ

میں آپ کی آواز سننے کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔
پھر آپ کے سکون کا جادو مجھ پر چڑھ گیا۔
اور بدیہی سرگوشیوں کے ساتھ
اس نے مجھے فرشتوں کی زبان سکھائی
اور نئی میٹنگ لڑکھڑا گئی۔
میں نے اپنے سوالات اور استفسارات کے ساتھ آپ پر بمباری کی۔
خود زمانہ قدیم:
"اے خدا، گناہ اور تکلیف کیوں؟"
فریب اور فریب کیوں؟
تو میں نے تیرے حرم کی کرنیں لے لیں۔
روشن خطوط کی ایک شکل
مجھے اپنے مستند اور قابل اعتماد جوابات پہنچانا
سکون اور راحت دینے والا
اب، سلامی کے باطنی مندر میں
میں سکون کے دل میں آپ کی موجودگی سے لطف اندوز ہوں۔
ہم ناقابل فہم، خاموش الفاظ میں بات کرتے ہیں۔
اے انمول اسرار کے خدا
میں تم سے ہمیشہ کے لیے بات کروں گا۔
میرے دل میں تمام فصاحت اور روانی کے ساتھ!
جب تیری روشنی میری روح میں ٹمٹماتی ہے۔
اے رب، تیرا جلال ظاہر ہو۔
تیری حکمت کی روشنی بجھ جائے۔
جہالت، اختلاف اور حسد
زمین کے کنارے سے ہمیشہ کے لیے
ہماری کمزوری کو طاقت میں بدل دے۔
اور ہم عزم میں کمزور ہو گئے۔
ہمارے جسم کو اہم بجلی سے چارج کریں۔
اور دماغ اور روح کو اپنی شفا بخش روشنی سے بھر دیں۔
ہمارا ہاتھ پکڑ کے ہم تیری غفلت کے پانیوں میں نہ ڈوب جائیں۔
ہمارے وجود کو اپنی محبت اور حکمت سے بھر دے۔
ہمیں محسوس کریں کہ ہم آپ کے بہت قریب ہیں۔
اور تیری رحمت کا سورج
یہ ہم پر مسلسل چمکتا ہے۔
***
میں اپنی سرگوشیوں، متحرک خیالات کے پھول رکھتا ہوں۔

خاموشی کی ساخت میں
اس کی خاموش خوشبو گاتی □□□
اور و□ تیری شان گاتا □□□
اور اپن□ مقدس نور کی روشنی س□
میں تیر□ وجود کا حسن دیکھ ر□ا □وں□
میر□ خوش کن خواب پور□ □وت□ □یں□
جب تیری روشنی میری روح میں ٹمٹماتی □□□
پرد□ حکمت کی آگ س□ جل ر□□ □یں□
تو اپنا جلال دیکھ
میری خوشی بڑھتی □□□
خدائی نعمتوں کا سمندر
ا□ کائناتی روشنی
□ر روز میں تم□یں آسمان کو چمکدار رنگوں س□ سجات□ دیکھتا □وں□
میں دیکھتا □وں ک□ تم بنجر مٹی کو زمرد کا ریشم پ□نات□ □و□
آپ سورج کی کرن کی گرمی میں □یں□
اور و□ □ر جگ□ ظا□ر □□!
خُداوند، مجھ□ اپن□ سکون ک□ آئین□ میں اپنا چ□ر□ دیکھن□ میں مدد کر
اپن□ وجود کی وسیع سلطنت دکھائیں، اپن□ آپ کو دکھائیں!
میر□ دل کو دعا کرنا سکھاؤ، اور میری روح کو محسوس کرنا
ک□ ان ک□ ذریع□ اس ک□ ظا□ر □ون□ ک□ تمام درواز□ کھل جائیں گ□□
آپ کی موجودگی ایک نعمت □□□
ا□ پاک ترین محبوب
مجھ□ اب اور □میش□ ک□ لی□ ی□ احساس □ون□ دو ک□ تم میر□ تھ□ اور اب بھی □میش□ ک□ لی□ میر□ □و□
ی□ □یں میری غلطیوں ک□ خواب جو گم □و کر بھول ک□ قبرستان میں دفن □و گئ□
میں بیدار □وں، آپ ک□ پروں ک□ نیچ□ زندگی ک□ سورج کی چمک میں ڈھل ر□ا □وں□
خدائی نعمتوں کا سمندر مجھ میں ب□تا □□□
اور میں محسوس کرتا □وں ک□ میں و□ ذریع□ □وں جس س□ ی□ ب□تا □□□
تمام مقدس تخلیقی طاقتیں□
ا□ رب، مجھ□ برکت د□ تاک□ میں تیری تلاش کروں
مجھ□ آپ کی □ر چیز س□ زیاد□ پروا□ □□□
بالکل اسی طرح جیس□ آپ ک□ بُنن□ وال□ کرت□ □یں□

***
بہت سے مطالبات اور تقاضے ہیں۔
دنیا اسے ہم پر مسلط کرتی ہے۔
اور یہ ہمیں اس کی انتہائی اہمیت کا قائل کرتا ہے۔
اور کیونکہ اس کے بغیر جینا ناممکن ہے۔
یا ان کے بغیر کرنا
لیکن بنیادی ضرورت ہونی چاہیے
خدا کا سکون حاصل کرنا
جس کے ذرائع کبھی خشک نہیں ہوتے
اس کا منبع کبھی خشک نہیں ہوتا
جو زندگی کی ہر چیز کو ذائقہ اور معنی دیتا ہے۔
آئیے یاد رکھیں کہ خدا ہمارے وجود کا جوہر ہے۔
اور وہ محبت وہ کھڑکی ہے جس سے ہم دیکھتے ہیں۔
اس کے مہربان چہرے پر
کون خدا کی موجودگی کو محسوس کرنا چاہتا ہے؟
اور اس عظیم خواہش کو سوچ اور عمل میں تقویت ملتی ہے۔
خدا اس کی درخواست کو پورا کرے گا۔
اور اس سے پردے پھاڑنے میں مدد ملتی ہے۔
جو بابرکت روشنیوں کو دیکھنے سے روکتا ہے۔
جو راستے پر آگے بڑھنے کا عزم رکھتے ہیں۔
اسے کوئی چیز نہیں روکے گی۔
کوئی چیز اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔
جب تک وہ اپنا مقصد حاصل نہ کر لے۔
اسے وہی ملتا ہے جو اس کا دل چاہتا ہے۔

غصے کو اپنے قابو میں نہ آنے دیں۔

یہ جذبہ سطح پر ظاہر ہونے سے کہیں زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ ایک شخص پرتشدد دھماکوں کے ظاہری مظاہر پر معقول حد تک قابو پا سکتا ہے، لیکن پھر بھی دبے ہوئے غصے اور ابلتی ہوئی ناراضگی کو برقرار رکھتا ہے۔ یہ غصہ مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے، جیسے جارحیت، بےچینی، بے صبری، بے اطمینانی، حسد، بے حسی، بے حسی، ہر کوئی کسی حد تک غصے کا تجربہ کرتا ہے۔

غصہ، خواہ اس کی نوعیت کچھ بھی ہو، خواہشات کی تکمیل میں مایوسی سے پیدا ہوتی ہے، روحانی خوشی کی عدم موجودگی میں، لوگ حسی خواہشات کے ذریعے لذت کی طرف مائل ہوتے ہیں- خواہشات جو

اپنے اندر فطری طور پر مایوسی اور عدم اطمینان کے بیج لے جاتی ہیں، اور نتیجتاً غصہ، جو نرم احساسات اور اعلیٰ ادراک کو تباہ کر دیتا ہے۔

اس لیے غصے کو ختم کرنے کا سب سے یقینی طریقہ یہ ہے کہ اس کی وجہ کو ختم کیا جائے: خواہش انسان کی جتنی زیادہ خواہشات ہوں گی، اس کی مایوسی اتنی ہی زیادہ ہوگی، کیونکہ ان تمام خواہشات کو پورا کرنا ناممکن ہے، کیوں کہ جنسی خواہشات ناقابل تسخیر اور کبھی نہ ختم ہونے والی ہوتی ہیں، ہم خواہشات کو پورا کرنے یا جنسی لذتوں کا تجربہ کرنے کے لیے جتنا زیادہ کوشش کرتے ہیں، ہمارا درد اتنا ہی زیادہ مضبوط ہوتا جائے گا، اور ہمارا درد اتنا ہی زیادہ مضبوط ہوتا جائے گا۔ ان چیزوں سے محروم ہیں جو ہماری خواہشات کو پورا کرتی ہیں۔

مثال کے طور پر قدرت نے ہمارے اندر بھوک کا احساس پیدا کیا ہے۔ اس لیے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے جسم کو کب کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن لگاؤ یا خواہش اس احساس کو بڑھا دیتی ہے اور اسے نفسیاتی پریشانی میں بدل دیتی ہے۔ اگر آپ مسلسل تین دن بھوکے اور روزے رکھتے ہیں خواہ صحت کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے- آپ کو غصہ محسوس ہوگا دوسری طرف، کھانے کے بغیر ان دونوں کے کئی دن گزر سکتے ہیں کیونکہ ان دونوں کے بغیر کھانے کی وجہ سے کئی دن گزر سکتے ہیں۔ جسمانی خواہشات سے لاتعلقی کی مشق کی ہے۔

جب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ خواہشات غصے کا ذریعہ ہیں، تو ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ان خواہشات سے تعمیری طریقے سے کیسے نمٹا جائے۔ اس کے کئی طریقے ہیں:

پہلے ان خواہشات کو پورا کریں۔

اگر وہ خواہشات بے ضرر ہیں تو ان کو پورا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور پھر وہ گزر جائیں گی، مسئلہ یہ ہے کہ ان خواہشات کو پورا کرنے سے نئی خواہشات جنم لے سکتی ہیں، یا ان میں پختگی اور کمزور عادت بن سکتی ہے، آپ ان خواہشات کو جتنا زیادہ پالیں گے، وہ اتنی ہی مضبوط ہو جائیں گی، اس لیے بظاہر معصوم خواہشات کو پورا کرتے ہوئے بھی سمجھدار اور تنقیدی ہونا چاہیے۔

دوسری بات یہ کہ ان خواہشات سے جان چھڑائیں۔

خواہشات پر قابو پانے کا ایک مؤثر ترین طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے ذہن میں ان کو ترک کر دیں، اور یہ فطری ہو جاتا ہے جب ہم روحانی

طور پر زیادہ باشعور ہوتے جاتے ہیں، مثال کے طور پر، جو لوگ روحانی علوم اور مشقوں میں مصروف ہوتے ہیں، تمباکو نوشی کرنے کی خواہش کھو دیتے ہیں، خواہشات کو ترک کرنا اس وقت آتا ہے جب روح حتمی خواہش کو پورا کرنے کے لیے کافی حد تک بیدار ہو جاتی ہے، جب ہم روحانی چیزوں کے لیے کمزوری کا تجربہ کرتے ہیں، ہم اپنے اندر پائیدار روحانی خواہشات کا تجربہ کرتے ہیں۔ اور مرضی پر اپنی گرفت ڈھیلی کر دیتی ہے۔

ہم مضبوط خواہشات کو طاقتور اور تخلیقی توانائیوں میں تبدیل کر سکتے ہیں جو کہ ناقابل یقین حد تک فائدہ مند ہیں اکثر، خواہش بذات خود بری نہیں ہوتی۔ مسئلہ یہ ہے کہ لوگ اس کا پیچھا کیسے کرتے ہیں اگر آپ جانتے ہیں کہ اپنے اندر خوشی کیسے تلاش کی جاتی ہے، تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کی تمام خواہشات کو حاصل کرنے کے لیے مختلف چیزوں کی کوشش کرنے کی ضرورت کے بغیر پوری ہو جائے گی۔

اس کا مطلب یہ نہیں لیا جانا چاہئے کہ ہمیں کوئی خواہش نہیں ہونی چاہئے بحیثیت انسان، ہم مدد نہیں کر سکتے لیکن خواہشات رکھتے ہیں جب تک ہم اس زمین پر ہیں، فطرت ہمیں عمل کرنے کی ترغیب دیتی ہے جب ہمارے اعمال کے نتائج ہماری توقعات پر پورا نہیں اترتے ہیں تو غصہ کو ہم پر قابو نہ رکھنے میں چیلنج ہے۔

مراقبہ غصہ یا کسی اور مسئلہ کا موثر علاج ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مراقبہ ہمیں اپنی حقیقی فطرت کے ساتھ مکمل ہم آہنگی میں لاتا ہے، غصہ سمیت ہر طرح کی منفیت سے پاک، خدا کی خوشی اور سکون ہمارے اندر رہتا ہے، اور جب ہم صحیح طریقہ سے مراقبہ کرتے ہیں، تو ہمیں وہ خوشی اور سکون حاصل ہوتا ہے، اور غصہ قدرتی طور پر ختم ہو جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں ایک طاقتور شخص ریت کی کمی کے ساتھ اتنا سکون نہیں رکھ سکتا جس طرح طاقت کی کمی کے ساتھ کوئی طاقت نہیں رکھ سکتا۔ شدید فکری طوفانوں کا مقابلہ کرنا

لیکن ایک ہیرا اپنی فطرت کو برقرار رکھتا ہے چاہے لہریں اسے ہر طرف سے کتنی ہی ماریں، اسی طرح ایک پاکیزہ روح والا شخص، ایک واضح کرسٹل کی طرح چمکتا رہتا ہے، خواہ مشکلات اس کے گرد گھیرے ہوں اور تجربہ کی ہوائیں اسے ہلا کر رکھ دیں۔

اس نے اعلیٰ ترین عہدوں سے انکار کیوں کیا؟

ایک معنی خیز کہانی

جیسا کہ استاد نے بیان کیا ہے۔ پرمہنسا

ترجمہ: محمود عباس مسعود

ماضی میں، کچھ نیک آدمی جنگل سے متصل ایک وادی کے کندھے پر ایک پُرسکون پناہ گاہ میں رہتے تھے، جہاں امن کی ہوائیں ہمیشہ رہتی تھیں اور بھائی چارے کی محبت اس مبارک اعتکاف کی پہچان تھی۔

پاکیزگی کے وہ بھائی ان تازہ پھلوں پر قائم رہتے تھے جو درخت مہیا کرتے تھے اور اپنے بندھے ہوئے ہاتھوں کا استعمال کرتے تھے کہ وہ بہتے، صاف پہاڑی چشموں سے زندہ، چمکدار، بہتے پانی کو نکال کر پیتے تھے۔

ان کی آنکھیں ہیروں کی طرح چمکتی اور چمکتی آسمانی مسکراہٹوں سے قناعت اور اطمینان سے بھری ہوئی تھیں، اور خوشی ان کے دلوں میں بسی ہوئی تھی، انہیں دیرپا سکون سے بھر دیتی تھی۔

ان سب باتوں کے باوجود، ان مبارک روحوں میں سے ایک نے محسوس کیا کہ اس نے روحانی خوشی کا مزہ چکھ لیا ہے اور وہ دنیاوی جاہ و جلال کا مزہ چکھنے کی آرزو رکھتا ہے، خواہ ایک لمحے کے لیے اسے صرف ایک دن کے لیے بادشاہ بننے کی خواہش نے پکڑ لیا، چنانچہ اس نے اپنے بھائیوں کو الوداع کیا اور شاہی نعمتوں کی تلاش میں خدا کے دروازے پر بھٹک گیا۔

جاتے ہوئے اس نے اپنے دل سے خدا سے دعا کی اور کہا: "اے رب، اے سخی اے دعاؤں کو سننے والے اور امیدوں کو پورا کرنے والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے قدم ایسے محل کی طرف لے جائیں جہاں میں ایک دن کے لیے بادشاہوں کی خوشیوں سے لطف اندوز ہو سکوں۔"

دعا سے فارغ ہوتے ہی اس کی نظر ایک عظیم الشان عمارت پر پڑی اور اس نے اپنے آپ سے کہا: "اے مہربان کی گھڑی! خدا نے میرا خواب پورا کر دیا اور مطلوبہ خوشی میری گرفت میں آنے والی ہے۔" اس نے اپنے قدم تیزی سے اس شاندار عمارت کی طرف بڑھائے۔

کسی محافظ نے اسے نہیں روکا، اس لیے وہ بغیر کسی رکاوٹ کے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہوا، اور وہ تازہ ترین اور دلکش گلابوں اور تلسی سے جڑے سرسبز باغات میں گھومتا رہا، کسی ایک شخص کو دیکھے بغیر۔

پھر وہ شاہی ڈائننگ ہال میں گیا اور وہاں پر نہایت لذیذ کھانوں سے لدی دسترخوانیں دیکھی جو اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی لیکن اس نے

وہاں ایک بھی بندہ نہ دیکھا تو اس نے اپنے آپ سے کہا کہ اے رب تو کتنا مہربان ہے، تو نے مجھے یہ شاندار محل اور بادشاہوں کے لیے یہ عمدہ کھانا مہیا کیا ہے، جو میں نے تجھ سے مانگا تھا اور تو نے میرے عظیم ترین کو عطا فرمایا۔

اس یقین کے ساتھ کہ رحمٰن نے اس کے دل کی خواہش پوری کر دی ہے، اس نے ان لذتوں پر غور کرنا شروع کیا جو اس کا انتظار کر رہی تھیں، اس کے دل میں یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بالآخر اسے وہ شاہی خوشی عطا کر دی ہے جس کا وہ طویل عرصے سے انتظار کر رہا تھا، دوپہر کے کھانے سے پہلے، وہ شاہی حمام میں گیا، نہایا، اور عالیشان ریشمی لباس زیب تن کیے اور اس کے بعد دیو کی طرف روانہ ہونے لگے اور لذت بخش پیشکش

اسی وقت محل کے ایک کونے میں جوا کھیلنے والے خادم داخل ہوئے اور بڑے غصے اور غصے کے ساتھ اس سے پوچھ گچھ کرتے ہوئے کہا کہ تم کون ہو ہمارے آقا بادشاہ کا کھانا کھانے والے جو شکار پر گئے ہوئے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی وقت واپس آجائے گا؟

یہاں ہمارے دوست نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ اس کا امتحان لے رہا ہے، اس لیے اس نے میٹھے لہجے میں ان سے کہا: ’’میں عظیم بادشاہ کا دوست ہوں، اور میں ایک دن کے لیے شاہی خوشیوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے ان کی مہربانی سے یہاں آیا ہوں۔‘‘

اس کے غیر معمولی سکون اور خود اعتمادی کو دیکھ کر نوکر اسے بادشاہ کے مہمان کے لیے لے گئے اور اسے اپنا شاہی کھانا ختم کرنے دیا بعد ازاں وہ اسے آرام کرنے کے لیے سونے کے کمرے میں لے گئے، اس بات سے بے خبر کہ اس نے جس "عظیم بادشاہ" کا ذکر کیا ہے وہ ان کا زمینی بادشاہ نہیں تھا جو شکار پر گیا ہوا تھا، بلکہ خداوند خدا تھا۔

تقریباً دو گھنٹے کے بعد ہیریلڈ جلدی سے آیا اور خادموں کو اطلاع دی کہ محترم تھوڑی دیر میں ہیں اور ایک گھنٹے میں تشریف لائیں گے، اور حکم دیا کہ تازہ اور لذیذ کھانا اس کا انتظار کریں۔

نوکروں نے پوچھا کہ کیا مہاراج نے اپنے کھانے سے لطف اندوز ہونے اور اپنے بستر پر سونے کے لیے مہمان نہیں بھیجا تھا؟

بادشاہ کے ایلچی کو فوراً معلوم ہوا کہ ایک آوارہ درویش بن بلائے محل میں آیا ہے، بادشاہ کا کھانا کھا گیا، اور اب اپنے بستر پر خراٹے لے رہا

تھے، اس بے مثال گستاخی سے مشتعل ہو کر اس نے نوکروں کو حکم دیا کہ لاٹھیاں لے آئیں تاکہ وہ اس فقیر درویش پر ٹوٹ پڑیں۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہمارا عزیز دوست اپنے شاہی خوابوں سے بیدار ہو کر اس پر چاروں طرف سے بے رحمی سے لاٹھیاں برسا رہا تھا لیکن جیسے ہی نوکر اسے مارتے اور بے عزت کرتے، وہ قہقہوں سے گونج اٹھا، جس سے وہ مزید مشتعل ہو گئے، چنانچہ انہوں نے اپنا حملہ جاری رکھا یہاں تک کہ وہ ہوش کھو بیٹھا، پھر اسے گھسیٹ کر باہر لے گئے۔

ہمارے درویش دوست کو اپنے بھائیوں کے پاس واپس آنے میں دیر ہو گئی تھی، اس لیے انہوں نے اس کی تلاش کی یہاں تک کہ وہ اسے بے ہوش اور محل کے باہر پڑے ہوئے پائے گئے، وہ اسے واپس اپنے پُرسکون پناہ گاہ میں لے گئے جیسے ہی ایک بھائی نے اس کے منہ میں دودھ ڈالا، اس نے اس سے پوچھا کہ آیا اسے ہوش آیا ہے یا نہیں: "کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں یہ دودھ کون دے رہا ہے؟" اس نے جواب دیا: "ہاں، میں وہی خدا جانتا ہوں جس نے مجھے ایک دن کے لیے شاہی خوشیوں سے لطف اندوز ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی، وہی ہے جو اب مجھے یہ دودھ پلا رہا ہے۔"

دوسرے بھائیوں نے اپنے بھائی کی حفاظت پر خدا کا شکر ادا کیا اور خدا پر اس کے مضبوط اور اٹل ایمان کی تعریف کی، ان لوگوں کے برعکس جو جلال اور خوشحالی کے وقت خدا کی عبادت کرتے ہیں اور مصیبت اور مصیبت کے وقت اس کا انکار کرتے ہیں۔

اسی اثناء میں عالی شان اپنے شاندار محل میں واپس آئے اور کھانا تیار کرنے کا حکم دیا، جب اس نے اس فقیر کی کہانی جانی جس نے اپنا کھانا کھانے کی ہمت کی تھی اور نوکر اسے لاٹھیوں سے بے رحمی سے مار رہے تھے تو وہ غصے سے کچھ دیر کے لیے بے قابو ہو گیا۔

بادشاہ کسی وجہ سے اس کہانی سے بہت متاثر ہوا، جس نے اس کے خیالوں کو گھیر لیا، اس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ وہ اس بہادر غریب کو تلاش کر کے اسے اپنے پاس لے آئیں، وہ ہر طرف اس کی تلاش کے لیے نکلے، لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا، مایوس ہو کر محل میں واپس لوٹے، وہ درویش کی آغوش کے قریب سے گزرے اور ایک زبردست قہقہہ سن کر فوراً اس کی ہنسی کو پہچان لیا، وہ فوراً اس کی ہنسی کو پہچان گئے۔

ہرمیٹیج نے اس مہربان آدمی کو پکڑ لیا اور اسے اپنے حاکم کے سامنے لے گیا۔

جب بادشاہ اور درویش آمنے سامنے ہوئے تو درویش بادشاہ سے بھی زیادہ زور سے ہنسا، گویا وہ اپنی خوشی کو اپنے دل کی دیواروں میں سمیٹنے سے قاصر تھا، بادشاہ کے مسلسل مطالبہ کے باوجود کہ وہ اپنی ہنسی کی وضاحت کرے، درویش نے جواب دینے سے انکار کر دیا، یہاں تک کہ سخت سزا کی دھمکی بھی۔

تجسس کے مارے بادشاہ نے پھر خوشامد اور خوشامد کا سہارا لیتے ہوئے اسے اپنا تخت پیش کیا اگر وہ اسے بتائے کہ وہ کیوں ہنس رہا تھا جبکہ نوکر اسے مار رہے تھے۔

پھر درویش بولا:

"جو میں آپ کو بتانے والا ہوں اسے سنو اور اچھی طرح سمجھو کہ خدا نے مجھے شاہی خوشیوں کی خواہش کرنے کی سخت سزا دی ہے۔ صرف ایک دن کے لئے میں ہنسا اور میں ہنس رہا ہوں کیونکہ میں اپنی جان لے کر فرار ہو گیا اور سمجھ گیا کہ اگر میں یہ ساری سزا چند گھنٹوں کے لئے شاہی خوشیوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے مستحق ہوں تو ان لوگوں کا کیا ہوگا جن کو دنیا کے سوا کوئی فکر نہیں ہے اور خاص طور پر دنیا کی خوشنودی کے سوا کچھ نہیں ہے! اس میں تیرے لیے عبرت اور تنبیہ ہے اے زمانے کے بادشاہ، کیونکہ قانونِ کرم انتظار میں پڑا ہوا ہے اور تیرا انجام راستے میں ہے۔‘‘

جہاں تک آپ کے تخت کا تعلق ہے جو آپ نے مجھے پیش کیا تو میرا جواب ہے: آپ کا بہت بہت شکریہ اسے اپنے پاس رکھو، کیونکہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں خدا پر خوش ہوں اور اپنی زندگی سے مطمئن ہوں، اور مجھے کسی ایسی چیز کی ضرورت نہیں ہے جو میری خوشی میں خلل ڈالے اور میرے سکون کو پریشان کرے۔

السلام علیکم

روحانی اقوال اور جذبات

استاد بی رامہنس یوگنند کے بارے میں شری دیاماتا کے درج ذیل الفاظ ہیں :

مجھے اپنے پیارے استاد سے میری پہلی ملاقات آج بھی یاد ہے وہ اتنے فیاض اور محبت کرنے والے دل کے مالک تھے کہ ان سے ملنے والا ہر ایک قریبی دوست کی طرح محسوس ہوتا تھا، جیسے وہ ایک دوسرے کو بہت عرصے سے جانتے ہوں، پہلے ہی لمحے سے ان کے سامنے اپنا دل کھولنا مشکل نہیں تھا، وہ لافانی استاد اپنے حقیقی روحانی جوہر کو ظاہر کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے، وہ حقیقی معنوں میں محبت، نیک خواہشات اور جذبے محبت کے امین تھے۔

اور اب کہاوتوں اور جذبات کی طرف:

جب لوگوں کے دلوں میں برادرانہ محبت کے بیج جڑیں گے تو جنگیں رک جائیں گی۔

*

کسی شخص کے موجودہ اعمال یا تو اس کے مستقبل کے سکون اور خوشی یا مستقبل کے دکھ اور ناخوشی کا تعین کریں گے، کیونکہ سبب اور اثر کے قانون کو نظر انداز یا بھول جانے کے باوجود دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

*

مادی سکون حقیقی کامیابی کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے، جسے دوسروں کو نقصان پہنچا کر حاصل نہیں کیا جانا چاہیے۔

*

سب سے بڑا انسان وہ ہے جو اپنے آپ کو سب سے کم تر سمجھے، سچا لیڈر دوسروں کی سنتا ہے، سب کا خادم سمجھتا ہے اور کسی کو حقیر نہیں سمجھتا

*

جب کوئی چمکدار مسکراہٹ کے ساتھ نمودار ہوتا ہے تو اندھیرے چھٹ جاتے ہیں ایسے لوگ خوشی کی کرنیں پھیلاتے ہیں جو دل کو منور اور روح کو مسرت بخشتے ہیں

اپنی زندگی کی تمام خوبصورت چیزوں کو یاد رکھنے اور ان پر توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کریں۔

زندگی کھردری زمین میں سوتی ہے، پھولوں میں خوبصورتی کے خواب، جانوروں میں طاقت سے بیدار ہوتی ہے اور انسان میں لامحدود صلاحیتوں کا شعور رکھتی ہے۔

محبت روح کا گانا ہے جو خدا کے لیے گونجتا اور گاتا ہے۔

ہر دن، ہر منٹ، ہر گھنٹہ ایک کھڑکی ہے جس سے آپ ابدیت کی جھلک دیکھ سکتے ہیں

آج، میں نے عزم کیا ہے کہ میں اپنے آپ کو کبھی مایوسی کی دلدل میں نہیں جانے دوں گا، اور نہ ہی ادھوری امیدوں یا غیر حقیقی خوابوں پر بسیرا کروں گا، اپنے آپ کو محدود اور محدود رہنے دینے کی بجائے، میں دانشمندی سے کام کروں گا، یہ جانتے ہوئے کہ یہ عقلی نقطہ نظر قدرتی طور پر مجھے اس خوشی کی طرف لے جائے گا جس کی میں تلاش کرتا ہوں۔

*

رب، سورج کی گرم آغوش میں مجھے آپ کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے، اور ہلکی ہوا کے جھونکے میں میں آپ کی زندگی کی تازگی محسوس کرتا ہوں، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، رب، آپ کو بھول جانے پر بھی مجھے یاد کرنے کے لیے، اور میں آپ کی لامتناہی نعمتوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں، مجھے آپ کی مسلسل یاد کے ساتھ جینے کی توفیق عطا فرما۔

*

میں جانتا ہوں کہ اس دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو بظاہر خام، خوفناک اور بدصورت ہیں، لیکن تخلیق کا دوسرا رخ جو حکمت کی اندرونی آنکھ سے ظاہر ہوتا ہے وہ انتہائی خوبصورت، اچھا اور پیارا ہے، اس لیے میں ہمیشہ حکمت کی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کروں گا تاکہ میں اس دنیا کی خامیوں اور خامیوں کے پیچھے دیکھ سکوں جو تیرے اعلیٰ ترین حسن پر غالب ہے۔

الفاظ میں ہم آہنگ فطرت:

خود نظم و ضبط دوسروں کے لیے محبت جانوروں سے محبت اچھے اوصاف سے محبت امن و سکون کی محبت عظیم لوگوں سے محبت غریبوں اور ضرورت مندوں کے لیے ہمدردی اور ان کی مدد کرنا ایمانداری

سے اپنا فرض ادا کرنا محبت اور اس کے احترام کے لیے نیکی اور اصلاح کا جذبہ رکھنا اور جو صحیح ہے وہ کرنا عزت نفس کے لیے عدل و انصاف کی پیروی کرنا۔ عظیم ارواح اور روشن دماغوں کے نقش قدم بے تکلفی حسن اخلاق نرمی سادگی اور فصاحت روحانی جذبات قناعت جسمانی صفائی سے محبت اور فکری پاکیزگی عاجزی اور تکبر سے اجتناب نیکی کی محبت انصاف پسندی شکر مقدس چیزوں کا احترام 623 ایم اے ایم

*

اس زندگی کے سائے کے پیچھے خدا کی حیرت انگیز اور حیرت انگیز روشنی ہے، اور پوری کائنات اس کی بابرکت موجودگی کا ایک وسیع ہیکل ہے۔

*

جب ہم خُدا کے بارے میں گہرائی اور خلوص سے سوچتے ہیں، اُس سے دل کی گہرائیوں سے محبت کرتے ہیں، اور اُس پر مکمل بھروسہ کرتے ہیں، تو ہمارے سامنے بے شمار دروازے کھلتے ہیں اور جب ہم اُس کی روشنی کو دیکھتے ہیں اور اُس کی موجودگی کا تجربہ کرتے ہیں، چاہے زندگی کے کتنے ہی خوفناک یا خوفناک واقعات ہوں، اُس کی موجودگی میں جو ہم محسوس کرتے ہیں، اُس سکون اور سکون کو چرا سکتے ہیں۔

*

زندگی اور موت میں، بیماری اور قحط میں، یا غربت و تنگدستی میں، اور دنیا کے ہنگاموں، ہنگاموں اور ہنگاموں میں، میں ہمیشہ تیری پناہ میں رہوں گا، اے رب!

*

کاروباری جذبہ کی غیر معمولی خوبی ہی وہ ہے جو انسان کو دنیا میں ممتاز کرتی ہے اور اسے ایک بھڑکتی ہوئی مشعل کی طرح چمکاتی ہے عظیم لوگ وہ ہوتے ہیں جو دوسروں کو دینا، حوصلہ دینا اور ان میں اعتماد پیدا کرنا پسند کرتے ہیں۔

*

اس کائنات میں ہم جو حیرت انگیز عجائبات دیکھتے ہیں وہ ہمیں خدا کے وجود کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس کی موجودگی تمام تخلیق کے ہر گوشے میں ظاہر ہے، جو اس کے آفاقی ذہن کی پیداوار ہے۔

*

پہاڑی پر اترنے والے شخص کو کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، لیکن جیسے ہی وہ اوپر چڑھنا چاہتا ہے، اسے کافی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اسی طرح برائی کے اتھاہ گڑھے میں پھسلنے والا شخص اس وقت تک کوئی مزاحمت محسوس نہیں کرتا جب تک کہ وہ راستہ بدل کر نیکی کی پہاڑی پر چڑھنے کی کوشش نہ کرے۔

*

خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہنے سے انسان کی خوشی میں اضافہ ہوتا ہے، اور جیسے جیسے اس کی خوشی بڑھتی ہے، اسی طرح اس کے آس پاس کے لوگوں کی خوشی بھی بڑھتی ہے۔

*

یاد رکھیں کہ شک، ذہنی کمزوری، پریشانیاں، بے حسی، بوریت، خوف، اضطراب، شرم، جسمانی کاہلی اور ذہنی سستی، کسی بھی چیز میں ضرورت سے زیادہ، غیر نظم و ضبط زندگی، دلچسپی کی کمی اور تخلیقی صلاحیت کا فقدان ایسے منفی عوامل ہیں جو کائناتی انسان کے لیے اپنے دماغ کی توانائی اور دماغ کی طرف متوجہ ہونا ناممکن بنا دیتے ہیں۔ جب کہ تعمیری کام کی خواہش، دوسروں کی مدد کرنا، تخلیقی روحانی خواہش، سکون، ہمت، ایک ناقابل تسخیر اور لچکدار نفسیاتی رویہ، برداشت، صبر اور امن وہ تمام ذرائع ہیں جن کے ذریعے کائناتی توانائی بہہ سکتی ہے اور زندگی کے حالات سے نمٹنے میں آپ کی مدد کر سکتی ہے۔

*

مہمانوں میں سے ایک نے خدا کے بارے میں سوچنا غیر منطقی سمجھا، تو استاد پرمہنس نے جواب دیا:

" دنیا آپ سے متفق ہے، لیکن کیا یہ دنیا جنت ہے؟ حقیقی خوشی ان لوگوں کے لیے نہیں ہے جو خدا کو چھوڑ دیتے ہیں، کیونکہ خدا خود سب سے بڑی خوشی ہے، اور اس کے پرستار اس زمین پر اندرونی سکون کی پناہ گاہ میں رہتے ہیں، جب کہ اسے بھولنے والے اپنے دن اور راتیں خوف اور مایوسی کی آگ میں جلتے ہوئے اپنے بنائے ہوئے جہنم میں گزارتے ہیں، لہٰذا، خدا کے بارے میں سوچنا اور اس کی قربت کا بہت زیادہ حقدار ہونا اور اس کے بارے میں سوچنا بہت اچھا ہے۔ منطق کی روح"

*

انسان خدا کی مخلوقات میں سب سے اعلیٰ ترین مخلوق ہیں، جو عقل اور سوچنے کی صلاحیت سے مالا مال ہیں۔ لہٰذا، انہیں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے، خدا نے انسانیت کو آزاد مرضی اور انتخاب کی آزادی دی ہے، تاکہ وہ تمام دنیاوی عزائم کو ترک کر کے خدا سے محبت کر سکیں، جس نے انہیں یہ تحفہ عطا کیے ہیں۔

*

دل میں ایک مقناطیس ہے جو اچھے اور وفادار دوستوں کو کھینچتا ہے یہ پرہیزگاری اور سخاوت کا مقناطیس ہے

*

ہمارے دل موتیوں کی مالا ہیں، اور الہی محبت وہ دھاگہ ہے جو انہیں ایک دوسرے کے قریب رکھتا ہے اور اتحاد اور ہم آہنگی کے تاج میں ایک دوسرے کے قریب رکھتا ہے۔

*

آئیے ہم خدا کا شکر ادا کریں جس نے ہمیں اس زمین پر رکھا، جو ہمارا عظیم گھر ہے، اور ہمیں خوشی، ہم آہنگی اور اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے دیں تاکہ ہمارا گھر ویسا ہی بن جائے جیسا وہ ہمارے لیے چاہتا ہے۔

*

ہجوم سے دور ہٹیں اور اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں کو دریافت کریں اپنے حوصلے پست نہ ہونے دیں، اور دنیا کی منفی رائے پر توجہ نہ دیں، اپنے راستے پر ثابت قدم رہیں، اس یقین کے ساتھ کہ خدا کی لامحدود طاقت آپ کے ساتھ ہے، آپ کے قدموں کی مدد اور رہنمائی کرتی ہے۔

روشن بصیرت کے حامل لوگ علم کے باغات سے سچائی کے گلاب اور پھول جمع کرتے ہیں اور روحوں کو روشن اور مزین کرنے کے لیے کام کرتے ہیں جن سے وہ اعلیٰ اور نفیس خصوصیات ہیں جو انھیں عالمگیر حکمت کی جنت میں داخل ہونے کا اہل بناتی ہیں

*

ہمیں دوسروں سے اس لیے نفرت نہیں کرنی چاہیے کہ وہ ہم سے مختلف ہیں، یا اس لیے کہ ان کی رائے ہم سے مختلف ہے اور نہ ہی ہمیں اس بات پر اصرار کرنا چاہیے کہ ہمارے اپنے عقائد ہی درست ہیں، بہتر ہے کہ مل بیٹھ کر کھلے ذہن اور باہمی احترام کے ساتھ اپنی رائے پر بات کریں، اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ عقلمند لوگ جھگڑا نہیں کرتے بلکہ معاملات کو پرسکون اور عقلی طور پر جانچتے ہیں

*

نیک نیت ایک شفاف ہیرے کی مانند ہے جس سے خدا کا نور ہماری زندگیوں میں چمکتا اور پھیلتا ہے۔

*

ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں الٰہی محبت کا شعلہ جلائے اور ہماری روحوں کو تیرے لیے تڑپائے اور دن رات تیری قدر کرے ہمیں اپنی محبت عطا فرما تاکہ جس لمحے ہم تیرے بارے میں سوچیں، ہمارے دلوں کو خوشی سے بھر دے اور ہماری روحیں تیری بارگاہ میں خوش ہوں۔

میں نے اداس ماضی کو جلا دیا، مستقبل کے بارے میں اندیشوں اور اضطراب کے بیجوں کو نظر انداز کیا، اور خوف اور پریشانیوں کی بکھری راکھ پر چل پڑا۔

آپ کی خوشی کا بینک

ایک لمحے کے لیے رکیں اور سوچیں! کیا سادہ زندگی گزارنا اور واقعی امیر ہونا بہتر نہیں ہے؟

آپ نے جو پیسے کمانے کے لیے اتنی محنت کی تھی اگر آپ کا بینک دیوالیہ ہو جائے تو ضائع ہو سکتا ہے، لیکن جو روحانی خوشی آپ نے اپنے غیر متزلزل عزم اور ثابت قدمی سے جمع کی ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہو سکتی۔ اس کی قیمت صرف بڑھے گی اور بڑھے گی۔

آپ اپنے ہیپینٹ بینک میں منیجر اور سرمایہ کار ہیں اگر آپ جانتے ہیں کہ ان دونوں کرداروں کو کیسے بخوبی نبھانا ہے، اور اپنی خوشی کے ذخائر میں مسلسل اضافہ کرنا ہے، تو ناکامی آپ کے لیے ناممکن ہے، انشاء اللہ

*

خاموشی کی خاموشی میں، سچائی شعور پر اس طرح چمکتی ہے جیسے سورج دھند میں چمکتا ہے۔

*

اگر کوئی شخص صرف دولت کھو دیتا ہے تو اس نے حقیقی معنوں میں کچھ بھی نہیں کھویا، کیونکہ اگر ان کے پاس صحت، ہنر اور بہترین انتظام ہو تو وہ خوش رہ سکتے ہیں اور زیادہ پیسے کما سکتے ہیں اگر وہ صحت سے محروم ہو جائیں تو وہ اپنی زیادہ تر خوشیوں سے محروم

ہو جائیں، لیکن اگر وہ زندگی میں اپنا مقصد کھو دیں تو وہ سب کچھ کھو دیتے ہیں۔

*

میں اپنے لیے کسی کو اجنبی نہیں سمجھتا، اور میں ہر کسی سے محبت کر کے خوش ہوتا ہوں جتنی محبت اللہ نے میرے دل میں رکھی ہے، اور میں کسی کو اپنے حلقہ عشق سے خارج نہیں کر سکتا۔

*

جب آپ اپنے دماغ کو مکمل طور پر مرکوز کر سکتے ہیں، تو آپ کے حواس کسی بھی جگہ گھسنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور آپ کا ادراکہ توانائی سے چارج ہو جاتا ہے۔

*

ایک شخص کو خود کو اور اپنے خاندان کے افراد کو تربیت دینی چاہیے کہ وہ دوسروں کے بارے میں گپ شپ نہ کریں اور ان کی غلطیوں اور غلطیوں کے بارے میں بات نہ کریں، اور اس کے بجائے خود کو بہتر بنانے اور اپنی غلطیوں کو درست کرنے پر توجہ دیں۔

*

شوہر اور بیوی، والدین اور ان کے بچوں، دوست اور دوست، خود اور سب کے درمیان خالص اور غیر مشروط محبت کی نشوونما، وہ سبق ہے جو ہم اس زمین پر سیکھنے کے لیے آئے ہیں۔

*

ایسے لوگ ہیں جو درد اور لذت دونوں سے سبق سیکھنے میں ناکام رہتے ہیں، ندامت اور مایوسی سے بھری زندگی گزارتے ہیں کیونکہ وہ نہ تو ایسے کاموں سے گریز کرتے ہیں جو دکھ لاتے ہیں اور نہ ہی خوشی کے راستے پر چلتے ہیں بہت کم لوگ، جہالت کی آگ میں جلنے کے بعد، ایسے رویے کو دہرانے سے گریز کرتے ہیں جو ناخوشی اور بدحالی کا باعث بنتے ہیں اور پھر ایسے لوگ ہوتے ہیں جو آسانی سے دکھ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اداسی، ایک مستحکم نفسیاتی حالت کی ضرورت ہے جس کی خصوصیت بصیرت اور توازن سے ہو۔

*

اندرونی خوشی کے بغیر، ایک شخص اپنے آپ کو پریشانیوں اور پریشانیوں کا یرغمال بنا لیتا ہے اور خوشی - میرے دوست - صرف کامیابی اور دولت تک محدود نہیں ہے، کیونکہ حقیقی خوشی زندگی کی ہر طرح کی ناکامیوں، مشکلات اور مسائل کا پوری تندہی سے مقابلہ کرنے پر مبنی ہے۔

*

اچھی صحت، ذہنی استعداد، کام کی تکمیل اور حکمت خوشی پیدا کرنے کے لیے تمام ضروری عناصر ہیں خوشی کے اندرونی دریا کو زندگی کی آزمائشوں کی سخت چٹانوں کے نیچے بہتا رہنا چاہیے۔

*

زندگی اور موت وجود کے دو الگ الگ مراحل ہیں، اور انسانیت ابدی زندگی کا حصہ ہے۔ جب کسی کو سکون اور ذہن کی وضاحت ملتی ہے، تو انسان اپنے بے پناہ روحانی جوہر کو چھوتا ہے۔

*

اگر آپ اپنے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے اپنی فطری صلاحیتوں کے علاوہ آپ کے لیے دستیاب تمام بیرونی ذرائع کا استعمال کرتے ہیں، تو آپ خدا کی دی ہوئی طاقتوں کو ترقی اور ان میں اضافہ کرکے ایسا کریں گے۔

*

اے الٰہی محافظ، سب موجود، جب جنگ کے بادل گیس اور آگ کی بارش برسائیں تو میری پناہ اور پناہ گاہ بن جاۓ

موت اور زندگی میں، بیماری اور قحط میں، وباؤں اور آفات میں، مصیبت اور پریشانی میں، میں ہمیشہ تیری پناہ مانگوں گا۔

مجھے یہ احساس ہونے دو کہ میں ایک لافانی روح ہوں، بچپن، جوانی، بڑھاپے اور دنیا کے اچانک دھماکوں کے اتار چڑھاؤ سے اچھوتا ہوں۔

*

ایک حقیقی دوست بن کر پائیدار دوستی بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

*

خوابوں کی دنیا میں، ہم اپنے نام، اپنے جسم، اپنی قومیت، اپنے مال اور اپنی کمزوریوں کو بھول جاتے ہیں، اور ہم لاشعوری طور پر ایک عظیم آزادی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، جو کہ روح کی آزادی ہے۔ ہمیں اس پیدائشی آزادی کے بارے میں ایک ایسا ہی لیکن شعوری شعور پیدا کرنا چاہیے۔

*

روحانی فرائض کو توجہ کے ساتھ ادا کرنا چاہیے اور دنیاوی فرائض کو پوری توجہ کے ساتھ ادا کرنا چاہیے اپنے پاؤں کو زمین پر مضبوطی سے اور سر کو جہالت کے بادلوں کے اوپر، حکمت کے روشن افقوں میں رکھنا چاہیے۔

*

خدا کا نور اور حفاظتی قوت مسلسل میرے اندر چمکتی ہے اور مجھ میں بہتی ہے، اور اس کے سکون کے لمس نے میری روح میں حکمت کی آنکھ کھول دی ہے۔

اصولوں کے بغیر زندگی اپنے مالک کو ناخوشی اور نفسیاتی عدم استحکام کی طرف لے جاتی ہے۔ جو شخص اخلاقی نظم و ضبط اور اصولوں سے عاری زندگی گزارتا ہے وہ فکری اضطراب اور پریشانیوں سے بھرا ہوا شخص ہوتا ہے، جب کہ جو شخص خود پر قابو پانا سیکھتا ہے وہ حقیقی خوشی کا راستہ جانتا ہے۔

*

میری روحانی تنہائی میں میری آرزو تیز ہو جاتی ہے اور میرا دل محبوبِ الٰہی کی آوازِ کو سننے کے لیے تڑپتا ہے۔ میں اپنی یادوں کی تہوں میں چھپی تمام گھنی دنیاوی آوازوں کو مٹا دوں گا تاکہ میں اپنی روح کے سکون میں ہمیشہ کے لیے اس مقدس ترین آواز کو سن سکوں۔

*

میری محبت کا سورج آپ کے بارے میں میرے خیالات کے افق کے نیچے کبھی نہیں ڈوبے گا، نہ ہی میں آپ کے سوا کسی چیز کی طرف نگاہیں نیچی کروں گا، اور نہ ہی میں کوئی ایسا کام کروں گا جو مجھے آپ کی یاد نہ دلائے، جہالت اور حماقت سے پیدا ہونے والے اعمال خوفناک خوابوں اور خوفناک خوابوں کا باعث بنتے ہیں، اس لیے مجھے آپ کے عظیم کارناموں اور رہنمائی کے صرف میٹھے خوابوں کو بُننے دیں۔

*

سمجھ کے بغیر زندگی روحانی اور جسمانی خودکشی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو سمجھ رکھتے ہیں، کیونکہ روحانی راستے اور زندگی کی شاہراہوں پر فہم سب سے بڑی ضرورت ہے، فہم ایک رہنمائی کی روشنی ہے جو کسی کے راستے کو روشن کرتی ہے اور کامیابی کا باعث بنتی ہے، اس سے پہلے کہ کوئی زندگی کے اعلیٰ مقصد کو حاصل کر سکے، اس ضروری اور اہم معیار کا ہونا ضروری ہے، ہر مشکل صورتحال میں ہمیں سمجھنا ضروری ہے کہ ہم کس طرح مشکل حالات کا سامنا کرنے کے لیے ایک مضبوط قوت بنیں۔ حقیقی تفہیم کے مالک ہیں

*

خدا ہمیں تکلیف اور تکلیف نہیں دیتا۔ بلکہ ہم وہ ہیں جو اپنی فہم و ادراک، یا اپنی غلط فہمی اور کم فہمی کے ذریعے اپنے آپ کو مدد یا نقصان پہنچاتے ہیں۔

*

ہمیں خُدا سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں سمجھ عطا کرے، قطع نظر اس کے کہ ہم جن آزمائشوں کا سامنا کرتے ہیں یا جن حالات کا ہم سامنا کرتے ہیں صرف سمجھنا ہی ہماری حفاظت کرے گا۔

*

جب میرے تجربات زیادہ شدید اور شدید ہو جاتے ہیں، تو میری پہلی کوشش یہ ہوتی ہے کہ میں اپنے اندر سمجھ حاصل کروں میں حالات کو مورد الزام نہیں ٹھہراتا اور نہ ہی دوسروں کو درست کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس کے بجائے، میں اندر کی طرف جاتا ہوں اور اپنے روحانی قلعے کو صاف کرنے کی کوشش کرتا ہوں، کسی بھی ایسی چیز کو ہٹاتا ہوں جو اس اندرونی روشنی کو دھندلا دے، روح کی قوتوں کو ظاہر ہونے میں روکے، یا انہیں اپنے اظہار سے روکے، یہی کامیابی کے ساتھ زندگی گزارنے کا طریقہ ہے۔

*

مسائل سے بھاگنا شاید سب سے آسان حل لگتا ہے، لیکن انسان کو طاقت تب حاصل ہوتی ہے جب وہ ایک مضبوط حریف کا مقابلہ کرتا ہے۔ جن کو مشکلات کا سامنا نہیں ہوتا وہ ترقی نہیں کرتے اور نہ ہی ان کا عزم مضبوط ہوتا ہے۔

*

جب ہم سمجھ رکھتے ہیں تو خوف ختم ہو جاتا ہے۔ سمجھنے میں سلامتی اور تحفظ ہے۔

*

میں نے زندگی میں بہت سے تجربات کا سامنا کیا ہے اور ان میں سب سے مشکل ان لوگوں کے ساتھ تھی جنہوں نے مجھے غلط سمجھا میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جن سے میں نے پیار کیا تھا - جن لوگوں کو میں نے اپنا دل دیا تھا وہ مجھے غلط سمجھتے ہیں اور میرے خلاف ہو جاتے ہیں لیکن اس نے مجھ میں تلخی پیدا نہیں کی کیونکہ تلخی کے بادل سمجھ کر میں خود کو دوسروں کی غلط فہمیوں سے تکلیف نہیں ہونے دیتا بلکہ اگر وہ ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو میں ان کی مدد کروں گا۔

*

میری سب سے بڑی خوشی ان لوگوں کے ساتھ خدا کے عجائبات کے بارے میں بتانے میں ہے جو مجھ سے ہم آہنگ ہیں اور مجھ پر بھروسے کرتے ہیں، اور اس الہی روشنی کے لیے ان کی آرزو کو بڑھانے میں ہے جس نے مجھے ناقابل بیان سکون، آزادی اور تحفظ دیا ہے۔

*

اس زندگی میں آپ کو جو بھی مشکلات درپیش ہیں ان کا مقصد آپ کی حوصلہ افزائی کرنا ہے اور آپ کو زیادہ سے زیادہ کوشش کرنے کی ترغیب دینا ہے تاکہ آپ اعلیٰ سطحوں تک پہنچ سکیں اپنی قوت ارادی کو فروغ دیں تاکہ آپ اپنے حالات پر قابو پاسکیں بجائے اس کے کہ وہ آپ کو اپنے قابو میں رکھنے دیں اپنی زندگی کے لیے ٹھوس منصوبے بنائیں تاکہ آپ ان تمام اچھی چیزوں کو پورا کر سکیں جو آپ کرنا چاہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ آپ کو کرنا چاہیے۔

*

جو لوگ اس دنیا سے بہت زیادہ جڑے ہوئے ہیں وہ خدا کو بھول جاتے ہیں، اور اسی وجہ سے ہم وہ سب کچھ کھو دیتے ہیں جسے ہم عزیز رکھتے ہیں، آفاقی قانون یہ چیزیں ہم سے چھین لیتا ہے یا ہماری زندگیوں سے نکال دیتا ہے ہمیں سزا دینے کے لیے نہیں، بلکہ یہ دیکھنے کے لیے کہ کیا ہم مخلوق کو خالق سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔

*

کمزور ارادے والے ہمیشہ "ہاں" کہتے ہیں جبکہ عظیم روحیں ادبی "نہیں" سے بھری ہوتی ہیں۔

*

آج میں تخلیقی طور پر سوچنے کی اپنی صلاحیت کو فعال کروں گا تاکہ میں ہر اس قابل عمل کوشش میں کامیابی حاصل کروں جو میں کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، اور ایسا کرتے ہوئے میں نے خدا کی طرف سے مجھے عطا کردہ تمام اختیارات کا صحیح استعمال کیا ہو گا۔

*

حقیقی خوشی بنیادی طور پر انسان کی نفسیاتی حالت پر مبنی ہوتی ہے، اطمینان، اطمینان، سکون اور سکون یہ سب خوشی کی علامتیں ہیں۔

*

اچھی صحت، ایک موثر دماغ، مناسب زندگی اور کام کی ضروریات، صحیح فیصلے، اور صحیح فہم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اپنے آپ کو غلط ماحول یا حالات کے سامنے جھکنے نہیں دینا چاہیے۔

*

انسان اکثر کوکون بناتے ہیں جو انہیں قید کرتے ہیں اور رسیاں باندھتے ہیں جو انہیں باندھتے ہیں ان رکاوٹوں کی وجوہات کو سمجھنا چاہیے تاکہ ان کے دماغ اور جسم سے آہستہ آہستہ پھیلنے والی بیماری کو ختم کیا جا سکے اس سے ایک نفسیاتی تجدید ہو گی، خوشی کی راہ ہموار ہو گی، روحانی بیداری کا ظہور ہو گا اور ان کی زندگی کے افق کے اندر متحرک قوتوں کا ہونا ضروری ہے۔ جہالت کی اتھاہ گہرائیوں سے افہام و تفہیم کی بلندیوں تک پہنچا

*

ایک شخص جو شدید خوف کی پرورش کرتا ہے وہ اس چیز کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے جس سے وہ بچنے کی کوشش کر رہا ہے، اور مسلسل خوف اعصاب کو نقصان پہنچاتا ہے اور جسم میں بیماری لاتا ہے جب آپ طاقت، توانائی، اور جیورنبل سے بھرے ہوتے ہیں، بیماری جسم سے بھاگ جاتی ہے۔

*

رجائیت کے گیت میں خوش ہونے والی روح مایوسی کی سخت آوازوں کو سننا پسند نہیں کرتی ہے، اور وہ ذہن جو ہمیشہ روحانی بیداری کے ستارے کی طرف رہتا ہے وہ ایک مضبوط، مضبوط ذہن بن جاتا ہے جو ڈگمگانے یا انحراف کو نہیں جانتا۔

*

میں نے ایک پھول کو غور سے دیکھا، اور فوراً میں نے تجھے دیکھا، اے روحِ کائنات وہ تیری موجودگی کی خوشبو سے معطر تھا، اس کی پنکھڑیاں معصومیت کی سرمستی سے رنگی ہوئی تھیں، اور تیری حکمت کی سنہری روشنی اس کے دل میں چمکی تھی، پتلا تنا اور سبز کلی تیری قوتِ حیات اور رازداری کے سہارے میں تھی۔ خاک تیرے لامحدود لمس نے شہد کی مکھی کو ترغیب دی اور وہ تیری مٹھاس کا امرت پینے لگی

*

مجھے تخلیق کے عجائبات اپنے لامتناہی راز دکھاؤ جو سڑک کے کنارے گھاس کے بہترین بلیڈ میں چھپے ہوئے ہیں

*

ہر باپ اور ماں میں ولدیت کی حکمت اور جامعیت اور مادریت کی نرمی اور نرمی ہونی چاہیے، اور یہ دونوں صفات ان میں سے ہر ایک میں متوازن اور تکمیلی ہونی چاہئیں۔

*

میں روحوں سے اداسی دور کرنے کے لیے خوشی اور رجائیت کے ستارے بکھیر دوں گا، اور غم زدہوں کو تسلی دینے کے لیے ہمدردی کی شرکت کی کرنیں پھیلاؤں گا۔

*

ہم آج یہاں ہیں، اور کل ہم بادلوں کی طرح اُتریں گے - کائناتی خواب میں محض سائے ہیں لیکن اس وقتی تصویر کے پیچھے ابدی روح ہے، اور ہماری روحیں اس کا ایک لازم و ملزوم حصہ ہیں۔

*

خدا ایک ہی سچائی ہے۔ ہمیں مسلسل دعا کرنی چاہئے کہ زندگی کی آزمائشیں ہماری یاد میں رکاوٹ نہ بنیں جب میں اس طرح دعا کرتا ہوں تو مجھے دوسرے وقتوں سے زیادہ نتائج حاصل ہوتے ہیں پھر، چاہے کچھ سنگین ہو جائے، وہ مجھے اس کے بارے میں سوچنے سے نہیں روک سکتا۔ بلکہ، میں اس کی مقدس موجودگی میں محفوظ اور محفوظ محسوس کرتا ہوں۔

*

یہاں کی زندگی اس وقت تک بنجر اور افراتفری لگتی ہے جب تک کہ ہم حفاظت کے ساحلوں تک نہیں پہنچ جاتے، اسی لیے میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ میں یہاں حتمی سچائی کی اہمیت اور عظمت کی گواہی دینے کے لیے حاضر ہوں، ہمیں اپنی امیدیں عارضی دنیاوی مقاصد اور نازک مادی وابستگیوں پر نہیں رکھنی چاہئیں، اس طرح کے گھٹیا روابط لاشعوری طور پر ہمیں اپنے اعلیٰ مقصد سے دور کردیتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے وہ ہمیں اپنی حقیقی ذات سے دور کردیتے ہیں۔

*

ماحول لوگوں میں وہم پیدا کرتا ہے اور انہیں اپنی نظروں میں عظیم بناتا ہے۔ سنجیدہ خواہشمند کو اس عارضی اور عارضی ماحولیاتی بیداری سے اوپر اٹھ کر اپنے اندر کی سچائی کو پہچاننا چاہیے تاکہ یہ سچائی اس کا قدرتی ماحول بن جائے اور اس کی زندگی میں واحد اثر ہو۔

ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہدایت کے ساتھ تحریک دے اور ہمیں اس کی طرف لے جائے، اور اس دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے اسے ڈھونڈنے میں ہماری مدد کرے، ہمیں چاہے جیسے بھی آزمائشوں کا سامنا ہو اور جو بھی تکلیف ہم سہتے ہوں، ہمیں کبھی بھی امید نہیں ہارنی چاہیے کہ خدا کی مدد قریب ہے، کہ وہ ہر دلی دعا کا جواب دیتا

ہے، آرزو سے بھری ہوئی ہے، اور یہ کہ وہ اپنے محبوب کو نہیں چھوڑے گا اور نہ ہی ان کے رحم و کرم پر چھوڑے گا۔

*

دولت ضروری طور پر صحت، ذہنی سکون، یا پیداواری صلاحیت کی ضمانت نہیں دیتی تاہم، جب ہم کارکردگی اور سکون حاصل کرتے ہیں، تو اس کے نتیجے میں ہم متوازن مالی کامیابی حاصل کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔

*

آپ کے اندر پاکیزہ خیالات کا ایک شاندار اور حیرت انگیز باغ ہے جو محبت، مہربانی، سمجھ اور امن کی خوشبو سے معطر ہے، اس کے پھول زمینی پھولوں اور مادی جڑی بوٹیوں سے بے پناہ خوبصورت ہیں۔

*

جب آپ اپنی پاکیزہ محبت دیتے ہیں تو آپ نے ایک خوشبودار گلاب لگایا ہے اور اس محبت کی خوشبو اور اس فہم کی خوشبو دنیا کے کسی بھی پھول سے زیادہ دیر تک رہتی ہے اور یہی حقیقت ہے!

*

انسان کو اپنے آپ سے ڈرنے کے سوا کسی چیز سے نہیں ڈرنا چاہیے کیونکہ یہ کامیابی اور صحت کا سب سے بڑا دشمن ہے یہ دماغ کو زہر دیتا ہے، ان چیزوں کو سامنے لاتا ہے جن سے انسان ڈرتا ہے، درد کو شدت دیتا ہے، دل کو نقصان پہنچاتا ہے، اور اعصابی نظام اور دماغ کو نقصان پہنچاتا ہے، اس لیے اسے خدا پر ایمان، مثبت اور تخلیقی سوچ، رجائیت، امید اور الہی پر بھروسے کے ذریعے قابو پانا چاہیے، جو لوگ خدا سے محبت کرتے ہیں وہ اندھیرے پر روشنی نہیں ڈال سکتے۔ ان کے ساتھ، اور جس کے ساتھ خدا ہے وہ محفوظ ہے۔

*

محبت، امن، خوشی، رواداری اور نیک خواہشات کے روحانی تحائف کے تبادلے سے تعطیلات مزید خوبصورت اور روحانی بن جاتی ہیں۔

*

جب ہم اپنے دلوں کو خُدا کی طرف موڑتے ہیں اور انتہائی محبت اور بڑی آرزو کے ساتھ اُس سے دعا کرتے ہیں، تو ہم اُسے قریب اور جلدی معاف کرنے اور دینے کے لیے پائیں گے، کیونکہ ایسا کرنے سے ہم اُس کے ہمدرد عالمگیر دل اور اُس کی غیر مشروط الٰہی محبت کو چھوتے ہیں۔

*

حقیقی زندگی صرف کھانے، کام کرنے اور سونے سے زیادہ ہے، اس لیے میں عقل کے تحفے کو خدا کو تلاش کرنے اور تلاش کرنے کے لیے

استعمال کروں گا، اور میں انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کے ذریعے اپنی نجات کے لیے کام کروں گا۔

*

بہت سے لوگ اس زمین پر آ کر اسے چھوڑ چکے ہیں، پھر بھی ہم یہاں رہنے کو حقیقی سمجھتے ہیں گویا ہم نے ہمیشہ یہیں رہنا ہے، عقلمند وہ ہے جو مسلسل اللہ کو یاد کرتا رہے، اس کا مسلسل غور و فکر اس زمینی خواب کی پیدائش اور موت سے نجات کا راستہ ہے۔

*

خدا نے ہمارے اندر اچھی طاقتیں اور توانائیاں رکھی ہیں تاکہ ہماری راہ میں حائل تمام رکاوٹوں اور ان آزمائشوں کو دور کر سکیں جن کا ہم سامنا کرتے ہیں، اور ہمیں ان ناقابل تسخیر طاقتوں اور ناقابل تسخیر توانائیوں کو باہر لانے کے لیے کام کرنا چاہیے۔

*

ایسے لوگ ہیں جو کبھی نہیں بدلتے۔ وہ انہی عادات اور سوچ کے طریقوں سے چمٹے رہتے ہوئے بوڑھے ہو جاتے ہیں جنہیں نفسیاتی آثار کہا جا سکتا ہے، ان میں سے کچھ آثار روحانی نوعیت کے ہوتے ہیں ایسے لوگ مثالی، پرامن زندگی گزارتے ہیں لیکن اپنی سمجھ کو بڑھانے یا اپنے افق کو وسعت دینے پر کام نہیں کرتے، جمود کا شکار رہتے ہیں ان میں ضرورتوں، جوش اور جذبے کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہوتی لیکن جب وہ نوجوان نسل کے مفادات کو قبول کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ بصیرت کے بغیر نئی نسل پر تنقید کرتے ہیں، وہ ذہنی طور پر سخت ہو جاتے ہیں دوسری طرف بہت سے نوجوان غلطیوں کا شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے بزرگوں کی رائے کا احترام نہیں کرتے اور نہ ہی ان کے مشوروں کو سنتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ بوڑھے لوگ پرانے ہوتے ہیں اس لیے ان کی بات سننے یا ان کے مشوروں پر عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے خیالات پرانے زمانے کے ہوتے ہیں اور جوانی میں وہ فرسودہ ہو جاتے ہیں، جو کہ جدیدیت کے ضابطے کو توڑتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ بزرگوں کا وزن اور قدر ہوتا ہے۔ انہوں نے برسوں سے زندگی گزاری ہے اور بہت کچھ دیکھا اور سیکھا ہے پرانی اور نئی نسلوں کے اراکین کو ایک دوسرے سے سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ پرانے اور نئے دونوں نمونوں کے اپنے فوائد اور فوائد ہیں۔

*

اس سے بڑا کوئی امتحان نہیں ہے کہ یہ جاننا کہ ہمارا خالق ہمارے ساتھ ہے ہمیں اس کی موجودگی کی امید رکھنی چاہیے اور اس کے لیے ترسنا چاہیے، کیونکہ وہ ہر طرح سے ہماری دیکھ بھال کرتا ہے، خواہ

کتنی ہی پریشانیاں ہوں، دکھ، درد یا بیماریاں کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہوں، آئیے ہم اللہ سے راحت اور راحت طلب کریں، اور اس سے حکمت اور رہنمائی مانگیں جب تک کہ ہم اس پر بھروسہ کریں، اس سے محبت کریں، اس کی مدد کریں، وہ ہمیں جواب دے گا۔

*

محبت پھولوں کی خوشبو ہے اور فطرت کی خوبصورتی کا جشن منانے والے گلابوں کی خاموشی ہے محبت روح کا گیت ہے، زندگی کی تسبیح ہے، اور خلا کی وسعتوں میں اپنے دائمی سفر میں سیاروں کا تال میل، متوازن رقص ہے، یہ پھولوں کی پیاس ہے، سورج کی کرنوں سے کھلنا اور زندگی کی رونقوں سے روشن ہونا۔ کیا زمین اپنی سوکھی جڑوں کو اپنے دودھ سے پالنے اور تمام زندگی کو اپنے رس سے پالنے کی تڑپ رکھتی ہے، یہ سورج کی زبردست خواہش ہے کہ تمام مخلوقات کو زندہ اور متحرک رکھے، اور کمزوروں کی حفاظت اور ان کی دیکھ بھال کے لیے زندگی کا جذبہ ہے، یہ معصومیت کی مسکراہٹ ہے جو بچے کے لیے والدین کی نرمی کو ابھارتی ہے اور بغیر کسی شفقت کے شیر خوار دل کی خدمت کے لیے ماں باپ کی شفقت کو جنم دیتی ہے۔ واپسی کی امید یہ دوستی کی نبض ہے جو ٹوٹے ہوئے دلوں کو ٹھیک کرتی ہے اور زخموں پر مرہم رکھتی ہے یہ دل کی فریاد ہے جو بیان کو ٹال دیتی ہے یہ شاعر ہے انسانیت سے محبت سے لبریز، اس کے مصائب سے رنجیدہ یہ ایک ہی خاندان کے افراد کے درمیان قربت کا بڑھتا ہوا دائرہ ہے، وسیع تر جگہوں میں بڑھتا ہوا ہے اور ذہن کے کھلے افقوں میں یہ حقیقی زندگی کے وسیع و عریض افقوں پر ہے۔ دلوں کے عظیم جذبوں کے ستاروں سے جڑے ہوئے، محبت روح کی نعمت ہے، جسے محبت کرنے والی روحیں تڑپتی ہیں اور اسے حاصل کرنے اور اس سے جڑنے کی خواہش رکھتی ہیں۔

*

ہمارے ساتھ رہو، خداوند، اور ہمیں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مدد دے اور اپنی بابرکت موجودگی کو محسوس کرے جو دل کو تازگی بخشے اور روح میں سکون اور امید پیدا کرے۔

جب تک آپ اپنی زندگی کی گاڑی چلاتے ہوئے ضبط نفس کے بریکوں کا استعمال نہیں کرتے، آپ انا سے نکلنے والے بے قابو جذبات اور غلط خواہشات کے رحم و کرم پر رہیں گے، آپ کو اپنے آپ کو لاپرواہی سے کام لینے، صحیح راستے سے ہٹنے، اور درد اور تکلیف کے گڑھے میں گرنے سے

روکنے کے لیے ضروری ہونے پر بریک کا استعمال کرنے کے قابل ہونا چاہیے
Sup24

الفاظ کا غلط استعمال سب سے مہلک اور تباہ کن ہتھیاروں میں سے ایک ہے۔ غصے کی ایک بڑی وجہ سخت اور تکلیف دہ تقریر ہے۔ کسی کو گپ شپ اور فضول چہ میگوئیوں سے گریز کرنا چاہیے، دلائل اور جھگڑوں سے پرہیز کرنا چاہیے اور جارحانہ رجحانات سے خود کو دور کرنا چاہیے۔

*

اگر شوہر یا بیوی ناراض ہو کر دوسرے کو اکسائے تو دوسرے کے لیے بہترین عمل یہ ہے کہ وہ وہاں سے چلے جائیں اور اس وقت تک جواب دینے سے گریز کریں جب تک کہ صورت حال پرسکون نہ ہو جائے، اگر ان میں سے کوئی تکلیف دہ بات کہے تو دوسرے کے لیے بہتر ہے کہ وہ نرم لہجے میں جواب نہ دے، بلکہ اس وقت تک پرسکون رہے جب تک کہ غصہ ٹھنڈا نہ ہو، اگر بیوی اپنے شوہر کو چیخے اور وہ اونچی آواز میں جواب دے تو پہلے شوہر کو اس سے سختی سے دوچار کیا جائے گا۔ اپنا سخت ردعمل، بالآخر اپنے آپ کو سب سے پہلے نقصان پہنچانا، یہ طلاق یا دیگر ناپسندیدہ نتائج کا باعث بن سکتا ہے، یہ بھی ضروری ہے کہ ضد سے گریز کیا جائے یا دوسرے کے ساتھ نرمی کے ساتھ برتاؤ کیا جائے، ساتھ ہی، کسی کو بحث اور جھگڑے میں پڑنے سے گریز کرنا چاہیے، اور اس کے بجائے صبر اور اندرونی سکون بحال ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔

*

کسی کو اپنا سکون چوری نہ ہونے دیں اور زبانی (یا تحریری) طعنوں سے دوسروں کا سکون چوری نہ کریں، غصے میں یا لمحے کی گرمی میں کوئی ایسی بات کہے دے جو کبھی نہ ہو، اور پھر پچھتائے، جب کہ دوسرا شخص ان الفاظ کو بیس سال تک یاد رکھے گا، اس لحاظ سے یادداشت ایک بری چیز ہے۔ لیکن اگر یادداشت کی طاقت کو دوبارہ استعمال کیا جائے تو اسے نقصان پہنچانا فائدہ مند ہے۔ ہمارے ساتھ برا کام کیا

جب ہم خدا میں بیدار ہوں گے، تو ہمیں احساس ہوگا کہ انسانی زندگی محض سائے اور روشنی کا ایک سلسلہ ہے جو کائناتی سنیما اسکرین پر پیش کی گئی ہے۔

ہم ان چیزوں کو سمجھنے کے عادی ہیں جنہیں ہمارے حواس محسوس کر سکتے ہیں اور محسوس کر سکتے ہیں، اور زیادہ تر وقت ہم اپنے اردگرد موجود لطیف قوتوں سے ناواقف رہتے ہیں پھر بھی ہماری ہر سوچ ایک مخصوص لطیف کمپن پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان اپنی اصل فطرت کو دوسروں سے نہیں چھپا سکتا، اگر اس نے کوئی غلطی کی ہے، تو وہ اسے گہرائی سے جان لیتا ہے، چاہے وہ اسے چھپا رہا ہو، کیوں کہ دوسروں کے خیالات میں غلط فہمی اور احساس کو محسوس ہوتا ہے۔ ان خیالات کی تھرتھراہٹ ان کے اعمال کے ذریعے کسی نہ کسی طریقے سے خود کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کا اطلاق اچھے اعمال اور خیالات پر بھی ہوتا ہے۔ جب ہم خدا کے بارے میں سوچتے ہیں اور اس کا نام بلند آواز میں، سرگوشیوں میں یا خاموشی سے کہتے ہیں- ہم آسمان میں ایک روحانی کمپن چھوڑتے ہیں، جو اس کی بابرکت موجودگی کو پکارتا ہے۔

*

اے رب، تیری محبت کی کرنیں تیرے کائناتی خاندان کے تمام افراد پر یکساں طور پر چمکتی ہیں، انسانیت اپنی ناقص سوچ کی وجہ سے مبہم، روشنی سے بے نیاز ہونے کا ذمہ دار ہے، تیری قدرت میرے وجود میں پھیل جائے اور اس دنیا کے گھنے، تاریک بخارات کو دور کردے، تاکہ میں ایک صاف، چمکدار آئینہ بن جاؤں جو تیری پاکیزہ، تابناک تصویر کی عکاسی کرتا ہو۔

*

محبت حقیقی ہونی چاہیے، اور جب یہ دل سے آتی ہے تو وہ حقیقی ہوتی ہے۔

*

اگر آپ الہی نور کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تو آپ کو ایک الہی طاقت ملے گی جو آپ کے راستے کو روشن کرنے اور آسان کرنے اور آپ کو صحت، خوشی، امن، آزادی اور کامیابی عطا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

*

اگر پیسہ کمانا مشکل ہے تو نفسیاتی توازن حاصل کرنا اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس لیے انسان کو اپنی بات، خیالات اور جسمانی افعال میں نرمی اور پرسکون ہونا چاہیے۔

لوگوں کی دو فطرتیں ہوتی ہیں: گھر کی نوعیت اور سیلون کی نوعیت گھر میں ہم آسانی سے کام لیتے ہیں اور اپنی اصلیت کو محسوس کرتے ہیں، پھر بھی ہم اکثر یہ چاہتے ہیں کہ کاش ہم نے فطری سلوک کرنے سے گریز کیا ہوتا کیونکہ برتاؤ سے ہم ایسی بدصورت چیزیں ظاہر

کرتے ہیں جن کا اظہار نہیں کرنا چاہیے تھا، خاص طور پر اگر وہ ہمارے آس پاس کے لوگوں کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

ہم سیلون کی ذہنیت کو اپناتے ہیں جب ہم خوبصورت لباس پہن کر باہر نکلتے ہیں، بڑے انداز میں مسکراتے ہیں، جب کہ ہمارے خیالات اور احساسات گھر کے اندر گھوم رہے ہوتے ہیں، ہم کہتے ہیں، "میں فلاں سے پریشان ہوں اور اس کو دیکھ نہیں سکتا،" لیکن جب ہم اسی شخص سے ملتے ہیں، تو ہم اس کا استقبال کرتے ہیں، "ہیلو! کیسے ہو؟" عدم مطابقت اور غیر صحت بخش جذبات کی یہ متضاد دھاریں اعصابی نظام اور جسم کے دیگر حصوں کو متاثر کرتی ہیں۔

*

اے میرے پیارے خدا

میں نے سکون کے افق میں تیری لامحدود وسعت دیکھی ہے۔

اور میں نے اپنے وجود کے اندر آپ کی فرحت بخش خوشی کا مزہ چکھ لیا۔

اور میں نے اپنے جاگتے ہوئے ضمیر میں تمہاری آوازـ کی گونج سنی

اور میں نے اپنے روحانی ادراکات کے لیے آپ کی سرگوشی سنی

*

اے خُداوند، بدصورت، خود غرض لالچ کے شیاطین کو بلندیوں کے فرشتوں، بلند امنگوں، تکلیف دہ جہالت کو بابرکت حکمت میں، اور سستی کو روشن روحانی کامیابیوں کے بہتر سونے میں بدل دے

*

اے رب ہمیں پاکیزہ بنادے، ہماری کمزوری اور بے عملی کو جوش اور عزم میں اور ہماری غلط سوچوں کو حق کی سمجھ میں بدل دے

محبت کیا ہے؟

محبت کھلتے کنول کی خوشبو ہے۔

اور خاموش گلابوں کا کورس

فطرت کی خوبصورتی کا جشن منانا

محبت روح کا گانا ہے جو زندگی کے لیے گایا جاتا ہے۔

اور سیاروں کا متوازن تال کا رقص

گہری خلا میں اپنے دائمی سفر میں

سورج کی روشنی میں گھونٹ پینا پھولوں کی پیاس ہے۔

اور یہ پھلتا پھولتا ہے اور زندگی کے امرت سے پرورش پاتا ہے۔

یہ زمین کی آرزو ہے۔

اس کے دودھ سے پیاسی جڑوں کی پرورش کرنا

اور زندگی کے جوہر کے ساتھ ہر قسم کی زندگی کی پرورش کرتا ہے۔

یہ سورج کی زبردست مرضی ہے۔

تمام جانداروں کو زندہ اور فعال رکھنے کے لیے

یہ زندگی کا محرک ہے۔

نابالغوں کو تحفظ اور دیکھ بھال فراہم کرنے کے لیے

یہ معصومیت کی مسکراہٹ ہے جو والدین کی محبت کو جنم دیتی ہے۔

بچے پر

اور محبت کرنے والوں کے دلوں میں خود بخود جمع ہو جانا

خدمت اور تعزیت مفت فراہم کرنے کے لیے

یہ دوستی کی نبض ہے۔

وہ جو ٹوٹے ہوئے دلوں کو ٹھیک کرتا ہے اور زخموں پر مرہم رکھتا ہے۔

یہ دل کی پکار ہے جو وضاحت سے ہٹ جاتی ہے۔

وہ انسانیت کی محبت سے لبریز شاعر ہیں۔

جو اس کے مصائب کا شکار ہے۔

یہ ایک ہی خاندان کے افراد کے درمیان قربت کا دائرہ ہے۔

بڑی جگہوں کی طرف مسلسل پھیلتا اور چوڑا ہوتا ہے۔

اور وسیع فیلڈز

یہ زندگی کی سرگوشی ہے۔

کھلے ذہنوں کے افق میں

اور دلوں کا آسمان عالی جذبات کے ستاروں سے بھرا ہوا ہے۔

محبت روح کی نعمت ہے۔

جس کی محبت کرنے والی روحیں خواہش کرتی ہیں۔

اور وہ اس تک پہنچنے اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے کی خواہش رکھتی ہے۔

میں نے زندگی دیکھی۔

جب میں سبزہ زار پہاڑیوں اور گھاس بھری وادیوں کے درمیان چل رہا تھا۔

درختوں اور پھولوں کے درمیان چلنا

میں نے زندگی کو کھیلتے اور مزے کرتے دیکھا

میں نے سورج کی ڈسک میں اس کی سنہری کرنیں دیکھی تھیں۔

اور میں نے اسے بادلوں کی جھاڑیوں میں غائب ہوتے دیکھا

میں نے اس کی خوشی کی ندیوں میں ہنستے ہوئے سنا

اور وہ بارش کی بوندوں سے دل کھول کر آنسو بہاتی ہے۔

میں نے اسے درخت کی شاخوں میں ڈولتے دیکھا

اور گل داؤدی خوشی سے ناچتے ہیں۔

میں نے اسے پرندوں کی چہچہاہٹ اور شبلیوں کی آوازِ میں سنا

میں نے دیکھا کہ اس کے سائے ڈھلوانوں کو لپیٹے ہوئے ہیں۔

اس کی شبنم گلابوں کے دلوں کو تر کرتی ہے اور ان کے گالوں کو چومتی ہے۔

میں نے دیکھا کہ شبنم گھاس اس کے پاؤں سے چمٹی ہوئی ہے۔

جیسے میں نے اسے کھیت میں گھاس چھڑکتے دیکھا

محبت کے قطروں سے اس کی تازگی اور خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔

میں نے صبح کی ہوا میں اس کی خوشبودار سانسوں کو سونگھا۔

میں نے اسے سکون محسوس کیا اور اس کے ہاتھوں کو برکتیں بکھیرتے دیکھا

ہر وادی اور کونے میں

زندگی کتنی شاندار ہے!

اور اس کے ساتھ چلنا کتنا پیارا ہے۔

ہاتھ میں ہاتھ

اس کے مبارک راستوں پر!

السلام علیکم

نامعلوم ہستی یا لاشعوری جن

جیسے جیسے ہم راستے پر آگے بڑھتے ہیں اور ہماری روحانی تفہیم گہری ہوتی جاتی ہے، ہمیں ایسا لگتا ہے جیسے ہمیں ایک طاقتور اندرونی مخالفت کا سامنا ہے لیکن یہ احساس محض ایک وہم ہے۔ اس کے برعکس سچ یہ ہے کہ ہمارے اندر موجود اس "نامعلوم وجود" کی عجیب، پریشان کن اور دلفریب فطرت ہمارے انسانی شعور کی گرفت سے باہر کے دائروں سے کھینچے گئے ناقابل بیان عناصر کو کھلاتی نظر آتی ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ یہ ہستی کسی نادیدہ جگہ پر رہتی ہے، اور اسے کسی دوسرے سیارے کے انسان سے تشبیہ دی جا سکتی ہے، جو ہمارا مہمان ہے، حالانکہ مفادات، خیالات، عادات، عزائم اور دور کی خواہشات کے لحاظ سے ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نامعلوم وجود آخرت کی زندگی کے بارے میں ایسے خیالات رکھتا ہے جو ہماری اپنی ذات سے بہت زیادہ اور زیادہ درست ہیں ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اس کے پاس ہمارے زمینی وجود کی ضروری ضروریات اور عملی ضروریات کے بارے میں صرف ایک چھوٹی سی سمجھ ہے۔

ہمارا نامعلوم دوست ہمیں نظر انداز کرتا نظر آتا ہے، بلاشبہ کائنات کے اسرار میں مگن ہے اور جب وہ ہمیں یاد کرتا ہے اور ہمیں خوش کرنا چاہتا ہے، تو وہ ایک عجیب، بظاہر غیر منطقی حرکت پیدا کرتا ہے جو ہمارا توازن بگاڑ دیتا ہے، ہمارے توازن میں خلل ڈالتا ہے، اور ہمیں پریشان کر دیتا ہے۔

ہم اکثر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نامعلوم ہستی ہمارا مذاق اڑا رہی ہے اور ہماری صلاحیتوں کا مذاق اڑا رہی ہے، گویا یہ ہمارے جذبات کی ذرا بھی پرواہ کیے بغیر یا ہمارے حالات کی ہمدردی کے بغیر ہمارے ذہنوں کے ساتھ کھلواڑ کر رہی ہے، بعض اوقات یہ ہمیں ناراض اور ناراض کرنے لگتا ہے، ہمیں شکر گزاری کے لائق کوئی احسان یا کوئی ٹھوس فائدہ نہیں دیتا۔

یہ ہستی ہر طرح کے معجزات اور عجائبات کرنے پر قادر نظر آتی ہے، لیکن اپنے اندر موجود ہونے کے باوجود اس کے ساتھ بات چیت کرنا اور اس کی لامحدود صلاحیتوں اور مافوق الفطرت طاقتوں سے استفادہ کرنا ہمارے لیے مشکل ہے۔

اس پوشیدہ ہستی کو ایک بگڑے ہوئے بچے سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جسے زمین و آسمان کے رازوں تک رسائی دی گئی ہے وہ ان رازوں کو استعمال کرتا ہے اور ان اختیارات کو جس طرح چاہے کنٹرول کرتا ہے، بغیر کسی روک ٹوک کے۔

بظاہر وہ سب کچھ جانتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ اس علم کو صحیح طریقے سے کیسے استعمال کرنا ہے اس کے ہاتھ خزانوں سے بھرے ہیں جنہیں وہ غلط سمت اور غلط وقت پر ضائع کر دیتا ہے۔

ہم اسے پیاسے کو روٹی اور بھوکے کو پانی دیتے ہوئے دیکھتے ہیں (اور بے دانتوں کو مٹھائی کھلاتے ہیں)

وہ ناشکروں کو تحفوں کی بارش کرتا ہے، اور مانگنے والوں کو تحائف سے محروم کرتا ہے۔

وہ اُن کا پیچھا کرتا ہے جو اُس سے بھاگتے ہیں اور اُن سے بھاگتے ہیں جو اُس سے ملنے کے خواہشمند ہیں۔

وہ کونسی پوشیدہ قوت ہے جو کبھی کبھی انسان کو ایک عجیب اور حیرت انگیز توانائی سے چارج کرتی ہے جو ہواؤں اور بھوتوں کو دوڑاتی ہے؟

وہ کون سی قوت ہے جو کمپن اور توانائی کی سطح کو اس طرح بلند اور کم کرتی ہے کہ کسی شخص کو سرد صبح گرم کمرے سے نکلتے وقت اپنے درجہ حرارت کو متوازن رکھنے میں مدد ملے اور اس کے برعکس؟

وہ نامعلوم ہستی اتنی غیر معمولی مہارت کے ساتھ کام کرتی ہے کہ یہ کبھی بھی شاندار کیمسٹ یا ماہر انجینئر کے سامنے نہیں آئے گی۔

کیا یہ ممکن ہے کہ اس زمین پر اس مختصر سی عمر میں اتنی طاقت جمع ہو جائے؟

نہیں، میرے دوستو، اس "اجنبی" کو اس جسمانی میکانزم کو مکمل کرنے میں لاکھوں سال لگے جو ہم پانچ حواس سے منسوب کرتے ہیں، مثال کے طور پر، ذی شعور دماغ کے لیے شوگر کی صحیح مقدار کو جاننا ناممکن ہے جسے خون کے دھارے میں پمپ کیا جانا چاہیے اگر یہ مقدار بہت کم یا بہت زیادہ ہوتی، تو نتائج تباہ کن ہوں گے۔

ہم ایک ایسی طاقت کے سامنے کھڑے ہیں جس کے بارے میں ہم بہت کم جانتے ہیں، اور ہمیں اسے جاننا چاہیے، ایسا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم نے اب تک جو کچھ سیکھا ہے اس کو چیلنج کریں اور اپنے آپ کو اس عظیم استاد کے طریقے پر تیار کریں جب اس نے کہا تھا: "جب تک تم چھوٹے بچوں کی طرح نہیں بنو گے، تم خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتے"۔

دوسرے لفظوں میں، جب تک کوئی شخص بچے کی سادگی، پاکیزگی اور ایمان کو قبول نہ کر لے، وہ کوئی خاص روحانی ترقی نہیں کر سکے گا۔

سائنسی مراقبہ شاید اس پوشیدہ اندرونی طاقت کو پہچاننے کا سب سے آسان طریقہ ہے، لیکن زیادہ تر لوگوں میں مراقبۂ کی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی ہے اور وہ اس علم کو اپنے طریقے سے حاصل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، یا صرف خاموشی سے بیٹھ کر — یہاں تک کہ اگر ان کے خیالات ہر سمت ایک طوفان کی طرح بھڑک رہے ہوں تو کچھ کہہ سکتے ہیں، "مجھے اس علم کو مستقبل کے اوتاروں میں حاصل کرنا چاہیے، لیکن میں کسی بھی دن ہوش میں نہیں آؤں گا۔ اسے حاصل کرنے کے لیے شعوری کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم کتنے بوڑھے ہیں، ہم زندگی میں کتنی بار ناکام ہوئے ہیں، یا دوسرے ہمارے بارے میں کیا سوچتے ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم کون سے جینز رکھتے ہیں یا ہم کن حالات میں رہتے ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہمارے اندر بسنے والے چھپے مہمان کے لیے یہ سب کچھ چاہتا ہے کہ ہم اسے اپنے جسموں، اپنی توانائیوں، اپنے دماغوں کو استعمال کرنے دیں، اور ہمیں اپنی زندگی کے ہر شعور پر قابو پانے کے لیے اس پر قابو رکھنا چاہیے۔ اگر ہم ان چوٹیوں تک پہنچنا چاہتے ہیں جو ہمارے منتظر ہیں۔

جب ہم اپنی زندگی کے واقعات پر غور کرتے ہیں تو کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ایک چھپی ہوئی طاقت نے ہماری رہنمائی کی ہے اور ہمیں بہت سے خطرات سے بچایا ہے؟ لیکن جیسے ہی خطرہ پرامن طریقے سے گزر جاتا ہے، ہم اس قوت کو کتنی جلدی بھول جاتے ہیں!

وہ طاقت ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گی اور کبھی نہیں چھوڑے گی اور جب بھی ہمیں اس کی ضرورت ہو، وہ ہمیشہ ہماری مدد کے لیے موجود ہے، جیسا کہ عظیم استاد نے کہا: "میں دنیا کے اختتام تک تمہارے ساتھ ہوں"

اگر ہم نسل در نسل عظیم مردوں اور عورتوں کی سوانح عمریوں کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہر واقعہ میں خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو اور کوئی بھی طریقہ استعمال کیا گیا ہو، خواہ دعائیہ دعا سے ہو یا گہرے اثبات سے، نتیجہ ہمیشہ ایک ہی نکلتا ہے۔

ہمارے اندر قید یہ دیو مسلسل حرکت میں ہے، ایک بار اور ہمیشہ کے لیے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا ہے، ہم کب شعوری طور پر اس کا طوق کھولیں گے اور آزادی اور فتح تک اس کے پیچھے چلیں گے؟

آئیے اب شروع کریں اور اندرونی دیو کو ایک موقع دیں، اور ہم دیکھیں گے کہ زندگی کتنی پیاری ہوگی اور یہ خدا کی مدد سے خوشی اور فتح کی روشنیوں سے کیسے چمکے گی۔

السلام علیکم

بھارت کے مناظر اور ایک وژن

ہندوستان ہر لحاظ سے دنیا کا ایک مائیکرو کاسم ہے۔ یہ ہر طرح کے ماحول، آب و ہوا، مذاہب، کاروبار، فنون، لوگوں، مناظر، زبانوں اور ثقافتوں کا ملک ہے۔

ہندوستانی تہذیب ہزاروں سال پرانی ہے، اور اس کے حکمرانوں، باباؤں اور رہنماوں نے ایسے ریکارڈ چھوڑے ہیں جو ہندوستان اور سندھ میں آریائی تہذیب کے وجود اور صداقت کی گواہی دیتے ہیں۔

بہت سے یورپی سیاح ہندوستان کا دورہ کرتے ہیں اور جادوگروں، تلوار چلانے والوں اور سانپوں کو اس کی گلیوں میں دیکھتے ہیں، یہ مانتے ہوئے کہ یہ ہندوستان کو پیش کرنے کے لیے بہترین ہے، اس بات سے بے خبر کہ یہ اعداد و شمار ہندوستان کے حقیقی جوہر کی نمائندگی نہیں کرتے ہیں، ہندوستان کی حقیقی زندگی اور جوہر اس کی روحانی ثقافت میں پنہاں ہے، جس نے اسے قدیم زمانے سے مذاہب اور مذہب کا پگھلا ہوا برتن بنا دیا ہے۔

یہ سچ ہے کہ مغرب ہندوستان کو تجارت کے بہت سے اچھے طریقے، طریقے اور اصول سکھا سکتا ہے، اور قدرتی اور انسانی وسائل کی ترقی اور یہ سچ ہے کہ ہندوستان کو ہنری فورڈ اور تھامس ایڈیسن جیسے بصیرت والے لیڈروں کی ضرورت ہے لیکن مغربی دنیا بھی شعوری یا

لاشعوری طور پر ان عملی، روحانی اسباق کی پیاسی ہے جس میں ہندوستان نے پوری تاریخ میں مہارت حاصل کی ہے۔

سائنس نے مغربی شہروں میں اتنی تیزی سے ترقی کی ہے کہ لوگوں کی مادی ضروریات - رہائش، خوراک اور لباس - آسانی سے دستیاب ہیں تاہم، جسمانی اور مادی سکون نفسیاتی سکون، سکون اور روحانی سکون کے بغیر کافی نہیں ہے۔

ہندوستان کا سب سے بڑا اور سب سے امیر ورثہ ان روحانی طریقوں اور راستوں میں پنہاں ہے جو صدیوں کے دوران بصیرت اور روشن خیال ہندوستانی روحانی اسکالرز کے ذریعے دریافت کیے گئے ہیں اس ورثے نے انسانیت کی روحانی اور سائنسی ثقافت میں اپنا حصہ ڈالا ہے اور جاری رکھے ہوئے ہے۔

ہندوستان رازوں کی سرزمین ہے، لیکن یہ ایسے راز ہیں جو صرف ان لوگوں کے لیے اپنے دل کھولتے ہیں جو ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں، جو سچائی اور خلوص نیت سے تلاش کرتے ہیں۔

ہندوستان دنیا کے سب سے اونچے اور شاندار پہاڑوں پر فخر کرتا ہے: شمالی ہندوستان میں ہمالیہ دارجلنگ کو اکثر قدرتی خوبصورتی کے لحاظ سے ہندوستان کا سوئٹزرلینڈ کہا جاتا ہے اس میں دہلی میں منفرد قلعوں، قلعوں اور شاہی محلات کے قدیم کھنڈرات کے ساتھ ساتھ دریائے گنگا اور ہمالیہ کے پہاڑوں پر ان کے پہاڑوں کی عکاسی ہوتی ہے۔ الہی روشنی اور حکمت

ہندوستان کا آگرہ شہر دنیا کے عجائبات میں سے ایک، تاج محل، فن تعمیر کے فن کا بلند ترین مقام اور بنی نوع انسان کے سب سے خوبصورت خوابوں پر فخر کرتا ہے، جو پالش ماربل اور شاندار الباسٹر میں مجسم ہے، انسانی محبت کو لافانی بنا دیتا ہے۔

ہندوستان میں بھی گہرے جنگل اور گھنے جنگل ہیں جہاں شیر اور شیر گھومتے ہیں ہندوستان میں بھی ایک نیلا آسمان ہے جو غروب آفتاب کے وقت زیادہ شاندار اور خوبصورت ہو جاتا ہے جب سورج کی کرنیں جلتی ہوئی نارنجی شعلوں میں بدل جاتی ہیں۔

ہندوستان میں مشرقی پھلوں اور سبزیوں کی لاتعداد اقسام اور رنگ اور لوگوں کی بہت سی نسلیں بھی ہیں، جن میں سے سبھی مل کر

ہندوستان کو ایک حیرت انگیز، شاندار اور ناقابل فراموش پگھلنے والا برتن بناتے ہیں۔

ہندوستان عظیم تضادات کی سرزمین ہے، جہاں غریبی کے ساتھ ساتھ فحش دولت بھی موجود ہے، اور جہاں فکری پاکیزگی کا عروج ایک سخت، روزمرہ کی زندگی کے ساتھ ایک ساتھ رہتا ہے، ہندوستان میں، آپ کو رولس روائسز اور بیل گاڑیاں ملیں گی، بالکل اسی طرح جیسے آپ کو ہاتھی ملیں گے۔

شمالی ہندوستان میں ہمیں نیلی آنکھوں اور سنہرے بالوں والے لوگ ملتے ہیں، جب کہ زیادہ گرم جنوب میں ہم اشنکٹبندیی سورج کی گرمی سے سیاہ رنگ کی جلد کو دیکھتے ہیں۔

شروع سے لے کر آخر تک، ہندوستان واقعی حیرتوں اور تضادات کی سرزمین ہے۔ اگر کسی ایک راستے پر چلتے ہیں تو زندگی یکسر ہو جاتی ہے۔ لیکن ہندوستان میں انسان کو لگتا ہے کہ زندگی حیرتوں اور رازوں سے بھری ایک عظیم مہم جوئی ہے جس کا کسی نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔

ہوسکتا ہے کہ ہندوستان میں جسمانی فلک بوس عمارتیں یا ضرورت سے زیادہ جدید آسائشیں اور تفریحات نہ ہوں جو روحانی اعصاب پر دباؤ ڈالیں۔

یہ درست ہے کہ جس طرح تمام قوموں کی خامیاں ہیں اسی طرح ہندوستان میں بھی اپنی خامیاں ہیں۔

لیکن ہندوستان میں روحانی فلک بوس عمارتیں ہیں: عاجز، حقیقت پسند روحانی جنات جو اپنے ساتھی انسانوں کو زندگی کے کسی بھی حالات سے مکمل روحانی خوشی حاصل کرنے کا طریقہ سکھا سکتے ہیں۔

سائنسی بنیادوں کے حامل یہ صوفی، جنہوں نے اپنی کوششوں اور تجربہ سے سچائی اور حقیقت کو جان لیا ہے، دوسروں کو اپنی بصیرت کو فروغ دینے اور اپنی روزمرہ کی زندگی کی مٹی سے سکون اور اطمینان کے تازگی پانی نکالنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

غروب آفتاب کے وقت ایک آسمانی نظارہ

دانشمند استاد پرمہانسا اپنے وژن کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

اپنی بالکونی سے، میں نے مغرب کی طرف دیکھا، اور تخیل کے پروں پر، میں نے دور افق کے ساحلوں کو اپنے دائیں بائیں دیکھا، مجھے دو پہاڑی سلسلے نظر آئے جو جلد ہی ایک پراسرار جامنی رنگ میں تبدیل ہو گئے جب میں نے دوبارہ نظر ڈالی تو ایک ان دیکھے ہاتھ نے انہیں گہرے نیلے گہرے شہر کے پردے میں لپیٹ لیا تھا ۔ غروب آفتاب کی شام مشرقی آسمان اب نرم گلابی رنگوں سے مزین تھا آگے دیکھ کر میری آنکھوں نے سونے کی جھیل میں تیرتے نیلے جزیروں کا ایک جادوئی شہر دیکھا

جادوئی نیلے جزیروں کے اس جزیرے میں، نیلے رنگ کے چونے کے پتھر کی ایک بہت بڑی پہاڑی، سرمئی سفید آتش فشاں بادلوں سے گھری ہوئی ہے جس نے آگ کے سرخ-سونے کے لاوے کے گیزر کو باہر نکالا ہے، جو ایک قوس قزح کی طرح جھکی ہوئی جھیل کی طرف جھکی ہوئی ہے، شدید سنہری شعلوں کی ہلکی ہلکی ہلکی ہلکی ہلکی ہلکی جھیل میں۔

نیلی چوٹی اور اس کا جلتا ہوا تاج اس خاموش سنہری جھیل کی سطح پر جڑواں بچوں کی طرح جھلک رہا تھا اور دائیں طرف، ایک چھوٹی سی پر سکون جھیل چمک رہی تھی، جو نیلے جزیروں میں سے ایک کی چھاتی کے ساتھ بسی ہوئی تھی جیسے پورے چاند کی لہروں کے درمیان تیراکی کر رہا ہو۔

میں بہت دیر تک غروب آفتاب اور سراب جیسے بادلوں کے شہر میں گھومتا رہا، جھیل کی سطح پر اپنی نازک سنہری روشنی کے ساتھ تیرتا رہا اور کتنے شاندار تھے وہ سنہری پانی جو سرخ برف کے جھرمٹ سے جڑے ہوئے ہر سمت ازل کے کنارے تک بکھرے ہوئے تھے۔

میں نے تصور کیا کہ روشنی کی چھوٹی اپسرا اس زمین پر خیر خواہ روحیں ہیں، اور زندگی کی تمام آزمائشوں کو کامیابی سے گزارنے کے بعد، انہیں گھومنے پھرنے اور اپنے خوابوں کو مجسم کرنے کی اجازت دی گئی جس طرح وہ چاہیں ہر روز غروب آفتاب کے وقت، یہ اپسرا اپنے آسمانی خوابوں کو سمندروں اور سمندروں سے گھرے آسمانی شہروں میں سمیٹیں گی اور وہاں سونے کی جھیلیں ہوں گی۔ یہ دنیاوی دنیا اپنے تمام المیوں اور دردوں کے ساتھ، تمام مصائب سے بالاتر ہو کر، ان مخلوقات نے سرخ روشنی کا سانس لیا، نارنجی رنگ کی شعاعیں پییں، اور رنگ برنگی روشنیوں کے سمندر میں گھومتے پھرتے اور تیرتے ہوئے قریب آ گئے۔

یہاں، وہ متسیانگنا اپنے خوابوں کو پورا کریں گے اور اپنی خواہشات کو فوری طور پر مجسم کریں گے، پھر اپنی مرضی سے تحلیل ہو جائیں گے اور غائب ہو جائیں گے۔

یہاں، ان مخلوقات نے اطمینان اور اطمینان کے خزانوں سے لطف اندوز کیا، اور دل کھول کر ان تمام لوگوں کے خوابوں کو عطا کیا جو ان کی حیرت انگیز، جادوئی دنیا میں ان سے ملنے آئے تھے۔

یہاں وہ انسانوں کی طرح انتظار اور خواہش کرنے کی پابند نہیں تھی تاکہ اس کے خواب پورے ہوں اور اس کی خواہشات کی تکمیل ہو بلکہ اس نے جیسا چاہا خواب دیکھا اور اپنی مرضی سے ان تمام خوابوں اور خواہشات کو حاصل کیا۔

خوابوں کے جزیروں میں وہ غروبِ آفتاب کا شہر میرے لاشعور کی گہرائیوں میں چھپا ہوا ایک خواب تھا، اور آج یہ واقعی سچ ہو گیا ہے، میں نے اپنی روح کے چھپے ہوئے خزانوں کی جھلک دیکھی ہے، اور اس کی روشنی نے مجھے گھیر لیا ہے، اس کی چمک مجھے حیران کر رہی ہے!

السلام علیکم

روشن کرنے والے لیمپ

ہم ہر نئے سال کے تحفے کے لیے اور اس کی تکمیل کی امیدوں اور
وعدوں کے لیے خدا کی تعریف اور شکر ادا کرتے ہیں
خدا سے جڑنے، افراد کی زندگیوں اور عالمی حالات میں حیرت انگیز
تبدیلیاں لانے اور امن اور انسانی بھائی چارے کے حصول کے لیے مخلصانہ،
دلی دعا سے بڑی کوئی طاقت نہیں ہے۔

ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ مخلصانہ انفرادی دعائیں، بلند ادراک، اور بڑھتے ہوئے علم ایک بابرکت روحانی قوت میں تبدیل ہو جائیں جو زمین پر حقیقی تبدیلی لاتی ہے۔

اے رب، ہم پر کرم فرما تاکہ ہم راستوں پر تیرے نور اور نور روشن کرنے والے چراغوں سے رہنمائی حاصل کریں، اور تاکہ ہم اپنے دلوں اور دوسروں کے دلوں میں تیری محبت کو جگا سکیں، اور زندہ روشنی کی مشعلیں اٹھائیں اور اپنی صلاحیتوں کو ان چیزوں میں استعمال کریں جس سے تو راضی ہو اور لوگوں کو فائدہ پہنچے۔

اپنے آپ کو ایسا راستہ بنانے میں ہماری مدد کریں جن کے ذریعے آپ کی کائناتی توانائی اور رہنمائی کرنے والی روشنی دوسروں کی مدد کرنے اور ان کے دکھوں اور تکالیف کو دور کرنے کے لیے بہہ سکے، آپ کی بدولت ہم انسانیت اور اپنی مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

ہم برکت والے ہیں تاکہ ہم ان لوگوں کے ساتھ ہمدردی کر سکیں جو مصیبت میں ہیں
ہم پوری دنیا میں اچھے خیالات اور ارادے پھیلاتے ہیں
امن اور بھائی چارہ ایک زندہ تجربہ بن جائے۔
"جیسے آسمان پر، ویسا زمین پر"

{سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ جسے اس نے زمین پر رکھا ہے۔، لہٰذا اسے آپس میں پھیلاؤ}

****

ایک طالب علم نے استاد پرمھانسا کو بتایا کہ اسے اپنی نقصان دہ عادات کو فائدہ مند عادتوں سے بدلنا مشکل ہو رہا ہے۔ اور اس نے ان سے مشورہ طلب کیا، تو اس نے کہا:

آپ کو خود کو بہتر بنانے کی امید نہیں چھوڑنی چاہیے۔

انسان تبھی بوڑھا ہوتا ہے، جب وہ مثبت تبدیلی کی کوشش کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔

وہ جمود والی حالت، میرے اندازے کے مطابق، اصل "اہرام" کی حالت ہے۔

جب کوئی شخص کہتا ہے، "میں تبدیل نہیں ہو سکتا" اور اسے بار بار دہراتا ہے۔
میں اس سے کہتا ہوں: "ٹھیک ہے، چونکہ تم نے اس طرح رہنے کا فیصلہ کیا ہے، جہاں تم ہو وہیں رہو"

کسی شخص کی موجودہ حالت جو بھی ہو، وہ خود نظم و ضبط، مناسب غذائیت، اور صحت کے رہنما خطوط پر عمل کرنے کے ذریعے بہتر طور پر بدل سکتا ہے۔

آپ کیوں سوچتے ہیں کہ آپ تبدیلی کے قابل نہیں ہیں؟ فکری جمود کمزوری کی پوشیدہ وجہ ہے۔ ہر کسی میں ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جو اس کی ترقی کو محدود کر دیتی ہیں یہ خصوصیات خدا نے انسان کی فطرت میں نہیں رکھی ہیں بلکہ انسان کی تخلیق کی ہیں یہ وہ خامیاں ہیں جن سے آپ کو چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے اور آپ کر سکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ انسان کی عادتیں اس کے اندرونی خیالات کے ظاہری اظہار سے زیادہ کچھ نہیں ہیں۔

جب آپ تبدیلی کے لیے اپنا ذہن بناتے ہیں، تو بہت سی قوتیں آپ کی حمایت اور آپ کے مثبت فیصلوں کو تقویت دینے کے لیے اکٹھی ہوں گی۔

اور اللہ کی مدد سے

نئے سال کا باغ

گزرے سال کی بازگشت اس کے دکھوں اور قہقہوں کے ساتھ مدھم پڑ گئی۔

اور یہاں نئے سال کے ترانے کی بازگشت حوصلہ افزا، امید کا پیغام دینے اور سرگوشی کے ساتھ گا رہی ہے:

"اپنی زندگی کو مکمل طور پر دوبارہ بنائیں"

پرانے خوفوں کی جڑی بوٹیوں کو چھوڑ دو

ماضی کے اجڑے ہوئے باغ سے اس نے صرف خوشیوں، کامیابیوں، امیدوں، اچھے خیالات اور اعمال اور اعلیٰ، بلند خواہشات کے بیج اکٹھے کیے اور محفوظ کیے

ہر نئے دن کی شبنم مٹی میں، ان طاقتور بیجوں کو لگائیں، انہیں پانی دیں، اور ان کی دیکھ بھال اس وقت تک کریں جب تک کہ وہ بڑھ نہ جائیں اور آپ کی زندگی کو پھولنے کے نادر فوائد سے بھر دیں۔

نئے سال کی سرگوشیاں:

"روح کو بیدار کرو، عادات کا اسیر ہو، اور اسے نئی، فائدہ مند کوششیں کرنے کی ترغیب دو، کوشش کرنا بند نہ کرو، اور اس وقت تک آرام نہ کرو جب تک کہ آپ ابدی آزادی حاصل نہ کر لیں اور کرما (ماضی کے اعمال کے ہمیشہ پیچھا کرنے والے اور تعاقب کرنے والے نتائج) پر قابو نہ پا لیں۔"

ایک تازہ دم ذہن کے ساتھ اور ہمیشہ تازہ ہونے والی خوشی کے نشے میں، آئیے مل کر خوشی منائیں اور اس آسمانی گھر کی طرف ہاتھ ملا کر چلیں جہاں سے ہم دوبارہ کبھی نہیں نکلیں گے۔

ایک کامیابی کی کہانی

مجھے اب بھی یاد ہے کہ میں نے پہلی بار دوسروں کی مدد کے لیے قوتِ ارادی کا استعمال کیا تھا۔

میں اور میرا ایک دوست ابھی نوجوان لڑکے تھے پھر ایک دن میں نے اس سے کہا:

"ہم پانچ سو (غریب) لوگوں کو کھانا کھلائیں گے"

اس نے حیرت سے جواب دیا: "لیکن ہمارے پاس ایک پیسہ بھی نہیں ہے!"

میں نے اسے یقین دلایا، "اس کے باوجود پراجیکٹ آگے بڑھے گا، اور مجھے یقین ہے کہ رقم آپ کے ذریعے آئے گی۔"

اس نے طنزیہ انداز میں جواب دیا، "کیا پروجیکٹ ہے! یہ ناممکن ہے!"

میرے یقین کے احساس نے مجھے یہ کہنے پر اکسایا: "اپنی ماں کو کسی بھی طرح پریشان نہ کرو، بلکہ وہ سب کچھ کرو جو وہ تم سے کہے"

ایک دن بعد وہ دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا:

" میں نہا رہا تھا جب میری والدہ نے مجھے بلایا تو میں اسے یہ کہہ کر جواب دینے ہی والا تھا کہ 'ابھی نہاتے وقت مجھے پریشان نہ کرو،' لیکن اس کے بجائے میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کیا چاہتی ہے، اور اس نے مجھ سے کہا کہ میں اپنی خالہ سے ملنے جاؤں جو ہمارے گھر کے قریب رہتی ہیں، تو میں نے اس سے کہا: 'میں نے سنا اور مان لیا'۔

" جب میں اپنی خالہ سے ملنے گئی تو سب سے پہلے اس نے مجھ سے جو بات کہی وہ یہ تھی: 'وہ پاگل لڑکا کون ہے جس کے ساتھ تم ہو؟ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ یہ کیا پروجیکٹ ہے جس کے بارے میں میں نے سنا ہے جہاں تم دونوں پانچ سو لوگوں کو کھانا کھلاؤ گے؟!'"

میں اس سے ناراض ہوا اور کہا، "مجھے اب جانا چاہیے" اور اس کے گھر سے نکلنے لگا لیکن اس نے مجھے روکتے ہوئے کہا، "تمہارا دوست پاگل ہو سکتا ہے، لیکن اس کا خیال اچھا ہے یہ بیس روپے کا نوٹ لے لو" (یہ بیسویں صدی کے شروع میں کافی رقم تھی)۔

لڑکا اتنا حیران ہوا کہ وہ تقریباً بے ہوش ہو گیا وہ فوراً دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور مجھے خبر سنائی کہ جب ہم دعوت کے لیے چاول اور دیگر ضروریات کی چیزیں خریدنے گئے تو پڑوسیوں نے ہمارے منصوبے کے بارے میں سنا اور مزید کھانے کی پیشکش کی آخر میں ہم نے دو ہزار (2000) لوگوں کو کھانا کھلایا!

اسی مقدس کرنٹ کے ساتھ چارج کیا جائے گا جس نے پہلی لائبریری قائم کی، کلکتہ میں سرسوتی لائبریری۔

جب آپ اچھے کام کرنے کا عزم کرتے ہیں تو آپ ان کو پورا کریں گے اگر آپ متحرک اور موثر ارادے کو بروئے کار لائیں گے، حالات جیسے بھی ہوں، اگر آپ ثابت قدم رہیں گے، تو اللہ وہ ذرائع پیدا کر دے گا جس کے ذریعے آپ جو چاہیں گے حاصل کریں گے۔

یہ وہ سچائی ہے جس کا ذکر یسوع مسیح نے کیا جب اُس نے کہا: "اگر تم ایمان رکھتے ہو اور شک نہ کرو... تو تم اس پہاڑ سے کہہ سکتے ہو، 'ہٹ جا اور اپنے آپ کو سمندر میں پھینک دو،' اور یہ ہو جائے گا"

اور حدیث شریف میں ہے: جب تم خدا کو پکارو تو اپنی دعا میں [پختہ رہو]

اگر آپ مستقل طور پر اپنی قوت ارادی کا استعمال کرتے ہیں، چاہے کوئی بھی رکاوٹیں کیوں نہ ہوں، آپ پھر بھی کامیابی، صحت اور دوسروں کی مدد کرنے کی طاقت حاصل کر سکیں گے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ خدا کے ساتھ ہم آہنگی حاصل کر سکیں گے، یہی وہ قوتِ ارادی ہے جس کی آبیاری کی جانی چاہیے: وہ قوتِ ارادی جو ہچکچاہٹ اور ناکامی کے سمندروں کو خشک کر دیتی ہے اور جس چیز کی امید کی جاتی ہے اسے حاصل کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے۔

****

اپنے وجود کی تابناک گہرائیوں کو دیکھیں، اور وہاں آپ کو خوبصورتی، حکمت اور پاکیزگی کی لامحدود صلاحیت ملے گی

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ آپ نئے سال کا استقبال اس پختہ یقین کے ساتھ کریں کہ آپ کے اندر اعلیٰ فطرت کو ظاہر کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

ماحول اور ماضی کے اعمال کے نتائج نے آپ کو مخصوص خصلتوں، خصوصیات اور عادات کے ساتھ ڈھانپ دیا ہے، لیکن یہ محض عارضی ظہور ہیں، اور ان کے نیچے آپ کی اصل فطرت ہے - عظیم روح - جس کو اس دنیا کے اسٹیج پر اپنے کردار ادا کرتے ہوئے ان فوائد اور خصوصیات کو

منتخب کرنے کی مکمل آزادی ہے جو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔

کیا آپ کے اندر روحانی خواہشات ہلچل مچا رہی ہیں، آپ کے دلوں میں دھڑک رہی ہیں، آپ پر زور دے رہی ہیں کہ انہیں آنے والے سال کے لیے اپنے ایجنڈے میں شامل کریں؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو ماضی کو بھول جائیں، اس سے سیکھے گئے اسباق کو برقرار رکھیں، اور جو کچھ آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں اسے حاصل کرنے کے لیے اللہ کی نعمت کے ساتھ آگے بڑھیں۔

وہ ہر دن کو ناگوار عادات اور جذبات پر قابو پانے، امن سے رہنے، محبت دینے اور اس دنیا میں امید اور خوشی پھیلانے کا ایک نیا موقع سمجھتے تھے۔

جس لمحے آپ مثبت تبدیلیاں لانے کے لیے اپنی مرضی کو بیدار کریں گے اور اپنے عمل سے اس کی حمایت کریں گے، مہربان رب کی طرف سے نادیدہ کائناتی قوتیں آپ کی کوششوں کو تقویت دینے لگیں گی، آپ جتنا زیادہ اپنے عزم پر ثابت قدم رہیں گے، آپ کی زندگی میں نیکی کی قوتیں اتنی ہی زیادہ طاقتور ہوتی جائیں گی- یہ ایک نہ بدلنے والا الہی قانون ہے۔

پہلا دن مشکل ہو سکتا ہے، لیکن دوسرا دن تھوڑا آسان ہو سکتا ہے، اور تیسرا دن اور بھی آسان کچھ دنوں کے بعد، آپ دیکھیں گے کہ کامیابی مل سکتی ہے اور جو لوگ سال بھر ثابت قدم رہتے ہیں اور اپنی کوششیں جاری رکھتے ہیں، وہ خود کو بدلتے ہوئے پائیں گے۔

روحانی خواہشات رکھنے والوں کے لیے، ہم کہتے ہیں: خُدا کے ساتھ جڑنے کی خواہش کو اپنی زندگیوں میں سب سے بڑی چیز بننے دیں، یہ خُدا کے بارے میں سوچنے اور اُس پر غور کرنے کے ذریعے ہی ہے کہ ہمیں یہ واضح یقین دہانی حاصل ہوتی ہے کہ وہ ہم سے ہمیشہ کے لیے محبت کرتا ہے کیونکہ ہم اُس کے ہیں، قطع نظر اس کے کہ ہم نے غلط سمت میں کیے گئے گمراہ کن اقدامات کیے ہوں۔

جب ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم سے غیر مشروط محبت کی جاتی ہے، تو کیا یہ ہمیں اپنی پوری کوشش کرنے اور ماضی کو اس کی تمام ناکامیوں اور مایوسیوں کے ساتھ چھوڑنے میں مدد نہیں کرتا؟ جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم سے پیار کیا گیا ہے اور کوئی ہے جو ہم سے پیار کرتا ہے، تو ہمیں اطمینان محسوس ہوتا ہے اور ہمارے دل خوش ہوتے ہیں۔

تمام فرائض اور سرگرمیوں کے باوجود، ہمیں اپنی گہرائیوں میں جھانکنے، اپنے آپ کو دریافت کرنے اور اپنی روحوں کو خدا کی محبت اور سکون سے تازہ دم کرنے کے لیے کچھ وقت نکالنا چاہیے۔

اگر ہم خُدا سے پیار کرتے ہیں اور اُس کو خوش کرنے کے لیے ہر روز خلوص نیت سے کام کرتے ہیں، تو کوئی بھی چیز ہماری روحانی ترقی کو روک نہیں سکے گی۔

یاد رکھیں، میرے دوستو، اور خدا کی مدد سے، آپ نئے سال میں ایسی خوشی کا تجربہ کریں گے جس کا آپ نے پہلے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا ہوگا۔

****

عزم کے ساتھ چارج شدہ وصیت کے ساتھ
انسانی روح کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد کے ساتھ
خدا پر اٹل یقین کے ساتھ
آئیے اس سال کو الوداع کہتے ہیں اور نئے سال کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

دنیا جن تبدیلیوں سے گزر رہی ہے، اور ان تبدیلیوں کے ہماری زندگیوں پر اثرات کے باوجود، اگر ہم روزمرہ کے تیزی سے رونما ہونے والے واقعات کو دانشمندی اور بصیرت کے ساتھ دیکھیں، تو ہم سمجھ حاصل کریں گے اور سبق سیکھیں گے۔

وقت کے اس اسٹیج پر ہم میں سے ہر ایک کا کردار ہے، جہاں آج کے واقعات مستقبل کے خوابوں میں بدل جاتے ہیں۔

ڈرامائی واقعات اور ان کے ساتھ پیش آنے والے حالات ایک ہی مقصد کو پورا کرتے ہیں: ایک ایک کرکے، ہمارے اندر بہت سی خوبیوں کو بیدار کرنا ہر تجربہ جس سے ہم گزرتے ہیں اس سے دانشمندی اور مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے ہمارے اندر ایک پوشیدہ طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔

ہمارے اندر بڑی صلاحیتیں ہیں جو خدا نے ہمارے اندر رکھی ہیں، اور جب وہ فعال ہو جاتی ہیں، تو وہ ہماری زندگی میں برکت کا ایک اہم ذریعہ بن جاتی ہیں۔

یہاں تک کہ اگر بیرونی حالات ہمیشہ ہمارے قابو میں نہیں ہوتے ہیں، تو ہم ہمیشہ اس بات کا انتخاب کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے اندر کیا ہونا چاہتے ہیں، جہاں ہماری ترقی اور انسانیت کی ترقی کی کلید مضمر ہے۔

ہر وہ ذی روح جو آزادی کی خواہش رکھتا ہے اسے بہتر کے لیے تبدیلی کا شعوری عزم کرنا چاہیے، اور سب سے مناسب وقت اب ہے، جب ارادے فیصلے کرنے اور تبدیلی کا عہد کرنے پر مرکوز ہوں۔

انسانوں کو جامد آثار نہیں ہونا چاہیے، نفسیاتی اور روحانی تجدید کے قابل نہیں، ہمارے اندر بہادری کی صفات کو بیدار کرنا چاہیے، اور خوف اور بے یقینی کے بوجھ کو اتار دینا چاہیے۔

جب کوئی شخص اپنے آپ کو یہ باور کراتا ہے کہ خدا اس سے محبت کرتا ہے اور وہ ہمیشہ اس کے ساتھ ہے، تو نہ ماضی اسے طوق دے سکے گا اور نہ ہی مستقبل اسے ڈرا سکے گا۔

انسانی زندگی کی چنگاری سے پرے آسمانی شعلہ پوشیدہ ہے۔
انسانی سوچ کی کرن سے پرے خدا کی عظیم ترین روشنی چمکتی ہے۔
عقلمندی کی لہر سے پرے عالمگیر علم کا ایک وسیع سمندر ہے۔
انسانی محبت سے آگے الٰہی محبت دھڑکتی ٰ جو دل کو بھر دیتی ہے اور اس کی آرزوؤں کو پورا کرتی ہے۔

اتار چڑھاؤ اور تبدیلیوں کے غلبے والی دنیا میں ایک مستقل جو تبدیل نہیں ہوتا ہے وہ خدا کے ساتھ ہمارا رشتہ ہے۔

اس مبارک بندھن کو مضبوط کرنے اور زندگی، طاقت، محبت اور خوشی دینے والے کے ساتھ شعوری ہم آہنگی میں رہنے کا حتمی فیصلہ ہونے دیں۔

تاکہ انسان اپنی روح کی تنہائی اور گہرے غور و فکر میں اپنے خالق کو پہچان سکے۔

اسے روزانہ اپنے آپ سے سوال کرنا چاہیے کہ کیا وہ اپنی زندگی کو سچائی اور محبت کے قوانین سے ہم آہنگ کر رہا ہے، جو کائنات کے الٰہی قوانین ہیں۔

آئیے اپنے اندر خُدا کے امن کو مضبوطی سے پکڑیں۔
آئیے ضمیر کی آوازِ سنیں۔
آئیے دوسروں کو شامل کرنے کے لیے اپنی ہمدردی کو وسیع کریں۔

اپنے مثبت خیالات اور ہم آہنگی کے ساتھ کام کرنے سے، ہم نیکی کی قوتوں کو مضبوط کر سکتے ہیں جو کہ خدا کے فضل سے اس دنیا میں بنیادی تبدیلیاں لا سکتے ہیں۔

****

آج انسان اپنے آپ کو یقین دلاتا ہے کہ وہ سیدھے راستے پر چلے گا، لیکن کل وہ اس سے ہٹ جائے گا اور اپنے مثبت فیصلوں کو ترک کرنے پر مائل پائے گا۔

ہماری زندگی میں کمزوریوں کو قبول نہیں کرنا چاہیے جو تمام تر فتنوں اور بیرونی اثرات کے باوجود اپنے اصولوں پر ثابت قدم رہ سکتا ہے۔ وہ نجات کی راہ پر گامزن ہے۔ اور جو عقل کو اپنا رہنمائی کی روشنی سمجھے گا وہ زندگی کی خامیوں، محدودیتوں اور رکاوٹوں پر قابو پا لے گا۔

عقلمند لوگ آخر تک اپنی حکمت کو برقرار رکھتے ہیں اور ہمت اور غیر متزلزل ایمان کے ساتھ زندگی کا سامنا کرتے ہیں، چاہے انہیں کسی بھی حالات کا سامنا کرنا پڑے۔

جو کوئی اپنی مرضی ترک کر دے، اپنے حالات کے سامنے ہتھیار ڈال دے، اور کوشش کرنا چھوڑ دے، اپنے آپ کو ملامت کرے اور وقت کے ساتھ ساتھ گزر جائے گا۔

انسان وہ ہے جو اپنی صحیح اور غلط عادات کو پروان چڑھاتا ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ "میں نہیں بدل سکتا" تو وہ اپنے آپ کو ناکامی پر ملامت کرتا ہے۔

جب کوئی شخص اپنے آپ سے یہ اقرار کرتا ہے کہ وہ بری عادتوں اور منفی خیالات کے حملوں کے باوجود مضبوط اور آزاد ہے اور وہ بہتر

کرنے کی کوشش نہیں چھوڑے گا تو وہ اس کے اندر موجود اچھی قوتوں کے لیے اس کی مدد کرنے اور اس کی حمایت کرنے کا راستہ کھول دیتا ہے۔

انسان کے اعمال خواہ کتنے ہی غلط کیوں نہ ہوں، اسے اپنی زندگی کا جائزہ لینا چاہیے اور اپنی مدد اور صحیح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور تمام غلط اعمال اللہ کی مدد سے نیکیوں میں بدل جائیں گے۔

آرکائیوز سے: غصہ اور ہاتھی کی یادداشت

جو لوگ اندرونی سکون کی خواہش رکھتے ہیں انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ غصہ کیسے پیدا ہوتا ہے اور اکثر سنگین نتائج کا سبب بنتا ہے۔

غصے کی وجہ سے اندرونی توازن بگڑنے کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنی مرضی کے خلاف مجرم اور خونخوار قاتل بن چکے ہیں۔

خواہشات کی رکاوٹ ذہن کو اندھا کر دیتی ہے جب خواہشات کی دھند انسان کے دماغ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے تو وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اور ایسا برتاؤ کرتا ہے جو کسی شریف انسان کی طرح نہیں ہوتا۔

عقل کی کمی فطری فہم کو الجھا دیتی ہے جو کہ تمام ٹھوس عمل اور نیک نیت کے پیچھے محرک ہے

جب کسی شخص کی دماغی گاڑی کا اسٹیئرنگ وہیل خراب ہوجاتا ہے، تو ان کا لامحالہ حادثہ ہوتا ہے اور وہ خود کو درد اور مصائب کی کھائی میں پا سکتا ہے۔

مثال کے طور پر: شوہر خوشی سے گاڑی چلا رہا ہے، اور پارک کے راستے میں، اس کی بیوی نے اسے پارک کی بجائے اپنے والدین کے گھر جانے

کے لیے سمت بدلنے کو کہا، اور یہاں اس کی خوشی غصے میں بدل جاتی ہے۔

میں نے یہ مثال اس لیے چُنی ہے کہ یہ ایک عام سی بات ہے، عام معاملات میں نتیجہ یا تو شوہر اپنی بیوی کی درخواست کو مسترد کر دیتا ہے یا ناراضگی اور ناراضگی سے راضی ہو جاتا ہے، اور عموماً یہی ہوتا ہے، دونوں صورتوں میں غصہ غالب آ جاتا ہے، ماحول کشیدہ ہو جاتا ہے، اور سکون خراب ہو جاتا ہے۔

بعض صورتوں میں، غصہ متشدد مزاج والوں کے لیے المیہ میں بدل سکتا ہے۔ غصہ یادداشت پر اثر انداز ہو سکتا ہے، یا ڈرائیور احتیاط اور دھیان سے گاڑی چلانا بھول سکتا ہے، یا ٹریفک سگنلز پر عمل کرنے میں کوتاہی کر سکتا ہے، جس کے نتیجے میں تصادم ہو سکتا ہے یا، خدا نہ کرے، موت ہو جائے۔

آخر میں، غصہ زندگی کے رتھ میں مرضی کے اسٹیئرنگ وہیل کو بند کر دیتا ہے اور اسے اپنے مادی اور روحانی مقاصد تک پہنچنے سے روکتا ہے۔

ہاتھی کی یاد

"میموری" نامی فیکلٹی خدا کی طرف سے بنی نوع انسان کے لیے ایک تحفہ ہے، اور یہ کتنی بڑی نعمت ہے! یادداشت جانوروں کو بھی دی جاتی ہے۔ اس کے بغیر، وہ اپنے جوانوں کو پہچاننے سے قاصر ہوں گے کچھ جانور بہترین یادیں رکھتے ہیں، جیسا کہ ایک ہاتھی کے بارے میں درج ذیل کہانی بیان کرتی ہے۔

جب ایک بہت بڑا ہاتھی لکڑی کی نقل و حمل کر رہا تھا، جیسا کہ مشرق میں بہت سے تربیت یافتہ ہاتھی کرتے ہیں، ایک لڑکا اس کے قریب پہنچا، اس کی سونڈ پر سوئی چبھوائی، اور بھاگ گیا۔

اس واقعہ کو ایک سال گزر گیا، اور اسی ہاتھی کا سامنا اسی لڑکے سے سڑک پر ہوا، یہ ہاتھی کے لیے اپنا بدلہ لینے کے لیے نسبتاً مناسب لمحہ تھا، اس لیے اس نے لڑکے کے گرد اپنی سونڈ لپیٹ دی اور اسے بے دردی سے سڑک کے دوسری طرف پھینک دیا، اس طرح، جانوروں کی یادیں ہوتی ہیں۔

***

میں نے بہت سے خواب دیکھے ہیں اور اب میں بیدار ہوں اور اپنی روح کی قربان گاہ پر تیری یاد کی شمعیں روشن کر رہا ہوں، اے میرے خدا

اپنی آنکھوں سے، جن کے ڈھکنوں نے نیند کی نیند چھوڑ دی ہے، میں تیرے حسین چہرے کو دیکھتا ہوں اور اس کی مقدس روشنیوں کو دیکھ کر لطف اندوز ہوتا ہوں

اور تیرے کرم سے مجھے صحت اور بیماری کی سمجھ آئی ہے۔

زندگی اور موت

یہ تمام قسم کے خواب ہیں۔

میں نے ناول "روشن رنگوں میں رنگے خواب" پڑھنا ختم کر دیا ہے۔
چمکتے سرابوں کے پردے پر

اور اب میں آپ کو وجود میں واحد سچائی کے طور پر دیکھ رہا ہوں۔

چینلز کو کھلا رکھنا

زیادہ تر لوگ خدا کے بارے میں اس وقت تک سنجیدگی سے نہیں سوچتے جب تک کہ انہیں سنگین مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، اور پھر وہ اس سے مداخلت کرنے اور انہیں ان کی مشکلات سے بچانے کی توقع رکھتے ہیں۔

روشن خیالوں میں سے ایک نے کہا: "اگر آپ اپنی زندگی کے موسم گرما میں خدا کو اپنے مہمان بننے کے لئے نہیں بلائیں گے، تو وہ آپ کی زندگی کے موسم سرما میں آپ کے پاس نہیں آئے گا"

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خدا ہماری مدد نہیں کرنا چاہتا وہ مدد کا ہاتھ بڑھانا چاہتا ہے اور ہمیں ہمارے دکھوں سے نجات دینا چاہتا ہے۔ تاہم، جب ہم کئی سالوں تک اس کے قوانین سے متصادم زندگی گزارتے ہیں، اور غور و فکر کے ساتھ اس کے ساتھ بات چیت نہیں کرتے ہیں، تو ذہن پر وہم کا ڈھیر لگ جاتا ہے، اور خدا کے ساتھ رابطے کے راستے خوف، خود غرضی، نفسانی خواہشات کی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں۔ ضد، بری عادات اور منفیت اس طرح اب کوئی کھلا راستہ نہیں ہے جس کے ذریعے خدائی مدد ہم تک پہنچ سکے۔

اگر ہم اپنے خیالات کو تیار کرنے اور چینلز کو کھلا رکھنے میں ناکام رہے تو ہم زندگی کے سفر کے دوران ان مسائل کا سامنا نہیں کر پائیں گے اور ان پر قابو نہیں پا سکیں گے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک شخص جو خدا سے محبت کرتا تھا اس نے اس کے بابرکت نام کو گہری ارتکاز اور گہری محبت کے ساتھ پڑھتے ہوئے پایا، اس سے قطع نظر کہ وہ کچھ بھی کر رہا تھا، اس نے یہ مشق بچپن میں شروع کی اور اسے اتنی تندہی سے برقرار رکھا کہ وہ سوتے میں بھی خدا کا نام بولتا تھا۔

جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا، وہ گھنے جنگلوں کو پار کرتا جس میں خوفناک شیروں، کوبراوں، بچھووں اور زہریلے کیڑے مکوڑوں سے بھرے ہوتے تھے، اس کے پاس کپڑے اور سینڈل کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا تھا۔

لوگ اس کی دیدہ دلیری سے حیران ہوتے اور حیرت سے اس سے پوچھتے: کیا تمہیں ان وحشی درندوں اور نقصان دہ کیڑوں نے کبھی نقصان نہیں پہنچایا؟ وہ جواب دیتا:

"بالکل، مجھے کبھی نقصان نہیں پہنچا، کیونکہ میں ہمیشہ اپنے ساتھ اللہ کا نام لیتا ہوں اور یہی میری حفاظت ہے۔"

ہم یہ بھی تسلیم کر سکتے ہیں کہ خدا کی حفاظت ہمیں گھیرے ہوئے ہے وہ ہماری مصیبتوں کو دور کرنے اور ہماری مشکلات پر قابو پانے میں ہماری مدد کرنے کے لیے ہمیشہ موجود رہتا ہے، لیکن ہمیں اپنے آپ کو اس کی نعمتوں کو قبول کرنے، اس کے بارے میں سوچنے، اس سے دعا کرنے، اور اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران اپنے دلوں میں اس کے ساتھ بات چیت کرتے رہنا چاہیے۔

اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہم سمندری طوفانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں، اور پیچیدہ مسائل اور سنگین بحران ہمیں شکست یا ہمارے عزم کو توڑ نہیں سکیں گے۔

روحانی فخر

عاجزی روحانی راہ پر سب سے بڑا فائدہ ہے، اور عاجزی کو فروغ دینا خود کی ترقی کو تیز کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔

عاجزی وہ بنیاد ہونی چاہئے جس پر سالک اپنی روحانی زندگی کی تعمیر کرتا ہے اگر وہ اپنے مقصد تک پہنچنا چاہتا ہے، جو کہ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہونا اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنا ہے۔

دنیا کامیابیوں، املاک اور عہدوں پر فخر کرنے اور دوسروں کی منظوری اور تعریف حاصل کرنے کی کوشش کرنے کی ترغیب دیتی ہے، لیکن متلاشی کو اپنی توجہ چھوٹی ذات، "انا" سے اعلیٰ نفس کی طرف مبذول کرنی چاہیے۔

حقیقی عاجزی کا مطلب ہے یقین کے ساتھ جاننا کہ خدا ہی سب کچھ ہے، اور خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایک عظیم تر خواہش پیدا کرکے انا کی تسکین کی خواہش سے چھٹکارا پانا ہے۔

یہ الہی محبت کو فروغ دینے اور خدا کی طرف رجوع کرنے کے ذریعے خودغرضی کو ترک کرنے کے بارے میں بھی ہے، جو ہر چیز کا سرچشمہ ہے جسے ہم تلاش کرتے ہیں اور حاصل کرنے یا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

روحانی غرور ایک شفاف آزمائش ہے، اور متلاشی کو اس مصیبت سے ہوشیار رہنا چاہیے کیونکہ یہ خدا کے بارے میں کسی تصور یا اس کے ساتھ بات چیت کے امکان کو دھندلا دیتا ہے۔

جب تک شاگرد خلوص نیت سے عاجزی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا، وہ وہم کے جال اور باطل کے پھندوں میں پھنس جائے گا۔

درحقیقت انسان بہت سی کمزوریوں پر قابو پا کر راستے میں بہت ترقی کر لیتا ہے، پھر بھی غرور کے لالچ میں گر سکتا ہے۔

رب کائنات اور ضمیروں کا پرکھنے والا جانتا ہے کہ دلوں کے اندر کیا ہے اور جو اپنی روحانیت پر فخر کرتے ہیں وہ اسے کھو دیتے ہیں

جو لوگ اپنے روحانی تجربات پر فخر کرتے ہیں وہ خود اہمیت سے داغدار ہو جاتے ہیں، یا دوسرے لفظوں میں، وہ اپنے آپ کو خاص سمجھنے لگتے ہیں، اور ان کی حاصل کردہ نعمتوں سے محروم ہو سکتے ہیں۔

وہ جس کے اندر خدائی نعمتوں کا غرور غالب آجاتا ہے وہ روحانی نعمتوں کا غلط استعمال کرتا ہے، اور پھر خدا اس شاگرد کو عاجزی کا سبق دیتا ہے جب تک کہ وہ روحانی فہم حاصل نہیں کر لیتا اور اپنا راستہ درست نہیں کر لیتا، لیکن وہ محبت سے ایسا کرتا ہے، کیونکہ جب شاگرد کا دل پوری عاجزی کے ساتھ خدا کے سامنے کھل جاتا ہے، یہ جان کر کہ وہ مکمل طور پر خدا پر منحصر ہوتا ہے، تب وہ مکمل طور پر خدا پر منحصر ہوتا ہے۔

جب شاگرد کی زندگی عاجزی سے معمور ہو جاتی ہے تو عاجزی کی خوشبو الٰہی دیکھ بھال کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے، شاگرد پر رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اس کی زندگی امن و محبت سے بھر جاتی ہے۔

انسانی فطرت

سوچ لامحدود ہے، جیسا کہ آپ کا مطالعہ یا تخصص کا کوئی بھی شعبہ ہو، ایک بار جب آپ اپنا ذہن اس مواد پر ڈال دیں گے، تو یہ غیر معینہ مدت تک اس سمت میں چلا جائے گا، اس حکمت یا معلومات کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے جسے آپ استعمال کر سکتے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

میرے دوستو، کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ میں سے ہر ایک ان الفاظ کی تشریح دوسروں سے قدرے مختلف انداز میں کرتا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ سوچنے کا عمل ایک شخص سے دوسرے میں مختلف ہوتا ہے۔

چونکہ ہر شخص اپنی فطرت اور سوچنے کے انداز میں منفرد ہوتا ہے، اس لیے کسی بھی صورت حال میں ان کے ردعمل اور ردعمل کسی دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، ان کی اندرونی فطرت ان کے خیالات، احساسات، ردعمل اور محرکات کا مجموعہ ہوتی ہے- اور یہ بدلے میں، ان کی مقناطیسیت کی نوعیت، یا کشش کی طاقت کا تعین کرتے ہیں۔

مقناطیسیت وہ سب سے بڑی طاقت ہے جس کے ذریعے آپ دوستوں، دوستانہ ہمدردی اور خیر سگالی کو اپنی طرف متوجہ کر سکتے ہیں۔

ہم سب کو توجہ دی جائے اور اس پر غور کیا جائے۔ کوئی بھی نظر انداز یا فراموش نہیں کرنا چاہتا یہاں تک کہ بچے بھی توجہ مبذول کرنے کی کوشش کرنے کے لیے جان بوجھ کر کچھ خاص طریقے اختیار کرتے ہیں

ہم بھی چاہتے ہیں کہ دوسروں سے پیار کیا جائے اور ان کی تعریف کی جائے لیکن ہم میں سے کتنے دوسروں کو وہی سمجھ اور غور دیتے ہیں جو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے مستحق ہیں؟

ہم اپنے آپ سے بے حد ہمدرد اور اپنی کوتاہیوں کو معاف کرنے والے ہیں، جب کہ ہم دوسروں کے غلط کاموں پر تنقید اور مذمت کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔

کیا ہم دوسروں کے سامنے کھڑے ہو کر انہیں بچپن سے ہی اپنی خامیوں کے بارے میں بتا سکتے ہیں؟ اس کا جواب نہیں ہے۔

لیکن جب تک ہم اچھا سلوک نہیں سیکھیں گے، ہم دوسروں کو یہ نہیں دکھا سکتے کہ اچھا برتاؤ کیسے کریں۔

اگر ہم خود ان کا شکار ہیں تو ہمیں دوسروں کی کمزوریوں کے بارے میں عدم برداشت کا کوئی حق نہیں ہے۔

دنیا ایسے لوگوں سے بھری پڑی ہے جو دوسروں کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں لیکن خود کو نہیں جب تک ہم تعمیری خود تشخیص میں مشغول نہیں ہوں گے، دن اور سال ہمارے بدلے بغیر گزر جائیں گے۔

ہمیں اپنی اصلاح کی ضرورت ہے کیونکہ جب ہم اپنی اصلاح کریں گے تو ہم اپنی اچھی مثال سے ہزاروں لوگوں کی اصلاح کر سکیں گے۔

درحقیقت، اعمال الفاظ سے زیادہ بلند آواز میں بولتے ہیں۔

****

روحانی الہامات مسلسل تجدید ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ سکون اور خوشی لاتے ہیں۔

روحانی بیداری ایک نرم ہوا کے جھونکے سے شروع ہوتی ہے اور پھر مضبوط ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ یہ ایک بابرکت ہوا بن جاتی ہے جو جہالت کے ملبے، برائی کے ملبے اور خود غرضی کے ڈھیروں کو بہا لے جاتی ہے۔

روشن خیالی کے شائقین کی بڑھتی ہوئی تعداد کی عالمی سطح پر ہم آہنگی اور روحانی تفہیم کی طرف بڑھنے کی خواہش میں حوصلہ افزا نشانیاں نمودار ہو رہی ہیں۔

جس حد تک ہم امن کی لہروں سے ہم آہنگ ہوتے ہیں، ہم اپنی روحانی فطرت اور اپنے الہی منبع سے اپنے تعلق سے زیادہ واقف ہوتے ہیں۔

الہی محبت خیالات کو پاک کرتی ہے۔
یہ جذبات کو صاف کرتا ہے۔
اور شعور بیدار کرتے ہیں۔

الٰہی حکمت گہری، سادہ اور اعلیٰ ہے، اور جو اس سے ہم آہنگ ہوتا ہے اس کے پاس ایک اندرونی کمپاس ہوتا ہے جو اسے صحیح سمت دکھاتا ہے تاکہ وہ گمراہ نہ ہو۔

الٰہی حکمت اور الٰہی محبت اتنی ہی قریب ہیں جتنا کہ ہمارے خیالات انہیں ہمارے ساتھ ہونے دیتے ہیں۔

جس طرح ایک الیکٹرک جنریٹر شہر کی روشنیوں کو برقی طاقت فراہم کرتا ہے، اسی طرح جو لوگ خدا کے ساتھ ہم آہنگی رکھتے ہیں ان کو نورانی توانائی ملتی ہے جو ان کی روحوں اور اپنے اردگرد کے اندھیرے کو دور کرنے میں ان کی مدد کرتی ہے۔

جو لوگ حقیقی معنوں میں خدا سے محبت کرتے ہیں اور اپنی زندگیوں کو کائنات کے قوانین سے ہم آہنگ کرتے ہیں وہ طاقت، امن اور برکت کی فراوانی کا تجربہ کرتے ہیں۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں برکتوں اور اعلیٰ الہاموں سے نوازے۔
اور وہ ہمارے عزم کو نتیجہ خیز کام کرنے اور بے لوث خدمت کرنے کی توانائی اور صلاحیت سے بھر دے۔
اور یہ کہ ہم اس کی مسلسل یاد میں رہتے ہیں جو تمام بھلائیوں، فضل اور وجود کا سرچشمہ ہے۔

آرکائیوز سے: خواہش مند درخت کی کہانی

بہت پہلے، ہیری نامی ایک ہجوم ہندوستان میں رہتا تھا اور کئی سال ہمالیہ میں ایک نایاب درخت کی تلاش میں بھٹکتا رہا جسے وش ٹری کہتے ہیں۔

لیجنڈ کا کہنا ہے کہ یہ حیرت انگیز درخت صرف ہرمیس کو ان کی سنت پرستی اور روحانی مضامین کے سخت مشق کے انعام کے طور پر ملتے ہیں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ درخت ان کی شاخوں کے نیچے بیٹھنے والے کی خواہشات اور خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

ہرمٹ ہیری نے گہرا محسوس کیا کہ وہ اس درخت کو تلاش کرنے کا مستحق ہے جس کی بدولت اس کی مختلف سادگیوں کی طویل مشق، مشقت کے اس کے رضاکارانہ ذائقہ، اور اس سخت نظم و ضبط سے وابستگی جو اس نے اپنے لیے مقرر کیا تھا۔

لیکن ان تمام روحانی مشاغل کے باوجود، اس نے ابھی تک کچھ اسباق سیکھے تھے جو اسے علم الہی کی خواہش تھی، اس نے دوسری، کم خواہشات کو بھی پالا تھا۔

ان خواہشات میں سے ایک خواہش مند درخت کو تلاش کرنے کی آرزو تھی، ناہموار پہاڑی راستوں نے اس کے ننگے پاؤں اس کے دل کی خواہش کے مقصد کی تلاش اور اس کی گہری خواہشات کی تکمیل کے لیے اس کے ننگے پاؤں اُکھڑے ہوئے تھے، اس کے اندرونی احساس نے اسے مسلسل یقین دلایا تھا کہ اس کی خواہش پوری ہو جائے گی، اور یہ کہ درخت اس کا انتظار کر رہا ہے جو اس کی روحانی کوششوں کے ایک عظیم الشان انعام کے طور پر ہے۔ عام آدمی

ہمالیہ کی ایک وادی میں اس کو ایک چوڑے پتوں والا درخت ملا جو اس کی روحانی بصیرت کی بدولت اس نے فوراً ہی اس خزانے کے طور پر پہچان لیا جس کی وہ طویل عرصے سے تلاش اور تڑپ کر رہا تھا۔

وہ فوراً اور بڑی بے تابی کے ساتھ درخت کی خوش آمدید کہتی شاخوں کے قریب پہنچا اور اس کے نیچے بیٹھ کر اس منفرد درخت کی غیر معمولی طاقتوں کا تجربہ کرنے کے لیے، ہیری نے اپنی آنکھیں بند کیں اور اپنے آپ سے کہا، "اگر یہ خواہشات کا درخت ہے، تو اسے میرے لیے ایک زبردست قلعہ بننے دو!"

ابھی یہ خیال اس کے ذہن سے گزرا ہی تھا کہ درخت کے پاس ایک شاندار محل نمودار ہوا، جس کے چاروں طرف تازہ گلابوں، خوشبودار تلسی اور بلند و بالا درختوں سے بھرے سرسبز باغات تھے۔

ہیری اس معجزے پر خوش ہوا اور اپنی سب سے پیاری خواہش پوری ہونے کی خوشی سے بھر گیا، کیوں کہ آخر کار اسے وہ وشنگ ٹری مل گیا جس کی اس نے بہت دیر سے تلاش کی تھی، اس نے اپنی اگلی خواہش کا اظہار کرنے کے لیے زیادہ انتظار نہیں کیا، اور کہا: "میں اپنے ارد گرد خوبصورت کنیزوں کا ایک گروپ دیکھنا چاہتا ہوں جو مجھے بہترین اور لذیذ کھانے پیش کرتا ہو اور سونے سے زیادہ میٹھے کھانے پینے سے بھی زیادہ میٹھے کھانے پیتا ہوں وہ پیالے جو چمکتے سونے کی طرح چمکتے ہیں"

پلک جھپکتے ہی اس کی خواہش پوری ہو گئی، کیونکہ اس نے اپنے سامنے سونے کے تختوں پر ہر طرح کی لذیذ چیزوں سے لدی ہوئی ایک دسترخوان دیکھی، اور خوبصورت کنیزیں اسے بادشاہوں اور شہزادوں کے لیے مختلف قسم کے کھانے پینے کی پیشکش کر رہی تھیں۔

شاہانہ اور اسراف ضیافت سے لطف اندوز ہونے کے بعد، ہمارے دوست نے اپنی نئی رہائش گاہ کا معائنہ کرنا شروع کیا، وہ ماربل کی چمکیلی سیڑھیوں پر چڑھا اور شاندار رونقوں کے جواہرات سے سجے ایوانوں میں ٹہلنے لگا۔

آخر کار، ہمارا خوش نصیب ہمت چلتے چلتے تھک گیا اور زمینی منزل کے ایک کمرے میں سکون اور آرام کی تلاش میں اس کمرے کی نچلی کھڑکیاں شاندار وشنگ ٹری کی لمبی شاخوں سے چھائی ہوئی تھیں۔

جب وہ کھڑکی کے پاس ایک چارپائی پر لیٹ گیا تو اس نے دیکھا کہ خواہش مند درخت کی گھنی شاخوں نے روشنی کو روک دیا ہے اور اسے تنہا محسوس ہوا اور اس کے دل میں خوف پیدا ہو گیا، خاموشی کو صرف چند آوازوں سے ٹوٹا، جو اس نے سوچا کہ باغ سے آرہی ہیں یا جنگل کے جنگلی جانوروں کی طرف سے جو محل کی دیواروں سے پرے آزادی سے گھوم رہے ہیں۔

اس نے اپنے آپ سے کہا: اگر جنگل کا کوئی شیر کھڑکی سے داخل ہو جائے تو کیا ہوگا؟ اس صورت میں، یہ مجھے کھا جائے گا اور یہ میرے لئے انجام ہو جائے گا

جیسے ہی اس کے ذہن میں خوف کا یہ خیال آیا تھا کہ ایک خوفناک شیر نے کھڑکی سے جھپٹا، خوفزدہ ہرن کو پکڑ لیا، اور اسے تڑپ کرنے کے لیے لے گیا، واقعی ایک خوفناک انجام۔

بدقسمتی سے، ہیری کو یہ احساس نہیں تھا کہ وشنگ ٹری اچھے اور برے خیالات میں فرق نہیں کرتا تھا، اس کا مقصد صرف ان لوگوں کی خواہشات کو پورا کرنا تھا جنہوں نے انہیں پناہ دی تھی، درحقیقت، وشنگ ٹری نے ہیری کی طاقتور ذہنی تصویر کو مکمل طور پر مجسم کیا، اور یہی اس کی آخری سوچ تھی۔

ہر انسان اپنی خواہشات کے درخت کے نیچے رہتا ہے۔ جو اس کی تمام خواہشات کو پورا کرتا ہے۔ وہ درخت قوتِ ارادی ہے۔ انسانی قوتِ ارادیہ جو کہ رضائے الٰہی کی عکاس ہے، اپنے جوہر میں انسان کی امیدوں اور خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔

لیکن جو شخص اپنی خواہشات، خواہشات اور خیالات پر قابو پانا نہیں جانتا اسے اپنے رب کا ہزار بار شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ اس کے بے ضابطہ خیالات فوری طور پر پورے نہیں ہوتے، ورنہ جنگلی خواہشات خود بخود شکاری، درندہ صفت شیروں کا روپ دھار لیں گی جو روح کے سکون کو چیر ڈالتے ہیں، خوشی کی ہڈیوں کو کچل دیتے ہیں، اور روحانی سکون کو ایک بارود میں بدل دیتے ہیں۔

خواہش مند درخت کی شاخوں کے نیچے بیٹھ کر اپنے خیالات کو مثبت اور اچھی چیزوں پر مرکوز کرنے کا یہ ایک اچھا سبق ہے جو کہ انسان کی مضبوط قوت ارادی اور زبردست عقل کے سوا کچھ نہیں۔

ایک شخص کو خوف، ناکامی، بیماری اور جہالت پر توجہ مرکوز کرنے اور ان کے بارے میں مسلسل سوچنے سے ہوشیار رہنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ یہ منفی چیزیں نامعلوم کے اندھیروں سے راکشسوں کی طرح ابھریں اور سنگین مسائل پیدا کر دیں جن سے نمٹنا یا کنٹرول کرنا مشکل ہے۔

منفی خیالات صرف اس شخص کو نقصان پہنچاتے ہیں جو انہیں پناہ دیتا ہے۔ اگر کوئی اپنی اور دوسروں کی بھلائی چاہتا ہے تو انہیں مثبت خیالات سے بدل دیا جائے اور کامیابی خدا کی طرف سے آتی ہے۔

****

مادی تحائف کے علاوہ، خُدا ہمیں ایمان اور روحانی سمجھ بھی دیتا ہے۔

اور جو لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں، وہ اعلیٰ ترین الہی شعور عطا کرتا ہے۔

بابرکت تحفے وہ ہیں جو دلوں کو چھوتے ہیں، سخت طبیعت کو بدلتے ہیں، روحوں کو روحانی غفلت سے بیدار کرتے ہیں، اور ایک انسانی خاندان کے افراد کے درمیان آشنائی اور ہم آہنگی کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

خدا کو جاننے والے نہ صرف اپنے حکیمانہ الفاظ اور کامل مثال کے ذریعہ تعلیم دیتے ہیں بلکہ ہمیں خالص اور غیر مشروط الہی محبت بھی عطا کرتے ہیں اس محبت کی روشنی میں، ہم اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کا ایک نیا وژن حاصل کرتے ہیں۔

خدا کے برگزیدہ لوگ اس دنیا میں ہمیں اپنے فضل کا علم دینے کے لیے آتے ہیں، اور ہمیں وہ اندرونی روشنی دکھاتے ہیں جو ہمیں ہاتھ سے پکڑ کر آسمانی گھر کی طرف لے جاتی ہے، تاکہ ہمارے دل ہر قسم کی مایوسی اور دنیاوی تاریکی سے آزاد ہوں، اور وہ ہمیں حوصلہ دیتے ہیں، یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا الٰہی وراثت میں حصہ ہے اور یہ کہ ہم ہم آہنگیۓ کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتے ہیں۔

جوں جوں انسان اپنے خالق کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا جاتا ہے، اس کے گناہ بکھر جاتے ہیں، اس کی کمزوریاں طاقت میں بدل جاتی ہیں، اور اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کی روح اپنے جوہر میں خالص اور خدا کے قریب ہے۔

جب ہمیشہ چمکتا ہوا الٰہی نور اس کے چاہنے والے پر چمکتا ہے تو اسے احساس ہوتا ہے کہ الٰہی جوہر اپنے اندر اور دوسروں میں بھی موجود ہے، موٹے پردوں کے باوجود جو روحوں میں اس کی چمک کو وہم کی گرفت سے روکتا ہے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں تحائف کا تحفہ عطا فرمائے: ہمارے شعور کے اندر اعلیٰ امن، عظیم محبت، اور ناقابل بیان خوشی کا احساس

ہمیں بس محبت اور اعتماد کے ساتھ عالمگیر دل کی طرف رجوع کرنا ہے جس کی محبت کی کوئی انتہا نہیں اور جس کے دینے کی کوئی حد نہیں۔

خدا چاہتا ہے کہ ہمیں برکت دے اور اپنے فضل سے ہمیں دے، لیکن ہمیں اپنے دلوں کو کھولنا چاہیے، اپنی آرزوؤں کو دور کرنا چاہیے، اور اپنے آپ کو اس کے بے پناہ فضل کے لیے قبول کرنا چاہیے۔

جب ہم اللہ کو اپنے پورے دل سے پکارتے ہیں، تو تمام رکاوٹیں جیسے پریشانی، شکوک اور خوف دور ہو جاتے ہیں، اور ہم خدا کے قریب اور اس کی قربت کو محسوس کرتے ہیں۔

ہم سب کی بھلائی اور برکت چاہتے ہیں۔

السلام علیکم دوستو

میرے ابدی مہمان بنو

اے رب میرے قدموں کو سیدھے راستے پر چلا
اور احسان کے کاموں میں میرے ہاتھ بڑھائیں۔

میری آنکھوں کو برکت دے تاکہ وہ دیکھ سکیں جو مجھے دیکھنا چاہیے۔
میرے الفاظ کے ذریعے آپ کی حوصلہ افزائی ہونے دیں۔
اور میرے میٹھے اور نرم الفاظ سے دوسروں پر اپنی مہربانیوں کی بارش کرو

میری روح کے پھول سے تیری خوشبو نکلے۔
اور روحوں کو اپنی موجودگی کے مندر کی طرف متوجہ کرنا

تیرا لمس میرے دل کو خوش کرے۔
شاید وہ سب کے ساتھ ہم آہنگی اور ہم آہنگی پیدا کرنے میں ناکام رہے گا۔

میرے خیالات کے ذریعے کام کریں۔
میں دوسروں کو تیرے امن کے چشمے تک پہنچا سکتا ہوں۔

میرے ابدی مہمان بنو
اور میرے سکون اور خوشی کے مندر میں رہو

میں تمہیں کبھی نہیں بھولوں گا، خداوند
میں تمہارے بغیر زندگی کی راہوں پر نہیں چلوں گا۔

میں وقت کی راہوں میں کھو گیا تھا۔
آپ نے مجھے راستہ دکھایا اور مجھے اپنے پاس واپس لایا

مجھے زبردست جذباتی خواہشات عطا کریں۔
اور تم سے زندہ عقیدت کی گونج میں
مجھے اپنی مبارک آواز سننے دو

****

استاد نے ایک طالب علم کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا:

ٹھوکریں کھانا اور غلط جال میں پڑنا ایک عارضی کمزوری ہے۔

یہ مت سوچیں کہ آپ زندگی کی بھول بھلیوں میں کھو گئے ہیں اور دوبارہ راستہ نہیں مل پائیں گے اگر آپ اپنے تجربات سے سیکھیں تو وہی

زمین جس پر آپ گرتے ہیں اسے دوبارہ اٹھنے کے لیے سہارے اور بنیاد کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اگر آپ اپنی زندگی میں مخصوص غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہیں اور انہیں نہ دہرانے کا فیصلہ کرتے ہیں، یہاں تک کہ اگر آپ دوبارہ گرتے ہیں، تو اس زوال کا اثر اس سے بہت کم ہوگا اگر آپ نے کوشش نہیں کی تھی۔

ہمیں اپنی تمام کوششوں میں کامیابی کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔

ہماری کچھ کوششیں ناکام ہو سکتی ہیں، لیکن دوسری کوششیں کامیاب ہوں گی۔

جان لیں کہ کامیابی اور ناکامی ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ نہ تو کسی دوسرے سے آزادانہ طور پر موجود ہو سکتا ہے۔ اس لیے اگر ہم بڑی کامیابی حاصل کرتے ہیں تو ہمیں مغرور یا مغرور نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی ناکامی کا سامنا کرنے پر ہمیں مایوس یا مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

****

کہا جاتا ہے کہ ایک مشہور پروفیسر نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ خرابی صحت میں گزارا، چالیس سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے انہیں دو اعصابی خرابی ہوئی اور دل کی شدید بیماری ہو گئی۔

اس کے لیے اپنا کام جاری رکھنا بہت مشکل تھا، اور گزرتے دنوں کے ساتھ اس کی حالت خراب ہوتی گئی یہاں تک کہ اسے چلنے پھرنے اور سبق دینے میں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ معمولی سی جسمانی حرکت سے اسے شدید درد اور گھٹن کا احساس ہونے لگا۔

آخر میں - آپ کی زندگی لمبی ہو - اس کے ڈاکٹروں نے اسے بتایا کہ اس کے دن گنے جا چکے ہیں، اور ڈاکٹروں کی تشخیص نے اس کی بے بسی اور مایوسی کے احساس کو بڑھا دیا

اس کے تھوڑی دیر بعد، اس نے ایک متاثر کن روحانی اعتکاف میں شرکت کی جس نے اسے چیزوں کو ایک نئے نقطہ نظر سے دیکھا، اور اس نے خدا کے قریب محسوس کیا۔

اس دوپہر کو وہ سیر کے لیے گیا اور دیودار کے جنگل میں داخل ہوا اور آرام کرنے کے لیے ایک درخت کے تنے پر بیٹھ گیا، اور اپنے آپ کو اپنے پورے وجود کے ساتھ دعا کرتا ہوا، اپنے دل کی گہرائیوں سے اللہ سے دعا کرتا ہوا کہ وہ اسے شفا دے اور اس کی جسمانی معذوری سے نجات دے۔

پھر اُس نے خُدا سے کہا کہ وہ اُس کے پاس آئے، اُس کی جان لے، اور اُس کی جسمانی حالت درست کرے۔

اس حوالے سے انھوں نے کہا: ’’وہاں جنگل میں میرا خدا سے تعلق تھا اور میں نے محسوس کیا کہ میرے جسم کا ہر خلیہ خدا کی موجودگی سے کانپ رہا ہے‘‘۔

کچھ دنوں بعد وہ ایک پہاڑ پر چڑھنے میں کامیاب ہو گئے، ایک ایسی سرگرمی جو وہ پہلے کبھی نہیں کر سکے تھے، اس حوالے سے انہوں نے کہا: "جب میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو خوف اور کمزوری کے احساسات نے مجھے چھوڑ دیا اور میں نے انہیں دوبارہ کبھی محسوس نہیں کیا، تب سے میں نے محسوس کیا کہ میرے سینے میں ایک نیا دل دھڑک رہا ہے۔"

اور حقیقت میں وہی ہوا، جب وہ اپنی جاندار، توانائی، اور ادبی پیداوار کے لیے مشہور ہوا، اور اپنے ڈاکٹروں سے اس تشخیص کے بعد تقریباً چالیس سال تک زندہ رہا۔

اکثر، جب ہم اپنے آپ کو سوچنے اور عمل کرنے کے طریقوں کو تبدیل کرنے پر مجبور پاتے ہیں، خواہ وہ ضرورت ہو یا درد کی وجہ سے، ہم خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور نئے سرے سے آغاز کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، تب تخلیقی عمل شروع ہوتا ہے، اور زندگی کی قوت ہمارے خیالات اور جسموں میں بغیر کسی رکاوٹ کے بہتی ہے، اسی وجہ سے، حقیقی روحانی تبدیلی نازک نفسیاتی یا جسمانی تکالیف کے دوران ہوتی ہے۔

نماز ترک کرنے" کے نام سے ایک دعا ہے جس میں دعا کرنے والا کہتا " ہے:

اے رب، اس وقت میں اس پریشانی کا سامنا کر رہا ہوں، لیکن " نتیجے تیرے ہاتھ میں ہے، میرے پیارے خدا یہ تیرا حکم ہے، اور میں تیری مرضی کو قبول کروں گا اور جو کچھ تو میرے لیے چاہے گا اس پر راضی "رہوں گا۔

فطری طور پر، بہت سے لوگوں کے لیے اس طریقے سے خلوص کے ساتھ دعا کرنا مشکل ہے، کیونکہ اس کا مطلب ہے خود پسندی اور "انا" کی خواہشات کو ترک کرنا، اور یہ اس شخص کے لیے مشکل ترین کاموں میں سے ایک ہے جو اس پر قادر ہے خدا پر کامل بھروسا ظاہر کرتا ہے۔

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں غیر فعال اور منحصر ہو جانا چاہئے، خدا سے یہ توقع رکھنا چاہئے کہ وہ ہماری طرف سے بغیر کسی کوشش کے ہمارے تمام مسائل حل کر دے گا "اور کہو، 'کام!'" کیونکہ عمل کے بغیر ایمان بے جان ہے۔

اگر کوئی شخص کمرے میں بیٹھ کر دروازہ بند کر کے اپنے آپ کو یہ یقین دلاتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید کچھ کیے بغیر ہی امیر بنا دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرے گا، کیونکہ اسے دولت مند ہونے کے "لیے کام کرنا پڑتا ہے یا کوئی اور چیز۔

کام" یا روحانی کوششوں سے خالی اندھا یقین عقل کی روشنی کو "
بجھا دیتا ہے، لیکن اگر کوئی شخص اپنے دماغ کو استعمال کرتا ہے، منطقی
کام کرتا ہے، اور تعمیری سرگرمیوں میں مشغول ہوتا ہے، تو وہ الہی
دیکھ بھال حاصل کرے گا اور الہی جواب حاصل کرے گا۔

****

سچی دوستی اس دنیا کی کسی بھی دولت سے بڑھ کر ہے۔
جن کے دلوں میں محبت ہوتی ہے وہ دوسروں کو صحیح معنوں میں جان لیتے ہیں۔
یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے وہ شیشے کی صاف بوتل میں سے دیکھ رہا ہو اور دیکھ رہا ہو کہ اندر کیا ہے۔

دوسروں کو اس طرح جاننا خدا سے محبت کرنے اور اس محبت کے ساتھ دوسروں سے محبت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

****

تصویر میں: ماسٹر پرہنس اپنے کچھ مقامی امریکی دوستوں کے ساتھ جنہوں نے اس کی دوستی کی قدر کی، اس سے بات چیت کرنے کی کوشش کی، اور اس سے مل کر لطف اندوز ہوئے۔

ہم اکثر اپنے آپ کو ایسے حالات میں پھنسے ہوئے پاتے ہیں جن کو ہم تبدیل کرنے کے لیے بے بس نظر آتے ہیں ہم ہر وہ چیز آزماتے ہیں جس کے بارے میں ہم سوچ سکتے ہیں، جس میں ہم اپنے حالات کو اس طریقے سے بدلنے کے لیے خلوص دل سے خدا سے دعا کرتے ہیں جس کے بارے میں ہمیں یقین ہے کہ ہمارے لیے بہتر ہے، اس کے باوجود، ہم جس چیز کی خواہش رکھتے ہیں- چاہے مالی امداد، صحت، یا کوئی اور چیز- ہو سکتا ہے پورا نہ ہو، جس سے ہمیں مایوسی اور مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

لیکن جب ہم اپنے اندر موجود الہی طاقت سے رابطہ قائم نہیں کر پاتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ہتھیار ڈالنے کا مطلب نہیں سمجھتے۔

ایک عقلمند آدمی نے ایک بار مشورہ دیا تھا کہ مراقبہ کے ذریعے تمام مسائل حل کیے جا سکتے ہیں، لیکن زیادہ تر لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ مراقبہ خدا کو پکڑنے یا اس سے کوئی اور چیز حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا ہے، ہمیں پہلے خدا سے اپنے تعلق کو پہچاننا چاہیے اور اس چھوٹی سی انا یا "انا" کو چھوڑنا چاہیے جو ہماری زندگیوں میں رکاوٹ بن کر کھڑی ہے اور الہی طاقت کے بہاؤ کو محدود کرتی ہے۔

ایک عورت کے بارے میں ایک کہانی ہے جو آٹھ سال تک معذور اور بیمار رہی، مسلسل خدا سے دعا کرتی رہی کہ وہ اسے شفا دے تاکہ وہ اپنا کام دوبارہ شروع کر سکے، آخر کار اس کی ناکام کوششوں سے مایوس ہو کر، اس نے خود کو خدا کی مرضی کے لیے چھوڑ دیا، اس طرح دعا کی:

"میں اپنی زندگی تیرے ہاتھ میں دیتا ہوں، اے رب اگر تو چاہتا ہے کہ میں معذور اور معذور رہوں تو یہ تیرا کام ہے، لیکن میں صحت سے زیادہ تجھ سے چاہتا ہوں، اور معاملہ تیرا ہے کہ آپ کیا چاہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں۔"

دو ہفتوں کے اندر وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گئی اور اپنا بستر چھوڑ دیا۔

یہ متضاد معلوم ہو سکتا ہے، لیکن بنیادی خیال یہ ہے کہ ہم اکثر خود غرضی اور نفسانی خواہشات سے پیدا ہونے والی دعاؤں کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے بجائے اپنی مرضی پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یقیناً، خدا ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد کرتے ہیں، اور ہم جتنا

زیادہ اپنی مرضی کو الہی مرضی کے مطابق کرنے کے لیے تربیت دیتے ہیں، اتنی ہی بابرکت طاقت ہم اپنی زندگیوں میں لاتے ہیں۔

لیکن بعض اوقات ہماری مرضی حکمت سے نہیں چلتی، پھر بھی ہم ایسی چیز حاصل کرنے پر اصرار کرتے ہیں جو ہمارے مفاد میں نہیں ہے، اور خدا ہمارے حالات کو بدلنے میں مداخلت نہیں کرتا ہے۔

ہمارے اپنے وسائل بعض اوقات ہمارے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی ہو سکتے ہیں، لیکن بعد میں ہمیں سنگین چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو ہمارے قابو سے باہر ہو جاتے ہیں، اور ہمیں ایک مشکل میں ڈال دیتے ہیں، تاہم، اگر ہم اپنی انا کو ایک طرف رکھ کر خلوص اور خلوص سے دعا کر سکتے ہیں، "تیری مرضی ہو، میری نہیں،" ہم اپنے دل کو ہدایت کے بہاؤ کے لیے کھول دیتے ہیں، اور الہٰی طاقت اور بے شمار نعمتوں کے لیے ہم اپنے دلوں کو کھول دیتے ہیں۔

اپنے مسائل کو حل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنے کے باوجود، ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ انسانی طاقت محدود ہے اور ہمیں اپنے آپ کو خدا کی لامحدود طاقت کے لیے کھولنا چاہیے، لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس حقیقت کو سمجھنے سے پہلے بہت سے لوگوں کو مکمل بے بسی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ایک بھجن ہے جس میں کہا گیا ہے: "جب میں پھنس جاتا ہوں تو آپ مجھے آزاد کرنے کے لیے آتے ہیں"

اور یہ خدا کا ہمیں سکھانے کا طریقہ ہے کہ آخر کار وہ اکیلا ہی مشکل حالات کو بدلنے اور پیچیدہ مسائل کو حل کرنے پر قادر ہے۔

****

حالانکہ خدا ہماری تمام دعائیں سنتا ہے (تاکہ وہ ہماری عیادت کرے)

لیکن وہ ہمیشہ جواب نہیں دیتا

ہمارا حال ایسا ہے جیسے ایک چھوٹا بچہ اپنی ماں کو پکارتا ہے۔
لیکن ماں اس کے پاس آنے کی ضرورت نہیں سمجھتی
تو وہ اسے ایک کھلونا بھیجتی ہے تاکہ اسے مصروف اور خاموش رکھا جا سکے۔

لیکن جب بچہ کسی اور چیز سے تسلی دینے سے انکار کرتا ہے۔
صرف ماں خود اس کے پاس آتی ہے۔

اسی طرح جو خدا کو پہچاننا چاہتا ہے۔
یہ ایک بچے کی طرح ہونا چاہئے۔
وہ جو ماں کے متبادل کے طور پر موجودگی سے مطمئن نہیں ہے۔

مقناطیسی ترقی

ایک شخص اپنی پسند کی مقناطیسیت پیدا کر سکتا ہے، چاہے وہ خدا کی اعلیٰ طاقت کو اپنی طرف متوجہ کرے، ذہنی قوتیں حاصل کرے، یا روزمرہ کی زندگی کی ضروریات کو اپنی طرف متوجہ کرے۔

خدا نے بنی نوع انسان کو ایک جسم دیا ہے اور ہمیں اس کی دیکھ بھال کرنی چاہیے جو لوگ اپنی جسمانی مقناطیسیت کو صرف اور صرف مادی اثاثوں اور ذہنی طاقت کے لیے استعمال کرتے ہیں وہ آخرکار دھوکے کا شکار ہوں گے تاہم جو لوگ اپنی روحانی مقناطیسیت کو پروان چڑھاتے ہیں وہ اس بابرکت طاقت کو ان کی ضروریات پوری کرتے ہوئے ان کی تمام مادی خواہشات کو پورا کرتے ہوئے پائیں گے۔

ایک عالمگیر قانون ہے جو مؤثر طریقے سے کام کرتا ہے، اور میں نے اپنی زندگی میں اس کا تجربہ کیا ہے اور تصدیق کی ہے کہ یہ کام کرتا ہے۔

ایک شخص کے لیے ایک مضبوط، صحت مند جسم کا ہونا ضروری ہے۔ جو دماغ کے حکموں کا جواب دیتا ہے، تصور کریں کہ ایک سست، غیر متحرک شخص بغیر خواہش اور توانائی کے کام کرنے جا رہا ہے، پھر تصور کریں کہ ایک گھوڑا ریس ٹریک پر سرپٹ دوڑنے کے لیے تیار ہے جیسے ہی اسے شروع کرنے کا اشارہ ملے، جسم کو اس طرح ہونا چاہیے۔

بعض اوقات ہم کچھ ایسے بوڑھے لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کی صحت اچھی ہوتی ہے اور جوانی کی توانائی ہوتی ہے۔ ان کے جسم جوان اور مقناطیسیت سے بھرپور نظر آتے ہیں اور عمر کے باوجود ان میں پرکشش شخصیتیں ہیں۔

نالوں کی توانائی کا مشاہدہ کریں کہ slouching اور slouching لوگ کس طرح اپنی نشستوں پر بیٹھتے ہیں؛ کچھ سست اور نیند میں نظر آتے ہیں، اس قدر کہ جیسے ہی آپ انہیں دیکھتے ہیں، آپ کو تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے دوسرے سیدھے بیٹھتے ہیں، اور آپ جانتے ہیں کہ ان کی ایک متحرک موجودگی ہے۔ جس لمحے آپ انہیں دیکھتے ہیں، آپ ان سے جڑ جاتے ہیں۔

جو بھی اپنے آپ کو جھک کر بیٹھنے دیتا ہے اور لاپرواہی سے غلط کرنسی کے ذریعے اپنی ریڑھ کی ہڈی کو گھماؤ اور موڑنے میں حصے ڈالتا ہے اس قسم کے بیٹھنے سے نفسیاتی کیفیت بھی متاثر ہوتی ہے اور سوچ منفی ہوجاتی ہے۔

جو لوگ سیدھے اور اچھی کرنسی کے ساتھ بیٹھتے ہیں وہ زیادہ مثبت اور پر امید ہوتے ہیں جو خاص حالات کی وجہ سے سیدھا نہیں بیٹھ سکتے وہ اپنی امید، مثبت نقطہ نظر اور مضبوط ذہنی موجودگی سے اس کی تلافی کر سکتے ہیں۔

اپنے ذہن کو ہمیشہ اس پر مرکوز رکھیں کہ آپ جو کچھ بھی کر رہے ہیں، خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا یا معمولی کیوں نہ لگے، ساتھ ہی ساتھ اپنے

ذہن کو لچکدار رکھتے ہوئے اگر ضروری ہو تو آپ کسی دوسری دلچسپی کی طرف منتقل ہو سکتے ہیں، لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر کام مکمل ارتکاز کے ساتھ کریں، کیونکہ اس سے آپ کے کرشمے میں بہت اضافہ ہو گا۔

کسی بھی شعبے میں زیادہ تر کامیاب کاروباری افراد مقناطیسی طاقت کو استعمال کرنے کا طریقہ اچھی طرح جانتے ہیں۔

خود پر قابو رکھنا ایک مقناطیسی کنارہ فراہم کرتا ہے، نیز جذبات اور جذبات سے متاثر نہ ہو کر متوازن ذہن رکھنے کی صلاحیت

جذباتی جوش کو طاقت میں، ذہنی سرگرمی میں بدلنا چاہیے، اور عقل کو جذبات پر قابو پانا چاہیے تاکہ مقناطیسیت ابھرے۔

ذہانت جذبات کے ساتھ مل کر مقناطیسیت پیدا کرتی ہے۔ مقناطیسیت والا شخص اعتماد کے ساتھ بات کرتا ہے۔

وہ عقل سے بات کرتا ہے۔ لیکن اس کے الفاظ جذبات سے بھرے ہوتے ہیں ہمیں اپنی ہر بات میں مخلص ہونا چاہیے لیکن اخلاص کا مطلب دوسروں کو پریشان کرنا یا شرمندہ کرنا نہیں ہے۔

سبزیوں اور پھلوں میں مقناطیسی خصوصیات ہیں، خاص طور پر پھل، کیونکہ یہ ہاضمے کے عمل میں رکاوٹ یا رکاوٹ نہیں بنتے، جب کہ پروٹین اور نشاستے کا زیادہ استعمال جسم میں زہریلے مواد کو جمع کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کوئی بھی بیمار عضو جسم میں عدم توازن پیدا کرے گا، معدے کو خاص طور پر صحت مند اور تندرست رکھنا چاہیے۔ مثال کے طور پر، پیٹ میں گیس تکلیف کا باعث بنتی ہے اور اس طرح مقناطیسیت کو منفی طور پر متاثر کرتی ہے۔

زیادہ مقدار میں کھانا کھانے کے ناپسندیدہ نتائج ہوتے ہیں، جب کہ روزہ رکھنے سے انسان کی مقناطیسیت کو ظاہر کرنے میں مدد ملتی ہے، جیسا کہ وقتاً فوقتاً کچھ کھانا چھوڑنا بھی ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ بھوکا رہنا کسی کی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔

جو لوگ دن میں تین بار گوشت کھاتے ہیں ان کی نظر کمزور ہوتی ہے اور مقناطیسیت کم ہوتی ہے تاہم صرف مناسب غذائیت ہی کافی نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ صحیح سوچ، عمدہ طرز عمل اور زندگی کی راہوں پر سیدھے راستے پر چلنے کی ہو۔

****

اگر آپ ہمیشہ بھروسہ کرتے ہیں

مکمل اعتماد، کسی شک سے بالاتر

کہ خدا کی طاقت آپ کے اندر کام کر رہی ہے۔

اپنے خیالات، دعاؤں اور یقین کے پیچھے

آپ کو لامحدود طاقت دینے کے لیے

زندگی کے تمام حالات سے نمٹنے کے لیے

اور اگر تمہیں یقین ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔

اس کی دیکھ بھال آپ کے ہر قدم کے ساتھ ہے۔

آپ ہمیشہ اس کی برکات کو محسوس کریں گے۔

اور اس کی موجودگی کا احساس کریں۔

آپ کی زندگی کے ہر پہلو میں

****

خدا محبت ہے، اور اس کی تخلیق کا منصوبہ محبت کے علاوہ کسی اور چیز سے پیدا نہیں ہو سکتا تھا یا اس کی جڑیں نہیں بن سکتی تھیں، کیا یہ سادہ سا خیال انسان کے دل کو کسی اور منطق سے زیادہ سکون اور امید نہیں دیتا؟

وہ تمام اہل علم جنہوں نے سچائی کے مرکز تک رسائی حاصل کی ہے انہوں نے ایک آفاقی الٰہی منصوبہ کے وجود کی گواہی دی ہے اور یہ کہ یہ خوبصورت اور لذتوں سے بھرا ہوا ہے۔

خدا نے ہمیں توانائی کے فرشتوں کے طور پر پیدا کیا، زندگی کے دھاروں میں لپٹا، جسمانی چراغوں سے بہتا

لیکن جسمانی چراغ کی نزاکت اور کمزوری پر ہماری توجہ کی وجہ سے، ہم یہ بھول گئے ہیں کہ چراغ کے اندر موجود ابدی زندگی کی توانائی کی ابدی اور ناپید خصوصیات کو کیسے محسوس کیا جائے، جو اتار چڑھاؤ اور تبدیلی کے تابع ہے۔

جب آپ اس دنیا کے شعور سے بالاتر ہو جائیں گے،
یہ جان کر کہ آپ نہ جسم ہیں اور نہ دماغ
تاہم، آپ اپنی موجودگی سے آگاہ رہیں
آپ کی اصل فطرت یہ ہے کہ خالص، بے لگام شعور
وہ جو کائنات کی ہر چیز پر مشتمل ہے۔

الٰہی محبت تمام مادی خواہشات کو پاک کرتی ہے اور انہیں اعلیٰ عزائم اور بلند امنگوں میں بدل دیتی ہے، اور دل کو ان دردوں سے شفا بخشتی ہے جو اکثر ایسے رشتوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں جو اٹل

محبت، کچھ مفاہمت اور باہمی احترام کی مضبوط بنیادوں پر نہیں ہوتے، یا کسی عزیز کی موت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

جب ہم خدا سے پوری طرح محبت کرتے ہیں تو ہم کسی دوسری محبت سے اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اس عظیم ترین محبت کا حصہ نہ ہو، اور اس الہی محبت میں ہمیں تمام دلوں کی محبت ملے گی کیونکہ کائنات میں محبت کا سرچشمہ خدا ہے۔

ہر وہ چیز جو دنیا آپ کو دیتی ہے اور پھر آپ سے چھین لیتی ہے، آپ کو دکھ، درد، یا مایوسی میں چھوڑتی ہے، آپ خدا کے پاس اس سے کہیں زیادہ اور مایوسی اور غم کے نتائج کے بغیر پائیں گے۔

میں نے اپنی آرزوؤں کا جال ڈالا۔
میری سوچوں کے وسیع سمندر میں

یہ اکثر میرا دماغ پھسل جاتا تھا۔
اے خدائی محبت
اوہ، قیمتی شکار!
تاہم، میں غوطہ خوری جاری رکھتا ہوں۔
امن کی گہرائیوں میں

اور بغیر کسی وقفے کے، میں نے اپنی محبت کا جال آپ کی طرف ڈال دیا۔
ایک کے بعد ایک
مجھے ایک دن آپ کو پکڑنا ہوگا۔
آپ کے لئے میری لامتناہی آرزو ایک نیٹ ورک ہے۔

میں اپنی محبت کا یہ جال ہر جگہ پھینکتا ہوں۔
زندگی کی ہنگامہ خیز لہروں کے اوپر
اور چمکتے ستاروں کے بارے میں
اور اچھی روحوں کی گہرائیوں میں

میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں ایک شکاری ہوں۔
اور میں آپ کو پکڑنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔
اے سب سے پیاری خواہش اور وجود میں سب سے بڑا خزانہ!

****

عام روحانی علاج کرنے والوں یا پادریوں کے پاس گناہوں کو معاف کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ یا مفت گنہگار جو ان کے پاس مشورہ لینے آتے ہیں، وہ صرف یہ کر سکتے ہیں کہ انہیں روحانی نسخہ دیں، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ بہت ترقی یافتہ روحانی مراحل پر پہنچ چکے ہیں، اس طرح کے وہ گنہگاروں کو محض روحانی نصیحت کرنے سے مطمئن نہیں ہیں، بلکہ وہ - خدا کے فضل اور مدد سے - ان کو روحانی طاقت سے چارج کر سکتے ہیں جو انہیں ان کے گناہ کے اعمال کے نتائج سے آزاد کرتی ہے۔

تمام اچھے اور برے اعمال دماغ کے خلیوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں اور سوچ میں اچھی یا بری عادتوں یا رجحانات کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

ایک شخص جو ان عادات کی طاقت سے اپنے دماغ کے خلیوں پر چارج ہونے کی وجہ سے غیر صحت بخش عادات کا شکار ہو، قوت ارادی، مراقبہ، خلوص دعا اور مسلسل مثبت اثبات کے ذریعہ خود کو آزاد کر سکتا ہے۔ جب تک کہ اس کی تمام ناپسندیدہ عادتیں امن و سکون کی اچھی عادات میں تبدیل نہ ہو جائیں۔

ایسا اس وقت ہوتا ہے۔ جب صحیح طریقہ سے چلنے والی لائف فورس دماغی خلیات کی غیر معمولی نوعیت کو تبدیل کرنے کے لیے کام کرتی ہے۔ تاکہ وہ خلیہ ہر وہ چیز سے بھر جائیں جو اچھی، نیک اور خوبصورت ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ غلط خیالات سے بھرے دماغ کے خلیات اہم سرگرمی سے جل جاتے ہیں جب یہ دماغ میں مضبوطی سے جمع ہوتے ہیں اور اچھے اور مفید مقاصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

جو شخص اپنے جسمانی جسم سے مضبوطی سے جڑا ہوا ہے وہ اپنی اہم سرگرمی کو اپنے عضلات اور حواس کے ساتھ مصروف رکھتا ہے، لیکن کوئی شخص جو فکری روحانی رجحانات رکھتا ہے وہ اپنے عضلات اور جسم کو فعال آرام کی حالت میں رکھتا ہے، اور اس کے دماغ کو حواس سے دور رکھتا ہے، تاکہ قوتِ حیات اعصابی نظام میں رہنا چھوڑ کر دماغ میں جمع ہو جائے۔

اس وجہ سے، دماغ کے خلیوں کو روحانی بنانے اور دماغ سے کسی بھی ناپسندیدہ عادت کی جڑوں کو ختم کرنے کا مراقبہ سب سے مؤثر طریقہ ہے۔

عادت طاقت ہے اور لوگ اس طاقت کو اچھے کاموں میں استعمال کرنے کے بجائے برے کاموں میں استعمال کرتے ہیں۔

جہالت، غور و فکر کی کمی، اچھی صحبت کا انتخاب کرنے میں ناکامی، اور اچھے کاموں سے غفلت انسان کو اکثر بری عادتوں کے جال اور پھندے میں پھنسا دیتی ہے، جو اس کی مرضی کے خلاف چلنے والے کو نگل جاتی ہے۔

صحبت کا اثر قوت ارادی اور صحیح فیصلے سے زیادہ مضبوط ہے:

(بدتمیز انسان سے دوستی نہ کرو، کیونکہ ایک گھٹیا انسان آپ کے کردار کو خراب کر سکتا ہے)

عقلمند لوگ بغیر کوشش کے نیک کام کرتے ہیں، جب کہ نقصان کو پسند کرنے والے عادت کے زور سے نقصان دہ اور نفرت انگیز کام کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں جو انہیں گناہ اور برائی پر مجبور کرتی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اچھے خیالات کی ترغیب دے۔

تاکہ ہم نیکی اور حسن دیکھ سکیں

ہم فائدہ مند اور نقصان دہ کے درمیان فرق کرتے ہیں۔

اور تاکہ ہم اس کی طرف رجوع کریں۔

اور ہم اس کی امید رکھتے ہیں۔

تمام خیر کا ذریعہ

اور تمام بھلائیوں کا سرچشمہ

****

اس زندگی کے سائے کے پیچھے خدا کی حیرت انگیز اور حیرت انگیز روشنی ہے۔

پوری کائنات اس کی بابرکت موجودگی کے لیے ایک وسیع ہیکل ہے۔

جب ہم خدا کے بارے میں سنجیدہ اور گہرے انداز میں سوچتے ہیں۔

اور ہم اس سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔

ہمیں اس پر پورا بھروسہ ہے۔

ہمارے سامنے بے شمار دروازے کھلتے ہیں۔

اور جب ہم اس کا نور دیکھتے ہیں۔

اور ہمیں اس کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔

زندگی کے تمام خوفناک، ہولناک واقعات نہیں ہو سکتے

ہمارا امن و سکون چھیننے کے لیے

وہ چیزیں جو ہمیں خدا کے قریب محسوس کرتی ہیں۔

****

زندگی اور موت میں

بیماری اور قحط میں
یا غربت و افلاس
اور دنیا کے نشیب و فراز، ہنگاموں اور اتھل پتھل میں
میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اے رب، ہمیشہ

محبت کیا ہے؟
محبت کھلتے کنول کی خوشبو ہے۔
اور خاموش گلابوں کا کورس
فطرت کی خوبصورتی کا جشن منانا

محبت روح کا گانا ہے جو زندگی کے لیے گایا جاتا ہے۔
اور سیاروں کا متوازن تال کا رقص
گہری خلا میں اپنے دائمی سفر میں

سورج کی روشنی میں گھونٹ پینا پھولوں کی پیاس ہے۔
اور یہ پھلتا پھولتا ہے اور زندگی کے امرت سے پرورش پاتا ہے۔

یہ زمین کی آرزو ہے۔
اس کے دودھ سے پیاسی جڑوں کی پرورش کرنا
اور جانداروں کو زندگی کے جوہر سے پروان چڑھانا

یہ سورج کی زبردست مرضی ہے۔
تمام مخلوقات کو متحرک رکھنے کے لیے
یہ زندگی کا محرک ہے۔
نابالغوں کو تحفظ اور دیکھ بھال فراہم کرنے کے لیے

یہ معصومیت کی مسکراہٹ ہے جو بچے کے لیے والدین کی محبت کو جنم دیتی ہے۔
یہ محبت کرنے والوں کے دلوں میں بے ساختہ سپردگی ہے۔
خدمت اور تعزیت مفت فراہم کرنے کے لیے

یہ دوستی کی نبض ہے۔
وہ جو ٹوٹے ہوئے دلوں کو ٹھیک کرتا ہے اور زخموں پر مرہم رکھتا ہے۔
یہ دل کی پکار ہے جو بیان سے ہٹ جاتی ہے۔

وہ انسانیت کی محبت سے لبریز شاعر ہیں
جو اس کے مصائب کا شکار ہے۔

یہ ایک ہی خاندان کے افراد کے درمیان قربت کا دائرہ ہے۔
بڑی جگہوں کی طرف مسلسل پھیلتا اور چوڑا ہوتا ہے۔
اور وسیع فیلڈز

یہ زندگی کی سرگوشی ہے۔
کھلے ذہنوں کے افق میں
اور دلوں کا آسمان عالی جذبات کے ستاروں سے بھرا ہوا ہے۔

محبت روح کی نعمت ہے۔
جس کی محبت کرنے والی روحیں خواہش کرتی ہیں
اور وہ اس تک پہنچنے اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے کی خواہش رکھتی ہے۔

****

موت - آپ کی زندگی لمبی ہو - آخر نہیں ہے، لیکن انسان کو ایک عارضی رہائی دی جاتی ہے جب انصاف کا عالمی قانون یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اس کا موجودہ جسم اور ماحول ان کا مقصد پورا کر چکا ہے، یا جب وہ اتنا افسردہ، تھکا ہوا، یا تکلیف کا شکار ہو جاتا ہے کہ وہ اب زمینی وجود کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔

جو لوگ مصائب میں مبتلا ہیں، موت ایک قیامت ہے یا جسم کے دردناک عذابوں سے امن، سکون اور آرام کی بیداری کی طرف۔

بوڑھوں کے لیے یہ ایک ریٹائرمنٹ ہے جو انھوں نے زندگی کی موٹی زندگی میں برسوں کی جدوجہد اور محنت سے حاصل کی ہے۔

تمام اچھی روحوں کے لیے یہ ایک خوش آئند مہلت ہے۔

یہ وقت ہے کہ انسانیت اپنے اندر ان طاقتوں کو متحرک کرے جو سچائیوں کو ظاہر کرتی ہیں خوشی اس الہام سے جڑی ہوئی ہے، اور جو لوگ ان اندرونی افقوں تک پہنچنا چاہتے ہیں انہیں بامقصد کوشش کرنی چاہیے اور اپنے ذہنوں کو تخلیقی خیالات سے پروان چڑھانا چاہیے تاکہ ان سچائیوں کو چھونے کے لیے جو خدا نے ان کے اندر رکھی ہیں اور ان بابرکت طاقتوں سے فائدہ اٹھائیں جو ان کے اندر موجود ہیں۔

روحانی خوشی کے امرت چکھے بغیر جسمانی حواس کی تسکین کون چاہتا ہے؟
وہ الٰہی چشمے سے سرمایہ کاری کرتا ہے جو کہ تمام آسودگی اور لذت کا سرچشمہ ہے، خسارے میں ہے، اس لیے اس کی تجارت ناکام ہو جاتی ہے اور اس کی فکری پیداوار کم ہوتی ہے۔

جو لوگ خدا کو جاننا چاہتے ہیں وہ خدا کی طرف سے ان کی خواہش کو پورا کرے گا کیونکہ وہ فیاض اور مہربان ہے تاہم، زیادہ تر لوگ دنیاوی خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں، اپنے آپ کو مادی خوشیوں سے تسلی دیتے ہیں جو قائم نہیں رہتی ہے، اور وہ اسے حاصل نہ کرنے یا حاصل نہ کرنے کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں!

یہاں تک کہ جو لوگ مالی طور پر کامیاب ہیں وہ بھی آخر کار اپنی زندگی میں ایک خالی پن محسوس کریں گے جس کو پُر کرنا مشکل ہے وہ لوگ جو اپنی زندگیوں کو خدا سے جوڑتے ہیں، تاہم، امیر، طاقتور، اور قناعت اور خوشحالی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

حکمت کے احکام کو نظر انداز کرنا اور ضمیر کی آواز کو نظر انداز کرنا ٹیڑھی، پھسلن، خطرناک اور دکھی راہوں کی طرف لے جاتا ہے، جب کہ راستبازی کے راستے پر چلنے سے طوق سے نجات ملتی ہے اور صحیح کام کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے، نہ کہ گمراہی اور گمراہی کی عادت سے۔

خوشی کی تلاش کرنے والے عقلمند لوگوں کے تجربے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جنہوں نے زندگی کی مشکلات سے نمٹا ہے اور ان کا حل تلاش کیا ہے۔

درحقیقت، جو بھی خدائی مقاصد کے ساتھ موافقت کرتا ہے وہ اطمینان اور سکون کے سمندر میں تیرتا ہے، اور وہ واقعی خوش قسمت ہے۔

****

ہماری ہر سوچ ایک مخصوص کمپن پیدا کرتی ہے۔

جب آپ اپنے پورے وجود، دماغ، اور اعضاء کے ساتھ خدا کے بارے میں سوچتے ہیں - اور اپنے اندر بار بار "اے رب" سرگوشی کرتے ہیں، تو آپ ایک طاقتور کمپن پیدا کرتے ہیں جو آپ کی زندگی میں الہی موجودگی کو لاتا ہے۔

جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خدا ہمارا ابدی محبوب اور ہمارا مستقل دوست ہے، اور یہ کہ اس کی ہم سے محبت کسی بھی دوسری محبت سے زیادہ ہے، تو ہم اس کی قربت محسوس کرتے ہیں اور اس کی موجودگی کو چھوتے ہیں، اور ہمارے دلوں کو تسلی ملتی ہے اور ہم اعلیٰ روحانی سکون محسوس کرتے ہیں۔

جب آپ خدا کا دھیان کرتے ہیں اور اپنے دل اور اپنے پورے جسم میں خوشی کی بڑھتی ہوئی دھڑکن محسوس کرتے ہیں اور وقتا فوقتا آپ کو اس خوشی کے پھٹنے لگتے ہیں تو جان لیں کہ خدا نے آپ کے دل کی آرزو کا جواب دیا ہے اور یہ کہ آپ جو خوشی کے جذبات محسوس کر رہے ہیں وہ اس مبارک ردعمل کا ثبوت ہیں۔

عادات خودکار نفسیاتی اوزار اور طریقے کار ہیں جو ضروری کاموں کو آسانی اور آسانی سے پورا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

بہت سے لوگ کمزوری اور ناکامی کی عادتوں کو اپنا غلام بنانے کی اجازت دیتے ہیں، اور اگر کوئی شخص مختلف طریقے سے زندگی گزارتا ہے تو اپنی حفاظت کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ نقصان دہ عادات سے لڑنے میں سنجیدہ ہو جب تک کہ وہ حفاظت اور فتح کے ساحلوں تک نہ پہنچ جائے۔

بے لگام خواہشات غیر صحت بخش عادات کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں اور انہیں جھوٹی امیدوں اور منحوس خوشی اور وقتی اطمینان کے وعدوں کے ساتھ ان کا جواز فراہم کرتی ہیں۔

کمزوری اور الجھن کے ان لمحات میں جو شخص بے قاعدہ عادات پر قابو پانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنی عقلمندی کو طلب کرے تاکہ وہ اپنی اصل فطرت کو سمجھ سکے اور ان سے مؤثر طریقے سے نمٹ سکے۔

بری عادتوں کے سنگین نتائج اور تلخ، زہریلے پھل ہوتے ہیں۔

یہ تباہ کن عادات، اگر ان پر قابو نہ رکھا جائے تو، مضبوط ہو جائیں گے، اس شخص کو اپنی مضبوط گرفت اور زبردست اثر و رسوخ میں رکھیں گے۔

جب ذہن ان عادات کی فضولیت اور نقصان پر قائل ہو جاتا ہے تو ان کا اثر کم ہو جاتا ہے اور وہ بالآخر انسانی زندگی سے غائب ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح ہم سوچتے ہیں، ہم وہی ہیں جو ہم ہیں۔

ہمارے خیالات کے مانوس رجحانات ہماری صلاحیتوں، صلاحیتوں اور شخصیت کی نوعیت کا تعین کرتے ہیں۔

کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ وہ ادیب، فنکار، محنتی لوگ ہیں، یا سست، بیکار لوگ، وغیرہ لیکن اگر آپ اس کے علاوہ کوئی اور بننا چاہتے ہیں جو اب آپ ہیں؟

آپ یہ بحث کر سکتے ہیں کہ کچھ لوگ ایسی خاص صلاحیتوں کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں جن کی آپ میں کمی ہے۔ لیکن خواہش ہے کہ آپ کے پاس ہوں یہ سچ ہے۔ لیکن انہوں نے ان صلاحیتوں کو پیدا کرنے یا ان کو حاصل کرنے کی خواہش پہلے سے ہی کام کر لیا ہے۔ اگر اس زندگی میں نہیں تو پچھلی زندگی میں۔

لہذا، آپ کو اب اس بات کا خاکہ بنانے پر کام شروع کر دینا چاہیے کہ آپ کیا بننا چاہتے ہیں۔

آپ ابھی اپنے شعور میں کوئی بھی سمت پیدا کر سکتے ہیں اور اسے قائم کر سکتے ہیں، بشرطیکہ آپ اپنے ذہن میں ایک مضبوط خیال ڈالیں، اور پھر آپ کے اعمال اس پر عمل کریں گے اور آپ کا پورا وجود اس خیال کا جواب دے گا اور اس کے مطابق عمل کرے گا۔

****

روحانی شعور محبت کے گہوارے میں جنم لیتا ہے۔ جو نفرت کی تباہ کن طاقت سے بہت زیادہ ہے۔

جو کچھ بھی ہم دوسروں کے بارے میں کہتے یا کرتے ہیں اس کی حوصلہ افزائی محبت سے ہونی چاہیے۔

ہمیں دوسروں کو نقصان یا مذمت نہیں کرنی چاہیے، بلکہ ان سے پیار کرنا چاہیے اور ان کے ساتھ ان نعمتوں کو بانٹنا چاہیے جو خدا ہمیں دیتا ہے۔

ہماری جو چیزیں ہیں وہ حقیقت میں ہماری نہیں ہیں۔ وہ ہمیں عارضی طور پر استعمال کرنے کے لیے دیے گئے ہیں، اور جب ہم اس دنیا سے جائیں گے تو ہم سے چھین لیے جائیں گے۔

ہمیں ملکیت سے اوپر اٹھنا چاہیے اور جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ دینا چاہیے۔ پھر ہم خود بخود نیکیاں اور نعمتیں اپنے آپ میں لے آئیں گے کہ دینے کے لیے، یہ دیا جاتا ہے۔

کئی بار میرے پاس ایک پیسہ بھی نہیں تھا، لیکن میں نے الہی بینک پر بھروسہ کیا، اور مقدس خوشحالی نے میرا ساتھ دیا اور خدائی طاقت نے میرا ساتھ دیا

خدا پر میرا کامل یقین اور اس کی مدد میری زندگی کی حتمی ضمانت ہے، کیونکہ اس نے مجھے کبھی مایوس یا مایوس نہیں کیا

جب آپ روحانی بیداری رکھتے ہیں، آپ جہاں بھی جائیں، اور آپ کی جو بھی ضرورت ہو، عالمگیر قانون آپ کے لیے اسے پورا کرنے کے لیے کام کرے گا۔

تخلیق کو دیکھنے والی آنکھوں سے دیکھنا

ماسٹر پرمہنس یوگنند

ترجمہ: محمود عباس مسعود

یہ کائنات واقعی کتنی عجیب ہے! اس میں، خدا اپنی تخلیق کے عجائبات کی تصویر کشی کرتا ہے اور مجسم کرتا ہے۔ انسانوں کو اس دنیا میں مردہ کی طرح نہیں چلنا چاہئے، بلکہ غور کرنا چاہئے، جو کچھ وہ دیکھتے ہیں اس کا تجزیہ کریں، اور خدا اور اس کے نائب، انسانیت نے اس زمین پر جو کچھ کیا ہے اس کی تعریف کریں، کائناتی ساخت کتنی درست ہے! جس طرح سے ہم تخلیق کیے گئے اور وہ منظم نظام جس کے ذریعے تخلیق کی مشینری کام کرتی ہے، ایک کائناتی قانون کے مطابق، درستگی اور کمال کی مظہر ہے (خدا کا کام، جس نے تمام چیزوں کو مکمل کیا)

ہم سب پھولوں کو دیکھتے ہیں اور ان کی خوبصورتی اور لذت سے لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن پھولوں کے وجود کا راز جاننے کی صلاحیت کس میں ہے؟ ایک شخص کو ان ذرائع اور مواد پر غور و فکر کرنا چاہیے جو وہ ہر روز دیکھتا ہے، چاہے وہ کتاب ہو، موسیقی کا آلہ، گھر ہو یا درخت۔

مثال کے طور پر کاروں کو اکثر معمولی سمجھا جاتا ہے لیکن اگر آپ ان فیکٹریوں کا دورہ کریں جہاں انہیں اسمبل اور تیار کیا جاتا ہے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ ان کا ڈیزائن کتنا پیچیدہ اور پیچیدہ ہے۔ اس بات پر بھی غور کریں کہ روزمرہ کے اخبارات بنانے اور انہیں پرنٹ کرنے والی مشینیں اس رفتار سے کام نہیں کرسکتیں۔

اگر انسانوں کی بنائی ہوئی چیزیں اتنی پیچیدہ اور ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں، تو پودوں، جانوروں اور انسانوں کی تشکیل کی لامحدود پیچیدگی کا کیا ہوگا!

جسم کی ساخت اور تقاضوں کو سمجھنے کے لیے میڈیکل سائنس کا مطالعہ کرنے کے لیے دس سال درکار ہوتے ہیں جو کہ ایک عام سی چیز لگتی ہے۔

جب کوئی پودا شیشے کے برتن کے اندر پانی میں اپنی نشوونما کے ابتدائی مرحلے میں ہوتا ہے تو اس کی جڑیں باریک بالوں سے مشابہ ہوتی ہیں تاہم جب پودا لگایا جاتا ہے تو الہامی ذہانت اور جڑوں میں موجود توانائی پودے کو مٹی اور پانی سے اس کی نشوونما کے لیے ضروری غذائی اجزا جذب کرنے دیتی ہے۔

کیا یہ واقعی حیران کن نہیں ہے کہ پودے کے پتوں کی پرورش کرنے والا رس کشش ثقل کے خلاف اوپر کی طرف بہتا ہے؟ پودے کے تنے یا درخت کے تنے سے چھال کو چھیلنے سے، کوئی بھی ان ٹیوبوں کے پیچیدہ کام

کو دیکھ سکتا ہے جو اس رس کے بہاؤ کو منظم کرتی ہیں، پرورش اور نشوونما کے اس عمل کے پیچھے محرک قوت ایک راز ہے جسے زندگی کہتے ہیں۔

جب میں الٰہی شعور میں ہوتا ہوں تو مجھے گھاس کے ریشوں میں بھی زندگی کا ادراک ہوتا ہے میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ میں تخلیق کے چھپے ہوئے عجائبات کو دیکھ سکوں گا ان عجائبات پر غور کرنا خدا کی شان و شوکت کے سامنے خوف اور تعظیم کے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔

(اور میں ایک عاجز اور فرمانبردار شخص کی چال کے ساتھ چل پڑا)

(خدا نہ مغرور ہے نہ مغرور)

انتہائی درستگی کے ساتھ، الٰہی نے ہر جاندار کی شکل و صورت مقرر کر دی ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس کی روزی، دیکھ بھال اور حفاظت کے لیے تمام ضروری تقاضے بھی اچھی حالت میں اور اپنے فرائض انجام دینے کے قابل ہیں، اگر ان غذائی ضروریات میں کوئی کمی واقع ہو جائے، مثلاً پودوں، حیوانات اور انسانوں کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

اوسط فرد اپنے کھانے سے جسم کو درکار تمام مختلف کیمیائی عناصر حاصل کرتا ہے تاہم بہت سے لوگ غذائیت سے متعلق رہنما اصولوں کو نظر انداز کرتے ہیں، ایسی غذا کھاتے ہیں جن میں تمام ضروری عناصر کی کمی ہوتی ہے یا اچھی صحت کے لیے ضروری غذائیت کا توازن ناکافی غذائیت بہت سی انسانی بیماریوں کی ایک بڑی وجہ ہے غذائیت کی کمی ایک ایسے پودے پر تقریباً فوری طور پر نمایاں اثر ڈالتی ہے جس کی خوراک بعض ضروری کیمیائی اجزا سے محروم ہو جاتی ہے۔

انسانوں اور تمام جانداروں کے درمیان ایک اہم تبادلہ ہوتا ہے انسانوں اور جانوروں کے درمیان باہمی تبادلے کے بارے میں معلوم ہے کہ انسان آکسیجن سانس لیتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو خارج کرتے ہیں، جبکہ درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی کو جذب اور ذخیرہ کرتے ہیں، جو کہ فتوسنتھیس کے ذریعے ٹوٹ کر کاربوہائیڈریٹس (کاربن، آکسیجن، اور ہائیڈروجن اور شوگر کے مرکبات) بنتے ہیں۔

اس عمل میں، درخت انسانوں کے لیے ضروری آکسیجن چھوڑتے ہیں، فوٹو سنتھیس رات کو ختم ہو جاتا ہے کیونکہ یہ سورج کی روشنی پر انحصار کرتا ہے تاہم، ایک اور عمل کے ذریعے جسے سانس کہا جاتا ہے،

درخت مسلسل کاربن ڈائی آکسائیڈ کو فضا میں خارج کرتے ہیں، خاص طور پر رات کے وقت جب فوٹو سنتھیس کا کوئی مخالف اثر نہیں ہوتا، جو کاربن کو جذب کرتا ہے اور آکسیجن پیدا کرتا ہے۔

رات کے وقت ہوا عام طور پر پرسکون ہوتی ہے اور بھاری کاربن ڈائی آکسائیڈ زمین کے قریب جم جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ بستروں پر سونے کی عادت، یعنی سطح زمین سے اوپر، پروان چڑھی۔

سائنس نے ہم پر اس کائنات کے بہت سے پیچیدہ میکانزم کا انکشاف کیا ہے — وہ عناصر جن سے ہم سب بنے ہیں لیکن ابھی علم کی ایک بہت بڑی مقدار کا پردہ فاش ہونا باقی ہے اگر ہم اپنے حواس کی پوشیدہ قوتوں کو پروان چڑھائیں، تو ہم ایک گہری اور بھرپور سمجھ حاصل کر سکتے ہیں، ایسی چیزیں ہیں جو ہمیں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہیے، لیکن ہمیں وہ چیزیں نہیں ہیں جو ہمیں اپنی آنکھوں سے سننی ہیں، لیکن ہمیں اپنے حواس سے سننا اور سننا چاہیے۔ گھنے، محدود جسمانی دنیا کے تجربات پر منحصر ہے۔

اس وابستگی سے آزادی حسی لذتوں کا انکار نہیں ہے، بلکہ ہماری حواس باختہ صلاحیتوں کے دائرہ کار کو پھیلانا ہے جو خدا نے ہمیں عطا کی ہے، ان کی مکمل روحانی صلاحیتوں تک۔

جسمانی سطح پر، بنی نوع انسان نے اپنی بصری صلاحیتوں کو بڑھانے کے مختلف طریقے دریافت کیے ہیں، ننگی آنکھ رنگ کے صرف محدود نقوش حاصل کرتی ہے۔ تاہم، کچھ ہلکے بھورے چٹان بالائے بنفشی روشنی کے نیچے چمکتے ہوئے رنگ دکھاتے ہیں جب اس روشنی کو روک دیا جاتا ہے، تو چٹانیں اپنے اصلی گہرے رنگ میں واپس آجاتی ہیں، طبعی دنیا میں بہت سے رنگ، جیسے آسمان کا نیلا، مختلف قسم کے مادے کے ذرات سے روشنی کے انعکاس سے پیدا ہونے والے نظری وہم ہیں، چونکہ آنکھ صرف ایک محدود رینج کا ادراک نہیں کر سکتی، انسانی کائنات میں موجود ہر چیز کو دیکھ سکتی ہے۔ ان کے چاروں طرف ہر چیز میں چھپا ہوا آسمانی سپیکٹرا اگر ہم انہیں دیکھیں تو ہم ان کی شان و شوکت پر حیران رہ جائیں گے یہاں تک کہ سب سے زیادہ متحرک زمینی رنگ بھی سیاروں یا آسمانی دائرے کے شاندار رنگوں کے مقابلے میں پھیکے اور پھیکے نظر آتے ہیں۔

اس طرح، نہ آنکھ اور نہ ہی کان ان سب چیزوں کو محسوس کر سکتے ہیں جو محسوس کیا جا سکتا ہے، انسان آسمانی، خوشبودار خوشبو

کو سانس لینے یا آسمان کی وسعت سے پھیلنے والی لاتعداد باریک شکلوں، تصاویر اور نازک نقوش کو دیکھنے سے قاصر ہے۔

انسان اکثر اپنے حواس میں چیزوں کا بھی ادراک نہیں کر پاتے ہیں، بصارت والے لوگ ہر جگہ خوبصورتی کی تعریف کرتے ہیں دوسرے ایسے کام کرتے ہیں جیسے ان کی آنکھیں نہ ہوں۔ وہ نہ تو دیکھتے ہیں اور نہ ہی سمجھتے ہیں-"بہرے، اندھے اور گونگے، اس لیے وہ نہیں سمجھتے"- کیونکہ وہ خوبصورت جگہوں پر بھی کچھ بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔

جب میں نے میکسیکو کا دورہ کیا اور جھیل زوکیمیلکو کے "تیرتے باغات" دیکھے تو ان کی خوبصورتی نے میرا دل بھر دیا، اور میں نے خدائی فنکار کی شان و شوکت کو محسوس کیا، ایک اور شخص بھی تھا جو ان قدرتی عجائبات میں مگن دکھائی دیتا تھا، لیکن ایک اندرونی احساس نے مجھے مشورہ دیا کہ وہ وہ نہیں دیکھ رہا تھا جو میں دیکھ رہا تھا، میں نے اس سے اس کے ہلکے پھلکے تاثرات کے بارے میں پوچھا، اور میں نے اس کے تاثرات کے بارے میں پوچھا۔ زیادہ زمین کاشت کرنے کے لیے پانی نکالنے کا ایک موثر طریقہ۔"

ایک انجینئر کی حیثیت سے اس نے جھیل کو اپنے نقطہ نظر سے دیکھا اس طرح ہم سب چیزوں کو اپنے اپنے خیالات اور تعصبات کے مطابق دیکھتے ہیں۔

ہر روح احساسات، خیالات اور احساسات کے مختلف کمپن میں لپٹی ہوئی ہے — وہ تمام عوامل جو انسان کے کردار، یا شعور کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ہر فرد کی ایک منفرد ساخت ہوتی ہے، ایک مختلف کمپن ہوتا ہے ہر ایک شخص جو بچپن سے کرتا ہے دماغ میں رجحانات کے کمپریسڈ کیپسول کے طور پر محفوظ رہتا ہے، اس لیے ہم ان کو جھکاؤ کے بغیر نہیں دیکھ سکتے۔ لوگوں کے اعمال، ہر ایک اپنی اپنی خواہشات کے مطابق، کچھ بغیر کسی وجہ کے آسانی سے خوشی میں ڈوب جاتے ہیں، یا اس طرح ناراض اور موڈ ہو جاتے ہیں جو وضاحت سے انکار کرتے ہیں، یہاں تک کہ اپنے آپ سے بھی، دوسرے مسلسل تنقید، اختلافات پیدا کرنے، افواہیں پھیلانے، اور دوسروں کو بے نقاب کرنے میں مصروف رہتے ہیں، جب کہ ان کے اپنے باطن کو ان دس نفسیاتی اور صاف ستھری چیزوں کی سخت ضرورت ہے۔ انسان کو اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کو ظاہر کرنے سے روکنا انسان کتنا پیچیدہ اور خود کو محدود کرنے والا ہے! ہر شخص، اپنے آپ میں، ایک کثیر باب کی کہانی ہے، جس میں ایک دوسرے سے جڑے واقعات اور متنوع مناظر ہیں۔

کھانے، سونے اور کام کرنے کے علاوہ، انسانوں سے زندگی سے کچھ بامعنی حاصل کرنے کی توقع کی جاتی ہے، مفکرین اپنے اردگرد کے ماحول پر غور کرتے ہیں اور جو کچھ دیکھتے ہیں اس سے اکثر حیران رہ جاتے ہیں، وہ قریب سے مشاہدہ کرتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ چیزیں کسی خاص طریقے سے کیوں ہوتی ہیں یا نہیں ہوتیں، مثال کے طور پر، ہمیں دانتوں کا ایک سیٹ ملتا ہے، پھر دوسرا سیٹ، تو پھر ہمیں تیسرا سیٹ کیوں نہیں ملتا؟ نظام اس طرح کیوں کام کرتا ہے؟

انسان فطری حدود کے بہت سے خیالی تصورات کو سنجیدگی سے پوچھے بغیر آسانی سے قبول کر لیتے ہیں، اس طرح ان تصورات کو اپنی زندگیوں اور تقدیر کو کنٹرول کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ مفکرین جمود کو آسانی سے قبول نہیں کرتے۔ بلکہ، وہ اسے تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور یہی وہ چیز ہے جو ترقی کو ممکن بناتی ہے۔

مجھے خوشی ہوتی ہے جب میں نایاب انسانی کامیابیوں اور ایجادات کو دیکھتا ہوں جو کسی نہ کسی طریقے سے انسانیت کی خدمت کرتے ہیں انسانی ذہن سے کتنے ہی عجائبات پھوٹ پڑے ہیں! پھر بھی ذہن خود اس سے زیادہ پیچیدہ ہے جو اس نے پیدا کیا ہے۔

ایک بادشاہ کے بارے میں ایک کہانی ہے جس نے اپنے وزیر اعلیٰ پر بڑا احسان اور محبت کا مظاہرہ کیا جس سے دوسرے درباریوں کے دلوں میں حسد اور بغض پیدا ہوا جنہوں نے بادشاہ کی واضح تعصب کو دیکھا تو بادشاہ کو یہ معلوم ہوا تو اس نے انہیں سمجھانا چاہا کہ وزیر اس کا پسندیدہ کیوں تھا۔

ایک دن بادشاہ اور اس کے ساتھیوں نے دور سے موسیقی کی آوازیں سنی تو وہ اپنے حجرے میں سے ایک کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: ’’ہماری خبر سناؤ‘‘۔

تھوڑی دیر بعد وہ آدمی واپس آیا اور کہا کہ شادی کی بارات تھی بادشاہ نے پوچھا کس کی شادی؟ لیکن چیمبرلین کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

اس کے بعد اس نے ایک اور درباری کو بھیجا جو بادشاہ کے آخری سوال کا جواب لے کر واپس آیا، لیکن وہ دوسروں میں سے کسی کا بھی جواب نہ دے سکا، ایسا ہی کئی آدمیوں کے ساتھ ہوا۔

آخرکار بادشاہ نے اپنے وزیر اعلیٰ کو بلوایا اور اسے حکم دیا کہ جا کر معاملے کی تحقیقات کرو، وزیر فوراً روانہ ہو گیا اور واپسی پر بادشاہ نے اس پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی، جن سب کا ذہین اور قابل اعتماد وزیر تسلی بخش جواب دینے میں کامیاب رہا۔

بہت سے دھیمے مزاج اور دھیمے مزاج کے لوگ جاہل دربانوں سے مشابہت رکھتے ہیں وہ ضروری نہیں کہ احمق ہوں لیکن وہ عقلی طور پر اتنے سست ہیں کہ ضرورت سے زیادہ کوئی کوشش نہیں کرتے میں جسمانی سستی کو معاف کر سکتا ہوں، کیونکہ اس کی معقول جسمانی وجہ ہو سکتی ہے، لیکن عقلمندی کا کوئی عذر نہیں ہے! جو لوگ ذہنی طور پر بے روزگار ہیں وہ سوچنا نہیں چاہتے کیونکہ سوچنا بھی ان کے لیے ایک محنت طلب کام لگتا ہے۔

فکر ایک حیرت انگیز اور حیرت انگیز چیز ہے کوئی بھی ذہن کے رجحانات اور ادراکات کی درجہ بندی نہیں کر سکتا اس کی صلاحیتیں لامحدود ہیں اس لیے اگر آپ کسی بھی موضوع پر گہری نظر ڈالیں اور غور کریں تو آپ کو اس موضوع سے متعلق کسی بھی سوال کا جواب مل جائے گا۔

آپ کے احساسات کو آپ کے خیالات سے ہم آہنگ ہونا چاہیے اگر آپ اپنے جذبات کو اپنے خیالات کے ساتھ ہم آہنگ نہیں کرتے ہیں تو آپ کے نتائج ہمیشہ درست نہیں ہوں گے احساس ایک قسم کی بصیرت ہے، تمام علم کے ذخیرے کے لیے احساس کو ذہن کو متوازن کرنا چاہیے، کیونکہ تبھی آپ کے اندر خدا کی مقدس تصویر اپنے مکمل جوہر کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے، اس طرح یوگا سکھاتا ہے کہ کس طرح طاقت اور جذبات دونوں میں توازن نہیں رکھتے۔ نادان

طالب جتنی زیادہ روحانی طور پر ترقی کرتا ہے اور خدا کے قریب ہوتا جاتا ہے، اتنا ہی خدا اس پر وجود کے عجائبات کو ظاہر کرتا ہے، ہر مادی چیز کے پیچھے رنگین روشنی کا ایک آسمانی نمونہ چھپا ہوتا ہے، آسمانی یا سیاروں کے دائرے میں، ہر چیز زندگی کے ساتھ متحرک ہوتی ہے، وہاں بے جانی جیسی کوئی چیز نہیں ہوتی۔

پوشیدہ کائناتی کارخانہ تصور سے باہر ہے پوری کائنات خدا کے ذہن میں ایک ہی خیال ہے! یہاں تک کہ کہکشائیں بھی چلتی ہیں اور انسانی سمجھ سے باہر ریاضیاتی قوانین کے تحت چلتی ہیں ہر چیز انتہائی درستگی اور کمال کے نظام کے مطابق کام کرتی ہے یہ کائناتی ذہن کتنا

طاقتور دماغ ہے! لامحدود مطلق ہر چیز میں کام کر رہا ہے، اور حرکت کے تمام متنوع بھنور جنہیں ہم زندگی کہتے ہیں اس کائناتی ذہن کے تابع ہیں

ہر سو سال بعد اربوں لوگ اس دھرتی سے رخصت ہوتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ پیدا ہوتے ہیں طلب اور رسد ہے، اپنی تمام فطری پیچیدگیوں کے ساتھ، پھر بھی اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خوراک کی فراوانی فراہم کی ہے، زمین پر غربت اور بدحالی کی ذمہ دار صرف انسانیت ہے، اب وقت آگیا ہے کہ ہم خوشحالی اور فراوانی کے دور میں زندگی بسر کریں، جہاں ہر شخص صحت اور سکون سے لطف اندوز ہوتا ہے اور یہ انسان کے لیے خوشی اور سکون کی زندگی ممکن نہیں تھا۔ قوموں کی تقدیر ایک چھوٹی، خود خدمت کرنے والی اقلیت کے ذریعہ

اس خوابیدہ زندگی میں اکثر لوگ گہری نیند میں رہتے ہیں صرف علم والا بیدار ہوتا ہے وہ ان چیزوں سے بے پرواہ ہوتا ہے جو عام آدمی کے ذہن پر قابض ہوتی ہیں جن کی فکر صرف دولت اور نفسانی لذتوں کا حصول اور سطحی سرگرمیوں اور مفادات پر وقت کا ضیاع ہے۔

انسان اس عارضی دنیا میں وقتی آزمائشوں کا پیچھا کرتے ہوئے خود کو تھکا دیتا ہے، حالانکہ سچی، ناقابل بیان خوشی ان کے اندر چھپی ہوئی ہے، وہ اسے ضرور پا لیں گے اگر وہ تندہی سے تلاش کریں اور اسے دریافت کرنے کی خواہش کریں۔

اس دنیا سے پرے چھپی ہوئی الہی تجربہ گاہ کو دریافت کرنے کے لیے دماغ کو عقلمندی اور صحیح طریقے سے استعمال کرنا چاہیے، ایک بار، خدا کے فضل سے، میں نے ایک دن تک تخلیق کے لامحدود عجائبات کو دیکھا، اور میں نے خدا سے کہا: "اے رب، جب میں اندھا تھا، مجھے ایک بھی ایسا دروازہ نہیں ملا جو تیری طرف لے جائے لیکن کیونکہ تو نے میری بینائی کھول دی ہے اور میرے دل کا ہر دروازہ کھلا ہے، میری بصیرت کا ہر دروازہ کھلا ہے۔ وفادار دوستوں کی آوازیں، اور پیارے عظیم تجربات کی یادوں میں، درحقیقت، میری دعاؤں کی ہر سرگوشی آپ کے مقدس حضور کے وسیع معبد کے لیے ایک نیا راستہ کھولتی ہے۔

متلاشی کو مضبوط اور ثابت قدم، غیر متزلزل اور پرعزم ہونا چاہیے کہ وہ مخلوق کے پردے کے پیچھے چھپی مقدس ترین ہستی کو تلاش کرے، انسان کو دنیا کے لامتناہی تقاضوں سے خود کو الگ کرنا چاہیے اور دل و

جان سے خدا کے ساتھ بات چیت کرنے سے پہلے رات کو سونے کے لیے ہتھیار نہیں ڈالنا چاہیے، زندگی کے تقاضے لامتناہی ہیں، اس لیے ہمیں ہر دن خدا سے دور رہنا چاہیے۔ اور دنیا کا شور و غوغا پھر ہم زندگی کو ایک نئی عینک سے دیکھیں گے کیونکہ ہم اس کا ایک نیا نظارہ حاصل کریں گے۔

جس طرح سائنس داں فطری قوانین اور مخصوص سائنسی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی دریافتیں کرنے میں کامیاب ہوئے، اسی طرح مخلص متلاشی بھی روحانی قوانین پر عمل کرکے اور خدا کی معرفت کو اپنی زندگی کا اولین مقصد بنا کر خدا کو تلاش کرسکے گا، اسی مقصد کے لیے انسانیت اس زمین پر آئی، اگرچہ یہ اکثر لوگوں کے لیے ایک پسماندہ مقصد بن گیا ہے، لیکن انسانیت فضول زندگی کے مادّے کو فراموش کرکے اپنے آپ کو دھوکہ دیتی ہے۔

اور یاد رکھیں، میرے دوست، اس دنیا میں آپ کے حالات کتنے ہی نامساعد کیوں نہ ہوں، جب آپ خدا کی طرف رجوع کریں گے، آپ اسے اپنے ساتھ کام کرتے ہوئے دیکھیں گے اور ان تمام آزمائشوں کے باوجود اس کی موجودگی کو محسوس کریں گے جن کا آپ سامنا کرتے ہیں، آپ اسے اپنے اردگرد کی ہر چیز میں ظاہر بھی دیکھیں گے اور اس کی محبت اور خوشی سے بھر جائیں گے۔

نہ صحت، نہ خوشحالی، نہ مادی کامیابیاں، نہ مال و اسباب ہمیشہ کے لیے باقی رہتے ہیں، تو پھر اپنے آپ کو صرف ان چیزوں کی فکر کیوں کرو جو فنا اور مٹنے والی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے آئے

نفرت سے محبت تک

پابندیوں سے آزادی تک

جہالت سے عقل تک

درد اور موت سے ابدی زندگی اور ابدی آرام تک

اور وہ ہمارا ہاتھ پکڑے اور ہمیں اپنے علم کی طرف رہنمائی کرے۔

اور وہ ہمیں اپنی بیداری میں بیدار رکھتا ہے۔

اور ان تمام دروازوں کو کھولنا جو اس کی حکمت کے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔

ہمیں یقین، خوشی، ذہنی سکون اور اطمینان کے ساتھ جینے دو

ہماری زندگی کا ہر دن

السلام علیکم

زندگی کے معنی تلاش کرنا

جب سے ہم اس دنیا میں آئے ہیں جہاں سے ہم نہیں جانتے ہیں، اس لیے ہمارے لیے زندگی کی ابتدا اور مقصد کے بارے میں سوچنا فطری ہے کہ ہم اس دنیا کے خالق کے بارے میں سنتے ہیں اور اس کے بارے میں پڑھتے ہیں، لیکن ہم نہیں جانتے کہ اس تک کیسے پہنچنا ہے، ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ پوری کائنات اس کے الہی دماغ کے وجود کا اعلان کرتی ہے، جس طرح ایک چھوٹی مشین کے چھوٹے اور درست پرزے اور آلات ہمیں ایک چھوٹی گھڑی اور گھڑی کی طرح ایک پیچیدہ گھڑی بنا دیتے ہیں۔ کارخانے ان کے موجد کے لیے ہماری تعریف اور حوصلہ افزائی کرتا ہے، اس لیے جب ہم قدرت کے عجائبات کو دیکھتے ہیں تو ان کے پیچھے چھپی ہوئی ذہانت سے حیران رہ جاتے ہیں، اور ہم پوچھتے ہیں: "پھول کو اس کی متحرک شکل اور اس کا چہرہ سورج کی طرف کس نے دیا؟ اس کی خوشبو اور خوبصورتی کہاں سے آئی؟ اور اس کی پنکھڑیاں کیسے بنیں اور اس طرح کے لاتعداد رنگوں سے بھرے ہوئے ہیں؟"

رات کے وقت، ستارے اور چاند، اپنے اردگرد اپنی چاندی کی روشنی بکھیرتے ہیں، ہمیں اس شعور پر غور کرنے کی ترغیب دیتے ہیں جو خلا کی وسعتوں میں ان آسمانی اجسام کی رہنمائی کرتا ہے، پورے چاند کی ہلکی روشنی روزمرہ کی سرگرمیوں کے لیے ناکافی ہوتی ہے، اور اس طرح ایک عقلمند اور نرم دماغ رات کو آرام کا مشورہ دیتا ہے، پھر سورج طلوع ہوتا ہے، اور ہمیں اپنی چمکیلی دنیا کو دیکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ ہمیں ان کاموں کو انجام دینے کے قابل بنانا جو خود کو ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔

اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے دو طریقے ہیں: جسمانی اور روحانی جب ہماری صحت بگڑتی ہے، مثال کے طور پر، ہم علاج کے لیے ڈاکٹر کے پاس جا سکتے ہیں لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے جب نہ کوئی ڈاکٹر مدد کر

سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور، اور ہم دوسرے راستے کی طرف رجوع کرتے ہیں: اس روحانی طاقت کی طرف جس نے ہمارے جسم، دماغ اور روح کو پیدا کیا ہے، جسمانی طاقت محدود ہے، اور جب یہ ناکام ہو جاتی ہے، ہم اپنی بہترین مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اس ایپ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جب ہم اپنی بہترین ضروریات کو پورا کرتے ہیں کافی نہیں ملتا، ہم اس طاقت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

ہر کوئی اپنے مسائل کو بدترین سمجھتا ہے کچھ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ دباؤ محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کی قوت مدافعت کمزور ہوتی ہے اور لوگوں کی ذہنی قوت میں فرق کی وجہ سے وہ مختلف مقدار میں توانائی خرچ کرتے ہیں اگر کسی شخص کو کوئی انتہائی مشکل مسئلہ درپیش ہو اور اس کا دماغ کمزور ہو تو وہ اس پر قابو نہیں پاتے ہیں جو طاقتور دماغ والے لوگ رکاوٹوں کو توڑ کر اپنی مشکلات پر قابو پاتے ہیں اور بعض اوقات ناکامی کا سامنا کرنے والے مضبوط ترین لوگوں کو بھی ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں بے شمار اور زبردست مادی، فکری اور روحانی پریشانیوں اور مشکلات کا سامنا ہے، ہمیں احساس ہے کہ اس مادی دنیا میں زندگی کی طاقت کتنی محدود ہے۔

ہماری کوششیں صرف اچھی صحت اور مالی تحفظ کے حصول کے لیے وقف نہیں ہونی چاہیے بلکہ زندگی کے معنی تلاش کرنے کے لیے بھی ہونی چاہیے کہ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ جب مشکلات ہم پر حاوی ہو جاتی ہیں تو ہم سب سے پہلے اپنے اردگرد کا رخ کرتے ہیں، ہر مادی ایڈجسٹمنٹ کی کوشش کرنے سے ہمیں راحت ملے گی لیکن جب ہم تعطل پر پہنچ کر کہتے ہیں کہ "میری تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہیں، میں مزید کیا کر سکتا ہوں؟" ہم سنجیدگی سے اپنے مسئلے کا موثر حل تلاش کرنے پر غور کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جب ہماری سوچ کافی گہری ہو جاتی ہے تو ہم اپنے اندر اس کا جواب تلاش کرتے ہیں، یہ بذات خود جوابی دعا کی ایک شکل ہے۔

دعا: ایک روحانی ضرورت

دعا ایک روحانی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھکاریوں کے طور پر نہیں پیدا کیا، کیونکہ اس نے ہمیں اپنی صورت پر پیدا کیا ہے، صحیفے اس بات کا اعلان کرتے ہیں جو فقیر کسی امیر کے گھر جا کر بھیک مانگتا ہے اسے بھکاری کا حصہ ملتا ہے لیکن بیٹا اپنے امیر باپ سے کچھ بھی حاصل کر سکتا ہے، اس لیے ہمیں بھکاریوں جیسا سلوک نہیں کرنا چاہیے۔

بظاہر کچھ لوگوں کے پاس سب کچھ ہے اور وہ عیش و عشرت میں پیدا ہوتے ہیں، جب کہ کچھ لوگ مصیبت اور ناکامی کو اپنی طرف متوجہ کرتے نظر آتے ہیں ان میں خدا کی صورت کہاں ہے؟ الہی روح کی طاقت ہم میں سے ہر ایک کے اندر رہتی ہے لیکن ہم اس طاقت کو کیسے فروغ دے سکتے ہیں؟ شاید آپ نے ماضی میں حوصلہ شکنی محسوس کی ہو کیونکہ بظاہر آپ کی دعائیں قبول نہیں ہوتی تھیں، لیکن امید اور یقین سے محروم نہ ہوں یہ جاننے کے لیے کہ آپ کی دعائیں کارآمد ہیں یا نہیں، آپ کو اپنے اندر گہرائی میں دعا کی طاقت پر بنیادی یقین ہونا چاہیے۔

شاید کچھ لوگوں کی دعائیں جواب نہیں ملتی کیونکہ وہ بھیک مانگنے کا انتخاب کرتے ہیں اسی طرح اللہ سے کیا مانگنا ہے آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ زمین اور اس پر موجود ہر چیز کو حاصل کرنے کے لیے دل و جان سے دعا کر سکتے ہیں لیکن آپ کی دعائیں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ مادی زندگی سے متعلق تمام دعائیں فطری طور پر محدود ہیں اور درحقیقت محدود ہونی چاہئیں لیکن ایک صحیح طریقہ یہ ہے کہ دعا کرنے کا ایک صحیح طریقہ ہے کہ نویں زندگیاں ہوتی ہیں۔ آپ کو "مشکلات کی بلی" سے چھٹکارا پانے کے لیے ایک مؤثر طریقہ تلاش کرنا چاہیے، موثر دعا کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ اپنی حیثیت کو فقیر کی جگہ سے کسی حقدار کی حیثیت سے تبدیل کر دیا جائے جب آپ خدا سے اس روحانی نوعیت کی کوئی چیز مانگیں گے، تو آپ کی دعا طاقت اور حکمت دونوں کی حامل ہوگی۔

کامیابی کا بیج قوت ارادی میں پنہاں ہے۔

زیادہ تر لوگ اس وقت انتہائی گھبراہٹ اور اضطراب کا شکار ہو جاتے ہیں جب ان کے لیے کسی اہم چیز کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے، فکر اور گھبراہٹ سے کام کرنے سے خدائی طاقت نہیں ملتی، لیکن قوت ارادیۃ کا پرسکون اور مستقل استعمال کائنات کی قوتوں کو ہلا کر رکھ دیتا ہے اور لامحدود مطلق کی طرف سے جواب لاتا ہے ہر اس چیز کے لیے کامیابی کے بیج جو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں مشکل سے ٹوٹ جاتا ہے اور آپ کی قوت ارادیۃ کمزور ہو جاتی ہے۔ مفلوج لیکن پرعزم اور پرعزم شخص جو کہتا ہے کہ "میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتا ہے، لیکن میری مرضی کا سر بلند رہے گا اور عزم سے کارفرما رہے گا"، وہ قوتِ ارادی کی اعلیٰ ترین سطح کا مظاہرہ کرتا ہے۔

قوتِ ارادیۃ اور اس کی درست سمت انسان کے درجے کو بلند اور بلند کرتی ہے جب کوئی شخص قوتِ ارادیۃ کا استعمال ترک کر دیتا ہے تو وہ

ایک عام انسان بن جاتا ہے، واقعات کے دوران بے اثر ہو جاتا ہے بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی قوتِ ارادی کو حالات کو بدلنے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے، اس ڈر سے کہ خدا کے منصوبے میں رکاوٹ پیدا ہو لیکن اللہ نے ہمیں قوتِ ارادی کیوں دی اگر وہ نہیں چاہتا تھا کہ ہم اسے استعمال کریں؟ میری ایک بار ایک سخت آدمی سے ملاقات ہوئی جس نے کہا کہ وہ قوتِ ارادی کے استعمال پر یقین نہیں رکھتا کیونکہ یہ خود کو اہمیت دیتا ہے، میں نے جواب دیا، "آپ اس وقت اپنی قوتِ ارادی کا استعمال کر رہے ہیں، اور کافی زبردستی، مجھے مزاحمت کرنے کے لیے، آپ اسے بولنے، کھڑے ہونے، چلنے، کھانے، فلموں میں جانے اور یہاں تک کہ سونے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ آپ جو کچھ بھی کریں قوتِ ارادی کے بغیر، آپ ایک روبوٹ بن جائیں گے، ان کی خواہشات کو نقصان پہنچانے کے لیے آپ ایک روبوٹ بن جائیں گے"۔ خدا کی مرضی سے اس لیے جب صحیح نماز مستقل طور پر ادا کی جاتی ہے تو یہ اپنے آپ میں قوت ارادی بن جاتی ہے۔

آپ کو اس کے حاصل کرنے کے امکان پر یقین رکھنا چاہیے جس کے لیے آپ دعا کرتے ہیں اگر آپ گھر کے مالک ہونے کی دعا کرتے ہیں، اور ساتھ ہی آپ کا ذہن کہتا ہے، "تم گھر کیسے برداشت کر سکتے ہو، احمق؟" ایسی سوچ سے آپ اپنی مرضی کو کمزور کر رہے ہیں جب آپ اپنے دماغ سے "میں نہیں کر سکتا" کے جملے کو نکال دیتے ہیں، تو آپ کو اعلیٰ طاقت حاصل ہوتی ہے، یقیناً مکان آسمان سے نہیں گرتے، اور مکان حاصل کرنے کے لیے آپ کو قوت ارادی کا استعمال کرنا چاہیے اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے تعمیری اقدامات کرنا ہوں گے، جب آپ ثابت قدم رہیں گے اور ناکامی کو تسلیم کرنے سے انکار کریں گے، تو آپ اپنی سوچ اور عمل کے ذریعے اپنی خواہش کو ظاہر کر سکیں گے، اور جب آپ اپنی سوچ اور خواہش کا استعمال کریں گے۔ پوری ہو جائے گی، اور وہ سب کچھ آپ کے پاس آئے گا جس کی آپ خواہش اور آرزو رکھتے ہیں جب آپ عزم اور استقامت کے ساتھ کوشش کرتے رہیں گے تو مطلوبہ نتیجہ کسی نہ کسی صورت میں ظاہر ہو گا، خواہ آپ کی خواہش اس دنیا میں موجود ہی کیوں نہ ہو، اس طرح کی قوت ارادی میں الٰہی جواب مضمر ہے، کیونکہ نیکی اللہ کی طرف سے آتی ہے، اس لیے کہ مستقل مزاجی ایک الٰہی مرضی ہے۔

اپنے دماغ سے "میں نہیں کر سکتا" کے بیج جلا دو

کمزور قوت ارادۂ ایک کمزور انسانی قوت ہے۔ جب آزمائشیں اور ناکامیاں اسے توڑ دیتی ہیں تو یہ لامحدود پیدا کرنے والے سے اپنا تعلق کھو دیتی ہے۔ لیکن انسان کی مرضی کے پیچھے خدائی مرضی چھپی ہوئی ہے۔ جو نہ تو حوصلہ ہار سکتی ہے۔ اور نہ ہی شکست کو حتیٰ کہ موت بھی اپنی تمام تر قوت کے ساتھ، خدا کی مرضی کو توڑ سکتی ہے۔ اور نہ روک سکتی ہے۔ خدا یقیناً اس دعا کا جواب دے گا جو ہمیشہ کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے۔

زیادہ تر لوگ سست اور سست ہوتے ہیں، یا تو جسمانی، ذہنی، یا دونوں ہی وہ مراقبہ کرنے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن صرف نیند کے بارے میں سوچتے ہیں جیسے ہی ان پر غنودگی چھا جاتی ہے، وہ گہری نیند میں گر جاتے ہیں، اور یہی ان کی دعا کا اختتام ہوتا ہے! اس حالت میں قوتِ ارادۂ دفن ہو جاتی ہے۔ اوسط فرد کے دماغ میں "میں نہیں کر سکتا" کے بیجوں سے بھرا ہوتا ہے۔ جو کچھ خاص خصائص اور عادات کے حامل خاندان میں پیدا ہوتا ہے، وہ ان سے متاثر ہوتا ہے، وہ اس بات پر قائل ہو جاتا ہے کہ وہ اس کے قابل نہیں ہیں یا ان نقصان دہ بیجوں کو جلا دینا چاہیے اور شعور سے ان کے اثر کو ختم کر دینا چاہیے، آپ کے پاس طاقت ہے کہ آپ اپنی مرضی کے مطابق ہر چیز کو پورا کر سکتے ہیں۔

جو لوگ قوتِ ارادی پیدا کرنا چاہتے ہیں انہیں اچھی کمپنی کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ایک عظیم ریاضی دان بننے کی خواہش رکھتے ہیں اور آپ کے ہم جماعت ریاضی کو ناپسند کرتے ہیں تو بلاشبہ آپ کا جوش و خروش ختم ہو جائے گا لیکن جب آپ ماہر ریاضی دانوں کے ساتھ ملیں گے تو آپ کی قوت ارادۂ مضبوط ہو جائے گی، اور آپ کہہ سکیں گے، "اگر دوسرے کامیاب ہو سکتے ہیں، تو میں بھی کر سکتا ہوں"۔

اپنی قوتِ ارادۂ کو بڑھانے کے لیے بڑی چیزوں میں جلدی نہ کریں، کامیاب ہونے کے لیے آپ کو سب سے پہلے اپنی قوتِ ارادۂ کو ان چھوٹی چھوٹی چیزوں سے آزمانا چاہیے جن کے بارے میں آپ نے سوچا تھا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے، اگر آپ کوشش کریں گے تو کامیابی آپ کے ساتھ ہوگی۔

مجھے اب بھی وہ تمام اہداف یاد ہیں جو میرے دوستوں اور دوسروں نے مجھے بتایا تھا کہ میں کبھی حاصل نہیں کروں گا، پھر بھی میں نے ایسا کیا کہ یہ نیک نیت لوگ اپنی رائے سے بہت نقصان پہنچا سکتے ہیں خدا ہمیں ان سے محفوظ رکھے اور ان کی نصیحت قوت ارادی پر سب سے زیادہ اثر رکھتی ہے، شراب اور اونچی آواز میں موسیقی کے ساتھ رقص

کرنے کے بجائے خاموشی کے حرم میں مراقبہ کرنے کے بجائے دماغ کو آلودہ کرتا ہے ، دنیا کو ایک مشکل طاقت سے دوچار کرنے کی طاقت سے محروم کرتا ہے۔ اپنے ساتھیوں کے اثر و رسوخ سے لامحالہ مضبوط یا کمزور ہو جاتا ہے۔ صرف خود کوشش کے ذریعے قوتِ ارادی کو استوار کرنا انتہائی مشکل ہے۔ آپ کو تقلید کے لیے ایک اچھی مثال کی ضرورت ہے۔ اگر آپ پینٹر بننا چاہتے ہیں، اچھی پینٹنگز سے گھرے رہیں اور مصوروں کے ساتھ رفاقت رکھیں اگر آپ روحانی انسان بننا چاہتے ہیں تو اعلیٰ کردار کے روحانی لوگوں سے دوستی کریں۔

عقیدے اور تجربے میں ایک اہم فرق ہے۔ عقیدے ان چیزوں سے آتا ہے۔ جن کے بارے میں آپ نے سنا یا پڑھا ہے اور بنیادی سچائیوں کے طور پر قبول کیا ہے، دوسری طرف، تجربہ وہ ہے جسے آپ نے ذاتی طور پر دیکھا ہے اور صحیح معنوں میں سمجھا ہے، جن لوگوں نے خدا کو تجربہ کیا ہے ان کا یقین اٹل ہے۔ اگر آپ نے کبھی نارنجی نہیں چکھائی، تو آپ کو اس کے خواص کے بارے میں دھوکہ دیا جا سکتا ہے، لیکن اگر آپ نے پھل کا ذائقہ نہیں کھایا، تو غلط اور غلط نہیں کھا سکتے۔ اچھی طرح جانتے ہیں

اپنے ایمان کو مضبوط کرنے والوں کی صحبت تلاش کرو

خدا کے بارے میں خیالات، کامیابی، شفا وغیرہ، سب آپ کے دماغ میں نفسیاتی کیپسول کی طرح بستے ہیں، اپنے خیالات کو جانچنے کے لیے، آپ کو اپنی قوت ارادی کو ان کے ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہیے، ضروری قوتِ ارادی کو فروغ دینے کے لیے، آپ کو مضبوط قوتِ ارادی کے حامل لوگوں کے ساتھ ملنا چاہیے اگر آپ اللہ کی مرضی سے شفا چاہتے ہیں، تو ان لوگوں کی صحبت تلاش کریں جو آپ کے ایمان اور قوت کو مضبوط کریں۔

میں نے خدا کے حقیقی جاننے والے کی تلاش میں ہندوستان کے طول و عرض کا سفر کیا، لیکن وہ نایاب تھے ہر استاد نے اپنے ذاتی عقائد کا اظہار کیا لیکن روحانی معاملات میں، میں خدا کے بارے میں محض الفاظ سے مطمئن نہ ہونے کا پختہ ارادہ کر رہا تھا کہ میں اس کا تجربہ کرنا چاہتا ہوں اور اس کی موجودگی کو حقیقی معنوں میں محسوس کرنا چاہتا ہوں جو مجھے بتایا گیا تھا، اس وقت تک بے معنی تھا جب تک کہ میں اسے ذاتی تجربے سے نہ سمجھوں۔

ایک بار میں ایک دوست سے ہندوستان کے سنتوں کے بارے میں بات کر رہا تھا، میرا دوست ایک دلال تھا، اور اس نے میرا جوش نہیں بتایا، اس

کے بجائے، اس نے کہا، "آپ جن کو سنت کہتے ہیں وہ سب درحقیقت خدا کو نہیں جانتے" میں نے اس سے بحث نہیں کی، لیکن موضوع بدل دیا، اور ہم دلالی کے پیشے کے بارے میں بات کرنے لگے، اس کے بعد اس نے مجھے بہت کچھ بتایا، اس کے بعد میں نے کہا کہ آپ کو بہت کچھ معلوم ہے۔ کلکتے میں واحد قابل اعتماد دلال، اور یہ کہ وہ سب جھوٹے ہیں؟" وہ غصے میں آ گیا اور غصے سے جواب دیا، "اور آپ بروکرز کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟" میں نے جواب دیا، "میرا مطلب بالکل یہی تھا اور آپ اولیاء کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟" وہ بے ہوش تھا میں نے اطمینان اور شفقت سے بات جاری رکھی، "میں دلالی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا، اور آپ سنتوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے"

مذہب پر عمل اس مقام پر پہنچ گیا ہے۔ جہاں بہت سے لوگ اپنے روحانی خیالات کو زندہ تجربے میں ترجمہ نہیں کر سکتے میں یہاں ذاتی تجربے سے بات کر رہا ہوں میں ان چیزوں کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا جن کو میں صرف فکری طور پر جانتا ہوں زیادہ تر لوگ سچائی کے بارے میں چند کتابیں پڑھتے ہیں اور الفاظ کے پیچھے سچائی کو سمجھنے کی کوشش کیے بغیر خود کفیل ہو جاتے ہیں روحانی سچائیوں کے خالی بیانات کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور ہمیں مثبت تاثر دینے والے لوگوں کے درمیان کوئی اثر نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اور ان کی زندگی کی کہانی کوئی بھی جو دوسروں کو سکھانا چاہتا ہے۔ اسے پہلے یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ اس نے حقیقت میں تجربہ کیا ہے۔ جو وہ سیکھ رہے ہیں اور تجرباتی طور پر سمجھ چکے ہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

زندگی کا ایڈونچر: یہ کیا ہے؟

ماسٹر پرمہنس یوگننند

ترجمہ: محمود مسعود

زندگی ایک سب سے بڑا ایڈونچر ہے۔ جس کا تصور کیا جا سکتا ہے، جب کہ کچھ زندگیوں میں جوش اور سنسنی کی کمی ہوتی ہے، دوسری حیرت انگیز آزمائشوں سے بھری ہوتی ہیں، میں نے ایک ایسے شخص کے بارے میں سنا ہے۔ جس نے تیس سے زیادہ بار خودکشی کی کوشش کی، اور ہر بار کسی چیز نے اسے اپنی زندگی ختم کرنے سے روکا، تصور کیجیے کہ یہ تمام انسانوں کی زندگیوں کے بارے میں جاننا کتنا شاندار ہو گا جو زمین پر رہ چکے ہیں، جو ابھی تک گزر چکے ہیں، اور جو آنے والے ہیں! انسانیت کے تمام تجربات کائناتی یادداشت میں درج ہیں: خُدا کی یاد، اور یہ کتنی

شاندار یاد ہے! ایک سب جاننے والے شعور کو سمجھنا مشکل ہے، پھر بھی سب جاننے والے روح کو جاننا وجود میں سب سے بڑا ایڈونچر ہے۔

حقائق تخیل سے زیادہ حقیقی، مستحکم اور ٹھوس ہوتے ہیں، پھر بھی ان کا ماخذ خدا کے ذہن میں موجود تمام خیالات ہیں تمام ایٹمی مادے بھی مجسم الٰہی تصورات ہیں جو تصورات میں تحلیل ہو کر دوبارہ چیزوں کی شکل اختیار کر سکتے ہیں، انسان بھی تصورات کو تصور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، لیکن ان کا تخیل اتنا مضبوط نہیں ہوتا کہ اگر وہ زمین پر اتنی مضبوط چیزیں پیدا کر سکتے تو وہ ان چیزوں کو تخلیق کر سکتے۔ انسان اپنے اندر وہی تخلیقی قوت رکھتا ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذہنی تخلیقات کو دنیا میں مجسم کیا لیکن انسانوں کے لیے یہ ناممکن ہو گیا ہے کہ وہ اپنے خیالات کو چیزوں میں ڈھال سکے کیونکہ انہوں نے خدا کی طرف سے دی گئی دماغی قوت کو اس طرح استعمال نہیں کیا جیسا کہ انہیں کرنا چاہیے۔

جب ہم خدا کے شعور کا تصور کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ہم حیران ہوتے ہیں کہ وہ ہر چیز کو کیسے یاد اور سمجھ سکتا ہے، کیونکہ ہم ہر چیز کو اپنی ذہنی صلاحیتوں کے معیار سے ناپتے ہیں اور چیزوں کو اپنے ذاتی تجربات کے مطابق سمجھتے ہیں، کمزور یادوں والے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ باقی سب کی یادداشت ان کی اپنی جیسی کمزور ہے، تاہم، غیر معمولی تیز یادداشتوں کے حامل لوگ ایسے ہوتے ہیں جو آپ کو اتنی ہی آسانی سے یاد رکھ سکتے ہیں جتنا کہ چند سطروں کو یاد رکھ سکتے ہیں۔ یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ کسی کے پاس قابل قبول میموری ہے جو قابل ذکر آسانی کے ساتھ معلومات کو ذخیرہ کرنے اور بازیافت کرنے کے قابل ہے

ایک جوہری اپنے زیورات کو یاد رکھتا ہے، اور ایک بک کیپر اپنی کتابوں میں نمبر یاد رکھتا ہے، اسی طرح، خدا ہر چیز کو یاد رکھتا ہے جو اس نے اس کائنات میں پیدا کیا ہے، وہ قادر مطلق ہونے کی وجہ سے اس کائنات میں ہونے والی ہر چیز کو فوری طور پر یاد رکھتا ہے کیونکہ اس کی مطلق اور لامحدود آگاہی سب کچھ جاننے والی ہے۔

یادداشت بذات خود ایک حیرت انگیز صلاحیت ہے اور انسانی یادداشت کا خدا کی عظیم یادداشت سے گہرا تعلق ہے مثال کے طور پر آپ اپنی دیکھی ہوئی ہر فلم کی تفصیلات یاد نہیں کر سکتے لیکن اگر میں آپ کو ان میں سے ایک فلم دوبارہ دکھاؤں تو آپ کو فوراً یاد آجائے گا کہ آپ کے اندر موجود مقدس یاد ماضی کے تجربات کو مسلسل پہچانتی رہتی ہے

جیسے ہی آپ اس فلم کے ابتدائی مناظر دیکھتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ فلم کی پوری کہانی، آپ نے دیکھا ہے اور مجھے یاد ہے کہ یہ کیسے ختم ہوا"

ہم متحرک تصاویر کو اتنی تفصیل سے کیسے یاد رکھیں گے حالانکہ ہم نے انہیں برسوں پہلے دیکھا تھا؟ کیونکہ تمام واقعات دماغ میں ریکارڈ کیے جاتے ہیں جیسے ہی آپ دماغ کی سوئی کو ٹیسٹ ڈسک پر رکھتے ہیں (یا دماغی کمپیوٹر انٹرفیس چلاتے ہیں)، آپ کی یادداشت دوبارہ اس ٹیسٹ کو حاصل کرنا شروع کر دیتی ہے۔

باطنی یادداشت کی طاقت خدا کی طرف سے آتی ہے اور یہ ناقابل فراموش ہے یہ کبھی نہیں بھولتی ایک عام انسان کی یادداشت ایک ساتھ تمام تجربات کو برقرار نہیں رکھ سکتی لیکن مقدس، باطنی یادداشت ہر چیز کو بیک وقت اور ابدی برقرار رکھتی ہے، اس لیے اچھی یا کمزور یادداشت کا تصور محض ایک موضوعی ادراک ہے، ایک شخص اپنے آپ کو یہ باور کراتا ہے کہ اس کا حافظہ کمزور ہے، اور اس لیے اس کا حافظہ کمزور ہونا آسان نہیں ہے۔ اس کے برعکس اپنے آپ کو یہ باور کرانے کے لیے کافی کوشش کی ضرورت ہے کہ کسی کی یاد درحقیقت خدا کی مقدس، سب کو یاد رکھنے والی یادداشت کا مظہر ہے۔

سب سے بڑی انسانی یادداشت خدا کے مکمل شعور کی ایک کرن کے سوا کچھ نہیں ہے، جس میں تمام انسانی مہم جوئی اور زندگی کی دیگر تمام صورتیں اور مظاہر درج ہیں۔

الہی تخلیق کی کہانی ایک حیرت انگیز اور حیرت انگیز کہانی ہے! خدا نے اس زمین پر موجود تمام مخلوقات کو کیسے وجود میں لایا؟ اور وہ کس طرح پردوں اور پردوں کے پیچھے سے کام کرتا ہے تاکہ ہمیں اپنے حقیقی وجود میں واپس لایا جا سکے۔ انسانی زبان کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ خدا کی تخلیق کی کائناتی مہم جوئی اور اس کے بے شمار انسانوں کی انفرادی مہم جوئی کے ساتھ اس کے قطعی تقاطع کی ایک جامع وضاحت فراہم کرنے میں ہماری مدد کرے۔

ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی اوسط عمر ستر سال کے لگ بھگ ہے جب کہ مگرمچھ کی اوسط عمر ساٹھ سے ایک سو سال کے درمیان ہے ایک سرخ لکڑی کا درخت دو ہزار سال تک زندہ رہ سکتا ہے اونٹ کی اوسط عمر پچاس سے ساٹھ سال کے درمیان ہے اور گھوڑے کی عمر زیادہ سے زیادہ چھتیس سال کے درمیان ہے، پھر ظاہر ہے کہ بعض انسانوں نے

یہ متفرق عمریں متعین کر رکھی ہیں جن کی عمریں ہم سو سال کے درمیان ہیں۔ سال ان میں سے ایک عظیم بابا جی ہیں، جن کے بارے میں جانا جاتا ہے کہ وہ اپنے جسم میں زندہ رہتے ہوئے بھی صدیوں تک زندہ رہے اور کامل جوانی کا لطف اٹھاتے ہوئے ترلنگا سوامی بھی تقریباً تین صدیوں تک زندہ رہے: وہ 1601 میں پیدا ہوئے اور 1881 میں ان کا انتقال ہوا (کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ تین صدیوں سے زیادہ زندہ رہے!) اس کے علاوہ وہ اپنی غیر معمولی عمر کے لیے بھی مشہور تھے۔ کلوگرام، اگرچہ وہ شاذ و نادر ہی کھاتا تھا، وہ اکثر دنوں تک مراقبہ کرتا تھا، گنگا کے پانیوں پر ٹانگیں لگائے بیٹھا رہتا تھا، یا کبھی کبھی لہروں کے نیچے طویل عرصے تک چھپا رہتا تھا، وہ اکثر جلتی ہوئی چٹانوں پر چلچلاتی دھوپ میں ننگے اور بے حرکت لیٹے ہوئے دیکھے جاتے تھے، جس نے فطرت کے قوانین کی خلاف ورزی کی اس کی عادت اسے بے حسی کے ساتھ دیکھتی تھی۔ تمام قوانین میں اعلیٰ ترین ہے۔

یوگی کی سوانح عمری میں درج ہے ، عظیم سنتوں نے جو کائناتی فریب یا فریب کے خواب سے بیدار ہوئے اور یہ محسوس کیا کہ کائنات الہی دماغ میں محض ایک خیال ہے وہ جسم کے ساتھ جو چاہیں کر سکتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ یہ مرتکز یا منجمد قوت کی ایک شکل سے زیادہ کچھ نہیں ہے، جب کہ قدرتی سائنس دانوں نے اب مادّے کو مکمل طور پر متحرک کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں سمجھا تھا۔ مادے کو کنٹرول کرنے میں اہم پیشرفت، تھیوری سے پریکٹس کی طرف بڑھنا

درحقیقت، حقیقت تخیل سے زیادہ حیرت انگیز ہے، ہم تصور کر سکتے ہیں کہ صحیح حالات میں، اگر حیاتیاتی توانائی یا سیمنل فلوئڈ کا کوئی ضیاع نہ ہو، اور مناسب غذائیت اور صحیح سوچ کے ساتھ، انسانی جسم کو غیر معینہ مدت تک برقرار رکھا جا سکتا ہے، سیمینل سیال میں مرتکز اہم توانائی ہوتی ہے۔ اگر ضائع نہ کیا جائے تو یہ طاقت غیر فعال رہتی ہے اور اسے جسمانی، ذہنی اور جذباتی صحت کے ساتھ ساتھ فکری تخلیقی صلاحیتوں اور روحانی نشوونما کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مترجم کے لیے نوٹ: اس عبارت میں صدر ابو علی ابن سینا فرماتے ہیں:

دن میں ایک کھانا کھائیں، اور پچھلا کھانا ہضم ہونے سے پہلے کھانے سے پرہیز کریں۔

اپنی منی کو جتنا ہو سکے محفوظ رکھو، کیونکہ یہ زندگی کا پانی ہے جو رحم میں ڈالا جاتا ہے۔

جسم پر بہت زیادہ دباؤ پڑتا ہے جب چوہا کسی جال میں پھنستا ہے تو اس کا دل معمول سے زیادہ تیز دھڑکتا ہے اسی طرح جب کوئی شخص اپنے بل ادا کرنے سے قاصر ہوتا ہے تو اس کا دل بھی ایسا ہی کرتا ہے! اور اس طرح، نفسیاتی تناؤ اپنا نقصان اٹھاتا ہے! تناؤ کی دوسری قسمیں بھی ہیں اور لیبارٹری کے تجربات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ شہروں میں شور کو ختم کرنے سے شہریوں کی زندگیوں میں اوسطاً دس سال کا اضافہ ہو سکتا ہے اس کے باوجود ہم ایک حیرت انگیز دنیا میں رہتے ہیں جن کی زندگی کا واحد مقصد کھانا، پینا، سونا اور اچھی چیزوں سے لطف اندوز ہونا ہے انسانی وجود کے عجائبات کو سمجھنے کے امکانات بہت کم ہیں۔

مہم جوئی کا آغاز اس جدوجہد سے ہوتا ہے جو روح کو حمل کے دوران رحم میں داخل ہونے کے لیے درپیش ہوتی ہے، سیاروں یا آسمانی دائرے میں، لاکھوں روحیں فرٹیلائزڈ سیلز میں داخل ہو کر زمین پر واپس آنے کی کوشش کرتی ہیں جہاں حمل کے دوران سپرم اور انڈا ایک ہو جاتے ہیں، چاہے کوئی روح مقدس ہو یا گناہگار، اور جب تک کہ وہ حتمی آزادیٔ حاصل نہیں کر لیتی، زمین پر ایک طاقتور آزادی کی خواہش ہوتی ہے۔ ایتھر میں چمکتی ہے، اور ایک روح اس میں داخل ہوتی ہے صرف منی اور انڈوں کے ملاپ کی وجہ سے انسانیت نے رحم میں داخل ہونے کے لیے جدوجہد کی ہے کیونکہ بہت سی روحیں داخل ہونے کے لیے کوشاں ہیں جو کامیاب ہوئے ہیں وہ آپ، میں اور ہم سب ہیں اور یہ کوئی آسان فتح نہیں تھی!

درحقیقت، خدا کے پاس بہت سے ٹھکانے ہیں، شفاف روشنی اور اہم توانائیوں پر مشتمل اونچے اور نچلے آسمانی طیارے وہ جنت (یا جہنم) ہیں جہاں روحیں جسمانی جسم کی موت کے بعد جاتی ہیں، وہاں ان کے قیام کی مدت ان کے کرما کے مطابق پہلے سے متعین ہوتی ہے جب تک کہ کسی شخص کی مادی خواہشات کی تکمیل نہ ہوئی ہو یا زمینی اعمال کی تکمیل نہ ہوے تھک کر)، انہیں خدا کی طرف اپنی ترقی کو جاری رکھنے کے لیے زمینی اوتار پر واپس آنا چاہیے۔

رحم میں داخل ہونے کے بعد، روح حیران ہوتی ہے: "میں نے کیا کیا ہے؟ میں ایک طویل عرصے سے آزاد تھا، پابند اور پابند انسانی جسم سے

آزاد ہوا، ایک روشن جسم میں ایتھرک جہاز پر آسانی اور آسانی سے حرکت کرتا رہا، اور اب میں دوبارہ جسمانی شکل میں پھنس گیا ہوں"۔

اس کے باوجود وہ بتدریج ان نئی حالتوں کا عادی ہو جاتا ہے۔ رحم میں نو مہینوں کے دوران یہ سزا ہے: ایک تاریک کوٹھری میں رہنے کے نو مہینے جہاں اسے دوسرے شخص کے ذریعے سانس لینا اور خون اور خوراک دوسرے شخص کے نظامِ گردش پر منحصر ہے اور اس کی روح اور حالت دوسروں پر منحصر ہے، اور وہ خدا سے فریاد کرتا ہے: "مجھے رہا کرو، میں اس قید سے نہیں دیکھ سکتا، میں اس قید سے نہیں دیکھ سکتا!

اگر کوئی جہنم یا تزکیہ ہے تو وہ ماں کے جسم میں وہ نو مہینے ہیں: اندھیرے کے درمیان بالکل بے بسی، درخت کی طرح ایک نقطے تک محدود، ماضی کی لمحے بہ لمحے یادوں کے ساتھ، اس کے بعد نیند کے ادوار اور جب وہ یادیں واپس آتی ہیں، جنین ناچتا ہے، ماں کے جسم کے اندر زبردست کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے اپنے ہوش میں کیا کیا ہے، میں نے یہ جاننا شروع کر دیا ہے۔

جنین کی نیند اور بیداری ماں کے جسم کے اندر اس کی نیند اور بیداری پر منحصر نہیں ہے۔ جنین کی رضاکارانہ حرکتیں روح کے ماضی کی یاد سے پیدا ہوتی ہیں اس طرح یہ رحم میں بے سکونی کے ساتھ حرکت کرتا ہے یہاں تک کہ تھکن اس پر قابو پا لیتی ہے، اور وہ سو جاتا ہے، اس کے بعد وہ پھر سے بیدار ہوتا ہے اور کچھ دیر کے بعد دوبارہ بیدار ہوتا ہے۔ خوراک ماں کے خون کے ذریعے منتقل ہوتی ہے۔

نوزائیدہ کسی حد تک ماں کے دل کی دھڑکن اور خون کی گردش کی کمپن کو سن سکتا ہے اور یہ آوازیں اسے اپنے جسم سے روشناس کراتی ہیں، اس کی آزادی کی تڑپ کو ہوا دیتی ہیں اس طرح روح کا پہلا ایڈونچر دو تصورات کے درمیان کشمکش ہے: انسانی شکل میں زمین پر واپس آنے کی خواہش اور انسانی شکل سے آزاد ہونے کی خواہش جو اس قدر محدود ہے۔

انسانی روح کا خول (جسم) نازک دم والی مچھلی کی طرح شروع ہوتا ہے یہ تصویر پھر رحم کے اندر جڑی ہوئی حیوانی شکل میں بن جاتی ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، ماضی کی کچھ یادیں تازہ ہو جاتی ہیں، جنین کو ہلکی ہلکی حرکت کرنے کے لیے جدوجہد تیز ہوتی جاتی ہے جب جنین ماں کے جسم کے اندر انسانی شکل اختیار کر لیتا ہے، اور اتنا ہی مجھے باہر نکالا جاتا ہے۔ جب وصیت بہت مضبوط ہو جاتی ہے تو بچہ

قبل از وقت پیدا ہوتا ہے (37 ہفتوں سے کم حمل کے بعد پیدا ہونے والے) مضبوط قوت ارادی اور بڑی ضد کے حامل روح ہوتے ہیں وہ نو ماہ تک ماں کے جسم میں نہیں رہنا چاہتے، اس لیے وہ معمول سے پہلے پیدا ہوتے ہیں۔

شیرخوار روتا ہوا اس دنیا میں آتا ہے کیونکہ جیسا کہ عقلمند اور باشعور کہتے ہیں، روح اپنے پچھلے اوتاروں کو یاد کرتی ہے اور ایک بار پھر انسانی جدوجہد کی مختلف شکلوں کو بھگتنے کے لیے دوبارہ زمین پر واپس آنا نہیں چاہتی۔

بھاری "تھا" آواز اس کے ساتھ لگ گئی، لہذا یہ نشانیوں اور مطیع کھنڈرات کے درمیان ایک جگہ بن گیا

وہ روتی ہے جب وہ حرم میں کیے گئے وعدوں کو یاد کرتی ہے، آنسوؤں کے ساتھ جو بہتے ہیں اور ختم نہیں ہوتے

ان یادوں کے حوالے سے دعائیہ انداز بھی ہے جس میں جنین دنیا میں آنے سے پہلے ہاتھ پکڑ کر التجا کرتا ہے: ’’میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اے رب، مجھے دوسرا زمینی جنم نہ دینا‘‘۔

نوزائیدہ کے رونے کی جسمانی وضاحت یہ ہے کہ سانس لینے کے لیے پھیپھڑوں کا کھلنا ضروری ہے، اور بچے کا پہلا رونا پھیپھڑوں کو فعال کرنے اور زندگی کی سانسوں کو شروع کرنے کی کوشش ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے، سانس لینا شروع ہو جاتا ہے، اور روح، جو کہ بالکل غیر فعال ہونے کی حالت میں تھی، اس لمحے غلطی سے جسم میں داخل ہونے کا یقین کر لیتی ہے۔ پیدائش کے وقت، لیکن اگر روح پہلے سے موجود نہ ہوتی تو جسم چھوٹے اصلی خلیات سے نہیں بنتا اگر روح پیدائش سے پہلے جنین کو چھوڑ دیتی تو بچہ مردہ پیدا ہوتا۔

انسانی جسم سولہ بنیادی جسمانی عناصر پر مشتمل ہے، جو انیس شفاف توانائی کے عناصر سے تعاون یافتہ اور برقرار ہے جو جسمانی انسانی شکل کے اندر رہنے والے ایتھرک جسم کے جوہر کی نمائندگی کرتے ہیں یہ ایتھرک جسم جسمانی جسم میں حرکت اور سرگرمی کا ذریعہ ہے، انیس سیاروں کے عناصر فکری، جذباتی، اور اہم ہیں، انیس اجزاء، ذہانت (ذہن) (ذہن)، احساس (ذہن) (ذہنی، آگاہی)، علم کے پانچ آلات جو دیکھنے، سننے، سونگھنے، ذائقہ اور چھونے کے حواس سے مطابقت رکھتے ہیں، عمل کے پانچ آلات جن کی فکری قوت تولید، اخراج، گویائی، چلنے

پھرنے اور دستی مہارت سے مطابقت رکھتی ہے، اور قوتِ حیات کے پانچ آلات جو جسم کے تمام افعال کو انجام دینے کی صلاحیت کے حامل ہیں ۔ کھانا ہضم ہونے کے بعد)، فضلے کا خاتمہ، میٹابولزم (کھانے کو زندہ مادے میں تبدیل کرنا یا توانائی فراہم کرنے کے لیے استعمال کرنا)، اور گردش انیس عناصر کا یہ شفاف سیاروں کا خول جسمانی جسم کے بعد باقی رہتا ہے، سولہ موٹے عناصر پر مشتمل، فنا ہو جاتا ہے، ان تمام عناصر کو جدید یوگا تکنیکوں کی مشق کے ذریعے خالص آگاہی میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو روشنی کو دیکھ کر اس کی آنکھیں جھپکتی ہیں، وہ آوازیں سنتا ہے، سونگھتا ہے، چکھتا ہے اور سانس لینے کی آوازیں اس کے لیے معمول کی لگتی ہیں، اور اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک بار پھر ایک جسمانی جسم میں رہ رہا ہے، اس کی پیدائش کے لیے اس کی سابقہ مزاحمت اس کی پہلی سانس کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے، جیسا کہ یہ وہم ہو جاتا ہے کہ "وجود" کا انحصار جسم پر ہے اور سانس لینے کے لیے اس کا جسم اور سانس لینا ہے۔ اس کے عادی

جیسے جیسے وقت گزرتا ہے، بچہ اپنے جسم پر قابو پانے کے لیے کافی کوشش کرتا ہے آپ کتنی بار انہیں اپنے بازو اور ٹانگیں ہوا میں لہراتے ہوئے دیکھتے ہیں، اپنی جسمانی شکل کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں؟ اس کی رہنمائی لاشعور کی طرف سے ہوتی ہے، روح کی یادداشت کے ذریعے اس کی ماضی کی یادداشت ہمیشہ سے موجود ہے انسان فطری طور پر موت سے ڈرتا ہے کیونکہ وہ اس کا تجربہ کئی بار یاد کرتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے وہ درد سے ڈرتے ہیں کیونکہ اس سے پہلے وہ بہت کچھ جھیل چکے ہیں۔

جیسے جیسے ایک بچہ چھوٹا بچہ بنتا ہے، وہ اپنے والدین اور رشتے داروں سے متاثر ہوتا ہے ہر کوئی چاہتا ہے کہ وہ مختلف ہوں، بشمول ان کے شرارتی ساتھی بھی جو یہ چاہتے ہیں کہ وہ ان جیسا بنیں اور ان کے رویے اور اعمال کے مطابق ہوں! اس تنازعے کے درمیان، بچہ بہت زیادہ دباؤ محسوس کرتا ہے تاہم، چھوٹے بچے جو بہت زیادہ آزادی سے لطف اندوز ہوتے ہیں بعد میں افسوس کے ساتھ کہتے ہیں، "کاش میرے والدین نے مجھے میرے رویے کے نقصان دہ نتائج کے بارے میں بتایا ہوتا؛ اگر وہ ہوتے، تو شاید میں اب بہتر ہوتا۔"

بہت سی ایسی نفسیاتی اور جذباتی کشمکش ہوتی ہیں جن کو بالغ ہونے سے پہلے انسان کو برداشت کرنا پڑتا ہے اس مرحلے کے دوران حواس زیادہ متحرک ہو جاتے ہیں، اور نوجوان مرد یا عورت ایک اہم اندرونی

جنگ میں مصروف ہو جاتے ہیں حواس کے ساتھ یہ جدوجہد قابل غور ہے، اور نوجوانوں کی حتمی فتح ان کی جبلتوں پر فتح اور ان کی بے لگام خواہشات کو روکنا ہے۔

زندہ رہنا بہت اچھا ہے لیکن بہت سی قوتیں ہمیں تباہ کرنے کے انتظار میں پڑی ہیں افریقہ میں شکاریوں کے ساتھ ایک مہم جوئی خود زندگی کے ایڈونچر کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے اور تاریخ میں کوئی بھی مہم جوئی اس سے زیادہ خوشی اور جوش میں نہیں آتی عقل کی بدولت انسان خود کو جنگلی جانوروں سے بچانا جانتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ خود کو کیسے بچانا ہے دشمن کی بری عادتوں سے خود کو نقصان پہنچانا انسان کی سب سے بڑی بری عادت ہے۔ کوئی بھی دشمن، مہلک جراثیم، تباہ کن بم، یا کسی دوسرے خطرے سے بڑھ کر، انسان کو اپنے آپ سے ڈرنا چاہیے جب وہ غلط ہوں جب کوئی شخص اپنی روحانی فطرت سے مکمل لاعلمی میں رہتا ہے اور اپنی بری عادتوں کو ان پر قابو پانے دیتا ہے، تو وہ اپنے ہی دشمن بن جاتا ہے، زندگی کی اس جنگ کو جیتنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ خود سے دوستی کی جائے، روحانی طور پر ترقی یافتہ نفس انسان کا دوست ہوتا ہے، جب کہ غیر محفوظ دشمن ان کا دشمن ہوتا ہے۔

یہ تصور کرنا آسان ہے کہ ہم کسی جنگلی، نامعلوم سرزمین کی سیر کرنے جا رہے ہیں اگر ہم جہاز کے ذریعے جا رہے ہوں تو ہمیں اپنے ساتھ لائف بوٹ لے کر جانا چاہیے تاکہ اگر جہاز ڈوب جائے تو ہم خود کو بچانے کے لیے کشتی کا استعمال کر سکیں لیکن زندگی کے بہت سے تجربات میں ہماری لائف بوٹس ہر طرح کی احتیاط کے باوجود رس جاتی ہے۔

شکاریوں سے بھرے جنگل میں، آپ ان درندوں کے خلاف احتیاطی تدابیر اختیار کر سکتے ہیں، لیکن لطیف، کپٹی خطرات پر قابو پانا اس سے کہیں زیادہ مشکل ہے، کوئی ان لاکھوں جراثیم سے کیسے بچ سکتا ہے جو ہمیں مسلسل گھیرے رہتے ہیں؟ ہمیں لگتا ہے کہ ہم محفوظ ہیں جب ہم ان خطرات کے خلاف احتیاط کرتے ہیں جب ہم دیکھ اور سن سکتے ہیں، لیکن ہمارا دفاع ہمیں جراثیم سے بچانے کے لیے ناکافی ہے، خون کے دھارے میں، خون کے سفید خلیے مسلسل ان جراثیم سے لڑتے ہیں، دوائیں صرف ان کو بے حس کر دیتی ہیں سفید خون کے خلیے وہ سپاہی ہیں جو ان کا مقابلہ کرتے ہیں اور ان کو تباہ کرتے ہیں، اگر آپ کا خون کمزور ہے، تو یہ "فوجی" آپ کو انفرادی طور پر بہت سی بیماریوں میں مدد نہیں دے سکیں گے جراثیم کے شکار، اپنے میزبان پر جھپٹنے اور اسے تباہ

کرنے کے لیے تیار ہیں، قدرت ان جراثیم کے حملوں کو دور کرنے کے لیے ایک حفاظتی رکاوٹ بناتی ہے، لیکن اس رکاوٹ کا اثر زیادہ دیر تک نہیں رہتا اگر جسم مزاحمت کرنے کے قابل نہ ہو تو یہ جدوجہد ہمارے اندر زندگی کے ان دیکھے جنگل میں جاری رہتی ہے، اگر آپ خوردبین کے نیچے اپنے کھانے کا جائزہ لیں، تو آپ اس کا مزہ نہیں چکھیں گے، جراثیم کی ضیافت پر آپ سب کو اس کا مزہ چکھنا پڑے گا۔ آپ جو پانی پیتے ہیں وہ بھی ان جانداروں سے بھرا ہوا ہے دنیا میں ایک بھی سبزی خور نہیں ہے کیونکہ ہر کوئی روزانہ لاکھوں جراثیم کھاتا ہے تو کیا انسان کھانا چھوڑ دیں گے؟

زندگی کے جنگل میں بحفاظت گھومنے پھرنے کے لیے اپنے آپ کو مناسب ہتھیاروں سے لیس کرنا چاہیے اور ایک تربیت یافتہ سپاہی ہونا چاہیے جو اپنی حفاظت کا صحیح طریقہ نہیں جانتے وہ جلد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں لیکن عقلمند شخص، تمام حالات کے لیے تیار ہوتا ہے- بیماری، متضاد خیالات، بری عادتیں، سخت قسمت، اور ناموافق کرما- جو اس مہم جوئی اور کامیابی کا مطالبہ کرے گا، اس میں کامیابی حاصل کرے گی۔ وہ طریقہ اور حکمت عملی جو ہمیں اپنے اندرونی دشمنوں کا مقابلہ کرنے اور ان پر قابو پانے کے قابل بناتے ہیں، جو کسی بھی بیرونی دشمن سے کہیں زیادہ مضبوط اور پرعزم ہیں۔

جب ہم زندگی میں اپنا سفر جاری رکھتے ہیں تو ہم اپنی جسمانی، نفسیاتی، اخلاقی اور روحانی بیماریوں کی بیماریوں اور اسباب پر قابو پانے کے بہتر طریقے سیکھتے ہیں جب ہم جسمانی بیماریوں اور نفسیاتی جدوجہد پر اطمینان سے قابو پا لیتے ہیں، تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ زندگی واقعی ایک شاندار مہم جوئی تھی لیکن یہ کہنا بے وقوفی نہیں کہ زندگی میٹھی ہے اس سے پہلے کہ وہ حقیقی معنوں میں کامیابی حاصل کر لے اور اس سے پہلے کہ وہ حقیقی منزل تک پہنچ جائے۔ خدا، زندگی ان کے لیے ختم نہیں ہوئی، انہیں روح پر چڑھنا چاہیے، اور پھر مہم جوئی کا آخری باب مکمل ہو جائے گا۔

جب کوئی شخص کسی اور کو تکلیف میں دیکھتا ہے تو وہ خدا کا شکر ادا کرتا ہے کہ وہ اس خاص تجربے سے نہیں گزر رہا لیکن کون جانتا ہے کہ اگلی باری اس کی ہو سکتی ہے جسم کو نقصان پہنچانے کے امکانات بے شمار ہیں، اس لیے ہر طرح کے واقعات اور حیرتوں کے لیے چوکنا اور تیار رہنا چاہیے۔

سائنسدان کہتے ہیں: "صحت مند، غذائیت سے بھرپور کھانا کھائیں اور اپنے آپ کو جراثیم سے بچانے کے لیے صحت کے رہنما اصولوں پر عمل

کریں" سیاستدان کا کہنا ہے: "اپنے آپ کو اور اپنے ملک کو دشمنوں سے بچانے کے لیے بہادر سپاہی بنیں"

ہم واقعی ایک عجیب دنیا میں رہتے ہیں، یہاں تک کہ مائیں، محبت، شفقت اور قربانی کی مثالیں، دوسرے لوگوں کے بچوں کو مارنے کی تربیت دی جاتی ہیں، کتنا خوفناک! لیکن کبھی کبھی، جنگ اچھا لاتی ہے؛ یہ ہم سے ہماری بزدلی اور قوت ارادی کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔

زندگی کے جنگلات اور جنگل دشمنوں سے بھرے پڑے ہیں: بیماری، غربت، مصائب، بری عادتیں اور گمراہ کن خواہشات کے علاوہ اور بھی ان گنت چیزیں ہیں جن پر غور کرنے کے لیے اصول اور اصول ہیں، اگر ہم ان سب کو اپنے ذہن میں رکھنے کی کوشش کریں تو زندگی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے، زندگی کے ہر شعبے میں پیچیدگیاں حاوی ہو چکی ہیں، اور انسان وقت کے مختلف طریقوں سے گزرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور دماغ کی لامحدود طاقتوں اور صلاحیتوں کو متحرک کریں۔

خدا نے ہمیں تحفظ کا ایک حیرت انگیز ذریعہ دیا ہے: دماغ یہ مشین گن، بجلی، زہریلی گیس یا کسی بھی دوا سے زیادہ طاقتور ہے اس ذہن کو پروان چڑھانا اور مضبوط کرنا ضروری ہے زندگی کی مہم جوئی کا ایک اہم حصہ ذہن کو کنٹرول کرنے اور اسے نظم و ضبط میں رکھنے اور ہر وقت خدا کے ساتھ ہم آہنگ رہنے میں مضمر ہے۔

اگرچہ انسان طبیعی ذرائع اور علاج کے طریقے استعمال کرتے ہیں، لیکن انہیں ان طریقوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کے پیچھے خدا کی قدرت پر بھروسہ کرنا چاہیے، ہمیں چاہیے کہ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں سمجھ اور قوتِ ارادی عطا کرے تاکہ ہم دوا پر بھروسہ نہ کریں بلکہ اس پر انحصار کریں اور سب سے پہلے، اپنے دماغ کی طاقت پر۔

انسانوں کو یہ نہیں سکھایا گیا کہ دماغ کی تربیت اور اسے مراقبے کے ذریعے خدا کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے ذریعے حاصل ہونے والی اس نفسیاتی کیفیت کو کیسے حاصل کیا جائے تاہم اس سے پہلے کہ آپ مادی دنیا اور اس کے جسمانی علاج سے انکار کرنے کی کوشش کریں ذہن کو آپ کے مکمل کنٹرول میں ہونا چاہیے جب تک کہ آپ اسے حاصل نہ کر لیں، بہترین یہ ہے کہ آپ جسم کی مدد کے لیے منطقی اقدامات کریں جب انسان ایک جلتے ہوئے انگارے کو پکڑ سکتا ہے تو وہ اس مادی دنیا کو جلائے بغیر اس کا اعلان کر سکتا ہے۔ بصورت دیگر، معاملہ موجود ہے اور اسے اس کے قوانین کے مطابق منطقی اور عملی طریقوں سے نمٹا جانا چاہیے۔

خدا نے ہمیں ایک ناقابل تسخیر ہتھیار بھی دیا ہے۔ جس سے ہم تمام دکھوں اور دردوں پر قابو پا سکتے ہیں: حکمت کا ہتھیار، جسے ہم خدا کے ساتھ ہم آہنگی کے ذریعے حاصل کرتے ہیں بیماری، مایوسی اور بدقسمتی پر قابو پانے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے خالق کے ساتھ ہم آہنگ رہیں۔

لوگ زندگی کے جنگل میں چھوٹے بچوں کی طرح ہوتے ہیں، اپنی ذاتی آزمائشوں اور مصیبتوں سے سیکھنے پر مجبور ہوتے ہیں، بیماری اور بری عادات کے نقصانات سے ٹھوکریں کھاتے ہوئے ہمیں بار بار مدد مانگنی چاہیے اور اپنے خیالات اور اعمال کو خدا اور اس کے نہ بدلنے والے قوانین سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

جب دنیا آپ کی آنکھوں کے سامنے تاریکی چھا جائے اور زندگی کی مشکلات آپ پر حاوی ہو جائیں تو یاد رکھیں کہ خدا قریب ہے اور اس کی موجودگی کے قلعے میں اپنے آپ کو محفوظ اور محفوظ محسوس کریں، زندگی کی راہوں پر آپ کی جدوجہد اور ہر طرح کے تباہ کن اثرات سے آپ کے سامنے آنے کے باوجود، یاد رکھیں کہ ان کا مقصد آپ کو تباہ کرنا نہیں، بلکہ آپ کے ایمان کو آزمانا اور آپ کی غیر فعال طاقت کو بیدار کرنا ہے، ہمیں زندگی کی تمام تر لڑائیوں میں ثابت قدم رہنا چاہیے۔ ہمارے اندر موجود الہی کی ہمہ گیر طاقت کے ساتھ ان کو ختم کرنا اور شکست دینا اور زندگی کی مہم جوئی کے اختتام پر ہم کہیں گے: اے رب، ہمت کو مضبوطی سے تھامنا اور جدوجہد کو آخری دم تک جاری رکھنا مشکل تھا، لیکن جو طاقت تو نے ہمیں دی وہ ہمارے خوف سے زیادہ تھی، اور ان عظیم طاقتوں کی بدولت ہم فتح یاب ہوئے اور ہم تیرے وجود کی شکل میں موجود ہیں اور ہمیں رب کی تخلیق کا احساس ہوا۔ ہر جگہ، تو جب تک تو ہمارے ساتھ ہے ہم کس سے ڈرتے ہیں اور کس سے ڈرتے ہیں؟

جس لمحے ایک شخص کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ انسان بن چکے ہیں، اس کے خوف میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور ایسا لگتا ہے کہ کوئی بچ نہیں سکتا چاہے وہ کتنی ہی احتیاط برتیں، خلا باقی رہتا ہے جس کے ذریعے غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں، خدا کے سوا کوئی حقیقی سکون نہیں ہے، اور اس کے بغیر کوئی سکون نہیں ہے، چاہے ہم افریقہ کے جنگلوں میں ہوں، میدان جنگ میں ہوں، یا جبڑوں میں ہوں، خدا کی حفاظت کے لیے ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنی حفاظت میں ہوں۔ تیری ناقابل تسخیر موجودگی، اے رب! میں زندگی کی پہلی صفوں پر آگے بڑھتا ہوں، اور مجھے لگتا ہے کہ میں آپ کی حفاظت اور دیکھ بھال میں ہوں!

حفاظت اور سلامتی کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے اپنے ہر کام میں عقل اور منطق کا استعمال کریں اور خدا پر مکمل بھروسہ رکھیں خدا ان سب کا خیال رکھتا ہے جو اس کی پرواہ کرتے ہیں اور اس کے قوانین کا احترام کرتے ہیں اور وہ ان تمام لوگوں کو قبول کرتا ہے جو دل و جان سے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں، ان پر اپنی نعمتوں کی بارش کرتے ہیں اور ان کی روزی کو مسلسل اور بلاتعطل فراہم کرتے ہیں۔

بہت سے لوگ بیماری کا شکار ہو چکے ہیں اور بری عادتوں کا شکار ہو چکے ہیں، خود کو باہر نہیں نکال پا رہے ہیں یہ نہیں کہا جانا چاہیے کہ زندگی کے ہر رخ میں پھندے سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے، انسان کو جن آزمائشوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ عارضی ہوتے ہیں اور ان پر قابو پانے کے لیے ان کے عزم اور ارادے کے فعال ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ایک مخصوص مدت کے لیے کامیاب زندگی کی ناکامی اور ناکامی کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ زندگی کے ہر شعبے میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اپنے آپ کو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ حالات سے زیادہ مضبوط ہیں اور کسی چیز سے نہیں ڈرتے جب تک کہ وہ خدا کے ساتھ ہیں اور خدا ان کے ساتھ ہے، یہ سمجھنا کہ زندگی اور موت شعور کی دو مختلف حالتیں ہیں۔

خدا نے ہر چیز کو ہمیں آزمانے اور ہمارے اندر روح کی لافانییت کو ظاہر کرنے کے لیے پیدا کیا ہے یہ زندگی کی مہم جوئی ہے اور اس کا واحد مقصد ہر شخص کی مہم جوئی منفرد ہے، اور انہیں صحت، دماغ اور روح کے تمام چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے سمجھ، قوت ارادی، اور خدا پر یقین کے ساتھ تیار رہنا چاہیے، یہ جانتے ہوئے کہ ان کی روح نہیں مرتی چاہے جسم کو کچھ بھی ہو جائے، واقعی، ہم کسی بھی آگ کو تباہ نہیں کر سکتے ہے اور نہ ہی پانی اسے جلا سکتا ہے، کیونکہ یہ واحد اور واحد خدا کی صورت ہے۔

یہ جاننا حیرت انگیز ہے کہ موت ختم نہیں ہے، کیونکہ اس علم سے ہم نفسیاتی طاقت اور وہم سے آزادی حاصل کرتے ہیں جب بیماری آتی ہے اور جسم کام کرنا چھوڑ دیتا ہے، روح یقین کرتی ہے کہ وہ مر چکی ہے، لیکن خدا اسے چھو کر یقین دلاتا ہے کہ یہ ابھی تک زندہ ہے، میدان جنگ میں ایک سپاہی، بم یا چھرے سے مارا گیا، چیختا ہے، "میں مر گیا ہوں!" لیکن خدا جواب دیتا ہے، "یقینا نہیں! کیا تم مجھ سے بات نہیں کر رہے؟ کوئی چیز تمہیں تباہ نہیں کر سکتی تم ایک لافانی روح ہو، اور تم صرف خواب دیکھ رہے ہو کہ تم مر چکے ہو" تب روح کو احساس ہوتا ہے

کے جسم سے موت کے ذریعے گزرنے کا تجربہ اتنا خوفناک نہیں جتنا اسے اکثر پیش کیا جاتا ہے، روح کے وجود کی محدود آگاہی جسم کے اندر ہر چیز کے نقصان کا ذمہ دار ہے۔ حقیقت میں، روح زندہ ہے اور نہیں مرتی کیونکہ یہ زندہ اور ابدی خدا کی تصویر ہے۔

سچے یوگی ہر حال میں اپنے ذہن پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتے ہیں جب ایک متلاشی اس مرحلے پر پہنچ جاتا ہے تو وہ آزاد ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ زندگی ایک مقدس مہم جوئی ہے۔ انبیاء اور عظیم شخصیات نے اس سچائی کا مظاہرہ کیا ہے، کیونکہ ان کی عظیم اور پاکیزہ روحوں کو کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے، انہوں نے پوری حد تک الہی محبت کا تجربہ کیا ہے، اور یہ کہ محبت زندگی کی سب سے زیادہ پرجوش اور آخری مہم جوئی ہے۔

انسانی محبت اس وقت تک بے معنی ہے جب تک کہ اس کی جڑیں خدا کی غیر مشروط محبت میں نہ ہوں ایک نوجوان مرد اور عورت محبت میں پڑ سکتے ہیں اور پھر نفرت میں پڑ سکتے ہیں انسانی رغبت نامکمل ہے اور بہت سی شرائط کا پابند ہے جبکہ الہی محبت کامل اور لامتناہی ہے

زندگی کی یہ مہم جوئی تب ہی مکمل ہو گی جب انسان اپنی قوت ارادی اور عقل کے ذریعے خطرات اور غلطیوں پر قابو پا لے، جیسا کہ عظیم لوگوں نے کیا، پھر وہ پیچھے مڑ کر دیکھیں گے کہ "وہ آزمائشیں مشکل اور خطرناک تھیں، اور میں تقریباً گر گیا تھا، لیکن اب جب اللہ نے میری آنکھ کھولی اور مجھے مقدس علم عطا کیا تو مجھے اپنے آپ پر اعتماد ہے۔"

ہم کہہ سکتے ہیں کہ زندگی ایک حیرت انگیز مہم جوئی ہے جب خُدا ہمیں آخر میں کہتا ہے: "وہ تمام خوفناک، تلخ آزمائشیں ختم ہو چکی ہیں، میں ہمیشہ کے لیے تمہارے ساتھ ہوں، اور اب کوئی چیز آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی"۔

انسان کا دماغ بیماریوں اور مشکلات کا مقابلہ کرنے سے مضبوط ہوتا ہے، یکے بعد دیگرے مشکلات پر قابو پاتا ہے جو بھی ذہن کو کمزور کرتا ہے وہ اس کا بدترین دشمن ہے اور جو چیز اسے مضبوط بناتی ہے وہ اس کی محفوظ پناہ گاہ ہے جو آپ کے راستے میں آنے والی مشکلات اور بدحالیوں کو حقیر سمجھتی ہے۔

(ابو القاسم الشعبی کے الفاظ میں):

میں بیماری اور دشمنوں کے باوجود زندہ رہوں گا، عقاب کی طرح بلند چوٹی پر

میں چمکتے سورج کو دیکھتا ہوں، بادلوں، بارشوں اور طوفانوں کا مذاق اڑاتا ہوں۔

خدا نے مجھے دکھایا ہے کہ یہ زندگی صرف ایک خواب ہے جب آپ خدا میں بیدار ہوں گے تو آپ اسے خوشیوں اور غموں کے ایک لمحاتی خواب کے طور پر یاد رکھیں گے، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

اور پھر آپ جان لیں گے کہ آپ واحد اور واحد خدا میں ہمیشہ کے لیے لافانی ہیں۔

السلام علیکم

روحانی پرورش

سب کچھ ختم ہو جائے گا اور غائب ہو جائے گا، اور صرف خدا ہی ابدی مستقل اور دنیا بھر میں آنے والے تمام شدید طوفانوں اور سمندری طوفانوں سے محفوظ پناہ گاہ ہے۔

***

عارضی انسانی دوستیاں غیر مشروط نہیں ہوتیں اور اکثر خودغرضی سے داغدار ہوتی ہیں، کیونکہ جب خود غرضی ختم ہو جاتی ہے، تو روحانی دوستی اور حقیقی، دلی محبت، تاہم، اس دوستی کو پروان چڑھانے اور اس محبت کی پاکیزگی کو برقرار رکھنے کے لیے ہمارے اندر مشترکہ ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے، جب ہم کسی کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ہم اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، جب ہم اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کر سکتے، تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ موجود نہیں ہے

***

وہ دن آئے گا جب میں اس دنیا کو الوداع کہہ دوں گا، لیکن جب تک میں اس زمین پر رہوں گا، میری سب سے بڑی خوشی ان لوگوں سے بات کرنے میں ہے جو خدا کے عجائبات کے بارے میں مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس الہی روشنیہ کے لیے ان کی آرزو کو بڑھاتے ہیں جس نے مجھے سکون، آزادی اور تحفظ دیا ہے۔

خود اثبات:

میں خدا سے اپنی طاقت مستعار لے کر ہی اپنے تمام فرائض انجام دے سکتا ہوں اس لئے میری پہلی خواہش خدا کو راضی کرنا ہے۔ میرے دل کی پہلی محبت، میری روح کی سب سے بڑی آرزو اور میری مرضی اور دماغ کی آخری منزل ہے۔

***

ہمارا اصل نفس - روح - لافانی ہے۔ ہم موجود ہیں، اور ہمارا وجود ابدی ہے۔ لہر ساحل پر آتی ہے۔ اور پھر اپنے آپ کو کھوئے بغیر سمندر میں لوٹ جاتی ہے۔ بلکہ یہ سمندر کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔ یا پھر دوسری لہر کی صورت میں [ساحل پر] لوٹ سکتا ہے۔

***

اگر کسی برقی ڈیوائس کی تاریں ٹوٹ جائیں تو ماہر ان کی جگہ لے سکتا ہے۔ لیکن جب اعصابی بافتوں کو شدید جلن سے نقصان پہنچے تو اعصاب اپنا کام کھو بیٹھتے ہیں، اور ان کی جگہ کون لے سکتا ہے؟ لٰذا، قیمتی اعصابی نظام کے ساتھ کام کرتے وقت انتہائی احتیاط اور احتیاط برتنی چاہیے، کیونکہ یہ اندر سے دوبارہ پیدا ہوتا ہے، اور اگر اسے نقصان پہنچتا ہے، تو اسے کسی دوسرے آلے سے مرمت یا تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔

***

طالب علم فطرت میں اپنے استاد پرمہنس کے ساتھ پکنک کا لطف اٹھا رہے تھے، اور اس نے ان سے کہا:

سکون محسوس کرنا اور خوشی سے مالا مال ہونا کتنا شاندار ہے!

خدا چاہتا ہے کہ ہم سادہ زندگی گزاریں اور روحانی خوشی کا تجربہ کریں۔

***

جس طرح ایک شخص پریشان کن خواب سے بیدار ہو کر یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ اس نے دیکھا وہ صرف ایک خواب تھا، اسی طرح الٰہی شعور انسان کو نیند اور الجھن کے ڈراؤنے خواب سے بیدار ہو کر ایک نئی بیداری اور زندگی کے معنی اور مقصد کی صحیح سمجھ حاصل کرنے کی تاکید کرتا ہے۔

اگر ہم روحانی بیداری کی صبح کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں اور یقین کی روشنیوں کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اندرونی آواز کو سننا چاہیے اور اس کے اشارے پر جواب دینا چاہیے۔

ہمیں راستے سے سراب کے پتھروں اور جہالت کے پتھروں کو ہٹانا چاہیے جو روح کے سفر میں رکاوٹ ہیں اور اس کی نقل و حرکت میں رکاوٹ ہیں ہمیں بے حسی کی نیند سے بیداری کے دروازے پر آرزو کے ہاتھ سے دستک دینا چاہیے تاکہ ہم خوشیوں کے جھونکے لے سکیں اور آسمانی بجلی، ہمارے ہر عمل کے احساس اور ہمارے ہر عمل میں بجلی پیدا کر سکیں۔

***

حقیقی خوشی اس وقت تک چکھائی نہیں جا سکتی جب تک کہ اچھی خواہشات برائیوں پر قابو نہ پا لیں، اور جب تک خواہش کو صحیح سمت میں سچائی کے چشمے اور وجود میں موجود تمام بھلائیوں کا سرچشمہ نہ بنایا جائے۔

***

سچی دوستی تمام دولت سے بڑھ کر ہے۔ اگر آپ لوگوں کے سچے دوست بن سکتے ہیں تو آپ کو خدا مل جائے گا۔

***

خدا حکمت اور روشن الہام کا منبع ہے۔ جو اچھی روحوں پر بہتا ہے۔ وہ محبت کرنے والے دلوں کے بخور سے پھوٹنے والی آسمانی خوشبو ہے۔ وہ سب سے بڑی خوشی ہے۔ جو روح کو مقدس جوش و خروش سے بھر دیتی ہے۔

***

خُداوند، میں تجھ سے اپنی روح کو روشن کرنے کے لیے کہتا ہوں تاکہ میں اُس حتمی سچائی کو سمجھ سکوں، خُداوند، میں آپ کو دیکھوں گا، فطرت کے مظاہر پھولوں، درختوں اور تمام خوبصورت چیزوں میں، گہرے روحانی غور و فکر کے ذریعے، میں امن کے دروازے کھولوں گا اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کروں گا تاکہ میں اس کے حقیقی معنی کو بہتر طور پر سمجھ سکوں۔

***

جب میں دوسروں کے ساتھ ہوتا ہوں، تو میں پوری طرح موجود ہوتا ہوں اور ان کے ساتھ بات چیت کرنے میں بہت خوشی محسوس کرتا ہوں، اور جب میں اکیلا ہوتا ہوں، تو میں اسی خوشی سے لطف اندوز ہوتا ہوں اور جب میں کام کرتا ہوں، تو میں اپنی پوری توانائی اور قوت ارادی کے ساتھ کام کرتا ہوں، اور مجھے بڑھتی ہوئی خوشی محسوس ہوتی ہے۔

ہمیں حقیقی خواہش اور اندرونی خوشی کے ساتھ کام کرنا چاہیے، ورنہ ہم اپنی توانائی کھو بیٹھیں گے اور اپنی توانائی کی تجدید کرنے سے قاصر ہو جائیں گے ۔

***

اپنی کھوئی ہوئی محبت کا غم نہ کرو، خواہ موت سے ہو یا انسانیت کی چست اور بدلتی ہوئی فطرت کی وجہ سے، محبت خود کبھی بھی حقیقی معنوں میں کھو یا مردہ نہیں ہوتی، بلکہ وقتی طور پر تم سے چھپی رہتی ہے، تاکہ اس کی دائمی تلاش میں تمہیں اس کا اصل جوہر معلوم ہو جائے اور محبت اس وقت تک اس کی عارضی پردہ پوشی جاری رکھے جب تک کہ تم اسے حتمی شکل میں نہ پا لو۔ آپ کی روح کے سب سے گہرے وقفے

***

ایک شخص کو دن بہ دن اسی غیر آرام دہ نفسیاتی حالت میں نہیں گزارنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص سچے دل سے دعا کرے اور اس بات پر بھروسہ کرے کہ خدا جو کچھ وہ مانگے گا وہ ضرور دے گا تو اسے خدا کی رحمتیں اور مدد حاصل ہوں گی۔

اگر کوئی بری عادت گہرائی سے پیوست ہو، تو یہ ایک متضاد اور مخالف ذہنی عادت بنا کر اس میں خلل ڈالنا ممکن ہے۔ اور اسے اس وقت تک فعال کرنا جب تک زہریلی عادت کو بے اثر نہ کر دیا جائے۔

ایک شخص کو اپنے آپ کو یقین دلانا چاہیے کہ وہ بہتر کے لیے بدلے گا، اور یہ کہ وہ کچھ کمزوریوں کے باوجود مضبوط رہے گا جن کا وہ اس وقت شکار ہے۔

جس لمحے کوئی شخص مثبت تبدیلی لانے کا عزم کرے گا، وہ محسوس کرے گا کہ وہ ایک مختلف شخص بن گئے ہیں، اور یہ احساس ان کے لیے اہم توانائی اور اندرونی خوشی کی کثرت لائے گا۔

***

کبھی کبھی خُدا اپنے آپ کو اپنے چاہنے والوں کے لیے ایک عظیم روشنی، ایک کائناتی آواز، لامحدود خوشی، یا انتہائی مٹھاس کی محبت کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔

یا سمجھ، حکمت اور علم کے طور پر

اس کی روشنی ابد تک کائناتی پروں کی طرح پھیلتی اور پھیلتی ہے اور کبھی کبھی میں اس روشنیہ کے دل میں اس زمین کو خواب کی طرح دیکھتا ہوں۔

اور اس طرح میں نے محسوس کیا کہ دنیا ایک خواب ہے۔

***

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ اور آپ کے سچے دوست کتنے ہی متفق ہوں، آپ کے درمیان ہمیشہ افہام و تفہیم اور بات چیت ہوتی ہے اس طرح کی دوستی باہمی احترام پر مبنی ہوتی ہے اور آپ کے لیے بہت زیادہ معنی رکھتی ہے خدا کی محبت پر قائم ہونے والی دوستی ہی وہ رشتہ ہے جو قائم رہتا ہے۔

***

روح کی خوش کن چمک کو اپنی توجہ کو باطن کی طرف موڑ کر محسوس کیا جا سکتا ہے یہ روح کے چھپے ہوئے دائرے میں سوچ کے خوبصورت نظاروں سے لطف اندوز ہونے کے لیے دماغ کو استعمال کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

***

اس زمین پر انسان جو کچھ بھی کر لیتا ہے، زندگی خالی نظر آتی ہے، آخر کار اسے سب کچھ پیچھے چھوڑنا پڑے گا، ایک دن آئے گا جب انسان اپنے تمام مادی اموال سے الگ ہو جائے گا، لوگ دولت مندوں سے ان کی دولت اور طاقت پر حسد کرتے ہیں، لیکن وہ بھی سب کچھ پیچھے چھوڑ جائیں گے، اور اس زمین سے صرف ان کے اعمال ہی ان کا ساتھ دیں گے۔

***

شاگردوں میں سے ایک روحانی تجربے میں ناکام ہو گیا اور ندامت اور تلخی کے ساتھ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا، استاد پرمہنس نے اس سے کہا:

اپنے آپ کو گنہگار مت سمجھو، کیونکہ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ اپنے اندر موجود الٰہی شعور کو ناپاک کرتے ہیں، کیوں اپنے آپ کو اپنی کمزوریوں سے جوڑتے ہیں؟ اس کے بجائے، اپنے آپ سے اس سچائی کی تصدیق کریں: "میں خدا کے قریب ہوں، اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے"

اس سے دعا کریں:

"اے میرے خدا، میں ناشکرا ہوں یا نیک، میں تیرا ہوں، میری یاد اور تیری آرزو کو جگا دے، اے رب"

***

عقلمند آدمی پرمہنس نے اپنے بارے میں ضرورت سے زیادہ بات کرنے والے مغرور مہمان سے بات کرنے کے بعد کہا:

"رحمت الٰہی کی بارشیں غرور کی بلند چوٹیوں پر جمع نہیں ہوتیں بلکہ عاجزی کی وادیوں میں آسانی سے بہتی ہیں"

***

یہ زمین ایک بڑے گھر کی مانند ہے جو ایک عالمی خاندان کو پناہ دیتا ہے، اس کی مرکزی حرارت سورج کی طرف سے فراہم کی گئی ہے، ایک ہی چاند سے روشن ہے، اور ایک ہی ستاروں سے مزین ہے، اس کے ارکان ایک ہی ہوا میں سانس لیتے ہیں، ایک ہی کھانا کھاتے ہیں اور ایک ہی پانی پیتے ہیں، تمام انسانی جسم درد اور چوٹ کے لیے حساس ہیں، تمام زبانوں کے پیچھے ایک سوچ ہے، اور اس کے تمام قومی وصفوں کے پیچھے ایک انسانی فطرت ہے۔

***

اے میرے رب مجھے ہر عمل میں تیری موجودگی کا احساس دلانے دے کہ میں تیرے آنے کی صبح کا انتظار کر رہا ہوں اس خوف کے سائے کو دور کرنے میں میری مدد کر جو تیری ہدایت کی روشنی کو دھندلا دے اور میری آرزو کے پھول میرے دل کے باغ میں کھلیں۔

***

میں اپنی آرزو کی مالا پر اپنی دعائیں پڑھتا ہوں، اس کی مالا عشقِ الٰہی کے دھاگے سے بندھی ہے۔

میرے پیارے خدا، مجھے زندگی کی رات بنا دے جو آپ کے لئے سب سے پیاری دھنیں گائے مجھے اپنے خوابوں اور تیری آرزو سے تخلیق کرنے دو۔

ایک سیڑھی جس پر میں آپ تک پہنچنے کے لیے چڑھتا ہوں۔

زندگی کی لہراتی جھیل میں، میں آپ کی کائناتی زندگی کو دیکھ رہا ہوں، میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ میری خواہشات کے دریاؤں کی رہنمائی فرما، جو مشکلات کے صحراؤں سے بہتے ہیں، تاکہ وہ تیرے کائناتی سمندر سے مل جائیں۔

***

گناہ وہ چیز ہے جو انسان کو خدا سے بے خبر اور اس کے بارے میں بے پرواہ رکھتی ہے۔

***

میں زندگی اور موت کے پتے پر تیری شبنم کا لرزتا ہوا قطرہ ہوں، تیرے سمندر کی طرف بہتا ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں

میں تیری شبنم کی آوارہ بوند ہوں، آخر کار آسمانی گھر میں لوٹ رہا ہوں

میں تیری ابدی شبنم کا ایک قطرہ ہوں جو ماضی، حال اور مستقبل کی پنکھڑیوں پر رقص کرتا ہے۔

میں تیری شبنم کا ایک قطرہ ہوں، محبت کے نشے میں، زمینی آزمائشوں کے پتے پر بحفاظت سرکتا ہوا تیری حکمت کے پاکیزہ، قدیم پانیوں میں گھل مل جانے کے لیے، میں اپنے آپ کو کھونا نہیں چاہتا، بلکہ تیرے وسیع سمندر میں ضم ہو کر لامحدود وسعت اختیار کرنا چاہتا ہوں، ہاں، میں خدا کے لیے تیری شبنم کا ایک قطرہ بننا چاہتا ہوں

***

خدا آپ کو اس وقت سمجھتا ہے جب باقی سب آپ کو غلط سمجھتے ہیں وہ محبت کرنے والا ہے جو آپ کا بہت شفقت سے خیال رکھتا ہے اور آپ پر ہمیشہ رحم کرتا ہے دوسرے آپ کو تھوڑی دیر کے لیے اپنا پیار دیتے ہیں اور پھر آپ کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن اللہ آپ کو کبھی نہیں چھوڑتا اور نہ ہی آپ کو چھوڑتا ہے۔

***

قوتِ ارادی سوچ کو توانائی میں بدل دیتی ہے اور جو لوگ شاندار کامیابی حاصل کرتے ہیں وہ غیر متزلزل قوت ارادی کے لوگ ہوتے ہیں جب کوئی شخص اپنی قوتِ ارادی کو پروان چڑھاتا ہے تو وہ منفی حالات کا شکار نہیں ہوتے خواہ کتنی ہی بڑی مشکلات کا سامنا کیوں نہ ہو، بلکہ مسلسل اپنے آپ سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ وہ زندگی کی جنگ میں شکست نہیں کھائیں گے۔

***

ایک متکبر عقل پرست نے ماسٹر پرمہنس کو الجھن میں ڈالنے کی کوشش کی جب وہ پیچیدہ فلسفیانہ مسائل پر گفتگو کر رہے تھے، تو ماسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا: "سچائی کبھی سوالوں سے نہیں ڈرتی"۔

استاد نے کہا، "خدا کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ ہمیں چھوڑ دے یا ترک کر دے، وہ ہماری مدد کرنے اور ہماری روحانی ترقی کو تیز کرنے کے لیے ہر طرح سے چھپ کر کام کرتا ہے"۔

***

عظیم لوگ ہر چیز کو خدا کی عطا کردہ توجہ کی طاقت سے حاصل کرتے ہیں، ایک ایسی طاقت جو مراقبہ کے ذریعے پیدا کی جا سکتی ہے جب ہم اس مرکوز الہی طاقت کو استعمال کرتے ہیں، تو ہم کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے جسم، دماغ اور روح کو ترقی دے سکتے ہیں۔

***

مشرقی لوگ، ایک اصول کے طور پر، روحانی طور پر مائل ہوتے ہیں، وہ زندگی کو فلسفیانہ طور پر دیکھتے ہیں اور غور و فکر کی طرف اپنا فطری رجحان پیدا کرتے ہیں، تاہم، بہت سے مشرقی لوگ اپنا فارغ وقت روحانی علم کے حصول کے بجائے سستی اور کاہلی میں گزارتے ہیں، پھر بھی ان کے پاس روحانی بیداری بہت زیادہ ہے۔

***

انسان جب آنکھیں بند کرتا ہے تو سمجھتا ہے کہ یہ ساری دنیا مصیبت اور مصیبت کے سوا کچھ نہیں، لیکن جب وہ عقل کی آنکھ کھولے گا اور اپنا سکون اور توازن برقرار رکھے گا تو اس دنیا کو اس طرح محظوظ کرے گا جیسے کوئی پرلطف فلم دیکھ رہا ہو۔

***

مراقبہ شروع کرنے کے لیے:

اپنی ریڑھ کی ہڈی کو سیدھا رکھ کر خاموش بیٹھیں، اور اپنی بے چین آنکھوں کو اپنی پلکوں سے ڈھانپیں، انہیں ساکت رکھیں اپنے دماغ کو اپنے جسم کے بڑے پیمانے کے احساس سے آزاد کریں، اور اپنے بھاری پٹھوں اور ہڈیوں سے جڑے اعصاب کو آرام دیں، موٹے گوشت میں بندھی ہڈیوں کے گھنے بنڈل کو لے جانے اور منتقل کرنے کے خیال کو بھول جائیں۔

آرام کریں، اپنے دماغ کو جسمانی بوجھ کی آگہی سے آزاد کریں اپنے جسمانی وزن کے بارے میں نہ سوچیں، بلکہ محسوس کریں کہ آپ کی روح بھاری ہونے کی مستقل صفت سے آزاد ہو گئی ہے، اپنے خیالات کو اوپر، نیچے، بائیں اور دائیں، لامحدودیت میں یا کسی بھی جگہ پر جانے دیں۔

جسم سے اپنی ذہنی آزادی کو محسوس کریں اور اس پر غور کریں خواب دیکھیں، جیو، اور اس عروج کو محسوس کریں جیسے جیسے آپ ایک مقررہ پوزیشن پر بیٹھے رہیں گے، یہ آزادی بتدریج اور مسلسل بڑھے گی۔

اپنی پلکوں کے دروازے بند کر دو اور شہوت انگیزی کے رقص کو روک دو اپنے دماغ کو اپنے دل کی لامتناہی اور لامتناہی بہار میں اترنے دو اپنے دماغ کو اپنے دل میں سموئے رکھو جس میں خون بہتا ہے اور اپنی توجہ اس کی تاروں پر اس وقت تک جمائے رکھو جب تک کہ ہر دھڑکن کے ساتھ اس کی دھڑکن کے ساتھ زندگی کی طاقت کا احساس نہ ہو۔

تصور کریں کہ وہی آفاقی زندگی لاکھوں انسانوں اور اربوں دیگر مخلوقات کے دلوں کے دروازے پر دستک دے رہی ہے۔

آپ کے دل کی مسلسل دھڑکن آپ کے علم کے دروازوں سے باہر لامحدود طاقت کی موجودگی کا اعلان کرتی ہے۔ ہمہ جہت زندگی کی نرم دھڑکنیں آپ کو سرگوشی کرتی ہیں:

"میری زندگی کا صرف ایک معمولی سلسلہ نہ حاصل کرو، بلکہ اپنے حواس کا دائرہ وسیع کرو اور مجھے اپنے خون، جسم، دماغ، حواس اور روح کو اپنی کائناتی زندگی کی نبض میں غرق کرنے دو"

***

ہمیں ہمیشہ سوچنا چاہیے کہ ہم کیا کرنے والے ہیں اور اس کا ہم پر کیا اثر پڑے گا۔

جبلّت اور جبلت پر عمل کرنا آزادی نہیں ہے، کیونکہ گمراہ اعمال کے غیر اطمینان بخش نتائج بیڑیاں ہیں وہ چیزیں جو ہماری سمجھ بوجھ ہمیں بتاتی ہیں کہ وہ اچھے ہیں اور ان کے اچھے نتائج حاصل کرنے چاہئیں، کیونکہ وہ اطمینان اور آزادی کا احساس دلاتے ہیں، یہ دانشمندانہ رہنمائی والا طریقہ خوش قسمتی اور برکتوں کا باعث بنتا ہے۔

***

جب شاگرد کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ خُدا کے ساتھ ہم آہنگ ہے تو وہ روح میں خوش ہوتا ہے اور خوشی سے کہتا ہے: "اے خُداوند، میں نے دنیا میں تجھ سے زیادہ شاندار اور پیاری کوئی چیز نہیں پائی۔"

***

ہوا چل رہی ہے۔
اور درخت نے آہ بھری
اور سورج مسکراتا ہے۔
اور دریا بہتا ہے۔
اور زمین اپنے سیاہ تاروں والے لباس کو بدل دیتی ہے۔
روشنی کے چمکدار سنہری لباس میں
اور فطرت اپنی خوبصورتی دکھانا پسند کرتی ہے۔
خوشیوں بھرے موسموں کے رنگ بدلتے ہیں
اور گڑگڑاتی ندی ہمیشہ کوشش کرتی ہے۔
روح سے متاثر ایک گہری سوچ کے بارے میں ہکلانا
اور پرندے گانا اور ترستے ہیں
اس کے دل میں نامعلوم چیزوں کے ساتھ
لیکن انسان میں صلاحیت ہے۔
فصاحت و بلاغت اور نئے معانی کے ساتھ بات کرنا
کائنات کے مالک کے بارے میں
ہمہ گیر

جسے باقی مخلوقات کرنے سے قاصر تھیں۔

اس کو ظاہر کرنے اور اس کی موجودگی کا اعلان کرنے کے بارے میں

***

استاد پرمہنس کو ایک سنگین غلطی پر شاگردوں میں سے ایک کو تادیب کرنا ضروری سمجھا، اور بعد میں اس نے ایک آہ بھر کر کہا:

"میں صرف محبت کے ذریعے دوسروں کو کس طرح متاثر کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ میرا دل ٹوٹ جاتا ہے اور درد ہوتا ہے جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تربیت سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔"

***

غور و فکر کے مقبرے میں میں دو شمعیں روشن کرتا ہوں: فجر کی شمع اور میری بیداری کی شمع میری پرجوش آرزو کے نفیس ہار تیری ہمہ گیر موجودگی کے قدموں کو گھیرے ہوئے ہیں، تیری محبت کی خوشبو، میرے دل کے برتن میں کھلتی ہے، میری زندگی کے ہر گوشے پر خوف کے سائے چھائے ہوئے ہیں۔ تیرے نور کی صرف چمک، اے خدا، جس نے مجھے ہمیشہ کے لیے اس قلیل وجود کے خوابوں سے بیدار کیا ہے، دائمی چوکسی اور پرجوش آنکھوں کے ساتھ، میں مسلسل تیرے لامحدود چہرے کو دیکھتا رہوں گا، اس کے منفرد اور ہمیشہ موجود تاثرات پر غور کرتا رہوں گا۔

***

جب غصہ یا نفرت کسی شخص کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے تو وہ ایک غیر صحت بخش فطرت اختیار کر لیتا ہے، غصے میں مبتلا شخص اپنے جذبات پر قابو کھو بیٹھتا ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچا سکتا ہے، لہٰذا پرتشدد جذبات کو اپنے اعمال پر قابو پانے اور ان کا حکم دینے کی اجازت دینا ایک غلطی ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے وہ خود کو سخت مزاجی اور نقصان دہ مزاج کے سیل میں قید کر لیتا ہے، جو کہ ذہنی تناؤ اور ذہنی دباؤ کو دور کرنے کے تمام ذرائع ہیں۔ دماغ کی غیر آرام دہ حالتوں میں، انسان کو ان احساسات اور جذبات کو تحلیل کرنا چاہیے جو جسمانی شعور سے بہت قریب سے جڑے ہوئے ہیں مراقبہ [یعنی دل، روح اور دماغ کے ساتھ خدا کی طرف رجوع کرنا] راستہ ہے۔

***

تصدیقات:

میں اپنے خیالات اور الفاظ کی حفاظت کروں گا تاکہ صرف وہی جو خوبصورت اور سچا ان سے نکلتا ہے۔ میں خدا پر کامل یقین کے ساتھ آگے بڑھوں گا، یہ جانتے ہوئے کہ اس کی قدرت مجھ میں سے بہتی ہے، اس کی ہمہ گیریت مجھے گھیرے ہوئے ہے، اور اس کی نگہداشت مجھ پر ہے۔

خُداوند، میں نے مادے کے پردوں کو چھید کر تیری محبت کو پا لیا ہے، اور اب میں سمجھ گیا ہوں کہ میں کائناتی ذہن اور روحانی خوبصورتی کے اظہار کے لیے ایک گاڑی ہوں، میں اپنی تمام طاقت اور صلاحیتیں تیری رضا کو ظاہر کرنے کے لیے وقف کر دوں گا۔

جب بھی میں آپ کے بارے میں سوچتا ہوں، میرے اندر ایک جلتی آرزو کی لہر اٹھتی ہے، میرے جذبات کو ابھارتی ہے اور میرے دل سے میرے وجود کے ہر خلیے تک دوڑتی ہے، اسے الہی محبت سے بھرتی ہے، میری گہری خواہش یہ ہے کہ میں آپ کے وجود کے مرکز تک پہنچوں اور آپ کی بارگاہ میں جلوہ گر ہوں، اچانک میری روح کا دروازہ کھلتا ہے، اور اوہ، آپ کی روشنی کی روشنی مجھ پر چھا جاتی ہے!

***

اے ہمہ گیر روح، تجھ سے متحد ہو کر، میں کائناتی زندگی کی نبض بن جاؤں گا، میں روحوں کے سمندر میں تیروں گا اور مقدس انسانی جذبات کی لہروں پر رقص کروں گا، سب پر مسرتوں کی بارش کروں گا، میں عظیم امنگوں کا ایک عالمگیر دھار جاری کروں گا۔

میں دوسروں کے لیے ہمدردی میں بہائے جانے والے تمام آنسو ہوں گا، میں سنتوں کی سنہری خاموشی اور گلابی ذہنوں کی کھلتی ہوئی امیدوں میں حاضر ہوں گا، اے خواہشات کے وفادار عطا کرنے والے! جب میری ابدی چنگاری آپ کی لامحدود روشنی سے مل جائے گی تو میں ہر آنکھ میں چمک جاؤں گا۔

***

زندگی کے گرمیوں کے دنوں میں، میں نیک روحوں کے باغوں میں کھلنے والے نیکی کے میٹھے پھولوں سے جذبات کا امرت اکٹھا کرتا ہوں، اور میں اپنے دل میں بخشش کی بلند تلسی کے کشید جوہر، عاجزی کی نازک خوشبودار کلیوں کو اپنے دل میں محفوظ کرتا ہوں، اور سردیوں کے نایاب، نرم کنول کے پھول اور اب جب سردیوں کے پھول کھلتے ہیں۔ دنیاوی جدائی کا درد بھرا درد میرے اردگرد منڈلاتا ہے، میں اپنے دل کے حجرے میں محفوظ امرت میں گرمی اور سکون تلاش کرتا ہوں، اس کوٹھری میں، تیری موجودگی کی برکت سے، میں اکثر الہی مکھی کو اپنی بوڑھی آرزوؤں کی مٹھاس پیتے ہوئے پاتا ہوں، اور مجھے سکون، خوشی اور سکون محسوس ہوتا ہے۔

***

اندرونی سکون کے بغیر مادی دولت کا ہونا جھیل میں تیرتے ہوئے پیاس سے مرنے کے مترادف ہے اگر مادی خواہشات سے بچنا ہے تو روحانی غربت کو حقیر سمجھنا چاہیے کیونکہ یہ تمام انسانی دکھوں اور مصائب

کی جڑ ہے۔ دولت مند والدین جو اپنے بچوں کے لیے بڑی رقم چھوڑ جاتے ہیں اکثر ان کی نفسیاتی نشوونما کو روکتے ہیں اور ان کی نشوونما اور خوشی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں جو کہ ان کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔

سمائل ڈے کے موقع پر:

ایک مشکل لمحے میں، میں نے آپ کی آواز سنی، میری کائناتی ماں، سرگوشی کرتے ہوئے: "میرے تحفظ کا سورج آپ کے روشن ترین اور تاریک ترین اوقات میں یکساں طور پر چمکتا ہے، میرے بچے، فکر نہ کرو، لیکن یقین کرو اور مسکراؤ! میری شفا بخش روشنی کو اپنی شفاف مسکراہٹوں سے چمکنے دو، خوش رہ کر، میرے بچے، تم مجھے خوش اور مطمئن کرو!"

***

رب ہا،

تیرے الہام کے جھونکوں نے میرے ذہن کے افق سے تمام بادلوں کو ہٹا دیا ہے جو اب صاف اور صاف نظر آرہے ہیں پاکیزہ آنکھوں سے میں تجھے ہر جگہ تنہا دیکھتا ہوں تیرے بابرکت سورج کی کرنیں میرے وجود کی گہرائیوں میں گھس جاتی ہیں اور عمر کی بھوک سے تیرے بابرکت نور سے پرورش پاتا ہوں۔

***

استاد پرمہنس نے شاگردوں کے ایک گروپ سے کہا:

" جب آپ روحانی آنکھ کے ذریعے الہی شعور کی گہرائی میں اتریں گے، تو آپ کو چوتھی جہت اندرونی دنیا کے عجائبات سے چمکتی ہوئی نظر آئے گی، اس حالت تک پہنچنا مشکل ہے، لیکن یہ کیسی شاندار اور خوشی کی کیفیت ہے! اپنے مراقبے میں سکون حاصل کرنے پر قناعت نہ کریں، بلکہ اپنے تمام دلوں سے خُدا کی سلامتی اور اس کی خوشی کے لیے تڑپیں"۔

***

دنیا کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے برادرانہ محبت، اتحاد، مساوات، اور خدا کے لیے محبت سے لبریز دل اور اس کے اخلاقی قوانین کی پابندی، مصیبتیں اور مشکلات انسان کے اپنے ماضی کے اعمال کے بارے میں آگاہی کے فقدان سے پیدا ہوتی ہیں، جو کسی خاص جگہ اور وقت میں کیے جاتے ہیں، ان کے موجودہ مصائب ان خیالات اور اعمال سے پیدا ہوتے ہیں جو اس کے کہے ہوئے ہیں، جس نے فطرت کی مٹی میں جڑیں پکڑی ہیں، اور فطرت کے اس پودے کی عکاسی کی ہے۔ ان خیالات اور اعمال کی

***

وہ مندر جس سے خدا پیار کرتا ہے وہ سکون، امن، محبت اور خوبصورتی کا مندر ہے، اور جو کوئی اس مندر میں داخل ہوتا ہے وہ روحانی سکون میں ڈوب جائے گا اور خدا کی موجودگی کو چھو لے گا۔

***

انسان کو اپنی بہتری اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے تعمیری سرگرمیوں میں مشغول ہونا چاہیے اور جو شخص خدا کو جاننا چاہتا ہے وہ روزانہ کی بنیاد پر نیکی کرنے اور دوسروں کی زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کی کوشش کرے۔

***

ظاہری رویہ انسان کی اندرونی زندگی کی عکاسی کرتا ہے۔ بیرونی آسائشیں خوشی نہیں لا سکتیں کیونکہ خوشی کا انحصار اس بات پر ہے کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی زندگی کو کس حد تک کنٹرول کرتا ہے۔

***

جب میں ہر صبح اٹھتا ہوں، میں کچھ مثبت قراردادیں کرتا ہوں اور اپنے آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں ان پر عمل کروں گا، پھر میں دن بھر ان قراردادوں کا جائزہ لیتا ہوں اور ان کو پورا کرنے کے لیے اپنے آپ کو تحریک دیتا ہوں جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں نے اپنے آپ سے جو وعدہ کیا تھا وہ حاصل کر لیا ہے، میں فتح مند محسوس کرتا ہوں، اس طرح کہ خود سے طے شدہ وعدے عزم کو تیز کرتے ہیں اور قوت ارادی کو مضبوط کرتے ہیں۔ دوسری صورت میں، ایک شخص اپنے آپ کو ہنگامہ خیز جذبات میں بہہ جاتا ہے اور منفی احساسات کے زیر اثر پا سکتا ہے۔

***

دوستی کا آغاز گھر سے ہونا چاہیے اگر آپ کو اپنے خاندان میں کوئی ایسا شخص ملے جو آپ سے خاص طور پر ہم آہنگ ہو تو پہلے اس دوستی کو پروان چڑھائیں پھر، اگر آپ کسی ایسے شخص کی طرف متوجہ ہوں جو آپ جانتے ہیں کہ جو ایک جیسی اقدار کا حامل ہے، تو اس دوستی کو پروان چڑھائیں، تمام خود غرض خواہشات اور ذاتی حساب کتاب کو ختم کر دیا جائے، اور اچھے لوگوں سے دوستانہ تعلقات کو مضبوط کیا جائے۔

***

جو لوگ خدا سے محبت کرتے ہیں وہ میرے سچے بھائی بہن ہیں میں جاہلوں پر ترس کھاتا ہوں اور متکبروں کی صحبت سے بچتا ہوں لیکن میں ان لوگوں کو اپنے قریب محسوس کرتا ہوں جو خدا سے محبت کرتے ہیں اور ان سے بات کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

الٰہی محبت کو بیان نہیں کیا جا سکتا، لیکن اس کا تجربہ اس وقت کیا جا سکتا ہے جب دل پاک ہو اور کائناتی محبوب کی آرزو تیز ہو جائے، جب ذہن اور حواس خدا کی طرف متوجہ ہوں تو دل کے چشمے سے روحانی خوشی بہتی ہے۔

***

دل کی گہرائیوں میں، میں نے تجھے ایک خفیہ تخت بنایا ہے، تیری آمد کے انتظار میں میری خوشی کی شمعیں مدھم پڑی ہیں، اور جب آپ دکھائی دیں گے تو وہ مزید چمکیں گے۔

***

اداسہ موڈ میں شامل ہونا ایک سست موت ہے، جب کہ تمام تر ہنگامہ خیز اور پریشان کن آزمائشوں کے باوجود ہر روز خوش اور پر امید رہنے کی کوشش کرنا ایک نئی روحانی پیدائش ہے۔

جب آپ خدا کو پا لیں گے تو آپ کو سچی اور پائیدار قناعت کا تجربہ ہوگا انسانی دوستی ٹوٹ سکتی ہے اور بھڑکتی ہے، لیکن خدا آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا چاہے باقی سب آپ کو چھوڑ دیں، اگر خدا آپ کے ساتھ ہے، آپ اس زندگی میں سب کچھ رکھتے ہیں اور آپ کو اس زندگی میں سب سے زیادہ اور بہت زیادہ حصہ ملتا ہے۔

***

ماسٹر پرمہنس نے ان لوگوں میں سے ایک سے کہا جو الہی روشنی کو دیکھنے کے امکان پر شک کرتے تھے:

"اگر تم شک کرو گے تو نہیں دیکھو گے، اگر تم دیکھو گے تو شک نہیں کرو گے"

اس نے طالب علموں کے ایک گروپ سے کہا:

"آپ کو اپنی زندگیوں کو منظم کرنا چاہیے اور اپنے وقت کا انتظام کرنا چاہیے جو اللہ نے ترتیب دیا ہے؛ سورج غروب ہونے تک طلوع ہوتا ہے اور ستارے طلوع آفتاب تک چمکتے رہتے ہیں"

***

اکثر لوگ اپنے نقطہ نظر کے مطابق بولتے اور عمل کرتے ہیں، شاذ و نادر ہی چیزوں کو دوسرے کے نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں یا دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں اگر دو افراد آپس میں جھگڑ پڑیں جو جھگڑے اور پھر لڑائی تک پہنچ جائے تو الزام ان دونوں پر ہی عائد ہوتا ہے، اس بات سے قطع نظر کہ بحث کس نے شروع کی ہے، بصیرت اور حکمت والے معاملات کو منطقی، منطقی اور سمجھ بوجھ سے دیکھتے ہیں۔

***

میں فجر کے وقت اُٹھوں گا اور اپنی سوئی ہوئی محبت کو جگاؤں گا، تاکہ یہ میری روح کے اندر امن کے خدا کے لیے سچی عقیدت کی روشنی میں ہلچل مچا دے اے خُداوند، عقیدت کی چقماق سے بنے ایک ان دیکھے مندر میں، میرے دل کی عاجزانہ پیشکشوں کو قبول کر، دعا میں روزانہ کی تجدید۔

***

اپنے آپ کو حکمت کے قلعے میں محفوظ رکھو، سب سے بڑی پناہ گاہ کامل سمجھ آپ کو ایسی جگہ لے جائے گی جہاں کوئی چیز آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی

***

استاد پرمہنس نے شاگردوں کے ایک گروپ سے کہا:

"توبہ کا مطلب صرف غلطی پر پشیمان ہونا نہیں ہے، بلکہ اسے دوبارہ کرنے سے باز آنا ہے، جب آپ سچی توبہ کرتے ہیں تو آپ برائی کو اس کی طرف لوٹے بغیر چھوڑنے کا عزم کرتے ہیں، دل سخت ہے اور آسانی سے نرم نہیں ہوتا، اسے دعا اور مناجات سے نرم کریں، آپ پر الٰہی رحمتیں نازل ہوں گی۔"

***

ہمیں اکثر خاندان میں کچھ روٹی فراہم کرنے والے یا فراہم کرنے والے ملتے ہیں، خواہ باپ ہو یا بیٹے، اور کچھ معاشروں میں مائیں یا بیٹیاں، جو اس احساس کی وجہ سے آمرانہ رجحان کا مظاہرہ کرتی ہیں کہ وہ ایک ایسی پوزیشن میں ہیں جو انہیں اپنی رائے کو کنٹرول کرنے اور مسلط کرنے کا حق دیتی ہے۔

ان چھوٹے آمروں کو اپنا غصہ اپنے خاندان کے افراد پر نہیں نکالنا چاہیے، جن کی ضرورت ہے اور ان پر انحصار کرتے ہیں، کیونکہ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ اپنے پیاروں کی عزت و تکریم کھو دیں گے۔

***

یہ کہنا کہ کوئی شخص پیدائشی طور پر کمزور ارادہ رکھتا ہے اور مضبوط نہیں بن سکتا، ایک غلط بیانی ہے، کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ ایسا شخص عظیم بن سکتا ہے اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں شاندار کام انجام دے سکتا ہے۔

جب کوئی شخص دوسروں کو اپنی محبت اور نیک نیتوں کا احساس دلانے کے قابل ہو جاتا ہے تو اس کی محبت پھیلتی ہے اور اس عالمگیر محبت کے ساتھ مل جاتی ہے جو تمام دلوں میں بہتی ہے۔

***

روح کی تسکین اور ذہنی توجہ اور بڑھتی ہوئی آرزوؤں میں، الہی محبت کی کوئی انتہا نہیں ہے، اور مبارک ہے وہ جو بابرکت موجودگی کو محسوس کرتا ہے اور اتحاد کے امرت کا مزہ چکھتا ہے۔

***

ایک دعا:

اے رب، مجھے اپنے معصوم بچوں کا بھروسہ اور اپنی پوری عقیدت عطا فرما تاکہ میں اپنی دعاؤں کے پیچھے تیری قربت کو محسوس کروں، اپنے تمام جذبات میں تیری موجودگی کا تجربہ کروں، اور یہ سمجھ سکوں کہ تیری روشن حکمت میری سمجھ اور علم کو برقرار رکھتی ہے۔

***

استاد پرمہانسا کے ایک طالب علم کی تعریف کرنے کے بعد، اس نے مزید کہا:

"جب آپ کو بتایا جائے کہ آپ اچھے ہیں تو آپ کو اپنے سے بھی بہتر بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے، آپ کی مسلسل بہتری آپ کو اور آپ کے پیاروں کے لیے خوشی کا باعث بنے گی۔"

***

اگر عصر حاضر کے عالمی رہنما روشن خیال ہوں اور مل کر کام کریں تو وہ چند سالوں میں جنگ اور غربت کا خاتمہ کر سکتے ہیں صرف روحانی بیداری (خدا کی موجودگی کا احساس) ہی دنیا کو بچا سکتی ہے، اور اس کے بغیر امن حاصل نہیں کیا جا سکتا، انسانیت کو اپنے آپ سے آغاز کرنا چاہیے، کیونکہ وقت ضائع کرنے کے لیے بہت قیمتی ہے، اور یہ انسانیت کا فرض ہے کہ وہ خدا کی بادشاہت کو زمین پر لانے میں اپنا کردار ادا کرے۔

***

دوستی وہ عالمگیر روحانی کشش ہے جو روحوں کو الٰہی محبت کے بندھن سے جوڑتی ہے اور انہیں ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے، تاکہ دل اپنی پیاس بجھائیں اور روحیں انسانی راستوں سے بہنے والی آسمانی محبت کا مزہ چکھنے میں خوش ہوں۔

***

جو شخص خدا کے لئے اپنی محبت پیدا کرتا ہے اور خوشی اور خوشحالی کے وقت اس کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرتا ہے وہ خدا کو

اس وقت اپنے قریب پاتا ہے جب اسے اس کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن جو اس رشتے کو مضبوط کرنے میں تاخیر کرتا ہے اور اس کی پرواہ نہیں کرتا ہے اسے اپنی آزمائشوں کا خود ہی سامنا کرنا پڑے گا جب تک کہ وہ عقلمندی اور مکمل تابعداری کے ساتھ - اعلیٰ رفیق تلاش کرنے کے قابل نہ ہو جائے۔

***

پوری دنیا ناقابل تسخیر اور نہ ختم ہونے والی حرص و ہوس کی وجہ سے انتشار اور نقصان کے سمندر میں ڈوب رہی ہے لالچ اور حرص نسل کی جنگوں میں حقیقی ہیرو وہ ہے جو زندگی کی جنگ میں اپنے آپ کو فتح کر لے پیسے، شہرت، ہوس اور ہر وہ چیز جو اس اصول سے متصادم ہو ہمارے امن و سکون کے لیے نقصان دہ ہے۔

***

خُدا روح کے سکون میں ظاہر ہوتا ہے، اور ہم خوشی کے بہتے ہوئے احساس کے ذریعے اُس کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں، تاکہ ہماری روحانی خواہشات پوری ہوں اور ہماری آرزو اور محبت اپنے مقصد تک پہنچ جائے۔

***

جب تک روحانی علم کو اس انداز میں تیار نہیں کیا جائے گا جو قدرتی علوم اور تکنیکی ایجادات کی ترقی کے متوازی ہو، افراد اور قومیں بدحالی اور تباہی کی بھولبلییا میں گم رہیں گی۔

***

خُدا چاہتا ہے کہ ہم اُس کے پاس آئیں اور اُس کو جانیں، لیکن اکثر لوگ اس کے لیے تیار نہیں ہوتے، تاہم، جب دنیا اُن کی آنکھوں میں تاریک ہو جاتی ہے اور وہ مسائل کے جال میں پھنس جاتے ہیں یا بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں، تو وہ اُس سے التجا کرنے اور اُس سے مدد مانگنے میں جلدی کرتے ہیں۔

***

بہت سے لوگ خدا کی تلاش میں ہچکچاتے ہیں، یہ مانتے ہیں کہ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو زندگی تاریک ہو جائے گی، خوشی اور خوبصورتی سے خالی ہو جائے گی لیکن اس کے بالکل برعکس سچ ہے جو خالص خوشی میں خدا کے ساتھ کامل ہم آہنگی میں محسوس کرتا ہوں وہ ناقابل بیان ہے۔ میں دن رات روحانی مسرت کی حالت میں رہتا ہوں یہ خوشی خدا

کی نعمت ہے اور خدا کو جاننے کا مطلب ہے غم سے نجات اور سکون و اطمینان کا احساس

***

اس زندگی میں زیادہ تر لوگوں کے لیے کلیدی لفظ "میں" ہے وہ لوگ جو روحانی مزاج اور میلان رکھتے ہیں دوسروں کے بارے میں اتنا ہی سوچتے ہیں جتنا وہ اپنے بارے میں سوچتے ہیں جو صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں وہ اپنے اردگرد کے لوگوں کی دشمنی اور ناراضگی کا باعث بنتے ہیں لیکن جو لوگ دوسروں کے جذبات اور مفادات پر غور کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے ان کے بارے میں سوچتے ہیں اور ان کے جذبات پر غور کرتے ہیں۔

اگر ایک بستی میں ایک سو آدمی ہوں اور ہر ایک دوسرے سے لینے کی کوشش کرے تو ہر ایک کے ننانوے دشمن ہوں گے لیکن اگر ہر ایک دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کرے تو ہر ایک کے ننانوے دوست ہوں گے۔

میں نے اسی طرح زندگی گزاری اور دوسروں کو دے کر کچھ نہیں کھویا درحقیقت، میں نے جو کچھ دیا ہے وہ خدا کے فضل سے کئی گنا لوٹا ہے اب میں کچھ بھی نہیں چاہتا کیونکہ جو کچھ میرے اندر موجود ہے وہ دنیا کی کسی بھی چیز سے بڑا اور قیمتی ہے جو انسان حقیقی معنوں میں خوشی کا متلاشی ہے، اور جب خوشی مل جاتی ہے تو ان حالات کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے جو اس کی طرف لے جاتے ہیں۔

***

جب آپ دوسروں کو نیک نیت بھیجتے ہیں تو آپ کا شعور پھیلتا ہے جب آپ اپنے پڑوسی کے بارے میں سوچتے ہیں تو اس سوچ کے ساتھ آپ کے وجود کا ایک حصہ متحرک ہوجاتا ہے لیکن صرف سوچنا ہی کافی نہیں ہے۔ ہمیں اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تیار رہنا چاہیے، پرہیزگاری اپنے عمل کرنے والے کو بہت سی برکات اور بڑی خوشی لاتی ہے، کیونکہ پرہیزگاری کے ذریعے انسان اپنی خوشی کو محفوظ رکھتا ہے، میرا مقصد دوسروں کو خوش کرنا ہے کیونکہ میری خوشی ان کی خوشی سے حاصل ہوتی ہے۔

***

فکر ہی تمام مسائل کا سرچشمہ اور خوشی کا سرچشمہ ہے انسان اپنے تمام تجربات سے زیادہ طاقتور ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے دماغ

اور جسم پر قابو پانے کی طاقت دی ہے اور اس کے دماغ کو منفی خیالات سے زہر آلود نہیں کرنا چاہیے۔

***

جو لوگ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہیں وہ زندگی کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ مشکل چیلنجوں پر قابو پا سکتے ہیں اور جب کہ یہ آفاقی خواب بعض اوقات ایک ڈراؤنا خواب لگتا ہے، جب ہم خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو ہم خود کو اس ڈراؤنے خواب سے آزاد پاتے ہیں۔

***

بیکٹیریا کی ایک قسم ہے جو صرف دو گھنٹے میں پیدا ہوتی ہے، بڑھ جاتی ہے اور مر جاتی ہے اس قسم کے بیکٹیریا ایک ہی دن میں یا اس سے بھی کم وقت میں پورا کر لیتے ہیں جو انسانوں کو لمبے عرصے میں، شاید اسی سال میں کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہم جو ستر یا اسی سال جیتے ہیں وہ ابدیت کا ایک لمحہ بہ لمحہ ہے، رشتہ دار نقطہ نظر سے، ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ تقریباً اسی شرح سے ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ بیکٹیریا کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس لیے ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی خواہشات اور خواہشات کو اپنے قابو میں کرنے دینا چاہیے اور ہمیں ایسے کاموں سے بھی گریز کرنا چاہیے جو ہمارا ضمیر منظور نہیں کرتا جب انسان اپنے آپ، اپنے خیالات، احساسات اور اعمال کا مالک بن جاتا ہے تو کوئی بھی شخص یا کوئی چیز ان پر اثر انداز نہیں ہو سکے گی۔

***

زندگی کھردری زمین میں پڑی ہے، پھولوں میں خوبصورتی کے خواب دیکھتی ہے، اور اپنی لامحدود صلاحیتوں کو محسوس کرتے ہوئے جانوروں اور انسانی شعور میں طاقت سے بیدار ہوتی ہے۔

***

عقلمند کہتے ہیں:

نیک اعمال کا ثمر جو خدا کی محبت اور نیکی سے پیدا ہوتا ہے وہ ہم آہنگی اور پاکیزگی ہے، نفسانی خواہشات اور خواہشات سے متاثر ہونے والے اعمال کا پھل درد اور تکلیف ہے، برے اعمال کا پھل جہالت اور حماقت ہے۔

اچھے اعمال خوشی کا باعث بنتے ہیں، جب کہ دنیاوی اعمال جو خود پسندی سے چلتے ہیں دکھ اور تکلیف کا باعث بنتے ہیں، دوسری طرف مسلسل برے اعمال انسان کی سمجھ اور سمجھ کی صلاحیت کو ختم کر دیتے ہیں۔

کچھ لوگ بابا کا نام اس طرح لکھتے ہیں: پرمہنس یا پرمہنس یوگنند

نیچے سے اوپر تک: ایک کامیابی کی کہانی

ماسٹر پرمہنس یوگنند کے مزید لیکچر

درج ذیل لنک پر:

wwwswaidayogacom

(یہ ایک سچی کہانی ہے جس کا ترجمہ ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا گیا ہے جو مسلسل ناکام ہو رہا تھا، لیکن تخلیقی سوچ اور مثبت اثبات کی مشق کرکے، وہ بالآخر اپنی ناکامی کی وجوہات پر قابو پانے میں کامیاب ہو گیا اور کامیابی کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنے میں کامیاب ہو گیا)

جس طرح ایسے لوگ ہوتے ہیں جو فطرت کے اعتبار سے کامیاب ہوتے ہیں اسی طرح عادت سے ناکام لوگ بھی ہوتے ہیں۔

میرا دوست اور طالب علم (ص) پیدائش سے ہی ناکام تھا یہ درست ہے کہ وہ ایک ذہین، محنتی اور پیسے کمانے کا شوقین لڑکا تھا، لیکن جیسے ہی اس نے نوکری یا کیریئر کے بارے میں سوچا، ناکامی کے عوامل نے اسے شروع سے ہی گھیر لیا۔

ایک دن وہ میرے پاس خالی ہاتھ آیا، قرض داروں کے تعاقب میں، دوستوں نے چھوڑ دیا، مجھ سے مشورہ طلب کیا۔

میں نے اس سے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا:

" جناب، میں ایک ناکام ہوں کسی وجہ سے مجھے نہیں معلوم، جیسے ہی میں نوکری شروع کرتا ہوں، میں اسے کھو دیتا ہوں، اور جس جگہ میں کام کرتا ہوں اسے بھی نقصان پہنچتا ہے، آجر مجھے ملازمت دینے کے فوراً بعد اپنا کاروبار کھو دیتا ہے، اس لیے مجھے ملازمت دینے والے آجروں کے مفادات میں خلل پڑنے کے ڈر سے کام تلاش کرنے سے ڈر لگتا ہے، میری ناکامی کے عدم استحکام کی وجہ سے مجھے یقین ہے کہ میں اپنی ملازمت سے محروم ہو جاؤں گا، کیونکہ میں بینک سے ملازمت چھوڑ دوں گا۔ اور اس کے دروازے بند کر دیں، اور اس کے نتیجے میں مجھے برطرف کر دیں،

اس لیے مجھے کوئی حق نہیں کہ میں دوسرے لوگوں کے کاروبار کو صرف ان سے اپنے تعلق کی وجہ سے تباہ کر دوں۔"

میں نے اسے ایک چھوٹی کمپنی میں ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب کیا اور اس سے کہا کہ وہ ہر شام سونے سے پہلے اور جاگنے پر بھی اپنے آپ سے درج ذیل اثبات کو دہرائے:

"دن بہ دن اور ہر روز میں اپنے کام کے میدان میں زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوتا جا رہا ہوں"

ایک مہینہ گزر گیا، اور (S) نے مجھے متنبہ کیا: "جناب، آپ جس کمپنی میں ملازمت کرتے ہیں وہ غیر مستحکم ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس کی صورت حال پر امید نہیں ہے، میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ وہ مکمل طور پر گرنے سے پہلے مجھے اس سے نکال دیں، کیونکہ کمپنی کے ناکام ہونے پر میں بہرحال اپنی ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا، لیکن اب میرا استعفیٰ کمپنی کو میری بدقسمت خالی جگہوں کی وجہ سے ناگزیر اور بد قسمتی سے بچا سکتا ہے۔"

میں ہنس پڑا، (س) کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی، اور اس کے بجائے اس سے کہا کہ وہ اپنی بات پر زور دیتے رہیں اور اپنی ملازمت کو برقرار رکھیں ہفتوں بعد، وہ ایک شام میرے پاس آئے اور ایک آہ بھر کر کہا:

"مجھے جس کا ڈر تھا وہی ہوا"

اس نے پوچھا کیا ہوا؟

اس نے کہا، "کمپنی اسی طرح گر گئی جس طرح میں نے آپ کو بتایا اور جیسا کہ میں نے پیش گوئی کی تھی۔"

میں نے احتجاج کرتے ہوئے اس سے کہا: "کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب تم خود کو یہ یقین دلا رہے تھے کہ 'میں دن بہ دن اپنے کام کے میدان میں زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوتا جا رہا ہوں'، تو تم دراصل وہ الفاظ طوطے کی طرح دہرا رہے تھے؟ اور یہ کہ شک کا ایک آکٹوپس آپ کے دماغ کی تہوں پر ایسا جما رہا کہ آپ خود سے کہتے رہتے ہیں: 'بے وقوف، آپ اپنی کامیابی سے کتنی ہی بدتر کوشش کر رہے ہیں'۔"

اس نے جواب دیا: "ہاں، حقیقت میں یہی ہو رہا ہے۔"

نے مشورہ دیا کہ جیسے ہی اس کے ذہن میں کمپن اور بھاری (S) منفی خیالات ظاہر ہوتے ہیں، خاص طور پر مثبت اثبات کی تکرار کے دوران، کیونکہ پختہ یقین کے ساتھ شعوری ذہن لاشعوری یا لاشعوری ذہن کو متاثر کر سکتا ہے، جس کے نتیجے میں، مقناطیسی گونج کے قانون کے ذریعے، عادت کی طاقت سے شعوری ذہن کو متاثر کرتا ہے۔

میں نے مزید کہا: "مثبت خیالات اور عادات کا متواتر اثبات جب تک کہ وہ لاشعوری دماغ میں جڑ نہ پکڑیں اور وراثت میں ملی ہوئی یا حاصل شدہ لاشعوری ذہنی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے کافی ہیں، تب تک کامیابی کا کوئی راستہ نہیں جب تک کہ خیالات اور مایوسی اور مایوسی کے جذبات شعور میں پیوست ہیں یا لاشعوری ذہن کی تخلیقی صلاحیتوں کے لیے قابل عمل حالات پیدا کرنے کے قابل ہیں۔ حالات اور فطری رجحانات اگر آپ اعلیٰ شعور کو اس کی لامحدود صلاحیتوں کے ساتھ چھونے کے قابل ہیں تو آپ اس کامیابی کے لیے نئے مواقع پیدا کر سکتے ہیں جو ابھی تک آپ سے دور ہے اور جسے آپ سمجھنے سے قاصر ہیں۔

کو دوسری نوکری حاصل کرنے میں مدد کرنے میں (S) اور میں کامیاب ہو گیا، جو پہلی سے بڑی تھی لیکن چھ ماہ کے بعد (جو ہمارے دوست نے کام کرنے میں گزارا سب سے طویل عرصہ تھا)، اس نے ایک دوپہر مجھ سے کہا: "کمپنی کی صورتحال تیزی سے خراب ہو رہی ہے، اس لیے براہ کرم مجھے جلدی سے فارغ کر دیں"۔

میں نے اس کے خدشات پر کوئی توجہ نہیں دی، لیکن اس سے کہا کہ وہ اپنا کام جاری رکھے کچھ ہفتوں بعد، (س) نے مسکراتے ہوئے مجھ سے کہا: "جناب، آپ نے میرے لیے دوسری نوکری کا بندوبست کیا تھا، ہوا کے ساتھ چلا گیا!"

میں نے آہستگی سے کہا، "آپ فکر نہ کریں، میں آپ کو کوئی اور کام ڈھونڈتا ہوں"

اس نے جواب دیا: "ٹھیک ہے، جناب، جب تک آپ کسی اور کمپنی کو اس کے مالکان کے ساتھ میری وابستگی کی وجہ سے گرانے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

کے لیے ایک بڑی کمپنی میں ایک (S) مسلسل کوششوں سے، مجھے بہت اچھی نوکری مل گئی ایک سال گزر گیا اور کچھ نہیں ہوا، حالانکہ

نے ہر ہفتے کوشش کی کہ کمپنی گزشتہ کی طرح تباہ ہونے کے خوف (S) سے چھوڑ دے۔

آخر کار، میں نے اس سے اپنا پیسہ اپنے کاروبار میں لگانے کو کہا، اور وہ خوفزدہ ہو گیا اور حیرت سے مجھے گھورتے ہوئے کہنے لگا: "کیا آپ مجھے ایسا کرنے کا مشورہ دیتے ہیں؟ کیا آپ کو نہیں لگتا کہ اگر میں اسے لگاؤں تو میں نے بڑی محنت سے جمع کی ہوئی رقم کھو دوں گا؟"

اس نے اعتماد کے ساتھ اسے یقین دلایا: "آپ کو اپنے پیسے اور توانائی کو ایک اچھے پروجیکٹ میں ضرور لگانا چاہیے، جیسے کہ مقامی کیٹرنگ سینٹر جس میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کی ضرورت نہیں ہے، اور مجھے آپ کی کامیابی کا یقین ہے۔"

چند سالوں میں (س) بہت سی جائیدادوں اور بڑے گوداموں کا مالک بن گیا۔

ایک بار جب اسے اپنی کامیابی کا یقین ہو گیا تو اس نے اپنے ہر کام میں خود کو کامیاب پایا ایک دن اس نے ہنستے ہوئے مجھ سے کہا: "خدا اور آپ کی مدد کا شکریہ، میں ایک ناکامی سے ایک کامیاب آدمی میں تبدیل ہو گیا ہوں، میں نے ناکامی پر قابو پالیا اور محسوس کیا کہ میری مسلسل ناکامی دراصل میرے فرض کی سمجھ کی کمی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ میں ناکام ہونے کے بعد کیسے کامیاب ہوا کیونکہ میں نے دوسروں کے کام کو ناکام بنا دیا۔"

تو میں نے اسے سمجھایا: "آپ نے ان مفادات کی تباہی کا سبب نہیں بنایا جس کے لیے آپ کام کر رہے تھے کشش کے قانون جو لوگوں پر حکومت کرتا ہے، اسی طرح کی کمپن پر مبنی، منفی یا مثبت طور پر کام کرتا ہے (جیسے کشش جیسے)

آپ کی فطری ناقص طبیعت نے آپ کو ان کمپنیوں کی طرف متوجہ کیا جو پہلے ہی تباہی کے دہانے پر تھیں، اور اس کے برعکس، آپ ناکام تھے، اور کمپنیاں بھی تباہی کے دہانے پر تھیں، باہمی کشش کے قانون کے مطابق، آپ اور وہ کمپنیاں ناکامی کی پہاڑی سے نیچے گریں اور ایک ہی وقت میں پتھروں سے ٹکرا گئیں۔

اس کہانی کا اخلاق یہ ہے کہ حقیقی کامیابی اعلیٰ شعور کی لامحدود طاقت کو بیدار کرکے قوتِ ارادی کے ذریعے جس چیز کی ضرورت ہے اسے پیدا کرنے میں مضمر ہے، یہ طاقت صحت، کامیابی، حکمت اور

خوشی حاصل کرنے کے لیے مراقبہ اور مثبت اور تخلیقی انداز میں سوچنے کا صحیح طریقہ سیکھ کر بیدار کی جاسکتی ہے۔

السلام علیکم

روح کے کھلیانوں سے

کیا آپ جانتے ہیں کہ کچھ لوگ کیوں حاصل نہیں کر پاتے
وہ زندگی میں جائز ذرائع سے کیا ڈھونڈتے ہیں، چاہے وہ کتنی ہی کوشش کریں؟
سب سے پہلے، کیونکہ زیادہ تر لوگ گرم جوش کے ساتھ کام کرتے ہیں
وہ صرف اپنی توجہ کا دسواں حصہ استعمال کرتے ہیں
اس لیے ان میں کامیابی حاصل کرنے کی طاقت نہیں ہے۔
اس کے علاوہ، وجہ غلط اعمال کی وجہ سے ہو سکتا ہے
انہوں نے ماضی میں اس کا ارتکاب کیا، اور اس نے انہیں نقصان پہنچایا
مایوسی اور ناکامی کے دائمی معاملات کے ساتھ
لیکن آپ کو کبھی قبول نہیں کرنا پڑے گا
کرما کی پابندیاں اور حدود
آپ کو گہرائی سے یقین نہیں کرنا چاہئے کہ آپ
اپنے اہداف حاصل کرنے سے قاصر ہیں
جب آپ اپنا مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں
وجہ اکثر اپنے آپ کو قائل کرنے میں ہے۔
کہ آپ جس چیز کی تمنا کرتے ہیں اسے حاصل کرنے کے لیے آپ اہل نہیں ہیں
لیکن جب آپ اپنے آپ کو قائل کریں
کہ آپ لامحدود طاقتوں کے مالک ہیں
آپ بہت سی عظیم چیزیں حاصل کر سکتے ہیں
خدا کے ساتھ جڑنے سے شعور کے ارتعاشات بدل جاتے ہیں
یہ پریشانیوں سے بند ذہن کے راستے کھولتا ہے۔
مادی چیزوں میں ضرورت سے زیادہ مشغولیت
یہ سوچ اور احساس میں ایک روحانی جہت کا اضافہ کرتا ہے۔
نتیجتاً مرغی پر لگی بیڑیاں ٹوٹ جاتی ہیں
اور روح کے اندر آزادی اور صحیح بصارت کا ایک افق ابھرتا ہے۔

یہ ایک روحانی قانون ہے جو اس کا استعمال کرنے والے تمام لوگوں کے فائدے کے لیے بالکل ٹھیک کام کرتا ہے۔
جب فکر کی کرنیں بکھرے بغیر مرکوز ہوں۔
خدا کی بڑی طاقت آتی ہے۔
اور اس طاقت کی بدولت
آپ روحانی، نفسیاتی اور مادی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔
میں نے اس بابرکت طاقت کو کھینچ لیا ہے۔
میری زندگی میں بار بار
اور میں یقین سے جانتا ہوں کہ خدا کی طاقت کبھی ناکام نہیں ہوتی
اگر آپ چاہیں تو آپ بھی ایسا ہی کر سکتے ہیں۔
دوسری قوتیں کچھ کامیابی لاسکتی ہیں۔
یہ ایک ایسی کامیابی ہے جو دیر تک نہیں رہتی
لیکن جب ذہن پر الہی مقناطیسیت کا الزام لگایا جاتا ہے۔
اس سے بڑی روشنی پھوٹتی ہے۔
خدائی موجودگی ظاہر ہوتی ہے۔
وہ جس کا کوئی برابر نہیں۔
جاننے والے کہتے ہیں۔
صحیفوں کے مطالعے سے علم الہی حاصل نہیں کیا جا سکتا
نہ ہی ذہانت اور ہوشیاری سے
فلسفوں میں ڈوب کر بھی نہیں۔
بلکہ خدا کے فضل سے اس علم کی مٹھاس چکھائی جا سکتی ہے۔
صرف پاک دل ہی خُدا کو چُنتے ہیں، اور وہ اُن کو چُن لیتا ہے۔
اور اس کے فضل سے وہ اس کے نور کو دیکھ سکتے ہیں۔
فلسفیوں اور ماہرین الہیات کو جاننا اور تسلیم کرنا چاہیے۔
کہ خدا کی فطرت لامحدود ہے۔
اس کا ادراک یا جائزہ نہیں لیا جا سکتا
تنگ نظر سوچ کے محدود وژن کے ساتھ
خدا کو جاننے کے لیے، ہمیں خود اس کی موجودگی کا تجربہ کرنا چاہیے۔
خدا اپنے آپ کو ان لوگوں پر ظاہر کرتا ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں۔
اعلیٰ روحانی خوشی کے احساس کے طور پر
انسانی شعور مغلوب ہے۔
اور یہ اپنے ساتھ ایک اعلیٰ سچائی کے وجود کی غیر واضح تصدیق لاتا ہے۔

واقف انسانی تجربے سے زیادہ
منطق یا الہیات کی کوئی مقدار نہیں ہو سکتی
کہ یہ حیرت انگیز امتحان
کیونکہ روحانی تجربہ اندرونی احساس پر مبنی ہے۔
اور ایک نرم جہت اور ایک دیپتمان، چمکیلی روشنی کا بدیہی ادراک
اس صوفیانہ تجربے کو حاصل کرنے کے لیے
الہی محبت ضروری ہے۔
خدا کا سنجیدہ غور و فکر
مبارک روح کی تنہائی میں
روح کا سمندر میری اپنی نفسیات کی ایک چھوٹی سی لہر بن گیا ہے۔
ناقابل تقسیم
اور آیا وہ اس دنیاوی سٹیج پر نمودار ہوئی۔
یا یہ کائناتی شعور کے دائرے میں موت کے بعد پوشیدہ ہو گیا۔
کیونکہ میں ایک ابدی، لافانی شعور ہوں۔
ابدیت کے گلے میں اور روحِ اعلیٰ کے قلعے میں محفوظ
آج میں دوسروں کے لیے مفید کام کروں گا۔
میں بھوکوں کے لیے جو کر سکتا ہوں کروں گا۔
میں اپنے پرامن ضمیر کی دیواروں کے پیچھے محفوظ اور محفوظ ہوں۔
پرانا اندھیرا جل گیا ہے۔
مجھے صرف آج میں دلچسپی ہے۔
میں سب سے بڑی بھلائی کی روشنی کی چنگاری ہوں۔
اور میں بیکن بننا چاہتا ہوں۔
ان روحوں کے لیے جن کے جہاز ڈوب گئے اور تباہ ہو گئے۔
دکھوں کے سمندر میں
آج میں سکون کی لرزش میں خدا کو محسوس کر رہا ہوں۔
جو میرے دل کے تاروں کو چھوتی ہے، آفاقی محبت سے ہم آہنگ
اور پرسکون، پرسکون خیالات کے تخت پر
سلامتی کا خدا میرے کام میں برکت دے اور میرے معاملات کو آسان کرے۔
آج میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی رہنمائی کروں گا۔
امن کے دروازے تک
خدا کے مندر کی طرف لے جانا
میں غمزدہ افراد کو تسلی دینے کے لیے کام کروں گا۔

اور ان کی روحیں مطمئن ہیں۔
اور میں آزادی کے افق کی طرف لپکوں گا۔
تمام پابندیوں والی خواہشات کو ترک کر کے
اور خدا کا قرب حاصل کرنے کی خواہش کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے۔
جو اپنے شاہکاروں میں غور و فکر لاتا ہے۔
اور میری محبت کی بادشاہی میں
میں تمام نسلوں اور نسلوں کے لوگوں کو مدعو کروں گا۔
تاکہ وہ آئیں اور میرے ساتھ رہیں
الہی محبت کی روشنی میں
مشرقی خزانہ
ایسٹ ویسٹ میگزین
سنہری مواقع
زندگی جینے کے قابل ہے۔
یہ خود کو جاننے کے سنہری مواقع فراہم کرتا ہے۔
اس کے شعور کی تجدید اور وجود کے نقشے پر اس کے مقام کا تعین کرنا
اور اپنے وجود کے مقصد کے حصول کے لیے کام کر رہا ہے۔
یہ علم دماغ اور جسم کو توانائی بخشتا ہے۔
اور دل کو جوش و خروش سے بھر دیتا ہے۔
وہ خوشی سے چھلکتا ہے اور خوشی سے چھلانگ لگاتا ہے۔
انسان کا خالق انسانوں سے یہی چاہتا ہے۔
کچھ کا خیال ہے کہ زندگی بوریت اور تھکن سے بھری ہوئی ہے۔
بہت سے لوگ بور اور تنگ آچکے ہیں۔
لیکن بوریت کا مطلب ہے خود کو کھونا
لائف آپریشن روم کے ساتھ کنکشن اور مواصلت کے لیے
تا کہ زندگی کو خوشگوار بنایا جا سکے۔
ایک شخص کو رکاوٹوں کو ہٹانا اور ختم کرنا چاہئے۔
جو اس کے اور زندگی کے ساتھ اس کے نامیاتی اتحاد کے درمیان کھڑا ہے۔
اگر آپ اپنے خیالات کو بچپن کے دور کی طرف لوٹائیں۔
شاید آپ کو یاد تھا کہ آپ اس وقت تھے۔
نئی توانائی اور خوشی سے بھرپور
آپ کو حرکت کرنے کی شدید خواہش تھی۔
کودنا، کھیلنا، اور بہت سے دوسرے کام کرنا

آپ اس وقت آسمانی دنیا سے حال ہی میں آئے تھے۔
اور زندگی کے قلب سے براہ راست تعلق رکھتا ہے۔
اور آپ اور زندگی کے درمیان رابطے کے تار
ہموار اور موثر کارکردگی کی اعلی ڈگری
کیونکہ آپ اپنے ساتھ سادگی کا شعور لے کر آئے ہیں۔
خوشی، مسرت، اور روحانی تازگی
جب وہ بالغ ہو گئی۔
آپ نے کافی مقدار کھو دی۔
ان توانائیوں اور احساسات سے
لیکن وقتاً فوقتاً
مانوس خیالات آپ کو آتے ہیں۔
اور آرزو کے جھونکے آپ پر اڑتے ہیں۔
یہ میموری کی کچھ چمکیں واپس لاتا ہے۔
ماضی بعید سے
جب آپ صبح کو پرسکون اور گہری نیند سے بیدار ہوتے ہیں۔
آپ کو سکون اور خوشی محسوس ہوتی ہے۔
جب تک کہ روزمرہ کی زندگی کے خلفشار آپ پر حملہ نہ کریں۔
یہ آپ کے شعور کے بڑے حصے پر قابض ہے۔
اور یہ دوسروں سے زیادہ حقیقی اور فوری ہو جاتا ہے۔
تمام تر مشکلات، تضادات اور مایوسیوں کے باوجود
ایک شخص کو خود سے بات چیت کرنے پر کام کرنا چاہئے۔
بے شمار خزانوں سے مالا مال
یہی چیز زندگی کو خوشگوار اور شاندار بناتی ہے۔
سستے خیالات اور کاموں سے گریز کرنا چاہیے۔
اور دنیوی زندگی کی معمولی باتوں میں نہ پھنسنا
کیونکہ ایک بار یہ شعور میں قائم ہو جاتا ہے۔
یہ دماغ کے خلیات سے چمٹ جاتا ہے۔
جب تک کہ روح سے امن اور ہم آہنگی ختم نہ ہوجائے
اور ان کے ساتھ، بہتر خیالات اور خالص نقطہ نظر
لہٰذا ان ناہموار توانائیوں سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری
سوچنے اور دل سے غیر دوستانہ جذبات کو نکالنے سے
تاکہ روشنی کی کرنیں ان تک پہنچ سکیں
صحت کے دھارے، توانائی کے چارجز، اور برکات
حیرت انگیز پیسٹ
ماسٹر پرہنس کی تعلیمات سے متاثر

خیالات مٹی کے ٹکڑوں کی طرح ہوتے ہیں جن کی شکل یا تو نرد یا سمندری سانپ کی جا سکتی ہے لیکن چقماق کی سختی کے ساتھ ہر شخص اپنی زندگی کا نقش و نگار اور اپنی تقدیر کا مجسمہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

وہ اس حیرت انگیز پیسٹ میں سے ایک مٹھی بھر لے اور اس سے فن کا ایک شاندار کام کرے، اور اسے بہت ساری خوشی ملے گی۔

خلا میں بجلی کی چمکوں کو توجہ مرکوز کرنا اور گھروں اور گلیوں کو روشن کرنے کے لیے تاروں میں منتقل کرنا مشکل ہے، لیکن یہ حاصل کر لیا گیا ہے۔

کائنات کی نادیدہ قوتوں کو ایک نظام میں سمیٹنا اور مرتکز کرنا آسان نہیں ہے۔ یہ انسانیت کو نقصانات سے بچاتا ہے اور برائی سے بچاتا ہے، اگر ایسا ممکن ہے تو برائی کے وجود اور طاقت کے باوجود روشنی بھی موجود ہے، اور اچھائی برائی سے زیادہ مضبوط اور پائیدار ہے کیونکہ اس کی تائید ابدی اور پائیدار سچائی سے ہوتی ہے، جو کائنات کی سب سے مضبوط طاقت ہے اور بالآخر غالب آئے گی۔

مثبت، خیر خواہ خیالات پر توجہ مرکوز کرنے کا مطلب ہے دماغ اور آفاقی مثبتیت کے منبع کے درمیان ایک مؤثر رابطہ قائم کرنا، یا ایک واضح چینل بنانا، جو کہ خود نیکی ہے، جتنا زیادہ انسان اچھائی کے بارے میں سوچتا ہے، اتنا ہی اس کی کمپن دماغ اور جسم میں کھینچی جاتی ہے، یہ کمپن بہت سی نفسیاتی اور جسمانی حالتوں کو تبدیل کرنے کی طاقت رکھتی ہے، اور اتنی طاقتور ہوتی ہیں کہ وہ خود بخود انتشار پیدا کر دیتی ہیں۔ فرد کا نفسیاتی اور جسمانی میک اپ

جب کوئی شخص کہتا ہے، "میں تھکا ہوا ہوں"، تھکاوٹ کا احساس طاقتور ہو جاتا ہے کیونکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے، اس طرح سرگرمی کو محدود کر دیتا ہے اور توانائی کے بہاؤ کو روکتا ہے تاہم، اگر وہ کہتے ہیں، "مجھے آرام کی ضرورت ہے،" تو وہ اپنے آپ کو ان اہم دھاروں کے لیے کھول دیتے ہیں جو دماغ اور جسم دونوں کو تازگی بخشتے ہیں، اور آرام کی مختصر مدت کے دوران توانائی میں اضافے کا تجربہ بھی کر سکتے ہیں۔

مایوسی، جو ایک پریشان کن نفسیاتی کیفیت کا سبب بنتی ہے، اس پر توجہ نہ دے کر، کسی خوشگوار تجربے کو یاد کرکے، یا ان لوگوں کے بارے میں سوچ کر جن سے آپ محبت کرتے ہیں، بھروسہ کرتے ہیں اور جن سے آپ راحت محسوس کرتے ہیں، اس سے بچا جا سکتا ہے، جب کہ اس بات کا یقین ہو کہ مایوسی موسم گرما کا ایک گزرتا ہوا بادل ہے، چاہے یہ کتنا ہی گھنا اور بدصورت کیوں نہ ہو۔

انسان جن مشکل حالات سے گزرتا ہے ان کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے اور نہ ہی کم سمجھا جانا چاہیے بلکہ ان حالات سے حقیقت پسندی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنی گرفت کو ڈھیلی کرنے اور ان کے اثرات کو کم کرنے کا موثر طریقہ تلاش کرنا چاہیے۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ معالجین کی خدمات حاصل کی جائیں جو اپنی مہارت اور جدید سائنسی طریقوں کے ذریعے متعدد اور قیمتی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ بلکہ مثبت سوچ جسم میں شفاء کا بیج بونے میں مدد دیتی ہے اور اس طرح علاج کا ایک ذریعہ بن جاتی ہے۔

اسی طرح، "میں بیمار ہوں" کہنے کے بجائے شفا یابی کی ضرورت پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے، یہ رویہ دماغ اور جسم کو شفا یابی کے طریقوں اور توانائی کے لیے زیادہ قابل قبول بناتا ہے، ان سوراخوں یا راستوں کو کھولتا ہے جن کی اس توانائی کو خلیات اور بافتوں میں بہنے کی ضرورت ہوتی ہے، غیر صحت مند اور غلط حالات کی مرمت، اور جسم کی نازک اور کمزور مشینوں کے لیے جسم کی نازک اور کمزور مشینوں کو دوبارہ درست کرنا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تھکاوٹ محسوس کرے گی کہ مثبت سوچ ان اقساط کی تعداد کو کم کرنے میں مدد کرتی ہے، جس کے نتیجے میں تمام بیماریوں اور بیماریوں کا شفا دینے والے، خدا کی مدد سے نئی طاقت اور تندرستی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

نفرت کی فصل

ناسی اور ذاکر ایک دوسرے سے نفرت کرتے تھے، اور ان کی لڑائی اس وقت شروع ہوئی جب وہ اسکول کے چھوٹے طالب علم تھے، اور جب وہ بڑے ہوئے تو ان کی دشمنی بڑھ گئی، اور وہ جوتے بیچنے کے کاروبار میں حریف بن گئے۔

ایک بار شادی کے لیے لڑکی کا ہاتھ بٹانے کے لیے ان کا مقابلہ ہوا اور چونکہ ناسی ذاکر سے قدرے مضبوط تھا اس لیے اس نے اسے بہت مارا اور اسے بے ہوش کر دیا جب ذاکر کو ہوش آیا تو اس کے ساتھ جو کچھ ہوا اس پر وہ شرمندگی، ندامت اور بیزاری سے مغلوب ہوگیا۔

برسوں بعد، ذاکر نے کام کرنے اور رہنے کے لیے شہر جانے کا فیصلہ کیا۔

ناسی بھول گیا تھا کہ جو کچھ ہوا تھا، لیکن ذاکر اس کی یاد سے نہ مٹا سکا جو ناسی نے اس پر ڈالی تھی، اس کے باوجود وہ دہراتا رہا اور اپنے آپ سے کہتا رہا: میں ناسی کو معاف کر دوں گا اور اپنے خلاف اس کا جرم یاد نہیں رکھوں گا۔

لیکن کئی مہینوں کے بعد، ذاکر کو احساس ہوا کہ معافی کے اپنے روزمرہ کے اعلانات کے دوران، وہ دل کی گہرائیوں سے بدلہ لینے کی

خواہش کرتا ہے اور جوابی حملہ کرنے اور انتقام کی اپنی پیاس بجھانے کے موقع کا انتظار کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد ناسی کو ایک عجیب سی کھینچا تانی محسوس ہوئی جہاں اس کا پرانا حریف ذاکر چلا گیا تھا اسے کوئی شک نہیں تھا کہ کچھ ہونے والا ہے۔ تاہم ذاکر کو شہر میں ناسی کی موجودگی کا علم ہو گیا اور وہ اس کی نقل و حرکت پر گہری نظر رکھنے لگا۔

ایک شام، ناسی چہل قدمی کرنے اور "تازہ ہوا سونگھنے" کے لیے گئی، حالانکہ موسم اداس اور بارش کا تھا۔

جب وہ ایک ویران سڑک پر اکیلا چل رہا تھا تو وہ ایک کھلے ہوئے گودام کے پاس سے گزرا، ذاکر چوری چھپے اور احتیاط سے اس کا پیچھا کرنے لگا جب موقع ملا تو اس نے کمپاؤنڈ سود پر کھاتے طے کرنے کا فیصلہ کیا۔

بہت خوش ہو کر، اس نے ایک ٹھوس ٹائل دریافت کی جو سٹور روم کی دیواروں میں سے ایک سے گرا تھا، اس نے اسے پکڑ لیا اور اپنے سابق حریف کے سر پر زور سے مارا، اسے زمین پر گرا دیا، پھر اس کی موجودگی سے بے خبر ہو کر واپس لوٹ آئے۔

گھنٹوں بعد بارش رک گئی، بادل چھٹ گئے اور چاندنی کی ایک کرن دیوار کے اوپری حصے میں ایک سوراخ سے نمودار ہوئی، ناسی بیدار ہوا اور اپنے آپ کو زمین پر پڑا ہوا پایا، انتہائی کمزور۔

اس نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ ہوا کیا ہے، اور اپنے ساتھ ایک ٹائل اور اس کے اوپر دیوار میں ایک سوراخ دیکھ کر اس نے نتیجہ اخذ کیا کہ گودام کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اس کی بد قسمتی کی وجہ سے وہ ٹائل دیوار کے اوپر سے گر کر اس کے سر پر گر گیا۔

اس کہانی کا اخلاق یہ ہے کہ انسان دوسروں کے ساتھ کی گئی برائیوں کو بھول جاتے ہیں، حالانکہ اعمال کے نتائج ناقابل فراموش ہوتے ہیں، اور ان کے اثرات خاموشی سے جہالت کے اندھیروں میں ان کا تعاقب کرتے ہیں جس طرح ایک گائے اپنے بچھڑے کو ہزاروں دوسروں کے درمیان تلاش کر لیتی ہے، اسی طرح ہمارے اعمال کے نتائج بھی ایک طویل عرصے کے بعد ہمارے عمل کو کھوجنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

اگر ناسی کے پاس عقل ہوتی اور وہ اپنے حریف ذاکر سے تنازعہ حل کرنے کی کوشش کرتا اور اس واقعہ کے بعد اس سے معافی مانگتا تو شاید وہ اپنے مخالف کا غصہ کم کر دیتا اور معاملات مزید نہ بڑھتے۔

لیکن حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، اور خوفناک نتائج کے بیج ایک تاریک مستقبل کے رحم میں پروان چڑھے اور پھلے پھولے، جس کا نتیجہ ایک تباہ کن جنم پر ہوا، ناخوشگوار حیرت سے بچنے کے لیے، دماغ کی مٹی میں

چھپے ہوئے برائی کے تصادم کے بیجوں کو جلا دینا چاہیے، اور دور اندیشی کو عمل سے پہلے ہونا چاہیے، کیوں کہ ایک عالمگیر قانون اس کا حکم دیتا ہے۔ کہ اچھائی کا پھل ہے۔ یا ایک پھل کاہ برا، میٹھا یا تلخ

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہر عمل ذہن میں رجحانات اور رجحانات کے طور پر محفوظ ہونے والے نشانات چھوڑ دیتا ہے۔ جب تک کہ ان کے ساتھ دانشمندی اور ہوشیاری سے کام نہ لیا جائے تو یہ ممکنہ طور پر خطرناک نتائج کی طرف لے جائیں گے تاہم جب برے اعمال کے بیج عقل کی آگ سے جل جائیں گے تو وہ دوبارہ اگنے سے قاصر ہوں گے۔

شعور بیدار کرنے کا مفہوم

ابتدائی زندگی

روح جسمانی مشین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی ہے۔

جب تک وہ مکمل طور پر اس کا پابند نہ ہو جائے۔

اسی لیے ہمیں جینا ہے۔

تاکہ جسم کے تقاضے ہم پر حاوی نہ ہوں۔

ہم مادی معیارات سے مجبور نہیں ہیں۔

ذہنی نشوونما ایک پیداوار ہے۔

جسمانی نشوونما یا نشوونما کے لیے

قدرتی ارتقاء کے مطابق

وہی روح پھوٹتی ہے۔

ذہنی سطح تک بڑھنے سے

یا تخلیقی صلاحیتوں اور کثرت کی سطح

اس طرح منفرد صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔

جو انسانوں کو ممتاز کرتا ہے۔

باقی تمام مخلوقات کے بارے میں

پھر چڑھتا ہے۔

روحانی علم کی سطح تک

جو معنی اور قدر دیتا ہے۔

مادی خوشحالی کے لیے

ذہنی کامیابی

اس میں کوئی شک نہیں کہ فکری کامیابیاں فائدہ مند ہوتی ہیں۔

کیونکہ تمام اچھی چیزیں قیمتی ہیں۔

اور آہستہ آہستہ ہمیں احساس ہوتا ہے کہ اگلا مرحلہ

ہے۔ یہ جسم کے شعور کو بڑھا رہا ہے۔

روحانی بیداری کے لیے

جسم اور دماغ کو روحانی بنانے کے ذریعے

جسم کی اہم قوتوں کو ضائع نہ کرکے
اور دماغ کی روشنی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، سکاؤٹ
ضروری امور پر
جب تک وہ نہ بن جائیں۔
ایک مؤثر اور ہم آہنگ طریقہ
روح اس کے ذریعے کر سکتی ہے۔
اپنے آپ کو ظاہر کرنا
اور اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا
اور اس کی روحانی قوتوں کو فعال کرنا
روحانی آزادی کا مطلب ہے روح کو آزاد کرنا
جہالت کے پنجرے سے
اور اس کو اس سطح تک بلند کریں جس کا وہ مستحق ہے۔
اور اسے محدود آگہی کی مجبوریوں سے آزاد کرنا
انسانی زندگی اکثر بہت خوبصورت ہوتی ہے۔
لیکن اس سے لگاؤ
یہ جنت کے پرندے کی طرح اپنے پنجرے سے چمٹا ہوا ہے۔
تاکہ اگر پنجرے کا دروازہ کھولو
پرندہ جانے سے ہچکچاتا ہے۔
عادت اور پنجرے کے اندر گزارے گئے وقت کی وجہ سے
کیا یہ حیران کن نہیں ہے؟
پرندہ اپنا تنگ علاقہ چھوڑنا نہیں چاہتا
لامحدود خلا کی آزادی تک
وہ کس سے آیا؟
یہ ہم پر بھی لاگو ہوتا ہے۔
کیونکہ ہم طویل عرصے تک زندہ رہے۔
جسمانی پنجرے میں
ہمیں ان کے وسیع افق پر جانے کا خوف ہے۔
لیکن حکمت یہ حکم دیتی ہے کہ ہم
روح کے پرندے کو آزاد کرنا
پابندیوں کے پنجرے سے
اور اسے شعور کے لامحدود دائرے میں جاری کرنا
وہ ایک بار پھر اندرونی خوشی کا مزہ چکھیں گے۔
حرکت کا قانون سبب اور اثر، یا عمل اور ردعمل کے قانون پر مبنی
ہے۔

جو شخص اس زندگی میں نیک پیدا ہوا وہ پچھلے اوتار میں بھی ایسا ہی تھا {ان کے ہاتھوں نے جو کچھ آگے بڑھایا ہے} اور اگر وہ نیکی کرنے کی کوشش کرے گا تو نیکی کا پیمانہ اس کے حق میں بڑھتا جائے گا (جس کے پاس ہے اسے زیادہ دیا جائے گا اور زیادہ دیا جائے گا)

جو لوگ صرف چند خوبیوں کے حامل ہوتے ہیں وہ ان پر حملہ کرنے والے اور مغلوب ہونے والے برے رجحانات کی وجہ سے اس قدر بھی کم ہوتے ہیں۔

برائی کی طرف مائل ہونے والے شخص میں وہ برائی کا رجحان سابقہ زندگی میں ضرور موجود ہو گا اور یہ برے رجحانات شدت اختیار کر سکتے ہیں اور ان پر قابو پا سکتے ہیں جن میں بعض برائیوں کے رجحانات پہلے بھی ایسے ہی تھے اور اگر اچھائی برائی پر غالب ہو جائے تو نیک صفات ان کے نفسوں سے برائی کے رجحانات کو باہر نکال دیں گی۔

یہ سبب اور اثر کے قانون کا فطری عمل ہے (کرما) تاہم، اگر کسی کو ناپسندیدہ عادات ہو جائیں جن سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہے تو کسی کو بے بس اور پھنسنے کا احساس نہیں ہونا چاہیے، ماضی کے عزم اور صحیح سوچ کو پروان چڑھا کر ان عادات پر قابو پانے کا یہی وقت ہے۔

انسان بری عادتوں کی گرفت سے آزاد ہو کر فکر و عمل میں اچھی عادات پیدا کر سکتا ہے جس سے اسے مطلوبہ نتائج حاصل ہوں گے۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ کسی شخص میں بری عادتیں کتنی ہی گہرائی میں پیوست ہوں، انہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ عادتیں اس نے خود مخصوص خیالات اور اعمال کی تکرار سے پیدا کی ہیں، اور وہ مثبت اور تعمیری سوچ کے ذریعے ان بری عادتوں کو اچھی عادتوں سے بدل سکتے ہیں۔

اچھے اور برے خیالات انسانی شعور کی متضاد حالتیں ہیں فطری طور پر، خوفناک خوابوں کا شکار ہونے سے خوشگوار خواب دیکھنا بہتر ہے شعور لچکدار اور حساس ہوتا ہے۔ یہ کسی بھی ریاست کو اپنا سکتا ہے یا وہ خواب دیکھ سکتا ہے جو اسے پسند کرتے ہیں تاہم، لوگوں کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنے شعور کے دائرے کو - اپنی آزاد مرضی اور پسند کے - کو منحرف رجحانات اور ماضی کی عادات سے پیدا ہونے والے غلط رجحانات کے زیر انتظام رہنے دیتے ہیں اس طرح، ان کی قوتِ ادراک مفرور اور ناکارہ رہتی ہے، جیسا کہ میٹا فائی کے پیچھے محافظوں کے تحفظ کے لیے ہے۔ تفہیم اور ادراک

نقصان دہ عادات کے نشے میں دھت لوگ جب غیر فطری زندگی کی وجہ سے ہونے والے درد کی تلخی کا مزہ چکھتے ہیں، تو وہ نجات کی تلاش

میں فہم و فراست کی روشنی کی طرف متوجہ ہوں گے، خواہ ان کی بری عادتیں کتنی ہی تباہ کن اور تباہ کن کیوں نہ ہوں۔

پھر، اگر وہ زندگی کے ہم آہنگ طریقوں پر عمل کرتے ہوئے اچھی عادات کی نشوونما اور پرورش پر کام کرتے ہیں، تو وہ اندرونی خوشی کو دوبارہ دریافت کریں گے اور خود پر قابو پانے اور اچھی عادات کو فروغ دینے کے قدرتی نتیجے کے طور پر سکون سے لطف اندوز ہوں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں تمام رکاوٹوں سے آزاد ہونے اور اپنے خیالات کو صحیح اور مفید راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

روحانیت کا شعور

کچھ لوگ اپنی زندگی گزار دیتے ہیں۔
ایک مدھم ذہن اور کم فہم کے ساتھ
وہ کھاتے ہیں اور سوتے ہیں۔
اور وہ کچھ لذت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔
وہ کم ہی گہرائی سے سوچتے ہیں۔
اصل میں، زیادہ تر لوگ
وہ کافی گہرائی تک نہیں پہنچ پاتے
روحانی خیالات کے سمندر میں
کیونکہ وہ مادی دنیا کے قائل ہیں۔
یہ سب کچھ موجود ہے۔
لیکن یہ زندگی
یہ صرف ایک مبہم خواب ہے۔
تو جلدی اور ہانپنا کیوں؟
اور دنیا کا احسان جیتنے کی کوشش کر رہے ہیں؟
کیا یہ بہتر نہیں ہے؟
پہلے خدا کو راضی کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟
جانوروں کو آزاد مرضی نہیں ہوتی
کیونکہ خُدا نے اُسے اپنی جبلتوں سے جکڑ رکھا تھا۔
لیکن اس نے انسان میں حکمت پیدا کی۔
انسانوں کو آزادی حاصل ہے۔
یا تو اٹھنا ہے یا گرنا ہے۔
اچھے یا برے کا انتخاب کرنا
جب شعور ڈوب جاتا ہے۔
کسی نے کسی طرح کی جنسی لذتوں میں
اس پر گھنے، تاریک تصورات کا غلبہ ہے۔

وہ خوشی کی جنت سے گرتا ہے۔
وہ روحانی خوشی کا احساس کھو دیتا ہے۔
اور روح کی بصیرت اندھی ہو جاتی ہے۔
وہ خدا تک اپنا راستہ نہیں پا سکتی
لیکن شعور کو روحانی بنانا ممکن ہے۔
خدا کا خیال کرنے سے
اور اُس سے مخلصانہ اور گہرا التجا
تاکہ بابرکت دروازہ کھل جائے۔
روشنی اور نعمتوں کی بادشاہی کی طرف لے جانا
شعور کی گہرائیوں میں اویکت
استاد پرمہنس کے خزانے سے
جذبات اور رہنمائی



ماسٹر پرہنس یوگنند کی تعلیمات
جب دل کسی کے ساتھ ہو۔
اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔
اس شخص کی تمام خوبیاں
اچھے لوگوں کے بارے میں کون سوچتا ہے؟
اُن کی مہربانی اُس تک پہنچتی ہے۔
اور جو متاثر کن شخصیات پر پیار سے توجہ مرکوز کرتے ہیں۔
اس کے پاس الہام آتے ہیں۔
اور جو ساتھ دے وہ بھی سوچ میں
اہلِ ضمیر
اعلیٰ اخلاق
اور نیک نیت
وہ ان کی شرافت اور اخلاق میں شریک ہے۔
کیونکہ سوچ مقناطیس کی طرح پولرائز ہوتی ہے۔

جیسے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔
آپ کا دن اچھا گزرے اور آپ پر سلامتی ہو۔
***
ہر کوئی پائیدار خوشی کی تلاش میں ہے۔
اپنے ہاتھ میں راکھ نہ بنیں۔
یہ تحقیق بہت کچھ کی طرف جاتا ہے
وہموں، پریشانیوں اور مایوسیوں سے
انسان نئی خوشیوں کی تلاش میں ہے۔
یہ مرجھا، کم یا ختم نہیں ہوتا
اور انسان اپنے تجربات سے سیکھتا ہے۔
دنیاوی خوشی ہے۔
قلیل مدتی اور مستقل نہیں۔
اسے اکثر پتہ چلتا ہے کہ وہ جس چیز کی تلاش کر رہا ہے اسے ڈھونڈنے کے بعد
وہ اب بھی اس سے مطمئن نہیں ہے جو اس نے حاصل کیا ہے۔
پھر وہ ایک اور خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
مطلوبہ خوشی تلاش کیے بغیر
تاہم، وہ دوبارہ کوشش کرتا ہے
واپس مربع ایک اور اسی طرح!
حقیقی خوشی روحانی احساس کی خوشی ہے۔
خدا پر غور کرنے اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے کی خوشی
سکون اور دل کے سکون کی خوشی
الہی محبت کی خوشی
اور اس محبت کے ساتھ دوسروں سے محبت کرنا
اور یقین کے ایک مضبوط، اٹل احساس کی خوشی
کہ روح لافانی ہے۔
اور یہ کہ اس کی خوشی اس کے ساتھ ہے۔
جانے کے بعد بھی
یہ عارضی زمینی وجود
***
رب، میری مدد کرو
تاکہ میں تم میں اپنی خوشی پا سکوں
میں دنیا سے لطف اندوز ہونے کی امید کرتا ہوں۔
اور اپنے دنیوی فرائض کی انجام دہی سے
اور مجھے اپنے حواس کو نکھارنے کا طریقہ سکھائیں۔

تاکہ اچھے اور برے میں تمیز کر سکیں
پس صرف وہی فائدہ اٹھاؤ جو فائدہ مند اور اچھا ہو۔
مجھے دنیاوی لذتوں سے لطف اندوز ہونے دو
روحانی لطف آپ کی خالص خوشی سے پرورش پاتا ہے۔
اور آپ کو بنانے میں میری مدد کریں۔
میری زندگی کا ایک لازمی حصہ
اور میری روزمرہ کی سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے ایک ضروری عنصر
مجھے لگتا ہے کہ آپ میرے ساتھ ہیں۔
ہمیشہ
اور ہر سطح پر
***
انسانی مرضی
یہ رضائے الٰہی کا عکس ہے۔
اور جب اس کی رہنمائی حکمت سے ہوتی ہے۔
اس کی طاقت لامحدود ہو جاتی ہے۔
الہی کائناتی توانائی پر حکومت کرے گا۔
کائناتی توانائی سے فائدہ اٹھانا
جس کا اسٹاک کبھی کم نہیں ہوتا
اس کی سپلائی کبھی ختم نہیں ہوتی
اسے جسم میں منتقل کیا جانا چاہئے۔
مثبت سوچ کے تاروں کے ذریعہ
اور حقیقی ہم آہنگی
رضائے الٰہی سے
***

عظیم اساتذہ سستی اور غفلت کا مشورہ نہیں دیتے۔ بلکہ، وہ توازن کا راستہ سکھاتے ہیں، یہ فطری ہے کہ ایک شخص اپنے جسم کو برقرار رکھنے کے لیے کام کرے اور اپنے لباس اور خوراک مہیا کرے، تاہم، اگر کسی کے فرائض کو دوسروں سے متصادم یا متصادم کرنے کی اجازت دی جائے، تو یہ حقیقی فرض نہیں ہے۔

ایسے ہزاروں کاروباری لوگ ہیں جو دولت جمع کرنے میں مصروف ہیں، پھر بھی وہ اپنے اوپر ہونے والے درد اور دل کے مسائل سے غافل رہتے ہیں، اگر عیش و عشرت کی وجہ سے انسان اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے فرض سے غفلت برتتا ہے، تو یہ ہرگز فرض نہیں ہے۔

انسان کو ہم آہنگی اور متوازن انداز میں نشوونما کرنی چاہیے مضبوط جسم کی نشوونما پر زیادہ توجہ دینے کا کوئی فائدہ نہیں اگر اس جسم کے اندر دماغ کمزور ہو تو دماغ کو بھی تیار کرنا چاہیے۔

کوئی بھی شخص جس کے پاس اچھی صحت، آرام دہ زندگی اور زبردست ذہنی طاقت ہے، اور پھر بھی خوشی سے محروم ہے، وہ ابھی تک زندگی میں کامیاب نہیں ہوا ہے۔

جو یہ کہہ سکتا ہے کہ "میں خوش ہوں اور کوئی میری خوشی نہیں چھین سکتا،" وہ کامیابی کی چوٹی پر پہنچ گیا اور اپنے اندر مبارک نقش پایا۔

انسان کو اس بات پر فخر ہونا چاہیے کہ اللہ نے اسے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے لیکن اگر وہ فخر کرے، ناراض ہو جائے، یا آسانی سے مشتعل ہو جائے، اور دوسروں کو حقیر نظر سے دیکھے، اور اگر وہ اس دماغی حالت میں جسم سے نکل جائے تو وہ خدا کے قریب محسوس نہیں کرے گا۔

ایک دفعہ خدا کا ایک آدمی دریا میں نہا رہا تھا کہ ایک اور آدمی آیا اور اس نیک آدمی کے پاس اپنے گھوڑے کو دھونے لگا، جان بوجھ کر اور لاپرواہی سے اس پر پانی کے چھینٹے مارے، ولی کے شاگرد مشتعل ہو گئے اور انہوں نے حملہ آور کو مار کر اسے بھگانا چاہا، لیکن ان کے استاد نے ان سے کہا، "ایسا مت کرو، اسے چھوڑ دو۔"

اچانک گھوڑے نے اپنے مالک کو لات ماری، اس کے کئی دانت ٹوٹ کر کھٹکھٹائے، وہ نیک آدمی پیار سے اس کے پاس آیا اور اس کی دیکھ بھال اور اسے شفا دینے لگا، یہ فطرت کا سخت قانون تھا، سنت نہیں، گناہگار کو سزا دیتا تھا۔

خدا اور اس کے آفاقی قوانین ان تمام لوگوں کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے انتھک اور مسلسل کام کرتے ہیں جو اس پر بھروسہ کرتے ہیں، اس کی مدد چاہتے ہیں، اور زندگی کے سفر میں ایک دوسرے کی مدد اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں {اور خدا اپنے بندے کی مدد کے لئے ہمیشہ تیار ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد کر رہا ہے}

دوسری چیزیں انتظار کر سکتی ہیں۔

ہر چیز موجود ہے کیونکہ خدا موجود ہے اور چونکہ وہ موجود ہے، ہم موجود ہیں، اور اس کی نیکی اور وجود کی بدولت ہم زندگی کی خوشحالی اور خوشیوں کے مالک ہیں، اس لئے خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے اور ہمارا بے پناہ شکر گزار ہونا چاہئے، کیونکہ وہ کہتا ہے، "اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں ضرور بڑھاؤں گا" اور ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

بنی نوع انسان کے لیے خدا کی اہمیت بے مثال ہے، پھر بھی زیادہ تر لوگ مادی زندگی کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور اس وجہ سے وہ خدا سے حقیقی معنوں میں واقف نہیں ہیں۔

خدا کا خیال کرتے ہوئے مادی فرائض اور معاشرتی ذمہ داریوں کو نبھانا چاہیے، کیونکہ موت کا فرشتہ - آپ کی عمر دراز ہو - ہر روز ایک کے بعد ایک کرہ ارض کے باسیوں کو چھین لیتا ہے اور ہمیں کسی بھی وقت اس فانی گھر کو چھوڑنا پڑ سکتا ہے۔

ہمیں اس دنیا میں اپنے معاملات صاف ضمیر کے ساتھ انجام دینے چاہئیں اور اپنے خیالات کو خدا سے جوڑتے ہوئے میں ہر ایک کی خدمت کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن جب میں اکیلا سوچ میں ہوں تو میں کسی کو اپنی عکاسی میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دیتا دوسری چیزیں انتظار کر سکتی ہیں لیکن ہمیں خدا کے ساتھ روزانہ ملاقات کرنی چاہئے جس نے ہمیں اس زمین پر سب کچھ دیا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے۔

جب عزت مآب جج ایک نازک معاملے کے بارے میں اپنا حتمی فیصلہ جاری کر رہے تھے جس کا مطلب کسی دوسرے شخص کے لیے زندگی یا موت ہے، اسی لمحے وہ گھریلو مسائل کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اس دن اس کے ساتھ پیش آیا تھا اور گھر پر اس کی حکمرانی نافذ نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھا!

اگر ایسا جج کوئی غیر منصفانہ حکم جاری کرتا ہے جس سے ارتکاز کی کمی کی وجہ سے ایک بے گناہ کی موت واقع ہو جاتی ہے، تو وہ بدلے میں، تمام گناہوں کے منصف اعلیٰ ترین جج کے سامنے ملزم اور مجرم کھڑا ہو گا: وہ عالمی قانون جو کسی قسم کی طرفداری کو نہیں جانتا اور جس میں اقربا پروری کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

لوگوں کی کافی تعداد پیسے کمانے میں غیر موثر اور کاروباری انتظام میں ناکام ہے۔

ان کے پاس معاملات کو سمجھنے کی عقل نہیں ہے کیونکہ جب وہ اپنے کام کی جگہ پر ہوتے ہیں تو وہ اپنی گھریلو پریشانیوں کے بارے میں سوچتے ہیں، اور گھر میں رہتے ہوئے ان کے ذہن کام کے خدشات میں مگن رہتے ہیں۔

اس لیے ایک وقت میں ایک سے زیادہ چیزوں پر توجہ نہیں دینی چاہیے۔

***

ایک دفعہ، دن کے وقت
میں شعور کے حجرے میں آیا
اور دھنوں کی کھڑکیاں کھل گئیں۔

نظارہ، خوشبو، ذائقہ، لمس
اور میں نے سب سے خوبصورت رنگ مانگے
تاکہ وہ آکر میرے سامنے جھومے اور ناچے
کبھی میں ہنستا اور کبھی روتا
جب میری آنکھیں نم ہو جاتی ہیں
تجربے کے زخم مجھے تکلیف دیتے ہیں
حواس کے دروازے بند کرو
اور لامحدود جگہ داخل کریں
نیند اور خوابوں کی دنیا میں
وہاں میں سکون اور آرام سے لیٹا ہوں
اندھیرے کے کمبل کے نیچے
کافی آرام کرنے کے بعد
نیند سے میں دوسرا دروازہ کھولتا ہوں
اور خواب گاہ میں داخل ہوں
اس لیے میں تجرباتی اور تحقیقی فلمیں دیکھتا ہوں
بے ہوش کے سینما میں
جہاں میں اپنی مرضی کے مطابق کام کرتا ہوں
اور میں میٹھی یادگاروں کے مخمل خواب بُنتا ہوں
ریشمی پردوں پر
اس پر محبوب کائنات کا نام لکھیں
لیکن جب میں ان دونوں ایوانوں سے باہر ہوں
کبھی کبھی میں شعوری طور پر کائنات کی نامعلوم گہرائیوں میں جا بیٹھتا ہوں
تاریک ترین، ظالم ترین اندھیرے پر قابو پانا
گہری وادیوں کو عبور کرنا
ابدی خلا کے ساحلوں تک پہنچنا
وہاں توحید کی دنیا میں
کوئی جوڑی نہیں، کوئی خواب نہیں
کوئی تکلیف نہیں، کوئی تکلیف نہیں
بلکہ ایک جامع وژن
اور ہمیشہ تازہ ہونے والی خوشی
اور آسمانوں اور زمین کا نور
***
جتنا زیادہ ہم خدا کے ساتھ امن میں رہتے ہیں
جب بھی ہم کر سکتے ہیں

امن میں رہنا
اپنے ساتھ اور دنیا کے ساتھ
آئیے ہمیشہ اپنے خیالات کو ہدایت دینے کی کوشش کریں۔
مطلق اور لامحدود کی طرف
کوئی ایسی خوشی نہیں ہے جس کا موازنہ کیا جاسکے۔
خوشی کے ساتھ، میں خدا کو تلاش کرتا ہوں
اور اس سے رابطہ کریں۔
اپنے آپ کو اچھے خیالات سے گھیر لیں۔
یہ خیالات آپ کی مدد کریں گے۔
قریب آتا جا رہا ہے۔
خدا کی طرف سے تمام بھلائی اور خوشی آتی ہے۔
سب کے لیے امن اور محبت
***
مردم شماری میں یونٹ
اس کے واحد شعور سے: انفرادی جوہر
خدا نے مردم شماری بنائی
وہ گنتی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
ایک بار پھر کائناتی اتحاد پر واپس جائیں۔
جب سمندر کی سطح پر طوفان اڑتا ہے۔
اس سے بے شمار لہریں پیدا ہوتی ہیں۔
جب طوفان تھم جاتا ہے۔
لہریں سمندر کے دل میں واپس ڈوب جاتی ہیں۔
تخلیق کے تنوع اور تنوع میں
ایک موروثی اویکت اکائی ہے۔
جس طرح سمندر موجوں کا جوہر ہے۔
خاندانی بیداری لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے۔
ممالک کے پاس رہنما ہوتے ہیں جو انہیں متحد کرتے ہیں اور ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔
ایسے سماجی گروہ ہیں جو مشترکہ مسائل کا اشتراک کرتے ہیں۔
جب انسان خدا کو پاتا ہے۔
وہ دیکھتا ہے کہ تمام قوتیں اس کے اندر متحد ہیں۔
وہ اپنے ذہن کو روشن کرتا ہے۔
اس کے شعور میں زندگی کا ایک نیا نظارہ ابھرتا ہے۔
زندگی پیاری ہو جاتی ہے۔
اور سکون روح کو بھر دیتا ہے۔

اور زندگی کی پریشانیاں بدل جاتی ہیں۔
کسی خواب کی طرح
***

جب سالک مکتبِ زندگی سے فارغ التحصیل ہوتا ہے اور اُس کے لیے اعلیٰ سطحوں پر جانے کا وقت آتا ہے، تو وہ خوشی سے مغلوب ہو جاتا ہے، یہ سمجھ کر کہ اُس نے زندگی کی جنگ میں اچھا کام کیا ہے اور اللہ کی رضا حاصل کر لی ہے، اور اُس سے قریب ہونے والی ملاقات کا یقین ہو جاتا ہے۔

آفاقی محبوب کے ساتھ، اس کی آرزویں بڑھتی ہیں، اور وہ آرزویں روحانی ایندھن میں تبدیل ہو جاتی ہیں جو اسے آسانی کے ساتھ امن، روشنی اور ہمیشہ تازہ کرنے والی خوشیوں کی طرف لے جاتی ہیں جن کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

****

رحمت الٰہی کی بارشیں غرور کی بلند چوٹیوں پر جمع نہیں ہوتیں، بلکہ عاجزی کی وادیوں میں آسانی سے بہہ جاتی ہیں۔

استاد پرمہنس نے اس تیز رفتار طریقے کے بارے میں بات کی جس میں، خدا کے فضل سے، ہم کائناتی فریب کے فریب سے آزاد ہو گئے ہیں، انہوں نے کہا:

" اس کائنات میں ہم مصیبتوں اور دردوں کے سمندر میں ڈوبتے نظر آتے ہیں، اس لیے خدا ہمیں اس خوفناک ڈراؤنے خواب سے بیدار کرنے کے لیے ہلا کر رکھ دیتا ہے"

اس نے ایک شاگرد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا:

" جان لو کہ جو کچھ تم ڈھونڈتے ہو اور بہت کچھ خدا میں تمہارا انتظار کر رہا ہے"

اس نے ایک طالب علم سے کہا جو بظاہر بری عادتوں میں جکڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا:

" اگر آپ میں قوت ارادی کی کمی ہے تو، غیر ارادی عمل کی طاقت پیدا کرنے کی کوشش کریں (یعنی غلطی نہ کرنے کا غیر ارادی عمل)"

خود اثبات

آج میں جہالت کی تصویر کو پاش پاش کروں گا۔
جو میرے اندر کی روح کی حرمت کو ناپاک کر دیتی ہے۔
اور میں یاد رکھوں گا کہ خدا کا مقدس نور
یہ مسلسل میرے وجود پر پھیلتا ہے۔
اور یہ میرے دماغ اور روح سے وہم کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔
اور یہ کہ جس نے مجھے پیدا کیا وہ مجھے نہیں چھوڑے گا۔

****

زندگی کی ہر لہر کے نیچے

الٰہی موجودگی کا پرچر سمندر مضمر ہے۔

دل کی ہر دھڑکن کے پیچھے

کائناتی محبت کا لامحدود سمندر اس کے اندر موجود ہے۔

****

ہر رات میں اپنے آپ کو یقین دلاؤں گا کہ میں جسم نہیں ہوں۔

بلکہ وہ روح جو جسم میں آباد ہے۔

اور یہ کہ میرا روحانی وجود ہمیشہ کے لیے لافانی ہے۔

جب میں جاگوں گا، مجھے دوبارہ اس کی تصدیق کرنا یاد رہے گا۔

****

نیند کی ساخت میں، میں اپنی طاقت کو بحال اور تجدید کروں گا۔

لیکن یہ کافی نہیں ہے۔

مجھے خاموشی اور غور و فکر کی پناہ گاہ کی ضرورت ہے۔

جہاں میں ہر روز پیچھے ہٹ سکتا ہوں۔

میری بیداری کے افق کو تلاش کرنے کے لیے

اور میری روح کے رازوں کو کھوج رہا ہے۔

خاموشی کے معنی

خاموشی کا مطلب ہے پرسکون خیالات

جسم کو پرسکون کرنا اور اس کی ضروریات کو کنٹرول کرنا

جو بھی ایسا کرنے کے قابل ہو گا وہ ایک تازگی آمیز سکون کا تجربہ کرے گا۔

وہ بہتر دنیا کی شاندار لہروں اور نقوش کو محسوس کرے گا۔

اور جو خاموشی کی گہرائیوں میں ڈوبتا ہے، پھر

وہ اپنے اندر خدا کی بادشاہی کو دریافت کرے گا۔

جب تک کوئی شخص سڑک پر چل رہا ہے۔

اس کا ہر لمحہ بہت قیمتی ہے۔

ہم یہاں اس سرزمین پر مختصر وقت کے لیے ہیں۔

ہر چیز عارضی ہے لیکن خدا کا احساس ابدی ہے۔

اسے دل و جان سے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی

ہمیں اس دنیا کے فتنوں کو اپنے زیر اثر نہیں آنے دینا چاہیے۔

ہمیں ہمارے سب سے بڑے مقصد اور ہمارے اعلیٰ ترین مقصد: خدا سے دور کر کے

خدا کو پہچاننا ممکن ہے۔

ہمیں کائنات کے مالک کو تلاش کرنا چاہیے۔

جس کی روشنی سے ستارے ٹمٹماتے ہیں۔
اور اس کی طاقت سے دل دھڑکتے ہیں۔
ہمیں اسے خاموشی کے مندر میں تلاش کرنا چاہیے۔
جب ہم تڑپ اور تڑپ کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں۔
اور جب ہم جلتی آرزو کے ساتھ اس کے بارے میں سوچتے ہیں۔
ہم اسے ڈھونڈ لیں گے۔
میں کسی نامعلوم خدا کی بات نہیں کر رہا ہوں۔
بلکہ یہ ایک رب کے بارے میں ہے جس کو میں جان گیا ہوں۔
اور یہ میرے لیے سچ ہے۔
یہ تمام جسمانی چیزوں سے زیادہ حقیقی ہے۔
یہ آسمانی سمندر ہے جو ہماری انسانی زندگیوں کی لہروں کو برقرار اور برقرار رکھتا ہے۔
ہم خدا کے سوا سب کچھ کر سکتے ہیں۔
خدا چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو دیں۔

ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہمیں دوسروں کی بھی ان کی مدد کرنی چاہیے اور جو کچھ ہم کماتے ہیں اسے کم نصیبوں کے ساتھ بانٹنا چاہیے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم عالمی خاندان کا ایک لازمی حصہ ہیں اور اس کے بغیر نہیں رہ سکتے، بڑھئی، موجد یا کسان کے بغیر زندگی کیسی ہوگی؟ خدمات اور مہارت کے تبادلے کے ذریعے، خدا چاہتا ہے کہ ہم دوسروں کے بارے میں سوچیں، کیونکہ صرف اپنے لیے جینا ایک بہت بڑی غلطی ہے۔

جب ہم اپنی خوشی کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہمیں دوسروں کو خوش کرنے کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے ضروری نہیں کہ سب کچھ چھوڑ دیں۔

عالمی خاندان کی خاطر، کیونکہ یہ ناممکن ہے لیکن ہمیں دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور ان کی ضروریات کو اپنی ضرورت سمجھنا چاہیے۔

خُدا چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو اتنا ہی دیں جتنا ہم ایک دوسرے سے لیتے ہیں، کیونکہ دوسرے ہماری خودی ہیں۔

دھوکہ دہی کے شدید حملوں کا جواب دیں اور ان کو پسپا کریں۔

جب تک کوئی شخص غصے، حسد اور حسد کا شکار ہے، وہ آزاد نہیں ہے، انہیں اپنے جذبات اور اعمال کا مالک بننا چاہیے، اور اپنے آپ کو تباہ کن جبلتوں، بے لگام جذبات اور غلط خواہشات سے آزاد کرنا چاہیے۔

اگر آپ اپنے ساتھ پوری طرح ایماندار ہیں تو حکمت آپ کی سوچ کو سہارا دے گی، درستگی آپ کے فیصلے کی رہنمائی کرے گی، اور سمجھ آپ کے ذہن کو روشن کرے گی۔

جہالت کی وجہ سے ماضی کے اعمال کے بیجوں کو غور و فکر کی آگ میں بھوننا چاہیے تاکہ وہ دوبارہ اگنے اور بڑھنے سے قاصر ہو جائیں یہ فریب کے شدید حملوں کو پسپا کرنے اور ناکام بنانے کا طریقہ ہے۔

کائناتی وہم - یا شیطان - انسان کو جھوٹے وعدوں اور دلکش فتنوں سے دھوکہ دیتا ہے کہ وہ نفسانی لذتوں کے سراب کی پیروی کرے اور اس کی صلاحیتوں کو قابو میں رکھتا ہے کیونکہ وہ اسے دنیاوی خوشیوں کا وعدہ کرتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، اور اس طرح اسے حقیقی خوشیوں کے پھلوں کو چکھنے سے روکنے کے لیے سخت محنت کی جاتی ہے جو باغ میں وافر مقدار میں موجود ہے۔

عقلمند لوگ سچائی اور وہم کے درمیان فرق کو جانتے ہیں اور یہ سمجھنے میں ماہر ہوتے ہیں کہ جیسے جیسے وہ غور و فکر میں گہرائی میں اترتے ہیں، وہ آزاد مرضی کی اہمیت اور صحیح کرنے کے لیے انتخاب کی آزادی کے استعمال کی ضرورت سے بخوبی واقف ہو جاتے ہیں اور نقصان دہ نتائج اور ناخوشگوار نتائج والے اعمال سے اجتناب کرتے ہیں۔

شاگردوں میں سے ایک نے استاد پرمہنس سے تقدیر، قسمت، مصائب اور درد کے بارے میں ان کی رائے کے بارے میں پوچھا، اور اس نے کہا:

انسان اپنی مرضی سے اپنی تقدیر خود بناتے ہیں اور اپنی تقدیر کا تعین اپنے ارادوں اور عمل سے کرتے ہیں اگر آپ ایسا کرنے کا انتخاب کرتے ہیں تو آپ خود کو مصائب سے آزاد کر سکتے ہیں اگر آپ ایسا کرنے کا انتخاب کرتے ہیں تو خدا، جس کا جوہر محبت ہے، نہیں چاہتا کہ اس کے محبوب کو غلط اعمال اور غلط سوچ کے نتیجے میں درد کی تباہی کا سامنا کرنا پڑے، اس نے انسانیت کو عقلمندی کی طاقت عطا کی ہے، تاہم انسان کو دردناک فیصلے اور انتخاب کی آزادی، درد اور تکلیف سے نجات دلانے کی طاقت ہے۔ اپنے اور دوسروں پر

آپ کو آزاد ہونا چاہیے اور کسی کو بھی آپ کے فیصلے کو ضبط کرنے یا آپ پر غلبہ پانے کی اجازت نہیں دینا چاہیے، اور ماحول، رسم و رواج اور غلط روایات کو آپ کو محدود اور آپ کے طرزِ زندگی کو کنٹرول کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہیے۔

عقل سے کام لیں، ضمیر کی آواز سنیں، جو کچھ آپ کرنا چاہتے ہیں اس پر عمل کرنے سے پہلے اعمال کے نتائج پر غور کریں، اپنے نامناسب رویے کی وجہ سے دوسروں کو نقصان پہنچانے سے گریز کریں، اور اللہ سے مدد اور رہنمائی مانگیں۔

اندرونی رہنما خطوط کے مطابق کام کرنا

ہمیں پہلے اپنے مقصد کا تعین کرنا چاہیے، پھر ہمیں مناسب عمل کی طرف ہدایت دینے کے لیے الہی رہنمائی حاصل کرنی چاہیے جس کے ذریعے ہم اپنی صلاحیت کا اظہار کر سکیں ہمیں اس وقت تک غور کرنا چاہیے جب تک کہ ہمارے ذہن پرسکون نہ ہوں اور ہم اگلا قدم واضح طور پر دیکھ سکیں اس کے بعد، ہمیں اندرونی رہنمائی کے مطابق عمل کرنا چاہیے، اور ہمارا مطلوبہ نتیجہ حاصل ہو جائے گا۔

جب دماغ پرسکون ہو جائے گا، تو آپ چیزوں کو جلدی اور آسانی سے سمجھ جائیں گے، اور یہ کتنا شاندار ہے! آپ وہ حاصل کر لیں گے جس کی آپ خواہش رکھتے ہیں، اور ہر چیز میں آپ کے لیے مختصر وقت میں کامیابی لکھ دی جائے گی کیونکہ کائناتی قوت درست قانون کو چلانے اور اپنے عمل کو ثابت کرنے کے قابل ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے دماغ کے خلیے کچھ ایسی عادتوں سے بنتے ہیں جن کو نہ تو بہتر کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تبدیل کیا جا سکتا ہے یہ غلط ہے چونکہ خدا نے ہمیں اپنی شکل میں پیدا کیا ہے، اس لیے کوئی بھی چیز ہمیں محدود نہیں کر سکتی اور نہ ہی ہماری ترقی میں رکاوٹ بن سکتی ہے اگر ہم اپنا جائزہ لیں تو ہمیں خدا کی مدد سے اس کی حقیقت کا احساس ہو جائے گا۔

ہر انسان لامحدود طاقت کی نمائندگی کرتا ہے۔
ہمیں ہر کام میں اس طاقت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔
جب ہم کچھ بنانا چاہتے ہیں۔
ہمیں صرف بیرونی ذرائع پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔
بلکہ، ہمیں اندرونی گہرائیوں میں جھانکنا چاہیے۔
ہم لامحدود ماخذ کی تلاش میں ہیں۔
کام کے تمام کامیاب طریقے
تمام ایجادات
اور تمام بہتر میوزیکل کمپن
متاثر کن خیالات
اور بہترین اور شاندار کام
خدا کے ناموں میں درج ہے۔
میں نے عمر بھر تجھے ڈھونڈا ہے۔
خواہشات اور عزائم کے راستوں پر
اور اب مجھے احساس ہوا کہ تم میرے اندر بستے ہو۔
اور یہ میرے سب سے مقدس جذبات کو متاثر کرتا ہے۔
اب مجھ سے مت چھپاؤ

جذبات کے پھولوں کے پیچھے
خیالات اور روح کی نبض
میری روح کو اپنی حکمت کے جواہرات سے مزین کر
اور مجھے اپنی نعمتوں کے جھونکے عطا فرما
مجھ سے وہ اندھیرا دور کر جس نے تجھ پر پردے ڈال رکھا ہے۔
میری نظر اور میری بصیرت کے بارے میں
اے وہ جو ستاروں اور نیلے آسمان سے پرے ہے۔
اور فضا کی تہوں سے پرے اور تمام مخلوقات اور مخلوقات
میری محبت کی سرگوشیاں قبول کرو
میرے وجود کو اپنی محبت، اپنی روشنی اور اپنے سکون میں غرق کر دو
مجھے اپنا سب سے مقدس چہرہ دکھائیں۔
میں آپ کو اپنے خیالات کے اندر محسوس کرتا ہوں۔
میں اپنے گہرے جذبات میں آپ کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں۔
اور میں تجھے اپنی محبت کے باغ میں کھلتا دیکھتا ہوں۔
مجھے اپنی موجودگی کی خوشبو سے معمور کر
میں تیری بابرکت خوشبو سے مستفید ہوں۔
آسمان اور ستاروں کے پار سے میرے پاس آؤ
اور خیالات اور احساسات
مجھے اپنا سب سے مقدس چہرہ دکھائیں۔
مجھے اپنی روح میں تیری موجودگی کا احساس دو
اور وہ لوگ جو میرے آس پاس ہیں۔
ہر جگہ

مندرجہ ذیل پیراگراف میگزین * اندر کلچر* سے ہیں اور ماسٹر پرمہنس کی تعلیمات سے ماخوذ ہیں۔

کامیابی کا راز ایک مثبت ذہنیت کو پروان چڑھانے میں مضمر ہے:
خوشحالی، فراوانی، رجائیت، خوشی اور کامیابی کا شعور یہ ہمارے اندر ایک ناقابل تسخیر قلعہ بناتا ہے جو کہ منفی حالات کے حملے کا مقابلہ کرتا ہے، جو بنیادی طور پر انسانوں کی تخلیق کردہ ہیں۔

ہمیں امن اور ہم آہنگی کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہیے، اور یہ جاننا چاہیے کہ ہم اپنے اندر کوئی ایسی چیز نہیں لا سکتے جو پہلے سے ہمارے اندر نہیں ہے، اور یہ بھروسہ رکھنا چاہیے کہ خدا تمام اچھی چیزوں اور لذتوں کا سرچشمہ ہے، اور یہ کہ ہمارے ایمان اور مثبتیت کے مطابق، وہ ہم پر اپنے فضل کی بارش کرے گا اور اپنی نعمتوں سے ہمیں مغلوب کرے گا۔

انبیاء کرام اور بزرگان دین کامیابی کا راز جانتے تھے اور تاریخ نے ان کے ناموں کو بادشاہوں اور سلطنتوں کے ناموں سے زیادہ امر کر دیا اور زمانہ ان کے ناموں کو تاریخ ہستی سے مٹا نہیں سکے گا۔

مشرقی آقاؤں نے مادی خوشحالی اور روحانی دولت کے حصول کے لیے ہر معلوم اور آزمودہ قانون کو آزمایا ہے۔ اگر دوسروں نے اس فلسفہ سے سیکھا اور اس سے فائدہ اٹھا کر اپنی زندگیوں کو بہتر سے بدلنے اور اپنے حالات پر قابو پانے کے لیے، تو آپ بھی ایسا ہی کر سکتے ہیں۔

جو کوئی بھی اپنے دماغ کو ناکامی یا ضرورت کے خیالات سے آلودہ کرتا ہے وہ ایسے ساتھیوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا جن کے خیالات ضرورت اور ناکامی سے بھرے ہوں گے، اور اسی کمپن اور معیار کا ماحول پیدا کریں گے۔

اس طرح کے خیالات اس کے مالک کو مایوسی، اداسی، افسردگی اور مایوسی سے بھر دیتے ہیں، اس طرح اس کی حالت خراب ہوتی جاتی ہے اور اس کی حالت آہستہ آہستہ خراب ہوتی جاتی ہے، اور وہ اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے جسے وہ اپنی قسمت اور تقدیر سمجھتا ہے۔

کوئی بھی اس وقت تک نہیں ہارتا جب تک وہ شکست کو یقینی طور پر قبول نہ کر لے اور اگر وہ ناکام ہو جائے تو قصور طریقے یا قانون کا نہیں بلکہ اس شخص کا ہے جس نے قانون کا غلط استعمال کیا۔

جب ہم کچھ کرنے کا عزم رکھتے ہیں اور اپنے مقاصد کی پاکیزگی اور اپنے فیصلے کی درستگی پر یقین رکھتے ہیں، تو ہم خوف کو ایک طرف رکھتے ہیں اور حالات سے خوفزدہ نہیں ہوتے ہیں اور نہ ہی ان حالات کے ارد گرد کی پابندیوں اور حدود پر توجہ دیتے ہیں۔

آپ کی کیا ضرورت ہے؟ کیا یہ شہرت ہے؟ یا ذاتی مقناطیسیت؟ یا طاقت؟ یا سیکورٹی؟ یا صحت؟ یا خوشی؟ یا امن؟

اگر آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں، اور اگر آپ جانتے ہیں کہ آپ جو چاہتے ہیں اسے کیسے حاصل کرنا ہے، اور اگر آپ اپنے اندر اور اپنے اردگرد ہر جائز اور جائز ذریعے استعمال کرنے کے لیے تیار ہیں، اور اگر آپ اپنے آپ سے آزادانہ وعدہ کرتے ہیں اور یہ پختہ عزم کرتے ہیں کہ آپ شکست کو قبول نہیں کریں گے، تو آپ جو کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ آپ کا ہے، اور آپ جس چیز کو حاصل کرنا چاہتے ہیں، اسے حاصل کرنے پر خوش ہوں۔

جب استاد پرمھانسا سے خود شناسی کی تعریف کرنے کے لیے کہا گیا تو انھوں نے کہا:

" خود شناسی جسم، دماغ اور روح کے ساتھ یہ احساس ہے کہ ہم خدا کے وجود کی کُلیت کے ساتھ ایک ہیں، ہم نے صرف اُس وجود کے قریب

ہیں، بلکہ خدا کی کُلّت بھی ہماری کُلیت ہے، اور ہم اُس کے اتنے ہی قریب ہیں جتنے کہ ہم کسی اور وقت ہوں گے، ہمیں بس اس کے بارے میں اپنے علم کو بہتر کرنا ہے۔"

انہوں نے کہا: "چھوٹے کاموں کو مکمل کرنے میں ایمانداری ہمیں مشکل فیصلوں کو مضبوطی سے پکڑنے کی طاقت دیتی ہے، جو زندگی ایک دن ہمیں کرنے پر مجبور کر دے گی۔"

اس نے کہا: "روحانی شاگردوں کی تین قسمیں ہیں: وہ مومن جو عبادت گاہوں میں حاضر ہوتے ہیں اور صرف اسی پر راضی ہوتے ہیں... وہ مومن جو دیانتداری اور راستبازی کی زندگی کو پسند کرتے ہیں لیکن خدا کو جاننے کے لیے ضروری کوشش نہیں کرتے... اور وہ مومن جو خدا میں اپنی اصلیت کو دریافت کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔"

اُس نے کہا: ’’خُدا اپنے پرستاروں کی ہر ضرورت کو جلد پورا کرتا ہے کیونکہ اُنہوں نے خود کو اُن خود غرضانہ مقاصد سے آزاد کر لیا ہے جو کوششوں کو مایوس اور اُمیدوں کو مایوس کرتے ہیں‘‘۔

پہاڑوں کی گہرائیوں اور ساکت آسمانوں میں، اپنی روح کے خلاء اور خاموشی کے غار میں، میں خدا کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں اور اس کی ابدی خوشی کو محسوس کرتا ہوں۔

اور میں اس کے پاکیزہ چشموں سے پیوں گا جو ابد تک ختم نہیں ہوتے اور نہ ہی خشک ہوتے ہیں میں خدا پر غور و فکر کے سمندر میں گہرے ڈوب جاؤں گا۔

جب تک کہ مجھے حکمت اور الہی خوشی کے موتی نہ مل جائیں۔
خُداوند، مجھے سخی روح عطا فرما
میرے پاس جو کچھ ہے اسے دوسروں کے ساتھ بانٹنے کے لیے
اور میرے دماغ کی خاموش جھیل میں دیکھنے میں میری مدد کریں۔

ایک روحانی چاند کا عکس، آپ کی موجودگی کی روشنی سے چمک رہا ہے۔

آج میں خدا پر غور و فکر اور غور و فکر کے سمندر میں گہرائی میں اتروں گا۔

جب تک کہ مجھے حکمت اور الہی خوشی کے موتی نہ مل جائیں۔
میں آپ سے محبت کروں گا، رب، کسی بھی چیز سے زیادہ

کیونکہ آپ کے بغیر میں کسی بھی شخص یا کسی چیز سے محبت کرنے سے قاصر ہوں۔

میں تیری عبادت کروں گا، اے رب، جس کی محبت بے مثال ہے۔
ہر طرح کے اور محبت کرنے والے دل کے تخت پر
زندگی اور موت میں

دکھ اور پریشانی کے وقت
میرا آپ پر ایمان باقی ہے۔
مضبوط اور غیر متزلزل
مضبوط اور غیر متزلزل
میری آرزو اور دعا کی ہر سانس
میری روح میں دروازے اور کھڑکیاں کھلتی ہیں۔
اس سے میں خدا کی نعمتوں تک پہنچتا ہوں۔
جیسے سورج چمکتا ہے۔
مصروف ترین سڑکوں پر
اس طرح میں الہی محبت کی شعاعوں کو محسوس کروں گا۔
تمام پرہجوم علاقوں میں
میری روزمرہ کی سرگرمیوں کے لیے
خُداوند، مجھے برکت دے۔
میری روح کو سحری کے ساتھ جگانے کے لیے
اور میں اسے تیری بابرکت چوکھٹ تک پہنچاتا ہوں۔
****
خدا کائناتی خاموشی ہے۔
جس میں تمام چیزیں جھلکتی ہیں۔
اس سے تمام روشن خیال خیالات جنم لیتے ہیں۔
لہذا میں سکون کی مشق کرنے کی کوشش کروں گا۔
تاکہ میں اس کی خوشی کی موجودگی کو محسوس کروں
میں جانتا ہوں کہ خدا سن رہا ہے۔
میری آرزو کی ہر سرگوشی کے لیے
یہ عالمگیر محبت ہے۔
الہی محبت کے ذریعے
میں اسے ڈھونڈ سکتا ہوں۔
محبت کے ذریعے سالک خدا کے قریب ہوتا ہے۔
وہ نعمتوں کے مقدس چشموں سے پیتا ہے۔
رب، میری مدد کرو
میرے جسم کو چارج کرنے کے لیے
آپ کا کائناتی کارڈ
اور دماغ کو ٹھیک کرنا
توجہ اور امید کے ساتھ
اور روح کو شفا بخشے۔
غور و فکر سے پیدا ہونے والے روحانی تصورات کے ذریعے

ہمیں احساس کرنے دو، اے رب
وہ حسی لذتیں سطحی اور قلیل المدتی ہیں۔
جبکہ روح کی خوشی
یہ حقیقی اور مسلسل تجدید ہے۔
خدا صرف ایک لفظ نہیں ہے جسے ہم بولتے ہیں۔
بلکہ یہ زندگی کا جوہر اور وجود کا راز ہے۔
ہو سکتا ہے کہ ہم اس کی لامحدود وسعت کو نہیں جانتے
لیکن ہم اس کی موجودگی کو محسوس کر سکتے ہیں۔
اور ہمیں اس کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔
آج میں سکون کی پناہ گاہ کو آراستہ کروں گا۔
الہی آرزو کے پھولوں کے ساتھ
اور میں اس کو پکارتا ہوں، محبت اور خوشی کا خدا
میں خدا سے پوچھتا ہوں کہ وہ خود کو مجھ پر ظاہر کرے۔
میری روحانی آنکھوں کے ذریعے
میں اس کی روشنی کو پھیلتا دیکھ سکتا ہوں۔
کائنات کے ہر کونے میں
میں ان اہم چیزوں کا تصور کروں گا جن کی مجھے ضرورت ہے۔
میں اپنی قوت ارادی اور تخلیقی صلاحیتوں کو متحرک کروں گا۔
میں صبر و تحمل سے کام لیتا ہوں۔
تاکہ میں خدا کے فضل اور مدد سے اپنا مقصد حاصل کر سکوں
مجھے احساس ہے کہ ناخوشی ناکامی کی وجہ سے ہوتی ہے۔
اس لیے میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔
پائیدار خوشی کے حصول کے لیے۔
کسی چیز کی اجازت نہ دینے سے۔
مجھے ہراساں کرکے اور کامیابی کی طرف میرے سفر میں رکاوٹیں
ڈال کر
میں چھوٹی چیزوں کے دماغی نقشے کھینچوں گا۔
اور میں اسے مجسم کرنے پر کام کر رہا ہوں۔
جب تک میں اپنے بڑے خوابوں کو حاصل نہ کر سکوں
اس کی مدد سے، وہ بلند ہو۔
ہم خالق کے نور کی کرنیں ہیں۔
ہم جسمانی جسموں میں ایک محدود وقت کے لیے رہتے ہیں۔
شعاعوں کو اپنے منبع پر واپس آنا چاہیے۔
اس کا مطلب یہ نہیں کہ جسم کی کوئی قدر نہیں۔
بلکہ ہمیں نہیں سوچنا چاہیے۔

ہم اس کے اور اس کی حدود کے تابع ہیں۔

خدا کسی پر احسان نہیں کرتا

بلکہ یہ ایک مقررہ اور غیر تبدیل شدہ قانون کے ذریعے جواب دیتا ہے۔

جو قانون الٰہی کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

وہ اپنے اوپر عذاب اور عذاب لاتا ہے۔

اور جو اس قانون کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔

خدا اسے اجر دے گا اور اس کی دعاؤں کا جواب دے گا۔

اندرونی سکون اور خوشی کے ذریعے

دل سے دعا کروں گا۔

میں ہمیشہ اپنی مرضی کا استعمال کرتا ہوں۔

جب تک مجھے اپنی دعاؤں کا تسلی بخش اور کافی جواب نہیں مل جاتا

محاذ پر روحانی بیداری کا مرکز

اگر میں سچائی کو جاننے کی کوشش کروں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے جاننا آسان کر دے گا اور مجھے اطمینان ملے گا۔

اور میرے ذہن میں آنے والے تمام سوالات اور استفسارات کے تسلی بخش جوابات

روحانی بیداری کا مرکز پیشانی میں ہے، بھنوؤں کے درمیان، جہاں روحانی آنکھ واقع ہے، جو کہ روح کی بادشاہی کا دروازہ ہے، اس لیے میں اس نکتہ پر توجہ دوں گا۔

مجھے احساس ہے کہ میرے ماحول میں تبدیلی کے ساتھ میرا شعور بدلتا ہے، اور اس لیے جب میرا ماحول مجھے وہم اور فریب سے زہر آلود کر دے گا تو میں اسے بہتر ماحول میں بدل دوں گا۔

دوستی برقرار رکھنے کا راز

ایک طالب علم نے استاد پرمھانسا سے کہا: "ماسٹر، جو دوستی میں کرتا ہوں اسے برقرار رکھنا مجھے مشکل لگتا ہے۔"

استاد نے جواب دیا:

اپنے ساتھیوں کا انتخاب احتیاط سے کریں ان کے ساتھ دوستانہ اور وفادار رہیں لیکن ہمیشہ کچھ فاصلہ رکھیں

باہمی احترام کو آپ کے اور ان کے درمیان کڑی بننے دیں اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی حدوں سے تجاوز نہ کریں

دوسروں کے ساتھ ملنا آسان ہے، لیکن اگر آپ ان کے پیار اور احترام کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں، تو آپ کو اس مشورے پر عمل کرنا چاہیے۔

جو کوئی اپنی روح کے مقناطیس کو کائناتی مقناطیس کے خلاف گہرے ارتکاز کے ساتھ رگڑتا ہے وہ اس مقناطیس کا حصہ بن جاتا ہے، اس کی خصوصیات کو حاصل کر لیتا ہے، اور وہ سب کچھ اپنے پاس لاتا ہے جو اچھا اور صالح ہے۔

خود اثبات

میں اپنی ارتکاز اور مراقبہ کی مہارتوں کو فروغ دوں گا، مفید کتابیں اور اچھا مواد پڑھوں گا، اور دوسرے لوگوں کے جذبات کا زیادہ خیال رکھوں گا۔

میں ان تمام اچھی چیزوں کی قدر کروں گا جو خدا نے مجھے عطا کی ہیں اور میں ان بے شمار نعمتوں کو یاد دلانے کے لیے ناگفتہ بہ حالات کا انتظار نہیں کروں گا جو اس سخی نے مجھے عطا کی ہیں۔

آج میں ایک روحانی مقناطیس بننے کی کوشش کروں گا جہاں میں اپنے پاس موجود کشش کی طاقت کے مطابق اپنے لیے بھلائی لاؤں گا۔

ہر وہ چیز جو جسم سے تعلق رکھتی ہے زوال کا شکار ہے اور ہر وہ چیز جو روح سے تعلق رکھتی ہے لافانی اور فانی ہے اس لیے میں اپنی زندگی میں مادی چیزوں کو اولیت نہیں دوں گا۔

اگر میں پہلے خدا کو تلاش کروں گا تو میری تمام خواہشات پوری ہو جائیں گی، اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ میں کسی شاندار محل میں رہوں یا کسی عاجز جھونپڑے میں رہوں، میرا شعور پھیلے گا اور میری روحانی سمجھ میں اضافہ ہو گا اگر میں ایمانداری، خلوص اور دیانت کے ساتھ زندگی گزاروں، اور اگر میں دوسروں کو تسلی دوں اور انہیں زندگی کے سفر میں ہمدردی، مہربانی، محبت اور حوصلہ افزائی پیش کروں۔

****

ایک طالب علم نے پوچھا: "استاد، کیا روح ہمیشہ کے لیے ختم ہو سکتی ہے؟"

مسٹر پرمہنس نے جواب دیا:

"ناممکن! کیونکہ ہر روح خدا کا ایک لازم و ملزوم حصہ ہے اور اس لیے وہ ابدی، لافانی، زوال سے اچھوت ہے"

شاگردوں میں سے ایک نے روحانی ترقی کے آثار تلاش کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تو استاد نے اس سے کہا:

"اگر آپ بیج لگاتے ہیں اور اس کی نشوونما کو جانچنے کے لیے اسے ہر روز کھودتے ہیں تو اس کی جڑیں مٹی میں نہیں جمے گی اور نہ ہی اگے گی"

اس کا مناسب خیال رکھیں، لیکن ضرورت سے زیادہ متجسس نہ ہوں۔

روحانی علم کی جھلک

عقلمند استاد کے لیے

پرمہنس یوگنند

وہ تمام علم جسے انسان حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے، سائنس اور فن کی ہر شاخ میں، بشمول ایٹم کے راز

کائنات کی تاریخ اور نسل انسانی، سب ایتھر میں کمپن کی صورت میں موجود ہیں۔

یہ کمپن ہمیں گھیرے ہوئے ہیں، اور ان تک براہ راست رسائی کا ایک طریقہ ہے۔ یہ روح کی بصیرت کے ذریعے ہے۔

یہ منطق کا دور ہے۔ ہر تجربے کو سمجھنے کے لیے اسے غور و فکر سے پرکھنا چاہیے۔

اور اس کے مواد کو سمجھ کر وہم کی رکاوٹ کو دور کیا جا سکتا ہے۔ ہر چیز کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔ اور تجزیہ کے اس دور میں،

ہمیں اس تفہیم کو حاصل کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے۔

میں یہ نعرہ لگا کر روحانی خوشی کی حالت میں داخل ہو سکتا ہوں:

"خدا، خدا، خدا"

میں مراقبہ کے ذریعے اس حالت میں داخل ہو سکتا ہوں۔

یا ایک خوبصورت قدرتی منظر دیکھ کر

یا ایسے چہرے کو دیکھ کر جو خدا کے نور اور محبت سے منور ہو۔

****

ہم معلوم کو سمجھ کر استعمال کرتے ہیں اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں پھر ہم نامعلوم کو تلاش کرنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کیونکہ معلوم نہیں ہوتا

اس سے ہمیں دیرپا اطمینان ملتا ہے۔ اگر اس سے ہمیں یہ اطمینان ملتا تو ہم اس سیارے زمین پر اتنی دیر تک نہ رہتے

مستقبل کے وژن کے بغیر، بہتر کرنے کی کوشش کیے بغیر، اور دریافت کرنے کے جذبہ کے بغیر جو جانا جاتا ہے۔ اس پر مسلسل مطمئن رہنا

استدلال اور وضاحت کی ترغیب کے بغیر، نسل انسانی کے لیے جمود اور جڑت ہوگی، اور نتیجتاً معدومیت۔

اور مٹ جاتا ہے۔

****

یہاں کی زندگی اس وقت تک بنجر اور افراتفری نظر آتی ہے جب تک کہ ہم حفاظت کے ساحل پر نہ پہنچ جائیں۔

ہمیں اپنی امیدیں عارضی دنیاوی اہداف اور کمزور مادی منسلکات پر نہیں رکھنی چاہئیں

اس طرح کے ناقص اٹیچمنٹ لاشعوری طور پر ہمیں اپنے حتمی مقصد سے دور کر دیتے ہیں۔

بالکل اسی طرح جیسے یہ ہمیں اپنی حقیقی ذات سے بھی دور کرتا ہے۔

شہد کی مکھی سخت محنت کرتی ہے اور مشکل وقت کے لیے تیاری کرتی ہے اور جب سردیاں آتی ہیں تو موسم بہار کی فصل سے اس نے جو ذخیرہ کیا ہوتا ہے اس سے لطف اندوز ہوتی ہے۔

اور موسم گرما

اس طرح ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ الہی امن کا شہد کیسے جمع کیا جائے اور مشکل حالات سے نمٹنے کی صلاحیت

ہم زندگی میں ان سے ملتے ہیں۔

****

اس بے چین دنیا میں

یہ خطرات اور غیر یقینی صورتحال سے بھرا ہوا ہے۔

آپ بہت تنہا محسوس کرتے ہیں صرف خدا آپ کو نہیں چھوڑے گا۔

آپ کی امیدیں مایوس نہیں ہوں گی۔

خُداوند، مجھے برکت دے۔

روحانی طاقت اور کامیابی کے بیجوں کو پروان چڑھانا

میرے اندر چھپا ہوا ہے۔

اور تاکہ میں اسے اس طریقے سے استعمال کروں جس سے آپ خوش ہوں۔

****

وقتا فوقتا، ایک شخص کو اپنے ساتھ تنہا رہنے کے لیے سب کچھ چھوڑ دینا چاہیے، تاکہ وہ مقصد کے بارے میں سوچ سکے۔

زندگی

زیادہ تر لوگ روایات اور نمونوں کے دھارے میں بھٹک رہے ہیں۔ حقیقت میں، انہوں نے کبھی بھی اپنی زندگی نہیں گزاری۔

وہ دنیا کی زندگی گزارتے ہیں تو انہوں نے کیا حاصل کیا اور کہاں جا پہنچا؟

لہٰذا عقلمندی یہ ہے کہ انسان کبھی کبھار اپنے آپ کو روزمرہ کے کاموں اور "فرائض" سے دور کر دے تاکہ سکون حاصل ہو سکے۔

اس کا دماغ ہلچل میں ہے، اور وہ اپنے آپ کو سمجھنے اور اس مقصد کا تعین کرنے کی کوشش کر رہا ہے جسے وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

****

جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے اور اس لیے سب سے محبت کرتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ دوسروں کی غلطیوں اور خامیوں سے محبت کرتا ہے۔

جو خدا سے محبت کرتا ہے وہ اس کے قوانین پر ثابت قدم رہتا ہے جب میں نے محسوس کیا کہ میرے اعمال خدا کے لئے وقف ہیں تو یہ احساس غائب ہو گیا کہ شاید میرا یقین غلط ہو

جب میں غلط ہوں تو میں درست ہونے کو تیار ہوں، لیکن جب میں صحیح ہوں تو میں اس کو نہیں چھوڑوں گا۔

اندرونی احساس

یہ احساس جذبات سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ سچائی سے پیدا ہوتا ہے اور اس لیے یہ میرے یقین کو مضبوط کرتا ہے اور مجھے اپنے فیصلے پر ثابت قدم رکھتا ہے۔

جب تک کوئی شخص اپنی خوشحالی میں دوسروں کی بھلائی کو شامل نہ کرے، وہ آرام دہ زندگی کے معنی نہیں جان سکے گا۔

میرا مطلب یہ ہے کہ دوسروں کی مدد کرنے کی حقیقی خواہش ہے تاکہ وہ اپنی مدد کر سکیں تب آپ کو ایک ناقابل تلافی وسیلہ ملے گا

اچھے اعمال آپ کی زندگی میں کام کرتے ہیں۔

آپ جیسے بھی حالات سے گزر رہے ہوں، وہ قانون ہمیشہ آپ کے لیے کام کرے گا اور آپ کو ہر وہ چیز فراہم کرے گا جس کی آپ کو ضرورت ہے۔

****

روحانی راہ پر گہرا اخلاص ضروری ہے کیونکہ پاکیزگی اور سچائی میں روح کی صبح طلوع ہوتی ہے۔

****

جب آپ کسی ایسے شخص کے قریب ہوتے ہیں جس سے آپ پیار کرتے ہیں، تو آپ اس کے خیالات کو محسوس کر سکتے ہیں، لیکن آپ کسی دور کے لوگوں کے خیالات کو محسوس نہیں کر سکتے۔

یہ آپ سے باہر ہے جب تک کہ آپ کے پاس نفیس حسی فیلڈ نہ ہو۔

جو لوگ باقاعدگی سے ارتکاز اور مراقبہ کی تکنیکوں کی مشق کرتے ہیں وہ بہت زیادہ پرسکون محسوس کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ان کے خیالات مزید بہتر ہو جاتے ہیں۔

اپنی سائنسی مشق کی وجہ سے وہ بہت دور سے بھی دوسروں کے خیالات اور ارادوں کو محسوس کر سکتے ہیں۔

!

وہ خالی ہاتھ واپس آیا

ماسٹر پرہنس کی تعلیمات پر مبنی کہانی

جب بادشاہوں میں سے ایک کی بیٹی شادی کی عمر کو پہنچی تو اس کے باپ بادشاہ نے شرط رکھی کہ جو بھی اس سے شادی میں ہاتھ مانگے اسے ضرور ملنا چاہیے۔

اس کا کارنامہ شرط یہ تھا کہ ہر ممکنہ دعویدار کسی کو جانے بغیر کچھ چرا لے گا۔

مقررہ دن پر ہر طرف سے مقررین اپنے ساتھ اپنی مختلف غنیمتیں لے کر آئے، ہر ایک نعرہ لگا رہا تھا۔

ان میں شرط پوری کرکے مقصد کے حصول کی امید بھی ہے۔

پھر ایک نوجوان جس کا نام نہیں تھا نمودار ہوا اور بادشاہ سے کہا:

’’مہاراج، جو آپ نے مانگا ہے اس کا حاصل ہونا ناممکن ہے کیونکہ اگر میں کوئی چیز چوری کر لیتا اور دنیا میں کسی کو میرے کرتوت کا علم نہ ہوتا۔

تاہم، میں اس کے بارے میں جانوں گا، اور یہ وہ چیز ہے جو میں نہیں کر سکتا۔"

بادشاہ اس نوجوان کی بات سے بہت خوش ہوا اور جواب دیا:

’’تم وہی ہو جو میری بیٹی کے لائق ہو کیونکہ تم نے شرط پوری کر دی ہے اور میرا داماد اور وارث بننے کا حقدار ہے‘‘۔

****

جب ایک شریک حیات دوسرے پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہے تو یہ خود پر قابو نہ ہونے کی علامت ہے۔

محبت

لیکن جب وہ اپنی محبت کا اظہار حقیقی، دوستانہ دیکھ بھال، احساسات کا محتاط خیال، اور دوسرے کو خوش کرنے کی مخلصانہ خواہش کے ساتھ کرتے ہیں۔

محبت ایک اعلیٰ معیار حاصل کرتی ہے، اور ایسے رشتے میں ہمیں الہی محبت کی جھلک ملتی ہے۔

****

خدا کا راستہ سب سے آسان اور آسان راستہ ہے، لیکن رسموں کے باوجود اس پر بہت کم لوگ چلتے ہیں۔

اور بے شمار رسمیات

یہ بہتر ہے کہ ہم اپنے دلوں کو خدا کی طرف پھیریں اور اس سے مانگیں جو ہمارے لئے بہترین اور پائیدار ہے۔

درحقیقت، خدا ہمارا انتظار کر رہا ہے کیونکہ وہ ہمیں برے مقامات اور خطرات کے نقصانات سے دور رکھنا چاہتا ہے۔

وہ ہمیں اپنے دلوں اور دماغوں میں اس کے ساتھ چاہتا ہے کیونکہ دنیا کی سستی چیزیں انسان کی خواہش کو پورا نہیں کرسکتی ہیں اور نہ ہی روحانی خلا کو پر کرسکتی ہیں۔

جسے وہ اپنے اندر کی گہرائیوں سے محسوس کرتا ہے۔

خدا ہم سے مسلسل بات کرتا ہے، لیکن اس کی آواز بہت کم سنتے ہیں۔

وہ پُرسکون آواز اکثر شور مچانے والے خیالات اور صریح خواہشات کے شور سے ڈوب جاتی ہے۔

لیکن جب خیالات تھم جاتے ہیں اور خواہشات پرسکون ہو جاتی ہیں تو ہم خدا کی آواز کو صاف سنتے ہیں، اگرچہ وہ خاموش اور بے ہوش ہو

واقعی، خدا انسانیت کی مدد کے لیے سب کچھ کرتا ہے۔ وہ دروازے کھولتا ہے اور راستے روشن کرتا ہے تاکہ ہم دیکھیں کہ ہمیں کہاں قدم رکھنا ہے۔

وہ ٹھوکر کھاتا ہے لیکن اس کا پاؤں نہیں پھسلتا۔ تاہم،
زیادہ تر لوگوں کو اس حقیقت کا احساس نہیں ہے
****
ایک کھویا ہوا دن وہ دن ہے جو خدا کے بارے میں سوچے بغیر
اور اس کی خوشنودی کی تلاش کے بغیر گزر جاتا ہے۔
****
محبت لاتعداد چشموں سے ہمیشہ جاری رہنے والا چشمہ ہے
اور جب دل کے دروازے بدتمیزی سے بند ہو جاتے ہیں
ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دوسرے دل سے بہت زیادہ نکلتا ہے
لیکن یہ خیال کہ محبت کسی بھی دل میں مر جاتی ہے۔
یہ محبت کی آفاقی فطرت سے ناواقفیت ہے۔
غلط کاموں سے محبت کے چینلز کو بلاک نہیں کرنا چاہیے۔
اور پھر کوئی الہی محبت کے خالص پانی کا گھونٹ پی
سکتا ہے۔
تمام اچھے دلوں سے بہاؤ
****
جن لوگوں کی انگلی کاٹ دی گئی ہے وہ اکثر ایسا
محسوس کرتے ہیں جیسے وہ ابھی بھی موجود ہے اور ہر وہ
شخص جس کا ایک عضو کھو گیا ہو
یہ احساس معلوم ہے۔
جسم کے ہر عضو کا ایک پوشیدہ، ایتھریل ہم منصب یا ہم
منصب ہوتا ہے جسمانی دل کے پیچھے ایک چھپا ہوا دل ہوتا ہے۔
اس کے بغیر نظر آنے والا دل نہیں دھڑک سکتا
انسان غیر مرئی اعضاء کے مالک ہوتے ہیں جیسے کہ نظر،
سماعت، دماغ، ہڈیاں اور ایتھریل اعصاب یہ اعضاء، جو کہ
روشنی اور سرگرمی کے ٹشوز کے طور پر، وہ پوشیدہ
انسان کے سیاروں کا جسم بناتے ہیں
سیارے یا ایتھرک جسم نظر آنے والے جسمانی جسم سے
بہت ملتا جلتا ہے فرق یہ ہے کہ اس کی چمکیلی، اہم شکل
بہت خوب
****
جب کسی شخص کو یقین ہو کہ وہ خود مختاری کا مالک
ہے تو اس کی فتح مطلق العنان حکمران کی فتح سے بڑھ کر ہے
کیونکہ یہ فتح ہے۔
وہ ضمیر کی عدالت کے سامنے کھڑا ہے۔

خیالات جیوری ہیں اور انسان مدعا علیہ ہے۔
ایک شخص کو ہر روز اپنے آپ کو جوابدہ ہونا چاہیے، اور وہ یہ پائیں گے کہ جتنا زیادہ ان کا ضمیر ان کو تادیب اور سزا دے گا، اتنا ہی وہ خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گا۔
جتنا مثبت، دیانت دار اور سیدھا آدمی زندگی میں اتنا ہی کامیاب اور فاتح ہوگا۔
****
جو لوگ کائناتی شعور کی کھوج میں گہری دلچسپی لیتے ہیں وہ خود بخود اعلیٰ روحانی صلاحیتوں اور قوتوں پر قابو پا لیتے ہیں۔
فطری لیکن کوئی بھی شخص جس نے خدا کے بارے میں حقیقی آگاہی حاصل کی ہو اپنی طاقتوں کو شیخی اور دکھاوے کے لیے استعمال نہیں کرتا، بغیر حکمت کے یا
معقول ہو۔
عقلمند سمجھتے ہیں کہ وجود میں خدا ہی واحد ایجنٹ ہے اور عاجزی کے ساتھ وہ اس کی طرف ان غیر معمولی تحفوں کو منسوب کرتے ہیں جو انہوں نے عطا کیے ہیں۔
انہیں یہ کرنا چاہیے۔
کیا وجود میں موجود ہر چیز معجزہ نہیں ہے؟ اور کیا انسان صرف اپنے وجود کی وجہ سے بھی ایک معجزہ نہیں ہے؟
اگر انسان ان تمام عجائبات سے مطمئن نہیں ہیں جو خدا نے پیدا کیے ہیں، تو اولیاء اللہ مزید کام کیوں کریں؟
معجزات۔
خدا کے نیک سنت کچھ نہیں کرتے جب تک کہ خدا ان سے ایسا کرنے کو نہ کہے، اور پراسرار اور پیچیدہ وجوہات کی بنا پر
کبھی کبھی سمجھنا کلید ہوتا ہے۔
****
جب ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہمیں جن صلاحیتوں کی ضرورت ہے، خواہ وہ سوچنے، بولنے، احساس کرنے یا عمل کرنے کے لیے، سب خدا کی طرف سے آتی ہیں، اور یہ کہ
وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے، ہماری حوصلہ افزائی اور رہنمائی کرتا ہے، اور ہم نفسیاتی دباؤ سے فوری آزادی حاصل کرتے ہیں۔

اس احساس کے ساتھ ہی خوشی کی لہریں آتی ہیں، اور کبھی کبھی ایک گہری، فوری طور پر دور کرنے والی روشن خیالی انسان کے وجود کو سیلاب میں ڈال دیتی ہے۔

خوف کے خیالات

خدا کی قدرت سمندر کی مانند ہے، جو بہت تیزی سے پھیلتی ہے، دل کو صاف کرنے کے عمل میں جھاڑ دیتی ہے، تمام فریبی رکاوٹوں کو دور کرتی ہے۔

شک، گھبراہٹ اور خوف میں

انسان سمجھتا ہے کہ وہ محض ایک جسمانی جسم ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں، لیکن یہ ایک وہم ہے جسے انسان اپنے حقیقی نفس کو چھونے سے دور ہو سکتا ہے۔

مراقبہ کے ذریعہ روحانیت تب آپ کو احساس ہوگا کہ جسم سمندر کی سطح پر تیرتا ہوا سرگرمی کا ایک بلبلہ ہے۔

کائناتی

****

اس سمندر کے بغیر جس سے لہریں نکلتی ہیں، لہریں موجود نہیں ہوتیں۔

اس طرح، ہمیں الہی سمندر کو پہچاننا اور چھونا چاہیے جو اس سے نکلنے والی ہماری زندگی کی لہروں کو سہارا دیتا ہے۔

****

فکر بجلی کی طرح ایک قوت ہے اور نفسیاتی کیفیتوں کا تعلق سوچ اور سوچ کے انداز سے ہے۔

بجلی فائدہ مند بھی ہے اور نقصان دہ بھی جو اس کو صحیح طریقے سے استعمال کرنا جانتا ہے وہ اسے اپنی خدمت میں پیش کرتا ہے، ورنہ وہ بجلی کا جھٹکا لگا سکتا ہے۔

اسی طرح، اگر کسی کے خیالات کو صحیح طریقے سے ہدایت کی جائے، تو وہ اپنے مالک کے لیے خوشی لاتے ہیں۔ دوسری صورت میں، وہ اسے نقصان پہنچاتے ہیں

پریشانی

سوچ ایک جنگلی گھوڑے کی مانند ہے پھر بھی اسے قابو کرنا ناممکن نہیں اور مثبت سوچ اس پر قابو پانے کا ایک طریقہ ہے

سوچ سے

صحیح سوچ ایک قریبی دوست ہے، اور ناقص سوچ مستقل دشمن ہے۔

صحیح سوچ امن اور سلامتی کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے، جب کہ ناقص سوچ مہلک تیر چلاتی ہے جو ان کے مالک کو دوگنا کرتے ہیں

کہا جاتا ہے کہ ثواب عمل کے مطابق ہے۔

جب تک کوئی نیک نیتوں کو آگے بھیجے گا، اس کے خیالات مشعلوں میں بدل جائیں گے جو روح کے حجروں کو روشن کرتی ہیں اور اندھیروں کو دور کرتی ہیں۔

اس کے بعد وہ راحت کا گہرا احساس محسوس کرتا ہے۔

اس کی آنکھیں اطمینان کی مسکراہٹ سے چمک رہی تھیں!

****

اے رب ہمیں برکت دے۔

تاکہ ہم ایک دوسرے کے لیے اپنے دل کھول سکیں

آئیے اپنے ارادوں کو واضح کریں۔

شاید ہم تیری حفاظت اور نگہداشت کے مستحق ہیں اپنے آپ کو ظاہر کریں، باطنی اور ظاہری طور پر ہم تیرا بابرکت نام گائیں اپنے مقدس نور سے جہالت کے اندھیروں کو دور کریں ہمارے ذہنوں سے اندھیروں کو دور کریں۔

آپ کی موجودگی کی تابناک، وسیع روشنی کے ساتھ

خلوص دلوں کے ساتھ متحد

اور ہماری ہم آہنگ روحوں کی آرزو

ہم تیرے حضور سجدہ ریز ہیں، تجھ سے مدد اور رہنمائی کے طلبگار ہیں۔

اور ہماری روحوں میں آپ کی موجودگی کا مستقل شعور آپ کو ہم اپنی تمام محبت، عزت اور آرزو پیش کرتے ہیں

کیونکہ آپ ہمارے محبوب ہیں اور اس کائنات میں ہماری ہر چیز ہے۔

خدا نے ہمیں روحانی قوانین عطا کیے ہیں جنہیں "حکمات" کہا جاتا ہے لیکن یہ احکام روز بروز اور ہر جگہ خلاف ورزی اور ٹوٹ جاتے ہیں۔

جگہ

جب تک لوگ اس کے روحانی مفہوم کو نہ سمجھیں، وہ ہمیشہ اس کی شکایت کرتے رہیں گے اور اس سے منہ موڑ لیں گے۔

یہ احکام لازوال ضابطہ اخلاق ہیں جن کی تمام ابراہیمی مذاہب نے توثیق کی ہے تاہم، اکثر نصوص کی تشریح نہیں کی جاتی ہے۔

ان احکام کا نفسیاتی پہلو اور ان کے نفاذ سے وابستہ فوائد

لوگ اسے عبادت گاہوں میں قبول کرتے ہیں لیکن ان مقامات کے باہر اس کے مطابق عمل نہیں کرتے، اس کا جواز یہ کہتے ہوئے کہ وہ

احکام ناقابل عمل، غیر منطقی ہیں اور زمانے کی روح کے مطابق نہیں ہیں۔

تاہم، ان احکام کی خلاف ورزی دنیا کے تمام مصائب کی بنیادی وجہ ہے۔

کسی شخص کو دوسروں کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان کی زمین، امن، محبت یا وقار کو چھیننا چاہیے۔

یا ان کا کوئی ٹھوس اور غیر محسوس اثاثہ

اگر آپ کو وہ لینے کی خواہش محسوس نہیں ہوتی جو آپ کی نہیں ہے تو آپ کو جس چیز کی ضرورت ہے یا خواہش آپ کے پاس آئے گی۔

چوری سب سے پہلے ذہن میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان دوسروں سے حسد کرنے لگتا ہے۔

شیطانی خواہشات کے بیج کو ذہن سے نکال دینا چاہیے۔

روحانی پرہیزگاری وہ راستہ ہے جس سے انسان خود بخود فراوانی کی طرف راغب ہو جائے گا اور ہر طرف سے برکت اس کی طرف رواں ہو گی۔

وہ جانتا ہے اور وہ نہیں جانتا

یہ ایک ناقابل فہم الٰہی قانون ہے لیکن چور اور خود غرض لوگ اپنی زندگی مال کے پیچھے لگ جاتے ہیں، ان کی نظریں ہمیشہ

دوسروں کے پاس جو کچھ ہے، چاہے ان کے خزانے سونے سے بھرے ہوں۔

جب تک مادی خود غرضی کو ترک نہیں کیا جائے گا، دنیا خوشی کو نہیں جان سکتی

***

اگر آپ خُدا کے عاشق ہیں اور اُس کی موجودگی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کو اپنے دماغ اور جسم کو اُس کے سکون میں غرق کرنا چاہیے، اور وہ آپ پر مسکرائے گا۔

زندگی آپ کے لیے کئی طریقوں سے بہتر ہو رہی ہے۔

ایک پرسکون شخص شاذ و نادر ہی غلطی کرتا ہے، اور کامیاب ہوتا ہے جہاں ہزاروں دوسرے ناکام ہوتے ہیں۔

جو لوگ خدا کے بارے میں نہیں سوچتے یا اس کی پرواہ نہیں کرتے وہ اداس اور دکھی ہو جاتے ہیں، وہ چڑچڑے ہو جاتے ہیں اور مشینوں سے ملتی جلتی چیز میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

متحرک

حکمت اور امن کا سورج سکون کے آسمان پر طلوع ہوگا اور جب تک آپ کوشش کریں گے آپ کے وجود کو اپنی شفا بخش کرنوں میں نہلائے گا۔

روحانی طور پر، اور اپنے دل میں خدا کو پہلی جگہ دیں۔

****

کسی شخص کو دوسروں کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان کی زمین، امن، محبت یا وقار کو چھیننا چاہیے۔

یا ان کا کوئی ٹھوس اور غیر محسوس اثاثہ

اگر آپ کو وہ لینے کی خواہش محسوس نہیں ہوتی جو آپ کی نہیں ہے تو آپ کو جس چیز کی ضرورت ہے یا خواہش آپ کے پاس آئے گی۔

چوری سب سے پہلے ذہن میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان دوسروں سے حسد کرنے لگتا ہے۔

شیطانی خواہشات کے بیج کو ذہن سے نکال دینا چاہیے۔

روحانی پرہیزگاری وہ راستہ ہے جس سے انسان خود بخود فراوانی کی طرف راغب ہو جائے گا اور ہر طرف سے برکت اس کی طرف رواں ہو گی۔

وہ جانتا ہے اور وہ نہیں جانتا

یہ ایک ناقابل فہم الٰہی قانون ہے لیکن چور اور خود غرض لوگ اپنی زندگی مال کے پیچھے لگ جاتے ہیں، ان کی نظریں ہمیشہ

دوسروں کے پاس جو کچھ ہے، چاہے ان کے خزانے سونے سے بھرے ہوں۔

جب تک مادی خود غرضی کو ترک نہیں کیا جائے گا، دنیا خوشی کو نہیں جان سکتی

****

اے رب!
میرے محبوب کی پتلی شمع کی روشنی سے
اپنی سنہری کتاب پڑھیں
میری روح کے والٹ میں کیپر
تمام عمروں اور دوروں میں
اے خدا تیری پاک محبت تھی اور ہمیشہ رہے گی
امن کی غیر مرئی شمع
جو میرے اندھیرے کو دور کرتا ہے۔
اور آپ مجھے خفیہ لکیریں دکھاتے ہیں
میرے دل کے صفحوں پر لکھا

****

میرے دماغ کے برتن کو اپنی الہی حکمت سے بھر دے۔
میرے جذبوں کی بوتل کو اپنی رحمت سے بھر دے۔
میری روح کی ٹوکری کو اپنے بابرکت علم کے پھلوں سے بھر دے۔
میری زندگی کے برتن کو اپنی محبت سے بھرنے کے لیے استعمال کریں
اور دوسروں کی روحوں میں انڈیل دو میری بیداری ہر طرف بہنے دو
آپ کے عظیم وجود میں گھلنا
یہ ہیں میری محبت کی سحر کی کرنیں
میرے ٹوٹے ہوئے دل کی دراڑ سے تیرے لیے آرزو نکلتی ہے۔
وجود پر چمکتے تیرے عشق کے سورج سے ملنے کے لیے
اور آپ کی چمکیلی محبت کا شکریہ
میری تاریکی روشنی اور سکون میں بدل گئی ہے۔

****

اے چمکتا ہوا ستارہ
اور ہم آہنگ خیالات کا سرگوشی کرنے والا
اور عاشق مہربان دل سے آتا ہے۔
میں تیری محبت کے سوا کچھ نہیں مانگتا
کیونکہ تم سے محبت کرنا میرا حق اور میرا فرض ہے۔
تم میری زندگی میں پہلی ترجیح ہو

اور میرے تڑپتے دل میں پہلی خواہش آپ کے لیے ہے۔

مجھے اپنی خوشی آپ کے ذریعے ملی

اور آپ کو خوش کرنا میری زندگی کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

الہی محبت کی تسبیح سے

****

جب کوئی شخص اپنے دماغی وائرلیس ڈیوائس کو ٹھیک کرتا ہے، تو وہ سوچے سمجھے پیغامات منتقل اور وصول کر سکتا ہے۔

فکری انتشار، شدید جذبات اور حواس پر قابو پانا اور ان کے تقاضوں کے سامنے جھک جانا یہ سب چیزیں نقصان دہ ہیں۔

یہ دماغ کو وائرلیس طور پر خلل ڈالتا ہے، جبکہ گہرا سکون، خاموشی، ذہنی توجہ اور جسمانی ورزش کامل ہم آہنگی کے حصول کے لیے ضروری عناصر ہیں۔

جس طرح آوازیں آسمان سے گزرتی ہیں، اسی طرح ہمارے خیالات بھی کائناتی شعور کے ایتھر کے ذریعے سفر کرتے ہیں جو ہمیں اور اس میں موجود ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

وجود سب سے پہلے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ انسان کو خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے، اور سب سے پہلا پیغام جو پہنچایا جانا چاہیے وہ یہ ہونا چاہیے:

"میں تجھ سے پیار کرتا ہوں، میرے رب، ایسی محبت سے جس کا کوئی برابر نہیں"

****

اے خدائی کمہار

زندگی کے پہیے پر، اربوں منفرد اور مختلف انسانی اجسام جعلی ہیں: نازک جسمانی تعمیرات

لافانی انسانی روح کے لیے

آپ کی پوشیدہ تخلیق کارخانہ ہر چیز تیار کرتی ہے: وہ تمام فرنیچر اور فرنیچر جو آپ کے انسانی بچوں کو اپنے گھروں کے لیے درکار ہے

جسمانی، ذہنی اور روحانی

آپ ان کے موسموں میں فطرت کی مصنوعات کے خالق، پروڈیوسر، اور شوکیسر ہیں!

آپ آسمانی مالک ہیں جو قیمتی روحانی چیزوں کے حصول میں کی جانے والی کوششوں کی بہت قدر کرتے ہیں

اور باوقار زندگی کے لیے ضروری ہے۔

آپ کا تعاون پر مبنی منصوبہ حکم دیتا ہے کہ انسان کو آپ کی نعمتوں کے مستحق اور لطف اندوز ہونے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ اسے دینا چاہیے

غذائیت سے بھرپور خوراک حاصل کرنے کے لیے مٹی میں پیسے یا کام کرنا اور صحت کو برقرار رکھنے کے لیے احتیاط اور اعتدال کا خیال رکھنا

جس طرح اسے اپنے گھر کے لیے کافی روشنی اور طاقت حاصل کرنے کے لیے مطالعہ اور ضبط نفس کے لیے رقم ادا کرنا ہوگی۔

روحانی سکون

اسے بھی مستعدی اور فعال طور پر اپنے باطن میں کھوج لگانا چاہیے تاکہ وہ الہی محبت کے چشموں کو تلاش کرے جو اس کی پیاس بجھائے اور اسے صاف کرے۔

دنیا کی دھول اور غلاظت

مادی چیزیں خریدی اور بیچی جا سکتی ہیں، لیکن آپ کی نعمتیں انمول ہیں۔

یہ فروخت یا خریداری کے لئے نہیں ہے!

ہم میں سے ہر ایک ایک دن اپنے ہوش و حواس میں آئے گا اور اپنے مقدس مقام کو محسوس کرتے ہوئے اپنے الہی نفس کی طرف لوٹ جائے گا جہاں وہ آپ کی خوشیوں میں لپٹے گا۔

جس کو یہ ابدی سخاوت کے ساتھ دیا جاتا ہے!

بابا پرمھانسا یوگنند کے "ہمیشہ سے سرگوشیاں" سے

****

جب ہم دوسروں کو اپنی محبت کا قائل کر سکتے ہیں۔

اور جب ہم وقت کی آزمائشوں اور دوسرے امتحانوں کے ذریعے یقینی بن جاتے ہیں۔

کوئی ہمیں سچے دل سے پیار کرتا ہے۔

اور ہم اس شخص کے بارے میں بھی ایسا ہی محسوس کرتے ہیں۔

ذاتی فائدے کے لیے نہیں بلکہ محض دوستی کی نبض کو محسوس کرنے کے لیے

ہم خدا کا عکس دیکھتے ہیں اور خدا کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں۔

اور ہم اس مبارک دوستی میں خدا کی آواز سنتے ہیں۔

****

کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا ٹھیک ہے اور ہمارے معاملات ٹھیک ہیں۔

تاہم، ایک وقت ایسا آتا ہے جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ سب کچھ ہمارے خلاف ہے، اور یہ ہمارے عزم کو مضبوط کرنے اور ہماری غیر فعال طاقتوں کو دور کرنے کا سبق ہے۔

اس کی پوشیدہ جگہوں سے

لیکن اس کے بجائے، ہم ناراضگی محسوس کرتے ہیں کیونکہ کسی چیز نے ہماری خواہشات کو ناکام بنا دیا ہے، ہم مایوس محسوس کرتے ہیں کیونکہ ہم نے انہیں حاصل نہیں کیا

ہماری خواہشات ہمیں غصے کا شکار کر دیتی ہیں، اور ہمارے ذہن الجھ جاتے ہیں، ہم اپنی جگہ بھول جاتے ہیں اور اپنی سمجھ کھو بیٹھتے ہیں، اور جب ہم عمل کرتے ہیں۔

بلا تفریق، نتیجہ غلطیوں اور مصائب کی صورت میں نکلتا ہے۔

اگر ہم زندگی کی ناکامیوں یا ان کی وجہ سے غصے کا شکار نہیں ہوتے ہیں، تو ہم چیزوں کو زیادہ واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں اور ان سے زیادہ مؤثر طریقے سے نمٹ سکتے ہیں۔

بہتر

****

خدا اپنی لامحدود رحمت میں ہمیں اپنی خوشی اور الہام عطا کرتا ہے۔

اور یہ ہمیں حقیقی زندگی دیتا ہے۔

سچی حکمت

حقیقی خوشی

سچی سمجھ

لیکن خدا کا جلال صرف اس روحانی سکون میں ظاہر ہوتا ہے جو روح محسوس کرتی ہے اور اس کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی دماغ کی بھرپور کوشش میں۔

وہاں ہم باہر سچائی کے ساتھ آمنے سامنے کھڑے ہیں، وہم بہت مضبوط ہے، اور بہت کم لوگ ان کو توڑ سکتے ہیں

بیرونی ماحول کے اثر و رسوخ کو ختم کرنا

دنیا اپنی لامحدود پیچیدگیوں اور ان گنت تجربات کے ساتھ جاری ہے۔

زندگی کے ظہور کے پیچھے خدا کی آواز چھپی ہوئی ہے، جو ہمیشہ ہمیں پکارتی ہے اور پھولوں اور مقدس کتابوں سے اور ہم سے بات کرتی ہے۔

ہمارے ضمیر، اور ان تمام خوبصورت چیزوں کے ذریعے جو زندگی کو جینے کے قابل بناتے ہیں۔

****

ہماری دھات کو پاک کر، اے آسمانی کیمیا دان! ہماری کمزوری کو طاقت میں بدل دے۔

اور ہماری غلط فہمیوں کو حقیقت کے حقیقی تصورات میں تبدیل کریں ہمارے خود غرض عزائم کے گھناؤنے شیطانوں کو تبدیل کریں

بلند و بالا خواہشات اور ہماری تکلیف دہ جہالت کے لیے، مقدس حکمت اور ہماری سستی کے بنیادی خام مال کے لیے

اعلیٰ روحانی کامیابیوں سے خالص سونا

یہاں سے اور وہاں سے

ایکسٹیٹک کا گانا

جیسا کہ استاد پرامنسا یوگنند نے بیان کیا ہے۔

قدیم زمانے میں، خدا کے دروازے پر ایک پرہیزگار رہتا تھا، اس نے کسی کو تبلیغ یا رہنمائی نہیں کی، اور وہ خدا کی محبت کے علاوہ کسی چیز کے بارے میں بات نہیں کرتا تھا، جو اس کا واحد جنون تھا۔

وہ جہاں بھی گیا، اس نے یہ اعلان کیا کہ اس کے اندر الٰی محبت جل رہی ہے وہ صرف ضرورت کے وقت بولتا ہے، اور اس کے الفاظ شاذ و نادر ہی دو یا تین سے زیادہ ہوتے ہیں، پھر بھی ہزاروں لوگ اس کی تعاقب کرتے ہوئے اسے ترستے ہوئے، مزید کی تڑپ سے گاتے ہوئے سنتے ہیں۔

اے میرے رب، تو ہی میرا مقصد ہے، اور تجھ سے میری محبت میرا جھنڈا ہے۔

میری روح اور دل تیرے لیے ترستے ہیں اے میری آخری خوشی

ایک موقع پر جب وہ اپنا سادہ سا گانا گاتے ہوئے گائوں سے گزر رہا تھا تو مرد اور عورتیں اپنا کام چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لیے لیکن ایک کے بعد ایک پیچھے ہو گئے یہاں تک کہ وہ انہیں دیکھ نہ سکا۔

پھر وہ ایک کشادہ کھیت میں آیا جہاں اس نے ایک آدمی کو اناج کی کٹائی کرتے دیکھا تو اس نے اسے سلام کرتے ہوئے کہا، "اے فصل کاٹنے والے، اے فصل کاٹنے والے" فصل کاٹنے والے نے جواب دیا، "مجھے اکیلا چھوڑ دو، یار، مجھ سے بات نہ کرو، کیونکہ میں مصروف ہوں کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو، مجھ سے دور ہو جاؤ، اے دیوانے"

لیکن اس نے اس سے کہا: "میں آپ سے بات کرنے کے لئے نہیں کہہ رہا ہوں، میں صرف یہ کہتا ہوں کہ آپ مجھے راضی کریں اور مجھے گانے میں شامل کریں، کیا آپ میرے ساتھ میرے محبوب الہی کا نام لے کر مجھے خوش کریں گے، اور پھر میں چلا جاؤں گا؟!"

فصل کاٹنے والے نے اس کے ساتھ گانا شروع کیا، "اے رب، تُو میرا مقصد ہے... اور تجھ سے میری محبت میرا جھنڈا ہے"

جب وہ چلتے رہے تو فصل کاٹنے والے کی بیوی آئی اور اپنے شوہر پر الزام لگاتے ہوئے کہنے لگی: "تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس دیوانے کے پیچھے پڑ رہے ہو؟" لیکن اس نے جواب دیا: "میرے بارے میں جو چاہو کہو، لیکن میرے ساتھ گاؤ، یہاں تک کہ صرف ایک بار" تو وہ گانے لگی، اور ان تینوں نے مل کر جوش و خروش سے گانا شروع کیا۔

جب وہ گا رہے تھے، کچھ گاؤں والے وہاں سے گزرے اور اس منظر کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا، "ان دنوں بہت سے دیوانے ہیں!" متولی نے ان سے کہا، "لوگوں، صبر کرو، ہمارا فیصلہ کرنے میں جب تک کہ ہم جو محسوس نہ کر لیں، اس کا مزہ نہ چکھو، میں تم سے التجا کرتا ہوں، گانے میں ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ، اور پھر فیصلہ کرو"

یہ لوگ ان کے ساتھ جاپ میں شامل ہو گئے اور وہ عشقِ الٰہی سے متاثر ہو گئے اور انہوں نے اپنے دل کی گہرائیوں سے اور نہایت تڑپ کے ساتھ اس مبارک حمد کو پڑھنا شروع کر دیا۔

ان کی خبر پورے علاقے میں پھیل گئی اور ایک سو، دو سو، تین سو اور پانچ سو نے ان کا پیچھا کیا، انہیں روکنے اور بھگانے کی کوشش کی، لیکن سب کے دل زبردست خوشی اور بڑھتی ہوئی آرزو سے گونج اٹھے:

اے میرے رب، تو ہی میرا مقصد ہے، اور تجھ سے میری محبت میرا جھنڈا ہے۔

میری روح اور دل تیرے لیے ترستے ہیں اے میری آخری خوشی

خدا آپ کو خوش رکھے اور آپ کے دلوں کو خوش کرے۔

السلام علیکم

انسان پر سات فلسفیوں کی گفتگو

پہلے فلسفی نے کہا:

انسان تاریخ کا چوٹی ہے، شاعری کا حتمی مقصد، اور زندہ، آزاد بندھن ہے جو فطرت کو خدا سے جوڑتا ہے

دوسرے فلسفی نے کہا:

آئیے ہم انسان کو حقیر نہ سمجھیں اور نہ ہی اس کے وقار کو کم کریں، کیونکہ اگرچہ وہ ادراک کے اعلیٰ ترین دائروں سے نیچے کی گہرائیوں تک پہنچ چکا ہے، لیکن وہ اب بھی اس ابتدائی شان و شوکت کے آثار اپنی روح میں رکھتا ہے؛ کیوں کہ اگرچہ وہ ایک قدیم مندر کے ٹوٹے ہوئے ستونوں سے مشابہ ہے، لیکن اس کی شان و شوکت باقی ہے۔

تیسرے فلسفی نے کہا:

کتنا غریب اور کتنا امیر!

وہ کیسا بدبخت اور کیسا جلالی ہے!

یہ کتنا ناقابل یقین حد تک پیچیدہ ہے، اور کتنا آسان ہے!

چوتھے فلسفی نے کہا:

انسان انتشار، تضادات اور مخالف قوتوں کا مجموعہ ہیں، حالانکہ وہ حق کے ذخیرے اور ابدی حکمت کے محافظ ہیں، لیکن وہ شک میں ڈوبے

ہوئے ہیں اور ان کی بصارت پر انتشار کے بادل چھائے ہوئے ہیں، اس کے علاوہ، وہ ہمیشہ نامعلوم سے خوفزدہ رہتے ہیں، وہ بیک وقت عالمِ افتخار بھی ہیں۔

پانچویں فلسفی نے کہا:

انسانی خواہشات کی کوئی حد نہیں ہوتی، اور دولت چاہے کتنی ہی وسیع ہو، ان کو پورا نہیں کر سکتی، ایک شخص اس وقت تک استحکام یا ذہنی سکون حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لے، جو کہ اپنے خالق کے ساتھ ہم آہنگ ہونا اور زندگی کے ہر لمحے اس کی قربت سے لطف اندوز ہونا ہے۔

چھٹے فلسفی نے کہا:

انسان کی تعریف ان کی خواہشات سے نہیں ہوتی، بلکہ ان میں سے اعلیٰ ترین کو حاصل کرنے کے لیے اس کے محنتی کام سے اس کی بہت سی خواہشات سے نہیں، بلکہ اچھے اور برے کی تمیز کرنے اور اپنے اور اپنی برادری کے لیے اچھا اور فائدہ مند چیز حاصل کرنے سے ہوتا ہے۔

ساتویں فلسفی نے کہا:

انسان خدا کی زمین پر ہمیشہ بہنے والے کائناتی دریا کی سطح پر تیرتا ہوا ایک بلبلہ ہے کچھ بلبلے دوسروں سے زیادہ روشن ہوتے ہیں لیکن آخرکار وہ سب پھٹ کر دریا میں پگھل جائیں گے جو ہمیشہ کے لیے اس کائناتی سمندر کی طرف جا رہا ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔

السلام علیکم

نئے سال کے لیے آپ کو میرا تحفہ

کیا آپ کے اندر کوئی ایسی خواہش ہے جسے آپ حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں؟

اگر آج آپ کو زندگی دوبارہ شروع کرنے کا موقع دیا جائے تو آپ کیا کریں گے؟

زندگی آپ کو یہ انتخاب دیتی ہے، اور وقت کا کمزور سیرامک آٹا آپ کے ہاتھ میں ہے کہ آپ اپنی مرضی کے مطابق شکل دیں۔

وہ کامیابیاں جو مشکل لگتی ہیں اکثر منطقی اور حقیقت پسندانہ ہونے کے قریب ہوتی ہیں جو آپ نے سوچا تھا کہ آپ نہیں کر سکتے اسے ابھی کرنا شروع کر دیں! عادات کی حدود کو ایک طرف رکھیں جو آپ نے خود پر عائد کی ہیں، اور اپنی اندرونی آواز کی سرگوشیاں سنیں۔

زندگی ان لوگوں کے لیے خوشگوار حیرتیں رکھتی ہے جو نفس کے گہرے کنویں میں کھودتے ہیں۔

کوئی بھی مقصد ایک دن میں حاصل نہیں کیا جا سکتا کلید ابھی سے شروع کرنا ہے، کل نہیں۔

خدا کی برکت سے شروع کریں! یہ جادوئی لمحے خزانوں سے بھرے مواقع کے غار کی کلید ہے۔

اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے ذخیرے کو کھولیں، جو ہمیشہ اور ہمیشہ کے لیے لامحدود ذرائع سے کھلا رہتا ہے جس کا چشمہ کبھی خشک نہیں ہوتا اور جس کی رسد کبھی کم نہیں ہوتی۔

قابلیت کا مطلب ہے ذمہ داری، اور پوشیدہ ہنر ایک پھل دار بیج ہے جسے زندگی نے آپ کے سپرد کیا ہے اسے مرجھانے اور تاخیر کی بنجر مٹی میں مرنے نہ دیں۔

زندگی آپ سے کہتی ہے کہ اس نے اپنے کھیت میں جو بویا ہے اسے ایمانداری کے ساتھ کاٹیں، آپ کو جتنے بھی اوزار درکار ہیں وہ آپ کے اختیار میں ہیں، اس لیے خدا آپ کی رہنمائی کرے، ان اوزاروں کو بصیرت سے سمجھیں۔

حاصل کرنے کی خواہش کے ساتھ سخت محنت کے ساتھ کام نہ کریں، بلکہ سکون، سکون اور خوشی سے کام کریں۔

آپ مقصد کی اس سے زیادہ خواہش نہیں رکھتے جس کے حصول کے لیے آپ کام کرنا چاہتے ہیں۔

حوصلہ مند ذہن اور محبت سے متحرک ہاتھوں کے ساتھ، حال کے سنہری دھاگوں سے کامیابی کے نمونے بُنتے ہیں۔

لیکن اگر آپ اپنی کوشش میں ناکام ہو جاتے ہیں تو مایوس نہ ہوں اور مایوسی کو اپنے اندر گھسنے نہ دیں۔

لیکن سمجھ سے مالا مال دل کے ساتھ

اور لچک کے ساتھ فرتیلا ہاتھ

اور وشد وژن کے ساتھ ایک صاف آنکھ

دوبارہ شروع کریں اور یقین رکھیں

پھول بیج کے دل میں ہوتا ہے، لیکن کیا بیج اپنی ابتداء یا انجام کو جانتا ہے؟

لیکن جیسا کہ یہ زیادہ سے زیادہ گرمی اور نمی جمع کرتا ہے۔

اس کے وجود کا دل ایک متحرک پھول کو ظاہر کرنے کے لیے پھیلتا ہے۔

سورج کو دیکھ کر مسکرائیں اور اسے زندگی کی خوشی اور کامیابی کی خوشی سے سلام کریں۔

اور یہاں زندگی آپ سے دوستی کرنے کے لیے آپ کو کام کرنے پر زور دیتی ہے۔

کیا آپ اس کی پکار سنیں گے اور اس کی حوصلہ افزائی کا جواب دیں گے؟

اور اب آپ اپنا چہرہ روشنی کی طرف کر لیں۔

خدا آپ کے چہرے کو اپنے نور سے منور کرے۔

نئے سال میں اپنے خوابوں کو حقیقت بنائیں

نیا سال مبارک ہو!

ایسٹ ویسٹ میگزین

ترجمہ: محمود عباس مسعود

یہ کس نے کہا؟

آرزو میرے دل میں مچلتی ہے، لیکن میں اسے چھپاتا ہوں۔

اور اگر میں دور ہوں تو یادداشت کے ذریعے اس سے رابطہ کرتا ہوں۔

دل دھڑکتا ہے، اور خواہشیں اس کا حکم دیتی ہیں۔

مجھے یہ آیات اپنی ایک نوٹ بک میں ملی ہیں۔

مجھے یاد نہیں کہ یہ کس نے کہا میں نے یہ جاننے کے لیے آن لائن تلاش کیا کہ یہ کون تھا۔

میں اسے اس سے منسوب کرنا چاہتا تھا، لیکن مجھے اسے آن لائن بھی نہیں مل سکا

اس میں موجود حقیقی محبت کی وجہ سے اس نے میری توجہ حاصل کی۔

اور ایک خاص خواہش اور واضح وفاداری۔

ایک گہرے احساس نے ہمارے شاعر کے دل کو بھڑکایا ہوگا۔

اس کی روشنی نے اس کی روح کی گہرائیوں کو منور کر دیا۔

اس کا دھارا آہستہ سے بہتا تھا۔

اس کی روح کے حساس راستوں میں

اس نے اسے ہلایا، اسے خوش کیا، اور اسے اداس کیا۔

پھر اس نے اپنے آپ کو تیز کیا اور بہتر جذبات کا ایک خالص، صاف دھارا بہایا

اور یہ گھاس کے میدان کی ہواؤں کی طرح نازک الفاظ میں بدل گیا۔

اور ایک مدھر، ایتھریل گانا جو احساس کی گہرائیوں کو ہلا دیتا ہے۔

یہاں ہم شدت سے مرکوز خیالات کے پرفتن رنگ دیکھتے ہیں۔

اور ہم اس کے پرجوش، تڑپتے وجود میں چمکتی ہوئی مشعلیں دیکھتے ہیں۔

اور نہ ہی ہمیں اس کے ساتھ کسی تلخ غم کا مزہ چکھنے میں ناکام ہونا چاہئے۔

تاہم، وہ اس دکھ کا مزہ چکھنے لگتا ہے۔

جسے اس نے اپنے جذبات کے جوہر سے منایا اور تیار کیا۔

اور یہاں ہم اپنے نامعلوم شاعر کے تجربے کی بات کر رہے ہیں۔

اس کی آیات نے ہماری توجہ حاصل کی کیونکہ اس نے ان میں رکھا تھا۔

اس کے دل سے، جوہر

اور اس نے اس کے الفاظ میں اپنا ایک نشان چھوڑ دیا۔

دل ہمیشہ محبت سے بھرے اور وفاداری سے دھڑکتے رہیں

السلام علیکم

بیٹے اور باپ کے درمیان مکالمہ

بیٹے نے باپ سے پوچھا: میں آپ کی آنکھوں میں مسکراہٹ دیکھ رہا ہوں، ابا اس کا راز کیا ہے؟

اس نے جواب دیا: کیونکہ میں بہت سکون محسوس کرتا ہوں۔

اس نے کہا: بولو! بالکل کیا ہو رہا ہے؟

اس نے جواب دیا: میرے دل میں سکون کا احساس اترتا ہے اور میری آنکھوں میں مسکراہٹ میرے چہرے پر ظاہر ہونے سے پہلے ہی جھلکتی ہے۔

اس نے کہا: کیا یہ سب ہے؟

اس نے جواب دیا: یادیں جاگ جاتی ہیں۔

اس نے پوچھا: یہ کیسی یادیں ہیں؟

اس نے جواب دیا: یہ میٹھا ہے اور خلیوں کو متحرک کرتا ہے۔

اس نے کہا: یہ کیسے ہوتا ہے؟

اس نے جواب دیا: بیٹا، خیال بجلی کی طرح ایک قوت ہے، اور نفسیاتی کیفیتیں سوچ اور سوچ کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

اس نے کہا: ’’بجلی جیسی طاقت‘‘ کہنے کا کیا مطلب ہے؟

اس نے جواب دیا: بجلی فائدہ مند بھی ہے اور نقصان دہ بھی ہے جو اس کا صحیح استعمال کرے گا وہ اسے مفید پائے گا ورنہ بجلی اس کو کرنٹ لگ سکتی ہے۔

فرمایا: موازنہ کی بنیاد کیا ہے؟

اس نے جواب دیا: خیال بھی، اگر تم اسے صحیح طریقہ سے بتاؤ گے تو تمہیں خوشی ملے گی، ورنہ تمہیں تکلیف پہنچے گی۔

اس نے کہا: میں اس کی رہنمائی کیسے کروں جب کہ وہ جنگلی گھوڑے کی طرح ہے۔

اس نے جواب دیا: یہ ناممکن نہیں ہے، کیونکہ اگر تم گھوڑوں کی فطرت کا تجربہ حاصل کر لو گے تو تم ان کے انتظام کو بہتر کر سکو گے خواہ وہ جنگلی ہی کیوں نہ ہوں۔

فرمایا: وہ کہتے ہیں کہ دوست کسی شخص کے قریبی لوگوں میں سے ہوتا ہے، کیا یہ سچ ہے؟

اس نے جواب دیا: بالکل

فرمایا: تو خیال دوست ہے کیونکہ یہ انسان کے بہت قریب ہے۔

اس نے جواب دیا: ہاں اور نہیں۔

فرمایا: وہ کیسے؟

اس نے جواب دیا: صحیح سوچ ایک قریبی دوست ہے اور ناقص سوچ مستقل دشمن ہے۔

فرمایا: وہ کیسے؟

اس نے جواب دیا: اچھی سوچ امن اور سلامتی کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے، جب کہ غیر صحت بخش سوچ مہلک تیر چلاتی ہے جو ان کے مالک پر دوگنا لگتے ہیں - خدا آپ کے نیک اعمال کو بڑھا دے - اور اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اجر اسی قسم کا ہے جیسا کہ عمل ہے۔

فرمایا: اور اس سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

اس نے جواب دیا: جب تک تم دوسروں کی بھلائی چاہتے ہو اور ان کے لیے خدا سے مدد اور رہنمائی مانگتے رہو گے، تمہارے خیالات مشعلوں میں

بدل جائیں گے جو روح کے حجروں کو روشن کر دیں گے اور اندھیروں کے ڈھیروں کو دور کر دیں گے۔

فرمایا: اور پھر کیا ہوگا؟

اس نے جواب دیا: تب تم گہرا سکون محسوس کرو گے اور تمہاری آنکھیں مسکرائیں گی۔

آپ کی آنکھوں اور آپ کے چہروں پر مسکراہٹ ہمیشہ قائم رہے، میرے دوست

السلام علیکم

مہمان کو خوش آمدید

یہ اچھا مہمان

آنکھ اسے نہیں دیکھ سکتی لیکن دل اسے محسوس کرتا ہے۔

خوشی یا راحت کی طرح جو الجھن کو دور کرتی ہے۔

اور وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کو تسلی دیتا ہے۔

یہ نازک حالات سے صحیح طریقے سے نمٹنے کی سمجھ فراہم کرتا ہے۔

اس مہمان کا احساس اس کے لیے دروازہ کھولنے اور اسے اندر آنے کی دعوت دینے سے جڑا ہوا ہے۔

دعوت مخلصانہ اور وصول کرنے کی حقیقی خواہش سے پیدا ہونی چاہیے۔

اس میں ایک خواہش ہوتی ہے جو مضبوط خواہش سے ملتی ہے۔

جسے "قصد" یا پہاڑی گلوکار نے محسوس کیا جب اس نے اسے شوق سے کہا:

(اس نے مجھے تشریف لے کر عزت بخشی اور روایت توڑ دی میرے دل نے آپ کے لیے اندر سے دروازہ کھول دیا)

حقیقی خوشی ذہن یا تخیل کی پیداوار نہیں ہے۔

یہ ماخذ کے ساتھ ایک شفاف، ایتھریل عنصر ہے۔

وہ خود تجدید ماخذ ختم ہونے سے مشروط نہیں ہے۔

کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے اس کی کم از کم ایک چھوٹی سی خوراک نہ چکھائی ہو۔

اسے جس حد تک محسوس کیا جاتا ہے اس کا انحصار قبولیت کی طاقت اور فہم کی صلاحیت پر ہے۔

یہ ایک سمندر ہے جسے تمام مخلوق نہیں کھا سکتی

کیونکہ اس کا ماخذ محدودیت کے تابع نہیں ہے بلکہ مطلق اور لامحدود سے جڑا ہوا ہے۔

انہوں نے سخاوت اور فیاض لوگوں کو اس سے تشبیہ دی۔

اس سے مجھے اس فقیر کی کہانی یاد آتی ہے جو کچھ شاعروں کی پیروی کرتا تھا۔

وہ مصر میں خلیفہ کے پاس جا رہے تھے، جس نے انہیں تحفے دینے کے لیے بلایا تھا، اس غریب آدمی کے پاس ایک مرتبان تھا، جیسے ہی وہ خلیفہ کے محل میں داخل ہوئے اور اس کے سامنے کھڑے ہوئے، وہ ان میں دل کھول کر تحفے تقسیم کرنے لگا، پھر اس نے اپنے پھٹے ہوئے کپڑوں میں غریب آدمی کی طرف دیکھا اور پوچھا:

اور آپ کو ہمارے پاس کیا لایا اور آپ کو ہم سے کیا ضرورت ہے؟

اس نے جواب دیا:

جب میں نے دیکھا کہ لوگ اپنا سامان باندھ رہے ہیں۔

میں اپنا گھڑا لے کر تیرے بہتے سمندر کے پاس آیا ہوں۔

خلیفہ نے کہا: گھڑے کو سونے اور چاندی سے بھر دو

وہ خلیفہ آفاقی سخاوت کے سمندر کے مقابلے میں کوئی سمندر نہیں تھا بلکہ اس کا ایک قطرہ تھا۔

اگر شاعری کی ایک آیت نے اس کی سخاوت کو ابھارا اور اس کو اس حد تک پہنچا دیا اور وہ صرف ایک انسان ہے تو یقیناً سخاوت کے منبع اور فضل الٰہی کے سمندر کے لیے کوئی بھی مخلصانہ اپیل قبول اور پوری ہوگی اور اطمینان حاصل ہونے تک دینا دہرایا جائے گا۔

{اور تمہارا رب تمہیں ضرور دے گا اور تم راضی ہو جاؤ گے}

{اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔}

خدا آپ کے دلوں کو خوش کرے۔

السلام علیکم

خاموش، مریض مکڑی

میرے پیارے دوست، شاندار پروفیسر فہمی المشائخی، پروگرام "سیلف لیڈرشپ" کے پریزینٹر نے مجھ سے عظیم امریکی شاعر والٹ وِٹ مین کے چند اشعار کا ترجمہ کرنے کو کہا ان کی مہربانی کے پیش نظر، میں نے اس نظم کا انتخاب کیا ہے اور میں نے اس ترجمے کو ان کے لیے اور ادب و ادب کے تمام چاہنے والوں کے لیے وقف کرنا چاہوں گا۔

چھوٹے پھیلے ہوئے ٹکرانے کے ساتھ ساحل سمندر کی چٹان پر

جہاں مکڑی اکیلی کھڑی تھی۔

میں نے اس کے مقام کو نشان زد کرنے کے لیے مارکر رکھا

اس نشان کا مقصد

وہ طریقہ جاننا جس کے ذریعے اسے دریافت کیا جائے گا۔

خلا کے وسیع خالی پن کے درمیان اس کا وسیع ماحول

اس کے بعد اس نے خود سے ایک پتلی تار جاری کی، اس کے بعد ایک اور تار، اور پھر ایک اور

وہ حیران کن رفتار کے ساتھ اپنے دھاگے کے چمچے کو کھولتا رہا۔

تھکاوٹ کا سامنا کیے بغیر

اور تم، میری جان، تم جو ایک نہ ختم ہونے والی پاتال میں گھری ہوئی ہو۔

ایک وسیع، لامحدود اور نہ ختم ہونے والی جگہ سے

اور آپ سوچ اور بصیرت میں بغیر کسی رکاوٹ کے ڈوبے ہوئے ہیں۔

میں آپ کو مہم جوئی کا آغاز کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

آپ خیالات اور توانائیاں نکالتے ہیں۔

آپ جہانوں اور آسمانی اجسام کی تلاش میں ہیں۔

آپ اس کے ساتھ مضبوط بندھن میں بندھے رہیں

تاکہ آپ اپنی ضرورت کا پل بنا سکیں

آپ کا جہاز لنگر کے ذریعے محفوظ ہے۔

جب تک کہ آپ کا پتلا دھاگہ آپ سے دور نہ ہو جائے۔

کچھ رکھنے سے

کہیں

اے میری جان!

والٹ وائٹ مین

ترجمہ: محمود عباس مسعود

برج

یہ ستاروں کا ایک گروپ ہے جس میں شاندار شکلیں ہیں۔

اسے فلکیاتی طور پر مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے جیسے کہ غول کا سر

فلائنگ ایگل، فالنگ ایگل، اور بیٹلجیوز

مہندی رنگی کھجور اور یمنی ستارے

وہیل کا منہ اور طاقتور آدمی اور دیگر

برج توجہ اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

شاید زمین سے دوری کی وجہ سے

شاید اس کے ارد گرد چھپے رازوں اور اسرار کی وجہ سے

شاید اس کی ابدی خاموشی کی وجہ سے

اس کی عجیب چمک

اور شاید

کیونکہ یہ زمین سے اپنی نگاہیں اٹھاتا ہے۔

اُسے اُس چیز کی آرزو کرنے دو جو اعلیٰ اور میٹھی ہے!

لفظ "برج" ایک خوبصورت لفظ ہے جو اس کی مٹھاس کو ابھارتا ہے۔

اس فلکیاتی رجحان سے

ایک چمکدار موجودگی اور چمکتی ہوئی خوبصورتی کے ساتھ

اور تم ایسے ہی ہو میرے دوستو

چمکتے ستاروں کا ایک برج

میری زندگی کے آسمان پر

آپ جہاں کہیں بھی ہوں آپ کو سلام

اور گہرائیوں سے افق تک پیار

حرکت ایک نعمت یا آفت ہوسکتی ہے۔

میں نے معروف محاورے میں لفظ "تباہی" کا اضافہ کیا، جیسا کہ مجھے ایسا لگتا تھا کہ تمام اعمال بابرکت نہیں ہوتے، اور ان میں سے کچھ ایسے نتائج پیدا کرتے ہیں جو نہ صرف بے برکت ہوتے ہیں بلکہ ایک سے زیادہ سطحوں پر تباہ کن اثرات مرتب کرتے ہیں۔

انسانی حرکت بے ساختہ پیدا نہیں ہوتی ہے، سوائے کچھ حرکات کے جو نیند یا نیند میں چلتے وقت ہو سکتی ہیں، لاشعوری کے ذریعے رہنمائی کی جاتی ہے۔ بصورت دیگر، یہ کسی خاص مقصد کے حصول کے لیے ارادے اور ارادے سے چلتی ہے۔

یہ حرکت اپنے آپ میں غیر جانبدار ہے کیونکہ یہ محض ایک لاشعوری آلہ ہے جو انسانی موٹر سسٹم کے احکامات کے جواب میں کام کرتا ہے، جو بدلے میں دماغ سے احکامات حاصل کرتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے۔

جب تحریک کا استعمال دوسروں کی مدد کے لیے کیا جاتا ہے۔

اور ان کے بوجھ کو دور فرما

حالات کو بہتر بنانے کے لیے حسی آلات کا استعمال

مادی اور اخلاقی دونوں سطحوں پر

اور ہر وہ چیز لانا جس سے روحوں کو سکون ملے

اور دلوں میں سکون

یہ زندگی کی ضروریات فراہم کرتا ہے، ضروری نہیں کہ آسائشیں ہوں۔

یہ خدا، فرشتوں اور انبیاء کی طرف سے ایک نعمت ہے۔

لیکن اگر تحریک کو درد پہنچانے کے لیے استعمال کیا جائے

اور نقصان اور دل ٹوٹنا

دوسروں کی فکری یا مادی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا

اس کی اجازت یا رضامندی کے بغیر

نتیجہ برکت نہیں ہو گا

اور پھر ہم کہہ سکتے ہیں

"تحریک تباہی کی طرف لے جاتی ہے"

مبارک ہے وہ جو اپنے اعمال کو بھلائی اور اپنے خالق کی رضا کے لیے استعمال کرتا ہے:

تو ان کے رب نے انہیں جواب دیا کہ میں تم میں سے کسی مزدور کا کام ہرگز ضائع نہیں ہونے دوں گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔‘‘ (آلِ عمران)

اور حدیث شریف میں ہے:

"تین چیزیں مردے کے پیچھے آتی ہیں، دو لوٹ کر آتی ہیں، ایک اس کے ساتھ رہتی ہے، اس کا خاندان، اس کا مال اور اس کے اعمال اس کے پیچھے ہیں، اس کے گھر والے اور اس کے مال واپس آتے ہیں، اور اس کے اعمال باقی رہتے ہیں۔"

امام علی، خدا ان کے چہرے کو عزت دے، اپنے علم کے خزانے سے حکمت ہمارے ساتھ بانٹتے ہوئے فرماتے ہیں:

(*دو قسم کے کاموں میں بڑا فرق ہے* : وہ کام جس کی لذت عارضی ہو لیکن جس کا نتیجہ باقی رہے، اور وہ کام جس کا خرچ ختم ہو جائے لیکن اجر باقی رہے)

اللہ ہمارے نیک اعمال کو قبول فرمائے، میرے دوستوں

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

بار اور بربادی کا گھر

اس نے کہا: ایک معاملہ ہے جو مجھے پریشان کر رہا ہے اور میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں۔

اس نے جواب دیا: وہ کیا ہے؟

اس نے کہا: میں ایسے لوگوں کو غلط راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہوں جو "خوبصورت" اور خوش مزاج ہوتے ہیں اور اچھے لوگ جنہیں کامیابی میں کوئی حصہ نہیں ملتا۔

اس نے جواب دیا: لوگ نیک اور بدکار کا فیصلہ کرنے میں اکثر غلطی کرتے ہیں، کیونکہ وہ ظاہری طور پر فیصلہ کرتے ہیں، دوسروں کے دلوں کو دیکھنے سے قاصر ہوتے ہیں کہ ہر ایک کی اصلیت کو جان سکیں اور ان کے پوشیدہ ارادوں اور اعمال سے آگاہ ہوسکیں، لیکن اللہ تعالیٰ نیتوں کا معائنہ کرنے والا اور رازوں کو ظاہر کرنے والا ہے۔ وہ اکیلا ہی اچھائی سے برائی کا فیصلہ کرتا ہے اور تمیز کرتا ہے اس لیے اس بات کا امکان نہیں ہے کہ جس کو لوگ بدکار سمجھتے ہوں وہ راستباز ہو اور جس کو وہ نیک سمجھتے ہوں وہ بدکار ہو۔

فرمایا: کیا ان امور میں صحیح فرق کرنے کا کوئی طریقہ ہے؟

اس نے جواب دیا: خوشی اور غم کا اندازہ لگانے میں، اگر ہم صحیح طریقے سے عمل نہیں کرتے ہیں، تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خوش قسمت وہ ہے جو دولت اور خوشحالی سے لطف اندوز ہوتا ہے، عزت حاصل کرتا ہے، لوگوں کی عزت حاصل کرتا ہے، اور زندگی کی لذتوں اور لذتوں میں مشغول ہوتا ہے، ہم اندرونی اضطراب کو نہیں سمجھتے ہیں کہ وہ دوسروں کی غلطیوں، غلطیوں اور غلطیوں کی وجہ سے ہو سکتا ہے. یہ باطنی ناخوشی اور لاعلاج بیماریاں ان کی زندگی کو تلخ کر دیتی ہیں اور ان کی آنکھوں کو ان کی نفسانی خواہشات اور کچلنے والی خود غرضی کے نتیجے میں بے چین کر دیتی ہے اور وہ تباہ کن آفات اور کچلنے والی بدحالیوں کا شکار بھی ہو سکتے ہیں جو واقعی ناقابلِ رشک ہیں۔

فرمایا: اور نیک لوگوں کی سعادت کہاں ہے؟

اس نے جواب دیا: اولاً، نیک آدمی دنیاوی سامان کے پیچھے نہیں بھاگتا، وہ اپنے اطمینان کے احساس، لوگوں کے ساتھ اس کے منصفانہ سلوک، اس کے ضمیر کے سکون، اور اس کی روحانی خوشی سے مطمئن ہوتا ہے جو اندر سے پھوٹتا ہے اور ہمیشہ تازہ رہتا ہے، خاص طور پر جب وہ یہ سمجھتا ہے کہ خدا اسے آخرت میں اجر دے گا اور اسے گمراہی کی جگہ پر ابدی روشنی عطا کرے گا۔

آپ نے فرمایا: نیک لوگ یا ان میں سے بعض کو دنیا میں تکلیفیں کیوں آتی ہیں؟

اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے پیاروں کو مختلف قسم کی تکلیفوں اور تکالیف سے آزماتا ہے، سزا کے طور پر نہیں، بلکہ انہیں سونے کی طرح آزمائشوں کی آگ میں سنوارنے کے لیے، ان پر آنے والی مصیبتیں انھیں تقویت دیتی ہیں، ان کی اخلاقی قابلیت کو ظاہر کرتی ہیں، اور اپنے رب اور لوگوں کے لیے ان کی محبت کو خالص، صاف اور ثابت قدم بناتی ہیں۔

خدا اس دنیا میں نیک اور صالح لوگوں کی تعداد میں اضافہ کرے۔

السلام علیکم دوستو

دی آرگنائزڈ پرل

دوسروں کو خوش کرنے کے لیے اصولوں کو قربان نہیں کرنا

اس نے کہا: میں نے سنا ہے کہ دوسروں کے ساتھ ملنا مستثنیٰ ہے، کیا کوئی استثناء ہے؟

اس نے جواب دیا: دوسروں کے ساتھ راضی ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر بات پر ان سے اتفاق کیا جائے اور نہ ہی ان کے لیے اپنے اصولوں کو قربان کر دیا جائے، کیونکہ یہ طرز معاہدہ ناپسندیدہ ہے اور صحیح کے مطابق نہیں۔

اس نے کہا: کیا تم معاہدہ پر تصادم کو ترجیح دیتے ہو؟

اس نے جواب دیا: اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ آپ بغیر کسی پریشانی اور پریشانی کے ان کے ساتھ چل سکتے ہیں اصلاح پسند اور عظیم شخصیات اپنے اردگرد بہت سے لوگوں کے ساتھ نہیں ملتی تھیں، پھر بھی انہوں نے اپنے نظریات کو برقرار رکھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ بالکل درست ہے۔

اس نے کہا: کبھی کبھی حالات کے مطابق موڑنے والے نظریات کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اس نے جواب دیا: کسی کو اصول پر سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی مقصد کے حصول کے لیے مذموم عزائم کا سہارا لینا چاہیے، کیوں کہ اصولوں کی پاسداری کرنے والوں کے لیے ایسا سلوک ناشائستہ ہے اگر تم ایسے طریقے سے رہ سکتے ہو جس سے خدا راضی ہو اور دوسروں کو نقصان نہ پہنچے تو تمہیں ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔

اس نے کہا: ویسے بھی دوسروں کے ساتھ مل جانے کا کیا مطلب ہے؟

اس نے جواب دیا: سب سے پہلے خدا کے ساتھ، پھر اپنے ضمیر کے ساتھ اور پھر لوگوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ہے۔

اس نے کہا: اگر میرا طریقہ دوسروں کو مطمئن نہ کرے تو کیا ہوگا؟

اس نے جواب دیا: یہ کافی ہے کہ آپ اپنے اندر سکون حاصل کریں گے اور اندرونی سکون کا احساس محسوس کریں گے جو آپ کو دوسروں کی منظوری سے آزاد بناتا ہے، جب تک کہ یہ منظوری آپ کے فیصلوں کے مطابق نہ ہو۔

اس نے کہا: کیا آپ مجھے مشورہ دیتے ہیں کہ دوسروں کو ان کے غلط طرز زندگی کو بدلنے کے لیے کہوں؟

اس نے جواب دیا: لوگوں کو مجبور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ آپ کا صحیح نقطہ نظر قبول کریں اگر وہ آپ کا نقطہ نظر نہیں اپنانا چاہتے ہیں تو انہیں چھوڑ دیں اور ان کی خیر خواہی کریں اگر وہ آپ کو تکلیف دہ تبصروں اور سخت تبصروں سے پریشان کرتے ہیں تو ان سے خود کو دور کرنا بالکل ٹھیک ہے، کم از کم وقتی طور پر، لیکن ہمیشہ اپنی سمجھ اور تجربہ ان کے ساتھ بانٹنے کے لیے تیار رہیں اور اگر آپ کے پاس یہ دولت ہے تو وہ اسے پینے کے لیے پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے خوشی اور اطمینان کے ساتھ، اور آپ کا اجر اس کے پاس ہے۔

السلام علیکم

میں آپ کو دنوں کو الزام لگاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

میں آپ کو تقریباً دیکھ سکتا ہوں، میرے دوست

آپ ایک نخلستان کے لئے ترستے ہیں جو آپ کی آنکھوں کو خوش کرے گا۔

اور آرام کے لیے جو آپ کے تھکے ہوئے دل کو اس کے باغوں میں پالے گا۔

میں آپ کو دور، خاموش افق کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

اداسی اور پریشانیوں کی گہرائیوں سے بچنے کی کوشش کرنا

صاف آسمان کی طرف

آپ کی شفاف روح کے لیے زیادہ موزوں

اور میں آپ کی پرجوش روح کی آرزوؤں پر قابو پانے کے زیادہ قابل ہوں۔

اور تصور کی آنکھ سے میں تمہیں دنوں کو الزام لگاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

اس نے اچھی قسمت کے طویل انتظار کے سیارے کے بارے میں پوچھا

ایسا لگتا ہے جیسے میں آپ کے اندر گہرائی میں ہلچل مچانے والی تڑپ کو سن سکتا ہوں۔

میں روح کے آسمان سے اس کی گھنٹیوں کی گونج سنتا ہوں۔

میں نے دور ساحل پر لنگر انداز تیری آرزوؤں کے جہاز کی جھلک دیکھی۔

یادوں کے سمندر اس کے گرد منڈلا رہے ہیں۔

اور سیارے دوستانہ جھکاؤ کے ساتھ اس کی طرف دیکھتے ہیں۔

میں آپ کی خواہش کو محسوس کرتا ہوں، میرے دوست، ایک اعتکاف کے لئے جس کی آپ کو خواہش ہے۔

آپ بادلوں میں سے چھید کر سکتے ہیں

اور یہ نام کی دنیا میں گھس جاتا ہے۔

یہ ٹینڈر معنی اور میٹھی خواہشات سے بھرا ہوا ہے۔

زندگی نے آپ کی خواہشات پوری کر دیں۔

اور تیری نازک روح سے تنہائی کی ویرانی دور ہو گئی۔

اور اس نے اسے انتہائی خوبصورت امتحانات سے مالا مال کیا۔

اور سب سے پیارے نظارے۔

السلام علیکم اے میرے دوست!

محمود عباس مسعود

خریدنے کا فلسفہ اور لومڑی اور کوے کی کہانی

-

اس نے استفسار کرتے ہوئے کہا: کیا خریدنے کا کوئی فلسفہ ہے جسے میں اپنی زندگی میں اختیار کر سکوں؟

اس نے جواب دیا: کچھ لوگ ایسی چیزیں خریدنے کے عادی ہوتے ہیں جن کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی اور اس طرح وہ اپنا پیسہ غیر ضروری آسائشوں میں ضائع کرتے ہیں۔

اس نے کہا: تمہارا کیا مشورہ ہے؟

اس نے جواب دیا: خریداری کرتے وقت ہوشیار اور عقلمند رہیں اگر آپ کے پاس کچھ پیسے ہیں تو اسے بچائیں اور ان اشتہارات کو نظر انداز کریں جو آپ کو ایسی چیزیں خریدنے پر اکساتے ہیں جن کی آپ کو ضرورت نہیں ہے تاکہ آپ کی محنت کی کمائی کو نئی اختراعات یا "منافع کی گارنٹی" کی سرمایہ کاری کے لیے ترک کر دیا جائے، جب بھی کوئی آپ کو میٹھی میٹھی باتوں اور دلکش کہانیوں کی پیشکش کو یاد رکھے۔

اس نے کہا: کیا آپ میرے لیے اسے دہرائیں گے؟

اس نے جواب دیا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کوا اپنی چونچ میں پنیر کا ایک ٹکڑا لے کر جا رہا تھا کہ لومڑی کا لعاب اس پر ٹپک پڑا اور اس نے اسے اپنے لیے لالچ میں ڈالا اور اس نے کوے سے کہا کہ کاش تم میرے لیے کوئی دھن گاؤ، کوا، کیونکہ میں نے سن لیا ہے کہ اس کی میٹھی اور میٹھی آوازِ ہے تعریف سے خوش ہو کر اس نے گانے کے لیے اپنی چونچ کھول دی، لیکن جیسے ہی اس کے منہ سے پنیر کا ٹکڑا پھسل کر زمین پر گر گیا، لومڑی نے جلدی سے اسے اٹھا لیا اور اپنے آپ کو اس کے آسان انعام پر مبارکباد دی، اس لیے ان لوگوں سے ہوشیار رہو جو آپ پر نفسیاتی اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، کیونکہ وہ آپ سے کچھ چاہتے ہیں اور کسی کو یہ اجازت نہ دیں کہ وہ آپ سے بدتمیزی کر کے آپ کا استحصال کرے۔ کامیابی اور حقیقی خوشی

فرمایا: کیا خود کفیل ہونے کا کوئی طریقہ ہے؟

اس نے جواب دیا: اپنی زندگی کو آسان بنائیں تاکہ ضرورت سے زیادہ مال پر بھروسہ نہ کرنا خود بخود اور مسلسل خواہشات کی تسکین کو دور کر دیتا ہے اور ناخوشی اور غم پیدا کرتا ہے اگر آپ اپنی زندگی کو بہت سی چیزوں سے پیچیدہ بناتے ہیں تو آپ ان میں سے کسی سے بھی لطف اندوز نہیں ہو پائیں گے لیکن اگر آپ اپنی زندگی کا باریک بینی سے جائزہ لیں تو آپ کو اپنی خوشیوں کو کم کرنے کے بہت سے طریقے مل جائیں گے۔

اس نے کہا: قسطوں میں خریدنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

اس نے جواب دیا: سب سے پہلے اپنی ضرورت کے لیے بچت کرو اور اپنی ضرورت کی چیز نقدی سے خریدو، اقساط، زیادہ شرح سود اور سر درد کے بغیر، بے شک ان لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں فائدہ ہے جو

روزی کمانے کے لیے اپنا سامان بیچنا چاہتے ہیں، لیکن اپنے آپ کو اپنی وسعت سے باہر زندگی گزارنے کی اجازت نہ دیں، کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارا سب کچھ ضائع ہو جائے گا، خدا نہ کرے، جب کوئی مشکل یا مشکل وقت آئے گا، اللہ نہ کرے" لالچ" کا انتظار رہے گا۔

اس نے پوچھا: آپ کی بچت کی تعریف کیا ہے؟

اس نے جواب دیا: بچت ایک فن ہے اور قربانی کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر آپ خریداری پر بچت کریں اور سادگی سے زندگی گزاریں تو آپ مستقل بنیادوں پر کچھ آمدنی بچا سکیں گے اور اس مشہور قول کو یاد رکھیں کہ "قطرہ قطرہ، ندی تالاب بن جائے گی" اللہ تعالیٰ کی مدد سے۔

خدا آپ کو اپنے فضل و کرم سے مالا مال کرے، میرے دوست

السلام علیکم

خود کی عکاسی اور کامیابی

اس نے کہا: کیا یہ درست ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ سے سوال پوچھنا ایک قسم کا خود شناسی عمل ہے؟

اس نے جواب دیا: یہ ٹھیک ہے۔

اس نے کہا: اگر میں اس طرح کی خود شناسی کرنا چاہوں تو آپ مجھے اپنے آپ سے پوچھنے کا کیا مشورہ دیں گے؟

اس نے جواب دیا: اپنے آپ سے اپنی زندگی کے مقصد کے بارے میں پوچھو کہ تم مخلوقات میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہو، اور خدا نے تمہارے اندر ایک عظیم روح رکھی ہے جو تمہارا جوہر ہے۔

اس نے کہا: اگر مجھے اس حقیقت کا ادراک ہو جائے تو کیا تبدیلی آئے گی؟

اس نے جواب دیا: تم لامحدود کامیابیاں حاصل کرو گے، تم پر مسرت خوشی کا مزہ چکھاؤ گے، تمہاری تمام نیک تمنائیں پوری ہو جائیں گی، تم اپنی تمام مشکلات پر قابو پالیں گے، اور دنیا تمہیں اپنے پھندوں میں پھنسا نہیں سکے گی اور نہ ہی اپنے وہم سے گمراہ کر سکے گی۔

اس نے کہا: لیکن زندگی مسائل سے بھری ہوئی ہے اور دردناک واقعات سے بھری ہوئی ہے۔

اس نے جواب دیا: ہاں، انسانی زندگی مسائل کا کھلا اور مستقل تصادم ہے، اور ہر ایک کے اپنے مسائل ہیں، اربوں انسان ہیں اور اربوں مسائل ہیں جن سے روزانہ کی بنیاد پر نمٹنا ضروری ہے، کوئی دل کی تکلیف میں مبتلا ہے، کسی کو نزلہ زکام کی شکایت ہے، کوئی پیسوں سے بھرا ہوا ہے، کچھ غربت سے بالکل ناگوار ہیں، اور کچھ سوچنے کی زحمت نہیں کرتے، اس لیے ان کے پیٹ کے مسائل سے کم ہی واقف ہیں، اس لیے وہ دنیا کے مسائل سے کم تر ہیں۔ کیا زندگی میں واقعی خوش لوگ ہیں، اور کامیاب کون ہیں؟

اس نے کہا: شروع میں، کامیابی کا معیار کیا ہے؟

اس نے جواب دیا: خوشی کامیابی کا اصل پیمانہ ہے، چاہے ملازمت کے عنوان یا سماجی حیثیت سے قطع نظر، کامیابی کا مروجہ تصور دولت، دوستوں، اور خوبصورت اور پرتعیش املاک کا ہونا ہے، جسے کچھ لوگ عیش و عشرت کی زندگی کہتے ہیں لیکن مادی کامیابیاں ضروری نہیں کہ حقیقی کامیابی کے برابر ہوں۔

اس نے پوچھا: کیا وجہ ہے؟

اس نے جواب دیا: کیونکہ چیزیں اور حالات بدلتے رہتے ہیں آج انسان کے پاس چیزیں ہو سکتی ہیں اور کل وہ ختم ہو سکتی ہیں لہٰذا یہ مت سمجھو کہ کروڑ پتی بننا ہی کامیابی کی ضمانت ہے ایک شخص اپنے شعبے میں کامیابی کے صلے کو حاصل کرنے کے لیے انتھک کوشش اور محنت کر سکتا ہے، لیکن وہ یہ جان کر حیران ہو سکتے ہیں کہ ان کی زندگی میں توازن نہیں ہے اور وہ اپنے کاموں میں آزادی سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ اس حد تک تناؤ اور مشتعل ہو سکتے ہیں کہ ان کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور وہ افسردگی کا شکار ہو جاتے ہیں اس طرح وہ خیالی کامیابی بخارات بن کر ختم ہو جاتی ہے اور انہیں لگتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی برباد کر دی ہے اور ان کے تمام خواب غائب ہو گئے ہیں۔

فرمایا: کیا صحت کا مطلب کامیابی ہے؟

اس نے جواب دیا: ایک شخص مضبوط جسم (گھوڑے کی طرح) کا مالک ہو سکتا ہے لیکن اس کے پاس اپنے آپ کو برقرار رکھنے کے لئے کافی دولت نہیں ہے، اور اس طرح زندگی کی ضروریات اور بنیادی چیزیں نہ

ہونے کی وجہ سے ناراضگی اور تلخی محسوس کر سکتا ہے یا اس کے پاس صحت اور دولت ہو سکتی ہے لیکن قناعت کی کمی ہے، جسم کو کھانا کھلانا اور باطل کی تسکین اس کو راضی نہیں کرتی اور ہر چیز پر نرمی محسوس کرتا ہے اور اس کے باوجود وہ خود کو مطمئن نہیں کرتا۔

فرمایا: اور نتیجہ؟

اس نے جواب دیا: جب تک کسی کے دل میں خوشی نہ ہو اسے کامیاب نہیں سمجھا جا سکتا

فرمایا: کیا اور بھی ہے؟

اس نے جواب دیا: آج کے لیے یہی کافی ہے اللہ تعالیٰ تمہارے علم میں اضافہ فرمائے اور تمہیں دونوں جہانوں میں خوشیاں عطا فرمائے

السلام علیکم

دوسروں کے دکھ

کیا میرے لیے دوسروں کے آنسو دیکھنا جائز ہے؟

اداسۃ محسوس کیے بغیر؟

اور کیا میں ان کے دکھ کو محسوس کر سکتا ہوں؟

اسے کم کرنے کی کوشش کیے بغیر؟

کیا میں گرتے ہوئے آنسو کو دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہوں؟

اس کے مالک کے ساتھ احساس کا اشتراکۃ کیے بغیر؟

کیا باپ اپنے بیٹے کے رونے کی آواز سن سکتا ہے؟

اس کے ساتھ ہمدردی کیے بغیر؟

کیا ماں اپنے بچے کی آہیں سن سکتی ہے؟

اور خوف کا احساس جو اسے ستاتا ہے۔

متاثر ہوئے بغیر؟

نہیں نہیں یہ ناممکن ہے!

کبھی نہیں یہ ناممکن ہے!

یہ مت سمجھو کہ خدا بے خبر ہے۔

ایک ہی سانس کے بارے میں ہم آہ بھرتے ہیں۔

یہ مت سمجھو کہ ہم نے ایک آنسو بہایا

ہمارے خالق کو دیکھے بغیر

خدا ہمیں خوشی دیتا ہے۔

شاید ایسا کرنے سے ہماری مصیبت ختم ہو جائے۔

وہ اپنی رحمت اور شفقت کے ساتھ ہمارا ساتھ دیتا ہے۔

جب تک کہ ہماری مصیبتیں ختم نہ ہوں۔

ہمارے دکھ مٹ جائیں گے۔

روحانی روشنیاں

wwwswaidayogacom

مجھے اپنا پیغام دکھا، اے رب، میرے دل کے اوراق پر روشنیۂ کے حروف میں لکھا ہوا، اور مجھے اپنے ضمیر کے مندر میں اپنی سرگوشیاں سننے دے، اور میرے دماغ کے برتن کو اپنے علم، اپنی رحمت اور اپنے سکون سے بھر دے۔

کام ضروری ہے اور انسانی ذہانت اور تخلیقی صلاحیتوں کے لیے ایک طاقتور محرک ہے تاہم، اگر کام کا مقصد محض دولت جمع کرنا ہے، تو یہ اپنی اہمیت اور اہمیت کھو دیتا ہے، کام کو بنیادی طور پر خدمت کے لیے وقف ہونا چاہیے، اور فروخت کی جانے والی مصنوعات اعلیٰ معیار کی اور دوسروں کے لیے فائدہ مند ہونی چاہیے۔

****

خدا مجھے روشنی، زندگی، طاقت، حکمت، عقل، اور روحانی خوشی عطا کرتا ہے میں غور و فکر کی نعمتوں کے ذریعے اپنے آپ کو الہی محبت کے سمندر میں غرق کروں گا اور زندگی کی مشکلات کو حل کرنے کے لیے الہی موجودگی کو اپنے ذہن میں لاؤں گا (2)

اے رب، میری محبت کی پتلی شمع کی روشنیہ سے، میں تیری سنہری کتاب کو پڑھوں گا جو ازل سے میرے اندر موجود ہے، تیری محبت، اے رب، امن کی روشنی ہے جو میرے اندھیرے کو دور کرتی ہے اور میرے راستے کو روشن کرتی ہے (2)

****

روحانی سکون کا زبردست سیلاب روح سے جمع خوف اور پریشانیوں کے انبار کو بہا کر لے جاتا ہے۔

میں اپنی روح کی تنہائی میں خدا کو تلاش کروں گا اور دل کی گہرائیوں سے دعا کروں گا جب تک کہ میرا دل اس کی محبت سے دھڑک نہ جائے اور مجھے اس کا جواب نہ ملے۔

خُداوند، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری روح کی روشنی کو اپنی کائناتی روشنی سے ملا دیں مجھے بتائیں کہ آپ کی حکمت میرے ذہن کو روشن کرتی ہے، آپ کی طاقت مجھے برقرار رکھتی ہے، اور میری رگوں میں بہتی ہے۔

****

میں اپنے دماغ کو ایمان اور بھروسے کی طاقت سے بھروں گا کہ مجھے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی کیونکہ میں ہمیشہ خدائی حفاظت سے گھرا ہوا ہوں

اے رب، میری آرزو کے انگارے ہمیشہ اپنی بابرکت حضوری سے چمکتے رہیں تیری حکمت میری رہنمائی کرے اور تیری موجودگی میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہو۔

****

سچے سائنسدان کو ایک قابل ذکر خوبی سے پہچانا جاتا ہے: کھلے ذہن اور وسیع نقطہ نظر سے وہ سادہ، بنیادی معلومات سے آغاز کرتا ہے، آہستہ آہستہ قوانین فطرت اور ان کے کام کرنے کے طریقے سے پردہ اٹھانے کے لیے اپنی کوششیں کرتا ہے، پھر وہ اپنی تحقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے، ہر وقت چیزوں کی فطرت اور جوہر کی کھوج جاری رکھنے کے لیے تیار رہتا ہے، یہ فطری قانون کے ماہرین کی کوششیں ہیں، جن کی وجہ سے سائنس دانوں کی یہ کوششیں ہیں۔ انسانیت کو حاصل ہونے والے فوائد کو کئی گنا بڑھایا گیا ، رفتہ رفتہ، ہم ان قوانین کو متنوع اور وسیع طریقوں سے لاگو کرنے کا طریقہ سیکھتے ہیں، جیسا کہ ہم روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونے والی سہولتوں میں دیکھتے ہیں۔

****

خدا جو خوشی عطا کرتا ہے وہ کسی بھی دنیاوی خوشی سے بے مثال ہے روحانی خوشی لامتناہی ہے، اور جب باقی سب کچھ ختم ہو جاتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے، وہ خوشی مستقل رہتی ہے جو بھی اس خوشی کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسے غوروفکر، خدا پر غور کرنے اور اس کے ساتھ صف بندی کے لیے وقت لگانا چاہیے، کیونکہ خدا کے ساتھ روحانی ہم آہنگی حقیقی خوشی عطا کرتی ہے۔

نئے سال کا باغ

پچھلے سال کی بازگشت، اس کے دکھوں اور قہقہوں کے ساتھ، مدھم ہوگئی اور اب نئے سال کے ترانے کی گونج حوصلہ افزا، امید کا پیغام، اور سرگوشیاں کرتی ہے:

" اپنی زندگی کو مکمل طور پر نئی شکل دیں، پرانے خوف کی جڑی بوٹیوں کو چھوڑ دیں"

ماضی کے ویران باغ سے صرف خوشیوں، کامیابیوں، امیدوں، اچھے خیالات اور اعمال اور نیک تمناؤں کے بیج اکٹھے کر کے ہر نئے دن کی تازہ مٹی میں ان عظیم بیجوں کو بوئیں، انہیں پانی دیں اور ان کی پرورش کریں یہاں تک کہ وہ بڑھیں اور آپ کی زندگی پھولنے کی نادر خوبیوں سے پھولے۔

نئے سال کی سرگوشیاں:

"روح کو بیدار کرو، عادتوں کے اسیر ہو، اور اسے نئی، فائدہ مند کوششیں کرنے کی ترغیب دو کبھی کوشش نہ چھوڑو اور اس وقت تک آرام نہ کرو جب تک کہ تم ابدی آزادی حاصل نہ کر لو اور کرما (ماضی کے اعمال کے ہمیشہ پیچھا کرنے والے اور تعاقب کرنے والے نتائج) پر قابو نہ پا لیں۔"

ایک تازہ دم ذہن کے ساتھ اور ہمیشہ تازہ ہونے والی خوشی کے نشے میں، آئیے مل کر خوشی منائیں اور اس آسمانی گھر کی طرف ہاتھ ملا کر چلیں جہاں سے ہم دوبارہ کبھی نہیں نکلیں گے۔

****

اگر آپ خُدا کو یاد کرتے ہیں اور اُسے اپنی زندگی کا مرکز بناتے ہیں، اور اگر آپ اُس سے دل کی گہرائیوں سے دعا کرتے ہیں، تو آپ کو یقیناً اُس کی طرف سے جواب ملے گا، کیونکہ پُرجوش اور مخلصانہ دعائیں خدا
RE-123 کے دل کو چھوتی ہیں

یہ حکمت اور الہام کا روشن چشمہ ہے، محبت کرنے والے اور مہربان دلوں کے باغات سے پھوٹنے والی خوشبو، آسمانی گلابوں اور کھلتے خیالات کی خوشبو، وہ محبت جو ہماری محبت کو متاثر کرتی ہے اور ہمارے دلوں میں بہتی ہے۔

****

آپ کا سب سے اچھا دوست وہ ہے جو عاجزی کے ساتھ یہ تجویز کرے کہ آپ اپنے آپ کو کیسے بہتر بنا سکتے ہیں، کیونکہ اپنے آپ کو مسلسل چاپلوسوں اور بدمعاشوں سے گھیرنا آپ کی روحانی نشوونما کو روکتا ہے، ہمیں ان لوگوں کی صحبت کی قدر کرنی چاہیے جو سچ بولتے ہیں اور بہترین طریقے سے ہماری مدد کرتے ہیں۔

****

والدین اکثر اپنے بچوں کی خامیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور انہیں نظر انداز کرنے کا انتخاب کرتے ہیں اگر وہ اپنے بچوں کی خامیاں نہیں دیکھ سکتے تو بلاشبہ ان کی محبت میں کچھ خرابی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ غیر مشروط محبت سیکھیں تاکہ وہ اپنے بچوں کی غلطیوں کو دیکھ سکیں اور ان کی اصلاح کر سکیں اور صحیح راستے پر گامزن ہو سکیں۔

****

اگر آپ ہر وقت خوش رہنا چاہتے ہیں تو اپنے آپ کو مطمئن یا سست رہنے کی اجازت نہ دیں اور ان مادی رکاوٹوں کو نظر انداز نہ کریں

جو آپ کی خوشی کی راہ میں حائل ہیں ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش کریں اور ان تمام کاموں کو انجام دیں جن کی آپ کو رضامندی اور توجہ مرکوز دماغ کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہے۔

****

خُداوند، ہمیں نیکی کو خوف اور خوف سے نہیں، بلکہ محبت اور تعظیم سے دیکھیں، ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ آپ کے اخلاقی قوانین کی پابندی آپ کے فضل و کرم سے ہمیں تاج پہنائے گی، آپ نے ہماری خوشیوں کی حفاظت کے لیے تقویٰ کا حکم دیا ہے، آئیے ہمیں گناہ کی راہوں کو چھوڑ دیں، جو ہمیشہ دکھ اور تکالیف کا باعث بنتے ہیں، اور ہمیں اس بات کو پہچاننے میں مدد ملتی ہے کہ برائی سے زیادہ برائی کو سمجھنے میں ہماری مدد کرنا ہے۔ جو شروع میں خوشگوار اور لذت بخش معلوم ہوتا ہے، آہستہ آہستہ ایک مہلک زہر میں تبدیل ہو جاتا ہے، اور وہ اچھا، جس کا ذائقہ پہلے کڑوا لگتا ہے، بالآخر ایک میٹھا امرت بن جاتا ہے!

****

پریشانیاں بے کار ہیں، یہ آپ کے روزمرہ کے کاموں کو ختم کرنے کے بعد دل پر مزید پریشانیوں کا بوجھ ڈالتے ہیں، ان میں رہنے یا انہیں اپنے ساتھ گھر لے جانے سے گریز کریں، پریشانیاں آپ کے دماغ کے گرد سیاہ، ابر آلود بادلوں کی ایک موٹی تہہ بناتی ہیں، جو آپ کے راستے کو صاف اور آسانی سے دیکھنے کی صلاحیت میں رکاوٹ بنتی ہیں، ہمیں خدا پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ کرنا سیکھنا چاہیے۔

زندگی کا مرکز خدمت پر ہونا چاہیے، کیونکہ اس انسانی مثال کے بغیر، خدا نے انسانیت کو جو شعور عطا کیا ہے وہ اپنی پوری صلاحیت کو نہیں پہنچ پائے گا جب ہم دوسروں کی خدمت کرتے ہیں اور اپنی چھوٹی چھوٹی انا کو بھول جاتے ہیں، تو ہمیں الہی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔

****

اس دنیا میں اچھائی برائی پر غالب ہے کیونکہ اللہ ہی سب سے بڑی طاقت ہے لیکن جب برائی ہم پر آتی ہے تو ہم اکثر اس پر قابو پانے یا اس پر قابو پانے میں بے بس محسوس کرتے ہیں برائی کے طوفان ناگزیر ہیں لیکن ہم ان کے اثرات پر قابو پا کر ان سے اوپر اٹھ سکتے ہیں۔

جب شاگرد الٰہی محبت کی مٹھاس کا مزہ چکھتا ہے تو وہ خوشی کی لامتناہی لہروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے، اور وہ خدا کے لیے ایک زبردست اور بھڑکتی ہوئی آرزو محسوس کرتا ہے، اس لیے وہ گہری توجہ

کے ساتھ دعا کرتا ہے اور اپنے دل کی گہرائیوں سے خدا سے دعا کرتا ہے جب تک کہ وہ اسے جواب نہ دے دے۔

****

جب تھکا دینے والا معمول، جنسی جنون، مادی لگاؤ، جذباتی اضطراب، استحصال اور قربت سے نفرت کی طرف اچانک تبدیلی محبت کی جگہ لے لیتی ہے، تو محبت دلوں سے مٹ جاتی ہے اور ماضی بن جاتی ہے۔

****

وائلن کے نوحے اور بانسری کی آہٹ میں، اعضاء کی دھن اور عود کی آوازِ میں، میں خدا کی آواز سنتا ہوں روح کے دل میں وہ خوشی ہے جو میری روح ڈھونڈتی ہے میں نے اچانک اس کی خوشی محسوس کی ہے، اپنی خاموشی کے چھتے میں محفوظ میں چھتے کو نچوڑوں گا اور اس کے ذائقے کو چکھوں گا۔

خُدا کے لیے تڑپ کا مطلب ہے اُس سے محبت کرنا خُدا کے لیے تڑپ مخلص، پاکیزہ، گہرا اور تابناک ہونا چاہیے اگر ہم اُس کی طرف سے جواب حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو ہمیں اپنے دلوں کو اُس کے سپرد کر دینا چاہیے اور اُس کے لیے اپنے دلوں کی گہرائیوں سے اُس سے دعا کرنا چاہیے جب تک کہ ہمیں وہ مبارک جواب نہ مل جائے۔

الہی محبت موت سے زیادہ مضبوط اور عارضی زندگی کے کسی بھی مظہر سے زیادہ پائیدار ہے۔

****

غیر متزلزل استقامت کے ساتھ زندگی کی راہوں پر چلیں جو پیچھے ہٹنا یا پیچھے ہٹنا نہیں جانتا، اور اس پختہ یقین کے ساتھ کہ خدا کی تخلیقی اور لامحدود طاقت ہمیشہ آپ کا ساتھ دیتی ہے

خدا اس مخلص شاگرد کی دلی التجا کا جواب دیتا ہے جو اپنی آرزو اور تڑپ کا اظہار کرتا ہے اور اعتماد اور امید کے ساتھ اس سے مدد مانگتا ہے اور وہ یقیناً اس کے پاس آئے گا تاکہ اسے نجات دلائے اور اسے اس کی مشکلات سے نجات دے۔

تیرتا ہوا کمبل، جیسا کہ بابا پرمہنس نے بیان کیا ہے:

ایک دفعہ دو دوست ایک دریا کے کنارے چل رہے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ایک تیرتا ہوا کمبل نظر آیا ان میں سے ایک نے خود کو دریا میں پھینک دیا اور تیر کر "کمبل" تک جا پہنچا، تاہم، اسے کنارے پر واپس آنے میں کافی وقت لگ رہا تھا، اس کے دوست نے دیکھا کہ اسے "کمبل" میں دشواری ہو رہی ہے اور یہ اس کی تاخیر کی وجہ ہے، تو اس نے اسے پکارا:

"تم اسے چھوڑ کر واپس کیوں نہیں چلے جاتے؟"

اس کے دوست نے جواب دیا:

"میں یہی کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، لیکن کمبل مجھ سے چمٹا ہوا ہے اور مجھے جانے اور واپس نہیں آنے دے گا"

اس کی بڑی حیرانی میں اسے بہت دیر سے احساس ہوا کہ جس چیز کو وہ کمبل سمجھتا تھا وہ تیراکی کے ریچھ کے سوا کچھ نہیں تھا۔

[قدم اٹھانے سے پہلے اپنے پاؤں کی پوزیشن پر غور کریں!]

زیادہ تر لوگ عزم کرتے ہیں لیکن ان پر عمل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، اور نتیجے کے طور پر، وہ چوٹی پر چڑھنے کے خواب دیکھتے ہوئے بھی کامیابی کی چوٹی سے گر جاتے ہیں، جو لوگ اپنی قوت ارادی کو ضائع کرتے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کامیابی کے لیے جتنا زیادہ کوشش کرتے ہیں، اتنی ہی زیادہ وہ ناکامی کی دلدل میں دھنستے جاتے ہیں، جو مضبوط قوت ارادی رکھتے ہیں، وہ اپنی کوششوں سے باز نہیں آتے، خواہ وہ کتنی ہی بار کوشش نہ کر لیں، جب تک کہ وہ اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لیں۔

****

اے عالمگیر طبیب، مجھے اس وقت تک پینے دیں جب تک کہ میں آپ کے سکون کے میٹھے، شفا بخش پانیوں سے بجھ نہ جاؤں، تاکہ میں آپ کی تازگی بخش خوشی اور آپ کی قوتِ حیات کو محسوس کروں جو کمزوری اور تھکاوٹ سے اچھوت نہیں ہے۔

****

الہی آواز ان تمام مخلص دلوں سے بات کرتی ہے جو اعلیٰ کمپنوں سے گونجتے ہیں حکمت کی آوازِ ہم آہنگ خیالات کی تلاش میں آسمان کو عبور کرتی ہے جو امن، خوشی اور مقدس علم کی تلاش میں ہیں۔

****

انسان ہمیں اپنی نصیحت کرتا ہے اور پھر ہمیں اپنے اعمال کا پھل حاصل کرنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے [جو اس کی غلط نصیحت کا نتیجہ ہو] لیکن خدا ہمیں ہدایت دیتا ہے اور اس کا راستہ ہمیشہ خوشی اور بھلائی کی طرف جاتا ہے۔

آئیے ہم خدا کی روشنی میں جییں اور یہ سمجھیں کہ اس زمینی ڈراؤنے خواب کے پیچھے ایک ابدی بیداری ہے آئیے ہر تاریک سائے کے پیچھے الہی موجودگی کو محسوس کریں۔

****

جس طرح شہد کی مکھی ہمیشہ میٹھے پھولوں کی تلاش میں رہتی ہے، اسی طرح ہماری زندگیوں میں الہی محبت تب آئے گی جب وہ اچھے خیالات اور نیک نیتوں سے بھر جائیں گے۔

****

جب آپ دوسروں کو خوش کرتے، ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے اور انہیں محفوظ اور سکون کا احساس دلانے کے لیے خوشی سے بھر جاتے ہیں، تو آپ خدا کو خوش کرتے ہیں اور زندگی میں کامیاب تصور کیے جاتے ہیں۔

****

جب ہمیں اپنے دوستوں یا پیاروں کے ساتھ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہمیں جلد از جلد صورتحال کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ، الزام تراشی، بحث اور چیخ و پکار سے صورت حال کو بڑھانا بے معنی اور غیر دانشمندانہ ہے، چاہے دوسرا شخص غلطی پر ہی کیوں نہ ہو، ہم اپنی مثبت مثال کے ذریعے اپنے پیاروں کے رویے کو بہتر بنانے اور ان کی غلطیوں کو درست کرنے میں مدد کر سکتے ہیں، بجائے اس کے کہ سخت مذمت اور سخت الفاظ کا سہارا لیں۔

****

اے رب میں دعا کرتا ہوں کہ میری روح کو سکون ملے اور بے حسی کے بادلوں کے پیچھے امید کی کرنیں نظر آئیں، میرے دل کے آسمان پر یقین کا چاند طلوع ہو، تاکہ میں سکون اور ذہنی سکون محسوس کروں۔

اب میں آپ کو اپنے دماغ کے افق پر چمکتا ہوا محسوس کر رہا ہوں، اور آپ کی بابرکت روشنیٔ اور آپ کی تسلی بخش اور بابرکت موجودگی کی بدولت جہالت کے بادل چھٹ رہے ہیں۔

****

مخلص طالب کا دل مسلسل گونجتا ہے:

"میرے خدا اور میرے پیارے، میں اس دنیا کے جال اور فریب میں پھنسنا نہیں چاہتا، اور میں صرف لوگوں کی روحوں میں تیری محبت کو بیدار کرنا چاہتا ہوں، میرا دل، میری روح، میرا جسم، میرا دماغ اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب تمہارا ہے" ایسی محبت خدا تک پہنچنے کا راستہ تلاش کرتی ہے، اور ایسا طالب خدا کو پہچانتا ہے۔

اے میرے پیارے خدا، میں جانتا ہوں کہ تو ہر جگہ موجود ہے، جس طرح بے دبے زیتون میں قیمتی تیل چھپا ہوا ہے، اسی طرح تیرے بابرکت

وجود کا تیل بھی تجھ پر غور و فکر اور تیرے لیے مسلسل بڑھتی ہوئی آرزو میں کشید ہے۔

****

فتنے خوشی کا ایک فریب دینے والا، متضاد، اور پیش گوئی کرنے والا مجبوری خیال ہے۔ اس خیال سے پیدا ہونے والی توانائی کو سچائی کی تلاش میں استعمال کیا جانا چاہیے جو خوشی لاتی ہے، بجائے اس کے کہ گمراہ کن کاموں میں جو پریشانی اور تکلیف کا باعث ہوں۔

تجربہ، ضبط نفس اور حکمت کے ذریعے، ہم اس دنیا کے معمولی، جھوٹے دلکش اور خدا کی عظیم اور لامحدود خوبصورتیوں اور خوشیوں کے درمیان فرق کرنا سیکھتے ہیں۔

****

* میرے دل میں ایمان بدیہی ادراک سے پیدا ہوا ہے۔ یہ مجھے ترغیب دیتا ہے اور سرگوشی کرتا ہے کہ میں اپنے اندر الہی محبت کے خزانے کو کھودوں

خدا کے بارے میں سوچنا اس دنیا کی پریشانیوں کا سب سے بڑا تریاق ہے، اس لیے میں اس پر خلوص، گہرائی اور مستقل مزاجی سے عمل کروں گا۔

* اے رب، میرے غور و فکر کی آنکھ کو چھو تاکہ وہ اندر کی طرف مڑ جائے اور میرے دل میں روحانی خوشی کا سورج چمکتا ہوا دیکھے۔

اور مجھے سکون کے دروازے کھولنے میں مدد کریں تاکہ آپ کی بابرکت روشنی کی شفا بخش کرنیں حاصل کر سکیں

میں مایوسی کو دور کروں گا اور آپ کی موجودگی کو محسوس کرنے کی پوری کوشش کروں گا، اے رب، غور و فکر میں، اور میں اپنے دل اور اعضاء کے ساتھ آپ کو تلاش کروں گا جب تک کہ آپ اپنے آپ کو مجھ پر ظاہر نہ کریں۔

اپنے خیالات کو وقتی اور بدلتے ہوئے حالات اور حالات تک محدود رکھنے سے خارجی امور کی آگاہی محدود ہو جائے گی، اس کے بجائے، کسی کو ابدی، غیر متبدل ہونے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے اور اسے توجہ اور فکر کا مرکز بنانا چاہیے جو ایسا کرتے ہیں وہ روحانی مقناطیسیت سے ڈھکے ہوئے اور الہی روشنی سے منور ہو جاتے ہیں۔

****

اے رب میری روح کے پھول سے تیری خوشبو نکلے اور روحوں کو تیری بارگاہ کی طرف کھینچ لے

آپ کی محبت میرے دل میں دھڑکتی رہے، تاکہ یہ سب کے ساتھ ہم آہنگی اور اتفاق سے دھڑکے۔

میرے خیالات کو برکت دے، اے رب، کہ میں اپنی روح کے پیاسوں کو تیرے امن کے چشمے تک پہنچاؤں، میرے ابدی مہمان بن کر میرے سکون اور خوشی کے مندر میں سکونت کرے

میں آپ کو کبھی نہیں بھولوں گا، اور میں آپ کے بغیر زندگی کی راہوں پر کبھی نہیں چلوں گا۔

مجھے زبردست دلی آرزوئیں عطا فرما، اور تیری عقیدت کی زندہ گونج میں، مجھے اپنی مبارک آواز سننے دو۔

ہر روز میں اپنے دماغ کے اندر زیادہ سے زیادہ خوشی تلاش کروں گا اور مادی خواہشات کے ذریعے کم سے کم

میں تیرے حضور سجدہ ریز ہوں، شکرگزاری کے ساتھ، کیونکہ تیرے فضل سے، میرے روحانی میلانات اور مثبت رجحانات زندگی کی منفی اور برائیوں پر قابو پا لیں گے، مجھے نقصان دہ عادات کو ترک کرنے اور اچھے نتائج لانے والی مفید عادات کو فروغ دینے کے عزم کو مضبوط کرنے میں مدد کریں اور میرے دل میں امید کے شعلے کو تیرے سفر میں جلائے رکھنے میں میری مدد کریں۔

****

انسان کو خواہشات، خواہشات اور نقصان دہ عادات کا غلام نہیں ہونا چاہیے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مرضی کو استعمال کرنے سے گریز کیا جائے، بلکہ اس کے اطلاق میں فہم و فراست کا استعمال کیا جائے تاکہ وہ رضائے الٰہی کے مطابق ہو۔

جو بھی خوشی اور کامیابی کا خواہاں ہے اسے خدا پر پختہ یقین ہونا چاہیے، اپنے شعور کو اندرونی سکون اور سکون کی سطح تک بڑھانا چاہیے، ہمت اور دلیری پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے، قوت ارادی اور عزم کا مالک ہونا چاہیے، اور اپنے فرائض کو سکون اور اعتماد کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔

****

میں اپنی پوری زندگی ایک مخلص شخص کو دینے کے لیے تیار ہوں، لیکن میں منافق اور بے غیرت لوگوں سے پرہیز کرتا ہوں، نہ کسی کی

چاپلوسی کرتا ہوں اور نہ ہی کسی کو دھوکہ دیتا ہوں، اور ہمیں دنیا میں ایسے ہی رہنا چاہیے۔

****

ہمیں حوصلے ہونا چاہیے، مخلص ہونا چاہیے اور اپنے آپ کو نہ صرف ان لوگوں سے گھیرنا چاہیے جو ہم حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں، بلکہ ان لوگوں سے بھی جو ہمیں متاثر کر سکتے ہیں۔

****

میں خدا سے اپنی طاقت مستعار لے کر ہی اپنے تمام فرائض انجام دے سکتا ہوں اس لئے میری پہلی خواہش خدا کو راضی کرنا میرے دل کی پہلی محبت ہے، میرے اندر سب سے بڑی آرزو ہے اور میری مرضی اور دماغ کا آخری ہدف ہے۔

توازن خوبصورت ہے اور اسے ہمارے احساسات اور خیالات کی بنیاد اور بنیاد ہونا چاہیے۔

****

پرہیزگار شخص، بے غرضی کا عاشق، خود غرضی کو اپنے اوپر مسلط نہیں ہونے دیتا، کیونکہ خالص خوشی کا تجربہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ کوئی وسیع النظر اور رحم دل، دوسروں کے ساتھ ساتھ اپنے لیے خوشی کا متلاشی اور خواہش مند نہ ہو، یہ ایک آفاقی اور نہ بدلنے والا اصول ہے۔

****

مجھے اب بھی یاد ہے جب مجھے ایک غیر متوقع تجربہ ہوا تھا۔ غور و فکر کے بادلوں کے پیچھے سے روحانی مسرت کی صبح اچانک نمودار ہوئی اور میرے وجود کو لپیٹ لیا۔

اس بابرکت تجربے نے تمام توقعات سے بڑھ کر مجھے ایک ناقابل بیان خوشی محسوس کی، اور خوشی کی روشنی نے میرے شعور کے ہر تاریک گوشے کو روشن کر دیا، الجھنوں اور سوالات کے سائے کو دور کر دیا، وہ روشنی — ایکس رے کی طرح — کھردری سطحوں سے چھید گئی اور ایسی چیزوں کو ظاہر کیا جو عام بصارت کے افق سے پرے ہیں۔

****

آپ کے دل کی مسلسل دھڑکن آپ کے علم کے دروازوں سے باہر لامحدود طاقت کی موجودگی کا اعلان کرتی ہے، ہمہ جہت زندگی کی نرم دھڑکنیں آپ کو سرگوشی کرتی ہیں:

" میری زندگی کا صرف ایک معمولی سلسلہ نہ حاصل کرو، بلکہ اپنے حواس کا دائرہ وسیع کرو اور مجھے اپنے خون، جسم، دماغ، حواس اور روح کو اپنی کائناتی زندگی کی نبض میں غرق کرنے دو"

****

اے میرے رب مجھے ہر عمل میں تیری موجودگی کا احساس دلانے دے کہ میں تیرے آنے کی صبح کا انتظار کر رہا ہوں اس خوف کے سائے کو دور کرنے میں میری مدد کر جو تیری ہدایت کی روشنی کو دھندلا دے اور میری آرزو کے پھول میرے دل کے باغ میں کھلیں۔

****

کامیابی کے مثبت خیالات کے ساتھ ناکامی کے خیالات کو دور کریں اور پر امید رہیں، اور ان کے بارے میں نہ سوچ کر خوف سے چھٹکارا حاصل کریں

خوشی کی روشنیہ سے غموں کو دور کریں، اور فضول باتوں کو پیار اور شائستگی سے بدل دیں۔

صحت کے تخت سے غیر صحت بخش خیالات کو ہٹا کر ان کی جگہ صحت مند خیالات اور صحت مند احساسات لے آئیں

اپنے دل کے اضطراب اور اضطراب کو دور کریں اور اپنی زندگی کے افق سے جہالت کے بادلوں کو ہٹا دیں

****

زندگی کی جنگ میں فتح حاصل کرنے والا اپنے دکھ کو اپنے سینے پر عزت کا نشان بنا کر رکھتا ہے۔

****

اے رب مجھے برکت دے کہ میں صرف اچھا ہی دیکھوں، صرف اچھا ہی سوچوں، اور صرف نیک اور نیک لوگوں کے ساتھ رفاقت رکھوں اور مجھے تیرا غور کرنے کی توفیق دے، اے تو جو تمام بھلائیوں اور راستبازیوں کا سرچشمہ ہے۔

اندھیروں کے بھوتوں کو مجھ سے دور رکھ اور آسمان کے دل اور میرے دل اور میرے جذبات کے دروازے سے میری طرف دیکھ اور مجھے تیری محبت کے مندر میں ظاہر کرے

****

ہمیں اپنے جذبات کو ہر وقت قابو میں رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے، تاکہ جب بھی ہم برے کردار کے لوگوں سے ملیں جو دوسروں کا سکون خراب کرنا اور اپنے اردگرد کا ماحول خراب کرنا چاہتے ہیں تو ہم اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکیں اور خود کو روک سکیں۔

ایک شخص کے رویے میں سب سے پہلے غور و فکر خود کی بہتری ہے
ایک اچھا انسان اپنے اچھے اخلاق کے ذریعے اپنے اردگرد کے لوگوں کو بہتر کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔

****

خواہشات کا جنون ذہن کو اندھا کر دیتا ہے اور جب خواہشات کی دھند انسان کی عقل پر حاوی ہو جاتی ہے تو وہ اپنا اندرونی توازن کھو بیٹھتا ہے اور بغیر فہم و فراست کے کام کرتا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ فطری فہم ہر صحیح عمل اور راست رویے کے پیچھے محرک ہوتی ہے جب انسان کی ذہنی صلاحیتوں کا سٹیئرنگ وہیل ٹوٹ جاتا ہے، تو وہ لامحالہ تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

****

جلد یا بدیر، زندگی کے سراب مٹ جائیں گے، اور اس کا مقصد واضح ہو جائے گا جب بچپن اور جوانی کے بھرم بکھر جائیں گے تو کیا رہ جائے گا؟ ہم حقیقی خوشی صرف خدا کے قرب اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنے میں پا سکتے ہیں، جو روح کو سکون اور سکون سے بھر دیتی ہے۔

****

ہمیں اپنی توقعات میں حقیقت پسندانہ ہونا چاہئے اور خدا سے صرف ہماری ضروری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دعا کرنی چاہئے، اور حقیقی ضروریات اور غیر ضروری خواہشات کے درمیان فرق کو جاننا ضروری ہے اور کیا غیر ضروری ہے کے درمیان فرق کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ منطق اور استدلال کا سہارا لیا جائے اور جراثیم سے پاک چیزوں کو حاصل کرنے کی خواہش نہ رکھیں جو ہمیں فائدہ نہیں پہنچاتی ہیں اور اس کے بغیر بہتر ہے۔

****

میں دور دراز سیاروں اور ستاروں سے بھی آگے جا سکتا ہوں۔
لیکن میں ہمیشہ تم سے پیار کروں گا۔
آپ کے پیروکار آ سکتے ہیں، یا وہ اپنے راستے پر چل سکتے ہیں۔
لیکن میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گا اور آپ سے پیار کروں گا۔
میں متعدد اوتاروں کی لہروں سے اچھل سکتا ہوں۔
میں خود کو تنہا اور تنہا محسوس کرتا ہوں۔
تاہم، میں ہمیشہ آپ سے محبت کروں گا
مشغول دنیا آپ کو بھول سکتی ہے۔
لیکن میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔
میری آواز ختم ہو سکتی ہے اور مجھے ناکام کر سکتی ہے۔
لیکن میں اپنی روح کے الفاظ میں سرگوشی کروں گا:

"میں تم سے ہمیشہ پیار کروں گا"
آزمائشیں، بیماریاں اور موت مجھے الگ کر سکتی ہیں۔
میرے جسم کو چھان لیا گیا، لیکن جب تک یہ میری یاد میں رہتا ہے۔
امید کی کرن باقی ہے۔ میری مرتی آنکھوں میں دیکھو
ان کے ذریعہ میں آپ کو بتاؤں گا:
میں تم سے ہمیشہ محبت کروں گا۔
اور میں ہمیشہ آپ کا وفادار رہوں گا!
****

جب آپ کہتے ہیں کہ "خدا میرے ساتھ ہے" تو آپ کو دوسروں کے خیالات سے ہی بھلائی حاصل ہوگی، کیونکہ اس کا سب سے مقدس نام ایک اعلیٰ طاقت ہے، ایک ناقابل تسخیر ڈھال ہے جس کے خلاف تمام منفی کمپن اور خیالات جھک جائیں گے اور منحرف ہوجائیں گے۔

روحانی خوشی خدا کے مسلسل غور و فکر اور اس کے لئے مسلسل بڑھتی ہوئی آرزو میں ہے، اور ایک وقت آئے گا جب ذہن مزید ڈگمگا یا اضطراب سے متزلزل نہیں ہوگا، پھر کوئی جسمانی تکلیف یا نفسیاتی بحران شعور کو زندہ خدا کی موجودگی سے ہٹانے کے قابل نہیں ہوگا۔

خُدا کے قریب محسوس کرنا، اُس کے بارے میں سوچنا، اور اُس کی موجودگی کو مسلسل محسوس کرنا کتنا شاندار ہے!
****

آپ کو امید اور خوشی کے ساتھ اپنے جائز مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس کے حصول کی محض امید سے آپ کی روح کو خوشی ملنی چاہیے جب آپ اس مقصد کو حاصل کر لیں تو آپ کو بھی خوش ہونا چاہیے کیونکہ یہ آپ کی خوشی کے لائق ایک کامیابی ہے۔
****

کہا جاتا ہے کہ شہد کی مکھی کمل کی خوشبو سے اس قدر مسحور ہوتی ہے کہ پھول کے دل میں دیر تک رہتی ہے، امرت چوستے ہوئے اس پر کنول کی پنکھڑیاں بند ہو جاتی ہیں اور وہ کنول کے اندر ہی اپنی موت سے ہمکنار ہو جاتی ہے، پھر وہاں شمالی علاقہ جات کا ہرن ہوتا ہے، فلو کی دھنوں کے نشے میں مست ہو کر جب اس کے پاس آتا ہے اور فلو کی آوازیں آتی ہیں۔ اس کی مہلک قسمت کو پورا کرتا ہے کچھ پالتو ہاتھی بھی ہیں؛ مادہ ہاتھی کو دوسرے ہاتھیوں کو لالچ دینے اور پکڑنے کے

لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس تناظر میں ایک عظیم فلسفی نے کچھ اس طرح کہا:

شہد کی مکھی خوشبو سے مسحور ہوتی ہے۔
اور ہرن سیٹی بجاتا ہے۔
قید میں ہاتھی گر جاتا ہے۔
جذباتی رابطے کی وجہ سے

لیکن اس انسان کا کیا ہوگا جو ان تمام حواس کا مالک ہے؟ اسے فلسفی کی نصیحت یہ ہے: "اپنے حواس کے غلام نہ بنو، اور کسی چیز یا کسی کو اپنے قابو میں نہ آنے دو"

جہاں تک میرا تعلق ہے، میں کہتا ہوں: "یاد رکھو کہ آپ کے تمام حواس آپ کی خدمت میں لگائے گئے ہیں اور آپ کو آپ کے احکام کو سننا چاہیے اور اپنی ہوش مندی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔"

****

پانی اور برف دو غیر مرئی عناصر آکسیجن اور ہائیڈروجن کے مظہر ہیں اور ان کا وجود محض ایک بے شکل اور عارضی ہے۔ اسی طرح انسانی ذہن اور مادّہ عالمگیر ذہن کے مظہر ہیں، صرف ایک محدود، نسبتی وجود رکھتے ہیں، کیونکہ حقیقت میں، صرف عالمگیر ذہن ہی حقیقی طور پر موجود ہے۔

****

ایسے لوگ ہیں جو کسی پر بھروسہ نہیں کرتے اور سچے دوست تلاش کرنے کے امکان پر شک کرتے ہیں۔ کچھ تو دوستوں کے بغیر کرنے کی اپنی قابلیت پر بھی فخر کرتے ہیں لیکن جو دوسروں کے ساتھ پیار اور دوستی ظاہر کرنے سے قاصر ہیں وہ روحانی وسعت کے قانون کو نظر انداز کرتے ہیں، جس کے ذریعے روح اپنے افق کو وسیع کرتی ہے اور الہی روح کی آغوش میں واپس آتی ہے۔

****

جب کوئی شخص اپنے آپ کا تجزیہ کرتا ہے تو اسے اپنی کمزوریوں کو ختم کرنے اور خود کو وہی بنانے کی شدید خواہش ہونی چاہیے جو اسے ہونا چاہیے اور ان خامیوں کو تسلیم کرتے ہوئے جن پر ایماندارانہ خود تجزیہ روشنی ڈالتا ہے، حوصلہ شکنی کو اس کے عزم کو کمزور نہ ہونے دیں۔

****

خوشی کی دو شرطیں: سادگی سے رہنا اور اعلیٰ سوچنا

جب میں بچپن میں تھا تو میں نے خدا کو ایک خط لکھا تھا کہ میں جوان تھا اور بمشکل لکھنا جانتا تھا، لیکن میں نے اسے بہت سی باتیں بتائیں میں نے اپنے لیے کچھ نہیں مانگا، لیکن میں نے اس سے کہا کہ وہ مجھے اپنے بارے میں کچھ سکھائے، اور میں ہر روز ڈاکیے کا انتظار کرتا تھا کہ وہ میرے خط کا جواب لائے۔

میں نے اپنے دل میں کبھی شک نہیں کیا اور ایک دن مجھے رویا میں جواب ملا، جب میں نے ایک مبارک پیغام کے خطوط کو سنہری روشنی سے چمکتے دیکھا تو میں اسے اچھی طرح سے نہیں پڑھ سکتا تھا، لیکن میں نے پیغام کو اس طرح سمجھا: "میں زندگی ہوں اور میں محبت ہوں، اور میں آپ کے والدین کے ذریعے آپ کی دیکھ بھال کرتا ہوں!" تب میں نے خدا کی موجودگی کو سمجھا اور محسوس کیا۔

****

ماضی کی مشکلات کو بھلا کر کام کروں گا، حال کا مقابلہ ہمت سے کروں گا، اللہ پر بھروسے کے ساتھ مستقبل کا انتظار کروں گا۔

میں جانتا ہوں کہ وہ تمام نیک خواہشات جو میں اپنے دل میں محسوس کرتی ہوں خدا کی مدد سے پوری ہوں گی۔

میں زندگی کے معنی کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کے لیے اپنے آپ کو بہتر بنانے کی پوری کوشش کروں گا، اور میں حکمت حاصل کرنے، روح کی بصیرت کو بیدار کرنے اور حتمی سچائی کے ساتھ متحد ہونے کی پوری کوشش کروں گا۔

****

اے خُداوند، میں اُس نور اور محبت سے خوش ہوں گا جو تیرے فضل و کرم سے ہے، اور تیری مہربانی کے اعتراف میں تیرا شکر اور شکر کی آیات بلند کروں گا۔

میں فکر، قول اور عمل میں اخلاص اختیار کروں گا اور دوسروں کو خوش کرنے کی کوشش کروں گا کیونکہ میری خوشی ان کی خوشی سے آتی ہے، اور میں اپنی چھوٹی ذات کو پوری کائنات کی ذات میں گھلاؤں گا۔

محبت تمام تخلیق کی نبض ہے۔

محبت دو دلوں کے درمیان ایک خاموش گفتگو ہے۔

محبت تمام مخلوقات کے لیے خدا کی پکار ہے۔

تاکہ یہ اپنے آسمانی گھر کائناتی اتحاد کے گھر میں واپس آجائے۔

محبت پھولوں کے باغوں میں جنم لیتی ہے یہ سب سے پرانا اور میٹھا امرت ہے جو وفادار اور سچے دلوں کی شیشیوں میں محفوظ ہے

جو لوگ اپنے آپ کو جانتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ کاموں کو پورا کرنے کے لیے ضروری تمام طاقت خدا کی طرف سے آتی ہے۔ جو لوگ روحانی سکون (دماغی سکون) حاصل کرتے ہیں وہ ایک نئی داخلی خوشی کا تجربہ کرتے ہیں، اس زمین پر ان کے کردار سے قطع نظر ایسا شخص اپنی زندگی خدا کی مرضی کے مطابق گزارتا اور چلاتا ہے۔

****

دماغی خلفشار ذہن میں خلل ڈالتا ہے اور خلل ڈالتا ہے، ایک غیر مستحکم مزاج واضح نقطہ نظر کو دھندلا دیتا ہے، اور جذباتی اشتعال غلط فہمیوں کا سبب بنتا ہے، زیادہ تر لوگ سمجھ بوجھ اور غور و فکر کے ساتھ کام نہیں کرتے، بلکہ اپنے مزاج کے مطابق کرتے ہیں، مزید برآں، تعصبات اور تعصبات تفہیم کی عینک پر بادل ڈالتے ہیں، تفہیم کو بگاڑ دیتے ہیں، اس لیے غیر واضح اور غیر واضح ذرائع کو روکنا ضروری ہے۔ الجھن، اشتعال انگیزی، اور تعصب جو صحیح فیصلے اور درست ادراک میں رکاوٹ ہے۔

****

اس کائنات کا ایک رب ہے جس نے انسان کو آزادی، صلاحیت اور عقل عطا کی ہے انسان عقل کے عطیے سے خدا کو پا سکتے ہیں لیکن اگر وہ زندگی کے معنی تلاش کرنے اور اپنے خالق کو جاننے کے لیے ضروری کوشش کیے بغیر فضول خرچی میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں تو وہ اللہ کی عطا کردہ قیمتی توانائیوں کو ضائع کرتے ہیں اور حقیقی خوشی کبھی نہیں پا سکتے۔

اگرچہ میں بہت سے کام کرتا ہوں، لیکن میں اپنے کاموں میں کوئی پابندی محسوس نہیں کرتا، کیونکہ مجھے احساس ہے کہ یہ دنیا میرا گھر نہیں ہے۔

****

خدا کی تلاش ہمیں زندگی کی کشمکش میں اپنے مادی، فکری اور سماجی فرائض کو نظرانداز کرنے سے باز نہیں آتی دوسری طرف، حقیقی روحانی طالب اپنے جذبات، عادات اور خواہشات پر ضبط نفس اور کنٹرول سیکھتا ہے تاکہ زندگی کے مندر کو جہالت کے اندھیروں سے آزاد کرایا جا سکے تاکہ وہ ایک اندھیرے گھر کی موجودگی کا احساس نہ کرسکے جس میں وہ روحانیت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بیداری کا تجربہ اس وقت

تک نہیں ہو سکتا جب تک جہالت اور نفسیاتی اختلاف کی قوتیں انسان پر حاوی رہیں

****

سمندر اپنے آپ کو ایک پیالے میں ڈالنا چاہے، لیکن پیالہ صرف اپنا ہی رکھ سکتا ہے، اسی طرح، سچائی سب کے لیے ہے، لیکن محدود شعور رکھنے والوں کو تلاش اور دریافت کرنے کے لیے گہرائی تک نہیں جانا جاتا، نہ ہی وہ سطح کے نیچے غوطہ لگانے کی زحمت کرتے ہیں۔ لہذا، وہ سچائی کو تلاش نہیں کر سکتے ہیں، ہمیں گہرائی سے تحقیق کرنے اور خزانے کو کھولنے کے لئے اپنی پوری کوشش کرنی چاہئے

****

وہ کسی بھی منفی سوچ کو مسترد کرنا پسند کرتا ہے جو اس کے شعور میں دخل اندازی کرنے کی کوشش کرتا ہے جب کہ وہ کسی سنجیدہ معاملے یا اہم مسئلے پر توجہ مرکوز کرتا ہے زیادہ تر لوگ دیگر چیزوں کے بارے میں سوچتے ہیں جب وہ اہم کام کر رہے ہوتے ہیں مثال کے طور پر، جب جج کسی دوسرے شخص کے لیے زندگی یا موت کے نازک معاملے پر اپنا حتمی فیصلہ سنا رہا تھا، وہ ساتھ ہی اس کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس کی بیوی کی طرف سے اس کے ساتھ ہونے والے ناروا سلوک کے بارے میں سوچ رہا تھا اور اسی دن وہ گھر سے باہر نکلنے پر مجبور تھا۔

اگر یہ جج غلط فیصلہ کرتا ہے اور ارتکاز کی کمی کی وجہ سے کسی بے گناہ کو موت کی سزا سناتا ہے، تو وہ بدلے میں سب سے بڑے جج کے سامنے ملزم اور مجرم ٹھہرائے گا، جو کہ وہ عالمگیر قانون ہے جو کسی قسم کی طرفداری یا اقربا پروری کو نہیں جانتا۔

****

تیرے الہام کی ہوا نے تمام بادلوں کو دور کر دیا ہے اور میرے خیالات کا آسمان اب صاف اور پاک ہے اور میں پاکیزہ آنکھوں سے تجھے ہر جگہ دیکھتا ہوں تیرے بابرکت آفتاب کی کرنیں میرے وجود کی گہرائیوں میں داخل ہوتی ہیں اور نسلوں کی بھوک کے ساتھ میں تیرے بابرکت نور سے پرورش پاتا ہوں۔

****

اس بے چین، خطرناک اور غیر یقینی دنیا میں آپ خود کو بالکل تنہا محسوس کرتے ہیں صرف اللہ آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا اور نہ ہی آپ کی امیدوں کو مایوس کرے گا۔

مجھے برکت دے، اے رب، تاکہ میں اپنے اندر روحانی طاقت اور کامیابی کے بیج کاشت کروں، اور تاکہ میں اس طاقت کو ان طریقوں سے استعمال کروں جن سے آپ خوش ہوں۔

****

اے رب، اپنے خیالوں کی تنہائی میں، میں تیری آواز کو سننے کو ترستا ہوں، دنیاوی آوازیں میری یاد میں بسی ہوئی ہوتی ہیں، میں تیری پر سکون آوازِ کو سننے کی آرزو رکھتا ہوں جو میری روح کے اندر گونجتی ہے، میرے وجود کو تھام لے اور مجھے اپنے اندر اور اپنے چاروں طرف تیری بابرکت موجودگی کا احساس دے۔

****

یہ بتانا آسان ہے کہ انسان ذہنی طور پر پرامن ماحول سے پرورش پاتا ہے یا جھگڑالو۔

****

اندرونی خوف، نفسیاتی پریشانی، یا غلط قسم کے دوستوں اور رشتے داروں کے ساتھ میل جول کی وجہ سے پیدا ہونے والی اضطراب، یہ سب ایک الجھے ہوئے دماغ اور پریشان مزاج میں حصے ڈالتے ہیں، دوسری طرف پرسکون اور پرامن مزاج رکھنے والے، ایک صحت مند اور مقناطیسی ذہنیت پیدا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

****

خدا ہمیں اپنے عزم کو مضبوط کرنے کے لیے آزماتا ہے، ہمیں توڑنے کے لیے نہیں، اگر ہم اپنا سارا بھروسہ جسم پر رکھیں تو جہالت ہمیں تباہ کر دیتی ہے، جو لوگ سچائی کی تلاش میں ثابت قدم رہتے ہیں وہ ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں، یہ دنیا ایک بھڑکتی ہوئی بھٹی ہے جس میں ہماری روحیں حکمت اور روحانی طاقت کے فولاد بن کر ابھرتی ہیں۔

انسان غیر استعمال شدہ صلاحیتوں کے مالک ہیں - وہ تمام طاقت جس کی انہیں ضرورت ہے خدا نے انہیں عقل کی طاقت سے نوازا ہے تاکہ وہ خود کو دنیاوی مجبوریوں سے آزاد کر سکیں جو انہیں پابند کرتی ہیں اور انہیں عادات اور خواہشات کا اسیر رکھتی ہیں جو آج یہ عزم کرتے ہیں کہ زندگی کے چیلنجوں کو ان کی خواہش کو توڑنے اور ان کی ترقی میں رکاوٹ نہیں بننے دیں گے انہیں ان پر قابو پانے کی صلاحیت دی جائے گی۔

****

ایمانداری کے نام پر اپنے تمام راز دوسروں پر افشا نہ کریں اگر آپ اپنی کمزوریوں کو بے پروا لوگوں کے سامنے بے نقاب کریں گے تو وہ آپ کا مذاق اڑانے کے موقع سے استفادہ کریں گے جب وہ آپ کو نقصان پہنچانا چاہیں گے تو انہیں وہ چیز کیوں دیں جو وہ آپ کے خلاف استعمال کریں اور آپ کو تکلیف پہنچائیں۔

****

اے میرے دل کے تروتازہ پینے میں تجھے بار بار پیتا ہوں، پھر بھی میرے شعور کی بوتل ہمیشہ چھلکتی رہتی ہے مجھے اس بابرکت مشروب کا نام نہیں معلوم لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ عشقِ الٰہی کا امرت ہے جو مجھے نئی روحانی مسرت عطا کرتا ہے۔

روحانی مسرت ہمیشہ تازہ ہوتی رہتی ہے کیونکہ یہ وقتی خواہشات سے پیدا نہیں ہوتی یہ تڑپ روح میں ان لمحات میں ظاہر ہوتی ہے جب ذہنی اضطراب پگھل جاتا ہے اور نقصان دہ عادات اور پریشان کن رجحانات روح کی بصیرت کی گہرائیوں سے نکلنے والے اندرونی سکون کے لمس میں ختم ہو جاتے ہیں۔

****

زمین کے امیر اور روح کے امیر میں کوئی موازنہ نہیں کیونکہ روح کے امیر اللہ کی نظر میں امیروں سے زیادہ امیر ہیں

آج میں نے عزم کیا ہے کہ کھوئی ہوئی امیدوں اور ادھورے خوابوں پر مایوسی، مایوسی اور پشیمانی کا شکار نہیں ہوں گے، بجائے اس کے کہ میں خود کو محدود اور محدود رہنے دوں، میں حکمت کے اشارے کے مطابق زندگی گزاروں گا، یہ جانتے ہوئے کہ ایسا کرنے سے مجھے وہ خوشی ملے گی جس کی میں تلاش کرتا ہوں۔

****

اے رب، تیرا شکر ہے کہ مجھے ہمیشہ یاد کرنے کے لیے، یہاں تک کہ جب میں تجھے یاد نہیں کرتا ہوں، اور جو نعمتیں تو نے مجھے عطا کی ہیں ان کے شکر گزار ہونے کے لیے، مجھے برکت عطا فرما تاکہ میں ہمیشہ تیری یاد کے ساتھ زندہ رہوں۔

****

جب شعور تعصب سے پاک ہو جائے گا اور وہموں سے آزاد ہو جائے گا، تو ہم ایک ایسی سمجھ کے مالک ہوں گے جو ہمیں نہ صرف مخصوص اوقات میں بلکہ ہماری زندگی کے ہر دن ہمارے جسموں کی جوانی اور جوانی کی تجدید کرکے، اپنے خیالات کو تقویت دے کر، اور ہماری روحوں کو حکمت اور خوشی کے دھارے سے بھرتی ہے۔

****

غیر ضروری بات کہے بغیر سچ بولنے کی عادت ڈالیں اور ایسی کوئی بات کہنے سے گریز کریں جس سے دوسروں کو نقصان پہنچے یا جو سچائی کی خدمت نہ کرے۔

****

زیادہ تر تاجر نہ تو پیسہ کمانے میں ماہر ہوتے ہیں، نہ ہی اپنے کاروبار کو سنبھالنے میں کامیاب ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ سمجھدار شوہر ہوتے ہیں، کیونکہ جب وہ اپنے دفتر میں ہوتے ہیں تو وہ اپنی بیویوں کے ساتھ گھریلو مسائل میں مشغول رہتے ہیں، اور جب وہ گھر میں ہوتے ہیں تو ان کا دماغ اپنے کام کے مسائل سے ہڑپ کر جاتا ہے، کسی کو ایک وقت میں ایک سے زیادہ چیزوں پر توجہ دینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

****

اگر کوئی غلط شخص اپنے آپ کو سنوارنے اور اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کر کے اپنی حالت بہتر کرنے کا ارادہ کر لے تو وہ بہتر بدل جائے گا جبکہ ایک روحانی شخص اپنی روحانیت کھو بیٹھتا ہے اور غلط مقاصد اور برے رجحانات رکھنے والوں کی صحبت میں پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

****

یاد رکھیں کہ خدا کے قریب ہونے کی خواہش قوتِ ارادیۂ کا سب سے بڑا اور عمدہ استعمال ہے، کیونکہ صرف خدا ہی ازلی اور ابدی ہے، اور اسی کی طرف سے تمام بھلائیاں آتی ہیں، اپنی قوت ارادی کو فروغ دیں اور نقصان دہ خواہشات سے بچیں؛ ان کی تکمیل کے لیے اپنی قوتِ ارادیۂ کا استعمال نہ کریں، کیونکہ یہ ایک فضول کوشش اور توانائی کا ضیاع ہے، اس زندگی میں اپنے فرائض کو اپنی استطاعت کے مطابق پورا کریں، اس کے ساتھ ساتھ زندگی کو ایک لمحاتی خواب کے طور پر دیکھتے ہوئے اپنے عزم کو تیز کریں اور اپنی مرضی کو خدا کے علم میں ڈھالیں۔

****

اگر کوئی شخص اپنی زندگی حکمت اور بصیرت کے ساتھ گزارے تو اسے موت ایک انعام اور ایک بہتر دنیا میں ایک بہتر حالت کی طرف منتقلی کا پتہ چلے گا۔

****

ماسٹر پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد کو مندرجہ ذیل مشورہ دیا:

یک طرفہ نہ بنو۔ اس کے بجائے، نظم و ضبط کی زندگی بسر کریں، اپنے فرائض کو ترجیح دیں ڈیوٹی رضامندی اور حقیقی خواہش کے ساتھ کام کرنا ہے، ناراضگی یا احساس ذمہ داری کے ساتھ نہیں، جب کہ روحانی اور اخلاقی بیداری سب سے زیادہ ہونی چاہیے، مادی ڈیوٹی کو نظرانداز

نہیں کیا جانا چاہیے، کیونکہ یہ انتہائی اہم ہے اور اسے سماجی، قومی اور بین الاقوامی ذمہ داریوں سے تقویت ملنی چاہیے۔

****

"اور سب سے بڑھ کر، اپنے ساتھ ایماندار رہو"

یہ فقرہ شیکسپیئر کے ہیملیٹ میں پولونیئس کو دیے گئے مشورے کے مشہور ٹکڑوں کی فہرست کا تاج بناتا ہے، اور اس کا مطلب ہے، دوسری چیزوں کے ساتھ، اپنے آپ سے سچا ہونا اور وہ کام نہ کرنا جو کسی کو گہرا محسوس ہوتا ہے، درحقیقت، ایک صاف اور زندہ ضمیر اپنے مالک کو ایک ایسی خوشی اور طاقت عطا کرتا ہے جو کائنات کے تمام خزانوں کی قدر اور اہمیت سے بالاتر ہے۔

****

اعلیٰ ارتکاز کی طاقت اضطراب کے طوفانوں کو پرسکون کرتی ہے، پریشانیوں کی رفتار کو کم کرتی ہے، بے لگام خواہشات کو روکتی ہے، اور الٰہی حکمت کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے جو نہ بدلتی ہے اور نہ ہی بدلتی ہے۔

****

کامیابی کا دارومدار قسمت یا قسمت پر نہیں ہے بلکہ خود کی صف بندی پر، غور و فکر کے ذریعے، کائنات کے قوانین کے ساتھ

****

کسی چیز کو اور کسی کو دل کے تخت پر قبضہ کرنے کی اجازت نہیں ہے جو صرف خدا کے لئے وقف ہونا چاہئے

****

انسان کا مزاج ان کے جذبات کو ٹھنڈا اور ان کی سمجھ میں کمی لاتا ہے، جس سے ان کے لیے دوسروں کے ساتھ ملنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

****

گھریلو زندگی جنت ہونی چاہیے لیکن بدمزاجی اسے جہنم میں بدل سکتی ہے ایک شوہر کام سے گھر آکر اپنی بیوی کو افسردہ اور پریشان پاتا ہے جس سے اس کے لیے اس سے بات چیت کرنا ناممکن ہو جاتا ہے یا وہ خراب موڈ میں گھر واپس آ جاتا ہے جس سے اس کے لیے اس سے بات چیت کرنا ناممکن ہو جاتا ہے اس طرح غیر صحت مند مزاج کی وجہ سے بہت سی پریشانیاں دوسروں پر بھی آتی ہیں۔

جب خاندان کا کوئی فرد غصہ یا لاتعلق ہو رہا ہو، تو آپ فوری طور پر ان کے مزاج سے متاثر ہو جاتے ہیں یا آپ کسی کے پاس جا سکتے ہیں،

صرف اس لیے کہ وہ خوش مزاج اور جھگڑالو ہو، اور وہ ایسے تکلیف دہ الفاظ بولتے ہیں جو آپ کی خوشی کو فوری طور پر ختم کر دیتے ہیں، جس سے آپ خود کو دور کرنا چاہتے ہیں۔

دوسرے لوگوں کی شخصیتوں پر توجہ نہ دیں اور انہیں آپ پر اثر انداز ہونے نہ دیں۔

****

میں نے زندگی میں بہت سی آزمائشوں کا سامنا کیا اور ان میں سب سے مشکل ان لوگوں کے ساتھ تھی جنہوں نے مجھے غلط سمجھا میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن سے میں محبت کرتا تھا اور مجھے غلط سمجھنے اور میرے خلاف ہونے کے لیے دل دیا لیکن اس سے میری روح میں کڑواہٹ پیدا نہیں ہوئی کیونکہ کڑواہٹ کے بادل سمجھ میں آتے ہیں۔

میں اپنے بارے میں دوسروں کی غلط فہمیوں سے خود کو تکلیف پہنچنے کی اجازت نہیں دیتا، بلکہ میں ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتا ہوں اگر وہ قبول کریں اور انہیں نیک نیتی اور نیک خواہشات بھیجیں۔

****

اعمال صالحہ نیکی کے میٹھے اور خوشگوار امرت پینے کے مترادف ہیں جب کہ برے اعمال مخالف نوعیت کے ہوتے ہیں جیسے زہر آلود شہد پینا صحت کو نقصان پہنچانے والے اور نفسیاتی پریشانی اور جہالت کا باعث بننے والے افعال اور جہالت سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہیے جو کہ ہر قسم کی جسمانی بیماری، نفسیاتی اور نفسیاتی بیماریوں سے بچاتی ہیں۔ درد داخل ہوتا ہے۔

****

اے میرے محبوب الٰہی

تم دوستی کے دل سے بہتے پیار کا چشمہ ہو اور گرمجوشی کی چھپی کرن ہو جو دوستوں کے دلوں میں جذبات کی کلیاں کھولتی ہے۔

اور جذباتی نظمیں جو شرافت، وفاداری اور عقیدت کی تعریف کرتی ہیں۔

****

جتنا زیادہ میں دوسروں کے لیے اپنی ہمدردی اور خیر خواہی بھیجتا ہوں، اتنا ہی زیادہ میں روحانی راستے کھولتا ہوں جن کے ذریعے خدا کی محبت میرے لیے بہتی ہے الہی محبت وہ مقناطیس ہے جو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اور سب سے بڑی بھلائی لاتا ہے۔

****

ایک شخص کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندرونی امن و سکون کو برقرار رکھنے کا عزم کرے، خواہ وہ پریشان کن رشتے داروں کے ساتھ رہتے

ہوں، ایک سخت آجر کے لیے کام کرتے ہوں، جن کے ساتھ وہ مخالف سمجھتے ہوں، یا زندگی کی کسی بھی آزمائش کا سامنا کرتے ہوں، اگر وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس عزم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور اس طرح کے تجربات کے چند دنوں کے بعد ہمت نہ ہارے، تو وہ داخلی توازن حاصل کریں گے اور نفسیاتی خوشی حاصل کریں گے۔

****

برائی اور گناہ انسانی فطرت میں شامل نہیں ہیں بلکہ باہر سے درآمد ہوتے ہیں اور اپنے اندر پیوست ہوتے ہیں

****

مٹی کے نیچے دفن سونا اپنا جوہر نہیں کھوتا، کیچڑ ہٹانے کے بعد یہ اپنی فطری پاکیزگی کے ساتھ چمکتا ہے۔ اسی طرح جہالت کی تہوں کے باوجود انسان کی روح کے اندر نیکی موجود ہے۔ جو اسے ڈھانپ لیتی ہے اور جہالت کی موٹی سخت مٹی سے روح کا سونا کتنا ہی داغدار ہو جاتا ہے، ہمیں صرف اس مٹی کو حکمت کے پانی سے دھونے کی ضرورت ہے تاکہ سونے کی سچی رادی کا انکشاف ہو سکے۔

****

لوگ اکثر ایک دوسرے پر تنقید کرنے پر توجہ دیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ ان خوبیوں کو نہیں دیکھتے جو دوسرے فریق میں پائی جاتی ہیں۔

****

مشرق اور مغرب دونوں میں جہالت یکساں ہے۔ جب مشرق اور مغرب کے جاہل آپس میں ملتے ہیں تو جھگڑتے ہیں اور متفق نہیں ہو پاتے، دوسرے نقطہ نظر کو سنے یا ان کا احترام کیے بغیر فخر اور خودداری کا مظاہرہ کرتے ہیں، چاہے وہ درست ہی کیوں نہ ہوں، تاہم جب مشرق اور مغرب کے عقلمند ملتے ہیں تو وہ معاملات کو معروضی طور پر جانچتے ہیں اور نتیجہ خیز تعاون کے لیے کام کرتے ہیں۔

****

خدا نے ہمیں ایک روح، ایک دماغ اور ایک جسم دیا ہے، اور ہمیں ان تحائف کو ہم آہنگ اور متوازن طریقے سے پیدا کرنا چاہیے، ہمیں خود کو اپنے ماحول کے غلام یا عادت کے قیدی بننے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔

****

روحانی طور پر ترقی یافتہ والدین بچوں کو روحانی مزاج کے ساتھ پرورش کرکے اور ایک معتدل طرز زندگی کو اپنا کر جس کی خصوصیت غور و فکر اور خود نظم و ضبط سے ہو دنیا کی مدد کر سکتے ہیں۔

****

خواہش ایک خواہش ہوتی ہے جس میں پورا ہونے کی صلاحیت نہیں ہوتی، جب کہ ارادہ خواہش سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے قوتِ ارادی، دوسری طرف، اس خواہش کے پیچھے محرک قوت ہوتی ہے، اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے فعال توانائی کے ساتھ اس خواہش کے پورا ہونے تک توجہ مرکوز اور مسلسل کوشش کی ضرورت ہوتی ہے، کتنے ہی کم لوگ حقیقی خواہش رکھتے ہیں اور وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جو وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں! بے شک، کسی کو شرمناک اور قابل مذمت کام کرنے کے لیے قوتِ ارادیہ کا استعمال نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ قوتِ ارادیہ کے حقیقی مقصد سے تجاوز کرتا ہے اور منفی اور نقصان دہ نتائج کا باعث بنتا ہے، انسانی قوتِ ارادی کو حکمت اور فہم سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے، جس سے روشن خیالی اور خدا کے قرب کا باعث بنتا ہے۔

****

ہر وہ چیز جو اس زندگی میں خوبصورت اور قابل قدر ہے اکثر اسرارِ میں ڈوبی بارودی سرنگوں میں چھپی رہتی ہے نایاب جواہرات آسانی سے تلاش کرنا مشکل ہیں اور قیمتی روحانی خزانے کو سمجھنا اور حکمت کے اوزاروں سے تلاش کرنا اور نکالنا ضروری ہے۔

****

اچھے الفاظ اور مخلصانہ نصیحت کے ذریعے دوسروں کو خوش کرنا حقیقی عظمت کی علامت ہے، اس کے برعکس طنزیہ تبصروں، منفی نگاہوں اور خود غرضانہ مشوروں سے دوسروں کو تکلیف دینا بددیانتی کی علامت ہے ایک تکلیف دہ نظر اور غصے سے بھری سانس دردناک گھونسے یا ضرب سے زیادہ گہرا زخم لگاتے ہیں۔

****

کبھی خدا اپنے چاہنے والوں کو ایک عظیم روشنیہ کے طور پر، یا ایک کائناتی آوازِ کے طور پر، یا بے حد خوشی کے طور پر، یا انتہائی مٹھاس کی محبت کے طور پر، یا سمجھ، حکمت اور علم کے طور پر اس کا نور ابد تک کائناتی پروں کی طرح پھیلتا اور پھیلتا ہے، اور کبھی میں اس روشنی کے دل میں اس زمین کو ایک خواب کے طور پر دیکھتا ہوں، اور اس طرح میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ یہ دنیا ایک خواب ہے۔

****

ہمیں اپنے دلوں کو حکمت سے پاک کرنے اور انہیں خدا کی محبت سے پاک کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے، اور یہ احساس کرنے کے لیے کہ ہم سب بھائی بہن ہیں، اپنے آسمانی گھر کی طرف ایک ساتھ چل رہے ہیں۔

****

آپ کی سب سے بڑی خوشی صحیح طریقے سے سیکھنے اور عمل کرنے کی آپ کی مستقل تیاری میں ہے۔ جتنا آپ خود کو بہتر بنائیں گے، اتنا ہی آپ اپنے اردگرد کے دوسروں کو بہتر بنانے میں مدد کریں گے، جو شخص خود کو بہتر بناتا ہے وہ ہمیشہ خوش رہتا ہے، اور آپ جتنے زیادہ خوش ہوں گے، آپ اپنے آس پاس کے دوسروں کو اتنا ہی خوش رکھیں گے۔

****

آئیے ہم مل کر بھوکوں کو کھانا کھلائیں، ضرورت مندوں کو کپڑے اور ادویات فراہم کریں، غم زدہوں کو تسلی دیں، محروموں کے آنسو پونچھیں، ان کی روح کو خوشی دیں، اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیریں۔

****

اگر اللہ تعالیٰ نے ماؤں کے دلوں میں اپنی محبت نہ رکھی ہوتی تو وہ اپنے بچوں سے محبت نہ کر پاتی، ماؤں کے دلوں میں الٰہی محبت بہتی ہے، انسانی ماں کے روپ میں عالمگیر ماں کی موجودگی کی وجہ سے گھر رحمتوں سے بھر جاتا ہے اور ہمیں اپنے دلوں میں ماؤں کی محبت کے شعلے کو زندہ رکھنا چاہیے۔

****

یہاں کی زندگی اس وقت تک بنجر اور افراتفری لگتی ہے جب تک کہ ہم حفاظت کے ساحلوں تک نہیں پہنچ جاتے ہمیں اپنی امیدیں عارضی دنیاوی مقاصد اور نازک مادی اٹیچمنٹ پر نہیں لگانی چاہئیں اس طرح کے کمزور کنکشن لاشعوری طور پر ہمیں اپنے حتمی مقصد سے دور کردیتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے وہ ہمیں اپنی حقیقی ذات سے دور کردیتے ہیں۔

****

زندگی کے ظہور کے پیچھے خُدا کی آواز چھپی ہوئی ہے، پھولوں، مقدس کتابوں اور ہمارے ضمیروں سے مسلسل ہمیں پکارتی اور ہم سے بات کرتی ہے، اور ان تمام خوبصورت چیزوں کے ذریعے جو زندگی کو جینے کے قابل بناتی ہیں، اس کی شان اس روحانی سکون میں ظاہر ہوتی ہے جو روح محسوس کرتی ہے اور دماغ کی اس سے ہم آہنگی کی بھرپور کوشش میں۔

****

اے رب مجھے تنگ نظری اور عقیدے کی مبالغہ آرائی کی گرد آلود گلیوں سے بلندی پر چڑھتے ہوئے روحانی ترقی کا عقاب بنا۔

زمین کی لرزشوں اور سورج کی روشنی کو روکنے والے بادلوں سے پرے، مجھے بلند و بالا تہوں میں بلاؤ

مجھے توازن کے پروں پر سوار ہونے دو اعلیٰ تصورات کے ان بلند آسمانوں پر

تمام طوفانوں اور سمندری طوفانوں سے بڑھ کر میں نکلوں گا آسمانی گھونسلے کی تلاش میں

خُداوند، مجھے روحانی ترقی کا عقاب بنا، ہمیشہ تڑپ اور بے تابی کے ساتھ تیری تلاش میں رہے۔

اے رب، ہمیں اپنی موجودگی کی میٹھی ہواؤں سے تروتازہ کر، ہمیں اپنی شاندار موجودگی کی آرزو سے معمور کر، اور ہماری مخلوقات کو اپنی الوہی حکمت سے مالا مال ہونے دے، ہمیں آپ کی مقدس روشنی کا احساس ہماری زندگی کے ہر پہلو میں پھیلنے، ہمارے عزم کو مضبوط کرنے، ہمارے اندھیروں کو دور کرنے، ہمیں امن اور امید سے بھرنے، اور ہمیں اچھے کام کرنے کی توانائی عطا فرمائے۔

****

جو شخص احسان اور سخاوت سے لبریز دل کے ساتھ دوسروں کی ذہنی اور مادی مدد کرتا ہے تو وہ پائے گا کہ جو کچھ وہ دیتا ہے وہ اس کے پاس آتا ہے اور یہی عمل کا قانون ہے جو دلوں پر لاگو ہوتا ہے۔

****

ایک شخص جو دوسروں کے بارے میں محسوس کرتا ہے وہ آسمان میں مستقل کمپن پیدا کرتا ہے، اسی طرح کی ہمدردی اور مہربانی کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے جو ان لوگوں کو معاف کرتا ہے جنہوں نے اس پر ظلم کیا ہے وہ اپنے لئے معافی اور رواداری کو راغب کرے گا۔

****

جس طرح کوئی ٹوٹے ہوئے ٹیلی فون کے ذریعے بات نہیں کر سکتا، اسی طرح اضطراب، پریشانی، بے اطمینانی اور دنیاوی شانوں سے لگاؤ کے ہتھوڑے سے معذور دماغ کے ذریعے دعاؤں کو مؤثر طریقے سے نشر نہیں کر سکتا، بلکہ اس دماغ کو گہرے سکون اور سکون کے ذریعے بحال کیا جا سکتا ہے، اس طرح اس کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے اور روحانی اذکار اور برکات کی ترسیل میں اضافہ ہوتا ہے۔

****

اس بے چین، خطرناک اور غیر یقینی دنیا میں آپ خود کو بالکل تنہا محسوس کرتے ہیں صرف اللہ آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا اور نہ ہی آپ کی امیدوں کو مایوس کرے گا۔

****

اے رب، مجھے پاکیزگی کے ساتھ شفاف بنا تاکہ میں اپنے اندر تیری شفا بخش روشنی کو منعکس کروں
میرے ذہن کے آئینے کو سکون دے جو اضطراب سے لرز رہا ہے، تاکہ وہ تیرے لامحدود چہرے کی عکاسی کرے۔
میری روح میں ایمان کے دریچے کھول دے تاکہ میں تیرے سکون کی خوشبو میں سانس لے سکوں
اے اپنی ذات میں چمکنے والے! اے وضاحت سے باہر عظمت کے مالک! میری تڑپتی آنکھوں میں جھانک کر دیکھو کہ میں دنیا میں تیرے سوا کچھ نہ دیکھوں!

****

مختلف آوازوں کے اعصابی نظام پر مختلف اثرات ہوتے ہیں ناگوار آوازوں کا اعصاب پر چڑچڑا پن ہوتا ہے، جب کہ ہارمونک آوازیں اعصابی نظام کو آرام دے اور ارتعاش والے بافتوں کو متحرک کر کے اس کی اہم قوت کو بیدار کرتی ہیں۔

لہٰذا، ایک مہربان اور نرم کلام، ایک متاثر کن گیت، اور روح کی پناہ گاہ میں سرگوشی کرنے والی حکمت کی آواز، ان سب کا انسانی روح پر گہرا اور ناقابل تصور اثر ہوتا ہے۔

زندگی ایک مختصر سفر کی طرح ہے [جنگل میں] جیسے ہی دوپہر کا کھانا تیار کیا جاتا ہے اور میز پر ایک درندہ پھٹ پڑتا ہے، باقی سب کو چھوڑنے پر مجبور کرتا ہے، زیادہ تر لوگ اس طرح رہتے ہیں، وہ کچھ پیسے جمع کرنے اور کچھ خوشی اور سلامتی حاصل کرنے کے لیے محنت کرتے ہیں، صرف بیماری اور دیگر آفات کے درندوں کے مارے جانے کے لیے، ان کے دل رک جاتے ہیں، اور وہ اس کام کو چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، جیسے لوگوں کو اپنی زندگی گزارنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور ان کو غلام بناتے ہوئے اس طرح کئی سال گزر گئے جو لوگ مشکلات کو روکے نہ رکھنے کا عزم کریں انہیں ان پر قابو پانے کی طاقت دی جائے گی۔

****

عام اصول کے طور پر، لفظ "کھانا" صرف جسمانی پرورش کے سلسلے میں استعمال ہوتا ہے، لیکن غذائیت کی دوسری قسمیں ہیں، جیسے فکری سرگرمی، ذہنی توجہ، اور روحانی حکمت پہلی قسم (کھانا) جسم کی پرورش کرتی ہے، دوسری قسم (ذہنی توجہ) دماغ کی پرورش کرتی ہے، اور تیسری قسم (روحانی حکمت)

****

کیا آپ نے کبھی اس مضحکہ خیز "دوسری چیز" کو سمجھنے کی کوشش کی ہے، جو صحرا میں ہمیشہ بدلتے اور غائب ہونے والے سراب

کو، کہ آپ اپنی تمام خواہشات کو پورا کرنے کے بعد بھی محسوس کرتے ہیں؟ انسان کسی چیز کے لیے اس وقت تک ترستے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس کے پاس نہ آجائے، لیکن جب وہ اس کی گرفت میں آجاتا ہے، تو وہ لامحالہ اس سے تھک جاتے ہیں اور کسی اور چیز کی خواہش کرتے ہیں، یہاں تک کہ اگر زندگی کسی شخص کو اس کے دل کی خواہشات یعنی دولت، طاقت، دوست، سب کچھ دے دیتی ہے، تو وہ بالآخر مطمئن نہیں ہوتے اور مزید تلاش کرنا شروع کردیتے ہیں، لیکن ایک چیز ایسی ہے کہ انسان کبھی نہیں تھکتا، اور ایک بار پھر اسے کسی چیز کی خواہش نہیں ہوتی، اور وہ اس کے بدلے کچھ نہیں پاتا۔ روح کی خوشی، نفس کی گہرائیوں میں رہتی ہے۔

****

پوری تاریخ میں دنیا کو ہلا کر رکھ دیا گیا اور عدم استحکام کا شکار رہی جنگ میں دنیا کروڑوں لوگوں کے لیے دکھ اور درد کی آماجگاہ بن جاتی ہے حقیقی اور پائیدار خوشی خدا کی موجودگی کا تجربہ کرنے میں مضمر ہے، اور اس خوشی کو حاصل کرنے سے بڑی کوئی خوشی یا فائدہ نہیں ہے۔

****

لوگ ایسے کام کیوں کرتے ہیں جو تھوڑی خوشی اور بہت زیادہ تکلیف دیتے ہیں؟

اس کا جواب ہے "عادت" جو کہ انسانی تقدیر کا فیصلہ کن عنصر ہے بہت سے لوگ اپنی تکلیف اور نقصان کو جانتے ہوئے بھی ضرر رساں عمل پر اڑے رہتے ہیں، عادت کی آہنی گرفت کی وجہ سے اونٹ کانٹے دار جھاڑیوں کو کھا جاتا ہے حالانکہ اس کے منہ سے خون نکلتا ہے، لذت کا متلاشی اپنی لذت میں مگن رہتا ہے، شراب پینے کے باوجود اس کی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اپنے اندر کی روحانی خوشی جس کا کسی اور لذت سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا، لالچی شخص اپنی خوشیوں کو مادی چیزوں کے پیچھے لگا کر تباہ کر دیتا ہے، اس بات سے بے خبر کہ اگر وہ تھوڑی دیر کے لیے غور کرے تو وہ ایسی خوشی حاصل کر لے گا جسے سونا خرید نہیں سکتا۔

****

میں تیری مقدس روشنی میں ہمیشہ بیدار رہوں گا، تیرے مبارک چہرے کے دیدار کا مزہ لیتا رہوں گا۔

میں نے لمحہ بہ لمحہ جذبات سے محبت کی تلاش کی، اور محدود انسانی محبت کے صحراؤں میں بھٹکنے کے بعد آخرکار مجھے عشق الٰہی کا نخلستان مل گیا۔

روحانی موسیقی
دانشمند استاد پرمہنس یوگنند کے لیے

خدا الٰہی حکمت کا ذخیرہ ہے جس کی وسعت لامحدود اور جس کا مواد لامتناہی ہے اور انسانی روحیں وہ راستے ہیں جن سے وہ حکمت بہتی ہے۔

چوڑے، کھلے راستے اور تنگ، زنگ آلود چینلز جتنے بڑے ہوں گے، خدائی فضل اتنا ہی زیادہ اور زیادہ ہوتا ہے۔

****

درد میں ذہین اور سیکھنے کے خواہشمندوں کے لیے مفید اسباق ہوتے ہیں، لیکن درد شکایت کرنے والے اور مایوس لوگوں کے لیے ظالم جابر بن جاتا ہے۔

درد ہمیں تقریباً کچھ بھی سکھا سکتا ہے اس کے اسباق ہمیں سمجھداری، ضبط نفس، لاتعلقی، اخلاقیات، اور بلند بیداری پیدا کرنے پر زور دیتے ہیں

مثال کے طور پر، پیٹ میں درد ہمیں بتاتا ہے کہ زیادہ نہ کھائیں اور جو کچھ ہم کھاتے ہیں اس کے بارے میں محتاط رہیں

مال یا پیاروں کے کھو جانے سے ہونے والا درد ہمیں اس سراب کی دنیا میں ہر چیز کی عارضی نوعیت کی یاد دلاتا ہے۔

غلط اعمال کے نتائج ہمیں صحیح اور غلط میں فرق کرنے کی تحریک دیتے ہیں

لیکن لوگ عقل سے کیوں نہیں سیکھتے؟ تب وہ اپنے آپ کو درد کے ظالم سے تکلیف دہ اور غیر ضروری نظم و ضبط کے تابع نہیں کریں گے!

****

اے میرے محبوب الٰہی
آپ کائنات کے ہر گوشے میں موجود ہیں
وہ پھولوں اور گلابوں کے دل میں چھپ جاتی ہے۔
وہ چاند کی کھڑکی سے میری طرف دیکھ رہی ہے۔
فطرت کے پردے کے پیچھے سے
اور وہم مجھ سے پوشیدہ تھا
مجھے پلک جھپکنے کے لیے بھی نظر انداز نہ کرنا

****

لوگ سوچتے ہیں کہ سنت پرستی اپنے آپ کو محروم کرنے کے بارے میں ہے، لیکن یہ مکمل طور پر سچ نہیں ہے میں نے وجود میں سب سے بڑے خزانے کے لئے چھوٹی خواہشات کو چھوڑ دیا

****

اپنی خوشی کی مسلسل تلاش میں - قابل مذمت یا صالح ذرائع سے - انسان درحقیقت روحانی خوشی کی تلاش میں ہے۔

خوشی کی دو قسمیں ہیں: جھوٹی خوشی اور حقیقی خوشی

جھوٹی خوشی کے بعد اداسی اور درد آتا ہے، جبکہ حقیقی خوشی کا انجام ہمیشہ خوش ہوتا ہے، چاہے اس کی شروعات غمگین ہو یا حوصلہ شکنی

خدا دائمی خوشی ہے، اور جب طالب اسے پاتا ہے، تو اسے وہ دوسری چیز مل جاتی ہے جس کی وہ تلاش اور تلاش کرتا رہا ہے، یہاں تک کہ ان خواہشات کو حاصل کرنے کے بعد بھی جو اس نے سوچا تھا کہ اسے خوشی ملے گی۔

اس ہمیشہ تازہ ہونے والی خوشی میں، طالب کو وہ ساری خوشی مل جائے گی جس کی اس نے دوسری تمام چیزوں میں تلاش کی تھی۔

****

کل کا تعین آج سے ہوتا ہے، اس لیے میں اپنی زندگی کا تجزیہ کروں گا اور سمجھوں گا کہ یہ کیا ہے، اور پھر اسے بنانے کے طریقے وضع کروں گا کہ اسے کیا ہونا چاہیے۔

آج میں پہل کرنے کا جذبہ پیدا کروں گا، کیونکہ جو پہل کرتا ہے وہ چھیدنے والے الکا کی طرح ہوتا ہے، بغیر کسی چیز کی تخلیق کرتا ہے۔

یہ عظیم تخلیقی جذبے کی طاقت سے ناممکن کو ممکن بناتا ہے۔

****

خدا کی قدرت میرے وجود کے ہر ایٹم میں، ہر جاندار خلیے میں، ہر اعصاب میں، دماغ اور بافتوں میں موجود ہے۔

میں ٹھیک ہوں کیونکہ وہ بابرکت طاقت میرے جسم کے ہر حصے میں پھیلی ہوئی ہے۔

****

جو کوئی اپنا سکون برقرار رکھنے اور سکون سے اپنے فرائض انجام دینے کے قابل ہے اس نے اپنے آپ کو اس آفاقی روح سے جوڑ لیا ہے جس کے وجود میں سکون ہے۔

زندگی کے واقعات چاہے کتنے ہی سخت کیوں نہ ہوں اور کتنے ہی مشکل تجربات کیوں نہ ہوں، نفسیاتی کیفیت کو سکون کی عکاسی کرنی چاہیے اور ذہن کو اپنا توازن برقرار رکھنا چاہیے۔

نہ ہی خوفناک ناکامی روح کی بنیادوں کو متزلزل کرے اور نہ ہی شاندار کامیابی اسے پرجوش بنائے

جو کوئی بھی سکون اور اطمینان کا مظاہرہ کرتا ہے - واقعی، دکھاوا نہیں کرتا - وہ حقیقی سکون اور امن کے ساحلوں پر پہنچ گیا ہے جسے بیرونی اثرات سے پریشان نہیں کیا جاسکتا

جو بھی بہتر کے لیے بدلنا چاہتا ہے اسے مضبوط، خاموش، پرسکون ارادہ پیدا کرنا چاہیے اور اچھے فیصلوں سے دستبردار نہیں ہونا چاہیے۔

سرگرمی کے دوران خدا کے بارے میں سوچنا اور اس عمل کو روزمرہ کی زندگی کا حصہ بنانا بہت اچھا ہے۔

****

کچھ لوگ جو سیکھنے کے شوقین ہوتے ہیں تھوڑے فاصلے کے لیے راستے پر چلتے ہیں، پھر اپنا حوصلہ کھو دیتے ہیں، سمت بدلتے ہیں اور اپنے فیصلے بھول جاتے ہیں۔

دوسرے لوگ سفر جاری رکھنے کی پوری کوشش کرتے ہیں، باوجود اس کے کہ وہ کبھی کبھار پرانی عادتوں کا شکار ہو جاتے ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ چلتے رہتے ہیں اور کوشش کرتے رہتے ہیں، اس لیے ان کے رجحانات مزید بہتر ہوتے جاتے ہیں، اور جیسے جیسے دن گزرتے ہیں، وہ مضبوط، صحت مند اور توانا ہو جاتے ہیں۔

****

مثبت سوچ اس غیب الٰہی طاقت کو دیکھنے کا باعث بنتی ہے جو چھوٹے علمی حلقوں اور محدود حسی ادراک کو وسعت دے سکتی ہے، اور عظیم ترین بھلائی کی چمک دیکھ سکتی ہے، اور لامحدود چوڑائی کی ایک بڑی کھڑکی کھول سکتی ہے جس کے ذریعے الٰہی موجودگی کو ہر جگہ اپنی شان و شوکت اور الٰہی کثرت کے ساتھ دیکھا جاسکتا

سکون وہ ہے جس کی پوری دنیا کو ضرورت ہے، خاص طور پر وہ لوگ جو غور و فکر کی راہ پر چلتے ہیں اور بلند روحانی افق تک پہنچنا چاہتے ہیں۔

خاموشی اور پرامن طریقے سے کی جانے والی روحانی کوششیں عموماً موثر اور نتیجہ خیز ہوتی ہیں کیونکہ جب جسمانی حرکات ختم ہو جاتی ہیں تو خیالات متحرک ہو جاتے ہیں اور غیر فعال روحانی توانائیاں بیدار ہو جاتی ہیں۔

****

ہمیں اپنی غلطیوں سے مایوس یا مایوس نہیں ہونا چاہیے، بلکہ ہمیں ہمیشہ اپنے تجربات کے روشن پہلو کو دیکھنا چاہیے اور ان سے سیکھنا چاہیے اور کچھ بھی ہو، ہمیں مدد اور رہنمائی کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

****

ایک نئے شاگرد نے سوچا کہ وہ اکیلے نظریاتی مطالعے کے ذریعے روحانی تعلیمات کو سمجھ سکتا ہے، اور اس کے علاوہ، وہ دوسروں کو سکھانے کا بھی شوقین تھا، اس لیے استاد پرمہنس نے اس سے کہا:

"روحانی بیداری کوئی بیرونی پیوند کاری نہیں ہے (ایک پودے کی طرح) بلکہ اندر سے نشوونما اور نشوونما ہے۔"

****

مندرجہ ذیل پیغام ماسٹر پرمہنس یوگنند نے جنوری 1944 میں اپنے طالب علموں کو اس وقت دیا جب وہ اپنی کتاب لکھ رہے تھے، یوگی کی خود نوشت ، جس کا 35 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور تقریباً 70 سال قبل اس کی اشاعت کے بعد سے اب تک چھپنے اور مقبول ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔

میرے پیارے دوستو:

انتخاب کی آزادی بڑی حد تک ہر قسم کی خواہشات، خواہشات، ارادوں اور مرضی پر مشتمل ہوتی ہے تاہم، انتخاب کی حقیقی آزادی اور اس کے کم مظاہر کے درمیان فرق کیا جانا چاہیے۔

ہماری کوششیں، ہماری طاقت، اور ہمارے تمام جسمانی، اخلاقی، اور روحانی اعمال قوت ارادی کے ذریعے شروع ہوتے اور مسلسل چلتے ہیں۔

قوتِ ارادی غیر متزلزل عزم اور خواہش کے گرد مرکوز سرگرمیوں کے مسلسل چکروں پر مشتمل ہوتی ہے، جب تک کہ یہ مطلوبہ نتیجہ حاصل کرنے کے لیے کافی حد تک طاقت تک نہ پہنچ جائے۔

میں نے اس کتاب سے ایک بہت بڑا سبق سیکھا جو میں لکھ رہا ہوں، جیسا کہ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں اس کا جائزہ لیے بغیر لکھتا تھا، لیکن مجھے اپنی سوانح عمری کے ہر پیراگراف کا جائزہ لینا پڑتا تھا اور کتاب کو دوبارہ براؤز کرتے ہوئے مجھے ان شاندار امتحانات میں واپس جانے کا مزہ آتا تھا۔

میں نے اس زندگی میں کئی مہم جوئی کی ہے میں نے لیکچر دیے ہیں، عمارتیں بنائیں ہیں اور پینٹ کیے ہیں، اور میری کامیابی کا راز ہمیشہ قوتِ ارادی رہا ہے۔

میں نے قوت ارادی کے ساتھ جو کچھ بھی کرنے کی کوشش کی وہ حاصل ہو گیا، اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ کچھ کرنے کا عزم رکھتے ہیں، تو یہ خدا کی مدد سے حاصل کیا جائے گا۔

ہمیں دوسروں کے ساتھ الہی خوشی بانٹنی چاہئے خدا کے بارے میں دل سے بات کرنے سے زیادہ حیرت انگیز کوئی چیز نہیں ہے۔

اگر آپ کسی کو قائل کر سکتے ہیں کہ گناہ کا راستہ موت کی وادی کی طرف لے جاتا ہے اور یہ کہ مراقبہ اور الٰہی قوانین کی تعمیل کا راستہ ابدی زندگی کی طرف لے جاتا ہے، تو آپ ان کی زندگی کو اس سے زیادہ مالا مال کر چکے ہوں گے کہ اگر آپ انہیں ایک ملین ڈالر دیتے۔

پیسہ قلیل ہے، لیکن خدا کا علم ہمارے ساتھ رہتا ہے اور اگلے جہان میں ہمارے ساتھ ہوتا ہے، اس لیے جب بھی میں کسی کو خدا کو جاننے کے لیے کوشش اور کوشش کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔

اگرچہ میں دنیا میں بہت سے کاموں کی منصوبہ بندی کرتا اور کرتا ہوں، لیکن میں خدا کو راضی کرنے کے لیے کرتا ہوں، یہاں تک کہ کام اور مطالبات کی ہلچل کے درمیان، میں سرگوشی کرتا ہوں، "اے رب، آپ کہاں ہیں؟" اور پوری دنیا بدل جاتی ہے اور میں ایک عظیم روشنی دیکھتا ہوں۔

میں اس روشن سمندر میں ایک چھوٹا سا بلبلہ ہوں، اور کتنی بڑی خوشی ہے!

****

ہمیں اپنے خیالات کو اس زندگی میں غمگین اور خوفناک چیزوں تک محدود نہیں رکھنا چاہیے۔ حکمت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے خیالات اور احساسات کو ابدی الٰہی طاقت کی طرف لے جائیں جو تبدیل یا تبدیل نہیں ہوتی ہے۔

اپنے آپ کو کمزور اور ناتواں نہ سمجھیں، کیونکہ آپ کا دماغ ایک بڑے شہر کو پورے دو دن تک بجلی فراہم کرنے کے لیے کافی توانائی ذخیرہ کرتا ہے، پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ آپ تھک گئے ہیں؟!

جب آپ کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو دوسروں کو باہر نکالے بغیر دستیاب ہر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

ایک بار میں بوسٹن کی ایک سڑک پر چل رہا تھا اور جس گلی میں پیدل چلنے والوں کے لیے مخصوص کیا گیا تھا اس پر پیدل چلنے والوں کا ہجوم تھا اور تقریباً سبھی میرے سامنے تھے، اس لیے کسی کا گزرنا مشکل تھا، اس کے باوجود، میں نے اپنے آپ میں فیصلہ کیا کہ میں کسی کو دھکا دیے بغیر بھیڑ کے سامنے کھڑا رہوں گا۔

میں نے موقعوں کی تلاش شروع کی اور پیدل چلنے والوں کے درمیان خالی جگہوں کو تلاش کرنا شروع کیا، جسے میں نے اس وقت تک استعمال کیا جب تک میں نے جو چاہا حاصل نہ کر لیا اور ہجوم میں بغیر کسی بھیڑ کے پہلا بن گیا۔

پھر میں نے کہا، "یہ ٹھیک ہے، اب وہ مجھ سے آگے بڑھ سکتے ہیں جب میں نے جو ارادہ کیا تھا اسے حاصل کر لیا"۔

****

خدا صحت، خوشحالی، حکمت، اور ابدی خوشی کا ذریعہ ہے۔

جب ہم اس سے جڑ جاتے ہیں تو ہماری زندگی مکمل ہوجاتی ہے، اور اس کے بغیر زندگی ادھوری رہتی ہے۔

آئیے ہم اپنی توجہ اس تمام طاقتور الہی قوت کی طرف دیں جو ہمیں زندگی، صلاحیت اور حکمت عطا کرتی ہے۔

آئیے دعا کریں کہ یہ عظیم سچائی ہماری زندگیوں میں آ جائے،

اور تا کہ یہ ابدی قوت ہمارے جسموں میں بہہ جائے،

اور تا کہ بلا روک ٹوک خوشی ہمارے دلوں میں آجائے۔

****

بند آنکھوں کے اندھیرے کے پیچھے کائنات کی حیرت انگیز قوتیں، تمام بابرکت نیک روحیں، اور وہ ابدی وجود ہے جس کی کوئی حد یا انتہا نہیں ہے۔

غور و فکر کے ذریعے ہم مطلق سچائی کو جانتے ہیں اور اپنی زندگیوں اور تخلیق کے تمام عجائبات میں اس کے چھپے ہوئے کاموں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

اگر شاگرد کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق ترقی نہیں کر رہا ہے، تو اسے اپنے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے، اپنے خیالات کا جائزہ لینا چاہیے، اور ان رکاوٹوں کی نشاندہی کرنا چاہیے جو اس کی راہ میں حائل ہیں۔

اکثر اس کی وجہ حقیقی کوشش کا فقدان اور منحرف ذہن ہوتا ہے۔

اکثر، رکاوٹیں گہری جڑی ہوئی عادتوں سے پیدا ہوتی ہیں جنہیں زندگی کے باغ سے اکھاڑ پھینکنا چاہیے تاکہ خوشی کی جڑیں روح کی مٹی میں پروان چڑھ سکیں۔

بڑے کام کرنے میں جلدی نہ کریں صرف اس لیے کہ آپ اپنی قوت ارادی کو بڑھانا چاہتے ہیں۔

کامیاب ہونے کے لیے آپ کو پہلے اپنی قوت ارادی کو کچھ چھوٹی چھوٹی چیزوں سے آزمانا چاہیے جو آپ سوچتے تھے کہ آپ نہیں کر سکتے۔ اگر آپ کوشش کریں گے تو کامیابی آپ کی ہوگی۔

مجھے وہ تمام اہداف اب بھی یاد ہیں جو میرے دوستوں اور دوسروں نے مجھے بتایا تھا کہ میں کبھی حاصل نہیں کر سکوں گا، پھر بھی میں نے انہیں حاصل کر لیا۔

نیک نیت" والے یہ لوگ اپنی رائے سے بہت نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ " خدا ہمیں ان سے اور ان کی نصیحتوں سے محفوظ رکھے۔

صحبت قوتِ ارادی پر سب سے زیادہ اثر رکھتی ہے۔ سکون کی جگہ پر دھیان کرنے کے بجائے شور مچانے والی محفلوں میں جانا دماغ کو دنیاوی ارتعاشات کے غبار سے آلودہ کر دیتا ہے کہ ان سے چھٹکارا پانا مشکل ہو جاتا ہے۔

ایک شخص کی مرضی اپنے ساتھیوں کے اثر و رسوخ سے لامحالہ مضبوط یا کمزور ہوتی ہے۔

صرف خود کوشش کے ذریعے قوتِ ارادی کو فروغ دینا انتہائی مشکل ہے۔ آپ کو تقلید کے لیے ایک اچھی مثال کی ضرورت ہے۔ اگر آپ مصور بننا چاہتے ہیں، اچھی پینٹنگز سے گھرے رہیں اور مصوروں کے ساتھ وابستہ رہیں اگر آپ روحانی انسان بننا چاہتے ہیں تو اعلیٰ کردار کے روحانی لوگوں سے دوستی کریں۔

****

اعلیٰ انسان جو اپنے شعور کو وسعت دینا اور اسے لامحدود مطلق میں تبدیل کرنا جانتا ہے وہ تخلیق کو ایک کائناتی خواب کے طور پر دیکھ سکتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے وہ یقینی علم کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ مادہ موجود نہیں ہے۔

خود نظم و ضبط کے طویل مراحل سے گزر کر اور مراقبہ کے راستے یا روحانی ادراک کے دیگر طریقوں جیسے محبت، خدمت، پرہیزگاری، اور خود غرضی سے دور ہو کر، خدا کا مخلص متلاشی دوئیوں کو تحلیل کرتا ہے اور وجود کی ابدی وحدت کا ادراک کرتا ہے۔

****

محبت صرف ایک جذبہ نہیں ہے۔ یہ ایک بہت ہی حقیقی جوہر ہے اور جب اسے شعوری طور پر ہدایت کی جاتی ہے، تو یہ اپنے مقصد کی طرف — بغیر کسی غلطی کے — اپنا راستہ تلاش کر لیتی ہے۔

محبت بھی ایک بہت بڑی طاقت ہے۔ متلاشی اللہ کو پانے کے لیے بہت سے طریقے آزما سکتا ہے لیکن وہ اسے اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اپنی سب سے بڑی آرزو اور گہری خواہش کا اظہار نہ کرے۔

****

انسان وہی بن جاتا ہے جو اس کا ذہن اسے راضی کرتا ہے۔ اگر آپ کی قوت ارادی ہے تو آپ زندگی کی جنگ میں غالب آ جائیں گے۔

دماغ جتنا زیادہ اپنی توجہ عارضی چیزوں پر مرکوز کرتا ہے، اس کی طاقتیں اتنی ہی کمزور ہوتی جاتی ہیں، اور یہ روح کی روحانی نوعیت

کی تصدیق کرتا ہے، یہ اتنا ہی زیادہ روحانی ہوتا جاتا ہے اور اس کی طاقتوں کی تجدید ہوتی ہے۔

****

دنیا اپنے اتار چڑھاؤ اور اتار چڑھاو کو جاری رکھے گی، تو ہم رہنمائی اور سمت کے لیے کہاں جائیں گے؟ ہمارے متعصب اور متعصبانہ تصورات کے لیے نہیں، بلکہ ہمارے اندر موجود سچائی اور رہنمائی کی آواز کے لیے

****

مادّہ اور ذہن، کائنات اپنے ستاروں اور سیاروں کے ساتھ، سطح کی گھنی لہریں، مادی تخلیق کے باریک شفاف زیریں دھارے، انسانی قوتوں کے احساس، ارادے اور شعور، زندگی اور موت، دن اور رات، صحت اور بیماری، کامیابی اور ناکامی، اس کائناتی خواب کو کنٹرول کرنے والے اضافیت کے قانون کے مطابق حقیقتیں ہیں۔

اضافیت کے قانون کے ذریعے سمجھی جانے والی تمام دوئیاں انسانی خواب دیکھنے والے کے لئے حقیقی ہیں جو عظیم کائناتی خواب میں اپنا چھوٹا سا کردار ادا کرتا ہے۔

انسان کے لیے وہموں کی گرفت سے بچنے کے لیے - اضافیت کا قانون - اسے خواب سے ابدی بیداری کی طرف بیدار ہونا چاہیے۔

ہم خواب کو تخیل سے یا اس کے وجود سے انکار کر کے، یا "زندگی" کو قبول کر کے لیکن "موت" کو مسترد کر کے یا صحت کو تسلیم کر کے لیکن بیماری کو نظر انداز کر کے نہیں بدل سکتے۔

ہر کیس اس کے مخالف کا ایک لازمی حصہ ہے، بالکل اسی طرح جیسے ایک تانے بانے کے دونوں اطراف

دوئی ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں اور سچائی کا متلاشی اپنے ذہن میں ان کو الگ کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ حکمت اور خاص علم کے ساتھ ان سے اوپر اٹھتا ہے۔

****

خدا کی محبت ہمیں بلند کرتی ہے اور ہماری سمجھ کو وسیع کرتی ہے میں اپنے آپ کو صرف اس جسم تک محدود نہیں سمجھ سکتا، کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ میں تمام جسموں میں موجود ہوں۔

جس طرح میں اپنے جسم کے ہر حصے میں اپنے شعور کو محسوس کرتا ہوں، اسی طرح میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ سب میرا ایک حصہ ہیں، اور میں محسوس کرتا ہوں کہ تمام جاندار میرے کائناتی جسم کے اندر ہیں، اور میں ہر ایک کی حسیات کا تجربہ کرتا ہوں۔

یہ کوئی ادراک یا تخیل نہیں ہے، بلکہ خود شناسی ہے، یہ آگاہی ذہن کو پڑھنے کے تبادلے سے زیادہ ہے۔ یہ ہر ایک کے احساسات کا شعوری بیداری ہے، اور اس کیفیت کو کائناتی شعور کہا جاتا ہے۔

جب وہ بیداری آپ کے اندر طلوع ہوتی ہے، تو "خود" کا شعور ختم ہو جاتا ہے، اور آپ محسوس کرتے ہیں کہ تمام مخلوقات ایک الہی زندگی سے بھری ہوئی ہیں۔

****

یہ دنیا عجیب ہے کیونکہ اس میں ہر چیز تغیر و تبدل کے تابع ہے اور اس لیے انسان کو اپنی خوشیوں کی کشتی کو اس دنیا کے ساحلوں پر لنگر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

چاہے آپ اس زندگی میں دکھ اٹھا رہے ہوں یا خوشحالی اور طاقت کے مزے لے رہے ہوں، آپ کا شعور برقرار رہنا چاہیے۔ اگر آپ ذہنی توازن حاصل کر سکتے ہیں تو کوئی چیز آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

تمام عظیم لوگوں کی زندگیاں اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ انہوں نے اس بابرکت حالت کو حاصل کیا جو لوگ دنیاوی خوشیوں کے حصول کی امیدیں باندھتے ہیں وہ بہت سے مسائل کا انتظار کرتے ہیں کیونکہ ڈراؤنے خواب اکثر خوبصورت خوابوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔

اگر آپ خواب کو صرف ایک خواب سمجھتے ہیں، مزید نہیں، خواہ وہ خوشگوار ہو یا خوفناک، آپ کو سکون ملے گا، اور جب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ زندگی بھی ایک خواب ہے، تو آپ اس کے ڈراؤنے خوابوں سے آزاد ہو جائیں گے۔

****

ایک شخص کو خوش ہونا چاہیے کیونکہ وہ زندگی کی چھوٹی چھوٹی باتوں اور منفیات سے اوپر اٹھ سکتا ہے، اور اس لیے کہ وہ - مثبت خیالات کے ساتھ - صحیح حالات پیدا کرسکتا ہے جو کامیابی کے عناصر کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

شدید اور متزلزل مزاج ایک کینسر کی طرح ہوتا ہے جو روح کے سکون کو چبھتا ہے اور جو لوگ اداس مزاج میں مبتلا ہوتے ہیں وہ اپنی پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پاتے۔

لیکن بری عادات اور مسائل پر سکون، عقلی سوچ سے قابو پایا جا سکتا ہے جب کوئی نقصان دہ عادت کا شکار ہو جائے تو وہ ناکامی کا اعتراف کر رہا ہوتا ہے۔

****

اے رب، میں نے دنیاوی آزمائشوں کو تیری محبت سے تشبیہ دی ہے اور تیری محبت کو کسی بھی فتنے یا بہکاوے سے زیادہ مضبوط پایا ہے۔

****

جس طرح تیل آگ کو روشن بناتا ہے، اسی طرح غصہ غصے کو بڑھاتا ہے اور اس میں شدت پیدا کرتا ہے، اور بدتمیزی دوسروں کو اپنے سخت رویے کو جاری رکھنے کی ترغیب دیتی ہے اور انہیں مزید ضدی اور سخت بناتی ہے۔

ایک پرسکون اور نرم مزاج شخص غصے پر سکون سے قابو پاتا ہے، خاموشی کا سہارا لے کر اختلافات کے طوفان کو پرسکون کرتا ہے، اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے اور میٹھے، نرم الفاظ اور غور و فکر سے اختلاف اور تنازعات کو دور کرتا ہے۔

****

استاد پرمہنس نے سچائی کے بارے میں کہا:

"یہ موجود ہے یہاں تک کہ اگر کوئی اس پر یقین نہ کرے، جبکہ "
"نظریات کی حمایت خیالات اور الفاظ سے ہونی چاہیے

****

محبت کو دنیا کا مالک ہونا چاہیے۔

****

میں آپ کے پاس اپنی خوشی کے گیت لے کر آیا ہوں۔
اور میں اپنی روح کے خزانے سے تمہارے لیے خزانے لایا ہوں۔
اور اپنے دل کی گہرائیوں میں، میں آپ کے لیے الہی خواہش کا امرت جمع کرتا ہوں۔
میں جھوٹی امیدوں کے صحرا میں پیاس سے سوجھا ہوا ہوں۔
لیکن اب میری خواہشیں ہمیشہ کے لیے بجھ چکی ہیں۔
کیونکہ یہ آپ کے وافر چشموں سے نکلتا ہے۔
تیری مقدس خوشبو کی سرگوشیاں میری طرف بہتی ہیں۔
میری خوشی کی شمع تیری خوشی کی روشنی سے جگمگا رہی ہے۔
میں تقریبا زمینی نخلستانوں کے سراب کے درمیان مر گیا تھا۔
اور اب میں آپ کی روح کی لہروں سے مغلوب ہوں۔
اوہ، کاش میں آپ کے الہی سمندر میں ڈوب کر ہمیشہ زندہ رہ سکوں

****

دھوپ والے ذہنی افق میں بالائے بنفشی شعاعیں ہوتی ہیں جو تمام نفسیاتی بیکٹیریا کو ختم کرتی ہیں ان شعاعوں کو تنگ اور محدود نقطہ نظر کے شیشے کی رکاوٹ کے ساتھ نہ روکیں

****

اللہ کے گھر میں تفرقہ نہیں ہونا چاہیے۔

****

دوسروں کے لیے ہماری محبت اس محبت کے احساس کی طاقت سے
ممکن ہوئی ہے جو ہمیں تیرے فیاض ہاتھ سے ملتی ہے، اے رب
پھر، ہمیں آپ کو ہماری انتہائی محبت اور جلتی آرزو پیش کرنے کی
ترغیب دیں!

آپ نے ہمیں باپ اور مائیں، بھائی بہن، بیٹے اور بیٹیاں، کزن اور جیون
ساتھی دیا ہے۔

بچو اور دوستو، شاید ہم سیکھ سکتے ہیں کہ تم سے محبت کیسے
کی جائے اور ہر قسم کے انسانی رشتوں کے لیے مختلف تاثرات اور لطیف
فطری اختلافات

اے ابدی محبت کرنے والے، اے سب سے اعلیٰ قرب والے! مجھے سکھاؤ
کہ میں انسانی محبت کے تمام پھولوں کا گلدستہ بُن کر اپنے بابرکت مندر
میں نذرانے کے طور پر رکھوں۔

لیکن اگر میں اپنی بے شمار وفاداریوں کی وجہ سے آپ کو پورا
گلدستہ پیش نہیں کر سکتا ہوں تو میں ایک پھول چن کر آپ کے قدموں
میں رکھ دوں گا، اس امید پر کہ آپ اسے قبول فرمائیں گے۔

****

جسمانی شکل، خاص طور پر آنکھیں، موٹے طور پر ظاہر کرتی ہیں
کہ ماضی میں انسان کیسا تھا، باطن کی ظاہری شکل پر بہت زیادہ اثر
انداز ہوتا ہے۔

انسان کی آنکھیں اس کی سب سے اہم جسمانی خصوصیت ہیں، اور
اپنی آنکھوں کو خوبصورت بنانے کی کوشش کرنی چاہیے، یہ کیسے ہو
سکتا ہے؟

ہماری آنکھیں واضح طور پر ہمارے اندرونی فطرت کو ظاہر کرتی
ہیں، اور آنکھوں کی ظاہری شکل اور تاثرات کو خوبصورت بنانے کا ایک
طریقہ خوبصورت اندرونی خیالات اور احساسات کو پروان چڑھانا ہے۔

کچھ آنکھیں بہت ظالم ہوتی ہیں، اور کچھ بغض یا خود غرضی کو
ظاہر کرتی ہیں۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ کسی شخص کی باتیں کتنی ہی
میٹھی لگیں اور اس کے اعمال کتنے ہی شاندار کیوں نہ ہوں، آپ ان کی
آنکھوں کے تاثرات سے بخوبی جان سکتے ہیں کہ اس کی اصلیت کیا ہے،
کیونکہ وہ ان دو کھلی کھڑکیوں کے پیچھے چھپ نہیں سکتے۔

اس لیے انسان کو خوبصورت اور تخلیقی خیالات سوچنے چاہئیں اور
چونکہ وہ خدا کی صورت میں تخلیق کیے گئے ہیں اس لیے انہیں اپنی
اندرونی زندگی کو خراب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

خوبصورت آنکھیں جو امن، سکون اور خلوص محبت کی عکاسی کرتی ہیں امن، محبت اور امن کی نشوونما کے ذریعے کی جانی چاہیے۔

صرف اس طریقے کے ذریعے ایک ایسی روحانی مقناطیسیت پیدا کی جا سکتی ہے جو ظاہری شکل کی تمام رکاوٹوں اور حدود سے زیادہ مضبوط ہو۔

****

جب ہم کسی مسئلے کا گہرا مطالعہ کرتے اور اس مسئلے سے متعلق فوائد اور نقصانات کی نشاندہی کرنے کے بعد کوئی پختہ فیصلہ کرتے ہیں، اور جب ہم اپنی مرضی کو متحرک کرتے ہیں، تو ہم اپنی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں لا سکتے ہیں جن کو بدلنا ناممکن لگتا ہے۔

آزاد مرضی موجود ہے، اور اگر ایسا نہ ہوا تو کوئی بھی اندرونی اور بیرونی ماحول کے اثرات سے بچ نہیں سکے گا، ترقی محدود ہو جائے گی، تخلیقی سرگرمیوں کا دائرہ تنگ ہو جائے گا، اور انسان کے لیے ترقی کرنا اور قدیم سطح سے اوپر اٹھنا ناممکن ہو جائے گا۔

نئے سماجی نظام کا تصور اور آزاد ادارے جاتی کام سے متعلق ترقی پسند نظریات، جدید سائنسی دریافتوں میں استعمال ہونے والے طریقے، تحقیق و مطالعہ کے متنوع شعبے اور تخلیقی ادبی سرگرمیاں، یہ سب انسان کی ہر میدان میں انتخاب کی آزادی کو خدا کی مدد اور قوت ارادی سے استعمال کرنے کی تصدیق کرتے ہیں۔

****

نظم و ضبط کی تقریر اور غصے اور ناراضگی سے آزادیٔ ایک شخص کو اپنے گھر میں خود پر قابو پانے اور عزت دار بناتی ہے اس میں خاندانی تنازعات کے ساتھ دانشمندی اور عقلمندی سے نمٹنا یا دوسروں کو اچھے الفاظ سے پرسکون کرنا شامل ہے۔

یہ فتح اور بہادری کی علامت ہے، حتیٰ کہ مخالفین کے نزدیک بھی

****

تفہیم زندگی کا سب سے قیمتی خزانہ ہے یہ ایک اندرونی وژن ہے، ایک بدیہی ادراک ہے جس کے ذریعے ہم اپنے اور دوسروں کے بارے میں حقیقت جان سکتے ہیں اور اپنے راستے میں آنے والے تمام حالات سے کیسے نمٹ سکتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے یہ ہمیں اپنے رویوں اور اعمال کو حسب ضرورت ایڈجسٹ کرنے میں مدد کرتا ہے۔

اس دنیا میں، ہماری سمجھ اکثر محدود ہوتی ہے، اور جب ہماری ذہنی بصارت ابر آلود ہو جاتی ہے، تو چیزوں کا اندازہ لگانا اور ان کے نتائج کو جاننا ناممکن ہو جاتا ہے۔

چونکہ ہم اپنے اعمال کے ممکنہ نتائج کا اندازہ نہیں لگا پاتے، ہم اکثر غلط فیصلے کرتے ہیں۔

اس دنیا میں امن سے رہنے کے لیے ہمیں اپنے ماحول اور اردگرد کے حالات سے پوری طرح آگاہ ہونا چاہیے اور یہ جاننا چاہیے کہ ہم کس سمت جا رہے ہیں۔

ہمیں وہ باطنی احساس ہونا چاہیے جو ہمیں بتاتا ہے کہ ہمارے موجودہ اعمال کی بنیاد پر ہماری مستقبل کی زندگی کیسی ہوگی۔

****

ذہن کو صحیح ادراک کے ہل سے جوتنا چاہیے کیونکہ اس کی مٹی خشک اور سخت ہے اور اس کی مٹی کو رجائیت اور کشادگی سے تر کیا جانا چاہیے اور اس میں ایمان کے بیج بونا چاہیے اور رضائے الٰہی سے ہم آہنگ بیجوں کو نیک نیتی کے پانیوں سے سیراب کرنا چاہیے۔

****

شاگردوں میں سے ایک نے استاد پرمہنس سے ایسی دعا کے بارے میں پوچھا جو الٰہی محبوب کو بڑی تیزی کے ساتھ اپنے پاس لائے گی، اور استاد نے کہا:

" خدا صرف دعا کے چھپے ہوئے جواہرات کو تمہارے دل کی کان میں چاہتا ہے"

****

ہمیں محبت کرنے کی صلاحیت کس نے دی؟ خدا

تو ہماری محبت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ خدا

خدا کے بغیر کوئی سچی محبت نہیں ہے کیونکہ خدا محبت ہے۔

****

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ خدا ہمارا فراہم کنندہ ہے اور حقیقی خوشحالی کا اندازہ اس بات سے نہیں ہوتا ہے کہ ہمارے پاس کیا ہے بلکہ اس سے کیا جاتا ہے جو ہم قوت ارادی کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں۔

خوشی کے لیے خواہشات کو کم کرنے اور ضروری ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے، اور پر امید رہنا کہ حالات تمام رکاوٹوں اور رکاوٹوں کے باوجود خدا کی مدد سے بہتر ہوں گے، چاہے وہ کتنی ہی مشکل کیوں نہ ہوں۔

****

حکمت کی آواز ان تمام اچھے دلوں سے بات کرتی ہے جو اعلیٰ روحانی ارتعاشات سے ہم آہنگ ہیں، اور ہم آہنگ خیالات کی تلاش میں فضا میں گھومتے ہیں جو امن، محبت اور اعلیٰ علم کی تلاش میں ہیں۔

****

ہمارے دل موتیوں کی مالا ہیں، اور محبت الہی مالا کی تار ہے جو ہمارے دلوں کو ایک ساتھ رکھتی ہے

****

اپنے مال کو اپنے قبضے میں نہ آنے دیں۔

****

مجھے اب بھی بہت سے طلباء یاد ہیں جو میرے استاد کے پاس آئے اور پھر انہیں بعد میں چھوڑ دیا کیونکہ انہیں صحیح سمجھ نہیں تھی۔

میں نے اپنے آپ سے کہا، "بہت سے آئیں گے اور بہت سے چلے جائیں گے، لیکن میں آخر تک ثابت قدم رہوں گا"

میرے استاد ایک سخت مزاج اور شائستہ آدمی تھے اور بہت سے لوگ ان کی شاندار حکمت کی چمک کو برداشت نہ کر سکے اور درسگاہ چھوڑ کر چلے گئے، لیکن میں نے ایک دن ان سے کہا:

"کوئی ہے جو تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا، اور وہ شخص میں ہوں"

مجھے خوشی ہے کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کیا کیونکہ اس کی روحانی رہنمائی نے میری آنکھیں کھول دیں اور میرے ذہن کو خدا کے نور سے منور کیا۔

****

یاد رکھیں کہ خدا کی رضا سب سے بڑی چیز ہے اگر ساری دنیا آپ سے راضی ہے لیکن آپ پر خدا کی رضا نہیں ہے تو آپ ہوا کو پکڑنے والے یا راکھ پر اڑانے والے کی مانند ہیں لیکن اگر ساری دنیا آپ سے ناراض ہو یا آپ کے خلاف، پھر بھی آپ پر خدا کی رضا ہے تو آپ ہر چیز کے قابو میں ہیں اور واقعی خوش قسمت ہیں۔

****

ہماری زندگی مکمل طور پر خدا پر منحصر ہے، اور اگر ہم اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس کی مدد پر بھروسہ کرتے ہیں، تو وہ ہمیں راستہ دکھائے گا اور ہماری مشکلات سے نمٹنے اور ہماری مشکلات سے چھٹکارا پانے کے لیے صحیح راستہ دکھائے گا۔

****

خدائی مجسمہ ساز

میرے دل کی ہر دھڑکن رہنے دو

نظم میں ایک نیا لفظ "میری ابدی محبت تم سے"

اور میرے ہونٹوں کی ہر آواز کو پہنچایا جائے۔

آپ کی مقدس آواز سے بابرکت کمپن

میری ہر سوچ تیری موجودگی کی خوشی سے بھر جائے۔

میری مرضی آپ کی الہی جیورنبل کے ساتھ چارج کیا جائے
میرے تمام خیالات، تاثرات اور خواہشات کو اپنے فضل سے مزین کر
اے سب سے مقدس الہی مجسمہ ساز
میری زندگی کو اس طرح سے ڈھالیں جس طرح آپ فٹ نظر آتے ہیں۔
آپ کے منفرد ڈیزائن کے مطابق

****

جب ہم کوشش کرتے ہیں تو خُدا ہمیں جواب دیتا ہے، اور پھر ہمیں احساس ہوتا ہے کہ وہ واقعی موجود ہے، ہماری دعائیں سنتا ہے، اور ہماری خواہشات کو پورا کرتا ہے۔ جو لوگ مسلسل اُس کے بارے میں سوچتے ہیں اور اُس پر غور کرتے ہیں وہ اُس کی پاک موجودگی کو محسوس کریں گے اور اُس کی بابرکت روشنی کو دیکھیں گے۔

جس کے پاس مخلصانہ خواہش اور پختہ عزم ہو وہ اپنے مقصد کو ضرور پہنچتا ہے چاہے ماضی کی غلطیوں کی پرواہ نہ کی جائے لیکن ان غلطیوں کو جاری رکھنا اپنے آپ پر بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ جو کوئی غلطی کرتا ہے وہ حقیقی خوشی سے محروم ہو جاتا ہے۔

انسان اپنے آپ کو نقصان پہنچانے یا نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے، اور اختیار اس کا ہے کہ وہ جہالت کی چیونٹیوں کو اپنے سے دور رکھے تاکہ وہ اسے کاٹ کر اسے پریشان نہ کریں۔

اگر کوئی شخص خوش نہیں رہنا چاہتا تو اسے کوئی خوش نہیں کر سکتا اور اسے اپنی ناخوشی کا الزام اللہ کو نہیں ٹھہرانا چاہیے۔

اگر خدا نے ہمیں اپنی مرضی کو استعمال کرنے کی آزادی نہ دی ہوتی تو وہ ہمارے مصائب کا ذمہ دار ہوتا، لیکن اس نے ہمیں وہ آزادی دی ہے، اور ہم وہ ہیں جو اپنی زندگی کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالتے ہیں۔

****

خاموشی کا گہرا مفہوم:

جب شاگرد خوف، بیماری اور دیگر پریشانیوں کے راکشسوں کا پیچھا کرتا ہے، تو وہ اپنے اندر سکون کی پناہ گاہ تلاش کرتا ہے۔

روحانی طور پر بیدار شخص سکون کے ایک ایسے قلعے میں دن رات بسر کرتا ہے جو پریشانیوں اور غموں سے بے نیاز ہے اور دنیا کی ہولناکیاں اس کو توڑ نہیں سکتیں۔

جو لوگ خاموشی کی پناہ گاہ میں داخل ہوتے ہیں وہ دوسری روحوں کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہیں جو خدا سے محبت کرتے ہیں، جس طرح وہ گلاب اور تمام جانداروں کی زبان کو سمجھ سکتے ہیں۔

شاگرد کی خاموشی جتنی گہری ہوگی، اس کی خوشی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔

وہ خوشی جو سوچ کے دریچوں کے پیچھے چھپی ہوئی ہے، جس کو تلاش کرنے اور خاموشی کی گہرائیوں میں کھولنے کی ضرورت ہے، وہ بہت بڑی خوشی ہے جو وضاحت سے انکار کرتی ہے۔

****

میں تہذیب کو ایک باغ کے طور پر دیکھتا ہوں جہاں میں ہر قسم کی انسانی صفات کو پھوٹتے اور پھولتے دیکھتا ہوں۔

شہد کی مکھی کی طرح میرا دماغ خوبیوں کے پھول تلاش کرتا ہے۔

شہد کی مکھی صرف ان پھولوں کے پاس جاتی ہے جہاں سے وہ شہد کی بہترین اقسام کاٹ سکتی ہے۔

اسی طرح، ہمیں شہد کی مکھی کی تقلید کرنی چاہیے، جو صرف سب سے میٹھا امرت پیتی ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہمیں دوسروں میں جو خوبیاں اور خوبیاں نظر آتی ہیں ان کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

خدا وہ بابرکت شہد ہے جو قبول کرنے والی روحوں میں بہتا ہے اور انہیں نیکی اور مٹھاس سے بھر دیتا ہے

****

جو کوئی اپنے افق کو وسعت دینا چاہتا ہے اسے فرقے، رنگ، نسل اور اندھی جنون سے بالاتر ہو کر ضبط نفس کا مظاہرہ کرنا چاہیے، مہربان اور دوستانہ ہونا چاہیے اور کھانے پینے اور دیگر لذتوں میں اعتدال پسند ہونا چاہیے۔

اسے چاہیے کہ وہ ایسے کام کرے جن سے اس کا ضمیر منظور ہو اور اس سے اسے ذہنی سکون ملے، سچ بولے، چوری نہ کرے، دوسروں کو دھوکہ نہ دے، ایسی لذتوں میں ملوث نہ ہو جو صحت کو نقصان پہنچاتی ہو اور قوت حیات کو ختم کرتی ہو، اور خوف، غصہ، لالچ، حسد اور پریشان کن جنون سے دور رہے۔

اور یہ کہ وہ اپنے آپ کو گرمی، سردی اور دیگر مشکلات کو پریشان کیے بغیر برداشت کرنے کی تربیت دے اور یہ کہ وہ خدا پر اپنا بھروسہ مضبوط کرے جو تمام خوف اور برائیوں سے سب سے بڑی پناہ گاہ ہے۔

****

میرے اور میرے استاد کا رشتہ بہترین اور شاندار تھا روحانی رہنما اور شاگرد کا رشتہ اپنے اعلیٰ ترین معنوں میں محبت ہے

میں نے ایک بار خانقاہی زندگی کو یہ سوچ کر چھوڑ دیا تھا کہ میں ہمالیہ میں مزید کامیابی کے ساتھ خدا کی تلاش کر سکوں گا، لیکن میں غلط تھا اور مجھے لگا کہ جیسے ہی میں وہاں سے نکلا۔

جب میں کچھ دنوں بعد واپس آیا تو میرے استاد نے میرے ساتھ ایسا سلوک کیا جیسے میں نے اسے کبھی نہیں چھوڑا تھا، اس نے مجھے ڈانٹنے کے بجائے ہمیشہ کی طرح سلام کیا اور آہستگی سے کہا، ’’دیکھتے ہیں آج صبح کے ناشتے کے لیے کیا تیار کرتے ہیں‘‘۔

تو میں نے اس سے کہا، "لیکن جناب، کیا آپ میرے جانے کی وجہ سے مجھ سے ناراض نہیں ہیں؟"

اس نے جواب دیا: "ہرگز نہیں، میں دوسروں سے کسی چیز کی توقع نہیں رکھتا، اور اس لیے ان کی خواہشات میرے ساتھ متصادم نہیں ہو سکتیں، میں ذاتی فائدے کے لیے آپ کا استحصال نہیں کروں گا، اور مجھے آپ کی خوشی سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے۔"

پہلی بار، میں نے محسوس کیا کہ کوئی مجھ سے سچی محبت کرتا ہے!

اگر میں اپنے والد کے کاروباری معاملات کو سنبھالتا اور اپنی نوکری چھوڑ دیتا، تو وہ مجھ سے ناراض ہوتے، مثال کے طور پر، جب میں نے ایک منافع بخش ملازمت کی پیشکش سے انکار کیا (ایک کمپنی میں جہاں میرے والد ایک ایگزیکٹو تھے)، اس نے سات دن تک مجھ سے بات نہیں کی۔

میرے والد نے مجھ سے خلوص دل سے پیار کیا، لیکن یہ اندھی محبت تھی، جیسا کہ وہ سمجھتے تھے کہ پیسے مجھے خوش کر دے گا، لیکن پیسے میری خوشیاں تباہ کر دے گا۔

کچھ عرصے بعد، جب میں نے مربوط تعلیم کے لیے اپنے اسکول کی بنیاد رکھی، تو میرے والد نے اپنا ارادۂ بدل دیا اور کہا، "مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اس نوکری کو قبول نہیں کیا"۔

اس کے برعکس میرے استاد کا رویہ بالکل مختلف تھا کیونکہ میرے درسگاہ چھوڑنے کے باوجود ان کی مجھ سے محبت میں کوئی فرق نہیں آیا اور نہ ہی انہوں نے مجھے ملامت کی۔

****

میں آپ کی تخلیق کے ماضی، حال اور مستقبل کے بستر میں بہت دیر تک پڑا ہوں، اے رب، اور میں - ابدیت کے بچے - نے بے چینی محسوس کی ہے۔

میں نے بار بار جدوجہد کی، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، تاہم، میں بالآخر فریبی رشتے داری کی رکاوٹوں میں گھرے بستر سے چھلانگ لگا کر

کامیاب ہو گیا، اور آپ نے مجھے اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور مجھے ابدی سکون کی دھنوں پر ہلا دیا۔

میں ابدیت کا بچہ ہوں – تیری ابدیت، اے رب
میں تیرے کل وجود کے سینے پر سر ٹکاتا ہوں۔

****

میں جنت کا پرندہ ہوں: آسمان کا ایک پرندہ جسے تیرے مبارک ہاتھوں سے بنایا گیا ہے۔

اس نے مجھے فضل اور شاندار رنگوں سے آراستہ کیا: نرمی کے نیچے اور روحانی پھولوں کے سنہری پنکھوں کے ساتھ

میں خوشیوں کی جنت کی تلاش میں زندگی کے اندھیرے بھرے ماحول میں بلند ہوا اور میرے روشن پنکھ مایوسی کے سیاہ دھبوں سے داغے ہوئے تھے۔

آؤ، میرے خدا، اور اپنی جنت کے پرندے کو حکمت کی شعاعوں اور امن کے پاکیزہ میٹھے پانیوں سے دھو ڈالو۔

****

بیکٹیریا کی ایک قسم ہے جو صرف دو گھنٹے میں پیدا ہوتی ہے، بڑھ جاتی ہے اور مر جاتی ہے۔

اس قسم کا ٹیسٹ آدھے دن یا اس سے بھی کم وقت میں کیا جا سکتا ہے جو انسان کو اس طویل عرصے کے دوران ٹیسٹ کرنے کی ضرورت ہے جو اسّی سال تک کا ہو سکتا ہے۔

ہم جو ستر یا اسی سال جیتے ہیں وہ ابدیت کا ایک لمحہ بہ لمحہ ہیں، رشتہ دار نقطہ نظر سے، ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہوتا ہے اسی رفتار سے ہوتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیے گئے بیکٹیریا کے ساتھ ہوتا ہے، ابدیت کے ہر لمحاتی لمحے میں، انسانی حساب کے مطابق کئی سال گزر جاتے ہیں، اس لیے وقت ضائع کرنے کے لیے بہت قیمتی ہے۔

****

ایک شخص کو وہ کام نہیں کرنا چاہیے جو اس کا ضمیر منظور نہیں کرتا، اور اس کا اپنا مالک ہونا چاہیے جب اسے یہ احساس ہو جائے کہ وہ اپنے خیالات، احساسات اور اعمال کے مالک ہیں، تو کوئی بھی چیز ان پر قابو یا اثر انداز نہیں ہو سکے گی۔

****

اگرچہ جسم پر دماغ کا بہت اثر ہے، لیکن جسم کو نظر انداز کرنا غیر دانشمندی ہے۔

ایک شخص کو مناسب صحت مند کھانا کھانا چاہیے، اسے غیر صحت بخش کھانے پر ترجیح دینا چاہیے۔

اگر آپ کے حالات آپ کو ایسے لوگوں کے ساتھ رہنے کا تقاضا کرتے ہیں جو آپ کو بے چین کرتے ہیں، تو یہ مناسب ہے کہ آپ وقتاً فوقتاً اپنے ماحول کو بدلتے رہیں لیکن اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ آپ اپنی نفسیاتی حالت کو بدلیں تاکہ آپ دوسروں کی حرکتوں سے پریشان نہ ہوں، خود کو بدلیں، اور پھر آپ کہیں بھی سکون اور خوشی سے رہ سکیں گے۔

****

دنیا بحیثیت مجموعی ایک ذہنی پناہ گاہ کی مانند ہے۔ کچھ لوگ حسد اور حسد کا شکار ہوتے ہیں، کچھ غصے، نفرت اور ہوس کا شکار ہوتے ہیں وہ اپنی عادتوں اور جذبات کا شکار ہوتے ہیں لیکن آپ اپنے ماحول میں سکون پیدا کر سکتے ہیں۔

****

جذبات دماغ اور جسم پر یقینی اثرات مرتب کرتے ہیں حسد اور خوف چہرے کو پیلا دکھاتے ہیں جبکہ محبت اسے چمکدار بناتی ہے۔

****

جب آپ پرسکون رہ سکتے ہیں، تو آپ ہمیشہ خوش رہیں گے۔

جب آپ بہتر کے لیے تبدیلی کا فیصلہ کرتے ہیں، تو یاد رکھیں کہ اچھی کمپنی اور عمدہ اثرات آپ کے مقصد کے حصول کے لیے انتہائی اہم اور ناگزیر ہیں۔

ماحول کا اثر - اچھا یا برا - مرضی سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے، اس لیے دوسروں کے ساتھ اپنے معاملات اور تعاملات میں اس کا خیال رکھیں

خود کو بہتر بنانے کے لیے خود تجزیہ بھی ضروری ہے۔

اگر آپ بے خوف اور بے خوف ہو کر اپنا تجزیہ کر سکتے ہیں تو آپ دوسروں کے تجزیوں کو برداشت کر سکیں گے اور ان کی تنقید آپ پر اثر انداز نہیں ہو گی۔

****

کوئی کہہ سکتا ہے: "مجھے خوشی یا خوشی کی پرواہ نہیں ہے، میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کچھ حاصل کرنے کے لئے جیتا ہوں، مثال کے طور پر"

دوسرا کہہ سکتا ہے: "میں اس دنیا میں اچھا کرنا چاہتا ہوں، چاہے میں درد اور تکلیف کے درمیان ہی کیوں نہ ہوں"

لیکن جب ہم ان کے خیالات کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دونوں خوشی کے لیے جدوجہد کرتے ہیں کیا کامیابی کی پہلی خواہش خوشی سے خالی ہے؟ کیا دوسرا اس کے نتیجے میں خوشی محسوس کیے بغیر دنیا کی بھلائی چاہتا ہے؟ یقیناً نہیں۔

وہ دوسروں کی وجہ سے ہونے والے جسمانی درد اور نفسیاتی تکالیف کی پرواہ نہیں کرسکتے ہیں یا جو کامیابی کے حصول یا دوسروں کو مدد فراہم کرنے میں موروثی حالات کے نتیجے میں ہوسکتے ہیں، کیونکہ پہلے کو کامیابی میں بہت خوشی ملتی ہے اور دوسرے کو تمام تر منفی حالات کے باوجود دوسروں کی مدد کرنے میں پوری حد تک لطف آتا ہے۔

یہاں تک کہ زیادہ تر بے لوث محرکات اور مخلص انسان دوست رجحانات خوشی کے قریب جانے کی ذاتی مہم سے پیدا ہوئے ہیں۔

لیکن یہ خوشی موقع پرستوں اور تنگ نظروں کے لیے نہیں ہے، بلکہ یہ خوشی اس سخی اور شریف انسان کی ہے جس کا ذہن وسیع القلب اور سخی اور عظیم روح ہو۔

اس لیے پرہیزگار خود غرضی کو اپنے اوپر مسلط کرنے کی اجازت نہیں دیتا، کیونکہ خالص خوشی اس وقت تک حاصل کرنا ناممکن ہے جب تک کہ انسان وسیع النظر اور نرم دل نہ ہو، تاکہ وہ دوسروں کے ساتھ ساتھ اپنے لیے بھی خوشی کی تلاش اور خواہش کرے۔

یہ ایک عالمگیر اصول ہے جو نہ بدلتا ہے اور نہ بدلتا ہے۔

****

یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ تمام لوگوں کو ذاتی طور پر جانتے ہوں اور ان میں دلچسپی ظاہر کرنے اور ان کی خدمت کرنے کے لیے ان سے پیار کرتے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ ہر اس شخص کو دوستانہ خدمت پیش کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہیں جو آپ کے راستے سے گزرتا ہے اور حقیقی طور پر اس خدمت کا محتاج ہے۔

اس کے لیے ذہنی محنت اور شکایت کے بغیر اسے کرنے کے لیے مخلصانہ آمادگی درکار ہوتی ہے دوسرے لفظوں میں اس کے لیے قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

سورج ہیرے اور کوئلے کے ٹکڑے پر یکساں طور پر چمکتا ہے، لیکن ہیرے نے کچھ خاص خصوصیات تیار کی ہیں اور اس میں اضافہ کیا ہے جو اسے سورج کی روشنی حاصل کرنے اور اسے چمک اور چمک کے ساتھ منعکس کرنے کے قابل بناتا ہے، جب کہ کوئلہ ایک جیسی روشنی دکھانے کے قابل نہیں ہے۔

ہمیں لوگوں کے ساتھ اپنے معاملات میں ہیرے کی طرح ہونا چاہئے اور شان و پاکیزگی کے ساتھ الہی محبت کی روشنی کو منعکس کرنا چاہئے۔

****

اپنے شاگردوں سے ایک تقریر میں، ماسٹر پرمہنس نے کہا:

میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا کہ آپ نے میرے تئیں آپ کے جذبات کا اظہار کرنے کے لیے جس قدر تعریف کی ہے۔

میں آپ کے خلوص، آپ کے جذبے کی طاقت، اور آپ کے دلوں سے نکلنے والے الفاظ کا تہہ دل سے مشکور ہوں

مجھے آپ کے درمیان ہونے کا اعزاز حاصل ہے، اور اس دنیا میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کے تئیں اپنے عظیم فرض کو ہمیشہ یاد رکھنا خوشی کی بات ہے۔

****

وہ شخص جو اپنے مالکوں کو مارتا تھا۔

جب آپ کوئی نئی عادت ڈالنا چاہتے ہیں اور کسی بری عادت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو اپنے دماغ کو سکون سے اور بغیر کسی دباؤ کے پیشانی کے ابرو کے درمیان قوت ارادیہ اور روحانی بیداری کے مرکز پر مرکوز رکھیں اور اس اچھی عادت کی مضبوطی سے تصدیق کریں جس کو آپ قائم کرنا چاہتے ہیں اسی طرح جب آپ کسی بری عادت سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اسی بات پر توجہ مرکوز کریں اور مضبوطی سے یقین کریں کہ دماغ میں تمام بری عادتیں مرتکز ہوچکی ہیں۔

میں آپ کو ایک ایسے شخص کے بارے میں ایک سچی کہانی سناتا ہوں جو کام پر اپنے مالکوں کو تھپڑ مارنے میں ماہر تھا جب اس کا غصہ ختم ہو جاتا تھا، اس کے نتیجے میں اس نے نوکری کے بعد نوکری بھی کھو دی تھی کیونکہ جب اسے غصہ آتا تھا تو وہ اپنے آپ پر مکمل کنٹرول کھو بیٹھتا تھا، اور جو بھی اس کی مخالفت کرتا تھا اسے مار دیتا تھا جس پر وہ ہاتھ ڈالتا تھا۔

وہ میرے پاس مدد مانگنے آیا، تو میں نے اس سے کہا: "اگلی بار جب آپ غصے میں ہوں، تو کچھ کرنے سے پہلے ایک سے ایک سو تک گن لیں۔

اس نے طریقہ آزمایا لیکن میرے پاس واپس آیا اور کہا: "جب میں ایسا کرتا ہوں تو میرا غصہ بڑھ جاتا ہے، اور میں طویل انتظار کی وجہ سے گنتی کرتے ہوئے ناراضگی سے اندھا ہو جاتا ہوں۔" اس کی حالت نا امید لگ رہی تھی۔

پھر اس نے اس سے سوچنے اور محسوس کرنے کو کہا کہ خدا کا نور اس کے دماغ میں پانی بھر رہا ہے، اس کے غصے کو پرسکون کر رہا ہے، اس کے اعصاب کو سکون بخش رہا ہے، اس کے جذبات کو نرم کر رہا ہے، اور اپنے آپ سے غصے کے تمام نشانات کو دور کر رہا ہے، اور اس کے نتیجے میں وہ ایک دن اپنے غصے سے چھٹکارا حاصل کر لے گا۔

زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ وہ دوبارہ میرے پاس واپس آیا، اور اس بار اس نے مجھ سے کہا: "میں نے غصے کی عادت سے خود کو آزاد کر لیا ہے، اور میں اس کے لیے شکر گزار ہوں۔"

میں نے اسے آزمانے کا فیصلہ کیا، چنانچہ میں نے کچھ لڑکوں سے کہا کہ وہ اسے تنگ کرنے کی کوشش کریں، اور میں اس جگہ چھپ گیا جہاں میں اسے دیکھ سکتا تھا لیکن وہ مجھے نہیں دیکھ سکا، لڑکوں نے اسے اکسانے کی بارہا کوشش کی، لیکن وہ پرسکون رہا اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

****

ابدیت کا وعدہ ہمارے دلوں اور دماغوں کو بھر دے۔

اور زندگی کے ابواب اور واقعات ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ موت کا سایہ روشنی کے بچوں کو خوفزدہ نہیں کرتا ہے جو روح کی بقا اور اس کے خالق کے ساتھ قریبی تعلق سے واقف ہیں۔

آئیے ہم یہ سمجھ لیں کہ زندگی اور موت خدا کے سمندر میں دو لہریں ہیں اور روح جو کہ کائناتی سمندر سے ایک قطرہ ہے، ان دو لہروں کو اپنی فطرت میں تبدیلی کے بغیر اور اپنے ازلی ماخذ سے الگ کیے بغیر لے لیتی ہے۔

آئیے اپنی اصل فطرت کو جہالت کی کوٹھریوں سے نکال کر روشنی اور علم کی چوٹیوں تک پہنچانے کے لیے کام کریں

جب ہم اپنے شعور کو جسم کی پابندیوں، منفی خیالات اور غیر صحت بخش اثرات سے آزاد کر لیں گے، تو ہم اپنی روحانی فطرت کو چھو لیں گے اور محسوس کریں گے کہ ہم آسمانی سورج کی ابدی کرنیں ہیں جو کبھی غروب نہیں ہوتی۔

****

جو لوگ سمادھا یا کائناتی ایکسٹیسی کی حالت میں پہنچتے ہیں وہ محسوس کرتے ہیں کہ ٹھوس مائعات میں بدل جاتے ہیں۔

مائع سے گیسوں، گیسوں سے توانائی، اور کائناتی شعور کے لیے توانائی، اور وہ ایک زبردست خوشی محسوس کرتا ہے جو وضاحت سے انکار کرتا ہے اور تجدید خوشی یا لامحدود حکمت یا اعلیٰ امن یا مکمل موجودگی کا احساس یا کائناتی روح کے درمیان خود کے پگھل جانے سے شعور کی مختلف حالتوں کا تجربہ کرتا ہے۔

****

اعصابی بحالی

گہرے، پرسکون مراقبے میں، قوتِ حیات دماغ سے تمام اعضاء میں بہتی ہے، ٹشوز سے روشنی کی چنگاریاں نکلتی ہیں، اور اہم کرنٹ ریڑھ

کی ہڈی سے بہتا ہے اور جسم کے تمام خلیوں کو اپنی لپیٹ میں لینے کے لیے تقسیم کیا جاتا ہے، شفا بخش توانائی کے بہاؤ سے سیر ہوتا ہے، اور اس کے نتیجے میں اعصاب تروتازہ ہوتے ہیں

****

میگنیٹ کی اقسام:

عام میگنیٹ سے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ مقناطیس کی کشش کی طاقت خود مقناطیس کے معیار پر منحصر ہے

ایک چھوٹا مقناطیس چھوٹی چیزوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے، اور ایک مضبوط مقناطیس بڑی چیزوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

اس طرح انسانی مقناطیس اپنی کشش قوت کے مطابق متوجہ ہوتا ہے۔

انسانی مقناطیسیت کی بھی متعدد قسمیں ہیں، کچھ جسمانی چیزوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، کچھ نفسیاتی قوتیں، اور کچھ روحانی فوائد کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں - فوائد جو اکثر اویکت یا بھول جاتے ہیں

روح کی کانوں میں قیمتی جواہرات کا پتہ لگائیں، اور آپ فاتح ہوں گے اپنے مطلوبہ مقصد کی پیروی کریں، اور یقین رکھیں کہ مقدس مقناطیسیت خدا کو آپ کی طرف کھینچے گی - تمام طاقت اور بھلائی کا سرچشمہ، اور زندگی میں سب سے بڑا فائدہ

اثبات: میں تمام اچھی چیزوں اور تمام علم کی شعاعوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے بابرکت روحانی مقناطیسیت کا استعمال کروں گا

****

خدا میری زندگی ہے، وہ میری محبت ہے، وہ مندر ہے جس کی طرف میرا دل پکارتا ہے۔

خدا میرا مقصد ہے، کیونکہ میں اس کی مدد کے بغیر اپنے فرائض کو پورا نہیں کر سکتا

اسی لیے میں نے اسے دل و جان سے تلاش کیا جب تک کہ میں اسے نہ ملا

الٰہی، جلتی محبت اور پختہ عزم کے بغیر کائناتی محبوب کا ملنا مشکل ہے

****

ایک دن ایسا آئے گا جب انسان اس دنیا سے چلا جائے گا کچھ لوگ اسے پیار سے یاد کریں گے اور اس کے لیے روئیں گے اور دوسرے اسے بری طرح یاد کریں گے لیکن اس کے تمام اچھے اچھے خیالات اس کا ساتھ دیں گے۔

اس لیے انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے خیالات پر نظر رکھے، اس کے اعمال کی جانچ کرے، اس کی غلطیوں کی اصلاح کرے، اپنا جائزہ لے اور اپنی پوری کوشش کرے۔

اس پر توجہ نہ دیں کہ لوگ آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں جب تک کہ آپ صحیح کام کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

میں اپنی پوری کوشش کرتا ہوں کہ کسی کی مخالفت نہ کروں، اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میں نے ہر ایک کے ساتھ مہربان اور مخلص رہنے کی پوری کوشش کی ہے۔

لیکن میں لوگوں کی میرے بارے میں رائے کی پرواہ نہیں کرتا، خواہ تعریف ہو یا مذمت، کیونکہ خدا میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں، اور یہی سب سے اہم چیز ہے۔

****

جب دو افراد یا لوگوں کے ایک گروہ کے درمیان خالص روحانی بنیادوں پر دوستی پیدا ہوتی ہے، جو ذاتی مقاصد اور مقاصد سے خالی ہوتی ہے، تو وہ خالص دوستی ان دوستوں میں سے ہر ایک کی روح کو پاک کرتی ہے۔

جو دل دوستی سے پاک ہوتا ہے وہ اتحاد اور قربت کا کھلا دروازہ بن جاتا ہے۔

اس دل کے ذریعے مزید اچھی روحوں کو متوجہ کرنا ممکن ہو جاتا ہے تاکہ وہ برادرانہ محبت کے ڈھانچے میں داخل ہو کر سکون اور سکون سے لطف اندوز ہو سکیں۔

****

میں اپنے سے زیادہ دوسروں کے معاملات کی فکر کرتا ہوں، کیونکہ میں جو کچھ بھی کرتا ہوں وہ اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہوں، اور میں اس سے زیادہ خواہش اور جوش سے کرتا ہوں کہ اگر وہ اعمال میرے اپنے ہوتے۔

اگر نتائج برعکس یا غیر تسلی بخش ہوں تو مجھے پرواہ نہیں ہے اور نہ ہی پریشان ہوں کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ میں نے خدا کی طرف اپنا فرض ادا کر دیا ہے جو میرا مقصد ہے اور جو میری نیت ہے اور میں نے اپنی پوری کوشش کی ہے اور میں بڑی خوشی اور عزم کے ساتھ کوشش کو دہراؤں گا، لیکن کوشش یا نتیجے سے وابستہ ہوئے بغیر۔

اگر میں صرف اپنے لیے کام کر رہا ہوتا تو میں ہمیشہ پریشانی اور پریشانی کا شکار ہوتا لیکن جب تک میرا مقصد اللہ کو راضی کرنا ہے، نتائج اس کے لیے ہیں نہ کہ میرے لیے یہی میرا طرزِ زندگی ہے، اور اسی میں مجھے اپنا سکون اور آزادی ملتی ہے۔

کامیابی کی سیڑھی پر قدم:
محنت.--
- تخلیقی صلاحیت
صحیح حکم
فضول خرچی سے بچنا اور بچنا
- کوشش کرنا اور ناکامی کے بعد دوبارہ کوشش کرنا
خود نظم و ضبط اور خود کو بہتر بنانا
- تخلیقی توانائیوں کو چالو کرنا
دوسروں کی مدد کرنا
- مزید یہ کہ ہمیں خدا پر غور کرنا چاہیے جو تمام بھلائیوں کا سرچشمہ اور تمام کامیابیوں اور برکتوں کا اصل ہے۔
****

میں آپ کو ایک ایسا گانا گاتا ہوں جو پہلے کبھی نہیں کہا گیا تھا، اور میں آپ کو اپنا مستند راگ وقف کرتا ہوں جو میرا دل اس کے اندر اور اس کے تاروں پر گاتا ہے۔

میں نے اپنی یہ پہلی غزل لکھی ہے اور یہاں میں اسے خالص نذرانے کے طور پر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

میں آپ کو خشک، فکری دھنوں یا دوسروں کی طرف سے تیار کردہ آرائشی دھنیں پیش نہیں کروں گا۔

میں تمہیں اپنے دل کی سادہ، بولی دھنوں کے سوا کچھ نہیں دوں گا۔

میں تمہیں سبزہ زاروں میں اُگائے گئے اور جذبات اور جذبوں سے بھرے ہوئے گلاب نہیں پیش کروں گا، بلکہ میں تمہیں وہ جنگلی پھول پیش کروں گا جو ابھی میری آرزوؤں کے کھیتوں اور میری زندگی کے گھاس کے میدانوں میں اُگ آئے ہیں۔
****

کسی شخص کے لیے مخصوص خصوصیات کے مطابق دوسروں کا تجزیہ اور درجہ بندی کرنا آسان ہے۔

لیکن ایک شخص کے لیے ایمانداری اور سچائی کے ساتھ اپنے آپ پر روشنی ڈالنا مشکل ہے پھر بھی یہ وہی ہے جو انھیں ضروری بہتریوں اور تبدیلیوں کو سمجھنے کے لیے کرنا چاہیے۔

ہماری ذاتی خصوصیات کو جاننے کا مقصد یہ سمجھنا ہے کہ ہم دوسروں پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں۔

لوگ شعوری یا غیر شعوری طور پر کسی شخص کی فطرت کے تاثرات پیدا کرتے ہیں، اور اس سے نکلنے والی کمپن پر ان کا ردعمل

متعلقہ لوگوں کے لیے ایک لطیف اشارہ ہوتا ہے، اور عقلمند اس سگنل کو سمجھتے ہیں۔

****

نفسیاتی ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹیں ہیں:

خود پسندی (خود غرضی)، باطل، لالچ، غصہ، نفرت، حسد، اور دیگر تاریک خصوصیات جو انسان کو اس سے کہیں زیادہ گہری جہالت کی طرف لے جاتی ہیں یا لے جاتی ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اس راستے پر چلیں جو آزادی کی طرف لے جاتا ہے، کیونکہ انسانی خواہشات ان عادتوں سے چلتی ہیں جو مسلسل تجدید ہوتی ہیں اور شاید ہی کبھی ختم ہوتی ہیں یا کسی حد پر رکتی ہیں۔

یہ عادتیں روح کو قید کر دیتی ہیں اور اسے قید کر دیتی ہیں، جس سے اس کے مالک کے لیے آزادی اور نجات کی راہ پر چلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

****

زندگی کا راستہ درج ذیل ہے:

ایک طرف جہالت کی تاریک وادی ہے اور دوسری طرف حکمت کی روشنی ہے

جب ہم عقل سے کام لیتے ہیں، تو ہم آزادی کے راستے پر محفوظ طریقے سے قدم رکھتے ہیں اور اپنی ضرورت کو حاصل کرتے ہیں۔

****

پوری کائنات الٰہی مرضی کی تخلیق ہے، اور جب ہم اپنے آپ کو اس مبارک ارادے کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں، تو ہمیں جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ آسانی سے ہمارے پاس پہنچ جاتی ہے۔

****

جب لوگ پہلے سے تربیت کے بغیر انسانی جذبات کی پیچیدہ مشینری سے نمٹنے کی کوشش کرتے ہیں تو نتیجہ اکثر تکلیف دہ ہوتا ہے۔

بہت کم لوگوں کو یہ احساس ہے کہ خوشی انسانی رویے کے قانون کو سمجھنے میں مضمر ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ اکثر اپنے دوستوں اور گھر والوں سے جھگڑتے ہیں۔ وہ دوسروں کو نہیں سمجھتے اور اپنی ذاتی خامیوں کو نہیں دیکھتے۔

یہ ضروری ہے کہ اپنے پیاروں کے غلط کاموں کے ساتھ تعاون نہ کریں، بلکہ خاموشی کے ساتھ تعمیری روحانی اعمال کے ساتھ ان اعمال کی مزاحمت کریں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے پیاروں کے غیر معمولی رویے سے نمٹنے کے لیے سخت طریقوں کا سہارا نہ لیں۔

****

ہم مکار شکاری سے دھوکے کھا گئے ہم تحفظ کے جھوٹے احساس کے لیے اتھلے پانیوں میں تیرتے ہیں جب کہ جہالت کا مہلک جال ہم پر بند ہو جاتا ہے

ماہی گیری کے جالوں کی روزانہ کاسٹنگ میں، بہت سے لوگ پکڑے جاتے ہیں اور صرف چند ہی بچ پاتے ہیں۔

اے لامحدود رحمت، ہمیں ہوس کے جان لیوا جال، بے لگام عزائم، اور گھٹن زدہ دنیاوی وابستگیوں سے بچا!

آئیے ہم روح کے پُرسکون سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب جائیں جہاں الٰہی اتحاد رہتا ہے، اور ہم قید کی بیڑیوں اور غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہو جائیں!

****

ماسٹر پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا:

اگر آپ اپنی ایمانداری، خلوص اور خدا سے محبت کے ذریعے اپنی دعاؤں کو اس تک پہنچانے کے قابل ہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کی غلطیاں سمندر سے گہری اور ہمالیہ سے بلند ہیں۔

اللہ آپ کے راستے کی وہ رکاوٹیں دور کر دے گا، آپ کو ماضی کے بھاری بوجھ سے آزاد کر دے گا، اور آپ کی ماضی کی غلطیوں کو دہرانے کی خواہش ختم ہو جائے گی۔

آپ کبھی کبھی اپنے آپ کو اندھیرے کی ایک موٹی تہہ میں پا سکتے ہیں، لیکن آپ پھر بھی ابدی شعلے کی چنگاری بنے ہوئے ہیں

آپ چنگاری کو چھپا سکتے ہیں، لیکن آپ اسے ختم نہیں کر سکتے

****

نیک نیتی اور مخلصانہ نصیحت کے ذریعے اچھے الفاظ کے ذریعے دوسروں کو خوش کرنا ایک حیرت انگیز چیز ہے اور شرافت کی علامت ہے جو عظیم روحوں کی خصوصیت رکھتی ہے

جہاں تک کسی دوسرے شخص کو کاٹنے، تکلیف دہ الفاظ، طنزیہ انداز، یا تیزابی مشورے کے ذریعے نقصان پہنچانے کا تعلق ہے، تو یہ ذلت آمیز اور پریشان کن طریقے ہیں جن کا سہارا دل والے لوگ نہیں لیتے۔

طنز غلط کرنے والے میں بغاوت اور غصے کے جذبے کو ظاہر کرنے میں مدد کرتا ہے، جب کہ دوستانہ الفاظ اس میں پچھتاوا پیدا کرتے ہیں، جس کا مطلب ہے کہ انسان اپنی غلطیوں کو پہچانتا ہے اور انہیں دوبارہ نہیں دہراتا ہے۔

****

ایک طالب علم نے کہا، "استاد، میں کبھی جنت پر یقین نہیں کر سکا
کیا وہ جگہ واقعی موجود ہے؟"

استاد پرمہنس نے جواب دیا:

"ہاں جو لوگ خدا سے محبت کرتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں
وہ اس جنت میں جاتے ہیں جب ان پر موت آتی ہے۔ اس فانی دنیا میں،
ایک شخص سوچ کی طاقت سے جو کچھ بھی چاہتا ہے اسے فوری طور پر
پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"

آسمانی جسم تابناک روشنی پر مشتمل ہے۔ ان حیرت انگیز دائروں
میں ایسی آوازیں اور روشنیاں ہیں جو زمین کے باشندوں کے لیے نامعلوم
ہیں۔

****

خوشی کو اپنے اندر زیادہ سے زیادہ اور مادی چیزوں میں کم تلاش
کرنا چاہیے۔

اپنے ذہن میں خوش رہو تاکہ بیرونی چیزیں آپ کے سکون میں خلل
نہ ڈال سکیں اور آپ کا توازن ختم نہ کر سکیں

اس زندگی میں باطنی خوشی ہی واحد خواہش ہے۔ جس کے لیے
کوشش کی جائے، اور اس کے حصول کے لیے استقامت اور عزم ہی کافی
ہے۔

خوشی انسان کے اندر خدا کا تخت ہے۔

****

بہت سے لوگ سوچتے ہیں کہ وہ جاگ رہے ہیں، لیکن وہ نہیں ہیں۔

وہ زیادہ تر بے ہوش ہوتے ہیں آپ نے ایسے لوگوں کے بارے میں سنا
ہوگا جو سوتے ہوئے چلتے ہیں اور "آگ! آگ!" یا بات کریں اور لیکچر دیں۔

زیادہ تر لوگ ایسے ہوتے ہیں یقیناً میرا مطلب وہ نہیں ہے۔ جو خلوص
دل سے اپنے شعور کو روحانی جہالت کی نیند سے بیدار کرنا چاہتے ہیں۔

ہمیں ان لوگوں کو بیدار کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے جو غلط رویے
اور گمراہ کن زندگی کے ملبے تلے دب چکے ہیں۔

ایسا کرنے کے لیے ہمیں سب سے پہلے اپنے شعور کو جہالت کے
کناروں سے زندہ کر کے علم الہی کی روشنی میں لانا ہو گا۔

****

دوستی خدا کی محبت ہے۔ جو ہمارے چاہنے والوں کی آنکھوں سے
چمکتی ہے، اور یہ اس کی پکار ہے۔ کہ ہم آسمانی گھر واپس جائیں تاکہ
ہم عالمگیر محبت کے ساتھ ابدی اتحاد کی مٹھاس کا مزہ چکھیں۔

دوستی ایک مقدس آواز ہے جو روحوں کو انا اور خود غرضی کے شعور سے آزاد ہونے کی دعوت دیتی ہے جو ہمیں خدا اور انسانیت سے الگ کرتی ہے۔

حقیقی دوستی باشعور روحوں کے درمیان ایک بابرکت بندھن ہے جو اپنی دوستی کے ذریعے خدا کی خالص محبت اور کائناتی روح کی مقدس صفات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

سچی دوستی وسیع اور جامع ہوتی ہے۔

ایک خاص شخص کے ساتھ خود غرضی دوسروں کو چھوڑ کر دوستی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔

خاندان، پڑوسیوں اور پوری دنیا کو شامل کرنے کے لیے محبت کی حدود کو بڑھایا جانا چاہیے۔

آفاقی دوست وسیع النظر ہوتا ہے، خدا کی مخلوق سے محبت کرتا ہے، اور جہاں بھی جاتا ہے اور جہاں بھی مڑتا ہے اپنی محبت کو فراخ دلی سے پھیلاتا ہے۔

ان عظیم اصولوں کو تمام عظیم لوگوں نے زندہ کیا اور ان کی وکالت کی۔

خاندانی محبت روحانی دوستی کی بنیاد رکھنے کی ابتدائی تربیت ہے۔

تمام نسلوں کے لوگوں کی رگوں میں ایک ہی خون دوڑتا ہے۔

اگرچہ ہم مختلف قومیتوں اور نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں، ہم ایک ہی خدائی منبع سے تعلق رکھنے کی وجہ سے عالمی بندھنوں کے ذریعے متحد ہیں۔

****

روح کو انسان کے بنائے ہوئے سلاخوں کے پیچھے قید نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ اصل میں آفاقی اور تعلق میں آفاقی ہے۔

****

اگر ہم کبھی بھی زندگی سے لطف اندوز ہونے جا رہے ہیں، تو وقت ابھی ہے، نہ کل یا اگلے سال

اگلے سال بہتر زندگی کی بہترین تیاری اس سال ایک ہم آہنگ، متوازن اور خوشگوار زندگی ہے۔

خوشیوں اور لذتوں سے بھری مستقبل کی زندگی (بعد کی زندگی میں) ہمارے طرز زندگی، ہمارے سوچنے کے انداز، اور اس زندگی میں ہم کس طرح برتاؤ اور برتاؤ کرتے ہیں اس پر منحصر ہے۔

آج کا دن ہماری زندگی کا سب سے اہم اور بامعنی دن ہونا چاہیے۔

****

مراقبہ وہ آلہ ہے جس کے ذریعے شعور کے چہرے کو ڈھانپنے والی اور دھندلی پرتیں ہٹا دی جاتی ہیں اور اس کے استعمال سے الٰہی خوشی کا ہمیشہ بہتا ہوا چشمہ پھوٹتا ہے۔

مراقبہ اور مکمل آرام، یا الجھے ہوئے حواس سے شعوری طور پر سوچ کو واپس لینا، خدا کو جاننے کا اصل اور موثر طریقہ ہے۔ اگر ہم مراقبہ کے علاوہ سب کچھ کر سکتے، تو ہمیں اس خوشی کے برابر خوشی نہیں ملے گی جو اس وقت ہوتی ہے جب خیالات خاموش رہتے ہیں (اس میں آپ کے رب کی طرف سے سکون ہے) اور الٰہی امن کے ساتھ ہم آہنگی میں (میں آپ کے لیے امن چھوڑ رہا ہوں)

ارتکاز اور مراقبہ کا صحیح طریقہ استعمال کرکے اس الٰہی خوشی کا تجربہ کیا جاسکتا ہے۔

****

اگر آپ اپنے کمرے کی چھت میں دروازہ تلاش کرتے ہیں تو آپ کو کئی سالوں تک تلاش کرنے کے باوجود نہیں ملے گا جب تک کہ آپ تلاش کا صحیح طریقہ استعمال کرکے دیوار کو نہ دیکھیں۔

****

وہ دن آئے گا جب میں اس دنیا کو الوداع کہہ دوں گا، لیکن جب تک میں اس زمین پر رہوں گا، میری سب سے بڑی خوشی ان لوگوں کے سامنے خدا کے عجائبات بیان کرنے میں ہے جو مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں، اور میری خواہش اس الٰہی روشنی کے لیے ان کی آرزو کو بڑھانے میں ہے جس نے مجھے ناقابل بیان سکون، آزادی اور تحفظ دیا ہے۔

****

کائنات کی تاریخ، اپنی تمام چھوٹی تفصیلات کے ساتھ، ابدیت کے خزانوں میں محفوظ ہے- یہ ایک اور جہت ہے یہاں اس محدود دنیا میں، ہم لمبائی، چوڑائی، موٹائی اور اونچائی کو محسوس کرتے ہیں، لیکن ایک اور سطح ہے جہاں یہ جہتیں موجود نہیں ہیں، اس آسمانی جہاز میں سب کچھ شفاف ہے۔ سب کچھ شعور اور آگہی ہے ذائقہ کا احساس ایک احساس ہے جیسا کہ سونگھنے کی حس ہے ہمارے احساسات، خیالات اور جسم سب شعور ہیں اور جس طرح ہم خوابوں میں دیکھ، سن، سونگھ، ذائقہ اور لمس کر سکتے ہیں، اسی طرح ہم ان تمام حواس کو بھی خالص، شفاف شعور یا احساس کے ساتھ اعلیٰ جہانوں میں محسوس کر سکتے ہیں۔

یہ بالکل وہی ہے جو میں اس وقت دیکھ رہا ہوں جب میں بولتا ہوں میں اس جسم میں نہیں ہوں، بلکہ میں ان تمام چیزوں کا حصہ

ہوں جو موجود ہیں اور جو چیزیں میں دیکھ رہا ہوں وہ میرے لیے اتنی ہی حقیقی ہیں جیسے تم میرے لیے ہو۔

ہر جگہ خدا کو دیکھنے اور خواب اور حقیقت میں فرق جاننے کے لیے انسان کو بیدار ہونا چاہیے۔

میں اکثر اس جگہ میں لامحدودیت کو دیکھتا ہوں جہاں میں ہوں، اور میں اس جگہ کو لامحدودیت میں دیکھتا ہوں، ہر چیز زندگی کو اس ابدی ماخذ سے مستعار لیتی ہے۔

جب میں بچہ تھا، میں دن رات بیٹھ کر دعا کرتا تھا، لیکن کوئی جواب یا جواب دینے والا نہیں تھا۔

ایک طرف میں نے انسانیت دیکھی اور دوسری طرف ابدیت جو مجھ سے بات نہیں کی۔

اگرچہ میں نے سوچا کہ میں اکیلا ہوں اور سب نے مجھے چھوڑ دیا ہے، لیکن خدا نے مجھے نہیں چھوڑا کیونکہ وہ ہمیشہ میرے خیالات اور احساسات کے پیچھے چھپ کر میرے ساتھ موجود رہتا تھا۔

اور جب مجھے اپنے اندر روشنی نظر آنے لگی تو میری روح پر اسرار طور پر بابرکت الہی خوشبو سے معمور ہو گئی۔

میں درختوں کی جڑوں اور ان میں سے رس کو بہتا دیکھ سکتا تھا، اور میں نے خدا کے قریب محسوس کیا جس نے مجھے سکون دیا اور میرے دل کو سکون بخشا۔

میں نے دن رات بار بار دعا کی اور پکارا، اور جب چیزیں میرے لیے اپنی چمک اور معنی کھو بیٹھیں، میں نے دنیا اور اس میں جو کچھ ہے، اس میں خوشی سمیت، اس خوف سے کہ شاید یہ مادی خوشی ہو، ترک کر دیا، اور میں نے خدا کو پایا جو اب ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔

ہو سکتا ہے دنیا مجھے چھوڑ دے لیکن اللہ مجھے ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑے گا۔

خدا سب کچھ ہے یہ ہال اور اس کے گرد کائنات میرے شعور کے پردے پر چلتی تصویروں کی طرح تیرتی ہے

مجھے خالص روح، شفاف روشنی اور نرم شعور کے سوا کچھ نظر نہیں آتا

میرا جسم، تمہارے جسم اور دنیا کی تمام چیزیں اسی نور الٰہی سے نکلتی ہیں جب میں اس نور کو دیکھتا ہوں تو مجھے کچھ نظر نہیں آتا۔

جب آپ اسکرین کو دیکھتے ہیں، تو آپ کو حرکت پذیر تصاویر نظر آتی ہیں، لیکن جب آپ پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں (روایتی سنیما میں)، تو آپ کو اسکرین پر صرف روشنی کی ایک کرن نظر آتی ہے، یہ ناقابل یقین لگتا ہے، لیکن یہ سچ ہے۔

میں ان چیزوں کے بارے میں بات کرتا تھا لیکن اب میں ان لوگوں سے بات نہیں کرتا جو لاتعلق ہیں یا بے پرواہ ہیں لیکن خدا نے مجھے اس بار آپ سے بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ سب کچھ عارضی ہے۔ اس کے لئے دعا کرو جو ابدی ہے۔

****

چونکہ ہم اس دنیا میں آئے ہیں جہاں سے ہمیں معلوم نہیں ہے، اس لیے ہمارے لیے زندگی کی ابتدا اور مقصد کے بارے میں سوچنا فطری ہے۔

ہم اس دنیا کے ایک خالق کے بارے میں سنتے ہیں، اس کے بارے میں پڑھتے ہیں، اور پوری کائنات اس کے الہی دماغ کے وجود کا اعلان کرتی ہے۔

جس طرح ایک چھوٹی گھڑی کے چھوٹے اور درست حصے اور آلات ہمیں گھڑی بنانے والے کی تعریف کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

جس طرح بڑی اور پیچیدہ فیکٹری مشینیں ہمیں حیران کرتی ہیں اور اپنے موجد کے لیے تعریف کا باعث بنتی ہیں، اسی طرح جب ہم قدرت کے عجائبات کو دیکھتے ہیں، تو ہم ان کے پیچھے چھپی ہوئی ذہانت سے حیران رہ جاتے ہیں، اور ہم حیران ہوتے ہیں:

"پھول کو اس کی متحرک، سورج کی شکل کس نے دی؟"

اس کی خوشبو اور حسن کہاں سے آیا؟ اور اس کی پنکھڑیوں کو اتنی نفاست سے کیسے بنایا گیا اور اتنے شاندار، خوش رنگ رنگوں سے رنگا گیا؟

****

میں تمہیں اپنے خیالات کی گہرائیوں میں محسوس کرتا ہوں، میں اپنے گہرے جذبات میں تمہاری موجودگی کو محسوس کرتا ہوں، اور میں تمہیں اپنی محبت کے باغ میں کھلتے ہوئے دیکھتا ہوں

مجھے اپنی بارگاہ کی خوشبو سے معمور کر تاکہ میں تیری بابرکت مہک سے مستفید ہو سکوں

آسمانوں، ستاروں، خیالات اور احساسات کے پار سے میرے پاس آؤ مجھے اپنا سب سے مقدس چہرہ دکھائیں اور مجھے اپنی روح میں، میرے ارد گرد اور ہر جگہ آپ کی موجودگی کا احساس دلانے دو۔

میں نے عمروں اور ادوار میں تمہیں خواہشات اور تمناؤں کی راہوں پر ڈھونڈا ہے اور اب مجھے احساس ہوا کہ تم میری روح میں بسی ہو اور میرے مقدس ترین جذبات کو ابھارتے ہو۔

اب مجھ سے نہ چھپنا جذبات کے پھولوں، خیالوں اور روح کی نبض کے پیچھے

میری روح کو اپنی حکمت کے جواہرات سے مزین کر اور مجھ میں اپنی نعمتوں کے جھونکے پھونک دے اور مجھ سے وہ اندھیرا دور کر جس نے تجھے میری نظر اور میری بصیرت سے پردے کر رکھا ہے۔

اے ستاروں اور نیلے آسمان سے پرے اور فضا کی تہوں سے پرے اور تمام مخلوقات اور موجودات میری محبت کے سرگوشوں کو قبول فرما اور میرے وجود کو اپنی محبت، اپنے نور اور اپنے سکون میں غرق کر دے۔

****

اگر آپ نے الہٰی محبت کا ایک ذرٰ بھی محسوس کیا تو آپ ایک ناقابل بیان اور زبردست خوشی کا تجربہ کریں گے جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

۔۔تاکہ آپ کے لیے اس پر قابو پانا مشکل ہو جائے۔

جب ہم خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو ہمارا ادراک لامحدود ہو جاتا ہے اور کل وجود کی سمندری گہرائیوں میں ضم ہو جاتا ہے۔

ہم بڑی خوشی اور اعلیٰ الہٰی محبت کا تجربہ کرتے ہیں۔

****

کچھ لوگ المناک ناول پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں اور انہیں اپنا پسندیدہ پڑھنے کا مواد سمجھتے ہیں، اور محسوس کرتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی کے آخر تک ان سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔

لیکن اگر انہوں نے اپنا تجزیہ کیا تو معلوم ہوگا کہ وہ اس قسم کے ادب کو مسلسل پڑھنے سے اکثر افسردہ اور چڑچڑے ہو جاتے ہیں۔

اس ڈپریشن کی وجہ سے، وہ اس عادت کو توڑنا چاہیں گے اور اس کے بجائے کتابیں اور روحانی مواد پڑھنے کی عادت ڈالیں گے جو ان کے خیالات کو متاثر کریں اور ان کے جذبات کو عمدہ، عمدہ خیالات کے ساتھ پروان چڑھائیں۔

اگر وہ یہ تبدیلی کرتے ہیں، تو وہ پائیں گے کہ ان کی زندگیوں نے شعوری سمجھداری اور مضبوط عزم کی بدولت ایک شاندار نیا موڑ لیا ہے۔

یہ سچ ہے کہ اگر ہم چاہیں تو بہت جلد اپنے آپ کو بدل سکتے ہیں لیکن برسوں کے انداز اور عادات کو بدلنے کے لیے حقیقی محنت اور مضبوط ارادے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک پرانی عادت کو ختم کرنے کے لیے عزم کی تمام قوتوں کو اس وقت تک مخالف سمت میں متحرک ہونا چاہیے جب تک کہ اس بری عادت کو بے اثر نہ کر دیا جائے اور اس کی طاقت کو مفلوج نہ کر دیا جائے۔

زیادہ تر لوگوں میں اس کے لیے درکار صبر و تحمل کی کمی ہوتی ہے لیکن کسی کو یہ جان لینا چاہیے کہ جو کچھ بنایا یا کیا ہے اسے مٹا یا جا سکتا ہے۔

****

آئیے ہم انا کی حدود کو چھوڑ کر روحانی ترقی کے وسیع و عریض میدانوں میں بھٹکتے رہیں۔

اور وقت کے کارواں کی طرح جو ہمیشہ زندگی کی راہوں پر سفر کرتا ہے، اسی طرح روح کے قافلے کو بھی روحِ الٰہی کے مضافات کی طرف سب سے بڑی وسعت کے راستوں پر سفر کرنا چاہیے۔

زندگی کے اہم ترین فرائض کی انجام دہی کا جذبہ اکثر انسانی عادات کے ملبے تلے دب کر رہ جاتا ہے۔

انسان کو ان عادات کے حوصلہ شکن اثر سے خود کو آزاد کرنا چاہیے اور اپنی زندگی کی مٹی میں اس کامیابی کے بیج بونا شروع کر دینا چاہیے جس کی وہ خواہش کرتا ہے۔

زندگی اس وقت اہمیت اور اہمیت حاصل کرتی ہے جب ہم انتہائی ضروری اور ضروری کام کو پورا کرتے ہیں: اپنے وجود کے حقیقی معنی اور قدر کو تلاش کرنا

انسانوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ زندگی کی یہ حرکت پذیر کائناتی تصاویر بغیر کسی وجہ کے ظاہر نہیں ہوتیں۔

ہر روز ہم نئے نظارے دیکھتے ہیں، اور ہر دن نئے اسباق لاتا ہے جو ہمیں انسانی وجود کے اعلیٰ مقصد پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے سیکھنا چاہئے: زندگی کے پردے کے پیچھے چھپی ہوئی اعلیٰ ہستی کو پہچاننا۔

****

خدا میں آپ کو تمام دلوں کی محبت، خواہشات کی تکمیل اور خواہشات کی تکمیل پائیں گے جو کچھ دنیا آپ کو دیتی ہے اور پھر چھین لیتی ہے، آپ کو دکھ، درد یا مایوسی میں چھوڑ کر، آپ خدا کو کہیں زیادہ بڑے پیمانے پر پائیں گے اور اس کے ساتھ مایوسی اور غم کے بغیر۔

****

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں صرف وجہ پر بھروسہ کرنا چاہیے دوسروں کا خیال ہے کہ ہمیں اپنے حواس کو مطمئن کرنا چاہیے دونوں پوزیشنیں انتہائی ہیں

ایک نظریہ کے مطابق جسم کی صحت اور تندرستی کو یقینی بنانے کے لیے باقاعدگی سے میڈیکل چیک اپ کروانے کا مشورہ دیا جاتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے وقتاً فوقتاً اپنی گاڑی کا معائنہ کروایا جائے یہ بات سمجھ میں آتی ہے لیکن انسان مشین نہیں ہیں اگر آپ کی دماغی صحت آپ کی جسمانی حالت پر منحصر ہے تو جلد یا بدیر دماغ جسم کے تقاضوں کا غلام بن جائے گا، ہم جسمانی علاج کی تمام اقسام اور مقداروں میں یہ بتاتے ہیں کہ ہم جسمانی علاج کی وجہ سے مؤثر کیوں ہیں۔ لاعلاج بیماریاں

جسمانی کمزوری نے زور پکڑ لیا کیونکہ دماغ نے جسم کا مالک بننے سے انکار کر دیا

اعتدال کے ساتھ شروع کرنا بہتر ہے اگر آپ کو معمولی کمی آتی ہے تو تھوڑا سا آیوڈین لگائیں، لیکن صرف دوائیوں پر بھروسہ نہ کریں جب تک آپ آہستہ آہستہ عقل پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ نہ کر لیں تب تک مناسب احتیاط برتیں

عظیم اساتذہ خود اصل میں جڑی بوٹیوں اور خدا کی بنائی ہوئی کیمیکلز سے بنی دوائیں استعمال کرتے تھے۔

روحانی استاد کے لیے دوائیں اور دوائیں ضروری نہیں ہیں، لیکن یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ خدا کی طاقت بے شمار طریقوں سے کام کر رہی ہے، وہ بعض اوقات کچھ طبی تیاریوں کا انتخاب کر سکتا ہے۔

کسی بھی صورت میں، فتح دماغ کی طاقت میں ہے جب آپ اس پختہ یقین پر پہنچ جاتے ہیں کہ آپ بغیر کسی منفی اثرات کے تمام ادویات کے بغیر کر سکتے ہیں، تو آپ فتح حاصل کرتے ہیں اور اپنے جسم پر تسلط حاصل کر لیتے ہیں۔

****

جو دوستی ہم دوسروں سے کرتے ہیں وہ دل سے ہونی چاہیے اور محبت اور تعاون کو سطح پر ظاہر نہیں کرنا چاہیے جب کہ باطن سے ظاہر ہوتا ہے۔

روحانی قانون انتہائی درست اور طاقتور ہے، اور روحانی اصولوں سے متصادم نہیں ہونا چاہیے۔

اس لیے ضروری ہے کہ دوستوں کو دھوکہ یا خیانت نہ دی جائے اور دوستی کی حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔

دوست کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اسے کب اپنے دوست کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے اور کب اسے اپنی مرضی کا استعمال کرنا چاہیے اور اس کے ساتھ تعاون کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

****

جلد کی سطح چھونے کے احساسات کو محسوس نہیں کرتی ہے۔ ان احساسات کا تجربہ دراصل دماغ میں ہوتا ہے، اور انسان دماغ کے علاوہ ذائقہ، چھو، سونگھ، سن یا دیکھ نہیں سکتا۔

ہم اپنی زبان کی سطح پر ذائقہ محسوس کر سکتے ہیں لیکن حقیقت میں دماغ ہی اس ذائقے کو رجسٹر کرتا ہے اسی طرح جب جسم کا کوئی حصہ زخمی ہوتا ہے تو درد بنیادی طور پر دماغ میں محسوس ہوتا ہے نہ کہ متاثرہ عضو میں۔

ہمارے پاس درد کو محسوس کرنے کے دو طریقے کار ہیں: اعصاب اور دماغی تناؤ جب دماغ اعصاب اور دماغ کے درمیان رابطے کی اجازت دیتا ہے جب تک دماغ درد کو نہیں پہچانتا، درد موجود نہیں ہوتا۔

جب کوئی شخص کلوروفارم یا اینستھیزیا کے زیر اثر ہوتا ہے تو اسے درد محسوس نہیں ہوتا کیونکہ احساسات دماغ تک نہیں پہنچ پاتے عصبی سروں پر باریک بال ہوتے ہیں جن کے ذریعے درد کے سگنل دماغ تک پہنچتے ہیں بے ہوشی کرنے والی دوا ان درد کے اشاروں کی منتقلی کو روکتی ہے۔

دماغ دماغ کا حسی عضو ہے، اور تمام جسمانی حواس دماغ میں اعصاب اور دماغ ہی کے ذریعے منتقل ہوتے ہیں چونکہ دماغ دماغ سے جڑا ہوا ہے، اس لیے وہ ان احساسات کو حاصل کرتا ہے اور اس کی ترجمانی کرتا ہے۔

مثبت سوچ سے مضبوط دماغ خوشی اور درد کے احساسات سے کم متاثر ہوتا ہے وہ ان احساسات سے واقف ہوتا ہے لیکن ان کا پابند نہیں ہوتا

****

آرکائیوز - پاتال سے چوٹی تک:

ایک کامیابی کی کہانی جیسا کہ بابا پرامنسا یوگنند نے بتایا ہے۔

(یہ ایک سچی کہانی ہے جس کا ترجمہ ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا گیا ہے جو مسلسل ناکام ہو رہا تھا، لیکن تخلیقی سوچ اور مثبت اثبات کی مشق کرکے، وہ بالآخر اپنی ناکامی کی وجوہات پر قابو پانے میں کامیاب ہو گیا اور کامیابی کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنے میں کامیاب ہو گیا)

جس طرح ایسے لوگ ہوتے ہیں جو فطرت کے اعتبار سے کامیاب ہوتے ہیں اسی طرح عادت سے ناکام لوگ بھی ہوتے ہیں۔

میرا دوست اور طالب علم (ص) پیدائش سے ہی ناکام تھا یہ درست ہے کہ وہ ایک ذہین، محنتی اور پیسے کمانے کا شوقین لڑکا تھا، لیکن جیسے ہی اس نے نوکری یا کیرئیر کے بارے میں سوچا، ناکامی کے عوامل نے اسے شروع سے ہی گھیر لیا۔

ایک دن وہ میرے پاس خالی ہاتھ آیا، قرض داروں کے تعاقب میں، دوستوں نے چھوڑ دیا، مجھ سے مشورہ طلب کیا۔

میں نے اس سے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا:

" جناب، میں ایک ناکام ہوں کسی وجہ سے مجھے نہیں معلوم، جیسے ہی میں نوکری شروع کرتا ہوں، میں اسے کھو دیتا ہوں، اور جس جگہ میں کام کرتا ہوں اسے بھی نقصان پہنچتا ہے، آجر مجھے ملازمت دینے کے

فوراً بعد اپنا کاروبار کھو دیتا ہے، اس لیے مجھے ملازمت دینے والے آجروں کے مفادات میں خلل پڑنے کے ڈر سے کام تلاش کرنے سے ڈر لگتا ہے، میری ناکامی کے عدم استحکام کی وجہ سے مجھے یقین ہے کہ میں اپنی ملازمت سے محروم ہو جاؤں گا، کیونکہ میں بینک سے ملازمت چھوڑ دوں گا۔ اور اس کے دروازے بند کر دیں، اور اس کے نتیجے میں مجھے برطرف کر دیں، اس لیے مجھے کوئی حق نہیں کہ میں دوسرے لوگوں کے کاروبار کو صرف ان سے اپنے تعلق کی وجہ سے تباہ کر دوں۔"

میں نے اسے ایک چھوٹی کمپنی میں ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب کیا اور اس سے کہا کہ وہ ہر شام سونے سے پہلے اور جاگنے پر بھی اپنے آپ سے درج ذیل اثبات کو دہرائے:

"دن بہ دن اور ہر روز میں اپنے کام کے میدان میں زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوتا جا رہا ہوں"

ایک مہینہ گزر گیا، اور (S) نے مجھے متنبہ کیا: "جناب، آپ جس کمپنی میں ملازمت کرتے ہیں وہ غیر مستحکم ہوتی جا رہی ہے اور اس کی صورت حال پر امید نہیں ہے، میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ وہ مکمل طور پر گرنے سے پہلے مجھے اس سے نکال دیں، کیونکہ کمپنی کے ناکام ہونے پر میں بہرحال اپنی ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا، لیکن اب میرا استعفیٰ کمپنی کو میری بدقسمتی خالی جگہوں کی وجہ سے ناگزیر اور بد قسمتی سے بچا سکتا ہے۔"

میں ہنس پڑا، (س) کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی، اور اس کے بجائے اس سے کہا کہ وہ اپنی بات پر زور دیتے رہیں اور اپنی ملازمت کو برقرار رکھیں ہفتوں بعد، وہ ایک شام میرے پاس آئے اور ایک آہ بھر کر کہا:

"مجھے جس کا ڈر تھا وہی ہوا"

اس نے پوچھا کیا ہوا؟

اس نے کہا، "کمپنی اسی طرح گر گئی جس طرح میں نے آپ کو بتایا اور جیسا کہ میں نے پیش گوئی کی تھی۔"

میں نے احتجاج کرتے ہوئے اس سے کہا: "کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب تم خود کو یہ یقین دلا رہے تھے کہ 'میں دن بہ دن اپنے کام کے میدان میں زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوتا جا رہا ہوں'، تو تم دراصل وہ الفاظ طوطے کی طرح دہرا رہے تھے؟ اور یہ کہ شک کا ایک آکٹوپس آپ کے دماغ کی تہوں پر ایسا جما رہا کہ آپ خود سے کہہ رہے ہیں: 'بے وقوف، آپ اپنی کامیابی سے کتنی ہی بدتر کوشش کر رہے ہیں'۔

اس نے جواب دیا: "ہاں، حقیقت میں یہی ہو رہا ہے"

(S) نے مشورہ دیا کہ جیسے ہی اس کے ذہن میں کمپن اور بھاری منفی خیالات ظاہر ہوتے ہیں، خاص طور پر مثبت اثبات کی تکرار کے

دوران، کیونکہ پختہ یقین کے ساتھ شعوری ذہن لاشعوری یا لاشعوری ذہن کو متاثر کر سکتا ہے، جس کے نتیجے میں، مقناطیسی گونج کے قانون کے ذریعے، عادت کی طاقت سے شعوری ذہن کو متاثر کرتا ہے۔

میں نے مزید کہا: "مثبت خیالات اور عادات کا متواتر اثبات جب تک کہ وہ لاشعوری دماغ میں جڑ نہ پکڑیں اور وراثت میں ملی ہوئی یا حاصل شدہ لاشعوری ذہنی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے کافی ہیں، تب تک کامیابی کا کوئی راستہ نہیں جب تک کہ خیالات اور مایوسی اور مایوسی کے جذبات شعور میں پیوست ہیں یا لاشعوری ذہن کی تخلیقی صلاحیتوں کے لیے قابل عمل حالات پیدا کرنے کے قابل ہیں۔ حالات اور فطری رجحانات اگر آپ اعلیٰ شعور کو اس کی لامحدود صلاحیتوں کے ساتھ چھونے کے قابل ہیں تو آپ اس کامیابی کے لیے نئے مواقع پیدا کر سکتے ہیں جو ابھی تک آپ سے دور ہے اور جسے آپ سمجھنے سے قاصر ہیں۔

کو دوسری نوکری حاصل کرنے میں مدد کرنے میں (S) اور میں کامیاب ہو گیا، جو پہلی سے بڑی تھی لیکن چھ ماہ کے بعد (جو ہمارے دوست نے کام کرنے میں گزارا سب سے طویل عرصہ تھا)، اس نے ایک دوپہر مجھ سے کہا: "کمپنی کی صورتحال تیزی سے خراب ہو رہی ہے، اس لیے براہ کرم مجھے جلدی سے فارغ کر دیں"۔

میں نے اس کے خدشات پر کوئی توجہ نہیں دی، لیکن اس سے کہا کہ وہ اپنا کام جاری رکھے کچھ ہفتوں بعد، (س) نے مسکراتے ہوئے مجھ سے کہا: "جناب، آپ نے میرے لیے دوسری نوکری کا بندوبست کیا تھا، ہوا کے ساتھ چلا گیا!"

میں نے آہستگی سے کہا، "آپ فکر نہ کریں، میں آپ کو کوئی اور کام ڈھونڈتا ہوں"

اس نے جواب دیا: "ٹھیک ہے، جناب، جب تک آپ کسی اور کمپنی کو اس کے مالکان کے ساتھ میری وابستگی کی وجہ سے گرانے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

کے لیے ایک بڑی کمپنی میں ایک (S) مسلسل کوششوں سے، مجھے بہت اچھی نوکری مل گئی ایک سال گزر گیا اور کچھ نہیں ہوا، حالانکہ نے ہر ہفتے کوشش کی کہ کمپنی گزشتہ کی طرح تباہ ہونے کے خوف (S) سے چھوڑ دے۔

آخر کار، میں نے اس سے اپنا پیسہ اپنے کاروبار میں لگانے کو کہا، اور وہ خوفزدہ ہو گیا اور حیرت سے مجھے گھورتے ہوئے کہنے لگا: "کیا آپ مجھے ایسا کرنے کا مشورہ دیتے ہیں؟ کیا آپ کو نہیں لگتا کہ اگر میں اسے لگاؤں تو میں نے بڑی محنت سے جمع کی ہوئی رقم کھو دوں گا؟"

اس نے اعتماد کے ساتھ اسے یقین دلایا: "آپ کو اپنے پیسے اور توانائی کو ایک اچھے پروجیکٹ میں ضرور لگانا چاہیے، جیسے کہ مقامی کیٹرنگ سینٹر جس میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کی ضرورت نہیں ہے، اور مجھے آپ کی کامیابی کا یقین ہے۔"

چند سالوں میں (س) بہت سی جائیدادوں اور بڑے گوداموں کا مالک بن گیا۔

ایک بار جب اسے اپنی کامیابی کا یقین ہو گیا تو اس نے اپنے ہر کام میں خود کو کامیاب پایا ایک دن اس نے ہنستے ہوئے مجھ سے کہا: "خدا اور آپ کی مدد کا شکریہ، میں ایک ناکامی سے ایک کامیاب آدمی میں تبدیل ہو گیا ہوں، میں نے ناکامی پر قابو پالیا اور محسوس کیا کہ میری مسلسل ناکامی دراصل میرے فرض کی سمجھ کی کمی کی وجہ سے ہوئی ہے لیکن مجھے نہیں معلوم کہ میں ناکام ہونے کے بعد کیسے کامیاب ہوا کیونکہ میں نے دوسروں کے کام کو ناکام بنا دیا۔"

تو میں نے اسے سمجھایا: "آپ نے ان مفادات کی تباہی کا سبب نہیں بنایا جس کے لیے آپ کام کر رہے تھے کشش کے قانون جو لوگوں پر حکومت کرتا ہے، اسی طرح کی کمپن پر مبنی، منفی یا مثبت طور پر کام کرتا ہے (جیسے کشش جیسے)

آپ کی فطری ناقص طبیعت نے آپ کو ان کمپنیوں کی طرف متوجہ کیا جو پہلے ہی تباہی کے دہانے پر تھیں، اور اس کے برعکس، آپ ناکام تھے، اور کمپنیاں بھی تباہی کے دہانے پر تھیں، باہمی کشش کے قانون کے مطابق، آپ اور وہ کمپنیاں ناکامی کی پہاڑی سے نیچے گریں اور ایک ہی وقت میں پتھروں سے ٹکرا گئیں۔

اس کہانی کا اخلاق یہ ہے کہ حقیقی کامیابی اعلیٰ شعور کی لامحدود طاقت کو بیدار کرکے قوتِ ارادی کے ذریعے جس چیز کی ضرورت ہے اسے پیدا کرنے میں مضمر ہے، یہ طاقت صحت، کامیابی، حکمت اور خوشی حاصل کرنے کے لیے مراقبہ اور مثبت اور تخلیقی انداز میں سوچنے کا صحیح طریقہ سیکھ کر بیدار کی جاسکتی ہے۔

****

روشنی کی کھڑکی

ماضی بعید میں، میرے پاس ایک خفیہ ٹارچ تھی اور میں اندر کے اندھیرے کی خاموشی میں احتیاط سے چلتا تھا۔

اور جب میں نے اندھیرے میں ایک چھپی ہوئی شہتیر بھیجی تو میں نے چمکتی ہوئی روشنی سے متاثر کن خیالات کی چھوٹی مچھلیوں کو دیکھا۔

میں نے ان مچھلیوں کو اپنے عظیم شعور کی مچھلیوں کو پکڑنے کے لیے بیت الخلاء کے طور پر استعمال کیا، لیکن ان میں سے بہت سے بچ گئے اور روشنی کے چھوٹے دائرے کے پیچھے غائب ہو گئے۔

اور آپ کے وفادار اور مخلص پیروکاروں سے، چاندی کے گانوں اور سنہرے خوابوں سے مالا مال، میں نے محبت کی کرنسی سے روح کی حسیات کا ایک روشن جال خریدا اور ان کو آپس میں جوڑ دیا، میں نے آپ کی حکمت کے سمندر کو بہایا اور چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اور خوش کن جذبات کے ریوڑ اور انمول جواہرات پکڑے، وہ مقدس یادیں بھی کھو دی تھیں جو میں نے کھو دی تھیں، دنیا کے خزانے برابر نہیں ہو سکتے

****

اس دنیا میں ہم مشکلات کے سمندر میں ڈوبے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

خدا ہمیں بہت سے طریقوں سے آزماتا ہے وہ ہمیں ہماری کمزوریاں دکھاتا ہے تاکہ ہم ان کو پہچانیں اور انہیں طاقت میں بدل دیں۔

بعض اوقات وہ ہمیں زبردست آزمائشیں بھیجتا ہے جو برداشت کرنے کی ہماری صلاحیت سے باہر لگتا ہے، لیکن ہوشیار شاگرد کہتا ہے:

" میں آپ کو چاہتا ہوں، رب، اور کوئی چیز آپ کی تلاش میں رکاوٹ نہیں بن سکتی، میرے دل کی دعائیں ہیں:

" مجھے اپنی موجودگی کو بھول کر اور آپ کا ذکر کرنے سے غافل کر کے میرا امتحان نہ لینا"

پھر خدا آکر ہمیں اس پریشان کن خواب سے بیدار کرتا ہے، اور ہر متلاشی جلد یا بدیر اس شاندار امتحان کو حاصل کرے گا۔

****

ایک شخص اپنے آپ کو مثبت تجاویز دے سکتا ہے جو لاشعوری ذہن کو مثبت طور پر متاثر کرے گا، جس کے نتیجے میں شعوری ذہن متاثر ہوتا ہے۔

منفی مشورے خواہ خود پیدا ہوں یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے، دماغ کے لیے نقصان دہ ہیں اور ان سے بچنا چاہیے۔

وہاں سیاہ روحیں (بھوت) دماغوں اور جسموں کی تلاش میں خلا میں گھوم رہی ہیں جنہیں وہ اپنی خواہشات اور مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

لہٰذا ذہن کو مثبت اور اچھے خیالات سے مبرا رکھ کر ایسی روحوں کے غلبے سے ہوشیار رہنا چاہیے۔

ذہن کو خالی نہیں چھوڑنا چاہیے، یہ یقیناً مراقبے کے دوران الہام اور اعلیٰ کمپن حاصل کرنے کے لیے ذہن کو تیار کرنے سے مختلف ہے۔

****

جب پیسے کو خوشی کا پیمانہ سمجھا جاتا ہے، تو یہ اصل میں ناخوشی لاتا ہے، کیونکہ یہ ایک ہی خاندان کے افراد کے درمیان حسد، لالچ اور اختلاف پیدا کرتا ہے۔

زندگی آسان ہوتی تو سب کی بہتر ہوتی اسی لیے اساتذہ سادہ زندگی گزارنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

اگر ممکن ہو تو، بڑے شہروں سے دور رہنے کا مشورہ دیا جاتا ہے، کیونکہ شہر کے رہنے والے اکثر شور سے گھرے رہتے ہیں، جب کہ ایک شخص چھوٹی برادریوں میں خود کو آزاد اور زیادہ توانا محسوس کرتا ہے۔

بدقسمتی سے، بہت سے شہر کے باشندے اپنے روحانی رجحانات کو بڑھانے اور پروان چڑھانے کے لیے سخت محنت نہیں کرتے، اور کچھ تنگ نظر ہو جاتے ہیں اور تقریباً مشینی زندگی گزارتے ہیں، تاہم، ایسے لوگ ہیں جو شہر کی زندگی کو روحانیت کے ساتھ جوڑ سکتے ہیں اگر وہ ایسا کرنے کا انتخاب کریں۔

جب تک کوئی شخص خدا کو اپنی زندگی میں نہیں لاتا اور ایک موثر توازن پیدا نہیں کرتا، اس وقت تک مسائل ان کے سامنے آتے رہیں گے چاہے ان کا طرز زندگی کچھ بھی ہو۔

****

ایک شخص چھوٹی سی جھونپڑی میں خوش رہ سکتا ہے اور عالیشان محل میں بھی پریشانی اور غم کا شکار ہو سکتا ہے۔

ضرورت سے زیادہ عیش و عشرت اور مادی آسائشوں میں مشغول ہونا اکثر خوشی کو روح سے نکالنے کی بجائے دور کر دیتا ہے۔

جو شخص اپنی خوشی کے لیے اپنی خواہشات کی تسکین پر انحصار کرتا ہے وہ اس خوشی کو حاصل نہیں کر سکتا، کیونکہ اس صورت میں خوشی اس چیز پر منحصر ہے جس کی وہ مستقبل میں توقع رکھتا ہے۔

وہ خوشی سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے اور اسے حاصل کیے بغیر اسے جیتنے کی کوشش کرتا ہے، جیسے کوئی صحرا میں پانی کے سراب کا پیچھا کر رہا ہو۔

****

مناسب مقدار میں نیند جسم کو توانائی فراہم کرنے میں مدد دیتی ہے، جب کہ ضرورت سے زیادہ نیند جسم کو اس حد تک تھکا دیتی ہے کہ انسان سارا دن کام نہیں کرنا چاہتا، بلکہ خود کو گھسیٹتا ہوا محسوس کرتا ہے۔

تھکاوٹ سے نجات کا ایک طریقہ جسم کو آکسیجن فراہم کرنا ہے، یعنی اسے آکسیجن کی فراہمی

جب آپ تھکاوٹ محسوس کریں تو ناشتے کے لیے کچن جانے کے بجائے دس یا پندرہ منٹ کے لیے باہر جائیں اور گہرا سانس لیں، سانس چھوڑیں اور سانس لیں۔

اسے کئی بار دہرائیں جلدی یا زبردستی سانس نہ لیں بلکہ آرام دہ اور پرسکون، آہستہ اور گہرے انداز میں کھلی ہوا میں گزارنے کے بعد آپ کو توانائی محسوس ہوگی اور آپ محسوس کریں گے کہ تھکاوٹ ختم ہوگئی ہے۔

****

زندگی کا باغ

میں خدا کی طرف سے دیے گئے تمام اختیارات کو صحیح اور فائدہ مند طریقے سے استعمال کروں گا۔

خدا میری مدد کرے گا اگر میں اپنی مدد کرتا ہوں، اس سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

میں نے ناکامی کو کل کے قبرستان میں دفن کیا ہے اور آج میں اپنی نئی تخلیقی کوشش سے اپنی زندگی کے باغ کو جوڑوں گا اور اس کی مٹی میں حکمت، صحت، خوشحالی اور خوشی کے بیج بوؤں گا۔

میں خدا پر ایمان اور خود اعتمادی کے پانی سے بیجوں کو سیراب کروں گا، اور میں اس سخی کا انتظار کروں گا کہ وہ مجھے وافر فصل عطا کرے۔

یہاں تک کہ اگر میں فصل نہیں کاٹتا، تب بھی میں اس اطمینان کے لیے شکر گزار رہوں گا جو میں نے اپنی پوری کوشش سے حاصل کیا

میں خدا کا شکر ادا کروں گا کہ میں بار بار کوشش کرنے کے قابل ہوں جب تک کہ میں اس کی مدد سے کامیاب نہ ہو جاؤں، اور میں اپنی عزیز ترین خواہشات اور نیک خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اس کا شکریہ ادا کروں گا۔

****

جب تک مرد اور عورت ایک دوسرے کی فطرت کو نہیں سمجھیں گے، وہ ایک دوسرے کو اذیت ناک نفسیاتی تکلیف میں مبتلا کریں گے۔

ان میں سے ہر ایک کو عقل اور جذبات کے درمیان توازن پیدا کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ ایک اچھے انسان بن جائیں۔

****

انسانوں کو جسم کی حفاظت کے لیے احساس دیا گیا تھا، احساس کے بغیر انسان کو شدید چوٹ لگ سکتی ہے یا احساس کے بغیر جل سکتا ہے۔

جانوروں میں وہ صلاحیت پیدا نہیں ہوئی جو انسانوں میں ہوتی ہے، اس لیے ان کے درد کا احساس کم ہوتا ہے۔ ورنہ قتل وغارت کے مخصوص طریقوں سے ان پر ڈھائے جانے والا ظلم ناقابل برداشت ہو جائے گا، ایک کیکڑے کو کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیا جائے گا، زندہ!

چونکہ درد اور لذت دونوں دماغ کی تخلیق ہیں، اس لیے دماغ پر قابو پانے کی مشق کرکے جسمانی درد کو دور کیا جا سکتا ہے۔ پھر ایک شخص کسی غیر معمولی حالت کے اشارے کے طور پر احساس کا تجربہ کر سکتا ہے، بغیر درد کے

لذت یا درد کے لیے انتہائی حساسیت ان کے اثر کو مضبوط کرتی ہے، جبکہ حساسیت میں کمی انسان کو درد سے کم متاثر اور کم مطیع اور حسی لذتوں کا غلام بنا دیتی ہے۔

میں نے اپنے جسم اور دماغ کو محرکات کے لیے کم حساس ہونے کی تربیت دی، اور میں نے خود کو حسی خلفشار سے آزاد پایا یہ تربیت حواس کی گرفت اور ان کے لامتناہی تقاضوں سے نجات کا راستہ ہے۔

ایک ڈاکٹر کے پاس ایسی ذہنی طاقت تھی کہ وہ اپنے اوپر خطرناک سرجیکل آپریشن کرنے کے قابل ہو گیا!

بے شک، جسمانی لگاؤ کے غلام ذہن کے لیے یہ ناممکن ہے۔ لیکن تربیت کے ساتھ، ذہن طاقتور اور طاقتور بن سکتا ہے، انسان جتنا زیادہ اپنے ذہن کو تربیت اور نکھارتا ہے، اتنا ہی وہ اس پر قابو پا سکتا ہے۔

ایک بگڑا ہوا یا لاڈ پیار والا بچہ معمولی نقصان سے بھی بہت پریشان ہوتا ہے، جب کہ برداشت اور لچک میں تربیت یافتہ بچہ شاذ و نادر ہی پیچھے ہٹتا ہے یا شدید چوٹوں کی صورت میں درد سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

روح کی گہرائیوں سے دھڑکن

استاد: پرہنس یوگننند

ترجمہ: محمود عباس مسعود

اے ابدی سکون

مجھے شدید غصے سے بچائیں جو میرے اعصاب کو ہلا کر اور میرے دماغ کے خلیات کو بھڑکاتے ہیں

مجھے غصے کی عادت چھوڑنے دو، جو مجھے اور میرے دوستوں کو ناخوشی کا باعث بنتی ہے۔

خُداوند، مجھے ایسی خود غرضی میں ملوث نہ ہونے دیں جو مجھے اپنے پیاروں کی محبت سے دور کر دے۔

میں جان بوجھ کر ان کو ہر وہ چیز فراہم کرکے اپنے غصے اور ناراضگی میں اضافہ نہ کروں جس سے ان کی شدت میں اضافہ ہو۔

اے مقدس سکون کے مالک، جب میں غصے اور غصے میں ڈوب جاتا ہوں، تو میرے سامنے ملامت کا آئینہ رکھ، جس میں میں اپنی بدصورتی دیکھ سکوں، جو دم گھٹنے والے، غصے کے جذبات سے پیدا ہوا ہے!

میں دوسروں کے سامنے بدصورت نظر نہیں آنا چاہتا، شدید غصے سے بگڑا ہوا چہرہ۔

میں زندگی کی مشکلات کو نفرت اور ناراضگی سے نہیں محبت کے خیالات اور عمل سے حل کروں گا۔

مجھے عنایت فرما کہ میں اپنے اندر کے غصے کے زخموں کو عزت نفس کے مرہم سے مندمل کر دوں اور دوسروں کے غصے کے زخموں کو نرمی، مہربانی اور سکون کے مرہم سے مندمل کر دوں۔

شفافیت کی بحالی

اے رب، تیری محبت کی کرنیں بغیر کسی استثنا کے اپنے کائناتی خاندان کے تمام افراد پر یکساں طور پر چمکیں۔

انسانیت اپنی شفافیت کھو چکی ہے، سمجھنے میں سست ہوتی جا رہی ہے، آپ کی روشنی حاصل کرنے سے قاصر ہے، اور یہ اس کی اپنی غلطی ہے، ہماری حقیقی سمجھ کے آئینے سے غلطی کی دھند کو مٹانے میں ہماری مدد کریں

ہماری روحانی قوت کمزور اور کمزور ہے، اس لیے اے رب، اپنی طاقت ہمارے اعضاء میں بھیج تاکہ ہم ان گھنے، سیاہ بخارات کو دور کر دیں جنہوں نے ہماری شفافیت کو ڈھانپ رکھا ہے اور تیری شفا بخش روشنی کے آزادانہ بہاؤ کو روک دیا ہے۔

اوہ، کاش ہم واضح، روشن آئینے بن جائیں جو آپ کی خالص، روشن تصویر کی عکاسی کرتے ہیں!

مجھے ہر کسی میں خود کو تلاش کرنے دو

مجھے یہ احساس ہونے دو کہ آپ کے فضل اور حکمت کے بغیر، میں شاید معذور، کوڑھ یا اندھا ہو سکتا تھا اور اگرچہ میں اسی کا مستحق ہوتا، میں شفا یابی کی آرزو کرتا اور شوق سے اس کی تلاش کرتا۔

پاک ماں، جب میں ایسے لوگوں کو دیکھتی ہوں جن کے اعضاء بگڑے ہوئے ہیں یا جو دکھوں کے بوجھ سے لدے ہوئے ہیں، تو مجھے یہ محسوس کرنے دیں کہ یہ آپ کی روح ہی ہے جو ان کے جسموں اور روحوں میں مبتلا ہے۔

مجھے برکت دیجئے تاکہ میں اپنے تمام بھائیوں کے جذبات کو محسوس کروں اور جس طرح میں اپنے آپ کو آزاد کرنے کی کوشش کرتا ہوں اسی طرح ان کو ان کے غم سے نجات دلانے کی کوشش کروں۔

جب میں دوسروں کے لیے تڑپتا ہوں، جدوجہد کرتا ہوں، روتا ہوں اور مسکراتا ہوں، مجھے اپنے آپ کو ہر ایک میں تلاش کرنا چاہیے۔

میری عقل کا مینار بن جا

اگر میرے ذہن کی کشتی جہالت کے طوفانوں سے چلتی لالچی خواہشوں کی خطرناک چٹانوں کے قریب پہنچ جائے تو مجھے خبردار کردے اے حکمت الٰہی کے مینار

میں مسلسل تیری راستبازی کے ساحلوں اور تیری سلامتی کے محفوظ ٹھکانے کی تلاش میں ہوں!

فرشتے دھنیں

مراقبہ کے جادوئی عصا نے تمام آوازوں کو چھو لیا اور انہیں اوم کی اصل آواز میں تبدیل کر دیا جو ستاروں کے راستوں سے، زمین کے اس پار اور پانیوں کے درمیان سے گزر رہی تھی۔

اے روح، اپنے آپ کو اوم کی آوازِ سے مجھ پر ظاہر کر: کائنات کی عبادت اور غور و فکر کی پکار

میرے جسم کے تمام ٹشوز اور میرے اعصاب کے تمام تار اوم کے فرشتوں کی دھنیں گاتے ہیں۔

مقدس رہنمائی کے لیے روزانہ کی دعا

خُداوند، میں اپنی مرضی کا استعمال کروں گا اور ایمانداری اور خلوص سے کام کروں گا، لیکن اپنی بصیرت، ارادے اور اعمال کو صحیح سمت میں رکھوں گا تاکہ میں وہ سب کر سکوں جو مجھے کرنا چاہیے۔

تعظیم کی خوشبو

میں ہاتھ باندھے، جھکے ہوئے سر اور تعظیم کی خوشبو سے لبریز دل کے ساتھ تیرے پاس آتا ہوں۔

تیرے بندوں کے دلوں سے میں نے خوشبو کی آرزو کا جوہر نکالا اور آنکھوں سے شبنم کے قطروں میں ملا دیا

اس مقدس پانی سے میں تمہارے گلابی پاؤں دھوؤں گا۔

آپ میرے والد اور والدہ ہیں اور میں آپ کا بچہ ہوں۔

آپ وہ رہنما ہیں جن کی باتوں کو میں سنتا ہوں اور جن کے احکامات کو میں خوشی سے مانتا ہوں۔

آؤ، اے خدائی خوشی

اے عالمگیر ماں ہمارے دلوں میں واحد شعلہ بن جا اور ہماری روح کے اندھیروں کو دور کر

اور آپ کے لیے ہماری محبت کے آنسوؤں میں، دنیاوی چیزوں سے ہماری محبت کو دھو ڈالیں۔

اور آپ کے ساتھ ہمارے معاہدے کی خوشی میں، ایک بار اور ہمارے تمام دکھ اور غم کو دور کر دیں۔

ہمارے چھوٹے دلوں کو ایک بڑا دل بنائیں جو آپ کی کل موجودگی کو ایڈجسٹ کر سکے۔

اور اپنی بابرکت فطرت کے آئینے میں اپنے آپ کو کامل اور پاکیزہ دیکھیں

آپ کے لیے ہماری محبت کے شعلے زمینی خواہشات کی آگ سے اوپر اٹھیں۔

لاکھوں فتنے آپ کا بھیس بدل کر ہمیں مسلسل دھوکے دیتے ہیں۔

آؤ، اے خالص خوشی! آپ کے لئے میری تمام پرجوش آرزووں کو جانے دو

میری جہالت کی اندھیری راتوں میں پرسکون سیارہ بن جا، اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی محفوظ اور محفوظ پناہ گاہ میں بحفاظت واپس لے آ!

شاگرد کی قسم

میں عاجزی سے غرور کو فتح کروں گا۔

اور محبت سے نفرت

سکون کے ذریعے جوش و خروش

خود غرضی کی جگہ سخاوت نے لے لی ہے۔

اور نیکی کے ساتھ برائی

علم سے ناواقفیت،

اور فکر کے سکون میں، تجھ پر، اے میرے خدا

مجھے برائی سے دور رکھ

اے خُداوند، میری حفاظت کرو تاکہ میں نہ برائی سنوں، نہ برائی دیکھوں، نہ بُرا بولوں، نہ برائی کا سانس لوں، نہ برائی کو چھوؤں، نہ برائی محسوس کروں۔

میں بُرا نہیں سوچتا اور نہ ہی بُرا خواب دیکھتا ہوں۔

عظیم چمک کے لئے دعا

اے عظمت کے رب، اے وجود کے جوہر اور کائنات کے روح، اے دوست کے دوست! مجھ پر میری ہستی کے راز کھول دے مجھے سکھا دے کہ میں کس طرح خاموشی، سکون اور چوکنا رہ کر تیری عبادت کروں۔

میری روح کے سکون میں مجھے غرق کر دے تاکہ میں اپنے اندر اور اپنے اردگرد تیری لازوال موجودگی کا احساس کر سکوں

میں تجھے جاننے کی بڑی آرزو رکھتا ہوں، اے وہ جس کا کوئی ہمسر نہیں، اے بے مثال، اے منفرد اور عظمت والے جو ہر طرح کی تعظیم اور تعریف کا مستحق ہے!

پرانی یادوں کی کلیاں

تیری آمد کی سحری کے ساتھ ہی میری آرزو کی کلیاں تازہ پھول بن کر کھلیں گی۔

اے رب، وہ دن جلدی کر جب میں ان پھولوں کا سبز گلدستہ بنا کر تیرے قدموں میں رکھ دوں گا۔

کھانے سے پہلے کی دعا

اے خُداوند، اِس کھانے کو قبول فرما، اِسے پاک کر، اور پیٹو کو اِس کو ناپاک نہ ہونے دے۔

کھانا ہمارے پاس آپ کی طرف سے آتا ہے۔ اور اس کا مقصد آپ کے جسمانی جسم کو برقرار رکھنا ہے۔ اسے اپنی روح سے برکت دیں تاکہ یہ ایک ایسی روح بن جائے جو ہمیں برقرار رکھے اور مضبوط کرے۔

آپ کامل الٰہی گلاب ہیں، زندگی، فضل، اور خوبصورتی سے بھرا ہوا، اور ہم اس کی پنکھڑی ہیں، آپ کی فیاض موجودگی کی خوشبو سے ہماری روحوں کو بھر دیں.

ہماری تڑپ ہوا کا جھونکا

ہمارے دلوں کی کلیوں کو کھول دے اور ان کی خوشبو کو گلابی پتوں کی سلاخوں کے پیچھے چھوڑ دے تاکہ ہمارے روحانی ادراک کے جھونکے خوشبوؤں کو لے کر تیرے مقدس معبد تک پہنچا دیں۔

اے تمام عبادتوں اور تعظیم کے مستحق!

ہم چاہتے ہیں کہ ہماری تڑپتی ہوا آپ کے مبارک قدموں پر اڑے۔

ازل سے سرگوشیاں

ابدی آواز نے دھیمے لہجے میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"میں نے آپ کی نیند کی تمام عمر آپ کے کان میں سرگوشی کی ہے: 'جاگو!' اور اب تم اپنی نیند چھوڑ چکے ہو، میں تم سے کہتا ہوں: اپنے بھائیوں کو جگاؤ، میرے ساتھ کام کرو، تاکہ سب میری بات سنیں۔

تو میں نے وعدہ کرتے ہوئے کہا:

"میں آپ کی دعوت کو پھیلانے اور آپ کے پیغام کو پھیلانے کی پوری کوشش کروں گا، اور جب میں اپنی زمینی شکل سے نکل جاؤں گا تو ہم آہنگ دلوں کی سرگوشی کے لیے آپ کی تمام موجود آوازِ کو مستعار لوں گا: روحانی تسکین کے اس کے الہی بھجن کو سنو، کیونکہ وہ ہمیشہ آپ کو پکارتا ہے۔"

میں اپنے تمام لاتعداد بھائیوں اور بہنوں کا انتظار کروں گا جب وہ ایک لمبے لمبے جلوس میں آہستہ آہستہ خود شناسی کے مبارک مقصد کی طرف بڑھیں گے، اور 'ہمیشہ سے سرگوشیاں' کے ذریعے میں ان سے سرگوشی کروں گا: 'جاگو، میرے بھائیو اور بہنو، اور آئیے ہم اس کی آوازِ کی پیروی کریں جو ہمیں بلاتے ہوئے بلاتا ہے، اور آئیے ہم سب مل کر ہیا کی طرف لوٹیں'۔

تم محبت کا چشمہ ہو۔

آپ آسمانی اور زمینی محبت کا سرچشمہ ہیں۔

آپ وہ باپ ہیں جو اپنے بچوں کو تحفظ فراہم کرتے ہیں اور ماں جو ان پر لامتناہی نرمی کی بارش کرتے ہیں۔

آپ وہ چھوٹے بچے ہیں جو اپنے والدین سے محبت کے الفاظ ادا کرتے وقت لب کشائی کرتے ہیں۔

آپ محبت کرنے والوں کے درمیان کامل ہم آہنگی اور عقیدت ہیں۔

آپ بندے کو اس کے آقا کی تعظیم سے پاک کرتے ہیں اور دوستوں کے درمیان پیار کے بندھن کو مضبوط کرتے ہیں۔

تو نے مجھے ہر طرح کی محبت کے پانیوں سے نہلایا ہے، اس لیے میں اپنی روح کے تمام جذبات اور اپنے دل میں تمام محبت اور چاہت کے ساتھ تجھ سے محبت کرنے آیا ہوں، اے تمام محبت، عبادت اور تعظیم کے مستحق!

ابدی محبت کا گانا

میں ایک پرانا گانا دوبارہ بجانے کے لیے اپنے دل کے لیر کے تاروں کو دھنتا ہوں: میری پہلی محبت کی کہانی

اے خدائی روح، میں تجھے ورجن سول کی نئی دھنیں پیش کرتا ہوں: آپ کے لیے میری دائمی محبت کی دھنوں پر مستند میڈلے

میرے بھجن کی لہریں آپ کے لامحدود سمندر کی کائناتی تال پر رقص کرتی ہیں، اور مجھے زبردست خوشی کی لہروں پر آپ کے دور دراز ساحلوں کی طرف لے جاتی ہیں۔

اے سمندروں کے راگ، بہت پرسکون اور پرسکون، مجھے دھیمی آواز میں ابدی الہی ماں کی آرزو کا گیت گائیں۔

اے ابدی محبت کے گیت! مجھے راگ کے بستر پر جھکا دو اور نیند کو میری آنکھوں کو سجانے دو کیونکہ میں اپنی پیاری الہی ماں کی سینے پر سکون سے لطف اندوز ہوتا ہوں

یادداشت کے خزانے سے، میں نے مقدس خزانہ حاصل کیا، جس میں وہ دستاویزات اور وعدے شامل ہیں جو آپ نے مجھے عطا کیے تھے، اور انہیں محبت کے سونے سے بدل دیا، اس کے ساتھ، میں نے اپنی روح کے ایک وسیع و عریض حصے پر، ایک شاندار محل بنایا جو آپ کے شاندار تخت کے لائق ہے اور اب میں آپ کی آمد کا منتظر ہوں۔

اے عظیم الشان اور شاندار الہی مہمان، اب میں اپنے دل کے تخت تک آپ کی آمد کو محسوس کر رہا ہوں، جو سب سے بڑی خوشی سے بھری ہوئی ہے۔

میرے بکھرے ہیرے خوابوں کے ٹکڑے، قدیم اندھیروں کے ٹیلوں کے نیچے دفن، تیرے آنے کی چمک سے چمک

میرے پرجوش وجود سے شکر گزاری کے خاموش ترانے ایک مسلسل ندی میں بہتے ہیں۔

براہِ کرم خوش آمدید کی چادریں قبول کریں جو میں نِ خاص طور پر آپ کے لیے اپنی ابدی عقیدت کے پھولوں اور گلابوں سے بُنے ہیں!

میرے دل کے باغ میں

میرے دماغ کی مکھی میرے دل کے ویران باغ میں اڑتی ہے، میری محبت کے جھونکے سے پھڑپھڑاتی ہے اور تیری میٹھی شبنم کے موتیوں سے مزین ہوتی ہے۔

میں نے آپ کے لیے روحانی فہم کے حیرت انگیز کنول اور پیلے رنگ کے ڈفوڈلز کی کاشت کی ہے تاکہ اپنے توبہ کے آنسوؤں کو، عاجزی کے خوابیدہ نازک بنفشی، اور روح کے ادراک کے لیے وسیع گل داؤدی

تجھے میرے خیالوں کے درخت خوشبودار التجاؤں کے لذیذ پھل پیش کرتے ہیں، عاجزانہ ہاتھوں سے، شبنم کی شاخیں

اور میرے دل کے باغ میں، میرے خیالوں کی ایک مکھی نشے میں دھت، آپ کو خالص امرت کے نذرانے کے درمیان منڈلا رہی ہے۔

دروازہ کھولو

اے خُداوند، جب میں اندھا تھا تو مجھے ایک بھی دروازہ نہیں ملا جو تیری طرف لے جائے۔

آپ نے میری آنکھیں ٹھیک کر دی ہیں، اور اب مجھے ہر جگہ کھلے دروازے ملتے ہیں:

پھولوں کے دل میں، دوستی کی آوازوں کے درمیان، اور پیاری، عظیم آزمائشوں کی یادوں کے درمیان، میری دعاؤں کی ہر سرگوشی آپ کی بے پناہ موجودگی کے مندر کے لیے ایک نیا راستہ کھولتی ہے!

میری روح کا گانا

وائلن کی آہٹ میں، بربط کی گونج میں، اور میرے ابھرتے ہوئے خیالات کی سرگوشیاں، میں نے تیری دھنوں کی گونج سنی، تو میں نے گھنی زمینی آوازوں کا پردہ کھینچا اور سنتا رہا، نشے میں، تیری روح کی آواز کو، اے خدائی گلوکار

اوہ، میری جادوئی روح کی دھن، میں نے آخرکار آپ کو سنا ہے۔

تم نے مجھے میری پرانی نیند سے جگایا ہے۔

اور یہاں میں آپ کی مقدس قربان گاہ پر اپنی تڑپتی دھنوں اور دھنوں کے گلدستے رکھ رہا ہوں

السلام علیکم

روحانی کامیابی برتری

"آپ اپنی نصابی کتابوں میں فلسفہ کے کورسز کو نظر انداز کر رہے ہیں ایسا لگتا ہے کہ آپ ضروری کوشش کیے بغیر امتحانات پاس کرنے میں مدد کرنے کے لیے 'بصیرت' پر انحصار کر رہے ہیں لیکن جب تک آپ عملی اور موثر طریقے سے مطالعہ نہیں کریں گے، میں ذاتی طور پر اس بات کو یقینی بناؤں گا کہ آپ اس مضمون میں فیل ہو جائیں گے۔"

سیرام پور کالج (انڈیا) کے پروفیسر پروفیسر جوشال نے مجھے ان سخت الفاظ میں مخاطب کیا، اس کے آخری تحریری امتحان میں میری ناکامی کا مطلب تھا کہ میں کلکتہ یونیورسٹی کے فائنل امتحانات میں شرکت نہیں کر سکا، جس نے سیرام پور کالج کو اپنی شاخوں میں سے ایک کے طور پر شامل کیا تھا، ہندوستانی یونیورسٹیوں میں قائم کردہ اصول یہ ہے کہ جو طالب علم کسی بھی مضمون میں فیل ہوتا ہے اسے اگلے سال انسانی مضامین کے آخری امتحانات میں دہرانا پڑتا ہے۔

سیرام پور میں میرے پروفیسرز میرے ساتھ نرمی اور مزاح کے ساتھ پیش آتے تھے، کہتے تھے، "مکندا (پرمہنس) روحانیت کے نشے میں تھوڑا بہت ہے" اس نے مجھے کلاس میں سوالات کے جوابات دینے کی شرمندگی سے بچایا، کیونکہ انہیں یقین تھا کہ آخری تحریری امتحانات میرے نام کو انڈر گریجویٹ طالب علموں کی فہرست سے نکالنے کے لیے کافی ہوں گے، میرے نام کے دیگر طالب علموں کے ساتھ پرجوش ہرمٹ"

میں نے پروفیسر جوشیل لی کی فلسفہ میں مجھے فیل کرنے کی دھمکی کو ناکام بنانے کے لیے ایک ہوشیار قدم اٹھایا، حتمی نتائج کے اعلان سے عین قبل، میں نے اپنے ایک ساتھی کو پروفیسر کے دفتر میں اپنے ساتھ آنے کے لیے کہا:

"میرے ساتھ آؤ، کیونکہ مجھے گواہ چاہیے، اور اگر میں نے پروفیسر کو حقیقت میں شکست نہ دی تو مجھے مایوسی ہوگی۔"

میرے پوچھنے پر پروفیسر نے اثبات میں سر ہلایا، اور اپنی میز پر پرچوں کے بڑے ڈھیر کو تلاش کرتے ہوئے پراعتماد، فاتحانہ لہجے میں کہا: "آپ کامیاب ہونے والوں میں سے نہیں ہیں، کیونکہ آپ کا پرچہ پیپرز میں شامل نہیں ہے، آپ کسی بھی صورت میں فیل ہوئے کیونکہ آپ نے امتحانات میں شرکت نہیں کی۔"

میں نے مسکرا کر کہا:

"سر، میں نے امتحان دیا ہے، کیا آپ مجھے اپنا پیپر خود دیکھنے کی اجازت دیں گے؟"

پروفیسر نے گھبرا کر مجھے اجازت دے دی، اور میں نے جلدی سے اپنا کاغذ تیار کیا، جس میں سے میں نے احتیاط سے ہر وہ چیز مٹا دی تھی جس سے میری شناخت ظاہر ہو سکتی تھی سوائے پاس ورڈ کے۔ چونکہ پروفیسر نے میرا نام نہیں دیکھا تھا، اس لیے اس نے میرے جوابات کو ایک اعلیٰ نمبر دیا، حالانکہ ان میں نصابی کتاب کا کوئی مواد نہیں تھا۔

جیسے ہی اسے میری چال کا اندازہ ہوا، اس نے کہا، "لعنت اس بدتمیز قسمت!" پھر اس نے امید ظاہر کی، "آپ اپنے فائنل امتحانات میں ناکام ہونے کے پابند ہیں"

جہاں تک دوسرے مضامین کے امتحانات کا تعلق ہے، مجھے کچھ مدد ملی، خاص طور پر اپنے کزن اور عزیز دوست پربھاس کی طرف سے، میں نے بقیہ فائنل امتحانات میں، اگرچہ تکلیف دہ طور پر جدوجہد کی اور کم از کم پاسنگ گریڈ حاصل کیا۔

اب، کالج کے چار سال بعد، میں اپنے بیچلر ڈگری کے امتحانات میں بیٹھنے کے لیے اہل تھا، ایک ایسا اعزاز جس کا میں نے شاید ہی اندازہ لگایا تھا، سیرام پور کالج کے فائنل امتحانات ڈگری کے لیے درکار کلکتہ یونیورسٹی کے داخلی امتحانات کے مقابلے میں غیر معمولی طور پر آسان تھے، درحقیقت، میرے استاد سری یکتیسوار کے پاس میرا روزانہ جانا، میرے ساتھی کی کلاس میں حاضری سے زیادہ وقت بچا تھا۔ میری غیر موجودگی!

میرا تقریباً روزانہ کا معمول یہ تھا کہ صبح ساڑھے 9 بجے کے قریب اپنی سائیکل پر سوار ہوکر اپنے استاد کے آستانے پر جانا تھا، جس میں سری یکتیشور کے لیے نذرانہ پیش کیا جاتا تھا: ہاسٹل کے باغ سے چند پھول میرے استاد مجھے گرمجوشی سے خوش آمدید کہتے اور دوپہر کے کھانے پر مدعو کرتے، جسے میں نے بخوشی قبول کیا، یونیورسٹی کے خیالات سے بچنے کے لیے بے چین اور اپنے کورس کے کئی گھنٹوں کے بعد سری یکتیشور کو سننے میں مصروف تھا۔ آدھی رات کے قریب میں ہچکچاہٹ کے ساتھ روانہ ہو جاتا، اپنے کوارٹر میں واپس آ جاتا، کبھی کبھی میں پوری رات اپنے

استاد کے ساتھ گزارتا، ان کی روشن گفتگو میں خوشی سے مگن رہتا، اندھیرے سے صبح تک کی تبدیلی کو کم ہی محسوس کرتا۔

ایک رات گیارہ بجے کے قریب جب میں سیل سے نکلنے ہی والا تھا کہ استاد نے سنجیدگی سے پوچھا:

"بیچلرز کے امتحانات کب شروع ہوں گے؟"

میں نے جواب دیا: ’’اب سے پانچ دن بعد جناب‘‘

اس نے کہا، "مجھے امید ہے کہ آپ اس کے لیے تیار ہیں"

مجھے شدید اضطراب اور گھبراہٹ محسوس ہوئی، اس لیے میں نے احتجاج کیا:

"جناب، آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں نے اپنے دن آپ کے ساتھ گزارے ہیں، یونیورسٹی کے پروفیسرز کے ساتھ نہیں، تو میں کیسے اپنے آپ کو مشکل فائنل امتحانات میں شرکت کے طعنے کا نشانہ بنا سکتا ہوں؟"

سری یکتیشور نے مجھے ایک تیز نظر ڈالی اور سرد مگر مضبوطی سے کہا: "تمہیں امتحانات میں شرکت کرنا چاہیے تاکہ ہم تمہارے والد اور دوسروں کو یونیورسٹی پر خانقاہی زندگی کو ترجیح دینے پر تنقید کرنے کا موقع نہ دیں، مجھ سے وعدہ کرو کہ تم امتحانات میں شرکت کرو گے اور سوالات کے جوابات دینے کی پوری کوشش کرو گے۔"

میں اپنے چہرے پر آنسوؤں کو روک نہیں سکتا تھا، اور میں نے محسوس کیا کہ استاد کی درخواست غیر منطقی تھی اور اس کی تشویش آہوں اور سسکیوں کے درمیان بہت دیر سے آئی، میں نے کہا:

"اگر آپ کی یہ خواہش ہے تو میں حاضری دوں گا، لیکن مناسب تیاری کے لیے کافی وقت نہیں بچا" اور میں نے اپنے آپ سے کہا: "میں سوالات کے جوابات میں آپ کی تعلیمات سے صفحات بھر دوں گا!"

جب میں اگلے دن ہمیشہ کی طرح حرم میں داخل ہوا تو میں نے نہایت خلوص اور اداسی کے ساتھ گلابوں کا گلدستہ پیش کیا اور سری یکتیشور نے میری دکھی حالت پر ہنستے ہوئے کہا:

"کیا خدا نے آپ کو کبھی امتحان میں یا کسی اور چیز میں مایوس کیا ہے؟"

میں نے جوش و خروش سے جواب دیا، جیسے ہی خدا کی مدد کی خوشگوار یادیں میرے ذہن میں چمک رہی تھیں: "نہیں، خدا کی قسم، جناب"

استاد نے آگے کہا: "یہ سستی نہیں تھی، بلکہ ایک جلتی ہوئی الہی خواہش تھی جس نے آپ کو یونیورسٹی کے اعزازات حاصل کرنے سے روکا"۔

ایک لمحے کی خاموشی کے بعد، اس نے حوالہ دیا: "جو کوئی خدا پر بھروسہ رکھتا ہے، وہ اس کے لیے کافی ہو جائے گا" "پہلے خدا کی بادشاہی اور اس کی مرضی کو تلاش کرو، خدا تم پر اپنی نعمتوں میں اضافہ کرے گا اور تمہیں وہ تمام چیزیں مہیا کرے گا جس کی تمہیں ضرورت ہے۔"

میں نے استاد کی موجودگی میں اپنے کندھوں سے پریشانی کا بوجھ محسوس کیا جب ہم اپنے ابتدائی دوپہر کے کھانے سے فارغ ہوئے تو استاد نے ہمیں سرائے میں واپس جانے کا مشورہ دیا اور کہا:

"کیا تمہارا دوست رومیش ابھی تک ہاسٹل میں رہ رہا ہے؟"

میں نے کہا ’’جی جناب‘‘

اس نے کہا، "اس سے رابطہ کریں اور خدا اسے امتحانات میں آپ کی مدد کرنے کی ترغیب دے گا۔"

میں نے جواب دیا، "سر، میں کروں گا، لیکن رومیش غیر معمولی طور پر مصروف ہے؛ وہ ہمارے گروپ میں اعزازی طالب علم ہے اور اس کا تعلیمی بوجھ دوسرے طلباء سے زیادہ ہے۔"

استاد نے میرے اعتراض کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا، "رومیش تمہارے لیے وقت نکالے گا، اب جاؤ، اللہ کے فضل سے۔"

میں اپنی سائیکل پر سوار ہوا اور واپس چلا گیا جس شخص سے میں ہاسٹل کے صحن میں پہلا شخص ملا وہ ہیڈ اسٹوڈنٹ تھا، رومیش گویا اس کے پاس میری مدد کرنے کا وقت تھا، اس نے میری درخواست آسانی سے قبول کرتے ہوئے کہا:

"یقین جانو مکندا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں"

اس نے دوپہر کو کئی گھنٹے گزارے اور اگلے دنوں میں مجھے مختلف موضوعات پر تربیت دی، پھر مجھے نصیحت کرتے ہوئے کہا:

"میرے خیال میں اس سال انگریزی ادب میں بہت سے سوالات چائلڈ ہیرالڈ کے بارے میں ہوں گے، اور ہمیں فوری طور پر ایک اٹلس ملنا چاہیے۔"

میں جلدی سے اپنے چچا کے گھر گیا اور ایک اٹلس ادھار لیا جہاں رومیش نے یورپ کے نقشے پر ان جگہوں کو نشان زد کیا تھا جہاں بائرن کے رومانوی سیاح نے دیکھا تھا۔

ساتھیوں کا ایک گروپ سبق سننے کے لیے ہمارے ارد گرد جمع ہوا، اور ان میں سے ایک نے آخر میں تبصرہ کیا:

"رومیش آپ کو غلط مشورہ دے رہا ہے، کیونکہ صرف 50% سوالات عموماً کتابوں کے بارے میں ہوتے ہیں، اور باقی آدھے مصنفین کی زندگیوں کے بارے میں ہوتے ہیں۔"

لیکن جب میں اگلے دن انگلش لٹریچر کے امتحان کے لیے بیٹھا اور پہلی بار سوالیہ پرچے پر نظر ڈالی تو میری آنکھوں میں تشکر کے آنسو آگئے اور پرچہ بھگو دیا، نگران میرے پاس آیا اور ہمدردی سے وجہ دریافت کی، تو میں نے بتایا:

"میرے عظیم استاد نے پیش گوئی کی تھی کہ رومیش میری مدد کر سکے گا، دیکھو، رومیش نے مجھے جو سوالات تجویز کیے تھے وہ امتحان کے پرچے میں تھے خوش قسمتی سے میرے لیے، اس سال انگریزی مصنفین کے بارے میں چند سوالات ہیں جن کی زندگی میرے لیے ایک راز ہے!"

میری واپسی پر ہاسٹل میں شور تھا اور وہی نوجوان جو رومیش کے طریقوں کا مذاق اڑاتے تھے اب تقریباً بہرے انداز میں مجھے مبارکباد دینے لگے تھے امتحانات کے ہفتے میں، میں رومیش کے ساتھ لاتعداد گھنٹے گزارتا تھا، جس نے ایسے سوالات کا مسودہ تیار کیا تھا جو پروفیسرز کو شامل کرنے کا امکان تھا، رومیش کے سوالات تقریباً وہی الفاظ استعمال کرتے ہوئے امتحان کے پرچے میں شائع ہوتے تھے۔

یہ بات پوری یونیورسٹی میں پھیل گئی کہ ایک معجزے کے مترادف کچھ ہو رہا ہے، اور یہ کہ غیر حاضر دماغ "پرجوش ہرمٹ" کی کامیابی اب ایک حقیقی امکان ہے کہ میں نے حقیقت کو چھپانے کی کوئی کوشش

نہیں کی، اور مقامی پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی کے مقرر کردہ سوالات کو تبدیل کرنے میں بے بس تھے۔

جب میں نے اپنے انگریزی ادب کے امتحان پر گہرائی سے غور کیا تو ایک صبح مجھے احساس ہوا کہ میں نے ایک سنگین غلطی کی ہے۔ ایک سوال کے دو حصے تھے: (a) یا (b) اور (c) یا (d) ہر حصے سے ایک سوال کا جواب دینے کی بجائے، میں نے پہلے حصے میں دونوں سوالوں کے جوابات دیے تھے، دوسرے کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے، چونکہ میں اس پیپر پر سب سے زیادہ نمبر حاصل کر سکا تھا، جو کہ تین میں 33 منٹ میں پاس کر کے 6 نمبر کم تھا۔ میری بد قسمتی پر افسوس کرتے ہوئے استاد کے پاس پہنچا اور کہا:

"میرے آقا، میں نے ایک ناقابل معافی گناہ کیا ہے، اور میں ان الہی نعمتوں کے لائق نہیں ہوں جو رومیش کے ذریعے مجھ پر آئیں"

استاد نے مجھے جواب دیا: "آرام کرو، مکندا، اور آرام سے رہو"

سری یکتیشور کا لہجہ خوش گوار اور لاپرواہ تھا اس نے پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا، ’’سورج اور چاند خلا میں اپنے راستے بدل رہے ہیں، اس سے زیادہ امکان ہے کہ آپ کو یونیورسٹی کی ڈگری نہ ملے‘‘۔

میں نے خانقاہ کو زیادہ سکون محسوس کرتے ہوئے چھوڑ دیا، حالانکہ کامیابی ریاضی کے لحاظ سے ناممکن لگ رہی تھی، ایک سے زیادہ بار، میں نے خوف سے آسمان کی طرف دیکھا اور دیکھا کہ لیڈی آف دی ڈے اپنے معمول کے مدار میں مضبوطی سے جمی ہوئی ہے!

جب میں ہاسٹل پہنچا تو میں نے ایک ساتھی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "مجھے فوراً اطلاع ملی کہ اس سال پہلی بار انگلش لٹریچر میں پاسنگ گریڈ کم کیا گیا ہے"۔

میں غصے کی حالت میں نوجوان کے کمرے میں پہنچا اور بڑے جذبات سے معاملے کی حقیقت جاننے کا مطالبہ کیا اس نے میرا جائزہ لیا اور ہنستے ہوئے جواب دیا:

"اوہ، لمبے بالوں والے، تعلیمی معاملات میں اتنی دلچسپی کیوں؟ اور آخری لمحات میں یہ سب جوش و خروش کیوں؟ پھر بھی پاسنگ گریڈ کم ہو کر صرف 33 رہ گیا ہے۔"

سارے کی بے پناہ توانائی مجھے واپس اپنے کمرے میں لے گئی، جہاں میں نے گھٹنے ٹیک کر خدا کے کامل حساب کتاب اور بے پناہ فضل کے لیے شکر ادا کیا، میں نے محسوس کیا کہ ایک روحانی قوت رومیش کے ذریعے میری واضح رہنمائی کر رہی ہے، میرے بنگالی امتحان رومیش کے حوالے سے ایک اہم اتفاق ہوا، جس نے اس مضمون میں میری مدد نہیں کی، ایک صبح مجھے واپس آنے کو کہا جب میں امتحان کے لیے ہاسٹل سے نکلنے ہی والا تھا۔

میرے ایک ساتھی نے مجھے آواز دی: "رومیش تمہیں بلا رہا ہے، واپس مت آنا ورنہ دیر ہو جائے گی۔"

میں نے اس ساتھی کے مشورے کو نظر انداز کیا اور جلدی سے رومیش کی طرف واپس چلا گیا، جس نے مجھے بتایا:

"بنگالی کا امتحان عام طور پر بنگالی طلباء آسانی سے پاس کر لیتے ہیں، لیکن مجھے یہ محسوس ہوا کہ اس سال پروفیسر مقررہ کتابوں کے سوالات کے ذریعے طلباء کو 'ذبح کرنے' کا ارادہ رکھتے ہیں۔" پھر میرے دوست نے مجھے انیسویں صدی کے عظیم اور نامور انسان دوست بحر العلوم ودیا ساگر کی زندگی کے دو واقعات مختصراً سمجھائے۔

میں نے رومیش کا شکریہ ادا کیا اور اپنی سائیکل پر سوار ہو کر کالج کے صحن میں گیا بنگالی امتحان کا پرچہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا کہ اس نے بیان کیا تھا، جس میں دو حصے تھے، پہلے حصے میں پوچھا گیا: "بحرالعلوم ودیا ساگر سے منسوب دو احسانات درج کرو" اس نئے علم (رومیش سے) کو پیپر پر منتقل کرنے کے بعد، میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ میں نے آخری لمحے تک بحر العلوم کی بات سن لی۔ انسانیت کے لیے علوم کا احسان (اور میں اب ان میں شامل ہوں، یقیناً!)، میں بنگالی کا امتحان پاس نہ کر پاتا۔

کاغذ پر دوسرا سوال یہ تھا: "اس شخص کی زندگی کے بارے میں بنگالی میں ایک مضمون لکھیں جس نے آپ کو سب سے زیادہ متاثر کیا" پیارے قارئین، مجھے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں نے اپنے مضمون کے لیے کس کا انتخاب کیا، جب میں نے اپنے استاد کی تعریف سے صفحے کے بعد صفحے بھرا، میں اپنے الفاظ کی سچائی کو سمجھتے ہوئے مسکرایا: "میں آپ کی تعلیمات سے صفحات بھروں گا!"

میں نے رومیش سے فلسفے کے بارے میں مدد مانگنے کی ضرورت محسوس نہیں کی، سری یکتیشور کے تحت اپنی وسیع تربیت میں پراعتماد، میں نے نصابی کتابوں کی وضاحتوں کو اعتماد کے ساتھ نظر انداز کیا، اور فلسفے وہ اعلیٰ ترین گریڈ تھا جسے میں نے دوسرے مضامین میں حاصل کیا میرے مشترکہ اسکور پاس کرنے کے لیے کافی تھے۔

یہاں یہ بتانا خوشی کی بات ہے کہ میرے پیارے دوست رومیش نے امتیاز کے ساتھ امتحان پاس کیا۔

میری گریجویشن پر میرے والد کا چہرہ مسکراہٹوں سے جگمگا اٹھا، اور انہوں نے اعتراف کیا، "میں تمہاری کامیابی کا شاید ہی تصور کر سکتا تھا، میرے بیٹے تم اپنے استاد کے ساتھ اتنا وقت گزارتے ہو" درحقیقت، میرے استاد میرے والد کی بے ساختہ تنقید سے واقف تھے۔

کئی سالوں سے مجھے شک تھا کہ وہ دن آئے گا جب میں اپنے نام کے ساتھ بیچلر کا ٹائٹل شامل کروں گا میں نے اس عنوان کو شاذ و نادر ہی یہ سوچے بغیر استعمال کیا کہ یہ ایک مقدس تحفہ ہے جو مجھے پراسرار وجوہات کی بناء پر دیا گیا ہے کبھی کبھی میں نے یونیورسٹی کے فارغ التحصیل افراد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ان کے حاصل کردہ علم کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ گریجویشن کے بعد ان کے پاس رہ گیا ہے، ان کی طرف سے یہ اعتراف میرے لیے ناقابل تسخیر ہے۔

جون 1914 میں اس دن جب میں نے کلکتہ یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کی تو میں نے اپنے استاد کے سامنے جھک کر ان نعمتوں کا شکریہ ادا کیا جو ان کی زندگی سے نکلی تھیں اور میری روح کو لپیٹ لیا تھا اور انہوں نے دل چسپی سے مجھے اٹھایا اور کہا:

"اٹھو، مکنڈے خدا نے سورج اور چاند کے کورس کو دوبارہ ترتیب دینے کے بجائے تمہیں کالج کا گریجویٹ بنانا آسان سمجھا!"

کی ڈائری: ایک خود نوشت

استاد کے لیے کہاوتیں، نظمیں اور کہانیاں

پرمہنس یوگنند



وہ خدائی طاقت
یہ آپ کی حمایت اور مضبوطی کرے گا۔
جس طرح اس نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا اور مجھے طاقت دی۔
میں یہ حقائق اپنے ذاتی تجربے سے کہتا ہوں۔
اگر میں نے اپنی زندگی میں ان چیزوں کا تجربہ نہ کیا ہوتا
جب میں اس کے بارے میں بات کرنے کے قابل تھا
میں خدا پر یقین کے ساتھ جیتا ہوں۔
خدا میری طاقت ہے۔
میں خدا کی طاقت کے علاوہ کسی اور طاقت پر یقین نہیں رکھتا
اور جب میں اس بابرکت طاقت پر توجہ مرکوز کرتا ہوں۔
تم مجھ سے ملو اور میرے ذریعے کام کرو
نائٹنگیل آف دی اسکائی
الہی

میں آپ کا شباب ہوں، آپ کی کائناتی موجودگی کے آسمانوں پر چڑھ رہا ہوں۔

اپنی سچائی کے قطروں کی تلاش میں

میں نے آپ سے گہرے اعتماد کے ساتھ دعا کی ہے۔

تاکہ آپ خاموشی کے سخت بادلوں سے اپنی رحمت کی بارش برسائیں۔

اور چونکہ میں بہت پیاسا تھا۔

میں نے آپ کے بارے میں اپنی آگاہی کے ہر مقدس نقطے کو بے تابی سے قبول کیا۔

اوہ، میں اپنے اندر اور اپنے اردگرد آپ کی موجودگی کو محسوس کرنے کی کتنی آرزو کرتا تھا!

میری دائمی پیاس تب ہی بجھائی گئی جب تیرے لمس نے ٹھنڈا کیا۔

میری بے چین روح اور میرا وجود جوش سے جل رہا ہے۔

مایوسی اور ناامیدی کا موسم گزر گیا۔

آپ کے سکون کی بارش سے پریشانیوں کی خشکی ختم ہو گئی۔

اور اب میں خاموشی سے منڈلاتا ہوں اور اڑتا ہوں، اطمینان اور اطمینان کے گیت گاتا ہوں۔

میں تیرا شباب ہوں جو صرف تیرے سکون کا پانی پیتا ہوں۔

تیرے وجود کی بلندیوں سے بے لگام نزول

****

اس زندگی میں زیادہ تر لوگوں کے لیے کلیدی لفظ "میں" ہے۔

روحانی مزاج اور میلان والا شخص دوسروں کے بارے میں ویسا ہی سوچتا ہے جیسا کہ وہ اپنے بارے میں سوچتا ہے۔

جو لوگ صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں وہ دوسروں کی دشمنی اور ناراضگی اپنے اوپر لے آتے ہیں۔

اپنے اردگرد رہنے والے لیکن جو دوسروں کے جذبات اور مفادات پر غور کرتے ہیں وہ اسے پاتے ہیں۔

دوسرے ان کے بارے میں سوچتے ہیں اور ان کے جذبات کا خیال رکھتے ہیں۔

اگر ایک بستی میں ایک سو آدمی ہوں اور ہر ایک اس سے لینا چاہتا ہو۔

دوسرے کے ہر ایک کے ننانوے مخالف ہوں گے لیکن اگر ہر ایک

اگر کوئی دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کرے تو ہر ایک کے ننانوے دوست ہوں گے۔

میں نے اسی طرح زندگی گزاری ہے اور جو کچھ میرے پاس ہے اسے دوسروں کے ساتھ بانٹ کر میں نے کچھ نہیں کھویا ہے۔

بے شک میں نے جو کچھ دیا وہ خدا کے فضل سے دو گنا لوٹا اور اب مجھے کوئی آرزو نہیں ہے

کچھ بھی نہیں، کیونکہ جو کچھ میرے اندر ہے وہ اس سے کہیں زیادہ اور قیمتی ہے جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

دنیا مجھے دیتی ہے انسان جس چیز کے لیے کوشش کرتا ہے وہ خوشی کے حصول کے لیے ہے۔

ایک بار جب خوشی حاصل ہو جاتی ہے تو اس کی طرف لے جانے والے حالات کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔

اس دنیا میں میری واحد ضمانت ہے کہ لوگوں کے میرے بارے میں اچھے جذبات ہیں اصل دولت پیاروں اور دوستوں کے دلوں میں رہنے میں ہے

ہمیں اس زندگی میں خدا کے ساتھ جڑنے کی کوشش کرنی چاہئے ہمیں انسانی وجود، عقل اور آزاد مرضی دی گئی ہے، اور اس لئے ہمیں خدا کو تلاش کرنے کے لئے ان تحائف کا استعمال کرنا چاہئے۔

جب ہم پرہیزگار ہوتے ہیں تو ہم خوش ہوتے ہیں اور اگر ہم اس راستے پر چلیں گے تو دوسرے متاثر ہوں گے۔

ہمارے اردگرد دوسرے لوگ ہماری طرح برتاؤ کرتے ہیں اور ہماری نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس کو ختم کرنا ہوگا۔

خود غرضی تمام انفرادی اور معاشرتی برائیوں کی جڑ ہے۔

مسائل کیسے اور کیوں شروع ہوتے ہیں؟

ہر انسان شعوری یا لاشعوری طور پر اس ذاتی یقین تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ ناقابل تسخیر اور لافانی ہے اپنی تمام خارجی خواہشات میں، چاہے سائنس، تجارت، طب یا زندگی کے کسی بھی دوسرے پہلو سے، وہ امن و سلامتی، مصائب سے آزادی، اور پائیدار خوشی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

یہ ٹھیک ہے، درحقیقت یہ اس کا حق اور اس کی فطری میراث ہے جو اس کا خالق اس کے لیے چاہتا ہے، بشرطیکہ وہ دوسروں کے لیے بھی وہی نعمتیں چاہتا ہو جو وہ اپنے لیے چاہتا ہے۔

ایک طرف، زیادہ تر لوگ اس لامحدود اور لامحدود وراثت کو محدود اور محدود ذرائع سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

انسانی کامیابیاں اس صورت میں اور زیادہ قابل قدر ہوں گی اگر دنیا کو دریافت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر موجود روحانی صلاحیتوں اور طاقتوں کو تلاش کرنے کی بھی ضروری کوشش کی جائے!

اس میں کوئی شک نہیں کہ مادی ترقی قابل ستائش ہے، لیکن صرف بیرونی کامیابی ہی کسی شخص کو وہ اندرونی اطمینان اور تحفظ نہیں دے گی جس کی وہ دل سے تلاش کرتا ہے۔

سائنس نے کئی وبائی امراض کو ختم کرنے میں مدد کی ہے جن سے پچھلی نسلوں کو خطرہ تھا اور اس نے پیداوار کے جدید طریقے تیار کرنے میں مدد کی ہے جو بھوک اور غربت کو ختم کرنے کے قابل ہیں تاہم، اس دنیا میں صرف مادی کامیابیوں کی بنیاد پر صحت مند توازن برقرار رکھنا مشکل ہے۔

ایک شخص کسی خاص میدان میں ترقی کرتا ہے، صرف غیر متوقع مسائل کے ظہور سے حیران رہ جاتا ہے جو اس کی کامیابیوں کو متاثر کرتا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان اپنے مسائل کا حل بیرونی ذرائع سے تلاش کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ اس سے مراد توازن ہے اور دوسرے کی قیمت پر ایک طرف جھکنا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل اور قوتِ ارادی سے نوازا ہے اور ان کو دنیا میں اس کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے جب کہ اچھی کوششیں ہو رہی ہیں، طاقت اور ذہانت کے باطنی منبع کو پہچاننا چاہیے اور اس سے ہم آہنگ ہونا چاہیے، کیونکہ ہم آہنگی میں ناکامی ہی انسان کی مشکلات اور غلطیوں کی وجہ ہے۔

آپ صرف آس پاس بیٹھ کر کامیابی کی توقع نہیں کر سکتے کہ آپ اپنی گود میں گریں گے، اپنے کورس کو ترتیب دینے اور اپنی مرضی کو فعال کرنے کے بعد، آپ کو عملی کوشش کرنی چاہیے، اور آپ دیکھیں گے کہ آپ کو کامیابی کے لیے درکار ہر چیز بتدریج آپ کے پاس آجائے گی، اور ہر چیز آپ کو صحیح سمت میں لے جائے گی، آپ کی مرضی، الٰہی مرضی سے لبریز، آپ کی دعاؤں کا جواب دے گی، کیوں کہ جب آپ دروازے کھولیں گے، تو آپ کو اس کے دروازے کھل جائیں گے۔

انسانیت نے سائنس، ٹکنالوجی، طب اور دیگر شعبوں میں مہارت حاصل کر لی ہے، جس سے اسے آسائشیں اور سہولتیں فراہم کی جا سکتی ہیں، تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے خالق سے دستبردار ہو جائے، ورنہ یہ کامیابیاں اپنی اہمیت کھو دیں گی، اور سماجی، خاندانی، سیاسی اور ماحولیاتی مسائل جنم لینا شروع ہو جائیں گے اور پھیلنا شروع ہو جائیں گے، یہی وجہ ہے کہ انسان مکمل طور پر بیرونی قوتوں پر منحصر ہو کر اپنی صلاحیتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس نے سائنسی طریقوں اور ذرائع سے جنم لیا ہے نتیجتاً زندگی اتنی پیچیدہ ہو جاتی ہے کہ

اس کا مقابلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور یہاں تک کہ بے چینی اور بے یقینی کا باعث بن جاتی ہے۔

****

ایک شخص کو اپنے تمام خیالات، احساسات اور بصیرت کے ساتھ رہنا چاہیے، اور اپنے اردگرد کی ہر چیز پر چوکنا اور دھیان دینا چاہیے، بالکل ایسے ہی جیسے ایک ماہر فوٹوگرافر جو انتہائی دلکش مناظر کی انتہائی شاندار تصاویر لینے کے لیے موزوں ترین مواقع سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

حقیقی انسانی خوشی انسان کے سیکھنے اور مناسب اور احترام کے ساتھ کام کرنے کے لیے مستقل تیاری میں مضمر ہے، جتنا کوئی اپنے آپ کو بہتر بناتا ہے، اتنا ہی اپنے آس پاس کے لوگوں کی ترقی اور خوشی میں حصہ ڈالتا ہے۔

بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنے حالات کا تجزیہ کرکے فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ آگے بڑھ رہے ہیں یا پیچھے

ادراک، عقل اور فہم سے مالا مال ہونے کے ناطے ہمارا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ ہم ان صفات کو صحیح طریقے سے استعمال کریں تاکہ ہم جان سکیں کہ ہم آگے بڑھ رہے ہیں یا پیچھے ہٹنے کے باوجود اگر ہمیں بار بار ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہمیں مایوس یا امید نہیں ہارنی چاہیے، ناکامی ہماری جسمانی اور روحانی نشوونما میں رکاوٹ نہیں بلکہ ایک عمل انگیز کا کام کرے۔

****

مصیبتیں اور مشکلات انسان کے اپنے ماضی کے اعمال کے بارے میں آگاہی کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں، جو کسی خاص وقت اور مقام پر کیے جاتے ہیں، اس کی موجودہ مصیبت ان خیالات اور اعمال سے پیدا ہوتی ہے جو اس کے کہے ہوئے ہیں، جو اس کے شعور کی مٹی میں جڑ پکڑ کر ایک پودے میں پھوٹتے ہیں اور ان خیالات اور اعمال کی طرح کا پھل دیتے ہیں۔

****

بہتر زندگی کے لیے بہترین تیاری

اگر ہم زندگی سے حقیقی معنوں میں لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو اب وقت ہے - کل نہیں، اگلے سال نہیں، یہاں تک کہ کچھ بعد کی زندگی میں بھی نہیں، اگلے سال بہتر زندگی کے لیے بہترین تیاری اس سال ایک نتیجہ خیز، ہم آہنگی اور بامقصد زندگی گزارنا ہے، اس سال زیادہ کامیابیوں اور زیادہ خوشیوں والی مستقبل کی زندگی پر ہمارا یقین اس وقت تک بیکار ہے جب تک کہ ہم اسے عملی جامہ نہ پہنائیں آج کا دن ہماری زندگی کا سب سے اہم اور بامعنی دن ہونا چاہیے۔

****

شادی کرنے کے خواہشمندوں کو اپنے جذبات اور جذبات پر قابو رکھنا سیکھنا چاہیے، اور اسکولوں کو یہ ہنر سکھانا چاہیے، سکون اور توجہ کے ساتھ ساتھ بہت سے ناخوش گھر اور ٹوٹے ہوئے خاندان موجود ہیں کیونکہ یہ اہم پہلو نظر انداز کیا جاتا ہے، گھر میں اور اسکولوں میں، بے قابو جذبات اور خواہشات کے حامل دو لوگ کیسے امن و سکون سے رہ سکتے ہیں؟

شادی کے آغاز میں نوبیاہتا جوڑے کو جذبات اور جوش کی لہر دوڑائی جاتی ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد جب یہ جذبات لامحالہ معدوم ہونے لگتے ہیں تو جوڑے کی اصل فطرت ابھرنے لگتی ہے، جھگڑے، اختلاف، جھگڑے اور مایوسی کے ساتھ ساتھ دل کو حقیقی محبت اور دوستی کی ضرورت ہوتی ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جب امن و سکون کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے لیے امن و سکون کی ضرورت ہوتی ہے۔ شادی کا اہم ستون کمزور ہو گیا ہے۔

****

جسم کے اعضاء اور جذبات کو ان کی صحت، توانائی اور حساسیت برقرار رکھنے کے لیے ایک صحت مند اعصابی نظام کی ضرورت ہوتی ہے اعصابی نظام کو اچھی حالت میں رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ خوف، غصہ، لالچ اور حسد جیسے تباہ کن جذبات سے خود کو آزاد کیا جائے

****

آپ کی خوشی آپ کی کامیابی ہے، لہذا کسی کو آپ سے آپ کی خوشی چھیننے نہ دیں۔

اپنے آپ کو ان لوگوں سے بچائیں جو آپ کو پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں جب میں جوان تھا تو میرے بارے میں جھوٹی افواہیں پھیلانے والوں سے میں بہت ناراض ہوا کرتا تھا لیکن مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ لوگوں کی مجھ پر رضامندی سے زیادہ میرا اپنا ضمیر اہم ہے۔

ضمیر ایک بدیہی آگاہی ہے جو کسی شخص کے خیالات اور محرکات کو وفاداری اور درست طریقے سے ریکارڈ کرتی ہے جب ضمیر صاف ہو اور ایک شخص جانتا ہو کہ وہ صحیح کر رہا ہے تو کوئی چیز اسے خوفزدہ نہیں کر سکتی ایک صاف ضمیر خدا کے فضل کا ثبوت ہے جو لوگ صاف ضمیر رکھتے ہیں وہ اپنی زندگی میں خوشی پاتے ہیں اور خدا کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔

****

ایک شخص کا ہر لفظ اس کے دماغ اور دماغ پر دیرپا اثر چھوڑتا ہے جب کسی شخص کی روح موت کے وقت اس کے جسم سے نکل جاتی ہے، تو اس کا کسی دوسرے دائرے میں داخل ہونا ان کے اعمال (ان کے اعمال

کے نتائج) کے اچھے یا برے الفاظ کے نتیجے میں ہونے والے فیصلے پر منحصر ہوتا ہے۔

اچھے دماغ سے نکلنے والے اچھے الفاظ روح کے لیے اچھے نتائج پیدا کریں گے، جب کہ بری عادتوں سے چلنے والے برے الفاظ روح کے لیے برے اعمال یا برے نتائج جمع کریں گے۔

یہ لفظ تین کمپن پر مشتمل ہے: ایک وجہ یا فکری کمپن، ایک حرکی یا سیاروں کی کمپن، اور ایک جسمانی یا ظاہری کمپن

لفظ "امن" کے تین الگ الگ کمپن ہیں:

جب "امن" کا لفظ بولا جاتا ہے تو سوچ یا مرضی کا متزلزل ہونا 1

دماغ، آوازِ کی ہڈیوں، اور زبان میں توانائی کی کمپن، مرضی سے 2 چلتی ہے، جب لفظ "امن" کا تلفظ کیا جاتا ہے

آواز کی ہڈیوں کی کمپن اور لفظ "امن" کے تلفظ کا جسمانی اثر 3

لہٰذا ہر لفظ، اچھا ہو یا برا، اپنی ارتعاشات چھوڑ دیتا ہے، یعنی اس کے اثرات جسم یا دماغ پر، اور زندگی کی توانائی اور عقل پر خواہشات اور خواہشات کی صورت میں اس کی بنیاد پر تمام کلام کی کمپن ذہن میں اچھے یا برے رجحانات چھوڑ دیتی ہے۔

جو شخص حق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے مقاصد سے چھٹکارا پاتا ہے وہ اپنے اندر ایک زبردست قوت پیدا کرتا ہے تاکہ وہ جھوٹی گواہی نہ دے اور اس کی تمام باتیں سچی ہوں۔

اے رب، مجھے میٹھے، مفید اور تازگی بخش الفاظ بول کر سچائی کی خدمت کے لیے اپنی آواز کا استعمال کرنے کی توفیق عطا فرما، اپنی زندگی کی بانسری پر اپنی لافانی دھنیں بجائیں تاکہ میں تیری مقدس دھنوں کی آوازوں سے فیض یاب ہو سکوں۔

****

تیرتا کمبل

ایک دفعہ دو دوست دریا کے کنارے چل رہے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ایک تیرتا ہوا کمبل دکھائی دے رہا ہے ان میں سے ایک نے خود کو دریا میں پھینک دیا اور تیراکیہ کی حتیٰ کہ وہ "کمبل" تک پہنچ گیا۔

لیکن اسے بینک لوٹنے میں دیر ہو چکی تھی، اور اس کے دوست نے دیکھا کہ اسے "کمبل" سے نمٹنے میں دشواری ہو رہی ہے اور یہ اس کی واپسی میں تاخیر کی وجہ ہے، تو اس نے اس پر چیخ کر کہا:

تم اسے چھوڑ کر واپس کیوں نہیں چلے جاتے؟

اس کے دوست نے جواب دیا: میں یہی کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، لیکن کمبل مجھ سے چمٹا ہوا ہے اور مجھے جانے اور واپس نہیں آنے دے گا۔

اس کی بڑی حیرانی میں اسے بہت دیر سے احساس ہوا کہ جس چیز کو وہ کمبل سمجھتا تھا وہ تیراکی کے ریچھ کے سوا کچھ نہیں تھا۔

مجھے یہ کہانی بامعنی اور انسانی زندگی کے بہت سے پہلوؤں پر لاگو ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کا پیغام ایسے کاموں میں جلدی کرنے کے خلاف ہوشیاری اور احتیاط کا ہے جس کے ناپسندیدہ نتائج ہو سکتے ہیں۔

یہ کمبل سوچ کے دریا میں تیرتا ہوا ایک تصور ہو سکتا ہے جو مکمل ہونے پر ایک ایسے زبردست جنون میں بدل جاتا ہے جس پر قابو پانا مشکل ہوتا ہے۔

یا یہ کوئی نقصان دہ عادت ہو سکتی ہے جو دماغ میں جڑ پکڑ کر اس کی بنیادوں سے ٹکراتی ہے اور جڑوں کو پھیلا دیتی ہے، انسان کے وجود کا اٹوٹ انگ بن جاتی ہے، تاکہ وہ اس کی گرفت میں قید ہو جائے۔

یا یہ ایک مختلف قسم کا فتنہ ہو سکتا ہے ایک ایسی سرمایہ کاری جو بروقت یا مناسب نہیں ہے اور اس سے مادی اور اخلاقی دونوں طرح کے اہم نقصانات ہوتے ہیں۔

یا یہ کوئی نظریہ ہو جو منطقی اور عملی معلوم ہوتا ہو، اس لیے انسان اسے اپنا لیتا ہے اور اس کے وجود میں داخل ہونے کے بعد یہ سمجھ لیتا ہے کہ اس کی حقیقت اس کے ظاہر سے بہت مختلف ہے۔

یا یہ غیر متوقع نتائج کے ساتھ رجحان یا بڑھاؤ ہوسکتا ہے۔

یا اندھیرے میں چھلانگ لگانا

اس لیے کہا گیا کہ قدم اٹھانے سے پہلے اپنے پاؤں کی حالت پر غور کرو

****

سفر کا اختتام

دیر تک میں شک کی سمیٹتی راہوں میں ٹھوکریں کھاتا رہا۔

میں نے خیالی وادیاں عبور کیں جو مجھے تجھ سے عمروں سے جدا کرتی رہیں

میں نے بے شمار صحراؤں کو عبور کیا۔

میں نے بہت سے عزائم کا پیچھا کیا۔

آخر کار میں نے خود کو آزاد کر لیا۔

غم اور خوشی کے بھنور سے

چنانچہ میں نے اپنا سفر مکمل کیا اور اپنے راستے کے اختتام پر پہنچ گیا۔

اور اب میں اپنے ماضی کے درد کو خوشی سے دیکھتا ہوں۔

میرے قدیم عذابوں کی ہر چٹان سے

ایک آنکھ خوشی کے آنسوؤں سے پھوٹ پڑی۔

اور ان مقدس پانیوں میں
آپ کے لیے اپنی محبت کے آنسوؤں کے ذریعے، میں ہر روز اپنے آپ کو پاک کرتا ہوں۔
****
میرے پاس ایک خفیہ چراغ ہوا کرتا تھا۔
اور میں بے تابی سے اپنے ارد گرد ایک قلیل شہتیر بھیج رہا تھا۔
اندرونی تاریکی کے سکون میں
میں نے اکثر چھوٹی مچھلیوں کو تخلیقی خیالات کے طور پر دیکھا
یہ اچانک چمک میں پکڑا گیا تھا
میں نے اسے بیت الخلاء کے طور پر استعمال کیا۔
اپنے شعور کی گہرائیوں میں بڑے مخلوقات کو پکڑنے کے لیے
لیکن ان میں سے بہت سے بچ گئے۔
روشنی کے چھوٹے دائرے کے پیچھے
آپ کے عقیدت مند پیروکاروں سے
چاندی کے گانوں اور سنہرے خوابوں سے مالا مال
محبت کے پیسوں سے میں نے روح کے ادراک کے لیے روشن جال خریدے
اور اس سے اس نے چمکدار تانے بانے کا ایک طاقتور نیٹ ورک تیار کیا۔
میں تیری تلاش میں تیرے دانائی کے سمندر کو پار کر گیا۔
کیچ بہت زیادہ اور قیمتی تھا!
میں نے اچھے اور خوش کن جذبات کا جھنڈ حاصل کیا۔
اور کھوئی ہوئی مقدس یادوں کے خزانے۔
مزید یہ کہ
میں نے آپ کو پایا
اور میں نے تجھے پکڑ لیا اے خزانوں کے خزانے!
****
زندگی کے گرمیوں کے دنوں میں
میں جذبات کا امرت جمع کرتا ہوں۔
میٹھی خوبیوں کے پھولوں سے
جو نیک روحوں کے باغوں میں اگتا ہے۔
اور میں نے اسے اپنے دل میں محفوظ کر لیا۔
آست رس
رواداری کے بلند پھولوں سے
اور ان کی نرم خوشبو سے عاجزی کی کلیاں
اور کنول کے نایاب خیالات کے پھول
اور جب یہ مجھ پر برستا ہے۔

برفباری، سرد موسم سرما کے تجربات
اور دردناک زمینی جدائی
میں گرمجوشی اور سکون تلاش کرتا ہوں۔
میرے دل کے سیل میں محفوظ امرت میں
اس مبارک کوٹھڑی میں، تیری بارگاہ میں
مجھے اکثر الہی مکھی ملتی ہے۔
میری بوڑھی آرزوؤں کی مٹھاس پیو
مجھے اطمینان، خوشی اور سکون محسوس ہوتا ہے۔
****

میں بنی نوع انسان کے بھائی چارے، ایک دوسرے کے لیے زندگی کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے لوگوں کے درمیان عالمگیر محبت، افہام و تفہیم اور تعاون پر یقین رکھتا ہوں۔

عظیم عالمی اہداف کو اس دنیا میں متعارف کرایا جانا چاہیے، اور ایسے نظریات کو اپنانا چاہیے جو انسانیت کو بلندی پر لے جائیں، اس کے خیالات کو بہتر بنائیں، اس کی خواہشات کو روکیں، اور اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کو نکھاریں۔

یہ روحانی مثال اور ٹھوس اصولوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے نہ کہ وحشیانہ طاقت اور تباہ کن جنگوں سے۔

جب میں روحانی اصولوں کا حوالہ دیتا ہوں تو میرا مطلب مخصوص عقائد، فرقوں یا عقیدے سے تعلق نہیں ہے، بلکہ وہ آفاقی قوانین ہیں: راستبازی اور نیکی کے وہ قوانین جو ہر ایک پر لاگو ہوتے ہیں اور ان سے بھلائی، فلاح اور امن لاتے ہیں۔

****

انسان اپنا وقت انسانی محبت کے ٹکڑوں اور مٹھی بھر پیسے اور اس چیز یا اس چیز کو تلاش کرنے میں کیوں صرف کرتا ہے، جب وہ خدا میں سب کچھ پا سکتا ہے جو تمام محبت اور طاقت کا سرچشمہ ہے؟

ہمیں خدا کو طاقت کے لالچ میں نہیں ڈھونڈنا چاہئے، بلکہ محبت کی خواہش سے تب ہمیں عظیم خزانہ مل جائے گا جب ہم خدا سے گہری، دلی محبت سے پیار کریں گے، وہ ہمیں جواب دیتا ہے، اور ہم اس کی محبت کو اپنے دلوں میں دھڑکتے محسوس کرتے ہیں۔

زندگی اس وقت زیادہ پیاری ہوتی ہے جب کوئی شخص خدا پر غور کرتا ہے سرگرمی کے دوران جتنا زیادہ غور کرتا ہے اور روحانی حالت پر مرکوز رہتا ہے، مسکرانے کی اتنی ہی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے کہ میں اس وقت اور ہمیشہ اس دائرے میں ہوں—خوشگوار الہی شعور میں

کوئی چیز مجھ پر اثر انداز نہیں ہوتی چاہے اکیلے ہوں یا دوسروں کے ساتھ، خدا کی خوشی میرے اندر ہمیشہ موجود رہتی ہے۔

میں اپنی مسکراہٹ کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہا اور وہی مسکراہٹیں آپ کے اندر بھی موجود ہیں روح کی وہی خوشی اور مسرت آپ کے اندر رہتی ہے آپ کو انہیں حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے، صرف انہیں دوبارہ حاصل کرنے کے لیے آپ نے انہیں وقتی طور پر حواس کے ساتھ خود شناسی کے ذریعے کھو دیا ہے، اور آپ انہیں دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔

کوئی بھی شخص جو یہ مانتا ہے کہ جسمانی چیزیں جن سے دیکھنے، سننے، چکھنے، سونگھنے اور چھونے کے ذریعے لطف اٹھایا جا سکتا ہے، خالص خوشی لاتا ہے، اس کی بڑی غلطی ہے کہ حواس خوشی نہیں دیتے۔ بلکہ، وہ ہمیں اس سے محروم کر دیتے ہیں، اگر آپ اپنی خوشی کے لیے شرائط طے کرتے ہیں، جیسے کہ یہ کہتے ہیں کہ "میں خوش نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں وہ چہرہ نہ دیکھوں،" آپ کو کبھی بھی خالص، بے ساختہ خوشی نہیں ملے گی، کیونکہ حسی لذتیں عارضی ہوتی ہیں۔

دن اور سال جسمانی خوبصورتی پر اپنا اثر ڈالتے ہیں مادی دنیا میں ہر چیز تبدیلی کے قانون کے تابع ہے اس طرح، اگر کوئی شخص دنیا کا ہر خوبصورت چہرہ دیکھ لے، ہر آواز سن لے، اور اپنی خواہش کی ہر چیز کو چھو لے، تب بھی وہ حقیقی خوشی حاصل نہیں کر پائے گا، پھر بھی وہ اپنے آپ کو یہ سوچ کر دھوکہ دے سکتے ہیں کہ وہ خوش ہیں۔

بعض اوقات کسی چیز کو حاصل کرنے کے لیے بے پناہ کوشش کرنے کے بعد بھی اس چیز میں کوئی خوشی نہیں ملتی، پھر بھی کوشش کی گئی محنت سے کچھ اطمینان حاصل ہوتا ہے اور اس لیے یہ یقین ہوتا ہے کہ خوش ہے لیکن اس قسم کا اطمینان عارضی اور عارضی ہوتا ہے۔

لہٰذا حواس میں خوشی تلاش کرنا فضول' روحانی خوشی کو تلاش کرنا چاہیے اور اسے الفاظ اور چہرے کے تاثرات سے ظاہر کرنا چاہیے۔ جب کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو ایک چھوٹی سی مسکراہٹ بھی اپنے اردگرد موجود ہر شخص کو اپنی بابرکت مقناطیسیت سے ڈھانپ لے گی اور دوسرے خوش ہوں گے۔

لیکن صرف اللہ ہی دلوں کو بدل سکتا ہے ہمیں اپنے آپ میں نیکی کرنے کی صلاحیت کو منسوب نہیں کرنا چاہیے، یہ دنیا اس کی ہے اگر آپ اس کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہر چیز پر قابو رکھتا ہے، اور اگر آپ سب کچھ اس کے سپرد کر دیتے ہیں - اچھے کام بھی اور برے بھی - آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ آپ کے تمام اعمال نیکیوں میں بدل جائیں گے۔

**

جس لمحے ہم کسی دوسرے شخص کے بارے میں نرمی سے سوچتے ہیں، ہمارا شعور پھیلتا ہے اور ہمارے افق وسیع ہوتے ہیں جب ہم اپنے پڑوسی کے بارے میں سوچتے ہیں اور ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں، تو ہمارے وجود کا ایک حصہ اس سوچ کے ساتھ ان تک پہنچ جاتا ہے، اور یہ صرف سوچ ہی نہیں ہے، بلکہ اس سوچ کو عملی جامہ پہنانے کی تیاری بھی ہوتی ہے۔

ہمیں اپنے دائرۂ محبت سے کسی کو خارج نہیں کرنا چاہۓ {اور آپ کا پڑوسی آپ جیسا ہے} {اپنا پڑوسی پھر آپ کا پڑوسی پھر آپ کا پڑوسی}

شادی پرہیزگاری کا سبق ہے دو لوگ ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بانٹتے ہیں، پھر بچے ساتھ آتے ہیں اور والدین ان کے ساتھ زندگی بانٹتے ہیں لیکن صرف قریبی خاندان کے بارے میں سوچنا خود غرضی ہے کیونکہ پیارے ایک دن ہمیں چھوڑ جائیں گے، اور یہ اس بات کی یاد دہانی ہے کہ انسانی رشتوں کا مقصد دوسروں کے لیے قربانی کے شعور کو بڑھانا اور ان کے ساتھ مادی اشیا اور دوستانہ جذبات بانٹنا ہے۔

****

جب آپ سوتے ہیں، تو آپ غیر فعال طور پر خیالات اور احساسات کو پرسکون کرتے ہیں، لیکن جب آپ مراقبہ کے ذریعے شعوری طور پر خیالات اور احساسات کو پرسکون کرتے ہیں، تو پہلی چیز جو آپ کو محسوس ہوتی ہے وہ سکون کی کیفیت ہے، اور چہرے کے پٹھے خود ایک مسکراہٹ بناتے ہیں جو دل کے سکون کی عکاسی کرتی ہے۔

لیکن آپ کو اپنی روح کی پاکیزگی دیکھنے کے لیے امن کی حالت سے باہر دیکھنا چاہۓ۔

وہ پاکیزگی، بے داغ اور حسی محرکات یا خودکار رد عمل سے غیر مسخ شدہ

نتیجہ حواس سے وابستہ خیالات اور آپ جس حالت کا تجربہ کرتے ہیں وہ ایک مستقل طور پر تجدید خوشی ہے۔

انبیاء اور اولیاء اپنے دلوں میں یہ خوشی ہمیشہ ایک بابرکت سلامتی اور سکون کا احساس رکھتے ہیں، وہ غصے کے طوفانوں سے غیر متزلزل اور ناقابل شکست رہتے ہیں، اور پریشانیاں اور خوف ان کو چھو نہیں پاتے، وہ عقل یا بصیرت کی چھلنی کو استعمال کرتے ہوئے اپنے خیالات یا دوسروں کے خیالات کو اپنے دماغ کے کام کرنے کی میز پر رکھتے ہوئے الگ الگ کر سکتے ہیں۔

روح کی خوشی میں، افسردگی مکمل طور پر ختم ہو جاتی ہے، اور روحانی فہم خوش شاگرد کے وجود میں ابھرتی ہے، جس سے اعلیٰ نفس میں اس کی مضبوطی بڑھتی ہے۔

****

ایک حقیقی مسکراہٹ روحانی خوشی کی مسکراہٹ ہے جو خدا کے بارے میں غور و فکر اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

میری مسکراہٹ میرے اندر ایک گہری خوشی سے پھوٹتی ہے — ایک خوشی جو سب کے لیے قابل رسائی ہے یہ ایک کھلتے ہوئے گلاب کے دل سے نکلنے والی خوشبو کی طرح ہے یہ عظیم خوشی دوسروں کو خوشی کے مقدس پانیوں میں غرق ہونے کی دعوت دیتی ہے۔

چار حالات ہیں جن سے اوسط فرد واقف ہے:

جب کوئی خواہش پوری ہوتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔

اگر اسے حاصل کرنے سے روکا جائے تو وہ ناخوش ہوتا ہے۔

لیکن جب وہ نہ خوش ہوتا ہے اور نہ ہی افسردہ ہوتا ہے تو وہ بور محسوس ہوتا ہے۔

خوشی، درد اور بوریت کی ان جذبات یا نفسیاتی حالتوں پر قابو پا کر، انسان سکون محسوس کرتا ہے۔

امن ایک انتہائی مطلوب حالت ہے جو اداسی، خوشی اور بوریت کی عدم موجودگی کے نتیجے میں ہوتی ہے یہ کیفیتیں روح کے اندر مسلسل اتار چڑھاؤ آتی رہتی ہیں۔

غضب کی گہرائیوں میں بار بار ڈوبنے سمیت درد اور لذت کی تیز، شور مچاتی لہر پر سوار ہونے کے بعد

سکون کے پرسکون سمندر کی چھاتی پر تیرنے میں مزہ ہے۔

لیکن سکون سے بڑھ کر روحانی خوشی روح کی آخری خوشی ہے یہ ایک نئی خوشی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ کے لیے روح کے ساتھ رہتی ہے۔

یہ سب سے بڑی خوشی صرف الٰہی موجودگی کو محسوس کرکے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

****

ہر انسان میں ناقابل استعمال صلاحیت ہوتی ہے وہ تمام ضروری طاقتوں کا مالک ہوتا ہے دماغ بذات خود ایک اعلیٰ طاقت ہے اور اسے فرسودہ اور محدود عادات اور تصورات سے آزاد ہونا چاہیے۔

انسانی زندگی پر سیاروں اور ستاروں کا اثر سیاروں اور انسانی جسموں کے درمیان کشش اور پسپائی کی مداخلت کرنے والی قوتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

برے خیالات اپنے مالک کو ایک برے ماحول کی طرف لے جاتے ہیں جہاں وہ اپنی مرضی کے مطابق اظہار کر سکتے ہیں لیکن ایک شخص قوت ارادی کے ذریعے اپنے خیالات اور شعور کو بدل سکتا ہے اور اس طرح اپنے ماحول کو بدل سکتا ہے۔

اگر کوئی شخص ایک طویل عرصے تک نقصان دہ ماحول میں رہتا ہے، تو وہ ماحول لاشعوری طور پر اس پر اثر انداز ہونا شروع کر دیتا ہے، وقت گزرنے کے ساتھ، وہ صحت مند اور صحت مند ماحول کے انتخاب کی اپنی آزادی کو مکمل طور پر کھو دیتا ہے اور اس نقصان دہ ماحول کے منفی اثرات کا شکار ہو جاتا ہے۔

جہاں تک مضبوط ارادے والے شخص کا تعلق ہے تو وہ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے اور اس بات کا انتظار نہیں کرتا کہ سیاروں اور ستاروں کی طرف سے اس پر مسکراہٹیں نازل ہوں بلکہ وہ ایک چھیدنے والے الکا کی طرح اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے، سوائے خدا کے رہنما ستارے کے، جو سورج کا سورج اور قانون اور روحوں کا رب ہے۔

دو میں سے ایک آپشن

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دریا مبارک کے کنارے ایک پرہیزگار متولی رہتا تھا اس نے اپنی زندگی کے کئی سال گہرے غوروفکر میں گزارے لیکن بدقسمتی سے اس کی کوششیں نتیجہ خیز نہ ہوئیں اور زندگی کے رازوں اور مسرتوں کے سرچشموں کو تلاش کرنے اور چھاننے کی کوششوں کے باوجود اس کی کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں۔

اگرچہ ہمارا دوست ہر وقت خوبصورت مناظر، مہربان روحوں، قیمتی کتابوں اور ذکر کے بابرکت حلقوں کے لحاظ سے آسمانی ماحول میں گھرا ہوا تھا، لیکن اس کے باوجود اس کا ذہن لوگوں کو لوٹنے اور انہیں نقصان پہنچانے کے بہترین طریقے سوچتا رہا۔

یہ سوچ اس کے قابو سے باہر تھی اور ایسا لگتا تھا کہ قدیم کرمی اسباب کی وجہ سے اس نے جتنا زیادہ ان ناپسندیدہ خیالات کو ختم کرنے کی کوشش کی، اتنا ہی وہ اس کے دماغ پر حملہ آور ہوئے، اس کے سکون کو خراب کرتے اور اس کا سکون چھینتے گئے۔

آخر میں، اس نے اپنے آپ سے وعدہ کرتے ہوئے کہا: "میں دعا اور مناجات کرتا رہوں گا، اور میں اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک کہ میں ان پریشان کن خیالات سے آزاد نہ ہو جاؤں جو میرے مراقبہ کے دوران میرے سکون پر وار کرتے ہیں۔"

ایک گھنٹہ گزرا، پھر دو، اور اس کے ذہن میں برے خیالات طوفان کی طرح آئے، جو اس کے غور و فکر کی ساخت کو ٹکراتے اور اسے ہلا کر رکھ دیتے۔

آخر کار تین گھنٹے کی مسلسل کوشش کے بعد اچانک اس کے ذہن سے پریشان کن خیالات غائب ہو گئے اور ان کی جگہ اس نے ایک حسین نظارے میں دیکھا کہ ایک خدا کا ولی اپنے سامنے گوشت اور خون میں لتھڑا ہوا کھڑا ہے۔

تابناک سنت نہ صرف زندہ ظاہر ہوا بلکہ انتہائی نرمی سے بولا:

’’ میرے بیٹے، تم اپنے پچھلے جنم میں ایک پیشہ ور چور تھے جس کی وجہ سے دوسروں کو پھنسانے اور ان کا مال لوٹنے کے علاوہ کوئی فکر نہیں تھی لیکن تمہاری موت سے کچھ دیر پہلے تمہارا ضمیر جاگ گیا اور تم نے اپنے آپ کو درست کرنے کا عزم کیا اور اپنے آپ سے وعدہ کیا کہ تم اپنے شرمناک طرز عمل کو بدلو گے اور نیکی کی راہ پر چلو گے، اسی وجہ سے تم اس زندگی میں پیدا ہوئے تھے، تم ایک مضبوط روحانی شخصیت کے ساتھ کبھی بھی بری سوچ کے ساتھ پیدا نہیں ہوئے، لیکن تم نے کبھی بھی بری سوچ کا مالک نہیں بنایا۔ جو آپ کے پچھلے اوتار میں آپ کی زندگی کا مرکز تھے"

" میرے بیٹے، یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ تم ان بابرکت وقتوں میں رہتے ہو، اچھے دوستوں، یادوں اور غور و فکر کے حلقوں سے گھرا ہوا ہو، پھر بھی ان سب کے باوجود، تم نفسیاتی اضطراب اور تباہ کن، ہنگامہ خیز خیالات کے جہنم میں رہتے ہو۔"

ایک لمحے کی خاموشی کے بعد سرپرست نے اپنی بات جاری رکھی:

" لہٰذا، آفاقی قانون کے مطابق، اور چونکہ آپ نے اس اوتار میں اپنے لیے دستیاب روحانی مواقع سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش نہیں کی، جب تک کہ آپ اپنی مراقبہ کی کوششوں کو اب دوگنا نہیں کر دیتے، موت کے وقت آپ کو دو چیزوں میں سے انتخاب کرنا پڑے گا:

" یا تو دس احمقوں کے ساتھ جنت میں رہو یا ایک عقلمند کے ساتھ جہنم میں رہو، تم کس کو ترجیح دو گے؟"

شاگرد نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیا:

" اے خدا کے دوست، میں ایک عقلمند آدمی کے ساتھ جہنم میں رہنا پسند کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے تجربے سے جانتا ہوں کہ دس احمق جنت سے جہنم بناتے ہیں، جب کہ میں اپنے دل پر یقین رکھتا ہوں اور یقین سے جانتا ہوں کہ اگر میں ایک عقلمند آدمی کے ساتھ ہوں، یہاں تک کہ پاتال کے نیچے بھی وہ مجھے جہنم کو جنت میں بدلنے میں مدد کرے گا۔"

****

بہت سے لوگ تتلیوں کی طرح پھڑپھڑاتے ہیں اور بغیر کسی مقصد کے حصول یا کسی مقصد کو حاصل کیے بغیر ادھر ادھر چلتے رہتے ہیں اگر وہ رک جائیں تو صرف ایک لمحے کے لیے ہوتے ہیں جس کے بعد وہ تفریح کی تلاش میں کسی اور تفریح کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں اور وقت گزرنے کے لیے شہد کی مکھی سخت محنت کرتی ہے اور مشکل وقت کے لیے تیاری کرتی ہے جب کہ تتلی صرف اپنے دن کے لیے جیتی ہے۔

جب موسم سرما آتا ہے، تتلی ختم ہو جاتی ہے، جب کہ شہد کی مکھی اس فصل سے لطف اندوز ہوتی ہے جو اس نے موسم بہار اور گرمیوں میں جمع کی تھی، اسی طرح، ہمیں اندرونی سکون اور زندگی کے چیلنجوں سے نمٹنے کی طاقت پیدا کرنا سیکھنا چاہیے۔

نفسیاتی معاملات

ایک شخص ہمیشہ کے لیے خوشی کی لہروں میں نہیں رہ سکتا، غم کے گہرے پانیوں میں ڈوبا یا غضب کی گہرائیوں میں غرق نہیں رہ سکتا۔

متضاد دوہری خصوصیات کی حامل اس دنیا میں، اوسط فرد خوشی کی لہروں پر چڑھتے اتار چڑھاؤ کا شکار ہوتا ہے اور بے حسی کی گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے، اور اداسی کی تیز لہروں سے الجھ جاتا ہے اور شاذ و نادر ہی شعور کی دوسری کیفیت کا سامنا کرتا ہے۔

حالات کو اپنے خیالات پر اس طرح اثر ڈالنے کی اجازت دینے کا مطلب ہے اپنی مرضی کو ایک منحوس اور ہمیشہ بدلتی ہوئی تقدیر کے حوالے کر دینا ایک شخص کو ایک کامیاب اور بھرپور زندگی گزارنے کے لیے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ ذہنی توازن ہے، اور یہ توجہ مرکوز سوچ اور اپنی جذباتی صلاحیتوں پر قابو کے ذریعے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یہاں تک کہ گہرے دکھ بھی وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جاتے ہیں، لہٰذا ہماری زندگی کے ہر دن غم میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، کسی فوت شدہ عزیز کے لیے مسلسل غم کرنا نہ ان کی مدد کرتا ہے اور نہ ہی ہماری، اور اس سے کچھ بھی نہیں بدلتا۔

احساس کمتری کا شکار ہونا یا ماضی کی غلطیوں یا ناکامیوں کے لیے خود کو سزا دینا فائدہ مند نہیں ہے۔ بلکہ یہ زندگی کو دکھی اور ذہنی صلاحیتوں کو مفلوج بنا دیتا ہے۔

ہمیں اپنے آپ کو بورنگ روٹین کے گڑھے میں نہیں جانے دینا چاہیے، کیونکہ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جو آرام سے دور ہے، کیونکہ یہ ذہن کو پریشان کرتی ہے اور پوشیدہ صلاحیتوں کو بے حسی کی بھٹی میں جلا دیتی ہے۔

****

خدا ہمیں وہ اسباق بھیجتا ہے جس کی ہمیں زندگی میں ضرورت ہوتی ہے تاکہ ہم ان سے سیکھ سکیں اور سمجھ اور تجربہ حاصل کر سکیں جو لوگ ان اسباق سے گریز کرتے ہیں وہ آخر کار انہیں سیکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، چاہے اس میں کتنا ہی وقت لگے۔

ہر امتحان دوست ہے۔ اگر ہم اس سے سبق سیکھیں اور ظالم جابر جب موقع کو ضائع کریں اور بڑبڑانے، ناراضگی اور ناقص فیصلے کے ساتھ اس کا غلط استعمال کریں۔

جب ہم زندگی کے بارے میں صحیح سمجھ اور صحیح رویہ رکھتے ہیں تو یہ خوبصورت اور پیچیدگیوں سے پاک ہو جاتی ہے۔

****

کوئی بھی مجھے قابو نہیں کر سکتا اور نہ ہی میری مرضی چھین سکتا ہے۔ جب تک کہ میں دوسروں کے خیالات اور اعمال کو مجھ پر اثر انداز نہ ہونے دوں

خُداوند، مجھے احساس ہے کہ میرے پاس اپنی صلاحیتوں کو دریافت کرنے اور اپنی روحانی صلاحیتوں کو دریافت کرنے کا لامتناہی موقع ہے، میں مادی اٹیچمنٹ کو اعلیٰ امنگوں سے بدل دوں گا، اور میں جانوں گا کہ وفادارِ روح ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔

آج میں اپنے خیالات کو رجائیت کی ایک خوراک کے ساتھ چارج کروں گا، اپنے آپ کو ناخوشگوار تجربات سے الگ کروں گا، اور وہ مشق کروں گا جو جسم، دماغ اور روح کو متوازن اور مستقل طریقے سے ترقی دے گا۔

زندگی اور موت کا رقص ہمیشہ کے لیے موجود ہے، لیکن میں اپنی روحانی شناخت کو بحال کر کے ہمیشہ کے لیے آزاد ہو جاؤں گا، اور جب مجھے آزمائشوں اور فتنوں کے طوفانوں کا سامنا ہو گا، میں اپنی روحانی کشتی میں زندگی کے سمندر کے پار محفوظ، آسمانی ساحلوں کی طرف روانہ ہو جاؤں گا۔

جب میں کام کرتا ہوں اور تخلیق کرتا ہوں تو میں یاد رکھوں گا کہ خدا میرے ذریعے کام کر رہا ہے وہ کائنات کا رب ہے، اور میں گہرے مراقبے کے ذریعے اس سے رابطہ قائم کر سکتا ہوں۔

میرے پیارے خدا، میں سمجھتا ہوں کہ میرے خیالات مجھے ناکامی یا کامیابی سے ہمکنار کریں گے، اس بات پر منحصر ہے کہ میری زندگی میں کون سا خیال سب سے زیادہ مضبوط ہے، اس لیے میں یہ یاد رکھنے کی کوشش کروں گا کہ آپ نے اپنا مدد کا ہاتھ بڑھایا اور میری کامیابی کے لیے راستہ ہموار کیا، جب مجھ پر آفات اور مصیبتیں آئیں، میں اپنی طاقت کو بلاؤں گا اور ان پر قابو پانے کے لیے اپنے عزم کو مضبوط کروں گا۔

میں ہر ایک کے ساتھ اپنے معاملات اور میل جول میں خلوص اور ایمانداری کو اپناؤں گا اور محبت بھرے خیالات اور نیک تمناؤں کو پھیلاؤں گا تو خدا اپنی طاقت اور حکمت سے میرا ساتھ دے گا۔

رب، میں اپنی قوت ارادہ اور عقل کو استعمال کرتے ہوئے پہلے چھوٹے کاموں کو پورا کروں گا، پھر بڑی کامیابیوں کی طرف بڑھوں گا۔

یہاں تک کہ اگر تمام مادی عزائم پورے ہو جائیں، تب بھی وہ صرف نامکمل خوشی لاتے ہیں۔

خدا کو پا کر، میں خوشیوں کے ان لامتناہی ذخائر کو تلاش کروں گا جو روح کے سدا بہار باغات اور مرغزاروں میں بہتے ہوئے اور دوڑتے ہوئے کبھی نہیں رکتے۔

****

خدا میری زندگی میں سب سے قیمتی چیز ہے۔ وہ میرے ضمیر کے تخت پر بیٹھا ہے اور مجھے حکمت کے الفاظ سے متاثر کرتا ہے۔

وہ میری رہنمائی کرتا ہے جس راستے پر مجھے اختیار کرنا چاہئے۔

ایک متوازن زندگی

جس میں تمام الہامی اور فطری قوانین کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

یہ سرگرمی اور سکون کو یکجا کرتا ہے۔

یہ خوشی لاتا ہے اور انسانی تقدیر کو پورا کرتا ہے۔

جواہرات سے بھرا گھر اندھیرے میں نظر نہیں آتا اور اس لیے جب تک جاہلیت کی رات رہتی ہے خدا کی موجودگی محسوس نہیں کی جا سکتی۔

اگر خدا کے بارے میں ہماری آگاہی اتنی حقیقی نہیں ہے کہ ہم اس کے بغیر اپنے روزمرہ کے فرائض کو پورا نہیں کر سکتے تو یہ واضح ہے کہ ہم نے خدا اور زندگی کے درمیان کوئی تعلق محسوس نہیں کیا ہے۔

جب ہم خواہش رکھتے ہیں اور دوسروں کی خدمت کرنے کے خیال سے اس کا تاج رکھتے ہیں، تو ہم دوسروں کی مدد کرکے اپنی مدد کرتے ہیں۔

رب ہا!

اہم سورج کی روشنی کے پھیلاؤ کے ساتھ

میں غریبوں اور بے گھر لوگوں کے دلوں میں امید کی کرن پھیلاؤں گا۔

عزم اور خود اعتمادی کے چراغ جلائے۔

ان کے دلوں میں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ناکام ہیں۔

جب ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ زندگی سیکھنے اور فرائض کی تکمیل کا درس گاہ ہے، اور ساتھ ہی ایک لمحاتی خواب

تب ہم جان لیں گے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

زندگی کی بنیاد خدمت پر ہونی چاہیے کیونکہ اس عظیم مقصد کے بغیر اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو دماغ دیا ہے وہ وہ مقصد حاصل نہیں کر سکے گا جس کے لیے اسے بنایا گیا تھا۔

خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا انسان کو اپنے تمام کاموں کو خوشی اور شکرگزاری کے احساس کے ساتھ انجام دینے کے قابل بناتا ہے، کیونکہ یہ صرف تسلیم کرنے سے ہی ہمیں سکون ملتا ہے۔

میں اپنی تمام علمی و اخلاقی کمزوریوں کو عزم کی آگ میں جلا دوں گا کیونکہ جب تک ان کمزوریوں کو دور نہیں کروں گا میں شعلہ الٰی کا دیدار نہیں کر سکوں گا۔

اے رب!

آج میں مخصوص چیزوں کو پورا کرنے کا عزم کروں گا، اور پھر میں نے جو منصوبہ بنایا ہے وہ کروں گا، میں پہلے اپنی نیت کی صداقت کو یقینی بناؤں گا، پھر میں آپ کی طاقت کو محسوس کروں گا، اور آپ کی مدد اور برکت سے، جو میں نے ارادہ کیا ہے اسے حاصل کروں گا۔

****

انجینئرنگ میں مزید خود اثبات

میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ خدا کی قدرت لامحدود ہے، اور چونکہ اس نے میرے اندر اپنے نور کی ایک چنگاری ڈالی ہے، اس لیے میں اپنے راستے میں آنے والی تمام رکاوٹوں اور رکاوٹوں کو دور کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہوں۔

میں ذہانت اور خوبصورتی کے اظہار کا ایک ذریعہ ہوں، اس لیے میں اپنے خیالات اور محرکات کو بھلائی اور انسانیت کی خدمت کے لیے وقف کروں گا۔

آج میں اپنے خیالات اور الفاظ کی نگرانی کروں گا۔

تاکہ یہ صرف وہی اپنی طرف متوجہ کرے جو خوبصورت اور عمدہ ہے۔

میں نیکی کو اپنی سرگرمیوں میں سب سے آگے رکھوں گا۔

میں کامیابی کے لیے اپنی تخلیقی سوچ کا استعمال کرتا ہوں۔

ہر اچھی کوشش اور فائدہ مند کام میں جو میں کرتا ہوں۔

یہ سمجھنا کہ اگر میں اپنی مدد کرتا ہوں تو خدا میری مدد کرتا ہے۔

آج میں زندگی کے باغ تک جاؤں گا۔

اور اس میں حکمت، صحت اور خوشی کے بیج بوئے۔

میں اللہ کا شکر ادا کروں گا جب میری کوششوں کو کامیابی ملے گی۔

اور مجھے وہی ملتا ہے جو میرا دل چاہتا ہے۔

آج میں اپنے اردگرد پریشان کن لوگوں کی مدد کروں گا اور اپنی نیک تمناؤں کی روشنی سے تناؤ اور اختلاف کے اندھیروں کو دور کروں گا، خاموش اور مسلسل میں اپنی پوری کوشش کروں گا اور اللہ کی دی ہوئی طاقتوں کو اس طرح استعمال کروں گا جس سے مجھے اور دوسروں کو فائدہ پہنچے۔

میں سب سے بڑی بھلائی کی طاقت پر مکمل یقین کے ساتھ اپنی ضرورت کے حصول کے لیے نکلوں گا، یقین ہے کہ خدا مدد کا ہاتھ بڑھائے گا اور مجھے اپنا فضل عطا کرے گا۔

جیسے ہی تاریکی کی قوتیں میرے اندرونی سکون پر حملہ کرنے کے لیے جمع ہوں گی، میں اپنے اندر روشنی، سچائی اور خود پر قابو پانے کی قوتوں کو بیدار کروں گا تاکہ تاریکی کی قوتوں کا مقابلہ کر سکیں اور انہیں پوری طرح منتشر کردوں

****

جب آپ میگنفائنگ شیشہ کے ذریعہ سورج کی روشنی کو ایک چھوٹے سے نقطہ پر مرکوز کرتے ہیں تو اس سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور وہ حرارت لکڑی، کپڑا، کاغذ اور دیگر مواد کو بھڑکا سکتی ہے اسی طرح جب آپ ذہن کو ٹھیک ٹھیک فوکس کرتے ہیں تو اس کی مرتکز توانائی ہر ناکامی کے پیچھے شک کی برائیوں اور جڑوں کو جلا دیتی ہے اور حکمت کی روشنی کو روشن اور شاندار بناتی ہے۔

جب ذہن خدا کے ساتھ جوڑتا ہے جو کہ تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے اور تمام بابرکت طاقتوں کی اصل ہے تو وہ خدائی موجودگی سے واقف ہوجاتا ہے اور کامیابی کے تمام عناصر کا مالک ہوتا ہے یہ عناصر خدا کی بے پناہ طاقت سے گہرا تعلق رکھتے ہیں جو کسی بھی میدان میں کامیابی کے نئے مواقع پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

مقناطیسی خوراک

جب لوگ خوراک یا غذائیت کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو ان کا مطلب عام طور پر جسم کو برقرار رکھنے کے لیے استعمال کی جانے والی جسمانی خوراک سے ہوتا ہے تاہم، غذائیت کی دوسری قسمیں بھی ہیں جو جسمانی خوراک سے کم اہم نہیں ہیں، اور اکثر اس سے بھی زیادہ ہوتی ہیں، ان میں ذہنی یا روحانی غذائیت بھی شامل ہے۔

دماغی سرگرمی یا ذہن کا ارتکاز، حکمت اور روحانی فہم

جسمانی پرورش جسم کے خلیات کو برقرار رکھتی ہے، جبکہ فکری پرورش دماغ کو صحت مند خیالات سے بھرتی ہے، اور حکمت کی پرورش روح کو زندہ کرتی ہے اور اس کی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے، فکری

پرورش عام طور پر ان خیالات پر مشتمل ہوتی ہے جو انسان سوچتا ہے اور جو وہ دوسروں سے رابطے اور تعامل کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔

پرسکون مزاج اور عمدہ مزاج والے لوگ ہمارے خیالات کو مقناطیسی اور صحت مند بنانے میں مدد کرتے ہیں۔

یہ طے کرنا مشکل نہیں ہے کہ آیا کوئی شخص اپنی فکری پرورش پرامن یا خلل ڈالنے والے ماحول سے حاصل کرتا ہے، پریشانی، پریشانی اور الجھن یہ سب غلط قسم کے لوگوں، خواہ دوست ہوں یا رشتے داروں کے ساتھ میل جول سے پیدا ہوتے ہیں، جس کے نتیجے میں فکر مند خیالات اور پریشان مزاج جسم جسمانی خوراک سے توانائی اور جیورنبل حاصل کرتا ہے، جب کہ مقناطیسی غذا اور دماغ دونوں کو آسانی سے توانائی فراہم کرتے ہیں اور دماغ کو توانائی فراہم کرتے ہیں۔ مائع غذائیں، جنہیں آسانی سے زندہ توانائی میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا

****

جب آپ جہالت کو حکمت میں بدل سکتے ہیں۔

کمزوری اور کمزوری سے صحت اور جیورنبل تک

زندگی کی راہوں پر اعتماد اور دلیری سے چلیں – چاہے اکیلے ہی کیوں نہ ہوں۔

اور ایک زندہ اور بیدار ضمیر رکھنے کی اندرونی خوشی

اور خدا کے انصاف پر اٹل ایمان اور باطل پر حق کی فتح اور وہم پر حقیقت

اور جب آپ ہر روز کوشش کرتے ہیں کہ اپنے خیالات کو اعلیٰ اور بہتر سطحوں کی طرف جاری کریں۔

وہ محبت کرنے والا اور شکر گزار دل رکھتا ہے۔

اور دوسروں کے لیے نیک نیت

آپ کی فکری پرورش مقناطیسی ہے۔

اور پھر یہ آپ کو ہر وہ چیز اپنی طرف متوجہ کرے گا جو خوبصورت اور فائدہ مند ہے۔

چیزوں، لوگوں اور حالات سے

اسے تحفظ اور حفاظت کے ساحلوں کی طرف سفر جاری رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔

اور آخری لیکن کم از کم نہیں۔

جب آپ اپنی ضرورت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

خُدا آپ کے لیے جو آسان بناتا ہے اُس پر راضی رہیں، اور آپ روح سے زیادہ امیر اور زیادہ مطمئن ہوں گے۔

جو اس دنیا کے جنون میں مبتلا ہیں اور اس کے مال غنیمت کے لالچ میں ہیں۔

****

جب ایک شخص خدا کو تلاش کرتا ہے، جو تمام دوستوں سے بڑھ کر واحد دوست ہے، تو تمام انسانی رشتوں میں حقیقی دوستی قائم کرنا ممکن ہو جاتا ہے: خاندانی، برادرانہ، ازدواجی اور روحانی

ازدواجی تعلقات میں دوستی ایک اہم عنصر ہے اور فکری اور جذباتی مطابقت، اخلاقی کشش کا احساس اور حقیقی محبت اور دوستی کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ جو لوگ حقیقی محبت اور جسمانی کشش میں فرق کرنے میں ناکام رہتے ہیں وہ بار بار مایوس ہوتے ہیں۔

جب شادی کی بنیاد اعلیٰ نظریات اور باہمی احترام پر رکھی جاتی ہے، تو یہ دو محبت کرنے والی اور تعاون کرنے والی روحوں کے درمیان ایک خوشگوار اور کامیاب اتحاد بن جاتی ہے جو ایک دوسرے کی زندگی کے بوجھ کو کم کرتی ہے اور باہمی ہمدردی اور دوستانہ افہام و تفہیم کے ساتھ زندگی گزارنے کی پریشانیوں کو دور کرتی ہے۔

****

اگر آپ مٹی کے ایک ٹکڑے کو گلدستے کی شکل میں ڈھالتے ہیں اور اسے اس وقت تک پکاتے ہیں جب تک کہ یہ سخت نہ ہو جائے، اور پھر مٹی کو ٹرے میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں، تو آپ ایسا نہیں کر پائیں گے، تاہم، آپ گلدستے کو پیس کر تازہ مٹی میں پاؤڈر ڈال سکتے ہیں، اور پھر اسے ٹرے کی شکل دینے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر دماغ میں کوئی بری عادت پیوست ہے اور ہم اسے بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس عادت کو پیسنے کے لیے سب سے پہلے قوتِ ارادی کا استعمال کرنا ہو گا اور اسے نرم اور اچھے اعمال میں بدلنا ہو گا جو حسب منشا نئی شکل دی جا سکتی ہے۔

مضبوط ارادے کا مطلب ہے پختہ یقین جس لمحے کوئی شخص اپنے آپ سے کہتا ہے، "میں اس عادت کا پابند نہیں ہوں" اور اس کا مطلب ہے کہ وہ کیا کہتا ہے، وہ عادت اس طرح ٹوٹ کر ختم ہو جائے گی جیسے اس کا وجود ہی نہیں تھا۔

****

میں کسی پر اپنی رائے مسلط نہیں کرتا اور نہ ہی میں کسی کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ اپنی رائے مجھ پر مسلط کرے یا مجھ سے کوئی ایسا کام کرائے جو میں جانتا ہوں کہ مجھے نہیں کرنا چاہیے۔

میں جو کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اس کے بارے میں میں غور سے سوچتا ہوں، میں جو کچھ کرتا ہوں اس میں میں حکمت سے رہنمائی کرتا

ہوں، میں اپنے اعمال کی ذمہ داری لیتا ہوں، اور میں اپنے اعمال کے نتائج کے لیے کسی اور کو مورد الزام نہیں ٹھہراتا ہوں، یہ ضبط نفس میں نے اپنے استاد سے سیکھا ہے، میں نے ہمیشہ اس کی قدر کی ہے، اور میں اسے کبھی ترک نہیں کروں گا۔

اعلیٰ مقناطیسی قوت

یسوع نے کہا: "پہلے خدا کی بادشاہی کو تلاش کرو، باقی سب تمہیں دیا جائے گا"

خدا تمام کائناتی قوتوں کے پیچھے سب سے بڑی مقناطیسی قوت ہے۔ وہ تمام محبتوں کے پیچھے محبت ہے۔ وہ تمام فن اور تخلیق کے پیچھے کائناتی خالق اور الہی فنکار ہے۔

جب آپ اپنے خیالات کو خدا پر مرکوز کرتے ہیں: وجود میں موجود اعلیٰ ترین مقناطیسی قوت، تو آپ اپنے آپ کو مبارک مقناطیسیت سے چارج کرتے ہیں اور ہر چیز کو اپنی طرف متوجہ کر سکتے ہیں جس کی آپ کو ضرورت ہے۔

اگر آپ خدا کے بارے میں گہرے غور و فکر کے ساتھ سوچتے ہیں، اپنے پورے دل سے اس سے محبت کرتے ہیں، اور کسی اور چیز کی خواہش کیے بغیر اس کی موجودگی میں مکمل سکون محسوس کرتے ہیں، تو خدا کی مبارک مقناطیسیت آپ کو وہ سب کچھ دے گی جس کا آپ نے خواب دیکھا ہوگا اور بہت کچھ۔

"جنت میں خدا کے لیے"

کامیابی، آرام دہ زندگی، لاعلاج بیماریوں سے شفا، اور قابو پانے کی عادتیں—یہ سب کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ نے تمام جسمانی طریقے اور کوششیں ختم کر دی ہیں اور انہیں بے اثر پایا ہے، تو اپنے اندرونی دروازے کو کھولیں، تمام کمزوریوں، ناکامیوں اور مایوسیوں کو دور کر کے روحانی طاقت نکلے گی۔

اگر آپ گہرے، پرسکون مراقبے اور ارتکاز کے ذریعے خدا کی مدد طلب کرتے ہیں، تو آپ کو روحانی طاقت کے ایک لازوال ذخیرے کا پتہ چل جائے گا کہ خدا غیرجانبدار ہے۔ اور ان سب کو جواب دیتا ہے۔ جو سچے دل سے اس کی مدد چاہتے ہیں۔

جب میں نے خدا کو اپنے اندر پایا تو میں نے اسے ہر جگہ پایا

مجھے بچپن سے ہی اس کی شدید خواہش تھی اور ایک بار جب میں چھوٹا تھا تو میں نے اسے ایک خط لکھا جی ہاں، میں نے خدا کو ایک خط لکھا اور اس کا عنوان یہ تھا:

"آسمان میں خدا کے لیے" اور میں نے اسے میل باکس میں ڈال دیا۔

جب ہم کسی کو لکھتے ہیں تو جواب کی امید کرتے ہیں جب جواب نہیں ملتا تو میں بے تحاشا آنسو بہاتا ہوں لیکن جواب آخر کار کاغذ پر چھپے الفاظ سے نہیں بلکہ ایک حیرت انگیز نورانی نظارے میں ملا۔

ہر ایک کو خدا کی طرف سے جواب مل سکتا ہے اگر کوشش سنجیدہ ہو اور کوشش جاری رہے ۔

اگر آپ اپنے سوالات کو خدا کی طرف بھیجیں، انہیں گہرے احساس میں سمیٹیں، اور غور و فکر کے میل کے ذریعے بھیجیں، تو ایمانداری سے اور یقیناً آپ کو جواب مل جائے گا۔

****

اعصابی نظام کے تحت ایک روحانی فزیالوجی ہے جو منفرد طور پر انسانوں کو شعوری نشوونما کے اعلیٰ ترین مراحل تک پہنچنے کی اجازت دیتی ہے انسانی دماغ جو کہ وہیل اور ہاتھیوں کے علاوہ زیادہ تر جانوروں کے دماغوں سے بڑا ہے، زیادہ پیچیدہ ہے اور سوچنے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے یہ انسانی دماغ کو انسانوں کے لیے ایک موزوں آلہ بناتا ہے، جو دیگر پیچیدہ دماغوں کے مقابلے میں زیادہ پیچیدہ اور باشعور تخلیقی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ تبدیلیاں انسانوں کو گہرے اور گہرے غور و فکر میں مشغول کرنے کے قابل بناتی ہیں اس لیے صرف انسان ہی سمجھ کی اعلیٰ سطح تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور نتیجتاً اپنے خالق کو جاننے کی صلاحیت رکھتے ہیں عقلمند وہ ہے جو اپنی ذہنی صلاحیتوں کو خدمت اور انسانیت کی مادی، فکری اور روحانی سطحوں پر فائدہ پہنچائے۔

****

میں نے آپ کے لیے ایک گانا گایا ہے۔
یہ اس سے پہلے کبھی کسی انسان نے نہیں کہا
اور میں اپنا مستند راگ آپ کے لیے وقف کرتا ہوں۔
جس کے اندر میرا دل ادا کرتا ہے۔
اور اس کی ڈور پر
میں نے یہ پہلا ترانہ بنایا ہے۔
اور یہاں میں آپ کو خالص نذرانے کے طور پر پیش کرتا ہوں۔
میں آپ کو خشک، فکری دھنیں پیش نہیں کروں گا۔
یا دوسروں کی طرف سے تیار کردہ آرائشی دھنیں۔
اور میں تمہیں اس کے سوا کچھ نہیں دوں گا۔
میرے دل کی سادہ، بولی دھنیں۔
میں آپ کے سامنے مہذب گلاب نہیں رکھوں گا۔
شیشے کے گھروں میں

اور جذبات اور جذبات سے لبریز
اس کے بجائے، میں آپ کو ایسے جنگلی پھول پیش کرتا ہوں جو ابھی ابھرے ہیں
میری آرزو کے کھیتوں میں
اور میری زندگی کا فروغ دینے والا
****
تاکہ میں تمہاری بات سنوں
گارڈین فرشتے
میرے اندرونی نقطہ نظر کو ریڈیو کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا ہے۔
نرم، پیار بھرے لمس کے ساتھ
میں اکثر مراقبے میں سنتا تھا۔
آپ کے قریب رہنے والے آپ کے اولیاء کی سب سے پیاری دھنیں:
شاندار روحانی سمفونیوں کے لیے
اور میرے دل کی تخلیقات کے ٹکڑوں کے لیے
اور آپ کے لیے میری پرانی آرزو کا ایک مدھر راگ
صبر اور تحمل کے ساتھ، میں نے اپنے گہرے جذبات کے اشارے کو ایڈجسٹ کیا۔
اور جب نیند نے میری پلکیں نیچے کر دیں۔
میں تقریباً سو گیا تھا۔
آپ کی مستند حمد مجھ میں بہتی ہے۔
اور اب میں پرجوش بازگشت نشر کرتا ہوں۔
تیری خوشی کی دھنوں سے
اور میں اپنی آواز کو تیرے عبادت گزاروں کی آواز میں شامل کرتا ہوں۔
تسبیح بلند ہوتی ہے۔
آرزو اور تڑپ مضبوط ہوتی ہے۔
****

جو شخص بری خود غرضی کا راستہ اختیار کرے گا، دوسرے اس سے جو کچھ اس کے پاس ہے وہ چھیننے کی کوشش کریں گے، لیکن اگر وہ اس کے برعکس ہے تو دوسرے اس سے سخاوت اور ہمدردی کا مظاہرہ کریں گے۔

جو کچھ ایک فرد دوسروں کو پروجیکٹ کرتا ہے یا بھیجتا ہے — قول، عمل اور سوچ میں — ان کی طرف واپس اسی طرح اور اسی حد تک اپنی طرف متوجہ ہوں گے اور ان کی اصل نوعیت ان کے چہرے کے تاثرات اور افعال سے ظاہر ہو جائے گی، دوسرے ان کی نفسیاتی کمپن یا لہروں کو

محسوس کریں گے، اور ان کے بارے میں ان کا ردعمل ان کمپن کی نوعیت کے مطابق ہو گا — منفی یا مثبت۔

ہم ہر اس چیز کے مالک نہیں ہو سکتے جو خدا نے ہمیں اس زمین پر رہتے ہوئے عارضی طور پر استعمال کرنے کے لیے دیا ہے، اور جلد یا بدیر ہمیں حادثات، چوری، ٹوٹ پھوٹ، یا موت کی وجہ سے اپنا مال ترک کرنا پڑے گا۔

اس طرح، جب ہم کسی چیز کو محض اپنی ملکیت کی خاطر پکڑنے یا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ہم اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں۔

یہ لاشیں بھی جن میں ہم اتنے سالوں سے رہ رہے ہیں ایک دن چھوڑ دیے جائیں گے اس لیے اپنے آپ کو یہ ماننے پر مجبور کرنا ایک غلطی ہے کہ ہمارے پاس ایسی چیزیں ہیں جو حقیقت میں کسی کے پاس نہیں ہیں۔

جب ہمیں کوئی چیز دی جاتی ہے، تو ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ صرف ایک خاص مدت کے لیے ہماری ہے، اور ہمیں اسے دوسروں کے ساتھ بانٹنے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔

جب کوئی شخص اپنی ضرورت سے زیادہ کی خواہش کرتا ہے تو اہم مسائل اس کے منتظر ہوتے ہیں بلاشبہ ہماری بنیادی ضروریات جیسے خوراک، رہائش، لباس اور کچھ مالی تحفظ ہونا ضروری ہے، لیکن ان چیزوں کے حصول کے لیے ہمیں غیر ضروری ضرورتوں کو ختم کرنا چاہیے، جس سے میرا مطلب ہے بے لگام خواہشات اور ضرورت سے زیادہ رکھنے کی جلن کی خواہش۔

****

ہم دنیا میں فرد کے طور پر نہیں رہ سکتے ہمیں زندگی گزارنے اور لطف اندوز ہونے کے لیے اپنے ساتھی انسانوں پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ روحانی اور مادی دونوں اعتبار سے درست ہے ہم سامان اور خدمات کے تبادلے کے بغیر ایک مہذب معیار زندگی برقرار نہیں رکھ سکتے

ہم اپنے تجربات اور دریافتوں کو بانٹ کر اپنی فکری اور روحانی ترقی کو تیز کر سکتے ہیں۔

جب ہم اپنے مشرقی، مغربی، شمالی اور جنوبی خیالات کو متحد کرتے ہیں، تو ہم اپنی صلاحیتوں کو ابھار سکتے ہیں اور ایک انسانی خاندان کے طور پر اپنی صلاحیتوں کو فروغ دے سکتے ہیں۔

****

میرے رات کے خوابوں کے باغ میں
بہت سے پھول کھلتے ہیں:

نایاب خیالی پھول
وہاں جہاں گرم سیاروں کی روشنی چمکتی ہے۔
زمینی امیدوں کی کلیاں کھل رہی ہیں۔
روشن پنکھڑیوں کو پھیلانا
تفتیش اور اطمینان سے
ان خوابوں کی چمک میں
میں بھولے ہوئے محبوب کے چہروں کے تماشے دیکھتا ہوں۔
اور پیارے، دفن احساسات
میں کافی دیر سے سو رہا ہوں۔
لاشعور کی مٹی
وہ سب چمکتے گاؤں میں اٹھتے ہیں۔
خوابوں کے فرشتوں کی پکار کے جواب میں
اس نے ماضی کی تمام آزمائشوں کی قیامت دیکھی۔
اے رب، تو نے ہمیں آزادی دی ہے۔
اپنی روزمرہ کی پریشانیوں کو بھلانے کے لیے
خوابوں کی سرزمین پر رات کے وقت کے دوروں سے
آپ کے ساتھ جاگنے میں ہماری مدد کریں۔
اور ہم انسانی دکھوں اور غموں سے ہمیشہ کے لیے بچ جاتے ہیں۔
****
اے خدا کی پناہ!
میں زندگی کے سمندر میں تیر رہا ہوں۔
میں مصیبتوں کے شدید طوفانوں کی زد میں آ رہا ہوں۔
چاہے تم خوشی کی لہروں پر تیر رہے ہو۔
یا وقتاً فوقتاً درد کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے۔
میں دوغلے پن سے بچنا چاہتا ہوں۔
اپنے آسمانی، اعلیٰ ساحلوں تک پہنچ کر
اور میری دعاؤں کی ہر لہر کے ساتھ
میں تیرے قریب آتا ہوں، میری واحد پناہ گاہ
میں کوشش کرنا بند نہیں کروں گا۔
کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم میری آمد کے لیے بے تاب ہو۔
وہ بے ے تابی سے میری واپسی کا انتظار کر رہی ہے!
میں جنت کا پرندہ ہوں: آسمان کا پرندہ
جسے آپ کے دست مبارک سے تیار کیا گیا تھا۔
تو نے مجھے اپنے سحر سے آراستہ کیا ہے۔
اور خوبصورت رنگ

نرمی کی کمی اور روحانی پھولوں کے سنہری پنکھوں کے ساتھ
میں اونچا ہو گیا۔
زندگی کے اداس، اداس ماحول میں
جنت کی تلاش میں
میرے روشن پنکھوں پر داغ پڑ گئے۔
مایوسی کے سیاہ داغوں کے ساتھ
آؤ میرے خدا
اپنے جنتی پرندے کو دھوئے۔
حکمت کی کرنوں کے ساتھ
اور امن کا پاکیزہ میٹھا پانی
میرے سکون کا محور اور میری خوشیوں کا لنگر

اگرچہ میں آپ کے قوانین اور اصولوں پر عمل کرتے ہوئے آپ کو جاننے کے لیے سخت محنت اور تندہی سے کام کرتا ہوں، لیکن مجھے یہ سمجھنا چاہیے کہ رب، آپ تمام قوانین اور اصولوں سے بالاتر ہیں۔

عالمگیر ماں، آپ ہر انسان کی ماں کے دل میں بستے ہیں تمام ماؤں کو اپنی حکمت اور نرمی سے بھر دیں تاکہ وہ آپ کی بے پناہ محبت کا اظہار کریں

میرے پیارے خدا، میں جانتا ہوں کہ جس طرح خالص تیل بغیر دبے ہوئے زیتون میں چھپا ہوا ہے، اسی طرح آپ کی عظیم موجودگی کائنات میں موجود ہے، مبارک ہیں وہ لوگ جو آپ کے بارے میں سوچنے اور آپ کے ذکر کے دباؤ کو استعمال کرتے ہوئے آپ کی بارگاہِ الٰہی کا بابرکت تیل نکالتے ہیں۔

اچھے اعمال اور تخلیقی مثبت خیالات کے ذریعے میں خود شناسی کے بیج کی پرورش کروں گا اور اسے غور و فکر کے پانیوں سے اس وقت تک سیراب کروں گا جب تک کہ میری زندگی کے باغ میں الہی محبت کا پھول نہ کھل جائے۔

دنیا شدید خواہشات کی مضبوط رسیوں سے میرے شعور کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن میں ان رسیوں کو فہم و فراست کی چھری سے کاٹنے کا کام کروں گا تاکہ میرا ہوش آزاد ہو کر رحمت الٰہی کی طرف روانہ ہو جائے۔

سوچ، گفتار اور عمل کی طاقت تیری طرف سے آتی ہے، میرے خالق میری مدد فرما کہ میں اس طاقت کو صرف اچھے خیالات، اچھے الفاظ اور مفید کاموں کے لیے استعمال کروں مراقبہ کے ذریعے، آپ کے لیے میری محبت اس وقت تک بڑھتی ہے جب تک کہ یہ میرے پورے وجود کو نہ بھر دے

اور میری زندگی کے راستے کی تمام رکاوٹوں اور رکاوٹوں کو دور نہ کر دے۔

تنازعات اور ہنگامے مجھے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مجھے تیری بابرکت موجودگی کا احساس کرنے سے روکتے ہیں، لیکن اے رب، میرے امن کا مرکز اور میری خوشیوں کا لنگر تو ہمیشہ رہے گا۔

****

انسان کے اندر علم کی کانیں اور دانائی کے خزانے پڑے ہیں، جو گہرے غور و فکر اور سنجیدگی سے دریافت کیے جانے کے منتظر ہیں۔

انسان اپنی پوشیدہ توانائیوں کو لاشعوری طور پر، یا لاشعوری طور پر، اپنے ہر کام میں استعمال کرتے ہیں اور کچھ نتائج حاصل کرتے ہیں، لیکن اگر وہ جان لیں کہ ان توانائیوں کو کس طرح لگانا ہے اور شعوری طور پر ان پر قابو پانا ہے، تو وہ بہت سے عظیم کام انجام دے سکتے ہیں۔

جب روح فطری حکمت، فطری جوش و خروش، نیکی کی محبت اور نیک خواہشات سے معمور ہو جائے تو جس طرح شہد کی مکھی پھولوں کو تلاش کرتی ہے، اسی طرح کامیابی، خوشحالی، علم اور زندگی کی دوسری تمام نعمتیں خدا کے فضل سے آپ کو ڈھونڈیں گی۔

****

اس زمین پر، خدا لوگوں کے دلوں میں بھائی چارے کے جذبات کو ابھار کر اور ایک دوسرے کی روحوں میں دوسروں کے لیے احترام اور قدردانی پیدا کر کے خوشگوار زندگی گزارنے کے عالمگیر فن کو حاصل کرنے اور تیار کرنے کا کام کرتا ہے۔

اس لیے اس نے کسی قوم کو اپنے آپ میں کامل ہونے نہیں دیا بلکہ ہر قوم کے افراد کو ان کی اپنی خاص صلاحیتوں اور صلاحیتوں سے نوازا اور انہیں ایک منفرد ذہانت سے ممتاز کیا تاکہ وہ عالمی تہذیب کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر سکیں۔

زمین پر امن ہر ایک کی بہترین خوبیوں اور فوائد کے تعمیری تبادلے کے ذریعے قوموں کے درمیان پھولے گا اور پھل لائے گا۔

اگرچہ ہم دوسری قوموں کی خامیوں کو نظر انداز کر سکتے ہیں، ہمیں ان کی خوبیوں کو واضح طور پر دیکھنا چاہیے اور ان کی تقلید کرنی چاہیے، یہ نوٹ کرنا بہت ضروری ہے کہ یہ نظریات پوری تاریخ میں انبیاء، رسولوں اور اولیاء میں مجسم ہوئے ہیں، جو اعلیٰ ترین مقدس تعلیمات کی زندہ مثالیں تھے- اور رہیں گے۔

"خود" کی تعریف

حواس، جو اپنے وجود کو خدا کی طرف سے پیدا ہونے والے شعور اور توانائی سے حاصل کرتے ہیں، ہمیں دنیا دکھاتے ہیں اور روح کو اس کے ماخذ اور باقی مخلوقات سے الگ ہستی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

طبعی پنجرے نے روح کو قید کر رکھا ہے جو کہ عالمگیر روح کی عکاس ہے اور اس پر فراموشی پر قابو پا لیا گیا ہے، اس لیے وہ اب اپنی ذات الٰہی کو یاد نہیں رکھتا، بلکہ اپنے طبعی پنجرے کو اپنی حقیقی ذات سمجھتا ہے، اس لیے وہ جسم کی تمام نجاستوں اور حدود کو اپنے آپ میں فرض کرتا اور منسوب کرتا ہے۔

ایسی صورت میں روح کو "انا" کہا جاتا ہے، لیکن جب یہ انا یا یہ چھوٹی سی محدود نفس یہ جان لیتی ہے کہ اس کا جسم سے تعلق عارضی ہے اور اس میں ایک لافانی، لافانی جوہر ہے، تو اسے روح کہا جا سکتا ہے اور جتنا زیادہ اس کی بنیادی نوعیت کا شعور قائم ہوتا ہے، اور جتنا زیادہ اس کا شعور بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے، اتنا ہی اس کا شعور قریب تر ہوتا جاتا ہے اور اس کا احساس ہوتا ہے۔ انسانیت اس کا عالمی خاندان ہے۔

****

آئیے ایسے تحائف ڈالیں جو فنا نہ ہوں
یہ کشی سے متاثر نہیں ہوتا ہے۔
نیک نیتی سے
پرہیزگاری خدمات
غیر مشروط محبت
انسانیت کے درخت کے نیچے
لمبی شاخوں کے ساتھ
اور بہت سی شاخیں
جو نسلوں کی نمائندگی کرتے ہیں
انسانی قومیتیں
ان کے اختلافات اور تنوع کے باوجود
خدا آپ کے نیک اعمال کو قبول فرمائے
نیک نیتی سے کارفرما

دوسری بیداری

آپ کے ساتھ، مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں کسی دوسری دنیا میں دوسری بیداری میں ہوں، وقتا فوقتا، میں اس زمین کا خواب دیکھتا ہوں اور یہ کہ میرا جسم اس میں ہے، لیکن میں بلا روک ٹوک خوشی سے بیدار ہوں، اور اس زمینی زندگی کا میرا دن کا خواب گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح بکھری یادوں کی خوشبو سے معطر ہے۔

میں اپنے آپ کو زندگی کے پینوراما میں گھومتا ہوا، خوابوں سے مزین اور متنوع قدرتی تجربات کے بے شمار مناظر سے مزین، اپنے زمینی خوابوں کی لرزتی یادوں کو آسمانوں کی ابدی بیداری تک لے جاتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

میں نے اپنی زندگی کے باغ سے ڈراؤنے خوابوں کے کانٹوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے اور اس میں الہام کے گلاب لگائے ہیں جہاں میرا کائناتی محبوب میری دعوت کو قبول کرے گا، آرزو کی کستوری سے معطر ہو گا، اور مجھے اپنے ساتھ نئے سرے سے خوشیوں اور لامتناہی نعمتوں سے بھرے آسمانی گھر میں لے جائے گا۔

****

خدا کی محبت آسمانی اور نرم ہے، اور وہ یقینی طور پر ہر اس شخص کو جواب دیتا ہے جو اس سے اپنی گہری خواہش اور مخلصانہ تڑپ کا اظہار کرتا ہے۔

لوگ غلطی سے یہ مانتے ہیں کہ وہ کھانے سے جیتے ہیں، خدا کی طاقت سے نہیں، بہت سے لوگ اسے تیز خیالات کے ساتھ پکارتے ہیں، ہوا میں پنکھ کی طرح، غلط یقین کرتے ہوئے کہ وہ ان کی دعاؤں کا جواب نہیں دیتا، پھر بھی وہ ان کی مدد کرتا ہے جو اس پر یقین رکھتے ہیں، یہاں تک کہ ان کو اس کا احساس نہ ہو، اور پھر بھی، بہت سے لوگ اس سے غافل رہتے ہیں، یہ سمجھ کر کہ وہ ان سے بہت دور ہے، جب عزم کبھی کمزور نہیں ہوتا اور دل کبھی کمزور نہیں ہوتا، یقین کے ساتھ، اور الٰہی مدد اخلاص اور امید کے ساتھ مانگی جاتی ہے، یہاں تک کہ جب کمزوری، اضطراب، غیر صحت مند عادات، یا الجھے ہوئے خیالات کا سامنا ہو، تب مدد آئے گی، اور اس سے راحت ملے گی۔

خدا دل کی گہرائیوں سے آنے والی ہر مخلصانہ درخواست کا گہرے اور خاموش انداز میں جواب دیتا ہے۔

انسان کی اصل قدر

آپ جو کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس کے لیے قوت ارادی اور ٹھوس منصوبہ بندی ضروری ہے۔ اگر آپ عزم کر لیں اور اپنے راستے پر چلتے ہوئے تیر یا جلتی ہوئی مشعل کی طرح آگے بڑھیں تو آپ کے راستے کی تمام رکاوٹیں جل کر راکھ ہو جائیں گی۔

ایک کام کا انتخاب کریں جو آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کر سکتے ہیں، اور پھر اسے پورا کرنے کی پوری کوشش کریں جب آپ کامیاب ہو جائیں، کسی بڑی اور اہم چیز کی طرف بڑھیں، اس طریقے سے اپنی قوت ارادی کی تربیت جاری رکھیں، اور آپ خود اس کے نتائج دیکھیں گے، اگر مشکل

بہت زیادہ ہے، تو خلوص اور ایمان کے ساتھ اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو اس پر قابو پانے کی طاقت دے۔

اگر آپ ناکامی کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو قوتِ ارادی کا استعمال کیا جانا چاہیے، اور عزم ایک طاقتور سمندری طوفان کی طرح مضبوط ہونا چاہیے - اچھائی کا سمندری طوفان - جس کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور صرف برائی کو ختم کرتا ہے۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی شخص کون ہے یا اس کی سماجی حیثیت کیا ہے ان کی حقیقی قدر کا انحصار اس بات پر ہے کہ ان کے پاس کتنی نیکی ہے اور وہ اس خواہش کو اچھے کام کرنے اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے کس طرح استعمال کرتے ہیں۔

قوتِ ارادی آپ کے اندر موجود ہے، اور اگر آپ اسے صحیح طریقے سے استعمال کریں گے تو آپ کچھ بھی حاصل کر سکیں گے۔

یہ وہ خواہش ہے جو انسان کو خواہش سے خواہش کی طرف لے جاتی ہے جب تک کہ وہ آخر کار اسے سب سے بڑی خواہش کو پورا کرنے میں کامیابی حاصل کرنے کی پوری کوشش نہ کرے: خود کو اور خدا کو جاننا۔

قوتِ ارادی انسان میں معمول کے مطابق بتدریج بڑھتی ہے، لیکن اس کی نشوونما درست سوچ اور درست عمل سے تیز ہو سکتی ہے۔

کسی آئیڈیا کو لوہے کے ساتھ تھامے رکھنے کا مطلب ہے جلد یا بدیر اس آئیڈیا کو حاصل کرنا، غیر متزلزل عزم اور ایسے عزم کی بدولت جو کسی کمزوری یا حوصلہ شکنی کو نہیں جانتا۔

انسان کی مرضی جہالت سے چلتی اور چلتی ہے اور اکثر گمراہی اور ناخوشی کی طرف لے جاتی ہے لیکن جب ارادے کی رہنمائی حکمت اور صالح عمل سے ہوتی ہے، اور جب وہ رضائے الٰہی سے ہم آہنگ ہوتی ہے، تو یہ انسانیت کے فائدے اور خوشی کے لیے کام کرتی ہے۔

مرضی کی تربیت ضروری ہے کہ اس کو رضائے الٰہی کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے جب مرضی مسلسل ایک خاص مقصد کے گرد گھومتی ہے تو یہ ایک متحرک اور کارآمد ارادے بن جاتی ہے یہ وہ وصیت ہے جو انبیاء کرام، عظیم شخصیات اور اس دنیا میں شاندار کارنامے انجام دینے والوں کے پاس ہے۔

کسی بھی عمل کو شروع کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لیں کہ آپ کیا کرنے جا رہے ہیں اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ اپنی قوت ارادی کو اپنے اور دوسروں کے لیے فائدے مند چیزوں کے حصول کے لیے استعمال کریں گے اگر آپ اپنی قوت ارادی کا غلط استعمال کرتے ہیں تو یقیناً اس کے نتائج آپ کے لیے نقصان دہ ہوں گے۔

منفی نہ ہو؛ خدا نے آپ کو اس کا استعمال کرنے اور زندگی کی جنگ جیتنے کی مرضی دی ہے۔ یاد رکھیں کہ آپ کے پیچھے خدا کی مرضی ہے۔

قوتِ ارادی جسم میں جسمانی تبدیلیاں لا سکتی ہے۔ جب تک کہ آپ کے پاس کافی قوتِ ارادی موجود ہو آپ کو گہرائی سے جڑی عادت کو توڑنے کے لیے وقت کی ضرورت نہیں ہے۔

جب ماسٹر بدھ نے روحانی روشن خیالی کی کوشش کی تو وہ ایک برگد کے درخت (ہندوستانی انجیر) کے نیچے بیٹھ گئے اور اس کے اثر سے کچھ کہا:

یہاں میں برگد کے درخت کے نیچے بیٹھا ہوں،
اور میں اس قسم کو سچائی سے دہراتا ہوں،
اگر میں وجود کا راز نہ سمجھوں
اور میں اپنی تحقیق سے قیمتی خزانہ حاصل کروں گا،
میں اپنا عہدہ نہیں چھوڑوں گا،
چاہے میری ہڈیاں اور جسم پگھل جائیں،
میں ہمیشہ بیٹھا رہوں گا!

آخر کار، روشن خیال گوتم بدھ اپنی الہی درخواست میں کامیاب ہو گئے۔

اسے وہ مل گیا جو وہ چاہتا تھا،
بے شک ایسی وصیت ہے۔
عالمگیر مرضی کے ساتھ متحد

آپ کے اندر کائناتی توانائی کا ایک کرنٹ موجود ہے جو آپ کے جسم کو غیر معینہ مدت تک برقرار رکھتا ہے تاہم، جب جسم کو کچھ ہوتا ہے، تو آپ اس توانائی کو بھول جاتے ہیں، غلط مقاصد کے لیے اپنی مرضی کا استعمال کرنے کا مطلب ہے اس کائناتی توانائی سے اپنا تعلق کھو دینا، اس قوتِ ارادی کی تربیت کا مطلب ہے اس بے پناہ زندگی کی قوت سے جڑنا۔

قوتِ ارادی کو زندہ اور فعال رکھنا چاہیے اور اچھے کاموں اور زندگی میں فائدہ مند اور عظیم کامیابیاں حاصل کرنا چاہیے۔

****

عادات خودکار نفسیاتی اوزار اور طریقہ کار ہیں جو ضروری کاموں کو آسانی اور آسانی سے پورا کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

بہت سے لوگ کمزوری اور ناکامی کی عادتوں کو اپنا غلام بنانے کی اجازت دیتے ہیں، اور اگر کوئی شخص مختلف طریقے سے زندگی گزارتا ہے تو اپنی حفاظت کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ نقصان دہ عادات سے لڑنے میں سنجیدہ ہو جب تک کہ وہ حفاظت اور فتح کے ساحلوں تک نہ پہنچ جائے۔

بے لگام خواہشات جھوٹی امیدوں اور لمحے بہ لمحے خوشی اور اطمینان کے وعدوں کے ساتھ غیر صحت بخش عادات کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں اور کمزوری اور الجھن کے ان لمحات میں جو لوگ ان بے لگام عادات پر قابو پانا چاہتے ہیں انہیں ان کی اصل فطرت کو سمجھنے اور ان سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے اپنے سمجھدار فیصلے کو طلب کرنا چاہیے۔

بری عادتوں کے سنگین نتائج ہوتے ہیں اور کڑوے اور زہریلے پھل اگر ان پر قابو نہ رکھا جائے تو یہ تباہ کن عادات مزید مضبوط ہو جائیں گی جو انسان کو اپنی مضبوط گرفت میں لے لیتی ہیں اور زبردست اثر و رسوخ رکھتی ہیں لیکن جب ذہن ان عادات کی فضولیت اور نقصان کو پہچان لیتا ہے تو ان کا اثر کم ہو جاتا ہے اور یہ بالآخر انسان کی زندگی سے غائب ہو جاتی ہیں۔

****

صحیفے اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ خدا عقل اور عقل کی گرفت سے بالاتر ہے کیونکہ ان کی طاقت کے باوجود ان کی صلاحیت اس کو سمجھنے یا اس کا احاطہ کرنے کے لئے ناکافی ہے اس لئے انسانی ذہن خدا کے حقیقی تصور کو تشکیل دینے سے قاصر ہے اور نہ ہی وہ اس بات کو سمجھ سکتا ہے جس کی کوئی ابتدا اور کوئی انتہا نہیں ہے۔

جب آپ خلا میں لاکھوں میل دور سے سورج کو دیکھتے ہیں، تو وہ بہت بڑا ستارہ ہماری زمین سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا ہے، اس کے باوجود زمین کا قطر تقریباً 7,900 میل ہے، جب کہ سورج کا قطر سو گنا زیادہ ہے، اگر آپ ہمارے سیارے زمین کو براہ راست سورج کے سامنے رکھ سکتے ہیں، تو یہ اس کے مقابلے میں بہت چھوٹا نظر آئے گا اور اگر ہم سورج کی وسیع فیلڈ کا تصور کریں جب تک کہ اس کے حجم کا تصور نہ کیا جائے۔ پورا نیلا آسمان، جو آسمان ہم دیکھتے ہیں وہ صرف ایک چھوٹا سا دھبہ ہے، صرف ایک دھبہ ہے، خلا کی لامحدود وسعت کا جو کائنات میں پھیلی ہوئی ہے یہاں تک کہ اگر سورج لامحدود پھیلتا رہے، تب بھی وہ لامحدودیت کو گھیر نہیں سکتا۔

قلیلیت اور لامحدودیت کا کائناتی وہم محدود کرتا ہے اور ذہن کو کائنات کی وسعتوں کو سمجھنے سے روکتا ہے یہ مطلق باطل کہاں سے آیا اور اس کی حدود کہاں ہیں؟

وہ جو ابعاد یا پیمائش کے تابع نہیں ہے، جس کی کوئی حد یا اصل نہیں ہے، وہ خدا ہے، جو ہمہ گیر ہے اور خلا کی سب سے دور تک موجود ہے، وہ دور، دور دراز ستاروں میں ہے، اور وہ ہر اس جگہ سے باخبر ہے، جو وہ مقیم ہے، چاہے وہ کتنی ہی چھوٹی ہو یا بڑی۔

خدا دماغ نہیں ہے کیونکہ وہ ذہن کا خالق ہے اور اس کی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ دوسری صورت میں، ہم اسے دماغ کے ذریعے سمجھ سکتے تھے تاہم، ہم اسے صحیح اور درست طریقے سے الہی شعور، الہی خوشی، یا الہی موجودگی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن دماغ نہیں

اگرچہ ذہن پورے وجود کو سمجھنے سے قاصر ہے، لیکن اس کے باوجود یہ خدا کی موجودگی کو محسوس کرنے کے قابل ہے۔ اس کی موجودگی کو محسوس کرنا اور اس کی پیمائش کرنا دو بالکل مختلف تجربات ہیں۔

لہر اپنے اردگرد کی پیمائش نہیں کر سکتی، لیکن ان کے درمیان رابطے کا ایک نقطہ ہے۔ اسی طرح، یہ نقطہ اعلیٰ شعور ہے۔ یہ شعور خدا کو محسوس کر سکتا ہے، یعنی اس کی موجودگی کا تجربہ کرنا جب ہم عام وجہ کے دائرے کو وسیع کرتے ہیں یہاں تک کہ یہ اعلی شعور کے ساتھ قریب سے جڑ جاتی ہے، تب ہم خدا کی موجودگی کو محسوس کر سکتے ہیں۔

ہم لامحدود مطلق سے محدود اور محدود کی طرف اترے ہیں یوگا دماغ کو خارجی چیزوں سے دور کھینچنا ہے تاکہ اسے سچائی کے اندرونی ماخذ پر مرکوز کیا جاسکے صرف اس طرح سے ہم وہ طریقہ دریافت کرسکتے ہیں جو خدا نے اپنی تخلیق اور ان میں بسنے والی کائناتوں کی محدود تصویروں میں عالمگیر شعور کو سمیٹنے کے لیے استعمال کیا تھا۔

انسانی جسم خدا کی تخلیقات میں سب سے زیادہ پیچیدہ اور پیچیدہ ہے۔ ایک واحد بنیادی خلیہ جو منی اور بیضہ کے ملاپ سے بنتا ہے، تقسیم ہوتا ہے اور اس تقسیم کے عمل کے ضرب سے اس کے اردگرد اربوں خلیے بنائے جاتے ہیں تاکہ وہ جسمانی ساخت پیدا ہو جو ہمارے روحانی شعور کو رکھتی ہو۔

ایک گرام گوشت میں بھی ذخیرہ شدہ توانائی کی مقدار آپ نہیں جان سکتے اگر وہ توانائی خارج ہو جاتی تو لاتعداد الیکٹران لامحدود خلا میں پھیل جاتے جسم کے اندر موجود شعور کی طاقت اور میدان انسانی فہم سے بالاتر ہے۔ حالانکہ ہماری ظاہری ساخت گوشت، خون اور ہڈیوں پر مشتمل ہے۔ لیکن اس کے گھنے خلیوں کے پیچھے برقی اور اہم دھارے موجود ہیں اور ان کے پس پردہ ذیلی سوچوں اور سوچوں میں موجود ذہین قوتیں موجود ہیں۔

خیال لامتناہی ہے۔ اور اس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ طلوع آفتاب کے بعد سے تصورات سے بالاتر خیالات ہوا میں گردش کر رہے ہیں لاتعداد خیالات کو شمار کرنا ناممکن ہے۔ لیکن اگر آپ ان خیالات اور احساسات کی تعداد پر غور کریں جو آپ کے ذہن سے گزر چکے ہیں اور آپ کی زندگی بھر

میں اس کا اظہار کیا گیا ہے تو آپ کو ان لاکھوں خیالات کا اندازہ ہو جائے گا جو موجود ہیں۔

اگر ہو سکے تو کوشش کریں کہ ایک سال یا صرف ایک دن میں آپ کے ذہن میں آنے والے تمام خیالات کو یاد کریں، اور پھر پوری تاریخ میں پوری انسانیت کی طرف سے جمع کیے گئے خیالات کی ایک بڑی تعداد پر غور کریں، آج تک خدا ان سب کو جانتا ہے۔

دماغ سب سے باریک فطری مظاہر کو بھی نہیں سمجھ سکتا روشنی کے بلبوں سے بہتی بجلی میں گھومنے والے الیکٹرانوں کی سراسر تعداد پر غور کریں! ان میں سے کھربوں ایک ساتھ رقص کرتے ہیں، جس روشنی کو ہم دیکھتے ہیں، یہ ذرات، جو کہ خوردبین تک بھی نظر نہیں آتے، کائنات کے ایک نقطے سے دوسرے مقام تک محض سیکنڈ میں سفر کرتے ہیں، سائنسی تجربات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔

اگر آپ ہمارے سیارے زمین میں موجود پروٹون اور الیکٹران کی تعداد کو گننے کی کوشش کریں گے تو دماغ تھوڑی دیر کے لیے حساب کتاب جاری رکھے گا اور پھر رک جائے گا جو چیزیں محقق کے ذہن میں نظر آتی ہیں وہ لامحدود لگتی ہیں۔

لیکن ایک نقطہ ایسا آتا ہے جہاں خیالات کو سمجھنے کے لیے بہت لطیف ہو جاتے ہیں، اس سطح سے، دماغ کے لیے ناقابل تسخیر، خدا اپنی ضروری روشنی ڈالتا ہے: ذہین کائناتی کمپن جو محدود تخلیق کو بناتا اور برقرار رکھتا ہے۔

دوستی

کیا دوستی دل کے دھاگوں سے بُنی ہوئی مبارک لباس ہے؟
یا یہ دو ذہنوں کا ایک وسیع، وسیع ذہن میں ضم ہونا ہے؟
ماں اور بیٹی، محبت کے دو چشمے ایک ہی ذریعے سے پھوٹتے ہیں۔
محبت کے بہاؤ کو بڑھانے اور سوکھی روحوں کی پیاس بجھانے کے لیے؟
یا یہ دوستانہ افہام و تفہیم کے باغ پر اگنے والی دو شاخوں کے درمیان اکیلا گلاب ہے؟
یا یہ دو جسموں میں ایک خیال ہے؟
کیا دوستی کو دو گھوڑوں سے تشبیہ دی جا سکتی ہے؟
مختلف رنگوں کے باوجود وہ زندگی کی گاڑی کو ساتھ کھینچتے ہیں۔
متحد وژن کے ساتھ ایک بلند مقصد کی طرف؟
دوستی کی بنیاد عدم مساوات پر ہے یا مساوات پر؟
کیا اس کی دیواریں تضاد اور تفریق کے پتھروں سے بنی ہیں؟
کیا وہ آنکھ بند کر کے اچھائی اور برائی پر متفق ہے؟
اور لاپرواہی اور حماقت کے راستوں پر جوش و خروش کے ساتھ چلنا

مایوسی کے اتھاہ گہرائیوں اور وہموں کو دور کرنے کی طرف؟
دوستی ایک عظیم، پھلدار، اور مقدس پودا ہے!
جب دو لوگ دائمی وفاداری کا عہد کریں۔
اختلاف رائے کے باوجود زندگی کی راہوں پر چلتے ہیں۔
جب وہ اختلاف اور اتفاق کرتے ہیں تو یہ پیار اور احترام کے ساتھ ہوتا ہے۔
وہ ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں اور ایک دوسرے کی بھلائی کی خواہش کرتے ہیں، جیسے وہ اپنے لیے چاہتے ہیں۔
وہ اپنے دوست کی کامیابی پر اتنا ہی خوش ہوتا ہے جتنا کہ وہ اپنے آپ میں خوش ہوتا ہے۔
جہاں عاشق محبوب کی قیمت پر لذت یا راحت نہیں ڈھونڈتا
پھر پرہیزگاری کے اس باغ میں
دوستی پھولتی اور پھلتی پھولتی ہے اور محبت اور وفاداری کی خوشبو سے بھری ہوتی ہے
کیونکہ دوستی ایک ہائبرڈ پودا ہے جو دو روحوں سے جنم لیتی ہے۔
اس کی خوشبو دو مختلف گلابوں سے آتی ہے۔
اور اٹوٹ محبت کے جھونکے جاری رکھے
وہ جو مصیبتوں سے متزلزل اور بے عیب ہے۔
دوستی ناقابل بیان محبت کے دل سے پیدا ہوتی ہے۔
اور پاکیزہ جذبات کی دولت نکلتی ہے۔
یہ ہم آہنگی اور اختلاف کی مٹی میں پروان چڑھتا ہے۔
لیکن یہ جم کر سوتا ہے اور اپنا وقت ضرورت سے زیادہ واقفیت اور باہمی احترام کی کمی میں گزارتا ہے۔
اس کا دم گھٹتا ہے اور نفسانی خواہشات کے گھنے انبار تلے اپنی آخری سانسیں لیتا ہے۔
لیکن اس کا نرم دل صرف توقعات اور تقاضوں سے ہی قابو پا سکتا ہے۔
فریب اور فریب
جی ہاں، یہ کیڑے دوستی کے پودے پر اپنا کام کر رہے ہیں اور اس کے گلابی دل کو کاٹ رہے ہیں۔
اے دوستی، اے کھلتے، آسمان کے شبنم پودے، تمہارا مثالی ماحول ہر مقصد اور خواہش سے خالی محبت سے مالا مال مٹی ہے، جہاں دوست ایک دوسرے کو بنانے اور سہارا دینے کی کوشش کرتے ہیں اور راستے میں ایک دوسرے کے لیے راستے ہموار کرتے ہیں۔
کوئی چیز تیری پیاس نہیں بجھا سکتی اے دوستی۔

جذبات کو نظرانداز کرنا اور ان کا احترام کرنا جن کے پاس ہے۔

کوئی بھی چیز آپ کے پتوں کو مٹھاس کے صاف، جھرنے والے اسپرے کی طرح نم نہیں کرتی

مخلص، محبت کرنے والے دلوں کے آسمان سے

اوہ، سچی دوستی

جہاں کہیں بھی آپ کے گلاب کی پنکھڑیاں بکھر جائیں

وہ مقام مقدس ہے۔

یہ ایک بابرکت مندر بن جاتا ہے۔

یہ خدا اور زندگی کی حرمت میں ہر مومن کی طرف سے دورہ کیا جاتا ہے۔

****

میں مسکراہٹوں کو روشن کروں گا میرے دکھ کے اندھیرے چھٹ جائیں گے اور میں اپنی روح کو اپنی مسکراہٹوں کی روشنی میں دیکھوں گا جو عمروں کی گھنی اداسی کے پیچھے چھپی ہوئی ہے۔

جب میں اپنے آپ کو پاوں گا، میں اپنی روح کی مسکراہٹ کی مشعل لے کر تمام دلوں میں بہوں گا۔

میرا دل پہلے مسکرائے گا پھر میری آنکھیں اور میرا چہرہ میرے وجود کا ہر ذرہ مسکراہٹ کے نور سے چمکے گا۔

میں اداس دلوں کی گہرائیوں میں گھس جاؤں گا اور ایک زبردست آگ بھڑکاوں گا جو تمام غموں کو کھا جائے گی۔

میں مسکراہٹوں کا ایک اٹل شعلہ ہوں میں خدائی خوشی کے جھونکے سے اپنے آپ کو تروتازہ کروں گا اور ذہنوں کے اندھیروں میں جلوں گا اور جو بھی مجھ سے ملیں گے وہ میری مقدس لذت کا ایک ٹکڑا حاصل کریں گے۔

میں اپنی مسکراہٹوں کی شفا بخش مشعلیں ہر دل میں لے جاؤں گا، میں مشکل ہی سہی، پہلے مسکراؤں گا، اور دکھی اور رونے والوں کو مسکرانے کی ترغیب دوں گا۔

تمام دلوں کی خوشی میں، میں تیری خوشی کی گونج سنتا ہوں، اے خدا، تمام وفاداروں کی دوستی میں، میں تیری محبت کو پاتا ہوں، مجھے خوشی ہوتی ہے اور میرا دل اپنے بھائیوں اور بہنوں کی کامیابی اور خوشحالی پر خوش ہوتا ہے، جس طرح میں اپنی آسانی اور بھلائی پر خوش ہوتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں، جیسا کہ میں دوسروں کے علم میں حکمت اور سمجھ بوجھ کو فروغ دیتا ہوں، سب کی خوشی، میں اپنی خوشی تلاش کرتا ہوں۔

کوئی بھی چیز میری مسکراہٹوں کو نہیں مٹا سکے گی، ناکامی، بیماری اور موت مجھے خوفزدہ نہیں کر سکتی اور نہ ہی میری روح کو کم کر سکتی ہے۔

درحقیقت، آفات اور آفات مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتیں کیونکہ میں اپنی روح میں خدا کی ابدی، تجدید خوشی رکھتا ہوں جو تبدیل نہیں ہوتا اور شکست نہیں کھا سکتا۔

اے مقدس، خاموش الہی مسکراہٹ، میرے چہرے کو تاج اور میری روح کے ذریعے مسکراہٹ

میں خوشی کا ارب پتی بننے کی کوشش کروں گا، کیونکہ میری اصل دولت آپ کے بابرکت حضور کے خزانے میں ہے، اور اس طرح میں ایک ہی وقت میں روحانی کامیابی اور مادی فلاح کی اپنی ضرورت پوری کروں گا۔

****

امن میرے دل سے بہتا ہے۔
یہ ایک نرم ہوا کے جھونکے کی طرح مجھ میں سے چل رہی ہے۔
سکون مجھے خوشبودار عطر کی طرح لپیٹتا ہے۔
امن مجھ میں روشنیۂ کی طرح لہروں کی طرح بہتا ہے۔
سکون دل کی فکر اور اضطراب کو دور کرتا ہے اور خوف اور بے خوابی کے کانٹوں کو جلا دیتا ہے۔
امن وسیع پیمانے پر پھیلتا ہے - ایک آگ کی طرح - اور میرے پورے وجود کو بھر دیتا ہے۔
امن ایک سمندر کی طرح ہے، جو خلا اور ماحول کو بھرتا ہے۔
امن سرخ خون کی مانند ہے۔ یہ میرے خیالات کی رگوں میں جان ڈالتا ہے۔
امن، پھیلی ہوئی گودھولی کی طرح، میرے لامحدود جسم کو گھیرے ہوئے ہے۔
امن کا شعلہ میرے جسم کے سوراخوں سے اور پوری کائنات سے پھوٹتا ہے۔
گلاب کے باغوں میں امن کی خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔
ہر دل کے دبائو سے سکون کی شراب مسلسل ٹپک رہی ہے۔
سکون پتھروں اور چاندوں، اولیاء اور انبیاء کی زندگی ہے۔
سکون روح کا چشمہ ہے۔
وہ مائع جو خاموشی کے برتن سے نکلتا ہے۔
جسے میں اپنے ایٹموں کے ان گنت سوراخوں سے چھانتا ہوں۔

****

میں پرجوش دل سے دعا کروں گا جب تک کہ آپ کی روشن موجودگی سے غور و فکر کی تاریکی کو بھڑکایا نہ جائے، اے رب آج میں اپنی روح کے گیت کو گہرے، دلی توجہ کے ساتھ ہوا میں نشر کروں گا، امید ہے کہ آپ میرے سکون کے رسیور کے ذریعے جواب دیں گے۔

اے ہمیشہ موجود، ہمیشہ تجدید کرنے والے!

میرے ذہن کو بے حسی اور بھولپن کے بوجھ سے آزاد کر

مجھے آپ کی موجودگی کے ہمیشہ سے بابرکت امرت کا مزہ چکھنے دیں۔

جیسے جیسے میرا اندرونی اور بیرونی سکون پھیلتا ہے، آپ کا سکون مجھ پر آتا ہے۔

میں ہمیشہ آپ کے قدموں کی گونج سننے کی کوشش کروں گا۔

اگر میں آپ کو گہرے غور و فکر کی گہری خوشی کے طور پر قبول کروں

تب میں جانتا ہوں کہ سب چیزیں

مجھے خوشحالی، صحت اور حکمت دی جائے گی۔

آپ کو ڈھونڈنے میں میری مدد کریں۔

میری روح کے پانیوں کی گہرائیوں میں، آپ کے لئے پیاس

محبت

محبت کھلتے کنول کی خوشبو ہے۔

اور خاموش گلابوں کا کورس

فطرت کی خوبصورتی کا جشن منانا

محبت روح کا گانا ہے جو زندگی کے لیے گایا جاتا ہے۔

اور سیاروں کا متوازن تال کا رقص

گہری خلا میں اپنے دائمی سفر میں

سورج کی روشنی میں گھونٹ پینا پھولوں کی پیاس ہے۔

اور یہ پھلتا پھولتا ہے اور زندگی کے امرت سے پرورش پاتا ہے۔

یہ زمین کی آرزو ہے۔

اس کے دودھ سے پیاسی جڑوں کی پرورش کرنا

اور زندگی کے جوہر کے ساتھ ہر قسم کی زندگی کی پرورش کرتا ہے۔

یہ سورج کی زبردست مرضی ہے۔

تمام جانداروں کو زندہ اور فعال رکھنے کے لیے

یہ زندگی کا محرک ہے۔

نابالغوں کو تحفظ اور دیکھ بھال فراہم کرنے کے لیے

یہ معصومیت کی مسکراہٹ ہے جو والدین کی محبت کو جنم دیتی ہے۔
بچے پر
اور محبت کرنے والوں کے دلوں میں خود بخود جمع ہو جانا
خدمت اور تعزیت مفت فراہم کرنے کے لیے
یہ دوستی کی نبض ہے۔
وہ جو ٹوٹے ہوئے دلوں کو ٹھیک کرتا ہے اور زخموں پر مرہم رکھتا ہے۔
یہ دل کی پکار ہے جو وضاحت سے ہٹ جاتی ہے۔
وہ انسانیت کی محبت سے لبریز شاعر ہیں
جو اس کے مصائب کا شکار ہے۔
یہ ایک ہی خاندان کے افراد کے درمیان قربت کا دائرہ ہے۔
بڑی جگہوں کی طرف مسلسل پھیلتا اور چوڑا ہوتا ہے۔
اور وسیع فیلڈز
یہ زندگی کی سرگوشی ہے۔
کھلے ذہنوں کے افق میں
اور دلوں کا آسمان عالی جذبات کے ستاروں سے بھرا ہوا ہے۔
محبت روح کی نعمت ہے۔
جس کی محبت کرنے والی روحیں خواہش کرتی ہیں
اور وہ اس تک پہنچنے اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے کی خواہش رکھتی ہے۔
آرکائیوز سے: کامیابی اور کامیاب لوگوں کے بارے میں اقتباسات
ایک بچہ بہت سے کھلونوں اور گڑیوں کے مالک ہونے کے طور پر کامیابی کو سمجھ سکتا ہے، اور شاید ایک چھوٹی کار میں سوار ہونے کے لیے ایک غریب بچہ اپنی پسند کی چیز خریدنے کے لیے کچھ پیسے رکھنے کے طور پر کامیابی دیکھ سکتا ہے، جب کہ ایک امیر بچہ اپنے کھلونوں سے مطمئن نہیں ہو سکتا اور قناعت کا فقدان ہو سکتا ہے، ایسا بچہ، جو ان کے پاس موجود بہت سی چیزوں سے مغلوب ہو، اسے خوش کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔
جیسے جیسے ہم بڑے ہوتے جاتے ہیں، ہم اپنی بچپن کی خواہشات پر ہنستے ہیں یہاں تک کہ بہت سی چیزیں جو بالغ آج کے لیے کوشش کرتے ہیں، کل یا پرسوں اپنی پسند کو کھو دیتے ہیں، ان کی جگہ نئی خواہشات لے لیتی ہیں
ایک شخص کے لیے مناسب ہے کہ کیا ضروری ہے اور کیا غیر ضروری کے درمیان تفریق کا استعمال کریں

کامیابی کے لیے انسان کے لیے ضروریات زندگی کا ہونا ضروری ہے: خوراک، رہائش، صحت اور لباس اگر ان کے پاس ان چیزوں کے ایک چھوٹے سے حصے کی بھی کمی ہو، تو وہ ایک دکھی حالت میں ہے۔

انسان کو کم از کم سکون اور مسرت حاصل کرنے کے قابل ہونا چاہیے، خواہ وہ روحانی ہو یا مادی نوعیت، اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جسمانی صحت اور تندرستی کو برقرار رکھنے کے لیے کچھ بنیادی ضروریات کو پورا کرنا ضروری ہے، بغیر صحت مند اور تندرست (کم از کم نفسیاتی طور پر)، کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

لیکن حقیقی کامیابی کیا ہے؟ اگر کسی شخص کو زندگی میں وہ سب کچھ مل جائے جو وہ چاہتا ہے، تب بھی وہ خالی محسوس کرے گا کیونکہ وہ ایک روح ہے، اور مادی چیزیں اسے خوشی نہیں دے سکتیں، جو کہ سب سے پہلے ایک نفسیاتی کیفیت ہے۔

جس طرح ہم میں خود کو خوش رکھنے کی طاقت ہے، اسی طرح ہم میں خود کو دکھی بنانے کی طاقت ہے۔ کامیابی اور خوشی کا راز آپ کے اندر ہی ہے۔ آپ شاید اپنے عاجز گھر میں اس سے زیادہ خوش ہوں جتنا کہ ایک بادشاہ اپنے شاندار محل میں رہتا ہے۔ جو لوگ اپنے آپ سے باہر کامیابی اور خوشحالی پاتے ہیں وہ نہ تو واقعی کامیاب ہوتے ہیں اور نہ ہی خوش اس کا مطلب یہ نہیں کہ کروڑ پتی ناخوش ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ زندگی سے خوشیاں نکال سکتے ہیں، خواہ آپ غریب ہوں یا امیر، آپ ہر طرح سے کامیاب ہیں۔

ایک لمحاتی خوشی جو صرف پچھتاوا اور پچھتاوا چھوڑ دیتی ہے، حقیقی خوشی نہیں ہوتی، حقیقی کامیابی میں، کامیابی کی ابتدائی خوشی کے ختم ہونے کے بعد بھی اسے حاصل کرنے کی یاد زندہ رہتی ہے، انسان نے جو بھی اچھے کام کیے ہیں اور اپنی زندگی میں کرتے رہتے ہیں، وہ ان کی یاد میں ہمیشہ کے لیے زندہ رہتی ہیں، یہ ایک پائیدار خوشی ہے جو انسان کو زندگی میں حاصل ہوتی ہے۔

کامیابی کوئی سادہ چیز نہیں ہے؛ اسے کسی شخص کی دولت یا مال سے نہیں ماپا جا سکتا کامیابی کا مفہوم اس سے کہیں زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ حقیقی کامیابی کا اندازہ انسان کے ہر حال میں خوش رہنے کی صلاحیت سے لگایا جا سکتا ہے۔

جب آپ کا ضمیر صاف اور پر سکون ہو، اور آپ کسی کے ساتھ متعصب یا کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتے اور جب آپ کا ارادہ ایک ہی وقت میں پختہ اور لچکدار ہوتا ہے، اور آپ ایک نازک احساس اور صحیح فہم کے مالک ہوتے ہیں اور جب آپ باعزت اور جائز طریقوں سے اپنی

ضرورت کو حاصل کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں، تو آپ کامیاب لوگوں میں شامل ہوتے ہیں۔

بچہ اکثر چند چھوٹی چیزوں سے مطمئن ہوتا ہے، لیکن جب وہ بڑا ہوتا ہے تو وہ بہت سی چیزوں کا مالک ہونا چاہتا ہے، جیسے کہ ولا اور گاڑی، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ ضروری نہیں کہ ان چیزوں کے مالکان خوش ہوں۔

قناعت سادہ زندگی اور بلند خیالات میں مضمر ہے جو لوگ اپنے ذہنوں کو نظریات کے دائرے یعنی عظیم خیالات کے دائرے میں رکھتے ہیں ان سے زیادہ خوشی محسوس کرتے ہیں جو اپنے خیالات کو صرف مادی چیزوں تک محدود رکھتے ہیں جو مادی چیزوں میں مشغول ہیں اور کچھ نہیں، وہ لوگ جو عیش و عشرت کو جمع کرنے کے جنون میں مبتلا ہیں، وہ لوگ جو اس سے زیادہ خوشی کا اظہار نہیں کرتے ہیں

انسان کے لیے مفید کتابیں اور مضامین پڑھنا زیادہ فائدہ مند ہے نہ کہ غیر پیداواری کاموں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے پڑھنے سے بھی بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ خدا پر غور کرے، اس کی عظمت پر غور کرے اور زندگی کے لامتناہی اسرار کو سمجھنے کی کوشش کرے۔

زندگی کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو جان سکے، کائناتی ماحول کو اپنے دل میں دھڑکتا محسوس کرے، اس کی رگوں میں رواں ہو، اور اپنے وجود کو امن، محبت، خوشی اور سکون سے بھر دے اور یہی سب سے بڑی فتح ہے!

خوبصورتی

بصارت والے لوگ ہر جگہ خوبصورتی کی تعریف کرتے ہیں دوسرے ایسے کام کرتے ہیں جیسے ان کی آنکھیں نہیں ہیں۔ وہ نہ تو دیکھتے ہیں اور نہ ہی محسوس کرتے ہیں کیونکہ وہ خوبصورت جگہوں پر بھی کچھ بھی محسوس نہیں کر پاتے

سیاروں یا آسمانی دنیا کے شاندار رنگوں کے مقابلے میں سب سے خوبصورت زمینی رنگ بدصورت اور گھنے نظر آتے ہیں

جسمانی سطح پر، انسانوں نے اپنے بصری ادراک کو بڑھانے کے مختلف طریقے دریافت کیے ہیں، ننگی آنکھ کو محدود رنگ کے تاثرات ملتے ہیں۔ تاہم، کچھ ہلکی بھوری چٹانیں بالائے بنفشی روشنی کے تحت بے ساختہ رنگوں کی نمائش کرتی ہیں جب یہ روشنی مسدود ہو جاتی ہے تو چٹانیں اپنے اصلی گہرے رنگ میں واپس آجاتی ہیں۔

طبعی دنیا میں بہت سے رنگ، جیسے آسمان کا نیلا، مختلف قسم کے ذرات پر روشنی کے انعکاس سے پیدا ہونے والے نظری وہم ہیں چونکہ آنکھ صرف ایک محدود حد تک کمپن کو محسوس کر سکتی ہے جو کائنات

کی ہر چیز کو تشکیل دیتی ہے، اس لیے انسان اپنے چاروں طرف چھپے ہوئے لطیف، ایتھرئیل سپیکٹرا کو نہیں دیکھ سکتا، اگر آپ ان کی خوبصورتی کو دیکھتے اور ان کی خوبصورتی کو دیکھ سکتے۔

اس طرح، نہ آنکھ اور نہ ہی کان ان سب چیزوں کو محسوس کر سکتے ہیں جو محسوس کیا جا سکتا ہے، انسان آسمانی، خوشبودار خوشبو کو سانس لینے یا آسمان کی وسعت سے پھیلنے والی لاتعداد باریک شکلوں، تصاویر اور نازک نقوش کو دیکھنے سے قاصر ہے۔

انسان اکثر ان چیزوں کو بھی سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں جو ان کے حسی ادراک کے شعبے میں آتی ہیں۔

جب میں نے میکسیکو کا دورہ کیا اور جھیل زوکیمیلکو کے "تیرتے ہوئے باغات" دیکھے تو ان کی خوبصورتی نے میرا دل بھر دیا اور میں نے خدائی فنکار کی عظمت اور عظمت کو محسوس کیا۔

ایک اور شخص بھی تھا جو ان قدرتی خوبصورتیوں میں مگن دکھائی دے رہا تھا، لیکن ایک اندرونی احساس نے مجھے مشورہ دیا کہ وہ وہ نہیں دیکھ رہا جو میں دیکھ رہا ہوں، میں نے اس سے ان دلکش نظاروں کے بارے میں اس کے تاثرات کے بارے میں پوچھا، تو اس نے جواب دیا: "میں مزید زمین کاشت کرنے کے لیے پانی نکالنے کا ایک مؤثر طریقہ سوچ رہا تھا۔"

وہ جھیل کو اپنے نقطہ نظر سے دیکھ رہا تھا اور اس لیے ہم سب چیزوں کو اپنے اپنے خیالات اور تعصبات کے مطابق دیکھتے ہیں۔

ہر ذی روح مختلف ارتعاشات یا حواسوں، خیالات اور احساسات کے دوغلوں میں محیط ہے۔ وہ تمام عوامل جو انسان کی شخصیت یا شعور کی تشکیل میں مدد کرتے ہیں۔

ہر شخص کا میک اپ مختلف ہوتا ہے، ایک الگ کمپن ہوتا ہے۔ ہر وہ چیز جو انسان نے بچپن سے کیا ہوتا ہے۔ دماغ میں رجحانات اور جھکاؤ کے کمپریسڈ کیپسول کی طرح محفوظ ہوتا ہے۔ اور چونکہ ہم ان پوشیدہ کیپسول کو نہیں دیکھ سکتے، اس لیے ہم لوگوں کی حرکتوں سے حیران رہ جاتے ہیں، ہر ایک اپنی اپنی خواہشات کے مطابق۔

کچھ لوگ بغیر کسی ظاہری وجہ کے خوشی سے آسانی سے ڈوب جاتے ہیں، یا ان کے موڈ ایسے طریقے سے کھٹے ہو جاتے ہیں جو وضاحت سے انکار کرتے ہیں، یہاں تک کہ خود سے بھی دوسرے مسلسل تنقید، افواہیں پھیلانے اور دوسروں کو بے نقاب کرنے میں مصروف رہتے ہیں، جب کہ ان کے اپنے باطن کو توجہ اور صفائی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

یہ نفسیاتی رجحانات روح کو دفن کر دیتے ہیں اور انسان کو اپنے اعلیٰ نفس کی خوبیاں دکھانے سے روک دیتے ہیں۔

کتنے پیچیدہ اور خود کو محدود کرنے والے انسان ہیں! ہر شخص ایک کثیر باب کی کہانی ہے جس میں ایک دوسرے سے جڑے واقعات اور متنوع مناظر ہیں۔

****

ناکامی کے خیالات کو کامیابی کے مثبت خیالات اور رجائیت کے ساتھ نکالنا چاہیے خوف کو بڑھا چڑھا کر کم کرنا چاہیے، غموں کو خوشی کی روشنی سے دور کرنا چاہیے، بے ادبی پر مہربانی اور غور و فکر سے قابو پانا چاہیے، فضول باتوں کو پیار اور شائستگی سے ختم کرنا چاہیے، بیمار خیالات کو صحت کے تخت سے ہٹانا چاہیے اور صحیح سوچ کے ذریعے صحت مندانہ سوچ کو دور کرنا چاہیے۔ ایمان اور دماغ کی طاقتوں کو متحرک کرنا روح میں سکون کی بادشاہی قائم ہونی چاہیے تاکہ بابرکت موجودگی کو چھونے اور الہی تحفظ کو محسوس کرنے کے لیے

سخی روح عطا فرما

خُداوند، مجھے یہ سمجھنے دو کہ حواس کی لذتیں سطحی اور قلیل المدتی ہیں۔

جب کہ روح کی خوشی حقیقی اور ہمیشہ تجدید ہوتی ہے۔

خدا یہاں ہے وہ محض ایک لفظ نہیں ہے جسے ہم کہتے ہیں، بلکہ زندگی کا جوہر اور وجود کا راز ہم اس کی لا محدود رسائی کی پوری وسعت کو نہیں جان سکتے، لیکن ہم اس کی موجودگی کو محسوس کرسکتے ہیں اور اس کے وجود کو محسوس کرسکتے ہیں۔

خدا وہ کائناتی خاموشی ہے جس میں تمام چیزیں منعکس ہوتی ہیں اور جس سے تمام روشن خیال خیالات ابھرتے ہیں، اس لیے میں اس کی خوشی کی موجودگی کو محسوس کرنے کے لیے خاموشی پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

آج میں سکون کی پناہ گاہ کو الہی آرزو کے پھولوں سے آراستہ کروں گا اور محبت اور خوشی کے خدا کو پکاروں گا۔

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی روحانی آنکھوں سے خود کو مجھ پر ظاہر کرے تاکہ میں اس کا نور کائنات کے تمام حصوں میں پھیلتا ہوا دیکھ سکوں۔

میں جانتا ہوں کہ خدا میری آرزو کی ہر سرگوشی کو سنتا ہے وہ عالمگیر محبت ہے، اور میں اسے الہی محبت کے ذریعے پا سکتا ہوں، کیونکہ محبت کے ذریعے سالک خدا کے قریب ہوتا ہے اور مقدس نعمتوں کے چشموں سے پانی پیتا ہے۔

خُداوند، مجھے اپنے جسم کو اپنی کائناتی توانائی سے چارج کرنے، توجہ اور رجائیت کے ساتھ اپنے دماغ کو ٹھیک کرنے اور مراقبۂ سے پیدا ہونے والے روحانی تصورات سے میری روح کو شفا بخشنے میں مدد کریں۔

زندگی اور موت میں، دکھوں اور آفتوں میں، میرا تجھ پر ایمان مضبوط اور غیر متزلزل، مضبوط اور اٹل ہے۔

میری آرزو اور دعا کی ہر سانس میری روح میں دروازۂ اور کھڑکیاں کھولتی ہے جن سے میں خدا کی نعمتوں تک جاتا ہوں۔

جس طرح سورج مصروف ترین سڑکوں پر چمکتا ہے، اسی طرح میں محبت الہی کی کرنوں کو محسوس کروں گا

میرے روزمرہ کے کاموں کے تمام مصروف مقامات میں، اے رب، مجھے برکت دے، تاکہ میں اپنی روح کو صبح کے ساتھ بیدار کروں اور اسے تیری بابرکت چوکھٹ تک پہنچا سکوں۔

اے رب، میرے پاس جو کچھ ہے اسے دوسروں کے ساتھ بانٹنے کے لیے مجھے ایک فراخ روح عطا فرما، اور مجھے اپنے دماغ کی خاموش جھیل میں میری روح کے چاند کا عکس تیری موجودگی کی روشنیۂ سے چمکتا ہوا دیکھنے میں مدد دے

آج میں خدا پر غور و فکر اور غور و فکر کے سمندر میں گہرا غوطہ لگاؤں گا جب تک کہ مجھے حکمت اور الہی خوشی کے موتی نہ مل جائیں۔

میں آپ سے محبت کروں گا، رب، ہر چیز سے زیادہ، کیونکہ آپ کے بغیر میں کسی انسان یا کسی اور چیز سے محبت نہیں کر سکتا

پہاڑوں اور ساکت آسمانوں کی گہرائیوں میں اور اپنی روح کی گہرائیوں اور خاموشی کے غار میں، میں خدا کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں اور اس کی مستقل خوشی کو محسوس کرتا ہوں، اور میں اس کے پاکیزہ چشموں سے پیتا ہوں جو ہمیشہ کے لیے کبھی ختم نہیں ہوتے اور نہ ہی خشک ہوتے ہیں۔

اے رب میں تیری عبادت کروں گا۔
اے وہ جس کی محبت برابر ہے۔
ہر طرح کے اور محبت کرنے والے دل کے تخت پر
****

پیسے ضروری نہیں کہ اچھے ذائقے کا اشارہ ہو بہت سے امیر لوگ ایسی چیزیں خریدتے ہیں جن کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی ہے، جو ان کے گھروں میں بدصورت اور بیکار کے ڈھیروں میں جمع ہو جاتی ہے، گھر کو پرکشش بنانے کے لیے آپ کو زیادہ پیسے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ ذائقہ کلیدی عنصر ہے تاہم، گھر کو خوبصورت بنانے کا خیال کچھ لوگوں کو

جنون میں مبتلا کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے وہ مادی چیزوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور ان کے خود اعتمادی کو محدود کر دیتے ہیں۔

بڑھتے ہوئے اور دبانے والے بلوں کے بوجھ سے دبے ہوئے شخص کو ایک آسان زندگی اور مالی دباؤ سے آزادی کی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن یہ آزادی کاہلی اور غیرفعالیت کے سامنے جھک جانے یا بغیر کسی جواز یا منطق کے ہر چیز کو ترک کرنے سے نہیں ملے گی۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک آدمی کو بڑا نقصان ہوا اور کہا

ہائے ہائے ہائے ہائے! میں اپنی قسمت کھو چکا ہوں اور میری بیوی مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے، اس لیے میں نے سب کچھ چھوڑ کر پردیس بننے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس شخص نے، میرے دوست، سب کچھ پیچھے نہیں چھوڑا، بلکہ اس نے سب کچھ پیچھے چھوڑ دیا!

نفسیاتی تندرستی اور قناعت کا احساس خوشی کے حصول کے لیے دو اہم عناصر ہیں تمام خواہشات کو جانچنے اور چھانٹنے کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے: "ضروری مادی ضروریات کے حصول میں کوئی دشواری نہیں ہے، اور ان کا حاصل نہ کر پانا ناجائز ہے۔"

****

آسمانی وجود ستاروں میں، اچھی زمین میں، دل کی دھڑکنوں میں اور جذبات کی نبض میں موجود ہے جو کوئی بھی بابرکت منزل کی طرف گامزن رہتا ہے اور خدا اور اس کے عجائبات پر غور کرتا ہے وہ اسے کائنات کے سنہری لباس میں دیکھے گا جو کہ لامتناہی ابد تک پھیلے ہوئے نور کا لباس ہے- اور ہر دل میں اس کی متحرک موجودگی کو محسوس کرے گا اور ہر دل میں اس کی متحرک موجودگی کو محسوس کرے گا۔

بہت سے لوگوں نے خدا کے بارے میں بات کی ہے، بہت سے لوگوں نے اسے تلاش کیا ہے، اور بہت سے لوگوں نے اس کے بارے میں پڑھا ہے، لیکن بہت کم لوگوں نے اس کی موجودگی کو چھوا ہے جنہوں نے اس کی نعمتوں کا مزہ چکھا ہے وہ وہ ہیں جو اسے جانتے ہیں۔

"جہالت سے چلنے والے کاروبار کے بیجوں کو "بھوننا

انسان اپنی مرضی سے اپنی تقدیر خود ترتیب دیتے ہیں، اپنے ارادوں اور اعمال کے ذریعے اپنی قسمت کا تعین کرتے ہیں، اگر آپ ایسا کرنے کا انتخاب کرتے ہیں تو آپ خود کو مصائب سے آزاد کر سکتے ہیں، اگر آپ ایسا کرنے کا انتخاب کرتے ہیں تو خدا، جس کا جوہر محبت ہے، نہیں چاہتا کہ اس کا محبوب غلط اعمال اور غلط سوچ کے نتیجے میں درد کی تباہ کاریوں سے دوچار ہو، اس نے انسانیت کو عقلمندی کی طاقت، غیر

دانشمندانہ انتخاب اور انتخاب کی آزادی سے نوازا ہے۔ دکھ اور تکلیف اپنے اور دوسروں پر

آپ کو آزاد ہونا چاہیے اور کسی کو اپنے فیصلوں پر حکم دینے یا آپ پر غلبہ پانے کی اجازت نہ دیں، اپنے اردگرد کے ماحول، رسوم و رواج یا نقصاندہ روایات کو آپ کو محدود نہ ہونے دیں اور اپنے طرزِ زندگی کو کنٹرول کرنے کے لیے حکمت سے کام لیں، اپنے ضمیر کی بات سنیں، اور کسی بھی کوشش کو شروع کرنے سے پہلے اپنے اعمال کے نتائج پر غور کریں، اپنے نامناسب رویے سے دوسروں کو نقصان پہنچانے سے گریز کریں، اور خدا کی مدد اور رہنمائی حاصل کریں۔

جب تک کوئی شخص غصے، حسد اور حسد کا شکار ہے، وہ آزاد نہیں ہے، انہیں اپنے جذبات اور اعمال کا مالک بننا چاہیے، اور اپنے آپ کو تباہ کن جبلتوں، بے لگام جذبات اور غلط خواہشات سے آزاد کرنا چاہیے۔

اگر آپ اپنے ساتھ پوری طرح ایماندار ہیں تو حکمت آپ کی سوچ کو سہارا دے گی، درستگی آپ کے فیصلے کی رہنمائی کرے گی، اور سمجھ آپ کے ذہن کو روشن کرے گی۔

جہالت کی وجہ سے ماضی کے اعمال کے بیجوں کو غور و فکر کی آگ میں بھوننا چاہیے تاکہ وہ دوبارہ اگنے اور بڑھنے سے قاصر ہو جائیں یہ فریب کے شدید حملوں کو پسپا کرنے اور ناکام بنانے کا طریقہ ہے۔

کائناتی وہم - یا شیطان - انسان کو جھوٹے وعدوں اور دلکش فتنوں سے دھوکہ دیتا ہے کہ وہ شہوانی لذتوں کے سراب کی پیروی کرے، اور اس کی صلاحیتوں کو قابو میں رکھتا ہے کیونکہ وہ اس سے دنیاوی خوشیوں کا وعدہ کرتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، اور اس طرح اسے حقیقی خوشیوں کے پھلوں کو چکھنے سے روکنے کے لیے سخت محنت کی جاتی ہے جو اس باغ کی فراوانی میں موجود ہے۔

عقلمند لوگ سچائی اور وہم کے درمیان فرق کو جانتے ہیں اور یہ سمجھنے میں ماہر ہوتے ہیں کہ جیسے جیسے وہ غور و فکر میں گہرائی میں اترتے ہیں، وہ آزاد مرضی کی اہمیت اور صحیح کرنے کے لیے انتخاب کی آزادی کے استعمال کی ضرورت سے بخوبی واقف ہو جاتے ہیں اور نقصان دہ نتائج اور ناخوشگوار نتائج والے اعمال سے اجتناب کرتے ہیں۔

روزانہ کی عکاسی

آج میں جہالت کی اس تصویر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا جو میرے اندر روح کی حرمت کو ناپاک کرتی ہے، اور میں یاد رکھوں گا کہ خدا کا سب سے مقدس نور میرے وجود پر مسلسل چمکتا ہے اور میرے دماغ اور روح سے وہم کے اندھیرے کو دور کرتا ہے، اور جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہ مجھے کبھی نہیں چھوڑتا۔

زندگی کی ہر لہر کے نیچے الٰہی موجودگی کا بے بہا سمندر اور دل کی ہر دھڑکن کے پیچھے کائناتی احساس کا لامحدود سمندر ہے۔

ہر رات میں اپنے آپ کو یقین دلاؤں گا کہ میں جسم نہیں ہوں۔

بلکہ وہ روح جو جسم میں آباد ہے۔

اور یہ کہ میرا روحانی وجود ہمیشہ کے لیے لافانی ہے۔

جب میں جاگوں گا، مجھے دوبارہ اس کی تصدیق کرنا یاد رہے گا۔

نیند کے ڈھانچے میں میں اپنی طاقت کو بحال اور تجدید کروں گا، لیکن یہ کافی نہیں ہے کہ مجھے خاموشی اور غور و فکر کی ایک پناہ گاہ کی ضرورت ہے جہاں میں ہر روز اپنے شعور کے افق کو تلاش کرنے اور اپنی روح کے رازوں کو دریافت کرنے کے لیے پیچھے ہٹ سکتا ہوں۔

میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ خدا مجھے ایک لمحے کے لئے بھی نہیں چھوڑتا، اور میرے مادی حالات چاہے کچھ بھی ہوں، میں خدا سے مالا مال رہتا ہوں کیونکہ اس کے فضل کی فراوانی مجھ میں مسلسل جاری رہتی ہے۔

محبت خدا کی خاموش پکار ہے تمام زندہ اور بے جان مخلوقات کو اس کی وحدانیت کے گھر میں واپس آنے کے لیے

محبت ترقی اور تجدید کے باغات میں جنم لیتی ہے، اس لیے میں ہمیشہ اپنے آپ کو تجدید کرنے اور کامیابی کی راہ پر آگے بڑھنے کے لیے اپنے جذبے کو تحریک دینے پر کام کروں گا۔

آج میں دو انتہاؤں سے بچوں گا: باطل اور منفی، اور میں یاد رکھوں گا کہ خدا میرے ذریعے کام کرتا ہے اور اگر میں اس کی موجودگی کو چھووں گا تو میں تمام برائیوں سے محفوظ رہوں گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ زندگی کا مقصد خوشی ہے، خود غرض خوشی نہیں جو دوسروں کو چھوڑ دیتی ہے، بلکہ خوشی جو انہیں شامل کرتی ہے اور انہیں خوش کرکے مضبوط ہوتی ہے۔

چاند کے پیچھے سب سے بڑا پورا چاند ہے، سورج کے پیچھے خدا کی طاقت اور قوت ہے، اور انسانی ذہن کے پیچھے آفاقی ذہن ہے، اس لیے "میں خود کو چھوٹے نفس تک محدود نہیں رکھوں گا: "انا

اے خُداوند، اگر ہم پورے دل سے تجھے ڈھونڈتے ہیں، تو آپ ہمارے لیے دروازے کھول دیں گے اور ہمیں آپ کے قریب جانے اور آپ کو جاننے کے لیے ہر وہ چیز بھیج دیں گے جس کی ہمیں ضرورت ہے۔

میں اپنے ذہن کو کھلا اور قبول کرنے والا رکھوں گا، اور پھر میں ہر اس چیز میں خدا کو دیکھوں گا جو عظیم اور عظیم ہے، اور مجھے احساس ہوگا کہ میں اس کی بابرکت موجودگی کے ساتھ بہت اہم رابطے میں ہوں۔

جب میں غور و فکر کی خوشی کے لیے آنکھیں کھولوں گا تو اندھیرا چھٹ جائے گا اور ایمان کی روشنی مجھے روشنیوں کی بادشاہی میں لے جائے گی جہاں خدا انتظار کر رہا ہے۔

میں یاد رکھوں گا کہ جہالت تمام جسمانی، دماغی اور روحانی بیماریوں کا ذریعہ ہے، اس لیے میں خدا کے نور کو دیکھ کر جہالت کے اندھیروں کو دور کروں گا۔

آج میں دانش کے دوستوں سے ان کی کتابوں اور تعلیمات کے ذریعے رابطہ قائم کروں گا، میں سنجیدہ، فکری مطالعہ کے دروازوں سے داخل ہوں گا۔

فکر کی حیرت انگیز اور حیرت انگیز دنیاؤں کے لیے میں خدا کے بارے میں متاثر کن کتابیں اور مواد پڑھوں گا، جو تمام تر الہام اور عظیم خیالات کا منبع ہے۔

خدا نے ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایسی غیر معمولی طاقت سے نوازا ہے کہ وہ کوئی ایسی غیر معمولی تخلیق کر سکے جو کسی اور کے پاس نہیں ہے یہ تخلیقی اقدام کی طاقت ہے، اور اس لیے میں اس طاقت کو فروغ دینے کی پوری کوشش کروں گا۔

اے میرے پیارے خدا، میں جانتا ہوں کہ میں اپنے اندر الوہیت کی چنگاری رکھتا ہوں، اس لیے میں اپنی سرگرمیاں انتھک محنت سے جاری رکھوں گا، اور میری زندگی کا کارواں اپنا سفر جاری رکھے گا، یہ جانتے ہوئے کہ تیری لامحدود تخلیقی قوتیں میری مدد کرتی ہیں، میری خواہش کو بلند کرتی ہیں، اور میرے عزم کو تقویت دیتی ہیں۔

آج میں عمل کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچوں گا کہ عادت مختلف اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور اعمال کا اندازہ ان کے نفسیات پر اثر سے لگایا جا سکتا ہے، اس لیے میں بری عادتوں سے خود کو چھڑانے کی پوری کوشش کروں گا۔

خُداوند، میری مرضی کو مضبوط کرنے میں میری مدد کریں اور عادتوں کو مجھے غلام نہ بننے دیں، میری رہنمائی کریں تاکہ میں اندرونی اور بیرونی نظم و ضبط کے ذریعے روحانی طور پر ترقی کر سکوں

خدا کے بغیر کوئی سلامتی نہیں ہے اس کے بغیر خوشی نہیں ہے اس کے بغیر محبت نہیں ہے اس کے بغیر امن نہیں ہے خدا کے بغیر زندگی نہیں ہے۔

آپ کو میرا سلام
میں نے گانوں سے دھنیں لیں۔
اور اشعار اور اشعار سے نرم جذبات سامنے آئے
امرت سے امرت نکالی گئی۔

اور اس نے پھولوں اور گلابوں کی خوشبو جمع کی۔
میں نے تمام ذہنوں سے خیالات لیے
اور میں اپنی محبت سے روح لایا
اور آسمانی جسموں کی سمفنی وصول کی گئی۔
اور میں نے ساری زندگی سے طاقت حاصل کی۔
میں نے اپنی تمام دعاؤں سے تیری رحمت کو کشید کیا ہے۔
اور میں نے آپ کی محبت کو اپنے دل میں بسایا
اور میں نے خاموشی کے جوہر کو پکڑ لیا۔
اور میں نے اپنی عقیدت کے برتن سے آرزو اور تڑپ نکالی۔
اور میں ان سب کو آپ کے پاس لایا ہوں۔
تم اپنے چھپنے کی جگہ سے باہر کیوں نہیں آتے؟
اور تم نے میری طرف سے میری عاجزانہ پیشکش قبول کی؟
ماسٹر پرمہنس یوگنند
کالے انگور کی کہانی
جیسا کہ استاد پرمھانسا نے بیان کیا ہے۔
بڑے ثبوت بعض اوقات چھوٹی خواہشوں سے بھی ملتے ہیں۔

ایک بار، جب میں اپنے ایک دوست کے ساتھ بوسٹن میں تھا، میں نے کالے انگوروں کا ایک بڑا گچھا دیکھا اور اسے خریدنا چاہا، لیکن اس کی قیمت 3$ تھی [ستر سال سے زیادہ پہلے]، اور میں نے کسی کو کہتے سنا، "!کیا وہ فضول خرچ نہیں ہے؟"

میں نے انگور نہ خریدنے کا فیصلہ کیا اور اندرونی تصدیق پا کر میں نے اپنے آپ سے کہا: "خدا جانتا ہے کہ مجھے وہ انگور چاہیے اور وہ مجھے دوبارہ انگور دے گا۔"

تقریباً چھ ماہ بعد، ایک شام میں پھلوں کی دکان میں گیا اور کچھ ایسے ہی انگور خریدے جو میں نے پہلے دیکھے تھے، اپنے آپ سے کیا ہوا وعدہ بھول گیا تھا کہ جب تک اللہ مجھے انگور نہ دے دے میں انتظار کروں گا، فوراً ہی میں نے اپنے اندر کی الہی آواز سنی کہ وہ انگور واپس کر دو۔

میں نے مڑ کر دکاندار سے کہا، "مجھے انگور کی بجائے ایک شہد کا خربوزہ دو" وہ آدمی پریشان نظر آیا، لیکن اس نے میرے کہنے کے مطابق کیا اور میں خربوزہ لے کر چلا گیا۔

جب میں گھر پہنچا تو مجھے ایک ڈبہ ملا جس میں سیاہ انگوروں کے دو گچھے تھے جس میں کوئی لیبل نہیں لگایا گیا تھا، جس نے میرے تجسس کو جنم دیا تھا کہ وہ مجھے کس نے دیا ہے، میں نے ایک مہینے تک یہ جاننے کی کوشش کی کہ یہ کون ہے، اور ایک دن میں نے دوبارہ خدا کی آواز سنی، اور مجھے یقین دلایا کہ ایک شام جب میں اسے لیکچر دے رہا تھا، تو

میں نے حاضرین کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا، مجھے بتاتا ہے کہ تم وہی ہو جس نے مجھے انگور دیے تھے"

اس نے نفی میں جواب دیا، لیکن بعد میں اس نے مجھ سے اعتراف کیا کہ کیا ہوا تھا، جب وہ مراقبہ کر رہا تھا تو اس نے ایک بڑی روشنی اور ایک ہاتھ میں کچھ کالے انگور پکڑے ہوئے دیکھے، اور اس کے ذہن میں سب سے مضبوط خیال یہ تھا کہ وہ جا کر یوگنند کے لیے یہ انگور خرید لے۔

اس نے کہا کہ اس نے ایک گچھا خریدا اور پھر دوسرا، حالانکہ اسے اب بھی یقین تھا کہ یہ رویا محض ایک فریب ہے۔ پھر اس نے دعا کی اور اس پر یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ خواب سچا تھا اور یہ خدا کی طرف سے چاہتا تھا کہ وہ انگور خرید کر مجھے دے دے۔

ایک خلا جس کو پُر کرنا مشکل ہے۔

یہ وقت ہے کہ انسان ان قوتوں کو متحرک کرے جو اس کے اندر سچائیوں کو ظاہر کرتی ہیں، کیونکہ خوشی اس وحی سے جڑی ہوئی ہے۔ جو لوگ ان ذاتی افقوں تک پہنچنا چاہتے ہیں انہیں بامقصد کوششیں کرنی چاہیئں اور ذہن کو تخلیقی خیالات سے پروان چڑھانا چاہیے تاکہ ان سچائیوں کو چھونے کے لیے جو خدا نے ان کے اندر رکھی ہیں اور ان بابرکت طاقتوں سے فائدہ اٹھائیں جو ان کے اندر موجود ہیں۔

جو شخص الٰہی بہار سے روحانی مسرت کے امرت کو چکھٰ بغیر جسمانی حواس کو مطمئن کرنا چاہتا ہے، جو تمام تر اطمینان اور مسرت کا سرچشمہ ہے، وہ کھوئی ہوئی سرمایہ کاری کرتا ہے اور اس کی فکری فصل بہت کم ہوگی۔

جو لوگ خدا کو جاننا چاہتے ہیں وہ خدا کی طرف سے ان کی خواہش کو پورا کرے گا کیونکہ وہ فیاض اور مہربان ہے تاہم، زیادہ تر لوگ دنیاوی خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں، اپنے آپ کو مادی خوشیوں سے تسلی دیتے ہیں جو قائم نہیں رہتی ہے، اور وہ اسے حاصل نہ کرنے یا حاصل نہ کرنے کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں!

یہاں تک کہ جو لوگ مالی طور پر کامیاب ہیں وہ بھی آخر کار اپنی زندگی میں ایک خلا محسوس کریں گے جس کو پُر کرنا مشکل ہے، جب کہ جو لوگ اپنی زندگی کو خدا سے جوڑتے ہیں وہ امیر، طاقتور، اور اطمینان اور خوشحالی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

حکمت کے احکام کو نظر انداز کرنا اور ضمیر کی آواز کو نظر انداز کرنا ٹیڑھی، پھسلن، خطرناک اور دکھی راہوں کی طرف لے جاتا ہے، جب کہ راستبازی کے راستے پر چلنے سے طوق سے نجات ملتی ہے اور صحیح کام کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے، نہ کہ گمراہی اور گمراہی کی عادت سے۔

خوشی کی تلاش کرنے والے عقلمند لوگوں کے تجربے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جنہوں نے زندگی کی مشکلات سے نمٹا ہے اور ان کا حل تلاش کیا ہے۔

درحقیقت، جو بھی خدائی مقاصد کے ساتھ موافقت کرتا ہے وہ اطمینان اور سکون کے سمندر میں تیرتا ہے، اور وہ واقعی خوش قسمت ہے

جو خدا کے بارے میں سوچتا ہے، خدا اس کے بارے میں سوچتا ہے، اس کی زندگی کو نعمتوں سے بھرتا ہے اور اسے نعمتوں کے امرت کا ذائقہ عطا کرتا ہے۔

آئیے اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہماری روح میں آجائے
یہ ہمارے دلوں میں روحانی خواہشات کو بیدار کرتا ہے۔
درحقیقت، الہی ملاپ ایک ایسی لذت ہے جو باقی تمام لذتوں سے بالاتر ہے۔
مبارک ہے وہ جو کائناتی دل کو چھونے کے قابل ہے۔
جب شاگرد اپنی زندگی کو یکجا کرنے کی خواہش پر قابو پاتا ہے۔
اعلیٰ شعور کے ساتھ
وہ مادی رکاوٹوں سے بچنے کی اہمیت کو محسوس کرتا ہے۔
شفاف اور شفا بخش کمپن کے ساتھ جڑنا
اور جب اس کی خواہش زیادہ ضروری ہو جاتی ہے۔
خدا اس کی روح میں ایک راستہ کھولتا ہے۔
وہ آسمانی خوشبو میں سانس لیتا ہے۔
اور اس کے ذریعے وہ الہی نور کی جھلک دیکھتا ہے۔
سستے لالچ اپنی اپیل کھو دیتے ہیں
اس کی روح نفیس مٹھاس کے ادراک پر کھانا کھاتی ہے۔
اور جب وہ اپنے حواس کو معرفت کے میٹھے پھلوں کے منبع کی طرف لے جاتا ہے۔
اور سب سے شاندار موجودگی کا وشد ادراک
وہ اس دنیا میں اس کا پابند ہوئے بغیر رہتا ہے۔
اُس کی خوشی کسی ایسے شخص کی خوشی سے زیادہ ہے جسے قیمتی جواہرات کا خزانہ ملا ہے۔
تو کون اس کے کنکشن کے بارے میں جاننے کے لئے پرعزم ہے؟
وہ زندہ بہار
یہ زندگی کے مقصد سے مکمل ہم آہنگ ہے۔
اس کی ہر کوشش خدا کی بے شمار برکتوں اور مدد سے ملتی ہے۔
وہ جو سوچنے اور رازوں کی تلاش میں کبھی باز نہیں آتا

وہ کبھی بھی مطلوبہ مقصد سے محروم نہیں ہوتا
خدا اس کی کوششوں کا صلہ دے۔
وہ اسے اس کی کوششوں کا بدلہ دیتا ہے۔
اور اسے واضح فتح عطا کی جائے گی۔

مقناطیسیت: اس کی نشوونما، رکاوٹیں اور فوائد

ایک شخص اپنی پسند کی مقناطیسیت پیدا کر سکتا ہے، چاہے وہ خدا کی اعلیٰ طاقت کو اپنی طرف متوجہ کرے، ذہنی قوتیں حاصل کرے، یا روزمرہ کی زندگی کی ضروریات کو اپنی طرف متوجہ کرے۔

خدا نے بنی نوع انسان کو ایک جسم دیا ہے اور ہمیں اس کی دیکھ بھال کرنی چاہیے۔ جو لوگ اپنی جسمانی مقناطیسیت کو صرف اور صرف مادی اثاثوں اور ذہنی طاقت کے لیے استعمال کرتے ہیں وہ آخرکار دھوکے کا شکار ہوں گے تاہم جو لوگ اپنی روحانی مقناطیسیت کو پروان چڑھاتے ہیں وہ اس بابرکت طاقت کو ان کی ضروریات پوری کرتے ہوئے ان کی تمام مادی خواہشات کو پورا کرتے ہوئے پائیں گے۔

ایک عالمگیر قانون ہے جو مؤثر طریقے سے کام کرتا ہے، اور میں نے اپنی زندگی میں اس کا تجربہ کیا ہے اور تصدیق کی ہے کہ یہ کام کرتا ہے۔

ایک شخص کے لیے ایک مضبوط، صحت مند جسم کا ہونا ضروری ہے جو دماغ کے حکموں کا جواب دیتا ہے، تصور کریں کہ ایک سست، غیر متحرک شخص بغیر خواہش اور توانائی کے کام کرنے جا رہا ہے، پھر تصور کریں کہ ایک گھوڑا ریس ٹریک پر سرپٹ دوڑنے کے لیے تیار ہے جیسے ہی اسے شروع کرنے کا اشارہ ملے، جسم کو اس طرح ہونا چاہیے۔

بعض اوقات ہم کچھ ایسے بوڑھے لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کی صحت اچھی ہوتی ہے اور جوانی کی توانائی رکھتے ہیں ان کے جسم جوان اور مقناطیسیت سے بھرپور نظر آتے ہیں اور عمر کے باوجود پرکشش شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔

نالوں کی توانائی کا مشاہدہ کریں کہ slouching اور slouching لوگ کس طرح اپنی نشستوں پر بیٹھتے ہیں؛ کچھ سست اور نیند میں نظر آتے ہیں، اس قدر کہ جیسے ہی آپ انہیں دیکھتے ہیں، آپ کو تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے دوسرے سیدھے بیٹھتے ہیں، اور آپ جانتے ہیں کہ ان کی ایک متحرک موجودگی ہے۔ جس لمحے آپ انہیں دیکھتے ہیں، آپ ان سے جڑ جاتے ہیں۔

جو لوگ اپنے آپ کو جھک کر بیٹھنے دیتے ہیں اور لاپرواہی سے ناقص کرنسی کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی کے گھماؤ اور جھکنے میں حصہ ڈالتے ہیں اس قسم کے بیٹھنے سے نفسیاتی حالت بھی متاثر ہوتی ہے اور منفی

سوچ کو پروان چڑھاتی ہے۔ جو لوگ سیدھے اور اچھی کرنسی کے ساتھ بیٹھتے ہیں وہ زیادہ مثبت اور پر امید ہوتے ہیں۔

جو لوگ – خاص حالات کی وجہ سے – سیدھا نہیں بیٹھ سکتے ہیں وہ اپنی امید پرستی، مثبت نقطہ نظر اور مضبوط ذہنی موجودگی سے اس کی تلافی کر سکتے ہیں۔

اپنے ذہن کو ہمیشہ اس پر مرکوز رکھیں کہ آپ جو کچھ بھی کر رہے ہیں، خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا یا معمولی کیوں نہ لگے، ساتھ ہی ساتھ اپنے ذہن کو لچکدار رکھتے ہوئے اگر ضروری ہو تو آپ کسی دوسری دلچسپی کی طرف منتقل ہو سکتے ہیں، لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر کام مکمل ارتکاز کے ساتھ کریں، کیونکہ اس سے آپ کے کرشمے میں بہت اضافہ ہو گا۔

کسی بھی شعبے میں زیادہ تر کامیاب کاروباری افراد مقناطیسی طاقت کو استعمال کرنے کا طریقہ جانتے ہیں خود پر کنٹرول مقناطیسی اثر و رسوخ فراہم کرتا ہے، جیسا کہ جذبات اور تحریکوں سے متاثر نہ ہونے والا متوازن ذہن رکھنے کے لیے جذباتی تحریکوں کو طاقت میں تبدیل ہونا چاہیے — ذہنی سرگرمی میں — اور اس مقناطیسی طاقت کو ظاہر کرنے کے لیے عقل کو جذبات پر حکومت کرنا چاہیے۔

ذہانت جذبات کے ساتھ مل کر مقناطیسیت پیدا کرتی ہے۔ مقناطیسیت والا شخص اعتماد کے ساتھ بات کرتا ہے۔ وہ عقلی طور پر بولتا ہے۔ لیکن اپنے الفاظ کو احساس سے دوچار کرتا ہے۔ ہمیں اپنی ہر بات میں ایماندار ہونا چاہیے لیکن ایمانداری کا مطلب دوسروں کو پریشان کرنا یا شرمندہ کرنا نہیں ہے۔

سبزیاں اور پھل مقناطیسی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں، خاص طور پر پھل، جو ہاضمے میں رکاوٹ یا رکاوٹ نہیں بنتے، اس کے برعکس، پروٹین اور نشاستے کا زیادہ استعمال جسم میں زہریلے مادوں کو جمع کرنے کا باعث بنتا ہے، کوئی بھی بیمار عضو جسم میں عدم توازن پیدا کرتا ہے، خاص طور پر معدے کو صحت مند اور صحیح طریقے سے کام کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر، پیٹ میں گیس تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ اور اس طرح اس کی مقناطیسی خصوصیات کو منفی طور پر متاثر کرتی ہے۔

زیادہ مقدار میں کھانا کھانے کے ناپسندیدہ نتائج ہوتے ہیں، جب کہ روزہ رکھنے سے انسان کے کرشمے میں اضافہ ہو سکتا ہے، جیسا کہ کبھی کبھار کھانا چھوڑنا بھی ہو سکتا ہے، تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں کہ خود کو بھوکا مارنا کسی کی صحت کو نقصان پہنچانے کے لیے دن میں تین بار گوشت کھانے والوں کی نظر کمزور ہوتی ہے اور کرشمہ کم ہوتا ہے، اس

کے باوجود صرف مناسب غذائیت ہی کافی نہیں ہے۔ زندگی میں صحیح سوچ، عمدہ اخلاق اور راست اخلاق بھی ضروری ہے۔

دوسروں پر مقناطیسیت کے اثرات اور اس کے مزید رازوں کے بارے میں مستقبل میں آپ سے بات کرنے کی امید ہے۔

اور میں تجھے اپنی محبت کے باغ میں کھلتا دیکھتا ہوں۔
میں آپ کو اپنے خیالات کے اندر محسوس کرتا ہوں۔
میں اپنے گہرے جذبات میں آپ کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں۔
اور میں تجھے اپنی محبت کے باغ میں کھلتا دیکھتا ہوں۔
مجھے اپنی موجودگی کی خوشبو سے معمور کر
میں تیری بابرکت خوشبو سے مستفید ہوں۔
آسمان اور ستاروں کے پار سے میرے پاس آؤ
اور خیالات اور احساسات
مجھے اپنا سب سے مقدس چہرہ دکھائیں۔
مجھے اپنی روح میں تیری موجودگی کا احساس دو
اور وہ لوگ جو میرے آس پاس ہیں۔
ہر جگہ
میں نے عمر بھر تجھے ڈھونڈا ہے۔
خواہشات اور عزائم کے راستوں پر
اور اب مجھے احساس ہوا کہ تم میرے اندر بستے ہو۔
اور یہ میرے سب سے مقدس جذبات کو متاثر کرتا ہے۔
اب مجھ سے مت چھپاؤ
جذبات کے پھولوں کے پیچھے
خیالات اور روح کی نبض
میری روح کو اپنی حکمت کے جواہرات سے مزین کر
اور مجھے اپنی نعمتوں کے جھونکے عطا فرما
مجھ سے وہ اندھیرا دور کر جس نے تجھ پر پردہ ڈال رکھا ہے۔
میری نظر اور میری بصیرت کے بارے میں
اے وہ جو ستاروں اور نیلے آسمان سے پرے ہے۔
اور فضا کی تہوں سے پرے اور تمام مخلوقات اور مخلوقات
میری محبت کی سرگوشیاں قبول کرو
میرے وجود کو اپنی محبت، اپنی روشنی اور اپنے سکون میں غرق کر دو
وہ روشنی اور ابدیت کے خزانے۔

وہ دن آئے گا جب میں اس دنیا کو الوداع کہہ دوں گا، لیکن جب تک میں اس زمین پر رہوں گا، میری سب سے بڑی خوشی ان لوگوں کے

سامنے خدا کے عجائبات بیان کرنے میں ہے جو مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں، اور میری خواہش اس الٰہی روشنی کے لیے ان کی آرزو کو بڑھانے میں ہے جس نے مجھے ناقابل بیان سکون، آزادی اور تحفظ دیا ہے۔

کائنات کی تاریخ، اپنی تمام چھوٹی تفصیلات کے ساتھ، ابدیت کے خزانوں میں محفوظ ہے، یہ ایک اور جہت ہے یہاں اس محدود دنیا میں، ہم لمبائی، چوڑائی، موٹائی اور اونچائی کو محسوس کرتے ہیں، لیکن ایک اور سطح ہے جہاں یہ جہتیں موجود نہیں ہیں، اس آسمانی جہاز میں سب کچھ شفاف ہے - ہر چیز شعور کا احساس ہے اور احساس کا احساس ہے سونگھنا ہمارے احساسات، خیالات اور جسم سب شعور ہیں اور جس طرح ہم خوابوں میں دیکھ، سن، سونگھنے، چکھنے اور لمس کر سکتے ہیں، اسی طرح ہم ان تمام حواس کو خالص، شفاف شعور یا احساس کے ساتھ اعلیٰ جہانوں میں محسوس کر سکتے ہیں، یہ بالکل وہی ہے جو میں ابھی دیکھ رہا ہوں جیسا کہ میں اس وقت بول رہا ہوں کہ میں اس جسم میں نہیں ہوں۔ بلکہ، میں ان تمام چیزوں کا حصہ ہوں جو موجود ہیں اور جو چیزیں میں دیکھ رہا ہوں وہ میرے لیے اتنی ہی حقیقی ہیں جیسے آپ میرے لیے ہیں۔

ہر جگہ خدا کو دیکھنے کے لیے بیدار ہونا چاہیے اور خواب اور حقیقت میں فرق جاننے کے لیے میں اکثر اس جگہ پر لامتناہی دیکھتا ہوں جہاں میں ہوں، اور میں اس جگہ کو لامحدودیت میں دیکھتا ہوں، ہر چیز اس ابدی ذریعہ سے زندگی مستعار لیتی ہے۔

بچپن میں، میں نے دن رات بیٹھ کر دعا کی، لیکن کوئی جواب نہیں تھا، ایک طرف، میں نے انسانیت کو دیکھا، اور دوسری طرف، ابدیت، جو مجھ سے بات نہیں کرتی تھی، حالانکہ میں سمجھتا تھا کہ میں اکیلا ہوں اور سب نے مجھے چھوڑ دیا ہے، لیکن خدا نے مجھے نہیں چھوڑا، کیونکہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ چھپ کر میرے خیالات اور احساسات کے پیچھے موجود تھا، اور جب میں نے اپنے اندر کو نور سے بھرا ہوا دیکھنا شروع کیا تو میرے اندر اس قدر نورانی روشنی پھیل گئی۔ خوشبو

میں درختوں کی جڑوں اور ان میں سے رس کو بہتا ہوا دیکھ سکتا تھا، اور میں نے خدا کے قریب محسوس کیا جس نے مجھے تسلی دی اور میرے دل کو سکون بخشا، میں نے دن رات اس سے بار بار دعا کی اور پکارا، اور جب چیزیں میرے لئے اپنی چمک اور معنی کھو گئیں، میں نے اس خوف سے دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس میں خوشی بھی شامل ہے، اس خوف سے کہ یہ محض مادی ہے، پھر میں نے خدا کو ہمیشہ کے ساتھ پایا۔

دنیا مجھے چھوڑ دے لیکن خدا مجھے ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑے گا خدا ہی سب کچھ ہے یہ ہال اور اس کے گرد کائنات میرے شعور کے پردے پر چلتی ہوئی تصویروں کی طرح تیرتی ہے میں دیکھتا ہوں اور کچھ نہیں دیکھتا سوائے پاکیزہ روح، شفاف روشنی اور نرم آگہی، میرے جسم کی تصویر، تمہارے جسموں کی تصویریں، اور دنیا کی تمام چیزیں جو مجھے ایک روشنی نظر آتی ہیں، جب میں روشنی نہیں دیکھتا ہوں

جب آپ اسکرین کو دیکھتے ہیں، تو آپ کو حرکت پذیر تصاویر نظر آتی ہیں، لیکن جب آپ پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں (روایتی سنیما میں)، تو آپ کو اسکرین پر صرف روشنی کی ایک کرن نظر آتی ہے، یہ ناقابل یقین لگتا ہے، لیکن یہ سچ ہے۔

میں ان باتوں کے بارے میں بات کرتا تھا لیکن اب میں ان لوگوں سے بات نہیں کرتا جو لاتعلق اور بے پرواہ ہیں لیکن خدا نے مجھے اس بار آپ سے بات کرنے کی اجازت دی ہے تاکہ آپ جان لیں کہ خدا کے سوا جینے کے لائق کوئی چیز نہیں ہے۔

سب کچھ عارضی ہے اس کے لیے دعا کرو جو باقی رہے اور ختم نہ ہو۔

یہاں محبت کے پھولوں کا گلدستہ ہے۔
دوسروں کے لیے ہماری محبت قابل حصول ہے۔
آپ کے فیاض ہاتھ کا شکریہ
محبت کے احساس کے زور پر
پھر، ہمیں آپ کے سامنے پیش کرنے کی ترغیب دیں۔
ہماری زبردست محبت اور جلتی آرزو!
آپ نے ہمیں باپ اور مائیں دی ہیں۔
بھائیو اور بہنو
کزن
ساتھی
بچے اور دوست
شاید ہم آپ سے محبت کرنا سیکھ لیں گے۔
مختلف تاثرات اور لطیف فطری اختلافات کے ساتھ
ہر قسم کے انسانی رشتوں کے لیے
اے ہمیشہ سے محبت کرنے والے،
اے اعلیٰ ترین پڑوسی!
مجھے گلدستے کو چوٹی لگانے کا طریقہ سکھائیں۔
انسانی محبت کے تمام پھولوں سے
اور میں اسے تیرے بابرکت ہیکل میں نذرانے کے طور پر رکھتا ہوں۔

لیکن اگر میں قاصر ہوں۔
آپ کو پورا پیکج پیش کرنے سے لے کر
وفاداریوں کی کثرت اور اوورلیپ کی وجہ سے
میں ایک پھول چنوں گا۔
بہترین اور تازہ ترین پھولوں میں سے ایک
اور میں اسے تیری بابرکت چوکھٹ پر رکھتا ہوں۔
مجھے امید ہے کہ آپ اسے میری طرف سے قبول کریں گے!
زندگی کے ڈنک اور اچانک دھچکے
اے آفاقی قانون کے رب
میرے زخموں اور زخموں کو برداشت کرنے میں میری مدد کریں۔
مصیبتوں اور مصیبتوں سے پیدا ہوئے۔
سجاوٹ اور نظم و ضبط کے تمغے
آپ کے الہی انصاف کے ہاتھ سے مجھے عطا کیا گیا۔
وہ جو جانبداری نہیں جانتا
میری روزمرہ کی جدوجہد کو وہم اور فریب کے تریاق کے طور پر کام کرنے دیں۔
اور مجھے جھوٹی دنیاوی خوشی کی جھوٹی امیدوں سے نجات دلانا
اگر صرف وہ آنسو جو میں نے دوسروں کی بدتمیزی کی وجہ سے بہائے
میرے دماغ سے چھپے ہوئے داغ اور دھبے دھو دے۔
اور خلل کے پکیکس کی ہر تیز ضرب کو کھولنے دیں۔
میرے اندر حکمت اور سمجھ کی نئی گہرائیاں
کاش اس گھنے مادی وجود کی تاریکی مجھے ڈرا دے۔
تاکہ میں تیری پاکیزگی کے افق اور تیری شفا بخش روشنی کی تلاش میں جلدی کروں
زندگی کے ڈنک اور اچانک دھچکے مجھے مجبور کر دیتے ہیں۔
تاکہ میں چیخ چیخ کر تیری مدد کی التجا کروں
اور میری زندگی کی مٹی میں پیوست دردناک حالات کو ننگا کرنے کے لیے
آپ کی تسلی کے ہمیشہ بہتے، وافر چشموں کے بارے میں
کاش کھردری کی بدصورتی دوسروں میں ہوتی
یہ مجھے اپنے آپ کو نرمی اور مہربانی سے آراستہ کرنے پر مجبور کرتا ہے۔
اور میرے ساتھیوں کی تکلیف دہ باتیں مجھے یاد دلائیں کہ صرف میٹھے الفاظ استعمال کروں

خواہ بُرے دماغ مجھ پر پتھر پھینکیں۔
تو مجھے اچھے ارادے کے ساتھ دوستانہ میزائلوں کے ساتھ جواب دینے دیں۔
چمیلی کے درخت کی طرح اپنے خوشبودار پھول بکھیر رہے ہیں۔
اس ہاتھ پر جو کلہاڑی کو اپنے تنے پر لے آئے
یوں برداشت کی گلاب کی پنکھڑیاں بکھیر دوں
ہر اس شخص کے لیے جو میرے ساتھ سرد مہری اور دشمنی سے پیش آتا ہے۔

اس دنیا میں امن و سکون سے کیسے رہنا ہے۔

یہ دنیاوی زندگی ایسی نہیں ہے جو لگتا ہے اس پر بھروسہ نہ کریں، کیونکہ یہ چست، فریب اور مایوسیوں سے بھری ہوئی اور ٹوٹی ہوئی امیدوں سے بھری ہوئی ہے، یہاں کاملیت نہیں مل سکتی، میں آپ کو زندگی کی ایک غیر حقیقی تصویر نہیں دینا چاہتا، یہ دنیا جنت نہیں ہے، یہ ایک الہی تجربہ گاہ ہے جہاں خدا روحوں کو آزماتا ہے کہ آیا وہ بری خواہشات پر قابو پاتے ہیں، اور خدا کی خواہشات کو بہت اچھا بناتا ہے۔ تاکہ وہ اس کی بادشاہی میں واپس آجائیں۔

زندگی ہر طرح کے سانحات اور مزاح، آفات اور فسوں سے بھری ہوئی ہے یہ ایک وسیع، ہمیشہ بدلنے والا اور ان گنت شکلوں کا ہمہ جہتی تماشا ہے کوئی دو چیزیں بالکل یکساں نہیں ہیں ہر انسان کی زندگی منفرد ہے ہر ایک کی خصوصیات الگ الگ ذہنیت اور مختلف خواہشات ہیں۔

اگر ہمیں ہر روز ایک جیسے امتحانات کا سامنا کرنا پڑتا تو ہم بور اور زندگی سے اکتا جاتے یہاں تک کہ جنت بھی، اگر ہمیشہ ایک جیسی رہتی تو ہم اس کی تمنا نہ کرتے ہمیں تنوع اور تنوع پسند ہے اگر جنت نیرس ہوتی تو خدا کے اولیاء اور مقدسین اپنے آپ کو تفریح کرنے کے لئے زمین پر واپس آنے کی دعا کرتے! جنت کی مسلسل تجدید انتہائی خوشگوار انداز میں کی جاتی ہے، جبکہ زمین کی تجدید اکثر ہوتی ہے، لیکن ایک تکلیف دہ اور ناخوشگوار انداز میں

حالانکہ زندگی تھکا دینے والی اور دشوار گزار ہونے کے باوجود اکثر لوگ اس کے عادی ہو جاتے ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ جینے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے، اس زندگی کا روحانی زندگی سے موازنہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں، وہ اس دنیا کی تہوں میں چھپے ہوئے درد اور تھکن کی حد کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

حقیقت میں زندگی حقیقی نہیں ہے جس طرح پرانی فلمیں بار بار ریلیز ہوتی ہیں اسی طرح وہی پرانے واقعات بھی مختلف شکلوں میں اپنے آپ کو دہراتے ہیں۔

زندگی غیر معینہ مدت تک جاری رہنے کے باوجود، ماضی کی فلموں میں پیش کیے گئے وہی موضوعات یکے بعد دیگرے نظر آتے ہیں، درحقیقت تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے، اور لوگ وقت کے عجائب گھروں میں محض نمونے ہیں۔

زندگی کے سرپرائززز کو مکمل طور پر قبول کرنے کے لیے، انہیں معروضی اور غیر جانبداری سے قبول کریں، خوشیوں اور غموں، نفع و نقصان، کامیابیوں اور ناکامیوں میں توازن برقرار رکھنا چاہیے تاکہ ہمت اور خوداعتمادی کے ساتھ زندگی کے چیلنجوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔

تمام واقعات کے باوجود باطنی سکون برقرار رکھنا فریبی خواہشات پر قابو پانے کا بہترین طریقہ ہے۔ یہی میں نے ان عظیم ہستیوں سے سیکھا ہے جو وقت کے تغیرات سے متاثر نہیں ہوئے، ثابت قدم رہے اور آخر وقت تک ثابت قدم رہے حتیٰ کہ انبیاء بھی جب ظلم و ستم کا شکار ہوئے تو انہوں نے اپنے مقدس حواس کو نہیں کھویا اور نہ ہی کسی کو خدا سے محبت چھیننے دی۔

روحانی خوشی بذات خود ایک بابرکت تحفظ ہے اور سب کا سب سے بڑا قلعہ ہے آزمائشوں اور مصیبتوں کے درمیان، خدا کی عطا کردہ نعمتوں کو یاد رکھیں۔

آپ کی روح خدا کا مقدس مندر ہے، جہالت کے اندھیرے کو اس پاک جگہ کو ناپاک نہیں ہونے دینا چاہیے، روح کے شعور میں عزت، وقار، محفوظ اور پر سکون ہونا کتنا اچھا ہے! کسی سے نہ ڈرو اور نہ کسی سے نفرت کرو

اپنی محبت سب کو دیں خدا کی محبت کو محسوس کریں اور تمام لوگوں میں اس کی موجودگی دیکھیں اور اپنی شدید ترین خواہش کو اپنے دل میں اس کی مستقل موجودگی رہنے دیں یہ اس دنیا میں امن و سکون سے رہنے کا طریقہ ہے لیکن اس اندرونی اطمینان کا مزہ چکھنا اس وقت تک مشکل ہے جب تک کہ دل کے نخلستان میں خواہش کی تیز ہوائیں چلتی رہیں اور اس کے درختوں کو ہلا کر رکھ دیں۔

خواہشات انسان کے ماحول سے تشکیل پاتی ہیں وہ ہمارے حسی ادراک سے پیدا ہوتی ہیں اور ان ادراکات کی حدود سے محدود ہوتے ہیں دیہی میلے میں شرکت سے کچھ جوش کی خواہش پوری ہوتی ہے لیکن عالمی معیار کی نمائش دیکھنے اور تمام مختلف نمائشوں کو دیکھنے کے بعد چھوٹا میلہ اپنی دلکشی اور اپیل کھو دیتا ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم سب سے پہلے خدا کی خوشنودی سے لطف اندوز ہو سکیں ۔ دنیوی لذتیں پھر خواہشات اعلیٰ نوعیت کی ہوں گی خواہش لامتناہی ہے۔ جتنی جلدی ایک پوری ہوتی ہے اس کی جگہ دوسرا لے لیتا ہے لیکن جب آپ خدا

کو پاتے ہیں تو آپ کی تمام خواہشات پوری ہوجاتی ہیں تو کیوں نہ پہلے اس عظیم ترین خواہش کی تکمیل کی کوشش کریں اور خدا کے فیاض ہاتھ سے بہترین اور پائیدار انعام حاصل کریں۔

جب خدا اسے جاننے کے لیے طالب کی دعا کا جواب دیتا ہے، تو اس کی دوسری تمام خواہشات فوراً اور ہمیشہ کے لیے پوری ہو جاتی ہیں۔

حکمت کا سونا اور طاقت کا فولاد

یہ دنیا کامل سے بہت دور ہے یہ آزمائشوں اور فتنوں کا درس گاہ ہے، اور ان آزمائشوں سے ہم زندگی کے سبق سیکھتے ہیں، آزمائشوں کا مقصد ہمیں کچلنا نہیں، بلکہ اپنی قوتوں کو بڑھانا ہے، یہ ارتقاء اور ترقی کے فطری قانون کا نتیجہ ہیں۔ ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم سب سے نیچے سے بلند ترین سطح تک آگے بڑھیں اور چڑھیں۔

خدا ہمیں ہر طرح سے آزماتا ہے کہ ہم اپنے عزم کو مضبوط کریں نہ کہ ہمیں توڑنے کے لیے جہالت ہمیں تباہ کر دیتی ہے اگر ہم اپنا سارا بھروسہ جسم پر رکھیں جو سچ کی تلاش میں ثابت قدم رہتے ہیں وہ ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں۔

مصائب کا کیا مقصد ہے؟ تاکہ ہمیں پھر کبھی تکلیف نہ اٹھانی پڑے یہ دنیا ایک دہکتی ہوئی بھٹی ہے جس میں ہماری روحیں پگھل جاتی ہیں یہاں تک کہ حکمت کا سونا اور قوت و استقامت کا فولاد نکل جائے۔

زندگی اکثر ایک کھردرے کھیل کی طرح لگتی ہے اور اس کا واحد جواز یہ ہے کہ یہ محض ایک کائناتی خواب ہے جس کا کوئی مستقل وجود نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا تفاوت اور عدم مساوات سے بھری ہوئی ہے کچھ لوگ غریب ہیں اور کچھ امیر ہیں۔

ان میں سے کچھ صحت مند ہیں، ان میں سے کچھ بیمار ہیں وغیرہ

انسان نے ماضی میں بہت کچھ تجربہ کیا ہے اور مستقبل میں بھی بہت کچھ تجربہ کرے گا، لیکن اس حقیقت سے اسے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے۔

زندگی ایک کائناتی کھیل ہے، اور خدا نے ہمیں ایسے کردار تفویض کیے ہیں جو ہمیں اچھی طرح سے انجام دینے چاہئیں، اس بات کا یقین کہ جب تک ہم قناعت کے ساتھ کام کرتے ہیں اور وضاحت کے ساتھ سوچتے ہیں، ہم اپنے خالق کے ساتھ ہم آہنگ ہیں اور ہمیں خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ وہ عظیم سکون ہے جو حکمت ہمیں فراہم کرتی ہے۔

کبھی کبھی یہ کہنا آسان ہوتا ہے کہ یہ کائنات ایک خواب ہے، لیکن جب تلخ حقیقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو یہ سوچنا مشکل ہو جاتا ہے کہ

یہ زندگی ایک خواب ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی سوچ کی قوت کو ابھاریں تاکہ ہم یہ جان سکیں کہ یہ کائنات خدا کی مرضی اور ذہن سے پیدا ہوئی ہے۔

ذہن اور مادے کے درمیان تعلق گہرا شفاف ہے، اور زندگی کی آزمائشوں کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے، ہمیں جسمانی اور فکری طور پر اپنے آپ کو نئے سرے سے جوان کرنا چاہیے، ہمیں ذہنی لچک پیدا کرنی چاہیے اور قبولیت کے لیے اپنی صلاحیت کو بڑھانا چاہیے، جو لوگ زندگی کے چیلنجوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے وہ اس وقت بے بس ہو جائیں گے جب مصیبت کے طوفان اور طوفان کے طوفان

خوشی، طاقت اور صحت کی کلید ہمارے اندر ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے: جو شخص کئی سالوں سے اچھی صحت سے لطف اندوز ہو اور پھر چھ ماہ تک بیمار ہو اسے یقین ہو کہ وہ کبھی صحت یاب نہیں ہو گا، جسم کو دماغ کو اس بات پر قائل نہیں کرنا چاہیے، دماغ کو جسم کو قائل کرنا چاہیے، دماغ کو جسم کی حالت سے متاثر نہیں ہونا چاہیے، اور ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ جسم کو اتنا متاثر نہیں ہونا چاہیے، اس سے متاثر ہونے والی جگہ نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے خیالات اور جسم پر قابو پانے اور درد و غم سے پاک رہنے کی طاقت دی ہے، دماغ تمام مسائل کا سرچشمہ اور خوشی کا سرچشمہ ہے، درحقیقت انسان اپنے تمام تجربات سے زیادہ مضبوط ہے، اور اگر ہمیں ابھی اس کا ادراک نہ بھی ہو تو بعد میں

کبھی بھی یہ مت کہو کہ "میں ختم ہو گیا ہوں اور اس کے ساتھ ہو گیا ہوں" کیونکہ یہ ایک منفی سوچ ہے جو دماغ کو زہر دیتی ہے کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ اگر وہ تھوڑا سا چلیں گے تو وہ تھک جائیں گے، یا اگر وہ کچھ کھانے نہیں کھا سکتے تو انہیں تکلیف ہو گی وغیرہ۔

ہمیں اپنے دماغوں کو بیماری یا حدود میں رہنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے، اور پھر ہم دیکھیں گے کہ ہمارے جسم بہتر کے لیے بدلتے ہیں یاد رکھیں کہ دماغ جسم کے پیچھے چلنے والی قوت ہے اگر دماغ کمزور ہے تو جسم کمزور ہو گا، ہمیں مایوس یا غمزدہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ دنیا اچھی ہے، اور خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے۔

مٹھائی اور قوت ارادی کی مشق کے ساتھ میری کہانی

میں آپ کو ایک ایسے تجربے کے بارے میں بتاؤں گا جو میرے ساتھ اس وقت ہوا جب میں ابھی چھوٹا بچہ تھا۔

شروع کرنے کے لیے، بچے کی مرضی کو جسمانی، یا جسمانی کہا جاتا ہے۔ جب بچہ روتا ہے تو یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ وہ کچھ چاہتا ہے وہ

جسمانی حالت کی وجہ سے روتا ہے، اس لیے مرضی کی پہلی شکل جسمانی ہے۔

پھر، جب بچہ بڑا ہوتا ہے اور اپنی ماں کی مرضی کے تابع ہوتا ہے، تو کہا جاتا ہے کہ بچے کی "خودکار مرضی" ہوتی ہے کیونکہ اس مرحلے پر بچے کی مرضی ماں کی مرضی سے چلتی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ جب میں خود بخود مرضی کے مرحلے میں تھا تو میں ہر وہ کام کرتا تھا جو میری ماں مجھ سے کہتی تھی، اور اس وقت میرا عرفی نام "فرشتہ" تھا لیکن ایک دن میری آیا مجھے گاڑی میں بٹھا کر دکان پر لے گئی اور وہاں مجھے نارنجی رنگ کی مٹھائی کے ٹکڑے نظر آئے اور انہوں نے میری توجہ مبذول کرائی اور عجیب انداز میں مجھے اپنی طرف متوجہ کیا۔

میں نے اپنی آیا سے کہا کہ وہ مجھے کچھ خریدیں، لیکن اس نے انکار کر دیا، اس لیے میں نے ایک لفظ نہیں کہا اور ہم گھر واپس چلے گئے۔

میں نے رات کا کھانا کھایا، اور پھر میں نے دوبارہ میٹھے کے بارے میں سوچا، تو میں نے اپنی ماں سے کہا کہ مجھے نارنجی رنگ کی مٹھائیاں چاہیے، اور اس نے کہا، "نہیں اپنے بستر پر جاؤ"

تھوڑی دیر بعد میں نے درخواست دہرائی اور کہا، "ماں، مجھے اورنج کینڈی کے ٹکڑے چاہیے" میری ماں نے ٹھوس اور فیصلہ کن لہجے میں جواب دیا، "یہ آپ کے پاس نہیں ہوں گے، اور آپ کو سو جانا چاہیے۔"

پھر میں نے اپنی آواز کے سب سے اوپر چلایا، "مجھے میری اورنج کینڈی چاہیے!" اور میں اپنی درخواست پر ڈٹا رہا اور اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ میری والدہ نے جا کر دکاندار کو جگایا کہ وہ مٹھائی کے ٹکڑے لے آئے۔

اور میں نے ناقابل یقین حد تک خوشی محسوس کی کیوں؟ کیونکہ میں نے اپنی مرضی کا استعمال کیا اور کامیاب ہوا! جی ہاں، میں نے بہت اچھا محسوس کیا کیونکہ میں نے پہلی بار اپنی مرضی کا استعمال کیا تھا لیکن اگلے دن، میرا عرفی نام "فرشتہ" سے بدل کر "شرارتی" ہو گیا کیونکہ میں نے اپنی آزادی کا استعمال کیا اور ایک بار کے لیے اپنی مرضی کا راستہ منتخب کیا۔

جب بھی میں کوئی بے ضرر چیز چاہتا تھا تو میرے گھر والے اس کی تعمیل کرتے تھے، لیکن میں نے ہمیشہ استدلال کو سنا، اور جب میں غلط ہوتا تو میں ہمیشہ اپنے آپ کو درست کرنے کے لیے تیار رہتا تھا، لیکن جب میں صحیح ہوتا تو میں نہیں جھکتا، خواہ خاندان کے باقی لوگ اس سے متفق نہ ہوں۔

ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی قوت ارادی کی تربیت کریں اور ان کی خواہشات سے انکار کر کے اسے کچلنے سے گریز کریں کیونکہ وہ

بچے ہیں اگر بچے اپنی قوت ارادی کو صحت مند اور مناسب طریقے سے استعمال کرنا چاہتے ہیں تو ان پر شرارتی کا لیبل نہیں لگانا چاہیے ان کی آزادی پر قدغن نہیں لگنی چاہیے اور انہیں والدین سے ان کی چھوٹی چھوٹی خواہشات کے حوالے سے محبت بھرے اور سمجھ بوجھ کے مشورے لینا چاہیے اگر والدین سمجھتے ہیں کہ وہ بچوں کے ساتھ وقت کی بچت کر سکتے ہیں تو وہ صرف بچوں کے ساتھ بات چیت کر کے وقت بچا سکتے ہیں۔ پھر مزید کچھ نہ کریں بچوں کو چند چھوٹے، مضبوط تھپڑوں کا تجربہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے انہیں مزید تیزی سے سیکھنے میں مدد ملے گی۔

والدین اکثر اپنی مرضی اپنے بچوں پر مسلط کرتے ہیں ایک بچے کی قوت ارادی کی پرورش کی جانی چاہیے، اور ان کے ساتھ پیار، سمجھ اور صبر سے پیش آنا چاہیے۔

بچوں کی خودکار قوت ارادی کے بعد نوجوانوں کی "اندھی مرضی" آتی ہے۔ یہ وصیت بندوق کی گولیوں کی طرح ہوا میں پھینکتی ہے، جس سے پریشان کن پاپس کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا، نوجوان اپنی مرضی کے ڈائنامائٹ کو ضائع کر دیتے ہیں۔

اس کے بعد "دھماکہ خیز مرضی" آتی ہے، جیسا کہ جب ایک بچہ جوانی کو پہنچتا ہے، تو وہ اپنی خواہشات کو زبردست خواہشات اور لاپرواہ رویے کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں

کہا جاتا ہے کہ شہد کی مکھی کمل کی خوشبو سے اتنی مسحور ہوتی ہے کہ پھول کے دل میں دیر تک رہتی ہے، امرت چوستی ہے، ایسا کرتے ہوئے کنول کی پنکھڑیاں اس پر بند ہو جاتی ہیں اور وہ اپنی موت کنول کے اندر ہی آ جاتی ہے۔

پھر ہے شمالی علاقہ جات کا ہرن، بانسری کی دھنوں سے مست ہو کر جب شکاری بانسری بجاتا ہے تو ہرن اس کے پاس آتا ہے اور اپنی جان لیوا انجام سے ملتا ہے۔

کچھ پالتو ہاتھی (مادہ ہاتھی) بھی ہیں جو دوسرے ہاتھیوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور شکار کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

اس تناظر میں ایک عظیم فلسفی نے کچھ یوں کہا تھا:

شہد کی مکھی خوشبو سے مسحور ہوتی ہے۔

اور ہرن سیٹی بجاتا ہے۔

قید میں ہاتھی گر جاتا ہے۔

جذباتی رابطے کی وجہ سے

لیکن اس انسان کا کیا ہوگا جو ان تمام حواس کا مالک ہے؟ اسے فلسفی کا مشورہ ہے:

"اپنے حواس کے غلام نہ بنو، اور کسی چیز کو یا کسی کو اپنے قابو میں نہ آنے دو"

جہاں تک میرا تعلق ہے، میں کہتا ہوں:

یاد رکھیں کہ آپ کے تمام حواس آپ کی خدمت میں لگائے گئے ہیں اور آپ کو آپ کے احکامات کو سننا اور اپنی ہوش مندی کی تعمیل کرنا چاہیے۔

غصہ اور ہاتھی کی یاد

اندرونی سکون کے متلاشی افراد کو یہ سمجھنا چاہیے کہ غصہ کیسے پیدا ہوتا ہے اور یہ کیسے اکثر سنگین نتائج کا باعث بنتا ہے۔ کیونکہ غصے کی وجہ سے اندرونی عدم توازن کی وجہ سے، بہت سے لوگ اپنی مرضی کے خلاف مجرموں اور قاتلوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

خواہشات کی رکاوٹ ذہن کو اندھا کر دیتی ہے۔ جب خواہشات کی دھند انسان کے دماغ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے تو وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اور ایسا برتاؤ کرتا ہے جو کسی شریف انسان کی طرح نہیں ہوتا۔

عقل کی کمی فطری فہم کو الجھا دیتی ہے جو کہ تمام ٹھوس عمل اور نیک نیت کے پیچھے محرک ہے۔

جب انسانی زندگی کی ذہنی گاڑی کا اسٹیئرنگ وہیل ٹوٹ جائے گا تو وہ لامحالہ حادثہ کا شکار ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ خود کو درد و کرب کی کھائی میں پائے۔

مثال کے طور پر: شوہر خوشی سے گاڑی چلا رہا ہے، اور پارک کے راستے میں، اس کی بیوی نے اسے پارک کی بجائے اپنے والدین کے گھر جانے کے لیے سمت بدلنے کو کہا، اور یہاں اس کی خوشی غصے میں بدل جاتی ہے۔

میں نے یہ مثال اس لیے چُنی ہے کہ یہ ایک عام سی بات ہے، عام معاملات میں نتیجہ یا تو شوہر اپنی بیوی کی درخواست کو مسترد کر دیتا ہے یا ناراضگی اور ناراضگی سے راضی ہو جاتا ہے، اور عموماً یہی ہوتا ہے، دونوں صورتوں میں غصہ غالب آ جاتا ہے، ماحول کشیدہ ہو جاتا ہے، اور سکون خراب ہو جاتا ہے۔

بعض صورتوں میں، غصہ متشدد مزاج والوں کے لیے المیہ میں بدل سکتا ہے۔ غصہ یادداشت پر اثر انداز ہو سکتا ہے، یا ڈرائیور احتیاط اور دھیان سے گاڑی چلانا بھول سکتا ہے، یا ٹریفک سگنلز پر عمل کرنے میں کوتاہی کر سکتا ہے، جس کے نتیجے میں تصادم ہو سکتا ہے یا، خدا نہ کرے، موت ہو جائے۔

آخر میں، غصہ زندگی کے رتھ میں مرضی کے اسٹیئرنگ وہیل کو بند کر دیتا ہے اور اسے اپنے مادی اور روحانی مقاصد تک پہنچنے سے روکتا ہے۔

ہاتھی کی یاد

"میموری" نامی فیکلٹی خدا کی طرف سے بنی نوع انسان کے لیے ایک تحفہ ہے، اور یہ کتنی بڑی نعمت ہے! یادداشت جانوروں کو بھی دی جاتی ہے۔ اس کے بغیر، وہ اپنے جوانوں کو پہچاننے سے قاصر ہوں گے کچھ جانور بہترین یادیں رکھتے ہیں، جیسا کہ ایک ہاتھی کے بارے میں درج ذیل کہانی بیان کرتی ہے۔

جب ایک بہت بڑا ہاتھی لکڑی کی نقل و حمل کر رہا تھا، جیسا کہ مشرق میں بہت سے تربیت یافتہ ہاتھی کرتے ہیں، ایک لڑکا اس کے قریب پہنچا، اس کی سونڈ پر سوئی چبھوائی، اور بھاگ گیا۔

اس واقعہ کو ایک سال گزر گیا، اور اسی ہاتھی کا سامنا اسی لڑکے سے ہوا، اس نے ہاتھی کو اس کا بدلہ لینے کے لیے نسبتاً مناسب لمحہ پیش کیا، اس نے صرف اس لڑکے کے گرد اپنی سونڈ لپیٹ دی اور اسے بے دردی سے سڑک کے دوسری طرف پھینک دیا، اس لیے جانوروں کی یادیں ہوتی ہیں۔

****

میں نے بہت سے خواب دیکھے ہیں، اور اب میں بیدار ہوں، اپنی روح کی قربان گاہ پر، میں تیری مسلسل یاد کی آگ جلاتا ہوں، میرے خدا، جن آنکھوں نے نیند کی نیند چھوڑ دی ہے، میں تیرے حسین چہرے کو دیکھتا ہوں اور اس کی مقدس روشنی کو دیکھ کر خوش ہوتا ہوں۔

اور تیرے کرم سے مجھے معلوم ہوا کہ صحت، بیماری، زندگی اور موت ہر قسم کے خواب ہیں۔

میں نے سرابوں کے چمکتے پردے پر متحرک رنگوں میں رنگے خوابوں کا ناول ختم کیا ہے

اور اب میں آپ کو وجود میں واحد سچائی کے طور پر دیکھ رہا ہوں۔

خدا نے مجھے اس رویا میں دکھایا

تمام فطرت غیر حقیقی ہے جو فطرت سے باہر ہے وہی اصل جوہر ہے۔

میں ایک دن حرم کی زمین پر چل رہا تھا اور اپنے اردگرد سورج کی روشنی کو دیکھ رہا تھا جب میں ساحل کی طرف جانے والی سیڑھیوں سے اترا تو میں نے رک کر سیڑھیوں کی برقی بتیوں کی طرف دیکھا جو ابھی تک جل رہی تھیں لیکن میں ان میں فرق نہ کر سکا کیونکہ خدا کا نور

میرے پاس آیا اور مجھ پر حاوی ہو گیا تاکہ میں اس کی روشنی میں فرق نہ کر سکوں۔

{اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔}

{اور روشنی اندھیرے میں چمکتی ہے۔ اور اندھیرے نے اس کا ادراک نہیں کیا}

میں سورج کو کبھی نہیں دیکھ سکتا تھا اور پھر مجھے معلوم ہوا کہ سورج کی روشنی اور برقی روشنیاں بالکل بھی حقیقی نہیں ہیں، جبکہ حقیقی روشنی خدا کی روشنی ہے۔

اس عظیم خواب میں، خدا نے مجھے جہانوں پر جہان دکھائے — اس کے الہی نور کے لامحدود مظاہر — اور میں نے محسوس کیا کہ جو چیزیں میں نے دیکھی ہیں وہ محض اس کے کائناتی شعور کا اظہار ہیں اگر ہم خود کو اس کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں، تو ہم جہاں بھی جائیں گے اس کی روشنی میں چلیں گے اور جہاں بھی جائیں گے اس کی موجودگی کو محسوس کریں گے۔

جب ہم کائناتی روح کو جان لیتے ہیں اور یہ جان لیتے ہیں کہ ہم اصل میں روحیں ہیں، تو زمین، مٹی، پہاڑ، سمندر اور آسمان پگھل جاتے ہیں اور خدا کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو کہ ان کو بے حرکت سمجھتے ہیں، جب کہ وہ بادلوں کی طرح گزرتے ہیں۔

ہر چیز کا خدائی ذات میں ضم ہوجانا ایک ایسی کیفیت ہے جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا ایک عظیم نعمت جس کا ذائقہ محبت، خوشی اور علم کی مکمل تسکین کے ساتھ چکھایا جاتا ہے (مومن کی اپنے رب سے ملاقات کی خوشی)

عملی زندگی اور خدا کے غوروفکر کے درمیان صحیح توازن پیدا کرکے ایسی روحانی خوشی حاصل کی جاسکتی ہے۔

نفسیاتی گودام کی صفائی

خود کا تجزیہ اس راستے میں بہت ضروری ہے کہ کوئی شخص نفرت انگیز، چڑچڑا، یا غصے میں جلدی ہو سکتا ہے اگر ایسا ہے تو، کسی کے شعور میں محفوظ یہ خصلتیں ماضی کے اعمال کا نتیجہ ہیں۔

اس بے ترتیب، بوسیدہ فرنیچر کے نفسیاتی ذخیرے کو صاف کرنے کے لیے ہمیں مثبت، تعمیری کاموں سے آغاز کرنا چاہیے اور دوسروں کے لیے پیار کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے، ہم لوگوں سے جتنا پیار کریں گے، وہ اتنا ہی ہم سے پیار کریں گے، اور ہم ان کی محبت کو محسوس کریں گے، لیکن اگر ہم ان پر، یہاں تک کہ اپنے آپ پر بھی تنقید کریں گے، تو وہ اس تنقید کو سمجھیں گے اور اسے واپس لوٹا دیں گے۔

فرض کریں کہ آپ کا کوئی پرانا دشمن مر گیا ہے، پھر بھی آپ کو اس سے نفرت اور نفرت ہے، اس تلخی کا نتیجہ آپ کو بھگتنا پڑے گا، اور اس کے مضر اثرات آپ کے جسم و دماغ پر ظاہر ہوں گے، بہتر ہے کہ خدا کے لیے اسے معاف کر دیں، کیونکہ ایسا کرنے سے آپ اپنے آپ کو انتقام کی ان شیطانی خواہشات سے آزاد کر لیں گے جو آپ کے ذہنی سکون کو تباہ کر دیں گی، اور آپ کے جذبات کو توڑ دیں گے۔ نفرت کے ساتھ دشمنی، نہ صرف آپ کے دشمن کی آپ سے دشمنی کو تیز کرتی ہے بلکہ اس کے نتیجے میں آپ کے اپنے جسم اور جذبات کو بھی زہر دیتی ہے [لہذا خوبصورت معافی کے ساتھ معاف کریں]

(جب میں نے معاف کیا اور کسی سے کوئی بغض نہیں رکھا)

میں نے اپنے آپ کو دشمنی کی فکر سے نجات دلائی

زندگی کے مقصد پر غور کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً انسان کو اپنے ساتھ اکیلے رہنے کے لیے سب کچھ پیچھے چھوڑنا پڑتا ہے، زیادہ تر لوگ روایتوں اور فیشن کے دھارے میں ڈوبے ہوئے ہیں، حقیقت میں انہوں نے اپنی زندگی کبھی بھی صحیح معنوں میں نہیں گزاری، بلکہ دنیا کی زندگیوں سے انہوں نے کیا حاصل کیا، اور کہاں تک پہنچا؟

لہٰذا عقلمندی یہ ہے کہ انسان کبھی کبھار اپنے آپ کو روزمرہ کے مشاغل اور "فرائض" سے ہٹاتا ہے تاکہ اپنے دماغ کے ہنگامے کو پرسکون کرے اور اس کے جوہر کو سمجھنے کی کوشش کرے اور اس مقصد کا تعین کرے جو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

یاد رکھیں کہ آپ کو جو سب سے بڑی گواہی مل سکتی ہے وہ آپ کے ضمیر کی ہے: آپ کی روح کی بے نظیر اور معصوم آواز جو آپ کا ضمیر آپ کو بتاتا ہے کہ آپ واقعی کون ہیں، بغیر کسی زیب و زینت کے

یسوع مسیح کی طاقت کے بارے میں سوچو جس نے کہا تھا، "اے باپ، انہیں معاف کر، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیسے کریں جو وہ نہیں جانتے"

آپ کے روشن ضمیر کی آواز سننے سے آپ کے راستے میں روشنی آئے گی اور آپ کی زندگی میں برکت آئے گی جب آپ اپنے دل میں کسی خواہش کو پورا کرنے کی شدید خواہش محسوس کریں تو اپنی سمجھداری کا استعمال کریں اور اپنے آپ سے پوچھیں: "کیا یہ ایک اچھی یا بری خواہش ہے جسے میں پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں؟"

بہت سے عوامل انسانی خواہشات کو ہوا دیتے ہیں جب کوئی نئی ماڈل کی گاڑی دیکھتا ہے تو وہ اس جیسی گاڑی کا مالک بننا چاہتا ہے جب وہ ایک نئے طرز کا گھر دیکھتا ہے تو وہ اس جیسا گھر بنانا چاہتا ہے۔

خواہشات کہاں سے آتی ہیں؟ میں نے اس پر غور کرنے میں کئی گھنٹے گزارے کیا آپ اپنی تمام خواہشات کی درجہ بندی کر سکتے ہیں؟ میں نے اپنی تمام خواہشات کو چھانٹ لیا اور صرف اچھی چیزوں کو برقرار رکھا اور جب مجھے خدائی ملاپ ہوا تو میں نے دیکھا کہ میری تمام نیک خواہشات ایک دم پوری ہو گئیں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہوا ذہن اس دنیا کے سامان سے مطمئن نہیں ہو سکتا، اللہ ہی روح کا سب سے پیارا اور قیمتی خزانہ ہے اور وہی دل کی آرزو کو پورا کرنے اور روح کی خواہشات کو پورا کرنے پر قادر ہے۔

نیکی سے بھرے کائناتی گودام تک رسائی

خدا تمام فکری صلاحیتوں کا سرچشمہ اور سرچشمہ ہے، امن پیدا کرنے والا، اور تمام خوشحالی اور فراوانی کا ذخیرہ ہے، اس خدائی فضل کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کے لیے جو ہمیشہ نیکیوں سے بھری رہتی ہے، ہمیں اپنی روحوں سے ہمیشہ کے لیے، ضرورت اور ضرورت کے خیالات کو ختم کرنا چاہیے۔

آفاقی ذہن مکمل اور کامل ہے، جس میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے، ہر قسم کی نعمتوں سے بھرے اس کائناتی ذخیرے تک رسائی کے لیے، انسان کو اپنے اندر فراوانی کا شعور پیدا کرنا چاہیے اور ہمیشہ پر امید رہنا چاہیے، چاہے اگلے لیرا، پاؤنڈ، دینار، یا ڈالر کا ماخذ معلوم نہ ہو!

الٰہی سخاوت کو ایک تازگی بخش، وافر بارش کے طور پر سوچیں، جو آپ کسی بھی برتن میں حاصل کر سکتے ہیں! اگر تم ایک پیالہ پکڑو گے تو تم اسے بھرو گے۔ اگر برتن بڑا ہے تو آپ اسے بھی بھر دیں گے آپ یہ آسمانی فضل حاصل کرنے کے لیے کون سا برتن استعمال کر رہے ہیں؟ آپ کا برتن ناقص ہو سکتا ہے - شاید نفسیاتی اور فکری سوراخوں سے بھرا ہوا ہو، اس صورت میں، آپ کو اپنے آپ کو خوف، نفرت، شک، اور حسد سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے، اور فضل کی کثرت سے حاصل کرنے کی تیاری میں، امن، سکون، خلوص اور خالص محبت کے پانی سے اسے دھو کر صاف کرنا ہوگا.

خدائی فراوانی خدمت کے قوانین کے مطابق چلتی ہے اور پہلے دو، پھر وصول کرو لوگوں کو اپنا بہترین دو، اور اس کے بدلے میں آپ کو بہترین ملے گا، ہر پہلی کوشش میں کامیابی کی امید نہ رکھیں کچھ کوششیں ناکام ہو سکتی ہیں، لیکن کچھ کامیاب بھی ہو جاتی ہیں۔

کامیابی اور ناکامی ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتا، اور سب سے اہم مسائل یا فرائض کا سامنا توجہ

مرکوز کی سرگرمی کے ساتھ کرنا چاہیے اور ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے کہ اسے حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

اپنے آپ کو بھرپور اور جوش و خروش کے ساتھ اس وقت تک استعمال کریں جب تک کہ آپ آخری حد تک نہ پہنچ جائیں آپ کو ہلنے یا پیچھے ہٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر آپ کو راستہ نہیں مل رہا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کوشش کرنا چھوڑ دیں اگر آپ مقصد کھو بیٹھے ہیں تو پوچھیں کہ وہاں کیسے پہنچے، لیکن کوشش نہ چھوڑیں بہت سے لوگ مشکلات کا سامنا کرتے ہی ناکامی کو تسلیم کر لیتے ہیں جو ناکام ہوتے ہیں انہیں کامیاب لوگوں سے مشورہ کرنا چاہیے، اپنے جیسے ناکام لوگوں سے نہیں، کامیابی حاصل کرنے کے لیے پرعزم ہوں اور اس اصول کو اپنی زندگی کا فلسفہ بنائیں۔

خوشی کا بھجن
جب میرا وقت آئے گا۔
موت میرے کانوں کو بہرا کر دیتی ہے۔
میں اپنے محبوب کی آواز سنوں گا۔
اور جب آخری پکارنے والے نے میری سانسیں بند کر دیں۔
میں اس کی الہی موجودگی کی خوشبو میں سانس لوں گا۔
اور جب موت میری زبان کو خاموش کر دیتی ہے۔
میں اس کی محبت کا امرت چکھوں گا۔
اور جب موت میری بینائی کو اندھا کر دیتی ہے۔
میں اس کی تمام موجود روشنی کو دیکھوں گا۔
ہر جگہ تاج پہنایا۔
اور جب موت نے میرا خون اور میرے لمس کو منجمد کر دیا۔
میں اپنے کائناتی محبوب کی سینے میں گرمی تلاش کروں گا۔
اور جب میری آنکھیں فرشوں کو دیکھنا چھوڑ دیں۔
میری بصارت کی شعاع گھس جائے گی۔
وہ ہر چیز کو الٹا کر دیتا ہے اور اس کے پوشیدہ رازوں سے پردہ اٹھاتا ہے۔
اور جب میرے کان سننے کے قابل نہیں رہے۔
میں ماضی اور حال کی تمام چیزوں کی سرگوشیاں سنوں گا۔
اور جو آنے والے دنوں میں ہوں گے۔
اور جب میری ناک زمین کی خوشبو سے لطف اندوز ہونے سے قاصر ہے۔
میں ہر طرف روح کے رازوں کا سراغ لگا لوں گا۔

جب زبان چکھنے سے قاصر ہو
میں ان تمام اچھی اور بابرکت چیزوں کو یاد رکھوں گا جن کا میں نے ذائقہ چکھا ہے۔
اور جب اس جسم کا میرا احساس ختم ہوجاتا ہے۔
میرا کائناتی جسم محسوس کرے گا
یہاں اور وہاں کی ہر چیز کو خفیہ، جادوئی لمس
میں سمندر کی سطح پر لہروں کو رقص کرتی محسوس کروں گا
اور کائناتی بلبلوں کے ساتھ لامحدود خلا میں دوڑتے ہیں
جسم کے خلیے ختم ہو جائیں گے۔
اس کی عارضی پابندیاں دور ہو جائیں گی
لیکن وہ ابدیت کے شعلوں میں زندہ ہو جائے گی
آپ خوشی دیکھیں گے اور آپ خوشی سنیں گے۔
آپ خوشی کا مزہ چکھیں گے اور خوشی کی خوشبو میں سانس لیں گے۔
اور آپ ایک پائیدار، تجدید خوشی محسوس کریں گے۔
اور وہ الہی نعمتوں کی دھنوں پر رقص کرتی ہے۔
حواس درد اور موت کے لیے بھوتوں کا رقص چھوڑ دیں
اور ابدی خوشی کے جذبات میں بدلنا
روشنی، خوشی اور خوشی کی بادشاہی میں
زندگی کا راستہ درج ذیل ہے:

نفسیاتی نشوونما کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں خود پسندی، غرور، لالچ، غصہ، نفرت، حسد اور دیگر تاریک خصلتیں شامل ہیں جو انسان کو جہالت کی گہری حالت میں لے جاتی ہیں یا دھکیل دیتی ہیں، جس چیز کی فوری ضرورت ہے وہ اس راستے پر چلنے کی ہے جو آزادی کی طرف لے جاتا ہے، کیونکہ انسانی خواہشات کا انحصار عادتوں سے ہوتا ہے جو کہ مستقل طور پر ختم ہو جاتی ہیں اور یہ عادتیں اس حد تک ختم ہو جاتی ہیں کہ یہ عادتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس کے مالک کے لیے آزادی اور نجات کی راہ پر چلنا ناممکن بنا دیتا ہے۔

زندگی کا راستہ اس طرح ہے: ایک طرف جہالت کی تاریک وادی ہے، اور دوسری طرف حکمت کی روشن روشنیہ جب ہم حکمت کے مطابق عمل کرتے ہیں، تو ہم آزادیہ کے راستے پر محفوظ طریقے سے چلتے ہیں اور اپنی ضرورت کو حاصل کرتے ہیں۔

پوری کائنات الہی مرضی کی تخلیق ہے، اور جب ہم اپنۓ آپ کو اس مبارک ارادۓ کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں، تو ہمیں جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ آسانی سے ہمارے پاس پہنچ جاتی ہے۔

میں اب اپنے لیے کسی چیز کی خواہش نہیں رکھتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں جو سوچتا ہوں وہ ضرور سچ ہو گا۔

الٰہی حکمت اور الٰہی محبت رکھنے سے دل کی تمام خواہشات پوری ہوتی ہیں اور یہ کیسی حیرت انگیز اور عجیب کیفیت ہے کہ الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ جب آپ کو یہ احساس ہو جائے کہ آپ اپنے اور آپ کی تقدیر کے مالک اور امن و سکون کے بادشاہ ہیں تو آپ کو کسی چیز کا خوف نہیں ہوتا بلکہ ساری دنیا اللہ کی مرضی اور مدد سے آپ کو حاصل کرنے کے لیے کام کرتی ہے۔

چونکہ خدا نے بنی نوع انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے، اس لیے جو لوگ اسے پاتے ہیں وہ ان کی ہر طلب کو پورا کرتے ہیں اور جو وہ چاہتے ہیں وہ انہیں دیتا ہے۔ لیکن جب تک انسان دوسروں پر غلبہ حاصل کرنے یا اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کی معمولی سی خواہش کو بھی پالے گا، اسے خدا میں آزادی نہیں ملے گی۔

خدا کو جاننے کا آغاز عاجزی، محبت اور روحانی خوشی سے ہوتا ہے۔ حقیقی طاقت خدا کو جاننے کے ساتھ آتی ہے۔

اگر چھوٹی موج کو معلوم ہو کہ اس کے پیچھے موجود وسیع سمندر اس کا ساتھ دے رہا ہے، تو وہ کہہ سکتی ہے، "میں سمندر کے ساتھ ایک ہوں" ہمیں یقین کے ساتھ یہ جان لینا چاہیے کہ خدا کا سمندر ہمارے شعور سے باہر ہے اور ہمارے قریب ہے، اس لیے خوف یا پریشانی کی ضرورت نہیں ہے۔

الٰہی فطرت امن، عاجزی، محبت، شعور کی وسعت، اور ہمہ گیر علم ہے جو خدا کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے اسے اپنے آپ کو یا دوسروں کے سامنے وہ طاقتیں ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی جو اس کے پاس ہے، کیونکہ اس کی روح جانتی ہے کہ قادر مطلق اسے پالتا ہے اور یہ کہ خدا اس کی نگرانی کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے جہاں اور جہاں بھی ہوتا ہے۔

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ اپنی روحانی فطرت میں جاگتے ہیں اور اپنی مادی فطرت میں سوتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ اس کے فضل سے کچھ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ساتھ دیانت دار رہیں اور اس خود مختاری کے لیے جدوجہد کریں، دنیا کے جال اور اس کے فریب دہ فتنوں سے بچنے کی کوشش کریں، اور اپنا وقت مثبت اور مفید سوچنے اور اس دنیا کی مٹی میں نیکی کے بیج بونے میں صرف کریں، تاکہ ہم اسے اس سے بہتر چھوڑ سکیں جو ہم نے پایا ہے۔

ہمارے لیے دروازے کھلیں گے اور ہمارے راستے ہموار ہوں گے۔

زندگی کو پرہیزگاری کی خدمت کے گرد گھومنا چاہئے، کیونکہ اس آئیڈیل کے بغیر، خدا نے انسانیت کو جو شعور عطا کیا ہے وہ اپنی پوری صلاحیت کو نہیں پہنچ پائے گا جب ہم دوسروں کی خدمت کرتے ہیں اور اپنی انا کو بھول جاتے ہیں، تو ہم عظیم ترین نفس یعنی الہی روح کا تجربہ کریں گے۔

کام ضروری ہے اور انسانی ذہانت اور تخلیقی صلاحیتوں کے لیے ایک طاقتور محرک ہے تاہم، اگر کام کا واحد مقصد دولت جمع کرنا ہو، تو یہ اپنی قدر کھو دیتا ہے اور بے معنی ہو جاتا ہے۔

کام خدمت ہے، اور فروخت کے قابل مصنوعات کو معیاری اور حقیقی طور پر دوسروں کے لیے فائدہ مند ہونا چاہیے جب ہم دوسروں کی خدمت کرتے ہیں، تو ہم اسی حد تک اپنی مدد کرتے ہیں، کیونکہ وہ ہماری توسیع ہیں جس طرح ہم ان کی توسیع ہیں۔

ایک بالغ شخص احتیاط کے بغیر کام نہیں کرتا جب ہم کوئی خدمت دیتے ہیں، تو ہمیں بھی خدمت ملتی ہے، چاہے غیر مادی طریقے سے ہو۔

لہذا، دوسروں کو مالی، نفسیاتی یا اخلاقی مدد دے کر ان کی خدمت کرنے کا مطلب ہے بدلے میں نفسیاتی اطمینان حاصل کرنا۔

ہم اپنے ساتھی انسانوں کے لیے جو بھی خدمت پیش کرتے ہیں وہ ہمیں عالمگیر شعور کے ایک قدم کے قریب لاتا ہے جب کوئی شخص دوسروں کے لیے حقیقی فکر مندی ظاہر کرتا ہے تو اس کا شعور ان کے ساتھ ضم ہوجاتا ہے، جب کہ غیر مشروط محبت شعور کی حدود کو کائناتی بیداری کی دہلیز تک پھیلا دیتی ہے۔

اگر ہم اپنے بھائیوں کی خوشی کے بارے میں سوچیں گے تو ہماری خوشیوں میں حصہ بہت زیادہ ہو گا اور اگر ہم اپنی محبت دوسروں کو دیں گے تو وہ اس کی طاقت کو محسوس کریں گے اور اس میں بہتری آئے گی۔

اندھی لگاؤ اور غیر معقول نفرت دونوں ہی بیداری کے اعلیٰ درجے تک پہنچنے میں نقصان دہ رکاوٹیں ہیں ہمیں سب سے پیار کرنا سیکھنا چاہیے کیونکہ ہم سب خدا کے بچے ہیں۔

ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ رضامندی سے کیا جانا چاہیے، اور ہمیں اپنی کوششوں میں مہتواکانکشی ہونا چاہیے جب کوئی شخص کسی تھکاوٹ یا بوریت کے بغیر، محبت اور اطمینان کے ساتھ کام انجام دینے کی مخلصانہ خواہش اور بلند روح رکھتا ہے، تو کائناتی توانائی ان کے جسم، دماغ اور ارادے میں مسلسل بہتی رہتی ہے۔

جو شخص کمزوری اور تھکاوٹ کے خیال کو اپنے شعور میں داخل نہیں ہونے دیتا وہ اپنے اعصاب کو چارج کرنے اور اپنے جسم کے خلیات اور

بافتوں کو تروتازہ کرنے کے لیے ہلکی توانائی اور اہم سرگرمیوں کے دھارے کے لیے جگہ بناتا ہے۔

جب انسان میں کچھ کرنے کی خواہش نہ ہو تو وہ شروع ہی سے تھکاوٹ محسوس کرتا ہے۔ لیکن جب اس کی خواہش ہوتی ہے۔ تو ان کا وجود توانائی اور جاندار سے بھر جاتا ہے۔ جو لوگ جوش اور اطمینان کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دیتے ہیں انہیں معلوم ہوتا ہے کہ لازوالہ الہی طاقت انہیں برقرارہ رکھتی ہے اور ان کی مدد کرتی ہے۔

کچھ لوگ کام میں اتنے مگن ہوتے ہیں کہ ان کے پاس خود پر غور کرنے یا زندگی سے لطف اندوز ہونے کا وقت نہیں ہوتا ہے

فرض ادا کرنے میں دل مخلص اور دیانت دار ہو تو ہمارے لیے دروازے کھلتے ہیں اور ہمارے سامنے راستے ہموار ہوتے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں برکت عطا فرمائے تاکہ ہم زندگی کے کارخانے میں خوشی اور اطمینان کے ساتھ اپنا کام انجام دے سکیں۔

اور اس کی حکمت ہماری سوچ کو متاثر کرے۔

اور اس کی طاقت کی لہریں ہماری روزمرہ کی سرگرمیوں کے دریاؤں پر رقص کرتی ہیں۔

ذبح شدہ مرغ کی طرح صاف دیکھنے سے قاصر!

یہ جاننے کے لیے کہ کسی بھی حالت یا صورت حال میں صحیح انتخاب کیسے کیا جائے، ہمیں بصیرت کی طاقت سے اپنے فیصلے کی رہنمائی کرنی چاہیے۔

ہم سب کو اس چھٹی حس سے نوازا گیا ہے، لیکن زیادہ تر لوگ اس کا استعمال نہیں کرتے ہیں، اس کے بجائے، وہ پانچ نچلے اور کم قابل اعتماد حواس کی اطلاعات پر انحصار کرتے ہیں، کیونکہ وہ پانچ حواس ہمیشہ ہمیں قطعی معلومات فراہم نہیں کرتے ہیں جس پر ہم صحیح فیصلہ کرنے کے لیے انحصار کر سکتے ہیں۔

اپنے محدود دائرہ کار اور طاقت کے علاوہ، حواس - اور ان کے ساتھ، انا سے جڑا دماغ - چیزوں کی تشریح اس کے مطابق کرتا ہے جو اسے پسند اور ناپسند ہے، نہ کہ اس کے مطابق جو سچ ہے اور بالآخر انسان کے بہترین مفادات کو پورا کرتا ہے۔

چونکہ ایک شخص اپنے فیصلوں کی بنیاد اپنے حواس کی طرف سے فراہم کردہ رپورٹوں اور اپنے دماغ کے ذریعے بنائے گئے نتائج پر کرتا ہے، جو حواس سے جڑے ہوئے ہیں، اس لیے وہ اکثر اپنے آپ کو ناقابلِ رشک حالات میں الجھا ہوا پاتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ وہ دن آئے گا جب پوری دنیا کو ہر روز تھوڑی دیر کے لیے اندر کی طرف مڑنے کی اہمیت کا احساس ہو جائے گا، رہنمائی حاصل کرنے اور خدا سے مدد مانگنے کی اہمیت کا احساس ہو گا جب کوئی شخص ایسا کرتا ہے، تو وہ زیادہ متوازن، پرسکون اور زیادہ سمجھدار ہو جاتا ہے، جیسے جیسے ان کی بصیرت کھلتی ہے، وہ چیزوں کو واضح طور پر دیکھنے اور صحیح فیصلے کرنے کی اجازت دیتی ہے، وہ پابندیوں والی عادات، تکلیف دہ حرکتوں اور ذاتی خواہشات سے بھی آزاد ہو جاتے ہیں جذباتی طور پر اور بغیر عکاسی کے

فہم، بصیرت کی طرح، روح کی ایک خوبی ہے جو انسان کو یہ جاننے میں مدد دیتی ہے کہ ضرورت پڑنے پر کیا کرنا ہے اس طرح کی روحانی خصوصیات کو خدا کے بارے میں سوچنے اور غور کرنے کے ذریعے پیدا کیا جا سکتا ہے۔

جب خواہشات اور جذبات کسی کے فیصلے پر بادل چھا جاتے ہیں تو بصیرت اندھی ہو جاتی ہے، نفسیاتی اور روحانی دونوں اعتبار سے جب جذبات لوگوں پر حاوی ہو جاتے ہیں، تو وہ الجھن اور گھبراہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں، لرزتے اور صاف دیکھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں، جیسے ایک ذبح شدہ مرغ!

جذبات انسان کو اپنی رائے اور دوسروں کے بارے میں متعصب بنا دیتے ہیں اور واضح طور پر سوچنے اور حالات سے سمجھداری اور عقلی طور پر نمٹنے کی صلاحیت کو مفلوج کر دیتے ہیں۔

جب ہم حقائق کو اپنی ذاتی رائے سے الگ کرنا سیکھیں گے تو ہمارا فیصلہ ہماری نفسانی خواہشات سے اتنا زیادہ متاثر نہیں ہوگا اگر ہر شخص یہ سیکھ لے تو دنیا اب کی نسبت زیادہ سمجھدار اور پرامن جگہ بن جائے گی۔

بصیرت عام طور پر دل میں پیدا ہوتی ہے جب دل کو بے چینی محسوس ہوتی ہے تو یہ انسان کو یہ سوچنے پر اکساتا ہے کہ کچھ غلط ہے اور بعض لوگوں اور حالات سے نمٹنے میں محتاط رہنے کی ضرورت ہے اگر آپ کسی چیز کے بارے میں خوف محسوس کرتے ہیں، یا جاننا چاہتے ہیں کہ کون سا راستہ اختیار کرنا ہے تو اپنے دل پر توجہ مرکوز کریں۔

جب بھی پریشانیاں آپ پر حاوی ہوں اور پریشانیاں آپ کو گھیر لیں تو اپنے خیالات کو اپنے دل پر مرکوز کریں اور اس سے نکلنے والے احساسات سے باخبر رہنے کی کوشش کریں، پرسکون رہیں، اچانک ایک گہرا احساس آپ پر چھا جائے گا، اور اللہ آپ کو آپ کی اندرونی بصارت سے دکھائے گا کہ آپ کو اس وقت اگلا قدم اٹھانا چاہیے۔

دماغی خلیات کی غیر معمولی نوعیت کو تبدیل کرنا

عام روحانی علاج کرنے والوں یا پادریوں کے پاس گناہوں کو معاف کرنے کی طاقت نہیں ہے یا مفت گنہگار جو ان کے پاس مشورہ لینے آتے ہیں، جیسا کہ وہ صرف یہ کر سکتے ہیں کہ انہیں روحانی نسخہ دیں، اس سے زیادہ کچھ نہیں لیکن خدا کو جاننے والے بہت ترقی یافتہ روحانی مراحل پر پہنچ چکے ہیں، اس لیے وہ صرف گنہگاروں کو روحانی مشورہ دینے سے مطمئن نہیں ہیں، بلکہ انہیں خدا کے فضل و کرم سے ان کی روحانی مدد سے آزاد کر سکتے ہیں۔ گناہ کے اعمال

تمام اچھے اور برے اعمال دماغ کے خلیوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں اور سوچ میں اچھی یا بری عادتوں یا رجحانات کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

ایک شخص جو ان عادات کی طاقت سے اپنے دماغ کے خلیوں پر چارج ہونے کی وجہ سے غیر صحت بخش عادات کا شکار ہو، قوت ارادی، مراقبہ، خلوص دعا اور مسلسل مثبت اثبات کے ذریعہ خود کو آزاد کر سکتا ہے جب تک کہ اس کی تمام ناپسندیدہ عادتیں امن و سکون کی اچھی عادات میں تبدیل نہ ہو جائیں۔

ایسا اس وقت ہوتا ہے جب صحیح طریقہ سے چلنے والی لائف فورس دماغی خلیات کی غیر معمولی نوعیت کو تبدیل کرنے کے لیے کام کرتی ہے تاکہ وہ خلیہ ہر وہ چیز سے بھر جائیں جو اچھی، نیک اور خوبصورت ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ غلط خیالات سے بھرے دماغ کے خلیات اہم سرگرمی سے جل جاتے ہیں جب یہ دماغ میں مضبوطی سے جمع ہوتے ہیں اور اچھے اور مفید مقاصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

ایک شخص اپنے جسمانی جسم سے مضبوطی سے جڑا ہوا اپنی اہم سرگرمی کو اپنے عضلات اور حواس کے ساتھ مصروف رکھتا ہے، جب کہ کوئی سوچنے والا، روحانی رجحان رکھنے والا اپنے عضلات اور جسم کو فعال آرام کی حالت میں رکھتا ہے، اور اس کے دماغ کو حواس سے دور رکھتا ہے، تاکہ قوتِ حیات اعصابی نظام میں رہنا چھوڑ کر دماغی خلیات میں مرکوز ہو جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دماغ کے روحانی خلیات اور دماغی خلیات کو زیادہ سے زیادہ توجہ مرکوز کرنے کا سبب بنتا ہے۔ دماغ سے کسی ناپسندیدہ عادت کی جڑوں کو ختم کرنا

عادت طاقت ہے اور لوگ اس طاقت کو اچھے کاموں میں استعمال کرنے کے بجائے برے کاموں میں استعمال کرتے ہیں۔

جہالت، غور و فکر کی کمی، اچھی صحبت کا انتخاب کرنے میں ناکامی، اور اچھے کاموں سے غفلت انسان کو اکثر بری عادتوں کے جال اور پھندے میں پھنسا دیتی ہے، جو اس کی مرضی کے خلاف چلنے والے کو نگل جاتی ہے۔

صحبت کا اثر قوت ارادی اور صحیح فیصلے سے زیادہ مضبوط ہے:

[کمزور سے دوستی نہ کرو، کیونکہ گھٹیا انسان کا کردار بگاڑ سکتا ہے۔]

عقلمند لوگ بغیر کوشش کے نیک کام کرتے ہیں، جب کہ نقصان کو پسند کرنے والے عادت کے زور سے نقصان دہ اور نفرت انگیز کام کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں جو انہیں گناہ اور برائی پر مجبور کرتی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اچھے خیالات کی ترغیب دے۔

تاکہ ہم نیکی اور حسن دیکھ سکیں
ہم فائدہ مند اور نقصان دہ کے درمیان فرق کرتے ہیں۔
اور تاکہ ہم اس کی طرف رجوع کریں۔
اور ہم اس کی امید رکھتے ہیں۔
تمام خیر کا ذریعہ
اور تمام بھلائیوں کا سرچشمہ
"اے پہاڑ، کوئی ہوا تجھے ہلا نہیں سکتی"

ایک متوازن شخص اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران پرسکون اور پر سکون رہتا ہے، چاہے وہ کامیابی حاصل کرے یا ناکامی، جسم، دماغ اور دنیا کے فطری دوہرے کے مطابق کامیابی اور ناکامی لامحالہ مختلف اوقات میں واقع ہوتی ہے، جو شخص مسلسل خود کو اپنی فطرت کی یاد دلاتا رہتا ہے وہ تضادات کا کم شکار ہوتا ہے اور دنیا کی بیماریوں سے کم متاثر ہوتا ہے۔

جو لوگ باطنی توازن حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو جسم میں موجود دوہری شعور سے داغدار نہ ہونے دیں اس طرح کی مشق بلاشبہ مشکل ہے کیونکہ روح جب حساس جسم سے ہمدردی رکھتی ہے تو اس کی اچھی اور بری دونوں خوبیوں کو اپناتی ہے جسم کی اتار چڑھاؤ والی حالتوں سے لگاؤ سے آزاد ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ شعور کے تمام ماخذوں سے بالاتر ہو جائے۔

حالات کے رحم و کرم پر رہنے والے خوشیوں اور لذتوں میں خوش ہوتے ہیں اور درد اور مشکلات پر غمگین ہوتے ہیں لیکن بڑھتی ہوئی بصیرت والے پرسکون اور پر سکون رہتے ہیں، ان پریشانیوں اور ہنگاموں سے غیر متزلزل رہتے ہیں جو عام زندگی کے تانے بانے ہیں۔

ایک متوازن شخص، دکھ اور تکلیف کے وقت بھی، اچھے اور برے دونوں صورتوں میں اندرونی سکون کو برقرار رکھتا ہے، مزید برآں، وہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنے، ان کے جذبات کو سمجھنے اور ان کی اپنی پریشانیوں سے مغلوب ہوئے بغیر ان کی مدد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اس طرح وہ اپنی اندرونی طاقت کے ذریعے دوسروں کو تسلی دے سکتے

ہیں اور ان کے غم کو دور کر سکتے ہیں، اور وہ دوسروں کو توازن اور توازن کی تعلیم نہیں دیتے۔ تباہ کن جذباتی پھٹنے کے لیے

عقلمند انسان ہر ایک میں الٰہی روح کو دیکھتا ہے، اور جب وہ نفسانی خواہشات سے آزاد ہوتا ہے، وہ جسم، دماغ اور روح کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خدا کی طرف سے آنے والی تمام چیزوں کو یقین اور اطمینان کے ساتھ قبول کرتا ہے، وہ انا کی مجبوریوں سے آزاد ہوتا ہے اور دوسروں سے دشمنی محسوس نہیں کرتا، اور نہ ہی وہ اپنی نگاہوں اور باتوں پر بوجھ ڈالتا ہے، کیونکہ وہ لوگوں کے حوصلے اور سکون کو نقصان پہنچاتا ہے۔ وہ الہی روح دیکھتا ہے جسے وہ ہر ایک میں پوشیدہ تلاش کر رہا ہے۔

جب وہ حتمی مقصد تک پہنچ جاتا ہے تو کامیابی اور ناکامی اس کے لیے یکساں ہو جاتی ہے، کیونکہ جب وہ عالمگیر اتحاد کا جوہر پاتا ہے تو اس کا دوہرا پن ختم ہو جاتا ہے۔

جب وہ خدا سے محبت اور انسانیت کی خدمت میں اپنا کام انجام دیتا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے غیر منسلک رہتا ہے۔

خوشی کے حصول کے لیے

خوشی حاصل کرنے کے لیے ایک ایسی زندگی گزارنی چاہیے جو نظم و ضبط کے تحت چلتی ہے جو لوگ زندگی کے اعلیٰ قوانین کے مطابق اپنے حالات کو قابو میں رکھنے کا عزم کرتے ہیں وہ پائیں گے کہ ان کے حالات خود بخود اس کے مطابق ڈھال لیتے ہیں اس زندگی میں ہمیں جو مشکلات درپیش ہوتی ہیں وہ ہمیں حوصلہ دیتی ہیں اور ہمیں زیادہ کوشش کرنے کی ترغیب دیتی ہیں تاکہ ہم اعلیٰ سطحوں تک پہنچ سکیں۔

اگر تم یہی چاہتے ہو تو ان راستوں پر چلو جو اس کی طرف لے جاتے ہیں، نہ کوئی تمہیں اس سے روک سکے گا اور نہ ہی اس سے محروم کر سکے گا۔

خدا نے ہمیں عقل دی ہے، اور ہمیں اس کے اندر ایمان، رجائیت اور خوشی کی شمعیں روشن کرنی چاہئیں، اور اسے ہر طرح کی تکلیف دہ آزمائشوں سے ہر ممکن حد تک آزاد کرنا چاہیے، ہمیں قوتِ ارادیۂ کو بھی پیدا کرنا چاہیے تاکہ ہم اپنے حالات پر قابو پانے کے بجائے ان پر قابو پا سکیں۔

اپنی زندگیوں کے لیے منطقی اور ٹھوس منصوبہ بندی کرنا ضروری ہے تاکہ ہم وہ تمام اچھی چیزیں حاصل کر سکیں جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمیں کرنا چاہیے جیسا کہ ہم منصوبہ بندی کرتے ہیں، کوشش کرتے ہیں اور کام کرتے ہیں، ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ یہ خدا، سخی ہے، جو ہمیں مدد فراہم کرتا ہے اور ہمیں صحیح کی

طرف رہنمائی کرتا ہے، ایسا کرنے میں ہم عزم، صبر، تحمل اور صاف گوئی کے مالک ہوں گے۔

ہم آپ کی کامیابی اور خوشی کی خواہش کرتے ہیں جہاں بھی آپ خدا کی وسیع زمین میں ہیں۔

یہ سب یکے بعد دیگرے سپیکٹرز اور امیجز ہیں۔
گلاب کے باغات
آنسوؤں کی وادیاں
اور شبنم کے قطرے نرم کلیوں سے چمٹے ہوئے ہیں۔
اور بچپن کی خوشیاں
اور بے لگام جذبات
اور ان کے بہاؤ میں زبردست خوشیاں
اور دلوں پر بھاری غم
اور آسمان کی شمعیں ٹمٹما کر غائب ہو جاتی ہیں۔
اور سحر کا سراب ہمیں اپنی طرف کھینچتا ہے۔
وہم سے وہم تک
اور شوق کے ساتھ خواہشات
اور ضدی آکٹوپس جیسی گرفت
اور نومولود کا رونا
موت کا شور
اور بلبل صحت کی خوشی
اور ناگفتہ بہ لمحات
یہ سب یکے بعد دیگرے سپیکٹرا اور امیجز ہیں۔
شعور کے پردے پر
رب، میری مدد کرو
تاکہ اپنے اندر اعلیٰ صفات اور خوبیاں پیدا کروں
اور اپنے اندر سکون اور ضبط نفس کے سپاہیوں کو تربیت دینے کے لیے
اس کے الہی رہنما بنیں۔
فیصلہ کن جنگ میں
جہالت اور انکار کے خلاف
اور اپنے مبارک بینر اور مضامین کو بلند کرنے کے لیے
سچائی کا جھنڈا اور صداقت اور نیکی کے اصول
میری روح کی یادگاروں کے اوپر پھڑپھڑانا
اور میری زندگی کے علاقہ
****

احتیاط خوف پر غالب آنی چاہیے احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں اور بیماری کے اسباب کو ختم کرنے اور خوف سے آزاد ہونے کی ہر ممکن کوشش کی جائے جراثیم ہر جگہ اس قدر بکثرت پائے جاتے ہیں کہ اگر لوگ ان سے خوفزدہ ہو جائیں تو زندگی سے لطف اندوز نہیں ہو سکیں گے حتیٰ کہ تمام ضروری صحت سے متعلق احتیاطی تدابیر کے باوجود اگر کوئی شخص اپنے گھر کا مائیکرو سکوپ سے جائزہ لے تو کھانے کی خواہش ختم ہو جائے گی۔

جس چیز سے بھی ڈریں، اپنے خیالات کو اس سے پھیر لیں اسے اللہ پر چھوڑ دیں اور اس پر اپنا بھروسہ مضبوط کریں بہت زیادہ تکلیفیں عام طور پر پریشانی کی وجہ سے ہوتی ہیں جب بیماری نے ابھی تک حملہ بھی نہیں کیا تو تکلیف کیوں؟ چونکہ زیادہ تر لوگوں کی بیماریاں خوف سے جنم لیتی ہیں، اس لیے خوف کو چھوڑنے سے وہ فوری طور پر آزاد ہو جائیں گے، اور شفاء فوراً ہو جائے گی، ہر رات سونے سے پہلے، اپنے آپ سے اس بات کا اثبات کریں: "خدا میرے ساتھ ہے۔، اور جس کے ساتھ خدا ہے۔ اسے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" ذہنی طور پر اپنے آپ کو خدا کی روح اور اس کی کائناتی توانائیوں سے گھیر لیں، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ کوئی بھی حملہ آور ہو گا، خدا آپ پر حملہ کر دے گا۔ اللہ تعالی" یا "اے رب، مددگار" پورے اعتماد کے ساتھ آپ کی حفاظت کرے گا، آپ کو مضبوط کرے گا، اور آپ کو آرام دے اور صحت مند محسوس کرے گا جب آپ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوں گے، اس کی سچائی آپ میں بہہ جائے گی، اور آپ جان لیں گے کہ آپ کے مرکز میں، آپ ایک ایسی روح ہیں جو مشکلات سے اچھوت اور لافانی ہیں۔

جب بھی آپ خوف محسوس کریں تو اپنی ہتھیلی کو اپنے دل پر رکھیں، اسے بائیں سے دائیں رگڑتے ہوئے کہتے ہیں: "اے رب، اس خوف کو مجھ سے دور کر دے اور میرے ذہن اور خیالات کو کسی بھی خلفشار سے آزاد کر دے" جس طرح ریڈیو کی مداخلت سے چھٹکارا پانے کے طریقے ہیں، اسی طرح اگر آپ مسلسل اپنے دل کو بائیں سے دائیں رگڑتے رہیں، اور اگر آپ مسلسل توجہ مرکوز کرتے رہیں تو خوف خدا ختم ہو جائے گا، آپ کے دل سے خوف اور خوف ختم ہو جائے گا۔ خوشی آپ کے پورے وجود کو بھرتی ہے۔

خوف ہمیشہ انسان کے ساتھ رہتا ہے۔ اور اس سے نجات خدا کے بارے میں سوچنے اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے ممکن ہے۔

خدا پر بھروسہ کریں اور اپنے ہر کام میں مستند رہیں بہت سے تقلید کرنے والے ہیں۔ ان کی لمبی فہرست میں اپنا نام شامل نہ کریں ماسٹر جو آپ کرتے ہیں اور اسے منفرد انداز میں کرتے ہیں جو اس سے پہلے

کسی نے نہیں کیا تھا تخلیقی صلاحیتوں کے لیے میدان اس وقت تک کھلا رہتا ہے۔ جب تک خواہش مخلص اور ارادے موجود ہو جب آپ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو تمام فطرت آپ کو جواب دیتی ہے۔

لوگ اکثر اپنے آپ کو اولیت دیتے ہیں، لیکن ہمیں دوسروں کے بارے میں سوچنا چاہیے اور اپنی بہترین صلاحیتوں کے مطابق ان کی مدد کرنی چاہیے، ان کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرنا چاہیے جیسا کہ ہم خود چاہتے ہیں جب ہم یہ خوشی اور پورے دل سے کرتے ہیں، تو ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارا ہمدردی کا دائرہ وسیع ہوتا ہے اور ہمارے اور دوسروں کے درمیان پیار کے رشتے گہرے اور مضبوط ہوتے جاتے ہیں۔

1,000 افراد کی آبادی والے ماحول میں، اگر ہر شخص خوش اسلوبی سے پیش آئے تو ہر شخص کے 999 دوست ہوں گے لیکن اگر اس ماحول میں ہر شخص دوسروں کے ساتھ دشمن جیسا سلوک کرے تو ہر شخص کے 999 دشمن ہوں گے۔

چاندنی اور خوش دراز زمینیں
جب شام ہو جائے تو اپنے خیالات کو چاندنی سے ملا دیں
اس کی کرنوں سے اپنے دکھوں کو دھو ڈالو
مجھے حیرت انگیز روشنی آپ کے جسم پر آہستہ سے پھیلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔
اور درختوں اور دور دراز علاقوں کے اوپر
وسیع و عریض میدان میں کھڑے ہو کر پرسکون نظروں سے دیکھیں
چاند کی شہتیر اور اس سے ظاہر ہونے والے شاندار نظارے
چمکتے افق کے پردے دار کناروں کو دیکھو
اپنے فکریہ خیالات کو نقطہ نظر کی حدود سے آگے بڑھنے دیں
سنہرے خوابوں کی سرزمین پر
چاند کی شعاعوں کی طرف سے دکھائی جانے والی شکلوں سے اپنی توجہ مرکوز کریں
دور ستاروں اور دور آسمان تک
زندہ آسمان سے پرے ابدی خاموشی
جہاں ہر چیز محبت اور زندگی کے ساتھ دھڑکتی ہے۔
چاند کی کرنوں کو پھیلتے ہوئے دیکھیں
نہ صرف زمین پر
بلکہ اپنے عظیم دماغ کے لامحدود دائروں کے ہر کونے میں
گہرائی سے غور کریں تاکہ آپ دور دراز، خوش کن زمینوں تک پہنچ سکیں
گہری روحانی بیداری کی جہتیں

اور کائنات کو چاندی کی روشنی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔
اس کی نہ کوئی حد ہے اور نہ کوئی انتہا
****

انسان غیر صحت بخش عادات میں جکڑے ہوئے ہیں اور یہ عادتیں مسلسل پروان چڑھ رہی ہیں جبکہ اچھی عادتیں مر کر ختم ہو جاتی ہیں۔

ناپسندیدہ مہمانوں نے ایک شخص کی زندگی میں پہلا مقام حاصل کیا ہے، جب کہ معزز مہمانوں کو اس کی طرف سے غفلت اور بے عزتی کے سوا کچھ نہیں ملتا ہے اور وہ اس کے دروازے سے ذلیل اور دل شکستہ ہو کر منہ پھیر لیتے ہیں۔

اچھی عادات کو اچھے اعمال سے پروان چڑھانے کی ضرورت ہے، اور یہ اچھی صحبت اور متاثر کن تحریروں سے یقینی ہوتی ہے، کیونکہ ماحول کا اثر قوت ارادی سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔

انسان مادیت کے زیر اثر ہے اور عقل کی روشنی باطن کی بجائے باہر کی طرف متواتر رہتی ہے لوگ ادھر ادھر بھاگتے ہیں لیکن دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں جو انہیں اپنے اور اپنے ضمیر سے بچا سکے۔ خود کی عکاسی کا ایک لمحہ ضروری ہے۔

اگر کوئی شخص کامیابی کے لیے دعا کرتا ہے جب کہ اس کے خیالات میں ناکامی، افراتفری اور بے حسی کے خیالات بیک وقت بھرے ہوتے ہیں، وہ کسی ایسے شخص کی طرح ہیں جو کسی کو مشن پر صرف اس لیے بھیجتا ہے کہ راستے میں اس پر ڈاکو حملہ کر دیں۔ دعائیں کیونکہ وہ ہر جگہ اور سب کچھ جاننے والا ہے لیکن بعض حالات میں دعائیں قبول نہیں ہوتیں بعض اوقات ان کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا؟ اس کا جواب لاشعوری ذہن کی مٹی میں چھپے منفی بیجوں میں مضمر ہے وہ بری عادتیں جو ماضی بعید اور ماضی قریب میں بنتی ہیں، انسان اور خدا کے درمیان رکاوٹ بن کر کھڑی ہوتی ہیں، مثبت خیالات کو روح کی مٹی میں پودے دینا چاہیے تاکہ وہ صحیح حالات میں پھوٹیں اور بڑھیں اور پھل دیں، انسان صرف صحت اور خوشحالی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ عارضی روح کے دائرے میں سرمایہ کاری کرنا عقلمندی ہے۔

ایک شخص کی زندگی اور روح کے اندر تباہ کن قوتیں مسلسل کام کرتی رہتی ہیں، جو ماضی کی غلطیوں سے جنم لیتی ہیں، اس لیے ان طاقتور قوتوں کا مقابلہ کرنے اور ان سے نمٹنے میں ہوشیار اور ہوشیار رہنا چاہیے۔

جو شخص کامیابی کے لیے دعا کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے آپ کو یہ سوچتا ہے کہ "مجھے نہیں لگتا کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا"، وہ کامیاب

نہیں ہو گا نماز کو پختہ ایمان اور عاجزی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے تاکہ الہی روشنی چمکے اور آسمانی نعمتیں نازل ہوں۔

جس طرح ٹوٹے ہوئے فون کے ذریعے بات کرنا ناممکن ہے، اسی طرح پریشانیوں، اضطراب، بے اطمینانی، اور وقتی چیزوں سے وابستگی کے بوجھ تلے دبے دماغ کے ذریعے دعاؤں کو مؤثر طریقے سے نشر کرنا بھی ناممکن ہے، گہرے سکون اور پر سکون ہم آہنگی کے ذریعے بہتر، تعمیری کمپن، دماغ کو بحال کیا جا سکتا ہے، اس کی روح کو بحال کیا جا سکتا ہے۔ خدا کے لئے دلی پیغامات کی موثر اور موثر ترسیل اور اس کے مبارک جواب کی وصولی۔

اے رب، اپنے ہاتھ اپنے سینے سے لگا کر، میں اپنا سارا وجود تجھے پیش کرتا ہوں، اور میں اپنی دعاؤں کو گہری محبت سے لگاتا ہوں، مجھے اپنے لیے بچوں کی معصوم محبت عطا فرما، اور میری دعاؤں کے الفاظ کے پیچھے تیرا قرب محسوس کرنے میں میری مدد فرما، مجھے اپنے تمام احساسات میں تیری موجودگی کا احساس دلانے دے، اور مجھے یہ احساس دلانے دے کہ تیری حکمت میری سمجھ کو برقرار رکھتی ہے اور تیری زندگی کی روشنی اور تیری زندگی کی روشنی ہے۔

وہ عام طور پر سب سے زیادہ خوش لوگ ہوتے ہیں۔

حقیقی انسانی خوشی انسان کے سیکھنے اور مناسب اور احترام کے ساتھ کام کرنے کے لیے مستقل تیاری میں مضمر ہے، جتنا کوئی اپنے آپ کو بہتر بناتا ہے، اتنا ہی اپنے آس پاس کے لوگوں کی ترقی اور خوشی میں حصہ ڈالتا ہے۔

درد کی بنیادی وجہ

روحانی نفس کا جسم اور دماغ سے تعلق اور ان کے ذریعے اس کا ادراک ہمارے تمام دکھوں، محدودیتوں، پابندیوں، کوتاہیوں اور خامیوں کی جڑ ہے اس تعلق کی وجہ سے ہم درد اور لذت کے مقابلے میں جوش و خروش کا تجربہ کرتے ہیں، اس حد تک کہ ہم خدائی نعمتوں یا آگہی کا تجربہ کرنے سے قاصر ہیں۔

مذہب، اپنے جوہر میں، درد سے مستقل اجتناب اور خالص خوشی کا حصول شامل ہے، یا خدا

جس طرح پانی کی سطح پر سورج کی اصل تصویر واضح طور پر نہیں دیکھی جا سکتی، اسی طرح روحانی روح کی حقیقی، بابرکت فطرت (پوری روح کی عکاسی) کو نہیں سمجھا جا سکتا اور اس کے جوہر کو روح کی شناخت سے نکلنے والی اضطراب اور اضطراب کی لہروں سے پکڑا جاتا ہے جو جسم کے اتار چڑھاؤ اور بدلتے ہوئے دماغ کی حالتوں سے ہوتی ہے۔

جس طرح منتھلا ہوا پانی سورج کی حقیقی تصویر کو بگاڑ دیتا ہے، اسی طرح ایک پریشان ذہن بھی اس شناخت یا رفاقت کے ذریعے روح کی ہمیشہ کی خوش باطنی فطرت کو مسخ کرتا ہے۔

یہ مشرقی حکمت کی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے:

اگر آپ جسم سے اوپر اٹھ کر جان لیں کہ آپ ایک روح ہیں تو آپ کو ابدی خوشی ملے گی اور آپ تمام دردوں سے آزاد ہو جائیں گے۔

{اور تم سچ کو جان لو گے اور سچائی تمہیں آزاد کر دے گی}

آزادی خود حکمرانی سے حاصل ہوتی ہے ایک اچھی عادت سب سے بڑا دوست ہے۔

میرے استاد سری یکتسوارجی کے سب سے زیادہ اثر انگیز الفاظ وہ تین الفاظ تھے جو وہ ہمیشہ مجھ سے دہراتے تھے: " رویہ کرنا سیکھو " میں اس کے لیے ان کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ صحیح طریقے سے برتاؤ کرنا ہمیشہ آسان نہیں تھا۔

جب آپ کو کسی چیز پر قابو پانا ہو تو آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ آپ کو اس پر کیوں قابو پانا چاہیے آپ کو نہ صرف اسے ترک کرنا چاہیے اور خود کو اس سے دور کرنا چاہیے، بلکہ آپ کو اس کے بارے میں سوچ کو ختم کرنا چاہیے اور اسے اپنے خیالات سے نکال دینا چاہیے، منفی سوچ ایک زبردست دشمن ہے جس پر فتح حاصل کرنی چاہیے۔

اگر آپ اپنی توجہ حسی بیداری سے روحانی بیداری کی طرف موڑ دیں گے تو آپ فتح حاصل کر لیں گے اور اپنے لیے خوشی لائیں گے کامیابیاں ذہن میں موجود ہیں انسان کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہیے: "کیا میں اپنے حواس کا غلام ہوں یا ان کا آقا؟ کیا میں سکون سے مالا مال ہوں یا روحانی طور پر غریب؟"

کسی کو ضرورت سے زیادہ چیزوں کا شکار نہیں بننا چاہیے، لیکن انہیں آپ کو غلام بنانے کی اجازت نہ دیں، آزاد رہیں، ملنسار، خوش مزاج اور خوش مزاج رہیں، اور ہر حال میں اپنے مالک بنیں، کسی کو صرف حواس کا غلام نہیں ہونا چاہیے، بلکہ صحیح عقائد کے مطابق عمل کرنا چاہیے جو بھی دوئیوں سے بالاتر ہونا چاہتا ہے اور کائناتی چیزوں کو خود کو ختم کرنا چاہتا ہے اور تمام چیزوں کو خود پر قابو پانے کے لیے تربیت دینا چاہیے۔ نفسیاتی پریشانی یا پریشانی کے بغیر حالات

جو چاہے وہ کرنا آزادی نہیں ہے، بلکہ آزادی کا غلط استعمال آزادی خود پر قابو پانے کے قانون پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے، یعنی خود نظم و ضبط حقیقی آزادی کا مطلب ہے کہ حکمت کے مطابق ہر کام کرنا آزادی خدا اور اس کے قوانین کی تعمیل کے بغیر معمولی اور کم ہے۔

زیادہ تر لوگوں کی زندگی خواہشات، جذبات، مزاج، عادات، اور ماحولیاتی اور سماجی اثرات سے چلتی ہے۔

جب جسمانی عادات دماغ کو کنٹرول کرنے لگتی ہیں تو جسم کے لیے مرضی کے احکامات پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ موٹے افراد وزن کم کرنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، غذا پر عمل کرتے ہوئے بھی شعوری خلیات اپنی عادتیں بنا لیتے ہیں اور دماغ کے احکامات کا فوری جواب نہیں دیتے، تاہم اگر صحیح طریقے سے تربیت دی جائے تو وہ دماغ کی ہدایات پر رضامندی سے عمل کریں گے، اگر دماغی طاقت کی معمولی طاقت کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ مناسب طریقے سے تربیت اور مشق

ایک اچھی عادت آپ کا سب سے بڑا دوست ہے، جب کہ ایک بری عادت آپ کے بھیس میں دشمن ہوتی ہے، اس لیے کسی عادت یا عمل کو دہرانے سے ہوشیار رہنا چاہیے، کیونکہ تکرار کسی عمل کو اس کے احساس ہونے سے پہلے ہی عادت میں بدل دیتی ہے، اور عادت دوسری فطرت بن جاتی ہے، تاہم اسے مسلسل اچھے اعمال اور مثبت، تخلیقی سوچ کے ذریعے بدلا جا سکتا ہے۔

ہر جگہ ترتیب اور مستقل مزاجی کے آثار

ابتدائی مفکرین نے اپنے مشاہدے سے استدلال کیا کہ ہر انسان مادے اور دماغ کا مرکب ہے اور اس مشاہدے کے نتیجے میں وہ دو آزاد قوتوں کے وجود پر یقین رکھتے تھے: فطرت اور دماغ۔

پھر وہ سوچنے لگے: "فطرت میں ہر چیز کو ایک خاص طریقے سے ترتیب کیوں دیا گیا ہے؟ انسان کا ایک بازو دوسرے سے لمبا کیوں نہیں ہوتا؟ اور ستارے اور سیارے خلا میں کیوں نہیں ٹکراتے؟ ہمیں کائنات میں نظم و ضبط کے آثار جہاں بھی نظر آتے ہیں" نظر آتے ہیں۔

اس بنیاد سے، انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ذہن اور مادّہ الگ الگ نہیں ہو سکتے اور ایک ہی وقت میں ان میں سے ہر ایک پر مطلق حاکمیت ہے، کیونکہ ایک دماغ ہونا چاہیے جو ہر چیز کو کنٹرول کرے۔

یہ نتیجہ فطری طور پر ایک خدا کے تصور کی طرف لے جاتا ہے جو مادّہ اور دماغ دونوں کا سبب اور اصل ہے، جو ان کے ذریعے موجود ہے اور ان سے ماورا ہے جو مطلق حکمت حاصل کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ ہر چیز اپنے جوہر میں روح ہے، حالانکہ وہ روح ظاہری طور پر پردے اور نظر سے پوشیدہ ہے۔

روحانی علم رکھنے والے ہر جگہ خدا کے نور کو ظاہر ہوتے دیکھتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ: محققین اسے پہلی جگہ کیسے تلاش کرنے میں کامیاب ہوئے؟

پہلے قدم کے طور پر، انہوں نے دنیا اور مادّہ سے براہِ راست رابطہ ختم کرنے کے لیے اپنی آنکھیں بند کر لیں، تاکہ وہ اپنی پوری توجہ اس عالمگیر ذہن کو جاننے پر مرکوز کر سکیں جو دنیا اور مادے دونوں کے پیچھے ہے۔

وہ بدیہی طور پر سمجھ گئے کہ وہ فطرت میں الہی موجودگی کو پانچ حواس کے عام ادراک کے ذریعے محسوس نہیں کر سکتے، اس لیے انہوں نے اس پر گہرائی سے توجہ مرکوز کرکے اپنے اندر اس کی موجودگی کو محسوس کرنے کا طریقہ تلاش کیا۔

آخر کار وہ پانچ حواس کے تمام دروازوں اور راستوں کو بند اور بند کرنے میں کامیاب ہو گئے، عارضی طور پر مادی شعور سے مکمل طور پر آزاد ہو گئے، پھر روح کی اندرونی دنیا ان پر ظاہر ہونے لگی اور ان کے سامنے کھلنے لگی ان عظیم ہستیوں کے لیے جنہوں نے اپنی باطنی تحقیق کی انتھک کوشش کی، آخر کار خدا نے خود کو ظاہر کیا۔

اپنی کوششوں کے پیچھے خدا کی طاقت رکھیں

تعمیری اور فائدہ مند مقاصد کے لیے اپنی اندرونی طاقت کو اُجاگر کریں، اور آپ مزید حاصل کریں گے، غیر متزلزل عزم کے ساتھ آگے بڑھیں، کامیابی کے ہر عنصر کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے تخلیقی جذبے کی طاقت سے خود کو ہم آہنگ کریں، اور آپ لامحدود ذہن کے ساتھ جڑیں گے جو آپ کو متاثر کرنے اور آپ کے تمام مسائل کو حل کرنے کے قابل ہو جائے گا اور آپ کی طاقت آپ کی طرف متواتر بہے گی اور زندگی کے ہر شعبے میں اختراعات

کوئی بھی اہم فیصلہ کرنے سے پہلے خاموشی سے بیٹھیں اور خدا کی مدد اور برکت مانگیں پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کی طاقت کے پیچھے خدا کی طاقت ہے، آپ کے دماغ کے پیچھے خدا کا دماغ ہے اور آپ کی مرضی کے پیچھے خدا کی مرضی ہے جب تک خدا آپ کے ساتھ کام کر رہا ہے، آپ کی کوششیں رائیگاں نہیں جائیں گی اور نہ ہی آپ ناکام ہوں گے بلکہ آپ کی قوت میں اضافہ ہوگا اور آپ کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا اور جب آپ خدا کی خدمت میں اپنے کاموں کو پورا کریں گے تو آپ کو اس کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

اگر زندگی میں آپ کا کام شائستہ ہے تو اس کے لیے معافی نہ مانگیں، اس بات پر فخر کریں کہ آپ جو ذمہ داریاں اللہ نے آپ کے سپرد کی ہیں وہ پوری کر رہے ہیں، وہ چاہتا ہے کہ آپ اپنی صلاحیت کے مطابق اپنا کردار ادا کریں جو آپ کرتے ہیں ہر کوئی وہی کردار ادا نہیں

کر سکتا جو آپ اللہ کو خوش کرنے کے لیے کرتے ہیں، کائنات کی تمام قوتیں آپ کی خوشی اور بھلائی کے لیے ہم آہنگی سے کام کریں گی۔

جب آپ خُدا سے اثبات کرتے ہیں کہ آپ سب سے بڑھ کر اُس کی خواہش کرتے ہیں، تو آپ خود کو اُس کی مرضی کے مطابق ڈھال لیں گے اور جب آپ اُس کی تلاش کرتے ہیں، آپ کے راستے میں آنے والی رکاوٹوں سے قطع نظر، آپ اپنی انسانی مرضی کا بہترین استعمال کر رہے ہیں، اور آپ کامیابی کے قانون کو بھی استعمال کر رہے ہیں جو قدیم بزرگوں اور ان تمام لوگوں کے لیے جانا جاتا ہے جنہوں نے حقیقی کامیابی حاصل کی ہے۔

مقدس کائناتی طاقت آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ جب تک کہ آپ صحت، خوشی اور سکون کے حصول کے لیے اس بابرکت طاقت کو استعمال کرنے کی حقیقی کوشش کرتے ہیں ان عظیم مقاصد کو حاصل کرنے کے ذریعے، آپ خود شناسی کے راستے پر چلتے ہوئے خدا میں اپنے حقیقی گھر کی طرف بڑھیں گے۔

خوشی کامیابی کا پیمانہ ہے۔

سب سے پہلے، آپ کو یہ یقینی بنانا ہوگا کہ آپ جس مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کے لیے کوشش کرنے کے قابل ہے۔ اور اس تک پہنچنے کو حقیقی کامیابی تصور کیا جانا چاہیے۔

کامیابی کیا ہے؟ اگر آپ کے پاس صحت اور دولت ہے۔ لیکن آپ کو ہر ایک کے ساتھ مسائل ہیں (اور اپنے ساتھ بھی)، آپ کی زندگی کامیاب نہیں ہے، دنیا تاریک اور زندگی بے سود ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کو خوشی نہیں ملتی ہے۔ تو جب آپ پیسے کھو دیتے ہیں، آپ کچھ چھوٹی چیز کھو دیتے ہیں جب آپ صحت کھو دیتے ہیں، تو آپ کچھ زیادہ اہم کھو دیتے ہیں لیکن جب آپ سکون اور سکون کھو دیتے ہیں، تو آپ زندگی کے سب سے قیمتی خزانوں سے محروم ہوجاتے ہیں۔

اس لیے کامیابی کو خوشی کے معیار سے، آفاقی قوانین سے ہم آہنگ اور ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت سے ناپا جانا چاہیے۔

خدا نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے۔ کہ آپ اپنے دماغ کو استعمال یا غلط استعمال کر کے اپنے آپ کو جزا یا سزا دیں اور اگر آپ صحت، خوشحالی اور حکمت کے قوانین کی خلاف ورزی کریں گے تو آپ لامحالہ بیماری، غربت اور جہالت کا شکار ہو جائیں گے، اس لیے آپ کو اپنے ذہن کو مضبوط کرنا چاہیے اور اپنے ماضی کے ان برسوں کی آگ میں دبے ہوئے آگ کے جمع شدہ نفسیاتی اور اخلاقی بوجھ کو اٹھانے سے گریز کرنا چاہیے۔ فیصلے اور تعمیری سرگرمیاں، اور آپ آزادی کے افق تک پہنچ جائیں گے۔

خوشی کا انحصار - کسی حد تک - بیرونی حالات پر ہوتا ہے، لیکن یہ بنیادی طور پر کسی کے دماغ کی حالت پر منحصر ہوتا ہے، خوش رہنے کے لیے اچھی صحت، متوازن ذہن، خوشحال زندگی، مناسب کام، شکر گزار دل، اور سب سے بڑھ کر حکمت اور خدا کا علم ہونا چاہیے۔

خوش رہنے کا پختہ عزم آپ کی بہت مدد کرے گا اپنے حالات کے بدلنے کی توقع نہ رکھیں، غلطی سے یہ مان لیں کہ آپ کی پریشانیاں کہیں اور ہیں ناخوشی کو ایک ایسی عادت نہ بننے دیں جس کو توڑنا مشکل ہے، اپنے آپ کو اور اپنے آس پاس کے لوگوں کو نفسیاتی تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

آپ کے اور دوسروں کے لیے سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک خوش اور پر امید رہنا ہے اگر آپ کے پاس خوشی ہے تو آپ نے سب کچھ حاصل کر لیا ہے خوشی کا مطلب ہے خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہونا، اور مراقبہ خوشی حاصل کرنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔

دماغی عادات: کامیابی کو تیز کرنا یا تاخیر کرنا

کسی شخص کی عادات میں یہ طاقت ہوتی ہے کہ وہ اس کی کامیابی کو تیز یا تاخیر کا شکار کر سکتا ہے یہ قلیل تر الہام یا شاندار خیالات نہیں ہیں، بلکہ انسان کی روزمرہ کی ذہنی عادات ہیں جو اس کی زندگی کا رخ طے کرتی ہیں۔

دماغی عادات ایک دماغی مقناطیس کی طرح ہوتی ہیں جو کچھ چیزوں، لوگوں اور حالات کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں اچھی ذہنی عادات آپ کو سازگار اور فائدہ مند مواقع کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے قابل بناتی ہیں، جب کہ بری ذہنی عادات آپ کو دنیاوی رجحانات اور ناپسندیدہ حالات کے ساتھ قریب کر دیتی ہیں۔

آپ بری عادتوں کو بے اثر کر سکتے ہیں اور ان کی طاقت کو کمزور کر سکتے ہیں کسی بھی ایسی چیز سے بچ کر جو ان کو متحرک یا بحال کر سکتی ہے، ان پر مسلسل توجہ مرکوز کیے بغیر، پھر اپنے خیالات کو ایک اچھی عادت کی طرف لے جائیں اور اسے مستقل طور پر استوار کرنے پر کام کریں جب تک کہ یہ آپ کی زندگی کا ایک لازمی حصہ نہ بن جائے جس پر آپ بھروسہ اور بھروسہ کر سکیں۔

ہمارے اندر دو مخالف قوتیں مسلسل تصادم میں رہتی ہیں: ایک جو ہمیں وہ کرنے کی ترغیب دیتی ہے جو ہمیں نہیں کرنا چاہیے، اور دوسری جو ہمیں وہ کرنے کی ترغیب دیتی ہے جو ہمیں کرنا چاہیے، چاہے یہ زیادہ مشکل کیوں نہ لگے، پہلی آواز برائی کی آواز، دوسری اچھائی کی آواز، یا خدا۔

روزمرہ کے سخت اسباق کے ذریعے آپ واضح طور پر دیکھیں گے کہ بری عادتیں لامتناہی مادی خواہشات کے درخت کو پالتی ہیں، جب کہ اچھی عادتیں بلند روحانی امیدوں اور امنگوں کے درخت کو پالتی ہیں۔

آپ کو اپنی کوششوں کو مبارک روحانی درخت کی مناسب نشوونما پر زیادہ سے زیادہ توجہ مرکوز کرنی چاہیے تاکہ ایک دن آپ خود شناسی کے لذیذ، پکے پھلوں کو حاصل کر سکیں۔

اگر آپ اپنے آپ کو ہر قسم کی بری عادتوں سے آزاد کر سکتے ہیں، اور اگر آپ شرافت اور مہربانی کی محبت سے وہ سب کچھ کر سکتے ہیں جو اچھا اور عمدہ ہے، نہ کہ اس لیے کہ برائی سے غم اور پشیمانی ہوتی ہے، تو آپ روح میں بڑھیں گے اور راستے پر آگے بڑھیں گے۔

آپ اس وقت آزاد ہوں گے جب آپ اپنی بری عادتوں کو اپنی مرضی سے اور جان بوجھ کر ترک کر دیں گے، آپ صرف اس وقت آزاد ہوں گے جب آپ ماسٹر بن جائیں گے، اپنے جذبات، خیالات، اور جو کرنا ضروری ہے وہ کرنے کے قابل ہو جائیں گے، چاہے وہ آپ کی خواہشات کے خلاف ہو، خود پر قابو پانے اور خود مختاری کی اس طاقت میں ابدی آزادی کے بیج پنہاں ہیں۔

میں نے اب تک کامیابی کی کئی اہم خصوصیات کا تذکرہ کیا ہے: مثبت سوچ، قوتِ ارادی، نفسیاتی تجزیہ، پہل اور خود نظم و ضبط بہت سی کتابیں ان خصوصیات میں سے ایک یا زیادہ پر زور دیتی ہیں لیکن ان عوامل کے تحت الٰہی طاقت کو تسلیم کرنے میں ناکام رہتی ہیں جو کہ کامیابی کے حصول میں سب سے اہم عنصر ہے۔

خدا کی مرضی وہ قوت ہے جو زمین اور اس پر موجود ہر چیز کو حرکت دیتی ہے اور کائنات اور اس میں موجود ہر چیز کو حرکت دیتی ہے یہ خدا کی مرضی ہے جو ستاروں کو خلا میں چلاتی ہے، اور یہ اس کی مرضی ہے جو سیاروں کو اپنے مدار میں رکھتی ہے اور تمام زندگی کی شکلوں کی پیدائش، نشوونما اور زوال کے چکروں کو منظم کرتی ہے۔

آرزو کے انگارے

اے رب!

تیری بابرکت بارگاہ میں میری آرزو کے انگارے ہمیشہ جلتے رہیں
اے میرے پیارے خدا، میری محبت کے کنول کو زمینی فراموشی کی دلدل سے نکال کر اپنی ہمیشہ چوکنا یاد کے سینے کو اس سے مزین کرے
آسمان کی حرمت میں تیرے حضور سجدہ ریز ہوں اے میرے خدا
میں نے گلاب کی خوشبو میں تیری آواز سنی
اور میں نے کنول کی لذت میں آپ کی نرمی محسوس کی۔
اور میری آرزووں کی سرگوشی میں تیری محبت کا جواب تھا۔

میں جانتا ہوں کہ خدا کو غور و فکر اور مخصوص ادراک سے جانا جا سکتا ہے، لیکن الجھے ہوئے اور پریشان ذہن سے نہیں۔

میں غور و فکر کی نعمتوں کے لیے اپنی آنکھیں کھولوں گا اور دیکھوں گا کہ تمام اندھیرے ختم ہو چکے ہیں میں مراقبہ کی دیواروں کے پیچھے چھپے ہوئے الٰہی سکون کے تالاب میں غرق ہو جاؤں گا، اور میں اپنے باطن کو غور و فکر کے ذریعے پاک کروں گا تاکہ بیرونی اثرات کی مخالفت سے اس کو خراب نہ کیا جا سکے اور میں ہر دن کا استقبال شب قدر کے خیال سے کروں گا۔

خاموشی کی پناہ گاہ میں، میں نے آپ کے امن کی قربان گاہ کو دریافت کیا

اور امن کی قربان گاہ پر مجھے آپ کی ہمیشہ تازہ ہونے والی خوشی ملتی ہے۔

مجھے آپ کی آواز سننے دو، رب، مراقبہ کے غار میں، اور پھر میں اپنے اندر ابدی آسمانی خوشی حاصل کروں گا، امن میرے دل کو بھر دے گا اور میرے وجود میں پھیل جائے گا، چاہے وہ خاموشی میں ہو یا کام کے دوران۔

آسمان کے گنبد میں ہر چمکتا، چمکتا ستارہ، اور ہر پاکیزہ، قدیم سوچ،

ہر نیک عمل اور خوبصورت کارنامہ ایک کھڑکی ہو گا جس سے میں آپ کو دیکھوں گا، میرے پیارے خدا

مکمل ذہنی توجہ اور لامتناہی آرزو کے ساتھ، میں اپنے شعور کو روحانی آنکھ (بھنووں کے درمیان) کے ذریعے ابدیت کی بادشاہی میں بھیجوں گا۔

میں اپنی روح کو جسم کی قید سے آزاد کروں گا اور اسے روح کے عظیم سمندر سے ملا دوں گا۔

نفسیاتی تجزیہ کی ضرورت

کامیابی کا ایک اور راز نفسیاتی تجزیہ ہے خود شناسی ایک آئینہ ہے جس میں آپ اپنے دماغ کی چھپی گہرائیوں کو دیکھ سکتے ہیں جو بصورت دیگر آپ سے پوشیدہ رہے گی۔

اپنی ناکامی کے نکات کی نشاندہی کریں اور اپنے اچھے اور برے رجحانات اور رجحانات کو چھانٹیں۔

یہ سمجھنے کے لیے خود تجزیہ کریں کہ آپ اس وقت کہاں ہیں، آپ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور آپ کے راستے میں کون سی رکاوٹیں کھڑی ہیں اپنے اصل کام کی وضاحت کریں اور زندگی میں اپنے مقصد کو سمجھیں۔

ایک حقیقی اور اعلیٰ کردار کی تمام خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں، خواہشات اور خواہشات سے بے نیاز ہو کر اپنے ذہن کو ہم آہنگ اور خدا کے ساتھ ہم آہنگ رکھ کر، آپ اپنے مطلوبہ مقصد کی طرف تیزی سے، محفوظ طریقے سے اور اعتماد کے ساتھ آگے بڑھیں گے، آپ کا آخری مقصد خدا تک پہنچنے کا راستہ تلاش کرنا ہے۔ لیکن اس دنیا میں فرائض اور ذمہ داریاں بھی ہیں۔

اس زمین پر ہم اجنبی دکھائی دیتے ہیں، اور جب ہم خُدا سے محبت کرتے ہیں تب ہی ہم بھائی بہن بنتے ہیں۔

پہل کے ساتھ قوت ارادی آپ کو اپنے وعدوں کی وضاحت کرنے اور انہیں مکمل طور پر پورا کرنے میں مدد کرے گی پہل کیا ہے؟ یہ آپ کے اندر ایک تخلیقی صلاحیت ہے: لامحدود خالق کی طرف سے ایک چنگاری جو آپ کو ایسی چیز بنانے کی طاقت دے سکتی ہے جو اس سے پہلے کسی اور نے تخلیق نہیں کی تھی یہ آپ کو نئے اور تخلیقی طریقوں سے چیزوں کو کرنے کی ترغیب دیتی ہے ایک پہل کرنے والے شخص کی کامیابیاں شوٹنگ سٹار کی طرح شاندار اور حیران کن ہو سکتی ہیں جیسے بظاہر کسی چیز کو بغیر کسی چیز کی تخلیق کر کے، وہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان کے اندر جو ممکن ہے وہ ممکن ہے۔ اعلیٰ تخلیقی جذبے کی طاقت پہل اور اختراع آپ کو اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل بناتی ہے، آزاد اور خود مختار، اور کامیابی کی خصوصیات میں سے ایک ہیں۔

کامیابی کے آئیڈیاز الرٹ

فرض کریں کہ آپ اب تک ناکام رہے ہیں تو لڑائی بند کر کے ناکامی کو قسمت سمجھنا حماقت ہے۔

لڑتے مرنا بہتر ہے کہ کوشش کرنا چھوڑ دیا جائے جب تک کہ کوئی زیادہ کامیابی حاصل کر سکے کیونکہ کوشش موت کے بعد بھی نئی زندگی میں جاری رہتی ہے۔

کامیابی اور ناکامی اس کا نتیجہ ہے کہ آپ ماضی میں کیا کر چکے ہیں، اسی طرح آپ اب کیا کر رہے ہیں، اس لیے آپ کو ماضی کے تجربات سے کامیابی کے خیالات کو پروان چڑھانا چاہیے اور ان میں توانائی پیدا کرنی چاہیے تاکہ آپ اپنی موجودہ زندگی میں ناکامی کے خیالات کو کنٹرول کر سکیں۔

ایک کامیاب شخص کو درپیش مشکلات اور پریشانیاں ان سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہیں جن کا سامنا ایک ناکام شخص کو ہوتا ہے تاہم، سابق نے خود کو ناکامی کے خیال کو مکمل طور پر اور مستقل طور پر مسترد کرنے کی تربیت دی۔

آپ کو اپنے ذہن کو مایوسی اور مایوسی سے فتح اور فتح کی طرف منتقل کرنا ہوگا۔ پریشانی سے سکون تک؛ فکری الجھن اور اضطراب سے لے کر ذہنی توجہ تک؛ افراتفری اور افراتفری سے امن تک؛ اور سکون سے مقدس روحانی خوشی تک جب آپ یہ خود شناس ہو جائیں گے تو آپ کی زندگی کا مقصد خدا کی مدد سے کامیابی اور شاندار طریقے سے حاصل ہو چکا ہو گا۔

سوچ کی طاقت

آپ اپنی معمول کی سوچ کے معیار اور نوعیت کے مطابق کامیابی یا ناکامی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

آپ کی زندگی میں کون سا زیادہ طاقتور ہے: کامیابی کے خیالات یا ناکامی کے خیالات؟

اگر آپ کی سوچ زیادہ تر منفی ہے تو کبھی کبھار مثبت خیالات کامیابی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے کافی نہیں ہوں گے لیکن اگر آپ ایمانداری سے سوچیں گے تو آپ کو وہی مل جائے گا جس کی آپ تلاش کر رہے ہیں اور اپنے مقصد تک پہنچ جائیں گے، چاہے آپ کو اندھیرے میں گھرا ہوا محسوس ہو۔

آپ اکیلے اپنے آپ کے ذمہ دار ہیں، قیامت کے دن کوئی دوسرا آپ کو جواب نہیں دے گا اور نہ ہی آپ کا حساب کتاب کرے گا، دنیا میں آپ کے کام، جہاں آپ کے اعمال نے آپ کو (آپ کے پچھلے اعمال کا نتیجہ) رکھا ہے، وہ صرف ایک شخص ہی کر سکتا ہے: آپ اور آپ کا کام تب ہی کامیاب سمجھا جاتا ہے جب وہ آپ کے ساتھی انسان کی کسی طرح سے خدمت کرے۔

کسی بھی مسئلے پر نہ سوچیں اور نہ ہی اس کے بارے میں سوچتے رہیں، چیزوں کو تھوڑی دیر آرام کرنے دیں اور وہ خود ہی حل ہو جائیں گے لیکن انہیں اتنا آرام نہ دیں کہ آپ سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھیں، اس کے بجائے، آرام کے ان ادوار کو اپنے عکاسی کو گہرا کرنے اور اپنے اندر کے پرسکون افق تک پہنچنے کے لیے استعمال کریں جب آپ اپنے آپ سے ہم آہنگ ہوں گے، آپ ان کے بارے میں واضح طور پر سوچ سکیں گے اور اگر آپ ان کے بارے میں سوچیں گے تو آپ ان کے بارے میں واضح طور پر سوچیں گے۔ ہم آہنگی میں رہنے کی بابرکت صلاحیت کوشش اور مشق سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

ماں، استاد پرمہنس کے مطابق

ایک لیکچر جو اس نے مدرز ڈے پر دیا۔

آئیے اس دن کو ان تمام اچھی ماؤں کے لیے ایک اچھی سوچ کے طور پر منائیں جنہوں نے اپنے بچوں کی شفقت اور پیار سے پرورش کی ہے۔

ماں کی محبت ہمیں نرمی اور بے حسی سے خراب کرنے کے لیے نہیں دی گئی بلکہ ہمارے دلوں میں نرمی پیدا کرنے کے لیے دی گئی تاکہ ہم دوسروں کے دلوں کو نرمی سے نرم کر سکیں اور دنیا کی پریشانیوں اور تنگدستیوں سے تنگ دلوں کو آزاد کر سکیں جو المیوں اور غموں میں ڈوبے ہوئے ہیں، بے شمار بدبختیوں میں مبتلا ہیں، ہماری مجبوریوں اور مجبوریوں کو سمجھنے والے ہیں ہمدردی

میں نے اپنی ماں کے لیے اپنی عظیم محبت کے ذریعے اپنی روحانی روشنی حاصل کی۔ میری ماں سے مخلصانہ محبت خدا سے میری بڑھتی ہوئی محبت کی بنیادی وجہ تھی، کیونکہ اس محبت نے مجھے اس کے خالص ماخذ کو تلاش کرنے کی ترغیب دی، اور میں نے اسے خدا میں پایا، جو تمام نیکیوں اور خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔

ایک ماں باپ سے زیادہ نرم اور بخشنے والی ہوتی ہے۔ ایک ماں خدا کی غیر مشروط محبت کی بہترین مثال ہے۔ خدا نے ماؤں کو ہمارے لئے اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لئے پیدا کیا، بغیر کسی وجہ کے۔

میں عورت کو عالمگیر مادریت کا انسانی مظہر سمجھتا ہوں اور جس چیز کی میں اس کی سب سے زیادہ تعریف کرتا ہوں وہ اس کی حقیقی زچگی کی محبت ہے۔ جو لوگ عورت میں روحانی خوبصورتی اور اعلیٰ معنی کو سمجھتے ہیں وہ عظیم جذبات سے بیدار ہوتے ہیں اور خود کو الہام کے وسیع دائروں میں کھولتے ہوئے پاتے ہیں عالمگیر محبت ہر اس شخص کے دل میں پھیل جاتی ہے۔ جو عورت کے ساتھ عزت اور احترام سے پیش آتا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ نے ماؤں کے دلوں میں اپنی محبت نہ ڈالی ہوتی تو وہ اپنے بچوں سے محبت نہ کر پاتی تاہم اس کا سہرا بھی ان ذرائع کا ہے۔ جن سے یہ محبت ہوتی ہے۔ تمام عظیم لوگوں نے اپنی ماؤں سے بے پناہ محبت کی ہے۔

ماں کی موجودگی سے گھر روشنیوں، خوشیوں اور برکتوں سے بھر جاتا ہے۔ آئیے ہم ماں کی محبت کے شعلے کو اپنے دلوں میں ہمیشہ روشن رکھیں۔

اور دنیا کی تمام نیک ماؤں کو سلام
اور ان تمام لوگوں کے ساتھ جو ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں۔
ان کے اعزاز میں اور ان کی قابلیت کے اعتراف میں

گہرائیوں کی سرگوشیاں

ماسٹر پرمہنس یوگنند

ترجمہ: محمود مسعود

میں تیری تخلیق، ماضی، حال اور مستقبل کے بستر میں دیر تک پڑا رہا، اور میں - ابدیت کا بچہ - پریشان اور پریشان محسوس ہوا میں نے بار بار جدوجہد کی، لیکن بے سود، آخر کار میں فریب کاری کی رکاوٹوں میں گھرے ہوئے بستر سے چھلانگ لگانے میں کامیاب نہیں ہوا، تو نے مجھے اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور مجھے اپنے بچے کی سلامتی کے ساتھ باندھ دیا۔ ابدیت - اور میں نے اپنا سر آپ کے ہمہ جہت ہستی کے سینے پر رکھا

فکر نہ کرو بیٹا

ایک مشکل لمحے میں، میں نے آپ کی آواز کو یہ کہتے ہوئے سنا: "میرے تحفظ کا سورج آپ کے روشن ترین اور تاریک ترین اوقات میں یکساں طور پر چمکتا ہے"

میرے بیٹے، فکر نہ کرو، لیکن ایمان اور مسکراہٹ رکھو! کیونکہ اداسی روح کی بابرکت فطرت کے ساتھ ناانصافی ہے میری شفا بخش روشنی کو اپنی چمکیلی مسکراہٹوں سے چمکنے دو تیری خوشی ، میرے بیٹے ، مجھے خوشی اور اطمینان بخشے

آپ کے ساتھ مذاق ہے

ان گنت زندگیوں میں، میں نے آپ کے ساتھ کھیلا اور لاتعداد دھنیں گائے ہیں، جب بھی میں صدیوں کی غیر موجودگی کے بعد گھر لوٹا تو آپ کی گرمجوشی سے گلے ملنے کی یاد آج بھی یاد آتی ہے، جدائی کی ایک لرزش مجھ پر دھوتی ہے اور میں یہاں پھر سے، آپ کی ابدی موجودگی میں، آپ کے ساتھ کھیلتا اور ہنستا، آپ کو اپنی لازوال محبت کے گیت گاتا ہوں

میری مرضی کے خلاف نہیں اے موت

مجھے میری مرضی کے خلاف زمین سے زبردستی نہیں گھسیٹا جائے گا جیسے ایک بھاگا ہوا بچہ اپنے ساتھیوں سے کھینچا جاتا ہے میں خدا سے پیار کرتا ہوں، اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ اور جب میں آخری وقت کے لیے روانہ ہوں گا، میں وقت کے اسٹیج پر یہ کردار مکمل کر چکا ہوں گا- یہ کردار جو خدا نے مجھے اپنے کائناتی ڈرامے کے تسلسل کے طور پر ادا کرنے کا ارادہ کیا تھا، زندگی کے ڈرامے میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے، میں مسکراؤں گا اور میں روؤں گا: خواہشات کی تکمیل پر خوشی اور امیدوں کے ٹوٹنے پر غمگین ہوں، لیکن اپنے کردار کو مکمل کرنے کے بعد، میں زمین سے باہر ہو جاؤں گا، تاہم، میں اپنے کردار کو مکمل کر کے زمین سے باہر

ہو جاؤں گا۔ مسکراتے ہوئے دل میں کچھ دیر کے لیے کائناتی ماں کی آغوش میں آرام کروں گا، اس کی خوشیوں میں غرق ہو جاؤں گا، اور پھر میں زمین پر لوٹ جاؤں گا، اب پرانی خواہشات کے ذریعے فریب کے باغ میں لگائے گئے لاپرواہی سے نہیں، بلکہ اس کی نرم اور مہربان درخواست کے جواب میں

محبت کرنے والا لوٹس

میرے دماغ کی مکھی تیرے پیارے دل کے کنول میں پیوست ہے، اے رب، جس سے میں تیرے پیار کا امرت پیتا ہوں، میری یہ روحانی مکھی صرف وہ پھول جمع کرتی ہے جو تیری میٹھی خوشبو کو چھوڑتے ہیں، میں نے اپنے آپ کو حسی لذتوں کے شہد سے محروم کیا اور تیرے بنجر باغوں کے آخری سرے تک اڑ گیا جب تک کہ میں تیرے جلوؤں کے باغوں کو نہ ملا۔ شہد کی مکھیوں کے کھیتوں میں بھٹکتی، پھولوں کی خوشبو سے بے شمار تجربات کی طرف کھینچتی رہی لیکن اب میں نے اپنا بھٹکنا چھوڑ دیا ہے، کیونکہ تیری بابرکت خوشبو نے میری روح کی پیاس بجھا دی ہے اور کسی عطر یا میٹھی خوشبو کی میری جلتی آرزو کو تسکین دی ہے۔

دھوکے کا جنگل بھڑک رہا ہے۔

میں نے سراب اور فریب کے جنگل میں تنہائی اور اداسی محسوس کیا، اس لیے میں نے ضبط نفس کے گٹھے روشن کیے، لیکن آگ آہستہ آہستہ جلتی رہی اور بغیر شعلے کے میں نے دل کی گہرائیوں سے دعا کی، اور تو نے میرے پاس آکر میری کچھ کمزوریوں کو بھڑکا دیا، اور شعلے تیزی سے پھیل گئے، پھر وہ خشک برش اور خواہش کے موٹے برش سے پھیل گئے غرور و تکبر کے بلند و بالا درختوں کو چھو لیا تیرے نور کی زبانوں نے میری جہالت کے وسیع جنگلوں کو کھا کر راکھ کر دیا، میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں، اے جلنے والے! اور تیرے بندے فوری مدد اور جلد شفا کے لیے التجا اور دعا میں تجھ سے رجوع کریں

آپ کا مستند گانا

آپ کو سننے کے لیے، گارڈین اینجل، میں نے محبت کے نرم لمس کے ساتھ اپنے اندرونی نظارے کا ریڈیو ٹیون کیا ہے، اکثر مراقبے میں، میں نے آپ کے قریب رہنے والے آپ کے اولیاء کی سب سے پیاری دھنیں سنی ہیں: شاندار روحانی سمفونیوں کو، میرے دل سے پیدا ہونے والی کمپوزیشنز کو، اور مدھر گیت کے لیے، میں نے آپ کے لیے ایک طویل عرصے سے اپنی

شاعری کی ہے میرے گہرے احساسات کا آلہ، اور جب غنودگی نے میری پلکیں جھکائیں اور میں سونے کے قریب تھا، آپ کا مستند گیت مجھ سے بہہ نکلا اور اب میں آپ کی مسرت آمیز دھنوں کی پرجوش گونج کو نشر کرتا ہوں اور آپ کے عقیدت مندوں کی آواز میں اپنی آواز شامل کرتا ہوں، تاکہ حمد و ثنا سال میں مزید لمبے لمبے ہو اور بڑھتی رہے۔

میں روحوں کے سمندر میں تیروں گا۔

آپ کے ساتھ اتحاد میں، ہمہ جہت روح، میں کائناتی زندگی کی نبض بن جاؤں گا، میں روحوں کے سمندر میں تیروں گا، میں مقدس انسانی جذبات کی لہروں پر رقص کروں گا اور آسمانی ہمالیہ سے سب پر خوشیوں کی بارش کروں گا، میں بلندی کی ایک آفاقی لہر کو جاری کروں گا، میں ہر ایک کی خواہشات میں دوسروں کے لیے حاضر ہوں گا سنتوں کی سنہری خاموشی اور گلابی ذہنوں کی کھلتی ہوئی امیدیں اے خواہشات کو پورا کرنے والے!

جب میری ابدی چنگاری آپ کی لامحدود روشنی کے ساتھ مل جائے گی، میں ہر آنکھ میں چمکوں گا۔

السلام علیکم

نئے سرگوشیاں اور بصیرتیں۔

زندگی کے گرمیوں کے دنوں میں
میں جذبات کا امرت جمع کرتا ہوں۔
میٹھی خوبیوں کے پھولوں سے
نیک روحوں کے باغات میں پروان چڑھنا
اور میں نے کشید جوہر اپنے دل میں محفوظ کر لیا۔
رواداری کے بلند پھولوں سے
اور ان کی نرم خوشبو سے عاجزی کی کلیاں
اور کنول کے نایاب خیالات کے پھول
اور جب سردیوں کے ٹھنڈے تجربات کی برف میرے ارد گرد گرتی ہے۔
اور دردناک زمینی جدائی
میں گرمجوشی اور سکون تلاش کرتا ہوں۔
میرے دل کے سیل میں محفوظ امرت میں
اس مبارک کوٹھڑی میں، تیری بارگاہ میں
مجھے اکثر الہی مکھی ملتی ہے۔
میری بوڑھی آرزوؤں کی مٹھاس پیو

مجھے اطمینان، خوشی اور سکون محسوس ہوتا ہے۔
میں نعمتوں کی آبشار بنوں گا۔
میری خوشی ایک مسلسل بہاؤ میں گونجتی ہے۔
جہاں زبردست سیلاب بہہ جاتا ہے۔
دوسروں کے دکھوں اور پریشانیوں کا بھاری بوجھ
میں ناقابل یقین رفتار سے بھاگوں گا۔
لامتناہی خالی جگہوں پر
دکھی روحوں سے
اس کے خوف کو دور کرنے کے لیے
اور میں اس کی پریشانیوں کو ختم کروں گا۔
میں بجلی کی چمک بنوں گا۔
اندھیری رات میں
بہت اچھا لگنا
آپ کا حسن، زمانہ قدیم سے چھپا ہوا ہے۔
نادیدہ آنکھوں کے اندھیرے کے پیچھے
میں چاند کی چمکدار شعاعیں ہوں گی۔
روئے زمین سے اداسی کا خاتمہ
میں روشنی کی کرنیں بنوں گا۔
چھپے ہوئے اندھیروں کو دور کرنے والا
انسانی سوچ کے گوشوں میں
تیرے فضل سے اے رب
سیلاشی، حکمت کی اچانک چمک
غلطیاں عمروں اور ادوار میں جمع ہوتی ہیں۔
محبت سے جو اطمینان روح میں پیدا ہوتا ہے وہ خود احساس میں نہیں ہوتا
بلکہ اس خوشی میں جو یہ احساس لاتا ہے۔
کیونکہ محبت خوشی لاتی ہے۔
ہم محبت سے پیار کرتے ہیں کیونکہ اس سے ہمیں بے پناہ خوشی ملتی ہے۔
محبت مقصد نہیں ہے۔ خوشی کا مقصد ہے
خدا ابدی اور ہمیشہ کی تجدید کرنے والا نعمت ہے۔
اور اسی طرح روح کی فطرت ہے، اسی وجہ سے عرفان نے گایا
جنہوں نے اس سچائی کا تجربہ کیا اور اس روحانی خوشی کا مزہ چکھا:

" ہم خوشی سے آئے، خوشی میں ہم جیتے ہیں اور ہمارا وجود تیرتا ہے۔"

اور ہم کائناتی خوشی کی طرف لوٹیں گے، ایک دن اس خوشی میں پگھل جائیں گے"

تمام عظیم جذبات جیسے محبت اور ہمدردی

ہمت، قربانی اور عاجزی خوشی کے بغیر بے معنی ہیں

خوشی کا مطلب ہے خوشی، اور یہ اعلیٰ خوشی کا مظہر ہے۔

یا سب سے بڑا اطمینان

خوش} {اور تمہارا رب تمہیں ضرور دے گا اور تم راضی ہو جاؤ گے} ہو جاؤ}

اگرچہ خوشی بعض بیرونی حالات کے نتیجے میں پیدا ہو سکتی ہے۔

لیکن اپنے خالص جوہر میں یہ شرائط کا پابند نہیں ہے۔

یہ اکثر مادی حالات کے بغیر ظاہر ہوتا ہے۔

کبھی کبھی آپ صبح اٹھ سکتے ہیں

آپ کو لگتا ہے کہ آپ خوشی سے اڑ رہے ہیں

اور جب آپ مراقبہ کے سکون میں بیٹھتے ہیں تو آپ کے اندر خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

بغیر کسی بیرونی الارم نے اسے جگایا

یہ روح کی خوشی ہے جو بے مثال ہے۔

لیکن جب خوشی کا تعلق بعض حالات سے ہوتا ہے۔

یہ انہی حالات سے پیدا نہیں ہوتا

درحقیقت، وہ حالات خوشی کا تجربہ کرنے کا ایک ذریعہ تھے۔

جو اصل میں روح میں چھپا تھا، میں نے روح کی مٹی میں گدڑی کی طرح کھود لیا

اور انسان کے اندر چھپے خوشی کے ذخیرے سے خوشی کا ایک چشمہ جاری ہو گیا۔

لہذا، انسانی تجربے میں، ضرورت عام طور پر پیدا ہوتی ہے

اپنے اندر چھپی خوشی کو باہر لانے کے لیے کچھ واقعات

محبت بھی روح کی فطرت ہے لیکن یہ خوشی پر منحصر ہے۔

خوشی کے بغیر کوئی محبت نہیں ہے۔

کیا کوئی خوشی کے بغیر محبت کے بارے میں سوچ سکتا ہے؟ یقیناً نہیں

جب ہم اُس درد کے بارے میں بات کرتے ہیں جو بلاجواز محبت لاتا ہے۔

ہم ایک خواہش کی بات کر رہے ہیں جو پوری نہیں ہوئی

لیکن محبت کا حقیقی تجربہ ہمیشہ خوشی کے ساتھ ہوتا ہے۔
میرا دماغ ایک مکھی ہے، یہ اڑتی ہے۔
میرے دل کے ویران باغ میں
وہ جو میری محبت کے جھونکے سے ڈوبا ہوا ہے۔
شبنم کے موتیوں سے سجی تیری مٹھاس
میں نے آپ کے لیے شاندار کنول اگائے ہیں۔
روحانی تفریق سے
اور پیلے رنگ کے ڈیفوڈلز
میری توبہ کے آنسو جذب کرنے کے لیے
اور نازک وایلیٹ، عاجزی کے خوابیدہ
اور میرا دل روح کے ادراک کے لیے کشادہ ہے۔
میں آپ کو اپنے خیالات کے درخت پیش کرتا ہوں۔
خوشبودار دعاؤں کے لذیذ پھل
نرم، شبنم شاخوں سے بنے عاجز ہاتھوں سے
اور میرے دل کے باغ میں
میرے خیالات میرے ارد گرد گونجنے والی مکھی کی طرح ہیں۔
آپ کے لئے خالص امرت کی پیشکش کے درمیان نشہ
ساری دنیا بھول گئی لفظ "محبت" کا اصل مطلب

محبت کا غلط استعمال کیا گیا اور اس کا دل اتنے لوگوں نے پھاڑ دیا کہ اب صرف چند لوگ ہی محبت کا مطلب جانتے ہیں۔

جس طرح زیتون کے ہر حصے میں تیل پایا جاتا ہے، اسی طرح محبت تخلیق کے ہر گوشے میں پھیلی ہوئی ہے لیکن محبت کی تعریف کرنا بہت مشکل ہے، اسی وجہ سے کہ الفاظ سنتری کے ذائقے کو بیان نہیں کر سکتے۔ پھل کا ذائقہ جاننے کے لیے اسے چکھنا چاہیے، یہی بات محبت پر بھی لاگو ہوتی ہے۔

آپ سب نے اپنے دلوں میں کسی نہ کسی طرح محبت کا تجربہ کیا ہے، اس لیے آپ کو اس کی نوعیت کا اندازہ ہے لیکن لوگ مجموعی طور پر یہ نہیں جانتے کہ محبت کو کیسے بڑھایا جائے، پاک کیا جائے اور الہی محبت تک پہنچنا ہے۔

زندگی کے آغاز میں اکثر دلوں میں الہی محبت کی چنگاری موجود ہوتی ہے، لیکن یہ عموماً ضائع ہو جاتی ہے کیونکہ انسان نہیں جانتا کہ اسے کیسے پالا جائے۔

زیادہ تر لوگوں کا ماننا ہے کہ محبت کی نوعیت کا تجزیہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ محبت کو ایک احساس کے طور پر جانتے ہیں جس کا تجربہ وہ اپنے رشتے داروں، دوستوں اور دوسروں کی طرف کرتے ہیں جن

کی طرف وہ سختی سے متوجہ ہوتے ہیں لیکن محبت اس سے کہیں زیادہ ہے۔

میں سچی محبت کو بیان کرنے کا واحد طریقہ اس کے اثر کو بیان کر سکتا ہوں کاش کوئی شخص خدائی محبت کا ایک ذرہ بھی محسوس کر سکے۔

وہ خوشی کے سیلاب سے مغلوب تھا جو اس پر قابو پانے کی صلاحیت سے زیادہ تھا۔

ہمیں نیکی کرنے اور دوسروں کی مدد کرنے کی کوشش میں مضبوط ہونا چاہیے جو شخص صرف اپنی اور اپنے گھر والوں کی فکر کرتا ہے اسے زیادہ خوشی نہیں ملے گی اور اگر وہ کسی دوسرے کے بارے میں نہیں سوچتا جو شاید مصیبت میں ہے تو وہ ضرورت مندوں کی مدد کا ہاتھ بڑھا کر روح میں پیدا ہونے والی خوشی سے محروم ہو جاتا ہے نتیجتاً اس کی خوشی کا برتن چھوٹا رہ جائے گا اور اس کا مواد ادھورا رہ جائے گا۔

پیسہ، میرے لیے، ایک چیز کا مطلب ہے: اسے اچھا کرنے اور دوسروں کی مدد کے لیے استعمال کرنا

جو لوگ مخلص، دیانتدار اور آپ کی عزت کے لیے آپ سے دوستی کرنے کو تیار ہیں اور کسی اور مقصد کے لیے نہیں ہیں وہ اس دنیا میں کم ہیں یہ وفادار دوست دنیا کی خوشی ہیں، اور سچی دوستی اس دنیا کی کسی بھی دولت سے بڑھ کر ہے۔

جو لوگوں کے ساتھ خلوص سے پیش آتا ہے وہ خدا کو پاتا ہے اور جس کے دل میں محبت ہوتی ہے وہ دوسروں کو صحیح معنوں میں پہچان لیتا ہے، جس طرح کوئی شخص صاف شیشے سے دیکھتا ہے اور اندر کی چیزوں کو دیکھتا ہے، اسی طرح دوسروں کی پہچان خدا سے محبت کرنے اور دوسروں سے اسی محبت سے ہوتی ہے۔

لاکھوں لوگ لاشعوری دماغ کے ان عجائبات کے سحر میں مبتلا ہیں جو نیند کے دوران ظاہر ہوتے ہیں لیکن ایک اعلیٰ حالت میں آپ وہ دیکھ یا جان سکتے ہیں جو آپ تخیل سے نہیں بلکہ حقیقت کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں۔

میں اس کرسی پر بیٹھ سکتا ہوں اور اپنے دماغ کو کسی بھی طرف موڑ سکتا ہوں اور دیکھ سکتا ہوں کہ اس جگہ کیا ہو رہا ہے۔

بعض اوقات شاگرد لاشعور میں رہتے ہیں، اور بعض اوقات وہ اعلیٰ شعور کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور چند ایک ایسے ہیں جو اعلیٰ شعور سے ماورا ہو کر کائناتی شعور حاصل کر سکتے ہیں: الٰہی روح کا دائرہ، جس کی کوئی اصل یا وجہ نہیں ہے۔

خالص روحانی بیداری کی حالت میں، سالک کو ان چیزوں کا تجربہ کرنے کے لیے پہلے سے تصور کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی جب وہ کائناتی شعور کے ساتھ متحد ہو جاتے ہیں، ان کی بیداری پھیلتی ہے اور وجود کے ہر ایٹم کے ساتھ ضم ہو جاتی ہے، اور وہ پوری کائنات اور تمام مخلوقات کے بارے میں شعوری طور پر آگاہ ہو جاتے ہیں، یہ تجربہ شعور کی توسیع ہے۔

جو شخص اس شعور کا تجربہ کرتا ہے وہ محسوس کرتا ہے کہ یہ گھاس کے ریشوں اور پہاڑی چوٹیوں میں موجود ہے، اور اپنے جسم کے ہر خلیے اور خلا کے ہر ایٹم کو محسوس کرتا ہے۔

کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ ایک چھوٹا سا جسم ہیں، جب آپ کے اندر بڑی دنیا موجود ہے؟!

لیکن کائناتی شعور اس سے بھی آگے ہے جب سالک تمام وجود میں اپنی موجودگی کو محسوس کر سکتا ہے، تو وہ لامحدود خوشی اور عظیم ترین الہی محبت کا تجربہ کرتا ہے۔

اور تیری محبت سے میرے حواس لگے ہوئے ہیں، جس طرح تیرے }
حسن سے میرے سارے وجود معمور ہیں{

یہ الہی شعور کی ہمہ گیریت کے ساتھ متحد ہے۔

اس لیے خدا سے اچھی امیدیں رکھیں اور اس کے فضل کی امید رکھیں اپنے مقصد تک پہنچنے سے مایوس نہ ہوں!

ایک شخص صرف یہ سوچ کر کہ اس نے روحانی روشنی حاصل کر لی ہے خدا کے ساتھ نہیں رہ سکتا

اعلیٰ ریاستوں تک پہنچنے کے لیے خود کی اصلاح اور اخلاقی تطہیر ضروری ہیں

خدا کو ممکنہ طور پر جاننے اور خدا کو صحیح طریقے سے جاننے میں بہت فرق ہے یہ صرف عاجزی، حکمت، خلوص، نیک کردار اور دلی آرزو سے ہی ممکن ہے۔

عاجز وہ ہے جو خدا کو پہچانے اور خدا کی پہچان ہو

جو لوگ کائناتی شعور کی گہرائیوں سے مطالعہ کرتے ہیں وہ قدرتی طور پر غیر معمولی روحانی صلاحیتوں کو تیار کرتے ہیں اور قدرتی قوتوں پر قابو پاتے ہیں تاہم، کوئی بھی جو حقیقی الٰہی شعور حاصل نہیں کرتا، اپنی طاقتوں کو بغیر کسی حکمت اور تدبر کے، فخر کرنے اور دکھاوے کے لیے استعمال نہیں کرتا

عقلمند لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا ہی وجود میں واحد ایجنٹ ہے اور عاجزی کے ساتھ اس کی طرف وہ غیر معمولی تحائف لوٹاتے ہیں جن سے اس نے ان پر احسان کیا ہے۔

کیا وجود میں موجود ہر چیز معجزہ نہیں ہے؟ اور کیا انسان صرف اپنے وجود کی وجہ سے بھی ایک معجزہ نہیں ہے؟

اگر انسان ان تمام عجائبات سے مطمئن نہیں ہے جو خدا نے پیدا کیے ہیں تو اولیاء کرام مزید معجزات کیوں کریں؟

خدا کے نیک اولیاء کچھ نہیں کرتے جب تک کہ خدا ان سے کرنے کو نہ کہے، اور بعض اوقات ان وجوہات کی بنا پر جو غیر واضح اور سمجھنا مشکل ہوتے ہیں۔

میں ایک مثال سے واضح کروں گا کہ کس طرح اعلیٰ شعور لاشعوری شعور سے مختلف ہے۔

اعلیٰ شعور وہ حالت ہے جس میں آپ – جاگتے ہوئے اور سوتے ہوئے اور پوری طرح ہوش میں رہتے ہوئے – جسم میں کسی بھی احساس کو اپنی مرضی سے اور کسی بیرونی محرک کے بغیر پیدا کر سکتے ہیں۔

لاشعوری تخیل کے دائرے میں (خوابوں کی دنیا میں) آپ ایک کپ گرم دودھ پی سکتے ہیں

لیکن یہ امتحان آپ پر مسلط کیا جاتا ہے اعلیٰ شعور میں، تاہم، آپ ایک ہی چیز یا کسی اور چیز کا شعوری اور جان بوجھ کر تجربہ کر سکتے ہیں۔

سڑک بھلے ہی لمبی لگتی ہو لیکن ہزار میل کا سفر ایک قدم سے شروع ہوتا ہے اور جب تک انسان پرامید ہے مطلوبہ مقصد کے حصول سے کوئی رکاوٹ نہیں روک سکتی۔

مجھے اب بھی ماضی کی زندگی یاد ہے۔
اسی جگہ میں نے آپ کو تلاش کیا۔
اور مجھے بہت سی راتیں یاد ہیں۔
ٹمٹماتے ستاروں سے مزین
اور فجر کے نظارے
شبنم کی معصومیت والا
اور ہم آہنگ گودھولی کے اوقات
ریوڑ کی گھنٹیوں کی تال کے ساتھ
اور بہت سے زیورات سال
بہار کے پھولوں اور پھولوں کے ساتھ
موسم گرما کی ہوائیں
شفاف بارش کوٹ
ڈائمنڈ آئس کلسٹرز
سردیوں میں
آہ کتنی بار تیری آمد کا انتظار کیا۔

خوشی سے رقص کرنے والے دل کے ساتھ
میری روح تقریباً آپ کی آرزو کے ساتھ پرواز کر رہی ہے!

ہر رات، اپنی پرسکون اور پر سکون نیند کے دوران، ہم سکون اور مسرت کا مزہ چکھتے ہیں۔

جب ہم گہری نیند میں گرتے ہیں، تو خدا ہمیں ایک شاندار، پرسکون شعور میں رہنے دیتا ہے، جس میں ہم اس وجود کے تمام خوف اور پریشانیوں کو بھول جاتے ہیں۔

مراقبے میں ہم جاگنے کے اوقات میں بھی اس بابرکت نفسیاتی کیفیت کا تجربہ کر سکتے ہیں اور دوسری سطحوں سے سکون کا مزہ چکھ سکتے ہیں۔

جب الہی خوشی نازل ہوتی ہے، میری سانسیں پرسکون ہو جاتی ہیں، اور میری روح بلند ہوتی ہے، ایک ساتھ ہزار نیندوں کی خوشی کا تجربہ کرتے ہوئے، پھر بھی میں اپنے عام حواس سے محروم نہیں ہوتا، یہ کائناتی تجربہ ان لوگوں کے لیے مخصوص ہے جو شعور کی اعلیٰ ترین حالت کو حاصل کرنے کے لیے گہرائی سے تلاش کرتے ہیں۔

جب انسان کا وجود خدا کی زبردست خوشی سے بھر جاتا ہے، تو جسم بالکل ساکن ہو جاتا ہے، سانسیں رک جاتی ہیں، خیالات پرسکون ہو جاتے ہیں، اور یہاں تک کہ آہستہ آہستہ ختم ہو جاتے ہیں، مراقبہ کرنے والا اپنی روح کی حقیقت اور خالق سے اپنی قربت کو محسوس کرتا ہے، اس لیے وہ الہی نعمتوں سے پیتا ہے اور خوشی کی ایسی خوشی کا مزہ چکھتا ہے جو ہزاروں خوشیوں کو فراہم نہیں کر سکتا۔

اوسطاً فرد بیداری اور نیند کے درمیان کی حد پر غنودگی محسوس کرتا ہے، تھوڑی دیر کے لیے تندرستی کا احساس ہوتا ہے، لیکن یہ احساس جلد ہی ختم ہو جاتا ہے کیونکہ وہ گہری نیند میں چلے جاتے ہیں، نیند مکمل طور پر ہوش کا نقصان نہیں ہے کیونکہ جاگتے وقت، آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی نیند پر سکون تھی یا نہیں۔

نیند کی بہت سی حالتیں ہیں — کچھ روشنی، کچھ گہری لیکن ایک شخص کو خدا کے ساتھ شعوری حالت میں جو روحانی تجربات ہوتے ہیں وہ نیند یا اونگھ کے عظیم ترین لطف سے زیادہ پُرجوش اور تازگی بخش ہوتے ہیں (وہ غنودگی یا نیند جو سونے سے پہلے ہوتی ہے)

(اگرچہ تم میرے لیے میری سماعت اور بصارت جیسی کیوں نہ ہو)
میری آنکھوں نے کچھ نہیں دیکھا، اور میرے کانوں نے کچھ نہیں سنا
کیونکہ تم میری پلکوں کو نیند سے زیادہ پیاری ہو
اور میرے دل کو سلامتی سے زیادہ میٹھا
نیند کے اسرار و رموز سے پرے یہ مقدس خوشیاں پوشیدہ ہیں۔

ہم سب کو خوش نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ کسی کو ناراض نہ کروں جس کو میں اپنی پوری کوشش کرتا ہوں۔

میں بس اتنا ہی کر سکتا ہوں۔

ہمیں سب سے پہلے خدا کی خوشنودی حاصل کرنی چاہئے۔ میرا واحد مقصد خدا کو راضی کرنا ہے۔ میں اپنے ہاتھ اس کے حضور عاجزی سے دعا کرنے کے لئے استعمال کرتا ہوں، اپنے پاؤں اسے ہر جگہ تلاش کرنے کے لئے، اور میرا دماغ اس کے بارے میں سوچنے اور اس کے عجائبات پر غور کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔

خُدا کو ہمارے دلوں میں پہلا مقام حاصل کرنا چاہیے تاکہ ہم اُسے امن، محبت، سمجھ، مہربانی، ہمدردی اور حکمت کے طور پر محسوس کر سکیں۔

یہ، اور کچھ نہیں، میں جس کے بارے میں گواہی دینے آیا ہوں اور اس کے بارے میں بات کرنے آیا ہوں، عکاسی کے علاوہ، اچھی صحبت برقرار رکھنی چاہیے۔

ہمیں لوگوں کے پیچھے نہیں بلکہ اللہ کے پیچھے بھاگنا چاہیے۔

اگر آپ ان خیالات کو فائدہ مند محسوس کرتے ہیں، تو انہیں خدا کی طرف سے ایک نعمت سمجھیں، کیونکہ سارا سہرا اسی کو جاتا ہے۔

اس کے بارے میں دوسروں کو بتائیں؛ شاید وہ اس میں وہی ڈھونڈیں جو آپ کو ملے گا ہمیں ہر روز ضرورت مندوں کی مدد کرنا نہیں بھولنا چاہیے، اپنی پوری استطاعت کے مطابق جب تک میری جیب میں پیسے ہوں گے، میں دینا نہیں چھوڑوں گا، کیونکہ میرا بے پایاں اور بے پایاں ذریعہ اللہ ہے۔

ہمیں خدا کو جاننا چاہیے جیسا کہ عظیم لوگوں نے کیا یہ غور و فکر اور ذاتی کوشش سے ممکن ہے۔

ایک بار میں اپنے عظیم استاد سری یکتیشور کے بارے میں سوچتے ہوئے ہجرت کے باہر ٹہل رہا تھا، جن کا چند سال قبل انتقال ہو گیا تھا۔

میں نے اس کی شدید خواہش محسوس کی اور مجھے اس بات کا غم ہوا کہ وہ میرے ساتھ نہیں تھا تاکہ اس کی خوبصورتی اور ماحول سے لطف اندوز ہوسکوں اور اچانک وہ آسمان سے مجھ پر ظاہر ہوا اور کہنے لگا:

" کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ ہی اس خوبصورت جگہ سے لطف اندوز ہو رہے ہیں؟ میں بھی آپ کی طرح اس سے لطف اندوز ہو رہا ہوں!"

جو طالب خدا کے ساتھ ملاپ کا خواہاں ہے اسے روزانہ مراقبہ اور اس کے لیے محبت کی مشق کے ذریعے کوشش کرنی چاہیے۔

اور اس محبت سے سب کو پیار کرو

جنگوں سے بچنے کا یہی واحد طریقہ ہے روحانی تعاون ضروری ہے کیونکہ حقیقی روحانیت کے بغیر کوئی انفرادی یا آفاقی خوشی نہیں ہے مقدس ہم آہنگی ہی تمام جسمانی، مالی، ازدواجی، اخلاقی اور روحانی مسائل کا واحد حل ہے۔

خوشی خدا کی قربت کے احساس سے حاصل ہوتی ہے انسانیت خود کو جہالت کی سلاخوں کے پیچھے قید کرچکی ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ اس ذلت آمیز قید سے آزاد ہو جائے ذہن کو ہمیشہ خدا کی طرف متوجہ رہنا چاہیے چاہے حالات کچھ بھی ہوں

تب آپ بہت سکون اور خوشی محسوس کریں گے۔

جو لوگ اللہ کے لیے تڑپتے ہیں، اپنے وجود کو اس کے لیے وقف کرتے ہیں، ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو روشن کرتے ہیں، اور اللہ کو مسلسل یاد کرتے ہیں، وہی لوگ دنیا میں سعادت مند اور آخرت کی نعمتوں کے فاتح ہیں۔

وجود میں موجود ہر چیز ایک لہر کی طرح کی کمپن ہے جس کی ہدایت خدا کے دماغ سے ہوتی ہے یہ ذہین کمپن روح القدس، یا وفادار روح ہے، جس کے ساتھ کوئی دعا اور مراقبے کے ذریعے بات چیت کرسکتا ہے۔

آپ کی روح کی خاموشی اور آپ کی ذہنی توجہ کے گرو میں، لامحدود مطلق کے ساتھ محبت کی کہانی کی کوئی انتہا نہیں ہے

لیکن اگر ہم پہلے پیسے کے پیچھے لگ جائیں تو خدا کو حاصل کرنا مشکل ہے۔

ہمیں خدا کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنانا چاہیے، اور پھر ہمارے پاس وہ سب کچھ ہو گا جس کی ہمیں اس زندگی میں ضرورت ہے۔

جو شخص اپنے دل میں اللہ کے لیے مستقل جگہ بنا لے گا، اللہ اس کے حصے میں زمین و آسمان کی اچھی چیزوں سے بھر پور کر دے گا، اور اس کے سامنے ایسے وسیع افق کھول دے گا جن میں حکمت کے سورج چمکیں گے، اس کے راستوں کو منور کریں گے اور اس کے ارد گرد کے اندھیروں کو دور کر دیں گے۔

خدا ازلی عاشق ہے، اور انسان کے لیے کوئی خوشی نہیں سوائے اس کے کہ جب وہ خدا سے محبت کرے جیسا کہ وہ محبت کرتا ہے - کم از کم - اس کے عزیز ترین لوگوں، کیونکہ خدا کے بغیر ہم محبت کی نوعیت کو نہیں جان سکتے اور نہ ہی اس کا ذائقہ چکھ سکتے ہیں۔

ہمیں اپنی مرضی کو استعمال کرنا سیکھنا چاہیے اور اپنے ذہنوں پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے تاکہ اپنے تمام دلوں سے خُدا کو تلاش کریں۔

انسان کے اعمال خواہشات کے مطابق ہوتے ہیں اور یہ عادتیں اسے ہمیشہ وہ کام کرنے پر مجبور کرتی ہیں جو وہ نہیں کرنا چاہتا۔

واقعی، انسان اپنا سب سے بڑا دشمن ہے، حالانکہ اسے اس کا احساس نہیں ہے، وہ خاموش بیٹھنا نہیں جانتا یا خدا کے لیے وقت وقف کرنا نہیں جانتا، پھر بھی وہ خوشی حاصل کرنے اور جنت میں اپنے فوری داخلے کی ضمانت کی توقع رکھتا ہے!

مقدس تجربہ محض کتابیں پڑھنے یا واعظ سننے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا

یا صرف اچھے کام کرنا یہ سب مددگار ہیں، اس میں کوئی شک نہیں، لیکن یہ کافی نہیں ہیں خدا سے جڑنے کے لیے محتاط توجہ اور گہرے غور و فکر کی ضرورت ہے۔

زندگی ایک بڑا خواب ہے۔

تصور کریں! اب سے کئی دہائیوں بعد، ہمارا وجود ایک خواب ہو گا، اور اب جو کچھ ہم کریں گے وہ اس خواب کا حصہ ہو گا۔

انسانیت کی عظیم ترین ہستیاں بھی انسانی شعور کے محض مجسمے بن کر رہ گئی ہیں لیکن وہ عظیم ہستیوں نے اپنا حتمی مقصد حاصل کیا کیونکہ وہ اعلیٰ ترین سطح پر پہنچ گئیں اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کے بارے میں ایک واضح اور شعوری آگاہی کے ساتھ روح میں زندہ رہیں، کیونکہ وہ الہی شعور میں متحد ہیں۔

جو کوئی بھی ان کے خیالات اور تعلیمات کے ذریعے ان کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی کوشش کرے گا وہ لامحالہ ان کی موجودگی کو محسوس کرے گا، ان کی برکتوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا، اور یہ جان لے گا کہ وہ ان کے ساتھ حقیقی رابطے میں ہیں۔

زندگی ایک عظیم خواب ہے پھر بھی، جب کوئی شخص اپنے جسم کو دیکھتا ہے اور اسے زندگی کے ساتھ متحرک پاتا ہے، تو وہ اس خواب کی حقیقت میں پختہ یقین پیدا کرتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں خوش رہنے کے لیے یہ یا وہ چیز حاصل کرنی ہوگی۔

لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ وہ کتنی ہی خواہشات کو پورا کرے گا، وہ ان کے ذریعے خوشی نہیں پائے گا، جو جتنا زیادہ حاصل کرے گا، خواہشات کو سنوارنا ضروری ہے، اور اگر کوئی آرام، سکون اور اندرونی اطمینان سے رہنا چاہتا ہے تو زندگی آسان ہو جائے گی۔

صحیفہ کہتے ہیں کہ جس کی خواہشات ہمیشہ باطن کی طرف بہتی رہتی ہیں وہ اعلیٰ باطنی سکون کا حامل ہوتا ہے اس میں وہ سمندر کی مانند ہے جو نہ کبھی بدلتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے بلکہ پانی سے بھرا رہتا ہے جو اس میں مسلسل بہتا رہتا ہے لیکن جو شخص اپنے سکون

کے حوض میں خواہشات کے سوراخ بنا کر اس اہم پانی کو سکون بخشتا ہے اور وہ روح کو سکون بخشتا ہے اور اسے کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا ہے

ہمیں ان لوگوں سے رہنمائی کی ضرورت ہے جو خدا کو جانتے ہیں، جو اس کے ساتھ بات چیت کرنے اور اس کی موجودگی کو شعوری طور پر محسوس کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

انبیاء نے ہمیں اندرونی سکون میں خدا کی تلاش کرنے کو کہا ہے۔

روح کی تنہائی میں، جہاں وفادار روح اور اعلیٰ روحانی خوشی رہتی ہے۔

روشن خیال بھی ان خیالات کی تائید کرتے ہیں۔

وہ گہرے غوروفکر کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔

روح کی گہرائیوں میں اعلیٰ نفس کا ادراک کرنا

میں نہیں چاہتا کہ لوگ یہ سوچیں کہ وہ صرف دوسروں کی باتیں سن کر یا کتابیں پڑھ کر علم حاصل کر سکتے ہیں، انہیں اس پر عمل کرنا چاہیے جو وہ پڑھتے اور سنتے ہیں

عبادت گاہوں میں جانا فضول گپ شپ میں مشغول ہونے سے بہتر ہے۔

لیکن عبادت گاہوں میں بھی، انسان کو اپنے دل میں خدا کی موجودگی کو چھونا اور محسوس کرنا چاہیے۔

جذباتی اشتعال اور عقلی تجزیہ ہمیں وہ الہی علم نہیں دے سکتے جس کے حصول کے لیے ہماری روحیں تڑپتی ہیں۔

جب ہم اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دیتے ہیں اور نفسانی خواہشات کو چھوڑ دیتے ہیں اور جب ہمیں یقین ہوتا ہے کہ خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے

یہ ہماری روحوں میں بستا ہے اور ہمیں اچھے اور عمدہ خیالات اور احساسات سے متاثر کرتا ہے، ہم خوشی اور آزادی کے مالک ہوں گے، اور ہم روح کے افق پر حکمت کے طلوع ہونے کا مشاہدہ کریں گے۔

وہ چوہا جو شیر بن گیا۔

جیسا کہ بابا پرمہانسا یوگنند نے بیان کیا ہے۔

بہت پہلے، ایک جنگل کی گہرائی میں، وہاں ایک مقدس آدمی آباد تھا جو خدا کو جانتا تھا، یہ بابرکت آدمی بڑی حکمت اور مافوق الفطرت طاقتوں کا مالک تھا، اور اس کے قریب ایک چھوٹے سے چوہے کے سوا کوئی نہیں رہتا تھا۔

بہت سے شاگرد اور دوسرے جو سنت کو دیکھنا چاہتے تھے ان کے پاس جانے کی ہمت کرتے تھے، خوفناک شیروں اور دوسرے جنگلی درندوں کی موجودگی کے باوجود، ان کے لیے ان کی محبت کی وجہ سے وہ پھول اور

پھل نذرانے کے طور پر لاتے تھے، جو بھی سنت کو دیکھنے کے لیے آئے تھے وہ اس کے اور چوہے کے درمیان قریبی تعلق سے حیران رہ گئے تھے، اور وہ کچھ ٹکڑے اس سنت کے چوہے پر پھینک دیتے تھے۔

ایک دن، جب شاگردوں کا ایک گروہ اپنے استاد سے اس کے ویران اعتکاف میں جا رہا تھا، تو ایک بلی نے ایک چوہے کا پیچھا کیا جو دانا آدمی کے قدموں میں پکارتا ہوا، حفاظت کی تلاش میں آیا، اسی لمحے، شاگردوں کی حیرت زدہ آنکھوں کے سامنے، ولی نے خوفزدہ چوہے کو ایک بڑی، شدید بلی میں تبدیل کر دیا! کسی معجزے سے، چوہا اب بلیوں کے درمیان آزادانہ طور پر گھوم رہا تھا، بغیر کسی نقصان کے وہ اس تبدیلی سے بہت خوش تھا، اور صرف ایک چیز جس نے اس کا سکون خراب کیا وہ تھا شاگردوں کی سرگوشیاں، جنہوں نے آنکھ مار کر اس کی طرف اشارہ کیا اور اسے چوہے سے اتری ہوئی بلی قرار دیا۔

کچھ دیر بعد وہی شاگرد دوبارہ اپنے استاد سے ملنے گئے تو بھیڑیوں کا ایک ٹولہ بلی کے چوہے کا پیچھا کر رہا تھا، جو بلند آواز میں میاں بجا کر ولی کے قدموں میں حفاظت کی بھیک مانگ رہا تھا، ولی نے اس سے کہا، ’’بھیڑیا بن جا‘‘ فوراً حیران شاگردوں نے بلی کے چوہے کو بھیڑیے میں تبدیل ہوتے دیکھا، ان کی آنکھوں کے سامنے بھیڑیوں کی اس شکل میں بھیڑیوں کی شکل بدل گئیے شکار، لیکن وہ مایوس ہو کر بھوکے واپس چلے گئے آخر میں، بھیڑیا چوہا دوسرے بھیڑیوں کے ساتھ آزادانہ گھومنے لگا، ان کے ساتھ کھانا کھاتا رہا اور چھوٹے جانوروں کو دیکھتا رہا۔

ایک اور موقع پر وہی طلباء جنہوں نے پچھلے دو معجزات دیکھے تھے سبق کے دوران اپنے استاد کے ساتھ مڈ وہ پڑھ رہے تھے، وہ ایک بہت بڑے بنگالی شیر کو بھیڑیے کے چوہے کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھ کر چونک گئے، جو ہمیشہ کی طرح حفاظت کے لیے استاد کے قدموں کی طرف بھاگ رہا تھا، استاد نے ایک بار پھر اپنی معجزاتی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے، شیر کو روکا، اور کہا، "پیر کے راستے میں اس لمحے سے آپ کو اپنے دشمنوں سے بچانا میری بے وقوفی ہے۔

جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، ہرمیٹیج میں آنے والوں کو معلوم ہوا کہ اس جگہ کی حفاظت کرنے والا خوفناک شیر درحقیقت صرف ایک چھوٹا سا چوہا تھا جسے استاد نے شیر کا درجہ دے دیا تھا، بڑی عمر کے طالب علم ہجرت میں نئے آنے والوں کو یقین دلاتے ہوئے کہتے: "شیر سے مت ڈرو، یہ واقعی شیر نہیں ہے، بلکہ ایک چوہا ہے جسے استاد نے شیر کا درجہ دیا ہے۔"

یہ غنڈہ گردی کرنے والا چوہا آخر کار عوامی ذلت سے تنگ آ گیا اور اپنے آپ سے سوچا: "آہ، اگر میں خود ولی کو مار سکتا ہوں، تو میں اپنی مصیبت کی وجہ سے چھٹکارا پا جاؤں گا"

جیسے ہی اس کے ذہن میں یہ خیال آیا، اس نے عقلمند آدمی پر جھپٹا، اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا، لیکن وہ عقلمند آدمی اس کی تاک میں پڑا ہوا تھا، چونکہ وہ اس کی سوچ پر عمل کر رہا تھا اور اس کے ارادوں کو جانتا تھا، اس لیے اسے فوراً معلوم ہو گیا کہ اس کے نافرمان شیر کے دماغ میں کیا گزر رہی ہے، اور اس نے اسے چلا کر کہا: جیسے تم تھے واپس آ جاؤ۔

اور ایسا ہی ہوا، جیسے پلک جھپکتے ہی مغرور شیر ایک بار پھر خوفزدہ چوہے میں تبدیل ہو گیا!

ہر کوئی دوسرے شخص سے زیادہ پیسے چاہتا ہے اور جب وہ اسے حاصل کرتا ہے تو وہ مطمئن نہیں رہتے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور ان سے زیادہ امیر ہے۔

لوگ اپنی تخلیق اور اپنی خواہشات کی تخلیق کے مصائب کے چکر میں رہتے ہیں۔

ہمیں جو کچھ ہمارے پاس ہے اس پر راضی رہنا چاہیے کیونکہ مادی چیزیں خوشی نہیں لاتی بلکہ اکثر انسان کی پریشانیوں کو بڑھا دیتی ہیں اور اس کی پریشانی اور خوف میں اضافہ کرتی ہیں۔

خدا کا راستہ سب سے آسان اور آسان راستہ ہے، لیکن بہت سے مذہبی رسومات اور رسموں کے باوجود اس پر بہت کم لوگ چلتے ہیں

یہ بہتر ہے کہ ہم اپنے دلوں کو خدا کی طرف پھیریں اور اس سے مانگیں جو ہمارے لئے بہترین اور پائیدار ہے۔

درحقیقت خدا ہمارا انتظار کر رہا ہے کیونکہ وہ ہمیں برائی اور خطرے سے دور رکھنا چاہتا ہے وہ ہمیں اپنے دل و دماغ میں چاہتا ہے کیونکہ دنیا کی سستی چیزیں انسان کی خواہش کو پورا نہیں کرسکتیں اور نہ ہی روحانی خلا کو پر کر سکتی ہیں۔

جو وہ گہرائی میں محسوس کرتا ہے۔

خدا ہم سے مسلسل بات کرتا ہے، لیکن اس کی آواز بہت کم سنتے ہیں۔

وہ پُرسکون آواز اکثر شور مچانے والے خیالات اور صریح خواہشات کے شور سے ڈوب جاتی ہے۔

لیکن جب خیالات تھم جاتے ہیں اور خواہشات پرسکون ہو جاتی ہیں تو ہم خدا کی آواز کو صاف سنتے ہیں، اگرچہ وہ خاموش اور بے ہوش ہو

واقعی، خدا انسانیت کی مدد کے لیے سب کچھ کرتا ہے۔ وہ ان کے لیے دروازے کھولتا ہے اور ان کی راہیں روشن کرتا ہے۔

تاکہ وہ اپنے قدموں کی جگہ دیکھ لے کہ ٹھوکر نہ لگے یا پاؤں پھسل جائے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

پوری دنیا خود غرضی اور لالچی خواہشات کی وجہ سے الجھنوں اور انتشار میں مبتلا ہے جو جنگیں پیدا کرتی ہیں اور کچھ نہیں جنگیں پیدا کرتا ہے۔

زندگی کی جنگ میں سب سے بڑا ہیرو وہ ہے جو اپنے آپ کو فتح کرتا ہے اور اپنے جذبوں پر قابو پاتا ہے۔

پیسہ، شہرت، خواہشات اور ہر وہ چیز جو اس اصول سے متصادم ہے ہمارے امن اور خوشی کے لیے نقصان دہ ہے۔

اگر لوگوں نے ہمیشہ زندگی کی حقیقی اقدار کے بارے میں سوچنا سیکھ لیا تو وہ وہ خوشی پا لیں گے جس کی وہ تلاش کرتے ہیں۔

لیکن وہ اپنے ارادے سے ہٹ جاتے ہیں اور دنیاوی خواہشات کے بہاؤ میں بہہ جاتے ہیں۔

میں نے محسوس کیا ہے کہ کوئی بھی فتنہ مجھے اس راستے سے دور نہیں کر سکتا جو میں نے اپنے لیے اختیار کیا ہے

میں خدا کی دی ہوئی طاقت سے ہزاروں لوگوں کو دلکش بنا سکتا ہوں، لیکن یہ عمل میرے لیے نقصان دہ ہو گا۔

کسی بھی صورت میں، میں ہزاروں لوگوں کو دلکش اور ان کے ذہنوں کو موہ لینا نہیں چاہتا

میں صرف ایسے مخلص شاگردوں کو دیکھنا چاہتا ہوں جو مضبوطی سے خدا میں جڑے ہوئے ہیں۔

جو لوگ خدا سے محبت کرتے ہیں وہ ان خیالات کا مزہ لیں گے اور جن کا جوش برقرار ہے وہ خدا کی نعمتوں کو محسوس کریں گے۔

اس کی موجودگی ان تعلیمات سے ظاہر ہوتی ہے۔

ایک شخص کے لیے خدا کو دھوکہ دینا ناممکن ہے کیونکہ وہ براہ راست اپنے خیالات کے پیچھے ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے اور وہ کیا چاہتا ہے

جب وہ دنیا کو ترک کر دے گا اور روحانی ہم آہنگی کی خواہش کرے گا تو خدا اس کے پاس آئے گا۔

جب خواہش کرنے والے کے دل میں یہ خواہش جڑ پکڑتی ہے تو خدا اس دل میں آتا ہے اور اسے خیر و برکت سے بھر دیتا ہے۔

مادی چیزیں امن اور عارضی اطمینان کا صرف ایک جھوٹا احساس پیش کرتی ہیں انسان کے جینے کا واحد حقیقی مقصد اپنے خالق کے ساتھ ہم آہنگ ہونا اور اس کی رضا حاصل کرنا ہے۔

وہ معاہدہ ایک ابدی عہد اور اٹوٹ معاہدہ ہونا چاہیے۔

اے رب، مجھے پاکیزگی کے ساتھ شفاف بنا تاکہ میں اپنے اندر تیری شفا بخش روشنی کو منعکس کروں

میرے ذہن کے آئینے کو سکون دے جو اضطراب سے لرز رہا ہے، تاکہ وہ تیرے لامحدود چہرے کی عکاسی کرے۔

میری روح میں ایمان کے دریچے کھول دے تاکہ میں تیرے سکون کی خوشبو میں سانس لے سکوں

میں سمجھ گیا ہوں کہ زندگی کا واحد مقصد خدا کو جاننا ہے۔

ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں شاید یقین نہیں آتا کہ خدا کو جاننا ہی زندگی کا آخری مقصد ہے لیکن اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ زندگی کا مقصد خوشی کی تلاش ہے اور میں پورے یقین اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ خدا ہی آخری خوشی ہے۔

یہ سب سے بڑی نعمت ہے۔

یہ مطلق آفاقی محبت ہے یہ وہ دائمی خوشی ہے جو اس سے ہم آہنگ ہونے والوں کی روحوں کو کبھی نہیں چھوڑتی تو کیوں نہ ہم اس آخری خوشی کو حاصل کرنے کی کوشش کریں؟

کوئی اور ہمیں یہ نہیں دے سکتا ہمیں اسے اپنے اندر مسلسل پرورش اور اس کی آبیاری کرنی چاہیے۔

دنیا مسلسل لوگوں کو اپنی لذتیں فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے، لیکن اس طرح کے عارضی لطف آخر کار پشیمانی، تلخی اور پشیمانی کا باعث بنتے ہیں، یہاں تک کہ سب سے زیادہ خوش نصیب، جو سب کچھ رکھتے نظر آتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ وہ اب بھی واقعی خوش نہ ہوں اور زیادہ دیر تک دنیاوی چیزوں سے مطمئن نہ ہوں، کیونکہ وہ نہ تو اپنی حقیقی پیاس بجھا سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی روح کی تشنگی۔

ہم جتنا زیادہ بیرونی چیزوں پر توجہ دیں گے، اتنا ہی کم ہم باطنی شان کو محسوس کر سکتے ہیں۔

جس کا تجربہ ہم الہی روح کی ابدی نعمتوں کا مزہ چکھ سکتے ہیں۔

جتنا ہم باطن کی طرف مڑتے ہیں، اتنی ہی کم بیرونی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ ایک مستقل مساوات ہے، لیکن زیادہ تر لوگ دنیاوی صحبت، جس معاشرے میں وہ رہتے ہیں، اور غیر صحت بخش عادات کے اثر و رسوخ کی وجہ سے اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

معاشرہ انسان کو گہری سچائیوں کے بارے میں سوچنے کی اجازت دیے بغیر سطحی معاملات میں غرق اور مشغول رکھتا ہے۔

یہاں تک کہ روحانی مقامات پر بھی کچھ لوگ ان کے بابرکت ماحول سے مستفید ہونے کی حقیقی خواہش کے بغیر جاتے ہیں۔

انہیں ان دوروں سے عملی طور پر کچھ حاصل نہیں ہوتا

جو لوگ خدا کو دیکھنا چاہتے ہیں وہ اسے ہر جگہ پائیں گے انسانی عادتیں تباہ کن اور نقصان دہ ہیں۔

ایک زبردست شکاری جو تباہ کرتا ہے، نقصان پہنچاتا ہے، مٹاتا ہے اور فنا کر دیتا ہے۔

یہ وقت ہے کہ لوگ سیکھیں کہ ان کے پاس جو کچھ ہے اس سے خوش اور مطمئن کیسے رہنا ہے۔

ہمیں اس سے زیادہ کسی چیز کی خواہش نہیں کرنی چاہئے جو ہمارے راستے میں آتا ہے خدا فیاض ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے اور اسے مقررہ وقت پر فراہم کرتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں بغیر کسی کوشش کے خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے — ہرگز نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنی صلاحیت کے مطابق اپنے حصے کا کام کرنا چاہئے اور باقی خدا پر چھوڑ دینا چاہئے، جو ہمیں اس چیز سے محروم نہیں کرے گا جس کی ہمیں ضرورت ہے اور اس کے مستحق ہیں۔

ہمیشہ کے لیے خوش رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ خدا کی موجودگی کو محسوس کیا جائے ہماری سب سے بڑی خواہش خدا کو جاننا اور اس کے ساتھ رہنے کا عزم کرنا ہے۔

خدا کو ہمارے خیالات اور احساسات میں پہلا اور اعلیٰ مقام حاصل ہونا چاہئے، اور ہمیں اسے اپنی زندگی میں سب سے مضبوط اور مضبوط ترین ستون سمجھنا چاہئے۔

خدا، اپنی مکمل رحمت میں
وہ ہمیں خوشی اور حوصلہ دیتا ہے۔
اور یہ ہمیں حقیقی زندگی دیتا ہے۔
سچی حکمت
اور حقیقی خوشی
کے ذریعے حقیقی تفہیم
ہماری زندگی کے تمام متنوع تجربات
لیکن خدا کا جلال ظاہر نہیں ہوتا
سوائے اس روحانی سکون کے جو روح محسوس کرتی ہے۔
اور اس سے ہم آہنگی کی سنجیدہ کوشش میں

وہاں ہم سچائی کے ساتھ آمنے سامنے کھڑے ہیں۔
بیرون ملک، وہم بہت مضبوط ہیں
بہت کم لوگ اس سے چھٹکارا پاتے ہیں۔
بیرونی ماحول کا اثر
دنیا اپنی لامتناہی پیچیدگیوں کے ساتھ جاری ہے۔
اور اس کے بے شمار تجربات
زندگی کے ظہور کے پیچھے خدا کی آواز ہے۔
وہ ہمیشہ ہمیں پکارتا ہے اور ہم سے بات کرتا ہے۔
پھولوں اور مقدس کتابوں کے ذریعے
ہمارے ضمیروں سے
اور تمام خوبصورت چیزوں کے ذریعے
جو زندگی کو جینے کے قابل بناتا ہے۔
نائٹنگیل آف دی اسکائی

میں تیرا شباب ہوں، تیری کائناتی موجودگی کے آسمانوں پر چڑھتا ہوں، تیری سچائی کی بارش کے قطروں کی تلاش میں۔

میں نے آپ سے گہرے اعتماد کے ساتھ دعا کی ہے کہ خاموشی کے سخت بادلوں سے اپنی رحمت کی بارش برسائے

اور انتہائی پیاسا ہونے کی وجہ سے، میں نے آپ کے بارے میں اپنی آگاہی کے ہر مقدس نقطے کو بے تابی سے حاصل کیا۔

اوہ، میں اپنے اندر اور اپنے اردگرد آپ کی موجودگی کو محسوس کرنے کی کتنی آرزو کرتا تھا!

میری پرانی پیاس تب ہی بجھائی گئی جب تیرے لمس نے میری جلتی ہوئی روح کو ٹھنڈا کر دیا اور میرا وجود تڑپ اور تڑپ سے جھلس گیا، مایوسی اور ناامیدی کا موسم گزر گیا اور میری پریشانیوں کی خشکی تیرے سکون کی بارش سے مٹ گئی۔

اور اب میں خاموشی سے منڈلاتا ہوں اور اڑتا ہوں، اطمینان اور اطمینان کے گیت گاتا ہوں۔

میں تیرا شباب ہوں جو تیرے سکون کا وہ پانی پیتا ہوں جو تیرے وجود کی بلندیوں سے مسلسل بہتا ہے۔

انفرادی، صنعتی اور سیاسی خود غرضی، ایک نسل کی دوسری نسل پر برتری کے وہم سے بھڑکائے ہوئے جذبات، اور عقائد و نظریات کی تجارت نے تمام لوگوں اور نسلوں کے درمیان تفرقے اور دوری پیدا کر دی ہے، اور زمین کو جنگوں سے پھاڑ کر رکھ دیا ہے، نتیجتاً معاشی تباہی، روحانی جہالت، اجتماعی بدحالی اور اجتماعی تباہی پھیل رہی ہے۔

روحانی خوبیوں، مادی کارکردگی، اور عمدہ انسانی خصائص کے امتزاج کو تیار کرنا- جس قسم کا ہم کامیاب لوگوں کی زندگیوں میں ظہور کرتے ہیں- ایک خوشگوار زندگی کا نچوڑ ہے اور بہترین انسان پیدا کرے گا۔

کسی بھی وقت، کہیں بھی

ہمیں صحیح سوچ، اچھے رویے، اور دوسروں کے لیے حقیقی جذباتی ہمدردی کے نظریات کو اپنانا چاہیے۔

درحقیقت، انسانیت انصاف، ہمدردی، اور مادی پہلوؤں کی مساوی اور متوازن ترقی کے ذریعے بلند ہوتی ہے۔

اس کے شخص کے فکری، روحانی اور اخلاقی پہلو

تمام بنی نوع انسان کا حتمی مقصد امن، اطمینان، سلامتی، علم اور لافانی کا حصول ہے۔

اور کمال کی اس آرزو میں ہمارے اندر خدا کی تصویر پوشیدہ ہے۔

یہ مبارک تصویر ان انسانوں کے ذریعے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتی ہے جو اپنی اعلیٰ فطرت کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

تکثیریت فطرت کا قانون ہے، اور اتحاد مطلق کی طرف لے جاتا ہے۔

علیحدگی اور تقسیم کے ساتھ، دنیا جنگوں اور موت کی آگ پر درد اور تکلیف سے ابلتی اور بلبلا بن جاتی ہے۔

مثالی زندگی جو دلوں کو جوڑتی ہے، روحوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے، اور انہیں سچائی کے ساتھ جوڑتی ہے۔

یہ خوشی، امن اور ابدیت کا راستہ ہے۔

خدا کے سوا کوئی چیز ہمیں اطمینان نہیں دے سکتی اور ہماری آنکھوں سے غم کے آنسو پونچھ نہیں سکتی

انسانی روح پوری سے ایک الگ حصہ ہے اور اسے مکمل ہونے کے لیے پوری کی طرف لوٹنا چاہیے، خوشی کی ہماری تلاش ہمیں خدا تک لے جانا چاہیے، جو تمام خوشیوں کا منبع ہے۔

علم کی ہماری پیاس کو حکمت الہی کے چشموں سے بجھانا چاہیے، ہمارا امن تب ہی مکمل ہوگا جب یہ خدا کے ناقابل بیان امن کے ساتھ متحد ہو جائے گا۔

ہمارے وجود کو ابدی بننے کے لیے خدا کے وجود کی ضرورت ہے، اور ہمارا شعور ہمیشہ پھیلتا اور وسیع ہوتا جائے گا جب یہ کائناتی شعور کو چھوئے گا اور متحد ہو جائے گا، ہماری خوشی لامحدود ہوگی اور لاکھوں گنا بڑھ جائے گی جب یہ الہی خوشی کے ساتھ مل جائے گی۔

وہ پیٹ جو لالچ سے مارا گیا۔

ایک دفعہ ایک عقلمند آدمی نے ایک پیٹو کے ساتھ کھانا کھایا تو عقلمند نے کہا: مجھے یہ اچھا کھانا پسند ہے۔

لیکن اس نے زیادہ نہیں کھایا جیسا کہ پیٹو آدمی کا ہے، اس نے اپنی زندگی میں اتنا لذیذ کھانا نہیں چکھایا تھا۔

وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ وہ بھر گیا اور زیادہ کھانے سے مر گیا اللہ آپ کی عمر دراز کرے۔

عقلمند، ارادہ کرنے والا شخص کھانے سے لطف اندوز ہوتا تھا، لیکن بغیر کسی حسی وابستگی کے جس نے پیٹ کو تباہ کر دیا، عقلمند شخص شفاف روحانی توانائیوں سے ہم آہنگ تھا جو اس کی روح کو پرورش دیتی تھی اور اس کے جسم کے خلیوں کو متحرک کرتی تھی، اور جب وہ کھاتا تھا، تو اس نے اعتدال کے ساتھ ایسا کیا تھا تاکہ اس کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ نہ آئے اور نہ ہی اسے ایک شعوری توانائی پہنچتی تھی۔

روحانی زندگی گزارنے کے لیے سب کچھ ترک کر کے سادگی کی زندگی گزارنا ضروری نہیں، لیکن یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔

محبت کی جنت اور خوشیوں کی جنت

تیرے بابرکت نور کی روشنی میں، میں اپنی روح کی دعائیں پیش کرتا ہوں۔

اور میں آپ سے اپنے دل کی عاجزانہ پیشکش کو قبول کرنے کے لیے کہتا ہوں۔

اندھیروں کے بھوتوں کو مجھ سے دور رکھ
مجھے آسمان کی آنکھ سے دیکھو
میرے دل اور احساسات کی دکانوں سے
مجھے مندر میں تم سے میری محبت دکھاؤ
مجھے برکت دے تاکہ میں بھلائی دیکھ سکوں
میں اچھی چیزوں کے بارے میں سوچتا ہوں۔
اور نیک اور نیک لوگوں سے دوستی کرو
اور تاکہ میں آپ پر غور کروں
اے وہ جو تمام بھلائیوں اور راستبازیوں کا سرچشمہ ہے۔
تیرے فضل سے، میں اپنی روح کے حرم سے نکالا جاؤں گا۔
تمام اختلافی خیالات
اور میں اپنے اندر تیری بابرکت موجودگی سے گونجتا ہوں۔
میں خوشیوں کی جنت میں رہوں
عظیم اور اعلیٰ خیالات میرے ذہن میں آتے ہیں۔
مجھ پر اپنی نعمتوں کی خوشبو چھڑک

آپ کی مقدس محبت ہمیشہ مجھ پر چھائی رہے۔
مجھے برکت دے تاکہ میں محبت کی جنت میں رہ سکوں
آپ کی الہی موجودگی سے لطف اندوز
اور آپ کا آسمانی سکون
اور تاکہ میں جان سکوں کہ میں ایک لافانی روح ہوں۔
اور میں تیری روشنی سے جیتا ہوں۔
اور تیرے کرم سے جیتا ہوں۔
میرے پیارے خدا
فجر کے باغ سے
میں تمہارے لیے روشنی کے پھول چنوں گا۔
اسے عاجزانہ نذرانے کے طور پر پیش کرنا
اپنے پیروں پر
میری محبت کے چھیدنے والے ستارے کو تیرے لیے جانے دو
یہ بڑھتی ہوئی قوت کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔
حیرت کے ماحول کے ذریعے
اور میری آپ کو بھول جانا
اور اس کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔
مجھے مت بھولنا
چاہے میں تمہیں بھول جاؤں
مجھے یاد رکھنا
چاہے میں آپ کا ذکر نہ کروں
خدا میری زندگی کی سب سے قیمتی چیز ہے۔
وہ میرے ضمیر میں سب سے زیادہ راج کرتا ہے۔
اور حکمت کے الفاظ مجھے متاثر کرتے ہیں۔
وہ مجھے صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔
جو مجھے اپنانا چاہیے۔
ایک متوازن زندگی
جس میں تمام الہامی اور فطری قوانین کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔
یہ سرگرمی اور سکون کو یکجا کرتا ہے۔
یہ خوشی لاتا ہے اور انسانی تقدیر کو پورا کرتا ہے۔
جواہرات سے بھرا گھر اندھیرے میں نظر نہیں آتا
اس طرح، خدا کی موجودگی کو محسوس نہیں کیا جا سکتا
جب تک جاہلیت کی رات غالب رہے گی۔
اگر خدا کے بارے میں ہماری سمجھ حقیقی نہیں ہے۔
تاکہ ہم اپنے روزمرہ کے کام اس کے بغیر پورا نہ کر سکیں

واضح طور پر، ہم نے خدا اور زندگی کے درمیان کوئی تعلق محسوس نہیں کیا۔
جب ہم خواہش رکھتے ہیں اور دوسروں کی خدمت کے خیال کے ساتھ اس کا تاج رکھتے ہیں۔
ہم دوسروں کی مدد کرکے اپنی مدد کرتے ہیں۔
اے رب!
اہم سورج کی روشنی کے پھیلاؤ کے ساتھ
میں غریبوں اور بے گھر لوگوں کے دلوں میں امید کی کرن پھیلاؤں گا۔
عزم اور خود اعتمادی کے چراغ جلائے۔
ان کے دلوں میں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ناکام ہیں۔
جب ہم سمجھتے ہیں کہ زندگی سیکھنے اور فرائض کی تکمیل کا درس گاہ ہے۔
ایک ہی وقت میں، یہ ایک مختصر خواب ہے۔
تب ہم جان لیں گے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔
زندگی کی بنیاد خدمت پر ہونی چاہیے۔
اس عظیم مقصد کے بغیر
خدا نے انسان کو جو دماغ دیا ہے وہ حاصل نہیں ہو گا۔
جس مقصد کے لیے اسے بنایا گیا تھا۔
خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا انسان کو اپنے تمام کاموں کو پورا کرنے کے قابل بناتا ہے۔
خوشی اور خُدا کی شکر گزاری کے احساس کے ساتھ
صرف ہتھیار ڈالنے سے ہی ہم امن پا سکتے ہیں۔
میں تمام فکری اور اخلاقی کمزوریوں کو جلا دوں گا۔
ڈیزائن کی آگ میں
کیونکہ جب تک میں ان کمزوریوں سے چھٹکارا نہیں پاتا
میں خدائی شعلے نہیں دیکھ سکوں گا۔
اے رب!
آج میں مخصوص چیزوں کو پورا کرنے کا عزم کروں گا۔
پھر میں وہی کرتا ہوں جو میں نے منصوبہ بنایا تھا۔
میں پہلے اس بات کو یقینی بناؤں گا کہ میری نیت درست ہے۔
اور پھر میں تمہاری طاقت کو محسوس کروں گا۔
اور آپ کی مدد اور برکت سے میں جو کچھ کرنا چاہتا ہوں اسے پورا کروں گا۔

سرگوشیاں اور ہوائیں
ماسٹر پرمہنس یوگنند

ترجمہ: محمود عباس مسعود

چھوٹی سی انا فخر اور تکبر کے ساتھ کہہ سکتی ہے:
میں تم ہوں!

لیکن میں اپنے حقیقی نفس کو جاننے کی جستجو کروں گا جو رحم و کرم کے ہر طرح کے پھولوں سے معطر ہے۔

اے خدا، میری اصلی پہچان مجھ پر ظاہر کر، اور مجھے اپنی گہرائیوں میں آپ کی سرگوشیاں سننے دیں، یہ کہتے ہوئے: میں آپ کی مثال ہوں اور آپ میری تصویر ہیں!

رات کے خوابوں کے باغ میں

میرے رات کے خوابوں کے باغ میں، بہت سے پھول کھلتے ہیں: میرے تخیل کے نایاب پھول وہاں، جہاں گرم سیاروں کی روشنی چمکتی ہے، زمینی امیدوں کی کلیاں پھوٹتی ہیں، تکمیل اور اطمینان کی روشن پنکھڑیاں پھیلتی ہیں

ان خوابوں کی چمک میں میں بھولے بھالے چہروں کے تماشے دیکھتا ہوں اور لاشعور کی مٹی میں بہت پہلے دفن کیے گئے پیارے جذبات کی اپسرا - سب چمکتے ہوئے لباس میں اٹھتے ہیں اور خوابوں کے فرشتوں کی پکار کے جواب میں، میں ماضی کی تمام آزمائشوں کی قیامت کا گواہ ہوں۔

اے رب، آپ نے ہمیں خوابوں کی سرزمین پر رات کے دورے کے ساتھ اپنی روزمرہ کی پریشانیوں کو بھلانے کی آزادی دی ہے، آپ کو جگانے اور انسانی دکھوں سے ہمیشہ کے لیے بچنے میں ہماری مدد فرما۔

آپ میری واپسی کا انتظار کر رہے ہیں۔

اے الہی پناہ! میں زندگی کے سمندر میں بہہ رہا ہوں، مصیبتوں کے طوفانی طوفانوں سے اُچھلا ہوا ہوں، خواہ خوشی کی لہروں پر تیر رہا ہوں یا کبھی کبھار دکھ کی گہرائیوں میں ڈوب گیا ہوں، میں تیرے ماورائی، آسمانی ساحلوں تک پہنچ کر اس دوغلے پن سے بچنے کے لیے تڑپتا ہوں، میں تیری ہر آہ سے انکار کرتا ہوں، میں صرف تیری طرف متوجہ ہوں۔

میں کوشش کرنا نہیں چھوڑوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ میری آمد کے لیے بے تاب ہیں اور میری واپسی کے لیے ترس رہے ہیں!

جنت کا پرندہ

میں جنت کا پرندہ ہوں: آسمان کا ایک پرندہ جسے تیرے مبارک ہاتھوں سے بنایا گیا ہے۔

اس نے مجھے فضل اور شاندار رنگوں سے آراستہ کیا: نرمی کے نیچے اور روحانی پھولوں کے سنہری پنکھوں کے ساتھ

میں خوشیوں کی جنت کی تلاش میں زندگی کے اندھیرے بھرے ماحول میں بلند ہوا اور میرے روشن پنکھ مایوسی کے سیاہ دھبوں سے داغے ہوئے تھے۔

آؤ، میرے خدا، اور اپنی جنت کے پرندے کو حکمت کی شعاعوں اور امن کے پاکیزہ میٹھے پانیوں سے دھو ڈالو۔

خدائی مجسمہ ساز

میرے دل کی ہر دھڑکن تیرے لیے میری لازوال محبت کی نظم میں ایک نیا لفظ بن جائے۔

میرے ہونٹوں کی ہر آواز آپ کی مقدس آواز سے بابرکت کمپنوں کو پہنچائے۔

میری ہر سوچ تیری موجودگی کی خوشی سے بھر جائے۔

میری مرضی آپ کی الہی جیورنبل کے ساتھ چارج کیا جائے

میرے تمام خیالات، تاثرات اور خواہشات کو اپنے فضل سے مزین کر

اے سب سے مقدس الہی مجسمہ ساز، میری زندگی کو اپنے منفرد ڈیزائن کے مطابق جیسا کہ آپ مناسب سمجھتے ہیں، تشکیل دیں۔

تم میرے محافظ ہو۔

خُداوند، میری مدد کر کہ میں غصے اور جذبے کے درندوں کو غیر مصدقہ روحوں میں نہ جگاؤں لیکن اگر وہ مجھ پر حملہ کریں تو میں اپنی روح کے اندر تیری حفاظت کے پتھریلی غار میں پناہ لوں گا۔

اے محافظ الہی! تیرے بغیر، مجھے کوئی تحفظ یا تحفظ نہیں ملے گا، حتیٰ کہ ناقابل تسخیر انسانی قلعوں میں بھی میرا حفاظتی ڈھال بنیں اور مصیبت کے دھماکے خیز ہتھیاروں کے خلاف میری ثابت قدمی کی ڈھال بنیں اور مجھے برکت دیجئے، کہ میں پاک سرجری کے ذریعے صحت یاب ہو سکوں، ان تمام لوگوں کو جو زندگی کے زخموں اور چھریوں سے دوچار ہوں۔

مقدس خوشی

جب آپ کے پیروکار نماز میں ہوتے ہیں، میں ان کی آنکھوں سے مقدس جوش کی شعاعوں کو اکٹھا کرتا ہوں اور انہیں اپنے روحانی جوش میں ملا دیتا ہوں تاکہ انہیں اپنے پیاسے خیالات کو تازگی بخشنے والے مشروب کے طور پر پیش کر سکوں۔ تاکہ وہ پیتے رہیں یہاں تک کہ وہ بجھ جائیں، اور ان کے درد اور خوف ختم ہو جائیں۔

اور جو لوگ سکون اور راحت کے متلاشی ہیں، میں یہ جادوئی مشروب دلی خلوص اور نیک نیتی کے شفاف پیالوں میں پیش کرتا ہوں۔

ہر ایک جو اس مبارک امرت کو پیتا ہے وہ اپنی پریشانیوں کو بھول کر اور ان کے دردوں کو ختم کرتے ہوئے ایک پائیدار خوشی کا تجربہ کرے!

مجھے آفات کی بھٹی میں پاک کر

میری زندگی کی خام دھات آفتوں اور آزمائشوں کی بھٹی میں پگھل جاتی ہے اور تمام جھوٹ مقدس تجربات اور عزائم کی آگ میں خاک ہو جاتا ہے۔

خدائی خالق، مجھے انسانی کمزوری سے نجات دلا اور مجھے لوہے کی طرح مضبوط اور سخت فولاد کی طرح روحانی عزم عطا کر، مجھے اپنے بہتر جوہر کو نظم و ضبط اور سچے عزم کے موثر آلات میں تبدیل کرنے میں مدد دے

اور ذہنی توازن کی تلوار سے میں اپنے اندرونی دشمنوں کو تباہ کر دوں گا - میری شدید عادات - جو میرے انتظار میں ہیں اور مجھے مسلسل آپ کے بارے میں سوچنے سے روکنے کی کوشش کریں گی۔

میرا سورج اور میرا چاند بن جا

اے خُداوند، اپنی حکمت کی کرنیں بھیج جو میری کامیابی کے مبارک دنوں میں میری رہنمائی کرے، اور اپنے مہربان چاند کی روشنی میرے غم کی تاریک راتوں میں میری راہوں کو روشن کر دے۔

میرے پاس آؤ

کیا اس دن کی صبح ٹوٹے گی جب تیرا نام مبارک پڑھتے ہوئے آنسوؤں کا سیلاب آئے گا جو میری جہالت کے کناروں کو بہا لے گا اور میرے دل کو تر کر دے گا؟

پھر، میرے جمع کردہ آنسوؤں کی جھیل میں، مقدس حکمت کے کنول پھوٹیں گے، اور ان کی روشنی میرے اندھیرے کو ہمیشہ کے لیے دور کر دے گی۔

اے آفاقی ماں جو تمام وجودوں پر چھائی ہوئی ہے، میرے پاس آؤ، کیونکہ کوئی بھی چیز میرے غم کو مٹانے اور میری اداسی کو دور نہیں کر سکتی سوائے تیری ہمہ گیر رحمت اور تیری بے پناہ شفقت کے چہرے کے۔

اٹوٹ بندھن

مجھے سکھاؤ کہ اے رب، اپنے ساتھ اپنی وحدانیت کو اندرونی سکون اور دنیا کے شور میں تلاش کروں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں خاموش ہوں یا شور، جب تک میں ہر جگہ اور ہر وقت آپ کی موجودگی کو محسوس کر سکوں۔

تو مجھے اپنا کام خوش دلی سے کرنے دیں۔

آپ انتھک محنت کرتے ہیں اور لاکھوں خوش دلوں پر مسکراہٹیں لاتے ہیں مجھے برکت دیں تاکہ میں زندگی کے کارخانے میں کام کرتے ہوئے - آپ کی طرح - ایک نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ کا مالک ہوں

میری روزمرہ کی سرگرمیوں کے دریا پر تیری طاقت کی لہریں ہمیشہ رقص کرتی رہیں

الہی ماں، جس طرح آپ ایٹموں، پھولوں اور کائناتوں کو ڈیزائن کرنے سے لطف اندوز ہوتی ہیں، مجھے ایک متوازن دماغ اور مطمئن روح کے ساتھ کام کرنے اور تخلیق کرنے کا راز سکھائیں

ذہنی، نفسیاتی اور جسمانی شفایابی

اے کائناتی روح، ہماری مدد کر کہ جسم کو اپنی کائناتی توانائی سے چارج کر کے، دماغ کو خوش دلی اور ذہنی توجہ کے ساتھ ٹھیک کر دے، اور روح کو تمام اسباب کی جڑ سے شفا بخشے - جہالت - سب سے زیادہ موثر دوا استعمال کر کے: خدا پر روزانہ مقدس مراقبہ۔

شفایابی کا اثبات

اے روحِ الٰہی، تو نے میرا جسم بنایا ہے، اور اس لیے یہ صحت مند اور تندرست ہے کیونکہ تو اس کے اندر موجود ہے، تُو ہی کمال ہے، اور میں تیری صورت پر پیدا ہوا ہوں۔ لہذا، میں ٹھیک ہوں اور بہترین حالات میں ہوں!

دوسروں کی شفایابی کا اثبات

آپ خدا کی شبیہ ہیں، اور اس کی ابدی حیاتیات آپ کے جسم کے ہر خلیے اور بافتوں میں پھیلی ہوئی ہے، آپ کا پورا وجود اس کی الہی موجودگی سے دھڑکتا ہے۔ آپ اس کے فضل سے صحت مند ہیں۔

میرے جہاز کے کپتان بنو

اے رب، میری روزمرہ کی سرگرمیوں کے جہاز کا کپتان بن جا، اور اسے اپنے مقدس ساحل تک لے جا، جو تھکے ہوئے لوگوں کے لیے محفوظ پناہ گاہ اور آرام ہے۔

گمراہ کن حماقتوں کی آگ

غلطیوں کی رات میں، ہم نے گمراہ کن حسی خوشی کے سراب کا پیچھا کیا۔ اور جیسے جیسے ہم روحانی ترقی کی راہ سے بھٹک گئے، ہم مایوسی اور نقصان کی دلدل میں دھنس گئے۔

اے رب، تُو جو ہمیشہ چوکنا اور دھیان رکھتا ہے، حماقت کے شعلے کو جذبوں اور وہموں کے گہرے پانیوں کے اوپر بلند ہونے کی اجازت نہ دے کہ وہ ہمیں بنیادی لذتوں کی دلدل اور خرابیوں میں پھنسائیں۔

ہم آپ کے بچے ہیں، اپنے آسمانی گھر تک پہنچنے کے خواہشمند ہیں، ہمیں برکت عطا فرما تاکہ ہم روح کی بصیرت کی اندرونی روشنی کی پیروی کرتے ہوئے اپنے مقصد کو حاصل کر سکیں، جو آپ کا مقدس مینار ہے، رہنمائی اور آپ کے مبارک ساحل کی طرف کشتی رانی کے لیے ہمیں بلاتا ہے!

میں نے آپ کی آواز سنی

کئی زندگیوں میں میں نے آپ کی نرم سرگوشی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: گھر آؤ!

لیکن وہ مٹ گیا اور ناپاک خواہشات کے شور میں غائب ہو گیا۔

میں نے آرزوؤں کی بھری قطاروں کو چھوڑ دیا ہے اور میں تمہیں اپنے دل کی کنواری اعتکاف کی دعوت دوں گا

جب میں آپ پر غور کرنے بیٹھوں گا تو کیا آپ ان دنیاوی فتنوں کو دور کریں گے جو ابھی تک میری یاد کے گوشوں میں چھپے ہوئے ہیں؟

اپنی روح کی خاموشی میں، میں آپ کی مبارک آواز سننے کے لیے اپنے پورے دل سے ترستا ہوں۔

یادگار موم بتی

ہو سکتا ہے کہ میں اپنا راستہ بھول جاؤں اور تاریک راہوں اور اندھیروں کی بھولبلییا میں بھٹک جاؤں، لیکن اے کائناتی ماں، یاد کی پتلی شمع کو اپنی حفاظت میں رکھ تاکہ شک اور بے یقینی کی ہوائیں اسے بجھا نہ دیں۔

میں نے تمام دنیوی چیزیں صرف اس لیے مانگی ہیں کہ آخر کار میں آپ کو اکیلا چاہتا ہوں، ماں! آؤ اور مجھے کبھی نہ چھوڑو!

تیری روشنی کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔

اے خدائی استاد، مجھے یہ سمجھنے دو کہ اگر میری جہالت کا اندھیرا زمانے جتنا پرانا ہے، تیرے نور کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی اندھیرا ایسے غائب ہو جائے گا جیسے کبھی موجود ہی نہ تھا۔

میری زندگی کی بانسری بجاؤ

اے پیارے رب، میرے بازوؤں سے اپنے بچوں کی مدد کر

میری آواز سے بات کریں، اور دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے اپنے دماغ کا استعمال کریں۔

میری سانسوں کے ساتھ سانس لے کیونکہ میری زندگی کی بانسری پر اپنی لازوال دھنیں بجانے کے قابل صرف تم ہی ہو

میں تیری کائناتی آگ سے ایک چنگاری ہوں۔

تخلیق کے آغاز میں، جب تخلیق کی چنگاریاں تیرے جلتے سینے سے اڑیں، میں نے سیاروں کی روشنیوں کے گانے گائے جو تیرے جہانوں کے ظہور کی خوشخبری سناتے تھے۔

میں آپ کے سیاروں کی آگ سے ایک ابدی چنگاری ہوں۔

اے محبت کرنے والے اور صبر کرنے والے الہی دل! مراقبہ کے ذریعے - ہمارے درمیان پیار اور رفاقت کے عہد کی تجدید کرنے میں میری مدد کریں مجھے یہ محسوس کرنے دیں کہ مقدس توسیع کی طرف میرے مبارک سفر میں - زندگی کے بعد زندگی - آپ اور میرے روحانی رہنما رہے ہیں، اور ہمیشہ رہیں گے، میرے ابدی اور لازوال دوست

خوشی کی آگہی

بلاشبہ، جب میں کہتا ہوں کہ خدا نعمت ہے، میرا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے موجود ہے اور اپنے بابرکت وجود سے باخبر ہے اور جب ہم ابدی خوشی یا الٰہی موجودگی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں، تو ہم یقینی طور پر ایک ابدی، غیر متبدل وجود اور اس نعمت کے مستقل شعور یا احساس کی خواہش کرتے ہیں۔

ہم نے پچھلے لیکچرز میں عقلی دلیل کے ذریعے یہ ظاہر کیا ہے کہ ہم سب – اعلیٰ سے ادنیٰ تک – خوشی کی تلاش میں ہیں، اور لوگوں کے اعمال اور مقاصد پر غور کرتے ہوئے یہ معاملہ ایک تسلیم شدہ حقیقت بن گیا ہے۔

آئیے اس دلیل کو تھوڑا سا دوبارہ بیان کرتے ہیں: فرض کریں کہ کوئی اعلیٰ ہستی ہمارے پاس آئے اور زمین کے تمام لوگوں سے کہے، "اے انسانو، میں تمہیں ابدی دکھ اور لامتناہی درد عطا کروں گا، کیا تم انہیں قبول کرو گے؟" یقیناً کوئی بھی ایسی پیشکش کو قبول نہیں کرے گا، کیونکہ ہر کوئی ایک ابدی وجود کے ساتھ ابدی خوشی کا خواہاں ہے، انسانی محرکات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان خوشی کا مالک ہونا چاہتا ہے۔

اسی طرح، کوئی فنا یا خود فنا نہیں چاہتا، جیسا کہ ان کی محض تجویز بھی دہشت اور خوف کو جنم دیتی ہے، ہر کوئی مستقل کی خواہش رکھتا ہے، لیکن اگر اس وجود کے شعور یا شعور کے بغیر ایک ابدی وجود کی پیشکش کی جائے، تو ہم اسے مسترد کر دیں گے، کوئی بھی لاشعوری وجود کی خواہش نہیں رکھتا، ہم سب ایک شعوری وجود کے خواہاں ہیں جس کا خاتمہ نہ ہو۔

اب، خدا کیا ہے؟ اگر خدا خوشی یا اعلیٰ خوشی کے علاوہ کچھ اور ہوتا، اگر اس کے ساتھ ہم آہنگی ہمیں خوشی نہیں دیتی، یا اگر اس سے ہماری تکلیف کم نہیں ہوتی، تو ہم اس کی خواہش نہیں کرتے، اور نہ ہی ہم اس کی طرف رجوع کرتے، اگر خدا ہمارے لیے بیکار ہوتا، تو ہم اس کے قریب آنے کی پرواہ نہ کرتے، اس رب کا کیا خیال ہے جو ہمارے لیے نامعلوم رہتا ہے، جس کی موجودگی کو ہم اپنی زندگیوں میں محسوس نہیں کرسکتے یا کم از کم اپنی زندگی میں محسوس نہیں کرسکتے؟

خدا کے بارے میں ہمارا ذہنی تصور کچھ بھی ہو، جیسے: (وہ اعلیٰ ہے یا وہ ہمارے اندر اور ہمارے آس پاس موجود ہے)، یہ تصور ابہام اور اسرار میں گھرا رہتا ہے جب تک کہ ہم اس کے وجود کو محسوس نہ کر لیں۔

خدا کے بارے میں ہماری سمجھ اور اس کے بارے میں اپنے تجربے میں اس الجھن اور ابہام کی وجہ سے، ہم خود کو اس کی اہمیت اور مذہب کے لیے اس کی عملی اہمیت کو سمجھنے سے قاصر پاتے ہیں، یہ غیر واضح نقطہ نظر ہمارے اندر خاطر خواہ یقین پیدا کرنے میں ناکام رہتا ہے، اور اس لیے یہ نہ تو ہماری زندگیوں کو بدلتا ہے اور نہ ہی ہمارے طرز عمل پر اثر انداز ہوتا ہے، اور نہ ہی یہ ہمیں خدا کو جاننے کے لیے ضروری کوششوں کی ترغیب دیتا ہے۔

اور عالمی مذہب خدا کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ یہ کہتا ہے کہ خدا کے وجود کا ثبوت ہمارے اندر پنہاں ہے یہ ایک اندرونی تجربہ ہے آپ کو اپنی زندگی کا کم از کم ایک لمحہ، دعا یا دعا میں یاد رکھنا چاہیے، جب آپ نے محسوس کیا کہ جسمانی پابندیاں اور رکاوٹیں ختم ہو گئی ہیں یا تقریباً اتنی ہی ہیں، اور یہ کہ آپ کے دماغ میں چھوٹی سی محبت اور نفرت، خوشی اور درد سب کچھ کم ہو گیا ہے، اور آپ کے دل سے خالص خوشی اور سکون، اطمینان اور سکون سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ کچھ بھی خوشی اور اطمینان

اگرچہ ایسا شاندار تجربہ عام طور پر ہر کسی کو نہیں ملتا، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم میں سے ہر ایک نے، کسی نہ کسی وقت، خواہ نماز، عبادت یا مراقبہ میں، روحانی خوشی اور خالص سکون کے چند لمحات کا تجربہ کیا ہو، کیا یہ خدا کے وجود کا ثبوت نہیں ہے؟ ہم خدا کے وجود اور فطرت کا اس کے علاوہ اور کون سا براہ راست ثبوت پیش کر سکتے ہیں جو خالص خوشی ہم مخلصانہ دعا یا دلی عبادت کے دوران اپنے اندر محسوس کرتے ہیں؟

خدا کے وجود کے لئے کائناتی ثبوت موجود ہونے کے باوجود - اثر سے سبب تک، دنیا سے لے کر دنیا کے خالق تک - وہاں ٹیلیولوجیکل دلیل بھی موجود ہے (فطرت کے مقصد کی تلاش سے متعلق)، کائناتی منصوبوں اور ان منصوبوں کے موافقت سے لے کر آفاقی عقل، تمام منصوبوں اور موافقت کے خالق، وجود سے کامل تک کا احساس بھی ہے۔ معصوم ہستی جس کے سامنے

ہم کھڑے ہیں، اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کے لیے جوابدہ ہیں تاہم، یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ یہ دلائل فکری استدلال کی پیداوار ہیں، مختلف درجات میں، کیونکہ ہم دماغ کی محدود طاقتوں کے ذریعے خدا کے بارے میں مکمل یا براہ راست علم حاصل نہیں کر سکتے۔

فکر کی فیکلٹی، یا عقل، چیزوں کا ایک بکھرا ہوا اور بالواسطہ نظریہ فراہم کرتی ہے کسی چیز کو عقلی طور پر محسوس کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ متحد ہو کر اسے دیکھنا نہیں ہے، بلکہ اس سے الگ ہوتے ہوئے اسے دیکھنا ہے، تاہم، وجدان حقیقت کو سمجھنے کا براہ راست ذریعہ ہے اس وجدان کے ذریعے، کوئی شخص خوش کن شعور یا الہی شعور حاصل کر سکتا ہے۔

خوشی کے شعور اور خدا کے شعور کے مطلق وجود میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ جب ہم خوش کن شعور رکھتے ہیں، تو ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہماری انفرادیت یا ہماری محدود شخصیت تبدیل اور بدل گئی ہے، اور یہ کہ ہم محبت اور نفرت، خوشی اور درد کے دوہرے سے آگے نکل گئے ہیں، ہم شعور کی حد تک پہنچ گئے ہیں جہاں ہم واضح طور پر شعور کی سطح پر پہنچ گئے ہیں۔ ایک اندرونی وسعت اور تمام چیزوں کے لیے ایک جامع ہمدردی کا تجربہ کریں اس حالت میں دنیا کا شور مٹ جاتا ہے، جوش و خروش ختم ہو جاتا ہے، اور ہمارے اندر وجود کی وحدت اور کائناتی روشنی کا واضح وژن پیدا ہوتا ہے، تمام نجاستیں اور انحرافات عدم میں تحلیل ہو جاتے ہیں، اور ہمیں ایسا لگتا ہے جیسے ہم کسی دوسرے دائرے میں چلے گئے ہیں: خوش قسمتی، خوش قسمتی اور خوش قسمتی کے بغیر۔ blissful consciousness خدا کا شعور جس کے ذریعے علم کی مذکورہ بالا تمام حالتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

تو یہ بات واضح ہے کہ خدا کو صرف اسی صورت میں خوشی تصور کیا جا سکتا ہے جب ہم اسے پرامن اور خوشگوار انسانی تجربہ کے دائرے میں لے آئیں تو پھر خدا اب محض ایک مفروضہ نہیں رہے گا جو فکری نظریات کے تابع ہو گا کیا خدا کا یہ تصور باقی تمام چیزوں سے بالاتر نہیں ہے؟ وہ اپنے آپ کو ہمارے دلوں میں غور و فکر کی خوشی کے طور پر ظاہر کرتا ہے، گہرائی سے دعا اور مخلصانہ عبادت میں مبارک ہے وہ شخص جس کی روح پرسکون ہو!

اگر ہم خدا کو اس طرح سمجھتے ہیں یعنی نعمت کے مجسم کے طور پر- تو ہم مذہب کو ایک عالمگیر ضرورت بنا سکتے ہیں، کیونکہ اس بات سے کوئی انکار نہیں کرتا کہ وہ نعمتوں کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور اگر کوئی اسے صحیح ذرائع سے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ خدا سے قربت اور اس سے آگاہی کی وجہ سے مذہبی سمجھا جاتا ہے، جیسا کہ ہم نے خدا کو مجسم قلب کے قریب قرار دیا ہے۔

خوشی کا یہ احساس، یا خدائی آگاہی، ہمارے تمام اعمال اور کردار کو اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ اگر ہم اسے اجازت دیں اور اگر ہم اسے برقرار رکھنے کے قابل ہو جائیں، تو ہم اس زمین پر ہر شخص کے اعمال اور مقاصد کی نسبتی مذہبی قدر کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

اگر ہم صرف ایک بار بھی یہ جان لیں کہ خوش فہمی کا حصول ہمارا مذہب، ہمارا نصب العین اور ہمارا آخری مقصد ہے، تو دنیا کے متنوع مذاہب کی مختلف تعلیمات، سفارشات اور ممنوعات کے مفہوم کے بارے میں تمام شکوک و شبہات ختم ہو جائیں گے، ہر چیز کی تشریح ترقی کے اس مرحلے کی روشنی میں ہو جائے گی جس کے لیے وہ تعلیمات تجویز کی گئی تھیں، میرا وجود حق کی روشنی ہو گا۔ اور ہماری زندگیوں کی تفصیلات ان کے متنوع اعمال اور محرکات سے روشن ہوں گی، ہم حقیقت اور وہم، بیداری اور خوابوں میں فرق کرنے کے قابل ہو جائیں گے، ہم ان رسوم و رواج کی فضولیت کو بھی دیکھیں گے جنہوں نے انسانیت کو اکثر گمراہ کیا ہے۔ اور لوگوں کے درمیان رکاوٹیں کھڑی کی ہیں، مزید برآں، اگر مذہب کو اس طرح سمجھا جاتا یا اس پر عمل کیا جاتا، تو دنیا میں کوئی پرانا نہیں ہو سکتا۔ ایک طالب علم، ایک کارکن، ایک وکیل، ایک ڈاکٹر، ایک انجینئر، ایک بڑھئی، ایک استاد، ایک مزدور، ایک انسان دوست، یا زندگی میں ان کا کوئی بھی مقام تھا

اگر مذہب ضرورت کے احساس سے چھٹکارا حاصل کرنے اور خوشی حاصل کرنے کے بارے میں ہے، تو کون مذہبی نہیں بننا چاہے گا، یا اگر صحیح طریقوں اور طریقوں سے متعارف کرایا جائے تو کون زیادہ سے زیادہ بننے کی کوشش نہیں کرے گا؟

نہ ہی یہاں توجہ مذاہب کی کثرت پر ہونی چاہیے دنیا میں ہر کوئی اپنے طریقے سے مذہبی ہو سکتا ہے۔ اور موثر ذرائع استعمال کر کے زیادہ کامیابی سے ایسا کر سکتا ہے۔ یہاں طبقہ

یا عقیدے، فرقے یا فرقہ، لباس یا آب و ہوا، عمر یا جنس، پیشہ
یا حیثیت کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں ہے، کیونکہ یہ ایک آفاقی
مذہب ہے جس طرح تمام مذاہب کا مذہب ہے، اسی طرح یہ ایک
آفاقی مذہب ہے۔ اسے خوشی کے ساتھ پہچاننا تمام مذاہب کے
انبیاء کے شعور کا مشترکہ دھاگہ ہے یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ
خدا کا یہ تصور خلاصہ ہے یا ہماری روحانی امیدوں اور
خواہشات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

خدا ہماری طرح کی کوئی ہستی نہیں ہے، ہمارے محدود
افق اور محدود انسانی بصارت کے ساتھ ہمارا وجود، شعور،
احساسات اور تخلیقی صلاحیتیں اس کے شعور اور لطف کے
سائے ہیں، وہ ایک مطلق اور ماورائی موجودگی ہے، جب کہ
ہمارا وجود، شعور اور احساسات محدود اور عام ہیں، یہ چیزیں
خدا کی ذات میں لامحدود ہیں۔ درحقیقت، وہ ماورائی اور
لامحدود ہیں۔

ہم خُدا کو کامل سکون میں محسوس کرتے ہیں، اور ہم
اُسے خوشی بھری آگاہی کے ذریعے پہچانتے ہیں، اُس کے وجود کا
مزید کیا ثبوت ہے؟ خوشی کی اس حالت میں، ہماری روحانی
امیدیں اور آرزوئیں خدا میں تکمیل اور تکمیل پاتی ہیں، بالکل
اسی طرح جیسے ہماری آرزوؤں کو عبادت کی کوئی چیز یا شے
مل جاتی ہے۔

خوشی کے شعور میں ہم دنیا کی خوشیوں اور غموں سے
اوپر اٹھتے ہیں، لیکن ہم اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو پورا
کرنے کی ضرورت سے بالاتر نہیں ہوتے ہیں۔

جس کے پاس خود شناسی ہے وہ یقین کے ساتھ جانتا ہے کہ
وجود میں خدا ہی واحد کارساز ہے، کیوں کہ کامیابی کی تمام
طاقت اسی کی طرف سے آتی ہے، لاتعلقی کی نشوونما کے
ساتھ، چھوٹی سی انا ختم اور کم ہوتی ہے، اور ہم محسوس
کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے اسٹیج پر اپنے تفویض کردہ کردار ادا کر
رہے ہیں، نفسیاتی طور پر متاثر ہوئے بغیر یا ان منفی کرداروں
سے متاثر ہوئے یا منفی کردار ادا کر رہے ہیں۔ ہم میں سے ہر
ایک کو سٹیج کے عظیم ڈائریکٹر کی طرف سے ہمیں تفویض
کردہ کردار کو بغیر شکایت یا ناراضگی کے ادا کرنا چاہیے، ڈرامہ
سے محبت اور ڈائریکٹر کے لیے احترام کے جذبہ سے جو لوگ
خوشی کا شعور حاصل کرتے ہیں وہ محسوس کریں گے کہ دنیا
ایک اسٹیج ہے اور وہ اپنی صلاحیتوں اور فنکارانہ صلاحیتوں کے

مطابق اپنا کردار ادا کریں گے، ہمیشہ یاد رکھیں کہ وہ خدا کی رہنمائی اور ہدایت کار کے تحت کام کر رہے ہیں۔ وجود میں تمام اچھائی اور خوشی

السلام علیکم

کائناتی شعور کی جھلک

انسان ایک اجنبیہ کی طرح نظر آتا ہے جو اس دنیا میں تنہا سفر کرتا ہے۔

جن لوگوں کو وہ اپنا سمجھتا ہے وہ حقیقت میں نہیں ہیں۔

ہماری تقدیر ہم میں سے ہر ایک کے انفرادی راستوں کا تعین کرتی ہے، اور کوئی بھی دوسرے انسان کو کنٹرول یا مالک نہیں کر سکتا

بہر حال، ہم اس دنیا میں اکیلے نہیں ہیں، کیونکہ کچھ گہری اور دیرپا جڑوں کے ساتھ قریبی رشتے ہیں، جن سے ہم سہارا اور خوشی حاصل کرتے ہیں۔

یہ ہمارے قریبی لوگ کون ہیں؟

وہ ہمیشہ ہمارے خاندان کے رکن نہیں ہیں، بلکہ وہ لوگ جن کے ساتھ ہم دوستی کا مضبوط رشتہ محسوس کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر، ایسے لوگ ہیں جن میں میں جن اصولوں پر یقین رکھتا ہوں ان کی پرورش ہوئی ہے اور بڑھے ہیں وہ میری تعریف کرتے ہیں، اور میں ان کے پیار اور احترام کا بدلہ دیتا ہوں، اور میں محسوس کرتا ہوں کہ مبارک بندھن ہمیں نیکی، محبت اور امن میں متحد کرتے ہیں۔

ایک مرد اور ایک عورت جو اپنی زندگیوں کو ایک دوسرے کی مدد اور حوصلہ افزائی کے لیے ایک دوسرے کو عظیم اقدار اور نظریات کے ساتھ جوڑتے ہیں اپنی شادی کو غیر مشروط محبت کی بنیادوں پر استوار کرتے ہیں۔

شوہر اور بیوی، والدین اور بچوں، دوست اور دوست، خود اور باقی سب کے درمیان خالص اور غیر مشروط محبت کو فروغ دینا ایک سبق ہے جسے ہم سیکھنے کے لیے اس دنیا میں آئے ہیں۔

سچی شادی ایک تجربہ گاہ ہے جہاں خودغرضی، بدمزاجی اور برے رویے کے زہر صبر کی آزمائش کی ٹیوب میں ڈالے جاتے ہیں تاکہ ان مصیبتوں کو محبت کی تحریکی طاقت اور شرافت اور وقار کے ساتھ کام کرنے کی مستقل کوشش سے بے اثر کر دیا جا سکے۔

اگر ساتھی (A) میں کوئی خاص خصلت ہے جو ساتھی (B) میں ناپسندیدہ خصلت کو بھڑکاتی ہے، تو ساتھی (B) کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کی کوئی وجہ ہے، جو اس کے اندر چھپے زہروں کو ظاہر کرنا ہے تاکہ وہ ان کو پہچان کر ان سے چھٹکارا حاصل کرے، اور اس طرح اس کے کردار اور فطرت کو پاکیزہ بنائے۔

سب سے بڑی چیز جو میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے چاہتے ہیں وہ روحانی کشادگی ہے، جو سمجھ، صبر، فکر اور محبت کی اچھی خصوصیات لاتی ہے۔

لیکن انہیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ روحانی ترقی کو زبردستی کسی دوسرے پر مسلط نہیں کیا جا سکتا

جب کوئی شخص اپنے اندر محبت کا تجربہ کرتا ہے اور اسے اپنے عمل کی زبان میں ترجمہ کرتا ہے تو اس کے چاہنے والے اس کے اچھے اثر کو محسوس کرتے ہیں اور محبت اور احترام کے ساتھ اس کا بدلہ دیتے ہیں۔

جب تک شادی شدہ جوڑے شادی کے اعلیٰ مقصد کو نہیں سمجھتے، وہ خوشگوار ازدواجی زندگی سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے

حد سے زیادہ جنسیت، حد سے زیادہ واقفیت، تکلیف دہ کھردرا پن، بدگمانیاں، توہین آمیز الفاظ و افعال، بچوں کے سامنے جھگڑا، غصہ نکالنا، دوسرے ساتھی پر مسائل کا الزام لگانا یہ وہ چیزیں ہیں جن سے شادی کی بنیادوں کو کمزور نہیں ہونے دینا چاہیے۔

شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کے وفادار ہونا چاہیے اور ہر ایک کو ہر ممکن طریقے سے دوسرے کو خوش کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے

لائف پارٹنرز کو ایک دوسرے کو ترک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ایک ساتھی میں روحانی میلانات کی کمی ہوتی ہے، بلکہ ہر ایک دوسرے پر جب تک ممکن ہو مثبت اثر رکھتا ہو۔

شادی ایک عظیم تجربہ گاہ ہے جو نرم جذبات اور باہمی احترام کو فروغ دیتی ہے۔

یہ نیک نیتی پیدا کرنے، محبت کو نجاستوں سے پاک کرنے، اور دوسروں کی خدمت کرنے اور خوش کرنے کے لیے خود غرضانہ خیالات کو قربان کرنے کا درس گاہ بھی ہے۔

ازدواجی زندگی میں دوسرے شخص کے نقطہ نظر کا احترام کرنا اور معمولی باتوں پر جھگڑے اور جھگڑے سے پرہیز کرنا ضروری ہے باہمی احترام سے خوشی پیدا ہوتی ہے جب کہ دوسرے شخص کی رائے کو حقیر سمجھنا جذباتی تناؤ، ناراضگی اور ماحول کو زہر آلود کرنے کا باعث بنتا ہے۔

ایک کامیاب شادی اعلیٰ روحانی اور ذہنی خصوصیات پر مبنی ہوتی ہے۔ جیسے تابناک محبت، مہربانی، رواداری، ہمدردی، دوستانہ افہام و تفہیم، کھلے ذہن اور نازک احساسات۔

میاں اور بیوی کو ایک دوسرے کے لیے محبت کا احساس کرنا چاہیے اور اس احساس کو کچھ لمحوں تک محدود نہیں رکھنا چاہیے، ورنہ وہ اپنے آپ کو بوریت، ناراضگی، یا یہاں تک کہ باہمی نفرت اور شاید طلاق کی طرف بڑھتے ہوئے پائیں گے۔

محبت جسمانی یا ذہنی کمزوری سے زیادہ مضبوط ہے۔ اس لیے اسے شرائط کا پابند نہیں ہونا چاہیے۔

محبت کسی دوسرے سے زبردستی نہیں لی جا سکتی، بلکہ دل سے دل تک ایک بے ساختہ تحفے کے طور پر ہی قبول کی جا سکتی ہے۔

محبت برداشت اور اعتماد کے ماحول میں پروان چڑھتی ہے۔ اور حسد اور حسد کے ماحول میں مر جاتی ہے۔

محبت قربت میں رہتی ہے - دوری میں اور گمراہ شناسائی میں مر جاتی ہے۔

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان میں سکون پاؤ۔ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

{اور دونوں ایک جسم ہو جائیں گے}

خوشگوار ازدواجی زندگی کے لیے پہلی اور سب سے اہم ضرورت روح کا اتحاد ہے - روحانی رجحانات اور اہداف میں مماثلت، اور مطالعہ، کوشش اور خود نظم و ضبط کے ذریعے ان مقاصد کو حاصل کرنے کی حقیقی خواہش۔

وہ جوڑے جو اتحاد کی روح رکھتے ہیں وہ اپنی شادی کو کامیاب بنا سکتے ہیں چاہے دیگر عوامل دستیاب نہ ہوں۔

کامیاب شادی کے لیے دوسری ضرورت فکری، سماجی، ماحولیاتی اور دیگر دلچسپیوں کی مماثلت ہے۔

تیسری اور کم از کم اہم ضرورت، اگرچہ یہ عام طور پر غیر روشن خیالوں میں مقدم ہوتی ہے، جسمانی کشش ہے۔

پہلی یا دوسری ضرورت پوری نہ ہونے کی صورت میں جسمانی کشش تیزی سے اپنی کشش اور طاقت کھو دیتی ہے۔

****

ہمیں اس دنیا میں سرگرم رہنا چاہیے، اور مفید اور تعمیری کام کرنا چاہیے۔

لیکن جب ہم اپنے فرائض سے فارغ ہو جائیں تو ہمیں اپنے آپ کو آرام کرنا چاہیے اور اپنے اندر سکون تلاش کرنا چاہیے۔

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے اعصاب کو جیورنبل کی بحالی اور توانائی کی تجدید کے لیے آرام اور سکون کی ضرورت ہے۔

اگر ہم پرسکون اعصابی نظام کے مالک ہیں، تو ہم اپنے ہر کام میں کامیاب ہوں گے، اور اس کے علاوہ، ہم اپنے آپ کے ساتھ اور خدا کے موافق ہوں گے۔

****

اس نے پیروکاروں کے ایک گروہ سے کہا:

آپ کی زندگی کا پیالہ بارگاہِ الٰہی سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن آپ کی عدم توجہی کی وجہ سے آپ اس بابرکت موجودگی کو محسوس نہیں کرتے۔

جب آپ ریڈیو کی نشریات سے مطابقت رکھتے ہیں، تو آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کا خدا کے ساتھ قریبی رابطہ ہے۔

اگر آپ ایک بوتل کو سمندری پانی سے بھرتے ہیں تو اسے کارک سے مضبوطی سے بند کریں اور پھر سمندر میں پھینک دیں، بوتل کے اندر کا پانی اور سمندری پانی آپس میں نہیں ملیں گے تاہم اگر آپ کارک کو نکالیں گے تو وہ فوراً مل جائیں گے۔

لہٰذا، ہمیں اپنے شعور کی بوتل سے غفلت اور بے حسی کے پلگ کو ہٹا دینا چاہیے، اس سے پہلے کہ ہم خدا کی موجودگی کو چھو سکیں۔

جنت اور خوشی کی کنجی

خوش قسمتی سے، ہم کسی بھی وقت اور کہیں بھی شروع کر سکتے ہیں ان مثبت خصوصیات کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے جن کی ہمارے پاس کمی ہے۔

اگر ہمارے اندر قوتِ ارادی کی کمی ہے، تو آئیے اس پہلو کو حل کرنے پر توجہ مرکوز کریں، اور شعوری کوشش کے ذریعے، ہم خدا کی مدد سے اپنی مرضی کو مضبوط کر سکیں گے۔

اگر ہم اپنے آپ کو خوف سے آزاد کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ہمت کے بارے میں سوچنا چاہیے اور وہ وقت آئے گا جب ہم خوف کی گرفت سے آزاد ہو جائیں گے۔

سیدھے الفاظ میں، ہمیں صرف ان پریشان کن خیالات کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے جن کو ہم مثبت، تعمیری خیالات سے ختم کرنا چاہتے ہیں، یہ خوشی اور کامیابی کی جنت کی کلید ہے، اور یہ ہر اس شخص کے لیے دستیاب ہے جو اسے استعمال کرنا چاہتا ہے۔

****

کچھ لوگ سوچ سکتے ہیں کہ نفرت پر قابو پانے کی کوشش کرنا اور انسانیت کو اس الٰہی محبت سے متاثر کرنا ناممکن ہے جس کا تجربہ عقلمندوں نے کیا ہے اور اس کا اعلان کیا ہے، لیکن اس کے لیے روش بدلنے اور نفرت کو محبت سے بدلنے کی بہت ضرورت ہے۔

ملحدانہ نظریات آسمانی قوانین کے خلاف لڑتے ہیں اور لوگوں کی روحوں سے روحانی تصورات کو نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، اور دنیا ایک نامعلوم منزل کی طرف تیزی سے بھاگ رہی ہے۔

تیز طوفان کو روکنے کی کوشش میں، ہم کبھی کبھی سمندر میں تیرتی ہوئی چھوٹی چیونٹیوں کی طرح نظر آتے ہیں، لیکن ہمیں ان نیکیوں کی قوتوں کو کم نہیں سمجھنا چاہیے جو خدا نے انسان میں رکھی ہیں، اور نہ ہی ہمیں ان چیزوں کو کم کرنا چاہیے جو ہم کر سکتے ہیں۔

صرف ایک ہی چیز جو دنیا کے مصائب کو ختم کرے گی - پیسے یا کسی دوسرے مادی ذرائع سے زیادہ - مراقبہ اور مراقبہ کرنے والوں کے ذریعہ محسوس ہونے والی روحانی بیداری کی لہروں کو بھیجنا ہے۔

ہمیں خیر سگالی اور خیر سگالی کے پیغامات کو دنیا میں پھیلانا چاہیے، انسانیت کے لیے خدا کے منصوبہ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اس کی دانشمندانہ عالمگیر مرضی کے مطابق کام کرنا چاہیے۔

میں نے اس سے کہا: "اٹھو"

اگر آپ مسکراتے ہوئے اور خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے تمام تجربات سے گزرتے ہیں، بغیر کسی شک کے آپ کے ذہن میں رینگتے ہیں، تو آپ دیکھیں گے کہ الٰہی قانون کیسے کام کرتا ہے۔

جب میں سان فرانسسکو میں لیکچر ٹور کا ، [1920 کی دہائی میں] منصوبہ بنا رہا تھا، میرے پاس بینک میں صرف 200 ڈالر تھے، جو ٹور شروع کرنے کے لیے کافی نہیں تھے، اور ادا کرنے کے لیے بڑے بلز تھے، اس لیے میں نے کہا:

"خدا میرے ساتھ ہے اس نے مجھے یہ کام سونپا ہے اور اس کو پورا کرنے میں میری مدد کرے گا، کیونکہ میں جو کام کرتا ہوں وہ اس کے لیے ہے اور وہ ضرور میری مدد کرے گا اور میرے لیے آسانیاں پیدا کرے گا۔"

یہاں تک کہ اگر ساری دنیا آپ کو چھوڑ دے، اور آپ کو یقین ہے کہ خدا آپ کے ساتھ ہے، اس کے قوانین آپ کے لیے حیرت انگیز کام کریں گے۔

جب میرا سیکرٹری میرے پاس آیا اور میں نے اسے بینک میں میرے پاس موجود رقم کے بارے میں بتایا تو وہ چونک گیا اور حقیقت میں زمین پر گر گیا۔

میں نے اس سے کہا: "اٹھو"

اس نے کانپتے ہوئے جواب دیا: "ہم جیل جائیں گے کیونکہ ہم اپنے واجب الادا بل ادا نہیں کر سکتے!"

میں نے کہا، "ہم جیل نہیں جا رہے ہیں، سات دنوں میں ہمارے پاس اس لیکچر ٹور کے لیے تمام پیسے مل جائیں گے۔"

اس کے اندر شکوک و شبہات بڑھ رہے تھے جبکہ میرا ایمان ثابت قدم رہا۔

مجھے کسی ذاتی فائدے یا مقصد کے لیے پیسوں کی ضرورت نہیں تھی بلکہ ایک الہی پیغام پھیلانے کے لیے بہت سی مشکلات کے باوجود خوف میرے دل میں داخل نہیں ہوا اور میں کہہ سکتا ہوں کہ خوف مجھ سے ڈرتا ہے۔

تمہیں کس بات کا ڈر ہے؟ کسی بھی چیز سے آپ کو خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ خدا پر اٹل یقین کے ساتھ تمام مسائل کا سامنا کریں، اور فتح آپ کی ہوگی۔

جب دل خدا میں جذب ہو جائے تو انسان خدا کی مدد اور برکت سے تمام رکاوٹوں اور رکاوٹوں کو عبور کر سکتا ہے۔

اس ہفتے کے دوران، جب میں پیلس ہوٹل کے سامنے سے گزر رہا تھا، ایک بزرگ عورت میرے قریب آئی اور کہا، "کیا میں آپ سے بات کر سکتی ہوں؟"

ہم نے چند الفاظ کا تبادلہ کیا، اور تمہید کے بغیر اس نے کہا، "میرے پاس بہت پیسہ ہے، کیا میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں؟"

میں نے جواب دیا، "مجھے آپ کے پیسوں کی ضرورت نہیں، اور جب آپ مجھے جانتے بھی نہیں ہیں تو آپ مجھے پیسے کیوں دے رہے ہیں؟"

اس نے جواب دیا، "لیکن میں آپ کو جانتی ہوں، میں نے آپ کے بارے میں بہت کچھ سنا ہے۔"

میں نے فوراً 27,000 ڈالر (ان دنوں ایک بہت بڑی رقم) کا چیک لکھا اور میں نے اس کے پیچھے خدا کا ہاتھ دیکھا۔

****

جب تک کوئی شخص وجدان یا وجدان کی فیکلٹی تیار نہیں کرتا، وہ غلط فیصلے کرے گا، غیر موزوں کاروباری شراکت داروں کا انتخاب کرے گا، اور غلط ذاتی تعلقات میں ملوث ہو جائے گا۔

چونکہ حسی ادراک کا فیصلہ بنیادی طور پر دماغ کو حواس کے ذریعے حاصل ہونے والی معلومات پر مبنی ہوتا ہے، اس لیے اگر حواس ظاہری شکلوں سے دھوکے کھا جاتے ہیں، تو کوئی شخص اپنے اندر کیا ہے یہ جانے بغیر یہ مان سکتا ہے کہ کوئی ایک شاندار انسان ہے۔

یا وہ سوچ سکتا ہے کہ اسے ایک ساتھی - یا جیون ساتھی - مل گیا ہے اور ایک ایسے ازدواجی رشتے میں داخل ہو سکتا ہے جو یا تو ناخوش زندگی کا باعث بن سکتا ہے یا طلاق پر ختم ہو سکتا ہے۔

لیکن وجدان کبھی بھی ایسی غلطیاں نہیں کرتا۔ یہ آنکھوں میں مقناطیسی قوت یا کسی کے پرکشش چہرے کو نہیں دیکھتا ہے، بلکہ یہ صحیح طریقے سے محسوس کرتا ہے اور دل کی گہرائیوں میں اس شخص کی اصلیت کا ادراک کرتا ہے۔

روحانی خواہش

میں ایک بڑے اسٹور میں سیلز کلرک کے کہے گئے الفاظ کو کبھی نہیں بھولوں گا جہاں میں اپنے لیے کوٹ خریدنے گیا تھا۔

اس نے کہا، "جناب، میں آپ کو کچھ نہیں بیچنا چاہتا، میں صرف یہ جاننے کی کوشش کر رہا ہوں کہ آپ کو کیا چاہیے۔"

اس مہربان شخص نے مجھے اپنا سب سے مہنگا کوٹ بیچنے کی کوشش نہیں کی بلکہ مجھے ایک کم قیمت والا کوٹ دکھایا جو ہر لحاظ سے میرے لیے موزوں تھا۔

مجھے مناسب قیمت پر اپنی ضرورت کی چیز حاصل کرنے پر راحت ملی

ایسا کرتے ہوئے، اس نے مجھے اپنی کمپنی کے لیے ایک باقاعدہ گاہک کے طور پر محفوظ کر لیا۔

لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے عملی عزائم میں روحانی عنصر کو متعارف کرائیں اور اپنے ساتھی انسانوں کی ضروریات کے لیے مناسب خدمات فراہم کرنے پر غور کریں۔

کسی شخص کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ وہ خدمات فراہم کر کے پیسے کمائے اور اس کے بدلے میں رقم وصول کرے، بلکہ پیسے کمانے کے لیے کام کرے اور اسے عوامی ضروریات کو پورا کرنے والی سہولیات اور اداروں کے قیام کے لیے استعمال کرے۔

جب ایک شخص بڑی رقم کماتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے شراکت داروں اور ملازمین کی مدد کرتا ہے تو اس کی دولت اور خوشحالی میں اضافہ ہوتا ہے اور اس طرح وہ اپنی دولت کو دوسروں کی مدد کے لیے استعمال کرتا ہے تاکہ وہ اپنی مدد کر سکیں اسی کو میں "عزم کی روحانیت" کہتا ہوں۔

دولت مند والدین جو اپنے بچوں کے لیے بھاری رقم چھوڑتے ہیں وہ خود ساختہ کامیابی کی بنیاد پر ان کی نشوونما کو روک دیتے ہیں اور انہیں خود انحصاری اور کامیابی کی خوشی سے محروم کر دیتے ہیں۔

****

خدا نے اپنی سچائی کو آزاد تہذیبوں، قومیتوں اور انفرادی ذہنیتوں کے اندر متنوع اظہار میں ظاہر کیا ہے۔

اس عظیم تنوع کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انسان کی پوشیدہ صلاحیتوں کی ایک بدلتی ہوئی اور متنوع تصویر ہمارے سامنے رکھی ہے اور انسان کا فرض ہے کہ وہ ان متعدد اقسام سے اعلیٰ ترین اور بہترین خوبیاں نکالے اور انہیں اپنے اندر، اپنے وطن اور اپنی دنیا میں پیدا کرے۔

ہر زمانے اور جگہ پر روشن خیال لوگ یہی کرتے ہیں۔

وہ اپنے وقت سے سینکڑوں سال آگے ہیں، اور اپنے کھلے ذہن کے خیالات اور بڑھتی ہوئی بیداری کے ذریعے، وہ سچائی کی آفاقی بنیادوں کو ظاہر کرتے ہیں، جو ابدی اور لازوال ہیں۔

یہ اصول خوشگوار زندگی کے حقیقی فن کا نچوڑ ہیں یہ ہر انسان کی کامیابی اور خوشی کے لیے اہم، قابل عمل اور ناگزیر اصول ہیں۔

لوگوں، قوموں، نسلوں اور مختلف عقائد کے درمیان اختلافات کو لوگوں کے درمیان تقسیم کو دوام نہیں دینا چاہیے، بلکہ موازنہ کے لیے اور بہترین خصوصیات اور طریقوں کے انتخاب کے لیے ایک بنیادی نمونہ کے طور پر کام کرنا چاہیے جو مثالی انسان اور معاشرے کی ترقی میں معاون ہوں۔

خود اعتمادی کا فن

بہت کم ایسے ہیں جو بغیر مال کے، یا کم از کم پیسے اور صحت کے بغیر خوش رہ سکتے ہیں۔

زیادہ تر لوگوں کو خوشی محسوس کرنے کے لیے کچھ چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، اور ان کی خوشی کا انحصار بیرونی حالات پر ہوتا ہے کیونکہ دماغ کو غیر مشروط اندرونی خوشی سے لطف اندوز ہونے کی تربیت نہیں دی گئی ہے۔

ایک شخص یہ سوچ سکتا ہے کہ وہ خوش ہوں گے - خدا آپ کو خوش رکھے - اگر اسے وہ سب کچھ مل جاتا ہے جس کا وہ یقین رکھتے ہیں کہ ان کی ضرورت ہے لیکن خواہش خواہشات کو جنم دیتی ہے، اور جو کوئی اپنی خواہشات کو بڑھاتا رہتا ہے وہ ان سے اتنی ہی دوری پر قناعت پاتا ہے جتنا کہ زمین سے Pleiades ہے۔

کوئی چیز خریدنے سے پہلے، آپ کو لگتا ہے کہ آپ اس کے بغیر نہیں کر سکتے اور یہ کہ آپ کے پاس بالکل ہونا چاہیے، چاہے قیمت کچھ بھی ہو، لیکن ایک بار جب آپ کے پاس یہ ہو جائے تو آپ کی اس کی خواہش آہستہ آہستہ کم ہو جاتی ہے، اور آپ کسی بہتر چیز کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتے ہیں، وغیرہ۔

کامیابی خود اطمینان کا فن ہے: جو آپ کو درکار ہے اسے حاصل کریں اور پھر جو کچھ آپ کے پاس ہے اس پر مطمئن رہیں

بہت سے کارکنان اور ملازمین اپنا پیسہ غیر ضروری چیزوں پر خرچ کرتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ قرضوں میں ڈوب جاتے ہیں۔

میں ایک ایسے شخص اور اس کی بیوی کو جانتا تھا جو شہر میں ایک خوبصورت گھر میں رہتے تھے جب بھی وہ کوئی چیز دیکھتے تو فوراً خرید لیتے تھے چاہے قسطوں پر لیکن آخر کار ان کا خوبصورت گھر ان کے لیے دہشت کا باعث بن گیا۔

وہ اپنے گھر میں موجود چیزوں کی قسطیں ادا کرنے سے قاصر تھے، اس لیے میں نے ایک بار ان سے کہا: "یہ چیزیں آپ کی نہیں ہیں اور آپ ان کے مالک نہیں ہیں، آپ نے انہیں قسطوں میں ادھار لیا ہے، تو آپ ان مسلسل پریشانیوں کے بغیر اپنی زندگی کو آسان کیوں نہیں بنا لیتے جو آپ کا سارا سکون اور مزہ برباد کر دیتے ہیں؟"

ان قرضوں کی وجہ سے جن میں وہ گر گئے تھے، آخرکار وہ سب کچھ کھو بیٹھے، اور انہیں ایک سادہ زندگی کی طرف لوٹنے اور دوبارہ شروع کرنے پر مجبور کر دیا۔

صحت مند خواہشات ہیں اور یہ نتیجہ خواہشات صحت مند، قیمتی خواہشات ایک اچھے گھوڑے کی مانند ہیں جو آپ کو تاریکی کی وادیٔ میں لے جانے کے بجائے خوشی اور اطمینان کے روشن افقوں کی طرف لے جاتی ہیں یہ انسان کا فرض ہے کہ خواہشات کا تجزیہ کرکے یہ طے کرے کہ وہ خوشی کا باعث بنیں گی یا کسی کو اس سے دور کریں گی۔

کوئی بھی چیز جو آپ کو مادیت سے آزاد کرتی ہے اور آپ کو حقیقی خوشی کے قریب لاتی ہے وہ ایک صحت مند خواہش ہے جان لیں کہ حقیقی کامیابی کا انحصار صحت مند خواہشات پر ہے نہ کہ دوسروں کی قیمت پر چیزیں حاصل کرنے پر

قابل مذمت طریقوں سے حاصل کی گئی دولت سطحی طور پر کامیاب نظر آتی ہے، لیکن اتنی زیادہ دولت روح کو تڑپاتی ہے اور سکون سے محروم کر دیتی ہے ایک پریشان ضمیر ہے- اظہارِ معافی- ایک تنگ جوتے کی مانند جو خوبصورت لگتی ہے لیکن ہر قدم کے ساتھ پاؤں میں چٹکی لیتی ہے۔

صاف ضمیر رکھنے والا شخص اپنے آپ کے ساتھ، دوسروں کے ساتھ اور خدا کے ساتھ امن میں ہے اگر آپ کا ضمیر صاف ہے، تو آپ عالمی رائے عامہ کے خلاف تنہا کھڑے ہوسکتے ہیں، اور آپ کے اردگرد کتنا ہی اندھیرا کیوں نہ ہو، خدا کی مدد سے، آپ اپنے روشن ضمیر کی روشنی سے اندھیروں کو چھیدنے کے قابل ہو جائیں گے۔

****

ہمیں انسانوں کی تعریف و توصیف کی ضرورت نہیں کیونکہ انسانی فطرت چست ہے اور انسانی یادداشت مختصر مدتی ہے۔

خدا کی تعریف اور رضا وہ ہے جس کے لیے ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیے اور اس کی تلاش کرنی چاہیے کیونکہ انسان کی قدر و منزلت اس بات پر منحصر ہے کہ اسے دلوں کے پرکھنے والے اور رازوں کے جاننے والے کی طرف سے قبولیت حاصل ہوتی ہے۔

اگر ہم خدا کی نظر میں پاکیزہ اور پرہیزگار ہیں تو یہی سب سے اہم ہے۔

جب ہم اچھے کام کرتے ہیں تو ہمیں کبھی نہ کبھی دکھ ضرور اٹھانا پڑتے ہیں، لیکن تھکاوٹ، تکلیف، ضبط نفس اور ذہنی تربیت روحانی خوشی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے جس کی کوئی دنیاوی شان برابر نہیں ہو سکتی۔

آنے والوں کی خوشی عظیم اور تجدید ہوتی ہے، اور زندگی کا مقصد اس ابدی خوشی تک پہنچنا ہے اور ہر عظیم خیال ہمیں اپنے حتمی مقصد کے ایک قدم کے قریب لاتا ہے۔

ایسے خیالات ایک دریا کی مانند ہیں جو روح کے سمندر تک لے جاتا ہے جہاں سکون، اطمینان اور اندرونی خوشی ہوتی ہے۔

پیش رفت

میں نے جہالت کے گھنے جنگل کو توڑا ہے۔
اور میں نے اس کے اندر روشنی کا راستہ نکالا۔
میں نے پہلے کچھ کمزوریوں اور کمزوریوں کو اجاگر کیا۔
میں نے خاردار خواہش کی جھاڑیوں کے ساتھ اس کا پیچھا کیا۔
آگ مزید بھڑک اٹھی۔
شعلے بلند ہوئے۔
اور اس نے مغرور غرور کو ہڑپ کر لیا۔
اور صریح جہالت
اور ہوس کے پاگل، وحشی درندے جل گئے۔
جیسا کہ میں اپنا راستہ بناتا ہوں۔
فرسودہ انسانی غلطیوں کی راکھ کے درمیان
میں ان تمام لوگوں کے لیے راہ ہموار کروں گا جو جہالت کے جنگل کو عبور کرنا چاہتے ہیں۔

****

دوسروں کے ساتھ ہمارے تعلقات میں، یہ بہت اہم ہے کہ وہ ان
اندرونی خصوصیات کو نوٹ کریں اور ان کی تعریف کریں جو انہوں نے
اپنی زندگی سے بنائی ہیں۔

اگر آپ کھلے ذہن کے ساتھ دوسروں کا مطالعہ کریں گے تو آپ انہیں
سمجھ سکیں گے اور ان کے ساتھ بہتر طریقے سے چل سکیں گے، اور آپ یہ
جان سکیں گے کہ وہ شخص کون ہے جس کے ساتھ آپ سلوک کر رہے
ہیں اور اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا ہے۔

گھڑ دوڑ کے بارے میں کسی فلسفی سے بات نہ کریں اور نہ ہی
کسی سائنس دان سے ہاؤس کیپنگ کے بارے میں

ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیے کہ دوسرے شخص کے لیے کیا اہمیت رکھتا
ہے اور اس کے بارے میں ان سے بات کرنی چاہیے، ضروری نہیں کہ وہ اپنے
بارے میں ہو۔

مردوں اور عورتوں کے درمیان مقابلہ

ایسا لگتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان مقابلہ ہمیشہ سے
موجود رہا ہے، لیکن وہ جوہر میں برابر ہیں، اور نہ ہی کسی دوسرے
سے برتر ہے۔

ایک شخص کو اپنی داخلی قدر اور اخلاقی قوتوں اور ضروری
خصوصیات پر فخر ہونا چاہیے جو خدا نے اس کے اندر رکھی ہیں۔

مرد کا استدلال ہے کہ عورتیں جذباتی اور جذباتی ہوتی ہیں اور عقل
و دانش کے ساتھ معاملات کو سنبھال نہیں سکتیں۔

عورت کو شکایت ہے کہ مرد اسے سمجھنے اور اس کے جذبات کی
قدر کرنے سے قاصر ہے۔

لیکن خواتین درست منطقی سوچ کی صلاحیت رکھتی ہیں، حالانکہ
جذبات ان کی فطرت میں سب سے مضبوط قوت ہیں۔

اور آدمی محسوس کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے حالانکہ اس کی
زندگی میں عقل غالب ہے۔

مقصد عقل اور جذبات کے درمیان توازن پیدا کرنا ہے تاکہ نہ تو
دوسرے پر غالب آئے اور نہ ہی اس کے کردار کی نفی ہو

یہ توازن دونوں جنسوں کو دوستی اور افہام و تفہیم کے ذریعے ایک
دوسرے سے سیکھ کر حاصل کیا جا سکتا ہے۔

روشن خیالوں میں ہمیں مردانہ اور زنانہ صفات کا ایک شاندار
امتزاج ملتا ہے اور جب ہم عقل اور جذبات کے درمیان کامل توازن کی
حالت میں پہنچ جاتے ہیں تو ہم نے وہ عظیم سبق سیکھا ہوتا ہے جس کے
لیے ہم اس زمین پر آئے تھے۔

****

روحانی دھڑکن
میں کائناتی روشنیٔ کی چنگاری ہوں۔
میرا لازمی نفس خون اور ہڈی نہیں ہے۔
بلکہ یہ آسمانی سورج کی ایک کرن ہے۔
میں دماغ کو مرکوز کرنے کی صلاحیت پیدا کروں گا۔
میں اچھی کتابیں اور مواد پڑھوں گا۔
اور میں گہرائی میں سوچوں گا۔
اور ہر چیز کے اوپر
میں اپنی روح کے سمندر میں ڈوب جاؤں گا۔
اور میں ان رازوں پر غور کرتا ہوں جو خدا نے اس کے اندر رکھے ہیں۔
اے رب میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔
میری سرگرمی میں عکاسی تلاش کرنے کے لئے
اور میرے غور و فکر میں ایک سرگرمی
تاکہ میری پوری زندگی
آپ کے لیے محبت اور وفاداریٔ کا تحفہ
کیا میں آپ کو ڈھونڈ سکتا ہوں؟
سوائے میرے دل کے حرم میں؟
میں برادرانہ محبت کے گلاب لگاؤں گا۔
دوستی اور وفا کی مٹی میں
اے رب، ہمیں ہماری پرانی نیند سے جگا دے۔
آئیے آپ کی موجودگی کو عقل کی روشنیٔ میں تسلیم کریں۔
اور حکمت کی مشعلوں میں چمکتا ہے۔
میں الہی محبت کے تالاب میں ٹھنڈا ہو جاؤں گا۔
غور و فکر کی دیواروں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔
یہ کیسی زندگی ہے جو میری رگوں میں دوڑتی ہے۔
کیا یہ جائز ہے کہ اس کا کوئی وسیلہ الٰہی نہ ہو؟
اخراج کا تصور
سوچ کی نہ کوئی حد ہوتی ہے نہ انتہا!
ہر قسم کا لفظ ایک عالمگیر فطرت کے تصور کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ مہربان الفاظ اور پاکیزہ خیالات کا خدائی ذریعہ ہوتا ہے۔
سچائی کے سمندر کی چھاتی پر عظیم خیالات کی کئی لہریں رقصاں ہیں۔
اتفاق رائے کے ہمارے فکری تاثرات سمجھ اور علم کے سمندر میں لہریں ہیں۔

اخراج کا کیا مطلب ہے؟

یہ زندگی کی تجدید اور اعلیٰ سطحوں پر اضافہ ہے۔

بلندی کیا ہے اور کیسے بلندی ہے؟

ہمیں زندگی کی تجدید کے معنی کو سمجھنا چاہیے کہ وجود میں موجود ہر چیز تبدیلی اور تبدیلی کے عمل سے گزرتی ہے۔

یہ تبدیلیاں یا تو نقصان دہ ہیں یا اس چیز کے لیے فائدہ مند ہیں جس کو تبدیل کیا جا رہا ہے۔

مثال کے طور پر، اگر میں ایک گندا گلاس لے کر اسے زمین پر زور سے ماروں، تو یہ بدل جائے گا، کیا نہیں؟

لیکن ایسی تبدیلی فائدہ مند نہیں ہے۔ بلکہ اس میں تباہ شدہ چیز کو نقصان پہنچانا شامل ہے۔

لیکن اگر آپ شیشے کو دھو کر صاف اور چمکدار بنا لیں تو تبدیلی فائدہ مند ہو گی۔

لہٰذا، اخراج کا مطلب ہے کوئی بھی فائدہ مند تبدیلی، چاہے جسمانی چیزوں میں ہو یا انسانوں کے لیے

تخلیقی سرگرمی

تخلیقی جذبہ کے حامل افراد کی تین قسمیں ہیں:

غیر معمولی زمرہ - غیر معمولی

متوسط طبقہ

اور عام زمرہ

بہت سے ایسے ہیں جو ان میں سے کسی بھی زمرے میں نہیں آتے

ایک شخص خود سے پوچھنا پسند کرتا ہے:

" کیا میں نے کچھ نیا اور منفرد بنانے کی کوشش کی ہے، ایسی چیز جس سے مجھے اور دوسروں کو فائدہ پہنچے؟"

یہ تخلیقی سرگرمی میں مشغول ہونے کا نقطہ آغاز ہے۔

اگر اس نے اس کے بارے میں نہیں سوچا ہے تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو یہ مانتے ہیں کہ ان میں تخلیقی ہونے کی صلاحیت نہیں ہے حالانکہ وہ اس کے اجزاء رکھتے ہیں، لیکن ان کے اندر ان کے لاشعور سے جو نصیحتیں داخل ہوئی ہیں اس نے انہیں باور کرایا ہے کہ ان کے اور تخلیقی صلاحیتوں کے درمیان بہت فاصلہ ہیں۔

وہ جو نیند میں چلنے والے کی طرح زندگی سے گزرتا ہے اسے اپنے آپ کو بیدار کرنا چاہئے، اپنے آپ سے تصدیق کرتے ہوئے:

"میرے پاس انسانی تحائف کا سب سے بڑا، تخلیقی جذبہ ہے"

ہر شخص کے پاس قابلیت اور پہل کی چنگاری ہوتی ہے، جو اسے کچھ منفرد بنانے کے قابل بناتا ہے تاہم، ماحول کا اثر سموہن کی طرح ہے،

اور محدود انسانی شعور کو آسانی سے دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص منفی ماحولیاتی اثرات کے خلاف چوکنا اور لچکدار نہ ہو۔

جو شخص اپنے آپ سے کہے، "ساری سڑکیں اچھی طرح سے کچی اور بھیڑ بھری ہوئی ہیں، تو کوشش کرنے کا کیا فائدہ؟" اپنے آپ کو ایک دنیاوی شعور کے ہپنوٹک اثر میں آنے دیتا ہے۔ جو عزم کو روکتا ہے، اور یہ بتاتا ہے کہ کیوں بہت سے لوگ زندگی کے تمام پہلوؤں میں کامیاب نہیں ہو پاتے کیونکہ ان میں تخلیقی جذبہ کی کمی ہوتی ہے۔

ایک شخص کو زندگی کے تجربات کے مطابق اس کا ضمیر کیا حکم دیتا ہے اور جو اس کا دل اسے تجویز کرتا ہے اس کے مطابق ڈھالنا چاہیے، اور بغیر سوچے سمجھے کام نہیں کرنا چاہیے۔

جو شخص اپنے اندر گہرا ایمان رکھتا ہے، خدا اس کے ایمان، طاقت اور عزم کو بڑھاتا ہے کہ وہ زندگی میں جس چیز کی خواہش کرتا ہے اسے حاصل کرنے کے لیے۔

میرا خدا پر پختہ بھروسہ ہے اور اس کی مدد پر پختہ یقین ہے، اس لیے اس نے مجھے ایک بابرکت روحانی طاقت سے نوازا ہے ایک ناقابل تسخیر قوت ارادی جس نے ہمیشہ میرے لیے مواقع پیدا کیے ہیں، میرے لیے دروازے کھولے ہیں، اور اپنے فضل سے میرے سامنے بے شمار راستے ہموار کیے ہیں۔

حقیقی اور دائمی خوشی صرف خدا میں ہے۔

علم الہی ایک خزانہ ہے۔ جو اسے پاتا ہے وہ اور کچھ نہیں چاہتا

خدا میں، اور کسی میں، سلامتی ہے وہ واحد پناہ گاہ ہے اور تمام خوف اور پریشانیوں سے نجات ہے

دوسری صورت میں، اس دنیا میں کوئی حقیقی حفاظت نہیں ہے

اس لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ اس کو جاننے اور صبح و شام اس سے بات چیت کی جائے اور جو کام ہم کرتے ہیں اور جو فرائض ہم انجام دیتے ہیں اس میں۔

جہاں خدا ہے وہاں نہ خوف ہے نہ غم

جو لوگ اسے جانتے ہیں وہ دنیاوی واقعات سے متزلزل نہیں ہوتے اور نہ ہی مختلف آفات سے متزلزل ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ان کے ساتھ خدا کی موجودگی اور ان کی حفاظت کی وجہ سے محفوظ اور محفوظ رہتے ہیں۔

دعا

رب ہا!

حالانکہ تیری محبت کی روشنی کبھی کبھی دنیا کی برائیوں سے ماند پڑ جاتی ہے۔

لیکن ہم آپ کی روشنی دکھانے کے لیے سخت محنت کر رہے ہیں۔

تیری بابرکت روشنی کی شمعیں رواں دواں رہیں
یہ اندھیرے کے درمیان چمکتا ہے اور اسے مکمل طور پر دور کر دیتا
ہے۔
میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کی شاندار طاقت میرے وجود میں
پھیلی ہوئی ہے۔
آپ کی مدد اور برکت سے نیکی سے محبت کرنے والے کر سکتے ہیں۔
دنیا کی برائیوں پر قابو پانا
اور آپ کی محبت سب سے بڑی طاقت ہے۔
جس کو دلوں اور دلوں میں بسایا جائے۔
جنگوں کو ختم کرنے کے لیے
انتشار اور بدامنی۔
میں انسانیت کا درد محسوس کرتا ہوں۔
میں انسانی دکھوں کو دور کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا چاہتا
ہوں۔
اے خُداوند ہمیں برکت دے تاکہ ہم تیری محبت اور تیرے نور کی
مشعلیں روشن کریں۔
ہم جہاں بھی مڑتے ہیں اور جہاں بھی جاتے ہیں۔
میں ان لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں جو آپ سے محبت کرتے ہیں۔
اور میں آپ کے مقدس ترین نام کو سن کر لطف اندوز ہونا چاہتا
ہوں۔
تم میرے دل کی پہلی اور آخری محبت ہو۔
سب کو برکت دے تاکہ وہ آپ کی محبت اور جلال کو محسوس
کریں۔
آئیے فضول عزائم اور خیالی خوابوں کو چھوڑ دیں۔
ہم آپ کی حیرت انگیز محبت سے بھرے ہوئے ہیں۔
میں دوسروں کو آپ کی محبت اور آپ کے عجائبات کے بارے میں بتانا
چاہتا ہوں۔
ہم میں اپنی محبت کا مستقل شعور پیدا کریں۔
اور آپ کی الہی موجودگی کو چھونے کی فوری خواہش
آئیے ہم ہر اس چیز کو چھوڑ دیں جو ہمیں دفع کرتی ہے اور ہمیں
آپ سے دور رکھتی ہے۔
آپ اکیلے ہی ابدی، لازوال اور مطلق سچائی ہیں۔
تیرے بغیر زندگی نہیں ہے۔
سب کو آزاد کرو جس طرح تم نے مجھے آزاد کیا تھا۔
اور میں اپنی روح کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مجھے یہ مبارک خوشی عطا کرنے کے لیے
جو دن رات میرا ساتھ دیتا ہے۔
خاموش سرگرمی اور فعال خاموش

انسان کو اپنا وقت صرف پیسے کمانے پر ہی نہیں لگانا چاہیے، بلکہ ورزش، پڑھنے، مراقبہ، خدا سے محبت کرنے، اور پرسکون اور بے ہنگم انداز میں برتاؤ کرنے پر بھی خرچ کرنا چاہیے۔

ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ کس طرح خاموشی سے فعال اور خاموشی سے متحرک رہنا ہے، اور اپنی روزمرہ کی سرگرمیوں کو اس سکون کے ساتھ چارج کرنا ہے جو خدا کے بارے میں سوچنے اور خود شناسی سے حاصل ہوتا ہے۔

ہمیں اپنے کام کو فرض سے محبت کے ساتھ پورا کرنا چاہیے اور کامیابی کو حقیر سمجھنے یا ناکامی سے مایوس کیے بغیر نتائج کو ذہنی توازن کے ساتھ قبول کرنا چاہیے۔

ہم تجھ سے دعا گو ہیں کہ ایسی دنیا میں امن کے ساتھ رہنے میں ہماری مدد کریں جہاں آپ کی سچائی ہماری رہنما، رہنما اور سرپرست ہے، تاکہ ہم برادرانہ محبت میں رہیں اور اپنے جسم، دماغ اور روح کو متوازن طریقے سے ترقی دیں، تاکہ آپ کا آسمانی سکون ہماری زندگیوں اور روزمرہ کی سرگرمیوں سے ظاہر ہو۔

صحت، قابلیت، کارکردگی اور حکمت سے نوازا، ہم اپنے ساتھی انسانوں کو ان کی بہتر فطرت اور عمدہ خصوصیات کو سامنے لانے کی ترغیب دیں۔

آپ کی محبت کی روشنیۓ آپ کے لئے ہماری آرزو کی قربان گاہ پر چمکے۔

اور ہر دل میں تیری محبت کو جگانے کی توفیق عطا فرما

****

ایک شاگرد نے اندرونی سکون حاصل کرنے کا بہترین طریقہ دریافت کیا تو استاد نے کہا:

پریشان کن خیالات کو پرسکون کرنے پر کام کریں جو باہر کی طرف بھاگتے ہیں اور سوچ کو اندر کی طرف لے جاتے ہیں۔

اپنے خیالات اور خواہشات کو کافی اور مکمل حقائق کے ساتھ ہم آہنگ کرنے پر کام کریں جو آپ کے اندر پہلے سے موجود ہیں۔

تب آپ ایک میٹھی ہم آہنگیۓ محسوس کریں گے جو آپ کے وجود کو پھیلاتا ہے اور آپ کی زندگی اور تمام فطرت کو لپیٹتا ہے۔

اگر آپ کی امیدیں اور توقعات اس فطری ہم آہنگی سے ہم آہنگ ہیں تو آپ زندگی کے راستوں پر آسانی اور آسانی سے چلیں گے اور امن کے پروں پر اڑ جائیں گے۔

اور اسی میں روح کی زندگی کی گہرائی اور خوبصورتی پنہاں ہے۔

****

بعض اوقات خیالات الفاظ سے زیادہ موثر ہوتے ہیں۔

انسانی ذہن سب سے طاقتور ٹرانسمیٹر اور وصول کنندہ ہے۔

اگر آپ مستقل طور پر مثبت خیالات کو نشر کرتے ہیں اور انہیں محبت کی توانائی سے چارج کرتے ہیں، تو وہ خیالات دوسروں پر اچھا تاثر چھوڑیں گے۔

اسی طرح، اگر آپ حسد یا نفرت پر مبنی خیالات کو جاری کرتے ہیں، تو دوسرے ان خیالات کو قبول کریں گے اور اسی طرح کے خیالات کے ساتھ ان کا جواب دیں گے۔

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی طاقت اور برکت سے آپ کی کوششوں کی حمایت کرے۔

مثال کے طور پر اگر شوہر راہ راست سے ہٹ رہا ہے۔ تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اس کے دل سے حسد اور ناراضگی کے جذبات کو نکال دے اور شوہر کو اس کی غلطی کا احساس دلائے اور اسے صحیح راستے پر لوٹائے۔

اگر نماز میں خلوص اور نیت خالص ہو تو خدا کی مدد سے مطلوبہ تبدیلی واقع ہو گی۔

****

میں نے اکثر ایسی عادت پر قابو پانے کے لیے قوت ارادی کا استعمال کیا ہے جو مجھے پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔

جب میں کچھ خاص قسم کے کھانے کھا رہا تھا اور اپنے آپ کو ان اقسام کی خواہش سے محدود پایا تو میں نے ان کھانوں سے اس وقت تک پرہیز کیا جب تک کہ ان کی خواہش ختم نہ ہو جائے۔

جب میں سنگاپور گیا تو مجھے وہاں ایک لذیذ پھل ملا، لیکن میں نے خود کو دیکھا تاکہ اس کی خواہش پیدا نہ ہو، جیسا کہ میں نے محسوس کیا کہ جب تک میں توجہ اور احتیاط نہ کروں گا، میں صبح، دوپہر اور رات کو اس کی خواہش محسوس کروں گا، اور اس طرح ہم خود کو محدود کر لیتے ہیں۔

اگرچہ میں نے اس دن پھل کا خوب لطف اٹھایا، لیکن میں نے اسے یاد نہیں کیا اور اگلے دن اس کی عدم موجودگی پر مجھے افسوس نہیں ہوا۔

اگر ہم ان چیزوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جن سے ہم لطف اندوز ہوتے ہیں، تو ہمیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ہمیں اپنی آزادی کو سب سے بڑھ کر رکھنا چاہیے۔

اگر میں کہوں کہ میں کچھ نہیں کروں گا تو فیصلہ حتمی اور اٹل ہے۔ کیا یہ آزادی نہیں؟

عادت سے ہٹ کر یا دوسروں کے جواب میں جو ہمیں جیتنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن حکمت اس کا حکم دیتی ہے، یہ کتنا شاندار ہے!

جب حکمت ہمیں کچھ کرنے پر آمادہ کرتی ہے، تو کوئی چیز ہمیں اسے کرنے سے نہیں روک سکتی، بشرطیکہ ہم حکمت سے رہنمائی حاصل کریں۔

قوتِ ارادی اور حکمت کے ذریعے ایک فائدہ مند عادت قائم کی جا سکتی ہے، میں جو بھی حکمت تجویز کرتا ہے اس کی حمایت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہوں۔

زیادہ تر انسانوں کے اصل نمونے یا آثار اس قدر مستحکم ہو چکے ہیں کہ وہ انہیں تبدیل نہیں کر سکتے، لیکن جو لوگ شائستگی اور ضبط نفس کے ذریعے اپنے خیالات کو لچکدار رکھتے ہیں وہ آسانی سے بہتر ہو سکتے ہیں۔

دماغ کو مٹی کی طرح نرم ہونا چاہیے حکمت اس لچک کو عطا کرتی ہے، اور یہی وہ آزادی ہے جس سے میں چاہتا ہوں کہ دوسرے اس سے لطف اندوز ہوں۔

جب انسان عادت کی غلامی سے آزاد ہو جائے گا تو اسے معلوم ہو گا کہ آزادی پسند اور خود اعتمادی کی روشنی میں کام کرنے سے بڑی خوشی کوئی نہیں ہو سکتی۔

انسان کو حالات کو یہ اجازت نہیں دینی چاہیے کہ وہ اسے تھپڑ مارے اور اسے شکست دے، بلکہ اسے حالات پر قابو پانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

جو شخص مضبوط ارادہ رکھتا ہے وہ خدا کی مدد سے تمام مشکلات پر قابو پا لے گا۔

****

ہر جسمانی عمل کا ایک ذہنی ہم منصب ہوتا ہے۔

ہم اپنی جسمانی طاقت کو کچھ اعمال انجام دینے کے لیے استعمال کرتے ہیں، لیکن اس عمل کا سوچ میں ایک ذریعہ ہوتا ہے، اور اس کی ہدایت ایک ذہنی رہنما کرتی ہے۔

چوری برائی ہے۔ لیکن سب سے بڑی برائی چوری کا ذہنی عمل ہے جو جسمانی چوری کی راہ ہموار کرتا ہے کیونکہ دماغ ہی اصل ماسٹر مائنڈ ہے

کوئی بھی غلط کام جس سے انسان بچنا چاہے سب سے پہلے اس کو ذہن سے نکال دینا چاہیے

اگر آپ صرف جسمانی عمل پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، تو کنٹرول حاصل کرنا بہت مشکل ہے

توجہ دماغ اور غلط فہمیوں کو درست کرنے پر مرکوز ہونی چاہیے، اور پھر عمل خود بخود اور آسانی سے اور کامیابی سے نمٹا جائے گا

****

جب آپ سکون محسوس کریں

ہر تحریک میں

اپنے جسم کی حرکات سے

اور آپ اپنے خیالات میں سکون محسوس کرتے ہیں

اور آپ کی مرضی میں

اور تیری محبت میں

اور وہ سکون محسوس کرتا ہے۔

اور بارگاہ الٰہی میں

اپنے عزائم میں

یاد رکھیں کہ آپ

آپ کی جان اللہ تک پہنچ گئی

تعریف، تنقید اور چاپلوسی

چاپلوسی اس وقت اچھی ہو سکتی ہے جب یہ کسی کو اچھا کرنے کی ترغیب دے، لیکن یہ بدنیتی پر مبنی ہے جب اسے روحانی زخموں کو چھپانے کے لیے استعمال کیا جائے، جس کی وجہ سے وہ جل اٹھتے ہیں اور اس طرح روح کو جہالت کی بیماری میں زہر آلود کر دیتے ہیں

زیادہ تر لوگ چاپلوسی پسند کرتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے بہت سے لوگ یہ سمجھے بغیر شہد کھاتے ہیں کہ اس میں سے کچھ زہریلا بھی ہو سکتا ہے۔

دوسروں کے چاپلوس الفاظ کے علاوہ، ہمارے اپنے خیالات اکثر ہماری نقصان دہ خامیوں کو درست ثابت کرتے ہیں اور بڑے نفسیاتی پھوڑے چھپاتے ہیں جو پھٹ سکتے ہیں اور کسی کی پوری روحانی زندگی کو زہر دے سکتے ہیں

اس طرح دوسروں کی چاپلوسی اور آرام دہ خیالات کی سرگوشیاں سننے کے احساس کو خوش کرتی ہیں اور ہماری حکمت چاپلوسی کے زہریلے الفاظ کے ہاتھوں اسیر ہو جاتی ہے۔

بہت سے ایسے ہیں جو جان بوجھ کر اور جان بوجھ کر پیسے، وقت، صحت، حتیٰ کہ اخلاقیات کو بھی جعلی دوستوں کی فریب کاری کی وجہ سے ضائع کرتے ہیں۔

بہت سی جانیں اس وجہ سے برباد ہوئیں کہ انہوں نے عقلمندی کی نصیحت پر دھیان نہیں دیا اور اس لیے کہ وہ میٹھی میٹھی باتوں کے لالچ میں مبتلا ہو گئے جس میں چالاکی اور بددیانتی تھی۔

ایک ایماندار، سیدھے سادھے آدمی کے ساتھ جہنم میں رہنا دس خوش گفتار، بد نیت لوگوں کے ساتھ جنت میں رہنے سے بہتر ہے۔ چاپلوسی کرنے والے جنت کو جہنم میں بدل دیتے ہیں، جبکہ اچھے، وفادار دوست جہنم کو جنت میں بدل دیتے ہیں۔

ہمیں ہمیشہ سچ بولنا چاہیے، اور اس کے ساتھ ہی ہمیں ایسے الفاظ سے دوسروں کو تکلیف دینے سے گریز کرنا چاہیے جو ہو سکتا ہے سچ ہوں لیکن سخت ہوں اور مثبت نتائج کا باعث نہ ہوں۔

مثال کے طور پر، اگر آپ کسی نابینا آدمی کو "اے نابینا آدمی" کہہ کر مخاطب کرتے ہیں تو جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں وہ درست ہو سکتا ہے، لیکن اس قسم کی تقریر ناپسندیدہ ہے اور جذبات کو مجروح کرتی ہے، اس لیے اس طرح کے مجروح انداز سے گریز کرنا چاہیے۔

ایسے شخص پر تنقید کرنا مناسب نہیں ہے جو تنقید کا نشانہ نہیں بننا چاہتا، لیکن اچھی تنقید سننا مفید ہے، اور سخت لیکن درست تنقید کو مسکراہٹ اور دوستانہ تعریف کے ساتھ قبول کرنا بہت اچھا ہے۔

ایک عقلمند آدمی کا ایک دوست تھا جو اس پر بہت تنقید کرتا تھا، اور اس کی اس تنقید سے دانا کے پیروکار ناراض ہو گئے، ایک دن ایک شاگرد خوشی سے اپنے استاد کے پاس آیا اور اس سے کہا: "استاد، خوش ہو جاؤ، کیونکہ تمہارا دشمن، عیب تلاش کرنے والا مر گیا۔"

دانا آدمی رو پڑا اور کہنے لگا، "اوہ، کتنا بڑا نقصان ہے! میرا بہترین روحانی نقاد مر گیا، اور میں محسوس کر رہا ہوں کہ میرا دل ٹوٹ گیا ہے۔"

زیادہ تر لوگ تعمیری، بصیرت پر مبنی تنقید کو پسند نہیں کرتے اور اس کی بجائے خوشامد کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے کو ترجیح دیتے ہیں اور عقلمندوں کی صاف گوئی اور ان کی درست دور اندیشی سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

ایک شخص کو وقتاً فوقتاً اپنے آپ سے پوچھنا چاہیے:

"کیا میں نے میٹھی باتوں سے دھوکہ کھایا ہے اور خود غرض چاپلوسی کے ہاتھوں کو میری عقل کو محدود کرنے اور میری بصیرت کو اندھا کرنے دیا ہے؟!"

دی ٹیل آف دی سینٹ اینڈ دی گھوسٹ آف چیچک

جب خدا کے نیک سنتوں میں سے ایک رات گئے مراقبہ کر رہا تھا، چیچک کا خوفناک تماشا اسے گاؤں میں داخل ہوتا ہوا نظر آیا جہاں وہ رہتا تھا، تو اس نے اس پر چیخ کر کہا:

"تم جہاں ہو، وہیں رہو، اور جہاں سے آئے ہو وہاں سے واپس چلے جاؤ، تمہیں اس بستی کے باشندوں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے جہاں میں خدا کی عبادت کرتا ہوں۔"

بہوت نے جواب دیا، "میں صرف تین لوگوں کو لوں گا، مزید نہیں، کرما کے قانون کے مطابق اور اپنے کائناتی فرض کی تکمیل میں۔"

سرپرست نے ہچکچاتے ہوئے وضاحت قبول کر لی

اگلے دن تین لوگ چیچک سے مر گئے اور تیسرے دن کئی اور مر گئے اور اس کے بعد ہر روز کوئی نہ کوئی دیہاتی اس خوفناک بیماری کا شکار ہو گیا۔

یہ مان کر کہ وہ ایک بڑے دھوکے کا شکار ہو گیا ہے، ولی نے گہرا غور کیا اور بہوت کو طلب کیا جب وہ ظاہر ہوا تو ولی نے اسے ڈانٹا اور کہا:

"تم نے مجھے دھوکہ دیا، بہوت، اور تم نے سچ نہیں بتایا جب تم نے مجھے کہا کہ تم صرف تین لوگوں کو لے کر جاؤ گے"

بہوت نے جواب دیا، "میں روح القدس کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے سچ کہا ہے"

ولی نے کہا کہ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تین لوگوں کو لے جاو گے لیکن بیماری نے درجنوں جانیں لے لی ہیں۔

بہوت نے جواب دیا: "اے خدا کے دوست، میں نے صرف تین لیے، باقی خوف سے مر گئے۔"

جان لو، میرے دوستو - خدا آپ کے علم میں اضافہ کرے - یہ خوف انسان کے اندر ایک منفی کمپن پیدا کرتا ہے، اسے کسی نہ کسی طرح سے گھیر لیتا ہے، اسے غیر مرئی رسیوں میں لپیٹ دیتا ہے جن سے چھٹکارا حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے، اور اسے اپنے اردگرد موجود دوسروں میں منفی ہر چیز کو حاصل کرنے کے لیے زیادہ حساس بنا دیتا ہے، اس لیے وہ غیر صحت مند لہروں میں گھر جاتا ہے۔

ایسی صورت میں وہ اپنے اوپر بیماری، مایوسی، ناامیدی، شکوک و شبہات، مصائب، دکھ اور شاید موت بھی لے آتا ہے۔

قوتِ ارادی: کاسمک ایکٹیویٹر

جسم کی ہر حرکت مرضی کی حرکت کی نشاندہی کرتی ہے۔

قوتِ ارادی کے نظام کے ذریعے دماغ میں ذخیرہ شدہ توانائی اور جسم کے ارد گرد موجود ذہین کائناتی توانائی کا استعمال کرتے ہوئے وائرلیس طریقے سے جسم میں توانائی بھیجی جاتی ہے۔

جب آپ تھک جاتے ہیں، تو آپ کھانے، سانس لینے آکسیجن، پینے کے پانی یا دیگر سیالوں سے جسم کو توانائی فراہم کر سکتے ہیں۔

لیکن جب آپ بھاری وزن اٹھانے کے لیے اپنے بازوؤں اور جسم کو تناؤ کرتے ہیں، تو آپ غیر دیکھی قوت ارادہ کے ذریعے اپنے جسم میں توانائی لاتے ہیں۔

جب آپ شعوری توجہ کے ساتھ جسم کو سخت کرتے ہیں (جب تک کہ یہ بغیر کسی دباؤ کے کمپن نہ ہو جائے)، تو آپ خدا کی کائناتی توانائی کو چھوتے ہیں جو ذہانت سے مالا مال ہے۔

اس طرح ہم جسم میں توانائی یا سرگرمی پیدا کر سکتے ہیں، جسم کے باہر کے مادی ذرائع سے نہیں، بلکہ اس الٰہی ماخذ سے جو جسم کے اندر اور باہر چھپا ہوا ہے اور موجود ہے۔

کائناتی توانائی تک رسائی حاصل کرنے اور اس سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے، سب سے پہلے شعور اور مادے کے درمیان، جسم اور روح کے درمیان گمشدہ ربط کو تلاش کرنا ہوگا، یہ ربط خود کی اصل فطرت اور اس کے الٰہی شعور سے تعلق کو توجہ مرکوز کرنے، غور کرنے اور اس کا ادراک کرنے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

زندگی ایک کارواں ہے۔

پچھلے سال جو ہمارے ساتھ تھے ان میں سے بہت سے اب ہمارے ساتھ نہیں ہیں اور کون جانتا ہے کہ اگلے سال یہاں کون آئے گا۔

یہی زندگی ہے اور اس کا سفر جاری ہے یہ وہ کارواں ہے جس کے ساتھ ہم مختصر وقت کے لیے سفر کرتے ہیں۔

ہمارے بعض ساتھی خسارے کے گڑھے میں گر چکے ہیں، لیکن جب تکلیفیں ان پر چھا جائیں گی، تو وہ کارواں کے رب، جو اس زمین کا مالک بھی ہے، سے رہنمائی اور رہنمائی حاصل کرنا شروع کر دیں گے۔

اگرچہ ہم اس کارواں میں الگ ہو گئے ہیں، اور اسرارِ ابتدا اور انجام کو گھیرے ہوئے ہیں، لیکن زندگی اب بھی ایک گہرا معنی رکھتی ہے: ہمیں خدا کی تلاش کی اہمیت کی یاد دلاتی ہے۔

اس دنیا کو ایک ڈرامے سے بھی تشبیہ دی جا سکتی ہے:

"یہ زندگی ایک کردار کی کہانی ہے رات ایک پردہ ہے اور دن کھیل کا میدان ہے"

اداکارہ کسی چیز سے نہیں آتے، ایک پس پردہ اسٹیج ہوتا ہے، اور اپنے کردارہ ختم ہونے کے بعد، اداکار جینا نہیں چھوڑتے، بلکہ آرام کی تلاش میں آسمان کے پردے کے پیچھے غائب ہو جاتے ہیں۔

ہم یہاں ڈیوائن تھیٹر کے ڈائریکٹر کے منصوبہ کی تعمیل کرتے ہوئے آئے ہیں کہ زندگی کے اس مرحلے پر تھوڑی دیر کے لیے اپنا کردار ادا کریں اور پھر منظر سے چلے جائیں۔

ہم موت کے روایتی معنوں میں نہیں مرتے بلکہ ہم وقت کے پردے کے پیچھے غائب ہو جاتے ہیں، کاسمک تھیٹر کے ڈائریکٹر کی ہدایت کے مطابق

ہم وقتاً فوقتاً زندگی کے اسٹیج پر نمودار ہوتے رہیں گے جب تک کہ ہم پرفارمنس میں مہارت حاصل نہ کر لیں اور رضائے الٰہی کے مطابق اپنے کردارہ کو صحیح طریقے سے ادا کریں۔

جب ہم اپنی کارکردگی کو بہتر بناتے ہیں اور ہمت ہارے بغیر یا خدا کے مقرر کردہ منصوبہ کی تفصیلات میں مداخلت کیے بغیر سپریم مینیجر اور منصوبہ ساز کی مرضی کی تعمیل کرتے ہیں، تو ہمیں مزید کوشش کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی، بلکہ ابدی وجود کے ڈھانچے میں لافانی ستون بن جائیں گے، آسمان کی بادشاہی میں مستقل باشندے ہوں گے۔

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

{جو کوئی غالب آئے گا، میں اسے اپنے الٰہی ہیکل کا ستون بناؤں گا، اور وہ پھر کبھی باہر نہیں جائے گا}

****

پہلے تو میں استاد بننے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھا، کیونکہ تقاضے اور مضمرات بہت زیادہ اور خوفناک ہوتے ہیں، چونکہ ایک استاد کو صدمہ کو جذب کرنے والا ہونا چاہیے، اور جس لمحے وہ پریشان اور کنفیوز ہو جاتا ہے، وہ ان لوگوں کی مدد نہیں کر سکتا جو اس سے مدد مانگتے ہیں۔

سچے استاد کو سب سے پیار کرنا، انسانیت کو سمجھنا اور خدا کو جاننا چاہیے۔

جب میرے استاد (سری یکتیشور) نے مجھے بتایا کہ اس زندگی میں میرا کردار ایک روحانی استاد کا ہے، تو میں نے خدا کی لامحدود طاقت کو پکارا کہ وہ میری مدد کرے۔

جب میں نے لیکچر دینا شروع کیا تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں نظریاتی مطالعے سے حاصل کردہ کتابوں کے علم سے نہیں بلکہ اندرونی الہام سے بات کروں گا، اس بات سے پوری طرح آگاہ ہوں کہ وہ تخلیقی قوت جس کے چشمے کبھی خشک نہیں ہوتے اور جس کا سرچشمہ کبھی ختم نہیں ہوتا میری تمام باتوں کے پیچھے پوشیدہ ہے۔

اس طاقت کو دوسرے علاقوں میں بھی ان کے کام اور بہت سے مختلف طریقوں سے دوسروں کی مدد کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

میں نے انسانی ذہن کو لافانی کو اجاگر کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔

میں نے یہ نہیں کہا، "یہ میرے لیے کرو، رب،" بلکہ، "میں یہ کرنا چاہتا ہوں، رب، اور میں آپ سے کہتا ہوں کہ میری رہنمائی کریں، مجھے حوصلہ دیں، اور میرا ہاتھ پکڑیں"

کوئی بھی چھوٹے کاموں کو غیر معمولی منفرد انداز میں کر سکتا ہے۔

اسے اپنے کام کے میدان میں بہترین ہونا چاہیے، اور اپنی زندگی کو معمول کے مطابق آگے نہیں بڑھنے دینا چاہیے۔

اور کوئی ایسا کارآمد کام انجام دینا جو اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہو جس سے دنیا حیران رہ جائے۔

اور یہ ظاہر کرنا کہ تخلیقی، اختراعی الہی عنصر اس کے ذریعے اور اس کے ذریعے کام کرتا ہے۔

ناکامی کے خیالات اور ماضی کی غلطیوں کو راستے میں رکاوٹ بننے کی اجازت دیئے بغیر زندگی کی راہوں پر چلنے کا اٹل عزم اور عزم ہونا چاہیے۔

زندگی تاریک ہو سکتی ہے، مشکلات آ سکتی ہیں اور مواقع ہاتھ میں لیے بغیر ضائع ہو سکتے ہیں، لیکن شاگرد کو اپنے آپ سے یہ نہیں کہنا چاہیے کہ "خدا نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور میری قسمت پر مہر لگ گئی ہے"

ایسے شخص کو کون مدد دے سکتا ہے؟

ایک شخص کا خاندان اسے رد کر سکتا ہے، خوش قسمتی اسے چھوڑ سکتی ہے – اس کے خیال کے مطابق – اور انسانی اور قدرتی قوتیں اس کے خلاف سازشیں کر سکتی ہیں، لیکن وہ خدا کے فضل اور اپنے اندر موجود تخلیقی صلاحیتوں سے، تمام مخالف حملوں کو پسپا کر سکتا ہے اور کامیابی کے ساتھ حقیقی کامیابی کی جنت کی طرف بڑھ سکتا ہے۔

اگر آپ سو بار ہار بھی جائیں تو یہ دل کر لیں کہ آپ مشکلات پر قابو پا کر عزت کا تاج جیتیں گے۔

مایوسی ہمیشہ کے لیے نہیں رہتی، اور مایوسی ایک عارضی امتحان ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم زندگی میں فتح یاب ہوں اور اپنے اندر کی پوری طاقت ظاہر کریں، تاکہ ہم زندگی کے اسٹیج پر اپنا اعلیٰ کردار کامیابی سے انجام دے سکیں۔

ایک بابا کے ساتھ جہنم میں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دریا مبارک کے کنارے ایک پرہیزگار متولی رہتا تھا اس نے اپنی زندگی کے کئی سال گہرے غوروفکر میں گزارے لیکن بدقسمتی سے اس کی کوششیں نتیجہ خیز نہ ہوئیں اور زندگی کے رازوں اور مسرتوں کے سرچشموں کو تلاش کرنے اور چھاننے کی کوششوں کے باوجود اس کی کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں۔

اگرچہ ہمارا دوست ہر وقت خوبصورت مناظر، مہربان روحوں، قیمتی کتابوں اور ذکر کے بابرکت حلقوں کے لحاظ سے آسمانی ماحول میں گھرا ہوا تھا، لیکن اس کے باوجود اس کا ذہن لوگوں کو لوٹنے اور انہیں نقصان پہنچانے کے بہترین طریقے سوچتا رہا۔

یہ سوچ اس کے قابو سے باہر تھی اور ایسا لگتا تھا کہ قدیم کرمی اسباب کی وجہ سے اس نے جتنا زیادہ ان ناپسندیدہ خیالات کو ختم کرنے کی کوشش کی، اتنا ہی وہ اس کے دماغ پر حملہ آور ہوئے، اس کے سکون کو خراب کرتے اور اس کا سکون چھینتے گئے۔

آخر میں، اس نے اپنے آپ سے وعدہ کرتے ہوئے کہا: "میں دعا اور مناجات کرتا رہوں گا، اور میں اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک کہ میں ان پریشان کن خیالات سے آزاد نہ ہو جاؤں جو میرے مراقبہ کے دوران میرے سکون پر وار کرتے ہیں۔"

ایک گھنٹہ گزرا، پھر دو، اور اس کے ذہن میں برے خیالات طوفان کی طرح آئے، جو اس کے غور و فکر کی ساخت کو ٹکراتے اور اسے ہلا کر رکھ دیتے۔

آخر کار تین گھنٹے کی مسلسل کوشش کے بعد اچانک اس کے ذہن سے پریشان کن خیالات غائب ہو گئے اور ان کی جگہ اس نے ایک حسین نظارے میں دیکھا کہ ایک خدا کا ولی اپنے سامنے گوشت اور خون میں لتھڑا ہوا کھڑا ہے۔

تابناک سنت نہ صرف زندہ ظاہر ہوا بلکہ انتہائی نرمی سے بولا:

’’ میرے بیٹے، تم اپنے پچھلے جنم میں ایک پیشہ ور چور تھے جس کی وجہ سے دوسروں کو پھنسانے اور ان کا مال لوٹنے کے علاوہ کوئی فکر نہیں تھی لیکن تمہاری موت سے کچھ دیر پہلے تمہارا ضمیر جاگ گیا اور تم نے اپنے آپ کو درست کرنے کا عزم کیا اور اپنے آپ سے وعدہ کیا کہ تم اپنے شرمناک طرز عمل کو بدلو گے اور نیکی کی راہ پر چلو گے، اسی وجہ سے تم اس زندگی میں پیدا ہوئے تھے، تم ایک مضبوط روحانی شخصیت کے ساتھ کبھی بھی بری سوچ کے ساتھ پیدا نہیں ہوئے، لیکن تم نے کبھی بھی بری سوچ کا مالک نہیں بنایا جو آپ کے پچھلے اوتار میں آپ کی زندگی کا مرکز تھے۔"

"میرے بیٹے، یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ تم ان بابرکت وقتوں میں رہتے ہو، اچھے دوستوں، یادوں اور غور و فکر کے حلقوں سے گھرا ہوا ہو، پھر بھی ان سب کے باوجود، تم نفسیاتی اضطراب اور تباہ کن، ہنگامہ خیز خیالات کے جہنم میں رہتے ہو۔"

ایک لمحے کی خاموشی کے بعد سرپرست نے اپنی بات جاری رکھی:

"لہٰذا، آفاقی قانون کے مطابق، اور چونکہ آپ نے اس اوتار میں اپنے لیے دستیاب روحانی مواقع سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش نہیں کی، جب تک کہ آپ اپنی مراقبہ کی کوششوں کو اب دوگنا نہیں کر دیتے، موت کے وقت آپ کو دو چیزوں میں سے انتخاب کرنا پڑے گا:

"یا تو دس احمقوں کے ساتھ جنت میں رہو یا ایک عقلمند کے ساتھ جہنم میں رہو، تم کس کو ترجیح دو گے؟"

شاگرد نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیا:

"اے خدا کے دوست، میں ایک عقلمند آدمی کے ساتھ جہنم میں رہنا پسند کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے تجربے سے جانتا ہوں کہ دس احمق جنت سے جہنم بناتے ہیں، جب کہ میں اپنے دل پر یقین رکھتا ہوں اور یقین سے جانتا ہوں کہ اگر میں ایک عقلمند آدمی کے ساتھ ہوں، یہاں تک کہ پاتال کے نیچے بھی وہ مجھے جہنم کو جنت میں بدلنے میں مدد کرے گا۔"

خواہش کی آزادی

بہت سے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں دن میں تین وقت کا گوشت کھانا چاہیے، جبکہ دوسرے اس بات کے قائل ہیں کہ انہیں صرف سبزیاں اور گری دار میوے کھانے چاہئیں اور اگر وہ اپنی خوراک میں تھوڑا سا تنوع کریں تو وہ بیمار ہو جائیں گے!

اس طرح کے عقائد غلامی کی ایک شکل ہیں انسان کو زندگی کی کسی بھی عادت کو اس پر پابندی نہیں لگانا چاہیے، بلکہ اس کے اندر یہ صلاحیت ہونی چاہیے کہ وہ اپنی عادات کو اس بات کے مطابق بدل سکے جو حکمت بتاتی ہے اور جو صحیح حکم دیتی ہے۔

ہمیں آزادانہ انتخاب کی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے، صحیح علم کے ذریعے کارفرما اور رہنمائی کے ساتھ سیدھی زندگی گزارنا سیکھنا چاہیے۔

ایک شخص کو ایک رات نرم گدے پر اور دوسری رات فرش پر اسی آرام کے ساتھ سونے کے قابل ہونا چاہئے۔

عادت کی مجبوریوں سے وہ حیرت انگیز فرارِ وہ آزادی ہے جس کے لیے عقلمند پکارتے ہیں۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آزادی وہ کرنا ہے جو انسان کرنا پسند کرتا ہے اور اسی کو میں خواہش اور خواہش کی آزادی کہتا ہوں۔

آزادی کی اصل نوعیت کے بارے میں غلط فہمی کی وجہ سے، کچھ والدین اپنی خواہشات کو سمجھے بغیر اپنے بچوں کو عادتوں کا غلام بنا لیتے ہیں۔

اس بنیاد پر بچے اس یقین کے ساتھ بڑا ہوتا ہے کہ جب تک اس کی خواہشات پوری ہوں گی وہ خوش رہے گا اور زندگی کا مقصد خواہشات کی تسکین ہے۔

لیکن بعد میں اسے احساس ہوتا ہے کہ اسے دھوکہ دیا گیا ہے، گھر کے باہر کی دنیا اس سے بالکل مختلف ہے جو اس نے گھر کے اندر دیکھی اور اس کی عادی ہوگئی۔

زندگی میں ہر خواہش کو پورا کرنا آسان نہیں ہوتا! دوسرے لوگ اسے اپنی خواہشات کو حاصل کرنے کے لیے ایک طرف دھکیل سکتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں، وہ بھی اپنی خواہشات کو پورا کرنے اور اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے سخت دل، سخت دل ہو جاتا ہے، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ جسمانی خواہشات کی تکمیل ہی انسان کا آخری مقصد ہے، یقین ہے کہ یہ دنیا سب کچھ ہے۔

والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو مضبوط ارادے اور درست فیصلے سے آراستہ کریں تاکہ وہ اس کی بری عادتوں سے متاثر ہوئے بغیر دنیا میں اپنا راستہ بنا سکیں۔

****

ہم ہر نئے سال کے تحفے کے لیے اور اس کی تکمیل کی امیدوں اور وعدوں کے لیے خدا کی تعریف اور شکر ادا کرتے ہیں

خدا سے جڑنے، افراد کی زندگیوں اور عالمی حالات میں حیرت انگیز تبدیلیاں لانے اور امن اور انسانی بھائی چارے کے حصول کے لیے مخلصانہ، دلی دعا سے بڑی کوئی طاقت نہیں ہے۔

ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ مخلصانہ انفرادی دعائیں، بلند ادراک، اور بڑھتے ہوئے علم ایک بابرکت روحانی قوت میں تبدیل ہو جائیں جو زمین پر حقیقی تبدیلی لاتی ہے۔

اے رب، ہم پر کرم فرما تاکہ ہم راستوں پر تیرے نور اور نور روشن کرنے والے چراغوں سے رہنمائی حاصل کریں، اور تاکہ ہم اپنے دلوں اور دوسروں کے دلوں میں تیری محبت کو جگا سکیں، اور زندہ روشنی کی مشعلیں اٹھائیں اور اپنی صلاحیتوں کو ان چیزوں میں استعمال کریں جس سے تو راضی ہو اور لوگوں کو فائدہ پہنچے۔

اپنے آپ کو ایسا راستہ بنانے میں ہماری مدد کریں جن کے ذریعے آپ کی کائناتی توانائی اور رہنمائی کرنے والی روشنی دوسروں کی مدد کرنے

اور ان کے دکھوں اور تکالیف کو دور کرنے کے لیے بہہ سکے ، آپ کی بدولت ہم انسانیت اور اپنی مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

ہم برکت والے ہیں تاکہ ہم ان لوگوں کے ساتھ ہمدردی کر سکیں جو مصیبت میں ہیں

ہم پوری دنیا میں اچھے خیالات اور ارادے پھیلاتے ہیں۔

امن اور بھائی چارہ ایک زندہ تجربہ بن جائے۔

استاد پرمہنس یوگنند کے اقوال سے

لوگ زندگی میں بعض چیزوں کو ترک کرنے کے خیال کے بارے میں شکایت کرتے ہیں، حالانکہ حقیقت میں وہ بہت سی قیمتی چیزوں کو ترک کر دیتے ہیں، جن میں سے کم از کم ذہنی سکون نہیں ہے، اور بعض اوقات وہ پیسے کے لیے خود کو بھی قربان کر دیتے ہیں، جس سے نقصان اور نقصان ہوتا ہے۔

اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیں اور آپ دیکھیں گے کہ آپ کی زندگی ایک خوبصورت تال کی طرح بن گئی ہے۔

اپنی توجہ اس دنیا سے اپنے اندر کی خدا کی وسیع بادشاہی کی طرف مبذول کرو جو تمہارے اندر ہے۔

سکون کے جہاز میں آپ ہمارے خوابوں سے پرے اس دنیا کی طرف سفر کر سکتے ہیں جہاں دل و جان کی گہرائیوں سے الہی چشمے جاری رہتا ہے۔

اے رب، میری مدد فرما کہ میں زندگی کے کھیل میں اپنا کردار اس طرح ادا کروں جس سے آپ خوش ہوں، چاہے میں کمزور ہوں یا مضبوط، بیمار ہوں یا صحت مند، مشہور ہوں یا نامعلوم، امیر ہوں یا غریب، یہ جانتے ہوئے کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے۔

دنیا سے رخصت ہوتے وقت کسی شخص سے دولت چھین لی جا سکتی ہے، یا وہ اس سے لے جا سکتی ہے، اور وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے سکتا، اس کی اصل قیمت اس کو نفع کے کاموں میں خرچ کرنے اور اپنی

اور دوسروں کی خوشی میں اس طرح سے ہے جس سے خدا اور انسان کا ضمیر خوش ہو۔

جو لوگ صرف اپنی سلامتی اور آرام کا سوچتے ہیں، دوسروں کی ضرورتوں کو بھول جاتے ہیں یا نظر انداز کرتے ہیں، وہ درحقیقت اس غربت کا سہارا لے رہے ہیں جو ایک دن ان کا انجام ہوگا، جو اپنی دولت کو اچھے کاموں میں استعمال کرنے کے بجائے اس سے چمٹے رہتے ہیں، وہ اپنی آخرت میں خوشحالی نہیں لاتے بلکہ غریب پیدا ہوتے ہیں، امیروں کی خواہشات اور خواہشات کے ساتھ، لیکن جو اپنی فراوانی میں شریک ہوتے ہیں وہیں دوسروں کو بھی اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں اور خوشحالی کی طرف جاتے ہیں۔

جب آپ خوشی سے مستحق لوگوں کو دیتے ہیں تو آپ پائیں گے کہ خدا ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے اور آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا اور آپ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوگی ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہماری زندگی براہ راست خدا کی طرف سے چلتی ہے اور جب ہم یہ جان لیں گے کہ ہمارے ذہن، ہماری مرضی اور ہماری سرگرمیاں سب خدا پر منحصر ہیں اور اپنی طاقت اسی سے حاصل کرتے ہیں، تو ہمیں اس کی طرف سے براہ راست رہنمائی ملے گی اور ہمیں احساس ہوگا کہ ہماری زندگی اس کے ساتھ ایک ہے۔

مراقبہ خدا کے وجود کا ثبوت فراہم کرتا ہے جب احساس کی لہریں ذہن کے تالاب سے صاف ہو جاتی ہیں تو روح سے الہی خوشی پھوٹتی ہے یہ خوشی روح کے اندر پہلے سے موجود ہے لیکن اس پر پردہ پڑا ہوا ہے۔
اے رب! میں اپنی قوت ارادی اور ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے پہلے چھوٹے کاموں کو پورا کروں گا اور پھر بڑی کامیابیوں کی طرف بڑھوں گا۔
چاہے تمام مادی عزائم حاصل ہو جائیں پھر بھی یہ صرف ادھوری خوشی ہی عطا کرتا ہے - اور خدا کو پا کر میں خوشی کے لازوال ذخائر تلاش کروں گا اور یہ روح کے باغوں اور سدا بہار مرغزاروں میں بہتا اور بہتا نہیں رکتا۔
گھر: وکٹری اسکوائر
اگر کوئی شخص اپنی زندگی ایک کے بعد ایک سنسنی کا پیچھا کرتے ہوئے گزارتا ہے، تو وہ کبھی بھی حقیقی خوشی کا ذائقہ نہیں جان سکے گا، ایک شخص کو سادہ زندگی گزارنی چاہیے اور آسانی کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے، ایک شخص کے لیے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ تنہا وقت

گزاریں، وقتاً فوقتاً اپنے اعمال پر غور کریں، اور اندرونی سکون کی مشق کریں، جس سے شفا، جوانی اور نئی طاقت ملتی ہے۔

اگر خلفشار مسلسل موجود رہتا ہے اور دیگر محرکات حواس پر بمباری کرتے ہیں، اس کے نتیجے میں اعصاب متاثر ہوں گے، بڑی مقدار میں اہم توانائی ضائع ہو جائے گی، اور روح تناؤ اور پریشانی محسوس کرے گی، مزید برآں، دوسروں کو درست کرنے کے لیے ضرورت سے زیادہ فکر مند نہیں ہونا چاہیے ، بلکہ دوسروں کو درست کرنے کی کوشش کرنے سے پہلے خود کو درست کرنا چاہیے۔

یہ معلوم ہو جائے کہ گھر سب سے بڑا میدان جنگ ہے جو شخص اپنے گھر میں فرشتہ ہو وہ کہیں بھی فرشتہ ہو گا۔

آواز کی مٹھاس اور حسن سلوک کے ذریعے تجویز کردہ سکون گھر میں کہیں بھی زیادہ درکار ہے۔

جس طرح جہاں روشنی چمکتی ہے وہاں اندھیرا نہیں رہ سکتا، اسی طرح جب جسم کے خلیوں میں خدا کا نور چمکتا ہے تو بیماری کا اندھیرا بھی ختم ہو جانا چاہیے، اور اس حقیقت کو سمجھنے والے بہت کم ہیں۔

جب لوگ صحت یاب ہونے کی شدید خواہش محسوس کرتے ہیں تو وہ پریشان دل یا مایوسی کے احساس کے ساتھ یہ خیال کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کی دعائیں نہیں سنے گا یا وہ دعا کرتے ہیں لیکن انتظار نہیں کرتے تاکہ وہ جان سکیں کہ ان کی دعائیں خدا تک پہنچی ہیں یا نہیں۔

جس طرح کوئی ناقص ریسیور کے ذریعے ہوا میں نشر ہونے والی موسیقی کو نہیں سن سکتا، اسی طرح کوئی شخص خوف، پریشانی اور ہر قسم کی پریشانی، شکوک اور بے یقینی سے دوچار ہونے والے نفسیاتی آلات سے خدا کی طرف سے نکلنے والی صحت، طاقت اور حکمت کے کمپن کو نہیں اٹھا سکتا۔

آئیے ہم آپ کو یاد کریں اور آپ کا شکریہ ادا کریں، اے رب، ضرورت اور خوشحالی کے وقت، بیماری اور صحت، اندھیرے اور روشنی میں، اور ہر حال میں شکر گزاری کے ساتھ یاد کریں کہ آپ نے ہمیں عنایت کیے ہیں ایمان کی آنکھیں کھولنے میں ہماری مدد کریں تاکہ ہم آپ کے بابرکت نور کو دیکھیں، جو تمام بیماریوں اور بیماریوں کو شفا دیتا ہے۔

میں اپنے اچھے خیالات کے جہاز کا کپتان ہوں، اپنی نیک نیتی، اور اپنی ثمر آور، فائدہ مند سرگرمی میں اپنی زندگی کے جہاز کو سنبھالوں گا، ہمیشہ اپنی نگاہیں اپنے گہرے غور و فکر کے آسمان پر امن کے چمکتے سیارے پر جمائے رکھوں گی۔

میں ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اپنی تخلیقی سوچ کا استعمال کروں گا اگر میں بھی اپنی مدد کرنے کی کوشش کروں تو اللہ میری مدد کرے گا۔

آج میں نئی محنت سے زندگی کے باغ کو جوڑوں گا اور اس میں حکمت، صحت، قناعت اور خوشی کے بیج بوؤں گا، میں ان بیجوں کو ایمان اور خود اعتمادی کے ساتھ پانی دوں گا، اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا انتظار کروں گا کہ وہ مجھے ایک منصفانہ فصل عطا کرے، چاہے میں متوقع فصل نہ کاٹوں، تب بھی میں شکر گزار رہوں گا اور اس بہترین کام کے لیے شکر گزار رہوں گا۔

میں اللہ کا شکر ادا کروں گا کہ میں اس کے فضل سے اس وقت تک کوشش کرتا رہوں گا جب تک میں کامیاب نہ ہو جاؤں اور میں اس کا شکر ادا کروں گا جب میں اپنے دل کی سب سے بڑی خواہش کو پورا کروں گا، میں صرف نیک اور قابل عمل کام کرنے کی کوشش کروں گا، اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے۔

دنیا قدرتی اور انسانی طوفانوں سے بھری ہوئی ہے، اور خدا اس دنیا کے طوفانوں، سمندری طوفانوں اور برائیوں سے مضبوط ڈھال اور محفوظ پناہ گاہ ہے۔ جہاں بھی خدا ہے وہاں کوئی خوف یا غم نہیں ہوتا ہے۔ سچا مومن زندگی کی جنگ اور حوادث کی کشمکش میں ثابت قدم اور فخر کرتا ہے، اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ خدا اس کے ساتھ ہے، اسے نقصان سے بچاتا ہے اور اسے ایک لمحے کے لیے بھی کبھی نہیں چھوڑتا، اس طرح اس کے دل سے خوف ختم ہوجاتا ہے اور یقین پکڑ لیتا ہے، ایسی حفاظت جو مسلط نہیں ہوسکتی۔

خوفزدہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور اس کی حفاظت پر یقین رکھنا، اور اس کے انصاف، حکمت، رحم، محبت اور ہمہ گیریت پر یقین رکھنا۔

خوف انسان کو اس کی نفسیاتی طاقت سے محروم کر دیتا ہے، اس کے دماغ کو بادل بنا دیتا ہے، اور دل کی فطری تال کو خراب کر دیتا ہے، مزید برآں، خوف جسمانی خلفشار اور نفسیاتی بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے، اضطراب اور نفسیاتی قید کا شکار ہونے کے بجائے، انسان کو اپنے آپ کو یہ یقین دلانا چاہیے کہ وہ خدا، اس کے تمام بندوں کی حفاظت میں محفوظ ہے۔ قلعہ، اور اس کی رحمت اور دیکھ بھال سے گھرا ہوا ہے۔

افریقی جنگل میں ہو، میدان جنگ میں ہو، بیماری یا غربت میں مبتلا ہو، کسی کو اپنے آپ کو یہ باور کرانا چاہیے کہ خدا کا ہاتھ کسی بھی

خطرے سے زیادہ مضبوط اور اس کی پناہ میں آنے والوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اس سے زیادہ موثر حفاظت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے، یقیناً، واقعات سے نمٹنے کے لیے عقل کا استعمال کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ الٰہی مدد پر مکمل یقین رکھنا چاہئے، بصورت دیگر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس کا سامنا نہ کرنا۔ قطع نظر اس کے کہ کچھ بھی ہو، اپنے آپ کو اس بات کا اثبات کرنا چاہیے کہ خدا ہی مشکل اور آزمائشی حالات میں مدد کرنے پر قادر ہے۔ اگر کوئی اپنے دل، جان اور حواس کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرے۔

جب مشکلات برفانی تودے کی طرح اترتی ہیں تو ہمیں ان کو اپنی مرضی کو مفلوج نہیں ہونے دینا چاہیے اور نہ ہی ہماری واضح نظر اور عقلمندی، منطقی نقطہ نظر کو دھندلا دینا چاہیے بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ پر اپنا یقین اور صحیح اور غلط کے اپنے فطری احساس کو برقرار رکھیں اور خدا کی مدد سے راستہ تلاش کرنے کی کوشش کریں، آخر کار حالات میں بہتری آئے گی کیونکہ اللہ کی طاقت اور عجائبات انسانی زندگی کے پیچھے چھپے ہوئے لوگوں کو قبول نہیں کرتے۔ حالات کی ناگزیریت اور اس کے بجائے اپنی عقل اور ایمان سے پردے سے باہر نکلنے کی کوشش کریں تو ان کے لیے وہ دروازہ کھلا نظر آئے گا جس پر ہر مومن دستک دیتا ہے۔

زندگی اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے، اور کبھی کبھی ہم ٹھوکر کھاتے ہیں اور آگے بڑھنے میں ہچکچاتے ہیں جب ہم زندگی کی تاریک راہوں پر چلتے ہیں تو ہمیں خدا کی روشنی کو اپنا رہنمائی کا چراغ بنانا چاہیے، خدا جہالت اور تاریکی کی راتوں میں پورا چاند ہے، بیداری کی گھڑیوں میں چمکتا ہوا سورج ہے، رہنمائی کا مینار ہے، اور زمینی ستاروں کی رہنمائی کرنے والے ستارے ہیں جو زمین پر موجود سمندروں کے لیے موجود ہیں۔

دنیا میں مسائل ہی رہیں گے، تو رہنمائی اور رہنمائی کے لیے کہاں سے رجوع کیا جائے؟ عادات، تعصبات، تعصبات اور جنون سے متاثر کسی کے خیالات کسی کام کے نہیں ہوتے، اور کسی کے ماحول، خاندان، ملک یا دنیا کے اثرات صحیح رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں، لٰذا انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور روح کی گہرائیوں سے نکلنے والی پرسکون، پُرسکون آواز، سچائی سے ہم آہنگ آواز کو سننا چاہیے۔

ذہنی غور و فکر اور روحانی خود شناسی کے درمیان فرق

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو نظریاتی علم کے ساتھ پروگرام کرتا ہے تو وہ چلتے پھرتے ریکارڈر کی طرح ہو جاتا ہے، ضرب المثل اور بلند و بالا جملے دہراتا ہے اور دوسرے انہیں سیکھا ہوا اور علم والا سمجھتے ہیں لیکن اس طرح کے علم کو نہ تو سچائی کے براہ راست ادراک سے تقویت ملتی ہے اور نہ ہی اس کا روحانی حصول سے میل کھاتا ہے۔ نظریاتی علم الہی علم حاصل نہیں کر سکتا، اور یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنا قیمتی وقت ایسے نظریات پر ضائع نہ کریں جن کا حقیقت میں اطلاق نہیں کیا جا سکتا، ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے آپ کو ایک گھنے علمی جنگل میں کھو جائے، نظریہ کے دائرے سے آگے نہ بڑھ سکے۔

یہ عمل حقیقت کو جاننے کا باعث نہیں بنے گا کیونکہ سچائی رائے اور نظریات سے بالاتر ہوتی ہے، اور بہت سے لوگ جو اس نقطہ نظر کی پیروی کرتے ہیں وہ خود اپنے موضوعی نتائج کے پابند ہو جاتے ہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی ذہنی صلاحیتوں کو صرف اور صرف مال و دولت کے حصول کے لیے استعمال کرتا ہے تو اس کا شعور مادی دنیا کی طرف کھنچا جائے گا اور لامتناہی پیچیدگیوں میں الجھ جائے گا اس لیے عقلمند کہتے ہیں کہ انسان کو چاہیے کہ وہ تمام ذہنی صلاحیتیں جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کی ہیں ان کو وقتیۃ چیزوں کے حصول کے لیے وقف نہ کرے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خود کو مادّی اور بے راہ روی کے چکر میں کھو بیٹھے۔ اس کے بجائے، وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو زندگی کی ضروریات کے حصول کے لیے استعمال کریں اور اپنی اخلاقیۃ صلاحیتوں کو استوار کرنے کی کوشش کریں تاکہ صحیح اور غلط اور نقصان دہ اور فائدہ مند میں تمیز کر سکیں، جب وہ اپنی روحانی بصیرت کو فروغ دیں گے، تو وہ اپنے اندر خدا کو محسوس کر سکیں گے اور اس مادی حالت کے پیچھے چھپی روحانی سچائیوں کا پتہ لگائیں گے، جسے روحانیت کی حالت کہتے ہیں۔

ہماری پریشانیاں کچھ بھی ہوں، خدا کو ہمیشہ ہماری زندگیوں میں ترجیح دینی چاہئے۔ روحانی ترقی کے سب سے اہم عناصر میں سے ایک خدا کے ساتھ مستقل، دلی تعلق ہے، جس کے ذریعے آپ ذاتی طور پر ایک حیرت انگیز، مثبت تبدیلی کا مشاہدہ کریں گے جو آپ کو بہت متاثر کرے گی۔

جب کوئی شخص شو دیکھنا چاہتا ہے، نئے کپڑے یا نئی گاڑی خریدنا چاہتا ہے، تو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس کا دماغ ہر وقت مصروف رہتا ہے؟ ان امور کے حوالے سے اور انہیں کیسے حاصل کیا جائے یا حاصل کیا جائے؟ وہ اس وقت تک آرام نہیں کرے گا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کو

پورا نہ کر لے اور وہ ان خواہشات کے حصول کے لیے انتھک محنت کرتا رہے گا۔

اس طرح انسانی ذہن کو خدا کے بارے میں سوچنے میں مشغول ہونا چاہئے اور پھر تمام چھوٹی چھوٹی خواہشات خدا کو محسوس کرنے اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے کی شدید خواہش میں تبدیل ہو جائیں گی۔

جب دماغ خُدا سے سرگوشی کرتا ہے تو دل کی گہرائیوں سے پھوٹتی ہوئی سرگوشی۔

روح کی پکار کائناتی دل کو چھوئے گی، اور جواب آئے گا، اپنے ساتھ بڑی خوشی لائے گا۔

فکری سرگوشیاں قوتِ ارادی کو پروان چڑھاتی ہیں، جب تک کہ آپ کے پاس مطلوبہ مقصد حاصل کرنے کے لیے کافی طاقت نہ ہو۔

جب کسی شخص کا ذہن اور ارادہ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے تو ان پر لامحدود طاقت کا الزام عائد کیا جاتا ہے، تاکہ کسی چیز کے بارے میں سوچنا ہی اسے انجام دینے کے لیے کافی ہو جاتا ہے، کیونکہ الٰہی قانون ان لوگوں کے حق میں کام کرتا ہے جو اعلیٰ منشا کے مطابق ہیں۔

میری زندگی کی تمام قابل ذکر کامیابیاں ذہن کی طاقت کے ذریعہ خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں حاصل کی گئی ہیں جب الہی جنریٹر چل رہا ہے، میری خواہش کی ہر چیز بغیر کسی استثناء کے نتیجے میں آتی ہے، پہلے ایک غیر مرئی، آسمانی ڈیزائن کی شکل اختیار کرتی ہے اور پھر حقیقت میں ناقابلِ مزاحمت قوت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔

ترقی کا راز

ہم اپنے ہر تجربے کے ذریعے ترقی کرتے ہیں، جب تک ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم ان سے قیمتی سبق سیکھ سکتے ہیں ہر دکھ اور تکلیف کے لیے جس کا ہم تجربہ کرتے ہیں معنی اور مقصد ہوتا ہے۔

آزمائشوں کی سختی کے باوجود، وہ آگ کی مانند ہیں جو لوہے کو پگھلا دیتی ہے، اسے خوبصورت، مضبوط اور ورسٹائل فولاد میں بدلتی ہے، تجربے کے بھڑکتے شعلوں کے ذریعے ہم جو حکمت پیدا کرتے ہیں وہ واقعی قابل ذکر ہے زندگی ہمیں پاک کرتی ہے، ہماری بنیادی فطرت کو قیمتی عناصر میں تبدیل کرتی ہے، ہمیں روحوں کے ساتھ زندہ رہنے کی اجازت

دیتی ہے، جو کہ پاکیزہ اور پاکیزہ جیسی مضبوط روحوں کے ساتھ لچکدار، مشکلات اور مشکلات کے دباؤ میں توڑے بغیر جھکنے والا

جب ہم غصے سے بگڑے ہوئے چہرے دیکھتے ہیں، ظلم سے داغدار ہوتے ہیں، تو ان کا نظارہ ہمیں اپنی روحوں سے بدصورتی کو دور کرنے کے لیے تڑپتا ہے- ایک ایسی روح جو برے ارادوں اور گہری بیٹھی رنجشوں کے علاوہ کسی چیز سے اچھوتی نہیں ہے جو ہمارے اندر مبارک الہی شبیہ کو دھندلا دیتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے کاجل ایک آئینے ہے، دوسروں کو اپنے رویے پر قابو پانے اور اپنے رویے پر قابو پانے کی خواہش کو بہتر بنانا چاہیے۔ اپنے آپ کو، تاکہ ہم اپنے بے لگام جذبات کے مالک بنیں، نہ کہ ان کے غلام

مہربان الفاظ بہت ساری بیماریوں کے لئے ایک حیرت انگیز علاج ہیں، ایک طاقتور، تقریباً جادوئی، مقناطیسی قوت کے حامل ہیں جو اپنے بولنے والے کے لیے بے پناہ برکتیں اور خوشحالی لاتے ہیں جو لوگ آرام دہ اور نرم الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ان میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے ایک لطیف دھارے کو محسوس کرتے ہیں، ان کا سکون کی کثرت سے بھرا ہونا اس لیے ہوتا ہے کہ اس کا بہاؤ ہر وقت بلندی تک پہنچتا ہے، اور ہر وقت تک پہنچتا ہے۔ روحیں اس کے ساتھ ہم آہنگ ہوں تو وہ خوشی کے اس بہاؤ کو امن کی خواہش رکھنے والی روحوں تک پہنچا سکیں گے۔

ہر روز، ایک شخص اپنا چہرہ دیکھنے کے لیے آئینے میں اس لیے دیکھتا ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے اپنی بہترین کارکردگیۓ دکھانا چاہتے ہیں، تو کیا ان کے لیے یہ زیادہ ضروری ہے کہ وہ روزانہ اپنے ساتھ کھڑے ہوں اور اندرونی تجزیہ کے آئینے میں جھانک کر یہ دریافت کریں کہ چمکتی ہوئی سطح کے نیچے کیا ہے! کیونکہ ہر چیز جو ظاہری طور پر پرکشش ہے وہ باطن سے اپنی رغبت حاصل کرتی ہے اور روح کے پاکیزہ آئینے کو کوئی چیز داغدار نہیں کرتی جیسے غصہ، ناراضگی، حسد اور نفرت جیسی نفسیاتی بگاڑ جو بھی ان مرکبات سے خود کو آزاد کرنے کی کوشش کرے گا، روح کی فطرت سے اجنبی ہے، وہ باطنی حسن کی روشنیۓ کو اندر سے روشن کر دے گا۔

تجزیہ کے ذریعہ، ہم دریافت کرتے ہیں کہ انسانی مسائل تین گنا ہیں: کچھ مسائل اور عارضے ہیں جو انسانی جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں، دوسرے جو دماغ پر حملہ آور ہوتے ہیں، اور تیسرا طبقہ جو روح کے راستوں کو روکتا ہے۔

بیماری، بڑھاپا اور موت وہ مشکلات اور رکاوٹیں ہیں جن کا جسم کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نفسیاتی بیماریاں، تاہم، اداسی، خوف، غصہ، دبی ہوئی خواہشات، ناراضگی، نفرت، جذباتی جنون، بخار سے بھرے اعصابی اشتعال اور نفسیاتی کینسر کے ذریعے دماغ پر حملہ آور ہو جاتا ہے، جو انسان کو سب سے زیادہ خطرناک ذہنی بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جہالت جس سے تمام بیماریاں جنم لیتی ہیں اور پھیلتی ہیں۔

دنیا میں برائی سے زیادہ اچھائی ہے۔

جب شکوک و شبہات جنم لیں تو ہمیں عظیم لوگوں کی زندگیوں کو یاد رکھنا چاہیے یہ درست ہے کہ ہم انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی غیر معمولی طاقتیں عطا کی ہیں جن کا استعمال ہم کم ہی کرتے ہیں تو بڑھاپے، بیماری اور غم کے خوف سے کیوں کانپتے ہیں؟ ہمیں اپنے جسم کی دیکھ بھال کے لیے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کرنا چاہیے، لیکن ہمیں خوف کے آگے نہیں جھکنا چاہیے اور نہ ہی جہالت کے انبار تلے دفن ہونا چاہیے۔

جسم مکمل انسان نہیں ہے۔

اس دنیا میں اچھائی برائی پر غالب ہے کیونکہ اللہ ہی آخری طاقت ہے لیکن جب ہم پر برائی آتی ہے تو ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے پاس اس پر قابو پانے یا اس کی گرفت سے بچنے کی طاقت نہیں ہے۔

برائی کے طوفان ضرور آتے ہیں، لیکن ہم ان کے اثرات پر قابو پا کر ان سے اوپر اٹھ سکتے ہیں۔

ہمیں زندگی اس کے ذریعے تباہ ہونے کے لیے نہیں دی گئی بلکہ ہم میں ابدیت کا شعور پیدا کرنے کے لیے دی گئی ہے اور ہمیں اس سچائی کو یاد رکھنا چاہیے۔

سوچ کی آزادی کے بغیر، کوئی بھی خالص، بے ساختہ اور فطری انداز میں اپنا اظہار نہیں کر سکتا۔ یاد رکھیں کہ آپ بنیادی طور پر آزاد ہیں، مرضی کی طاقت ہمیشہ آزاد ہوتی ہے۔

اگر آپ اپنی قوتِ ارادی کو درست طریقے سے استعمال کریں گے تو یہ آپ کے لیے اچھے کرم پیدا کرے گا، لیکن زیادہ تر لوگ تبدیلی نہیں لانا چاہتے اور کوشش نہیں کرنا چاہتے، اس لیے وہ مشکلات کا سامنا کرتے

ہوئے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور چیلنجز کا سامنا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

جو چاہے وہ کرنا آزادی نہیں کیونکہ انسان اپنی خواہشات کے پابند ہیں اس لیے ان کے اعمال کو ہرگز آزادی نہیں کہا جا سکتا ہے۔ حقیقی آزادی کا مطلب ہے کہ ہر کام حکمت کے ساتھ اپنی مرضی سے کرنا انسان اپنے ماضی کے اعمال کے نتائج کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ جو لازماً ان کی پیروی کرے گا، اگر وہ اپنی مرضی کو فعال کر کے اسے اچھے اور فائدہ مند کاموں کے لیے استعمال کرے گا تو آپ کی کمزور قوتیں آپ کی کمزور قوتوں اور قوتوں کو غلط ثابت کریں گی۔ اور آپ کے اچھے اعمال کے نتیجے میں پیدا ہونے والی عادات کو تقویت ملے گی۔

ہم مسلسل اس چیز کی خواہش کرتے ہیں جس کی ہمیں کمی ہے اور جو ضروری نہیں ہیں ان سے وابستہ ہو جاتے ہیں جب کوئی چیز ہمارے پاس آجاتی ہے تو ہم عارضی طور پر اپنی آزادی کھو دیتے ہیں جس طرح مشرقی لوگ قدیم رسم و رواج کے غلام ہیں اسی طرح مغرب والے بھی جدید کے غلام ہیں ہم اپنی تقدیر خود بناتے ہیں اور اس کے پابند ہو جاتے ہیں۔

ایک بچہ برے گھرانے میں کیوں پیدا ہوتا ہے جبکہ دوسرا اچھے گھرانے میں پیدا ہوتا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے ماضی میں (پچھلی زندگی میں) ایک خاص طریقے سے زندگی گزارنے کے لیے اپنی آزادی کا استعمال کیا اور اس طرح اس زندگی میں ان حالات کو اپنے اوپر لے آیا۔

خدا کے بغیر کوئی حقیقی آزادی نہیں ہے ہمیں اس کے بارے میں مسلسل سوچنا چاہئے جو بھی ہمارے خدشات اور خیالات ہوں، خدا کو ہمارے دلوں میں سب سے پہلے جگہ پر قبضہ کرنا چاہئے، اور جب ہم واقعی اس کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں، تو ہمیں اس کی الہی مدد سے، کسی بھی وقت، ہمیں پورا کرنے کی صلاحیت دی جائے گی۔

شاگرد کے لیے نصیحت

طالب علموں میں سے ایک نے استاد پرمھانسا سے کہا کہ وہ اسے خود کو بہتر بنانے کے لیے کچھ مشورہ دیں، اس نے کہا: اگر آپ پیار کرنا چاہتے ہیں تو دوسروں سے پیار کریں جنہیں آپ کی محبت کی ضرورت ہے۔

اور اگر آپ دوسروں سے توقع رکھتے ہیں تو ان کے وفادار اور وفادار رہیں تاکہ وہ آپ کے ساتھ سچے ہوں۔

اگر آپ دوسروں کو بدنیتی اور چالاکی سے کام کرنے سے روکنا چاہتے ہیں تو اپنے خیالات میں دھوکہ دہی کو نہ جانے دیں اور ایسا کام نہ کریں جس سے دوسروں کو نقصان پہنچے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے آپ کے ساتھ ہمدردی کریں تو ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا شروع کریں، خاص طور پر اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے آپ کا احترام کریں تو آپ کو جوان اور بوڑھے دونوں کا احترام کرنا چاہیے۔

اگر آپ دوسروں سے امن چاہتے ہیں تو آپ کو ہم آہنگی کی زندگی گزارنی چاہیے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ مذہبی ہوں، فطرت میں روحانی بنیں اور دوسروں کو محسوس کریں کہ آپ ایک اچھے رول ماڈل ہیں اور وہ آپ پر بھروسہ کر سکتے ہیں اور آپ پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔

مختصر یہ کہ ہر وہ چیز جو آپ دوسروں کو دکھانا چاہتے ہیں ان میں سے ایک اچھی خوبی یہ ہے کہ اسے پہلے اپنی زندگی میں ظاہر کریں، اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ آپ کے ساتھ اسی طرح کا ردعمل ظاہر کریں گے۔

اگر آپ اپنی زندگی کے ان شعبوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں جن میں حوصلہ شکنی یا احساس کمتری پیدا کیے بغیر بہتری کی ضرورت ہے، اور اگر آپ مسلسل اپنے کردار کو نکھارنے پر کام کرتے ہیں، تو آپ اس پر جو وقت صرف کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ نتیجہ خیز ہو گا، اگر آپ اس خواہش میں ضائع کرتے ہیں کہ دوسرے خود کو بہتر بنائیں گے تو آپ کی مثبت مثال اور درست رویہ آپ کی خواہشات، غصے اور الفاظ سے زیادہ دوسروں کو بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔

اے رب، تو ہی تمام بھلائیوں کا سرچشمہ اور تمام طاقتوں کا ماخذ ہے، ہمیں برکت دے تاکہ ہم اپنی صحت، اپنی فکری امنگوں، اور اپنے روحانی اظہار میں تیری نعمتیں ہم پر ظاہر کر سکیں، تو ستاروں میں چمک، ایٹموں میں توانائی، دلوں میں نرمی، اور سچائی میں خوبصورتی

ہے، ہمیں اپنی اعلیٰ طاقت اور اپنی بے پایاں قدرت سے بھرنے میں ہماری مدد فرما،

اے رب، ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ تو صحت کا چشمہ، زندگی کا سمندر، اور تمام فہم و معرفت کا سرچشمہ ہے، ہمیں جہالت اور اس کے اثرات، خوف اور پریشانیوں سے نجات دے، اور تیری حکمت کے سیلاب کو ہماری زندگیوں کے تمام ملبے اور ملبے کو بہا لے جائے۔

اے خُداوند، وہ پردے جو تیرے چہرے کو ہم سے چھپاتے ہیں، اُن پردے پھاڑ دے، آئیے ہم تجھے ایک ایسی روشنی کے طور پر دیکھیں، جیسے ہماری زندگی کے افق پر ان گنت سورج ہیں، آئیے ہم تجھے ایک ایسی تجدید طاقت کے طور پر محسوس کریں جو ہمارے خیالات کو تحریک دیتی ہے، ہماری روحوں کی پرورش کرتی ہے، ہمارے جسم کو برقرار رکھتی ہے، اور ہمارے خوابوں کو پورا کرتی ہے۔

آمین

اکثر لوگ نہیں جانتے کیوں کہ اس زمین پر اپنے وجود سے ہی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ زندگی کا مقصد خواہشات کی تکمیل ہے ضروریات زندگی کا حصول لذت اور انسانی محبت کا حصول اور بالآخر آخری داعی کے سامنے ہتھیار ڈال دینا۔

لوگ اپنی زندگی کا آغاز پروگرامرز کے ساتھ مخصوص جھکاؤ اور خواہشات کے ساتھ کرتے ہیں جو ماضی میں پوری نہیں ہوئی تھیں اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کے پاس کیا تھوڑی سی آزادی باقی رہ جائے گی - دوسروں کی خواہشات اور اعمال کی نقل کرتے ہوئے، اگر وہ تاجروں کے ساتھ رفاقت کرتے ہیں تو وہ ان جیسا بننا چاہتے ہیں، اور اگر وہ فنکاروں سے رفاقت کرتے ہیں تو فن ان کے لیے سب کچھ بن جاتا ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم اس دنیا میں عملی بنیں اس نے ہمیں بھوک دی ہے جس کو پورا کرنے کے لیے ہم سے محنت کرنا پڑتی ہے، لیکن صرف خوراک، رہائش، پیسے اور مال کی تلاش کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی خوشی کا ذریعہ بھول جاتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ ہمیں اپنی ضروریات کو حاصل کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے اور اپنے جائز مقاصد کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہیے، لیکن سب سے پہلے، ہمیں اپنے دلوں کو اللہ کے لیے کھولنا چاہیے اور جو کچھ ہم کرتے ہیں اس میں اس کی رہنمائی اور رضامندی حاصل کرنا چاہیے، تب

ہم زندگی کے مکتب میں ضرور کامیاب ہوں گے، کیونکہ ہمیں سپریم مینیجر اور فراہم کنندہ سے ہماری ہدایت ملے گی جو جانتا ہے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے اور ہمارے لیے کیا بہتر ہے، اس لیے ہمیں اس کی جگہ پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اس پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

استاد پرمہنس کے لیکچرز سے

جب روح کی باطنی مسرت کو قلیل حسی لذتوں کی ایک موٹی تہہ سے دھندلا کر دیا جاتا ہے تو روح کی سنہری چمک مدھم ہو جاتی ہے اور روح کی شفاف قوتیں مادے کی کثافت کے پیچھے چھپ جاتی ہیں جب کسی کا ذہن حسد اور حسد کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور خوف کے بادلوں میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے، خوف اور پریشانی کے بادلوں میں ڈوب جاتا ہے، مایوس ہو جاتا ہے۔ محبت، امن، اور ہم آہنگی کی طرف ایک ہی توجہ مرکوز کرتا ہے، ایک گہری خوشی کا تجربہ کرتا ہے

روح اس وقت خوشی محسوس کرتی ہے جب وہ جسمانی خواہشات اور مصائب سے مل کر روح کی شفاف خوبیوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے، جو عظیم لذتوں سے بھری ہوتی ہے۔

اگر روح موٹے موٹے دنیوی لذتوں میں پوری طرح غرق ہو جائے تو وہ اعلیٰ خوشیوں کے حصول سے بے نیاز ہو جاتی ہے اور روحانی لذتوں کا تجربہ کرنے سے قاصر ہو جاتی ہے، بہت سے لوگ یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ مادی لذتوں کو ترک کرنا اس دنیا میں تقریباً ناممکن ہے یا ایسے لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے جن کے خیالات صرف اور صرف مادّی کے گرد گھومتے ہیں، لیکن اوسطاً انسان کو مادی چیزوں کے گرد گھومنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سکون اور سکون حاصل کرنے کے لیے پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف پیچھے ہٹ جائیں بلکہ انہیں اس دنیا میں رہنا چاہیے کہ اس کے طاقتور دھاروں نے انہیں بہا نہ دیا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس زندگی کی ہنگامہ خیز لہروں سے مغلوب ہو جائیں۔

انسان کو اپنے اردگرد کے ماحول کے بارے میں منفی نہیں ہونا چاہیے، اور ساتھ ہی اسے مادیت پرستی کو اپنی بصارت کو اندھا نہیں ہونے دینا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی روحانی فطرت سے رابطہ کھو بیٹھے اور وہ نعمتوں کی خوشیوں کو چکھنے اور آسمانی روشنیوں کا مشاہدہ کرنے سے قاصر ہو جائے۔

زندگی اپنے جوہر، اجزاء اور اہداف کے ساتھ ایک مشکل معمہ ہے جسے سمجھنا مشکل ہے لیکن اسے حل کرنا ناممکن نہیں اور اپنی ترقی پسند سوچ سے ہم اس کے کچھ رازوں کو ہر روز حل کرتے ہیں۔

اس دور میں عین سائنسی اصولوں پر مبنی آلات یقیناً متاثر کن ہیں، اور سائنس جو دریافتیں کرتی ہیں وہ ہمیں زندگی کو بہتر بنانے کے طریقوں کے بارے میں ایک واضح نظریہ دیتی ہیں لیکن ہمارے پاس موجود تمام آلات، ایجادات اور حکمت عملیوں کے باوجود ہم اب بھی قسمت کے ہاتھوں میں کٹھ پتلیوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں، اور قدرت کے کنٹرول سے آگے کا راستہ اب بھی طویل ہے۔

یقیناً قدرت کے رحم و کرم پر جینا آزادی نہیں ہے جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم سیلاب، سمندری طوفان یا زلزلے کا شکار ہیں، یا جب واقعات ہم سے چھین لیتے ہیں - بغیر منطقی وجہ کے - ہمارے دلوں کے قریب ہمارے پیارے، تب بھی ہمیں احساس نہیں ہوتا کہ ہم بہت سی کامیابیوں پر قابو نہیں پا سکے ہیں منفی حالات زندگی کو جیسا کہ ہم چاہتے ہیں بنانے کی ہماری تمام تر کوششوں کے باوجود، کچھ حالات ہمیشہ اس زمینی مرحلے پر ظاہر ہوں گے، اور ایسے واقعات جن کے بارے میں ہم بہت کم جانتے ہیں، اپنی رائے سے مکمل آزاد ہو کر کام کرنا اور کچھ بہتری لانا ہے۔

ہم گندم اگاتے ہیں اور آٹا بناتے ہیں لیکن پہلا بیج کس نے بنایا؟ ہم آٹے سے بنی روٹی کھاتے ہیں لیکن ہمارے جسم کو یہ ہضم کرنے کی صلاحیت کس نے دی؟ اور خوراک کو غذائیت میں کیسے تبدیل کیا جائے؟

زندگی کے ہر گوشے میں ایک ناگزیر الٰہی ہاتھ دکھائی دیتا ہے جس کے بغیر ہم اپنے معاملات کو نہیں چلا سکتے اور تمام تر یقین کے ساتھ ہم نہیں جانتے کہ دل کب کام کرنا بند کر دے گا اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ خدائی طاقت پر بھروسہ اور اپنے اعلیٰ نفس پر بھروسہ کرنا، اس قادر مطلق سے نکل کر جس کے بعد ہم نمونے ہیں۔

ہمیں غرور سے پاک ایمان کا مالک ہونا چاہیے اور زندگی کی راہوں پر اعتماد کے ساتھ چلنا چاہیے۔

گھبراہٹ اور کانپنے کے بغیر، اور تکلیف اور قید کے بغیر

الرجی سے نمٹنا

حساسیت پر قابو پانا ایک نازک فن ہے، اور ایک متوازن اور اچھی شخصیت کی نشوونما کے لیے اپنے ردِ عمل کی تیز رفتاری کو کنٹرول کرنا ضروری ہے۔

حساسیت غلط فہمی، احساس کمتری، بڑھے ہوئے فخر، اور مبالغہ آمیز انا سے پیدا ہوتی ہے۔

جب کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ اس کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو یہ خیال اس کے دماغ میں جڑ پکڑتا ہے، اس کے اعصاب کو ابھارتا ہے، جو پھر تناؤ اور باغی ہو جاتا ہے، زخمی جذبات کی وجہ سے ان کے دل میں غصہ بھڑک اٹھتا ہے، تاہم کچھ لوگ اپنے جذبات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اس لیے ان کے اندر شدید غصے کے باوجود ان کی ظاہری علامات ظاہر نہیں ہوتیں، دوسرے لوگ اپنے غصے کا اظہار آنکھوں اور غصے کے ذریعے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ اور تیز، کوڈ شدہ زبانی جوابات کے ذریعے

ضرورت سے زیادہ جذباتیت کے سنگین نتائج ہوتے ہیں۔ یہ صورتحال کو پیچیدہ بناتا ہے اور ایک ناپسندیدہ عدم استحکام پیدا کرتا ہے جو دوسروں کو منفی طور پر متاثر کرتا ہے۔

ضبط نفس اور تحمل سے کام لینے کی کوشش کی جانی چاہیے، افہام و تفہیم اور ہم آہنگی کی فضا کو فروغ دینا چاہیے جو کشیدگی کے بجائے امن کو فروغ دے اور تناؤ کے دھوئیں کو دور کرے جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اپنی قسمت کے مالک ہوں گے اور انہیں اپنے اردگرد کے لوگ تعریف اور احترام سے نوازیں گے۔

حد سے زیادہ حساسیت ایک خاصیت ہے جو زیادہ تر لوگوں میں مشترک ہے، اور جب یہ غیر معقول جذبات بھڑک اٹھتے ہیں، تو یہ بصیرت کو اندھا کر دیتا ہے اور حکمت کی آنکھوں پر بادل چھا جاتا ہے، اس سے بھی بدتر، حد سے زیادہ حساس شخص کو یقین ہوتا ہے کہ وہ سوچ، احساس اور کام کر رہے ہیں، جب کہ حقیقت میں ان کا طرز عمل بالکل غلط ہو سکتا ہے!

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ جب تنقید کی جائے تو انہیں خود پر ترس آنا چاہیے، اور یہ خود ترسی انہیں کچھ راحت فراہم کرتی ہے لیکن منشیات کے عادی افراد کی طرح، وہ جتنا زیادہ لیتے ہیں، ان کی لت اتنی ہی مضبوط ہوتی جاتی ہے۔

ایک انتہائی حساس شخص کو اکثر غیرضروری طور پر تکلیف ہوتی ہے، زیادہ تر اکثر، کوئی بھی ان کی پریشانی کی وجہ یا ان کی شکایت کی نوعیت کو نہیں جانتا، جس کی وجہ سے ان کی خود ساختہ تنہائی میں پریشانی میں اضافہ ہوتا ہے، سمجھی جانے والی توہین یا تنقید پر خاموشی سے رہنے سے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا ہے، اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ اس طرح کے خود ساختہ اعتراضات کی بنیادی وجوہات کو حل کیا جائے۔

اس قسم کی غیر صحت بخش الرجی کے سنگین نتائج ہوتے ہیں یہ دل کو آگ کی طرح بھسم کر دیتا ہے اور سکون کے بافتوں کو تباہ کر دیتا ہے اس لیے اسے سمجھداری، منطقی اور پختہ ارادے کے ساتھ نمٹا جانا چاہیے۔

***

میں ہر ایک کی خدمت کرنے کے لیے سخت محنت کرتا ہوں، لیکن جب میں غور و فکر کے لیے اپنی تنہائی میں پیچھے ہٹتا ہوں، تو میں کسی کو اپنے غور و فکر میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دیتا، دیگر معاملات انتظار کر سکتے ہیں، لیکن خدا کے ساتھ میری روزانہ ملاقات کو نظرانداز یا نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔

کوئی بھی اقدام کرنے سے پہلے توقف کریں اور احتیاط سے غور کریں کہ اس کے نتائج اور آپ کے دماغ، جسم اور روح پر اثرات اور مجبوری کے تحت چلنے والے اعمال آزادی نہیں ہیں، کیونکہ ہم آہنگی اور ترقی کے قوانین کے خلاف اعمال فرد کو محدود کر دیں گے، اس کے برعکس، عقلمندی سے منظور شدہ اور ضمیر کے مطابق اعمال صالح اور آزادی لاتے ہیں۔

جب آپ کچھ اچھا کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں، یا کسی برے کام سے باز رہنے کا فیصلہ کرتے ہیں، اور آپ اس فیصلے پر قائم رہتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں، تو جان لیں کہ آزادی میں آپ کا حصہ بہت زیادہ ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم انتخاب کی اس آزادی کو استعمال کریں جو ہمیں اس کی تلاش اور اسے تلاش کرنے کے لیے دی گئی ہے، لیکن وہ خود کو ہم پر مسلط نہیں کرنا چاہتا

خدا کا قرب حاصل کرنے اور اسے جاننے کی خواہش اپنے آپ نہیں آتی بلکہ اسے متحرک اور پروان چڑھانا چاہیے اس خواہش کے بغیر زندگی کی کوئی قیمت اور ذائقہ نہیں ہے۔

آپ کی روحانی بصیرت کو آپ کی سوچ کی رہنمائی کرنے دیں اور آپ جہاں بھی جائیں گے کامیابی آپ کا پیچھا کرے گی۔

میں اپنی آواز، اپنے ہاتھ، پاؤں، اپنا دل، اپنا جسم، اپنے جذبات، اپنی مرضی اور سب کچھ خدا کے لیے وقف کرتا ہوں۔

محبت وہ روحانی ہتھیار ہے جو تمام جنگوں کو ختم کرتا ہے۔

اس زمین سے پرے لامحدود دنیایں ہیں جہاں ہم دوبارہ ان لوگوں سے ملیں گے جن کے بارے میں ہمارا خیال تھا کہ وہ ہمیں ہمیشہ کے لیے چھوڑ چکے ہیں۔

یہ دنیوی زندگی بدلتی رہنے والی ہے دکھ وہموں کے پیچھے دکھ وہموں کے پیچھے ہے یہ سراب جو ہمارے شعور کے صحرا پر نمودار ہوتا ہے اسے ختم ہونا چاہیے اور ہمیں مادے کے گھنے پردوں کے نیچے سے اپنی حقیقی ذات کو بیدار کرنا چاہیے۔

اپنی امیدیں اس زندگی پر قائم کرنے کی کوشش نہ کریں، آپ کی ضمانت کہاں ہے؟ آپ تب ہی محفوظ ہیں جب آپ خدا کے علم میں پناہ لیتے ہیں۔

روح کا جوہر مٹی کے نیچے دفن قدیم سونے کی مانند ہے جب سونے سے مٹی کو نکال کر غور و فکر کے پانی سے دھویا جاتا ہے تو وہ مکمل پاکیزگی اور صراحت کے ساتھ نئے سرے سے چمک اٹھتا ہے۔

اے رب، ہم دیکھیں کہ کیا اچھا ہے، اچھے خیالات سوچیں، اور اچھے کردار والوں کے ساتھ جوڑیں، ہمیں تیرے بارے میں سوچنے اور تجھے غور کرنے میں مدد دے، اے وہ جو تمام راستبازیوں کا سرچشمہ اور تمام بھلائیوں کی اصل ہے۔

کمزوری سے آزادی

کمزوری پر قابو پانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا جائے۔ ورنہ کمزوری کا خیال آپ کے شعور پر حاوی ہو

جائے گا اور آپ کے باطن پر حاوی ہو جائے گا جب ہم اپنے اندر روشنی لائیں گے تو اندھیرا ایسے غائب ہو جائے گا جیسے کبھی وجود ہی نہیں تھا۔

یہ خیال مجھے حیرت انگیز ترغیب دیتا ہے۔

جب ہزاروں سالوں سے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی غار میں روشنی ڈالی جاتی ہے تو اندھیرا فوراً ختم ہو جاتا ہے اسی طرح جب ہم خدا کے نور کو اپنے شعور میں داخل ہونے دیتے ہیں تو کمزوریاں اور خامیاں ختم ہو جاتی ہیں اور جہالت کا اندھیرا باقی نہیں رہ سکتا یہی وہ فلسفہ ہے جس پر ہمیں جینا چاہیے۔

تاخیر بیکار ہے زندگی کا پہیہ کبھی گھومنا نہیں روکتا اور ہماری زندگی کے دن تیزی سے گزر جاتے ہیں ہر لمحہ جس لمحے ہم سوچتے ہیں اور سمجھداری سے کام لیتے ہیں وہ ہماری خوشیوں میں ایک کامیاب اور منافع بخش سرمایہ ہے۔

بہت سے لوگ اپنی پوری زندگی پیسے، جنس اور شہرت کے بارے میں سوچتے ہوئے گزار دیتے ہیں، اور شاذ و نادر ہی ان ضروری چیزوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جو انہیں ذہنی سکون فراہم کرتی ہیں اور ان کی بیداری کو اعلیٰ سطحوں تک پہنچاتی ہیں۔

انسان کا کردار کتنا ہی شائستہ کیوں نہ ہو، وہ خدا کی نظر میں کامیاب سمجھا جاتا ہے اگر وہ اپنے وقت کو سمجھداری سے گزارنا اور اپنے خیالات کو صحیح سمت میں چلانا جانتا ہو۔

جب کسی شخص پر خدا کا نور چمکتا ہے تو اسے محسوس نہیں ہوتا کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہے کیونکہ خوشی جو اسے چھا جاتی ہے وہ اس کے تمام خوابوں کو پورا کرتی ہے اور اسے یہ احساس دلاتی ہے کہ وہ اس زندگی میں امیروں میں سب سے زیادہ امیر اور خوش رہنے والوں میں سب سے زیادہ خوش ہے۔

روشنی کی سرنگ

جن کی روحانی بیداری روشن خیالوں، نیک اعمال، حسن سلوک اور گہرے غور و فکر سے بیدار ہوتی ہے وہ روحانی آنکھ کے ذریعے روانگی کے آخری لمحے میں جسم سے ان کی رخصتی کو محسوس کر سکتے ہیں، اپنے زمینی سفر کے دوران، یوگی مادے اور روح کے درمیان کی سرحد پر روحانی آنکھ کی سرنگ کو دیکھنے کی مشق کرتے ہیں، اور وہ اس لمحے زمین اور

اس دنیا کو چھوڑ کر اس دنیا میں داخل ہو سکتے ہیں۔ روشنی، خوشی، امن، اور مکمل آزادیٔ کا خدا کا لامحدود دائرہ

{روشنی پر روشنیٔ}

جسم کا چراغ [روحانی] آنکھ ہے۔

اگر آپ کی آنکھ اکیلی ہے۔

تب آپ کا سارا جسم نور سے بھر جائے گا۔

{اور روشنی اندھیرے میں چمکتی ہے اور اندھیرے نے اسے جانا نہیں}

پرہیزگاری کا مطلب ہے دوسروں کے دکھوں کو محسوس کرنا، ان کے قریب جانا، ان سے بات چیت کرنا، ان کی بدقسمتی میں ان کو تسلی دینے کی مخلصانہ کوشش کرنا، ان کی خوشی میں خوش ہونا، اور ان سے خوف، ضرورت اور پریشانی کے تماشے کو دور رکھنے کی پوری کوشش کرنا۔

جو شخص پرہیزگاری کا جذبہ رکھتا ہے وہ محدود حساب اور توقعات کے مطابق کام نہیں کرتا بلکہ اپنی بصیرت اور درست فیصلے کا استعمال کرتا ہے اور اپنی اور دوسروں کی مدد کے لیے آگے بڑھتا ہے، جو کامیابی اسے حاصل ہوتی ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اگر وہ ایک یا کئی بار ناکام ہو جائے تو وہ حوصلہ شکنی نہیں کرتا، بلکہ مزید پرعزم ہو جاتا ہے، اپنی کوششوں کو دوگنا کرتا ہے، نئی سوچ کو دہراتا ہے، روشنیٔ کی کوشش کرتا ہے اور نئی سوچ کو دہراتا ہے۔ اور خدا سے مدد طلب کرتا ہے جب تک کہ وہ اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لے اور اپنے عظیم مقصد تک نہ پہنچ جائے۔

جو دوسروں کو خوش کرنے کے لیے کام کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ایک نفسیاتی سکون کے اندرونی احساس کے ساتھ خوش کرتا ہے اور اگر وہ ان لوگوں کی خاطر کچھ کھو دیتا ہے جن کی وہ مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے تو وہ اسے نقصان نہیں سمجھتا کیونکہ اس کے بدلے میں اسے خدا کی خوشنودی اور ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے وہ انسانیت کے میدانوں میں محبت کرنے، کام کرنے، دینے اور نیکی اور امن کے بیج بونے کے لیے جیتا ہے۔

جو شخص اپنے خیالات اور احساسات میں اپنی ذاتی دنیا سے آگے بڑھتا ہے اس کے شعور کو وسعت دیتا ہے، اس کی ہمدردی میں اضافہ ہوتا ہے،

اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ دنیا اس کا گھر ہے اور انسانیت اس کا کنبہ ہے اسے احساس ہوتا ہے کہ اس زمین پر اس کے وجود کا مقصد دوسروں کی اصلاح کرنے سے پہلے اپنی اصلاح کرنا ہے، کیونکہ جو شخص اپنی اصلاح کرتا ہے وہ اپنی زندگی کی مثال کے ذریعے اپنی اصلاح کرنے میں دوسروں کی مدد کرتا ہے اور اس کے اعمال کا اثر دوسروں پر گہرا اثر ہوتا ہے۔

شارٹ اسٹاپس

اخلاص کی چمک:

کچھ لوگ مسکرا کر اپنی مشکلات سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن اس قسم کے فرار کے لیے خالص ضمیر کی ضرورت ہوتی ہے، منافقت اور فریب سے پاک، جب کوئی شخص اپنے اور دوسروں کے ساتھ ایمانداری سے پیش آتا ہے، اور شرافت اور دیانت سے کام کرتا ہے، تو اس کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں، اور ان سے ایک انوکھی چمک نکلتی ہے، جو کہ خلوص کی بے نظیر چمک ہے۔

ایمانداری:

کچھ لوگ ایمانداری کے نام پر بہت سی باتیں کہتے ہیں، لیکن آپ ہر چیز کے بارے میں سب سے بات نہیں کر سکتے جب آپ نصیحت اور رہنمائی کرتے ہیں تو کچھ لوگ آپ کی بات کو غلط سمجھتے ہیں اور آپ کی باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ ایک ضائع شدہ کوشش ہے اور ناقابلِ تعریف کوشش ہے ایسے معاملات میں خاموشی سنہری ہے، لیکن غلط کاموں پر خاموش رہنے کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے۔

خود ہم آہنگی:

خود ہم آہنگی واقعی حیرت انگیز ہے زیادہ تر لوگ جانتے ہیں کہ دوسروں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا کتنا مشکل ہے، لیکن کیا آپ نے کبھی اپنے آپ سے ہم آہنگ ہونے کے بارے میں سوچا ہے؟ یہ ناقابل یقین حد تک مشکل ہے، پھر بھی ممکن ہے اگر آپ اپنا تجزیہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ مسلسل اپنے آپ سے متصادم رہتے ہیں اگر آپ خود سے محبت نہیں کرتے تو آپ کسی اور سے محبت نہیں کریں گے اور اگر کوئی شخص اپنے آپ سے ہم آہنگ نہیں ہے تو وہ دوسروں کے ساتھ ہم آہنگی کیسے رکھ سکتا ہے؟

دنیا کے ساتھ ہم آہنگی کے لیے خود ہم آہنگی ضروری ہے اس لیے اپنے آپ کی قدر کرنا اور محبت کرنا ضروری ہے، کیونکہ آپ اس محبت کے مستحق ہیں کہ آپ کو اپنے آپ سے محبت کرنی چاہیے کیونکہ اللہ نے ہمیں پیدا کیا ہے اور ہمیں عظیم صلاحیتوں سے نوازا ہے، اس باطن سے محبت کرنا، یہ جوہر خوبیوں سے مالا مال ہے، اچھے اخلاق کی ترغیب دیتا ہے اور دماغ کو نجاست اور دل کی خرابیوں سے پاک کرتا ہے۔

ادبی کمپاس کیلیبریٹنگ:

کوئی اپنے ضمیر کو دھوکہ نہیں دے سکتا، غلط کام کو جواز بنا سکتا ہے، یا گمراہ کن رویے کے نتائج سے نہیں بچ سکتا، چاہے کسی کو کسی دوسرے سیارے کا سفر ہی کیوں نہ ہو، اس کے اعمال کے نتائج اس کے ساتھ ہوتے ہیں، اور انسان کو اپنا راستہ درست کرنا چاہیے اور اخلاقی کمپاس کو درست کرنا چاہیے تاکہ اس کی سوئی ہمیشہ درست سمت کی طرف اشارہ کرے۔

کچھ لوگ بدترین حالات میں رہتے ہیں اور پھر بھی اپنے آپ سے بہت ہم آہنگ ہوتے ہیں، جب کہ دوسروں کے پاس ہر موقع اور ہر وہ چیز ہوتی ہے جس کی انہیں ضرورت ہوتی ہے اور پھر بھی وہ اپنے آپ سے مسلسل ٹکراؤ میں رہتے ہیں ، اس لیے حالات کے بدلنے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے، اپنے آپ کو یہ باور کرائیں کہ آپ اپنے ماحول کے باوجود ٹھیک ہیں، جو آپ کی خواہش سے مختلف ہو سکتا ہے۔

جو خود کو حالات کے رحم و کرم پر رکھتا ہے وہ حالات کے بدلنے کا انتظار کرتا ہے اور اس کا انتظار طویل ہو جاتا ہے

کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی اٹھارہ زبانوں پر عبور رکھتا تھا، پھر بھی وہ اتنا غریب تھا کہ اس کے پاس پڑھنے کے لیے ایک چراغ نہیں تھا، اس لیے وہ ایک کونے میں جا کر سٹریٹ لائٹ کے نیچے بیٹھ کر پڑھتا تھا، واقعی قوتِ ارادی ذرائع پیدا کرتی ہے، مواقع پیدا کرتی ہے، امید تازہ کرتی ہے، کاموں کو پورا کرتی ہے اور خواہشات اور خوابوں کو پورا کرتی ہے۔

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں ان کے ساتھ حقیقی رابطہ ان کے ساتھ ذاتی رابطہ، ان کی تحریروں کے عکاس پڑھنے، یا ان کے بارے میں گہرے اور دوستانہ غور و فکر کے ذریعے کیا جا سکتا ہے یاد رکھنے کا اہم نکتہ یہ ان کے شعور کے مطابق ہے، جو خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

جب ہم اپنے شعور کو ان عظیم روحوں کے ساتھ جوڑتے ہیں جو خدا سے محبت کرتے ہیں، یہ ہم آہنگی آہستہ آہستہ ہماری زندگیوں کو انتہائی حیرت انگیز انداز میں بدل دیتی ہے۔ یہ ہم آہنگی خواہش کو غلام نہیں بناتی بلکہ اس کے دائرہ کار کو بڑھاتی ہے۔ اور اس کی طاقت کو مضبوط کرتی ہے۔ یہی فرق ہے۔ انا سے بھرے لوگوں کے ساتھ میل جول میں رہنا اور جو کچھ وہ حاصل کر سکتے ہیں اس میں مشغول ہونا، اور ہم آہنگی میں رہنا ان لوگوں کے درمیان ہے۔ جن کی محبت اور محبت میں خدا کی محبت اور تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی روحیں جو ان کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جب ہم اپنی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ہمیں دوسروں کی بھی ان کی ضرورت کے حصول میں مدد کرنی چاہیے اور زندگی میں آنے والی اچھی چیزوں کو کم خوش نصیبوں کے ساتھ بانٹنا چاہیے، ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم عالمی خاندان کا ایک لازمی حصہ ہیں اور ہم اس بڑے خاندان کے بغیر نہیں رہ سکتے۔

بڑھئیوں، موجدوں، کسانوں اور دوسروں کے بغیر زندگی کیسی ہوگی؟ دینے اور وصول کرنے اور خدمات کے تبادلے کے ذریعے، خدا چاہتا ہے کہ ہم دوسروں کے بارے میں سوچیں اور ان کے ساتھ ہمدردی کریں، یہ ایک سنگین غلطی ہے کہ دوسروں کا خیال کیے بغیر صرف اپنے لیے جینا بہت بڑی غلطی ہے۔ جب ہم اپنی خوشی کے بارے میں سوچتے ہیں، تو ہمیں دوسروں کی خوشی کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے، ہمیں عالمی خاندان کی بھلائی کے لیے اپنے پاس موجود سب کچھ دینے کی ضرورت نہیں ہے، جیسا کہ یہ ناممکن ہے، بلکہ ہمیں دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور ان کی مدد کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے بوجھ

کامیابی اور روح کی تسکین کے درمیان ایک رشتہ ہے، اس ماحول کے تناظر میں جس میں فرد رہتا ہے۔

حقیقی کامیابی راستبازی کے اصولوں سے مطابقت رکھنے والے طرز عمل کا نتیجہ ہے اور اس میں دوسروں کی خوشی اور بھلائی ذاتی اطمینان کا ایک لازمی حصہ ہے جو کوئی بھی اس اصول کو اپنی مادی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی زندگی میں لاگو کرتا ہے وہ کامیابی کی اس تعریف کو مکمل اور جامع پائے گا۔

لوگ زندگی میں اپنے مقاصد کے لحاظ سے کامیابی کے بارے میں مختلف طریقوں سے سوچتے ہیں کبھی کبھار، کچھ لوگ اسے چوری سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "وہ ایک کامیاب چور ہے!" یہ ظاہر کرتا ہے کہ تمام کامیابیاں مطلوبہ نہیں ہوتی ہیں۔ ہماری کامیابی کو دوسروں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔

کامیابی کے لیے ایک اور قابلیت ہم آہنگی اور مثبت نتائج لانا ہے، نہ صرف اپنے لیے، بلکہ ہمیں ان فوائد کو دوسروں کے ساتھ بھی بانٹنا چاہیے۔

مالی کامیابی حاصل کرنے کا مطلب صرف اس چیز سے لطف اندوز ہونا نہیں ہے جس کے ہم مستحق ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ دوسروں کو اپنے لیے بہتر زندگی بنانے میں مدد کرنے کی اخلاقی ذمہ داری ہو، ذہانت والا کوئی بھی شخص پیسے کما سکتا ہے، لیکن اگر ان کے دل میں محبت ہو، تو وہ اس رقم کو خود غرضی سے استعمال نہیں کر سکیں گے۔ اس کے بجائے، وہ دوسروں کے ساتھ جو کچھ ان کے پاس ہے اس کا اشتراک کریں گے۔

کنجوس اور کنجوس لوگوں کے ہاتھ میں پیسہ لعنت بن جاتا ہے، لیکن سخی ہاتھوں اور مہربان دل والوں کے لیے یہ نعمت اور تحفہ ہے۔

اچھی روحیں اچھی روحوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور ان کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

ہمیں اپنے پڑوسی سے اپنے جیسا پیار کرنا سیکھنا چاہیے اور یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اس زندگی میں مختصر وقت کے لیے ہیں، جس کے بعد ہم کسی دوسری دنیا میں چلے جاتے ہیں جس کی سطح اس زمینی قیام کے دوران ہماری سوچ کی سطح اور ہمارے اعمال کے معیار پر منحصر ہے۔

ہمارے حقیقی رشتے دار کون ہیں؟ عقلمند کے لیے ہر کوئی رشتے دار ہوتا ہے اور ہر ایک ایک "پڑوسی" ہوتا ہے، یقیناً عقلمند شخص سمجھ بوجھ رکھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اگرچہ سورج کوئلے اور ہیرے کے ٹکڑے پر اپنی روشنی چمکاتا ہے، لیکن کوئلے کے برعکس ہیرا روشنی کو حاصل کرنے اور منعکس کرنے کی انوکھی صلاحیت رکھتا ہے، جس کی سوچ کو ہیرے کے طور پر تلاش کرنا چاہیے اور ان کی صحبت کی تلاش کرنی چاہیے۔ مخلص دوستوں کو تلاش کرنے کے لیے وقت وقف کریں جو لوگ صاف ستھری اور دیانتداری کی زندگی گزارتے ہیں وہ ایسے دوستوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں جن کی صفات صفائی اور ایمانداری سے ہوتی

ہے، جب کہ جو لوگ بغیر فہم و فراست کے بنیادی جبلت کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں وہ انہی لوگوں کے دوستوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

اگر آپ اعلیٰ آدرشوں اور بلند و بالا اصولوں کی قدر کرتے ہیں تو ایسے لوگوں سے صحبت کرنے سے گریز کریں جو ان نظریات اور اصولوں پر یقین نہیں رکھتے اور جو خیالات کو الجھاتے ہیں اور مزاج میں خلل ڈالتے ہیں، تاکہ ان کی کمپن آپ کے وائبریشن لیول کو کم نہ کریں اسی کے ساتھ ہی، کسی کو بھی اپنے دائرہ محبت سے خارج نہ کریں۔

اس کے علاوہ ایک شخص کو نہ صرف پیار دینا چاہیے بلکہ صلح بھی کرنی چاہیے، تاکہ وہ جہاں بھی جائیں، ہم آہنگی اور سکون پیدا کریں، اپنے آس پاس کے لوگوں کو اپنی مہربان موجودگی سے تروتازہ کریں، کوئی بھی بدبودار بدبودار خستہ حالی کے قریب نہیں جانا چاہتا ہے- اظہارِ عذر، ہر کوئی اس سے گریز کرتا ہے، اسی طرح ایک گھبراہٹ، پرجوش، اور بحث کرنے والا شخص دوسروں کی طرح ناراض ہونا چاہتا ہے اور ہم اس سے ناراض ہونا چاہتے ہیں۔ دل کو خوش کرنے والی میٹھی خوشبو آئیے ہم جہاں بھی جائیں اور جہاں کہیں رہیں امن کی خوشبو اور نیکی کے جھونکے پھیلانے کی کوشش کریں

خدا کی بادشاہی بادلوں کے درمیان یا خلا میں کسی خاص جگہ پر نہیں ہے۔ یہ اندھیرے سے پرے ہے۔ جب ہم آنکھیں بند کرتے ہیں اور جب ہم مراقبہ کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو روح کی آنکھ ہمارے اندر کھل جاتی ہے، اور ہم ایک بابرکت روشنی دیکھتے ہیں اور جسم کے ہر خلیے میں مسرت محسوس کرتے ہیں، اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ پردہ ہٹا دیا گیا ہے اور خدا کی بادشاہی کا راز کھول دیا گیا ہے۔

خدا ایک ہمیشہ کی تجدید کرنے والی خوشی ہے، ایک ایسی خوشی جو ہمہ گیر ہے۔ ہمیں اس خوشی کے ساتھ محسوس کرنا چاہیے جو ہمارے اندر بسی ہوئی ہے اور لامحدودیت کو گھیرے ہوئے ہے۔

گھنے مادے کی کمپن کی حدود سے پرے لامحدود، ہمہ جہت شعور، اپنی تمام شان و شوکت، وسعت اور بے پایاں میں بیان سے باہر ہے، یہ آسمان کی بادشاہی ہے، ایک ابدی، لامتناہی، اور لامتناہی شعوری نعمت۔

جب روح کے ادراک میں وسعت آتی ہے، اور وہ ہر جگہ اپنی موجودگی کو محسوس کرتی ہے، تو وہ الہی روح کے ساتھ مل جاتی ہے۔

مطلق لامحدود کو جلال، افق پر تخت نشین، جہاں آسمان سمندر سے ملتا ہے۔ اور سپریم لامحدود کو جلال، ہمارے اندر سکون پر تخت نشین؛ کہ اندر لامحدود پر توجہ مرکوز کرنے سے، ہم اس کی لامحدود طاقت حاصل کر سکتے ہیں۔

کتابوں کے مطالعے سے یا لوگوں سے حاصل ہونے والا علم محدود علم ہے، جب کہ براہ راست خدا سے حاصل ہونہ والا علم حکمت کی قوت، یقین کی شان، دل کا سکون اور روح کو سکون بخشتا ہے۔

اے خُداوند، مجھے گہرے ارتکاز کے ساتھ دعا کرنا اور دلی آرزوؤں کے ساتھ مراقبہ کرنا سکھا اور میرے دل کو روزانہ تیری خالص محبت سے صاف کرنے دے۔

کرم کی پابندیوں سے آزاد ہونا

چاہے ذہنی ہو یا جسمانی، شعوری ہو یا لاشعوری، کسی شخص کی زندگی پر ایک خاص اثر ڈالتی ہے۔ ماضی کے اعمال نہ صرف وہ ہوتے ہیں جو دنوں، مہینوں یا سال پہلے کیے گئے ہوتے ہیں، بلکہ ماضی کی زندگیوں کے اعمال بھی ہوتے ہیں۔

تم مردہ تھے، اور اس نے تمہیں زندگی بخشی۔ پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اعمال کے اچھے اور برے اثرات اس کی موجودہ زندگی میں یہ نشانات لاشعور یا لاشعور میں محفوظ رہتے ہیں اور جو اثرات انسان پچھلے اوتاروں سے اٹھاتا ہے (یا اس کی روح اٹھاتا ہے) وہ لاشعور میں بیجوں کی طرح بے ہوش پڑے رہتے ہیں، صحیح حالات کے انتظار میں ہوتے ہیں اور ان کے اگنے اور نشوونما پانے کے لیے ایک مخصوص عمل اور عمل کے رد عمل میں توازن پیدا ہوتا ہے۔ وجہ اور اثر، بونا اور کاٹنا

ہر شخص اپنے خیالات اور عمل کے ذریعے اپنی تقدیر خود ترتیب دیتا ہے اور جو توانائیاں وہ اتارتا ہے، چاہے وہ عقلمندی سے ہو یا احمقانہ طور پر، لامحالہ اپنے نقطہ آغاز کے طور پر ان کی طرف لوٹتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے ایک دائرہ مکمل درستگی کے ساتھ مکمل ہوتا ہے۔ [سوال یہ ہے کہ] خواہش مند طالب کو اپنی مرضی کے خلاف، ناگزیر نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کے ماضی یا عمل کو کیا کہتے ہیں؟ جواب نہیں ہے۔ خدا قانون اور محبت ہے، اور جو طالب اس کی طرف مخلصانہ آرزو اور مکمل

ایمان کے ساتھ رجوع کرتا ہے، اپنے اعمال کو خدائی قانون کے مطابق کرتا ہے، اور خدا کی غیر مشروط محبت کا طالب ہوتا ہے، بلاشبہ اسے خدائی نعمت ملے گی جو بھاری بوجھ کو ہلکا کرتی ہے اور حالات کو بہتر کرتی ہے۔

خدا نے ہمیں اس سراب سے بھری دنیا میں رکھا ہے، اور وہ ہماری تکالیف اور آزمائشوں اور مصیبتوں کو جانتا ہے جو ہم برداشت کرتے ہیں انسان روحانی جہالت کے اندرونی اندھیروں کو گہرا کر دیتا ہے جب وہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈوب جانے اور اس کی گہرائیوں سے بچنے کے لیے بے بس سمجھتے ہیں، یہ ان کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنے آپ کو درست کرنے کی کوشش کریں، رحم کے لیے دل سے مدد اور ہمدردی تلاش کریں، رحم دل سے معافی مانگیں۔ رحم کرنے والا، اور بخشنے والا خدا

جب ہمیں خدا کے ساتھ اپنے قریبی تعلق کا احساس ہوتا ہے، تو کون سا کرم ہمیں باندھ سکتا ہے؟ کوئی آپ کو یہ باور نہ کرائے کہ آپ کی تکلیف اور مشکلات آپ کے کرما کا نتیجہ ہیں آپ کے جوہر میں روح کی حیثیت سے آپ کے پاس کوئی کرما نہیں ہے بلکہ آپ کو اپنے آپ سے اس حقیقت کا ادراک کرنا چاہیے کہ آپ زندگی کے جوہر، روشنی اور کائناتی قوتوں سے ایک ہیں اگر آپ کو اس حقیقت کا ادراک ہو جائے تو آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اللہ آپ کے لیے بہت سے مواقع فراہم کرے گا۔

اگر آپ اپنی زندگی کے گزرنے کے طریقے سے بے چین ہیں تو اپنی ذہنیت کو بدلیں اور اپنے حواس کو مثبت توانائی سے چارج کریں اور آپ خود فرق محسوس کریں گے۔

لوگوں کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی چیزوں پر ماتم کریں یا اپنے ناخوش حالات کو اس زندگی میں یا ماضی بعید میں کی گئی غلطیوں سے منسوب کریں، کیونکہ یہ روحانی کوتاہی کی ایک شکل ہے، انہیں عمل کرنا چاہیے اور زندگی کے باغ سے جڑی بوٹیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہیے، اور پھر سب سے میٹھے اور سب سے زیادہ متحرک پھول کھلیں گے اور سب سے زیادہ خوش ہونے والے پھل اس کی خوشنودی کے ساتھ ملیں گے۔

خدا کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے معاملات کو بہتر بنانے کے لئے اپنی مرضی کا استعمال نہ کریں اور خدا کا انتظار کریں کہ وہ ہماری طرف سے کسی کوشش کے بغیر ہمارے حالات

کو حل کرے گا، کیونکہ خدا ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ ہم یہ سیکھتے ہیں کہ اپنی مرضی کی رہنمائی کے لیے خدا کے پاس کیسے جانا ہے اور اپنی صحیح کوششوں کو برکت اور تقویت دینا ہے۔

ہر کوئی خُدا کے ساتھ ایک خاص تعلق قائم کر سکتا ہے اگر وہ جانتا ہے کہ کس طرح اپنے دل کو خُدا کے لیے کھولنا ہے اور اُس کی الٰہی موجودگی کی تمنا کرنا ہے، جو خوشی اور یقین لاتی ہے۔

جب ایک شخص کو خدا کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے، یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کے بغیر نہیں کر سکتے، تو وہ پائیں گے کہ خدا کسی نہ کسی طریقے سے جواب دیتا ہے لیکن اسے پہلے اس مضبوط احساس کو پیدا کرنا چاہیے، کیونکہ ردعمل بے ساختہ نہیں آئے گا۔

اگر ہم خدا کو اپنی زندگی میں پہلی جگہ نہیں دیں گے، تو ہماری شعوری حالت فکر مند اور الجھن کا شکار ہو جائے گی، اور ہم زندگی کے لامتناہی تقاضوں سے منطقی اور صحیح طریقے سے نمٹ نہیں پائیں گے۔

اور اس خواہش کو پروان چڑھانے کا طریقہ کیا ہے؟ جب بھی ہمیں کسی مصیبت یا مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور جب بھی ہم اپنے دلوں میں بوجھ محسوس کرتے ہیں، ہمیں خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اس سے مدد مانگنی چاہیے، یہ جانتے ہوئے کہ جو بھی اللہ سے محبت کرتا ہے اور وہ اسے اپنے دل و دماغ میں محفوظ رکھتا ہے، اس کی حالت بہتر ہو جاتی ہے، اس کی حالت بہتر ہوتی جا رہی ہے۔

جب ہم آسمان کو ہلائیں گے اور منتھن کریں گے تو اپنی دلی دعاؤں اور مخلصانہ اپیلوں کے ساتھ ہم الہی ردعمل کا نچوڑ نکالیں گے جس میں خوراک، شفا اور خوشی ہے۔

جو لوگ روحانی پرورش کے خواہش مند ہیں، ماضی کی مایوسیاں اور ناکامیاں ان سے سبق سیکھی جا سکتی ہیں، اور کوئی دوبارہ کوشش کر سکتا ہے، شروع سے ہی کوشش کو دہرانے سے کامیابی یقینی ہو گی، اللہ کی مدد سے، ان تمام لوگوں کے لیے جو ناکامی سے ہمت نہیں ہارتے، جن کا عزم سانحات سے کمزور نہیں ہوتا، اور جو اللہ پر یقین رکھتے ہیں، وہ اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔ صحیح راستے، اور وہ انہیں امید، طاقت اور

رجائیت فراہم کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے آخری مقصد تک پہنچ جائیں اور زندگی کے مقصد کو حاصل کر لیں۔

فکر بجلی کی طرح ایک قوت ہے اور نفسیاتی کیفیتیں سوچنے اور سوچنے کے انداز میں واپس چلی جاتی ہیں

بجلی فائدہ مند بھی ہے اور نقصان دہ بھی۔ جو بھی اسے عقلمندی سے استعمال کرتا ہے وہ ان کی خدمت میں پیش کرتا ہے ورنہ یہ اسے بجلی کا جھٹکا لگا سکتا ہے اور اسی طرح سوچا کہ اگر اسے صحیح راستے پر چلایا جائے تو اس سے اس کے مالک کو خوشی ملتی ہے ورنہ اسے پریشانی لاحق ہوتی ہے۔

سوچ ایک جنگلی گھوڑے کی مانند ہے پھر بھی اسے قابو کرنا ناممکن نہیں اور مثبت سوچ سوچ پر قابو پانے کا ایک طریقہ ہے

صحیح سوچ ایک قریبی دوست ہے اور بیمار دماغ مستقل دشمن ہے۔

صحیح سوچ امن اور سلامتی کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے، جب کہ غیر صحت بخش سوچ مہلک تیر چلاتی ہے جو اس کے مالک پر دوگنا ہو جاتی ہے، اسی لیے کہاوت ہے کہ "اجر اسی طرح کا ہوتا ہے جیسا کہ عمل کا" جب تک کوئی نیک نیت کرے گا، اس کے خیالات مشعلوں میں بدل جائیں گے، روح کے ایوانوں کو روشن کریں گے اور اس کی آنکھوں کی گہری تاریکی کو دور کریں گے، اور اس کی آنکھوں کو سکون ملے گا۔ اطمینان کی مسکراہٹ کے ساتھ چمک! آپ کی آنکھوں میں مسکراہٹ قائم رہے اور آپ پر سلامتی ہو۔

زندگی ایک چکی کی مانند ہے جو نتیجہ خیز آزمائش اور تجربات کے بیج پیس کر زندگی کی روٹی بنانے کے لیے ایک سمیٹتی ہوئی سڑک کی مانند ہے جس کے دونوں طرف سرسبز پھول ہیں روشن تتلیاں اور درخت جن کی شاخوں پر لذیذ پھل ہیں پھر بھی ہم شاذ و نادر ہی رکتے ہیں آئیے ہم اس کے نظارے سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور اس کی مٹھاس کا مزہ لیتے ہیں۔ درحقیقت، ہم وسیع تر علاقوں تک پہنچنے کے لیے اکثر ٹینٹروکس پر ہوتے ہیں، ہم سوچتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اس سے کہیں زیادہ خوشگوار نظارے ہیں لیکن جیسے جیسے ہم آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہیں، پھولوں سے بھرے پھلدار راستوں پر ہمیں ایسے درخت نظر آتے ہیں جو تازہ سے زیادہ تاریک ہوتے ہیں، اور پھر پھول غائب ہو جاتے ہیں، تتلیاں اور پھل بھی، تب ہی اپنے آپ کو بنجر صحراؤں میں تلاش کرتے ہیں۔

انسانی زندگی سمندروں کے پانیوں کی طرح ہے جو پاک ہو کر تبھی تازہ ہو جاتی ہے جب آپ اوپری فضا میں چڑھتے ہیں تو یہ ایک صبح کے خواب کی طرح ہوتا ہے جو عمر کے ساتھ ساتھ روشن ہوتا جاتا ہے کیونکہ چیزیں پھر صاف اور واضح نظر آنے لگتی ہیں یہ ایک سفر کی طرح ہے کہ جیسے جیسے ہم فاصلے طے کرتے ہیں منظر بدلتے جاتے ہیں پھر جوں جوں ہم اس کے قریب آتے ہیں وہی منظر بدلتے رہتے ہیں۔

زندگی عقلمندوں کو مایوس نہیں کرتی، کیونکہ وہ اس سے ہنر مندی سے پیش آتے ہیں اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں بغیر اس کے کہ وہ اسے اپنے کنٹرول میں لے اور ان کی آزادی سے محروم ہو جائے، مثلاً وہ پانی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، وہ اسے پیتے ہیں اور اس میں نہاتے ہیں، لیکن وہ اپنے آپ کو اس میں ڈوبنے نہیں دیتے، وہ اپنی پسند کے کپڑوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، بغیر کسی رسم و رواج کی حد سے زیادہ پابندی کیے بغیر، جو انہیں سطحی سمجھے جاتے ہیں، کمزور جسم کو کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اور یہ ادراک کو کھا جاتا ہے اور وہ اسے مکمل طور پر ختم کر دے گا اور اس طرح انسان کو زندگی سے لطف اندوز ہونا چاہیے لیکن غرق ہو کر حواس کو ختم کیے بغیر

دوسروں کے ساتھ میل جول رکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہر بات پر ان کے ساتھ اتفاق کیا جائے، یا ان کی خاطر نظریات کو قربان کر دیا جائے، کیونکہ یہ طرز موافقت ناپسندیدہ ہے اور سچائی سے ہم آہنگ نہیں ہے، مصلحین اور بڑے آدمی اپنے اردگرد بہت سے لوگوں سے متفق نہیں تھے، اس کے باوجود وہ اپنے آدرش پر مضبوطی سے ڈٹے رہے، کیونکہ انہیں احساس تھا کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ بالکل درست ہے۔

سب سے پہلے انسان کو خدا کے ساتھ، پھر اپنے ضمیر کے ساتھ، اور پھر لوگوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

اصول پر سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیے اور کسی خاص مقصد کے حصول کے لیے مذموم مقاصد کا سہارا نہیں لینا چاہیے، کیونکہ یہ اصول پسند لوگوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

کون ایسے طریقے سے زندگی گزار سکتا ہے جس سے خدا راضی ہو؟ دوسروں کو نقصان نہ پہنچائیں، کیونکہ انہیں ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے، اگر یہ طریقہ دوسروں کو مطمئن نہیں کرتا ہے، تو انسان کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے اندر آرام دہ ہو اور اندرونی سکون کا احساس محسوس کرے جو اسے لوگوں کی رضامندی سے آزاد کرتا ہے۔

خدا کی طرف رجوع کرنے میں روح کی طاقت اور خواہش اسے روحانی مقناطیسیت کہتے ہیں اور اس مقناطیسیت سے روح اپنی طرف برکات اور باریک کمپن اور تمام اچھے انسانی تجربات جو اسے نیکی اور راستبازی کی یاد دلاتی ہے۔

روحانی مقناطیسیت یہ وہ طاقت ہے جس کے ذریعے یہ انسان کو اپنی طرف کھینچتی اور کھینچتی ہے اچھے دوست اور ضروری اور اہم چیزیں اور چیزوں کی بدیہی سمجھ یہ طاقت خدا کی پرکشش مقناطیسی قوت سے حاصل ہوتی ہے۔

امن کی شمع

ایک ذہنی برتن لیں اسے اپنے سکون سے بھریں۔

میرے جذبوں کی بوتل لے اسے اپنی رحمت سے بھر دے۔

میری روح کی خالی ٹوکری لے لو اسے اپنی حکمت کے ثمرات سے بھر دو

اپنی محبت کا پانی میری روح میں ڈال دو میں پیاسی روح کے پیالوں میں ڈالوں گا

انا کی دیواروں کو گرا دے مجھے اپنی مکمل موجودگی میں غرق کر دے۔

سحرِ عشق کی کرن

اسے میرے دل کے سوراخوں سے جھانکنے دو

یہ مجھے آپ کی محبت کی سورج کی روشنی کی یاد دلاتا ہے۔

میری زندگی کے آسمان پر پھیلا ہوا ہے۔

تیری محبت کی چمک دمک اٹھی۔

اپنے آپ پر، اور یہ روشن تھا

آپ کی روشنی نے میری روحانی جگہ کو بھر دیا۔

تم وہ زندگی ہو جو میرے جسم کو برقرار رکھتی ہے۔

اور دماغ جو میرے خیالات کو متاثر کرتا ہے۔

اور وہ حکمت جو میری جہالت کو دور کرتی ہے۔

میں اپنی محبت کی پتلی شمع جلاتا ہوں۔

سنہری کتاب پڑھنے کے لیے

زمانہ قدیم سے میرے اندر محفوظ ہے۔

آپ کی محبت تھی اور اب بھی ہے۔

امن کی غیر مرئی شمع

جو اندھیرے کو دور کرتا ہے اور مجھے تیرے پیغامات دکھاتا ہے۔

بلاگ دلوں کے صفحات پر ہے۔

اے رب، تیرا جلال ظاہر ہو۔

تیری حکمت کی روشنی بجھ جائے۔

جہالت، اختلاف اور حسد

زمین کے کنارے سے ہمیشہ کے لیے

ہماری کمزوری کو طاقت میں بدل دے۔

اور ہم عزم میں کمزور ہو گئے۔

ہمارے جسم کو اہم بجلی سے چارج کریں۔

اور دماغ اور روح کو اپنی شفا بخش روشنی سے بھر دیں۔

ہمارا ہاتھ پکڑو تاکہ ہم تیری غفلت کے پانیوں میں نہ ڈوب جائیں اور اپنے وجود کو اپنی محبت اور حکمت سے معمور کر دے ہمیں یہ محسوس کرنے دے کہ ہم تیرے بہت قریب ہیں اور تیری رحمت کا سورج ہم پر مسلسل چمکتا ہے۔

میں اپنی سرگوشیوں، متحرک خیالات کے پھول رکھتا ہوں۔

خاموشی کی ساخت میں

اس کی خاموش خوشبو گاتی ہے۔

اور وہ تیری شان گاتا ہے۔

اور اپنے مقدس نور کی روشنی سے

میں تیرے وجود کا حسن دیکھ رہا ہوں

میرے خوش کن خواب پورے ہوتے ہیں

جب تیری روشنی میری روح میں ٹمٹماتی ہے۔

پردے حکمت کی آگ سے جل رہے ہیں

میں تیرا جلال دیکھتا ہوں، اور میری خوشی بڑھ جاتی ہے۔

خدا آپ کو اپنے نور سے منور کرے۔

اور آپ کو روح کی طرف سے سلام ہ

بہت سے تقاضے اور تقاضے ہیں جو دنیا ہم پر مسلط کرتی ہے اور ہمیں ان کی انتہائی اہمیت اور ان کے بغیر جینے یا ان کے بغیر زندگی گزارنے کے ناممکن ہونے کا یقین دلاتی ہے لیکن بنیادی تقاضے یہ ہے کہ اللہ کا سکون حاصل کیا جائے جس کے سرچشمے کبھی خشک نہیں ہوتے اور جن کا چشمہ کبھی خشک نہیں ہوتا اور جو زندگی کی ہر چیز کو ذائقہ اور معنی بخشتا ہے۔

آئیے یاد رکھیں کہ خدا ہمارے وجود کا جوہر ہے اور وہ محبت وہ کھڑکی ہے جس سے ہم اس کے جلالی چہرے کو دیکھتے ہیں جو کوئی بھی خدا کی موجودگی کو محسوس کرنا چاہتا ہے اور فکر و عمل میں عظیم آرزو کی پرورش کرنا چاہتا ہے، خدا ان کی درخواست قبول کرے گا اور ان پردوں کو گرانے میں مدد کرے گا جو انہیں بابرکت روشنیوں کو دیکھنے سے روکتے ہیں۔

جس نے راستے پر آگے بڑھنے کا عزم کیا ہو اسے کسی چیز سے روکا نہیں جائے گا اور نہ ہی کوئی رکاوٹ اس وقت تک رکاوٹ بنے گی جب تک کہ وہ اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لے اور اپنے دل کی خواہش کو حاصل کر لے۔

روحانی موتی اور جواہرات

وہ لوگ جو دوسروں کی کمزوریوں کو ظاہر کرتے ہیں اور انہیں شرمندگی اور ناراضگی کا باعث بنتے ہیں وہ عقلمندی اور صحیح فیصلے سے دور ہیں ہمیں گناہ کو حقیر جاننا چاہیے، گنہگار کو نہیں، کیونکہ وہ ہمارا روح میں بھائی ہے، جہالت کے اندھیروں کے باوجود جو اسے گھیرے

ہوئے ہے، مذمت کا مقصد شفاء ہونا چاہیے، نہ کہ ہم اپنے بھائیوں کی طرح علاج کرنا چاہیں گے، اگر ہم زخموں کی غمازی کرتے ہیں۔ اپنی جگہ اور حالت میں تھے۔

جو دنیا میں اپنے بھائی کے عیب چھپائے گا اللہ آخرت میں اس کے عیب چھپائے گا۔

جس طرح ہم دوسروں کا فیصلہ کرتے ہیں، روحانی قانون بھی ہمیں اسی حد تک جج کرتا ہے۔ ہمیں دوسروں سے بہت زیادہ توقع نہیں رکھنی چاہیے، اور نہ ہی ہمیں ہمیشہ کسی سے اچھے نتائج کی امید رکھنی چاہیے، چاہے وہ اپنی پوری کوشش کر رہا ہو۔

انسان گر کر ٹھوکر کھا سکتا ہے۔ لیکن وہ اس وقت تک محفوظ رہے گا جب تک کہ وہ نیکی اور نیکی کی سیڑھی پر دوبارہ چڑھنے کی پوری کوشش کرے۔

ہر روز ہمیں اپنے ماحول میں مریض کے حوصلے جسمانی، نفسیاتی یا روحانی طور پر بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، جس طرح ہم اپنی یا اپنے خاندان کے افراد کی مدد کرتے ہیں۔

جو بھی آج سے خدائی قوانین کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا - بجائے اس کے کہ پرانی خود غرض زندگی جو کہ مشکلات اور مصائب کا باعث بنتی ہے۔ - وہ پائے گا کہ زندگی میں وہ کتنا ہی عاجزانہ کردار ادا کرتا ہے، یہ اس وقت تک ایک اہم کردار رہتا ہے۔ جب تک کہ وہ کائناتی ڈرامے کے ہدایت کار اور ہماری تمام تقدیر کے مالک کی ہدایت کے مطابق اپنا فرض پوری حد تک ادا کرتا رہے۔: اللہ تعالیٰ

جب ہم دوسروں کے ساتھ سچے خلوص، سچی محبت، اور جذبات کا خیال رکھتے ہوئے بات چیت کرتے ہیں، تو ہم ذاتی مفادات یا خود غرضانہ حساب کتاب کے بغیر اپنی زندگی میں اچھے دوست لائیں گے۔ ورنہ ہم اپنے حقیقی دوستوں کو نہیں پہچان سکیں گے۔

ریاکاری اور دکھاوے سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور ایسا کام کرنا ہے۔ جس سے جان بوجھ کر دوسروں کو نقصان نہ پہنچے۔

دوستوں کو غصہ، تذلیل یا دشمنی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان کو ہمارے بارے میں غیر دوستانہ جذبات پیدا کرنے کی کوئی وجہ بتائی جانی چاہیے، دوستوں کے ساتھ بدسلوکی، استحصال یا بلاجواز مشورہ نہ دیں۔

جائیں جب تک کہ اس کے لیے مشورہ نہ کیا جائے، جب مشورہ طلب کیا جائے تو اسے خلوص اور مہربانی سے دیا جائے، ایک دوسرے کی تنقید کے خوف کے بغیر، ایک دوسرے کے بھائیوں کی مدد کے لیے۔

مشکل زندگی کے تجربات ہماری قوت ارادی کو مفلوج کرنے اور ہمیں شکست دینے کے لیے نہیں آتے، بلکہ ہمارے عزم کو تیز کرنے اور اللہ پر ہمارے ایمان اور اپنے اعتماد کو مضبوط کرنے کے لیے آتے ہیں، کچھ لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تجربات اور چیلنجز ناقابل تسخیر تباہ کن قوتیں ہیں، اور اس لیے وہ ہار مان لیتے ہیں، زندگی اور اس کی سہ رخی سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے ہماری اندرونی طاقت کو فعال کرنے کے لیے ایک صحت مند ذہنیت ضروری ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے سے زیادہ طاقتور سے مقابلہ نہیں کرتا تو وہ مضبوط نہیں ہوتا اسی طرح جب ہم اپنی مشکلات کا مقابلہ ہمت اور ذہنی استقامت سے کرتے ہیں تو ہم مضبوط اور زیادہ لچکدار ہو جاتے ہیں۔

ہمارے ذہن خدا کے ہمہ گیر شعور کا ایک لازمی حصہ ہیں ہمارے شعور کی لہر کے نیچے اس کی لامحدود آگہی کا سمندر ہے۔ جب لہر یہ بھول جاتی ہے کہ یہ عظیم تر سمندر کا حصہ ہے۔ تو وہ خود کو اس سمندری طاقت سے الگ کر لیتی ہے۔ جس کے نتیجے میں لوگوں کے ذہن مادی حدود کی وجہ سے کمزور ہو جاتے ہیں اور دماغ کی پیداواری صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں اور ان کے ذہنوں کو پھلنے پھولنے کی طاقت نہیں رہتی۔ جہالت اور ان زنجیروں کو توڑ دیتے ہیں جو ان کی طاقتوں کو باندھ دیتے ہیں، وہ تخلیقی صلاحیتوں اور زندگی کے ساتھ مثبت تعامل کے زیادہ قابل ہو جائیں گے۔

جب آپ کسی خاص خیال کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور اسے مضبوط ارادے کے ساتھ ڈھالتے ہیں تو وہ خیال ایک متحرک قوت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور جب سوچ متحرک ہو جاتی ہے۔ تو ذہن میں کھینچے گئے ان دیکھے نقشے کے مطابق کامیابی کے لیے موزوں ماحول پیدا کر سکتا ہے۔

لوگ ناکام ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ سخت زندگی کے حالات کا مقابلہ کیے بغیر، مزاحمت کیے بغیر ان کی مزاحمت کرنے کے بجائے ہار مان لیتے ہیں۔

قوتِ ارادی کو ورزش اور فعال کرنا ضروری ہے۔

جو لوگ سکون کے حرم میں داخل ہوتے ہیں وہ دوسری روحوں کے ساتھ روحانی طور پر بات چیت کرسکتے ہیں جو خدا سے محبت کرتے ہیں، اور وہ گلاب اور تمام جانداروں کی زبان کو سمجھ سکتے ہیں۔

اے رب، میری محبت اور آرزو پر تخت نشین واحد بادشاہ بن جا

مراقبہ کرنے والوں کو سکون کا گہرا احساس ہوتا ہے، اور اس اندرونی سکون کو دوسروں کی صحبت میں بھی برقرار رکھا جانا چاہیے جو مراقبہ میں سیکھتا ہے، اسے روز مرہ کی سرگرمیوں اور دوسروں کے ساتھ بات چیت میں عمل میں لانا چاہیے، کسی کو کسی کے سکون یا سکون میں خلل ڈالنے کی اجازت دیے بغیر۔

جب آپ کوئی اچھی عادت بنانا چاہتے ہیں یا کسی بری عادت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو دماغی خلیات پر توجہ مرکوز کریں جہاں مختلف عادات کے میکانزم موجود ہیں۔

اچھی عادت ڈالنے کے لیے پہلے خاموشی سے بیٹھ کر مراقبہ کریں، الٰہی مدد حاصل کرنے کے لیے اپنے ذہن کو قوتِ ارادی کے مرکز پر مرکوز کریں، جو آپ کی بھنوؤں کے درمیان پیشانی میں واقع ہے، اور اس عادت کو مضبوطی سے اثبات کریں جو آپ اپنے دماغ میں ڈالنا چاہتے ہیں، جب آپ بُری عادتوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں، تو اپنی توجہ قوتِ ارادی کے اس مرکز پر بھی مرکوز کریں اور مضبوطی سے یقین دلائیں کہ وہ تمام عادتیں ہیں جہاں پر توجہ مرکوز ہوتی ہے۔ قوتِ ارادی، آپ گہری جڑوں پرانی عادات کے گہرے نالیوں کو بھی مٹا سکتے ہیں اپنے آپ کو بار بار یقین دلائیں کہ آپ کے دماغ کے علاقے سے غیر صحت بخش عادات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے کافی قوت ارادی ہے۔

ایسے اثبات کے لیے موزوں ترین وقت صبح سویرے ہے جب ارادے اور توجہ ہوشیار ہو۔

اپنے آپ سے اس بات کا اثبات کرتے رہیں کہ آپ تمام حکموں سے آزاد ہیں اور ایک دن آپ پائیں گے کہ - خدا کی مدد سے - آپ پہلے ہی اپنے آپ کو اس عادت سے آزاد کر چکے ہیں جس سے آپ چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے تھے۔

جس چیز سے بھی ڈرو، اس سے اپنے خیالات کو نکال دو اور اسے خدا پر چھوڑ دو خدا پر اپنا ایمان مضبوط کرو اور یقین کرو کہ وہ تمہاری مدد کرنے پر قادر ہے۔

بہت زیادہ تکلیف فکر اور اضطراب سے ہوتی ہے۔ جب آپ کو جس چیز کا خوف ہے وہ ابھی تک نہیں ہوا ہے تو آپ کیوں دکھ اٹھائیں؟ تصور کریں کہ خدا کی حفاظتی روشنی آپ کو چاروں طرف سے گھیر رہی ہے، اور آپ اس کی حیرت انگیز حفاظت کو محسوس کریں گے۔

چونکہ ہماری زیادہ تر پریشانیاں خوف سے جنم لیتی ہیں، اگر ہم اپنی زندگی سے خوف کو ختم کر دیں، تو ہم آزاد محسوس کریں گے اور شفاء فوراً ہو جائے گی، ہر رات، سونے سے پہلے، اپنے آپ سے اس بات کا اثبات کریں کہ اللہ آپ کے ساتھ ہے، آپ کی حفاظت اور نگرانی کر رہا ہے۔

اس کائناتی ڈرامے میں، تمام نسلوں کے انسان وقت کے اسٹیج پر زندگی کی کہانی بیان کرتے ہیں، ہمیں زندگی کے مفہوم کو سمجھنا چاہیے، بغیر کسی حد سے زیادہ مشغول ہوئے اور نہ ہی اپنے وقتی کرداروں سے زیادہ جنون میں پڑے۔

زندگی کے بارے میں ہمارا تصور اکثر مسخ اور منحرف ہوتا ہے کیونکہ ہم خود غرضی اور محدود افق کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اگر ہم روح کی آنکھ سے دیکھیں تو ہم چیزوں کو بالکل مختلف نقطہ نظر سے دیکھیں گے۔

جب ہم حکمت کی آنکھ کھولتے ہیں، تو ہمیں خدا کی ہمہ گیر روشنی نظر آتی ہے، اور اس روشنی میں ہمیں اپنی روحانی فطرت کا ادراک ہوتا ہے، جو کائنات کے تمام ذرّات اور حصوں میں پھیلی ہوئی کائناتی شعور کی فطرت کا عکس ہے۔

روحانی سچائیاں ہمیں گھیرتی ہیں، ہماری بند آنکھوں کے دروازوں پر دستک دیتی ہیں، ہمیں تاریکی کی بجائے روشنی دیکھنے، جہالت کی بجائے حکمت سے کام لینے، اپنے دلوں کو نفرت کی بجائے محبت سے بھرنے، اور امن کے قیام اور اپنی دنیا میں فراوانی اور سلامتی لانے میں تعاون کرنے کی تلقین کرتی ہیں، جب ہم ایسا کریں گے تو جہالت ختم ہو جائے گی، حالات میں فرق ختم ہو جائے گا، جہالت ختم ہو جائے گی۔ اور ہم خدا کی مرضی کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائیں گے۔

خدا کے ساتھ ہمارا رشتہ سرد اور محبت سے خالی نہیں ہے، جیسا کہ ایک آجر اور ملازم کے درمیان ہم اس کے خاندان ہیں، اس کی ہماری

دیکھ بھال مستقل ہے، اور وہ ہمیشہ ہماری سنتا ہے، ہم اس کے وجود کا لازمی حصہ ہیں، اور اس کے ساتھ ہمارا رشتہ زندہ اور متحرک ہے۔

ہمارے خالق نے ہمیں محبت، فہم، بصیرت، نیک نیتی اور روحانی طاقت کی لازوال دولت سے نوازا ہے، پھر بھی ہم میں سے اکثر نے اس دولت کو کسی بھی چیز پر ضائع نہیں کیا، خدا نہیں چاہتا کہ ہم سلامتی، امن اور دوستانہ تعاون کے ساتھ رہیں، جیسا کہ ایک شریف اور محبت کرنے والا خاندان ہے، لیکن لالچ اور خودغرضی نے ہمارے دلوں میں جڑ پکڑ لی ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم مالک بنیں، لیکن ہم نے غلام بننے کا انتخاب کیا ہے۔

انسان اپنے آسمانی گھر سے بہت دور بھٹک گیا ہے اور خدا کی قربت اور خدا کے قریب ہونے کا احساس کرنے کی اندرونی جنت کھو چکا ہے اور وہ اس جنت کو ذاتی کوشش کے بغیر دوبارہ حاصل نہیں کر سکے گا۔

خدا نے ہمیں اپنی صورت پر پیدا کیا، لیکن یہ سچائی ہمارے ذہنوں سے چھوٹ گئی ہے، ہم اس وہم میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ ہمارا مقدر مشکل ہے اور ہماری قسمت فنا ہے

ہم کون ہیں اور ہماری اصل فطرت کیا ہے؟

انسانوں میں واضح اختلافات ہوتے ہیں، چاہے وہ نفسیاتی ہو یا جذباتی، زندگی میں وہ جو کردار ادا کرتے ہیں، وہ جس کام اور سرگرمیاں کرتے ہیں، یا وہ خواہشات جو وہ محسوس کرتے ہیں، لیکن ان تمام اختلافات کے پیچھے دو چیزیں ہیں جو ہر انسان کو بغیر کسی استثنا کے چاہیے اور ان کی ضرورت ہے، ایک ہر قسم کے درد اور چاہت سے آزادی، دوسری مکمل اور پائیدار خوشی- مکمل قناعت، محبت، سکون اور اطمینان۔

درحقیقت، انسان جس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ خدا ہے، چاہے وہ اس نام کا استعمال کریں یا نہ کریں عقلمندوں کا کہنا ہے کہ خدا خوشی کا جوہر اور خوشی کا جذبہ ہے اور جب تک کوئی کائناتی ماخذ سے براہ راست متوجہ نہ ہو، یہ انسانی حالت کو سمجھنے کے لیے ایک اہم نکتہ ہے۔

لیکن لوگ کہاں ڈھونڈتے ہیں جو وہ ڈھونڈتے ہیں۔

وہ اسے صرف دنیاوی چیزوں میں تلاش کرتے ہیں: مال، ظاہری حالات، اور دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات میں، لیکن تخلیق کی فطرت کے پیش نظر، اس دنیا میں کسی بھی چیز، کسی میں، یا کسی بھی حالت میں اسے تلاش کرنا ناممکن ہے۔

تخلیق دوئی کے اصول پر مبنی ہے۔ صرف ایک ہی رنگ میں تصویر کا ہونا ناممکن ہے، جیسا کہ اس کے برعکس کے بغیر کوئی راستہ نہیں ہے، اسی طرح وجود کے کسی بھی پہلو کا دوہرے سے الگ تھلگ رہنا ناممکن ہے، تاہم، خواہشات کا جائزہ لینے پر جو لوگوں کو تحریک دیتی ہیں، ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک صرف اچھی، خوشگوار، خوبصورت اور غیر معمولی چیزوں کی خواہش رکھتا ہے، جس کی خواہش کسی بھی چیز کے بغیر ہو ناپسندیدہ لیکن یہ ناممکن ہے

اس دوہری دنیا میں درد کے بغیر کوئی لذت نہیں، اندھیرے کے بغیر روشنی نہیں، برائی کے بغیر کوئی اچھائی نہیں، موت کے بغیر زندگی نہیں، سکے کے دو رخ لازم و ملزوم ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کی ہم اپنے اندر کی گہرائیوں سے آرزو رکھتے ہیں وہ اس دنیا سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

لوگ تلاش کرتے ہیں—ہاں، وہ اپنی پوری قوت سے تلاش کرتے ہیں—لیکن وہ وہ چیز نہیں ڈھونڈ پاتے جس کی وہ تلاش کرتے ہیں، جس سے مایوسی اور ناامیدی جنم لیتی ہے، یہ نہ صرف مایوسی بلکہ شدید ناراضگی اور شدید غصے کی طرف لے جاتا ہے، اور نتیجتاً تشدد کی کارروائیوں کا باعث بنتا ہے، یہ سب کچھ اس لیے ہوتا ہے کہ وہ جس چیز کی تلاش کرتے ہیں وہ صحیح جگہ پر نہیں ہوتے، اور نتیجتاً وہ اپنے دل کی خواہش پوری نہیں کر پاتے۔

ہمارے زمانے کے لوگ زندگی کے مفہوم اور مقصد کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے، اس لیے وہ الجھنوں اور پریشانیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

فطرت کے لحاظ سے، انسان مقصد سے چلنے والی مخلوق ہیں اگر ان کے پاس زندگی میں کوئی مقصد نہیں ہے، اور اگر ان کے ذہن، توانائیاں، ارادے اور جذبات کو مثبت اور تعمیری انداز میں ہدایت نہیں کی گئی ہے، تو وہ تباہ کن راستوں کی طرف مائل ہو جائیں گے جیسے شراب اور منشیات کا استعمال، تشدد کا سہارا لینا، اور اسی طرح زندگی کا آخری مقصد خدا کو جاننا ہے اور یہ انفرادی سرگرمیوں کے ذریعے انفرادی طور پر

نقصان دہ کردار ادا کرنا ہے۔ اعمال، درست نقطہ نظر، مثبت رویہ، اور ان کے جذبات کا فائدہ مند چینلنگ

ہماری فطرت کے یہ دو پہلو یعنی باطنی یا روحانی پہلو اور ظاہری پہلو اگر صحیح طریقے سے سمجھے جائیں تو متضاد نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں اور ہماری جسمانی، نفسیاتی، جذباتی اور روحانی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو بڑھانے اور بڑھانے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

لوگ ایک عظیم خلا میں رہتے ہیں، فکری محرک یا نفسیاتی محرک سے عاری ہوتے ہیں، وہ مقصد کی کمی اور کسی بھی چیز کی عدم موجودگی کی وجہ سے بور محسوس کرتے ہیں جو ان کی زندگی کو اہمیت اور معنی دے سکتا ہے، ایک اوسط فرد ایسا کام کرنے اور برتاؤ کرنے کے قابل ہو سکتا ہے جیسے وہ نفسیاتی اور ذہنی طور پر ٹھیک ہو، لیکن کیا وہ خوش ہیں؟

زندگی کا بنیادی مقصد یہ جاننا ہے کہ ہم کون ہیں اور ہماری اصل فطرت کیا ہے اگر ہم زندگی کے گہرے پہلوؤں پر وہ توجہ دیں جس کے وہ مستحق ہیں تو ہم لامحالہ خوشی محسوس کریں گے، کیونکہ انسانی خوشی کا تعلق اپنے روحانی نفس سے جڑنے سے ہے، جس کے بغیر کسی کا کوئی وجود یا وجود نہیں ہے۔

ناکامی یا بیماری کا خوف اس کے بارے میں مسلسل سوچنے کے ذریعے پروان چڑھتا ہے یہاں تک کہ ناکامی کا خیال شعوری ذہن سے لاشعور میں داخل ہو کر بالآخر اعلیٰ شعور تک پہنچ جاتا ہے، پھر لاشعوری اور اعلیٰ شعور میں پیوست ہونے والا خوف اس وقت تک بڑھنا شروع ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ شعوری ذہن کو خوف کے گھاسوں سے بھر نہ دے جو ہم ابتدائی طور پر اس طرح کے نقصان دہ سوچوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ آخرکار زہریلے اور مہلک پھل لاتے ہیں خوش قسمتی سے، اس کی جڑیں ہمت پر مضبوطی سے توجہ مرکوز کرکے اور خدا پر کامل یقین کی بیداری پیدا کر کے اندر سے ختم کی جا سکتی ہیں اور یہ کہ وہ ان لوگوں کی مدد کرنے پر قادر ہے جو اپنی مدد کرنا چاہتے ہیں اور انہیں نقصان سے بچا سکتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سمندر کی سطح پر ایک چھوٹا سا بلبلہ تیر رہا تھا، طوفانوں اور بجلیوں سے ہوشیار، جب اس نے ایک آواز سنی جو اس سے سرگوشی کر رہی تھی: "زندگی کے چھوٹے بلبلے، تمہیں کیا ہوا؟"

کیا تم نہیں جانتے کہ تم زندگی کے سمندر کا حصہ ہو؟ ننھی بلبل نے ادھر ادھر دیکھا اور اس حقیقت کو بھانپ لیا۔

انسانی شعور ایک ننھے بلبلے کی طرح کائناتی شعور کے سمندر کی سطح پر تیرتا ہے، اسے ایک عارضی بلبلہ سمجھ کر، بیماری، غربت اور موت کے خوف سے کانپتا ہے، اے بلبل، کیا تم سمندر سے ڈرتے ہو؟ اپنے اردگرد کو غور سے دیکھیں اپنے اردگرد کے ماحول سے اپنے نقطہ نظر کو خدا کے لامحدود دائرے کی طرف موڑیں، گہرائی میں جائیں، اپنی سمجھ کو وسیع کریں، تاکہ آپ جان سکیں اور یقین کریں کہ آپ اس کے وسیع سمندر کے ساتھ ایک ہیں، اور یہ کہ خدا آپ کے ساتھ ہے وہ آپ کی حفاظت کرتا ہے، وہ آپ کو اب اور ہمیشہ کے لیے برقرار رکھتا ہے۔

پھندوں اور پھندوں سے بچنا

جب بھی آپ اپنے دل میں کوئی شدید خواہش محسوس کریں کہ آپ اسے پورا کرنے کی ترغیب دیں، تو سمجھداری کا استعمال کریں اور اپنے آپ سے پوچھیں، "کیا یہ ایک اچھی خواہش ہے جو پوری ہو سکتی ہے، یا ایک بری خواہش ہے جس کی عزت نہیں کی جانی چاہیے؟" غیرصحت مند مادی خواہشات ہمیں جھوٹی امیدیں اور خوش فہمی دے کر ہماری بری عادتوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں، ایسی صورتوں میں سچائی کو ظاہر کرنے کے لیے قوتِ فہم کو استعمال کرنا چاہیے، بُری عادتیں بالآخر ناخوشی کا باعث بنتی ہیں، جب ان کی اصلیت کھل جاتی ہے، تو وہ انسان کو مصائب اور مصائب کے جال میں پھنسانے کے لیے بے اختیار ہو جاتی ہیں۔

عکاسی اور کہانیاں

زندگی اور موت میں، دکھوں اور آفتوں میں، میرا تجھ پر ایمان مضبوط اور اٹل، مضبوط اور غیر متزلزل رہتا ہے۔

میری آرزو اور دعا کی ہر سانس میری روح میں دروازے اور کھڑکیاں کھولتی ہے جن سے میں خدا کی نعمتوں تک جاتا ہوں۔

جس طرح سب سے زیادہ پرہجوم جگہوں پر سورج چمکتا ہے، اسی طرح میں اپنی زندگی کے تمام شعبوں اور روزمرہ کے کاموں میں محبت الٰہی کی کرنیں دیکھوں گا۔

مجھے برکت دے، اے رب، تاکہ میں اپنی روح کو صبح کے ساتھ بیدار کروں اور اسے تیری بابرکت چوکھٹ تک پہنچاؤں

کستوری ہرن کی کہانی

کستوری ایک قیمتی مادہ ہے جس میں مضبوط خوشبو ہوتی ہے، جو ہمالیہ کے اونچے حصے میں رہنے والے کستوری ہرن کی ناف میں پائی جاتی ہے۔

ایک بار جب ہرن ایک خاص عمر کو پہنچ جاتا ہے تو دل موہ لینے والی کستوری اس کی ناف سے چپکے سے ٹپکنے لگتی ہے اور ہرن اس پرکشش خوشبو سے مشتعل ہو جاتا ہے اور ناچنے لگتا ہے اور اس خوشگوار خوشبو کا سرچشمہ تلاش کرنے لگتا ہے۔

یہ جگہ جگہ حرکت کرتا ہے، چٹانوں کے درمیان اور درختوں کے نیچے سونگھتا ہے، ہر جگہ اس دلچسپ خوشبو کے منبع کو تلاش کرتا ہے۔

آخر میں، وہ غصہ میں اور زیادہ مشتعل اور بے چین ہو جاتا ہے جب وہ الفاظ کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے اور وہ اسے تلاش نہیں کر پاتا جس کی وہ تڑپ اور شوق سے تلاش کر رہا تھا۔

کستوری کے منبع تک پہنچنے کی آخری کوشش میں، یہ اپنی قسمت کا سامنا کرنے اور اپنی موت کا سامنا کرنے کے لیے بلند و بالا چٹانوں سے گہری وادی میں چھلانگ لگاتا ہے، جس مقام پر شکاری اسے پکڑ کر اس سے مشک کی تھیلی یا غدود نکال لیتے ہیں۔

اس سلسلے میں ایک روشن خیال شاعر نے کچھ یوں سنایا:

اہ کستوری ہرن، احمق!

تم کیوں تکلیف میں ہو؟ تم کیوں بے خواب ہو؟

یہ کستوری دستیاب ہے۔

اپنے پیٹ کی بوری کے ساتھ، اے بیوقوف!

یہاں تک کہ اگر آپ نے اپنی ناک سے چھوا ہے۔

تجھ سے چھپی خوشبو آتی ہے۔

آپ جیت گئے ہوں گے جس کی آپ کو امید تھی۔

اور آپ بغیر خرچ کیے رہتے تھے۔

میرے دوستو، کیا آپ کو نہیں لگتا کہ اکثر لوگ کستوری ہرن کی طرح برتاؤ کرتے ہیں؟ وہ ہمیشہ اور ہمیشہ اپنے سے باہر ہر جگہ خوشی کی تلاش میں رہتے ہیں۔

جی ہاں، وہ کھیل کود میں خوشی تلاش کرتے ہیں، اور خواہشات اور خواہشات میں تھکاوٹ میں مبتلا ہو کر دولت کے پھسلتے راستوں پر چڑھتے ہیں یہاں تک کہ وہ آخر کار بڑی امیدوں کی چٹانوں سے مایوسی اور ناکامی کی چٹانوں پر چھلانگ لگاتے ہیں جب وہ اپنی روح کی گہرائیوں میں محفوظ حقیقی خوشی کو تلاش کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

اگر ہم اپنے خیالات کو باطن کی طرف موڑیں، اور گہرائی سے غور کریں، تو ہمیں روح کے سکون میں حقیقی اور پائیدار خوشی کا ذریعہ ملے گا جس کی ہم تلاش کرتے ہیں۔

ہمیں کستوری کے ہرن کی طرح غلط جگہوں پر خوشی کی تلاش میں ہلاک ہونے والے نہیں بننا چاہیے، بلکہ چوکنا رہنا چاہیے اور اپنے اندر خوشی تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اپنے سے باہر نہیں۔

بٹن کی کہانی

ایک دفعہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا کہ وہ دل کی دائمی بیماری میں مبتلا ہے، اور کہا:

"میں نے بہت کوشش کی مگر دردِ دل سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پایا"

سکون سے سوچنے کے بعد میں نے اس سے قینچی لانے کو کہا اس نے کانپتے ہوئے میری طرف دیکھا اور کہا:

"کیا آپ میرا دل کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں جناب؟"

میں نے ہنس کر جواب دیا، "میں ڈاکٹر نہیں ہوں کیا آپ نے کبھی کسی ایسے شخص کے بارے میں سنا ہے جو سرجری کے لیے قینچی استعمال کرتا ہے؟!"

آخرکار وہ ہچکچاتے ہوئے قینچی لے آیا تو میں نے اس کے کوٹ کا ایک بٹن کاٹ دیا اور اس سے کہا کہ اس کی جگہ دوسرا بٹن نہ سلائے اور جہاں بٹن غائب ہو وہاں ہاتھ نہ لگائے میں نے اسے بھی کہا کہ وہ دو

ہفتے بعد میرے پاس واپس آجائے اور مجھے امید تھی کہ وہ اس وقت ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ آدمی ہنسا اور کہا، "میں وہی کروں گا جو آپ نے کہا ہے کیونکہ مجھے آپ پر بھروسہ ہے، لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ سب سے عجیب دوا ہے جو مجھے تجویز کی گئی ہے!"

دو ہفتے بعد وہ دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور حیران ہو کر کہا:

"ماہرین نے مجھے یقین دلایا کہ میں دل کی بیماری سے ٹھیک ہو گیا ہوں، تو خدا کے لیے تم نے کیا کیا؟ کیا تم نے بٹن سے جنن نکالا؟"

میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا: "ہاں! آپ کا ہاتھ مسلسل بٹن سے کھیل رہا تھا، اور بٹن دل کے ساتھ لگا ہوا تھا۔"

وہ بٹن وہ جن تھا جو آپ کے دل میں درد کا باعث بن رہا تھا اس لیے میں نے بٹن کاٹ دیا اور آپ سے کہا کہ اسے تبدیل نہ کریں اور نہ ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھیں اس طرح آپ کے دل کے دباؤ سے نجات ملی اور آپ کو تکلیف دینا بند کر دیا!

سب کچھ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، اور لوگ بہت سی چیزوں میں مصروف ہیں، قدرتی طور پر، دنیا کے فضل کو کاٹنا وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے، موسم کو آپ کو گزرنے دیں اور خالی ہاتھ ختم کریں، لیکن جو کاٹنا چاہیے وہ زندگی کی سب سے امیر فصل ہے: خدا کے قریب جانا اور اس کو جاننا، حقیقی خوشی حاصل کرنے کا واحد طریقہ اس دنیا میں کامیابی حاصل کرنا اور روحانی خوشی حاصل کرنا ہے۔

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ پہلے خدا پر غور کرتے اور اپنے دماغ اور جسم کو بابرکت الہی توانائی سے چارج کرنے سے پہلے اپنے روزمرہ کے فرائض شروع نہیں کرتے ہیں۔

دنیا کے بہت سے مطالبات ان لوگوں کو روک سکتے ہیں جو اپنے روحانی اہداف کی تلاش میں ہیں اور انہیں ان کے منتخب کردہ راستے سے ہٹا سکتے ہیں لیکن غیر متزلزل عزم کے حامل لوگ انہیں راستے سے ہٹانے کی اجازت نہیں دیتے۔ وہ مشکل یا نامساعد حالات کے باوجود عزم کے ساتھ ثابت قدم رہتے ہیں۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ دنیا ہمیں کچھ بھی دیتی ہے، یہ ہمارے دلوں کی آرزو کو پورا نہیں کرے گی، جو دنیا کے خزانوں اور دولت

میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ مستحکم، اہمیت میں زیادہ اور قیمتی چیز کی خواہش رکھتے ہیں۔

جب کوئی شخص مر جائے تو آپ کی عمر لمبی ہو، زمین کی کوئی طاقت اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتی، ہمارے اس دنیا سے جانے کے بعد کون ہماری مدد کر سکتا ہے؟ خدا اس لیے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ دنیا ہمارے آسمانی گھر کے سفر کے لیے محض ایک عارضی ٹھہراؤ ہے، جہاں ہم رحمٰن کے حضور میں ہمیشہ رہیں گے۔

ضرورت سے زیادہ دولت صحت، سکون اور تاثیر کی ضمانت نہیں دیتی، لیکن سکون اور تاثیر کا حصول روحانی اور مادی دونوں سطحوں پر متوازن کامیابی کا باعث بنے گا۔

زیادہ تر لوگ صرف اور صرف مادی کامیابی حاصل کرنے کے لیے ذہنی استعداد پیدا کرتے ہیں لیکن جب انسان اپنے آپ پر قادر ہو جائے گا اور اپنی نفسیاتی قوتوں کو سنبھالے گا اور خدائی منصوبے کے مطابق کام کرے گا تو اس کی زندگی میں برکت ہوگی اور وہ اس زمین پر روح کے امرت کا مزہ چکھے گا جب کہ وہ عادات اور خواہشات کا قیدی نہیں رہے گا بلکہ اس کا شعور وہاں موجود ہو گا اور اس کا شعور دل کی رونقوں میں تبدیل ہو جائے گا اور اس کی موجودگی سے لطف اندوز ہو گا۔ تجدید شدہ خوشیاں جو وضاحت سے انکار کرتی ہیں۔

جسم سب سے بڑی دواخانہ ہے۔

طبی محققین نے دریافت کیا ہے کہ جب ہم بے حد خوشی کا تجربہ کرتے ہیں، تو جسم اینٹی ڈپریسنٹس اور دیگر تناؤ کم کرنے والے مادے پیدا کرتا ہے جو کہ ڈاکٹروں کی طرف سے تجویز کردہ کی طرح ہی طاقتور اور کارآمد ہوتے ہیں۔ جسم زمین پر سب سے بڑی دواخانہ ہے جو کہ صحیح وقت پر صحیح چیز تیار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب ہم خدا نے ہمارے اندر رکھے ہوئے روحانی توازن سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

تمام تناؤ نقصان دہ نہیں ہوتا ہے۔ تناؤ ہمارے جسموں میں بہنے والی اہم توانائی کو بیدار کرتا ہے اور سرگرمی اور حرکت کو تحریک دیتا ہے۔ مطالعات سے معلوم ہوا ہے کہ تناؤ کی مناسب مقدار فائدہ مند ہے۔

لیکن مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب تناؤ صحت مند سطح سے بڑھ جاتا ہے۔

ہم میں سے ہر ایک کے تناؤ کی ایک ذاتی حد ہوتی ہے، اور جب وہ حد پار ہو جاتی ہے، تو ہم اس سے زیادہ تناؤ کا شکار ہو جاتے ہیں، اور ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس وقت تک اس کا علم نہ ہو جب تک کہ جسم، جذبات اور دماغ میں مسائل ظاہر نہ ہو جائیں۔

خدا کے ساتھ زندگی خوشی اور مسرت ہے، جب کہ خدا کے بغیر اضطراب، ہنگامہ، سختی، اور یہاں تک کہ آفات بھی ہیں، تو ہم آفات اور سانحات کی زد میں رہنے والی زندگی میں سکون اور سکون کیسے حاصل کر سکتے ہیں، اور اس زمین پر خوشی کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

پہلی ضرورت زندگی کے دباؤ سے آگاہ ہونا ہے جب ہم ان کے زیر اثر ہوتے ہیں۔

خدا حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے، اور اس نے ہمارے جسموں کو سکون، تکلیف، سکون اور اضطراب جیسے اشاروں سے نوازا ہے اور ہمیں ان اشاروں پر دھیان دینا چاہیے کہ ہمارے جسم کے اندر ایک خدائی ذہانت ہے جو ہمیں کچھ بتانے کی کوشش کرتی ہے، اور ہمیں تناؤ یا آرام کے وقت ان پیغامات کو سننا چاہیے، جب آپ تناؤ محسوس کرتے ہیں، تو اپنے دماغ کے اس حصے پر توجہ مرکوز کریں جو آپ کے جسم پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ گہرا سانس لیں اور ساتھ ہی اس حصے کو ہلکے سے دبائیں جب تک کہ وہ کمبن نہ ہو جائے پھر آرام کریں اور تناؤ کو چھوڑ دیں یہ جسم میں توانائی بخش اور اہم توازن برقرار رکھنے اور اسے تناؤ کے مضر اثرات سے بچانے میں مدد کرے گا۔

ہم سانس لینے کے ذریعے جذباتی تناؤ کا بھی انتظام کر سکتے ہیں جب آپ خوف یا کوئی اور نقصان دہ جذبات محسوس کرتے ہیں تو آہستہ آہستہ، گہرائی سے اور تال کے ساتھ کئی بار سانس لیں، جس سے آپ کے جسم کو ہر ایک سانس کے ساتھ آرام کرنے کی اجازت ملے گی، اس سے آپ کے دل کی دھڑکن کو کم کرنے، خون کی معمول کی گردش کو بحال کرنے، آپ کے اعصاب کے ذریعے اہم توانائی کے بہاؤ کو آسان بنانے، اور آپ کے دماغ کو پرسکون کرنے میں مدد ملے گی۔

زندگی کوئی ہنگامی صورتحال نہیں ہے۔ یہ ایک خوبصورت الہی اظہار ہے، اور ہمیں اس سے لطف اندوز ہونا چاہیے، ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ مسکراہٹ ایک طاقت ہے۔ اگر ہم اسے استعمال نہیں کرتے ہیں تو ہم زندگی کا ایک اہم پہلو کھو دیتے ہیں۔

انسان جذبات اور احساسات کے ساتھ روح ہیں اور ان کا جسم ہے۔ وہ لباس یا بیرونی کوٹ کی طرح پہنتے ہیں لیکن جب تک ہم صرف جسم اور جذبات کی سطح پر رہتے ہیں، ہم تناؤ اور تناؤ کے منفی اثرات کی زد میں رہیں گے۔

جب ہم اپنی ضروری فطرت، جو کہ روح ہے، سے ہم آہنگ ہوتے ہیں، روح کی خوشی دل میں بہتی ہے اور محبت میں بدل جاتی ہے، اس محبت کو محسوس کرنا، روح کے سکون اور سکون سے جڑا ہوا، اور اس کے ہم آہنگ اثر کے تحت عمل کرنا اور بات چیت کرنا، تناؤ اور تضادات سے بھری دنیا میں فطری طور پر زندگی گزارنے کا سب سے موزوں طریقہ ہے۔

نوٹ: اس بیان کے بارے میں: "جسم ایک اینٹی ڈپریسنٹ اور دیگر مادے پیدا کرتا ہے جو ذہنی تناؤ اور تناؤ کو کم کرتا ہے، جو ڈاکٹروں کے بتائے گئے نسخوں سے کم طاقتور اور موثر نہیں ہوتا،" یہ طبی مشورے اور نسخوں کے ساتھ دینے کا مشورہ نہیں ہے، اس لیے وضاحت کی ضرورت ہے۔

مقناطیسی مساوات

ایک مضبوط موجودگی اور برے رجحانات والا شخص + ایک نرم دل لیکن کمزور ارادے والا شخص = بدی مقناطیسیت احسان پر غالب ہے۔

برے رجحانات والا کمزور ارادے والا + اچھے رجحانات والا مضبوط ارادے والا = اچھی مقناطیسیت برے پر قابو پاتی ہے۔

کمزور روحانی مقناطیسیت + بری بایو میگنیٹزم = مضبوط برائی مقناطیسیت

مضبوط اخلاقی طاقت + کمزور اخلاقی طاقت = زیادہ اخلاقی طاقت

ایک شخص جو غصہ اور تشدد کرتا ہے + ایک شخص جو نرم اور مہربان ہے = غصے کی مقناطیسیت نرمی پر غالب ہے۔

مضبوط، متوازن، اور پرسکون مزاج + مزاج جو کبھی کبھی عدم اطمینان کی طرف مائل ہوتا ہے = سکون کی مقناطیسیت غالب ہوتی ہے۔

دائمی جڑی ہوئی ناکامی + کم جڑی ہوئی ناکامی = مضبوط ناکامی مقناطیسیت

مضبوط مثبت کامیابی + کم مثبت کامیابی = بہتر کامیابی

مضبوط ناکامی وائبریشن + مضبوط کامیابی کا کمپن = یا تو مضبوط ناکامی مقناطیسیت یا مضبوط کامیابی مقناطیسیت، ماحول اور حالات پر منحصر ہے۔

ایک مضبوط، مضبوط دماغ + مکمل جہالت = یا تو ہوشیاری اور مہارت یا جہالت اور حماقت

شاندار روحانی طاقت + شاندار عملی طاقت = روحانی مقناطیسیت - واقعی ایک شاندار عملی طاقت

اگر لوگ اپنے اردگرد آسمان میں موجود سیاروں کے ہجوم کو دیکھ سکتے تو شاید کچھ اپنے پیاروں کو ڈھونڈنے کی کوشش کریں جو خدا نے میری روحانی آنکھیں کھول دی ہیں، اور میں ان روحوں میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو زمینی دائرے کو چھوڑ چکے ہیں روحانی آنکھ (پیشانی کے مرکز) پر گہرائی سے توجہ مرکوز کرتے ہوئے، کوئی بھی اندرونی بصارت سے دیکھ سکتا ہے جس نے تمام دنیا کو روشن کر دیا ہے۔ رحمٰن کی حضوری کے لیے ایتھرک طیارے

انسانوں میں دل ایک وائرلیس ریسیور کا کام کرتا ہے اور روحانی آنکھ ایک ٹرانسمیٹر کے طور پر کام کرتی ہے یہاں تک کہ اگر آپ اپنے فوت شدہ پیاروں کو نہیں دیکھ سکتے تو بھی اگر آپ سکون سے اپنے جذبات کو دل پر مرکوز رکھیں تو آپ اپنے ان عزیزوں کی موجودگی کو محسوس کر سکتے ہیں جو اب آسمانی جسموں میں رہتے ہیں، خدا کے سکون اور سلامتی سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور ان کی آزادی میں خوشی محسوس کرتے ہیں، اس لیے آپ کے دل کی تسکین اور جسم کی تسکین کے بارے میں آپ کو سکون ملتا ہے۔ انہیں

جب میں خدا کا نام لیتا ہوں تو میرا پورا وجود انتہائی مسرت میں پگھل جاتا ہے لیکن یہ کیفیت مجھے بڑی کوشش کے بعد ملی ہے پہلے تو میں تڑپنے والا نہیں تھا، میرا دماغ بھر کھوکھلا ہو گیا تھا لیکن اب جیسے ہی میں اپنے خیالات اور شعور کو روحانی مرکز یعنی بھنوؤں کے درمیان کی جگہ پر مرکوز کرتا ہوں، تمام خیالات ختم ہو جاتے ہیں، سانس لینا بند ہو جاتا ہے، دل کی حرکتیں رک جاتی ہیں۔ کم ہو جاتا ہے، اور روح پر اترنے کی حالتیں، تاکہ میں روحانی خوشی کا تجربہ کروں اور الٰہی نعمتوں میں ڈھکا ہوں

سنہری اقوال

خوشی میرا حق، میراث اور میرا چھپا ہوا خزانہ ہے۔ مجھے اپنے اندر ایسے خزانے تلاش کرنے کی رہنمائی کریں جو بادشاہوں کے خوابوں سے بھی بڑھ جائیں

****

زندگی ایک باقاعدہ تال کے ساتھ ایک ذہین حرکت ہے۔ یہ خود کو بے جان اشیاء میں ڈھالتی ہے، یا زندہ اور متحرک شکل اختیار کرتی ہے۔

****

اے عظیم ترین عاشق، تُو ہی زندگی ہے۔ تُو ہی میرا مقصد اور میری آرزو ہے۔

****

مجھے اپنے آسمانی باغ میں ایک کھلتا ہوا گلاب، یا اپنے پیارے پیار کے ہار میں چمکتی ہوئی مالا بنا، یا مجھے سب سے بڑا اعزاز عطا کر: اپنے دل میں سب سے چھوٹی جگہ۔

****

جہاں بھی دوسرے اچھے کام کرنے میں میری کوششوں کی تعریف کرتے ہیں، وہیں میں سب سے بڑی خدمت فراہم کر سکتا ہوں۔

****

آئیے ہم خوابوں کا سنہرا قالین بُنائیں میٹھی یادوں کے ریشمی دھاگوں اور نفیس خیالات سے

****

محبت سینڈ پیپر کی طرح ہے۔ جو دماغ کو چمکاتی ہے۔ اور کردار سے کھردری دور کرتی ہے۔

****

وبائی امراض، آفات اور فطرت میں پرتشدد تبدیلیاں جو تباہی، تباہی اور وسیع پیمانے پر نقصان پہنچاتی ہیں وہ "خدائی حکم" نہیں ہیں یہ آفات انسانی افکار اور اعمال سے جنم لیتی ہیں جہاں کہیں بھی دنیا کا اچھائی اور برائی کا نازک توازن نقصان دہ لہروں اور کمپنوں کے جمع ہونے سے متاثر ہوتا ہے۔ انسانی بیمار ارادوں اور وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے کی وجہ سے تباہی پھیلتی ہے۔

****

میں ہر قوم سے بہترین لوں گا، اور میں تمام قومیتوں کی خامیوں پر توجہ دیے بغیر ان کی خوبیوں کی تعریف کروں گا۔

****

جس طرح ہم اپنے روزمرہ کے کھانے کی غذائیت کی اہمیت کا خیال رکھتے ہیں، اسی طرح ہمیں ان نفسیاتی غذائی اجزاء پر بھی توجہ دینی چاہیے جو ہم اپنے دماغ کو روزانہ فراہم کرتے ہیں۔

****

مہربان الفاظ بہت ساری بیماریوں کے لئے ایک حیرت انگیز علاج ہیں، ایک طاقتور، تقریباً جادوئی، مقناطیسی قوت کے حامل ہیں جو اپنے بولنے والے کے لیے بے پناہ برکتیں اور خوشحالی لاتے ہیں جو لوگ آرام دہ اور نرم الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ان میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے ایک لطیف دھارے کو محسوس کرتے ہیں، ان کے اندر سکون کے گہرے احساس سے بھرا ہونا اس لیے ہوتا ہے کہ اس کے بہاؤ کو اس قدر بلندی تک پہنچایا جاتا ہے کہ اس کے بہاؤ کو بہت زیادہ پہنچتا ہے۔ اس ذریعے کے ساتھ ہم آہنگی، انہیں امن کی خواہش رکھنے والوں تک خوشی منتقل کرنے کے قابل بناتا ہے۔

****

دل کے کتنے ہی مہربان الفاظ نے بہت سے غموں کو دور کیا ہے اور کتنی دانشمندانہ آوازوں نے تاریک راہوں کو خوشی اور سکون کے چراغوں سے روشن کیا ہے!

****

ہم اپنے ہر تجربے کے ذریعے ترقی کرتے ہیں، جب تک ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم ان سے قیمتی سبق سیکھ سکتے ہیں ہر دکھ اور تکلیف کے لیے جس کا ہم تجربہ کرتے ہیں معنی اور مقصد ہوتا ہے۔

****

تجربات کی سختی کے باوجود، وہ آگ کی مانند ہیں جو لوہے کو پگھلا کر اسے خوبصورت، پائیدار اور ورسٹائل فولاد میں بدل دیتی ہے۔

****

میری زندگی کی تمام قابل ذکر کامیابیاں ذہن کی طاقت کے ذریعے خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں حاصل کی گئی ہیں جب الہی جنریٹر چل رہا ہے، میری خواہش کی ہر چیز بغیر کسی استثناء کے نتیجے میں آتی ہے، پہلے ایک غیر مرئی، آسمانی ڈیزائن کی شکل اختیار کرتی ہے اور پھر حقیقت میں ناقابلِ مزاحمت قوت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔

****

جب ذہن تڑپتی ہوئی روح کی گہرائیوں سے خدا سے دل کی گہرائیوں سے سرگوشی کرتا ہے، تو روح کی پکار عالمگیر دل کو چھو لے گی، اور جواب آئے گا، اس کے ساتھ بے پناہ خوشی ملے گی، یہ فکری

سرگوشی ارادہ کو اس وقت تک پروان چڑھاتی ہے جب تک کہ اس میں مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے ضروری طاقت نہ ہو۔

****

جب کسی شخص کا ذہن اور ارادہ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے تو ان پر لامحدود طاقت کا الزام عائد کیا جاتا ہے، اس لیے کسی چیز کے بارے میں سوچنا ہی اسے حاصل کرنے کے لیے کافی ہے، کیونکہ قانون الٰہی ان لوگوں کے حق میں کام کرتا ہے جو اعلیٰ منشا کے مطابق ہیں۔

****

انسان کو چاہیے کہ وہ تمام فکری صلاحیتیں جو خدا نے انہیں عطا کی ہیں وہ وقتی چیزوں کے حصول کے لیے وقف نہ کریں، ایسا نہ ہو کہ وہ مادیت کی بھولبلییا میں گم ہو جائے اور اپنے لیے غیر ضروری حدود و قیود پیدا کر لے، اس کے بجائے، وہ اپنی فکریۂ قوت کو زندگی کی ضروریات کے حصول کے لیے استعمال کرے اور اپنے حق و باطل کے درمیان فرق پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ نقصان دہ اور کیا فائدہ مند ہے۔

****

سچائی رائے اور نظریات سے بالاتر ہے، اور بہت سے لوگ جو اس نقطہ نظر کو اپناتے ہیں وہ اپنے ہی موضوعی نتائج کے پابند ہو جاتے ہیں۔

****

اے رب، سکون کے دروازے کھول دے اور میرے روحانی خیالات کی پناہ گاہ کو شیطانی وسوسوں کے حملوں سے محفوظ رکھ اور میری آرزوؤں کے گلاب میرے دل کے باغ میں کھلنے دے جب میں تیرے آنے کی صبح کا انتظار کر رہا ہوں۔

****

نظریاتی علم الہی علم حاصل نہیں کر سکتا، اور یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنا قیمتی وقت ان نظریات پر نہ صرف کریں جن کا حقیقت میں اطلاق نہیں ہو سکتا، ورنہ انسان اپنے آپ کو گھنے علمی جنگلوں کے بیچ میں پائے گا اور نظریات کے دائرے سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

****

خوشی زندگی کے غیر مستحکم حالات پر نفسیاتی فتح کا ثمر ہے۔

****

جس کو خدا پہچانتا ہے وہ دنیا سے ناواقف ہو سکتا ہے۔

****

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو نظریاتی علم کے ساتھ پروگرام کرتا ہے [حقیقی جانچ کے بغیر]، تو وہ ایک پورٹیبل ریکارڈنگ ڈیوائس کی طرح بن جائے گا جو کہاوتوں کو دہراتا ہے اور بلند و بالا فقروں کی بازگشت کرتا

ہے، اور دوسرے اسے ایک عالم اسکالر تصور کریں گے، لیکن اس طرح کے علم کو نہ تو سچائی کے براہ راست ادراک سے تقویت ملتی ہے اور نہ ہی یہ روحانی حاصلات سے مطابقت رکھتا ہے۔

****

دنیا میں مسائل ہی رہیں گے، تو رہنمائی اور رہنمائی کے لیے کہاں سے رجوع کیا جائے؟ عادات، تعصبات، تعصبات اور جنون سے متاثر کسی کے خیالات کسی کام کے نہیں ہوتے، اور کسی کے ماحول، خاندان، ملک یا دنیا کے اثرات صحیح رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں، لٰذا انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور روح کی گہرائیوں سے نکلنے والی پرسکون، پُرسکون آواز، سچائی سے ہم آہنگ آواز کو سننا چاہیے۔

****

اپنے دلوں کو الہی نازل کرنے کے لئے کھولیں تاکہ یہ آپ کے ذریعے بہے جائے اور آپ کی زندگیوں کو روحانی برکتوں اور نیکیوں سے بھر دے

****

آپ جو بھی کام کرتے ہیں اور جو بھی کامیابیاں آپ حاصل کر سکتے ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا ہی وہ ذریعہ ہے جو آپ کو وہ تمام طاقت فراہم کرتا ہے جو آپ کو کام کرنے اور حاصل کرنے کے لیے درکار ہے۔

****

اے رب، مجھے غربت اور خوشحالی، بیماری اور صحت، جہالت اور حکمت میں آپ کو یاد کرنے دو، اور مجھے آپ کے بابرکت نور کو دیکھنے دو جو ایک لمحے میں تندرستی اور شفا بخشتا ہے۔

****

اپنے خیالوں کی تنہائی میں تیری مبارک آواز کو سننے کو ترستا ہوں، اپنی یادوں کی تہوں میں چھپی کرخت، زمینی آوازوں کو مجھ سے دور کر دو، میں اپنی روح کے سکون میں ہمیشہ تمہاری سریلی آواز کو سننا چاہتا ہوں۔

****

زندگی اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے، اور بعض اوقات ہم ٹھوکر کھاتے ہیں اور آگے بڑھنے میں ہچکچاتے ہیں جب ہم زندگی کی تاریک راہوں پر چلتے ہیں تو ہمیں خدا کی روشنی کو اپنا رہنما چراغ بنانا چاہیے، وہ جہالت اور تاریکی کی راتوں میں پورا چاند ہے، بیداری کی گھڑیوں میں چمکتا ہوا سورج ہے، رہنمائی کا مینار ہے، اور زمین کی رہنمائی کرنے والے ستارے ہیں جو زمینی سمندروں کے لیے موجود ہیں۔

یہ وقت ہے کہ انسان اپنے شعور کو بھولنے کی نیند سے بیدار کر کے روح کی بیداری کی طرف لے ۔

****

ہم آپ سے دعا گو ہیں کہ اے رب، جہالت اور تنگ نظری کی گہرائیوں سے اپنے شعور کو امن، روشنی، محبت اور عالمگیر انسانی ہمدردی کے افق تک محدود کر دیں۔

****

حالات آخرکار بہتر ہوں گے کیونکہ انسانی زندگی کے تضادات کے پیچھے خدا کی قدرتیں اور عجائبات پوشیدہ ہیں اور جو شخص حالات کی ناگزیریت کا قائل نہیں ہے اور اپنے دماغ اور ایمان کے ساتھ پردے سے باہر جانے کی کوشش کرتا ہے اس کے لیے وہ دروازۂ کھل جائے گا جس پر ہر مومن ہاتھ کھٹکھٹاتا ہے۔

****

ایمان کا مطلب کبھی بھی لاپرواہی اختیار کرنا یا حالات کے ساتھ سمجھداری سے کام نہ لینا نہیں ہے، بلکہ، چاہے کچھ بھی ہو جائے، ایک شخص کو خود کو یقین دلانا چاہیے کہ خدا ہی مشکل اور دباؤ والے حالات میں اس کا ساتھ دینے کے قابل ہے اگر وہ پورے دل، جان اور جذبات سے اس کی طرف رجوع کرے۔

****

اگر ہمارے حواس پوری حقیقت کو ہم تک پہنچا دیں تو ہم زمین کو الیکٹران کے دریا کے طور پر دیکھیں گے، اور ہم خاک کے ہر ذرے کو روشنی کے گھومتے ہوئے بڑے پیمانے پر دیکھیں گے۔

****

وہ لوگ جو مادے سے روح تک اپنی بصیرت کے ساتھ داخل ہوتے ہیں وہ وہم کی نوعیت کو سمجھتے ہیں اور حقیقت کے جوہر کو جانتے ہیں۔

****

خواہ کوئی شخص افریقہ کے جنگلوں میں ہو، میدان جنگ میں ہو، بیماری میں مبتلا ہو یا غربت کا شکار ہو، اسے اپنے آپ کو یہ باور کرانا چاہیے کہ خدا کا ہاتھ خطرے سے زیادہ طاقتور ہے اور اس کی پناہ مانگنے والوں کی حفاظت کرنے پر قادر ہے۔

اپنے آپ کو بچانے کا اس سے زیادہ موثر طریقہ کوئی نہیں ہے یقیناً واقعات سے نمٹنے کے لیے منطق کا استعمال کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ کی مدد پر مکمل یقین رکھنا چاہیے۔

****

وہ محبت جو تمام مخلوقات کے دلوں میں بسی ہوئی ہے — تمام ماؤں، باپوں، دوستوں اور عزیزوں کی محبت — الہی محبت سے حاصل ہوتی ہے۔

****

بڑے اور چھوٹے فرائض کے درمیان فرق کیا جانا چاہئے، صرف اہم پر سب سے اہم کو ترجیح دیتے ہوئے، مزید یہ کہ، کوئی فرض دوسرے سے متصادم نہیں ہونا چاہئے، صحیفے ہمیں بتاتے ہیں کہ جب ایک فرض دوسرے سے متصادم ہوتا ہے، تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ایک حقیقی فرض نہیں ہے۔

****

جیسے جیسے سورج کی اہم کرنیں پھیلیں گی، میں غریبوں اور لاوارث لوگوں کے دلوں میں امید کی کرن پھیلاؤں گا، اور میں ان لوگوں کے دلوں میں نیا عزم پیدا کروں گا جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ناکام ہیں۔

****

استاد پرمہنس نے اپنے شاگردوں میں سے ایک سے کہا: "اپنے حلقہ محبت سے کسی کو خارج نہ کرو، سب کو اپنے دل میں رکھو وہ تمہیں اپنے میں رکھیں گے۔"

****

خُداوند، میری مدد کریں کہ میں ہمیشہ اپنی مرضی کو فائدہ مند اور اچھے کاموں کو پورا کرنے کے لیے استعمال کروں

مجھے تیری مرضی کے مطابق کرنے میں مدد کر تاکہ میرے تمام خیالات تیرے مقاصد کے مطابق ہوں اور تیری مرضی کے مطابق ہوں۔

اس نے میرے اندر چھپی، بابرکت طاقت کو بیدار کرنے میں میری مدد کی تاکہ میں تمام مشکلات اور آزمائشوں پر قابو پا سکوں۔

****

اُس جرات مند اور عاجز روحانی شخصیت کے لیے بیدار ہوں – جو شیروں کی طاقت کو کبوتروں کی نرمی کے ساتھ جوڑتی ہے۔

****

میں تلخ کلامی، جھوٹی تنقید اور شاباش اور چاپلوسی سے پریشان نہیں ہوں گا، میری تو بس یہی خواہش ہے کہ میں تیری مرضی پوری کروں اور تیری رضا حاصل کروں۔

****

آپ اس زبردست خوشی کا تصور بھی نہیں کر سکتے جو آپ کو اس وقت بھر دے گی جب آپ الہی موجودگی کو محسوس کریں گے تو آپ کی

روح خدا کی بے پناہ محبت سے مست ہو جائے گی یہ ایک ایسی محبت ہے جو کسی بھی انسانی محبت سے لاکھوں گنا بڑھ جاتی ہے- ایسی محبت جو آپ کی تمام خواہشات کو پورا کرتی ہے اور آپ کے دل کو خوشی اور اطمینان سے بھر دیتی ہے۔

****

اندرونی توجہ کے ذریعے، آپ براہ راست اپنے اندر اور اپنے اردگرد روحانی خوشی کا تجربہ کر سکتے ہیں اگر آپ اس بیداری کو فروغ دیں گے، تو آپ کی شخصیت ہم آہنگی سے بڑھے گی، اور آپ لوگوں اور دیگر مخلوقات کے لیے ایک پرکشش مقناطیسیت حاصل کریں گے۔

****

اے عظیم محافظ، مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اپنی تقدیر کی وجہ سے سب کچھ کھو دوں، جو میری اپنی بنائی ہوئی ہے، لیکن میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری واحد پناہ گاہ، تیری محبت کی شمع کو غفلت اور بھولپن کی آندھیوں سے محفوظ رکھے

****

آئیے ہم سازگار حالات کے چشموں سے بہنے والے پاکیزہ، تازگی بخش پانیوں کو پیتے ہیں، جو مثبت سوچنے اور پرامید نقطہ نظر رکھنے کے ہمارے پختہ عزم سے بڑھا ہوا ہے۔

****

ضمیر ایک بدیہی احساس ہے جو انسان کی اصل فطرت اور مقاصد کو ظاہر کرتا ہے جب آپ کا ضمیر صاف ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، صاف ضمیر خدا کی طرف سے اچھے اخلاق کا ثبوت ہے ضمیر کی عدالت میں بری ہونے کا مطلب خوشی کا ہونا اور خدا کی نعمتوں کو حاصل کرنا ہے۔

****

جرات مندانہ اور خوش کن کام کرنے کی کوشش کریں جو زیادہ تر لوگ نہیں کرتے ہیں، اور ان لوگوں کو پیار اور سکون دیں جنہیں دوسرے نظر انداز کرتے ہیں

****

استاد پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد سے کہا:

" اگر آپ دماغ کی نشوونما میں وقت نہیں لگاتے ہیں تو، کوئی بھی مادی خوشحالی آپ کو مطمئن نہیں کرے گی، یہ کھیتی اذیت نہیں بلکہ شعور کی تربیت ہے تاکہ ان خیالات اور اعمال کی پرورش کی جائے جو خوشی کا باعث بنتے ہیں"

آپ کی خوشی آپ کی کامیابی ہے، اس لیے اسے آپ سے کسی کو چوری نہ ہونے دیں جو آپ کو پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان سے خود کو بچائیں جب میں لڑکا تھا، جب بھی کچھ لوگ میرے بارے میں جھوٹی افواہیں پھیلاتے تھے تو میرا صبر ختم ہو جاتا تھا، بعد میں مجھے احساس ہوا کہ میرا ذہنی سکون لوگوں کی منظوری یا تعریف سے زیادہ اہم ہے۔

****

کاش آپ کو الٰہی محبت کی وہ کہانی معلوم ہوتی جس کا تجربہ کچھ عقیدت مندوں کو خدا کے ساتھ ہوتا ہے! زندگی کا کوئی دوسرا تجربہ اس خوشی کا موازنہ نہیں کر سکتا میں نے ایک ولی کو جانتا تھا جو مسلسل خدا کی محبت میں جذب ہوتا تھا، اور اس کے چہرے سے پاک محبت چمکتی تھی، خدا کی نظر ہمیشہ ان لوگوں پر رہتی ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں، اور وہ انہیں ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑتا۔

****

بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنی ذہنی اور روحانی قوتوں کی نشوونما میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

****

اپنے آپ کو تاخیر کی تہہ میں ڈوبنے کی اجازت نہ دیں بورنگ عام حقیقت کی نیند سے اٹھیں اور ایک بہتر زندگی کے افق کی طرف روانہ ہوں جہاں کامیابی، خوشی اور سکون ہو۔

****

آپ کے اندر سرمایہ کاری کے انتظار میں زبردست صلاحیت موجود ہے، اور آپ ہی اس کو فعال کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے اہل ہیں

****

بری عادتوں اور غیر صحت بخش جذبات سے آزادی مادی کامیابی سے کہیں زیادہ خوشی لاتی ہے۔

ادبی کامیابی ایک نفسیاتی خوشی لاتی ہے جسے بیرونی حالات آپ سے چھین نہیں سکتے

****

آپ اپنا سارا وقت پیسے جمع کرنے میں صرف کر سکتے ہیں، لیکن یہ پیسے آپ کو وہ دیرپا سکون اور تحفظ نہیں دے گا جس کی آپ تلاش کرتے ہیں، اس کے برعکس، یہ آپ کو مزید ناخوشی کا باعث بنے گا کیونکہ خوشی اور سکون ذہن میں رہتا ہے، چیزوں میں نہیں۔

****

کمزوری کو اپنے دماغ میں نہ گھسنے دیں، اور ایسے لوگوں کے ساتھ صحبت کرتے وقت ہوشیار رہیں جو منفی خیالات اور مایوسی کا شکار ہیں، ایسا نہ ہو کہ ان کے کمزور خیالات آپ کے دماغ میں داخل ہو جائیں، جب تک کہ آپ کا دماغ اس حد تک مضبوط نہ ہو جائے کہ دوسروں کے خیالات اسے کمزور نہ کر سکیں، بلکہ اس کے برعکس، یہ دوسروں کے خیالات کو مضبوط کرنے اور ان کی خود اعتمادی کو بڑھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

****

خدا سب سے پہلے آتا ہے، اور ہمیں اس کے بارے میں سوچے بغیر اپنے دن کا آغاز یا اختتام نہیں کرنا چاہئے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کی طرف سے ہمیں حاصل ہونے والی طاقت اور توانائی کے بغیر، ہم اپنے کسی بھی کام کو پورا نہیں کر پائیں گے، یہ اس کی طرف ہمارا سب سے بڑا فرض ہے۔

****

رسوم و روایات کو جانچنے اور جانچنے کا ایک طریقہ ہے۔ ابتدا میں ہر روایت کا ایک جواز ہوتا تھا اگر ہم دیکھیں کہ جواز اب بھی صحیح ہے۔ تو روایت کا معنی اور فائدہ ہے۔ تاہم روایات پر آنکھیں بند کر کے پیروی کرنا نادانی ہے۔ ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ صحیح کیا ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیے، یہ جاننا چاہیے کہ کیا چیز ہمیں خوشی دے سکتی ہے۔ اور پھر اس کا اطلاق کرنا چاہیے۔

****

جب آپ بہت سارے لوگوں کو خوشی یا کامیابی سے محروم دیکھتے ہیں تو یہ مت سمجھیں کہ یہ ان کا مقدر ہے۔ آپ خود کو جو چاہیں بنا سکتے ہیں آپ کی اندرونی کامیابی وہی ہے۔ جو آپ کو حقیقی معنوں میں کامیاب بناتی ہے۔

****

اگر آپ کے اندر کچھ نہیں ہے۔ تو آپ خوش نہیں ہوں گے لیکن اگر آپ کے ارد گرد کچھ بھی نہیں ہے۔ اور آپ کے اندر خوش ہیں تو آپ بلاشبہ کامیاب ہیں اس لیے لوگوں کو ان کے بیرونی حالات کی بنیاد پر پرکھنا ناممکن ہے۔

****

وسیع ہجوم میں، کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے۔ جو روحانی بلندی کی حالت میں پہنچ گیا ہو اور اندرونی سکون اور اعلیٰ روحانی خوشی سے لطف اندوز ہو

****

میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ مجھے ہر چیز کی ضرورت ہے میرے پاس آئے گی، اور اس لیے میں اس بات کی فکر نہیں کرتا کہ مستقبل میں کیا ہوگا، یہ گھمنڈ یا دکھاوا نہیں ہے، کیونکہ میں نے اپنی زندگی میں اس بابرکت طاقت کے کام اور تاثیر کا کئی بار تجربہ کیا ہے۔

****

میں زندگی کی سطح پر تیر رہا ہوں یا سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب رہا ہوں، میں جانتا ہوں کہ میں خدا کے ساتھ ہوں اور وہ میرے ساتھ ہے، اور یہ کہ مجھے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اس علم نے مجھے ناقابل بیان اور گہری خوشی دی ہے۔

****

اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی نئی چیز خریدنا ایک خوشگوار تجربہ ہوتا ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد یہ خوشی کا احساس دھیرے دھیرے ختم ہو جاتا ہے، اور ہو سکتا ہے کہ آپ اس میں دلچسپی یکسر ختم کر دیں، اسے بھول جائیں اور کسی اور چیز کی خواہش کریں تاہم، اس چیز کا بل نہیں بھولا جائے گا، خاص طور پر اگر آپ نے اسے قسط پر خریدا ہو!

****

انسان کو اپنی زندگی پر قابو پانا چاہیے اور اسے ہر ممکن حد تک آسان بنانا چاہیے، ضرورتوں اور ہنگامی حالات کے لیے کچھ پیسے بچانا چاہیے، آسائشوں پر خرچ کرنے پر بچت کو ترجیح دینا چاہیے، اور دوسروں کی بہترین مدد کرنا چاہیے، جب آپ دوسروں کی مدد کریں گے تو کسی نہ کسی طریقے سے مدد آپ کے پاس آئے گی، اور آپ کو کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی اور کسی چیز سے محروم نہیں ہونا چاہیے۔

****

تمام دلوں کی خوشی میں، میں تیری خوشی کی گونج سنتا ہوں، اے رب، اور تمام وفاداروں کی دوستی میں، میں آپ کی محبت کو محسوس کرتا ہوں، مجھے خوشی ہوتی ہے اور میرا دل اپنے دوستوں کی کامیابی اور خوشحالی سے خوش ہوتا ہے، جس طرح میں اپنی بھلائی اور آسانی سے خوش ہوتا ہوں، جیسا کہ میں دوسروں میں حکمت پیدا کرتا ہوں، اسی طرح میں اپنی تمام خوشیوں میں اضافہ کرتا ہوں۔ میرا اپنا

****

خوشی کا سب سے بڑا دشمن عیش و عشرت خریدنے کے لیے پیسے ادھار لینا ہے۔ لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک وہ کوئی خاص چیز حاصل نہ کر لیں خوش نہیں رہ سکتے لیکن اس چیز کو حاصل کر لینے

کے بعد بھی وہ حقیقی خوشی کا تجربہ نہیں کر پائیں گے، عارضی خوشی کے باوجود یہ اس دنیاوی خوشی کے سراب کے پیچھے بھاگنے کا کیا فائدہ ہے جو صرف ٹوٹنے کا وعدہ کرتا ہے؟ لوگوں کو بے شمار املاک کی ضرورت کے بغیر سادہ زندگی گزارنی چاہیے جس پر مسلسل توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

****

میری جنت میرے اندر ہے جب میں اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں، میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں، اور میری اندرونی خوشی بڑھتی ہے اس اندرونی اطمینان کے بغیر، دنیاوی لذتیں اور خوشیاں بھی جہنم بن جاتی ہیں، مجھے احساس ہوا ہے کہ اس اندرونی خوشی کے بغیر، مجھ پر عائد ذمہ داریوں کا بوجھ مجھ سے میرا سکون چھین لیتا اور مجھے میری خوشی سے محروم کر دیتا۔

****

اگر دولت کو بیماری اور مسائل کے ساتھ ملایا جائے تو اس کے بہت سے نتائج برآمد ہوں گے حفظان صحت اور صحت کی دیکھ بھال مغرب کی طاقتوں میں سے ایک ہے نقصان دہ کیڑوں اور مہلک جراثیم کو ترقی یافتہ ممالک میں مؤثر طریقے سے کنٹرول کیا جاتا ہے جب کہ یہ دیگر ممالک میں بکثرت ہیں لیکن ان کیڑوں کو ختم کرنا کامیابی کی معراج نہیں ہے کیونکہ ترقی یافتہ ممالک میں دیگر قسم کے مسائل اور ایسے مسائل موجود ہیں جیسے کہ ترقی یافتہ ممالک میں بہت مشکل ہے۔ قسطوں کی خریداری کے نظام کی وجہ سے گھٹن کا شکار مالی بحران - ایسی مصیبتیں جو نیند میں خلل ڈالتی ہیں اور ذہنی سکون کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

****

ہم اسی شعور کا اٹوٹ حصہ ہیں جس سے یہ عظیم کائنات وجود میں آئی ہے۔

****

کیا آپ نے کبھی بھیڑوں کا ریوڑ دیکھا ہے؟ اگر ان میں سے کوئی چھلانگ لگاتا ہے تو باقی ریوڑ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی نقل کرتے ہیں زیادہ تر لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ شاید کوئی کوئی آئیڈیا لے کر آئے یا کوئی نیا ٹرینڈ متعارف کرائے اور دوسرے فوراً بینڈوگن پر چھلانگ لگا کر اس کی نقل کر دیں یہ روش نسل در نسل ہر قوم کے اپنے رسم و رواج ہیں اور ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ وہ سب درست ہیں یا صحیح لیکن کون جانتا ہے؟ شاید ان میں سے کچھ رسم و رواج بے معنی اور بے معنی ہیں۔

****

جب خیالات کا ہنگامہ خیز طوفان تھم جاتا ہے تو ہم امن کی بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں اور خدائی موجودگی کو چھوتے ہیں

****

خدا کے بارے میں سوچیں، یا ایک خوبصورت زمین کی تزئین جو امن کو متاثر کرتی ہے، یا ایک خوشگوار اور خوشگوار تجربہ مثبت، پرسکون ذہنی سرگرمی حوصلہ افزا اور تازگی بخشتی ہے۔

****

ہم ایک افراتفری اور ہنگامہ خیز دنیا میں رہتے ہیں آپ کو لگتا ہے کہ پیسہ کا مطلب خوشی ہے، لیکن جب آپ اسے حاصل کرتے ہیں تو آپ کو لگتا ہے کہ آپ ابھی تک ناخوش ہیں آپ دولت حاصل کر سکتے ہیں اور —خدا نہ کرے—اپنی صحت خراب ہو جائے یا آپ کے پاس اچھی صحت ہو اور آپ کا پیسہ ضائع ہو جائے یا آپ کے پاس دولت اور صحت دونوں ہوں لیکن دوسروں کے ساتھ بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑے، صرف احسان کرنے کی پیشکش کی جائے تو خدا کی ناراضگی اور مایوسی کے بدلے اس زندگی میں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ کو مطمئن کریں

****

زمین ان لوگوں کے لیے اذیت گاہ بن جاتی ہے جو خدائی منصوبہ سے ناواقفیت میں رہتے ہیں لیکن جب آپ زندگی کے تجربات کو اپنے استاد کے طور پر دیکھتے ہیں اور ان سے اس دنیا کی اصل نوعیت اور کائناتی ڈرامے میں آپ کے تفویض کردہ کردار کو سیکھتے ہیں تو وہ تجربات پائیدار اطمینان اور خوشی کے راستے پر قیمتی روشنی بن جاتے ہیں۔

****

وہاں، اندھیرے کے اندھیرے سے پرے، بے آواز خاموشی، اور غیر تخلیق شدہ عدم، ابدی جوہر ہے، جو وجود کی اصل اور تمام طاقتوں اور مخلوقات کا منبع ہے، مرئی اور پوشیدہ۔

****

اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو ہمارے لیے محض کھانے، سونے اور مرنے کے لیے نہیں بنایا، بلکہ اس لیے بنایا ہے کہ ہم اس کی مرضی کو جان سکیں اور اپنے وجود کے مقصد کو سمجھ سکیں، مٹھی بھر عقلمندوں نے کائناتی منصوبہ کا مطلب سمجھ لیا ہے، لیکن اکثر لوگ اندھے اور اس مقصد سے بے خبر ہیں۔

****

زندگی میں پیسہ میرا مقصد کبھی نہیں تھا۔ میرا مقصد انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کرنا تھا اس لیے خدا نے میرے لیے خود کو

سہارا دینے اور اپنے مشن کی تکمیل کے لیے مواقع کے بہت سے دروازے کھول دیے۔

****

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو ایک مقررہ اور غیر متغیر قانون کے مطابق چلانے کے لیے بنایا ہے اگر ہم ان آفاقیہ قوانین میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو سزا دیتے ہیں جو کوئی اونچی عمارت کی چھت سے چھلانگ لگاتا ہے اس کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں اس لیے ہم اس کے نتائج بھگتے بغیر کشش ثقل کے قانون کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

****

جب ہم دنیا کی تہذیبوں کا گہرائی سے جائزہ لیتے ہیں اور قدیم تہذیبوں کے پوشیدہ رازوں کو تلاش کرتے ہیں تو ایک بڑی تصویر سامنے آتی ہے جس میں آپس میں جڑی ہوئی لکیریں، متنوع ابواب اور قطعی تفصیلات ہوتی ہیں، اور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان بیک وقت انفرادی اور سماجی دونوں طرح کا ہے۔

****

اگر خدا چاہتا کہ ہم صرف مادی شعور میں زندگی بسر کریں تو ہم مادی چیزوں سے پوری طرح مطمئن اور دنیاوی طریقوں سے مطمئن ہوں گے۔

****

پاکیزگی، امن اور خوشی کی کرنیں خوابوں سے پرے ہماری ضروری گہرائیوں میں ٹمٹماتی اور رقص کرتی ہیں۔

****

ہمارے اس زمینی سفر کے دوران ہماری زندگی کے آسمان پر ظاہر ہونے والے ہر تجربے کے ساتھ، ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ اپنی بیداری کو کس طرح وسیع کرنا ہے اور اپنے اردگرد کے حالات یا جن سے ہم گزر رہے ہیں ان کو کس طرح زیادہ سمجھنا ہے، اور پھر ہم بہتر ہم آہنگی کے ساتھ رہنے اور لوگوں اور زندگی کے ساتھ زیادہ آسانی اور محفوظ طریقے سے نمٹنے کے قابل ہو جائیں گے۔

****

زیادہ تر لوگ دوسروں کی نقل کرتے ہیں ایک شخص کو اصلی اور تخلیقی ہونا چاہئے، اور وہ ہر کام میں مہارت حاصل کرتا ہے۔

مشرق میں، بنیادی توجہ روحانی خوشی کو فروغ دینے پر مرکوز رہی ہے، جب کہ مغرب میں زندگی کے مادی پہلوؤں کو اکثر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے، کچھ مادی آسائشیں ہیں لیکن بہت کم نفسیاتی خوشی دونوں کے درمیان توازن کی ضرورت ہے، کیونکہ زندگی کے صرف ایک پہلو پر توجہ دینے سے عدم توازن پیدا ہوتا ہے اور زندگی کے تقاضوں سے عقلی طور پر نمٹنے میں ناکامی ہوتی ہے۔

****

سب سے بڑی خوشی - الہی خوشی کے بعد - ایک شخص کے لئے اپنے قریبی رشتے داروں کے ساتھ امن میں رہنا ہے جن کے ساتھ اسے سال کا ہر دن رہنا ہے۔

* * *

لوگ بہت زیادہ وقت ضائع کرتے ہیں جلدی اور کام کرنے میں بہت زیادہ کام کیے بغیر سوچنے اور سمجھنے کی کوشش کرنے کے لیے کہ زندگی کیا پیش کرتی ہے

****

ہمیں امن کے باغات میں حکمت کی اندرونی عمارتیں تعمیر کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے جو شاندار روحانی خوبیوں کے ان گنت پھولوں سے پھلے پھولے اور چمکے۔

****

اندرونی ہم آہنگی طاقت کا ایک بھرپور ذریعہ ہے اور قابل تجدید توانائی پیدا کرتی ہے۔

****

زندگی کو دیکھتے ہوئے، کسی کو پتہ چلتا ہے کہ کامیابی آسان نہیں ہے زندگی اکثر سخت اور ناقابل معافی ہوتی ہے، اور ہمیں روزی کمانے کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے اپنے جسم کو برقرار رکھنے اور اسے صحت مند اور بیماریوں سے پاک رکھنے کے لیے درکار کوششوں کے بارے میں سوچیں! یہاں تک کہ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں، وہ کامیابی عارضی ہے جسم - آپ طویل عرصے تک زندہ رہ سکتے ہیں - آخر کار آرام کرنے کے لئے رکھا جائے گا ضرورت مطلوبہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے اندرونی اور بیرونی متعدد قوتوں سے لڑنے کا حکم دیتی ہے، یہ قوتیں آپ کو کسی بھی اہم کامیابی سے محروم کرنے کے لیے انتھک محنت کرتی ہیں۔

****

ہر حال میں پرسکون رہنے کی کوشش کریں، اور اپنے امن کے بیج کو خوشی اور اطمینان کی مسکراہٹوں کے ساتھ کھلنے دیں۔

****

یہاں تک کہ عظیم ترین اولیاء بھی مکمل نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ اپنی کامیابیوں کو دوسروں کے ساتھ شیئر نہ کریں، یعنی اپنے روحانی تجربات اور اعلیٰ علم کو مقدس علم کے حصول میں ان کی مدد کر کے۔

****

اس وجہ سے، جو لوگ ان مراحل تک پہنچتے ہیں اور ان حالتوں کو حاصل کرتے ہیں، وہ ان لوگوں کو سمجھنا چاہتے ہیں جنہیں اس کی ضرورت ہے، اگر آپ حقیقی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آپ نہ صرف اپنی ذاتی خوشی کو یقینی بنائیں گے بلکہ دوسروں کی خوشی کو بھی یقینی بنائیں گے۔

****

ذہانت والا کوئی بھی پیسہ کما سکتا ہے لیکن اگر ان کے دل میں محبت ہو تو وہ اس پیسے کو کبھی بھی خود غرضی کے لیے استعمال نہیں کریں گے۔ بلکہ دوسروں کے ساتھ بانٹیں گے پیسہ خود غرض اور کنجوس کے ہاتھ میں لعنت اور بدبختی ہے اور رحم دل اور سخی روح والوں کے ہاتھ میں نعمت اور تحفہ ہے۔

****

کوئی شخص اس دوران اپنے خاندان کے افراد سے بات کرنے سے انکار کرتے ہوئے طویل مدت کے لیے خاموش رہنے کا انتخاب کر سکتا ہے، حالانکہ اس کے نتیجے میں اس شخص کو کچھ اندرونی سکون حاصل ہو سکتا ہے، لیکن اس کا طرز عمل خود غرض اور ان کے خاندان کی خوشی کے لیے نقصان دہ ہو، وہ اس وقت تک حقیقی طور پر کامیاب نہیں سمجھے جا سکتے جب تک کہ ان کے پیارے بھی ان کی کامیابی سے مستفید نہ ہوں۔

****

اسی طرح، مادی کامیابی حاصل کرنا نہ صرف ہمارا حق ہے کہ ہم اپنے طور پر فلاح و بہبود سے لطف اندوز ہوں، بلکہ دوسروں کے لیے ان کے مادی حالات اور زندگی کے حالات کو بہتر بنانے میں مدد کرنے کے حوالے سے ہماری اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔

****

میں اپنے صاف ضمیر کی دیواروں کے پیچھے محفوظ ہوں میں نے تاریک ماضی کو جلا دیا ہے اور مجھے صرف آج کی فکر ہے۔

****

آج مجھے احساس ہے کہ میں سب سے بڑی بھلائی کی روشنی میں ہوں اور میں ان لوگوں کے لیے مینار ہوں جو دکھوں کے سمندر کی لہروں کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔

****

کامیابی کے بارے میں لوگوں کے مختلف نظریات اور نظریات ہوتے ہیں، زندگی میں ان کے عزائم پر منحصر ہے، یہ غیر معمولی بات نہیں ہے کہ کچھ لوگوں کو کامیابی کو چوری سے تشبیہ دیتے ہوئے، یہ کہتے ہوئے سنا جائے کہ "وہ ایک کامیاب چور تھا!" یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کامیابی اپنی تمام شکلوں اور اقسام میں مطلوب اور مطلوب ہے تاہم ہماری کامیابی سے دوسروں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔

****

کامیابی کا ایک اور معیار بھی ہے: جب ہم اپنے لیے ہم آہنگی اور فائدہ مند نتائج لانے کے قابل ہوتے ہیں تو ہمیں اپنی کامیابی میں دوسروں کو بھی شامل کرنا چاہیے اور اس کے ثمرات ان کے ساتھ بانٹنا چاہیے۔

****

کامیابی کا مطلب ہے کسی شخص کا اپنے ماحول میں اطمینان اور اطمینان حقیقی کامیابی ان اعمال کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد راستبازی کے اصولوں پر رکھی گئی ہے، اور اس میں دوسروں کی خوشی اور بھلائی کو اپنی خوشی کا ایک لازمی جزو کے طور پر شامل کیا جاتا ہے اگر ہم اس اصول کو اپنی مادی، فکری، اخلاقی اور روحانی زندگیوں پر لاگو کرتے ہیں، تو ہمیں کامیابی کی مکمل اور جامع تعریف حاصل ہوگی۔

****

یہاں اس محدود دنیا میں، ہم لمبائی، چوڑائی اور کثافت کو سمجھتے ہیں، لیکن ایک اور سطح ہے جہاں طول و عرض موجود نہیں ہے؛ سب کچھ صاف اور شفاف ہے — ہر چیز شعور اور ادراک ہے ذائقہ کی حس ادراک ہے، جیسے سونگھنے کی حس ہمارے احساسات، خیالات اور جسم شعور کی کیفیتیں ہیں جس طرح ہم خوابوں میں دیکھ، سن، سونگھ، چکھنے اور لمس کر سکتے ہیں، اسی طرح اس اعلیٰ سطح پر بھی کیا ہم ان تمام حواس کو خالص شعور کے ذریعے محسوس کرتے ہیں؟

****

اے رب، ہمیں اپنی قربت کا احساس کر کے خوش کر، ہمیں خواہشات کے طوق سے آزاد کر، اور ہمیں ایسی اندرونی خوشی عطا کر جو زندگی کے تجربات اور اس کے بدلتے ہوئے واقعات سے متاثر نہ ہو۔

****

جب ہمارے ذہن اعلیٰ ادراک کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو ہمارے اندر روحانی شعور بیدار ہوتا ہے اور ہم الٰہی حکمت اور محبت کۓ حیرت انگیز عجائبات کا تجربہ کرتے ہیں۔

****

اگر ہم خدا سے پوری طرح محبت کرتے ہیں اور اپنے تمام خیالات اور دلوں کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم اس کے قریب محسوس کریں گے اور ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ زندگی میں سب سے بڑی سلامتی کی پناہ گاہ ہے۔

****

بظاہر خالی اور خالی جگہ میں، ایک کائناتی ربط اور ابدی زندگی ہے جو ہمیں کائنات کی تمام جاندار اور بے جان چیزوں کے ساتھ جوڑتی ہے، وجود میں موجود ہر چیز میں عظیم زندگی کی لہر بہتی ہے۔

****

ابدیت ہمارا اصل گھر اور دائمی ٹھکانہ ہے، اور ان اجسام میں ہمارا وجود ایک عارضی وجود ہے، جیسے صحرا میں سفر کرنے والے قافلے کے لیے مختصر آرام۔

****

جب ہم خود کو روح کی تخلیقی قوتوں کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں تو ہم اس آفاقی اور لامحدود ذہن سے جڑ جائیں گے جو ہماری رہنمائی کرنے اور ہمارے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تخلیقی طاقت ہمارے وجود کے سب سے بڑے منبع سے بلا روک ٹوک ہمارے پاس بہے گی اور ہمیں اپنی سرگرمی کے کسی بھی شعبے میں تخلیقی کامیابی حاصل کرنے کے قابل بنائے گی۔

****

محبت اعتماد، رواداری اور باہمی احترام کے ماحول میں پروان چڑھتی اور پروان چڑھتی ہے۔

****

اے رب، ہمیں پاکیزہ خیالات اور اچھی عادات کی روشنی سے نواز، تاکہ اگر بُری عادتوں اور منحرف خیالات کا اندھیرا ہم تک پہنچ جائے تو وہ فوراً دور ہو جائے اور ہمیں تجھ سے ایسی گہری محبت کرنے میں مدد دے کہ نہ تو مادی وہم اور دنیاوی لالچ ہمیں اپنے جال میں پھنسا سکے اور نہ ہی ہمارے دل و دماغ پر قبضہ کر سکے۔

****

جو چیزیں آسانی سے حاصل کی جاتی ہیں وہ بہت کم قیمتی ہوتی ہیں ہمیں یہ بات عظیم مردوں اور عورتوں کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے

سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ کس طرح اپنی صلاحیتوں کو نکھار کر، اپنے فرائض کی انجام دہی سے، اپنی اخلاقی اقدار کی تعمیر، گہرے مطالعے میں مشغول ہو کر اور خود غرضی سے بچ کر عظیم بن گئے، لیکن انہوں نے جو نتائج حاصل کیے اور جو کامیابیاں حاصل کیں وہ ان کی کوششوں سے کہیں زیادہ تھیں۔

****

حقیقی آزادی انتخاب کی آزادی میں مضمر ہے جس کی رہنمائی دانشمندی سے کی جاتی ہے اور اس کی تائید فہم، درستگی اور پختہ ارادے سے ہوتی ہے۔

****

جب آپ اپنے ارادے، عزم اور شعور کو بیدار کرتے ہیں، تو غیب کی قوتیں اعلیٰ شعور سے نکلتی ہیں — روح کی بصیرت کے ذریعے — آپ کی مدد کرنے اور نفسیاتی سکون اور خوشی کی طرف جانے والے راستوں کو روشن کرنے کے لیے، خدا کی مدد سے۔

****

انسان کو اپنی کوشش سے روح کے راستے کھولنے چاہئیں کوئی بھی خوشی سے سکون اور خوشی پر مصائب اور مصائب کا انتخاب نہیں کرتا جہالت مصائب کی جڑ ہے اور وہ رکاوٹ جسے دور کرنا اور ختم کرنا ضروری ہے جہالت ایک نقصان دہ گھاس ہے، جس کی جڑیں گہری ہیں، جو انسانیت کے باغ میں اگتی ہیں اور اچھے اور فائدہ مند پودوں کو اگاتی ہیں۔

****

جہالت پر اٹل ارادے اور پختہ عزم سے قابو پانا چاہیے، دماغ کی مٹی کو پوری توجہ کے ساتھ [مثبت پر] کاشت کرنا چاہیے، اور اچھے بیجوں کو ایمان کے پانی سے سیراب کیا جائے گا جب محبت کی الہم اور گرم کرنیں چمکیں گی، نیکی کا بیج اگے گا اور جڑی بوٹیوں اور طفیلی پودوں پر قابو پا لے گا، کیونکہ روشنی کی موجودگی میں روشنی کا وجود نہیں ہو سکتا۔

****

مادی چیزوں کی لذتیں مٹ جاتی ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں، لیکن الہٰی خوشی کبھی مدھم نہیں ہوتی یہ ایک الہامی خوشیٰ جو لامتناہی اور بیان سے باہر ہے۔

****

ہمیں خوشی کے حصول کے لیے کبھی بھی گمراہ کن طریقے استعمال نہیں کرنے چاہیئں، اور نہ ہی ہمیں اپنے اندر موجود سکون اور روحانی دولت کو فریب آمیز راحت اور چمکدار زندگی کی تلاش میں ترک کرنا چاہیے جو تباہ کن اثرات کے ساتھ جہنمی اعمال اور طرز عمل سے ہمارے سامنے الجھ سکتی ہے۔

****

سکون الٰہی کی موجودگی کی تصویر کشی کے لیے بہترین کیمرہ ہے۔ خالص اور عین توجہ مرکوز سکون کی عینک کے ذریعے مبارک تصویر بالکل واضح طور پر ظاہر ہوگی۔

****

درحقیقت، تمام حکمت آپ کے اندر ہے۔ اور آپ کو صرف اس سے شعوری طور پر آگاہ ہونے کی ضرورت ہے۔

****

حقیقی قناعت خود کی بہتری میں مضمر ہے، تاکہ دوسرے آپ کو ڈھونڈنے کے بجائے آپ کو ڈھونڈیں، محبت اور دوستی آزادانہ طور پر دی جانی چاہیے، بغیر کسی توقع یا مطالبہ کے، توقع صرف غم اور ناخوشی کو جنم دیتی ہے، یہاں تک کہ جب خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں، تو انسان کو اپنی خوبیوں اور خود اعتمادی کے قلعے کے اندر تنہا، محفوظ اور سکون سے کھڑا ہونا چاہیے۔

****

خوشی اور امید کے جھرنے ہمیشہ میرے دل سے بہتے، اور ان کی تازگی کا پھوار ان سب کو چھوئے جن سے میں ملتا ہوں۔

****

روحانی مسرت روح میں دوسروں کی ہر طرح سے مدد کرنے کی خواہش پیدا کرتی ہے، اور ان بہتر اخلاقی لذتوں کی تعریف کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے جو خوشی کا باعث بنتی ہیں، اس طرح خام لذتوں کی طرف جھکاؤ کم ہوتا ہے۔

****

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کا کردار کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، یہ کائناتی ڈرامے کی کامیابی میں حصہ ڈالنے کے لحاظ سے سب سے بڑے کردار کی طرح اہم رہتا ہے جو روحیں زندگی کے اسٹیج پر انجام دیتی ہیں۔

****

مکمل شعور ایک مطلق، لامحدود شعور ہے، جو اپنے آپ کو مسلسل تجدید کرتا ہے اور اس کی تخلیقی صلاحیت کبھی ختم نہیں ہوتی، اور یہ آپ کے ذریعے اپنے ایک منفرد پہلو کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

****

اگر آپ ایک بار بھی محبت الہی کا مزہ چکھ لیں تو آپ اسے کبھی نہیں چھوڑیں گے کیونکہ پوری کائنات میں اس جیسا کوئی اور نہیں ہے۔

****

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ بہت ترقی یافتہ روحانی مراحل پر پہنچ چکے ہیں، اس طرح کہ وہ گنہگاروں کو محض روحانی نصیحت کرنے سے ہی مطمئن نہیں ہیں، بلکہ خدا کے فضل اور مدد سے ان پر اس روحانی طاقت کا چارج لگا سکتے ہیں جو انہیں ان کے گناہ کے اعمال کے نتائج سے آزاد کرتی ہے۔

****

تمام اچھے اور برے اعمال دماغ کے خلیوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں اور سوچ میں اچھی یا بری عادتوں یا رجحانات کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

****

ایک شخص جو دماغی خلیات کی طاقت سے چارج ہونے کی وجہ سے غیر صحت مند عادات کا شکار ہوتا ہے وہ قوت ارادی، مراقبہ، مخلصانہ دعا اور مسلسل مثبت اثبات کے ذریعے خود کو آزاد کر سکتا ہے جب تک کہ اس کی تمام ناپسندیدہ عادات امن و سکون کی اچھی عادات میں تبدیل نہ ہو جائیں ایسا اس وقت ہوتا ہے جب صحیح ہدایت پر چلنے والی لائف فورس ان عادات کو تبدیل کرنے کے لیے کام کرتی ہے، جس سے دماغ کے تمام خلیات غیر معمولی فطرت سے بھر جاتے ہیں، نیک، اور خوبصورت

****

تفہیم باطنی آنکھ، روح کی بصارت اور دل کی دوربین ہے یہ دماغ کی تسکین اور ضمیر کی پاکیزگی کے درمیان توازن ہے۔

****

ہر روز ہم مختلف مناظر دیکھتے ہیں، اور ہر دن ایک نیا سبق لے کر آتا ہے جس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ انسان اپنے وجود کے حتمی مقصد پر توجہ مرکوز کرکے سبق سیکھے گا: اپنے وجود کے ماخذ اور اپنی زندگی کی بنیاد کو پہچاننا۔

****

آئیے ہم ماضی کے دکھوں کو بھلانے کے لیے کام کریں اور ان پر نہ بسنے کا عزم کریں غیرمتزلزل عزم اور فعال ارادے کے ساتھ، آئیے اپنی

زندگیوں کی تجدید کریں، اپنی کامیابیوں میں اضافہ کریں اور اپنے اندر اچھی عادات اور اعلیٰ صفات کو پروان چڑھائیں۔

****

کوئی بھی شخص جو دوسروں کی کمزوریوں کو ظاہر کرتا ہے اور ان کے لیے شرمندگی اور ناراضگی کا سبب بنتا ہے وہ حکمت اور صحیح فیصلے سے دور ہے۔

****

ہر وقت اور جگہ کے لیے اقوال

جو لوگ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہیں وہ دم توڑ دینے والی خوبصورتی کو دیکھتے ہیں اور اعلیٰ مٹھاس کا مزہ چکھتے ہیں جس کا تجربہ کسی اور طرح سے نہیں کیا جا سکتا۔

جب میری روح نے تجھے پکارا تو تیری خاموشی کے بادل پھٹ پڑے، اے خدا، تیری رحمت کی بارش برسی یہاں تک کہ تیرے فضل کا سیلاب بن کر تیرے بابرکت دریا نے میرے وجود کے کناروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، اور میری روح ابدیت کے پانیوں میں ڈوب گئی، اور میری چھوٹی سی زندگی کا بلبلہ تیرے وجود میں تحلیل ہو گیا۔

میرے مرشد نے مجھے سکھایا کہ کس طرح حکمت کی چھینی کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ایک ہیکل بنانے کے لیے الہی موجودگی کے لائق بنایا جائے۔

اگر آپ ایک عظیم مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو اس کے لیے ایک ذہنی نمونہ بنا کر شروع کریں، اگر آپ اپنے ذہن میں ایک مضبوط خیال ڈالتے ہیں تو اب آپ اپنے شعور میں کوئی بھی سمت مضبوطی سے قائم کر سکتے ہیں۔ پھر آپ کا پورا وجود اس خیال کے مطابق ہو جائے گا، اور آپ کے اعمال اس کے مطابق ہو جائیں گے۔

جب آپ الہی دل کو چھویں گے، آپ کی پریشانیاں ختم ہو جائیں گی، آپ کے دل میں محبت بھر جائے گی، اور حیرت انگیز روحانی تجربات آپ کے دماغ کے باغوں میں خالص چشموں کی طرح رقص کریں گے۔

بہت سے بادل تجھے چھپانے اور مجھ سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آرزو کے آنسوؤں کی شبنم سے تیرا نام مبارک مجھے تمام پردوں اور پردوں کے پیچھے سے سنہری حروف میں چمکتا دکھائی دیتا ہے۔

ضمیر کی پاکیزگی کا مطلب ہے سچائی کے ساتھ شفافیت سے پیش آنا۔

ضروری ضروریات ہیں اور جن کو کچھ لوگ "ضروریات" سمجھتے ہیں جو درحقیقت غیر ضروری اور ضرورت سے زیادہ ہیں زندگی کو بنیادی ضروریات پر توجہ مرکوز کرکے اور غیر ضروری آسائشوں کو ختم کرکے آسان بنایا جانا چاہئے۔

اے دوستی تو کتنی بلند ہے اور تیری مٹی کتنی زرخیز اور مقدس ہے! محبت آپ کی پرورش ہے اور وفاداری آپ کا مشروب ہے۔

جب دو افراد اپنے اختلافات کے باوجود ہم آہنگی اور اتفاق سے چلتے ہیں تو وہ ایک مقصد سے متحد ہو جاتے ہیں: خالص محبت اور باہمی وفاداری میں روح کا سکون اور سکون حاصل کرنا اور جہاں عاشق محبوب کی قیمت پر لذت تلاش نہیں کرتا، وہاں پرہیزگاری کے باغ میں دوستی کے خوشبودار پھول کھلتے ہیں اور اپنی میٹھی خوشبو پھیلاتے ہیں۔

دنیا ہمارے ذہنوں کی تربیت ایک مختلف انداز میں کرتی ہے، ہمیں بہت سی چیزوں کا عادی بنا دیتی ہے کہ ہم سوچنے لگتے ہیں کہ خوشی ان کے بغیر نا ممکن ہے لیکن زندگی اور خاص طور پر بچوں کی زندگیوں کو آسان بنانا چاہیے۔ ورنہ زندگی انہیں تلخ مایوسیوں سے سکھائے گی۔

حقیقت محض خیال یا تخیل سے زیادہ درست اور حقیقت پسندانہ ہے، لیکن جو کچھ ہم سوچتے یا تصور کرتے ہیں وہ کبھی کبھی سچ بھی ہو سکتا ہے۔

تخلیقی سوچ کے عمل میں تخیل ایک اہم عنصر ہے تاہم، تخیل کو پختہ اور پختہ یقین میں تبدیل ہونا چاہیے، اور یہ مضبوط قوت ارادی کے بغیر ناممکن ہے۔

اگر آپ اپنی پوری قوت ارادی کے ساتھ کسی چیز کا تصور کرتے ہیں، تو آپ کا تخیل ذاتی یقین میں بدل جائے گا، اور جب آپ اس یقین کو برقرار رکھ سکیں گے۔

تمام مخالف آراء کے باوجود، آپ کا یقین حقیقت میں ظاہر ہوگا۔

کسی کو اپنے طور پر کھڑا ہونا سیکھنا چاہیے، اپنی خوبیوں اور خودی کی مدد سے

روحانی خوشی ایک نئی خوشی ہے اور خدا کے بارے میں گہرائی سے سوچنے والوں میں تیزی سے ظاہر ہوتی ہے یہ ایک ایسی خوشی ہے جو صحیح فیصلے کرنے اور صحیح کام کرنے میں مدد کرتی ہے اور جب یہ مل جاتی ہے تو غیر صحت مند خواہشات اور خواہشات ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ روحانی خوشی کے مقابلے میں اپنی توجہ کھو دیتی ہیں۔

ہمارے قادر مطلق خالق نے ہمیں زندگی، طاقت اور حکمت عطا کی ہے، اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے اپنی توجہ دیں اور اپنے دلوں کو

اس کے لیے محبت، شکر گزاری، اور اس کے احسان اور مہربانی کے اعتراف میں بلند کریں۔

اے خدا، غصے کی آگ نہ بھڑکانے میں میری مدد کرو، ایسا نہ ہو کہ میں ناراضگی کے شعلوں سے اپنے اور دوسروں کے اندر امن کے سبز نخلستانوں کو جلا دوں، اپنی محبت کی مسلسل بہتی بارش سے غصے کی آگ کو بجھانے میں میری مدد کرے۔

میری نرمی اور میرے سکون کی جھیل پر سکون اور ساکت رہے، بے اطمینانی کے طوفانوں سے پریشان نہ ہوں جو سوائے مصائب کے کچھ نہیں لاتے۔

فرض کے احساس سے محرک کام انجام دینا، یا کسی دوسرے شخص کی خدمت اور محبت میں ذاتی خواہشات کو قربان کرنا، خوف کے مارے ایسا کرنے سے کہیں بہتر ہے۔

یہاں تک کہ جب کوئی شخص احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرنا چھوڑ دے تو اسے خدا کی محبت میں ایسا کرنا چاہیئے نہ کہ اس کے عذاب کے خوف سے۔

جس چیز سے بھی ڈرو، اپنے خیالات کو اس سے پھیر لو اسے خدا پر چھوڑ دو اور اس پر اپنا بھروسہ مضبوط کرو

خوف ہمیشہ انسان کے ساتھ رہتا ہے اور اس سے نجات خدا کے بارے میں سوچنے اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے ممکن ہے۔

نیکی کے راستوں پر چلنا شروع میں مشکل ہو سکتا ہے لیکن وہ مبارک راستے ہیں جو ذہنی سکون اور حقیقی خوشی کی طرف لے جاتے ہیں۔

خدا کا جلال ہماری زندگی کے ہر کونے پر چمکے، اس کی محبت ہمارے دلوں میں بسے، اور اس کا نور ہمارے شعور کو بھر دے۔

اے میرے محبوب، پھول کھلتے ہیں اور موسم بدلتے ہیں، اور سب آپ کی بات کرتے ہیں، پورا چاند آپ کی مسکراہٹ کی خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے، اور سورج آپ کے آسمانی چراغ کو اٹھائے ہوئے ہے، میں آنسوؤں کے سمندر میں تیرتا ہوں، آپ کی آرزو سے چھلکتا ہوں، درختوں کے پتوں اور بنی نوع انسان کی رگوں میں آپ کی زندگی اور جوش و خروش کو اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں

جب میں آپ کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں کسی اور دنیا میں جاگ رہا ہوں، اور وقتا فوقتا میں اس زمین اور اس چھوٹے سے جسم کے خواب دیکھتا ہوں - میں لامتناہی خوشی سے بیدار ہوں، اور میری دنیاوی زندگی کا خواب آپ کے ساتھ جاگنے کے لمحوں کی خوشگوار یادوں سے خوشبودار ہے، میں نے خوابوں کی

جھاڑیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے اور اپنے خوابوں کے باغ میں ان کے گلاب کے پودے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ میری آرزو کی خوشبو تمہیں اپنی طرف کھینچے گی، اور تم مجھے اپنے ساتھ ابدی خوشیوں کے افق پر لے جانے آؤ گے

اے اللہ مجھے پاکیزگی اور پاکیزگی کے ساتھ شفاف بنا تاکہ میں اپنے اندر تیرا شفاء نور پیدا کروں

میرے دماغ کے کانپتے ہوئے آئینے کو پرسکون کر دے تاکہ یہ آپ کے لامحدود چہرے کی عکاسی کرے۔

ایمان کی کھڑکیاں کھول دے تاکہ میں تیری سکون کی خوشبو میں سانس لے سکوں

اے اپنی ذات میں چمکنے والے، اے تصریح سے عاجز کرنے والے، میری ان آنکھوں سے دیکھ جو تیری آرزو رکھتی ہیں، تاکہ میں تیرے سوا کوئی وجود نہ دیکھوں۔

زندگی کے تمام مظاہر اور ظہور کے پیچھے خدا کی خاموش آواز ہے، جو ہمیں پھولوں، مقدس کتابوں، ہمارے ضمیروں اور ان تمام خوبصورت چیزوں کے ذریعے پکارتا ہے جو زندگی کو جینے کے قابل بناتی ہیں۔

روحانی چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے سالک کی ہر کوشش کو اللہ تعالیٰ اس کے لیے شمار کرتا ہے اور اس کا اچھا بدلہ دیتا ہے۔

اے رب، ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے ذہنوں کو اپنی سچائی کے نور سے منور کر، ہمارے دلوں کو اپنی محبت سے دھڑک دے، اور ہماری روحوں کو اپنی خوشی اور اپنے فضل کی کثرت سے بھر دے۔

اس شفاف افق سے جس میں دماغ داخل نہیں ہو سکتا، خدا اپنی ابدی روشنی ڈالتا ہے اور کائناتی ذہن سے شاندار الہام اور بابرکت طاقتیں آتی ہیں، اور تخلیقی سرگرمیاں کھلے اور ہم آہنگ ذہنوں میں بہہ جاتی ہیں۔

جب آپ دیکھیں گے کہ آپ کی روح، آپ کا دل، الہام کی ہر چنگاری، نیلا آسمان، چمکتے ہوئے ستارے، پہاڑ، زمین، پرندے اور پھول سب کائناتی تال، روحانی خوشی اور عالمگیر اتحاد کے ایک ہی دھاگے سے جڑے ہوئے ہیں تو آپ کو احساس ہوگا کہ یہ سب آسمان کی لہریں ہیں جو آسمان پر موجود نہیں ہیں۔

اگر ہم اپنے خالق کو بھول جائیں تو ہم مصائب کے مستحق ہیں ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ ہمارا محبوب ہے اور ہم سے محبت کرتا ہے اور یہ علم ہمیں ہماری پریشانیوں اور تکالیف سے نجات دلائے گا۔

خدا کا سچا عاشق کبھی بھی اس کی تلاش سے باز نہیں آتا، خواہ وہ کئی کوششوں کے بعد بھی اسے تلاش نہ کر پائے، جس طرح طوفان کے

تھمنے کے بعد ایک لہر سمندر کے دل میں واپس آجاتی ہے، اسی طرح متلاشی شخص بھی۔ اس کے پاس ایک واضح عقیدہ ہے کہ رکاوٹیں ٹوٹ جائیں گی اور وہ لامحالہ جلد یا بدیر کائناتی سمندر سے مل جائے گا - وہ لامحدود سمندر جہاں سے وہ آیا تھا اور جس کی طرف وہ لوٹتا ہے۔

جب ذہن مسلسل محبوبِ الٰہی کے بارے میں سوچتا ہے تو دل خوشی اور مسرت کے گیت گاتا ہے۔

روحانی ارتقاء انسان کا ابھرنا ہے جو وہ اب ہے اس سے مستقبل میں کیا ہوگا

انسان اپنی اصل فطرت کو دوسروں سے چھپا نہیں سکتا اس کے خیالات کی کمپن کسی نہ کسی طرح اس کے طرز عمل سے ظاہر ہوگی اور اس کے اعمال سے ظاہر ہوگی۔

بہت سے ایسے ہیں جو آزادی کے بارے میں غلط فہمی رکھتے ہیں۔ وہ آزادی کو ہر وہ کام کرنا سمجھتے ہیں جو انسان کرنا پسند کرتا ہے، اور میں اس آزادی کو خواہشات کی آزادی کہتا ہوں۔

آزادی کی اصل نوعیت کی غلط فہمی کی وجہ سے، کچھ والدین اپنی خواہشات کو فوراً پورا کر کے اپنے بچوں کو روایت کا غلام بنا لیتے ہیں، پھر بچے یہ سمجھ کر بڑا ہو جاتا ہے کہ جب تک ان کی خواہشات پوری ہوں گی، وہ خوش ہیں، اور یہ کہ زندگی کا مقصد ہر خواہش کو پورا کرنا ہے، تاہم، بعد میں انہیں معلوم ہوا کہ وہ غلط تھے، کیونکہ باہر کی دنیا گھریلو زندگی سے بالکل مختلف ہے، اور وہ سیکھتے ہیں کہ ہر خواہش کو پورا کرنا آسان نہیں ہوتا! دوسرے ان کو ایک طرف دھکیل سکتے ہیں اور اپنی خواہشات کے تعاقب میں انہیں نظرانداز کر سکتے ہیں نتیجتاً، بچے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی شدید خواہش کی وجہ سے سخت اور جذباتی طور پر بے حس ہو جاتا ہے، اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی قوت ارادی اور سمجھداری کو بڑھانے میں مدد کریں تاکہ وہ دنیا میں اس کے جال میں پڑے بغیر زندگی گزار سکیں۔

ماں کہتی ہے "اسے پیار سے سکھاؤ" یقیناً بچوں سے محبت سے پیش آنا عام طور پر اچھا ہے، لیکن بہت زیادہ مٹھاس دانتوں کو خراب کرتی ہے، اسی طرح بہت زیادہ لاڈ پیار بچوں کو خراب کرتا ہے، اس کے لیے ایک حد تک بختگی اور عزم ضروری ہے، لیکن اگر کسی بچے کے ساتھ کوئی غلطی کی جائے اور اسے سخت سزا دی جائے تو اس کے نتائج بھیانک ہوں گے، بچوں کے ساتھ حسن سلوک اور توازن ہونا چاہیے ۔ ہر باپ کو چاہیے کہ وہ اپنے مزاج کو پیار اور نرمی سے بدلے اور ہر ماں کو چاہیے کہ وہ اپنی محبت کو حکمت اور سمجھداری سے ڈھالے۔

ایک شخص کو ایک مستحکم نفسیاتی کیفیت کو برقرار رکھنا چاہیے اور خدا کے لیے تڑپنا چاہیے، میں نے بہت سے کام کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن میرے کام کی نوعیت کچھ بھی ہو، میرے خیالات ہمیشہ خدا کے ساتھ رہتے ہیں۔

ہمیں اس تخلیق سے لطف اندوز ہونا چاہیے، لیکن اسے ہمیں غلام بنانے کی اجازت دیے بغیر اور تجربے نے مجھے سکھایا ہے کہ خدا کو پانے کی خوشی بے مثال ہے۔

بڑے کاموں کو شروع کرنے سے پہلے، خاموشی سے بیٹھنا چاہیے، حواس اور خیالات کو پرسکون کرنا چاہیے، گہرائی سے غور کرنا چاہیے، اور روحانی رہنمائی اور صحیح سمت حاصل کرنے کے لیے الہی مدد حاصل کرنی چاہیے۔

مجھے احساس دو کے سحر کے چہرے پر، پھولوں کے ہونٹوں پر اور شریف مردوں اور عورتوں کے چہروں پر مسکراہٹ ہے تمہاری

میں بدقسمتی، بد قسمتی، بیماری، یا کسی غیر متوقع رکاوٹوں کی پے در پے تصویروں سے متاثر نہیں ہوں گا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ کائناتی شعور سے گہرا تعلق رکھنے والا نظم و ضبط والا شعور واضح طور پر ناکامیوں اور پریشانیوں کا شکار نہیں ہوتا۔

آزادی کا مطلب ہے عقل کے مطابق عمل کرنے کی صلاحیت، نہ کہ جذبوں، عادات اور خواہشات کے مطابق

مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں عالیشان محل میں رہوں یا عاجز کاٹیج میں، جب تک خدا میرے ساتھ ہے

میں اپنی ایمانداری سے کمائی ہوئی رقم کو سادہ زندگی گزارنے کے لیے استعمال کروں گا

خدا پر ایمان اور قوتِ ارادی کے استعمال کے ذریعے انسان بیماری، ناکامی اور حالات پر قابو پا سکتا ہے، جب تک کہ قوت ارادی کی کمپن جسمانی یا نفسیاتی بیماریوں کی کمپن سے زیادہ مضبوط ہو، بیماری جتنی زیادہ دائمی ہو، ارادہ اتنا ہی مضبوط اور پختہ ہو، اور خواہش کو حاصل کرنے کے لیے ایمان اتنا ہی گہرا اور ثابت قدم ہو

مجھے حوصلہ دے کہ میں صرف تجھ پر بھروسہ رکھوں، انسانی تحفظ کے ذرائع پر نہیں، مجھے خوف اور اضطراب کو زندگی کی کسی بھی آزمائش کا سامنا کرنے کے لیے اپنی بے پناہ طاقت کو مفلوج نہ ہونے دے، مجھے حادثات، آفات اور بدحالی کا تصور ان کے حقیقی ظہور کے خوف سے سوچنے اور تخیل سے نہ کرنے دے اور مجھے یہ احساس دلا دے کہ اے رب، میں گم ہو گیا ہوں یا گمشدہ دنہ زندہ ہو یا مرنا، آپ کی حفاظتی موجودگی اب بھی مجھے گھیرے ہوئے ہے اور میری حفاظت کرتی ہے۔

عقلمند کہتے ہیں: نیک اعمال کا ثمر جو خدا کی محبت اور نیکی سے پیدا ہوتا ہے وہ ہم آہنگی اور پاکیزگی ہے، نفسانی خواہشات اور خواہشات سے متاثر ہونے والے اعمال کا پھل درد اور تکلیف ہے، برے اعمال کا پھل جہالت اور حماقت ہے۔

اچھے اعمال خوشی کا باعث بنتے ہیں، جب کہ دنیاوی اعمال جو خود پسندی سے چلتے ہیں دکھ اور تکلیف کا باعث بنتے ہیں، تاہم مسلسل برے اعمال انسان کی سمجھ اور سمجھ کی صلاحیت کو ختم کر دیتے ہیں۔

اگر آپ امن اور ہم آہنگی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو آپ کے ارادے اچھے ہونے چاہئیں، اور آپ کو مہربانی اور محبت کے جذبات پھیلانے چاہئیں، اگر آپ نیک زندگی گزاریں گے، تو آپ اپنی مثال اور اچھے اخلاق سے دوسروں کی مدد کریں گے۔

جس لمحے میں بے چینی اور ذہنی الجھن محسوس کروں گا، میں خاموشی اور غور و فکر کی طرف اس وقت تک پیچھے ہٹوں گا جب تک کہ میں اپنا سکون بحال نہ کرلوں، اور میں ہر دن کا آغاز خدا کے بارے میں سوچنے اور اس سے مدد اور رہنمائی مانگنے سے کروں گا۔

عزم کریں کہ نفرت کی گھٹن والی گھاس پھوس کو نہ اگنے دیں اور اپنی زندگی کے باغ میں گھس جائیں، ایک ایسا باغ جو ایک اعلیٰ جذبے کی خوبیوں سے بھرا ہوا ہو اور آپ جتنا زیادہ ان خوشبودار، گلاب جیسی خصوصیات کو پروان چڑھائیں گے، اتنا ہی اللہ آپ پر آپ کے اندر موجود وجود کا سب سے بڑا راز ظاہر کرے گا۔

زندگی کا مقصد سکون، اطمینان، لافانی، تحفظ اور سچائی کا علم حاصل کرنا ہے، اور ان خواہشات کے دل میں جو ہمارے اندر ہلچل مچاتی ہیں، وہ الہی جوہر ہمارے اندر موجود ہے۔

اے خُداوند، میں اپنی آزادی کو تجھ میں پاتا ہوں اور یہ سمجھ سکتا ہوں کہ میرا اصل گھر تیرا کل وجود ہے اور میں تیرے کائناتی شعور کا ایک اٹوٹ حصہ ہوں

اے وسیع الہی سمندر، میری خواہشوں کے دریا، رکاوٹوں اور رکاوٹوں کے صحراؤں سے بہتے، آخر کار تیری عظیم گہرائیوں میں گھل مل جائیں۔

صرف الہی قلعے میں ہی ہمیں تحفظ اور تحفظ ملتا ہے، اور خدا کے قریب محسوس کرنے اور اس کی موجودگی کو چھونے سے زیادہ محفوظ کوئی جگہ نہیں ہے۔

چونکہ انسان ان عادات کے زیر انتظام ہیں جو ان کے رجحانات، رجحانات، کردار اور خواہشات کی تشکیل کرتی ہیں، اگر وہ عادات خراب ہوں تو کردار نقصان دہ اور اعمال برے ہو جاتے ہیں، اس لیے مناسب ہے

کہ اچھی عادات کو ترجیح دیں، کیونکہ یہ ہمارے اعمال اور خیالات کو اچھے مقاصد کی طرف لے جاتی ہیں اور ہمیں صحت اور خوشی دیتی ہیں۔

جہاں بھی غمگین اور مصیبت زدہ روحیں ہوں، مجھے ان کی خدمت اور تسلی دینے میں اپنا سکون ملتا ہے، میں دوسروں کو خوش کرنے کی پوری کوشش کروں گا اور ان کے جذبات کے ساتھ اس طرح ہمدردی کروں گا جیسے وہ میرے اپنے ہوں۔

دماغی صلاحیتیں انسانوں میں موجود ہوتی ہیں لیکن زیادہ تر لوگوں میں وہ کم ترقی یافتہ رہتی ہیں اور ان صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں ناکامی سنگین نتائج کا باعث بنتی ہے جسم کی طرح دماغ کو بھی صحت اور زندگی کے لیے مناسب غذائیت اور ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک ہیرا روشنی حاصل کرتا ہے اور اس کی عکاسی کرتا ہے، اور اسی طرح خالص، شفاف روحیں جو خدا کو جانتی ہیں اور اس کی موجودگی سے چمکتی ہیں۔

اے خُداوند، تُو ہی زندگی کی اصل دولت ہے، اور سب سے پہلے تجھے ڈھونڈ کر میں تجھ میں وہ سب کچھ پاوں گا جس کی مجھے ضرورت ہے۔

لوگ عام طور پر اچھی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے صرف خوراک، ہوا اور سورج کی روشنی پر توجہ دیتے ہیں، لیکن ایک وقت ایسا بھی آسکتا ہے جب زندگی کے ان خارجی ذرائع کی کثرت کے باوجود صحت بگڑ جاتی ہے، تب جسم کے اندر سے توانائی کے ذخائر کو دوبارہ چارج کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

اگر میرے ذہن کی کشتی لالچی خواہشات کی چٹانوں تک پہنچتی ہے جن میں خطرات اور خطرات شامل ہیں، جہالت کے شدید طوفانوں سے چلتے ہوئے، تو اے میرے خدا، میری روشنی بن جا اور ہمیشہ مجھے اپنی صداقت اور نیکی کے ساحلوں تک لے جا۔

فکر ایک شعلہ کی مانند ہے جس کی مرتکز طاقت کو کامیابی سے روکنے والی رکاوٹوں کو جلانے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔

خدا کو مسلسل الہی محبت کے ذریعے پایا جا سکتا ہے جب ہم خدا کو اس کے تحفوں سے زیادہ پیار کرتے ہیں، تو وہ ہمارے پاس آئے گا اس نے ہمیں آزاد مرضی اور انتخاب کی طاقت دی ہے تاکہ ہم دنیا کے عارضی اور معمولی تحفوں اور اس کے قرب کے تحفے اور اس کی بابرکت موجودگی کی خوشی میں فرق کر سکیں۔

ہمیں یادداشت دی گئی تاکہ ہم اچھی چیزوں کو یاد رکھنے کی مشق کر سکیں جب تک کہ ہم سب سے بڑی نیکی کو یاد نہ کر لیں: خدا

تیری محبت کی ہوا مجھ میں بہتی ہے، اے رب! اور میری زندگی کے پتے آپ کے آنے پر خوشی سے ناچتے ہیں، ان کی خوشگوار سرسراہٹ ہوا

میں بہتی ہے، تھکے ہوئے لوگوں کو میرے روحانی سکون کے سائے میں آرام کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

زندگی کی مشکلات کا مقصد ہمیں نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ بلکہ، مسائل اور بیماریاں ہمیں سبق دیتی ہیں، ہمارے دردناک تجربات کا مقصد ہمیں تباہ کرنا نہیں ہے، بلکہ ہمیں پاک کرنا اور ہمارے خالص ماخذ یعنی خدا کی طرف ہماری واپسی کو جلدی کرنا ہے جو ہماری مدد کرنے اور ہمارے آسمانی گھر میں واپس لانے کے لیے ہر طرح سے کام کرتا ہے۔

انفینٹی ہمارا حقیقی گھر ہے، اور اس زمین اور ان جسمانی جسموں میں ہمارا سفر ایک مختصر مدت کے ویزا سفر کی طرح ہے۔

اے رب میں جانتا ہوں کہ نہ تعریف مجھے بلند کرتی ہے اور نہ ہی تنقید مجھے کم کرتی ہے میں جیسا ہوں اپنے ضمیر کے سامنے ہوں اور تیرے حضور میں اس راستے پر گامزن رہوں گا، سب کی خدمت کرنے کی پوری کوشش کروں گا اور تیرا احسان حاصل کرنے کی کوشش کروں گا- اسی میں میری خوشی ہے۔

آپ ایک انوکھی مخلوق ہیں اور آپ کا جوہر حیرت انگیز ہے، لہذا اپنے حقیقی نفس کو جانیں۔

تیرے آنے کی سحر سے میری آرزو کی کلیاں خوشبودار پھول بن جائیں گی

اے رب، وہ دن آنے میں جلدی کر جب میں ان شبنم پھولوں کا ہار بنا کر تیری مبارک چوکھٹ پر رکھوں گا۔

صرف اپنے آپ کو خوش کرنے کی مسلسل کوشش کرنے کے بجائے، اسے دوسروں کو خوش کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے، جب وہ دوسروں کو روحانی، فکری یا مادی مدد فراہم کرنے کی کوشش کرے گا، تو وہ دیکھے گا کہ اس کی اپنی ضروریات پوری ہو گئی ہیں اور اس کی زندگی کا پیالہ خوشیوں سے بھر گیا ہے۔

وہ لوگ جو زمین پر تاریکی پر شاندار فتح حاصل کرتے ہیں ان کے حصے کے طور پر جلال کی روشنی ہوگی اور وہ اندرونی سکون اور خوشی سے لطف اندوز ہوں گے۔

اے رب، اپنی نعمتوں کے بیجوں کو میرے دل کی مٹی میں مسلسل بکھیر، دعا سے ہلایا، تاکہ وہ سایہ دار درخت بن جائیں جن کی شاخیں خود علمی کے لذیذ ترین اور میٹھے پھلوں کو لاتی ہیں۔

ہم بدلنے کی کوشش کیے بغیر اکثر تکلیف میں رہتے ہیں، اور اسی لیے ہمیں دیرپا سکون اور اطمینان نہیں ملتا اگر ہم ثابت قدم رہیں اور کوشش کریں، تو یقیناً ہم تمام مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں، ہمیں غم

<u>سے خوشی کی طرف، اور مایوسی سے ہمت کی طرف جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔</u>

اے خدائی محبت، میری محبت کو اپنی محبت سے جوڑ دے، میری زندگی کو اپنی خوشی سے ملا دے، میرے ذہن کو اپنے کائناتی شعور سے ملا دے، اور اپنی ابدی خوشی کے چشمے سے میری پیاس بجھا دے۔

مخلص طالب کا دل ہمیشہ یہ سرگوشی کرتا ہے: "اے میرے خدا اور میرے پیارے، میں اس سراب بھری دنیا کے ہنگاموں میں ڈوبا نہیں رہنا چاہتا، اور میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کے دلوں میں تیری محبت کو جگا دوں، میرا دل، میری روح، میرا جسم، میرا دماغ، اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب تیرا ہے، اے رب" وہ تلاش کرنے والا اور اس تک پہنچنے والا خدا آتا ہے۔

اے رب، ہمیں بھائی چارے کی ایک نئی اور حقیقی سمجھ عطا فرما، آئیے ہم جنگیں ترک کریں اور محبت کے بام اور ہمدردانہ مفاہمت کے پائیدار سکون سے قوموں کے زخموں پر مرہم رکھیں۔

ہمیں برکت دے تاکہ ہم لالچ کے اثر سے، فریب کے غلبے سے، اور وہم کے قابو سے آزاد ہو جائیں، اور ایک نئی دنیا کی تعمیر میں ہماری مدد کریں جس میں بیماری، جہالت اور قحط ایک تاریک اور بھیانک ماضی کے خوابوں کے سوا کچھ نہیں۔

آئیے ہم تمام مسائل کو جنگل کی منطق سے نہیں بلکہ فہم، سچائی اور آپ اور آپ کے خدائی انصاف پر اٹل یقین کے ساتھ حل کریں۔

زندگی نے ہمیں یہاں ایک وقت کے لیے اکٹھا کیا ہے، جس کے بعد ہم اپنی الگ راہوں پر چلیں گے لیکن اگر خدا کی محبت ہمارے اندر بسی ہوئی ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم کہاں جائیں، کیونکہ ہم چاہے کتنے ہی دور بھٹک جائیں، ہم خدائی محبت کے دائرے میں ہی رہیں گے اور حقیقی معنوں میں کبھی جدا نہیں ہوں گے۔

اے رب مجھے روحانی ترقی کا عقاب بنا دے جو تنگ نظری اور انتہا پسندی کی گلیوں سے بلند ہو

مجھے بلند و بالا افق کی طرف بلاؤ، زمین کی شدید لرزشوں اور سورج کی روشنی کو روکنے والے بادلوں سے پرے

مجھے صحیح زندگی گزارنے کے لیے توازن کے پروں کو اٹھانے دو، اور مجھے تمام طوفانوں اور سمندری طوفانوں کے اوپر ان بلند آسمانوں پر چڑھنے دو، جہاں وسیع افق اور شاندار تصورات ہیں۔

امن تب آتا ہے جب ہم اپنے دلوں کو محبت اور مہربانی کے لیے کھول دیتے ہیں جو لوگ محبت کرنے والے اور اچھے کاموں میں سرگرم ہوتے ہیں

وہ امن کا تجربہ کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کے اندر بستا ہے۔ امن جنت کا ٹھکانہ ہے اور خوشگوار زندگی کی بنیاد ہے۔

ہمیں ہمیشہ پھولوں کے پیچھے الہی حسن، سورج کے پیچھے کائناتی روشنی، اور ہر آنکھ میں چمکنے والی عظیم زندگی کے بارے میں سوچنا چاہیے۔

جب کوئی شخص واقعی مہربان ہوتا ہے اور دوسروں کا احترام کرتا ہے، اور خوشامد سے تعریف کرتا ہے، تو اس کے ساتھ ہمیشہ تعریف اور احترام کا برتاؤ کیا جائے گا۔

میں اپنی محبت کو دوسروں تک پہنچاؤں گا تاکہ خدا کی محبت میرے پاس آئے اور میرے دل میں بسنے کا دروازہ کھولوں

خُداوند، مجھے دکھ کی گہرائیوں میں ڈوبنے والوں کے لیے ایک مینارہ بن جائے جو آپ نے مجھے عطا کی ہے اس روحانی خوشی کے لیے شکر گزاری میں دوسروں کو خوشی دلانے میں میری مدد فرما۔

نفرت کو اپنی محبت کی آگ میں پگھلا دوں گا اوروں کو معاف کر کے سب پیاسے دلوں کو محبت دوں گا

سچی محبت وہ محبت ہے جو محبوب کے سکون سے خوش ہوتی ہے۔

اے خُداوند، تیرا نور ہم پر چمکے، اور تیری محبت ہمارے دلوں کو ہمیشہ بھر دے۔

پہل کا جذبہ رکھنے کا مطلب ہے تخلیقی تخیل کی طاقت جو ایک شخص کو ایسا ایجاد کرنے کے قابل بناتی ہے جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا ہر شخص اس تحفے کے ساتھ پیدا ہوتا ہے جسے خدا نے عطا کیا ہے۔

سب سے بڑی محبت الٰہی محبت ہے جو زندگی کو لفظوں سے آگے خوبصورت بناتی ہے جب آپ خدا کو اپنے ساتھ محسوس کرتے ہیں، آپ جہاں بھی ہوں آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ کے قدموں کی رہنمائی کرتے ہیں، الہی محبت شروع ہو جاتی ہے۔

سچائی کی طاقت ہوا کے خلاف جاتی ہے۔

اے رب، جب مجھے عارضی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو مجھے ماضی میں آپ کی بے شمار نعمتوں کو یاد کرنے کی اجازت دیں، یہ جانتے ہوئے کہ آپ کی مدد مجھے کبھی نہیں چھوڑتی ہے اور آپ کا خیال ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے میں آپ کے فیاض ہاتھ سے مجھے آنے والی ہر نعمت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محبت کے قطرے نیک روحوں میں چمکتے ہیں، اور خدا صرف محبت کے سمندر میں ہی مل سکتا ہے۔

تفہیم وہ چراغ ہے جو انسان کے راستے کو روشن کرتا ہے اور اسے کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔

موسم بہار میں، خدا فطرت کو خوبصورت ترین گلابوں اور پھولوں سے خوبصورت لباس اور چمکدار رنگوں سے مزین کرتا ہے

امن پہلا ہیرالڈ ہے جو الہی موجودگی کے نقطہ نظر کا اعلان کرتا ہے بعد میں، امن لامتناہی خوشی سے زیادہ روشن روشنیوں میں بدل جاتا ہے

جب میں مراقبہ کے سمندر کی گہرائیوں میں اترتا ہوں، تو میں اپنے وجود میں ایک مبارک لہر محسوس کرتا ہوں اور ایک سرگوشی کی آواز سنتا ہوں کہ "میں قریب ہوں"۔

انسان کو اندر کی طرف مڑنا چاہیے، جہاں روح اپنا اظہار کرتی ہے روح کی گہرائیوں سے اندرونی زندگی کے تمام تجربات جنم لیتے ہیں۔

جب روح الہی شعور کے ساتھ اپنے آپ کو محسوس کرتی ہے، تو وہ بے حد مسرت اور لامحدود خلا میں پھیلنے کا احساس کرتی ہے۔

اگر آپ اپنے راستے میں آنے والی تمام رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے اپنی فطری صلاحیتوں کے علاوہ اپنے پاس موجود تمام بیرونی ذرائع اور وسائل کو استعمال کرتے ہیں، تو آپ ان طاقتوں کو ترقی دیں گے جو اللہ نے آپ کو دی ہیں: وہ لامحدود طاقتیں جو آپ کے وجود کی گہرائیوں سے پھوٹتی ہیں۔

محبت اس سنہری راستے پر چلتی ہے جو خدا کی طرف لے جاتی ہے۔

جہاں جہاں غلط فہمی کا اندھیرا چھا گیا ہے میں نیک تمناؤں اور نیک نیتوں کی دھوپ پھیلاؤں گا۔

جب مشکلیں آپ پر حملہ آور ہوں، پھر بھی آپ تمام تر رکاوٹوں اور رکاوٹوں کے باوجود کوشش اور کوشش کرنے سے باز آجائیں تو اللہ آپ کو جواب دے گا اور آپ کی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔

اے خُداوند میں اپنے دل کے باغ سے آرزو کا پھول اُٹھا کر تیری مقدس چوکھٹ پر محبت کا نذرانہ بنا کر رکھ دوں گا۔

چونکہ ہمارے خیالات اور الفاظ وہ بیج ہیں جو ہمیں مستقبل کی فصل لاتے ہیں، اس لیے میں آج سے اپنے شعور کو اچھے، مثبت خیالات سے بھرنا شروع کروں گا۔

میں اپنے شعور کے ہوائی جہاز میں اوپر نیچے، شمال اور دائیں، اندر اور باہر اور ہر جگہ اڑتا ہوں اور یہ تلاش کرتا ہوں کہ خلا کے ہر کونے میں میں خدا کی بارگاہ میں تھا اور اب بھی ہوں۔

لامحدود مطلق کے ساتھ اپنے تعلق کی آگاہی میں ہر لمحے جیو، آپ کے شعور کی کوئی انتہا نہیں ہے، اور ہر چیز آپ کے وجود کے آسمان پر ستاروں کی طرح چمکتی اور چمکتی رہتی ہے۔

لاتعلقی، یا لاتعلقی، وہ دانشمندانہ راستہ ہے جس پر متلاشی چلتے ہیں، اپنی مرضی سے معمولی چیزوں سے بڑھ کر بڑے لوگوں کی خاطر وہ خود کو ایک نئی داخلی خوشی کے حصول کے لیے وقتیہ جنسی لذتوں کا پابند نہیں کرتا، لاتعلقی بذات خود ایک خاتمہ نہیں ہے، بلکہ یہ روح کی روح کو ہموار کرتی ہے اختیارات

روحانی فاتح زندگی کی راہوں پر دلیرانہ قدموں کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی موجودہ زندگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے اور اپنے دل کے دریچے کھولے اور اپنی روح کی غیر فعال قوتوں کو بیدار اور زندہ کرے۔

تبدیلی اور تبدیلی کے نقابوں کے پیچھے الٰہی موجودگی چھپی ہوئی اور جو کوئی اپنے ذہن کے آئینے کو ثابت قدم رکھ سکتا ہے اور اسے ہلنے سے روک سکتا ہے وہ اس واضح آئینے میں کائناتی محبوب کا چہرہ دیکھے گا۔

محبت موت اور وقت کی تباہ کاریوں سے زیادہ مضبوط ہے۔

خود تجزیہ کامیابی کی کنجی ہے، اور عکاسی ایک ایسا آئینہ ہے جس کے ذریعے ہم اندرونی گوشے دیکھتے ہیں جو ہماری نظروں سے پوشیدہ رہیں گے، ہمیں اپنی خامیوں کی تشخیص کرنی چاہیے، مثبت اور منفی رجحانات میں فرق کرنا چاہیے، اور ترقی اور کامیابی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو پہچاننا چاہیے۔

تم کتنے شاندار ہو، اے دوستی! آپ جو مخلص، دوستانہ فکر کے پانیوں سے نکلتے ہیں، اور جس کے پتے مخلص اور وفادار دلوں کی گہرائیوں سے نکلنے والی اندرونی اور بیرونی مٹھاس کی شبنم سے تر ہیں

میں نے ایک بار ایک چھوٹی چیونٹی کو ریت کے ڈھیر پر چڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھا، اور میں نے اپنے آپ سے سوچا: چیونٹی ضرور سوچ رہی ہوگی کہ وہ ہمالیہ پر چڑھ رہی ہے! ریت کا ڈھیر چیونٹی کو تو بہت بڑا لگتا ہے لیکن میری نظروں کو نہیں اسی طرح ہمارے لاکھوں شمسی سال خدا کے ذہن میں ایک منٹ سے بھی کم ہوسکتے ہیں۔

ہمیں اپنے آپ کو عظیم چیزوں جیسے ابدیت اور لامحدودیت کے بارے میں سوچنے کی تربیت کرنی چاہیے۔

میں نے لامحدود دنیا میں گھوم کر روشنی کی سرزمین میں چمکتی ہوئی دھند کا مشاہدہ کیا، اور اس زندہ چمک میں میں نے وقت کے صفحات پر لکھے ہوئے رازوں کے معنی پڑھے۔

جب آپ سوتے ہیں تو آپ غیر فعال طور پر خاموش خیالات اور احساسات کو محسوس کرتے ہیں لیکن جب آپ مراقبہ کے ذریعے اپنے خیالات اور احساسات کو شعوری طور پر پرسکون کرتے ہیں تو پہلی چیز جو آپ کو محسوس ہوتی ہے وہ سکون کی کیفیت ہوتی ہے اور آپ کے چہرے کے پٹھے قدرتی طور پر ایک مسکراہٹ بناتے ہیں جو اندرونی سکون کی عکاسی کرتی ہے لیکن آپ کو اپنی روح کی پاکیزگی کو محسوس کرنے کے لیے اس سکون کی حالت سے آگے دیکھنا چاہیے۔ آپ کا کہنا ہے کہ تجربہ دائمی، ہمیشہ کی تجدید کرنے والی نعمتوں میں سے ایک ہے۔

اگر آپ چاندنی کے نیچے پانی کا ایک پیالہ رکھیں اور پھر اسے ہلائیں تو آپ چاند کی ایک مسخ شدہ تصویر بنائیں گے جب پانی پیالے میں جم جائے تو انعکاس واضح ہو جائے وہ لمحات جب پیالے میں پانی ساکن ہو اور چاند کے چہرے کو مکمل وضاحت کے ساتھ منعکس کرتا ہو اس کا موازنہ فکری سکون اور گہری خاموشی کی حالت سے کیا جا سکتا ہے، فکر کی لہروں سے سکون اور فکر کی لہروں میں بہتی ہے۔ دماغ اور سکون کی اس گہری حالت میں، غور کرنے والا شخص، اس سکون میں، روح کی جھیل میں الہی موجودگی کے پورے چاند کو جھلکتا دیکھتا ہے۔

چار حالتیں ہیں جن سے عام آدمی واقف ہے: خواہش پوری ہونے پر خوشی، اس کے انکار پر ناخوشی، بوریت جب نہ خوش ہو اور نہ ہی افسردہ، اور سکون جب ان جذبات یا خوشی، درد اور بوریت کی نفسیاتی حالتوں پر قابو پاتے ہوئے

امن ایک انتہائی مطلوب حالت ہے جو غم اور لذت دونوں کی عدم موجودگی اور بوریت کی عدم موجودگی سے پیدا ہوتی ہے یہ کیفیتیں روح کی سطح پر مسلسل ڈھلتی اور لہراتی رہتی ہیں درد اور لذت کی ہنگامہ خیز لہروں پر سوار ہونے کے بعد بار بار تھکن کی گہرائیوں میں ڈوبنے کے بعد سکون کے سمندر پر سکون کے سمندر سے کہیں زیادہ سکون ہوتا ہے۔ روحانی خوشی ہے - روح کی خوشی - حتمی خوشی یہ ایک دائمی خوشی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے روح کے ساتھ رہتی ہے یہ اعلی خوشی صرف الہی موجودگی کی آگاہی کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے۔

ایک حقیقی مسکراہٹ روحانی خوشی کی مسکراہٹ ہے جو خدا کے بارے میں غور و فکر اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

میری مسکراہٹ میرے اندر ایک گہری خوشی سے پھوٹتی ہے — ایک خوشی جو سب کے لیے قابل رسائی ہے یہ ایک کھلتے ہوئے گلاب کے دل سے نکلنے والی خوشبو کی طرح ہے یہ عظیم خوشی دوسروں کو خوشی کے مقدس پانیوں میں غرق ہونے کی دعوت دیتی ہے۔

بابرکت بخشش کی روشنی میں کئی سالوں سے جمع نفرت کا اندھیرا ختم ہو جاتا ہے۔

خُدا اپنے پرستاروں کی ہر ضرورت کو جلد پورا کرتا ہے کیونکہ اُنہوں نے خود کو اُن خود غرضانہ مقاصد سے آزاد کر لیا ہے جو کوششوں کو مایوس اور اُمیدوں کو مایوس کر دیتے ہیں۔

اللہ جس کی حفاظت کرے اسے کوئی چیز تباہ نہیں کر سکتی

ہم اس دنیا میں اکیلے نہیں ہیں، کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے، اور یہاں پائیدار، قریبی اور دوستانہ تعلقات ہیں جن سے ہم حمایت اور خوشی حاصل کرتے ہیں۔

اے حکمت کے آسمانوں میں رہنمائی کے چمکتے ستارے، تیری چمکیلی چمک مجھے تیرے بابرکت افقوں کو تلاش کرنے کی دعوت دیتی ہے، اور میری آرزو مند چڑیا بڑی تیزی سے دوڑتی ہے، گھنے، اداس ماحول کو چھیدتی ہے، تیرے لیے تڑپتی ہے اور تیری مقدس ترین چمک میں دمکتی ہے۔

کسی کی شخصیت کی نشوونما اور پھول اس وقت شروع ہوتی ہے جب کوئی محسوس کرنے کے قابل ہوتا ہے - اندرونی، بدیہی احساس کے ذریعے - کہ یہ ٹھوس جسمانی جسم نہیں ہے بلکہ جسم کے اندر ابدی روحانی بہاؤ ہے۔

جب شاگرد کا دل خدا کی محبت سے لبریز ہو جائے گا، تو اس کا چہرہ سکون اور حکمت کی مسکراہٹ سے چمکے گا، اور جہالت کی پرتیں جو اس کی روح کو گھیرے ہوئے ہیں ریزہ ریزہ ہو کر بالکل ختم ہو جائیں گی۔

جب آپ کسی پھول یا درخت کو دیکھتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کی یہ خوبصورت صورتیں ان کی ذات پر وجود میں نہیں آئیں جس نے ان کی تشکیل کی ہے اور انہیں خوشبو اور خوبصورتی سے نوازا ہے۔

اپنے چھوٹے اور بڑے دونوں فرائض کو ہمیشہ گہری توجہ کے ساتھ انجام دیں، یاد رکھیں کہ خدا آپ کے قدموں کی رہنمائی کرتا ہے اور آپ کی نیک خواہشات کے حصول کے لیے آپ کی کوششوں کو تقویت دیتا ہے۔

جب کوئی شخص اپنے روحانی جوہر سے جوڑتا ہے، طویل عرصے سے بھولا ہوا، گزرا ہوا زمانہ اور روح کی لافانی طاقتیں اپنے شعور میں واپس

آجاتی ہیں، مراقبہ میں، انسان کو یاد آتا ہے کہ وہ ایک لافانی روح ہیں، فانی جسم نہیں۔

ہمیں ہر جگہ اچھے اور برے لوگ ملتے ہیں، اپنے طریقے سے خوشیوں کی تلاش میں کوئی بھی اپنے آپ کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتا تو کیوں کچھ لوگ ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں جو لامحالہ ان کے لیے تکلیف اور غم کا باعث بنتے ہیں؟ کیونکہ وہ اعمال جہالت اور فریب سے کارفرما ہوتے ہیں۔

اے رب ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم پر اپنی حکمت کے نور سے چمکے اور ہم سے جہالت اور فریب کے اندھیروں کو دور فرما۔

ایک باشعور شخص کو خوفزدہ ہونے کے بجائے محتاط رہنا چاہیے اور اپنے اندر بے احتیاطی اور عجلت کے بغیر دلیری کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے تاکہ خود کو ایسے حالات سے دوچار نہ کرے جو خوف اور پریشانی کو ہوا دے سکتے ہیں۔

حکمت کا انحصار باہر سے معلومات کے انجیکشن پر نہیں ہے، بلکہ اندرونی قبولیت کی طاقت پر ہے، جو اس بات کا تعین کرتی ہے کہ کتنے حقیقی علم حاصل کیے جا سکتے ہیں اور جس رفتار سے اس علم کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یہ دنیا محض ایک اسٹیج ہے جس پر ہم خدائی ہدایت کار کی ہدایت کے تحت اپنے کردار ادا کرتے ہیں ہمیں اس بات سے قطع نظر کہ ہمیں تفویض کردہ کرداروں کی نوعیت اچھی طرح سے ادا کرنی چاہیے، ہمیشہ یاد رکھنا کہ ہماری بنیادی فطرت دائمی خوشی ہے۔

عقلمندوں میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو خدا کو پہچانے اور کامیاب ترین وہ ہے جس نے خدا کو پا لیا

اے الہی محبوب، آپ ہماری زندگیوں میں اولین مقام پر فائز ہوں، آپ کی شفا بخش محبت ہمارے دلوں کو بھر دے، اور آپ کی بابرکت روشنی ہماری روحوں سے پریشانیوں کے اندھیروں کو دور کرے۔

آزادی کا مطلب ہے ضمیر کے مطابق عمل کرنا، عادت اور خواہش کے حکم کے مطابق نہیں، انا اور اس کی خواہشات کی پابندی کرنے سے رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں، جب کہ حکمت کے اشارے پر عمل کرنے سے ان مجبوریوں سے نجات ملتی ہے۔

ذہنی سکون اچھی خصوصیات کی شعوری اور جان بوجھ کر نشوونما کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے، جو مکمل طور پر بڑھنے کے بعد ان کے مالک سے اس وقت تک نہیں چھین سکتے جب تک کہ وہ انہیں اپنی مرضی سے ترک کرنے کا انتخاب نہ کرے۔

زیادہ تر لوگ گمراہ کن طریقے استعمال کرتے ہوئے خوشی کی تلاش کرتے ہیں کچھ کا خیال ہے کہ وہ غلط رویے اور غیر صحت بخش کاموں کو اپنا کر اپنی خوشی کو دگنا کر سکتے ہیں جو غالب اور دیرپا خوشی کے چمکدار وعدے پیش کرتے ہیں، اور وہ ان جھوٹے وعدوں سے دھوکے کھا جاتے ہیں، کیونکہ حقیقی خوشی کا ذائقہ جھوٹے وہموں اور غلط اعمال کے جہنم میں نہیں چکھایا جا سکتا۔

ہر لمحہ ابدیت ہے کیونکہ اس منٹ کے اندر ابدیت کا تجربہ کیا جا سکتا ہے دن، منٹ اور گھنٹے وہ کھڑکیاں ہیں جن کے ذریعے ہم ابدیت کی جھلک دیکھ سکتے ہیں زندگی مختصر ہے، لیکن ساتھ ہی لامتناہی اور لامتناہی روح لافانی ہے، اور انسانی زندگی کے اس مختصر باب کے دوران، ہمیں ہر دستیاب صلاحیت اور موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔

روحانی الفاظ ان بیجوں کی طرح ہوتے ہیں جن کو اگنے، اگنے، پھولنے اور پھل دینے کے لیے زرخیز مٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔

روحانی نشوونما کے لیے خود غور و فکر، زندگی کی ترجیحات کو از سر نو ترتیب دینے، نقصان دہ عادات کی نشاندہی اور ان کو ختم کرنے، اور روحانی تفہیم اور بڑھتی ہوئی ذہنی طاقت کے مطابق صحت کے اصولوں اور قوانین کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

جب شاگرد الہی خوشی کا مزہ چکھتا ہے، تو اسے معلوم ہوگا کہ خدا اس کے لیے کسی بھی چیز سے زیادہ حقیقی ہو گیا ہے، اور وہ سمجھے گا کہ الہی موجودگی کو چھونا ایک ایسی خوشی ہے جس کی کوئی حسی خوشی برابر نہیں ہو سکتی۔

خدا انسان کے روحانی شعور کو بیدار کرنے کا کام کرتا ہے اور خوبی کے حسن، رواداری کی عظمت، حکمت کی عظمت، اور روحانی خوشی کی شان کے ذریعے اس کی مرضی کو صحیح سمت میں رہنمائی کرتا ہے۔

میں دوسروں کو اجنبی نہیں سمجھوں گا کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہر کوئی میرا بھائی یا بہن ہے میں اپنی زندگی کو کامیاب اور مکمل بناؤں گا تاکہ میں دوسروں کی کامیابی اور حاصل کرنے میں مدد کر سکوں میں دوسروں کے ساتھ ہمدردی کروں گا اور ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کروں گا جیسا کہ میں خود کو ظاہر کرتا ہوں میں خدا سے محبت کروں گا جیسا کہ انبیاء اور اولیاء نے اس سے محبت کی تھی، اور میں خود غرضی کو دوسروں کے لئے اپنی محبت کے کنویں میں ڈالوں گا۔

اس عارضی، زمینی زندگی سے آگے، موت کے تابع، ایک ابدی، نہ بدلنے والی زندگی ہے یہ جسم کیمیائی عناصر پر مشتمل ہے جو زوال پذیر اور فنا ہوتے ہیں، لیکن اس عارضی وجود سے آگے خدا کی موجودگی میں ایک

ابدی، آسمانی زندگی ہے، اس لیے ہمیں اپنی تمام تر توجہ اس فانی جسم کی طرف محدود نہیں رکھنی چاہیے، اور جو لوگ اس کی خواہش رکھتے ہیں، وہ اس کے مرنے والے بن جاتے ہیں۔

آج میں ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی کوشش کروں گا اور جو کچھ میں کر سکتا ہوں وہ بھوکوں کو دوں گا۔

میں خدا کی حفاظت میں محفوظ اور محفوظ ہوں اور اپنے صاف ضمیر کی دیواروں کے پیچھے میں نیکی کے نور سے ایک ہوں جو الجھنوں اور پریشانیوں کے سمندر میں غم کی لہروں سے اُچھلتے ہوئے روحوں کے جہازوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

آج میں خدا کو سکون کی لہر میں محسوس کرتا ہوں جو میرے اندر کانپتا ہے اور میرے دل کے تاروں کو ہلا دیتا ہے۔

میں دوسروں کو خوش کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا، جس طرح میں اپنے آپ کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہوں، اور اپنی روحانی خوشی کے ذریعے میں خدائی محبت کے گھر میں سب کی خدمت کروں گا اور اگر میں اپنے ضمیر کو دھوکے دینے کی کوشش کروں گا تو مجھے اپنے سوا کسی چیز کا خوف نہیں ہوگا۔

روح کے باغوں سے

آپ کہیں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں، اور آپ جلدی سے وہاں پہنچنے کے لیے جلدی کرتے ہیں جب آپ پہنچتے ہیں، تو آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ بے تابی، اضطراب، اور شاید یہاں تک کہ ہنگامہ آرائی کی وجہ سے اس جگہ سے لطف اندوز نہیں ہو رہے ہیں، اس کے بجائے، پرسکون، زیادہ مرتب اور زیادہ متوازن رہنے کی کوشش کریں، اگر آپ کے خیالات فکر اور اشتعال کی طرف مائل ہوتے ہیں، تو جب تک وہ زبردستی انہیں دبا نہیں لیتے۔

جوش و خروش اعصابی نظام کے توازن کو منفی طور پر متاثر کرتا ہے کیونکہ یہ جسم کے کچھ حصوں کو بڑی مقدار میں توانائی بھیجتا ہے جبکہ دوسروں کو ان کے قدرتی حصے سے محروم کر دیتا ہے توانائی کی تقسیم میں یہ عدم توازن گھبراہٹ کا سبب ہے ایک پرسکون اور پر سکون جسم اعصاب کو سکون دیتا ہے اور نفسیاتی تندرستی کو فروغ دیتا ہے۔

خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں، اندرونی نقطہ نظر آہستہ آہستہ کھلنا شروع ہوتا ہے، ایک شخص کو مکمل یقین ہونا چاہئے کہ خدا ہر دلی دعا کا جواب دے گا جو بھی روشن خیالی کی تلاش میں اس کی طرف رجوع کرے گا اس کی بینائی کھل جائے گی اور ان کا دماغ اور دل روشن ہو جائے گا

جب بصیرت کھلتی ہے تو یہ ایک ایسے احساس کے طور پر ظاہر ہوتی ہے جو دل سے نکلتا ہے، گہری وضاحت اور درستگی کا احساس اس احساس کے ذریعے سالک کو صحیح راستے پر چلنے کے لیے اٹل یقین اور صحیح رہنمائی حاصل ہوتی ہے، اور آہستہ آہستہ اس احساس کو پہچاننے اور اس پر بھروسہ کرنے لگتا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ سوچ کو یکسر ترک کر دیا جائے۔ پرسکون، غیرجانبدارانہ سوچ بھی بصیرت کی طرف لے جاتی ہے۔ جذباتی سوچ، جو باطل اور خود اہمیت سے چلتی ہے، غلط فہمیوں اور غلط نتائج کی طرف لے جاتی ہے۔

تباہ کن شکوک و شبہات کو دل سے رد کر دیں اور اپنے دل و جان کو ایمان کے دائرے کی طرف موڑ دیں اور خدا پر کامل بھروسا کریں، غور و فکر کی خاموشی میں، آپ کا شعور حق اور صحیح فہم پر توجہ مرکوز کر سکے گا، اس تجربے میں، ایمان پھولتا اور کھلتا ہے، اور بصیرت کے ذریعے آپ وہ تجربہ کریں گے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی انسان کے ذہن نے نہیں سنا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دماغ نے دیکھا۔

میری آرزو اور دعا کی ہر سانس میری روح میں دروازے اور کھڑکیاں کھولتی ہے جن سے میں خدا کی نعمتوں تک جاتا ہوں۔

جس طرح مصروف ترین سڑکوں پر سورج چمکتا ہے، اسی طرح میں اپنی روزمرہ کی مصروفیات کی تمام پرہجوم جگہوں پر محبت الہی کی کرنیں دیکھوں گا۔

مجھے برکت دے، اے رب، تاکہ میں اپنی روح کو صبح کے ساتھ بیدار کروں اور اسے تیری بابرکت چوکھٹ تک پہنچاؤں

اے رب، میرے پاس جو کچھ ہے اسے دوسروں کے ساتھ بانٹنے کے لیے مجھے ایک فراخ روح عطا فرما، اور مجھے اپنے دماغ کی خاموش جھیل میں میری روح کے چاند کا عکس تیری موجودگی کی روشنی سے چمکتا ہوا دیکھنے میں مدد دے

آج میں خدا پر غور و فکر اور غور و فکر کے سمندر میں گہرا غوطہ لگاؤں گا جب تک کہ مجھے حکمت اور الہی خوشی کے موتی نہ مل جائیں۔

میں آپ سے محبت کروں گا، رب، ہر چیز سے زیادہ، کیونکہ آپ کے بغیر میں کسی انسان یا کسی اور چیز سے محبت نہیں کر سکتا

پہاڑوں اور ساکت آسمانوں کی گہرائیوں میں اور اپنی روح کی گہرائیوں اور خاموشی کے غار میں، میں خدا کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں اور اس کی مستقل خوشی کو محسوس کرتا ہوں، اور میں اس کے پاکیزہ چشموں سے پیتا ہوں جو ہمیشہ کے لیے کبھی ختم نہیں ہوتے اور نہ ہی خشک ہوتے ہیں۔

میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کی عبادت کرتا ہوں، اے رب، جس کی محبت ہر قسم کی اور محبت کرنے والے دل میں سب سے زیادہ راج کرتی ہے۔

کسی نے استاد پرمہنس سے کہا کہ وہ اسے مقناطیسی اور پرکشش شخصیت کی نشوونما کا راستہ دکھائے، اور اس نے کہا: دوسروں کے ساتھ بات چیت کرتے وقت آپ کو ذہنی طور پر حاضر ہونا چاہیے کیونکہ غیر حاضری کسی بھی چیز کے مقابلے میں کسی کے کردار کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے، یقیناً میں ان عظیم لوگوں کی غیر حاضری کا ذکر نہیں کر رہا ہوں، جن کے خیالات عموماً گہرے معاملات میں جذب ہوتے ہیں۔ ہمیشہ چوکس اور ہوشیار رہیں، اور آپ ایک پرکشش مقناطیس بن جائیں گے۔

کوئی بھی نظر انداز کرنا پسند نہیں کرتا ہم سب چاہتے ہیں کہ ہمارے جذبات پر غور کیا جائے اور ان کا خیال رکھا جائے اور اسی طرح ہم آہنگی اور افہام و تفہیم حاصل کرنے کے لیے ہمیں دوسروں کے جذبات پر غور کرنا چاہیے اور ان پر غور کرنا چاہیے ایسا کرنے کے لیے، آپ کو اپنے اردگرد کے ہر فرد کے لیے ہوشیار، ادراک اور دھیان رکھنا چاہیے۔

مُردوں کو دوسروں کی توہین کرنے کا اختیار نہیں ہوتا، لیکن جو اُن پر توجہ نہیں دیتا وہ کرتا ہے۔

جب آپ دوسروں کی صحبت میں ہوں تو ان کے ساتھ توجہ، توانائی اور دلچسپی کے ساتھ بات چیت کریں، لیکن اپنے بارے میں بات کرنے سے گریز کریں۔

ہر کوئی اپنے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے، لیکن یہ ایک کمزور نقطہ نظر ہے اگر وہ چاہیں تو دوسروں کو اپنے بارے میں بات کرنے دیں۔ ان کا کہنا ہے کہ سنو انہیں ان کے مسائل، ان کی کامیابیوں اور ان کے تاثرات کے بارے میں بات کرنے دو، لیکن آپ کی مقناطیسیت آپ کے لئے بولنے دیں، چراغ کی روشنی اپنے لئے واضح طور پر بولتی ہے؛ آپ کی خاموش کمپن آپ کے لیے مساوی وضاحت کے ساتھ بولنے دیں۔

خدا نے مجھے رویا میں دکھایا کہ جو لوگ جنگ میں مرتے ہیں وہ موت کا خوفناک خواب دیکھتے ہیں، لیکن جیسے ہی نیک لوگ جسم سے اٹھتے ہیں تو وہ اس طرح بیدار ہوتے ہیں جیسے کسی پریشان کن خواب سے اور اس سے آزاد ہونے پر خوش ہوتے ہیں۔

ہماری زندگی کے تمام تجربات کائناتی خواب کا حصہ ہیں انسانیت نے جنگ کا ڈراؤنا خواب تخلیق کیا، لیکن اس ڈراؤنے خواب کے متاثرین کے جسم چھوڑنے کے بعد، انہیں احساس ہوتا ہے کہ یہ ایک خوفناک خواب تھا جس

سے وہ بیدار ہوئے، اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ مرے نہیں ہیں، یہ ایک گہری مابعد الطبیعاتی سچائی ہے۔

اگر کسی شخص کو معلوم ہوتا کہ وہ خواب دیکھ رہے ہیں، تو وہ پریشان کن خوابوں کے تجربات سے دوچار نہیں ہوں گے لیکن اگر وہ خواب کے اندر خود شناسی حاصل کر لیتے ہیں اور کوئی ایک مہلک دھچکا لگاتا ہے، تو وہ خواب کی موت ایک حقیقی اور خوفناک آزمائش کی طرح لگتا ہے جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو جائے اور اسے احساس نہ ہو کہ یہ حقیقت نہیں تھی۔

اس کا اطلاق موت کے بعد کی حالت پر بھی ہوتا ہے جیسے ہی ہم اپنے جسم سے نکلتے ہیں، ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہمارا شعور مر گیا نہیں ہے، بلکہ یہ کہ ہم جسم اور اس کی مادی مجبوریوں اور حدود سے آزاد ہو چکے ہیں، اور اسی آزادی میں بڑی آزادیٔ مضمر ہے۔

ہمیں کبھی بھی موت نہیں مانگنی چاہیے، بلکہ اللہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اور اس کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ہوش کو تیار کرنا چاہیے، تاکہ جب موت اپنے وقت پر آئے تو ہم اسے خواب کے سوا کچھ نہیں دیکھ سکیں۔

میں جب چاہوں زندگی اور موت کی خوابیدہ فطرت دیکھ سکتا ہوں۔ اس لیے میں اس جسم کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا

اعصابی نظام کے تحت ایک روحانی فزیالوجی ہے جو منفرد طور پر انسانوں کو شعور کی نشوونما کے اعلیٰ ترین مراحل تک پہنچنے کی اجازت دیتی ہے۔

انسانی دماغ جو کہ وہیل اور ہاتھیوں کے علاوہ زیادہ تر جانوروں کے دماغوں سے بڑا ہے، زیادہ پیچیدہ ہے اور سوچنے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے، یہ انسانی دماغ کو انسانوں کے لیے ایک موزوں آلہ بناتا ہے، جو دوسری مخلوقات کے مقابلے میں زیادہ جدید شعور رکھتا ہے، دماغ کی پیچیدہ اور پیچیدہ حرکتیں انسانوں کو گہرائی اور گہرائی سے سوچنے کے قابل بناتی ہیں۔ لہٰذا صرف نوع انسانی ہی اس قابل ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچان سکے، عقلمند وہ ہے جو اپنی علمی صلاحیتوں کو مادی، فکری اور روحانی سطحوں پر انسانیت کی خدمت اور اس کے فائدے میں لگائے۔

سردی اپنی سرد، سفید، کنول جیسی چادر میں آ گئی ہے
گرمیوں کی خوشیوں کے لیے میری خواہشیں ختم ہو گئی ہیں
مجھے کہا گیا تھا کہ آپ کے مہربان دل کی گرمی تلاش کروں
اور جیسے ہی بہار نمودار ہوئی، ناچتی ہوئی، ہر قسم کے پھولوں سے مزین

کھیتوں اور پہاڑیوں کی خوشبو سے معطر مجھے کہا گیا تھا کہ تم سے
پیار کرو، میرے خدا

اور موسم گرما آیا، اپنی سبز دھنیں نرم پتوں میں گاتے ہوئے، چناروں
کی سرسراہٹ اور دیودار کے درختوں کی سرسراہٹ۔

اس نے اصرار کیا کہ میں آپ کو تلاوت کروں

یہاں تک کہ نرم، کومل مٹی نے میرے تیز قدموں کو پیار کیا۔

اور اُس نے اُن سے کہا کہ وہ آپ کے سب سے موجود حرم سے رجوع
کریں۔

نرم خوشبو نے مجھے اپنے راستے پر چلنے کو کہا

گلاب اور تلسی کے پھولوں کے دل میں آپ کے مقدس مندر کی طرف

اور پرندوں نے مجھ سے کہا کہ تم ان کی طرح گاؤ

اور ندی نالوں اور ندیوں کے اوپر تیز ہوا کا جھونکا

میں نے آپ کے لیے اپنی محبت کے بلبلوں کو جگایا، اور وہ آپ کے بڑے
سینے کے اوپر جھومنے لگے

اور گھاس کے مڑے ہوئے ریشوں سے میں نے جھکنا سیکھا۔

اے رب میں تیرے آگے جھکتا ہوں۔

اور بخور نے مجھے تمہارے عطر کی عجب خوشبو بھی بتائی

اور تیرے لامحدود عرش کے سامنے تیرے مقدس خوشبو سے دل کو
کیسے معمور رکھوں؟

اور چھوٹے، خاموش، صبر کرنے والے پتھروں نے مجھے کہا کہ میں
تمہیں ان لوگوں میں بھی دیکھ لوں جو میری خوشیاں چرانے کی کوشش
کرتے ہیں۔

بھولے ہوئے سالوں نے مجھ سے کہا کہ میں اپنے ہم انسانوں کو ہر
منٹ اور سیکنڈ میں لپٹا پیار اور پیار کا پیغام بھیجوں

اور ہر خیال نے مجھے اپنے دل میں تجھے ڈھونڈنے کو کہا

میری محبت نے مجھے آپ کے ذریعے موجود تمام چیزوں سے محبت
کرنے کی ترغیب دی۔

اور میری محبت نے مجھ سے سرگوشی کی، "مجھ سے پوری طاقت
سے پیار کرو، اے میرے خدا"

ایک بار میں نے گھاس اور پھولوں کے بستر پر لیٹ کر خواب دیکھا کہ
وجود میں موجود ہر چیز خوبصورت اور خوشنما ہے۔

میرا سر لمبے، سبز اور گھنی گھاس پر ٹکا ہوا تھا، جس نے مجھے ایک
میٹھی خوشبو لے جانے والی ہواؤں سے جھونکا۔

پھر مجھے اپنے ہاتھ اور اپنے جسم کو چھونے کے لیے مجبور کیا گیا اور
میں اس کے خالق کی عظمت کو دیکھ کر حیران رہ گیا، ہاں، میں حیران

رہ گیا کہ میں جسے اپنے جسم کی حقیقت پر یقین ہے، ایک دن اس جسم کو زمین پر آرام کرنے کے لیے چھوڑ دوں گا جو موت کے وقت ٹھنڈا، پیلا اور بے حرکت ہو جائے گا، جب کہ اب یہ زندگی سے متحرک نظر آتا ہے اور کروڑوں، اربوں سوچوں کے پرستار ہیں۔ تصورات

یہ جسم وہ مرحلہ ہے جس پر زندگی کے باب کھلتے ہیں، جہاں مسکراہٹوں کی کلیاں کھلتی ہیں، صرف موت کی ناگزیر آمد کے بعد، یہاں، گوشت، ہڈی اور خون کے درمیان، اور جلد کے خوبصورت نقاب کے پیچھے، بیماری کے بھیڑیوں اور خواہش کے درندوں کو چھپایا جاتا ہے۔ اور یہاں بھی، جسم کے نیچے، روشنی کی بادشاہی کا ایک خفیہ راستہ ہے، یہ جسم اس وقت مرجھا کر ختم ہو جائے گا جب اس کا مالک یعنی روح اسے اٹل چھوڑ دے گی اور کیوں نہیں؟ کیونکہ جب مادّے کے کیچڑ، ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں زندگی گزارنے کا روشن خیال آقا، اعصاب کی رسیوں سے جکڑا ہوا ہے جو مسلسل دیکھ بھال کا تقاضا کرتی ہے، تو اسے خدا کی زمین کے کسی کونے میں ایک اور گھر میں سکون ملتا ہے، جہاں کل وجود کے ایک اور دائرے میں خوشی کی خوشبو ہر طرف پھیلی رہتی ہے۔

لافانی روح ایک دائمی مسکراہٹ کے ساتھ زندگی اور موت کا کردار ادا کرتی ہے، پھر اپنے ابدی گھر کو روانہ ہو جاتی ہے۔

کیا شو کے ختم ہونے کے بعد فلم دیکھنے والوں پر ہمیشہ کے لیے سینما میں رہنا واجب ہے؟ یقینی طور پر لوگوں کو گھر واپس نہیں آنا چاہیے اسی طرح، روحیں یہاں زندگی کے سینما تماشوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے آتی ہیں، پھر روانہ ہوتی ہیں اور دوبارہ واپس آتی ہیں، انھیں فلمیں اور ڈرامے دیکھنا پسند ہوتا ہے، اور جب وہ ان پرفارمنس سے تھک جاتے ہیں جس کا انھوں نے خواب دیکھا تھا، اور وہ اسباق پر عبور حاصل کر لیا جو خدا ان سے سیکھنا چاہتا ہے، وہ ایک بار اور ہمیشہ کے لیے ابدی نعمتوں کے گھر لوٹ جاتے ہیں۔

جب اقدار کی بنیاد انصاف پر نہ ہو تو ایسے خلاء کھل جاتے ہیں جن سے مصائب اور مصائب جنم لیتے ہیں اگر اقدار کی بنیاد خود غرضی، جان لیوا کشمکش اور شدید مقابلے پر ہو تو نتائج داغدار ہوں گے کیونکہ محرکات ناپاک ہیں، اور ایسی صورت میں پیسے میں برکت نہیں ہوگی۔

ایک شخص کو اپنے ضمیر کو خود غرضی سے پاک کرنا چاہیے اور دوسروں کی قیمت پر خود کو مالا مال کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے، حقیقی قناعت روحانی ہے، مادی نہیں، اور زندگی کا اصل فائدہ حکمت، علم اور خدا کی محبت کے خزانوں کا ہونا ہے۔

ہمیں سادہ زندگی گزارنی چاہیے اور ہمیشہ دوسروں کی مدد کرنے اور ان کے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے لیکن یہ عظیم

مقصد دوسروں کی پرواہ کیے بغیر خود غرضی اور لالچ سے مطابقت نہیں رکھتا۔

جو لوگ دنیاوی ہیں وہ غیرمتوازن ہیں اور اس لیے کامیاب نہیں سمجھے جاتے ایک سادہ، متوازن زندگی ایک شاندار فن اور کامیابی کی نشانی ہے جن کا مقصد صرف پیسے کمانا ہے وہ خدا کی رضا حاصل نہیں کر سکتے۔

یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر بھوک کا احساس پیدا کیا تاکہ ہم کام کر سکیں اور اپنے جسم کو مہیا کر سکیں، لیکن جسم کی فراہمی ہی زندگی کا واحد مقصد نہیں ہے یہ مقصد کسی بھی مادی یا دنیاوی لحاظ سے بہت بڑا ہے، خواہ وہ کتنا ہی شاندار، شاندار اور شاندار کیوں نہ ہو۔

شاگردوں میں سے ایک نے ماسٹر پرمہنس سے پوچھا کہ خدائی موجودگی کا تجربہ کیسے ہوتا ہے اس نے جواب دیا، "ہر رات، سونے سے پہلے، اس وقت تک مراقبہ کریں جب تک کہ آپ محسوس نہ کریں کہ آپ کا شعور خیالات کی دنیا کو چھید کر کسی اور جہت میں داخل ہو گیا ہے، تاہم، یہ سب کچھ نہیں ہے، ذہن کو اندر کی طرف موڑنے کے بعد، خواہش کو آگے بڑھنا چاہیے، اور خواہشات کو خود کو بھگونے کے لیے مکمل طور پر بھگوان کی طرح دوڑنا چاہیے۔ اچانک محسوس ہوتا ہے کہ اس نے اپنی بابرکت موجودگی کو چھو لیا ہے اور اسے پہچان لیا ہے وہ ایک بہت بڑی چمک کو دیکھے گا، اور وہ فرشتوں اور نیک روحوں کو دیکھ سکتا ہے، یا وہ کسی نشے آور آسمانی خوشبو کو سونگھ سکتا ہے، اور پھر اسے معلوم ہوگا کہ خدا نے اسے جواب دیا ہے، اور اس کی بصیرت کھل جائے گی، اور خدا اس پر زندگی کے دوران عظیم راز ظاہر کرے گا۔ مراقبہ اگر وہ مراقبہ جاری رکھتا ہے اور خدا اس پر اپنی عظیم محبت عطا کرتا ہے، تو وہ ایک الہٰی خوشی محسوس کرے گا جس کی وضاحت نہیں کی جا سکتی، مبارک ہے وہ جس کو یہ خوشگوار تجربہ عطا ہوا"

الہی محبت جنت کے دروازے کو کھولتی ہے، جس کے ذریعے سالک خدا کے حضور میں داخل ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص مہربان اور حکیم خدا سے ابدی زندگی کی روٹی مانگے تو وہ اسے مادی جہالت کا پتھر نہیں دے گا اگر کوئی عبادت گزار حکمت کی خوراک تلاش کرے تو خدا اسے دھوکے کا سانپ نہیں پیش کرے گا اگر کوئی عبادت گزار خدا سے خدا کی نعمتوں کا جوہر مانگتا ہے جو کہ سب کی پیاس بجھاتا ہے تو وہ اسے پیاس نہیں بجھائے گا۔ نفسیاتی پریشانی اگر فریب خوردہ انسان اپنے بچوں کو اچھے تحفے دینا جانتے ہیں،

تو خُداوند - تمام بھلائیوں اور خوشیوں کا سرچشمہ - اپنے سے محبت کرنے والوں کو کتنا زیادہ روحانی علم اور روشن خیالی عطا کرے گا!

خدا ان لوگوں کو اعلیٰ ترین حکمت اور سب سے بڑا علم عطا کرتا ہے جو ان کے طلب گار ہوتے ہیں، اور وہ اپنے آپ کو اس متلاشی طالب کو عطا کرتا ہے جو کسی کا نعم البدل قبول نہیں کرتا، وہ جو دل و جان سے خدا کو تلاش کرتا ہے، وہ عقلمندوں میں سب سے زیادہ عقلمند اور خدا کو لوگوں میں سب سے پیارا ہے اور جب عبادت کرنے والے کی آرزو تیز ہوتی ہے، تو اسے ایک نادر اور محبوب تجربہ حاصل ہوتا ہے جو خدا سے محبت کا منفرد تجربہ ہوتا ہے۔ محبوب

وہ عقلمند شخص جو روحانی بیداری اور بڑھتی ہوئی الہی خواہش کے ساتھ اس کائناتی خواب میں اپنا کردار ادا کرتا ہے وہ خدا کے قریب ہوتا ہے اور اس کو پیارا ہوتا ہے وہ خالص محبت رکھتا ہے اور بغیر کسی خود غرضی کے اور بغیر کسی پیشگی شرط کے خدا سے محبت کرتا ہے، مثلاً یہ کہنا، "اے رب، میں تیری عبادت اس شرط پر کروں گا کہ تو مجھے صحت، پیسے اور آرام دہ زندگی عطا کرے"۔

عقلمند اور خدا کے درمیان ایک گہری، باہمی محبت ہوتی ہے جو لامتناہی اور نہ ختم ہونے والی ہوتی ہے اگر کوئی خدا سے کوئی خاص چیز مانگتا ہے تو خدا اس بات سے پوری طرح واقف ہے کہ وہ شخص اس سے زیادہ اس کے تحفوں میں دلچسپی رکھتا ہے۔

انسان کے لیے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے دعا کرنا غلط نہیں ہے، لیکن جب وہ خدا کو جاننے اور اس کے جلیل چہرے کے نور کو دیکھنے کے لیے دعا مانگے تو اس سے کسی ذاتی فائدے کی خواہش نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان کے خیالات کو صرف تحفے تک محدود رکھنا چاہیے، بلکہ خود دینے والے کے لیے ہونا چاہیے، جب طلب کرنے والا یہ کام خلوص نیت سے کر سکتا ہے، تو وہ خود بخود دیگر تمام نعمتوں اور نعمتوں کی نعمتیں حاصل کر لیتا ہے۔ فضل

شاگردوں میں سے ایک نے استاد پرمہنس سے مشورہ طلب کیا کہ بعض حالات میں کیسے برتاؤ کیا جائے اور دوسروں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے، اور اس نے کہا:

سچائی کی پیروی کریں اور اس سے انحراف نہ کریں، اور ایسی کوئی بات کہنے سے گریز کریں جس سے آپ کو یا دوسروں کو نقصان پہنچے، چاہے وہ سچ ہی کیوں نہ ہو، جب تک کہ آپ سچائی کی روح سے بھٹک نہ جائیں، ساتھ ہی، آپ کو اس کے مخالف انتہا پر نہیں جانا چاہیے اور تکلیف دہ سچائیوں کو بیان کرنے سے بچنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لینا چاہیے۔

غیر ضروری باتوں میں پڑے بغیر اپنے آپ سے اور دوسروں کے ساتھ ایماندار بنیں سچ بولیں اور ایسی باتوں سے گریز کریں جس سے کسی کو تکلیف ہو یا نقصان پہنچے۔ ایمانداری اور شفافیت کے نام پر اپنے تمام راز افشا نہ کریں کیونکہ اگر آپ اپنی کمزوریوں کو بے نقاب کریں گے تو وہ آپ کو تکلیف دینے کی کوشش کریں گے یا آپ کا مذاق اڑائیں گے جب بھی وہ ایسا محسوس کریں گے انہیں ایسا ہتھیار کیوں دیں گے جو وہ آپ کے خلاف استعمال کر سکتے ہیں۔

اس طرح بولیں اور عمل کریں جس سے آپ کو اور دوسروں کو خوشی اور سکون حاصل ہو۔

اس سچائی کے درمیان فرق جاننے کے لیے روحانی فہم پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جو اچھے اور بیان کرنے والے حقائق کو ان کے نتیجے میں آنے والے نتائج پر غور کیے بغیر سمجھے، کیونکہ چیزوں کو ان کے انجام سے پرکھا جاتا ہے۔ ، جو کچھ آپ جانتے ہیں اسے کہنا مناسب نہیں ہے، اور نہ ہی یہ مناسب ہے کہ ان باتوں کے بارے میں ٹال مٹول اور رازداری اختیار کی جائے جو دوسروں کو اپنی بھلائی کے لیے معلوم ہوں۔

جب آپ کے پاس مکمل فہم نہیں ہے، تو بہتر ہے کہ آپ تقریر میں اس وقت تک محفوظ رہیں جب تک کہ آپ کو سچائی کی براہ راست سمجھ نہ آجائے اور سب کے لیے منصفانہ نتائج حاصل ہوں۔

خدا کے بارے میں سوچتے رہیں اور اس سے مدد اور رہنمائی مانگیں، اور آپ کی بصیرت کھل جائے گی تاکہ آپ چیزوں کو واضح طور پر دیکھ سکیں اور پھر آپ بہتر طور پر تمیز کر سکیں گے۔

جسم کے خلیوں کو جوانی کے ساتھ چارج کرنا

کائناتی توانائی جسم میں مسلسل اور بغیر کسی رکاوٹ کے بہتی رہتی ہے، لیکن زیادہ تر لوگ اس وافر توانائی سے ناواقف ہیں جو لوگ اسے محسوس کرتے ہیں وہ اپنے خلیوں میں توانائی کے اضافے اور تازگی بخش کرنٹ کا تجربہ کرتے ہیں جو انہیں نئی طاقت فراہم کرتا ہے۔

تمام فطرت رب کائنات کی تعظیم میں جھکتی ہے، اور اس کی طاقت انسانیت میں بہتی ہے، مسئلہ انسانیت اور تمام طاقت کے منبع کے درمیان ایک مضبوط تعلق پیدا کرنے میں ناکامی میں ہے، ہم براہ راست الہی طاقت کے ذریعے رہتے ہیں، اور باقی تمام طاقتیں خدا کی برقرار رکھنے والی طاقت کے بغیر بے کار ہیں۔

خوراک، آکسیجن اور سورج کی روشنی—یہ عناصر ہمیں کچھ حد تک صحت فراہم کر سکتے ہیں، لیکن ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ لامحدود ماخذ سے مکمل صحت کیسے حاصل کی جائے، مادی ذرائع چھوٹی بیٹریوں کی طرح ہیں جو بالآخر چارج ختم ہو جاتی ہیں، جب کہ لامحدود

ماخذ ایک ایسا طاقتور جنریٹر ہے جس کی طاقت کبھی کم نہیں ہوتی، اس لیے روح کو جوش و خروش، خوشی اور طاقت کے اعتبار سے بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ جتنا ممکن ہو

جو شخص خواہش رکھتا ہے اسے اس اہم رسد سے براہ راست اس کے ماخذ سے فائدہ اٹھانے کا صحیح طریقہ سیکھنا چاہیے، اور اسے یہ سمجھنا چاہیے کہ فکر حقیقت ہے، کیونکہ تمام فطری مظاہر الٰہی فکر کا مجسمہ ہیں کیونکہ خدا نے اس زمین کو تخلیق کرنے سے پہلے اس کے بارے میں سوچا تھا۔

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ فکر جسم کی پیداوار ہے، لیکن جسم کی انتہائی درست تشکیل، اور اس کے اعضاء اور اعضاء کے درمیان شاندار ہم آہنگی واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ جسم ایک اعلیٰ ترین کائناتی ذہن کی تخلیق ہے۔

دماغ بنیادی عنصر ہے جو جسم کو کنٹرول کرتا ہے، اور انسان کے لیے بیماری، کمزوری، بڑھاپے، اور مایوسی جیسی انسانی کمیوں کے دماغی مشوروں سے بچنا اور اپنے آپ کو یہ یقین دلانا بہت ضروری ہے کہ ایک لازوال سرگرمی اس کے اندر سے گزرتی ہے، اور یہ سرگرمی ذہانت سے مالا مال ہے اور جسم کے خلیوں کو تندرستی اور جوانی کے ساتھ چارج کرنے کے قابل ہے۔

خیال دماغ ہے، جذبات، اور ہر زندہ خلیے کے احساسات؛ یہ جسم کو متحرک اور چوکس رکھنے کی طاقت رکھتا ہے یا سست اور سست سوچ کا مالک ہے، اور جسم کے خلیات اس کے تابع ہیں، اپنے مالک کے احکام اور ممنوعات کی تعمیل کرتے ہیں: فکر

ہم روزانہ کھانے کے معیار پر کافی توجہ دیتے ہیں، اور اسی طرح ہمیں فکری اور نفسیاتی خوراک کے معیار پر بھی توجہ دینی چاہیے جو ہم اپنے ذہنوں کو روزانہ فراہم کرتے ہیں۔

مابعد الطبیعاتی سائنس دان کا کہنا ہے کہ جسم کوئی برقی مقناطیسی لہر نہیں ہے بلکہ شعور کی لہر ہے جو خدائی شعور کے سمندر میں تیرتی ہے۔

ہر روز ہمیں اپنی جسمانی طاقت کو مضبوط کرنا چاہیے، اپنی ذہنی طاقت کو بڑھانا چاہیے، اور مراقبہ، صحیح سوچ، اور مثبت، نتیجہ خیز کام کے ذریعے اپنے حقیقی خود کو جاننا چاہیے جو جسم، دماغ اور روح کو ایک ساتھ فائدہ مند ہو۔

اللہ تعالیٰ نے میری زندگی کے ان طویل سالوں میں مجھے خوشیوں سے نوازا ہے چاہے لوگ میرے چہرے پر اطمینان کی مسکراہٹ دیکھیں یا نہ دیکھیں، الٰہی خوشی ہمیشہ میرے ساتھ رہتی ہے اور مجھے کبھی نہیں

چھوڑتی خوشی کا عظیم دریا میرے شعور کی ریت کے نیچے مسلسل بہتا ہے اور ایسے بابرکت چشموں کی طرح پھوٹتا ہے جو میری زندگی کے باغات کو سیراب کرتے ہیں۔

نہ زندگی کی ناگہانی اتھل پتھلیں میرے سکون میں خلل ڈال سکتی ہیں اور نہ ہی موت کا تماشا اس روحانی خوشی کو چھین سکتا ہے جو میں محسوس کرتا ہوں۔

اس ریاست کو مستقل اور ناقابل تبدیلی بنانا مشکل تھا، لیکن روح کے ثمرات جس سے میں اب لطف اندوز ہو رہا ہوں اور دوسروں کے ساتھ بانٹ رہا ہوں، اس میں میری تمام کوششیں قابل قدر تھیں۔

میں سوچتا ہوں اور الہی روح کی رہنمائی میں کام کرنا زندگی میں کبھی بھی پیسے میرا مقصد نہیں رہا ہے، بلکہ انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کرنا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو برقرار رکھنے اور اپنے مشن کو پورا کرنے کے لیے میرے لیے نیکی کے بہت سے دروازے کھولے ہیں اور جب بھی مجھے مدد کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ اسے فوراً فراہم کرتا ہے۔

میری صرف یہ خواہش ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں، اور اسی لیے میں یہاں ہوں۔

خدا کی طاقت آپ کی زندگیوں میں بھی کام کر رہی ہے جب آپ کا ایمان مضبوط ہو گا تو آپ خود اس سچائی کا تجربہ کریں گے اور آپ کو احساس ہو گا کہ حقیقی دولت مادی کامیابی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔

اگرچہ زندگی غیر متوقع، دلفریب اور پراسرار معلوم ہوتی ہے، شکوک و شبہات اور ہر طرح کے مسائل اور ہنگاموں سے بھری ہوئی ہے، لیکن ہمیں خدا کی مستقل حفاظت میں رہنا چاہیے، ہمیں معاملات کو بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی واقعات کے سامنے اپنی ہمت نہیں کھونی چاہیے، کیونکہ اگر ہم گھبراہٹ کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیتے ہیں، تو ہم برائی کو طاقت دیتے ہیں اور اس کی جڑیں مزید گہرا کرتے ہیں، جس سے خوف و ہراس پھیلتا ہے۔

ہمیں زندگی کی آزمائشوں میں پائیدار خوشی اور سکون کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ بلکہ ہمیں ان کو اپنے اندر ڈھونڈنا اور دریافت کرنا چاہیے، پھر ہم جو بھی تجربات سے گزریں گے، ہم ان کے ساتھ اسی طرح نمٹیں گے جس طرح ہم کسی فلم میں کسی اور کے تجربات دیکھتے ہیں، خواہ وہ خوشگوار ہوں یا تکلیف دہ۔

ایک شخص اپنے تمام تجربات کو تکلیف دہ، ناخوشگوار آزمائشوں میں بدل سکتا ہے اگر وہ اپنے دماغ کو ایسا کرنے کی اجازت دے دے تو وہ اچھی

صحت سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں اور پھر بھی اس کی قدر کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں لیکن اگر وہ بیمار پڑتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو عاجزی کرتے ہیں اور تندرستی کی نعمت کی قدر کرتے ہیں، ہمیں خدا کے احسان کو تسلیم کرنا چاہئے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے جو اس نے ہمیں برے حالات کا انتظار کئے بغیر عطا کی ہیں۔

زندگی غور و فکر اور عمل کا امتزاج ہونی چاہیے جب انسان اپنا نفسیاتی توازن کھو بیٹھتا ہے تو وہ پریشانیوں کے یلغار، غم کے بادلوں اور درد کی تپش کا شکار ہو جاتا ہے اور اگر وہ صحت، خوشحالی اور حکمت کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ لامحالہ بیماری، غربت اور افلاس کا شکار ہو جاتا ہے۔

ہمیں اپنے ارادوں کو پاکیزہ رکھنا چاہیے، اپنے مقاصد کو صاف رکھنا چاہیے، اور ایسے طریقے سے عمل کرنا چاہیے جس سے ہمیں ذہنی سکون حاصل ہو، اور زندگی کے حالات کو ہمارے سکون میں خلل ڈالنے اور ہماری خوشیوں کو تباہ نہ ہونے دیں۔

بھی مضبوط کریں اور برسوں اور نسلوں سے وراثت میں ملنے والی فکری اور اخلاقی کمزوریوں کے بوجھ کو رد کر دیں، ان نجاستوں کو تجدید عزم اور نتیجہ خیز عمل کی آگ میں جلانا ہو گا، اس تعمیری نقطہ نظر سے حقیقی معنوں میں پرعزم فرد آزادی اور آزادی کے افق تک پہنچ سکتا ہے۔

خوشی کے ابدی قوانین

کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے ایک صالح حکمران کے سنہری دور میں کوئی ایسا واقعہ، قبل از وقت موت یا قدرتی آفات نہیں ہوئی جس سے اس کی بادشاہی کے امن اور مکمل ہم آہنگی میں خلل پڑا ہو۔

جب خاندان کے افراد زیادہ دیانتداری کے ساتھ زندگی گزاریں گے تو ہر گھر میں زیادہ ہم آہنگی، صحت اور پیار ملے گا لیکن جب خاندان کے افراد ایک دوسرے سے بدصورت خود غرضی کے ساتھ پیش آئیں گے تو گھر خود بخود اختلاف اور نفرت سے بھر جائے گا یہ بات ان قوموں پر بھی لاگو ہوتی ہے جب لوگ ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ زندگی گزاریں گے، وہ زمین پر خدا کی بادشاہی کا مشاہدہ کریں گے۔

وقت کم ہے آج ہم یہاں ہیں، کل ہم روانہ ہوں گے خدا کی تلاش انسانیت کا سب سے بڑا اعزاز ہے ہمیں اس زندگی میں خدا نے جو آزادی دی ہے اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے اور اسے دانشمندی سے استعمال کرنا چاہئے تاکہ ہم ذاتی طور پر ابدی روحانی سچائیوں کا تجربہ کرسکیں۔

گناہ ہر وہ چیز ہے جو انسان کے لیے درد اور تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ نیکی وہ ہے جو اسے ہمیشہ کے لیے خوش رکھتی ہے۔ اگر کسی شخص کے خیالات میں روحانی ہم آہنگی اور اپنے اندر سکون نہ ہو، نیا مکان، نئی گاڑی یا کوئی اور نئی چیز اس کی روح کو خوشی اور سکون نہیں دے سکے گی، بلکہ ان کا اندرونی عذاب ان نئی چیزوں وغیرہ کے حصول پر بھی باقی رہے گا۔

حقیقی خوشی حالات کا مقابلہ کرنے اور تمام بیرونی آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت میں مضمر ہے۔ یہ اس وقت ملتی ہے۔ جب آپ دوسروں کے تعصب اور آپ کو نقصان پہنچانے اور پھنسانے کی بدنیتی سے پیدا ہونے والی تکلیف دہ تکلیف اور سخت مشکلات کو برداشت کر سکتے ہیں اور آپ ان کی خطاؤں کا جواب محبت اور معافی کے ساتھ دیتے ہیں جب آپ تکلیف دہ حالات کے باوجود اپنے ذہنی سکون کو برقرار رکھنے کے قابل ہو جائیں گے تو آپ ماضی کی خوشیوں کا مزہ چکھیں گے۔

مقدس صحیفہ بیان کرتے ہیں کہ جو لوگ احکام الٰہی کو نظرانداز کرتے ہیں اور اپنی احمقانہ خواہشات اور خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ نہ خوشی حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے حتمی مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں، وہ سچائی کے متلاشی پر زور دیتے ہیں کہ وہ کتاب مقدس کو اپنا رہنما نور بنائیں اور فیصلہ کریں کہ کیا کیا جانا چاہیے اور کن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے، اور معاملات کو سمجھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

خود اعتمادی والے وہی ہوتے ہیں جو دیانتداری سے کام لیتے ہیں خوشی صرف خالص خیالات اور راست اعمال سے ملتی ہے۔ اگر آپ ابھی خوش ہیں تو مستقبل میں بھی خوش رہیں گے، یہاں اور اگلے جہان میں

ہمیں حکمت کے ثمرات جمع کر کے خوش قسمتی کی فصل کو جمع کرنا چاہیے جبکہ دستیاب مواقع کا سورج چمک رہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیں مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔

(اگر تم نے موقع سے فائدہ نہ اٹھایا تو موقع سے فائدہ اٹھاؤ، کیونکہ یہ ندامت کا باعث بن جائے گا)

خدا نے ہمیں روحانی قوانین عطا کیے ہیں جنہیں احکام کہتے ہیں لیکن ان احکام کو ہر روز اور ہر جگہ نظرانداز اور توڑا جاتا ہے۔ جب تک کہ لوگ ان کے روحانی مفہوم کو نہ سمجھیں، وہ ہمیشہ ان کے بارے میں شکایت کریں گے اور ان سے منہ موڑیں گے، یہ احکام تمام ابراہیمی مذاہب کی توثیق شدہ لازوال ضابطہ اخلاق ہیں، تاہم، نصوص اکثر ان احکام کے نفسیاتی پہلوؤں کی وضاحت کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور ان احکام کی پیروی کے باہر کے لوگ ان پر عمل کرنے کے فوائد کو قبول کرتے

ہیں اس کا جواز یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ یہ قوانین ناقابل عمل، غیر منطقی اور زمانے کے ساتھ ہٹ کر ہیں ، پھر بھی ان احکام کی خلاف ورزی دنیا کے تمام مصائب کی جڑ ہے۔

لیکن ان احکام کا کیا فائدہ ہے اور ان کے فائدے کہاں ہیں؟

مقدس کتابیں انسان کو نصیحت کرتی ہیں کہ وہ خدا پر غور کرے، اپنے ذہن کو اس میں غرق کرے، تمام معاملات اس کے سپرد کرے، اور اس کی عبادت خلوص نیت سے کرے، ریاکاری سے بے نیاز اور دکھاوے سے بے نیاز ہو۔

خدا کو جاننا زندگی کا آخری مقصد ہونا چاہئے۔ دنیاوی فرائض اس طاقت کے بغیر پورے نہیں ہوسکتے جو خدا نے انسانیت کو عطا کی ہے۔ عام فرائض کو انجام دینا خدا کو بھول جانا غلطی اور گناہ ہے۔

گناہ کا مطلب جہالت ہے: ایسے طریقے سے کام کرنا جو انسان کی سب سے بڑی بھلائی کے خلاف ہو۔

لوگ اداسی اور ندامت کیوں محسوس کرتے ہیں؟ کیونکہ اُنہوں نے راست طور پر کام نہیں کیا کیونکہ خُدا اُن کے دلوں میں پہلے نہیں تھا۔

انسان کی زندگی میں کسی چیز کو خدا سے زیادہ اہم نہیں سمجھنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص واقعی خدا کا خیال رکھتا ہے اور اس کے تئیں اپنے روحانی فرض کو پورا کرتا ہے تو اس کے حالات ہر طرح سے بہتر ہوں گے اور وہ ہر طرح کے حالات کے باوجود اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرے گا۔

جوں ہی کوئی شخص مال، دولت، شہرت یا خدا کے علاوہ کسی اور چیز کی پرستش کرنے لگتا ہے، ان کے لیے ناخوشی ان کی کثرت بن جاتی ہے، جو لوگ اپنی تمام تر توجہ ان چیزوں پر مرکوز کرتے ہیں، وہ درحقیقت ان کی عبادت کرتے ہیں، اس لیے وہ اللہ کے قریب نہیں ہوتے، بلکہ اس سے دور ہو جاتے ہیں، لیکن جو لوگ اللہ کو سمجھتے ہیں، اس کا دھیان کرتے ہیں، اور اپنے دل میں اس کے قریب ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ سکون اور اطمینان کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اسے

صرف اللہ ہی انسان کے خوابوں اور دائمی خوشیوں کی امیدوں کو پورا کرنے پر قادر ہے اس لیے کسی چیز کو بھی دل میں اللہ کی جگہ نہیں لینے دینا چاہیے۔

ایسی مقدس علامتیں ہیں جو سالک کو خدا کو یاد کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں تاہم اگر کوئی شخص ان علامتوں کی پرستش کرنا شروع کر دے تو ان کا نقصان ان کے فائدے سے زیادہ ہو جائے گا عبادت صرف خدا کی طرف متوجہ ہونی چاہئے کیونکہ عبادت کے لائق کوئی اور چیز نہیں۔

رسمی عبادات کی نوعیت کچھ بھی ہو، وہ اس وقت تک خدا کو قبول ہوتی ہے جب تک کہ عبادت کرنے والا اسے روحانی بیداری اور اس کی تڑپ کے ساتھ انجام دیتا ہے، تاہم بہت سے لوگ عبادت کے جوہر کو نہیں سمجھتے، اور ان کے خیالات اور دل خدا کی طرف سے رسموں کی طرف مبذول ہو جاتے ہیں، اس طرح ان کی عبادت سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔

سچے پرستار اپنے شعور کو کسی تصویر یا شکل تک محدود نہیں رہنے دیتے، بلکہ وہ تمام تصاویر اور شکلوں کے پیچھے موجود الہی روح پر گہری محبت اور پوری توجہ کے ساتھ توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

خدا مطلق اور لامحدود ہے، اور کوئی تصویر یا مجسمہ اس پر مشتمل نہیں ہوسکتا

یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا ہر اس شخص میں ظاہر ہوتا ہے جو اس سے خلوص سے محبت کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے، کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس لئے ہر ایک میں موجود ہے، تاہم، ہر ایک میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ وہ خدا کی موجودگی کو ظاہر کر سکے، سورج کوئلے اور ہیرے دونوں پر یکساں طور پر چمکتا ہے، لیکن ہیرا سورج کی روشنی کو حاصل کرتا ہے اور منعکس کرتا ہے، جب کہ کوئلہ بھی اسی طرح روشنی حاصل نہیں کر سکتا، اسی طرح تمام لوگ روشنی حاصل کر سکتے ہیں اور خدا کی روشنی میں بہت کم لوگ ہیں۔ اسے اپنے خیالات اور اعمال میں منعکس کریں ایسا کرنے کے لیے، انہیں مراقبہ کے ذریعہ اور الہی تعلیمات اور احکام پر عمل کرتے ہوئے خود کو پاک کرنا چاہیے۔

جب ہم خدا کے نام کا تلفظ کرتے ہیں، تو ہمیں اس بات کا گہرائی اور خلوص سے آگاہ ہونا چاہیے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اگر آپ نماز کے دوران لوگوں کے خیالات کو دیکھ سکتے ہیں، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ زیادہ تر لوگ خدا کے علاوہ ہر چیز کے بارے میں سوچ رہے ہیں، حالانکہ وہ اس کا نام لے رہے ہیں! ایسی دعا بے نتیجہ اور بے فائدہ ہے۔

جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمیں اپنے خیالات کو بھٹکنے دیتے ہوئے محض اس کے بابرکت نام کو دہرانے کے بجائے اپنے پورے ذہن کو خدا پر مرکوز کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، میری ایک خالہ اپنی دعاؤں کی موتیوں پر پڑھتی تھیں جو ان کے ہاتھ سے شاذ و نادر ہی نکلتی تھیں لیکن انہوں نے ایک دن مجھ سے اعتراف کیا کہ چالیس سال تک اس دعا کی عادت پر عمل کرنے کے باوجود خدا نے ان کی دعا کا جواب نہیں دیا۔ اس کی "نمازیں" ایک اعصاب شکن عادت سے زیادہ کچھ نہیں تھیں۔

جب ہم دعا کرتے ہیں تو ہمیں خدا کے سوا کچھ نہیں سوچنا چاہئے ہمیں اپنی عبادت میں خلوص اور اپنی دعاؤں میں وقف ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دعا کی موتیوں کا استعمال اور مسلسل خدا کا نام پکارنا بالکل قابل قبول ہے۔ جب یہ عمل دل سے نکلے اور خلوص اور توجہ مرکوز دماغ سے اس کی تائید ہو تاہم وقت کے ساتھ ساتھ یہ عمل خود بخود ہو سکتا ہے۔

ہمیں اپنے دلوں میں خدا کے نام کو آرزو اور الہی محبت کی مالا پر سرگوشی کرنی چاہئے۔ یہ سچی عبادت ہے۔ جو خدا کے دل کو چھوتی ہے۔ خدا کے نام کو سرد مہری اور آوارہ ذہن کے ساتھ بولنا توہین اور بے عزتی ہے۔ جب کوئی دعا کرتا ہے۔ تو اس کا دل اور دماغ خدا کی محبت سے معمور ہونا چاہئے۔ اعلیٰ یوگی مشقوں کے ذریعے ذہنی توجہ کی مشق کرنا ہمیں خدا کے قریب آنے میں مدد کرتا ہے۔ جو کہ جلال اور شان کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ہم آہنگ ہونے میں بھی مدد کرتا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ ہفتے میں ایک دن روحانی اعتکاف (اگر ممکن ہو) کے لیے خدا کی فکر اور سکون، سکون اور باطنی سکون کا تجربہ کرنے کے لیے وقف کیا جائے، اس راہ میں گزارا جانے والا وقت ہفتے کے باقی دنوں میں آپ کو درپیش پریشانیوں اور پریشانیوں کے لیے ایک سکون بخش بام ثابت ہو گا۔

ہر ایک کو اپنے جذباتی زخموں اور دردوں کو مندمل کرنے کے لیے ہر ہفتے ایک دن تنہائی یا "روحانی اعتکاف" میں گزارنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب وہ دن سکون، خوشی اور اطمینان کا ہو جاتا ہے، تو آپ ہفتے کے بعد اس کا بے صبری سے انتظار کریں گے۔

تنہائی عظمت کی قیمت ہے۔ آپ ان شاندار نتائج سے حیران رہ جائیں گے جو آپ کے دماغ، جسم اور روح کے لیے اس روحانی اعتکاف اور آپ کی روح اور اللہ کے ساتھ تعلق کے ذریعے حاصل کیے جائیں گے اگر آپ حقیقی خوشی کی خواہش رکھتے ہیں، تو آپ کو صبح سویرے بیدار ہونے کے بعد، اور رات کو سونے سے پہلے اپنے آپ کو الہی سکون کے سمندر میں غرق کر دینا چاہیے۔

ہندوستان کے بابا صرف ایک دن تنہائی کا مشورہ نہیں دیتے ہیں، بلکہ ہر دن چار مخصوص اوقات میں پرسکون مراقبہ کی ضرورت پر زور دیتے ہیں، فجر کے وقت، اٹھنے اور کسی کو دیکھنے سے پہلے، کسی کو سکون اور سکون کے احساس سے لطف اندوز ہونا چاہیے، دوپہر کے وقت، آدمی کو دوپہر کے کھانے سے پہلے دماغ کو پرسکون کرنا چاہیے، اور رات کے کھانے سے پہلے ایک بار پھر سکون کی مدت سے لطف اندوز ہونا چاہیے، آخر میں، رات کو ایک بار پھر سکون کی حالت میں داخل ہونے سے پہلے۔

جو لوگ تنہائی کے دوران اور روزانہ کے ان چار ادوار میں خاموشی کو مستعدی سے دیکھتے ہیں وہ خدا کے ساتھ ہم آہنگی محسوس کرنے کے پابند ہوتے ہیں جو ان تمام ادوار کو نہیں مان سکتے وہ کم از کم صبح اور شام کے اوقات کو وقف کریں ایسا کرنے سے ان کی زندگی بہتر ہو جائے گی اور وہ خوشی کا تجربہ کریں گے۔ تجربہ بہترین ثبوت ہے۔

اگر آپ اپنے بینک اکاؤنٹ کو پورا کرنے کے لیے کافی رقم جمع کیے بغیر چیک لکھتے اور دستخط کرتے رہتے ہیں، تو آپ کی رقم ختم ہو جائے گی، یہی بات آپ کی زندگی پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ آپ کے لائف اکاؤنٹ میں مستقل سکون کے جمع نہ ہونے سے، آپ کی توانائی ختم ہو جائے گی، آپ کا سکون ختم ہو جائے گا، اور آپ کی خوشی ختم ہو جائے گی، مختصر یہ کہ آپ آخرکار جذباتی، ذہنی، جسمانی اور روحانی طور پر دیوالیہ پن کا شکار ہو جائیں گے، لیکن خدا کے لیے گہرے دیوالیہ پن کا شکار ہو جائیں گے۔ آپ کی روح

دیندار متلاشی روزانہ مراقبہ کرتا ہے، اپنے دل میں پوری محبت اور آرزو کے ساتھ خدا کے ساتھ بات چیت کرتا ہے، اس سے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی التجا کرتا ہے۔ اگر آپ خدا کے عاشق ہیں اور اس کی موجودگی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کو اپنے دماغ اور جسم کو اس کے سکون میں غرق کرنا چاہئے، اور زندگی آپ پر مسکرائے گی، اور آپ کے معاملات بہت سے طریقوں سے بہتر ہوں گے جہاں ایک پرسکون شخص ہزاروں غلطیوں کو ناکام بناتا ہے اور کامیاب ہوتا ہے۔

جو نہ خدا کے بارے میں سوچتے ہیں اور نہ اس کی پرواہ کرتے ہیں وہ اداس اور دکھی ہو جاتے ہیں وہ چڑچڑے ہو کر چلنے پھرنے کی مشین بن جاتے ہیں۔

حکمت اور امن کا سورج سکون کے آسمان پر طلوع ہوگا اور آپ کے وجود کو اپنی شفا بخش کرنوں سے ڈھانپے گا جب تک کہ آپ روحانی کوشش کریں گے اور اپنے دل میں خدا کو پہلی جگہ دیں گے۔

غور و فکر کا دن دماغی اور جسمانی آرام اور اندرونی سکون کی آبیاری کا دن بھی ہونا چاہیے کوئی بھی ایسی سرگرمی جس سے حکمت اور سکون حاصل ہو اس دن ایک بابرکت سرگرمی ہے۔

جہاں تک والدین کی عزت کرنے کا تعلق ہے، مقدس کتابوں نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی سفارش کی ہے: "اپنے باپ اور ماں کی عزت کرو" اور "والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو"

انسانی باپوں اور ماؤں کو خدا کے نمائندوں کے طور پر عزت دی جانی چاہئے جنہوں نے انہیں انسانیت کی تخلیق کا تحفہ دیا ہے۔ ایک ماں خدا کی خالص محبت کا مجسمہ ہے۔ کیونکہ ایک پیار کرنے والی ماں معاف کرتی

ہے جہاں کوئی نہیں کرے گا باپ خدا کی حکمت کا مظہر ہے اور اپنے بچوں کی حفاظت کرتا ہے۔

انسان کو خدا کے علاوہ اپنے ماں باپ سے محبت نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس محبت کے اظہار کے طور پر محافظ اور حکیم اعلیٰ الہی روح بچے کی مدد کے لیے باپ اور ماں بن جاتی ہے، اس لیے والدین میں اس کی عزت ہونی چاہیے۔

صحیفے ہمیں قتل کی خاطر قتل کرنے کے خلاف بھی نصیحت کرتے ہیں، کیونکہ اس کے بعد کوئی شخص قاتل بن جاتا ہے کسی شخص کو شدید جذبات کے لمحے میں کسی دوسرے کی جان نہیں لینی چاہیے، تاہم، اگر پیاروں کو خطرہ لاحق ہو تو ان کی حفاظت کے لیے لڑنا چاہیے جو اللہ نے ان کے سپرد کیے ہیں، کیونکہ اپنے خاندان اور ملک کا دفاع کرنا ایک مقدس فریضہ ہے۔

زنا کے خلاف ممانعت کے بارے میں، جنسی ملاپ کا مثالی مقصد خدا کی صورت میں پیدا ہونے والے بچوں کی پیدائش اور ان میاں بیوی کی طرف سے محسوس ہونے والی خالص محبت کا اظہار ہونا چاہئے جو خدا کو ایک دوسرے میں دیکھتے ہیں جو صرف جسمانی سطح پر رہتے ہیں، حقیقی محبت یا اس اعلیٰ مقصد کی پرواہ کیے بغیر جس کے لئے جنسی خواہش پیدا کی گئی تھی، اس حکم کے مطابق زنا کرتے ہیں، اس صورت میں وہ اپنے جنسی تعلقات سے مختلف نہیں ہیں اور پھر ان کے جنسی تعلقات میں فرق نہیں ہے۔ راستہ

خدا نے اس تخلیقی تحریک کو مرد اور عورت میں پیدا کیا تاکہ ازدواجی زندگی میں حقیقی باہمی محبت پیدا ہو اور اس کا اظہار کیا جا سکے اور اس کا غلط استعمال نہ کیا جائے، بلکہ ایک مقدس سرگرمی اور علم میں تبدیل ہو جائے۔

اگر آپ اپنے وجود کے اندر جنسی طاقت کو کنٹرول اور تقسیم کر سکتے ہیں، تو آپ لکھنے، ڈرائنگ کرنے یا ان گنت دیگر طریقوں سے اوبکت صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے لیے زبردست ذہنی صلاحیتیں پیدا کر سکیں گے۔

اور جب آپ آخر کار تخلیقی سرگرمی پر قابو پانے اور روحانی طور پر تبدیل کرنے کے قابل ہو جائیں گے، تو آپ کو بہت سکون، عظیم محبت، اور بڑھتی ہوئی روحانی خوشی کا تجربہ ہو گا۔

اولیاء اور روحانی پیشوا جنہوں نے اپنی جنسی سرگرمی کو روحانی طور پر تبدیل کیا ہے وہ دیو ہیں جو دنیا میں اور سچائی کی باطنی تلاش میں حیرت انگیز اور حیران کن کارنامے انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

لہٰذا، جنسی حرکات کا سب سے زیادہ استعمال اس کی طاقت کو بلند کرنا ہے، یعنی اپنی توانائی کو ایک اعلیٰ مقصد کی طرف منتقل کرنے کے لیے تاکہ حکمت، بلند خیالات اور روحانی نظریات کو ظاہر کیا جا سکے، کسی کو جنسی خیالات سے لذت حاصل نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان چیزوں کی خواہش کرنا چاہیے جو حرام ہیں۔

جنسی معاملات کا غلام بننے کا مطلب ہے صحت، خود پر قابو، اور ذہنی سکون کھو دینا، اور مختصر یہ کہ خوشی کے وہ تمام عناصر جن کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔

مقدس کتابیں بھی ہمیں چوری نہ کرنے کی تلقین کرتی ہیں اگر ایک ہزار افراد کا گروہ ایک دوسرے سے چوری کرے تو ہر ایک کے 999 دشمن ہوں گے، اس لیے کسی کو کسی دوسرے کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے، نہ ان کی زمین، امن، محبت، عزت، یا ان کی کسی بھی مادی یا روحانی چیز پر قبضہ کرنا چاہیے، اگر آپ کو وہ چیز لینے کی خواہش محسوس نہیں ہوتی ہے جو آپ کے ذہن میں نہیں ہے یا جب آپ کی خواہش نہیں ہے تو آپ کے ذہن میں جو چیز آپ کی مرضی یا خواہش ہے، وہ سب سے پہلے آئے گی۔ انسان دوسروں سے حسد کرنے لگتا ہے نفسانی خواہشات کے بیج کو ذہن سے اکھاڑ پھینکنا ضروری ہے روحانی پرہیزگاری کا طریقہ ہے پھر انسان فطری طور پر فراوانی کو اپنی طرف متوجہ کرے گا اور اس کے پاس ان ذرائع سے برکتیں نازل ہوں گی جن کو وہ جانتے ہیں اور جن ذرائع سے وہ نہیں جانتے یہ ایک ناقابل فہم قانون الٰہی ہے جیسا کہ چوروں اور خودغرضوں کا تعلق ہے تو وہ اپنی زندگیاں دوسروں کے پیچھے ہی گزار دیتے ہیں حتیٰ کہ دوسروں کی نظریں ان کے مادّے کے پیچھے پڑ جاتی ہیں۔ سونے سے بھرا ہوا

جب تک مادی خود غرضی کو ترک نہیں کیا جائے گا، دنیا خوشی کو نہیں جان سکتی

خوشی صرف روحانی تعاون سے ملتی ہے یہ تب آتی ہے جب انسان دوسروں کی ضرورتوں کو اس طرح محسوس کرتا ہے جیسے وہ اپنے ہیں اور دوسروں کے لیے اس طرح کام کرتے ہیں جیسے وہ اپنے لیے کرتے ہیں۔

ایک اور اہم حکم یہ ہے کہ جھوٹی گواہی دینے سے گریز کیا جائے، سچائی کو توڑ مروڑ کر کسی کو نقصان پہنچانا سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کا ایک اور طریقہ ہے اگر کوئی اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے تو دوسروں کے ساتھ اسی کے مطابق سلوک کرنا چاہیے۔

ہمیشہ سچ بولنا چاہیے، لیکن سچ کہنے اور محض حقائق بیان کرنے میں فرق کیا جانا چاہیے، کسی کو لنگڑا یا اندھا کہنا تکلیف دہ اور غیر مفید ہے۔ دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور انہیں شرمندہ کرنے

سے گریز کرنا چاہیے اسی طرح کسی ایسے سچ کو ظاہر کرنا جو کسی نیک مقصد کے بغیر کسی کو دھوکے دے سکتا ہے غلط ہے دوسری طرف سچ بولنے سے بچنے کے لیے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ بلکہ بعض حالات میں دوسروں کو شرمندہ کرنے یا نقصان پہنچانے سے بچنے کے لیے خاموش رہ سکتا ہے۔

حسد سے ہوشیار رہنا چاہیے، ایک تباہ کن بیماری جو روح کے سکون کو چھین لیتی ہے، جو جتنا زیادہ دوسروں کی چیز کی لالچ کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ اس کی ناخوشی اور مصائب بڑھتا جاتا ہے، حسد کرنے والا ایک پریشان حال زندگی گزارتا ہے، سکون کا ذائقہ کبھی نہیں جانتا، اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنی عزت، خود پر بھروسہ کریں، اور باطنی روحانی دولت کی تلاش کریں۔

انسان کی عظمت اور باطنی قدر اس چیز سے کہیں زیادہ ہے جس کی وہ خواہش کرے یا خدا کو حاصل کرنے کی خواہش ہر انسان میں اس طرح ظاہر ہوتی ہے جو کسی دوسرے انسان میں ظاہر نہیں ہوتی ہے اس کا چہرہ کسی دوسرے انسان کے برعکس ہے اور اس کی روح کسی دوسرے انسان کے برعکس ہے کیونکہ ان کے اندر تمام مخلوقات کا سب سے بڑا خزانہ ہے اور وہ خدا کی عظیم ترین دولت ہے۔

ہم ماضی کی قید میں نہیں ہیں۔

جب کوئی شخص صحیح ایمان رکھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو وہ ان لوگوں سے زیادہ خوش ہوتا ہے جن میں ایمان کی کمی ہے اور زندگی کی جنگ میں اپنے فرائض ادا نہیں کرتے۔

سچا ایمان اور عمل صالح (نیک مقاصد اور نیک نیتوں کی مدد سے) ہمیشہ موجود رہتے ہیں جہاں خوشی ہوتی ہے، اور جہاں خوشی موجود نہیں ہوتی وہاں کھو جاتی ہے، اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ یہ خوشی کے لیے دو ضروری شرطیں ہیں، جو ان کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں، خوشی کے خواہش مندوں کو صرف ان دو بنیادی عناصر کی ضرورت ہوتی ہے، جو اس کی بنیاد اور ستون ہیں۔

انسان اپنی مرضی سے کائنات کے لامحدود اجزا کو کنٹرول نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان میں ترمیم یا مٹا سکتا ہے یہ اجزا انسانی زندگی کے تانے بانے کے ساتھ پیچیدہ طور پر جڑے ہوئے ہیں اور انسان ان سے الگ تھلگ کام نہیں کر سکتا تاہم وہ ان اجزاء کو اپنانے کے لیے اپنے دماغ کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔

اسے نقصان نہ پہنچاؤ

ہمارے اسلاف ہم سے زیادہ خوش اس لیے نہیں تھے کہ ان کے پاس دنیاوی چیزیں اور لذتیں ہم سے زیادہ تھیں، یا اس لیے کہ وہ زندگی کے

مسائل سے کم واقف تھے، بلکہ اس لیے کہ ان کے پاس نفسیاتی توازن تھا جس نے انھیں سکون، سکون، اطمینان اور مختصر خوشی دی۔

انہوں نے اپنی خوشی کے لیے بیرونی حالات پر انحصار نہیں کیا اور نہ ہی وہ بیرونی حالات کا شکار ہوئے جو ان سے چھین لیں، ان کے سکون، سکون، خوشی اور اطمینان کے جذبات فطری، نارمل، صحت مند اور پائیدار تھے، ہمیں بھی ان جذبات کو پیدا کرنا چاہیے اگر ہم خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہم میں سے کون ایسا نہیں کرتا؟

تقدیر آزاد مرضی یا انتخاب کی آزادی کی ماضی کی مشق کا نتیجہ ہے، ہم اپنی آزاد مرضی کے ماضی کے طریقوں کے ذریعے قسمت اور تقدیر کو اپنے اوپر لاتے اور لاتے رہتے ہیں، تاہم، ہم ماضی کے پابند نہیں ہیں، اور نہ ہی ہم اپنے اعمال کے نتائج سے ہمیشہ کے لیے مجبور ہیں، ہم جو کچھ بویا ہے اسے مٹا سکتے ہیں اور جو لکھا ہے اسے مٹا سکتے ہیں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے معیار کو درست کریں اور اپنے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اعمال کے بیجوں کو تکلیف دہ نتائج کے ساتھ مٹا دیں اور ان کی جگہ روح کی فطرت کے لیے زیادہ موزوں بیج لگائیں، ہم روح کی مٹی میں بوئے گئے ان اچھے بیجوں سے خوشی کا پھل ضرور کاٹیں گے، اگر ہم زیادہ سے زیادہ خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں یا دکھ اور درد کو کم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ابھی، ابھی اور کل نہیں، آزاد مرضی کا استعمال کرنا چاہیے۔

اس لیے خوشی کی شرائط انسان کے اندر موجود ہیں، اور اسے صرف اس مساوات کے ساتھ سنجیدگی سے نمٹنا ہے جس میں کوئی غلطی نہ ہو، اور نتائج اس کے حق میں ہوں گے اگر وہ بہترین اندازہ لگا کر اس سے نمٹے۔ لیکن مضبوط ارادے والا شخص خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے۔

مرتکز دماغی توانائی

جب آپ سورج کی روشنی کو ایک چھوٹے سے نقطے پر ایک میگنفائنگ لینس پر مرکوز کرتے ہیں تو اس سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور وہ حرارت لکڑی کے تانے بانے، کاغذ وغیرہ کو بھڑکا سکتی ہے۔ اسی طرح جب آپ اپنے ذہن کو پوری توجہ کے ساتھ مرکوز کرتے ہیں تو اس کی مرتکز توانائی شک کی برائیوں اور جڑوں کو جلانے کے لیے، تمام ناکامیوں کی وجہ ہے، اور حکمت کی روشنی کو روشن کر دیتی ہے۔

جب فکر خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے جو تمام بھلائیوں کا سرچشمہ اور تمام بابرکت طاقتوں کی اصل ہے تو وہ خدائی موجودگی سے واقف ہو جاتا ہے اور کامیابی کے تمام عناصر کا مالک ہوتا ہے یہ

عناصر خدا کی بے پناہ طاقت سے گہرا تعلق رکھتے ہیں جو کسی بھی میدان میں کامیابی کے نئے اسباب پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

خدا کرے کہ نیک کوششوں اور فلاحی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

پریشانیاں اور مشکلات انسان کے اپنے ماضی کے اعمال کے بارے میں آگاہی کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں، جو کسی خاص وقت اور جگہ پر کیے جاتے ہیں، ان کی موجودہ مصیبت ان خیالات اور اعمال سے پیدا ہوتی ہے جو اس کے شعور کی مٹی میں جڑ پکڑتے ہیں، ایک پودے میں پھوٹتے ہیں اور پھل دیتے ہیں جو ان خیالات اور اعمال کی خصوصیات کی عکاسی کرتے ہیں۔

جب آپ خلا میں لاکھوں میل دور سورج کو دیکھتے ہیں، تو وہ بہت بڑا ستارہ ہماری زمین سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا ہے، اس کے باوجود زمین کا قطر تقریباً 7,900 میل ہے، جب کہ سورج کا قطر سو گنا زیادہ ہے، اگر آپ ہمارے سیارے زمین کو براہ راست سورج کے سامنے رکھ سکتے ہیں، تو یہ اس کے مقابلے میں ایک چھوٹے سے نقطے کے طور پر نظر آئے گا جب تک کہ سورج کے بڑے پیمانے پر سورج کا تصور نہ کریں۔ پورے نیلے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ آسمان جو ہم دیکھتے ہیں وہ لامحدود خلا کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے، جو کائنات میں پھیلی ہوئی ہے، یہاں تک کہ اگر سورج لامحدودیت میں پھیلتا رہے، تب بھی وہ لامحدود کو گھیر نہیں سکتا، چھوٹے پن اور محدودیت کا یہ کائناتی فریب ذہن کی وسعت اور اس کی کائنات کی صلاحیت کو محدود کر دیتا ہے۔ حدود

وہ جو ابعاد اور پیمائش کے تابع نہیں ہے، جس کی کوئی حد اور کوئی اصل نہیں ہے، وہ خدا ہے، جو ہمہ گیر ہے اور خلا کی سب سے دور تک موجود ہے وہ دور، دور دراز ستاروں میں ہے، جس طرح وہ آپ کے اندر اور میرے اندر ہے، اور وہ باشعور ہر اس جگہ سے واقف ہے جس پر وہ قابض ہے خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی یا بڑی کتاب سے کیوں نہ ہو۔

دعائیں

اے رب!

میرا ہاتھ اندھیرے سے روشنی کی طرف لے

اے کائناتی خاموشی

میں ندیوں کی بڑبڑاہٹ اور شبلیوں کی آواز میں تیری آواز سنتا ہوں۔

ہوا کے آہوں میں، موجوں کی گرج اور تھرتھراہٹ کی گرج میں

اے پیارے رب

میں لفظوں سے نہیں بلکہ تجھ سے تڑپتے دل کی تڑپ سے تیری عبادت کرتا ہوں

مجھے آپ کی وسیع وسعت کو دیکھنے دو

ہر چیز کے پیچھے آپ کی مستقل موجودگی

شاید مجھے احساس ہو جائے کہ میں ہمیشہ کے لیے آپ کی غیر متبدل ہستی کا حصہ ہوں

اے بہتے ہوئے سمندر

کاش میری خواہشوں کے سمیٹتے دریا رکاوٹوں اور رکاوٹوں کے صحراؤں میں سے بہتے

آخر کار، آپ کی سب سے بڑی ہنگامہ آرائی مل گئی۔

اے رب، تیری آواز سننے میں میری مدد کریں۔

وہ کائناتی آوازہ جس سے کائنات کی کمپن پھوٹتی تھی۔

مجھے بابرکت آواز کے ذریعے آپ کی موجودگی کا احساس دلانے دو (اوم - آمین)

تمام مبارک آوازوں کے لیے میلوڈی ہولی

جب میں وجود کی سمفنی سنتا ہوں تو اپنے شعور کو وسعت دیں۔

مجھے کائناتی سمندر کی طرح محسوس کرنے دو

اور جسم کی لرزتی حرکات اس کے سینے پر ناچ رہی تھیں۔

سب سے مقدس آوازہ میرے اندر گونجنے دو

میرے شعور کو جسم سے کائنات تک پھیلانا

میں دائمی، ہمہ جہت خوشی محسوس کروں

بہتی ہوئی روشنی کے سمندر سے پھٹنا

اے لامحدود طاقت

اے ابدی حکمت

میری روح کو اپنے روحانی کمپن سے چارج کر دے۔

اے بابرکت کائناتی کلام کی آواز

میری غلطیوں کو درست کریں۔

مجھے چاہیے۔

میرا ہاتھ اندھیرے سے روشنی کی طرف لے۔

جب بھی میں تیرے بارے میں سوچتا ہوں، اے رب، میرے اندر ایک جلتی آرزو کا سیلاب جنم لیتا ہے، میرے جذبات کو ہلا کر اور میرے دل سے میرے جسم کے ہر خلیے تک بہتا جاتا ہے، اس پر محبت الہی سے چارج ہوتا ہے۔

میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ میں آپ کے وجود کے مرکز تک پہنچوں اور آپ کی موجودگی میں لطف اندوز ہوں۔

اور اچانک روح کا دروازہ کھلتا ہے، اور میں تمہاری چمکیلی روشنی کو دیکھ کر خوشی سے مغلوب ہو جاتا ہوں!

ماسوائے چند روشن خیال افراد کو چھوڑ کر بیشتر انسانیت کے لیے ماضی ناواقف ہے پھر بھی ماضی سے ہماری ناواقفیت بھی ہمارے فائدے میں ہے کیونکہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ ہم نے اس زندگی میں اور پچھلی زندگیوں میں کیا کیا ہے، تو ہم اپنے اعمال کے سراسر حجم سے مغلوب ہو جائیں گے اور بالکل حیران ہو جائیں گے، درحقیقت، صدمے کی وجہ سے ہماری خواہش بھی مفلوج ہو سکتی ہے۔ تعاقب اور ہمیں مایوسی کا شکار چھوڑنا اس زمینی زندگی میں بھی، بھول جانا خدا کی طرف سے ایک نعمت ہے، جو ماضی کی یادوں کو، خاص طور پر تلخ اور تکلیف دہ یادوں کو ہمارے خیالات اور احساسات پر غالب آنے سے روکتی ہے۔

لیکن شکر ہے کہ ہمارے اندر الہی چنگاری ہمیشہ امید اور زندگی کے نہ ختم ہونے والے سفر کو جاری رکھنے کی خواہش کے ساتھ چمکتی ہے ہمیں ان دو نعمتوں کے لیے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے: ماضی کو بھول جانا اور مستقبل کی امید

ہمیں یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیے کہ تقدیر آزاد ارادے کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے تاہم، ہمیں ان منفی اثرات کا مقابلہ کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے جو زیادہ تر لوگ تقدیر اور تقدیر سے منسوب کرتے ہیں، اور اپنے انتخاب کی آزادی کو ہمارے اندرونی عقائد کے مطابق استعمال کرنا چاہیے، بشرطیکہ یہ اعتقادات صحیح ایمان پر مبنی ہوں اور قوانین الٰہی پر مبنی ہوں، جس کے بغیر انسان حقیقی خوشی کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

جب ہم کسی کام کا آغاز کرتے ہیں تو ہمیں ناگوار حالات سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے، بلکہ انتہائی حد تک پر امید رہنا چاہیے، اس کامل یقین کے ساتھ کہ کوئی بھی چیز ہماری مرضی کو بروئے کار لانے اور اپنی پسند کی آزادی پر عمل کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

اگر ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو یہ تسلیم کرنا قابل قبول ہے کہ ہمارے اپنے بنانے کی رکاوٹیں تھیں جنہوں نے ہمیں اس تک پہنچنے سے روکا، ہمیں اپنے مقصد کے حصول کے لیے ثابت قدم رہنا چاہیے اور اپنی کوششوں کو دوگنا کرنا چاہیے، ہمیں اپنے آپ سے یہ بھی اقرار کرنا چاہیے کہ رکاوٹیں اور چیلنجز کتنی ہی مضبوط اور مضبوط کیوں نہ ہوں، ہم ان سب پر قابو پانے کے باوجود ان پر قابو پانے کے لیے کافی طاقت رکھتے ہیں۔ کوشش کریں، مایوسی اور مایوسی کی کوئی ضرورت نہیں، جب تک ہم یہ سمجھیں کہ انسان کی قوت ارادی تقدیر سے زیادہ مضبوط ہے، جو ہماری اپنی بنائی ہوئی ہے ، اس لیے ہمیں

کوشش نہیں کرنی چاہیے، چاہے ہم کتنی ہی بار ناکام ہوں، کیونکہ ہمیشہ کھلے دروازے ہوتے ہیں، ہمیں بس کوشش کرتے رہنا چاہیے اور اس کوشش کو دہراتے رہنا چاہیے جب تک کہ کامیابی ہمیں نہیں مل جاتی، جب تک ہم اس کے راستے پر چلتے ہیں، اللہ ہماری مدد کرے گا اور اس کی مدد کرے گا۔ منزل، اور جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے وہ مایوس نہیں ہوگا۔

جب انسان کسی چیز کی خواہش کرتا ہے، اور وہ خواہش شدید اور فوری ہوتی ہے، تو وہ خواہش اس کے شعور کو کبھی نہیں چھوڑتی، وہ جہاں بھی جاتے ہیں اور جہاں بھی وہ مڑتے ہیں، اور ان کی مصروفیات اور پریشانیاں جو بھی ہوں، اس کی مسلسل اور مسلسل سرگرمی سے، وہ خواہش زبردست عزم اور توانائی کی حامل ہوتی ہے، یہ فکری سرگوشی مجھ سے زیادہ مضبوط اور موثر ہوتی ہے، جو زیادہ موثر نہیں ہوتی۔ ہونٹ خدا سے محبت کرنے والے یہی کرتے ہیں ; وہ بغیر کسی وقفے کے خدا کے لئے اپنی محبت کی سرگوشیاں کرتے ہیں، اور ان کی سرگوشیاں دلی اور ناقابل سماعت ہوتی ہیں، ان کی تمام روزمرہ کی سرگرمیوں میں یہ دلی سرگوشیاں ان کا دھیان نہیں ہٹاتی اور نہ ہی یہ ان کے دوسرے فرائض سے متصادم ہوتی ہے جیسے جیسے خدا کے لیے ان کی خواہش بڑھتی ہے، اس کے لیے ان کی محبت مضبوط اور گہری ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اس کی موجودگی کو چھوتے ہیں اور اس کے نور کو دیکھ کر اطمینان اور سکون محسوس کرتے ہیں۔ تفصیل

خدا ہمیں اسباق بھیجتا ہے جس کی ہمیں زندگی میں ضرورت ہے تاکہ ہم ان سے فائدہ اٹھا سکیں اور سمجھ اور تجربہ حاصل کر سکیں جو کوئی ان اسباق سے گریز کرے گا وہ ان کو سیکھنے پر مجبور ہو جائے گا چاہے اس میں کتنا وقت لگے۔

ہر امتحان دوست ہوتا ہے اگر ہم اس سے سبق سیکھیں اور ظالم حکمران اگر موقع کو ضائع کریں اور شکایت، ناراضگی اور ناقص فیصلے کے ذریعہ اس کا غلط استعمال کریں۔

جب ہم زندگی کے بارے میں صحیح فہم اور صحیح رویہ رکھتے ہیں تو یہ خوبصورت ہو جاتی ہے۔ اور پیچیدگیوں سے پاک

نفسیاتی معاملات

ایک شخص ہمیشہ کے لیے خوشی کی لہر پر نہیں رہ سکتا، یا غم کے گہرے پانیوں میں ڈوبا یا غضب کی گہرائیوں میں غرق نہیں رہ سکتا۔ متضاد دوئیوں کی حامل اس دنیا میں اوسطاً انسان اتار چڑھاؤ کا شکار ہوتا ہے وہ خوشی کی لہر پر اٹھتا ہے اور بے حسی کی گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے اور اداسی کی تیز لہروں سے اُچھلتا ہے اور اسے شاید ہی

کسی اور شعور کی کیفیت کا علم ہوتا ہے کہ حالات کو اس طرح سوچنے کی اجازت دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنی خواہشات پر قابو پا لے۔

ایک انسان کو کامیاب اور بھرپور زندگی گزارنے کے لیے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ ذہنی توازن ہے۔
یہ صرف دماغ پر توجہ مرکوز کرکے نفسیاتی فیکلٹیۃ کو کنٹرولۃ کرنے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

گہرے دکھ بھی وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جاتے ہیں، اس لیے غم پر رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہماری زندگی کا ایک ایک دن کسی عزیز پر طویل غم نہ اس کی مدد کرتا ہے اور نہ ہی ہمیں، اور یہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں بدلتا احساس کمتری یا خود کو سزا دینا ماضی کی غلطیوں یا ناکامیوں پر غور کرنا بیکار ہے یہ صرف زندگی کو دکھی بناتا ہے اور ذہنی صلاحیتوں کو دباتا ہے

ہمیں اپنے آپ کو بورنگ روٹین کے گڑھے میں نہیں پڑنے دینا چاہیے، کیونکہ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جو آرام سے دور ہے، کیونکہ یہ ذہن کو پریشان کرتی ہے اور بے حسی کی بھٹی میں پوشیدہ صلاحیتوں کو جلا دیتی ہے۔

ناکامی کو اپنی جڑوں سے مٹا دینا چاہیے، اور زندگی کے میدانوں کو محنت اور عزم کے ساتھ ہل چلانا چاہیے اور خدا کی مدد سے بھرپور فصل کاٹنے کے لیے نیکی کے بیج بونا چاہیے۔

سلور جوبلی میں آئرن

مجھے ایک بار سلور جوبلی کی تقریب میں ایک ایسے جوڑے کے لیے مدعو کیا گیا جو بظاہر سب سے خوش کن جوڑوں میں سے ایک لگتا تھا، لیکن جب میں ان کے گھر میں داخل ہوا تو مجھے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا، میں نے اپنے دو طالب علموں سے کہا کہ وہ شام کے وقت ایک دوسرے کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں، اور انہوں نے بعد میں مجھے بتایا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے سامنے مسکراتے ہیں اور ایک دوسرے کو جیسے پیارے الفاظ "Yes my love"، پیارے الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں لیکن جیسے ہی وہ سوچتے ہیں کہ وہ اکیلے ہیں، وہ ایک "yes my love" دوسرے پر جھگڑتے ہیں اور تکلیف دہ الفاظ بولتے ہیں۔

میں نے ان سے بات کی اور کہا: آپ نے مجھے اپنی پارٹی میں آنے کی دعوت دی، لیکن ماحول کشیدہ ہے اور مجھے لگتا ہے کہ اس گھر میں بہت زیادہ جھگڑا ہے، اور مجھے لگتا ہے کہ اس سلور جوبلی میں بہت لوہا ہے۔

پہلے تو وہ ناراض ہوئے لیکن بعد میں انہوں نے اعتراف کیا کہ میں ٹھیک ہوں اور معافی مانگتے ہوئے اس نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا: ہر وقت جھگڑنے اور جھگڑنے سے تمہیں کیا فائدہ؟

ایسا لگتا ہے کہ آپ ایک کامل جوڑے کے طور پر اپنی ساکھ کو برقرار رکھنے کے لیے ایک ساتھ رہ رہے ہیں، لیکن آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح رہنا چاہیے اور اپنی خوشی اور ذہنی سکون کے لیے امن اور ہم آہنگی سے رہنا چاہیے۔

مقناطیسی خوراک

جب لوگ خوراک یا غذائیت کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو ان کا مطلب عام طور پر جسم کو برقرار رکھنے کے لیے استعمال کی جانے والی جسمانی خوراک سے ہوتا ہے تاہم، غذائیت کی دوسری قسمیں بھی ہیں جو جسمانی خوراک سے کم اہم نہیں ہیں، اور اکثر اس سے بھی زیادہ ہوتی ہیں، جیسے فکری یا روحانی پرورش، ذہنی سرگرمی یا ذہن کا ارتکاز، حکمت اور روحانی فہم۔

جسمانی خوراک جسم کے خلیوں کو برقرار رکھتی ہے، جبکہ فکری خوراک دماغ کو صحت مند خیالات سے بھرتی ہے، اور حکمت کی خوراک روح کو زندہ کرتی ہے اور اس کی صلاحیتوں کو ترقی دیتی ہے۔

فکری پرورش عام طور پر ان خیالات پر مشتمل ہوتی ہے جو ایک شخص سوچتا ہے اور جو وہ دوسروں سے ان کے ساتھ رابطے اور تعامل کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔

پرسکون مزاج اور عمدہ مزاج والے لوگ ہمارے خیالات کو مقناطیسی اور صحت مند بنانے میں مدد کرتے ہیں۔

اس بات کا تعین کرنا مشکل نہیں ہے کہ آیا کوئی شخص اپنی فکری پرورش پرامن یا خلل ڈالنے والے ماحول سے حاصل کرتا ہے، پریشانی، پریشانی، اور الجھن یہ سب غلط قسم کے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنے سے ہوتی ہے، چاہے دوست ہوں یا رشتے دار یہ فکر مند خیالات اور خراب موڈ کا سبب بنتا ہے۔

جسم جسمانی خوراک سے توانائی اور جیورنبل حاصل کرتا ہے، جب کہ مقناطیسی غذائیں جسم اور دماغ دونوں کو توانائی کے چارج فراہم کرتی ہیں جو ٹھوس اور مائع کھانوں سے زیادہ آسانی سے ہضم ہوتی ہیں، جنہیں زندہ توانائی میں آسانی سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

جب آپ جہالت کو حکمت میں، کمزوری اور کمزوری کو صحت اور جیونت میں تبدیل کر سکتے ہیں، اور زندگی کی راہوں پر اعتماد اور دلیری سے چل سکتے ہیں - یہاں تک کہ تنہا بھی - اور زندہ اور بیدار ضمیر رکھنے

میں اندرونی خوشی کا تجربہ کر سکتے ہیں، اور خدا کے انصاف پر غیر متزلزل یقین اور باطل پر حق اور حق کی فتح حاصل کر سکتے ہیں۔

اور جب آپ ہر روز اپنے خیالات کو بلند اور بہتر سطح کی طرف چھوڑنے کی کوشش کریں گے، اور آپ کے پاس محبت کرنے والا اور شکر گزار دل ہے، اور دوسروں کے لیے اچھے ارادے ہوں گے، تو آپ کی فکری پرورش مقناطیسی ہوگی، اور پھر آپ اپنی طرف وہ تمام خوبصورت اور مفید ہوں گے، چیزوں، لوگوں اور حالات سے، جو حفاظتی سفر کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہیں۔

جب آپ اپنی ضرورت کو حاصل کرنے کے لیے کوشش کریں گے، اور جو کچھ خدا فراہم کرتا ہے اس پر راضی ہوں گے، تو آپ ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ روح اور مطمئن ہوں گے جو دنیاوی مالوں کے جنون میں مبتلا ہیں اور اس کی عارضی لذتوں کے لالچ میں ہیں۔

جب کوئی شخص تمام دوستوں سے بڑھ کر خدا کو تلاش کرتا ہے، جو واحد حقیقی دوست ہے، تو یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ تمام انسانی رشتوں میں حقیقی دوستی قائم ہو: خاندانی، برادرانہ، ازدواجی اور روحانی

ازدواجی تعلقات میں دوستی ایک اہم عنصر ہے، اور فکری اور جذباتی قربت، اخلاقی کشش کا احساس، اور حقیقی محبت اور دوستی کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

جو لوگ حقیقی محبت اور جنسی کشش میں فرق نہیں کر سکتے وہ بار بار مایوس ہوتے ہیں۔

جب شادی کی بنیاد اعلیٰ نظریات اور باہمی احترام پر رکھی جاتی ہے، تو یہ دو محبت کرنے والی روحوں کے درمیان خوشگوار اور کامیاب اتحاد بن جاتی ہے اور وہ ایک دوسرے کے لیے زندگی کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے تعاون کرتے ہیں، اور ہمدردی اور باہمی، دوستانہ افہام و تفہیم کے ذریعے زندگی گزارنے کی پریشانیوں کو دور کرتے ہیں۔

جب تک میں دوسروں کے خیالات اور اعمال کو مجھ پر اثر انداز ہونے کی اجازت نہ دوں، کوئی بھی مجھ پر قابو نہیں پا سکتا اور نہ ہی میری مرضی کو چھین سکتا ہے۔

خُداوند، مجھے احساس ہے کہ میرے سامنے ایک لامتناہی موقع ہے کہ میں اپنی صلاحیتوں کو دریافت کروں اور اپنی روحانی صلاحیتوں کو دریافت کروں، میں مادی اٹیچمنٹ کو اعلیٰ امنگوں سے بدل دوں گا۔ اور مجھے احساس ہوگا کہ وفادار روح ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔

آج میں اپنے خیالات کو امید کی ایک خوراک سے بھروں گا، میں اپنے آپ کو ناخوشگوار تجربات سے دور رکھوں گا، اور میں وہ مشق کروں گا

جو جسم، دماغ اور روح کی پرورش کرے گا متوازن اور مستقل مزاجی سے۔

زندگی اور موت کا رقص ہمیشہ کے لیے موجود ہے۔ لیکن میں اپنی روحانی شناخت کی حفاظت کر کے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لیے آزاد کر لوں گا اور جب آزمائشوں اور فتنوں کے طوفان مجھ سے ٹکرائیں گے تو میں اپنی روح کی کشتی میں سفر کر کے زندگی کے سمندر کے پار محفوظ الہی ساحلوں تک جاؤں گا۔

جب میں کام کرتا ہوں اور تخلیق کرتا ہوں تو میں یاد رکھوں گا کہ خدا میرے ذریعے کام کرتا ہے۔ وہ کائنات کا رب ہے اور میں اس پر گہرائی سے غور کر کے اس سے رابطہ قائم کر سکتا ہوں۔

میرے پیارے خدا، میں سمجھتا ہوں کہ میرے خیالات مجھے ناکامی یا کامیابی سے ہمکنار کریں گے، اس بات پر منحصر ہے کہ میری زندگی میں کون سی سوچ سب سے مضبوط ہے، اس لیے میں یہ یاد رکھنے کی کوشش کروں گا کہ آپ میری طرف مدد کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں اور یہ مجھے کامیابی کی وجوہات کے لیے تیار کرتا ہے۔

جب مجھ پر آفتیں اور مصیبتیں آئیں گی تو میں اپنے حوصلے بلند کروں گا اور ان پر قابو پانے کے لیے اپنے عزم کو مضبوط کروں گا، میں ہر ایک کے ساتھ اپنے معاملات اور میل جول میں خلوص اور ایمانداری کو اپناؤں گا اور محبت اور نیک تمناؤں کے خیالات کو جنم دوں گا تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور حکمت سے میرا ساتھ دے گا۔

رب، میں اپنی قوت ارادی اور عقل کو استعمال کرتے ہوئے پہلے چھوٹی چھوٹی چیزوں کو پورا کروں گا، پھر بڑی کامیابیوں کی طرف بڑھوں گا۔

اگر تمام مادی عزائم پورے ہو جائیں تب بھی وہ صرف ادھوری خوشی لاتے ہیں، اور خدا کی تلاش ہی واحد حقیقی خوشی ہے، میں خوشی کے لازوال ذخائر تلاش کروں گا اور یہ روح کے باغوں اور اس کے سدا بہار مرغزاروں میں بہتا اور دوڑنا کبھی نہیں رکتا۔

سنہری اقوال

خوشی میرا حق، میراث اور میرا چھپا ہوا خزانہ ہے، اے رب، میری رہنمائی فرما تاکہ میں اپنے اندر وہ خزانہ تلاش کروں جو بادشاہوں کے خوابوں سے بھی زیادہ ہیں۔

****

دلوں کا خدائی باشندہ اپنے شاگردوں میں اپنی رحمت اور شفقت سے روشن کرتا ہے حکمت کے وہ چراغ جو جہالت کے اندھیروں کو دور کرتے ہیں۔

****

زندگی ایک باقاعدہ تال کے ساتھ ایک ذہین حرکت ہے یہ خود کو بے جان اشیاء میں ڈھالتی ہے، یا زندہ اور متحرک شکل اختیار کرتی ہے

****

اے سب سے بڑے عاشق، تو ہی زندگی ہے، تو ہی میرا مقصد اور میری آرزو ہے، مجھے اپنے آسمانی باغ میں کھلتا ہوا گلاب بنا، یا اپنی تابناک محبت کے ہار میں چمکتی ہوئی مالا بنا، یا مجھے سب سے بڑا اعزاز عطا کر: اپنے دل میں سب سے چھوٹا مقام۔

****

جہاں بھی دوسرے اچھے کام کرنے میں میری کوششوں کی تعریف کرتے ہیں، وہیں میں سب سے بڑی خدمت فراہم کر سکتا ہوں۔

****

آئیے ہم خوابوں کا سنہرا قالین بُنائیں میٹھی یادوں کے ریشمی دھاگوں اور نفیس خیالات سے

****

ایک خالی ذہن [مثبت، تعمیری خیالات سے عاری] مصیبت، پریشانی، مایوسی اور ناامیدی کا کارخانہ ہے۔

***

اگر عالمگیر محبت آپ کے دل میں بس جائے تو یہ آپ کو دیرپا اور نئی خوشی دے گی جو آپ کو کوئی اور نہیں دے سکتی۔

***

زمینی وجود کے باغ میں کھلنے والے زندگی کے پھول دیکھنے میں بے حد خوبصورت اور خوشنما ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ شاندار اور شاندار خوبصورتی اور حکمت کا وہ چشمہ ہے جو کہیں موجود ہے، جہاں سے ہم آئے اور جس کی طرف لوٹ کر ایک بار پھر ملیں گے۔

***

جب شاگرد صبح کو بیدار ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ سے کہتا ہے: "میں جسم نہیں ہوں، میں ایک غیر مرئی روح ہوں... میں خوشی ہوں... میں روشنی ہوں... میں حکمت ہوں... میں محبت ہوں اور اگرچہ میں اس جسم میں رہتا ہوں، میری روح لافانی ہے اور زوال سے اچھوت نہیں ہے‘‘۔

***

جس طرح شبنم کے قطرے پھولوں کو کھلنے اور بڑھنے میں مدد دیتے ہیں، اسی طرح مہربانی دوستی کو پروان چڑھاتی ہے اور اس کی نشوونما کو فروغ دیتی ہے۔

****

ایسی لہریں ہیں جو سمندر کی سطح پر نمودار ہوتی ہیں اور لہریں جو اس کی گہرائیوں میں غائب ہوجاتی ہیں۔ دونوں صورتوں میں، وہ سمندر کے اندر ہیں اور ایک اس کے ساتھ اسی طرح، وہ انسان جو کائناتی سمندر کی سطح پر "زندگی" کے دوران تیرتے ہیں یا "موت" کے وقت اس کے اندر غائب ہو جاتے ہیں، وہ یکساں طور پر ابدیت کے سمندر میں ہیں۔

****

ہنگامہ خیز پانی میں چاند کا عکس واضح طور پر نظر نہیں آتا، لیکن ایک بار جب پانی کی سطح پرسکون ہو جاتی ہے تو چاند کا عکس بالکل واضح ہو جاتا ہے، یہی بات ذہن کے بارے میں بھی سچ ہے: جب یہ پرسکون ہو تو آپ اپنی روح کا چہرہ پوری وضاحت اور درستگی کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔

***

اے رب، اپنی حکمت کے سورج کی کرنوں کو میری کامیابی کی خوشی کے دنوں میں میری رہنمائی کے لیے بھیج، اور جب میں غم کی اندھیری راتوں سے گزر رہا ہوں تو اپنی رحمت کے پورے چاند کی روشنی بھیج۔

***

مراقبہ وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے آپ عالمگیر ذہن سے جڑ جاتے ہیں، اور جب آپ اس لامحدود بیداری سے ہم آہنگ ہو جائیں گے تو آپ تخلیق کے تمام رازوں کو جان سکیں گے۔

***

خدا کا قرب حاصل کرنے اور اسے جاننے کی خواہش خود نہیں آتی بلکہ اس کی آبیاری ہونی چاہیے اور اس خواہش کے بغیر زندگی کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

***

دنیاوی زندگی ایک عارضی ٹھہراؤ ہے اور انسانیت کا اولین فرض ہے کہ اس سفر کے مقصد اور مقصد کو سمجھے وہ مقصد خدا کو جاننا ہے اور یہ کچھ اور نہیں ہو سکتا۔

***

آپ کا امن آپ کا قیمتی خزانہ ہے، اس لیے کسی کو اس خزانے کو آپ سے چھیننے کی اجازت نہ دیں۔

****

اپنی خوبیوں اور عزت نفس کے قلعے میں تنہا، محفوظ اور محفوظ رہنا سیکھیں۔

****

ہر چیز موجود ہے کیونکہ خدا موجود ہے اور چونکہ وہ موجود ہے، آپ بھی موجود ہیں اس کے وجود کی بدولت آپ زندگی کی آسائشوں اور خوشیوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اس لیے آپ کا خدا کا شکر گہرا ہونا چاہیے۔

***

اچھی کتابیں خاموش، شائستہ اور قابل احترام دوست ہو سکتی ہیں اپنے مشکل لمحات میں ان کتابوں کو مت چھوڑیں، کیونکہ یہ آپ کو کبھی نہیں چھوڑیں گی، ان جسمانی دوستوں کے برعکس جو آپ کو چھوڑ سکتے ہیں۔

***

کوئی بھی شخص جس کے پاس اچھی صحت، آرام دہ زندگی، اور بڑی ذہنی صلاحیت ہے، لیکن خوشی سے محروم ہے، وہ ابھی تک زندگی میں کامیاب نہیں ہوا ہے، جب آپ صحیح معنوں میں کہہ سکتے ہیں، "میں خوش ہوں، اور میری خوشی کو کوئی نہیں چھین سکتا،" آپ نے اپنے اندر خدا کی شبیہ پا لی ہے۔

***

سکون اور امن پر زور دیں، اور صرف محبت بھرے خیالات اور اچھے ارادے بھیجیں اگر آپ امن اور ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو نیکی اور تقویٰ پر مبنی زندگی بسر کریں، اور وہ تمام لوگ جن کی زندگی آپ سے جڑی ہوئی ہے، آپ کے ساتھ رہنے سے فائدہ اٹھائیں گے۔

***

اگر آپ کے کوئی دوست نہیں ہیں، یا اگر آپ کے دوست آپ کا وقت ضائع کر رہے ہیں، یا اگر آپ ان کے ساتھ نہیں مل پاتے ہیں، تو ایسی کتابیں [اور مواد] جو حکمت رکھتی ہیں اپنے دوست بنائیں، کیونکہ آپ ان کے صفحات کے دروازوں سے حیرت انگیز اور دلچسپ خیالات کی دنیا میں جا سکتے ہیں۔

***

خدا کو تلاش کرنے کا مطلب ہر وہ چیز حاصل کرنا ہے جس کی دل چاہتا ہے، اور روحانی ہونے کا مطلب ہے صحت، خوشی اور کامیابی کے دروازے کھولنا

***

ہمارے اندر الہی طاقت کی ایک چنگاری ہے جو تمام زندگی کو تخلیق اور برقرار رکھتی ہے اور اس کے بھڑکنے کا انتظار ہے

***

پڑھنا ایک بہت ہی فائدہ مند ذہنی سرگرمی ہے۔ یہ دماغ کو ورزش کرتا ہے اور اسے لچکدار رکھتا ہے روزانہ ایک یا دو گھنٹے کا مطالعہ چند سالوں میں کسی کو بھی متنوع علمی بنیاد فراہم کرے گا، بشرطیکہ وہ قابل قدر کتابوں کا انتخاب کریں، سستے ناولوں یا معمولی کتابوں کو پڑھ کر وقت ضائع نہ کریں یا اپنی ذہنی صلاحیتوں کو نقصان نہ پہنچائیں جن کا کوئی مقصد یا مطلب نہیں ہے۔

***

سماجی میلان رکھنے والوں کو قیمتی کتابوں میں عظیم، باصلاحیت مردوں اور عورتوں کی لکھی گئی کتابوں میں موجود اسباق کے ذریعے انسانیت کی مدد کے لیے ایک نئی توانائی ملے گی۔

****

پڑھنا ایک بہت ہی فائدہ مند ذہنی سرگرمی ہے۔ یہ دماغ کو ورزش کرتا ہے اور اسے لچکدار رکھتا ہے روزانہ ایک یا دو گھنٹے کا مطالعہ چند سالوں میں کسی کو بھی متنوع علمی بنیاد فراہم کرے گا، بشرطیکہ وہ قابل قدر کتابوں کا انتخاب کریں، سستے ناولوں یا معمولی کتابوں کو پڑھ کر وقت ضائع نہ کریں یا اپنی ذہنی صلاحیتوں کو نقصان نہ پہنچائیں جن کا کوئی مقصد یا مطلب نہیں ہے۔

****

خود غرضی اور غرور کا خاتمہ ضروری ہے کیونکہ یہ روحانی علم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔

****

خدا کے احساس کے بغیر، یہ دنیا تنازعات، تشدد اور تلخ مایوسیوں سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے، خوشی خدا کے قریب محسوس کرنے میں مضمر ہے

****

جو لوگ خدا کو پہچانتے ہیں ان کے دلوں میں مستقل خوشی اور خوشی ہوتی ہے کیونکہ وہ سلامتی اور سکون محسوس کرتے ہیں، غصہ

کہ طوفان انہیں ہلا نہیں سکتے اور نہ ہی خوف ان کے دلوں میں داخل ہو سکتا ہے۔

****

اچھی کتابیں آپ کی بہترین دوست ہیں؛ ان کے ذریعے، آپ بڑے ذہنوں کو آپ سے نرمی سے بات کرتے، آپ کو تسلی دیتے اور بہترین مشورے دیتے ہوئے سن سکتے ہیں، اچھی کتابیں پڑھنے کی حقیقی خواہش پیدا کرنے میں ناکامی کا مطلب نسلوں کی میراث کھو دینا ہے۔

****

خدا کی مدد کے بغیر، لوگ ناکامی کے پابند ہیں، کیونکہ زندگی کی جنگ میں کامیابی کے لیے جس طاقت اور حکمت کی ضرورت ہوتی ہے وہ ایک لامحدود ذریعہ سے آتی ہے جب کوئی شخص خدا کو نظر انداز کرتا ہے، تو وہ اس لائف لائن کو کاٹ دیتا ہے جو اسے کامیابی کے لیے ضروری مدد اور مدد فراہم کرتی ہے۔

روحانی مواقع کے دروازے پر دستک دینے والے تلاش کریں گے کہ ان کے لیے دروازے کھلا ہے کیونکہ اللہ ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

جب آپ خُدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو تمام فطرت آپ کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے۔

****

محبت سینڈ پیپر کی طرح ہے جو دماغ کو چمکاتی ہے اور کردار سے کھردری دور کرتی ہے۔

****

جب آپ اچانک خدا کو ہر جگہ پا لیتے ہیں، اور جب وہ آپ کے پاس آتا ہے، آپ کو متاثر کرتا ہے، اور آپ کی رہنمائی کرتا ہے، تو الہی محبت کی کہانی شروع ہو جاتی ہے۔

****

محبت دلوں میں پھیلے اور دوسروں کو شفا بخش کرنوں بھیجے۔

****

جب آپ جوان اور مضبوط ہوں تو خدا کو جاننے کی کوشش کریں، کیونکہ بڑھاپے اور بیماری میں آپ اس کو تلاش کرنے کے قابل نہیں رہ سکتے ہیں جس عمر میں لوگ زندگی کے حقیقی معنی کو سمجھنے لگتے ہیں، جسم کمزور ہوجاتا ہے، اور وہ اپنی باقی زندگی سچائی کی تلاش کے بجائے اپنی کمزور جسمانی صلاحیتوں کی پرورش میں گزار دیتے ہیں۔

****

میں ہر قوم سے بہترین لوں گا، اور میں تمام قومیتوں کی خامیوں پر توجہ دیے بغیر ان کی خوبیوں کی تعریف کروں گا۔

****

جس طرح ہم اپنے روزمرہ کے کھانے کی غذائیت کی اہمیت کا خیال رکھتے ہیں، اسی طرح ہمیں ان نفسیاتی غذائی اجزاء پر بھی توجہ دینی چاہیے جو ہم اپنے دماغ کو روزانہ فراہم کرتے ہیں۔

****

مہربان الفاظ بہت ساری بیماریوں کے لئے ایک حیرت انگیز علاج ہیں، ایک طاقتور، تقریباً جادوئی، مقناطیسی قوت کے حامل ہیں جو اپنے بولنے والے کے لیے بے پناہ برکتیں اور خوشحالی لاتے ہیں جو لوگ آرام دہ اور نرم الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ان میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے ایک لطیف دھارے کو محسوس کرتے ہیں، ان کے اندر سکون کے گہرے احساس سے بھرا ہونا اس لیے ہوتا ہے کہ اس کے بہاؤ کو اس قدر بلندی تک پہنچایا جاتا ہے کہ اس کے بہاؤ کو بہت زیادہ پہنچتا ہے۔ اس ذریعے کے ساتھ ہم آہنگی، انہیں امن کی خواہش رکھنے والوں تک خوشی منتقل کرنے کے قابل بناتا ہے۔

****

دل کے کتنے ہی مہربان الفاظ نے بہت سے غموں کو دور کیا ہے اور کتنی دانشمندانہ آوازوں نے تاریک راہوں کو خوشی اور سکون کے چراغوں سے روشن کیا ہے!

****

ہم اپنے ہر تجربے کے ذریعے ترقی کرتے ہیں، جب تک ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم ان سے قیمتی سبق سیکھ سکتے ہیں، ہر درد اور تکلیف جس کا ہم تجربہ کرتے ہیں اس کا مطلب اور مقصد ہوتا ہے ان تجربات کی سختی کے باوجود، وہ اس آگ کی مانند ہیں جو لوہے کو پگھلا کر اسے خوبصورت، مضبوط اور ورسٹائل فولاد میں بدل دیتی ہے۔

****

میری زندگی کی تمام قابل ذکر کامیابیاں ذہن کی طاقت کے ذریعے خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں حاصل کی گئی ہیں جب الہی جنریٹر چل رہا ہے، میری خواہش کی ہر چیز بغیر کسی استثناء کے نتیجے میں آتی ہے، پہلے ایک غیر مرئی، آسمانی ڈیزائن کی شکل اختیار کرتی ہے اور پھر حقیقت میں ناقابلِ مزاحمت قوت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔

****

جب ذہن تڑپتی ہوئی روح کی گہرائیوں سے خدا سے دل کی گہرائیوں سے سرگوشی کرتا ہے، تو روح کی پکار عالمگیر دل کو چھو لے

گی، اور جواب آئے گا، اس کے ساتھ بے پناہ خوشی ملے گی، یہ فکری سرگوشی ارادہ کو اس وقت تک پروان چڑھاتی ہے جب تک کہ اس میں مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے ضروری طاقت نہ ہو۔

****

جب کسی شخص کا ذہن اور ارادہ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے تو ان پر لامحدود طاقت کا الزام عائد کیا جاتا ہے، اس لیے کسی چیز کے بارے میں سوچنا ہی اسے حاصل کرنے کے لیے کافی ہے، کیونکہ قانون الٰہی ان لوگوں کے حق میں کام کرتا ہے جو اعلیٰ منشا کے مطابق ہیں۔

****

ہماری پریشانیاں کچھ بھی ہوں، خدا کو ہماری زندگیوں میں پہلا مقام حاصل ہونا چاہئے۔ روحانی ترقی کے سب سے اہم عناصر میں سے ایک خدا سے مسلسل دلی سرگوشی ہے، جہاں آپ ذاتی طور پر ایک شاندار مثبت تبدیلی کا تجربہ کریں گے جو آپ کو بہت متاثر کرے گی۔

****

انسان کو چاہیے کہ وہ تمام ذہنی صلاحیتیں جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہیں وہ وقتی چیزوں کی تلاش کے لیے وقف نہ کرے ورنہ وہ مادیت کی بھولبلییا میں گم ہو جائے گا اور اپنے لیے ایسی پابندیاں اور محدودیتیں پیدا کر لے گا جن کی اسے ضرورت نہیں ہے بلکہ اسے چاہیے کہ اپنی ذہنی قوتوں کو زندگی کی ضروریات کے حصول کے لیے استعمال کرے اور اپنی روحانی صلاحیتوں کو استوار کرنے کی کوشش کرے تاکہ وہ صحیح اور غلط کے درمیان فرق کر سکے۔

****

سچائی رائے اور نظریات سے بالاتر ہے، اور بہت سے لوگ جو اس نقطہ نظر کو اپناتے ہیں وہ اپنے ہی موضوعی نتائج کے پابند ہو جاتے ہیں۔

****

اے رب، سکون کے دروازے کھول دے اور میرے روحانی خیالات کی پناہ گاہ کو شیطانی وسوسوں کے حملوں سے محفوظ رکھ اور میری آرزوؤں کے گلاب میرے دل کے باغ میں کھلنے دے جب میں تیرے آنے کی صبح کا انتظار کر رہا ہوں۔

****

* نظریاتی علم الٰہی علم حاصل کرنے کے قابل نہیں ہے، اور یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنا قیمتی وقت ان نظریات پر ضائع نہ کریں جو حقیقت میں لاگو نہیں ہوسکتے ہیں، ورنہ کوئی شخص اپنے آپ کو گھنے علمی جنگلوں کے درمیان پائے گا اور نظریات کے دائرے سے آگے نہیں بڑھ سکتا ہے۔

****

خوشی زندگی کے غیر مستحکم حالات پر نفسیاتی فتح کا ثمر ہے۔

****

جس کو خدا پہچانتا ہے وہ دنیا سے ناواقف ہو سکتا ہے۔

****

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو نظریاتی علم کے ساتھ پروگرام کرتا ہے [حقیقی جانچ کے بغیر]، تو وہ ایک پورٹیبل ریکارڈنگ ڈیوائس کی طرح بن جائے گا جو کہاوتوں کو دہراتا ہے اور بلند و بالا فقروں کی بازگشت کرتا ہے، اور دوسرے اسے ایک عالم اسکالر تصور کریں گے، لیکن اس طرح کے علم کو نہ تو سچائی کے براہ راست ادراک سے تقویت ملتی ہے اور نہ ہی یہ روحانی حاصلات سے مطابقت رکھتا ہے۔

****

دنیا میں مسائل ہی رہیں گے، تو رہنمائی اور رہنمائی کے لیے کہاں سے رجوع کیا جائے؟ عادات، تعصبات، تعصبات اور جنون سے متاثر کسی کے خیالات کسی کام کے نہیں ہوتے، اور کسی کے ماحول، خاندان، ملک یا دنیا کے اثرات صحیح رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں، لہٰذا انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور روح کی گہرائیوں سے نکلنے والی پرسکون، پُرسکون آواز، سچائی سے ہم آہنگ آواز کو سننا چاہیے۔

****

اپنے دلوں کو الہی نازل کرنے کے لئے کھولیں تاکہ یہ آپ کے ذریعے بہے جائے اور آپ کی زندگیوں کو روحانی برکتوں اور نیکیوں سے بھر دے۔

****

آپ جو بھی کام کرتے ہیں اور جو بھی کامیابیاں آپ حاصل کر سکتے ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا ہی وہ ذریعہ ہے جو آپ کو وہ تمام طاقت فراہم کرتا ہے جو آپ کو کام کرنے اور حاصل کرنے کے لیے درکار ہے۔

****

* اے رب، مجھے غربت اور خوشحالی میں، بیماری اور صحت میں، جہالت اور حکمت میں آپ کو یاد کرنے دو، اور مجھے تیرے بابرکت نور کو دیکھنے دو جو لمحے بھر میں تندرستی اور شفا بخشتا ہے۔

****

اپنے خیالوں کی تنہائی میں تیری مبارک آواز کو سننے کو ترستا ہوں، اپنی یادوں کی تہوں میں چھپی کرخت، زمینی آوازوں کو مجھ سے دور کر دیتا ہوں، میں اپنی روح کے سکون میں ہمیشہ تیری پرسکون، سریلی آواز کو سننا چاہتا ہوں۔

****

زندگی تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہے، اور جب ہم اس کے تاریک راستوں پر چلتے ہیں تو ہمیں خدا کی روشنی کو اپنا رہنمائی کا چراغ بنانا چاہیے، وہ جہالت اور تاریکی کی راتوں میں پورا چاند ہے، بیداری کی گھڑیوں میں روشن خیالی کا سورج ہے، ہدایت کا مینار ہے، اور زمینی سمندروں کو عبور کرنے والوں کے لیے شمالی ستارہ ہے۔

****

اب وقت آگیا ہے کہ انسانیت اپنی بھول بھلیوں سے روحانی بیداری کی طرف بیدار ہو، اے رب، ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم اپنے شعور کو غفلت اور تنگدستی کی گہرائیوں سے اٹھا کر امن، روشنی، محبت اور عالمگیر انسانی ہمدردی کے افق تک محدود کر دیں۔

****

حالات آخرکار بہتر ہوں گے کیونکہ انسانی زندگی کے تضادات کے پیچھے خدا کی قدرتیں اور عجائبات پوشیدہ ہیں اور جو شخص حالات کی ناگزیریت کا قائل نہ ہو اور اپنے دماغ اور ایمان کے ساتھ پردے سے باہر جانے کی کوشش کرے تو اس کے لیے دروازے کھل جائیں گے۔

****

ایمان کا مطلب کبھی بھی لاپرواہی اختیار کرنا یا حالات کے ساتھ سمجھداری سے کام نہ لینا نہیں ہے، بلکہ، چاہے کچھ بھی ہو جائے، ایک شخص کو اپنے آپ کو یقین دلانا چاہیے کہ خدا ہی مشکل اور آزمائشی حالات میں اس کا ساتھ دینے پر قادر ہے اگر وہ پورے دل، جان اور جذبات سے اس کی طرف رجوع کرے۔

****

اگر ہمارے حواس پوری حقیقت ہم تک پہنچا سکیں تو ہم زمین کو الیکٹرانوں کے دریا کے طور پر دیکھیں گے اور خاک کے ہر ذرے کو روشنی کے گھومتے ہوئے ماس کے طور پر دیکھیں گے جو لوگ مادّی کے دائرے میں داخل ہو کر روحانی تک پہنچتے ہیں وہ وہم کی نوعیت کو سمجھتے ہیں اور سچائی کے جوہر کو جانتے ہیں۔

****

افریقی جنگل میں ہو، میدان جنگ میں، بیماری یا غربت میں مبتلا ہو، کسی کو اپنے آپ کو یہ باور کرانا چاہیے کہ خدا کا ہاتھ کسی بھی خطرے سے زیادہ مضبوط اور اس کی پناہ مانگنے والوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، حفاظت کا اس سے زیادہ موثر ذریعہ کوئی نہیں ہے، یقیناً، واقعات سے نمٹنے کے لیے عقل کا استعمال کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ الہی مدد پر مکمل بھروسہ رکھنا چاہیے۔

****

وہ محبت جو تمام مخلوقات کے دلوں میں بسی ہوئی ہے — تمام ماؤں، باپوں، دوستوں اور عزیزوں کی محبت — الہی محبت سے حاصل ہوتی ہے۔

****

بڑے اور چھوٹے فرائض کے درمیان فرق کیا جانا چاہئے، صرف اہم پر سب سے اہم کو ترجیح دیتے ہوئے، مزید یہ کہ، کوئی فرض دوسرے سے متصادم نہیں ہونا چاہئے، صحیفے ہمیں بتاتے ہیں کہ جب ایک فرض دوسرے سے متصادم ہوتا ہے، تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ایک حقیقی فرض نہیں ہے۔

****

جیسے جیسے سورج کی اہم کرنیں پھیلیں گی، میں غریبوں اور لاوارث لوگوں کے دلوں میں امید کی کرن پھیلاؤں گا، اور میں ان لوگوں کے دلوں میں نیا عزم پیدا کروں گا جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ناکام ہیں۔

****

استاد پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد سے کہا:

اپنے حلقے عشق سے کسی کو مت نکالو سب کو اپنے دل میں رکھو وہ تمہیں اپنے میں رکھیں گے۔

****

خُداوند، میری مدد کریں کہ میں ہمیشہ اپنی مرضی کو فائدہ مند اور اچھے کاموں کو پورا کرنے کے لیے استعمال کروں

مجھے تیری مرضی کے مطابق کرنے میں مدد کر تاکہ میرے تمام خیالات تیرے مقاصد کے مطابق ہوں اور تیری مرضی کے مطابق ہوں۔

اس نے میرے اندر چھپی، بابرکت طاقت کو بیدار کرنے میں میری مدد کی تاکہ میں تمام مشکلات اور آزمائشوں پر قابو پا سکوں۔

****

اُس جرات مند اور عاجز روحانی شخصیت کے لیے بیدار ہوں – جو شیروں کی طاقت کو کبوتروں کی نرمی کے ساتھ جوڑتی ہے۔

****

میں نہ کڑوی، جھوٹی تنقید کی پرواہ کروں گا، نہ خوشامد اور چاپلوسی کی، میری تو بس یہی خواہش ہے کہ میں تیری مرضی پوری کروں اور تیری رضا حاصل کروں۔

****

آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ جب آپ الٰہی موجودگی کو محسوس کریں گے تو آپ کی روح آپ کو بھر دے گی پھر آپ کی روح خدا کی بے پناہ محبت سے مست ہو جائے گی یہ محبت کسی بھی انسانی

محبت سے لاکھوں گنا عظیم ہے- ایسی محبت جو آپ کی تمام خواہشات کو پورا کرتی ہے اور آپ کے دل کو خوشی اور اطمینان سے بھر دیتی ہے۔

****

اندرونی توجہ کے ذریعہ، آپ براہ راست اپنے اندر اور اپنے اردگرد روحانی خوشی کا تجربہ کر سکتے ہیں اگر آپ اس بیداری کو فروغ دیں گے، تو آپ کی شخصیت ہم آہنگی سے بڑھے گی، اور آپ لوگوں اور دیگر مخلوقات کے لیے ایک پرکشش مقناطیسیت حاصل کریں گے۔

****

اے عظیم محافظ، مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اپنی تقدیر کی وجہ سے سب کچھ کھو دوں، جو میری اپنی بنائی ہوئی ہے، لیکن میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری واحد پناہ گاہ، تیری محبت کی شمع کو غفلت اور بھولپن کی آندھیوں سے محفوظ رکھے

****

آئیے ہم سازگار حالات کے چشموں سے بہنے والے پاکیزہ، تازگی بخش پانیوں کو پیتے ہیں، جو مثبت سوچنے اور پرامید نقطہ نظر رکھنے کے ہمارے پختہ عزم سے بڑھا ہوا ہے۔

****

ضمیر ایک بدیہی احساس ہے جو انسان کی اصل فطرت اور مقاصد کو ظاہر کرتا ہے جب آپ کا ضمیر صاف ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، صاف ضمیر خدا کی طرف سے اچھے اخلاق کا ثبوت ہے ضمیر کی عدالت میں بری ہونے کا مطلب خوشی کا ہونا اور خدا کی نعمتوں کو حاصل کرنا ہے۔

****

جرات مندانہ اور خوش کن کام کرنے کی کوشش کریں جو زیادہ تر لوگ نہیں کرتے ہیں، اور ان لوگوں کو پیار اور سکون دیں جنہیں دوسرے نظر انداز کرتے ہیں

****

استاد پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد سے کہا:

" اگر آپ دماغ کی نشوونما میں وقت نہیں لگاتے ہیں تو، کوئی بھی مادی خوشحالی آپ کو مطمئن نہیں کرے گی، یہ کھیتی اذیت نہیں بلکہ شعور کی تربیت ہے تاکہ ان خیالات اور اعمال کی پرورش کی جائے جو خوشی کا باعث بنتے ہیں"

***

آپ کی خوشی آپ کی کامیابی ہے، اس لیے اسے آپ سے کسی کو چوری نہ ہونے دیں جو آپ کو پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان سے

خود کو بچائیں جب میں لڑکا تھا، جب بھی کچھ لوگ میرے بارے میں جھوٹی
افواہیں پھیلاتے تھے تو میرا صبر ختم ہو جاتا تھا، بعد میں مجھے احساس
ہوا کہ میرا ذہنی سکون لوگوں کی منظوری یا تعریف سے زیادہ اہم ہے۔

****

کاش آپ کو الہٰی محبت کی وہ کہانی معلوم ہوتی جس کا تجربہ
کچھ عقیدت مندوں کو خدا کے ساتھ ہوتا ہے! زندگی کا کوئی دوسرا تجربہ
اس خوشی سے موازنہ نہیں کرسکتا میں نے ایک ولی کو جانا تھا جو
مسلسل خدا کی محبت میں جذب تھا، اور اس کے چہرے سے مقدس محبت
کی چمک تھی، خدا کی نظر ہمیشہ ان لوگوں پر رہتی ہے جو اس سے
محبت کرتے ہیں، اور وہ انہیں ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑتا۔

****

بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنی ذہنی اور روحانی قوتوں کی
نشوونما میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

****

اپنے آپ کو تاخیر کی تہہ میں ڈوبنے کی اجازت نہ دیں بورنگ عام
حقیقت کی نیند سے اٹھیں اور ایک بہتر زندگی کے افق کی طرف روانہ
ہوں جہاں کامیابی، خوشی اور سکون ہو۔

****

آپ کے اندر سرمایہ کاری کے انتظار میں زبردست صلاحیت موجود
ہے، اور آپ ہی اس کو فعال کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے اہل ہیں

****

بری عادتوں اور غیرصحت مند خواہشات کے حکم سے نجات مادی
کامیابی سے کہیں زیادہ خوشی لاتی ہے فکریۂ کامیابی میں ایک نفسیاتی
تندرستی پوشیدہ ہے جسے بیرونی حالات چھین نہیں سکتے آپ اپنا سارا
وقت دولت جمع کرنے میں صرف کر سکتے ہیں، لیکن وہ دولت آپ کو وہ
دیرپا سکون اور تحفظ نہیں دے گی جس کی آپ تلاش کرتے ہیں، اس کے
برعکس، یہ آپ کو حقیقی سکون اور ذہنی سکون نہیں دے گا، کیونکہ یہ
آپ کے ذہن میں حقیقی سکون اور اطمینان نہیں لائے گا۔ مال
جب آپ اپنے حقیقی نفس میں مضبوطی سے قائم ہوتے ہیں، تو آپ
ہر کام کو پورا کرتے ہیں اور تمام اچھی چیزوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں

****

کمزوری کو اپنے دماغ میں نہ گھسنے دیں، اور ایسے لوگوں کے ساتھ
صحبت کرتے وقت ہوشیار رہیں جو منفی خیالات اور مایوسی کا شکار
ہیں، ایسا نہ ہو کہ ان کے کمزور خیالات آپ کے دماغ میں داخل ہو جائیں،
جب تک کہ آپ کا دماغ اس حد تک مضبوط نہ ہو جائے کہ دوسروں کے

خیالات اسے کمزور نہ کر سکیں، بلکہ اس کے برعکس، یہ دوسروں کے خیالات کو مضبوط کرنے اور ان کی خود اعتمادی کو بڑھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

****

خدا سب سے پہلے آتا ہے، اور ہمیں اس کے بارے میں سوچے بغیر اپنے دن کا آغاز یا اختتام نہیں کرنا چاہئے، ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کی طرف سے ہمیں جو طاقت اور توانائی ملتی ہے، اس کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے، اس لئے ہمارا سب سے بڑا فرض اس کی طرف ہے۔

****

رسوم و روایات کو جانچنے اور جانچنے کا ایک طریقہ ہے ابتدا میں ہر روایت کا ایک جواز ہوتا تھا اگر ہم دیکھیں کہ جواز اب بھی موجود ہے تو روایت کے معنی اور فائدے ہیں تاہم روایات پر آنکھیں بند کرکے پیروی کرنا نادانی ہے ہمیں حقیقت کو جاننا چاہیے اور اس پر عمل کرنا چاہیے، یہ سمجھنا چاہیے کہ کیا چیز ہمیں خوشی دے سکتی ہے اور پھر اس پر عمل کرنا۔

****

جب آپ بہت سارے لوگوں کو خوشی یا کامیابی سے محروم دیکھتے ہیں تو یہ مت سمجھیں کہ یہ ان کا مقدر ہے آپ خود کو جو چاہیں بنا سکتے ہیں آپ کی اندرونی کامیابی وہی ہے جو آپ کو حقیقی معنوں میں کامیاب بناتی ہے۔

****

اگر آپ کے اندر کچھ نہیں ہے تو آپ خوش نہیں ہوں گے لیکن اگر آپ کے ارد گرد کچھ بھی نہیں ہے اور آپ کے اندر خوش ہیں تو آپ بلاشبہ کامیاب ہیں اس لیے لوگوں کو ان کے بیرونی حالات کی بنیاد پر پرکھنا ناممکن ہے۔

****

وسیع ہجوم میں، کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو روحانی بلندی کی حالت میں پہنچ گیا ہو اور اندرونی سکون اور اعلیٰ روحانی خوشی سے لطف اندوز ہو

****

میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ مجھے ہر چیز کی ضرورت ہے میرے پاس آئے گی، اور اس لیے میں اس بات کی فکر نہیں کرتا کہ مستقبل میں کیا ہوگا، یہ گھمنڈ یا دکھاوا نہیں ہے، کیونکہ میں نے اپنی زندگی میں اس بابرکت طاقت کے کام اور تاثیر کا کئی بار تجربہ کیا ہے۔

****

میں زندگی کی سطح پر تیر رہا ہوں یا سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب رہا ہوں، میں جانتا ہوں کہ میں خدا کے ساتھ ہوں اور وہ میرے ساتھ ہے، اور یہ کہ مجھے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اس علم نے مجھے ناقابل بیان اور گہری خوشی دی ہے۔

****

اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی نئی چیز خریدنا ایک خوشگوار تجربہ ہوتا ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد یہ خوشی کا احساس دھیرے دھیرے ختم ہو جاتا ہے، اور ہو سکتا ہے کہ آپ اس میں دلچسپی یکسر ختم کر دیں، اسے بھول جائیں اور کسی اور چیز کی خواہش کریں تاہم، اس چیز کا بل نہیں بھولا جائے گا، خاص طور پر اگر آپ نے اسے قسط پر خریدا ہو!

****

انسان کو اپنی زندگی پر قابو پانا چاہیے اور اسے ہر ممکن حد تک آسان بنانا چاہیے، ضرورتوں اور ہنگامی حالات کے لیے کچھ پیسے بچانا چاہیے، آسائشوں پر خرچ کرنے پر بچت کو ترجیح دینا چاہیے، اور دوسروں کی بہترین مدد کرنا چاہیے، جب آپ دوسروں کی مدد کریں گے تو کسی نہ کسی طریقے سے مدد آپ کے پاس آئے گی، اور آپ کو کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی اور کسی چیز سے محروم نہیں ہونا چاہیے۔

****

تمام دلوں کی خوشی میں، میں تیری خوشی کی گونج سنتا ہوں، اے رب، اور تمام وفاداروں کی دوستیہ میں، میں آپ کی محبت کو محسوس کرتا ہوں، مجھے خوشی ہوتی ہے اور میرا دل اپنے دوستوں کی کامیابی اور خوشحالی سے خوش ہوتا ہے، جس طرح میں اپنی بھلائی اور آسانی سے خوش ہوتا ہوں، جیسا کہ میں دوسروں میں حکمت پیدا کرتا ہوں، اسی طرح میں اپنی تمام خوشیوں میں اضافہ کرتا ہوں۔ میرا اپنا

****

خوشی کا سب سے بڑا دشمن عیش و عشرت خریدنے کے لیے پیسے ادھار لینا ہے لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک وہ کوئی خاص چیز حاصل نہ کر لیں خوش نہیں رہ سکتے لیکن اس چیز کو حاصل کر لینے کے بعد بھی وہ حقیقی خوشی کا تجربہ نہیں کر پائیں گے، عارضی خوشی کے باوجود یہ اس دنیاوی خوشی کے سراب کے پیچھے بھاگنے کا کیا فائدہ ہے جو صرف ٹوٹنے کا وعدہ کرتا ہے؟ لوگوں کو بے شمار املاک کی ضرورت کے بغیر سادہ زندگی گزارنی چاہیے جس پر مسلسل توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

****

میری جنت میرے اندر ہے۔ جب میں خدا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں، میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں، اور میری اندرونی خوشی بڑھتی جاتی ہے۔ اس اندرونی اطمینان کے بغیر، دنیاوی لذتیں اور لذتیں بھی جہنم بن جاتی ہیں، مجھے احساس ہوا کہ اس باطنی خوشی کے بغیر، مجھ پر عائد ذمہ داریوں کا بوجھ مجھ سے میرا سکون چھین لیتا اور مجھے میری خوشیوں سے محروم کر دیتا۔

****

اگر دولت کو بیماری اور مسائل کے ساتھ ملایا جائے تو اس کے بہت سے نتائج برآمد ہوں گے۔ حفظان صحت اور صحت کی دیکھ بھال مغرب کی طاقتوں میں سے ایک ہے۔ نقصان دہ کیڑوں اور مہلک جراثیم کو ترقی یافتہ ممالک میں مؤثر طریقے سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ جب کہ یہ دیگر ممالک میں بکثرت ہیں لیکن ان کیڑوں کو ختم کرنا کامیابی کی معراج نہیں ہے۔ کیونکہ ترقی یافتہ ممالک میں دیگر قسم کے مسائل اور ایسے مسائل موجود ہیں جیسے کہ ترقی یافتہ ممالک میں بہت مشکل ہے۔ قسطوں کی خریداری کے نظام کی وجہ سے گھٹن کا شکار مالی بحران - ایسی مصیبتیں جو نیند میں خلل ڈالتی ہیں اور ذہنی سکون کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

****

ہم اسی شعور کا اٹوٹ حصہ ہیں جس سے یہ عظیم کائنات وجود میں آئی ہے۔

****

کیا آپ نے کبھی بھیڑوں کا ریوڑ دیکھا ہے؟ اگر ان میں سے کوئی چھلانگ لگاتا ہے تو باقی ریوڑ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی نقل کرتے ہیں زیادہ تر لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ شاید کوئی کوئی آئیڈیا لے کر آئے یا کوئی نیا ٹرینڈ متعارف کرائے اور دوسرے فوراً بینڈوگن پر چھلانگ لگا کر اس کی نقل کر دیں یہ روش نسل در نسل ہر قوم کے اپنے رسم و رواج ہیں اور ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ وہ سب درست ہیں یا صحیح لیکن کون جانتا ہے؟ شاید ان میں سے کچھ رسم و رواج بے معنی اور بے معنی ہیں۔

****

جب خیالات کا ہنگامہ خیز طوفان تھم جاتا ہے تو ہم امن کی بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں اور خدائی موجودگی کو چھوتے ہیں

****

خدا کے بارے میں سوچیں، یا ایک خوبصورت زمین کی تزئین جو امن کو متاثر کرتی ہے، یا ایک خوشگوار تجربہ مثبت، پرسکون ذہنی سرگرمی حوصلہ افزا اور تازگی بخشتی ہے۔

****

ہم ایک افراتفری اور ہنگامہ خیز دنیا میں رہتے ہیں آپ کو لگتا ہے کہ پیسے کا مطلب خوشی ہے، لیکن جب آپ اسے حاصل کرتے ہیں تو آپ کو لگتا ہے کہ آپ ابھی بھی ناخوش ہیں آپ دولت حاصل کر سکتے ہیں اور آپ کی صحت ختم ہو سکتی ہے (خدا نہ کرے) یا آپ کی صحت اچھی ہو اور آپ کا پیسہ ضائع ہو جائے یا آپ کے پاس دولت اور صحت دونوں ہوں لیکن دوسروں کے ساتھ بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑے، احسان کی پیشکش صرف نفرت کے ساتھ مل سکتی ہے، خدا کی طرف سے بے رحمی کے ساتھ اس زندگی میں کچھ بھی نہیں بدل سکتا۔ آپ

****

زمین ان لوگوں کے لیے اذیت گاہ بن جاتی ہے جو خدائی منصوبے سے ناواقفیت میں رہتے ہیں لیکن جب آپ زندگی کے تجربات کو اپنے استاد کے طور پر دیکھتے ہیں اور ان سے اس دنیا کی اصل نوعیت اور کائناتی ڈرامے میں آپ کے تفویض کردہ کردار کو سیکھتے ہیں تو وہ تجربات پائیدار اطمینان اور خوشی کے راستے پر قیمتی روشنی بن جاتے ہیں۔

****

وہاں، اندھیرے کے اندھیرے سے پرے، بے آواز خاموشی، اور غیر تخلیق شدہ عدم، ابدی جوہر ہے، جو وجود کی اصل اور تمام طاقتوں اور مخلوقات کا منبع ہے، مرئی اور پوشیدہ۔

****

اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو ہمارے لیے محض کھانے، سونے اور مرنے کے لیے نہیں بنایا، بلکہ اس لیے بنایا ہے کہ ہم اس کی مرضی کو جان سکیں اور اپنے وجود کے مقصد کو سمجھ سکیں، مٹھی بھر عقلمندوں نے کائناتی منصوبے کا مطلب سمجھ لیا ہے، لیکن اکثر لوگ اندھے اور اس مقصد سے بے خبر ہیں۔

****

زندگی میں پیسہ میرا مقصد کبھی نہیں تھا۔ میرا مقصد انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کرنا تھا اس لیے خدا نے میرے لیے خود کو سہارا دینے اور اپنے مشن کی تکمیل کے لیے مواقع کے بہت سے دروازے کھول دیے۔

****

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو ایک مقررہ اور غیر متغیر قانون کے مطابق چلانے کے لیے بنایا ہے اگر ہم ان آفاقی قوانین میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو سزا دیتے ہیں جو کوئی اونچی عمارت کی چھت سے چھلانگ لگاتا ہے اس کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں اس

لیے ہم اس کے نتائج بھگتے بغیر کشش ثقل کے قانون کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

****

جب ہم دنیا کی تہذیبوں کا گہرائی سے جائزہ لیتے ہیں اور قدیم تہذیبوں کے پوشیدہ رازوں کو تلاش کرتے ہیں تو ایک بڑی تصویر سامنے آتی ہے۔ جس میں آپس میں جڑی ہوئی لکیریں، متنوع ابواب اور قطعی تفصیلات ہوتی ہیں، اور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان بیک وقت انفرادی اور سماجی دونوں طرح کا ہے۔

****

اگر خدا چاہتا کہ ہم صرف مادی شعور میں زندگی بسر کریں تو ہم مادی چیزوں سے پوری طرح مطمئن اور دنیاوی طریقوں سے مطمئن ہوں گے۔

****

پاکیزگی، امن اور خوشی کی کرنیں خوابوں سے پرے ہماری ضروری گہرائیوں میں ٹمٹماتی اور رقص کرتی ہیں۔

****

ہمارے اس زمینی سفر کے آسمان پر ظاہر ہماری زندگی کے دوران ہونے والے ہر تجربے کے ساتھ، ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ اپنی بیداری کو کس طرح وسیع کرنا ہے اور اپنے اردگرد کے حالات یا جن سے ہم گزر رہے ہیں، ان کو کس طرح زیادہ سمجھنا ہے، اور پھر ہم بہتر ہم آہنگی میں رہنے اور لوگوں اور زندگی کے ساتھ زیادہ آسانی سے نمٹنے کے قابل ہو جائیں گے۔

****

زیادہ تر لوگ دوسروں کی نقل کرتے ہیں ایک شخص کو اصلی اور تخلیقی ہونا چاہئے، اور وہ ہر کام میں مہارت حاصل کرتا ہے۔

مشرق میں، بنیادی توجہ روحانی خوشی کو فروغ دینے پر مرکوز رہی ہے، جب کہ مغرب میں زندگی کے مادی پہلوؤں کو اکثر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے، کچھ مادی آسائشیں ہیں لیکن بہت کم نفسیاتی خوشی دونوں کے درمیان توازن کی ضرورت ہے، کیونکہ زندگی کے صرف ایک پہلو پر توجہ دینے سے عدم توازن پیدا ہوتا ہے اور زندگی کے تقاضوں سے عقلی طور پر نمٹنے میں ناکامی ہوتی ہے۔

****

سب سے بڑی خوشی - الہی خوشی کے بعد - ایک شخص کے لئے اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ امن میں رہنا ہے جن کے ساتھ اسے سال کا ہر دن رہنا ہے۔

لوگ بہت زیادہ وقت ضائع کرتے ہیں اور جلدی سے کام کرتے ہیں اور سوچنے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ زندگی کیا پیش کرتی ہے۔

****

ہمیں امن کے باغات میں حکمت کی اندرونی عمارتیں تعمیر کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے جو شاندار روحانی خوبیوں کے ان گنت پھولوں سے پھلے پھولے اور چمکے۔

****

اندرونی ہم آہنگی طاقت کا ایک بھرپور ذریعہ ہے اور قابل تجدید توانائی پیدا کرتی ہے۔

****

زندگی کو دیکھتے ہوئے، کسی کو پتہ چلتا ہے کہ کامیابی آسان نہیں ہے زندگی اکثر سخت اور ناقابل معافی ہوتی ہے، اور ہمیں روزی کمانے کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے اپنے جسم کو برقرار رکھنے اور اسے صحت مند اور بیماریوں سے پاک رکھنے کے لیے درکار کوششوں کے بارے میں سوچیں! یہاں تک کہ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں، وہ کامیابی عارضی ہے جسم - آپ طویل عرصے تک زندہ رہ سکتے ہیں - آخر کار آرام کرنے کے لئے رکھا جائے گا ضرورت مطلوبہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے اندرونی اور بیرونی متعدد قوتوں سے لڑنے کا حکم دیتی ہے، یہ قوتیں آپ کو کسی بھی اہم کامیابی سے محروم کرنے کے لیے انتھک محنت کرتی ہیں۔

****

ہر حال میں پرسکون رہنے کی کوشش کریں، اور اپنے امن کے بیج کو خوشی اور اطمینان کی مسکراہٹوں کے ساتھ کھلنے دیں۔

****

بڑے بڑے اولیاء بھی اس وقت تک مکمل نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ اپنی کامیابی یعنی اپنے روحانی تجربات اور اعلیٰ علم کو دوسروں کے ساتھ بانٹ کر روحانی فہم تک پہنچنے میں ان کی مدد کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اس طرح کے مراحل تک پہنچ چکے ہیں اور ایسی حالتیں حاصل کر چکے ہیں وہ ان لوگوں کو سمجھنا چاہتے ہیں جن کو اس کی ضرورت ہے اگر آپ حقیقی کامیابی چاہتے ہیں تو آپ نہ صرف اپنی خوشی حاصل کریں گے بلکہ دوسروں کی خوشیوں کو بھی محفوظ رکھیں گے۔

****

ذہانت والا کوئی بھی پیسہ کما سکتا ہے لیکن اگر ان کے دل میں محبت ہو تو وہ اس پیسے کو کبھی بھی خود غرضی کے لیے استعمال نہیں کریں گے۔ بلکہ دوسروں کے ساتھ بانٹیں گے پیسے خود غرض اور کنجوس

کے ہاتھ میں لعنت اور بدبختی ہے اور رحم دل اور سخی روح والوں کے ہاتھ میں نعمت اور تحفہ ہے۔

****

کوئی شخص اپنے خاندان سے بات کرنے سے انکار کرتے ہوئے طویل مدت کے لیے خاموش رہنے کا انتخاب کر سکتا ہے، حالانکہ یہ شخص کچھ حد تک اندرونی سکون حاصل کر سکتا ہے، لیکن اس کا طرز عمل خود غرض اور اس کے خاندان کی خوشی کے لیے نقصان دہ ہے، انہیں حقیقی طور پر کامیاب نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ ان کے چاہنے والے بھی ان کی کامیابیوں سے مستفید نہ ہوں۔ اس میں دوسروں کے لیے ہماری اخلاقی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ ان کی مالی اور زندگی کے حالات کو بہتر بنانے میں مدد کریں۔

****

میں اپنے صاف ضمیر کی دیواروں کے پیچھے محفوظ ہوں میں نے تاریک ماضی کو جلا دیا ہے اور مجھے صرف آج کی فکر ہے۔

****

آج مجھے احساس ہے کہ میں سب سے بڑی بھلائی کی روشنی میں ہوں اور میں ان لوگوں کے لیے مینار ہوں جو دکھوں کے سمندر کی لہروں کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔

****

کامیابی کے بارے میں لوگوں کے مختلف نظریات اور نظریات ہوتے ہیں، زندگی میں ان کے عزائم پر منحصر ہے، یہ غیر معمولی بات نہیں ہے کہ کچھ لوگوں کو کامیابی کو چوری سے تشبیہ دیتے ہوئے، یہ کہتے ہوئے سنا جائے کہ "وہ ایک کامیاب چور تھا!" یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کامیابی اپنی تمام شکلوں اور اقسام میں مطلوب اور مطلوب ہے تاہم ہماری کامیابی سے دوسروں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔

کامیابی کا ایک اور معیار بھی ہے: جب ہم اپنے لیے ہم آہنگی اور فائدہ مند نتائج لانے کے قابل ہوتے ہیں تو ہمیں اپنی کامیابی میں دوسروں کو بھی شامل کرنا چاہیے اور اس کے ثمرات ان کے ساتھ بانٹنا چاہیے۔

کامیابی کا مطلب ہے کسی شخص کا اپنے ماحول میں اطمینان اور اطمینان حقیقی کامیابی ان اعمال کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد راستبازی کے اصولوں پر رکھی گئی ہے، اور اس میں دوسروں کی خوشی اور بھلائی کو اپنی خوشی کا ایک لازمی جزو کے طور پر شامل کیا جاتا ہے اگر ہم اس اصول کو اپنی مادی، فکری، اخلاقی اور روحانی زندگیوں پر لاگو کرتے ہیں، تو ہمیں کامیابی کی مکمل اور جامع تعریف حاصل ہوگی۔

****

یہاں اس محدود دنیا میں، ہم لمبائی، چوڑائی اور کثافت کو سمجھتے ہیں، لیکن ایک اور سطح ہے جہاں طول و عرض موجود نہیں ہے؛ سب کچھ صاف اور شفاف ہے — ہر چیز شعور اور ادراک ہے ذائقہ کی حس ادراک ہے، جیسے سونگھنے کی حس ہمارے احساسات، خیالات اور جسم شعور کی کیفیتیں ہیں جس طرح ہم خوابوں میں دیکھ، سن، سونگھ، چکھنے اور لمس کر سکتے ہیں، اسی طرح اس اعلیٰ سطح پر بھی کیا ہم ان تمام حواس کو خالص شعور کے ذریعے محسوس کرتے ہیں؟

****

اے رب، ہمیں اپنی قربت کا احساس کر کے خوش کر، ہمیں خواہشات کے طوق سے آزاد کر، اور ہمیں ایسی اندرونی خوشی عطا کر جو زندگی کے تجربات اور اس کے بدلتے ہوئے واقعات سے متاثر نہ ہو۔

****

جب ہمارے ذہن اعلیٰ ادراک کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو ہمارے اندر روحانی شعور بیدار ہوتا ہے اور ہم الٰہی حکمت اور محبت کۓ حیرت انگیز عجائبات کا تجربہ کرتے ہیں۔

****

اگر ہم خدا سے پوری طرح محبت کرتے ہیں اور اپنے تمام خیالات اور دلوں کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم اس کے قریب محسوس کریں گے اور ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ زندگی میں سب سے بڑی سلامتی کی پناہ گاہ ہے۔

****

بظاہر خالی، وسیع و عریض خلاء میں، ایک کائناتی تعلق اور ایک ابدی زندگی ہے جو ہمیں کائنات کی تمام جاندار اور بے جان چیزوں کے ساتھ جوڑتی ہے- تمام وجودوں میں بہتی ہوئی اعلیٰ ترین زندگی کی لہر ابدیت ہمارا حقیقی گھر اور مستقل ٹھکانہ ہے، اور ان اجسام میں ہمارا وجود عارضی ہے، جیسے کار کے سفر کے لیے ایک مختصر سی مہلت۔

****

جب ہم خود کو روح کی تخلیقی قوتوں کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں تو ہم اس آفاقی اور لامحدود ذہن سے جڑ جائیں گے جو ہماری رہنمائی کرنے اور ہمارے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تخلیقی طاقت ہمارے وجود کے سب سے بڑے منبع سے بلا روک ٹوک ہمارے پاس بہے گی اور ہمیں اپنی سرگرمی کے کسی بھی شعبے میں تخلیقی کامیابی حاصل کرنے کے قابل بنائے گی۔

****

محبت اعتماد، رواداری اور باہمی احترام کے ماحول میں پروان چڑھتی اور پروان چڑھتی ہے۔

****

اے رب، ہمیں پاکیزہ خیالات اور اچھی عادات کی روشنی سے نواز، تاکہ اگر بُری عادتوں اور منحرف خیالات کا اندھیرا ہم تک پہنچ جائے تو وہ فوراً دور ہو جائے اور ہمیں تجھ سے ایسی گہری محبت کرنے میں مدد دے کہ نہ تو مادی وہم اور دنیاوی لالچ ہمیں اپنے جال میں پھنسا سکے اور نہ ہی ہمارے دل و دماغ پر قبضہ کر سکے۔

****

جو چیزیں آسانی سے حاصل کی جاتی ہیں وہ بہت کم قیمتی ہوتی ہیں ہمیں یہ بات عظیم مردوں اور عورتوں کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ کس طرح اپنی صلاحیتوں کو نکھار کر، اپنے فرائض کی انجام دہی سے، اپنی اخلاقی اقدار کی تعمیر، ان کا گہرا مطالعہ، اور خود غرضی سے بچ کر جو نتائج حاصل کرتے ہیں اور جو کامیابیاں حاصل کیں وہ ان کی کوششوں سے کہیں زیادہ تھیں۔

****

حقیقی آزادی انتخاب کی آزادی میں مضمر ہے جس کی رہنمائی دانشمندی سے کی جاتی ہے اور اس کی تائید فہم، درستگی اور پختہ ارادے سے ہوتی ہے۔

****

جب آپ اپنے ارادے، عزم اور شعور کو بیدار کرتے ہیں، تو غیب کی قوتیں اعلیٰ شعور سے نکلتی ہیں — روح کی بصیرت کے ذریعے — آپ کی مدد کرنے اور نفسیاتی سکون اور خوشی کی طرف جانے والے راستوں کو روشن کرنے کے لیے، خدا کی مدد سے۔

****

انسان کو اپنی کوشش سے روح کے راستے کھولنے چاہئیں کوئی بھی خوشی اور خوشی سے دکھ اور پریشانی کا انتخاب نہیں کرتا جہالت مصائب کی جڑ ہے اور وہ رکاوٹ ہے جسے دور کرنا اور ختم کرنا ضروری ہے جہالت ایک نقصان دہ گھاس ہے، گہری جڑیں ہیں، جو انسانیت کے باغ میں اگتی ہیں، اچھے اور فائدہ مند پودوں کو اگاتی ہیں، اس لیے جہالت کا خاتمہ ہو جائے گا، اس لیے جہالت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دماغ کو درست ذہنی توجہ [مثبت پر] اور اچھے بیجوں کو ایمان کے پانی سے سیراب کیا جانا چاہئے۔ جب محبت کی اہم اور گرم کرنیں چمکیں گی تو نیکی کا بیج اگے گا اور طفیلی گھاس اور گھاس پر قابو پا لے گا، کیونکہ روشنی کی موجودگی میں اندھیرے کا وجود نہیں ہو سکتا۔

****

مادی چیزوں کی لذتیں مٹ جاتی ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں، لیکن الٰہی خوشی کبھی مدھم نہیں ہوتی یہ ایک الہامی خوشیٰ جو لامتناہی اور بیان سے باہر ہے۔

****

ہمیں خوشی کے حصول کے لیے کبھی بھی گمراہ کن طریقے استعمال نہیں کرنے چاہیئں، اور نہ ہی ہمیں اپنے اندر موجود سکون اور روحانی دولت کو فریب آمیز راحت اور چمکدار زندگی کی تلاش میں ترک کرنا چاہیے جو تباہ کن اثرات کے ساتھ جہنمی اعمال اور طرز عمل سے ہمارے سامنے الجھ سکتی ہے۔

****

سکون الٰہی کی موجودگی کی تصویر کشی کے لیے بہترین کیمرہ ہے خالص اور عین توجہ مرکوز سکون کی عینک کے ذریعے مبارک تصویر بالکل واضح طور پر ظاہر ہوگی۔

****

درحقیقت، تمام حکمت آپ کے اندر ہے اور آپ کو صرف اس سے شعوری طور پر آگاہ ہونے کی ضرورت ہے۔

****

قناعت خود کی بہتری میں مضمر ہے، تاکہ دوسرے آپ کو ڈھونڈیں، بجائے اس کے کہ آپ انہیں ڈھونڈیں، بدلے میں محبت اور دوستی کسی توقع یا مطالبہ کے بغیر دی جانی چاہیے، کیونکہ توقع ناراضگی اور تلخی کو جنم دیتی ہے، یہاں تک کہ جب خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں، تو انسان کو اپنی خوبیوں اور خود اعتمادی کے قلعے میں تنہا، محفوظ اور سکون سے کھڑا ہونا چاہیے۔

****

خوشی اور امید کے جھرنے ہمیشہ میرے دل سے بہتے، اور ان کی تازگی کا پھوار ان سب کو چھوئے جن سے میں ملتا ہوں۔

****

روحانی مسرت روح میں دوسروں کی ہر طرح سے مدد کرنے کی خواہش پیدا کرتی ہے، اور ان بہتر اخلاقی لذتوں کی تعریف کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے جو خوشی کا باعث بنتی ہیں، اس طرح خام لذتوں کی طرف جھکاؤ کم ہوتا ہے۔

****

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کا کردارـ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، یہ کائناتی ڈرامے کی کامیابی میں حصہ ڈالنے کے لحاظ سے سب سے

بڑے کردارہ کی طرح اہم رہتا ہے جو روحیں زندگی کے اسٹیج پر انجام دیتی ہیں۔

****

آفاقی شعور ایک مطلق، لامحدود شعور ہے، جو اپنے آپ کو مسلسل تجدید کرتا ہے اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں میں ناقابل تسخیر ہے، اور آپ کے ذریعے یہ اپنے ایک منفرد پہلو کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

****

اگر آپ ایک بار بھی محبت الہی کا مزہ چکھ لیں تو آپ اسے کبھی نہیں چھوڑیں گے کیونکہ پوری کائنات میں اس جیسا کوئی اور نہیں ہے۔

****

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ بہت ترقی یافتہ روحانی مراحل پر پہنچ چکے ہیں، اس طرح کہ وہ گنہگاروں کو محض روحانی نصیحت کرنے سے مطمئن نہیں ہیں، بلکہ وہ - خدا کے فضل اور مدد سے - ان کو روحانی طاقت سے چارج کر سکتے ہیں جو انہیں ان کے گناہ کے اعمال کے نتائج سے آزاد کرتی ہے۔

****

تمام اچھے اور برے اعمال دماغ کے خلیوں کے اندر رہتے ہیں اور اچھی یا بری عادات یا سوچ کے رجحانات کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں دماغی خلیات ان عادات کی طاقت سے چارج ہونے کی وجہ سے غیر صحت بخش عادات میں مبتلا شخص قوت ارادی، مراقبہ، خلوص دعا اور مسلسل مثبت اثبات کے ذریعے خود کو آزاد کر سکتا ہے جب تک کہ ان کی تمام ناپسندیدہ عادتیں امن و سکون کی عادت میں تبدیل ہو جائیں ہدایت شدہ لائف فورس دماغی خلیوں کی غیر معمولی نوعیت کو تبدیل کرنے کے لیے کام کرتی ہے، تاکہ وہ خلیے ان تمام چیزوں سے بھر جائیں جو اچھی، نیک اور خوبصورت ہیں۔

****

تفہیم باطنی آنکھ، روح کی بصارت اور دل کی دوربین ہے یہ دماغ کی تسکین اور ضمیر کی پاکیزگی کے درمیان توازن ہے۔

****

ہر روز ہم مختلف مناظر دیکھتے ہیں، اور ہر دن سیکھنے کے لیے ایک نیا سبق لے کر آتا ہے، یہ توقع کی جاتی ہے کہ انسان اپنے وجود کے حتمی مقصد پر توجہ دے کر سبق سیکھے گا: اپنے وجود کے ماخذ اور اپنی زندگی کی بنیاد کو پہچاننا۔

آئیے ہم ماضی کے دکھوں کو بھلانے کے لیے کام کریں اور ان پر نہ بسنے کا عزم کریں غیرمتزلزل عزم اور فعال ارادہ کے ساتھ، آئیے اپنی

زندگیوں کی تجدید کریں، اپنی کامیابیوں میں اضافہ کریں اور اپنے اندر اچھی عادات اور اعلیٰ صفات کو پروان چڑھائیں۔

خدا میری طاقت ہے۔ اور میں کسی دوسری طاقت پر یقین نہیں رکھتا

زندگی کی لڑائیاں لڑیں اور آخر تک ثابت قدم رہیں، کبھی ہمت نہ ہاریں کبھی یہ نہ کہیں کہ "مجھے راستہ نہیں مل رہا، اس لیے میں کوشش کرنا چھوڑ دوں گا" اگر آپ سے غلطیاں ہوئی ہیں تو رہنمائی مانگیں، لیکن کوشش کبھی نہ چھوڑیں، بہت سے لوگ رکاوٹوں کا سامنا کرنے پر ہار قبول کرتے ہیں، ناکام ہونے والوں کو کامیاب لوگوں کے ساتھ ملنا چاہیے، ناکامیوں سے نہیں کامیابی کے لیے پرعزم ہوں۔ اسے زندگی میں اپنا فلسفہ بننے دو

ہر روز ہمیں اپنی جسمانی طاقت کو مضبوط کرنا چاہیے، اپنی ذہنی طاقت کو بڑھانا چاہیے، اور مراقبہ، صحیح سوچ، اور مثبت، نتیجہ خیز کام کے ذریعے اپنے حقیقی خود کو جاننا چاہیے جو جسم، دماغ اور روح کو ایک ساتھ فائدہ مند ہو۔

جب آپ کوئی اچھی عادت ڈالنا چاہتے ہیں یا کسی بری عادت کو توڑنا چاہتے ہیں تو دماغی خلیات پر توجہ مرکوز کریں جہاں مختلف عادات کے میکانزم رہتے ہیں ایک اچھی عادت قائم کرنے کے لیے پہلے خاموشی سے بیٹھ کر مراقبہ کریں، الہی رہنمائی حاصل کریں۔

اپنے دماغ کو اپنی پیشانی میں، اپنی بھنوؤں کے درمیان، اپنے دماغ میں قوتِ ارادی کے مرکز پر مرکوز کریں اور اس عادت کی مضبوطی سے تصدیق کریں جو آپ اپنے دماغ میں ڈالنا چاہتے ہیں، جب آپ بری عادتوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں، تو اپنی توجہ قوتِ ارادی کے مرکز پر بھی مرکوز کریں اور مضبوطی سے اس بات کی تصدیق کریں کہ جہاں یہ عادتیں پیوست ہیں وہ تمام نالیوں کو مٹایا جا رہا ہے۔

توجہ اور قوتِ ارادی کے ساتھ، آپ پرانی عادتوں کے گہرے خار کو بھی مٹا سکتے ہیں

اپنے آپ سے بار بار اس بات کی تصدیق کریں کہ آپ کے دماغ سے غیر صحت مند عادات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی قوت ارادی ہے۔ اس اثبات کے لیے بہترین وقت صبح کا ہے۔ جب آپ کی قوت ارادی اور توجہ اپنے عروج پر ہو اپنے آپ کو اس بات کا یقین دلاتے رہیں کہ آپ ہر طرح کے حکم سے آزاد ہیں، اور ایک دن آپ کو خدا کی مدد سے پائیں گے کہ آپ نے حقیقت میں اس عادت سے خود کو آزاد کرنے کی خواہش کی ہے۔

جس چیز سے بھی ڈرو اسے اپنے خیالات سے نکال دو اور خدا پر چھوڑ دو خدا پر اپنا ایمان مضبوط کرو اور بھروسہ کرو کہ وہ تمہاری مدد کرنے پر قادر ہے۔ اور جان لو کہ بہت زیادہ تکلیف فکر اور پریشانی سے پیدا ہوتی ہے۔

جس چیز کا تم ڈرتے ہو وہ ابھی تک نہیں ہوا تو اب کیوں دکھ اٹھاؤ۔ چونکہ ہماری زیادہ تر پریشانیاں خوف سے آتی ہیں، اس لیے اگر ہم خوف کو اپنی زندگی سے نکال دیں تو ہم خود کو آزاد محسوس کریں گے اور فوری شفاء ملے گی۔

ہر رات، سونے سے پہلے، اپنے آپ سے اس بات کی تصدیق کریں کہ خدا آپ کے ساتھ ہے، آپ کی حفاظت اور نگرانی کر رہا ہے، اس کی حفاظتی روشنی آپ کو چاروں طرف سے گھیر رہی ہے، اور آپ اس کی حیرت انگیز حفاظت کو محسوس کریں گے۔

اس کائناتی ڈرامے میں، تمام نسلوں کے انسان وقت کے اسٹیج پر زندگی کا ڈرامہ پیش کرتے ہیں۔

ہمیں اپنے عارضی کرداروں پر ضرورت سے زیادہ مشغول یا ضرورت سے زیادہ توجہ مرکوز کیے بغیر زندگی کے معنی کو سمجھنا چاہیے، زندگی کے بارے میں ہماری سمجھ اکثر مسخ اور گمراہ ہوتی ہے کیونکہ ہم اسے خود غرضی اور محدود نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ اگر ہم روح کی آنکھوں سے دیکھیں تو ہم چیزوں کو بالکل مختلف نقطہ نظر سے دیکھیں گے۔

جب ہم حکمت کی آنکھ کھولتے ہیں، تو ہمیں خدا کی ہمہ گیر روشنی نظر آتی ہے، اور اس روشنی میں ہمیں اپنی روحانی فطرت کا ادراک ہوتا ہے، جو کائنات کے تمام ذرّات اور حصوں میں پھیلی ہوئی کائناتی شعور کی فطرت کا عکس ہے۔

روحانی سچائیاں ہمیں گھیرتی ہیں، ہماری بند آنکھوں کے دروازوں پر دستک دیتی ہیں، ہمیں تاریکی کی بجائے روشنی دیکھنے، جہالت کی بجائے حکمت سے کام لینے، اپنے دلوں کو نفرت کی بجائے محبت سے بھرنے، اور امن کے قیام اور اپنی دنیا میں فراوانی اور سلامتی لانے میں تعاون کرنے کی تلقین کرتی ہیں، جب ہم ایسا کریں گے تو دنیا میں جہالت ختم ہو جائے گی، جہالت ختم ہو جائے گی۔ ہم الہی مرضی کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائیں گے۔

خدا کے ساتھ ہمارا تعلق سرد یا بے محبت نہیں ہے، جیسا کہ آجر اور ملازم کے درمیان ہم اس کے بچے ہیں، اور اس کی ہماری دیکھ بھال

مستقل ہے۔ وہ ہمیشہ ہماری سنتا ہے۔ ہم اس کی ہستی کا ایک لازمی حصہ ہیں، اور اس کے ساتھ ہمارا رشتہ زندہ اور متحرک ہے۔ اس نے ہمیں محبت، سمجھ، بصیرت، نیک نیتی، اور روحانی طاقت کی لازوال دولت سے نوازا ہے، لیکن ہم میں سے اکثر نے اس دولت کو کسی بھی چیز پر ضائع نہیں کیا۔

خُدا چاہتا ہے کہ ہم سلامتی، امن اور دوستانہ تعاون کے ساتھ رہیں، جیسا کہ ایک شریف اور محبت کرنے والے خاندان کے افراد کے لیے موزوں ہے، لیکن لالچ اور خودغرضی نے لوگوں کی روحوں میں جڑ پکڑ لی ہے اور خاندان کے درمیان تقسیم کا باعث بنی ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم آقا بنیں، لیکن ہم نے غلام بننے کا انتخاب کیا ہے، انسانیت اپنے آسمانی گھر سے بہت دور بھٹک گئی ہے اور خدا اور خدا کے قریب ہونے کا احساس کرنے کی اندرونی جنت کھو چکی ہے، اور وہ ذاتی کوشش کے بغیر وہ جنت دوبارہ حاصل نہیں کر سکے گی کہ خدا نے ہمیں اپنی صورت پر بنایا، لیکن یہ سچائی ہمارے ذہنوں سے دور ہو گئی ہے۔

ہم نے اس وہم کے آگے ہتھیار ڈال دیے ہیں کہ ہمارا مقدر مشکل ہے اور ہماری تقدیر فنا ہے اور ہمیں پردے کے پیچھے کی روشن حقیقت کو دیکھنے کے لیے حکمت کے خنجر سے وہم کا پردہ پھاڑنا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے میری زندگی کے ان طویل سالوں میں مجھے خوشیوں سے نوازا ہے چاہے لوگ میرے چہرے پر اطمینان کی مسکراہٹ دیکھیں یا نہ دیکھیں، الہی خوشی ہمیشہ میرے ساتھ ہے اور مجھے کبھی نہیں چھوڑتی خوشی کا عظیم دریا میرے شعور کی ریت کے نیچے مسلسل بہتا ہے اور بابرکت چشموں کی طرح پھوٹتا ہے جو میری زندگی کے باغات کو سیراب کرتے ہیں۔

نہ زندگی کی ناگہانی اتھل پتھلیں میرے سکون میں خلل ڈال سکتی ہیں اور نہ ہی موت کا تماشا اس روحانی خوشی کو چھین سکتا ہے جو میں محسوس کرتا ہوں۔

اس ریاست کو مستقل اور ناقابل تبدیلی بنانا مشکل تھا، لیکن روح کے ثمرات جس سے میں اب لطف اندوز ہو رہا ہوں اور دوسروں کے ساتھ بانٹ رہا ہوں، اس میں میری تمام کوششیں قابل قدر تھیں۔

میں سوچتا ہوں اور الہی روح کی رہنمائی میں کام کرنا زندگی میں کبھی بھی پیسہ میرا مقصد نہیں رہا ہے، بلکہ انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کرنا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو برقرار رکھنے اور اپنے مشن کو پورا کرنے کے لیے میرے لیے نیکی کے بہت سے دروازے کھولے ہیں اور جب بھی مجھے مدد کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ اسے فوراً فراہم کرتا ہے۔

میری صرف یہ خواہش ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں، اور اسی لیے میں یہاں ہوں۔

خدا کی طاقت آپ کی زندگیوں میں بھی کام کر رہی ہے۔ جب آپ کا ایمان مضبوط ہو گا تو آپ خود اس سچائی کا تجربہ کریں گے اور آپ کو احساس ہو گا کہ حقیقی دولت مادی کامیابی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔

ہر لمحہ جو آپ خدا کے ساتھ گزارتے ہیں وہ آپ کے حتمی فائدے کے لئے ہوگا اور جو کچھ بھی آپ محبت اور خدا کو خوش کرنے کے لئے انجام دیں گے وہ آپ کے لئے ابدیت کے ریکارڈ میں لکھا جائے گا۔

اپنے گہرے خیالات کی تنہائی میں پیچھے ہٹیں اور خاموشی کے چشمے سے بہتے سکون سے لطف اندوز ہوں

اگر ہم اچھے کام بوتے ہیں تو خوشیاں اور برکتیں کاٹتے ہیں اور اگر برے کام بوتے ہیں تو طرح طرح کے بحران اور مسائل کاٹتے ہیں۔

ہر نیک عمل اُس ڈنڈے کی مانند ہے جس سے ہم شعور کی مٹی میں کھودتے ہیں تاکہ خدائی خوشی کے چشمے کو کھولا جا سکے۔

خود شناسی اور جستجو کے سمندر میں غوطہ لگانا سیکھیں، خواہ اچھی کتابوں، عقیدہ، مسائل، فلسفہ، یا اندرونی خوشی کے سلسلے میں ہوں، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ عام تنہائی حقیقی خوشی کی قیمت ہے۔

اگرچہ زندگی غیر متوقع، دلفریب اور پراسرار معلوم ہوتی ہے، شکوک و شبہات اور ہر طرح کے مسائل اور ہنگاموں سے بھری ہوئی ہے، لیکن ہمیں خدا کی مستقل حفاظت میں رہنا چاہیے، ہمیں معاملات کو بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی واقعات کے سامنے اپنی ہمت نہیں کھونی چاہیے، کیونکہ اگر ہم گھبراہٹ کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیتے ہیں، تو ہم برائی کو طاقت دیتے ہیں اور اس کی جڑیں مزید گہرا کرتے ہیں، جس سے خوف و ہراس پھیلتا ہے۔

ہر رات اپنے آپ سے پوچھیں: آپ نے خدا کے ساتھ کتنا وقت گزارا ہے، آپ نے کتنا غور کیا ہے، آپ نے کتنا کام کیا ہے، آپ نے دوسروں کے لیے کتنا کام کیا ہے، اور آپ نے اپنی خواہشات پر کتنا قابو رکھا ہے؟

ہمیں زندگی کی آزمائشوں میں پائیدار خوشی اور سکون کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ بلکہ ہمیں ان کو اپنے اندر ڈھونڈنا اور دریافت کرنا چاہیے، پھر ہم جو بھی تجربات سے گزریں گے، ہم ان کے ساتھ اسی طرح نمٹیں گے جس طرح ہم کسی فلم میں کسی اور کے تجربات دیکھتے ہیں، خواہ وہ خوشگوار ہوں یا تکلیف دہ۔

ایک شخص اپنے تمام تجربات کو تکلیف دہ، دکھی آزمائشوں میں بدل سکتا ہے۔ اگر وہ اپنے دماغ کو ایسا کرنے کی اجازت دے دے تو وہ اچھی

صحت سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں اور پھر بھی اس کی قدر کو سمجھنے میں ناکام ہو سکتے ہیں لیکن اگر وہ بیمار ہو جائیں تو پھر وہ خود کو عاجزی اور تندرستی کی نعمت کی قدر کریں گے، ہمیں خدا کے فضل کو تسلیم کرنا چاہئے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے جو وہ ہمیں برے حالات کا انتظار کئے بغیر عطا کرتا ہے۔

زندگی غور و فکر اور عمل کا امتزاج ہونی چاہیے جب انسان اپنا نفسیاتی توازن کھو بیٹھتا ہے تو وہ پریشانیوں کے یلغار، غم کے بادلوں اور درد کی تپش کا شکار ہو جاتا ہے اور اگر وہ صحت، خوشحالی اور حکمت کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ لامحالہ بیماری، غربت اور افلاس کا شکار ہو جاتا ہے۔

ہمیں اپنے ارادوں کو پاکیزہ رکھنا چاہیے، اپنے مقاصد کو صاف رکھنا چاہیے، اور ایسے طریقے سے عمل کرنا چاہیے جس سے ہمیں ذہنی سکون حاصل ہو، اور زندگی کے حالات کو ہمارے سکون میں خلل ڈالنے اور ہماری خوشیوں کو تباہ نہ ہونے دیں۔

اداس دل اور ٹوٹے ہوئے خیالات مجھے اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، چاہے وہ کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں۔

اپنے خاندان، اپنے پڑوسیوں، اپنی برادری، اپنے ملک، اور تمام باشعور ممالک اور مخلوقات کو شامل کرنے کے لیے اپنی چمکتی ہوئی محبت کی بادشاہی کی حدود کو وسعت دیں۔

ہمیں اپنی عقل کو بھی مضبوط کرنا چاہیے اور برسوں اور نسلوں سے وراثت میں ملنے والی فکری اور اخلاقی کمزوریوں کے بوجھ کو رد کرنا چاہیے، ان نجاستوں کو نئے عزم اور نتیجہ خیز عمل کی آگ میں جلا دینا چاہیے، اس تعمیری نقطہ نظر سے حقیقی معنوں میں پرعزم فرد آزادی اور آزادی کے افق تک پہنچ سکتا ہے۔

اپنے اندر کی لامحدود طاقت کو متحرک کریں تاکہ آپ زندگی کے اسٹیج پر اپنا باوقار کردار ادا کر سکیں

جوں ہی کوئی شخص مال، دولت، شہرت یا خدا کے علاوہ کسی اور چیز کی پرستش کرنے لگتا ہے، ان کے لیے ناخوشی ان کی کثرت بن جاتی ہے، جو لوگ اپنی تمام تر توجہ ان چیزوں پر مرکوز کرتے ہیں، وہ درحقیقت ان کی عبادت کرتے ہیں، اس لیے وہ اللہ کے قریب نہیں ہوتے، بلکہ اس سے دور ہو جاتے ہیں، لیکن جو لوگ اللہ کو سمجھتے ہیں، اس کا دھیان کرتے ہیں، اور اپنے دل میں اس کے قریب ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ سکون اور اطمینان کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اسے

صرف اللہ ہی انسان کے خوابوں اور دائمی خوشیوں کی امیدوں کو پورا کرنے پر قادر ہے اس لیے کسی چیز کو بھی دل میں اللہ کی جگہ نہیں لینے دینا چاہیے۔

ایسی مقدس علامتیں ہیں جو سالک کو خدا کو یاد کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں تاہم اگر کوئی شخص ان علامتوں کی پرستش کرنا شروع کر دے تو ان کا نقصان ان کے فائدے سے زیادہ ہو جائے گا عبادت صرف خدا کی طرف متوجہ ہونی چاہئے کیونکہ عبادت کے لائق کوئی اور چیز نہیں۔

رسمی عبادات کی نوعیت کچھ بھی ہو، وہ اس وقت تک خدا کو قبول ہوتی ہے جب تک کہ عبادت کرنے والا اسے روحانی بیداری اور اس کی تڑپ کے ساتھ انجام دیتا ہے۔، تاہم بہت سے لوگ عبادت کے جوہر کو نہیں سمجھتے، اور ان کے خیالات اور دل خدا کی طرف سے رسموں کی طرف مبذول ہو جاتے ہیں، اس طرح ان کی عبادت سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔

سچے پرستار اپنے شعور کو کسی تصویر یا شکل تک محدود نہیں رہنے دیتے، بلکہ وہ تمام تصاویر اور شکلوں کے پیچھے موجود الہی روح پر گہری محبت اور پوری توجہ کے ساتھ توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

خدا مطلق اور لامحدود ہے، اور کوئی تصویر یا مجسمہ اس پر مشتمل نہیں ہوسکتا

یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا اپنے آپ کو ہر اس شخص میں ظاہر کرتا ہے جو اس سے خلوص سے محبت کرتا ہے اور اس کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس وجہ سے ہر ایک میں موجود ہے، تاہم، ہر ایک میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ وہ خدا کی موجودگی کو ظاہر کر سکے، سورج کوئلے اور ہیرے دونوں پر یکساں طور پر چمکتا ہے، لیکن ہیرا سورج کی روشنی حاصل کرتا ہے اور منعکس کرتا ہے، جب کہ کوئلہ نہیں کر سکتا۔

اسی طرح، تمام لوگ خدا کے نور میں ڈوبے ہوئے ہیں، لیکن صرف چند ہی اس روشنی کو حاصل کرنے کے قابل ہیں اور اسے اپنے خیالات اور اعمال میں منعکس کر سکتے ہیں، ایسا کرنے کے لیے، انہیں مراقبہ کے ذریعے اور الٰہی تعلیمات اور احکام پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو پاک کرنا چاہیے۔

جب ہم خدا کے نام کا تلفظ کرتے ہیں، تو ہمیں اس بات کا گہرائی اور خلوص سے آگاہ ہونا چاہیے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اگر آپ نماز کے دوران لوگوں کے خیالات کو دیکھ سکتے ہیں، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ

زیادہ تر لوگ خدا کے علاوہ ہر چیز کے بارے میں سوچ رہے ہیں، حالانکہ وہ اس کا نام لے رہے ہیں! ایسی دعا بے نتیجہ اور بے فائدہ ہے۔

جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمیں اپنے خیالات کو بھٹکنے دیتے ہوئے محض اس کے بابرکت نام کو دہرانے کے بجائے اپنے پورے ذہن کو خدا پر مرکوز کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، میری ایک خالہ اپنی دعاؤں کی موتیوں پر پڑھتی تھیں جو ان کے ہاتھ سے شاذ و نادر ہی نکلتی تھیں لیکن انہوں نے ایک دن مجھ سے اعتراف کیا کہ چالیس سال تک اس دعا کی عادت پر عمل کرنے کے باوجود خدا نے ان کی دعا کا جواب نہیں دیا۔ اس کی "نمازیں" ایک اعصاب شکن عادت سے زیادہ کچھ نہیں تھیں۔

جب ہم دعا کرتے ہیں تو ہمیں خدا کے سوا کچھ نہیں سوچنا چاہئے۔ ہمیں اپنی عبادت میں خلوص اور اپنی دعاؤں میں وقف ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دعا کی موتیوں کا استعمال اور مسلسل خدا کا نام پکارنا بالکل قبول ہے۔ جب یہ عمل دل سے نکلے اور خلوص اور توجہ مرکوز دماغ سے اس کی تائید ہو تاہم وقت کے ساتھ ساتھ یہ عمل خود بخود ہو سکتا ہے۔

ہمیں اپنے دلوں میں خدا کا نام سرگوشی کرنا چاہیے، آرزو اور الہی محبت کے ساتھ؛ یہ سچی عبادت ہے۔ جو خدا کے دل کو چھوتی ہے۔ خدا کے نام کو سرد مہری اور آوارہ ذہن کے ساتھ بولنا توہین اور بے عزتی ہے۔ جب کوئی دعا کرتا ہے۔ تو اس کا دل و دماغ خدا کی محبت سے معمور ہونا چاہئے۔

اے خُداوند، تُو آسمانی شمالی ستارہ ہے۔ جس سے میرے بھٹکتے خیالات آزمائشوں اور مصیبتوں کے ہنگامہ خیز سمندر میں رہنمائی کرتے ہیں۔

اعلیٰ یوگک مشقوں کے ذریعہ دماغی ارتکاز کی مشق کرنا خدا کے قریب آنے میں مدد کرتا ہے، جو شان و شوکت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، بالکل اسی طرح جیسے یہ خدا کے بارے میں سوچنے اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے میں مدد کرتا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ ہفتے میں ایک دن روحانی اعتکاف (اگر ممکن ہو) کے لیے خدا کی فکر اور سکون، سکون اور باطنی سکون کا تجربہ کرنے کے لیے وقف کیا جائے، اس راہ میں گزارا جانے والا وقت ہفتے کے باقی دنوں میں آپ کو درپیش پریشانیوں اور پریشانیوں کے لیے ایک سکون بخش بام ثابت ہو گا۔

ہر ایک کو اپنے جذباتی زخموں اور دردوں کو مندمل کرنے کے لیے ہر ہفتے ایک دن تنہائی یا "روحانی اعتکاف" میں گزارنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب وہ دن سکون، خوشی اور اطمینان کا ہو جاتا ہے، تو آپ ہفتے کے بعد اس کا بے صبری سے انتظار کریں گے۔

تنہائی عظمت کی قیمت ہے۔ آپ ان شاندار نتائج سے حیران رہ جائیں گے جو آپ کے دماغ، جسم اور روح کے لیے اس روحانی اعتکاف اور آپ کی روح اور اللہ کے ساتھ تعلق کے ذریعے حاصل کیے جائیں گے اگر آپ حقیقی خوشی کی خواہش رکھتے ہیں، تو آپ کو صبح سویرے بیدار ہونے کے بعد، اور رات کو سونے سے پہلے اپنے آپ کو الہی سکون کے سمندر میں غرق کر دینا چاہیے۔

ہندوستان کے بابا صرف ایک دن تنہائی کا مشورہ نہیں دیتے ہیں، بلکہ ہر دن چار مخصوص اوقات میں پرسکون مراقبہ کی ضرورت پر زور دیتے ہیں، فجر کے وقت، اٹھنے اور کسی کو دیکھنے سے پہلے، کسی کو سکون اور سکون کے احساس سے لطف اندوز ہونا چاہیے، دوپہر کے وقت، آدمی کو دوپہر کے کھانے سے پہلے دماغ کو پرسکون کرنا چاہیے، اور رات کے کھانے سے پہلے ایک بار پھر سکون کی مدت سے لطف اندوز ہونا چاہیے، آخر میں، رات کو ایک بار پھر سکون کی حالت میں داخل ہونے سے پہلے۔

جو لوگ تنہائی کے دوران خاموشی کا خیال رکھتے ہیں اور ان چار روزانہ ادوار میں خدا کے ساتھ ہم آہنگی کا تجربہ کرنے کے پابند ہیں جو ان تمام ادوار کا مشاہدہ نہیں کر سکتے وہ کم از کم صبح اور شام کے اوقات اس کے لیے وقف کریں ایسا کرنے سے ان کی زندگی بہتر ہو جائے گی اور وہ حقیقی خوشی کا تجربہ کریں گے۔ تجربہ بہترین ثبوت ہے۔

اگر آپ اپنے بینک اکاؤنٹ کو پورا کرنے کے لیے کافی رقم جمع کیے بغیر چیک لکھتے اور دستخط کرتے رہتے ہیں، تو آپ کی رقم ختم ہو جائے گی، یہی بات آپ کی زندگی پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ اگر آپ کی زندگی کے اکاؤنٹ میں مستقل طور پر امن جمع نہ ہو تو، آپ کی توانائی ختم ہو جائے گی، آپ کا سکون ختم ہو جائے گا، اور آپ کی خوشی ختم ہو جائے گی، مختصر یہ کہ، آپ آخرکار جذباتی، ذہنی، جسمانی اور روحانی طور پر دیوالیہ پن کا شکار ہو جائیں گے، لیکن آپ کے اکاؤنٹ میں گہرا دیوالیہ پن ہو جائے گا۔

متلاشی ہر روز مراقبہ کرتا ہے، اپنے دل میں پوری محبت اور آرزو کے ساتھ خدا سے بات کرتا ہے، اس سے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی التجا کرتا ہے۔ اگر آپ خدا کے عاشق ہیں اور اس کی موجودگی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کو اپنے دماغ اور جسم کو اس کے سکون میں غرق کرنا چاہئے، اور زندگی آپ پر مسکرائے گی، اور آپ کے معاملات کئی طریقوں سے بہتر ہوں گے۔

ایک پرسکون شخص شاذ و نادر ہی غلطی کرتا ہے، اور کامیاب ہوتا ہے۔ جہاں ہزاروں دوسرے ناکام ہوتے ہیں۔

جو نہ خدا کے بارے میں سوچتے ہیں اور نہ اس کی پرواہ کرتے ہیں وہ اداس اور دکھی ہو جاتے ہیں وہ چڑچڑے ہو کر چلنے پھرنے کی مشین بن جاتے ہیں۔

حکمت اور امن کا سورج سکون کے آسمان پر طلوع ہوگا اور آپ کے وجود کو اپنی شفا بخش کرنوں میں اس وقت تک غسل دے گا جب تک آپ روحانی کوشش کریں گے اور اپنے دل میں خدا کو پہلی جگہ دیں گے۔

ایک چاند تمام ستاروں کے ملاپ سے زیادہ چمکتا ہے۔ سورج، جو چھوٹا دکھائی دیتا ہے، اپنے سے لاکھوں گنا بڑے علاقے سے اندھیرے کو دور کرتا ہے، اسی طرح، ایک اچھا انسان، صرف دنیا میں موجود ہو کر، ایسے کمپن خارج کرتا ہے جو برے لوگوں کی طرف سے خارج ہونے والی بہت سی کمپنوں کا مقابلہ کرتا ہے اور اسے بے اثر کر دیتا ہے۔

غور و فکر کا دن دماغی اور جسمانی آرام اور اندرونی سکون کی آبیاری کا دن بھی ہونا چاہیے کوئی بھی ایسی سرگرمی جس سے حکمت اور سکون حاصل ہو اس دن ایک بابرکت سرگرمی ہے۔

جہاں تک والدین کی عزت کرنے کا تعلق ہے، مقدس کتابوں نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی سفارش کی ہے: "اپنے باپ اور ماں کی عزت کرو" اور "والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو"

انسانی والدین کو خدا کے نمائندے کے طور پر عزت دی جانی چاہئے جنہوں نے انہیں انسانیت کی تخلیق کا تحفہ دیا ہے۔ ماں خدا کی خالص محبت کا مجسمہ ہے۔ کیونکہ ایک پیار کرنے والی ماں معاف کرتی ہے۔ جہاں کوئی نہیں کرے گا باپ خدا کی حکمت کا مظہر اور اپنے بچوں کا محافظ ہے۔

خدا کے علاوہ کسی کو اپنے باپ اور ماں سے محبت نہیں کرنی چاہئے، بلکہ اس کی حفاظتی اور عقلمندانہ محبت کے اظہار کے طور پر اعلیٰ الہی روح بچے کی مدد کے لئے باپ اور ماں دونوں بن جاتی ہے۔ اس لیے والدین میں اس کا احترام کیا جانا چاہیے۔

صحیفے ہمیں قتل کی خاطر قتل کرنے کے خلاف بھی نصیحت کرتے ہیں، کیونکہ اس کے بعد کوئی شخص قاتل بن جاتا ہے۔ کسی شخص کو شدید جذبات کے لمحے میں کسی دوسرے کی جان نہیں لینی چاہیے، تاہم، اگر پیاروں کو خطرہ لاحق ہو تو ان کی حفاظت کے لیے لڑنا چاہیے جو اللہ نے ان کے سپرد کیے ہیں، کیونکہ اپنے خاندان اور ملک کا دفاع کرنا ایک مقدس فریضہ ہے۔

زنا کے خلاف ممانعت کے بارے میں، جنسی ملاپ کا مثالی مقصد خدا کی صورت میں پیدا ہونے والے بچوں کی پیدائش اور ان میاں بیوی کی طرف سے محسوس ہونے والی خالص محبت کا اظہار ہونا چاہئے جو خدا

کو ایک دوسرے میں دیکھتے ہیں جو صرف جسمانی سطح پر رہتے ہیں، حقیقی محبت یا اس اعلیٰ مقصد کی پرواہ کیے بغیر جس کے لئے جنسی خواہش پیدا کی گئی تھی، اس حکم کے مطابق زنا کرتے ہیں، اس صورت میں وہ اپنے جنسی تعلقات سے مختلف نہیں ہیں اور پھر ان کے جنسی تعلقات میں فرق نہیں ہے۔ راستے

خدا نے اس تخلیقی تحریک کو مرد اور عورت میں پیدا کیا تاکہ ازدواجی زندگی میں حقیقی باہمی محبت پیدا ہو اور اس کا اظہار کیا جا سکے اور اس کا غلط استعمال نہ کیا جائے، بلکہ ایک مقدس سرگرمی اور علم میں تبدیل ہو جائے۔

اگر آپ اپنے وجود کے اندر جنسی طاقت کو کنٹرول اور تقسیم کر سکتے ہیں، تو آپ لکھنے، ڈرائنگ کرنے یا ان گنت دیگر طریقوں سے اویکت صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے لیے زبردست ذہنی صلاحیتیں پیدا کر سکیں گے۔

اور جب آپ آخر کار تخلیقی سرگرمی پر قابو پانے اور روحانی طور پر تبدیل کرنے کے قابل ہو جائیں گے، تو آپ کو بہت سکون، عظیم محبت، اور بڑھتی ہوئی روحانی خوشی کا تجربہ ہو گا۔

اولیاء اور روحانی پیشوا جنہوں نے اپنی جنسی سرگرمی کو روحانی طور پر تبدیل کیا ہے وہ دیو ہیں جو دنیا میں اور سچائی کی باطنی تلاش میں حیرت انگیز اور حیران کن کارنامے انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اس طرح، جنسی حرکات کا سب سے زیادہ استعمال اس کی طاقت کو بلند کرنا ہے، یعنی اپنی توانائی کو ایک اعلیٰ مقصد کی طرف منتقل کرنے کے لیے تاکہ حکمت، بلند نظریات اور روحانی اصولوں کو ظاہر کیا جا سکے، کسی کو جنسی خیالات سے لذت حاصل نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان چیزوں کی خواہش کرنا چاہیے جو حرام ہیں۔

جنسی معاملات کا غلام بننے کا مطلب ہے صحت، خود پر قابو، اور ذہنی سکون کھو دینا، اور مختصر یہ کہ خوشی کے وہ تمام عناصر جن کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔

مقدس کتابیں بھی ہمیں چوری نہ کرنے کی تلقین کرتی ہیں اگر ایک ہزار افراد کا گروہ ایک دوسرے سے چوری کرے تو ہر ایک کے 999 دشمن ہوں گے، اس لیے کسی کو کسی دوسرے کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے، نہ ان کی زمین، امن، محبت، عزت، یا ان کی کسی بھی مادی یا روحانی چیز پر قبضہ کرنا چاہیے، اگر آپ کو وہ چیز لینے کی خواہش محسوس نہیں ہوتی ہے جو آپ کے ذہن میں نہیں ہے یا جب آپ کی خواہش نہیں ہے تو آپ کے ذہن میں جو چیز آپ کی مرضی یا خواہش ہے، وہ سب سے پہلے آئے گی۔ انسان دوسروں سے حسد کرنے لگتا ہے

نفسانی خواہشات کے بیج کو ذہن سے اکھاڑ پھینکنا ضروری ہے۔ روحانی پرہیزگاری کا راستہ ہے۔ پھر انسان فطری طور پر فراوانی کو اپنی طرف متوجہ کرے گا اور اس کے پاس ان ذرائع سے برکتیں نازل ہوں گی جن کو وہ جانتا ہے اور جن ذرائع سے وہ نہیں جانتے یہ ایک لافانی الٰہی قانون ہے۔ جیسا کہ چوروں اور خود غرض لوگوں کے لیے ہے، وہ اپنی زندگی دوسروں کے پیچھے بھاگتے ہوئے گزار دیتے ہیں، حتیٰ کہ ان کی نظریں دوسروں پر بھی ہوتی ہیں۔ سونے سے بھرا ہوا

جب تک مادی خود غرضی کو ترک نہیں کیا جائے گا، دنیا خوشی کو نہیں جان سکتی

خوشی صرف روحانی تعاون سے ملتی ہے یہ تب آتی ہے جب انسان دوسروں کی ضرورتوں کو اس طرح محسوس کرتا ہے جیسے وہ اپنے ہیں اور دوسروں کے لیے اس طرح کام کرتے ہیں جیسے وہ اپنے لیے کرتے ہیں۔

ایک اور اہم حکم یہ ہے کہ جھوٹی گواہی دینے سے گریز کیا جائے۔ سچائی کو توڑ مروڑ کر کسی کو نقصان پہنچانا معاشرتی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کا ایک اور طریقہ ہے۔ اگر کوئی اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے تو دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ ہمیشہ سچ بولنا چاہئے۔ لیکن سچ بولنے اور محض حقائق بیان کرنے میں فرق کیا جانا چاہئے۔ کسی کو لنگڑا یا اندھا بتانا نقصان دہ اور نقصان دہ ہے۔ کسی کو دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور انہیں شرمندہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے، اسی طرح، کسی ایسے سچ کو ظاہر کرنا جو کسی کو بغیر کسی نیک مقصد کے دھوکہ دے، بھی غلط ہے۔ دوسری طرف، سچ بولنے سے بچنے کے لیے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ بلکہ بعض حالات میں دوسروں کو شرمندہ کرنے یا نقصان پہنچانے سے بچنے کے لیے خاموش رہ سکتا ہے۔

حسد سے ہوشیار رہنا چاہیے، ایک تباہ کن بیماری جو روح کے سکون کو چھین لیتی ہے، جو جتنا زیادہ دوسروں کی چیز کی لالچ کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ اس کی ناخوشی اور مصائب بڑھتا جاتا ہے، حسد کرنے والا ایک پریشان حال زندگی گزارتا ہے، سکون کا ذائقہ کبھی نہیں جانتا، اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنی عزت، خود پر بھروسہ کریں، اور باطنی روحانی دولت کی تلاش کریں۔

انسان کی عظمت اور باطنی قدر اس چیز سے کہیں زیادہ ہے جس کی وہ خواہش کرے یا خدا کو حاصل کرنے کی خواہش ہر انسان میں اس طرح ظاہر ہوتی ہے جو کسی دوسرے انسان میں ظاہر نہیں ہوتی ہے اس کا چہرہ کسی اور کی طرح نہیں ہے اور اس کی روح کسی اور کی طرح نہیں ہے کیونکہ ان کے اندر تمام مخلوقات کا سب سے بڑا خزانہ ہے اور وہ سب سے بڑا خزانہ ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہماری زندگی اچھے کاموں سے چمکے اور پھلے پھولے، خوشی اور مسرت سے معطر رہے، اور ان لوگوں کی یاد میں ہمیشہ زندہ رہے جو ہماری تعریف کرتے ہیں۔

جب کوئی شخص صحیح ایمان رکھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو وہ ان لوگوں سے زیادہ خوش ہوتا ہے جن میں ایمان کی کمی ہے اور زندگی کی جنگ میں اپنے فرائض ادا نہیں کرتے۔

سچا ایمان اور عمل صالح (نیک مقاصد اور نیک نیتوں کی مدد سے) ہمیشہ موجود رہتے ہیں جہاں خوشی ہوتی ہے، اور جہاں خوشی موجود نہیں ہوتی وہاں کھو جاتی ہے، اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ یہ خوشی کے لیے دو ضروری شرطیں ہیں، جو ان کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں، خوشی کے خواہش مندوں کو صرف ان دو بنیادی عناصر کی ضرورت ہوتی ہے، جو اس کی بنیاد اور ستون ہیں۔

انسان اپنی مرضی سے کائنات کے لامحدود اجزا کو کنٹرول، تبدیل یا مٹا نہیں سکتا یہ اجزاء انسانی زندگی کے تانے بانے کے ساتھ پیچیدہ طور پر جڑے ہوئے ہیں، اور انسان ان سے الگ تھلگ رہ کر کام نہیں کر سکتا، تاہم، انسان اپنے دماغ کو کنٹرول کر سکتا ہے تاکہ ان اجزاء کو اپنانے اور ان سے نقصان پہنچنے سے بچ سکے۔

ہمارے اسلاف ہم سے زیادہ خوش اس لیے نہیں تھے کہ ان کے پاس دنیاوی چیزیں اور لذتیں ہم سے زیادہ تھیں، یا اس لیے کہ وہ زندگی کے مسائل سے کم واقف تھے، بلکہ اس لیے کہ ان کے پاس نفسیاتی توازن تھا جس نے انہیں سکون، سکون، اطمینان اور مختصر خوشی دی۔

انہوں نے اپنی خوشی کے لیے بیرونی حالات پر انحصار نہیں کیا اور نہ ہی وہ بیرونی حالات کا شکار ہوئے جو ان سے چھین لیں، ان کے سکون، سکون، خوشی اور اطمینان کے جذبات فطری، نارمل، صحت مند اور پائیدار تھے، ہمیں بھی ان جذبات کو پیدا کرنا چاہیے اگر ہم خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہم میں سے کون ایسا نہیں کرتا؟

تقدیر آزاد مرضی یا انتخاب کی آزادی کی ماضی کی مشق کا نتیجہ ہے، ہم اپنے ماضی کے آزادانہ طرز عمل کے ذریعے قسمت اور تقدیر کو لاتے رہے ہیں اور لاتے رہتے ہیں تاہم، ہم ماضی کے پابند نہیں ہیں اور نہ ہی ہم اپنے اعمال کے نتائج سے ہمیشہ کے لیے مجبور ہیں، ہم جو کچھ ہم نے بویا ہے اسے مٹا سکتے ہیں اور جو لکھا ہے اسے مٹا سکتے ہیں اگر ہم

چاہتے ہیں کہ اپنے معیار کو درست کریں اور اپنے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

اگر ہم اعمال کے بیجوں کو تکلیف دہ نتائج کے ساتھ مٹا دیں اور ان کی جگہ روح کی فطرت کے لیے زیادہ موزوں بیج بو دیں تو ہم یقیناً ان اچھے بیجوں سے خوشی کا پھل حاصل کریں گے جو روح کی مٹی میں بوئے گئے ہیں، اگر ہم زیادہ سے زیادہ خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں یا دکھ اور درد کو کم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ابھی نہیں، کل نہیں بلکہ آزادانہ ارادہ کرنا چاہیے۔

اس لیے خوشی کی شرائط انسان کے اندر موجود ہیں، اور اسے صرف اس مساوات کے ساتھ سنجیدگی سے نمٹنا ہے جس میں کوئی غلطی نہ ہو، اور نتائج اس کے حق میں ہوں گے اگر وہ بہترین اندازہ لگا کر اس سے نمٹے۔

اے خُداوند، میرا وجود تیری حیاتی سے معمور ہو، میرا دل تیری تسلی بخش اور ہمدردانہ موجودگی سے، میرا دماغ تیری حکمت سے، اور میری روح تیری الہامی بیداری سے معمور ہو جائے۔

تمہارے دلوں کی مٹی میں محبت کے بیج اُگتے ہیں ان بیجوں کو عالمگیر محبت اور ہمدردی کے پانیوں سے سیراب کرو

دماغ کی طاقت لامحدود ہے اور اس کے مطابق اگر آپ کسی بھی موضوع کے بارے میں کافی گہرائی سے سوچیں گے تو آپ کو اس موضوع سے متعلق کسی بھی سوال کا جواب مل جائے گا۔

اگر کوئی شخص اپنے تمام کام اور سرگرمیاں دوسروں کی خدمت کے لیے وقف کر دیتا ہے اور انہیں مطمئن ذہنیت کے ساتھ پورا کرتا ہے، تو وہ واقعیہ غور و خوض اور شکرگزارہ کے مستحق ہیں۔

ہمیں یک طرفہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنی سرگرمیوں میں توازن پیدا کرنا چاہیے اور ہر ایک کی اہمیت کے مطابق اپنے کام اور فرائض کو ترجیح دینا چاہیے۔

فرض وہ عمل ہے جو انسان مادی فائدے کے لیے نہیں بلکہ خوشی سے کرتا ہے اور روحانی اور اخلاقی فرضہ زندگی میں سب سے پہلے آنا چاہیے

ہر انسان میں ناقابل استعمال صلاحیت ہوتی ہے وہ تمام ضروری طاقتوں کا مالک ہوتا ہے دماغ بذات خود ایک اعلیٰ طاقت ہے اور اسے فرسودہ اور محدود عادات اور تصورات سے آزاد ہونا چاہیے۔

انسانی زندگی پر سیاروں اور ستاروں کا اثر سیاروں اور انسانی جسموں کے درمیان کشش اور پسپائی کی مداخلت کرنے والی قوتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

برے خیالات انسان کو ایک نقصان دہ ماحول کی طرف لے جاتے ہیں جہاں وہ اپنی خواہشات کے مطابق اظہار کر سکتا ہے تاہم ایک شخص قوت ارادی کے ذریعے اپنے خیالات اور شعور کو تبدیل کر سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں اگر کوئی شخص زیادہ دیر تک نقصان دہ ماحول میں رہتا ہے تو وہ ماحول لاشعوری طور پر اس پر اثر انداز ہونا شروع کر دیتا ہے، وقت گزرنے کے ساتھ وہ صحت مند اور صحت مند ماحول کے انتخاب کی اپنی آزادی کو مکمل طور پر کھو دیتے ہیں اور وہ منفی ماحول پر اثرانداز ہو جاتے ہیں جو دوسرے منفی اثرات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں

مرتکز دماغی توانائی

جب آپ میگنفائنگ شیشے کے ذریعے سورج کی روشنی کو ایک چھوٹے سے نقطے پر مرکوز کرتے ہیں تو اس سے حرارت پیدا ہوتی ہے، اور وہ حرارت لکڑی، کپڑے، کاغذ وغیرہ کو بھڑکا سکتی ہے اسی طرح، جب آپ اپنے ذہن کو ٹھیک ٹھیک مرکوز کرتے ہیں، تو اس کی مرتکز توانائی ہر ناکامی کے پیچھے شک کی جڑوں کو جلا دیتی ہے اور حکمت کی روشنی کو چمکنے دیتی ہے۔

جب ذہن خدا کے ساتھ جوڑتا ہے جو کہ تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے اور تمام بابرکت طاقتوں کی اصل ہے تو وہ خدائی موجودگی سے واقف ہوجاتا ہے اور کامیابی کے تمام عناصر کا مالک ہوتا ہے یہ عناصر خدا کی بے پناہ طاقت سے گہرا تعلق رکھتے ہیں جو کسی بھی میدان میں کامیابی کے نئے مواقع پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

پریشانیاں اور مشکلات انسان کے اپنے ماضی کے اعمال کے بارے میں آگاہی کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں، جو کسی خاص وقت اور جگہ پر کیے جاتے ہیں، ان کی موجودہ مصیبت ان خیالات اور اعمال سے پیدا ہوتی ہے جو اس کے شعور کی مٹی میں جڑ پکڑتے ہیں، ایک پودے میں پھوٹتے ہیں اور پھل دیتے ہیں جو ان خیالات اور اعمال کی خصوصیات کی عکاسی کرتے ہیں۔

آزمائشیں اور فتنے انسان کو توڑنے یا اس کے ارادے کو مفلوج کرنے کے لیے نہیں آتے، بلکہ انہیں خدا کی عظمت کو سمجھنے اور اس کے قوانین کا احترام کرنے کے لیے آتے ہیں، جن کے ذریعے وہ حقیقی خوشی حاصل کر سکتے ہیں، اللہ ان سخت آزمائشوں کو نہیں بھیجتا کیونکہ یہ بنیادی طور پر انسان کو بنانے کے لیے ہیں، انسانیت کا بس یہی تقاضا ہے کہ وہ اپنے

شعور کو غفلت کی نیند سے بیدار کرے اور علم کے اندھیرے سے روشنی کی طرف لے جائے۔

زیادہ تر وقت، ہمارے حواس ہم سے عارضی لذتوں کا وعدہ کرتے ہیں لیکن آخر کار ہمیں طویل درد اور تکلیف پہنچاتے ہیں، سچی خوبی اور خوشی، تاہم، بہت کم وعدے کرتے ہیں، لیکن بالآخر ہمیں خالص اور پائیدار خوشی عطا کرتے ہیں، اسی لیے میں اندرونی، پائیدار خوشی کو حقیقی خوشی، اور عارضی حسی لذتوں کو محض لطف سمجھتا ہوں۔

جب آپ خلا میں لاکھوں میل دور سے سورج کو دیکھتے ہیں تو وہ بہت بڑا ستارہ ہماری زمین سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔

تاہم، زمین کا قطر تقریباً 7,900 میل ہے، جب کہ سورج کا قطر زمین کے قطر سے سو گنا زیادہ ہے۔ اگر آپ ہمارے سیارے زمین کو براہ راست سورج کے سامنے رکھ سکتے ہیں، تو یہ سورج کے مقابلے میں ایک چھوٹے سے نقطے کے طور پر نظر آئے گا۔

فرض کریں کہ طاقتور شمسی میدان اس وقت تک پھیلتا اور چوڑا ہو رہا ہے جب تک کہ اس کا بہت بڑا ماس پورے نیلے آسمان کو نگل نہ جائے۔ جو آسمان ہم دیکھتے ہیں وہ اس خلا کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے، درحقیقت ایک چھوٹا سا دھبہ ہے، جو لامحدود کائنات میں پھیلی ہوئی ہے۔

یہاں تک کہ اگر سورج غیر معینہ مدت تک پھیلتا اور پھیلتا رہا، تب بھی یہ لامحدودیت کو گھیرنے کے قابل نہیں ہو گا۔

چھوٹے پن اور محدودیت کا کائناتی وہم ذہن کو اس کائناتی وسعت کو سمجھنے سے روکتا ہے۔

یہ مطلق باطل کہاں سے آیا اور اس کی حدود کہاں ہیں؟

وہ جو ابعاد یا پیمائش کے تابع نہیں ہے، جس کی کوئی حد یا اصل نہیں ہے، وہ خدا ہے، جو ہمہ گیر ہے اور خلا کی سب سے دور تک موجود ہے۔ وہ دور، دور دراز ستاروں میں ہے۔ جس طرح یہ آپ کے اندر اور میرے اندر موجود ہے، یہ شعوری طور پر ہر اس جگہ سے واقف ہے، چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا ہو یا بڑا۔

ماسوائے چند روشن خیال افراد کو چھوڑ کر بیشتر انسانیت کے لیے ماضی ناواقف ہے، پھر بھی ماضی سے ہماری ناواقفیت بھی ہمارے فائدے میں ہے۔ کیونکہ اگر ہم اس زندگی میں اور سابقہ زندگیوں میں جو کچھ

بھی کر چکے ہیں اس کا علم ہوتا تو ہم اپنے اعمال کے سراسر حجم سے مغلوب ہو جاتے اور مکمل طور پر پریشان ہو جاتے، اور اس کے صدمے سے ہماری مرضی بھی مفلوج ہو جاتی ہمیں مایوسی کا شکار چھوڑنا اس دنیاوی زندگی میں بھی، بھول جانا خدا کی ایک نعمت ہے، جو ہمارے خیالات اور احساسات کو ماضی کی یادوں کے ذریعے بھسم ہونے سے روکتی ہے، خاص طور پر تلخ اور تکلیف دہ، خوش قسمتی سے، ہمارے اندر الہی چنگاری مسلسل امید اور زندگی کے لامتناہی سفر کو جاری رکھنے کی خواہش کے ساتھ چمکتی ہے: ماضی اور مستقبل کو بھلانے کی ان دو نعمتوں کے لیے ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

ہمیں یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیے کہ تقدیر آزاد ارادے کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے تاہم، ہمیں ان منفی اثرات کا مقابلہ کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے جو زیادہ تر لوگ تقدیر اور تقدیر سے منسوب کرتے ہیں، اور اپنے انتخاب کی آزادی کو ہمارے اندرونی عقائد کے مطابق استعمال کرنا چاہیے، بشرطیکہ یہ اعتقادات صحیح ایمان پر مبنی ہوں اور قوانین الٰہی پر مبنی ہوں، جس کے بغیر انسان حقیقی خوشی کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

جب ہم کسی کام کا آغاز کرتے ہیں تو ہمیں ناگوار حالات سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے، بلکہ انتہائی حد تک پر امید رہنا چاہیے، اس کامل یقین کے ساتھ کہ کوئی بھی چیز اپنی مرضی کے استعمال اور انتخاب کی آزادی کے استعمال میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

انسان اکثر دریا کی سطح پر تیرنے والے پتے کی مانند ہوتے ہیں اور انہیں خود بخود عادات کے دھارے سے باہر نکالنا پڑتا ہے جو انہیں وہم اور تباہی کے آبشاروں کی طرف لے جاتی ہے زیادہ تر لوگ لاتعلق نظر آتے ہیں اور خود کو کرنٹ میں بہنے جانے دیتے ہیں۔

اگر ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، تو یہ واضح طور پر تسلیم کرنا قابل قبول ہے کہ ہمارے اپنے بنانے میں ایسی رکاوٹیں تھیں جو ہمیں اس تک پہنچنے سے روک رہی تھیں، ہمیں اپنے مطلوبہ نتائج کے حصول کے لیے اپنی کوششوں کو ثابت قدم رہنا چاہیے اور اسے دوگنا

کرنا چاہیے، ہمیں خود کو یہ یقین دلانا چاہیے کہ رکاوٹیں اور چیلنجز کتنی ہی مضبوط اور مضبوط کیوں نہ ہوں، چاہے ہم ان پر قابو پانے کے لیے اپنی تمام تر قوتوں کا مقابلہ کر سکیں۔ کوشش کریں، مایوسی یا مایوسی کی کوئی ضرورت نہیں، جب تک کہ ہم یہ سمجھ لیں کہ انسان کی مرضی تقدیر سے زیادہ مضبوط ہے، جو ہماری اپنی بنائی ہوئی ہے، اس لیے ہمیں کوشش نہیں کرنی چاہیے، چاہے ہم کتنی ہی بار ناکام کیوں نہ ہوں، کیونکہ ہمیشہ کھلے دروازے ہوتے ہیں، ہمیں بس کوشش کرتے رہنا چاہیے اور کوشش کو دہرانا ہے۔ جب تک کہ کامیابی ہمیں نہیں مل جاتی، جب تک ہم اس راستے پر چلتے ہیں، جب تک ہم کوشش کرتے ہیں، اللہ ہماری مدد کرے گا ۔ منزل، اور جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے وہ مایوس نہیں ہوتا]

جب انسان کسی چیز کی شدت اور مستقل مزاجی سے خواہش کرتا ہے تو وہ خواہش اس کے ہوش و حواس کو کبھی نہیں چھوڑتی، وہ جہاں بھی جائے اور ان کی مصروفیات کچھ بھی ہوں اس کی مسلسل اور انتھک سرگرمی سے اس خواہش میں بے پناہ عزم اور توانائی ہوتی ہے یہ اندرونی سرگوشیاں مشینی دعا سے زیادہ طاقتور اور کارآمد ہوتی ہیں، جو محض اس عمل سے ان کی محبتوں کو جو خدا سے محبت کرتے ہیں ان کو متحرک کرتی ہے۔ مسلسل، ان کی دلی سرگوشیاں ان کی روزمرہ کی سرگرمیوں میں ناقابل سماعت رہتی ہیں یہ دلی سرگوشیاں ان کا دھیان نہیں ہٹاتی اور نہ ہی ان کے دوسرے فرائض سے متصادم ہوتی ہے جیسے جیسے خدا کے لیے ان کی خواہش بڑھتی ہے، اس کے لیے ان کی محبت گہری اور شدید ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اس کی موجودگی کا تجربہ کرتے ہیں اور روح کی آنکھ سے اس کی روشنی کو دیکھتے ہیں اور وہ بے حد خوشی کا مزہ چکھتے ہیں اور ایک سکون محسوس کرتے ہیں جس کی تفصیل سے باہر ہے۔

خدا ہمیں وہ اسباق بھیجتا ہے جس کی ہمیں زندگی میں ضرورت ہوتی ہے تاکہ ہم ان سے فائدہ اٹھا سکیں اور سمجھ اور تجربہ حاصل کر سکیں جو کوئی بھی ان اسباق سے گریز کرے گا وہ انہیں سیکھنے پر مجبور ہو جائے گا چاہے اس میں کتنا ہی وقت لگے۔

ہر امتحان دوست ہے اگر ہم اس سے سبق سیکھیں اور ظالم جابر جب موقع کو ضائع کریں اور بڑبڑانے، ناراضگی اور ناقص فیصلے کے ساتھ اس کا غلط استعمال کریں۔

جب ہم زندگی کے بارے میں صحیح سمجھ اور صحیح رویہ رکھتے ہیں تو یہ خوبصورت اور پیچیدگیوں سے پاک ہو جاتی ہے۔

-

نفسیاتی معاملات

ایک شخص ہمیشہ کے لیے خوشی کی لہروں پر نہیں رہ سکتا، غم کے ہنگامہ خیز پانیوں میں ڈوبا ہوا، یا بوریت کی گہرائیوں میں ڈوبا ہوا نہیں رہ سکتا، متضاد دوئیوں کی اس دنیا میں، اوسط انسان اتار چڑھاؤ کا شکار ہوتا ہے — خوشی کی لہروں پر اٹھتا ہوا، بے حسی کے اتھاہ گڑھے میں ڈوب جاتا ہے، اور کسی بھی طرح کی غم و غصے کی لہروں سے اُچھلتا ہے۔

حالات کو اپنے خیالات پر اس طرح اثر ڈالنے کی اجازت دینے کا مطلب ہے اپنی مرضی کو ایک منحوس اور ہمیشہ بدلتی ہوئی تقدیر کے حوالے کر دینا ایک شخص کو ایک کامیاب اور بھرپور زندگی گزارنے کے لیے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ ذہنی توازن ہے، اور یہ توجہ مرکوز سوچ اور اپنی جذباتی صلاحیتوں پر قابو کے ذریعے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یہاں تک کہ گہرے دکھ بھی وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جاتے ہیں، لہٰذا ہماری زندگی کے ہر دن غم میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، کسی عزیز کے کھو جانے کا غم نہ تو ان کی مدد کرتا ہے اور نہ ہی ہمیں، اور اس سے کچھ بھی نہیں بدلتا، اسی طرح احساس کمتری پیدا کرنا یا ماضی کی

غلطیوں یا ناکامیوں کے لیے خود کو سزا دینا نقصان دہ ہے۔ یہ صرف زندگی کو دکھی بناتا ہے اور ذہنی صلاحیتوں کو دباتا ہے۔

ہمیں اپنے آپ کو بورنگ روٹین کے گڑھے میں نہیں جانے دینا چاہیے، کیونکہ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جو آرام سے دور ہے، کیونکہ یہ ذہن کو پریشان کرتی ہے اور پوشیدہ صلاحیتوں کو بے حسی کی بھٹی میں جلا دیتی ہے۔

ناکامی کو اپنی جڑوں سے مٹا دینا چاہیے، اور زندگی کے کھیتوں کو محنت اور عزم کے ساتھ ہل چلانا چاہیے اور خدا کی مدد سے بھرپور فصل کاٹنے کے لیے نیکی کے بیج بونا چاہیے۔

کچھ ایسا کریں جو پہلے کسی نے نہیں کیا ہے — کچھ ایسا جو دنیا کو حیران کر دے یہ ظاہر کریں کہ خدا کی تخلیقی طاقت آپ کے ذریعے کام کر رہی ہے۔

پرسکون اور عمدہ مزاج والے لوگ ہمارے خیالات کو مقناطیسی اور صحت مند بنانے میں مدد کرتے ہیں اس بات کا تعین کرنا مشکل نہیں ہے کہ آیا کوئی شخص اپنی فکریۂ پرورش پرامن ماحول سے کرتا ہے یا خلل ڈالنے والے ماحول سے پریشانی، پریشانی اور الجھن یہ سب کچھ غلط قسم کے لوگوں، چاہے دوست ہوں یا رشتے داروں کے ساتھ میل جول سے پیدا ہوتا ہے، جو پریشان کن خیالات اور پریشان کن موڈ کا باعث بنتا ہے۔

جسم جسمانی کھانوں سے توانائی اور سرگرمی حاصل کرتا ہے، جب کہ مقناطیسی غذا جسم اور دماغ دونوں کو توانائی کے چارجز فراہم کرتی ہے جو ٹھوس اور مائع غذاؤں کے مقابلے میں آسانی سے ہضم ہوتے ہیں جنہیں زندہ توانائی میں آسانی سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

جب آپ جہالت کو حکمت میں، کمزوری اور کمزوری کو صحت اور جیونت میں تبدیل کر سکتے ہیں، اور زندگی کے راستوں پر اعتماد اور دلیری کے ساتھ چل سکتے ہیں، یہاں تک کہ تنہا بھی، اور ایک زندہ اور بیدار ضمیر کے مالک ہونے میں اندرونی خوشی حاصل کر سکتے ہیں، اور

خدا کے انصاف پر غیر متزلزل یقین اور غلط پر حق کی فتح، جب آپ روزانہ اپنے خیالات کو غلط اور سچائی پر غالب کر سکتے ہیں۔ اعلیٰ اور بہتر درجے، اور دوسروں کے لیے محبت کرنے والے اور شکر گزار دل اور اچھے ارادوں کے مالک ہوں، آپ کی فکری نشوونما مقناطیسی ہو جائے گی، اور آپ اپنی طرف وہ تمام خوبصورت اور فائدہ مند ہو جائیں گے — چیزیں، لوگ اور حالات — جو ساحلوں کی طرف اپنے سفر کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہیں، جب آپ کو سلامتی اور حفاظت کی ضرورت ہے تو آپ کو خدا کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے۔ فراہم کرتا ہے، آپ روح میں زیادہ امیر اور ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ مطمئن ہوں گے جو دنیاوی خواہشات میں مبتلا ہیں اور اس کی عارضی لذتوں کے لالچی ہیں۔

ہمدردی وہ پل ہے جو ہر روح کو دوسری روحوں سے جوڑتا ہے ہمدردی ہر دل کا دروازہ ہے

جب ایک شخص خدا کو تلاش کرتا ہے جو باقی سب سے بڑھ کر واحد سچا دوست ہے، تو تمام انسانی رشتوں میں حقیقی دوستی قائم کرنا ممکن ہو جاتا ہے- خاندانی، برادرانہ، ازدواجی اور روحانی دوستی ازدواجی رشتوں میں ایک اہم عنصر ہے، اور فکری اور جذباتی قربت، روحانی کشش کا احساس، اور حقیقی محبت کی طرف متوجہ ہونے والے حقیقی اور حقیقی محبت کے درمیان محبت کرنے والوں کو حقیقی محبت کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ بار بار مایوس

جب شادی کی بنیاد اعلیٰ نظریات اور باہمی احترام پر رکھی جاتی ہے، تو یہ دو محبت کرنے والی اور تعاون کرنے والی روحوں کے درمیان ایک خوشگوار اور کامیاب اتحاد بن جاتی ہے جو ایک دوسرے کی زندگی کے بوجھ کو کم کرتی ہے اور باہمی ہمدردی اور دوستانہ افہام و تفہیم کے ساتھ زندگی گزارنے کی پریشانیوں کو دور کرتی ہے۔

کوئی بھی مجھے قابو نہیں کر سکتا اور نہ ہی میری مرضی چھین سکتا ہے جب تک کہ میں دوسروں کے خیالات اور اعمال کو مجھ پر اثر انداز نہ ہونے دوں

اگر آپ اپنی سوچ کو مادے تک محدود رکھیں گے تو آپ ہر چیز کو مادی نقطہ نظر سے دیکھیں گے۔ لیکن ایک بار جب آپ اپنے شعور کو روحانی بیداری کی حالت میں لے جائیں گے، تو آپ خدا کے نور کے وسیع دھارے کو تمام مادے سے پرے بہتے ہوئے دیکھیں گے، اور آپ ہر چیز کو روحانی نقطہ نظر سے دیکھیں گے۔

خُداوند، مجھے احساس ہے کہ میرے پاس اپنی صلاحیتوں کو دریافت کرنے اور اپنی روحانی صلاحیتوں کو دریافت کرنے کا لامتناہی موقع ہے۔

میں مادی اٹیچمنٹ کو اعلیٰ امنگوں سے بدل دوں گا۔
اور مجھے احساس ہوگا کہ وفادارِ روح ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔

زندگی اور موت کا رقص ہمیشہ کے لیے موجود ہے۔ لیکن میں اپنی روحانی شناخت کو بچا کر ہمیشہ کے لیے آزاد ہو جاؤں گا اور جب مجھے آزمائشوں اور فتنوں کے طوفانوں کا سامنا ہو گا تو میں اپنی روحانی کشتی میں زندگی کے سمندر کے پار محفوظ الٰہی ساحلوں کی طرف روانہ ہو جاؤں گا۔

جب میں کام کروں گا اور تخلیق کروں گا تو مجھے یاد رہے گا کہ خدا میرے ذریعے کام کر رہا ہے۔ وہ کائنات کا رب ہے۔ اور میں اس کے گہرے غور و فکر کے ذریعے اس سے رابطہ قائم کر سکتا ہوں۔

میرے پیارے خدا، مجھے احساس ہے کہ میرے خیالات مجھے ناکامی یا کامیابی سے ہمکنار کریں گے، اس بات پر منحصر ہے کہ میری زندگی میں کون سا خیال سب سے مضبوط ہے۔ اور میں یہ یاد رکھنے کی کوشش کروں گا کہ آپ اپنا مدد کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں اور میری کامیابی کا راستہ تیار کر رہے ہیں۔

جب مجھ پر آفتیں اور مصیبتیں آئیں گی تو میں اپنی طاقت کو طلب کروں گا اور ان پر قابو پانے کے لیے اپنے عزم کو مضبوط کروں گا، میں ہر

ایک کے ساتھ اپنے معاملات میں مخلص اور دیانتدار رہوں گا، اور میں محبت اور نیک تمناؤں کے خیالات پھیلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور حکمت سے میرا ساتھ دے گا۔

روحانی بیماریاں اور ان کا علاج
ماسٹر پرمہنس یوگنند

انسانی شخصیات کے ایک گروپ کا تصور کرنے کی کوشش کریں جو غیر متناسب اور بے قاعدہ ہیں:
ایک کا سر چھوٹا ہے۔ جس کا سائز چنے کے برابر ہے۔ اور ایک بڑا جسم اونٹ کے برابر!
ایک اور کا ایک طاقتور ہاتھ ہے۔ جیسا کہ سیمسن یا ہرکولیس کے ہاتھ اور جسم ایک بونے کے جسم جیسا ہے!
اور تیسرے کے پاس ایک بڑے ہاتھی کا سر ہے۔ اور ایک کھردرے چوہے کا جسم!
کیا وہ منظر آپ کے لیے حیران کن اور حیران کن نہیں ہوگا، یا افسوسناک اور افسوسناک نہیں ہوگا، اگر آپ نے اچانک ان مخلوقات کے ایک ہجوم کو ایک عجیب و غریب ساخت کے ساتھ دیکھا؟
اب لوگوں کے ایک اور گروہ کا تصور کریں جو شکل و صورت میں نارمل ہیں، لیکن ذہنی طور پر غیر متوازن اور نفسیاتی طور پر بگڑے ہوئے ہیں۔
جس طرح کپڑے زخموں، زخموں اور دیگر جسمانی خرابیوں کو چھپاتے ہیں، اسی طرح ایک مضبوط، صحت مند جسم اور ایک خوبصورت، چمکدار چہرہ بہت سی سنگین دماغی بیماریوں اور پیدائشی نقائص کو چھپاتا ہے۔
اگر آپ عام لوگوں کے ایک بڑے ہجوم سے ملیں جو اپنی خوبصورت ظاہری شکل اور اچھی صحت کی وجہ سے ممتاز ہیں، اور اگر آپ اپنی روحانی بصارت سے ان کے دماغی جسموں کو گھسنے میں کامیاب ہو جائیں تو حیران کن بات ہوگی، اور جو کچھ آپ دریافت کریں گے اس پر آپ کو گہرے دکھ کا سامنا کرنا پڑے گا۔
آپ ان کے دماغی جسم کا مندرجہ ذیل مشاہدہ کر سکتے ہیں:
دماغ کی نمائندگی سر، حواس اور احساسات کو دھڑ سے، اور ہاتھوں اور پیروں سے مرضی کی نمائندگی ہوتی ہے، یہ سب غیر معمولی، بیمار اور بگڑے ہوئے ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ بعض کے سر چھوٹے ہوتے ہیں جن کے پاس عقلمندی نہیں ہوتی، جو خود غرضانہ عزائم اور نفسانی خواہشات سے پھولے ہوئے جسم پر سوار ہوتے ہیں۔

آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ کچھ لوگوں کا جسم بہت زیادہ ترقی یافتہ، فعال بازو ہونے کے باوجود احساس اور قوتِ حیات سے خالی ہوتا ہے۔

دوسرے لوگ بڑے تخلیقی دماغ کے مالک ہو سکتے ہیں، لیکن ان کی ہمدردی اور جذباتی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور ان کی کمزوری ہوتی ہے اور لوگوں کی ایک اور قسم ہے جن کی جسمانی اور ذہنی ساخت تو عام ہے، لیکن جن کی قوتِ ارادی اور ضبطِ نفس یا تو کمزور یا مفلوج ہے۔

اور مشاہدات کی فہرست جاری ہے اور مئی کو آپ طویل عرصے تک زندہ رہیں!

دماغی جسموں میں اس طرح کے بے شمار نفسیاتی بگاڑ جو کچھ پہلوؤں میں پسماندہ اور دوسروں میں حد سے زیادہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں درحقیقت انسانوں میں موجود ہوتے ہیں - اگرچہ پوشیدہ ہیں - وہ ان کے لیے نفسیاتی درد کا باعث بنتے ہیں اور انھیں اپنی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو ظاہر کرنے سے روکتے ہیں جیسا کہ انھیں دکھایا جانا چاہیے۔

یہاں کچھ نفسیاتی بیماریوں کا پتہ لگانے سے تمام انسانی مسائل کی بنیادی وجوہات کی نشاندہی کرنے میں مدد مل سکتی ہے، تاکہ وہ کم از کم ان تمام لوگوں کو معلوم ہو جائیں جو ان میں مبتلا ہیں، حتیٰ کہ لاشعوری طور پر، تاکہ وہ ان خرابیوں کی نوعیت، ان کی علامات اور نفسیات میں ان کے خاموش دخول کو سمجھ سکیں، تاکہ وہ امن اور خوشی کی اپنی تباہی کو دور کر سکیں۔

روحانی اداسی

یہ بیماری ان لوگوں میں پھیلتی ہے جو ذہنی اور جسمانی طور پر غیر فعال ہوتے ہیں روحانی معاملات میں مشغول ہونے کے بہانے یہ مصیبت زدہ لوگ خدا کی خدمت کی آڑ میں مادی زندگی کے بڑے اور معمولی فرائض سے غفلت برتتے ہیں، اس طرح شیطان کے سامنے خود کو کھول دیتے ہیں، جو ان پر شدید نقصان پہنچا سکتا ہے اور وہ کسی بھی چیز کی خوبصورتی کی کمی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک متعدی بیماری ہے، اور روحانی خواہشات رکھنے والے تمام افراد کو اس سے ہوشیار رہنا چاہیے اور مثبت سوچ، ایک پرامید نقطہ نظر، اور صحت مند، نتیجہ خیز کام کے ذریعے اپنی قوتِ مدافعت اور قوتِ مدافعت کو مسلسل زندہ رکھ کر اس سے خود کو آزاد کرنا چاہیے۔

روحانی بدہضمی

یہ بہ ترتیب (گوزلنگ) کے نتیجے میں ہوتا ہے، یعنی بڑی مقدار میں تیار شدہ سائیکوٹراپک ادویات کا تیزی سے ادغام، چمکدار ناموں سے رجسٹرڈ اور جعلی روحانی کتابوں اور اسباق کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے "روحانی ڈاکٹروں" کی طرف سے جادوگری اور جادو ٹونے کے فن میں تجربہ کیا جاتا ہے۔

یہ بیماری نہ صرف حقیقت جاننے کی روحانی بھوک کو ختم کر دیتی ہے بلکہ اچھے اور برے، فائدہ مند اور نقصان دہ میں تمیز کرنے کی صلاحیت کو بھی ختم کر دیتی ہے۔

جو شخص مسلسل مذہبی نظریات کو کھاتا ہے اور ہر اس چیز کو کھاتا ہے جو اس کے ہاتھ میں آتی ہے وہ نہ صرف زیادہ کھاتا ہے بلکہ مفید خیالات کے ساتھ زہریلے خیالات کو بھی کھا جاتا ہے، جس سے خود کو ذہنی بدہضمی ہو جاتی ہے اور اس طرح روحانی موت سست ہو جاتی ہے۔

مختلف روحانی اور فلسفیانہ نظریات کا ضرورت سے زیادہ اور مسلسل مطالعہ، بغیر کسی فہم و فراست یا ذاتی تجربہ کے ذریعے ان کو ہضم کرنے اور جانچنے کی کوشش کرنے سے ان کی صداقت کا پتہ لگانے کے لیے بالآخر تمام روحانی اصولوں اور قوانین میں شک، بے حسی اور عدم اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

جذبہ اور جنون

اس بیماری میں مبتلا افراد ایک برباد اور بے معنی زندگی گزارتے ہیں کیونکہ ان کے پاس بہت زیادہ پیسے اور وقت ہوتا ہے، اور اس وجہ سے کہ ان کے پاس مقصد اور زندگی کی صحیح سمجھ نہیں ہوتی۔

یہ لوگ اپنی خواہشات کے ذریعے کارفرما ہیں۔ وہ جو کچھ ذہن میں آتا ہے اور انہیں خوش کرتا ہے وہ کرتے ہیں وہ اپنی زندگی کو سستے، معمولی ناولوں، سنسنی خیز فلموں اور سطحی، فضول تفریحات سے بھر دیتے ہیں جب تک کہ انہیں شدید صدمہ یا اعصابی خرابی کا سامنا نہ کرنا پڑے یعنی نقصان ہوجانے کے بعد وہ اس خطرناک بیماری میں مبتلا ہونے کا احساس نہیں کرتے۔

ذہنی سردی

اس حالت کا ایک اور نام ہے: مایوسی ایک شخص کو کبھی نہیں معلوم کہ یہ کب حملہ کرے گی اور اس کی تکلیف دہ علامات کا سامنا کرے گا، جیسے ناامیدی، عدم برداشت، اضطراب اور بے صبری، اس سے بھی بدتر، یہ اکثر طویل ہوتا ہے، اور اس کے متاثرین اکثر آسانی سے دوبارہ گر جاتے ہیں، یہاں تک کہ اگر انہیں یقین ہو کہ وہ تیزی سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔

نفسیاتی جلن

یہ بیماری دائمی دنیاوی پریشانیوں میں رہنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو لوگ اس میں مبتلا ہوتے ہیں وہ عموماً اپنی قوت ارادی کے ہتھیار کو استعمال کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں اور اس طرح ہمت سے مقابلہ کرنے اور بچپن میں ہی ان کا مقابلہ کرنے کے بجائے غیر فعال اور مطیع ہو کر اپنے مستقل خوف کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

غیر معمولی نفسیاتی لگاؤ

اس بیماری کے متاثرین خوشی کے حصول میں یک طرفہ ہو جاتے ہیں یہ مانتے ہوئے کہ خوشی دولت جمع کرنے، شہرت حاصل کرنے، یا صحت یا طاقت رکھنے میں مضمر ہے، وہ اپنی سلگتی ہوئی امنگوں کی قربان گاہ پر صحت، اچھی شہرت، ذہنی سکون، عزت اور وقار سب کچھ قربان کر دیتے ہیں، بہت دیر ہو چکی ہے، انہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ فطرت کے توازن کا احترام کرتے ہیں، صرف ایک قانون کا احترام کرتے ہیں۔ خدا، اور سرگرمی کو سکون کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے، حقیقی خوشی لا سکتا ہے اور ایک عمدہ زندگی کا مقصد پورا کر سکتا ہے۔

غیر صحت مندانہ لگاؤ کے عوارض میں مبتلا افراد بے لگام خواہشات کے خیالات میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جس سے زندگی کے بارے میں ایک مسخ اور مسخ شدہ نقطہ نظر پیدا ہوتا ہے، مثال کے طور پر، ایک تاجر نے بڑی کامیابی حاصل کی اور دولت کمائی، لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی دولت سے لطف اندوز ہو سکے، شدید پریشانیوں اور خوف کی وجہ سے وہ اعصابی خرابی کا شکار ہو گیا، اور دل شکستہ ہو کر مر گیا۔

دوسروں کا خیال ہے کہ مقصد کے حصول کے لیے ہر چیز جائز ہے اس الجھن کی وجہ سے وہ اپنے حقیقی مقصد سے محروم رہتے ہیں اور معمولی سی تسکین حاصل کرنے سے بھی قاصر رہتے ہیں، خواہ ان کے پاس وہ چیزیں ہوں جن کی وہ خواہش رکھتے ہیں، کیونکہ انسانی فطرت بہت وسیع اور ہمہ جہتی ہے اور اسے ہر سطح پر متوازن ترقی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اندھا روحانی چمٹا

بعض عقائد کے لیے یہ غیر متزلزل جنون مخصوص آراء اور خیالات کو بغیر سوال کیے یا جانچے ان سے چمٹے رہنے سے پیدا ہوتا ہے، اس طرح اس بیماری سے متاثرہ افراد میں کسی بھی صحیح روحانی خیال یا کھلے اور آزاد خیال کے خلاف غصہ اور دشمنی پیدا ہوتی ہے، یہ تنہائی خدا کے قوانین کے

خلاف بغاوت کا باعث بنتی ہے، جو جسمانی، ذہنی اور جسمانی صحت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ تمام پس منظر کے لوگوں کے لئے محبت اور احترام

روحانی اصولوں کو ابھارنا

چونکہ جسمانی بیماریاں ٹھوس، تکلیف دہ اور ناخوشگوار ہوتی ہیں، وہ ہمیں فعال طور پر ان کے خلاف مزاحمت کرنے کی ترغیب دیتی ہیں، جس کی وجہ سے ہم ان پر مختلف علاج کے طریقوں سے قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں، جس میں ورزش اور صحت مند غذائیت سے لے کر مختلف ادویات اور ادویات شامل ہیں، تاہم، نفسیاتی بیماریاں، تمام انسانی درد اور خوف کی جڑ ہونے کے باوجود، نہ روکی جاتی ہیں اور نہ ہی ان کا علاج کرنے کی اجازت ہے اور ہمیں مناسب طریقے سے علاج کی اجازت ہے۔ زندگی

معلمین، جسمانی تعلیم کے اساتذہ، مبلغین، مصلحین، معالجین اور قانون ساز اس وقت ترقی کو آگے بڑھا سکتے ہیں جب وہ سب سے پہلے خود سے سیکھیں گے، اور پھر دوسروں کو انسانی فطرت کو متوازن اور ہم آہنگی سے پروان چڑھانے کے صحیح طریقے سکھائیں گے، زندگی کے قوانین اور ایک صحت مند وجود کے اصولوں کے مطابق، یہی وہ ثقافت ہے جس کی صحیح معنوں میں ضرورت ہے کہ ہر انسان کو دنیا میں موثر تعلیم دی جائے۔

تعلیمی ادارے ان اصولوں اور مختلف مذہبی عقائد کے درمیان سمجھی جانے والی الجھن کی وجہ سے سرکاری اسکولوں میں روحانی بنیادی تعلیم دینا ناممکن سمجھتے ہیں تاہم، اگر یہ ادارے امن، محبت، خدمت، ایمان، کھلے ذہن اور دوسروں کی قبولیت کے آفاقی اصولوں پر توجہ مرکوز کریں- جو کہ روحانی استحکام کو مضبوطی سے قائم کر رہے ہیں- اور ان اصولوں کو عملی طور پر عملی بنیادوں پر استوار کرتے ہیں۔ بچوں کے ذہنوں اور روحوں سے، اس فرضی اور تصوراتی مشکل کا کوئی معقول اور قابل قبول حل تلاش کیا جا سکتا ہے، اس مسئلے کو محض اس سے منسلک ظاہری مشکلات کی وجہ سے نظر انداز کرنا ایک سنگین غلطی ہے۔

زیادہ تر کالج گریجویٹس کتابوں کے مواد سے اتنا بھاری اور پھولے ہوئے سر کے ساتھ یونیورسٹی چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ بمشکل زندگی کی راہوں پر چل پاتے ہیں، کیونکہ ان کی قوتِ ارادی اور ضبطِ نفس کو نظر انداز اور بے جا استعمال کرتے ہوئے تقریباً مفلوج کر دیا گیا ہے، اس لیے آپ دیکھتے ہیں کہ وہ لاپرواہی اور بگڑتے ہوئے، بے راہ روی اور ناجائز شادیوں کے بعد بے راہ روی کے اتھاہ گڑھے میں دوڑتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کیریئر کیونکہ انہوں نے یہ نہیں سیکھا ہے کہ اپنی علمی طور پر معزز عقل کے تیز چاقو

کو کس طرح چلانا ہے، نتیجے کے طور پر، وہ خود کو کاٹ لیتے ہیں اور خود کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ بہت سے نوجوان ایسی سرگرمیوں میں مشغول نظر آتے ہیں جو بالآخر انہیں نقصان اور تکلیف پہنچاتے ہیں کچھ چوری اور دیگر غلط کاموں کا سہارا لیتے ہیں، یہاں تک کہ مجرمانہ کارروائیاں، بغیر کسی روک ٹوک کے، جو معاشرے میں برائی کے پھیلاؤ کو روکنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ کچھ لوگوں کے گمراہ کن رویے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، ہر ضمیر اور سچے ایمان والے کو دوسروں کے لیے ایک اچھی مثال بننا چاہیے، اسکول کی عزت، عزت اور احترام کے معاملے میں کالج، یونیورسٹیاں اور سماجی ادارے جرائم کو کم کرنے کے لیے اس کے بنیادی اسباب کو حل کرنے کے لیے خاطر خواہ سائنسی طریقے فراہم نہیں کرتے، جو بنیادی طور پر ذہن میں پائے جاتے ہیں۔

خوشگوار اور کامیاب زندگی گزارنے کے فن کو سکھانے، اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے خصوصی اسکول بھی قائم کیے جائیں۔

ایسے اسکول باغات اور پارکوں کی طرح ہوں گے جہاں نوجوان ذہن پروان چڑھتے اور پھلتے پھولتے ہیں، ماہرین تعلیم کو احتیاط سے منتخب کیا جانا چاہیے اور والدین اور کمیونٹی کے تعاون کو یقینی بنانا چاہیے، یہ اسکول افراد کو زیادہ مؤثر طریقے سے تشکیل دینے میں مدد کریں گے، یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ابتدائی مراحل میں انسان کی روحانی پرورش اس کی صحت اور بعد میں بڑھنے کی صلاحیت کا تعین کرتی ہے۔

جدید مدارس میں جو ذہنی اور جسمانی تربیت کے طریقے استعمال کیے جاتے ہیں وہ بلاشبہ فائدہ مند ہیں لیکن ان میں روحانی بنیاد کا فقدان ہے۔ نیک کردار کی نشوونما کے بغیر ترقی ادھوری رہے گی۔

جسمانی، ذہنی اور روحانی نشوونما کے علوم ایسے نوجوانوں کو پڑھائے جائیں جن کے ذہن ابھی تک نرم اور لچکدار ہیں اور جن کی طاقتیں ابھی تک مخصوص طریقوں سے نہیں چلی ہیں۔

جامع تربیت کے بعد، ان اسکولوں کے طلباء کو مسلسل عکاسی کے امتحانات سے گزرنا چاہیے، اور حاصل کردہ سرٹیفکیٹ اچھی صحت، اچھی شہرت، تاثیر، مادی اور روحانی دولت، خوشی، کامیابی اور خود اعتمادی کے حامل ہوں گے۔

اس دنیاوی سفر کے اختتام پر آخری امتحان کے نتائج کا تعین زندگی بھر کے ذیلی امتحانات کے دوران حاصل کردہ ذہنی اور روحانی کامیابیوں اور سرٹیفکیٹس کے مجموعی مجموعے کے مطابق کیا جائے گا۔

اس فائنل، سب سے بڑے امتحان میں سبقت حاصل کرنے والوں کو خود کفالت کا ایک مقدس سرٹیفکیٹ اور ایک آزاد، پاکیزہ اور خوش ضمیر ملے گا۔

اور روح کے صفحے پر ہمیشہ کے لیے برکتیں لکھی ہوئی ہیں۔
اس نایاب انعام کو کیڑے نہیں چھیڑیں گے۔
اور چوروں کے ہاتھ اس تک نہیں پہنچیں گے۔
یا وقت اسے مٹا دے گا۔
یہ پاسپورٹ کے طور پر کام کرے گا۔
حق پرست گروپ میں اعزازی رکنیت کے لیے

خوشی کہاں ہے؟

خُدا، اپنی مکمل رحمت میں، ہمیں اپنی خوشی اور الہام عطا کرتا ہے۔

اور یہ ہمیں حقیقی زندگی دیتا ہے۔
سچی حکمت
اور حقیقی خوشی

حقیقی تفہیم ہماری زندگی کے تمام متنوع تجربات کے ذریعے آتی ہے۔

لیکن خدا کی شان صرف اس روحانی سکون میں ظاہر ہوتی ہے جب روح کو محسوس ہوتا ہے اور دماغ کی اس کے ساتھ ہم آہنگی کی بھرپور کوشش ہوتی ہے، وہاں ہم سچائی کے ساتھ آمنے سامنے کھڑے ہوتے ہیں، وہم ناقابل یقین حد تک طاقتور ہوتا ہے، اور بہت کم لوگ بیرونی ماحول کے اثر سے بچ سکتے ہیں پھول، صحیفے، ہمارے ضمیر، اور ان تمام خوبصورت چیزوں کے ذریعے جو زندگی کو جینے کے قابل بناتے ہیں۔

ہم جتنی زیادہ بیرونی چیزوں پر توجہ مرکوز کریں گے، اتنا ہی کم ہم اندرونی جلال کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ اور جتنا ہم باطن کا رخ کرتے ہیں، اتنی ہی کم بیرونی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ ایک مستقل مساوات ہے لیکن زیادہ تر لوگ دنیاوی صحبت، جس معاشرے میں وہ رہتے ہیں، اور غیر صحت بخش عادات کے اثر سے اس سچائی کو نہیں سمجھتے، معاشرہ انسان کو سطحی معاملات میں غرق اور مشغول رکھتا ہے، اسے گہری سچائیوں پر غور کرنے سے روکتا ہے۔

یہاں تک کہ روحانی مقامات پر بھی کچھ لوگ ان کے بابرکت ماحول سے مستفید ہونے کی حقیقی خواہش کے بغیر جاتے ہیں، لہٰذا ان دوروں سے انہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا

جو کوئی خدا کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اسے ہر جگہ پائے گا انسانی عادات تباہ کن، شکاری اور حیوان ہیں۔ وہ تباہ، برباد، اور فنا کر دیتے ہیں یہ انسانیت کے لیے سیکھنے کا وقت ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے اس پر خوش اور مطمئن رہنا ہے، ہمیں اس سے زیادہ کسی چیز کی خواہش نہیں کرنی چاہیے جو ہمارے پاس آتا ہے خدا سخی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے اور وہ وقت پر مہیا کرتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں بغیر کسی کوشش کے خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے ہرگز نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنے حصے کی پوری صلاحیت کے مطابق کام کرنا چاہئے اور باقی خدا پر چھوڑ دینا چاہئے جو ہمیں اس چیز سے محروم نہیں کرے گا جس کی ہمیں ضرورت ہے اور اس کے مستحق ہیں۔

ہمیشہ کے لیے خوش رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم خدا کی موجودگی کو محسوس کریں ہماری اعلیٰ ترین خواہش خدا کو جاننا اور اس کے ساتھ رہنے کا عزم کرنا چاہئے خدا کو ہمارے خیالات اور احساسات میں سب سے پہلے ہونا چاہئے اور ہمیں اسے اپنی زندگی میں سب سے مضبوط اور مضبوط ترین ستون سمجھنا چاہئے۔

(پس اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ کر اس کی پناہ مانگو)

کیونکہ اگر باقی تمام ستون آپ کو ناکام بناتے ہیں تو وہ ستون ہے۔

میں سمجھ گیا ہوں کہ زندگی کا واحد مقصد خدا کو جاننا ہے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو شاید اس بات پر قائل نہ ہوں کہ خدا کو پانا زندگی کا آخری مقصد ہے لیکن کوئی بھی اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ زندگی کا مقصد خوشی کی تلاش ہے اور میں پورے یقین اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ خدا ہی سب سے بڑی خوشی ہے وہ سراپا نعمت ہے وہ مطلق ہے، آفاقی محبتوں کو وہ نقصان پہنچاتا ہے جو اس خوشی میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ اس کے ساتھ تو ہم اس کامل خوشی کو حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ ہمیں یہ کوئی اور نہیں دے سکتا ہمیں اسے اپنے اندر مسلسل بڑھانا اور پروان

چڑھانا چاہیے، قدرت کی قوتیں لوگوں کو دنیاوی لذتیں دینے کے لیے انتھک کوشش کرتی ہیں، لیکن اس طرح کی عارضی لذتیں آخر کار پشیمانی، تلخی اور پچھتاوے کا باعث بنتی ہیں، یہاں تک کہ خوش قسمت ترین شخص بھی، جس کے پاس سب کچھ نظر آتا ہے، وہ ان چیزوں سے مطمئن نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ان چیزوں سے مطمئن نہیں ہوتا، ان کی حقیقی پیاس بجھائیں یا ان کی روحانی بھوک کو پورا کریں۔

مادی اثاثے امن اور عارضی اطمینان کا صرف ایک غلط احساس پیش کرتے ہیں پوری دنیا انتشار اور افراتفری میں پھنسی ہوئی ہے، خود غرضی اور لالچی خواہشات کی وجہ سے جو جنگ کو جنم دیتی ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں جنگ پیدا کرتا ہے۔

زندگی کی جنگ میں حقیقی ہیرو وہی ہے جو اپنے آپ کو فتح کر کے اپنی خواہشات پر قابو پا لے پیسے، شہرت، ہوس اور ہر وہ چیز جو اس اصول سے متصادم ہو ہمارے سکون اور خوشی کے لیے نقصان دہ ہے اگر لوگ ہمیشہ زندگی کی حقیقی قدروں کے حوالے سے سوچنا سیکھ لیں تو وہ وہ خوشی حاصل کر لیں گے جس کی وہ تلاش کر رہے ہیں لیکن وہ اپنے مقصد سے بھٹک گئے اور خواہشات سے بہہ گئے کہ مجھے زمین کی دھاروں سے کوئی راستہ نہیں ملا، میں نے اپنے لیے انتخاب کیا ہے اور اس کی پیروی کی ہے۔

میں خدا کی دی ہوئی طاقت سے ہزاروں لوگوں کو مسحور کر سکتا ہوں، لیکن وہ راستہ میرے لیے نقصان دہ ثابت ہو گا، میں ہزاروں کو مسحور کرنا اور ان کے ذہنوں کو مسحور کرنا نہیں چاہتا، میں صرف مخلص شاگردوں کو خدا میں ثابت قدم دیکھنا چاہتا ہوں، جو خدا سے محبت کرتے ہیں وہ ان خیالات سے لطف اندوز ہوں گے، اور جن کا جوش جاری ہے وہ ان تعلیمات کے ذریعے خدا کی نعمتوں اور موجودگی کو محسوس کریں گے۔

انسان کے لیے خدا کو دھوکہ دینا ناممکن ہے، کیونکہ وہ ہمیشہ موجود ہے، یہ جانتا ہے کہ ان کے دماغ میں کیا ہے اور وہ کیا چاہتے ہیں جب وہ دنیا کو ترک کر کے روحانی ہم آہنگی کی آرزو کرتے ہیں تو خدا ان کے پاس آتا ہے جب یہ خواہش اس کے چاہنے والے کے دل میں جڑ پکڑتی ہے، خدا اس دل میں آتا ہے اور اسے بھلائی اور برکت سے بھر دیتا ہے کہ خدا کے ساتھ ہم

آہنگی اور ہم آہنگی حاصل کرنے کے لئے صرف وہی چیز ہے جو اس کی رضامندی کے حصول کے لیے ضروری ہے۔ ابدی عہد اور ایک اٹوٹ عہد (جو خدا کے عہد کو برقرار رکھتے ہیں اور اسے نہیں توڑتے)

ہر کوئی دوسروں سے زیادہ دولت کی خواہش رکھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اسے حاصل کر لیتے ہیں، وہ مطمئن رہتے ہیں، یہ جان کر کہ کوئی اور امیر ہے لوگ خود ساختہ مصائب کی دلدل میں رہتے ہیں، اپنی خواہشات کی وجہ سے ہمیں اس پر راضی رہنا چاہیے جو ہمارے پاس ہے مادی مال خوشی نہیں لاتا؛ بلکہ، وہ اکثر پریشانیوں، پریشانیوں اور خدشات کو بڑھا دیتے ہیں۔

خدا کا راستہ سب سے آسان اور آسان راستہ ہے، لیکن بہت سے مذہبی رسومات اور رسموں کے باوجود بہت کم لوگ اس پر چلتے ہیں بہتر ہے کہ اپنے دلوں کو خدا کی طرف موڑیں اور اس سے مانگیں جو ہمارے لئے سب سے بہتر اور پائیدار ہے، حقیقت میں، خدا ہمارا انتظار کر رہا ہے کیونکہ وہ ہمیں برائی اور خطرے سے دور رکھنا چاہتا ہے وہ ہمیں اپنے دلوں اور دماغوں میں چاہتا ہے کیونکہ اس سستی چیزوں سے ہم اس دنیا کی گہرائیوں کو محسوس نہیں کر سکتے یا انسان کے اندر کی سستی چیزوں کو محسوس نہیں کر سکتے۔ خدا ہمیشہ ہم سے بات کرتا ہے، لیکن اس کی آواز بہت کم سنتے ہیں وہ خاموش آواز اکثر شور مچانے والے خیالات اور خواہشات کے شور سے ڈوب جاتی ہے لیکن جب خیالات تھم جاتے ہیں اور خواہشیں پرسکون ہوتی ہیں تو ہم خدا کی آواز کو صاف سنتے ہیں، اگرچہ وہ خاموش اور بے ہوش ہی کیوں نہ ہو، حقیقت میں، خدا انسانیت کی مدد کے لیے سب کچھ کرتا ہے، دروازے کھولتا ہے اور روشن کرتا ہے، لیکن ہم اس راستے کو دیکھیں جہاں ہم قدم اٹھائیں یا ہم قدم اٹھا سکیں۔ زیادہ تر لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

میں نہیں چاہتا کہ لوگ یہ سوچیں کہ وہ صرف دوسروں کی باتیں سن کر یا کتابیں پڑھ کر علم حاصل کر سکتے ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ جو پڑھتے اور سنتے ہیں اس پر عمل کریں، عبادت گاہوں میں جانا گھر میں رہنے اور فضول باتیں سننے سے بہتر ہے، لیکن عبادت گاہوں میں بھی اللہ کی موجودگی کو اپنے دل میں محسوس کرنا چاہیے اور یہ جاننا چاہیے کہ جذباتی

اشتعال اور عقلی تجزیے ہمیں علم حاصل کرنے کا سال نہیں دے سکتے۔

جب ہم اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دیں گے اور نفسانی خواہشات کو خیرباد کہہ دیں گے، اور جب ہمیں یقین ہو جائے گا کہ خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے، ہماری روحوں میں بستا ہے اور ہمیں اچھے اور عمدہ خیالات اور احساسات سے متاثر کرتا ہے، تو ہم خوشی اور آزادی کے مالک ہوں گے، اور ہم روح کے افق پر حکمت کے طلوع ہونے کا مشاہدہ کریں گے۔

تصور کریں! اب سے کئی دہائیوں بعد ہمارا وجود ایک خواب ہی رہے گا اور اب جو کچھ ہم کریں گے وہ اس خواب کا حصہ بن جائیں گے حتیٰ کہ انسانیت کی عظیم ترین ہستیاں بھی انسانی شعور کے محض مجسمے بن جائیں گی لیکن وہ عظیم ہستیوں نے اپنا حتمی مقصد حاصل کر لیا کیونکہ وہ اعلیٰ ترین سطح پر پہنچ گئے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس سے پوری طرح باخبر اور باشعور روح میں زندہ رہتے ہیں، کیونکہ وہ الہی سوچ کے ذریعے ان کو نقصان پہنچانے کے لیے تینوں سوچوں کے ساتھ متحد ہیں۔ تعلیمات ناگزیر طور پر ان کی موجودگی کو محسوس کریں گی، ان کی برکات حاصل کریں گی، اور یہ جان لیں گی کہ وہ واقعی ان کے ساتھ ہم آہنگی میں ہیں۔

زندگی ایک عظیم خواب ہے پھر بھی جب آپ اپنے جسم کو دیکھتے ہیں اور اسے زندگی کے ساتھ متحرک دیکھتے ہیں تو آپ کو اس خواب کی حقیقت کا پورا یقین ہو جاتا ہے آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو خوش رہنے کے لیے یہ یا وہ چیز ضرور حاصل کرنی چاہیے لیکن چاہے آپ کتنی ہی خواہشات پوری کریں، آپ کو ان کے ذریعے خوشی نہیں ملے گی، جتنا زیادہ حاصل کریں، خواہشات کو فلٹر کیا جائے، اور اگر زندگی میں سکون، سکون اور اطمینان کی خواہش ہو تو زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے۔

صحیفہ کہتے ہیں کہ جس کی خواہشات ہمیشہ باطن کی طرف بہتی رہتی ہیں وہ اعلیٰ باطنی سکون کا حامل ہوتا ہے اس میں وہ سمندر کی مانند ہے جو نہ کبھی بدلتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے بلکہ پانی سے بھرا رہتا ہے جو اس میں مسلسل بہتا رہتا ہے لیکن جو شخص اپنے سکون کے حوض میں خواہشات کے

سوراخ بنا کر اس اہم پانی کو سکون بخشتا ہے اور وہ روح کو سکون بخشتا ہے اور اسے کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا ہے۔

ہمیں ان لوگوں سے رہنمائی کی ضرورت ہے جو خدا کو جانتے ہیں، جو اس کے ساتھ بات چیت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور شعوری طور پر اس کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں، انبیاء نے ہم سے کہا ہے کہ ہم خدا کو اندرونی سکون میں تلاش کریں، روح کی تنہائی میں جہاں وفادار روح اور اعلیٰ روحانی خوشی رہتی ہے، ہندوستان کے روشن خیال اساتذہ بھی ان خیالات کی تائید کرتے ہیں اور گہرے مراقبہ کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔

وجود میں موجود ہر چیز ایک لہر کی طرح کی کمپن ہے جس کی ہدایت خدا کے دماغ سے ہوتی ہے یہ ذہین کمپن روح القدس، یا وفادار روح ہے، جس کے ساتھ کوئی دعا اور مراقبہ کے ذریعہ بات چیت کرسکتا ہے۔

آپ کی روح کی خاموشی اور آپ کے مرکوز دماغ کے گرو میں، مطلق اور لامحدود کے ساتھ محبت کا رشتہ لامتناہی ہے لیکن خدا کو تلاش کرنا مشکل ہے اگر ہم پیسے کے پیچھے لگیں تو پہلے ہمیں خدا کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنانا ہوگا، اور پھر ہمیں اس زندگی میں ہر چیز کی ضرورت ہوگی جو خدا کو اپنے دل میں مستقل جگہ بناتا ہے، خدا اسے زمین کی فراوانی اور کھلی نعمتوں سے پہلے عطا فرمائے گا۔ جہاں حکمت کے سورج چمکتے ہیں، ان کے راستوں کو روشن کرتے ہیں اور اپنے ارد گرد کے اندھیروں کو دور کرتے ہیں، خدا ابدی عاشق ہے، اور نوع انسان کے لیے کوئی خوشی نہیں ہے سوائے اس کے جب وہ خدا سے اس طرح محبت کریں جیسا کہ وہ محبت کرتے ہیں — کم از کم — اپنے عزیز ترین عزیزوں سے، کیونکہ خدا کے بغیر، ہم محبت کے جوہر کو نہیں جان سکتے اور نہ ہی اس کی مٹھاس کو چکھ سکتے ہیں۔

ہمیں اپنی مرضی کو بروئے کار لانا سیکھنا چاہیے اور اپنے دماغ کو اپنے دلوں کے ساتھ اللہ کی تلاش میں مرکوز کرنا چاہیے، انسانی اعمال خواہشات پر منحصر ہوتے ہیں، اور یہ عادتیں ہمیں مسلسل وہ کام کرنے پر مجبور کرتی ہیں جو ہم نہیں کرنا چاہتے، درحقیقت انسان اپنا ہی دشمن ہے، اس سے بے خبر وہ خاموش بیٹھنا نہیں جانتا، اور نہ ہی وہ خدا کے لیے وقت لگاتا ہے، پھر بھی وہ خوشی کا خواہاں ہوتا ہے اور اس

کہ بغیر پروہت کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ محض کتابیں پڑھنے، وعظ سننے یا نیک اعمال کرنے سے یہ سب بلاشبہ فائدہ مند ہیں لیکن یہ ناکافی ہیں خدا تک پہنچنے کے لیے باریک بینی اور گہری غور و فکر کی ضرورت ہے۔

ہمیں سب سے پہلے خدا کی رضا حاصل کرنی چاہئے ہم سب کو خوش نہیں کر سکتے، کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ کسی کو ناراض نہ کروں میں جو کچھ کر سکتا ہوں وہ کرتا ہوں، اور میں صرف اتنا کر سکتا ہوں کہ خدا کو راضی کرنا ہے، میں اپنے ہاتھ اس کے حضور عاجزی سے دعا کرنے کے لئے استعمال کرتا ہوں، اپنے پاؤں اسے ہر جگہ تلاش کرنے کے لئے استعمال کرتا ہوں، اور میرا دماغ اس کے بارے میں سوچنے اور اس کے عجائبات پر غور کرنے کے لئے خدا کو سب سے پہلے جگہ پر قبضہ کرنا چاہئے، تاکہ ہم اپنے دلوں میں نرمی کو سمجھیں، تاکہ ہم اس کی محبت کو سمجھ سکیں، ہمدردی، اور حکمت یہ، اور کچھ نہیں، وہ ہے جس کی گواہی دینے اور آپ سے بات کرنے آیا ہوں۔

غور و فکر کے ساتھ ساتھ اچھی صحبت بھی رکھنی چاہیے ہمیں لوگوں کا پیچھا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ کے پیچھے اگر ان خیالات میں فائدہ محسوس ہو تو اسے اللہ کی نعمت سمجھیں کیونکہ سارا سہرا اسی کا ہے تاکہ وہ ان میں وہی پائیں جو آپ کو ملے (اور اپنے رب کی مہربانی کی بات کریں) اور ہر روز اپنی استطاعت کے مطابق کسی کی مدد کرنا نہ بھولیں، جب تک میرے پاس پیسے نہیں ہوں گے، میرے پاس پیسے ہوں گے۔ اور ہمیشہ بہنے والا ذریعہ خدا ہے۔

آخر میں، ہمیں خدا کو جاننا چاہیے جیسا کہ عظیم لوگوں نے کیا یہ غور و فکر اور ذاتی کوشش سے ممکن ہے۔

ایک بار، میں اپنے عظیم استاد سری یکتیشور کے بارے میں سوچ رہا تھا، جن کا انتقال ہونے سے چند سال قبل مجھے ان کی شدید خواہش محسوس ہوئی اور وہ اس بات کا غمزدہ تھا کہ وہ میرے ساتھ نہیں تھے کہ وہ ہجرت کی خوبصورتی اور ماحول سے لطف اندوز ہوں، اچانک وہ آسمان سے مجھ پر نمودار ہوئے اور کہا، "کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم ہی اس خوبصورت جگہ سے لطف اندوز ہو رہے ہو؟"

خدا کے ساتھ ملاپ کے متلاشی کو روزانہ مراقبہ اور اس سے محبت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس محبت کو سب

تک پھیلانا چاہئے۔ تنازعات کو ٹالنے کا یہی واحد طریقہ ہے۔ روحانی تعاون ضروری ہے۔ حقیقی روحانیت کے بغیر کوئی انفرادی یا عالمگیر خوشی نہیں ہے۔ مقدس ہم آہنگی ہی تمام جسمانی، مالی، ازدواجی، اخلاقی اور روحانی مسائل کا واحد حل ہے۔

خوشی خدا کے قریب محسوس کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ انسانیت خود کو جہالت کی سلاخوں کے پیچھے قید کر چکی ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ اس ذلت آمیز قید سے آزاد ہو جائے۔ ذہن کو ہمیشہ خدا کی طرف متوجہ رکھنا چاہیے۔ چاہے حالات کچھ بھی ہوں تب آپ کو بہت سکون اور خوشی ملے گی۔

جو لوگ اللہ کے لیے تڑپتے ہیں اور اپنے وجود کو اس کے لیے وقف کرتے ہیں، ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو روشن کرتے ہیں، اور مسلسل اللہ کو یاد کرتے ہیں، وہ دنیا میں خوش نصیب اور آخرت کی نعمتوں کے فاتح ہیں۔

السلام علیکم

پردہ اٹھ کر صاف ہو جائے گا۔

ہم میں سے ہر ایک خدا کی صورت میں بنایا گیا ہے۔ ہم نے اس کی الہی روح سے نکلا ہے، اور اس کا جوہر ہمارے اندر اس کی تمام پاکیزگی، جلال، اور شاندار نعمتوں کے ساتھ رہتا ہے، یہ مقدس میراث ایک ناقابل تسخیر قلعہ ہے، ایک شخص کے لیے اپنے آپ کو گناہ گار قرارِ دینا، اپنے آپ کو گنہگار قرار دینا، ان سب کے لیے سب سے بڑا مجرمانہ عمل ہے۔ خود کو بے بسی، مایوسی، اور اٹھنے اور اوپر اٹھنے کی عاجزی کا شکار یہ سچ ہے کہ کوئی شخص فطری اور الہٰی قوانین کے خلاف کام کا ارتکاب کر سکتا ہے، لیکن اسے فوراً راستہ بدلنا چاہیے اور صحیح راستے کی طرف مڑنا چاہیے، ان کی پاک فطرت میں، انسان ایک مقدس ہیکل ہے، اور الہی روح اس کے اندر بسیرا کرتی ہے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ خُدا ہم سے خالص اور غیر مشروط محبت کرتا ہے لیکن چونکہ اُس نے ہمیں اُس کے قریب آنے یا اُس سے منہ موڑنے کا مطلق اختیار دیا ہے، اِس لیے وہ ہمارے پاس آنے سے پہلے اُس کی محبت کے لیے اپنی خواہش کا اظہار کرنے کا انتظار کرتا ہے۔

ایک بار میں نے مراقبے کے دوران اس کی سرگوشی کی آواز سنی:
"آپ کہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ نہیں ہوں، لیکن آپ نے اندر نہیں دیکھا، میں آپ کو ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑتا، روح کے مندر میں داخل ہوں اور آپ مجھے دیکھیں گے کیونکہ میں آپ کو قبول کرنے اور آپ کو الہی محبت کے سلام کے ساتھ سلام کرنے کے لیے ہمیشہ حاضر ہوں"۔
روحانی راہ پر گہرا اخلاص ضروری ہے۔ پاکیزگی اور سچائی میں روح کی سحر پھوٹتی ہے۔

ہماری انسانی عقل خدا کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم اس کے قریب آنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم اسے وہی خالص محبت دے جو وہ ہمیں دیتا ہے۔
ہر ایک کو آخرکار نجات مل جائے گی، لیکن جو لوگ راستے میں ڈگمگاتے ہیں وہ بے حسی کی کھائی میں گر جاتے ہیں، بے حسی ہمیں اس وقت خدا کو تلاش کرنے کی اہم اہمیت کو سمجھنے سے روکتی ہے، اسی لمحے ہمارا عظیم سیارہ زمین، خلا میں تیرتا ہے، اور ہماری انسانی شناخت، ہمیں یہ نہیں دیا گیا تھا کہ چند سال یہاں گزاریں اور پھر اپنے وجود کی عکاسی کیے بغیر غائب ہو جائیں، بلکہ ہم اپنے وجود کی گہرائیوں کو سمجھنے کے لیے زندہ ہیں۔ زندگی کے مقصد کو سمجھنا احمقانہ، احمقانہ اور وقت کا ضیاع ہے، زندگی کے اسرار ہمیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں، اور خدا نے ہمیں ان کا حل تلاش کرنے کی ذہانت سے نوازا ہے۔
پائیدار محبت کی تلاش میں، میں نے محسوس کیا کہ خدا نے مجھ سے ہر طرح سے محبت کی جس کا تصور بھی کیا جا سکتا ہے، اس نے مجھے ایک ماں، باپ اور ایک دوست کے طور پر پیار کیا۔
میں نے اس ازلی دوست کو تمام دوستوں سے پرے تلاش کیا
اور اس عظیم عاشق کے بارے میں جس کے بارے میں میں اب ہر طرح کے اور محبت بھرے چہرے پر چمکتا ہوا دیکھ رہا ہوں اس الہی دوست نے مجھے کبھی مایوس نہیں کیا اور نہ ہی اس نے مجھے کبھی مایوس کیا ہے۔
خدا ہر چیز کے پیچھے ہے۔ ہمیں اپنے والدین کی عزت کرنی چاہئے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے، لیکن ہمیں خدا سے اپنے تمام دلوں اور جانوں سے پیار کرنا چاہئے، ہمیں مزید وقت ضائع کئے بغیر اس کے ساتھ ایک اہم تعلق کی اہمیت کو پہچاننا چاہئے۔

جب ہم سوتے ہیں تو معلوم نہیں ہوتا کہ ہم جاگیں گے یا نہیں ہم ایک ایک کر کے اس زمین کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن یہ سوچ فکر کا باعث نہیں بننی چاہیے جب ہم مرتے ہیں تو ہمیں زمین پر دوبارہ جنم لینے کے لیے بلایا جاتا ہے، وہیں سے نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں جہاں سے ہم نے اس میں چھوڑا تھا۔

میں زندگی کو سمندر کی سطح پر لہروں کی تشکیل اور تحلیل کے طور پر دیکھتا ہوں، انسانی لہر اپنی پیدائش کے وقت آسمانی سمندر کی سطح سے اٹھتی ہے، اور موت کے وقت یہ خدا کے دل میں ٹھہرتی ہے، میں نے اس سچائی کو سمجھ لیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ میں جسم کی موت کے باوجود حقیقی معنوں میں کبھی نہیں مرتا، اس لیے کہ میں ایک روح کے ساتھ الہی کے سمندر میں آرام کر رہا ہوں، میں ایک روح میں موجود ہوں یا روح کے ساتھ۔ دنیا میں سب سے زیادہ خوشی نہیں مل سکتی اسی وقت ہمیں مقصد کی تلاش میں جنگل میں بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم روزمرہ کی زندگی کے اس جنگل میں خدا کو پا سکتے ہیں خاموشی کے غار کی گہرائیوں میں

انسانوں سے بہت سی غلطیاں ہوسکتی ہیں لیکن وہ خدائی روح کی تصویر میں ڈھلے ہوئے ہیں خدا نے دنیاوی لذتوں کی اس خیالی دنیا کو صرف ایک مقصد کے لئے بنایا ہے: تاکہ انسانیت کو یہ احساس ہو کہ یہ محض ایک کائناتی ڈرامہ ہے، وہم کو ترک کر کے صرف خدا سے محبت کرنا ہی حقیقت ہے، اور یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا نے ہمیں صرف ایک ہی خاندان سے محبت کرنے کے لئے کیوں پیدا کیا ہے؟ یہ واقعات ہمیں یہ احساس دلانے کے لیے پیش آتے ہیں کہ یہ خدا ہی ہے جو واقعی ہم سے محبت کرتا ہے، ان تمام لوگوں سے بڑھ کر جن سے ہم محبت کرتے ہیں۔

زندگی چلتی پھرتی تصویروں کا ایک سلسلہ ہے، لیکن اس سچائی کو سمجھنا مشکل ہے کیونکہ وہم حقیقی لگتا ہے اور حقیقتیں وہم کی طرح لگتی ہیں ہر رات جب ہم سوتے ہیں تو دنیا ہمارے شعور سے دھندلا جاتی ہے، شاید اس لیے ہم سمجھ سکیں کہ کائنات حقیقی نہیں ہے۔

نیند کا یہ سبق ہمیں خوفزدہ کرنے کے لیے نہیں، بلکہ ہمیں خدا کی سچائی کی تڑپ دلانے کے لیے آتا ہے، روح کو اللہ اور اس کی محبت کے سوا کوئی چیز مطمئن نہیں کر سکتی، روح خدا بے مثال سچائی ہے، اس میں کوئی چیز غیر حقیقی نہیں ہے، اور جو حقیقت ہے وہ غیر حقیقی نہیں ہو سکتی، عقلمند اس روشن حقیقت کو سمجھتے ہیں۔

ہماری زندگی کے کئی سال گزر چکے ہیں اور صرف سال، ہفتے، دن اور گھنٹے باقی ہیں ان چیزوں پر وقت کیوں ضائع کیا جائے جو فائدہ مند نہیں ہیں؟ ہمیں دن رات خدا سے جڑنے کی تمنا کرنی چاہئے اور اس

خواہش میں پوری طرح مخلص ہونا چاہئے اس سے پہلے کہ زندگی کا مقررہ وقت ختم ہو جائے اور ہم اس زمین کو بغیر کسی قابل ذکر کام کے چھوڑ دیں۔

اسی لمحے، میں نے خدا کی عظیم روشنی کو تمام مخلوقات کو لپیٹے ہوئے دیکھا، کیا زبردست خوشی! کتنی عجیب روشنی ہے!

میرے خدا، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی موجودگی کو محسوس کرنے کی ان وافر نعمتوں کے لیے آپ کے سامنے جھکتا ہوں۔

اسی طرح سب پر رحمتیں نازل ہوں، تاکہ ہم یہ جان لیں کہ آپ ہی کائنات کی آخری سچائی ہیں اور آپ ہی ہمارا آخری ہدف ہیں، جس سے بڑھ کر کوئی اور مقصد نہیں۔

ہمیں اس سے محبت کرنی چاہیے اور اپنی زندگی کے ہر لمحے میں اس سے بات کرنی چاہیے - کام پر اور آرام پر، حرکت اور خاموشی میں - گہری دعاؤں اور جلتی آرزو کے ساتھ تب ہم وہم کا پردہ اٹھتے ہوئے دیکھیں گے اور خدا ہماری زندگی کے ہر لمحے میں ہمارے ساتھ ہے۔ جو اس کے ساتھ غور و فکر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہم آہنگی کرتے ہیں وہ اسے پھولوں کی خوبصورتی، شرافت، خوبصورتی اور خوبصورت خوابوں میں دیکھتے ہیں۔ وہ گھنے پردوں کے پیچھے سے نکل کر ہر مخلص متلاشی سے کہے گا:

"ہم ایک طویل عرصے سے الگ ہیں کیونکہ میں چاہتا تھا کہ آپ مجھے اپنی مرضی سے اپنی محبت دیں میں نے آپ کو اپنی شکل میں پیدا کیا، اور میں اس وقت تک انتظار کرتا رہا جب تک کہ آپ اپنی آزادی کا استعمال نہ کریں اور مجھے اپنی مرضی سے اپنی محبت نہ دیں۔"

ہمیں خدا سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں اپنی الہی محبت کا ابدی اور پائیدار تحفہ عطا کرے لیکن اس محبت کرنے والے خدا کو بغیر کوشش کے کون پا سکتا ہے؟ اگر آپ 25 فیصد کوشش کرتے ہیں تو باقی خدا اور آپ کے روحانی رہنما پر منحصر ہے۔ میں اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا، کیونکہ سارا سہرا خدا کا ہے، تمام بھلائیوں اور فضل کا سرچشمہ اس کا فضل آپ کے ساتھ رہے، اس کی آگاہی آپ کے ساتھ رہے، اور آپ اپنے اندر اور اپنے اردگرد اس کی موجودگی کا ادراک کر سکیں۔

خدا ہمیں فوری طور پر جواب نہیں دیتا کیونکہ ہم یہ ظاہر کرنے میں ہچکچاتے ہیں کہ ہم اس سے کتنا چاہتے ہیں ہمیں اس کے پاس جانے سے نہیں گھبرانا چاہئے، بلکہ اسے اپنا، اپنا محبوب سمجھنا چاہئے، اور اپنے خیالات، اعمال، دل اور دماغ کے ساتھ اسے مسلسل تلاش کرنا چاہئے، اور ہم اسے اس وجود میں سلامتی اور امن کی سب سے بڑی پناہ گاہ پائیں گے۔

اے رب، میں آپ کو یہ نیک روحوں کا گلدستہ پیش کرتا ہوں، تاکہ وہ آپ کی بارگاہ کو سجائیں، ان روحوں کے ساتھ، جو آپ کے اہل خانہ اور آپ کے پیارے ہیں، ہم آپ کے بابرکت نام کو گاتے ہیں، آپ کے مقدس نور سے جہالت کے اندھیروں کو دور کر دیتے ہیں، آپ کی ذات کی بے پایاں روشنی کے ساتھ ہمارے ذہنوں سے اندھیروں کو دور کر دیتے ہیں، ہم آپ کی ذات کے لیے اپنے آپ کے مالک ہیں، اے ہمارے رب! عظمت اور فضل ہم میں سے ہر ایک کو برکت دے ہمارے آرزو مند خیالات اور ہمارے پیارے دلوں کی تڑپ کی دھڑکنوں کو قبول کریں ہم آپ کو تمام محبت، عزت اور آرزو پیش کرتے ہیں، کیونکہ آپ ہمارے محبوب ہیں اور اس کائنات میں جو کچھ ہمارے پاس ہے۔

ہمیں اپنے فضل سے ہم کو اپنے سے جدا کرنے والی خواہشات کی دیواروں کو توڑ دے ہماری تمام امنگوں پر تختِ الٰہی کا بادشاہ بن کر اپنے جلال کی روشنی پوری دنیا میں پھیلا ہم سب کو اپنی ذات کی خوشبو سے بھر دے اور ہمیں مزید یہ احساس دلائے کہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے ہیں، اب آپ ہمارے ساتھ ہیں، اور آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

ہم آپ کے اس فضل اور محبت کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو آپ نے اپنے عقیدت مند پیروکاروں کو عطا کیا ہے جو آپ کے قرب کے خواہشمند ہیں اور آپ کی موجودگی کا بے تابی سے انتظار کر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ آپ کے شاگردوں کا حلقہ بڑھے گا تاکہ ہم آپ کی بابرکت موجودگی کا جشن منائیں اور آپ کے قرب کی خوشی منائیں۔

ہمیں برکت عطا فرما تاکہ ہم ایک دوسرے کے لیے اپنے دل کھول کر اپنی نیتوں کو صاف کریں، تاکہ ہم آپ کی حفاظت اور نگہداشت کے لائق ہو سکیں، اپنے آپ کو ظاہر کر، باطنی اور ظاہری طور پر ہم سب کو متحد کر دیں، اور اسی اتحاد کی روشنی میں ہمیں آپ کے منفرد وجود کو پہچانیں۔

اپنے متحد دلوں کے خلوص اور اپنی ہم آہنگ روحوں کی آرزو کے ساتھ، ہم تیری مدد، رہنمائی اور اپنی روحوں میں تیری موجودگی کی مسلسل آگاہی کے لیے تیرے حضور سجدہ ریز ہیں۔

ہمارے دلوں میں محبت کی ابدی آگ روشن ہو، اور ہم اب اور ہمیشہ کے لیے تیرا قرب محسوس کریں، اے ہمارے رب، اے ہمارے محبوب!

اعلیٰ خواہش اور ذہنی کیپسول

خدا کی شان بڑی ہے۔ وہ سچائی کا جوہر ہے۔ اور اس زندگی میں پایا جا سکتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں بہت سی دعائیں اور منتیں ہیں: پیسہ، شہرت، صحت کے لیے—ہر قسم کی دعائیں

لیکن وہ دعا جو ہر دل میں سب سے پہلے ہونی چاہیے وہ خدا کی موجودگی کے احساس کے لیے ہے۔ جب ہم خاموشی اور یقین کے ساتھ زندگی کی راہوں پر چلتے ہیں تو ہمیں اس مقصد کا ادراک کرنا چاہیے کہ خدا ہمیں اپنے مقصد کو پورا کر سکتا ہے۔ خواہشات، کیونکہ دل کی ہر آرزو کا جواب خدا میں ہے۔

جب آپ اپنی کوششوں سے کوئی خواہش پوری نہیں کر سکتے تو آپ دعا میں خدا سے رجوع کرتے ہیں اس طرح آپ کی ہر دعا آپ کے اندر ایک چھپی ہوئی آرزو کو ظاہر کرتی ہے۔ لیکن جب آپ خدا کو پاتے ہیں تو تمام خواہشات ختم ہوجاتی ہیں اور تمام خواہشات پوری ہوجاتی ہیں۔

دنیاوی خواہشات زندگی کے مقصد کے بارے میں غلط فہمیوں سے جنم لیتی ہیں یہ زمین ہمارا اصل گھر نہیں ہے۔ صحیفے ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم خدا کے ہیں، کہ ہم اس کی شکل پر بنائے گئے ہیں، اور اس کی مرضی یہ ہے کہ ہم اپنے الٰہی اصل کی طرف لوٹیں جس کا احساس انسانیت کو محسوس نہیں ہوتا کہ جب تک وہ اپنے الٰہی ماخذ کی طرف واپس نہیں آتی، وہ ان بے شمار خواہشات کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنے پر مجبور ہو جائے گی! یہ سچ ہے کہ انسان مدد نہیں کر سکتے لیکن خواہشات رکھتے ہیں، اور ان کے ہونے میں کوئی حرج نہیں، تاہم، زیادہ تر انسانی خواہشات خدا کی طرف لوٹنے کی آخری خواہش کی تکمیل میں رکاوٹ بنتی ہیں، لہٰذا یہ انسانی خوشی کے لیے نقصان دہ ہیں جب تک کہ انسان خدا کی خواہش اور اس کو نہ پا لے، وہ اس کی آرزو میں جلتی رہے گی جو وہ سوچتی ہے کہ اس سے خوشی حاصل ہو جائے گی، لیکن ان تمام خواہشات کی فوری تکمیل جو خود بخود خدا کی طرف آتی ہے۔

خواہشات کی دو قسمیں ہیں: وہ جو خدا کو تلاش کرنے میں ہماری مدد کرتی ہیں، اور وہ جو ہمیں اس کی تلاش میں روکتی ہیں، مثال کے طور پر، اگر کوئی آپ پر ظلم کرتا ہے، تو آپ بدلہ لینے کی خواہش محسوس کر سکتے ہیں، تاہم، اگر آپ محبت کی اعلیٰ اور زیادہ قابل قبول طاقت کو استعمال کرتے ہوئے اس خواہش پر قابو پا لیتے ہیں، تو آپ نے وہ آلہ استعمال کیا ہو گا جو آپ کو خدا کو تلاش کرنے میں مدد فراہم کرے گا، تمام خواہشات کو ایک عظیم طریقے سے پورا کیا جانا چاہیے، جب وہ دنیا کے لیے بہت ساری خواہشات کے ساتھ پوری ہوتی ہیں۔ اور مصائب اگر ہم اپنی تمام آرزوؤں کو خدا کے حضور

پیش کرنا سیکھ لیں تو وہ ہماری نیک خواہشات کو پورا کرنے اور ہماری نقصان دہ اور تباہ کن چیزوں کو مٹانے کے لیے کام کرے گا ، صاف ضمیر سے بڑا کوئی تحفظ نہیں ہے، اور زندگی کی ضربوں کے خلاف نیک اور اعلیٰ خواہشات رکھنے سے بہتر کوئی دفاع نہیں ہے۔

جب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ خدا کی کامل تصویر ہمارے اندر بسی ہوئی ہے، ہماری تمام خواہشات اس مقدس بیداری میں پوری ہو جاتی ہیں، جو تمام دنیاوی خزانوں اور دولت سے بالاتر ہے، آپ متزلزل نہیں ہوں گے چاہے ساری دنیا ہی کیوں نہ دے دی جائے، نہ تعریف آپ کے اندر فخر پیدا کرے گی، نہ آپ کو کوئی نقصان پہنچائے گی، کیونکہ آپ اپنے اندر خدا کی خوشی کا مزہ چکھیں گے اور اپنی زندگی میں سب سے اہم خوشی محسوس کریں گے۔

ہمیں اپنی جائز خواہشات کو حاصل کرنے کی کوششوں میں سب سے پہلے خدا سے رہنمائی مانگنی چاہئے، اور یہ ہماری تمام دعاؤں کا جواب حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے لیکن دعا سے دعا کو ہٹانا چاہئے، دعا کرنے کا پرانا طریقہ بدلنا چاہئے، اور ہمیں خدا کی طرف پورے بھروسے اور غیر متزلزل یقین کے ساتھ رجوع کرنا چاہئے کہ وہ ہماری سنتا ہے اور ہماری درخواستوں کو پورا کرے گا، خدا نہیں چاہتا کہ ہم اس وقت بھی دعا کریں جب ہم اس سے دستبردار ہوجائیں، قیمتی تحفہ ہمیں اس کے مہربان ہاتھ سے ملا ہے، ایک مقدس حق جو اس نے ہماری تخلیق کے لمحے سے ہمارے لیے ارادہ کیا تھا۔

فطری طور پر، کسی کو معقول اور غیر معقول دعاؤں اور خواہشات میں فرق کرنا چاہیے یاد رکھیں کہ خواہش طاقت ہے۔ اگر تم کسی خواہش سے چمٹے رہو خواہ وہ اچھی ہو یا بری، فائدہ مند ہو یا نقصان دہ اور دن رات اسی پر لگے رہو تو آخرکار وہ پوری ہو جائے گی، اس لیے ہوشیار رہنا چاہیے اور نقصان دہ خواہشات کو پالنے سے گریز کرنا چاہیے، کیونکہ وہ پوری ہو جائیں گی اور اپنے ساتھ بہ بناہ نقصان اور ناقابل تلافی مصیبت لے کر آئیں گی۔

وقت گزرنے کے ساتھ، آپ دیکھیں گے کہ اگرچہ آپ کی خواہشات پوری ہو جاتی ہیں، آپ کا دل خالی رہتا ہے، اور آپ کو اندرونی بغاوت کا سامنا کرنا پڑے گا، تصور کریں کہ آپ کا نظام انہضام کمزور ہے، پھر بھی آپ تلی ہوئی کھانوں کو

پسند کرتے ہیں، یقیناً، آپ کو ہر بار ان کو کھائیں گے، اس خوشی کے باوجود آپ کو تکلیف ہو گی، اس کے باوجود آپ کو خوشی محسوس ہوتی ہے اور اس طرح، آپ کو لگتا ہے کہ آپ نے اچھے اور برے استعمال کے درمیان فرق کرنے کی غلطی کی ہے۔ خواہشات، اور ایک بار یہ حاصل ہو جانے کے بعد، وہ غلط خواہشات پوری نہیں ہونی چاہئیں، انسانوں میں فہم کی اندرونی طاقت ہوتی ہے اور اسے ہمیشہ استعمال کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ضمیر کے حکم کے مطابق چلانا چاہیے، جو کہ خدا کی آواز ہے۔

ادھوری خواہشیں دل میں ٹھہرتی ہیں ان کو وہاں پناہ دینے میں کیا حرج ہے؟ اس کا جواب یہ ہے:

ہر خواہش مخصوص قوتوں پر مشتمل ہوتی ہے: اچھی ہو یا برائی، یا دونوں جب کوئی شخص مرتا ہے- خدا اس پر رحم کرے- یہ قوتیں جسم کے گلنے اور سڑنے کے باوجود نہیں مرتی ہیں، بلکہ یہ روح کے ساتھ جاتی ہیں جہاں بھی جاتی ہیں مرتکز روحانی کیپسول کی صورت میں جب انسان نئے اوتار میں جنم لیتا ہے، یہ سب سے زیادہ نفسیاتی کیپسول کے طور پر۔ اس طرح، ایک شخص جو شراب نوشی سے مر جاتا ہے جب وہ دوبارہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنے ساتھ شراب کی طرف مائل ہوتا ہے، اور یہ جھکاؤ اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک کہ وہ شراب کی خواہش پر قابو نہ پا لیں یہ دوسری چیزوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

چھوٹے چھوٹے بچے بھی گزشتہ زندگیوں سے حاصل کردہ خصلتوں کی نمائش کرتے ہیں بعض بچے شدید غصے کا شکار ہوتے ہیں بعض بدمزاج ہوتے ہیں بے شک خدا نے انہیں اس طرح پیدا نہیں کیا گزشتہ زندگیوں کی ادھوری خواہشات نے ان نفسیاتی رجحانات کو تشکیل دیا ہے اور ان کی وجہ سے روح کچھ عجیب سی نظر آتی ہے حالانکہ یہ خدا کی پاکیزہ شکل میں پیدا ہوتی ہے یا نہیں، اگر خدا کی ذات میں اس کی شکل بگاڑ دی جائے خوف، یا ہوس، اور ان خصلتوں پر ابھی قابو نہیں پایا گیا، پھر وہ ان کے ساتھ دوبارہ جنم لیں گے (یا وہ ان کے ساتھ دوبارہ پیدا ہوں گے)، ان مذموم رجحانات کا بوجھ اٹھاتے ہوئے جب تک کہ وہ اس یا مستقبل کے اوتاروں میں ان پر قابو نہ پا لیں ان سے کوئی فرار نہیں ہے جب تک کہ وہ قابو نہ پا لیں

اس لیے بہتر ہے کہ اب تمام خواہشات کو پورا کر لیا جائے یا ان پر فتح حاصل کر لی جائے۔

ایسی خواہشات سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اعلیٰ الٰہی خوشی کا تجربہ کیا جائے ورنہ یہ دبی ہوئی خواہشات اور ادھوری آرزوئیں روح کو ستاتی اور اذیت دیتی ہیں۔

ایک شخص کو سمجھداری اور حکمت کے ذریعے یہ جان لینا چاہیے کہ صرف خدا ہی خالص اور دائمی خوشی دینے پر قادر ہے۔

زیادہ تر وقت، خواہشات لاشعور میں چھپی رہتی ہیں آپ کو لگتا ہے کہ وہ ختم ہو گئی ہیں، لیکن وہ نہیں ہوئیں۔ یہ زندگی کے اسرار میں سے ایک ہے، جو بذات خود ایک بہت بڑا راز ہے۔

لیکن اسرار اس وقت کھل جاتا ہے جب ہم زندگی کا تجزیہ کرتے ہیں اور اس کے مفہوم پر غور کرتے ہیں اگر آپ ہر روز تھوڑی دیر کے لیے خاموشی سے بیٹھ کر اپنا جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ بہت سی ادھوری خواہشات کے مالک ہیں یہ خواہشات ایسے مہلک جراثیم کی مانند ہیں جنہیں انسان اس زندگی اور آخرت دونوں میں اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔

آگے بڑھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ عقلمندانہ انتخاب کے ذریعے اس زندگی میں نقصان دہ خواہشات کو پہچانیں اور اپنی اچھی خواہشات کو پورا کرنے پر اپنی کوششیں مرکوز رکھیں اگر آپ خودکشی کرنے یا کچھ غلط کرنے کی خواہش محسوس کرتے ہیں، تو آپ کو اس خواہش کو ابھی ختم کرنا چاہیے، سوچ اور عمل میں اپنے آپ کو یہ باور کرائیں کہ آپ کی روح کے اندر الوہیت کی چنگاری موجود ہے، اور یاد رکھیں کہ آپ کے اندر ایک طاقت اور طاقت پیدا کرنے کے لیے آپ کی تخلیق کردہ طاقت ہے۔ جسمانی فطرت اور عادات

عیش و عشرت سے کم اور خواہشات سے زیادہ لاتعلق رہیں، اور آپ زندگی کی جنگ جیت جائیں گے اگر آپ ناقابل تلافی درد میں مبتلا ہیں تو اپنے آپ کو جسمانی بیداری سے دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں، فہم و فراست کے ذریعہ آپ حواس پر قابو پا سکتے ہیں، عقلمند فہم وہ آگ ہے جو نقصان دہ خواہشات اور تباہ کن بھوکوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

لوگوں کے لیے گھر کے ایک کونے میں پرانی، پرانی اور غیر ضروری چیزوں کو رکھنا، اور وقتاً فوقتاً گھر کو صاف ستھرا رکھنا ایک عام رواج ہے، اسی طرح آپ کے لاشعور کے کونے میں بہت سی خواہشات پوشیدہ نقصان کے ساتھ پوشیدہ رہتی ہیں، جو ایک دن آپ کو بڑی پریشانی کا باعث بن سکتی ہیں اگر آپ ان سے مناسب طریقے سے پیش نہیں آئے۔

روحانی راستے پر خود کا تجزیہ بہت ضروری ہے۔ آپ نفرت انگیز، چڑچڑے یا غصے میں جلدی ہو سکتے ہیں اگر ایسا ہے تو آپ کے شعور میں محفوظ یہ خصلتیں آپ کے ماضی کے اعمال کا نتیجہ ہیں اس بے ترتیبی، بوسیدہ فرنیچر سے اپنی نفسیات کو صاف کرنے کے لیے، آپ کو مثبت، تعمیری کاموں سے آغاز کرنا چاہیے اور آپ جتنا پیار محسوس کریں گے، دوسرے لوگ آپ سے محبت کریں گے اور وہ آپ سے پیار کریں گے لیکن اگر آپ ان پر تنقید کرتے ہیں، یہاں تک کہ اپنے آپ پر بھی، تو وہ اس تنقید کو محسوس کریں گے اور اسے آپ کی طرف بڑھا دیں گے!

فرض کریں کہ کوئی پرانا دشمن مر گیا ہے، پھر بھی آپ کو اس سے نفرت اور نفرت باقی ہے، اس تلخی کا نتیجہ آپ کو بھگتنا پڑے گا، اور اس کے مضر اثرات آپ کے جسم و دماغ پر ظاہر ہوں گے، بہتر ہے کہ خدا کے لیے اسے معاف کر دیا جائے، کیونکہ ایسا کرنے سے آپ اپنے آپ کو انتقام کی ان شیطانی خواہشات سے آزاد کر لیں گے جو آپ کے ذہنی سکون کو تباہ کر دیتی ہیں اور آپ کی نفرتوں کو تباہ کر دیتی ہیں۔ نفرت کے ساتھ نہ صرف آپ کے دشمن کی دشمنی میں شدت پیدا کرتا ہے بلکہ اس کے نتیجے میں آپ کے اپنے جسم اور جذبات کو بھی زہر آلود کر دیتا ہے اس لیے خوبصورت معافی کے ساتھ معاف کر دیں۔

زندگی کے مقصد پر غور کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً انسان کو اپنے ساتھ اکیلے رہنے کے لیے سب کچھ پیچھے چھوڑنا پڑتا ہے، زیادہ تر لوگ روایتوں اور فیشن کے دھارے میں ڈوبے ہوئے ہیں، حقیقت میں انھوں نے اپنی زندگی کبھی بھی صحیح معنوں میں نہیں گزاری، بلکہ دنیا کی زندگیوں سے انھوں نے کیا حاصل کیا، اور کہاں تک پہنچا؟

لہٰذا عقلمندی یہ ہے کہ انسان کبھی کبھار اپنے آپ کو روزمرہ کے مشاغل اور "فرائض" سے ہٹاتا ہے تاکہ اپنے دماغ کے ہنگامے کو پرسکون کرے اور اس کے جوہر کو سمجھنے کی

کوشش کرے اور اس مقصد کا تعین کرے جو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

یاد رکھیں کہ آپ کو جو سب سے بڑی گواہی مل سکتی ہے وہ آپ کے ضمیر کی ہے: آپ کی روح کی بے نظیر اور معصوم آواز جو آپ کا ضمیر آپ کو بتاتا ہے کہ آپ واقعی کون ہیں، بغیر کسی زیب و زینت کے۔

یسوع مسیح کی طاقت کے بارے میں سوچو جس نے کہا تھا، "اے باپ، انہیں معاف کر، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیسے کریں جو وہ نہیں جانتے"

اور اس عظیم پیغمبر کے بارے میں سوچو جس نے کہا تھا: "کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کس چیز سے درجات بلند ہوتے ہیں؟" انہوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو تم سے ناواقف ہو اس کے ساتھ صبر کرو، جو تم سے روکے اسے دے، جو تم سے رشتے توڑے اس کے ساتھ تعلق قائم رکھو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو“۔

آپ کے روشن ضمیر کی آواز سننے سے آپ کے راستے میں روشنی آئے گی اور آپ کی زندگی میں برکت آئے گی جب آپ اپنے دل میں کسی خواہش کو پورا کرنے کی شدید خواہش محسوس کریں تو اپنی سمجھداری کا استعمال کریں اور اپنے آپ سے پوچھیں: "کیا یہ ایک اچھی یا بری خواہش ہے جسے میں پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں؟"

بہت سے عوامل انسانی خواہشات کو ہوا دیتے ہیں جب کوئی نئی ماڈل کی گاڑی دیکھتا ہے تو وہ اس جیسی گاڑی کا مالک بننا چاہتا ہے جب وہ ایک نئے طرز کا گھر دیکھتا ہے تو وہ اس جیسا گھر بنانا چاہتا ہے۔

خواہشات کہاں سے آتی ہیں؟ میں نے اس پر غور کرنے میں گھنٹوں گزارے کیا آپ اپنی تمام خواہشات کی درجہ بندی کر سکتے ہیں؟ میں ان سب کو چھانٹ کر صرف اچھی چیزوں کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہو گیا اور جب مجھے الٰہی رفاقت حاصل ہوئی تو میں نے دیکھا کہ میری تمام نیک خواہشات ایک دم پوری ہو گئی ہیں آج تم کسی چیز کی خواہش کرتے ہو اور کل تمہاری روح کسی اور چیز کے لیے تڑپتی ہو، تمہارا دماغ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے، اس دنیا کے سامان سے مطمئن نہیں ہو سکتا، اور یہ کبھی نہیں ہو سکے گا، کیونکہ تم سب

سے زیادہ پیارے دوست سے محروم ہو جاؤ گے۔ آپ کی روح کا، آپ کی آرزو کو پورا کرنے اور آپ کی خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت صرف وہی ہے جو کھویا ہوا خزانہ خدا ہے۔

یہ سچ ہے کہ کچھ اچھی یا ضروری خواہشات ہوتی ہیں اور آپ کو ان کی تکمیل کے لیے کوشش کرنی چاہیے لیکن اپنی چھوٹی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے کوشش کرتے ہوئے سب سے پہلے اللہ کے لیے اپنی سب سے بڑی خواہش کو پورا کرنا نہ بھولیں، یہ یقین کہ چھوٹی خواہشات اور فرائض کو پہلے پورا کرنا چاہیے، ایک وہم اور دھوکہ ہے، مجھے اپنے روحانی سفر کے آغاز میں اب بھی یاد ہے کہ میں ایک تاخیر کا شکار تھا اور میں نے باقاعدہ کہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو وقت نہیں دیا تھا پورا سال اسی طرح گزر گیا اس سے پہلے کہ مجھے احساس ہوا کہ میں نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں کیا میں نے فوراً اپنے آپ سے منت مانی کہ میں صبح کے وقت سب سے پہلے غسل کروں گا اور پھر خدا کا ذکر کروں گا اس وقت روزانہ کے کام بہت زیادہ تھے اور ان سے بچنا آسان نہیں تھا، حتیٰ کہ تھوڑی دیر کے لیے، اس لیے میں نے پہلے اپنے روحانی فرائض انجام دینے کا فیصلہ کیا اور اس طرح، میں نے پہلے اپنے روحانی فرائض کو انجام دینے کا فیصلہ کیا، اور اس طرح میں نے سیکھا، کہ میں نے ایک بڑا کام کرنا ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونا بہت کم ہے۔ کم اہم فرائض

اگر انسانیت دوسرے فرائض اور معاملات کو خدا پر ترجیح دیتی ہے تو خدا انسانیت کے لئے ابدیت کے دروازے کیوں کھولے؟ خدا نے ہمارے اندر روحانی پنکھ رکھے ہیں اور ہم سے روح کے دائروں میں بلند ہونے کی توقع رکھتے ہیں یہ پر ہماری روحانی آرزو، ہمارے بلند خیالات، اور ہمارے الہی منبع کے لیے ہماری مخلصانہ تڑپ ہیں۔

آئیے ہم سب سے پہلے خدا کو تلاش کریں دنیاوی فرائض کو انتہائی اہمیت دینا غیر دانشمندی ہے کیونکہ عزرائیل کسی بھی لمحے روح کو طلب کر سکتا ہے اور پھر تمام فرائض، وعدے، خدشات اور ذمہ داریاں ایک بار ختم ہو کر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں گی تو پھر زندگی سے اس قدر مضبوطی سے چمٹے رہنے کی کیا ضرورت ہے؟

ایک شخص یہ سوچتا ہے کہ وہ سلامتی اور ذہنی سکون سے لطف اندوز ہو رہا ہے، پھر اچانک کسی عزیز سے محروم ہو

جاتا ہے، یا اپنی صحت یا ملازمت سے محروم ہو جاتا ہے، اور سلامتی اور ذہنی سکون ضائع ہو جاتا ہے!

میری ماں سے میری محبت کتنی بڑی تھی! میں نے سوچا کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی، لیکن اچانک مجھے معلوم ہوا کہ وہ مجھے بچپن میں چھوڑ کر چلی گئی تھی! ہمیں موت سے نہیں ڈرنا چاہیے بلکہ اس کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

زندگی ایسی نہیں ہے جو نظر آتی ہے اس پر بھروسہ نہ کریں، کیونکہ یہ بے چین، فریب دینے والی، مایوسیوں اور ٹوٹی ہوئی امیدوں سے بھری ہوئی ہے، یہاں کاملیت نہیں مل سکتی، میں آپ کو زندگی کی ایک غیر حقیقی تصویر نہیں دینا چاہتا، یہ دنیا جنت نہیں ہے، یہ ایک الہی تجربہ گاہ ہے جہاں خدا روحوں کو آزماتا ہے کہ کیا وہ بری خواہشات پر قابو پاتے ہیں، تاکہ وہ نیک خواہشات پر قابو پالیں، تاکہ وہ خدا کی بہترین خواہشات پر قابو پا سکیں۔ وہ اس کی بادشاہی میں واپس آسکتے ہیں۔

زندگی ہر طرح کے سانحات اور مزاح، آفات اور خوشیوں سے بھری ہوئی ہے یہ ان گنت شکلوں کی ایک وسیع، ہمیشہ بدلتی ہوئی اور متحرک ٹیپسٹری ہے کوئی دو چیزیں بالکل یکساں نہیں ہیں ہر انسان کی زندگی منفرد ہے ہر فرد کی مختلف خصوصیات، ایک الگ ذہنیت، اور مختلف خواہشات ہیں اگر ہم ہر روز ایک ہی آزمائش کا شکار ہوتے، اگر ہم اسی طرح کی آزمائشوں کا شکار ہوتے تو بھی ہم اس کی کشش کھو دیتے، یہاں تک کہ ہم ہمیشہ اسی طرح کھو جاتے، ہم اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہے۔ محبت تنوع اور تنوع جنت کا مروجہ روایتی تصور سراسر غلط ہے اگر یہ واقعی تھکا دینے والا ہوتا تو خدا کے اولیاء اور مقدس لوگ اپنے آپ کو تفریح کرنے کے لئے زمین پر واپس آنے کی دعا کرتے! جنت کی مسلسل تجدید انتہائی خوشگوار انداز میں کی جاتی ہے، جبکہ زمین کی تجدید اکثر ہوتی ہے، لیکن ایک تکلیف دہ اور ناخوشگوار انداز میں

حالانکہ زندگی تھکا دینے والی اور دشوار گزار ہونے کے باوجود اکثر لوگ اس کے عادی ہو جاتے ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ جینے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے، اس زندگی کا روحانی زندگی سے موازنہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں، وہ اس دنیا کی تہوں میں چھپے ہوئے درد اور تھکن کی حد کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ زندگی حقیقی نہیں ہے یہ محض تفریح ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں جس طرح پرانی فلمیں بار بار ریلیز ہوتی ہیں اسی طرح وہی پرانے واقعات بھی مختلف شکلوں میں اپنے آپ کو دہراتے ہیں اور زندگی کے لامتناہی تسلسل کے باوجود ماضی کی فلموں میں پیش کیے گئے وہی موضوعات یکے بعد دیگرے دہرائے جاتے ہیں، حقیقت میں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے اور لوگ وقت کے محض نمونے ہیں۔

زندگی کو اپنی حیرتوں کو دور کرنے کے لیے، جذبات سے متاثر ہوئے بغیر خوشی، معروضیت اور لاتعلقی کے ساتھ ان کو قبول کریں، گویا کوئی فلم دیکھتے ہوئے دل سے ہنسنا تمام انسانی بیماریوں کا ایک شاندار علاج ہے۔

آپ کو زندگی میں آسانی اور راحت کے ساتھ جانا چاہیے یہ میں نے اپنے استاد سے سیکھا ہے کہ ان کے آستانے میں اپنی روحانی تربیت کے آغاز میں، میں نے اپنے فرائض اداس چہرے کے ساتھ ادا کیے، کبھی مسکرایا نہیں، ایک دن میرے استاد نے یہ دیکھا اور کہا، "انشاءاللہ، سب ٹھیک ہے! کیا آپ جنازے میں ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ خدا کو تلاش کرنے کا مطلب ہے کہ ساری زندگیوں کو اتنی سنجیدگی سے ڈھانپنا اور پریشانیوں کو برداشت کرنا ہے؟"

اس نے مجھے سکھایا کہ یہ انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے دماغ کو تمام دنیاوی خلفشار اور پریشانیوں سے بالاتر ہو تاکہ وہ خدا میں مکمل آزادی حاصل کر سکے۔

زندگی کے چیلنجوں کا ہمت اور خود اعتمادی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے خوشی اور غم، نفع و نقصان، فتح و ناکامی میں توازن برقرار رکھنا چاہیے۔

تمام واقعات کے باوجود باطنی سکون کو برقرار رکھنا فریبی خواہشات پر قابو پانے کا بہترین طریقہ ہے یہی میں نے ان بزرگوں سے سیکھا جو وقت کے تغیرات سے متاثر نہیں ہوئے بلکہ آخری دم تک ثابت قدم اور غیر متبدل رہے حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام نے بھی جب ان پر ظلم کیا تو انہوں نے اپنے ہوش و حواس کو نہیں کھویا اور نہ ہی کسی کو خدا کی محبت اور محبت سے بچنے کی اجازت دی ۔ تمام آزمائشوں اور مصیبتوں کے درمیان سب سے بڑا قلعہ ، خدا نے آپ کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان کو یاد رکھیں آپ کی روح خدا کا مقدس مندر ہے آپ کو جہالت کے اندھیروں کو اس پاک جگہ کو ناپاک نہیں ہونے دینا

چاہیے، روحانی بیداری، عزت، وقار، محفوظ اور پر سکون حالت میں رہنا کتنا اچھا ہے! کسی سے نہ ڈرو اور نہ کسی سے نفرت کرو اپنی محبت سب کو دو خدا کی محبت کو محسوس کرو اور سب لوگوں میں اس کی موجودگی کو دیکھو اور اپنی شدید ترین خواہش کو اپنے دل میں اس کی مستقل موجودگی رہنے دو یہی اس دنیا میں امن و سکون سے جینے کا طریقہ ہے لیکن اس تسکین کا مزہ چکھنا اس وقت تک مشکل ہے جب تک خواہشات کی تیز ہوائیں اس کے دل کے نخلستان اور شاول کے درختوں سے اڑ رہی ہوں۔

خواہشات انسان کے ماحول سے تشکیل پاتی ہیں وہ ہمارے حسی ادراک سے پیدا ہوتی ہیں اور ان ادراکات کی حدود سے محدود ہوتے ہیں دیہی میلے میں شرکت سے کچھ جوش کی خواہش پوری ہوتی ہے لیکن عالمی معیار کی نمائش دیکھنے اور تمام مختلف نمائشوں کو دیکھنے کے بعد چھوٹا میلہ اپنی دلکشی اور اپیل کھو دیتا ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم سب سے پہلے خدا کی خوشنودی سے لطف اندوز ہو سکیں۔ دنیوی لذتیں پھر خواہشات اعلیٰ نوعیت کی ہوں گی خواہش لامتناہی ہے۔ جیسے ہی ایک خواہش پوری ہوتی ہے اس کی جگہ دوسری ہو جاتی ہے لیکن جب آپ خدا کو پا لیتے ہیں تو آپ کی تمام خواہشات پوری ہو جاتی ہیں "پہلے خدا کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کو تلاش کرو، اور یہ سب چیزیں آپ کو مل جائیں گی (اور جو خدا کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ پائیدار ہے)" تو کیوں نہ پہلے اس سب سے بڑی خواہش کی تکمیل کی کوشش کریں اور خدا کے فیاض ہاتھ سے بہترین اور بہترین حاصل کریں؟

جب خدا اسے جاننے کے لیے طالب کی دعا کا جواب دیتا ہے، تو اس کی دوسری تمام خواہشات فوراً اور ہمیشہ کے لیے پوری ہو جاتی ہیں۔

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کی کوئی خواہش نہیں ہے ٹھیک ہے!

میں نے دیکھا ہے کہ جب لوگ بازار جاتے ہیں تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ان میں خریدنے کی کوئی خاص خواہش نہ ہو، لیکن اچانک کوئی چیز ان کی آنکھ کو پکڑتی ہے اور وہ سوچتے ہیں، "اوہ ہاں، مجھے اسے خریدنا ہے!"

یہاں تک کہ اگر وہ اسے فوراً نہیں خریدتے ہیں، تب بھی یہ دن رات ان کے خیالوں میں پڑا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ آخر کار کر لیتے ہیں، چاہے انہیں قرض لینا پڑے، وہ تھوڑی دیر کے لیے اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں، لیکن رفتہ رفتہ اس کی رغبت ختم ہو جاتی ہے اور اس کے مالک ہونے کی خوشی کم ہوتی جاتی ہے، اس لیے وہ کسی اور چیز کی خواہش کرتے ہیں، وغیرہ۔

کبھی کبھی ہم کسی ایسے شخص سے ملتے ہیں جو کہتا ہے: "آہ، کاش میرے پاس اتنی رقم ہوتی (یا اسپیشل ماڈل کی کار یا سوئمنگ پول یا یا)" اور جیسے ہی وہ خواہش پوری ہوتی ہے، کسی نئی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

انسانی خواہشات فطری طور پر نامکمل ہیں، اس لیے وہ اپنے مالکوں کے لیے مکمل خوشی حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔

دنیا آپ کو یہ یاد کرنے سے ہٹانے کی کوشش کرے گی کہ خدا کو تلاش کرنے کی واحد حقیقی خواہش ہے لیکن آپ کو ہر روز اپنے آپ کو یہ یاد دلانا چاہیے جب کوئی شخص تمباکو نوشی چھوڑنے، زیادہ کھانا چھوڑنے، جھوٹ بولنا یا دھوکہ دہی چھوڑنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے اپنے فیصلے میں پختہ ہونا چاہیے اور نہ ڈگمگانے والا ماحول خراب اور کمزور کر دیتا ہے، جو ان کے اندر جھوٹی خواہشات پیدا کرتے ہیں یا ان کے اندر بہترین خواہشات پیدا کرتے ہیں۔ چوروں کا ماننا ہے کہ زندگی گزارنے کا یہی واحد طریقہ ہے لیکن اچھے لوگوں کے ساتھ صحبت ذہن کو اعلیٰ چیزوں کی طرف راغب کرتی ہے، تاکہ جھوٹی خواہشات انسان کو مزید ترغیب نہ دے سکیں، اس زندگی میں ہر چیز تبدیلی اور اتار چڑھاؤ کے تابع ہے لیکن چند لمحے گہرے غور و فکر یا خالص روحانی موضوعات پر مطالعے اور غور و فکر کرنے والے کو الہام کا ذریعہ بنیں گے، جس کی تلاش میں سب سے زیادہ حوصلہ افزائی ہوگی الہی ساحل جہاں "ان کو وہاں نہ کوئی تھکاوٹ چھوئے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے"

(سب سے بڑا آرام ان لوگوں کے لیے تیار کیا گیا ہے جنہوں نے محنت کی   اور جس نے حق کی تلاش میں کوئی کسر نہ چھوڑی وہ جیت گیا)

حقیقی خوشی خدا کی تمنا اور استقامت کے ساتھ مسلسل اس کے بارے میں سوچنے میں مضمر ہے، ایک وقت ایسا آتا ہے جب یہ سوچ اس قدر ثابت قدم اور غیر متزلزل ہو جاتی

ہے کہ کوئی بھی جسمانی، ذہنی یا جذباتی مصیبت آپ کے شعور کو خدا سے نہیں ہٹا سکتی، کیا خدا کی بیداری کے ساتھ زندگی گزارنا، اس کے بارے میں سوچنا اور اسے ہر وقت محسوس کرنا، اور کسی بھی چیز کی موت کی موجودگی میں اس کی موجودگی میں رہنا عجب نہیں ہے؟ اور آپ کے اندرونی سکون کو چرا سکتا ہے؟ (جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور جن کے دلوں کو خدا کے ذکر سے سکون ملتا ہے، بے شک اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے)

جب آپ تمام خواہشات سے محفوظ ہو جاتے ہیں، تو آپ ابدی موجودگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

زندگی واقعی عجیب ہے، ہر چیز بدلنے سے مشروط ہے اس لیے خوشی کے جہاز کو اس زندگی کی بدلتی ریت پر لنگر انداز نہیں کرنا چاہیے، ہمارا وقت گزر جائے گا، اور جو ہم اب دیکھ رہے ہیں وہ ایک دن ختم ہو جائے گا، تبدیلی تب تک قابل قبول ہے جب تک کہ آپ اسے نقصان نہ پہنچنے دیں اور جب یہ آپ کو نقصان پہنچاتی ہے، آپ کو جو اندرونی انتشار کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ آپ کو پیغام دیتا ہے کہ جب آپ خواہش کے بغیر ہر چیز سے لطف اندوز نہ ہوں، تو ہر چیز سے لطف اندوز نہ ہوں۔ یا انحصار اس لیے، اسے جاننے کی کوشش کرنا ان لوگوں کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے جو پرواہ کرتے ہیں۔ دوسری صورت میں، زندگی ایک تباہ کن مایوسی ہوگی، امیدوں کو خوفناک طریقے سے کچل دے گی۔

جب میں 1935 میں ہندوستان واپس آیا تو مجھے ان جگہوں کی سیر کرنے کی امید تھی جو میں بچپن میں پسند کرتا تھا، لیکن وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ سب کچھ بدل گیا ہے، زندگی کا مرحلہ کچھ اور انداز میں ترتیب دیا گیا ہے، سب سے زیادہ مایوسی اور صدمہ اس وقت ہوا جب میں اپنے پرانے گھر آیکاپور میں گیا، جہاں میں کھیلتا اور پرندوں کو دیکھا کرتا تھا، اس ساری زندگی میں صرف ایک درخت ہی رہ گیا تھا! جانی پہچانی اور پیاری چیزیں ایک ایک کر کے ہماری نظروں سے اوجھل ہوتی ہیں میں اپنے بچپن میں اپنے گھر کو دیکھنے کے لیے کچھ بھی دینے کو تیار تھا اور پھر بھی، اللہ نے میری خواہش پوری کر دی، کیونکہ میں نے بعد میں گھر کو خواب میں دیکھا، جہاں ہم نے تالاب میں تیراکی کی، اور پھر میں اوپر گیا،

بستر پر لیٹ گیا، اور آم کھایا، جیسا کہ میں نے کئی سال پہلے کیا تھا۔

خواہشات کو اب بہت احتیاط سے جانچنا اور جانچنا چاہئے، اچھی طرح سے چھانٹنا چاہئے، اور صرف اچھی چیزوں کو برقرار رکھا جانا چاہئے، اور ان اچھی خواہشات کو بھی خدا کی اہم ترین خواہش کو دبانے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔

اس خواہش کو زندہ اور جلتا رہنا چاہیے اور اسے ختم یا مرنے نہیں دیا جانا چاہیے۔ جب انسان خدا سے اپنی دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے کہتا ہے۔ لیکن اس سے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کے لیے نہیں کہتا تو ایک ایسے بچے کا تصور کریں جو مسلسل اپنے والدین سے اس کی درخواستیں ماننے کا مطالبہ کرتا ہے، اور بصورت دیگر نہ تو ان کے بارے میں پوچھتا ہے۔ اور نہ ہی ان کے بارے میں سوچتا ہے، اور یہ ان کے لیے ایک بے حسی اور کمتری ہے۔ وہ لوگ جو غور کرتے ہیں

جب زندگی کی اس کتاب کو لاگو کیا جائے گا، تو انسان کے ساتھ صرف وہ روحانی علم ہوگا جو کسی کے زمینی سفر کے دوران حاصل کیا گیا تھا، لہٰذا، خدا کو کسی کے ذہن میں ہمیشہ موجود رہنا چاہئے، اسے مسلسل پکارتے رہنا چاہئے اور اسے کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ اگر کوئی واقعی اپنے روحانی مستقبل کے بارے میں فکر مند ہے، جب ہم خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں ہوں گے، تو ہم سب سے پہلے خدا کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے تلاش کریں گے۔ فیاض ہے اور ہمیں سب کچھ دیا ہے، لیکن ہم اسے تب ہی پائیں گے جب ہم اس کے تحفوں پر راضی نہیں ہوں گے بلکہ خود دینے والے کی طرف رجوع کریں گے جب تک ہم اس کی تلاش میں مخلص ہوں گے، اس کے قریب آنے کی خواہش میں سنجیدہ ہوں گے اور اس کی بابرکت موجودگی کا تجربہ کریں گے۔

انسان کو جس سب سے بڑی رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ اس کی اپنی ذات ہے۔ جب وہ خاموشی سے بیٹھ کر روحانی امور پر غور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اچانک دنیاوی خیالات جنم لیتے ہیں، انہیں مشغول کرتے ہیں اور انہیں اپنے مقصد کے حصول سے روکتے ہیں، انہیں اپنے خیالات اور جسم پر قابو پانے کے لیے خود کو تربیت دینی چاہیے، اور ایسا کرنے سے وہ اپنی روح کے اندر ایک پورٹیبل جنت لے جائیں گے یا زندگی یا موت، وہ ان کے لیے خوشی کا باعث بنے گا۔

ہمیں اللہ سے دل کی گہرائیوں سے دعا کرنی چاہیے، اپنی بڑی آرزو کو انڈیلتے ہوئے، دل کی زبان میں، روح کی تڑپ اور ضمیر کی سرگوشیوں میں اس سے سوال کرنا چاہیے، تاکہ وہ ہماری بات سن کر ہمیں جواب دے لیکن اگر کوئی شخص آدھے دل سے دعا کرتا ہے اور ساتھ ہی کسی اور چیز کے بارے میں سوچتا ہے، جو خدا جانتا ہے وہ اس شخص کی بنیادی فکر نہیں ہے-

ہمارے پاس پہلے خدا کا ہونا ضروری ہے اب وقت آگیا ہے ہمیں انتظار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہم بہت طاقتور ہے زندگی جلدی گزر جاتی ہے اور زندگی کا مقصد جانے بغیر اس دنیا سے چلے جانا شرم کی بات ہے جب بھی ہمارے پاس فرصت کا لمحہ ہو ہمیں غور کرنا چاہئے چاہے آپ کی دعائیں شروع میں قبول نہ ہوں تب بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہوں بلکہ دعائیں مانگتے رہیں صدق دل سے دعا کریں اور یقین کریں کہ آپ کی دعا قبول ہوگی۔

میں نے اپنی زندگی میں خدا کی دعا کے قبولیت کا سب سے بڑا ثبوت دیکھا ہے لیکن اس طرح کے جواب کے لیے کوشش کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ کوشش کے بغیر کوئی چیز اہمیت نہیں رکھتی، زندگی کے اسرار سے پردے اٹھانے اور خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے مراقبہ ضروری ہے۔

بری عادتیں اور دیگر خلفشار آپ کی کوششوں کو کمزور اور آپ کے عزم کو کمزور کرنے کی کوشش کریں گے لیکن اگر آپ خوش رہنا چاہتے ہیں تو اپنے خیالات کو خدا کی طرف متوجہ رکھیں، آپ اسے اپنے قریب پائیں گے۔

دنیوی لذتوں کی خواہشات ایک مقناطیسی کشش پیدا کرتی ہیں جو انسان کو اس زمین کی طرف کھینچتی ہے، زندگی کے بعد کی زندگی جسم کی طرف لوٹنا ان لوگوں کے لیے غیر ضروری ہو جاتا ہے جنہوں نے اپنی خواہشات کو خدا میں پایا ہے جب بھی وہ کوئی خواہش پوری کرنا چاہتے ہیں، وہ اس کے بارے میں سوچتے ہیں، اور یہ ان کے سامنے ظاہر ہوتا ہے کہ میری والدہ اس کی موت کے بعد مجھ پر ظاہر ہوتی ہیں، اور میں نے اسے دیکھ کر تسلی حاصل کی اور اس کے سب سے زیادہ رحم کرنے والے خدا کا شکر ادا کیا۔ جب ہم اسے اپنے دلوں میں پہلی جگہ دیتے ہیں تو وہ ہم سے اپنی محبت اور شکرگزاری کا مظاہرہ کرنے کی ہماری خواہشات کو پورا کرتا ہے۔

جب کوئی شخص خدا تک پہنچ جاتا ہے تو وہ زندگی اور تقدیر کا مالک بن جاتا ہے ہمیں اس وقت تک آرام نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ خدا کی موجودگی ہماری زندگیوں میں مضبوطی سے قائم نہ ہوجائے وہ ہمیں وہ سب کچھ دے گا جس کی ہم خواہش کرتے ہیں اور ہماری آزمائش کرے گا۔

روحانی راہ میں آزمائشیں اور رکاوٹیں بہت زیادہ اور بڑی ہیں، لیکن جب ہم ان آزمائشوں سے گزرتے ہیں اور ان رکاوٹوں پر قابو پاتے ہیں، تو ہمیں یہ کہنا چاہیے: "اے رب، تو نے میری دعائیں قبول کیں اور میری سب سے بڑی خواہشات کو پورا کیا، اس لیے میرا دل تیرے حضور سے مالا مال ہو گیا ہے اور میری روح تیرے نور سے منور ہو گئی ہے۔"

السلام علیکم

استاد پرمہنس یوگنند کے اقوال سے

لوگ زندگی میں بعض چیزوں کو ترک کرنے کے خیال کے بارے میں شکایت کرتے ہیں، حالانکہ حقیقت میں وہ بہت سی قیمتی چیزوں کو ترک کر دیتے ہیں، جن میں سے کم از کم ذہنی سکون نہیں ہے، اور بعض اوقات وہ پیسے کے لیے خود کو بھی قربان کر دیتے ہیں، جس سے نقصان اور نقصان ہوتا ہے۔

اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیں اور آپ دیکھیں گے کہ آپ کی زندگی ایک خوبصورت تال کی طرح بن گئی ہے

اپنی توجہ اس دنیا سے اپنے اندر کی خدا کی وسیع بادشاہی کی طرف مبذول کرو جو تمہارے اندر ہے۔

سکون کے جہاز میں آپ ہمارے خوابوں سے پرے اس دنیا کی طرف سفر کر سکتے ہیں جہاں دل و جان کی گہرائیوں سے الہی چشمہ جاری رہتا ہے۔

اے رب، میری مدد فرما کہ میں زندگی کے کھیل میں اپنا کردار اس طرح ادا کروں جس سے آپ خوش ہوں، چاہے میں کمزور ہوں یا مضبوط، بیمار ہوں یا صحت مند، مشہور ہوں یا نامعلوم، امیر ہوں یا غریب، یہ

جانتے ہوئے کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے۔

دنیا سے رخصت ہوتے وقت کسی شخص سے دولت چھین لی جا سکتی ہے، یا وہ اس سے لے جا سکتی ہے، اور وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے سکتا، اس کی اصل قیمت اس کو نفع کے کاموں میں خرچ کرنے اور اپنی اور دوسروں کی خوشی میں اس طرح سے ہے جس سے خدا اور انسان کا ضمیر خوش ہو۔

جو لوگ صرف اپنی سلامتی اور آرام کا سوچتے ہیں، دوسروں کی ضرورتوں کو بھول جاتے ہیں یا نظر انداز کرتے ہیں، وہ درحقیقت اس غربت کا سہارا لے رہے ہیں جو ایک دن ان کا انجام ہوگا، جو اپنی دولت کو اچھے کاموں میں استعمال کرنے کے بجائے اس سے چمٹے رہتے ہیں، وہ اپنی آخرت میں خوشحالی نہیں لاتے بلکہ غریب پیدا ہوتے ہیں، امیروں کی خواہشات اور خواہشات کے ساتھ، لیکن جو اپنی فراوانی میں شریک ہوتے ہیں وہیں دوسروں کو بھی اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں اور خوشحالی کی طرف جاتے ہیں۔

جب آپ خوشی سے مستحق لوگوں کو دیتے ہیں تو آپ پائیں گے کہ خدا ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے اور آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا اور آپ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوگی ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہماری زندگی براہ راست خدا کی طرف سے چلتی ہے اور جب ہم یہ جان لیں گے کہ ہمارے ذہن، ہماری مرضی اور ہماری سرگرمیاں سب خدا پر منحصر ہیں اور اپنی طاقت اسی سے حاصل کرتے ہیں، تو ہمیں اس کی طرف سے براہ راست رہنمائی ملے گی اور ہمیں احساس ہوگا کہ ہماری زندگی اس کے ساتھ ایک ہے۔

مراقبہ خدا کے وجود کا ثبوت فراہم کرتا ہے جب احساس کی لہریں ذہن کے تالاب سے صاف ہو جاتی ہیں تو روح سے الہی خوشی پھوٹتی ہے یہ خوشی روح کے اندر پہلے سے موجود ہے لیکن اس پر پردہ پڑا ہوا ہے۔

اے رب! میں اپنی قوت ارادی اور ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے پہلے چھوٹے کاموں کو پورا کروں گا اور پھر بڑی کامیابیوں کی طرف بڑھوں گا۔

چاہے تمام مادی عزائم حاصل ہو جائیں پھر بھی یہ صرف ادھوری خوشی ہی عطا کرتا ہے - اور خدا کو پا کر میں خوشی کے لازوال ذخائر تلاش کروں گا اور یہ روح کے باغوں اور سدا بہار مرغزاروں میں بہتا اور بہتا نہیں رکتا۔

گھر: وکٹری اسکوائر

اگر کوئی شخص اپنی زندگی ایک کے بعد ایک سنسنی کا پیچھا کرتے ہوئے گزارتا ہے، تو وہ کبھی بھی حقیقی خوشی کا ذائقہ نہیں جان سکے گا، ایک شخص کو سادہ زندگی گزارنی چاہیے اور آسانی کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے، ایک شخص کے لیے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ تنہا وقت گزارے، وقتاً فوقتاً اپنے اعمال پر غور کرے، اور اندرونی سکون کی مشق کرے، جس سے شفا، جوانی اور نئی طاقت ملتی ہے۔

اگر خلفشار مسلسل موجود رہتا ہے اور دیگر محرکات حواس پر بمباری کرتے ہیں تو اس کے نتیجے میں اعصاب متاثر ہوں گے، بڑی مقدار میں اہم توانائی ضائع ہو جائے گی، اور روح تناؤ اور پریشانی کا شکار ہو جائے گی، مزید برآں، دوسروں کو درست کرنے کے لیے ضرورت سے زیادہ فکر مند نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ دوسروں کو درست کرنے کی کوشش کرنے سے پہلے خود کو درست کرنا چاہیے۔

یہ معلوم ہو جائے کہ گھر سب سے بڑا میدان جنگ ہے جو شخص اپنے گھر میں فرشتہ ہو وہ کہیں بھی فرشتہ ہو گا۔

آواز کی مٹھاس اور حسن سلوک کے ذریعے تجویز کردہ سکون گھر میں کہیں بھی زیادہ درکار ہے۔

جس طرح جہاں روشنی چمکتی ہے وہاں اندھیرا نہیں رہ سکتا، اسی طرح جب جسم کے خلیوں میں خدا کا نور چمکتا ہے تو بیماری کا اندھیرا بھی ختم ہو جانا چاہیے، اور اس حقیقت کو سمجھنے والے بہت کم ہیں۔

جب لوگ صحت یاب ہونے کی شدید خواہش محسوس کرتے ہیں تو وہ پریشان دل یا مایوسی کے احساس کے ساتھ یہ خیال کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کی دعائیں نہیں سنے گا یا وہ دعا کرتے ہیں لیکن انتظار نہیں کرتے تاکہ وہ جان سکیں کہ ان کی دعائیں خدا تک پہنچی ہیں یا نہیں۔

جس طرح کوئی ناقص ریسیور کے ذریعے ہوا میں نشر ہونے والی موسیقی کو نہیں سن سکتا، اسی طرح کوئی شخص خوف، پریشانی اور ہر قسم کی پریشانی، شکوک اور بے یقینی سے دوچار ہونے والے نفسیاتی آلات سے خدا کی طرف سے نکلنے والی صحت، طاقت اور حکمت کے کمپن کو نہیں اٹھا سکتا۔

آئیے ہم آپ کو یاد کریں اور آپ کا شکریہ ادا کریں، اے رب، ضرورت اور خوشحالی کے وقت، بیماری اور صحت، اندھیرے اور روشنی میں، اور ہر حال میں شکر گزاری کے ساتھ یاد کریں کہ آپ نے ہمیں عنایت کیے ہیں ایمان کی آنکھیں کھولنے میں ہماری مدد کریں تاکہ ہم آپ کے بابرکت نور کو دیکھیں، جو تمام بیماریوں اور بیماریوں کو شفا دیتا ہے۔

میں اپنے اچھے خیالات کے جہاز کا کپتان ہوں، اپنی نیک نیتی، اور اپنی ثمر آور، فائدہ مند سرگرمی میں اپنی زندگی کے جہاز کو سنبھالوں گا، ہمیشہ اپنی نگاہیں اپنے گہرے غور و فکر کے آسمان پر امن کے چمکتے سیارے پر جمائے رکھوں گی۔

میں ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اپنی تخلیقی سوچ کا استعمال کروں گا اگر میں بھی اپنی مدد کرنے کی کوشش کروں تو اللہ میری مدد کرے گا۔

آج میں نئی محنت سے زندگی کے باغ کو جوڑوں گا اور اس میں حکمت، صحت، قناعت اور خوشی کے بیج بوؤں گا، میں ان بیجوں کو ایمان اور خود اعتمادی کے ساتھ پانی دوں گا، اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا انتظار کروں گا کہ وہ مجھے ایک منصفانہ فصل عطا کرے، چاہے میں متوقع فصل نہ کاٹوں، تب بھی میں شکر گزار رہوں گا اور اس بہترین کام کے لیے شکر گزار رہوں گا۔

میں اللہ کا شکر ادا کروں گا کہ میں اس کے فضل سے اس وقت تک کوشش کرتا رہوں گا جب تک میں کامیاب نہ ہو جاؤں اور میں اس کا شکر ادا کروں گا جب میں اپنے دل کی سب سے بڑی خواہش کو پورا کروں گا، میں صرف نیک اور قابل عمل کام کرنے کی کوشش کروں گا، اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے۔

دنیا قدرتی اور انسانی طوفانوں سے بھری ہوئی ہے، اور خدا اس دنیا کے طوفانوں، سمندری طوفانوں اور برائیوں سے مضبوط ڈھال اور محفوظ پناہ گاہ ہے۔ جہاں بھی خدا ہے وہاں کوئی خوف یا غم نہیں ہوتا ہے۔ سچا مومن زندگی کی جنگ اور حوادث کی کشمکش میں ثابت قدم اور فخر کرتا ہے، اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ خدا اس کے ساتھ ہے، اسے نقصان سے بچاتا ہے اور اسے ایک لمحے کے لیے بھی کبھی نہیں چھوڑتا، اس طرح اس کے دل سے خوف ختم ہوجاتا ہے اور یقین پکڑ لیتا ہے، ایسی حفاظت جو مسلط نہیں ہوسکتی۔

خوفزدہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور اس کی حفاظت پر یقین رکھنا، اور اس کے انصاف، حکمت، رحم، محبت اور ہمہ گیریت پر یقین رکھنا۔

خوف انسان کو اس کی نفسیاتی طاقت سے محروم کر دیتا ہے، اس کے دماغ کو بادل بنا دیتا ہے، اور دل کی فطری تال کو خراب کر دیتا ہے، مزید برآں، خوف جسمانی خلفشار اور نفسیاتی بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے، اضطراب اور نفسیاتی قید کا شکار ہونے کے بجائے، انسان کو اپنے آپ

کو یہ یقین دلانا چاہیے کہ وہ خدا، اس کے تمام بندوں کی حفاظت میں محفوظ ہے۔ قلعہ، اور اس کی رحمت اور دیکھ بھال سے گھرا ہوا ہے۔

افریقی جنگل میں ہو، میدان جنگ میں ہو، بیماری یا غربت میں مبتلا ہو، کسی کو اپنے آپ کو یہ باور کرانا چاہیے کہ خدا کا ہاتھ کسی بھی خطرے سے زیادہ مضبوط اور اس کی پناہ میں آنے والوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اس سے زیادہ موثر حفاظت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے، یقیناً، واقعات سے نمٹنے کے لیے عقل کا استعمال کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ الٰہی مدد پر مکمل یقین رکھنا چاہئے، بصورت دیگر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس کا سامنا نہ کرنا۔ قطع نظر اس کے کہ کچھ بھی ہو، اپنے آپ کو اس بات کا اثبات کرنا چاہیے کہ خدا ہی مشکل اور آزمائشی حالات میں مدد کرنے پر قادر ہے۔ اگر کوئی اپنے دل، جان اور حواس کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرے۔

جب مشکلات برفانی تودے کی طرح اترتی ہیں تو ہمیں ان کو اپنی مرضی کو مفلوج نہیں ہونے دینا چاہیے اور نہ ہی ہماری واضح نظر اور عقلمندی، منطقی نقطہ نظر کو دھندلا دینا چاہیے بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ پر اپنا یقین اور صحیح اور غلط کے اپنے فطری احساس کو برقرار رکھیں اور خدا کی مدد سے راستہ تلاش کرنے کی کوشش کریں، آخر کار حالات میں بہتری آئے گی کیونکہ اللہ کی طاقت اور عجائبات انسانی زندگی کے پیچھے چھپے ہوئے لوگوں کو قبول نہیں کرتے۔ حالات کی ناگزیریت اور اس کے بجائے اپنی عقل اور ایمان سے پردے سے باہر نکلنے کی کوشش کریں تو ان کے لیے وہ دروازے کھلا نظر آئے گا جس پر ہر مومن دستک دیتا ہے۔

زندگی اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے، اور کبھی کبھی ہم ٹھوکر کھاتے ہیں اور آگے بڑھنے میں ہچکچاتے ہیں جب ہم زندگی کی تاریک راہوں پر چلتے ہیں تو ہمیں خدا کی روشنی کو اپنا رہنمائی کا چراغ بنانا چاہیے، خدا جہالت اور تاریکی کی راتوں میں پورا چاند ہے، بیداری کی گھڑیوں میں چمکتا ہوا سورج ہے، رہنمائی کا مینار ہے، اور زمینی ستاروں کی رہنمائی کرنے والے ستارے ہیں جو زمین پر موجود سمندروں کے لیے موجود ہیں۔

دنیا میں مسائل ہی رہیں گے، تو رہنمائی اور رہنمائی کے لیے کہاں سے رجوع کیا جائے؟ عادات، تعصبات، تعصبات اور جنون سے متاثر کسی کے خیالات کسی کام کے نہیں ہوتے، اور کسی کے ماحول، خاندان، ملک یا دنیا کے اثرات صحیح رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں، لٰذا انسان کو

خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور روح کی گہرائیوں سے نکلنے والی پرسکون، پُرسکون آواز، سچائی سے ہم آہنگ آواز کو سننا چاہیے۔

ذہنی غور و فکر اور روحانی خود شناسی کے درمیان فرق

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو نظریاتی علم کے ساتھ پروگرام کرتا ہے تو وہ چلتے پھرتے ریکارڈر کی طرح ہو جاتا ہے، ضرب المثل اور بلند و بالا جملے دہراتا ہے اور دوسرے انہیں سیکھا ہوا اور علم والا سمجھتے ہیں لیکن اس طرح کے علم کو نہ تو سچائی کے براہ راست ادراک سے تقویت ملتی ہے اور نہ ہی اس کا روحانی حصول سے میل کھاتا ہے۔ نظریاتی علم الہی علم حاصل نہیں کر سکتا، اور یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنا قیمتی وقت ایسے نظریات پر ضائع نہ کریں جن کا حقیقت میں اطلاق نہیں کیا جا سکتا، ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے آپ کو ایک گھنے علمی جنگل میں کھو جائے، نظریہ کے دائرے سے آگے نہ بڑھ سکے۔

یہ عمل حقیقت کو جاننے کا باعث نہیں بنے گا کیونکہ سچائی رائے اور نظریات سے بالاتر ہوتی ہے، اور بہت سے لوگ جو اس نقطہ نظر کی پیروی کرتے ہیں وہ خود اپنے موضوعی نتائج کے پابند ہو جاتے ہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی ذہنی صلاحیتوں کو صرف اور صرف مال و دولت کے حصول کے لیے استعمال کرتا ہے تو اس کا شعور مادی دنیا کی طرف کھنچا جائے گا اور لامتناہی پیچیدگیوں میں الجھ جائے گا اس لیے عقلمند کہتے ہیں کہ انسان کو چاہیے کہ وہ تمام ذہنی صلاحیتیں جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کی ہیں ان کو وقتی چیزوں کے حصول کے لیے وقف نہ کرے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خود کو مادّی اور بے راہ روی کے چکر میں کھو بیٹھے۔ اس کے بجائے، وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو زندگی کی ضروریات کے حصول کے لیے استعمال کریں اور اپنی اخلاقی صلاحیتوں کو استوار کرنے کی کوشش کریں تاکہ صحیح اور غلط اور نقصان دہ اور فائدہ مند میں تمیز کر سکیں، جب وہ اپنی روحانی بصیرت کو فروغ دیں گے، تو وہ اپنے اندر خدا کو محسوس کر سکیں گے اور اس مادی حالت کے پیچھے چھپی روحانی سچائیوں کا پتہ لگائیں گے، جسے روحانیت کی حالت کہتے ہیں۔

ہماری پریشانیاں کچھ بھی ہوں، خدا کو ہمیشہ ہماری زندگیوں میں ترجیح دینی چاہئے۔ روحانی ترقی کے سب سے اہم عناصر میں سے ایک خدا کے ساتھ مستقل، دلی تعلق ہے، جس کے ذریعے آپ ذاتی طور پر ایک حیرت انگیز، مثبت تبدیلی کا مشاہدہ کریں گے جو آپ کو بہت متاثر کرے گی۔

جب کوئی شخص شو دیکھنا چاہتا ہے، نئے کپڑے یا نئی گاڑی خریدنا چاہتا ہے، تو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس کا دماغ ہر وقت مصروف رہتا ہے؟ ان امور کے حوالے سے اور انہیں کیسے حاصل کیا جائے یا حاصل کیا جائے؟ وہ اس وقت تک آرام نہیں کرے گا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کو پورا نہ کر لے اور وہ ان خواہشات کے حصول کے لیے انتھک محنت کرتا رہے گا۔

اس طرح انسانی ذہن کو خدا کے بارے میں سوچنے میں مشغول ہونا چاہئے اور پھر تمام چھوٹی چھوٹی خواہشات خدا کو محسوس کرنے اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے کی شدید خواہش میں تبدیل ہو جائیں گی۔

جب دماغ خُدا سے سرگوشی کرتا ہے تو دل کی گہرائیوں سے پھوٹتی ہوئی سرگوشی

روح کی پکار کائناتی دل کو چھوئے گی، اور جواب آئے گا، اپنے ساتھ بڑی خوشی لائے گا۔

فکری سرگوشیاں قوتِ ارادی کو پروان چڑھاتی ہیں، جب تک کہ آپ کے پاس مطلوبہ مقصد حاصل کرنے کے لیے کافی طاقت نہ ہو۔

جب کسی شخص کا ذہن اور ارادہ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے تو ان پر لامحدود طاقت کا الزام عائد کیا جاتا ہے، تاکہ کسی چیز کے بارے میں سوچنا ہی اسے انجام دینے کے لیے کافی ہو جاتا ہے، کیونکہ الٰہی قانون ان لوگوں کے حق میں کام کرتا ہے جو اعلیٰ منشا کے مطابق ہیں۔

میری زندگی کی تمام قابل ذکر کامیابیاں ذہن کی طاقت کے ذریعے خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں حاصل کی گئی ہیں جب الٰہی جنریٹر چل رہا ہے، میری خواہش کی ہر چیز بغیر کسی استثناء کے نتیجے میں آتی ہے، پہلے ایک غیر مرئی، آسمانی ڈیزائن کی شکل اختیار کرتی ہے اور پھر حقیقت میں ناقابلِ مزاحمت قوت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔

ترقی کا راز

ہم اپنے ہر تجربے کے ذریعے ترقی کرتے ہیں، جب تک ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم ان سے قیمتی سبق سیکھ سکتے ہیں ہر دکھ اور تکلیف کے لیے جس کا ہم تجربہ کرتے ہیں معنی اور مقصد ہوتا ہے۔

آزمائشوں کی سختی کے باوجود، وہ آگ کی مانند ہیں جو لوہے کو پگھلا دیتی ہے، اسے خوبصورت، مضبوط اور ورسٹائل فولاد میں بدلتی ہے،

تجربے کے بھڑکتے شعلوں کے ذریعے ہم جو حکمت پیدا کرتے ہیں وہ واقعی قابل ذکر ہے زندگی ہمیں پاک کرتی ہے، ہماری بنیادی فطرت کو قیمتی عناصر میں تبدیل کرتی ہے، ہمیں روحوں کے ساتھ زندہ رہنے کی اجازت دیتی ہے، جو کہ پاکیزہ اور پاکیزہ جیسی مضبوط روحوں کے ساتھ لچکدار، مشکلات اور مشکلات کے دباؤ میں توڑے بغیر جھکنے والا

جب ہم غصے سے بگڑے ہوئے چہرے دیکھتے ہیں، ظلم سے داغدار ہوتے ہیں، تو ان کا نظارہ ہمیں اپنی روحوں سے بدصورتی کو دور کرنے کے لیے تڑپتا ہے- ایک ایسی روح جو برے ارادوں اور گہری بیٹھی رنجشوں کے علاوہ کسی چیز سے اچھوتی نہیں ہے جو ہمارے اندر مبارک الہی شبیہ کو دھندلا دیتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے کاجل ایک آئینہ ہے، دوسروں کو اپنے رویے پر قابو پانے اور اپنے رویے پر قابو پانے کی خواہش کو بہتر بنانا چاہیے، اپنے آپ کو، تاکہ ہم اپنے بے لگام جذبات کے مالک بنیں، نہ کہ ان کے غلام

مہربان الفاظ بہت ساری بیماریوں کے لئے ایک حیرت انگیز علاج ہیں، ایک طاقتور، تقریباً جادوئی، مقناطیسی قوت کے حامل ہیں جو اپنے بولنے والے کے لیے بے پناہ برکتیں اور خوشحالی لاتے ہیں جو لوگ آرام دہ اور نرم الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ان میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے ایک لطیف دھارے کو محسوس کرتے ہیں، ان کا سکون کی کثرت سے بھرا ہونا اس لیے ہوتا ہے کہ اس کا بہاؤ ہر وقت بلندی تک پہنچتا ہے، اور ہر وقت تک پہنچتا ہے۔ روحیں اس کے ساتھ ہم آہنگ ہوں تو وہ خوشی کے اس بہاؤ کو امن کی خواہش رکھنے والی روحوں تک پہنچا سکیں گے۔

ہر روز، ایک شخص اپنا چہرہ دیکھنے کے لیے آئینے میں اس لیے دیکھتا ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے اپنی بہترین کارکردگی دکھانا چاہتے ہیں، تو کیا ان کے لیے یہ زیادہ ضروری ہے کہ وہ روزانہ اپنے ساتھ کھڑے ہوں اور اندرونی تجزیہ کے آئینے میں جھانک کر یہ دریافت کریں کہ چمکتی ہوئی سطح کے نیچے کیا ہے! کیونکہ ہر چیز جو ظاہری طور پر پرکشش ہے وہ باطن سے اپنی رغبت حاصل کرتی ہے اور روح کے پاکیزہ آئینے کو کوئی چیز داغدار نہیں کرتی جیسے غصہ، ناراضگی، حسد اور نفرت جیسی نفسیاتی بگاڑ جو بھی ان مرکبات سے خود کو آزاد کرنے کی کوشش کرے گا، روح کی فطرت سے اجنبی ہے، وہ باطنی حسن کی روشنی کو اندر سے روشن کر دے گا۔

تجزیہ کے ذریعے، ہم دریافت کرتے ہیں کہ انسانی مسائل تین گنا ہیں: کچھ مسائل اور عارضے ہیں جو انسانی جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں،

دوسرے جو دماغ پر حملہ آور ہوتے ہیں، اور تیسرا طبقہ جو روح کے راستوں کو روکتا ہے۔

بیماری، بڑھاپا اور موت وہ مشکلات اور رکاوٹیں ہیں جن کا جسم کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نفسیاتی بیماریاں، تاہم، اداسی، خوف، غصہ، دبی ہوئی خواہشات، ناراضگی، نفرت، جذباتی جنون، بخار سے بھرے اعصابی اشتعال اور نفسیاتی کینسر کے ذریعے دماغ پر حملہ آور ہو جاتا ہے، جو انسان کو سب سے زیادہ خطرناک ذہنی بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جہالت جس سے تمام بیماریاں جنم لیتی ہیں اور پھیلتی ہیں۔

دنیا میں برائی سے زیادہ اچھائی ہے۔

جب شکوک و شبہات جنم لیں تو ہمیں عظیم لوگوں کی زندگیوں کو یاد رکھنا چاہیے یہ درست ہے کہ ہم انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی غیر معمولی طاقتیں عطا کی ہیں جن کا استعمال ہم کم ہی کرتے ہیں تو بڑھاپے، بیماری اور غم کے خوف سے کیوں کانپتے ہیں؟ ہمیں اپنے جسم کی دیکھ بھال کے لیے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کرنا چاہیے، لیکن ہمیں خوف کے آگے نہیں جھکنا چاہیے اور نہ ہی جہالت کے انبار تلے دفن ہونا چاہیے۔

جسم مکمل انسان نہیں ہے۔

اس دنیا میں اچھائی برائی پر غالب ہے کیونکہ اللہ ہی آخری طاقت ہے لیکن جب ہم پر برائی آتی ہے تو ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے پاس اس پر قابو پانے یا اس کی گرفت سے بچنے کی طاقت نہیں ہے۔

برائی کے طوفان ضرور آتے ہیں، لیکن ہم ان کے اثرات پر قابو پا کر ان سے اوپر اٹھ سکتے ہیں۔

ہمیں زندگی اس کے ذریعے تباہ ہونے کے لیے نہیں دی گئی بلکہ ہم میں ابدیت کا شعور پیدا کرنے کے لیے دی گئی ہے اور ہمیں اس سچائی کو یاد رکھنا چاہیے۔

سوچ کی آزادی کے بغیر، کوئی بھی خالص، بے ساختہ اور فطری انداز میں اپنا اظہار نہیں کر سکتا۔ یاد رکھیں کہ آپ بنیادی طور پر آزاد ہیں، مرضی کی طاقت ہمیشہ آزاد ہوتی ہے۔

اگر آپ اپنی قوتِ ارادی کو درست طریقے سے استعمال کریں گے تو یہ آپ کے لیے اچھے کرم پیدا کرے گا، لیکن زیادہ تر لوگ تبدیلی نہیں لانا

چاہتے اور کوشش نہیں کرنا چاہتے، اس لیے وہ مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور چیلنجز کا سامنا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

جو چاہے وہ کرنا آزادی نہیں کیونکہ انسان اپنی خواہشات کے پابند ہیں اس لیے ان کے اعمال کو ہرگز آزادی نہیں کہا جا سکتا ہے۔ حقیقی آزادی کا مطلب ہے کہ ہر کام حکمت کے ساتھ اپنی مرضی سے کرنا انسان اپنے ماضی کے اعمال کے نتائج کو کنٹرول کر سکتا ہے جو لازماً ان کی پیروی کرے گا، اگر وہ اپنی مرضی کو فعال کر کے اسے اچھے اور فائدے مند کاموں کے لیے استعمال کرے گا تو آپ کی کمزور قوتیں آپ کی کمزور قوتوں اور قوتوں کو غلط ثابت کریں گی۔ اور آپ کے اچھے اعمال کے نتیجے میں پیدا ہونے والی عادات کو تقویت ملے گی۔

ہم مسلسل اس چیز کی خواہش کرتے ہیں جس کی ہمیں کمی ہے اور جو ضروری نہیں ہیں ان سے وابستہ ہو جاتے ہیں جب کوئی چیز ہمارے پاس آجاتی ہے تو ہم عارضی طور پر اپنی آزادی کھو دیتے ہیں جس طرح مشرقی لوگ قدیم رسم و رواج کے غلام ہیں اسی طرح مغرب والے بھی جدید کے غلام ہیں ہم اپنی تقدیر خود بناتے ہیں اور اس کے پابند ہو جاتے ہیں۔

ایک بچہ برے گھرانے میں کیوں پیدا ہوتا ہے جبکہ دوسرا اچھے گھرانے میں پیدا ہوتا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے ماضی میں (پچھلی زندگی میں) ایک خاص طریقے سے زندگی گزارنے کے لیے اپنی آزادی کا استعمال کیا اور اس طرح اس زندگی میں ان حالات کو اپنے اوپر لے آیا۔

خدا کے بغیر کوئی حقیقی آزادی نہیں ہے ہمیں اس کے بارے میں مسلسل سوچنا چاہئے جو بھی ہمارے خدشات اور خیالات ہوں، خدا کو ہمارے دلوں میں سب سے پہلے جگہ پر قبضہ کرنا چاہئے، اور جب ہم واقعی اس کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں، تو ہمیں اس کی الٰہی مدد سے، کسی بھی وقت، ہمیں پورا کرنے کی صلاحیت دی جائے گی۔

شاگرد کے لیے نصیحت

طالب علموں میں سے ایک نے استاد پرمہانسا سے کہا کہ وہ اسے خود کو بہتر بنانے کے لیے کچھ مشورے دیں، اس نے کہا: اگر آپ پیار کرنا چاہتے ہیں تو دوسروں سے پیار کریں جنہیں آپ کی محبت کی ضرورت ہے۔

اور اگر آپ دوسروں سے توقع رکھتے ہیں تو ان کے وفادار اور وفادار رہیں تاکہ وہ آپ کے ساتھ سچے ہوں۔

اگر آپ دوسروں کو بدنیتی اور چالاکی سے کام کرنے سے روکنا چاہتے ہیں تو اپنے خیالات میں دھوکہ دہی کو نہ جانے دیں اور ایسا کام نہ کریں جس سے دوسروں کو نقصان پہنچے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے آپ کے ساتھ ہمدردی کریں تو ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا شروع کریں، خاص طور پر اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے آپ کا احترام کریں تو آپ کو جوان اور بوڑھے دونوں کا احترام کرنا چاہیے۔

اگر آپ دوسروں سے امن چاہتے ہیں تو آپ کو ہم آہنگی کی زندگی گزارنی چاہیے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ مذہبی ہوں، فطرت میں روحانی بنیں اور دوسروں کو محسوس کریں کہ آپ ایک اچھے رول ماڈل ہیں اور وہ آپ پر بھروسہ کر سکتے ہیں اور آپ پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔

مختصر یہ کہ ہر وہ چیز جو آپ دوسروں کو دکھانا چاہتے ہیں ان میں سے ایک اچھی خوبی یہ ہے کہ اسے پہلے اپنی زندگی میں ظاہر کریں، اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ آپ کے ساتھ اسی طرح کا ردعمل ظاہر کریں گے۔

اگر آپ اپنی زندگی کے ان شعبوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں جن میں حوصلہ شکنی یا احساس کمتری پیدا کیے بغیر بہتری کی ضرورت ہے، اور اگر آپ مسلسل اپنے کردار کو نکھارنے پر کام کرتے ہیں، تو آپ اس پر جو وقت صرف کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ نتیجہ خیز ہو گا، اگر آپ اس خواہش میں ضائع کرتے ہیں کہ دوسرے خود کو بہتر بنائیں گے تو آپ کی مثبت مثال اور درست رویہ آپ کی خواہشات، غصے اور الفاظ سے زیادہ دوسروں کو بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔

اے رب، تو ہی تمام بھلائیوں کا سرچشمہ اور تمام طاقتوں کا ماخذ ہے، ہمیں برکت دے تاکہ ہم اپنی صحت، اپنی فکری امنگوں، اور اپنے روحانی اظہار میں تیری نعمتیں ہم پر ظاہر کر سکیں، تو ستاروں میں چمک، ایٹموں میں توانائی، دلوں میں نرمی، اور سچائی میں خوبصورتی

ہے، ہمیں اپنی اعلیٰ طاقت اور اپنی بے پایاں قدرت سے بھرنے میں ہماری مدد فرما،

اے رب، ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ تو صحت کا چشمہ، زندگی کا سمندر، اور تمام فہم و معرفت کا سرچشمہ ہے، ہمیں جہالت اور اس کے اثرات، خوف اور پریشانیوں سے نجات دے، اور تیری حکمت کے سیلاب کو ہماری زندگیوں کے تمام ملبے اور ملبے کو بہا لے جائے۔

اے خُداوند، وہ پردے جو تیرے چہرے کو ہم سے چھپاتے ہیں، اُن پردے پھاڑ دے، آئیے ہم تجھے ایک ایسی روشنی کے طور پر دیکھیں، جیسے ہماری زندگی کے افق پر ان گنت سورج ہیں، آئیے ہم تجھے ایک ایسی تجدید طاقت کے طور پر محسوس کریں جو ہمارے خیالات کو تحریک دیتی ہے، ہماری روحوں کی پرورش کرتی ہے، ہمارے جسم کو برقرار رکھتی ہے، اور ہمارے خوابوں کو پورا کرتی ہے۔

آمین

اکثر لوگ نہیں جانتے کیوں کہ اس زمین پر اپنے وجود سے ہی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ زندگی کا مقصد خواہشات کی تکمیل ہے ضروریات زندگی کا حصول لذت اور انسانی محبت کا حصول اور بالآخر آخری داعیٔ کے سامنے ہتھیار ڈال دینا۔

لوگ اپنی زندگی کا آغاز پروگرامرز کے ساتھ مخصوص جھکاؤ اور خواہشات کے ساتھ کرتے ہیں جو ماضی میں پوری نہیں ہوئی تھیں اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کے پاس کیا تھوڑی سی آزادیٔ باقی رہ جائے گی - دوسروں کی خواہشات اور اعمال کی نقل کرتے ہوئے، اگر وہ تاجروں کے ساتھ رفاقت کرتے ہیں تو وہ ان جیسا بننا چاہتے ہیں، اور اگر وہ فنکاروں سے رفاقت کرتے ہیں تو فن ان کے لیے سب کچھ بن جاتا ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم اس دنیا میں عملی بنیں اس نے ہمیں بھوک دی ہے جس کو پورا کرنے کے لیے ہم سے محنت کرنا پڑتی ہے، لیکن صرف خوراک، رہائش، پیسے اور مال کی تلاش کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی خوشی کا ذریعہ بھول جاتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ ہمیں اپنی ضروریات کو حاصل کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے اور اپنے جائز مقاصد کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہیے، لیکن سب سے پہلے، ہمیں اپنے دلوں کو اللہ کے لیے کھولنا چاہیے اور جو کچھ ہم کرتے ہیں اس میں اس کی رہنمائی اور رضامندی حاصل کرنا چاہیے، تب

ہم زندگی کے مکتب میں ضرور کامیاب ہوں گے، کیونکہ ہمیں سپریم مینیجر اور فراہم کنندہ سے ہماری ہدایت ملے گی جو جانتا ہے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے اور ہمارے لیے کیا بہتر ہے، اس لیے ہمیں اس کی جگہ پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اس پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

استاد پرمہنس کے لیکچرز سے

جب روح کی باطنی مسرت کو قلیل حسی لذتوں کی ایک موٹی تہہ سے دھندلا کر دیا جاتا ہے تو روح کی سنہری چمک مدھم ہو جاتی ہے اور روح کی شفاف قوتیں مادہ کی کثافت کے پیچھے چھپ جاتی ہیں جب کسی کا ذہن حسد اور حسد کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور خوف کے بادلوں میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے، خوف اور پریشانی کے بادلوں میں ڈوب جاتا ہے، مایوس ہو جاتا ہے۔ محبت، امن، اور ہم آہنگی کی طرف ایک ہی توجہ مرکوز کرتا ہے، ایک گہری خوشی کا تجربہ کرتا ہے۔

روح اس وقت خوشی محسوس کرتی ہے جب وہ جسمانی خواہشات اور مصائب سے مل کر روح کی شفاف خوبیوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے، جو عظیم لذتوں سے بھری ہوتی ہے۔

اگر روح موٹے موٹے دنیوی لذتوں میں پوری طرح غرق ہو جائے تو وہ اعلیٰ خوشیوں کے حصول سے بے نیاز ہو جاتی ہے اور روحانی لذتوں کا تجربہ کرنے سے قاصر ہو جاتی ہے، بہت سے لوگ یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ مادی لذتوں کو ترک کرنا اس دنیا میں تقریباً ناممکن ہے یا ایسے لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے جن کے خیالات صرف اور صرف مادّی کے گرد گھومتے ہیں، لیکن اوسطاً انسان کو مادی چیزوں کے گرد گھومنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سکون اور سکون حاصل کرنے کے لیے پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف پیچھے ہٹ جائیں بلکہ انہیں اس دنیا میں رہنا چاہیے کہ اس کے طاقتور دھاروں نے انہیں بہا نہ دیا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس زندگی کی ہنگامہ خیز لہروں سے مغلوب ہو جائیں۔

انسان کو اپنے اردگرد کے ماحول کے بارے میں منفی نہیں ہونا چاہیے، اور ساتھ ہی اسے مادیت پرستی کو اپنی بصارت کو اندھا نہیں ہونے دینا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی روحانی فطرت سے رابطہ کھو بیٹھے اور وہ نعمتوں کی خوشیوں کو چکھنے اور آسمانی روشنیوں کا مشاہدہ کرنے سے قاصر ہو جائے۔

زندگی اپنے جوہر، اجزاء اور اہداف کے ساتھ ایک مشکل معمہ ہے۔ جسے سمجھنا مشکل ہے۔ لیکن اسے حل کرنا ناممکن نہیں اور اپنی ترقی پسند سوچ سے ہم اس کے کچھ رازوں کو ہر روز حل کرتے ہیں۔

اس دور میں عین سائنسی اصولوں پر مبنی آلات یقیناً متاثر کن ہیں، اور سائنس جو دریافتیں کرتی ہیں وہ ہمیں زندگی کو بہتر بنانے کے طریقوں کے بارے میں ایک واضح نظریہ دیتی ہیں لیکن ہمارے پاس موجود تمام آلات، ایجادات اور حکمت عملیوں کے باوجود ہم اب بھی قسمت کے ہاتھوں میں کٹھ پتلیوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں، اور قدرت کے کنٹرول سے آگے کا راستہ اب بھی طویل ہے۔

یقیناً قدرت کے رحم و کرم پر جینا آزادی نہیں ہے۔ جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم سیلاب، سمندری طوفان یا زلزلے کا شکار ہیں، یا جب واقعات ہم سے چھین لیتے ہیں - بغیر منطقی وجہ کے - ہمارے دلوں کے قریب ہمارے پیارے، تب بھی ہمیں احساس نہیں ہوتا کہ ہم بہت سی کامیابیوں پر قابو نہیں پا سکے ہیں منفی حالات زندگی کو جیسا کہ ہم چاہتے ہیں بنانے کی ہماری تمام تر کوششوں کے باوجود، کچھ حالات ہمیشہ اس زمینی مرحلے پر ظاہر ہوں گے، اور ایسے واقعات جن کے بارے میں ہم بہت کم جانتے ہیں، اپنی رائے سے مکمل آزاد ہو کر کام کرنا اور کچھ بہتری لانا ہے۔

ہم گندم اگاتے ہیں اور آٹا بناتے ہیں لیکن پہلا بیج کس نے بنایا؟ ہم آٹے سے بنی روٹی کھاتے ہیں لیکن ہمارے جسم کو یہ ہضم کرنے کی صلاحیت کس نے دی؟ اور خوراک کو غذائیت میں کیسے تبدیل کیا جائے؟

زندگی کے ہر گوشے میں ایک ناگزیر الٰہی ہاتھ دکھائی دیتا ہے۔ جس کے بغیر ہم اپنے معاملات کو نہیں چلا سکتے اور تمام تر یقین کے ساتھ ہم نہیں جانتے کہ دل کب کام کرنا بند کر دے گا اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ خدائی طاقت پر بھروسہ اور اپنے اعلیٰ نفس پر بھروسہ کرنا، اس قادر مطلق سے نکل کر جس کے بعد ہم نمونے ہیں۔

ہمیں غرور سے پاک ایمان کا مالک ہونا چاہیے اور زندگی کی راہوں پر اعتماد کے ساتھ چلنا چاہیے۔

گھبراہٹ اور کانپنے کے بغیر، اور تکلیف اور قید کے بغیر

الرجی سے نمٹنا

حساسیت پر قابو پانا ایک نازک فن ہے، اور ایک متوازن اور اچھی شخصیت کی نشوونما کے لیے اپنے ردِ عمل کی تیز رفتاری کو کنٹرول کرنا ضروری ہے۔

حساسیت غلط فہمی، احساس کمتری، بڑھے ہوئے فخر، اور مبالغہ آمیز انا سے پیدا ہوتی ہے۔

جب کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ اس کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو یہ خیال اس کے دماغ میں جڑ پکڑتا ہے، اس کے اعصاب کو ابھارتا ہے، جو پھر تناؤ اور باغی ہو جاتا ہے، زخمی جذبات کی وجہ سے ان کے دل میں غصہ بھڑک اٹھتا ہے، تاہم کچھ لوگ اپنے جذبات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اس لیے ان کے اندر شدید غصے کے باوجود ان کی ظاہری علامات ظاہر نہیں ہوتیں، دوسرے لوگ اپنے غصے کا اظہار آنکھوں اور غصے کے ذریعے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ اور تیز، کوڈ شدہ زبانی جوابات کے ذریعے

ضرورت سے زیادہ جذباتیت کے سنگین نتائج ہوتے ہیں۔ یہ صورتحال کو پیچیدہ بناتا ہے اور ایک ناپسندیدہ عدم استحکام پیدا کرتا ہے جو دوسروں کو منفی طور پر متاثر کرتا ہے۔

ضبط نفس اور تحمل سے کام لینے کی کوشش کی جانی چاہیے، افہام و تفہیم اور ہم آہنگی کی فضا کو فروغ دینا چاہیے جو کشیدگی کے بجائے امن کو فروغ دے اور تناؤ کے دھوئیں کو دور کرے جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اپنی قسمت کے مالک ہوں گے اور انہیں اپنے اردگرد کے لوگ تعریف اور احترام سے نوازیں گے۔

حد سے زیادہ حساسیت ایک خاصیت ہے جو زیادہ تر لوگوں میں مشترک ہے، اور جب یہ غیر معقول جذبات بھڑک اٹھتے ہیں، تو یہ بصیرت کو اندھا کر دیتا ہے اور حکمت کی آنکھوں پر بادل چھا جاتا ہے، اس سے بھی بدتر، حد سے زیادہ حساس شخص کو یقین ہوتا ہے کہ وہ سوچ، احساس اور کام کر رہے ہیں، جب کہ حقیقت میں ان کا طرز عمل بالکل غلط ہو سکتا ہے!

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ جب تنقید کی جائے تو انہیں خود پر ترس آنا چاہیے، اور یہ خود ترسی انہیں کچھ راحت فراہم کرتی ہے لیکن منشیات کے عادی افراد کی طرح، وہ جتنا زیادہ لیتے ہیں، ان کی لت اتنی ہی مضبوط ہوتی جاتی ہے۔

ایک انتہائی حساس شخص کو اکثر غیرضروری طور پر تکلیف ہوتی ہے، زیادہ تر اکثر، کوئی بھی ان کی پریشانی کی وجہ یا ان کی شکایت کی نوعیت کو نہیں جانتا، جس کی وجہ سے ان کی خود ساختہ تنہائی میں پریشانی میں اضافہ ہوتا ہے، سمجھی جانے والی توہین یا تنقید پر خاموشی سے رہنے سے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا ہے، اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ اس طرح کے خود ساختہ اعتراضات کی بنیادی وجوہات کو حل کیا جائے۔

اس قسم کی غیر صحت بخش الرجی کے سنگین نتائج ہوتے ہیں۔ یہ دل کو آگ کی طرح بھسم کر دیتا ہے اور سکون کے بافتوں کو تباہ کر دیتا ہے اس لیے اسے سمجھداری، منطقی اور پختہ ارادے کے ساتھ نمٹا جانا چاہیے۔

***

میں ہر ایک کی خدمت کرنے کے لیے سخت محنت کرتا ہوں، لیکن جب میں غور و فکر کے لیے اپنی تنہائی میں پیچھے ہٹتا ہوں، تو میں کسی کو اپنے غور و فکر میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دیتا، دیگر معاملات انتظار کر سکتے ہیں، لیکن خدا کے ساتھ میری روزانہ ملاقات کو نظرانداز یا نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔

کوئی بھی اقدام کرنے سے پہلے توقف کریں اور احتیاط سے غور کریں کہ اس کے نتائج اور آپ کے دماغ، جسم اور روح پر اثرات اور مجبوری کے تحت چلنے والے اعمال آزادی نہیں ہیں، کیونکہ ہم آہنگی اور ترقی کے قوانین کے خلاف اعمال فرد کو محدود کر دیں گے، اس کے برعکس، عقلمندی سے منظور شدہ اور ضمیر کے مطابق اعمال صالح اور آزادی لاتے ہیں۔

جب آپ کچھ اچھا کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں، یا کسی برے کام سے باز رہنے کا فیصلہ کرتے ہیں، اور آپ اس فیصلے پر قائم رہتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں، تو جان لیں کہ آزادی میں آپ کا حصہ بہت زیادہ ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم انتخاب کی اس آزادی کو استعمال کریں جو ہمیں اس کی تلاش اور اسے تلاش کرنے کے لیے دی گئی ہے، لیکن وہ خود کو ہم پر مسلط نہیں کرنا چاہتا

خدا کا قرب حاصل کرنے اور اسے جاننے کی خواہش اپنے آپ نہیں آتی بلکہ اسے متحرک اور پروان چڑھانا چاہیے۔ اس خواہش کے بغیر زندگی کی کوئی قیمت اور ذائقہ نہیں ہے۔

آپ کی روحانی بصیرت کو آپ کی سوچ کی رہنمائی کرنے دیں اور آپ جہاں بھی جائیں گے کامیابی آپ کا پیچھا کرے گی۔

میں اپنی آواز، اپنے ہاتھ، پاؤں، اپنا دل، اپنا جسم، اپنے جذبات، اپنی مرضی اور سب کچھ خدا کے لیے وقف کرتا ہوں۔

محبت وہ روحانی ہتھیار ہے جو تمام جنگوں کو ختم کرتا ہے۔

اس زمین سے پرے لامحدود دنیایں ہیں جہاں ہم دوبارہ ان لوگوں سے ملیں گے جن کے بارے میں ہمارا خیال تھا کہ وہ ہمیں ہمیشہ کے لیے چھوڑ چکے ہیں۔

یہ دنیوی زندگی بدلتی رہنے والی ہے دکھ وہموں کے پیچھے دکھ وہموں کے پیچھے ہے یہ سراب جو ہمارے شعور کے صحرا پر نمودار ہوتا ہے اسے ختم ہونا چاہیے اور ہمیں مادے کے گھنے پردوں کے نیچے سے اپنی حقیقی ذات کو بیدار کرنا چاہیے۔

اپنی امیدیں اس زندگی پر قائم کرنے کی کوشش نہ کریں، آپ کی ضمانت کہاں ہے؟ آپ تب ہی محفوظ ہیں جب آپ خدا کے علم میں پناہ لیتے ہیں۔

روح کا جوہر مٹی کے نیچے دفن قدیم سونے کی مانند ہے جب سونے سے مٹی کو نکال کر غور و فکر کے پانی سے دھویا جاتا ہے تو وہ مکمل پاکیزگی اور صراحت کے ساتھ نئے سرے سے چمک اٹھتا ہے۔

اے رب، ہم دیکھیں کہ کیا اچھا ہے، اچھے خیالات سوچیں، اور اچھے کردار والوں کے ساتھ جوڑیں، ہمیں تیرے بارے میں سوچنے اور تجھے غور کرنے میں مدد دے، اے وہ جو تمام راستبازیوں کا سرچشمہ اور تمام بھلائیوں کی اصل ہے۔

کمزوری سے آزادی

کمزوری پر قابو پانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا جائے۔ ورنہ کمزوری کا خیال آپ کے شعور پر حاوی ہو

جائے گا اور آپ کے باطن پر حاوی ہو جائے گا جب ہم اپنے اندر روشنی لائیں گے تو اندھیرا ایسے غائب ہو جائے گا جیسے کبھی وجود ہی نہیں تھا۔

یہ خیال مجھے حیرت انگیز ترغیب دیتا ہے۔

جب ہزاروں سالوں سے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی غار میں روشنی ڈالی جاتی ہے تو اندھیرا فوراً ختم ہو جاتا ہے اسی طرح جب ہم خدا کے نور کو اپنے شعور میں داخل ہونے دیتے ہیں تو کمزوریاں اور خامیاں ختم ہو جاتی ہیں اور جہالت کا اندھیرا باقی نہیں رہ سکتا یہی وہ فلسفہ ہے جس پر ہمیں جینا چاہیے۔

تاخیر بیکار ہے زندگی کا پہیہ کبھی گھومنا نہیں روکتا اور ہماری زندگی کے دن تیزی سے گزر جاتے ہیں ہر لمحے جس لمحے ہم سوچتے ہیں اور سمجھداری سے کام لیتے ہیں وہ ہماری خوشیوں میں ایک کامیاب اور منافع بخش سرمایہ ہے۔

بہت سے لوگ اپنی پوری زندگی پیسے، جنس اور شہرت کے بارے میں سوچتے ہوئے گزار دیتے ہیں، اور شاذ و نادر ہی ان ضروری چیزوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جو انہیں ذہنی سکون فراہم کرتی ہیں اور ان کی بیداری کو اعلیٰ سطحوں تک پہنچاتی ہیں۔

انسان کا کردار کتنا ہی شائستہ کیوں نہ ہو، وہ خدا کی نظر میں کامیاب سمجھا جاتا ہے اگر وہ اپنے وقت کو سمجھداری سے گزارنا اور اپنے خیالات کو صحیح سمت میں چلانا جانتا ہو۔

جب کسی شخص پر خدا کا نور چمکتا ہے تو اسے محسوس نہیں ہوتا کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہے کیونکہ خوشی جو اسے چھا جاتی ہے وہ اس کے تمام خوابوں کو پورا کرتی ہے اور اسے یہ احساس دلاتی ہے کہ وہ اس زندگی میں امیروں میں سب سے زیادہ امیر اور خوش رہنے والوں میں سب سے زیادہ خوش ہے۔

روشنی کی سرنگ

جن کی روحانی بیداری روشن خیالوں، نیک اعمال، حسن سلوک اور گہرے غور و فکر سے بیدار ہوتی ہے وہ روحانی آنکھ کے ذریعے روانگی کے آخری لمحے میں جسم سے ان کی رخصتی کو محسوس کر سکتے ہیں، اپنے زمینی سفر کے دوران، یوگی مادے اور روح کے درمیان کی سرحد پر روحانی آنکھ کی سرنگ کو دیکھنے کی مشق کرتے ہیں، اور وہ اس لمحے زمین اور

اس دنیا کو چھوڑ کر اس دنیا میں داخل ہو سکتے ہیں۔ روشنی، خوشی، امن، اور مکمل آزادی کا خدا کا لامحدود دائرہ

{روشنی پر روشنیہ}

جسم کا چراغ [روحانی] آنکھ ہے۔

اگر آپ کی آنکھ اکیلی ہے۔

تب آپ کا سارا جسم نور سے بھر جائے گا۔

{اور روشنی اندھیرے میں چمکتی ہے اور اندھیرے نے اسے جانا نہیں}

پرہیزگاری کا مطلب ہے دوسروں کے دکھوں کو محسوس کرنا، ان کے قریب جانا، ان سے بات چیت کرنا، ان کی بدقسمتی میں ان کو تسلی دینے کی مخلصانہ کوشش کرنا، ان کی خوشی میں خوش ہونا، اور ان سے خوف، ضرورت اور پریشانی کے تماشے کو دور رکھنے کی پوری کوشش کرنا۔

جو شخص پرہیزگاری کا جذبہ رکھتا ہے وہ محدود حساب اور توقعات کے مطابق کام نہیں کرتا بلکہ اپنی بصیرت اور درست فیصلے کا استعمال کرتا ہے اور اپنی اور دوسروں کی مدد کے لیے آگے بڑھتا ہے، جو کامیابی اسے حاصل ہوتی ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اگر وہ ایک یا کئی بار ناکام ہو جائے تو وہ حوصلہ شکنی نہیں کرتا، بلکہ مزید پرعزم ہو جاتا ہے، اپنی کوششوں کو دوگنا کرتا ہے، نئی سوچ کو دہراتا ہے، روشنیہ کی کوشش کرتا ہے اور نئی سوچ کو دہراتا ہے۔ اور خدا سے مدد طلب کرتا ہے جب تک کہ وہ اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لے اور اپنے عظیم مقصد تک نہ پہنچ جائے۔

جو دوسروں کو خوش کرنے کے لیے کام کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ایک نفسیاتی سکون کے اندرونی احساس کے ساتھ خوش کرتا ہے اور اگر وہ ان لوگوں کی خاطر کچھ کھو دیتا ہے جن کی وہ مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے تو وہ اسے نقصان نہیں سمجھتا کیونکہ اس کے بدلے میں اسے خدا کی خوشنودی اور ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے وہ انسانیت کے میدانوں میں محبت کرنے، کام کرنے، دینے اور نیکی اور امن کے بیج بونے کے لیے جیتا ہے۔

جو شخص اپنے خیالات اور احساسات میں اپنی ذاتی دنیا سے آگے بڑھتا ہے اس کے شعور کو وسعت دیتا ہے، اس کی ہمدردی میں اضافہ ہوتا ہے،

اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ دنیا اس کا گھر ہے اور انسانیت اس کا کنبہ ہے اسے احساس ہوتا ہے کہ اس زمین پر اس کے وجود کا مقصد دوسروں کی اصلاح کرنے سے پہلے اپنی اصلاح کرنا ہے، کیونکہ جو شخص اپنی اصلاح کرتا ہے وہ اپنی زندگی کی مثال کے ذریعے اپنی اصلاح کرنے میں دوسروں کی مدد کرتا ہے اور اس کے اعمال کا اثر دوسروں پر گہرا اثر ہوتا ہے۔

شارٹ اسٹاپس

اخلاص کی چمک:

کچھ لوگ مسکرا کر اپنی مشکلات سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن اس قسم کے فرار کے لیے خالص ضمیر کی ضرورت ہوتی ہے، منافقت اور فریب سے پاک، جب کوئی شخص اپنے اور دوسروں کے ساتھ ایمانداری سے پیش آتا ہے، اور شرافت اور دیانت سے کام کرتا ہے، تو اس کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں، اور ان سے ایک انوکھی چمک نکلتی ہے، جو کہ خلوص کی بے نظیر چمک ہے۔

ایمانداری:

کچھ لوگ ایمانداری کے نام پر بہت سی باتیں کہتے ہیں، لیکن آپ ہر چیز کے بارے میں سب سے بات نہیں کر سکتے جب آپ نصیحت اور رہنمائی کرتے ہیں تو کچھ لوگ آپ کی بات کو غلط سمجھتے ہیں اور آپ کی باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ ایک ضائع شدہ کوشش ہے اور ناقابلِ تعریف کوشش ہے ایسے معاملات میں خاموشی سنہری ہے، لیکن غلط کاموں پر خاموش رہنے کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے۔

خود ہم آہنگی:

خود ہم آہنگی واقعی حیرت انگیز ہے زیادہ تر لوگ جانتے ہیں کہ دوسروں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا کتنا مشکل ہے، لیکن کیا آپ نے کبھی اپنے آپ سے ہم آہنگ ہونے کے بارے میں سوچا ہے؟ یہ ناقابل یقین حد تک مشکل ہے، پھر بھی ممکن ہے اگر آپ اپنا تجزیہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ مسلسل اپنے آپ سے متصادم رہتے ہیں اگر آپ خود سے محبت نہیں کرتے تو آپ کسی اور سے محبت نہیں کریں گے اور اگر کوئی شخص اپنے آپ سے ہم آہنگ نہیں ہے تو وہ دوسروں کے ساتھ ہم آہنگی کیسے رکھ سکتا ہے؟

دنیا کے ساتھ ہم آہنگی کے لیے خود ہم آہنگی ضروری ہے اس لیے اپنے آپ کی قدر کرنا اور محبت کرنا ضروری ہے، کیونکہ آپ اس محبت کے مستحق ہیں کہ آپ کو اپنے آپ سے محبت کرنی چاہیے کیونکہ اللہ نے ہمیں پیدا کیا ہے اور ہمیں عظیم صلاحیتوں سے نوازا ہے، اس باطن سے محبت کرنا، یہ جوہر خوبیوں سے مالا مال ہے، اچھے اخلاق کی ترغیب دیتا ہے اور دماغ کو نجاست اور دل کی خرابیوں سے پاک کرتا ہے۔

ادبی کمپاس کیلیبریٹنگ:

کوئی اپنے ضمیر کو دھوکہ نہیں دے سکتا، غلط کام کو جواز بنا سکتا ہے، یا گمراہ کن رویے کے نتائج سے نہیں بچ سکتا، چاہے کسی کو کسی دوسرے سیارے کا سفر ہی کیوں نہ ہو، اس کے اعمال کے نتائج اس کے ساتھ ہوتے ہیں، اور انسان کو اپنا راستہ درست کرنا چاہیے اور اخلاقی کمپاس کو درست کرنا چاہیے تاکہ اس کی سوئی ہمیشہ درست سمت کی طرف اشارہ کرے۔

کچھ لوگ بدترین حالات میں رہتے ہیں اور پھر بھی اپنے آپ سے بہت ہم آہنگ ہوتے ہیں، جب کہ دوسروں کے پاس ہر موقع اور ہر وہ چیز ہوتی ہے جس کی انہیں ضرورت ہوتی ہے اور پھر بھی وہ اپنے آپ سے مسلسل ٹکراؤ میں رہتے ہیں ، اس لیے حالات کے بدلنے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے، اپنے آپ کو یہ باور کرائیں کہ آپ اپنے ماحول کے باوجود ٹھیک ہیں، جو آپ کی خواہش سے مختلف ہو سکتا ہے۔

جو خود کو حالات کے رحم و کرم پر رکھتا ہے وہ حالات کے بدلنے کا انتظار کرتا ہے اور اس کا انتظار طویل ہو جاتا ہے

کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی اٹھارہ زبانوں پر عبور رکھتا تھا، پھر بھی وہ اتنا غریب تھا کہ اس کے پاس پڑھنے کے لیے ایک چراغ نہیں تھا، اس لیے وہ ایک کونے میں جا کر سٹریٹ لائٹ کے نیچے بیٹھ کر پڑھتا تھا، واقعی قوتِ ارادی ذرائع پیدا کرتی ہے، مواقع پیدا کرتی ہے، امید تازہ کرتی ہے، کاموں کو پورا کرتی ہے اور خواہشات اور خوابوں کو پورا کرتی ہے۔

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں ان کے ساتھ حقیقی رابطہ ان کے ساتھ ذاتی رابطہ، ان کی تحریروں کے عکاس پڑھنے، یا ان کے بارے میں گہرے اور دوستانہ غور و فکر کے ذریعے کیا جا سکتا ہے یاد رکھنے کا اہم نکتہ یہ ان کے شعور کے مطابق ہے، جو خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

جب ہم اپنے شعور کو ان عظیم روحوں کے ساتھ جوڑتے ہیں جو خدا سے محبت کرتے ہیں، یہ ہم آہنگی آہستہ آہستہ ہماری زندگیوں کو انتہائی حیرت انگیز انداز میں بدل دیتی ہے۔ یہ ہم آہنگی خواہش کو غلام نہیں بناتی بلکہ اس کے دائرہ کار کو بڑھاتی ہے۔ اور اس کی طاقت کو مضبوط کرتی ہے۔ یہی فرق ہے۔ انا سے بھرے لوگوں کے ساتھ میل جول میں رہنا اور جو کچھ وہ حاصل کر سکتے ہیں اس میں مشغول ہونا، اور ہم آہنگی میں رہنا ان لوگوں کے درمیان ہے۔ جن کی محبت اور محبت میں خدا کی محبت اور تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی روحیں جو ان کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جب ہم اپنی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ہمیں دوسروں کی بھی ان کی ضرورت کے حصول میں مدد کرنی چاہیے اور زندگی میں آنے والی اچھی چیزوں کو کم خوش نصیبوں کے ساتھ بانٹنا چاہیے، ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم عالمی خاندان کا ایک لازمی حصہ ہیں اور ہم اس بڑے خاندان کے بغیر نہیں رہ سکتے۔

بڑھئیوں، موجدوں، کسانوں اور دوسروں کے بغیر زندگی کیسی ہوگی؟ دینے اور وصول کرنے اور خدمات کے تبادلے کے ذریعے، خدا چاہتا ہے۔ کہ ہم دوسروں کے بارے میں سوچیں اور ان کے ساتھ ہمدردی کریں، یہ ایک سنگین غلطی ہے۔ کہ دوسروں کا خیال کیے بغیر صرف اپنے لیے جینا بہت بڑی غلطی ہے۔ جب ہم اپنی خوشی کے بارے میں سوچتے ہیں، تو ہمیں دوسروں کی خوشی کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے، ہمیں عالمی خاندان کی بھلائی کے لیے اپنے پاس موجود سب کچھ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔، جیسا کہ یہ ناممکن ہے۔، بلکہ ہمیں دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور ان کی مدد کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے بوجھ

کامیابی اور روح کی تسکین کے درمیان ایک رشتہ ہے۔، اس ماحول کے تناظر میں جس میں فرد رہتا ہے۔

حقیقی کامیابی راستبازی کے اصولوں سے مطابقت رکھنے والے طرز عمل کا نتیجہ ہے۔ اور اس میں دوسروں کی خوشی اور بھلائی ذاتی اطمینان کا ایک لازمی حصہ ہے۔ جو کوئی بھی اس اصول کو اپنی مادی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی زندگی میں لاگو کرتا ہے۔ وہ کامیابی کی اس تعریف کو مکمل اور جامع پائے گا۔

لوگ زندگی میں اپنے مقاصد کے لحاظ سے کامیابی کے بارے میں مختلف طریقوں سے سوچتے ہیں کبھی کبھار، کچھ لوگ اسے چوری سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "وہ ایک کامیاب چور ہے!" یہ ظاہر کرتا ہے کہ تمام کامیابیاں مطلوبہ نہیں ہوتی ہیں۔ ہماری کامیابی کو دوسروں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔

کامیابی کے لیے ایک اور قابلیت ہم آہنگی اور مثبت نتائج لانا ہے، نہ صرف اپنے لیے، بلکہ ہمیں ان فوائد کو دوسروں کے ساتھ بھی بانٹنا چاہیے۔

مالی کامیابی حاصل کرنے کا مطلب صرف اس چیز سے لطف اندوز ہونا نہیں ہے جس کے ہم مستحق ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ دوسروں کو اپنے لیے بہتر زندگی بنانے میں مدد کرنے کی اخلاقی ذمہ داری ہو، ذہانت والا کوئی بھی شخص پیسے کما سکتا ہے، لیکن اگر ان کے دل میں محبت ہو، تو وہ اس رقم کو خود غرضی سے استعمال نہیں کر سکیں گے۔ اس کے بجائے، وہ دوسروں کے ساتھ جو کچھ ان کے پاس ہے اس کا اشتراک کریں گے۔

کنجوس اور کنجوس لوگوں کے ہاتھ میں پیسے لعنت بن جاتا ہے، لیکن سخی ہاتھوں اور مہربان دل والوں کے لیے یہ نعمت اور تحفہ ہے۔

اچھی روحیں اچھی روحوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور ان کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

ہمیں اپنے پڑوسی سے اپنے جیسا پیار کرنا سیکھنا چاہیے اور یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اس زندگی میں مختصر وقت کے لیے ہیں، جس کے بعد ہم کسی دوسری دنیا میں چلے جاتے ہیں جس کی سطح اس زمینی قیام کے دوران ہماری سوچ کی سطح اور ہمارے اعمال کے معیار پر منحصر ہے۔

ہمارے حقیقی رشتے دار کون ہیں؟ عقلمند کے لیے ہر کوئی رشتے دار ہوتا ہے اور ہر ایک ایک "پڑوسی" ہوتا ہے، یقیناً عقلمند شخص سمجھ بوجھ رکھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اگرچہ سورج کوئلے اور ہیرے کے ٹکڑے پر اپنی روشنی چمکاتا ہے، لیکن کوئلے کے برعکس ہیرا روشنی کو حاصل کرنے اور منعکس کرنے کی انوکھی صلاحیت رکھتا ہے، جس کی سوچ کو ہیرے کے طور پر تلاش کرنا چاہیے اور ان کی صحبت کی تلاش کرنی چاہیے۔ مخلص دوستوں کو تلاش کرنے کے لیے وقت وقف کریں جو لوگ صاف ستھری اور دیانتداری کی زندگی گزارتے ہیں وہ ایسے دوستوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں جن کی صفات صفائی اور ایمانداری سے ہوتی

ہے، جب کہ جو لوگ بغیر فہم و فراست کے بنیادی جبلت کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں وہ انہی لوگوں کے دوستوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

اگر آپ اعلیٰ آدرشوں اور بلند و بالا اصولوں کی قدر کرتے ہیں تو ایسے لوگوں سے صحبت کرنے سے گریز کریں جو ان نظریات اور اصولوں پر یقین نہیں رکھتے اور جو خیالات کو الجھاتے ہیں اور مزاج میں خلل ڈالتے ہیں، تاکہ ان کی کمپن آپ کے وائبریشن لیول کو کم نہ کریں اسی کے ساتھ ہی، کسی کو بھی اپنے دائرہ محبت سے خارج نہ کریں۔

اس کے علاوہ ایک شخص کو نہ صرف پیار دینا چاہیے بلکہ صلح بھی کرنی چاہیے، تاکہ وہ جہاں بھی جائیں، ہم آہنگی اور سکون پیدا کریں، اپنے آس پاس کے لوگوں کو اپنی مہربان موجودگی سے تروتازہ کریں، کوئی بھی بدبودار بدبودار خستہ حالی کے قریب نہیں جانا چاہتا ہے- اظہارِ عذر، ہر کوئی اس سے گریز کرتا ہے، اسی طرح ایک گھبراہٹ، پرجوش، اور بحث کرنے والا شخص دوسروں کی طرح ناراض ہونا چاہتا ہے اور ہم اس سے ناراض ہونا چاہتے ہیں۔ دل کو خوش کرنے والی میٹھی خوشبو آئیے ہم جہاں بھی جائیں اور جہاں کہیں رہیں امن کی خوشبو اور نیکی کے جھونکے پھیلانے کی کوشش کریں

خدا کی بادشاہی بادلوں کے درمیان یا خلا میں کسی خاص جگہ پر نہیں ہے یہ اندھیرے سے پرے ہے جب ہم آنکھیں بند کرتے ہیں اور جب ہم مراقبہ کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو روح کی آنکھ ہمارے اندر کھل جاتی ہے، اور ہم ایک بابرکت روشنی دیکھتے ہیں اور جسم کے ہر خلیے میں مسرت محسوس کرتے ہیں، اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ پردہ ہٹا دیا گیا ہے اور خدا کی بادشاہی کا راز کھول دیا گیا ہے۔

خدا ایک ہمیشہ کی تجدید کرنے والی خوشی ہے، ایک ایسی خوشی جو ہمہ گیر ہے ہمیں اس خوشی کے ساتھ محسوس کرنا چاہیے جو ہمارے اندر بسی ہوئی ہے اور لامحدودیت کو گھیرے ہوئے ہے۔

گھنے مادے کی کمپن کی حدود سے پرے لامحدود، ہمہ جہت شعور، اپنی تمام شان و شوکت، وسعت اور بے پایاں میں بیان سے باہر ہے، یہ آسمان کی بادشاہی ہے، ایک ابدی، لامتناہی، اور لامتناہی شعوری نعمت۔

جب روح کے ادراک میں وسعت آتی ہے، اور وہ ہر جگہ اپنی موجودگی کو محسوس کرتی ہے، تو وہ الہی روح کے ساتھ مل جاتی ہے۔

مطلق لامحدود کو جلال، افق پر تخت نشین، جہاں آسمان سمندر سے ملتا ہے۔ اور سپریم لامحدود کو جلال، ہمارے اندر سکون پر تخت نشین؛ کے اندر لامحدود پر توجہ مرکوز کرنے سے، ہم اس کی لامحدود طاقت حاصل کر سکتے ہیں۔

کتابوں کے مطالعے سے یا لوگوں سے حاصل ہونے والا علم محدود علم ہے، جب کہ براہ راست خدا سے حاصل ہونے والا علم حکمت کی قوت، یقین کی شان، دل کا سکون اور روح کو سکون بخشتا ہے۔

اے خُداوند، مجھے گہرے ارتکاز کے ساتھ دعا کرنا اور دلی آرزوؤں کے ساتھ مراقبہ کرنا سکھا اور میرے دل کو روزانہ تیری خالص محبت سے صاف کرنے دے۔

کرم کی پابندیوں سے آزاد ہونا

چاہے ذہنی ہو یا جسمانی، شعوری ہو یا لاشعوری، کسی شخص کی زندگی پر ایک خاص اثر ڈالتی ہے۔ ماضی کے اعمال نہ صرف وہ ہوتے ہیں جو دنوں، مہینوں یا سال پہلے کیے گئے ہوتے ہیں، بلکہ ماضی کی زندگیوں کے اعمال بھی ہوتے ہیں۔

تم مردہ تھے، اور اس نے تمہیں زندگی بخشی۔ پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اعمال کے اچھے اور برے اثرات اس کی موجودہ زندگی میں یہ نشانات لاشعور یا لاشعور میں محفوظ رہتے ہیں اور جو اثرات انسان پچھلے اوتاروں سے اٹھاتا ہے (یا اس کی روح اٹھاتا ہے) وہ لاشعور میں بیجوں کی طرح بے ہوش پڑے رہتے ہیں، صحیح حالات کے انتظار میں ہوتے ہیں اور ان کے اگنے اور نشوونما پانے کے لیے ایک مخصوص عمل اور عمل کے رد عمل میں توازن پیدا ہوتا ہے۔ وجہ اور اثر، بونا اور کاٹنا

ہر شخص اپنے خیالات اور عمل کے ذریعے اپنی تقدیر خود ترتیب دیتا ہے اور جو توانائیاں وہ اتارتا ہے، چاہے وہ عقلمندی سے ہو یا احمقانہ طور پر، لامحالہ اپنے نقطہ آغاز کے طور پر ان کی طرف لوٹتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے ایک دائرہ مکمل درستگی کے ساتھ مکمل ہوتا ہے۔ [سوال یہ ہے کہ] خواہش مند طالب کو اپنی مرضی کے خلاف، ناگزیر نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کے ماضی یا عمل کو کیا کہتے ہیں؟ جواب نہیں ہے۔ خدا قانون اور محبت ہے، اور جو طالب اس کی طرف مخلصانہ آرزو اور مکمل

ایمان کے ساتھ رجوع کرتا ہے، اپنے اعمال کو خدائی قانون کے مطابق کرتا ہے، اور خدا کی غیر مشروط محبت کا طالب ہوتا ہے، بلاشبہ اسے خدائی نعمت ملے گی جو بھاری بوجھ کو ہلکا کرتی ہے اور حالات کو بہتر کرتی ہے۔

خدا نے ہمیں اس سراب سے بھری دنیا میں رکھا ہے، اور وہ ہماری تکالیف اور آزمائشوں اور مصیبتوں کو جانتا ہے جو ہم برداشت کرتے ہیں انسان روحانی جہالت کے اندرونی اندھیروں کو گہرا کر دیتا ہے جب وہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈوب جانے اور اس کی گہرائیوں سے بچنے کے لیے بے بس سمجھتے ہیں، یہ ان کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنے آپ کو درست کرنے کی کوشش کریں، رحم کے لیے دل سے مدد اور ہمدردی تلاش کریں، رحم دل سے معافی مانگیں۔ رحم کرنے والا، اور بخشنے والا خدا

جب ہمیں خدا کے ساتھ اپنے قریبی تعلق کا احساس ہوتا ہے، تو کون سا کرم ہمیں باندھ سکتا ہے؟ کوئی آپ کو یہ باور نہ کرائے کہ آپ کی تکلیف اور مشکلات آپ کے کرما کا نتیجہ ہیں آپ کے جوہر میں روح کی حیثیت سے آپ کے پاس کوئی کرما نہیں ہے بلکہ آپ کو اپنے آپ سے اس حقیقت کا ادراک کرنا چاہیے کہ آپ زندگی کے جوہر، روشنی اور کائناتی قوتوں سے ایک ہیں اگر آپ کو اس حقیقت کا ادراک ہو جائے تو آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اللہ آپ کے لیے بہت سے مواقع فراہم کرے گا۔

اگر آپ اپنی زندگی کے گزرنے کے طریقے سے بے چین ہیں تو اپنی ذہنیت کو بدلیں اور اپنے حواس کو مثبت توانائی سے چارج کریں اور آپ خود فرق محسوس کریں گے۔

لوگوں کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی چیزوں پر ماتم کریں یا اپنے ناخوش حالات کو اس زندگی میں یا ماضی بعید میں کی گئی غلطیوں سے منسوب کریں، کیونکہ یہ روحانی کوتاہی کی ایک شکل ہے، انہیں عمل کرنا چاہیے اور زندگی کے باغ سے جڑی بوٹیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہیے، اور پھر سب سے میٹھے اور سب سے زیادہ متحرک پھول کھلیں گے اور سب سے زیادہ خوش ہونے والے پھل اس کی خوشنودی کے ساتھ ملیں گے۔

خدا کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے معاملات کو بہتر بنانے کے لئے اپنی مرضی کا استعمال نہ کریں اور خدا کا انتظار کریں کہ وہ ہماری طرف سے کسی کوشش کے بغیر ہمارے حالات

کو حل کرے گا، کیونکہ خدا ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ ہم یہ سیکھتے ہیں کہ اپنی مرضی کی رہنمائی کے لیے خدا کے پاس کیسے جانا ہے اور اپنی صحیح کوششوں کو برکت اور تقویت دینا ہے

ہر کوئی خُدا کے ساتھ ایک خاص تعلق قائم کر سکتا ہے اگر وہ جانتا ہے کہ کس طرح اپنے دل کو خُدا کے لیے کھولنا ہے اور اُس کی الٰہی موجودگی کی تمنا کرنا ہے، جو خوشی اور یقین لاتی ہے۔

جب ایک شخص کو خدا کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے، یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کے بغیر نہیں کر سکتے، تو وہ پائیں گے کہ خدا کسی نہ کسی طریقے سے جواب دیتا ہے لیکن اسے پہلے اس مضبوط احساس کو پیدا کرنا چاہیے، کیونکہ ردعمل بے ساختہ نہیں آئے گا۔

اگر ہم خدا کو اپنی زندگی میں پہلی جگہ نہیں دیں گے، تو ہماری شعوری حالت فکر مند اور الجھن کا شکار ہو جائے گی، اور ہم زندگی کے لامتناہی تقاضوں سے منطقی اور صحیح طریقے سے نمٹ نہیں پائیں گے۔

اور اس خواہش کو پروان چڑھانے کا طریقہ کیا ہے؟ جب بھی ہمیں کسی مصیبت یا مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور جب بھی ہم اپنے دلوں میں بوجھ محسوس کرتے ہیں، ہمیں خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اس سے مدد مانگنی چاہیے، یہ جانتے ہوئے کہ جو بھی اللہ سے محبت کرتا ہے اور وہ اسے اپنے دل و دماغ میں محفوظ رکھتا ہے، اس کی حالت بہتر ہو جاتی ہے، اس کی حالت بہتر ہوتی جا رہی ہے۔

جب ہم آسمان کو ہلائیں گے اور منتھن کریں گے تو اپنی دلی دعاؤں اور مخلصانہ اپیلوں کے ساتھ ہم الہی ردعمل کا نچوڑ نکالیں گے جس میں خوراک، شفا اور خوشی ہے۔

جو لوگ روحانی پرورش کے خواہش مند ہیں، ماضی کی مایوسیاں اور ناکامیاں ان سے سبق سیکھی جا سکتی ہیں، اور کوئی دوبارہ کوشش کر سکتا ہے، شروع سے ہی کوشش کو دہرانے سے کامیابی یقینی ہو گی، اللہ کی مدد سے، ان تمام لوگوں کے لیے جو ناکامی سے ہمت نہیں ہارتے، جن کا عزم سانحات سے کمزور نہیں ہوتا، اور جو اللہ پر یقین رکھتے ہیں، وہ اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔ صحیح راستے، اور وہ انہیں امید، طاقت اور

رجائیت فراہم کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے آخری مقصد تک پہنچ جائیں اور زندگی کے مقصد کو حاصل کر لیں۔

فکر بجلی کی طرح ایک قوت ہے اور نفسیاتی کیفیتیں سوچنے اور سوچنے کے انداز میں واپس چلی جاتی ہیں

بجلی فائدہ مند بھی ہے اور نقصان دہ بھی۔ جو بھی اسے عقلمندی سے استعمال کرتا ہے وہ ان کی خدمت میں پیش کرتا ہے ورنہ یہ اسے بجلی کا جھٹکا لگا سکتا ہے اور اسی طرح سوچا کہ اگر اسے صحیح راستے پر چلایا جائے تو اس سے اس کے مالک کو خوشی ملتی ہے ورنہ اسے پریشانی لاحق ہوتی ہے۔

سوچ ایک جنگلی گھوڑے کی مانند ہے پھر بھی اسے قابو کرنا ناممکن نہیں اور مثبت سوچ سوچ پر قابو پانے کا ایک طریقہ ہے

صحیح سوچ ایک قریبی دوست ہے اور بیمار دماغ مستقل دشمن ہے۔

صحیح سوچ امن اور سلامتی کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے، جب کہ غیر صحت بخش سوچ مہلک تیر چلاتی ہے جو اس کے مالک پر دوگنا ہو جاتی ہے، اسی لیے کہاوت ہے کہ "اجر اسی طرح کا ہوتا ہے جیسا کہ عمل کا" جب تک کوئی نیک نیت کرے گا، اس کے خیالات مشعلوں میں بدل جائیں گے، روح کے ایوانوں کو روشن کریں گے اور اس کی آنکھوں کی گہری تاریکی کو دور کریں گے، اور اس کی آنکھوں کو سکون ملے گا، اطمینان کی مسکراہٹ کے ساتھ چمک! آپ کی آنکھوں میں مسکراہٹ قائم رہے اور آپ پر سلامتی ہو۔

زندگی ایک چکی کی مانند ہے جو نتیجہ خیز آزمائش اور تجربات کے بیج پیس کر زندگی کی روٹی بنانے کے لیے ایک سمیٹتی ہوئی سڑک کی مانند ہے جس کے دونوں طرف سرسبز پھول ہیں روشن تتلیاں اور درخت جن کی شاخوں پر لذیذ پھل ہیں پھر بھی ہم شاذ و نادر ہی رکتے ہیں آئیے ہم اس کے نظارے سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور اس کی مٹھاس کا مزہ لیتے ہیں۔ درحقیقت، ہم وسیع تر علاقوں تک پہنچنے کے لیے اکثر ٹینٹروکس پر ہوتے ہیں، ہم سوچتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اس سے کہیں زیادہ خوشگوار نظارے ہیں لیکن جیسے جیسے ہم آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہیں، پھولوں سے بھرے پھلدار راستوں پر ہمیں ایسے درخت نظر آتے ہیں جو تازہ سے زیادہ تاریک ہوتے ہیں، اور پھر پھول غائب ہو جاتے ہیں، تتلیاں اور پھل بھی، تب ہی اپنے آپ کو بنجر صحراؤں میں تلاش کرتے ہیں۔

انسانی زندگی سمندروں کے پانیوں کی طرح ہے جو پاک ہو کر تبھی تازہ ہو جاتی ہے جب آپ اوپری فضا میں چڑھتے ہیں تو یہ ایک صبح کے خواب کی طرح ہوتا ہے جو عمر کے ساتھ ساتھ روشن ہوتا جاتا ہے کیونکہ چیزیں پھر صاف اور واضح نظر آنے لگتی ہیں یہ ایک سفر کی طرح ہے کہ جیسے جیسے ہم فاصلے طے کرتے ہیں منظر بدلتے جاتے ہیں پھر جوں جوں ہم اس کے قریب آتے ہیں وہی منظر بدلتے رہتے ہیں۔

زندگی عقلمندوں کو مایوس نہیں کرتی، کیونکہ وہ اس سے ہنر مندی سے پیش آتے ہیں اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں بغیر اس کے کہ وہ اسے اپنے کنٹرول میں لے اور ان کی آزادی سے محروم ہو جائے، مثلاً وہ پانی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، وہ اسے پیتے ہیں اور اس میں نہاتے ہیں، لیکن وہ اپنے آپ کو اس میں ڈوبنے نہیں دیتے، وہ اپنی پسند کے کپڑوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، بغیر کسی رسم و رواج کی حد سے زیادہ پابندی کیے بغیر، جو انہیں سطحی سمجھے جاتے ہیں، کمزور جسم کو کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اور یہ ادراک کو کھا جاتا ہے اور وہ اسے مکمل طور پر ختم کر دے گا اور اس طرح انسان کو زندگی سے لطف اندوز ہونا چاہیے لیکن غرق ہو کر حواس کو ختم کیے بغیر

دوسروں کے ساتھ میل جول رکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہر بات پر ان کے ساتھ اتفاق کیا جائے، یا ان کی خاطر نظریات کو قربان کر دیا جائے، کیونکہ یہ طرز موافقت ناپسندیدہ ہے اور سچائی سے ہم آہنگ نہیں ہے، مصلحین اور بڑے آدمی اپنے اردگرد بہت سے لوگوں سے متفق نہیں تھے، اس کے باوجود وہ اپنے آدرش پر مضبوطی سے ڈٹے رہے، کیونکہ انہیں احساس تھا کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ بالکل درست ہے۔

سب سے پہلے انسان کو خدا کے ساتھ، پھر اپنے ضمیر کے ساتھ، اور پھر لوگوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

اصول پر سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیے اور کسی خاص مقصد کے حصول کے لیے مذموم مقاصد کا سہارا نہیں لینا چاہیے، کیونکہ یہ اصول پسند لوگوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

کون ایسے طریقے سے زندگی گزار سکتا ہے جس سے خدا راضی ہو؟ دوسروں کو نقصان نہ پہنچائیں، کیونکہ انہیں ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے، اگر یہ طریقہ دوسروں کو مطمئن نہیں کرتا ہے، تو انسان کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے اندر آرام دہ ہو اور اندرونی سکون کا احساس محسوس کرے جو اسے لوگوں کی رضامندی سے آزاد کرتا ہے۔

خدا کی طرف رجوع کرنے میں روح کی طاقت اور خواہش اسے روحانی مقناطیسیت کہتے ہیں اور اس مقناطیسیت سے روح اپنی طرف برکات اور باریک کمپن اور تمام اچھے انسانی تجربات جو اسے نیکی اور راستبازی کی یاد دلاتی ہے۔

روحانی مقناطیسیت یہ وہ طاقت ہے جس کے ذریعے یہ انسان کو اپنی طرف کھینچتی اور کھینچتی ہے اچھے دوست اور ضروری اور اہم چیزیں اور چیزوں کی بدیہی سمجھ یہ طاقت خدا کی پرکشش مقناطیسی قوت سے حاصل ہوتی ہے۔

امن کی شمع

ایک ذہنی برتن لیں اسے اپنے سکون سے بھریں۔

میرے جذبوں کی بوتل لے اسے اپنی رحمت سے بھر دے۔

میری روح کی خالی ٹوکری لے لو اسے اپنی حکمت کے ثمرات سے بھر دو

اپنی محبت کا پانی میری روح میں ڈال دو میں پیاسی روح کے پیالوں میں ڈالوں گا

انا کی دیواروں کو گرا دے مجھے اپنی مکمل موجودگی میں غرق کر دے۔

سحرِ عشق کی کرن

اسے میرے دل کے سوراخوں سے جھانکنے دو

یہ مجھے آپ کی محبت کی سورج کی روشنی کی یاد دلاتا ہے۔

میری زندگی کے آسمان پر پھیلا ہوا ہے۔

تیری محبت کی چمک دمک اٹھی۔

اپنے آپ پر، اور یہ روشن تھا

آپ کی روشنی نے میری روحانی جگہ کو بھر دیا۔

تم وہ زندگی ہو جو میرے جسم کو برقرار رکھتی ہے۔

اور دماغ جو میرے خیالات کو متاثر کرتا ہے۔

اور وہ حکمت جو میری جہالت کو دور کرتی ہے۔

میں اپنی محبت کی پتلی شمع جلاتا ہوں۔

سنہری کتاب پڑھنے کے لیے

زمانہ قدیم سے میرے اندر محفوظ ہے۔

آپ کی محبت تھی اور اب بھی ہے۔

امن کی غیر مرئی شمع

جو اندھیرے کو دور کرتا ہے اور مجھے تیرے پیغامات دکھاتا ہے۔

بلاگ دلوں کے صفحات پر ہے۔

اے رب، تیرا جلال ظاہر ہو۔

تیری حکمت کی روشنی بجھ جائے۔

جہالت، اختلاف اور حسد

زمین کے کنارے سے ہمیشہ کے لیے

ہماری کمزوری کو طاقت میں بدل دے۔

اور ہم عزم میں کمزور ہو گئے۔

ہمارے جسم کو اہم بجلی سے چارج کریں۔

اور دماغ اور روح کو اپنی شفا بخش روشنی سے بھر دیں۔

ہمارا ہاتھ پکڑو تاکہ ہم تیری غفلت کے پانیوں میں نہ ڈوب جائیں اور اپنے وجود کو اپنی محبت اور حکمت سے معمور کر دے ہمیں یہ محسوس کرنے دے کہ ہم تیرے بہت قریب ہیں اور تیری رحمت کا سورج ہم پر مسلسل چمکتا ہے۔

میں اپنی سرگوشیوں، متحرک خیالات کے پھول رکھتا ہوں۔

خاموشی کی ساخت میں

اس کی خاموش خوشبو گاتی ہے۔

اور وہ تیری شان گاتا ہے۔

اور اپنے مقدس نور کی روشنی سے

میں تیرے وجود کا حسن دیکھ رہا ہوں

میرے خوش کن خواب پورے ہوتے ہیں

جب تیری روشنی میری روح میں ٹمٹماتی ہے۔

پردے حکمت کی آگ سے جل رہے ہیں

میں تیرا جلال دیکھتا ہوں، اور میری خوشی بڑھ جاتی ہے۔

خدا آپ کو اپنے نور سے منور کرے۔

اور آپ کو روح کی طرف سے سلام

بہت سے تقاضے اور تقاضے ہیں جو دنیا ہم پر مسلط کرتی ہے اور ہمیں ان کی انتہائی اہمیت اور ان کے بغیر جینے یا ان کے بغیر زندگی گزارنے کے ناممکن ہونے کا یقین دلاتی ہے لیکن بنیادی تقاضے یہ ہے کہ اللہ کا سکون حاصل کیا جائے جس کے سرچشمے کبھی خشک نہیں ہوتے اور جن کا چشمہ کبھی خشک نہیں ہوتا اور جو زندگی کی ہر چیز کو ذائقہ اور معنی بخشتا ہے۔

آئیے یاد رکھیں کہ خدا ہمارے وجود کا جوہر ہے اور وہ محبت وہ کھڑکی ہے جس سے ہم اس کے جلالی چہرے کو دیکھتے ہیں جو کوئی بھی خدا کی موجودگی کو محسوس کرنا چاہتا ہے اور فکر و عمل میں عظیم آرزو کی پرورش کرنا چاہتا ہے، خدا ان کی درخواست قبول کرے گا اور ان پردوں کو گرانے میں مدد کرے گا جو انہیں بابرکت روشنیوں کو دیکھنے سے روکتے ہیں

جس نے راستے پر آگے بڑھنے کا عزم کیا ہو اسے کسی چیز سے روکا نہیں جائے گا اور نہ ہی کوئی رکاوٹ اس وقت تک رکاوٹ بنے گی جب تک کہ وہ اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لے اور اپنے دل کی خواہش کو حاصل کر لے۔

روحانی موتی اور جواہرات

وہ لوگ جو دوسروں کی کمزوریوں کو ظاہر کرتے ہیں اور انہیں شرمندگی اور ناراضگی کا باعث بنتے ہیں وہ عقلمندی اور صحیح فیصلے سے دور ہیں ہمیں گناہ کو حقیر جاننا چاہیے، گنہگار کو نہیں، کیونکہ وہ ہمارا روح میں بھائی ہے، جہالت کے اندھیروں کے باوجود جو اسے گھیرے

ہوئے ہے، مذمت کا مقصد شفاء ہونا چاہیے، نہ کہ ہم اپنے بھائیوں کی طرح علاج کرنا چاہیں گے، اگر ہم زخموں کی غمازی کرتے ہیں، اپنی جگہ اور حالت میں تھے۔

جو دنیا میں اپنے بھائی کے عیب چھپائے گا اللہ آخرت میں اس کے عیب چھپائے گا۔

جس طرح ہم دوسروں کا فیصلہ کرتے ہیں، روحانی قانون بھی ہمیں اسی حد تک جج کرتا ہے۔ ہمیں دوسروں سے بہت زیادہ توقع نہیں رکھنی چاہیے، اور نہ ہی ہمیں ہمیشہ کسی سے اچھے نتائج کی امید رکھنی چاہیے، چاہے وہ اپنی پوری کوشش کر رہا ہو۔

انسان گر کر ٹھوکر کھا سکتا ہے۔ لیکن وہ اس وقت تک محفوظ رہے گا جب تک کہ وہ نیکی اور نیکی کی سیڑھی پر دوبارہ چڑھنے کی پوری کوشش کرے۔

ہر روز ہمیں اپنے ماحول میں مریض کے حوصلے جسمانی، نفسیاتی یا روحانی طور پر بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، جس طرح ہم اپنی یا اپنے خاندان کے افراد کی مدد کرتے ہیں۔

جو بھی آج سے خدائی قوانین کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا - بجائے اس کے کہ پرانی خود غرض زندگی جو کہ مشکلات اور مصائب کا باعث بنتی ہے۔ - وہ پائے گا کہ زندگی میں وہ کتنا ہی عاجزانہ کردار ادا کرتا ہے، یہ اس وقت تک ایک اہم کردار رہتا ہے۔ جب تک کہ وہ کائناتی ڈرامے کے ہدایت کار اور ہماری تمام تقدیر کے مالک کی ہدایت کے مطابق اپنا فرض پوری حد تک ادا کرتا رہے۔: اللہ تعالیٰ

جب ہم دوسروں کے ساتھ سچے خلوص، سچی محبت، اور جذبات کا خیال رکھتے ہوئے بات چیت کرتے ہیں، تو ہم ذاتی مفادات یا خود غرضانہ حساب کتاب کے بغیر اپنی زندگی میں اچھے دوست لائیں گے۔ ورنہ ہم اپنے حقیقی دوستوں کو نہیں پہچان سکیں گے۔

ریاکاری اور دکھاوے سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور ایسا کام کرنا ہے۔ جس سے جان بوجھ کر دوسروں کو نقصان نہ پہنچے۔

دوستوں کو غصہ، تذلیل یا دشمنی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان کو ہمارے بارے میں غیر دوستانہ جذبات پیدا کرنے کی کوئی وجہ بتائی جانی چاہیے، دوستوں کے ساتھ بدسلوکی، استحصال یا بلاجواز مشورہ نہ دیے

جائیں جب تک کہ اس کے لیے مشورہ نہ کیا جائے، جب مشورہ طلب کیا جائے تو اسے خلوص اور مہربانی سے دیا جائے، ایک دوسرے کی تنقید کے خوف کے بغیر، ایک دوسرے کے بھائیوں کی مدد کے لیے۔

مشکل زندگی کے تجربات ہماری قوت ارادی کو مفلوج کرنے اور ہمیں شکست دینے کے لیے نہیں آتے، بلکہ ہمارے عزم کو تیز کرنے اور اللہ پر ہمارے ایمان اور اپنے اعتماد کو مضبوط کرنے کے لیے آتے ہیں، کچھ لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تجربات اور چیلنجز ناقابل تسخیر تباہ کن قوتیں ہیں، اور اس لیے وہ ہار مان لیتے ہیں، زندگی اور اس کی سہ رخی سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے ہماری اندرونی طاقت کو فعال کرنے کے لیے ایک صحت مند ذہنیت ضروری ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے سے زیادہ طاقتور سے مقابلہ نہیں کرتا تو وہ مضبوط نہیں ہوتا اسی طرح جب ہم اپنی مشکلات کا مقابلہ ہمت اور ذہنی استقامت سے کرتے ہیں تو ہم مضبوط اور زیادہ لچکدار ہو جاتے ہیں۔

ہمارے ذہن خدا کے ہمہ گیر شعور کا ایک لازمی حصہ ہیں ہمارے شعور کی لہر کے نیچے اس کی لامحدود آگہی کا سمندر ہے۔ جب لہر یہ بھول جاتی ہے کہ یہ عظیم تر سمندر کا حصہ ہے۔ تو وہ خود کو اس سمندری طاقت سے الگ کر لیتی ہے۔ جس کے نتیجے میں لوگوں کے ذہن مادی حدود کی وجہ سے کمزور ہو جاتے ہیں اور دماغ کی پیداواری صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں اور ان کے ذہنوں کو پھلنے پھولنے کی طاقت نہیں رہتی۔ جہالت اور ان زنجیروں کو توڑ دیتے ہیں جو ان کی طاقتوں کو باندھ دیتے ہیں، وہ تخلیقی صلاحیتوں اور زندگی کے ساتھ مثبت تعامل کے زیادہ قابل ہو جائیں گے۔

جب آپ کسی خاص خیال کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور اسے مضبوط ارادے کے ساتھ ڈھالتے ہیں تو وہ خیال ایک متحرک قوت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور جب سوچ متحرک ہو جاتی ہے۔ تو ذہن میں کھینچے گئے ان دیکھے نقشے کے مطابق کامیابی کے لیے موزوں ماحول پیدا کر سکتا ہے۔

لوگ ناکام ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ سخت زندگی کے حالات کا مقابلہ کیے بغیر، مزاحمت کیے بغیر ان کی مزاحمت کرنے کے بجائے ہار مان لیتے ہیں۔

قوتِ ارادی کو ورزش اور فعال کرنا ضروری ہے۔

جو لوگ سکون کے حرم میں داخل ہوتے ہیں وہ دوسری روحوں کے ساتھ روحانی طور پر بات چیت کرسکتے ہیں جو خدا سے محبت کرتے ہیں، اور وہ گلاب اور تمام جانداروں کی زبان کو سمجھ سکتے ہیں۔

اے رب، میری محبت اور آرزو پر تخت نشین واحد بادشاہ بن جا

مراقبہ کرنے والوں کو سکون کا گہرا احساس ہوتا ہے، اور اس اندرونی سکون کو دوسروں کی صحبت میں بھی برقرار رکھا جانا چاہیے جو مراقبہ میں سیکھتا ہے، اسے روز مرہ کی سرگرمیوں اور دوسروں کے ساتھ بات چیت میں عمل میں لانا چاہیے، کسی کو کسی کے سکون یا سکون میں خلل ڈالنے کی اجازت دیے بغیر۔

جب آپ کوئی اچھی عادت بنانا چاہتے ہیں یا کسی بری عادت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو دماغی خلیات پر توجہ مرکوز کریں جہاں مختلف عادات کے میکانزم موجود ہیں۔

اچھی عادت ڈالنے کے لیے پہلے خاموشی سے بیٹھ کر مراقبہ کریں، الٰہی مدد حاصل کرنے کے لیے اپنے ذہن کو قوتِ ارادۂ کے مرکز پر مرکوز کریں، جو آپ کی بھنوؤں کے درمیان پیشانی میں واقع ہے، اور اس عادت کو مضبوطی سے اثبات کریں جو آپ اپنے دماغ میں ڈالنا چاہتے ہیں، جب آپ بُری عادتوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں، تو اپنی توجہ قوتِ ارادۂ کے اس مرکز پر بھی مرکوز کریں اور مضبوطی سے یقین دلائیں کہ وہ تمام عادتیں ہیں جہاں پر توجہ مرکوز ہوتی ہے۔ قوتِ ارادی، آپ گہری جڑوں پرانی عادات کے گہرے نالیوں کو بھی مٹا سکتے ہیں اپنے آپ کو بار بار یقین دلائیں کہ آپ کے دماغ کے علاقے سے غیر صحت بخش عادات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے کافی قوت ارادی ہے۔

ایسے اثبات کے لیے موزوں ترین وقت صبح سویرے ہے جب ارادہ اور توجہ ہوشیار ہو۔

اپنے آپ سے اس بات کا اثبات کرتے رہیں کہ آپ تمام حکموں سے آزاد ہیں اور ایک دن آپ پائیں گے کہ - خدا کی مدد سے - آپ پہلے ہی اپنے آپ کو اس عادت سے آزاد کر چکے ہیں جس سے آپ چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے تھے۔

جس چیز سے بھی ڈرو، اس سے اپنے خیالات کو نکال دو اور اسے خدا پر چھوڑ دو خدا پر اپنا ایمان مضبوط کرو اور یقین کرو کہ وہ تمہاری مدد کرنے پر قادر ہے۔

بہت زیادہ تکلیف فکر اور اضطراب سے ہوتی ہے۔ جب آپ کو جس چیز کا خوف ہے وہ ابھی تک نہیں ہوا ہے تو آپ کیوں دکھ اٹھائیں؟ تصور کریں کہ خدا کی حفاظتی روشنی آپ کو چاروں طرف سے گھیر رہی ہے، اور آپ اس کی حیرت انگیز حفاظت کو محسوس کریں گے۔

چونکہ ہماری زیادہ تر پریشانیاں خوف سے جنم لیتی ہیں، اگر ہم اپنی زندگی سے خوف کو ختم کر دیں، تو ہم آزاد محسوس کریں گے اور شفاء فوراً ہو جائے گی، ہر رات، سونے سے پہلے، اپنے آپ سے اس بات کا اثبات کریں کہ اللہ آپ کے ساتھ ہے، آپ کی حفاظت اور نگرانی کر رہا ہے۔

اس کائناتی ڈرامے میں، تمام نسلوں کے انسان وقت کے اسٹیج پر زندگی کی کہانی بیان کرتے ہیں، ہمیں زندگی کے مفہوم کو سمجھنا چاہیے، بغیر کسی حد سے زیادہ مشغول ہوئے اور نہ ہی اپنے وقتی کرداروں سے زیادہ جنون میں پڑے۔

زندگی کے بارے میں ہمارا تصور اکثر مسخ اور منحرف ہوتا ہے کیونکہ ہم خود غرضی اور محدود افق کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اگر ہم روح کی آنکھ سے دیکھیں تو ہم چیزوں کو بالکل مختلف نقطہ نظر سے دیکھیں گے۔

جب ہم حکمت کی آنکھ کھولتے ہیں، تو ہمیں خدا کی ہمہ گیر روشنی نظر آتی ہے، اور اس روشنی میں ہمیں اپنی روحانی فطرت کا ادراک ہوتا ہے، جو کائنات کے تمام ذرّات اور حصوں میں پھیلی ہوئی کائناتی شعور کی فطرت کا عکس ہے۔

روحانی سچائیاں ہمیں گھیرتی ہیں، ہماری بند آنکھوں کے دروازوں پر دستک دیتی ہیں، ہمیں تاریکی کی بجائے روشنی دیکھنے، جہالت کی بجائے حکمت سے کام لینے، اپنے دلوں کو نفرت کی بجائے محبت سے بھرنے، اور امن کے قیام اور اپنی دنیا میں فراوانی اور سلامتی لانے میں تعاون کرنے کی تلقین کرتی ہیں، جب ہم ایسا کریں گے تو جہالت ختم ہو جائے گی، حالات میں فرق ختم ہو جائے گا، جہالت ختم ہو جائے گی۔ اور ہم خدا کی مرضی کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائیں گے۔

خدا کے ساتھ ہمارا رشتہ سرد اور محبت سے خالی نہیں ہے، جیسا کہ ایک آجر اور ملازم کے درمیان ہم اس کے خاندان ہیں، اس کی ہماری

دیکھ بھال مستقل ہے، اور وہ ہمیشہ ہماری سنتا ہے، ہم اس کے وجود کا لازمی حصہ ہیں، اور اس کے ساتھ ہمارا رشتہ زندہ اور متحرک ہے۔

ہمارے خالق نے ہمیں محبت، فہم، بصیرت، نیک نیتی اور روحانی طاقت کی لازوال دولت سے نوازا ہے، پھر بھی ہم میں سے اکثر نے اس دولت کو کسی بھی چیز پر ضائع نہیں کیا، خدا نہیں چاہتا کہ ہم سلامتی، امن اور دوستانہ تعاون کے ساتھ رہیں، جیسا کہ ایک شریف اور محبت کرنے والا خاندان ہے، لیکن لالچ اور خودغرضی نے ہمارے دلوں میں جڑ پکڑ لی ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم مالک بنیں، لیکن ہم نے غلام بننے کا انتخاب کیا ہے۔

انسان اپنے آسمانی گھر سے بہت دور بھٹک گیا ہے اور خدا کی قربت اور خدا کے قریب ہونے کا احساس کرنے کی اندرونی جنت کھو چکا ہے اور وہ اس جنت کو ذاتی کوشش کے بغیر دوبارہ حاصل نہیں کر سکے گا۔

خدا نے ہمیں اپنی صورت پر پیدا کیا، لیکن یہ سچائی ہمارے ذہنوں سے چھوٹ گئی ہے، ہم اس وہم میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ ہمارا مقدر مشکل ہے اور ہماری قسمت فنا ہے

ہم کون ہیں اور ہماری اصل فطرت کیا ہے؟

انسانوں میں واضح اختلافات ہوتے ہیں، چاہے وہ نفسیاتی ہو یا جذباتی، زندگی میں وہ جو کردار ادا کرتے ہیں، وہ جس کام اور سرگرمیاں کرتے ہیں، یا وہ خواہشات جو وہ محسوس کرتے ہیں، لیکن ان تمام اختلافات کے پیچھے دو چیزیں ہیں جو ہر انسان کو بغیر کسی استثنا کے چاہیے اور ان کی ضرورت ہے، ایک ہر قسم کے درد اور چاہت سے آزادی، دوسری مکمل اور پائیدار خوشی- مکمل قناعت، محبت، سکون اور اطمینان۔

درحقیقت، انسان جس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ خدا ہے، چاہے وہ اس نام کا استعمال کریں یا نہ کریں عقلمندوں کا کہنا ہے کہ خدا خوشی کا جوہر اور خوشی کا جذبہ ہے اور جب تک کوئی کائناتی ماخذ سے براہ راست متوجہ نہ ہو، یہ انسانی حالت کو سمجھنے کے لیے ایک اہم نکتہ ہے۔

لیکن لوگ کہاں ڈھونڈتے ہیں جو وہ ڈھونڈتے ہیں۔

وہ اسے صرف دنیاوی چیزوں میں تلاش کرتے ہیں: مال، ظاہری حالات، اور دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات میں، لیکن تخلیق کی فطرت کے پیش نظر، اس دنیا میں کسی بھی چیز، کسی میں، یا کسی بھی حالت میں اسے تلاش کرنا ناممکن ہے۔

تخلیق دوئی کے اصول پر مبنی ہے۔ صرف ایک ہی رنگ میں تصویر کا ہونا ناممکن ہے، جیسا کہ اس کے برعکس کے بغیر کوئی راستہ نہیں ہے، اسی طرح وجود کے کسی بھی پہلو کا دوہرے سے الگ تھلگ رہنا ناممکن ہے، تاہم، خواہشات کا جائزہ لینے پر جو لوگوں کو تحریک دیتی ہیں، ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک صرف اچھی، خوشگوار، خوبصورت اور غیر معمولی چیزوں کی خواہش رکھتا ہے، جس کی خواہش کسی بھی چیز کے بغیر ہو ناپسندیدہ لیکن یہ ناممکن ہے۔

اس دوہری دنیا میں درد کے بغیر کوئی لذت نہیں، اندھیرے کے بغیر روشنی نہیں، برائی کے بغیر کوئی اچھائی نہیں، موت کے بغیر زندگی نہیں، سکے کے دو رخ لازم و ملزوم ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کی ہم اپنے اندر کی گہرائیوں سے آرزو رکھتے ہیں وہ اس دنیا سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

لوگ تلاش کرتے ہیں—ہاں، وہ اپنی پوری قوت سے تلاش کرتے ہیں—لیکن وہ وہ چیز نہیں ڈھونڈ پاتے جس کی وہ تلاش کرتے ہیں، جس سے مایوسی اور ناامیدی جنم لیتی ہے، یہ نہ صرف مایوسی بلکہ شدید ناراضگی اور شدید غصے کی طرف لے جاتا ہے، اور نتیجتاً تشدد کی کارروائیوں کا باعث بنتا ہے، یہ سب کچھ اس لیے ہوتا ہے کہ وہ جس چیز کی تلاش کرتے ہیں وہ صحیح جگہ پر نہیں ہوتے، اور نتیجتاً وہ اپنے دل کی خواہش پوری نہیں کر پاتے۔

ہمارے زمانے کے لوگ زندگی کے مفہوم اور مقصد کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے، اس لیے وہ الجھنوں اور پریشانیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

فطرت کے لحاظ سے، انسان مقصد سے چلنے والی مخلوق ہیں اگر ان کے پاس زندگی میں کوئی مقصد نہیں ہے، اور اگر ان کے ذہن، توانائیاں، ارادے اور جذبات کو مثبت اور تعمیری انداز میں ہدایت نہیں کی گئی ہے، تو وہ تباہ کن راستوں کی طرف مائل ہو جائیں گے جیسے شراب اور منشیات کا استعمال، تشدد کا سہارا لینا، اور اسی طرح زندگی کا آخری مقصد خدا کو جاننا ہے اور یہ انفرادی سرگرمیوں کے ذریعے انفرادی طور پر

نقصان دہ کردار ادا کرتا ہے۔ اعمال، درست نقطہ نظر، مثبت رویہ، اور ان کے جذبات کا فائدہ مند چینلنگ

ہماری فطرت کے یہ دو پہلو یعنی باطنی یا روحانی پہلو اور ظاہری پہلو اگر صحیح طریقہ سے سمجھے جائیں تو متضاد نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں اور ہماری جسمانی، نفسیاتی، جذباتی اور روحانی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو بڑھانے اور بڑھانے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

لوگ ایک عظیم خلا میں رہتے ہیں، فکری محرک یا نفسیاتی محرک سے عاری ہوتے ہیں، وہ مقصد کی کمی اور کسی بھی چیز کی عدم موجودگی کی وجہ سے بور محسوس کرتے ہیں جو ان کی زندگی کو اہمیت اور معنی دے سکتا ہے۔ ایک اوسط فرد ایسا کام کرنے اور برتاؤ کرنے کے قابل ہو سکتا ہے جیسے وہ نفسیاتی اور ذہنی طور پر ٹھیک ہو، لیکن کیا وہ خوش ہیں؟

زندگی کا بنیادی مقصد یہ جاننا ہے کہ ہم کون ہیں اور ہماری اصل فطرت کیا ہے۔ اگر ہم زندگی کے گہرے پہلوؤں پر وہ توجہ دیں جس کے وہ مستحق ہیں تو ہم لامحالہ خوشی محسوس کریں گے، کیونکہ انسانی خوشی کا تعلق اپنے روحانی نفس سے جڑنے سے ہے، جس کے بغیر کسی کا کوئی وجود یا وجود نہیں ہے۔

ناکامی یا بیماری کا خوف اس کے بارے میں مسلسل سوچنے کے ذریعے پروان چڑھتا ہے یہاں تک کہ ناکامی کا خیال شعوری ذہن سے لاشعور میں داخل ہو کر بالآخر اعلیٰ شعور تک پہنچ جاتا ہے، پھر لاشعوری اور اعلیٰ شعور میں پیوست ہونے والا خوف اس وقت تک بڑھنا شروع ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ شعوری ذہن کو خوف کے گھاسوں سے بھر نہ دے جو ہم ابتدائی طور پر اس طرح کے نقصان دہ سوچوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ آخرکار زہریلے اور مہلک پھل لاتے ہیں خوش قسمتی سے، اس کی جڑیں ہمت پر مضبوطی سے توجہ مرکوز کرکے اور خدا پر کامل یقین کی بیداری پیدا کر کے اندر سے ختم کی جا سکتی ہیں اور یہ کہ وہ ان لوگوں کی مدد کرنے پر قادر ہے جو اپنی مدد کرنا چاہتے ہیں اور انہیں نقصان سے بچا سکتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سمندر کی سطح پر ایک چھوٹا سا بلبلہ تیر رہا تھا، طوفانوں اور بجلیوں سے ہوشیار، جب اس نے ایک آواز سنی جو اس سے سرگوشی کر رہی تھی: "زندگی کے چھوٹے بلبلے، تمہیں کیا ہوا؟"

کیا تم نہیں جانتے کہ تم زندگی کے سمندر کا حصہ ہو؟ ننھی بلبل نے ادھر ادھر دیکھا اور اس حقیقت کو بھانپ لیا۔

انسانی شعور ایک ننھے بلبلے کی طرح کائناتی شعور کے سمندر کی سطح پر تیرتا ہے، اسے ایک عارضی بلبلہ سمجھ کر، بیماری، غربت اور موت کے خوف سے کانپتا ہے، اے بلبل، کیا تم سمندر سے ڈرتے ہو؟ اپنے اردگرد کو غور سے دیکھیں اپنے اردگرد کے ماحول سے اپنے نقطہ نظر کو خدا کے لامحدود دائرے کی طرف موڑیں، گہرائی میں جائیں، اپنی سمجھ کو وسیع کریں، تاکہ آپ جان سکیں اور یقین کریں کہ آپ اس کے وسیع سمندر کے ساتھ ایک ہیں، اور یہ کہ خدا آپ کے ساتھ ہے وہ آپ کی حفاظت کرتا ہے، وہ آپ کو اب اور ہمیشہ کے لیے برقرار رکھتا ہے۔

پھندوں اور پھندوں سے بچنا

جب بھی آپ اپنے دل میں کوئی شدید خواہش محسوس کریں کہ آپ اسے پورا کرنے کی ترغیب دیں، تو سمجھداری کا استعمال کریں اور اپنے آپ سے پوچھیں، "کیا یہ ایک اچھی خواہش ہے جو پوری ہو سکتی ہے، یا ایک بری خواہش ہے جس کی عزت نہیں کی جانی چاہیے؟" غیرصحت مند مادی خواہشات ہمیں جھوٹی امیدیں اور خوش فہمی دے کر ہماری بری عادتوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں، ایسی صورتوں میں سچائی کو ظاہر کرنے کے لیے قوتِ فہم کو استعمال کرنا چاہیے، بُری عادتیں بالآخر ناخوشی کا باعث بنتی ہیں، جب ان کی اصلیت کھل جاتی ہے، تو وہ انسان کو مصائب اور مصائب کے جال میں پھنسانے کے لیے بے اختیار ہو جاتی ہیں۔

عکاسی اور کہانیاں

زندگی اور موت میں، دکھوں اور آفتوں میں، میرا تجھ پر ایمان مضبوط اور اٹل، مضبوط اور غیر متزلزل رہتا ہے۔

میری آرزو اور دعا کی ہر سانس میری روح میں دروازے اور کھڑکیاں کھولتی ہے جن سے میں خدا کی نعمتوں تک جاتا ہوں۔

جس طرح سب سے زیادہ پرہجوم جگہوں پر سورج چمکتا ہے، اسی طرح میں اپنی زندگی کے تمام شعبوں اور روزمرہ کے کاموں میں محبت الہی کی کرنیں دیکھوں گا۔

مجھے برکت دے، اے رب، تاکہ میں اپنی روح کو صبح کے ساتھ بیدار کروں اور اسے تیری بابرکت چوکھٹ تک پہنچاؤں

کستوری ہرن کی کہانی

کستوری ایک قیمتی مادہ ہے جس میں مضبوط خوشبو ہوتی ہے، جو ہمالیہ کے اونچے حصے میں رہنے والے کستوری ہرن کی ناف میں پائی جاتی ہے۔

ایک بار جب ہرن ایک خاص عمر کو پہنچ جاتا ہے تو دل موہ لینے والی کستوری اس کی ناف سے چپکے سے ٹپکنے لگتی ہے اور ہرن اس پرکشش خوشبو سے مشتعل ہو جاتا ہے اور ناچنے لگتا ہے اور اس خوشگوار خوشبو کا سرچشمہ تلاش کرنے لگتا ہے۔

یہ جگہ جگہ حرکت کرتا ہے، چٹانوں کے درمیان اور درختوں کے نیچے سونگھتا ہے، ہر جگہ اس دلچسپ خوشبو کے منبع کو تلاش کرتا ہے۔

آخر میں، وہ غصے میں اور زیادہ مشتعل اور بے چین ہو جاتا ہے جب وہ الفاظ کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے اور وہ اسے تلاش نہیں کر پاتا جس کی وہ تڑپ اور شوق سے تلاش کر رہا تھا۔

کستوری کے منبع تک پہنچنے کی آخری کوشش میں، یہ اپنی قسمت کا سامنا کرنے اور اپنی موت کا سامنا کرنے کے لیے بلند و بالا چٹانوں سے گہری وادی میں چھلانگ لگاتا ہے، جس مقام پر شکاری اسے پکڑ کر اس سے مشک کی تھیلی یا غدود نکال لیتے ہیں۔

اس سلسلے میں ایک روشن خیال شاعر نے کچھ یوں سنایا:

اے کستوری ہرن اے احمق!

تم کیوں تکلیف میں ہو؟ تم کیوں بے خواب ہو؟

یہ کستوری دستیاب ہے۔

اپنے پیٹ کی بوری کے ساتھ، اے بیوقوف!

یہاں تک کہ اگر آپ نے اپنی ناک سے چھوا ہے۔

تجھ سے چھپی خوشبو آتی ہے۔

آپ جیت گئے ہوں گے جس کی آپ کو امید تھی۔

اور آپ بغیر خرچ کیے رہتے تھے۔

میرے دوستو، کیا آپ کو نہیں لگتا کہ اکثر لوگ کستوری ہرن کی طرح برتاؤ کرتے ہیں؟ وہ ہمیشہ اور ہمیشہ اپنے سے باہر ہر جگہ خوشی کی تلاش میں رہتے ہیں۔

جی ہاں، وہ کھیل کود میں خوشی تلاش کرتے ہیں، اور خواہشات اور خواہشات میں تھکاوٹ میں مبتلا ہو کر دولت کے پھسلتے راستوں پر چڑھتے ہیں یہاں تک کہ وہ آخر کار بڑی امیدوں کی چٹانوں سے مایوسی اور ناکامی کی چٹانوں پر چھلانگ لگاتے ہیں جب وہ اپنی روح کی گہرائیوں میں محفوظ حقیقی خوشی کو تلاش کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

اگر ہم اپنے خیالات کو باطن کی طرف موڑیں، اور گہرائی سے غور کریں، تو ہمیں روح کے سکون میں حقیقی اور پائیدار خوشی کا ذریعہ ملے گا جس کی ہم تلاش کرتے ہیں۔

ہمیں کستوری کے ہرن کی طرح غلط جگہوں پر خوشی کی تلاش میں ہلاک ہونے والے نہیں بننا چاہیے، بلکہ چوکنا رہنا چاہیے اور اپنے اندر خوشی تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اپنے سے باہر نہیں۔

بٹن کی کہانی

ایک دفعہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا کہ وہ دل کی دائمی بیماری میں مبتلا ہے، اور کہا:

" میں نے بہت کوشش کی مگر دردِ دل سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پایا"

سکون سے سوچنے کے بعد میں نے اس سے قینچی لانے کو کہا اس نے کانپتے ہوئے میری طرف دیکھا اور کہا:

"کیا آپ میرا دل کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں جناب؟"

میں نے ہنس کر جواب دیا، "میں ڈاکٹر نہیں ہوں کیا آپ نے کبھی کسی ایسے شخص کے بارے میں سنا ہے جو سرجری کے لیے قینچی استعمال کرتا ہے؟!"

آخرکار وہ ہچکچاتے ہوئے قینچی لے آیا تو میں نے اس کے کوٹ کا ایک بٹن کاٹ دیا اور اس سے کہا کہ اس کی جگہ دوسرا بٹن نہ سلائے اور جہاں بٹن غائب ہو وہاں ہاتھ نہ لگائے میں نے اسے بھی کہا کہ وہ دو

ہفتے بعد میرے پاس واپس آجائے اور مجھے امید تھی کہ وہ اس وقت ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ آدمی ہنسا اور کہا، "میں وہی کروں گا جو آپ نے کہا ہے کیونکہ مجھے آپ پر بھروسہ ہے، لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ سب سے عجیب دوا ہے جو مجھے تجویز کی گئی ہے!"

دو ہفتے بعد وہ دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور حیران ہو کر کہا:

" ماہرین نے مجھے یقین دلایا کہ میں دل کی بیماری سے ٹھیک ہو گیا ہوں، تو خدا کے لیے تم نے کیا کیا؟ کیا تم نے بٹن سے جنن نکالا؟"

میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا: "ہاں! آپ کا ہاتھ مسلسل بٹن سے کھیل رہا تھا، اور بٹن دل کے ساتھ لگا ہوا تھا۔"

وہ بٹن وہ جن تھا جو آپ کے دل میں درد کا باعث بن رہا تھا اس لیے میں نے بٹن کاٹ دیا اور آپ سے کہا کہ اسے تبدیل نہ کریں اور نہ ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھیں اس طرح آپ کے دل کے دباؤ سے نجات ملی اور آپ کو تکلیف دینا بند کر دیا!

سب کچھ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، اور لوگ بہت سی چیزوں میں مصروف ہیں، قدرتی طور پر، دنیا کے فضل کو کاٹنا وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے، موسم کو آپ کو گزرنے دیں اور خالی ہاتھ ختم کریں، لیکن جو کاٹنا چاہیے وہ زندگی کی سب سے امیر فصل ہے: خدا کے قریب جانا اور اس کو جاننا، حقیقی خوشی حاصل کرنے کا واحد طریقہ اس دنیا میں کامیابی حاصل کرنا اور روحانی خوشی حاصل کرنا ہے۔

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ پہلے خدا پر غور کرنے اور اپنے دماغ اور جسم کو بابرکت الہی توانائی سے چارج کرنے سے پہلے اپنے روزمرہ کے فرائض شروع نہیں کرتے ہیں۔

دنیا کے بہت سے مطالبات ان لوگوں کو روک سکتے ہیں جو اپنے روحانی اہداف کی تلاش میں ہیں اور انہیں ان کے منتخب کردہ راستے سے ہٹا سکتے ہیں لیکن غیر متزلزل عزم کے حامل لوگ انہیں راستے سے ہٹانے کی اجازت نہیں دیتے۔ وہ مشکل یا نامساعد حالات کے باوجود عزم کے ساتھ ثابت قدم رہتے ہیں۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ دنیا ہمیں کچھ بھی دیتی ہے، یہ ہمارے دلوں کی آرزو کو پورا نہیں کرے گی، جو دنیا کے خزانوں اور دولت

میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ مستحکم، اہمیت میں زیادہ اور قیمتی چیز کی خواہش رکھتے ہیں۔

جب کوئی شخص مر جائے تو آپ کی عمر لمبی ہو، زمین کی کوئی طاقت اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتی، ہمارے اس دنیا سے جانے کے بعد کون ہماری مدد کر سکتا ہے؟ خدا اس لیے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ دنیا ہمارے آسمانی گھر کے سفر کے لیے محض ایک عارضی ٹھہراؤ ہے، جہاں ہم رحمٰن کے حضور میں ہمیشہ رہیں گے۔

ضرورت سے زیادہ دولت صحت، سکون اور تاثیر کی ضمانت نہیں دیتی، لیکن سکون اور تاثیر کا حصول روحانی اور مادی دونوں سطحوں پر متوازن کامیابی کا باعث بنے گا۔

زیادہ تر لوگ صرف اور صرف مادی کامیابی حاصل کرنے کے لیے ذہنی استعداد پیدا کرتے ہیں لیکن جب انسان اپنے آپ پر قادر ہو جائے گا اور اپنی نفسیاتی قوتوں کو سنبھالے گا اور خدائی منصوبے کے مطابق کام کرے گا تو اس کی زندگی میں برکت ہوگی اور وہ اس زمین پر روح کے امرت کا مزہ چکھے گا جب کہ وہ عادات اور خواہشات کا قیدی نہیں رہے گا بلکہ اس کا شعور وہاں موجود ہو گا اور اس کا شعور دل کی رونقوں میں تبدیل ہو جائے گا اور اس کی موجودگی سے لطف اندوز ہو گا۔ تجدید شدہ خوشیاں جو وضاحت سے انکار کرتی ہیں۔

جسم سب سے بڑی دواخانہ ہے۔

طبی محققین نے دریافت کیا ہے کہ جب ہم بے حد خوشی کا تجربہ کرتے ہیں، تو جسم اینٹی ڈپریسنٹس اور دیگر تناؤ کم کرنے والے مادے پیدا کرتا ہے جو کہ ڈاکٹروں کی طرف سے تجویز کردہ کی طرح ہی طاقتور اور کارآمد ہوتے ہیں۔ جسم زمین پر سب سے بڑی دواخانہ ہے جو کہ صحیح وقت پر صحیح چیز تیار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب ہم خدا نے ہمارے اندر رکھے ہوئے روحانی توازن سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

تمام تناؤ نقصان دہ نہیں ہوتا ہے۔ تناؤ ہمارے جسموں میں بہنے والی اہم توانائی کو بیدار کرتا ہے اور سرگرمی اور حرکت کو تحریک دیتا ہے۔ مطالعات سے معلوم ہوا ہے کہ تناؤ کی مناسب مقدار فائدہ مند ہے۔

لیکن مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب تناؤ صحت مند سطح سے بڑھ جاتا ہے۔

ہم میں سے ہر ایک کے تناؤ کی ایک ذاتی حد ہوتی ہے، اور جب وہ حد پار ہو جاتی ہے، تو ہم اس سے زیادہ تناؤ کا شکار ہو جاتے ہیں، اور ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس وقت تک اس کا علم نہ ہو جب تک کہ جسم، جذبات اور دماغ میں مسائل ظاہر نہ ہو جائیں۔

خدا کے ساتھ زندگی خوشی اور مسرت ہے، جب کہ خدا کے بغیر اضطراب، ہنگامہ، سختی، اور یہاں تک کہ آفات بھی ہیں، تو ہم آفات اور سانحات کی زد میں رہنے والی زندگی میں سکون اور سکون کیسے حاصل کر سکتے ہیں، اور اس زمین پر خوشی کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

پہلی ضرورت زندگی کے دباؤ سے آگاہ ہونا ہے جب ہم ان کے زیر اثر ہوتے ہیں۔

خدا حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے، اور اس نے ہمارے جسموں کو سکون، تکلیف، سکون اور اضطراب جیسے اشاروں سے نوازا ہے اور ہمیں ان اشاروں پر دھیان دینا چاہیے کہ ہمارے جسم کے اندر ایک خدائی ذہانت ہے جو ہمیں کچھ بتانے کی کوشش کرتی ہے، اور ہمیں تناؤ یا آرام کے وقت ان پیغامات کو سننا چاہیے، جب آپ تناؤ محسوس کرتے ہیں، تو اپنے دماغ کے اس حصے پر توجہ مرکوز کریں جو آپ کے جسم پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ گہرا سانس لیں اور ساتھ ہی اس حصے کو ہلکے سے دبائیں جب تک کہ وہ کمبن نہ ہو جائے پھر آرام کریں اور تناؤ کو چھوڑ دیں یہ جسم میں توانائی بخش اور اہم توازن برقرار رکھنے اور اسے تناؤ کے مضر اثرات سے بچانے میں مدد کرے گا۔

ہم سانس لینے کے ذریعے جذباتی تناؤ کا بھی انتظام کر سکتے ہیں جب آپ خوف یا کوئی اور نقصان دہ جذبات محسوس کرتے ہیں تو آہستہ آہستہ، گہرائی سے اور تال کے ساتھ کئی بار سانس لیں، جس سے آپ کے جسم کو ہر ایک سانس کے ساتھ آرام کرنے کی اجازت ملے گی، اس سے آپ کے دل کی دھڑکن کو کم کرنے، خون کی معمول کی گردش کو بحال کرنے، آپ کے اعصاب کے ذریعے اہم توانائی کے بہاؤ کو آسان بنانے، اور آپ کے دماغ کو پرسکون کرنے میں مدد ملے گی۔

زندگی کوئی ہنگامی صورتحال نہیں ہے۔ یہ ایک خوبصورت الٰہی اظہار ہے، اور ہمیں اس سے لطف اندوز ہونا چاہیے، ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ مسکراہٹ ایک طاقت ہے۔ اگر ہم اسے استعمال نہیں کرتے ہیں تو ہم زندگی کا ایک اہم پہلو کھو دیتے ہیں۔

انسان جذبات اور احساسات کے ساتھ روح ہیں اور ان کا جسم ہے۔ وہ لباس یا بیرونی کوٹ کی طرح پہنتے ہیں لیکن جب تک ہم صرف جسم اور جذبات کی سطح پر رہتے ہیں، ہم تناؤ اور تناؤ کے منفی اثرات کی زد میں رہیں گے۔

جب ہم اپنی ضروری فطرت، جو کہ روح ہے، سے ہم آہنگ ہوتے ہیں، روح کی خوشی دل میں بہتی ہے اور محبت میں بدل جاتی ہے، اس محبت کو محسوس کرنا، روح کے سکون اور سکون سے جڑا ہوا، اور اس کے ہم آہنگ اثر کے تحت عمل کرنا اور بات چیت کرنا، تناؤ اور تضادات سے بھری دنیا میں فطری طور پر زندگی گزارنے کا سب سے موزوں طریقہ ہے۔

نوٹ: اس بیان کے بارے میں: "جسم ایک اینٹی ڈپریسنٹ اور دیگر مادے پیدا کرتا ہے جو ذہنی تناؤ اور تناؤ کو کم کرتا ہے، جو ڈاکٹروں کے بتائے گئے نسخوں سے کم طاقتور اور موثر نہیں ہوتا،" یہ طبی مشورے اور نسخوں کے ساتھ دینے کا مشورہ نہیں ہے، اس لیے وضاحت کی ضرورت ہے۔

مقناطیسی مساوات

ایک مضبوط موجودگی اور برے رجحانات والا شخص + ایک نرم دل لیکن کمزور ارادے والا شخص = بدی مقناطیسیت احسان پر غالب ہے۔

برے رجحانات والا کمزور ارادہ والا + اچھے رجحانات والا مضبوط ارادہ والا = اچھی مقناطیسیت برے پر قابو پاتی ہے۔

کمزور روحانی مقناطیسیت + بری بایو میگنیٹزم = مضبوط برائی مقناطیسیت

مضبوط اخلاقی طاقت + کمزور اخلاقی طاقت = زیادہ اخلاقی طاقت

ایک شخص جو غصہ اور تشدد کرتا ہے + ایک شخص جو نرم اور مہربان ہے = غصے کی مقناطیسیت نرمی پر غالب ہے۔

مضبوط، متوازن، اور پرسکون مزاج + مزاج جو کبھی کبھی عدم اطمینان کی طرف مائل ہوتا ہے = سکون کی مقناطیسیت غالب ہوتی ہے۔

دائمی جڑی ہوئی ناکامی + کم جڑی ہوئی ناکامی = مضبوط ناکامی مقناطیسیت

مضبوط مثبت کامیابی + کم مثبت کامیابی = بہتر کامیابی

مضبوط ناکامی وائبریشن + مضبوط کامیابی کا کمپن = یا تو مضبوط ناکامی مقناطیسیت یا مضبوط کامیابی مقناطیسیت، ماحول اور حالات پر منحصر ہے۔

ایک مضبوط، مضبوط دماغ + مکمل جہالت = یا تو ہوشیاری اور مہارت یا جہالت اور حماقت

شاندار روحانی طاقت + شاندار عملی طاقت = روحانی مقناطیسیت - واقعی ایک شاندار عملی طاقت

اگر لوگ اپنے اردگرد آسمان میں موجود سیاروں کے ہجوم کو دیکھ سکتے تو شاید کچھ اپنے پیاروں کو ڈھونڈنے کی کوشش کریں جو خدا نے میری روحانی آنکھیں کھول دی ہیں، اور میں ان روحوں میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو زمینی دائرے کو چھوڑ چکے ہیں روحانی آنکھ (پیشانی کے مرکز) پر گہرائی سے توجہ مرکوز کرتے ہوئے، کوئی بھی اندرونی بصارت سے دیکھ سکتا ہے جس نے تمام دنیا کو روشن کر دیا ہے۔ رحمٰن کی حضوری کے لیے ایتھرک طیارے

انسانوں میں دل ایک وائرلیس ریسیور کا کام کرتا ہے اور روحانی آنکھ ایک ٹرانسمیٹر کے طور پر کام کرتی ہے یہاں تک کہ اگر آپ اپنے فوت شدہ پیاروں کو نہیں دیکھ سکتے تو بھی اگر آپ سکون سے اپنے جذبات کو دل پر مرکوز رکھیں تو آپ اپنے ان عزیزوں کی موجودگی کو محسوس کر سکتے ہیں جو اب آسمانی جسموں میں رہتے ہیں، خدا کے سکون اور سلامتی سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور ان کی آزادی میں خوشی محسوس کرتے ہیں، اس لیے آپ کے دل کی تسکین اور جسم کی تسکین کے بارے میں آپ کو سکون ملتا ہے۔ انہیں

جب میں خدا کا نام لیتا ہوں تو میرا پورا وجود انتہائی مسرت میں پگھل جاتا ہے لیکن یہ کیفیت مجھے بڑی کوشش کے بعد ملی ہے پہلے تو میں تڑپنے والا نہیں تھا، میرا دماغ بھر کھوکھلا ہو گیا تھا لیکن اب جیسے ہی میں اپنے خیالات اور شعور کو روحانی مرکز یعنی بھنوؤں کے درمیان کی جگہ پر مرکوز کرتا ہوں، تمام خیالات ختم ہو جاتے ہیں، سانس لینا بند ہو جاتا ہے، دل کی حرکتیں رک جاتی ہیں کم ہو جاتا ہے، اور روح پر اترنے کی حالتیں، تاکہ میں روحانی خوشی کا تجربہ کروں اور الہی نعمتوں میں ڈھکا ہوں

سنہری اقوال

خوشی میرا حق، میراث اور میرا چھپا ہوا خزانہ ہے۔ مجھے اپنے اندر ایسے خزانے تلاش کرنے کی رہنمائی کریں جو بادشاہوں کے خوابوں سے بھی بڑھ جائیں

****

زندگی ایک باقاعدہ تال کے ساتھ ایک ذہین حرکت ہے۔ یہ خود کو بے جان اشیاء میں ڈھالتی ہے، یا زندہ اور متحرک شکل اختیار کرتی ہے۔

****

اے عظیم ترین عاشق، تُو ہی زندگی ہے۔ تُو ہی میرا مقصد اور میری آرزو ہے۔

****

مجھے اپنے آسمانی باغ میں ایک کھلتا ہوا گلاب، یا اپنے پیارے پیار کے ہار میں چمکتی ہوئی مالا بنا، یا مجھے سب سے بڑا اعزاز عطا کر: اپنے دل میں سب سے چھوٹی جگہ۔

****

جہاں بھی دوسرے اچھے کام کرنے میں میری کوششوں کی تعریف کرتے ہیں، وہیں میں سب سے بڑی خدمت فراہم کر سکتا ہوں۔

****

آئیے ہم خوابوں کا سنہرا قالین بُنائیں میٹھی یادوں کے ریشمی دھاگوں اور نفیس خیالات سے

****

محبت سینڈ پیپر کی طرح ہے۔ جو دماغ کو چمکاتی ہے۔ اور کردار سے کھردری دور کرتی ہے۔

****

وبائی امراض، آفات اور فطرت میں پرتشدد تبدیلیاں جو تباہی، تباہی اور وسیع پیمانے پر نقصان پہنچاتی ہیں وہ "خدائی حکم" نہیں ہیں یہ آفات انسانی افکار اور اعمال سے جنم لیتی ہیں جہاں کہیں بھی دنیا کا اچھائی اور برائی کا نازک توازن نقصان دہ لہروں اور کمپنوں کے جمع ہونے سے متاثر ہوتا ہے، انسانی بیمار ارادوں اور وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے کی وجہ سے تباہی پھیلتی ہے۔

****

میں ہر قوم سے بہترین لوں گا، اور میں تمام قومیتوں کی خامیوں پر توجہ دیے بغیر ان کی خوبیوں کی تعریف کروں گا۔

****

جس طرح ہم اپنے روزمرہ کے کھانے کی غذائیت کی اہمیت کا خیال رکھتے ہیں، اسی طرح ہمیں ان نفسیاتی غذائی اجزاء پر بھی توجہ دینی چاہیے جو ہم اپنے دماغ کو روزانہ فراہم کرتے ہیں۔

****

مہربان الفاظ بہت ساری بیماریوں کے لئے ایک حیرت انگیز علاج ہیں، ایک طاقتور، تقریباً جادوئی، مقناطیسی قوت کے حامل ہیں جو اپنے بولنے والے کے لیے بے پناہ برکتیں اور خوشحالی لاتے ہیں جو لوگ آرام دہ اور نرم الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ان میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے ایک لطیف دھارے کو محسوس کرتے ہیں، ان کے اندر سکون کے گہرے احساس سے بھرا ہونا اس لیے ہوتا ہے کہ اس کے بہاؤ کو اس قدر بلندی تک پہنچایا جاتا ہے کہ اس کے بہاؤ کو بہت زیادہ پہنچتا ہے۔ اس ذریعے کے ساتھ ہم آہنگی، انہیں امن کی خواہش رکھنے والوں تک خوشی منتقل کرنے کے قابل بناتا ہے۔

****

دل کے کتنے ہی مہربان الفاظ نے بہت سے غموں کو دور کیا ہے اور کتنی دانشمندانہ آوازوں نے تاریک راہوں کو خوشی اور سکون کے چراغوں سے روشن کیا ہے!

****

ہم اپنے ہر تجربے کے ذریعے ترقی کرتے ہیں، جب تک ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم ان سے قیمتی سبق سیکھ سکتے ہیں ہر دکھ اور تکلیف کے لیے جس کا ہم تجربہ کرتے ہیں معنی اور مقصد ہوتا ہے۔

****

تجربات کی سختی کے باوجود، وہ آگ کی مانند ہیں جو لوہے کو پگھلا کر اسے خوبصورت، پائیدار اور ورسٹائل فولاد میں بدل دیتی ہے۔

****

میری زندگی کی تمام قابل ذکر کامیابیاں ذہن کی طاقت کے ذریعے خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں حاصل کی گئی ہیں جب الہی جنریٹر چل رہا ہے، میری خواہش کی ہر چیز بغیر کسی استثناء کے نتیجے میں آتی ہے، پہلے ایک غیر مرئی، آسمانی ڈیزائن کی شکل اختیار کرتی ہے اور پھر حقیقت میں ناقابلِ مزاحمت قوت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔

****

جب ذہن تڑپتی ہوئی روح کی گہرائیوں سے خدا سے دل کی گہرائیوں سے سرگوشی کرتا ہے، تو روح کی پکار عالمگیر دل کو چھو لے گی، اور جواب آئے گا، اس کے ساتھ بے پناہ خوشی ملے گی، یہ فکری

سرگوشی ارادے کو اس وقت تک پروان چڑھاتی ہے جب تک کہ اس میں مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے ضروری طاقت نہ ہو۔

****

جب کسی شخص کا ذہن اور ارادہ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے تو ان پر لامحدود طاقت کا الزام عائد کیا جاتا ہے، اس لیے کسی چیز کے بارے میں سوچنا ہی اسے حاصل کرنے کے لیے کافی ہے، کیونکہ قانونِ الٰہی ان لوگوں کے حق میں کام کرتا ہے جو اعلیٰ منشا کے مطابق ہیں۔

****

انسان کو چاہیے کہ وہ تمام فکری صلاحیتیں جو خدا نے انہیں عطا کی ہیں وہ وقتی چیزوں کے حصول کے لیے وقف نہ کریں، ایسا نہ ہو کہ وہ مادیت کی بھولبلییا میں گم ہو جائے اور اپنے لیے غیر ضروری حدود و قیود پیدا کر لے، اس کے بجائے، وہ اپنی فکری قوت کو زندگی کی ضروریات کے حصول کے لیے استعمال کرے اور اپنے حق و باطل کے درمیان فرق پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ نقصان دہ اور کیا فائدہ مند ہے۔

****

سچائی رائے اور نظریات سے بالاتر ہے، اور بہت سے لوگ جو اس نقطہ نظر کو اپناتے ہیں وہ اپنے ہی موضوعی نتائج کے پابند ہو جاتے ہیں۔

****

اے رب، سکون کے دروازے کھول دے اور میرے روحانی خیالات کی پناہ گاہ کو شیطانی وسوسوں کے حملوں سے محفوظ رکھ اور میری آرزوؤں کے گلاب میرے دل کے باغ میں کھلنے دے جب میں تیرے آنے کی صبح کا انتظار کر رہا ہوں۔

****

نظریاتی علم الہی علم حاصل نہیں کر سکتا، اور یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنا قیمتی وقت ان نظریات پر نہ صرف کریں جن کا حقیقت میں اطلاق نہیں ہو سکتا، ورنہ انسان اپنے آپ کو گھنے علمی جنگلوں کے بیچ میں پائے گا اور نظریات کے دائرے سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

****

خوشی زندگی کے غیر مستحکم حالات پر نفسیاتی فتح کا ثمر ہے۔

****

جس کو خدا پہچانتا ہے وہ دنیا سے ناواقف ہو سکتا ہے۔

****

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو نظریاتی علم کے ساتھ پروگرام کرتا ہے [حقیقی جانچ کے بغیر]، تو وہ ایک پورٹیبل ریکارڈنگ ڈیوائس کی طرح بن جائے گا جو کہاوتوں کو دہراتا ہے اور بلند و بالا فقروں کی بازگشت کرتا

ہے، اور دوسرے اسے ایک عالم اسکالر تصور کریں گے، لیکن اس طرح کہ علم کو نہ تو سچائی کے براہ راست ادراک سے تقویت ملتی ہے اور نہ ہی یہ روحانی حاصلات سے مطابقت رکھتا ہے۔

****

دنیا میں مسائل ہی رہیں گے، تو رہنمائی اور رہنمائی کے لیے کہاں سے رجوع کیا جائے؟ عادات، تعصبات، تعصبات اور جنون سے متاثر کسی کے خیالات کسی کام کے نہیں ہوتے، اور کسی کے ماحول، خاندان، ملک یا دنیا کے اثرات صحیح رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں، لٰذا انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور روح کی گہرائیوں سے نکلنے والی پرسکون، پُرسکون آواز، سچائی سے ہم آہنگ آواز کو سننا چاہیے۔

****

اپنے دلوں کو الہی نازل کرنے کے لئے کھولیں تاکہ یہ آپ کے ذریعے بہہ جائے اور آپ کی زندگیوں کو روحانی برکتوں اور نیکیوں سے بھر دے۔

****

آپ جو بھی کام کرتے ہیں اور جو بھی کامیابیاں آپ حاصل کر سکتے ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا ہی وہ ذریعہ ہے جو آپ کو وہ تمام طاقت فراہم کرتا ہے جو آپ کو کام کرنے اور حاصل کرنے کے لیے درکار ہے۔

****

اے رب، مجھے غربت اور خوشحالی، بیماری اور صحت، جہالت اور حکمت میں آپ کو یاد کرنے دو، اور مجھے آپ کے بابرکت نور کو دیکھنے دو جو ایک لمحے میں تندرستی اور شفا بخشتا ہے۔

****

اپنے خیالوں کی تنہائی میں تیری مبارک آواز کو سننے کو ترستا ہوں، اپنی یادوں کی تہوں میں چھپی کرخت، زمینی آوازوں کو مجھ سے دور کر دو، میں اپنی روح کے سکون میں ہمیشہ تمہاری سریلی آواز کو سننا چاہتا ہوں۔

****

زندگی اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے، اور بعض اوقات ہم ٹھوکر کھاتے ہیں اور آگے بڑھنے میں ہچکچاتے ہیں جب ہم زندگی کی تاریک راہوں پر چلتے ہیں تو ہمیں خدا کی روشنی کو اپنا رہنما چراغ بنانا چاہیے، وہ جہالت اور تاریکی کی راتوں میں پورا چاند ہے، بیداری کی گھڑیوں میں چمکتا ہوا سورج ہے، رہنمائی کا مینار ہے، اور زمین کی رہنمائی کرنے والے ستارے ہیں جو زمینی سمندروں کے لیے موجود ہیں۔

یہ وقت ہے کہ انسان اپنے شعور کو بھولنے کی نیند سے بیدار کر کے روح کی بیداری کی طرف لے۔

****

ہم آپ سے دعا گو ہیں کہ اے رب، جہالت اور تنگ نظری کی گہرائیوں سے اپنے شعور کو امن، روشنی، محبت اور عالمگیر انسانی ہمدردی کے افق تک محدود کر دیں۔

****

حالات آخرکار بہتر ہوں گے کیونکہ انسانی زندگی کے تضادات کے پیچھے خدا کی قدرتیں اور عجائبات پوشیدہ ہیں اور جو شخص حالات کی ناگزیریت کا قائل نہیں ہے اور اپنے دماغ اور ایمان کے ساتھ پردے سے باہر جانے کی کوشش کرتا ہے اس کے لیے وہ دروازہ کھل جائے گا جس پر ہر مومن ہاتھ کھٹکھٹاتا ہے۔

****

ایمان کا مطلب کبھی بھی لاپرواہی اختیار کرنا یا حالات کے ساتھ سمجھداری سے کام نہ لینا نہیں ہے، بلکہ، چاہے کچھ بھی ہو جائے، ایک شخص کو خود کو یقین دلانا چاہیے کہ خدا ہی مشکل اور دباؤ والے حالات میں اس کا ساتھ دینے کے قابل ہے اگر وہ پورے دل، جان اور جذبات سے اس کی طرف رجوع کرے۔

****

اگر ہمارے حواس پوری حقیقت کو ہم تک پہنچا دیں تو ہم زمین کو الیکٹران کے دریا کے طور پر دیکھیں گے، اور ہم خاک کے ہر ذرے کو روشنی کے گھومتے ہوئے بڑے پیمانے پر دیکھیں گے۔

****

وہ لوگ جو مادے سے روح تک اپنی بصیرت کے ساتھ داخل ہوتے ہیں وہ وہم کی نوعیت کو سمجھتے ہیں اور حقیقت کے جوہر کو جانتے ہیں۔

****

خواہ کوئی شخص افریقہ کے جنگلوں میں ہو، میدان جنگ میں ہو، بیماری میں مبتلا ہو یا غربت کا شکار ہو، اسے اپنے آپ کو یہ باور کرانا چاہیے کہ خدا کا ہاتھ خطرے سے زیادہ طاقتور ہے اور اس کی پناہ مانگنے والوں کی حفاظت کرنے پر قادر ہے۔

اپنے آپ کو بچانے کا اس سے زیادہ موثر طریقہ کوئی نہیں ہے یقیناً واقعات سے نمٹنے کے لیے منطق کا استعمال کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ کی مدد پر مکمل یقین رکھنا چاہیے۔

****

وہ محبت جو تمام مخلوقات کے دلوں میں بسی ہوئی ہے — تمام ماؤں، باپوں، دوستوں اور عزیزوں کی محبت — الہی محبت سے حاصل ہوتی ہے۔

****

بڑے اور چھوٹے فرائض کے درمیان فرق کیا جانا چاہئے، صرف اہم پر سب سے اہم کو ترجیح دیتے ہوئے، مزید یہ کہ، کوئی فرض دوسرے سے متصادم نہیں ہونا چاہئے، صحیفے ہمیں بتاتے ہیں کہ جب ایک فرض دوسرے سے متصادم ہوتا ہے، تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ایک حقیقی فرض نہیں ہے۔

****

جیسے جیسے سورج کی اہم کرنیں پھیلیں گی، میں غریبوں اور لاوارث لوگوں کے دلوں میں امید کی کرن پھیلاؤں گا، اور میں ان لوگوں کے دلوں میں نیا عزم پیدا کروں گا جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ناکام ہیں۔

****

استاد پرمہنس نے اپنے شاگردوں میں سے ایک سے کہا: "اپنے حلقہ محبت سے کسی کو خارج نہ کرو، سب کو اپنے دل میں رکھو وہ تمہیں اپنے میں رکھیں گے۔"

****

خُداوند، میری مدد کریں کہ میں ہمیشہ اپنی مرضی کو فائدہ مند اور اچھے کاموں کو پورا کرنے کے لیے استعمال کروں

مجھے تیری مرضی کے مطابق کرنے میں مدد کر تاکہ میرے تمام خیالات تیرے مقاصد کے مطابق ہوں اور تیری مرضی کے مطابق ہوں۔

اس نے میرے اندر چھپی، بابرکت طاقت کو بیدار کرنے میں میری مدد کی تاکہ میں تمام مشکلات اور آزمائشوں پر قابو پا سکوں۔

****

اُس جرات مند اور عاجز روحانی شخصیت کے لیے بیدار ہوں – جو شیروں کی طاقت کو کبوتروں کی نرمی کے ساتھ جوڑتی ہے۔

****

میں تلخ کلامی، جھوٹی تنقید اور شاباش اور چاپلوسی سے پریشان نہیں ہوں گا، میری تو بس یہی خواہش ہے کہ میں تیری مرضی پوری کروں اور تیری رضا حاصل کروں۔

****

آپ اس زبردست خوشی کا تصور بھی نہیں کر سکتے جو آپ کو اس وقت بھر دے گی جب آپ الہی موجودگی کو محسوس کریں گے تو آپ کی

روح خدا کی بہ پناہ محبت سے مست ہو جائے گی یہ ایک ایسی محبت ہے جو کسی بھی انسانی محبت سے لاکھوں گنا بڑھ جاتی ہے- ایسی محبت جو آپ کی تمام خواہشات کو پورا کرتی ہے اور آپ کے دل کو خوشی اور اطمینان سے بھر دیتی ہے۔

****

اندرونی توجہ کے ذریعے، آپ براہ راست اپنے اندر اور اپنے اردگرد روحانی خوشی کا تجربہ کر سکتے ہیں اگر آپ اس بیداری کو فروغ دیں گے، تو آپ کی شخصیت ہم آہنگی سے بڑھے گی، اور آپ لوگوں اور دیگر مخلوقات کے لیے ایک پرکشش مقناطیسیت حاصل کریں گے۔

****

اے عظیم محافظ، مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اپنی تقدیر کی وجہ سے سب کچھ کھو دوں، جو میری اپنی بنائی ہوئی ہے، لیکن میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری واحد پناہ گاہ، تیری محبت کی شمع کو غفلت اور بھولپن کی آندھیوں سے محفوظ رکھے

****

آئیے ہم سازگار حالات کے چشموں سے بہنے والے پاکیزہ، تازگی بخش پانیوں کو پیتے ہیں، جو مثبت سوچنے اور پرامید نقطہ نظر رکھنے کے ہمارے پختہ عزم سے بڑھا ہوا ہے۔

****

ضمیر ایک بدیہی احساس ہے جو انسان کی اصل فطرت اور مقاصد کو ظاہر کرتا ہے جب آپ کا ضمیر صاف ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، صاف ضمیر خدا کی طرف سے اچھے اخلاق کا ثبوت ہے ضمیر کی عدالت میں بری ہونے کا مطلب خوشی کا ہونا اور خدا کی نعمتوں کو حاصل کرنا ہے۔

****

جرات مندانہ اور خوش کن کام کرنے کی کوشش کریں جو زیادہ تر لوگ نہیں کرتے ہیں، اور ان لوگوں کو پیار اور سکون دیں جنہیں دوسرے نظر انداز کرتے ہیں

****

استاد پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد سے کہا:

" اگر آپ دماغ کی نشوونما میں وقت نہیں لگاتے ہیں تو، کوئی بھی مادی خوشحالی آپ کو مطمئن نہیں کرے گی، یہ کھیتی اذیت نہیں بلکہ شعور کی تربیت ہے تاکہ ان خیالات اور اعمال کی پرورش کی جائے جو خوشی کا باعث بنتے ہیں"

آپ کی خوشی آپ کی کامیابی ہے، اس لیے اسے آپ سے کسی کو
چوری نہ ہونے دیں جو آپ کو پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان سے
خود کو بچائیں جب میں لڑکا تھا، جب بھی کچھ لوگ میرے بارے میں جھوٹی
افواہیں پھیلاتے تھے تو میرا صبر ختم ہو جاتا تھا، بعد میں مجھے احساس
ہوا کہ میرا ذہنی سکون لوگوں کی منظوری یا تعریف سے زیادہ اہم ہے۔

****

کاش آپ کو الٰہی محبت کی وہ کہانی معلوم ہوتی جس کا تجربہ
کچھ عقیدت مندوں کو خدا کے ساتھ ہوتا ہے! زندگی کا کوئی دوسرا تجربہ
اس خوشی کا موازنہ نہیں کر سکتا میں نے ایک ولی کو جانتا تھا جو
مسلسل خدا کی محبت میں جذب ہوتا تھا، اور اس کے چہرے سے پاک
محبت چمکتی تھی، خدا کی نظر ہمیشہ ان لوگوں پر رہتی ہے جو اس
سے محبت کرتے ہیں، اور وہ انہیں ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑتا۔

****

بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنی ذہنی اور روحانی قوتوں کی
نشوونما میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

****

اپنے آپ کو تاخیر کی تہہ میں ڈوبنے کی اجازت نہ دیں بورنگ عام
حقیقت کی نیند سے اٹھیں اور ایک بہتر زندگی کے افق کی طرف روانہ
ہوں جہاں کامیابی، خوشی اور سکون ہو۔

****

آپ کے اندر سرمایہ کاری کے انتظار میں زبردست صلاحیت موجود
ہے، اور آپ ہی اس کو فعال کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے اہل ہیں

****

بری عادتوں اور غیر صحت بخش جذبات سے آزادی مادی کامیابی سے
کہیں زیادہ خوشی لاتی ہے۔

ادبی کامیابی ایک نفسیاتی خوشی لاتی ہے جسے بیرونی حالات آپ
سے چھین نہیں سکتے

****

آپ اپنا سارا وقت پیسے جمع کرنے میں صرف کر سکتے ہیں، لیکن یہ
پیسے آپ کو وہ دیرپا سکون اور تحفظ نہیں دے گا جس کی آپ تلاش کرتے
ہیں، اس کے برعکس، یہ آپ کو مزید ناخوشی کا باعث بنے گا کیونکہ
خوشی اور سکون ذہن میں رہتا ہے، چیزوں میں نہیں۔

****

کمزوری کو اپنے دماغ میں نہ گھسنے دیں، اور ایسے لوگوں کے ساتھ صحبت کرتے وقت ہوشیار رہیں جو منفی خیالات اور مایوسی کا شکار ہیں، ایسا نہ ہو کہ ان کے کمزور خیالات آپ کے دماغ میں داخل ہو جائیں، جب تک کہ آپ کا دماغ اس حد تک مضبوط نہ ہو جائے کہ دوسروں کے خیالات اسے کمزور نہ کر سکیں، بلکہ اس کے برعکس، یہ دوسروں کے خیالات کو مضبوط کرنے اور ان کی خود اعتمادی کو بڑھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

****

خدا سب سے پہلے آتا ہے، اور ہمیں اس کے بارے میں سوچے بغیر اپنے دن کا آغاز یا اختتام نہیں کرنا چاہئے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کی طرف سے ہمیں حاصل ہونے والی طاقت اور توانائی کے بغیر، ہم اپنے کسی بھی کام کو پورا نہیں کر پائیں گے، یہ اس کی طرف ہمارا سب سے بڑا فرض ہے۔

****

رسوم و روایات کو جانچنے اور جانچنے کا ایک طریقہ ہے ابتدا میں ہر روایت کا ایک جواز ہوتا تھا اگر ہم دیکھیں کہ جواز اب بھی صحیح ہے تو روایت کا معنی اور فائدہ ہے تاہم روایات پر آنکھیں بند کر کے پیروی کرنا نادانی ہے ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ صحیح کیا ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیے، یہ جاننا چاہیے کہ کیا چیز ہمیں خوشی دے سکتی ہے اور پھر اس کا اطلاق کرنا چاہیے

****

جب آپ بہت سارے لوگوں کو خوشی یا کامیابی سے محروم دیکھتے ہیں تو یہ مت سمجھیں کہ یہ ان کا مقدر ہے آپ خود کو جو چاہیں بنا سکتے ہیں آپ کی اندرونی کامیابی وہی ہے جو آپ کو حقیقی معنوں میں کامیاب بناتی ہے۔

****

اگر آپ کے اندر کچھ نہیں ہے تو آپ خوش نہیں ہوں گے لیکن اگر آپ کے ارد گرد کچھ بھی نہیں ہے اور آپ کے اندر خوش ہیں تو آپ بلاشبہ کامیاب ہیں اس لیے لوگوں کو ان کے بیرونی حالات کی بنیاد پر پرکھنا ناممکن ہے۔

****

وسیع ہجوم میں، کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو روحانی بلندی کی حالت میں پہنچ گیا ہو اور اندرونی سکون اور اعلیٰ روحانی خوشی سے لطف اندوز ہو

****

میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ مجھے ہر چیز کی ضرورت ہے میرے پاس آئے گی، اور اس لیے میں اس بات کی فکر نہیں کرتا کہ مستقبل میں کیا ہوگا، یہ گھمنڈ یا دکھاوا نہیں ہے، کیونکہ میں نے اپنی زندگی میں اس بابرکت طاقت کے کام اور تاثیر کا کئی بار تجربہ کیا ہے۔

****

میں زندگی کی سطح پر تیر رہا ہوں یا سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب رہا ہوں، میں جانتا ہوں کہ میں خدا کے ساتھ ہوں اور وہ میرے ساتھ ہے، اور یہ کہ مجھے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اس علم نے مجھے ناقابل بیان اور گہری خوشی دی ہے۔

****

اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی نئی چیز خریدنا ایک خوشگوار تجربہ ہوتا ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد یہ خوشی کا احساس دھیرے دھیرے ختم ہو جاتا ہے، اور ہو سکتا ہے کہ آپ اس میں دلچسپی یکسر ختم کر دیں، اسے بھول جائیں اور کسی اور چیز کی خواہش کریں تاہم، اس چیز کا بل نہیں بھولا جائے گا، خاص طور پر اگر آپ نے اسے قسط پر خریدا ہو!

****

انسان کو اپنی زندگی پر قابو پانا چاہیے اور اسے ہر ممکن حد تک آسان بنانا چاہیے، ضرورتوں اور ہنگامی حالات کے لیے کچھ پیسے بچانا چاہیے، آسائشوں پر خرچ کرنے پر بچت کو ترجیح دینا چاہیے، اور دوسروں کی بہترین مدد کرنا چاہیے، جب آپ دوسروں کی مدد کریں گے تو کسی نہ کسی طریقے سے مدد آپ کے پاس آئے گی، اور آپ کو کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی اور کسی چیز سے محروم نہیں ہونا چاہیے۔

****

تمام دلوں کی خوشی میں، میں تیری خوشی کی گونج سنتا ہوں، اے رب، اور تمام وفاداروں کی دوستی میں، میں آپ کی محبت کو محسوس کرتا ہوں، مجھے خوشی ہوتی ہے اور میرا دل اپنے دوستوں کی کامیابی اور خوشحالی سے خوش ہوتا ہے، جس طرح میں اپنی بھلائی اور آسانی سے خوش ہوتا ہوں، جیسا کہ میں دوسروں میں حکمت پیدا کرتا ہوں، اسی طرح میں اپنی تمام خوشیوں میں اضافہ کرتا ہوں۔ میرا اپنا

****

خوشی کا سب سے بڑا دشمن عیش و عشرت خریدنے کے لیے پیسے ادھار لینا ہے لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک وہ کوئی خاص چیز حاصل نہ کر لیں خوش نہیں رہ سکتے لیکن اس چیز کو حاصل کر لینے

کے بعد بھی وہ حقیقی خوشی کا تجربہ نہیں کر پائیں گے، عارضی خوشی کے باوجود یہ اس دنیاوی خوشی کے سراب کے پیچھے بھاگنے کا کیا فائدہ ہے جو صرف ٹوٹنے کا وعدہ کرتا ہے؟ لوگوں کو بے شمار املاک کی ضرورت کے بغیر سادہ زندگی گزارنی چاہیے جس پر مسلسل توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

****

میری جنت میرے اندر ہے جب میں اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں، میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں، اور میری اندرونی خوشی بڑھتی ہے اس اندرونی اطمینان کے بغیر، دنیاوی لذتیں اور خوشیاں بھی جہنم بن جاتی ہیں، مجھے احساس ہوا ہے کہ اس اندرونی خوشی کے بغیر، مجھ پر عائد ذمہ داریوں کا بوجھ مجھ سے میرا سکون چھین لیتا اور مجھے میری خوشی سے محروم کر دیتا۔

****

اگر دولت کو بیماری اور مسائل کے ساتھ ملایا جائے تو اس کے بہت سے نتائج برآمد ہوں گے حفظان صحت اور صحت کی دیکھ بھال مغرب کی طاقتوں میں سے ایک ہے نقصان دہ کیڑوں اور مہلک جراثیم کو ترقی یافتہ ممالک میں مؤثر طریقے سے کنٹرول کیا جاتا ہے جب کہ یہ دیگر ممالک میں بکثرت ہیں لیکن ان کیڑوں کو ختم کرنا کامیابی کی معراج نہیں ہے کیونکہ ترقی یافتہ ممالک میں دیگر قسم کے مسائل اور ایسے مسائل موجود ہیں جیسے کہ ترقی یافتہ ممالک میں بہت مشکل ہے۔ قسطوں کی خریداری کے نظام کی وجہ سے گھٹن کا شکار مالی بحران - ایسی مصیبتیں جو نیند میں خلل ڈالتی ہیں اور ذہنی سکون کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

****

ہم اسی شعور کا اٹوٹ حصہ ہیں جس سے یہ عظیم کائنات وجود میں آئی ہے۔

****

کیا آپ نے کبھی بھیڑوں کا ریوڑ دیکھا ہے؟ اگر ان میں سے کوئی چھلانگ لگاتا ہے تو باقی ریوڑ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی نقل کرتے ہیں زیادہ تر لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ شاید کوئی کوئی آئیڈیا لے کر آئے یا کوئی نیا ٹرینڈ متعارف کرائے اور دوسرے فوراً بینڈوگن پر چھلانگ لگا کر اس کی نقل کر دیں یہ روش نسل در نسل ہر قوم کے اپنے رسم و رواج ہیں اور ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ وہ سب درست ہیں یا صحیح لیکن کون جانتا ہے؟ شاید ان میں سے کچھ رسم و رواج بے معنی اور بے معنی ہیں۔

****

جب خیالات کا ہنگامہ خیز طوفان تھم جاتا ہے تو ہم امن کی بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں اور خدائی موجودگی کو چھوتے ہیں

****

خدا کے بارے میں سوچیں، یا ایک خوبصورت زمین کی تزئین جو امن کو متاثر کرتی ہے، یا ایک خوشگوار اور خوشگوار تجربہ مثبت، پرسکون ذہنی سرگرمی حوصلہ افزا اور تازگی بخشتی ہے۔

****

ہم ایک افراتفری اور ہنگامہ خیز دنیا میں رہتے ہیں آپ کو لگتا ہے کہ پیسہ کا مطلب خوشی ہے، لیکن جب آپ اسے حاصل کرتے ہیں تو آپ کو لگتا ہے کہ آپ ابھی تک ناخوش ہیں آپ دولت حاصل کر سکتے ہیں اور —خدا نہ کرے—اپنی صحت خراب ہو جائے یا آپ کے پاس اچھی صحت ہو اور آپ کا پیسہ ضائع ہو جائے یا آپ کے پاس دولت اور صحت دونوں ہوں لیکن دوسروں کے ساتھ بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑے، صرف احسان کرنے کی پیشکش کی جائے تو خدا کی ناراضگی اور مایوسی کے بدلے اس زندگی میں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ کو مطمئن کریں

****

زمین ان لوگوں کے لیے اذیت گاہ بن جاتی ہے جو خدائی منصوبہ سے ناواقفیت میں رہتے ہیں لیکن جب آپ زندگی کے تجربات کو اپنے استاد کے طور پر دیکھتے ہیں اور ان سے اس دنیا کی اصل نوعیت اور کائناتی ڈرامہ میں آپ کے تفویض کردہ کردار کو سیکھتے ہیں تو وہ تجربات پائیدار اطمینان اور خوشی کے راستے پر قیمتی روشنی بن جاتے ہیں۔

****

وہاں، اندھیرے کے اندھیرے سے پرے، بے آواز خاموشی، اور غیر تخلیق شدہ عدم، ابدی جوہر ہے، جو وجود کی اصل اور تمام طاقتوں اور مخلوقات کا منبع ہے، مرئی اور پوشیدہ۔

****

اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو ہمارے لیے محض کھانے، سونے اور مرنے کے لیے نہیں بنایا، بلکہ اس لیے بنایا ہے کہ ہم اس کی مرضی کو جان سکیں اور اپنے وجود کے مقصد کو سمجھ سکیں، مٹھی بھر عقلمندوں نے کائناتی منصوبہ کا مطلب سمجھ لیا ہے، لیکن اکثر لوگ اندھے اور اس مقصد سے بے خبر ہیں۔

****

زندگی میں پیسہ میرا مقصد کبھی نہیں تھا۔ میرا مقصد انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کرنا تھا اس لیے خدا نے میرے لیے خود کو

سہارا دینے اور اپنے مشن کی تکمیل کے لیے مواقع کے بہت سے دروازے کھول دیے۔

****

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو ایک مقررہ اور غیر متغیر قانون کے مطابق چلانے کے لیے بنایا ہے۔ اگر ہم ان آفاقی قوانین میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو سزا دیتے ہیں جو کوئی اونچی عمارت کی چھت سے چھلانگ لگاتا ہے، اس کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں اس لیے ہم اس کے نتائج بھگتے بغیر کشش ثقل کے قانون کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

****

جب ہم دنیا کی تہذیبوں کا گہرائی سے جائزہ لیتے ہیں اور قدیم تہذیبوں کے پوشیدہ رازوں کو تلاش کرتے ہیں تو ایک بڑی تصویر سامنے آتی ہے۔ جس میں آپس میں جڑی ہوئی لکیریں، متنوع ابواب اور قطعی تفصیلات ہوتی ہیں، اور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان بیک وقت انفرادی اور سماجی دونوں طرح کا ہے۔

****

اگر خدا چاہتا کہ ہم صرف مادی شعور میں زندگی بسر کریں تو ہم مادی چیزوں سے پوری طرح مطمئن اور دنیاوی طریقوں سے مطمئن ہوں گے۔

****

پاکیزگی، امن اور خوشی کی کرنیں خوابوں سے پرے ہماری ضروری گہرائیوں میں ٹمٹماتی اور رقص کرتی ہیں۔

****

ہمارے اس زمینی سفر کے دوران ہماری زندگی کے آسمان پر ظاہر ہونے والے ہر تجربے کے ساتھ، ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ اپنی بیداری کو کس طرح وسیع کرنا ہے، اور اپنے اردگرد کے حالات یا جن سے ہم گزر رہے ہیں ان کو کس طرح زیادہ سمجھنا ہے، اور پھر ہم بہتر ہم آہنگی کے ساتھ رہنے اور لوگوں اور زندگی کے ساتھ زیادہ آسانی اور محفوظ طریقے سے نمٹنے کے قابل ہو جائیں گے۔

****

زیادہ تر لوگ دوسروں کی نقل کرتے ہیں ایک شخص کو اصلی اور تخلیقی ہونا چاہئے، اور وہ ہر کام میں مہارت حاصل کرتا ہے۔

مشرق میں، بنیادی توجہ روحانی خوشی کو فروغ دینے پر مرکوز رہی ہے، جب کہ مغرب میں زندگی کے مادی پہلوؤں کو اکثر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے، کچھ مادی آسائشیں ہیں لیکن بہت کم نفسیاتی خوشی دونوں کے درمیان توازن کی ضرورت ہے، کیونکہ زندگی کے صرف ایک پہلو پر توجہ دینے سے عدم توازن پیدا ہوتا ہے اور زندگی کے تقاضوں سے عقلی طور پر نمٹنے میں ناکامی ہوتی ہے۔

****

سب سے بڑی خوشی - الہی خوشی کے بعد - ایک شخص کے لئے اپنے قریبی رشتے داروں کے ساتھ امن میں رہنا ہے جن کے ساتھ اسے سال کا ہر دن رہنا ہے

* * *

لوگ بہت زیادہ وقت ضائع کرتے ہیں جلدی اور کام کرنے میں بہت زیادہ کام کیے بغیر سوچنے اور سمجھنے کی کوشش کرنے کے لیے کہ زندگی کیا پیش کرتی ہے

****

ہمیں امن کے باغات میں حکمت کی اندرونی عمارتیں تعمیر کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے جو شاندار روحانی خوبیوں کے ان گنت پھولوں سے پھلے پھولے اور چمکے۔

****

اندرونی ہم آہنگی طاقت کا ایک بھرپور ذریعہ ہے اور قابل تجدید توانائی پیدا کرتی ہے۔

****

زندگی کو دیکھتے ہوئے، کسی کو پتہ چلتا ہے کہ کامیابی آسان نہیں ہے زندگی اکثر سخت اور ناقابل معافی ہوتی ہے، اور ہمیں روزی کمانے کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے اپنے جسم کو برقرار رکھنے اور اسے صحت مند اور بیماریوں سے پاک رکھنے کے لیے درکار کوششوں کے بارے میں سوچیں! یہاں تک کہ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں، وہ کامیابی عارضی ہے جسم - آپ طویل عرصے تک زندہ رہ سکتے ہیں - آخر کار آرام کرنے کے لئے رکھا جائے گا ضرورت مطلوبہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے اندرونی اور بیرونی متعدد قوتوں سے لڑنے کا حکم دیتی ہے، یہ قوتیں آپ کو کسی بھی اہم کامیابی سے محروم کرنے کے لیے انتھک محنت کرتی ہیں

****

ہر حال میں پرسکون رہنے کی کوشش کریں، اور اپنے امن کے بیج کو خوشی اور اطمینان کی مسکراہٹوں کے ساتھ کھلنے دیں

****

یہاں تک کہ عظیم ترین اولیاء بھی مکمل نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ اپنی کامیابیوں کو دوسروں کے ساتھ شیئر نہ کریں، یعنی اپنے روحانی تجربات اور اعلیٰ علم کو مقدس علم کے حصول میں ان کی مدد کر کے۔

****

اس وجہ سے، جو لوگ ان مراحل تک پہنچتے ہیں اور ان حالتوں کو حاصل کرتے ہیں، وہ ان لوگوں کو سمجھنا چاہتے ہیں جنہیں اس کی ضرورت ہے، اگر آپ حقیقی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آپ نہ صرف اپنی ذاتی خوشی کو یقینی بنائیں گے بلکہ دوسروں کی خوشی کو بھی یقینی بنائیں گے۔

****

ذہانت والا کوئی بھی پیسہ کما سکتا ہے لیکن اگر ان کے دل میں محبت ہو تو وہ اس پیسے کو کبھی بھی خود غرضی کے لیے استعمال نہیں کریں گے۔ بلکہ دوسروں کے ساتھ بانٹیں گے پیسہ خود غرض اور کنجوس کے ہاتھ میں لعنت اور بدبختی ہے اور رحم دل اور سخی روح والوں کے ہاتھ میں نعمت اور تحفہ ہے۔

****

کوئی شخص اس دوران اپنے خاندان کے افراد سے بات کرنے سے انکار کرتے ہوئے طویل مدت کے لیے خاموش رہنے کا انتخاب کر سکتا ہے، حالانکہ اس کے نتیجے میں اس شخص کو کچھ اندرونی سکون حاصل ہو سکتا ہے، لیکن اس کا طرز عمل خود غرض اور ان کے خاندان کی خوشی کے لیے نقصان دہ ہو، وہ اس وقت تک حقیقی طور پر کامیاب نہیں سمجھے جا سکتے جب تک کہ ان کے پیارے بھی ان کی کامیابی سے مستفید نہ ہوں۔

****

اسی طرح، مادی کامیابی حاصل کرنا نہ صرف ہمارا حق ہے کہ ہم اپنے طور پر فلاح و بہبود سے لطف اندوز ہوں، بلکہ دوسروں کے لیے ان کے مادی حالات اور زندگی کے حالات کو بہتر بنانے میں مدد کرنے کے حوالے سے ہماری اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔

****

میں اپنے صاف ضمیر کی دیواروں کے پیچھے محفوظ ہوں میں نے تاریک ماضی کو جلا دیا ہے اور مجھے صرف آج کی فکر ہے

****

آج مجھے احساس ہے کہ میں سب سے بڑی بھلائی کی روشنی میں ہوں اور میں ان لوگوں کے لیے مینار ہوں جو دکھوں کے سمندر کی لہروں کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔

****

کامیابی کے بارے میں لوگوں کے مختلف نظریات اور نظریات ہوتے ہیں، زندگی میں ان کے عزائم پر منحصر ہے، یہ غیر معمولی بات نہیں ہے کہ کچھ لوگوں کو کامیابی کو چوری سے تشبیہ دیتے ہوئے، یہ کہتے ہوئے سنا جائے کہ "وہ ایک کامیاب چور تھا!" یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کامیابی اپنی تمام شکلوں اور اقسام میں مطلوب اور مطلوب ہے تاہم ہماری کامیابی سے دوسروں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔

****

کامیابی کا ایک اور معیار بھی ہے: جب ہم اپنے لیے ہم آہنگی اور فائدہ مند نتائج لانے کے قابل ہوتے ہیں تو ہمیں اپنی کامیابی میں دوسروں کو بھی شامل کرنا چاہیے اور اس کے ثمرات ان کے ساتھ بانٹنا چاہیے۔

****

کامیابی کا مطلب ہے کسی شخص کا اپنے ماحول میں اطمینان اور اطمینان حقیقی کامیابی ان اعمال کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد راستبازی کے اصولوں پر رکھی گئی ہے، اور اس میں دوسروں کی خوشی اور بھلائی کو اپنی خوشی کا ایک لازمی جزو کے طور پر شامل کیا جاتا ہے اگر ہم اس اصول کو اپنی مادی، فکری، اخلاقی اور روحانی زندگیوں پر لاگو کرتے ہیں، تو ہمیں کامیابی کی مکمل اور جامع تعریف حاصل ہوگی۔

****

یہاں اس محدود دنیا میں، ہم لمبائی، چوڑائی اور کثافت کو سمجھتے ہیں، لیکن ایک اور سطح ہے جہاں طول و عرض موجود نہیں ہے؛ سب کچھ صاف اور شفاف ہے — ہر چیز شعور اور ادراک ہے ذائقہ کی حس ادراک ہے، جیسے سونگھنے کی حس ہمارے احساسات، خیالات اور جسم شعور کی کیفیتیں ہیں جس طرح ہم خوابوں میں دیکھ، سن، سونگھ، چکھنے اور لمس کر سکتے ہیں، اسی طرح اس اعلیٰ سطح پر بھی کیا ہم ان تمام حواس کو خالص شعور کے ذریعے محسوس کرتے ہیں؟

****

اے رب، ہمیں اپنی قربت کا احساس کر کے خوش کر، ہمیں خواہشات کے طوق سے آزاد کر، اور ہمیں ایسی اندرونی خوشی عطا کر جو زندگی کے تجربات اور اس کے بدلتے ہوئے واقعات سے متاثر نہ ہو۔

****

جب ہمارے ذہن اعلیٰ ادراک کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو ہمارے اندر روحانی شعور بیدار ہوتا ہے اور ہم الٰہی حکمت اور محبت کی حیرت انگیز عجائبات کا تجربہ کرتے ہیں۔

****

اگر ہم خدا سے پوری طرح محبت کرتے ہیں اور اپنے تمام خیالات اور دلوں کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم اس کے قریب محسوس کریں گے اور ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ زندگی میں سب سے بڑی سلامتی کی پناہ گاہ ہے۔

****

بظاہر خالی اور خالی جگہ میں، ایک کائناتی ربط اور ابدی زندگی ہے جو ہمیں کائنات کی تمام جاندار اور بے جان چیزوں کے ساتھ جوڑتی ہے، وجود میں موجود ہر چیز میں عظیم زندگی کی لہر بہتی ہے۔

****

ابدیت ہمارا اصل گھر اور دائمی ٹھکانہ ہے، اور ان اجسام میں ہمارا وجود ایک عارضی وجود ہے، جیسے صحرا میں سفر کرنے والے قافلے کے لیے مختصر آرام۔

****

جب ہم خود کو روح کی تخلیقی قوتوں کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں تو ہم اس آفاقی اور لامحدود ذہن سے جڑ جائیں گے جو ہماری رہنمائی کرنے اور ہمارے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تخلیقی طاقت ہمارے وجود کے سب سے بڑے منبع سے بلا روک ٹوک ہمارے پاس بہے گی اور ہمیں اپنی سرگرمی کے کسی بھی شعبے میں تخلیقی کامیابی حاصل کرنے کے قابل بنائے گی۔

****

محبت اعتماد، رواداری اور باہمی احترام کے ماحول میں پروان چڑھتی اور پروان چڑھتی ہے۔

****

اے رب، ہمیں پاکیزہ خیالات اور اچھی عادات کی روشنی سے نواز، تاکہ اگر بُری عادتوں اور منحرف خیالات کا اندھیرا ہم تک پہنچ جائے تو وہ فوراً دور ہو جائے اور ہمیں تجھ سے ایسی گہری محبت کرنے میں مدد دے کہ نہ تو مادی وہم اور دنیاوی لالچ ہمیں اپنے جال میں پھنسا سکے اور نہ ہی ہمارے دل و دماغ پر قبضہ کر سکے۔

****

جو چیزیں آسانی سے حاصل کی جاتی ہیں وہ بہت کم قیمتی ہوتی ہیں ہمیں یہ بات عظیم مردوں اور عورتوں کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے

سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ کس طرح اپنی صلاحیتوں کو نکھار کر، اپنے فرائض کی انجام دہی سے، اپنی اخلاقی اقدار کی تعمیر، گہرے مطالعے میں مشغول ہو کر اور خود غرضی سے بچ کر عظیم بن گئے، لیکن انہوں نے جو نتائج حاصل کیے اور جو کامیابیاں حاصل کیں وہ ان کی کوششوں سے کہیں زیادہ تھیں۔

****

حقیقی آزادی انتخاب کی آزادی میں مضمر ہے جس کی رہنمائی دانشمندی سے کی جاتی ہے اور اس کی تائید فہم، درستگی اور پختہ ارادے سے ہوتی ہے۔

****

جب آپ اپنے ارادے، عزم اور شعور کو بیدار کرتے ہیں، تو غیب کی قوتیں اعلیٰ شعور سے نکلتی ہیں — روح کی بصیرت کے ذریعے — آپ کی مدد کرنے اور نفسیاتی سکون اور خوشی کی طرف جانے والے راستوں کو روشن کرنے کے لیے، خدا کی مدد سے۔

****

انسان کو اپنی کوشش سے روح کے راستے کھولنے چاہئیں کوئی بھی خوشی سے سکون اور خوشی پر مصائب اور مصائب کا انتخاب نہیں کرتا جہالت مصائب کی جڑ ہے اور وہ رکاوٹ جسے دور کرنا اور ختم کرنا ضروری ہے جہالت ایک نقصان دہ گھاس ہے، جس کی جڑیں گہری ہیں، جو انسانیت کے باغ میں اگتی ہیں اور اچھے اور فائدہ مند پودوں کو اگاتی ہیں۔

****

جہالت پر اٹل ارادے اور پختہ عزم سے قابو پانا چاہیے، دماغ کی مٹی کو پوری توجہ کے ساتھ [مثبت پر] کاشت کرنا چاہیے، اور اچھے بیجوں کو ایمان کے پانی سے سیراب کیا جائے گا جب محبت کی الہام اور گرم کرنیں چمکیں گی، نیکی کا بیج اگے گا اور جڑی بوٹیوں اور طفیلی پودوں پر قابو پا لے گا، کیونکہ روشنی کی موجودگی میں روشنی کا وجود نہیں ہو سکتا۔

****

مادی چیزوں کی لذتیں مٹ جاتی ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں، لیکن الہٰی خوشی کبھی مدھم نہیں ہوتی یہ ایک الہامی خوشیٰ جو لامتناہی اور بیان سے باہر ہے۔

****

ہمیں خوشی کے حصول کے لیے کبھی بھی گمراہ کن طریقے استعمال نہیں کرنے چاہیئں، اور نہ ہی ہمیں اپنے اندر موجود سکون اور روحانی دولت کو فریب آمیز راحت اور چمکدار زندگی کی تلاش میں ترک کرنا چاہیے جو تباہ کن اثرات کے ساتھ جہنمی اعمال اور طرز عمل سے ہمارے سامنے الجھ سکتی ہے۔

****

سکون الٰہی کی موجودگی کی تصویر کشی کے لیے بہترین کیمرہ ہے خالص اور عین توجہ مرکوز سکون کی عینک کے ذریعے مبارک تصویر بالکل واضح طور پر ظاہر ہوگی۔

****

درحقیقت، تمام حکمت آپ کے اندر ہے اور آپ کو صرف اس سے شعوری طور پر آگاہ ہونے کی ضرورت ہے۔

****

حقیقی قناعت خود کی بہتری میں مضمر ہے، تاکہ دوسرے آپ کو ڈھونڈنے کے بجائے آپ کو ڈھونڈیں، محبت اور دوستی آزادانہ طور پر دی جانی چاہیے، بغیر کسی توقع یا مطالبے کے، توقع صرف غم اور ناخوشی کو جنم دیتی ہے، یہاں تک کہ جب خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں، تو انسان کو اپنی خوبیوں اور خود اعتمادی کے قلعے کے اندر تنہا، محفوظ اور سکون سے کھڑا ہونا چاہیے۔

****

خوشی اور امید کے جھرنے ہمیشہ میرے دل سے بہتے، اور ان کی تازگی کا پھوار ان سب کو چھوئے جن سے میں ملتا ہوں۔

****

روحانی مسرت روح میں دوسروں کی ہر طرح سے مدد کرنے کی خواہش پیدا کرتی ہے، اور ان بہتر اخلاقی لذتوں کی تعریف کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے جو خوشی کا باعث بنتی ہیں، اس طرح خام لذتوں کی طرف جھکاؤ کم ہوتا ہے۔

****

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کا کردار کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، یہ کائناتی ڈرامے کی کامیابی میں حصہ ڈالنے کے لحاظ سے سب سے بڑے کردار کی طرح اہم رہتا ہے جو روحیں زندگی کے اسٹیج پر انجام دیتی ہیں۔

****

مکمل شعور ایک مطلق، لامحدود شعور ہے، جو اپنے آپ کو مسلسل تجدید کرتا ہے اور اس کی تخلیقی صلاحیت کبھی ختم نہیں ہوتی، اور یہ آپ کے ذریعے اپنے ایک منفرد پہلو کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

****

اگر آپ ایک بار بھی محبت الہی کا مزہ چکھ لیں تو آپ اسے کبھی نہیں چھوڑیں گے کیونکہ پوری کائنات میں اس جیسا کوئی اور نہیں ہے۔

****

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ بہت ترقی یافتہ روحانی مراحل پر پہنچ چکے ہیں، اس طرح کہ وہ گنہگاروں کو محض روحانی نصیحت کرنے سے مطمئن نہیں ہیں، بلکہ وہ - خدا کے فضل اور مدد سے - ان کو روحانی طاقت سے چارج کر سکتے ہیں جو انہیں ان کے گناہ کے اعمال کے نتائج سے آزاد کرتی ہے۔

****

تمام اچھے اور برے اعمال دماغ کے خلیوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں اور سوچ میں اچھی یا بری عادتوں یا رجحانات کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

****

ایک شخص جو دماغی خلیات کی طاقت سے چارج ہونے کی وجہ سے غیر صحت مند عادات کا شکار ہوتا ہے وہ قوت ارادی، مراقبہ، مخلصانہ دعا اور مسلسل مثبت اثبات کے ذریعے خود کو آزاد کر سکتا ہے جب تک کہ اس کی تمام ناپسندیدہ عادات امن و سکون کی اچھی عادات میں تبدیل نہ ہو جائیں ایسا اس وقت ہوتا ہے جب صحیح ہدایت پر چلنے والی لائف فورس ان عادات کو تبدیل کرنے کے لیے کام کرتی ہے، جس سے دماغ کے تمام خلیات غیر معمولی فطرت سے بھر جاتے ہیں۔ نیک، اور خوبصورت

****

تفہیم باطنی آنکھ، روح کی بصارت اور دل کی دوربین ہے یہ دماغ کی تسکین اور ضمیر کی پاکیزگی کے درمیان توازن ہے۔

****

ہر روز ہم مختلف مناظر دیکھتے ہیں، اور ہر دن سیکھنے کے لیے ایک نیا سبق لے کر آتا ہے، یہ توقع کی جاتی ہے کہ انسان اپنے وجود کے حتمی مقصد پر توجہ دے کر سبق سیکھے گا: اپنے وجود کے ماخذ اور اپنی زندگی کی بنیاد کو پہچاننا۔

****

آئیے ہم ماضی کے دکھوں کو بھلانے کے لیے کام کریں اور ان پر نہ بسنے کا عزم کریں غیرمتزلزل عزم اور فعال ارادے کے ساتھ، آئیے اپنی

زندگیوں کی تجدید کریں، اپنی کامیابیوں میں اضافہ کریں اور اپنے اندر اچھی عادات اور اعلیٰ صفات کو پروان چڑھائیں۔

****

کوئی بھی شخص جو دوسروں کی کمزوریوں کو ظاہر کرتا ہے اور ان کے لیے شرمندگی اور ناراضگی کا سبب بنتا ہے وہ حکمت اور صحیح فیصلے سے دور ہے۔

****

ہر وقت اور جگہ کے لیے اقوال

جو لوگ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہیں وہ دم توڑ دینے والی خوبصورتی کو دیکھتے ہیں اور اعلیٰ مٹھاس کا مزہ چکھتے ہیں جس کا تجربہ کسی اور طرح سے نہیں کیا جا سکتا۔

جب میری روح نے تجھے پکارا تو تیری خاموشی کے بادل پھٹ پڑے، اے خدا، تیری رحمت کی بارش برسی یہاں تک کہ تیرے فضل کا سیلاب بن کر تیرے بابرکت دریا نے میرے وجود کے کناروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، اور میری روح ابدیت کے پانیوں میں ڈوب گئی، اور میری چھوٹی سی زندگی کا بلبلہ تیرے وجود میں تحلیل ہو گیا۔

میرے مرشد نے مجھے سکھایا کہ کس طرح حکمت کی چھینی کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ایک ہیکل بنانے کے لیے الہی موجودگی کے لائق بنایا جائے۔

اگر آپ ایک عظیم مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو اس کے لیے ایک ذہنی نمونہ بنا کر شروع کریں، اگر آپ اپنے ذہن میں ایک مضبوط خیال ڈالتے ہیں تو اب آپ اپنے شعور میں کوئی بھی سمت مضبوطی سے قائم کر سکتے ہیں۔ پھر آپ کا پورا وجود اس خیال کے مطابق ہو جائے گا، اور آپ کے اعمال اس کے مطابق ہو جائیں گے۔

جب آپ الہی دل کو چھویں گے، آپ کی پریشانیاں ختم ہو جائیں گی، آپ کے دل میں محبت بھر جائے گی، اور حیرت انگیز روحانی تجربات آپ کے دماغ کے باغوں میں خالص چشموں کی طرح رقص کریں گے۔

بہت سے بادل تجھے چھپانے اور مجھ سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آرزو کے آنسوؤں کی شبنم سے تیرا نام مبارک مجھے تمام پردوں اور پردوں کے پیچھے سے سنہری حروف میں چمکتا دکھائی دیتا ہے۔

ضمیر کی پاکیزگی کا مطلب ہے سچائی کے ساتھ شفافیت سے پیش آنا۔

ضروری ضروریات ہیں اور جن کو کچھ لوگ "ضروریات" سمجھتے ہیں جو درحقیقت غیر ضروری اور ضرورت سے زیادہ ہیں زندگی کو بنیادی ضروریات پر توجہ مرکوز کرکے اور غیر ضروری آسائشوں کو ختم کرکے آسان بنایا جانا چاہئے۔

اے دوستی تو کتنی بلند ہے اور تیری مٹی کتنی زرخیز اور مقدس ہے! محبت آپ کی پرورش ہے اور وفاداری آپ کا مشروب ہے۔

جب دو افراد اپنے اختلافات کے باوجود ہم آہنگی اور اتفاق سے چلتے ہیں تو وہ ایک مقصد سے متحد ہو جاتے ہیں: خالص محبت اور باہمی وفاداری میں روح کا سکون اور سکون حاصل کرنا اور جہاں عاشق محبوب کی قیمت پر لذت تلاش نہیں کرتا، وہاں پرہیزگاری کے باغ میں دوستی کے خوشبودار پھول کھلتے ہیں اور اپنی میٹھی خوشبو پھیلاتے ہیں۔

دنیا ہمارے ذہنوں کی تربیت ایک مختلف انداز میں کرتی ہے، ہمیں بہت سی چیزوں کا عادی بنا دیتی ہے کہ ہم سوچنے لگتے ہیں کہ خوشی ان کے بغیر نا ممکن ہے لیکن زندگی اور خاص طور پر بچوں کی زندگیوں کو آسان بنانا چاہیے۔ ورنہ زندگی انہیں تلخ مایوسیوں سے سکھائے گی۔

حقیقت محض خیال یا تخیل سے زیادہ درست اور حقیقت پسندانہ ہے، لیکن جو کچھ ہم سوچتے یا تصور کرتے ہیں وہ کبھی کبھی سچ بھی ہو سکتا ہے۔

تخلیقی سوچ کے عمل میں تخیل ایک اہم عنصر ہے تاہم، تخیل کو پختہ اور پختہ یقین میں تبدیل ہونا چاہیے، اور یہ مضبوط قوت ارادی کے بغیر ناممکن ہے۔

اگر آپ اپنی پوری قوت ارادی کے ساتھ کسی چیز کا تصور کرتے ہیں، تو آپ کا تخیل ذاتی یقین میں بدل جائے گا، اور جب آپ اس یقین کو برقرار رکھ سکیں گے۔

تمام مخالف آراء کے باوجود، آپ کا یقین حقیقت میں ظاہر ہوگا۔

کسی کو اپنے طور پر کھڑا ہونا سیکھنا چاہیے، اپنی خوبیوں اور خودی کی مدد سے

روحانی خوشی ایک نئی خوشی ہے اور خدا کے بارے میں گہرائی سے سوچنے والوں میں تیزی سے ظاہر ہوتی ہے یہ ایک ایسی خوشی ہے جو صحیح فیصلے کرنے اور صحیح کام کرنے میں مدد کرتی ہے اور جب یہ مل جاتی ہے تو غیر صحت مند خواہشات اور خواہشات ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ روحانی خوشی کے مقابلے میں اپنی توجہ کھو دیتی ہیں۔

ہمارے قادر مطلق خالق نے ہمیں زندگی، طاقت اور حکمت عطا کی ہے، اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے اپنی توجہ دیں اور اپنے دلوں کو

اس کے لیے محبت، شکر گزاری، اور اس کے احسان اور مہربانی کے اعتراف میں بلند کریں۔

اے خدا، غصے کی آگ نہ بھڑکانے میں میری مدد کرو، ایسا نہ ہو کہ میں ناراضگی کے شعلوں سے اپنے اور دوسروں کے اندر امن کے سبز نخلستانوں کو جلا دوں، اپنی محبت کی مسلسل بہتی بارش سے غصے کی آگ کو بجھانے میں میری مدد کرے

میری نرمی اور میرے سکون کی جھیل پر سکون اور ساکت رہے، بے اطمینانی کے طوفانوں سے پریشان نہ ہوں جو سوائے مصائب کے کچھ نہیں لاتے۔

فرض کے احساس سے محرک کام انجام دینا، یا کسی دوسرے شخص کی خدمت اور محبت میں ذاتی خواہشات کو قربان کرنا، خوف کے مارے ایسا کرنے سے کہیں بہتر ہے۔

یہاں تک کہ جب کوئی شخص احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرنا چھوڑ دے تو اسے خدا کی محبت میں ایسا کرنا چاہئے نہ کہ اس کے عذاب کے خوف سے۔

جس چیز سے بھی ڈرو، اپنے خیالات کو اس سے پھیر لو اسے خدا پر چھوڑ دو اور اس پر اپنا بھروسہ مضبوط کرو

خوف ہمیشہ انسان کے ساتھ رہتا ہے اور اس سے نجات خدا کے بارے میں سوچنے اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے ممکن ہے۔

نیکی کے راستوں پر چلنا شروع میں مشکل ہو سکتا ہے لیکن وہ مبارک راستے ہیں جو ذہنی سکون اور حقیقی خوشی کی طرف لے جاتے ہیں۔

خدا کا جلال ہماری زندگی کے ہر کونے پر چمکے، اس کی محبت ہمارے دلوں میں بسے، اور اس کا نور ہمارے شعور کو بھر دے۔

اے میرے محبوب، پھول کھلتے ہیں اور موسم بدلتے ہیں، اور سب آپ کی بات کرتے ہیں، پورا چاند آپ کی مسکراہٹ کی خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے، اور سورج آپ کے آسمانی چراغ کو اٹھائے ہوئے ہے، میں آنسوؤں کے سمندر میں تیرتا ہوں، آپ کی آرزو سے چھلکتا ہوں، درختوں کے پتوں اور بنی نوع انسان کی رگوں میں آپ کی زندگی اور جوش و خروش کو اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں

جب میں آپ کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں کسی اور دنیا میں جاگ رہا ہوں، اور وقتا فوقتا میں اس زمین اور اس چھوٹے سے جسم کے خواب دیکھتا ہوں - میں لامتناہی خوشی سے بیدار ہوں، اور میری دنیاوی زندگی کا خواب آپ کے ساتھ جاگنے کے لمحوں کی خوشگوار یادوں سے خوشبودار ہے، میں نے خوابوں کی

جھاڑیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے اور اپنے خوابوں کے باغ میں ان کے گلاب کے پودے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ میری آرزو کی خوشبو تمہیں اپنی طرف کھینچے گی، اور تم مجھے اپنے ساتھ ابدی خوشیوں کے افق پر لے جانے آؤ گے

اے اللہ مجھے پاکیزگی اور پاکیزگی کے ساتھ شفاف بنا تاکہ میں اپنے اندر تیرا شفاء نور پیدا کروں

میرے دماغ کے کانپتے ہوئے آئینے کو پرسکون کر دے تاکہ یہ آپ کے لامحدود چہرے کی عکاسی کرے۔

ایمان کی کھڑکیاں کھول دے تاکہ میں تیری سکون کی خوشبو میں سانس لے سکوں

اے اپنی ذات میں چمکنے والے، اے تصریح سے عاجز کرنے والے، میری ان آنکھوں سے دیکھ جو تیری آرزو رکھتی ہیں، تاکہ میں تیرے سوا کوئی وجود نہ دیکھوں

زندگی کے تمام مظاہر اور ظہور کے پیچھے خدا کی خاموش آواز ہے، جو ہمیں پھولوں، مقدس کتابوں، ہمارے ضمیروں اور ان تمام خوبصورت چیزوں کے ذریعے پکارتا ہے جو زندگی کو جینے کے قابل بناتی ہیں

روحانی چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے سالک کی ہر کوشش کو اللہ تعالیٰ اس کے لیے شمار کرتا ہے اور اس کا اچھا بدلہ دیتا ہے۔

اے رب، ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے ذہنوں کو اپنی سچائی کے نور سے منور کر، ہمارے دلوں کو اپنی محبت سے دھڑک دے، اور ہماری روحوں کو اپنی خوشی اور اپنے فضل کی کثرت سے بھر دے۔

اس شفاف افق سے جس میں دماغ داخل نہیں ہو سکتا، خدا اپنی ابدی روشنی ڈالتا ہے اور کائناتی ذہن سے شاندار الہام اور بابرکت طاقتیں آتی ہیں، اور تخلیقی سرگرمیاں کھلے اور ہم آہنگ ذہنوں میں بہہ جاتی ہیں

جب آپ دیکھیں گے کہ آپ کی روح، آپ کا دل، الہام کی ہر چنگاری، نیلا آسمان، چمکتے ہوئے ستارے، پہاڑ، زمین، پرندے اور پھول سب کائناتی تال، روحانی خوشی اور عالمگیر اتحاد کے ایک ہی دھاگے سے جڑے ہوئے ہیں تو آپ کو احساس ہوگا کہ یہ سب آسمان کی لہریں ہیں جو آسمان پر موجود نہیں ہیں

اگر ہم اپنے خالق کو بھول جائیں تو ہم مصائب کے مستحق ہیں ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ ہمارا محبوب ہے اور ہم سے محبت کرتا ہے اور یہ علم ہمیں ہماری پریشانیوں اور تکالیف سے نجات دلائے گا۔

خدا کا سچا عاشق کبھی بھی اس کی تلاش سے باز نہیں آتا، خواہ وہ کئی کوششوں کے بعد بھی اسے تلاش نہ کر پائے، جس طرح طوفان کے

تھمنے کے بعد ایک لہر سمندر کے دل میں واپس آجاتی ہے، اسی طرح متلاشی شخص بھی، اس کے پاس ایک واضح عقیدہ ہے کہ رکاوٹیں ٹوٹ جائیں گی اور وہ لامحالہ جلد یا بدیر کائناتی سمندر سے مل جائے گا - وہ لامحدود سمندر جہاں سے وہ آیا تھا اور جس کی طرف وہ لوٹتا ہے۔

جب ذہن مسلسل محبوبِ الٰہی کے بارے میں سوچتا ہے تو دل خوشی اور مسرت کے گیت گاتا ہے۔

روحانی ارتقاء انسان کا ابھرنا ہے جو وہ اب ہے اس سے مستقبل میں کیا ہوگا

انسان اپنی اصل فطرت کو دوسروں سے چھپا نہیں سکتا اس کے خیالات کی کمپن کسی نہ کسی طرح اس کے طرز عمل سے ظاہر ہوگی اور اس کے اعمال سے ظاہر ہوگی۔

بہت سے ایسے ہیں جو آزادی کے بارے میں غلط فہمی رکھتے ہیں۔ وہ آزادی کو ہر وہ کام کرنا سمجھتے ہیں جو انسان کرنا پسند کرتا ہے، اور میں اس آزادی کو خواہشات کی آزادی کہتا ہوں۔

آزادی کی اصل نوعیت کی غلط فہمی کی وجہ سے، کچھ والدین اپنی خواہشات کو فوراً پورا کر کے اپنے بچوں کو روایت کا غلام بنا لیتے ہیں، پھر بچے یہ سمجھ کر بڑا ہو جاتا ہے کہ جب تک ان کی خواہشات پوری ہوں گی، وہ خوش ہیں، اور یہ کہ زندگی کا مقصد ہر خواہش کو پورا کرنا ہے، تاہم، بعد میں انہیں معلوم ہوا کہ وہ غلط تھے، کیونکہ باہر کی دنیا گھریلو زندگی سے بالکل مختلف ہے، اور وہ سیکھتے ہیں کہ ہر خواہش کو پورا کرنا آسان نہیں ہوتا! دوسرے ان کو ایک طرف دھکیل سکتے ہیں اور اپنی خواہشات کے تعاقب میں انہیں نظرانداز کر سکتے ہیں نتیجتاً، بچے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی شدید خواہش کی وجہ سے سخت اور جذباتی طور پر بے حس ہو جاتا ہے، اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی قوت ارادی اور سمجھداری کو بڑھانے میں مدد کریں تاکہ وہ دنیا میں اس کے جال میں پڑے بغیر زندگی گزار سکیں۔

ماں کہتی ہے "اسے پیار سے سکھاؤ" یقیناً بچوں سے محبت سے پیش آنا عام طور پر اچھا ہے، لیکن بہت زیادہ مٹھاس دانتوں کو خراب کرتی ہے، اسی طرح بہت زیادہ لاڈ پیار بچوں کو خراب کرتا ہے، اس کے لیے ایک حد تک پختگی اور عزم ضروری ہے، لیکن اگر کسی بچے کے ساتھ کوئی غلطی کی جائے اور اسے سخت سزا دی جائے تو اس کے نتائج بھیانک ہوں گے، بچوں کے ساتھ حسن سلوک اور توازن ہونا چاہیے ۔ ہر باپ کو چاہیے کہ وہ اپنے مزاج کو پیار اور نرمی سے بدلے اور ہر ماں کو چاہیے کہ وہ اپنی محبت کو حکمت اور سمجھداری سے ڈھالے۔

ایک شخص کو ایک مستحکم نفسیاتی کیفیت کو برقرار رکھنا چاہیے اور خدا کے لیے تڑپنا چاہیے، میں نے بہت سے کام کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن میرے کام کی نوعیت کچھ بھی ہو، میرے خیالات ہمیشہ خدا کے ساتھ رہتے ہیں۔

ہمیں اس تخلیق سے لطف اندوز ہونا چاہیے، لیکن اسے ہمیں غلام بنانے کی اجازت دیے بغیر اور تجربے نے مجھے سکھایا ہے کہ خدا کو پانے کی خوشی بے مثال ہے۔

بڑے کاموں کو شروع کرنے سے پہلے، خاموشی سے بیٹھنا چاہیے، حواس اور خیالات کو پرسکون کرنا چاہیے، گہرائی سے غور کرنا چاہیے، اور روحانی رہنمائی اور صحیح سمت حاصل کرنے کے لیے الہی مدد حاصل کرنی چاہیے۔

مجھے احساس دو کہ سحر کے چہرے پر، پھولوں کے ہونٹوں پر اور شریف مردوں اور عورتوں کے چہروں پر مسکراہٹ ہے تمہاری

میں بدقسمتی، بد قسمتی، بیماری، یا کسی غیر متوقع رکاوٹوں کی پے در پے تصویروں سے متاثر نہیں ہوں گا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ کائناتی شعور سے گہرا تعلق رکھنے والا نظم و ضبط والا شعور واضح طور پر ناکامیوں اور پریشانیوں کا شکار نہیں ہوتا۔

آزادی کا مطلب ہے عقل کے مطابق عمل کرنے کی صلاحیت، نہ کہ جذبوں، عادات اور خواہشات کے مطابق

مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں عالیشان محل میں رہوں یا عاجز کاٹیج میں، جب تک خدا میرے ساتھ ہے

میں اپنی ایمانداری سے کمائی ہوئی رقم کو سادہ زندگی گزارنے کے لیے استعمال کروں گا

خدا پر ایمان اور قوتِ ارادی کے استعمال کے ذریعے انسان بیماری، ناکامی اور جہالت پر قابو پا سکتا ہے، جب تک کہ قوت ارادی کی کمپن جسمانی یا نفسیاتی بیماریوں کے کمپن سے زیادہ مضبوط ہو، بیماری جتنی زیادہ دائمی ہو، ارادہ اتنا ہی مضبوط اور پختہ ہو، اور خواہش کو حاصل کرنے کے لیے ایمان اتنا ہی گہرا اور ثابت قدم ہو۔

مجھے حوصلہ دے کہ میں صرف تجھ پر بھروسہ رکھوں، انسانی تحفظ کے ذرائع پر نہیں، مجھے خوف اور اضطراب کو زندگی کی کسی بھی آزمائش کا سامنا کرنے کے لیے اپنی بے پناہ طاقت کو مفلوج نہ ہونے دے، مجھے حادثات، آفات اور بدحالی کا تصور ان کے حقیقی ظہور کے خوف سے سوچنے اور تخیل سے نہ کرنے دے اور مجھے یہ احساس دلا دے کہ اے رب، میں گم ہو گیا ہوں یا گمشدہ دنے زندہ ہو یا مرنا، آپ کی حفاظتی موجودگی اب بھی مجھے گھیرے ہوئے ہے اور میری حفاظت کرتی ہے۔

عقلمند کہتے ہیں: نیک اعمال کا ثمر جو خدا کی محبت اور نیکی سے پیدا ہوتا ہے وہ ہم آہنگی اور پاکیزگی ہے، نفسانی خواہشات اور خواہشات سے متاثر ہونے والے اعمال کا پھل درد اور تکلیف ہے، برے اعمال کا پھل جہالت اور حماقت ہے۔

اچھے اعمال خوشی کا باعث بنتے ہیں، جب کہ دنیاوی اعمال جو خود پسندی سے چلتے ہیں دکھ اور تکلیف کا باعث بنتے ہیں، تاہم مسلسل برے اعمال انسان کی سمجھ اور سمجھ کی صلاحیت کو ختم کر دیتے ہیں۔

اگر آپ امن اور ہم آہنگی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو آپ کے ارادے اچھے ہونے چاہئیں، اور آپ کو مہربانی اور محبت کے جذبات پھیلانے چاہئیں، اگر آپ نیک زندگی گزاریں گے، تو آپ اپنی مثال اور اچھے اخلاق سے دوسروں کی مدد کریں گے۔

جس لمحے میں بے چینی اور ذہنی الجھن محسوس کروں گا، میں خاموشی اور غور و فکر کی طرف اس وقت تک پیچھے ہٹوں گا جب تک کہ میں اپنا سکون بحال نہ کرلوں، اور میں ہر دن کا آغاز خدا کے بارے میں سوچنے اور اس سے مدد اور رہنمائی مانگنے سے کروں گا۔

عزم کریں کہ نفرت کی گھٹن والی گھاس پھوس کو نہ اگنے دیں اور اپنی زندگی کے باغ میں گھس جائیں، ایک ایسا باغ جو ایک اعلیٰ جذبے کی خوبیوں سے بھرا ہوا ہو اور آپ جتنا زیادہ ان خوشبودار، گلاب جیسی خصوصیات کو پروان چڑھائیں گے، اتنا ہی اللہ آپ پر آپ کے اندر موجود وجود کا سب سے بڑا راز ظاہر کرے گا۔

زندگی کا مقصد سکون، اطمینان، لافانی، تحفظ اور سچائی کا علم حاصل کرنا ہے، اور ان خواہشات کے دل میں جو ہمارے اندر ہلچل مچاتی ہیں، وہ الہی جوہر ہمارے اندر موجود ہے۔

اے خُداوند، میں اپنی آزادی کو تجھ میں پاتا ہوں اور یہ سمجھ سکتا ہوں کہ میرا اصل گھر تیرا کل وجود ہے اور میں تیرے کائناتی شعور کا ایک اٹوٹ حصہ ہوں

اے وسیع الہی سمندر، میری خواہشوں کے دریا، رکاوٹوں اور رکاوٹوں کے صحراؤں سے بہتے، آخر کار تیری عظیم گہرائیوں میں گھل مل جائیں۔

صرف الہی قلعے میں ہی ہمیں تحفظ اور تحفظ ملتا ہے، اور خدا کے قریب محسوس کرنے اور اس کی موجودگی کو چھونے سے زیادہ محفوظ کوئی جگہ نہیں ہے۔

چونکہ انسان ان عادات کے زیر انتظام ہیں جو ان کے رجحانات، رجحانات، کردار اور خواہشات کی تشکیل کرتی ہیں، اگر وہ عادات خراب ہوں تو کردار نقصان دہ اور اعمال برے ہو جاتے ہیں، اس لیے مناسب ہے

کہ اچھی عادات کو ترجیح دیں، کیونکہ یہ ہمارے اعمال اور خیالات کو اچھے مقاصد کی طرف لے جاتی ہیں اور ہمیں صحت اور خوشی دیتی ہیں۔

جہاں بھی غمگین اور مصیبت زدہ روحیں ہوں، مجھے ان کی خدمت اور تسلی دینے میں اپنا سکون ملتا ہے، میں دوسروں کو خوش کرنے کی پوری کوشش کروں گا اور ان کے جذبات کے ساتھ اس طرح ہمدردی کروں گا جیسے وہ میرے اپنے ہوں۔

دماغی صلاحیتیں انسانوں میں موجود ہوتی ہیں لیکن زیادہ تر لوگوں میں وہ کم ترقی یافتہ رہتی ہیں اور ان صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں ناکامی سنگین نتائج کا باعث بنتی ہے۔ جسم کی طرح دماغ کو بھی صحت اور زندگی کے لیے مناسب غذائیت اور ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک ہیرا روشنی حاصل کرتا ہے اور اس کی عکاسی کرتا ہے، اور اسی طرح خالص، شفاف روحیں جو خدا کو جانتی ہیں اور اس کی موجودگی سے چمکتی ہیں۔

اے خُداوند، تُو ہی زندگی کی اصل دولت ہے، اور سب سے پہلے تجھے ڈھونڈ کر میں تجھ میں وہ سب کچھ پاوں گا جس کی مجھے ضرورت ہے۔

لوگ عام طور پر اچھی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے صرف خوراک، ہوا اور سورج کی روشنی پر توجہ دیتے ہیں، لیکن ایک وقت ایسا بھی آسکتا ہے جب زندگی کے ان خارجی ذرائع کی کثرت کے باوجود صحت بگڑ جاتی ہے، تب جسم کے اندر سے توانائی کے ذخائر کو دوبارہ چارج کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

اگر میرے ذہن کی کشتی لالچی خواہشات کی چٹانوں تک پہنچتی ہے جن میں خطرات اور خطرات شامل ہیں، جہالت کے شدید طوفانوں سے چلتے ہوئے، تو اے میرے خدا، میری روشنی بن جا اور ہمیشہ مجھے اپنی صداقت اور نیکی کے ساحلوں تک لے جا۔

فکر ایک شعلے کی مانند ہے جس کی مرتکز طاقت کو کامیابی سے روکنے والی رکاوٹوں کو جلانے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔

خدا کو مسلسل الہی محبت کے ذریعے پایا جا سکتا ہے جب ہم خدا کو اس کے تحفوں سے زیادہ پیار کرتے ہیں، تو وہ ہمارے پاس آئے گا اس نے ہمیں آزاد مرضی اور انتخاب کی طاقت دی ہے تاکہ ہم دنیا کے عارضی اور معمولی تحفوں اور اس کے قرب کے تحفے اور اس کی بابرکت موجودگی کی خوشی میں فرق کر سکیں۔

ہمیں یادداشت دی گئی تاکہ ہم اچھی چیزوں کو یاد رکھنے کی مشق کر سکیں جب تک کہ ہم سب سے بڑی نیکی کو یاد نہ کر لیں: خدا

تیری محبت کی ہوا مجھ میں بہتی ہے، اے رب! اور میری زندگی کے پتے آپ کے آنے پر خوشی سے ناچتے ہیں، ان کی خوشگوار سرسراہٹ ہوا

میں بہتی ہے، تھکے ہوئے لوگوں کو میرے روحانی سکون کے سائے میں آرام کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

زندگی کی مشکلات کا مقصد ہمیں نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ بلکہ، مسائل اور بیماریاں ہمیں سبق دیتی ہیں، ہمارے دردناک تجربات کا مقصد ہمیں تباہ کرنا نہیں ہے، بلکہ ہمیں پاک کرنا اور ہمارے خالص ماخذ یعنی خدا کی طرف ہماری واپسی کو جلدی کرنا ہے جو ہماری مدد کرنے اور ہمارے آسمانی گھر میں واپس لانے کے لیے ہر طرح سے کام کرتا ہے۔

انفینٹی ہمارا حقیقی گھر ہے، اور اس زمین اور ان جسمانی جسموں میں ہمارا سفر ایک مختصر مدت کے ویزا سفر کی طرح ہے۔

اے رب میں جانتا ہوں کہ نہ تعریف مجھے بلند کرتی ہے اور نہ ہی تنقید مجھے کم کرتی ہے میں جیسا ہوں اپنے ضمیر کے سامنے ہوں اور تیرے حضور میں اس راستے پر گامزن رہوں گا، سب کی خدمت کرنے کی پوری کوشش کروں گا اور تیرا احسان حاصل کرنے کی کوشش کروں گا- اسی میں میری خوشی ہے۔

آپ ایک انوکھی مخلوق ہیں اور آپ کا جوہر حیرت انگیز ہے، لہذا اپنے حقیقی نفس کو جانیں۔

تیرے آنے کی سحر سے میری آرزو کی کلیاں خوشبودار پھول بن جائیں گی

اے رب، وہ دن آنے میں جلدی کر جب میں ان شبنم پھولوں کا ہار بنا کر تیری مبارک چوکھٹ پر رکھوں گا۔

صرف اپنے آپ کو خوش کرنے کی مسلسل کوشش کرنے کے بجائے، اسے دوسروں کو خوش کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے، جب وہ دوسروں کو روحانی، فکری یا مادی مدد فراہم کرنے کی کوشش کرے گا، تو وہ دیکھے گا کہ اس کی اپنی ضروریات پوری ہو گئی ہیں اور اس کی زندگی کا پیالہ خوشیوں سے بھر گیا ہے۔

وہ لوگ جو زمین پر تاریکی پر شاندار فتح حاصل کرتے ہیں ان کے حصے کے طور پر جلال کی روشنی ہوگی اور وہ اندرونی سکون اور خوشی سے لطف اندوز ہوں گے۔

اے رب، اپنی نعمتوں کے بیجوں کو میرے دل کی مٹی میں مسلسل بکھیر، دعا سے ہلایا، تاکہ وہ سایہ دار درخت بن جائیں جن کی شاخیں خود علمی کے لذیذ ترین اور میٹھے پھلوں کو لاتی ہیں۔

ہم بدلنے کی کوشش کیے بغیر اکثر تکلیف میں رہتے ہیں، اور اسی لیے ہمیں دیرپا سکون اور اطمینان نہیں ملتا اگر ہم ثابت قدم رہیں اور کوشش کریں، تو یقیناً ہم تمام مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں، ہمیں غم

سے خوشی کی طرف، اور مایوسی سے ہمت کی طرف جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اے خدائی محبت، میری محبت کو اپنی محبت سے جوڑ دے، میری زندگی کو اپنی خوشی سے ملا دے، میرے ذہن کو اپنے کائناتی شعور سے ملا دے، اور اپنی ابدی خوشی کے چشمے سے میری پیاس بجھا دے۔

مخلص طالب کا دل ہمیشہ یہ سرگوشی کرتا ہے: "اے میرے خدا اور میرے پیارے، میں اس سراب بھری دنیا کے ہنگاموں میں ڈوبا نہیں رہنا چاہتا، اور میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کے دلوں میں تیری محبت کو جگا دوں، میرا دل، میری روح، میرا جسم، میرا دماغ، اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب تیرا ہے، اے رب" وہ تلاش کرنے والا اور اس تک پہنچنے والا خدا آتا ہے۔

اے رب، ہمیں بھائی چارے کی ایک نئی اور حقیقی سمجھ عطا فرما، آئیے ہم جنگیں ترک کریں اور محبت کے بام اور ہمدردانہ مفاہمت کے پائیدار سکون سے قوموں کے زخموں پر مرہم رکھیں۔

ہمیں برکت دے تاکہ ہم لالچ کے اثر سے، فریب کے غلبے سے، اور وہم کے قابو سے آزاد ہو جائیں، اور ایک نئی دنیا کی تعمیر میں ہماری مدد کریں جس میں بیماری، جہالت اور قحط ایک تاریک اور بھیانک ماضی کے خوابوں کے سوا کچھ نہیں۔

آئیے ہم تمام مسائل کو جنگل کی منطق سے نہیں بلکہ فہم، سچائی اور آپ اور آپ کے خدائی انصاف پر اٹل یقین کے ساتھ حل کریں۔

زندگی نے ہمیں یہاں ایک وقت کے لیے اکٹھا کیا ہے، جس کے بعد ہم اپنی الگ راہوں پر چلیں گے لیکن اگر خدا کی محبت ہمارے اندر بسی ہوئی ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم کہاں جائیں، کیونکہ ہم چاہے کتنے ہی دور بھٹک جائیں، ہم خدائی محبت کے دائرے میں ہی رہیں گے اور حقیقی معنوں میں کبھی جدا نہیں ہوں گے۔

اے رب مجھے روحانی ترقی کا عقاب بنا دے جو تنگ نظری اور انتہا پسندی کی گلیوں سے بلند ہو

مجھے بلند و بالا افق کی طرف بلاؤ، زمین کی شدید لرزشوں اور سورج کی روشنی کو روکنے والے بادلوں سے پرے

مجھے صحیح زندگی گزارنے کے لیے توازن کے پروں کو اٹھانے دو، اور مجھے تمام طوفانوں اور سمندری طوفانوں کے اوپر ان بلند آسمانوں پر چڑھنے دو، جہاں وسیع افق اور شاندار تصورات ہیں۔

امن تب آتا ہے جب ہم اپنے دلوں کو محبت اور مہربانی کے لیے کھول دیتے ہیں جو لوگ محبت کرنے والے اور اچھے کاموں میں سرگرم ہوتے ہیں

وہ امن کا تجربہ کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کے اندر بستا ہے امن جنت کا ٹھکانہ ہے اور خوشگوار زندگی کی بنیاد ہے۔

ہمیں ہمیشہ پھولوں کے پیچھے الٰہی حسن، سورج کے پیچھے کائناتی روشنی، اور ہر آنکھ میں چمکنے والی عظیم زندگی کے بارے میں سوچنا چاہیے۔

جب کوئی شخص واقعی مہربان ہوتا ہے اور دوسروں کا احترام کرتا ہے، اور خوشامد سے تعریف کرتا ہے، تو اس کے ساتھ ہمیشہ تعریف اور احترام کا برتاؤ کیا جائے گا۔

میں اپنی محبت کو دوسروں تک پہنچاؤں گا تاکہ خدا کی محبت میرے پاس آئے اور میرے دل میں بسنے کا دروازہ کھولوں

خُداوند، مجھے دکھ کی گہرائیوں میں ڈوبنے والوں کے لیے ایک مینارہ بن جائے جو آپ نے مجھے عطا کی ہے اس روحانی خوشی کے لیے شکر گزاری میں دوسروں کو خوشی دلانے میں میری مدد فرما۔

نفرت کو اپنی محبت کی آگ میں پگھلا دوں گا اوروں کو معاف کر کے سب پیاسے دلوں کو محبت دوں گا

سچی محبت وہ محبت ہے جو محبوب کے سکون سے خوش ہوتی ہے۔

اے خُداوند، تیرا نور ہم پر چمکے، اور تیری محبت ہمارے دلوں کو ہمیشہ بھر دے۔

پہل کا جذبہ رکھنے کا مطلب ہے تخلیقی تخیل کی طاقت جو ایک شخص کو ایسا ایجاد کرنے کے قابل بناتی ہے جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا ہر شخص اس تحفے کے ساتھ پیدا ہوتا ہے جسے خدا نے عطا کیا ہے۔

سب سے بڑی محبت الٰہی محبت ہے جو زندگی کو لفظوں سے آگے خوبصورت بناتی ہے جب آپ خدا کو اپنے ساتھ محسوس کرتے ہیں، آپ جہاں بھی ہوں آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ کے قدموں کی رہنمائی کرتے ہیں، الٰہی محبت شروع ہو جاتی ہے۔

سچائی کی طاقت ہوا کے خلاف جاتی ہے۔

اے رب، جب مجھے عارضی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو مجھے ماضی میں آپ کی بے شمار نعمتوں کو یاد کرنے کی اجازت دیں، یہ جانتے ہوئے کہ آپ کی مدد مجھے کبھی نہیں چھوڑتی ہے اور آپ کا خیال ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے میں آپ کے فیاض ہاتھ سے مجھے آنے والی ہر نعمت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محبت کے قطرے نیک روحوں میں چمکتے ہیں، اور خدا صرف محبت کے سمندر میں ہی مل سکتا ہے۔

تفہیم وہ چراغ ہے جو انسان کے راستے کو روشن کرتا ہے اور اسے کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔

موسم بہار میں، خدا فطرت کو خوبصورت ترین گلابوں اور پھولوں سے خوبصورت لباس اور چمکدار رنگوں سے مزین کرتا ہے

امن پہلا ہیرالڈ ہے جو الہی موجودگی کے نقطہ نظر کا اعلان کرتا ہے بعد میں، امن لامتناہی خوشی سے زیادہ روشن روشنیوں میں بدل جاتا ہے

جب میں مراقبہ کے سمندر کی گہرائیوں میں اترتا ہوں، تو میں اپنے وجود میں ایک مبارک لہر محسوس کرتا ہوں اور ایک سرگوشی کی آواز سنتا ہوں کہ "میں قریب ہوں"۔

انسان کو اندر کی طرف مڑنا چاہیے، جہاں روح اپنا اظہار کرتی ہے روح کی گہرائیوں سے اندرونی زندگی کے تمام تجربات جنم لیتے ہیں۔

جب روح الہی شعور کے ساتھ اپنے آپ کو محسوس کرتی ہے، تو وہ بے حد مسرت اور لامحدود خلا میں پھیلنے کا احساس کرتی ہے۔

اگر آپ اپنے راستے میں آنے والی تمام رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے اپنی فطری صلاحیتوں کے علاوہ اپنے پاس موجود تمام بیرونی ذرائع اور وسائل کو استعمال کرتے ہیں، تو آپ ان طاقتوں کو ترقی دیں گے جو اللہ نے آپ کو دی ہیں: وہ لامحدود طاقتیں جو آپ کے وجود کی گہرائیوں سے پھوٹتی ہیں۔

محبت اس سنہری راستے پر چلتی ہے جو خدا کی طرف لے جاتی ہے۔

جہاں جہاں غلط فہمی کا اندھیرا چھا گیا ہے میں نیک تمناؤں اور نیک نیتوں کی دھوپ پھیلاؤں گا۔

جب مشکلیں آپ پر حملہ آور ہوں، پھر بھی آپ تمام تر رکاوٹوں اور رکاوٹوں کے باوجود کوشش اور کوشش کرنے سے باز آجائیں تو اللہ آپ کو جواب دے گا اور آپ کی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔

اے خُداوند میں اپنے دل کے باغ سے آرزو کا پھول اُٹھا کر تیری مقدس چوکھٹ پر محبت کا نذرانہ بنا کر رکھ دوں گا۔

چونکہ ہمارے خیالات اور الفاظ وہ بیج ہیں جو ہمیں مستقبل کی فصل لاتے ہیں، اس لیے میں آج سے اپنے شعور کو اچھے، مثبت خیالات سے بھرنا شروع کروں گا۔

میں اپنے شعور کے ہوائی جہاز میں اوپر نیچے، شمال اور دائیں، اندر اور باہر اور ہر جگہ اڑتا ہوں اور یہ تلاش کرتا ہوں کہ خلا کے ہر کونے میں میں خدا کی بارگاہ میں تھا اور اب بھی ہوں۔

لامحدود مطلق کے ساتھ اپنے تعلق کی آگاہی میں ہر لمحہ جیو، آپ کے شعور کی کوئی انتہا نہیں ہے، اور ہر چیز آپ کے وجود کے آسمان پر ستاروں کی طرح چمکتی اور چمکتی رہتی ہے۔

لاتعلقی، یا لاتعلقی، وہ دانشمندانہ راستہ ہے جس پر متلاشی چلتے ہیں، اپنی مرضی سے معمولی چیزوں سے بڑھ کر بڑے لوگوں کی خاطر وہ خود کو ایک نئی داخلی خوشی کے حصول کے لیے وقتیہ جنسی لذتوں کا پابند نہیں کرتا، لاتعلقی بذات خود ایک خاتمہ نہیں ہے، بلکہ یہ روح کی روح کو ہموار کرتی ہے اختیارات

روحانی فاتح زندگی کی راہوں پر دلیرانہ قدموں کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی موجودہ زندگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے اور اپنے دل کے دریچے کھولے اور اپنی روح کی غیر فعال قوتوں کو بیدار اور زندہ کرے۔

تبدیلی اور تبدیلی کے نقابوں کے پیچھے الہٰی موجودگی چھپی ہوئی اور جو کوئی اپنے ذہن کے آئینے کو ثابت قدم رکھ سکتا ہے اور اسے ہلنے سے روک سکتا ہے وہ اس واضح آئینے میں کائناتی محبوب کا چہرہ دیکھے گا۔

محبت موت اور وقت کی تباہ کاریوں سے زیادہ مضبوط ہے۔

خود تجزیہ کامیابی کی کنجی ہے، اور عکاسی ایک ایسا آئینہ ہے جس کے ذریعے ہم اندرونی گوشے دیکھتے ہیں جو ہماری نظروں سے پوشیدہ رہیں گے، ہمیں اپنی خامیوں کی تشخیص کرنی چاہیے، مثبت اور منفی رجحانات میں فرق کرنا چاہیے، اور ترقی اور کامیابی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو پہچاننا چاہیے۔

تم کتنے شاندار ہو، اے دوستی! آپ جو مخلص، دوستانہ فکر کے پانیوں سے نکلتے ہیں، اور جس کے پتے مخلص اور وفادار دلوں کی گہرائیوں سے نکلنے والی اندرونی اور بیرونی مٹھاس کی شبنم سے تر ہیں

میں نے ایک بار ایک چھوٹی چیونٹی کو ریت کے ڈھیر پر چڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھا، اور میں نے اپنے آپ سے سوچا: چیونٹی ضرور سوچ رہی ہوگی کہ وہ ہمالیہ پر چڑھ رہی ہے! ریت کا ڈھیر چیونٹی کو تو بہت بڑا لگتا ہے لیکن میری نظروں کو نہیں اسی طرح ہمارے لاکھوں شمسی سال خدا کے ذہن میں ایک منٹ سے بھی کم ہوسکتے ہیں۔

ہمیں اپنے آپ کو عظیم چیزوں جیسے ابدیت اور لامحدودیت کے بارے میں سوچنے کی تربیت کرنی چاہیے۔

میں نے لامحدود دنیا میں گھوم کر روشنی کی سرزمین میں چمکتی ہوئی دھند کا مشاہدہ کیا، اور اس زندہ چمک میں میں نے وقت کے صفحات پر لکھے ہوئے رازوں کے معنی پڑھے۔

جب آپ سوتے ہیں تو آپ غیر فعال طور پر خاموش خیالات اور احساسات کو محسوس کرتے ہیں لیکن جب آپ مراقبے کے ذریعے اپنے خیالات اور احساسات کو شعوری طور پر پرسکون کرتے ہیں تو پہلی چیز جو آپ کو محسوس ہوتی ہے وہ سکون کی کیفیت ہوتی ہے اور آپ کے چہرے کے پٹھے قدرتی طور پر ایک مسکراہٹ بناتے ہیں جو اندرونی سکون کی عکاسی کرتی ہے لیکن آپ کو اپنی روح کی پاکیزگی کو محسوس کرنے کے لیے اس سکون کی حالت سے آگے دیکھنا چاہیے۔ آپ کا کہنا ہے کہ تجربہ دائمی، ہمیشہ کی تجدید کرنے والی نعمتوں میں سے ایک ہے۔

اگر آپ چاندنی کے نیچے پانی کا ایک پیالہ رکھیں اور پھر اسے ہلائیں تو آپ چاند کی ایک مسخ شدہ تصویر بنائیں گے جب پانی پیالے میں جم جائے تو انعکاس واضح ہو جائے وہ لمحات جب پیالے میں پانی ساکن ہو اور چاند کے چہرے کو مکمل وضاحت کے ساتھ منعکس کرتا ہو اس کا موازنہ فکری سکون اور گہری خاموشی کی حالت سے کیا جا سکتا ہے، فکر کی لہروں سے سکون اور فکر کی لہروں میں بہتی ہے۔ دماغ اور سکون کی اس گہری حالت میں، غور کرنے والا شخص، اس سکون میں، روح کی جھیل میں الہی موجودگی کے پورے چاند کو جھلکتا دیکھتا ہے۔

چار حالتیں ہیں جن سے عام آدمی واقف ہے: خواہش پوری ہونے پر خوشی، اس کے انکار پر ناخوشی، بوریت جب نہ خوش ہو اور نہ ہی افسردہ، اور سکون جب ان جذبات یا خوشی، درد اور بوریت کی نفسیاتی حالتوں پر قابو پاتے ہوئے

امن ایک انتہائی مطلوب حالت ہے جو غم اور لذت دونوں کی عدم موجودگی اور بوریت کی عدم موجودگی سے پیدا ہوتی ہے یہ کیفیتیں روح کی سطح پر مسلسل ڈھلتی اور لہراتی رہتی ہیں درد اور لذت کی ہنگامہ خیز لہروں پر سوار ہونے کے بعد بار بار تھکن کی گہرائیوں میں ڈوبنے کے بعد سکون کے سمندر پر سکون کے سمندر سے کہیں زیادہ سکون ہوتا ہے۔ روحانی خوشی ہے - روح کی خوشی - حتمی خوشی یہ ایک دائمی خوشی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے روح کے ساتھ رہتی ہے یہ اعلی خوشی صرف الہی کی آگاہی کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے۔

ایک حقیقی مسکراہٹ روحانی خوشی کی مسکراہٹ ہے جو خدا کے بارے میں غور و فکر اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

میری مسکراہٹ میرے اندر ایک گہری خوشی سے پھوٹتی ہے — ایک خوشی جو سب کے لیے قابل رسائی ہے۔ یہ ایک کھلتے ہوئے گلاب کے دل سے نکلنے والی خوشبو کی طرح ہے۔ یہ عظیم خوشی دوسروں کو خوشی کے مقدس پانیوں میں غرق ہونے کی دعوت دیتی ہے۔

بابرکت بخشش کی روشنی میں کئی سالوں سے جمع نفرت کا اندھیرا ختم ہو جاتا ہے۔

خُدا اپنے پرستاروں کی ہر ضرورت کو جلد پورا کرتا ہے کیونکہ اُنہوں نے خود کو اُن خود غرضانہ مقاصد سے آزاد کر لیا ہے جو کوششوں کو مایوس اور اُمیدوں کو مایوس کر دیتے ہیں۔

اللہ جس کی حفاظت کرے اسے کوئی چیز تباہ نہیں کر سکتی

ہم اس دنیا میں اکیلے نہیں ہیں، کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے، اور یہاں پائیدار، قریبی اور دوستانہ تعلقات ہیں جن سے ہم حمایت اور خوشی حاصل کرتے ہیں۔

اے حکمت کے آسمانوں میں رہنمائی کے چمکتے ستارے، تیری چمکیلی چمک مجھے تیرے بابرکت افقوں کو تلاش کرنے کی دعوت دیتی ہے، اور میری آرزو مند چڑیا بڑی تیزی سے دوڑتی ہے، گھنے، اداس ماحول کو چھیدتی ہے، تیرے لیے تڑپتی ہے اور تیری مقدس ترین چمک میں دمکتی ہے۔

کسی کی شخصیت کی نشوونما اور پھول اس وقت شروع ہوتی ہے جب کوئی محسوس کرنے کے قابل ہوتا ہے - اندرونی، بدیہی احساس کے ذریعے - کہ یہ ٹھوس جسمانی جسم نہیں ہے بلکہ جسم کے اندر ابدی روحانی بہاؤ ہے۔

جب شاگرد کا دل خدا کی محبت سے لبریز ہو جائے گا، تو اس کا چہرہ سکون اور حکمت کی مسکراہٹ سے چمکے گا، اور جہالت کی پرتیں جو اس کی روح کو گھیرے ہوئے ہیں ریزہ ریزہ ہو کر بالکل ختم ہو جائیں گی۔

جب آپ کسی پھول یا درخت کو دیکھتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کی یہ خوبصورت صورتیں ان کی ذات پر وجود میں نہیں آئیں جس نے ان کی تشکیل کی ہے اور انہیں خوشبو اور خوبصورتی سے نوازا ہے۔

اپنے چھوٹے اور بڑے دونوں فرائض کو ہمیشہ گہری توجہ کے ساتھ انجام دیں، یاد رکھیں کہ خدا آپ کے قدموں کی رہنمائی کرتا ہے اور آپ کی نیک خواہشات کے حصول کے لیے آپ کی کوششوں کو تقویت دیتا ہے۔

جب کوئی شخص اپنے روحانی جوہر سے جوڑتا ہے، طویل عرصے سے بھولا ہوا، گزرا ہوا زمانہ اور روح کی لافانی طاقتیں اپنے شعور میں واپس

آجاتی ہیں، مراقبہ میں، انسان کو یاد آتا ہے کہ وہ ایک لافانی روح ہیں، فانی جسم نہیں۔

ہمیں ہر جگہ اچھے اور برے لوگ ملتے ہیں، اپنے طریقے سے خوشیوں کی تلاش میں کوئی بھی اپنے آپ کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتا تو کیوں کچھ لوگ ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں جو لامحالہ ان کے لیے تکلیف اور غم کا باعث بنتے ہیں؟ کیونکہ وہ اعمال جہالت اور فریب سے کارفرما ہوتے ہیں۔

اے رب ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم پر اپنی حکمت کے نور سے چمکے اور ہم سے جہالت اور فریب کے اندھیروں کو دور فرما۔

ایک باشعور شخص کو خوفزدہ ہونے کے بجائے محتاط رہنا چاہیے اور اپنے اندر بے احتیاطی اور عجلت کے بغیر دلیری کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے تاکہ خود کو ایسے حالات سے دوچار نہ کرے جو خوف اور پریشانی کو ہوا دے سکتے ہیں

حکمت کا انحصار باہر سے معلومات کے انجیکشن پر نہیں ہے، بلکہ اندرونی قبولیت کی طاقت پر ہے، جو اس بات کا تعین کرتی ہے کہ کتنے حقیقی علم حاصل کیے جا سکتے ہیں اور جس رفتار سے اس علم کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یہ دنیا محض ایک اسٹیج ہے جس پر ہم خدائی ہدایت کار کی ہدایت کے تحت اپنے کردار ادا کرتے ہیں ہمیں اس بات سے قطع نظر کہ ہمیں تفویض کردہ کرداروں کی نوعیت اچھی طرح سے ادا کرنی چاہیے، ہمیشہ یاد رکھنا کہ ہماری بنیادی فطرت دائمی خوشی ہے۔

عقلمندوں میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو خدا کو پہچانے اور کامیاب ترین وہ ہے جس نے خدا کو پا لیا

اے الہی محبوب، آپ ہماری زندگیوں میں اولین مقام پر فائز ہوں، آپ کی شفا بخش محبت ہمارے دلوں کو بھر دے، اور آپ کی بابرکت روشنی ہماری روحوں سے پریشانیوں کے اندھیروں کو دور کرے۔

آزادی کا مطلب ہے ضمیر کے مطابق عمل کرنا، عادت اور خواہش کے حکم کے مطابق نہیں، انا اور اس کی خواہشات کی پابندی کرنے سے رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں، جب کہ حکمت کے اشارے پر عمل کرنے سے ان مجبوریوں سے نجات ملتی ہے۔

ذہنی سکون اچھی خصوصیات کی شعوری اور جان بوجھ کر نشوونما کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے، جو مکمل طور پر بڑھنے کے بعد ان کے مالک سے اس وقت تک نہیں چھین سکتے جب تک کہ وہ انہیں اپنی مرضی سے ترک کرنے کا انتخاب نہ کرے۔

زیادہ تر لوگ گمراہ کن طریقے استعمال کرتے ہوئے خوشی کی تلاش کرتے ہیں کچھ کا خیال ہے کہ وہ غلط رویے اور غیر صحت بخش کاموں کو اپنا کر اپنی خوشی کو دگنا کر سکتے ہیں جو غالب اور دیرپا خوشی کے چمکدار وعدے پیش کرتے ہیں، اور وہ ان جھوٹے وعدوں سے دھوکے کھا جاتے ہیں، کیونکہ حقیقی خوشی کا ذائقہ جھوٹے وہموں اور غلط اعمال کے جہنم میں نہیں چکھایا جا سکتا۔

ہر لمحہ ابدیت ہے کیونکہ اس منٹ کے اندر ابدیت کا تجربہ کیا جا سکتا ہے دن، منٹ اور گھنٹے وہ کھڑکیاں ہیں جن کے ذریعے ہم ابدیت کی جھلک دیکھ سکتے ہیں زندگی مختصر ہے، لیکن ساتھ ہی لامتناہی اور لامتناہی روح لافانی ہے، اور انسانی زندگی کے اس مختصر باب کے دوران، ہمیں ہر دستیاب صلاحیت اور موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔

روحانی الفاظ ان بیجوں کی طرح ہوتے ہیں جن کو اگنے، اگنے، پھولنے اور پھل دینے کے لیے زرخیز مٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔

روحانی نشوونما کے لیے خود غور و فکر، زندگی کی ترجیحات کو از سر نو ترتیب دینے، نقصان دہ عادات کی نشاندہی اور ان کو ختم کرنے، اور روحانی تفہیم اور بڑھتی ہوئی ذہنی طاقت کے مطابق صحت کے اصولوں اور قوانین کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

جب شاگرد الہی خوشی کا مزہ چکھتا ہے، تو اسے معلوم ہوگا کہ خدا اس کے لیے کسی بھی چیز سے زیادہ حقیقی ہو گیا ہے، اور وہ سمجھے گا کہ الہی موجودگی کو چھونا ایک ایسی خوشی ہے جس کی کوئی حسی خوشی برابر نہیں ہو سکتی۔

خدا انسان کے روحانی شعور کو بیدار کرنے کا کام کرتا ہے اور خوبی کے حسن، رواداری کی عظمت، حکمت کی عظمت، اور روحانی خوشی کی شان کے ذریعے اس کی مرضی کو صحیح سمت میں رہنمائی کرتا ہے۔

میں دوسروں کو اجنبی نہیں سمجھوں گا کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہر کوئی میرا بھائی یا بہن ہے میں اپنی زندگی کو کامیاب اور مکمل بناؤں گا تاکہ میں دوسروں کی کامیابی اور حاصل کرنے میں مدد کر سکوں میں دوسروں کے ساتھ ہمدردی کروں گا اور ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کروں گا جیسا کہ میں خود کو ظاہر کرتا ہوں میں خدا سے محبت کروں گا جیسا کہ انبیاء اور اولیاء نے اس سے محبت کی تھی، اور میں خود غرضی کو دوسروں کے لئے اپنی محبت کے کنویں میں ڈالوں گا۔

اس عارضی، زمینی زندگی سے آگے، موت کے تابع، ایک ابدی، نہ بدلنے والی زندگی ہے یہ جسم کیمیائی عناصر پر مشتمل ہے جو زوال پذیر اور فنا ہوتے ہیں، لیکن اس عارضی وجود سے آگے خدا کی موجودگی میں ایک

ابدی، آسمانی زندگی ہے، اس لیے ہمیں اپنی تمام تر توجہ اس فانی جسم کی طرف محدود نہیں رکھنی چاہیے، اور جو لوگ اس کی خواہش رکھتے ہیں، وہ اس کے مرنے والے بن جاتے ہیں۔

آج میں ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی کوشش کروں گا اور جو کچھ میں کر سکتا ہوں وہ بھوکوں کو دوں گا۔

میں خدا کی حفاظت میں محفوظ اور محفوظ ہوں اور اپنے صاف ضمیر کی دیواروں کے پیچھے میں نیکی کے نور سے ایک ہوں جو الجھنوں اور پریشانیوں کے سمندر میں غم کی لہروں سے اُچھلتے ہوئے روحوں کے جہازوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

آج میں خدا کو سکون کی لہر میں محسوس کرتا ہوں جو میرے اندر کانپتا ہے اور میرے دل کے تاروں کو ہلا دیتا ہے۔

میں دوسروں کو خوش کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا، جس طرح میں اپنے آپ کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہوں، اور اپنی روحانی خوشی کے ذریعے میں خدائی محبت کے گھر میں سب کی خدمت کروں گا اور اگر میں اپنے ضمیر کو دھوکے دینے کی کوشش کروں گا تو مجھے اپنے سوا کسی چیز کا خوف نہیں ہوگا۔

روح کے باغوں سے

آپ کہیں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں، اور آپ جلدی سے وہاں پہنچنے کے لیے جلدی کرتے ہیں جب آپ پہنچتے ہیں، تو آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ بے تابی، اضطراب، اور شاید یہاں تک کہ ہنگامہ آرائی کی وجہ سے اس جگہ سے لطف اندوز نہیں ہو رہے ہیں، اس کے بجائے، پرسکون، زیادہ مرتب اور زیادہ متوازن رہنے کی کوشش کریں، اگر آپ کے خیالات فکر اور اشتعال کی طرف مائل ہوتے ہیں، تو جب تک وہ زبردستی انہیں دبا نہیں لیتے۔

جوش و خروش اعصابی نظام کے توازن کو منفی طور پر متاثر کرتا ہے کیونکہ یہ جسم کے کچھ حصوں کو بڑی مقدار میں توانائی بھیجتا ہے جبکہ دوسروں کو ان کے قدرتی حصے سے محروم کر دیتا ہے توانائی کی تقسیم میں یہ عدم توازن گھبراہٹ کا سبب ہے ایک پرسکون اور پر سکون جسم اعصاب کو سکون دیتا ہے اور نفسیاتی تندرستی کو فروغ دیتا ہے۔

خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں، اندرونی نقطہ نظر آہستہ آہستہ کھلنا شروع ہوتا ہے، ایک شخص کو مکمل یقین ہونا چاہئے کہ خدا ہر دلی دعا کا جواب دے گا جو بھی روشن خیالی کی تلاش میں اس کی طرف رجوع کرے گا اس کی بینائی کھل جائے گی اور ان کا دماغ اور دل روشن ہو جائے گا

جب بصیرت کھلتی ہے تو یہ ایک ایسے احساس کے طور پر ظاہر ہوتی ہے جو دل سے نکلتا ہے، گہری وضاحت اور درستگی کا احساس اس احساس کے ذریعے سالک کو صحیح راستے پر چلنے کے لیے اٹل یقین اور صحیح رہنمائی حاصل ہوتی ہے، اور آہستہ آہستہ اس احساس کو پہچاننے اور اس پر بھروسہ کرنے لگتا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ سوچ کو یکسر ترک کر دیا جائے۔ پرسکون، غیرجانبدارانہ سوچ بھی بصیرت کی طرف لے جاتی ہے۔ جذباتی سوچ، جو باطل اور خود اہمیت سے چلتی ہے، غلط فہمیوں اور غلط نتائج کی طرف لے جاتی ہے۔

تباہ کن شکوک و شبہات کو دل سے رد کر دیں اور اپنے دل و جان کو ایمان کے دائرے کی طرف موڑ دیں اور خدا پر کامل بھروسا کریں، غور و فکر کی خاموشی میں، آپ کا شعور حق اور صحیح فہم پر توجہ مرکوز کر سکے گا، اس تجربے میں، ایمان پھولتا اور کھلتا ہے، اور بصیرت کے ذریعے آپ وہ تجربہ کریں گے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی انسان کے ذہن نے نہیں سنا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دماغ نے دیکھا۔

میری آرزو اور دعا کی ہر سانس میری روح میں دروازے اور کھڑکیاں کھولتی ہے جن سے میں خدا کی نعمتوں تک جاتا ہوں۔

جس طرح مصروف ترین سڑکوں پر سورج چمکتا ہے، اسی طرح میں اپنی روزمرہ کی مصروفیات کی تمام پرہجوم جگہوں پر محبت الہی کی کرنیں دیکھوں گا۔

مجھے برکت دے، اے رب، تاکہ میں اپنی روح کو صبح کے ساتھ بیدار کروں اور اسے تیری بابرکت چوکھٹ تک پہنچاؤں

اے رب، میرے پاس جو کچھ ہے اسے دوسروں کے ساتھ بانٹنے کے لیے مجھے ایک فراخ روح عطا فرما، اور مجھے اپنے دماغ کی خاموش جھیل میں میری روح کے چاند کا عکس تیری موجودگی کی روشنی سے چمکتا ہوا دیکھنے میں مدد دے

آج میں خدا پر غور و فکر اور غور و فکر کے سمندر میں گہرا غوطہ لگاؤں گا جب تک کہ مجھے حکمت اور الہی خوشی کے موتی نہ مل جائیں۔

میں آپ سے محبت کروں گا، رب، ہر چیز سے زیادہ، کیونکہ آپ کے بغیر میں کسی انسان یا کسی اور چیز سے محبت نہیں کر سکتا

پہاڑوں اور ساکت آسمانوں کی گہرائیوں میں اور اپنی روح کی گہرائیوں اور خاموشی کے غار میں، میں خدا کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں اور اس کی مستقل خوشی کو محسوس کرتا ہوں، اور میں اس کے پاکیزہ چشموں سے پیتا ہوں جو ہمیشہ کے لیے کبھی ختم نہیں ہوتے اور نہ ہی خشک ہوتے ہیں۔

میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کی عبادت کرتا ہوں، اے رب، جس کی محبت ہر قسم کے اور محبت کرنے والے دل میں سب سے زیادہ راج کرتی ہے۔

کسی نے استاد پرمہنس سے کہا کہ وہ اسے مقناطیسی اور پرکشش شخصیت کی نشوونما کا راستہ دکھائے، اور اس نے کہا: دوسروں کے ساتھ بات چیت کرتے وقت آپ کو ذہنی طور پر حاضر ہونا چاہیے کیونکہ غیر حاضری کسی بھی چیز کے مقابلے میں کسی کے کردار کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے، یقیناً میں ان عظیم لوگوں کی غیر حاضری کا ذکر نہیں کر رہا ہوں، جن کے خیالات عموماً گہرے معاملات میں جذب ہوتے ہیں۔

ہمیشہ چوکس اور ہوشیار رہیں، اور آپ ایک پرکشش مقناطیس بن جائیں گے۔

کوئی بھی نظر انداز کرنا پسند نہیں کرتا ہم سب چاہتے ہیں کہ ہمارے جذبات پر غور کیا جائے اور ان کا خیال رکھا جائے اور اسی طرح ہم آہنگی اور افہام و تفہیم حاصل کرنے کے لیے ہمیں دوسروں کے جذبات پر غور کرنا چاہیے اور ان پر غور کرنا چاہیے ایسا کرنے کے لیے، آپ کو اپنے اردگرد کے ہر فرد کے لیے ہوشیار، ادراک اور دھیان رکھنا چاہیے۔

مُردوں کو دوسروں کی توہین کرنے کا اختیار نہیں ہوتا، لیکن جو اُن پر توجہ نہیں دیتا وہ کرتا ہے۔

جب آپ دوسروں کی صحبت میں ہوں تو ان کے ساتھ توجہ، توانائی اور دلچسپی کے ساتھ بات چیت کریں، لیکن اپنے بارے میں بات کرنے سے گریز کریں۔

ہر کوئی اپنے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے، لیکن یہ ایک کمزور نقطہ نظر ہے اگر وہ چاہیں تو دوسروں کو اپنے بارے میں بات کرنے دیں۔ ان کا کہنا ہے کہ سنو انہیں ان کے مسائل، ان کی کامیابیوں اور ان کے تاثرات کے بارے میں بات کرنے دو، لیکن آپ کی مقناطیسیت آپ کے لئے بولنے دیں، چراغ کی روشنی اپنے لئے واضح طور پر بولتی ہے؛ آپ کی خاموش کمپن آپ کے لیے مساوی وضاحت کے ساتھ بولنے دیں۔

خدا نے مجھے رویا میں دکھایا کہ جو لوگ جنگ میں مرتے ہیں وہ موت کا خوفناک خواب دیکھتے ہیں، لیکن جیسے ہی نیک لوگ جسم سے اٹھتے ہیں تو وہ اس طرح بیدار ہوتے ہیں جیسے کسی پریشان کن خواب سے اور اس سے آزاد ہونے پر خوش ہوتے ہیں۔

ہماری زندگی کے تمام تجربات کائناتی خواب کا حصہ ہیں انسانیت نے جنگ کا ڈراؤنا خواب تخلیق کیا، لیکن اس ڈراؤنے خواب کے متاثرین کے جسم چھوڑنے کے بعد، انہیں احساس ہوتا ہے کہ یہ ایک خوفناک خواب تھا جس

سے وہ بیدار ہوئے، اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ مرے نہیں ہیں، یہ ایک گہری مابعد الطبیعاتی سچائی ہے۔

اگر کسی شخص کو معلوم ہوتا کہ وہ خواب دیکھ رہے ہیں، تو وہ پریشان کن خوابوں کے تجربات سے دوچار نہیں ہوں گے لیکن اگر وہ خواب کے اندر خود شناسی حاصل کر لیتے ہیں اور کوئی ایک مہلک دھچکا لگاتا ہے، تو وہ خواب کی موت ایک حقیقی اور خوفناک آزمائش کی طرح لگتا ہے جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو جائے اور اسے احساس نہ ہو کہ یہ حقیقت نہیں تھی۔

اس کا اطلاق موت کے بعد کی حالت پر بھی ہوتا ہے جیسے ہی ہم اپنے جسم سے نکلتے ہیں، ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہمارا شعور مر گیا نہیں ہے، بلکہ یہ کہ ہم جسم اور اس کی مادی مجبوریوں اور حدود سے آزاد ہو چکے ہیں، اور اسی آزادی میں بڑی آزادیٔ مضمر ہے۔

ہمیں کبھی بھی موت نہیں مانگنی چاہیے، بلکہ اللہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اور اس کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ہوش کو تیار کرنا چاہیے، تاکہ جب موت اپنے وقت پر آئے تو ہم اسے خواب کے سوا کچھ نہیں دیکھ سکیں۔

میں جب چاہوں زندگی اور موت کی خوابیدہ فطرت دیکھ سکتا ہوں۔ اس لیے میں اس جسم کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا

اعصابی نظام کے تحت ایک روحانی فزیالوجی ہے جو منفرد طور پر انسانوں کو شعور کی نشوونما کے اعلیٰ ترین مراحل تک پہنچنے کی اجازت دیتی ہے۔

انسانی دماغ جو کہ وہیل اور ہاتھیوں کے علاوہ زیادہ تر جانوروں کے دماغوں سے بڑا ہے، زیادہ پیچیدہ ہے اور سوچنے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے، یہ انسانی دماغ کو انسانوں کے لیے ایک موزوں آلہ بناتا ہے، جو دوسری مخلوقات کے مقابلے میں زیادہ جدید شعور رکھتا ہے، دماغ کی پیچیدہ اور پیچیدہ حرکتیں انسانوں کو گہرائی اور گہرائی سے سوچنے کے قابل بناتی ہیں۔ لہٰذا صرف نوع انسانی ہی اس قابل ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچان سکے، عقلمند وہ ہے جو اپنی علمی صلاحیتوں کو مادی، فکری اور روحانی سطحوں پر انسانیت کی خدمت اور اس کے فائدے میں لگائے۔

موسم سرما اپنی سرد، سفید، کنول جیسی چادر میں آ گیا۔
گرمیوں کی خوشیوں کے لیے میری خواہشیں ختم ہو گئی ہیں۔
مجھے کہا گیا تھا کہ آپ کے مہربان دل کی گرمی تلاش کروں
اور جیسے ہی بہار نمودار ہوئی، ناچتی ہوئی، ہر قسم کے پھولوں سے مزین

کھیتوں اور پہاڑیوں کی خوشبو سے معطر مجھے کہا گیا تھا کہ تم سے پیار کرو، میرے خدا

اور موسم گرما آیا، اپنی سبز دھنیں نرم پتوں میں گاتے ہوئے، چناروں کی سرسراہٹ اور دیودار کے درختوں کی سرسراہٹ۔

اس نے اصرار کیا کہ میں آپ کو تلاوت کروں

یہاں تک کہ نرم، کومل مٹی نے میرے تیز قدموں کو پیار کیا۔

اور اُس نے اُن سے کہا کہ وہ آپ کے سب سے موجود حرم سے رجوع کریں۔

نرم خوشبو نے مجھے اپنے راستے پر چلنے کو کہا

گلاب اور تلسی کے پھولوں کے دل میں آپ کے مقدس مندر کی طرف

اور پرندوں نے مجھ سے کہا کہ تم ان کی طرح گاؤ

اور ندی نالوں اور ندیوں کے اوپر تیز ہوا کا جھونکا

میں نے آپ کے لیے اپنی محبت کے بلبلوں کو جگایا، اور وہ آپ کے بڑے سینے کے اوپر جھومنے لگے۔

اور گھاس کے مڑے ہوئے ریشوں سے میں نے جھکنا سیکھا۔

اے رب میں تیرے آگے جھکتا ہوں۔

اور بخور نے مجھے تمہارے عطر کی عجب خوشبو بھی بتائی

اور تیرے لامحدود عرش کے سامنے تیرے مقدس خوشبو سے دل کو کیسے معمور رکھوں؟

اور چھوٹے، خاموش، صبر کرنے والے پتھروں نے مجھے کہا کہ میں تمہیں ان لوگوں میں بھی دیکھ لوں جو میری خوشیاں چرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

بھولے ہوئے سالوں نے مجھ سے کہا کہ میں اپنے ہم انسانوں کو ہر منٹ اور سیکنڈ میں لپٹا پیار اور پیار کا پیغام بھیجوں

اور ہر خیال نے مجھے اپنے دل میں تجھے ڈھونڈنے کو کہا

میری محبت نے مجھے آپ کے ذریعے موجود تمام چیزوں سے محبت کرنے کی ترغیب دی۔

اور میری محبت نے مجھ سے سرگوشی کی، "مجھ سے پوری طاقت سے پیار کرو، اے میرے خدا"

ایک بار میں نے گھاس اور پھولوں کے بستر پر لیٹ کر خواب دیکھا کہ وجود میں موجود ہر چیز خوبصورت اور خوشنما ہے۔

میرا سر لمبے، سبز اور گھنی گھاس پر ٹکا ہوا تھا، جس نے مجھے ایک میٹھی خوشبو لے جانے والی ہواؤں سے جھونکا۔

پھر مجھے اپنے ہاتھ اور اپنے جسم کو چھونے کے لیے مجبور کیا گیا اور میں اس کے خالق کی عظمت کو دیکھ کر حیران رہ گیا، ہاں، میں حیران

رہ گیا کہ میں جسے اپنے جسم کی حقیقت پر یقین ہے، ایک دن اس جسم کو زمین پر آرام کرنے کے لیے چھوڑ دوں گا جو موت کے وقت ٹھنڈا، پیلا اور بے حرکت ہو جائے گا، جب کہ اب یہ زندگی سے متحرک نظر آتا ہے اور کروڑوں، اربوں سوچوں کے پرستار ہیں۔ تصورات

یہ جسم وہ مرحلہ ہے جس پر زندگی کے باب کھلتے ہیں، جہاں مسکراہٹوں کی کلیاں کھلتی ہیں، صرف موت کی ناگزیر آمد کے بعد، یہاں، گوشت، ہڈی اور خون کے درمیان، اور جلد کے خوبصورت نقاب کے پیچھے، بیماری کے بھیڑیوں اور خواہش کے درندوں کو چھپایا جاتا ہے۔ اور یہاں بھی، جسم کے نیچے، روشنی کی بادشاہی کا ایک خفیہ راستہ ہے، یہ جسم اس وقت مرجھا کر ختم ہو جائے گا جب اس کا مالک یعنی روح اسے اٹل چھوڑ دے گی اور کیوں نہیں؟ کیونکہ جب مادّہ کے کیچڑ، ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں زندگی گزارنے کا روشن خیال آقا، اعصاب کی رسیوں سے جکڑا ہوا ہے جو مسلسل دیکھ بھال کا تقاضا کرتی ہے، تو اسے خدا کی زمین کے کسی کونے میں ایک اور گھر میں سکون ملتا ہے، جہاں کل وجود کے ایک اور دائرے میں خوشی کی خوشبو ہر طرف پھیلی رہتی ہے۔

لافانی روح ایک دائمی مسکراہٹ کے ساتھ زندگی اور موت کا کردار ادا کرتی ہے، پھر اپنے ابدی گھر کو روانہ ہو جاتی ہے۔

کیا شو کے ختم ہونے کے بعد فلم دیکھنے والوں پر ہمیشہ کے لیے سینما میں رہنا واجب ہے؟ یقینی طور پر لوگوں کو گھر واپس نہیں آنا چاہیے اسی طرح، روحیں یہاں زندگی کے سینما تماشوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے آتی ہیں، پھر روانہ ہوتی ہیں اور دوبارہ واپس آتی ہیں، انہیں فلمیں اور ڈرامے دیکھنا پسند ہوتا ہے، اور جب وہ ان پرفارمنس سے تھک جاتے ہیں جس کا انھوں نے خواب دیکھا تھا، اور وہ اسباق پر عبور حاصل کر لیا جو خدا ان سے سیکھنا چاہتا ہے، وہ ایک بار اور ہمیشہ کے لیے ابدی نعمتوں کے گھر لوٹ جاتے ہیں۔

جب اقدار کی بنیاد انصاف پر نہ ہو تو ایسے خلاء کھل جاتے ہیں جن سے مصائب اور مصائب جنم لیتے ہیں اگر اقدار کی بنیاد خود غرضی، جان لیوا کشمکش اور شدید مقابلے پر ہو تو نتائج داغدار ہوں گے کیونکہ محرکات ناپاک ہیں، اور ایسی صورت میں پیسے میں برکت نہیں ہوگی۔

ایک شخص کو اپنے ضمیر کو خود غرضی سے پاک کرنا چاہیے اور دوسروں کی قیمت پر خود کو مالا مال کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے، حقیقی قناعت روحانی ہے، مادی نہیں، اور زندگی کا اصل فائدہ حکمت، علم اور خدا کی محبت کے خزانوں کا ہونا ہے۔

ہمیں سادہ زندگی گزارنی چاہیے اور ہمیشہ دوسروں کی مدد کرنے اور ان کے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے لیکن یہ عظیم

مقصد دوسروں کی پرواہ کیے بغیر خود غرضی اور لالچ سے مطابقت نہیں رکھتا۔

جو لوگ دنیاوی ہیں وہ غیرمتوازن ہیں اور اس لیے کامیاب نہیں سمجھے جاتے ایک سادہ، متوازن زندگی ایک شاندار فن اور کامیابی کی نشانی ہے۔ جن کا مقصد صرف پیسے کمانا ہے، وہ خدا کی رضا حاصل نہیں کر سکتے۔

یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر بھوک کا احساس پیدا کیا تاکہ ہم کام کر سکیں اور اپنے جسم کو مہیا کر سکیں، لیکن جسم کی فراہمی ہی زندگی کا واحد مقصد نہیں ہے۔ یہ مقصد کسی بھی مادی یا دنیاوی لحاظ سے بہت بڑا ہے، خواہ وہ کتنا ہی شاندار، اور شاندار کیوں نہ ہو۔

شاگردوں میں سے ایک نے ماسٹر پرمہنس سے پوچھا کہ خدائی موجودگی کا تجربہ کیسے ہوتا ہے۔ اس نے جواب دیا، "ہر رات، سونے سے پہلے، اس وقت تک مراقبہ کریں جب تک کہ آپ محسوس نہ کریں کہ آپ کا شعور خیالات کی دنیا کو چھید کر کسی اور جہت میں داخل ہو گیا ہے، تاہم، یہ سب کچھ نہیں ہے، ذہن کو اندر کی طرف موڑنے کے بعد، خواہش کو آگے بڑھنا چاہیے، اور خواہشات کو خود کو بھگونے کے لیے مکمل طور پر بھگوان کی طرح دوڑنا چاہیے۔ اچانک محسوس ہوتا ہے کہ اس نے اپنی بابرکت موجودگی کو چھو لیا ہے اور اسے پہچان لیا ہے وہ ایک بہت بڑی چمک کو دیکھے گا، اور وہ فرشتوں اور نیک روحوں کو دیکھ سکتا ہے، یا وہ کسی نشے اور آسمانی خوشبو کو سونگھ سکتا ہے، اور پھر اسے معلوم ہوگا کہ خدا نے اسے جواب دیا ہے، اور اس کی بصیرت کھل جائے گی، اور خدا اس پر زندگی کے دوران عظیم راز ظاہر کرے گا۔ مراقبہ اگر وہ مراقبہ جاری رکھتا ہے اور خدا اس پر اپنی عظیم محبت عطا کرتا ہے، تو وہ ایک الٰہی خوشی محسوس کرے گا جس کی وضاحت نہیں کی جا سکتی، مبارک ہے وہ جس کو یہ خوشگوار تجربہ عطا ہوا"

الہی محبت جنت کے دروازے کو کھولتی ہے، جس کے ذریعے سالک خدا کے حضور میں داخل ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص مہربان اور حکیم خدا سے ابدی زندگی کی روٹی مانگے تو وہ اسے مادی جہالت کا پتھر نہیں دے گا اگر کوئی عبادت گزار حکمت کی خوراک تلاش کرے تو خدا اسے دھوکے کا سانپ نہیں پیش کرے گا اگر کوئی عبادت گزار خدا سے خدا کی نعمتوں کا جوہر مانگتا ہے جو کہ سب کی پیاس بجھاتا ہے تو وہ اسے پیاس نہیں بجھائے گا۔ نفسیاتی پریشانی اگر فریب خوردہ انسان اپنے بچوں کو اچھے تحفے دینا جانتے ہیں،

تو خُداوند - تمام بھلائیوں اور خوشیوں کا سرچشمہ - اپنے سے محبت کرنے والوں کو کتنا زیادہ روحانی علم اور روشن خیالی عطا کرے گا!

خدا ان لوگوں کو اعلیٰ ترین حکمت اور سب سے بڑا علم عطا کرتا ہے جو ان کے طلب گار ہوتے ہیں، اور وہ اپنے آپ کو اس متلاشی طالب کو عطا کرتا ہے جو کسی کا نعم البدل قبول نہیں کرتا، وہ جو دل و جان سے خدا کو تلاش کرتا ہے، وہ عقلمندوں میں سب سے زیادہ عقلمند اور خدا کو لوگوں میں سب سے پیارا ہے اور جب عبادت کرنے والے کی آرزو تیز ہوتی ہے، تو اسے ایک نادر اور محبوب تجربہ حاصل ہوتا ہے جو خدا سے محبت کا منفرد تجربہ ہوتا ہے۔ محبوب

وہ عقلمند شخص جو روحانی بیداری اور بڑھتی ہوئی الٰہی خواہش کے ساتھ اس کائناتی خواب میں اپنا کردار ادا کرتا ہے وہ خدا کے قریب ہوتا ہے اور اس کو پیارا ہوتا ہے وہ خالص محبت رکھتا ہے اور بغیر کسی خود غرضی کے اور بغیر کسی پیشگی شرط کے خدا سے محبت کرتا ہے، مثلاً یہ کہنا، "اے رب، میں تیری عبادت اس شرط پر کروں گا کہ تو مجھے صحت، پیسہ اور آرام دہ زندگی عطا کرے"۔

عقلمند اور خدا کے درمیان ایک گہری، باہمی محبت ہوتی ہے جو لامتناہی اور نہ ختم ہونے والی ہوتی ہے اگر کوئی خدا سے کوئی خاص چیز مانگتا ہے تو خدا اس بات سے پوری طرح واقف ہے کہ وہ شخص اس سے زیادہ اس کے تحفوں میں دلچسپی رکھتا ہے۔

انسان کے لیے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے دعا کرنا غلط نہیں ہے، لیکن جب وہ خدا کو جاننے اور اس کے جلیل چہرے کے نور کو دیکھنے کے لیے دعا مانگے تو اس سے کسی ذاتی فائدے کی خواہش نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان کے خیالات کو صرف تحفے تک محدود رکھنا چاہیے، بلکہ خود دینے والے کے لیے ہونا چاہیے، جب طلب کرنے والا یہ کام خلوص نیت سے کر سکتا ہے، تو وہ خود بخود دیگر تمام نعمتوں اور نعمتوں کی نعمتیں حاصل کر لیتا ہے۔ فضل

شاگردوں میں سے ایک نے استاد پرمہنس سے مشورہ طلب کیا کہ بعض حالات میں کیسے برتاؤ کیا جائے اور دوسروں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے، اور اس نے کہا:

سچائی کی پیروی کریں اور اس سے انحراف نہ کریں، اور ایسی کوئی بات کہنے سے گریز کریں جس سے آپ کو یا دوسروں کو نقصان پہنچے، چاہے وہ سچ ہی کیوں نہ ہو، جب تک کہ آپ سچائی کی روح سے بھٹک نہ جائیں، ساتھ ہی، آپ کو اس کے مخالف انتہا پر نہیں جانا چاہیے اور تکلیف دہ سچائیوں کو بیان کرنے سے بچنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لینا چاہیے۔

غیر ضروری باتوں میں پڑے بغیر اپنے آپ سے اور دوسروں کے ساتھ ایماندار بنیں سچ بولیں اور ایسی باتوں سے گریز کریں جس سے کسی کو تکلیف ہو یا نقصان پہنچے ایمانداری اور شفافیت کے نام پر اپنے تمام راز افشا نہ کریں کیونکہ اگر آپ اپنی کمزوریوں کو بے نقاب کریں گے تو وہ آپ کو تکلیف دینے کی کوشش کریں گے یا آپ کا مذاق اڑائیں گے جب بھی وہ ایسا محسوس کریں گے انہیں ایسا ہتھیار کیوں دیں گے جو وہ آپ کے خلاف استعمال کر سکتے ہیں۔

اس طرح بولیں اور عمل کریں جس سے آپ کو اور دوسروں کو خوشی اور سکون حاصل ہو۔

اس سچائی کے درمیان فرق جاننے کے لیے روحانی فہم پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو اچھے اور بیان کرنے والے حقائق کو ان کے نتیجے میں آنے والے نتائج پر غور کیے بغیر سمجھے، کیونکہ چیزوں کو ان کے انجام سے پرکھا جاتا ہے ، جو کچھ آپ جانتے ہیں اسے کہنا مناسب نہیں ہے، اور نہ ہی یہ مناسب ہے کہ ان باتوں کے بارے میں ٹال مٹول اور رازداری اختیار کی جائے جو دوسروں کو اپنی بھلائی کے لیے معلوم ہوں۔

جب آپ کے پاس مکمل فہم نہیں ہے، تو بہتر ہے کہ آپ تقریر میں اس وقت تک محفوظ رہیں جب تک کہ آپ کو سچائی کی براہ راست سمجھ نہ آجائے اور سب کے لیے منصفانہ نتائج حاصل ہوں۔

خدا کے بارے میں سوچتے رہیں اور اس سے مدد اور رہنمائی مانگیں، اور آپ کی بصیرت کھل جائے گی تاکہ آپ چیزوں کو واضح طور پر دیکھ سکیں اور پھر آپ بہتر طور پر تمیز کر سکیں گے۔

جسم کے خلیوں کو جوانی کے ساتھ چارج کرنا

کائناتی توانائی جسم میں مسلسل اور بغیر کسی رکاوٹ کے بہتی رہتی ہے، لیکن زیادہ تر لوگ اس وافر توانائی سے ناواقف ہیں جو لوگ اسے محسوس کرتے ہیں وہ اپنے خلیوں میں توانائی کے اضافے اور تازگی بخش کرنٹ کا تجربہ کرتے ہیں جو انہیں نئی طاقت فراہم کرتا ہے۔

تمام فطرت رب کائنات کی تعظیم میں جھکتی ہے، اور اس کی طاقت انسانیت میں بہتی ہے، مسئلہ انسانیت اور تمام طاقت کے منبع کے درمیان ایک مضبوط تعلق پیدا کرنے میں ناکامی میں ہے، ہم براہ راست الٰہی طاقت کے ذریعے رہتے ہیں، اور باقی تمام طاقتیں خدا کی برقرار رکھنے والی طاقت کے بغیر بے کار ہیں۔

خوراک، آکسیجن اور سورج کی روشنی—یہ عناصر ہمیں کچھ حد تک صحت فراہم کر سکتے ہیں، لیکن ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ لامحدود ماخذ سے مکمل صحت کیسے حاصل کی جائے، مادی ذرائع چھوٹی بیٹریوں کی طرح ہیں جو بالآخر چارج ختم ہو جاتی ہیں، جب کہ لامحدود

ماخذ ایک ایسا طاقتور جنریٹر ہے جس کی طاقت کبھی کم نہیں ہوتی، اس لیے روح کو جوش و خروش، خوشی اور طاقت کے اعتبار سے بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ جتنا ممکن ہو

جو شخص خواہش رکھتا ہے اسے اس اہم رسد سے براہ راست اس کے ماخذ سے فائدہ اٹھانے کا صحیح طریقہ سیکھنا چاہیے، اور اسے یہ سمجھنا چاہیے کہ فکر حقیقت ہے، کیونکہ تمام فطری مظاہر الٰہی فکر کا مجسمہ ہیں کیونکہ خدا نے اس زمین کو تخلیق کرنے سے پہلے اس کے بارے میں سوچا تھا۔

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ فکر جسم کی پیداوار ہے، لیکن جسم کی انتہائی درست تشکیل، اور اس کے اعضاء اور اعضاء کے درمیان شاندار ہم آہنگی واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ جسم ایک اعلیٰ ترین کائناتی ذہن کی تخلیق ہے۔

دماغ بنیادی عنصر ہے جو جسم کو کنٹرول کرتا ہے، اور انسان کے لیے بیماری، کمزوری، بڑھاپے، اور مایوسی جیسی انسانی کمیوں کے دماغی مشوروں سے بچنا اور اپنے آپ کو یہ یقین دلانا بہت ضروری ہے کہ ایک لازوال سرگرمی اس کے اندر سے گزرتی ہے، اور یہ سرگرمی ذہانت سے مالا مال ہے اور جسم کے خلیوں کو تندرستی اور جوانی کے ساتھ چارج کرنے کے قابل ہے۔

خیال دماغ ہے، جذبات، اور ہر زندہ خلیے کے احساسات؛ یہ جسم کو متحرک اور چوکس رکھنے کی طاقت رکھتا ہے یا سست اور سست سوچ کا مالک ہے، اور جسم کے خلیات اس کے تابع ہیں، اپنے مالک کے احکام اور ممنوعات کی تعمیل کرتے ہیں: فکر

ہم روزانہ کھانے کے معیار پر کافی توجہ دیتے ہیں، اور اسی طرح ہمیں فکری اور نفسیاتی خوراک کے معیار پر بھی توجہ دینی چاہیے جو ہم اپنے ذہنوں کو روزانہ فراہم کرتے ہیں۔

مابعد الطبیعاتی سائنس دان کا کہنا ہے کہ جسم کوئی برقی مقناطیسی لہر نہیں ہے بلکہ شعور کی لہر ہے جو خدائی شعور کے سمندر میں تیرتی ہے۔

ہر روز ہمیں اپنی جسمانی طاقت کو مضبوط کرنا چاہیے، اپنی ذہنی طاقت کو بڑھانا چاہیے، اور مراقبہ، صحیح سوچ، اور مثبت، نتیجہ خیز کام کے ذریعے اپنے حقیقی خود کو جاننا چاہیے جو جسم، دماغ اور روح کو ایک ساتھ فائدہ مند ہو۔

اللہ تعالیٰ نے میری زندگی کے ان طویل سالوں میں مجھے خوشیوں سے نوازا ہے چاہے لوگ میرے چہرے پر اطمینان کی مسکراہٹ دیکھیں یا نہ دیکھیں، الٰہی خوشی ہمیشہ میرے ساتھ رہتی ہے اور مجھے کبھی نہیں

چھوڑتی خوشی کا عظیم دریا میرے شعور کی ریت کے نیچے مسلسل بہتا ہے اور ایسے بابرکت چشموں کی طرح پھوٹتا ہے جو میری زندگی کے باغات کو سیراب کرتے ہیں۔

نہ زندگی کی ناگہانی اتھل پتھلیں میرے سکون میں خلل ڈال سکتی ہیں اور نہ ہی موت کا تماشا اس روحانی خوشی کو چھین سکتا ہے جو میں محسوس کرتا ہوں۔

اس ریاست کو مستقل اور ناقابل تبدیلی بنانا مشکل تھا، لیکن روح کے ثمرات جس سے میں اب لطف اندوز ہو رہا ہوں اور دوسروں کے ساتھ بانٹ رہا ہوں، اس میں میری تمام کوششیں قابل قدر تھیں۔

میں سوچتا ہوں اور الہی روح کی رہنمائی میں کام کرنا زندگی میں کبھی بھی پیسہ میرا مقصد نہیں رہا ہے، بلکہ انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کرنا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو برقرار رکھنے اور اپنے مشن کو پورا کرنے کے لیے میرے لیے نیکی کے بہت سے دروازے کھولے ہیں اور جب بھی مجھے مدد کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ اسے فوراً فراہم کرتا ہے۔

میری صرف یہ خواہش ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں، اور اسی لیے میں یہاں ہوں۔

خدا کی طاقت آپ کی زندگیوں میں بھی کام کر رہی ہے جب آپ کا ایمان مضبوط ہو گا تو آپ خود اس سچائی کا تجربہ کریں گے اور آپ کو احساس ہو گا کہ حقیقی دولت مادی کامیابی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔

اگرچہ زندگی غیر متوقع، دلفریب اور پراسرار معلوم ہوتی ہے، شکوک و شبہات اور ہر طرح کے مسائل اور ہنگاموں سے بھری ہوئی ہے، لیکن ہمیں خدا کی مستقل حفاظت میں رہنا چاہیے، ہمیں معاملات کو بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی واقعات کے سامنے اپنی ہمت نہیں کھونی چاہیے، کیونکہ اگر ہم گھبراہٹ کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیتے ہیں، تو ہم برائی کو طاقت دیتے ہیں اور اس کی جڑیں مزید گہرا کرتے ہیں، جس سے خوف و ہراس پھیلتا ہے۔

ہمیں زندگی کی آزمائشوں میں پائیدار خوشی اور سکون کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ بلکہ ہمیں ان کو اپنے اندر ڈھونڈنا اور دریافت کرنا چاہیے، پھر ہم جو بھی تجربات سے گزریں گے، ہم ان کے ساتھ اسی طرح نمٹیں گے جس طرح ہم کسی فلم میں کسی اور کے تجربات دیکھتے ہیں، خواہ وہ خوشگوار ہوں یا تکلیف دہ۔

ایک شخص اپنے تمام تجربات کو تکلیف دہ، ناخوشگوار آزمائشوں میں بدل سکتا ہے اگر وہ اپنے دماغ کو ایسا کرنے کی اجازت دے دے تو وہ اچھی

صحت سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں اور پھر بھی اس کی قدر کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں لیکن اگر وہ بیمار پڑتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو عاجزی کرتے ہیں اور تندرستی کی نعمت کی قدر کرتے ہیں، ہمیں خدا کے احسان کو تسلیم کرنا چاہئے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے جو اس نے ہمیں برے حالات کا انتظار کئے بغیر عطا کی ہیں۔

زندگی غور و فکر اور عمل کا امتزاج ہونی چاہیے جب انسان اپنا نفسیاتی توازن کھو بیٹھتا ہے تو وہ پریشانیوں کے یلغار، غم کے بادلوں اور درد کی تپش کا شکار ہو جاتا ہے اور اگر وہ صحت، خوشحالی اور حکمت کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ لامحالہ بیماری، غربت اور افلاس کا شکار ہو جاتا ہے۔

ہمیں اپنے ارادوں کو پاکیزہ رکھنا چاہیے، اپنے مقاصد کو صاف رکھنا چاہیے، اور ایسے طریقے سے عمل کرنا چاہیے جس سے ہمیں ذہنی سکون حاصل ہو، اور زندگی کے حالات کو ہمارے سکون میں خلل ڈالنے اور ہماری خوشیوں کو تباہ نہ ہونے دیں۔

بھی مضبوط کریں اور برسوں اور نسلوں سے وراثت میں ملنے والی فکری اور اخلاقی کمزوریوں کے بوجھ کو رد کر دیں، ان نجاستوں کو تجدید عزم اور نتیجہ خیز عمل کی آگ میں جلانا ہو گا، اس تعمیری نقطہ نظر سے حقیقی معنوں میں پرعزم فرد آزادی اور آزادی کے افق تک پہنچ سکتا ہے۔

خوشی کے ابدی قوانین

کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے ایک صالح حکمران کے سنہری دور میں کوئی ایسا واقعہ، قبل از وقت موت یا قدرتی آفات نہیں ہوئی جس سے اس کی بادشاہی کے امن اور مکمل ہم آہنگی میں خلل پڑا ہو۔

جب خاندان کے افراد زیادہ دیانتداری کے ساتھ زندگی گزاریں گے تو ہر گھر میں زیادہ ہم آہنگی، صحت اور پیار ملے گا لیکن جب خاندان کے افراد ایک دوسرے سے بدصورت خود غرضی کے ساتھ پیش آئیں گے تو گھر خود بخود اختلاف اور نفرت سے بھر جائے گا یہ بات ان قوموں پر بھی لاگو ہوتی ہے جب لوگ ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ زندگی گزاریں گے، وہ زمین پر خدا کی بادشاہی کا مشاہدہ کریں گے۔

وقت کم ہے آج ہم یہاں ہیں، کل ہم روانہ ہوں گے خدا کی تلاش انسانیت کا سب سے بڑا اعزاز ہے ہمیں اس زندگی میں خدا نے جو آزادی دی ہے اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے اور اسے دانشمندی سے استعمال کرنا چاہئے تاکہ ہم ذاتی طور پر ابدی روحانی سچائیوں کا تجربہ کرسکیں۔

گناہ ہر وہ چیز ہے جو انسان کے لیے درد اور تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ نیکی وہ ہے جو اسے ہمیشہ کے لیے خوش رکھتی ہے۔ اگر کسی شخص کے خیالات میں روحانی ہم آہنگی اور اپنے اندر سکون نہ ہو، نیا مکان، نئی گاڑی یا کوئی اور نئی چیز اس کی روح کو خوشی اور سکون نہیں دے سکے گی۔ بلکہ ان کا اندرونی عذاب ان نئی چیزوں وغیرہ کے حصول پر بھی باقی رہے گا۔

حقیقی خوشی حالات کا مقابلہ کرنے اور تمام بیرونی آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت میں مضمر ہے۔ یہ اس وقت ملتی ہے جب آپ دوسروں کے تعصب اور آپ کو نقصان پہنچانے اور پھنسانے کی بدنیتی سے پیدا ہونے والی تکلیف دہ تکلیف اور سخت مشکلات کو برداشت کر سکتے ہیں اور آپ ان کی خطاؤں کا جواب محبت اور معافی کے ساتھ دیتے ہیں جب آپ تکلیف دہ حالات کے باوجود اپنے ذہنی سکون کو برقرار رکھنے کے قابل ہو جائیں گے تو آپ ماضی کی خوشیوں کا مزہ چکھیں گے۔

مقدس صحیفہ بیان کرتے ہیں کہ جو لوگ احکام الٰہی کو نظرانداز کرتے ہیں اور اپنی احمقانہ خواہشات اور خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ نہ خوشی حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے حتمی مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں، وہ سچائی کے متلاشی پر زور دیتے ہیں کہ وہ کتاب مقدس کو اپنا رہنما نور بنائیں اور فیصلہ کریں کہ کیا کیا جانا چاہیے اور کن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے، اور معاملات کو سمجھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

خود اعتمادی والے وہی ہوتے ہیں جو دیانتداری سے کام لیتے ہیں خوشی صرف خالص خیالات اور راست اعمال سے ملتی ہے۔ اگر آپ ابھی خوش ہیں تو مستقبل میں بھی خوش رہیں گے، یہاں اور اگلے جہان میں

ہمیں حکمت کے ثمرات جمع کر کے خوش قسمتی کی فصل کو جمع کرنا چاہیے جبکہ دستیاب مواقع کا سورج چمک رہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیں مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔

(اگر تم نے موقع سے فائدہ نہ اٹھایا تو موقع سے فائدہ اٹھاؤ، کیونکہ یہ ندامت کا باعث بن جائے گا)

خدا نے ہمیں روحانی قوانین عطا کیے ہیں جنہیں احکام کہتے ہیں لیکن ان احکام کو ہر روز اور ہر جگہ نظرانداز اور توڑا جاتا ہے۔ جب تک کہ لوگ ان کے روحانی مفہوم کو نہ سمجھیں، وہ ہمیشہ ان کے بارے میں شکایت کریں گے اور ان سے منہ موڑیں گے، یہ احکام تمام ابراہیمی مذاہب کی توثیق شدہ لازوال ضابطہ اخلاق ہیں، تاہم، نصوص اکثر ان احکام کے نفسیاتی پہلوؤں کی وضاحت کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور ان احکام کی پیروی کے باہر کہ لوگ ان پر عمل کرنے کے فوائد کو قبول کرتے

ہیں۔ اس کا جواز یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ یہ قوانین ناقابل عمل، غیر منطقی اور زمانے کے ساتھ ہٹ کر ہیں ، پھر بھی ان احکام کی خلاف ورزی دنیا کے تمام مصائب کی جڑ ہے۔

لیکن ان احکام کا کیا فائدہ ہے اور ان کے فائدے کہاں ہیں؟

مقدس کتابیں انسان کو نصیحت کرتی ہیں کہ وہ خدا پر غور کرے، اپنے ذہن کو اس میں غرق کرے، تمام معاملات اس کے سپرد کرے، اور اس کی عبادت خلوص نیت سے کرے، ریاکاری سے بے نیاز اور دکھاوے سے بے نیاز ہو۔

خدا کو جاننا زندگی کا آخری مقصد ہونا چاہئے۔ دنیاوی فرائض اس طاقت کے بغیر پورے نہیں ہوسکتے جو خدا نے انسانیت کو عطا کی ہے۔ عام فرائض کو انجام دینا خدا کو بھول جانا غلطی اور گناہ ہے۔

گناہ کا مطلب جہالت ہے: ایسے طریقے سے کام کرنا جو انسان کی سب سے بڑی بھلائی کے خلاف ہو۔

لوگ اداسی اور ندامت کیوں محسوس کرتے ہیں؟ کیونکہ اُنہوں نے راست طور پر کام نہیں کیا کیونکہ خُدا اُن کے دلوں میں پہلے نہیں تھا۔

انسان کی زندگی میں کسی چیز کو خدا سے زیادہ اہم نہیں سمجھنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص واقعی خدا کا خیال رکھتا ہے اور اس کے تئیں اپنے روحانی فرض کو پورا کرتا ہے تو اس کے حالات ہر طرح سے بہتر ہوں گے اور وہ ہر طرح کے حالات کے باوجود اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرے گا۔

جوں ہی کوئی شخص مال، دولت، شہرت یا خدا کے علاوہ کسی اور چیز کی پرستش کرنے لگتا ہے، ان کے لیے ناخوشی ان کی کثرت بن جاتی ہے، جو لوگ اپنی تمام تر توجہ ان چیزوں پر مرکوز کرتے ہیں، وہ درحقیقت ان کی عبادت کرتے ہیں، اس لیے وہ اللہ کے قریب نہیں ہوتے، بلکہ اس سے دور ہو جاتے ہیں، لیکن جو لوگ اللہ کو سمجھتے ہیں، اس کا دھیان کرتے ہیں، اور اپنے دل میں اس کے قریب ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ سکون اور اطمینان کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اسے

صرف اللہ ہی انسان کے خوابوں اور دائمی خوشیوں کی امیدوں کو پورا کرنے پر قادر ہے اس لیے کسی چیز کو بھی دل میں اللہ کی جگہ نہیں لینے دینا چاہیے۔

ایسی مقدس علامتیں ہیں جو سالک کو خدا کو یاد کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں تاہم اگر کوئی شخص ان علامتوں کی پرستش کرنا شروع کر دے تو ان کا نقصان ان کے فائدے سے زیادہ ہو جائے گا عبادت صرف خدا کی طرف متوجہ ہونی چاہئے کیونکہ عبادت کے لائق کوئی اور چیز نہیں۔

رسمی عبادات کی نوعیت کچھ بھی ہو، وہ اس وقت تک خدا کو قبول ہوتی ہے جب تک کہ عبادت کرنے والا اسے روحانی بیداری اور اس کی تڑپ کے ساتھ انجام دیتا ہے، تاہم بہت سے لوگ عبادت کے جوہر کو نہیں سمجھتے، اور ان کے خیالات اور دل خدا کی طرف سے رسموں کی طرف مبذول ہو جاتے ہیں، اس طرح ان کی عبادت سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔

سچے پرستار اپنے شعور کو کسی تصویر یا شکل تک محدود نہیں رہنے دیتے، بلکہ وہ تمام تصاویر اور شکلوں کے پیچھے موجود الہی روح پر گہری محبت اور پوری توجہ کے ساتھ توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

خدا مطلق اور لامحدود ہے، اور کوئی تصویر یا مجسمہ اس پر مشتمل نہیں ہوسکتا

یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا ہر اس شخص میں ظاہر ہوتا ہے جو اس سے خلوص سے محبت کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے، کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس لئے ہر ایک میں موجود ہے، تاہم، ہر ایک میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ وہ خدا کی موجودگی کو ظاہر کر سکے، سورج کوئلے اور ہیرے دونوں پر یکساں طور پر چمکتا ہے، لیکن ہیرا سورج کی روشنی کو حاصل کرتا ہے اور منعکس کرتا ہے، جب کہ کوئلہ بھی اسی طرح روشنی حاصل نہیں کر سکتا، اسی طرح تمام لوگ روشنی حاصل کر سکتے ہیں اور خدا کی روشنی میں بہت کم لوگ ہیں۔ اسے اپنے خیالات اور اعمال میں منعکس کریں ایسا کرنے کے لیے، انہیں مراقبہ کے ذریعے اور الہی تعلیمات اور احکام پر عمل کرتے ہوئے خود کو پاک کرنا چاہیے۔

جب ہم خدا کے نام کا تلفظ کرتے ہیں، تو ہمیں اس بات کا گہرائی اور خلوص سے آگاہ ہونا چاہیے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اگر آپ نماز کے دوران لوگوں کے خیالات کو دیکھ سکتے ہیں، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ زیادہ تر لوگ خدا کے علاوہ ہر چیز کے بارے میں سوچ رہے ہیں، حالانکہ وہ اس کا نام لے رہے ہیں! ایسی دعا بے نتیجہ اور بے فائدہ ہے۔

جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمیں اپنے خیالات کو بھٹکنے دیتے ہوئے محض اس کے بابرکت نام کو دہرانے کے بجائے اپنے پورے ذہن کو خدا پر مرکوز کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، میری ایک خالہ اپنی دعاؤں کی موتیوں پر پڑھتی تھیں جو ان کے ہاتھ سے شاذ و نادر ہی نکلتی تھیں لیکن انہوں نے ایک دن مجھ سے اعتراف کیا کہ چالیس سال تک اس دعا کی عادت پر عمل کرنے کے باوجود خدا نے ان کی دعا کا جواب نہیں دیا۔ اس کی "نمازیں" ایک اعصاب شکن عادت سے زیادہ کچھ نہیں تھیں۔

جب ہم دعا کرتے ہیں تو ہمیں خدا کے سوا کچھ نہیں سوچنا چاہئے ہمیں اپنی عبادت میں خلوص اور اپنی دعاؤں میں وقف ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دعا کی موتیوں کا استعمال اور مسلسل خدا کا نام پکارنا بالکل قابل قبول ہے۔ جب یہ عمل دل سے نکلے اور خلوص اور توجہ مرکوز دماغ سے اس کی تائید ہو تاہم وقت کے ساتھ ساتھ یہ عمل خود بخود ہو سکتا ہے۔

ہمیں اپنے دلوں میں خدا کے نام کو آرزو اور الہی محبت کی مالا پر سرگوشی کرنی چاہئے۔ یہ سچی عبادت ہے۔ جو خدا کے دل کو چھوتی ہے۔ خدا کے نام کو سرد مہری اور آوارہ ذہن کے ساتھ بولنا توہین اور بے عزتی ہے۔ جب کوئی دعا کرتا ہے۔ تو اس کا دل اور دماغ خدا کی محبت سے معمور ہونا چاہئے۔ اعلیٰ یوگی مشقوں کے ذریعے ذہنی توجہ کی مشق کرنا ہمیں خدا کے قریب آنے میں مدد کرتا ہے۔ جو کہ جلال اور شان کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ہم آہنگ ہونے میں بھی مدد کرتا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ ہفتے میں ایک دن روحانی اعتکاف (اگر ممکن ہو) کے لیے خدا کی فکر اور سکون، سکون اور باطنی سکون کا تجربہ کرنے کے لیے وقف کیا جائے، اس راہ میں گزارا جانے والا وقت ہفتے کے باقی دنوں میں آپ کو درپیش پریشانیوں اور پریشانیوں کے لیے ایک سکون بخش بام ثابت ہو گا۔

ہر ایک کو اپنے جذباتی زخموں اور دردوں کو مندمل کرنے کے لیے ہر ہفتے ایک دن تنہائی یا "روحانی اعتکاف" میں گزارنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب وہ دن سکون، خوشی اور اطمینان کا ہو جاتا ہے، تو آپ ہفتے کے بعد اس کا بے صبری سے انتظار کریں گے۔

تنہائی عظمت کی قیمت ہے۔ آپ ان شاندار نتائج سے حیران رہ جائیں گے جو آپ کے دماغ، جسم اور روح کے لیے اس روحانی اعتکاف اور آپ کی روح اور اللہ کے ساتھ تعلق کے ذریعے حاصل کیے جائیں گے اگر آپ حقیقی خوشی کی خواہش رکھتے ہیں، تو آپ کو صبح سویرے بیدار ہونے کے بعد، اور رات کو سونے سے پہلے اپنے آپ کو الہی سکون کے سمندر میں غرق کر دینا چاہیے۔

ہندوستان کے بابا صرف ایک دن تنہائی کا مشورہ نہیں دیتے ہیں، بلکہ ہر دن چار مخصوص اوقات میں پرسکون مراقبہ کی ضرورت پر زور دیتے ہیں، فجر کے وقت، اٹھنے اور کسی کو دیکھنے سے پہلے، کسی کو سکون اور سکون کے احساس سے لطف اندوز ہونا چاہیے، دوپہر کے وقت، آدمی کو دوپہر کے کھانے سے پہلے دماغ کو پرسکون کرنا چاہیے، اور رات کے کھانے سے پہلے ایک بار پھر سکون کی مدت سے لطف اندوز ہونا چاہیے، آخر میں، رات کو ایک بار پھر سکون کی حالت میں داخل ہونے سے پہلے۔

جو لوگ تنہائی کے دوران اور روزانہ کے ان چار ادوار میں خاموشی کو مستعدی سے دیکھتے ہیں وہ خدا کے ساتھ ہم آہنگی محسوس کرنے کے پابند ہوتے ہیں جو ان تمام ادوار کو نہیں مان سکتے وہ کم از کم صبح اور شام کے اوقات کو وقف کریں ایسا کرنے سے ان کی زندگی بہتر ہو جائے گی اور وہ خوشی کا تجربہ کریں گے۔ تجربہ بہترین ثبوت ہے۔

اگر آپ اپنے بینک اکاؤنٹ کو پورا کرنے کے لیے کافی رقم جمع کیے بغیر چیک لکھتے اور دستخط کرتے رہتے ہیں، تو آپ کی رقم ختم ہو جائے گی، یہی بات آپ کی زندگی پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ آپ کے لائف اکاؤنٹ میں مستقل سکون کے جمع نہ ہونے سے، آپ کی توانائی ختم ہو جائے گی، آپ کا سکون ختم ہو جائے گا، اور آپ کی خوشی ختم ہو جائے گی، مختصر یہ کہ آپ آخرکار جذباتی، ذہنی، جسمانی اور روحانی طور پر دیوالیہ پن کا شکار ہو جائیں گے، لیکن خدا کے لیے گہرے دیوالیہ پن کا شکار ہو جائیں گے۔ آپ کی روح

دیندار متلاشی روزانہ مراقبہ کرتا ہے، اپنے دل میں پوری محبت اور آرزو کے ساتھ خدا کے ساتھ بات چیت کرتا ہے، اس سے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی التجا کرتا ہے۔ اگر آپ خدا کے عاشق ہیں اور اس کی موجودگی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کو اپنے دماغ اور جسم کو اس کے سکون میں غرق کرنا چاہئے، اور زندگی آپ پر مسکرائے گی، اور آپ کے معاملات بہت سے طریقوں سے بہتر ہوں گے جہاں ایک پرسکون شخص ہزاروں غلطیوں کو ناکام بناتا ہے اور کامیاب ہوتا ہے۔

جو نہ خدا کے بارے میں سوچتے ہیں اور نہ اس کی پرواہ کرتے ہیں وہ اداس اور دکھی ہو جاتے ہیں وہ چڑچڑے ہو کر چلنے پھرنے کی مشین بن جاتے ہیں۔

حکمت اور امن کا سورج سکون کے آسمان پر طلوع ہوگا اور آپ کے وجود کو اپنی شفا بخش کرنوں سے ڈھانپے گا جب تک کہ آپ روحانی کوشش کریں گے اور اپنے دل میں خدا کو پہلی جگہ دیں گے۔

غور و فکر کا دن دماغی اور جسمانی آرام اور اندرونی سکون کی آبیاری کا دن بھی ہونا چاہیے کوئی بھی ایسی سرگرمی جس سے حکمت اور سکون حاصل ہو اس دن ایک بابرکت سرگرمی ہے۔

جہاں تک والدین کی عزت کرنے کا تعلق ہے، مقدس کتابوں نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی سفارش کی ہے: "اپنے باپ اور ماں کی عزت کرو" اور "والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو"

انسانی باپوں اور ماؤں کو خدا کے نمائندوں کے طور پر عزت دی جانی چاہئے جنہوں نے انہیں انسانیت کی تخلیق کا تحفہ دیا ہے۔ ایک ماں خدا کی خالص محبت کا مجسمہ ہے۔ کیونکہ ایک پیار کرنے والی ماں معاف کرتی

ہے جہاں کوئی نہیں کرے گا باپ خدا کی حکمت کا مظہر ہے اور اپنے بچوں کی حفاظت کرتا ہے۔

انسان کو خدا کے علاوہ اپنے ماں باپ سے محبت نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس محبت کے اظہار کے طور پر محافظ اور حکیم اعلیٰ الہی روح بچے کی مدد کے لیے باپ اور ماں بن جاتی ہے، اس لیے والدین میں اس کی عزت ہونی چاہیے۔

صحیفہ ہمیں قتل کی خاطر قتل کرنے کے خلاف بھی نصیحت کرتے ہیں، کیونکہ اس کے بعد کوئی شخص قاتل بن جاتا ہے۔ کسی شخص کو شدید جذبات کے لمحے میں کسی دوسرے کی جان نہیں لینی چاہیے، تاہم، اگر پیاروں کو خطرہ لاحق ہو تو ان کی حفاظت کے لیے لڑنا چاہیے جو اللہ نے ان کے سپرد کیے ہیں، کیونکہ اپنے خاندان اور ملک کا دفاع کرنا ایک مقدس فریضہ ہے۔

زنا کے خلاف ممانعت کے بارے میں، جنسی ملاپ کا مثالی مقصد خدا کی صورت میں پیدا ہونے والے بچوں کی پیدائش اور ان میاں بیوی کی طرف سے محسوس ہونے والی خالص محبت کا اظہار ہونا چاہئے جو خدا کو ایک دوسرے میں دیکھتے ہیں جو صرف جسمانی سطح پر رہتے ہیں، حقیقی محبت یا اس اعلیٰ مقصد کی پرواہ کیے بغیر جس کے لئے جنسی خواہش پیدا کی گئی تھی، اس حکم کے مطابق زنا کرتے ہیں، اس صورت میں وہ اپنے جنسی تعلقات سے مختلف نہیں ہیں اور پھر ان کے جنسی تعلقات میں فرق نہیں ہے۔ راستے

خدا نے اس تخلیقی تحریک کو مرد اور عورت میں پیدا کیا تاکہ ازدواجی زندگی میں حقیقی باہمی محبت پیدا ہو اور اس کا اظہار کیا جا سکے اور اس کا غلط استعمال نہ کیا جائے، بلکہ ایک مقدس سرگرمی اور علم میں تبدیل ہو جائے۔

اگر آپ اپنے وجود کے اندر جنسی طاقت کو کنٹرول اور تقسیم کر سکتے ہیں، تو آپ لکھنے، ڈرائنگ کرنے یا ان گنت دیگر طریقوں سے اوبکت صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے لیے زبردست ذہنی صلاحیتیں پیدا کر سکیں گے۔

اور جب آپ آخر کار تخلیقی سرگرمی پر قابو پانے اور روحانی طور پر تبدیل کرنے کے قابل ہو جائیں گے، تو آپ کو بہت سکون، عظیم محبت، اور بڑھتی ہوئی روحانی خوشی کا تجربہ ہو گا۔

اولیاء اور روحانی پیشوا جنہوں نے اپنی جنسی سرگرمی کو روحانی طور پر تبدیل کیا ہے وہ دیو ہیں جو دنیا میں اور سچائی کی باطنی تلاش میں حیرت انگیز اور حیران کن کارنامے انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

لہٰذا، جنسی حرکات کا سب سے زیادہ استعمال اس کی طاقت کو بلند کرنا ہے، یعنی اپنی توانائی کو ایک اعلیٰ مقصد کی طرف منتقل کرنے کے لیے تاکہ حکمت، بلند خیالات اور روحانی نظریات کو ظاہر کیا جا سکے، کسی کو جنسی خیالات سے لذت حاصل نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان چیزوں کی خواہش کرنا چاہیے جو حرام ہیں۔

جنسی معاملات کا غلام بننے کا مطلب ہے صحت، خود پر قابو، اور ذہنی سکون کھو دینا، اور مختصر یہ کہ خوشی کے وہ تمام عناصر جن کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔

مقدس کتابیں بھی ہمیں چوری نہ کرنے کی تلقین کرتی ہیں اگر ایک ہزار افراد کا گروہ ایک دوسرے سے چوری کرے تو ہر ایک کے 999 دشمن ہوں گے، اس لیے کسی کو کسی دوسرے کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے، نہ ان کی زمین، امن، محبت، عزت، یا ان کی کسی بھی مادی یا روحانی چیز پر قبضہ کرنا چاہیے، اگر آپ کو وہ چیز لینے کی خواہش محسوس نہیں ہوتی ہے جو آپ کے ذہن میں نہیں ہے یا جب آپ کی خواہش نہیں ہے تو آپ کے ذہن میں جو چیز آپ کی مرضی یا خواہش ہے، وہ سب سے پہلے آئے گی۔ انسان دوسروں سے حسد کرنے لگتا ہے نفسانی خواہشات کے بیج کو ذہن سے اکھاڑ پھینکنا ضروری ہے روحانی پرہیزگاری کا طریقہ ہے پھر انسان فطری طور پر فراوانیۃ کو اپنی طرف متوجہ کرے گا اور اس کے پاس ان ذرائع سے برکتیں نازل ہوں گی جن کو وہ جانتے ہیں اور جن ذرائع سے وہ نہیں جانتے یہ ایک ناقابل فہم قانون الٰہی ہے جیسا کہ چوروں اور خودغرضوں کا تعلق ہے تو وہ اپنی زندگیاں دوسروں کے پیچھے ہی گزار دیتے ہیں حتیٰ کہ دوسروں کی نظریں ان کے مادّہ کے پیچھے پڑ جاتی ہیں۔ سونے سے بھرا ہوا

جب تک مادی خود غرضی کو ترک نہیں کیا جائے گا، دنیا خوشی کو نہیں جان سکتی

خوشی صرف روحانی تعاون سے ملتی ہے یہ تب آتی ہے جب انسان دوسروں کی ضرورتوں کو اس طرح محسوس کرتا ہے جیسے وہ اپنے ہیں اور دوسروں کے لیے اس طرح کام کرتے ہیں جیسے وہ اپنے لیے کرتے ہیں۔

ایک اور اہم حکم یہ ہے کہ جھوٹی گواہی دینے سے گریز کیا جائے، سچائی کو توڑ مروڑ کر کسی کو نقصان پہنچانا سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کا ایک اور طریقہ ہے اگر کوئی اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے تو دوسروں کے ساتھ اسی کے مطابق سلوک کرنا چاہیے۔

ہمیشہ سچ بولنا چاہیے، لیکن سچ کہنے اور محض حقائق بیان کرنے میں فرق کیا جانا چاہیے، کسی کو لنگڑا یا اندھا کہنا تکلیف دہ اور غیر مفید ہے۔ دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور انہیں شرمندہ کرنے

سے گریز کرنا چاہیے اسی طرح کسی ایسے سچ کو ظاہر کرنا جو کسی نیک مقصد کے بغیر کسی کو دھوکہ دے سکتا ہے غلط ہے دوسری طرف سچ بولنے سے بچنے کے لیے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ بلکہ بعض حالات میں دوسروں کو شرمندہ کرنے یا نقصان پہنچانے سے بچنے کے لیے خاموش رہ سکتا ہے۔

حسد سے ہوشیار رہنا چاہیے، ایک تباہ کن بیماری جو روح کے سکون کو چھین لیتی ہے، جو جتنا زیادہ دوسروں کی چیز کی لالچ کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ اس کی ناخوشی اور مصائب بڑھتا جاتا ہے، حسد کرنے والا ایک پریشان حال زندگی گزارتا ہے، سکون کا ذائقہ کبھی نہیں جانتا، اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنی عزت، خود پر بھروسہ کریں، اور باطنی روحانی دولت کی تلاش کریں۔

انسان کی عظمت اور باطنی قدر اس چیز سے کہیں زیادہ ہے جس کی وہ خواہش کرے یا خدا کو حاصل کرنے کی خواہش ہر انسان میں اس طرح ظاہر ہوتی ہے جو کسی دوسرے انسان میں ظاہر نہیں ہوتی ہے اس کا چہرہ کسی دوسرے انسان کے برعکس ہے اور اس کی روح کسی دوسرے انسان کے برعکس ہے کیونکہ ان کے اندر تمام مخلوقات کا سب سے بڑا خزانہ ہے اور وہ خدا کی عظیم ترین دولت ہے۔

ہم ماضی کی قید میں نہیں ہیں۔

جب کوئی شخص صحیح ایمان رکھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو وہ ان لوگوں سے زیادہ خوش ہوتا ہے جن میں ایمان کی کمی ہے اور زندگی کی جنگ میں اپنے فرائض ادا نہیں کرتے۔

سچا ایمان اور عمل صالح (نیک مقاصد اور نیک نیتوں کی مدد سے) ہمیشہ موجود رہتے ہیں جہاں خوشی ہوتی ہے، اور جہاں خوشی موجود نہیں ہوتی وہاں کھو جاتی ہے، اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ یہ خوشی کے لیے دو ضروری شرطیں ہیں، جو ان کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں، خوشی کے خواہش مندوں کو صرف ان دو بنیادی عناصر کی ضرورت ہوتی ہے، جو اس کی بنیاد اور ستون ہیں۔

انسان اپنی مرضی سے کائنات کے لامحدود اجزا کو کنٹرول نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان میں ترمیم یا مٹا سکتا ہے یہ اجزا انسانی زندگی کے تانے بانے کے ساتھ پیچیدہ طور پر جڑے ہوئے ہیں اور انسان ان سے الگ تھلگ کام نہیں کر سکتا تاہم وہ ان اجزاء کو اپنانے کے لیے اپنے دماغ کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔

اسے نقصان نہ پہنچاؤ

ہمارے اسلاف ہم سے زیادہ خوش اس لیے نہیں تھے کہ ان کے پاس دنیاوی چیزیں اور لذتیں ہم سے زیادہ تھیں، یا اس لیے کہ وہ زندگی کے

مسائل سے کم واقف تھے، بلکہ اس لیے کہ ان کے پاس نفسیاتی توازن تھا جس نے انھیں سکون، سکون، اطمینان اور مختصر خوشی دی۔

انہوں نے اپنی خوشی کے لیے بیرونی حالات پر انحصار نہیں کیا اور نہ ہی وہ بیرونی حالات کا شکار ہوئے جو ان سے چھین لیں، ان کے سکون، سکون، خوشی اور اطمینان کے جذبات فطری، نارمل، صحت مند اور پائیدار تھے، ہمیں بھی ان جذبات کو پیدا کرنا چاہیے اگر ہم خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہم میں سے کون ایسا نہیں کرتا؟

تقدیر آزاد مرضی یا انتخاب کی آزادی کی ماضی کی مشق کا نتیجہ ہے، ہم اپنی آزاد مرضی کے ماضی کے طریقوں کے ذریعے قسمت اور تقدیر کو اپنے اوپر لاتے اور لاتے رہتے ہیں، تاہم، ہم ماضی کے پابند نہیں ہیں، اور نہ ہی ہم اپنے اعمال کے نتائج سے ہمیشہ کے لیے مجبور ہیں، ہم جو کچھ بویا ہے اسے مٹا سکتے ہیں اور جو لکھا ہے اسے مٹا سکتے ہیں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے معیار کو درست کریں اور اپنے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اعمال کے بیجوں کو تکلیف دہ نتائج کے ساتھ مٹا دیں اور ان کی جگہ روح کی فطرت کے لیے زیادہ موزوں بیج لگائیں، ہم روح کی مٹی میں بوئے گئے ان اچھے بیجوں سے خوشی کا پھل ضرور کاٹیں گے، اگر ہم زیادہ سے زیادہ خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں یا دکھ اور درد کو کم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ابھی، ابھی اور کل نہیں، آزاد مرضی کا استعمال کرنا چاہیے۔

اس لیے خوشی کی شرائط انسان کے اندر موجود ہیں، اور اسے صرف اس مساوات کے ساتھ سنجیدگی سے نمٹنا ہے جس میں کوئی غلطی نہ ہو، اور نتائج اس کے حق میں ہوں گے اگر وہ بہترین اندازہ لگا کر اس سے نمٹے۔ لیکن مضبوط ارادے والا شخص خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے۔

مرتکز دماغی توانائی

جب آپ سورج کی روشنی کو ایک چھوٹے سے نقطے پر ایک میگنفائنگ لینس پر مرکوز کرتے ہیں تو اس سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور وہ حرارت لکڑی کے تانے بانے، کاغذ وغیرہ کو بھڑکا سکتی ہے اسی طرح جب آپ اپنے ذہن کو پوری توجہ کے ساتھ مرکوز کرتے ہیں تو اس کی مرتکز توانائی شک کی برائیوں اور جڑوں کو جلانے کے لیے، تمام ناکامیوں کی وجہ ہے، اور حکمت کی روشنی کو روشن کر دیتی ہے۔

جب فکر خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے جو تمام بھلائیوں کا سرچشمہ اور تمام بابرکت طاقتوں کی اصل ہے تو وہ خدائی موجودگی سے واقف ہو جاتا ہے اور کامیابی کے تمام عناصر کا مالک ہوتا ہے یہ

عناصر خدا کی بے پناہ طاقت سے گہرا تعلق رکھتے ہیں جو کسی بھی میدان میں کامیابی کے نئے اسباب پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

خدا کرے کہ نیک کوششوں اور فلاحی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

پریشانیاں اور مشکلات انسان کے اپنے ماضی کے اعمال کے بارے میں آگاہی کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں، جو کسی خاص وقت اور جگہ پر کیے جاتے ہیں، ان کی موجودہ مصیبت ان خیالات اور اعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ جو اس کے شعور کی مٹی میں جڑ پکڑتے ہیں، ایک پودے میں پھوٹتے ہیں اور پھل دیتے ہیں جو ان خیالات اور اعمال کی خصوصیات کی عکاسی کرتے ہیں۔

جب آپ خلا میں لاکھوں میل دور سورج کو دیکھتے ہیں، تو وہ بہت بڑا ستارہ ہماری زمین سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا ہے، اس کے باوجود زمین کا قطر تقریباً 7,900 میل ہے، جب کہ سورج کا قطر سو گنا زیادہ ہے، اگر آپ ہمارے سیارے زمین کو براہ راست سورج کے سامنے رکھ سکتے ہیں، تو یہ اس کے مقابلے میں ایک چھوٹے سے نقطے کے طور پر نظر آئے گا جب تک کہ سورج کے بڑے پیمانے پر سورج کا تصور نہ کریں۔ پورے نیلے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے آسمان جو ہم دیکھتے ہیں وہ لامحدود خلا کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے، جو کائنات میں پھیلی ہوئی ہے، یہاں تک کہ اگر سورج لامحدودیت میں پھیلتا رہے، تب بھی وہ لامحدود کو گھیر نہیں سکتا، چھوٹے پن اور محدودیت کا یہ کائناتی فریب ذہن کی وسعت اور اس کی کائنات کی صلاحیت کو محدود کر دیتا ہے۔ حدود

وہ جو ابعاد اور پیمائش کے تابع نہیں ہے، جس کی کوئی حد اور کوئی اصل نہیں ہے، وہ خدا ہے، جو ہمہ گیر ہے اور خلا کی سب سے دور تک موجود ہے وہ دور، دور دراز ستاروں میں ہے، جس طرح وہ آپ کے اندر اور میرے اندر ہے، اور وہ باشعور ہر اس جگہ سے واقف ہے جس پر وہ قابض ہے خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی یا بڑی کتاب سے کیوں نہ ہو۔

دعائیں

اے رب!
میرا ہاتھ اندھیرے سے روشنی کی طرف لے
اے کائناتی خاموشی
میں ندیوں کی بڑبڑاہٹ اور شبلیوں کی آواز میں تیری آواز سنتا ہوں۔
ہوا کے آہوں میں، موجوں کی گرج اور تھرتھراہٹ کی گرج میں
اے پیارے رب

میں لفظوں سے نہیں بلکہ تجھ سے تڑپتے دل کی تڑپ سے تیری عبادت کرتا ہوں۔

مجھے آپ کی وسیع وسعت کو دیکھنے دو

ہر چیز کے پیچھے آپ کی مستقل موجودگی

شاید مجھے احساس ہو جائے کہ میں ہمیشہ کے لیے آپ کی غیر متبدل ہستی کا حصہ ہوں۔

اے بہتے ہوئے سمندر

کاش میری خواہشوں کے سمیٹتے دریا رکاوٹوں اور رکاوٹوں کے صحراؤں میں سے بہتے

آخر کار، آپ کی سب سے بڑی ہنگامہ آرائی مل گئی۔

اے رب، تیری آواز سننے میں میری مدد کریں۔

وہ کائناتی آوازِ جس سے کائنات کی کمپن پھوٹتی تھی۔

مجھے بابرکت آواز کے ذریعے آپ کی موجودگی کا احساس دلانے دو (اوم - آمین)

تمام مبارک آوازوں کے لیے میلوڈی ہولی

جب میں وجود کی سمفنی سنتا ہوں تو اپنے شعور کو وسعت دیں۔

مجھے کائناتی سمندر کی طرح محسوس کرنے دو

اور جسم کی لرزتی حرکات اس کے سینے پر ناچ رہی تھیں۔

سب سے مقدس آوازِ میرے اندر گونجنے دو

میرے شعور کو جسم سے کائنات تک پھیلانا

میں دائمی، ہمہ جہت خوشی محسوس کروں

بہتی ہوئی روشنی کے سمندر سے پھٹنا

اے لامحدود طاقت

اے ابدی حکمت

میری روح کو اپنے روحانی کمپن سے چارج کر دے۔

اے بابرکت کائناتی کلام کی آواز

میری غلطیوں کو درست کریں۔

مجھے چاہیے۔

میرا ہاتھ اندھیرے سے روشنی کی طرف لے۔

جب بھی میں تیرے بارے میں سوچتا ہوں، اے رب، میرے اندر ایک جلتی آرزو کا سیلاب جنم لیتا ہے، میرے جذبات کو ہلا کر اور میرے دل سے میرے جسم کے ہر خلیے تک بہہ جاتا ہے، اس پر محبت الہی سے چارج ہوتا ہے۔

میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ میں آپ کے وجود کے مرکز تک پہنچوں اور آپ کی موجودگی میں لطف اندوز ہوں۔

اور اچانک روح کا دروازہ کھلتا ہے، اور میں تمہاری چمکیلی روشنی کو دیکھ کر خوشی سے مغلوب ہو جاتا ہوں!

ماسوائے چند روشن خیال افراد کو چھوڑ کر بیشتر انسانیت کے لیے ماضی ناواقف ہے پھر بھی ماضی سے ہماری ناواقفیت بھی ہمارے فائدے میں ہے کیونکہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ ہم نے اس زندگی میں اور پچھلی زندگیوں میں کیا کیا ہے، تو ہم اپنے اعمال کے سراسر حجم سے مغلوب ہو جائیں گے اور بالکل حیران ہو جائیں گے، درحقیقت، صدمے کی وجہ سے ہماری خواہش بھی مفلوج ہو سکتی ہے۔ تعاقب اور ہمیں مایوسی کا شکار چھوڑنا اس زمینی زندگی میں بھی، بھول جانا خدا کی طرف سے ایک نعمت ہے، جو ماضی کی یادوں کو، خاص طور پر تلخ اور تکلیف دہ یادوں کو ہمارے خیالات اور احساسات پر غالب آنے سے روکتی ہے۔

لیکن شکر ہے کہ ہمارے اندر الہی چنگاری ہمیشہ امید اور زندگی کے نہ ختم ہونے والے سفر کو جاری رکھنے کی خواہش کے ساتھ چمکتی ہے ہمیں ان دو نعمتوں کے لیے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے: ماضی کو بھول جانا اور مستقبل کی امید

ہمیں یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیے کہ تقدیر آزاد ارادے کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے تاہم، ہمیں ان منفی اثرات کا مقابلہ کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے جو زیادہ تر لوگ تقدیر اور تقدیر سے منسوب کرتے ہیں، اور اپنے انتخاب کی آزادی کو ہمارے اندرونی عقائد کے مطابق استعمال کرنا چاہیے، بشرطیکہ یہ اعتقادات صحیح ایمان پر مبنی ہوں اور قوانین الٰہی پر مبنی ہوں، جس کے بغیر انسان حقیقی خوشی کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

جب ہم کسی کام کا آغاز کرتے ہیں تو ہمیں ناگوار حالات سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے، بلکہ انتہائی حد تک پر امید رہنا چاہیے، اس کامل یقین کے ساتھ کہ کوئی بھی چیز ہماری مرضی کو بروئے کار لانے اور اپنی پسند کی آزادی پر عمل کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

اگر ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو یہ تسلیم کرنا قابل قبول ہے کہ ہمارے اپنے بنانے کی رکاوٹیں تھیں جنہوں نے ہمیں اس تک پہنچنے سے روکا، ہمیں اپنے مقصد کے حصول کے لیے ثابت قدم رہنا چاہیے اور اپنی کوششوں کو دوگنا کرنا چاہیے، ہمیں اپنے آپ سے یہ بھی اقرار کرنا چاہیے کہ رکاوٹیں اور چیلنجز کتنی ہی مضبوط اور مضبوط کیوں نہ ہوں، ہم ان سب پر قابو پانے کے باوجود ان پر قابو پانے کے لیے کافی طاقت رکھتے ہیں۔ کوشش کریں، مایوسی اور مایوسی کی کوئی ضرورت نہیں، جب تک ہم یہ سمجھیں کہ انسان کی قوت ارادی تقدیر سے زیادہ مضبوط ہے، جو ہماری اپنی بنائی ہوئی ہے ، اس لیے ہمیں

کوشش نہیں کرنی چاہیے، چاہے ہم کتنی ہی بار ناکام ہوں، کیونکہ ہمیشہ کھلے دروازے ہوتے ہیں، ہمیں بس کوشش کرتے رہنا چاہیے اور اس کوشش کو دہراتے رہنا چاہیے جب تک کہ کامیابی ہمیں نہیں مل جاتی، جب تک ہم اس کے راستے پر چلتے ہیں، اللہ ہماری مدد کرے گا اور اس کی مدد کرے گا۔ منزل، اور جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے وہ مایوس نہیں ہوگا۔

جب انسان کسی چیز کی خواہش کرتا ہے، اور وہ خواہش شدید اور فوری ہوتی ہے، تو وہ خواہش اس کے شعور کو کبھی نہیں چھوڑتی، وہ جہاں بھی جاتے ہیں اور جہاں بھی وہ مڑتے ہیں، اور ان کی مصروفیات اور پریشانیاں جو بھی ہوں، اس کی مسلسل اور مسلسل سرگرمی سے، وہ خواہش زبردست عزم اور توانائی کی حامل ہوتی ہے، یہ فکری سرگوشی مجھ سے زیادہ مضبوط اور موثر ہوتی ہے، جو زیادہ موثر نہیں ہوتی۔ ہونٹ خدا سے محبت کرنے والے یہی کرتے ہیں ; وہ بغیر کسی وقفے کے خدا کے لئے اپنی محبت کی سرگوشیاں کرتے ہیں، اور ان کی سرگوشیاں دلی اور ناقابل سماعت ہوتی ہیں، ان کی تمام روزمرہ کی سرگرمیوں میں یہ دلی سرگوشیاں ان کا دھیان نہیں ہٹاتی اور نہ ہی یہ ان کے دوسرے فرائض سے متصادم ہوتی ہے جیسے جیسے خدا کے لیے ان کی خواہش بڑھتی ہے، اس کے لیے ان کی محبت مضبوط اور گہری ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اس کی موجودگی کو چھوتے ہیں اور اس کے نور کو دیکھ کر اطمینان اور سکون محسوس کرتے ہیں۔ تفصیل

خدا ہمیں اسباق بھیجتا ہے جس کی ہمیں زندگی میں ضرورت ہے تاکہ ہم ان سے فائدہ اٹھا سکیں اور سمجھ اور تجربہ حاصل کر سکیں جو کوئی ان اسباق سے گریز کرے گا وہ ان کو سیکھنے پر مجبور ہو جائے گا چاہے اس میں کتنا وقت لگے۔

ہر امتحان دوست ہوتا ہے اگر ہم اس سے سبق سیکھیں اور ظالم حکمران اگر موقع کو ضائع کریں اور شکایت، ناراضگی اور ناقص فیصلے کے ذریعے اس کا غلط استعمال کریں۔

جب ہم زندگی کے بارے میں صحیح فہم اور صحیح رویہ رکھتے ہیں تو یہ خوبصورت ہو جاتی ہے۔ اور پیچیدگیوں سے پاک

نفسیاتی معاملات

ایک شخص ہمیشہ کے لیے خوشی کی لہر پر نہیں رہ سکتا، یا غم کے گہرے پانیوں میں ڈوبا یا غضب کی گہرائیوں میں غرق نہیں رہ سکتا۔ متضاد دوئیوں کی حامل اس دنیا میں اوسطاً انسان اتار چڑھاؤ کا شکار ہوتا ہے وہ خوشی کی لہر پر اٹھتا ہے اور بے حسی کی گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے اور اداسی کی تیز لہروں سے اُچھلتا ہے اور اسے شاید ہی

کسی اور شعور کی کیفیت کا علم ہوتا ہے کہ حالات کو اس طرح سوچنے کی اجازت دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنی خواہشات پر قابو پا لے۔

ایک انسان کو کامیاب اور بھرپور زندگی گزارنے کے لیے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ ذہنی توازن ہے۔
یہ صرف دماغ پر توجہ مرکوز کرکے نفسیاتی فیکلٹی کو کنٹرول کرنے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

گہرے دکھ بھی وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جاتے ہیں، اس لیے غم پر رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہماری زندگی کا ایک ایک دن کسی عزیز پر طویل غم نہ اس کی مدد کرتا ہے اور نہ ہی ہمیں، اور یہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں بدلتا احساس کمتری یا خود کو سزا دینا ماضی کی غلطیوں یا ناکامیوں پر غور کرنا بیکار ہے یہ صرف زندگی کو دکھی بناتا ہے اور ذہنی صلاحیتوں کو دباتا ہے

ہمیں اپنے آپ کو بورنگ روٹین کے گڑھے میں نہیں پڑنے دینا چاہیے، کیونکہ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جو آرام سے دور ہے، کیونکہ یہ ذہن کو پریشان کرتی ہے اور بے حسی کی بھٹی میں پوشیدہ صلاحیتوں کو جلا دیتی ہے۔

ناکامی کو اپنی جڑوں سے مٹا دینا چاہیے، اور زندگی کے میدانوں کو محنت اور عزم کے ساتھ ہل چلانا چاہیے اور خدا کی مدد سے بھرپور فصل کاٹنے کے لیے نیکی کے بیج بونا چاہیے۔

سلور جوبلی میں آئرن

مجھے ایک بار سلور جوبلی کی تقریب میں ایک ایسے جوڑے کے لیے مدعو کیا گیا جو بظاہر سب سے خوش کن جوڑوں میں سے ایک لگتا تھا، لیکن جب میں ان کے گھر میں داخل ہوا تو مجھے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا، میں نے اپنے دو طالب علموں سے کہا کہ وہ شام کے وقت ایک دوسرے کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں، اور انہوں نے بعد میں مجھے بتایا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے سامنے مسکراتے ہیں اور ایک دوسرے کو پیارے الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں، جیسے پیارے الفاظ "Yes my love"، لیکن جیسے ہی وہ سوچتے ہیں کہ وہ اکیلے ہیں، وہ ایک "yes my love" دوسرے پر جھگڑتے ہیں اور تکلیف دہ الفاظ بولتے ہیں۔

میں نے ان سے بات کی اور کہا: آپ نے مجھے اپنی پارٹی میں آنے کی دعوت دی، لیکن ماحول کشیدہ ہے اور مجھے لگتا ہے کہ اس گھر میں بہت زیادہ جھگڑا ہے، اور مجھے لگتا ہے کہ اس سلور جوبلی میں بہت لوہا ہے۔

پہلے تو وہ ناراض ہوئے لیکن بعد میں انہوں نے اعتراف کیا کہ میں ٹھیک ہوں اور معافی مانگتے ہوئے اس نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا: ہر وقت جھگڑنے اور جھگڑنے سے تمہیں کیا فائدہ؟

ایسا لگتا ہے کہ آپ ایک کامل جوڑے کے طور پر اپنی ساکھ کو برقرار رکھنے کے لیے ایک ساتھ رہ رہے ہیں، لیکن آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح رہنا چاہیے اور اپنی خوشی اور ذہنی سکون کے لیے امن اور ہم آہنگی سے رہنا چاہیے۔

مقناطیسی خوراک

جب لوگ خوراک یا غذائیت کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو ان کا مطلب عام طور پر جسم کو برقرار رکھنے کے لیے استعمال کی جانے والی جسمانی خوراک سے ہوتا ہے تاہم، غذائیت کی دوسری قسمیں بھی ہیں جو جسمانی خوراک سے کم اہم نہیں ہیں، اور اکثر اس سے بھی زیادہ ہوتی ہیں، جیسے فکری یا روحانی پرورش، ذہنی سرگرمی یا ذہن کا ارتکاز، حکمت اور روحانی فہم۔

جسمانی خوراک جسم کے خلیوں کو برقرار رکھتی ہے، جبکہ فکری خوراک دماغ کو صحت مند خیالات سے بھرتی ہے، اور حکمت کی خوراک روح کو زندہ کرتی ہے اور اس کی صلاحیتوں کو ترقی دیتی ہے۔

فکری پرورش عام طور پر ان خیالات پر مشتمل ہوتی ہے جو ایک شخص سوچتا ہے اور جو وہ دوسروں سے ان کے ساتھ رابطے اور تعامل کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔

پرسکون مزاج اور عمدہ مزاج والے لوگ ہمارے خیالات کو مقناطیسی اور صحت مند بنانے میں مدد کرتے ہیں۔

اس بات کا تعین کرنا مشکل نہیں ہے کہ آیا کوئی شخص اپنی فکری پرورش پرامن یا خلل ڈالنے والے ماحول سے حاصل کرتا ہے، پریشانی، پریشانی، اور الجھن یہ سب غلط قسم کے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنے سے ہوتی ہے، چاہے دوست ہوں یا رشتہ دار۔ یہ فکر مند خیالات اور خراب موڈ کا سبب بنتا ہے۔

جسم جسمانی خوراک سے توانائی اور جیورنبل حاصل کرتا ہے، جب کہ مقناطیسی غذائیں جسم اور دماغ دونوں کو توانائی کے چارج فراہم کرتی ہیں جو ٹھوس اور مائع کھانوں سے زیادہ آسانی سے ہضم ہوتی ہیں، جنہیں زندہ توانائی میں آسانی سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

جب آپ جہالت کو حکمت میں، کمزوری اور کمزوری کو صحت اور جیونت میں تبدیل کر سکتے ہیں، اور زندگی کی راہوں پر اعتماد اور دلیری سے چل سکتے ہیں - یہاں تک کہ تنہا بھی - اور زندہ اور بیدار ضمیر رکھنے

میں اندرونی خوشی کا تجربہ کر سکتے ہیں، اور خدا کے انصاف پر غیر متزلزل یقین اور باطل پر حق اور حق کی فتح حاصل کر سکتے ہیں۔

اور جب آپ ہر روز اپنے خیالات کو بلند اور بہتر سطح کی طرف چھوڑنے کی کوشش کریں گے، اور آپ کے پاس محبت کرنے والا اور شکر گزار دل ہے، اور دوسروں کے لیے اچھے ارادے ہوں گے، تو آپ کی فکری پرورش مقناطیسی ہوگی، اور پھر آپ اپنی طرف وہ تمام خوبصورت اور مفید ہوں گے، چیزوں، لوگوں اور حالات سے، جو حفاظتی سفر کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہیں۔

جب آپ اپنی ضرورت کو حاصل کرنے کے لیے کوشش کریں گے، اور جو کچھ خدا فراہم کرتا ہے اس پر راضی ہوں گے، تو آپ ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ روح اور مطمئن ہوں گے جو دنیاوی مالوں کے جنون میں مبتلا ہیں اور اس کی عارضی لذتوں کے لالچ میں ہیں۔

جب کوئی شخص تمام دوستوں سے بڑھ کر خدا کو تلاش کرتا ہے، جو واحد حقیقی دوست ہے، تو یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ تمام انسانی رشتوں میں حقیقی دوستی قائم ہو: خاندانی، برادرانہ، ازدواجی اور روحانی

ازدواجی تعلقات میں دوستی ایک اہم عنصر ہے، اور فکری اور جذباتی قربت، اخلاقی کشش کا احساس، اور حقیقی محبت اور دوستی کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

جو لوگ حقیقی محبت اور جنسی کشش میں فرق نہیں کر سکتے وہ بار بار مایوس ہوتے ہیں۔

جب شادی کی بنیاد اعلیٰ نظریات اور باہمی احترام پر رکھی جاتی ہے، تو یہ دو محبت کرنے والی روحوں کے درمیان خوشگوار اور کامیاب اتحاد بن جاتی ہے اور وہ ایک دوسرے کے لیے زندگی کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے تعاون کرتے ہیں، اور ہمدردی اور باہمی، دوستانہ افہام و تفہیم کے ذریعے زندگی گزارنے کی پریشانیوں کو دور کرتے ہیں۔

جب تک میں دوسروں کے خیالات اور اعمال کو مجھ پر اثر انداز ہونے کی اجازت نہ دوں، کوئی بھی مجھ پر قابو نہیں پا سکتا اور نہ ہی میری مرضی کو چھین سکتا ہے۔

خُداوند، مجھے احساس ہے کہ میرے سامنے ایک لامتناہی موقع ہے کہ میں اپنی صلاحیتوں کو دریافت کروں اور اپنی روحانی صلاحیتوں کو دریافت کروں، میں مادی اٹیچمنٹ کو اعلیٰ امنگوں سے بدل دوں گا، اور مجھے احساس ہوگا کہ وفادار روح ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔

آج میں اپنے خیالات کو امید کی ایک خوراک سے بھروں گا، میں اپنے آپ کو ناخوشگوار تجربات سے دور رکھوں گا، اور میں وہ مشق کروں گا

جو جسم، دماغ اور روح کی پرورش کرے گا متوازن اور مستقل مزاجی سے۔

زندگی اور موت کا رقص ہمیشہ کے لیے موجود ہے لیکن میں اپنی روحانی شناخت کی حفاظت کر کے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لیے آزاد کر لوں گا اور جب آزمائشوں اور فتنوں کے طوفان مجھ سے ٹکرائیں گے تو میں اپنی روح کی کشتی میں سفر کر کے زندگی کے سمندر کے پار محفوظ الہی ساحلوں تک جاؤں گا۔

جب میں کام کرتا ہوں اور تخلیق کرتا ہوں تو میں یاد رکھوں گا کہ خدا میرے ذریعے کام کرتا ہے۔ وہ کائنات کا رب ہے اور میں اس پر گہرائی سے غور کر کے اس سے رابطہ قائم کر سکتا ہوں۔

میرے پیارے خدا، میں سمجھتا ہوں کہ میرے خیالات مجھے ناکامی یا کامیابی سے ہمکنار کریں گے، اس بات پر منحصر ہے کہ میری زندگی میں کون سی سوچ سب سے مضبوط ہے، اس لیے میں یہ یاد رکھنے کی کوشش کروں گا کہ آپ میری طرف مدد کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں اور یہ مجھے کامیابی کی وجوہات کے لیے تیار کرتا ہے۔

جب مجھ پر آفتیں اور مصیبتیں آئیں گی تو میں اپنے حوصلے بلند کروں گا اور ان پر قابو پانے کے لیے اپنے عزم کو مضبوط کروں گا، میں ہر ایک کے ساتھ اپنے معاملات اور میل جول میں خلوص اور ایمانداری کو اپناؤں گا اور محبت اور نیک تمناؤں کے خیالات کو جنم دوں گا تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور حکمت سے میرا ساتھ دے گا۔

رب، میں اپنی قوت ارادی اور عقل کو استعمال کرتے ہوئے پہلے چھوٹی چھوٹی چیزوں کو پورا کروں گا، پھر بڑی کامیابیوں کی طرف بڑھوں گا۔

اگر تمام مادی عزائم پورے ہو جائیں تب بھی وہ صرف ادھوری خوشی لاتے ہیں، اور خدا کی تلاش ہی واحد حقیقی خوشی ہے، میں خوشی کے لازوال ذخائر تلاش کروں گا اور یہ روح کے باغوں اور اس کے سدا بہار مرغزاروں میں بہتا اور دوڑنا کبھی نہیں رکتا۔

سنہری اقوال

خوشی میرا حق، میراث اور میرا چھپا ہوا خزانہ ہے، اے رب، میری رہنمائی فرما تاکہ میں اپنے اندر وہ خزانہ تلاش کروں جو بادشاہوں کے خوابوں سے بھی زیادہ ہیں۔

****

دلوں کا خدائی باشندہ اپنے شاگردوں میں اپنی رحمت اور شفقت سے روشن کرتا ہے حکمت کے وہ چراغ جو جہالت کے اندھیروں کو دور کرتے ہیں۔

****

زندگی ایک باقاعدہ تال کے ساتھ ایک ذہین حرکت ہے۔ یہ خود کو بے جان اشیاء میں ڈھالتی ہے، یا زندہ اور متحرک شکل اختیار کرتی ہے۔

****

اے سب سے بڑے عاشق، تو ہی زندگی ہے، تو ہی میرا مقصد اور میری آرزو ہے، مجھے اپنے آسمانی باغ میں کھلتا ہوا گلاب بنا، یا اپنی تابناک محبت کے ہار میں چمکتی ہوئی مالا بنا، یا مجھے سب سے بڑا اعزاز عطا کر: اپنے دل میں سب سے چھوٹا مقام۔

****

جہاں بھی دوسرے اچھے کام کرنے میں میری کوششوں کی تعریف کرتے ہیں، وہیں میں سب سے بڑی خدمت فراہم کر سکتا ہوں۔

****

آئیے ہم خوابوں کا سنہرا قالین بُنائیں میٹھی یادوں کے ریشمی دھاگوں اور نفیس خیالات سے۔

****

ایک خالی ذہن [مثبت، تعمیری خیالات سے عاری] مصیبت، پریشانی، مایوسی اور ناامیدی کا کارخانہ ہے۔

***

اگر عالمگیر محبت آپ کے دل میں بس جائے تو یہ آپ کو دیرپا اور نئی خوشی دے گی جو آپ کو کوئی اور نہیں دے سکتی۔

***

زمینی وجود کے باغ میں کھلنے والے زندگی کے پھول دیکھنے میں بے حد خوبصورت اور خوشنما ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ شاندار اور شاندار خوبصورتی اور حکمت کا وہ چشمہ ہے جو کہیں موجود ہے، جہاں سے ہم آئے اور جس کی طرف لوٹ کر ایک بار پھر ملیں گے۔

***

جب شاگرد صبح کو بیدار ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ سے کہتا ہے: "میں جسم نہیں ہوں، میں ایک غیر مرئی روح ہوں... میں خوشی ہوں... میں روشنی ہوں... میں حکمت ہوں... میں محبت ہوں اور اگرچہ میں اس جسم میں رہتا ہوں، میری روح لافانی ہے اور زوال سے اچھوت نہیں ہے‘‘۔

***

جس طرح شبنم کے قطرے پھولوں کو کھلنے اور بڑھنے میں مدد دیتے ہیں، اسی طرح مہربانی دوستی کو پروان چڑھاتی ہے اور اس کی نشوونما کو فروغ دیتی ہے۔

****

ایسی لہریں ہیں جو سمندر کی سطح پر نمودار ہوتی ہیں اور لہریں جو اس کی گہرائیوں میں غائب ہوجاتی ہیں۔ دونوں صورتوں میں، وہ سمندر کے اندر ہیں اور ایک اس کے ساتھ اسی طرح، وہ انسان جو کائناتی سمندر کی سطح پر "زندگی" کے دوران تیرتے ہیں یا "موت" کے وقت اس کے اندر غائب ہو جاتے ہیں، وہ یکساں طور پر ابدیت کے سمندر میں ہیں۔

****

ہنگامہ خیز پانی میں چاند کا عکس واضح طور پر نظر نہیں آتا، لیکن ایک بار جب پانی کی سطح پرسکون ہو جاتی ہے تو چاند کا عکس بالکل واضح ہو جاتا ہے، یہی بات ذہن کے بارے میں بھی سچ ہے: جب یہ پرسکون ہو تو آپ اپنی روح کا چہرہ پوری وضاحت اور درستگی کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔

***

اے رب، اپنی حکمت کے سورج کی کرنوں کو میری کامیابی کی خوشی کے دنوں میں میری رہنمائی کے لیے بھیج، اور جب میں غم کی اندھیری راتوں سے گزر رہا ہوں تو اپنی رحمت کے پورے چاند کی روشنی بھیج۔

***

مراقبہ وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے آپ عالمگیر ذہن سے جڑ جاتے ہیں، اور جب آپ اس لامحدود بیداری سے ہم آہنگ ہو جائیں گے تو آپ تخلیق کے تمام رازوں کو جان سکیں گے۔

***

خدا کا قرب حاصل کرنے اور اسے جاننے کی خواہش خود نہیں آتی بلکہ اس کی آبیاری ہونی چاہیے اور اس خواہش کے بغیر زندگی کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

***

دنیاوی زندگی ایک عارضی ٹھہراؤ ہے اور انسانیت کا اولین فرض ہے کہ اس سفر کے مقصد اور مقصد کو سمجھے وہ مقصد خدا کو جاننا ہے اور یہ کچھ اور نہیں ہو سکتا۔

***

آپ کا امن آپ کا قیمتی خزانہ ہے، اس لیے کسی کو اس خزانے کو آپ سے چھیننے کی اجازت نہ دیں۔

****

اپنی خوبیوں اور عزت نفس کے قلعے میں تنہا، محفوظ اور محفوظ رہنا سیکھیں۔

****

ہر چیز موجود ہے کیونکہ خدا موجود ہے اور چونکہ وہ موجود ہے، آپ بھی موجود ہیں اس کے وجود کی بدولت آپ زندگی کی آسائشوں اور خوشیوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اس لیے آپ کا خدا کا شکر گہرا ہونا چاہیے۔

***

اچھی کتابیں خاموش، شائستہ اور قابل احترام دوست ہو سکتی ہیں اپنے مشکل لمحات میں ان کتابوں کو مت چھوڑیں، کیونکہ یہ آپ کو کبھی نہیں چھوڑیں گی، ان جسمانی دوستوں کے برعکس جو آپ کو چھوڑ سکتے ہیں۔

***

کوئی بھی شخص جس کے پاس اچھی صحت، آرام دہ زندگی، اور بڑی ذہنی صلاحیت ہے، لیکن خوشی سے محروم ہے، وہ ابھی تک زندگی میں کامیاب نہیں ہوا ہے، جب آپ صحیح معنوں میں کہہ سکتے ہیں، "میں خوش ہوں، اور میری خوشی کو کوئی نہیں چھین سکتا،" آپ نے اپنے اندر خدا کی شبیہ پا لی ہے۔

***

سکون اور امن پر زور دیں، اور صرف محبت بھرے خیالات اور اچھے ارادے بھیجیں اگر آپ امن اور ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو نیکی اور تقویٰ پر مبنی زندگی بسر کریں، اور وہ تمام لوگ جن کی زندگی آپ سے جڑی ہوئی ہے، آپ کے ساتھ رہنے سے فائدہ اٹھائیں گے۔

***

اگر آپ کے کوئی دوست نہیں ہیں، یا اگر آپ کے دوست آپ کا وقت ضائع کر رہے ہیں، یا اگر آپ ان کے ساتھ نہیں مل پاتے ہیں، تو ایسی کتابیں [اور مواد] جو حکمت رکھتی ہیں اپنے دوست بنائیں، کیونکہ آپ ان کے صفحات کے دروازوں سے حیرت انگیز اور دلچسپ خیالات کی دنیا میں جا سکتے ہیں۔

***

خدا کو تلاش کرنے کا مطلب ہر وہ چیز حاصل کرنا ہے۔ جس کی دل چاہتا ہے، اور روحانی ہونے کا مطلب ہے۔ صحت، خوشی اور کامیابی کے دروازے کھولنا

***

ہمارے اندر الٰہی طاقت کی ایک چنگاری ہے۔ جو تمام زندگی کو تخلیق اور برقرار رکھتی ہے۔ اور اس کے بھڑکنے کا انتظار ہے۔

***

پڑھنا ایک بہت ہی فائدہ مند ذہنی سرگرمی ہے۔ یہ دماغ کو ورزش کرتا ہے۔ اور اسے لچکدار رکھتا ہے۔ روزانہ ایک یا دو گھنٹے کا مطالعہ چند سالوں میں کسی کو بھی متنوع علمی بنیاد فراہم کرے گا، بشرطیکہ وہ قابل قدر کتابوں کا انتخاب کریں، سستے ناولوں یا معمولی کتابوں کو پڑھ کر وقت ضائع نہ کریں یا اپنی ذہنی صلاحیتوں کو نقصان نہ پہنچائیں جن کا کوئی مقصد یا مطلب نہیں ہے۔

***

سماجی میلان رکھنے والوں کو قیمتی کتابوں میں عظیم، باصلاحیت مردوں اور عورتوں کی لکھی گئی کتابوں میں موجود اسباق کے ذریعے انسانیت کی مدد کے لیے ایک نئی توانائی ملے گی۔

****

پڑھنا ایک بہت ہی فائدہ مند ذہنی سرگرمی ہے۔ یہ دماغ کو ورزش کرتا ہے۔ اور اسے لچکدار رکھتا ہے۔ روزانہ ایک یا دو گھنٹے کا مطالعہ چند سالوں میں کسی کو بھی متنوع علمی بنیاد فراہم کرے گا، بشرطیکہ وہ قابل قدر کتابوں کا انتخاب کریں، سستے ناولوں یا معمولی کتابوں کو پڑھ کر وقت ضائع نہ کریں یا اپنی ذہنی صلاحیتوں کو نقصان نہ پہنچائیں جن کا کوئی مقصد یا مطلب نہیں ہے۔

****

خود غرضی اور غرور کا خاتمہ ضروری ہے۔ کیونکہ یہ روحانی علم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔

****

خدا کے احساس کے بغیر، یہ دنیا تنازعات، تشدد اور تلخ مایوسیوں سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔، خوشی خدا کے قریب محسوس کرنے میں مضمر ہے۔

****

جو لوگ خدا کو پہچانتے ہیں ان کے دلوں میں مستقل خوشی اور خوشی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ سلامتی اور سکون محسوس کرتے ہیں، غصے

کہ طوفان انہیں ہلا نہیں سکتے اور نہ ہی خوف ان کے دلوں میں داخل ہو سکتا ہے۔

****

اچھی کتابیں آپ کی بہترین دوست ہیں؛ ان کے ذریعے، آپ بڑے ذہنوں کو آپ سے نرمی سے بات کرتے، آپ کو تسلی دیتے اور بہترین مشورے دیتے ہوئے سن سکتے ہیں، اچھی کتابیں پڑھنے کی حقیقی خواہش پیدا کرنے میں ناکامی کا مطلب نسلوں کی میراث کھو دینا ہے۔

****

خدا کی مدد کے بغیر، لوگ ناکامی کے پابند ہیں، کیونکہ زندگی کی جنگ میں کامیابی کے لیے جس طاقت اور حکمت کی ضرورت ہوتی ہے وہ ایک لامحدود ذریعے سے آتی ہے جب کوئی شخص خدا کو نظر انداز کرتا ہے، تو وہ اس لائف لائن کو کاٹ دیتا ہے جو اسے کامیابی کے لیے ضروری مدد اور مدد فراہم کرتی ہے۔

روحانی مواقع کے دروازے پر دستک دینے والے تلاش کریں گے کہ ان کے لیے دروازہ کھلا ہے کیونکہ اللہ ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

جب آپ خُدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو تمام فطرت آپ کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے۔

****

محبت سینڈ پیپر کی طرح ہے جو دماغ کو چمکاتی ہے اور کردار سے کھردری دور کرتی ہے۔

****

جب آپ اچانک خدا کو ہر جگہ پا لیتے ہیں، اور جب وہ آپ کے پاس آتا ہے، آپ کو متاثر کرتا ہے، اور آپ کی رہنمائی کرتا ہے، تو الہی محبت کی کہانی شروع ہو جاتی ہے۔

****

محبت دلوں میں پھیلے اور دوسروں کو شفا بخش کرنوں بھیجے۔

****

جب آپ جوان اور مضبوط ہوں تو خدا کو جاننے کی کوشش کریں، کیونکہ بڑھاپے اور بیماری میں آپ اس کو تلاش کرنے کے قابل نہیں رہ سکتے ہیں جس عمر میں لوگ زندگی کے حقیقی معنی کو سمجھنے لگتے ہیں، جسم کمزور ہوجاتا ہے، اور وہ اپنی باقی زندگی سچائی کی تلاش کے بجائے اپنی کمزور جسمانی صلاحیتوں کی پرورش میں گزار دیتے ہیں۔

****

میں ہر قوم سے بہترین لوں گا، اور میں تمام قومیتوں کی خامیوں پر توجہ دیے بغیر ان کی خوبیوں کی تعریف کروں گا۔

****

جس طرح ہم اپنے روزمرہ کے کھانے کی غذائیت کی اہمیت کا خیال رکھتے ہیں، اسی طرح ہمیں ان نفسیاتی غذائی اجزاء پر بھی توجہ دینی چاہیے جو ہم اپنے دماغ کو روزانہ فراہم کرتے ہیں۔

****

مہربان الفاظ بہت ساری بیماریوں کے لئے ایک حیرت انگیز علاج ہیں، ایک طاقتور، تقریباً جادوئی، مقناطیسی قوت کے حامل ہیں جو اپنے بولنے والے کے لیے بے پناہ برکتیں اور خوشحالی لاتے ہیں جو لوگ آرام دہ اور نرم الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ان میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے ایک لطیف دھارے کو محسوس کرتے ہیں، ان کے اندر سکون کے گہرے احساس سے بھرا ہونا اس لیے ہوتا ہے کہ اس کے بہاؤ کو اس قدر بلندی تک پہنچایا جاتا ہے کہ اس کے بہاؤ کو بہت زیادہ پہنچتا ہے۔ اس ذریعے کے ساتھ ہم آہنگی، انہیں امن کی خواہش رکھنے والوں تک خوشی منتقل کرنے کے قابل بناتا ہے۔

****

دل کے کتنے ہی مہربان الفاظ نے بہت سے غموں کو دور کیا ہے اور کتنی دانشمندانہ آوازوں نے تاریک راہوں کو خوشی اور سکون کے چراغوں سے روشن کیا ہے!

****

ہم اپنے ہر تجربے کے ذریعے ترقی کرتے ہیں، جب تک ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم ان سے قیمتی سبق سیکھ سکتے ہیں، ہر درد اور تکلیف جس کا ہم تجربہ کرتے ہیں اس کا مطلب اور مقصد ہوتا ہے ان تجربات کی سختی کے باوجود، وہ اس آگ کی مانند ہیں جو لوہے کو پگھلا کر اسے خوبصورت، مضبوط اور ورسٹائل فولاد میں بدل دیتی ہے۔

****

میری زندگی کی تمام قابل ذکر کامیابیاں ذہن کی طاقت کے ذریعے خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں حاصل کی گئی ہیں جب الہی جنریٹر چل رہا ہے، میری خواہش کی ہر چیز بغیر کسی استثناء کے نتیجے میں آتی ہے، پہلے ایک غیر مرئی، آسمانی ڈیزائن کی شکل اختیار کرتی ہے اور پھر حقیقت میں ناقابلِ مزاحمت قوت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔

****

جب ذہن تڑپتی ہوئی روح کی گہرائیوں سے خدا سے دل کی گہرائیوں سے سرگوشی کرتا ہے، تو روح کی پکار عالمگیر دل کو چھو لے

گی، اور جواب آئے گا، اس کے ساتھ بے پناہ خوشی ملے گی، یہ فکری سرگوشی ارادہ کو اس وقت تک پروان چڑھاتی ہے جب تک کہ اس میں مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے ضروری طاقت نہ ہو۔

****

جب کسی شخص کا ذہن اور ارادہ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے تو ان پر لامحدود طاقت کا الزام عائد کیا جاتا ہے، اس لیے کسی چیز کے بارے میں سوچنا ہی اسے حاصل کرنے کے لیے کافی ہے، کیونکہ قانون الٰہی ان لوگوں کے حق میں کام کرتا ہے جو اعلیٰ منشا کے مطابق ہیں۔

****

ہماری پریشانیاں کچھ بھی ہوں، خدا کو ہماری زندگیوں میں پہلا مقام حاصل ہونا چاہئے۔ روحانی ترقی کے سب سے اہم عناصر میں سے ایک خدا سے مسلسل دلی سرگوشی ہے، جہاں آپ ذاتی طور پر ایک شاندار مثبت تبدیلی کا تجربہ کریں گے جو آپ کو بہت متاثر کرے گی۔

****

انسان کو چاہیے کہ وہ تمام ذہنی صلاحیتیں جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہیں وہ وقتیہ چیزوں کی تلاش کے لیے وقف نہ کرے ورنہ وہ مادیت کی بھولبلییا میں گم ہو جائے گا اور اپنے لیے ایسی پابندیاں اور محدودیتیں پیدا کر لے گا جن کی اسے ضرورت نہیں ہے بلکہ اسے چاہیے کہ اپنی ذہنی قوتوں کو زندگی کی ضروریات کے حصول کے لیے استعمال کرے اور اپنی روحانی صلاحیتوں کو استوار کرنے کی کوشش کرے تاکہ وہ صحیح اور غلط کے درمیان فرق کر سکے۔

****

سچائی رائے اور نظریات سے بالاتر ہے، اور بہت سے لوگ جو اس نقطہ نظر کو اپناتے ہیں وہ اپنے ہی موضوعی نتائج کے پابند ہو جاتے ہیں۔

****

اے رب، سکون کے دروازے کھول دے اور میرے روحانی خیالات کی پناہ گاہ کو شیطانی وسوسوں کے حملوں سے محفوظ رکھ اور میری آرزوؤں کے گلاب میرے دل کے باغ میں کھلنے دے جب میں تیرے آنے کی صبح کا انتظار کر رہا ہوں۔

****

* نظریاتی علم الہی علم حاصل کرنے کے قابل نہیں ہے، اور یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنا قیمتی وقت ان نظریات پر ضائع نہ کریں جو حقیقت میں لاگو نہیں ہوسکتے ہیں، ورنہ کوئی شخص اپنے آپ کو گھنے علمی جنگلوں کے درمیان پائے گا اور نظریات کے دائرے سے آگے نہیں بڑھ سکتا ہے۔

****

خوشی زندگی کے غیر مستحکم حالات پر نفسیاتی فتح کا ثمر ہے۔

****

جس کو خدا پہچانتا ہے وہ دنیا سے ناواقف ہو سکتا ہے۔

****

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو نظریاتی علم کے ساتھ پروگرام کرتا ہے [حقیقی جانچ کے بغیر]، تو وہ ایک پورٹیبل ریکارڈنگ ڈیوائس کی طرح بن جائے گا جو کہاوتوں کو دہراتا ہے اور بلند و بالا فقروں کی بازگشت کرتا ہے، اور دوسرے اسے ایک عالم اسکالر تصور کریں گے، لیکن اس طرح کے علم کو نہ تو سچائی کے براہ راست ادراک سے تقویت ملتی ہے اور نہ ہی یہ روحانی حاصلات سے مطابقت رکھتا ہے۔

****

دنیا میں مسائل ہی رہیں گے، تو رہنمائی اور رہنمائی کے لیے کہاں سے رجوع کیا جائے؟ عادات، تعصبات، تعصبات اور جنون سے متاثر کسی کے خیالات کسی کام کے نہیں ہوتے، اور کسی کے ماحول، خاندان، ملک یا دنیا کے اثرات صحیح رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں، لٰذا انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور روح کی گہرائیوں سے نکلنے والی پرسکون، پُرسکون آواز، سچائی سے ہم آہنگ آواز کو سننا چاہیے۔

****

اپنے دلوں کو الہی نازل کرنے کے لئے کھولیں تاکہ یہ آپ کے ذریعے بہہ جائے اور آپ کی زندگیوں کو روحانی برکتوں اور نیکیوں سے بھر دے۔

****

آپ جو بھی کام کرتے ہیں اور جو بھی کامیابیاں آپ حاصل کر سکتے ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا ہی وہ ذریعہ ہے جو آپ کو وہ تمام طاقت فراہم کرتا ہے جو آپ کو کام کرنے اور حاصل کرنے کے لیے درکار ہے۔

****

* اے رب، مجھے غربت اور خوشحالی میں، بیماری اور صحت میں، جہالت اور حکمت میں آپ کو یاد کرنے دو، اور مجھے تیرے بابرکت نور کو دیکھنے دو جو لمحہ بھر میں تندرستی اور شفا بخشتا ہے۔

****

اپنے خیالوں کی تنہائی میں تیری مبارک آواز کو سننے کو ترستا ہوں، اپنی یادوں کی تہوں میں چھپی کرخت، زمینی آوازوں کو مجھ سے دور کر دیتا ہوں، میں اپنی روح کے سکون میں ہمیشہ تیری پرسکون، سریلی آواز کو سننا چاہتا ہوں۔

****

زندگی تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہے، اور جب ہم اس کے تاریک راستوں پر چلتے ہیں تو ہمیں خدا کی روشنی کو اپنا رہنمائی کا چراغ بنانا چاہیے، وہ جہالت اور تاریکی کی راتوں میں پورا چاند ہے، بیداری کی گھڑیوں میں روشن خیالی کا سورج ہے، ہدایت کا مینار ہے، اور زمینی سمندروں کو عبور کرنے والوں کے لیے شمالی ستارہ ہے۔

****

اب وقت آگیا ہے کہ انسانیت اپنی بھول بھلیوں سے روحانی بیداری کی طرف بیدار ہو، اے رب، ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم اپنے شعور کو غفلت اور تنگدستی کی گہرائیوں سے اٹھا کر امن، روشنی، محبت اور عالمگیر انسانی ہمدردی کے افق تک محدود کر دیں۔

****

حالات آخرکار بہتر ہوں گے کیونکہ انسانی زندگی کے تضادات کے پیچھے خدا کی قدرتیں اور عجائبات پوشیدہ ہیں اور جو شخص حالات کی ناگزیریت کا قائل نہ ہو اور اپنے دماغ اور ایمان کے ساتھ پردے سے باہر جانے کی کوشش کرے تو اس کے لیے دروازے کھل جائیں گے۔

****

ایمان کا مطلب کبھی بھی لاپرواہی اختیار کرنا یا حالات کے ساتھ سمجھداری سے کام نہ لینا نہیں ہے، بلکہ، چاہے کچھ بھی ہو جائے، ایک شخص کو اپنے آپ کو یقین دلانا چاہیے کہ خدا ہی مشکل اور آزمائشی حالات میں اس کا ساتھ دینے پر قادر ہے اگر وہ پورے دل، جان اور جذبات سے اس کی طرف رجوع کرے۔

****

اگر ہمارے حواس پوری حقیقت ہم تک پہنچا سکیں تو ہم زمین کو الیکٹرانوں کے دریا کے طور پر دیکھیں گے اور خاک کے ہر ذرے کو روشنی کے گھومتے ہوئے ماس کے طور پر دیکھیں گے جو لوگ مادّی کے دائرے میں داخل ہو کر روحانی تک پہنچتے ہیں وہ وہم کی نوعیت کو سمجھتے ہیں اور سچائی کے جوہر کو جانتے ہیں۔

****

افریقی جنگل میں ہو، میدان جنگ میں، بیماری یا غربت میں مبتلا ہو، کسی کو اپنے آپ کو یہ باور کرانا چاہیے کہ خدا کا ہاتھ کسی بھی خطرے سے زیادہ مضبوط اور اس کی پناہ مانگنے والوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، حفاظت کا اس سے زیادہ موثر ذریعہ کوئی نہیں ہے، یقیناً، واقعات سے نمٹنے کے لیے عقل کا استعمال کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ الہی مدد پر مکمل بھروسہ رکھنا چاہیے۔

****

وہ محبت جو تمام مخلوقات کے دلوں میں بسی ہوئی ہے — تمام ماؤں، باپوں، دوستوں اور عزیزوں کی محبت — الہی محبت سے حاصل ہوتی ہے۔

****

بڑے اور چھوٹے فرائض کے درمیان فرق کیا جانا چاہئے، صرف اہم پر سب سے اہم کو ترجیح دیتے ہوئے، مزید یہ کہ، کوئی فرض دوسرے سے متصادم نہیں ہونا چاہئے، صحیفے ہمیں بتاتے ہیں کہ جب ایک فرض دوسرے سے متصادم ہوتا ہے، تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ایک حقیقی فرض نہیں ہے۔

****

جیسے جیسے سورج کی اہم کرنیں پھیلیں گی، میں غریبوں اور لاوارث لوگوں کے دلوں میں امید کی کرن پھیلاؤں گا، اور میں ان لوگوں کے دلوں میں نیا عزم پیدا کروں گا جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ناکام ہیں۔

****

استاد پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد سے کہا:

اپنے حلقے عشق سے کسی کو مت نکالو سب کو اپنے دل میں رکھو وہ تمہیں اپنے میں رکھیں گے۔

****

خُداوند، میری مدد کریں کہ میں ہمیشہ اپنی مرضی کو فائدہ مند اور اچھے کاموں کو پورا کرنے کے لیے استعمال کروں

مجھے تیری مرضی کے مطابق کرنے میں مدد کر تاکہ میرے تمام خیالات تیرے مقاصد کے مطابق ہوں اور تیری مرضی کے مطابق ہوں۔

اس نے میرے اندر چھپی، بابرکت طاقت کو بیدار کرنے میں میری مدد کی تاکہ میں تمام مشکلات اور آزمائشوں پر قابو پا سکوں۔

****

اُس جرات مند اور عاجز روحانی شخصیت کے لیے بیدار ہوں – جو شیروں کی طاقت کو کبوتروں کی نرمی کے ساتھ جوڑتی ہے۔

****

میں نہ کڑوی، جھوٹی تنقید کی پرواہ کروں گا، نہ خوشامد اور چاپلوسی کی، میری تو بس یہی خواہش ہے کہ میں تیری مرضی پوری کروں اور تیری رضا حاصل کروں۔

****

آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ جب آپ الٰہی موجودگی کو محسوس کریں گے تو آپ کی روح آپ کو بھر دے گی پھر آپ کی روح خدا کی بے پناہ محبت سے مست ہو جائے گی یہ محبت کسی بھی انسانی

محبت سے لاکھوں گنا عظیم ہے- ایسی محبت جو آپ کی تمام خواہشات کو پورا کرتی ہے اور آپ کے دل کو خوشی اور اطمینان سے بھر دیتی ہے۔

****

اندرونی توجہ کے ذریعے، آپ براہ راست اپنے اندر اور اپنے اردگرد روحانی خوشی کا تجربہ کر سکتے ہیں اگر آپ اس بیداری کو فروغ دیں گے، تو آپ کی شخصیت ہم آہنگی سے بڑھے گی، اور آپ لوگوں اور دیگر مخلوقات کے لیے ایک پرکشش مقناطیسیت حاصل کریں گے۔

****

اے عظیم محافظ، مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اپنی تقدیر کی وجہ سے سب کچھ کھو دوں، جو میری اپنی بنائی ہوئی ہے، لیکن میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری واحد پناہ گاہ، تیری محبت کی شمع کو غفلت اور بھولپن کی آندھیوں سے محفوظ رکھے

****

آئیے ہم سازگار حالات کے چشموں سے بہنے والے پاکیزہ، تازگی بخش پانیوں کو پیتے ہیں، جو مثبت سوچنے اور پرامید نقطہ نظر رکھنے کے ہمارے پختہ عزم سے بڑھا ہوا ہے۔

****

ضمیر ایک بدیہی احساس ہے جو انسان کی اصل فطرت اور مقاصد کو ظاہر کرتا ہے جب آپ کا ضمیر صاف ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، صاف ضمیر خدا کی طرف سے اچھے اخلاق کا ثبوت ہے ضمیر کی عدالت میں بری ہونے کا مطلب خوشی کا ہونا اور خدا کی نعمتوں کو حاصل کرنا ہے۔

****

جرات مندانہ اور خوش کن کام کرنے کی کوشش کریں جو زیادہ تر لوگ نہیں کرتے ہیں، اور ان لوگوں کو پیار اور سکون دیں جنہیں دوسرے نظر انداز کرتے ہیں

****

استاد پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد سے کہا:

" اگر آپ دماغ کی نشوونما میں وقت نہیں لگاتے ہیں تو، کوئی بھی مادی خوشحالی آپ کو مطمئن نہیں کرے گی، یہ کھیتی اذیت نہیں بلکہ شعور کی تربیت ہے تاکہ ان خیالات اور اعمال کی پرورش کی جائے جو خوشی کا باعث بنتے ہیں"

***

آپ کی خوشی آپ کی کامیابی ہے، اس لیے اسے آپ سے کسی کو چوری نہ ہونے دیں جو آپ کو پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان سے

خود کو بچائیں جب میں لڑکا تھا، جب بھی کچھ لوگ میرے بارے میں جھوٹی افواہیں پھیلاتے تھے تو میرا صبر ختم ہو جاتا تھا، بعد میں مجھے احساس ہوا کہ میرا ذہنی سکون لوگوں کی منظوری یا تعریف سے زیادہ اہم ہے۔

****

کاش آپ کو الٰہی محبت کی وہ کہانی معلوم ہوتی جس کا تجربہ کچھ عقیدت مندوں کو خدا کے ساتھ ہوتا ہے! زندگی کا کوئی دوسرا تجربہ اس خوشی سے موازنہ نہیں کرسکتا میں نے ایک ولی کو جانا تھا جو مسلسل خدا کی محبت میں جذب تھا، اور اس کے چہرے سے مقدس محبت کی چمک تھی، خدا کی نظر ہمیشہ ان لوگوں پر رہتی ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں، اور وہ انہیں ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑتا۔

****

بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنی ذہنی اور روحانی قوتوں کی نشوونما میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

****

اپنے آپ کو تاخیر کی تہہ میں ڈوبنے کی اجازت نہ دیں بورنگ عام حقیقت کی نیند سے اٹھیں اور ایک بہتر زندگی کے افق کی طرف روانہ ہوں جہاں کامیابی، خوشی اور سکون ہو۔

****

آپ کے اندر سرمایہ کاری کے انتظار میں زبردست صلاحیت موجود ہے، اور آپ ہی اس کو فعال کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے اہل ہیں

****

بری عادتوں اور غیرصحت مند خواہشات کے حکم سے نجات مادی کامیابی سے کہیں زیادہ خوشی لاتی ہے فکریہ کامیابی میں ایک نفسیاتی تندرستی پوشیدہ ہے جسے بیرونی حالات چھین نہیں سکتے آپ اپنا سارا وقت دولت جمع کرنے میں صرف کر سکتے ہیں، لیکن وہ دولت آپ کو وہ دیرپا سکون اور تحفظ نہیں دے گی جس کی آپ تلاش کرتے ہیں، اس کے برعکس، یہ آپ کو حقیقی سکون اور ذہنی سکون نہیں دے گا، کیونکہ یہ آپ کے ذہن میں حقیقی سکون اور اطمینان نہیں لائے گا۔ مال

جب آپ اپنے حقیقی نفس میں مضبوطی سے قائم ہوتے ہیں، تو آپ ہر کام کو پورا کرتے ہیں اور تمام اچھی چیزوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں

****

کمزوری کو اپنے دماغ میں نہ گھسنے دیں، اور ایسے لوگوں کے ساتھ صحبت کرتے وقت ہوشیار رہیں جو منفی خیالات اور مایوسی کا شکار ہیں، ایسا نہ ہو کہ ان کے کمزور خیالات آپ کے دماغ میں داخل ہو جائیں، جب تک کہ آپ کا دماغ اس حد تک مضبوط نہ ہو جائے کہ دوسروں کے

خیالات اسے کمزور نہ کر سکیں، بلکہ اس کے برعکس، یہ دوسروں کے
خیالات کو مضبوط کرنے اور ان کی خود اعتمادی کو بڑھانے کے قابل ہو جاتا
ہے۔

****

خدا سب سے پہلے آتا ہے، اور ہمیں اس کے بارے میں سوچے بغیر اپنے
دن کا آغاز یا اختتام نہیں کرنا چاہئے، ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کی
طرف سے ہمیں جو طاقت اور توانائی ملتی ہے، اس کے بغیر ہم کچھ بھی
نہیں کر سکتے، اس لئے ہمارا سب سے بڑا فرض اس کی طرف ہے۔

****

رسوم و روایات کو جانچنے اور جانچنے کا ایک طریقہ ہے۔ ابتدا میں ہر
روایت کا ایک جواز ہوتا تھا اگر ہم دیکھیں کہ جواز اب بھی موجود ہے تو
روایت کے معنی اور فائدے ہیں تاہم روایات پر آنکھیں بند کرکے پیروی کرنا
نادانی ہے۔ ہمیں حقیقت کو جاننا چاہیے اور اس پر عمل کرنا چاہیے، یہ
سمجھنا چاہیے کہ کیا چیز ہمیں خوشی دے سکتی ہے اور پھر اس پر عمل
کرنا۔

****

جب آپ بہت سارے لوگوں کو خوشی یا کامیابی سے محروم دیکھتے
ہیں تو یہ مت سمجھیں کہ یہ ان کا مقدر ہے۔ آپ خود کو جو چاہیں بنا
سکتے ہیں آپ کی اندرونی کامیابی وہی ہے جو آپ کو حقیقی معنوں میں
کامیاب بناتی ہے۔

****

اگر آپ کے اندر کچھ نہیں ہے تو آپ خوش نہیں ہوں گے لیکن اگر آپ
کے ارد گرد کچھ بھی نہیں ہے اور آپ کے اندر خوش ہیں تو آپ بلاشبہ
کامیاب ہیں اس لیے لوگوں کو ان کے بیرونی حالات کی بنیاد پر پرکھنا
ناممکن ہے۔

****

وسیع ہجوم میں، کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو روحانی بلندی
کی حالت میں پہنچ گیا ہو اور اندرونی سکون اور اعلیٰ روحانی خوشی سے
لطف اندوز ہو

****

میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ مجھے ہر چیز کی ضرورت ہے۔ میرے
پاس آئے گی، اور اس لیے میں اس بات کی فکر نہیں کرتا کہ مستقبل میں
کیا ہوگا، یہ گھمنڈ یا دکھاوا نہیں ہے، کیونکہ میں نے اپنی زندگی میں اس
بابرکت طاقت کے کام اور تاثیر کا کئی بار تجربہ کیا ہے۔

****

میں زندگی کی سطح پر تیر رہا ہوں یا سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب رہا ہوں، میں جانتا ہوں کہ میں خدا کے ساتھ ہوں اور وہ میرے ساتھ ہے، اور یہ کہ مجھے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اس علم نے مجھے ناقابل بیان اور گہری خوشی دی ہے۔

****

اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی نئی چیز خریدنا ایک خوشگوار تجربہ ہوتا ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد یہ خوشی کا احساس دھیرے دھیرے ختم ہو جاتا ہے، اور ہو سکتا ہے کہ آپ اس میں دلچسپی یکسر ختم کر دیں، اسے بھول جائیں اور کسی اور چیز کی خواہش کریں تاہم، اس چیز کا بل نہیں بھولا جائے گا، خاص طور پر اگر آپ نے اسے قسط پر خریدا ہو!

****

انسان کو اپنی زندگی پر قابو پانا چاہیے اور اسے ہر ممکن حد تک آسان بنانا چاہیے، ضرورتوں اور ہنگامی حالات کے لیے کچھ پیسے بچانا چاہیے، آسائشوں پر خرچ کرنے پر بچت کو ترجیح دینا چاہیے، اور دوسروں کی بہترین مدد کرنا چاہیے، جب آپ دوسروں کی مدد کریں گے تو کسی نہ کسی طریقے سے مدد آپ کے پاس آئے گی، اور آپ کو کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی اور کسی چیز سے محروم نہیں ہونا چاہیے۔

****

تمام دلوں کی خوشی میں، میں تیری خوشی کی گونج سنتا ہوں، اے رب، اور تمام وفاداروں کی دوستیۓ میں، میں آپ کی محبت کو محسوس کرتا ہوں، مجھے خوشی ہوتی ہے اور میرا دل اپنے دوستوں کی کامیابی اور خوشحالی سے خوش ہوتا ہے، جس طرح میں اپنی بھلائی اور آسانی سے خوش ہوتا ہوں، جیسا کہ میں دوسروں میں حکمت پیدا کرتا ہوں، اسی طرح میں اپنی تمام خوشیوں میں اضافہ کرتا ہوں۔ میرا اپنا

****

خوشی کا سب سے بڑا دشمن عیش و عشرت خریدنے کے لیے پیسے ادھار لینا ہے لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک وہ کوئی خاص چیز حاصل نہ کر لیں خوش نہیں رہ سکتے لیکن اس چیز کو حاصل کر لینے کے بعد بھی وہ حقیقی خوشی کا تجربہ نہیں کر پائیں گے، عارضی خوشی کے باوجود یہ اس دنیاوی خوشی کے سراب کے پیچھے بھاگنے کا کیا فائدہ ہے جو صرف ٹوٹنے کا وعدہ کرتا ہے؟ لوگوں کو بے شمار املاک کی ضرورت کے بغیر سادہ زندگی گزارنی چاہیے جس پر مسلسل توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

****

میری جنت میرے اندر ہے۔ جب میں خدا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں، میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں، اور میری اندرونی خوشی بڑھتی جاتی ہے۔ اس اندرونی اطمینان کے بغیر، دنیاوی لذتیں اور لذتیں بھی جہنم بن جاتی ہیں، مجھے احساس ہوا کہ اس باطنی خوشی کے بغیر، مجھ پر عائد ذمہ داریوں کا بوجھ مجھ سے میرا سکون چھین لیتا اور مجھے میری خوشیوں سے محروم کر دیتا۔

****

اگر دولت کو بیماری اور مسائل کے ساتھ ملایا جائے تو اس کے بہت سے نتائج برآمد ہوں گے حفظان صحت اور صحت کی دیکھ بھال مغرب کی طاقتوں میں سے ایک ہے۔ نقصان دہ کیڑوں اور مہلک جراثیم کو ترقی یافتہ ممالک میں مؤثر طریقے سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ جب کہ یہ دیگر ممالک میں بکثرت ہیں لیکن ان کیڑوں کو ختم کرنا کامیابی کی معراج نہیں ہے۔ کیونکہ ترقی یافتہ ممالک میں دیگر قسم کے مسائل اور ایسے مسائل موجود ہیں جیسے کہ ترقی یافتہ ممالک میں بہت مشکل ہے۔ قسطوں کی خریداری کے نظام کی وجہ سے گھٹن کا شکار مالی بحران - ایسی مصیبتیں جو نیند میں خلل ڈالتی ہیں اور ذہنی سکون کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

****

ہم اسی شعور کا اٹوٹ حصہ ہیں جس سے یہ عظیم کائنات وجود میں آئی ہے۔

****

کیا آپ نے کبھی بھیڑوں کا ریوڑ دیکھا ہے؟ اگر ان میں سے کوئی چھلانگ لگاتا ہے تو باقی ریوڑ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی نقل کرتے ہیں زیادہ تر لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ شاید کوئی کوئی آئیڈیا لے کر آئے یا کوئی نیا ٹرینڈ متعارف کرائے اور دوسرے فوراً بینڈوگن پر چھلانگ لگا کر اس کی نقل کر دیں یہ روش نسل در نسل ہر قوم کے اپنے رسم و رواج ہیں اور ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ وہ سب درست ہیں یا صحیح لیکن کون جانتا ہے؟ شاید ان میں سے کچھ رسم و رواج بے معنی اور بے معنی ہیں۔

****

جب خیالات کا ہنگامہ خیز طوفان تھم جاتا ہے تو ہم امن کی بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں اور خدائی موجودگی کو چھوتے ہیں

****

خدا کے بارے میں سوچیں، یا ایک خوبصورت زمین کی تزئین جو امن کو متاثر کرتی ہے، یا ایک خوشگوار اور خوشگوار تجربہ مثبت، پرسکون ذہنی سرگرمی حوصلہ افزا اور تازگی بخشتی ہے۔

****

ہم ایک افراتفری اور ہنگامہ خیز دنیا میں رہتے ہیں آپ کو لگتا ہے کہ پیسے کا مطلب خوشی ہے، لیکن جب آپ اسے حاصل کرتے ہیں تو آپ کو لگتا ہے کہ آپ ابھی بھی ناخوش ہیں آپ دولت حاصل کر سکتے ہیں اور آپ کی صحت ختم ہو سکتی ہے (خدا نہ کرے) یا آپ کی صحت اچھی ہو اور آپ کا پیسہ ضائع ہو جائے یا آپ کے پاس دولت اور صحت دونوں ہوں لیکن دوسروں کے ساتھ بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑے، احسان کی پیشکش صرف نفرت کے ساتھ مل سکتی ہے، خدا کی طرف سے بے رحمی کے ساتھ اس زندگی میں کچھ بھی نہیں بدل سکتا۔ آپ

****

زمین ان لوگوں کے لیے اذیت گاہ بن جاتی ہے جو خدائی منصوبہ سے ناواقفیت میں رہتے ہیں لیکن جب آپ زندگی کے تجربات کو اپنے استاد کے طور پر دیکھتے ہیں اور ان سے اس دنیا کی اصل نوعیت اور کائناتی ڈرامہ میں آپ کے تفویض کردہ کردار کو سیکھتے ہیں تو وہ تجربات پائیدار اطمینان اور خوشی کے راستے پر قیمتی روشنی بن جاتے ہیں۔

****

وہاں، اندھیرے کے اندھیرے سے پرے، بے آواز خاموشی، اور غیر تخلیق شدہ عدم، ابدی جوہر ہے، جو وجود کی اصل اور تمام طاقتوں اور مخلوقات کا منبع ہے، مرئی اور پوشیدہ۔

****

اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو ہمارے لیے محض کھانے، سونے اور مرنے کے لیے نہیں بنایا، بلکہ اس لیے بنایا ہے کہ ہم اس کی مرضی کو جان سکیں اور اپنے وجود کے مقصد کو سمجھ سکیں، مٹھی بھر عقلمندوں نے کائناتی منصوبہ کا مطلب سمجھ لیا ہے، لیکن اکثر لوگ اندھے اور اس مقصد سے بے خبر ہیں۔

****

زندگی میں پیسے میرا مقصد کبھی نہیں تھا۔ میرا مقصد انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کرنا تھا اس لیے خدا نے میرے لیے خود کو سہارا دینے اور اپنے مشن کی تکمیل کے لیے مواقع کے بہت سے دروازے کھول دیے۔

****

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو ایک مقررہ اور غیر متغیر قانون کے مطابق چلانے کے لیے بنایا ہے اگر ہم ان آفاقی قوانین میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو سزا دیتے ہیں جو کوئی اونچی عمارت کی چھت سے چھلانگ لگاتا ہے اس کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں اس

لیے ہم اس کے نتائج بھگتے بغیر کشش ثقل کے قانون کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

****

جب ہم دنیا کی تہذیبوں کا گہرائی سے جائزہ لیتے ہیں اور قدیم تہذیبوں کے پوشیدہ رازوں کو تلاش کرتے ہیں تو ایک بڑی تصویر سامنے آتی ہے۔ جس میں آپس میں جڑی ہوئی لکیریں، متنوع ابواب اور قطعی تفصیلات ہوتی ہیں، اور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان بیک وقت انفرادی اور سماجی دونوں طرح کا ہے۔

****

اگر خدا چاہتا کہ ہم صرف مادی شعور میں زندگی بسر کریں تو ہم مادی چیزوں سے پوری طرح مطمئن اور دنیاوی طریقوں سے مطمئن ہوں گے۔

****

پاکیزگی، امن اور خوشی کی کرنیں خوابوں سے پرے ہماری ضروری گہرائیوں میں ٹمٹماتی اور رقص کرتی ہیں۔

****

ہمارے اس زمینی سفر کے دوران ہماری زندگی کے آسمان پر ظاہر ہونے والے ہر تجربے کے ساتھ، ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ اپنی بیداری کو کس طرح وسیع کرنا ہے اور اپنے اردگرد کے حالات یا جن سے ہم گزر رہے ہیں، ان کو کس طرح زیادہ سمجھنا ہے، اور پھر ہم بہتر ہم آہنگی میں رہنے اور لوگوں اور زندگی کے ساتھ زیادہ آسانی سے نمٹنے کے قابل ہو جائیں گے۔

****

زیادہ تر لوگ دوسروں کی نقل کرتے ہیں ایک شخص کو اصلی اور تخلیقی ہونا چاہئے، اور وہ ہر کام میں مہارت حاصل کرتا ہے۔

مشرق میں، بنیادی توجہ روحانی خوشی کو فروغ دینے پر مرکوز رہی ہے، جب کہ مغرب میں زندگی کے مادی پہلوؤں کو اکثر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے، کچھ مادی آسائشیں ہیں لیکن بہت کم نفسیاتی خوشی دونوں کے درمیان توازن کی ضرورت ہے، کیونکہ زندگی کے صرف ایک پہلو پر توجہ دینے سے عدم توازن پیدا ہوتا ہے اور زندگی کے تقاضوں سے عقلی طور پر نمٹنے میں ناکامی ہوتی ہے۔

****

سب سے بڑی خوشی - الہی خوشی کے بعد - ایک شخص کے لئے اپنے قریبی رشتے داروں کے ساتھ امن میں رہنا ہے جن کے ساتھ اسے سال کا ہر دن رہنا ہے۔

لوگ بہت زیادہ وقت ضائع کرتے ہیں اور جلدی سے کام کرتے ہیں اور سوچنے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ زندگی کیا پیش کرتی ہے۔

****

ہمیں امن کے باغات میں حکمت کی اندرونی عمارتیں تعمیر کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے جو شاندار روحانی خوبیوں کے ان گنت پھولوں سے پھلے پھولے اور چمکے۔

****

اندرونی ہم آہنگی طاقت کا ایک بھرپور ذریعہ ہے اور قابل تجدید توانائی پیدا کرتی ہے۔

****

زندگی کو دیکھتے ہوئے، کسی کو پتہ چلتا ہے کہ کامیابی آسان نہیں ہے زندگی اکثر سخت اور ناقابل معافی ہوتی ہے، اور ہمیں روزی کمانے کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے اپنے جسم کو برقرار رکھنے اور اسے صحت مند اور بیماریوں سے پاک رکھنے کے لیے درکار کوششوں کے بارے میں سوچیں! یہاں تک کہ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں، وہ کامیابی عارضی ہے جسم - آپ طویل عرصے تک زندہ رہ سکتے ہیں - آخر کار آرام کرنے کے لئے رکھا جائے گا ضرورت مطلوبہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے اندرونی اور بیرونی متعدد قوتوں سے لڑنے کا حکم دیتی ہے، یہ قوتیں آپ کو کسی بھی اہم کامیابی سے محروم کرنے کے لیے انتھک محنت کرتی ہیں۔

****

ہر حال میں پرسکون رہنے کی کوشش کریں، اور اپنے امن کے بیج کو خوشی اور اطمینان کی مسکراہٹوں کے ساتھ کھلنے دیں۔

****

بڑے بڑے اولیاء بھی اس وقت تک مکمل نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ اپنی کامیابی یعنی اپنے روحانی تجربات اور اعلیٰ علم کو دوسروں کے ساتھ بانٹ کر روحانی فہم تک پہنچنے میں ان کی مدد کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اس طرح کے مراحل تک پہنچ چکے ہیں اور ایسی حالتیں حاصل کر چکے ہیں وہ ان لوگوں کو سمجھنا چاہتے ہیں جن کو اس کی ضرورت ہے اگر آپ حقیقی کامیابی چاہتے ہیں تو آپ نہ صرف اپنی خوشی حاصل کریں گے بلکہ دوسروں کی خوشیوں کو بھی محفوظ رکھیں گے۔

****

ذہانت والا کوئی بھی پیسہ کما سکتا ہے لیکن اگر ان کے دل میں محبت ہو تو وہ اس پیسے کو کبھی بھی خود غرضی کے لیے استعمال نہیں کریں گے۔ بلکہ دوسروں کے ساتھ بانٹیں گے پیسے خود غرض اور کنجوس

کے ہاتھ میں لعنت اور بدبختی ہے اور رحم دل اور سخی روح والوں کے ہاتھ میں نعمت اور تحفہ ہے۔

****

کوئی شخص اپنے خاندان سے بات کرنے سے انکار کرتے ہوئے طویل مدت کے لیے خاموش رہنے کا انتخاب کر سکتا ہے، حالانکہ یہ شخص کچھ حد تک اندرونی سکون حاصل کر سکتا ہے، لیکن اس کا طرز عمل خود غرض اور اس کے خاندان کی خوشی کے لیے نقصان دہ ہے، انہیں حقیقی طور پر کامیاب نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ ان کے چاہنے والے بھی ان کی کامیابیوں سے مستفید نہ ہوں۔ اس میں دوسروں کے لیے ہماری اخلاقی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ ان کی مالی اور زندگی کے حالات کو بہتر بنانے میں مدد کریں۔

****

میں اپنے صاف ضمیر کی دیواروں کے پیچھے محفوظ ہوں میں نے تاریک ماضی کو جلا دیا ہے اور مجھے صرف آج کی فکر ہے

****

آج مجھے احساس ہے کہ میں سب سے بڑی بھلائی کی روشنی میں ہوں اور میں ان لوگوں کے لیے مینار ہوں جو دکھوں کے سمندر کی لہروں کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔

****

کامیابی کے بارے میں لوگوں کے مختلف نظریات اور نظریات ہوتے ہیں، زندگی میں ان کے عزائم پر منحصر ہے، یہ غیر معمولی بات نہیں ہے کہ کچھ لوگوں کو کامیابی کو چوری سے تشبیہ دیتے ہوئے، یہ کہتے ہوئے سنا جائے کہ "وہ ایک کامیاب چور تھا!" یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کامیابی اپنی تمام شکلوں اور اقسام میں مطلوب اور مطلوب ہے تاہم ہماری کامیابی سے دوسروں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔

کامیابی کا ایک اور معیار بھی ہے: جب ہم اپنے لیے ہم آہنگی اور فائدہ مند نتائج لانے کے قابل ہوتے ہیں تو ہمیں اپنی کامیابی میں دوسروں کو بھی شامل کرنا چاہیے اور اس کے ثمرات ان کے ساتھ بانٹنا چاہیے۔

کامیابی کا مطلب ہے کسی شخص کا اپنے ماحول میں اطمینان اور اطمینان حقیقی کامیابی ان اعمال کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد راستبازی کے اصولوں پر رکھی گئی ہے، اور اس میں دوسروں کی خوشی اور بھلائی کو اپنی خوشی کا ایک لازمی جزو کے طور پر شامل کیا جاتا ہے اگر ہم اس اصول کو اپنی مادی، فکری، اخلاقی اور روحانی زندگیوں پر لاگو کرتے ہیں، تو ہمیں کامیابی کی مکمل اور جامع تعریف حاصل ہوگی۔

****

یہاں اس محدود دنیا میں، ہم لمبائی، چوڑائی اور کثافت کو سمجھتے ہیں، لیکن ایک اور سطح ہے جہاں طول و عرض موجود نہیں ہے؛ سب کچھ صاف اور شفاف ہے — ہر چیز شعور اور ادراک ہے ذائقے کی حس ادراک ہے، جیسے سونگھنے کی حس ہمارے احساسات، خیالات اور جسم شعور کی کیفیتیں ہیں جس طرح ہم خوابوں میں دیکھ، سن، سونگھ، چکھنے اور لمس کر سکتے ہیں، اسی طرح اس اعلیٰ سطح پر بھی کیا ہم ان تمام حواس کو خالص شعور کے ذریعے محسوس کرتے ہیں؟

****

اے رب، ہمیں اپنی قربت کا احساس کر کے خوش کر، ہمیں خواہشات کے طوق سے آزاد کر، اور ہمیں ایسی اندرونی خوشی عطا کر جو زندگی کے تجربات اور اس کے بدلتے ہوئے واقعات سے متاثر نہ ہو۔

****

جب ہمارے ذہن اعلیٰ ادراک کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو ہمارے اندر روحانی شعور بیدار ہوتا ہے اور ہم الٰہی حکمت اور محبت کۓ حیرت انگیز عجائبات کا تجربہ کرتے ہیں۔

****

اگر ہم خدا سے پوری طرح محبت کرتے ہیں اور اپنے تمام خیالات اور دلوں کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم اس کے قریب محسوس کریں گے اور ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ زندگی میں سب سے بڑی سلامتی کی پناہ گاہ ہے۔

****

بظاہر خالی، وسیع و عریض خلاء میں، ایک کائناتی تعلق اور ایک ابدی زندگی ہے جو ہمیں کائنات کی تمام جاندار اور بے جان چیزوں کے ساتھ جوڑتی ہے- تمام وجودوں میں بہتی ہوئی اعلیٰ ترین زندگی کی لہر ابدیت ہمارا حقیقی گھر اور مستقل ٹھکانہ ہے، اور ان اجسام میں ہمارا وجود عارضی ہے، جیسے کار کے سفر کے لیے ایک مختصر سی مہلت۔

****

جب ہم خود کو روح کی تخلیقی قوتوں کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں تو ہم اس آفاقی اور لامحدود ذہن سے جڑ جائیں گے جو ہماری رہنمائی کرنے اور ہمارے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تخلیقی طاقت ہمارے وجود کے سب سے بڑے منبع سے بلا روک ٹوک ہمارے پاس بہے گی اور ہمیں اپنی سرگرمی کے کسی بھی شعبے میں تخلیقی کامیابی حاصل کرنے کے قابل بنائے گی۔

****

محبت اعتماد، رواداری اور باہمی احترام کے ماحول میں پروان چڑھتی اور پروان چڑھتی ہے۔

****

اے رب، ہمیں پاکیزہ خیالات اور اچھی عادات کی روشنی سے نواز، تاکہ اگر بُری عادتوں اور منحرف خیالات کا اندھیرا ہم تک پہنچ جائے تو وہ فوراً دور ہو جائے اور ہمیں تجھ سے ایسی گہری محبت کرنے میں مدد دے کہ نہ تو مادی وہم اور دنیاوی لالچ ہمیں اپنے جال میں پھنسا سکے اور نہ ہی ہمارے دل و دماغ پر قبضہ کر سکے۔

****

جو چیزیں آسانی سے حاصل کی جاتی ہیں وہ بہت کم قیمتی ہوتی ہیں ہمیں یہ بات عظیم مردوں اور عورتوں کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ کس طرح اپنی صلاحیتوں کو نکھار کر، اپنے فرائض کی انجام دہی سے، اپنی اخلاقی اقدار کی تعمیر، ان کا گہرا مطالعہ، اور خود غرضی سے بچ کر جو نتائج حاصل کرتے ہیں اور جو کامیابیاں حاصل کیں وہ ان کی کوششوں سے کہیں زیادہ تھیں۔

****

حقیقی آزادی انتخاب کی آزادی میں مضمر ہے جس کی رہنمائی دانشمندی سے کی جاتی ہے اور اس کی تائید فہم، درستگی اور پختہ ارادے سے ہوتی ہے۔

****

جب آپ اپنے ارادے، عزم اور شعور کو بیدار کرتے ہیں، تو غیب کی قوتیں اعلیٰ شعور سے نکلتی ہیں — روح کی بصیرت کے ذریعے — آپ کی مدد کرنے اور نفسیاتی سکون اور خوشی کی طرف جانے والے راستوں کو روشن کرنے کے لیے، خدا کی مدد سے۔

****

انسان کو اپنی کوشش سے روح کے راستے کھولنے چاہئیں کوئی بھی خوشی اور خوشی سے دکھ اور پریشانی کا انتخاب نہیں کرتا جہالت مصائب کی جڑ ہے اور وہ رکاوٹ ہے جسے دور کرنا اور ختم کرنا ضروری ہے جہالت ایک نقصان دہ گھاس ہے، گہری جڑیں ہیں، جو انسانیت کے باغ میں اگتی ہیں، اچھے اور فائدہ مند پودوں کو اگاتی ہیں، اس لیے جہالت کا خاتمہ ہو جائے گا، اس لیے جہالت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دماغ کو درست ذہنی توجہ [مثبت پر] اور اچھے بیجوں کو ایمان کے پانی سے سیراب کیا جانا چاہئے۔ جب محبت کی اہم اور گرم کرنیں چمکیں گی تو نیکی کا بیج اگے گا اور طفیلی گھاس اور گھاس پر قابو پا لے گا، کیونکہ روشنی کی موجودگی میں اندھیرے کا وجود نہیں ہو سکتا۔

****

مادی چیزوں کی لذتیں مٹ جاتی ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں، لیکن الٰہی خوشی کبھی مدھم نہیں ہوتی یہ ایک الہامی خوشیٰ جو لامتناہی اور بیان سے باہر ہے۔

****

ہمیں خوشی کے حصول کے لیے کبھی بھی گمراہ کن طریقے استعمال نہیں کرنے چاہیئں، اور نہ ہی ہمیں اپنے اندر موجود سکون اور روحانی دولت کو فریب آمیز راحت اور چمکدار زندگی کی تلاش میں ترک کرنا چاہیے جو تباہ کن اثرات کے ساتھ جہنمی اعمال اور طرز عمل سے ہمارے سامنے الجھ سکتی ہے۔

****

سکون الٰہی کی موجودگی کی تصویر کشی کے لیے بہترین کیمرہ ہے خالص اور عین توجہ مرکوز سکون کی عینک کے ذریعے مبارک تصویر بالکل واضح طور پر ظاہر ہوگی۔

****

درحقیقت، تمام حکمت آپ کے اندر ہے اور آپ کو صرف اس سے شعوری طور پر آگاہ ہونے کی ضرورت ہے۔

****

قناعت خود کی بہتری میں مضمر ہے، تاکہ دوسرے آپ کو ڈھونڈیں، بجائے اس کے کہ آپ انہیں ڈھونڈیں، بدلے میں محبت اور دوستی کسی توقع یا مطالبہ کے بغیر دی جانی چاہیے، کیونکہ توقع ناراضگی اور تلخی کو جنم دیتی ہے، یہاں تک کہ جب خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں، تو انسان کو اپنی خوبیوں اور خود اعتمادی کے قلعے میں تنہا، محفوظ اور سکون سے کھڑا ہونا چاہیے۔

****

خوشی اور امید کے جھرنے ہمیشہ میرے دل سے بہتے، اور ان کی تازگی کا پھوار ان سب کو چھوئے جن سے میں ملتا ہوں۔

****

روحانی مسرت روح میں دوسروں کی ہر طرح سے مدد کرنے کی خواہش پیدا کرتی ہے، اور ان بہتر اخلاقی لذتوں کی تعریف کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے جو خوشی کا باعث بنتی ہیں، اس طرح خام لذتوں کی طرف جھکاؤ کم ہوتا ہے۔

****

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کا کردار کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، یہ کائناتی ڈرامے کی کامیابی میں حصہ ڈالنے کے لحاظ سے سب سے

بڑے کردارِ کی طرح اہم رہتا ہے۔ جو روحیں زندگی کے اسٹیج پر انجام دیتی ہیں۔

****

آفاقی شعور ایک مطلق، لامحدود شعور ہے، جو اپنے آپ کو مسلسل تجدید کرتا ہے اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں میں ناقابل تسخیر ہے، اور آپ کے ذریعے یہ اپنے ایک منفرد پہلو کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

****

اگر آپ ایک بار بھی محبت الہی کا مزہ چکھ لیں تو آپ اسے کبھی نہیں چھوڑیں گے کیونکہ پوری کائنات میں اس جیسا کوئی اور نہیں ہے۔

****

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ بہت ترقی یافتہ روحانی مراحل پر پہنچ چکے ہیں، اس طرح کہ وہ گنہگاروں کو محض روحانی نصیحت کرنے سے مطمئن نہیں ہیں، بلکہ وہ - خدا کے فضل اور مدد سے - ان کو روحانی طاقت سے چارج کر سکتے ہیں جو انہیں ان کے گناہ کے اعمال کے نتائج سے آزاد کرتی ہے۔

****

تمام اچھے اور برے اعمال دماغ کے خلیوں کے اندر رہتے ہیں اور اچھی یا بری عادات یا سوچ کے رجحانات کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں دماغی خلیات ان عادات کی طاقت سے چارج ہونے کی وجہ سے غیر صحت بخش عادات میں مبتلا شخص قوت ارادی، مراقبہ، خلوص دعا اور مسلسل مثبت اثبات کے ذریعے خود کو آزاد کر سکتا ہے جب تک کہ ان کی تمام ناپسندیدہ عادتیں امن و سکون کی عادت میں تبدیل ہو جائیں ہدایت شدہ لائف فورس دماغی خلیوں کی غیر معمولی نوعیت کو تبدیل کرنے کے لیے کام کرتی ہے، تاکہ وہ خلیے ان تمام چیزوں سے بھر جائیں جو اچھی، نیک اور خوبصورت ہیں۔

****

تفہیم باطنی آنکھ، روح کی بصارت اور دل کی دوربین ہے یہ دماغ کی تسکین اور ضمیر کی پاکیزگی کے درمیان توازن ہے۔

****

ہر روز ہم مختلف مناظر دیکھتے ہیں، اور ہر دن سیکھنے کے لیے ایک نیا سبق لے کر آتا ہے، یہ توقع کی جاتی ہے کہ انسان اپنے وجود کے حتمی مقصد پر توجہ دے کر سبق سیکھے گا: اپنے وجود کے ماخذ اور اپنی زندگی کی بنیاد کو پہچاننا۔

آئیے ہم ماضی کے دکھوں کو بھلانے کے لیے کام کریں اور ان پر نہ بسنے کا عزم کریں غیرمتزلزل عزم اور فعال ارادے کے ساتھ، آئیے اپنی

زندگیوں کی تجدید کریں، اپنی کامیابیوں میں اضافہ کریں اور اپنے اندر اچھی عادات اور اعلیٰ صفات کو پروان چڑھائیں۔

خدا میری طاقت ہے۔ اور میں کسی دوسری طاقت پر یقین نہیں رکھتا

زندگی کی لڑائیاں لڑیں اور آخر تک ثابت قدم رہیں، کبھی ہمت نہ ہاریں کبھی یہ نہ کہیں کہ "مجھے راستہ نہیں مل رہا، اس لیے میں کوشش کرنا چھوڑ دوں گا" اگر آپ سے غلطیاں ہوئی ہیں تو رہنمائی مانگیں، لیکن کوشش کبھی نہ چھوڑیں، بہت سے لوگ رکاوٹوں کا سامنا کرنے پر ہار قبول کرتے ہیں، ناکام ہونے والوں کو کامیاب لوگوں کے ساتھ ملنا چاہیے، ناکامیوں سے نہیں کامیابی کے لیے پرعزم ہوں۔ اسے زندگی میں اپنا فلسفہ بننے دو

ہر روز ہمیں اپنی جسمانی طاقت کو مضبوط کرنا چاہیے، اپنی ذہنی طاقت کو بڑھانا چاہیے، اور مراقبہ، صحیح سوچ، اور مثبت، نتیجہ خیز کام کے ذریعے اپنے حقیقی خود کو جاننا چاہیے جو جسم، دماغ اور روح کو ایک ساتھ فائدہ مند ہو۔

جب آپ کوئی اچھی عادت ڈالنا چاہتے ہیں یا کسی بری عادت کو توڑنا چاہتے ہیں تو دماغی خلیات پر توجہ مرکوز کریں جہاں مختلف عادات کے میکانزم رہتے ہیں ایک اچھی عادت قائم کرنے کے لیے پہلے خاموشی سے بیٹھ کر مراقبہ کریں، الہی رہنمائی حاصل کریں۔

اپنے دماغ کو اپنی پیشانی میں، اپنی بھنوؤں کے درمیان، اپنے دماغ میں قوتِ ارادی کے مرکز پر مرکوز کریں اور اس عادت کی مضبوطی سے تصدیق کریں جو آپ اپنے دماغ میں ڈالنا چاہتے ہیں، جب آپ بری عادتوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں، تو اپنی توجہ قوتِ ارادی کے مرکز پر بھی مرکوز کریں اور مضبوطی سے اس بات کی تصدیق کریں کہ جہاں یہ عادتیں پیوست ہیں وہ تمام نالیوں کو مٹایا جا رہا ہے۔

توجہ اور قوتِ ارادی کے ساتھ، آپ پرانی عادتوں کے گہرے خار کو بھی مٹا سکتے ہیں

اپنے آپ سے بار بار اس بات کی تصدیق کریں کہ آپ کے دماغ سے غیر صحت مند عادات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی قوت ارادی ہے۔ اس اثبات کے لیے بہترین وقت صبح کا ہے۔ جب آپ کی قوت ارادی اور توجہ اپنے عروج پر ہو اپنے آپ کو اس بات کا یقین دلاتے رہیں کہ آپ ہر طرح کے حکم سے آزاد ہیں، اور ایک دن آپ کو خدا کی مدد سے پائیں گے کہ آپ نے حقیقت میں اس عادت سے خود کو آزاد کرنے کی خواہش کی ہے۔

جس چیز سے بھی ڈرو اسے اپنے خیالات سے نکال دو اور خدا پر چھوڑ دو خدا پر اپنا ایمان مضبوط کرو اور بھروسہ کرو کہ وہ تمہاری مدد کرنے پر قادر ہے۔ اور جان لو کہ بہت زیادہ تکلیف فکر اور پریشانی سے پیدا ہوتی ہے۔

جس چیز کا تم ڈرتے ہو وہ ابھی تک نہیں ہوا تو اب کیوں دکھ اٹھاؤ۔ چونکہ ہماری زیادہ تر پریشانیاں خوف سے آتی ہیں، اس لیے اگر ہم خوف کو اپنی زندگی سے نکال دیں تو ہم خود کو آزاد محسوس کریں گے اور فوری شفاء ملے گی۔

ہر رات، سونے سے پہلے، اپنے آپ سے اس بات کی تصدیق کریں کہ خدا آپ کے ساتھ ہے، آپ کی حفاظت اور نگرانی کر رہا ہے، اس کی حفاظتی روشنی آپ کو چاروں طرف سے گھیر رہی ہے، اور آپ اس کی حیرت انگیز حفاظت کو محسوس کریں گے۔

اس کائناتی ڈرامے میں، تمام نسلوں کے انسان وقت کے اسٹیج پر زندگی کا ڈرامہ پیش کرتے ہیں۔

ہمیں اپنے عارضی کرداروں پر ضرورت سے زیادہ مشغول یا ضرورت سے زیادہ توجہ مرکوز کیے بغیر زندگی کے معنی کو سمجھنا چاہیے، زندگی کے بارے میں ہماری سمجھ اکثر مسخ اور گمراہ ہوتی ہے کیونکہ ہم اسے خود غرضی اور محدود نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ اگر ہم روح کی آنکھوں سے دیکھیں تو ہم چیزوں کو بالکل مختلف نقطہ نظر سے دیکھیں گے۔

جب ہم حکمت کی آنکھ کھولتے ہیں، تو ہمیں خدا کی ہمہ گیر روشنی نظر آتی ہے، اور اس روشنی میں ہمیں اپنی روحانی فطرت کا ادراک ہوتا ہے، جو کائنات کے تمام ذرّات اور حصوں میں پھیلی ہوئی کائناتی شعور کی فطرت کا عکس ہے۔

روحانی سچائیاں ہمیں گھیرتی ہیں، ہماری بند آنکھوں کے دروازوں پر دستک دیتی ہیں، ہمیں تاریکی کی بجائے روشنی دیکھنے، جہالت کی بجائے حکمت سے کام لینے، اپنے دلوں کو نفرت کی بجائے محبت سے بھرنے، اور امن کے قیام اور اپنی دنیا میں فراوانی اور سلامتی لانے میں تعاون کرنے کی تلقین کرتی ہیں، جب ہم ایسا کریں گے تو دنیا میں جہالت ختم ہو جائے گی، جہالت ختم ہو جائے گی۔ ہم الہی مرضی کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائیں گے۔

خدا کے ساتھ ہمارا تعلق سرد یا بے محبت نہیں ہے، جیسا کہ آجر اور ملازم کے درمیان ہم اس کے بچے ہیں، اور اس کی ہماری دیکھ بھال

مستقل ہے۔ وہ ہمیشہ ہماری سنتا ہے ہم اس کی ہستی کا ایک لازمی حصہ ہیں، اور اس کے ساتھ ہمارا رشتہ زندہ اور متحرک ہے اس نے ہمیں محبت، سمجھ، بصیرت، نیک نیتی، اور روحانی طاقت کی لازوال دولت سے نوازا ہے، لیکن ہم میں سے اکثر نے اس دولت کو کسی بھی چیز پر ضائع نہیں کیا۔

خُدا چاہتا ہے کہ ہم سلامتی، امن اور دوستانہ تعاون کے ساتھ رہیں، جیسا کہ ایک شریف اور محبت کرنے والے خاندان کے افراد کے لیے موزوں ہے، لیکن لالچ اور خودغرضی نے لوگوں کی روحوں میں جڑ پکڑ لی ہے اور خاندان کے درمیان تقسیم کا باعث بنی ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم آقا بنیں، لیکن ہم نے غلام بننے کا انتخاب کیا ہے، انسانیت اپنے آسمانی گھر سے بہت دور بھٹک گئی ہے اور خدا اور خدا کے قریب ہونے کا احساس کرنے کی اندرونی جنت کھو چکی ہے، اور وہ ذاتی کوشش کے بغیر وہ جنت دوبارہ حاصل نہیں کر سکے گی کہ خدا نے ہمیں اپنی صورت پر بنایا، لیکن یہ سچائی ہمارے ذہنوں سے دور ہو گئی ہے۔

ہم نے اس وہم کے آگے ہتھیار ڈال دیے ہیں کہ ہمارا مقدر مشکل ہے اور ہماری تقدیر فنا ہے اور ہمیں پردے کے پیچھے کی روشن حقیقت کو دیکھنے کے لیے حکمت کے خنجر سے وہم کا پردہ پھاڑنا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے میری زندگی کے ان طویل سالوں میں مجھے خوشیوں سے نوازا ہے چاہے لوگ میرے چہرے پر اطمینان کی مسکراہٹ دیکھیں یا نہ دیکھیں، الہی خوشی ہمیشہ میرے ساتھ ہے اور مجھے کبھی نہیں چھوڑتی خوشی کا عظیم دریا میرے شعور کی ریت کے نیچے مسلسل بہتا ہے اور بابرکت چشموں کی طرح پھوٹتا ہے جو میری زندگی کے باغات کو سیراب کرتے ہیں۔

نہ زندگی کی ناگہانی اتھل پتھلیں میرے سکون میں خلل ڈال سکتی ہیں اور نہ ہی موت کا تماشا اس روحانی خوشی کو چھین سکتا ہے جو میں محسوس کرتا ہوں۔

اس ریاست کو مستقل اور ناقابل تبدیلی بنانا مشکل تھا، لیکن روح کے ثمرات جس سے میں اب لطف اندوز ہو رہا ہوں اور دوسروں کے ساتھ بانٹ رہا ہوں، اس میں میری تمام کوششیں قابل قدر تھیں۔

میں سوچتا ہوں اور الہی روح کی رہنمائی میں کام کرنا زندگی میں کبھی بھی پیسہ میرا مقصد نہیں رہا ہے، بلکہ انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کرنا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو برقرار رکھنے اور اپنے مشن کو پورا کرنے کے لیے میرے لیے نیکی کے بہت سے دروازے کھولے ہیں اور جب بھی مجھے مدد کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ اسے فوراً فراہم کرتا ہے۔

میری صرف یہ خواہش ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں، اور اسی لیے میں یہاں ہوں۔

خدا کی طاقت آپ کی زندگیوں میں بھی کام کر رہی ہے۔ جب آپ کا ایمان مضبوط ہو گا تو آپ خود اس سچائی کا تجربہ کریں گے اور آپ کو احساس ہو گا کہ حقیقی دولت مادی کامیابی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔

ہر لمحہ جو آپ خدا کے ساتھ گزارتے ہیں وہ آپ کے حتمی فائدے کے لئے ہوگا اور جو کچھ بھی آپ محبت اور خدا کو خوش کرنے کے لئے انجام دیں گے وہ آپ کے لئے ابدیت کے ریکارڈ میں لکھا جائے گا۔

اپنے گہرے خیالات کی تنہائی میں پیچھے ہٹیں اور خاموشی کے چشمے سے بہتے سکون سے لطف اندوز ہوں

اگر ہم اچھے کام بوتے ہیں تو خوشیاں اور برکتیں کاٹتے ہیں اور اگر برے کام بوتے ہیں تو طرح طرح کے بحران اور مسائل کاٹتے ہیں۔

ہر نیک عمل اُس ڈنڈے کی مانند ہے جس سے ہم شعور کی مٹی میں کھودتے ہیں تاکہ خدائی خوشی کے چشمے کو کھولا جا سکے۔

خود شناسی اور جستجو کے سمندر میں غوطے لگانا سیکھیں، خواہ اچھی کتابوں، عقیدے، مسائل، فلسفے، یا اندرونی خوشی کے سلسلے میں ہوں، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ عام تنہائی حقیقی خوشی کی قیمت ہے۔

اگرچہ زندگی غیر متوقع، دلفریب اور پراسرار معلوم ہوتی ہے، شکوک و شبہات اور ہر طرح کے مسائل اور ہنگاموں سے بھری ہوئی ہے، لیکن ہمیں خدا کی مستقل حفاظت میں رہنا چاہیے، ہمیں معاملات کو بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی واقعات کے سامنے اپنی ہمت نہیں کھونی چاہیے، کیونکہ اگر ہم گھبراہٹ کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیتے ہیں، تو ہم برائی کو طاقت دیتے ہیں اور اس کی جڑیں مزید گہرا کرتے ہیں، جس سے خوف و ہراس پھیلتا ہے۔

ہر رات اپنے آپ سے پوچھیں: آپ نے خدا کے ساتھ کتنا وقت گزارا ہے، آپ نے کتنا غور کیا ہے، آپ نے کتنا کام کیا ہے، آپ نے دوسروں کے لیے کتنا کام کیا ہے، اور آپ نے اپنی خواہشات پر کتنا قابو رکھا ہے؟

ہمیں زندگی کی آزمائشوں میں پائیدار خوشی اور سکون کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ بلکہ ہمیں ان کو اپنے اندر ڈھونڈنا اور دریافت کرنا چاہیے، پھر ہم جو بھی تجربات سے گزریں گے، ہم ان کے ساتھ اسی طرح نمٹیں گے جس طرح ہم کسی فلم میں کسی اور کے تجربات دیکھتے ہیں، خواہ وہ خوشگوار ہوں یا تکلیف دہ۔

ایک شخص اپنے تمام تجربات کو تکلیف دہ، دکھی آزمائشوں میں بدل سکتا ہے۔ اگر وہ اپنے دماغ کو ایسا کرنے کی اجازت دے دے تو وہ اچھی

صحت سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں اور پھر بھی اس کی قدر کو سمجھنے میں ناکام ہو سکتے ہیں لیکن اگر وہ بیمار ہو جائیں تو پھر وہ خود کو عاجزی اور تندرستی کی نعمت کی قدر کریں گے، ہمیں خدا کے فضل کو تسلیم کرنا چاہئے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے جو وہ ہمیں برے حالات کا انتظار کئے بغیر عطا کرتا ہے۔

زندگی غور و فکر اور عمل کا امتزاج ہونی چاہیے جب انسان اپنا نفسیاتی توازن کھو بیٹھتا ہے تو وہ پریشانیوں کے یلغار، غم کے بادلوں اور درد کی تپش کا شکار ہو جاتا ہے اور اگر وہ صحت، خوشحالی اور حکمت کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ لامحالہ بیماری، غربت اور افلاس کا شکار ہو جاتا ہے۔

ہمیں اپنے ارادوں کو پاکیزہ رکھنا چاہیے، اپنے مقاصد کو صاف رکھنا چاہیے، اور ایسے طریقے سے عمل کرنا چاہیے جس سے ہمیں ذہنی سکون حاصل ہو، اور زندگی کے حالات کو ہمارے سکون میں خلل ڈالنے اور ہماری خوشیوں کو تباہ نہ ہونے دیں۔

اداس دل اور ٹوٹے ہوئے خیالات مجھے اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، چاہے وہ کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں۔

اپنے خاندان، اپنے پڑوسیوں، اپنی برادری، اپنے ملک، اور تمام باشعور ممالک اور مخلوقات کو شامل کرنے کے لیے اپنی چمکتی ہوئی محبت کی بادشاہی کی حدود کو وسعت دیں۔

ہمیں اپنی عقل کو بھی مضبوط کرنا چاہیے اور برسوں اور نسلوں سے وراثت میں ملنے والی فکری اور اخلاقی کمزوریوں کے بوجھ کو رد کرنا چاہیے، ان نجاستوں کو نئے عزم اور نتیجہ خیز عمل کی آگ میں جلا دینا چاہیے، اس تعمیری نقطہ نظر سے حقیقی معنوں میں پرعزم فرد آزادیٔ اور آزادی کے افق تک پہنچ سکتا ہے۔

اپنے اندر کی لامحدود طاقت کو متحرک کریں تاکہ آپ زندگی کے اسٹیج پر اپنا باوقار کردار ادا کر سکیں

جوں ہی کوئی شخص مال، دولت، شہرت یا خدا کے علاوہ کسی اور چیز کی پرستش کرنے لگتا ہے، ان کے لیے ناخوشی ان کی کثرت بن جاتی ہے، جو لوگ اپنی تمام تر توجہ ان چیزوں پر مرکوز کرتے ہیں، وہ درحقیقت ان کی عبادت کرتے ہیں، اس لیے وہ اللہ کے قریب نہیں ہوتے، بلکہ اس سے دور ہو جاتے ہیں، لیکن جو لوگ اللہ کو سمجھتے ہیں، اس کا دھیان کرتے ہیں، اور اپنے دل میں اس کے قریب ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ سکون اور اطمینان کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اسے

صرف اللہ ہی انسان کے خوابوں اور دائمی خوشیوں کی امیدوں کو پورا کرنے پر قادر ہے اس لیے کسی چیز کو بھی دل میں اللہ کی جگہ نہیں لینے دینا چاہیے۔

ایسی مقدس علامتیں ہیں جو سالک کو خدا کو یاد کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں تاہم اگر کوئی شخص ان علامتوں کی پرستش کرنا شروع کر دے تو ان کا نقصان ان کے فائدے سے زیادہ ہو جائے گا عبادت صرف خدا کی طرف متوجہ ہونی چاہئے کیونکہ عبادت کے لائق کوئی اور چیز نہیں۔

رسمی عبادات کی نوعیت کچھ بھی ہو، وہ اس وقت تک خدا کو قبول ہوتی ہے جب تک کہ عبادت کرنے والا اسے روحانی بیداری اور اس کی تڑپ کے ساتھ انجام دیتا ہے، تاہم بہت سے لوگ عبادت کے جوہر کو نہیں سمجھتے، اور ان کے خیالات اور دل خدا کی طرف سے رسموں کی طرف مبذول ہو جاتے ہیں، اس طرح ان کی عبادت سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔

سچے پرستار اپنے شعور کو کسی تصویر یا شکل تک محدود نہیں رہنے دیتے، بلکہ وہ تمام تصاویر اور شکلوں کے پیچھے موجود الہی روح پر گہری محبت اور پوری توجہ کے ساتھ توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

خدا مطلق اور لامحدود ہے، اور کوئی تصویر یا مجسمہ اس پر مشتمل نہیں ہوسکتا

یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا اپنے آپ کو ہر اس شخص میں ظاہر کرتا ہے جو اس سے خلوص سے محبت کرتا ہے اور اس کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس وجہ سے ہر ایک میں موجود ہے، تاہم، ہر ایک میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ وہ خدا کی موجودگی کو ظاہر کر سکے، سورج کوئلے اور ہیرے دونوں پر یکساں طور پر چمکتا ہے، لیکن ہیرا سورج کی روشنی حاصل کرتا ہے اور منعکس کرتا ہے، جب کہ کوئلہ نہیں کر سکتا۔

اسی طرح، تمام لوگ خدا کے نور میں ڈوبے ہوئے ہیں، لیکن صرف چند ہی اس روشنی کو حاصل کرنے کے قابل ہیں اور اسے اپنے خیالات اور اعمال میں منعکس کر سکتے ہیں، ایسا کرنے کے لیے، انہیں مراقبہ کے ذریعے اور الہٰی تعلیمات اور احکام پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو پاک کرنا چاہیے۔

جب ہم خدا کے نام کا تلفظ کرتے ہیں، تو ہمیں اس بات کا گہرائی اور خلوص سے آگاہ ہونا چاہیے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اگر آپ نماز کے دوران لوگوں کے خیالات کو دیکھ سکتے ہیں، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ

زیادہ تر لوگ خدا کے علاوہ ہر چیز کے بارے میں سوچ رہے ہیں، حالانکہ وہ اس کا نام لے رہے ہیں! ایسی دعا بے نتیجہ اور بے فائدہ ہے۔

جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمیں اپنے خیالات کو بھٹکنے دیتے ہوئے محض اس کے بابرکت نام کو دہرانے کے بجائے اپنے پورے ذہن کو خدا پر مرکوز کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، میری ایک خالہ اپنی دعاؤں کی موتیوں پر پڑھتی تھیں جو ان کے ہاتھ سے شاذ و نادر ہی نکلتی تھیں لیکن انہوں نے ایک دن مجھ سے اعتراف کیا کہ چالیس سال تک اس دعا کی عادت پر عمل کرنے کے باوجود خدا نے ان کی دعا کا جواب نہیں دیا۔ اس کی "نمازیں" ایک اعصاب شکن عادت سے زیادہ کچھ نہیں تھیں۔

جب ہم دعا کرتے ہیں تو ہمیں خدا کے سوا کچھ نہیں سوچنا چاہئے۔ ہمیں اپنی عبادت میں خلوص اور اپنی دعاؤں میں وقف ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دعا کی موتیوں کا استعمال اور مسلسل خدا کا نام پکارنا بالکل قابل قبول ہے۔ جب یہ عمل دل سے نکلے اور خلوص اور توجہ مرکوز دماغ سے اس کی تائید ہو تاہم وقت کے ساتھ ساتھ یہ عمل خود بخود ہو سکتا ہے۔

ہمیں اپنے دلوں میں خدا کا نام سرگوشی کرنا چاہیے، آرزو اور الہی محبت کے ساتھ؛ یہ سچی عبادت ہے۔ جو خدا کے دل کو چھوتی ہے۔ خدا کے نام کو سرد مہری اور آوارہ ذہن کے ساتھ بولنا توہین اور بے عزتی ہے۔ جب کوئی دعا کرتا ہے۔ تو اس کا دل و دماغ خدا کی محبت سے معمور ہونا چاہئے۔

اے خُداوند، تُو آسمانی شمالی ستارہ ہے۔ جس سے میرے بھٹکتے خیالات آزمائشوں اور مصیبتوں کے ہنگامہ خیز سمندر میں رہنمائی کرتے ہیں۔

اعلیٰ یوگک مشقوں کے ذریعے دماغی ارتکاز کی مشق کرنا خدا کے قریب آنے میں مدد کرتا ہے، جلال اور شان کا سب سے بڑا ذریعہ، بالکل اسی طرح جیسے یہ خدا کے بارے میں سوچنے اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے میں مدد کرتا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ ہفتے میں ایک دن روحانی اعتکاف (اگر ممکن ہو) کے لیے خدا کی فکر اور سکون، سکون اور باطنی سکون کا تجربہ کرنے کے لیے وقف کیا جائے، اس راہ میں گزارا جانے والا وقت ہفتے کے باقی دنوں میں آپ کو درپیش پریشانیوں اور پریشانیوں کے لیے ایک سکون بخش بام ثابت ہو گا۔

ہر ایک کو اپنے جذباتی زخموں اور دردوں کو مندمل کرنے کے لیے ہر ہفتے ایک دن تنہائی یا "روحانی اعتکاف" میں گزارنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب وہ دن سکون، خوشی اور اطمینان کا ہو جاتا ہے، تو آپ ہفتے کے بعد اس کا بے صبری سے انتظار کریں گے۔

تنہائی عظمت کی قیمت ہے۔ آپ ان شاندار نتائج سے حیران رہ جائیں گے جو آپ کے دماغ، جسم اور روح کے لیے اس روحانی اعتکاف اور آپ کی روح اور اللہ کے ساتھ تعلق کے ذریعے حاصل کیے جائیں گے اگر آپ حقیقی خوشی کی خواہش رکھتے ہیں، تو آپ کو صبح سویرے بیدار ہونے کے بعد، اور رات کو سونے سے پہلے اپنے آپ کو الہی سکون کے سمندر میں غرق کر دینا چاہیے۔

ہندوستان کے بابا صرف ایک دن تنہائی کا مشورہ نہیں دیتے ہیں، بلکہ ہر دن چار مخصوص اوقات میں پرسکون مراقبہ کی ضرورت پر زور دیتے ہیں، فجر کے وقت، اٹھنے اور کسی کو دیکھنے سے پہلے، کسی کو سکون اور سکون کے احساس سے لطف اندوز ہونا چاہیے، دوپہر کے وقت، آدمی کو دوپہر کے کھانے سے پہلے دماغ کو پرسکون کرنا چاہیے، اور رات کے کھانے سے پہلے ایک بار پھر سکون کی مدت سے لطف اندوز ہونا چاہیے، آخر میں، رات کو ایک بار پھر سکون کی حالت میں داخل ہونے سے پہلے۔

جو لوگ تنہائی کے دوران خاموشی کا خیال رکھتے ہیں اور ان چار روزانہ ادوار میں خدا کے ساتھ ہم آہنگی کا تجربہ کرنے کے پابند ہیں جو ان تمام ادوار کا مشاہدہ نہیں کر سکتے وہ کم از کم صبح اور شام کے اوقات اس کے لیے وقف کریں ایسا کرنے سے ان کی زندگی بہتر ہو جائے گی اور وہ حقیقی خوشی کا تجربہ کریں گے۔ تجربہ بہترین ثبوت ہے۔

اگر آپ اپنے بینک اکاؤنٹ کو پورا کرنے کے لیے کافی رقم جمع کیے بغیر چیک لکھتے اور دستخط کرتے رہتے ہیں، تو آپ کی رقم ختم ہو جائے گی، یہی بات آپ کی زندگی پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ اگر آپ کی زندگی کے اکاؤنٹ میں مستقل طور پر امن جمع نہ ہو تو، آپ کی توانائی ختم ہو جائے گی، آپ کا سکون ختم ہو جائے گا، اور آپ کی خوشی ختم ہو جائے گی، مختصر یہ کہ، آپ آخرکار جذباتی، ذہنی، جسمانی اور روحانی طور پر دیوالیہ پن کا شکار ہو جائیں گے، لیکن آپ کے اکاؤنٹ میں گہرا دیوالیہ پن ہو جائے گا۔

متلاشی ہر روز مراقبہ کرتا ہے، اپنے دل میں پوری محبت اور آرزو کے ساتھ خدا سے بات کرتا ہے، اس سے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی التجا کرتا ہے۔ اگر آپ خدا کے عاشق ہیں اور اس کی موجودگی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کو اپنے دماغ اور جسم کو اس کے سکون میں غرق کرنا چاہئے، اور زندگی آپ پر مسکرائے گی، اور آپ کے معاملات کئی طریقوں سے بہتر ہوں گے۔

ایک پرسکون شخص شاذ و نادر ہی غلطی کرتا ہے، اور کامیاب ہوتا ہے۔ جہاں ہزاروں دوسرے ناکام ہوتے ہیں۔

جو نہ خدا کے بارے میں سوچتے ہیں اور نہ اس کی پرواہ کرتے ہیں وہ اداس اور دکھی ہو جاتے ہیں وہ چڑچڑے ہو کر چلنے پھرنے کی مشین بن جاتے ہیں۔

حکمت اور امن کا سورج سکون کے آسمان پر طلوع ہوگا اور آپ کے وجود کو اپنی شفا بخش کرنوں میں اس وقت تک غسل دے گا جب تک آپ روحانی کوشش کریں گے اور اپنے دل میں خدا کو پہلی جگہ دیں گے۔

ایک چاند تمام ستاروں کے ملاپ سے زیادہ چمکتا ہے۔ سورج، جو چھوٹا دکھائی دیتا ہے، اپنے سے لاکھوں گنا بڑے علاقے سے اندھیرے کو دور کرتا ہے، اسی طرح، ایک اچھا انسان، صرف دنیا میں موجود ہو کر، ایسے کمپن خارج کرتا ہے جو برے لوگوں کی طرف سے خارج ہونے والی بہت سی کمپنوں کا مقابلہ کرتا ہے اور اسے بے اثر کر دیتا ہے۔

غور و فکر کا دن دماغی اور جسمانی آرام اور اندرونی سکون کی آبیاری کا دن بھی ہونا چاہیے کوئی بھی ایسی سرگرمی جس سے حکمت اور سکون حاصل ہو اس دن ایک بابرکت سرگرمی ہے۔

جہاں تک والدین کی عزت کرنے کا تعلق ہے، مقدس کتابوں نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی سفارش کی ہے: "اپنے باپ اور ماں کی عزت کرو" اور "والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو"

انسانی والدین کو خدا کے نمائندے کے طور پر عزت دی جانی چاہئے جنہوں نے انہیں انسانیت کی تخلیق کا تحفہ دیا ہے۔ ماں خدا کی خالص محبت کا مجسمہ ہے۔ کیونکہ ایک پیار کرنے والی ماں معاف کرتی ہے جہاں کوئی نہیں کرے گا باپ خدا کی حکمت کا مظہر اور اپنے بچوں کا محافظ ہے۔

خدا کے علاوہ کسی کو اپنے باپ اور ماں سے محبت نہیں کرنی چاہئے، بلکہ اس کی حفاظتی اور عقلمندانہ محبت کے اظہار کے طور پر اعلیٰ الہی روح بچے کی مدد کے لئے باپ اور ماں دونوں بن جاتی ہے۔ اس لیے والدین میں اس کا احترام کیا جانا چاہیے۔

صحیفے ہمیں قتل کی خاطر قتل کرنے کے خلاف بھی نصیحت کرتے ہیں، کیونکہ اس کے بعد کوئی شخص قاتل بن جاتا ہے۔ کسی شخص کو شدید جذبات کے لمحے میں کسی دوسرے کی جان نہیں لینی چاہیے، تاہم، اگر پیاروں کو خطرہ لاحق ہو تو ان کی حفاظت کے لیے لڑنا چاہیے جو اللہ نے ان کے سپرد کیے ہیں، کیونکہ اپنے خاندان اور ملک کا دفاع کرنا ایک مقدس فریضہ ہے۔

زنا کے خلاف ممانعت کے بارے میں، جنسی ملاپ کا مثالی مقصد خدا کی صورت میں پیدا ہونے والے بچوں کی پیدائش اور ان میاں بیوی کی طرف سے محسوس ہونے والی خالص محبت کا اظہار ہونا چاہئے جو خدا

کو ایک دوسرے میں دیکھتے ہیں جو صرف جسمانی سطح پر رہتے ہیں، حقیقی محبت یا اس اعلیٰ مقصد کی پرواہ کیے بغیر جس کے لئے جنسی خواہش پیدا کی گئی تھی، اس حکم کے مطابق زنا کرتے ہیں، اس صورت میں وہ اپنے جنسی تعلقات سے مختلف نہیں ہیں اور پھر ان کے جنسی تعلقات میں فرق نہیں ہے۔ راستہ

خدا نے اس تخلیقی تحریک کو مرد اور عورت میں پیدا کیا تاکہ ازدواجی زندگی میں حقیقی باہمی محبت پیدا ہو اور اس کا اظہار کیا جا سکے اور اس کا غلط استعمال نہ کیا جائے، بلکہ ایک مقدس سرگرمی اور علم میں تبدیل ہو جائے۔

اگر آپ اپنے وجود کے اندر جنسی طاقت کو کنٹرول اور تقسیم کر سکتے ہیں، تو آپ لکھنے، ڈرائنگ کرنے یا ان گنت دیگر طریقوں سے اویکت صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے لیے زبردست ذہنی صلاحیتیں پیدا کر سکیں گے۔

اور جب آپ آخر کار تخلیقی سرگرمی پر قابو پانے اور روحانی طور پر تبدیل کرنے کے قابل ہو جائیں گے، تو آپ کو بہت سکون، عظیم محبت، اور بڑھتی ہوئی روحانی خوشی کا تجربہ ہو گا۔

اولیاء اور روحانی پیشوا جنہوں نے اپنی جنسی سرگرمی کو روحانی طور پر تبدیل کیا ہے وہ دیو ہیں جو دنیا میں اور سچائی کی باطنی تلاش میں حیرت انگیز اور حیران کن کارنامے انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اس طرح، جنسی حرکات کا سب سے زیادہ استعمال اس کی طاقت کو بلند کرنا ہے، یعنی اپنی توانائی کو ایک اعلیٰ مقصد کی طرف منتقل کرنے کے لیے تاکہ حکمت، بلند نظریات اور روحانی اصولوں کو ظاہر کیا جا سکے، کسی کو جنسی خیالات سے لذت حاصل نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان چیزوں کی خواہش کرنا چاہیے جو حرام ہیں۔

جنسی معاملات کا غلام بننے کا مطلب ہے صحت، خود پر قابو، اور ذہنی سکون کھو دینا، اور مختصر یہ کہ خوشی کے وہ تمام عناصر جن کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔

مقدس کتابیں بھی ہمیں چوری نہ کرنے کی تلقین کرتی ہیں اگر ایک ہزار افراد کا گروہ ایک دوسرے سے چوری کرے تو ہر ایک کے 999 دشمن ہوں گے، اس لیے کسی کو کسی دوسرے کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے، نہ ان کی زمین، امن، محبت، عزت، یا ان کی کسی بھی مادی یا روحانی چیز پر قبضہ کرنا چاہیے، اگر آپ کو وہ چیز لینے کی خواہش محسوس نہیں ہوتی ہے جو آپ کے ذہن میں نہیں ہے یا جب آپ کی خواہش نہیں ہے تو آپ کے ذہن میں جو چیز آپ کی مرضی یا خواہش ہے، وہ سب سے پہلے آئے گی۔ انسان دوسروں سے حسد کرنے لگتا ہے

نفسانی خواہشات کے بیج کو ذہن سے اکھاڑ پھینکنا ضروری ہے۔ روحانی پرہیزگاری کا راستہ ہے۔ پھر انسان فطری طور پر فراوانی کو اپنی طرف متوجہ کرے گا اور اس کے پاس ان ذرائع سے برکتیں نازل ہوں گی جن کو وہ جانتا ہے اور جن ذرائع سے وہ نہیں جانتے یہ ایک لافانی الٰہی قانون ہے۔ جیسا کہ چوروں اور خود غرض لوگوں کے لیے ہے، وہ اپنی زندگی دوسروں کے پیچھے بھاگتے ہوئے گزار دیتے ہیں، حتیٰ کہ ان کی نظریں دوسروں پر بھی ہوتی ہیں۔ سونے سے بھرا ہوا

جب تک مادی خود غرضی کو ترک نہیں کیا جائے گا، دنیا خوشی کو نہیں جان سکتی

خوشی صرف روحانی تعاون سے ملتی ہے یہ تب آتی ہے جب انسان دوسروں کی ضرورتوں کو اس طرح محسوس کرتا ہے جیسے وہ اپنے ہیں اور دوسروں کے لیے اس طرح کام کرتے ہیں جیسے وہ اپنے لیے کرتے ہیں۔

ایک اور اہم حکم یہ ہے کہ جھوٹی گواہی دینے سے گریز کیا جائے سچائی کو توڑ مروڑ کر کسی کو نقصان پہنچانا معاشرتی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کا ایک اور طریقہ ہے اگر کوئی اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے تو دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے ہمیشہ سچ بولنا چاہئے لیکن سچ بولنے اور محض حقائق بیان کرنے میں فرق کیا جانا چاہئے کسی کو لنگڑا یا اندھا بتانا نقصان دہ اور نقصان دہ ہے۔ کسی کو دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور انہیں شرمندہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے، اسی طرح، کسی ایسے سچ کو ظاہر کرنا جو کسی کو بغیر کسی نیک مقصد کے دھوکہ دے، بھی غلط ہے دوسری طرف، سچ بولنے سے بچنے کے لیے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ بلکہ بعض حالات میں دوسروں کو شرمندہ کرنے یا نقصان پہنچانے سے بچنے کے لیے خاموش رہ سکتا ہے۔

حسد سے ہوشیار رہنا چاہیے، ایک تباہ کن بیماری جو روح کے سکون کو چھین لیتی ہے، جو جتنا زیادہ دوسروں کی چیز کی لالچ کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ اس کی ناخوشی اور مصائب بڑھتا جاتا ہے، حسد کرنے والا ایک پریشان حال زندگی گزارتا ہے، سکون کا ذائقہ کبھی نہیں جانتا، اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنی عزت، خود پر بھروسہ کریں، اور باطنی روحانی دولت کی تلاش کریں۔

انسان کی عظمت اور باطنی قدر اس چیز سے کہیں زیادہ ہے جس کی وہ خواہش کرے یا خدا کو حاصل کرنے کی خواہش ہر انسان میں اس طرح ظاہر ہوتی ہے جو کسی دوسرے انسان میں ظاہر نہیں ہوتی ہے اس کا چہرہ کسی اور کی طرح نہیں ہے اور اس کی روح کسی اور کی طرح نہیں ہے کیونکہ ان کے اندر تمام مخلوقات کا سب سے بڑا خزانہ ہے اور وہ سب سے بڑا خزانہ ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہماری زندگی اچھے کاموں سے چمکے اور پھلے پھولے، خوشی اور مسرت سے معطر رہے، اور ان لوگوں کی یاد میں ہمیشہ زندہ رہے جو ہماری تعریف کرتے ہیں۔

جب کوئی شخص صحیح ایمان رکھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو وہ ان لوگوں سے زیادہ خوش ہوتا ہے جن میں ایمان کی کمی ہے اور زندگی کی جنگ میں اپنے فرائض ادا نہیں کرتے۔

سچا ایمان اور عمل صالح (نیک مقاصد اور نیک نیتوں کی مدد سے) ہمیشہ موجود رہتے ہیں جہاں خوشی ہوتی ہے، اور جہاں خوشی موجود نہیں ہوتی وہاں کھو جاتی ہے، اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ یہ خوشی کے لیے دو ضروری شرطیں ہیں، جو ان کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں، خوشی کے خواہش مندوں کو صرف ان دو بنیادی عناصر کی ضرورت ہوتی ہے، جو اس کی بنیاد اور ستون ہیں۔

انسان اپنی مرضی سے کائنات کے لامحدود اجزا کو کنٹرول، تبدیل یا مٹا نہیں سکتا یہ اجزاء انسانی زندگی کے تانے بانے کے ساتھ پیچیدہ طور پر جڑے ہوئے ہیں، اور انسان ان سے الگ تھلگ رہ کر کام نہیں کر سکتا، تاہم، انسان اپنے دماغ کو کنٹرول کر سکتا ہے تاکہ ان اجزاء کو اپنانے اور ان سے نقصان پہنچنے سے بچ سکے۔

ہمارے اسلاف ہم سے زیادہ خوش اس لیے نہیں تھے کہ ان کے پاس دنیاوی چیزیں اور لذتیں ہم سے زیادہ تھیں، یا اس لیے کہ وہ زندگی کے مسائل سے کم واقف تھے، بلکہ اس لیے کہ ان کے پاس نفسیاتی توازن تھا جس نے انہیں سکون، سکون، اطمینان اور مختصر خوشی دی۔

انہوں نے اپنی خوشی کے لیے بیرونی حالات پر انحصار نہیں کیا اور نہ ہی وہ بیرونی حالات کا شکار ہوئے جو ان سے چھین لیں، ان کے سکون، سکون، خوشی اور اطمینان کے جذبات فطری، نارمل، صحت مند اور پائیدار تھے، ہمیں بھی ان جذبات کو پیدا کرنا چاہیے اگر ہم خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہم میں سے کون ایسا نہیں کرتا؟

تقدیر آزاد مرضی یا انتخاب کی آزادی کی ماضی کی مشق کا نتیجہ ہے، ہم اپنے ماضی کے آزادانہ طرز عمل کے ذریعے قسمت اور تقدیر کو لاتے رہے ہیں اور لاتے رہتے ہیں تاہم، ہم ماضی کے پابند نہیں ہیں اور نہ ہی ہم اپنے اعمال کے نتائج سے ہمیشہ کے لیے مجبور ہیں، ہم جو کچھ ہم نے بویا ہے اسے مٹا سکتے ہیں اور جو لکھا ہے اسے مٹا سکتے ہیں اگر ہم

چاہتے ہیں کہ اپنے معیار کو درست کریں اور اپنے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

اگر ہم اعمال کے بیجوں کو تکلیف دہ نتائج کے ساتھ مٹا دیں اور ان کی جگہ روح کی فطرت کے لیے زیادہ موزوں بیج بو دیں تو ہم یقیناً ان اچھے بیجوں سے خوشی کا پھل حاصل کریں گے جو روح کی مٹی میں بوئے گئے ہیں، اگر ہم زیادہ سے زیادہ خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں یا دکھ اور درد کو کم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ابھی نہیں، کل نہیں بلکہ آزادانہ ارادہ کرنا چاہیے۔

اس لیے خوشی کی شرائط انسان کے اندر موجود ہیں، اور اسے صرف اس مساوات کے ساتھ سنجیدگی سے نمٹنا ہے۔ جس میں کوئی غلطی نہ ہو، اور نتائج اس کے حق میں ہوں گے اگر وہ بہترین اندازہ لگا کر اس سے نمٹے۔

اے خُداوند، میرا وجود تیری حیاتی سے معمور ہو، میرا دل تیری تسلی بخش اور ہمدردانہ موجودگی سے، میرا دماغ تیری حکمت سے، اور میری روح تیری الہامی بیداری سے معمور ہو جائے۔

تمہارے دلوں کی مٹی میں محبت کے بیج اُگتے ہیں ان بیجوں کو عالمگیر محبت اور ہمدردی کے پانیوں سے سیراب کرو

دماغ کی طاقت لامحدود ہے اور اس کے مطابق اگر آپ کسی بھی موضوع کے بارے میں کافی گہرائی سے سوچیں گے تو آپ کو اس موضوع سے متعلق کسی بھی سوال کا جواب مل جائے گا۔

اگر کوئی شخص اپنے تمام کام اور سرگرمیاں دوسروں کی خدمت کے لیے وقف کر دیتا ہے اور انہیں مطمئن ذہنیت کے ساتھ پورا کرتا ہے، تو وہ واقعی غور و خوض اور شکرگزاری کے مستحق ہیں۔

ہمیں یک طرفہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنی سرگرمیوں میں توازن پیدا کرنا چاہیے اور ہر ایک کی اہمیت کے مطابق اپنے کام اور فرائض کو ترجیح دینا چاہیے۔

فرض وہ عمل ہے جو انسان مادی فائدے کے لیے نہیں بلکہ خوشی سے کرتا ہے اور روحانی اور اخلاقی فرض زندگی میں سب سے پہلے آنا چاہیے

ہر انسان میں ناقابل استعمال صلاحیت ہوتی ہے وہ تمام ضروری طاقتوں کا مالک ہوتا ہے دماغ بذات خود ایک اعلیٰ طاقت ہے اور اسے فرسودہ اور محدود عادات اور تصورات سے آزاد ہونا چاہیے۔

انسانی زندگی پر سیاروں اور ستاروں کا اثر سیاروں اور انسانی جسموں کے درمیان کشش اور پسپائی کی مداخلت کرنے والی قوتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

برے خیالات انسان کو ایک نقصان دہ ماحول کی طرف لے جاتے ہیں جہاں وہ اپنی خواہشات کے مطابق اظہار کر سکتا ہے۔ تاہم ایک شخص قوت ارادی کے ذریعے اپنے خیالات اور شعور کو تبدیل کر سکتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں اگر کوئی شخص زیادہ دیر تک نقصان دہ ماحول میں رہتا ہے تو وہ ماحول لاشعوری طور پر اس پر اثر انداز ہونا شروع کر دیتا ہے، وقت گزرنے کے ساتھ وہ صحت مند اور صحت مند ماحول کے انتخاب کی اپنی آزادی کو مکمل طور پر کھو دیتے ہیں اور وہ منفی ماحول پر اثرانداز ہو جاتے ہیں جو دوسرے منفی اثرات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں

مرتکز دماغی توانائی

جب آپ میگنفائنگ شیشے کے ذریعے سورج کی روشنی کو ایک چھوٹے سے نقطے پر مرکوز کرتے ہیں تو اس سے حرارت پیدا ہوتی ہے، اور وہ حرارت لکڑی، کپڑے، کاغذ وغیرہ کو بھڑکا سکتی ہے۔ اسی طرح، جب آپ اپنے ذہن کو ٹھیک ٹھیک مرکوز کرتے ہیں، تو اس کی مرتکز توانائی ہر ناکامی کے پیچھے شک کی جڑوں کو جلا دیتی ہے اور حکمت کی روشنی کو چمکنے دیتی ہے۔

جب ذہن خدا کے ساتھ جوڑتا ہے جو کہ تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے اور تمام بابرکت طاقتوں کی اصل ہے تو وہ خدائی موجودگی سے واقف ہوجاتا ہے اور کامیابی کے تمام عناصر کا مالک ہوتا ہے یہ عناصر خدا کی بے پناہ طاقت سے گہرا تعلق رکھتے ہیں جو کسی بھی میدان میں کامیابی کے نئے مواقع پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

پریشانیاں اور مشکلات انسان کے اپنے ماضی کے اعمال کے بارے میں آگاہی کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں، جو کسی خاص وقت اور جگہ پر کیے جاتے ہیں، ان کی موجودہ مصیبت ان خیالات اور اعمال سے پیدا ہوتی ہے جو اس کے شعور کی مٹی میں جڑ پکڑتے ہیں، ایک پودے میں پھوٹتے ہیں اور پھل دیتے ہیں جو ان خیالات اور اعمال کی خصوصیات کی عکاسی کرتے ہیں۔

آزمائشیں اور فتنے انسان کو توڑنے یا اس کے ارادے کو مفلوج کرنے کے لیے نہیں آتے، بلکہ انہیں خدا کی عظمت کو سمجھنے اور اس کے قوانین کا احترام کرنے کے لیے آتے ہیں، جن کے ذریعے وہ حقیقی خوشی حاصل کر سکتے ہیں، اللہ ان سخت آزمائشوں کو نہیں بھیجتا کیونکہ یہ بنیادی طور پر انسان کو بنانے کے لیے ہیں، انسانیت کا بس یہی تقاضا ہے کہ وہ اپنے

شعور کو غفلت کی نیند سے بیدار کرے اور علم کے اندھیرے سے روشنی کی طرف لے جائے۔

زیادہ تر وقت، ہمارے حواس ہم سے عارضی لذتوں کا وعدہ کرتے ہیں لیکن آخر کار ہمیں طویل درد اور تکلیف پہنچاتے ہیں، سچی خوبی اور خوشی، تاہم، بہت کم وعدہ کرتے ہیں، لیکن بالآخر ہمیں خالص اور پائیدار خوشی عطا کرتے ہیں، اسی لیے میں اندرونی، پائیدار خوشی کو حقیقی خوشی، اور عارضی حسی لذتوں کو محض لطف سمجھتا ہوں۔

جب آپ خلا میں لاکھوں میل دور سے سورج کو دیکھتے ہیں تو وہ بہت بڑا ستارہ ہماری زمین سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔

تاہم، زمین کا قطر تقریباً 7,900 میل ہے، جب کہ سورج کا قطر زمین کے قطر سے سو گنا زیادہ ہے۔ اگر آپ ہمارے سیارے زمین کو براہ راست سورج کے سامنے رکھ سکتے ہیں، تو یہ سورج کے مقابلے میں ایک چھوٹے سے نقطے کے طور پر نظر آئے گا۔

فرض کریں کہ طاقتور شمسی میدان اس وقت تک پھیلتا اور چوڑا ہو رہا ہے جب تک کہ اس کا بہت بڑا ماس پورے نیلے آسمان کو نگل نہ جائے۔ جو آسمان ہم دیکھتے ہیں وہ اس خلا کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے، درحقیقت ایک چھوٹا سا دھبہ ہے، جو لامحدود کائنات میں پھیلی ہوئی ہے۔

یہاں تک کہ اگر سورج غیر معینہ مدت تک پھیلتا اور پھیلتا رہا، تب بھی یہ لامحدودیت کو گھیرنے کے قابل نہیں ہو گا۔

چھوٹے پن اور محدودیت کا کائناتی وہم ذہن کو اس کائناتی وسعت کو سمجھنے سے روکتا ہے۔

یہ مطلق باطل کہاں سے آیا اور اس کی حدود کہاں ہیں؟

وہ جو ابعاد یا پیمائش کے تابع نہیں ہے، جس کی کوئی حد یا اصل نہیں ہے، وہ خدا ہے، جو ہمہ گیر ہے اور خلا کی سب سے دور تک موجود ہے۔ وہ دور، دور دراز ستاروں میں ہے جس طرح یہ آپ کے اندر اور میرے اندر موجود ہے، یہ شعوری طور پر ہر اس جگہ سے واقف ہے، چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا ہو یا بڑا۔

ماسوائے چند روشن خیال افراد کو چھوڑ کر بیشتر انسانیت کے لیے ماضی ناواقف ہے، پھر بھی ماضی سے ہماری ناواقفیت بھی ہمارے فائدے میں ہے۔ کیونکہ اگر ہم اس زندگی میں اور سابقہ زندگیوں میں جو کچھ

بھی کر چکے ہیں اس کا علم ہوتا تو ہم اپنے اعمال کے سراسر حجم سے مغلوب ہو جاتے اور مکمل طور پر پریشان ہو جاتے، اور اس کے صدمے سے ہماری مرضی بھی مفلوج ہو جاتی ہمیں مایوسی کا شکار چھوڑنا اس دنیاوی زندگی میں بھی، بھول جانا خدا کی ایک نعمت ہے، جو ہمارے خیالات اور احساسات کو ماضی کی یادوں کے ذریعے بھسم ہونے سے روکتی ہے، خاص طور پر تلخ اور تکلیف دہ، خوش قسمتی سے، ہمارے اندر الہی چنگاری مسلسل امید اور زندگی کے لامتناہی سفر کو جاری رکھنے کی خواہش کے ساتھ چمکتی ہے: ماضی اور مستقبل کو بھلانے کی ان دو نعمتوں کے لیے ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

ہمیں یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیے کہ تقدیر آزاد ارادے کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے تاہم، ہمیں ان منفی اثرات کا مقابلہ کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے جو زیادہ تر لوگ تقدیر اور تقدیر سے منسوب کرتے ہیں، اور اپنے انتخاب کی آزادی کو ہمارے اندرونی عقائد کے مطابق استعمال کرنا چاہیے، بشرطیکہ یہ اعتقادات صحیح ایمان پر مبنی ہوں اور قوانین الٰہی پر مبنی ہوں، جس کے بغیر انسان حقیقی خوشی کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

جب ہم کسی کام کا آغاز کرتے ہیں تو ہمیں ناگوار حالات سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے، بلکہ انتہائی حد تک پر امید رہنا چاہیے، اس کامل یقین کے ساتھ کہ کوئی بھی چیز اپنی مرضی کے استعمال اور انتخاب کی آزادی کے استعمال میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

انسان اکثر دریا کی سطح پر تیرنے والے پتے کی مانند ہوتے ہیں اور انہیں خود بخود عادات کے دھارے سے باہر نکالنا پڑتا ہے جو انہیں وہم اور تباہی کے آبشاروں کی طرف لے جاتی ہے زیادہ تر لوگ لاتعلق نظر آتے ہیں اور خود کو کرنٹ میں بہہ جانے دیتے ہیں۔

اگر ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، تو یہ واضح طور پر تسلیم کرنا قابل قبول ہے کہ ہمارے اپنے بنانے میں ایسی رکاوٹیں تھیں جو ہمیں اس تک پہنچنے سے روک رہی تھیں، ہمیں اپنے مطلوبہ نتائج کے حصول کے لیے اپنی کوششوں کو ثابت قدم رہنا چاہیے اور اسے دوگنا

کرنا چاہیے، ہمیں خود کو یہ یقین دلانا چاہیے کہ رکاوٹیں اور چیلنجز کتنی ہی مضبوط اور مضبوط کیوں نہ ہوں، چاہے ہم ان پر قابو پانے کے لیے اپنی تمام تر قوتوں کا مقابلہ کر سکیں، کوشش کریں، مایوسی یا مایوسی کی کوئی ضرورت نہیں، جب تک کہ ہم یہ سمجھ لیں کہ انسان کی مرضی تقدیر سے زیادہ مضبوط ہے، جو ہماری اپنی بنائی ہوئی ہے، اس لیے ہمیں کوشش نہیں کرنی چاہیے، چاہے ہم کتنی ہی بار ناکام کیوں نہ ہوں، کیونکہ ہمیشہ کھلے دروازے ہوتے ہیں، ہمیں بس کوشش کرتے رہنا چاہیے اور کوشش کو دہرانا ہے۔ جب تک کہ کامیابی ہمیں نہیں مل جاتی، جب تک ہم اس راستے پر چلتے ہیں، جب تک ہم کوشش کرتے ہیں، اللہ ہماری مدد کرے گا ، منزل، اور جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے وہ مایوس نہیں ہوتا]

جب انسان کسی چیز کی شدت اور مستقل مزاجی سے خواہش کرتا ہے تو وہ خواہش اس کے ہوش و حواس کو کبھی نہیں چھوڑتی، وہ جہاں بھی جائے اور ان کی مصروفیات کچھ بھی ہوں اس کی مسلسل اور انتھک سرگرمی سے اس خواہش میں بے پناہ عزم اور توانائی ہوتی ہے یہ اندرونی سرگوشیاں مشینی دعا سے زیادہ طاقتور اور کارآمد ہوتی ہیں، جو محض اس عمل سے ان کی محبتوں کو جو خدا سے محبت کرتے ہیں ان کو متحرک کرتی ہے۔ مسلسل، ان کی دلی سرگوشیاں ان کی روزمرہ کی سرگرمیوں میں ناقابل سماعت رہتی ہیں یہ دلی سرگوشیاں ان کا دھیان نہیں ہٹاتی اور نہ ہی ان کے دوسرے فرائض سے متصادم ہوتی ہے جیسے جیسے خدا کے لیے ان کی خواہش بڑھتی ہے، اس کے لیے ان کی محبت گہری اور شدید ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اس کی موجودگی کا تجربہ کرتے ہیں اور روح کی آنکھ سے اس کی روشنی کو دیکھتے ہیں اور وہ بے حد خوشی کا مزہ چکھتے ہیں اور ایک سکون محسوس کرتے ہیں جس کی تفصیل سے باہر ہے۔

خدا ہمیں وہ اسباق بھیجتا ہے جس کی ہمیں زندگی میں ضرورت ہوتی ہے تاکہ ہم ان سے فائدہ اٹھا سکیں اور سمجھ اور تجربہ حاصل کر سکیں جو کوئی بھی ان اسباق سے گریز کرے گا وہ انہیں سیکھنے پر مجبور ہو جائے گا چاہے اس میں کتنا ہی وقت لگے۔

ہر امتحان دوست ہے۔ اگر ہم اس سے سبق سیکھیں اور ظالم جابر جب موقع کو ضائع کریں اور بڑبڑانے، ناراضگی اور ناقص فیصلے کے ساتھ اس کا غلط استعمال کریں۔

جب ہم زندگی کے بارے میں صحیح سمجھ اور صحیح رویہ رکھتے ہیں تو یہ خوبصورت اور پیچیدگیوں سے پاک ہو جاتی ہے۔

-

نفسیاتی معاملات

ایک شخص ہمیشہ کے لیے خوشی کی لہروں پر نہیں رہ سکتا، غم کے ہنگامہ خیز پانیوں میں ڈوبا ہوا، یا بوریت کی گہرائیوں میں ڈوبا ہوا نہیں رہ سکتا، متضاد دوئیوں کی اس دنیا میں، اوسط انسان اتار چڑھاؤ کا شکار ہوتا ہے — خوشی کی لہروں پر اٹھتا ہوا، بے حسی کے اتھاہ گڑھے میں ڈوب جاتا ہے، اور کسی بھی طرح کی غم و غصے کی لہروں سے اُچھلتا ہے۔

حالات کو اپنے خیالات پر اس طرح اثر ڈالنے کی اجازت دینے کا مطلب ہے اپنی مرضی کو ایک منحوس اور ہمیشہ بدلتی ہوئی تقدیر کے حوالے کر دینا ایک شخص کو ایک کامیاب اور بھرپور زندگی گزارنے کے لیے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ ذہنی توازن ہے، اور یہ توجہ مرکوز سوچ اور اپنی جذباتی صلاحیتوں پر قابو کے ذریعے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یہاں تک کہ گہرے دکھ بھی وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جاتے ہیں، لٰذا ہماری زندگی کے ہر دن غم میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، کسی عزیز کے کھو جانے کا غم نہ تو ان کی مدد کرتا ہے اور نہ ہی ہمیں، اور اس سے کچھ بھی نہیں بدلتا، اسی طرح احساس کمتری پیدا کرنا یا ماضی کی

غلطیوں یا ناکامیوں کے لیے خود کو سزا دینا نقصان دہ ہے۔ یہ صرف زندگی کو دکھی بناتا ہے اور ذہنی صلاحیتوں کو دباتا ہے۔

ہمیں اپنے آپ کو بورنگ روٹین کے گڑھے میں نہیں جانے دینا چاہیے، کیونکہ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جو آرام سے دور ہے، کیونکہ یہ ذہن کو پریشان کرتی ہے اور پوشیدہ صلاحیتوں کو بے حسی کی بھٹی میں جلا دیتی ہے۔

ناکامی کو اپنی جڑوں سے مٹا دینا چاہیے، اور زندگی کے کھیتوں کو محنت اور عزم کے ساتھ ہل چلانا چاہیے اور خدا کی مدد سے بھرپور فصل کاٹنے کے لیے نیکی کے بیج بونا چاہیے۔
کچھ ایسا کریں جو پہلے کسی نے نہیں کیا ہے — کچھ ایسا جو دنیا کو حیران کر دے یہ ظاہر کریں کہ خدا کی تخلیقی طاقت آپ کے ذریعے کام کر رہی ہے۔

پرسکون اور عمدہ مزاج والے لوگ ہمارے خیالات کو مقناطیسی اور صحت مند بنانے میں مدد کرتے ہیں اس بات کا تعین کرنا مشکل نہیں ہے کہ آیا کوئی شخص اپنی فکری پرورش پرامن ماحول سے کرتا ہے یا خلل ڈالنے والے ماحول سے پریشانی، پریشانی اور الجھن یہ سب کچھ غلط قسم کے لوگوں، چاہے دوست ہوں یا رشتے داروں کے ساتھ میل جول سے پیدا ہوتا ہے، جو پریشان کن خیالات اور پریشان کن موڈ کا باعث بنتا ہے۔

جسم جسمانی کھانوں سے توانائی اور سرگرمی حاصل کرتا ہے، جب کہ مقناطیسی غذا جسم اور دماغ دونوں کو توانائی کے چارجز فراہم کرتی ہے جو ٹھوس اور مائع غذاؤں کے مقابلے میں آسانی سے ہضم ہوتے ہیں جنہیں زندہ توانائی میں آسانی سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

جب آپ جہالت کو حکمت میں، کمزوری اور کمزوری کو صحت اور جیونت میں تبدیل کر سکتے ہیں، اور زندگی کے راستوں پر اعتماد اور دلیری کے ساتھ چل سکتے ہیں، یہاں تک کہ تنہا بھی، اور ایک زندہ اور بیدار ضمیر کے مالک ہونے میں اندرونی خوشی حاصل کر سکتے ہیں، اور

خدا کے انصاف پر غیر متزلزل یقین اور غلط پر حق کی فتح، جب آپ روزانہ اپنے خیالات کو غلط اور سچائی پر غالب کر سکتے ہیں۔ اعلیٰ اور بہتر درجے، اور دوسروں کے لیے محبت کرنے والے اور شکر گزار دل اور اچھے ارادوں کے مالک ہوں، آپ کی فکری نشوونما مقناطیسی ہو جائے گی، اور آپ اپنی طرف وہ تمام خوبصورت اور فائدہ مند ہو جائیں گے — چیزیں، لوگ اور حالات — جو ساحلوں کی طرف اپنے سفر کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہیں، جب آپ کو سلامتی اور حفاظت کی ضرورت ہے۔ تو آپ کو خدا کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے۔ فراہم کرتا ہے، آپ روح میں زیادہ امیر اور ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ مطمئن ہوں گے جو دنیاوی خواہشات میں مبتلا ہیں اور اس کی عارضی لذتوں کے لالچی ہیں۔

ہمدردی وہ پل ہے۔ جو ہر روح کو دوسری روحوں سے جوڑتا ہے۔ ہمدردی ہر دل کا دروازہ ہے۔

جب ایک شخص خدا کو تلاش کرتا ہے۔ جو باقی سب سے بڑھ کر واحد سچا دوست ہے، تو تمام انسانی رشتوں میں حقیقی دوستی قائم کرنا ممکن ہو جاتا ہے- خاندانی، برادرانہ، ازدواجی اور روحانی دوستی ازدواجی رشتوں میں ایک اہم عنصر ہے، اور فکری اور جذباتی قربت، روحانی کشش کا احساس، اور حقیقی محبت کی طرف متوجہ ہونے والے حقیقی اور حقیقی محبت کے درمیان محبت کرنے والوں کو حقیقی محبت کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ بار بار مایوس

جب شادی کی بنیاد اعلیٰ نظریات اور باہمی احترام پر رکھی جاتی ہے، تو یہ دو محبت کرنے والی اور تعاون کرنے والی روحوں کے درمیان ایک خوشگوار اور کامیاب اتحاد بن جاتی ہے جو ایک دوسرے کی زندگی کے بوجھ کو کم کرتی ہے اور باہمی ہمدردی اور دوستانہ افہام و تفہیم کے ساتھ زندگی گزارنے کی پریشانیوں کو دور کرتی ہے۔

کوئی بھی مجھے قابو نہیں کر سکتا اور نہ ہی میری مرضی چھین سکتا ہے جب تک کہ میں دوسروں کے خیالات اور اعمال کو مجھ پر اثر انداز نہ ہونے دوں

اگر آپ اپنی سوچ کو مادے تک محدود رکھیں گے تو آپ ہر چیز کو مادی نقطہ نظر سے دیکھیں گے لیکن ایک بار جب آپ اپنے شعور کو روحانی بیداری کی حالت میں لے جائیں گے، تو آپ خدا کے نور کے وسیع دھارے کو تمام مادے سے پرے بہتے ہوئے دیکھیں گے، اور آپ ہر چیز کو روحانی نقطہ نظر سے دیکھیں گے۔

خُداوند، مجھے احساس ہے کہ میرے پاس اپنی صلاحیتوں کو دریافت کرنے اور اپنی روحانی صلاحیتوں کو دریافت کرنے کا لامتناہی موقع ہے۔

میں مادی اٹیچمنٹ کو اعلیٰ امنگوں سے بدل دوں گا۔
اور مجھے احساس ہوگا کہ وفادار روح ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔

زندگی اور موت کا رقص ہمیشہ کے لیے موجود ہے لیکن میں اپنی روحانی شناخت کو بچا کر ہمیشہ کے لیے آزاد ہو جاؤں گا اور جب مجھے آزمائشوں اور فتنوں کے طوفانوں کا سامنا ہو گا تو میں اپنی روحانی کشتی میں زندگی کے سمندر کے پار محفوظ الہی ساحلوں کی طرف روانہ ہو جاؤں گا۔

جب میں کام کروں گا اور تخلیق کروں گا تو مجھے یاد رہے گا کہ خدا میرے ذریعے کام کر رہا ہے وہ کائنات کا رب ہے اور میں اس کے گہرے غور و فکر کے ذریعے اس سے رابطہ قائم کر سکتا ہوں۔

میرے پیارے خدا، مجھے احساس ہے کہ میرے خیالات مجھے ناکامی یا کامیابی سے ہمکنار کریں گے، اس بات پر منحصر ہے کہ میری زندگی میں کون سا خیال سب سے مضبوط ہے اور میں یہ یاد رکھنے کی کوشش کروں گا کہ آپ اپنا مدد کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں اور میری کامیابی کا راستہ تیار کر رہے ہیں۔

جب مجھ پر آفتیں اور مصیبتیں آئیں گی تو میں اپنی طاقت کو طلب کروں گا اور ان پر قابو پانے کے لیے اپنے عزم کو مضبوط کروں گا، میں ہر

ایک کے ساتھ اپنے معاملات میں مخلص اور دیانتدار رہوں گا، اور میں محبت اور نیک تمناؤں کے خیالات پھیلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور حکمت سے میرا ساتھ دے گا۔

روحانی بیماریاں اور ان کا علاج

ماسٹر پرمہنس یوگنند

انسانی شخصیات کے ایک گروپ کا تصور کرنے کی کوشش کریں جو غیر متناسب اور بے قاعدہ ہیں:

ایک کا سر چھوٹا ہے جس کا سائز چنے کے برابر ہے اور ایک بڑا جسم اونٹ کے برابر!

ایک اور کا ایک طاقتور ہاتھ ہے جیسا کہ سیمسن یا ہرکولیس کے ہاتھ اور جسم ایک بونے کے جسم جیسا ہے!

اور تیسرے کے پاس ایک بڑے ہاتھی کا سر ہے اور ایک کھردرے چوہے کا جسم!

کیا یہ منظر آپ کے لیے حیران کن اور حیران کن نہیں ہوگا، یا افسوسناک اور افسوسناک نہیں ہوگا، اگر آپ نے اچانک ان مخلوقات کے ایک ہجوم کو ایک عجیب و غریب ساخت کے ساتھ دیکھا؟

اب لوگوں کے ایک اور گروہ کا تصور کریں جو شکل و صورت میں نارمل ہیں، لیکن ذہنی طور پر غیر متوازن اور نفسیاتی طور پر بگڑے ہوئے ہیں۔

جس طرح کپڑے زخموں، زخموں اور دیگر جسمانی خرابیوں کو چھپاتے ہیں، اسی طرح ایک مضبوط، صحت مند جسم اور ایک خوبصورت، چمکدار چہرہ بہت سی سنگین دماغی بیماریوں اور پیدائشی نقائص کو چھپاتا ہے۔

اگر آپ عام لوگوں کے ایک بڑے ہجوم سے ملیں جو اپنی خوبصورت ظاہری شکل اور اچھی صحت کی وجہ سے ممتاز ہیں، اور اگر آپ اپنی روحانی بصارت سے ان کے دماغی جسموں کو گھسنے میں کامیاب ہو جائیں تو حیران کن بات ہوگی، اور جو کچھ آپ دریافت کریں گے اس پر آپ کو گہرے دکھ کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آپ ان کے دماغی جسم کا مندرجہ ذیل مشاہدہ کر سکتے ہیں:

دماغ کی نمائندگی سر، حواس اور احساسات کو دھڑ سے، اور ہاتھوں اور پیروں سے مرضی کی نمائندگی ہوتی ہے، یہ سب غیر معمولی، بیمار اور بگڑے ہوئے ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ بعض کے سر چھوٹے ہوتے ہیں جن کے پاس عقلمندی نہیں ہوتی، جو خود غرضانہ عزائم اور نفسانی خواہشات سے پھولے ہوئے جسم پر سوار ہوتے ہیں۔

آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ کچھ لوگوں کا جسم بہت زیادہ ترقی یافتہ، فعال بازو ہونے کے باوجود احساس اور قوتِ حیات سے خالی ہوتا ہے۔

دوسرے لوگ بڑے تخلیقی دماغ کے مالک ہو سکتے ہیں، لیکن ان کی ہمدردی اور جذباتی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور ان کی کمزوری ہوتی ہے اور لوگوں کی ایک اور قسم ہے جن کی جسمانی اور ذہنی ساخت تو عام ہے، لیکن جن کی قوتِ ارادی اور ضبطِ نفس یا تو کمزور یا مفلوج ہے۔

اور مشاہدات کی فہرست جاری ہے اور مئی کو آپ طویل عرصے تک زندہ رہیں!

دماغی جسموں میں اس طرح کے بے شمار نفسیاتی بگاڑ جو کچھ پہلوؤں میں پسماندہ اور دوسروں میں حد سے زیادہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں درحقیقت انسانوں میں موجود ہوتے ہیں - اگرچہ پوشیدہ ہیں - وہ ان کے لیے نفسیاتی درد کا باعث بنتے ہیں اور انہیں اپنی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو ظاہر کرنے سے روکتے ہیں جیسا کہ انہیں دکھایا جانا چاہیے۔

یہاں کچھ نفسیاتی بیماریوں کا پتہ لگانے سے تمام انسانی مسائل کی بنیادی وجوہات کی نشاندہی کرنے میں مدد مل سکتی ہے، تاکہ وہ کم از کم ان تمام لوگوں کو معلوم ہو جائیں جو ان میں مبتلا ہیں، حتیٰ کہ لاشعوری طور پر، تاکہ وہ ان خرابیوں کی نوعیت، ان کی علامات اور نفسیات میں ان کے خاموش دخول کو سمجھ سکیں، تاکہ وہ امن اور خوشی کی اپنی تباہی کو دور کر سکیں۔

روحانی اداسی

یہ بیماری ان لوگوں میں پھیلتی ہے جو ذہنی اور جسمانی طور پر غیر فعال ہوتے ہیں روحانی معاملات میں مشغول ہونے کے بہانے یہ مصیبت زدہ لوگ خدا کی خدمت کی آڑ میں مادی زندگی کے بڑے اور معمولی فرائض سے غفلت برتتے ہیں، اس طرح شیطان کے سامنے خود کو کھول دیتے ہیں، جو ان پر شدید نقصان پہنچا سکتا ہے اور وہ کسی بھی چیز کی خوبصورتی کی کمی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک متعدی بیماری ہے، اور روحانی خواہشات رکھنے والے تمام افراد کو اس سے ہوشیار رہنا چاہیے اور مثبت سوچ، ایک پرامید نقطہ نظر، اور صحت مند، نتیجہ خیز کام کے ذریعے اپنی قوتِ مدافعت اور قوتِ مدافعت کو مسلسل زندہ رکھ کر اس سے خود کو آزاد کرنا چاہیے۔

روحانی بدہضمی

یہ بہ ترتیب (گوزلنگ) کے نتیجے میں ہوتا ہے، یعنی بڑی مقدار میں تیار شدہ سائیکوٹراپک ادویات کا تیزی سے ادغام، چمکدار ناموں سے رجسٹرڈ اور جعلی روحانی کتابوں اور اسباق کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے "روحانی ڈاکٹروں" کی طرف سے جادوگری اور جادو ٹونے کے فن میں تجربہ کیا جاتا ہے۔

یہ بیماری نہ صرف حقیقت جاننے کی روحانی بھوک کو ختم کر دیتی ہے بلکہ اچھے اور برے، فائدہ مند اور نقصان دہ میں تمیز کرنے کی صلاحیت کو بھی ختم کر دیتی ہے۔

جو شخص مسلسل مذہبی نظریات کو کھاتا ہے اور ہر اس چیز کو کھاتا ہے جو اس کے ہاتھ میں آتی ہے وہ نہ صرف زیادہ کھاتا ہے بلکہ مفید خیالات کے ساتھ زہریلے خیالات کو بھی کھا جاتا ہے، جس سے خود کو ذہنی بدہضمی ہو جاتی ہے اور اس طرح روحانی موت سست ہو جاتی ہے۔

مختلف روحانی اور فلسفیانہ نظریات کا ضرورت سے زیادہ اور مسلسل مطالعہ، بغیر کسی فہم و فراست یا ذاتی تجربہ کے ذریعہ ان کو ہضم کرنے اور جانچنے کی کوشش کرنے سے ان کی صداقت کا پتہ لگانے کے لیے بالآخر تمام روحانی اصولوں اور قوانین میں شک، بے حسی اور عدم اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

جذبہ اور جنون

اس بیماری میں مبتلا افراد ایک برباد اور بے معنی زندگی گزارتے ہیں کیونکہ ان کے پاس بہت زیادہ پیسہ اور وقت ہوتا ہے، اور اس وجہ سے کہ ان کے پاس مقصد اور زندگی کی صحیح سمجھ نہیں ہوتی۔

یہ لوگ اپنی خواہشات کے ذریعہ کارفرما ہیں۔ وہ جو کچھ ذہن میں آتا ہے اور انہیں خوش کرتا ہے وہ کرتے ہیں وہ اپنی زندگی کو سستے، معمولی ناولوں، سنسنی خیز فلموں اور سطحی، فضول تفریحات سے بھر دیتے ہیں جب تک کہ انہیں شدید صدمہ یا اعصابی خرابی کا سامنا نہ کرنا پڑے یعنی نقصان ہوجانے کے بعد وہ اس خطرناک بیماری میں مبتلا ہونے کا احساس نہیں کرتے۔

ذہنی سردی

اس حالت کا ایک اور نام ہے: مایوسی ایک شخص کو کبھی نہیں معلوم کہ یہ کب حملہ کرے گی اور اس کی تکلیف دہ علامات کا سامنا کرے گا، جیسے ناامیدی، عدم برداشت، اضطراب اور بے صبری، اس سے بھی بدتر، یہ اکثر طویل ہوتا ہے، اور اس کے متاثرین اکثر آسانی سے دوبارہ گر جاتے ہیں، یہاں تک کہ اگر انہیں یقین ہو کہ وہ تیزی سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔

نفسیاتی جلن

یہ بیماری دائمی دنیاوی پریشانیوں میں رہنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو لوگ اس میں مبتلا ہوتے ہیں وہ عموماً اپنی قوت ارادی کے ہتھیار کو استعمال کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں اور اس طرح ہمت سے مقابلہ کرنے اور بچپن میں ہی ان کا مقابلہ کرنے کے بجائے غیر فعال اور مطیع ہو کر اپنے مستقل خوف کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

غیر معمولی نفسیاتی لگاؤ

اس بیماری کے متاثرین خوشی کے حصول میں یک طرفہ ہو جاتے ہیں یہ مانتے ہوئے کہ خوشی دولت جمع کرنے، شہرت حاصل کرنے، یا صحت یا طاقت رکھنے میں مضمر ہے، وہ اپنی سلگتی ہوئی امنگوں کی قربان گاہ پر صحت، اچھی شہرت، ذہنی سکون، عزت اور وقار سب کچھ قربان کر دیتے ہیں، بہت دیر ہو چکی ہے، انہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ فطرت کے توازن کا احترام کرتے ہیں، صرف ایک قانون کا احترام کرتے ہیں۔ خدا، اور سرگرمی کو سکون کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے، حقیقی خوشی لا سکتا ہے اور ایک عمدہ زندگی کا مقصد پورا کر سکتا ہے۔

غیر صحت مندانہ لگاؤ کے عوارض میں مبتلا افراد بے لگام خواہشات کے خیالات میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جس سے زندگی کے بارے میں ایک مسخ اور مسخ شدہ نقطہ نظر پیدا ہوتا ہے، مثال کے طور پر، ایک تاجر نے بڑی کامیابی حاصل کی اور دولت کمائی، لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی دولت سے لطف اندوز ہو سکے، شدید پریشانیوں اور خوف کی وجہ سے وہ اعصابی خرابی کا شکار ہو گیا، اور دل شکستہ ہو کر مر گیا۔

دوسروں کا خیال ہے کہ مقصد کے حصول کے لیے ہر چیز جائز ہے اس الجھن کی وجہ سے وہ اپنے حقیقی مقصد سے محروم رہتے ہیں اور معمولی سی تسکین حاصل کرنے سے بھی قاصر رہتے ہیں، خواہ ان کے پاس وہ چیزیں ہوں جن کی وہ خواہش رکھتے ہیں، کیونکہ انسانی فطرت بہت وسیع اور ہمہ جہتی ہے اور اسے ہر سطح پر متوازن ترقی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اندھا روحانی چمٹا

بعض عقائد کے لیے یہ غیر متزلزل جنون مخصوص آراء اور خیالات کو بغیر سوال کیے یا جانچے ان سے چمٹے رہنے سے پیدا ہوتا ہے، اس طرح اس بیماری سے متاثرہ افراد میں کسی بھی صحیح روحانی خیال یا کھلے اور آزاد خیال کے خلاف غصے اور دشمنی پیدا ہوتی ہے، یہ تنہائی خدا کے قوانین کے

خلاف بغاوت کا باعث بنتی ہے، جو جسمانی، ذہنی اور جسمانی صحت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ تمام پس منظر کے لوگوں کے لئے محبت اور احترام

روحانی اصولوں کو ابھارنا

چونکہ جسمانی بیماریاں ٹھوس، تکلیف دہ اور ناخوشگوار ہوتی ہیں، وہ ہمیں فعال طور پر ان کے خلاف مزاحمت کرنے کی ترغیب دیتی ہیں، جس کی وجہ سے ہم ان پر مختلف علاج کے طریقوں سے قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں، جس میں ورزش اور صحت مند غذائیت سے لے کر مختلف ادویات اور ادویات شامل ہیں، تاہم، نفسیاتی بیماریاں، تمام انسانی درد اور خوف کی جڑ ہونے کے باوجود، نہ روکی جاتی ہیں اور نہ ہی ان کا علاج کرنے کی اجازت ہے اور ہمیں مناسب طریقے سے علاج کی اجازت ہے۔ زندگی

معلمین، جسمانی تعلیم کے اساتذہ، مبلغین، مصلحین، معالجین اور قانون ساز اس وقت ترقی کو آگے بڑھا سکتے ہیں جب وہ سب سے پہلے خود سے سیکھیں گے، اور پھر دوسروں کو انسانی فطرت کو متوازن اور ہم آہنگی سے پروان چڑھانے کے صحیح طریقے سکھائیں گے، زندگی کے قوانین اور ایک صحت مند وجود کے اصولوں کے مطابق، یہی وہ ثقافت ہے جس کی صحیح معنوں میں ضرورت ہے کہ ہر انسان کو دنیا میں موثر تعلیم دی جائے۔

تعلیمی ادارے ان اصولوں اور مختلف مذہبی عقائد کے درمیان سمجھی جانے والی الجھن کی وجہ سے سرکاری اسکولوں میں روحانی بنیادی تعلیم دینا ناممکن سمجھتے ہیں تاہم، اگر یہ ادارے امن، محبت، خدمت، ایمان، کھلے ذہن اور دوسروں کی قبولیت کے آفاقی اصولوں پر توجہ مرکوز کریں- جو کہ روحانی استحکام کو مضبوطی سے قائم کر رہے ہیں- اور ان اصولوں کو عملی طور پر عملی بنیادوں پر استوار کرتے ہیں۔ بچوں کے ذہنوں اور روحوں سے، اس فرضی اور تصوراتی مشکل کا کوئی معقول اور قابل قبول حل تلاش کیا جا سکتا ہے، اس مسئلے کو محض اس سے منسلک ظاہری مشکلات کی وجہ سے نظر انداز کرنا ایک سنگین غلطی ہے۔

زیادہ تر کالج گریجویٹس کتابوں کے مواد سے اتنا بھاری اور پھولے ہوئے سر کے ساتھ یونیورسٹی چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ بمشکل زندگی کی راہوں پر چل پاتے ہیں، کیونکہ ان کی قوتِ ارادی اور ضبطِ نفس کو نظر انداز اور بے جا استعمال کرتے ہوئے تقریباً مفلوج کر دیا گیا ہے، اس لیے آپ دیکھتے ہیں کہ وہ لاپرواہی اور بگڑتے ہوئے، بے راہ روی اور ناجائز شادیوں کے بعد بے راہ روی کے اتھاہ گڑھے میں دوڑتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کیریئر کیونکہ انہوں نے یہ نہیں سیکھا ہے کہ اپنی علمی طور پر معزز عقل کے تیز چاقو

کو کس طرح چلانا ہے، نتیجے کے طور پر، وہ خود کو کاٹ لیتے ہیں اور خود کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ بہت سے نوجوان ایسی سرگرمیوں میں مشغول نظر آتے ہیں جو بالآخر انہیں نقصان اور تکلیف پہنچاتے ہیں کچھ چوری اور دیگر غلط کاموں کا سہارا لیتے ہیں، یہاں تک کہ مجرمانہ کارروائیاں، بغیر کسی روک ٹوک کے، جو معاشرے میں برائی کے پھیلاؤ کو روکنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ کچھ لوگوں کے گمراہ کن رویے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، ہر ضمیر اور سچے ایمان والے کو دوسروں کے لیے ایک اچھی مثال بننا چاہیے، اسکول کی عزت، عزت اور احترام کے معاملے میں کالج، یونیورسٹیاں اور سماجی ادارے جرائم کو کم کرنے کے لیے اس کے بنیادی اسباب کو حل کرنے کے لیے خاطر خواہ سائنسی طریقے فراہم نہیں کرتے، جو بنیادی طور پر ذہن میں پائے جاتے ہیں۔

خوشگوار اور کامیاب زندگی گزارنے کے فن کو سکھانے، اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے خصوصی اسکول بھی قائم کیے جائیں۔

ایسے اسکول باغات اور پارکوں کی طرح ہوں گے جہاں نوجوان ذہن پروان چڑھتے اور پھلتے پھولتے ہیں، ماہرین تعلیم کو احتیاط سے منتخب کیا جانا چاہیے اور والدین اور کمیونٹی کے تعاون کو یقینی بنانا چاہیے، یہ اسکول افراد کو زیادہ مؤثر طریقے سے تشکیل دینے میں مدد کریں گے، یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ابتدائی مراحل میں انسان کی روحانی پرورش اس کی صحت اور بعد میں بڑھنے کی صلاحیت کا تعین کرتی ہے۔

جدید مدارس میں جو ذہنی اور جسمانی تربیت کے طریقے استعمال کیے جاتے ہیں وہ بلاشبہ فائدہ مند ہیں لیکن ان میں روحانی بنیاد کا فقدان ہے۔ نیک کردار کی نشوونما کے بغیر ترقی ادھوری رہے گی۔

جسمانی، ذہنی اور روحانی نشوونما کے علوم ایسے نوجوانوں کو پڑھائے جائیں جن کے ذہن ابھی تک نرم اور لچکدار ہیں اور جن کی طاقتیں ابھی تک مخصوص طریقوں سے نہیں چلی ہیں۔

جامع تربیت کے بعد، ان اسکولوں کے طلباء کو مسلسل عکاسی کے امتحانات سے گزرنا چاہیے، اور حاصل کردہ سرٹیفکیٹ اچھی صحت، اچھی شہرت، تاثیر، مادی اور روحانی دولت، خوشی، کامیابی اور خود اعتمادی کے حامل ہوں گے۔

اس دنیاوی سفر کے اختتام پر آخری امتحان کے نتائج کا تعین زندگی بھر کے ذیلی امتحانات کے دوران حاصل کردہ ذہنی اور روحانی کامیابیوں اور سرٹیفکیٹس کے مجموعی مجموعے کے مطابق کیا جائے گا۔

اس فائنل، سب سے بڑے امتحان میں سبقت حاصل کرنے والوں کو خود کفالت کا ایک مقدس سرٹیفکیٹ اور ایک آزاد، پاکیزہ اور خوش ضمیر ملے گا۔

اور روح کے صفحے پر ہمیشہ کے لیے برکتیں لکھی ہوئی ہیں۔
اس نایاب انعام کو کیڑے نہیں چھیڑیں گے۔
اور چوروں کے ہاتھ اس تک نہیں پہنچیں گے۔
یا وقت اسے مٹا دے گا۔
یہ پاسپورٹ کے طور پر کام کرے گا۔
حق پرست گروپ میں اعزازی رکنیت کے لیے

خوشی کہاں ہے؟

خُدا، اپنی مکمل رحمت میں، ہمیں اپنی خوشی اور الہام عطا کرتا ہے۔

اور یہ ہمیں حقیقی زندگی دیتا ہے۔
سچی حکمت
اور حقیقی خوشی

حقیقی تفہیم ہماری زندگی کے تمام متنوع تجربات کے ذریعے آتی ہے۔

لیکن خدا کی شان صرف اس روحانی سکون میں ظاہر ہوتی ہے جب روح کو محسوس ہوتا ہے اور دماغ کی اس کے ساتھ ہم آہنگی کی بھرپور کوشش ہوتی ہے، وہاں ہم سچائی کے ساتھ آمنے سامنے کھڑے ہوتے ہیں، وہم ناقابل یقین حد تک طاقتور ہوتا ہے، اور بہت کم لوگ بیرونی ماحول کے اثر سے بچ سکتے ہیں پھول، صحیفے، ہمارے ضمیر، اور ان تمام خوبصورت چیزوں کے ذریعے جو زندگی کو جینے کے قابل بناتے ہیں۔

ہم جتنی زیادہ بیرونی چیزوں پر توجہ مرکوز کریں گے، اتنا ہی کم ہم اندرونی جلال کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ اور جتنا ہم باطن کا رخ کرتے ہیں، اتنی ہی کم بیرونی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ ایک مستقل مساوات ہے لیکن زیادہ تر لوگ دنیاوی صحبت، جس معاشرے میں وہ رہتے ہیں، اور غیر صحت بخش عادات کے اثر سے اس سچائی کو نہیں سمجھتے، معاشرہ انسان کو سطحی معاملات میں غرق اور مشغول رکھتا ہے، اسے گہری سچائیوں پر غور کرنے سے روکتا ہے۔

یہاں تک کہ روحانی مقامات پر بھی کچھ لوگ ان کے بابرکت ماحول سے مستفید ہونے کی حقیقی خواہش کے بغیر جاتے ہیں، لہٰذا ان دوروں سے انہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

جو کوئی خدا کو دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ اسے ہر جگہ پائے گا انسانی عادات تباہ کن، شکاری اور حیوان ہیں۔ وہ تباہ، برباد، اور فنا کر دیتے ہیں یہ انسانیت کے لیے سیکھنے کا وقت ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے۔ اس پر خوش اور مطمئن رہنا ہے، ہمیں اس سے زیادہ کسی چیز کی خواہش نہیں کرنی چاہیے جو ہمارے پاس آتا ہے۔ خدا سخی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے۔ اور وہ وقت پر مہیا کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں بغیر کسی کوشش کے خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے ہرگز نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنے حصے کی پوری صلاحیت کے مطابق کام کرنا چاہئے اور باقی خدا پر چھوڑ دینا چاہئے جو ہمیں اس چیز سے محروم نہیں کرے گا جس کی ہمیں ضرورت ہے۔ اور اس کے مستحق ہیں۔

ہمیشہ کے لیے خوش رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم خدا کی موجودگی کو محسوس کریں ہماری اعلیٰ ترین خواہش خدا کو جاننا اور اس کے ساتھ رہنے کا عزم کرنا چاہئے۔ خدا کو ہمارے خیالات اور احساسات میں سب سے پہلے ہونا چاہئے۔ اور ہمیں اسے اپنی زندگی میں سب سے مضبوط اور مضبوط ترین ستون سمجھنا چاہئے۔

(پس اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ کر اس کی پناہ مانگو)

کیونکہ اگر باقی تمام ستون آپ کو ناکام بناتے ہیں تو وہ ستون ہے۔

میں سمجھ گیا ہوں کہ زندگی کا واحد مقصد خدا کو جاننا ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو شاید اس بات پر قائل نہ ہوں کہ خدا کو پانا زندگی کا آخری مقصد ہے۔ لیکن کوئی بھی اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ زندگی کا مقصد خوشی کی تلاش ہے۔ اور میں پورے یقین اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ خدا ہی سب سے بڑی خوشی ہے۔ وہ سراپا نعمت ہے۔ وہ مطلق ہے، آفاقی محبتوں کو وہ نقصان پہنچاتا ہے۔ جو اس خوشی میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ اس کے ساتھ تو ہم اس کامل خوشی کو حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ ہمیں یہ کوئی اور نہیں دے سکتا ہمیں اسے اپنے اندر مسلسل بڑھانا اور پروان

چڑھانا چاہیے، قدرت کی قوتیں لوگوں کو دنیاوی لذتیں دینے کے لیے انتھک کوشش کرتی ہیں، لیکن اس طرح کی عارضی لذتیں آخر کار پشیمانی، تلخی اور پچھتاوے کا باعث بنتی ہیں، یہاں تک کہ خوش قسمت ترین شخص بھی، جس کے پاس سب کچھ نظر آتا ہے، وہ ان چیزوں سے مطمئن نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ان چیزوں سے مطمئن نہیں ہوتا۔ ان کی حقیقی پیاس بجھائیں یا ان کی روحانی بھوک کو پورا کریں۔

مادی اثاثہ امن اور عارضی اطمینان کا صرف ایک غلط احساس پیش کرتے ہیں پوری دنیا انتشار اور افراتفری میں پھنسی ہوئی ہے، خود غرضی اور لالچی خواہشات کی وجہ سے جو جنگ کو جنم دیتی ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں جنگ پیدا کرتا ہے۔

زندگی کی جنگ میں حقیقی ہیرو وہی ہے جو اپنے آپ کو فتح کر کے اپنی خواہشات پر قابو پا لے پیسے، شہرت، ہوس اور ہر وہ چیز جو اس اصول سے متصادم ہو ہمارے سکون اور خوشی کے لیے نقصان دہ ہے اگر لوگ ہمیشہ زندگی کی حقیقی قدروں کے حوالے سے سوچنا سیکھ لیں تو وہ وہ خوشی حاصل کر لیں گے جس کی وہ تلاش کر رہے ہیں لیکن وہ اپنے مقصد سے بھٹک گئے اور خواہشات سے بہہ گئے کہ مجھے زمین کی دھاروں سے کوئی راستہ نہیں ملا، میں نے اپنے لیے انتخاب کیا ہے اور اس کی پیروی کی ہے۔

میں خدا کی دی ہوئی طاقت سے ہزاروں لوگوں کو مسحور کر سکتا ہوں، لیکن وہ راستہ میرے لیے نقصان دہ ثابت ہو گا، میں ہزاروں کو مسحور کرنا اور ان کے ذہنوں کو مسحور کرنا نہیں چاہتا، میں صرف مخلص شاگردوں کو خدا میں ثابت قدم دیکھنا چاہتا ہوں، جو خدا سے محبت کرتے ہیں وہ ان خیالات سے لطف اندوز ہوں گے، اور جن کا جوش جاری ہے وہ ان تعلیمات کے ذریعے خدا کی نعمتوں اور موجودگی کو محسوس کریں گے۔

انسان کے لیے خدا کو دھوکہ دینا ناممکن ہے، کیونکہ وہ ہمیشہ موجود ہے، یہ جانتا ہے کہ ان کے دماغ میں کیا ہے اور وہ کیا چاہتے ہیں جب وہ دنیا کو ترک کر کے روحانی ہم آہنگی کی آرزو کرتے ہیں تو خدا ان کے پاس آتا ہے جب یہ خواہش اس کے چاہنے والے کے دل میں جڑ پکڑتی ہے، خدا اس دل میں آتا ہے اور اسے بھلائی اور برکت سے بھر دیتا ہے کہ خدا کے ساتھ ہم

آہنگی اور ہم آہنگی حاصل کرنے کے لئے صرف وہی چیز ہے جو اس کی رضامندی کے حصول کے لیے ضروری ہے۔ ابدی عہد اور ایک اٹوٹ عہد (جو خدا کے عہد کو برقرار رکھتے ہیں اور اسے نہیں توڑتے)

ہر کوئی دوسروں سے زیادہ دولت کی خواہش رکھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اسے حاصل کر لیتے ہیں، وہ مطمئن رہتے ہیں، یہ جان کر کہ کوئی اور امیر ہے۔ لوگ خود ساختہ مصائب کی دلدل میں رہتے ہیں، اپنی خواہشات کی وجہ سے ہمیں اس پر راضی رہنا چاہیے جو ہمارے پاس ہے۔ مادی مال خوشی نہیں لاتا؛ بلکہ، وہ اکثر پریشانیوں، پریشانیوں اور خدشات کو بڑھا دیتے ہیں۔

خدا کا راستہ سب سے آسان اور آسان راستہ ہے، لیکن بہت سے مذہبی رسومات اور رسموں کے باوجود بہت کم لوگ اس پر چلتے ہیں بہتر ہے کہ اپنے دلوں کو خدا کی طرف موڑیں اور اس سے مانگیں جو ہمارے لئے سب سے بہتر اور پائیدار ہے، حقیقت میں، خدا ہمارا انتظار کر رہا ہے کیونکہ وہ ہمیں برائی اور خطرے سے دور رکھنا چاہتا ہے وہ ہمیں اپنے دلوں اور دماغوں میں چاہتا ہے کیونکہ اس سستی چیزوں سے ہم اس دنیا کی گہرائیوں کو محسوس نہیں کر سکتے یا انسان کے اندر کی سستی چیزوں کو محسوس نہیں کر سکتے۔ خدا ہمیشہ ہم سے بات کرتا ہے، لیکن اس کی آواز بہت کم سنتے ہیں وہ خاموش آواز اکثر شور مچانے والے خیالات اور خواہشات کے شور سے ڈوب جاتی ہے لیکن جب خیالات تھم جاتے ہیں اور خواہشیں پرسکون ہوتی ہیں تو ہم خدا کی آواز کو صاف سنتے ہیں، اگرچہ وہ خاموش اور بے ہوش ہی کیوں نہ ہو، حقیقت میں، خدا انسانیت کی مدد کے لیے سب کچھ کرتا ہے، دروازے کھولتا ہے اور روشن کرتا ہے، لیکن ہم اس راستے کو دیکھیں جہاں ہم قدم اٹھائیں یا ہم قدم اٹھا سکیں۔ زیادہ تر لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

میں نہیں چاہتا کہ لوگ یہ سوچیں کہ وہ صرف دوسروں کی باتیں سن کر یا کتابیں پڑھ کر علم حاصل کر سکتے ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ جو پڑھتے اور سنتے ہیں اس پر عمل کریں، عبادت گاہوں میں جانا گھر میں رہنے اور فضول باتیں سننے سے بہتر ہے، لیکن عبادت گاہوں میں بھی اللہ کی موجودگی کو اپنے دل میں محسوس کرنا چاہیے اور یہ جاننا چاہیے کہ جذباتی

اشتعال اور عقلی تجزیے ہمیں علم حاصل کرنے کا سال نہیں دے سکتے۔

جب ہم اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دیں گے اور نفسانی خواہشات کو خیرباد کہہ دیں گے، اور جب ہمیں یقین ہو جائے گا کہ خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے، ہماری روحوں میں بستا ہے اور ہمیں اچھے اور عمدہ خیالات اور احساسات سے متاثر کرتا ہے، تو ہم خوشی اور آزادی کے مالک ہوں گے، اور ہم روح کے افق پر حکمت کے طلوع ہونے کا مشاہدہ کریں گے۔

تصور کریں! اب سے کئی دہائیوں بعد ہمارا وجود ایک خواب ہی رہے گا اور اب جو کچھ ہم کریں گے وہ اس خواب کا حصہ بن جائیں گے حتیٰ کہ انسانیت کی عظیم ترین ہستیاں بھی انسانی شعور کے محض مجسمے بن جائیں گی لیکن وہ عظیم ہستیوں نے اپنا حتمی مقصد حاصل کر لیا کیونکہ وہ اعلیٰ ترین سطح پر پہنچ گئے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس سے پوری طرح باخبر اور باشعور روح میں زندہ رہتے ہیں، کیونکہ وہ الہی سوچ کے ذریعے ان کو نقصان پہنچانے کے لیے تینوں سوچوں کے ساتھ متحد ہیں۔ تعلیمات ناگزیر طور پر ان کی موجودگی کو محسوس کریں گی، ان کی برکات حاصل کریں گی، اور یہ جان لیں گی کہ وہ واقعی ان کے ساتھ ہم آہنگی میں ہیں۔

زندگی ایک عظیم خواب ہے پھر بھی جب آپ اپنے جسم کو دیکھتے ہیں اور اسے زندگی کے ساتھ متحرک دیکھتے ہیں تو آپ کو اس خواب کی حقیقت کا پورا یقین ہو جاتا ہے آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو خوش رہنے کے لیے یہ یا وہ چیز ضرور حاصل کرنی چاہیے لیکن چاہے آپ کتنی ہی خواہشات پوری کریں، آپ کو ان کے ذریعے خوشی نہیں ملے گی، جتنا زیادہ حاصل کریں، خواہشات کو فلٹر کیا جائے، اور اگر زندگی میں سکون، سکون اور اطمینان کی خواہش ہو تو زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے۔

صحیفے کہتے ہیں کہ جس کی خواہشات ہمیشہ باطن کی طرف بہتی رہتی ہیں وہ اعلیٰ باطنی سکون کا حامل ہوتا ہے اس میں وہ سمندر کی مانند ہے جو نہ کبھی بدلتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے بلکہ پانی سے بھرا رہتا ہے جو اس میں مسلسل بہتا رہتا ہے لیکن جو شخص اپنے سکون کے حوض میں خواہشات کے

سوراخ بنا کر اس اہم پانی کو سکون بخشتا ہے اور وہ روح کو سکون بخشتا ہے اور اسے کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا ہے۔

ہمیں ان لوگوں سے رہنمائی کی ضرورت ہے جو خدا کو جانتے ہیں، جو اس کے ساتھ بات چیت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور شعوری طور پر اس کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں، انبیاء نے ہم سے کہا ہے کہ ہم خدا کو اندرونی سکون میں تلاش کریں، روح کی تنہائی میں جہاں وفادار روح اور اعلیٰ روحانی خوشی رہتی ہے، ہندوستان کے روشن خیال اساتذہ بھی ان خیالات کی تائید کرتے ہیں اور گہرے مراقبے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔

وجود میں موجود ہر چیز ایک لہر کی طرح کی کمپن ہے جس کی ہدایت خدا کے دماغ سے ہوتی ہے یہ ذہین کمپن روح القدس، یا وفادار روح ہے، جس کے ساتھ کوئی دعا اور مراقبے کے ذریعے بات چیت کرسکتا ہے۔

آپ کی روح کی خاموشی اور آپ کے مرکوز دماغ کے گرو میں، مطلق اور لامحدود کے ساتھ محبت کا رشتہ لامتناہی ہے لیکن خدا کو تلاش کرنا مشکل ہے اگر ہم پیسے کے پیچھے لگیں تو پہلے ہمیں خدا کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنانا ہوگا، اور پھر ہمیں اس زندگی میں ہر چیز کی ضرورت ہوگی جو خدا کو اپنے دل میں مستقل جگہ بناتا ہے، خدا اسے زمین کی فراوانی اور کھلی نعمتوں سے پہلے عطا فرمائے گا، جہاں حکمت کے سورج چمکتے ہیں، ان کے راستوں کو روشن کرتے ہیں اور اپنے ارد گرد کے اندھیروں کو دور کرتے ہیں، خدا ابدی عاشق ہے، اور نوع انسان کے لیے کوئی خوشی نہیں ہے سوائے اس کے جب وہ خدا سے اس طرح محبت کریں جیسا کہ وہ محبت کرتے ہیں — کم از کم — اپنے عزیز ترین عزیزوں سے، کیونکہ خدا کے بغیر، ہم محبت کے جوہر کو نہیں جان سکتے اور نہ ہی اس کی مٹھاس کو چکھ سکتے ہیں۔

ہمیں اپنی مرضی کو بروئے کار لانا سیکھنا چاہیے اور اپنے دماغ کو اپنے دلوں کے ساتھ اللہ کی تلاش میں مرکوز کرنا چاہیے، انسانی اعمال خواہشات پر منحصر ہوتے ہیں، اور یہ عادتیں ہمیں مسلسل وہ کام کرنے پر مجبور کرتی ہیں جو ہم نہیں کرنا چاہتے، درحقیقت انسان اپنا ہی دشمن ہے، اس سے بے خبر وہ خاموش بیٹھنا نہیں جانتا، اور نہ ہی وہ خدا کے لیے وقت لگاتا ہے، پھر بھی وہ خوشی کا خواہاں ہوتا ہے اور اس

کے بغیر پروہت کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ محض کتابیں پڑھنے، وعظ سننے یا نیک اعمال کرنے سے یہ سب بلاشبہ فائدہ مند ہیں لیکن یہ ناکافی ہیں خدا تک پہنچنے کے لیے باریک بینی اور گہرے غور و فکر کی ضرورت ہے۔

ہمیں سب سے پہلے خدا کی رضا حاصل کرنی چاہئے ہم سب کو خوش نہیں کر سکتے، کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ کسی کو ناراض نہ کروں میں جو کچھ کر سکتا ہوں وہ کرتا ہوں، اور میں صرف اتنا کر سکتا ہوں کہ خدا کو راضی کرنا ہے، میں اپنے ہاتھ اس کے حضور عاجزی سے دعا کرنے کے لئے استعمال کرتا ہوں، اپنے پاؤں اسے ہر جگہ تلاش کرنے کے لئے استعمال کرتا ہوں، اور میرا دماغ اس کے بارے میں سوچنے اور اس کے عجائبات پر غور کرنے کے لئے خدا کو سب سے پہلے جگہ پر قبضہ کرنا چاہئے، تاکہ ہم اپنے دلوں میں نرمی کو سمجھیں، تاکہ ہم اس کی محبت کو سمجھ سکیں۔ ہمدردی، اور حکمت یہ، اور کچھ نہیں، وہ ہے جس کی گواہی دینے اور آپ سے بات کرنے آیا ہوں۔

غور و فکر کے ساتھ ساتھ اچھی صحبت بھی رکھنی چاہیے ہمیں لوگوں کا پیچھا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ کے پیچھے اگر ان خیالات میں فائدہ محسوس ہو تو اسے اللہ کی نعمت سمجھیں کیونکہ سارا سہرا اسی کا ہے تاکہ وہ ان میں وہی پائیں جو آپ کو ملے (اور اپنے رب کی مہربانی کی بات کریں) اور ہر روز اپنی استطاعت کے مطابق کسی کی مدد کرنا نہ بھولیں، جب تک میرے پاس پیسے نہیں ہوں گے، میرے پاس پیسے ہوں گے۔ اور ہمیشہ بہنے والا ذریعہ خدا ہے۔

آخر میں، ہمیں خدا کو جاننا چاہیے جیسا کہ عظیم لوگوں نے کیا یہ غور و فکر اور ذاتی کوشش سے ممکن ہے۔

ایک بار، میں اپنے عظیم استاد سری یکتیشور کے بارے میں سوچ رہا تھا، جن کا انتقال ہونے سے چند سال قبل مجھے ان کی شدید خواہش محسوس ہوئی اور وہ اس بات کا غمزدہ تھا کہ وہ میرے ساتھ نہیں تھے کہ وہ ہجرت کی خوبصورتی اور ماحول سے لطف اندوز ہوں، اچانک وہ آسمان سے مجھ پر نمودار ہوئے اور کہا، "کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم ہی اس خوبصورت جگہ سے لطف اندوز ہو رہے ہو؟"

خدا کے ساتھ ملاپ کے متلاشی کو روزانہ مراقبہ اور اس سے محبت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس محبت کو سب

تک پھیلانا چاہئے۔ تنازعات کو ٹالنے کا یہی واحد طریقہ ہے روحانی تعاون ضروری ہے حقیقی روحانیت کے بغیر کوئی انفرادی یا عالمگیر خوشی نہیں ہے مقدس ہم آہنگی ہی تمام جسمانی، مالی، ازدواجی، اخلاقی اور روحانی مسائل کا واحد حل ہے۔

خوشی خدا کے قریب محسوس کرنے سے حاصل ہوتی ہے انسانیت خود کو جہالت کی سلاخوں کے پیچھے قید کر چکی ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ اس ذلت آمیز قید سے آزاد ہو جائے ذہن کو ہمیشہ خدا کی طرف متوجہ رکھنا چاہیے چاہے حالات کچھ بھی ہوں تب آپ کو بہت سکون اور خوشی ملے گی۔

جو لوگ اللہ کے لیے تڑپتے ہیں اور اپنے وجود کو اس کے لیے وقف کرتے ہیں، ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو روشن کرتے ہیں، اور مسلسل اللہ کو یاد کرتے ہیں، وہ دنیا میں خوش نصیب اور آخرت کی نعمتوں کے فاتح ہیں۔

السلام علیکم

پردہ اٹھ کر صاف ہو جائے گا

ہم میں سے ہر ایک خدا کی صورت میں بنایا گیا ہے ہم نے اس کی الٰہی روح سے نکلا ہے، اور اس کا جوہر ہمارے اندر اس کی تمام پاکیزگی، جلال، اور شاندار نعمتوں کے ساتھ رہتا ہے، یہ مقدس میراث ایک ناقابل تسخیر قلعہ ہے، ایک شخص کے لیے اپنے آپ کو گناہ گار قرار دینا، اپنے آپ کو گنہگار قرار دینا، ان سب کے لیے سب سے بڑا مجرمانہ عمل ہے۔ خود کو بے بسی، مایوسی، اور اٹھنے اور اوپر اٹھنے کی عاجزی کا شکار یہ سچ ہے کہ کوئی شخص فطری اور الٰہی قوانین کے خلاف کام کا ارتکاب کر سکتا ہے، لیکن اسے فوراً راستہ بدلنا چاہیے اور صحیح راستے کی طرف مڑنا چاہیے، ان کی پاک فطرت میں، انسان ایک مقدس ہیکل ہے، اور الٰہی روح اس کے اندر بسیرا کرتی ہے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ خُدا ہم سے خالص اور غیر مشروط محبت کرتا ہے لیکن چونکہ اُس نے ہمیں اُس کے قریب آنے یا اُس سے منہ موڑنے کا مطلق اختیار دیا ہے، اِس لیے وہ ہمارے پاس آنے سے پہلے اُس کی محبت کے لیے اپنی خواہش کا اظہار کرنے کا انتظار کرتا ہے۔

ایک بار میں نے مراقبے کے دوران اس کی سرگوشی کی آواز سنی:
"آپ کہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ نہیں ہوں، لیکن آپ نے اندر نہیں دیکھا، میں آپ کو ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑتا، روح کے مندر میں داخل ہوں اور آپ مجھے دیکھیں گے کیونکہ میں آپ کو قبول کرنے اور آپ کو الہی محبت کے سلام کے ساتھ سلام کرنے کے لیے ہمیشہ حاضر ہوں"۔

روحانی راہ پر گہرا اخلاص ضروری ہے۔ پاکیزگی اور سچائی میں روح کی سحر پھوٹتی ہے۔

ہماری انسانی عقل خدا کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم اس کے قریب آنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم اسے وہی خالص محبت دے جو وہ ہمیں دیتا ہے۔

ہر ایک کو آخرکار نجات مل جائے گی، لیکن جو لوگ راستے میں ڈگمگاتے ہیں وہ بے حسی کی کھائی میں گر جاتے ہیں، بے حسی ہمیں اس وقت خدا کو تلاش کرنے کی اہم اہمیت کو سمجھنے سے روکتی ہے، اسی لمحے ہمارا عظیم سیارہ زمین، خلا میں تیرتا ہے، اور ہماری انسانی شناخت، ہمیں یہ نہیں دیا گیا تھا کہ چند سال یہاں گزاریں اور پھر اپنے وجود کی عکاسی کیے بغیر غائب ہو جائیں، بلکہ ہم اپنے وجود کی گہرائیوں کو سمجھنے کے لیے زندہ ہیں۔ زندگی کے مقصد کو سمجھنا احمقانہ، احمقانہ اور وقت کا ضیاع ہے، زندگی کے اسرار ہمیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں، اور خدا نے ہمیں ان کا حل تلاش کرنے کی ذہانت سے نوازا ہے۔

پائیدار محبت کی تلاش میں، میں نے محسوس کیا کہ خدا نے مجھ سے ہر طرح سے محبت کی جس کا تصور بھی کیا جا سکتا ہے، اس نے مجھے ایک ماں، باپ اور ایک دوست کے طور پر پیار کیا۔

میں نے اس ازلی دوست کو تمام دوستوں سے پرے تلاش کیا

اور اس عظیم عاشق کے بارے میں جس کے بارے میں میں اب ہر طرح کے اور محبت بھرے چہرے پر چمکتا ہوا دیکھ رہا ہوں اس الہی دوست نے مجھے کبھی مایوس نہیں کیا اور نہ ہی اس نے مجھے کبھی مایوس کیا ہے۔

خدا ہر چیز کے پیچھے ہے۔ ہمیں اپنے والدین کی عزت کرنی چاہئے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے، لیکن ہمیں خدا سے اپنے تمام دلوں اور جانوں سے پیار کرنا چاہئے، ہمیں مزید وقت ضائع کئے بغیر اس کے ساتھ ایک اہم تعلق کی اہمیت کو پہچاننا چاہئے۔

جب ہم سوتے ہیں تو معلوم نہیں ہوتا کہ ہم جاگیں گے یا نہیں ہم ایک ایک کر کے اس زمین کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن یہ سوچ فکر کا باعث نہیں بننی چاہیے جب ہم مرتے ہیں تو ہمیں زمین پر دوبارہ جنم لینے کے لیے بلایا جاتا ہے، وہیں سے نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں جہاں سے ہم نے اس میں چھوڑا تھا۔

میں زندگی کو سمندر کی سطح پر لہروں کی تشکیل اور تحلیل کے طور پر دیکھتا ہوں، انسانی لہر اپنی پیدائش کے وقت آسمانی سمندر کی سطح سے اٹھتی ہے، اور موت کے وقت یہ خدا کے دل میں ٹھہرتی ہے، میں نے اس سچائی کو سمجھ لیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ میں جسم کی موت کے باوجود حقیقی معنوں میں کبھی نہیں مرتا، اس لیے کہ میں ایک روح کے ساتھ الہی کے سمندر میں آرام کر رہا ہوں، میں ایک روح میں موجود ہوں یا روح کے ساتھ۔ دنیا میں سب سے زیادہ خوشی نہیں مل سکتی اسی وقت ہمیں مقصد کی تلاش میں جنگل میں بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم روزمرہ کی زندگی کے اس جنگل میں خدا کو پا سکتے ہیں خاموشی کے غار کی گہرائیوں میں

انسانوں سے بہت سی غلطیاں ہوسکتی ہیں لیکن وہ خدائی روح کی تصویر میں ڈھلے ہوئے ہیں خدا نے دنیاوی لذتوں کی اس خیالی دنیا کو صرف ایک مقصد کے لئے بنایا ہے: تاکہ انسانیت کو یہ احساس ہو کہ یہ محض ایک کائناتی ڈرامہ ہے، وہم کو ترک کر کے صرف خدا سے محبت کرنا ہی حقیقت ہے، اور یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا نے ہمیں صرف ایک ہی خاندان سے محبت کرنے کے لئے کیوں پیدا کیا ہے؟ یہ واقعات ہمیں یہ احساس دلانے کے لیے پیش آتے ہیں کہ یہ خدا ہی ہے جو واقعی ہم سے محبت کرتا ہے، ان تمام لوگوں سے بڑھ کر جن سے ہم محبت کرتے ہیں۔

زندگی چلتی پھرتی تصویروں کا ایک سلسلہ ہے، لیکن اس سچائی کو سمجھنا مشکل ہے کیونکہ وہم حقیقی لگتا ہے اور حقیقتیں وہم کی طرح لگتی ہیں ہر رات جب ہم سوتے ہیں تو دنیا ہمارے شعور سے دھندلا جاتی ہے، شاید اس لیے ہم سمجھ سکیں کہ کائنات حقیقی نہیں ہے۔

نیند کا یہ سبق ہمیں خوفزدہ کرنے کے لیے نہیں، بلکہ ہمیں خدا کی سچائی کی تڑپ دلانے کے لیے آتا ہے، روح کو اللہ اور اس کی محبت کے سوا کوئی چیز مطمئن نہیں کر سکتی، روح خدا بے مثال سچائی ہے، اس میں کوئی چیز غیر حقیقی نہیں ہے، اور جو حقیقت ہے وہ غیر حقیقی نہیں ہو سکتی، عقلمند اس روشن حقیقت کو سمجھتے ہیں۔

ہماری زندگی کے کئی سال گزر چکے ہیں اور صرف سال، ہفتے، دن اور گھنٹے باقی ہیں ان چیزوں پر وقت کیوں ضائع کیا جائے جو فائدہ مند نہیں ہیں؟ ہمیں دن رات خدا سے جڑنے کی تمنا کرنی چاہئے اور اس

خواہش میں پوری طرح مخلص ہونا چاہئے اس سے پہلے کہ زندگی کا مقررہ وقت ختم ہو جائے اور ہم اس زمین کو بغیر کسی قابل ذکر کام کے چھوڑ دیں۔

اسی لمحے، میں نے خدا کی عظیم روشنی کو تمام مخلوقات کو لپیٹے ہوئے دیکھا، کیا زبردست خوشی! کتنی عجیب روشنی ہے!

میرے خدا، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی موجودگی کو محسوس کرنے کی ان وافر نعمتوں کے لیے آپ کے سامنے جھکتا ہوں۔

اسی طرح سب پر رحمتیں نازل ہوں، تاکہ ہم یہ جان لیں کہ آپ ہی کائنات کی آخری سچائی ہیں اور آپ ہی ہمارا آخری ہدف ہیں، جس سے بڑھ کر کوئی اور مقصد نہیں۔

ہمیں اس سے محبت کرنی چاہیے اور اپنی زندگی کے ہر لمحے میں اس سے بات کرنی چاہیے - کام پر اور آرام پر، حرکت اور خاموشی میں - گہری دعاؤں اور جلتی آرزو کے ساتھ تب ہم وہم کا پردہ اٹھتے ہوئے دیکھیں گے اور خدا ہماری زندگی کے ہر لمحے میں ہمارے ساتھ ہے۔ جو اس کے ساتھ غور و فکر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہم آہنگی کرتے ہیں وہ اسے پھولوں کی خوبصورتی، شرافت، خوبصورتی اور خوبصورت خوابوں میں دیکھتے ہیں۔ وہ گھنے پردوں کے پیچھے سے نکل کر ہر مخلص متلاشی سے کہے گا:

" ہم ایک طویل عرصے سے الگ ہیں کیونکہ میں چاہتا تھا کہ آپ مجھے اپنی مرضی سے اپنی محبت دیں میں نے آپ کو اپنی شکل میں پیدا کیا، اور میں اس وقت تک انتظار کرتا رہا جب تک کہ آپ اپنی آزادی کا استعمال نہ کریں اور مجھے اپنی مرضی سے اپنی محبت نہ دیں۔"

ہمیں خدا سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں اپنی الہی محبت کا ابدی اور پائیدار تحفہ عطا کرے لیکن اس محبت کرنے والے خدا کو بغیر کوشش کے کون پا سکتا ہے؟ اگر آپ 25 فیصد کوشش کرتے ہیں تو باقی خدا اور آپ کے روحانی رہنما پر منحصر ہے۔ میں اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا، کیونکہ سارا سہرا خدا کا ہے، تمام بھلائیوں اور فضل کا سرچشمہ اس کا فضل آپ کے ساتھ رہے، اس کی آگاہی آپ کے ساتھ رہے، اور آپ اپنے اندر اور اپنے اردگرد اس کی موجودگی کا ادراک کر سکیں۔

خدا ہمیں فوری طور پر جواب نہیں دیتا کیونکہ ہم یہ ظاہر کرنے میں ہچکچاتے ہیں کہ ہم اس سے کتنا چاہتے ہیں ہمیں اس کے پاس جانے سے نہیں گھبرانا چاہئے، بلکہ اسے اپنا، اپنا محبوب سمجھنا چاہئے، اور اپنے خیالات، اعمال، دل اور دماغ کے ساتھ اسے مسلسل تلاش کرنا چاہئے، اور ہم اسے اس وجود میں سلامتی اور امن کی سب سے بڑی پناہ گاہ پائیں گے۔

اے رب، میں آپ کو یہ نیک روحوں کا گلدستہ پیش کرتا ہوں، تاکہ وہ آپ کی بارگاہ کو سجائیں، ان روحوں کے ساتھ، جو آپ کے اہل خانہ اور آپ کے پیارے ہیں، ہم آپ کے بابرکت نام کو گاتے ہیں، آپ کے مقدس نور سے جہالت کے اندھیروں کو دور کر دیتے ہیں، آپ کی ذات کی بے پایاں روشنی کے ساتھ ہمارے ذہنوں سے اندھیروں کو دور کر دیتے ہیں، ہم آپ کی ذات کے لیے اپنے آپ کے مالک ہیں، اے ہمارے رب! عظمت اور فضل ہم میں سے ہر ایک کو برکت دے ہمارے آرزو مند خیالات اور ہمارے پیارے دلوں کی تڑپ کی دھڑکنوں کو قبول کریں ہم آپ کو تمام محبت، عزت اور آرزو پیش کرتے ہیں، کیونکہ آپ ہمارے محبوب ہیں اور اس کائنات میں جو کچھ ہمارے پاس ہے۔

ہمیں اپنے فضل سے ہم کو اپنے سے جدا کرنے والی خواہشات کی دیواروں کو توڑ دے ہماری تمام امنگوں پر تختِ الٰہی کا بادشاہ بن کر اپنے جلال کی روشنی پوری دنیا میں پھیلاے ہم سب کو اپنی ذات کی خوشبو سے بھر دے اور ہمیں مزید یہ احساس دلائے کہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے ہیں، اب آپ ہمارے ساتھ ہیں، اور آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

ہم آپ کے اس فضل اور محبت کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو آپ نے اپنے عقیدت مند پیروکاروں کو عطا کیا ہے۔ جو آپ کے قرب کے خواہشمند ہیں اور آپ کی موجودگی کا بے تابی سے انتظار کر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ آپ کے شاگردوں کا حلقہ بڑھے گا تاکہ ہم آپ کی بابرکت موجودگی کا جشن منائیں اور آپ کے قرب کی خوشی منائیں۔

ہمیں برکت عطا فرما تاکہ ہم ایک دوسرے کے لیے اپنے دل کھول کر اپنی نیتوں کو صاف کریں، تاکہ ہم آپ کی حفاظت اور نگہداشت کے لائق ہو سکیں، اپنے آپ کو ظاہر کر، باطنی اور ظاہری طور پر ہم سب کو متحد کر دیں، اور اسی اتحاد کی روشنی میں ہمیں آپ کے منفرد وجود کو پہچانیں۔

اپنے متحد دلوں کے خلوص اور اپنی ہم آہنگ روحوں کی آرزو کے ساتھ، ہم تیری مدد، رہنمائی اور اپنی روحوں میں تیری موجودگی کی مسلسل آگاہی کے لیے تیرے حضور سجدہ ریز ہیں۔

ہمارے دلوں میں محبت کی ابدی آگ روشن ہو، اور ہم اب اور ہمیشہ کے لیے تیرا قرب محسوس کریں، اے ہمارے رب، اے ہمارے محبوب!

اعلیٰ خواہش اور ذہنی کیپسول

خدا کی شان بڑی ہے۔ وہ سچائی کا جوہر ہے۔ اور اس زندگی میں پایا جا سکتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں بہت سی دعائیں اور منتیں ہیں: پیسہ، شہرت، صحت کے لیے—ہر قسم کی دعائیں

لیکن وہ دعا جو ہر دل میں سب سے پہلے ہونی چاہیے وہ خدا کی موجودگی کے احساس کے لیے ہے۔ جب ہم خاموشی اور یقین کے ساتھ زندگی کی راہوں پر چلتے ہیں تو ہمیں اس مقصد کا ادراک کرنا چاہیے کہ خدا ہمیں اپنے مقصد کو پورا کر سکتا ہے۔ خواہشات، کیونکہ دل کی ہر آرزو کا جواب خدا میں ہے۔

جب آپ اپنی کوششوں سے کوئی خواہش پوری نہیں کر سکتے تو آپ دعا میں خدا سے رجوع کرتے ہیں اس طرح آپ کی ہر دعا آپ کے اندر ایک چھپی ہوئی آرزو کو ظاہر کرتی ہے۔ لیکن جب آپ خدا کو پاتے ہیں تو تمام خواہشات ختم ہوجاتی ہیں اور تمام خواہشات پوری ہوجاتی ہیں۔

دنیاوی خواہشات زندگی کے مقصد کے بارے میں غلط فہمیوں سے جنم لیتی ہیں یہ زمین ہمارا اصل گھر نہیں ہے۔ صحیفے ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم خدا کے ہیں، کہ ہم اس کی شکل پر بنائے گئے ہیں، اور اس کی مرضی یہ ہے کہ ہم اپنے الہی اصل کی طرف لوٹیں جس کا احساس انسانیت کو محسوس نہیں ہوتا کہ جب تک وہ اپنے الہی ماخذ کی طرف واپس نہیں آتی، وہ ان بے شمار خواہشات کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنے پر مجبور ہو جائے گی! یہ سچ ہے کہ انسان مدد نہیں کر سکتے لیکن خواہشات رکھتے ہیں، اور ان کے ہونے میں کوئی حرج نہیں، تاہم، زیادہ تر انسانی خواہشات خدا کی طرف لوٹنے کی آخری خواہش کی تکمیل میں رکاوٹ بنتی ہیں، لہٰذا یہ انسانی خوشی کے لیے نقصان دہ ہیں جب تک کہ انسان خدا کی خواہش اور اس کو نہ پا لے، وہ اس کی آرزو میں جلتی رہے گی جو وہ سوچتی ہے کہ اس سے خوشی حاصل ہو جائے گی، لیکن ان تمام خواہشات کی فوری تکمیل جو خود بخود خدا کی طرف آتی ہے۔

خواہشات کی دو قسمیں ہیں: وہ جو خدا کو تلاش کرنے میں ہماری مدد کرتی ہیں، اور وہ جو ہمیں اس کی تلاش میں روکتی ہیں، مثال کے طور پر، اگر کوئی آپ پر ظلم کرتا ہے، تو آپ بدلہ لینے کی خواہش محسوس کر سکتے ہیں، تاہم، اگر آپ محبت کی اعلیٰ اور زیادہ قابل قبول طاقت کو استعمال کرتے ہوئے اس خواہش پر قابو پا لیتے ہیں، تو آپ نے وہ آلہ استعمال کیا ہو گا جو آپ کو خدا کو تلاش کرنے میں مدد فراہم کرے گا، تمام خواہشات کو ایک عظیم طریقے سے پورا کیا جانا چاہیے، جب وہ دنیا کے لیے بہت ساری خواہشات کے ساتھ پوری ہوتی ہیں۔ اور مصائب اگر ہم اپنی تمام آرزوؤں کو خدا کے حضور

پیش کرنا سیکھ لیں تو وہ ہماری نیک خواہشات کو پورا کرنے اور ہماری نقصان دہ اور تباہ کن چیزوں کو مٹانے کے لیے کام کرے گا، صاف ضمیر سے بڑا کوئی تحفظ نہیں ہے، اور زندگی کی ضربوں کے خلاف نیک اور اعلیٰ خواہشات رکھنے سے بہتر کوئی دفاع نہیں ہے۔

جب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ خدا کی کامل تصویر ہمارے اندر بسی ہوئی ہے، ہماری تمام خواہشات اس مقدس بیداری میں پوری ہو جاتی ہیں، جو تمام دنیاوی خزانوں اور دولت سے بالاتر ہے، آپ متزلزل نہیں ہوں گے چاہے ساری دنیا ہی کیوں نہ دے دی جائے، نہ تعریف آپ کے اندر فخر پیدا کرے گی، نہ آپ کو کوئی نقصان پہنچائے گی، کیونکہ آپ اپنے اندر خدا کی خوشی کا مزہ چکھیں گے اور اپنی زندگی میں سب سے اہم خوشی محسوس کریں گے۔

ہمیں اپنی جائز خواہشات کو حاصل کرنے کی کوششوں میں سب سے پہلے خدا سے رہنمائی مانگنی چاہئے، اور یہ ہماری تمام دعاؤں کا جواب حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے لیکن دعا سے دعا کو ہٹانا چاہئے، دعا کرنے کا پرانا طریقہ بدلنا چاہئے، اور ہمیں خدا کی طرف پورے بھروسے اور غیر متزلزل یقین کے ساتھ رجوع کرنا چاہئے کہ وہ ہماری سنتا ہے اور ہماری درخواستوں کو پورا کرے گا، خدا نہیں چاہتا کہ ہم اس وقت بھی دعا کریں جب ہم اس سے دستبردار ہوجائیں۔ قیمتی تحفہ ہمیں اس کے مہربان ہاتھ سے ملا ہے، ایک مقدس حق جو اس نے ہماری تخلیق کے لمحے سے ہمارے لیے ارادہ کیا تھا۔

فطری طور پر، کسی کو معقول اور غیر معقول دعاؤں اور خواہشات میں فرق کرنا چاہیے یاد رکھیں کہ خواہش طاقت ہے۔ اگر تم کسی خواہش سے چمٹے رہو خواہ وہ اچھی ہو یا بری، فائدہ مند ہو یا نقصان دہ اور دن رات اسی پر لگے رہو تو آخرکار وہ پوری ہو جائے گی، اس لیے ہوشیار رہنا چاہیے اور نقصان دہ خواہشات کو پالنے سے گریز کرنا چاہیے، کیونکہ وہ پوری ہو جائیں گی اور اپنے ساتھ بے بناہ نقصان اور ناقابل تلافی مصیبت لے کر آئیں گی۔

وقت گزرنے کے ساتھ، آپ دیکھیں گے کہ اگرچہ آپ کی خواہشات پوری ہو جاتی ہیں، آپ کا دل خالی رہتا ہے، اور آپ کو اندرونی بغاوت کا سامنا کرنا پڑے گا، تصور کریں کہ آپ کا نظام انہضام کمزور ہے، پھر بھی آپ تلی ہوئی کھانوں کو

پسند کرتے ہیں، یقیناً، آپ کو ہر بار ان کو کھائیں گے، اس خوشی کے باوجود آپ کو تکلیف ہو گی، اس کے باوجود آپ کو خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اور اس طرح، آپ کو لگتا ہے کہ آپ نے اچھے اور برے استعمال کے درمیان فرق کرنے کی غلطی کی ہے۔ خواہشات، اور ایک بار یہ حاصل ہو جانے کے بعد، وہ غلط خواہشات پوری نہیں ہونی چاہئیں، انسانوں میں فہم کی اندرونی طاقت ہوتی ہے اور اسے ہمیشہ استعمال کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ضمیر کے حکم کے مطابق چلانا چاہیے، جو کہ خدا کی آواز ہے۔

ادھوری خواہشیں دل میں ٹھہرتی ہیں ان کو وہاں پناہ دینے میں کیا حرج ہے؟ اس کا جواب یہ ہے:

ہر خواہش مخصوص قوتوں پر مشتمل ہوتی ہے: اچھی ہو یا برائی، یا دونوں جب کوئی شخص مرتا ہے- خدا اس پر رحم کرے- یہ قوتیں جسم کے گلنے اور سڑنے کے باوجود نہیں مرتی ہیں، بلکہ یہ روح کے ساتھ جاتی ہیں جہاں بھی جاتی ہیں مرتکز روحانی کیپسول کی صورت میں جب انسان نئے اوتار میں جنم لیتا ہے، یہ سب سے زیادہ نفسیاتی کیپسول کے طور پر۔ اس طرح، ایک شخص جو شراب نوشی سے مر جاتا ہے جب وہ دوبارہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنے ساتھ شراب کی طرف مائل ہوتا ہے، اور یہ جھکاؤ اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک کہ وہ شراب کی خواہش پر قابو نہ پا لیں یہ دوسری چیزوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

چھوٹے چھوٹے بچے بھی گزشتہ زندگیوں سے حاصل کردہ خصلتوں کی نمائش کرتے ہیں بعض بچے شدید غصے کا شکار ہوتے ہیں بعض بدمزاج ہوتے ہیں بے شک خدا نے انہیں اس طرح پیدا نہیں کیا گزشتہ زندگیوں کی ادھوری خواہشات نے ان نفسیاتی رجحانات کو تشکیل دیا ہے اور ان کی وجہ سے روح کچھ عجیب سی نظر آتی ہے حالانکہ یہ خدا کی پاکیزہ شکل میں پیدا ہوتی ہے یا نہیں، اگر خدا کی ذات میں اس کی شکل بگاڑ دی جائے خوف، یا ہوس، اور ان خصلتوں پر ابھی قابو نہیں پایا گیا، پھر وہ ان کے ساتھ دوبارہ جنم لیں گے (یا وہ ان کے ساتھ دوبارہ پیدا ہوں گے)، ان مذموم رجحانات کا بوجھ اٹھاتے ہوئے جب تک کہ وہ اس یا مستقبل کے اوتاروں میں ان پر قابو نہ پا لیں ان سے کوئی فرار نہیں ہے جب تک کہ وہ قابو نہ پا لیں

اس لیے بہتر ہے کہ اب تمام خواہشات کو پورا کر لیا جائے یا ان پر فتح حاصل کر لی جائے۔

ایسی خواہشات سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اعلیٰ الٰہی خوشی کا تجربہ کیا جائے ورنہ یہ دبی ہوئی خواہشات اور ادھوری آرزوئیں روح کو ستاتی اور اذیت دیتی ہیں۔

ایک شخص کو سمجھداری اور حکمت کے ذریعے یہ جان لینا چاہیے کہ صرف خدا ہی خالص اور دائمی خوشی دینے پر قادر ہے۔

زیادہ تر وقت، خواہشات لاشعور میں چھپی رہتی ہیں آپ کو لگتا ہے کہ وہ ختم ہو گئی ہیں، لیکن وہ نہیں ہوئیں۔ یہ زندگی کے اسرار میں سے ایک ہے، جو بذات خود ایک بہت بڑا راز ہے۔

لیکن اسرار اس وقت کھل جاتا ہے جب ہم زندگی کا تجزیہ کرتے ہیں اور اس کے مفہوم پر غور کرتے ہیں اگر آپ ہر روز تھوڑی دیر کے لیے خاموشی سے بیٹھ کر اپنا جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ بہت سی ادھوری خواہشات کے مالک ہیں یہ خواہشات ایسے مہلک جراثیم کی مانند ہیں جنہیں انسان اس زندگی اور آخرت دونوں میں اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔

آگے بڑھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ عقلمندانہ انتخاب کے ذریعے اس زندگی میں نقصان دہ خواہشات کو پہچانیں اور اپنی اچھی خواہشات کو پورا کرنے پر اپنی کوششیں مرکوز رکھیں اگر آپ خودکشی کرنے یا کچھ غلط کرنے کی خواہش محسوس کرتے ہیں، تو آپ کو اس خواہش کو ابھی ختم کرنا چاہیے، سوچ اور عمل میں اپنے آپ کو یہ باور کرائیں کہ آپ کی روح کے اندر الوہیت کی چنگاری موجود ہے، اور یاد رکھیں کہ آپ کے اندر ایک طاقت اور طاقت پیدا کرنے کے لیے آپ کی تخلیق کردہ طاقت ہے۔ جسمانی فطرت اور عادات

عیش و عشرت سے کم اور خواہشات سے زیادہ لاتعلق رہیں، اور آپ زندگی کی جنگ جیت جائیں گے اگر آپ ناقابل تلافی درد میں مبتلا ہیں تو اپنے آپ کو جسمانی بیداری سے دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں، فہم و فراست کے ذریعے آپ حواس پر قابو پا سکتے ہیں، عقلمند فہم وہ آگ ہے جو نقصان دہ خواہشات اور تباہ کن بھوکوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

لوگوں کے لیے گھر کے ایک کونے میں پرانی، پرانی اور غیر ضروری چیزوں کو رکھنا، اور وقتاً فوقتاً گھر کو صاف ستھرا رکھنا ایک عام رواج ہے، اسی طرح آپ کے لاشعور کے کونے میں بہت سی خواہشات پوشیدہ نقصان کے ساتھ پوشیدہ رہتی ہیں، جو ایک دن آپ کو بڑی پریشانی کا باعث بن سکتی ہیں اگر آپ ان سے مناسب طریقے سے پیش نہیں آئے۔

روحانی راستے پر خود کا تجزیہ بہت ضروری ہے۔ آپ نفرت انگیز، چڑچڑے یا غصے میں جلدی ہو سکتے ہیں اگر ایسا ہے تو آپ کے شعور میں محفوظ یہ خصلتیں آپ کے ماضی کے اعمال کا نتیجہ ہیں اس بے ترتیبی، بوسیدہ فرنیچر سے اپنی نفسیات کو صاف کرنے کے لیے، آپ کو مثبت، تعمیری کاموں سے آغاز کرنا چاہیے اور آپ جتنا پیار محسوس کریں گے، دوسرے لوگ آپ سے محبت کریں گے اور وہ آپ سے پیار کریں گے لیکن اگر آپ ان پر تنقید کرتے ہیں، یہاں تک کہ اپنے آپ پر بھی، تو وہ اس تنقید کو محسوس کریں گے اور اسے آپ کی طرف بڑھا دیں گے!

فرض کریں کہ کوئی پرانا دشمن مر گیا ہے، پھر بھی آپ کو اس سے نفرت اور نفرت باقی ہے، اس تلخی کا نتیجہ آپ کو بھگتنا پڑے گا، اور اس کے مضر اثرات آپ کے جسم و دماغ پر ظاہر ہوں گے، بہتر ہے کہ خدا کے لیے اسے معاف کر دیا جائے، کیونکہ ایسا کرنے سے آپ اپنے آپ کو انتقام کی ان شیطانی خواہشات سے آزاد کر لیں گے جو آپ کے ذہنی سکون کو تباہ کر دیتی ہیں اور آپ کی نفرتوں کو تباہ کر دیتی ہیں۔ نفرت کے ساتھ نہ صرف آپ کے دشمن کی دشمنی میں شدت پیدا کرتا ہے بلکہ اس کے نتیجے میں آپ کے اپنے جسم اور جذبات کو بھی زہر آلود کر دیتا ہے اس لیے خوبصورت معافی کے ساتھ معاف کر دیں۔

زندگی کے مقصد پر غور کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً انسان کو اپنے ساتھ اکیلے رہنے کے لیے سب کچھ پیچھے چھوڑنا پڑتا ہے، زیادہ تر لوگ روایتوں اور فیشن کے دھارے میں ڈوبے ہوئے ہیں، حقیقت میں انہوں نے اپنی زندگی کبھی بھی صحیح معنوں میں نہیں گزاری، بلکہ دنیا کی زندگیوں سے انہوں نے کیا حاصل کیا، اور کہاں تک پہنچا؟

لہٰذا عقلمندی یہ ہے کہ انسان کبھی کبھار اپنے آپ کو روزمرہ کے مشاغل اور "فرائض" سے ہٹاتا ہے تاکہ اپنے دماغ کے ہنگامے کو پرسکون کرے اور اس کے جوہر کو سمجھنے کی

کوشش کرے اور اس مقصد کا تعین کرے جو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

یاد رکھیں کہ آپ کو جو سب سے بڑی گواہی مل سکتی ہے وہ آپ کے ضمیر کی ہے: آپ کی روح کی بے نظیر اور معصوم آواز جو آپ کا ضمیر آپ کو بتاتا ہے کہ آپ واقعی کون ہیں، بغیر کسی زیب و زینت کے

یسوع مسیح کی طاقت کے بارے میں سوچو جس نے کہا تھا، "اے باپ، انہیں معاف کر، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیسے کریں جو وہ نہیں جانتے"

اور اس عظیم پیغمبر کے بارے میں سوچو جس نے کہا تھا: "کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کس چیز سے درجات بلند ہوتے ہیں؟" انہوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو تم سے ناواقف ہو اس کے ساتھ صبر کرو، جو تم سے روکے اسے دے، جو تم سے رشتے توڑے اس کے ساتھ تعلق قائم رکھو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو“۔

آپ کے روشن ضمیر کی آواز سننے سے آپ کے راستے میں روشنی آئے گی اور آپ کی زندگی میں برکت آئے گی جب آپ اپنے دل میں کسی خواہش کو پورا کرنے کی شدید خواہش محسوس کریں تو اپنی سمجھداری کا استعمال کریں اور اپنے آپ سے پوچھیں: "کیا یہ ایک اچھی یا بری خواہش ہے جسے میں پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں؟"

بہت سے عوامل انسانی خواہشات کو ہوا دیتے ہیں جب کوئی نئی ماڈل کی گاڑی دیکھتا ہے تو وہ اس جیسی گاڑی کا مالک بننا چاہتا ہے جب وہ ایک نئے طرز کا گھر دیکھتا ہے تو وہ اس جیسا گھر بنانا چاہتا ہے۔

خواہشات کہاں سے آتی ہیں؟ میں نے اس پر غور کرنے میں گھنٹوں گزارے کیا آپ اپنی تمام خواہشات کی درجہ بندی کر سکتے ہیں؟ میں ان سب کو چھانٹ کر صرف اچھی چیزوں کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہو گیا اور جب مجھے الٰہی رفاقت حاصل ہوئی تو میں نے دیکھا کہ میری تمام نیک خواہشات ایک دم پوری ہو گئی ہیں آج تم کسی چیز کی خواہش کرتے ہو اور کل تمہاری روح کسی اور چیز کے لیے تڑپتی ہو، تمہارا دماغ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے، اس دنیا کے سامان سے مطمئن نہیں ہو سکتا، اور یہ کبھی نہیں ہو سکے گا، کیونکہ تم سب

سے زیادہ پیارے دوست سے محروم ہو جاؤ گے۔ آپ کی روح کا، آپ کی آرزو کو پورا کرنے اور آپ کی خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت صرف وہی ہے جو کھویا ہوا خزانہ خدا ہے۔

یہ سچ ہے کہ کچھ اچھی یا ضروری خواہشات ہوتی ہیں اور آپ کو ان کی تکمیل کے لیے کوشش کرنی چاہیے لیکن اپنی چھوٹی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے کوشش کرتے ہوئے سب سے پہلے اللہ کے لیے اپنی سب سے بڑی خواہش کو پورا کرنا نہ بھولیں، یہ یقین کہ چھوٹی خواہشات اور فرائض کو پہلے پورا کرنا چاہیے، ایک وہم اور دھوکہ ہے، مجھے اپنے روحانی سفر کے آغاز میں اب بھی یاد ہے کہ میں ایک تاخیر کا شکار تھا اور میں نے باقاعدہ کہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو وقت نہیں دیا تھا پورا سال اسی طرح گزر گیا اس سے پہلے کہ مجھے احساس ہوا کہ میں نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں کیا میں نے فوراً اپنے آپ سے منت مانی کہ میں صبح کے وقت سب سے پہلے غسل کروں گا اور پھر خدا کا ذکر کروں گا اس وقت روزانہ کے کام بہت زیادہ تھے اور ان سے بچنا آسان نہیں تھا، حتیٰ کہ تھوڑی دیر کے لیے، اس لیے میں نے پہلے اپنے روحانی فرائض انجام دینے کا فیصلہ کیا اور اس طرح، میں نے پہلے اپنے روحانی فرائض کو انجام دینے کا فیصلہ کیا، اور اس طرح میں نے سیکھا، کہ میں نے ایک بڑا کام کرنا ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونا بہت کم ہے۔ کم اہم فرائض

اگر انسانیت دوسرے فرائض اور معاملات کو خدا پر ترجیح دیتی ہے تو خدا انسانیت کے لئے ابدیت کے دروازے کیوں کھولے؟ خدا نے ہمارے اندر روحانی پنکھ رکھے ہیں اور ہم سے روح کے دائروں میں بلند ہونے کی توقع رکھتے ہیں یہ پر ہماری روحانی آرزو، ہمارے بلند خیالات، اور ہمارے الہی منبع کے لیے ہماری مخلصانہ تڑپ ہیں۔

آئیے ہم سب سے پہلے خدا کو تلاش کریں دنیاوی فرائض کو انتہائی اہمیت دینا غیر دانشمندی ہے کیونکہ عزرائیل کسی بھی لمحے روح کو طلب کر سکتا ہے اور پھر تمام فرائض، وعدے، خدشات اور ذمہ داریاں ایک بار ختم ہو کر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں گی تو پھر زندگی سے اس قدر مضبوطی سے چمٹے رہنے کی کیا ضرورت ہے؟

ایک شخص یہ سوچتا ہے کہ وہ سلامتی اور ذہنی سکون سے لطف اندوز ہو رہا ہے، پھر اچانک کسی عزیز سے محروم ہو

جاتا ہے، یا اپنی صحت یا ملازمت سے محروم ہو جاتا ہے، اور سلامتی اور ذہنی سکون ضائع ہو جاتا ہے!

میری ماں سے میری محبت کتنی بڑی تھی! میں نے سوچا کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی، لیکن اچانک مجھے معلوم ہوا کہ وہ مجھے بچپن میں چھوڑ کر چلی گئی تھی! ہمیں موت سے نہیں ڈرنا چاہیے بلکہ اس کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

زندگی ایسی نہیں ہے جو نظر آتی ہے اس پر بھروسہ نہ کریں، کیونکہ یہ بے چین، فریب دینے والی، مایوسیوں اور ٹوٹی ہوئی امیدوں سے بھری ہوئی ہے، یہاں کاملیت نہیں مل سکتی، میں آپ کو زندگی کی ایک غیر حقیقی تصویر نہیں دینا چاہتا، یہ دنیا جنت نہیں ہے، یہ ایک الہی تجربہ گاہ ہے جہاں خدا روحوں کو آزماتا ہے کہ کیا وہ بری خواہشات پر قابو پاتے ہیں، تاکہ وہ نیک خواہشات پر قابو پالیں، تاکہ وہ خدا کی بہترین خواہشات پر قابو پا سکیں۔ وہ اس کی بادشاہی میں واپس آسکتے ہیں۔

زندگی ہر طرح کے سانحات اور مزاح، آفات اور خوشیوں سے بھری ہوئی ہے یہ ان گنت شکلوں کی ایک وسیع، ہمیشہ بدلتی ہوئی اور متحرک ٹیپسٹری ہے کوئی دو چیزیں بالکل یکساں نہیں ہیں ہر انسان کی زندگی منفرد ہے ہر فرد کی مختلف خصوصیات، ایک الگ ذہنیت، اور مختلف خواہشات ہیں اگر ہم ہر روز ایک ہی آزمائش کا شکار ہوتے، اگر ہم اسی طرح کی آزمائشوں کا شکار ہوتے تو بھی ہم اس کی کشش کھو دیتے، یہاں تک کہ ہم ہمیشہ اسی طرح کھو جاتے، ہم اس کی حوصلہ افزائی کرتے۔ محبت تنوع اور تنوع جنت کا مروجہ روایتی تصور سراسر غلط ہے اگر یہ واقعی تھکا دینے والا ہوتا تو خدا کے اولیاء اور مقدس لوگ اپنے آپ کو تفریح کرنے کے لئے زمین پر واپس آنے کی دعا کرتے! جنت کی مسلسل تجدید انتہائی خوشگوار انداز میں کی جاتی ہے، جبکہ زمین کی تجدید اکثر ہوتی ہے، لیکن ایک تکلیف دہ اور ناخوشگوار انداز میں

حالانکہ زندگی تھکا دینے والی اور دشوار گزار ہونے کے باوجود اکثر لوگ اس کے عادی ہو جاتے ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ جینے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے، اس زندگی کا روحانی زندگی سے موازنہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں، وہ اس دنیا کی تہوں میں چھپے ہوئے درد اور تھکن کی حد کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ زندگی حقیقی نہیں ہے یہ محض تفریح ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں جس طرح پرانی فلمیں بار بار ریلیز ہوتی ہیں اسی طرح وہی پرانے واقعات بھی مختلف شکلوں میں اپنے آپ کو دہراتے ہیں اور زندگی کے لامتناہی تسلسل کے باوجود ماضی کی فلموں میں پیش کیے گئے وہی موضوعات یکے بعد دیگرے دہرائے جاتے ہیں، حقیقت میں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے اور لوگ وقت کے محض نمونے ہیں۔

زندگی کو اپنی حیرتوں کو دور کرنے کے لیے، جذبات سے متاثر ہوئے بغیر خوشی، معروضیت اور لاتعلقی کے ساتھ ان کو قبول کریں، گویا کوئی فلم دیکھتے ہوئے دل سے ہنسنا تمام انسانی بیماریوں کا ایک شاندار علاج ہے۔

آپ کو زندگی میں آسانی اور راحت کے ساتھ جانا چاہیے یہ میں نے اپنے استاد سے سیکھا ہے کہ ان کے آستانے میں اپنی روحانی تربیت کے آغاز میں، میں نے اپنے فرائض اداس چہرے کے ساتھ ادا کیے، کبھی مسکرایا نہیں، ایک دن میرے استاد نے یہ دیکھا اور کہا، "انشاءاللہ، سب ٹھیک ہے! کیا آپ جنازے میں ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ خدا کو تلاش کرنے کا مطلب ہے کہ ساری زندگیوں کو اتنی سنجیدگی سے ڈھانپنا اور پریشانیوں کو برداشت کرنا ہے؟"

اس نے مجھے سکھایا کہ یہ انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے دماغ کو تمام دنیاوی خلفشار اور پریشانیوں سے بلند کرے تاکہ وہ خدا میں مکمل آزادی حاصل کر سکے۔

زندگی کے چیلنجوں کا ہمت اور خود اعتمادی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے خوشی اور غم، نفع و نقصان، فتح و ناکامی میں توازن برقرار رکھنا چاہیے۔

تمام واقعات کے باوجود باطنی سکون کو برقرار رکھنا فریبی خواہشات پر قابو پانے کا بہترین طریقہ ہے یہی میں نے ان بزرگوں سے سیکھا جو وقت کے تغیرات سے متاثر نہیں ہوئے بلکہ آخری دم تک ثابت قدم اور غیر متبدل رہے حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام نے بھی جب ان پر ظلم کیا تو انہوں نے اپنے ہوش و حواس کو نہیں کھویا اور نہ ہی کسی کو خدا کی محبت اور محبت سے بچنے کی اجازت دی ۔ تمام آزمائشوں اور مصیبتوں کے درمیان سب سے بڑا قلعہ ، خدا نے آپ کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان کو یاد رکھیں آپ کی روح خدا کا مقدس مندر ہے آپ کو جہالت کے اندھیروں کو اس پاک جگہ کو ناپاک نہیں ہونے دینا

چاہیے، روحانی بیداری، عزت، وقار، محفوظ اور پر سکون حالت میں رہنا کتنا اچھا ہے! کسی سے نہ ڈرو اور نہ کسی سے نفرت کرو اپنی محبت سب کو دو خدا کی محبت کو محسوس کرو اور سب لوگوں میں اس کی موجودگی کو دیکھو اور اپنی شدید ترین خواہش کو اپنے دل میں اس کی مستقل موجودگی رہنے دو یہی اس دنیا میں امن و سکون سے جینے کا طریقہ ہے لیکن اس تسکین کا مزہ چکھنا اس وقت تک مشکل ہے جب تک خواہشات کی تیز ہوائیں اس کے دل کے نخلستان اور شاول کے درختوں سے اڑ رہی ہوں۔

خواہشات انسان کے ماحول سے تشکیل پاتی ہیں وہ ہمارے حسی ادراک سے پیدا ہوتی ہیں اور ان ادراکات کی حدود سے محدود ہوتے ہیں دیہی میلے میں شرکت سے کچھ جوش کی خواہش پوری ہوتی ہے لیکن عالمی معیار کی نمائش دیکھنے اور تمام مختلف نمائشوں کو دیکھنے کے بعد چھوٹا میلہ اپنی دلکشی اور اپیل کھو دیتا ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم سب سے پہلے خدا کی خوشنودی سے لطف اندوز ہو سکیں۔ دنیوی لذتیں پھر خواہشات اعلیٰ نوعیت کی ہوں گی خواہش لامتناہی ہے۔ جیسے ہی ایک خواہش پوری ہوتی ہے اس کی جگہ دوسری ہو جاتی ہے لیکن جب آپ خدا کو پا لیتے ہیں تو آپ کی تمام خواہشات پوری ہو جاتی ہیں "پہلے خدا کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کو تلاش کرو، اور یہ سب چیزیں آپ کو مل جائیں گی (اور جو خدا کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ پائیدار ہے)" تو کیوں نہ پہلے اس سب سے بڑی خواہش کی تکمیل کی کوشش کریں اور خدا کے فیاض ہاتھ سے بہترین اور بہترین حاصل کریں؟

جب خدا اسے جاننے کے لیے طالب کی دعا کا جواب دیتا ہے، تو اس کی دوسری تمام خواہشات فوراً اور ہمیشہ کے لیے پوری ہو جاتی ہیں۔

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کی کوئی خواہش نہیں ہے ٹھیک ہے!

میں نے دیکھا ہے کہ جب لوگ بازار جاتے ہیں تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ان میں خریدنے کی کوئی خاص خواہش نہ ہو، لیکن اچانک کوئی چیز ان کی آنکھ کو پکڑتی ہے اور وہ سوچتے ہیں، "اوہ ہاں، مجھے اسے خریدنا ہے!"

یہاں تک کہ اگر وہ اسے فوراً نہیں خریدتے ہیں، تب بھی یہ دن رات ان کے خیالوں میں پڑا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ آخر کار کر لیتے ہیں، چاہے انہیں قرض لینا پڑے، وہ تھوڑی دیر کے لیے اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں، لیکن رفتہ رفتہ اس کی رغبت ختم ہو جاتی ہے اور اس کے مالک ہونے کی خوشی کم ہوتی جاتی ہے، اس لیے وہ کسی اور چیز کی خواہش کرتے ہیں، وغیرہ۔

کبھی کبھی ہم کسی ایسے شخص سے ملتے ہیں جو کہتا ہے: "آہ، کاش میرے پاس اتنی رقم ہوتی (یا اسپیشل ماڈل کی کار یا سوئمنگ پول یا یا)" اور جیسے ہی وہ خواہش پوری ہوتی ہے، کسی نئی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

انسانی خواہشات فطری طور پر نامکمل ہیں، اس لیے وہ اپنے مالکوں کے لیے مکمل خوشی حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔

دنیا آپ کو یہ یاد کرنے سے ہٹانے کی کوشش کرے گی کہ خدا کو تلاش کرنے کی واحد حقیقی خواہش ہے۔ لیکن آپ کو ہر روز اپنے آپ کو یہ یاد دلانا چاہیے۔ جب کوئی شخص تمباکو نوشی چھوڑنے، زیادہ کھانا چھوڑنے، جھوٹ بولنا یا دھوکہ دہی چھوڑنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے اپنے فیصلے میں پختہ ہونا چاہیے اور نہ ڈگمگانے والا ماحول خراب اور کمزور کر دیتا ہے، جو ان کے اندر جھوٹی خواہشات پیدا کرتے ہیں یا ان کے اندر بہترین خواہشات پیدا کرتے ہیں۔ چوروں کا ماننا ہے کہ زندگی گزارنے کا یہی واحد طریقہ ہے۔ لیکن اچھے لوگوں کے ساتھ صحبت ذہن کو اعلیٰ چیزوں کی طرف راغب کرتی ہے، تاکہ جھوٹی خواہشات انسان کو مزید ترغیب نہ دے سکیں، اس زندگی میں ہر چیز تبدیلی اور اتار چڑھاؤ کے تابع ہے۔ لیکن چند لمحے گہرے غور و فکر یا خالص روحانی موضوعات پر مطالعے اور غور و فکر کرنے والے کو الہام کا ذریعہ بنیں گے، جس کی تلاش میں سب سے زیادہ حوصلہ افزائی ہوگی الہی ساحل جہاں "ان کو وہاں نہ کوئی تھکاوٹ چھوئے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے"

(سب سے بڑا آرام ان لوگوں کے لیے تیار کیا گیا ہے جنہوں نے محنت کی اور جس نے حق کی تلاش میں کوئی کسر نہ چھوڑی وہ جیت گیا)

حقیقی خوشی خدا کی تمنا اور استقامت کے ساتھ مسلسل اس کے بارے میں سوچنے میں مضمر ہے، ایک وقت ایسا آتا ہے جب یہ سوچ اس قدر ثابت قدم اور غیر متزلزل ہو جاتی

ہے کہ کوئی بھی جسمانی، ذہنی یا جذباتی مصیبت آپ کے شعور کو خدا سے نہیں ہٹا سکتی، کیا خدا کی بیداری کے ساتھ زندگی گزارنا، اس کے بارے میں سوچنا اور اسے ہر وقت محسوس کرنا، اور کسی بھی چیز کی موت کی موجودگی میں اس کی موجودگی میں رہنا عجب نہیں ہے؟ اور آپ کے اندرونی سکون کو چرا سکتا ہے؟ (جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور جن کے دلوں کو خدا کے ذکر سے سکون ملتا ہے، بے شک اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے)

جب آپ تمام خواہشات سے محفوظ ہو جاتے ہیں، تو آپ ابدی موجودگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

زندگی واقعی عجیب ہے، ہر چیز بدلنے سے مشروط ہے اس لیے خوشی کے جہاز کو اس زندگی کی بدلتی ریت پر لنگر انداز نہیں کرنا چاہیے، ہمارا وقت گزر جائے گا، اور جو ہم اب دیکھ رہے ہیں وہ ایک دن ختم ہو جائے گا، تبدیلی تب تک قابل قبول ہے جب تک کہ آپ اسے نقصان نہ پہنچنے دیں اور جب یہ آپ کو نقصان پہنچاتی ہے، آپ کو جو اندرونی انتشار کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ آپ کو پیغام دیتا ہے کہ جب آپ خواہش کے بغیر ہر چیز سے لطف اندوز نہ ہوں، تو ہر چیز سے لطف اندوز نہ ہوں۔ یا انحصار اس لیے، اسے جاننے کی کوشش کرنا ان لوگوں کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے جو پرواہ کرتے ہیں۔ دوسری صورت میں، زندگی ایک تباہ کن مایوسی ہوگی، امیدوں کو خوفناک طریقے سے کچل دے گی۔

جب میں 1935 میں ہندوستان واپس آیا تو مجھے ان جگہوں کی سیر کرنے کی امید تھی جو میں بچپن میں پسند کرتا تھا، لیکن وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ سب کچھ بدل گیا ہے، زندگی کا مرحلہ کچھ اور انداز میں ترتیب دیا گیا ہے، سب سے زیادہ مایوسی اور صدمہ اس وقت ہوا جب میں اپنے پرانے گھر آیکاپور میں گیا، جہاں میں کھیلتا اور پرندوں کو دیکھا کرتا تھا، اس ساری زندگی میں صرف ایک درخت ہی رہ گیا تھا! جانی پہچانی اور پیاری چیزیں ایک ایک کر کے ہماری نظروں سے اوجھل ہوتی ہیں میں اپنے بچپن میں اپنے گھر کو دیکھنے کے لیے کچھ بھی دینے کو تیار تھا اور پھر بھی، اللہ نے میری خواہش پوری کر دی، کیونکہ میں نے بعد میں گھر کو خواب میں دیکھا، جہاں ہم نے تالاب میں تیراکی کی، اور پھر میں اوپر گیا،

بستر پر لیٹ گیا، اور آم کھایا، جیسا کہ میں نے کئی سال پہلے کیا تھا۔

خواہشات کو اب بہت احتیاط سے جانچنا اور جانچنا چاہئے، اچھی طرح سے چھانٹنا چاہئے، اور صرف اچھی چیزوں کو ہی رکھا جانا چاہئے، اور ان اچھی خواہشات کو بھی خدا کی اہم ترین خواہش کو دبانے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔

اس خواہش کو زندہ اور جلتا رہنا چاہیے اور اسے ختم یا مرنے نہیں دیا جانا چاہیے جب انسان خدا سے اپنی دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے کہتا ہے لیکن اس سے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کے لیے نہیں کہتا تو ایک ایسے بچے کا تصور کریں جو مسلسل اپنے والدین سے اس کی درخواستیں ماننے کا مطالبہ کرتا ہے، اور بصورت دیگر نہ تو ان کے بارے میں پوچھتا ہے اور نہ ہی ان کے بارے میں سوچتا ہے، اور یہ ان کے لیے ایک بے حسی اور کمتری ہے۔ وہ لوگ جو غور کرتے ہیں

جب زندگی کی اس کتاب کو لاگو کیا جائے گا، تو انسان کے ساتھ صرف وہ روحانی علم ہوگا جو کسی کے زمینی سفر کے دوران حاصل کیا گیا تھا، لہٰذا، خدا کو کسی کے ذہن میں ہمیشہ موجود رہنا چاہئے، اسے مسلسل پکارتے رہنا چاہئے اور اسے کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ اگر کوئی واقعی اپنے روحانی مستقبل کے بارے میں فکر مند ہے، جب ہم خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں ہوں گے، تو ہم سب سے پہلے خدا کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے تلاش کریں گے۔ فیاض ہے اور ہمیں سب کچھ دیا ہے، لیکن ہم اسے تب ہی پائیں گے جب ہم اس کے تحفوں پر راضی نہیں ہوں گے بلکہ خود دینے والے کی طرف رجوع کریں گے جب تک ہم اس کی تلاش میں مخلص ہوں گے، اس کے قریب آنے کی خواہش میں سنجیدہ ہوں گے اور اس کی بابرکت موجودگی کا تجربہ کریں گے۔

انسان کو جس سب سے بڑی رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ اس کی اپنی ذات ہے جب وہ خاموشی سے بیٹھ کر روحانی امور پر غور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اچانک دنیاوی خیالات جنم لیتے ہیں، انہیں مشغول کرتے ہیں اور انہیں اپنے مقصد کے حصول سے روکتے ہیں، انہیں اپنے خیالات اور جسم پر قابو پانے کے لیے خود کو تربیت دینی چاہیے، اور ایسا کرنے سے وہ اپنی روح کے اندر ایک پورٹیبل جنت لے جائیں گے یا زندگی یا موت، وہ ان کے لیے خوشی کا باعث بنے گا۔

ہمیں اللہ سے دل کی گہرائیوں سے دعا کرنی چاہیے، اپنی بڑی آرزو کو انڈیلتے ہوئے، دل کی زبان میں، روح کی تڑپ اور ضمیر کی سرگوشیوں میں اس سے سوال کرنا چاہیے، تاکہ وہ ہماری بات سن کر ہمیں جواب دے لیکن اگر کوئی شخص آدھے دل سے دعا کرتا ہے اور ساتھ ہی کسی اور چیز کے بارے میں سوچتا ہے، جو خدا جانتا ہے وہ اس شخص کی بنیادی فکر نہیں ہے-

ہمارے پاس پہلے خدا کا ہونا ضروری ہے اب وقت آگیا ہے ہمیں انتظار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہم بہت طاقتور ہے زندگی جلدی گزر جاتی ہے اور زندگی کا مقصد جانے بغیر اس دنیا سے چلے جانا شرم کی بات ہے جب بھی ہمارے پاس فرصت کا لمحہ ہو ہمیں غور کرنا چاہئے چاہے آپ کی دعائیں شروع میں قبول نہ ہوں تب بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہوں بلکہ دعائیں مانگتے رہیں صدق دل سے دعا کریں اور یقین کریں کہ آپ کی دعا قبول ہوگی۔

میں نے اپنی زندگی میں خدا کی دعا کے قبولیت کا سب سے بڑا ثبوت دیکھا ہے لیکن اس طرح کے جواب کے لیے کوشش کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ کوشش کے بغیر کوئی چیز اہمیت نہیں رکھتی، زندگی کے اسرار سے پردے اٹھانے اور خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے مراقبہ ضروری ہے۔

بری عادتیں اور دیگر خلفشار آپ کی کوششوں کو کمزور اور آپ کے عزم کو کمزور کرنے کی کوشش کریں گے لیکن اگر آپ خوش رہنا چاہتے ہیں تو اپنے خیالات کو خدا کی طرف متوجہ رکھیں، آپ اسے اپنے قریب پائیں گے۔

دنیوی لذتوں کی خواہشات ایک مقناطیسی کشش پیدا کرتی ہیں جو انسان کو اس زمین کی طرف کھینچتی ہے، زندگی کے بعد کی زندگی جسم کی طرف لوٹنا ان لوگوں کے لیے غیر ضروری ہو جاتا ہے جنہوں نے اپنی خواہشات کو خدا میں پایا ہے جب بھی وہ کوئی خواہش پوری کرنا چاہتے ہیں، وہ اس کے بارے میں سوچتے ہیں، اور یہ ان کے سامنے ظاہر ہوتا ہے کہ میری والدہ اس کی موت کے بعد مجھ پر ظاہر ہوتی ہیں، اور میں نے اسے دیکھ کر تسلی حاصل کی اور اس کے سب سے زیادہ رحم کرنے والے خدا کا شکر ادا کیا۔ جب ہم اسے اپنے دلوں میں پہلی جگہ دیتے ہیں تو وہ ہم سے اپنی محبت اور شکرگزاری کا مظاہرہ کرنے کی ہماری خواہشات کو پورا کرتا ہے۔

جب کوئی شخص خدا تک پہنچ جاتا ہے تو وہ زندگی اور تقدیر کا مالک بن جاتا ہے۔ ہمیں اس وقت تک آرام نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ خدا کی موجودگی ہماری زندگیوں میں مضبوطی سے قائم نہ ہوجائے وہ ہمیں وہ سب کچھ دے گا جس کی ہم خواہش کرتے ہیں اور ہماری آزمائش کرے گا۔

روحانی راہ میں آزمائشیں اور رکاوٹیں بہت زیادہ اور بڑی ہیں، لیکن جب ہم ان آزمائشوں سے گزرتے ہیں اور ان رکاوٹوں پر قابو پاتے ہیں، تو ہمیں یہ کہنا چاہیے: "اے رب، تو نے میری دعائیں قبول کیں اور میری سب سے بڑی خواہشات کو پورا کیا، اس لیے میرا دل تیرے حضور سے مالا مال ہو گیا ہے اور میری روح تیرے نور سے منور ہو گئی ہے۔"

السلام علیکم

استاد پرمہنس یوگنند کے اقوال سے

لوگ زندگی میں بعض چیزوں کو ترک کرنے کے خیال کے بارے میں شکایت کرتے ہیں، حالانکہ حقیقت میں وہ بہت سی قیمتی چیزوں کو ترک کر دیتے ہیں، جن میں سے کم از کم ذہنی سکون نہیں ہے، اور بعض اوقات وہ پیسے کے لیے خود کو بھی قربان کر دیتے ہیں، جس سے نقصان اور نقصان ہوتا ہے۔

اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیں اور آپ دیکھیں گے کہ آپ کی زندگی ایک خوبصورت تال کی طرح بن گئی ہے

اپنی توجہ اس دنیا سے اپنے اندر کی خدا کی وسیع بادشاہی کی طرف مبذول کرو جو تمہارے اندر ہے۔

سکون کے جہاز میں آپ ہمارے خوابوں سے پرے اس دنیا کی طرف سفر کر سکتے ہیں جہاں دل و جان کی گہرائیوں سے الہی چشمہ جاری رہتا ہے۔

اے رب، میری مدد فرما کہ میں زندگی کے کھیل میں اپنا کردار اس طرح ادا کروں جس سے آپ خوش ہوں، چاہے میں کمزور ہوں یا مضبوط، بیمار ہوں یا صحت مند، مشہور ہوں یا نامعلوم، امیر ہوں یا غریب، یہ جانتے ہوئے کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے۔

دنیا سے رخصت ہوتے وقت کسی شخص سے دولت چھین لی جا سکتی ہے، یا وہ اس سے لے جا سکتی ہے، اور وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے سکتا، اس کی اصل قیمت اس کو نفع کے کاموں میں خرچ کرنے اور اپنی اور دوسروں کی خوشی میں اس طرح سے ہے جس سے خدا اور انسان کا ضمیر خوش ہو۔

جو لوگ صرف اپنی سلامتی اور آرام کا سوچتے ہیں، دوسروں کی ضرورتوں کو بھول جاتے ہیں یا نظر انداز کرتے ہیں، وہ درحقیقت اس غربت کا سہارا لے رہے ہیں جو ایک دن ان کا انجام ہوگا، جو اپنی دولت کو اچھے کاموں میں استعمال کرنے کے بجائے اس سے چمٹے رہتے ہیں، وہ اپنی آخرت میں خوشحالی نہیں لاتے بلکہ غریب پیدا ہوتے ہیں، امیروں کی خواہشات اور خواہشات کے ساتھ، لیکن جو اپنی فراوانی میں شریک ہوتے ہیں وہیں دوسروں کو بھی اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں اور خوشحالی کی طرف جاتے ہیں۔

جب آپ خوشی سے مستحق لوگوں کو دیتے ہیں تو آپ پائیں گے کہ خدا ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے اور آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا اور آپ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوگی ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہماری زندگی براہ راست خدا کی طرف سے چلتی ہے اور جب ہم یہ جان لیں گے کہ ہمارے ذہن، ہماری مرضی اور ہماری سرگرمیاں سب خدا پر منحصر ہیں اور اپنی طاقت اسی سے حاصل کرتے ہیں، تو ہمیں اس کی طرف سے براہ راست رہنمائی ملے گی اور ہمیں احساس ہوگا کہ ہماری زندگی اس کے ساتھ ایک ہے۔

مراقبہ خدا کے وجود کا ثبوت فراہم کرتا ہے جب احساس کی لہریں ذہن کے تالاب سے صاف ہو جاتی ہیں تو روح سے الہی خوشی پھوٹتی ہے یہ خوشی روح کے اندر پہلے سے موجود ہے لیکن اس پر پردہ پڑا ہوا ہے۔

اے رب! میں اپنی قوت ارادی اور ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے پہلے چھوٹے کاموں کو پورا کروں گا اور پھر بڑی کامیابیوں کی طرف بڑھوں گا۔

چاہے تمام مادی عزائم حاصل ہو جائیں پھر بھی یہ صرف ادھوری خوشی ہی عطا کرتا ہے - اور خدا کو پا کر میں خوشی کے لازوال ذخائر تلاش کروں گا اور یہ روح کے باغوں اور سدا بہار مرغزاروں میں بہتا اور بہتا نہیں رکتا۔

گھر: وکٹری اسکوائر

اگر کوئی شخص اپنی زندگی ایک کے بعد ایک سنسنی کا پیچھا کرتے ہوئے گزارتا ہے، تو وہ کبھی بھی حقیقی خوشی کا ذائقہ نہیں جان سکے

گا، ایک شخص کو سادہ زندگی گزارنی چاہیے اور آسانی کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے، ایک شخص کے لیے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ تنہا وقت گزارے، وقتاً فوقتاً اپنے اعمال پر غور کرے، اور اندرونی سکون کی مشق کرے، جس سے شفا، جوانی اور نئی طاقت ملتی ہے۔

اگر خلفشار مسلسل موجود رہتا ہے اور دیگر محرکات حواس پر بمباری کرتے ہیں، اس کے نتیجے میں اعصاب متاثر ہوں گے، بڑی مقدار میں اہم توانائی ضائع ہو جائے گی، اور روح تناؤ اور پریشانی محسوس کرے گی، مزید برآں، دوسروں کو درست کرنے کے لیے ضرورت سے زیادہ فکر مند نہیں ہونا چاہیے، بلکہ دوسروں کو درست کرنے کی کوشش کرنے سے پہلے خود کو درست کرنا چاہیے۔

یہ معلوم ہو جائے کہ گھر سب سے بڑا میدان جنگ ہے جو شخص اپنے گھر میں فرشتہ ہو وہ کہیں بھی فرشتہ ہو گا۔

آواز کی مٹھاس اور حسن سلوک کے ذریعے تجویز کردہ سکون گھر میں کہیں بھی زیادہ درکار ہے۔

جس طرح جہاں روشنی چمکتی ہے وہاں اندھیرا نہیں رہ سکتا، اسی طرح جب جسم کے خلیوں میں خدا کا نور چمکتا ہے تو بیماری کا اندھیرا بھی ختم ہو جانا چاہیے، اور اس حقیقت کو سمجھنے والے بہت کم ہیں۔

جب لوگ صحت یاب ہونے کی شدید خواہش محسوس کرتے ہیں تو وہ پریشان دل یا مایوسی کے احساس کے ساتھ یہ خیال کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کی دعائیں نہیں سنے گا یا وہ دعا کرتے ہیں لیکن انتظار نہیں کرتے تاکہ وہ جان سکیں کہ ان کی دعائیں خدا تک پہنچی ہیں یا نہیں۔

جس طرح کوئی ناقص ریسیور کے ذریعے ہوا میں نشر ہونے والی موسیقی کو نہیں سن سکتا، اسی طرح کوئی شخص خوف، پریشانی اور ہر قسم کی پریشانی، شکوک اور بے یقینی سے دوچار ہونے والے نفسیاتی آلات سے خدا کی طرف سے نکلنے والی صحت، طاقت اور حکمت کے کمپن کو نہیں اٹھا سکتا۔

آئیے ہم آپ کو یاد کریں اور آپ کا شکریہ ادا کریں، اے رب، ضرورت اور خوشحالی کے وقت، بیماری اور صحت، اندھیرے اور روشنی میں، اور ہر حال میں شکر گزاری کے ساتھ یاد کریں کہ آپ نے ہمیں عنایت کیے ہیں ایمان کی آنکھیں کھولنے میں ہماری مدد کریں تاکہ ہم آپ کے بابرکت نور کو دیکھیں، جو تمام بیماریوں اور بیماریوں کو شفا دیتا ہے۔

میں اپنے اچھے خیالات کے جہاز کا کپتان ہوں، اپنی نیک نیتی، اور اپنی ثمر آور، فائدہ مند سرگرمی میں اپنی زندگی کے جہاز کو سنبھالوں گا،

ہمیشہ اپنی نگاہیں اپنے گہرے غور و فکر کے آسمان پر امن کے چمکتے سیارے پر جمائے رکھوں گی۔

میں ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اپنی تخلیقی سوچ کا استعمال کروں گا اگر میں بھی اپنی مدد کرنے کی کوشش کروں تو اللہ میری مدد کرے گا۔

آج میں نئی محنت سے زندگی کے باغ کو جوڑوں گا اور اس میں حکمت، صحت، قناعت اور خوشی کے بیج بوؤں گا، میں ان بیجوں کو ایمان اور خود اعتمادی کے ساتھ پانی دوں گا، اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل کا انتظار کروں گا کہ وہ مجھے ایک منصفانہ فصل عطا کرے، چاہے میں متوقع فصل نہ کاٹوں، تب بھی میں شکر گزار رہوں گا اور اس بہترین کام کے لیے شکر گزار رہوں گا۔

میں اللہ کا شکر ادا کروں گا کہ میں اس کے فضل سے اس وقت تک کوشش کرتا رہوں گا جب تک میں کامیاب نہ ہو جاؤں اور میں اس کا شکر ادا کروں گا جب میں اپنے دل کی سب سے بڑی خواہش کو پورا کروں گا، میں صرف نیک اور قابل عمل کام کرنے کی کوشش کروں گا، اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے۔

دنیا قدرتی اور انسانی طوفانوں سے بھری ہوئی ہے، اور خدا اس دنیا کے طوفانوں، سمندری طوفانوں اور برائیوں سے مضبوط ڈھال اور محفوظ پناہ گاہ ہے۔ جہاں بھی خدا ہے وہاں کوئی خوف یا غم نہیں ہوتا ہے۔ سچا مومن زندگی کی جنگ اور حوادث کی کشمکش میں ثابت قدم اور فخر کرتا ہے، اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ خدا اس کے ساتھ ہے، اسے نقصان سے بچاتا ہے اور اسے ایک لمحے کے لیے بھی کبھی نہیں چھوڑتا، اس طرح اس کے دل سے خوف ختم ہوجاتا ہے اور یقین پکڑ لیتا ہے، ایسی حفاظت جو مسلط نہیں ہوسکتی۔

خوفزدہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور اس کی حفاظت پر یقین رکھنا، اور اس کے انصاف، حکمت، رحم، محبت اور ہمہ گیریت پر یقین رکھنا۔

خوف انسان کو اس کی نفسیاتی طاقت سے محروم کر دیتا ہے، اس کے دماغ کو بادل بنا دیتا ہے، اور دل کی فطری تال کو خراب کر دیتا ہے، مزید برآں، خوف جسمانی خلفشار اور نفسیاتی بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے، اضطراب اور نفسیاتی قید کا شکار ہونے کے بجائے، انسان کو اپنے آپ کو یہ یقین دلانا چاہیے کہ وہ خدا، اس کے تمام بندوں کی حفاظت میں محفوظ ہے۔ قلعہ، اور اس کی رحمت اور دیکھ بھال سے گھرا ہوا ہے۔

افریقی جنگل میں ہو، میدان جنگ میں ہو، بیماری یا غربت میں مبتلا ہو، کسی کو اپنے آپ کو یہ باور کرانا چاہیے کہ خدا کا ہاتھ کسی بھی خطرے سے زیادہ مضبوط اور اس کی پناہ میں آنے والوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اس سے زیادہ موثر حفاظت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے، یقیناً، واقعات سے نمٹنے کے لیے عقل کا استعمال کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ الٰہی مدد پر مکمل یقین رکھنا چاہئیے، بصورت دیگر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس کا سامنا نہ کرنا۔ قطع نظر اس کے کہ کچھ بھی ہو، اپنے آپ کو اس بات کا اثبات کرنا چاہیے کہ خدا ہی مشکل اور آزمائشی حالات میں مدد کرنے پر قادر ہے۔ اگر کوئی اپنے دل، جان اور حواس کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرے۔

جب مشکلات برفانی تودے کی طرح اترتی ہیں تو ہمیں ان کو اپنی مرضی کو مفلوج نہیں ہونے دینا چاہیے اور نہ ہی ہماری واضح نظر اور عقلمندی، منطقی نقطہ نظر کو دھندلا دینا چاہیے بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ پر اپنا یقین اور صحیح اور غلط کے اپنے فطری احساس کو برقرار رکھیں اور خدا کی مدد سے راستہ تلاش کرنے کی کوشش کریں، آخر کار حالات میں بہتری آئے گی کیونکہ اللہ کی طاقت اور عجائبات انسانی زندگی کے پیچھے چھپے ہوئے لوگوں کو قبول نہیں کرتے۔ حالات کی ناگزیریت اور اس کے بجائے اپنی عقل اور ایمان سے پردے سے باہر نکلنے کی کوشش کریں تو ان کے لیے وہ دروازہ کھلا نظر آئے گا جس پر ہر مومن دستک دیتا ہے۔

زندگی اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے، اور کبھی کبھی ہم ٹھوکر کھاتے ہیں اور آگے بڑھنے میں ہچکچاتے ہیں جب ہم زندگی کی تاریک راہوں پر چلتے ہیں تو ہمیں خدا کی روشنی کو اپنا رہنمائی کا چراغ بنانا چاہیے، خدا جہالت اور تاریکی کی راتوں میں پورا چاند ہے، بیداری کی گھڑیوں میں چمکتا ہوا سورج ہے، رہنمائی کا مینار ہے، اور زمینی ستاروں کی رہنمائی کرنے والے ستارے ہیں جو زمین پر موجود سمندروں کے لیے موجود ہیں۔

دنیا میں مسائل ہی رہیں گے، تو رہنمائی اور رہنمائی کے لیے کہاں سے رجوع کیا جائے؟ عادات، تعصبات، تعصبات اور جنون سے متاثر کسی کے خیالات کسی کام کے نہیں ہوتے، اور کسی کے ماحول، خاندان، ملک یا دنیا کے اثرات صحیح رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں، لٰذا انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور روح کی گہرائیوں سے نکلنے والی پرسکون، پُرسکون آواز، سچائی سے ہم آہنگ آواز کو سننا چاہیے۔

ذہنی غور و فکر اور روحانی خود شناسی کے درمیان فرق

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو نظریاتی علم کے ساتھ پروگرام کرتا ہے تو وہ چلتے پھرتے ریکارڈر کی طرح ہو جاتا ہے، ضرب المثل اور بلند و بالا جملے دہراتا ہے اور دوسرے انہیں سیکھا ہوا اور علم والا سمجھتے ہیں لیکن اس طرح کے علم کو نہ تو سچائی کے براہ راست ادراک سے تقویت ملتی ہے اور نہ ہی اس کا روحانی حصول سے میل کھاتا ہے۔ نظریاتی علم الہی علم حاصل نہیں کر سکتا، اور یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنا قیمتی وقت ایسے نظریات پر ضائع نہ کریں جن کا حقیقت میں اطلاق نہیں کیا جا سکتا، ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے آپ کو ایک گھنے علمی جنگل میں کھو جائے، نظریے کے دائرے سے آگے نہ بڑھ سکے۔

یہ عمل حقیقت کو جاننے کا باعث نہیں بنے گا کیونکہ سچائی رائے اور نظریات سے بالاتر ہوتی ہے، اور بہت سے لوگ جو اس نقطہ نظر کی پیروی کرتے ہیں وہ خود اپنے موضوعی نتائج کے پابند ہو جاتے ہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی ذہنی صلاحیتوں کو صرف اور صرف مال و دولت کے حصول کے لیے استعمال کرتا ہے تو اس کا شعور مادی دنیا کی طرف کھنچا جائے گا اور لامتناہی پیچیدگیوں میں الجھ جائے گا اس لیے عقلمند کہتے ہیں کہ انسان کو چاہیے کہ وہ تمام ذہنی صلاحیتیں جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کی ہیں ان کو وقتی چیزوں کے حصول کے لیے وقف نہ کرے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خود کو مادّی اور بے راہ روی کے چکر میں کھو بیٹھے۔ اس کے بجائے، وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو زندگی کی ضروریات کے حصول کے لیے استعمال کریں اور اپنی اخلاقی صلاحیتوں کو استوار کرنے کی کوشش کریں تاکہ صحیح اور غلط اور نقصان دہ اور فائدہ مند میں تمیز کر سکیں، جب وہ اپنی روحانی بصیرت کو فروغ دیں گے، تو وہ اپنے اندر خدا کو محسوس کر سکیں گے اور اس مادی حالت کے پیچھے چھپی روحانی سچائیوں کا پتہ لگائیں گے، جسے روحانیت کی حالت کہتے ہیں۔

ہماری پریشانیاں کچھ بھی ہوں، خدا کو ہمیشہ ہماری زندگیوں میں ترجیح دینی چاہئے۔ روحانی ترقی کے سب سے اہم عناصر میں سے ایک خدا کے ساتھ مستقل، دلی تعلق ہے، جس کے ذریعے آپ ذاتی طور پر ایک حیرت انگیز، مثبت تبدیلی کا مشاہدہ کریں گے جو آپ کو بہت متاثر کرے گی۔

جب کوئی شخص شو دیکھنا چاہتا ہے، نئے کپڑے یا نئی گاڑی خریدنا چاہتا ہے، تو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس کا دماغ ہر وقت مصروف رہتا ہے؟ ان امور کے حوالے سے اور انہیں کیسے حاصل کیا جائے یا حاصل کیا جائے؟ وہ اس وقت تک آرام نہیں کرے گا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کو

پورا نہ کر لے اور وہ ان خواہشات کے حصول کے لیے انتھک محنت کرتا رہے گا۔

اس طرح انسانی ذہن کو خدا کے بارے میں سوچنے میں مشغول ہونا چاہئے اور پھر تمام چھوٹی چھوٹی خواہشات خدا کو محسوس کرنے اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے کی شدید خواہش میں تبدیل ہو جائیں گی۔

جب دماغ خُدا سے سرگوشی کرتا ہے تو دل کی گہرائیوں سے پھوٹتی ہوئی سرگوشی

روح کی پکار کائناتی دل کو چھوئے گی، اور جواب آئے گا، اپنے ساتھ بڑی خوشی لائے گا۔

فکری سرگوشیاں قوتِ ارادی کو پروان چڑھاتی ہیں، جب تک کہ آپ کے پاس مطلوبہ مقصد حاصل کرنے کے لیے کافی طاقت نہ ہو۔

جب کسی شخص کا ذہن اور ارادہ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے تو ان پر لامحدود طاقت کا الزام عائد کیا جاتا ہے، تاکہ کسی چیز کے بارے میں سوچنا ہی اسے انجام دینے کے لیے کافی ہو جاتا ہے، کیونکہ الٰہی قانون ان لوگوں کے حق میں کام کرتا ہے جو اعلیٰ منشا کے مطابق ہیں۔

میری زندگی کی تمام قابل ذکر کامیابیاں ذہن کی طاقت کے ذریعہ خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں حاصل کی گئی ہیں جب الہی جنریٹر چل رہا ہے، میری خواہش کی ہر چیز بغیر کسی استثناء کے نتیجے میں آتی ہے، پہلے ایک غیر مرئی، آسمانی ڈیزائن کی شکل اختیار کرتی ہے اور پھر حقیقت میں ناقابلِ مزاحمت قوت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔

ترقی کا راز

ہم اپنے ہر تجربے کے ذریعے ترقی کرتے ہیں، جب تک ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم ان سے قیمتی سبق سیکھ سکتے ہیں ہر دکھ اور تکلیف کے لیے جس کا ہم تجربہ کرتے ہیں معنی اور مقصد ہوتا ہے۔

آزمائشوں کی سختی کے باوجود، وہ آگ کی مانند ہیں جو لوہے کو پگھلا دیتی ہے، اسے خوبصورت، مضبوط اور ورسٹائل فولاد میں بدلتی ہے، تجربہ کے بھڑکتے شعلوں کے ذریعے ہم جو حکمت پیدا کرتے ہیں وہ واقعی قابل ذکر ہے زندگی ہمیں پاک کرتی ہے، ہماری بنیادی فطرت کو قیمتی عناصر میں تبدیل کرتی ہے، ہمیں روحوں کے ساتھ زندہ رہنے کی اجازت

دیتی ہے، جو کہ پاکیزہ اور پاکیزہ جیسی مضبوط روحوں کے ساتھ لچکدار، مشکلات اور مشکلات کے دباؤ میں توڑے بغیر جھکنے والا

جب ہم غصے سے بگڑے ہوئے چہرے دیکھتے ہیں، ظلم سے داغدار ہوتے ہیں، تو ان کا نظارہ ہمیں اپنی روحوں سے بدصورتی کو دور کرنے کے لیے تڑپتا ہے- ایک ایسی روح جو برے ارادوں اور گہری بیٹھی رنجشوں کے علاوہ کسی چیز سے اچھوتی نہیں ہے جو ہمارے اندر مبارک الہی شبیہ کو دھندلا دیتی ہے، بالکل اسی طرح جیسے کاجل ایک آئینہ ہے، دوسروں کو اپنے رویے پر قابو پانے اور اپنے رویے پر قابو پانے کی خواہش کو بہتر بنانا چاہیے۔ اپنے آپ کو، تاکہ ہم اپنے بے لگام جذبات کے مالک بنیں، نہ کہ ان کے غلام

مہربان الفاظ بہت ساری بیماریوں کے لئے ایک حیرت انگیز علاج ہیں، ایک طاقتور، تقریباً جادوئی، مقناطیسی قوت کے حامل ہیں جو اپنے بولنے والے کے لیے بے پناہ برکتیں اور خوشحالی لاتے ہیں جو لوگ آرام دہ اور نرم الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ان میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے ایک لطیف دھارے کو محسوس کرتے ہیں، ان کا سکون کی کثرت سے بھرا ہونا اس لیے ہوتا ہے کہ اس کا بہاؤ ہر وقت بلندی تک پہنچتا ہے، اور ہر وقت تک پہنچتا ہے۔ روحیں اس کے ساتھ ہم آہنگ ہوں تو وہ خوشی کے اس بہاؤ کو امن کی خواہش رکھنے والی روحوں تک پہنچا سکیں گے۔

ہر روز، ایک شخص اپنا چہرہ دیکھنے کے لیے آئینے میں اس لیے دیکھتا ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے اپنی بہترین کارکردگی دکھانا چاہتے ہیں، تو کیا ان کے لیے یہ زیادہ ضروری ہے کہ وہ روزانہ اپنے ساتھ کھڑے ہوں اور اندرونی تجزیے کے آئینے میں جھانک کر یہ دریافت کریں کہ چمکتی ہوئی سطح کے نیچے کیا ہے! کیونکہ ہر چیز جو ظاہری طور پر پرکشش ہے وہ باطن سے اپنی رغبت حاصل کرتی ہے اور روح کے پاکیزہ آئینے کو کوئی چیز داغدار نہیں کرتی جیسے غصہ، ناراضگی، حسد اور نفرت جیسی نفسیاتی بگاڑ جو بھی ان مرکبات سے خود کو آزاد کرنے کی کوشش کرے گا، روح کی فطرت سے اجنبی ہے، وہ باطنی حسن کی روشنی کو اندر سے روشن کر دے گا۔

تجزیے کے ذریعے، ہم دریافت کرتے ہیں کہ انسانی مسائل تین گنا ہیں: کچھ مسائل اور عارضے ہیں جو انسانی جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں، دوسرے جو دماغ پر حملہ آور ہوتے ہیں، اور تیسرا طبقہ جو روح کے راستوں کو روکتا ہے۔

بیماری، بڑھاپا اور موت وہ مشکلات اور رکاوٹیں ہیں جن کا جسم کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نفسیاتی بیماریاں، تاہم، اداسی، خوف، غصہ، دبی ہوئی خواہشات، ناراضگی، نفرت، جذباتی جنون، بخار سے بھرے اعصابی اشتعال اور نفسیاتی کینسر کے ذریعے دماغ پر حملے آور ہو جاتا ہے، جو انسان کو سب سے زیادہ خطرناک ذہنی بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جہالت جس سے تمام بیماریاں جنم لیتی ہیں اور پھیلتی ہیں۔

دنیا میں برائی سے زیادہ اچھائی ہے۔

جب شکوک و شبہات جنم لیں تو ہمیں عظیم لوگوں کی زندگیوں کو یاد رکھنا چاہیے یہ درست ہے کہ ہم انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی غیر معمولی طاقتیں عطا کی ہیں جن کا استعمال ہم کم ہی کرتے ہیں تو بڑھاپے، بیماری اور غم کے خوف سے کیوں کانپتے ہیں؟ ہمیں اپنے جسم کی دیکھ بھال کے لیے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کرنا چاہیے، لیکن ہمیں خوف کے آگے نہیں جھکنا چاہیے اور نہ ہی جہالت کے انبار تلے دفن ہونا چاہیے۔

جسم مکمل انسان نہیں ہے۔

اس دنیا میں اچھائی برائی پر غالب ہے کیونکہ اللہ ہی آخری طاقت ہے لیکن جب ہم پر برائی آتی ہے تو ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے پاس اس پر قابو پانے یا اس کی گرفت سے بچنے کی طاقت نہیں ہے۔

برائی کے طوفان ضرور آتے ہیں، لیکن ہم ان کے اثرات پر قابو پا کر ان سے اوپر اٹھ سکتے ہیں۔

ہمیں زندگی اس کے ذریعے تباہ ہونے کے لیے نہیں دی گئی بلکہ ہم میں ابدیت کا شعور پیدا کرنے کے لیے دی گئی ہے اور ہمیں اس سچائی کو یاد رکھنا چاہیے۔

سوچ کی آزادی کے بغیر، کوئی بھی خالص، بے ساختہ اور فطری انداز میں اپنا اظہار نہیں کر سکتا۔ یاد رکھیں کہ آپ بنیادی طور پر آزاد ہیں، مرضی کی طاقت ہمیشہ آزاد ہوتی ہے۔

اگر آپ اپنی قوتِ ارادی کو درست طریقے سے استعمال کریں گے تو یہ آپ کے لیے اچھے کرم پیدا کرے گا، لیکن زیادہ تر لوگ تبدیلی نہیں لانا چاہتے اور کوشش نہیں کرنا چاہتے، اس لیے وہ مشکلات کا سامنا کرتے

ہوئے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور چیلنجز کا سامنا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

جو چاہے وہ کرنا آزادی نہیں کیونکہ انسان اپنی خواہشات کے پابند ہیں اس لیے ان کے اعمال کو ہرگز آزادی نہیں کہا جا سکتا ہے۔ حقیقی آزادی کا مطلب ہے کہ ہر کام حکمت کے ساتھ اپنی مرضی سے کرنا انسان اپنے ماضی کے اعمال کے نتائج کو کنٹرول کر سکتا ہے جو لازماً ان کی پیروی کرے گا، اگر وہ اپنی مرضی کو فعال کر کے اسے اچھے اور فائدے مند کاموں کے لیے استعمال کرے گا تو آپ کی کمزور قوتیں آپ کی کمزور قوتوں اور قوتوں کو غلط ثابت کریں گی۔ اور آپ کے اچھے اعمال کے نتیجے میں پیدا ہونے والی عادات کو تقویت ملے گی۔

ہم مسلسل اس چیز کی خواہش کرتے ہیں جس کی ہمیں کمی ہے اور جو ضروری نہیں ہیں ان سے وابستہ ہو جاتے ہیں جب کوئی چیز ہمارے پاس آجاتی ہے تو ہم عارضی طور پر اپنی آزادی کھو دیتے ہیں جس طرح مشرقی لوگ قدیم رسم و رواج کے غلام ہیں اسی طرح مغرب والے بھی جدید کے غلام ہیں ہم اپنی تقدیر خود بناتے ہیں اور اس کے پابند ہو جاتے ہیں۔

ایک بچہ برے گھرانے میں کیوں پیدا ہوتا ہے جبکہ دوسرا اچھے گھرانے میں پیدا ہوتا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے ماضی میں (پچھلی زندگی میں) ایک خاص طریقے سے زندگی گزارنے کے لیے اپنی آزادی کا استعمال کیا اور اس طرح اس زندگی میں ان حالات کو اپنے اوپر لے آیا۔

خدا کے بغیر کوئی حقیقی آزادی نہیں ہے ہمیں اس کے بارے میں مسلسل سوچنا چاہئے جو بھی ہمارے خدشات اور خیالات ہوں، خدا کو ہمارے دلوں میں سب سے پہلے جگہ پر قبضہ کرنا چاہئے، اور جب ہم واقعی اس کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں، تو ہمیں اس کی الہی مدد سے، کسی بھی وقت، ہمیں پورا کرنے کی صلاحیت دی جائے گی۔

شاگرد کے لیے نصیحت

طالب علموں میں سے ایک نے استاد پرمھانسا سے کہا کہ وہ اسے خود کو بہتر بنانے کے لیے کچھ مشورے دیں، اس نے کہا: اگر آپ پیار کرنا چاہتے ہیں تو دوسروں سے پیار کریں جنہیں آپ کی محبت کی ضرورت ہے۔

اور اگر آپ دوسروں سے توقع رکھتے ہیں تو ان کے وفادار اور وفادار رہیں تاکہ وہ آپ کے ساتھ سچے ہوں۔

اگر آپ دوسروں کو بدنیتی اور چالاکی سے کام کرنے سے روکنا چاہتے ہیں تو اپنے خیالات میں دھوکہ دہی کو نہ جانے دیں اور ایسا کام نہ کریں جس سے دوسروں کو نقصان پہنچے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے آپ کے ساتھ ہمدردی کریں تو ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا شروع کریں، خاص طور پر اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے آپ کا احترام کریں تو آپ کو جوان اور بوڑھے دونوں کا احترام کرنا چاہیے۔

اگر آپ دوسروں سے امن چاہتے ہیں تو آپ کو ہم آہنگی کی زندگی گزارنی چاہیے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ مذہبی ہوں، فطرت میں روحانی بنیں اور دوسروں کو محسوس کریں کہ آپ ایک اچھے رول ماڈل ہیں اور وہ آپ پر بھروسہ کر سکتے ہیں اور آپ پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔

مختصر یہ کہ ہر وہ چیز جو آپ دوسروں کو دکھانا چاہتے ہیں ان میں سے ایک اچھی خوبی یہ ہے کہ اسے پہلے اپنی زندگی میں ظاہر کریں، اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ آپ کے ساتھ اسی طرح کا ردعمل ظاہر کریں گے۔

اگر آپ اپنی زندگی کے ان شعبوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں جن میں حوصلہ شکنی یا احساس کمتری پیدا کیے بغیر بہتری کی ضرورت ہے، اور اگر آپ مسلسل اپنے کردار کو نکھارنے پر کام کرتے ہیں، تو آپ اس پر جو وقت صرف کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ نتیجہ خیز ہو گا، اگر آپ اس خواہش میں ضائع کرتے ہیں کہ دوسرے خود کو بہتر بنائیں گے تو آپ کی مثبت مثال اور درست رویہ آپ کی خواہشات، غصے اور الفاظ سے زیادہ دوسروں کو بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔

اے رب، تو ہی تمام بھلائیوں کا سرچشمہ اور تمام طاقتوں کا ماخذ ہے، ہمیں برکت دے تاکہ ہم اپنی صحت، اپنی فکری امنگوں، اور اپنے روحانی اظہار میں تیری نعمتیں ہم پر ظاہر کر سکیں، تو ستاروں میں چمک، ایٹموں میں توانائی، دلوں میں نرمی، اور سچائی میں خوبصورتی

ہے، ہمیں اپنی اعلیٰ طاقت اور اپنی بے پایاں قدرت سے بھرنے میں ہماری مدد فرما،

اے رب، ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ تو صحت کا چشمہ، زندگی کا سمندر، اور تمام فہم و معرفت کا سرچشمہ ہے، ہمیں جہالت اور اس کے اثرات، خوف اور پریشانیوں سے نجات دے، اور تیری حکمت کے سیلاب کو ہماری زندگیوں کے تمام ملبے اور ملبے کو بہا لے جائے۔

اے خُداوند، وہ پردے جو تیرے چہرے کو ہم سے چھپاتے ہیں، اُن پردے پھاڑ دے، آئیے ہم تجھے ایک ایسی روشنی کے طور پر دیکھیں، جیسے ہماری زندگی کے افق پر ان گنت سورج ہیں، آئیے ہم تجھے ایک ایسی تجدید طاقت کے طور پر محسوس کریں جو ہمارے خیالات کو تحریک دیتی ہے، ہماری روحوں کی پرورش کرتی ہے، ہمارے جسم کو برقرار رکھتی ہے، اور ہمارے خوابوں کو پورا کرتی ہے۔

آمین

اکثر لوگ نہیں جانتے کیوں کہ اس زمین پر اپنے وجود سے ہی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ زندگی کا مقصد خواہشات کی تکمیل ہے ضروریات زندگی کا حصول لذت اور انسانی محبت کا حصول اور بالآخر آخری داعیہ کے سامنے ہتھیار ڈال دینا۔

لوگ اپنی زندگی کا آغاز پروگرامرز کے ساتھ مخصوص جھکاؤ اور خواہشات کے ساتھ کرتے ہیں جو ماضی میں پوری نہیں ہوئی تھیں اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کے پاس کیا تھوڑی سی آزادیہ باقی رہ جائے گی - دوسروں کی خواہشات اور اعمال کی نقل کرتے ہوئے، اگر وہ تاجروں کے ساتھ رفاقت کرتے ہیں تو وہ ان جیسا بننا چاہتے ہیں، اور اگر وہ فنکاروں سے رفاقت کرتے ہیں تو فن ان کے لیے سب کچھ بن جاتا ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم اس دنیا میں عملی بنیں اس نے ہمیں بھوک دی ہے جس کو پورا کرنے کے لیے ہم سے محنت کرنا پڑتی ہے، لیکن صرف خوراک، رہائش، پیسے اور مال کی تلاش کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی خوشی کا ذریعہ بھول جاتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ ہمیں اپنی ضروریات کو حاصل کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے اور اپنے جائز مقاصد کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہیے، لیکن سب سے پہلے، ہمیں اپنے دلوں کو اللہ کے لیے کھولنا چاہیے اور جو کچھ ہم کرتے ہیں اس میں اس کی رہنمائی اور رضامندی حاصل کرنا چاہیے، تب

ہم زندگی کے مکتب میں ضرور کامیاب ہوں گے، کیونکہ ہمیں سپریم مینیجر اور فراہم کنندہ سے ہماری ہدایت ملے گی جو جانتا ہے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے اور ہمارے لیے کیا بہتر ہے، اس لیے ہمیں اس کی جگہ پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اس پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

استاد پرمہنس کے لیکچرز سے

جب روح کی باطنی مسرت کو قلیل حسی لذتوں کی ایک موٹی تہہ سے دھندلا کر دیا جاتا ہے تو روح کی سنہری چمک مدھم ہو جاتی ہے اور روح کی شفاف قوتیں مادہ کی کثافت کے پیچھے چھپ جاتی ہیں جب کسی کا ذہن حسد اور حسد کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور خوف کے بادلوں میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے، خوف اور پریشانی کے بادلوں میں ڈوب جاتا ہے، مایوس ہو جاتا ہے۔ محبت، امن، اور ہم آہنگی کی طرف ایک ہی توجہ مرکوز کرتا ہے، ایک گہری خوشی کا تجربہ کرتا ہے۔

روح اس وقت خوشی محسوس کرتی ہے جب وہ جسمانی خواہشات اور مصائب سے مل کر روح کی شفاف خوبیوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے، جو عظیم لذتوں سے بھری ہوتی ہے۔

اگر روح موٹے موٹے دنیوی لذتوں میں پوری طرح غرق ہو جائے تو وہ اعلیٰ خوشیوں کے حصول سے بے نیاز ہو جاتی ہے اور روحانی لذتوں کا تجربہ کرنے سے قاصر ہو جاتی ہے، بہت سے لوگ یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ مادی لذتوں کو ترک کرنا اس دنیا میں تقریباً ناممکن ہے یا ایسے لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے جن کے خیالات صرف اور صرف مادّی کے گرد گھومتے ہیں، لیکن اوسطاً انسان کو مادی چیزوں کے گرد گھومنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سکون اور سکون حاصل کرنے کے لیے پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف پیچھے ہٹ جائیں بلکہ انہیں اس دنیا میں رہنا چاہیے کہ اس کے طاقتور دھاروں نے انہیں بہا نہ دیا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس زندگی کی ہنگامہ خیز لہروں سے مغلوب ہو جائیں۔

انسان کو اپنے اردگرد کے ماحول کے بارے میں منفی نہیں ہونا چاہیے، اور ساتھ ہی اسے مادیت پرستی کو اپنی بصارت کو اندھا نہیں ہونے دینا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی روحانی فطرت سے رابطہ کھو بیٹھے اور وہ نعمتوں کی خوشیوں کو چکھنے اور آسمانی روشنیوں کا مشاہدہ کرنے سے قاصر ہو جائے۔

زندگی اپنے جوہر، اجزاء اور اہداف کے ساتھ ایک مشکل معمہ ہے جسے سمجھنا مشکل ہے لیکن اسے حل کرنا ناممکن نہیں اور اپنی ترقی پسند سوچ سے ہم اس کے کچھ رازوں کو ہر روز حل کرتے ہیں۔

اس دور میں عین سائنسی اصولوں پر مبنی آلات یقیناً متاثر کن ہیں، اور سائنس جو دریافتیں کرتی ہیں وہ ہمیں زندگی کو بہتر بنانے کے طریقوں کے بارے میں ایک واضح نظریہ دیتی ہیں لیکن ہمارے پاس موجود تمام آلات، ایجادات اور حکمت عملیوں کے باوجود ہم اب بھی قسمت کے ہاتھوں میں کٹھ پتلیوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں، اور قدرت کے کنٹرول سے آگے کا راستہ اب بھی طویل ہے۔

یقیناً قدرت کے رحم و کرم پر جینا آزادی نہیں ہے جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم سیلاب، سمندری طوفان یا زلزلے کا شکار ہیں، یا جب واقعات ہم سے چھین لیتے ہیں - بغیر منطقی وجہ کے - ہمارے دلوں کے قریب ہمارے پیارے، تب بھی ہمیں احساس نہیں ہوتا کہ ہم بہت سی کامیابیوں پر قابو نہیں پا سکے ہیں منفی حالات زندگی کو جیسا کہ ہم چاہتے ہیں بنانے کی ہماری تمام تر کوششوں کے باوجود، کچھ حالات ہمیشہ اس زمینی مرحلے پر ظاہر ہوں گے، اور ایسے واقعات جن کے بارے میں ہم بہت کم جانتے ہیں، اپنی رائے سے مکمل آزاد ہو کر کام کرنا اور کچھ بہتری لانا ہے۔

ہم گندم اگاتے ہیں اور آٹا بناتے ہیں لیکن پہلا بیج کس نے بنایا؟ ہم آٹے سے بنی روٹی کھاتے ہیں لیکن ہمارے جسم کو یہ ہضم کرنے کی صلاحیت کس نے دی؟ اور خوراک کو غذائیت میں کیسے تبدیل کیا جائے؟

زندگی کے ہر گوشے میں ایک ناگزیر الٰہی ہاتھ دکھائی دیتا ہے جس کے بغیر ہم اپنے معاملات کو نہیں چلا سکتے اور تمام تر یقین کے ساتھ ہم نہیں جانتے کہ دل کب کام کرنا بند کر دے گا اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ خدائی طاقت پر بھروسے اور اپنے اعلیٰ نفس پر بھروسہ کرنا، اس قادر مطلق سے نکل کر جس کے بعد ہم نمونے ہیں۔

ہمیں غرور سے پاک ایمان کا مالک ہونا چاہیے اور زندگی کی راہوں پر اعتماد کے ساتھ چلنا چاہیے۔

گھبراہٹ اور کانپنے کے بغیر، اور تکلیف اور قید کے بغیر

الرجی سے نمٹنا

حساسیت پر قابو پانا ایک نازک فن ہے، اور ایک متوازن اور اچھی شخصیت کی نشوونما کے لیے اپنے ردِ عمل کی تیز رفتاری کو کنٹرول کرنا ضروری ہے۔

حساسیت غلط فہمی، احساس کمتری، بڑھے ہوئے فخر، اور مبالغہ آمیز انا سے پیدا ہوتی ہے۔

جب کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ اس کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو یہ خیال اس کے دماغ میں جڑ پکڑتا ہے، اس کے اعصاب کو ابھارتا ہے، جو پھر تناؤ اور باغی ہو جاتا ہے، زخمی جذبات کی وجہ سے ان کے دل میں غصہ بھڑک اٹھتا ہے، تاہم کچھ لوگ اپنے جذبات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اس لیے ان کے اندر شدید غصے کے باوجود ان کی ظاہری علامات ظاہر نہیں ہوتیں، دوسرے لوگ اپنے غصے کا اظہار آنکھوں اور غصے کے ذریعے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ اور تیز، کوڈ شدہ زبانی جوابات کے ذریعے

ضرورت سے زیادہ جذباتیت کے سنگین نتائج ہوتے ہیں۔ یہ صورتحال کو پیچیدہ بناتا ہے اور ایک ناپسندیدہ عدم استحکام پیدا کرتا ہے جو دوسروں کو منفی طور پر متاثر کرتا ہے۔

ضبط نفس اور تحمل سے کام لینے کی کوشش کی جانی چاہیے، افہام و تفہیم اور ہم آہنگی کی فضا کو فروغ دینا چاہیے جو کشیدگی کے بجائے امن کو فروغ دے اور تناؤ کے دھوئیں کو دور کرے جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اپنی قسمت کے مالک ہوں گے اور انہیں اپنے اردگرد کے لوگ تعریف اور احترام سے نوازیں گے۔

حد سے زیادہ حساسیت ایک خاصیت ہے جو زیادہ تر لوگوں میں مشترک ہے، اور جب یہ غیر معقول جذبات بھڑک اٹھتے ہیں، تو یہ بصیرت کو اندھا کر دیتا ہے اور حکمت کی آنکھوں پر بادل چھا جاتا ہے، اس سے بھی بدتر، حد سے زیادہ حساس شخص کو یقین ہوتا ہے کہ وہ سوچ، احساس اور کام کر رہے ہیں، جب کہ حقیقت میں ان کا طرز عمل بالکل غلط ہو سکتا ہے!

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ جب تنقید کی جائے تو انہیں خود پر ترس آنا چاہیے، اور یہ خود ترسی انہیں کچھ راحت فراہم کرتی ہے لیکن منشیات کے عادی افراد کی طرح، وہ جتنا زیادہ لیتے ہیں، ان کی لت اتنی ہی مضبوط ہوتی جاتی ہے۔

ایک انتہائی حساس شخص کو اکثر غیرضروری طور پر تکلیف ہوتی ہے، زیادہ تر اکثر، کوئی بھی ان کی پریشانی کی وجہ یا ان کی شکایت کی نوعیت کو نہیں جانتا، جس کی وجہ سے ان کی خود ساختہ تنہائی میں پریشانی میں اضافہ ہوتا ہے، سمجھی جانے والی توہین یا تنقید پر خاموشی سے رہنے سے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا ہے، اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ اس طرح کے خود ساختہ اعتراضات کی بنیادی وجوہات کو حل کیا جائے۔

اس قسم کی غیر صحت بخش الرجی کے سنگین نتائج ہوتے ہیں یہ دل کو آگ کی طرح بھسم کر دیتا ہے اور سکون کے بافتوں کو تباہ کر دیتا ہے اس لیے اسے سمجھداری، منطقی اور پختہ ارادے کے ساتھ نمٹا جانا چاہیے۔

***

میں ہر ایک کی خدمت کرنے کے لیے سخت محنت کرتا ہوں، لیکن جب میں غور و فکر کے لیے اپنی تنہائی میں پیچھے ہٹتا ہوں، تو میں کسی کو اپنے غور و فکر میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دیتا، دیگر معاملات انتظار کر سکتے ہیں، لیکن خدا کے ساتھ میری روزانہ ملاقات کو نظرانداز یا نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔

کوئی بھی اقدام کرنے سے پہلے توقف کریں اور احتیاط سے غور کریں کہ اس کے نتائج اور آپ کے دماغ، جسم اور روح پر اثرات اور مجبوری کے تحت چلنے والے اعمال آزادی نہیں ہیں، کیونکہ ہم آہنگی اور ترقی کے قوانین کے خلاف اعمال فرد کو محدود کر دیں گے، اس کے برعکس، عقلمندی سے منظور شدہ اور ضمیر کے مطابق اعمال صالح اور آزادی لاتے ہیں۔

جب آپ کچھ اچھا کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں، یا کسی برے کام سے باز رہنے کا فیصلہ کرتے ہیں، اور آپ اس فیصلے پر قائم رہتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں، تو جان لیں کہ آزادی میں آپ کا حصہ بہت زیادہ ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم انتخاب کی اس آزادی کو استعمال کریں جو ہمیں اس کی تلاش اور اسے تلاش کرنے کے لیے دی گئی ہے، لیکن وہ خود کو ہم پر مسلط نہیں کرنا چاہتا

خدا کا قرب حاصل کرنے اور اسے جاننے کی خواہش اپنے آپ نہیں آتی بلکہ اسے متحرک اور پروان چڑھانا چاہیے اس خواہش کے بغیر زندگی کی کوئی قیمت اور ذائقہ نہیں ہے۔

آپ کی روحانی بصیرت کو آپ کی سوچ کی رہنمائی کرنے دیں اور آپ جہاں بھی جائیں گے کامیابی آپ کا پیچھا کرے گی۔

میں اپنی آواز، اپنے ہاتھ، پاؤں، اپنا دل، اپنا جسم، اپنے جذبات، اپنی مرضی اور سب کچھ خدا کے لیے وقف کرتا ہوں۔

محبت وہ روحانی ہتھیار ہے جو تمام جنگوں کو ختم کرتا ہے۔

اس زمین سے پرے لامحدود دنیایں ہیں جہاں ہم دوبارہ ان لوگوں سے ملیں گے جن کے بارے میں ہمارا خیال تھا کہ وہ ہمیں ہمیشہ کے لیے چھوڑ چکے ہیں۔

یہ دنیوی زندگی بدلتی رہنے والی ہے دکھ وہموں کے پیچھے دکھ وہموں کے پیچھے ہے یہ سراب جو ہمارے شعور کے صحرا پر نمودار ہوتا ہے اسے ختم ہونا چاہیے اور ہمیں مادے کے گھنے پردوں کے نیچے سے اپنی حقیقی ذات کو بیدار کرنا چاہیے۔

اپنی امیدیں اس زندگی پر قائم کرنے کی کوشش نہ کریں، آپ کی ضمانت کہاں ہے؟ آپ تب ہی محفوظ ہیں جب آپ خدا کے علم میں پناہ لیتے ہیں۔

روح کا جوہر مٹی کے نیچے دفن قدیم سونے کی مانند ہے جب سونے سے مٹی کو نکال کر غور و فکر کے پانی سے دھویا جاتا ہے تو وہ مکمل پاکیزگی اور صراحت کے ساتھ نئے سرے سے چمک اٹھتا ہے۔

اے رب، ہم دیکھیں کہ کیا اچھا ہے، اچھے خیالات سوچیں، اور اچھے کردار والوں کے ساتھ جوڑیں، ہمیں تیرے بارے میں سوچنے اور تجھے غور کرنے میں مدد دے، اے وہ جو تمام راستبازیوں کا سرچشمہ اور تمام بھلائیوں کی اصل ہے۔

کمزوری سے آزادی

کمزوری پر قابو پانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا جائے۔ ورنہ کمزوری کا خیال آپ کے شعور پر حاوی ہو

جائے گا اور آپ کے باطن پر حاوی ہو جائے گا جب ہم اپنے اندر روشنی لائیں گے تو اندھیرا ایسے غائب ہو جائے گا جیسے کبھی وجود ہی نہیں تھا۔

یہ خیال مجھے حیرت انگیز ترغیب دیتا ہے۔

جب ہزاروں سالوں سے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی غار میں روشنی ڈالی جاتی ہے تو اندھیرا فوراً ختم ہو جاتا ہے اسی طرح جب ہم خدا کے نور کو اپنے شعور میں داخل ہونے دیتے ہیں تو کمزوریاں اور خامیاں ختم ہو جاتی ہیں اور جہالت کا اندھیرا باقی نہیں رہ سکتا یہی وہ فلسفہ ہے جس پر ہمیں جینا چاہیے۔

تاخیر بیکار ہے زندگی کا پہیہ کبھی گھومنا نہیں روکتا اور ہماری زندگی کے دن تیزی سے گزر جاتے ہیں ہر لمحہ جس لمحے ہم سوچتے ہیں اور سمجھداری سے کام لیتے ہیں وہ ہماری خوشیوں میں ایک کامیاب اور منافع بخش سرمایہ ہے۔

بہت سے لوگ اپنی پوری زندگی پیسے، جنس اور شہرت کے بارے میں سوچتے ہوئے گزار دیتے ہیں، اور شاذ و نادر ہی ان ضروری چیزوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جو انہیں ذہنی سکون فراہم کرتی ہیں اور ان کی بیداری کو اعلیٰ سطحوں تک پہنچاتی ہیں۔

انسان کا کردار کتنا ہی شائستہ کیوں نہ ہو، وہ خدا کی نظر میں کامیاب سمجھا جاتا ہے اگر وہ اپنے وقت کو سمجھداری سے گزارنا اور اپنے خیالات کو صحیح سمت میں چلانا جانتا ہو۔

جب کسی شخص پر خدا کا نور چمکتا ہے تو اسے محسوس نہیں ہوتا کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہے کیونکہ خوشی جو اسے چھا جاتی ہے وہ اس کے تمام خوابوں کو پورا کرتی ہے اور اسے یہ احساس دلاتی ہے کہ وہ اس زندگی میں امیروں میں سب سے زیادہ امیر اور خوش رہنے والوں میں سب سے زیادہ خوش ہے۔

روشنی کی سرنگ

جن کی روحانی بیداری روشن خیالوں، نیک اعمال، حسن سلوک اور گہرے غور و فکر سے بیدار ہوتی ہے وہ روحانی آنکھ کے ذریعے روانگی کے آخری لمحے میں جسم سے ان کی رخصتی کو محسوس کر سکتے ہیں، اپنے زمینی سفر کے دوران، یوگی مادے اور روح کے درمیان کی سرحد پر روحانی آنکھ کی سرنگ کو دیکھنے کی مشق کرتے ہیں، اور وہ اس لمحے زمین اور

اس دنیا کو چھوڑ کر اس دنیا میں داخل ہو سکتے ہیں، روشنی، خوشی، امن، اور مکمل آزادی کا خدا کا لامحدود دائرہ

{روشنی پر روشنی}

جسم کا چراغ [روحانی] آنکھ ہے۔

اگر آپ کی آنکھ اکیلی ہے۔

تب آپ کا سارا جسم نور سے بھر جائے گا۔

{اور روشنی اندھیرے میں چمکتی ہے اور اندھیرے نے اسے جانا نہیں}

پرہیزگاری کا مطلب ہے دوسروں کے دکھوں کو محسوس کرنا، ان کے قریب جانا، ان سے بات چیت کرنا، ان کی بدقسمتی میں ان کو تسلی دینے کی مخلصانہ کوشش کرنا، ان کی خوشی میں خوش ہونا، اور ان سے خوف، ضرورت اور پریشانی کے تماشے کو دور رکھنے کی پوری کوشش کرنا۔

جو شخص پرہیزگاری کا جذبہ رکھتا ہے وہ محدود حساب اور توقعات کے مطابق کام نہیں کرتا بلکہ اپنی بصیرت اور درست فیصلے کا استعمال کرتا ہے اور اپنی اور دوسروں کی مدد کے لیے آگے بڑھتا ہے، جو کامیابی اسے حاصل ہوتی ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اگر وہ ایک یا کئی بار ناکام ہو جائے تو وہ حوصلہ شکنی نہیں کرتا، بلکہ مزید پرعزم ہو جاتا ہے، اپنی کوششوں کو دوگنا کرتا ہے، نئی سوچ کو دہراتا ہے، روشنی کی کوشش کرتا ہے اور نئی سوچ کو دہراتا ہے۔ اور خدا سے مدد طلب کرتا ہے جب تک کہ وہ اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لے اور اپنے عظیم مقصد تک نہ پہنچ جائے۔

جو دوسروں کو خوش کرنے کے لیے کام کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ایک نفسیاتی سکون کے اندرونی احساس کے ساتھ خوش کرتا ہے اور اگر وہ ان لوگوں کی خاطر کچھ کھو دیتا ہے جن کی وہ مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے تو وہ اسے نقصان نہیں سمجھتا کیونکہ اس کے بدلے میں اسے خدا کی خوشنودی اور ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے وہ انسانیت کے میدانوں میں محبت کرنے، کام کرنے، دینے اور نیکی اور امن کے بیج بونے کے لیے جیتا ہے۔

جو شخص اپنے خیالات اور احساسات میں اپنی ذاتی دنیا سے آگے بڑھتا ہے اس کے شعور کو وسعت دیتا ہے، اس کی ہمدردی میں اضافہ ہوتا ہے،

اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ دنیا اس کا گھر ہے اور انسانیت اس کا کنبہ ہے اسے احساس ہوتا ہے کہ اس زمین پر اس کے وجود کا مقصد دوسروں کی اصلاح کرنے سے پہلے اپنی اصلاح کرنا ہے، کیونکہ جو شخص اپنی اصلاح کرتا ہے وہ اپنی زندگی کی مثال کے ذریعے اپنی اصلاح کرنے میں دوسروں کی مدد کرتا ہے اور اس کے اعمال کا اثر دوسروں پر گہرا اثر ہوتا ہے۔

شارٹ اسٹاپس

اخلاص کی چمک:

کچھ لوگ مسکرا کر اپنی مشکلات سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن اس قسم کے فرار کے لیے خالص ضمیر کی ضرورت ہوتی ہے، منافقت اور فریب سے پاک، جب کوئی شخص اپنے اور دوسروں کے ساتھ ایمانداری سے پیش آتا ہے، اور شرافت اور دیانت سے کام کرتا ہے، تو اس کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں، اور ان سے ایک انوکھی چمک نکلتی ہے، جو کہ خلوص کی بے نظیر چمک ہے۔

ایمانداری:

کچھ لوگ ایمانداری کے نام پر بہت سی باتیں کہتے ہیں، لیکن آپ ہر چیز کے بارے میں سب سے بات نہیں کر سکتے جب آپ نصیحت اور رہنمائی کرتے ہیں تو کچھ لوگ آپ کی بات کو غلط سمجھتے ہیں اور آپ کی باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا یہ ایک ضائع شدہ کوشش ہے اور ناقابلِ تعریف کوشش ہے ایسے معاملات میں خاموشی سنہری ہے، لیکن غلط کاموں پر خاموش رہنے کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے۔

خود ہم آہنگی:

خود ہم آہنگی واقعی حیرت انگیز ہے زیادہ تر لوگ جانتے ہیں کہ دوسروں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا کتنا مشکل ہے، لیکن کیا آپ نے کبھی اپنے آپ سے ہم آہنگ ہونے کے بارے میں سوچا ہے؟ یہ ناقابل یقین حد تک مشکل ہے، پھر بھی ممکن ہے اگر آپ اپنا تجزیہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ مسلسل اپنے آپ سے متصادم رہتے ہیں اگر آپ خود سے محبت نہیں کرتے تو آپ کسی اور سے محبت نہیں کریں گے اور اگر کوئی شخص اپنے آپ سے ہم آہنگ نہیں ہے تو وہ دوسروں کے ساتھ ہم آہنگی کیسے رکھ سکتا ہے؟

دنیا کے ساتھ ہم آہنگی کے لیے خود ہم آہنگی ضروری ہے اس لیے اپنے آپ کی قدر کرنا اور محبت کرنا ضروری ہے، کیونکہ آپ اس محبت کے مستحق ہیں کہ آپ کو اپنے آپ سے محبت کرنی چاہیے کیونکہ اللہ نے ہمیں پیدا کیا ہے اور ہمیں عظیم صلاحیتوں سے نوازا ہے، اس باطن سے محبت کرنا، یہ جوہر خوبیوں سے مالا مال ہے، اچھے اخلاق کی ترغیب دیتا ہے اور دماغ کو نجاست اور دل کی خرابیوں سے پاک کرتا ہے۔

ادبی کمپاس کیلیبریٹنگ:

کوئی اپنے ضمیر کو دھوکہ نہیں دے سکتا، غلط کام کو جواز بنا سکتا ہے، یا گمراہ کن رویے کے نتائج سے نہیں بچ سکتا، چاہے کسی کو کسی دوسرے سیارے کا سفر ہی کیوں نہ ہو، اس کے اعمال کے نتائج اس کے ساتھ ہوتے ہیں، اور انسان کو اپنا راستہ درست کرنا چاہیے اور اخلاقی کمپاس کو درست کرنا چاہیے تاکہ اس کی سوئی ہمیشہ درست سمت کی طرف اشارہ کرے۔

کچھ لوگ بدترین حالات میں رہتے ہیں اور پھر بھی اپنے آپ سے بہت ہم آہنگ ہوتے ہیں، جب کہ دوسروں کے پاس ہر موقع اور ہر وہ چیز ہوتی ہے جس کی انہیں ضرورت ہوتی ہے اور پھر بھی وہ اپنے آپ سے مسلسل ٹکراؤ میں رہتے ہیں ، اس لیے حالات کے بدلنے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے، اپنے آپ کو یہ باور کرائیں کہ آپ اپنے ماحول کے باوجود ٹھیک ہیں، جو آپ کی خواہش سے مختلف ہو سکتا ہے۔

جو خود کو حالات کے رحم و کرم پر رکھتا ہے وہ حالات کے بدلنے کا انتظار کرتا ہے اور اس کا انتظار طویل ہو جاتا ہے

کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی اٹھارہ زبانوں پر عبور رکھتا تھا، پھر بھی وہ اتنا غریب تھا کہ اس کے پاس پڑھنے کے لیے ایک چراغ نہیں تھا، اس لیے وہ ایک کونے میں جا کر سٹریٹ لائٹ کے نیچے بیٹھ کر پڑھتا تھا، واقعی قوتِ ارادی ذرائع پیدا کرتی ہے، مواقع پیدا کرتی ہے، امید تازہ کرتی ہے، کاموں کو پورا کرتی ہے اور خواہشات اور خوابوں کو پورا کرتی ہے۔

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں ان کے ساتھ حقیقی رابطہ ان کے ساتھ ذاتی رابطے، ان کی تحریروں کے عکاس پڑھنے، یا ان کے بارے میں گہرے اور دوستانہ غور و فکر کے ذریعے کیا جا سکتا ہے یاد رکھنے کا اہم نکتہ یہ ان کے شعور کے مطابق ہے، جو خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

جب ہم اپنے شعور کو ان عظیم روحوں کے ساتھ جوڑتے ہیں جو خدا سے محبت کرتے ہیں، یہ ہم آہنگی آہستہ آہستہ ہماری زندگیوں کو انتہائی حیرت انگیز انداز میں بدل دیتی ہے۔ یہ ہم آہنگی خواہش کو غلام نہیں بناتی بلکہ اس کے دائرہ کار کو بڑھاتی ہے۔ اور اس کی طاقت کو مضبوط کرتی ہے۔ یہی فرق ہے۔ انا سے بھرے لوگوں کے ساتھ میل جول میں رہنا اور جو کچھ وہ حاصل کر سکتے ہیں اس میں مشغول ہونا، اور ہم آہنگی میں رہنا ان لوگوں کے درمیان ہے۔ جن کی محبت اور محبت میں خدا کی محبت اور تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔۔ ان لوگوں کی روحیں جو ان کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جب ہم اپنی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو ہمیں دوسروں کی بھی ان کی ضرورت کے حصول میں مدد کرنی چاہیے اور زندگی میں آنے والی اچھی چیزوں کو کم خوش نصیبوں کے ساتھ بانٹنا چاہیے، ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم عالمی خاندان کا ایک لازمی حصہ ہیں اور ہم اس بڑے خاندان کے بغیر نہیں رہ سکتے۔

بڑھئیوں، موجدوں، کسانوں اور دوسروں کے بغیر زندگی کیسی ہوگی؟ دینے اور وصول کرنے اور خدمات کے تبادلے کے ذریعہ، خدا چاہتا ہے کہ ہم دوسروں کے بارے میں سوچیں اور ان کے ساتھ ہمدردی کریں، یہ ایک سنگین غلطی ہے کہ دوسروں کا خیال کیے بغیر صرف اپنے لیے جینا بہت بڑی غلطی ہے۔ جب ہم اپنی خوشی کے بارے میں سوچتے ہیں، تو ہمیں دوسروں کی خوشی کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے، ہمیں عالمی خاندان کی بھلائی کے لیے اپنے پاس موجود سب کچھ دینے کی ضرورت نہیں ہے، جیسا کہ یہ ناممکن ہے، بلکہ ہمیں دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور ان کی مدد کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے بوجھ

کامیابی اور روح کی تسکین کے درمیان ایک رشتہ ہے، اس ماحول کے تناظر میں جس میں فرد رہتا ہے۔۔

حقیقی کامیابی راستبازی کے اصولوں سے مطابقت رکھنے والے طرز عمل کا نتیجہ ہے۔ اور اس میں دوسروں کی خوشی اور بھلائی ذاتی اطمینان کا ایک لازمی حصہ ہے۔ جو کوئی بھی اس اصول کو اپنی مادی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی زندگی میں لاگو کرتا ہے۔ وہ کامیابی کی اس تعریف کو مکمل اور جامع پائے گا۔

لوگ زندگی میں اپنے مقاصد کے لحاظ سے کامیابی کے بارے میں مختلف طریقوں سے سوچتے ہیں کبھی کبھار، کچھ لوگ اسے چوری سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "وہ ایک کامیاب چور ہے!" یہ ظاہر کرتا ہے کہ تمام کامیابیاں مطلوبہ نہیں ہوتی ہیں۔ ہماری کامیابی کو دوسروں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔

کامیابی کے لیے ایک اور قابلیت ہم آہنگی اور مثبت نتائج لانا ہے، نہ صرف اپنے لیے، بلکہ ہمیں ان فوائد کو دوسروں کے ساتھ بھی بانٹنا چاہیے۔

مالی کامیابی حاصل کرنے کا مطلب صرف اس چیز سے لطف اندوز ہونا نہیں ہے جس کے ہم مستحق ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ دوسروں کو اپنے لیے بہتر زندگی بنانے میں مدد کرنے کی اخلاقی ذمہ داری ہو، ذہانت والا کوئی بھی شخص پیسے کما سکتا ہے، لیکن اگر ان کے دل میں محبت ہو، تو وہ اس رقم کو خود غرضی سے استعمال نہیں کر سکیں گے۔ اس کے بجائے، وہ دوسروں کے ساتھ جو کچھ ان کے پاس ہے اس کا اشتراک کریں گے۔

کنجوس اور کنجوس لوگوں کے ہاتھ میں پیسہ لعنت بن جاتا ہے، لیکن سخی ہاتھوں اور مہربان دل والوں کے لیے یہ نعمت اور تحفہ ہے۔

اچھی روحیں اچھی روحوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور ان کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

ہمیں اپنے پڑوسی سے اپنے جیسا پیار کرنا سیکھنا چاہیے اور یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اس زندگی میں مختصر وقت کے لیے ہیں، جس کے بعد ہم کسی دوسری دنیا میں چلے جاتے ہیں جس کی سطح اس زمینی قیام کے دوران ہماری سوچ کی سطح اور ہمارے اعمال کے معیار پر منحصر ہے۔

ہمارے حقیقی رشتے دار کون ہیں؟ عقلمند کے لیے ہر کوئی رشتے دار ہوتا ہے اور ہر ایک ایک "پڑوسی" ہوتا ہے، یقیناً عقلمند شخص سمجھ بوجھ رکھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اگرچہ سورج کوئلے اور ہیرے کے ٹکڑے پر اپنی روشنی چمکاتا ہے، لیکن کوئلے کے برعکس ہیرا روشنی کو حاصل کرنے اور منعکس کرنے کی انوکھی صلاحیت رکھتا ہے، جس کی سوچ کو ہیرے کے طور پر تلاش کرنا چاہیے اور ان کی صحبت کی تلاش کرنی چاہیے۔ مخلص دوستوں کو تلاش کرنے کے لیے وقت وقف کریں جو لوگ صاف ستھری اور دیانتداری کی زندگی گزارتے ہیں وہ ایسے دوستوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں جن کی صفات صفائی اور ایمانداری سے ہوتی

ہے، جب کہ جو لوگ بغیر فہم و فراست کے بنیادی جبلت کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں وہ انہی لوگوں کے دوستوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

اگر آپ اعلیٰ آدرشوں اور بلند و بالا اصولوں کی قدر کرتے ہیں تو ایسے لوگوں سے صحبت کرنے سے گریز کریں جو ان نظریات اور اصولوں پر یقین نہیں رکھتے اور جو خیالات کو الجھاتے ہیں اور مزاج میں خلل ڈالتے ہیں، تاکہ ان کی کمپن آپ کے وائبریشن لیول کو کم نہ کریں اسی کے ساتھ ہی، کسی کو بھی اپنے دائرہ محبت سے خارج نہ کریں۔

اس کے علاوہ ایک شخص کو نہ صرف پیار دینا چاہیے بلکہ صلح بھی کرنی چاہیے، تاکہ وہ جہاں بھی جائیں، ہم آہنگی اور سکون پیدا کریں، اپنے آس پاس کے لوگوں کو اپنی مہربان موجودگی سے تروتازہ کریں، کوئی بھی بدبودار بدبودار خستہ حالی کے قریب نہیں جانا چاہتا ہے- اظہارِ عذر، ہر کوئی اس سے گریز کرتا ہے، اسی طرح ایک گھبراہٹ، پرجوش، اور بحث کرنے والا شخص دوسروں کی طرح ناراض ہونا چاہتا ہے اور ہم اس سے ناراض ہونا چاہتے ہیں۔ دل کو خوش کرنے والی میٹھی خوشبو آئیے ہم جہاں بھی جائیں اور جہاں کہیں رہیں امن کی خوشبو اور نیکی کے جھونکے پھیلانے کی کوشش کریں

خدا کی بادشاہی بادلوں کے درمیان یا خلا میں کسی خاص جگہ پر نہیں ہے یہ اندھیرے سے پرے ہے جب ہم آنکھیں بند کرتے ہیں اور جب ہم مراقبہ کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو روح کی آنکھ ہمارے اندر کھل جاتی ہے، اور ہم ایک بابرکت روشنی دیکھتے ہیں اور جسم کے ہر خلیے میں مسرت محسوس کرتے ہیں، اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ پردہ ہٹا دیا گیا ہے اور خدا کی بادشاہی کا راز کھول دیا گیا ہے۔

خدا ایک ہمیشہ کی تجدید کرنے والی خوشی ہے، ایک ایسی خوشی جو ہمہ گیر ہے ہمیں اس خوشی کے ساتھ محسوس کرنا چاہیے جو ہمارے اندر بسی ہوئی ہے اور لامحدودیت کو گھیرے ہوئے ہے۔

گھنے مادے کی کمپن کی حدود سے پرے لامحدود، ہمہ جہت شعور، اپنی تمام شان و شوکت، وسعت اور بے پایاں میں بیان سے باہر ہے، یہ آسمان کی بادشاہی ہے، ایک ابدی، لامتناہی، اور لامتناہی شعوری نعمت۔

جب روح کے ادراک میں وسعت آتی ہے، اور وہ ہر جگہ اپنی موجودگی کو محسوس کرتی ہے، تو وہ الہی روح کے ساتھ مل جاتی ہے۔

مطلق لامحدود کو جلال، افق پر تخت نشین، جہاں آسمان سمندر سے ملتا ہے؛ اور سپریم لامحدود کو جلال، ہمارے اندر سکون پر تخت نشین؛ کہ اندر لامحدود پر توجہ مرکوز کرنے سے، ہم اس کی لامحدود طاقت حاصل کر سکتے ہیں۔

کتابوں کے مطالعے سے یا لوگوں سے حاصل ہونے والا علم محدود علم ہے، جب کہ براہِ راست خدا سے حاصل ہونہ والا علم حکمت کی قوت، یقین کی شان، دل کا سکون اور روح کو سکون بخشتا ہے۔

اے خُداوند، مجھے گہرے ارتکاز کے ساتھ دعا کرنا اور دلی آرزوؤں کے ساتھ مراقبہ کرنا سکھا اور میرے دل کو روزانہ تیری خالص محبت سے صاف کرنے دے۔

کرم کی پابندیوں سے آزاد ہونا

چاہے ذہنی ہو یا جسمانی، شعوری ہو یا لاشعوری، کسی شخص کی زندگی پر ایک خاص اثر ڈالتی ہے۔ ماضی کے اعمال نہ صرف وہ ہوتے ہیں جو دنوں، مہینوں یا سال پہلے کیے گئے ہوتے ہیں، بلکہ ماضی کی زندگیوں کے اعمال بھی ہوتے ہیں۔

تم مردہ تھے، اور اس نے تمہیں زندگی بخشی۔ پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اعمال کے اچھے اور برے اثرات اس کی موجودہ زندگی میں یہ نشانات لاشعور یا لاشعور میں محفوظ رہتے ہیں اور جو اثرات انسان پچھلے اوتاروں سے اٹھاتا ہے (یا اس کی روح اٹھاتا ہے) وہ لاشعور میں بیجوں کی طرح بے ہوش پڑے رہتے ہیں، صحیح حالات کے انتظار میں ہوتے ہیں اور ان کے اگنے اور نشوونما پانے کے لیے ایک مخصوص عمل اور عمل کے رد عمل میں توازن پیدا ہوتا ہے۔ وجہ اور اثر، بونا اور کاٹنا

ہر شخص اپنے خیالات اور عمل کے ذریعے اپنی تقدیر خود ترتیب دیتا ہے اور جو توانائیاں وہ اتارتا ہے، چاہے وہ عقلمندی سے ہو یا احمقانہ طور پر، لامحالہ اپنے نقطہ آغاز کے طور پر ان کی طرف لوٹتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے ایک دائرہ مکمل درستگی کے ساتھ مکمل ہوتا ہے۔ [سوال یہ ہے کہ] خواہش مند طالب کو اپنی مرضی کے خلاف، ناگزیر نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کے ماضی یا عمل کو کیا کہتے ہیں؟ جواب نہیں ہے۔ خدا قانون اور محبت ہے، اور جو طالب اس کی طرف مخلصانہ آرزو اور مکمل

ایمان کے ساتھ رجوع کرتا ہے، اپنے اعمال کو خدائی قانون کے مطابق کرتا ہے، اور خدا کی غیر مشروط محبت کا طالب ہوتا ہے، بلاشبہ اسے خدائی نعمت ملے گی جو بھاری بوجھ کو ہلکا کرتی ہے اور حالات کو بہتر کرتی ہے۔

خدا نے ہمیں اس سراب سے بھری دنیا میں رکھا ہے، اور وہ ہماری تکالیف اور آزمائشوں اور مصیبتوں کو جانتا ہے جو ہم برداشت کرتے ہیں انسان روحانی جہالت کے اندرونی اندھیروں کو گہرا کر دیتا ہے جب وہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈوب جانے اور اس کی گہرائیوں سے بچنے کے لیے بے بس سمجھتے ہیں، یہ ان کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنے آپ کو درست کرنے کی کوشش کریں، رحم کے لیے دل سے مدد اور ہمدردی تلاش کریں، رحم دل سے معافی مانگیں۔ رحم کرنے والا، اور بخشنے والا خدا

جب ہمیں خدا کے ساتھ اپنے قریبی تعلق کا احساس ہوتا ہے، تو کون سا کرم ہمیں باندھ سکتا ہے؟ کوئی آپ کو یہ باور نہ کرائے کہ آپ کی تکلیف اور مشکلات آپ کے کرما کا نتیجہ ہیں آپ کے جوہر میں روح کی حیثیت سے آپ کے پاس کوئی کرما نہیں ہے بلکہ آپ کو اپنے آپ سے اس حقیقت کا ادراک کرنا چاہیے کہ آپ زندگی کے جوہر، روشنی اور کائناتی قوتوں سے ایک ہیں اگر آپ کو اس حقیقت کا ادراک ہو جائے تو آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اللہ آپ کے لیے بہت سے مواقع فراہم کرے گا۔

اگر آپ اپنی زندگی کے گزرنے کے طریقے سے بے چین ہیں تو اپنی ذہنیت کو بدلیں اور اپنے حواس کو مثبت توانائی سے چارج کریں اور آپ خود فرق محسوس کریں گے۔

لوگوں کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی چیزوں پر ماتم کریں یا اپنے ناخوش حالات کو اس زندگی میں یا ماضی بعید میں کی گئی غلطیوں سے منسوب کریں، کیونکہ یہ روحانی کوتاہی کی ایک شکل ہے، انہیں عمل کرنا چاہیے اور زندگی کے باغ سے جڑی بوٹیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہیے، اور پھر سب سے میٹھے اور سب سے زیادہ متحرک پھول کھلیں گے اور سب سے زیادہ خوش ہونے والے پھل اس کی خوشنودی کے ساتھ ملیں گے۔

خدا کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے معاملات کو بہتر بنانے کے لئے اپنی مرضی کا استعمال نہ کریں اور خدا کا انتظار کریں کہ وہ ہماری طرف سے کسی کوشش کے بغیر ہمارے حالات

کو حل کرے گا، کیونکہ خدا ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ ہم یہ سیکھتے ہیں کہ اپنی مرضی کی رہنمائی کے لیے خدا کے پاس کیسے جانا ہے اور اپنی صحیح کوششوں کو برکت اور تقویت دینا ہے

ہر کوئی خُدا کے ساتھ ایک خاص تعلق قائم کر سکتا ہے اگر وہ جانتا ہے کہ کس طرح اپنے دل کو خُدا کے لیے کھولنا ہے اور اُس کی الٰہی موجودگی کی تمنا کرنا ہے، جو خوشی اور یقین لاتی ہے۔

جب ایک شخص کو خدا کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے، یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کے بغیر نہیں کر سکتے، تو وہ پائیں گے کہ خدا کسی نہ کسی طریقے سے جواب دیتا ہے لیکن اسے پہلے اس مضبوط احساس کو پیدا کرنا چاہیے، کیونکہ ردعمل بے ساختہ نہیں آئے گا۔

اگر ہم خدا کو اپنی زندگی میں پہلی جگہ نہیں دیں گے، تو ہماری شعوری حالت فکر مند اور الجھن کا شکار ہو جائے گی، اور ہم زندگی کے لامتناہی تقاضوں سے منطقی اور صحیح طریقے سے نمٹ نہیں پائیں گے۔

اور اس خواہش کو پروان چڑھانے کا طریقہ کیا ہے؟ جب بھی ہمیں کسی مصیبت یا مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور جب بھی ہم اپنے دلوں میں بوجھ محسوس کرتے ہیں، ہمیں خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اس سے مدد مانگنی چاہیے، یہ جانتے ہوئے کہ جو بھی اللہ سے محبت کرتا ہے اور وہ اسے اپنے دل و دماغ میں محفوظ رکھتا ہے، اس کی حالت بہتر ہو جاتی ہے، اس کی حالت بہتر ہوتی جا رہی ہے۔

جب ہم آسمان کو ہلائیں گے اور منتھن کریں گے تو اپنی دلی دعاؤں اور مخلصانہ اپیلوں کے ساتھ ہم الہی ردعمل کا نچوڑ نکالیں گے جس میں خوراک، شفا اور خوشی ہے۔

جو لوگ روحانی پرورش کے خواہش مند ہیں، ماضی کی مایوسیاں اور ناکامیاں ان سے سبق سیکھی جا سکتی ہیں، اور کوئی دوبارہ کوشش کر سکتا ہے، شروع سے ہی کوشش کو دہرانے سے کامیابی یقینی ہو گی، اللہ کی مدد سے، ان تمام لوگوں کے لیے جو ناکامی سے ہمت نہیں ہارتے، جن کا عزم سانحات سے کمزور نہیں ہوتا، اور جو اللہ پر یقین رکھتے ہیں، وہ اللہ پر یقین رکھتے ہیں۔ صحیح راستے، اور وہ انہیں امید، طاقت اور

رجائیت فراہم کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے آخری مقصد تک پہنچ جائیں اور زندگی کے مقصد کو حاصل کر لیں۔

فکر بجلی کی طرح ایک قوت ہے اور نفسیاتی کیفیتیں سوچنے اور سوچنے کے انداز میں واپس چلی جاتی ہیں

بجلی فائدہ مند بھی ہے اور نقصان دہ بھی۔ جو بھی اسے عقلمندی سے استعمال کرتا ہے وہ ان کی خدمت میں پیش کرتا ہے ورنہ یہ اسے بجلی کا جھٹکا لگا سکتا ہے اور اسی طرح سوچا کہ اگر اسے صحیح راستے پر چلایا جائے تو اس سے اس کے مالک کو خوشی ملتی ہے ورنہ اسے پریشانی لاحق ہوتی ہے۔

سوچ ایک جنگلی گھوڑے کی مانند ہے پھر بھی اسے قابو کرنا ناممکن نہیں اور مثبت سوچ سوچ پر قابو پانے کا ایک طریقہ ہے

صحیح سوچ ایک قریبی دوست ہے اور بیمار دماغ مستقل دشمن ہے۔

صحیح سوچ امن اور سلامتی کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے، جب کہ غیر صحت بخش سوچ مہلک تیر چلاتی ہے جو اس کے مالک پر دوگنا ہو جاتی ہے، اسی لیے کہاوت ہے کہ "اجر اسی طرح کا ہوتا ہے جیسا کہ عمل کا" جب تک کوئی نیک نیت کرے گا، اس کے خیالات مشعلوں میں بدل جائیں گے، روح کے ایوانوں کو روشن کریں گے اور اس کی آنکھوں کی گہری تاریکی کو دور کریں گے، اور اس کی آنکھوں کو سکون ملے گا، اطمینان کی مسکراہٹ کے ساتھ چمک! آپ کی آنکھوں میں مسکراہٹ قائم رہے اور آپ پر سلامتی ہو۔

زندگی ایک چکی کی مانند ہے جو نتیجہ خیز آزمائش اور تجربات کے بیج پیس کر زندگی کی روٹی بنانے کے لیے ایک سمیٹتی ہوئی سڑک کی مانند ہے جس کے دونوں طرف سرسبز پھول ہیں روشن تتلیاں اور درخت جن کی شاخوں پر لذیذ پھل ہیں پھر بھی ہم شاذ و نادر ہی رکتے ہیں آئیے ہم اس کے نظارے سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور اس کی مٹھاس کا مزہ لیتے ہیں۔ درحقیقت، ہم وسیع تر علاقوں تک پہنچنے کے لیے اکثر ٹینٹروکس پر ہوتے ہیں، ہم سوچتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اس سے کہیں زیادہ خوشگوار نظارے ہیں لیکن جیسے جیسے ہم آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہیں، پھولوں سے بھرے پھلدار راستوں پر ہمیں ایسے درخت نظر آتے ہیں جو تازہ سے زیادہ تاریک ہوتے ہیں، اور پھر پھول غائب ہو جاتے ہیں، تتلیاں اور پھل بھی، تب ہی اپنے آپ کو بنجر صحراؤں میں تلاش کرتے ہیں۔

انسانی زندگی سمندروں کے پانیوں کی طرح ہے۔ جو پاک ہو کر تبھی تازہ ہو جاتی ہے۔ جب آپ اوپری فضا میں چڑھتے ہیں تو یہ ایک صبح کے خواب کی طرح ہوتا ہے۔ جو عمر کے ساتھ ساتھ روشن ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ چیزیں پھر صاف اور واضح نظر آنے لگتی ہیں یہ ایک سفر کی طرح ہے۔ کہ جیسے جیسے ہم فاصلے طے کرتے ہیں منظر بدلتے جاتے ہیں پھر جوں جوں ہم اس کے قریب آتے ہیں وہی منظر بدلتے رہتے ہیں۔

زندگی عقلمندوں کو مایوس نہیں کرتی، کیونکہ وہ اس سے ہنر مندی سے پیش آتے ہیں اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں بغیر اس کے کہ وہ اسے اپنے کنٹرول میں لے اور ان کی آزادی سے محروم ہو جائے، مثلاً وہ پانی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، وہ اسے پیتے ہیں اور اس میں نہاتے ہیں، لیکن وہ اپنے آپ کو اس میں ڈوبنے نہیں دیتے، وہ اپنی پسند کے کپڑوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، بغیر کسی رسم و رواج کی حد سے زیادہ پابندی کیے بغیر، جو انہیں سطحی سمجھے جاتے ہیں، کمزور جسم کو کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اور یہ ادراک کو کھا جاتا ہے۔ اور وہ اسے مکمل طور پر ختم کر دے گا اور اس طرح انسان کو زندگی سے لطف اندوز ہونا چاہیے لیکن غرق ہو کر حواس کو ختم کیے بغیر

دوسروں کے ساتھ میل جول رکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہر بات پر ان کے ساتھ اتفاق کیا جائے، یا ان کی خاطر نظریات کو قربان کر دیا جائے، کیونکہ یہ طرز موافقت ناپسندیدہ ہے اور سچائی سے ہم آہنگ نہیں ہے، مصلحین اور بڑے آدمی اپنے اردگرد بہت سے لوگوں سے متفق نہیں تھے، اس کے باوجود وہ اپنے آدرش پر مضبوطی سے ڈٹے رہے، کیونکہ انہیں احساس تھا کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ بالکل درست ہے۔

سب سے پہلے انسان کو خدا کے ساتھ، پھر اپنے ضمیر کے ساتھ، اور پھر لوگوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

اصول پر سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیے اور کسی خاص مقصد کے حصول کے لیے مذموم مقاصد کا سہارا نہیں لینا چاہیے، کیونکہ یہ اصول پسند لوگوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

کون ایسے طریقے سے زندگی گزار سکتا ہے جس سے خدا راضی ہو؟ دوسروں کو نقصان نہ پہنچائیں، کیونکہ انہیں ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے، اگر یہ طریقہ دوسروں کو مطمئن نہیں کرتا ہے، تو انسان کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے اندر آرام دہ ہو اور اندرونی سکون کا احساس محسوس کرے جو اسے لوگوں کی رضامندی سے آزاد کرتا ہے۔

خدا کی طرف رجوع کرنے میں روح کی طاقت اور خواہش اسے روحانی مقناطیسیت کہتے ہیں اور اس مقناطیسیت سے روح اپنی طرف برکات اور باریک کمپن اور تمام اچھے انسانی تجربات جو اسے نیکی اور راستبازی کی یاد دلاتی ہے۔

روحانی مقناطیسیت یہ وہ طاقت ہے جس کے ذریعے یہ انسان کو اپنی طرف کھینچتی اور کھینچتی ہے اچھے دوست اور ضروری اور اہم چیزیں اور چیزوں کی بدیہی سمجھ یہ طاقت خدا کی پرکشش مقناطیسی قوت سے حاصل ہوتی ہے۔

امن کی شمع

ایک ذہنی برتن لیں اسے اپنے سکون سے بھریں۔

میرے جذبوں کی بوتل لے اسے اپنی رحمت سے بھر دے۔

میری روح کی خالی ٹوکری لے لو اسے اپنی حکمت کے ثمرات سے بھر دو

اپنی محبت کا پانی میری روح میں ڈال دو میں پیاسی روح کے پیالوں میں ڈالوں گا

انا کی دیواروں کو گرا دے مجھے اپنی مکمل موجودگی میں غرق کر دے۔

سحرِ عشق کی کرن

اسے میرے دل کے سوراخوں سے جھانکنے دو

یہ مجھے آپ کی محبت کی سورج کی روشنی کی یاد دلاتا ہے۔

میری زندگی کے آسمان پر پھیلا ہوا ہے۔

تیری محبت کی چمک دمک اٹھی۔

اپنے آپ پر، اور یہ روشن تھا

آپ کی روشنی نے میری روحانی جگہ کو بھر دیا۔

تم وہ زندگی ہو جو میرے جسم کو برقرار رکھتی ہے۔

اور دماغ جو میرے خیالات کو متاثر کرتا ہے۔

اور وہ حکمت جو میری جہالت کو دور کرتی ہے۔

میں اپنی محبت کی پتلی شمع جلاتا ہوں۔

سنہری کتاب پڑھنے کے لیے۔

زمانہ قدیم سے میرے اندر محفوظ ہے۔

آپ کی محبت تھی اور اب بھی ہے۔

امن کی غیر مرئی شمع

جو اندھیرے کو دور کرتا ہے اور مجھے تیرے پیغامات دکھاتا ہے۔

بلاگ دلوں کے صفحات پر ہے۔

اے رب، تیرا جلال ظاہر ہو۔

تیری حکمت کی روشنی بجھ جائے۔

جہالت، اختلاف اور حسد

زمین کے کنارے سے ہمیشہ کے لیے۔

ہماری کمزوری کو طاقت میں بدل دے۔

اور ہم عزم میں کمزور ہو گئے۔

ہمارے جسم کو اہم بجلی سے چارج کریں۔

اور دماغ اور روح کو اپنی شفا بخش روشنی سے بھر دیں۔

ہمارا ہاتھ پکڑو تاکہ ہم تیری غفلت کے پانیوں میں نہ ڈوب جائیں اور اپنے وجود کو اپنی محبت اور حکمت سے معمور کر دے ہمیں یہ محسوس کرنے دے کہ ہم تیرے بہت قریب ہیں اور تیری رحمت کا سورج ہم پر مسلسل چمکتا ہے۔

میں اپنی سرگوشیوں، متحرک خیالات کے پھول رکھتا ہوں۔

خاموشی کی ساخت میں

اس کی خاموش خوشبو گاتی ہے۔

اور وہ تیری شان گاتا ہے۔

اور اپنے مقدس نور کی روشنی سے

میں تیرے وجود کا حسن دیکھ رہا ہوں

میرے خوش کن خواب پورے ہوتے ہیں

جب تیری روشنی میری روح میں ٹمٹماتی ہے۔

پردے حکمت کی آگ سے جل رہے ہیں

میں تیرا جلال دیکھتا ہوں، اور میری خوشی بڑھ جاتی ہے۔

خدا آپ کو اپنے نور سے منور کرے۔

اور آپ کو روح کی طرف سے سلام ۔

بہت سے تقاضے اور تقاضے ہیں جو دنیا ہم پر مسلط کرتی ہے اور ہمیں ان کی انتہائی اہمیت اور ان کے بغیر جینے یا ان کے بغیر زندگی گزارنے کے ناممکن ہونے کا یقین دلاتی ہے لیکن بنیادی تقاضے یہ ہے کہ اللہ کا سکون حاصل کیا جائے جس کے سرچشمے کبھی خشک نہیں ہوتے اور جن کا چشمہ کبھی خشک نہیں ہوتا اور جو زندگی کی ہر چیز کو ذائقہ اور معنی بخشتا ہے۔

آئیے یاد رکھیں کہ خدا ہمارے وجود کا جوہر ہے اور وہ محبت وہ کھڑکی ہے جس سے ہم اس کے جلالی چہرے کو دیکھتے ہیں جو کوئی بھی خدا کی موجودگی کو محسوس کرنا چاہتا ہے اور فکر و عمل میں عظیم آرزو کی پرورش کرنا چاہتا ہے، خدا ان کی درخواست قبول کرے گا اور ان پردوں کو گرانے میں مدد کرے گا جو انہیں بابرکت روشنیوں کو دیکھنے سے روکتے ہیں

جس نے راستے پر آگے بڑھنے کا عزم کیا ہو اسے کسی چیز سے روکا نہیں جائے گا اور نہ ہی کوئی رکاوٹ اس وقت تک رکاوٹ بنے گی جب تک کہ وہ اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لے اور اپنے دل کی خواہش کو حاصل کر لے۔

روحانی موتی اور جواہرات

وہ لوگ جو دوسروں کی کمزوریوں کو ظاہر کرتے ہیں اور انہیں شرمندگی اور ناراضگی کا باعث بنتے ہیں وہ عقلمندی اور صحیح فیصلے سے دور ہیں ہمیں گناہ کو حقیر جاننا چاہیے، گنہگار کو نہیں، کیونکہ وہ ہمارا روح میں بھائی ہے، جہالت کے اندھیروں کے باوجود جو اسے گھیرے

ہوئے ہے، مذمت کا مقصد شفاء ہونا چاہیے، نہ کہ ہم اپنے بھائیوں کی طرح علاج کرنا چاہیں گے، اگر ہم زخموں کی غمازی کرتے ہیں، اپنی جگہ اور حالت میں تھے۔

جو دنیا میں اپنے بھائی کے عیب چھپائے گا اللہ آخرت میں اس کے عیب چھپائے گا۔

جس طرح ہم دوسروں کا فیصلہ کرتے ہیں، روحانی قانون بھی ہمیں اسی حد تک جج کرتا ہے۔ ہمیں دوسروں سے بہت زیادہ توقع نہیں رکھنی چاہیے، اور نہ ہی ہمیں ہمیشہ کسی سے اچھے نتائج کی امید رکھنی چاہیے، چاہے وہ اپنی پوری کوشش کر رہا ہو۔

انسان گر کر ٹھوکر کھا سکتا ہے۔ لیکن وہ اس وقت تک محفوظ رہے گا جب تک کہ وہ نیکی اور نیکی کی سیڑھی پر دوبارہ چڑھنے کی پوری کوشش کرے۔

ہر روز ہمیں اپنے ماحول میں مریض کے حوصلے جسمانی، نفسیاتی یا روحانی طور پر بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، جس طرح ہم اپنی یا اپنے خاندان کے افراد کی مدد کرتے ہیں۔

جو بھی آج سے خدائی قوانین کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا - بجائے اس کے کہ پرانی خود غرض زندگی جو کہ مشکلات اور مصائب کا باعث بنتی ہے - وہ پائے گا کہ زندگی میں وہ کتنا ہی عاجزانہ کردار ادا کرتا ہے، یہ اس وقت تک ایک اہم کردار رہتا ہے جب تک کہ وہ کائناتی ڈرامہ کے ہدایت کار اور ہماری تمام تقدیر کے مالک کی ہدایت کے مطابق اپنا فرض پوری حد تک ادا کرتا رہے: اللہ تعالیٰ

جب ہم دوسروں کے ساتھ سچے خلوص، سچی محبت، اور جذبات کا خیال رکھتے ہوئے بات چیت کرتے ہیں، تو ہم ذاتی مفادات یا خود غرضانہ حساب کتاب کے بغیر اپنی زندگی میں اچھے دوست لائیں گے۔ ورنہ ہم اپنے حقیقی دوستوں کو نہیں پہچان سکیں گے۔

ریاکاری اور دکھاوے سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور ایسا کام کرنا ہے۔ جس سے جان بوجھ کر دوسروں کو نقصان نہ پہنچے۔

دوستوں کو غصہ، تذلیل یا دشمنی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان کو ہمارے بارے میں غیر دوستانہ جذبات پیدا کرنے کی کوئی وجہ بتائی جانی چاہیے، دوستوں کے ساتھ بدسلوکی، استحصال یا بلاجواز مشورہ نہ دیے

جائیں جب تک کہ اس کے لیے مشورہ نہ کیا جائے، جب مشورہ طلب کیا جائے تو اسے خلوص اور مہربانی سے دیا جائے، ایک دوسرے کی تنقید کے خوف کے بغیر، ایک دوسرے کے بھائیوں کی مدد کے لیے۔

مشکل زندگی کے تجربات ہماری قوت ارادی کو مفلوج کرنے اور ہمیں شکست دینے کے لیے نہیں آتے، بلکہ ہمارے عزم کو تیز کرنے اور اللہ پر ہمارے ایمان اور اپنے اعتماد کو مضبوط کرنے کے لیے آتے ہیں، کچھ لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تجربات اور چیلنجز ناقابل تسخیر تباہ کن قوتیں ہیں، اور اس لیے وہ ہار مان لیتے ہیں، زندگی اور اس کی سے رخی سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے ہماری اندرونی طاقت کو فعال کرنے کے لیے ایک صحت مند ذہنیت ضروری ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے سے زیادہ طاقتور سے مقابلہ نہیں کرتا تو وہ مضبوط نہیں ہوتا اسی طرح جب ہم اپنی مشکلات کا مقابلہ ہمت اور ذہنی استقامت سے کرتے ہیں تو ہم مضبوط اور زیادہ لچکدار ہو جاتے ہیں۔

ہمارے ذہن خدا کے ہمہ گیر شعور کا ایک لازمی حصہ ہیں ہمارے شعور کی لہر کے نیچے اس کی لامحدود آگہی کا سمندر ہے۔ جب لہر یہ بھول جاتی ہے کہ یہ عظیم تر سمندر کا حصہ ہے، تو وہ خود کو اس سمندری طاقت سے الگ کر لیتی ہے، جس کے نتیجے میں لوگوں کے ذہن مادی حدود کی وجہ سے کمزور ہو جاتے ہیں اور دماغ کی پیداواری صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں اور ان کے ذہنوں کو پھلنے پھولنے کی طاقت نہیں رہتی۔ جہالت اور ان زنجیروں کو توڑ دیتے ہیں جو ان کی طاقتوں کو باندھ دیتے ہیں، وہ تخلیقی صلاحیتوں اور زندگی کے ساتھ مثبت تعامل کے زیادہ قابل ہو جائیں گے۔

جب آپ کسی خاص خیال کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور اسے مضبوط ارادے کے ساتھ ڈھالتے ہیں تو وہ خیال ایک متحرک قوت میں تبدیل ہو جاتا ہے، اور جب سوچ متحرک ہو جاتی ہے، تو ذہن میں کھینچے گئے ان دیکھے نقشے کے مطابق کامیابی کے لیے موزوں ماحول پیدا کر سکتا ہے۔

لوگ ناکام ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ سخت زندگی کے حالات کا مقابلہ کیے بغیر، مزاحمت کیے بغیر ان کی مزاحمت کرنے کے بجائے ہار مان لیتے ہیں۔

قوتِ ارادی کو ورزش اور فعال کرنا ضروری ہے۔

جو لوگ سکون کے حرم میں داخل ہوتے ہیں وہ دوسری روحوں کے ساتھ روحانی طور پر بات چیت کرسکتے ہیں جو خدا سے محبت کرتے ہیں، اور وہ گلاب اور تمام جانداروں کی زبان کو سمجھ سکتے ہیں۔

اے رب، میری محبت اور آرزو پر تخت نشین واحد بادشاہ بن جا

مراقبہ کرنے والوں کو سکون کا گہرا احساس ہوتا ہے، اور اس اندرونی سکون کو دوسروں کی صحبت میں بھی برقرار رکھا جانا چاہیے جو مراقبہ میں سیکھتا ہے، اسے روز مرہ کی سرگرمیوں اور دوسروں کے ساتھ بات چیت میں عمل میں لانا چاہیے، کسی کو کسی کے سکون یا سکون میں خلل ڈالنے کی اجازت دیے بغیر۔

جب آپ کوئی اچھی عادت بنانا چاہتے ہیں یا کسی بری عادت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو دماغی خلیات پر توجہ مرکوز کریں جہاں مختلف عادات کے میکانزم موجود ہیں۔

اچھی عادت ڈالنے کے لیے پہلے خاموشی سے بیٹھ کر مراقبہ کریں، الٰہی مدد حاصل کرنے کے لیے اپنے ذہن کو قوتِ ارادی کے مرکز پر مرکوز کریں، جو آپ کی بھنوؤں کے درمیان پیشانی میں واقع ہے، اور اس عادت کو مضبوطی سے اثبات کریں جو آپ اپنے دماغ میں ڈالنا چاہتے ہیں، جب آپ بُری عادتوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں، تو اپنی توجہ قوتِ ارادی کے اس مرکز پر بھی مرکوز کریں اور مضبوطی سے یقین دلائیں کہ وہ تمام عادتیں ہیں جہاں پر توجہ مرکوز ہوتی ہے۔ قوتِ ارادی، آپ گہری جڑوں پرانی عادات کے گہرے نالیوں کو بھی مٹا سکتے ہیں اپنے آپ کو بار بار یقین دلائیں کہ آپ کے دماغ کے علاقے سے غیر صحت بخش عادات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے کافی قوت ارادی ہے۔

ایسے اثبات کے لیے موزوں ترین وقت صبح سویرے ہے جب ارادہ اور توجہ ہوشیار ہو۔

اپنے آپ سے اس بات کا اثبات کرتے رہیں کہ آپ تمام حکموں سے آزاد ہیں اور ایک دن آپ پائیں گے کہ - خدا کی مدد سے - آپ پہلے ہی اپنے آپ کو اس عادت سے آزاد کر چکے ہیں جس سے آپ چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے تھے۔

جس چیز سے بھی ڈرو، اس سے اپنے خیالات کو نکال دو اور اسے خدا پر چھوڑ دو خدا پر اپنا ایمان مضبوط کرو اور یقین کرو کہ وہ تمہاری مدد کرنے پر قادر ہے۔

بہت زیادہ تکلیف فکر اور اضطراب سے ہوتی ہے۔ جب آپ کو جس چیز کا خوف ہے وہ ابھی تک نہیں ہوا ہے تو آپ کیوں دکھ اٹھائیں؟ تصور کریں کہ خدا کی حفاظتی روشنی آپ کو چاروں طرف سے گھیر رہی ہے، اور آپ اس کی حیرت انگیز حفاظت کو محسوس کریں گے۔

چونکہ ہماری زیادہ تر پریشانیاں خوف سے جنم لیتی ہیں، اگر ہم اپنی زندگی سے خوف کو ختم کر دیں، تو ہم آزاد محسوس کریں گے اور شفاء فوراً ہو جائے گی، ہر رات، سونے سے پہلے، اپنے آپ سے اس بات کا اثبات کریں کہ اللہ آپ کے ساتھ ہے، آپ کی حفاظت اور نگرانی کر رہا ہے۔

اس کائناتی ڈرامے میں، تمام نسلوں کے انسان وقت کے اسٹیج پر زندگی کی کہانی بیان کرتے ہیں، ہمیں زندگی کے مفہوم کو سمجھنا چاہیے، بغیر کسی حد سے زیادہ مشغول ہوئے اور نہ ہی اپنے وقتی کرداروں سے زیادہ جنون میں پڑے۔

زندگی کے بارے میں ہمارا تصور اکثر مسخ اور منحرف ہوتا ہے کیونکہ ہم خود غرضی اور محدود افقہ کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اگر ہم روح کی آنکھ سے دیکھیں تو ہم چیزوں کو بالکل مختلف نقطہ نظر سے دیکھیں گے۔

جب ہم حکمت کی آنکھ کھولتے ہیں، تو ہمیں خدا کی ہمہ گیر روشنی نظر آتی ہے، اور اس روشنی میں ہمیں اپنی روحانی فطرت کا ادراک ہوتا ہے، جو کائنات کے تمام ذرّات اور حصوں میں پھیلی ہوئی کائناتی شعور کی فطرت کا عکس ہے۔

روحانی سچائیاں ہمیں گھیرتی ہیں، ہماری بند آنکھوں کے دروازوں پر دستک دیتی ہیں، ہمیں تاریکی کی بجائے روشنی دیکھنے، جہالت کی بجائے حکمت سے کام لینے، اپنے دلوں کو نفرت کی بجائے محبت سے بھرنے، اور امن کے قیام اور اپنی دنیا میں فراوانیہ اور سلامتی لانے میں تعاون کرنے کی تلقین کرتی ہیں، جب ہم ایسا کریں گے تو جہالت ختم ہو جائے گی، حالات میں فرق ختم ہو جائے گا، جہالت ختم ہو جائے گی۔ اور ہم خدا کی مرضی کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائیں گے۔

خدا کے ساتھ ہمارا رشتہ سرد اور محبت سے خالی نہیں ہے، جیسا کہ ایک آجر اور ملازم کے درمیان ہم اس کے خاندان ہیں، اس کی ہماری

دیکھ بھال مستقل ہے، اور وہ ہمیشہ ہماری سنتا ہے، ہم اس کے وجود کا لازمی حصہ ہیں، اور اس کے ساتھ ہمارا رشتہ زندہ اور متحرک ہے۔

ہمارے خالق نے ہمیں محبت، فہم، بصیرت، نیک نیتی اور روحانی طاقت کی لازوال دولت سے نوازا ہے، پھر بھی ہم میں سے اکثر نے اس دولت کو کسی بھی چیز پر ضائع نہیں کیا، خدا نہیں چاہتا کہ ہم سلامتی، امن اور دوستانہ تعاون کے ساتھ رہیں، جیسا کہ ایک شریف اور محبت کرنے والا خاندان ہے، لیکن لالچ اور خودغرضی نے ہمارے دلوں میں جڑ پکڑ لی ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم مالک بنیں، لیکن ہم نے غلام بننے کا انتخاب کیا ہے۔

انسان اپنے آسمانی گھر سے بہت دور بھٹک گیا ہے اور خدا کی قربت اور خدا کے قریب ہونے کا احساس کرنے کی اندرونی جنت کھو چکا ہے اور وہ اس جنت کو ذاتی کوشش کے بغیر دوبارہ حاصل نہیں کر سکے گا۔

خدا نے ہمیں اپنی صورت پر پیدا کیا، لیکن یہ سچائی ہمارے ذہنوں سے چھوٹ گئی ہے، ہم اس وہم میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ ہمارا مقدر مشکل ہے اور ہماری قسمت فنا ہے

ہم کون ہیں اور ہماری اصل فطرت کیا ہے؟

انسانوں میں واضح اختلافات ہوتے ہیں، چاہے وہ نفسیاتی ہو یا جذباتی، زندگی میں وہ جو کردار ادا کرتے ہیں، وہ جس کام اور سرگرمیاں کرتے ہیں، یا وہ خواہشات جو وہ محسوس کرتے ہیں، لیکن ان تمام اختلافات کے پیچھے دو چیزیں ہیں جو ہر انسان کو بغیر کسی استثنا کے چاہیے اور ان کی ضرورت ہے، ایک ہر قسم کے درد اور چاہت سے آزادی، دوسری مکمل اور پائیدار خوشی- مکمل قناعت، محبت، سکون اور اطمینان۔

درحقیقت، انسان جس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ خدا ہے، چاہے وہ اس نام کا استعمال کریں یا نہ کریں عقلمندوں کا کہنا ہے کہ خدا خوشی کا جوہر اور خوشی کا جذبہ ہے اور جب تک کوئی کائناتی ماخذ سے براہ راست متوجہ نہ ہو، یہ انسانی حالت کو سمجھنے کے لیے ایک اہم نکتہ ہے۔

لیکن لوگ کہاں ڈھونڈتے ہیں جو وہ ڈھونڈتے ہیں؟

وہ اسے صرف دنیاوی چیزوں میں تلاش کرتے ہیں: مال، ظاہری حالات، اور دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات میں، لیکن تخلیق کی فطرت کے پیش نظر، اس دنیا میں کسی بھی چیز، کسی میں، یا کسی بھی حالت میں اسے تلاش کرنا ناممکن ہے۔

تخلیق دوئی کے اصول پر مبنی ہے۔ صرف ایک ہی رنگ میں تصویر کا ہونا ناممکن ہے، جیسا کہ اس کے برعکس کے بغیر کوئی راستہ نہیں ہے، اسی طرح وجود کے کسی بھی پہلو کا دوہرے سے الگ تھلگ رہنا ناممکن ہے، تاہم، خواہشات کا جائزہ لینے پر جو لوگوں کو تحریک دیتی ہیں، ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک صرف اچھی، خوشگوار، خوبصورت اور غیر معمولی چیزوں کی خواہش رکھتا ہے، جس کی خواہش کسی بھی چیز کے بغیر ہو ناپسندیدہ لیکن یہ ناممکن ہے۔

اس دوہری دنیا میں درد کے بغیر کوئی لذت نہیں، اندھیرے کے بغیر روشنی نہیں، برائی کے بغیر کوئی اچھائی نہیں، موت کے بغیر زندگی نہیں، سکے کے دو رخ لازم و ملزوم ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کی ہم اپنے اندر کی گہرائیوں سے آرزو رکھتے ہیں وہ اس دنیا سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

لوگ تلاش کرتے ہیں—ہاں، وہ اپنی پوری قوت سے تلاش کرتے ہیں—لیکن وہ وہ چیز نہیں ڈھونڈ پاتے جس کی وہ تلاش کرتے ہیں، جس سے مایوسی اور ناامیدی جنم لیتی ہے، یہ نہ صرف مایوسی بلکہ شدید ناراضگی اور شدید غصے کی طرف لے جاتا ہے، اور نتیجتاً تشدد کی کارروائیوں کا باعث بنتا ہے، یہ سب کچھ اس لیے ہوتا ہے کہ وہ جس چیز کی تلاش کرتے ہیں وہ صحیح جگہ پر نہیں ہوتے، اور نتیجتاً وہ اپنے دل کی خواہش پوری نہیں کر پاتے۔

ہمارے زمانے کے لوگ زندگی کے مفہوم اور مقصد کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے، اس لیے وہ الجھنوں اور پریشانیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

فطرت کے لحاظ سے، انسان مقصد سے چلنے والی مخلوق ہیں اگر ان کے پاس زندگی میں کوئی مقصد نہیں ہے، اور اگر ان کے ذہن، توانائیاں، ارادے اور جذبات کو مثبت اور تعمیری انداز میں ہدایت نہیں کی گئی ہے، تو وہ تباہ کن راستوں کی طرف مائل ہو جائیں گے جیسے شراب اور منشیات کا استعمال، تشدد کا سہارا لینا، اور اسی طرح زندگی کا آخری مقصد خدا کو جاننا ہے اور یہ انفرادی سرگرمیوں کے ذریعے انفرادی طور پر

نقصان دہ کردار ادا کرنا ہے۔ اعمال، درست نقطہ نظر، مثبت رویہ، اور ان کے جذبات کا فائدہ مند چیلنگ

ہماری فطرت کے یہ دو پہلو یعنی باطنی یا روحانی پہلو اور ظاہری پہلو اگر صحیح طریقے سے سمجھے جائیں تو متضاد نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں اور ہماری جسمانی، نفسیاتی، جذباتی اور روحانی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو بڑھانے اور بڑھانے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

لوگ ایک عظیم خلا میں رہتے ہیں، فکری محرک یا نفسیاتی محرک سے عاری ہوتے ہیں، وہ مقصد کی کمی اور کسی بھی چیز کی عدم موجودگی کی وجہ سے بور محسوس کرتے ہیں جو ان کی زندگی کو اہمیت اور معنی دے سکتا ہے، ایک اوسط فرد ایسا کام کرنے اور برتاؤ کرنے کے قابل ہو سکتا ہے جیسے وہ نفسیاتی اور ذہنی طور پر ٹھیک ہو، لیکن کیا وہ خوش ہیں؟

زندگی کا بنیادی مقصد یہ جاننا ہے کہ ہم کون ہیں اور ہماری اصل فطرت کیا ہے اگر ہم زندگی کے گہرے پہلوؤں پر وہ توجہ دیں جس کے وہ مستحق ہیں تو ہم لامحالہ خوشی محسوس کریں گے، کیونکہ انسانی خوشی کا تعلق اپنے روحانی نفس سے جڑنے سے ہے، جس کے بغیر کسی کا کوئی وجود یا وجود نہیں ہے۔

ناکامی یا بیماری کا خوف اس کے بارے میں مسلسل سوچنے کے ذریعے پروان چڑھتا ہے یہاں تک کہ ناکامی کا خیال شعوری ذہن سے لاشعور میں داخل ہو کر بالآخر اعلیٰ شعور تک پہنچ جاتا ہے، پھر لاشعوری اور اعلیٰ شعور میں پیوست ہونے والا خوف اس وقت تک بڑھنا شروع ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ شعوری ذہن کو خوف کے گھاسوں سے بھر نہ دے جو ہم ابتدائی طور پر اس طرح کے نقصان دہ سوچوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ آخرکار زہریلے اور مہلک پھل لاتے ہیں خوش قسمتی سے، اس کی جڑیں ہمت پر مضبوطی سے توجہ مرکوز کرکے اور خدا پر کامل یقین کی بیداری پیدا کر کے اندر سے ختم کی جا سکتی ہیں اور یہ کہ وہ ان لوگوں کی مدد کرنے پر قادر ہے جو اپنی مدد کرنا چاہتے ہیں اور انہیں نقصان سے بچا سکتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سمندر کی سطح پر ایک چھوٹا سا بلبلہ تیر رہا تھا، طوفانوں اور بجلیوں سے ہوشیار، جب اس نے ایک آواز سنی جو اس سے سرگوشی کر رہی تھی: "زندگی کے چھوٹے بلبلے، تمہیں کیا ہوا؟"

کیا تم نہیں جانتے کہ تم زندگی کے سمندر کا حصہ ہو؟ ننھی بلبل نے ادھر ادھر دیکھا اور اس حقیقت کو بھانپ لیا۔

انسانی شعور ایک ننھے بلبلے کی طرح کائناتی شعور کے سمندر کی سطح پر تیرتا ہے، اسے ایک عارضی بلبلہ سمجھ کر، بیماری، غربت اور موت کے خوف سے کانپتا ہے، اے بلبل، کیا تم سمندر سے ڈرتے ہو؟ اپنے اردگرد کو غور سے دیکھیں اپنے اردگرد کے ماحول سے اپنے نقطہ نظر کو خدا کے لامحدود دائرے کی طرف موڑیں، گہرائی میں جائیں، اپنی سمجھ کو وسیع کریں، تاکہ آپ جان سکیں اور یقین کریں کہ آپ اس کے وسیع سمندر کے ساتھ ایک ہیں، اور یہ کہ خدا آپ کے ساتھ ہے وہ آپ کی حفاظت کرتا ہے، وہ آپ کو اب اور ہمیشہ کے لیے برقرار رکھتا ہے۔

پھندوں اور پھندوں سے بچنا

جب بھی آپ اپنے دل میں کوئی شدید خواہش محسوس کریں کہ آپ اسے پورا کرنے کی ترغیب دیں، تو سمجھداری کا استعمال کریں اور اپنے آپ سے پوچھیں، "کیا یہ ایک اچھی خواہش ہے جو پوری ہو سکتی ہے، یا ایک بری خواہش ہے جس کی عزت نہیں کی جانی چاہیے؟" غیرصحت مند مادی خواہشات ہمیں جھوٹی امیدیں اور خوش فہمی دے کر ہماری بری عادتوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں، ایسی صورتوں میں سچائی کو ظاہر کرنے کے لیے قوتِ فہم کو استعمال کرنا چاہیے، بُری عادتیں بالآخر ناخوشی کا باعث بنتی ہیں، جب ان کی اصلیت کھل جاتی ہے، تو وہ انسان کو مصائب اور مصائب کے جال میں پھنسانے کے لیے بے اختیار ہو جاتی ہیں۔

عکاسی اور کہانیاں

زندگی اور موت میں، دکھوں اور آفتوں میں، میرا تجھ پر ایمان مضبوط اور اٹل، مضبوط اور غیر متزلزل رہتا ہے۔

میری آرزو اور دعا کی ہر سانس میری روح میں دروازے اور کھڑکیاں کھولتی ہے جن سے میں خدا کی نعمتوں تک جاتا ہوں۔

جس طرح سب سے زیادہ پرہجوم جگہوں پر سورج چمکتا ہے، اسی طرح میں اپنی زندگی کے تمام شعبوں اور روزمرہ کے کاموں میں محبت الٰہی کی کرنیں دیکھوں گا۔

مجھے برکت دے، اے رب، تاکہ میں اپنی روح کو صبح کے ساتھ بیدار کروں اور اسے تیری بابرکت چوکھٹ تک پہنچاؤں

کستوری ہرن کی کہانی

کستوری ایک قیمتی مادہ ہے جس میں مضبوط خوشبو ہوتی ہے، جو ہمالیہ کے اونچے حصے میں رہنے والے کستوری ہرن کی ناف میں پائی جاتی ہے۔

ایک بار جب ہرن ایک خاص عمر کو پہنچ جاتا ہے تو دل موہ لینے والی کستوری اس کی ناف سے چپکے سے ٹپکنے لگتی ہے اور ہرن اس پرکشش خوشبو سے مشتعل ہو جاتا ہے اور ناچنے لگتا ہے اور اس خوشگوار خوشبو کا سرچشمہ تلاش کرنے لگتا ہے۔

یہ جگہ جگہ حرکت کرتا ہے، چٹانوں کے درمیان اور درختوں کے نیچے سونگھتا ہے، ہر جگہ اس دلچسپ خوشبو کے منبع کو تلاش کرتا ہے۔

آخر میں، وہ غصے میں اور زیادہ مشتعل اور بے چین ہو جاتا ہے جب وہ الفاظ کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے اور وہ اسے تلاش نہیں کر پاتا جس کی وہ تڑپ اور شوق سے تلاش کر رہا تھا۔

کستوری کے منبع تک پہنچنے کی آخری کوشش میں، یہ اپنی قسمت کا سامنا کرنے اور اپنی موت کا سامنا کرنے کے لیے بلند و بالا چٹانوں سے گہری وادی میں چھلانگ لگاتا ہے، جس مقام پر شکاری اسے پکڑ کر اس سے مشک کی تھیلی یا غدود نکال لیتے ہیں۔

اس سلسلے میں ایک روشن خیال شاعر نے کچھ یوں سنایا:

احمق اے کستوری ہرن اے!

تم کیوں تکلیف میں ہو؟ تم کیوں بے خواب ہو؟

یہ کستوری دستیاب ہے۔

اپنے پیٹ کی بوری کے ساتھ، اے بیوقوف!

یہاں تک کہ اگر آپ نے اپنی ناک سے چھوا ہے۔

تجھ سے چھپی خوشبو آتی ہے۔

آپ جیت گئے ہوں گے جس کی آپ کو امید تھی۔

اور آپ بغیر خرچ کیے رہتے تھے۔

میرے دوستو، کیا آپ کو نہیں لگتا کہ اکثر لوگ کستوری ہرن کی طرح برتاؤ کرتے ہیں؟ وہ ہمیشہ اور ہمیشہ اپنے سے باہر ہر جگہ خوشی کی تلاش میں رہتے ہیں۔

جی ہاں، وہ کھیل کود میں خوشی تلاش کرتے ہیں، اور خواہشات اور خواہشات میں تھکاوٹ میں مبتلا ہو کر دولت کے پھسلتے راستوں پر چڑھتے ہیں یہاں تک کہ وہ آخر کار بڑی امیدوں کی چٹانوں سے مایوسی اور ناکامی کی چٹانوں پر چھلانگ لگاتے ہیں جب وہ اپنی روح کی گہرائیوں میں محفوظ حقیقی خوشی کو تلاش کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

اگر ہم اپنے خیالات کو باطن کی طرف موڑیں، اور گہرائی سے غور کریں، تو ہمیں روح کے سکون میں حقیقی اور پائیدار خوشی کا ذریعہ ملے گا جس کی ہم تلاش کرتے ہیں۔

ہمیں کستوری کے ہرن کی طرح غلط جگہوں پر خوشی کی تلاش میں ہلاک ہونے والے نہیں بننا چاہیے، بلکہ چوکنا رہنا چاہیے اور اپنے اندر خوشی تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اپنے سے باہر نہیں۔

بٹن کی کہانی

ایک دفعہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا کہ وہ دل کی دائمی بیماری میں مبتلا ہے، اور کہا:

"میں نے بہت کوشش کی مگر دردِ دل سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پایا"

سکون سے سوچنے کے بعد میں نے اس سے قینچی لانے کو کہا اس نے کانپتے ہوئے میری طرف دیکھا اور کہا:

"کیا آپ میرا دل کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں جناب؟"

میں نے ہنس کر جواب دیا، "میں ڈاکٹر نہیں ہوں کیا آپ نے کبھی کسی ایسے شخص کے بارے میں سنا ہے جو سرجری کے لیے قینچی استعمال کرتا ہے؟!"

آخرکار وہ ہچکچاتے ہوئے قینچی لے آیا تو میں نے اس کے کوٹ کا ایک بٹن کاٹ دیا اور اس سے کہا کہ اس کی جگہ دوسرا بٹن نہ سلائے اور جہاں بٹن غائب ہو وہاں ہاتھ نہ لگائے میں نے اسے بھی کہا کہ وہ دو

ہفتے بعد میرے پاس واپس آجائے اور مجھے امید تھی کہ وہ اس وقت ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ آدمی ہنسا اور کہا، "میں وہی کروں گا جو آپ نے کہا ہے کیونکہ مجھے آپ پر بھروسہ ہے، لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ سب سے عجیب دوا ہے جو مجھے تجویز کی گئی ہے!"

دو ہفتے بعد وہ دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور حیران ہو کر کہا:

"ماہرین نے مجھے یقین دلایا کہ میں دل کی بیماری سے ٹھیک ہو گیا ہوں، تو خدا کے لیے تم نے کیا کیا؟ کیا تم نے بٹن سے جنن نکالا؟"

میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا: "ہاں! آپ کا ہاتھ مسلسل بٹن سے کھیل رہا تھا، اور بٹن دل کے ساتھ لگا ہوا تھا۔"

وہ بٹن وہ جن تھا جو آپ کے دل میں درد کا باعث بن رہا تھا اس لیے میں نے بٹن کاٹ دیا اور آپ سے کہا کہ اسے تبدیل نہ کریں اور نہ ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھیں اس طرح آپ کے دل کے دباؤ سے نجات ملی اور آپ کو تکلیف دینا بند کر دیا!

سب کچھ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، اور لوگ بہت سی چیزوں میں مصروف ہیں، قدرتی طور پر، دنیا کے فضل کو کاٹنا وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے، موسم کو آپ کو گزرنے دیں اور خالی ہاتھ ختم کریں، لیکن جو کاٹنا چاہیے وہ زندگی کی سب سے امیر فصل ہے: خدا کے قریب جانا اور اس کو جاننا، حقیقی خوشی حاصل کرنے کا واحد طریقہ اس دنیا میں کامیابی حاصل کرنا اور روحانی خوشی حاصل کرنا ہے۔

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ پہلے خدا پر غور کرنے اور اپنے دماغ اور جسم کو بابرکت الہی توانائی سے چارج کرنے سے پہلے اپنے روزمرہ کے فرائض شروع نہیں کرتے ہیں۔

دنیا کے بہت سے مطالبات ان لوگوں کو روک سکتے ہیں جو اپنے روحانی اہداف کی تلاش میں ہیں اور انہیں ان کے منتخب کردہ راستے سے ہٹا سکتے ہیں لیکن غیر متزلزل عزم کے حامل لوگ انہیں راستے سے ہٹانے کی اجازت نہیں دیتے۔ وہ مشکل یا نامساعد حالات کے باوجود عزم کے ساتھ ثابت قدم رہتے ہیں۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ دنیا ہمیں کچھ بھی دیتی ہے، یہ ہمارے دلوں کی آرزو کو پورا نہیں کرے گی، جو دنیا کے خزانوں اور دولت

میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ مستحکم، اہمیت میں زیادہ اور قیمتی چیز کی خواہش رکھتے ہیں۔

جب کوئی شخص مر جائے تو آپ کی عمر لمبی ہو، زمین کی کوئی طاقت اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتی، ہمارے اس دنیا سے جانے کے بعد کون ہماری مدد کر سکتا ہے؟ خدا اس لیے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ دنیا ہمارے آسمانی گھر کے سفر کے لیے محض ایک عارضی ٹھہراؤ ہے، جہاں ہم رحمٰن کے حضور میں ہمیشہ رہیں گے۔

ضرورت سے زیادہ دولت صحت، سکون اور تاثیر کی ضمانت نہیں دیتی، لیکن سکون اور تاثیر کا حصول روحانی اور مادی دونوں سطحوں پر متوازن کامیابی کا باعث بنے گا۔

زیادہ تر لوگ صرف اور صرف مادی کامیابی حاصل کرنے کے لیے ذہنی استعداد پیدا کرتے ہیں لیکن جب انسان اپنے آپ پر قادر ہو جائے گا اور اپنی نفسیاتی قوتوں کو سنبھالے گا اور خدائی منصوبہ کے مطابق کام کرے گا تو اس کی زندگی میں برکت ہوگی اور وہ اس زمین پر روح کے امرت کا مزہ چکھے گا جب کہ وہ عادات اور خواہشات کا قیدی نہیں رہے گا بلکہ اس کا شعور وہاں موجود ہو گا اور اس کا شعور دل کی رونقوں میں تبدیل ہو جائے گا اور اس کی موجودگی سے لطف اندوز ہو گا۔ تجدید شدہ خوشیاں جو وضاحت سے انکار کرتی ہیں۔

جسم سب سے بڑی دواخانہ ہے۔

طبی محققین نے دریافت کیا ہے کہ جب ہم بے حد خوشی کا تجربہ کرتے ہیں، تو جسم اینٹی ڈپریسنٹس اور دیگر تناؤ کم کرنے والے مادے پیدا کرتا ہے جو کہ ڈاکٹروں کی طرف سے تجویز کردہ کی طرح ہی طاقتور اور کارآمد ہوتے ہیں۔ جسم زمین پر سب سے بڑی دواخانہ ہے جو کہ صحیح وقت پر صحیح چیز تیار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب ہم خدا نے ہمارے اندر رکھے ہوئے روحانی توازن سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

تمام تناؤ نقصان دہ نہیں ہوتا ہے۔ تناؤ ہمارے جسموں میں بہنے والی اہم توانائی کو بیدار کرتا ہے اور سرگرمی اور حرکت کو تحریک دیتا ہے۔ مطالعات سے معلوم ہوا ہے کہ تناؤ کی مناسب مقدار فائدہ مند ہے۔

لیکن مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب تناؤ صحت مند سطح سے بڑھ جاتا ہے۔

ہم میں سے ہر ایک کے تناؤ کی ایک ذاتی حد ہوتی ہے، اور جب وہ حد پار ہو جاتی ہے، تو ہم اس سے زیادہ تناؤ کا شکار ہو جاتے ہیں، اور ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس وقت تک اس کا علم نہ ہو جب تک کہ جسم، جذبات اور دماغ میں مسائل ظاہر نہ ہو جائیں۔

خدا کے ساتھ زندگی خوشی اور مسرت ہے، جب کہ خدا کے بغیر اضطراب، ہنگامہ، سختی، اور یہاں تک کہ آفات بھی ہیں، تو ہم آفات اور سانحات کی زد میں رہنے والی زندگی میں سکون اور سکون کیسے حاصل کر سکتے ہیں، اور اس زمین پر خوشی کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

پہلی ضرورت زندگی کے دباؤ سے آگاہ ہونا ہے جب ہم ان کے زیر اثر ہوتے ہیں۔

خدا حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے، اور اس نے ہمارے جسموں کو سکون، تکلیف، سکون اور اضطراب جیسے اشاروں سے نوازا ہے اور ہمیں ان اشاروں پر دھیان دینا چاہیے کہ ہمارے جسم کے اندر ایک خدائی ذہانت ہے جو ہمیں کچھ بتانے کی کوشش کرتی ہے، اور ہمیں تناؤ یا آرام کے وقت ان پیغامات کو سننا چاہیے، جب آپ تناؤ محسوس کرتے ہیں، تو اپنے دماغ کے اس حصے پر توجہ مرکوز کریں جو آپ کے جسم پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ گہرا سانس لیں اور ساتھ ہی اس حصے کو ہلکے سے دبائیں جب تک کہ وہ کمپن نہ ہو جائے پھر آرام کریں اور تناؤ کو چھوڑ دیں یہ جسم میں توانائی بخش اور اہم توازن برقرار رکھنے اور اسے تناؤ کے مضر اثرات سے بچانے میں مدد کرے گا۔

ہم سانس لینے کے ذریعے جذباتی تناؤ کا بھی انتظام کر سکتے ہیں جب آپ خوف یا کوئی اور نقصان دہ جذبات محسوس کرتے ہیں تو آہستہ آہستہ، گہرائی سے اور تال کے ساتھ کئی بار سانس لیں، جس سے آپ کے جسم کو ہر ایک سانس کے ساتھ آرام کرنے کی اجازت ملے گی، اس سے آپ کے دل کی دھڑکن کو کم کرنے، خون کی معمول کی گردش کو بحال کرنے، آپ کے اعصاب کے ذریعے اہم توانائی کے بہاؤ کو آسان بنانے، اور آپ کے دماغ کو پرسکون کرنے میں مدد ملے گی۔

زندگی کوئی ہنگامی صورتحال نہیں ہے۔ یہ ایک خوبصورت الہی اظہار ہے، اور ہمیں اس سے لطف اندوز ہونا چاہیے، ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ مسکراہٹ ایک طاقت ہے۔ اگر ہم اسے استعمال نہیں کرتے ہیں تو ہم زندگی کا ایک اہم پہلو کھو دیتے ہیں۔

انسان جذبات اور احساسات کے ساتھ روح ہیں اور ان کا جسم ہے۔ وہ لباس یا بیرونی کوٹ کی طرح پہنتے ہیں لیکن جب تک ہم صرف جسم اور جذبات کی سطح پر رہتے ہیں، ہم تناؤ اور تناؤ کے منفی اثرات کی زد میں رہیں گے۔

جب ہم اپنی ضروری فطرت، جو کہ روح ہے، سے ہم آہنگ ہوتے ہیں، روح کی خوشی دل میں بہتی ہے اور محبت میں بدل جاتی ہے، اس محبت کو محسوس کرنا، روح کے سکون اور سکون سے جڑا ہوا، اور اس کے ہم آہنگ اثر کے تحت عمل کرنا اور بات چیت کرنا، تناؤ اور تضادات سے بھری دنیا میں فطری طور پر زندگی گزارنے کا سب سے موزوں طریقہ ہے۔

نوٹ: اس بیان کے بارے میں: "جسم ایک اینٹی ڈپریسنٹ اور دیگر مادے پیدا کرتا ہے جو ذہنی تناؤ اور تناؤ کو کم کرتا ہے، جو ڈاکٹروں کے بتائے گئے نسخوں سے کم طاقتور اور موثر نہیں ہوتا،" یہ طبی مشورے اور نسخوں کے ساتھ دینے کا مشورہ نہیں ہے، اس لیے وضاحت کی ضرورت ہے۔

مقناطیسی مساوات

ایک مضبوط موجودگی اور برے رجحانات والا شخص + ایک نرم دل لیکن کمزور ارادے والا شخص = بدی مقناطیسیت احسان پر غالب ہے

برے رجحانات والا کمزور ارادے والا + اچھے رجحانات والا مضبوط ارادے والا = اچھی مقناطیسیت برے پر قابو پاتی ہے

کمزور روحانی مقناطیسیت + بری بایو میگنیٹزم = مضبوط برائی مقناطیسیت

مضبوط اخلاقی طاقت + کمزور اخلاقی طاقت = زیادہ اخلاقی طاقت

ایک شخص جو غصہ اور تشدد کرتا ہے + ایک شخص جو نرم اور مہربان ہے = غصے کی مقناطیسیت نرمی پر غالب ہے

مضبوط، متوازن، اور پرسکون مزاج + مزاج جو کبھی کبھی عدم اطمینان کی طرف مائل ہوتا ہے = سکون کی مقناطیسیت غالب ہوتی ہے

دائمی جڑی ہوئی ناکامی + کم جڑی ہوئی ناکامی = مضبوط ناکامی مقناطیسیت

مضبوط مثبت کامیابی + کم مثبت کامیابی = بہتر کامیابی

مضبوط ناکامی وائبریشن + مضبوط کامیابی کا کمپن = یا تو مضبوط ناکامی مقناطیسیت یا مضبوط کامیابی مقناطیسیت، ماحول اور حالات پر منحصر ہے۔

ایک مضبوط، مضبوط دماغ + مکمل جہالت = یا تو ہوشیاری اور مہارت یا جہالت اور حماقت

شاندار روحانی طاقت + شاندار عملی طاقت = روحانی مقناطیسیت - واقعی ایک شاندار عملی طاقت

اگر لوگ اپنے اردگرد آسمان میں موجود سیاروں کے ہجوم کو دیکھ سکتے تو شاید کچھ اپنے پیاروں کو ڈھونڈنے کی کوشش کریں جو خدا نے میری روحانی آنکھیں کھول دی ہیں، اور میں ان روحوں میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو زمینی دائرے کو چھوڑ چکے ہیں روحانی آنکھ (پیشانی کے مرکز) پر گہرائی سے توجہ مرکوز کرتے ہوئے، کوئی بھی اندرونی بصارت سے دیکھ سکتا ہے جس نے تمام دنیا کو روشن کر دیا ہے۔ رحمٰن کی حضوری کے لیے ایتھرک طیارے

انسانوں میں دل ایک وائرلیس ریسیور کا کام کرتا ہے اور روحانی آنکھ ایک ٹرانسمیٹر کے طور پر کام کرتی ہے یہاں تک کہ اگر آپ اپنے فوت شدہ پیاروں کو نہیں دیکھ سکتے تو بھی اگر آپ سکون سے اپنے جذبات کو دل پر مرکوز رکھیں تو آپ اپنے ان عزیزوں کی موجودگی کو محسوس کر سکتے ہیں جو اب آسمانی جسموں میں رہتے ہیں، خدا کے سکون اور سلامتی سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور ان کی آزادی میں خوشی محسوس کرتے ہیں، اس لیے آپ کے دل کی تسکین اور جسم کی تسکین کے بارے میں آپ کو سکون ملتا ہے۔ انہیں

جب میں خدا کا نام لیتا ہوں تو میرا پورا وجود انتہائی مسرت میں پگھل جاتا ہے لیکن یہ کیفیت مجھے بڑی کوشش کے بعد ملی ہے پہلے تو میں تڑپنے والا نہیں تھا، میرا دماغ بھر کھوکھلا ہو گیا تھا لیکن اب جیسے ہی میں اپنے خیالات اور شعور کو روحانی مرکز یعنی بھنوؤں کے درمیان کی جگہ پر مرکوز کرتا ہوں، تمام خیالات ختم ہو جاتے ہیں، سانس لینا بند ہو جاتا ہے، دل کی حرکتیں رک جاتی ہیں کم ہو جاتا ہے، اور روح پر اترنے کی حالتیں، تاکہ میں روحانی خوشی کا تجربہ کروں اور الٰہی نعمتوں میں ڈھکا ہوں۔

سنہری اقوال

خوشی میرا حق، میراث اور میرا چھپا ہوا خزانہ ہے۔ مجھے اپنے اندر ایسے خزانے تلاش کرنے کی رہنمائی کریں جو بادشاہوں کے خوابوں سے بھی بڑھ جائیں

****

زندگی ایک باقاعدہ تال کے ساتھ ایک ذہین حرکت ہے۔ یہ خود کو بے جان اشیاء میں ڈھالتی ہے، یا زندہ اور متحرک شکل اختیار کرتی ہے۔

****

اے عظیم ترین عاشق، تُو ہی زندگی ہے۔ تُو ہی میرا مقصد اور میری آرزو ہے۔

****

مجھے اپنے آسمانی باغ میں ایک کھلتا ہوا گلاب، یا اپنے پیارے پیار کے ہار میں چمکتی ہوئی مالا بنا، یا مجھے سب سے بڑا اعزاز عطا کر: اپنے دل میں سب سے چھوٹی جگہ۔

****

جہاں بھی دوسرے اچھے کام کرنے میں میری کوششوں کی تعریف کرتے ہیں، وہیں میں سب سے بڑی خدمت فراہم کر سکتا ہوں۔

****

آئیے ہم خوابوں کا سنہرا قالین بُنائیں میٹھی یادوں کے ریشمی دھاگوں اور نفیس خیالات سے

****

محبت سینڈ پیپر کی طرح ہے۔ جو دماغ کو چمکاتی ہے۔ اور کردار سے کھردری دور کرتی ہے۔

****

وبائی امراض، آفات اور فطرت میں پرتشدد تبدیلیاں جو تباہی، تباہی اور وسیع پیمانے پر نقصان پہنچاتی ہیں وہ "خدائی حکم" نہیں ہیں یہ آفات انسانی افکار اور اعمال سے جنم لیتی ہیں جہاں کہیں بھی دنیا کا اچھائی اور برائی کا نازک توازن نقصان دہ لہروں اور کمپنوں کے جمع ہونے سے متاثر ہوتا ہے، انسانی بیمار ارادوں اور وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے کی وجہ سے تباہی پھیلتی ہے۔

****

میں ہر قوم سے بہترین لوں گا، اور میں تمام قومیتوں کی خامیوں پر توجہ دیے بغیر ان کی خوبیوں کی تعریف کروں گا۔

****

جس طرح ہم اپنے روزمرہ کے کھانے کی غذائیت کی اہمیت کا خیال رکھتے ہیں، اسی طرح ہمیں ان نفسیاتی غذائی اجزاء پر بھی توجہ دینی چاہیے جو ہم اپنے دماغ کو روزانہ فراہم کرتے ہیں۔

****

مہربان الفاظ بہت ساری بیماریوں کے لئے ایک حیرت انگیز علاج ہیں، ایک طاقتور، تقریباً جادوئی، مقناطیسی قوت کے حامل ہیں جو اپنے بولنے والے کے لیے بے پناہ برکتیں اور خوشحالی لاتے ہیں جو لوگ آرام دہ اور نرم الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ان میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے ایک لطیف دھارے کو محسوس کرتے ہیں، ان کے اندر سکون کے گہرے احساس سے بھرا ہونا اس لیے ہوتا ہے کہ اس کے بہاؤ کو اس قدر بلندی تک پہنچایا جاتا ہے کہ اس کے بہاؤ کو بہت زیادہ پہنچتا ہے۔ اس ذریعے کے ساتھ ہم آہنگی، انہیں امن کی خواہش رکھنے والوں تک خوشی منتقل کرنے کے قابل بناتا ہے۔

****

دل کے کتنے ہی مہربان الفاظ نے بہت سے غموں کو دور کیا ہے اور کتنی دانشمندانہ آوازوں نے تاریک راہوں کو خوشی اور سکون کے چراغوں سے روشن کیا ہے!

****

ہم اپنے ہر تجربے کے ذریعے ترقی کرتے ہیں، جب تک ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم ان سے قیمتی سبق سیکھ سکتے ہیں ہر دکھ اور تکلیف کے لیے جس کا ہم تجربہ کرتے ہیں معنی اور مقصد ہوتا ہے۔

****

تجربات کی سختی کے باوجود، وہ آگ کی مانند ہیں جو لوہے کو پگھلا کر اسے خوبصورت، پائیدار اور ورسٹائل فولاد میں بدل دیتی ہے۔

****

میری زندگی کی تمام قابل ذکر کامیابیاں ذہن کی طاقت کے ذریعے خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں حاصل کی گئی ہیں جب الہی جنریٹر چل رہا ہے، میری خواہش کی ہر چیز بغیر کسی استثناء کے نتیجے میں آتی ہے، پہلے ایک غیر مرئی، آسمانی ڈیزائن کی شکل اختیار کرتی ہے اور پھر حقیقت میں ناقابلِ مزاحمت قوت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔

****

جب ذہن تڑپتی ہوئی روح کی گہرائیوں سے خدا سے دل کی گہرائیوں سے سرگوشی کرتا ہے، تو روح کی پکار عالمگیر دل کو چھو لے گی، اور جواب آئے گا، اس کے ساتھ بے پناہ خوشی ملے گی، یہ فکری

سرگوشی ارادے کو اس وقت تک پروان چڑھاتی ہے جب تک کہ اس میں مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے ضروری طاقت نہ ہو۔

****

جب کسی شخص کا ذہن اور ارادہ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے تو ان پر لامحدود طاقت کا الزام عائد کیا جاتا ہے، اس لیے کسی چیز کے بارے میں سوچنا ہی اسے حاصل کرنے کے لیے کافی ہے، کیونکہ قانون الٰہی ان لوگوں کے حق میں کام کرتا ہے جو اعلیٰ منشا کے مطابق ہیں۔

****

انسان کو چاہیے کہ وہ تمام فکری صلاحیتیں جو خدا نے انہیں عطا کی ہیں وہ وقتی چیزوں کے حصول کے لیے وقف نہ کریں، ایسا نہ ہو کہ وہ مادیت کی بھولبلییا میں گم ہو جائے اور اپنے لیے غیر ضروری حدود و قیود پیدا کر لے، اس کے بجائے، وہ اپنی فکری قوت کو زندگی کی ضروریات کے حصول کے لیے استعمال کرے اور اپنے حق و باطل کے درمیان فرق پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ نقصان دہ اور کیا فائدہ مند ہے۔

****

سچائی رائے اور نظریات سے بالاتر ہے، اور بہت سے لوگ جو اس نقطہ نظر کو اپناتے ہیں وہ اپنے ہی موضوعی نتائج کے پابند ہو جاتے ہیں۔

****

اے رب، سکون کے دروازے کھول دے اور میرے روحانی خیالات کی پناہ گاہ کو شیطانی وسوسوں کے حملوں سے محفوظ رکھ اور میری آرزوؤں کے گلاب میرے دل کے باغ میں کھلنے دے جب میں تیرے آنے کی صبح کا انتظار کر رہا ہوں۔

****

نظریاتی علم الہی علم حاصل نہیں کر سکتا، اور یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنا قیمتی وقت ان نظریات پر نہ صرف کریں جن کا حقیقت میں اطلاق نہیں ہو سکتا، ورنہ انسان اپنے آپ کو گھنے علمی جنگلوں کے بیچ میں پائے گا اور نظریات کے دائرے سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

****

خوشی زندگی کے غیر مستحکم حالات پر نفسیاتی فتح کا ثمر ہے۔

****

جس کو خدا پہچانتا ہے وہ دنیا سے ناواقف ہو سکتا ہے۔

****

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو نظریاتی علم کے ساتھ پروگرام کرتا ہے [حقیقی جانچ کے بغیر]، تو وہ ایک پورٹیبل ریکارڈنگ ڈیوائس کی طرح بن جائے گا جو کہاوتوں کو دہراتا ہے اور بلند و بالا فقروں کی بازگشت کرتا

ہے، اور دوسرے اسے ایک عالم اسکالر تصور کریں گے، لیکن اس طرح کے علم کو نہ تو سچائی کے براہ راست ادراک سے تقویت ملتی ہے اور نہ ہی یہ روحانی حاصلات سے مطابقت رکھتا ہے۔

****

دنیا میں مسائل ہی رہیں گے، تو رہنمائی اور رہنمائی کے لیے کہاں سے رجوع کیا جائے؟ عادات، تعصبات، تعصبات اور جنون سے متاثر کسی کے خیالات کسی کام کے نہیں ہوتے، اور کسی کے ماحول، خاندان، ملک یا دنیا کے اثرات صحیح رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں، لہٰذا انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور روح کی گہرائیوں سے نکلنے والی پرسکون، پُرسکون آواز، سچائی سے ہم آہنگ آواز کو سننا چاہیے۔

****

اپنے دلوں کو الہی نازل کرنے کے لئے کھولیں تاکہ یہ آپ کے ذریعے بہہ جائے اور آپ کی زندگیوں کو روحانی برکتوں اور نیکیوں سے بھر دے۔

****

آپ جو بھی کام کرتے ہیں اور جو بھی کامیابیاں آپ حاصل کر سکتے ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا ہی وہ ذریعہ ہے جو آپ کو وہ تمام طاقت فراہم کرتا ہے جو آپ کو کام کرنے اور حاصل کرنے کے لیے درکار ہے۔

****

اے رب، مجھے غربت اور خوشحالی، بیماری اور صحت، جہالت اور حکمت میں آپ کو یاد کرنے دو، اور مجھے آپ کے بابرکت نور کو دیکھنے دو جو ایک لمحے میں تندرستی اور شفا بخشتا ہے۔

****

اپنے خیالوں کی تنہائی میں تیری مبارک آواز کو سننے کو ترستا ہوں، اپنی یادوں کی تہوں میں چھپی کرخت، زمینی آوازوں کو مجھ سے دور کر دو، میں اپنی روح کے سکون میں ہمیشہ تمہاری سریلی آواز کو سننا چاہتا ہوں۔

****

زندگی اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے، اور بعض اوقات ہم ٹھوکر کھاتے ہیں اور آگے بڑھنے میں ہچکچاتے ہیں جب ہم زندگی کی تاریک راہوں پر چلتے ہیں تو ہمیں خدا کی روشنی کو اپنا رہنما چراغ بنانا چاہیے، وہ جہالت اور تاریکی کی راتوں میں پورا چاند ہے، بیداری کی گھڑیوں میں چمکتا ہوا سورج ہے، رہنمائی کا مینار ہے، اور زمین کی رہنمائی کرنے والے ستارے ہیں جو زمینی سمندروں کے لیے موجود ہیں۔

یہ وقت ہے کہ انسان اپنے شعور کو بھولنے کی نیند سے بیدار کر کے روح کی بیداری کی طرف لے ۔

****

ہم آپ سے دعا گو ہیں کہ اے رب، جہالت اور تنگ نظری کی گہرائیوں سے اپنے شعور کو امن، روشنی، محبت اور عالمگیر انسانی ہمدردی کے افق تک محدود کر دیں۔

****

حالات آخرکار بہتر ہوں گے کیونکہ انسانی زندگی کے تضادات کے پیچھے خدا کی قدرتیں اور عجائبات پوشیدہ ہیں اور جو شخص حالات کی ناگزیریت کا قائل نہیں ہے اور اپنے دماغ اور ایمان کے ساتھ پردے سے باہر جانے کی کوشش کرتا ہے اس کے لیے وہ دروازہ کھل جائے گا جس پر ہر مومن ہاتھ کھٹکھٹاتا ہے۔

****

ایمان کا مطلب کبھی بھی لاپرواہی اختیار کرنا یا حالات کے ساتھ سمجھداری سے کام نہ لینا نہیں ہے، بلکہ، چاہے کچھ بھی ہو جائے، ایک شخص کو خود کو یقین دلانا چاہیے کہ خدا ہی مشکل اور دباؤ والے حالات میں اس کا ساتھ دینے کے قابل ہے اگر وہ پورے دل، جان اور جذبات سے اس کی طرف رجوع کرے۔

****

اگر ہمارے حواس پوری حقیقت کو ہم تک پہنچا دیں تو ہم زمین کو الیکٹران کے دریا کے طور پر دیکھیں گے، اور ہم خاک کے ہر ذرے کو روشنی کے گھومتے ہوئے بڑے پیمانے پر دیکھیں گے۔

****

وہ لوگ جو مادے سے روح تک اپنی بصیرت کے ساتھ داخل ہوتے ہیں وہ وہم کی نوعیت کو سمجھتے ہیں اور حقیقت کے جوہر کو جانتے ہیں۔

****

خواہ کوئی شخص افریقہ کے جنگلوں میں ہو، میدان جنگ میں ہو، بیماری میں مبتلا ہو یا غربت کا شکار ہو، اسے اپنے آپ کو یہ باور کرانا چاہیے کہ خدا کا ہاتھ خطرے سے زیادہ طاقتور ہے اور اس کی پناہ مانگنے والوں کی حفاظت کرنے پر قادر ہے۔

اپنے آپ کو بچانے کا اس سے زیادہ موثر طریقہ کوئی نہیں ہے یقیناً واقعات سے نمٹنے کے لیے منطق کا استعمال کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ کی مدد پر مکمل یقین رکھنا چاہیے۔

****

وہ محبت جو تمام مخلوقات کے دلوں میں بسی ہوئی ہے — تمام ماؤں، باپوں، دوستوں اور عزیزوں کی محبت — الہی محبت سے حاصل ہوتی ہے۔

****

بڑے اور چھوٹے فرائض کے درمیان فرق کیا جانا چاہئے، صرف اہم پر سب سے اہم کو ترجیح دیتے ہوئے، مزید یہ کہ، کوئی فرض دوسرے سے متصادم نہیں ہونا چاہئے، صحیفے ہمیں بتاتے ہیں کہ جب ایک فرض دوسرے سے متصادم ہوتا ہے، تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ایک حقیقی فرض نہیں ہے۔

****

جیسے جیسے سورج کی اہم کرنیں پھیلیں گی، میں غریبوں اور لاوارث لوگوں کے دلوں میں امید کی کرن پھیلاؤں گا، اور میں ان لوگوں کے دلوں میں نیا عزم پیدا کروں گا جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ناکام ہیں۔

****

استاد پرمہنس نے اپنے شاگردوں میں سے ایک سے کہا: "اپنے حلقہ محبت سے کسی کو خارج نہ کرو، سب کو اپنے دل میں رکھو وہ تمہیں اپنے میں رکھیں گے۔"

****

خُداوند، میری مدد کریں کہ میں ہمیشہ اپنی مرضی کو فائدہ مند اور اچھے کاموں کو پورا کرنے کے لیے استعمال کروں

مجھے تیری مرضی کے مطابق کرنے میں مدد کر تاکہ میرے تمام خیالات تیرے مقاصد کے مطابق ہوں اور تیری مرضی کے مطابق ہوں۔

اس نے میرے اندر چھپی، بابرکت طاقت کو بیدار کرنے میں میری مدد کی تاکہ میں تمام مشکلات اور آزمائشوں پر قابو پا سکوں۔

****

اُس جرات مند اور عاجز روحانی شخصیت کے لیے بیدار ہوں – جو شیروں کی طاقت کو کبوتروں کی نرمی کے ساتھ جوڑتی ہے۔

****

میں تلخ کلامی، جھوٹی تنقید اور شاباش اور چاپلوسی سے پریشان نہیں ہوں گا، میری تو بس یہی خواہش ہے کہ میں تیری مرضی پوری کروں اور تیری رضا حاصل کروں۔

****

آپ اس زبردست خوشی کا تصور بھی نہیں کر سکتے جو آپ کو اس وقت بھر دے گی جب آپ الہی موجودگی کو محسوس کریں گے تو آپ کی

روح خدا کی بے پناہ محبت سے مست ہو جائے گی یہ ایک ایسی محبت ہے جو کسی بھی انسانی محبت سے لاکھوں گنا بڑھ جاتی ہے- ایسی محبت جو آپ کی تمام خواہشات کو پورا کرتی ہے اور آپ کے دل کو خوشی اور اطمینان سے بھر دیتی ہے۔

****

اندرونی توجہ کے ذریعے، آپ براہ راست اپنے اندر اور اپنے اردگرد روحانی خوشی کا تجربہ کر سکتے ہیں اگر آپ اس بیداری کو فروغ دیں گے، تو آپ کی شخصیت ہم آہنگی سے بڑھے گی، اور آپ لوگوں اور دیگر مخلوقات کے لیے ایک پرکشش مقناطیسیت حاصل کریں گے۔

****

اے عظیم محافظ، مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اپنی تقدیر کی وجہ سے سب کچھ کھو دوں، جو میری اپنی بنائی ہوئی ہے، لیکن میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری واحد پناہ گاہ، تیری محبت کی شمع کو غفلت اور بھولپن کی آندھیوں سے محفوظ رکھے

****

آئیے ہم سازگار حالات کے چشموں سے بہنے والے پاکیزہ، تازگی بخش پانیوں کو پیتے ہیں، جو مثبت سوچنے اور پرامید نقطہ نظر رکھنے کے ہمارے پختہ عزم سے بڑھا ہوا ہے۔

****

ضمیر ایک بدیہی احساس ہے جو انسان کی اصل فطرت اور مقاصد کو ظاہر کرتا ہے جب آپ کا ضمیر صاف ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، صاف ضمیر خدا کی طرف سے اچھے اخلاق کا ثبوت ہے ضمیر کی عدالت میں بری ہونے کا مطلب خوشی کا ہونا اور خدا کی نعمتوں کو حاصل کرنا ہے۔

****

جرات مندانہ اور خوش کن کام کرنے کی کوشش کریں جو زیادہ تر لوگ نہیں کرتے ہیں، اور ان لوگوں کو پیار اور سکون دیں جنہیں دوسرے نظر انداز کرتے ہیں

****

استاد پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد سے کہا:

" اگر آپ دماغ کی نشوونما میں وقت نہیں لگاتے ہیں تو، کوئی بھی مادی خوشحالی آپ کو مطمئن نہیں کرے گی، یہ کھیتی اذیت نہیں بلکہ شعور کی تربیت ہے تاکہ ان خیالات اور اعمال کی پرورش کی جائے جو خوشی کا باعث بنتے ہیں"

آپ کی خوشی آپ کی کامیابی ہے، اس لیے اسے آپ سے کسی کو چوری نہ ہونے دیں جو آپ کو پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان سے خود کو بچائیں جب میں لڑکا تھا، جب بھی کچھ لوگ میرے بارے میں جھوٹی افواہیں پھیلاتے تھے تو میرا صبر ختم ہو جاتا تھا، بعد میں مجھے احساس ہوا کہ میرا ذہنی سکون لوگوں کی منظوری یا تعریف سے زیادہ اہم ہے۔

****

کاش آپ کو الٰہی محبت کی وہ کہانی معلوم ہوتی جس کا تجربہ کچھ عقیدت مندوں کو خدا کے ساتھ ہوتا ہے! زندگی کا کوئی دوسرا تجربہ اس خوشی کا موازنہ نہیں کر سکتا میں نے ایک ولی کو جانتا تھا جو مسلسل خدا کی محبت میں جذب ہوتا تھا، اور اس کے چہرے سے پاک محبت چمکتی تھی، خدا کی نظر ہمیشہ ان لوگوں پر رہتی ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں، اور وہ انہیں ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑتا۔

****

بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنی ذہنی اور روحانی قوتوں کی نشوونما میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

****

اپنے آپ کو تاخیر کی تہہ میں ڈوبنے کی اجازت نہ دیں بورنگ عام حقیقت کی نیند سے اٹھیں اور ایک بہتر زندگی کے افق کی طرف روانہ ہوں جہاں کامیابی، خوشی اور سکون ہو۔

****

آپ کے اندر سرمایہ کاری کے انتظار میں زبردست صلاحیت موجود ہے، اور آپ ہی اس کو فعال کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے اہل ہیں

****

بری عادتوں اور غیر صحت بخش جذبات سے آزادی مادی کامیابی سے کہیں زیادہ خوشی لاتی ہے۔

ادبی کامیابی ایک نفسیاتی خوشی لاتی ہے جسے بیرونی حالات آپ سے چھین نہیں سکتے۔

****

آپ اپنا سارا وقت پیسے جمع کرنے میں صرف کر سکتے ہیں، لیکن یہ پیسے آپ کو وہ دیرپا سکون اور تحفظ نہیں دے گا جس کی آپ تلاش کرتے ہیں، اس کے برعکس، یہ آپ کو مزید ناخوشی کا باعث بنے گا کیونکہ خوشی اور سکون ذہن میں رہتا ہے، چیزوں میں نہیں۔

****

کمزوری کو اپنے دماغ میں نہ گھسنے دیں، اور ایسے لوگوں کے ساتھ صحبت کرتے وقت ہوشیار رہیں جو منفی خیالات اور مایوسی کا شکار ہیں، ایسا نہ ہو کہ ان کے کمزور خیالات آپ کے دماغ میں داخل ہو جائیں، جب تک کہ آپ کا دماغ اس حد تک مضبوط نہ ہو جائے کہ دوسروں کے خیالات اسے کمزور نہ کر سکیں، بلکہ اس کے برعکس، یہ دوسروں کے خیالات کو مضبوط کرنے اور ان کی خود اعتمادی کو بڑھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

****

خدا سب سے پہلے آتا ہے، اور ہمیں اس کے بارے میں سوچے بغیر اپنے دن کا آغاز یا اختتام نہیں کرنا چاہئے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کی طرف سے ہمیں حاصل ہونے والی طاقت اور توانائی کے بغیر، ہم اپنے کسی بھی کام کو پورا نہیں کر پائیں گے، یہ اس کی طرف ہمارا سب سے بڑا فرض ہے۔

****

رسوم و روایات کو جانچنے اور جانچنے کا ایک طریقہ ہے ابتدا میں ہر روایت کا ایک جواز ہوتا تھا اگر ہم دیکھیں کہ جواز اب بھی صحیح ہے تو روایت کا معنی اور فائدہ ہے تاہم روایات پر آنکھیں بند کر کے پیروی کرنا نادانی ہے ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ صحیح کیا ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیے، یہ جاننا چاہیے کہ کیا چیز ہمیں خوشی دے سکتی ہے اور پھر اس کا اطلاق کرنا چاہیے۔

****

جب آپ بہت سارے لوگوں کو خوشی یا کامیابی سے محروم دیکھتے ہیں تو یہ مت سمجھیں کہ یہ ان کا مقدر ہے آپ خود کو جو چاہیں بنا سکتے ہیں آپ کی اندرونی کامیابی وہی ہے جو آپ کو حقیقی معنوں میں کامیاب بناتی ہے۔

****

اگر آپ کے اندر کچھ نہیں ہے تو آپ خوش نہیں ہوں گے لیکن اگر آپ کے ارد گرد کچھ بھی نہیں ہے اور آپ کے اندر خوش ہیں تو آپ بلاشبہ کامیاب ہیں اس لیے لوگوں کو ان کے بیرونی حالات کی بنیاد پر پرکھنا ناممکن ہے۔

****

وسیع ہجوم میں، کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو روحانی بلندی کی حالت میں پہنچ گیا ہو اور اندرونی سکون اور اعلیٰ روحانی خوشی سے لطف اندوز ہو

****

میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ مجھے ہر چیز کی ضرورت ہے میرے پاس آئے گی، اور اس لیے میں اس بات کی فکر نہیں کرتا کہ مستقبل میں کیا ہوگا، یہ گھمنڈ یا دکھاوا نہیں ہے، کیونکہ میں نے اپنی زندگی میں اس بابرکت طاقت کے کام اور تاثیر کا کئی بار تجربہ کیا ہے۔

****

میں زندگی کی سطح پر تیر رہا ہوں یا سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب رہا ہوں، میں جانتا ہوں کہ میں خدا کے ساتھ ہوں اور وہ میرے ساتھ ہے، اور یہ کہ مجھے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اس علم نے مجھے ناقابل بیان اور گہری خوشی دی ہے۔

****

اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی نئی چیز خریدنا ایک خوشگوار تجربہ ہوتا ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد یہ خوشی کا احساس دھیرے دھیرے ختم ہو جاتا ہے، اور ہو سکتا ہے کہ آپ اس میں دلچسپی یکسر ختم کر دیں، اسے بھول جائیں اور کسی اور چیز کی خواہش کریں تاہم، اس چیز کا بل نہیں بھولا جائے گا، خاص طور پر اگر آپ نے اسے قسط پر خریدا ہو!

****

انسان کو اپنی زندگی پر قابو پانا چاہیے اور اسے ہر ممکن حد تک آسان بنانا چاہیے، ضرورتوں اور ہنگامی حالات کے لیے کچھ پیسے بچانا چاہیے، آسائشوں پر خرچ کرنے پر بچت کو ترجیح دینا چاہیے، اور دوسروں کی بہترین مدد کرنا چاہیے، جب آپ دوسروں کی مدد کریں گے تو کسی نہ کسی طریقے سے مدد آپ کے پاس آئے گی، اور آپ کو کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی اور کسی چیز سے محروم نہیں ہونا چاہیے۔

****

تمام دلوں کی خوشی میں، میں تیری خوشی کی گونج سنتا ہوں، اے رب، اور تمام وفاداروں کی دوستی میں، میں آپ کی محبت کو محسوس کرتا ہوں، مجھے خوشی ہوتی ہے اور میرا دل اپنے دوستوں کی کامیابی اور خوشحالی سے خوش ہوتا ہے، جس طرح میں اپنی بھلائی اور آسانی سے خوش ہوتا ہوں، جیسا کہ میں دوسروں میں حکمت پیدا کرتا ہوں، اسی طرح میں اپنی تمام خوشیوں میں اضافہ کرتا ہوں۔ میرا اپنا

****

خوشی کا سب سے بڑا دشمن عیش و عشرت خریدنے کے لیے پیسے ادھار لینا ہے۔ لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک وہ کوئی خاص چیز حاصل نہ کر لیں خوش نہیں رہ سکتے لیکن اس چیز کو حاصل کر لینے

کے بعد بھی وہ حقیقی خوشی کا تجربہ نہیں کر پائیں گے، عارضی خوشی کے باوجود یہ اس دنیاوی خوشی کے سراب کے پیچھے بھاگنے کا کیا فائدہ ہے جو صرف ٹوٹنے کا وعدہ کرتا ہے؟ لوگوں کو بے شمار املاک کی ضرورت کے بغیر سادہ زندگی گزارنی چاہیے جس پر مسلسل توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

****

میری جنت میرے اندر ہے جب میں اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں، میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں، اور میری اندرونی خوشی بڑھتی ہے اس اندرونی اطمینان کے بغیر، دنیاوی لذتیں اور خوشیاں بھی جہنم بن جاتی ہیں، مجھے احساس ہوا ہے کہ اس اندرونی خوشی کے بغیر، مجھ پر عائد ذمہ داریوں کا بوجھ مجھ سے میرا سکون چھین لیتا اور مجھے میری خوشی سے محروم کر دیتا۔

****

اگر دولت کو بیماری اور مسائل کے ساتھ ملایا جائے تو اس کے بہت سے نتائج برآمد ہوں گے حفظان صحت اور صحت کی دیکھ بھال مغرب کی طاقتوں میں سے ایک ہے نقصان دہ کیڑوں اور مہلک جراثیم کو ترقی یافتہ ممالک میں مؤثر طریقے سے کنٹرول کیا جاتا ہے جب کہ یہ دیگر ممالک میں بکثرت ہیں لیکن ان کیڑوں کو ختم کرنا کامیابی کی معراج نہیں ہے کیونکہ ترقی یافتہ ممالک میں دیگر قسم کے مسائل اور ایسے مسائل موجود ہیں جیسے کہ ترقی یافتہ ممالک میں بہت مشکل ہے۔ قسطوں کی خریداری کے نظام کی وجہ سے گھٹن کا شکار مالی بحران - ایسی مصیبتیں جو نیند میں خلل ڈالتی ہیں اور ذہنی سکون کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

****

ہم اسی شعور کا اٹوٹ حصہ ہیں جس سے یہ عظیم کائنات وجود میں آئی ہے۔

****

کیا آپ نے کبھی بھیڑوں کا ریوڑ دیکھا ہے؟ اگر ان میں سے کوئی چھلانگ لگاتا ہے تو باقی ریوڑ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی نقل کرتے ہیں زیادہ تر لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ شاید کوئی کوئی آئیڈیا لے کر آئے یا کوئی نیا ٹرینڈ متعارف کرائے اور دوسرے فوراً بینڈوگن پر چھلانگ لگا کر اس کی نقل کر دیں یہ روش نسل در نسل ہر قوم کے اپنے رسم و رواج ہیں اور ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ وہ سب درست ہیں یا صحیح لیکن کون جانتا ہے؟ شاید ان میں سے کچھ رسم و رواج بے معنی اور بے معنی ہیں۔

****

جب خیالات کا ہنگامہ خیز طوفان تھم جاتا ہے تو ہم امن کی بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں اور خدائی موجودگی کو چھوتے ہیں

****

خدا کے بارے میں سوچیں، یا ایک خوبصورت زمین کی تزئین جو امن کو متاثر کرتی ہے، یا ایک خوشگوار اور خوشگوار تجربہ مثبت، پرسکون ذہنی سرگرمی حوصلہ افزا اور تازگی بخشتی ہے۔

****

ہم ایک افراتفری اور ہنگامہ خیز دنیا میں رہتے ہیں آپ کو لگتا ہے کہ پیسے کا مطلب خوشی ہے، لیکن جب آپ اسے حاصل کرتے ہیں تو آپ کو لگتا ہے کہ آپ ابھی تک ناخوش ہیں آپ دولت حاصل کر سکتے ہیں اور —خدا نہ کرے—اپنی صحت خراب ہو جائے یا آپ کے پاس اچھی صحت ہو اور آپ کا پیسہ ضائع ہو جائے یا آپ کے پاس دولت اور صحت دونوں ہوں لیکن دوسروں کے ساتھ بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑے، صرف احسان کرنے کی پیشکش کی جائے تو خدا کی ناراضگی اور مایوسی کے بدلے اس زندگی میں کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے آپ کو مطمئن کریں

****

زمین ان لوگوں کے لیے اذیت گاہ بن جاتی ہے جو خدائی منصوبہ سے ناواقفیت میں رہتے ہیں لیکن جب آپ زندگی کے تجربات کو اپنے استاد کے طور پر دیکھتے ہیں اور ان سے اس دنیا کی اصل نوعیت اور کائناتی ڈرامے میں آپ کے تفویض کردہ کردار کو سیکھتے ہیں تو وہ تجربات پائیدار اطمینان اور خوشی کے راستے پر قیمتی روشنی بن جاتے ہیں۔

****

وہاں، اندھیرے کے اندھیرے سے پرے، بے آواز خاموشی، اور غیر تخلیق شدہ عدم، ابدی جوہر ہے، جو وجود کی اصل اور تمام طاقتوں اور مخلوقات کا منبع ہے، مرئی اور پوشیدہ۔

****

اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو ہمارے لیے محض کھانے، سونے اور مرنے کے لیے نہیں بنایا، بلکہ اس لیے بنایا ہے کہ ہم اس کی مرضی کو جان سکیں اور اپنے وجود کے مقصد کو سمجھ سکیں، مٹھی بھر عقلمندوں نے کائناتی منصوبہ کا مطلب سمجھ لیا ہے، لیکن اکثر لوگ اندھے اور اس مقصد سے بے خبر ہیں۔

****

زندگی میں پیسہ میرا مقصد کبھی نہیں تھا۔ میرا مقصد انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کرنا تھا اس لیے خدا نے میرے لیے خود کو

سہارا دینے اور اپنے مشن کی تکمیل کے لیے مواقع کے بہت سے دروازے کھول دیے۔

****

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو ایک مقررہ اور غیر متغیر قانون کے مطابق چلانے کے لیے بنایا ہے۔ اگر ہم ان آفاقی قوانین میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو سزا دیتے ہیں جو کوئی اونچی عمارت کی چھت سے چھلانگ لگاتا ہے، اس کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں اس لیے ہم اس کے نتائج بھگتے بغیر کشش ثقل کے قانون کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

****

جب ہم دنیا کی تہذیبوں کا گہرائی سے جائزہ لیتے ہیں اور قدیم تہذیبوں کے پوشیدہ رازوں کو تلاش کرتے ہیں تو ایک بڑی تصویر سامنے آتی ہے، جس میں آپس میں جڑی ہوئی لکیریں، متنوع ابواب اور قطعی تفصیلات ہوتی ہیں، اور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان بیک وقت انفرادی اور سماجی دونوں طرح کا ہے۔

****

اگر خدا چاہتا کہ ہم صرف مادی شعور میں زندگی بسر کریں تو ہم مادی چیزوں سے پوری طرح مطمئن اور دنیاوی طریقوں سے مطمئن ہوں گے۔

****

پاکیزگی، امن اور خوشی کی کرنیں خوابوں سے پرے ہماری ضروری گہرائیوں میں ٹمٹماتی اور رقص کرتی ہیں۔

****

ہمارے اس زمینی سفر کے دوران ہماری زندگی کے آسمان پر ظاہر ہونے والے ہر تجربے کے ساتھ، ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ اپنی بیداری کو کس طرح وسیع کرنا ہے اور اپنے اردگرد کے حالات یا جن سے ہم گزر رہے ہیں ان کو کس طرح زیادہ سمجھنا ہے، اور پھر ہم بہتر ہم آہنگی کے ساتھ رہنے اور لوگوں اور زندگی کے ساتھ زیادہ آسانی اور محفوظ طریقے سے نمٹنے کے قابل ہو جائیں گے۔

****

زیادہ تر لوگ دوسروں کی نقل کرتے ہیں ایک شخص کو اصلی اور تخلیقی ہونا چاہئے، اور وہ ہر کام میں مہارت حاصل کرتا ہے۔

مشرق میں، بنیادی توجہ روحانی خوشی کو فروغ دینے پر مرکوز رہی ہے، جب کہ مغرب میں زندگی کے مادی پہلوؤں کو اکثر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے، کچھ مادی آسائشیں ہیں لیکن بہت کم نفسیاتی خوشی دونوں کے درمیان توازن کی ضرورت ہے، کیونکہ زندگی کے صرف ایک پہلو پر توجہ دینے سے عدم توازن پیدا ہوتا ہے اور زندگی کے تقاضوں سے عقلی طور پر نمٹنے میں ناکامی ہوتی ہے۔

****

سب سے بڑی خوشی - الہی خوشی کے بعد - ایک شخص کے لئے اپنے قریبی رشتے داروں کے ساتھ امن میں رہنا ہے جن کے ساتھ اسے سال کا ہر دن رہنا ہے۔

* * *

لوگ بہت زیادہ وقت ضائع کرتے ہیں جلدی اور کام کرنے میں بہت زیادہ کام کیے بغیر سوچنے اور سمجھنے کی کوشش کرنے کے لیے کہ زندگی کیا پیش کرتی ہے

****

ہمیں امن کے باغات میں حکمت کی اندرونی عمارتیں تعمیر کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے جو شاندار روحانی خوبیوں کے ان گنت پھولوں سے پھلے پھولے اور چمکے۔

****

اندرونی ہم آہنگی طاقت کا ایک بھرپور ذریعہ ہے اور قابل تجدید توانائی پیدا کرتی ہے۔

****

زندگی کو دیکھتے ہوئے، کسی کو پتہ چلتا ہے کہ کامیابی آسان نہیں ہے زندگی اکثر سخت اور ناقابل معافی ہوتی ہے، اور ہمیں روزی کمانے کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے اپنے جسم کو برقرار رکھنے اور اسے صحت مند اور بیماریوں سے پاک رکھنے کے لیے درکار کوششوں کے بارے میں سوچیں! یہاں تک کہ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں، وہ کامیابی عارضی ہے جسم - آپ طویل عرصے تک زندہ رہ سکتے ہیں - آخر کار آرام کرنے کے لئے رکھا جائے گا ضرورت مطلوبہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے اندرونی اور بیرونی متعدد قوتوں سے لڑنے کا حکم دیتی ہے، یہ قوتیں آپ کو کسی بھی اہم کامیابی سے محروم کرنے کے لیے انتھک محنت کرتی ہیں۔

****

ہر حال میں پرسکون رہنے کی کوشش کریں، اور اپنے امن کے بیج کو خوشی اور اطمینان کی مسکراہٹوں کے ساتھ کھلنے دیں۔

****

یہاں تک کہ عظیم ترین اولیاء بھی مکمل نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ اپنی کامیابیوں کو دوسروں کے ساتھ شیئر نہ کریں، یعنی اپنے روحانی تجربات اور اعلیٰ علم کو مقدس علم کے حصول میں ان کی مدد کر کے۔

****

اس وجہ سے، جو لوگ ان مراحل تک پہنچتے ہیں اور ان حالتوں کو حاصل کرتے ہیں، وہ ان لوگوں کو سمجھنا چاہتے ہیں جنہیں اس کی ضرورت ہے، اگر آپ حقیقی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آپ نہ صرف اپنی ذاتی خوشی کو یقینی بنائیں گے بلکہ دوسروں کی خوشی کو بھی یقینی بنائیں گے۔

****

ذہانت والا کوئی بھی پیسہ کما سکتا ہے۔ لیکن اگر ان کے دل میں محبت ہو تو وہ اس پیسے کو کبھی بھی خود غرضی کے لیے استعمال نہیں کریں گے۔ بلکہ دوسروں کے ساتھ بانٹیں گے۔ پیسہ خود غرض اور کنجوس کے ہاتھ میں لعنت اور بدبختی ہے اور رحم دل اور سخی روح والوں کے ہاتھ میں نعمت اور تحفہ ہے۔

****

کوئی شخص اس دوران اپنے خاندان کے افراد سے بات کرنے سے انکار کرتے ہوئے طویل مدت کے لیے خاموش رہنے کا انتخاب کر سکتا ہے، حالانکہ اس کے نتیجے میں اس شخص کو کچھ اندرونی سکون حاصل ہو سکتا ہے، لیکن اس کا طرز عمل خود غرض اور ان کے خاندان کی خوشی کے لیے نقصان دہ ہو، وہ اس وقت تک حقیقی طور پر کامیاب نہیں سمجھے جا سکتے جب تک کہ ان کے پیارے بھی ان کی کامیابی سے مستفید نہ ہوں۔

****

اسی طرح، مادی کامیابی حاصل کرنا نہ صرف ہمارا حق ہے کہ ہم اپنے طور پر فلاح و بہبود سے لطف اندوز ہوں، بلکہ دوسروں کے لیے ان کے مادی حالات اور زندگی کے حالات کو بہتر بنانے میں مدد کرنے کے حوالے سے ہماری اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔

****

میں اپنے صاف ضمیر کی دیواروں کے پیچھے محفوظ ہوں میں نے تاریک ماضی کو جلا دیا ہے اور مجھے صرف آج کی فکر ہے

****

آج مجھے احساس ہے کہ میں سب سے بڑی بھلائی کی روشنی میں ہوں اور میں ان لوگوں کے لیے مینار ہوں جو دکھوں کے سمندر کی لہروں کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں

****

کامیابی کے بارے میں لوگوں کے مختلف نظریات اور نظریات ہوتے ہیں، زندگی میں ان کے عزائم پر منحصر ہے، یہ غیر معمولی بات نہیں ہے کہ کچھ لوگوں کو کامیابی کو چوری سے تشبیہ دیتے ہوئے، یہ کہتے ہوئے سنا جائے کہ "وہ ایک کامیاب چور تھا!" یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کامیابی اپنی تمام شکلوں اور اقسام میں مطلوب اور مطلوب ہے تاہم ہماری کامیابی سے دوسروں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔

****

کامیابی کا ایک اور معیار بھی ہے: جب ہم اپنے لیے ہم آہنگی اور فائدہ مند نتائج لانے کے قابل ہوتے ہیں تو ہمیں اپنی کامیابی میں دوسروں کو بھی شامل کرنا چاہیے اور اس کے ثمرات ان کے ساتھ بانٹنا چاہیے۔

****

کامیابی کا مطلب ہے کسی شخص کا اپنے ماحول میں اطمینان اور اطمینان حقیقی کامیابی ان اعمال کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد راستبازی کے اصولوں پر رکھی گئی ہے، اور اس میں دوسروں کی خوشی اور بھلائی کو اپنی خوشی کا ایک لازمی جزو کے طور پر شامل کیا جاتا ہے اگر ہم اس اصول کو اپنی مادی، فکری، اخلاقی اور روحانی زندگیوں پر لاگو کرتے ہیں، تو ہمیں کامیابی کی مکمل اور جامع تعریف حاصل ہوگی۔

****

یہاں اس محدود دنیا میں، ہم لمبائی، چوڑائی اور کثافت کو سمجھتے ہیں، لیکن ایک اور سطح ہے جہاں طول و عرض موجود نہیں ہے؛ سب کچھ صاف اور شفاف ہے — ہر چیز شعور اور ادراک ہے ذائقہ کی حس ادراک ہے، جیسے سونگھنے کی حس ہمارے احساسات، خیالات اور جسم شعور کی کیفیتیں ہیں جس طرح ہم خوابوں میں دیکھ، سن، سونگھ، چکھنے اور لمس کر سکتے ہیں، اسی طرح اس اعلیٰ سطح پر بھی کیا ہم ان تمام حواس کو خالص شعور کے ذریعے محسوس کرتے ہیں؟

****

اے رب، ہمیں اپنی قربت کا احساس کر کے خوش کر، ہمیں خواہشات کے طوق سے آزاد کر، اور ہمیں ایسی اندرونی خوشی عطا کر جو زندگی کے تجربات اور اس کے بدلتے ہوئے واقعات سے متاثر نہ ہو۔

****

جب ہمارے ذہن اعلیٰ ادراک کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو ہمارے اندر روحانی شعور بیدار ہوتا ہے۔ اور ہم الٰہی حکمت اور محبت کۓ حیرت انگیز عجائبات کا تجربہ کرتے ہیں۔

****

اگر ہم خدا سے پوری طرح محبت کرتے ہیں اور اپنے تمام خیالات اور دلوں کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم اس کے قریب محسوس کریں گے اور ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ زندگی میں سب سے بڑی سلامتی کی پناہ گاہ ہے۔

****

بظاہر خالی اور خالی جگہ میں، ایک کائناتی ربط اور ابدی زندگی ہے جو ہمیں کائنات کی تمام جاندار اور بے جان چیزوں کے ساتھ جوڑتی ہے، وجود میں موجود ہر چیز میں عظیم زندگی کی لہر بہتی ہے۔

****

ابدیت ہمارا اصل گھر اور دائمی ٹھکانہ ہے، اور ان اجسام میں ہمارا وجود ایک عارضی وجود ہے، جیسے صحرا میں سفر کرنے والے قافلے کے لیے مختصر آرام۔

****

جب ہم خود کو روح کی تخلیقی قوتوں کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں تو ہم اس آفاقی اور لامحدود ذہن سے جڑ جائیں گے جو ہماری رہنمائی کرنے اور ہمارے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تخلیقی طاقت ہمارے وجود کے سب سے بڑے منبع سے بلا روک ٹوک ہمارے پاس بہے گی اور ہمیں اپنی سرگرمی کے کسی بھی شعبے میں تخلیقی کامیابی حاصل کرنے کے قابل بنائے گی۔

****

محبت اعتماد، رواداری اور باہمی احترام کے ماحول میں پروان چڑھتی اور پروان چڑھتی ہے۔

****

اے رب، ہمیں پاکیزہ خیالات اور اچھی عادات کی روشنی سے نواز، تاکہ اگر بُری عادتوں اور منحرف خیالات کا اندھیرا ہم تک پہنچ جائے تو وہ فوراً دور ہو جائے اور ہمیں تجھ سے ایسی گہری محبت کرنے میں مدد دے کہ نہ تو مادی وہم اور دنیاوی لالچ ہمیں اپنے جال میں پھنسا سکے اور نہ ہی ہمارے دل و دماغ پر قبضہ کر سکے۔

****

جو چیزیں آسانی سے حاصل کی جاتی ہیں وہ بہت کم قیمتی ہوتی ہیں ہمیں یہ بات عظیم مردوں اور عورتوں کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے

سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ کس طرح اپنی صلاحیتوں کو نکھار کر، اپنے فرائض کی انجام دہی سے، اپنی اخلاقی اقدار کی تعمیر، گہرے مطالعے میں مشغول ہو کر اور خود غرضی سے بچ کر عظیم بن گئے، لیکن انہوں نے جو نتائج حاصل کیے اور جو کامیابیاں حاصل کیں وہ ان کی کوششوں سے کہیں زیادہ تھیں۔

****

حقیقی آزادی انتخاب کی آزادی میں مضمر ہے۔ جس کی رہنمائی دانشمندی سے کی جاتی ہے۔ اور اس کی تائید فہم، درستگی اور پختہ ارادے سے ہوتی ہے۔

****

جب آپ اپنے ارادے، عزم اور شعور کو بیدار کرتے ہیں، تو غیب کی قوتیں اعلیٰ شعور سے نکلتی ہیں — روح کی بصیرت کے ذریعے — آپ کی مدد کرنے اور نفسیاتی سکون اور خوشی کی طرف جانے والے راستوں کو روشن کرنے کے لیے، خدا کی مدد سے۔

****

انسان کو اپنی کوشش سے روح کے راستے کھولنے چاہئیں کوئی بھی خوشی سے سکون اور خوشی پر مصائب اور مصائب کا انتخاب نہیں کرتا جہالت مصائب کی جڑ ہے۔ اور وہ رکاوٹ جسے دور کرنا اور ختم کرنا ضروری ہے۔ جہالت ایک نقصان دہ گھاس ہے، جس کی جڑیں گہری ہیں، جو انسانیت کے باغ میں اگتی ہیں اور اچھے اور فائدہ مند پودوں کو اگاتی ہیں۔

****

جہالت پر اٹل ارادے اور پختہ عزم سے قابو پانا چاہیے، دماغ کی مٹی کو پوری توجہ کے ساتھ [مثبت پر] کاشت کرنا چاہیے، اور اچھے بیجوں کو ایمان کے پانی سے سیراب کیا جائے گا جب محبت کی الہام اور گرم کرنیں چمکیں گی، نیکی کا بیج اگے گا اور جڑی بوٹیوں اور طفیلی پودوں پر قابو پا لے گا، کیونکہ روشنی کی موجودگی میں روشنی کا وجود نہیں ہو سکتا۔

****

مادی چیزوں کی لذتیں مٹ جاتی ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں، لیکن الٰہی خوشی کبھی مدھم نہیں ہوتی یہ ایک الہامی خوشیٰ جو لامتناہی اور بیان سے باہر ہے۔

****

ہمیں خوشی کے حصول کے لیے کبھی بھی گمراہ کن طریقے استعمال نہیں کرنے چاہیئں، اور نہ ہی ہمیں اپنے اندر موجود سکون اور روحانی دولت کو فریب آمیز راحت اور چمکدار زندگی کی تلاش میں ترک کرنا چاہیے جو تباہ کن اثرات کے ساتھ جہنمی اعمال اور طرز عمل سے ہمارے سامنے الجھ سکتی ہے۔

****

سکون الٰہی کی موجودگی کی تصویر کشی کے لیے بہترین کیمرہ ہے خالص اور عین توجہ مرکوز سکون کی عینک کے ذریعے مبارک تصویر بالکل واضح طور پر ظاہر ہوگی۔

****

درحقیقت، تمام حکمت آپ کے اندر ہے اور آپ کو صرف اس سے شعوری طور پر آگاہ ہونے کی ضرورت ہے۔

****

حقیقی قناعت خود کی بہتری میں مضمر ہے، تاکہ دوسرے آپ کو ڈھونڈنے کے بجائے آپ کو ڈھونڈیں، محبت اور دوستی آزادانہ طور پر دی جانی چاہیے، بغیر کسی توقع یا مطالبے کے، توقع صرف غم اور ناخوشی کو جنم دیتی ہے، یہاں تک کہ جب خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں، تو انسان کو اپنی خوبیوں اور خود اعتمادی کے قلعے کے اندر تنہا، محفوظ اور سکون سے کھڑا ہونا چاہیے۔

****

خوشی اور امید کے جھرنے ہمیشہ میرے دل سے بہتے، اور ان کی تازگی کا پھوار ان سب کو چھوئے جن سے میں ملتا ہوں۔

****

روحانی مسرت روح میں دوسروں کی ہر طرح سے مدد کرنے کی خواہش پیدا کرتی ہے، اور ان بہتر اخلاقی لذتوں کی تعریف کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے جو خوشی کا باعث بنتی ہیں، اس طرح خام لذتوں کی طرف جھکاؤ کم ہوتا ہے۔

****

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کا کردار کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، یہ کائناتی ڈرامے کی کامیابی میں حصہ ڈالنے کے لحاظ سے سب سے بڑے کردار کی طرح اہم رہتا ہے جو روحیں زندگی کے اسٹیج پر انجام دیتی ہیں۔

****

مکمل شعور ایک مطلق، لامحدود شعور ہے، جو اپنے آپ کو مسلسل تجدید کرتا ہے اور اس کی تخلیقی صلاحیت کبھی ختم نہیں ہوتی، اور یہ آپ کے ذریعے اپنے ایک منفرد پہلو کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

****

اگر آپ ایک بار بھی محبت الہی کا مزہ چکھ لیں تو آپ اسے کبھی نہیں چھوڑیں گے کیونکہ پوری کائنات میں اس جیسا کوئی اور نہیں ہے۔

****

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ بہت ترقی یافتہ روحانی مراحل پر پہنچ چکے ہیں، اس طرح کے وہ گنہگاروں کو محض روحانی نصیحت کرنے سے مطمئن نہیں ہیں، بلکہ وہ - خدا کے فضل اور مدد سے - ان کو روحانی طاقت سے چارج کر سکتے ہیں جو انہیں ان کے گناہ کے اعمال کے نتائج سے آزاد کرتی ہے۔

****

تمام اچھے اور برے اعمال دماغ کے خلیوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں اور سوچ میں اچھی یا بری عادتوں یا رجحانات کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

****

ایک شخص جو دماغی خلیات کی طاقت سے چارج ہونے کی وجہ سے غیر صحت مند عادات کا شکار ہوتا ہے وہ قوت ارادی، مراقبہ، مخلصانہ دعا اور مسلسل مثبت اثبات کے ذریعے خود کو آزاد کر سکتا ہے جب تک کہ اس کی تمام ناپسندیدہ عادات امن و سکون کی اچھی عادات میں تبدیل نہ ہو جائیں ایسا اس وقت ہوتا ہے جب صحیح ہدایت پر چلنے والی لائف فورس ان عادات کو تبدیل کرنے کے لیے کام کرتی ہے، جس سے دماغ کے تمام خلیات غیر معمولی فطرت سے بھر جاتے ہیں نیک، اور خوبصورت

****

تفہیم باطنی آنکھ، روح کی بصارت اور دل کی دوربین ہے یہ دماغ کی تسکین اور ضمیر کی پاکیزگی کے درمیان توازن ہے۔

****

ہر روز ہم مختلف مناظر دیکھتے ہیں، اور ہر دن سیکھنے کے لیے ایک نیا سبق لے کر آتا ہے، یہ توقع کی جاتی ہے کہ انسان اپنے وجود کے حتمی مقصد پر توجہ دے کر سبق سیکھے گا: اپنے وجود کے ماخذ اور اپنی زندگی کی بنیاد کو پہچاننا۔

****

آئیے ہم ماضی کے دکھوں کو بھلانے کے لیے کام کریں اور ان پر نہ بسنے کا عزم کریں غیرمتزلزل عزم اور فعال ارادۓ کے ساتھ، آئیے اپنی

زندگیوں کی تجدید کریں، اپنی کامیابیوں میں اضافہ کریں اور اپنے اندر اچھی عادات اور اعلیٰ صفات کو پروان چڑھائیں۔

****

کوئی بھی شخص جو دوسروں کی کمزوریوں کو ظاہر کرتا ہے اور ان کے لیے شرمندگی اور ناراضگی کا سبب بنتا ہے وہ حکمت اور صحیح فیصلے سے دور ہے۔

****

ہر وقت اور جگہ کے لیے اقوال

جو لوگ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہیں وہ دم توڑ دینے والی خوبصورتی کو دیکھتے ہیں اور اعلیٰ مٹھاس کا مزہ چکھتے ہیں جس کا تجربہ کسی اور طرح سے نہیں کیا جا سکتا۔

جب میری روح نے تجھے پکارا تو تیری خاموشی کے بادل پھٹ پڑے، اے خدا، تیری رحمت کی بارش برسی یہاں تک کہ تیرے فضل کا سیلاب بن کر تیرے بابرکت دریا نے میرے وجود کے کناروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، اور میری روح ابدیت کے پانیوں میں ڈوب گئی، اور میری چھوٹی سی زندگی کا بلبلہ تیرے وجود میں تحلیل ہو گیا۔

میرے مرشد نے مجھے سکھایا کہ کس طرح حکمت کی چھینی کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ایک ہیکل بنانے کے لیے الہی موجودگی کے لائق بنایا جائے۔

اگر آپ ایک عظیم مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو اس کے لیے ایک ذہنی نمونہ بنا کر شروع کریں، اگر آپ اپنے ذہن میں ایک مضبوط خیال ڈالتے ہیں تو اب آپ اپنے شعور میں کوئی بھی سمت مضبوطی سے قائم کر سکتے ہیں۔ پھر آپ کا پورا وجود اس خیال کے مطابق ہو جائے گا، اور آپ کے اعمال اس کے مطابق ہو جائیں گے۔

جب آپ الہی دل کو چھویں گے، آپ کی پریشانیاں ختم ہو جائیں گی، آپ کے دل میں محبت بھر جائے گی، اور حیرت انگیز روحانی تجربات آپ کے دماغ کے باغوں میں خالص چشموں کی طرح رقص کریں گے۔

بہت سے بادل تجھے چھپانے اور مجھ سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آرزو کے آنسوؤں کی شبنم سے تیرا نام مبارک مجھے تمام پردوں اور پردوں کے پیچھے سے سنہری حروف میں چمکتا دکھائی دیتا ہے۔

ضمیر کی پاکیزگی کا مطلب ہے سچائی کے ساتھ شفافیت سے پیش آنا۔

ضروری ضروریات ہیں اور جن کو کچھ لوگ "ضروریات" سمجھتے ہیں جو درحقیقت غیر ضروری اور ضرورت سے زیادہ ہیں زندگی کو بنیادی ضروریات پر توجہ مرکوز کرکے اور غیر ضروری آسائشوں کو ختم کرکے آسان بنایا جانا چاہئے۔

اے دوستی تو کتنی بلند ہے اور تیری مٹی کتنی زرخیز اور مقدس ہے! محبت آپ کی پرورش ہے اور وفاداری آپ کا مشروب ہے۔

جب دو افراد اپنے اختلافات کے باوجود ہم آہنگی اور اتفاق سے چلتے ہیں تو وہ ایک مقصد سے متحد ہو جاتے ہیں: خالص محبت اور باہمی وفاداری میں روح کا سکون اور سکون حاصل کرنا اور جہاں عاشق محبوب کی قیمت پر لذت تلاش نہیں کرتا، وہاں پرہیزگاری کے باغ میں دوستی کے خوشبودار پھول کھلتے ہیں اور اپنی میٹھی خوشبو پھیلاتے ہیں۔

دنیا ہمارے ذہنوں کی تربیت ایک مختلف انداز میں کرتی ہے، ہمیں بہت سی چیزوں کا عادی بنا دیتی ہے کہ ہم سوچنے لگتے ہیں کہ خوشی ان کے بغیر نا ممکن ہے لیکن زندگی اور خاص طور پر بچوں کی زندگیوں کو آسان بنانا چاہیے۔ ورنہ زندگی انہیں تلخ مایوسیوں سے سکھائے گی۔

حقیقت محض خیال یا تخیل سے زیادہ درست اور حقیقت پسندانہ ہے، لیکن جو کچھ ہم سوچتے یا تصور کرتے ہیں وہ کبھی کبھی سچ بھی ہو سکتا ہے۔

تخلیقی سوچ کے عمل میں تخیل ایک اہم عنصر ہے تاہم، تخیل کو پختہ اور پختہ یقین میں تبدیل ہونا چاہیے، اور یہ مضبوط قوت ارادی کے بغیر ناممکن ہے۔

اگر آپ اپنی پوری قوت ارادی کے ساتھ کسی چیز کا تصور کرتے ہیں، تو آپ کا تخیل ذاتی یقین میں بدل جائے گا، اور جب آپ اس یقین کو برقرار رکھ سکیں گے،

تمام مخالف آراء کے باوجود، آپ کا یقین حقیقت میں ظاہر ہوگا۔

کسی کو اپنے طور پر کھڑا ہونا سیکھنا چاہیے، اپنی خوبیوں اور خودی کی مدد سے

روحانی خوشی ایک نئی خوشی ہے اور خدا کے بارے میں گہرائی سے سوچنے والوں میں تیزی سے ظاہر ہوتی ہے یہ ایک ایسی خوشی ہے جو صحیح فیصلے کرنے اور صحیح کام کرنے میں مدد کرتی ہے اور جب یہ مل جاتی ہے تو غیر صحت مند خواہشات اور خواہشات ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ روحانی خوشی کے مقابلے میں اپنی توجہ کھو دیتی ہیں۔

ہمارے قادر مطلق خالق نے ہمیں زندگی، طاقت اور حکمت عطا کی ہے، اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے اپنی توجہ دیں اور اپنے دلوں کو

اس کے لیے محبت، شکر گزاری، اور اس کے احسان اور مہربانی کے اعتراف میں بلند کریں۔

اے خدا، غصے کی آگ نہ بھڑکانے میں میری مدد کرو، ایسا نہ ہو کہ میں ناراضگی کے شعلوں سے اپنے اور دوسروں کے اندر امن کے سبز نخلستانوں کو جلا دوں، اپنی محبت کی مسلسل بہتی بارش سے غصے کی آگ کو بجھانے میں میری مدد کر۔

میری نرمی اور میرے سکون کی جھیل پر سکون اور ساکت رہے، بے اطمینانی کے طوفانوں سے پریشان نہ ہوں جو سوائے مصائب کے کچھ نہیں لاتے۔

فرض کے احساس سے محرک کام انجام دینا، یا کسی دوسرے شخص کی خدمت اور محبت میں ذاتی خواہشات کو قربان کرنا، خوف کے مارے ایسا کرنے سے کہیں بہتر ہے۔

یہاں تک کہ جب کوئی شخص احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرنا چھوڑ دے تو اسے خدا کی محبت میں ایسا کرنا چاہئے نہ کہ اس کے عذاب کے خوف سے۔

جس چیز سے بھی ڈرو، اپنے خیالات کو اس سے پھیر لو اسے خدا پر چھوڑ دو اور اس پر اپنا بھروسہ مضبوط کرو

خوف ہمیشہ انسان کے ساتھ رہتا ہے اور اس سے نجات خدا کے بارے میں سوچنے اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے ممکن ہے۔

نیکی کے راستوں پر چلنا شروع میں مشکل ہو سکتا ہے لیکن وہ مبارک راستے ہیں جو ذہنی سکون اور حقیقی خوشی کی طرف لے جاتے ہیں۔

خدا کا جلال ہماری زندگی کے ہر کونے پر چمکے، اس کی محبت ہمارے دلوں میں بسے، اور اس کا نور ہمارے شعور کو بھر دے۔

اے میرے محبوب، پھول کھلتے ہیں اور موسم بدلتے ہیں، اور سب آپ کی بات کرتے ہیں، پورا چاند آپ کی مسکراہٹ کی خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے، اور سورج آپ کے آسمانی چراغ کو اٹھائے ہوئے ہے، میں آنسوؤں کے سمندر میں تیرتا ہوں، آپ کی آرزو سے چھلکتا ہوں، درختوں کے پتوں اور بنی نوع انسان کی رگوں میں آپ کی زندگی اور جوش و خروش کو اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں

جب میں آپ کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں کسی اور دنیا میں جاگ رہا ہوں، اور وقتا فوقتا میں اس زمین اور اس چھوٹے سے جسم کے خواب دیکھتا ہوں - میں لامتناہی خوشی سے بیدار ہوں، اور میری دنیاوی زندگی کا خواب آپ کے ساتھ جاگنے کے لمحوں کی خوشگوار یادوں سے خوشبودار ہے، میں نے خوابوں کی

جھاڑیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے اور اپنے خوابوں کے باغ میں ان کے گلاب کے پودے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ میری آرزو کی خوشبو تمہیں اپنی طرف کھینچے گی، اور تم مجھے اپنے ساتھ ابدی خوشیوں کے افق پر لے جانے آؤ گے۔

اے اللہ مجھے پاکیزگی اور پاکیزگی کے ساتھ شفاف بنا تاکہ میں اپنے اندر تیرا شفاء نور پیدا کروں

میرے دماغ کے کانپتے ہوئے آئینے کو پرسکون کر دے تاکہ یہ آپ کے لامحدود چہرے کی عکاسی کرے۔

ایمان کی کھڑکیاں کھول دے تاکہ میں تیری سکون کی خوشبو میں سانس لے سکوں

اے اپنی ذات میں چمکنے والے، اے تصریح سے عاجز کرنے والے، میری ان آنکھوں سے دیکھ جو تیری آرزو رکھتی ہیں، تاکہ میں تیرے سوا کوئی وجود نہ دیکھوں۔

زندگی کے تمام مظاہر اور ظہور کے پیچھے خدا کی خاموش آواز ہے، جو ہمیں پھولوں، مقدس کتابوں، ہمارے ضمیروں اور ان تمام خوبصورت چیزوں کے ذریعے پکارتا ہے جو زندگی کو جینے کے قابل بناتی ہیں۔

روحانی چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے سالک کی ہر کوشش کو اللہ تعالیٰ اس کے لیے شمار کرتا ہے اور اس کا اچھا بدلہ دیتا ہے۔

اے رب، ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے ذہنوں کو اپنی سچائی کے نور سے منور کر، ہمارے دلوں کو اپنی محبت سے دھڑک دے، اور ہماری روحوں کو اپنی خوشی اور اپنے فضل کی کثرت سے بھر دے۔

اس شفاف افق سے جس میں دماغ داخل نہیں ہو سکتا، خدا اپنی ابدی روشنی ڈالتا ہے اور کائناتی ذہن سے شاندار الہام اور بابرکت طاقتیں آتی ہیں، اور تخلیقی سرگرمیاں کھلے اور ہم آہنگ ذہنوں میں بہہ جاتی ہیں۔

جب آپ دیکھیں گے کہ آپ کی روح، آپ کا دل، الہام کی ہر چنگاری، نیلا آسمان، چمکتے ہوئے ستارے، پہاڑ، زمین، پرندے اور پھول سب کائناتی تال، روحانی خوشی اور عالمگیر اتحاد کے ایک ہی دھاگے سے جڑے ہوئے ہیں تو آپ کو احساس ہوگا کہ یہ سب آسمان کی لہریں ہیں جو آسمان پر موجود نہیں ہیں۔

اگر ہم اپنے خالق کو بھول جائیں تو ہم مصائب کے مستحق ہیں ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ ہمارا محبوب ہے اور ہم سے محبت کرتا ہے اور یہ علم ہمیں ہماری پریشانیوں اور تکالیف سے نجات دلائے گا۔

خدا کا سچا عاشق کبھی بھی اس کی تلاش سے باز نہیں آتا، خواہ وہ کئی کوششوں کے بعد بھی اسے تلاش نہ کر پائے، جس طرح طوفان کے

تھمنے کے بعد ایک لہر سمندر کے دل میں واپس آجاتی ہے، اسی طرح متلاشی شخص بھی، اس کے پاس ایک واضح عقیدہ ہے کہ رکاوٹیں ٹوٹ جائیں گی اور وہ لامحالہ جلد یا بدیر کائناتی سمندر سے مل جائے گا - وہ لامحدود سمندر جہاں سے وہ آیا تھا اور جس کی طرف وہ لوٹتا ہے۔

جب ذہن مسلسل محبوبِ الٰہی کے بارے میں سوچتا ہے تو دل خوشی اور مسرت کے گیت گاتا ہے۔

روحانی ارتقاء انسان کا ابھرنا ہے جو وہ اب ہے اس سے مستقبل میں کیا ہوگا

انسان اپنی اصل فطرت کو دوسروں سے چھپا نہیں سکتا اس کے خیالات کی کمپن کسی نہ کسی طرح اس کے طرز عمل سے ظاہر ہوگی اور اس کے اعمال سے ظاہر ہوگی۔

بہت سے ایسے ہیں جو آزادی کے بارے میں غلط فہمی رکھتے ہیں، وہ آزادی کو ہر وہ کام کرنا سمجھتے ہیں جو انسان کرنا پسند کرتا ہے، اور میں اس آزادی کو خواہشات کی آزادی کہتا ہوں۔

آزادی کی اصل نوعیت کی غلط فہمی کی وجہ سے، کچھ والدین اپنی خواہشات کو فوراً پورا کر کے اپنے بچوں کو روایت کا غلام بنا لیتے ہیں، پھر بچے یہ سمجھ کر بڑا ہو جاتا ہے کہ جب تک ان کی خواہشات پوری ہوں گی، وہ خوش ہیں، اور یہ کہ زندگی کا مقصد ہر خواہش کو پورا کرنا ہے، تاہم، بعد میں انہیں معلوم ہوا کہ وہ غلط تھے، کیونکہ باہر کی دنیا گھریلو زندگی سے بالکل مختلف ہے، اور وہ سیکھتے ہیں کہ ہر خواہش کو پورا کرنا آسان نہیں ہوتا! دوسرے ان کو ایک طرف دھکیل سکتے ہیں اور اپنی خواہشات کے تعاقب میں انہیں نظرانداز کر سکتے ہیں نتیجتاً، بچے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی شدید خواہش کی وجہ سے سخت اور جذباتی طور پر بے حس ہو جاتا ہے، اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی قوت ارادی اور سمجھداری کو بڑھانے میں مدد کریں تاکہ وہ دنیا میں اس کے جال میں پڑے بغیر زندگی گزار سکیں۔

ماں کہتی ہے "اسے پیار سے سکھاؤ" یقیناً بچوں سے محبت سے پیش آنا عام طور پر اچھا ہے، لیکن بہت زیادہ مٹھاس دانتوں کو خراب کرتی ہے، اسی طرح بہت زیادہ لاڈ پیار بچوں کو خراب کرتا ہے، اس کے لیے ایک حد تک بختگی اور عزم ضروری ہے، لیکن اگر کسی بچے کے ساتھ کوئی غلطی کی جائے اور اسے سخت سزا دی جائے تو اس کے نتائج بھیانک ہوں گے، بچوں کے ساتھ حسن سلوک اور توازن ہونا چاہیے ۔ ہر باپ کو چاہیے کہ وہ اپنے مزاج کو پیار اور نرمی سے بدلے اور ہر ماں کو چاہیے کہ وہ اپنی محبت کو حکمت اور سمجھداری سے ڈھالے۔

ایک شخص کو ایک مستحکم نفسیاتی کیفیت کو برقرار رکھنا چاہیے اور خدا کے لیے تڑپنا چاہیے، میں نے بہت سے کام کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن میرے کام کی نوعیت کچھ بھی ہو، میرے خیالات ہمیشہ خدا کے ساتھ رہتے ہیں۔

ہمیں اس تخلیق سے لطف اندوز ہونا چاہیے، لیکن اسے ہمیں غلام بنانے کی اجازت دیے بغیر اور تجربے نے مجھے سکھایا ہے کہ خدا کو پانے کی خوشی بے مثال ہے۔

بڑے کاموں کو شروع کرنے سے پہلے، خاموشی سے بیٹھنا چاہیے، حواس اور خیالات کو پرسکون کرنا چاہیے، گہرائی سے غور کرنا چاہیے، اور روحانی رہنمائی اور صحیح سمت حاصل کرنے کے لیے الہی مدد حاصل کرنی چاہیے۔

مجھے احساس دو کہ سحر کے چہرے پر، پھولوں کے ہونٹوں پر اور شریف مردوں اور عورتوں کے چہروں پر مسکراہٹ ہے تمہاری

میں بدقسمتی، بد قسمتی، بیماری، یا کسی غیر متوقع رکاوٹوں کی پے در پے تصویروں سے متاثر نہیں ہوں گا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ کائناتی شعور سے گہرا تعلق رکھنے والا نظم و ضبط والا شعور واضح طور پر ناکامیوں اور پریشانیوں کا شکار نہیں ہوتا۔

آزادی کا مطلب ہے عقل کے مطابق عمل کرنے کی صلاحیت، نہ کہ جذبوں، عادات اور خواہشات کے مطابق

مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں عالیشان محل میں رہوں یا عاجز کاٹیج میں، جب تک خدا میرے ساتھ ہے

میں اپنی ایمانداری سے کمائی ہوئی رقم کو سادہ زندگی گزارنے کے لیے استعمال کروں گا

خدا پر ایمان اور قوتِ ارادی کے استعمال کے ذریعے انسان بیماری، ناکامی اور حالات پر قابو پا سکتا ہے، جب تک کہ قوت ارادی کی کمپن جسمانی یا نفسیاتی بیماریوں کے کمپن سے زیادہ مضبوط ہو، بیماری جتنی زیادہ دائمی ہو، ارادہ اتنا ہی مضبوط اور پختہ ہو، اور خواہش کو حاصل کرنے کے لیے ایمان اتنا ہی گہرا اور ثابت قدم ہو۔

مجھے حوصلہ دے کہ میں صرف تجھ پر بھروسہ رکھوں، انسانی تحفظ کے ذرائع پر نہیں، مجھے خوف اور اضطراب کو زندگی کی کسی بھی آزمائش کا سامنا کرنے کے لیے اپنی بے پناہ طاقت کو مفلوج نہ ہونے دے، مجھے حادثات، آفات اور بدحالی کا تصور ان کے حقیقی ظہور کے خوف سے سوچنے اور تخیل سے نہ کرنے دے اور مجھے یہ احساس دلا دے کہ اے رب، میں گم ہو گیا ہوں یا گمشدہ دنیا زندہ ہو یا مرنا، آپ کی حفاظتی موجودگی اب بھی مجھے گھیرے ہوئے ہے اور میری حفاظت کرتی ہے۔

عقلمند کہتے ہیں: نیک اعمال کا ثمر جو خدا کی محبت اور نیکی سے پیدا ہوتا ہے وہ ہم آہنگی اور پاکیزگی ہے، نفسانی خواہشات اور خواہشات سے متاثر ہونے والے اعمال کا پھل درد اور تکلیف ہے، برے اعمال کا پھل جہالت اور حماقت ہے۔

اچھے اعمال خوشی کا باعث بنتے ہیں، جب کہ دنیاوی اعمال جو خود پسندی سے چلتے ہیں دکھ اور تکلیف کا باعث بنتے ہیں، تاہم مسلسل برے اعمال انسان کی سمجھ اور سمجھ کی صلاحیت کو ختم کر دیتے ہیں۔

اگر آپ امن اور ہم آہنگی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو آپ کے ارادے اچھے ہونے چاہئیں، اور آپ کو مہربانی اور محبت کے جذبات پھیلانے چاہئیں، اگر آپ نیک زندگی گزاریں گے، تو آپ اپنی مثال اور اچھے اخلاق سے دوسروں کی مدد کریں گے۔

جس لمحے میں بے چینی اور ذہنی الجھن محسوس کروں گا، میں خاموشی اور غور و فکر کی طرف اس وقت تک پیچھے ہٹوں گا جب تک کہ میں اپنا سکون بحال نہ کرلوں، اور میں ہر دن کا آغاز خدا کے بارے میں سوچنے اور اس سے مدد اور رہنمائی مانگنے سے کروں گا۔

عزم کریں کہ نفرت کی گھٹن والی گھاس پھوس کو نہ اگنے دیں اور اپنی زندگی کے باغ میں گھس جائیں، ایک ایسا باغ جو ایک اعلیٰ جذبے کی خوبیوں سے بھرا ہوا ہو اور آپ جتنا زیادہ ان خوشبودار، گلاب جیسی خصوصیات کو پروان چڑھائیں گے، اتنا ہی اللہ آپ پر آپ کے اندر موجود وجود کا سب سے بڑا راز ظاہر کرے گا۔

زندگی کا مقصد سکون، اطمینان، لافانی، تحفظ اور سچائی کا علم حاصل کرنا ہے، اور ان خواہشات کے دل میں جو ہمارے اندر ہلچل مچاتی ہیں، وہ الہی جوہر ہمارے اندر موجود ہے۔

اے خُداوند، میں اپنی آزادی کو تجھ میں پاتا ہوں اور یہ سمجھ سکتا ہوں کہ میرا اصل گھر تیرا کل وجود ہے اور میں تیرے کائناتی شعور کا ایک اٹوٹ حصہ ہوں

اے وسیع الہی سمندر، میری خواہشوں کے دریا، رکاوٹوں اور رکاوٹوں کے صحراؤں سے بہتے، آخر کار تیری عظیم گہرائیوں میں گھل مل جائیں۔

صرف الہی قلعے میں ہی ہمیں تحفظ اور تحفظ ملتا ہے، اور خدا کے قریب محسوس کرنے اور اس کی موجودگی کو چھونے سے زیادہ محفوظ کوئی جگہ نہیں ہے۔

چونکہ انسان ان عادات کے زیر انتظام ہیں جو ان کے رجحانات، رجحانات، کردار اور خواہشات کی تشکیل کرتی ہیں، اگر وہ عادات خراب ہوں تو کردار نقصان دہ اور اعمال برے ہو جاتے ہیں، اس لیے مناسب ہے

کہ اچھی عادات کو ترجیح دیں، کیونکہ یہ ہمارے اعمال اور خیالات کو اچھے مقاصد کی طرف لے جاتی ہیں اور ہمیں صحت اور خوشی دیتی ہیں۔

جہاں بھی غمگین اور مصیبت زدہ روحیں ہوں، مجھے ان کی خدمت اور تسلی دینے میں اپنا سکون ملتا ہے۔ میں دوسروں کو خوش کرنے کی پوری کوشش کروں گا اور ان کے جذبات کے ساتھ اس طرح ہمدردی کروں گا جیسے وہ میرے اپنے ہوں۔

دماغی صلاحیتیں انسانوں میں موجود ہوتی ہیں لیکن زیادہ تر لوگوں میں وہ کم ترقی یافتہ رہتی ہیں اور ان صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں ناکامی سنگین نتائج کا باعث بنتی ہے۔ جسم کی طرح دماغ کو بھی صحت اور زندگی کے لیے مناسب غذائیت اور ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک ہیرا روشنی حاصل کرتا ہے اور اس کی عکاسی کرتا ہے، اور اسی طرح خالص، شفاف روحیں جو خدا کو جانتی ہیں اور اس کی موجودگی سے چمکتی ہیں۔

اے خُداوند، تُو ہی زندگی کی اصل دولت ہے، اور سب سے پہلے تجھے ڈھونڈ کر میں تجھ میں وہ سب کچھ پاوں گا جس کی مجھے ضرورت ہے۔

لوگ عام طور پر اچھی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے صرف خوراک، ہوا اور سورج کی روشنی پر توجہ دیتے ہیں، لیکن ایک وقت ایسا بھی آسکتا ہے جب زندگی کے ان خارجی ذرائع کی کثرت کے باوجود صحت بگڑ جاتی ہے، تب جسم کے اندر سے توانائی کے ذخائر کو دوبارہ چارج کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

اگر میرے ذہن کی کشتی لالچی خواہشات کی چٹانوں تک پہنچتی ہے جن میں خطرات اور خطرات شامل ہیں، جہالت کے شدید طوفانوں سے چلتے ہوئے، تو اے میرے خدا، میری روشنی بن جا اور ہمیشہ مجھے اپنی صداقت اور نیکی کے ساحلوں تک لے جا۔

فکر ایک شعلے کی مانند ہے جس کی مرتکز طاقت کو کامیابی سے روکنے والی رکاوٹوں کو جلانے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔

خدا کو مسلسل الہی محبت کے ذریعے پایا جا سکتا ہے جب ہم خدا کو اس کے تحفوں سے زیادہ پیار کرتے ہیں، تو وہ ہمارے پاس آئے گا اس نے ہمیں آزاد مرضی اور انتخاب کی طاقت دی ہے تاکہ ہم دنیا کے عارضی اور معمولی تحفوں اور اس کے قرب کے تحفے اور اس کی بابرکت موجودگی کی خوشی میں فرق کر سکیں۔

ہمیں یادداشت دی گئی تاکہ ہم اچھی چیزوں کو یاد رکھنے کی مشق کر سکیں جب تک کہ ہم سب سے بڑی نیکی کو یاد نہ کر لیں: خدا

تیری محبت کی ہوا مجھ میں بہتی ہے، اے رب! اور میری زندگی کے پتے آپ کے آنے پر خوشی سے ناچتے ہیں، ان کی خوشگوار سرسراہٹ ہوا

میں بہتی ہے، تھکے ہوئے لوگوں کو میرے روحانی سکون کے سائے میں آرام کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

زندگی کی مشکلات کا مقصد ہمیں نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ بلکہ، مسائل اور بیماریاں ہمیں سبق دیتی ہیں، ہمارے دردناک تجربات کا مقصد ہمیں تباہ کرنا نہیں ہے، بلکہ ہمیں پاک کرنا اور ہمارے خالص ماخذ یعنی خدا کی طرف ہماری واپسی کو جلدی کرنا ہے جو ہماری مدد کرنے اور ہمارے آسمانی گھر میں واپس لانے کے لیے ہر طرح سے کام کرتا ہے۔

انفینٹی ہمارا حقیقی گھر ہے، اور اس زمین اور ان جسمانی جسموں میں ہمارا سفر ایک مختصر مدت کے ویزا سفر کی طرح ہے۔

اے رب میں جانتا ہوں کہ نہ تعریف مجھے بلند کرتی ہے اور نہ ہی تنقید مجھے کم کرتی ہے میں جیسا ہوں اپنے ضمیر کے سامنے ہوں اور تیرے حضور میں اس راستے پر گامزن رہوں گا، سب کی خدمت کرنے کی پوری کوشش کروں گا اور تیرا احسان حاصل کرنے کی کوشش کروں گا- اسی میں میری خوشی ہے۔

آپ ایک انوکھی مخلوق ہیں اور آپ کا جوہر حیرت انگیز ہے، لہذا اپنے حقیقی نفس کو جانیں۔

تیرے آنے کی سحر سے میری آرزو کی کلیاں خوشبودار پھول بن جائیں گی

اے رب، وہ دن آنے میں جلدی کر جب میں ان شبنم پھولوں کا ہار بنا کر تیری مبارک چوکھٹ پر رکھوں گا۔

صرف اپنے آپ کو خوش کرنے کی مسلسل کوشش کرنے کے بجائے، اسے دوسروں کو خوش کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے، جب وہ دوسروں کو روحانی، فکری یا مادی مدد فراہم کرنے کی کوشش کرے گا، تو وہ دیکھے گا کہ اس کی اپنی ضروریات پوری ہو گئی ہیں اور اس کی زندگی کا پیالہ خوشیوں سے بھر گیا ہے۔

وہ لوگ جو زمین پر تاریکی پر شاندار فتح حاصل کرتے ہیں ان کے حصے کے طور پر جلال کی روشنی ہوگی اور وہ اندرونی سکون اور خوشی سے لطف اندوز ہوں گے۔

اے رب، اپنی نعمتوں کے بیجوں کو میرے دل کی مٹی میں مسلسل بکھیر، دعا سے ہلایا، تاکہ وہ سایہ دار درخت بن جائیں جن کی شاخیں خود علمی کے لذیذ ترین اور میٹھے پھلوں کو لاتی ہیں۔

ہم بدلنے کی کوشش کیے بغیر اکثر تکلیف میں رہتے ہیں، اور اسی لیے ہمیں دیرپا سکون اور اطمینان نہیں ملتا اگر ہم ثابت قدم رہیں اور کوشش کریں، تو یقیناً ہم تمام مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں، ہمیں غم

سے خوشی کی طرف، اور مایوسی سے ہمت کی طرف جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اے خدائی محبت، میری محبت کو اپنی محبت سے جوڑ دے، میری زندگی کو اپنی خوشی سے ملا دے، میرے ذہن کو اپنے کائناتی شعور سے ملا دے، اور اپنی ابدی خوشی کے چشمے سے میری پیاس بجھا دے۔

مخلص طالب کا دل ہمیشہ یہ سرگوشی کرتا ہے: "اے میرے خدا اور میرے پیارے، میں اس سراب بھری دنیا کے ہنگاموں میں ڈوبا نہیں رہنا چاہتا، اور میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کے دلوں میں تیری محبت کو جگا دوں، میرا دل، میری روح، میرا جسم، میرا دماغ، اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب تیرا ہے، اے رب" وہ تلاش کرنے والا اور اس تک پہنچنے والا خدا آتا ہے۔

اے رب، ہمیں بھائی چارے کی ایک نئی اور حقیقی سمجھ عطا فرما، آئیے ہم جنگیں ترک کریں اور محبت کے بام اور ہمدردانہ مفاہمت کے پائیدار سکون سے قوموں کے زخموں پر مرہم رکھیں۔

ہمیں برکت دے تاکہ ہم لالچ کے اثر سے، فریب کے غلبے سے، اور وہم کے قابو سے آزاد ہو جائیں، اور ایک نئی دنیا کی تعمیر میں ہماری مدد کریں جس میں بیماری، جہالت اور قحط ایک تاریک اور بھیانک ماضی کے خوابوں کے سوا کچھ نہیں۔

آئیے ہم تمام مسائل کو جنگل کی منطق سے نہیں بلکہ فہم، سچائی اور آپ اور آپ کے خدائی انصاف پر اٹل یقین کے ساتھ حل کریں۔

زندگی نے ہمیں یہاں ایک وقت کے لیے اکٹھا کیا ہے، جس کے بعد ہم اپنی الگ راہوں پر چلیں گے لیکن اگر خدا کی محبت ہمارے اندر بسی ہوئی ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم کہاں جائیں، کیونکہ ہم چاہے کتنے ہی دور بھٹک جائیں، ہم خدائی محبت کے دائرے میں ہی رہیں گے اور حقیقی معنوں میں کبھی جدا نہیں ہوں گے۔

اے رب مجھے روحانی ترقی کا عقاب بنا دے جو تنگ نظری اور انتہا پسندی کی گلیوں سے بلند ہو

مجھے بلند و بالا افق کی طرف بلاؤ، زمین کی شدید لرزشوں اور سورج کی روشنی کو روکنے والے بادلوں سے پرے

مجھے صحیح زندگی گزارنے کے لیے توازن کے پروں کو اٹھانے دو، اور مجھے تمام طوفانوں اور سمندری طوفانوں کے اوپر ان بلند آسمانوں پر چڑھنے دو، جہاں وسیع افق اور شاندار تصورات ہیں۔

امن تب آتا ہے جب ہم اپنے دلوں کو محبت اور مہربانی کے لیے کھول دیتے ہیں جو لوگ محبت کرنے والے اور اچھے کاموں میں سرگرم ہوتے ہیں

وہ امن کا تجربہ کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کے اندر بستا ہے امن جنت کا ٹھکانہ ہے اور خوشگوار زندگی کی بنیاد ہے۔

ہمیں ہمیشہ پھولوں کے پیچھے الٰہی حسن، سورج کے پیچھے کائناتی روشنی، اور ہر آنکھ میں چمکنے والی عظیم زندگی کے بارے میں سوچنا چاہیے۔

جب کوئی شخص واقعی مہربان ہوتا ہے اور دوسروں کا احترام کرتا ہے، اور خوشامد سے تعریف کرتا ہے، تو اس کے ساتھ ہمیشہ تعریف اور احترام کا برتاؤ کیا جائے گا۔

میں اپنی محبت کو دوسروں تک پہنچاؤں گا تاکہ خدا کی محبت میرے پاس آئے اور میرے دل میں بسنے کا دروازہ کھولوں

خُداوند، مجھے دکھ کی گہرائیوں میں ڈوبنے والوں کے لیے ایک مینارہ بن جائے جو آپ نے مجھے عطا کی ہے اس روحانی خوشی کے لیے شکر گزاری میں دوسروں کو خوشی دلانے میں میری مدد فرما۔

نفرت کو اپنی محبت کی آگ میں پگھلا دوں گا اوروں کو معاف کر کے سب پیاسے دلوں کو محبت دوں گا

سچی محبت وہ محبت ہے جو محبوب کے سکون سے خوش ہوتی ہے۔

اے خُداوند، تیرا نور ہم پر چمکے، اور تیری محبت ہمارے دلوں کو ہمیشہ بھر دے۔

پہل کا جذبہ رکھنے کا مطلب ہے تخلیقی تخیل کی طاقت جو ایک شخص کو ایسا ایجاد کرنے کے قابل بناتی ہے جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا ہر شخص اس تحفے کے ساتھ پیدا ہوتا ہے جسے خدا نے عطا کیا ہے۔

سب سے بڑی محبت الٰہی محبت ہے جو زندگی کو لفظوں سے آگے خوبصورت بناتی ہے جب آپ خدا کو اپنے ساتھ محسوس کرتے ہیں، آپ جہاں بھی ہوں آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ کے قدموں کی رہنمائی کرتے ہیں، الٰہی محبت شروع ہو جاتی ہے۔

سچائی کی طاقت ہوا کے خلاف جاتی ہے۔

اے رب، جب مجھے عارضی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو مجھے ماضی میں آپ کی بے شمار نعمتوں کو یاد کرنے کی اجازت دیں، یہ جانتے ہوئے کہ آپ کی مدد مجھے کبھی نہیں چھوڑتی ہے اور آپ کا خیال ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے میں آپ کے فیاض ہاتھ سے مجھے آنے والی ہر نعمت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محبت کے قطرے نیک روحوں میں چمکتے ہیں، اور خدا صرف محبت کے سمندر میں ہی مل سکتا ہے۔

تفہیم وہ چراغ ہے جو انسان کے راستے کو روشن کرتا ہے اور اسے کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔

موسم بہار میں، خدا فطرت کو خوبصورت ترین گلابوں اور پھولوں سے خوبصورت لباس اور چمکدار رنگوں سے مزین کرتا ہے

امن پہلا ہیرالڈ ہے جو الہی موجودگی کے نقطہ نظر کا اعلان کرتا ہے بعد میں، امن لامتناہی خوشی سے زیادہ روشن روشنیوں میں بدل جاتا ہے

جب میں مراقبہ کے سمندر کی گہرائیوں میں اترتا ہوں، تو میں اپنے وجود میں ایک مبارک لہر محسوس کرتا ہوں اور ایک سرگوشی کی آواز سنتا ہوں کہ "میں قریب ہوں"۔

انسان کو اندر کی طرف مڑنا چاہیے، جہاں روح اپنا اظہار کرتی ہے روح کی گہرائیوں سے اندرونی زندگی کے تمام تجربات جنم لیتے ہیں۔

جب روح الہی شعور کے ساتھ اپنے آپ کو محسوس کرتی ہے، تو وہ بے حد مسرت اور لامحدود خلا میں پھیلنے کا احساس کرتی ہے۔

اگر آپ اپنے راستے میں آنے والی تمام رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے اپنی فطری صلاحیتوں کے علاوہ اپنے پاس موجود تمام بیرونی ذرائع اور وسائل کو استعمال کرتے ہیں، تو آپ ان طاقتوں کو ترقی دیں گے جو اللہ نے آپ کو دی ہیں: وہ لامحدود طاقتیں جو آپ کے وجود کی گہرائیوں سے پھوٹتی ہیں۔

محبت اس سنہری راستے پر چلتی ہے جو خدا کی طرف لے جاتی ہے۔

جہاں جہاں غلط فہمی کا اندھیرا چھا گیا ہے میں نیک تمناؤں اور نیک نیتوں کی دھوپ پھیلاؤں گا۔

جب مشکلیں آپ پر حملہ آور ہوں، پھر بھی آپ تمام تر رکاوٹوں اور رکاوٹوں کے باوجود کوشش اور کوشش کرنے سے باز آجائیں تو اللہ آپ کو جواب دے گا اور آپ کی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔

اے خُداوند میں اپنے دل کے باغ سے آرزو کا پھول اُٹھا کر تیری مقدس چوکھٹ پر محبت کا نذرانہ بنا کر رکھ دوں گا۔

چونکہ ہمارے خیالات اور الفاظ وہ بیج ہیں جو ہمیں مستقبل کی فصل لاتے ہیں، اس لیے میں آج سے اپنے شعور کو اچھے، مثبت خیالات سے بھرنا شروع کروں گا۔

میں اپنے شعور کے ہوائی جہاز میں اوپر نیچے، شمال اور دائیں، اندر اور باہر اور ہر جگہ اڑتا ہوں اور یہ تلاش کرتا ہوں کہ خلا کے ہر کونے میں میں خدا کی بارگاہ میں تھا اور اب بھی ہوں۔

لامحدود مطلق کے ساتھ اپنے تعلق کی آگاہی میں ہر لمحے جیو، آپ کے شعور کی کوئی انتہا نہیں ہے، اور ہر چیز آپ کے وجود کے آسمان پر ستاروں کی طرح چمکتی اور چمکتی رہتی ہے۔

لاتعلقی، یا لاتعلقی، وہ دانشمندانہ راستہ ہے جس پر متلاشی چلتے ہیں، اپنی مرضی سے معمولی چیزوں سے بڑھ کر بڑے لوگوں کی خاطر وہ خود کو ایک نئی داخلی خوشی کے حصول کے لیے وقتیہ جنسی لذتوں کا پابند نہیں کرتا، لاتعلقی بذات خود ایک خاتمہ نہیں ہے، بلکہ یہ روح کی روح کو ہموار کرتی ہے اختیارات

روحانی فاتح زندگی کی راہوں پر دلیرانہ قدموں کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی موجودہ زندگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے اور اپنے دل کے دریچے کھولے اور اپنی روح کی غیر فعال قوتوں کو بیدار اور زندہ کرے۔

تبدیلی اور تبدیلی کے نقابوں کے پیچھے الٰہی موجودگی چھپی ہوئی اور جو کوئی اپنے ذہن کے آئینے کو ثابت قدم رکھ سکتا ہے اور اسے ہلنے سے روک سکتا ہے وہ اس واضح آئینے میں کائناتی محبوب کا چہرہ دیکھے گا۔

محبت موت اور وقت کی تباہ کاریوں سے زیادہ مضبوط ہے۔

خود تجزیہ کامیابی کی کنجی ہے، اور عکاسی ایک ایسا آئینہ ہے جس کے ذریعے ہم اندرونی گوشے دیکھتے ہیں جو ہماری نظروں سے پوشیدہ رہیں گے، ہمیں اپنی خامیوں کی تشخیص کرنی چاہیے، مثبت اور منفی رجحانات میں فرق کرنا چاہیے، اور ترقی اور کامیابی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو پہچاننا چاہیے۔

تم کتنے شاندار ہو، اے دوستی! آپ جو مخلص، دوستانہ فکر کے پانیوں سے نکلتے ہیں، اور جس کے پتے مخلص اور وفادار دلوں کی گہرائیوں سے نکلنے والی اندرونی اور بیرونی مٹھاس کی شبنم سے تر ہیں

میں نے ایک بار ایک چھوٹی چیونٹی کو ریت کے ڈھیر پر چڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھا، اور میں نے اپنے آپ سے سوچا: چیونٹی ضرور سوچ رہی ہوگی کہ وہ ہمالیہ پر چڑھ رہی ہے! ریت کا ڈھیر چیونٹی کو تو بہت بڑا لگتا ہے لیکن میری نظروں کو نہیں اسی طرح ہمارے لاکھوں شمسی سال خدا کے ذہن میں ایک منٹ سے بھی کم ہوسکتے ہیں۔

ہمیں اپنے آپ کو عظیم چیزوں جیسے ابدیت اور لامحدودیت کے بارے میں سوچنے کی تربیت کرنی چاہیے۔

میں نے لامحدود دنیا میں گھوم کر روشنی کی سرزمین میں چمکتی ہوئی دھند کا مشاہدہ کیا، اور اس زندہ چمک میں میں نے وقت کے صفحات پر لکھے ہوئے رازوں کے معنی پڑھے۔

جب آپ سوتے ہیں تو آپ غیر فعال طور پر خاموش خیالات اور احساسات کو محسوس کرتے ہیں لیکن جب آپ مراقبہ کے ذریعے اپنے خیالات اور احساسات کو شعوری طور پر پرسکون کرتے ہیں تو پہلی چیز جو آپ کو محسوس ہوتی ہے وہ سکون کی کیفیت ہوتی ہے اور آپ کے چہرے کے پٹھے قدرتی طور پر ایک مسکراہٹ بناتے ہیں جو اندرونی سکون کی عکاسی کرتی ہے لیکن آپ کو اپنی روح کی پاکیزگی کو محسوس کرنے کے لیے اس سکون کی حالت سے آگے دیکھنا چاہیے۔ آپ کا کہنا ہے کہ تجربہ دائمی، ہمیشہ کی تجدید کرنے والی نعمتوں میں سے ایک ہے۔

اگر آپ چاندنی کے نیچے پانی کا ایک پیالہ رکھیں اور پھر اسے ہلائیں تو آپ چاند کی ایک مسخ شدہ تصویر بنائیں گے جب پانی پیالے میں جم جائے تو انعکاس واضح ہو جائے وہ لمحات جب پیالے میں پانی ساکن ہو اور چاند کے چہرے کو مکمل وضاحت کے ساتھ منعکس کرتا ہو اس کا موازنہ فکری سکون اور گہری خاموشی کی حالت سے کیا جا سکتا ہے، فکر کی لہروں سے سکون اور فکر کی لہروں میں بہتی ہے۔ دماغ اور سکون کی اس گہری حالت میں، غور کرنے والا شخص، اس سکون میں، روح کی جھیل میں الہی موجودگی کے پورے چاند کو جھلکتا دیکھتا ہے۔

چار حالتیں ہیں جن سے عام آدمی واقف ہے: خواہش پوری ہونے پر خوشی، اس کے انکار پر ناخوشی، بوریت جب نہ خوش ہو اور نہ ہی افسردہ، اور سکون جب ان جذبات یا خوشی، درد اور بوریت کی نفسیاتی حالتوں پر قابو پاتے ہوئے

امن ایک انتہائی مطلوب حالت ہے جو غم اور لذت دونوں کی عدم موجودگی اور بوریت کی عدم موجودگی سے پیدا ہوتی ہے یہ کیفیتیں روح کی سطح پر مسلسل ڈھلتی اور لہراتی رہتی ہیں درد اور لذت کی ہنگامہ خیز لہروں پر سوار ہونے کے بعد بار بار تھکن کی گہرائیوں میں ڈوبنے کے بعد سکون کے سمندر پر سکون کے سمندر سے کہیں زیادہ سکون ہوتا ہے۔ روحانی خوشی ہے - روح کی خوشی - حتمی خوشی یہ ایک دائمی خوشی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے روح کے ساتھ رہتی ہے یہ اعلیٰ خوشی صرف الہی موجودگی کی آگاہی کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے۔

ایک حقیقی مسکراہٹ روحانی خوشی کی مسکراہٹ ہے جو خدا کے بارے میں غور و فکر اور اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

میری مسکراہٹ میرے اندر ایک گہری خوشی سے پھوٹتی ہے — ایک خوشی جو سب کے لیے قابل رسائی ہے یہ ایک کھلتے ہوئے گلاب کے دل سے نکلنے والی خوشبو کی طرح ہے یہ عظیم خوشی دوسروں کو خوشی کے مقدس پانیوں میں غرق ہونے کی دعوت دیتی ہے۔

بابرکت بخشش کی روشنی میں کئی سالوں سے جمع نفرت کا اندھیرا ختم ہو جاتا ہے۔

خُدا اپنے پرستاروں کی ہر ضرورت کو جلد پورا کرتا ہے کیونکہ اُنہوں نے خود کو اُن خود غرضانہ مقاصد سے آزاد کر لیا ہے جو کوششوں کو مایوس اور اُمیدوں کو مایوس کر دیتے ہیں۔

اللہ جس کی حفاظت کرے اسے کوئی چیز تباہ نہیں کر سکتی

ہم اس دنیا میں اکیلے نہیں ہیں، کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے، اور یہاں پائیدار، قریبی اور دوستانہ تعلقات ہیں جن سے ہم حمایت اور خوشی حاصل کرتے ہیں۔

اے حکمت کے آسمانوں میں رہنمائی کے چمکتے ستارے، تیری چمکیلی چمک مجھے تیرے بابرکت افقوں کو تلاش کرنے کی دعوت دیتی ہے، اور میری آرزو مند چڑیا بڑی تیزی سے دوڑتی ہے، گھنے، اداس ماحول کو چھیدتی ہے، تیرے لیے تڑپتی ہے اور تیری مقدس ترین چمک میں دمکتی ہے۔

کسی کی شخصیت کی نشوونما اور پھول اس وقت شروع ہوتی ہے جب کوئی محسوس کرنے کے قابل ہوتا ہے - اندرونی، بدیہی احساس کے ذریعے - کہ یہ ٹھوس جسمانی جسم نہیں ہے بلکہ جسم کے اندر ابدی روحانی بہاؤ ہے۔

جب شاگرد کا دل خدا کی محبت سے لبریز ہو جائے گا، تو اس کا چہرہ سکون اور حکمت کی مسکراہٹ سے چمکے گا، اور جہالت کی پرتیں جو اس کی روح کو گھیرے ہوئے ہیں ریزہ ریزہ ہو کر بالکل ختم ہو جائیں گی۔

جب آپ کسی پھول یا درخت کو دیکھتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کی یہ خوبصورت صورتیں ان کی ذات پر وجود میں نہیں آئیں جس نے ان کی تشکیل کی ہے اور انہیں خوشبو اور خوبصورتی سے نوازا ہے۔

اپنے چھوٹے اور بڑے دونوں فرائض کو ہمیشہ گہری توجہ کے ساتھ انجام دیں، یاد رکھیں کہ خدا آپ کے قدموں کی رہنمائی کرتا ہے اور آپ کی نیک خواہشات کے حصول کے لیے آپ کی کوششوں کو تقویت دیتا ہے۔

جب کوئی شخص اپنے روحانی جوہر سے جوڑتا ہے، طویل عرصے سے بھولا ہوا، گزرا ہوا زمانہ اور روح کی لافانی طاقتیں اپنے شعور میں واپس

آجاتی ہیں، مراقبہ میں، انسان کو یاد آتا ہے کہ وہ ایک لافانی روح ہیں، فانی جسم نہیں۔

ہمیں ہر جگہ اچھے اور برے لوگ ملتے ہیں، اپنے طریقے سے خوشیوں کی تلاش میں کوئی بھی اپنے آپ کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتا تو کیوں کچھ لوگ ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں جو لامحالہ ان کے لیے تکلیف اور غم کا باعث بنتے ہیں؟ کیونکہ وہ اعمال جہالت اور فریب سے کارفرما ہوتے ہیں۔

اے رب ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم پر اپنی حکمت کے نور سے چمکے اور ہم سے جہالت اور فریب کے اندھیروں کو دور فرما۔

ایک باشعور شخص کو خوفزدہ ہونے کے بجائے محتاط رہنا چاہیے اور اپنے اندر بے احتیاطی اور عجلت کے بغیر دلیری کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے تاکہ خود کو ایسے حالات سے دوچار نہ کرے جو خوف اور پریشانی کو ہوا دے سکتے ہیں۔

حکمت کا انحصار باہر سے معلومات کے انجیکشن پر نہیں ہے، بلکہ اندرونی قبولیت کی طاقت پر ہے، جو اس بات کا تعین کرتی ہے کہ کتنے حقیقی علم حاصل کیے جا سکتے ہیں اور جس رفتار سے اس علم کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یہ دنیا محض ایک اسٹیج ہے جس پر ہم خدائی ہدایت کار کی ہدایت کے تحت اپنے کردار ادا کرتے ہیں ہمیں اس بات سے قطع نظر کہ ہمیں تفویض کردہ کرداروں کی نوعیت اچھی طرح سے ادا کرنی چاہیے، ہمیشہ یاد رکھنا کہ ہماری بنیادی فطرت دائمی خوشی ہے۔

عقلمندوں میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو خدا کو پہچانے اور کامیاب ترین وہ ہے جس نے خدا کو پا لیا

اے الہی محبوب، آپ ہماری زندگیوں میں اولین مقام پر فائز ہوں، آپ کی شفا بخش محبت ہمارے دلوں کو بھر دے، اور آپ کی بابرکت روشنی ہماری روحوں سے پریشانیوں کے اندھیروں کو دور کرے۔

آزادی کا مطلب ہے ضمیر کے مطابق عمل کرنا، عادت اور خواہش کے حکم کے مطابق نہیں، انا اور اس کی خواہشات کی پابندی کرنے سے رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں، جب کہ حکمت کے اشارے پر عمل کرنے سے ان مجبوریوں سے نجات ملتی ہے۔

ذہنی سکون اچھی خصوصیات کی شعوری اور جان بوجھ کر نشوونما کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے، جو مکمل طور پر بڑھنے کے بعد ان کے مالک سے اس وقت تک نہیں چھین سکتے جب تک کہ وہ انہیں اپنی مرضی سے ترک کرنے کا انتخاب نہ کرے۔

زیادہ تر لوگ گمراہ کن طریقے استعمال کرتے ہوئے خوشی کی تلاش کرتے ہیں کچھ کا خیال ہے کہ وہ غلط رویے اور غیر صحت بخش کاموں کو اپنا کر اپنی خوشی کو دگنا کر سکتے ہیں جو غالب اور دیرپا خوشی کے چمکدار وعدے پیش کرتے ہیں، اور وہ ان جھوٹے وعدوں سے دھوکے کھا جاتے ہیں، کیونکہ حقیقی خوشی کا ذائقہ جھوٹے وہموں اور غلط اعمال کے جہنم میں نہیں چکھایا جا سکتا۔

ہر لمحہ ابدیت ہے کیونکہ اس منٹ کے اندر ابدیت کا تجربہ کیا جا سکتا ہے دن، منٹ اور گھنٹے وہ کھڑکیاں ہیں جن کے ذریعے ہم ابدیت کی جھلک دیکھ سکتے ہیں زندگی مختصر ہے، لیکن ساتھ ہی لامتناہی اور لامتناہی روح لافانی ہے، اور انسانی زندگی کے اس مختصر باب کے دوران، ہمیں ہر دستیاب صلاحیت اور موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔

روحانی الفاظ ان بیجوں کی طرح ہوتے ہیں جن کو اگنے، اگنے، پھولنے اور پھل دینے کے لیے زرخیز مٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔

روحانی نشوونما کے لیے خود غور و فکر، زندگی کی ترجیحات کو از سر نو ترتیب دینے، نقصان دہ عادات کی نشاندہی اور ان کو ختم کرنے، اور روحانی تفہیم اور بڑھتی ہوئی ذہنی طاقت کے مطابق صحت کے اصولوں اور قوانین کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

جب شاگرد الہی خوشی کا مزہ چکھتا ہے، تو اسے معلوم ہوگا کہ خدا اس کے لیے کسی بھی چیز سے زیادہ حقیقی ہو گیا ہے، اور وہ سمجھے گا کہ الہی موجودگی کو چھونا ایک ایسی خوشی ہے جس کی کوئی حسی خوشی برابر نہیں ہو سکتی۔

خدا انسان کے روحانی شعور کو بیدار کرنے کا کام کرتا ہے اور خوبی کے حسن، رواداری کی عظمت، حکمت کی عظمت، اور روحانی خوشی کی شان کے ذریعے اس کی مرضی کو صحیح سمت میں رہنمائی کرتا ہے۔

میں دوسروں کو اجنبی نہیں سمجھوں گا کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہر کوئی میرا بھائی یا بہن ہے میں اپنی زندگی کو کامیاب اور مکمل بناؤں گا تاکہ میں دوسروں کی کامیابی اور حاصل کرنے میں مدد کر سکوں میں دوسروں کے ساتھ ہمدردی کروں گا اور ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کروں گا جیسا کہ میں خود کو ظاہر کرتا ہوں میں خدا سے محبت کروں گا جیسا کہ انبیاء اور اولیاء نے اس سے محبت کی تھی، اور میں خود غرضی کو دوسروں کے لئے اپنی محبت کے کنویں میں ڈالوں گا۔

اس عارضی، زمینی زندگی سے آگے، موت کے تابع، ایک ابدی، نہ بدلنے والی زندگی ہے یہ جسم کیمیائی عناصر پر مشتمل ہے جو زوال پذیر اور فنا ہوتے ہیں، لیکن اس عارضی وجود سے آگے خدا کی موجودگی میں ایک

ابدی، آسمانی زندگی ہے، اس لیے ہمیں اپنی تمام تر توجہ اس فانی جسم کی طرف محدود نہیں رکھنی چاہیے، اور جو لوگ اس کی خواہش رکھتے ہیں، وہ اس کے مرنے والے بن جاتے ہیں۔

آج میں ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی کوشش کروں گا اور جو کچھ میں کر سکتا ہوں وہ بھوکوں کو دوں گا۔

میں خدا کی حفاظت میں محفوظ اور محفوظ ہوں اور اپنے صاف ضمیر کی دیواروں کے پیچھے میں نیکی کے نور سے ایک ہوں جو الجھنوں اور پریشانیوں کے سمندر میں غم کی لہروں سے اُچھلتے ہوئے روحوں کے جہازوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

آج میں خدا کو سکون کی لہر میں محسوس کرتا ہوں جو میرے اندر کانپتا ہے اور میرے دل کے تاروں کو ہلا دیتا ہے۔

میں دوسروں کو خوش کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا، جس طرح میں اپنے آپ کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہوں، اور اپنی روحانی خوشی کے ذریعے میں خدائی محبت کے گھر میں سب کی خدمت کروں گا اور اگر میں اپنے ضمیر کو دھوکے دینے کی کوشش کروں گا تو مجھے اپنے سوا کسی چیز کا خوف نہیں ہوگا۔

روح کے باغوں سے

آپ کہیں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں، اور آپ جلدی سے وہاں پہنچنے کے لیے جلدی کرتے ہیں جب آپ پہنچتے ہیں، تو آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ بے تابی، اضطراب، اور شاید یہاں تک کہ ہنگامہ آرائی کی وجہ سے اس جگہ سے لطف اندوز نہیں ہو رہے ہیں، اس کے بجائے، پرسکون، زیادہ مرتب اور زیادہ متوازن رہنے کی کوشش کریں، اگر آپ کے خیالات فکر اور اشتعال کی طرف مائل ہوتے ہیں، تو جب تک وہ زبردستی انہیں دبا نہیں لیتے۔

جوش و خروش اعصابی نظام کے توازن کو منفی طور پر متاثر کرتا ہے کیونکہ یہ جسم کے کچھ حصوں کو بڑی مقدار میں توانائی بھیجتا ہے جبکہ دوسروں کو ان کے قدرتی حصے سے محروم کر دیتا ہے توانائی کی تقسیم میں یہ عدم توازن گھبراہٹ کا سبب ہے ایک پرسکون اور پر سکون جسم اعصاب کو سکون دیتا ہے اور نفسیاتی تندرستی کو فروغ دیتا ہے۔

خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں، اندرونی نقطہ نظر آہستہ آہستہ کھلنا شروع ہوتا ہے، ایک شخص کو مکمل یقین ہونا چاہئے کہ خدا ہر دلی دعا کا جواب دے گا جو بھی روشن خیالی کی تلاش میں اس کی طرف رجوع کرے گا اس کی بینائی کھل جائے گی اور ان کا دماغ اور دل روشن ہو جائے گا

جب بصیرت کھلتی ہے تو یہ ایک ایسے احساس کے طور پر ظاہر ہوتی ہے جو دل سے نکلتا ہے، گہری وضاحت اور درستگی کا احساس اس احساس کے ذریعے سالک کو صحیح راستے پر چلنے کے لیے اٹل یقین اور صحیح رہنمائی حاصل ہوتی ہے، اور آہستہ آہستہ اس احساس کو پہچاننے اور اس پر بھروسہ کرنے لگتا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ سوچ کو یکسر ترک کر دیا جائے۔ پرسکون، غیرجانبدارانہ سوچ بھی بصیرت کی طرف لے جاتی ہے۔ جذباتی سوچ، جو باطل اور خود اہمیت سے چلتی ہے، غلط فہمیوں اور غلط نتائج کی طرف لے جاتی ہے۔

تباہ کن شکوک و شبہات کو دل سے رد کر دیں اور اپنے دل و جان کو ایمان کے دائرے کی طرف موڑ دیں اور خدا پر کامل بھروسا کریں، غور و فکر کی خاموشی میں، آپ کا شعور حق اور صحیح فہم پر توجہ مرکوز کر سکے گا، اس تجربے میں، ایمان پھولتا اور کھلتا ہے، اور بصیرت کے ذریعے آپ وہ تجربہ کریں گے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی انسان کے ذہن نے نہیں سنا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دماغ نے دیکھا۔

میری آرزو اور دعا کی ہر سانس میری روح میں دروازے اور کھڑکیاں کھولتی ہے جن سے میں خدا کی نعمتوں تک جاتا ہوں۔

جس طرح مصروف ترین سڑکوں پر سورج چمکتا ہے، اسی طرح میں اپنی روزمرہ کی مصروفیات کی تمام پرہجوم جگہوں پر محبت الہی کی کرنیں دیکھوں گا۔

مجھے برکت دے، اے رب، تاکہ میں اپنی روح کو صبح کے ساتھ بیدار کروں اور اسے تیری بابرکت چوکھٹ تک پہنچاؤں

اے رب، میرے پاس جو کچھ ہے اسے دوسروں کے ساتھ بانٹنے کے لیے مجھے ایک فراخ روح عطا فرما، اور مجھے اپنے دماغ کی خاموش جھیل میں میری روح کے چاند کا عکس تیری موجودگی کی روشنی سے چمکتا ہوا دیکھنے میں مدد دے

آج میں خدا پر غور و فکر اور غور و فکر کے سمندر میں گہرا غوطہ لگاؤں گا جب تک کہ مجھے حکمت اور الہی خوشی کے موتی نہ مل جائیں۔

میں آپ سے محبت کروں گا، رب، ہر چیز سے زیادہ، کیونکہ آپ کے بغیر میں کسی انسان یا کسی اور چیز سے محبت نہیں کر سکتا

پہاڑوں اور ساکت آسمانوں کی گہرائیوں میں اور اپنی روح کی گہرائیوں اور خاموشی کے غار میں، میں خدا کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں اور اس کی مستقل خوشی کو محسوس کرتا ہوں، اور میں اس کے پاکیزہ چشموں سے پیتا ہوں جو ہمیشہ کے لیے کبھی ختم نہیں ہوتے اور نہ ہی خشک ہوتے ہیں۔

میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کی عبادت کرتا ہوں، اے رب، جس کی محبت ہر قسم کے اور محبت کرنے والے دل میں سب سے زیادہ راج کرتی ہے۔

کسی نے استاد پرمہنس سے کہا کہ وہ اسے مقناطیسی اور پرکشش شخصیت کی نشوونما کا راستہ دکھائے، اور اس نے کہا: دوسروں کے ساتھ بات چیت کرتے وقت آپ کو ذہنی طور پر حاضر ہونا چاہیے کیونکہ غیر حاضری کسی بھی چیز کے مقابلے میں کسی کے کردار کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے، یقیناً میں ان عظیم لوگوں کی غیر حاضری کا ذکر نہیں کر رہا ہوں، جن کے خیالات عموماً گہرے معاملات میں جذب ہوتے ہیں۔

ہمیشہ چوکس اور ہوشیار رہیں، اور آپ ایک پرکشش مقناطیس بن جائیں گے۔

کوئی بھی نظر انداز کرنا پسند نہیں کرتا ہم سب چاہتے ہیں کہ ہمارے جذبات پر غور کیا جائے اور ان کا خیال رکھا جائے اور اسی طرح ہم آہنگی اور افہام و تفہیم حاصل کرنے کے لیے ہمیں دوسروں کے جذبات پر غور کرنا چاہیے اور ان پر غور کرنا چاہیے ایسا کرنے کے لیے، آپ کو اپنے اردگرد کے ہر فرد کے لیے ہوشیار، ادراک اور دھیان رکھنا چاہیے۔

مُردوں کو دوسروں کی توہین کرنے کا اختیار نہیں ہوتا، لیکن جو اُن پر توجہ نہیں دیتا وہ کرتا ہے۔

جب آپ دوسروں کی صحبت میں ہوں تو ان کے ساتھ توجہ، توانائی اور دلچسپی کے ساتھ بات چیت کریں، لیکن اپنے بارے میں بات کرنے سے گریز کریں۔

ہر کوئی اپنے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے، لیکن یہ ایک کمزور نقطہ نظر ہے اگر وہ چاہیں تو دوسروں کو اپنے بارے میں بات کرنے دیں۔ ان کا کہنا ہے کہ سنو انہیں ان کے مسائل، ان کی کامیابیوں اور ان کے تاثرات کے بارے میں بات کرنے دو، لیکن آپ کی مقناطیسیت آپ کے لئے بولنے دیں، چراغ کی روشنی اپنے لئے واضح طور پر بولتی ہے؛ آپ کی خاموش کمپن آپ کے لیے مساوی وضاحت کے ساتھ بولنے دیں۔

خدا نے مجھے رویا میں دکھایا کہ جو لوگ جنگ میں مرتے ہیں وہ موت کا خوفناک خواب دیکھتے ہیں، لیکن جیسے ہی نیک لوگ جسم سے اٹھتے ہیں تو وہ اس طرح بیدار ہوتے ہیں جیسے کسی پریشان کن خواب سے اور اس سے آزاد ہونے پر خوش ہوتے ہیں۔

ہماری زندگی کے تمام تجربات کائناتی خواب کا حصہ ہیں انسانیت نے جنگ کا ڈراؤنا خواب تخلیق کیا، لیکن اس ڈراؤنے خواب کے متاثرین کے جسم چھوڑنے کے بعد، انہیں احساس ہوتا ہے کہ یہ ایک خوفناک خواب تھا جس

سے وہ بیدار ہوئے، اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ مرے نہیں ہیں، یہ ایک گہری مابعد الطبیعاتی سچائی ہے۔

اگر کسی شخص کو معلوم ہوتا کہ وہ خواب دیکھ رہے ہیں، تو وہ پریشان کن خوابوں کے تجربات سے دوچار نہیں ہوں گے لیکن اگر وہ خواب کے اندر خود شناسی حاصل کر لیتے ہیں اور کوئی ایک مہلک دھچکا لگاتا ہے، تو وہ خواب کی موت ایک حقیقی اور خوفناک آزمائش کی طرح لگتا ہے جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو جائے اور اسے احساس نہ ہو کہ یہ حقیقت نہیں تھی۔

اس کا اطلاق موت کے بعد کی حالت پر بھی ہوتا ہے جیسے ہی ہم اپنے جسم سے نکلتے ہیں، ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہمارا شعور مر گیا نہیں ہے، بلکہ یہ کہ ہم جسم اور اس کی مادی مجبوریوں اور حدود سے آزاد ہو چکے ہیں، اور اسی آزادی میں بڑی آزادیۓ مضمر ہے۔

ہمیں کبھی بھی موت نہیں مانگنی چاہیے، بلکہ اللہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اور اس کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ہوش کو تیار کرنا چاہیے، تاکہ جب موت اپنے وقت پر آئے تو ہم اسے خواب کے سوا کچھ نہیں دیکھ سکیں۔

میں جب چاہوں زندگی اور موت کی خوابیدہ فطرت دیکھ سکتا ہوں۔ اس لیے میں اس جسم کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا

اعصابی نظام کے تحت ایک روحانی فزیالوجی ہے جو منفرد طور پر انسانوں کو شعور کی نشوونما کے اعلیٰ ترین مراحل تک پہنچنے کی اجازت دیتی ہے۔

انسانی دماغ جو کہ وہیل اور ہاتھیوں کے علاوہ زیادہ تر جانوروں کے دماغوں سے بڑا ہے، زیادہ پیچیدہ ہے اور سوچنے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے، یہ انسانی دماغ کو انسانوں کے لیے ایک موزوں آلہ بناتا ہے، جو دوسری مخلوقات کے مقابلے میں زیادہ جدید شعور رکھتا ہے، دماغ کی پیچیدہ اور پیچیدہ حرکتیں انسانوں کو گہرائی اور گہرائی سے سوچنے کے قابل بناتی ہیں۔ لہٰذا صرف نوع انسانی ہی اس قابل ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچان سکے، عقلمند وہ ہے جو اپنی علمی صلاحیتوں کو مادی، فکری اور روحانی سطحوں پر انسانیت کی خدمت اور اس کے فائدے میں لگائے۔

موسم سرما اپنی سرد، سفید، کنول جیسی چادر میں آ گیا۔
گرمیوں کی خوشیوں کے لیے میری خواہشیں ختم ہو گئی ہیں۔
مجھے کہا گیا تھا کہ آپ کے مہربان دل کی گرمی تلاش کروں
اور جیسے ہی بہار نمودار ہوئی، ناچتی ہوئی، ہر قسم کے پھولوں سے مزین

کھیتوں اور پہاڑیوں کی خوشبو سے معطر مجھے کہا گیا تھا کہ تم سے پیار کرو، میرے خدا

اور موسم گرما آیا، اپنی سبز دھنیں نرم پتوں میں گاتے ہوئے، چناروں کی سرسراہٹ اور دیودار کے درختوں کی سرسراہٹ۔

اس نے اصرار کیا کہ میں آپ کو تلاوت کروں

یہاں تک کہ نرم، کومل مٹی نے میرے تیز قدموں کو پیار کیا۔

اور اُس نے اُن سے کہا کہ وہ آپ کے سب سے موجود حرم سے رجوع کریں۔

نرم خوشبو نے مجھے اپنے راستے پر چلنے کو کہا

گلاب اور تلسی کے پھولوں کے دل میں آپ کے مقدس مندر کی طرف

اور پرندوں نے مجھ سے کہا کہ تم ان کی طرح گاؤ

اور ندی نالوں اور ندیوں کے اوپر تیز ہوا کا جھونکا

میں نے آپ کے لیے اپنی محبت کے بلبلوں کو جگایا، اور وہ آپ کے بڑے سینے کے اوپر جھومنے لگے۔

اور گھاس کے مڑے ہوئے ریشوں سے میں نے جھکنا سیکھا۔

اے رب میں تیرے آگے جھکتا ہوں۔

اور بخور نے مجھے تمہارے عطر کی عجب خوشبو بھی بتائی

اور تیرے لامحدود عرش کے سامنے تیرے مقدس خوشبو سے دل کو کیسے معمور رکھوں؟

اور چھوٹے، خاموش، صبر کرنے والے پتھروں نے مجھے کہا کہ میں تمہیں ان لوگوں میں بھی دیکھ لوں جو میری خوشیاں چرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

بھولے ہوئے سالوں نے مجھ سے کہا کہ میں اپنے ہم انسانوں کو ہر منٹ اور سیکنڈ میں لپٹا پیار اور پیار کا پیغام بھیجوں

اور ہر خیال نے مجھے اپنے دل میں تجھے ڈھونڈنے کو کہا

میری محبت نے مجھے آپ کے ذریعے موجود تمام چیزوں سے محبت کرنے کی ترغیب دی۔

اور میری محبت نے مجھ سے سرگوشی کی، "مجھ سے پوری طاقت سے پیار کرو، اے میرے خدا"

ایک بار میں نے گھاس اور پھولوں کے بستر پر لیٹ کر خواب دیکھا کہ وجود میں موجود ہر چیز خوبصورت اور خوشنما ہے۔

میرا سر لمبے، سبز اور گھنی گھاس پر ٹکا ہوا تھا، جس نے مجھے ایک میٹھی خوشبو لے جانے والی ہواؤں سے جھونکا۔

پھر مجھے اپنے ہاتھ اور اپنے جسم کو چھونے کے لیے مجبور کیا گیا اور میں اس کے خالق کی عظمت کو دیکھ کر حیران رہ گیا، ہاں، میں حیران

رہ گیا کہ میں جسے اپنے جسم کی حقیقت پر یقین ہے، ایک دن اس جسم کو زمین پر آرام کرنے کے لیے چھوڑ دوں گا جو موت کے وقت ٹھنڈا، پیلا اور بے حرکت ہو جائے گا، جب کہ اب یہ زندگی سے متحرک نظر آتا ہے اور کروڑوں، اربوں سوچوں کے پرستار ہیں۔ تصورات

یہ جسم وہ مرحلہ ہے جس پر زندگی کے باب کھلتے ہیں، جہاں مسکراہٹوں کی کلیاں کھلتی ہیں، صرف موت کی ناگزیر آمد کے بعد، یہاں، گوشت، ہڈی اور خون کے درمیان، اور جلد کے خوبصورت نقاب کے پیچھے، بیماری کے بھیڑیوں اور خواہش کے درندوں کو چھپایا جاتا ہے۔ اور یہاں بھی، جسم کے نیچے، روشنی کی بادشاہی کا ایک خفیہ راستہ ہے، یہ جسم اس وقت مرجھا کر ختم ہو جائے گا جب اس کا مالک یعنی روح اسے اٹل چھوڑ دے گی اور کیوں نہیں؟ کیونکہ جب مادّہ کے کیچڑ، ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں زندگی گزارنے کا روشن خیال آقا، اعصاب کی رسیوں سے جکڑا ہوا ہے جو مسلسل دیکھ بھال کا تقاضا کرتی ہے، تو اسے خدا کی زمین کے کسی کونے میں ایک اور گھر میں سکون ملتا ہے، جہاں کل وجود کے ایک اور دائرے میں خوشی کی خوشبو ہر طرف پھیلی رہتی ہے۔

لافانی روح ایک دائمی مسکراہٹ کے ساتھ زندگی اور موت کا کردار ادا کرتی ہے، پھر اپنے ابدی گھر کو روانہ ہو جاتی ہے۔

کیا شو کے ختم ہونے کے بعد فلم دیکھنے والوں پر ہمیشہ کے لیے سینما میں رہنا واجب ہے؟ یقینی طور پر لوگوں کو گھر واپس نہیں آنا چاہیے اسی طرح، روحیں یہاں زندگی کے سینما تماشوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے آتی ہیں، پھر روانہ ہوتی ہیں اور دوبارہ واپس آتی ہیں، انھیں فلمیں اور ڈرامے دیکھنا پسند ہوتا ہے، اور جب وہ ان پرفارمنس سے تھک جاتے ہیں جس کا انھوں نے خواب دیکھا تھا، اور وہ اسباق پر عبور حاصل کر لیا جو خدا ان سے سیکھنا چاہتا ہے، وہ ایک بار اور ہمیشہ کے لیے ابدی نعمتوں کے گھر لوٹ جاتے ہیں۔

جب اقدار کی بنیاد انصاف پر نہ ہو تو ایسے خلاء کھل جاتے ہیں جن سے مصائب اور مصائب جنم لیتے ہیں اگر اقدار کی بنیاد خود غرضی، جان لیوا کشمکش اور شدید مقابلے پر ہو تو نتائج داغدار ہوں گے کیونکہ محرکات ناپاک ہیں، اور ایسی صورت میں پیسے میں برکت نہیں ہوگی۔

ایک شخص کو اپنے ضمیر کو خود غرضی سے پاک کرنا چاہیے اور دوسروں کی قیمت پر خود کو مالا مال کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے، حقیقی قناعت روحانی ہے، مادی نہیں، اور زندگی کا اصل فائدہ حکمت، علم اور خدا کی محبت کے خزانوں کا ہونا ہے۔

ہمیں سادہ زندگی گزارنی چاہیے اور ہمیشہ دوسروں کی مدد کرنے اور ان کے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے لیکن یہ عظیم

مقصد دوسروں کی پرواہ کیے بغیر خود غرضی اور لالچ سے مطابقت نہیں رکھتا۔

جو لوگ دنیاوی ہیں وہ غیرمتوازن ہیں اور اس لیے کامیاب نہیں سمجھے جاتے ایک سادہ، متوازن زندگی ایک شاندار فن اور کامیابی کی نشانی ہے جن کا مقصد صرف پیسے کمانا ہے وہ خدا کی رضا حاصل نہیں کر سکتے۔

یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر بھوک کا احساس پیدا کیا تاکہ ہم کام کر سکیں اور اپنے جسم کو مہیا کر سکیں، لیکن جسم کی فراہمی ہی زندگی کا واحد مقصد نہیں ہے یہ مقصد کسی بھی مادی یا دنیاوی لحاظ سے بہت بڑا ہے، خواہ وہ کتنا ہی شاندار، شاندار اور شاندار کیوں نہ ہو۔

شاگردوں میں سے ایک نے ماسٹر پرمہنس سے پوچھا کہ خدائی موجودگی کا تجربہ کیسے ہوتا ہے اس نے جواب دیا، "ہر رات، سونے سے پہلے، اس وقت تک مراقبہ کریں جب تک کہ آپ محسوس نہ کریں کہ آپ کا شعور خیالات کی دنیا کو چھید کر کسی اور جہت میں داخل ہو گیا ہے، تاہم، یہ سب کچھ نہیں ہے، ذہن کو اندر کی طرف موڑنے کے بعد، خواہش کو آگے بڑھنا چاہیے، اور خواہشات کو خود کو بھگونے کے لیے مکمل طور پر بھگوان کی طرح دوڑنا چاہیے۔ اچانک محسوس ہوتا ہے کہ اس نے اپنی بابرکت موجودگی کو چھو لیا ہے اور اسے پہچان لیا ہے وہ ایک بہت بڑی چمک کو دیکھے گا، اور وہ فرشتوں اور نیک روحوں کو دیکھ سکتا ہے، یا وہ کسی نشہ آور آسمانی خوشبو کو سونگھ سکتا ہے، اور پھر اسے معلوم ہوگا کہ خدا نے اسے جواب دیا ہے، اور اس کی بصیرت کھل جائے گی، اور خدا اس پر زندگی کے دوران عظیم راز ظاہر کرے گا۔ مراقبہ اگر وہ مراقبہ جاری رکھتا ہے اور خدا اس پر اپنی عظیم محبت عطا کرتا ہے، تو وہ ایک الٰہی خوشی محسوس کرے گا جس کی وضاحت نہیں کی جا سکتی، مبارک ہے وہ جس کو یہ خوشگوار تجربہ عطا ہوا"

الہی محبت جنت کے دروازے کو کھولتی ہے، جس کے ذریعے سالک خدا کے حضور میں داخل ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص مہربان اور حکیم خدا سے ابدی زندگی کی روٹی مانگے تو وہ اسے مادی جہالت کا پتھر نہیں دے گا اگر کوئی عبادت گزار حکمت کی خوراک تلاش کرے تو خدا اسے دھوکے کا سانپ نہیں پیش کرے گا اگر کوئی عبادت گزار خدا سے خدا کی نعمتوں کا جوہر مانگتا ہے جو کہ سب کی پیاس بجھاتا ہے تو وہ اسے پیاس نہیں بجھائے گا۔ نفسیاتی پریشانی اگر فریب خوردہ انسان اپنے بچوں کو اچھے تحفے دینا جانتے ہیں،

تو خُداوند - تمام بھلائیوں اور خوشیوں کا سرچشمہ - اپنے سے محبت کرنے والوں کو کتنا زیادہ روحانی علم اور روشن خیالی عطا کرے گا!

خدا ان لوگوں کو اعلیٰ ترین حکمت اور سب سے بڑا علم عطا کرتا ہے جو ان کے طلب گار ہوتے ہیں، اور وہ اپنے آپ کو اس متلاشی طالب کو عطا کرتا ہے جو کسی کا نعم البدل قبول نہیں کرتا، وہ جو دل و جان سے خدا کو تلاش کرتا ہے، وہ عقلمندوں میں سب سے زیادہ عقلمند اور خدا کو لوگوں میں سب سے پیارا ہے۔ اور جب عبادت کرنے والے کی آرزو تیز ہوتی ہے، تو اسے ایک نادر اور محبوب تجربہ حاصل ہوتا ہے جو خدا سے محبت کا منفرد تجربہ ہوتا ہے۔ محبوب

وہ عقلمند شخص جو روحانی بیداری اور بڑھتی ہوئی الہی خواہش کے ساتھ اس کائناتی خواب میں اپنا کردار ادا کرتا ہے وہ خدا کے قریب ہوتا ہے اور اس کو پیارا ہوتا ہے وہ خالص محبت رکھتا ہے اور بغیر کسی خود غرضی کے اور بغیر کسی پیشگی شرط کے خدا سے محبت کرتا ہے، مثلاً یہ کہنا، "اے رب، میں تیری عبادت اس شرط پر کروں گا کہ تو مجھے صحت، پیسہ اور آرام دہ زندگی عطا کرے"۔

عقلمند اور خدا کے درمیان ایک گہری، باہمی محبت ہوتی ہے جو لامتناہی اور نہ ختم ہونے والی ہوتی ہے اگر کوئی خدا سے کوئی خاص چیز مانگتا ہے تو خدا اس بات سے پوری طرح واقف ہے کہ وہ شخص اس سے زیادہ اس کے تحفوں میں دلچسپی رکھتا ہے۔

انسان کے لیے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے دعا کرنا غلط نہیں ہے، لیکن جب وہ خدا کو جاننے اور اس کے جلیل چہرے کے نور کو دیکھنے کے لیے دعا مانگے تو اس سے کسی ذاتی فائدے کی خواہش نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان کے خیالات کو صرف تحفے تک محدود رکھنا چاہیے، بلکہ خود دینے والے کے لیے ہونا چاہیے، جب طلب کرنے والا یہ کام خلوص نیت سے کر سکتا ہے، تو وہ خود بخود دیگر تمام نعمتوں اور نعمتوں کی نعمتیں حاصل کر لیتا ہے۔ فضل

شاگردوں میں سے ایک نے استاد پرمہنس سے مشورہ طلب کیا کہ بعض حالات میں کیسے برتاؤ کیا جائے اور دوسروں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے، اور اس نے کہا:

سچائی کی پیروی کریں اور اس سے انحراف نہ کریں، اور ایسی کوئی بات کہنے سے گریز کریں جس سے آپ کو یا دوسروں کو نقصان پہنچے، چاہے وہ سچ ہی کیوں نہ ہو، جب تک کہ آپ سچائی کی روح سے بھٹک نہ جائیں، ساتھ ہی، آپ کو اس کے مخالف انتہا پر نہیں جانا چاہیے اور تکلیف دہ سچائیوں کو بیان کرنے سے بچنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لینا چاہیے۔

غیر ضروری باتوں میں پڑے بغیر اپنے آپ سے اور دوسروں کے ساتھ ایماندار بنیں سچ بولیں اور ایسی باتوں سے گریز کریں جس سے کسی کو تکلیف ہو یا نقصان پہنچے ایمانداری اور شفافیت کے نام پر اپنے تمام راز افشا نہ کریں کیونکہ اگر آپ اپنی کمزوریوں کو بے نقاب کریں گے تو وہ آپ کو تکلیف دینے کی کوشش کریں گے یا آپ کا مذاق اڑائیں گے جب بھی وہ ایسا محسوس کریں گے انہیں ایسا ہتھیار کیوں دیں گے جو وہ آپ کے خلاف استعمال کر سکتے ہیں۔

اس طرح بولیں اور عمل کریں جس سے آپ کو اور دوسروں کو خوشی اور سکون حاصل ہو۔

اس سچائی کے درمیان فرق جاننے کے لیے روحانی فہم پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو اچھے اور بیان کرنے والے حقائق کو ان کے نتیجے میں آنے والے نتائج پر غور کیے بغیر سمجھے، کیونکہ چیزوں کو ان کے انجام سے پرکھا جاتا ہے ، جو کچھ آپ جانتے ہیں اسے کہنا مناسب نہیں ہے، اور نہ ہی یہ مناسب ہے کہ ان باتوں کے بارے میں ٹال مٹول اور رازداری اختیار کی جائے جو دوسروں کو اپنی بھلائی کے لیے معلوم ہوں۔

جب آپ کے پاس مکمل فہم نہیں ہے، تو بہتر ہے کہ آپ تقریر میں اس وقت تک محفوظ رہیں جب تک کہ آپ کو سچائی کی براہ راست سمجھ نہ آجائے اور سب کے لیے منصفانہ نتائج حاصل ہوں۔

خدا کے بارے میں سوچتے رہیں اور اس سے مدد اور رہنمائی مانگیں، اور آپ کی بصیرت کھل جائے گی تاکہ آپ چیزوں کو واضح طور پر دیکھ سکیں اور پھر آپ بہتر طور پر تمیز کر سکیں گے۔

جسم کے خلیوں کو جوانی کے ساتھ چارج کرنا

کائناتی توانائی جسم میں مسلسل اور بغیر کسی رکاوٹ کے بہتی رہتی ہے، لیکن زیادہ تر لوگ اس وافر توانائی سے ناواقف ہیں جو لوگ اسے محسوس کرتے ہیں وہ اپنے خلیوں میں توانائی کے اضافے اور تازگی بخش کرنٹ کا تجربہ کرتے ہیں جو انہیں نئی طاقت فراہم کرتا ہے۔

تمام فطرت رب کائنات کی تعظیم میں جھکتی ہے، اور اس کی طاقت انسانیت میں بہتی ہے، مسئلہ انسانیت اور تمام طاقت کے منبع کے درمیان ایک مضبوط تعلق پیدا کرنے میں ناکامی میں ہے، ہم براہ راست الہی طاقت کے ذریعے رہتے ہیں، اور باقی تمام طاقتیں خدا کی برقرار رکھنے والی طاقت کے بغیر بے کار ہیں۔

خوراک، آکسیجن اور سورج کی روشنی—یہ عناصر ہمیں کچھ حد تک صحت فراہم کر سکتے ہیں، لیکن ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ لامحدود ماخذ سے مکمل صحت کیسے حاصل کی جائے، مادی ذرائع چھوٹی بیٹریوں کی طرح ہیں جو بالآخر چارج ختم ہو جاتی ہیں، جب کہ لامحدود

ماخذ ایک ایسا طاقتور جنریٹر ہے جس کی طاقت کبھی کم نہیں ہوتی، اس لیے روح کو جوش و خروش، خوشی اور طاقت کے اعتبار سے بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ جتنا ممکن ہو

جو شخص خواہش رکھتا ہے اسے اس اہم رسد سے براہ راست اس کے ماخذ سے فائدہ اٹھانے کا صحیح طریقہ سیکھنا چاہیے، اور اسے یہ سمجھنا چاہیے کہ فکر حقیقت ہے، کیونکہ تمام فطری مظاہر الٰہی فکر کا مجسمہ ہیں کیونکہ خدا نے اس زمین کو تخلیق کرنے سے پہلے اس کے بارے میں سوچا تھا۔

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ فکر جسم کی پیداوار ہے، لیکن جسم کی انتہائی درست تشکیل، اور اس کے اعضاء اور اعضاء کے درمیان شاندار ہم آہنگی واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ جسم ایک اعلیٰ ترین کائناتی ذہن کی تخلیق ہے۔

دماغ بنیادی عنصر ہے جو جسم کو کنٹرول کرتا ہے، اور انسان کے لیے بیماری، کمزوری، بڑھاپے، اور مایوسی جیسی انسانی کمیوں کے دماغی مشوروں سے بچنا اور اپنے آپ کو یہ یقین دلانا بہت ضروری ہے کہ ایک لازوال سرگرمی اس کے اندر سے گزرتی ہے، اور یہ سرگرمی ذہانت سے مالا مال ہے اور جسم کے خلیوں کو تندرستی اور جوانی کے ساتھ چارج کرنے کے قابل ہے۔

خیال دماغ ہے، جذبات، اور ہر زندہ خلیے کے احساسات؛ یہ جسم کو متحرک اور چوکس رکھنے کی طاقت رکھتا ہے یا سست اور سست سوچ کا مالک ہے، اور جسم کے خلیات اس کے تابع ہیں، اپنے مالک کے احکام اور ممنوعات کی تعمیل کرتے ہیں: فکر

ہم روزانہ کھانے کے معیار پر کافی توجہ دیتے ہیں، اور اسی طرح ہمیں فکری اور نفسیاتی خوراک کے معیار پر بھی توجہ دینی چاہیے جو ہم اپنے ذہنوں کو روزانہ فراہم کرتے ہیں۔

مابعد الطبیعاتی سائنس دان کا کہنا ہے کہ جسم کوئی برقی مقناطیسی لہر نہیں ہے بلکہ شعور کی لہر ہے جو خدائی شعور کے سمندر میں تیرتی ہے۔

ہر روز ہمیں اپنی جسمانی طاقت کو مضبوط کرنا چاہیے، اپنی ذہنی طاقت کو بڑھانا چاہیے، اور مراقبہ، صحیح سوچ، اور مثبت، نتیجہ خیز کام کے ذریعے اپنے حقیقی خود کو جاننا چاہیے جو جسم، دماغ اور روح کو ایک ساتھ فائدہ مند ہو۔

اللہ تعالیٰ نے میری زندگی کے ان طویل سالوں میں مجھے خوشیوں سے نوازا ہے چاہے لوگ میرے چہرے پر اطمینان کی مسکراہٹ دیکھیں یا نہ دیکھیں، الٰہی خوشی ہمیشہ میرے ساتھ رہتی ہے اور مجھے کبھی نہیں

چھوڑتی خوشی کا عظیم دریا میرے شعور کی ریت کے نیچے مسلسل بہتا ہے اور ایسے بابرکت چشموں کی طرح پھوٹتا ہے جو میری زندگی کے باغات کو سیراب کرتے ہیں۔

نہ زندگی کی ناگہانی اتھل پتھلیں میرے سکون میں خلل ڈال سکتی ہیں اور نہ ہی موت کا تماشا اس روحانی خوشی کو چھین سکتا ہے جو میں محسوس کرتا ہوں۔

اس ریاست کو مستقل اور ناقابل تبدیلی بنانا مشکل تھا، لیکن روح کے ثمرات جس سے میں اب لطف اندوز ہو رہا ہوں اور دوسروں کے ساتھ بانٹ رہا ہوں، اس میں میری تمام کوششیں قابل قدر تھیں۔

میں سوچتا ہوں اور الہی روح کی رہنمائی میں کام کرنا زندگی میں کبھی بھی پیسے میرا مقصد نہیں رہا ہے، بلکہ انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کرنا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو برقرار رکھنے اور اپنے مشن کو پورا کرنے کے لیے میرے لیے نیکی کے بہت سے دروازے کھولے ہیں اور جب بھی مجھے مدد کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ اسے فوراً فراہم کرتا ہے۔

میری صرف یہ خواہش ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں، اور اسی لیے میں یہاں ہوں۔

خدا کی طاقت آپ کی زندگیوں میں بھی کام کر رہی ہے جب آپ کا ایمان مضبوط ہو گا تو آپ خود اس سچائی کا تجربہ کریں گے اور آپ کو احساس ہو گا کہ حقیقی دولت مادی کامیابی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔

اگرچہ زندگی غیر متوقع، دلفریب اور پراسرار معلوم ہوتی ہے، شکوک و شبہات اور ہر طرح کے مسائل اور ہنگاموں سے بھری ہوئی ہے، لیکن ہمیں خدا کی مستقل حفاظت میں رہنا چاہیے، ہمیں معاملات کو بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی واقعات کے سامنے اپنی ہمت نہیں کھونی چاہیے، کیونکہ اگر ہم گھبراہٹ کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیتے ہیں، تو ہم برائی کو طاقت دیتے ہیں اور اس کی جڑیں مزید گہرا کرتے ہیں، جس سے خوف و ہراس پھیلتا ہے۔

ہمیں زندگی کی آزمائشوں میں پائیدار خوشی اور سکون کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ بلکہ ہمیں ان کو اپنے اندر ڈھونڈنا اور دریافت کرنا چاہیے، پھر ہم جو بھی تجربات سے گزریں گے، ہم ان کے ساتھ اسی طرح نمٹیں گے جس طرح ہم کسی فلم میں کسی اور کے تجربات دیکھتے ہیں، خواہ وہ خوشگوار ہوں یا تکلیف دہ۔

ایک شخص اپنے تمام تجربات کو تکلیف دہ، ناخوشگوار آزمائشوں میں بدل سکتا ہے اگر وہ اپنے دماغ کو ایسا کرنے کی اجازت دے دے تو وہ اچھی

صحت سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں اور پھر بھی اس کی قدر کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں لیکن اگر وہ بیمار پڑتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو عاجزی کرتے ہیں اور تندرستی کی نعمت کی قدر کرتے ہیں، ہمیں خدا کے احسان کو تسلیم کرنا چاہئے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے جو اس نے ہمیں برے حالات کا انتظار کئے بغیر عطا کی ہیں۔

زندگی غور و فکر اور عمل کا امتزاج ہونی چاہیے جب انسان اپنا نفسیاتی توازن کھو بیٹھتا ہے تو وہ پریشانیوں کے یلغار، غم کے بادلوں اور درد کی تپش کا شکار ہو جاتا ہے اور اگر وہ صحت، خوشحالی اور حکمت کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ لامحالہ بیماری، غربت اور افلاس کا شکار ہو جاتا ہے۔

ہمیں اپنے ارادوں کو پاکیزہ رکھنا چاہیے، اپنے مقاصد کو صاف رکھنا چاہیے، اور ایسے طریقے سے عمل کرنا چاہیے جس سے ہمیں ذہنی سکون حاصل ہو، اور زندگی کے حالات کو ہمارے سکون میں خلل ڈالنے اور ہماری خوشیوں کو تباہ نہ ہونے دیں۔

بھی مضبوط کریں اور برسوں اور نسلوں سے وراثت میں ملنے والی فکری اور اخلاقی کمزوریوں کے بوجھ کو رد کر دیں، ان نجاستوں کو تجدید عزم اور نتیجہ خیز عمل کی آگ میں جلانا ہو گا، اس تعمیری نقطہ نظر سے حقیقی معنوں میں پرعزم فرد آزادی اور آزادی کے افق تک پہنچ سکتا ہے۔

خوشی کے ابدی قوانین

کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے ایک صالح حکمران کے سنہری دور میں کوئی ایسا واقعہ، قبل از وقت موت یا قدرتی آفات نہیں ہوئی جس سے اس کی بادشاہی کے امن اور مکمل ہم آہنگی میں خلل پڑا ہو۔

جب خاندان کے افراد زیادہ دیانتداری کے ساتھ زندگی گزاریں گے تو ہر گھر میں زیادہ ہم آہنگی، صحت اور پیار ملے گا لیکن جب خاندان کے افراد ایک دوسرے سے بدصورت خود غرضی کے ساتھ پیش آئیں گے تو گھر خود بخود اختلاف اور نفرت سے بھر جائے گا یہ بات ان قوموں پر بھی لاگو ہوتی ہے جب لوگ ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ زندگی گزاریں گے، وہ زمین پر خدا کی بادشاہی کا مشاہدہ کریں گے۔

وقت کم ہے آج ہم یہاں ہیں، کل ہم روانہ ہوں گے خدا کی تلاش انسانیت کا سب سے بڑا اعزاز ہے ہمیں اس زندگی میں خدا نے جو آزادی دی ہے اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے اور اسے دانشمندی سے استعمال کرنا چاہئے تاکہ ہم ذاتی طور پر ابدی روحانی سچائیوں کا تجربہ کرسکیں۔

گناہ ہر وہ چیز ہے جو انسان کے لیے درد اور تکلیف کا باعث بنتی ہے نیکی وہ ہے جو اسے ہمیشہ کے لیے خوش رکھتی ہے اگر کسی شخص کے خیالات میں روحانی ہم آہنگی اور اپنے اندر سکون نہ ہو، نیا مکان، نئی گاڑی یا کوئی اور نئی چیز اس کی روح کو خوشی اور سکون نہیں دے سکے گی۔ بلکہ ان کا اندرونی عذاب ان نئی چیزوں وغیرہ کے حصول پر بھی باقی رہے گا۔

حقیقی خوشی حالات کا مقابلہ کرنے اور تمام بیرونی آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت میں مضمر ہے یہ اس وقت ملتی ہے جب آپ دوسروں کے تعصب اور آپ کو نقصان پہنچانے اور پھنسانے کی بدنیتی سے پیدا ہونے والی تکلیف دہ تکلیف اور سخت مشکلات کو برداشت کر سکتے ہیں اور آپ ان کی خطاؤں کا جواب محبت اور معافی کے ساتھ دیتے ہیں جب آپ تکلیف دہ حالات کے باوجود اپنے ذہنی سکون کو برقرار رکھنے کے قابل ہو جائیں گے تو آپ ماضی کی خوشیوں کا مزہ چکھیں گے۔

مقدس صحیفہ بیان کرتے ہیں کہ جو لوگ احکام الٰہی کو نظرانداز کرتے ہیں اور اپنی احمقانہ خواہشات اور خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ نہ خوشی حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے حتمی مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں، وہ سچائی کے متلاشی پر زور دیتے ہیں کہ وہ کتاب مقدس کو اپنا رہنما نور بنائیں اور فیصلہ کریں کہ کیا کیا جانا چاہیے اور کن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے، اور معاملات کو سمجھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

خود اعتمادی والے وہی ہوتے ہیں جو دیانتداری سے کام لیتے ہیں خوشی صرف خالص خیالات اور راست اعمال سے ملتی ہے اگر آپ ابھی خوش ہیں تو مستقبل میں بھی خوش رہیں گے، یہاں اور اگلے جہان میں ہمیں حکمت کے ثمرات جمع کر کے خوش قسمتی کی فصل کو جمع کرنا چاہیے جبکہ دستیاب مواقع کا سورج چمک رہا ہے دوسرے لفظوں میں ہمیں مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔ اگر تم نے موقع سے فائدہ نہ اٹھایا تو موقع سے فائدہ اٹھاؤ، کیونکہ (یہ ندامت کا باعث بن جائے گا)

خدا نے ہمیں روحانی قوانین عطا کیے ہیں جنہیں احکام کہتے ہیں لیکن ان احکام کو ہر روز اور ہر جگہ نظرانداز اور توڑا جاتا ہے جب تک کہ لوگ ان کے روحانی مفہوم کو نہ سمجھیں، وہ ہمیشہ ان کے بارے میں شکایت کریں گے اور ان سے منہ موڑیں گے، یہ احکام تمام ابراہیمی مذاہب کی توثیق شدہ لازوال ضابطہ اخلاق ہیں، تاہم، نصوص اکثر ان احکام کے نفسیاتی پہلوؤں کی وضاحت کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور ان احکام کی پیروی کے باہر کے لوگ ان پر عمل کرنے کے فوائد کو قبول کرتے

ہیں۔ اس کا جواز یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ یہ قوانین ناقابل عمل، غیر منطقی اور زمانے کے ساتھ ہٹ کر ہیں، پھر بھی ان احکام کی خلاف ورزی دنیا کے تمام مصائب کی جڑ ہے۔

لیکن ان احکام کا کیا فائدہ ہے اور ان کے فائدے کہاں ہیں؟

مقدس کتابیں انسان کو نصیحت کرتی ہیں کہ وہ خدا پر غور کرے، اپنے ذہن کو اس میں غرق کرے، تمام معاملات اس کے سپرد کرے، اور اس کی عبادت خلوص نیت سے کرے، ریاکاری سے بے نیاز اور دکھاوے سے بے نیاز ہو۔

خدا کو جاننا زندگی کا آخری مقصد ہونا چاہئے۔ دنیاوی فرائض اس طاقت کے بغیر پورے نہیں ہوسکتے جو خدا نے انسانیت کو عطا کی ہے۔ عام فرائض کو انجام دینا خدا کو بھول جانا غلطی اور گناہ ہے۔

گناہ کا مطلب جہالت ہے: ایسے طریقے سے کام کرنا جو انسان کی سب سے بڑی بھلائی کے خلاف ہو۔

لوگ اداسی اور ندامت کیوں محسوس کرتے ہیں؟ کیونکہ اُنہوں نے راست طور پر کام نہیں کیا کیونکہ خُدا اُن کے دلوں میں پہلے نہیں تھا۔

انسان کی زندگی میں کسی چیز کو خدا سے زیادہ اہم نہیں سمجھنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص واقعی خدا کا خیال رکھتا ہے اور اس کے تئیں اپنے روحانی فرض کو پورا کرتا ہے تو اس کے حالات ہر طرح سے بہتر ہوں گے اور وہ ہر طرح کے حالات کے باوجود اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرے گا۔

جوں ہی کوئی شخص مال، دولت، شہرت یا خدا کے علاوہ کسی اور چیز کی پرستش کرنے لگتا ہے، ان کے لیے ناخوشی ان کی کثرت بن جاتی ہے، جو لوگ اپنی تمام تر توجہ ان چیزوں پر مرکوز کرتے ہیں، وہ درحقیقت ان کی عبادت کرتے ہیں، اس لیے وہ اللہ کے قریب نہیں ہوتے، بلکہ اس سے دور ہو جاتے ہیں، لیکن جو لوگ اللہ کو سمجھتے ہیں، اس کا دھیان کرتے ہیں، اور اپنے دل میں اس کے قریب ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ سکون اور اطمینان کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اسے

صرف اللہ ہی انسان کے خوابوں اور دائمی خوشیوں کی امیدوں کو پورا کرنے پر قادر ہے۔ اس لیے کسی چیز کو بھی دل میں اللہ کی جگہ نہیں لینے دینا چاہیے۔

ایسی مقدس علامتیں ہیں جو سالک کو خدا کو یاد کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں تاہم اگر کوئی شخص ان علامتوں کی پرستش کرنا شروع کر دے تو ان کا نقصان ان کے فائدے سے زیادہ ہو جائے گا عبادت صرف خدا کی طرف متوجہ ہونی چاہئے کیونکہ عبادت کے لائق کوئی اور چیز نہیں۔

رسمی عبادات کی نوعیت کچھ بھی ہو، وہ اس وقت تک خدا کو قبول ہوتی ہے جب تک کہ عبادت کرنے والا اسے روحانی بیداری اور اس کی تڑپ کے ساتھ انجام دیتا ہے، تاہم بہت سے لوگ عبادت کے جوہر کو نہیں سمجھتے، اور ان کے خیالات اور دل خدا کی طرف سے رسموں کی طرف مبذول ہو جاتے ہیں، اس طرح ان کی عبادت سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔

سچے پرستار اپنے شعور کو کسی تصویر یا شکل تک محدود نہیں رہنے دیتے، بلکہ وہ تمام تصاویر اور شکلوں کے پیچھے موجود الہی روح پر گہری محبت اور پوری توجہ کے ساتھ توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

خدا مطلق اور لامحدود ہے، اور کوئی تصویر یا مجسمہ اس پر مشتمل نہیں ہوسکتا

یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا ہر اس شخص میں ظاہر ہوتا ہے جو اس سے خلوص سے محبت کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے، کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس لئے ہر ایک میں موجود ہے، تاہم، ہر ایک میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ وہ خدا کی موجودگی کو ظاہر کر سکے، سورج کوئلے اور ہیرے دونوں پر یکساں طور پر چمکتا ہے، لیکن ہیرا سورج کی روشنی کو حاصل کرتا ہے اور منعکس کرتا ہے، جب کہ کوئلہ بھی اسی طرح روشنی حاصل نہیں کر سکتا، اسی طرح تمام لوگ روشنی حاصل کر سکتے ہیں اور خدا کی روشنی میں بہت کم لوگ ہیں۔ اسے اپنے خیالات اور اعمال میں منعکس کریں ایسا کرنے کے لیے، انہیں مراقبہ کے ذریعے اور الہی تعلیمات اور احکام پر عمل کرتے ہوئے خود کو پاک کرنا چاہیے۔

جب ہم خدا کے نام کا تلفظ کرتے ہیں، تو ہمیں اس بات کا گہرائی اور خلوص سے آگاہ ہونا چاہیے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اگر آپ نماز کے دوران لوگوں کے خیالات کو دیکھ سکتے ہیں، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ زیادہ تر لوگ خدا کے علاوہ ہر چیز کے بارے میں سوچ رہے ہیں، حالانکہ وہ اس کا نام لے رہے ہیں! ایسی دعا بے نتیجہ اور بے فائدہ ہے۔

جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمیں اپنے خیالات کو بھٹکنے دیتے ہوئے محض اس کے بابرکت نام کو دہرانے کے بجائے اپنے پورے ذہن کو خدا پر مرکوز کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، میری ایک خالہ اپنی دعاؤں کی موتیوں پر پڑھتی تھیں جو ان کے ہاتھ سے شاذ و نادر ہی نکلتی تھیں لیکن انہوں نے ایک دن مجھ سے اعتراف کیا کہ چالیس سال تک اس دعا کی عادت پر عمل کرنے کے باوجود خدا نے ان کی دعا کا جواب نہیں دیا۔ اس کی "نمازیں" ایک اعصاب شکن عادت سے زیادہ کچھ نہیں تھیں۔

جب ہم دعا کرتے ہیں تو ہمیں خدا کے سوا کچھ نہیں سوچنا چاہئے ہمیں اپنی عبادت میں خلوص اور اپنی دعاؤں میں وقف ہونے کی کوشش کرنی چاہئے دعا کی موتیوں کا استعمال اور مسلسل خدا کا نام پکارنا بالکل قابل قبول ہے جب یہ عمل دل سے نکلے اور خلوص اور توجہ مرکوز دماغ سے اس کی تائید ہو تاہم وقت کے ساتھ ساتھ یہ عمل خود بخود ہو سکتا ہے۔

ہمیں اپنے دلوں میں خدا کے نام کو آرزو اور الہی محبت کی مالا پر سرگوشی کرنی چاہئے۔ یہ سچی عبادت ہے جو خدا کے دل کو چھوتی ہے خدا کے نام کو سرد مہری اور آوارہ ذہن کے ساتھ بولنا توہین اور بے عزتی ہے جب کوئی دعا کرتا ہے تو اس کا دل اور دماغ خدا کی محبت سے معمور ہونا چاہئے اعلیٰ یوگی مشقوں کے ذریعے ذہنی توجہ کی مشق کرنا ہمیں خدا کے قریب آنے میں مدد کرتا ہے جو کہ جلال اور شان کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور اس کے ساتھ ہم آہنگ ہونے میں بھی مدد کرتا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ ہفتے میں ایک دن روحانی اعتکاف (اگر ممکن ہو) کے لیے خدا کی فکر اور سکون، سکون اور باطنی سکون کا تجربہ کرنے کے لیے وقف کیا جائے، اس راہ میں گزارا جانے والا وقت ہفتے کے باقی دنوں میں آپ کو درپیش پریشانیوں اور پریشانیوں کے لیے ایک سکون بخش بام ثابت ہو گا

ہر ایک کو اپنے جذباتی زخموں اور دردوں کو مندمل کرنے کے لیے ہر ہفتے ایک دن تنہائی یا "روحانی اعتکاف" میں گزارنے کی ضرورت ہوتی ہے جب وہ دن سکون، خوشی اور اطمینان کا ہو جاتا ہے، تو آپ ہفتے کے بعد اس کا بے صبری سے انتظار کریں گے۔

تنہائی عظمت کی قیمت ہے آپ ان شاندار نتائج سے حیران رہ جائیں گے جو آپ کے دماغ، جسم اور روح کے لیے اس روحانی اعتکاف اور آپ کی روح اور اللہ کے ساتھ تعلق کے ذریعے حاصل کیے جائیں گے اگر آپ حقیقی خوشی کی خواہش رکھتے ہیں، تو آپ کو صبح سویرے بیدار ہونے کے بعد، اور رات کو سونے سے پہلے اپنے آپ کو الہی سکون کے سمندر میں غرق کر دینا چاہیے۔

ہندوستان کے بابا صرف ایک دن تنہائی کا مشورہ نہیں دیتے ہیں، بلکہ ہر دن چار مخصوص اوقات میں پرسکون مراقبہ کی ضرورت پر زور دیتے ہیں، فجر کے وقت، اٹھنے اور کسی کو دیکھنے سے پہلے، کسی کو سکون اور سکون کے احساس سے لطف اندوز ہونا چاہیے، دوپہر کے وقت، آدمی کو دوپہر کے کھانے سے پہلے دماغ کو پرسکون کرنا چاہیے، اور رات کے کھانے سے پہلے ایک بار پھر سکون کی مدت سے لطف اندوز ہونا چاہیے، آخر میں، رات کو ایک بار پھر سکون کی حالت میں داخل ہونے سے پہلے۔

جو لوگ تنہائی کے دوران اور روزانہ کے ان چار ادوار میں خاموشی کو مستعدی سے دیکھتے ہیں وہ خدا کے ساتھ ہم آہنگی محسوس کرنے کے پابند ہوتے ہیں جو ان تمام ادوار کو نہیں مان سکتے وہ کم از کم صبح اور شام کے اوقات کو وقف کریں ایسا کرنے سے ان کی زندگی بہتر ہو جائے گی اور وہ خوشی کا تجربہ کریں گے۔ تجربہ بہترین ثبوت ہے۔

اگر آپ اپنے بینک اکاؤنٹ کو پورا کرنے کے لیے کافی رقم جمع کیے بغیر چیک لکھتے اور دستخط کرتے رہتے ہیں، تو آپ کی رقم ختم ہو جائے گی، یہی بات آپ کی زندگی پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ آپ کے لائف اکاؤنٹ میں مستقل سکون کے جمع نہ ہونے سے، آپ کی توانائی ختم ہو جائے گی، آپ کا سکون ختم ہو جائے گا، اور آپ کی خوشی ختم ہو جائے گی، مختصر یہ کہ آپ آخرکار جذباتی، ذہنی، جسمانی اور روحانی طور پر دیوالیہ پن کا شکار ہو جائیں گے، لیکن خدا کے لیے گہرے دیوالیہ پن کا شکار ہو جائیں گے۔ آپ کی روح

دیندار متلاشی روزانہ مراقبہ کرتا ہے، اپنے دل میں پوری محبت اور آرزو کے ساتھ خدا کے ساتھ بات چیت کرتا ہے، اس سے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی التجا کرتا ہے۔ اگر آپ خدا کے عاشق ہیں اور اس کی موجودگی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کو اپنے دماغ اور جسم کو اس کے سکون میں غرق کرنا چاہئے، اور زندگی آپ پر مسکرائے گی، اور آپ کے معاملات بہت سے طریقوں سے بہتر ہوں گے جہاں ایک پرسکون شخص ہزاروں غلطیوں کو ناکام بناتا ہے اور کامیاب ہوتا ہے۔

جو نہ خدا کے بارے میں سوچتے ہیں اور نہ اس کی پرواہ کرتے ہیں وہ اداس اور دکھی ہو جاتے ہیں وہ چڑچڑے ہو کر چلنے پھرنے کی مشین بن جاتے ہیں۔

حکمت اور امن کا سورج سکون کے آسمان پر طلوع ہوگا اور آپ کے وجود کو اپنی شفا بخش کرنوں سے ڈھانپے گا جب تک کہ آپ روحانی کوشش کریں گے اور اپنے دل میں خدا کو پہلی جگہ دیں گے۔

غور و فکر کا دن دماغی اور جسمانی آرام اور اندرونی سکون کی آبیاری کا دن بھی ہونا چاہیے کوئی بھی ایسی سرگرمی جس سے حکمت اور سکون حاصل ہو اس دن ایک بابرکت سرگرمی ہے۔

جہاں تک والدین کی عزت کرنے کا تعلق ہے، مقدس کتابوں نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی سفارش کی ہے: "اپنے باپ اور ماں کی عزت کرو" اور "والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو"

انسانی باپوں اور ماؤں کو خدا کے نمائندوں کے طور پر عزت دی جانی چاہئے جنہوں نے انہیں انسانیت کی تخلیق کا تحفہ دیا ہے۔ ایک ماں خدا کی خالص محبت کا مجسمہ ہے۔ کیونکہ ایک پیار کرنے والی ماں معاف کرتی

ہے جہاں کوئی نہیں کرے گا باپ خدا کی حکمت کا مظہر ہے اور اپنے بچوں کی حفاظت کرتا ہے۔

انسان کو خدا کے علاوہ اپنے ماں باپ سے محبت نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس محبت کے اظہار کے طور پر محافظ اور حکیم اعلیٰ الہی روح بچے کی مدد کے لیے باپ اور ماں بن جاتی ہے، اس لیے والدین میں اس کی عزت ہونی چاہیے۔

صحیفہ ہمیں قتل کی خاطر قتل کرنے کے خلاف بھی نصیحت کرتے ہیں، کیونکہ اس کے بعد کوئی شخص قاتل بن جاتا ہے۔ کسی شخص کو شدید جذبات کے لمحے میں کسی دوسرے کی جان نہیں لینی چاہیے، تاہم، اگر پیاروں کو خطرہ لاحق ہو تو ان کی حفاظت کے لیے لڑنا چاہیے جو اللہ نے ان کے سپرد کیے ہیں، کیونکہ اپنے خاندان اور ملک کا دفاع کرنا ایک مقدس فریضہ ہے۔

زنا کے خلاف ممانعت کے بارے میں، جنسی ملاپ کا مثالی مقصد خدا کی صورت میں پیدا ہونے والے بچوں کی پیدائش اور ان میاں بیوی کی طرف سے محسوس ہونے والی خالص محبت کا اظہار ہونا چاہئے۔ جو خدا کو ایک دوسرے میں دیکھتے ہیں جو صرف جسمانی سطح پر رہتے ہیں، حقیقی محبت یا اس اعلیٰ مقصد کی پرواہ کیے بغیر جس کے لئے جنسی خواہش پیدا کی گئی تھی، اس حکم کے مطابق زنا کرتے ہیں، اس صورت میں وہ اپنے جنسی تعلقات سے مختلف نہیں ہیں اور پھر ان کے جنسی تعلقات میں فرق نہیں ہے۔ راستہ

خدا نے اس تخلیقی تحریک کو مرد اور عورت میں پیدا کیا تاکہ ازدواجی زندگی میں حقیقی باہمی محبت پیدا ہو اور اس کا اظہار کیا جا سکے اور اس کا غلط استعمال نہ کیا جائے، بلکہ ایک مقدس سرگرمی اور علم میں تبدیل ہو جائے۔

اگر آپ اپنے وجود کے اندر جنسی طاقت کو کنٹرول اور تقسیم کر سکتے ہیں، تو آپ لکھنے، ڈرائنگ کرنے یا ان گنت دیگر طریقوں سے اوبکت صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے لیے زبردست ذہنی صلاحیتیں پیدا کر سکیں گے۔

اور جب آپ آخر کار تخلیقی سرگرمی پر قابو پانے اور روحانی طور پر تبدیل کرنے کے قابل ہو جائیں گے، تو آپ کو بہت سکون، عظیم محبت، اور بڑھتی ہوئی روحانی خوشی کا تجربہ ہو گا۔

اولیاء اور روحانی پیشوا جنہوں نے اپنی جنسی سرگرمی کو روحانی طور پر تبدیل کیا ہے۔ وہ دیو ہیں جو دنیا میں اور سچائی کی باطنی تلاش میں حیرت انگیز اور حیران کن کارنامے انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

لٰہذا، جنسی حرکات کا سب سے زیادہ استعمال اس کی طاقت کو بلند کرنا ہے، یعنی اپنی توانائی کو ایک اعلیٰ مقصد کی طرف منتقل کرنے کے لیے تاکہ حکمت، بلند خیالات اور روحانی نظریات کو ظاہر کیا جا سکے، کسی کو جنسی خیالات سے لذت حاصل نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان چیزوں کی خواہش کرنا چاہیے جو حرام ہیں۔

جنسی معاملات کا غلام بننے کا مطلب ہے صحت، خود پر قابو، اور ذہنی سکون کھو دینا، اور مختصر یہ کہ خوشی کے وہ تمام عناصر جن کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔

مقدس کتابیں بھی ہمیں چوری نہ کرنے کی تلقین کرتی ہیں اگر ایک ہزار افراد کا گروہ ایک دوسرے سے چوری کرے تو ہر ایک کے 999 دشمن ہوں گے، اس لیے کسی کو کسی دوسرے کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے، نہ ان کی زمین، امن، محبت، عزت، یا ان کی کسی بھی مادی یا روحانی چیز پر قبضہ کرنا چاہیے، اگر آپ کو وہ چیز لینے کی خواہش محسوس نہیں ہوتی ہے جو آپ کے ذہن میں نہیں ہے یا جب آپ کی خواہش نہیں ہے تو آپ کے ذہن میں جو چیز آپ کی مرضی یا خواہش ہے، وہ سب سے پہلے آئے گی۔ انسان دوسروں سے حسد کرنے لگتا ہے نفسانی خواہشات کے بیج کو ذہن سے اکھاڑ پھینکنا ضروری ہے روحانی پرہیزگاری کا طریقہ ہے پھر انسان فطری طور پر فراوانیہ کو اپنی طرف متوجہ کرے گا اور اس کے پاس ان ذرائع سے برکتیں نازل ہوں گی جن کو وہ جانتے ہیں اور جن ذرائع سے وہ نہیں جانتے یہ ایک ناقابل فہم قانون الٰہی ہے جیسا کہ چوروں اور خودغرضوں کا تعلق ہے تو وہ اپنی زندگیاں دوسروں کے پیچھے ہی گزار دیتے ہیں حتیٰ کہ دوسروں کی نظریں ان کے مادّے کے پیچھے پڑ جاتی ہیں۔ سونے سے بھرا ہوا

جب تک مادی خود غرضی کو ترک نہیں کیا جائے گا، دنیا خوشی کو نہیں جان سکتی

خوشی صرف روحانی تعاون سے ملتی ہے یہ تب آتی ہے جب انسان دوسروں کی ضرورتوں کو اس طرح محسوس کرتا ہے جیسے وہ اپنے ہیں اور دوسروں کے لیے اس طرح کام کرتے ہیں جیسے وہ اپنے لیے کرتے ہیں۔

ایک اور اہم حکم یہ ہے کہ جھوٹی گواہی دینے سے گریز کیا جائے، سچائی کو توڑ مروڑ کر کسی کو نقصان پہنچانا سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کا ایک اور طریقہ ہے اگر کوئی اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے تو دوسروں کے ساتھ اسی کے مطابق سلوک کرنا چاہیے۔

ہمیشہ سچ بولنا چاہیے، لیکن سچ کہنے اور محض حقائق بیان کرنے میں فرق کیا جانا چاہیے، کسی کو لنگڑا یا اندھا کہنا تکلیف دہ اور غیر مفید ہے۔ دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور انہیں شرمندہ کرنے

سے گریز کرنا چاہیے اسی طرح کسی ایسے سچ کو ظاہر کرنا جو کسی نیک مقصد کے بغیر کسی کو دھوکے دے سکتا ہے غلط ہے۔ دوسری طرف سچ بولنے سے بچنے کے لیے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ بلکہ بعض حالات میں دوسروں کو شرمندہ کرنے یا نقصان پہنچانے سے بچنے کے لیے خاموش رہ سکتا ہے۔

حسد سے ہوشیار رہنا چاہیے، ایک تباہ کن بیماری جو روح کے سکون کو چھین لیتی ہے، جو جتنا زیادہ دوسروں کی چیز کی لالچ کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ اس کی ناخوشی اور مصائب بڑھتا جاتا ہے، حسد کرنے والا ایک پریشان حال زندگی گزارتا ہے، سکون کا ذائقہ کبھی نہیں جانتا، اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنی عزت، خود پر بھروسہ کریں، اور باطنی روحانی دولت کی تلاش کریں۔

انسان کی عظمت اور باطنی قدر اس چیز سے کہیں زیادہ ہے جس کی وہ خواہش کرے یا خدا کو حاصل کرنے کی خواہش ہر انسان میں اس طرح ظاہر ہوتی ہے جو کسی دوسرے انسان میں ظاہر نہیں ہوتی ہے اس کا چہرہ کسی دوسرے انسان کے برعکس ہے اور اس کی روح کسی دوسرے انسان کے برعکس ہے کیونکہ ان کے اندر تمام مخلوقات کا سب سے بڑا خزانہ ہے اور وہ خدا کی عظیم ترین دولت ہے۔

ہم ماضی کی قید میں نہیں ہیں۔

جب کوئی شخص صحیح ایمان رکھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو وہ ان لوگوں سے زیادہ خوش ہوتا ہے جن میں ایمان کی کمی ہے اور زندگی کی جنگ میں اپنے فرائض ادا نہیں کرتے۔

سچا ایمان اور عمل صالح (نیک مقاصد اور نیک نیتوں کی مدد سے) ہمیشہ موجود رہتے ہیں جہاں خوشی ہوتی ہے، اور جہاں خوشی موجود نہیں ہوتی وہاں کھو جاتی ہے، اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ یہ خوشی کے لیے دو ضروری شرطیں ہیں، جو ان کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں، خوشی کے خواہش مندوں کو صرف ان دو بنیادی عناصر کی ضرورت ہوتی ہے، جو اس کی بنیاد اور ستون ہیں۔

انسان اپنی مرضی سے کائنات کے لامحدود اجزا کو کنٹرول نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان میں ترمیم یا مٹا سکتا ہے یہ اجزا انسانی زندگی کے تانے بانے کے ساتھ پیچیدہ طور پر جڑے ہوئے ہیں اور انسان ان سے الگ تھلگ کام نہیں کر سکتا تاہم وہ ان اجزاء کو اپنانے کے لیے اپنے دماغ کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔

اسے نقصان نہ پہنچاؤ

ہمارے اسلاف ہم سے زیادہ خوش اس لیے نہیں تھے کہ ان کے پاس دنیاوی چیزیں اور لذتیں ہم سے زیادہ تھیں، یا اس لیے کہ وہ زندگی کے

مسائل سے کم واقف تھے، بلکہ اس لیے کہ ان کے پاس نفسیاتی توازن تھا جس نے انہیں سکون، سکون، اطمینان اور مختصر خوشی دی۔

انہوں نے اپنی خوشی کے لیے بیرونی حالات پر انحصار نہیں کیا اور نہ ہی وہ بیرونی حالات کا شکار ہوئے جو ان سے چھین لیں، ان کے سکون، سکون، خوشی اور اطمینان کے جذبات فطری، نارمل، صحت مند اور پائیدار تھے، ہمیں بھی ان جذبات کو پیدا کرنا چاہیے اگر ہم خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہم میں سے کون ایسا نہیں کرتا؟

تقدیر آزاد مرضی یا انتخاب کی آزادی کی ماضی کی مشق کا نتیجہ ہے، ہم اپنی آزاد مرضی کے ماضی کے طریقوں کے ذریعے قسمت اور تقدیر کو اپنے اوپر لاتے اور لاتے رہتے ہیں، تاہم، ہم ماضی کے پابند نہیں ہیں، اور نہ ہی ہم اپنے اعمال کے نتائج سے ہمیشہ کے لیے مجبور ہیں، ہم جو کچھ بویا ہے اسے مٹا سکتے ہیں اور جو لکھا ہے اسے مٹا سکتے ہیں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے معیار کو درست کریں اور اپنے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اعمال کے بیجوں کو تکلیف دہ نتائج کے ساتھ مٹا دیں اور ان کی جگہ روح کی فطرت کے لیے زیادہ موزوں بیج لگائیں، ہم روح کی مٹی میں بوئے گئے ان اچھے بیجوں سے خوشی کا پھل ضرور کاٹیں گے، اگر ہم زیادہ سے زیادہ خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں یا دکھ اور درد کو کم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ابھی، ابھی اور کل نہیں، آزاد مرضی کا استعمال کرنا چاہیے۔

اس لیے خوشی کی شرائط انسان کے اندر موجود ہیں، اور اسے صرف اس مساوات کے ساتھ سنجیدگی سے نمٹنا ہے جس میں کوئی غلطی نہ ہو، اور نتائج اس کے حق میں ہوں گے اگر وہ بہترین اندازہ لگا کر اس سے نمٹے۔ لیکن مضبوط ارادے والا شخص خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے۔

مرتکز دماغی توانائی

جب آپ سورج کی روشنی کو ایک چھوٹے سے نقطے پر ایک میگنفائنگ لینس پر مرکوز کرتے ہیں تو اس سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور وہ حرارت لکڑی کے تانے بانے، کاغذ وغیرہ کو بھڑکا سکتی ہے، اسی طرح جب آپ اپنے ذہن کو پوری توجہ کے ساتھ مرکوز کرتے ہیں تو اس کی مرتکز توانائی شک کی برائیوں اور جڑوں کو جلانے کے لیے، تمام ناکامیوں کی وجہ ہے، اور حکمت کی روشنی کو روشن کر دیتی ہے۔

جب فکر خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے جو تمام بھلائیوں کا سرچشمہ اور تمام بابرکت طاقتوں کی اصل ہے تو وہ خدائی موجودگی سے واقف ہو جاتا ہے اور کامیابی کے تمام عناصر کا مالک ہوتا ہے یہ

عناصر خدا کی بے پناہ طاقت سے گہرا تعلق رکھتے ہیں جو کسی بھی میدان میں کامیابی کے نئے اسباب پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

خدا کرے کہ نیک کوششوں اور فلاحی کوششوں کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

پریشانیاں اور مشکلات انسان کے اپنے ماضی کے اعمال کے بارے میں آگاہی کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں، جو کسی خاص وقت اور جگہ پر کیے جاتے ہیں، ان کی موجودہ مصیبت ان خیالات اور اعمال سے پیدا ہوتی ہے، جو اس کے شعور کی مٹی میں جڑ پکڑتے ہیں، ایک پودے میں پھوٹتے ہیں اور پھل دیتے ہیں جو ان خیالات اور اعمال کی خصوصیات کی عکاسی کرتے ہیں۔

جب آپ خلا میں لاکھوں میل دور سورج کو دیکھتے ہیں، تو وہ بہت بڑا ستارہ ہماری زمین سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا ہے، اس کے باوجود زمین کا قطر تقریباً 7,900 میل ہے، جب کہ سورج کا قطر سو گنا زیادہ ہے، اگر آپ ہمارے سیارے زمین کو براہ راست سورج کے سامنے رکھ سکتے ہیں، تو یہ اس کے مقابلے میں ایک چھوٹے سے نقطے کے طور پر نظر آئے گا جب تک کہ سورج کے بڑے پیمانے پر سورج کا تصور نہ کریں۔ پورے نیلے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے آسمان جو ہم دیکھتے ہیں وہ لامحدود خلا کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے، جو کائنات میں پھیلی ہوئی ہے، یہاں تک کہ اگر سورج لامحدودیت میں پھیلتا رہے، تب بھی وہ لامحدود کو گھیر نہیں سکتا، چھوٹے پن اور محدودیت کا یہ کائناتی فریب ذہن کی وسعت اور اس کی کائنات کی صلاحیت کو محدود کر دیتا ہے۔ حدود

وہ جو ابعاد اور پیمائش کے تابع نہیں ہے، جس کی کوئی حد اور کوئی اصل نہیں ہے، وہ خدا ہے، جو ہمہ گیر ہے اور خلا کی سب سے دور تک موجود ہے وہ دور، دور دراز ستاروں میں ہے، جس طرح وہ آپ کے اندر اور میرے اندر ہے، اور وہ باشعور ہر اس جگہ سے واقف ہے جس پر وہ قابض ہے خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی یا بڑی کتاب سے کیوں نہ ہو۔

دعائیں

اے رب!

میرا ہاتھ اندھیرے سے روشنی کی طرف لے

اے کائناتی خاموشی

میں ندیوں کی بڑبڑاہٹ اور شبلیوں کی آواز میں تیری آواز سنتا ہوں۔

ہوا کے آہوں میں، موجوں کی گرج اور تھرتھراہٹ کی گرج میں

اے پیارے رب

میں لفظوں سے نہیں بلکہ تجھ سے تڑپتے دل کی تڑپ سے تیری عبادت کرتا ہوں۔
مجھے آپ کی وسیع وسعت کو دیکھنے دو
ہر چیز کے پیچھے آپ کی مستقل موجودگی۔
شاید مجھے احساس ہو جائے کہ میں ہمیشہ کے لیے آپ کی غیر متبدل ہستی کا حصہ ہوں۔
اے بہتے ہوئے سمندر
کاش میری خواہشوں کے سمیٹتے دریا رکاوٹوں اور رکاوٹوں کے صحراؤں میں سے بہتے
آخر کار، آپ کی سب سے بڑی ہنگامہ آرائی مل گئی۔
اے رب، تیری آواز سننے میں میری مدد کریں۔
وہ کائناتی آواز جس سے کائنات کی کمپن پھوٹتی تھی۔
مجھے بابرکت آواز کے ذریعہ آپ کی موجودگی کا احساس دلانے دو (اوم - آمین)
تمام مبارک آوازوں کے لیے میلوڈی ہولی
جب میں وجود کی سمفنی سنتا ہوں تو اپنے شعور کو وسعت دیں۔
مجھے کائناتی سمندر کی طرح محسوس کرنے دو
اور جسم کی لرزتی حرکات اس کے سینے پر ناچ رہی تھیں۔
سب سے مقدس آواز میرے اندر گونجنے دو
میرے شعور کو جسم سے کائنات تک پھیلانا
میں دائمی، ہمہ جہت خوشی محسوس کروں
بہتی ہوئی روشنی کے سمندر سے پھٹنا
اے لامحدود طاقت
اے ابدی حکمت
میری روح کو اپنے روحانی کمپن سے چارج کر دے۔
اے بابرکت کائناتی کلام کی آواز
میری غلطیوں کو درست کریں۔
مجھے چاہیے۔
میرا ہاتھ اندھیرے سے روشنی کی طرف لے
جب بھی میں تیرے بارے میں سوچتا ہوں، اے رب، میرے اندر ایک جلتی آرزو کا سیلاب جنم لیتا ہے، میرے جذبات کو ہلا کر اور میرے دل سے میرے جسم کے ہر خلیے تک بہتا جاتا ہے، اس پر محبت الہی سے چارج ہوتا ہے۔
میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ میں آپ کے وجود کے مرکز تک پہنچوں اور آپ کی موجودگی میں لطف اندوز ہوں۔

اور اچانک روح کا دروازہ کھلتا ہے، اور میں تمہاری چمکیلی روشنی کو دیکھ کر خوشی سے مغلوب ہو جاتا ہوں!

ماسوائے چند روشن خیال افراد کو چھوڑ کر بیشتر انسانیت کے لیے ماضی ناواقف ہے پھر بھی ماضی سے ہماری ناواقفیت بھی ہمارے فائدے میں ہے کیونکہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ ہم نے اس زندگی میں اور پچھلی زندگیوں میں کیا کیا ہے، تو ہم اپنے اعمال کے سراسر حجم سے مغلوب ہو جائیں گے اور بالکل حیران ہو جائیں گے، درحقیقت، صدمے کی وجہ سے ہماری خواہش بھی مفلوج ہو سکتی ہے۔ تعاقب اور ہمیں مایوسی کا شکار چھوڑنا اس زمینی زندگی میں بھی، بھول جانا خدا کی طرف سے ایک نعمت ہے، جو ماضی کی یادوں کو، خاص طور پر تلخ اور تکلیف دہ یادوں کو ہمارے خیالات اور احساسات پر غالب آنے سے روکتی ہے۔

لیکن شکر ہے کہ ہمارے اندر الٰہی چنگاری ہمیشہ امید اور زندگی کے نہ ختم ہونے والے سفر کو جاری رکھنے کی خواہش کے ساتھ چمکتی ہے ہمیں ان دو نعمتوں کے لیے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے: ماضی کو بھول جانا اور مستقبل کی امید

ہمیں یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیے کہ تقدیر آزاد ارادے کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے تاہم، ہمیں ان منفی اثرات کا مقابلہ کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے جو زیادہ تر لوگ تقدیر اور تقدیر سے منسوب کرتے ہیں، اور اپنے انتخاب کی آزادی کو ہمارے اندرونی عقائد کے مطابق استعمال کرنا چاہیے، بشرطیکہ یہ اعتقادات صحیح ایمان پر مبنی ہوں اور قوانین الٰہی پر مبنی ہوں، جس کے بغیر انسان حقیقی خوشی کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

جب ہم کسی کام کا آغاز کرتے ہیں تو ہمیں ناگوار حالات سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے، بلکہ انتہائی حد تک پر امید رہنا چاہیے، اس کامل یقین کے ساتھ کہ کوئی بھی چیز ہماری مرضی کو بروئے کار لانے اور اپنی پسند کی آزادی پر عمل کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

اگر ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو یہ تسلیم کرنا قابل قبول ہے کہ ہمارے اپنے بنانے کی رکاوٹیں تھیں جنہوں نے ہمیں اس تک پہنچنے سے روکا، ہمیں اپنے مقصد کے حصول کے لیے ثابت قدم رہنا چاہیے اور اپنی کوششوں کو دوگنا کرنا چاہیے، ہمیں اپنے آپ سے یہ بھی اقرار کرنا چاہیے کہ رکاوٹیں اور چیلنجز کتنی ہی مضبوط اور مضبوط کیوں نہ ہوں، ہم ان سب پر قابو پانے کے باوجود ان پر قابو پانے کے لیے کافی طاقت رکھتے ہیں۔ کوشش کریں، مایوسی اور مایوسی کی کوئی ضرورت نہیں، جب تک ہم یہ سمجھیں کہ انسان کی قوت ارادی تقدیر سے زیادہ مضبوط ہے، جو ہماری اپنی بنائی ہوئی ہے، اس لیے ہمیں

کوشش نہیں کرنی چاہیے، چاہے ہم کتنی ہی بار ناکام ہوں، کیونکہ ہمیشہ کھلے دروازے ہوتے ہیں، ہمیں بس کوشش کرتے رہنا چاہیے اور اس کوشش کو دہراتے رہنا چاہیے جب تک کہ کامیابی ہمیں نہیں مل جاتی، جب تک ہم اس کے راستے پر چلتے ہیں، اللہ ہماری مدد کرے گا اور اس کی مدد کرے گاہ منزل، اور جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے وہ مایوس نہیں ہوگا۔

جب انسان کسی چیز کی خواہش کرتا ہے، اور وہ خواہش شدید اور فوری ہوتی ہے، تو وہ خواہش اس کے شعور کو کبھی نہیں چھوڑتی، وہ جہاں بھی جاتے ہیں اور جہاں بھی وہ مڑتے ہیں، اور ان کی مصروفیات اور پریشانیاں جو بھی ہوں، اس کی مسلسل اور مسلسل سرگرمی سے، وہ خواہش زبردست عزم اور توانائی کی حامل ہوتی ہے، یہ فکری سرگوشی مجھ سے زیادہ مضبوط اور موثر ہوتی ہے، جو زیادہ موثر نہیں ہوتی۔ ہونٹ خدا سے محبت کرنے والے یہی کرتے ہیں ; وہ بغیر کسی وقفے کے خدا کے لئے اپنی محبت کی سرگوشیاں کرتے ہیں، اور ان کی سرگوشیاں دلی اور ناقابل سماعت ہوتی ہیں، ان کی تمام روزمرہ کی سرگرمیوں میں یہ دلی سرگوشیاں ان کا دھیان نہیں ہٹاتی اور نہ ہی یہ ان کے دوسرے فرائض سے متصادم ہوتی ہے جیسے جیسے خدا کے لیے ان کی خواہش بڑھتی ہے، اس کے لیے ان کی محبت مضبوط اور گہری ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اس کی موجودگی کو چھوتے ہیں اور اس کے نور کو دیکھ کر اطمینان اور سکون محسوس کرتے ہیں۔ تفصیل

خدا ہمیں اسباق بھیجتا ہے جس کی ہمیں زندگی میں ضرورت ہے تاکہ ہم ان سے فائدہ اٹھا سکیں اور سمجھ اور تجربہ حاصل کر سکیں جو کوئی ان اسباق سے گریز کرے گا وہ ان کو سیکھنے پر مجبور ہو جائے گا چاہے اس میں کتنا وقت لگے۔

ہر امتحان دوست ہوتا ہے اگر ہم اس سے سبق سیکھیں اور ظالم حکمران اگر موقع کو ضائع کریں اور شکایت، ناراضگی اور ناقص فیصلے کے ذریعے اس کا غلط استعمال کریں۔

جب ہم زندگی کے بارے میں صحیح فہم اور صحیح رویہ رکھتے ہیں تو یہ خوبصورت ہو جاتی ہے۔ اور پیچیدگیوں سے پاک

نفسیاتی معاملات

ایک شخص ہمیشہ کے لیے خوشی کی لہر پر نہیں رہ سکتا، یا غم کے گہرے پانیوں میں ڈوبا یا غضب کی گہرائیوں میں غرق نہیں رہ سکتا۔ متضاد دوئیوں کی حامل اس دنیا میں اوسطاً انسان اتار چڑھاؤ کا شکار ہوتا ہے وہ خوشی کی لہر پر اٹھتا ہے اور بے حسی کی گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے اور اداسی کی تیز لہروں سے اُچھلتا ہے اور اسے شاید ہی

کسی اور شعور کی کیفیت کا علم ہوتا ہے کہ حالات کو اس طرح سوچنے کی اجازت دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنی خواہشات پر قابو پا لے۔

ایک انسان کو کامیاب اور بھرپور زندگی گزارنے کے لیے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ ذہنی توازن ہے۔

یہ صرف دماغ پر توجہ مرکوز کرکے نفسیاتی فیکلٹیز کو کنٹرول کرنے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

گہرے دکھ بھی وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جاتے ہیں، اس لیے غم پر رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہماری زندگی کا ایک ایک دن کسی عزیز پر طویل غم نہ اس کی مدد کرتا ہے اور نہ ہی ہمیں، اور یہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں بدلتا احساس کمتری یا خود کو سزا دینا ماضی کی غلطیوں یا ناکامیوں پر غور کرنا بیکار ہے یہ صرف زندگی کو دکھی بناتا ہے اور ذہنی صلاحیتوں کو دباتا ہے

ہمیں اپنے آپ کو بورنگ روٹین کے گڑھے میں نہیں پڑنے دینا چاہیے، کیونکہ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جو آرام سے دور ہے، کیونکہ یہ ذہن کو پریشان کرتی ہے اور بے حسی کی بھٹی میں پوشیدہ صلاحیتوں کو جلا دیتی ہے۔

ناکامی کو اپنی جڑوں سے مٹا دینا چاہیے، اور زندگی کے میدانوں کو محنت اور عزم کے ساتھ ہل چلانا چاہیے اور خدا کی مدد سے بھرپور فصل کاٹنے کے لیے نیکی کے بیج بونا چاہیے۔

سلور جوبلی میں آئرن

مجھے ایک بار سلور جوبلی کی تقریب میں ایک ایسے جوڑے کے لیے مدعو کیا گیا جو بظاہر سب سے خوش کن جوڑوں میں سے ایک لگتا تھا، لیکن جب میں ان کے گھر میں داخل ہوا تو مجھے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا، میں نے اپنے دو طالب علموں سے کہا کہ وہ شام کے وقت ایک دوسرے کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں، اور انہوں نے بعد میں مجھے بتایا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے سامنے مسکراتے ہیں اور ایک دوسرے کو پیارے الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں، جیسے پیارے الفاظ "Yes my love"، لیکن جیسے ہی وہ سوچتے ہیں کہ وہ اکیلے ہیں، وہ ایک "yes my love" دوسرے پر جھگڑتے ہیں اور تکلیف دہ الفاظ بولتے ہیں۔

میں نے ان سے بات کی اور کہا: آپ نے مجھے اپنی پارٹی میں آنے کی دعوت دی، لیکن ماحول کشیدہ ہے اور مجھے لگتا ہے کہ اس گھر میں بہت زیادہ جھگڑا ہے، اور مجھے لگتا ہے کہ اس سلور جوبلی میں بہت لوہا ہے۔

پہلے تو وہ ناراض ہوئے لیکن بعد میں انہوں نے اعتراف کیا کہ میں ٹھیک ہوں اور معافی مانگتے ہوئے اس نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا: ہر وقت جھگڑنے اور جھگڑنے سے تمہیں کیا فائدہ؟

ایسا لگتا ہے کہ آپ ایک کامل جوڑے کے طور پر اپنی ساکھ کو برقرار رکھنے کے لیے ایک ساتھ رہ رہے ہیں، لیکن آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح رہنا چاہیے اور اپنی خوشی اور ذہنی سکون کے لیے امن اور ہم آہنگی سے رہنا چاہیے۔

مقناطیسی خوراک

جب لوگ خوراک یا غذائیت کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو ان کا مطلب عام طور پر جسم کو برقرار رکھنے کے لیے استعمال کی جانے والی جسمانی خوراک سے ہوتا ہے تاہم، غذائیت کی دوسری قسمیں بھی ہیں جو جسمانی خوراک سے کم اہم نہیں ہیں، اور اکثر اس سے بھی زیادہ ہوتی ہیں، جیسے فکری یا روحانی پرورش، ذہنی سرگرمی یا ذہن کا ارتکاز، حکمت اور روحانی فہم۔

جسمانی خوراک جسم کے خلیوں کو برقرار رکھتی ہے، جبکہ فکری خوراک دماغ کو صحت مند خیالات سے بھرتی ہے، اور حکمت کی خوراک روح کو زندہ کرتی ہے اور اس کی صلاحیتوں کو ترقی دیتی ہے۔

فکری پرورش عام طور پر ان خیالات پر مشتمل ہوتی ہے جو ایک شخص سوچتا ہے اور جو وہ دوسروں سے ان کے ساتھ رابطے اور تعامل کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔

پرسکون مزاج اور عمدہ مزاج والے لوگ ہمارے خیالات کو مقناطیسی اور صحت مند بنانے میں مدد کرتے ہیں۔

اس بات کا تعین کرنا مشکل نہیں ہے کہ آیا کوئی شخص اپنی فکری پرورش پرامن یا خلل ڈالنے والے ماحول سے حاصل کرتا ہے، پریشانی، پریشانی، اور الجھن یہ سب غلط قسم کے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنے سے ہوتی ہے، چاہے دوست ہوں یا رشتے دار، یہ فکر مند خیالات اور خراب موڈ کا سبب بنتا ہے۔

جسم جسمانی خوراک سے توانائی اور جیورنبل حاصل کرتا ہے، جب کہ مقناطیسی غذائیں جسم اور دماغ دونوں کو توانائی کے چارج فراہم کرتی ہیں جو ٹھوس اور مائع کھانوں سے زیادہ آسانی سے ہضم ہوتی ہیں، جنہیں زندہ توانائی میں آسانی سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

جب آپ جہالت کو حکمت میں، کمزوری اور کمزوری کو صحت اور جیونت میں تبدیل کر سکتے ہیں، اور زندگی کی راہوں پر اعتماد اور دلیری سے چل سکتے ہیں - یہاں تک کہ تنہا بھی - اور زندہ اور بیدار ضمیر رکھنے

میں اندرونی خوشی کا تجربہ کر سکتے ہیں، اور خدا کے انصاف پر غیر متزلزل یقین اور باطل پر حق اور حق کی فتح حاصل کر سکتے ہیں۔

اور جب آپ ہر روز اپنے خیالات کو بلند اور بہتر سطح کی طرف چھوڑنے کی کوشش کریں گے، اور آپ کے پاس محبت کرنے والا اور شکر گزار دل ہے، اور دوسروں کے لیے اچھے ارادے ہوں گے، تو آپ کی فکری پرورش مقناطیسی ہوگی، اور پھر آپ اپنی طرف وہ تمام خوبصورت اور مفید ہوں گے، چیزوں، لوگوں اور حالات سے، جو حفاظتی سفر کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہیں۔

جب آپ اپنی ضرورت کو حاصل کرنے کے لیے کوشش کریں گے، اور جو کچھ خدا فراہم کرتا ہے اس پر راضی ہوں گے، تو آپ ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ روح اور مطمئن ہوں گے جو دنیاوی مالوں کے جنون میں مبتلا ہیں اور اس کی عارضی لذتوں کے لالچ میں ہیں۔

جب کوئی شخص تمام دوستوں سے بڑھ کر خدا کو تلاش کرتا ہے، جو واحد حقیقی دوست ہے، تو یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ تمام انسانی رشتوں میں حقیقی دوستی قائم ہو: خاندانی، برادرانہ، ازدواجی اور روحانی

ازدواجی تعلقات میں دوستی ایک اہم عنصر ہے، اور فکری اور جذباتی قربت، اخلاقی کشش کا احساس، اور حقیقی محبت اور دوستی کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

جو لوگ حقیقی محبت اور جنسی کشش میں فرق نہیں کر سکتے وہ بار بار مایوس ہوتے ہیں۔

جب شادی کی بنیاد اعلیٰ نظریات اور باہمی احترام پر رکھی جاتی ہے، تو یہ دو محبت کرنے والی روحوں کے درمیان خوشگوار اور کامیاب اتحاد بن جاتی ہے اور وہ ایک دوسرے کے لیے زندگی کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے تعاون کرتے ہیں، اور ہمدردی اور باہمی، دوستانہ افہام و تفہیم کے ذریعے زندگی گزارنے کی پریشانیوں کو دور کرتے ہیں۔

جب تک میں دوسروں کے خیالات اور اعمال کو مجھ پر اثر انداز ہونے کی اجازت نہ دوں، کوئی بھی مجھ پر قابو نہیں پا سکتا اور نہ ہی میری مرضی کو چھین سکتا ہے۔

خُداوند، مجھے احساس ہے کہ میرے سامنے ایک لامتناہی موقع ہے کہ میں اپنی صلاحیتوں کو دریافت کروں اور اپنی روحانی صلاحیتوں کو دریافت کروں، میں مادی اٹیچمنٹ کو اعلیٰ امنگوں سے بدل دوں گا، اور مجھے احساس ہوگا کہ وفادار روح ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔

آج میں اپنے خیالات کو امید کی ایک خوراک سے بھروں گا، میں اپنے آپ کو ناخوشگوار تجربات سے دور رکھوں گا، اور میں وہ مشق کروں گا

جو جسم، دماغ اور روح کی پرورش کرے گا متوازن اور مستقل مزاجی سے۔

زندگی اور موت کا رقص ہمیشہ کے لیے موجود ہے۔ لیکن میں اپنی روحانی شناخت کی حفاظت کر کے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لیے آزاد کر لوں گا اور جب آزمائشوں اور فتنوں کے طوفان مجھ سے ٹکرائیں گے تو میں اپنی روح کی کشتی میں سفر کر کے زندگی کے سمندر کے پار محفوظ الہی ساحلوں تک جاؤں گا۔

جب میں کام کرتا ہوں اور تخلیق کرتا ہوں تو میں یاد رکھوں گا کہ خدا میرے ذریعے کام کرتا ہے۔ وہ کائنات کا رب ہے۔ اور میں اس پر گہرائی سے غور کر کے اس سے رابطہ قائم کر سکتا ہوں۔

میرے پیارے خدا، میں سمجھتا ہوں کہ میرے خیالات مجھے ناکامی یا کامیابی سے ہمکنار کریں گے، اس بات پر منحصر ہے کہ میری زندگی میں کون سی سوچ سب سے مضبوط ہے، اس لیے میں یہ یاد رکھنے کی کوشش کروں گا کہ آپ میری طرف مدد کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں اور یہ مجھے کامیابی کی وجوہات کے لیے تیار کرتا ہے۔

جب مجھ پر آفتیں اور مصیبتیں آئیں گی تو میں اپنے حوصلے بلند کروں گا اور ان پر قابو پانے کے لیے اپنے عزم کو مضبوط کروں گا، میں ہر ایک کے ساتھ اپنے معاملات اور میل جول میں خلوص اور ایمانداری کو اپناؤں گا اور محبت اور نیک تمناؤں کے خیالات کو جنم دوں گا تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور حکمت سے میرا ساتھ دے گا۔

رب، میں اپنی قوت ارادی اور عقل کو استعمال کرتے ہوئے پہلے چھوٹی چھوٹی چیزوں کو پورا کروں گا، پھر بڑی کامیابیوں کی طرف بڑھوں گا۔

اگر تمام مادی عزائم پورے ہو جائیں تب بھی وہ صرف ادھوری خوشی لاتے ہیں، اور خدا کی تلاش ہی واحد حقیقی خوشی ہے۔، میں خوشی کے لازوال ذخائر تلاش کروں گا اور یہ روح کے باغوں اور اس کے سدا بہار مرغزاروں میں بہتا اور دوڑنا کبھی نہیں رکتا۔

سنہری اقوال

خوشی میرا حق، میراث اور میرا چھپا ہوا خزانہ ہے۔، اے رب، میری رہنمائی فرما تاکہ میں اپنے اندر وہ خزانہ تلاش کروں جو بادشاہوں کے خوابوں سے بھی زیادہ ہیں۔

****

دلوں کا خدائی باشندہ اپنے شاگردوں میں اپنی رحمت اور شفقت سے روشن کرتا ہے۔ حکمت کے وہ چراغ جو جہالت کے اندھیروں کو دور کرتے ہیں۔

****

زندگی ایک باقاعدہ تال کے ساتھ ایک ذہین حرکت ہے یہ خود کو بے جان اشیاء میں ڈھالتی ہے، یا زندہ اور متحرک شکل اختیار کرتی ہے۔

****

اے سب سے بڑے عاشق، تو ہی زندگی ہے، تو ہی میرا مقصد اور میری آرزو ہے، مجھے اپنے آسمانی باغ میں کھلتا ہوا گلاب بنا، یا اپنی تابناک محبت کے ہار میں چمکتی ہوئی مالا بنا، یا مجھے سب سے بڑا اعزازِ عطا کر: اپنے دل میں سب سے چھوٹا مقام۔

****

جہاں بھی دوسرے اچھے کام کرنے میں میری کوششوں کی تعریف کرتے ہیں، وہیں میں سب سے بڑی خدمت فراہم کر سکتا ہوں۔

****

آئیے ہم خوابوں کا سنہرا قالین بُنائیں میٹھی یادوں کے ریشمی دھاگوں اور نفیس خیالات سے

****

ایک خالی ذہن [مثبت، تعمیری خیالات سے عاری] مصیبت، پریشانی، مایوسی اور ناامیدی کا کارخانہ ہے۔

***

اگر عالمگیر محبت آپ کے دل میں بس جائے تو یہ آپ کو دیرپا اور نئی خوشی دے گی جو آپ کو کوئی اور نہیں دے سکتی۔

***

زمینی وجود کے باغ میں کھلنے والے زندگی کے پھول دیکھنے میں بے حد خوبصورت اور خوشنما ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ شاندار اور شاندار خوبصورتی اور حکمت کا وہ چشمہ ہے جو کہیں موجود ہے، جہاں سے ہم آئے اور جس کی طرف لوٹ کر ایک بار پھر ملیں گے۔

***

جب شاگرد صبح کو بیدار ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ سے کہتا ہے: "میں جسم نہیں ہوں، میں ایک غیر مرئی روح ہوں... میں خوشی ہوں... میں روشنی ہوں... میں حکمت ہوں... میں محبت ہوں اور اگرچہ میں اس جسم میں رہتا ہوں، میری روح لافانی ہے اور زوال سے اچھوت نہیں ہے‘‘۔

***

جس طرح شبنم کے قطرے پھولوں کو کھلنے اور بڑھنے میں مدد دیتے ہیں، اسی طرح مہربانی دوستی کو پروان چڑھاتی ہے اور اس کی نشوونما کو فروغ دیتی ہے۔

****

ایسی لہریں ہیں جو سمندر کی سطح پر نمودار ہوتی ہیں اور لہریں جو اس کی گہرائیوں میں غائب ہوجاتی ہیں۔ دونوں صورتوں میں، وہ سمندر کے اندر ہیں اور ایک اس کے ساتھ اسی طرح، وہ انسان جو کائناتی سمندر کی سطح پر "زندگی" کے دوران تیرتے ہیں یا "موت" کے وقت اس کے اندر غائب ہو جاتے ہیں، وہ یکساں طور پر ابدیت کے سمندر میں ہیں۔

****

ہنگامہ خیز پانی میں چاند کا عکس واضح طور پر نظر نہیں آتا، لیکن ایک بار جب پانی کی سطح پرسکون ہو جاتی ہے تو چاند کا عکس بالکل واضح ہو جاتا ہے، یہی بات ذہن کے بارے میں بھی سچ ہے: جب یہ پرسکون ہو تو آپ اپنی روح کا چہرہ پوری وضاحت اور درستگی کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔

***

اے رب، اپنی حکمت کے سورج کی کرنوں کو میری کامیابی کی خوشی کے دنوں میں میری رہنمائی کے لیے بھیج، اور جب میں غم کی اندھیری راتوں سے گزر رہا ہوں تو اپنی رحمت کے پورے چاند کی روشنی بھیج۔

***

مراقبہ وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے آپ عالمگیر ذہن سے جڑ جاتے ہیں، اور جب آپ اس لامحدود بیداری سے ہم آہنگ ہو جائیں گے تو آپ تخلیق کے تمام رازوں کو جان سکیں گے۔

***

خدا کا قرب حاصل کرنے اور اسے جاننے کی خواہش خود نہیں آتی بلکہ اس کی آبیاری ہونی چاہیے اور اس خواہش کے بغیر زندگی کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

***

دنیاوی زندگی ایک عارضی ٹھہراؤ ہے اور انسانیت کا اولین فرض ہے کہ اس سفر کے مقصد اور مقصد کو سمجھے وہ مقصد خدا کو جاننا ہے اور یہ کچھ اور نہیں ہو سکتا۔

***

آپ کا امن آپ کا قیمتی خزانہ ہے، اس لیے کسی کو اس خزانے کو آپ سے چھیننے کی اجازت نہ دیں۔

****

اپنی خوبیوں اور عزت نفس کے قلعے میں تنہا، محفوظ اور محفوظ رہنا سیکھیں۔

****

ہر چیز موجود ہے کیونکہ خدا موجود ہے اور چونکہ وہ موجود ہے، آپ بھی موجود ہیں اس کے وجود کی بدولت آپ زندگی کی آسائشوں اور خوشیوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اس لیے آپ کا خدا کا شکر گہرا ہونا چاہیے۔

***

اچھی کتابیں خاموش، شائستہ اور قابل احترام دوست ہو سکتی ہیں اپنے مشکل لمحات میں ان کتابوں کو مت چھوڑیں، کیونکہ یہ آپ کو کبھی نہیں چھوڑیں گی، ان جسمانی دوستوں کے برعکس جو آپ کو چھوڑ سکتے ہیں۔

***

کوئی بھی شخص جس کے پاس اچھی صحت، آرام دہ زندگی، اور بڑی ذہنی صلاحیت ہے، لیکن خوشی سے محروم ہے، وہ ابھی تک زندگی میں کامیاب نہیں ہوا ہے، جب آپ صحیح معنوں میں کہہ سکتے ہیں، "میں خوش ہوں، اور میری خوشی کو کوئی نہیں چھین سکتا،" آپ نے اپنے اندر خدا کی شبیہ پا لی ہے۔

***

سکون اور امن پر زور دیں، اور صرف محبت بھرے خیالات اور اچھے ارادے بھیجیں اگر آپ امن اور ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو نیکی اور تقویٰ پر مبنی زندگی بسر کریں، اور وہ تمام لوگ جن کی زندگی آپ سے جڑی ہوئی ہے، آپ کے ساتھ رہنے سے فائدہ اٹھائیں گے۔

***

اگر آپ کے کوئی دوست نہیں ہیں، یا اگر آپ کے دوست آپ کا وقت ضائع کر رہے ہیں، یا اگر آپ ان کے ساتھ نہیں مل پاتے ہیں، تو ایسی کتابیں [اور مواد] جو حکمت رکھتی ہیں اپنے دوست بنائیں، کیونکہ آپ ان کے صفحات کے دروازوں سے حیرت انگیز اور دلچسپ خیالات کی دنیا میں جا سکتے ہیں۔

***

خدا کو تلاش کرنے کا مطلب ہر وہ چیز حاصل کرنا ہے جس کی دل چاہتا ہے، اور روحانی ہونے کا مطلب ہے صحت، خوشی اور کامیابی کے دروازے کھولنا

***

ہمارے اندر الہی طاقت کی ایک چنگاری ہے جو تمام زندگی کو تخلیق اور برقرار رکھتی ہے اور اس کے بھڑکنے کا انتظار ہے

***

پڑھنا ایک بہت ہی فائدہ مند ذہنی سرگرمی ہے۔ یہ دماغ کو ورزش کرتا ہے اور اسے لچکدار رکھتا ہے روزانہ ایک یا دو گھنٹے کا مطالعہ چند سالوں میں کسی کو بھی متنوع علمی بنیاد فراہم کرے گا، بشرطیکہ وہ قابل قدر کتابوں کا انتخاب کریں، سستے ناولوں یا معمولی کتابوں کو پڑھ کر وقت ضائع نہ کریں یا اپنی ذہنی صلاحیتوں کو نقصان نہ پہنچائیں جن کا کوئی مقصد یا مطلب نہیں ہے۔

***

سماجی میلان رکھنے والوں کو قیمتی کتابوں میں عظیم، باصلاحیت مردوں اور عورتوں کی لکھی گئی کتابوں میں موجود اسباق کے ذریعے انسانیت کی مدد کے لیے ایک نئی توانائی ملے گی۔

****

پڑھنا ایک بہت ہی فائدہ مند ذہنی سرگرمی ہے۔ یہ دماغ کو ورزش کرتا ہے اور اسے لچکدار رکھتا ہے روزانہ ایک یا دو گھنٹے کا مطالعہ چند سالوں میں کسی کو بھی متنوع علمی بنیاد فراہم کرے گا، بشرطیکہ وہ قابل قدر کتابوں کا انتخاب کریں، سستے ناولوں یا معمولی کتابوں کو پڑھ کر وقت ضائع نہ کریں یا اپنی ذہنی صلاحیتوں کو نقصان نہ پہنچائیں جن کا کوئی مقصد یا مطلب نہیں ہے۔

****

خود غرضی اور غرور کا خاتمہ ضروری ہے کیونکہ یہ روحانی علم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔

****

خدا کے احساس کے بغیر، یہ دنیا تنازعات، تشدد اور تلخ مایوسیوں سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے، خوشی خدا کے قریب محسوس کرنے میں مضمر ہے

****

جو لوگ خدا کو پہچانتے ہیں ان کے دلوں میں مستقل خوشی اور خوشی ہوتی ہے کیونکہ وہ سلامتی اور سکون محسوس کرتے ہیں، غصہ

کہ طوفان انہیں ہلا نہیں سکتے اور نہ ہی خوف ان کے دلوں میں داخل ہو سکتا ہے۔

****

اچھی کتابیں آپ کی بہترین دوست ہیں؛ ان کے ذریعے، آپ بڑے ذہنوں کو آپ سے نرمی سے بات کرتے، آپ کو تسلی دیتے اور بہترین مشورے دیتے ہوئے سن سکتے ہیں، اچھی کتابیں پڑھنے کی حقیقی خواہش پیدا کرنے میں ناکامی کا مطلب نسلوں کی میراث کھو دینا ہے۔

****

خدا کی مدد کے بغیر، لوگ ناکامی کے پابند ہیں، کیونکہ زندگی کی جنگ میں کامیابی کے لیے جس طاقت اور حکمت کی ضرورت ہوتی ہے وہ ایک لامحدود ذریعے سے آتی ہے جب کوئی شخص خدا کو نظر انداز کرتا ہے، تو وہ اس لائف لائن کو کاٹ دیتا ہے جو اسے کامیابی کے لیے ضروری مدد اور مدد فراہم کرتی ہے۔

روحانی مواقع کے دروازۂ پر دستک دینے والے تلاش کریں گے کہ ان کے لیے دروازۂ کھلا ہے کیونکہ اللہ ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

جب آپ خُدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو تمام فطرت آپ کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے۔

****

محبت سینڈ پیپر کی طرح ہے جو دماغ کو چمکاتی ہے اور کردار سے کھردری دور کرتی ہے۔

****

جب آپ اچانک خدا کو ہر جگہ پا لیتے ہیں، اور جب وہ آپ کے پاس آتا ہے، آپ کو متاثر کرتا ہے، اور آپ کی رہنمائی کرتا ہے، تو الہی محبت کی کہانی شروع ہو جاتی ہے۔

****

محبت دلوں میں پھیلے اور دوسروں کو شفا بخش کرنوں بھیجے۔

****

جب آپ جوان اور مضبوط ہوں تو خدا کو جاننے کی کوشش کریں، کیونکہ بڑھاپے اور بیماری میں آپ اس کو تلاش کرنے کے قابل نہیں رہ سکتے ہیں جس عمر میں لوگ زندگی کے حقیقی معنی کو سمجھنے لگتے ہیں، جسم کمزور ہوجاتا ہے، اور وہ اپنی باقی زندگی سچائی کی تلاش کے بجائے اپنی کمزور جسمانی صلاحیتوں کی پرورش میں گزار دیتے ہیں۔

****

میں ہر قوم سے بہترین لوں گا، اور میں تمام قومیتوں کی خامیوں پر توجہ دیے بغیر ان کی خوبیوں کی تعریف کروں گا۔

****

جس طرح ہم اپنے روزمرہ کے کھانے کی غذائیت کی اہمیت کا خیال رکھتے ہیں، اسی طرح ہمیں ان نفسیاتی غذائی اجزاء پر بھی توجہ دینی چاہیے جو ہم اپنے دماغ کو روزانہ فراہم کرتے ہیں۔

****

مہربان الفاظ بہت ساری بیماریوں کے لئے ایک حیرت انگیز علاج ہیں، ایک طاقتور، تقریباً جادوئی، مقناطیسی قوت کے حامل ہیں جو اپنے بولنے والے کے لیے بے پناہ برکتیں اور خوشحالی لاتے ہیں جو لوگ آرام دہ اور نرم الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ان میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے ایک لطیف دھارے کو محسوس کرتے ہیں، ان کے اندر سکون کے گہرے احساس سے بھرا ہونا اس لیے ہوتا ہے کہ اس کے بہاؤ کو اس قدر بلندی تک پہنچایا جاتا ہے کہ اس کے بہاؤ کو بہت زیادہ پہنچتا ہے۔ اس ذریعے کے ساتھ ہم آہنگی، انہیں امن کی خواہش رکھنے والوں تک خوشی منتقل کرنے کے قابل بناتا ہے۔

****

دل کے کتنے ہی مہربان الفاظ نے بہت سے غموں کو دور کیا ہے اور کتنی دانشمندانہ آوازوں نے تاریک راہوں کو خوشی اور سکون کے چراغوں سے روشن کیا ہے!

****

ہم اپنے ہر تجربے کے ذریعے ترقی کرتے ہیں، جب تک ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم ان سے قیمتی سبق سیکھ سکتے ہیں، ہر درد اور تکلیف جس کا ہم تجربہ کرتے ہیں اس کا مطلب اور مقصد ہوتا ہے ان تجربات کی سختی کے باوجود، وہ اس آگ کی مانند ہیں جو لوہے کو پگھلا کر اسے خوبصورت، مضبوط اور ورسٹائل فولاد میں بدل دیتی ہے۔

****

میری زندگی کی تمام قابل ذکر کامیابیاں ذہن کی طاقت کے ذریعے خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں حاصل کی گئی ہیں جب الہی جنریٹر چل رہا ہے، میری خواہش کی ہر چیز بغیر کسی استثناء کے نتیجے میں آتی ہے، پہلے ایک غیر مرئی، آسمانی ڈیزائن کی شکل اختیار کرتی ہے اور پھر حقیقت میں ناقابلِ مزاحمت قوت کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔

****

جب ذہن تڑپتی ہوئی روح کی گہرائیوں سے خدا سے دل کی گہرائیوں سے سرگوشی کرتا ہے، تو روح کی پکار عالمگیر دل کو چھو لے

گی، اور جواب آئے گا، اس کے ساتھ بہ پناہ خوشی ملے گی، یہ فکری سرگوشی ارادہٗ کو اس وقت تک پروان چڑھاتی ہے۔ جب تک کہ اس میں مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے ضروری طاقت نہ ہو۔

****

جب کسی شخص کا ذہن اور ارادہٗ خدا کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے۔ تو ان پر لامحدود طاقت کا الزام عائد کیا جاتا ہے، اس لیے کسی چیز کے بارے میں سوچنا ہی اسے حاصل کرنے کے لیے کافی ہے، کیونکہ قانون الٰہی ان لوگوں کے حق میں کام کرتا ہے۔ جو اعلیٰ منشا کے مطابق ہیں۔

****

ہماری پریشانیاں کچھ بھی ہوں، خدا کو ہماری زندگیوں میں پہلا مقام حاصل ہونا چاہئے۔ روحانی ترقی کے سب سے اہم عناصر میں سے ایک خدا سے مسلسل دلی سرگوشی ہے، جہاں آپ ذاتی طور پر ایک شاندار مثبت تبدیلی کا تجربہ کریں گے جو آپ کو بہت متاثر کرے گی۔

****

انسان کو چاہیے کہ وہ تمام ذہنی صلاحیتیں جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہیں وہ وقتی چیزوں کی تلاش کے لیے وقف نہ کرے ورنہ وہ مادیت کی بھولبلییا میں گم ہو جائے گا اور اپنے لیے ایسی پابندیاں اور محدودیتیں پیدا کر لے گا جن کی اسے ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اسے چاہیے کہ اپنی ذہنی قوتوں کو زندگی کی ضروریات کے حصول کے لیے استعمال کرے اور اپنی روحانی صلاحیتوں کو استوار کرنے کی کوشش کرے تاکہ وہ صحیح اور غلط کے درمیان فرق کر سکے۔

****

سچائی رائے اور نظریات سے بالاتر ہے، اور بہت سے لوگ جو اس نقطہ نظر کو اپناتے ہیں وہ اپنے ہی موضوعی نتائج کے پابند ہو جاتے ہیں۔

****

اے رب، سکون کے دروازے کھول دے اور میرے روحانی خیالات کی پناہ گاہ کو شیطانی وسوسوں کے حملوں سے محفوظ رکھ اور میری آرزوؤں کے گلاب میرے دل کے باغ میں کھلنے دے جب میں تیرے آنے کی صبح کا انتظار کر رہا ہوں۔

****

* نظریاتی علم الہی علم حاصل کرنے کے قابل نہیں ہے، اور یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنا قیمتی وقت ان نظریات پر ضائع نہ کریں جو حقیقت میں لاگو نہیں ہوسکتے ہیں، ورنہ کوئی شخص اپنے آپ کو گھنے علمی جنگلوں کے درمیان پائے گا اور نظریات کے دائرے سے آگے نہیں بڑھ سکتا ہے۔

****

خوشی زندگی کے غیر مستحکم حالات پر نفسیاتی فتح کا ثمر ہے۔

****

جس کو خدا پہچانتا ہے وہ دنیا سے ناواقف ہو سکتا ہے۔

****

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو نظریاتی علم کے ساتھ پروگرام کرتا ہے [حقیقی جانچ کے بغیر]، تو وہ ایک پورٹیبل ریکارڈنگ ڈیوائس کی طرح بن جائے گا جو کہاوتوں کو دہراتا ہے اور بلند و بالا فقروں کی بازگشت کرتا ہے، اور دوسرے اسے ایک عالم اسکالر تصور کریں گے، لیکن اس طرح کے علم کو نہ تو سچائی کے براہ راست ادراک سے تقویت ملتی ہے اور نہ ہی یہ روحانی حاصلات سے مطابقت رکھتا ہے۔

****

دنیا میں مسائل ہی رہیں گے، تو رہنمائی اور رہنمائی کے لیے کہاں سے رجوع کیا جائے؟ عادات، تعصبات، تعصبات اور جنون سے متاثر کسی کے خیالات کسی کام کے نہیں ہوتے، اور کسی کے ماحول، خاندان، ملک یا دنیا کے اثرات صحیح رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں، لٰذا انسان کو خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور روح کی گہرائیوں سے نکلنے والی پرسکون، پُرسکون آواز، سچائی سے ہم آہنگ آواز کو سننا چاہیے۔

****

اپنے دلوں کو الہی نازل کرنے کے لئے کھولیں تاکہ یہ آپ کے ذریعے بہہ جائے اور آپ کی زندگیوں کو روحانی برکتوں اور نیکیوں سے بھر دے

****

آپ جو بھی کام کرتے ہیں اور جو بھی کامیابیاں آپ حاصل کر سکتے ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا ہی وہ ذریعہ ہے جو آپ کو وہ تمام طاقت فراہم کرتا ہے جو آپ کو کام کرنے اور حاصل کرنے کے لیے درکار ہے۔

****

* اے رب، مجھے غربت اور خوشحالی میں، بیماری اور صحت میں، جہالت اور حکمت میں آپ کو یاد کرنے دو، اور مجھے تیرے بابرکت نور کو دیکھنے دو جو لمحہ بھر میں تندرستی اور شفا بخشتا ہے۔

****

اپنے خیالوں کی تنہائی میں تیری مبارک آواز کو سننے کو ترستا ہوں، اپنی یادوں کی تہوں میں چھپی کرخت، زمینی آوازوں کو مجھ سے دور کر دیتا ہوں، میں اپنی روح کے سکون میں ہمیشہ تیری پرسکون، سریلی آواز کو سننا چاہتا ہوں۔

****

زندگی تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہے، اور جب ہم اس کے تاریک راستوں پر چلتے ہیں تو ہمیں خدا کی روشنی کو اپنا رہنمائی کا چراغ بنانا چاہیے، وہ جہالت اور تاریکی کی راتوں میں پورا چاند ہے، بیداری کی گھڑیوں میں روشن خیالی کا سورج ہے، ہدایت کا مینار ہے، اور زمینی سمندروں کو عبور کرنے والوں کے لیے شمالی ستارہ ہے۔

****

اب وقت آگیا ہے کہ انسانیت اپنی بھول بھلیوں سے روحانی بیداری کی طرف بیدار ہو، اے رب، ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم اپنے شعور کو غفلت اور تنگدستی کی گہرائیوں سے اٹھا کر امن، روشنی، محبت اور عالمگیر انسانی ہمدردی کے افق تک محدود کر دیں۔

****

حالات آخرکار بہتر ہوں گے کیونکہ انسانی زندگی کے تضادات کے پیچھے خدا کی قدرتیں اور عجائبات پوشیدہ ہیں اور جو شخص حالات کی ناگزیریت کا قائل نہ ہو اور اپنے دماغ اور ایمان کے ساتھ پردے سے باہر جانے کی کوشش کرے تو اس کے لیے دروازے کھل جائیں گے۔

****

ایمان کا مطلب کبھی بھی لاپرواہی اختیار کرنا یا حالات کے ساتھ سمجھداری سے کام نہ لینا نہیں ہے، بلکہ، چاہے کچھ بھی ہو جائے، ایک شخص کو اپنے آپ کو یقین دلانا چاہیے کہ خدا ہی مشکل اور آزمائشی حالات میں اس کا ساتھ دینے پر قادر ہے اگر وہ پورے دل، جان اور جذبات سے اس کی طرف رجوع کرے۔

****

اگر ہمارے حواس پوری حقیقت ہم تک پہنچا سکیں تو ہم زمین کو الیکٹرانوں کے دریا کے طور پر دیکھیں گے اور خاک کے ہر ذرے کو روشنی کے گھومتے ہوئے ماس کے طور پر دیکھیں گے جو لوگ مادّی کے دائرے میں داخل ہو کر روحانی تک پہنچتے ہیں وہ وہم کی نوعیت کو سمجھتے ہیں اور سچائی کے جوہر کو جانتے ہیں۔

****

افریقی جنگل میں ہو، میدان جنگ میں، بیماری یا غربت میں مبتلا ہو، کسی کو اپنے آپ کو یہ باور کرانا چاہیے کہ خدا کا ہاتھ کسی بھی خطرے سے زیادہ مضبوط اور اس کی پناہ مانگنے والوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، حفاظت کا اس سے زیادہ موثر ذریعہ کوئی نہیں ہے، یقیناً، واقعات سے نمٹنے کے لیے عقل کا استعمال کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ الہی مدد پر مکمل بھروسہ رکھنا چاہیے۔

****

وہ محبت جو تمام مخلوقات کے دلوں میں بسی ہوئی ہے — تمام ماؤں، باپوں، دوستوں اور عزیزوں کی محبت — الہی محبت سے حاصل ہوتی ہے۔

****

بڑے اور چھوٹے فرائض کے درمیان فرق کیا جانا چاہئے، صرف اہم پر سب سے اہم کو ترجیح دیتے ہوئے، مزید یہ کہ، کوئی فرض دوسرے سے متصادم نہیں ہونا چاہئے، صحیفے ہمیں بتاتے ہیں کہ جب ایک فرض دوسرے سے متصادم ہوتا ہے، تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ایک حقیقی فرض نہیں ہے۔

****

جیسے جیسے سورج کی اہم کرنیں پھیلیں گی، میں غریبوں اور لاوارث لوگوں کے دلوں میں امید کی کرن پھیلاؤں گا، اور میں ان لوگوں کے دلوں میں نیا عزم پیدا کروں گا جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ناکام ہیں۔

****

استاد پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد سے کہا:

اپنے حلقے عشق سے کسی کو مت نکالو سب کو اپنے دل میں رکھو وہ تمہیں اپنے میں رکھیں گے۔

****

خُداوند، میری مدد کریں کہ میں ہمیشہ اپنی مرضی کو فائدہ مند اور اچھے کاموں کو پورا کرنے کے لیے استعمال کروں

مجھے تیری مرضی کے مطابق کرنے میں مدد کر تاکہ میرے تمام خیالات تیرے مقاصد کے مطابق ہوں اور تیری مرضی کے مطابق ہوں۔

اس نے میرے اندر چھپی، بابرکت طاقت کو بیدار کرنے میں میری مدد کی تاکہ میں تمام مشکلات اور آزمائشوں پر قابو پا سکوں۔

****

اُس جرات مند اور عاجز روحانی شخصیت کے لیے بیدار ہوں – جو شیروں کی طاقت کو کبوتروں کی نرمی کے ساتھ جوڑتی ہے۔

****

میں نہ کڑوی، جھوٹی تنقید کی پرواہ کروں گا، نہ خوشامد اور چاپلوسی کی، میری تو بس یہی خواہش ہے کہ میں تیری مرضی پوری کروں اور تیری رضا حاصل کروں۔

****

آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ جب آپ الٰہی موجودگی کو محسوس کریں گے تو آپ کی روح آپ کو بھر دے گی پھر آپ کی روح خدا کی بے پناہ محبت سے مست ہو جائے گی یہ محبت کسی بھی انسانی

محبت سے لاکھوں گنا عظیم ہے۔- ایسی محبت جو آپ کی تمام خواہشات کو پورا کرتی ہے اور آپ کے دل کو خوشی اور اطمینان سے بھر دیتی ہے۔

****

اندرونی توجہ کے ذریعے، آپ براہ راست اپنے اندر اور اپنے اردگرد روحانی خوشی کا تجربہ کر سکتے ہیں اگر آپ اس بیداری کو فروغ دیں گے، تو آپ کی شخصیت ہم آہنگی سے بڑھے گی، اور آپ لوگوں اور دیگر مخلوقات کے لیے ایک پرکشش مقناطیسیت حاصل کریں گے۔

****

اے عظیم محافظ، مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اپنی تقدیر کی وجہ سے سب کچھ کھو دوں، جو میری اپنی بنائی ہوئی ہے، لیکن میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری واحد پناہ گاہ، تیری محبت کی شمع کو غفلت اور بھولپن کی آندھیوں سے محفوظ رکھے

****

آئیے ہم سازگار حالات کے چشموں سے بہنے والے پاکیزہ، تازگی بخش پانیوں کو پیتے ہیں، جو مثبت سوچنے اور پرامید نقطہ نظر رکھنے کے ہمارے پختہ عزم سے بڑھا ہوا ہے۔

****

ضمیر ایک بدیہی احساس ہے جو انسان کی اصل فطرت اور مقاصد کو ظاہر کرتا ہے جب آپ کا ضمیر صاف ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، صاف ضمیر خدا کی طرف سے اچھے اخلاق کا ثبوت ہے ضمیر کی عدالت میں بری ہونے کا مطلب خوشی کا ہونا اور خدا کی نعمتوں کو حاصل کرنا ہے۔

****

جرات مندانہ اور خوش کن کام کرنے کی کوشش کریں جو زیادہ تر لوگ نہیں کرتے ہیں، اور ان لوگوں کو پیار اور سکون دیں جنہیں دوسرے نظر انداز کرتے ہیں

****

استاد پرمہنس نے اپنے ایک شاگرد سے کہا:

" اگر آپ دماغ کی نشوونما میں وقت نہیں لگاتے ہیں تو، کوئی بھی مادی خوشحالی آپ کو مطمئن نہیں کرے گی، یہ کھیتی اذیت نہیں بلکہ شعور کی تربیت ہے تاکہ ان خیالات اور اعمال کی پرورش کی جائے جو خوشی کا باعث بنتے ہیں"

***

آپ کی خوشی آپ کی کامیابی ہے، اس لیے اسے آپ سے کسی کو چوری نہ ہونے دیں جو آپ کو پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان سے

خود کو بچائیں جب میں لڑکا تھا، جب بھی کچھ لوگ میرے بارے میں جھوٹی افواہیں پھیلاتے تھے تو میرا صبر ختم ہو جاتا تھا، بعد میں مجھے احساس ہوا کہ میرا ذہنی سکون لوگوں کی منظوری یا تعریف سے زیادہ اہم ہے۔

****

کاش آپ کو الٰہی محبت کی وہ کہانی معلوم ہوتی جس کا تجربہ کچھ عقیدت مندوں کو خدا کے ساتھ ہوتا ہے! زندگی کا کوئی دوسرا تجربہ اس خوشی سے موازنہ نہیں کرسکتا میں نے ایک ولی کو جانا تھا جو مسلسل خدا کی محبت میں جذب تھا، اور اس کے چہرے سے مقدس محبت کی چمک تھی، خدا کی نظر ہمیشہ ان لوگوں پر رہتی ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں، اور وہ انہیں ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑتا۔

****

بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنی ذہنی اور روحانی قوتوں کی نشوونما میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

****

اپنے آپ کو تاخیر کی تہہ میں ڈوبنے کی اجازت نہ دیں بورنگ عام حقیقت کی نیند سے اٹھیں اور ایک بہتر زندگی کے افق کی طرف روانہ ہوں جہاں کامیابی، خوشی اور سکون ہو۔

****

آپ کے اندر سرمایہ کاری کے انتظار میں زبردست صلاحیت موجود ہے، اور آپ ہی اس کو فعال کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے اہل ہیں

****

بری عادتوں اور غیرصحت مند خواہشات کے حکم سے نجات مادی کامیابی سے کہیں زیادہ خوشی لاتی ہے۔ فکری کامیابی میں ایک نفسیاتی تندرستی پوشیدہ ہے جسے بیرونی حالات چھین نہیں سکتے آپ اپنا سارا وقت دولت جمع کرنے میں صرف کر سکتے ہیں، لیکن وہ دولت آپ کو وہ دیرپا سکون اور تحفظ نہیں دے گی جس کی آپ تلاش کرتے ہیں، اس کے برعکس، یہ آپ کو حقیقی سکون اور ذہنی سکون نہیں دے گا، کیونکہ یہ آپ کے ذہن میں حقیقی سکون اور اطمینان نہیں لائے گا۔ مال

جب آپ اپنے حقیقی نفس میں مضبوطی سے قائم ہوتے ہیں، تو آپ ہر کام کو پورا کرتے ہیں اور تمام اچھی چیزوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں

****

کمزوری کو اپنے دماغ میں نہ گھسنے دیں، اور ایسے لوگوں کے ساتھ صحبت کرتے وقت ہوشیار رہیں جو منفی خیالات اور مایوسی کا شکار ہیں، ایسا نہ ہو کہ ان کے کمزور خیالات آپ کے دماغ میں داخل ہو جائیں، جب تک کہ آپ کا دماغ اس حد تک مضبوط نہ ہو جائے کہ دوسروں کے

خیالات اسے کمزور نہ کر سکیں، بلکہ اس کے برعکس، یہ دوسروں کے خیالات کو مضبوط کرنے اور ان کی خود اعتمادی کو بڑھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

****

خدا سب سے پہلے آتا ہے، اور ہمیں اس کے بارے میں سوچے بغیر اپنے دن کا آغاز یا اختتام نہیں کرنا چاہئے، ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کی طرف سے ہمیں جو طاقت اور توانائی ملتی ہے، اس کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے، اس لئے ہمارا سب سے بڑا فرض اس کی طرف ہے۔

****

رسوم و روایات کو جانچنے اور جانچنے کا ایک طریقہ ہے ابتدا میں ہر روایت کا ایک جواز ہوتا تھا اگر ہم دیکھیں کہ جواز اب بھی موجود ہے تو روایت کے معنی اور فائدے ہیں تاہم روایات پر آنکھیں بند کرکے پیروی کرنا نادانی ہے ہمیں حقیقت کو جاننا چاہیے اور اس پر عمل کرنا چاہیے، یہ سمجھنا چاہیے کہ کیا چیز ہمیں خوشی دے سکتی ہے اور پھر اس پر عمل کرنا۔

****

جب آپ بہت سارے لوگوں کو خوشی یا کامیابی سے محروم دیکھتے ہیں تو یہ مت سمجھیں کہ یہ ان کا مقدر ہے آپ خود کو جو چاہیں بنا سکتے ہیں آپ کی اندرونی کامیابی وہی ہے جو آپ کو حقیقی معنوں میں کامیاب بناتی ہے۔

****

اگر آپ کے اندر کچھ نہیں ہے تو آپ خوش نہیں ہوں گے لیکن اگر آپ کے ارد گرد کچھ بھی نہیں ہے اور آپ کے اندر خوش ہیں تو آپ بلاشبہ کامیاب ہیں اس لیے لوگوں کو ان کے بیرونی حالات کی بنیاد پر پرکھنا ناممکن ہے۔

****

وسیع ہجوم میں، کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو روحانی بلندی کی حالت میں پہنچ گیا ہو اور اندرونی سکون اور اعلیٰ روحانی خوشی سے لطف اندوز ہو

****

میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ مجھے ہر چیز کی ضرورت ہے میرے پاس آئے گی، اور اس لیے میں اس بات کی فکر نہیں کرتا کہ مستقبل میں کیا ہوگا، یہ گھمنڈ یا دکھاوا نہیں ہے، کیونکہ میں نے اپنی زندگی میں اس بابرکت طاقت کے کام اور تاثیر کا کئی بار تجربہ کیا ہے۔

****

میں زندگی کی سطح پر تیر رہا ہوں یا سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب رہا ہوں، میں جانتا ہوں کہ میں خدا کے ساتھ ہوں اور وہ میرے ساتھ ہے، اور یہ کہ مجھے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اس علم نے مجھے ناقابل بیان اور گہری خوشی دی ہے۔

****

اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی نئی چیز خریدنا ایک خوشگوار تجربہ ہوتا ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد یہ خوشی کا احساس دھیرے دھیرے ختم ہو جاتا ہے، اور ہو سکتا ہے کہ آپ اس میں دلچسپی یکسر ختم کر دیں، اسے بھول جائیں اور کسی اور چیز کی خواہش کریں تاہم، اس چیز کا بل نہیں بھولا جائے گا، خاص طور پر اگر آپ نے اسے قسط پر خریدا ہو!

****

انسان کو اپنی زندگی پر قابو پانا چاہیے اور اسے ہر ممکن حد تک آسان بنانا چاہیے، ضرورتوں اور ہنگامی حالات کے لیے کچھ پیسے بچانا چاہیے، آسائشوں پر خرچ کرنے پر بچت کو ترجیح دینا چاہیے، اور دوسروں کی بہترین مدد کرنا چاہیے، جب آپ دوسروں کی مدد کریں گے تو کسی نہ کسی طریقے سے مدد آپ کے پاس آئے گی، اور آپ کو کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی اور کسی چیز سے محروم نہیں ہونا چاہیے۔

****

تمام دلوں کی خوشی میں، میں تیری خوشی کی گونج سنتا ہوں، اے رب، اور تمام وفاداروں کی دوستی میں، میں آپ کی محبت کو محسوس کرتا ہوں، مجھے خوشی ہوتی ہے اور میرا دل اپنے دوستوں کی کامیابی اور خوشحالی سے خوش ہوتا ہے، جس طرح میں اپنی بھلائی اور آسانی سے خوش ہوتا ہوں، جیسا کہ میں دوسروں میں حکمت پیدا کرتا ہوں، اسی طرح میں اپنی تمام خوشیوں میں اضافہ کرتا ہوں۔ میرا اپنا

****

خوشی کا سب سے بڑا دشمن عیش و عشرت خریدنے کے لیے پیسے ادھار لینا ہے لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک وہ کوئی خاص چیز حاصل نہ کر لیں خوش نہیں رہ سکتے لیکن اس چیز کو حاصل کر لینے کے بعد بھی وہ حقیقی خوشی کا تجربہ نہیں کر پائیں گے، عارضی خوشی کے باوجود یہ اس دنیاوی خوشی کے سراب کے پیچھے بھاگنے کا کیا فائدہ ہے جو صرف ٹوٹنے کا وعدہ کرتا ہے؟ لوگوں کو بے شمار املاک کی ضرورت کے بغیر سادہ زندگی گزارنی چاہیے جس پر مسلسل توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

****

میری جنت میرے اندر ہے جب میں خدا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں، میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں، اور میری اندرونی خوشی بڑھتی جاتی ہے اس اندرونی اطمینان کے بغیر، دنیاوی لذتیں اور لذتیں بھی جہنم بن جاتی ہیں، مجھے احساس ہوا کہ اس باطنی خوشی کے بغیر، مجھ پر عائد ذمہ داریوں کا بوجھ مجھ سے میرا سکون چھین لیتا اور مجھے میری خوشیوں سے محروم کر دیتا۔

****

اگر دولت کو بیماری اور مسائل کے ساتھ ملایا جائے تو اس کے بہت سے نتائج برآمد ہوں گے حفظان صحت اور صحت کی دیکھ بھال مغرب کی طاقتوں میں سے ایک ہے نقصان دہ کیڑوں اور مہلک جراثیم کو ترقی یافتہ ممالک میں مؤثر طریقے سے کنٹرول کیا جاتا ہے جب کہ یہ دیگر ممالک میں بکثرت ہیں لیکن ان کیڑوں کو ختم کرنا کامیابی کی معراج نہیں ہے کیونکہ ترقی یافتہ ممالک میں دیگر قسم کے مسائل اور ایسے مسائل موجود ہیں جیسے کہ ترقی یافتہ ممالک میں بہت مشکل ہے۔ قسطوں کی خریداری کے نظام کی وجہ سے گھٹن کا شکار مالی بحران - ایسی مصیبتیں جو نیند میں خلل ڈالتی ہیں اور ذہنی سکون کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

****

ہم اسی شعور کا اٹوٹ حصہ ہیں جس سے یہ عظیم کائنات وجود میں آئی ہے۔

****

کیا آپ نے کبھی بھیڑوں کا ریوڑ دیکھا ہے؟ اگر ان میں سے کوئی چھلانگ لگاتا ہے تو باقی ریوڑ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی نقل کرتے ہیں زیادہ تر لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ شاید کوئی کوئی آئیڈیا لے کر آئے یا کوئی نیا ٹرینڈ متعارف کرائے اور دوسرے فوراً بینڈوگن پر چھلانگ لگا کر اس کی نقل کر دیں یہ روش نسل در نسل ہر قوم کے اپنے رسم و رواج ہیں اور ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ وہ سب درست ہیں یا صحیح لیکن کون جانتا ہے؟ شاید ان میں سے کچھ رسم و رواج بے معنی اور بے معنی ہیں۔

****

جب خیالات کا ہنگامہ خیز طوفان تھم جاتا ہے تو ہم امن کی بادشاہی میں داخل ہوتے ہیں اور خدائی موجودگی کو چھوتے ہیں

****

خدا کے بارے میں سوچیں، یا ایک خوبصورت زمین کی تزئین جو امن کو متاثر کرتی ہے، یا ایک خوشگوار تجربہ مثبت، پرسکون ذہنی سرگرمی حوصلہ افزا اور تازگی بخشتی ہے۔

****

ہم ایک افراتفری اور ہنگامہ خیز دنیا میں رہتے ہیں آپ کو لگتا ہے کہ پیسہ کا مطلب خوشی ہے، لیکن جب آپ اسے حاصل کرتے ہیں تو آپ کو لگتا ہے کہ آپ ابھی بھی ناخوش ہیں آپ دولت حاصل کر سکتے ہیں اور آپ کی صحت ختم ہو سکتی ہے (خدا نہ کرے) یا آپ کی صحت اچھی ہو اور آپ کا پیسہ ضائع ہو جائے یا آپ کے پاس دولت اور صحت دونوں ہوں لیکن دوسروں کے ساتھ بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑے، احسان کی پیشکش صرف نفرت کے ساتھ مل سکتی ہے، خدا کی طرف سے بے رحمی کے ساتھ اس زندگی میں کچھ بھی نہیں بدل سکتا۔ آپ

****

زمین ان لوگوں کے لیے اذیت گاہ بن جاتی ہے جو خدائی منصوبہ سے ناواقفیت میں رہتے ہیں لیکن جب آپ زندگی کے تجربات کو اپنے استاد کے طور پر دیکھتے ہیں اور ان سے اس دنیا کی اصل نوعیت اور کائناتی ڈرامے میں آپ کے تفویض کردہ کردار کو سیکھتے ہیں تو وہ تجربات پائیدار اطمینان اور خوشی کے راستے پر قیمتی روشنی بن جاتے ہیں۔

****

وہاں، اندھیرے کے اندھیرے سے پرے، بے آواز خاموشی، اور غیر تخلیق شدہ عدم، ابدی جوہر ہے، جو وجود کی اصل اور تمام طاقتوں اور مخلوقات کا منبع ہے، مرئی اور پوشیدہ۔

****

اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو ہمارے لیے محض کھانے، سونے اور مرنے کے لیے نہیں بنایا، بلکہ اس لیے بنایا ہے کہ ہم اس کی مرضی کو جان سکیں اور اپنے وجود کے مقصد کو سمجھ سکیں، مٹھی بھر عقلمندوں نے کائناتی منصوبہ کا مطلب سمجھ لیا ہے، لیکن اکثر لوگ اندھے اور اس مقصد سے بے خبر ہیں۔

****

زندگی میں پیسہ میرا مقصد کبھی نہیں تھا۔ میرا مقصد انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کرنا تھا اس لیے خدا نے میرے لیے خود کو سہارا دینے اور اپنے مشن کی تکمیل کے لیے مواقع کے بہت سے دروازے کھول دیے۔

****

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو ایک مقررہ اور غیر متغیر قانون کے مطابق چلانے کے لیے بنایا ہے اگر ہم ان آفاقی قوانین میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو سزا دیتے ہیں جو کوئی اونچی عمارت کی چھت سے چھلانگ لگاتا ہے اس کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں اس

لیے ہم اس کے نتائج بھگتے بغیر کشش ثقل کے قانون کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

****

جب ہم دنیا کی تہذیبوں کا گہرائی سے جائزہ لیتے ہیں اور قدیم تہذیبوں کے پوشیدہ رازوں کو تلاش کرتے ہیں تو ایک بڑی تصویر سامنے آتی ہے جس میں آپس میں جڑی ہوئی لکیریں، متنوع ابواب اور قطعی تفصیلات ہوتی ہیں، اور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان بیک وقت انفرادی اور سماجی دونوں طرح کا ہے۔

****

اگر خدا چاہتا کہ ہم صرف مادی شعور میں زندگی بسر کریں تو ہم مادی چیزوں سے پوری طرح مطمئن اور دنیاوی طریقوں سے مطمئن ہوں گے۔

****

پاکیزگی، امن اور خوشی کی کرنیں خوابوں سے پرے ہماری ضروری گہرائیوں میں ٹمٹماتی اور رقص کرتی ہیں۔

****

ہمارے اس زمینی سفر کے دوران ہماری زندگی کے آسمان پر ظاہر ہونے والے ہر تجربے کے ساتھ، ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ اپنی بیداری کو کس طرح وسیع کرنا ہے اور اپنے اردگرد کے حالات یا جن سے ہم گزر رہے ہیں، ان کو کس طرح زیادہ سمجھنا ہے، اور پھر ہم بہتر ہم آہنگی میں رہنے اور لوگوں اور زندگی کے ساتھ زیادہ آسانی سے نمٹنے کے قابل ہو جائیں گے۔

****

زیادہ تر لوگ دوسروں کی نقل کرتے ہیں ایک شخص کو اصلی اور تخلیقی ہونا چاہئے، اور وہ ہر کام میں مہارت حاصل کرتا ہے۔

مشرق میں، بنیادی توجہ روحانی خوشی کو فروغ دینے پر مرکوز رہی ہے، جب کہ مغرب میں زندگی کے مادی پہلوؤں کو اکثر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے، کچھ مادی آسائشیں ہیں لیکن بہت کم نفسیاتی خوشی دونوں کے درمیان توازن کی ضرورت ہے، کیونکہ زندگی کے صرف ایک پہلو پر توجہ دینے سے عدم توازن پیدا ہوتا ہے اور زندگی کے تقاضوں سے عقلی طور پر نمٹنے میں ناکامی ہوتی ہے۔

****

سب سے بڑی خوشی - الہی خوشی کے بعد - ایک شخص کے لئے اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ امن میں رہنا ہے جن کے ساتھ اسے سال کا ہر دن رہنا ہے۔

لوگ بہت زیادہ وقت ضائع کرتے ہیں اور جلدی سے کام کرتے ہیں اور سوچنے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ زندگی کیا پیش کرتی ہے۔

****

ہمیں امن کے باغات میں حکمت کی اندرونی عمارتیں تعمیر کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے جو شاندار روحانی خوبیوں کے ان گنت پھولوں سے پھلے پھولے اور چمکے۔

****

اندرونی ہم آہنگی طاقت کا ایک بھرپور ذریعہ ہے اور قابل تجدید توانائی پیدا کرتی ہے۔

****

زندگی کو دیکھتے ہوئے، کسی کو پتہ چلتا ہے کہ کامیابی آسان نہیں ہے زندگی اکثر سخت اور ناقابل معافی ہوتی ہے، اور ہمیں روزی کمانے کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے اپنے جسم کو برقرار رکھنے اور اسے صحت مند اور بیماریوں سے پاک رکھنے کے لیے درکار کوششوں کے بارے میں سوچیں! یہاں تک کہ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں، وہ کامیابی عارضی ہے جسم - آپ طویل عرصے تک زندہ رہ سکتے ہیں - آخر کار آرام کرنے کے لئے رکھا جائے گا ضرورت مطلوبہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے اندرونی اور بیرونی متعدد قوتوں سے لڑنے کا حکم دیتی ہے، یہ قوتیں آپ کو کسی بھی اہم کامیابی سے محروم کرنے کے لیے انتھک محنت کرتی ہیں۔

****

ہر حال میں پرسکون رہنے کی کوشش کریں، اور اپنے امن کے بیج کو خوشی اور اطمینان کی مسکراہٹوں کے ساتھ کھلنے دیں۔

****

بڑے بڑے اولیاء بھی اس وقت تک مکمل نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ اپنی کامیابی یعنی اپنے روحانی تجربات اور اعلیٰ علم کو دوسروں کے ساتھ بانٹ کر روحانی فہم تک پہنچنے میں ان کی مدد کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اس طرح کے مراحل تک پہنچ چکے ہیں اور ایسی حالتیں حاصل کر چکے ہیں وہ ان لوگوں کو سمجھنا چاہتے ہیں جن کو اس کی ضرورت ہے اگر آپ حقیقی کامیابی چاہتے ہیں تو آپ نہ صرف اپنی خوشی حاصل کریں گے بلکہ دوسروں کی خوشیوں کو بھی محفوظ رکھیں گے۔

****

ذہانت والا کوئی بھی پیسہ کما سکتا ہے لیکن اگر ان کے دل میں محبت ہو تو وہ اس پیسے کو کبھی بھی خود غرضی کے لیے استعمال نہیں کریں گے بلکہ دوسروں کے ساتھ بانٹیں گے پیسے خود غرض اور کنجوس

کے ہاتھ میں لعنت اور بدبختی ہے اور رحم دل اور سخی روح والوں کے ہاتھ میں نعمت اور تحفہ ہے۔

****

کوئی شخص اپنے خاندان سے بات کرنے سے انکار کرتے ہوئے طویل مدت کے لیے خاموش رہنے کا انتخاب کر سکتا ہے، حالانکہ یہ شخص کچھ حد تک اندرونی سکون حاصل کر سکتا ہے، لیکن اس کا طرز عمل خود غرض اور اس کے خاندان کی خوشی کے لیے نقصان دہ ہے، انہیں حقیقی طور پر کامیاب نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ ان کے چاہنے والے بھی ان کی کامیابیوں سے مستفید نہ ہوں۔ اس میں دوسروں کے لیے ہماری اخلاقی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ ان کی مالی اور زندگی کے حالات کو بہتر بنانے میں مدد کریں۔

****

میں اپنے صاف ضمیر کی دیواروں کے پیچھے محفوظ ہوں میں نے تاریک ماضی کو جلا دیا ہے اور مجھے صرف آج کی فکر ہے

****

آج مجھے احساس ہے کہ میں سب سے بڑی بھلائی کی روشنی میں ہوں اور میں ان لوگوں کے لیے مینار ہوں جو دکھوں کے سمندر کی لہروں کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔

****

کامیابی کے بارے میں لوگوں کے مختلف نظریات اور نظریات ہوتے ہیں، زندگی میں ان کے عزائم پر منحصر ہے، یہ غیر معمولی بات نہیں ہے کہ کچھ لوگوں کو کامیابی کو چوری سے تشبیہ دیتے ہوئے، یہ کہتے ہوئے سنا جائے کہ "وہ ایک کامیاب چور تھا!" یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کامیابی اپنی تمام شکلوں اور اقسام میں مطلوب اور مطلوب ہے تاہم ہماری کامیابی سے دوسروں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔

کامیابی کا ایک اور معیار بھی ہے: جب ہم اپنے لیے ہم آہنگی اور فائدہ مند نتائج لانے کے قابل ہوتے ہیں تو ہمیں اپنی کامیابی میں دوسروں کو بھی شامل کرنا چاہیے اور اس کے ثمرات ان کے ساتھ بانٹنا چاہیے۔

کامیابی کا مطلب ہے کسی شخص کا اپنے ماحول میں اطمینان اور اطمینان حقیقی کامیابی ان اعمال کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد راستبازی کے اصولوں پر رکھی گئی ہے، اور اس میں دوسروں کی خوشی اور بھلائی کو اپنی خوشی کا ایک لازمی جزو کے طور پر شامل کیا جاتا ہے اگر ہم اس اصول کو اپنی مادی، فکری، اخلاقی اور روحانی زندگیوں پر لاگو کرتے ہیں، تو ہمیں کامیابی کی مکمل اور جامع تعریف حاصل ہوگی۔

****

یہاں اس محدود دنیا میں، ہم لمبائی، چوڑائی اور کثافت کو سمجھتے ہیں، لیکن ایک اور سطح ہے جہاں طول و عرض موجود نہیں ہے؛ سب کچھ صاف اور شفاف ہے — ہر چیز شعور اور ادراک ہے ذائقہ کی حس ادراک ہے، جیسے سونگھنے کی حس ہمارے احساسات، خیالات اور جسم شعور کی کیفیتیں ہیں جس طرح ہم خوابوں میں دیکھ، سن، سونگھ، چکھنے اور لمس کر سکتے ہیں، اسی طرح اس اعلیٰ سطح پر بھی کیا ہم ان تمام حواس کو خالص شعور کے ذریعے محسوس کرتے ہیں؟

****

اے رب، ہمیں اپنی قربت کا احساس کر کے خوش کر، ہمیں خواہشات کے طوق سے آزاد کر، اور ہمیں ایسی اندرونی خوشی عطا کر جو زندگی کے تجربات اور اس کے بدلتے ہوئے واقعات سے متاثر نہ ہو۔

****

جب ہمارے ذہن اعلیٰ ادراک کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو ہمارے اندر روحانی شعور بیدار ہوتا ہے اور ہم الٰہی حکمت اور محبت کے حیرت انگیز عجائبات کا تجربہ کرتے ہیں۔

****

اگر ہم خدا سے پوری طرح محبت کرتے ہیں اور اپنے تمام خیالات اور دلوں کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم اس کے قریب محسوس کریں گے اور ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ زندگی میں سب سے بڑی سلامتی کی پناہ گاہ ہے۔

****

بظاہر خالی، وسیع و عریض خلاء میں، ایک کائناتی تعلق اور ایک ابدی زندگی ہے جو ہمیں کائنات کی تمام جاندار اور بے جان چیزوں کے ساتھ جوڑتی ہے- تمام وجودوں میں بہتی ہوئی اعلیٰ ترین زندگی کی لہر ابدیت ہمارا حقیقی گھر اور مستقل ٹھکانہ ہے، اور ان اجسام میں ہمارا وجود عارضی ہے، جیسے کار کے سفر کے لیے ایک مختصر سی مہلت۔

****

جب ہم خود کو روح کی تخلیقی قوتوں کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں تو ہم اس آفاقی اور لامحدود ذہن سے جڑ جائیں گے جو ہماری رہنمائی کرنے اور ہمارے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تخلیقی طاقت ہمارے وجود کے سب سے بڑے منبع سے بلا روک ٹوک ہمارے پاس بہے گی اور ہمیں اپنی سرگرمی کے کسی بھی شعبہ میں تخلیقی کامیابی حاصل کرنے کے قابل بنائے گی۔

****

محبت اعتماد، رواداری اور باہمی احترام کے ماحول میں پروان چڑھتی اور پروان چڑھتی ہے۔

****

اے رب، ہمیں پاکیزہ خیالات اور اچھی عادات کی روشنی سے نواز، تاکہ اگر بُری عادتوں اور منحرف خیالات کا اندھیرا ہم تک پہنچ جائے تو وہ فوراً دور ہو جائے اور ہمیں تجھ سے ایسی گہری محبت کرنے میں مدد دے کہ نہ تو مادی وہم اور دنیاوی لالچ ہمیں اپنے جال میں پھنسا سکے اور نہ ہی ہمارے دل و دماغ پر قبضہ کر سکے۔

****

جو چیزیں آسانی سے حاصل کی جاتی ہیں وہ بہت کم قیمتی ہوتی ہیں ہمیں یہ بات عظیم مردوں اور عورتوں کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ کس طرح اپنی صلاحیتوں کو نکھار کر، اپنے فرائض کی انجام دہی سے، اپنی اخلاقی اقدار کی تعمیر، ان کا گہرا مطالعہ، اور خود غرضی سے بچ کر جو نتائج حاصل کرتے ہیں اور جو کامیابیاں حاصل کیں وہ ان کی کوششوں سے کہیں زیادہ تھیں۔

****

حقیقی آزادی انتخاب کی آزادی میں مضمر ہے جس کی رہنمائی دانشمندی سے کی جاتی ہے اور اس کی تائید فہم، درستگی اور پختہ ارادے سے ہوتی ہے۔

****

جب آپ اپنے ارادے، عزم اور شعور کو بیدار کرتے ہیں، تو غیب کی قوتیں اعلیٰ شعور سے نکلتی ہیں — روح کی بصیرت کے ذریعے — آپ کی مدد کرنے اور نفسیاتی سکون اور خوشی کی طرف جانے والے راستوں کو روشن کرنے کے لیے، خدا کی مدد سے۔

****

انسان کو اپنی کوشش سے روح کے راستے کھولنے چاہئیں کوئی بھی خوشی اور خوشی سے دکھ اور پریشانی کا انتخاب نہیں کرتا جہالت مصائب کی جڑ ہے اور وہ رکاوٹ ہے جسے دور کرنا اور ختم کرنا ضروری ہے جہالت ایک نقصان دہ گھاس ہے، گہری جڑیں ہیں، جو انسانیت کے باغ میں اگتی ہیں، اچھے اور فائدہ مند پودوں کو اگاتی ہیں، اس لیے جہالت کا خاتمہ ہو جائے گا، اس لیے جہالت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دماغ کو درست ذہنی توجہ [مثبت پر] اور اچھے بیجوں کو ایمان کے پانی سے سیراب کیا جانا چاہئے جب محبت کی اہم اور گرم کرنیں چمکیں گی تو نیکی کا بیج اگے گا اور طفیلی گھاس اور گھاس پر قابو پا لے گا، کیونکہ روشنی کی موجودگی میں اندھیرے کا وجود نہیں ہو سکتا۔

****

مادی چیزوں کی لذتیں مٹ جاتی ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں، لیکن الٰہی خوشی کبھی مدھم نہیں ہوتی یہ ایک الہامی خوشیٰ جو لامتناہی اور بیان سے باہر ہے۔

****

ہمیں خوشی کے حصول کے لیے کبھی بھی گمراہ کن طریقہ استعمال نہیں کرنے چاہیئں، اور نہ ہی ہمیں اپنے اندر موجود سکون اور روحانی دولت کو فریب آمیز راحت اور چمکدار زندگی کی تلاش میں ترک کرنا چاہیے جو تباہ کن اثرات کے ساتھ جہنمی اعمال اور طرز عمل سے ہمارے سامنے الجھ سکتی ہے۔

****

سکون الٰہی کی موجودگی کی تصویر کشی کے لیے بہترین کیمرہ ہے خالص اور عین توجہ مرکوز سکون کی عینک کے ذریعے مبارک تصویر بالکل واضح طور پر ظاہر ہوگی۔

****

درحقیقت، تمام حکمت آپ کے اندر ہے اور آپ کو صرف اس سے شعوری طور پر آگاہ ہونے کی ضرورت ہے۔

****

قناعت خود کی بہتری میں مضمر ہے، تاکہ دوسرے آپ کو ڈھونڈیں، بجائے اس کے کہ آپ انہیں ڈھونڈیں، بدلے میں محبت اور دوستی کسی توقع یا مطالبہ کے بغیر دی جانی چاہیے، کیونکہ توقع ناراضگی اور تلخی کو جنم دیتی ہے، یہاں تک کہ جب خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں، تو انسان کو اپنی خوبیوں اور خود اعتمادی کے قلعے میں تنہا، محفوظ اور سکون سے کھڑا ہونا چاہیے۔

****

خوشی اور امید کے جھرنے ہمیشہ میرے دل سے بہتے، اور ان کی تازگی کا پھوار ان سب کو چھوئے جن سے میں ملتا ہوں۔

****

روحانی مسرت روح میں دوسروں کی ہر طرح سے مدد کرنے کی خواہش پیدا کرتی ہے، اور ان بہتر اخلاقی لذتوں کی تعریف کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے جو خوشی کا باعث بنتی ہیں، اس طرح خام لذتوں کی طرف جھکاؤ کم ہوتا ہے۔

****

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کا کردار کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، یہ کائناتی ڈرامہ کی کامیابی میں حصہ ڈالنے کے لحاظ سے سب سے

بڑے کردارہ کی طرح اہم رہتا ہے جو روحیں زندگی کے اسٹیج پر انجام دیتی ہیں۔

****

آفاقی شعور ایک مطلق، لامحدود شعور ہے، جو اپنے آپ کو مسلسل تجدید کرتا ہے اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں میں ناقابل تسخیر ہے، اور آپ کے ذریعے یہ اپنے ایک منفرد پہلو کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

****

اگر آپ ایک بار بھی محبت الٰہی کا مزہ چکھ لیں تو آپ اسے کبھی نہیں چھوڑیں گے کیونکہ پوری کائنات میں اس جیسا کوئی اور نہیں ہے۔

****

جو لوگ خدا کو جانتے ہیں وہ بہت ترقی یافتہ روحانی مراحل پر پہنچ چکے ہیں، اس طرح کہ وہ گنہگاروں کو محض روحانی نصیحت کرنے سے مطمئن نہیں ہیں، بلکہ وہ - خدا کے فضل اور مدد سے - ان کو روحانی طاقت سے چارج کر سکتے ہیں جو انہیں ان کے گناہ کے اعمال کے نتائج سے آزاد کرتی ہے۔

****

تمام اچھے اور برے اعمال دماغ کے خلیوں کے اندر رہتے ہیں اور اچھی یا بری عادات یا سوچ کے رجحانات کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں دماغی خلیات ان عادات کی طاقت سے چارج ہونے کی وجہ سے غیر صحت بخش عادات میں مبتلا شخص قوت ارادی، مراقبہ، خلوص دعا اور مسلسل مثبت اثبات کے ذریعے خود کو آزاد کر سکتا ہے جب تک کہ ان کی تمام ناپسندیدہ عادتیں امن و سکون کی عادت میں تبدیل ہو جائیں ہدایت شدہ لائف فورس دماغی خلیوں کی غیر معمولی نوعیت کو تبدیل کرنے کے لیے کام کرتی ہے، تاکہ وہ خلیے ان تمام چیزوں سے بھر جائیں جو اچھی، نیک اور خوبصورت ہیں۔

****

تفہیم باطنی آنکھ، روح کی بصارت اور دل کی دوربین ہے یہ دماغ کی تسکین اور ضمیر کی پاکیزگی کے درمیان توازن ہے۔

****

ہر روز ہم مختلف مناظر دیکھتے ہیں، اور ہر دن سیکھنے کے لیے ایک نیا سبق لے کر آتا ہے، یہ توقع کی جاتی ہے کہ انسان اپنے وجود کے حتمی مقصد پر توجہ دے کر سبق سیکھے گا: اپنے وجود کے ماخذ اور اپنی زندگی کی بنیاد کو پہچاننا۔

آئیے ہم ماضی کے دکھوں کو بھلانے کے لیے کام کریں اور ان پر نہ بسنے کا عزم کریں غیرمتزلزل عزم اور فعال ارادہ کے ساتھ، آئیے اپنی

زندگیوں کی تجدید کریں، اپنی کامیابیوں میں اضافہ کریں اور اپنے اندر اچھی عادات اور اعلیٰ صفات کو پروان چڑھائیں۔

خدا میری طاقت ہے۔ اور میں کسی دوسری طاقت پر یقین نہیں رکھتا

زندگی کی لڑائیاں لڑیں اور آخر تک ثابت قدم رہیں، کبھی ہمت نہ ہاریں کبھی یہ نہ کہیں کہ "مجھے راستہ نہیں مل رہا، اس لیے میں کوشش کرنا چھوڑ دوں گا" اگر آپ سے غلطیاں ہوئی ہیں تو رہنمائی مانگیں، لیکن کوشش کبھی نہ چھوڑیں، بہت سے لوگ رکاوٹوں کا سامنا کرنے پر ہار قبول کرتے ہیں، ناکام ہونے والوں کو کامیاب لوگوں کے ساتھ ملنا چاہیے، ناکامیوں سے نہیں کامیابی کے لیے پرعزم ہوں۔ اسے زندگی میں اپنا فلسفہ بننے دو

ہر روز ہمیں اپنی جسمانی طاقت کو مضبوط کرنا چاہیے، اپنی ذہنی طاقت کو بڑھانا چاہیے، اور مراقبہ، صحیح سوچ، اور مثبت، نتیجہ خیز کام کے ذریعے اپنے حقیقی خود کو جاننا چاہیے جو جسم، دماغ اور روح کو ایک ساتھ فائدہ مند ہو۔

جب آپ کوئی اچھی عادت ڈالنا چاہتے ہیں یا کسی بری عادت کو توڑنا چاہتے ہیں تو دماغی خلیات پر توجہ مرکوز کریں جہاں مختلف عادات کے میکانزم رہتے ہیں ایک اچھی عادت قائم کرنے کے لیے پہلے خاموشی سے بیٹھ کر مراقبہ کریں، الہی رہنمائی حاصل کریں۔

اپنے دماغ کو اپنی پیشانی میں، اپنی بھنوؤں کے درمیان، اپنے دماغ میں قوتِ ارادی کے مرکز پر مرکوز کریں اور اس عادت کی مضبوطی سے تصدیق کریں جو آپ اپنے دماغ میں ڈالنا چاہتے ہیں، جب آپ بری عادتوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں، تو اپنی توجہ قوتِ ارادی کے مرکز پر بھی مرکوز کریں اور مضبوطی سے اس بات کی تصدیق کریں کہ جہاں یہ عادتیں پیوست ہیں وہ تمام نالیوں کو مٹایا جا رہا ۔۔۔

توجہ اور قوتِ ارادی کے ساتھ، آپ پرانی عادتوں کے گہرے خار کو بھی مٹا سکتے ہیں

اپنے آپ سے بار بار اس بات کی تصدیق کریں کہ آپ کے دماغ سے غیر صحت مند عادات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی قوت ارادی ہے۔ اس اثبات کے لیے بہترین وقت صبح کا ہے۔ جب آپ کی قوت ارادی اور توجہ اپنے عروج پر ہو اپنے آپ کو اس بات کا یقین دلاتے رہیں کہ آپ ہر طرح کے حکم سے آزاد ہیں، اور ایک دن آپ کو خدا کی مدد سے پائیں گے کہ آپ نے حقیقت میں اس عادت سے خود کو آزاد کرنے کی خواہش کی ۔۔۔

جس چیز سے بھی ڈرو اسے اپنے خیالات سے نکال دو اور خدا پر چھوڑ دو خدا پر اپنا ایمان مضبوط کرو اور بھروسہ کرو کہ وہ تمہاری مدد کرنے پر قادر ہے۔ اور جان لو کہ بہت زیادہ تکلیف فکر اور پریشانی سے پیدا ہوتی ہے۔

جس چیز کا تم ڈرتے ہو وہ ابھی تک نہیں ہوا تو اب کیوں دکھ اٹھاؤ۔ چونکہ ہماری زیادہ تر پریشانیاں خوف سے آتی ہیں، اس لیے اگر ہم خوف کو اپنی زندگی سے نکال دیں تو ہم خود کو آزاد محسوس کریں گے اور فوری شفاء ملے گی۔

ہر رات، سونے سے پہلے، اپنے آپ سے اس بات کی تصدیق کریں کہ خدا آپ کے ساتھ ہے، آپ کی حفاظت اور نگرانی کر رہا ہے، اس کی حفاظتی روشنی آپ کو چاروں طرف سے گھیر رہی ہے، اور آپ اس کی حیرت انگیز حفاظت کو محسوس کریں گے۔

اس کائناتی ڈرامے میں، تمام نسلوں کے انسان وقت کے اسٹیج پر زندگی کا ڈرامہ پیش کرتے ہیں۔

ہمیں اپنے عارضی کرداروں پر ضرورت سے زیادہ مشغول یا ضرورت سے زیادہ توجہ مرکوز کیے بغیر زندگی کے معنی کو سمجھنا چاہیے، زندگی کے بارے میں ہماری سمجھ اکثر مسخ اور گمراہ ہوتی ہے کیونکہ ہم اسے خود غرضی اور محدود نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ اگر ہم روح کی آنکھوں سے دیکھیں تو ہم چیزوں کو بالکل مختلف نقطہ نظر سے دیکھیں گے۔

جب ہم حکمت کی آنکھ کھولتے ہیں، تو ہمیں خدا کی ہمہ گیر روشنی نظر آتی ہے، اور اس روشنی میں ہمیں اپنی روحانی فطرت کا ادراک ہوتا ہے، جو کائنات کے تمام ذرّات اور حصوں میں پھیلی ہوئی کائناتی شعور کی فطرت کا عکس ہے۔

روحانی سچائیاں ہمیں گھیرتی ہیں، ہماری بند آنکھوں کے دروازوں پر دستک دیتی ہیں، ہمیں تاریکی کی بجائے روشنی دیکھنے، جہالت کی بجائے حکمت سے کام لینے، اپنے دلوں کو نفرت کی بجائے محبت سے بھرنے، اور امن کے قیام اور اپنی دنیا میں فراوانی اور سلامتی لانے میں تعاون کرنے کی تلقین کرتی ہیں، جب ہم ایسا کریں گے تو دنیا میں جہالت ختم ہو جائے گی، جہالت ختم ہو جائے گی۔ ہم الہی مرضی کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائیں گے

خدا کے ساتھ ہمارا تعلق سرد یا بے محبت نہیں ہے، جیسا کہ آجر اور ملازم کے درمیان ہم اس کے بچے ہیں، اور اس کی ہماری دیکھ بھال

مستقل ہے۔ وہ ہمیشہ ہماری سنتا ہے۔ ہم اس کی ہستی کا ایک لازمی حصہ ہیں، اور اس کے ساتھ ہمارا رشتہ زندہ اور متحرک ہے۔ اس نے ہمیں محبت، سمجھ، بصیرت، نیک نیتی، اور روحانی طاقت کی لازوال دولت سے نوازا ہے، لیکن ہم میں سے اکثر نے اس دولت کو کسی بھی چیز پر ضائع نہیں کیا۔

خُدا چاہتا ہے کہ ہم سلامتی، امن اور دوستانہ تعاون کے ساتھ رہیں، جیسا کہ ایک شریف اور محبت کرنے والے خاندان کے افراد کے لیے موزوں ہے، لیکن لالچ اور خودغرضی نے لوگوں کی روحوں میں جڑ پکڑ لی ہے اور خاندان کے درمیان تقسیم کا باعث بنی ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم آقا بنیں، لیکن ہم نے غلام بننے کا انتخاب کیا ہے، انسانیت اپنے آسمانی گھر سے بہت دور بھٹک گئی ہے اور خدا اور خدا کے قریب ہونے کا احساس کرنے کی اندرونی جنت کھو چکی ہے، اور وہ ذاتی کوشش کے بغیر وہ جنت دوبارہ حاصل نہیں کر سکے گی کہ خدا نے ہمیں اپنی صورت پر بنایا، لیکن یہ سچائی ہمارے ذہنوں سے دور ہو گئی ہے۔

ہم نے اس وہم کے آگے ہتھیار ڈال دیے ہیں کہ ہمارا مقدر مشکل ہے اور ہماری تقدیر فنا ہے اور ہمیں پردے کے پیچھے کی روشن حقیقت کو دیکھنے کے لیے حکمت کے خنجر سے وہم کا پردہ پھاڑنا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے میری زندگی کے ان طویل سالوں میں مجھے خوشیوں سے نوازا ہے چاہے لوگ میرے چہرے پر اطمینان کی مسکراہٹ دیکھیں یا نہ دیکھیں، الہی خوشی ہمیشہ میرے ساتھ ہے اور مجھے کبھی نہیں چھوڑتی خوشی کا عظیم دریا میرے شعور کی ریت کے نیچے مسلسل بہتا ہے اور بابرکت چشموں کی طرح پھوٹتا ہے جو میری زندگی کے باغات کو سیراب کرتے ہیں۔

نہ زندگی کی ناگہانی اتھل پتھلیں میرے سکون میں خلل ڈال سکتی ہیں اور نہ ہی موت کا تماشا اس روحانی خوشی کو چھین سکتا ہے جو میں محسوس کرتا ہوں۔

اس ریاست کو مستقل اور ناقابل تبدیلی بنانا مشکل تھا، لیکن روح کے ثمرات جس سے میں اب لطف اندوز ہو رہا ہوں اور دوسروں کے ساتھ بانٹ رہا ہوں، اس میں میری تمام کوششیں قابل قدر تھیں۔

میں سوچتا ہوں اور الہی روح کی رہنمائی میں کام کرنا زندگی میں کبھی بھی پیسہ میرا مقصد نہیں رہا ہے، بلکہ انسانیت میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت کرنا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو برقرار رکھنے اور اپنے مشن کو پورا کرنے کے لیے میرے لیے نیکی کے بہت سے دروازے کھولے ہیں اور جب بھی مجھے مدد کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ اسے فوراً فراہم کرتا ہے۔

میری صرف یہ خواہش ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں، اور اسی لیے میں یہاں ہوں۔

خدا کی طاقت آپ کی زندگیوں میں بھی کام کر رہی ہے۔ جب آپ کا ایمان مضبوط ہو گا تو آپ خود اس سچائی کا تجربہ کریں گے اور آپ کو احساس ہو گا کہ حقیقی دولت مادی کامیابی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔

ہر لمحہ جو آپ خدا کے ساتھ گزارتے ہیں وہ آپ کے حتمی فائدے کے لئے ہوگا اور جو کچھ بھی آپ محبت اور خدا کو خوش کرنے کے لئے انجام دیں گے وہ آپ کے لئے ابدیت کے ریکارڈ میں لکھا جائے گا۔

اپنے گہرے خیالات کی تنہائی میں پیچھے ہٹیں اور خاموشی کے چشمے سے بہتے سکون سے لطف اندوز ہوں

اگر ہم اچھے کام بوتے ہیں تو خوشیاں اور برکتیں کاٹتے ہیں اور اگر برے کام بوتے ہیں تو طرح طرح کے بحران اور مسائل کاٹتے ہیں۔

ہر نیک عمل اُس ڈنڈے کی مانند ہے جس سے ہم شعور کی مٹی میں کھودتے ہیں تاکہ خدائی خوشی کے چشمے کو کھولا جا سکے۔

خود شناسی اور جستجو کے سمندر میں غوطے لگانا سیکھیں، خواہ اچھی کتابوں، عقیدے، مسائل، فلسفے، یا اندرونی خوشی کے سلسلے میں ہوں، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ عام تنہائی حقیقی خوشی کی قیمت ہے۔

اگرچہ زندگی غیر متوقع، دلفریب اور پراسرار معلوم ہوتی ہے، شکوک و شبہات اور ہر طرح کے مسائل اور ہنگاموں سے بھری ہوئی ہے، لیکن ہمیں خدا کی مستقل حفاظت میں رہنا چاہیے، ہمیں معاملات کو بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی واقعات کے سامنے اپنی ہمت نہیں کھونی چاہیے، کیونکہ اگر ہم گھبراہٹ کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیتے ہیں، تو ہم برائی کو طاقت دیتے ہیں اور اس کی جڑیں مزید گہرا کرتے ہیں، جس سے خوف و ہراس پھیلتا ہے۔

ہر رات اپنے آپ سے پوچھیں: آپ نے خدا کے ساتھ کتنا وقت گزارا ہے، آپ نے کتنا غور کیا ہے، آپ نے کتنا کام کیا ہے، آپ نے دوسروں کے لیے کتنا کام کیا ہے، اور آپ نے اپنی خواہشات پر کتنا قابو رکھا ہے؟

ہمیں زندگی کی آزمائشوں میں پائیدار خوشی اور سکون کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ بلکہ ہمیں ان کو اپنے اندر ڈھونڈنا اور دریافت کرنا چاہیے، پھر ہم جو بھی تجربات سے گزریں گے، ہم ان کے ساتھ اسی طرح نمٹیں گے جس طرح ہم کسی فلم میں کسی اور کے تجربات دیکھتے ہیں، خواہ وہ خوشگوار ہوں یا تکلیف دہ۔

ایک شخص اپنے تمام تجربات کو تکلیف دہ، دکھی آزمائشوں میں بدل سکتا ہے۔ اگر وہ اپنے دماغ کو ایسا کرنے کی اجازت دے دے تو وہ اچھی

صحت سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں اور پھر بھی اس کی قدر کو سمجھنے میں ناکام ہو سکتے ہیں لیکن اگر وہ بیمار ہو جائیں تو پھر وہ خود کو عاجزی اور تندرستی کی نعمت کی قدر کریں گے، ہمیں خدا کے فضل کو تسلیم کرنا چاہئے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے جو وہ ہمیں برے حالات کا انتظار کئے بغیر عطا کرتا ہے۔

زندگی غور و فکر اور عمل کا امتزاج ہونی چاہیے جب انسان اپنا نفسیاتی توازن کھو بیٹھتا ہے تو وہ پریشانیوں کے یلغار، غم کے بادلوں اور درد کی تپش کا شکار ہو جاتا ہے اور اگر وہ صحت، خوشحالی اور حکمت کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ لامحالہ بیماری، غربت اور افلاس کا شکار ہو جاتا ہے۔

ہمیں اپنے ارادوں کو پاکیزہ رکھنا چاہیے، اپنے مقاصد کو صاف رکھنا چاہیے، اور ایسے طریقے سے عمل کرنا چاہیے جس سے ہمیں ذہنی سکون حاصل ہو، اور زندگی کے حالات کو ہمارے سکون میں خلل ڈالنے اور ہماری خوشیوں کو تباہ نہ ہونے دیں۔

اداس دل اور ٹوٹے ہوئے خیالات مجھے اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، چاہے وہ کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں۔

اپنے خاندان، اپنے پڑوسیوں، اپنی برادری، اپنے ملک، اور تمام باشعور ممالک اور مخلوقات کو شامل کرنے کے لیے اپنی چمکتی ہوئی محبت کی بادشاہی کی حدود کو وسعت دیں۔

ہمیں اپنی عقل کو بھی مضبوط کرنا چاہیے اور برسوں اور نسلوں سے وراثت میں ملنے والی فکری اور اخلاقی کمزوریوں کے بوجھ کو رد کرنا چاہیے، ان نجاستوں کو نئے عزم اور نتیجہ خیز عمل کی آگ میں جلا دینا چاہیے، اس تعمیری نقطہ نظر سے حقیقی معنوں میں پرعزم فرد آزادی اور آزادی کے افق تک پہنچ سکتا ہے۔

اپنے اندر کی لامحدود طاقت کو متحرک کریں تاکہ آپ زندگی کے اسٹیج پر اپنا باوقار کردار ادا کر سکیں

جوں ہی کوئی شخص مال، دولت، شہرت یا خدا کے علاوہ کسی اور چیز کی پرستش کرنے لگتا ہے، ان کے لیے ناخوشی ان کی کثرت بن جاتی ہے، جو لوگ اپنی تمام تر توجہ ان چیزوں پر مرکوز کرتے ہیں، وہ درحقیقت ان کی عبادت کرتے ہیں، اس لیے وہ اللہ کے قریب نہیں ہوتے، بلکہ اس سے دور ہو جاتے ہیں، لیکن جو لوگ اللہ کو سمجھتے ہیں، اس کا دھیان کرتے ہیں، اور اپنے دل میں اس کے قریب ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ سکون اور اطمینان کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اسے

صرف اللہ ہی انسان کے خوابوں اور دائمی خوشیوں کی امیدوں کو پورا کرنے پر قادر ہے۔ اس لیے کسی چیز کو بھی دل میں اللہ کی جگہ نہیں لینے دینا چاہیے۔

ایسی مقدس علامتیں ہیں جو سالک کو خدا کو یاد کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں تاہم اگر کوئی شخص ان علامتوں کی پرستش کرنا شروع کر دے تو ان کا نقصان ان کے فائدے سے زیادہ ہو جائے گا عبادت صرف خدا کی طرف متوجہ ہونی چاہئے کیونکہ عبادت کے لائق کوئی اور چیز نہیں۔

رسمی عبادات کی نوعیت کچھ بھی ہو، وہ اس وقت تک خدا کو قبول ہوتی ہے جب تک کہ عبادت کرنے والا اسے روحانی بیداری اور اس کی تڑپ کے ساتھ انجام دیتا ہے، تاہم بہت سے لوگ عبادت کے جوہر کو نہیں سمجھتے، اور ان کے خیالات اور دل خدا کی طرف سے رسموں کی طرف مبذول ہو جاتے ہیں، اس طرح ان کی عبادت سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔

سچے پرستار اپنے شعور کو کسی تصویر یا شکل تک محدود نہیں رہنے دیتے، بلکہ وہ تمام تصاویر اور شکلوں کے پیچھے موجود الہی روح پر گہری محبت اور پوری توجہ کے ساتھ توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

خدا مطلق اور لامحدود ہے، اور کوئی تصویر یا مجسمہ اس پر مشتمل نہیں ہوسکتا

یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا اپنے آپ کو ہر اس شخص میں ظاہر کرتا ہے جو اس سے خلوص سے محبت کرتا ہے اور اس کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس وجہ سے ہر ایک میں موجود ہے، تاہم، ہر ایک میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ وہ خدا کی موجودگی کو ظاہر کر سکے، سورج کوئلے اور ہیرے دونوں پر یکساں طور پر چمکتا ہے، لیکن ہیرا سورج کی روشنی حاصل کرتا ہے اور منعکس کرتا ہے، جب کہ کوئلہ نہیں کر سکتا۔

اسی طرح، تمام لوگ خدا کے نور میں ڈوبے ہوئے ہیں، لیکن صرف چند ہی اس روشنی کو حاصل کرنے کے قابل ہیں اور اسے اپنے خیالات اور اعمال میں منعکس کر سکتے ہیں، ایسا کرنے کے لیے، انہیں مراقبہ کے ذریعے اور الٰہی تعلیمات اور احکام پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو پاک کرنا چاہیے۔

جب ہم خدا کے نام کا تلفظ کرتے ہیں، تو ہمیں اس بات کا گہرائی اور خلوص سے آگاہ ہونا چاہیے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اگر آپ نماز کے دوران لوگوں کے خیالات کو دیکھ سکتے ہیں، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ

زیادہ تر لوگ خدا کے علاوہ ہر چیز کے بارے میں سوچ رہے ہیں، حالانکہ وہ اس کا نام لے رہے ہیں! ایسی دعا بے نتیجہ اور بے فائدہ ہے۔

جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمیں اپنے خیالات کو بھٹکنے دیتے ہوئے محض اس کے بابرکت نام کو دہرانے کے بجائے اپنے پورے ذہن کو خدا پر مرکوز کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، میری ایک خالہ اپنی دعاؤں کی موتیوں پر پڑھتی تھیں جو ان کے ہاتھ سے شاذ و نادر ہی نکلتی تھیں لیکن انہوں نے ایک دن مجھ سے اعتراف کیا کہ چالیس سال تک اس دعا کی عادت پر عمل کرنے کے باوجود خدا نے ان کی دعا کا جواب نہیں دیا۔ اس کی "نمازیں" ایک اعصاب شکن عادت سے زیادہ کچھ نہیں تھیں۔

جب ہم دعا کرتے ہیں تو ہمیں خدا کے سوا کچھ نہیں سوچنا چاہئے ہمیں اپنی عبادت میں خلوص اور اپنی دعاؤں میں وقف ہونے کی کوشش کرنی چاہئے دعا کی موتیوں کا استعمال اور مسلسل خدا کا نام پکارنا بالکل قابل قبول ہے جب یہ عمل دل سے نکلے اور خلوص اور توجہ مرکوز دماغ سے اس کی تائید ہو تاہم وقت کے ساتھ ساتھ یہ عمل خود بخود ہو سکتا ہے۔

ہمیں اپنے دلوں میں خدا کا نام سرگوشی کرنا چاہیے، آرزو اور الہی محبت کے ساتھ؛ یہ سچی عبادت ہے جو خدا کے دل کو چھوتی ہے خدا کے نام کو سرد مہری اور آوارہ ذہن کے ساتھ بولنا توہین اور بے عزتی ہے جب کوئی دعا کرتا ہے تو اس کا دل و دماغ خدا کی محبت سے معمور ہونا چاہئے۔

اے خُداوند، تُو آسمانی شمالی ستارہ ہے جس سے میرے بھٹکتے خیالات آزمائشوں اور مصیبتوں کے ہنگامہ خیز سمندر میں رہنمائی کرتے ہیں۔

اعلیٰ یوگک مشقوں کے ذریعے دماغی ارتکاز کی مشق کرنا خدا کے قریب آنے میں مدد کرتا ہے، جلال اور شان کا سب سے بڑا ذریعہ، بالکل اسی طرح جیسے یہ خدا کے بارے میں سوچنے اور اس کے ساتھ بات چیت کرنے میں مدد کرتا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ ہفتے میں ایک دن روحانی اعتکاف (اگر ممکن ہو) کے لیے خدا کی فکر اور سکون، سکون اور باطنی سکون کا تجربہ کرنے کے لیے وقف کیا جائے، اس راہ میں گزارا جانے والا وقت ہفتے کے باقی دنوں میں آپ کو درپیش پریشانیوں اور پریشانیوں کے لیے ایک سکون بخش بام ثابت ہو گا۔

ہر ایک کو اپنے جذباتی زخموں اور دردوں کو مندمل کرنے کے لیے ہر ہفتے ایک دن تنہائی یا "روحانی اعتکاف" میں گزارنے کی ضرورت ہوتی ہے جب وہ دن سکون، خوشی اور اطمینان کا ہو جاتا ہے، تو آپ ہفتے کے بعد اس کا بے صبری سے انتظار کریں گے۔

تنہائی عظمت کی قیمت ہے۔ آپ ان شاندار نتائج سے حیران رہ جائیں گے جو آپ کے دماغ، جسم اور روح کے لیے اس روحانی اعتکاف اور آپ کی روح اور اللہ کے ساتھ تعلق کے ذریعے حاصل کیے جائیں گے اگر آپ حقیقی خوشی کی خواہش رکھتے ہیں، تو آپ کو صبح سویرے بیدار ہونے کے بعد، اور رات کو سونے سے پہلے اپنے آپ کو الہی سکون کے سمندر میں غرق کر دینا چاہیے۔

ہندوستان کے بابا صرف ایک دن تنہائی کا مشورہ نہیں دیتے ہیں، بلکہ ہر دن چار مخصوص اوقات میں پرسکون مراقبہ کی ضرورت پر زور دیتے ہیں، فجر کے وقت، اٹھنے اور کسی کو دیکھنے سے پہلے، کسی کو سکون اور سکون کے احساس سے لطف اندوز ہونا چاہیے، دوپہر کے وقت، آدمی کو دوپہر کے کھانے سے پہلے دماغ کو پرسکون کرنا چاہیے، اور رات کے کھانے سے پہلے ایک بار پھر سکون کی مدت سے لطف اندوز ہونا چاہیے، آخر میں، رات کو ایک بار پھر سکون کی حالت میں داخل ہونے سے پہلے۔

جو لوگ تنہائی کے دوران خاموشی کا خیال رکھتے ہیں اور ان چار روزانہ ادوار میں خدا کے ساتھ ہم آہنگی کا تجربہ کرنے کے پابند ہیں جو ان تمام ادوار کا مشاہدہ نہیں کر سکتے وہ کم از کم صبح اور شام کے اوقات اس کے لیے وقف کریں ایسا کرنے سے ان کی زندگی بہتر ہو جائے گی اور وہ حقیقی خوشی کا تجربہ کریں گے۔ تجربہ بہترین ثبوت ہے۔

اگر آپ اپنے بینک اکاؤنٹ کو پورا کرنے کے لیے کافی رقم جمع کیے بغیر چیک لکھتے اور دستخط کرتے رہتے ہیں، تو آپ کی رقم ختم ہو جائے گی، یہی بات آپ کی زندگی پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ اگر آپ کی زندگی کے اکاؤنٹ میں مستقل طور پر امن جمع نہ ہو تو، آپ کی توانائی ختم ہو جائے گی، آپ کا سکون ختم ہو جائے گا، اور آپ کی خوشی ختم ہو جائے گی، مختصر یہ کہ، آپ آخرکار جذباتی، ذہنی، جسمانی اور روحانی طور پر دیوالیہ پن کا شکار ہو جائیں گے، لیکن آپ کے اکاؤنٹ میں گہرا دیوالیہ پن ہو جائے گا۔

متلاشی ہر روز مراقبہ کرتا ہے، اپنے دل میں پوری محبت اور آرزو کے ساتھ خدا سے بات کرتا ہے، اس سے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی التجا کرتا ہے۔ اگر آپ خدا کے عاشق ہیں اور اس کی موجودگی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں، تو آپ کو اپنے دماغ اور جسم کو اس کے سکون میں غرق کرنا چاہئے، اور زندگی آپ پر مسکرائے گی، اور آپ کے معاملات کئی طریقوں سے بہتر ہوں گے۔

ایک پرسکون شخص شاذ و نادر ہی غلطی کرتا ہے، اور کامیاب ہوتا ہے۔ جہاں ہزاروں دوسرے ناکام ہوتے ہیں۔

جو نہ خدا کے بارے میں سوچتے ہیں اور نہ اس کی پرواہ کرتے ہیں وہ اداس اور دکھی ہو جاتے ہیں وہ چڑچڑے ہو کر چلنے پھرنے کی مشین بن جاتے ہیں۔

حکمت اور امن کا سورج سکون کے آسمان پر طلوع ہوگا اور آپ کے وجود کو اپنی شفا بخش کرنوں میں اس وقت تک غسل دے گا جب تک آپ روحانی کوشش کریں گے اور اپنے دل میں خدا کو پہلی جگہ دیں گے۔

ایک چاند تمام ستاروں کے ملاپ سے زیادہ چمکتا ہے سورج، جو چھوٹا دکھائی دیتا ہے، اپنے سے لاکھوں گنا بڑے علاقے سے اندھیرے کو دور کرتا ہے، اسی طرح، ایک اچھا انسان، صرف دنیا میں موجود ہو کر، ایسے کمپن خارج کرتا ہے جو برے لوگوں کی طرف سے خارج ہونے والی بہت سی کمپنوں کا مقابلہ کرتا ہے اور اسے بے اثر کر دیتا ہے۔

غور و فکر کا دن دماغی اور جسمانی آرام اور اندرونی سکون کی آبیاری کا دن بھی ہونا چاہیے کوئی بھی ایسی سرگرمی جس سے حکمت اور سکون حاصل ہو اس دن ایک بابرکت سرگرمی ہے۔

جہاں تک والدین کی عزت کرنے کا تعلق ہے، مقدس کتابوں نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی سفارش کی ہے: "اپنے باپ اور ماں کی عزت کرو" اور "والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو"

انسانی والدین کو خدا کے نمائندے کے طور پر عزت دی جانی چاہئے جنہوں نے انہیں انسانیت کی تخلیق کا تحفہ دیا ہے ماں خدا کی خالص محبت کا مجسمہ ہے کیونکہ ایک پیار کرنے والی ماں معاف کرتی ہے جہاں کوئی نہیں کرے گا باپ خدا کی حکمت کا مظہر اور اپنے بچوں کا محافظ ہے۔

خدا کے علاوہ کسی کو اپنے باپ اور ماں سے محبت نہیں کرنی چاہئے، بلکہ اس کی حفاظتی اور عقلمندانہ محبت کے اظہار کے طور پر اعلیٰ الہی روح بچے کی مدد کے لئے باپ اور ماں دونوں بن جاتی ہے۔ اس لیے والدین میں اس کا احترام کیا جانا چاہیے۔

صحیفے ہمیں قتل کی خاطر قتل کرنے کے خلاف بھی نصیحت کرتے ہیں، کیونکہ اس کے بعد کوئی شخص قاتل بن جاتا ہے کسی شخص کو شدید جذبات کے لمحے میں کسی دوسرے کی جان نہیں لینی چاہیے، تاہم، اگر پیاروں کو خطرہ لاحق ہو تو ان کی حفاظت کے لیے لڑنا چاہیے جو اللہ نے ان کے سپرد کیے ہیں، کیونکہ اپنے خاندان اور ملک کا دفاع کرنا ایک مقدس فریضہ ہے۔

زنا کے خلاف ممانعت کے بارے میں، جنسی ملاپ کا مثالی مقصد خدا کی صورت میں پیدا ہونے والے بچوں کی پیدائش اور ان میاں بیوی کی طرف سے محسوس ہونے والی خالص محبت کا اظہار ہونا چاہئے جو خدا

کو ایک دوسرے میں دیکھتے ہیں جو صرف جسمانی سطح پر رہتے ہیں، حقیقی محبت یا اس اعلیٰ مقصد کی پرواہ کیے بغیر جس کے لئے جنسی خواہش پیدا کی گئی تھی، اس حکم کے مطابق زنا کرتے ہیں، اس صورت میں وہ اپنے جنسی تعلقات سے مختلف نہیں ہیں اور پھر ان کے جنسی تعلقات میں فرق نہیں ہے۔ راستہ

خدا نے اس تخلیقی تحریک کو مرد اور عورت میں پیدا کیا تاکہ ازدواجی زندگی میں حقیقی باہمی محبت پیدا ہو اور اس کا اظہار کیا جا سکے اور اس کا غلط استعمال نہ کیا جائے، بلکہ ایک مقدس سرگرمی اور علم میں تبدیل ہو جائے۔

اگر آپ اپنے وجود کے اندر جنسی طاقت کو کنٹرول اور تقسیم کر سکتے ہیں، تو آپ لکھنے، ڈرائنگ کرنے یا ان گنت دیگر طریقوں سے اویکت صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے لیے زبردست ذہنی صلاحیتیں پیدا کر سکیں گے۔

اور جب آپ آخر کار تخلیقی سرگرمی پر قابو پانے اور روحانی طور پر تبدیل کرنے کے قابل ہو جائیں گے، تو آپ کو بہت سکون، عظیم محبت، اور بڑھتی ہوئی روحانی خوشی کا تجربہ ہو گا۔

اولیاء اور روحانی پیشوا جنہوں نے اپنی جنسی سرگرمی کو روحانی طور پر تبدیل کیا ہے وہ دیو ہیں جو دنیا میں اور سچائی کی باطنی تلاش میں حیرت انگیز اور حیران کن کارنامے انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اس طرح، جنسی حرکات کا سب سے زیادہ استعمال اس کی طاقت کو بلند کرنا ہے، یعنی اپنی توانائی کو ایک اعلیٰ مقصد کی طرف منتقل کرنے کے لیے تاکہ حکمت، بلند نظریات اور روحانی اصولوں کو ظاہر کیا جا سکے، کسی کو جنسی خیالات سے لذت حاصل نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ان چیزوں کی خواہش کرنا چاہیے جو حرام ہیں۔

جنسی معاملات کا غلام بننے کا مطلب ہے صحت، خود پر قابو، اور ذہنی سکون کھو دینا، اور مختصر یہ کہ خوشی کے وہ تمام عناصر جن کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔

مقدس کتابیں بھی ہمیں چوری نہ کرنے کی تلقین کرتی ہیں اگر ایک ہزار افراد کا گروہ ایک دوسرے سے چوری کرے تو ہر ایک کے 999 دشمن ہوں گے، اس لیے کسی کو کسی دوسرے کے حقوق کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے، نہ ان کی زمین، امن، محبت، عزت، یا ان کی کسی بھی مادی یا روحانی چیز پر قبضہ کرنا چاہیے، اگر آپ کو وہ چیز لینے کی خواہش محسوس نہیں ہوتی ہے جو آپ کے ذہن میں نہیں ہے یا جب آپ کی خواہش نہیں ہے تو آپ کے ذہن میں جو چیز آپ کی مرضی یا خواہش ہے، وہ سب سے پہلے آئے گی۔ انسان دوسروں سے حسد کرنے لگتا ہے

نفسانی خواہشات کے بیج کو ذہن سے اکھاڑ پھینکنا ضروری ہے روحانی پرہیزگاری کا راستہ ہے پھر انسان فطری طور پر فراوانی کو اپنی طرف متوجہ کرے گا اور اس کے پاس ان ذرائع سے برکتیں نازل ہوں گی جن کو وہ جانتا ہے اور جن ذرائع سے وہ نہیں جانتے یہ ایک لافانی الٰہی قانون ہے جیسا کہ چوروں اور خود غرض لوگوں کے لیے ہے، وہ اپنی زندگی دوسروں کے پیچھے بھاگتے ہوئے گزار دیتے ہیں، حتیٰ کہ ان کی نظریں دوسروں پر بھی ہوتی ہیں۔ سونے سے بھرا ہوا

جب تک مادی خود غرضی کو ترک نہیں کیا جائے گا، دنیا خوشی کو نہیں جان سکتی

خوشی صرف روحانی تعاون سے ملتی ہے یہ تب آتی ہے جب انسان دوسروں کی ضرورتوں کو اس طرح محسوس کرتا ہے جیسے وہ اپنے ہیں اور دوسروں کے لیے اس طرح کام کرتے ہیں جیسے وہ اپنے لیے کرتے ہیں۔

ایک اور اہم حکم یہ ہے کہ جھوٹی گواہی دینے سے گریز کیا جائے سچائی کو توڑ مروڑ کر کسی کو نقصان پہنچانا معاشرتی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کا ایک اور طریقہ ہے اگر کوئی اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے تو دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے ہمیشہ سچ بولنا چاہئے لیکن سچ بولنے اور محض حقائق بیان کرنے میں فرق کیا جانا چاہئے کسی کو لنگڑا یا اندھا بتانا نقصان دہ اور نقصان دہ ہے۔ کسی کو دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور انہیں شرمندہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے، اسی طرح، کسی ایسے سچ کو ظاہر کرنا جو کسی کو بغیر کسی نیک مقصد کے دھوکہ دے، بھی غلط ہے دوسری طرف، سچ بولنے سے بچنے کے لیے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ بلکہ بعض حالات میں دوسروں کو شرمندہ کرنے یا نقصان پہنچانے سے بچنے کے لیے خاموش رہ سکتا ہے۔

حسد سے ہوشیار رہنا چاہیے، ایک تباہ کن بیماری جو روح کے سکون کو چھین لیتی ہے، جو جتنا زیادہ دوسروں کی چیز کی لالچ کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ اس کی ناخوشی اور مصائب بڑھتا جاتا ہے، حسد کرنے والا ایک پریشان حال زندگی گزارتا ہے، سکون کا ذائقہ کبھی نہیں جانتا، اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ اپنی عزت، خود پر بھروسہ کریں، اور باطنی روحانی دولت کی تلاش کریں۔

انسان کی عظمت اور باطنی قدر اس چیز سے کہیں زیادہ ہے جس کی وہ خواہش کرے یا خدا کو حاصل کرنے کی خواہش ہر انسان میں اس طرح ظاہر ہوتی ہے جو کسی دوسرے انسان میں ظاہر نہیں ہوتی ہے اس کا چہرہ کسی اور کی طرح نہیں ہے اور اس کی روح کسی اور کی طرح نہیں ہے کیونکہ ان کے اندر تمام مخلوقات کا سب سے بڑا خزانہ ہے اور وہ سب سے بڑا خزانہ ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہماری زندگی اچھے کاموں سے چمکے اور پھلے پھولے، خوشی اور مسرت سے معطر رہے، اور ان لوگوں کی یاد میں ہمیشہ زندہ رہے جو ہماری تعریف کرتے ہیں۔

جب کوئی شخص صحیح ایمان رکھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو وہ ان لوگوں سے زیادہ خوش ہوتا ہے جن میں ایمان کی کمی ہے اور زندگی کی جنگ میں اپنے فرائض ادا نہیں کرتے۔

سچا ایمان اور عمل صالح (نیک مقاصد اور نیک نیتوں کی مدد سے) ہمیشہ موجود رہتے ہیں جہاں خوشی ہوتی ہے، اور جہاں خوشی موجود نہیں ہوتی وہاں کھو جاتی ہے، اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ یہ خوشی کے لیے دو ضروری شرطیں ہیں، جو ان کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں، خوشی کے خواہش مندوں کو صرف ان دو بنیادی عناصر کی ضرورت ہوتی ہے، جو اس کی بنیاد اور ستون ہیں۔

انسان اپنی مرضی سے کائنات کے لامحدود اجزا کو کنٹرول، تبدیل یا مٹا نہیں سکتا یہ اجزاء انسانی زندگی کے تانے بانے کے ساتھ پیچیدہ طور پر جڑے ہوئے ہیں، اور انسان ان سے الگ تھلگ رہ کر کام نہیں کر سکتا، تاہم، انسان اپنے دماغ کو کنٹرول کر سکتا ہے تاکہ ان اجزاء کو اپنانے اور ان سے نقصان پہنچنے سے بچ سکے۔

ہمارے اسلاف ہم سے زیادہ خوش اس لیے نہیں تھے کہ ان کے پاس دنیاوی چیزیں اور لذتیں ہم سے زیادہ تھیں، یا اس لیے کہ وہ زندگی کے مسائل سے کم واقف تھے، بلکہ اس لیے کہ ان کے پاس نفسیاتی توازن تھا جس نے انھیں سکون، سکون، اطمینان اور مختصر خوشی دی۔

انہوں نے اپنی خوشی کے لیے بیرونی حالات پر انحصار نہیں کیا اور نہ ہی وہ بیرونی حالات کا شکار ہوئے جو ان سے چھین لیں، ان کے سکون، سکون، خوشی اور اطمینان کے جذبات فطری، نارمل، صحت مند اور پائیدار تھے، ہمیں بھی ان جذبات کو پیدا کرنا چاہیے اگر ہم خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہم میں سے کون ایسا نہیں کرتا؟

تقدیر آزاد مرضی یا انتخاب کی آزادی کی ماضی کی مشق کا نتیجہ ہے، ہم اپنے ماضی کے آزادانہ طرز عمل کے ذریعے قسمت اور تقدیر کو لاتے رہے ہیں اور لاتے رہتے ہیں تاہم، ہم ماضی کے پابند نہیں ہیں اور نہ ہی ہم اپنے اعمال کے نتائج سے ہمیشہ کے لیے مجبور ہیں، ہم جو کچھ ہم نے بویا ہے اسے مٹا سکتے ہیں اور جو لکھا ہے اسے مٹا سکتے ہیں اگر ہم

چاہتے ہیں کہ اپنے معیار کو درست کریں اور اپنے معیار کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

اگر ہم اعمال کے بیجوں کو تکلیف دہ نتائج کے ساتھ مٹا دیں اور ان کی جگہ روح کی فطرت کے لیے زیادہ موزوں بیج بو دیں تو ہم یقیناً ان اچھے بیجوں سے خوشی کا پھل حاصل کریں گے جو روح کی مٹی میں بوئے گئے ہیں، اگر ہم زیادہ سے زیادہ خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں یا دکھ اور درد کو کم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ابھی نہیں، کل نہیں بلکہ آزادانہ ارادہ کرنا چاہیے۔

اس لیے خوشی کی شرائط انسان کے اندر موجود ہیں، اور اسے صرف اس مساوات کے ساتھ سنجیدگی سے نمٹنا ہے۔ جس میں کوئی غلطی نہ ہو، اور نتائج اس کے حق میں ہوں گے اگر وہ بہترین اندازہ لگا کر اس سے نمٹے۔

اے خُداوند، میرا وجود تیری حیاتی سے معمور ہو، میرا دل تیری تسلی بخش اور ہمدردانہ موجودگی سے، میرا دماغ تیری حکمت سے، اور میری روح تیری الہامی بیداری سے معمور ہو جائے۔

تمہارے دلوں کی مٹی میں محبت کے بیج اُگتے ہیں ان بیجوں کو عالمگیر محبت اور ہمدردی کے پانیوں سے سیراب کرو

دماغ کی طاقت لامحدود ہے۔ اور اس کے مطابق اگر آپ کسی بھی موضوع کے بارے میں کافی گہرائی سے سوچیں گے تو آپ کو اس موضوع سے متعلق کسی بھی سوال کا جواب مل جائے گا۔

اگر کوئی شخص اپنے تمام کام اور سرگرمیاں دوسروں کی خدمت کے لیے وقف کر دیتا ہے۔ اور انہیں مطمئن ذہنیت کے ساتھ پورا کرتا ہے۔، تو وہ واقعی غور و خوض اور شکرگزاری کے مستحق ہیں۔

ہمیں یک طرفہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنی سرگرمیوں میں توازن پیدا کرنا چاہیے اور ہر ایک کی اہمیت کے مطابق اپنے کام اور فرائض کو ترجیح دینا چاہیے۔

فرض وہ عمل ہے۔ جو انسان مادی فائدے کے لیے نہیں بلکہ خوشی سے کرتا ہے۔ اور روحانی اور اخلاقی فرض زندگی میں سب سے پہلے آنا چاہیے

ہر انسان میں ناقابل استعمال صلاحیت ہوتی ہے۔ وہ تمام ضروری طاقتوں کا مالک ہوتا ہے۔ دماغ بذات خود ایک اعلیٰ طاقت ہے۔ اور اسے فرسودہ اور محدود عادات اور تصورات سے آزاد ہونا چاہیے۔

انسانی زندگی پر سیاروں اور ستاروں کا اثر سیاروں اور انسانی جسموں کے درمیان کشش اور پسپائی کی مداخلت کرنے والی قوتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

برے خیالات انسان کو ایک نقصان دہ ماحول کی طرف لے جاتے ہیں جہاں وہ اپنی خواہشات کے مطابق اظہار کر سکتا ہے۔ تاہم ایک شخص قوت ارادی کے ذریعے اپنے خیالات اور شعور کو تبدیل کر سکتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں اگر کوئی شخص زیادہ دیر تک نقصان دہ ماحول میں رہتا ہے۔ تو وہ ماحول لاشعوری طور پر اس پر اثر انداز ہونا شروع کر دیتا ہے، وقت گزرنے کے ساتھ وہ صحت مند اور صحت مند ماحول کے انتخاب کی اپنی آزادی کو مکمل طور پر کھو دیتے ہیں اور وہ منفی ماحول پر اثرانداز ہو جاتے ہیں جو دوسرے منفی اثرات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں۔

مرتکز دماغی توانائی

جب آپ میگنفائنگ شیشے کے ذریعے سورج کی روشنی کو ایک چھوٹے سے نقطے پر مرکوز کرتے ہیں تو اس سے حرارت پیدا ہوتی ہے، اور وہ حرارت لکڑی، کپڑے، کاغذ وغیرہ کو بھڑکا سکتی ہے۔ اسی طرح، جب آپ اپنے ذہن کو ٹھیک ٹھیک مرکوز کرتے ہیں، تو اس کی مرتکز توانائی ہر ناکامی کے پیچھے شک کی جڑوں کو جلا دیتی ہے۔ اور حکمت کی روشنی کو چمکنے دیتی ہے۔

جب ذہن خدا کے ساتھ جوڑتا ہے۔ جو کہ تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ اور تمام بابرکت طاقتوں کی اصل ہے۔ تو وہ خدائی موجودگی سے واقف ہوجاتا ہے۔ اور کامیابی کے تمام عناصر کا مالک ہوتا ہے۔ یہ عناصر خدا کی بے پناہ طاقت سے گہرا تعلق رکھتے ہیں جو کسی بھی میدان میں کامیابی کے نئے مواقع پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

پریشانیاں اور مشکلات انسان کے اپنے ماضی کے اعمال کے بارے میں آگاہی کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں، جو کسی خاص وقت اور جگہ پر کیے جاتے ہیں، ان کی موجودہ مصیبت ان خیالات اور اعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ جو اس کے شعور کی مٹی میں جڑ پکڑتے ہیں، ایک پودے میں پھوٹتے ہیں اور پھل دیتے ہیں جو ان خیالات اور اعمال کی خصوصیات کی عکاسی کرتے ہیں۔

آزمائشیں اور فتنے انسان کو توڑنے یا اس کے ارادے کو مفلوج کرنے کے لیے نہیں آتے، بلکہ انہیں خدا کی عظمت کو سمجھنے اور اس کے قوانین کا احترام کرنے کے لیے آتے ہیں، جن کے ذریعے وہ حقیقی خوشی حاصل کر سکتے ہیں، اللہ ان سخت آزمائشوں کو نہیں بھیجتا کیونکہ یہ بنیادی طور پر انسان کو بنانے کے لیے ہیں، انسانیت کا بس یہی تقاضا ہے کہ وہ اپنے

شعور کو غفلت کی نیند سے بیدار کرے اور علم کے اندھیرے سے روشنی کی طرف لے جائے۔

زیادہ تر وقت، ہمارے حواس ہم سے عارضی لذتوں کا وعدہ کرتے ہیں لیکن آخر کار ہمیں طویل درد اور تکلیف پہنچاتے ہیں، سچی خوبی اور خوشی، تاہم، بہت کم وعدہ کرتے ہیں، لیکن بالآخر ہمیں خالص اور پائیدار خوشی عطا کرتے ہیں، اسی لیے میں اندرونی، پائیدار خوشی کو حقیقی خوشی، اور عارضی حسی لذتوں کو محض لطف سمجھتا ہوں۔

جب آپ خلا میں لاکھوں میل دور سے سورج کو دیکھتے ہیں تو وہ بہت بڑا ستارہ ہماری زمین سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔

تاہم، زمین کا قطر تقریباً 7,900 میل ہے، جب کہ سورج کا قطر زمین کے قطر سے سو گنا زیادہ ہے۔ اگر آپ ہمارے سیارے زمین کو براہ راست سورج کے سامنے رکھ سکتے ہیں، تو یہ سورج کے مقابلے میں ایک چھوٹے سے نقطے کے طور پر نظر آئے گا۔

فرض کریں کہ طاقتور شمسی میدان اس وقت تک پھیلتا اور چوڑا ہو رہا ہے جب تک کہ اس کا بہت بڑا ماس پورے نیلے آسمان کو نگل نہ جائے۔ جو آسمان ہم دیکھتے ہیں وہ اس خلا کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے، درحقیقت ایک چھوٹا سا دھبہ ہے، جو لامحدود کائنات میں پھیلی ہوئی ہے۔

یہاں تک کہ اگر سورج غیر معینہ مدت تک پھیلتا اور پھیلتا رہا، تب بھی یہ لامحدودیت کو گھیرنے کے قابل نہیں ہو گا۔

چھوٹے پن اور محدودیت کا کائناتی وہم ذہن کو اس کائناتی وسعت کو سمجھنے سے روکتا ہے۔

یہ مطلق باطل کہاں سے آیا اور اس کی حدود کہاں ہیں؟

وہ جو ابعاد یا پیمائش کے تابع نہیں ہے، جس کی کوئی حد یا اصل نہیں ہے، وہ خدا ہے، جو ہمہ گیر ہے اور خلا کی سب سے دور تک موجود ہے۔ وہ دور، دور دراز ستاروں میں ہے۔ جس طرح یہ آپ کے اندر اور میرے اندر موجود ہے، یہ شعوری طور پر ہر اس جگہ سے واقف ہے، چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا ہو یا بڑا۔

ماسوائے چند روشن خیال افراد کو چھوڑ کر بیشتر انسانیت کے لیے ماضی ناواقف ہے، پھر بھی ماضی سے ہماری ناواقفیت بھی ہمارے فائدے میں ہے۔ کیونکہ اگر ہم اس زندگی میں اور سابقہ زندگیوں میں جو کچھ

بھی کر چکے ہیں اس کا علم ہوتا تو ہم اپنے اعمال کے سراسر حجم سے مغلوب ہو جاتے اور مکمل طور پر پریشان ہو جاتے، اور اس کے صدمے سے ہماری مرضی بھی مفلوج ہو جاتی ہمیں مایوسی کا شکار چھوڑنا اس دنیاوی زندگی میں بھی، بھول جانا خدا کی ایک نعمت ہے، جو ہمارے خیالات اور احساسات کو ماضی کی یادوں کے ذریعے بھسم ہونے سے روکتی ہے، خاص طور پر تلخ اور تکلیف دہ، خوش قسمتی سے، ہمارے اندر الہی چنگاری مسلسل امید اور زندگی کے لامتناہی سفر کو جاری رکھنے کی خواہش کے ساتھ چمکتی ہے: ماضی اور مستقبل کو بھلانے کی ان دو نعمتوں کے لیے ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

ہمیں یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیے کہ تقدیر آزاد ارادے کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے تاہم، ہمیں ان منفی اثرات کا مقابلہ کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے جو زیادہ تر لوگ تقدیر اور تقدیر سے منسوب کرتے ہیں، اور اپنے انتخاب کی آزادیٔ کو ہمارے اندرونی عقائد کے مطابق استعمال کرنا چاہیے، بشرطیکہ یہ اعتقادات صحیح ایمان پر مبنی ہوں اور قوانین الٰہی پر مبنی ہوں، جس کے بغیر انسان حقیقی خوشی کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

جب ہم کسی کام کا آغاز کرتے ہیں تو ہمیں ناگوار حالات سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے، بلکہ انتہائی حد تک پر امید رہنا چاہیے، اس کامل یقین کے ساتھ کہ کوئی بھی چیز اپنی مرضی کے استعمال اور انتخاب کی آزادیٔ کے استعمال میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

انسان اکثر دریا کی سطح پر تیرنے والے پتے کی مانند ہوتے ہیں اور انہیں خود بخود عادات کے دھارے سے باہر نکالنا پڑتا ہے جو انہیں وہم اور تباہی کے آبشاروں کی طرف لے جاتی ہے زیادہ تر لوگ لاتعلق نظر آتے ہیں اور خود کو کرنٹ میں بہنے جانے دیتے ہیں۔

اگر ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، تو یہ واضح طور پر تسلیم کرنا قابل قبول ہے کہ ہمارے اپنے بنانے میں ایسی رکاوٹیں تھیں جو ہمیں اس تک پہنچنے سے روک رہی تھیں، ہمیں اپنے مطلوبہ نتائج کے حصول کے لیے اپنی کوششوں کو ثابت قدم رہنا چاہیے اور اسے دوگنا

کرنا چاہیے، ہمیں خود کو یہ یقین دلانا چاہیے کہ رکاوٹیں اور چیلنجز کتنی ہی مضبوط اور مضبوط کیوں نہ ہوں، چاہے ہم ان پر قابو پانے کے لیے اپنی تمام تر قوتوں کا مقابلہ کر سکیں، کوشش کریں، مایوسی یا مایوسی کی کوئی ضرورت نہیں، جب تک کہ ہم یہ سمجھ لیں کہ انسان کی مرضی تقدیر سے زیادہ مضبوط ہے، جو ہماری اپنی بنائی ہوئی ہے، اس لیے ہمیں کوشش نہیں کرنی چاہیے، چاہے ہم کتنی ہی بار ناکام کیوں نہ ہوں، کیونکہ ہمیشہ کھلے دروازے ہوتے ہیں، ہمیں بس کوشش کرتے رہنا چاہیے اور کوشش کو دہرانا ہے جب تک کہ کامیابی ہمیں نہیں مل جاتی، جب تک ہم اس راستے پر چلتے ہیں، جب تک ہم کوشش کرتے ہیں، اللہ ہماری مدد کرے گا، منزل، اور جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے وہ مایوس نہیں ہوتا]

جب انسان کسی چیز کی شدت اور مستقل مزاجی سے خواہش کرتا ہے تو وہ خواہش اس کے ہوش و حواس کو کبھی نہیں چھوڑتی، وہ جہاں بھی جائے اور ان کی مصروفیات کچھ بھی ہوں اس کی مسلسل اور انتھک سرگرمی سے اس خواہش میں بے پناہ عزم اور توانائی ہوتی ہے یہ اندرونی سرگوشیاں مشینی دعا سے زیادہ طاقتور اور کارآمد ہوتی ہیں، جو محض اس عمل سے ان کی محبتوں کو جو خدا سے محبت کرتے ہیں ان کو متحرک کرتی ہے۔ مسلسل، ان کی دلی سرگوشیاں ان کی روزمرہ کی سرگرمیوں میں ناقابل سماعت رہتی ہیں یہ دلی سرگوشیاں ان کا دھیان نہیں ہٹاتی اور نہ ہی ان کے دوسرے فرائض سے متصادم ہوتی ہے جیسے جیسے خدا کے لیے ان کی خواہش بڑھتی ہے، اس کے لیے ان کی محبت گہری اور شدید ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اس کی موجودگی کا تجربہ کرتے ہیں اور روح کی آنکھ سے اس کی روشنی کو دیکھتے ہیں اور وہ بے حد خوشی کا مزہ چکھتے ہیں اور ایک سکون محسوس کرتے ہیں جس کی تفصیل سے باہر ہے۔

خدا ہمیں وہ اسباق بھیجتا ہے جس کی ہمیں زندگی میں ضرورت ہوتی ہے تاکہ ہم ان سے فائدہ اٹھا سکیں اور سمجھ اور تجربہ حاصل کر سکیں جو کوئی بھی ان اسباق سے گریز کرے گا وہ انہیں سیکھنے پر مجبور ہو جائے گا چاہے اس میں کتنا ہی وقت لگے۔

ہر امتحان دوست ہے، اگر ہم اس سے سبق سیکھیں اور ظالم جابر جب موقع کو ضائع کریں اور بڑبڑانے، ناراضگی اور ناقص فیصلے کے ساتھ اس کا غلط استعمال کریں۔

جب ہم زندگی کے بارے میں صحیح سمجھ اور صحیح رویہ رکھتے ہیں تو یہ خوبصورت اور پیچیدگیوں سے پاک ہو جاتی ہے۔

-

نفسیاتی معاملات

ایک شخص ہمیشہ کے لیے خوشی کی لہروں پر نہیں رہ سکتا، غم کے ہنگامہ خیز پانیوں میں ڈوبا ہوا، یا بوریت کی گہرائیوں میں ڈوبا ہوا نہیں رہ سکتا، متضاد دوئیوں کی اس دنیا میں، اوسط انسان اتار چڑھاؤ کا شکار ہوتا ہے — خوشی کی لہروں پر اٹھتا ہوا، بے حسی کے اتھاہ گڑھے میں ڈوب جاتا ہے، اور کسی بھی طرح کی غم و غصے کی لہروں سے اُچھلتا ہے۔

حالات کو اپنے خیالات پر اس طرح اثر ڈالنے کی اجازت دینے کا مطلب ہے اپنی مرضی کو ایک منحوس اور ہمیشہ بدلتی ہوئی تقدیر کے حوالے کر دینا ایک شخص کو ایک کامیاب اور بھرپور زندگی گزارنے کے لیے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ ذہنی توازن ہے، اور یہ توجہ مرکوز سوچ اور اپنی جذباتی صلاحیتوں پر قابو کے ذریعے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یہاں تک کہ گہرے دکھ بھی وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جاتے ہیں، لہٰذا ہماری زندگی کے ہر دن غم میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، کسی عزیز کے کھو جانے کا غم نہ تو ان کی مدد کرتا ہے اور نہ ہی ہمیں، اور اس سے کچھ بھی نہیں بدلتا، اسی طرح احساس کمتری پیدا کرنا یا ماضی کی

غلطیوں یا ناکامیوں کے لیے خود کو سزا دینا نقصان دہ ہے۔ یہ صرف زندگی کو دکھی بناتا ہے اور ذہنی صلاحیتوں کو دباتا ہے۔

ہمیں اپنے آپ کو بورنگ روٹین کے گڑھے میں نہیں جانے دینا چاہیے، کیونکہ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جو آرام سے دور ہے، کیونکہ یہ ذہن کو پریشان کرتی ہے اور پوشیدہ صلاحیتوں کو بے حسی کی بھٹی میں جلا دیتی ہے۔

ناکامی کو اپنی جڑوں سے مٹا دینا چاہیے، اور زندگی کے کھیتوں کو محنت اور عزم کے ساتھ ہل چلانا چاہیے اور خدا کی مدد سے بھرپور فصل کاٹنے کے لیے نیکی کے بیج بونا چاہیے۔

کچھ ایسا کریں جو پہلے کسی نے نہیں کیا ہے — کچھ ایسا جو دنیا کو حیران کر دے یہ ظاہر کریں کہ خدا کی تخلیقی طاقت آپ کے ذریعے کام کر رہی ہے۔

پرسکون اور عمدہ مزاج والے لوگ ہمارے خیالات کو مقناطیسی اور صحت مند بنانے میں مدد کرتے ہیں اس بات کا تعین کرنا مشکل نہیں ہے کہ آیا کوئی شخص اپنی فکری پرورش پرامن ماحول سے کرتا ہے یا خلل ڈالنے والے ماحول سے پریشانی، پریشانی اور الجھن یہ سب کچھ غلط قسم کے لوگوں، چاہے دوست ہوں یا رشتے داروں کے ساتھ میل جول سے پیدا ہوتا ہے، جو پریشان کن خیالات اور پریشان کن موڈ کا باعث بنتا ہے۔

جسم جسمانی کھانوں سے توانائی اور سرگرمی حاصل کرتا ہے، جب کہ مقناطیسی غذا جسم اور دماغ دونوں کو توانائی کے چارجز فراہم کرتی ہے جو ٹھوس اور مائع غذاؤں کے مقابلے میں آسانی سے ہضم ہوتے ہیں جنہیں زندہ توانائی میں آسانی سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

جب آپ جہالت کو حکمت میں، کمزوری اور کمزوری کو صحت اور جیونت میں تبدیل کر سکتے ہیں، اور زندگی کے راستوں پر اعتماد اور دلیری کے ساتھ چل سکتے ہیں، یہاں تک کہ تنہا بھی، اور ایک زندہ اور بیدار ضمیر کے مالک ہونے میں اندرونی خوشی حاصل کر سکتے ہیں، اور

خدا کے انصاف پر غیر متزلزل یقین اور غلط پر حق کی فتح، جب آپ روزانہ اپنے خیالات کو غلط اور سچائی پر غالب کر سکتے ہیں۔ اعلیٰ اور بہتر درجے، اور دوسروں کے لیے محبت کرنے والے اور شکر گزار دل اور اچھے ارادوں کے مالک ہوں، آپ کی فکری نشوونما مقناطیسی ہو جائے گی، اور آپ اپنی طرف وہ تمام خوبصورت اور فائدہ مند ہو جائیں گے — چیزیں، لوگ اور حالات — جو ساحلوں کی طرف اپنے سفر کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہیں، جب آپ کو سلامتی اور حفاظت کی ضرورت ہے تو آپ کو خدا کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے۔ فراہم کرتا ہے، آپ روح میں زیادہ امیر اور ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ مطمئن ہوں گے جو دنیاوی خواہشات میں مبتلا ہیں اور اس کی عارضی لذتوں کے لالچی ہیں۔

ہمدردی وہ پل ہے جو ہر روح کو دوسری روحوں سے جوڑتا ہے ہمدردی ہر دل کا دروازہ ہے

جب ایک شخص خدا کو تلاش کرتا ہے جو باقی سب سے بڑھ کر واحد سچا دوست ہے، تو تمام انسانی رشتوں میں حقیقی دوستی قائم کرنا ممکن ہو جاتا ہے- خاندانی، برادرانہ، ازدواجی اور روحانی دوستی ازدواجی رشتوں میں ایک اہم عنصر ہے، اور فکری اور جذباتی قربت، روحانی کشش کا احساس، اور حقیقی محبت کی طرف متوجہ ہونے والے حقیقی اور حقیقی محبت کے درمیان محبت کرنے والوں کو حقیقی محبت کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ بار بار مایوس

جب شادی کی بنیاد اعلیٰ نظریات اور باہمی احترام پر رکھی جاتی ہے، تو یہ دو محبت کرنے والی اور تعاون کرنے والی روحوں کے درمیان ایک خوشگوار اور کامیاب اتحاد بن جاتی ہے جو ایک دوسرے کی زندگی کے بوجھ کو کم کرتی ہے اور باہمی ہمدردی اور دوستانہ افہام و تفہیم کے ساتھ زندگی گزارنے کی پریشانیوں کو دور کرتی ہے۔

کوئی بھی مجھے قابو نہیں کر سکتا اور نہ ہی میری مرضی چھین سکتا ہے جب تک کہ میں دوسروں کے خیالات اور اعمال کو مجھ پر اثر انداز نہ ہونے دوں

اگر آپ اپنی سوچ کو مادے تک محدود رکھیں گے تو آپ ہر چیز کو مادی نقطہ نظر سے دیکھیں گے لیکن ایک بار جب آپ اپنے شعور کو روحانی بیداری کی حالت میں لے جائیں گے، تو آپ خدا کے نور کے وسیع دھارے کو تمام مادے سے پرے بہتے ہوئے دیکھیں گے، اور آپ ہر چیز کو روحانی نقطہ نظر سے دیکھیں گے۔

خُداوند، مجھے احساس ہے کہ میرے پاس اپنی صلاحیتوں کو دریافت کرنے اور اپنی روحانی صلاحیتوں کو دریافت کرنے کا لامتناہی موقع ہے۔

میں مادی اٹیچمنٹ کو اعلیٰ امنگوں سے بدل دوں گا۔
اور مجھے احساس ہوگا کہ وفادار روح ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔

زندگی اور موت کا رقص ہمیشہ کے لیے موجود ہے لیکن میں اپنی روحانی شناخت کو بچا کر ہمیشہ کے لیے آزاد ہو جاؤں گا اور جب مجھے آزمائشوں اور فتنوں کے طوفانوں کا سامنا ہو گا تو میں اپنی روحانی کشتی میں زندگی کے سمندر کے پار محفوظ الہی ساحلوں کی طرف روانہ ہو جاؤں گا۔

جب میں کام کروں گا اور تخلیق کروں گا تو مجھے یاد رہے گا کہ خدا میرے ذریعے کام کر رہا ہے وہ کائنات کا رب ہے اور میں اس کے گہرے غور و فکر کے ذریعے اس سے رابطہ قائم کر سکتا ہوں۔

میرے پیارے خدا، مجھے احساس ہے کہ میرے خیالات مجھے ناکامی یا کامیابی سے ہمکنار کریں گے، اس بات پر منحصر ہے کہ میری زندگی میں کون سا خیال سب سے مضبوط ہے اور میں یہ یاد رکھنے کی کوشش کروں گا کہ آپ اپنا مدد کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں اور میری کامیابی کا راستہ تیار کر رہے ہیں۔

جب مجھ پر آفتیں اور مصیبتیں آئیں گی تو میں اپنی طاقت کو طلب کروں گا اور ان پر قابو پانے کے لیے اپنے عزم کو مضبوط کروں گا، میں ہر

ایک کے ساتھ اپنے معاملات میں مخلص اور دیانتدار رہوں گا، اور میں محبت اور نیک تمناؤں کے خیالات پھیلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور حکمت سے میرا ساتھ دے گا۔

روحانی بیماریاں اور ان کا علاج

ماسٹر پرمہنس یوگنند

انسانی شخصیات کے ایک گروپ کا تصور کرنے کی کوشش کریں جو غیر متناسب اور بے قاعدہ ہیں:

ایک کا سر چھوٹا ہے جس کا سائز چنے کے برابر ہے اور ایک بڑا جسم اونٹ کے برابر!

ایک اور کا ایک طاقتور ہاتھ ہے جیسا کہ سیمسن یا ہرکولیس کے ہاتھ اور جسم ایک بونے کے جسم جیسا ہے!

اور تیسرے کے پاس ایک بڑے ہاتھی کا سر ہے اور ایک کھردرے چوہے کا جسم!

کیا وہ منظر آپ کے لیے حیران کن اور حیران کن نہیں ہوگا، یا افسوسناک اور افسوسناک نہیں ہوگا، اگر آپ نے اچانک ان مخلوقات کے ایک ہجوم کو ایک عجیب و غریب ساخت کے ساتھ دیکھا؟

اب لوگوں کے ایک اور گروہ کا تصور کریں جو شکل و صورت میں نارمل ہیں، لیکن ذہنی طور پر غیر متوازن اور نفسیاتی طور پر بگڑے ہوئے ہیں۔

جس طرح کپڑے زخموں، زخموں اور دیگر جسمانی خرابیوں کو چھپاتے ہیں، اسی طرح ایک مضبوط، صحت مند جسم اور ایک خوبصورت، چمکدار چہرہ بہت سی سنگین دماغی بیماریوں اور پیدائشی نقائص کو چھپاتا ہے۔

اگر آپ عام لوگوں کے ایک بڑے ہجوم سے ملیں جو اپنی خوبصورت ظاہری شکل اور اچھی صحت کی وجہ سے ممتاز ہیں، اور اگر آپ اپنی روحانی بصارت سے ان کے دماغی جسموں کو گھسنے میں کامیاب ہو جائیں تو حیران کن بات ہوگی، اور جو کچھ آپ دریافت کریں گے اس پر آپ کو گہرے دکھ کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آپ ان کے دماغی جسم کا مندرجہ ذیل مشاہدہ کر سکتے ہیں:

دماغ کی نمائندگی سر، حواس اور احساسات کو دھڑ سے، اور ہاتھوں اور پیروں سے مرضی کی نمائندگی ہوتی ہے، یہ سب غیر معمولی، بیمار اور بگڑے ہوئے ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ بعض کے سر چھوٹے ہوتے ہیں جن کے پاس عقلمندی نہیں ہوتی، جو خود غرضانہ عزائم اور نفسانی خواہشات سے پھولے ہوئے جسم پر سوار ہوتے ہیں۔

آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ کچھ لوگوں کا جسم بہت زیادہ ترقی یافتہ، فعال بازو ہونے کے باوجود احساس اور قوتِ حیات سے خالی ہوتا ہے۔

دوسرے لوگ بڑے تخلیقی دماغ کے مالک ہو سکتے ہیں، لیکن ان کی ہمدردی اور جذباتی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور ان کی کمزوری ہوتی ہے اور لوگوں کی ایک اور قسم ہے جن کی جسمانی اور ذہنی ساخت تو عام ہے، لیکن جن کی قوتِ ارادی اور ضبطِ نفس یا تو کمزور یا مفلوج ہے۔

اور مشاہدات کی فہرست جاری ہے اور مئی کو آپ طویل عرصے تک زندہ رہیں!

دماغی جسموں میں اس طرح کے بے شمار نفسیاتی بگاڑ جو کچھ پہلوؤں میں پسماندہ اور دوسروں میں حد سے زیادہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں درحقیقت انسانوں میں موجود ہوتے ہیں - اگرچہ پوشیدہ ہیں - وہ ان کے لیے نفسیاتی درد کا باعث بنتے ہیں اور انہیں اپنی صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو ظاہر کرنے سے روکتے ہیں جیسا کہ انہیں دکھایا جانا چاہیے۔

یہاں کچھ نفسیاتی بیماریوں کا پتہ لگانے سے تمام انسانی مسائل کی بنیادی وجوہات کی نشاندہی کرنے میں مدد مل سکتی ہے، تاکہ وہ کم از کم ان تمام لوگوں کو معلوم ہو جائیں جو ان میں مبتلا ہیں، حتیٰ کہ لاشعوری طور پر، تاکہ وہ ان خرابیوں کی نوعیت، ان کی علامات اور نفسیات میں ان کے خاموش دخول کو سمجھ سکیں، تاکہ وہ امن اور خوشی کی اپنی تباہی کو دور کر سکیں۔

روحانی اداسی

یہ بیماری ان لوگوں میں پھیلتی ہے جو ذہنی اور جسمانی طور پر غیر فعال ہوتے ہیں روحانی معاملات میں مشغول ہونے کے بہانے یہ مصیبت زدہ لوگ خدا کی خدمت کی آڑ میں مادی زندگی کے بڑے اور معمولی فرائض سے غفلت برتتے ہیں، اس طرح شیطان کے سامنے خود کو کھول دیتے ہیں، جو ان پر شدید نقصان پہنچا سکتا ہے اور وہ کسی بھی چیز کی خوبصورتی کی کمی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک متعدی بیماری ہے، اور روحانی خواہشات رکھنے والے تمام افراد کو اس سے ہوشیار رہنا چاہیے اور مثبت سوچ، ایک پرامید نقطہ نظر، اور صحت مند، نتیجہ خیز کام کے ذریعے اپنی قوتِ مدافعت اور قوتِ مدافعت کو مسلسل زندہ رکھ کر اس سے خود کو آزاد کرنا چاہیے۔

روحانی بدہضمی

یہ بے ترتیب (گوزلنگ) کے نتیجے میں ہوتا ہے، یعنی بڑی مقدار میں تیار شدہ سائیکوٹراپک ادویات کا تیزی سے ادغام، چمکدار ناموں سے رجسٹرڈ اور جعلی روحانی کتابوں اور اسباق کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے "روحانی ڈاکٹروں" کی طرف سے جادوگری اور جادو ٹونے کے فن میں تجربہ کیا جاتا ہے۔

یہ بیماری نہ صرف حقیقت جاننے کی روحانی بھوک کو ختم کر دیتی ہے بلکہ اچھے اور برے، فائدہ مند اور نقصان دہ میں تمیز کرنے کی صلاحیت کو بھی ختم کر دیتی ہے۔

جو شخص مسلسل مذہبی نظریات کو کھاتا ہے اور ہر اس چیز کو کھاتا ہے جو اس کے ہاتھ میں آتی ہے وہ نہ صرف زیادہ کھاتا ہے بلکہ مفید خیالات کے ساتھ زہریلے خیالات کو بھی کھا جاتا ہے، جس سے خود کو ذہنی بدہضمی ہو جاتی ہے اور اس طرح روحانی موت سست ہو جاتی ہے۔

مختلف روحانی اور فلسفیانہ نظریات کا ضرورت سے زیادہ اور مسلسل مطالعہ، بغیر کسی فہم و فراست یا ذاتی تجربہ کے ذریعے ان کو ہضم کرنے اور جانچنے کی کوشش کرنے سے ان کی صداقت کا پتہ لگانے کے لیے بالآخر تمام روحانی اصولوں اور قوانین میں شک، بے حسی اور عدم اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

جذبہ اور جنون

اس بیماری میں مبتلا افراد ایک برباد اور بے معنی زندگی گزارتے ہیں کیونکہ ان کے پاس بہت زیادہ پیسہ اور وقت ہوتا ہے، اور اس وجہ سے کہ ان کے پاس مقصد اور زندگی کی صحیح سمجھ نہیں ہوتی۔

یہ لوگ اپنی خواہشات کے ذریعے کارفرما ہیں، وہ جو کچھ ذہن میں آتا ہے اور انہیں خوش کرتا ہے وہ کرتے ہیں وہ اپنی زندگی کو سستے، معمولی ناولوں، سنسنی خیز فلموں اور سطحی، فضول تفریحات سے بھر دیتے ہیں جب تک کہ انہیں شدید صدمہ یا اعصابی خرابی کا سامنا نہ کرنا پڑے یعنی نقصان ہوجانے کے بعد وہ اس خطرناک بیماری میں مبتلا ہونے کا احساس نہیں کرتے۔

ذہنی سردی

اس حالت کا ایک اور نام ہے: مایوسی ایک شخص کو کبھی نہیں معلوم کہ یہ کب حملہ کرے گی اور اس کی تکلیف دہ علامات کا سامنا کرے گا، جیسے ناامیدی، عدم برداشت، اضطراب اور بے صبری، اس سے بھی بدتر، یہ اکثر طویل ہوتا ہے، اور اس کے متاثرین اکثر آسانی سے دوبارہ گر جاتے ہیں، یہاں تک کہ اگر انہیں یقین ہو کہ وہ تیزی سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔

نفسیاتی جلن

یہ بیماری دائمی دنیاوی پریشانیوں میں رہنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو لوگ اس میں مبتلا ہوتے ہیں وہ عموماً اپنی قوت ارادی کے ہتھیار کو استعمال کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں اور اس طرح ہمت سے مقابلہ کرنے اور بچپن میں ہی ان کا مقابلہ کرنے کے بجائے غیر فعال اور مطیع ہو کر اپنے مستقل خوف کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

غیر معمولی نفسیاتی لگاؤ

اس بیماری کے متاثرین خوشی کے حصول میں یک طرفہ ہو جاتے ہیں یہ مانتے ہوئے کہ خوشی دولت جمع کرنے، شہرت حاصل کرنے، یا صحت یا طاقت رکھنے میں مضمر ہے، وہ اپنی سلگتی ہوئی امنگوں کی قربان گاہ پر صحت، اچھی شہرت، ذہنی سکون، عزت اور وقار سب کچھ قربان کر دیتے ہیں، بہت دیر ہو چکی ہے، انہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ فطرت کے توازن کا احترام کرتے ہیں، صرف ایک قانون کا احترام کرتے ہیں۔ خدا، اور سرگرمی کو سکون کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے، حقیقی خوشی لا سکتا ہے اور ایک عمدہ زندگی کا مقصد پورا کر سکتا ہے۔

غیر صحت مندانہ لگاؤ کے عوارض میں مبتلا افراد بے لگام خواہشات کے خیالات میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جس سے زندگی کے بارے میں ایک مسخ اور مسخ شدہ نقطہ نظر پیدا ہوتا ہے، مثال کے طور پر، ایک تاجر نے بڑی کامیابی حاصل کی اور دولت کمائی، لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی دولت سے لطف اندوز ہو سکے، شدید پریشانیوں اور خوف کی وجہ سے وہ اعصابی خرابی کا شکار ہو گیا، اور دل شکستہ ہو کر مر گیا۔

دوسروں کا خیال ہے کہ مقصد کے حصول کے لیے ہر چیز جائز ہے اس الجھن کی وجہ سے وہ اپنے حقیقی مقصد سے محروم رہتے ہیں اور معمولی سی تسکین حاصل کرنے سے بھی قاصر رہتے ہیں، خواہ ان کے پاس وہ چیزیں ہوں جن کی وہ خواہش رکھتے ہیں، کیونکہ انسانی فطرت بہت وسیع اور ہمہ جہتی ہے اور اسے ہر سطح پر متوازن ترقی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اندھا روحانی چمٹا

بعض عقائد کے لیے یہ غیر متزلزل جنون مخصوص آراء اور خیالات کو بغیر سوال کیے یا جانچے ان سے چمٹے رہنے سے پیدا ہوتا ہے، اس طرح اس بیماری سے متاثرہ افراد میں کسی بھی صحیح روحانی خیال یا کھلے اور آزاد خیال کے خلاف غصہ اور دشمنی پیدا ہوتی ہے، یہ تنہائی خدا کے قوانین کے

خلاف بغاوت کا باعث بنتی ہے، جو جسمانی، ذہنی اور جسمانی صحت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ تمام پس منظر کے لوگوں کے لئے محبت اور احترام

روحانی اصولوں کو ابھارنا

چونکہ جسمانی بیماریاں ٹھوس، تکلیف دہ اور ناخوشگوار ہوتی ہیں، وہ ہمیں فعال طور پر ان کے خلاف مزاحمت کرنے کی ترغیب دیتی ہیں، جس کی وجہ سے ہم ان پر مختلف علاج کے طریقوں سے قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں، جس میں ورزش اور صحت مند غذائیت سے لے کر مختلف ادویات اور ادویات شامل ہیں، تاہم، نفسیاتی بیماریاں، تمام انسانی درد اور خوف کی جڑ ہونے کے باوجود، نہ روکی جاتی ہیں اور نہ ہی ان کا علاج کرنے کی اجازت ہے اور ہمیں مناسب طریقے سے علاج کی اجازت ہے۔ زندگی

معلمین، جسمانی تعلیم کے اساتذہ، مبلغین، مصلحین، معالجین اور قانون ساز اس وقت ترقی کو آگے بڑھا سکتے ہیں جب وہ سب سے پہلے خود سے سیکھیں گے، اور پھر دوسروں کو انسانی فطرت کو متوازن اور ہم آہنگی سے پروان چڑھانے کے صحیح طریقے سکھائیں گے، زندگی کے قوانین اور ایک صحت مند وجود کے اصولوں کے مطابق، یہی وہ ثقافت ہے جس کی صحیح معنوں میں ضرورت ہے کہ ہر انسان کو دنیا میں موثر تعلیم دی جائے۔

تعلیمی ادارے ان اصولوں اور مختلف مذہبی عقائد کے درمیان سمجھی جانے والی الجھن کی وجہ سے سرکاری اسکولوں میں روحانی بنیادی تعلیم دینا ناممکن سمجھتے ہیں تاہم، اگر یہ ادارے امن، محبت، خدمت، ایمان، کھلے ذہن اور دوسروں کی قبولیت کے آفاقی اصولوں پر توجہ مرکوز کریں- جو کہ روحانی استحکام کو مضبوطی سے قائم کر رہے ہیں- اور ان اصولوں کو عملی طور پر عملی بنیادوں پر استوار کرتے ہیں۔ بچوں کے ذہنوں اور روحوں سے، اس فرضی اور تصوراتی مشکل کا کوئی معقول اور قابل قبول حل تلاش کیا جا سکتا ہے، اس مسئلے کو محض اس سے منسلک ظاہری مشکلات کی وجہ سے نظر انداز کرنا ایک سنگین غلطی ہے۔

زیادہ تر کالج گریجویٹس کتابوں کے مواد سے اتنا بھاری اور پھولے ہوئے سر کے ساتھ یونیورسٹی چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ بمشکل زندگی کی راہوں پر چل پاتے ہیں، کیونکہ ان کی قوتِ ارادی اور ضبطِ نفس کو نظر انداز اور بے جا استعمال کرتے ہوئے تقریباً مفلوج کر دیا گیا ہے، اس لیے آپ دیکھتے ہیں کہ وہ لاپرواہی اور بگڑتے ہوئے، بے راہ روی اور ناجائز شادیوں کے بعد بے راہ روی کے اتھاہ گڑھے میں دوڑتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کیریئر کیونکہ انہوں نے یہ نہیں سیکھا ہے کہ اپنی علمی طور پر معزز عقل کے تیز چاقو

کو کس طرح چلانا ہے، نتیجے کے طور پر، وہ خود کو کاٹ لیتے ہیں اور خود کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ بہت سے نوجوان ایسی سرگرمیوں میں مشغول نظر آتے ہیں جو بالآخر انہیں نقصان اور تکلیف پہنچاتے ہیں کچھ چوری اور دیگر غلط کاموں کا سہارا لیتے ہیں، یہاں تک کہ مجرمانہ کارروائیاں، بغیر کسی روک ٹوک کے، جو معاشرے میں برائی کے پھیلاؤ کو روکنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ کچھ لوگوں کے گمراہ کن رویے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، ہر ضمیر اور سچے ایمان والے کو دوسروں کے لیے ایک اچھی مثال بننا چاہیے، اسکول کی عزت، عزت اور احترام کے معاملے میں کالج، یونیورسٹیاں اور سماجی ادارے جرائم کو کم کرنے کے لیے اس کے بنیادی اسباب کو حل کرنے کے لیے خاطر خواہ سائنسی طریقے فراہم نہیں کرتے، جو بنیادی طور پر ذہن میں پائے جاتے ہیں۔

خوشگوار اور کامیاب زندگی گزارنے کے فن کو سکھانے، اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے خصوصی اسکول بھی قائم کیے جائیں۔

ایسے اسکول باغات اور پارکوں کی طرح ہوں گے جہاں نوجوان ذہن پروان چڑھتے اور پھلتے پھولتے ہیں، ماہرین تعلیم کو احتیاط سے منتخب کیا جانا چاہیے اور والدین اور کمیونٹی کے تعاون کو یقینی بنانا چاہیے، یہ اسکول افراد کو زیادہ مؤثر طریقے سے تشکیل دینے میں مدد کریں گے، یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ابتدائی مراحل میں انسان کی روحانی پرورش اس کی صحت اور بعد میں بڑھنے کی صلاحیت کا تعین کرتی ہے۔

جدید مدارس میں جو ذہنی اور جسمانی تربیت کے طریقے استعمال کیے جاتے ہیں وہ بلاشبہ فائدہ مند ہیں لیکن ان میں روحانی بنیاد کا فقدان ہے۔ نیک کردار کی نشوونما کے بغیر ترقی ادھوری رہے گی۔

جسمانی، ذہنی اور روحانی نشوونما کے علوم ایسے نوجوانوں کو پڑھائے جائیں جن کے ذہن ابھی تک نرم اور لچکدار ہیں اور جن کی طاقتیں ابھی تک مخصوص طریقوں سے نہیں چلی ہیں۔

جامع تربیت کے بعد، ان اسکولوں کے طلباء کو مسلسل عکاسی کے امتحانات سے گزرنا چاہیے، اور حاصل کردہ سرٹیفکیٹ اچھی صحت، اچھی شہرت، تاثیر، مادی اور روحانی دولت، خوشی، کامیابی اور خود اعتمادی کے حامل ہوں گے۔

اس دنیاوی سفر کے اختتام پر آخری امتحان کے نتائج کا تعین زندگی بھر کے ذیلی امتحانات کے دوران حاصل کردہ ذہنی اور روحانی کامیابیوں اور سرٹیفکیٹس کے مجموعی مجموعے کے مطابق کیا جائے گا۔

اس فائنل، سب سے بڑے امتحان میں سبقت حاصل کرنے والوں کو خود کفالت کا ایک مقدس سرٹیفکیٹ اور ایک آزاد، پاکیزہ اور خوش ضمیر ملے گا۔

اور روح کے صفحے پر ہمیشہ کے لیے برکتیں لکھی ہوئی ہیں۔
اس نایاب انعام کو کیڑے نہیں چھیڑیں گے۔
اور چوروں کے ہاتھ اس تک نہیں پہنچیں گے۔
یا وقت اسے مٹا دے گا۔
یہ پاسپورٹ کے طور پر کام کرے گا۔
حق پرست گروپ میں اعزازی رکنیت کے لیے۔

خوشی کہاں ہے؟

خُدا، اپنی مکمل رحمت میں، ہمیں اپنی خوشی اور الہام عطا کرتا ہے۔

اور یہ ہمیں حقیقی زندگی دیتا ہے۔
سچی حکمت
اور حقیقی خوشی

حقیقی تفہیم ہماری زندگی کے تمام متنوع تجربات کے ذریعے آتی ہے۔

لیکن خدا کی شان صرف اس روحانی سکون میں ظاہر ہوتی ہے جب روح کو محسوس ہوتا ہے اور دماغ کی اس کے ساتھ ہم آہنگی کی بھرپور کوشش ہوتی ہے، وہاں ہم سچائی کے ساتھ آمنے سامنے کھڑے ہوتے ہیں، وہم ناقابل یقین حد تک طاقتور ہوتا ہے، اور بہت کم لوگ بیرونی ماحول کے اثر سے بچ سکتے ہیں پھول، صحیفے، ہمارے ضمیر، اور ان تمام خوبصورت چیزوں کے ذریعے جو زندگی کو جینے کے قابل بناتے ہیں۔

ہم جتنی زیادہ بیرونی چیزوں پر توجہ مرکوز کریں گے، اتنا ہی کم ہم اندرونی جلال کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ اور جتنا ہم باطن کا رخ کرتے ہیں، اتنی ہی کم بیرونی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ ایک مستقل مساوات ہے لیکن زیادہ تر لوگ دنیاوی صحبت، جس معاشرے میں وہ رہتے ہیں، اور غیر صحت بخش عادات کے اثر سے اس سچائی کو نہیں سمجھتے، معاشرہ انسان کو سطحی معاملات میں غرق اور مشغول رکھتا ہے، اسے گہری سچائیوں پر غور کرنے سے روکتا ہے۔

یہاں تک کہ روحانی مقامات پر بھی کچھ لوگ ان کے بابرکت ماحول سے مستفید ہونے کی حقیقی خواہش کے بغیر جاتے ہیں، لہٰذا ان دوروں سے انہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

جو کوئی خدا کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اسے ہر جگہ پائے گا انسانی عادات تباہ کن، شکاری اور حیوان ہیں۔ وہ تباہ، برباد، اور فنا کر دیتے ہیں یہ انسانیت کے لیے سیکھنے کا وقت ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے اس پر خوش اور مطمئن رہنا ہے، ہمیں اس سے زیادہ کسی چیز کی خواہش نہیں کرنی چاہیے جو ہمارے پاس آتا ہے خدا سخی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے اور وہ وقت پر مہیا کرتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں بغیر کسی کوشش کے خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے ہرگز نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنے حصے کی پوری صلاحیت کے مطابق کام کرنا چاہئے اور باقی خدا پر چھوڑ دینا چاہئے جو ہمیں اس چیز سے محروم نہیں کرے گا جس کی ہمیں ضرورت ہے اور اس کے مستحق ہیں۔

ہمیشہ کے لیے خوش رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم خدا کی موجودگی کو محسوس کریں ہماری اعلیٰ ترین خواہش خدا کو جاننا اور اس کے ساتھ رہنے کا عزم کرنا چاہئے خدا کو ہمارے خیالات اور احساسات میں سب سے پہلے ہونا چاہئے اور ہمیں اسے اپنی زندگی میں سب سے مضبوط اور مضبوط ترین ستون سمجھنا چاہئے۔

(پس اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ کر اس کی پناہ مانگو)

کیونکہ اگر باقی تمام ستون آپ کو ناکام بناتے ہیں تو وہ ستون ہے۔

میں سمجھ گیا ہوں کہ زندگی کا واحد مقصد خدا کو جاننا ہے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو شاید اس بات پر قائل نہ ہوں کہ خدا کو پانا زندگی کا آخری مقصد ہے لیکن کوئی بھی اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ زندگی کا مقصد خوشی کی تلاش ہے اور میں پورے یقین اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ خدا ہی سب سے بڑی خوشی ہے وہ سراپا نعمت ہے وہ مطلق ہے، آفاقی محبتوں کو وہ نقصان پہنچاتا ہے جو اس خوشی میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ اس کے ساتھ تو ہم اس کامل خوشی کو حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ ہمیں یہ کوئی اور نہیں دے سکتا ہمیں اسے اپنے اندر مسلسل بڑھانا اور پروان

چڑھانا چاہیے، قدرت کی قوتیں لوگوں کو دنیاوی لذتیں دینے کے لیے انتھک کوشش کرتی ہیں، لیکن اس طرح کی عارضی لذتیں آخر کار پشیمانی، تلخی اور پچھتاوے کا باعث بنتی ہیں، یہاں تک کہ خوش قسمت ترین شخص بھی، جس کے پاس سب کچھ نظر آتا ہے، وہ ان چیزوں سے مطمئن نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ان چیزوں سے مطمئن نہیں ہوتے۔ ان کی حقیقی پیاس بجھائیں یا ان کی روحانی بھوک کو پورا کریں۔

مادی اثاثے امن اور عارضی اطمینان کا صرف ایک غلط احساس پیش کرتے ہیں پوری دنیا انتشار اور افراتفری میں پھنسی ہوئی ہے، خود غرضی اور لالچی خواہشات کی وجہ سے جو جنگ کو جنم دیتی ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں جنگ پیدا کرتا ہے۔

زندگی کی جنگ میں حقیقی ہیرو وہی ہے جو اپنے آپ کو فتح کر کے اپنی خواہشات پر قابو پا لے پیسے، شہرت، ہوس اور ہر وہ چیز جو اس اصول سے متصادم ہو ہمارے سکون اور خوشی کے لیے نقصان دہ ہے۔ اگر لوگ ہمیشہ زندگی کی حقیقی قدروں کے حوالے سے سوچنا سیکھ لیں تو وہ وہ خوشی حاصل کر لیں گے جس کی وہ تلاش کر رہے ہیں لیکن وہ اپنے مقصد سے بھٹک گئے اور خواہشات سے بہہ گئے کہ مجھے زمین کی دھاروں سے کوئی راستہ نہیں ملا۔ میں نے اپنے لیے انتخاب کیا ہے اور اس کی پیروی کی ہے۔

میں خدا کی دی ہوئی طاقت سے ہزاروں لوگوں کو مسحور کر سکتا ہوں، لیکن یہ راستہ میرے لیے نقصان دہ ثابت ہو گا، میں ہزاروں کو مسحور کرنا اور ان کے ذہنوں کو مسحور کرنا نہیں چاہتا، میں صرف مخلص شاگردوں کو خدا میں ثابت قدم دیکھنا چاہتا ہوں، جو خدا سے محبت کرتے ہیں وہ ان خیالات سے لطف اندوز ہوں گے، اور جن کا جوش جاری ہے وہ ان تعلیمات کے ذریعے خدا کی نعمتوں اور موجودگی کو محسوس کریں گے۔

انسان کے لیے خدا کو دھوکہ دینا ناممکن ہے، کیونکہ وہ ہمیشہ موجود ہے، یہ جانتا ہے کہ ان کے دماغ میں کیا ہے اور وہ کیا چاہتے ہیں جب وہ دنیا کو ترک کر کے روحانی ہم آہنگی کی آرزو کرتے ہیں تو خدا ان کے پاس آتا ہے جب یہ خواہش اس کے چاہنے والے کے دل میں جڑ پکڑتی ہے، خدا اس دل میں آتا ہے اور اسے بھلائی اور برکت سے بھر دیتا ہے کہ خدا کے ساتھ ہم

آہنگی اور ہم آہنگی حاصل کرنے کے لئے صرف وہی چیز ہے جو اس کی رضامندی کے حصول کے لیے ضروری ہے۔ ابدی عہد اور ایک اٹوٹ عہد (جو خدا کے عہد کو برقرار رکھتے ہیں اور اسے نہیں توڑتے)

ہر کوئی دوسروں سے زیادہ دولت کی خواہش رکھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اسے حاصل کر لیتے ہیں، وہ مطمئن رہتے ہیں، یہ جان کر کہ کوئی اور امیر ہے لوگ خود ساختہ مصائب کی دلدل میں رہتے ہیں، اپنی خواہشات کی وجہ سے ہمیں اس پر راضی رہنا چاہیے جو ہمارے پاس ہے مادی مال خوشی نہیں لاتا؛ بلکہ، وہ اکثر پریشانیوں، پریشانیوں اور خدشات کو بڑھا دیتے ہیں۔

خدا کا راستہ سب سے آسان اور آسان راستہ ہے، لیکن بہت سے مذہبی رسومات اور رسموں کے باوجود بہت کم لوگ اس پر چلتے ہیں بہتر ہے کہ اپنے دلوں کو خدا کی طرف موڑیں اور اس سے مانگیں جو ہمارے لئے سب سے بہتر اور پائیدار ہے، حقیقت میں، خدا ہمارا انتظار کر رہا ہے کیونکہ وہ ہمیں برائی اور خطرے سے دور رکھنا چاہتا ہے وہ ہمیں اپنے دلوں اور دماغوں میں چاہتا ہے کیونکہ اس سستی چیزوں سے ہم اس دنیا کی گہرائیوں کو محسوس نہیں کر سکتے یا انسان کے اندر کی سستی چیزوں کو محسوس نہیں کر سکتے۔ خدا ہمیشہ ہم سے بات کرتا ہے، لیکن اس کی آواز بہت کم سنتے ہیں وہ خاموش آواز اکثر شور مچانے والے خیالات اور خواہشات کے شور سے ڈوب جاتی ہے لیکن جب خیالات تھم جاتے ہیں اور خواہشیں پرسکون ہوتی ہیں تو ہم خدا کی آواز کو صاف سنتے ہیں، اگرچہ وہ خاموش اور بے ہوش ہی کیوں نہ ہو، حقیقت میں، خدا انسانیت کی مدد کے لیے سب کچھ کرتا ہے، دروازے کھولتا ہے اور روشن کرتا ہے، لیکن ہم اس راستے کو دیکھیں جہاں ہم قدم اٹھائیں یا ہم قدم اٹھا سکیں۔ زیادہ تر لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

میں نہیں چاہتا کہ لوگ یہ سوچیں کہ وہ صرف دوسروں کی باتیں سن کر یا کتابیں پڑھ کر علم حاصل کر سکتے ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ جو پڑھتے اور سنتے ہیں اس پر عمل کریں، عبادت گاہوں میں جانا گھر میں رہنے اور فضول باتیں سننے سے بہتر ہے، لیکن عبادت گاہوں میں بھی اللہ کی موجودگی کو اپنے دل میں محسوس کرنا چاہیے اور یہ جاننا چاہیے کہ جذباتی

اشتعال اور عقلی تجزیے ہمیں علم حاصل کرنے کا سال نہیں دے سکتے۔

جب ہم اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دیں گے اور نفسانی خواہشات کو خیرباد کہہ دیں گے، اور جب ہمیں یقین ہو جائے گا کہ خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے، ہماری روحوں میں بستا ہے اور ہمیں اچھے اور عمدہ خیالات اور احساسات سے متاثر کرتا ہے، تو ہم خوشی اور آزادی کے مالک ہوں گے، اور ہم روح کے افق پر حکمت کے طلوع ہونے کا مشاہدہ کریں گے۔

تصور کریں! اب سے کئی دہائیوں بعد ہمارا وجود ایک خواب ہی رہے گا اور اب جو کچھ ہم کریں گے وہ اس خواب کا حصہ بن جائیں گے حتیٰ کہ انسانیت کی عظیم ترین ہستیاں بھی انسانی شعور کے محض مجسمے بن جائیں گی لیکن وہ عظیم ہستیوں نے اپنا حتمی مقصد حاصل کر لیا کیونکہ وہ اعلیٰ ترین سطح پر پہنچ گئے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس سے پوری طرح باخبر اور باشعور روح میں زندہ رہتے ہیں، کیونکہ وہ الہی سوچ کے ذریعے ان کو نقصان پہنچانے کے لیے تینوں سوچوں کے ساتھ متحد ہیں۔ تعلیمات ناگزیر طور پر ان کی موجودگی کو محسوس کریں گی، ان کی برکات حاصل کریں گی، اور یہ جان لیں گی کہ وہ واقعی ان کے ساتھ ہم آہنگی میں ہیں۔

زندگی ایک عظیم خواب ہے۔ پھر بھی جب آپ اپنے جسم کو دیکھتے ہیں اور اسے زندگی کے ساتھ متحرک دیکھتے ہیں تو آپ کو اس خواب کی حقیقت کا پورا یقین ہو جاتا ہے۔ آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو خوش رہنے کے لیے یہ یا وہ چیز ضرور حاصل کرنی چاہیے لیکن چاہے آپ کتنی ہی خواہشات پوری کریں، آپ کو ان کے ذریعے خوشی نہیں ملے گی، جتنا زیادہ حاصل کریں، خواہشات کو فلٹر کیا جائے، اور اگر زندگی میں سکون، سکون اور اطمینان کی خواہش ہو تو زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے۔

صحیفہ کہتے ہیں کہ جس کی خواہشات ہمیشہ باطن کی طرف بہتی رہتی ہیں وہ اعلیٰ باطنی سکون کا حامل ہوتا ہے۔ اس میں وہ سمندر کی مانند ہے۔ جو نہ کبھی بدلتا ہے۔ اور نہ کم ہوتا ہے۔ بلکہ پانی سے بھرا رہتا ہے۔ جو اس میں مسلسل بہتا رہتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنے سکون کے حوض میں خواہشات کے

سوراخ بنا کر اس اہم پانی کو سکون بخشتا ہے اور وہ روح کو سکون بخشتا ہے اور اسے کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا ہے۔

ہمیں ان لوگوں سے رہنمائی کی ضرورت ہے جو خدا کو جانتے ہیں، جو اس کے ساتھ بات چیت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور شعوری طور پر اس کی موجودگی کو محسوس کرتے ہیں، انبیاء نے ہم سے کہا ہے کہ ہم خدا کو اندرونی سکون میں تلاش کریں، روح کی تنہائی میں جہاں وفادار روح اور اعلیٰ روحانی خوشی رہتی ہے، ہندوستان کے روشن خیال اساتذہ بھی ان خیالات کی تائید کرتے ہیں اور گہرے مراقبہ کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔

وجود میں موجود ہر چیز ایک لہر کی طرح کی کمپن ہے جس کی ہدایت خدا کے دماغ سے ہوتی ہے یہ ذہین کمپن روح القدس، یا وفادار روح ہے، جس کے ساتھ کوئی دعا اور مراقبہ کے ذریعہ بات چیت کرسکتا ہے۔

آپ کی روح کی خاموشی اور آپ کے مرکوز دماغ کے گرو میں، مطلق اور لامحدود کے ساتھ محبت کا رشتہ لامتناہی ہے لیکن خدا کو تلاش کرنا مشکل ہے اگر ہم پیسے کے پیچھے لگیں تو پہلے ہمیں خدا کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنانا ہوگا، اور پھر ہمیں اس زندگی میں ہر چیز کی ضرورت ہوگی جو خدا کو اپنے دل میں مستقل جگہ بناتا ہے، خدا اسے زمین کی فراوانی اور کھلی نعمتوں سے پہلے عطا فرمائے گا۔ جہاں حکمت کے سورج چمکتے ہیں، ان کے راستوں کو روشن کرتے ہیں اور اپنے ارد گرد کے اندھیروں کو دور کرتے ہیں، خدا ابدی عاشق ہے، اور نوع انسان کے لیے کوئی خوشی نہیں ہے سوائے اس کے جب وہ خدا سے اس طرح محبت کریں جیسا کہ وہ محبت کرتے ہیں — کم از کم — اپنے عزیز ترین عزیزوں سے، کیونکہ خدا کے بغیر، ہم محبت کے جوہر کو نہیں جان سکتے اور نہ ہی اس کی مٹھاس کو چکھ سکتے ہیں۔

ہمیں اپنی مرضی کو بروئے کار لانا سیکھنا چاہیے اور اپنے دماغ کو اپنے دلوں کے ساتھ اللہ کی تلاش میں مرکوز کرنا چاہیے، انسانی اعمال خواہشات پر منحصر ہوتے ہیں، اور یہ عادتیں ہمیں مسلسل وہ کام کرنے پر مجبور کرتی ہیں جو ہم نہیں کرنا چاہتے، درحقیقت انسان اپنا ہی دشمن ہے، اس سے بے خبر وہ خاموش بیٹھنا نہیں جانتا، اور نہ ہی وہ خدا کے لیے وقت لگاتا ہے، پھر بھی وہ خوشی کا خواہاں ہوتا ہے اور اس

کہ بغیر پروہت کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ محض کتابیں پڑھنے، وعظ سننے یا نیک اعمال کرنے سے یہ سب بلاشبہ فائدہ مند ہیں لیکن یہ ناکافی ہیں خدا تک پہنچنے کے لیے باریک بینی اور گہرے غور و فکر کی ضرورت ہے۔

ہمیں سب سے پہلے خدا کی رضا حاصل کرنی چاہئے ہم سب کو خوش نہیں کر سکتے، کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ کسی کو ناراض نہ کروں میں جو کچھ کر سکتا ہوں وہ کرتا ہوں، اور میں صرف اتنا کر سکتا ہوں کہ خدا کو راضی کرنا ہے، میں اپنے ہاتھ اس کے حضور عاجزی سے دعا کرنے کے لئے استعمال کرتا ہوں، اپنے پاؤں اسے ہر جگہ تلاش کرنے کے لئے استعمال کرتا ہوں، اور میرا دماغ اس کے بارے میں سوچنے اور اس کے عجائبات پر غور کرنے کے لئے خدا کو سب سے پہلے جگہ پر قبضہ کرنا چاہئے، تاکہ ہم اپنے دلوں میں نرمی کو سمجھیں، تاکہ ہم اس کی محبت کو سمجھ سکیں، ہمدردی، اور حکمت یہ، اور کچھ نہیں، وہ ہے جس کی گواہی دینے اور آپ سے بات کرنے آیا ہوں۔

غور و فکر کے ساتھ ساتھ اچھی صحبت بھی رکھنی چاہیے ہمیں لوگوں کا پیچھا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ کے پیچھے اگر ان خیالات میں فائدہ محسوس ہو تو اسے اللہ کی نعمت سمجھیں کیونکہ سارا سہرا اسی کا ہے تاکہ وہ ان میں وہی پائیں جو آپ کو ملے (اور اپنے رب کی مہربانی کی بات کریں) اور ہر روز اپنی استطاعت کے مطابق کسی کی مدد کرنا نہ بھولیں، جب تک میرے پاس پیسے نہیں ہوں گے، میرے پاس پیسے ہوں گے۔ اور ہمیشہ بہنے والا ذریعہ خدا ہے۔

آخر میں، ہمیں خدا کو جاننا چاہیے جیسا کہ عظیم لوگوں نے کیا یہ غور و فکر اور ذاتی کوشش سے ممکن ہے۔

ایک بار، میں اپنے عظیم استاد سری یکتیشور کے بارے میں سوچ رہا تھا، جن کا انتقال ہونے سے چند سال قبل مجھے ان کی شدید خواہش محسوس ہوئی اور وہ اس بات کا غمزدہ تھا کہ وہ میرے ساتھ نہیں تھے کہ وہ ہجرت کی خوبصورتی اور ماحول سے لطف اندوز ہوں، اچانک وہ آسمان سے مجھ پر نمودار ہوئے اور کہا، "کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم ہی اس خوبصورت جگہ سے لطف اندوز ہو رہے ہو؟"

خدا کے ساتھ ملاپ کے متلاشی کو روزانہ مراقبہ اور اس سے محبت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس محبت کو سب

تک پھیلانا چاہئے۔ تنازعات کو ٹالنے کا یہی واحد طریقہ ہے۔ روحانی تعاون ضروری ہے۔ حقیقی روحانیت کے بغیر کوئی انفرادی یا عالمگیر خوشی نہیں ہے۔ مقدس ہم آہنگی ہی تمام جسمانی، مالی، ازدواجی، اخلاقی اور روحانی مسائل کا واحد حل ہے۔

خوشی خدا کے قریب محسوس کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ انسانیت خود کو جہالت کی سلاخوں کے پیچھے قید کر چکی ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ اس ذلت آمیز قید سے آزاد ہو جائے۔ ذہن کو ہمیشہ خدا کی طرف متوجہ رکھنا چاہیے چاہے حالات کچھ بھی ہوں تب آپ کو بہت سکون اور خوشی ملے گی۔

جو لوگ اللہ کے لیے تڑپتے ہیں اور اپنے وجود کو اس کے لیے وقف کرتے ہیں، ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو روشن کرتے ہیں، اور مسلسل اللہ کو یاد کرتے ہیں، وہ دنیا میں خوش نصیب اور آخرت کی نعمتوں کے فاتح ہیں۔

السلام علیکم

پردہ اٹھ کر صاف ہو جائے گا۔

ہم میں سے ہر ایک خدا کی صورت میں بنایا گیا ہے۔ ہم نے اس کی الہی روح سے نکلا ہے، اور اس کا جوہر ہمارے اندر اس کی تمام پاکیزگی، جلال، اور شاندار نعمتوں کے ساتھ رہتا ہے، یہ مقدس میراث ایک ناقابل تسخیر قلعہ ہے، ایک شخص کے لیے اپنے آپ کو گناہ گار قرار دینا، اپنے آپ کو گنہگار قرار دینا، ان سب کے لیے سب سے بڑا مجرمانہ عمل ہے۔ خود کو بے بسی، مایوسی، اور اٹھنے اور اوپر اٹھنے کی عاجزی کا شکار یہ سچ ہے کہ کوئی شخص فطری اور الہٰی قوانین کے خلاف کام کا ارتکاب کر سکتا ہے، لیکن اسے فوراً راستہ بدلنا چاہیے اور صحیح راستے کی طرف مڑنا چاہیے، ان کی پاک فطرت میں، انسان ایک مقدس ہیکل ہے، اور الہی روح اس کے اندر بسیرا کرتی ہے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ خُدا ہم سے خالص اور غیر مشروط محبت کرتا ہے لیکن چونکہ اُس نے ہمیں اُس کے قریب آنے یا اُس سے منہ موڑنے کا مطلق اختیار دیا ہے، اِس لیے وہ ہمارے پاس آنے سے پہلے اُس کی محبت کے لیے اپنی خواہش کا اظہار کرنے کا انتظار کرتا ہے۔

ایک بار میں نے مراقبے کے دوران اس کی سرگوشی کی آواز سنی:
"آپ کہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ نہیں ہوں، لیکن آپ نے اندر نہیں دیکھا، میں آپ کو ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑتا، روح کے مندر میں داخل ہوں اور آپ مجھے دیکھیں گے کیونکہ میں آپ کو قبول کرنے اور آپ کو الہی محبت کے سلام کے ساتھ سلام کرنے کے لیے ہمیشہ حاضر ہوں"۔

روحانی راہ پر گہرا اخلاص ضروری ہے۔ پاکیزگی اور سچائی میں روح کی سحر پھوٹتی ہے۔

ہماری انسانی عقل خدا کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم اس کے قریب آنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم اسے وہی خالص محبت دے جو وہ ہمیں دیتا ہے۔

ہر ایک کو آخرکار نجات مل جائے گی، لیکن جو لوگ راستے میں ڈگمگاتے ہیں وہ بے حسی کی کھائی میں گر جاتے ہیں، بے حسی ہمیں اس وقت خدا کو تلاش کرنے کی اہم اہمیت کو سمجھنے سے روکتی ہے، اسی لمحے ہمارا عظیم سیارہ زمین، خلا میں تیرتا ہے، اور ہماری انسانی شناخت، ہمیں یہ نہیں دیا گیا تھا کہ چند سال یہاں گزاریں اور پھر اپنے وجود کی عکاسی کیے بغیر غائب ہو جائیں، بلکہ ہم اپنے وجود کی گہرائیوں کو سمجھنے کے لیے زندہ ہیں۔ زندگی کے مقصد کو سمجھنا احمقانہ، احمقانہ اور وقت کا ضیاع ہے، زندگی کے اسرار ہمیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں، اور خدا نے ہمیں ان کا حل تلاش کرنے کی ذہانت سے نوازا ہے۔

پائیدار محبت کی تلاش میں، میں نے محسوس کیا کہ خدا نے مجھ سے ہر طرح سے محبت کی جس کا تصور بھی کیا جا سکتا ہے، اس نے مجھے ایک ماں، باپ اور ایک دوست کے طور پر پیار کیا۔

میں نے اس ازلی دوست کو تمام دوستوں سے پرے تلاش کیا

اور اس عظیم عاشق کے بارے میں جس کے بارے میں میں اب ہر طرح کے اور محبت بھرے چہرے پر چمکتا ہوا دیکھ رہا ہوں اس الہی دوست نے مجھے کبھی مایوس نہیں کیا اور نہ ہی اس نے مجھے کبھی مایوس کیا ہے۔

خدا ہر چیز کے پیچھے ہے۔ ہمیں اپنے والدین کی عزت کرنی چاہئے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے، لیکن ہمیں خدا سے اپنے تمام دلوں اور جانوں سے پیار کرنا چاہئے، ہمیں مزید وقت ضائع کئے بغیر اس کے ساتھ ایک اہم تعلق کی اہمیت کو پہچاننا چاہئے۔

جب ہم سوتے ہیں تو معلوم نہیں ہوتا کہ ہم جاگیں گے یا نہیں ہم ایک ایک کر کے اس زمین کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن یہ سوچ فکر کا باعث نہیں بننی چاہیے جب ہم مرتے ہیں تو ہمیں زمین پر دوبارہ جنم لینے کے لیے بلایا جاتا ہے، وہیں سے نئی زندگی کا آغاز کرتے ہیں جہاں سے ہم نے اس میں چھوڑا تھا۔

میں زندگی کو سمندر کی سطح پر لہروں کی تشکیل اور تحلیل کے طور پر دیکھتا ہوں، انسانی لہر اپنی پیدائش کے وقت آسمانی سمندر کی سطح سے اٹھتی ہے، اور موت کے وقت یہ خدا کے دل میں ٹھہرتی ہے، میں نے اس سچائی کو سمجھ لیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ میں جسم کی موت کے باوجود حقیقی معنوں میں کبھی نہیں مرتا، اس لیے کہ میں ایک روح کے ساتھ الہی کے سمندر میں آرام کر رہا ہوں، میں ایک روح میں موجود ہوں یا روح کے ساتھ۔ دنیا میں سب سے زیادہ خوشی نہیں مل سکتی اسی وقت ہمیں مقصد کی تلاش میں جنگل میں بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم روزمرہ کی زندگی کے اس جنگل میں خدا کو پا سکتے ہیں خاموشی کے غار کی گہرائیوں میں

انسانوں سے بہت سی غلطیاں ہوسکتی ہیں لیکن وہ خدائی روح کی تصویر میں ڈھلے ہوئے ہیں خدا نے دنیاوی لذتوں کی اس خیالی دنیا کو صرف ایک مقصد کے لئے بنایا ہے: تاکہ انسانیت کو یہ احساس ہو کہ یہ محض ایک کائناتی ڈرامہ ہے، وہم کو ترک کر کے صرف خدا سے محبت کرنا ہی حقیقت ہے، اور یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا نے ہمیں صرف ایک ہی خاندان سے محبت کرنے کے لئے کیوں پیدا کیا ہے؟ یہ واقعات ہمیں یہ احساس دلانے کے لیے پیش آتے ہیں کہ یہ خدا ہی ہے جو واقعی ہم سے محبت کرتا ہے، ان تمام لوگوں سے بڑھ کر جن سے ہم محبت کرتے ہیں۔

زندگی چلتی پھرتی تصویروں کا ایک سلسلہ ہے، لیکن اس سچائی کو سمجھنا مشکل ہے کیونکہ وہم حقیقی لگتا ہے اور حقیقتیں وہم کی طرح لگتی ہیں ہر رات جب ہم سوتے ہیں تو دنیا ہمارے شعور سے دھندلا جاتی ہے، شاید اس لیے ہم سمجھ سکیں کہ کائنات حقیقی نہیں ہے۔

نیند کا یہ سبق ہمیں خوفزدہ کرنے کے لیے نہیں، بلکہ ہمیں خدا کی سچائی کی تڑپ دلانے کے لیے آتا ہے، روح کو اللہ اور اس کی محبت کے سوا کوئی چیز مطمئن نہیں کر سکتی، روح خدا بے مثال سچائی ہے، اس میں کوئی چیز غیر حقیقی نہیں ہے، اور جو حقیقت ہے وہ غیر حقیقی نہیں ہو سکتی، عقلمند اس روشن حقیقت کو سمجھتے ہیں۔

ہماری زندگی کے کئی سال گزر چکے ہیں اور صرف سال، ہفتے، دن اور گھنٹے باقی ہیں ان چیزوں پر وقت کیوں ضائع کیا جائے جو فائدہ مند نہیں ہیں؟ ہمیں دن رات خدا سے جڑنے کی تمنا کرنی چاہئے اور اس

خواہش میں پوری طرح مخلص ہونا چاہئے اس سے پہلے کہ زندگی کا مقررہ وقت ختم ہو جائے اور ہم اس زمین کو بغیر کسی قابل ذکر کام کے چھوڑ دیں۔

اسی لمحے، میں نے خدا کی عظیم روشنی کو تمام مخلوقات کو لپیٹے ہوئے دیکھا، کیا زبردست خوشی! کتنی عجیب روشنی ہے!

میرے خدا، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی موجودگی کو محسوس کرنے کی ان وافر نعمتوں کے لیے آپ کے سامنے جھکتا ہوں۔

اسی طرح سب پر رحمتیں نازل ہوں، تاکہ ہم یہ جان لیں کہ آپ ہی کائنات کی آخری سچائی ہیں اور آپ ہی ہمارا آخری ہدف ہیں، جس سے بڑھ کر کوئی اور مقصد نہیں۔

ہمیں اس سے محبت کرنی چاہیے اور اپنی زندگی کے ہر لمحے میں اس سے بات کرنی چاہیے - کام پر اور آرام پر، حرکت اور خاموشی میں - گہری دعاؤں اور جلتی آرزو کے ساتھ تب ہم وہم کا پردہ اٹھتے ہوئے دیکھیں گے اور خدا ہماری زندگی کے ہر لمحے میں ہمارے ساتھ ہے۔ جو اس کے ساتھ غور و فکر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہم آہنگی کرتے ہیں وہ اسے پھولوں کی خوبصورتی، شرافت، خوبصورتی اور خوبصورت خوابوں میں دیکھتے ہیں۔ وہ گھنے پردوں کے پیچھے سے نکل کر ہر مخلص متلاشی سے کہے گا:

" ہم ایک طویل عرصے سے الگ ہیں کیونکہ میں چاہتا تھا کہ آپ مجھے اپنی مرضی سے اپنی محبت دیں میں نے آپ کو اپنی شکل میں پیدا کیا، اور میں اس وقت تک انتظار کرتا رہا جب تک کہ آپ اپنی آزادی کا استعمال نہ کریں اور مجھے اپنی مرضی سے اپنی محبت نہ دیں۔"

ہمیں خدا سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں اپنی الہی محبت کا ابدی اور پائیدار تحفہ عطا کرے لیکن اس محبت کرنے والے خدا کو بغیر کوشش کے کون پا سکتا ہے؟ اگر آپ 25 فیصد کوشش کرتے ہیں تو باقی خدا اور آپ کے روحانی رہنما پر منحصر ہے۔ میں اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا، کیونکہ سارا سہرا خدا کا ہے، تمام بھلائیوں اور فضل کا سرچشمہ اس کا فضل آپ کے ساتھ رہے، اس کی آگاہی آپ کے ساتھ رہے، اور آپ اپنے اندر اور اپنے اردگرد اس کی موجودگی کا ادراک کر سکیں۔

خدا ہمیں فوری طور پر جواب نہیں دیتا کیونکہ ہم یہ ظاہر کرنے میں ہچکچاتے ہیں کہ ہم اس سے کتنا چاہتے ہیں ہمیں اس کے پاس جانے سے نہیں گھبرانا چاہئے، بلکہ اسے اپنا، اپنا محبوب سمجھنا چاہئے، اور اپنے خیالات، اعمال، دل اور دماغ کے ساتھ اسے مسلسل تلاش کرنا چاہئے، اور ہم اسے اس وجود میں سلامتی اور امن کی سب سے بڑی پناہ گاہ پائیں گے۔

اے رب، میں آپ کو یہ نیک روحوں کا گلدستہ پیش کرتا ہوں، تاکہ وہ آپ کی بارگاہ کو سجائیں، ان روحوں کے ساتھ، جو آپ کے اہل خانہ اور آپ کے پیارے ہیں، ہم آپ کے بابرکت نام کو گاتے ہیں، آپ کے مقدس نور سے جہالت کے اندھیروں کو دور کر دیتے ہیں، آپ کی ذات کی بے پایاں روشنی کے ساتھ ہمارے ذہنوں سے اندھیروں کو دور کر دیتے ہیں، ہم آپ کی ذات کے لیے اپنے آپ کے مالک ہیں، اے ہمارے رب! عظمت اور فضل ہم میں سے ہر ایک کو برکت دے ہمارے آرزو مند خیالات اور ہمارے پیارے دلوں کی تڑپ کی دھڑکنوں کو قبول کریں ہم آپ کو تمام محبت، عزت اور آرزو پیش کرتے ہیں، کیونکہ آپ ہمارے محبوب ہیں اور اس کائنات میں جو کچھ ہمارے پاس ہے۔

ہمیں اپنے فضل سے ہم کو اپنے سے جدا کرنے والی خواہشات کی دیواروں کو توڑ دے ہماری تمام امنگوں پر تختِ الٰہی کا بادشاہ بن کر اپنے جلال کی روشنی پوری دنیا میں پھیلے ہم سب کو اپنی ذات کی خوشبو سے بھر دے اور ہمیں مزید یہ احساس دلائے کہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے ہیں، اب آپ ہمارے ساتھ ہیں، اور آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

ہم آپ کے اس فضل اور محبت کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو آپ نے اپنے عقیدت مند پیروکاروں کو عطا کیا ہے۔ جو آپ کے قرب کے خواہشمند ہیں اور آپ کی موجودگی کا بے تابی سے انتظار کر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ آپ کے شاگردوں کا حلقہ بڑھے گا تاکہ ہم آپ کی بابرکت موجودگی کا جشن منائیں اور آپ کے قرب کی خوشی منائیں۔

ہمیں برکت عطا فرما تاکہ ہم ایک دوسرے کے لیے اپنے دل کھول کر اپنی نیتوں کو صاف کریں، تاکہ ہم آپ کی حفاظت اور نگہداشت کے لائق ہو سکیں، اپنے آپ کو ظاہر کر، باطنی اور ظاہری طور پر ہم سب کو متحد کر دیں، اور اسی اتحاد کی روشنی میں ہمیں آپ کے منفرد وجود کو پہچانیں۔

اپنے متحد دلوں کے خلوص اور اپنی ہم آہنگ روحوں کی آرزو کے ساتھ، ہم تیری مدد، رہنمائی اور اپنی روحوں میں تیری موجودگی کی مسلسل آگاہی کے لیے تیرے حضور سجدہ ریز ہیں۔

ہمارے دلوں میں محبت کی ابدی آگ روشن ہو، اور ہم اب اور ہمیشہ کے لیے تیرا قرب محسوس کریں، اے ہمارے رب، اے ہمارے محبوب!

اعلیٰ خواہش اور ذہنی کیپسول

خدا کی شان بڑی ہے۔ وہ سچائی کا جوہر ہے۔ اور اس زندگی میں پایا جا سکتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں بہت سی دعائیں اور منتیں ہیں: پیسہ، شہرت، صحت کے لیے—ہر قسم کی دعائیں

لیکن وہ دعا جو ہر دل میں سب سے پہلے ہونی چاہیے وہ خدا کی موجودگی کے احساس کے لیے ہے۔ جب ہم خاموشی اور یقین کے ساتھ زندگی کی راہوں پر چلتے ہیں تو ہمیں اس مقصد کا ادراک کرنا چاہیے کہ خدا ہمیں اپنے مقصد کو پورا کر سکتا ہے۔ خواہشات، کیونکہ دل کی ہر آرزو کا جواب خدا میں ہے۔

جب آپ اپنی کوششوں سے کوئی خواہش پوری نہیں کر سکتے تو آپ دعا میں خدا سے رجوع کرتے ہیں اس طرح آپ کی ہر دعا آپ کے اندر ایک چھپی ہوئی آرزو کو ظاہر کرتی ہے۔ لیکن جب آپ خدا کو پاتے ہیں تو تمام خواہشات ختم ہوجاتی ہیں اور تمام خواہشات پوری ہوجاتی ہیں۔

دنیاوی خواہشات زندگی کے مقصد کے بارے میں غلط فہمیوں سے جنم لیتی ہیں یہ زمین ہمارا اصل گھر نہیں ہے۔ صحیفے ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم خدا کے ہیں، کہ ہم اس کی شکل پر بنائے گئے ہیں، اور اس کی مرضی یہ ہے کہ ہم اپنے الہی اصل کی طرف لوٹیں جس کا احساس انسانیت کو محسوس نہیں ہوتا کہ جب تک وہ اپنے الہی ماخذ کی طرف واپس نہیں آتی، وہ ان بے شمار خواہشات کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنے پر مجبور ہو جائے گی! یہ سچ ہے کہ انسان مدد نہیں کر سکتے لیکن خواہشات رکھتے ہیں، اور ان کے ہونے میں کوئی حرج نہیں، تاہم، زیادہ تر انسانی خواہشات خدا کی طرف لوٹنے کی آخری خواہش کی تکمیل میں رکاوٹ بنتی ہیں، لہٰذا یہ انسانی خوشی کے لیے نقصان دہ ہیں جب تک کہ انسان خدا کی خواہش اور اس کو نہ پا لے، وہ اس کی آرزو میں جلتی رہے گی جو وہ سوچتی ہے کہ اس سے خوشی حاصل ہو جائے گی، لیکن ان تمام خواہشات کی فوری تکمیل جو خود بخود خدا کی طرف آتی ہے۔

خواہشات کی دو قسمیں ہیں: وہ جو خدا کو تلاش کرنے میں ہماری مدد کرتی ہیں، اور وہ جو ہمیں اس کی تلاش میں روکتی ہیں، مثال کے طور پر، اگر کوئی آپ پر ظلم کرتا ہے، تو آپ بدلہ لینے کی خواہش محسوس کر سکتے ہیں، تاہم، اگر آپ محبت کی اعلیٰ اور زیادہ قابل قبول طاقت کو استعمال کرتے ہوئے اس خواہش پر قابو پا لیتے ہیں، تو آپ نے وہ آلہ استعمال کیا ہو گا جو آپ کو خدا کو تلاش کرنے میں مدد فراہم کرے گا، تمام خواہشات کو ایک عظیم طریقے سے پورا کیا جانا چاہیے، جب وہ دنیا کے لیے بہت ساری خواہشات کے ساتھ پوری ہوتی ہیں۔ اور مصائب اگر ہم اپنی تمام آرزوؤں کو خدا کے حضور

پیش کرنا سیکھ لیں تو وہ ہماری نیک خواہشات کو پورا کرنے اور ہماری نقصان دہ اور تباہ کن چیزوں کو مٹانے کے لیے کام کرے گا، صاف ضمیر سے بڑا کوئی تحفظ نہیں ہے، اور زندگی کی ضربوں کے خلاف نیک اور اعلیٰ خواہشات رکھنے سے بہتر کوئی دفاع نہیں ہے۔

جب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ خدا کی کامل تصویر ہمارے اندر بسی ہوئی ہے، ہماری تمام خواہشات اس مقدس بیداری میں پوری ہو جاتی ہیں، جو تمام دنیاوی خزانوں اور دولت سے بالاتر ہے، آپ متزلزل نہیں ہوں گے چاہے ساری دنیا ہی کیوں نہ دے دی جائے، نہ تعریف آپ کے اندر فخر پیدا کرے گی، نہ آپ کو کوئی نقصان پہنچائے گی، کیونکہ آپ اپنے اندر خدا کی خوشی کا مزہ چکھیں گے اور اپنی زندگی میں سب سے اہم خوشی محسوس کریں گے۔

ہمیں اپنی جائز خواہشات کو حاصل کرنے کی کوششوں میں سب سے پہلے خدا سے رہنمائی مانگنی چاہئے، اور یہ ہماری تمام دعاؤں کا جواب حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ لیکن دعا سے دعا کو ہٹانا چاہئے، دعا کرنے کا پرانا طریقہ بدلنا چاہئے، اور ہمیں خدا کی طرف پورے بھروسے اور غیر متزلزل یقین کے ساتھ رجوع کرنا چاہئے کہ وہ ہماری سنتا ہے اور ہماری درخواستوں کو پورا کرے گا، خدا نہیں چاہتا کہ ہم اس وقت بھی دعا کریں جب ہم اس سے دستبردار ہوجائیں۔ قیمتی تحفہ ہمیں اس کے مہربان ہاتھ سے ملا ہے، ایک مقدس حق جو اس نے ہماری تخلیق کے لمحے سے ہمارے لیے ارادہ کیا تھا۔

فطری طور پر، کسی کو معقول اور غیر معقول دعاؤں اور خواہشات میں فرق کرنا چاہیے۔ یاد رکھیں کہ خواہش طاقت ہے۔ اگر تم کسی خواہش سے چمٹے رہو خواہ وہ اچھی ہو یا بری، فائدہ مند ہو یا نقصان دہ اور دن رات اسی پر لگے رہو تو آخرکار وہ پوری ہو جائے گی، اس لیے ہوشیار رہنا چاہیے اور نقصان دہ خواہشات کو پالنے سے گریز کرنا چاہیے، کیونکہ وہ پوری ہو جائیں گی اور اپنے ساتھ بہ بناہ نقصان اور ناقابل تلافی مصیبت لے کر آئیں گی۔

وقت گزرنے کے ساتھ، آپ دیکھیں گے کہ اگرچہ آپ کی خواہشات پوری ہو جاتی ہیں، آپ کا دل خالی رہتا ہے، اور آپ کو اندرونی بغاوت کا سامنا کرنا پڑے گا، تصور کریں کہ آپ کا نظام انہضام کمزور ہے، پھر بھی آپ تلی ہوئی کھانوں کو

پسند کرتے ہیں، یقیناً، آپ کو ہر بار ان کو کھائیں گے، اس خوشی کے باوجود آپ کو تکلیف ہو گی، اس کے باوجود آپ کو خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اور اس طرح، آپ کو لگتا ہے کہ آپ نے اچھے اور برے استعمال کے درمیان فرق کرنے کی غلطی کی ہے۔ خواہشات، اور ایک بار یہ حاصل ہو جانے کے بعد، وہ غلط خواہشات پوری نہیں ہونی چاہئیں، انسانوں میں فہم کی اندرونی طاقت ہوتی ہے اور اسے ہمیشہ استعمال کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ضمیر کے حکم کے مطابق چلانا چاہیے، جو کہ خدا کی آواز ہے۔

ادھوری خواہشیں دل میں ٹھہرتی ہیں ان کو وہاں پناہ دینے میں کیا حرج ہے؟ اس کا جواب یہ ہے:

ہر خواہش مخصوص قوتوں پر مشتمل ہوتی ہے: اچھی ہو یا برائی، یا دونوں جب کوئی شخص مرتا ہے- خدا اس پر رحم کرے- یہ قوتیں جسم کے گلنے اور سڑنے کے باوجود نہیں مرتی ہیں، بلکہ یہ روح کے ساتھ جاتی ہیں جہاں بھی جاتی ہیں مرتکز روحانی کیپسول کی صورت میں جب انسان نئے اوتار میں جنم لیتا ہے، یہ سب سے زیادہ نفسیاتی کیپسول کے طور پر۔ اس طرح، ایک شخص جو شراب نوشی سے مر جاتا ہے جب وہ دوبارہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنے ساتھ شراب کی طرف مائل ہوتا ہے، اور یہ جھکاؤ اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک کہ وہ شراب کی خواہش پر قابو نہ پا لیں یہ دوسری چیزوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

چھوٹے چھوٹے بچے بھی گزشتہ زندگیوں سے حاصل کردہ خصلتوں کی نمائش کرتے ہیں بعض بچے شدید غصے کا شکار ہوتے ہیں بعض بدمزاج ہوتے ہیں بے شک خدا نے انہیں اس طرح پیدا نہیں کیا گزشتہ زندگیوں کی ادھوری خواہشات نے ان نفسیاتی رجحانات کو تشکیل دیا ہے اور ان کی وجہ سے روح کچھ عجیب سی نظر آتی ہے حالانکہ یہ خدا کی پاکیزہ شکل میں پیدا ہوتی ہے یا نہیں، اگر خدا کی ذات میں اس کی شکل بگاڑ دی جائے خوف، یا ہوس، اور ان خصلتوں پر ابھی قابو نہیں پایا گیا، پھر وہ ان کے ساتھ دوبارہ جنم لیں گے (یا وہ ان کے ساتھ دوبارہ پیدا ہوں گے)، ان مذموم رجحانات کا بوجھ اٹھاتے ہوئے جب تک کہ وہ اس یا مستقبل کے اوتاروں میں ان پر قابو نہ پا لیں ان سے کوئی فرار نہیں ہے جب تک کہ وہ قابو نہ پا لیں

اس لیے بہتر ہے کہ اب تمام خواہشات کو پورا کر لیا جائے یا ان پر فتح حاصل کر لی جائے۔

ایسی خواہشات سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اعلیٰ الٰہی خوشی کا تجربہ کیا جائے ورنہ یہ دبی ہوئی خواہشات اور ادھوری آرزوئیں روح کو ستاتی اور اذیت دیتی ہیں۔

ایک شخص کو سمجھداری اور حکمت کے ذریعے یہ جان لینا چاہیے کہ صرف خدا ہی خالص اور دائمی خوشی دینے پر قادر ہے۔

زیادہ تر وقت، خواہشات لاشعور میں چھپی رہتی ہیں آپ کو لگتا ہے کہ وہ ختم ہو گئی ہیں، لیکن وہ نہیں ہوئیں۔ یہ زندگی کے اسرار میں سے ایک ہے، جو بذات خود ایک بہت بڑا راز ہے۔

لیکن اسرار اس وقت کھل جاتا ہے جب ہم زندگی کا تجزیہ کرتے ہیں اور اس کے مفہوم پر غور کرتے ہیں اگر آپ ہر روز تھوڑی دیر کے لیے خاموشی سے بیٹھ کر اپنا جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ بہت سی ادھوری خواہشات کے مالک ہیں یہ خواہشات ایسے مہلک جراثیم کی مانند ہیں جنہیں انسان اس زندگی اور آخرت دونوں میں اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔

آگے بڑھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ عقلمندانہ انتخاب کے ذریعے اس زندگی میں نقصان دہ خواہشات کو پہچانیں اور اپنی اچھی خواہشات کو پورا کرنے پر اپنی کوششیں مرکوز رکھیں اگر آپ خودکشی کرنے یا کچھ غلط کرنے کی خواہش محسوس کرتے ہیں، تو آپ کو اس خواہش کو ابھی ختم کرنا چاہیے، سوچ اور عمل میں اپنے آپ کو یہ باور کرائیں کہ آپ کی روح کے اندر الوہیت کی چنگاری موجود ہے، اور یاد رکھیں کہ آپ کے اندر ایک طاقت اور طاقت پیدا کرنے کے لیے آپ کی تخلیق کردہ طاقت ہے۔ جسمانی فطرت اور عادات

عیش و عشرت سے کم اور خواہشات سے زیادہ لاتعلق رہیں، اور آپ زندگی کی جنگ جیت جائیں گے اگر آپ ناقابل تلافی درد میں مبتلا ہیں تو اپنے آپ کو جسمانی بیداری سے دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں، فہم و فراست کے ذریعہ آپ حواس پر قابو پا سکتے ہیں، عقلمند فہم وہ آگ ہے جو نقصان دہ خواہشات اور تباہ کن بھوکوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

لوگوں کے لیے گھر کے ایک کونے میں پرانی، پرانی اور غیر ضروری چیزوں کو رکھنا، اور وقتاً فوقتاً گھر کو صاف ستھرا رکھنا ایک عام رواج ہے، اسی طرح آپ کے لاشعور کے کونے میں بہت سی خواہشات پوشیدہ نقصان کے ساتھ پوشیدہ رہتی ہیں، جو ایک دن آپ کو بڑی پریشانی کا باعث بن سکتی ہیں اگر آپ ان سے مناسب طریقے سے پیش نہیں آئے۔

روحانی راستے پر خود کا تجزیہ بہت ضروری ہے۔ آپ نفرت انگیز، چڑچڑے یا غصے میں جلدی ہو سکتے ہیں اگر ایسا ہے تو آپ کے شعور میں محفوظ یہ خصلتیں آپ کے ماضی کے اعمال کا نتیجہ ہیں اس بے ترتیبی، بوسیدہ فرنیچر سے اپنی نفسیات کو صاف کرنے کے لیے، آپ کو مثبت، تعمیری کاموں سے آغاز کرنا چاہیے اور آپ جتنا پیار محسوس کریں گے، دوسرے لوگ آپ سے محبت کریں گے اور وہ آپ سے پیار کریں گے لیکن اگر آپ ان پر تنقید کرتے ہیں، یہاں تک کہ اپنے آپ پر بھی، تو وہ اس تنقید کو محسوس کریں گے اور اسے آپ کی طرف بڑھا دیں گے!

فرض کریں کہ کوئی پرانا دشمن مر گیا ہے، پھر بھی آپ کو اس سے نفرت اور نفرت باقی ہے، اس تلخی کا نتیجہ آپ کو بھگتنا پڑے گا، اور اس کے مضر اثرات آپ کے جسم و دماغ پر ظاہر ہوں گے، بہتر ہے کہ خدا کے لیے اسے معاف کر دیا جائے، کیونکہ ایسا کرنے سے آپ اپنے آپ کو انتقام کی ان شیطانی خواہشات سے آزاد کر لیں گے جو آپ کے ذہنی سکون کو تباہ کر دیتی ہیں اور آپ کی نفرتوں کو تباہ کر دیتی ہیں۔ نفرت کے ساتھ نہ صرف آپ کے دشمن کی دشمنی میں شدت پیدا کرتا ہے بلکہ اس کے نتیجے میں آپ کے اپنے جسم اور جذبات کو بھی زہر آلود کر دیتا ہے اس لیے خوبصورت معافی کے ساتھ معاف کر دیں۔

زندگی کے مقصد پر غور کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً انسان کو اپنے ساتھ اکیلے رہنے کے لیے سب کچھ پیچھے چھوڑنا پڑتا ہے، زیادہ تر لوگ روایتوں اور فیشن کے دھارے میں ڈوبے ہوئے ہیں، حقیقت میں انھوں نے اپنی زندگی کبھی بھی صحیح معنوں میں نہیں گزاری، بلکہ دنیا کی زندگیوں سے انھوں نے کیا حاصل کیا، اور کہاں تک پہنچا؟

لہٰذا عقلمندی یہ ہے کہ انسان کبھی کبھار اپنٰ آپ کو روزمرہ کے مشاغل اور "فرائض" سے ہٹاتا ہے تاکہ اپنے دماغ کے ہنگامے کو پرسکون کرے اور اس کے جوہر کو سمجھنے کی

کوشش کرے اور اس مقصد کا تعین کرے جو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

یاد رکھیں کہ آپ کو جو سب سے بڑی گواہی مل سکتی ہے وہ آپ کے ضمیر کی ہے: آپ کی روح کی بے نظیر اور معصوم آواز جو آپ کا ضمیر آپ کو بتاتا ہے کہ آپ واقعی کون ہیں، بغیر کسی زیب و زینت کے۔

یسوع مسیح کی طاقت کے بارے میں سوچو جس نے کہا تھا، "اے باپ، انہیں معاف کر، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ کیسے کریں جو وہ نہیں جانتے"

اور اس عظیم پیغمبر کے بارے میں سوچو جس نے کہا تھا: "کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کس چیز سے درجات بلند ہوتے ہیں؟" انہوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو تم سے ناواقف ہو اس کے ساتھ صبر کرو، جو تم سے روکے اسے دے، جو تم سے رشتے توڑے اس کے ساتھ تعلق قائم رکھو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو“۔

آپ کے روشن ضمیر کی آواز سننے سے آپ کے راستے میں روشنی آئے گی اور آپ کی زندگی میں برکت آئے گی جب آپ اپنے دل میں کسی خواہش کو پورا کرنے کی شدید خواہش محسوس کریں تو اپنی سمجھداری کا استعمال کریں اور اپنے آپ سے پوچھیں: "کیا یہ ایک اچھی یا بری خواہش ہے جسے میں پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں؟"

بہت سے عوامل انسانی خواہشات کو ہوا دیتے ہیں جب کوئی نئی ماڈل کی گاڑی دیکھتا ہے تو وہ اس جیسی گاڑی کا مالک بننا چاہتا ہے جب وہ ایک نئے طرز کا گھر دیکھتا ہے تو وہ اس جیسا گھر بنانا چاہتا ہے۔

خواہشات کہاں سے آتی ہیں؟ میں نے اس پر غور کرنے میں گھنٹوں گزارے کیا آپ اپنی تمام خواہشات کی درجہ بندی کر سکتے ہیں؟ میں ان سب کو چھانٹ کر صرف اچھی چیزوں کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہو گیا اور جب مجھے الٰہی رفاقت حاصل ہوئی تو میں نے دیکھا کہ میری تمام نیک خواہشات ایک دم پوری ہو گئی ہیں آج تم کسی چیز کی خواہش کرتے ہو اور کل تمہاری روح کسی اور چیز کے لیے تڑپتی ہو، تمہارا دماغ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے، اس دنیا کے سامان سے مطمئن نہیں ہو سکتا، اور یہ کبھی نہیں ہو سکے گا، کیونکہ تم سب

سے زیادہ پیارے دوست سے محروم ہو جاؤ گے۔ آپ کی روح کا، آپ کی آرزو کو پورا کرنے اور آپ کی خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت صرف وہی ہے جو کھویا ہوا خزانہ خدا ہے۔

یہ سچ ہے کہ کچھ اچھی یا ضروری خواہشات ہوتی ہیں اور آپ کو ان کی تکمیل کے لیے کوشش کرنی چاہیے لیکن اپنی چھوٹی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے کوشش کرتے ہوئے سب سے پہلے اللہ کے لیے اپنی سب سے بڑی خواہش کو پورا کرنا نہ بھولیں، یہ یقین کہ چھوٹی خواہشات اور فرائض کو پہلے پورا کرنا چاہیے، ایک وہم اور دھوکہ ہے، مجھے اپنے روحانی سفر کے آغاز میں اب بھی یاد ہے کہ میں ایک تاخیر کا شکار تھا اور میں نے باقاعدہ کہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو وقت نہیں دیا تھا پورا سال اسی طرح گزر گیا اس سے پہلے کہ مجھے احساس ہوا کہ میں نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں کیا میں نے فوراً اپنے آپ سے منت مانی کہ میں صبح کے وقت سب سے پہلے غسل کروں گا اور پھر خدا کا ذکر کروں گا اس وقت روزانہ کے کام بہت زیادہ تھے اور ان سے بچنا آسان نہیں تھا، حتیٰ کہ تھوڑی دیر کے لیے، اس لیے میں نے پہلے اپنے روحانی فرائض انجام دینے کا فیصلہ کیا اور اس طرح، میں نے پہلے اپنے روحانی فرائض کو انجام دینے کا فیصلہ کیا، اور اس طرح میں نے سیکھا، کہ میں نے ایک بڑا کام کرنا ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونا بہت کم ہے۔ کم اہم فرائض

اگر انسانیت دوسرے فرائض اور معاملات کو خدا پر ترجیح دیتی ہے تو خدا انسانیت کے لئے ابدیت کے دروازے کیوں کھولے؟ خدا نے ہمارے اندر روحانی پنکھ رکھے ہیں اور ہم سے روح کے دائروں میں بلند ہونے کی توقع رکھتے ہیں یہ پر ہماری روحانی آرزو، ہمارے بلند خیالات، اور ہمارے الہی منبع کے لیے ہماری مخلصانہ تڑپ ہیں۔

آئیے ہم سب سے پہلے خدا کو تلاش کریں دنیاوی فرائض کو انتہائی اہمیت دینا غیر دانشمندی ہے کیونکہ عزرائیل کسی بھی لمحے روح کو طلب کر سکتا ہے اور پھر تمام فرائض، وعدے، خدشات اور ذمہ داریاں ایک بار ختم ہو کر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں گی تو پھر زندگی سے اس قدر مضبوطی سے چمٹے رہنے کی کیا ضرورت ہے؟

ایک شخص یہ سوچتا ہے کہ وہ سلامتی اور ذہنی سکون سے لطف اندوز ہو رہا ہے، پھر اچانک کسی عزیز سے محروم ہو

جاتا ہے، یا اپنی صحت یا ملازمت سے محروم ہو جاتا ہے، اور سلامتی اور ذہنی سکون ضائع ہو جاتا ہے!

میری ماں سے میری محبت کتنی بڑی تھی! میں نے سوچا کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی، لیکن اچانک مجھے معلوم ہوا کہ وہ مجھے بچپن میں چھوڑ کر چلی گئی تھی! ہمیں موت سے نہیں ڈرنا چاہیے بلکہ اس کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

زندگی ایسی نہیں ہے جو نظر آتی ہے اس پر بھروسہ نہ کریں، کیونکہ یہ بے چین، فریب دینے والی، مایوسیوں اور ٹوٹی ہوئی امیدوں سے بھری ہوئی ہے، یہاں کاملیت نہیں مل سکتی، میں آپ کو زندگی کی ایک غیر حقیقی تصویر نہیں دینا چاہتا، یہ دنیا جنت نہیں ہے، یہ ایک الہی تجربہ گاہ ہے جہاں خدا روحوں کو آزماتا ہے کہ کیا وہ بری خواہشات پر قابو پاتے ہیں، تاکہ وہ نیک خواہشات پر قابو پالیں، تاکہ وہ خدا کی بہترین خواہشات پر قابو پا سکیں۔ وہ اس کی بادشاہی میں واپس آسکتے ہیں۔

زندگی ہر طرح کے سانحات اور مزاح، آفات اور خوشیوں سے بھری ہوئی ہے یہ ان گنت شکلوں کی ایک وسیع، ہمیشہ بدلتی ہوئی اور متحرک ٹیپسٹری ہے کوئی دو چیزیں بالکل یکساں نہیں ہیں ہر انسان کی زندگی منفرد ہے ہر فرد کی مختلف خصوصیات، ایک الگ ذہنیت، اور مختلف خواہشات ہیں اگر ہم ہر روز ایک ہی آزمائش کا شکار ہوتے، اگر ہم اسی طرح کی آزمائشوں کا شکار ہوتے تو بھی ہم اس کی کشش کھو دیتے، یہاں تک کہ ہم ہمیشہ اسی طرح کھو جاتے، ہم اس کی حوصلہ افزائی کرتے۔ محبت تنوع اور تنوع جنت کا مروجہ روایتی تصور سراسر غلط ہے اگر یہ واقعی تھکا دینے والا ہوتا تو خدا کے اولیاء اور مقدس لوگ اپنے آپ کو تفریح کرنے کے لئے زمین پر واپس آنے کی دعا کرتے! جنت کی مسلسل تجدید انتہائی خوشگوار انداز میں کی جاتی ہے، جبکہ زمین کی تجدید اکثر ہوتی ہے، لیکن ایک تکلیف دہ اور ناخوشگوار انداز میں

حالانکہ زندگی تھکا دینے والی اور دشوار گزار ہونے کے باوجود اکثر لوگ اس کے عادی ہو جاتے ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ جینے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے، اس زندگی کا روحانی زندگی سے موازنہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں، وہ اس دنیا کی تہوں میں چھپے ہوئے درد اور تھکن کی حد کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ زندگی حقیقی نہیں ہے یہ محض تفریح ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں جس طرح پرانی فلمیں بار بار ریلیز ہوتی ہیں اسی طرح وہی پرانے واقعات بھی مختلف شکلوں میں اپنے آپ کو دہراتے ہیں اور زندگی کے لامتناہی تسلسل کے باوجود ماضی کی فلموں میں پیش کیے گئے وہی موضوعات یکے بعد دیگرے دہرائے جاتے ہیں، حقیقت میں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے اور لوگ وقت کے محض نمونے ہیں۔

زندگی کو اپنی حیرتوں کو دور کرنے کے لیے، جذبات سے متاثر ہوئے بغیر خوشی، معروضیت اور لاتعلقی کے ساتھ ان کو قبول کریں، گویا کوئی فلم دیکھتے ہوئے دل سے ہنسنا تمام انسانی بیماریوں کا ایک شاندار علاج ہے۔

آپ کو زندگی میں آسانی اور راحت کے ساتھ جانا چاہیے یہ میں نے اپنے استاد سے سیکھا ہے کہ ان کے آستانے میں اپنی روحانی تربیت کے آغاز میں، میں نے اپنے فرائض اداس چہرے کے ساتھ ادا کیے، کبھی مسکرایا نہیں، ایک دن میرے استاد نے یہ دیکھا اور کہا، "انشاءاللہ، سب ٹھیک ہے! کیا آپ جنازے میں ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ خدا کو تلاش کرنے کا مطلب ہے کہ ساری زندگیوں کو اتنی سنجیدگی سے ڈھانپنا اور پریشانیوں کو برداشت کرنا ہے؟"

اس نے مجھے سکھایا کہ یہ انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے دماغ کو تمام دنیاوی خلفشار اور پریشانیوں سے بلند کرے تاکہ وہ خدا میں مکمل آزادی حاصل کر سکے۔

زندگی کے چیلنجوں کا ہمت اور خود اعتمادی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے خوشی اور غم، نفع و نقصان، فتح و ناکامی میں توازن برقرار رکھنا چاہیے۔

تمام واقعات کے باوجود باطنی سکون کو برقرار رکھنا فریبی خواہشات پر قابو پانے کا بہترین طریقہ ہے یہی میں نے ان بزرگوں سے سیکھا جو وقت کے تغیرات سے متاثر نہیں ہوئے بلکہ آخری دم تک ثابت قدم اور غیر متبدل رہے حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام نے بھی جب ان پر ظلم کیا تو انہوں نے اپنے ہوش و حواس کو نہیں کھویا اور نہ ہی کسی کو خدا کی محبت اور محبت سے بچنے کی اجازت دی ۔ تمام آزمائشوں اور مصیبتوں کے درمیان سب سے بڑا قلعہ ، خدا نے آپ کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان کو یاد رکھیں آپ کی روح خدا کا مقدس مندر ہے آپ کو جہالت کے اندھیروں کو اس پاک جگہ کو ناپاک نہیں ہونے دینا

چاہیے، روحانی بیداری، عزت، وقار، محفوظ اور پر سکون حالت میں رہنا کتنا اچھا ہے! کسی سے نہ ڈرو اور نہ کسی سے نفرت کرو اپنی محبت سب کو دو خدا کی محبت کو محسوس کرو اور سب لوگوں میں اس کی موجودگی کو دیکھو اور اپنی شدید ترین خواہش کو اپنے دل میں اس کی مستقل موجودگی رہنے دو یہی اس دنیا میں امن و سکون سے جینے کا طریقہ ہے لیکن اس تسکین کا مزہ چکھنا اس وقت تک مشکل ہے جب تک خواہشات کی تیز ہوائیں اس کے دل کے نخلستان اور شاول کے درختوں سے اڑ رہی ہوں۔

خواہشات انسان کے ماحول سے تشکیل پاتی ہیں وہ ہمارے حسی ادراک سے پیدا ہوتی ہیں اور ان ادراکات کی حدود سے محدود ہوتے ہیں دیہی میلے میں شرکت سے کچھ جوش کی خواہش پوری ہوتی ہے لیکن عالمی معیار کی نمائش دیکھنے اور تمام مختلف نمائشوں کو دیکھنے کے بعد چھوٹا میلہ اپنی دلکشی اور اپیل کھو دیتا ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم سب سے پہلے خدا کی خوشنودی سے لطف اندوز ہو سکیں۔ دنیوی لذتیں پھر خواہشات اعلیٰ نوعیت کی ہوں گی خواہش لامتناہی ہے۔ جیسے ہی ایک خواہش پوری ہوتی ہے اس کی جگہ دوسری ہو جاتی ہے لیکن جب آپ خدا کو پا لیتے ہیں تو آپ کی تمام خواہشات پوری ہو جاتی ہیں "پہلے خدا کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کو تلاش کرو، اور یہ سب چیزیں آپ کو مل جائیں گی (اور جو خدا کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ پائیدار ہے)" تو کیوں نہ پہلے اس سب سے بڑی خواہش کی تکمیل کی کوشش کریں اور خدا کے فیاض ہاتھ سے بہترین اور بہترین حاصل کریں؟

جب خدا اسے جاننے کے لیے طالب کی دعا کا جواب دیتا ہے، تو اس کی دوسری تمام خواہشات فوراً اور ہمیشہ کے لیے پوری ہو جاتی ہیں۔

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کی کوئی خواہش نہیں ہے ٹھیک ہے!

میں نے دیکھا ہے کہ جب لوگ بازار جاتے ہیں تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ان میں خریدنے کی کوئی خاص خواہش نہ ہو، لیکن اچانک کوئی چیز ان کی آنکھ کو پکڑتی ہے اور وہ سوچتے ہیں، "اوہ ہاں، مجھے اسے خریدنا ہے!"

یہاں تک کہ اگر وہ اسے فوراً نہیں خریدتے ہیں، تب بھی یہ دن رات ان کے خیالوں میں پڑا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ آخر کار کر لیتے ہیں، چاہے انہیں قرض لینا پڑے، وہ تھوڑی دیر کے لیے اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں، لیکن رفتہ رفتہ اس کی رغبت ختم ہو جاتی ہے اور اس کے مالک ہونے کی خوشی کم ہوتی جاتی ہے، اس لیے وہ کسی اور چیز کی خواہش کرتے ہیں، وغیرہ۔

کبھی کبھی ہم کسی ایسے شخص سے ملتے ہیں جو کہتا ہے: "آہ، کاش میرے پاس اتنی رقم ہوتی (یا اسپیشل ماڈل کی کار یا سوئمنگ پول یا یا)" اور جیسے ہی وہ خواہش پوری ہوتی ہے، کسی نئی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

انسانی خواہشات فطری طور پر نامکمل ہیں، اس لیے وہ اپنے مالکوں کے لیے مکمل خوشی حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔

دنیا آپ کو یہ یاد کرنے سے ہٹانے کی کوشش کرے گی کہ خدا کو تلاش کرنے کی واحد حقیقی خواہش ہے لیکن آپ کو ہر روز اپنے آپ کو یہ یاد دلانا چاہیے جب کوئی شخص تمباکو نوشی چھوڑنے، زیادہ کھانا چھوڑنے، جھوٹ بولنا یا دھوکہ دہی چھوڑنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے اپنے فیصلے میں پختہ ہونا چاہیے اور نہ ڈگمگانے والا ماحول خراب اور کمزور کر دیتا ہے، جو ان کے اندر جھوٹی خواہشات پیدا کرتے ہیں یا ان کے اندر بہترین خواہشات پیدا کرتے ہیں۔ چوروں کا ماننا ہے کہ زندگی گزارنے کا یہی واحد طریقہ ہے لیکن اچھے لوگوں کے ساتھ صحبت ذہن کو اعلیٰ چیزوں کی طرف راغب کرتی ہے، تاکہ جھوٹی خواہشات انسان کو مزید ترغیب نہ دے سکیں، اس زندگی میں ہر چیز تبدیلی اور اتار چڑھاؤ کے تابع ہے لیکن چند لمحے گہرے غور و فکر یا خالص روحانی موضوعات پر مطالعے اور غور و فکر کرنے والے کو الہام کا ذریعہ بنیں گے، جس کی تلاش میں سب سے زیادہ حوصلہ افزائی ہوگی الہی ساحل جہاں "ان کو وہاں نہ کوئی تھکاوٹ چھوئے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے"

(سب سے بڑا آرام ان لوگوں کے لیے تیار کیا گیا ہے جنہوں نے محنت کی   اور جس نے حق کی تلاش میں کوئی کسر نہ چھوڑی وہ جیت گیا)

حقیقی خوشی خدا کی تمنا اور استقامت کے ساتھ مسلسل اس کے بارے میں سوچنے میں مضمر ہے، ایک وقت ایسا آتا ہے جب یہ سوچ اس قدر ثابت قدم اور غیر متزلزل ہو جاتی

ہے کہ کوئی بھی جسمانی، ذہنی یا جذباتی مصیبت آپ کے شعور کو خدا سے نہیں ہٹا سکتی، کیا خدا کی بیداری کے ساتھ زندگی گزارنا، اس کے بارے میں سوچنا اور اسے ہر وقت محسوس کرنا، اور کسی بھی چیز کی موت کی موجودگی میں اس کی موجودگی میں رہنا عجب نہیں ہے؟ اور آپ کے اندرونی سکون کو چرا سکتا ہے؟ (جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور جن کے دلوں کو خدا کے ذکر سے سکون ملتا ہے، بے شک اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے)

جب آپ تمام خواہشات سے محفوظ ہو جاتے ہیں، تو آپ ابدی موجودگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

زندگی واقعی عجیب ہے، ہر چیز بدلنے سے مشروط ہے اس لیے خوشی کے جہاز کو اس زندگی کی بدلتی ریت پر لنگر انداز نہیں کرنا چاہیے، ہمارا وقت گزر جائے گا، اور جو ہم اب دیکھ رہے ہیں وہ ایک دن ختم ہو جائے گا، تبدیلی تب تک قابل قبول ہے جب تک کہ آپ اسے نقصان نہ پہنچنے دیں اور جب یہ آپ کو نقصان پہنچاتی ہے، آپ کو جو اندرونی انتشار کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ آپ کو پیغام دیتا ہے کہ جب آپ خواہش کے بغیر ہر چیز سے لطف اندوز نہ ہوں، تو ہر چیز سے لطف اندوز نہ ہوں۔ یا انحصار اس لیے، اسے جاننے کی کوشش کرنا ان لوگوں کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے جو پرواہ کرتے ہیں۔ دوسری صورت میں، زندگی ایک تباہ کن مایوسی ہوگی، امیدوں کو خوفناک طریقے سے کچل دے گی۔

جب میں 1935 میں ہندوستان واپس آیا تو مجھے ان جگہوں کی سیر کرنے کی امید تھی جو میں بچپن میں پسند کرتا تھا، لیکن وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ سب کچھ بدل گیا ہے، زندگی کا مرحلہ کچھ اور انداز میں ترتیب دیا گیا ہے، سب سے زیادہ مایوسی اور صدمہ اس وقت ہوا جب میں اپنے پرانے گھر آیکاپور میں گیا، جہاں میں کھیلتا اور پرندوں کو دیکھا کرتا تھا، اس ساری زندگی میں صرف ایک درخت ہی رہ گیا تھا! جانی پہچانی اور پیاری چیزیں ایک ایک کر کے ہماری نظروں سے اوجھل ہوتی ہیں میں اپنے بچپن میں اپنے گھر کو دیکھنے کے لیے کچھ بھی دینے کو تیار تھا اور پھر بھی، اللہ نے میری خواہش پوری کر دی، کیونکہ میں نے بعد میں گھر کو خواب میں دیکھا، جہاں ہم نے تالاب میں تیراکی کی، اور پھر میں اوپر گیا،

بستر پر لیٹ گیا، اور آم کھایا، جیسا کہ میں نے کئی سال پہلے کیا تھا۔

خواہشات کو اب بہت احتیاط سے جانچنا اور جانچنا چاہئے، اچھی طرح سے چھانٹنا چاہئے، اور صرف اچھی چیزوں کو ہی رکھا جانا چاہئے، اور ان اچھی خواہشات کو بھی خدا کی اہم ترین خواہش کو دبانے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔

اس خواہش کو زندہ اور جلتا رہنا چاہیے اور اسے ختم یا مرنے نہیں دیا جانا چاہیے جب انسان خدا سے اپنی دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے کہتا ہے لیکن اس سے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کے لیے نہیں کہتا تو ایک ایسے بچے کا تصور کریں جو مسلسل اپنے والدین سے اس کی درخواستیں ماننے کا مطالبہ کرتا ہے، اور بصورت دیگر نہ تو ان کے بارے میں پوچھتا ہے اور نہ ہی ان کے بارے میں سوچتا ہے، اور یہ ان کے لیے ایک بے حسی اور کمتری ہے۔ وہ لوگ جو غور کرتے ہیں

جب زندگی کی اس کتاب کو لاگو کیا جائے گا، تو انسان کے ساتھ صرف وہ روحانی علم ہوگا جو کسی کے زمینی سفر کے دوران حاصل کیا گیا تھا، لہٰذا، خدا کو کسی کے ذہن میں ہمیشہ موجود رہنا چاہئے، اسے مسلسل پکارتے رہنا چاہئے اور اسے کبھی نہیں بھولنا چاہئے اگر کوئی واقعی اپنے روحانی مستقبل کے بارے میں فکر مند ہے، جب ہم خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں ہوں گے، تو ہم سب سے پہلے خدا کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے تلاش کریں گے۔ فیاض ہے اور ہمیں سب کچھ دیا ہے، لیکن ہم اسے تب ہی پائیں گے جب ہم اس کے تحفوں پر راضی نہیں ہوں گے بلکہ خود دینے والے کی طرف رجوع کریں گے جب تک ہم اس کی تلاش میں مخلص ہوں گے، اس کے قریب آنے کی خواہش میں سنجیدہ ہوں گے اور اس کی بابرکت موجودگی کا تجربہ کریں گے۔

انسان کو جس سب سے بڑی رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ اس کی اپنی ذات ہے جب وہ خاموشی سے بیٹھ کر روحانی امور پر غور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اچانک دنیاوی خیالات جنم لیتے ہیں، انہیں مشغول کرتے ہیں اور انہیں اپنے مقصد کے حصول سے روکتے ہیں، انہیں اپنے خیالات اور جسم پر قابو پانے کے لیے خود کو تربیت دینی چاہیے، اور ایسا کرنے سے وہ اپنی روح کے اندر ایک پورٹیبل جنت لے جائیں گے یا زندگی یا موت، وہ ان کے لیے خوشی کا باعث بنے گا۔

ہمیں اللہ سے دل کی گہرائیوں سے دعا کرنی چاہیے، اپنی بڑی آرزو کو انڈیلتے ہوئے، دل کی زبان میں، روح کی تڑپ اور ضمیر کی سرگوشیوں میں اس سے سوال کرنا چاہیے، تاکہ وہ ہماری بات سن کر ہمیں جواب دے لیکن اگر کوئی شخص آدھے دل سے دعا کرتا ہے اور ساتھ ہی کسی اور چیز کے بارے میں سوچتا ہے، جو خدا جانتا ہے وہ اس شخص کی بنیادی فکر نہیں ہے-

ہمارے پاس پہلے خدا کا ہونا ضروری ہے اب وقت آگیا ہے ہمیں انتظار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہم بہت طاقتور ہے زندگی جلدی گزر جاتی ہے اور زندگی کا مقصد جانے بغیر اس دنیا سے چلے جانا شرم کی بات ہے جب بھی ہمارے پاس فرصت کا لمحہ ہو ہمیں غور کرنا چاہئے چاہے آپ کی دعائیں شروع میں قبول نہ ہوں تب بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہوں بلکہ دعائیں مانگتے رہیں صدق دل سے دعا کریں اور یقین کریں کہ آپ کی دعا قبول ہوگی۔

میں نے اپنی زندگی میں خدا کی دعا کے قبولیت کا سب سے بڑا ثبوت دیکھا ہے لیکن اس طرح کے جواب کے لیے کوشش کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ کوشش کے بغیر کوئی چیز اہمیت نہیں رکھتی، زندگی کے اسرار سے پردے اٹھانے اور خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے مراقبہ ضروری ہے۔

بری عادتیں اور دیگر خلفشار آپ کی کوششوں کو کمزور اور آپ کے عزم کو کمزور کرنے کی کوشش کریں گے لیکن اگر آپ خوش رہنا چاہتے ہیں تو اپنے خیالات کو خدا کی طرف متوجہ رکھیں، آپ اسے اپنے قریب پائیں گے۔

دنیوی لذتوں کی خواہشات ایک مقناطیسی کشش پیدا کرتی ہیں جو انسان کو اس زمین کی طرف کھینچتی ہے، زندگی کے بعد کی زندگی جسم کی طرف لوٹنا ان لوگوں کے لیے غیر ضروری ہو جاتا ہے جنہوں نے اپنی خواہشات کو خدا میں پایا ہے جب بھی وہ کوئی خواہش پوری کرنا چاہتے ہیں، وہ اس کے بارے میں سوچتے ہیں، اور یہ ان کے سامنے ظاہر ہوتا ہے کہ میری والدہ اس کی موت کے بعد مجھ پر ظاہر ہوتی ہیں، اور میں نے اسے دیکھ کر تسلی حاصل کی اور اس کے سب سے زیادہ رحم کرنے والے خدا کا شکر ادا کیا۔ جب ہم اسے اپنے دلوں میں پہلی جگہ دیتے ہیں تو وہ ہم سے اپنی محبت اور شکرگزاری کا مظاہرہ کرنے کی ہماری خواہشات کو پورا کرتا ہے۔

جب کوئی شخص خدا تک پہنچ جاتا ہے تو وہ زندگی اور تقدیر کا مالک بن جاتا ہے۔ ہمیں اس وقت تک آرام نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ خدا کی موجودگی ہماری زندگیوں میں مضبوطی سے قائم نہ ہوجائے وہ ہمیں وہ سب کچھ دے گا جس کی ہم خواہش کرتے ہیں اور ہماری آزمائش کرے گا۔

روحانی راہ میں آزمائشیں اور رکاوٹیں بہت زیادہ اور بڑی ہیں، لیکن جب ہم ان آزمائشوں سے گزرتے ہیں اور ان رکاوٹوں پر قابو پاتے ہیں، تو ہمیں یہ کہنا چاہیے: "اے رب، تو نے میری دعائیں قبول کیں اور میری سب سے بڑی خواہشات کو پورا کیا، اس لیے میرا دل تیرے حضور سے مالا مال ہو گیا ہے اور میری روح تیرے نور سے منور ہو گئی ہے۔" السلام علیکم

پرہیزگاری بیداری کو بڑھاتی ہے۔

جب آپ دوسروں کو اچھے ارادے بھیجتے ہیں تو آپ کا شعور پھیلتا ہے۔ جب آپ اپنے پڑوسی کے بارے میں سوچتے ہیں تو اس سوچ کے ساتھ آپ کے وجود کا ایک حصہ جاری ہو جاتا ہے۔ لیکن صرف سوچنا ہی کافی نہیں ہے۔ ہمیں سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

شادی پرہیزگاری کا سبق ہے۔ دو لوگ ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بانٹنے کی کوشش کرتے ہیں پھر بچے ساتھ آتے ہیں اور والدین جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ ان کے ساتھ بانٹتے ہیں لیکن صرف قریبی خاندان کا سوچنا اور کسی کا نہیں (یعنی میں اور آپ یا صرف ہم) خود غرضی کی ایک شکل ہے۔

وہ وقت آئے گا جب ہمارے پیارے ہمیں چھوڑ جائیں گے۔ یہی زندگی کا طریقہ ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ انسانیت کا حتمی مقصد دوسروں کے لیے کام کرکے اور ان کے ساتھ زندگی کی نعمتیں بانٹ کر اپنی بیداری کی حدود کو بڑھانا ہے۔

پرہیزگاری اپنے مالک کو بہت سی نعمتیں اور بڑی خوشیاں دیتی ہے، کیونکہ پرہیزگاری کے ذریعے انسان اپنی خوشی کو محفوظ رکھتا ہے، میرا مقصد دوسروں کو خوش کرنا ہے، کیونکہ میری خوشی ان کی خوشی سے حاصل ہوتی ہے۔

ہم صحیح معنوں میں کامیابی کا ذائقہ نہیں چکھ سکتے جب تک کہ ہم اپنی خوشی دوسروں کے ساتھ نہ بانٹیں میں صرف خاندان کے افراد کا نہیں بلکہ تمام لوگوں کا ذکر کر رہا ہوں۔

ہمیں دوسروں کے بارے میں سوچنا چاہیے اور اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق ان کی مدد کرنی چاہیے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم خود کو غریب بنائیں، بلکہ دوسروں کے لیے حقیقی اور دوستانہ فکرمندی اور اشتراک کرنے کی خواہش ظاہر کریں۔

ہمیں سب سے پہلے سچائی کے اصولوں کو اپنے اوپر لاگو کرنا چاہیے اگر ہم خود پرہیزگار نہیں ہیں تو ہم دوسروں کو پرہیزگاری نہیں سکھا سکتے اگر ہم خود سے آغاز کریں گے تو دوسروں کے لیے اچھی مثال بنیں گے۔

میں نے اپنی زندگی دوسروں کی خدمت اور فائدے اٹھانے کے لیے وقف کر دی ہے۔ میں نے بہت سفر کیا ہے۔ اور بڑے سامعین کو لیکچر دیا ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ میں اپنی تحریروں اور تعلیمات کے ذریعے دوسروں کی بہترین خدمت کرتا ہوں۔

ہجوم لیکچر سننے کے لیے آتے ہیں، ضروری نہیں کہ سچے پیار سے لوگ الہام اور روحانی سکون کے لیے آئیں لیکن مجھے ایسی روحیں چاہیے جو سچائی کی تلاش میں ہوں، جو اللہ سے محبت کریں، اسی لیے میں نے اللہ پر غور کرنے کی ضرورت پر توجہ مرکوز کی ہے، اور توجہ مرکوز کرتا رہتا ہوں۔

تمام سنجیدہ اور مسلسل متلاشی اپنی روحانی جستجو میں کامیابی کا تاج پہنائیں گے اگر وہ خواہش اور تندہی کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں

ہمیں اپنے تمام دلوں، دماغوں، جانوں اور طاقت سے خُدا سے پیار کرنا چاہیے، اور اپنے پڑوسی سے اپنے جیسا پیار کرنا چاہیے۔

خدا سے اپنے دل، دماغ، جان اور طاقت سے محبت کرنے کا کیا مطلب ہے؟

دل کا مطلب ہے احساس، دماغ کا مطلب ہے ارتکاز، روح کا مطلب ہے مراقبہ میں گہری روحانی ہم آہنگی، اور طاقت کا مطلب ہے اپنی تمام توانائی کو خدا کی طرف لے جانا۔

اس کا مطلب ہے خُدا کو اپنے تمام احساسات کے ساتھ، مراقبہ میں اپنی تمام تر توجہ کے ساتھ، زندگی کی توانائی یا طاقت کو مادے سے روح کی طرف لے کر، اور جسم سے خدا کی طرف توجہ مبذول کر کے۔

غور و فکر کے بغیر خدا سے محبت کرنا ممکن نہیں ہے، کیونکہ صرف غور و فکر کے ذریعے ہی ہم اپنی روحانی فطرت کو ایک روح کے طور پر جان سکتے ہیں جو ابدی اور ہمیشہ کے لیے خدا سے جڑی ہوئی ہے جس نے اسے اپنی صورت پر بنایا ہے۔

ہمیں اپنے اندر خدا کی عظیم محبت کے لیے ایک تخت بنانا چاہیے، زندگی میں اس سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں، اس سے محبت کرنے، اس کے بارے میں بات کرنے اور دوسروں کو اسے جاننے کے لیے روشن کرنے سے بڑھ کر کوئی خواہش نہیں ہے، مجھے لوگوں سے اور کچھ نہیں چاہیے۔

اپنے روحانی تجربے کو ان لوگوں کے ساتھ بانٹنا خوشی کی بات ہے جو خلوص نیت سے اس کی تلاش کرتے ہیں مجھے ان سے خدا کے بارے میں بات کرنے اور اس کی موجودگی کا تجربہ کرنے میں ان کی مدد کرنے سے زیادہ خوشی کوئی چیز نہیں دیتی

خدا سے محبت کرنا اور اس کے بندوں سے محبت کرنا کمال ہے جب ہم اسے پاتے ہیں تو ہم اس کی محبت کو ہر ایک میں محسوس کرتے ہیں کائنات میں محبت کی طاقت سے بڑی کوئی طاقت نہیں ہے۔

میں خدائے بزرگ و برتر کو آسمانوں اور سمندروں پر براجمان دیکھتا ہوں اور اپنے شعور کے تخت پر اس کو اپنے اندر اور سب کی روحوں میں

موجود دیکھتا ہوں اور میں اس کی تمام لامحدود شکلوں اور مخلوقات میں اس کے ظہور میں اسے گلے لگاتا ہوں۔

اگر خود غرضی نہ ہوتی تو دنیا جنت ہوتی

اگر دنیا اپنی شیطانی خود غرضی چھوڑ دے تو ہم اس زمین پر جنت دیکھیں گے۔

جنگ کے بیج بدمعاشی خود غرضی کے دل میں موجود ہیں ابتدائی انسانوں نے پہلے پتھر کے کلبوں کا استعمال کیا جو بعد میں کمانوں اور تیروں کی شکل اختیار کر گئے، اپنی خود غرضی کو دوسروں کی خود غرضی سے بچانے کے لیے بعد میں رائفلیں اور پستول ایجاد ہوئے، پھر مشین گنیں، اور اس کے بعد بم اور زہریلی گیس ایک دوسرے کی خود غرضی کے لوگوں کی خود غرضی سے بچانے کے لیے۔

انسانیت کی تخریبی صلاحیت اس کی تعمیری صلاحیت سے زیادہ بڑھ چکی ہے اور ترقی کر چکی ہے یہ مہلک پھوڑا یعنی ظالمانہ خود غرضی کا پھوڑا آخرکار پھٹ جائے گا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سی جانیں اس سے پہلے کہ انسانیت کے بیدار ہو جائے اور یہ سمجھے کہ قوم پرستی ذاتی خود غرضی سے کم نقصان دہ نہیں ہے، ایک قوم بنیادی طور پر انفرادی گروہوں پر مشتمل ہے، انفرادی گروہوں پر مشتمل ہے۔ ایک کو اپنے آپ سے شروع کرنا چاہئے

اس گھناؤنی خود غرضی کے نتیجے میں جنگیں چھڑ جاتی ہیں، معاشی توازن درہم برہم ہوتا ہے اور کساد بازاری اور پھر ڈپریشن زور پکڑتا ہے۔

ممالک کے درمیان سرحدیں متعین نہیں ہیں، اور دنیا کی حکومتیں مسلسل تبدیلی کے تابع ہیں۔

خود غرضی جو دوسروں کے حقوق اور خوشیوں کی پرواہ کیے بغیر خوشی کی تلاش کرتی ہے، یا جو اپنے مقاصد کے لیے دوسروں کے حقوق اور مفادات کو پامال کرتی ہے، غربت، ناخوشی اور بدحالی کو جنم دیتی ہے۔

دوسروں کی قیمت پر خود کو مالا مال کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہے

کمیونزم، جو ظاہری طور پر عوام سے فراوانی اور خوشحالی کا وعدہ کرتا ہے، کامیاب نہیں ہو گا اور ایک دن منہدم ہو جائے گا کیونکہ اس کی بنیاد جبر اور شخصی آزادیوں کو دبانے پر ہے (نوٹ: یہ لیکچر ماسٹر پرمهانسا نے 1937 میں دیا تھا، اور یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے!)

عظیم لوگ دینے کی مخلص روحانی خواہش کی بنیاد پر پرہیزگاری کی وکالت کرتے ہیں۔

اگر کوئی شخص صرف اپنے ہاتھوں اور پیروں پر توجہ مرکوز کرتا ہے اور اپنے سر کو نظرانداز کرتا ہے تو دماغ موٹر مہارتوں کی رہنمائی کے لئے کام نہیں کرے گا تمام جسمانی افعال کو مربوط ہونا چاہئے اسی طرح

قوموں اور معاشروں میں ذہنوں (فیصلہ سازوں) کو ہاتھوں اور پیروں (افرادی قوت) کے ساتھ ہم آہنگی سے کام کرنا چاہئے کیونکہ اگر مفادات آپس میں ٹکرا گئے تو نظم ٹوٹ جائے گا اور انتشار پھیلے گا۔

دنیا میں دو استاد ہیں جو اللہ کو اپنا رہنما اور مرشد مانتا ہے وہ کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں جو شیطان کو اپنا رہنما اور رہبر بنا لے اسے بہت نقصان اٹھانا پڑے گا۔

اس زندگی میں زیادہ تر لوگوں کے لیے کلیدی لفظ "میں" ہے وہ لوگ جو روحانی مزاج اور میلان رکھتے ہیں دوسروں کے بارے میں اتنا ہی سوچتے ہیں جتنا وہ اپنے بارے میں سوچتے ہیں جو صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں وہ اپنے اردگرد کے لوگوں کی دشمنی اور ناراضگی کا باعث بنتے ہیں لیکن جو لوگ دوسروں کے جذبات اور مفادات پر غور کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے ان کے بارے میں سوچتے ہیں اور ان کے جذبات پر غور کرتے ہیں۔

اگر ایک بستی میں ایک سو آدمی ہوں اور ہر ایک دوسرے سے لینے کی کوشش کرے تو ہر ایک کے ننانوے دشمن ہوں گے لیکن اگر ہر ایک دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کرے تو ہر ایک کے ننانوے دوست ہوں گے۔

میں نے اسی طرح زندگی گزاری اور دوسروں کو دے کر کچھ نہیں کھویا درحقیقت، میں نے جو کچھ دیا ہے وہ خدا کے فضل سے کئی گنا لوٹا ہے اب میں کچھ بھی نہیں چاہتا کیونکہ جو کچھ میرے اندر موجود ہے وہ دنیا کی کسی بھی چیز سے بڑا اور قیمتی ہے جو انسان حقیقی معنوں میں خوشی کا متلاشی ہے، اور جب خوشی مل جاتی ہے تو ان حالات کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے جو اس کی طرف لے جاتے ہیں۔

میرے پاس بینک اکاؤنٹ نہیں ہے کیونکہ اس دنیا میں میری واحد ضمانت ہے کہ لوگوں کے میرے بارے میں اچھے جذبات ہیں میں کسی اور دنیاوی ضمانت پر یقین نہیں رکھتا سچی دولت اپنے بھائیوں اور دوستوں کے دلوں میں رہنے میں ہے

جب ہم پرہیزگار ہوتے ہیں تو ہم خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ہم اس طرز عمل کو اپناتے ہیں تو ہمارے اردگرد کے لوگ ہمارے رویے سے متاثر ہوں گے اور ہماری تقلید کرنے کی کوشش کریں گے ہمیں خود غرضی کو ختم کرنا چاہیے جو کہ تمام انفرادی اور قومی برائیوں کی جڑ ہے۔

صاحب نے ہوا میں بلند کیا۔

کتاب "دی فلاسفی آف انڈیا ان دی لائف آف یوگی" سے

"کل رات میں نے یوگیا کو ہوا میں چند فٹ لٹکتے ہوئے دیکھا"

اس دلچسپ جملے سے میرے دوست اوپیندر موہن چوہدری نے اپنی بات شروع کی۔

وہ پرجوش انداز میں مسکرائی اور بولی، "شاید آپ نے اس کے نام کا اندازہ لگا لیا ہے: کیا آپ کا مطلب بھدوری مہاسایا نہیں ہے جو اوپری چکر والی سڑک پر رہتا ہے؟"

اپیندر نے اثبات میں سر ہلایا، حالانکہ وہ تھوڑا مایوس تھا کہ اس کے ذریعے یہ خبر مجھ تک نہیں پہنچی تھی، میرے دوست جانتے تھے کہ میں سنتوں کے بارے میں کتنا متجسس ہوں، اور وہ مجھے کسی نئے سے متعارف کرانے میں ہمیشہ خوش رہتے تھے۔

میں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "یوگی کی رہائش ہمارے گھر کے بالکل قریب ہے، اور میں باقاعدگی سے اس سے ملنے جاتا ہوں۔"

میرے الفاظ نے اوپیندر میں بہت دلچسپی پیدا کی، کیونکہ دلچسپی اس کے چہرے سے عیاں تھی، اور میں نے مزید کہا:

"میں نے اسے معجزاتی کام کرتے ہوئے دیکھا، اس نے قدیم یوگا کی سانس لینے کی آٹھ تکنیکوں (1) میں مہارت حاصل کی جیسا کہ بابا پتنجلی نے ریکارڈ کیا تھا (2) ایک دن، بھادری مہاسیا نے میرے سامنے ایسی حیرت انگیز طاقت کے ساتھ بھسٹریکا پرانایام کیا کہ مجھے ایسا لگا جیسے واقعی کوئی طاقتور طوفان بہہ گیا ہو، اس کے بعد وہ بے حرکت ہو کر کمرے میں سانس لیتا رہا شاندار آگاہی (3) اس طوفان کے بعد امن کی فضا بہت واضح اور ناقابل فراموش تھی۔

اپیندر کی آواز میں بے اعتباری چھائی ہوئی تھی کہ اس نے کہا، "میں نے سنا ہے کہ سنت کبھی گھر سے نہیں نکلتا، کیا یہ سچ ہے؟"

میں نے جواب دیا: "ہاں، یہ سچ ہے! وہ پچھلے بیس سالوں سے اپنے گھر تک محدود ہے، تاہم، وہ اس سخت قانون کی پابندیوں میں نرمی کرتا ہے جو اس نے ہماری مقدس تعطیلات کے دوران خود پر عائد کی تھی، اور اس کنارے پر چلتے ہیں جہاں بھکاری جمع ہوتے ہیں، کیونکہ سینٹ بہادری اپنے مہربان دل کے لیے مشہور ہیں۔"

اس نے کہا: "لیکن سنت کشش ثقل کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہوا میں معلق کیسے رہتا ہے؟"

میں نے جواب دیا: "یوگی کا جسم کچھ پرانایام سانس لینے کی مشقوں کی مشق کرنے سے کثافت کھو دیتا ہے، اور پھر وہ مینڈک کی طرح اڑ سکتا ہے یا چھلانگ لگا سکتا ہے یہاں تک کہ سنت جو روایتی یوگا کی مشق نہیں کرتے ہیں وہ بھی ہوا میں تیرتے ہیں جب وہ خدا کی خواہش میں اضافہ کی شاندار حالتوں میں داخل ہوتے ہیں"۔

اپیندر کی آنکھوں میں تجسس چھلک پڑا، اور اس نے کہا، "میں اس عقلمند آدمی کے بارے میں مزید جاننا چاہوں گا، کیا تم اس کی شام کی میٹنگز میں شرکت کرتے ہو؟"

میں نے کہا، "ہاں، میں اکثر ان کے پاس جاتا ہوں، اور میں اس کی تیز عقل اور حیرت انگیز حکمت سے بہت متاثر ہوا ہوں، بعض اوقات میرا قہقہہ محفل کی رونق کو خراب کر دیتا ہے، حالانکہ موصوف کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی، لیکن ان کے شاگرد مجھے غصے سے دیکھتے ہیں!"

اس دوپہر کو اسکول سے گھر جاتے ہوئے، میں نے بھدوری مہاسایا کے گھر روکا اور ان سے ملنے کا فیصلہ کیا، یوگی تنہائی میں رہتا تھا، گراؤنڈ فلور پر ایک شاگرد کی نگرانی میں یہ شاگرد آنے والوں کے بارے میں بہت خاص تھا اور مجھ سے پوچھا کہ کیا میں نے اپنے استاد سے ملاقات کی ہے لیکن استاد فوراً نمودار ہوا، اس کی آنکھیں چمک اٹھیں، اس طرح اس نے مجھے شاگرد کو باہر پھینکنے سے بچایا:

"مکنڈا جب چاہے آنے دو، خلوت کا راج میرے آرام کے لیے نہیں ہے بلکہ دوسروں کے آرام کے لیے ہے، دنیا والے ہماری ایمانداری سے راضی نہیں ہیں، جو ان کے غرور کو بکھرا دیتے ہیں، اولیاء کرام نہ صرف نایاب ہیں بلکہ پریشان کن بھی ہیں، یہاں تک کہ صحیفہ میں بھی ہم انہیں بعض اوقات دوسروں کے لیے شرمندگی کا باعث پاتے ہیں"

میں نے بھدوری مہاسایا کے پیچھے ان کی اوپری منزل کی سادہ رہائش گاہ تک جانا، جسے اس نے شاذ و نادر ہی چھوڑا ماسٹرز عام طور پر عوامی نظریے سے دستبردار ہو کر دنیا کی چمک دمک اور گلیمر کو نظر انداز کرتے ہیں جب تک کہ وہ زمانے کی تاریخوں میں مضبوطی سے قائم نہ ہو جائیں، دنیا ان

پر شاذ و نادر ہی کوئی توجہ دیتی ہے، کیونکہ بابا کے ہم عصر صرف موجودہ حالات میں رہنے والوں تک محدود نہیں ہیں۔

میں نے کہا، ''عظیم بابا، آپ پہلے یوگی ہیں جنہیں میں جانتا ہوں جو ہر وقت اپنے گھر کے اندر رہتا ہے۔''

اس نے جواب دیا، "کبھی کبھی خدا اپنے اولیاء کو غیر متوقع مٹی میں لگاتا ہے تاکہ ہم یہ نہ سوچیں کہ ہم انہیں کسی خاص اصول کے تابع کر سکتے ہیں۔"

سنت غور و فکر میں ٹانگیں لگائے بیٹھا، اس کا متحرک جسم کمل کی حالت میں آرام کر رہا تھا حالانکہ اس کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی، لیکن اس کے جسم میں عمر بڑھنے یا گھٹنے کے آثار نظر نہیں آتے تھے، مضبوط اور لمبے لمبے بیٹھنے سے، وہ ہر طرح سے کامل تھا، اس کا چہرہ صحیفوں میں بیان کردہ بابا کی خصوصیات کو ظاہر کرتا تھا جیسے کہ صحیفوں میں بیان کیا گیا ہے جیسا کہ اس کے چہرے پر سر، ہمیشہ پوری داڑھی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ موجودگی

میں مراقبہ میں سنت کے ساتھ بیٹھا، اور ایک گھنٹے کے بعد اس کی نرم آواز نے مجھے بیدار کیا:

"آپ اکثر خاموشی کی حالت میں داخل ہوتے ہیں، لیکن کیا آپ خدا کے بارے میں حقیقی آگاہی کی حالت میں پہنچ چکے ہیں؟"

سنت کا مطلب یہ تھا کہ مجھے غور کرنے سے زیادہ خدا سے پیار کرنا یاد دلانا ہے، اور مزید کہا: "ذرائع کو انجام کے ساتھ الجھاؤ، اور ذرائع کو اپنا مقصد نہ بنائیں"

اس نے مجھے کچھ آم پیش کیے، اور اپنی تیز عقل کے ساتھ، جو اس کی سنجیدہ طبیعت کے باوجود مجھے دل لگی، اس نے کہا:

"لوگوں کی خوراک کے ساتھ متحد ہونے کی خواہش خدا کے ساتھ متحد ہونے کی خواہش سے کہیں زیادہ ہے"

اس جملے نے میری طرف سے ایک زوردار قہقہہ نکالا، اور اس کی نگاہیں پیار سے نرم ہو گئیں جب اس نے کہا، "کیا ہنسی ہے!" اس کا چہرہ سنجیدہ تھا لیکن ایک مسرت بھری مسکراہٹ تھی اس کی بڑی، کنول جیسی آنکھوں نے ایک مقدس، اندرونی مسکراہٹ چھپا رکھی تھی۔

سنت نے ایک میز پر کئی موٹے لفافوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "یہ خطوط میرے پاس دور دراز امریکہ سے آئے

ہیں، میں کئی معاشروں سے خط و کتابت کرتا ہوں جن کے ممبران یوگا میں دلچسپی ظاہر کرتے ہیں، وہ کولمبس سے بہتر سمجھ کے ساتھ ہندوستان کو دوبارہ دریافت کر رہے ہیں!
مجھے ان کی مدد کرنے میں خوشی ہے، کیونکہ یوگا کا علم مفت ہے، جو سورج کی طرح روشنی کی تلاش میں ہے۔"

"عقلمندوں نے انسانیت کی نجات کے لیے جو ضروری سمجھا ہے اسے مغرب کی خاطر ڈھیل نہیں دینا چاہیے، مشرق اور مغرب اپنے مختلف بیرونی تجربات کے باوجود روح میں ایک جیسے ہیں، اور یوگا کے روحانی راستوں میں سے کسی ایک پر عمل کیے بغیر انہیں ترقی اور خوشحالی کی کوئی امید نہیں ہے۔"

ولی نے مجھے اپنی پرسکون نگاہوں میں تھام لیا، اور تب مجھے یہ احساس نہیں ہوا کہ اس کے الفاظ ایک پردہ دار پیشین گوئی تھے، یہاں تک کہ جب میں یہ الفاظ لکھ رہا ہوں، میں نے ان کے بظاہر بے ضرر اشارے کا پورا مطلب نہیں سمجھا کہ میں ایک دن ہندوستان کی تعلیمات کو مغرب تک پہنچاؤں گا۔

میں نے کہا، "اے عظیم بابا، اگر آپ بنی نوع انسان کے فائدے کے لیے یوگا کے بارے میں کوئی کتاب لکھیں تو کتنا اچھا ہو گا!"

اس نے جواب دیا، "میں ایسے طلبہ کی تربیت کر رہا ہوں جو اپنے طلبہ کے ساتھ مل کر ایسی زندہ کتابیں بنیں گے جو زوال، وقت کی فطری تبدیلیوں اور ناقدین کی غیر فطری تشریحات کا مقابلہ کریں گی۔"

ہم یوگی کے ساتھ اس وقت تک اکیلے رہے۔ جب تک کہ ان کے شاگرد شام کو نہ پہنچے، جب انہوں نے اپنا ایک بے مثال لیکچر ایک ہلکے سیلاب کی طرح دیا، اس نے اپنے سامعین کے نفسیاتی ملبے اور ملبے کو بہا دیا اور انہیں خدا کی طرف لے گئے، ان کی شاندار مثالیں بے عیب بنگالی میں سنائی گئیں۔

اس شام، بهدوری نے میرابائی نامی قرون وسطی کی راجپوت شہزادی کی زندگی کے مختلف فلسفیانہ پہلوؤں کی کھوج کی، جس نے سنت کے حصول کے لیے محل کی خوشحال زندگی کو ترک کر دیا تھا، ابتدا میں، ایک ممتاز سنیاسی، سناتنا گوسوامی نے اسے شاگرد کے طور پر قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا، لیکن جب اس نے کہا کہ وہ ایک عورت تھی، تو اس نے کہا:

"استاد سے کہو کہ میں کائنات میں خدا کے سوا کسی مرد کو نہیں پہچانتا کیا اس کے سامنے ہم سب عورتیں نہیں ہیں؟"

(ایک مقدس خیال ہے کہ خدا کائنات میں واحد مثبت اور تخلیقی اصول ہے، اور اس کی تخلیق ایک منفی وہم کے سوا کچھ نہیں ہے)

میرابائی ایک شاعرہ تھیں، اور اس نے روحانی مسرت سے بھری ہوئی بہت سی نظمیں لکھیں جو آج بھی ہندوستان کے ادبی خزانوں میں شمار کی جاتی ہیں، میں یہاں ان میں سے ایک کا انگریزی میں ترجمہ کر رہا ہوں (اس کا عربی نظم میں ترجمہ محمود عباس مسعود نے کیا تھا):

جسم کو ہمیشہ دھویا جائے تو معلوم ہو جائے گا۔
میں سمندروں کے بیچ میں شیر بن جاتا
وہ پودا کھائے گا تو اسے ضرور احساس ہوگا۔
میں فخر سے بکری کی شکل لوں گا۔
مالا کی تعداد کو شمار کیا جائے تو ظاہر ہوگا۔
میں بڑے بڑے موتیوں کے ساتھ خدا کی حمد کر رہا تھا۔
کاش بت سجدہ کرتے
میں پہاڑوں اور چٹانوں کے سامنے جھک جاتا
کاش دودھ کا گھونٹ پی لیا جائے۔
بچھڑوں اور جوانوں کو چکھنے کے لیے
اگر بیوی کو ترک کرنے سے کوئی نقصان ہوتا ہے۔
ہزاروں کو فوری طور پر انتخاب کے ذریعہ کاسٹ کیا جائے گا۔
یہ سب کچھ اسے ظاہر کرنے کے لیے ناکافی ہے۔
نہیں، اور یہ پردہ کبھی نہیں اٹھا سکے گا۔
خدا ایک شرط پر ظاہر ہوگا:
دل کی محبت اور آگ جیسی آرزو

کچھ طالب علموں نے بھدوری کے جوتے میں روپے رکھے، جو اس کے پاس پڑا تھا جب وہ یوگا پوز میں بیٹھا تھا، ہندوستان میں یہ روایتی پیشکش احترام اور تعریف کا اظہار ہے، اس بات کی علامت ہے کہ طالب علم اپنے مادی مال کو اپنے استاد کے قدموں میں رکھتا ہے، مہربان دوست خدا کی دیکھ بھال اور ان کی حفاظت کا مظہر ہیں جن سے وہ پیار کرتا ہے۔

شاگردوں میں سے ایک نے آقا کی طرف بے تابی سے دیکھا جب وہ رخصت لے رہے تھے اور کہنے لگے، "واقعی، آپ کمال کے

ہیں، آپ نے خدا کی تلاش اور ہمیں حکمت عطا کرنے کے لیے دولت اور ذاتی آرام کو ترک کر دیا ہے۔"

ولی نے جواب دیا، "لیکن تم اس کے برعکس کر رہے ہو!" استاد کے خدوخال نے نرمی سے سرزنش کا اظہار کیا، اور اس نے بات جاری رکھی، "میں نے ایک عالمگیر بادشاہی کی محبت کے لیے چند روپیے اور معمولی لذتوں کو ترک کر دیا ہے، جس کی نعمتیں لامحدود اور لامتناہی ہیں، تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو کسی چیز سے محروم کر لیا ہے؟ یہ اس دنیا کے کم نظر لوگ ہیں جو بے ایمانی کے ساتھ بادشاہی کر رہے ہیں! مساوی، معمولی دنیاوی لذتوں کا لالچ جو نہ تو پرورش پاتی ہے اور نہ ہی بھوک مٹاتی ہے!"

میں سنیاسی اور سنیاسیوں کے اس متضاد نقطہ نظر پر ہنس پڑا: ایک تو غریب ولی کو کرویسس سے زیادہ امیر اور ممتاز بناتا ہے، دوسرا دنیا کے سب سے بڑے کروڑ پتیوں کو غریبوں میں بدل دیتا ہے جو نہیں جانتے کہ وہ غربت کی ذلت سے کیا تکلیف اٹھاتے ہیں۔

استاد نے اپنی بات کا اختتام غیر متزلزل ایمان پر زور دیتے ہوئے کیا: "خدائی نظام ہمارے معاملات کو منظم کرتا ہے اور ہمارے مستقبل کو ایک ایسی حکمت کے ساتھ ترتیب دیتا ہے جو انشورنس کمپنیاں فراہم کرتی ہے اس سے بڑھ کر دنیا بے چین لوگوں سے بھری پڑی ہے جو اپنے تحفظ کے بیرونی ذرائع پر بھروسہ کرتے ہیں ان کے دردناک خیالات ان کے ماتھے پر داغ کی طرح ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ کس طرح اس کا دودھ ہمیں فراہم کرتا ہے، جس نے ہمیں دودھ پلایا، عبادت کرنے والے ہر روز اپنی زندگی میں درکار ہر چیز کے ساتھ

میں نے مطالعاتی سیشن کے اختتام کے بعد سنت سے اپنے دورے جاری رکھے، اور ایک خاموش جوش کے ساتھ جس نے مجھے الہی موجودگی کا احساس دلانے میں مدد کی، ایک دن سنت ہمارے گھر سے دور رام موہن رائے روڈ پر منتقل ہو گئے، جب کہ ان کے چاہنے والے پیروکاروں نے ان کے لیے تاجندرماٹھ کے نام سے ایک نیا آشیانہ بنایا [4]

اگرچہ میں اس یادداشت میں جو کچھ بیان کرنے جا رہا ہوں وہ قبل از وقت ہے، لیکن میں یہاں ان اختتامی الفاظ کا ذکر کروں گا جو بھدوری مہاسیا نے مجھ سے کہے تھے کہ میری مغرب روانگی سے کچھ دیر پہلے، میں ان کو الوداع کہنے گیا اور

ان کے سامنے عاجزی سے جھک کر ان کی جدائی کا آشیرواد حاصل کرنے کے لیے کہا:

"میرے بیٹے، خدا کی نعمت کے ساتھ آگے بڑھو، اور قدیم ہندوستان کی شان کو اپنی حفاظت کی ڈھال کے طور پر لے لو، فتح تمہارے ماتھے پر لکھی ہوئی ہے، اور دور دراز کے رئیس تمہارا خیر مقدم کریں گے۔"

ماخذ: یوگی کی سوانح عمری (یوگی کی زندگی میں ہندوستانی فلسفہ)

فوٹ نوٹ

(1) سانس لینے کی اس تکنیک کو پرانایام کے نام سے جانا جاتا ہے، جو کہ سانس لینے کے عمل کو منظم کرکے زندگی کی قوت یا سرگرمی (پران) کا کنٹرول ہے پرانایام بھستریکا ("گھنٹی":) دماغ کو پرسکون کرنے کا کام کرتی ہے۔

(2) پتنجلی یوگا پر قدیم مفسرین میں سب سے بڑا ہے۔

(3) 1928 میں ایک لیکچر میں، سوربون کے پروفیسر جولس بوئس نے بتایا کہ فرانسیسی سائنس دانوں نے اعلیٰ شعور پر تجربات کیے ہیں اور اس کے وجود کو تسلیم کیا ہے، انہوں نے اسے فرائیڈ کے تصور میں لاشعوری ذہن کا ہم منصب قرار دیا۔ واضح کیا کہ اعلیٰ شعور کی بیداری کو "تجویز یا سموہن سے ممتاز کیا جانا چاہیے، اعلیٰ شعور کے وجود کو فلسفیانہ طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، اور یہ بنیادی طور پر ایمرسن کی طرف سے بیان کردہ اعلیٰ ذات ہے، جسے سائنس نے حال ہی میں تسلیم کیا ہے" ایمرسن نے اپنے مضمون (The Higher Soulies) میں کہا ہے: "Me's a face of all of goodness and monde' عام طور پر جسے ہم انسان کہتے ہیں: کھانے پینے، لگانے، لگانے اور حساب کرنے والا انسان اپنی بنیادی حقیقت کی غلط تصویر پیش کرتا ہے لیکن جس روح کا وہ آلہ اور اظہار ہے اگر اسے اس کے خیالات اور اعمال سے ظاہر ہونے دیا جائے تو ہم جھکنے پر مجبور ہو جائیں گے کیونکہ ہم روحانی فطرت اور تمام الٰہی صفات کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔

(4) ان کا پورا نام تاجنارامتھ بھادوری تھا، اور ہندی میں "ریاضی" کا مطلب عبادت کی جگہ ہے، جو اکثر "خلا میں تیرتے" سنتوں میں سے ایک آستانہ یا خانقاہ کا حوالہ دیتے ہیں، جو 17ویں صدی کے سینٹ جوزف آف کیوپرٹینو تھے، جن کے غیر معمولی تجربات کو گواہوں نے دستاویزی شکل دی تھی، جس نے سینٹ جوزف کو ایک حقیقی ریاست کے طور پر دکھایا، جس نے دنیا میں ایک حقیقی ریاست کا اعزاز حاصل کیا۔ خدا کی یاد اور اس کے ساتھ گہرا تعلق خانقاہ میں اس کے بھائیوں نے اسے اجتماعی دسترخوان پر خدمت کرنے کی اجازت نہیں دی تھی کہ کہیں وہ چین کے ساتھ اڑ نہ جائے، درحقیقت، سنت طویل عرصے تک

زمین پر رہنے کی نااہلی کی وجہ سے دنیاوی فرائض انجام دینے سے قاصر تھا! کبھی کبھی، ایک بابرکت مجسمہ کا محض نظر ہی اسے عمودی پرواز کی طرف دھکیلنے کے لیے کافی ہوتا تھا، جس کے بعد وہ آسمانوں پر اُڑتے ہوئے دو سنتوں یعنی انسان اور پتھر کو دیکھتا تھا۔

ایویلا کی سینٹ ٹریسا، جو روحانی بزرگی کے حامل ہیں، نے بھی جسمانی بلندی کو بے چین پایا، متعدد انتظامی فرائض کے بوجھ سے دبے ہوئے، انہوں نے فلائٹ ٹیسٹ روکنے کی ناکام کوشش کی، اس سلسلے میں لکھا: "اگر خدا نے چاہا تو اقدامات بیکار ہیں" صدیوں سے اس کی خوشبو گلاب جیسی تھی اور بے شمار معجزات اس سے منسوب تھے۔

(یہ معجزات ہمیں اس بات کی بھی یاد دلاتے ہیں جو قرآن مجید اور نبوی احادیث میں مذکور ہے۔، جیسے کہ اہلِ غار کا قصہ اور مریم علیہا السلام سے کھجور کے خشک تنے کو ہلانے کی درخواست کی تاکہ اس سے پکی کھجوریں موسم سے باہر گریں، اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے مریم کو کس طرح رزق دیا، جس کا ذکر سورہ عمران میں آیا ہے۔ اس نے اس کے رزق کے ساتھ حرم پایا، اس نے کہا، "اے مریم، یہ تمہارے لیے کہاں سے ہے؟" اس نے کہا، "یہ خدا کی طرف سے ہے") اور ساتھ ہی جریج کا قصہ جو کہ گہوارے میں بولا تھا، اور وہ تین جو غار میں داخل ہوئے تھے اور چٹان دوسرے معجزات سے دور ہو گئی تھی۔

قوتِ ارادی اور ماحول کا اثر

مصیبتیں اور مشکلات انسان کے اپنے ماضی کے اعمال کے بارے میں آگاہی کے فقدان سے پیدا ہوتی ہیں، جو کسی خاص وقت اور مقام پر کیے جاتے ہیں، اس کی موجودہ مصیبت ان خیالات اور اعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ جو اس کے کیے ہوئے ہیں، جنہوں نے شعور کی مٹی میں جڑیں پکڑی ہیں، ان خیالات اور اعمال کی طرح پھل پھولتے اور لاتے ہیں۔

صرف خدا کے لیے میں رہتا ہوں اور کام کرتا ہوں، مجھے آمادہ کرنے کے لیے کوئی دنیاوی لالچ یا وہم نہیں ہے، میں نے حکمت اور بصیرت کی آنکھ سے دیکھا ہے اور فریب اور فریب کے پردوں کو چھید دیا ہے، آپ کو بھی اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ آپ کا اس سرزمین پر آنا عارضی ہے، آپ یہاں ایک مقصد کے لیے ہیں: ضروری سبق سیکھنے کے لیے اور آپ کے راستے میں آنے والوں کی مدد کرنے کے لیے۔

ہر صبح میں خدا سے پوچھتا ہوں کہ وہ مجھے بتائے کہ وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے، اور پھر میں اسے اپنے ہاتھوں اور دماغ سے کام کرتا دیکھتا ہوں اور سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔

آزمائشیں اور فتنے انسان کو توڑنے یا اس کے ارادے کو مفلوج کرنے کے لیے نہیں آتے، بلکہ انھیں خدا کی عظمت کو سمجھنے اور اس کے قوانین کا احترام کرنے کے لیے آتے ہیں، جن کے ذریعے وہ حقیقی خوشی حاصل کر سکتے ہیں، اللہ ان سخت آزمائشوں کو نہیں بھیجتا کیونکہ یہ بنیادی طور پر انسان کو بنانے کے لیے ہیں، انسانیت کا بس یہی تقاضا ہے کہ وہ اپنے شعور کو غفلت کی نیند سے بیدار کرے اور علم کے اندھیرے سے روشنی کی طرف لے جائے۔

اپنے آپ کو سکون محسوس کرنے کی تربیت دیں، کیونکہ آپ جتنا زیادہ ایسا کریں گے، اتنا ہی آپ اپنی زندگی میں اس طاقت کو محسوس کریں گے۔

ایک اعلیٰ طاقت ہے جو آپ کے راستے کو روشن کرے گی اور آپ کو صحت، خوشی، سکون اور کامیابی عطا کرے گی اگر آپ اس نور الٰہی کی طرف متوجہ ہوں گے۔

زیادہ تر وقت، ہمارے حواس ہم سے عارضی لذتوں کا وعدہ کرتے ہیں لیکن آخر کار ہمیں طویل درد اور تکلیف پہنچاتے ہیں، سچی خوبی اور خوشی، تاہم، بہت کم وعدہ کرتے ہیں، لیکن بالآخر ہمیں خالص اور پائیدار خوشی عطا کرتے ہیں، اسی لیے میں اندرونی، پائیدار خوشی کو حقیقی خوشی، اور عارضی حسی لذتوں کو محض لطف سمجھتا ہوں۔

اگر کسی شخص کو کوئی بری عادت ہے جو اسے پریشان کرتی ہے اور اسے رات کو جاگتی رہتی ہے تو وہ اس سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے کسی بھی چیز سے بچ کر جو اسے متحرک یا تحریک دے، اسے دبانے کی کوشش میں اس پر توجہ مرکوز کیے بغیر یہ اس سے لڑنے کا ایک بالواسطہ طریقہ ہے لیکن ایک براہ راست، مثبت طریقہ بھی ہے: کسی کے خیالات کو اچھی عادت کی طرف لے کر اور اس پر کام کرنے سے جب تک کہ وہ اپنی زندگی کا ایک حصہ بن جائے اور اس پر انحصار نہ کرے۔

اچھے کردار کے لوگ عام طور پر سب سے زیادہ خوش ہوتے ہیں وہ اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے لیے کسی پر الزام نہیں لگاتے۔ اس کے بجائے، وہ انہیں اپنی طرف منسوب کرتے ہیں اور خود کو ذاتی طور پر ذمہ دار سمجھتے ہیں، وہ اس بات سے پوری طرح واقف ہیں کہ کوئی بھی انہیں خوش کرنے یا پریشان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا جب تک کہ وہ دوسروں کے اعمال، الفاظ اور خیالات کو مثبت یا منفی طور پر متاثر نہ ہونے دیں۔

جو لوگ سخت ہوتے ہیں وہ ناخوش ہوتے ہیں وہ احساس سے بالکل عاری ہوتے ہیں، بالکل پتھروں کی طرح انسان کو اپنے تمام خیالات، احساسات اور بصیرت کے ساتھ جینا چاہیے، اور اپنے اردگرد ہونے والی ہر

چیز پر چوکنا اور دھیان دینا چاہیے، بالکل ایسے ہی ایک ماہر فوٹوگرافر کی طرح جو بہترین مواقع کا انتظار کرتا ہے تاکہ وہ انتہائی خوبصورت مناظر کی شاندار تصاویر کھینچ سکے۔

حقیقی انسانی خوشی انسان کے سیکھنے اور مناسب اور احترام کے ساتھ کام کرنے کے لیے مستقل تیاری میں مضمر ہے، جتنا کوئی اپنے آپ کو بہتر بناتا ہے، اتنا ہی اپنے آس پاس کے لوگوں کی ترقی اور خوشی میں حصہ ڈالتا ہے۔

بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنے حالات کا تجزیہ کرکے فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ آگے بڑھ رہے ہیں یا پیچھے بحیثیت انسان ادراک، حکمت اور فہم سے مالا مال ہونے کے ناطے ہمارا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ ہم اپنی حکمت اور ادراک کو صحیح طریقے سے استعمال کریں تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ ہم آگے بڑھ رہے ہیں یا پیچھے اور اگر ناکامی ہمیں بار بار ٹکراتی ہے تو ہمیں مایوس یا امید نہیں ہارنی چاہیے۔

ناکامی کو ہماری جسمانی اور روحانی نشوونما کے لیے ایک اتپریرک کے طور پر کام کرنا چاہیے، نہ کہ رکاوٹ کا

کامیابی کے بیج بونے کے لیے ناکامی بہترین اور موزوں موسم ہے۔

نقصان اور ناکامی پر غور نہیں کرنا چاہیے، بلکہ بار بار کوشش کرنی چاہیے، چاہے پچھلی کوششیں کتنی ہی تلخ کیوں نہ ہوں، ناکامی کے بعد ہر نئی کوشش اچھی طرح سے منصوبہ بند اور فکری طور پر تحریک دینے والی ہونی چاہیے، مزید برآں، مادی خواہشات اور روحانی خواہشات کے درمیان توازن قائم کیا جانا چاہیے، ایک دوسرے پر سایہ کیے بغیر

کوئی بھی حقیقی روحانی شخص مادی کامیابی کے بغیر نہیں کر سکتا اور کسی کی مادی فکر اتنی زیادہ نہیں ہوتی کہ وہ اسے خدا کے بارے میں سوچنے اور غور و فکر، خدمت اور روحانی فرائض کے لیے ضروری وقت وقف کرنے سے روکے۔

دائمی ناکامی نے ابھی تک زندگی کا سبق نہیں سیکھا ہے اور خود غرض روحانیت پرست مادی زندگی کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ذہنی توازن کھو کر خود کو سزا دیتا ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے تمام کام اور سرگرمیاں دوسروں کی خدمت کے لیے وقف کر دیتا ہے اور انہیں مطمئن ذہنیت کے ساتھ پورا کرتا ہے، تو وہ واقعی غور و خوض اور شکرگزار کے مستحق ہیں۔

ہمیں یک طرفہ نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ ہمیں اپنی سرگرمیوں میں توازن پیدا کرنا چاہیے اور اپنے کاموں اور فرائض کو ان کی اہمیت کے مطابق ترجیح دینا چاہیے ڈیوٹی وہ ہے جسے انسان خوشی سے انجام دے نہ

کے مادی فائدے کے لیے روحانی اور اخلاقی فرض زندگی میں سب سے پہلے آنا چاہیے۔

ہر انسان میں ناقابل استعمال صلاحیت ہوتی ہے وہ تمام ضروری طاقتوں کا مالک ہوتا ہے دماغ بذات خود ایک اعلیٰ طاقت ہے اور اسے فرسودہ اور محدود عادات اور تصورات سے آزاد ہونا چاہیے۔

برے خیالات انسان کو ایک نقصان دہ ماحول کی طرف لے جا سکتے ہیں جہاں وہ اپنی مرضی کے مطابق اظہار کر سکتا ہے تاہم، ایک شخص قوت ارادی کے ذریعے اپنے خیالات اور شعور کو تبدیل کر سکتا ہے، اور نتیجتاً، اگر کوئی شخص طویل عرصے تک نقصان دہ ماحول میں رہتا ہے، تو وہ ماحول لاشعوری طور پر اس پر اثر انداز ہونا شروع کر دیتا ہے، وہ آخر کار ایک صحت مند اور صحت بخش ماحول کو منتخب کرنے کی اپنی آزادی کھو دیتے ہیں جو کہ منفی اثرات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

انسانی زندگی پر سیاروں اور ستاروں کا اثر سیاروں اور انسانی جسموں کے درمیان کشش اور پسپائی کے تعامل سے ہوتا ہے جو مضبوط ارادے کے حامل ہوتے ہیں وہ خدا کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں اور سیاروں اور ستاروں کا ان پر احسان کرنے کا انتظار نہیں کرتے بلکہ وہ ایک چھیدنے والے الکا کی طرح اپنا سفر جاری رکھتے ہیں، سوائے خدا کے رہنما ستارے کے، جو سورج اور سورج کا رب ہے۔

استاد پرمہنس کو اپنے شاگردوں کے خطوط

انر کلچر میگزین کی جلد XIV میں

مختلف ممالک سے ان کے مصنفین کی طرف سے بھیجے گئے خطوط، جن سے ہم درج ذیل اخذ کرتے ہیں:

میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ آپ کی تعلیمات کو غور سے پڑھنے کے ذریعے

میں نے روحانی روشنی حاصل کی ہے

جس کی میں نے ہمیشہ تلاش کی ہے۔

آپ کی تعلیمات نے میرے لیے خوشیوں کے دروازے کھول دیے ہیں

****

میں روزانہ آپ کے روحانی اثبات کی مشق کرتا ہوں۔

مجھے لگتا ہے کہ منفی خیالات آہستہ آہستہ کم ہوتے جاتے ہیں۔

خدشات دور ہو گئے ہیں۔

میں اپنی زندگی کے ہر لمحے سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

آپ کی مدد کے لیے آپ کا شکریہ

****

مجھے بہت سی نعمتیں ملتی ہیں۔

آپ کی روحانی تعلیمات سے

میں آپ کے خیالات کو پڑھنے کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہوں۔

میں اسے اپنی زندگی میں لاگو کرنے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔

آپ کی تعلیمات خوبصورت اور مفید ہیں۔

****

مجھے آپ کا شاندار فلسفہ ملتا ہے۔

کیا تعریف اور حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

آپ نے مجھے جو کچھ دیا ہے اس کے لیے میرا دل کی گہرائیوں سے شکرگزار ہوں۔

مدد اور نفسیاتی سکون سے

****

مجھے اسے ہفتے وار حاصل کرنے کا زبردست احساس ہے۔

آپ کی تعلیمات سے ایک نئے سبق پر

مجھے ہر سبق میں لطف اور روشن خیالی ملتی ہے۔

****

میرے دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ

میرے باطن کو سمجھنے میں میری مدد کرنے کے لیے

اور مجھے اپنے اندر موجود پوشیدہ طاقتوں سے روشناس کرانا

اور میری بصیرت کو خدا کا نور دکھانا

جو تعلیمات میں نے آپ سے حاصل کی ہیں۔

****

مجھے آج بھی یاد ہے تم سے میری ملاقات

وہ چار سال سے میرے خیالوں میں رہتی ہے۔

مجھے اب بھی یاد ہے آپ کا خدا پر مکمل یقین

اور آپ کی انسانیت سے محبت

اس نے مجھے اپنے آپ کو جاننے میں مدد کی۔

جب میں نے سوچا کہ میں اکیلا ہوں۔

میرا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مجھ سے ہمدردی رکھنے والا

اس نے مجھے خود اعتمادی دی اور میرا حوصلہ بڑھا

اس نے مجھے زندگی کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کی۔

****

چالیس سال تک

میں نے سائنس اور علم کی مختلف شاخوں کا مطالعہ کیا۔

لیکن مجھے اس سارے مطالعے سے کچھ حاصل نہیں ہوا۔

میں نے آپ کی تعلیمات سے جو کچھ سیکھا ہے اس سے موازنہ کرنے والی چیز پر

****

مجھے آپ کی تعلیمات سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اگر لوگوں کی ایک بڑی تعداد

وہ آپ کے خیالات کا مطالعہ اور عمل درآمد کرتے ہیں۔

وہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں۔

اس سے بہتر ہے۔

****

میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

ان نعمتوں کے لیے جو میری زندگی میں آئی ہیں۔

جب سے میں نے آپ کی تعلیمات کو توجہ اور توجہ سے پڑھنا شروع کیا۔

آپ کا شکریہ، اور خدا آپ کی شاندار کوششوں کو برکت دے۔

اور آپ کا کام انسانیت کی خدمت کے لیے وقف ہے۔

****

چونکہ میں نے آپ سے میری کامیابی کے لیے دعا کرنے کو کہا تھا۔

میری حالت میں نمایاں بہتری آئی ہے۔

میرا دل کی گہرائیوں سے شکریہ اور امید ہے کہ آپ دعا کرتے رہیں گے۔

****

جب مجھے آپ کا آخری پیغام ملا

میں ابھی تک شک کے اندھیرے جنگل میں بھٹک رہا تھا۔

اور وہ اس جنگل سے نکلنے کا راستہ نہیں دیکھ پا رہا تھا۔

لیکن اللہ کا شکر ہے، اور آپ کی خصوصی دعاؤں کا

راستہ صاف ہو گیا اور خدا پر میرا ایمان مضبوط ہوا۔

میری حالت ہر لحاظ سے بہتر ہوئی۔

اور براہ کرم مجھے ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

****

آپ کی تعلیمات نے میری بہت مدد کی ہے۔

اور میں نے اس سے بے پناہ فوائد حاصل کئے

اور یہ مجھ پر قطعی ثبوت کے ساتھ ثابت ہوا۔

آپ کے روحانی اثبات اور مثبت سوچ کی تاثیر

میں تشکر سے لبریز ہوں۔

صحت، خوشی اور سکون کی وجہ سے میں محسوس کرتا ہوں۔

میں محسوس کرتا ہوں کہ میں مراقبہ میں روزانہ ترقی کر رہا ہوں۔

****

اگر یہ آپ کی شاندار، متاثر کن تعلیمات کے لیے نہ ہوتے

اس زمینی سطح پر میری زندگی انتہائی محدود ہوتی

میں آپ کی خصوصی توجہ کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

جو اس نے مجھے پچھلے تین سالوں میں دیا ہے۔

****

روحانی ثقافت میگزین کے لیے آپ کا شکریہ

جس میں مجھے ہر روز روح کے لیے برکت اور پرورش ملتی ہے۔

میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے آپ اور آپ کی تعلیمات سے متعارف کرایا

****

میں آپ کے ماہانہ خطوط کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

مجھے آخری پیغام الہام سے بھرا ہوا پایا

تاکہ میں اسے ادب کی کلاس میں اپنے طلباء کو پڑھوں

انہوں نے اس کے مواد کا مثبت جواب دیا۔

یہ ہم سب کے لیے خوشی کا موقع تھا۔

میں آپ کے خط میں شامل خیالات سے بہت متاثر ہوا۔

اتنا کہ میں اسے اپنے طلباء کے ساتھ بانٹنا چاہتا تھا۔

اس پیغام نے گہری سوچ کی کیفیت پیدا کی۔

اور روح کے رازوں میں خود شناسی

مجھے لگتا ہے کہ اس سے مجھے مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی۔

اور زندگی کے تجربات سے دانشمندی اور مثبت طریقے سے نمٹنے کے لیے

****

آپ کی تعلیمات انمول ہیں۔

میں آپ کے اسباق میں سے ایک بھی نہیں چھوڑنا چاہتا